طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اِس دفتر کا سلسلہ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ
جنگ مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ مین
بہ بقصد فرار اوز کر چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اوڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے
کئی ساحر گرے وزیر نکل گیا ایک پہاڑ پر اگر پھر اسر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے
ہین مگر انتہا کے زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین بس خنجر زہر آبدار لیکر
جوگرا علمشاہ کو اوٹھا لیگیا بس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک یطاقی
عیار کا اپنے آقا کی فکر مین چلنا - بیان قلعہ طلسمی گنبد فیروزہ چہنہاے زعفران اروغیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت ندی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم
مالک مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم وہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہم
بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت
مولوی محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر وسخن سے آراستہ وپیراستہ کر کے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلا حصہ اسکی

جلد اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۵ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق بے نیاز رب کارساز حاکم اقلیم عالم جسکے خلیفہ روے زمین ہوے حضرت آدم محترم محتشم نثر سے خالی ہو اوسکے نام نامی سے لذت حیات زبان پر آتی ہو اسکی محبت راہ نجات دکھاتی ہو نرگس شہلا دیدۂ انتظار ہو کسکے دیدے کے واسطے بیقرار ہو صاف ظاہر ہوا کہ سرو دلجو خواہان ہو کہ اگر دو سراپا نون ہو تو تیری جستجو مین ردان ہون انسان کی کیا مجال ہو زبان خامہ لال ہو اُسکے اوصاف حمیدہ اور قدرت برگزیدہ کون لکھ سکتا ہو قلم دو زبان کو سکتا ہو باغ مین ہر غنچہ و گل اسی کا خواہان ہو کہ حمد رب اکبر مالک بحر و بر ادا کرون لیکن کیا طاقت ہو کہ رنگ قدرت مین دخل دے یا غنچہ سربستہ زبان کھولے سوسن صد زبان عاجز و حیران سنبل پریشان لالہ داغ بر دل ہر چند کہ نرگس شہلا انتظار کامل کرتی ہو کو بے حمد مین قدم دھرتی ہو بقول شاعر نظم

لکھے بسم اللہ لکھیے وصف ایسے شاہ کا
ہو مزہ منہ مین کباب مرغ بسم اللہ کا
خط بسم اللہ بھی جادہ ہو جسکی راہ کا
بیکدہ قرآن ہو مہر میخوار عالیجاہ کا

و دیگر

بلندی بخش ہر ہمت بلندی
ہر پستی انگن ہر خود پسندی
بطاعت گر ہیران ریا کار
گنہ آمرز رندان قدح خوار
قصب باف عروسان بہاری
قیام آموز سرو جوے باری
انیس خلوت شب زندہ داران
رفیق روزہ در منت گذاران

اسقدر مختصر حمد الٰہی مین زبان کھولی مگر قلم دو زبان اقرار عجز کرتا ہے نعت احمد مختار لکھنے کا ارادہ ہو اسی کا
شوق سب سے زیادہ ہے

نعت جناب اشرف انبیا حبیب کبریا

سبحان اللہ کیا مرتبہ پروردگار نے دیا کہ اپنے پاس عرش اعلی پر بلا لیا کتب ہاے مستند مین مسطور ہی کہ جب کہ
حضرت عرش اعلے پر پہونچے تو پاے مبارک مین نعلین تھی حضرت نے پاے اقدس سے اُتارنی آواز آئی
کہ اے حبیب ہمارے نعلین کیون پانؤن سے دور کی حضرت نے عرض کی کہ جب حضرت موسیٰ وادی مقدس
مین پہونچے تو حکم ہوا تھا کہ نعلین پانؤن سے اُتار ڈالو وہ مقام زمین تھا یہ عرش برین ہی حکم ہوا کہ اے
حبیب ہمارے سنو اس ماجرا عجیب کو یہ کہ جب ہمنے عرش اعظم کو پیدا کیا ہر وقت متزلزل و متحرک تھا دریافت کیا
کہ باعث بیقراری کیا ہی عرش اعظم نے عرض کی کہ اے رحیم و کریم تو نے جس شی کو پیدا کیا اُسکو زیور بھی رحمت
ہوا اسیوجہ سے بیقرار و مضطر ہون طلبگار زیور ہون تو ہمنے عرش سے وعدہ کیا کہ اپنے حبیب کو بلائینگے
اُسکی وہ شب معراج ہوگی نقش نعلین میرے حبیب کی تیرے سرکی تاج ہوگی اُس وعدے کو میرے وفا کر
مع نعلین قدم رکھدے عرش پر سبحان اللہ ماشاءاللہ کیا مرتبہ اعلے ہی قریب پردہ حجاب راز و نیاز کے کلام
ہوے ابن عباس سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ جب حضور قریب پردہ حجاب پہونچے
تو پروردگار نے کس زبان مین کلام کیا حضرت نے سکوت فرماکر ارشاد کیا کہ میرے وصی کی آواز آئی
مین نے عرض کی کہ اے پروردگار تو کلام کرتا ہی کہ حیدر کرار آواز آئی کہ اے حبیب ہم جانتے ہین کہ تمکو ہمارے
ولی سے محبت ہی تمکو آج مہمان بلایا مناسب یہ ہی کہ مہمان کو جو چیز دل سے عزیز ہو وہی سامنے آئے زبان
علی ولی مین کلام کیا کہ تو مسرور ہوا اے اشرف انبیا زبان خامہ کی کیا طاقت ہی کہ ایک فقرہ نعت مین لکھے
عنان توسن خامہ پھیرتا ہون کچھ اشعار نعتیہ لکھتا ہون نظم

قرآن سے اگر بحث کرے روے محمد — حق ہو طرف چہرۂ نیکوے محمد
ہے صفحۂ قرآن ورق روے محمد — بسم اللہ قرآن بدا روے محمد
یوسف ہے نہین شیفتۂ روے محمد — موسیٰ بھی ہے وابستۂ گیسوے محمد
بیہوش ہوے دیکھ کے جس نور کو موسیٰ — وہ طور پہ تھی روشنی روے محمد
ہر چند گئے چرخ چہارم پہ مسیحا — پہونچے نہ مگر تا سر زانوے محمد

پیدا گل شاداب ہوے واہ ری تاثیر
جاری جو ہوا روز ازل لوح پہ خامہ
کیا کعبہ کی قندیل ہی کیا قبلہ کی محراب
سب دیکھکے کہتے تھے ید اللہ کی جرأت
خاک لحد فاطمہ مٹھی مین اُٹھا کر
کسطرح دبائے سے دبون شیر فلک کے

جس خاک پہ ٹپکا عرق روے محمدؐ
ہر سطر لکھی صورت گیسوے محمدؐ
پیہ روے محمدؐ ہی وہ ابروے محمدؐ
ہی شیر ہی قوت بازوے محمدؐ
سونگھیے جو کوئی آئے ابھی بوے محمدؐ
مین بھی ہون اسیر ایک سگ کوے محمدؐ

ن قلم دو زبان کو اس وادی سبزہ زار سے پھیر تا ہون منقبت حیدر کرار لکھتا ہون کہ کرار غیر فرار ہی وصی بلافصل احمد مختار ہی

منقبت جناب حیدر کرار وصی بلافصل احمد مختار

ماشاء اللہ جیسا نبی برحق ویسا اُسکا وصی مطلق صاحب اعجاز و کرامات زوج زہرا ے اطہر پدر شبیر و شبر شیر بیشۂ رب اکبر فاتح صفین و حنین ولی رب مشرقین و المغربین والد نامدار حسن و حسین جب جناب پیغمبر آخر الزمان براے جہاد تشریف لیگئے جناب حیدر کرار سینہ سپر ہوے جنگ کو فتح کیا کبھی کسی پہلوان سے منھ نہین پھیرا قاتل عمرو و انتر یہ چند اشعار منقبت مین تحریر کرتا ہون جسکا واصف پروردگار ہو انسان اُسکی مدح و ثنا مین کیون نہ بیکار ہو بقول شاعر نظم

جو ارحمت حق ہی مقام حیدر کا
کہان کلیم نے پایا کلام حیدر کا
قریب پردۂ قدرت جو لامکان مین گئے
نبی کی شکل ہی نقشہ تمام حیدر کا

چمن ہی روضۂ دار السلام حیدر کا
محب ساقی کوثر ہون کیون نہ سرمست
سنا وہان بھی نبی نے کلام حیدر کا
نہین ہی خوف قیامت ذرا محبون کو

یہان فصاحت گفتار ہی وہان لکنت
بھرا ہی بادۂ عرفان سے جام حیدر کا
علی کی شکل مین ہی صورت نبی بالکل
اسیر ہوگا وہان اہتمام حیدر کا

دو کلمہ داستان حیرت بیان ابتداے طلسم زعفران زار و ذکر عجائبات قلعہ طلسمی و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

بیا ای ساقی مینوش طرار
ز تقوی عاجزم مدہوش ما کن

بکن از نو مرا مدہوش و سرشار
خیال بیخودی مدہوش کردہ

بدہ جام شراب ارغوانم
کہ جام عشق را ہم نوش کردہ

گل گلزار باغ نوجوانی
معطر کن دماغ آرزویم
خیال آرزویم کرده مجوب
دلم میکرد شغل آه و زاری
خیال خال او پیش نظر است
که ناظر میشود محو تماشا

شوم خاموش بر این نوحہ خوانی
نہال قامت دلجوے رعنا
تو محبوبی تو مطلوبی تو مطلوب
ز مجبوری بر آمد جان بر لب
بگو ساقی ترا این ہم خبر ہست

گل ہستی ز باغ آرزو دیدم
شگفتہ میکند گلہاے دل را
فراقت کرد زینسان ضعف طاری
درخشان میشود بر چرخ کوکب
بخوانم قصۂ دلچسپ و زیبا

چہرہ مرحلہ پیمایان دشت طراری و رہ نوردان منزل عیاری

اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف ترنم سرایان شیرین مقال ٭ چنین
می نگارد ز کلک خیال ٭ خدمت ناظرین والاشان مین عرض رسان ہون کہ تازگی اس طلسم کی بنظر غور
ملاحظہ فرمایئے مصنف کی آبرو بڑھایئے جسوقت کہ جمشید ثانی واصل جہنم ہوا ظلم و بدعت کم ہوا وزیر
اسکا یا تو فوج کو لڑا رہا تھا اور سحر کرتا جاتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ جمشید ثانی مارا گیا وزیر نے جو
یہ جملہ سنا ہوش اُڑ گئے کہتا تھا کیا غضب ہوا کہ خداوند مارے گئے افسرون سے کہتا تھا کیون یارو
کیا ارادہ ہی خداوند نے تو چولا تبدیل کیا اب لڑائی فتح نہ ہوگی چار دن اور چار راتین جنگ کرتے
گذرین مین تو اب نکلا جاتا ہون اس صلاح مین چالیس افسر یک زبان ہوے ہر ایک کا یہی قول تھا
کہ ہم آپ کے ساتھ ہین آپ ہی کے ساتھ چلین گے آپ ہی کے ہمراہ رہین گے چالیس افسر آگے آگے
اسکے وزیر بلند پیر اُڑ کر چلا مگر جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑتے
ہوے جاتے ہین تیر مارنے لگے کئی ساحر گرے مگر وزیر نکلگیا ایک پہاڑ پر اُترکر ٹھہرا سر اُٹھا کر دیکھا کہ اب
رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے ہین مگر انتہا کے زخمدار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے
ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین وزیر بے پیر موسوم بہ ہنگام شبگرد تڑپ کر جو گرا علمشاہ کو
اُٹھا لیگیا سب ساتھ والون سے کہا طرف طلسم زعفران زار کے چلو وہان کے ساحر بڑے زبردست
ہین باوہ کبر و نخوت سے مست ہین سب راضی ہوے ہنگام قید رستم لیکر چلا مگر سمک یلداقی کہ عیار
رستم ہی لشکر مین اپنے آقا کی چلا مگر ہنگام قید رستم لیے ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے پہونچا دیکھا اسکے
چمن ہاے زعفران زار آراستہ ہین اوسکے بعد ایک گنبد فیروزہ بنا ہی اسپر ایک طاؤس منقار کھولے
بیٹھا ہی آواز ہیہات اور افسوس دے رہا ہی مگر جب منقار کھولتا ہی تو چنگاریان آگ کی دہن سے

گرتی ہین آتش شعلہ زن ہو دھوان بلند ہو عمارتین متعدد دیگر دھوان اسقدر پیچیدہ ہو کہ صورت مکانون کی نہین معلوم ہوتی ہو وزیر نے ایک عرضی لکھی کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ یا خداوند خود پرست ہمارا خداوند مارا گیا آپ کے دامن پناہ مین آئے ہین امیدوار ہین کہ زیر سایہ دامن دولت اوقات بسر کرین یہ عرضی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ ہوا سے سرد چلی سب کی آنکھین بند ہوگئین اب جو آنکھین کھولین اپنے کو زیر قصر پایا دروازے پر قصر کے ایک چوبدار کھڑا تھا اسنے پوچھا کیا چاہتے ہو وزیر نے کہا سامنے خداوند عجائب نگار کے جانا چاہتے ہین چوبدار نے حکم دیا آنکھین بند کرلو وزیر نے آنکھین بند کین بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ قصر بلند مین بیٹھا ہون کئی سو نازنینان مہ جبین و سیمبران نازنین کھڑی ہین وزیر کو دیکھکر برائے تسلیم خم ہوئین مگر جو سب کے آگے نازنین کھڑی تھی نہایت چست و چالاک و بیباک اسنے بڑھکر وزیر کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ای وزیر اعظم مجھکو قدرت نے تمھارے واسطے پیدا کیا ہو مین تمھاری بہت مشتاق تھی باغ بیخزان مین چلیے وہان جا کر آرام کیجیے وزیر اعظم اس نازنین کے ساتھ ہو کر طرف باغ بیخزان کے جاتے ہین کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا مگر رستم پیلتن علمشاہ نوجوان کو جو وزیر قید کر کے لایا تھا ایک مکان مین بند کر دیا علمشاہ پڑے سو رہے تھے مگر مسلسل و مطوق کسی شخص نے آکر جگایا علمشاہ کی آنکھ جو کھلی دیکھا ایک نازنین جگا رہی ہو گورے گورے ہاتھ جو علمشاہ کے جسم پر رکھے ہوے جسم علمشاہ کے استادہ ہوے اٹھ بیٹھے پوچھا ای حور طلعت ای گل بوستان مروت مین تیری صورت زیبا دیکھکر ایسا مبہوت ہوا ہون کہ بیخود ہو رہا ہون اس نازنین نے ہاتھ رستم کا تھام لیا اپنے ہمراہ لیچلی لاتے لاتے سامنے ایک باغ کے پہونچی رستم نے کہا کیون صاحب یہ باغ کسکا ہو اس نازنین نے کہا یہ باغ قدرت نے میرے واسطے بنوا دیا ہو تشریف لیچلیے باغ کی قدر ہوا کھائیے علمشاہ ساتھ اس محبوبہ کے جو باغ مین آئے تو دیکھا گلہائے رنگا رنگ و شگوفہائے بوقلمون کھلے ہوے ہین تمام چمن گلہائے معقول سے آراستہ ہو عندلیبان خوشنوا یہ اشعار گا رہے ہین نظم

التماس شکر مین دل رہگیا
ذبح کرتے کرتے قاتل رہگیا
صلح کی امید پر کل پھر گئے
ای اجل دیدار قاتل رہگیا

سر پہ کچھ احسان قاتل رہگیا
تمنے اک بوسہ دیا احسان کیا
سہل ہوکر کار مشکل رہگیا
کاوش صیاد نے فرصت نہ دی

رحم آیا ناتوانی پر مری
بات میری رہگئی دل رہگیا
تیری جلدی سے نہ برآئی مراد
دل مین ارمان تھا دل رہگیا

جلوۂ رخسار نے ساکت کیا
رہگیا جو امر مشکل رہگیا

آئینہ ہوکر مقابل رہگیا
پھر طبیعت اپنی گھبرائی نسیم

پھر ممکن ہو کہ آسان ہوسکے
امتحان فکر کا حل رہگیا

رستم سیر دیکھتے ہوے ساتھ اُس نازنین کے بارہ دری مین آئے مسند پر آکر بیٹھے نہ ایک طرف چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین دوپٹے بھاری اوڑھے ہوے زیر جامۂ زربفت کے پہنے زیور پھولون کے زیب جسم نمایان ہوے اور ایک نازنین معشوقہ طرحدار سب کے آگے خرامان خرامان سامنے رستم کے آکر آنکھ ملائی اور ہنسکر کہا صاحب بڑے بے وفا ہو یہ کہکر خوب ہنسی دور آکر بیٹھ گئی جب رستم اشارہ کرتے ہین کہ قریب آکر بیٹھو تو وہ نازنین ہنسکر جواب دیتی ہو کہ خداوند نے میرے بھی نام کا ایک باغ بنایا ہی باغ بیخزان اُسکا لقب ہو وہان تشریف لے چلیے تو آپکو زیادہ کیفیت حاصل ہوئین اسوقت اسی وجہ سے آئی تھی کہ آپ کو دیکھ لون نہین معلوم تقدیر کیا دکھاے کیا مقدمہ پیش آئے شکر کرتی ہون خداوند کا کہ مین نے آپ کو دیکھ لیا بس اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکے ابروون سے اشارہ کیا رستم نے کلیجہ تھام لیا جیسے ہی وہ پلٹی رستم اُٹھے پکارتے ہوے اُسکے پیچھے چلے وہ پلٹ پلٹ کر کہتی ہو آؤ رستم چلے آؤ رستم اُسکے ساتھ چلے آتے ہین ولولۂ جنون کی ترقی ہو دامن صبر چھوٹا شیشۂ دل بدعت عشق نے ٹوٹا ساتھ ساتھ اُسکے چلے آتے ہین جب باغ سے وہ نکلی جھونکا ہواے سرد کا چلا رستم کی آنکھین بند ہونے لگین ہرچند اپنے کو روکا مگر نہ رک سکے بعد تھوڑی دیر کے آنکھین کھلین اپنے کو اور باغ مین پایا دیکھا وہی نازنین در باغ پہ کھڑی ہو مگر انتظار اشتیاق رستم مین خاموش ہو رستم قریب اُس نازنین کے آئے بے اختیار بول اُٹھے کہ اے مہ جبین یہ باغ تو لایق رہنے کے نہین ہی تم یہان مجھے کیون لائین اُس نازنین نے ہنسکر کہا کہ چند ساعت یہان ٹھہریے ناظر صاحب آتے ہونگے باغ کو آراستہ کرینگے تب آپ سے اطلاع ہوگی رستم خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک خواجہ سرا آکر حاضر ہوا اور رستم سے دست بستہ عرض کی کہ خلوت شاہی مین آپ کی طلب ہو رستم اُٹھکر ساتھ ہوے مگر وہ نازنین غایب ہوگئی رستم ساتھ ساتھ خواجہ سرا کے باغ سے نکلے سامنے دیکھا دوسرے باغ کا دروازہ مثل آغوش عاشق کھلا ہو بقول شاعر نظم

محو نظارۂ گل رعنا
جتنے گل ہین جہان کے اندر

اُس گلستان روح افزا کا
سب ہین اس بوستان کے اندر

باغ کا دربان دیدہ وا
باغبان ازل چمن پیرا
ہر خیابان مین دوڑتی ہی نسیم

لیے کاندھے پر اپنے بار شمیم
نہین فوارہ یہ اچھلتا ہی
سر بسر جلوۂ سراپا ناز
تاک انگور پردہ طرفہ بہار
میکشون کو نوید دیتے ہین
لیکہ مشتاق سیر باغ بڑے
صورت نخل شمع خود سیراب
اکطرف کو وہ لطف ریحان پر
کہین بلبل کی لحن داؤدی

اکطرف حوض مین باب و تاب
حوض کا حوصلہ نکلتا ہی
سنبل اسطرح گرد عارض گل
جیسے خمیازہ کش کوئی میخوار
سرو آراستہ مین دوش بدوش
دیکھ لو ایک پانون سے ہین کھڑے
داغ لالہ مین لبسکہ پیدا ہی
سبزۂ خط یار سے بہتر

دیدۂ عاشقان کی طرح پُر آب
اکطرف کو صنوبر طناز
جیسے رخسار یار پر کاکل
خوشے جھونکے ہوا سے لیتے ہین
شکل مینائی سبز پر مدہوش
نہین کوئی درخت طالب آب
حسن اور عشق سب ہویدا ہی
کہین گلشن مین نخل داؤدی

رستم تماشاے باغ دیکھتے ہوے جاتے تھے کہ ایکطرف سے کراہنے کی آواز آئی رستم طرف صدا کے متوجہ ہوے آکر دیکھا کہ ایک نخل کے سایے مین ایک پلنگڑی پر ایک معشوقہ شعلہ جوالہ صاحب حسن و جمال ابرو ہلال عارض ماہ آسمان کمال سہی قد خورشید خد ابرو کو اگر کمان کہون تو کیا خطا ہی جسمین تیر مژگان دلدوز آٹھ پہر خونریزی پر تلیس ہین رستم جمال دیکھکر اوس مہ جبین کا تھرا گئے ہاتھ پانون مین رعشہ آیا قلب تھرایا مگر وہ نازنین ضعف نقاہت سے تار بستر ہو رہی ہی جب آہ کرتی ہی اور ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی تو شاخہاے نخل ہلجاتی ہی زمین اُسکی آہ سے تھراتی ہی رستم نے قریب آکر دوپٹہ اُسکے چہرے سے ہٹایا اور بہ محبت پوچھا کہ کیون صاحب کیا حال ہی کس وجہ سے قلب پر ہجوم غم و ملال ہی اُس نازنین نے جو رستم کو دیکھا ایک کاغذ کہ سینے پر رکھے ہوے تھی اُسمین نظارۂ جمال کرکے ایک آہ کی اور بے اختیار پکار اُٹھی اور کہنے لگی فرد
مرا کشتی و تکبیرے نگفتی ہلا عجب سنگین دلی اللہ اکبر
یہ چیخ مار کر جو رو دی تو وہ کاغذ ہاتھ سے گر پڑا رستم نے جو اُس کاغذ کو دیکھا تو اپنی تصویر پائی حیران ہو کر سر اُسکا اپنے زانو پر رکھ لیا اور پوچھا کیون صاحب یہ تصویر کیونکر پائی اُس نازنین نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا صاحب کیا پوچھتے ہو مین بادشاہ شبستان کی بیٹی ہون ایکدن اپنے قصر مین تھی کہ محلدار آئی اُسنے عرض کی کہ ایک تاجر آیا ہی مین نے تاجر کو بلوا لیا کئی ہزار روپے کا اسباب خرید کیا پھر ایک صندوقچہ جو کہ بند تھا تاجر نے پیش کیا اور یہ کہا کہ ایک انگلہ سند سودا بیچتا ہون اسکو یون ہی خرید لیجیے میرے سامنے کھولکر نہ دیکھیے مین نے

قیمت پوچھی اسنے کہا لاکھ روپیہ لونگا خیال مین آیا کہ نہین معلوم اس صندوقچے مین کیا سودا ہی کہ کھولنے کو منع کرتا ہی خیر وقت پر دیکھینگے تاجر کو روپیہ دیدیا اور یہ سودا اُس سے لیا بعد تاجر کے جانے کے اسی باغ مین بیٹھی تھی کہ صندوقچہ یاد آیا منگوا کر اسی محل کے نیچے کھولا اُس صندوقچے سے یہ تصویر نکلی تصویر کے دیکھتے ہی یہ نقشہ ہوا کہ تار بستر ہو گئی اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہوئی سب کنیزون نے ساتھ چھوڑا ہماری محبت سے منھ موڑا تنہا پڑی رہتی تھی جفاے فرقت سہتی تھی آج فلک مہربان ہوا کہ تمھارا جمال بیتال دیکھا آج روز عید ہی عجب وقت سعید ہی یہ کہکے آواز دی ارے گلچہرہ و لالہ رخسار و گلبدن یاسمن سیمتن وغیرہ آکر حاضر ہوئیں جو اُس مہ جبین نے آواز دی کئی سو خواصین زرگوش سراپا مرصع پوش آکر حاضر ہوئین اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ بارہ دری کو درست کرو آج مہمان آیا ہی کنیزون نے جاکر بارہ دری کو درست کیا اُس نازنین نے نام اپنا غنچہ سربستہ بتایا رستم کو ساتھ لیکر بارہ دری مین آئی رستم کو مسند پر بٹھایا گانے سے اشارہ کیا وہ سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی نظم

وہ گل ہون رنج چمن چھوٹ کر چمن سے ہوا　　وطن کا داغ نکلکر مجھے وطن سے ہوا
گلہ مرا دل عاشق پُر ارمان ہون　　وہ پھول ہون کہ نہ واقف کبھی چمن سے ہوا
لباس گل کی اُڑین دھجیان گلستان مین　　مقابلہ جو شہیدون کے پیرہن سے ہوا
تمام عمر نہ چھوٹا دل اُسکے گیسو سے　　کبھی فراغ نہ اس چاند کو گہن سے ہوا
چھوڑا یا نزع کے عالم نے دردِ ہجران سے　　الٰہی شکر کہ فارغ غم و محن سے ہوا
رہا نہ مجھ مین دم آواز لن ترانی سے　　کلیجہ خون مرا تیرے اس سخن سے ہوا
رہا نہ ہوش سراپا کا جوشش وحشت مین　　خبر بھی مین نہ کبھی اپنے تن بدن سے ہوا
جہان مین دھوم ہوئی ہر طرف قیامت کی　　خدائی مین وہ تلاطم ترے چلن سے ہوا
قفس بسانے جو صیاد کے چلا مجھکو　　گلون سے ملکے مین رخصت چمن چمن سے ہوا
بڑا محاسبہ دینا تھا ای ہنر مجھے　　حساب پاک مرا عشق پنجتن سے ہوا

رستم خوش بیٹھے مین کہ وہ نازنین اپنے مقام سے اُٹھی پکار کر آواز دی ارے گلابی لانا ایک کنیز نے لاکر جام و گلابی پیش کی اُس نازنین نے جام لبریز کیا اور سامنے رستم کے لائی رستم نے ہاتھ رکھدیا نازنین اسنے کہا مین بھی کبھی نے آپ سے قسم لی ہی مین تو مشتاق جمالی ہون رستم نے کہا ملکہ

فقط مذہب کا خیال ہو اُسنے ہنسکر کہا ای شہر یار جسپر وزنقد پر دیکھی تھی تو آپ کا مذہب بھی اختیار کیا تھا مجھکو
اعتقاد وحدانیت ہو یہ سنکر رستم نے جام اُسکے ہاتھ سے لیا بے اندیشہ انجام پی گئے جام پیتے ہی اُس نازنین
نے آواز دی کہ آکر حاضر ہو کئی ہزار جادوگرنیان سامنے آکر موجود ہوئین اب رستم نے دیکھا کہ وہ نازنین
ایک مرد سیاہ فام اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوئے نعرے کر رہا ہو کہ منم فریب جادو رستم کو سب
جادوگرنیون نے گرفتار کر لیا مسلسل اور کشان کشان لے چلین راہ دور و دراز تھی رستم بہت
بدمزاج ہوے مگر سحر مین فریب جادو کے مبتلا ہین زنجیرین ہلاتے ہوے آتے ہین سامنے ایک قصر ملا
فریب جادو رستم کو اُس قصر مین لیگیا رستم نے دیکھا ایک بادشاہ پیر تخت پر بیٹھا ہو فریب جادو نے
عرض کی ای سماوات جادو یہ جوان علامت طلسم پر آیا تھا ہمنے اِسکو گرفتار کیا ہو سماوات نے
حکم دیا کہ اِس جوان کو قید کرو بادشاہ طلسم کو عرضی لکھی جائیگی رستم کو تو قید خانے مین بھیجدیا کہ حال قید
خانہ تحریر کرونگا مگر سماوات جادو فریب جادو سے باتین کر رہا ہو کہتا ہو یا سماوات ابکی جشن مین
واعظ نے بالاعلان بیان کیا کہ طلسم کے میعاد کا خاتمہ ہوا اب جو کوئی آئے اُسکو قتل کیجیے ایسا نہو
کہ طلسم کشا آجائے فریب نے کہا میرے دل کو یقین نہین آتا کسکی مجال ہو کہ طلسم زعفران زار مین
قدم رکھے قدرت نے وہ انتظام کیا ہو کہ یہ واہی بھرآتی ہوئی آتی ہو کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک طاؤس
نے آکر ایک کاغذ سامنے سماوات کے ڈالدیا اور کہا کئی ہزار جوان سامنے علامت کے کھڑے ہین
امیدوار ہین کہ خدمت مین آئین سماوات نے حکم دیا کہ دریافت کرو کہ وہ کون لوگ ہین آنیکا کیا
باعث ہو طاؤس نے عرض کی کہ وزیر جمشید ثانی ہو امیدوار ہوکر آیا ہو کہ ہمکو دامن پناہ دیجیے سماوات
نے حکم دیا کہ ای طاؤس انکو راستہ دو فریب نے کہا مین جاؤن ہمراہ کرلے آؤن سماوات نے حکم دیا
کہ ای فریب جادو جاؤ فریب جادو سامنے آیا ہنگام شبگر دنے پکار کر آواز دی کہ ای فریب جادو
ہمکو راستہ ملے تو ہم بھی داخل طلسم ہون فریب نے طاؤس کو اشارہ کیا طاؤس گنبد سے اُڑا آواز مہیب
ہوئی آتش شق ہوئی اور صدا پیدا ہوئی کہ اسی سڑک پر چلے آؤ مگر زعفران زار پر نگاہ نہ ڈالو ہنگام نے
خوف سے آنکھین بند کرلین کئی مقام پر گرا بھی ساتھ والون نے سنبھالا جب اُٹھا نگاہ زعفران زار
پر پڑگئی سب ہنسنے لگے فریب اپنے ساتھ لیکر سامنے سماوات کے آیا سماوات نے حال پوچھا
کہ کیا سفر کہ گذرا ہنگام شبگر دنے سب کیفیت بیان کی کہ قدرت یون مارے گئے سماوات نے کہا کہ

کیسے خداوند تھے کہ اپنی جان نہ بچا سکے ہمارے قدرت کے سامنے اگر کوئی اور کی موت کا نام لے
تو قدرت اُسیوقت اُسکو زندگی جاوید عطا کرین کسکی مجال ہو کہ قدرت کو مار سکے قدرت خود ایسی تقدیر
کرتے ہین کہ دنیا مین ہزارون روز پیدا ہوتے ہین اور ہزارون روز انتقال کرتے ہین مگر قدرت
کو سب معلوم ہوجاتا ہو افسر فرماتے ہین کہ یا خداوند آپ کو سبکی موت زلیست کا حال معلوم ہوتا رہتا
ہو تو قدرت فرماتے ہین کہ ہم ہی نے پیدا کیا ہم ہی نے مٹایا یا فرشتے ہمکو خبر دیتے ہین مگر ای فریب جادو یہ
ہنگام شبگرد کو رکھو جلسہ خداوندی مین لے چلین گے فریب جادو نے ایک مکان مین لاکر وزیر کو
اُتارا شام کے وقت ایک نازنین کھانا لیکر آتی ہو سب کو کھلا کر چلی جاتی ہو مگر ہنگام شبگرد اُس نازنین
کو دیکھکر عاشق ہوا جب وہ آتی ہو تو یہ ستاتا ہو وہ ہنسکر خاموش ہو رہتی ہو اور جواب دیتی ہو کہ ای ہنگام
ہمکو تمھارے آنے سے خوف ہو ایسا نہ ہو کہ مسلمان اِدھر بھی توجہ کرین تو ہم لوگ عاجز ہونگے کیونکہ تم اپنا
گھر برباد کر کے آئے ہو لیکن اب وہ تدبیر کرنا چاہیے کہ مسلمانون کو بھاگتے راستہ نہ ملے وہ نازنین سمجھا کر
ہنگام شبگرد کو چلی جاتی ہو مگر صاحبقران زمان جنگ جمشید ثانی ختم کر کے جب بارگاہ مین آئے ملکہ
آسمان پری کو تو رخصت کیا کل مال طلسمی قرلیشہ کو دیا قرلیشہ و آسمان پری بالشوکت تمام روانہ ہوئین پھر
صاحبقران نے سب سرداروں کو دیکھا مگر رُستم کو نہ پایا پوچھا کیون یارو کچھ تمکو دریافت ہو کہ رُستم
کہان گئے سردارون نے عرض کی ہنگام شبگرد جو شکست کھا کر پلٹا سب اپنے اپنے کام مین تھے اُسنے
رُستم کو اُٹھا لیا نہین معلوم کہان لے گیا مگر سمک یلدا قی تعاقب مین گیا ہو پلٹ کر نہین آیا صاحبقران
نے فرمایا خواجہ زادون کو بلاؤ فرزندان بزرگ جمہر حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا ملاحظہ فرمائیے
کہ رُستم کو کون لیگیا کہان لے گیا خواجہ زادون نے سوا ہاتھ زمین لیپ کر قرعہ پھینکا بعد عرصہ کے سر
اُٹھایا صاحبقران زمان نے پوچھا کہ کیا آپ نے ملاحظہ کیا خواجہ زادون نے عرض کی ہنگام شبگرد
نامے وزیر جمشید ثانی اُٹھا کر لیگیا اور طلسم زعفران زار مین رُستم کا داخلہ ہوا وہان جاکر قید ہوئے
جبتک حضور بذات خود کوشش نہ کرینگے تب تک رہائی رُستم ناممکن ہو صاحبقران نے پوچھا فتاح اُس
طلسم کا کون ہو خواجہ زادون نے طرف صاحبقران کے اشارہ کیا کہ حضور فتاح طلسم ہین مگر خواجہ عمرو
پہلے جائین عمرو نے کہا ای آقاے نامدار مجھکو حکم دیجیے کہ مین خواجہ بزرگ امید کو بھی ساتھ لیکر جاؤن
بزرگ امید نے کہا خواجہ تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہمارا علم خبر دیتا ہو ہم وہی بیان کر دیتے ہین آیندہ آپکو اختیار ہی

اجتک تو ہمارے حکم مین فرق نہین پڑا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اب روانہ ہو اور تدبیر رہائی رستم کرو
عمرو نے کہا آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین کہ قرضدار مجھکو گھیر لینگے جانے نہ دینگے کہین سے قرضہ
ادا کرو امیر نے برہم ہوکر فرمایا کہ خواجہ جہان تجسے کسی کام کو کہا اور تنے جھگڑا قرضہ کا نکالا اگر منظور ہو
تو جاؤ اور اگر نامنظور ہو تو انکار کرو خواجہ نے کہا میرے قرضہ کی ادائی کی صورت کیجیے مین جانیکو
موجود ہون مگر ایسا نہ ہو کہ مہاجن کے آدمی ملجائین آقا آپ آگاہ نہین ہین مقدمہ قرضہ کا نازک ہوتا ہی
پکڑ کر لیجاتے ہین مکان مین بند کرتے ہین پانی چھڑک چھڑک کر مارتے ہین اسی تکلیف کو ڈرتا ہون یہ
سنکر صاحبقران بہت ہنسے اور دس توڑے منگوا کر پیش کیے عمرو نے کہا سرداران رستم بیٹھے ہین
یہ لوگ کچھ نہ دینگے سرداران رستم نے بھی موافق اپنے حوصلے کے بہت کچھ دیا مگر خواجہ جب پانون
پھیلانے لگے تو چالاک یہ کہکر اُٹھا کہ حضور آپ کیون پریشان ہوتے ہین مین جاؤنگا اول تو نمک
کھایا ہو وہ مزدور فکر کریگا یقین ہو کہ رستم کو رہا کر لاے غلام بھی جانیکو موجود ہی عمرو نے چالاک کو جھڑکا کہ او
بیٹے حیار رئیسون کا فراج خراب کرتا ہی یہ وہ مقام نہین ہو کہ جاؤ اور مطلب حاصل ہو چالاک نے کہا
مین آپ کے عقب مین آؤنگا عمرو نے کہا قران و منتر برق فرنگی کو بلایئے یہ لوگ بھی چلین تینو قران
سامنے آئے عمرو نے کہا او قران بسم اللہ روانہ ہو برق فرنگی نے باندھا سے عیاری ذات پر آراستہ
کیے اور کہا اُستاد مین تو جاتا ہون عمرو نے کہا اسکو بڑی جلدی ہی جیتا جاتے ہی قید ہو جاؤگے ہمین
آکر رہا کرینگے برق نے کہا خدا کو اختیار ہی یہ کہکے برق بھی روانہ ہوگیا بعد برق کے خواجہ بھی روانہ
ہوئے منزل بمنزل جاتے ہین جب کوئی قریہ ملا چیلے فقیر بنکر بازار کھیلی پھر مسافر بنکر زمیندار کے
مکان پر آئے زمیندار نے پوچھا میان کہان جاؤگے عمرو نے کہا کابل جاؤنگا کئی مہینے گذرے کہ
یون ہی مارا مارا پھرتا ہون زمیندار نے ڈیوڑھی پر چارپائی بچھا دی اول تو چبینا لاکر دیا کہا اسکو
جبتک کھالیے پانی پیجیے پھر مین کھانا تیار کراتا ہون خواجہ نے وہ چبینا لے لیا زمیندار سے کہا مین
تڑکے ہی چلا جاؤنگا میری تلاش نہ کیجیے گا زمیندار نے کہا مجھسے ملاقات کر کے جانا عمرو نے کہا جو
کچھ دینا ہو ابھی دیدیجیے گا انتظار نہ کیجیے میری راہ کھوٹی ہوگی زمیندار نے کچھ پیسے نکالکر خواجہ کو دیے
خواجہ نے کہا آپ کی لیاقت سے بعید ہی کہ آپ کی سرکار سے پیسے لیکر جاؤن زمیندار نے کہا روپے
رکھے ہین مگر تحصیلدار کا چپراسی کہ گیا ہی کہ کل سرکار مین روپیہ داخل کرنا ہی قسط کا زمانہ ہو اسکو قبول

لیجیے خواجہ خاموش ہو رہے کچھ رات گئے زمیندار کھانا لایا خواجہ نے خاصہ نوش کیا زمیندار جا کر
اندر سویا خواجہ اٹھے کمند مار کر کوٹھے پر چڑھے کوٹھے سے اترے دیکھا پوٹلہ روپے کا بندھا ہوا رکھا ہو
اٹھا کر اندر زنبیل کیا دیکھا اندر زمیندار کی بڑی سو رہی ہو پانوں مین چاندی کے کڑے ہین خواجہ نے
کڑے بھی اتار لیے زمیندار کو بیہوش کر کے زنبیل مین رکھ لیا اسی کی شکل بنکر آرام فرمایا منظور یہ ہو کہ صبح کو
گانوں تحصیل لونگا صبح کو جب اٹھے باہر آکر سپاہیون کو حکم دیا کہ سب اسامیون کو بلا کر لاؤ اور انکو حکم دو
کہ بیباقی سال تمام کی لیتے آؤ جو کوئی نہ لائیگا اسکی زمین نکل جائیگی یہی حکم آیا ہو سپاہی جا کر اسامیون کو بلا لا
خواجہ نے سب کو حکم مذکور دیا کہ سال کی بیباقی کرو سب نے عرض کی ٹھاکر صاحب یہ بات تو آپ نے
نئی کی قسط پر دینگے عمرو نے کہا زمینوں کے بیعنامے لکھ لو جتنے یہ زمین تمھارے ہاتھ بیچی اسامی خوش
ہو گئے خواجہ نے سب کو بیعنامے لکھ کر روپیہ تحصیل لیا چلتے وقت زمیندار کو ڈیوڑھی مین ڈالدیا
اور نکلکر روانہ ہوئے مگر ہنستے ہوئے جاتے تھے اور دل مین کہتے ہوئے کہ پہلی منزل تو خوب کٹی
اب دوسری منزل مین دیکھوں کیا ہو مگر کسی بھاگوان کا سامنا ہو جسسے مقابلہ پڑے یہ کہتے ہوے
چلے یہان صبح کو زمیندار جو بیدار ہوا اسامیون نے بیعنامے پیش کیے زمیندار سر پیٹتا تھا اور کہتا تھا
کہ بیعنامے مین نے نہین لکھوائے اسامیون نے کہا ہم تو زمین نہ چھوڑینگے روپیہ قرض لیکر ادا کیا ہم
زمیندار خیال کرتا ہو کہ سارا گانوں ہیچ ہو گیا آخر روتا پیٹتا جنگل کو نکلگیا مگر خواجہ پھرتے ہوئے سامنے ایک
باغ کے پہونچے معلوم ہوتا ہی کہ اندر باغ کے کوئی یہ اشعار عاشقانہ با آواز مستانہ گا رہا ہی غزل

عاشقوں میں کون مجھسا ناتوان پیدا ہوا — نالہ بھی میرے دہن میں بے فغان پیدا ہوا
بے نشان رنگ پریدہ کا نشان پیدا ہوا — یہ وہ طائر ہی کہ جو بے آشیان پیدا ہوا
پردہ پوشی قاتل بے رحم کی منظور تھی — ہر دہان زخم عاشق بے زبان پیدا ہوا
خاکساران محبت کو نہین رفعت پسند — آفتاب داغ دل سے بے آسمان پیدا ہوا
دوست کی آمد مین دشمن کو بھی مژدہ ساتھ تھا — جب بہار آئی تبھی خوف خزان پیدا ہوا
دیکھنا اسکا بھی مشکل یار نا ممکن رہا — شوق سے دل کو آنکھوں سے نہان پیدا ہوا
واسطے قسمت اہل دنیا ہوتے ہین ہم دردمند — اٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدردان پیدا ہوا
انتہا سے اوج کو پستی بھی ہوتی ہی ضرور — دیکھ لو ہم آسمان پر آسمان پیدا ہوا

ایک صورت پر رہے صورت نہ مانند خیال — جب ہوئی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
کس بلا کی شام گیسو تھی نظر آئی نہ صاف — آنکھ جب اٹھی نگاہون مین دھوان پیدا ہوا
روز اک آفت ہو سر پر اسکے شاید ای نسیم — خاک کا پتلا برائے امتحان پیدا ہوا

خواجہ یہ آواز سنکر دیوار باغ پر آئے دیکھا ایک شاہزادی والا قدر چہرہ مثل بدر نہایت حسین و جمیل مسند پر بیٹھی ہو ہر چند گائن سامنے گا رہی ہو مگر ملک صحبت منھ پھیرے بیٹھی ہو آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ اداس گائن کو اشارہ کیا کہ گانا موقوف کرو گائن خاموش ہو کر اٹھی برائے رفع حاجت ایک گوشے مین آئی خواجہ نے دیوار سے اترکر گائن کو بیہوش کیا اسکو تو کنارے ڈالدیا زیور سب اتار لیا اور اسیکی شکل بنکر محفل مین آئے کہا ای ملکۂ عالم چند شعر اور سن لیجیے یقین ہو کہ آپ پسند فرمائین **نظم**
عجب ہو کیا احبا دیکھتے ہو — آنکھین دیکھو مجھے کیا دیکھتے ہو — خبر بھی ہو یہ ہو تا قتل ہو کون — یہ کسکا تم تماشا دیکھتے ہو
ملکہ نے ان اشعارون کو سنکر بہت پسند کیا کہا ای شعلہ رخسار قوت تیرے گانے نے دل مین جگہ کی جی چاہتا ہو تیرا گانا سنے جاؤن مگر دیکھون انجام کیا ہو خواجہ نے پوچھا ملکۂ عالم کیا مراد ہو بین حضور کا نام نامی بھول گئی ملکہ نے کہا آہ چشم ای شعلہ رخسار اتفاق کی بات ہو کہ مین دربار بہن سماوات جادو کے گئی ایک شخص جری و بہادر حسین و جمیل گرفتار ہو کر آیا مگر اسکے چہرے سے جلالت و جرأت آشکار تھی فریب جادو نے بڑے مکر سے گرفتار کیا زنجیرین ہلاتا ہوا آیا جبسر وز سے اسکو دیکھا ہو دل کا عجب حال ہو قلب پر ہجوم غم و ملال ہو اپنا تو یہ حال ہو **نظم**

کسقدر خاطر غم دیدہ ہو دشوار پسند — جز اجل کچھ نہین کرتا ترا بیمار پسند
سر و تن دیدۂ و دل جان جگر حاضر ہین — آج محروم نہ رکھ کچھ تو کر ای یار پسند
دیکھ لیتے ہین تمھین جب ادھر آجاتے ہو — کسطرح ہو تا ہمین روزن دیوار پسند
رحم کچھ عیب ہو جس سے کہ خفا ہوتے ہو — یہ خوشی ہو جو کہین دلبر آزار پسند
جی کو بھایا ہو کچھ ایسا کہ نہین کچھ بھاتا — میل صحرا ہو نہ ہو جلوۂ گلزار پسند
کام غلمان سے اسکو نہ غرض حورون سے — کچھ نہین کرتا ترا طالب دیدار پسند
خار سے آبلہ پا کو ہے رغبت ایسی — جسطرح حضرت منصور کو تھی دار پسند
خانہ قید سمجھکر نہ بسر کی اس مین — اسلیے روح کو آیا نہ تن زار پسند

تم شبین لاکھ کرو دل نہین سمجھنے کا مرا
جی ہین جو آپکے اسو ہو سب مجھے تکرار پسند

کیلیے جبین بجبین ہو کہو کیسا ہو مزاج
کون سی فکر مین ہو خاطر اغیار پسند

دام الفت سے بجز مرگ رہائی مشکل
کیا کرے غیر قضا تیر اگنہگار پسند

کیا مزے ہم نفس سرد ہین پاتے ہین نسیم
کس لیے عشق کی ہو گرمی بازار پسند

خواجہ نے یہ سنکر کہا اے ملکۂ عالم پھر کیا ارادہ ہو آہو چشم نے کہا کوئی وجہ وہان جانیکی نہین ہو ورنہ رہا کرلاتی خواجہ نے کہا کوئی حیلہ کرکے چلیے آہو چشم نے کہا میرا جانا دشوار ہو سماوات جادو ضرور فکر کریگا یہ باتین تھین کہ آسمان سے ایک طائر اُڑتا ہوا آیا کاندھے پر آہو چشم کے بیٹھا اپنی زبان مین زمزمہ سرائی کرنے لگا ملکہ نے کہا کیون شعلہ رخسار مراد دلی حاصل ہوئی سماوات نے ایک جلسہ کیا ہو انھین طلب فرمایا ہو بس اب مین اُسی قیدی کو رہا کرلاؤن گی مگر ایک خوف ہو کہ تمام اہالیان طلسم میرے ساتھ دشمنی کرینگے خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ساتھ رہونگی ملکہ نے کہا اے شعلہ رخسار حیرانی و پریشانی حاصل ہوگی تکلیف اُٹھاؤ گی بہت گھبراؤ گی شعلہ رخسار نے کہا اسوقت حضور کو تردد ہو کوئی تو کام مجھے بھی ایسا بن پڑے کہ انتشار دفع ہو ملکہ نے کہا کل چلنا ہوگا شعلہ رخسار نے کہا مین ضرور ساتھ چلونگی ملکہ نے قبول کیا جب وہ دن گذرا سر شام آہو چشم تخت پر سوار ہوئی شعلہ رخسار نقلی کو قریب بٹھالیا تخت اُڑتا ہوا چلا یہان سماوات جادو نے جلسہ آراستہ کیا ہو سب جادوگر جمع ہین کہ آہو چشم بھی آکر پہونچی شعلہ رخسار نقلی ساتھ ہو آہو چشم نے سماوات سے کہا کہ ہماری گائن کا گانا سنو سماوات نے اشارہ کیا خواجہ بیچ مین آکر بیٹھے اور یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

زخم بالیدہ ہوے داغون پہ جوبن آگیا
پرورش پا یا کیا جو زیر دامن آگیا

اشک خون آلودہ سے ہو پیرہن بلبل غریب
اور ہی رنگینیون پر اب تو دامن آگیا

کو لنمایہ خاکسار آتا ہو دیکھ اے شہسوار
اک بگولا سا قریب گرد توسن آگیا

دست وحشت نے مٹادی آج دونوکی خلش
کچھ گریبان جھک گیا کچھ پاس دامن آگیا

شورش برخیز محشر نے جگایا تھا مگر
میری آنکھون کو لحاظ خواب مدفن آگیا

ہوگیا دل خون ہوکر رہگیا درد فراق
دوست کے بدلے مرے پہلو مین دشمن آگیا

آتش داغ تمنا پرورش کرنے لگی | مثل اخگر دل تہ داماں گلخن آگیا
باغ عالم میں بشکل بلبل تصویر ہوں | کچھ غرض رکھتا نہیں گر سوئے گلشن آگیا
آج راحت پائی احسان اجل سے اے نسیم | فاتحہ پڑھنے لحد پر یار بدظن آگیا

خواجہ نے اس رنگ سے ان اشعار دل کو گایا کہ سماوات بہت خوش ہوا خواجہ نے عرض کی
ایک کمال میں اور جانتی ہوں سماوات نے پوچھا وہ کیا کمال ہے خواجہ نے کہا ساقی گری خوب
کرتی ہوں ہاتھ سے بتاؤں پاؤں سے ناچوں سر سے شراب پلاؤں سماوات نے کہا یہ تو بہت
دشوار ہے خواجہ نے کہا کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت فرمائیے تو ابھی تماشا دکھاؤں سماوات نے کنجی
میخانے کی سامنے خواجہ کے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر سامنے میخانے کے آئے میخانے میں اگر شراب
کو خراب کیا یعنی سب میں بیہوشی ملائی اور پکار کر آواز دی کہ صاحبو شراب لیجاؤ میں ساقی ہوتا ہوں
کوئی باقی نہ رہے خدمتگار دوڑے گلابیاں وغیرہ اٹھا کر لیگئے مگر خواجہ نے سو گلابیاں شراب ارغوانی
سے آراستہ کیں جیسا کنٹر اسی رنگ کی شراب انہیں بھری اور ہر کشتی لیکر محفل میں آئے سماوات
نے کہا اے آہو چشم حقیقت میں تمھاری کائن بڑی کامل و اکمل ہے کس لطف سے شراب لائی ہے کہ دیکھکر
جی چاہتا ہے شراب پیئیں خواجہ نے لاکر گلابیاں محفل میں رکھیں آہو چشم کے قریب آکر کہا اے
ملکۂ عالم میں سب کو بیہوش کرتی ہوں آپ آمادہ رہیں رستم کو رہا کیجیے گا آہو چشم نے کہا اے
شعلہ رخسار دیکھیے یہ سب ساحر محفل میں جمع ہیں اگر ایک بھی ان میں سے آگاہ ہوا تو بڑی آفت
برپا ہوگی خواجہ نے کہا اے ملکۂ عالم اگر کسی کو قتل بھی کر دوگی تو کوئی سر نہ ہلائیگا آہو چشم خوش بیٹھی
ہے اور سحر تیار کر رہی ہے مگر خواجہ نے اول جام سماوات کو پلایا پھر طرف محفل کے رجوع ہوئے
ہر جادوگر کو بخوشامد پلایا جسنے جام پیا اسنے کچھ انعام بھی دیا اور ہر ایک کا یہ قول تھا کہ ایسی
ساقی گری ہمنے کبھی نہیں دیکھی شعلہ رخسار کمال کر رہی ہے مگر خواجہ نے دیکھا کہ پشت پر سماوات
کے بتر سمک بلداقی ایک کنیز کی شکل بنا ہوا خاموش بیٹھا ہے اور نگرانی کر رہا ہے بیٹھے بیٹھے
سر اٹھا کر طرف آسمان کے دیکھنے لگا پکار کر آواز دی آیئے آپ سب صاحب شریک صحبت ہوجیے
مگر خداوند طلسم زعفران زار نہیں آئے کسی کام میں ہونگے یہ کہکر آیئے آیئے کہتا ہوا اٹھا دو قدم
چلا تھا کہ چکرا کر گرا سب اہل دربار لینا لینا کہکے اٹھے جو اٹھا وہ گر کر بیہوش ہوا تھوڑے عرصے

مین سب گر گر کر بیہوش ہوے خواجہ خنجر لیکر چلے آہو چشم نے منع بھی کیا کہ خواجہ اسے قتل نہ کرو مگر خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا لپک کر خنجر مارا جیسے ہی خنجر پڑا اور دھار خون کی نکلی زمین شق ہوئی ایک جادوگر یہ بات کہتا ہوا نکلا عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او عیار بان زادے غضب کرتا ہی کہ حاکم کو یہان کے قتل کرنا چاہتا ہی منم ناصر جادو یہ کہکے چاہا کہ خنجر کمر سے نکالے سمک یلداقی بیٹھا ہوا تھا کہ قبلہ و کعبہ قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اٹھا پکار کر کہا اے ناصر جادو اسکا سر کاٹ لے یہ ساربان زادہ کیونکر آیا ناصر نے کہا تو بھی قریب آ تا مجھکو تو بھی عیار معلوم ہوتا ہی سمک نے کہا پشت پر دیکھیے کون کھڑا ہی ناصر پلٹا سمک نے حلقہ ہاے کمند مارے حلقے گردن مین پڑے سمک نے جھٹکا مارا ناصر چاہتا ہی تڑپ کر نکلون سمک نے خنجر مارا کہ ناصر کا سر کٹ کر گرا خواجہ نے رہائی پائی مگر آہو چشم نے اٹھکر خواجہ کا ہاتھ تھام لیا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آپ کے فرزند نے بڑا کام کیا اب آپ اس قصر سے نکلیے مین رستم کو لیکر آتی ہون خواجہ و سمک جست و خیز کر کے نکلے مگر چلتے چلتے خواجہ نے تاج سماوات کا اٹھا لیا اور چند کے لباس بھی اتار لیے مگر سماوات کے بچنے کا بڑا افسوس ہی کہ کیون خواجہ یہ ساحر اگر مارا جاتا تو بہت کچھ ملتا مہاجن انتظار مین ہونگے کہ خواجہ عیاری کرنے گئے ہین کچھ لیکر آئینگے اور جب خالی ہاتھ دیکھینگے تب گھبرا اٹھینگے اور کہینگے خواجہ کچھ لوٹ مار کے نہین لاے تو کیا جواب دونگا لیکن آہو چشم بلند ہو کر اس مکان پر گری چھت توڑ کر اندر آئی دیکھا رستم سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین آہ آہ کر رہے ہین کہ یکایک چھت مین شگاف ہوا اسطرح کی برق چمکی کہ رستم کی آنکھ جھپک گئی نظم

حسن ایسا کہ جسے دیکھ مہ چار دہم
یاد کرتی رہے دامن مژگان کی جھپک
زلفین یون بکھری ہوئی چہرہ پہ بلائیں جیسے

آنکھ ملکر جو دیکھا تو ہے اک دل پوش
یک بیک دیکھے تو اک جنبش ہی رہتی جھپک
جلوہ وہ قہر کہ گھٹتے ہین ہو جسکی ہر لہر
جسطرح ایک کملونے پیٹین دو بالک

غرق دریاے جواہر ہین ہو وہ پانون تلک
چہرے مین ایسی ہی گرمی کہ شب و روز جسے
گھر ڈبو دینے کو ہی عشاق کے دریا انکھ
رستم نے جو وہ صورت زیبا دیکھی

پسینہ آگیا قلب ٹھہر گیا گلچینی گلشن جمال کی کر رہے ہین کہ آہو چشم نے قریب آکر سحر اتارا مارسان سیاہ جو رستم کے جسم سے لپٹے ہوے تھے وہ چھوٹ کر گر گئے زنجیرین جو اصلی باقی رہ گئی تھین انکو رستم نے توڑ کر پھینکدیا پیلون سے خون جاری ہوا آہو چشم نے دوپٹے سے خون پونچھا کہتی تھی اے شہریار آپ نے کیون جلدی کی رستم نے کہا مین سحر سے ناچار تھا جب سحر اتر گیا تب زنجیرون کی کیا حقیقت تھی

آہو چشم نے کہا مین آپ کو لینے آئی ہون لہذا یہان سے نکل چلیے رستم نے کہا اے آہو چشم مین چاہتا ہون
کہ اس طلسم کو فتح کرون آہو چشم نے کہا یہ کنیز فکر کر چکی مگر لوح اس طلسم کی معدوم ہے میری مادر مہربان کو
معلوم ہو وہ یہ کیسے گوارہ نہ کرینگی کہ مسلمان طلسم کو توڑے قدرت سے بہت موافقت رکھتی ہین اور
بادشاہ طلسم موسوم بہ شنگال کج طینت بڑا ساحر زبردست ہے سترہ ہزار ساحر ایک ایک سامری عہد و
جمشید زمان اپنے اپنے سحر پر ناز رکھتے ہین وہ سب شنگال کے رفیق ہین لہذا اگر انمین سے کوئی
حضور کے شریک ہو گیا تو بعد لوح کا پتہ ملیگا رستم نے کہا مین کوئی کوشش اٹھا نہ رکھونگا آہو چشم نے
رستم کو تخت پر سوار کیا اور لے اڑی تخت اڑتا ہوا جاتا ہے مگر خواجہ عمرو و سمک ہلالی جو قفس سے نکلے
خواجہ نے کہا بیٹا الگ الگ جاؤ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ یہ سنکر سمک ایک جانب بھاگا یہان
آہو چشم رستم کو تخت پر لیے ہوے جاتی ہے کہ ایک کوہ دکھائی دیا کہ نہایت بلند و مرتفع تھا آہو چشم
نے کہا نہ جیسے بر سر کوہ چشمہ آب بھی ہے اگر فرمایے تو ٹھہر جاؤن قصد تو یہ تھا کہ بیرون طلسم جا کر ٹھہرون
مگر سرحد طلسم بہت دور تک ہے یقین ہے کہ کل نکل جائین رستم نے کہا تخت اتار و رستم چاہتے ہین کہ طلسم
کے باہر نہ جاؤن اندر طلسم کے آکر نکلجانا مین نامردی ہے کیا عجب ہے کہ لوح دستیاب ہو آہو چشم نے
تخت اتارا اور چشمے کا پانی پیا ایک مچھلی چشمے مین تڑپی اور مثل انسان کے آواز دی کہ اے کوہان
سنگ بار جلد دوڑو کہ آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہے مچھلی یہ آواز دیکر غرق دریا ہوئی جب مچھلی غائب
ہو گئی تو رستم نے کہا اے آہو چشم یہ کیا شعبدہ تھا کہ مچھلی کی ماہیت سے آگاہ نہ ہوے کہ یہ کیا شے تھی
آہو چشم نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوئی ساحر رہتا ہے یہ باتین تھین کہ پہاڑ تھرا کے
شق ہوا ایک ساحر نے سر نکالا سر پر اپنے سل پتھر کی رکھے ہوے چند سنگریزے ہاتھ مین فوراً
نکلتے ہی نعرہ کیا کہ نم کوہان سنگ بار ہاتھ مین جو سنگریزے تھے وہ پھینک مارے رستم پر پتھر
برسنے لگے مگر آہو چشم نے دو سپرین کاغذ کی بنا کر سر پر رستم کے اڑا دین جو پتھر گرتا ہے سپرین سینہ سپر
کرتی ہین کوہان نے جو دیکھا کہ آہو چشم نے میرے سحر کو روک لیا کمر مین ہاتھ ڈالا ڈبیہ خاک قبر جمشید کی
نکالی سامنے آہو چشم کے وہ خاک اڑا دی آہو چشم بیہوش ہو کر گری رستم کے بھی ہاتھ سے تلوار گری
یہ دونون بیکار پڑے ہین کوہان نے جو دیکھا کہ میرے سحر سے یہ بیکار ہوے تلوار کھینچکر قریب آہو چشم
کے آیا کہتا تھا کہ کیون او گیسو بریدہ گرم و سرد عالم ندیدہ تو نے غضب کیا کہ قیدی کو رہا کر لائی اب

مین تجھکو قتل کرتا ہون کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ اے کوہان خبردار آہو چشم کو قتل نہ کرنا ورنہ قدرت
کے خلاف ہوگا کوہان رُک گیا دیکھا سامنے ایک جادوگر نامہ ہاتھ مین لیے پکارتا ہوا آتا ہے کہ خبردار اگر قتل
کریگا تو بہت پچتائیگا کوہان نے پکار کر کہا تیرا کیا نام ہے اور کسنے تجھکو بھیجا ہے ساحر نے کہا مجھکو سماوات نے
بھیجا ہے اور حکم دیا تھا کہ آہو چشم کو لاؤ لہذا اس نامے کو پڑھو یہ کہکر قریب آیا نامہ ہاتھ مین کوہان کے
دیا کوہان نے جو نامہ ہاتھ مین لیا دھوان زمین سے نکلا کوہان کو کچھ آواز معلوم ہوئی جھلا کر کہا او
سارہان زادے میرے ساتھ مکر کرتا ہے خواجہ نے چاہا جست کرکے نکلون لیکن کوہان نے سحر کیا کہ
خواجہ گرے اور پانون زمین نے تھام لیے کوہان نے تلوار چمکائی کہا او سارہان زادے تجھکو قتل کرونگا
خواجہ نے بیقرار ہو کر ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے اور دعا کرنے لگے کہ اے خالق بے نیاز و اے رب
کارساز مجھکو اس آفت سے بچالے اسوقت بہت بیقرار ہون موت سامنے پھر رہی ہے واسطہ خاصان
خدا کا یا علی مرتضیٰ آکر مشکل کشائی کیجیے اس عاصی کو بچائیے

نظم

غم سے مجھکو چھڑائیے مولا
ہون محبت مین آپ کی کامل
اپنی صورت دکھائیے مولا
اپنے اللہ سے گنہ میرے
اب اس آفت سے چھڑائیے مولا
ہین ضلالت مین مردم دنیا
آکے جلدی چھڑائیے مولا

دستگیری ضرور ہے میری
چاہیے آزمائیے مولا
رہنما تم مین راہ گم کردہ
حشر مین بخشوائیے مولا
مثل سلمان مرے بچانے کو
راہ ایمان بتائیے مولا

آئیے جلد آئیے مولا
گر پڑا ہون اُٹھائیے مولا
قبر تک شوق دید لے آیا
راہ مجھکو بتائیے مولا
بند مین سخت ہو رہا ہون خراب
شیر کی طرح آئیے مولا
دام غم مین یہ ہے اسیر اسیر

خواجہ دعا مین کر رہے ہین مگر کوہان تلوار کھینچے ہوے ہر مرتبہ
ارادہ کرتا ہے کہ خواجہ کا سر کاٹ لون اور خواجہ دم دے رہے ہین کبھی کہتے ہین روپیہ لے لے
کبھی جواہر دینے کو کہتے ہین مگر کوہان کچھ نہین مانتا ہے یہی چاہتا ہے کہ خواجہ کو قتل کرون اور آہو چشم
بہ نگاہ حسرت رستم کو دیکھ رہی ہے دل سے کہتی ہے کہ اگر مین جانتی کہ یہ آفت پڑیگی تو انکو قید خانے سے
نہ لاتی ایسا حسین وجمیل صاحب شوکت ولیاقت یکہ تاز میدان جرأت گل گلزار مودت گوہر دریائے
محبت اسیر مصیبت مگر کوہان کہ آہو چشم پر عاشق ہوا ہے اکثر اشارے سے کہتا ہے کہ اگر مجھکو قبول
کرو تو مین البتہ رہا کر دون مگر اپنے رقیب کو ضرور قتل کرونگا ہر مرتبہ قریب رستم کے آتا ہے چاہتا ہے

قتل کرون مگر آہو چشم منع کرتی ہو کہ خبردار اُسکے قریب نہ جانا آہو چشم نے جب دیکھا کہ کوہان قتل زرتشتم پر بہت آمادہ ہی بیقرار ہوکر رونے لگے آنسو جو آنکھون سے گرے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صدف کا منھ کھلا ہی گوہر آبدار اشک متصل جاری ہین چونکہ عاشق جمال ہوچکا ہو رونا آہو چشم کا کوہان کو شاق ہوا قریب آکر کہا او شہنشاہ خوبی راو سرو باغ محبوبی کیا چاہتی ہو مین تو عہد کرتا ہون کہ رقیب کو قتل کرونگا تیرے ہاتھ سے اگر وصل سے انکار بھی کروگی تو تمکو قید کرونگا اور سار بان زادے اور زرتشتم کو قتل کرونگا مجھکو زندہ رہنا رقیب کا گوارہ نہین جسوقت سماوات سُنے گا تو بہت خوش ہوگا مین سماوات سے درخواست کرونگا کہ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو مگر عمرو کو پہلے قتل کرونگا اس ظالم کے ہاتھ سے وہ وہ ساحر مارے گئے ہین کہ جنکا دل پر داغ ہو ملکہ دمامہ جادو کہ بادشاہ زبرجد نگار تھی اُسکو کس حسرت سے قتل کیا برق جادو اسی ظالم کی معشوقہ زبرجد نگار مین بادشاہ ہین خوب چین کررہی ہین وہان بھی جاکر آفت برپا کرونگا سلطنت اُسکے چھین لونگا تب میرے دل کو آرام آئیگا ساحر شمشش کیسا ساحر جلیل تھا کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا اس ظالم نے اُسکو کس بدعت سے قتل کیا وہانسے علمداری اُسکی اکثر گئی فرعونیہ پر بھی جاؤنگا اُسکو بھی خالی کراؤنگا عمرو نے جو سُنا کہ میرے قتل پر زیادہ آمادہ ہو ملک کہ رونے کہا اے کوہان مین چاہتا ہون کہ چند اشعار عاشقانہ سماعت کرو دیکھو تو کیسا گاتا ہون یہ کہکر خواجہ نے پڑھے پڑھے یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے نظم

عشق کا تیر اگر لیس ہو چلنے کے لیے
مستعد روح بھی ہو تن سے نکلنے کے لیے

ضعف جب قصد گرانے کا مرے کرتا ہو
یا علی منھ سے مین کہتا ہون سنبھلنے کے لیے

اُٹھگئے سیکڑون اس بزم جہان سے لجاب
رہگیا مین کف افسوس کے ملنے کے لیے

کیا کرون دل کی کسی رنگ سے وحشت نگئی
لاکھ گلشن مین پھرا دل کے بہلنے کے لیے

جب مین جاتا ہون وہ کہتے ہین تم آیا نکرو
زہر لاتے ہو مرے گھر مین نگلنے کے لیے

جانیوالے نے خبر کی نہ سفر کی اپنے
مستعد ہم بھی تو تھے ساتھ ہی چلنے کے لیے

کوے جانان مین چلو کہتی ہو میت میری
لوگ رکجاتے ہین کاندھا جو بدلنے کے لیے

دیکھ اکدن تو تماشہ مری دل سوزی کا
آؤن مین بھی ترے پروانون مین جلنے کے لیے

یار کے شعلۂ رخسار کی گرمی جو سُنی
دل مرا ہو گیا موجود پگھلنے کے لیے

خوش خرامی کو تری دیکھ کے طاقت نہ رہی	کبک و طاؤس ترسنے لگے چلنے کے لیے
تا کجا رنج و الم فرقت جانان مین ہر بر	کوئی تو شکل کرو دل کے بہلنے کے لیے

خواجہ نے جو یہ اشعار عبرت آثار گائے کوہان یہ اشعار عبرت آثار سنکر ہرچند کہ بہت خوش ہوا مگر
جھلا کر کہا او ساربان زادے مین خوب جانتا ہون کہ یہی گانا تیرا سحر ہے اسی جال مین تو سب کو پھنساتا
جانتا ہون تو میری فکر کر رہا ہے مگر تیرا کچھ قابو نہ ہوگا ہمارے خداوند وہ بندہ نواز ہین کہ مجھکو خبر دیتے
ہین جو تیرے دل مین ہو وہ خبر مجھکو معلوم ہو یہ کہکر تلوار کھینچکر بڑھا خواجہ نے سر تو جھکا دیا مگر آنکھوں سے
آنسو بہہ رہے ہین دعائین مانگ رہے ہین کہ اے رحیم و کریم بڑے ظالم سے سامنا ہوا اسکے ہاتھ سے
بچا لے اس ظالم کے دست ظلم سے نجات دے مگر کوہان تلوار کھینچے ہوئے بڑھا کہ ہوا سے گرد اٹھی
دیکھا ایک شاہزادی مرکب پہ سوار تیر و کمان ہاتھ مین شکاری جو یا گھوڑا دوڑاتی پھرتی ہے دوسرے
دیکھا کہ آہو چشم زمین پر پڑی ہے ارادہ کرتی ہے اٹھون مگر سہ سے کوہان کے اٹھ نہین سکتی سر پیٹے
مارتی ہے کبھی پتھرون سے سر ٹکراتی ہے اس نقابدار نے گھوڑا اپنا بڑھا یا پہاڑ پر آکر کوہان سے کہا اے
کوہان سنگ بار اس نالایق سے کیا خطا ہوئی کہ جو تم نے اسکو گرفتار کیا کوہان نے کہا اے ملکہ
غزالہ خوش چشم آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہین اسی خطا سے مین نے گرفتار کیا ہے غزالہ نے کہا اے
کوہان اسکے حال پر رحم کرو اور مناسب ہو تو چھوڑ دو کوہان نے کہا مین اسکو نہ چھوڑونگا مین
جو اس سے کہتا ہون اگر یہ قبول کرے تو یہ ہوگے رو مین کرون غزالہ نے کہا آخر کیا کہتے ہو کوہان
نے کہا اگر اسکی شادی میرے ساتھ کر دیجیے تو خدمت گذاری کرونگا غزالہ نے کہا او پاجی جنگلی آدمی
ایسا کلمہ کہتا ہے یہ کیونکر قبول کرے تجھ ایسے ناہنجار کو کیونکر قبول کرے جمال رستم دیکھکر غزالہ کو بھی
محبت ہوئی کہا اے نور نظر تمنے بڑا غضب کیا کہ کل اہل طلسم کو اپنا دشمن بنایا مین کس کس کا شکوہ کرونگی
اے نور نظر اب تم مجھے چھوڑ مین اے کوہان اب جاؤ اسکے قتل سے باز آؤ کوہان نے کہا کیون ملکہ غزالہ
بیٹی کا پاس کرتی ہو اور طلسم کا کچھ خیال نہین مین خداوند کے سامنے تمہاری شکایت کرونگا اسوقت
احوال معلوم ہوگا جب غضب خداوندی مین مبتلا ہوگی غزالہ نے کہا او بیہودہ سامنے سے ہٹ جا
مین کیونکر گوارا کرون کہ یہی قتل ہو اور مین جل ندہ جان کیونکر اسکو نہ بچاؤن اسکی وجہ سے میرا نام
روشن ہوا اور مین اب دربار قدرت مین نجا [illegible]

اور چند کنیزین جو غزالہ کے ساتھ تھین وہ بھی آگئین انھون نے بھی اگر کوہان کو بہت سمجھایا مگر کوہان
نہین مانتا ہو تلوار کھینچکر طرف رستم کے چلا غزالہ نے بہت منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کیون او کوہان ہمارا
کہنا نہ مانو گے کوہان نے کہا مین قیدی کو ضرور قتل کرونگا غزالہ نے کہا تلوار تو اُٹھا پھر مزا دیکھ کہ کیا
رنگ ہوتا ہی کوہان نے ارادہ کیا کہ رستم کو قتل کرون غزالہ نے مسکرا کر پشت پر کوہان کی ہاتھ
پھیرا اور کہا جا کر کوہ دشت کی سیر کرو کوہان کانپا اور تلوار نیام مین کرکے ایک جانب بھاگا غزالہ
نے بعد جانے کوہان کے خواجہ پرسے سحر اُتارا اور کہا کیون شہنشاہ اوج عیاری اب اسکے سیر
ہین اسکی ابرو بچائیے گا خواجہ نے کہا یہ ہماری جان کے ساتھ ہو اگر کوئی اسیر ہاتھ ڈالیگا تو ہم
ضرور دخل دینگے اور جہانتک ہو سکیگا اسکو قید سے رہا کرینگے مجھپر کیا موقوف ہو کل عیاران اسلام
اسکے واسطے جان لڑائین گے صاحبقران زمان خود اسکی مدد کرینگے غزالہ نے آہو چشم کو سگلے
سے لگایا اور کہا ای نور نظر خدا حافظ جب ہماری خواہش ہو تب اسی صحرا مین تلاش کر لینا آہو چشم نے
رو کر جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ تقدیر مین ہو مین تو اب اسکے ساتھ ہون ہر مقام پر مدد کرونگی
شنکال سے مقابلہ پڑیگا جو کچھ ہو وہ جھیلونگی جان پر کھیلونگی مگر اسکا ساتھ نہ چھوڑونگی ماں بیٹیان
ملکر خوب روئین پھر آہو چشم نے تو رستم کو تخت پر سوار کیا ایک طرف روانہ ہو گئی غزالہ اسی صحرا مین چلی
ایک مقام پر بارگاہ استادگرائی کنیزون کو ساتھ لیکر اُتر پڑین کنیزون نے کہا ابھی کہ مکان کو چلیے
غزالہ نے کہا اب گھر یہی صحرا ہو شنکال کو ضرور خبر پہونچی ہوگی یقین ہو کہ کوہان بلبلاتا ہوا دربار
شاہنشاہ مین جائے اور وہان جا کر آفت برپا کرے شنکال ضرور میری فکر کریگا اسی مقام پر لڑونگی
یا تو مین اپنی جان دونگی یا اگر فتح تقدیر مین ہوگی تو فتح و فیروزی پاؤنگی مگر سامنے شاہ کے نہ جاؤنگی
کنیزین خاموش ہو رہین مگر کوہان جنگلون مین پھرتا ہوا سامنے قصر شنکال کے پہونچا وہ وقت
ہی کہ شنکال تخت پر بیٹھا ہی آٹھ نو لاکھ فوج گرد قصر کے فروکش ہو افسران فوج اپنے اپنے خیمے مین
بیٹھے ہین کہ لشکر مین ہنگامہ ہوا شنکال نے کہا ارے دیکھو تو یہ کیا معرکہ ہی کہ ہرکارے دوڑتے
ہوئے آئے پہلے ہاتھ اُٹھا کر بددعا دی قطعہ ای سرت سبز تا خزان ہر چرند ❊ شکمت طبل تا سگان
بدرند ❊ گرز آتش ہزار رنگا رنگ ❊ بر سر تو موکلان بزنند ❊ شہنشاہ کے دوستون کو سوز و
گداز ہو مسلمانون کی عمر دراز ہو ای شہنشاہ نیا معرکہ درپیش ہی کہ آپ کے غلامون کو پس پشت

اکو کوہان سنگ بار دیوانہ وار وحشی مثال لشکر پر آگرا ہو کئی افسر مارے ہزارہا بدون سپاہیون کو قتل کیا
شنکال نے حکم دیا کہ ایک ساحر جنگلی صحرا نشین شہنشاہ کے لشکر کو ویران کر رہا ہو مگر وزیر جو پائین
بیٹھا ہو برفان برف بار اُسکا نام ہو عرض کی اے شہنشاہ طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوہان کسی کے
سحر مین ہو بیہوشی مین یہ حرکتین کر رہا ہو اگر ہوش مین ہوتا تو ایسی بے ادبی نہ کرتا اگر حکم ہو تو جا کر اُسے
گرفتار کر لاؤن شنکال نے حکم دیا کہ تمہین جاؤ مگر یہ بات مشہور نہ ہو کہ بادشاہ کے وزیر نے کوہان
کو گرفتار کیا ہابرو لت کے واسطے بدنامی ہو برفان اٹھا باہر آکر دیکھا کہ کوہان سنگ بار بڑے زور
سے لڑ رہا ہو کئی خیمے گرا دیے مین کسی خیمے مین آگ لگا دی کہین پانی برسا دیا کہین شیر دوڑا دیے
برفان نے للکارا کہ او کوہان کیا چاہتا ہو کیون غربا کو قتل کر رہا ہو جو تو کہ وہ مین بجا لاؤن کوہان
ہنس پڑا کہا اے برادر تم وزیر اعظم ہو تم نہ مدد کروگے تو کون کریگا یہ کہکر دوڑا ہوا سامنے برفان
کے آیا برفان نے دیکھتے ہی کوہان کو ایک طائر چھوڑا اُس طائر نے گرد سر کوہان چرخ مارا منہ سے
شعلہ ہاے آتش چھوڑے اپنی آگ مین آپ جلگیا خاک اُس طائر کے سر پر کوہان کی گری کوہان
نے کہا اے وزیر اعظم یہ خاک کیسی گری برفان نے کہا یہ خاک قدم خداوندی ہو منھ پر مل لو بڑا نفع ہوگا
یہ سنتے ہی کوہان نے وہ خاک چہرے پر ملی جیسے ہی خاک چہرے پر ملیکا ہوش آگیا دوڑ کر قدمون پر
برفان کے گرا کہا اے وزیر اعظم مین عجب طرح کی مصیبت مین ہون ذرا انصاف کرو میری کچھ خطا نہین بی
غزالہ نے بیٹی کی محبت مین مجھپر سحر کیا کہ مین آکر لشکر پر گرا میری کیا طاقت تھی کہ لشکر خداوند کو قتل کرتا مگر
دیوانہ وار وحشی مثال ہوش مین نہ تھا اِسوجہ سے یہ معاملہ ہوا برفان کوہان کو ساتھ لیے ہوے
سامنے شنکال کے آیا کہا اے شہنشاہ انقلاب شروع ہوگے شنکال نے کہا بیہودہ مت بک اِس
طلسم کا وہ انتظام ہو کہ ہوا بھی تھر آتی ہوئی آتی ہو اے کوہان تجھپر کیا سر کہ گذرا کوہان نے کہا اے
شہنشاہ ساحران میرے پہاڑ پر آہو چشم تیدی کو لیکر آل ساسان زادے نے آکر دھوکا دیا مگر آپ جانتے
ہین کہ مین دھوکا نہین کھا سکتا مجھکو معلوم ہوگیا کہ یہ عمرو عیار ہو مین نے اُسکو بھی گرفتار کر لیا بعد
تھوڑی دیر کے آہو چشم کی مان بی غزالہ آکر پہونچین مجھکو سمجھانے لگین اور فرماتی تھین کہ انکو چھوڑ دو
سزا نہ دو مین نے جواب دیا کہ اتنی بڑی خطا فاش کی ہو مین نہین معاف کر سکتا اُنھون نے باتون
مین لگا کر مجھپر سحر کیا کہ میرا قلب اُلٹ گیا حضور کی فوج پر آپڑا مین گنہگار ہون جو چاہے سزا دیجیے

اگر مین اپنے ہوش مین نہ تھا ان سب کا خون میری گردن پر ہوا شنکال نے ہنسکر کہا کیون صاحبو اتفاق
اسی کا نام ہو کہ ایک ساحرہ اگر ہماری دشمن ہوگی تو ہمارا کیا کرسکتی ہو کوئی ساحر اگر جاے اور جاکر غزالہ
کو گرفتار کر لائے ہم ابھی اسکو قتل کرتے ہین دیکھین تو اُسکو کون بچاتا ہو بڑے بڑے سردار ساحران ملک
بیٹھے ہین کہ اپنے کو سامری و جمشید جانتے ہین ایک ساحر موسوم بہ آہن تاب اپنے مقام سے
اُٹھا کہا اے شہنشاہ مین غزالہ پر مدت سے عاشق ہون مین جو اُسکو گرفتار کرکے لاؤن تو آپ میرے
کہنے سے اُسکی خطا معاف کر دیجیے گا مین اُسکو اپنے گھر بٹھا لونگا اپنی زوجہ بناؤنگا شنکال نے حکم دیا
کہ خبردار جاتے ہی گرفتار کر لینا لاکھ روپے پینے پر خیال نہ کرنا جو تمنے کہا ہو یہی کرونگا تم اُسکو زوجہ
بنانا آہن تاب اپنے مقام سے اُٹھا چالیس پتلے فولادی اپنے ساتھ لیکر آہن تاب چلا یہان ملکہ
غزالہ صحرا مین اُتری ہین اور فرماتی ہین نہین معلوم بیٹی پر کیا گذری اُس کمبخت نے مجھکو ساکن صحرا کیا
اُسکو خدا ہر آفت سے بچائے ہر وقت اُسی کا خیال ہو مگر ملکہ آہو چشم رستم کو ساتھ لیے ہوے اُسی صحرا
مین ایک باغ ویران ہو اُسمین اُتر ٹھہری ہو رستم سے کہا میرا نیند کے مارے بُرا حال ہو رستم نے آہو چشم
کو زانو پر لٹا لیا آہو چشم کی آنکھ بند ہوگئی مگر ملکہ غزالہ دربارگاہ پر ٹہل رہی ہین کہ صحرا سے گرد اُٹھی دیکھا
آہن تاب مع چالیس پتلون فولادی کے آکر پہونچا آتے ہی آواز دی کہ اے غزالہ رومال سے اپنے
ہاتھ باندھ لو شہنشاہ نے یاد فرمایا ہو اے غزالہ اگر سرکشی نہ کروگی تو کیا تعجب ہو کہ خطا معاف ہوجاے
اور اگر سرکشی کروگی تو قتل ہوجاؤگی غزالہ اپنے مقام سے اُٹھی چاہا سحر کرون آہن تاب نے
آواز دی اے حشام تیز پران جلد آؤ غزالہ کو گرفتار کرلو صحرا سے گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز
بعد سوز و گداز یہ اشعار عاشقانہ گارہا ہو

نظم

ہم پہ جو جو کچھ ہوا سب آپ پر کھل جائیگا
بندہ پرور دیکھنا جب دل کسی پر آئیگا

تیغ زنگ آلودہ خنجر کند بازو ناتوان
مجھکو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسائیگا

فاتحہ پڑھیے کہ رُکنے کا نہین تیرِ نگاہ
اُنکو اس سے کیا غرض کوئی اگر مرجائیگا

منھ پہ غازہ گونہ لہو کا میرے ملکر شرم سے
دیدۂ جوہر نیام تیغ مین چھپ جائیگا

پاکدامن فیض ابر تیغ کر سکتا نہین
رنگ خون قاتل کے پیرہن تیغ کیونکر جائیگا

گو تقاضاے اجل سے جان لب پر ہو مگر
اور بھی کچھ دن ہمین وعدہ ترا ٹھہرائیگا

تار نک رکھتے نہین دامن کہاں ہو ای نسیم	اشک اگر آنکھ مین کیا کیا ہمین شرماے گا

یہ آواز جو کان مین غزالہ کے پہونچی دیکھا ایک جوان مرکب پر سوار اشعار مذکور گاتا ہوا آتا ہی غزالہ نے
تنگی کی اسکو ستاؤن مگر وہ جوان گھوڑا بڑھا کر قریب آگیا غزالہ نے ایک دستک دی کہ ایک نازنین مہ جبین
آکر پہونچی اور آکر اس جوان کا ہاتھ تھام لیا کہا صاحب باغ دلکشا مین چلکر سیر گل و غنچے تیار ہین نرگس
شہلا کو تمھارے انتظار ہین یہ کہکر اس جوان کا ہاتھ تھاما اس نازنین نے منھ پر جوان کے ہاتھ پھیرا
جیسے ہی ہاتھ پھیرا وہ جوان گھوڑے سے کود اساتھ اس نازنین کے طرف صحرا کے روانہ ہوا آہن تاب
بست جھلایا پتلون کو اشارہ کیا وہ پتلے دوڑ کر غزالہ کو لپٹ گئے کسی نے منھ پکڑا کسی نے ہاتھ تھام لیا
اسطرح لپیٹ کر غزالہ کو سامنے آہن تاب کے لائے آہن تاب نے غزالہ کو سپرد کیا اور پتلونسے
اشارہ کیا کہ سب افسرون کو گرفتار کرلو پتلون نے تھوڑے ہی عرصے مین سب افسرون کو گرفتار
کرلیا فوج والون نے چاہا کہ آہن تاب پر جا پڑین لیکن آہن تاب نے ایسا سحر کیا کہ سب بیٹھے
کے بیٹھے رہگئے اگر اُٹھتے ہین تو زمین ہلجاتی ہی اس ناچاری مین سب بیٹھے ہین مگر آہن تاب قصد
کررہا ہی کہ قیدی کو لیکر روانہ ہون غزالہ کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دعائین مانگ رہی ہین
کہ او رحیم و کریم و او سمیع و علیم اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے اس آفت سے نجات دے **نظم**

خداوندہ ستم را روز گردان	چو روز اندر جہان فیروز گردان	شبے دارم سیہ چون بخت امید
درین شب رو سپیدم کن چو خورشید	توئی یاری دہ فریاد ہر کس	بفریادمن فریاد خواہ رس

او بے نیاز رحم اپنا شریک کر یہ فرار ہو کر جو غزالہ نے دعا کی صحرا سے گرد اُڑی ایک جادوگر نوجوان
نامہ ہاتھ مین پکارتا ہوا آتا ہی کہ او آہن تاب خبردار غزالہ کو قتل نہ کرنا شہنشاہ کا حکم ہی کہ غزالہ
ہمارے طلسم کی رونق ہی شاہنشاہ اسے پہلو مین جگہ دینگے یہ کہکے غزالہ سے آنکھ ملائی اور ظاہر
کیا کہ او غزالہ مین ہون عمرو عیار تمھاری رہائی کو آیا ہون غزالہ نے اشارہ کیا کہ اگر آہن تاب قتل ہو
تب یہ چھٹین خواجہ نے کہا او غزالہ تاسف کا مقام ہی کہ تمنے ایسا سحر نہ کیا کہ ان پتلون سے بچتین
غزالہ نے کہا خواجہ یہ پتلے ہمارے طلسمی ہین جبتک آہن تاب نہ مٹیگا جبتک یہ زورون پر رہینگے
خواجہ نے غزالہ سے باتین کرکے آہن تاب سے کہا او آہن تاب تمنے کیا کار نمایان کیا ہی کہ اس
باغیہ کو گرفتار کرلیا ہی مگر دیکھو پہاڑ پر آگ جل رہی ہی معلوم ہوتا ہی کوئی ساحر آتا ہی آہن تاب

اسطرف پلٹا خواجہ نے خنجر اُسکی کوکھ پر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک مرتے ہی آہن تاب کے وہ سب پُتلے
جلنے لگے کہ جلگئے پھر بھاگے خواجہ نے غزالہ کو رہا کیا غزالہ نے کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آپ نے بڑا
احسان کیا مگر فساد شروع ہوا اسکا خیال رکھیے گا دو پُتلے بھاگ گئے ہین وہ شاہ کو خبر کرینگے حقیقت مین
دو پُتلے بھاگے ہوے جاتے تھے ایک صحرا مین پہونچے تھے کہ آسمان سے شعلہ گرا دونون جلنے
لگے اسی حال مین لباس اپنا نوچتے ہوے سامنے شنکال کے پہونچے شنکال نے جو دیکھا کہ پُتلے
فولادی جل رہے ہین سامنے حوض بنا ہوا تھا اشارہ کیا کہ یہ آب غسل سامری ہے اسمین پھاند پڑو دونون
پُتلے اُس چشمے مین کود پڑے لباس جو پہنے ہوے تھے وہ تو جلگیا جسم سالم رہا شنکال نے پوچھا
ارے کیا ہوا پُتلون نے سب کیفیت بیان کی کہ آہن تاب نے جاتے ہی غزالہ کو پکڑ لیا مگر ایک
جادوگر نے آکر سر میدان آہن تاب کو مارا ہم لوگ جلنے لگے جب بھائی ہمارے جلے تب
ہم لوگ بھاگے راہ مین تھے کہ آسمان سے شعلۂ آتش گرا ہم لوگ جلنے لگے یہ نہ جانتے تھے
کہ آب غسل سامری سے صحت ہوگی ورنہ سب کو بچا لاتے شنکال نے کہا اے طیران جادو اب
تم جاؤ طیران جادو اپنے مقام سے اُٹھا کہا اے شہنشاہ مجھکو خبر ملی ہے کہ بی آہو چشم دختر تمہاری اسی
صحرا مین ہین لیکن مقام معلوم نہین ہے یقین ہے کہ جب جاؤن تو معلوم ہو جاوے یہان خواجہ ساتھ
غزالہ کے اُترے ہوے ہین غزالہ کو تخت پر بٹھایا اور فرمایا یہ صحراے رنگین حصار ہے تمھین ہم
اس مقام پر قایم کرتے ہین تم لشکر لیکر اترو ہم ساحر کو نہ آنے دینگے دل وجان سے کوشش کرینگے
غزالہ نے عرض کی اگر آپ عنایت فرمائین گے تو مین براے مقابلہ شنکال موجود ہون خواجہ نے
حکم دیا کہ بھرتی جاری کرو غزالہ تخت پر بیٹھی بھرتی جاری ہے ساحر ملازم ہو رہے ہین مہتر برق فرنگی کہ
جنگل مین پھر رہا تھا اسنے خبر سُنی کہ صحراے رنگین حصار مین اُستاد بھرتی کرا رہے ہین حیران تھا کہ
اُستاد سے کیونکر ملاقات کرون اس سوچ مین بیٹھا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک مہاجن آگے
آگے دس مزدور پشت پر ہر ایک مزدور پر ایک ایک توڑا لدا ہوا برق نے جو روپے دیکھے رنگیا
رنگ و روغن عیاری کا نکالا ایک برہمن کی شکل بنا لوٹیا اور ڈول ایک طرف رکھ لیا کونا دھوتی
کا بچھا کر اسپر ستو گوندھنے لگا اور دہی ستو کے پنڈے بنا بنا کر انگوٹھون سے ہاتھ کے نگل رہا ہے
مہاجن نے قریب آکر ڈنڈوت کی برہمن نے کہا بچہ بھلا ہو مہاجن نے کہا کیون مہاراج دیوتا کیا

نمک نہین ہی برہمن نے کہا مہاراج نمک کہان میسر ہو اپنا پیٹ پھر رہے ہین مہاجن کو بڑا رحم آیا کہا برہمن دیوتا ہم تمکو نمک دینگے مزدورون سے کہا توڑے رکھدو پانی پی لو تب آگے بڑھنا مزدورون نے توڑے رکھدیے برہمن نے ڈول بھر اپہلے مہاجن کو پلایا پھر مزدورون کو پلایا سب پیتے ہی پانی کے بیہوش ہوے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے ایک درۂ کوہ مین گاڑ دیے اور آپ دیا نسے ساحر کی شکل بنکر نکلا اُس مقام پر آیا جہان لوگ بھرتی ہو رہے تھے خواجہ نے پکار کر کہا جو ملازم ہوگا اُسکو ہزار روپے کی ضمانت دینا پڑیگی ایک ساحر تڑپ کر نکلا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری مین باہر کا رہنے والا ہون یہان کوئی ضامن نہین ہو نقدی روپیہ فرمایئے تو جمع کر دون خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا او مکار مین نے تجھکو پہچانا نقدی روپیہ کہان سے آیا جلد بتا برق نے کہا اُستاد ایک مہاجن جاتا تھا مین نے آپ کا نام لیکر اُسکو بیہوش کیا دس توڑے اُس سے لیے ہین وہ درۂ کوہ مین چھپا دیے ہین خیال مین آیا کہ اُستاد کو آگاہ کرون اُستاد کو روپے کی ضرورت رہتی ہو خواجہ نے گلے سے لگا لیا فرمایا او فرزند مین تجھی کو اپنا نائب کرونگا تو اس لایق ہو کہ تجھکو زنبیل ملے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے جو کہ مہاجن سے لیے تھے وہ لا کر خواجہ کو دیے خواجہ نے وہ توڑے نذر زنبیل کیے برق کو لیکر لشکر مین آئے کہا اے ملکہ غزالہ یہ مہتر برق فرنگی عیار ہو اسکا خیال رکھیے گا یہ کسی ساحر کو نہ آنے دیگا ملکہ غزالہ نے برق فرنگی کو کرسی معقول دی برق فرنگی بیٹھا ہو کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ طیران دو جادو آتا ہو غزالہ نے تھرا کر کہا کہ یہ وہ ساحر ہو کہ جسکے نام سے ہوش سب کے اُڑتے ہین ایسا سحر کرتا ہو کہ اگر لاکھ ساحر سامنے ہون تو دم بھر مین تسخیر ہو جائین سب کو دیوانہ بنائین یہ سنکر برق فرنگی روانہ ہوا یہان طیران دربارگاہ پر اپنے بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک عورت نہایت حسین و جمیل دیوانہ وار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی با ناز و انداز آئی ہو **نظم**

اشک اڈے تو دامن سے ٹپک کر باہر
گھٹتے گھٹتے نکل آیا دم خنجر باہر
خاک پیوند لحد کے لیے لائی ہو صبا
نکل آئے مرے پہلو سے کچھ اخگر باہر
خوف آوارہ مزاجی ہمین اتنا ہی نسیم
قعر دریا سے نکل آئے شناور باہر
جذب مشتاق شہادت کو نظر کر ظالم
کارسازی کے سب اسباب ہین باہر باہر
گر نہین ضبط کا یارا ہو تو ہان بسم اللہ
طفل اشک آنکھ سے رہنے لگے اکثر باہر
اسقدر جوش محبت سے گلو نے کھینچا
اور گل آیا ہو کمر سے ترے خنجر باہر
نہ ملا حضرت دل کا تو پتا وقت فغان
چھوڑ کر پہلو کو نکل جا دل مضطر باہر

طیران نے جو اُس عورت کو دیکھا

اشارے سے بلایا وہ سامنے آکر بیٹھ گئی بال کھولدیئے کھیلنے لگی اسقدر کھیلی کہ طیران نے حیران ہوکر کہا
معلوم ہوتا ہی کہ اسکے سر پر کوئی آسیب ہی اُسی نے اِسکو آوارہ کیا ہی ملازمون نے کہا کسی ملا سیانے کو
ڈھونڈھین گے طیران کہتا ہی اگر اسکا علاج ہو اور یہ ہوش مین آجاسے تو مین اسکو صحبت مین رکھونگا
اور خاتون محل قرار دونگا یہ سب باتین کررہے تھے کہ طرف سے گانون کے دیکھا کہ ایک شخص باریش
سفید جامہ پہنے ہوے کتاب بغل مین بکتا ہوا آتا ہی کہ کیون او نالایق مین نے تجھکو کیونکر جلا دیا مین
پہلے ہی سمجھاتا تھا کہ اسکو چھوڑ دے مگر تو نے نہ مانا ایک فتیلے مین آخر جلگیا طیران نے کہا دیکھو وہ سامنے
عامل آتے ہین کسیکو جلا کر آئے ہین کہتے ہوے آتے ہین لوگون نے مولوی صاحب کہکر پکارا وہ
مولوی آئے اُس عورت نے بھی مولوی کو دیکھکر منھ زمین مین چھپانے لگی مولوی صاحب نے کہا کیون
او نالایق تو نے اس غریب کو ستایا ہی بس اب ہٹ جا ورنہ جلا دونگا طیران نے پوچھا کیون مولویصاحب
یہ کون ہی مولوی صاحب نے کہا یہ لاہور کا الگوری ہی ایک اور شخص پر یہ آتا تھا مین نے اِسکو تسخیر
کرکے دفن کیا تھا کسی نے وہ مقام کھولدیا ہوگا اِسکی عادت ہی کہ عورتون کو بہت ستاتا ہی طیران
نے کہا مولوی صاحب جو یہ عورت صحت پائے تو جو مانگیے گا مین وہ دونگا مجھے اُس عورت پر بڑی
توجہ ہی اسکا بیقرار ہونا اور جنگل مین پھرنا مجھ شاق ہی مولویصاحب نے کہا خیمے مین چلئے ابھی اِسکو
جلا دونگا طیران مولویصاحب کو ساتھ لیکر بارگاہ مین آیا اُس عورت کو بھی کھینچ کھانچ کر لاے
چاہتی ہی کہ مولویصاحب کی صورت نہ دیکھون جب آنکھ ملاتی ہی تب مولوی صاحب فرماتے ہین کیون او
نالایق اسکے سر سے نہ اتریگا بارگاہ مین آکر پھول منگوائے عطر منگوایا کہا کچھ سونا رکھیے طیران نے
چند اشرفیان رکھین مولوی صاحب نے کہا اِسکے تول لکھے ہین سوا سیر سے کم وزن نہ ہو طیران نے
سوا سیر سونا منگایا مولوی صاحب نے کتاب مین سے ایک فتیلہ لکھا اور کہا اِسکو روشن کیجیے
مگر آپ بہ نگاہ غور اِسکو ملاحظہ فرمایئے گا طیران نے وہ فتیلہ ہاتھ مین لیا ایک چراغ مین رکھکر روشن
کیا پانچ چھ آدمی مصاحبون مین بھی طیران کے ساتھ تھے جیسے ہی فتیلہ روشن ہوا اسقدر دھوان
ہوا کہ تمام بارگاہ دھوئین سے بھر گئی بارگاہ دھوئین سے بھرتے ہی طیران وساتھ والے سب بیہوش
ہوے وہ عورت خنجر گھسیٹ کر اُٹھی خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہ او بیحیا اِسکو قتل نہ کر نا پشتارہ باندھکر لیجا
سامنے غزالہ کے پہونچا شاید یہ اطاعت اسلام کرے پیشانی اِسکی روشن معلوم ہوتی ہی برق فرنگی نے

۱۰

اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ برق تڑپنے مین ہون برق رفتار ہون ارسطوے ذی علم شاگرد ہی	منم برق رفتار خنجر گذار کے کون مکار و غدار ہون بزیر قدم غرب ہی شرق ہی	کہ اُستاد ہین خواجۂ نامدار کرون سیکڑون کوس کی راہ طی چھلاوہ ہون ہین نام بھی برق ہی

خواجہ نے وہ سونا وغیرہ اٹھالیا اور روانہ ہوگئے مگر برق نے پشتارہ طیران کا باندھ لیا اور سراچہ
چاک کر کے چلا طلاے پر گھمسان آتشبار تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک سیہ پوش پشتارہ بردوش
جاتا ہی سوچا کہ اگر پکارونگا تو یہ بھاگ جائیگا سحر کرکے اُڑتا ہوا چلا صحرا مین آکر برق ایک نخل کے سایہ
مین ٹھہرا تھا کہ گھمسان نے سحر کیا کہ برق فرنگی دھڑ دھڑا کر گرا آواز آئی کہ منم گھمسان جادو برق نے دیکھا
کہ درخت سے ایک جادوگر اُترا اُسنے جو طیران کو پشتارے مین بندھا دیکھا گھبرا گیا کہا او ناعیار تونے انکو
کیونکر پایا برق نے کہا مجھے فرمایا تھا کہ مجھکو بارگاہ مسلمانان مین لے چلنا مین غزالہ و آہو چشم کو گرفتار
کرونگا موافق وعدے کے لیے جاتا ہون گھمسان نے کہا تونے بیہوش کیون کیا برق نے کہا جیسا
وعدہ تھا وہ کیا بارگاہ مسلمانان مین لیجا کر ہوشیار کرونگا یہ غزالہ کو گرفتار کرلین گے مین تو انکا نوکر ہون
گھمسان حیران ہی کہ ہر ایک بات کا جواب دیتا ہی شاید ایسا ہی ہو کہ پہلو سے آواز آئی کہ اس مکار کو زندہ
نہ چھوڑنا یہ بلاے روزگار ہی اگر یہ قتل ہوگا تو عمرو کو بڑا صدمہ ہوگا انکا شاگرد رشید ہی عمرو کو اُسپر بڑا ناز ہی
گھمسان نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک جادوگر نحیف و ضعیف روتا ہوا آتا ہی گھمسان نے کہا کیون بھائی
تمھاری اسنے کیا خطا کی ہی جادوگر نے کہا یہ چور ہی وہ سامنے جنگل مین جو چھپر پڑا ہی اُسمین اسباب رکھا
تھا یہ چورا لیگیا مین کئی دن سے اسکو ڈھونڈھتا تھا آج مین نے اسکو دیکھا کہ تمھارے ہاتھ سے گرفتار
ہوا اب اسکو زندہ نہ چھوڑنا اسکی ذات سے ساحرون کو بہت آزار پہونچین گے طیران جادو کے
گرفتار ہونے کی خبر سُنکر دوڑا آیا یہ مارا جاے تو فساد دفع ہو آپ کا نام نامی کیا ہی گھمسان نے کہا کہ مین
طلایہ دار لشکر طیران کا ہون مین نے دور سے دیکھا کہ یہ پشتارہ بردوش جاتا ہی مین سحر کرکے لایا اُس ساحر نے
برق کو ایک لات ماری اور کہا کہ بتا میرا اسباب کہان ہی برق نے کہا سامنے جو غار ہی اُسمین اسباب
رکھا ہی جاکر اٹھا لیجیے برق سب کو ساتھ لیکر چلا مگر وہ ساحر دمبدم برق کو مارتا ہی اور کہتا ہی خبردار دغا
نہ کرنا اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو تیری جان لونگا زندہ نہ چھوڑونگا ایک گھڑے مین اوپر کوٹے تھے اور
نیچے اُسکے روپیہ تھا وہ بھی تو اٹھا لیگیا برق نے کہا وہ سب موجود ہی ابھی اُسمین تقسیم نہین ہوا قریب

اس غار کے لایا غار کو دیکھکر کہا وہ دیکھیے سامنے اسباب رکھا ہی گھمسان جھکا کہ مین دیکھون کہ کیا کہتا ہی اس بڈھے نے پشت سے حلقہ ہاے کمند مارے اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانے کا مکار و غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو

ترا شندہ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

برق سے کہا ابے بھاگ برق تو پشتارہ لیکر ایک جانب بھاگا خواجہ ایک طرف گئے لیکن شنکال دربار مین بیٹھا تھا جس مہاجن کا برق نے روپیہ لیا تھا اُسنے آکر فریاد کی کہ دس ہزار روپے میرے فلان جنگل مین لٹ گئے آپ حاکم ہین دلوا دیجیے شنکال نے کتاب دیکھی ہنسکر کہا برق فرنگی عیار اسکو دم دیکر روپیہ لیگیا اور راہ مین ہوشیاری سے چلا کر عیار جابجا پھرتے ہین جیسا موقع ہوا وہی عیاری کرتے ہین گھمسان راہ مین مارا گیا اور برق فرنگی طیران کو لے گیا اُسکے فوج والون کو نامہ لکھو کہ تم لوگ لشکر کشی کرکے جاؤ شاید تمھارے خوف سے اسکو نہ قتل کرین بی غزالہ کو ایسی سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کرین ما بدولت کے مقابلے مین اُتری ہوئی ہین وہ لشکر کشی کرین کو بھاگتے راستہ نہ ملے نہین معلوم بی غزالہ کیا سمجھی ہین نامہ شنکال کا ایک طائر لیکر چلا طیران کا بھائی سیران جادو بارگاہ مین بیٹھا ہوا افسوس کر رہا ہی کہ بھائی صاحب کو کون چرا لیگیا طلاے والون نے خبر دی کہ گھمسان پیچھے عیار کے گئے تھے پلٹ کر نہین آئے ایک ساحر نے کہا کہ اُنکا لاشہ تو جنگل مین پڑا ہی یہ سُنکر سیران بہت پریشان ہوا کہ طائر نے آکر نامہ دیا شنکال کی طرف سے لکھا تھا کہ اے سیران تم اپنے بھائی کی رہائی کو جاؤ اور اسکو رہا کرو فوج کو بھی حکم دیدو کہ وہ لوگ بھی جائین اگر راہ مین کوئی روکے تو مقابلہ کرو ڈھونڈ کر طیران کو لاؤ سیران یہ نامہ دیکھتے ہی غرق زمین ہوا زمین کاٹتا ہوا چلا یہان برق فرنگی پشتارہ طیران کا لیے ہوے دربار مین آیا غزالہ نے حکم دیا کہ طیران کو باندھ دو طیران کو ستون سے باندھا زبان مین سوزن دی برق نے طیران کو ہوشیار کیا طیران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو دربار غزالہ مین پایا حیران تھا کہ مین یہان کیونکر آیا برق نے پکار کر کہا او طیران مین تجھکو گرفتار کر لایا اب سامنے غزالہ کے موجود ہو لات و منات پر لعنت کر و پیدا کرنے والے کے مطیع ہو طیران نے غصے سے طرف برق کے دیکھا غزالہ نے کہا او برق اسکو قتل کر و یہ سیاہ رو نہ مانیگا اسکو اپنے تحریر

بڑا گھمنڈ ہی سارا گھمنڈ نکل جائیگا برق نے نیمچہ کھینچا کہا ای طیران ایک ہاتھ مارتا ہون کہ سر تمھارا اُڑ جائیگا اب بھی بہتر ہی کہ اطاعت اسلام کرو طیران نے انکار کیا غزالہ نے کہا ای برق اسے جلدی قتل کرو برق نیمچہ کھینچکر بڑھا کہ ہاتھ مارون کہ زمین شق ہوئی نعرہ ہوا کہ ہم سیران جادو طیران کی کمک پہنچے دیکھتے ہی غزالہ نے چاہا پیچھا کرون ساحرون نے روک لیا کہ ملکہ اِسکے تعاقب مین نہ جائیے ساحر زبردست ہی ایسا نہ ہو کہ راہ مین کوئی اُفتاد پڑے مگر غزالہ نے نہ مانا پر پرواز پیدا کر کے چلین کئی سو مصاحب انکے ساتھ اُڑے راہ مین جا کر غزالہ نے نعرہ کیا کہ او سیران کہان جاتا ہی ٹھہر جا مین آ پہونچی یہ سُنکر سیران زمین پر آیا اور یہ سوزن طیران کی زبان سے نکالی اب تو طیران چٹک کر سحر کرنے لگا جیسے سحر کیا وہ بیہوش ہو گیا طرف غزالہ کے چلا غزالہ آگ برسا رہی ہی مگر طیران نہین مانتا کہ ہوا سے گرد اُڑی کل لشکر طیران کا آ کر پہونچا اور غزالہ کو گھیر لیا غزالہ نے جو اپنے کو اس آفت مین مبتلا دیکھا گھبرا گئی کہ دوسری طرف سے گرد اُڑی لشکر غزالہ بھی آ کر پہونچا دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر ہو رہے ہین ساحر گر رہے ہین کوئی قتل ہوا کوئی مارا گیا کوئی بھاگ گیا مگر طیران جو بلند ہوا نگاہ اِسکی طرف باغ ویران کے گئی دیکھا رستم بیٹھے ہین اور آہو چشم زانون پر سو رہی ہی حیران ہو گیا کہ یہ یہان کہان تڑپ کر گرا دونون کو اُٹھا لایا غزالہ نے دور سے دیکھا کہ بیٹی گرفتار ہو گئی اور رستم بھی پھنسے چٹک چٹک کر لڑنے لگی یہی چاہتی ہی کہ رستم و آہو چشم کو رہا کرون مگر طیران بلائے روزگار ہی وہ وہ سحر کر رہا ہی کہ آگ پانی برس رہا ہی جسطرف غزالہ جاتی ہین شعلہ ہائے آتش دیکھکر ہٹ جاتی ہین جو سردار انکا قریب آگ کے پہونچا اُسکو آگ نے کھینچ لیا اور جلا کر خاک کیا کئی سو ملازم غزالہ کے جلے تب غزالہ نے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے ہاتھ اُٹھائے اور پکار اُٹھی کہ ای رحیم و کریم رحم اپنا شریک کر ای خالق بے نیاز و ای رب کارساز بچائے نظم

یالطیف و خبیر یا حافظ — یا سمیع و بصیر یا حافظ
یا ملک یا سلام یا باری — یا علی یا کبیر یا حافظ
یا قریب و مجیب یا واحد — یا مجید و منیر یا حافظ
یا جمیل و جلیل یا حافظ — یا مبین و مجیر یا حافظ
یا قوی یا سلام یا قدوس — یا ولی یا قدیر یا حافظ
یا غنی یا لطیف یا شاہد — یا رضی یا نصیر یا حافظ
یا بدیع و سریع یا دافع — یا ہو اللہ نظیر یا حافظ
پھر اُسے روز عیش دکھلا دے — رنج مین ہوا اسیر یا حافظ

غزالہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا آسمان پر نعرہ ہوا کہ ہم ششکال بن ششکل دیکھا تخت اُترتا ہوا آتا ہی تاج سر پہ آواز دی کہ ای طیران ذرا میرے پاس آؤ تو مین وہ سحر کرون کہ سب بچے ہین

کوئی زندہ نہ بچے طیران جادو بلند ہوا قریب تخت آیا سیران دیکھ رہا ہی کہ بھائی صاحب قریب تخت تاجدار
پہونچے تاجدار نے ہاتھ بڑھایا ہاتھ پکڑکر طیران کا اوپر کھینچ لیا دیکھکر کہا ای طیران سامنے آگ جل رہی ہی
جیسے ہی طیران ادھر بیٹھا خواجہ نے خنجر کو کمر پر مارا کہ شکم چاک تصہ پاک طیران کے مرتے ہی آگ سب بجھ گئی
سیران حیران ہوا مگر کہتا تھا کہ شہنشاہ سے شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مارا مگر غزالہ نے
جلکر سحر کیا کہ آگ بھنے لگی کئی سو ساحر جلکر خاک ہوے تاثیر سحر طیران موقوف ہوئی غزالہ نے اٹھکر رستم
و آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم کو تخت پر سوار کر لیا رستم مرکب پر آہو چشم نے بھی سحر کیا کہ پانی برسا ہزارون ساحر
غرق دریاے لعنت ہوے سیران نے ناچار ہوکر طبل بازگشت بجوایا اور لشکر لیکر پلٹا ساحرون سے کہا
مین دربار شہنشاہ مین جاتا ہون شہنشاہ سے جاکر شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مار ڈالا
مین آپ سے دعویدار ہون سامنے خداوند کے فریاد کرونگا آخر سبب کیا ہی اُسنے کیا خطا کی تھی مین نے
آنکھون سے دیکھا کہ آپ نے طیران کو بلایا اور تخت ہی پر قتل کیا یا شاید کوئی شعبدہ ہو یہ سوچکر لشکر اسی
مقام پر اُتارا اور آپ دربار مین شمکال کے آیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا کہا ای
شہنشاہ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون امیدوار ہون کہ جواب باصواب ملے مین بموجب آپ کے حکم کے
دربار غزالہ مین گیا اور طیران کو لے نکلا راہ مین آکر غزالہ نے گھیر لشکر بھی پہونچ گیا او نکا لشکر بھی آیا
طیران نے وہ آگ روشن کی کہ ہزارہا ملازمان غزالہ جل رہے تھے عین وقت پر حضور پہونچے ہمکو گھمنڈ
ہوا تھا کہ شہنشاہ آگئے غزالہ کو گرفتار کرینگے مگر آپ نے طیران کو قتل کیا پس اُسکی کیا خطا تھی شمکال
نے ہنسکر کہا مین نے اپنے مقام سے جنبش بھی نہین کی مین طیران کو کیون قتل کرتا سیران نے کہا اب
عذر نہ کیجیے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہی شمکال نے جھلاکر جواب دیا
اسکو سامنے سے ہٹاؤ بیہودہ بکے جاتا ہی سب سردار موجود ہین جسوقت سے ہم دربار مین آئے ہین
دربار سے جنبش نہین کی اور یہی بکے جاتا ہی کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہی لوگون نے سیران کو ہٹایا
سیران روتا ہوا باہر نکلا لوگون نے سیران سے پوچھا کیون بھائی کیون روتے ہو سیران نے کہا ہم
بڑی بدمت ہوئی شہنشاہ نے ہمارے بھائی کو مار ڈالا سبب پوچھا تو خفا ہوتے ہین اب ہم جاکر غزالہ سے
ملین گے وہ قدرشناس ہی جب لو مقابلہ شاہ مین آتری ہی اُسی کے ساتھ جانبازی کرینگے اگر اُسکی محبت مین
مارے گئے تو جنازہ دھوم سے اُٹھیگا سب اہل اسلام ساتھ ہونگے یہ کہتا ہوا چلا خدمتگارون نے

آکر شنکال سے خبر کی کہ سیران جادو رنجیدہ ہو کر گیا ہی کہتا ہی جاکر غزالہ کا شریک ہونگا شنکال نے یہ سنکر آفت جادو کو حکم دیا کہ جاؤ جاکر سیران کو پکڑ لاؤ آفت جادو چلا بیس ہزار جادوگر ساتھ لے لیے اگر یہان سیران جادو اپنے لشکر مین آیا افسرون کو جمع کیا اُنسے سب حال کہا اور کہا یارو میرا یہ ارادہ ہی کہ جاکر غزالہ کی اطاعت کرون اور سامری و جمشید پر لعنت ہو اب مین شہنشاہ کی بربادی کی فکر کرونگا سب نے کہا بسم اللہ چلیے ہم بھی شریک ہین سیران گینڈے پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر چلا مگر ساتھ والون سے کہتا ہی کہ یارو ایک بات افسوس کی ہی کہ ملکہ غزالہ کیا خوش ہونگی کہ کوئی کام کر کے نہین آئے کچھ قدر نہ ہوگی بڑا افسوس کرتا ہون کہ کیا منھ لیکر ملون یہ سوچتا ہوا جاتا تھا کہ آواز مہیب کان مین آئی کہ اے سیران کہان جاتا ہی نمک فرستادہ شہنشاہ آفت خیز سیران نے جو آفت کو آتے ہوے دیکھا فوج کو اشارہ کیا اہل فوج آمادہ ہو گئے مگر آفت اگر گرا سحر ہونے لگے سیران بھی جم جکر سحر کر رہا ہی آفت نے جو دیکھا کہ سیران بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی اسکا گرفتار ہونا دشوار ہی تلوار کھینچکر پکارا کہ او سیران ٹھہر جا مجھسے تو مقابلہ کر شہنشاہ تجھسے بہت خفا ہین تو نے غضب کیا کہ شہنشاہ پر تہمت رکھی وہ قسمین کھاتے ہین کہ ہین نہین گیا مین نے طیران کو نہین مارا مگر تم اپنی ہی کہے جاتے ہو آخر شہنشاہ آزردہ ہوے مین وعدہ کرتا ہون کہ تیری خطا معاف کرا دونگا پھر وہی عہدہ ملیگا اپنے مصاحبون مین درج فرمائینگے سیران نے پکار کر کہا کہ او آفت جادو کیا بکتا ہی مین اُسکے ساتھ بیٹھنا نہین چاہتا ہون یہی خواہش ہی خوب دل کو کاوش ہی کہ دربار غزالہ مین پہونچون اور شہنشاہ سے لڑون آفت نے ایک دو تنجر مارا کہ آگ برسنے لگی مگر سیران نے آگ کو بجھایا دو چار سحر آفت نے کیے مگر سیران نے دفع کر دیے آخر آفت سحر کرتا ہوا قریب آیا سیران نے ایک دستک دی اور پکارا کہ اے دل نواز اِس سرکش کو لینا سحر سے ایک نازنین مہ جبین پیدا ہوئی اور یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی ناز و کرشمہ دکھاتی ہوئی مٹک کر آئی **نظم**

حیا بڑھنے نہین دیتی اِرادہ نوجوانی کا
اِشارہ ہو کے رہجاتا ہی ہیر مہربانی کا

نہین سُننا اُسے اب دل لگاکر کوئی رغبت سے
مزا محفل مین تیری لٹ گیا میری کہانی کا

خیال وعدہ ہی اے مرگ آنکھین بند کیا ہونگی
نہ جائیگا نگاہون سے تعلق پاسبانی کا

نگاہون مین سُبک ہون اُسکی پی جانکیون ظالم
لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہی پانی کا

خیال وعدہ اُنکا گو تسلی بخش ہی لیکن
نسیم اتبک وہی عالم ہی اشکون کی روانی کا

وہ نازنین قریب آفت کے آئی آفت نے جو جال بے مثال دیکھا ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور سیران سحر کو
زور وسے رہا ہو جانتا ہو کہ اسکو آفت مین پھنساؤن مگر اُس نازنین نے پشت پر آفت کی ہاتھ پھیرا اور کہا
کہ صاحب ہمراہ سیران کے چلو آفت جادو ہاتھ باندھکر سامنے سیران کے آیا سیران نے ہاتھ تھام لیا
کل لشکر پر بھی تاثیر سحر ہوئی سب ساتھ ہوے مگر سیران جب قریب لشکر غزالہ پہونچا غزالہ نے خبر سُنی کہ سیران
آتا ہو آہو چشم سے کہا کہ جاکر استقبال کرکے لاؤ آہو چشم نے آکر استقبال کیا سیران نہال ہوگیا کہتا تھا یہ لوگ
صاحبان خلق و مروت ہین کہ ملکہ غزالہ نے اپنی بیٹی کو براے استقبال بھیجا بڑی قدر شناس فلک اساس ملکہ
آہو چشم بہ خلق و مروت آکر سیران سے ملین کہا اے سیران جادو تکلیف فرمانیکا کیا باعث ہوا سیران نے
کہا ہمکو ثابت ہوا کہ شکال ہم سبھون کا دشمن ہوگیا گری جنگ مین آکر طیران کو مارا اور جب ہمنے شکایت کی
تو جواب صاف دیا کہ ہمنے نہین مارا اور نہ ہم اپنے مقام سے ہلے مین دل سے آپ لوگون کا مطیع ہوا مین
جانتا ہون کہ بادشاہ سے لڑنا دشوار ہو کیونکہ ہزارہا جادوگر جسکے دربار مین بیٹھتا ہو روز اسطرح اگر ایک
ایک کو بھیجا کرے اور آپ ہی غالب آئیگے تو سالہا سال کی اُسکو فرصت ہو مجھپر فوج بھی تھی آفت خیر آیا
خوب معلوم ہوئی مگر مین نے اُسکو گرفتار کیا ہو وہ دیکھیے سامنے دیوانہ وار آتا ہو دلنواز اُسکو لاتی ہو مگر
آہو چشم نے ہنسکر کہا اے سیران انشاء اللہ تم دیکھ لینا کہ یہ تمام صحرا فوجون سے بھر جائیگا اور شاہ کو مشکل پڑیگی
اللہ مالک ہو خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے اُنھون نے اپنا ایک شاگرد یہان چھوڑا ہو وہی بڑھکر ساحرون
کی خبر لیتا ہو اب مشہور ہوا ہو کہ سامان جادوگمان مروارید پوش اُسکی زوجہ یہ دونون ساحر پردۂ ظلمات
سے آتے ہین برابر کوہ دُخان کے آکر اُترے ہین آپس مین اسی طرح دیر تک باتین رہین سیران کو جو خیال
تھا کہ میری کون قدر کریگا وہ دل سے اِسکے نکلگیا آہو چشم نے سیران کو ساتھ لیا اور لیکر دربار مین آئین
دربار سب معمور ہو رستم دل زرین پر بیٹھے ہین آہو چشم آکر تخت پر بیٹھین سب سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے ہین میان برق فرنگی ایک کرسی پر بیٹھے ہین مگر اُستاد کی شکایت کر رہے ہین فرماتے ہین بڑے افسوس
کی بات ہو کہ عیاری تو ہم کرین اور مال اُستاد لے لیتے ہین اگر کچھ کہو تو خفا ہوتے ہین اور وہ تیغ لیتے ہین
جو قیمتی ہو راہ مین ساحر کو مارا تاج اُسکا لے لیا مین نے ہرچند فریاد کی مگر اُستاد کب دیتے ہین مین تو پکارتا
ہون کہ تاج دیتے جائیے وہ جواب دیتے ہین اپنے کپڑے بھی اُسکے اُتار لیے یہ ذکر تھا کہ آفت اندر بارگاہ
کے آیا ملکہ غزالہ کو سلام کیا ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہ جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن غزالہ نے کہا اے سیران یہ سحر مین مبتلا

اسکی بات کا کیا اعتبار کرین سیبران نے سحر آثار آفت جادوگر کو بیہوش ہوا وہ نازنین بھی چلی گئی لیکن
آفت جادو قدمون پر گرا غزالہ سے کہ رہا ہی کہ اے ملکۂ عالم مین دل سے تابعدار ہون حقیقت مین شنکال
بڑا ظالم ہی کسیکی لیاقت کا پاس نہین دیکھیے انجام کیا ہو ملکہ غزالہ نے کہا اے آفت تو بخوبی آگاہ ہوگا کہ کتاب
ساری تیرے پاس ہی ایک مرتبہ جلسہ مین واعظ نے بالاعلان کہا کہ عمر طلسم خاتمہ ہو گئی اب طلسم کشا کی آمد ہی
محرابے رنگین حصار مین اسقدر سحر ہوگا اور اسقدر ساحر لڑینگے کہ خون کے دریا بہ جائین گے واعظ نے یہی
کہا تھا کہ گھر ہی سے آگ لگے گی وہ تو ہوا کہ بیٹی کی وجہ سے مین بھی بگڑی اور لشکر کو لیکر اُتری ہون اگر خدا نے
فضل کیا تو لڑتے بھڑتے تا بہ باغ ساری پہونچین گے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ساتھ والے
آفت کے جو کچھ بھاگ کر گئے تھے انھون نے جا کر شنکال سے کہا شنکال نے ملکہ گھر آرا کو روانہ کیا ہی
ستر ہزار ساحرون سے وہ آ پہونچی کل اسی مقام پر بارگاہین استادہ ہونگی اب جانتی ہین کہ جیسی وہ ساحرہ ہی
آتے ہی قیامت برپا کریگی آیندہ جیسا کچھ ہو آفت نے کہا اگر مجھکو حکم ہو تو جا کر بی گھر آرا کی ابرو لون
مین مدت سے اُسپر عاشق ہون شاید مجھپر رحم کرین اکثر جو مین نے عرض کیا تو کچھ جواب نہین دیا مسکرا کر خاموش
ہو رہتی ہین ملکہ غزالہ نے طرف رستم کے دیکھا اور کہا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی آفت کو واسطے روکنے بی ملکہ
گھر آرا کے روانہ کرون یا آپ دون رستم نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم مقدمۂ ساحران مین مین کیا کہون اگر
کوئی پہلوان ہوتا تو مین خود جاتا اور جا کر اُسکو روکتا ساحر کو مین روک نہین سکتا جو مناسب وقت ہو
وہ کیجیے مگر آفت کے جانے مین ایک خرابی ہی کہ ابھی یہ آئے ہین کچھ آرام نہین اُٹھایا آیندہ جیسا مناسب
وقت ہو مگر مین واسطے شکار کے جاؤنگا لیکن حال دربار صاحبقران عرض کرتا ہون کہ خواجہ زادون
نے صاف صاف بیان کیا کہ صاحبقران زمان کو اس طلسم پر جانا چاہیے یہی اس طلسم کے فتاح ہین
امیر با توقیر نے فرمایا کہ خواجہ زادون کو خلعت دو اور رخصت کرو اور اے مقبل ہمارے چلنے کی تیاری
کرو مگر افسوس ہی کہ کچھ حال رستم نہ معلوم ہوا خواجہ بیٹھے بیٹھے ہنسے کہا اے شہریار رستم نے رہائی پائی اور
معشوق انکی مقابلہ شنکال مین اُتری ہی برابر مقابلے ہوا کرتے ہین مین میان پری کو چھوڑ آیا ہون
صاحبقران نے یہ حال سُنکر مقبل کو حکم دیا کہ جلد تیاری کرو ہم صبح کو روانہ ہو جائین مقبل نے اپنے
بارہ ہزار تیرانداز تیار کیے اور بہرام بھی اپنی فوج کو لیکر آ گئے مگر صاحبقران پچھلے آتے ہی باشتر پر
سوار ہوے بہرام کو حکم دیا کہ تم بادشاہ کے ساتھ رہو ہم رخصت ہوتے ہین لندھور نے آکر رکاب تھامی

اور عرض کی کہ غلام کو ضرور ساتھ لیجیے مقام تاسفت ہی کہ حضور جائین اور یہ غلام ہمراہ رکاب سعادت انتساب
نہ ہو صاحبقران نے ناچار ہو کر قبول کیا کہ دوسری طرف سے آکر مالک نے رکاب تھام لی اور عرض کی کہ ای
آقاے نامدار تاسفت کا مقام ہو کہ ہندی پیتی خور تو ساتھ ہو اور جوانان صف شکن نیزہ باز یہین رہین امیر نے
فرمایا ای مالک بادشاہ جہجاہ نے بڑی تکلیف اٹھائی ہو طلسم نوخیز کے فتح کرنے مین کیا کیا جستجو کی ہو اب
مین چاہتا ہون کہ وہ چندے آرام پائین آپ لوگ خدمت شاہ مین رہین کہ انکو آرام ملے غنچۂ خاطر کھلے
صاحبقران سردارون سے یہ باتین کر رہے ہین مگر شاہزادۂ جہانگیر خاموش کھڑا ہی یہ سب باتین سن رہا ہی
چابک نے عرض کی کہ ای آقاے نامدار آپ نے خبر سنی کہ رستم لشکر لیے ہوے مقابلۂ شنکال مین اترے
ہین دو عورتین ساتھ ہین غزالہ خوش چشم انکے لشکر کی بادشاہ ہو اور ماہ چشم دختر غزالہ شاہزادے پر عاشق ہی
اسی وجہ سے مان نے ساتھ دیا ہو تو آپ قبل مین چلیے چلکر رستم سے ملیے رستم کو خوشی ہوگی کہ بھائی ہمارا
ہماری مدد کو آگیا رستم آپ سے بڑی محبت کرتے ہین بہت ہی خوش ہونگے اور یہ عرض کرتا ہون کہ غلام
بھی چلکر نام کرے خواجہ عمرو اس طلسم کی بڑی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ساحر مقابلے مین
آیا خزانہ ضرور لایا ہمارے قبلہ و کعبہ خزانے کے جویا ہین جس جادوگر کو مارا خزانہ اسکا لوٹ لیا جہانگیر
نے جب دیکھا کہ چابک سمجھا رہا ہی مالک و لندھور کو صاحبقران نے ہمراہ لیا ہو فوجین انکی تیار
ہو رہی ہین اسی وجہ سے صاحبقران کے روانہ ہونے مین دیر ہو مگر شاہزادۂ جہانگیر فورًا روانہ
ہوے اور چابک صبا رفتار کو ساتھ لیا اور چند سردار بھی ساتھ ہوے بارہ ہزار جوان ساتھ ہین
کئی سو افسران فوج گھوڑون پر سوار ہو کر سامنے آئے جہانگیر نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران زمان
نے فرمایا ای فرزند کہان جاتے ہو جہانگیر نے پلٹ کر جواب دیا کہ مین بھائی صاحب کی زیارت کو جاتا
ہون صاحبقران خاموش ہو رہے اور فرمایا کہ عیار نے انکو آمادہ کیا چاہتے ہین کہ میر ابھی نام ہو دوسرے
حقیقت مین جہانگیر کا عیار چابک صبا رفتار بلاے روزگار ہو یقین ہو کہ جا کر کچھ کام کریگا بعد تھوڑی
دیر کے لشکر مالک و لندھور تیار ہو کر آئے صاحبقران ان دونون جوانون کو ساتھ لیکر طرف طلسم
زعفران زار کے چلے مگر شاہزادۂ جہانگیر گھوڑے کو اڑاے ہوے جاتے ہین چابک رکاب پر
ہاتھ رکھے ہوے مرکب طرار سے بھرتا ہوا جاتا ہی مگر گھر آمدا سے شیرین کلام ایک پہاڑ پر آکر ٹھہری ہی
لشکر زیر کوہ اترا ہی کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا آگے آگے شتر سوار اہتمام کرتے ہوے آتے ہین یہ نازنین

بنوا؛

دیکھنے لگے ناگاہ دیکھا کہ فوجین نمایان ہوئین ایک جوان رشک آفتاب و ماہتاب حسن مین لاجواب زلفین غلیلی
وخال سبز ورنگ ہاشمی چہرے پر آراستہ اور ایک عیار طرار وبلا پتلا رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے جست وخیز کرتا ہوا
ساتھ ہو کل لشکر پشت پر مسعود کوہی سپہ سالار لشکر انتظام فوج کرتا ہوا اسی مقام پر آکر لشکر ٹھہرا لیکن
گھر آرا سے شیرین کلام کی جو نگاہ جمال بیمثال شاہزادہ جہانگیر پر پڑی پسینہ آگیا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کنیز سے
کہا دریافت تو کر کہ یہ لشکر کسکا ہو کہان جاتے ہین کنیز نے جا کر دریافت کیا آکر کہا واری شاہزادہ جہانگیر
نام ہو فرزند رشید صاحبقران اپنے بھائی علمشاہ رستم نوجوان کی ملاقات کو جاتے ہین گھر آرا نے کنیزون
سے حکم دیا کہ جب لشکر انکا اُترے تو ہمکو خبر کرنا اُٹھکر بارگاہ مین آئی سوچ رہی ہو کہ گھر آرا یہ کیا ستم ہوا کہ یہ منزل تیرے
واسطے آفت ہوگئی اب دل قرار نہین پکڑتا کیونکر جا کر ملون اور صحبت مین اس جوان کی بیٹھون حکایت شکایت
کے دفتر کھولین شاید اُس ظالم کو میرے حال پر رحم آئے اور یہ محبت سے تو البتہ غنچۂ آرزو کھلے تنہائی مین
بیٹھی اسطرح دل سے باتین کر رہی ہو کہ پردہ بارگاہ کا اُٹھا عیار زادہ سکا مہیر تیز رو حاضر ہوا قدمون کو بوسہ
دیا کہا حضور آپ نے بڑی تکلیف اُٹھائی مہینون سے آپ سفر مین ہین آج سفر تمام ہوا سامنے لشکر مسلمان
آگیا اب بہتر یہ ہو کہ انکو تباہ کیجیے اور مٹا دیجیے گھر آرا نے دانہاے مروارید مالے سے نکالے سامنے
عیار کے رکھدیے مہیر نے پوچھا کیون خداوند نعمت یہ موتی مجھکو مرحمت ہوئے ہین گھر آرا نے کہا اے
مہیر عجب طرح کا معرکہ گذرا ہو کہ شاہزادہ جہانگیر دلاندیر فرزند صاحبقران دامنکوہ مین آکر اُترا ہو
مین نے جسوقت سے دیکھا ہو قلب پھڑک رہا ہو چاہتی ہون کہ یہ مروارید تو اپنے صرف مین لا اور مجھے
شاہزادہ جہانگیر سے ملاقات کرا عیار نے کہا مین ابھی جاتا ہون اگر حکم ہو تو چورا لاؤن خدمت مین
پہونچاون گھر آرا نے کہا اُنکو تکلیف ہوگی مین تکلیف دینا نہین چاہتی عیار اُسی وقت تنظورہ وغیرہ
لگا کر کوہ سے اُترا چونکہ دن بہت کم باقی تھا شہلتا ہوا لشکر جہانگیر مین آیا چابک صبار فتار لشکر کا
نظارہ کرتا پھرتا ہو دوکاندارون کو آباد کر رہا ہو کوتوالی چبوترے پر اسی کا انتظام ہو پیادے گرد کھڑے
ہین حکم کے مشتاق ہین کہ کوتوال صاحب حکم دین تو مصروف کاروبار ہون چابک خاموش بیٹھا ہو
گرد شاگرد اپنے اپنے کمال بیان کر رہے ہین کہ سامنے سے آواز آئی کہ یا ہادی یا مرشد چابک نے
دیکھا کہ ایک شخص پیر ضعیف شجرفی لباس پہنے ہوئے ہو حق کرتا ہوا آتا ہو چابک نے شاگردون سے
کہا کہ اس فقیر کو تو بلاؤ شاگردون نے آواز دی کہ شاہ صاحب ذرا یہان آئیے مہیر شاگردون کے

ساتھ سامنے چابک کے آیا چابک نے کہا شاہ صاحب آپ کا نام نامی کیا ہی مہمیز نے سر جھکا لیا ٹھہر کے
جواب دیا کہ مجھکو درویش بینوا کہتے ہین چابک نے باتین کرتے کرتے کہا شاہ صاحب دیکھیے آپ کے
بھائی صاحب آتے ہین مہمیز پلٹا چابک نے حلقہ ہاے کمند مارے سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی مہمیز کو گرفتار
کر لیا ستون سے باندھکر ہوشیار کیا کوڑا لیکر کھڑا ہوا کہا او مکار کسلیے آیا تھا مہمیز نے چابک کو اپنے قریب
بلایا اور کان مین کہا مین فرستادۂ معشوق خوبرو ہون ملکہ گھر آرا نے مجھکو بھیجا ہی سامنے اپنے آقا کے مجھکو
لے چلیے چابک نے مہمیز کو رہا کیا مگر مہمیز بہ نگاہ حسرت چابک کو دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی کیا بلا کا عیار
ہی کہ مجھکو پہچان گیا چابک مہمیز کو ساتھ لیے ہوے بارگاہ شاہزادہ جہانگیر مین آیا جہانگیر نے جو چابک
کو دیکھا فرمایا اے یار وفادار کیونکر آنیکا اتفاق ہوا چابک نے مہمیز کو سامنے کیا کہا اے شہریار ملکہ گھر آرا
آپ لوگون کے روکنے کو آئی تھین مگر آپ کو دیکھکر عاشق ہو گئین آپ کی خیر و عافیت کو بھیجا ہی اور حال
مزاج دریافت فرمایا ہی جہانگیر نے کہا ہماری جانب سے اُنکا مزاج پوچھنا اور کہنا کہ یہ خانہ بے تکلف ہی جب
چاہیے تشریف لائیے مشام کو تخلیہ ہوتا ہی رونق افروز ہو جیے اے چابک تم بھی ساتھ جاؤ اور اپنی زبانی پیغام دینا
کہ آپ نے بڑی تکلیف اُٹھائی لہذا تشریف لائیے ہم بھی آپ کے مشتاق ہین چابک صبا رفتار ساتھ
مہمیز کے چلا راہ مین باتین کرتا ہوا مہمیز نے کہا اے مہتر والا گہر ایک تدبیر ہی اگر بن پڑے تو فوراً فتح ہو جائے
اور طلسم بے مشقت قبضہ مین آ جائے شنگال کا دستور ہی کہ بعد سال بھر کے جشن پیدایش سامری کرتا ہی
یہ سنکر چابک نے کہا کیونکر ہستہ اُس بزم مین رسائی ہو مہمیز نے کہا کسی طور سے اُس محفل مین پہونچکر ہم آپ
قبضہ کرین اگر اُس محفل مین عیاری بن پڑی تو بادشاہ طلسم قبضے مین آ جائیگا اگر بادشاہ طلسم پر قبضہ ہوا تو
پھر طلسم کا کون انتظام کریگا اسی طرح کی صلاحین کرتے ہوے قریب باغ گھر آرا کے پہونچے مہمیز نے
آگے بڑھکر ملکہ سے اطلاع کی ملکہ نے حکم دیا کہ بلا لو عیار سے اُنکے کیا پردہ ہی جو اُنکا راز دان ہی وہ ہمارا
بھی راز دان ہوگا چابک اندر آیا باغ کو دیکھا کہ سارا باغ سر سبز و شاداب نہرین لاجواب سامنے ملکہ
گھر آرا کے آیا گھر آرا نے چابک کو قریب بٹھایا پوچھا اے مہتر چابک مزاج کیسا ہی چابک نے عرض
کی دعاے ترقی حسن و جمال مین مصروف رہتا ہون ملکہ نے کہا اے مہتر چابک ہم چاہتے ہین کہ شاہزادہ
جہانگیر سے ملاقات ہو چابک نے کہا بہت خوب مین شاہزادے کو لاؤنگا وہ بھی آپ کا نام سُنکر
مشتاق ہین کہ ملاقات کرین چند ساعت چابک بیٹھا ملکہ سے رخصت ہو کر خدمت جہانگیر مین آیا کہا

اے شہریار آپ صاحب اقبال ہین وہ ساحرہ آپ پر عاشق ہوئی ہو کہ جسکی وجہ سے بڑی بہبودی ہوگی تشریف لے چلیے شاہزادے نے کہا شام کو چلین گے جہانگیر انتظار ہین ہین کہ دن گذرے تو جاکر معشوق سے ملاقات کرین مگر شنکال تخت پر بیٹھا ہو سامنے میز پر ایک گلدستہ رکھا ہو اُسمین سب رنگ کے پھول ہین اور کچھ غنچے بھی ہین شنکال نے دیکھا کہ غنچے چٹکنے لگے اور ایک پھول مرجھا کر گرا شنکال نے اُس پھول کو اُٹھا کر سونگھا اور جھلا کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ گہر آرا فرزند صاحبقران سے ملگئی اب ملاقات کی تیاریان ہو رہی ہین ان مسلمانون کا حسن عابد کش و زاہد فریب ہو گہر آرا نے جمال جہانگیر دیکھ لیا ہو اب بیتاب ہو رہی ہو کوئی ساحر ایسا جاے کہ گہر آرا و جہانگیر کو گرفتار کر لاے کرسی زرین پر ملکہ یاقوت لب بہن گہر آرا کی بیٹھی تھی جھلا کر اُٹھی کہتی ہوئی کہ اے شہنشاہ مین جاکر گہر آرا کو لاتی ہون لیکن ایسے وقت پہ جاؤن کہ جہانگیر بھی وہین ہون شنکال نے کہا اے یاقوت لب آج شب کو عاشق و معشوق ایک جگہ ہونگے اُس جلسے مین پہونچو یاقوت لب نے کہا مین وقت ہی پر جاؤنگی مگر لشکر میرا عقب مین اوے جب مین اُنکو گرفتار کر چکون تو لشکر پہونچ جاوے مگر یہان شام کو کہ رات پردہ پوش عاشقان ہو بقول شاعر فرد شب آمد ساز کار عشق بازان شب آمد راز دار عشق بازان جہانگیر مسلح ہوکر سوار ہوے مگر چابک نے کہا اے شہریار اسوقت دل دھڑکتا ہو ایسا نہو کہ جب آپ باغ مین جائین تو کوئی افتاد پڑے جہانگیر نے کہا مکان مین معشوق کے کون ہوگا ہم دن بھر منتظر رہے شکر ہو کہ شام ہوئی معشوق سے ملاقات کرائین اُنکو بھی انتظار ہوگا چابک خاموش ہو رہا جہانگیر گھوڑے پر سوار ہوے چابک کو ساتھ لیکر چلے یہان گہر آرا در باغ پر کھڑی ہو انتظار آمد جہانگیر کر رہی ہو کہ سامنے سے دیکھا کہ شاہزادہ جہانگیر گھوڑے پر سوار چابک ہمراہ آتے ہین گہر آرا بیقرار ہوکر باہر نکل آئی کہ چابک نے جہانگیر سے کہا کہ اے شہریار وہ دیکھیے سامنے دروازے پر باغ کے گہر آرا کھڑی ہین جہانگیر نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ ایک معشوق شعلہ رخسار سرو قد خورشید خد ماہتابان دونون رخسار ابروے خدار رنگینی ہوئی تلوار بقول شاعر نظم جبین مطلع صبح ایجاد حسن بھوین دست بازوے جلاد حسن اجل کا مکان گوشہ چشم مین قیامت نہان گوشہ چشم مین جہانگیر گھوڑے سے کود پڑے گہر آرا نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا باغ مین لیکر چلین مگر چابک نے ایک کنیز کو اشارے سے الگ بلایا اور اُسکو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر محفل مین آیا شاہزادہ جہانگیر و گہر آرا آکر مسند پر بیٹھے چابک بصورت کنیز سامنے آیا دست بستہ عرض کی

ای ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو سامنے شاہزادے کے کچھ گاؤن ملکہ نے کہا ہان ای غنچہ دہن تجھکو تو گانے کا شوق نہ تھا عرض کی واری آج تو ارادہ کرتی ہون اگر لایق سماعت ہو تو انعام ملے اور اگر لایق ملاحظہ نہو تو کنیز کو محفل سے نکالدیجیے گا یہ کہکر بایان کھینچا سیدھا سیدھا ٹھیکہ بجا کر یہ اشعار عاشقانہ بآواز بلند شروع کیے نظم

جسنے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار — کب خوش آتی ہو اسے ایدوست گلشن کی بہار
فرقت جانان ہجوم و رنج و بیتابی کے جوش — دل ٹھکانے ہو تو دیکھین چلکے گلشن کی بہار
جلوۂ رخسار تابان کا جو ہر جانب ہے عکس — برق تابان کی چمک دیتی ہو دامن کی بہار
کیون خفا ہوتا ہو چھینٹون سے لہو کے باربار — اور بڑھجائیگی ظالم تیرے دامن کی بہار
سبزۂ نوخیز سے لطف گلستان ہو میان — دیکھ آکر او ستمگر میرے مدفن کی بہار
گر نہین کوئی نہو باقی ہو کسکو احتیاج — دیکھنی ہو بیکسی اب میرے مدفن کی بہار
کیون نہ صدقے جائیے ایدل ہجوم داغ کے — کم نہین ہو جلوۂ گلزار سے تن کی بہار
ہان اٹھا اب پردۂ رخسار روشن ای پری — دیکھنے آئے ہین ہم بھی تیرے جوبن کی بہار
شل پیراہن ہوئی ہو زیور وحشت کی قدر — کم گریبان سے نہین ہو طوق گردن کی بہار
سوز فرقت سے بھڑک اٹھتی ہو جب سینے مین آگ — گرد ہو جاتی ہو اکثر شمع روشن کی بہار
داغ ہجر یار سینے پر غنیمت ہو نسیم — دیکھتے ہین ہر سحر ہم اپنے گلشن کی بہار

یہ اشعار گا کر سامنے چابک ملکہ کے بیٹھا ہی ملکہ شاہزادے سے باتین کر رہی ہین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ یاقوت لب آسمان سے اتری گھر آر انے جو بڑی بہن کو دیکھا اپنے مقام سے اٹھی جھک کر سلام کیا یاقوت لب نے بہن کو گلے سے لگایا اور کان مین کہا کیون بہن یہ کیا حرکت کی کہ شاہ کے دشمن کو بلا کر بٹھایا ہو تم کسواسطے آئی تھین اور کیا کرنے لگین گھر آر انے بہن کے سامنے ہاتھ باندھے اور کہا ہمشیرہ صاحبہ میری کیا مجال ہو کہ خلاف حکم شاہ کرون لیکن مین نے خود انکو بلوا بھیجا ہو میرے بلانے سے آئے ہین بعد تھوڑی دیر کے چلے جائینگے مین سحر کرکے انکو روکونگی نہ جانیدونگی بی غزالہ کی بھی فکر مین مصروف ہون خبر سن چکی ہون کہ سیران و آفت جادو شریک غزالہ ہوے ہین فوج لشکر لیے آتے ہین مجھ انکو خوف نہین کہ شاہ کیا کرینگے یاقوت لب نے کہا دیکھو ہمشیرہ یہ حرکتین اچھی نہین ہین تمام اہالی طلسم تمھارے دشمن ہو جائینگے اور بادشاہ نے جو کچھ کہا تھا وہ آکر مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا

شاہ سے واقف ہوکہ آٹھ پہر ملک کے حال دریافت کرتے رہتے ہین وہ جو گلدستہ سامنے رکھا ہو بنا فری
بنا گئے ہین سب حالات ظاہر ہوتے ہین بیٹھے بیٹھے بہت غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ کوئی ساغر بردست گرفتاری
گہر آرا جائے ہین مجھسے نہ ہوسکا کر تمھارے عیش مین فتور کرون مگر اب میرا کہنا مان لو خدمت شاہ
مین چلکر حاضر ہو اور جہانگیر کو لیتی چلو یقین ہر کہ شاہ تمسے بہت خوش ہونگے اور تمکو ملک زیادہ دینگے
جہانتک شاہ کی عملداری ہر وہانتک تمھارا نام ہوگا گہر آرا اسنے ہاتھ باندھکر کہا ہمشیرہ صاحبہ یہ مناسب
نہین ہر کہ اپنے گھر مین جو مہمان آیا ہو اُسپر دست اندازی کرین اب اِسوقت تو چلی جایئے تھوڑے عرصے
مین یہ بھی چلے جاوینگے پھر نہ بلاؤنگی نہ اونکی صحبت مین جاؤنگی یاقوت لب نے کہا بہن مجھے فقرہ
دیتی ہو لیکن مین اخیر کی بات تمسے کہتی ہون کہ تمھاری عزت افزائی اسی مین ہر کہ جہانگیر کو گرفتار کرو
شاہ بہت خوش ہونگے اگر اِسکے خلاف کروگی تو مین تمکو گرفتار کرونگی گہر آرا اسنے کہا ہمشیرہ مین تو
تمسے مقابلہ نہین چاہتی مجھکو گرفتار کرکے لے چلو مگر مہمان پر میرے دست انداز نہ ہو یاقوت لبنے
بگڑکر کہا یہ مہمان شاہ کا دشمن ہو آخر تکرار بڑھی یاقوت لب نے ہاتھ بڑھاکر جہانگیر پر سحر کیا جہانگیر نے
قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا یاقوت لب نے سحر کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی گہر آرا کو بہت ناگوار ہوا
کہا ہمشیرہ صاحبہ ہوش مین آؤ مہمان کو نہ ستاؤ یاقوت لب نے کہا مین تو اِسکی مشکین باندھکر لیجاؤنگی
اب تمھارا کہنا نہ مانونگی گہر آرا نے چاہا تڑپون اور تڑپ کر بلند ہون اور برق بنکر اسیر کرون اور
دو ٹکڑے کرون یاقوت لب نے مسکرا کر کہا دیکھو ہمشیرہ بے ادبی نہ کرنا اسطرح پر یاقوت لبنے
کہا کہ گہر آرا خاموش ہوگئی اور زبان بند ہوئی سحر فراموش دریاے حیرت کا جوش زبان منھ سے
نکالدی یاقوت لب نے زبان مین سوزن دی اور گہر آرا کو گرفتار کرلیا جہانگیر پر اِشارہ کافی
تھا دونون کو گرفتار کیا گرفتار کرکے مسند پر بیٹھی کنیزون سے کہا دو قفس آہنی لاؤ دو قفس آئے
دونون کو اُن قفسون مین بند کیا اور ہوشیار کیا کہا کیون ہمشیرہ تمنے میرا سحر دیکھا اب جاتی ہون لشکر
جہانگیر پر جاکر سحر کرونگی سب کو سحر مین مبتلا کرون کہ کسی کا قدم نہ اُٹھ سکے سب گھٹ گھٹ کر جانین دین
یہ کہکر اُٹھی اور لشکر جہانگیر پر آکر سحر کیا کہ سارا لشکر دھوئین مین مبتلا ہوگیا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے
ہین مگر اُٹھ نہین سکتے دیکھتے ہین کہ چہار طرف دیوارین دھوئین کی چھا گئین یہ سحر کرکے یاقوت لب پھر
آئی اور جیسے ہی مسند پر آکر بیٹھی چابک نے بڑھکر عرض کی کہ امیدوار ہون میرا گانا سُنئے مین سنے

لات ومنات کو خواب میں دیکھا وہ مجھکو دو کنیزیں دے گئے ایک کمال گانے کا دوسرا ساقی گری کا عنایت فرمایا اور حکم دیا ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یاقوت لب کی اطاعت کرنا میں حضور کی تابعدار ہوں یاقوت لب نے پوچھا تیرا نام کیا ہے چابک نے کہا مجھکو غنچہ دہن کہتے ہیں یہ کہکے سامنے بیٹھی اور یہ اشعار عاشقانہ نغزک تحرک کر کے گانا شروع کیے نظم

کعبہ نہیں ہے زاہد غافل نشان دوست — دل ڈھونڈھ عاشقوں کا یہی ہے مکان دوست

گر خاک بھی ہوا تو ہوا کوے یار کی — بعد فنا بھی چھٹ نہ سکا آستان دوست

جھگڑا مٹا عذاب گیا مخلصی ملی — کہتے تھے ایک دل سو ہوا مہمان دوست

نکلے نہ منھ سے بات بجز ذکر یار کے — لب آشنا کسی سے نہیں جز بیان دوست

کیا تاب عدو جو لگا سکے نظر — بیٹھے ہیں آہ و نالہ سے پاسبان دوست

جان لیکے بھی خوشی نہ ہوئی میرے یار کی — راضی نہ ہو سکا دل نامہربان دوست

ہوتی ہے مشق بیدادی کا لینے کے ساتھ — رکھتی ہوا در طرح کا جیسکا زبان دوست

ہیں داغ سینہ صورت آتش دہک رہے — ہاں آجکل بہار پہ ہے گلستان دوست

مانند گل دہان جراحت شگفتہ ہیں — ہے اور رنگ پر چمن زعفران دوست

دل صاف ہو تو راز حقیقت کھلے تمام — دیکھا کرے بصورت آئینہ شان دوست

دیکھی جو برگ گل تو بدن کا ہوا گمان — غنچہ نظر پڑا تو میں سمجھا دہان دوست

دھوکے دیے نزاکت جانان نے اے نسیم — پایا عدم میں بھی نہ نشان میان دوست

اس رنگ سے بیان چابک نے غزل گائی کہ یاقوت لب بہت خوش ہوئی کہا اے غنچہ دہن قدرت نے تمکو کمال دیا چابک نے عرض کی اب ساقی گری ملاحظہ فرمائیے یاقوت لب نے کہا اے غنچہ دہن تمکو کل کنیزوں کا افسر کرونگی ایسی خدمت کرو چابک نے کہا آپ راضی رہیں چابک نے کہا کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت ہو یاقوت لب نے پکار کر کہا ارے کنجی میخانے کی کسکے پاس ہے ایک کنیز نے بڑھکر کنجی پیش کی یاقوت لب نے کہا اے غنچہ دہان یہ کنجی میخانے کی موجود ہے چابک صد ہزار عیار کنجی لیکر میخانے میں آیا پکار کر کہا آواز دی اے شراب کے پینے والوں چلو آج ہم ساقی ہوئے کوئی باقی نہ رہے سب کنیزیں دوڑیں گلابیاں اٹھا کر لیے جانے لگیں گر چابک نے چند گلابیاں بیہوشی کی

پھر یہ جس رنگ کی شراب اُسی رنگ کی گلابی کشتی کاندھے پر رکھکر محفل مین آیا یاقوت لب نے کہا دیکھو صاحبو
کرامت اسکو کہتے ہین کہ قدرت نے جو کمال مرحمت کیا ہو کس سلیقے سے شراب لائی ہو کہ دل خواہش کرتا ہو کہ شراب
پیین مگر چالاک نے سامنے کھڑے ہو کر گت ناچی سب اہل محفل تعریف کرنے لگے چالاک نے جھک کر جام لبریز
کیا حضور کرین لگاتا ہوا سامنے یاقوت لب کے آیا شراب پیش کی یاقوت لب نے مسکرا کر جام لیا جیسے ہی
جام ہاتھ مین آیا ہنسکر کہا کیون غنچہ دہن شراب مین بیہوشی ملا کر لائی ہو چالاک گھبرایا تھا کہ شراب چرخ
مار کر اُڑ گئی اور جام بھی توتا یہ انجام ہوا چالاک نے کہا حضور کو ناحق گمان ہو مین شراب سادہ لائی ہون
دیکھیے درخت پر جا توتا بیٹھا ہو گیا کو رہا ہو یاقوت لب پلٹی چالاک نے خنجر مارا یاقوت لب نے اپنے کو
بچایا چالاک سمجھ گیا کہ قتل ہونا اسکا دشوار ہو کود کر بھاگا جبتک یاقوت لب اُٹھے چالاک دیوار کو
فرار گیا یاقوت نے کنیزون پر غصہ کیا کہا کیون صاحبو عیار تم مین کیونکر آیا کنیزون نے کہا کہ ہم نہین جانتے
کہ یہ عیار کیونکر آیا یاقوت لب نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ تم لوگ جانتی تھین کہ مجھکو عیار گرفتار
کرلے مین نے وہ سحر سیکھا ہو کہ سب چیزین مجھکو ملتی رہتی ہین مگر یاقوت لب نے کنیزون کو ایک مقام پر
بٹھا دیا اور سحر کیا کہ اُٹھ نہ سکین سب کو اسی حال مین چھوڑ کر جہانگیر و گوہر آرا کو لے گئی دربار شاہ مین لائی
شاہ نے حکم دیا کہ ان قفسون کو لٹکا دو ایک کمرے مین دونون قفس لٹکا دیے مگر بادشاہ نے کہا اے
یاقوت لب ایک کام اور کرو کہ رستم و بی آہو چشم و غزالہ کو گرفتار کر لاؤ لشکر تمھارے واسطے قریب
کوہ دُخانیہ ساٹھ ستر ہزار سوار و پیدل اس مقام پہ فرو کش ہین یہی حکم دیدیا ہو کہ حکم ہی ملکہ یاقوت لب
کے رہنا دونون کو قید کرکے یاقوت لب کوہ دُخانیہ پر آئی لشکر کو ساتھ لیا طرف لشکر رستم کے چلی
قضاے کار مہتر برق فرنگی کہ جنگل مین پھر رہا تھا دیکھا لشکر ساحرہ جاتا ہو سمجھا کہ یہ سب فکر مین رستم کی
جلتے ہونگے ایک ساحر کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا اُسی ساحر کی شکل بنکر لشکر مین آیا کہ ہر
جانب پھرتے پھرتے سامنے بارگاہ یاقوت لب کے آیا ساحرون سے پوچھ رہا ہو کہ برآمد ہونے
مین شہنشاہ کے کیا دیر ہو ساحر عرض کر رہے ہین کہ ملکہ عالم برآمد ہوا چاہتی ہین کہ اندر سے چند حبشین
نکلین انھون نے آتے ہی برق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے مہتر والا گہر تشریف لے چلیے آپ کو ہماری مالک
نے بلایا ہو برق نے بہت خوب کہکر ہاتھ چھڑایا جس کنیز نے کہا تھا اُس سے کہا سامنے دیکھو ملکہ کھڑی
ہوئی کیا فرماتی ہین جیسے ہی وہ پلٹی برق نے خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک اُس ساحرہ کے مرنے سے

اندھیرا ہوا برق اُس اندھیرے مین نکل بھاگا ایک غار مین جا کر چھپا مرنے کی جو اُس کنیز کے آواز بلند ہوئی ملکہ
یاقوت لب نے سُنی باہر نکل آئی دیکھا لاشہ کنیز کا پڑا ہی اور کنیزون سے پوچھا کہ اِسکو کسنے قتل کیا سب نے
کہا حضور آج عجب معرکہ ہوا جب ہم سب نے آکر برق کو گھیرا وہ اِس کنیز کو مار کر نکل گیا یاقوت لب مسکرائی
دیکھا ایک طائر درخت پر آکر بیٹھا ہی منقار کھولکر رہجاتا ہی یاقوت لب نے کہا ای طائر ساحری کیا کہتا ہی کیون
رُک جاتا ہی طائر نے منقار کھولکر نہین معلوم اپنی زبان مین کیا کہا کہ یاقوت لب ہنسی اور ساحرون سے
کہا کہ اِس غار کو تو گھیر لو نگوڑا بھگوڑا اِسمین چھپا ہی ساحرون نے غار کو گھیرا برق نے جو اندر سے دیکھا
کہ غار گھر گیا خنجر پکڑ کے ایک جانب نقب کھودنے لگا مہرہ دور جا کر توڑا برق تو نقب توڑ کر نکلگیا مگر
جب یاقوت لب غار مین اُتری تو کسی کو نہ پایا مہرہ نقب کا دیکھا جھلاتی ہوئی نکلی کہا تو صاحبو وہ مکار
نکلگیا پریشان پریشان اپنی بارگاہ مین آئی کہا جا کر وہ آفت برپا کرون کہ بی غزالہ کو بھی معلوم ہو کہ
سلطنت کرنے کا یہ انتظام ہو سب کو قید کر ونگی اُسی دن یاقوت لب نے کوچ کیا مقابلہ لشکر رستم
مین پہونچی غزالہ کو جو معلوم ہوا کہ یاقوت لب مقابلے مین آگئی لشکر کو آراستہ کیا کہ یاقوت لب نے
طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے خبر غزالہ کو پہونچائی غزالہ نے بھی طبل جنگی بجوائے دونون لشکر مین تیاریان
ہونے لگین رات بھر تیاری رہی یاقوت لب نے رات بھر سحر تیار کیے ہین صبح کو غزالہ سوار ہوئین ملکہ
آہو چشم کو تخت پر بٹھالیا رستم مرکب پر غزالہ سب کے آگے بڑھی ہوئی اُدھر سے یاقوت لب میدان
مین آئی آتے ہی ایک دستک دی کہ لکۂ ابر آسمان پر آیا مینھ برسنے لگا غزالہ نے ایک تیر مارا کہ ابر کو
توڑ کر نکلگیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا کئی سحر یاقوت لب نے کیے مگر غزالہ نے دفع کیے یاقوت لب
نے پکار کر آواز دی کہ ای غزالہ کیا مجھسے واقف نہین ہو مین وہ سحر کرون کہ دیوانی ہو جاؤ غزالہ نے
کہا کہ کوئی کمال اُٹھا نہ رکھنا لیکن یاقوت لب نے جھولی پر ہاتھ ڈالا بیضۂ مرغ نکالا اُسکو توڑ اتنا طرف
آسمان کے پھینکا ایک گنبد آہن آسمان سے چرخ مارتا ہوا زمین پر آیا دروازہ گنبد کا کھلا تھا ملکہ
غزالہ گنبد مین گئین رنگ چہرے کا اُڑا ہوا تھا ہاتھ پاؤن مین رعشہ دیوانہ وار وحشی مثال گنبد مین
جا کر بیٹھین یاقوت لب نے پکار کر آواز دی بی آہو چشم اب تمھاری مشتاق ہون مگر سیران جادو
نے بڑھکر گنبد پر گولہ مارا جیسے ہی گولہ پھٹا اُسمین سے ایک دھوان نکلا سیران جادو نے ایک آو کا
نعرہ کیا اور پکارنے لگا القسم

پھر غلغلہ ہی آمد فصل بہار کا
کیا پہلوے مزاج ہی پہلو ہی یار کا
رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کہ او
احسان نہ لیتے راحت خواب مزار کا
ای چرخ بس تنبیہ تکلیف اب نہ کر
ای دل رہے ضرور لحاظ انتشار کا
جب دیکھیے کجی کے سوا راستی نہین
شرمندہ ہو گناہ بھی کیا ایک بار کا
پابوس آسمان سے شرف ہو تجھے نصیب
وعدہ بہت دراز ہی روز شمار کا

بگڑا مزاج میرے دل بیقرار کا
بوسے قریب سے جو لب یار کے لیے
بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
یہ وہ خلش نہین کہ طبیعت کو چین ہو
احسان اُٹھا چکے ہین بہت روزگار کا
جب دیکھیے قرار نہین ایک شکل پر
بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا
آتے نہین وہ ہا کہ یہان حال غیر ہی
پھر حوصلہ بلند ہی اپنے غبار کا
وحشت مین بھی نہ ترک محبت ہوئی نسیم

آرام کی ہوس دل بیتاب مین کیون
برہم معاملہ ہو مرے اعتبار کا
گرجاتے جگائیگی بر خیز حشر کی
کھٹکا نہ جائیگا مستر آبدار کا
وصلت کی راتو نئے شب غم نہ ہون
میرا ساتو حال ہوا روزگار کا
دم بھر کے دیکھنے کی تمنا ہمین نہین
اقبال اوج پر ہی شب انتظار کا
ہوجائے ہمسے پرسش اعمال ابھی تو خوب
انکھ آبلون نے چوم لیا نوک خار کا

قتل دیوانون کے وہ بھی اوس گنبد مین داخل ہوا آفت جادو نے چاہا کہ اس گنبد کو گرادون پس جیسے ہی گولہ مارا آفت پر بھی وہی آفت پڑی کہ شل دیوانون کے یہ بھی اوسی گنبد مین گیا یاقوت لب نے آواز دی ای رستم تمھاری رستمی دیکھنا چاہتی ہون رستم نے مرکب بڑھایا آہو چشم دوڑکر قدمو سے لپٹ گئی کہتی تھی ای شہریار آپ اِس مکارہ کے مقابلے مین کہان جاتے ہین رستم نے کہا وہ میرا نام لیکر پکارتی ہی آہو چشم و رستم آپسمین کلام کر رہے ہین کہ گنبد مین ایک روزن پیدا ہوا کئی سو پنجے شنگرفی اوسمین سے نکلے ایک پنجے نے رستم کو اوٹھا لیا آہو چشم نے سحر کرنا شروع کیا کئی پنجے آہو چشم کو لپٹ گئے ایک پنجہ منھ پر تھا کہ سحر نہ کرسکے دوسرا پنجہ ہاتھون مین لپٹا ایک پنجہ کمر مین پڑا آہو چشم و رستم کو بھی اوسی گنبد مین لے گئے اب یاقوت لب نے لشکر پر سحر کیا لشکر والے بے دست و پا کہ اسیر انکے قید ہوے دعائین مانگ رہے ہین کہ ای رب بے نیاز ای خالق کارساز اس مشکل کو آسان کر کہ اس ظالمہ نے بہت عاجز کیا ہے اِسکی بدعت سے نجات دے کیا تیری صفت بیان کرون نظم

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب | دعاے کند من کنم مستجاب
درین عاجزی چون نخوانم ترا | چو عاجز رہاندہ دانم ترا

بیقرار ہو کر جو سب نے دعا کی صحرا سے گرد اوڑی سب نے دیکھا علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے صاحبقران زمان پشت عشقر پر سوار خواجہ عمرو

رکاب تھامے ہوے پشت پر تمام لشکر صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ رستم ایک گنبد مین مقید ہین اور دو شاہزادیان اور دو سردار اوسی گنبد مین گرفتار بیٹھے ہین صاحبقران نے وہین سے گھوڑا بڑھایا اور نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا و ای نابکاران پر دغا نعرہ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالجام

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

نعرہ کرکے صاحبقران آپڑے عمرو نے کہا ای شہریار اسم اعظم الٰہی پڑھیے ساحرہ سحر کررہی ہی امیر نے بڑھکر اسم اعظم جو بہ آواز بلند پڑھا ملازمان آہو چشم کہ سحر سے یاقوت لب کے پراگندہ ہورہے تھے کوئی خاموش کھڑا تھا کسی کا ارادہ تھا کہ جان بچاؤن سامنے سے حریف کے بھاگ جاؤن مگر آواز صاحبقران جو کان مین پہونچی قلب مین قوت آگئی حجکر لڑنے لگے مگر یاقوت لب نے دیکھا کہ اس شخص پر سحر تاثیر نہین کرتا حیران تھی کہ کیا تدبیر کرون یاقوت لب ساحرہ بہت ہوشیار ہی جھولی سے ماش کے دانے نکالے صاحبقران پر پھینکے مگر صاحبقران اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین وہ دانے ماش کے گرد صاحبقران گرنے مگر کچھ تاثیر نہوئی یاقوت لب نے خنجر کمر سے نکالکر پھینکا یا صدہا خنجر برسنے لگے مگر صاحبقران پر تاثیر نہوئی اور کئی سی جوانون کے سر اڑ گئے یاقوت لب ناچار ہوکر ایک گوشے مین آئی جھولی سے ایک چراغ دان نکالا ایک کٹوری برنجی نکالکر چار بتیان اوس کٹوری مین رکھین روغن اوسمین ڈالکر چومک کو روشن کیا سامنے اوسکے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی پکار کر آواز دی ای روشن راے یہ کیا سبب ہی کہ حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا ایک شعلہ بھڑکا آواز آئی کہ ای یاقوت لب صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین اونپر سحر تاثیر نہین کریگا ہم اونکے قریب نہین جاسکتے اگر جاتے ہین تو بدن مین آگ لگتی ہی پہلو مین یاقوت لب کے سرخیل جادو نامے ایک ساحر کھڑا تھا کہ دس ہزار ساحرون کا افسر ہی یاقوت لب نے کہا ای سرخیل مین سحر کرتی ہون کہ گنبد آہنی جسمین کئی قیدی ہین یہ بلند ہوگا تم اسکے ساتھ جاؤ دربار شاہ مین انکو پہونچاؤ مین بھی گھڑی بھر کر نکل آؤنگی سرخیل کمر باندھکر آمادہ ہوا مگر یاقوت لب وہ چراغ روشن اٹھا کر پیچھے ہٹی اور وہ چراغدان گنبد پر کھینچ مارا وہ گنبد تھرایا زمین کانپی مع طبقہ زمین کا اور وہ گنبد بلند ہوا چرخ مارتا ہوا چلا صاحبقران نے جو دیکھا کہ گنبد چرخ مارتا ہوا جاتا ہی کئی پتھر پھینکے مگر گنبد نہ رکا صاحبقران دو دستی تلوار کھینچے اور لڑتے

ہوے چلے مگر بیٹے کی قید دیکھکر بہت پریشان ہوے کوئی زور نہ چلا سرخیل جادو گنبد کی پشت پر
گنبد اڑاتے ہوے جاتا ہی صاحبقران لڑتے بھڑتے صفونکو توڑ کر سامنے یاقوت لب کے پہونچے
یاقوت لب نے خاک اڑائی صاحبقران نے دیکھا اندھیرا ہو گیا مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا وہ غبار
ہٹا صاحبقران روشنی دیکھکر طرف یاقوت لب کے بڑھے یاقوت لب نے ایک دستک دی
اور پکار کر کہا کہ او کوہان ببر سوار آکر حمزہ کو مار دے صحرا سے گرد اڑی ایک زنگی مہیب و شہیم گینڈے پر
سوار گرز ہاتھ مین پکارتا ہوا کہ او ملکہ عالم مین حاضر ہون جس سے کہیے اوس سے مقابلہ کرون یہ
سنکر یاقوت لب نے اشارہ کیا کہ حمزہ کو لوک لے وہ زنگی سیاہ رو گینڈے کو بڑھا کر سامنے
صاحبقران کے آیا اور امیر پر گرز مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکر گرز کو کاٹا گرز کٹتے ہی زنگی نے چاہا کہ
پلٹ پڑون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا اور زنگی کو ایک تمانچہ مارا کہ سر زنگی کا اڑ گیا زنگی کا مرنا
کہ یاقوت لب بہت گھبرائی برابر سحر کرنے لگی مگر صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوے قریب یاقوت لب
پہونچے جب یاقوت لب نے دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے تو اپنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا الٹے ہاتھ سے ہاتھ نکالکر ہاتھ مارا تلوار چمک کر گری یاقوت لب کے
دو ٹکڑے ہوتے مرتے ہی یاقوت لب کے سب ساحر بھاگے صاحبقران بفتح و فیروزی پلٹے
مگر وہ گنبد اڑتا ہوا جاتا تھا جب دربار مین شاہ کے پہونچا اور سرخیل نے عرض کی کہ او شہنشاہ
یہ قیدی حاضر ہین شنگال اپنے مقام سے اٹھا کہ قیدیون کو گنبد سے نکالون کہ وہ گنبد پھٹ گیا
غزالہ نے نکلتے ہی سحر کرنا شروع کیے جب سحر کرتی ہی اندھیرا ہو جاتا ہو چاہتی ہی اندھیرے مین نکل جاون
مگر شنگال روک رہا ہی آہو چشم نے چاہا رستم کو لے بھاگون بڑھکر کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ لیکر بلند ہون
شنگال نے قریب آکر سحر کیا کہ آہو چشم و غزالہ کے پاؤن زمین نے تھام لیے بلند نہ ہو سکین اسنے
شنگال نے منھ پیٹ کر کہا کہ یار و غضب ہوا طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ یاقوت لب قتل ہوئی
مگر ان قیدیون کو لیجا کر زندان طلسم گوہر بار مین قید کرو وقت پر سمجھا جائیگا اگر حکم خداوند ہوا تو
انکو قتل کرونگا اگر قید کا حکم ہوگا تو میعاد قرار دونگا اس میعاد پر یہ لوگ قتل ہونگے ساحر و نکو
شنگال نے حکم دیا کہ دونون جادوگرنیون کی زبان مین سوزن دو جادوگرون نے جا کر اول
غزالہ کی زبان مین سوزن دی پھر آہو چشم کو بھی اسطرح مقید کیا رستم کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین

سیران وآفت بھی خاموش کھڑے ہین اونکی بھی زبانون مین سوزن دیگئی جب رستم بھی مسلسل ہوچکے تو شنکال نے آواز دی کرستم زندان خانہ کو بلاؤ اوسی وقت ساحر گئے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ایک شاہزادی حسین وجمیل تخت پر سوار آکر پہونچی شنکال نے کہا او ملکہ دلکشا ان قیدیون کو لیجاؤ اپنے قیدخانے مین لیجاکر قید کرو مگر انکو وہ تکلیف پہونچے کہ اپنی زندگی سے بیزار ہون جب جو حکم ہوون وہ بجالانا مگر خبردار انپر رحم نکرنا غزالہ کی ذات سے بڑے صدمے اُٹھائے ہین اگر یہ عذر کرے اور پھر خداوند کو سجدہ کرے تو ہمسے اطلاع کرنا جیسا مناسب جانین گے ویسا کرینگے دلکشا نے اِن پانچون قیدیون کو تخت پر سوار کیا اور لیکر روانہ ہوگئی مگر صاحبقران زمان بعد قتل یاقوت لب جنگ کو فتح کرکے جب دربار مین آئے تو فرمایا کہ خواجہ اگر ہوسکے تو فکر رستم وجہانگیر مین جاؤ عمرو نے کہا آپ آگاہ ہین کہ قرضدار آجکل فکر مین رہتے ہین اِس مہینے مین سو دیکھی اُنکو نہین پہونچا مجھے خوف ہو ایسا نہو کہ مین نکلون اور وہ مجھکو پکڑ لیجائین امیر نے فرمایا مین خود طرف طلسم کے جاتا ہون مین جاکر علامت دیکھون کہ کیا رنگ ہو عمرو نے کہا جب آپ علامت دیکھین گے تو مین بھی اوس سے آگاہ ہون ہین بھی تدبیر کرونگا صاحبقران سوار ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے آئے دیکھا جنہا زعفران زار سامنے آراستہ ہین جو اُدھر سے گذرتا ہو ہنستا ہوا جاتا ہو جبتک سامنے رہتا ہو ہنستے جاتا ہو جب سامنے سے گذر جاتا ہو اور جبین نگاہون سے مخفی ہوتے ہین تب ہنسنا موقوف ہوتا ہو اور سر قلعہ پر گنبد ہو اوسپر ایک طاؤس چیخین مار رہا ہو جب منقار کھولتا ہو شعلہ ہاے آتش نکلتے ہین خندق مین آگ جوش مار رہی ہو اور قلعے پر کچھ طائر اُڑ رہے ہین کہ سر پر طاؤس کے آکر چرخ مارتے ہین اور سایہ فگن ہوتے ہین صاحبقران نے ایک گنہگار کو طلب کیا اور حکم دیا کہ قلعے کے پاس جا اور قلعے کو چھو کر چلا آ تجھکو رہائی ہوگی وہ گنہگار چلا جب سامنے زعفران زار کے پہونچا تو قہقہہ مار کر ہنسنے لگا جب قہقہہ مار کر وہ گنہگار ہنسا تو ایک طائر نے قلعے سے آکے سر پر اوس گنہگار کے سایہ ڈالا یکا یک قلعہ کا کھلا ایک عورت حسین وجمیل اندر سے نکلی دو کرسیان لاکر بچھا گئی تھوڑا عرصہ نگذرا تھا کہ اندر سے قلعے کے ایک شاہزادی بکمال زینت بھاری لباس پہنے ہوے آکر کرسی پر بیٹھی وہ جوان ہنس رہا تھا آواز دی کہ او گنہگار مجھ تک تو آ اوس جوان نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ یہ نازنین مجھکو بلاتی ہو خوش ہوگیا سامنے اُس نازنین کے آیا

اوس نازنین نے ہاتھ تھام لیا کرسی پر بٹھایا کنیز سے کہا گلابی شراب کی لاؤ کنیز جا کر گلابی شراب کی اور جام
بلورین لائی اپنے ہاتھ سے لبریز کیا جام آفتاب نما پنجۂ خورشید مثال پر رکھکر ہاتھ سامنے کیا اوس جوان نے
بلا تکلف جام اُٹھا کر پی لیا جام پیتے ہی چہرہ سُرخ ہوا دست درازی کرنے لگا وہ نازنین منع کرنے لگی کہ
او بیباک مین پرائی تابعدار ہون مجھکو ہاتھ نہ لگانا مگر اوس جوان نے نہ مانا گلے مین ہاتھ ڈالدیا وہ
نازنین ہر چند ٹالتی ہی مگر یہ سہنکر لپٹا جاتا ہی کہ اندر سے قلعے کے آواز آئی کہ او بیباک او سفاک
میری معشوقہ سے بے ادبی کر رہا ہی اور کیون او گیسو بُریدہ تو نے بھی کچھ خوف نہ کیا دیکھا ایک
جوان تیغہ برہنہ کھینچے ہوے قلعے سے نکلا اور آتے ہی اُس جوان کو للکارا کہ او بے ادب اب بھی
خوف نہین کرتا اوس گنہگار نے چاہا کہ اپنے مقام سے اُٹھون مگر وہ جوان آپڑا آکر اُس گنہگار کو
ہاتھ مارا ایسی جلدی آیا کہ وہ جوان اُٹھ نسکا مار کر اُس جوان کو طرف اُس نازنین کے متوجہ ہوا
کہا کیون او گیسو بُریدہ تو نے اِسکو کیون بُلایا مین تجھکو قتل کرونگا اُس نازنین نے سر جھکا دیا اُس
بیدرد نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اُس نازنین کے بھی دو ٹکڑے ہوے مار کر اُس نازنین کو اُس جوان
نے پکار کر آواز دی ای آیندہ و روندہ جو اپنی جان سے بیزار ہو وہ قریب قلعے کے آئے عمرو اخیر دم
یہان آنیکا ارادہ نہ کرنا ورنہ یہی حال ہوگا صاحبقران نے چاہا جا پڑون مگر عمرو نے دامن پکڑ لیا
کہ آقاے نامدار شب کو دعا کیجیے جیسا حکم ہو ویسا بجا لائیے صاحبقران نے قبول کیا شب کو ایک
خیمہ سفید استادہ کرایا فرش وغیرہ بچھوا کر سجادہ بچھوایا دو رکعت نماز حاجت کی پڑھکر دست دعا بلند کیے
کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم اِس عجائب مین کیونکر داخل کرون ای بے نیاز اپنے بندے کی رہبری
کر روتے روتے صاحبقران بیہوش ہوگئے دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدۂ باطنی وا ہوئے کہ آواز
کان مین آئی ہوشیار رہو صاحبقران اُسی خواب مین اُٹھ بیٹھے کہ ایک تخت آسمان سے اُترا ایک
پیر روشن ضمیر اُس تخت پر سوار تھے فرمایا صاحبقران کیون منتظر ہو امیر نے عرض کی چاہتا ہون کہ
طلسم مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ صبح کو جو بیدار ہونا تو طرف دست چپ کے جو صحراے خارستان
ہو وہان جا کر ایک نخل کے سائے مین بیٹھو اور یہ اسم ورد زبان کرو ایک طائر پیدا ہوگا اور باغ
دلکشا مین لیجائیگا جا کر باغ کی سیر کرو اُس طائر کا بھی حال کھلیگا لیکن مناسب یہ ہی کہ یہ پرچہ لکھو دیتے
ہین اسکو بجاے مکتوب کے پاس رکھنا جو ضرورت ہوگی وہی حکم ملیگا صاحبقران نے وہ پرچہ لیا

چاہا کچھ اور پوچھین کہ آنکھ کھل گئی خواجہ عمرو حاضر تھے امیر نے فرمایا اب مین جاکر صحرائے خارستان
مین اسم پڑھتا ہون طائر آئیگا مجھکو طرف باغ دلکشا کے لیجائیگا یہی حکم ہوا ہی یہ فرماکر بیرون عبادت خانہ
آئے لندھور سے کہا او دارائے ہند تم لشکر سے ہوشیار رہنا مین صحرائے خارستان مین جاکر اسم
پڑھتا ہون انشاء اللہ تعالی جو حال ہوگا وہ تمکو ثابت ہوگا مین نہایت ہی پریشان ہون رستم اور
جہانگیر کا قید ہونا مجھے نہایت ہی شاق ہوا انشاء اللہ تعالی جاکر انکی رہائی کی تدبیر کرتا ہون لندھور
نے عرض کی غلام انتظام کو حاضر ہی لیکن مقام افسوس ہی کہ یاقوت لب قتل ہوئی مگر سرخیل جادو
قیدیون کو لیجاچکا تھا اسی وجہ سے قتل کرنا یاقوت لب کا مفید نہ ہوا امیر نے لندھور کو بخوبی
سمجھاکر لشکر صحرا مین چھوڑا خود صاحبقران صحرائے خارستان مین آئے بیٹھکر اسم بتایا ہوا بزرگ کا شروع
کیا سوم مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ایک طائر سفید رنگ منقار کلان چیخین مارتا ہوا
آتا ہی زمین پر آکے اترا صاحبقران نے جست کی پشت پر اوس طائر کی سوار ہوئے طائر امیر کو
لیکر بلند ہوا مگر خواجہ عمرو عقب مین صاحبقران کے چلے خواجہ نے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ وہ
طائر آنکھون سے غائب ہوگیا خواجہ بہت گھبرائے جی مین کہتے ہین کہ افسوس ہی کہ آقا سے نامدار
سے چھوٹا اس سوچ مین تھے کہ سامنے سے دیکھا گرد اڑی ایک ساحرہ نحیف و ضعیف پشت پر آہو کی
سوار نصف جسم ساحرہ کا بالائے آہو اور نصف جسم زمین مین لٹکتا ہوا عمرو نے دور سے جو اوس
ساحرہ کو دیکھا گھبرائے ایک غار مین چھپ گئے وہ ساحرہ اوسی غار پر آئی اور پکار کر آواز دی کہ او
عمرو نکل آ اسی مین بہتر ہی ورنہ آفت برپا کرونگی خواجہ نے دیکھا کہ ساحرہ کے آواز دیتے ہی
بدن مین رعشہ پڑ گیا زمین ہلنے لگی خواجہ گھبراکر نکل آئے سامنے آکر سلام کیا ساحرہ نے کہا کیون
اونگوڑے تو ہماری فکر مین آیا تھا مین نے تجھکو گرفتار کیا اب کیا تو زندہ بچیگا عمرو نے ہاتھ باندھکر
کہا کہ مین تو تابعدار ہون جہان فرمایے وہان چلون مین تو خواہش رکھتا تھا کہ آپ سے ملاقات
کرون انتہا کا قرضدار ہون یہ بھی یقین ہی کہ یہ مسلمان نہ ادا کرینگے اگر کسی ساحر کے ساتھ چندے
رہونگا تو قرضے سے ادا ہو جاؤنگا اوس ساحرہ نے کچھ فریاد نہ سُنی ایک چھڑی پشت پر عمرو کے
ماردی کہ خواجہ زمین پر گرے ایک آہو کی شکل بنکر تیار ہوئے آگے آگے وہ ساحرہ جاتی ہی پیچھے
اوسکے خواجہ بشکل آہو چھلانگین بھرتے ہوئے جاتے ہین ایک مقام پر ایک باغ ویران تھا

اُس ساحرہ نے اشارہ کیا کہ اِس باغ مین جاکر ٹھہرو جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا خواجہ آہو بنے ہوے اُس باغ مین داخل ہوے دیکھا باغ ویران درخت تمام بے برگ و بار سیتے تلک کسی درخت مین نہین خواجہ ناچار اُسی باغ مین پھرنے لگے جب کئی دن خواجہ کو گذر رہے ایک دن سارے باغ مین پھرے ایک دیوار مین کھڑکی لگی ہوئی تھی اُسطرف باغ سرسبز و شاداب پھل جو درختون مین خواجہ نے لگے ہوے دیکھے بھوک سے بیقرار تھے اُس باغ مین گئے کچھ پھل وغیرہ گلے سڑے کھائے کسیقدر تسکین ہوئی کہ کان مین گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار گارہا ہے

نظم

آباد غم و درد سے ویرانہ ہے اُسکا
جس آنکھ مین ہے کیف وہ میخانہ ہے اُسکا
بیہوش اگر مین ہون تو یا ہوش کہان ہے
سینہ جسے کہتے ہین پریخانہ ہے اُسکا
اے دل ہوس وصل سے مشتاق مین محروم
جو دل صفت شمع ہے پروانہ ہے اُسکا
جب فصل گل آئی ہے جنون دینی ہے وحشت
کہتے ہین جسے موت وہ پروانہ ہے اُسکا
گر گوش حقیقت شنوا ہے تو سمجھ لے
سامان کئی روز سے شاہانہ ہے اُسکا
آگاہ نہین قصۂ منصور سے اے دل
ٹوٹا ہوا جو دل ہے وہ کاشانہ ہے اُسکا
جب دیکھیے کہتا ہے وہی ذکر سناؤ
جو خلق ہے اس دہر مین دیوانہ ہے اُسکا
جوبن کی صفائی سے جھلکتی ہین نگاہین
جانان ادل دیدار مین پیمانہ ہے اُسکا
کہتے ہین جسے حسن وہ ہے شمع جہانتاب
زنجیر کا غل نالۂ مستانہ ہے اُسکا
گوہر سے فزون دیدۂ عاشق کے ہین آنسو
جو شور رہا اس دہر مین افسانہ ہے اُسکا
منہ عاشق صادق کے نہ پھیرا افگار
دشمن ہون زن و مرد وہ یارانہ ہے اُسکا
جس دل مین کہ ہے شوق وہ بیمار ہے اُسکا
معلوم ہوا شوق بھی دیوانہ ہے اُسکا
دن رات ہے یہ مسکن انوار تصور
پڑتی ہے جدھر آنکھ پریخانہ ہے اُسکا
جو سینۂ روشن ہے وہ ہے منزل الفت
کہتے ہین جسے عشق وہ پروانہ ہے اُسکا
دیکھا تو سفر روح سے ہوتا ہے اُسی کے
دامن مین ہے معشوق کے جو دانہ ہے اُسکا
کچھ رتبۂ عاشق سے بھی بیجان ہو خبردار
ہر حال مین جو حال ہے رندانہ ہے اُسکا
کیا پوچھتے ہو حال نسیم جگر افگار
دیکھا جسے خوش شمع وہ دیوانہ ہے اُسکا

خواجہ اس گانے کو سنکر سامنے بارہ دری کے آئے دیکھا ایک نازنین دلفریب مسند پر بیٹھی ہوئی گانا سن رہی ہے خواجہ کو پہلو ملا سامنے اُس نازنین کے آکر ناچنے لگے گائن نے کہا ملکۂ عالم یہ آہو سکھایا ہوا ہے دیکھیے سم پر پانون مارتا ہے اُس نازنین نے چمکارا آہو گود مین آکر بیٹھ گیا ملکہ نے محبت سے جسم پر ہاتھ پھیرا اور گائن سے اشارہ کیا گائن گانے لگی آہو ناچ رہا ہے اُس نازنین نے آہو کو گود مین بٹھایا اور سر پر ہاتھ پھیرا دیکھا ایک کیل فولادی سر مین اُس آہو کے ہے اُس نازنین نے وہ کیل نکال لی آہو نے زمین پر غلطک ماری بشکل اصلی ہو گیا

اُس نازنین سے کہا ارے تو کون عمرو نے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا ای ملکۂ عالم مین توم کا گویا ہون سامنے جو جنگل ہی وہان گا رہا تھا کہ ساحرہ آہو پر سوار آئی اُسنے نہین معلوم کیا کر دیا کہ مین آہو بنگیا آج تین دن سے بے آب و دانہ ہون شکر ہی کہ آپ تک پہونچا ذرا گانا تو میرا سنیے یہ کہکر عمرو نے یہ چند اشعار سامنے اس نازنین کے گائے

نظم

پھر اُسکے پھندے مین جا رہے ہین کہ جسکے پھندے مین جا چکے تھے — وہی مصیبت اُٹھا رہے ہین کہ جو مصیبت اُٹھا چکے تھے
کہو جو بیجا بجا ہی مجھکو سزا ہی جو ناسزا ہی مجھکو — کہ انکار رونا پڑا ہی مجھکو جو مدتون تک رولا چکے تھے
جو اُنکی خو تھی سو اُنکی خو ہی جو گفتگو تھی سو گفتگو ہی — پھر اپنے مٹنے کی آرزو ہی جو ہر طرح سے مٹا چکے تھے
عدو کا مین ہون عدو ستمگر برابر آگے ہیے برابر — بھلا بدلتا نہ رنگ کیونکر وہ رنگ اپنا جما چکے تھے
کسی سے کوئی نہ دل لگائے نسیم کیا کیفیت بتائے — وہی اب آنسو بہانے آئے لہو جو میرا بہا چکے تھے

وہ نازنین گانا سُنکر بہت خوش ہوئی پوچھا تیرا نام کیا ہی عمرو نے کہا تان دراز خان وہ نازنین ہنس رہی ہی اور خواجہ باتین بنا رہے ہین وہ نازنین خوش ہو رہی ہی کہ ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی اور عرض کی کہ ای ملکہ فتانہ آپ کی نانی جان آتی ہین ملکہ کھڑی ہو گئین خواجہ نے دیکھا وہی جادوگرنی آکر پہونچی عمرو کو دیکھکر بہت بگڑی کہا ای فتانہ اس ظالم کے مکر سے بچنا مگر مجھے خوف ہی کہ تمھارے ساتھ مکر نہ کرے فتانہ نے کہا میرے ساتھ کیا مکر کریگا کیون نانی امان یہ شخص کون ہی آہوان جادو نے کہا بی بی یہ عمرو عیار ہی اِسنے اُن ساحرون کو مارا کہ جنکے نام سے ہم لوگون کی آبرو تھی مجھکو خوف آتا ہی کہ ایسا نہ ہو تمکو دھوکا دے فتانہ نے کہا آج تو اِسکو چھوڑ جائیے کل لیجائیے گا آہوان ناچار چلی گئی مگر فتانہ نے کہا کیون خواجہ تمنے سُنا کہ نانی امان کیا کہتی تھین عمرو نے کہا میری جان بچائیے مین آپ کے ساتھ فریب نہ کرونگا فتانہ نے کہا مین تمکو بھائی کہتی ہون عمرو نے بھی بہن کہا خواجہ نے خوب خوب غزلین سامنے فتانہ کے گائین گاتے گاتے باغ مین ٹہلنے لگی ایک طرف کھڑکی تھی عمرو نے سر ڈالکر دیکھا کہ دریا جوش مار رہا ہی عمرو اندر چلا آیا اور سوچا کہ یہان سے نکلنا سخت دشوار ہی سامنے فتانہ کے آیا کہا ہمشیرہ لشکر والے انتظار کرتے ہونگے لہذا مین کیونکر باہر جاؤن گرد باغ کے دریا ہی فتانہ نے کہا بھیا مین تمکو نکال سکتی ہون مگر خوف یہ ہی کہ آہوان جادو فساد برپا کریگی عمرو نے کہا مین سمجھ لونگا فتانہ نے انگوٹھی اُتار کر دی اور کہا اِسکو دریا مین پھینکدیجیے اور

بآسایش اُس پار اُتر جائیے آپ کو پانی نستائیگا خواجہ نے انگوٹھی لی اور کھڑکی سے سر نکالکر انگوٹھی
دریا مین پھینکی انگوٹھی پھینکتے ہی دریا مین راستہ پیدا ہوا خواجہ طی کرتے ہوے چلے نصف راستہ طی کیا
تھا کہ آواز آئی او سار بان زادے تو یہان تک کیونکر آیا عمرو نے دیکھا وہی ضعیفہ آہو سوار پانی پر
دوڑی ہوئی آتی ہو خواجہ عمرو نے ایک جست کی کہ کنارے پر پہونچے گلیم اوڑھلی آہوان جادو
حیران ہوئی کہ سار بان زادہ کہان غائب ہوگیا چہار جانب خواجہ عمرو کو ڈھونڈھا جب نہ پایا تو طرف
لشکر کے چلی دارائے ہند لشکر کو لیے ہوے اُترے ہین صاحبقران کے انتظار مین ہین کہ آسمان پر
لگا ابر آیا اسقدر پانی برسا کہ گرد دریا ہوگیا دریا سے دھوان نکل رہا ہو ہر ایک تل جل رہا ہو تمام لشکر
بیہوش و مدہوش لندھور بھی بارگاہ مین بیہوش پڑے ہین مالک اپنے مقام پر بیہوش ہین یہ سامان
کر کے آہوان جادو تو نکل گئی مگر خواجہ پھرتے پھراتے جو آئے دیکھا لشکر دریا مین ہو حیران ہوگئے
چہار جانب پھرے کہ لشکر مین جاؤن مگر راستہ نہ ملا ناچار ہو کر پھر باغ مین فتانہ کے آئے فتانہ
نے پوچھا کیون بھیا کیون پلٹ آئے عمرو نے سب کیفیت بیان کی کہ لشکر ہمارا مبتلاے آفت ہو
گرد دریا جوش مار رہا ہو فتانہ نے کہا تمکو بیرون باغ دیکھکر نانی امان اسقدر جھلائین کہ آپ کے
لشکر پر جا کر سحر کیا مین آپ کو لے چلونگی مگر خواجہ خوف کرتی ہون کہ ایسا نہ ہو کہ تم کچھ فتور کرو عمرو نے
کہا تمکو مین کہا ہو تمھارے ساتھ مکر کرونگا لیکن مجھکو مکان آہوان جادو کا پتہ دو کہ مین جا کر اُسکی فکر
کرون فتانہ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ایک کنیز کی شکل بنکر تیار رہو مین تمکو تخت پر بٹھا کر لے چلون
جس مقام پر آہوان سو رہی ہو وہان پہونچا دون خواجہ رنگ بروغن عیاری کا نکالکر ایک کنیز
کی شکل بنکر سامنے آئے فتانہ نے تخت سحر تیار کیا خواجہ کو اُسپر بٹھا لیا بعد تھوڑی دیر کے ایک
قلعہ دکھائی دیا جس مین صدہا برج بنے ہین اور ہر برج مین گینڈے اور اژدران آتش فشان
و شیران صحرا مثل رہے ہین مگر فتانہ دیکھتی ہوئی داخل سرحد قلعہ ہوئی ایک طرف سے آواز
آئی کون جاتا ہو فتانہ نے اپنا نام بتایا وہ نگہبان خاموش ہوا تخت آگے بڑھا ایک قصر عالی
سامنے بنا تھا فتانہ تخت کو لیکر اُس مکان مین آئی دیکھا سامنے چھپر کھٹ پر آہوان جادو پڑی
سو رہی ہو خواجہ سامنے آہوان کے آئے دیکھا کہ سو رہی ہو بغور دیکھ رہے ہین فتانہ ایک
کونے مین کھڑی ہوئی دعائین مانگ رہی ہو کہ عمرو کا مطلب ہو جاے ایسا نہ ہو کہ جاگ پڑے

مگر خواجہ جب قریب چھپر کھٹ پہونچے تو نیا معاملہ دیکھا کہ آہوان کا بستر تر ہو اسقدر پسینہ آیا ہی کہ زمین تر ہوگئی ہو مگر خواجہ نے خیال کرکے دیکھا کہ غافل سو رہی ہو خواجہ نے کنجۂ عیاری نکالا چاہا کہ بیہوشی آہون کو دون آہوان نے آنکھ کھولکر ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او ساربان زادے تو مجھے مارنے آیا تھا عمرو قدمون پر گر پڑا کہا مین تو غلام ہون آہوان نے ہاتھون کو عمرو کے بوسہ دیا کہا او شہنشاہ اوج عیاری تمکو فتانہ لیکر آئی ہو خواجہ نے کہا بیشک ملکہ فتانہ میری معین و مددگار ہین فتانہ نے جو سُنا کہ خواجہ سے باتین ہو رہی ہین ناچار ہو کر سامنے آئی آہوان نے فتانہ کو قریب بلا کر گلے سے لگا لیا کہا او نور نظر تیری وجہ سے مین نے یہ فخر پایا کہ شریک اسلام ہوئی مین جو سب پر سحر کرکے آئی اور آکر سوئی عالم خواب مین ایک بزرگ آئے اور مجھے مسلمان کیا اور یہ پتہ دیا کہ عمرو تیرے ہی گرفتار کرنے کو آتا ہی اوسکا ساتھ دے دیکھ جو سامنے وہ مکان آتش ہو براے کافران بنا ہی اور وہ باغ بہشت عنبر سرشت براے مسلمانان ہی اسیوجہ سے میرے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا اور اپنے ساتھ والون کو دیکھا کہ آگ مین جل رہے ہین اور ہمراہیان حمزہ کو اُسی باغ مین دیکھا کہ چین کر رہے ہین طائر معروف زمزمہ سرائی ہین پھل عمدہ سب نخل باردار بہار و بانکی کنیز پھولون کو رعنائے عزیز اسی حال مین تھی کہ اون بزرگ نے فرمایا کہ عمرو تجھکو بیہوش کیا چاہتا ہی مین نے اوسکو پکڑ لیا مگر مین آنگی اور تمھاری دونون کی تابعدار ہون خواجہ نے آہوان کو گلے سے لگایا آہوان نے بہت شکریہ ادا کیا اور کہتی تھی خواجہ مجھے ہمیشہ سے اسلام پر توجہ تھی اب وقت آیا تو آپ کی شریک ہوئی چلیے سحر اُتارون یہ کہکر خواجہ کو تخت پر سوار کیا فتانہ بھی تخت پر سوار ہی وہ وقت ہی کہ لشکر لندھور بلک رہا ہی اور سب سردار دعائین مانگ رہے ہین کہ او کریم کارساز واو رب بے نیاز ہمسکو اس آفت سے نجات دے ساحرہ کے سحر سے بچالے قطعہ

بر حال من خستۂ دلریش نگر
ہر چند نیم لایق بخشایش تو

شاہا ز کرم بر من درویش نگر
بر من منگر بہ کرم خویش نگر

کہ آسمان پر سناٹا ہوا اور خواجہ عمرو کی آواز آئی سب نے دیکھا کہ خواجہ کے پہلو مین ایک ساحرہ بیٹھی ہی اور دھوئین کو برطرف کر رہی ہی ایک تڑاقا ہوا ابر لختہ لختہ ہوگیا ابر کے پھٹتے ہی جو سردار کہ بیہوش ہوگئے تھے وہ نام خدا لیکر اُٹھ بیٹھے وہ تخت زمین پر آیا لندھور نے جو فتانہ کو دیکھا بیقرار ہوگئے جمال فتانہ عابد کش و زاہد فریب ہو فتانہ نے کہا او دارا ے ہند جو سردار تمھارے مقابلے

مین آئیگا مین اُسکو بڑھکر روکون گی لندھور رو فتانہ وآہوان دخواجہ بارگاہ لندھور مین آئے فتانہ وآہوان لندھور سے کہکر رخصت ہوئین کہ شغال فوج کے تار باندھ دیگا لہذا ہوشیار رہیے گا یہ سنکر لندھور نے کہا میری ہوشیاری دم سے خواجہ کے ہی خواجہ نے کہا مین تو فکر مین آقاے نامدار کی جاتا ہون جا کر دیکھون کہ اُنپر کیا گذری خواجہ لندھور سے رخصت ہو کر تلاش مین صاحبقران کی چلے کہ اِنکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان صاحبقران زمان کا پہونچنا باغ دلکشا مین باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

پلا ساقیا جام صہباے جوش
کیا دل نے مجھکو بہت بیقرار
ترے حسن نے ساقیا جان لی
کہ بلبل جو دیکھے تو ہو بیقرار
تری زلف ہی یا کہ شبہاے تار
کہ ہونٹون پہ عاشق کے ایجان ہی
جو بلبل کا نالہ چمن مین سنا
کہ دلبر ہی ہر وقت رنج وملال

کہ ہر رند مشرب کو بیہوش ہوش
پلا جام اُلفت بصد شوق مد
خبر عاشقون کو مصیبت کی دی
قدش سرو گلزار باغ مراد
اسی رات مین ہی قمر بیقرار
نہالِ مرادم خزان دیدہ است
تو سر جلکے گلشن مین اپنا دھنا
قمر حال صاحبقران کر رقم

ترے لطف کا ہون مین امیدوار
کرے طبع روشن قمر کی مدد
رُخ خوب ہی یا گل نوبہار
ہی لالہ چمن مین چراغ مراد
فقط تیرے ملنے کا ارمان ہی
دلم بہر تو خامس رنجیدہ است
مجھے یاد آتا ہی لطف وصال
کہ سامان کوشش ہوا ہی بہم

چہرہ سیاحان بہارستان عجائب وطوطیان شکرستان غرائب اس داستان حیرت بیان کو تحریر فرماتے ہین شعر مصنف گہر سنجان دریاے معانی ہی چنین آرد متاع نکتہ دانی ہلہ مگر صاحبقران زمان پشت پر طائر کی سوار جاتے ہین کہ دور سے دیکھا ایک کوہ سامنے حایل راہ ہی صاحبقران پریشان ہوے فرمایا ای طائر یہ پہاڑ سدِ راہ ہی کیونکر گذر ہوگا طائر نے مثل انسان کے جواب دیا کہ آپ مالک اسم اعظم ہین اور شب کو اس بزرگ نے ایک پرچہ کاغذ دیا تھا امیر نے فرمایا وہ کاغذ سجادے پر رہگیا طائر نے کہا آپ نے بہت خلاف کیا مگر اب پلٹنا ناممکن ہی اسم اعظم ورد زبان کیجیے صاحبقران اسم پڑھتے ہوے سامنے کوہ کے آئے دیکھا ایک مرد پیر کتاب ہاتھ مین درہ کو

یہ کہتے بیٹھا ہی امیر کو دیکھکر اُٹھا اور پکارکر آواز دی کہ اے شہریار اسطرف راستہ نہین ہے صاحبقران نے فرمایا ہم اسیطرف جائینگے اُس ضعیف نے کتاب دے ماری ایک کاغذ اُسمین کا اُڑتا ہوا سامنے امیر کے آیا اُسمین تحریر تھا کہ یہ کتاب دار نگہبان طلسم ہے اپنے کو بچانا اور زعفر دے کے اُس پار جانا طائر نے کہا اے شہریار بڑھیے اسکے کہنے پر نہ رُکیے صاحبقران نے اپنے کو بڑھایا طائر تڑپ کر نکلا اُس پار آکر دیکھا کہ ایک بارگاہ اِستادہ ہے اور ایک لشکر اُترا ہوا ہے اُس طائر نے مثل انسان کے آواز دی کہ اے سرفراز شاہ طلسم کشا آگیا ہوشیار ہو جاؤ پردہ بارگاہ کا اُٹھا ایک تاجدار تاج زرین پہنے ہوئے بارگاہ سے نکلا کئی سو مصاحب اُسکی پشت پر تھے طائر نے صاحبقران کو اُتارا اُس تاجدار نے آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ آپ باغ دلکشا کے جویا ہین امیر نے فرمایا ضرور جاؤنگا اُس تاجدار نے امیر کو تخت پر سوار کیا مگر وہ طائر سفید رنگ سر پر امیر کے سایہ فگن ہے مثل نقیبون کے آواز دیتا تھا کہ اے اہل طلسم زعفران زار آگاہ ہو جاؤ کہ طلسم کشا آگیا اور باغ دلکشا مین جاتا ہے کہ صحرا سے گرد اُڑی اور ایک تاجدار ساٹھ ہزار فوج لیکے ہمراہ وہ تاجدار بھی پشت پر صاحبقران کی آگیا اسطرح کئی تاجدار فرداً فرداً آئے سات تاجدار جمع ہوگئے جب سات تاجدار آچکے تب اُس طائر نے آواز دینا موقوف کیا اور زمین پر گرا غلطک مارکر صورت انسان بنگیا امیر کے قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی اے شہریار میرا نام سفید پوش جنی ہے اور ہاتھ تخت پر رکھدیا امیر اُسی عظم و شان سے ساتھ اُن تاجدارون کے چلے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ سامنے سے بوئے خوش دماغ مین آئی امیر نے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہے اون سب تاجدارون نے ملکر امیر کو تخت سے اُتارا اندر باغ کے لیکر داخل ہوئے وہ سب تاجدار بھی ساتھ آئے امیر نے باغ مین آکر دیکھا کہ باغ بہشت آئین گلہائے رنگا رنگ شگفتہ ہین بوقلمون نہرین پر از آب شفاف حباب لب جو مثل چشم معشوق خوش خوش موجہ اُسکا خنجر ابدار سبزہ زار پر زمزمہ سرائی کر رہے ہین کہ اندر سے بارہ دری کے چھماکے کی آواز آئی امیر نے دیکھا ایک نازنین ولجو عنبرین مو کئی سو کنیزین پشت پر ایک تخت کو کاندھے پر لیے ہوئے آکر امیر کو سلام کیا وہ تاجدار خود قبل سے صحرا مین اُترا ہوا تھا کہ جسکا سرفراز شاہ نام ہے امیر نے دیکھا کہ اس نازنین کو دیکھکر وہ تاجدار بیقرار ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگا نظم

دشمن ترے ہزارون ہین تجھکو خبر نہین
منظور جو حسین ہو وہ پیش نظر نہین
امید رات کٹنے کی اب عمر بھر نہین
کمسن ہو تیز تیز تمھاری نظر نہین
یارب یہ اہل دید کو فرصت ہو کسلیے
فردا کا وعدہ یہ کیسے سمجھائے جاتے ہو
دیکھا بھی ہو کسیکو جو ہمسا تو جانو قدر
وقف شب وصال کا بس کچھ نہ پوچھیے
سچ سچ ہمارے واسطے بت بنگیا ہی تو
بدنام ہو رہے ہو رقیبون کے واسطے
کاٹی شب وصال تو ڈیدیکے دم مجھے
مجھکو بلائے جاتے ہو کسوقت آن مین
انداز تجھ مین حور کے ہین ڈھب پری کے ہین

ڈر ہو مرے لہو مین تو ہاتھ اپنا بھر نہین
آنکھون تارے ڈھونڈھ رہے ہین قمر نہین
ہو مگر چاندنی شب غم کی سحر نہین
ان برچھیون کا زخم کوئی کارگر نہین
کچھ عاشقون کا چاک گریبان سحر نہین
سمجھیگا کیا وہ جسکو امید سحر نہین
بیدرد ہو وفا کے تمھین کچھ نظر نہین
برق شرر فشان نہین عمر شرر نہین
یہ آنکھین دیکھنے کی ہین ظالم نظر نہین
اپنی خبر تو لیجیو ہماری خبر نہین
طرفہ سنو کہ ہوتی ہو وقت سحر نہین
تم حور ہو بہشت مین شام و سحر نہین
یہ بات آدمی کے لیے اے قمر نہین

صاحبقران نے کہا اے سرفراز شاہ باعث گریہ کیا ہو سرفراز شاہ نے عرض کی کہ یہ مہ جبین موسوم بہ گلرخسار اسی باغ مین رہتی ہو مین مدت سے اسپر مرتا ہون اِسنے وعدہ کیا تھا کہ جب طلسم کشا آئین تو وہی عقد پڑھینگے مجھے اِسوقت وعدہ اُسکا یاد آگیا لہذا حضور مین عرض کرتا ہون کہ میرا عقد پڑھ دیجیے صاحبقران نے اُس نازنین سے پوچھا وہ رونے لگی اور کہتی تھی حضور آگاہ نہین ہین یہ بڑا مکار ہو مجھے جان کا خوف ہو کہ ایسا نہو کہ عقد کرکے میرے ساتھ بیوفائی کرے مگر مین حکیم جالینوس ثانی کو بلاتی ہون جیسا وہ فرمائین گے بجا لاؤنگی یہ کہکے سامنے سے چلی گئی بعد تھوڑی دیر کے چند خادم آئے سلام کرکے امیر کو اُسی مقام پر لے گئے اور عرض کی کہ حکیم صاحب آتے ہین سفید پوش جنی نے عرض کی کہ غلام تو رخصت ہوتا ہو سفید پوش جنی تو چلا گیا مگر امیر نے دیکھا سامنے سے ہوادار پر ایک مرد پیر سوار کئی سو خادم پشت پر وہ حکیم آکر اُترا صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا اے جالینوس ثانی سرفراز شاہ کا عجیب حال ہو

گلرخسار پر جان دیتا ہو حکیم نے عرض کی کہ حضور کے آنے پر یہ مقدمہ موقوف تھا بسم اللہ مین بھی یہی
چاہتا ہون کہ تقریب عقد ہو جاوے یہ کہکے حکیم نے شربت نبات تیار کیا اور جام لبریز کر کے سامنے
امیر کے پیش کیا کہا اسکو نوش فرمایئے ایے نیفجان عرب دے ہین آپ سے بہتر کون عقد پڑھیگا امیر نے
جام لے لیا یہ تو سمجھ چکے کہ یہ سب مسلمان ہین ورنہ تقریب عقد پر کیون راضی ہوتے امیر نے جام
نوش فرمایا جام پیتے ہی سرفراز شاہ نے آواز دی کہ تو یار و مبارک ہو کہ طلسم کشا نے جام نوش
فرمایا اُس نازنین کو دیکھا کہ ایک ساحرہ غدارہ کی شکل بنکر سامنے آئی امیر نے چاہا اسم اعظم پڑھین
اسم اعظم فراموش تھا اُس ساحرہ نے قریب آکر کہا کیون یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم پر بہت ناز
تھا ابتو فراموش ہوا اب زندان خانہ طائران آپ کا مقام ہوگا کہ جہان انسان کا گذر نہین اُس
ساحرہ نے امیر کو مسلسل و مطوق کیا اور قفس مین بند کیا اور لیکر چلی صاحبقران افسوس کر رہے
ہین کہ مین نے کیون شربت پیا یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب مکار ہین اب دیکھیے کیونکر رہائی ہو وہ ساحرہ
موسومہ بجنس جادو قفس صاحبقران کا لیے ہوے ایک مکان مین آئی کہ صدہا قفس طائرون کے
وہان لٹکے تھے اُس ساحرہ نے اُسی مکان مین قفس امیر کا لٹکا دیا کہا انھین طائرون مین رہو
وہ طائر سب پھڑکنے لگے چاہتے تھے کہ قفس توڑ کر نکل جائین مگر وہ قفس ایسے نہ تھے کہ وہ طائر توڑ سکتے
تڑپ تڑپ کے رہگئے مگر صاحبقران اُس قصر سنسان مین بیٹھے ہین ہر چند اسم اعظم یاد کرتے ہین
لیکن اسم اعظم نہین یاد آتا ہو دن بھر اُسی حال مین گذرا رات اندھیری چراغ کا نام و نشان نہین
صاحبقران کو وہ رات بہت شاق ہو تڑپ رہے ہین اور دعائین مانگ رہے ہین کہ اے کریم و رحیم
و اے سمیع و علیم اس شب تیرہ و تار کو روشن کر اندھیرے کو دفع کر اس اندھیرے مین گھبراتا ہون
اے کریم و رحیم رحم اپنا شریک کر ایسا نہ ہو کہ اندھیرے مین دم پھڑک کر نکل جاوے صاحبقران ابھی
مصروف دعا تھے کہ چھت اُس مکان کی شق ہوئی امیر نے دیکھا کہ سفید پوش جنکی پیشانی سے نور کا پتا
ہویدا ہوا امیر نے فرمایا اے یار وفادار تم ایسا غائب ہوے مجکو آگاہ نہ کر گئے کہ یہ سب مکار ہین
اُس حکیم کو دیکھکر مجھکو یقین آگیا کہ یہ سب اہل اسلام ہین شربت اُنکا دیا ہوا پی گیا اُسکا یہ انجام ہوا
کہ اسم اعظم فراموش ہوا تب اُس ساحرہ نے گرفتار کیا جسکا گلرخسار نام تھا وہ بجنس جادو ٹھہری
اُسی نے لاکر یہان پہونچایا بارہ پہر سے آب و دانہ گذرے ہین اسی وجہ سے بہت بیقرار ہون

سفید پوش نے کلیجی کے کباب اپنے پاس سے نکالے اور امیر کو اپنے ہاتھ سے کھلائے اور عرض کی کہ صبح کو ایک طائر آئیگا کہ اُسکے سینے پر اسم لکھا ہوگا اُس اسم کو پڑھیے گا مین بھی وقت پر آؤنگا آپکو نکال لے چلونگا یہان سے آگے بڑھکر آپ کے غلام کا باغ ہی جب اُسمین تشریف لے چلیے گا تو فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوگا سفید پوش جنی صاحبقران کو یہ سمجھا کر چلا گیا تڑپ تڑپ کے امیر نے وہ رات کاٹی کہ سفیدۂ سحری ظاہر ہوا امیر نے قفس مین بیٹھے بیٹھے دیکھا کہ ایک طائر قفس توڑکر نکلا سر پر امیر کے لہرانے لگا امیر نے دیکھا کہ سینے پر اُسکے اسم یا جلیلُ لکھا ہی امیر نے اُس اسم کو یاد کیا سات آٹھ مرتبہ پڑھا تھا کہ قفس ٹوٹا حمزۂ صاحبقران رہا ہوے بس اب طائر پھڑکنے لگے اور مثل انسان کے آواز دیتے تھے کہ مقام افسوس ہی طلسم کشا تشریف لائین اور ہم رہائی نہ پائین امیر نے قفسون کو توڑا اور ان طائرون کو نکالا وہ زمین پر گرکے انسان بنے چالیس جوان رہا ہوکے امیر نے انتظار کیا کہ سفید پوش جنی نے آنے کو کہا تھا پکار کر آواز دی کہ اے سفید پوش جنی کہان ہو پہلو سے اُسی مکان کے سفید پوش سامنے آیا امیر کو اپنے کاندھے پر سوار کیا اور وہ چالیسون جوان بھی ساتھ ہوے سفید پوش امیر کو ایک باغ مین لیکر آیا اور کہا آپ یہان باغ مین تشریف رکھیے جو کوئی آئیگا وہ آپ کے ہاتھ سے شکست پائیگا امیر آکر مسند پر بیٹھے اور وہ چالیسون جوان بھی حاضر خدمت ہین مگر گھبرا رہے ہین کبھی در باغ پر جاتے ہین کبھی اندر آتے ہین بعد تھوڑی دیر کے ایک جوان نے عرض کی کہ ایک پہلوان دروازے پر حاضر ہو کہتا ہی امیر سے مقابلہ کرونگا صاحبقران اُٹھے باہر آکر دیکھا کہ ایک پہلوان گینڈے پر سوار پشت پر کئی سو سوار ہین للکار رہا ہی کہ او طلسم کشا میرے مقابلے مین نہین آتا ہی امیر نے نعرہ کیا کہ او مکار مین تیرے مقابلے کو آتا ہون آگاہ ہو کہ منم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحیام
بحکم خدا البتہ شمشیر چار
بہ کافران از جہان پاک کرد
یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

اُس پہلوان نے سوارون کو اشارہ کیا کہ اِس جوان کو مارلو وہ سب سوار لینا لینا کہکر دوڑے امیر نے ایک سوار کو مار کر مرکب لیا اور سوار ہوکر مقابلے مین اُس پہلوان کے آئے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا ہاتھ تیغ قمقام کا مار دیا کہ اس پہلوان کا سر مع

زخمی ہوتے ہی وہ پہلوان بھاگا امیر نے پیچھا کیا وہ پہلوان بھاگ کر جنگل مین غائب ہوا امیر نے چاہا
پلٹون راستہ نہین ملتا عرصۂ دراز تک جنگل مین پھرے مگر راستہ نہ پایا آخر ناچار ہوے ایک نخل کے
سایے مین ٹھہرے کہ سامنے سے سفید پوش جنی آیا عرض کی اے شہریار آپنے باغ سے کیون قدم باہر
رکھا مین نے تو عرض کیا تھا کہ باغ ہی مین رہیے گا اب اُس باغ مین جانا دشوار ہی سامنے میرا قصر ہی وہان
تشریف لے چلیے مگر اُس قصر مین ہزارون آفتین ہین آپ کو بہت ہوشیار رہنا ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مین سب آفتون کو جھیلونگا سفید پوش نے کہا آپ نے بڑی غلطی کی کہ مکتوب بھول آئے امیر نے
فرمایا وہ حافظ حقیقی و مالک تحقیقی نگہبان ہی ہر مقام پر رحم کریگا سفید پوش جنی امیر کو ساتھ لیے ہوے
ایک قصر مین آیا کہ قصر عالی نہایت آراستہ و پیراستہ ایکطرف مسند بچھی تھی اُسپر لاکر صاحبقران کو بٹھایا اور
کہا کہ غلام رخصت ہوتا ہی بہت ہوشیاری سے بسر کیجیے گا ایسا نہو کہ کسی آفت مین پھنس جاے امیر نے
فرمایا اے سفید پوش اسم اعظم ابتک فراموش ہی یہ اسم اعظم کیونکر یاد آئیگا سفید پوش نے کہا یہ راز بھی
ظاہر نہین ہی مین اسکا وظیفہ نہین جانتا مگر یہ سنا تھا کہ جب آہوے ہفت رنگ آئے اور اُسکو شکار کیجیے گا
اور کباب نوش فرمائیے تب اسم اعظم یاد آئے یہ کہکر سفید پوش جنی چلا گیا مگر صاحبقران اکیلے بیٹھے
ہین دروازہ قصر کا کھلا ہی کہ دیکھا ایک آہوے ہفت رنگ بھاگا ہوا آتا ہی اور پیچھے پر تیر پڑا ہی پلٹ پلٹکر
دیکھتا ہوا آتا ہی جب امیر کے سامنے پہونچا تب امیر نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری اور تاک کر
تیر مارا کہ آہو گرا امیر نے قصر سے نکلکر قربانی پہونچایا اُسی مقام پر بیٹھ گئے کباب آہو کے لگائے چاہا
کباب منھ مین ڈالون کہ صحرا سے گرد اُڑی وہی پہلوان گینڈے پر سوار سامنے امیر کے آیا اور پکار کر
کہا کہ کیون طلسم کشا تجھے کچھ خوف نہ کیا اور آہو کو مار لیا یہ خیال نہ کیا کہ تیر کسکا لگا ہوا ہی بڑی خطا کی
امیر نے آواز دی کہ ابتو جو کچھ ہوا سو ہوا جو تجھسے ہوسکے تقصیر نہ کر مگر اُس پہلوان نے ہاتھ تلوار کا مارا
امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا اُبھاو سے ہاتھ نکالکے وار کیا سر پہلوان کا زخمی ہوا یہ کہکر بھاگا کہ
میرے پیچھے آئے تو احوال معلوم ہو امیر اُس پہلوان کے پیچھے چلے تھوڑی دور راستہ طے کرکے
اُس پہلوان نے آواز دی کہ اے نجس جادو جلد آؤ کہ طلسم کشا میرا پیچھا نہین چھوڑتا پہلو سے دیکھا کہ
ایک ساحرہ گھوڑے پر سوار گھوڑے کو دوڑاتے ہوے آتی ہی اور پکار کر آواز دی کہ اے ساحران
صحرائی جلد آؤ اور طلسم کشا کو گھیر لو کئی ہزار ساحر گنوار و تیغ برچھیان ہاتھ مین لیے ہوے آتے ہی

صاحبقران کو گھیر لیا امیر کباب نہ کھا سکے ساحرون سے لڑنے لگے عین گرمی جنگ ہوا دمعہ ساحرہ سحر بھی کر رہی ہی لیکن صاحبقران اپنے کو بچا رہے ہین لڑتے بڑھتے سامنے ساحرہ کے پہونچے اوس ساحرہ نے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے چاہا روک کر ہاتھ مارون مگر اُس ساحرہ نے اپنے کو پشت مرکب سے گرادیا پر پرواز پیدا کرکے چاہا اُڑکر نکلجاؤن امیر نے تیر مارا کہ سینے کو توڑکے اُس ساحرہ کے پشت سے گذر گیا لاشہ اُسکا زمین پر گرا امیر نے جو اوس ساحرہ کو مارا وہ پہلوان بھی جلگیا وہ ساحر بھی جلنے لگے کہ سفید پوش جنی سامنے آیا عرض کی کباب آہوے ہفت رنگ نوش جان فرمایئے امیر نے آکر شکم اُس آہو کا چاک کیا اُس مین سے ایک صندوقچی نکلی اُس صندوقچی کو کھولا ایک طائر نکلکر اُڑ گیا امیر کو اسم اعظم یاد آیا لیکن زبان لکنت کرتی تھی امیر نے کباب نوش فرمایا تب اسم اعظم یاد ہوا سفید پوش جنی صاحبقران کو ساتھ لیے ہوے پھر اُسی قصر مین آیا آپ رخصت ہوگیا کہ پہلو سے آواز آئی مین بھی آؤن امیر نے فرمایا آؤ پہلو سے قصر کے ایک نازنین چہاردہ سالہ نہایت حسین وجمیل سامنے آئی آتے ہی جمال امیر دیکھکر مبہوت ہوگئی عرض کرتی تھی او شہریار میرا نام موہنی ہی آپ کی گرفتاری کو آئی تھی مگر دام زلف مین پھنس گئی امیدوار ہون کہ میرے باغ مین چلیے وہان آرام سے بیٹھیے صاحبقران ساتھ ساتھ اُس نازنین کے روانہ ہوے اُس قصر سے نکلکر سامنے ایک باغ تھا وہ نازنین صاحبقران کو لیے ہوے اُسی باغ مین آئی امیر آکر ایک مسند پر بیٹھے موہنی پہلو مین بیٹھی آواز دی ارے کنیزین کہان گئین مہمان نے مجھے سرفراز کیا ہی مین مطیع اسلام ہوئی کہ چند کنیزین نہایت آراستہ کنج باغ سے نکلین اور سامنے صاحبقران کے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگین

نظم

جال سے کوڑا گلون کی ڈالیان ہوجائینگی	گل نہ ہونگے ایکدن پامالیان ہوجائینگی
تنکے چنوائے گا اکدن زیور گوش صنم	میرے سودیکی محرک بالیان ہوجائینگی
سخت بھی مجھکو کہوگے اختلاطاً تم اگر	مصری کی ڈلیان تمھاری گالیان ہوجائینگی
انکی ورزش یاد جب آئیگی یہ روؤنگا مین	میرے اشکون سے زمین مین نالیان ہوجائینگی
طائر دل روزن دیوار مین ہوگا اسیر	جال دیوار صنم کی جالیان ہوجائینگی
مجھسے کہتا ہی کہ تجھکو توم کر رکھدون گا مین	ایکدن روئیگا گالا گالیان ہوجائینگی

کان تک پہونچا اگر عکس درِ دندان یار
موتیون کی صاف ساری بالیان ہوجائنگی
یہ مثل مشہور ہو دیوانہ را ہوے بس است
چٹکیان ای نور مجھکو تالیان ہوجائنگی

صاحبقران خوش بیٹھے ہین معشوق پہلو مین کنیزین خدمت کر رہی ہین کہ ایک آندھی سیاہ چلی اُس نازنین
نے کہا ای شہریار ہوشیار ہو جائیے کمیل جادو آتی ہو کہ وہ آندھی دفع ہو گئی ایک ساحرہ سیہ فام
بد انجام سر جھاڑ منھ پہاڑ آسمان پر ظاہر ہوئی پکار کر آواز دی کہ کیون بی موہنی تمنے دشمن شہنشاہ کو
پہلو مین جگہ دی شاہ بہت خفا ہونگے موہنی نے ہنسکر کہا خالا امان یہ صاحب اسم اعظم ہین اور
سب کتابون مین لکھا ہو کہ فتاح طلسم زعفران زار امیر با توقیر ہین اب جو تمسے ہو سکے تقصیر نہ کرو
اس ساحرہ نے آگ برسائی امیر نے اسم اعظم پڑھا آگ برسنا موقوف ہوئی تب اُس ساحرہ
نے تلوارین برسائین مگر اُن تلوارون نے بھی امیر پر تاثیر نہ کی اُس ساحرہ نے بال اپنے نوچکر
پھینکے کہ ماران سیاہ بننے لگے اسقدر سانپ برسے کہ تمام صحرا ماران سیاہ سے مملو ہو گیا کہ قدم
رکھنے کی جگہ نہ تھی مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا ماران سیاہ جلنے لگے جب سب ماران سیاہ جلگئے تب
کمیل جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور چاہا اُڑکر نکلجاؤن امیر نے ایک تیر مارا کہ توڑ کر پشت کو
پار گذرا ساحرہ گری اور جلکر خاک ہوئی موہنی نے کہا آپ نے بڑی مکارہ کو مارا اب آپ کے
ہاتھ فتح ہی مین آپ کو محفل شتنکال مین لے چلونگی اگر آپ نے بادشاہ کو مار لیا تو طلسم فتح ہو جائیگا
امیر فرمارہے ہین کہ جہان لے چلوگی مین وہان چلونگا مین خود چاہتا ہون کہ اپنے کو دربار شتنکال
مین پہونچاؤن اور تخت پر چڑھکر اُسکو مارون کہ اوسکو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا اگر اوسکی قضا ابھی
نہین ہو تو مین ناچار ہون مگر موہنی نے کنیزون کو بلایا ایک کنیز موسوم بہ لالہ فام سے کہا کہ دربار
شاہی مین جاؤ دربار مین دریافت کرو کہ کیا سامان ہو رہا ہو اگر شاہ مجھکو پوچھین تو کہنا کہ باغ
ہمیشہ بہار مین ہین حاضر ہونگے لالہ فام روانہ ہوئی دربار مین شتنکال کے آئی وہ وقت ہو
کہ شتنکال تخت پر بیٹھا ہوا ہو کئی ہزار مصاحب وزرا امرا اخرا جگذار حاضر دربار مین شتنکال کہرہا ہو
کہ اوساکنان طلسم زعفران زار تمنے سُنا کہ طلسم کشا طلسم مین آتا ہو لیکن وہ وقت برپا کرون کہ وہ بھی
جانے کہ اس طلسم سے نکلجاؤن مگر مین غافل نہین ہون موہنی گئی ہو آنکھ ملتے ہی صاحبقران کو تسخیر
کریگی لیکن مین نے اُس سے کہدیا ہو کہ طلسم کشا کو گرفتار کر کے لانا موہنی وہ ساحرہ ہو کہ اُسکے

سحر سے کوئی بچ نہین سکتا ہو ایسا سحر کرتی ہو کہ اندھیرا ہو جاتا ہو اسی اندھیرے مین آنکھین چمکاکر تسخیر کرلیتی ہو
ر آسمان سے نقارے کی آواز آئی شنکال نے سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر سیاہ فام ڈھول گلے
مین پڑا ہوا ڈھول بجا بجاکر نعرے کر رہا ہو کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا کل شب کو جلسہ ولادت سامری
ہوگا دربار مین شنکال کے حاضر ہون سعادت دارین حاصل کرین شنکال نے میر منشی کو بلایا
اور حکم دیا کہ نامے خراجگزارون کو روانہ کرو کہ کل شب کو سب آئین جشن مین سب شریک ہون
یہ کہکے کتاب اٹھائی ہنسکر کہا ای اہل دربار ایک نئی بات کتاب مین لکھی ہو کہ کل کے جلسے مین
طلسم کشا ضرور ہوگا لیکن ساحرون نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران طلسم کشا کی کیا مجال ہو کہ اس
جلسے مین قدم رکھے اگر یہان آوے تو جلاکر خاک کردین شنکال نے کہا یارو یہ وہ کتاب ہو
کہ خداوند سامری نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہو اسکے احکام مین غلطی نہین ہوتی جو جو لکھ گئے ہین
وہی ہو رہا ہو مگر ایک بات کا مجھے تردد ہو کہ سامری صاف صاف لکھتے ہین کہ عمر طلسم تمام ہوئی
سب ساحر قتل ہونگے مسلمانون کی عملداری ہوگی مجھے تردد ہوتا ہو کہ یہ فقرہ سراسر غلط ہو سامری
کے ہاتھ مین قلم تھا جو مزاج مین آیا وہ لکھ دیا یہ وہ مقام ہو کہ سامری و جمشید یہان رہے اور
بڑا آرام پایا آخر طلسم زعفران زار بنایا اور آپ ہی لکھتے ہین کہ فلان سنہ مین عمر اسکی تمام ہوگی
مگر آجتک کوئی نہین جانتا کہ لوح طلسم کہان ہو مین بادشاہ طلسم ہون آجتک نہین آگاہ ہوا کہ لوح
طلسم کہان رکھی ہو کیون صاحبو جب لوح کا پتہ نہ ہوگا تو طلسم کشا کیا کریگا صدہا جوان شاہزادے
ساحران غدار شاہان عالی وقار پہلوانان زور آزما طلسم کشائی کو آئے آخر قید ہوے اسی طلسم
مین تڑپ تڑپ کے مرے خیر اب کل جشن تو ہو اگر طلسم کشا آئیگا تو کیا پہلوگون کے ہاتھ سے
بچکر جائیگا جلاکر خاک سیاہ کر دینگے وہ وہ ساحر در بندون پر ہین کہ اگر لاکھ ساحر لشکر کشی کرکے
آئین تو یہان کے عجائب سے مہلت نہ پائین کنیز جو آئی تھی اُسنے یہ سب حال سُنا اور بارگاہ
شنکال سے نکلی طرف باغ موہنی کے چلی یہان موہنی انتظار کر رہی تھی کہ لالہ فام آکر پہونچی
عرض کی کہ ای ملکۂ عالم ڈھنڈھورا پٹ گیا کل جشن ہوگا موہنی نے کہا ای شہریار اب دریافت ہوگیا
مین کل آپ کو لیجاؤنگی صاحبقران نے فرمایا اگر سفید پوش جنی آجاتا تو خواجہ عمرو کو بلواتا اگر
وہ ہوتا تو کیا تعجب تھا کہ شنکال کو بیہوش بھی کرلیتا یہان تو یہ ذکر ہو مگر خواجہ عمرو پھرتے پھرتے

قریب اُس باغ کے پہونچے روشنی جو اُس باغ کی دیکھی دیوار پر چڑھے دیکھا کہ صاحبقران زمان پہلو مین ایک مہ جبین کے بیٹھے ہین اور موہنی کی وزیرزادی خوش نگاہ ایک طرف بیٹھی ہی خواجہ نے بغور دیکھا سراپا کو اُسکے پسند لیا کہ نہایت حسین وجمیل کلام معقول کر رہی ہی عمرو کا ذکر جو آیا تو خوش نگاہ نے کہا حضور اُس مکار کا ذکر نہ کیجیے ساحر اُسکے نام سے تھراتے ہین ایسا نہو کہ وہ آپ کے ساتھ ہو اور محفل مین کچھ فتور کرے شنگال ساحر جہاندیدہ ہی ایسا نہو کہ پہچان جاے تو باعث خرابی ہو یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی مگر خواجہ اچھی طرح دیکھکر دیوار سے اُترے گلیم عیاری اوڑھ لی قریب خوش نگاہ کے آئے لالٹین سامنے خوش نگاہ کے رکھی تھی وہ اُٹھالی اور رگل کر کے نذر زنبیل کر لی خوش نگاہ نے بیقرار ہو کر کہا اے شہریار اسم اعظم پڑھیے دیکھیے یہ لالٹین کیونکر غائب ہوگئی معلوم ہوتا ہی کوئی بھوت پلید آیا امیر نے ہنسکر فرمایا اُسکے نام مین تاثیر ہو جہان تین مرتبہ نام لیا تو وہ آجاتا ہی خواجہ وہ لالٹین لیکر ایک نخل پر جا بیٹھے خوش نگاہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہا اے شہریار ملاحظہ فرمایئے وہ درخت پر کون بیٹھا ہی امیر نے سر اُٹھا کر فرمایا بھائی صاحب آئے خوش نگاہ نے کہا آپ آسیب کو کہتے ہین یہ تو جلانس ہی یا بن مانس یا مرچیا جن ہی یا مٹیا دیو عمرو نے ہنسکر کہا مین تو خاصہ بھلا مانس ہون امیر نے فرمایا زیادہ باتین نہ بناؤ اب نخل سے اُتر آؤ خواجہ نخل سے اُترے امیر نے گلے سے لگا لیا خواجہ خوش نگاہ کو بہ نگاہ غور دیکھ رہے ہین کہ عجب مہ جبین ہی بقول شاعر

نظم

وہ ٹھاٹھ وہ نور کا سراپا
ہر چین تھی سوجہ للا نست
وصیا زجو اُسمین سرمہ کا تھا
شہباز نے واکیے تھے بازو

ایسا نہین حور کا سراپا
آنکھین اُستاد سامری تھین
بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا

وہ صبح جبین تھی صبح جنت
نشہ مین شباب کی بھری تھین
بینی کے قریب کب تھے ابرو

خوش نگاہ نے کہا میری جانب کیون گھور گھور کے دیکھتا ہی عمرو نے کہا کیا مین بُرا لگتا ہون خوش نگاہ نے کہا خاموش رہو مجھے مسخرے پن کی باتین نکرو خواجہ سامنے آکر بیٹھے امیر نے فرمایا اے خوش نگاہ یہ ہمارا عیار ہی ہان خواجہ کچھ گاؤ خواجہ جانتے ہین کہ صورت تو بہت معقول ہی مگر سیرت اپنی دکھاؤن یہ سوچکر سامنے آبیٹھے اور یہ اشعار گانے لگے

نظم

الطاف جو وہ آپ کے پاسے نہین جاتے
اللہ رے بیدردی سر مدفن عاشق

تکلیف تو کیا ناز اُٹھائے نہین جاتے
دو اشک بھی آنکھونسے بہائے نہین جاتے

جو ہمپہ گذرتی ہو کہین جلد گذر جاے — ہر روز کے صدمے تو اُٹھائے نہین جاتے
دشنام تمھارے لب شیرین سے سنین کیا — دم تلخ نواے ہین کہ کھائے نہین جاتے
کیا دینے مین یہ بخل ذرا سوچ تو ساقی — پانی کے بھی دو گھونٹ پلائے نہین جاتے
کوئی نہ پھرا قافلۂ ملک عدم سے — کیا پانون گڑے ہین کہ اُٹھائے نہین جاتے

خوش نگاہ نے جو گانا عمرو کا سُنا کچھ توجہ ہوئی خواجہ رات بھر گانے مین مصروف رہے مگر خوش نگاہ دمبدم کہتی ہو کہ یا صاحبقران اسکو منع کیجیے کہ یہ مجھپر آوازے پھینکتا ہو صاحبقران فرماتے ہین کہ ای خوش نگاہ انکا یہی دستور ہو کہ جسپر عاشق ہوتے ہین اُسکو ذلیل کرتے ہین اِنسے بچنا چاہیے رات بھر اسی ہنگامے مین گذری چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا موہنی نے پھر کنیز کو بھیجا کہ آج دن بھر اُسی دربار مین رہنا جو جو ساحر آئے اُسکا نام دریافت کر کے آنا وہی کنیز لالہ فام روانہ ہوئی دربار شنکال مین آئی دیکھا ساحر چلے آتے ہین فرش بچھ رہا ہو شنکال اہتمام کرتا پھرتا ہو جو ساحر آیا اُسکے لیے بارگاہ استادگرائی لشکر کے اُترنے کا مقام بتایا بڑے بڑے تاجدار و بڑے بڑے ساحران غدار محفل مین جمع ہوے شنکال کہ رہا ہو یارو ایک خیال رہے آج کے جلسے کی فال سامری تحریر فرما گئے ہین کہ آج طلسم کشا ضرور آئیگا اسکا خیال رکھنا سب نے کہا حضور کیا مجال ہو کہ آپ کی صحبت مین طلسم کشا قدم رکھے ابھی تو بالکل بیکار ہو کوئی تحفہ اس طلسم سے نہین ملا شنکال نے کہا وہ خود صاحب اسم اعظم ہین سحر تاثیر نہین کرتا کہ لالہ فام نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُڑی اور دتاتے کی آواز آئی مکار حیلہ ساز نامے ایک عیار چست و چالاک عیاری مین بیباک لباس عیاری پہنے ہوے چار سی پیک بیچے اُسکی پشت پر آکر پہونچا شنکال کو سلام کیا شنکال نے پوچھا ای مکار کیسے رہے مکار نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران مین نے خبر سنی ہو کہ آپ کے دربار مین آج طلسم کشا آنے کو ہو تو دیکھون کہ اِس دربار مین کیونکر آتا ہو مین گرد عمارت طلایہ دونگا آتے ہی گرفتار کرونگا وہ زک دون کہ عمر بھر یاد کرین یہ کہکر اپنے عیارون کو ساتھ لیا اور گرد قصر پھرنے لگا کنیز نے جو یہ انتظام دیکھا دربار سے نکلی آتے ہی موہنی سے اطلاع کی کہ حضور بڑا انتظام ہو مکار حیلہ ساز طلیار آیا ہو گرد مکان پھر رہا ہو موہنی نے کہا یا صاحبقران یہ وہ عیار ہو کہ ہوا جو چلتی ہو تو شک کرتا ہو یقین ہو کہ آپ کو پہچان لے بڑا نگاہ باز ہو صاحبقران نے فرمایا ای ملکہ بڑی غلطی مجھسے ہوئی کہ

مکتوب بجاوے پر بھول آیا اگر مکتوب ہوتا تو حال کھلجاتا مگر مین ضرور چلونگا موہنی نے کہا اے شہریار اگر
حال کھلا تو نکاسی دشوار ہوگی ہرچند کہ میرے چند عزیز بھی صحبت شاہ مین ہین لیکن وہ لوگ کیونکر میرا
ساتھ دینگے بلکہ کیا عجب ہی یہی جستجو کرین کہ موہنی کو گرفتار کرو خواجہ نے کہا اب تو شام کو چلین گے
مین جاکر وہان کا رنگ دیکھون اُس عیار کا امتحان لون یہ کہکر خواجہ اپنے مقام سے اُٹھے موہنی
نے بہت منع کیا مگر امیر نے فرمایا اسکو جانے دو یہ جاکر کوئی رنگ جمائیگا لیکن خواجہ عمرو تنظور سے
وغیرہ لگاکر ایک ساحر کی شکل بنکر تیار ہوے طرف دربار شنکال کے چلے یہان مکار حیلہ ساز گرد
قصر پھر رہا ہی جو تاجدار آتا ہی اُس سے ملاقات کرتا ہی کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ سامنے سے دیکھا ایک
ساحر آتا ہی شاگردون سے کہا اِس ساحر کا خیال رکھو جب مین اِس سے باتین کرون تب چہار جانب
سے آکر گھیر لینا خواجہ نے اِشارون کو مکار کے سمجھا اور پکارکر کہا مہتر صاحب مین آپ کی ملاقات
کو آیا ہون کچھ عرض کرونگا مکار نے کہا آئیے جو کہیے وہ بجالاؤن جب خواجہ قریب مکار کے
آئے اور باتین کرنے لگے تو شاگرد گرد کھڑے ہوے عمرو نے کہا یارو راستہ چھوڑکر کھڑے
ہو شاگرد الگ ہٹے مکار نے باتین کرتے کرتے کہا میان ساحر صاحب کیا مراد ہی عمرو نے کہا
وہ دیکھیے بادشاہ آتے ہین جیسے ہی مکار پلٹا عمرو نے دھول مارکر کلاہ لی اور اپنے نام کا نعرہ کیا

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانیکا مکار و غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو

تراشندۂ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھاے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

اور جست کرکے بھاگے مکار نے غل مچاکر کہا یارو یہ جانے
نہ پاوے شاگرد اسکا مہتر قران کہ بڑا چست و چالاک ہی اور شاگرد تو پیچھا کرکے ٹھہر گئے مگر قران
نے تعاقب نہ چھوڑا جب خواجہ جنگل مین پہونچے اور پلٹ کر دیکھا کہ قران چلا آتا ہی کھینچکر ٹھہر گئے
اور پکارکر کہا کیون او ذلیل مجھکو کیا سمجھا ہی کہ پیچھے چلا آتا ہی حران نے آکر پنجہ مارا خواجہ نے پیچے
کو نیچے پر روکا اور ہنسکر کہا تو تمھارے اُستاد بھی آتے ہین حران پلٹا عمرو نے حلقہ ہاے کمند
مارے کہ حران گرا عمرو نے حباب مارکر بیہوش کیا کچھ سوچنے لگے سوچکر یہ تدبیر کی کہ حران کو درخت
سے باندھ دیا اور حران کی شکل بنکر پلٹے یہان مکار حیلہ ساز شاگردون سے کہ رہا ہی کہ جنے

تمنے کہا تھا کہ اسکو گھیر لینا شاگردون نے کہا اُستاد اُسنے ایسا فقرہ دیا کہ ہملوگ ہٹ گئے کہ دیکھا حران سامنے سے آتا ہے مگر بدن پر چھینٹین خون کی پڑی ہوئی ہین سامنے مکار کے آیا مکار نے پوچھا کہ ای حرّان کیا گذری حران نے کہا مین نے جا کر اسکو جنگل مین گھیرا میرے اُسکے تلوار چلی مین نے کئی زخم کھائے مگر آخرمین ہاتھ تلوار کا مارا کہ داہنا پیر اُسکا کٹ گیا لنگڑاتا ہوا بھاگا مین نے دور تک پیچھا کیا مگر اُستک نہ پہونچا سوچا کہ آگے جا کر گر پڑے گا اسوجہ سے پلٹ آیا مگر اُسے بیکار کر آیا اب اس لایق نہین رہا کہ عیاری کرے اگر آئیگا تو ایکی مرتبہ سر اُڑا دونگا مکار نے بہت تعریفین کین اور کہا ای حران یہ بڑا کام کیا خواجہ ساتھ مکار کے باتین کر رہے ہین وہان جنگل مین حران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو بندھا ہوا پایا غل مچانے لگا گھسیارون نے آکر حران کو کھولا یہان خواجہ فکر مین ہین کہ مکار کو گرفتار کرون کہ ایک شاگرد نے بڑھکر کہا کہ اُستاد دیکھیے دوسرا حران آتا ہے خواجہ نے کہا مین تو چھپا جاتا ہون یہ وہی ساربان زادہ ہے کہ میری شکل پر آتا ہے جب آئے تب گرفتار کرکے خوب مار دیہ کہکے خواجہ ایک نخل کی آڑ مین چھپ گئے مگر حران جیسے ہی قریب آیا سب عیار لپٹ گئے کسی نے سینے پکڑے کسی نے لات ماردی ہرچند حران غل مچاتا ہے مگر کوئی نہین مانتا آخر اِسنے پکار کر کہا اُستاد والا تزاد آپ نے مجبر کیا گمان کیا ہے مکار نے کہا او ساربان زادے تو نے غضب کیا کہ ہم مین چلا آیا اُسکا بدلہ تجھکو ملا حرّان نے رات کے پتے دیے تب سب ٹھہرے مگر عمرو نے پردے سے نکلکر ایک لات ماری اور کہا او بے حیا تو نے مجھکو نہین جانا تھا کہ مین یہان موجود ہون تیرا خوب علاج ہوا حران نے پکار کر کہا اُستاد آپ نہین سمجھے کہ مین حیران ہون مجھکو اسکو دونون کو قتل کر دیجیے کہ آپ کا تو مطلب ہو عمرو نے کہا بہت اچھا یہی ٹھیک کہتا ہے مکار حیران ہے کہ دونون اپنے کو حران کہتے ہین مین کیا تدبیر کرون آخر سوچکر کہا کہ گرم پانی لاؤ عمرو نے قریب آکر کہا اُستاد صاحب مین آپ کو بتائے دیتا ہون ذرا سر جھکائیے مکار نے سر جھکایا عمرو نے پھر دھول ماری اور کلاہ لیکر بھاگے ہرچند مکار چلایا کہ لینا اسکو جانے نہ پائے مگر کسی شاگرد نے پیچھا نہ کیا خواجہ عمرو نکل گئے شام قریب تھی خدمت مین صاحبقران کی پہونچے تمام کیفیت بیان کی اور کہا مکار بڑا تیز عیار ہے انتظام کر رہا ہے موہنی نے کہا بسم اللہ سوار ہوجیے لیکن صورت اپنی بدل لیجیے خواجہ اپنے آقا کی صورت بدلیے میری کنیز کی شکل بنا دیجیے امیر نے کہا مین تو یہ گوارہ نہ کرونگا عمرو نے کہا کیون کوئی خواجہ سرا نہین ہے

ملکہ نے کہا سامنے میان فیروز موجود ہین عمرو نے امیر کو بشکل فیروز بنایا اور آپ کنیز کی شکل بنکر تیار
ہوے موہنی بھی تخت پر بیٹھی اور خوش نگاہ کو بھی برابر بٹھا لیا تخت اُڑتا ہوا چلا یہان مکار بڑی ہوشیاری
سے انتظام کر رہا ہی جو سردار آیا اوس سے ملاقات کی سراپا دیکھکر رخصت کرتا ہی مکار کھڑا ہوا ہی کہ آسمان
پر برق چمکی دیکھا موہنی تخت پر سوار پہلو مین میان فیروز ایک طرف خوش نگاہ و چند کنیزین گرد بیٹھی
ہین موہنی آمادہ ہی کہ اگر مکار صاحبقران کو پہچان لے تو لیکر نکلجاؤن امیر بھی اسم اعظم پڑھتے ہوے
قبضے پر ہاتھ رکھے ہوے اس خیال مین کہ ذرا کوئی ہان کہے تو مین مصروف جنگ ہون کہ تخت آسمان
سے اُترا مکار نے موہنی کو دیکھا کہا اے ملکۂ عالم آج کیا سبب ہی کہ خواجہ سرا کو بھی ساتھ لائی ہو موہنی
نے کہا آج جشن ولادت ساحری تھا میان بھی مشتاق ہوے ہین انکو بھی لیتی آئی اور یہ بھی
خیال تھا کہ ایسا نہ ہو عمرو عیار میرے باغ مین آئے اور انکی صورت بنجائے مکار خاموش ہو رہا
ملکہ آگے بڑھین عمرو کہتا ہوا آتا ہی کہ اے شہریار بڑا خدا نے فضل کیا کہ مکار کے سامنے سے نکل آئے
مجھکو یقین تھا کہ مجھکو ضرور پہچان لیگا لیکن اوسکو گمان بھی نہ ہوا انشاء اللہ اب دربار مین شنکال کے
کیفیت ظاہر ہوگی یہ باتین کرتے ہوے خواجہ ایک جنگل مین آئے شاخ نخل توڑ کر ہاتھ مین لے لی
مگر حیران تھے کہ دربار مین شنکال کے دیکھیے کیا ہو امیر کو ساتھ لیے ہوے دربار مین شنکال کے
آئے دیکھا شنکال تخت پر بیٹھا ہی کئی ہزار ساحر دربار مین جمع ہین اپنے اپنے کمال دکھا رہے ہین کوئی
ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا چہرہ مثل شیر کے ہی شیر منھ پھیلاے بیٹھا ہی کوئی ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا
چہرہ مثل مار سیہ کے ہی مار سیاہ کنجھ پھیلاے بیٹھا ہی اپنے اپنے عجائب دکھا رہے ہین موہنی نے بڑھکر
سلام کیا شنکال نے پوچھا یہ خواجہ سرا کون ہی کہ ہمکو سلام نہین کیا موہنی نے کہا حضور یہ نئے ملازم
ہوے ہین مرتبہ نہین پہچانتے شنکال نے اشارہ کیا کہ رنگ و روغن چہرے کا صاحبقران کے
اُڑ گیا شنکال نے پکار کر کہا ارے انکو گرفتار کر لو موہنی نے بڑا غضب کیا کہ طلسم کشا کو لے آئی
اب یہ زندہ نہ جانے پاے سب ساحر اپنے مقام سے اُٹھے سحر کرنے لگے مگر امیر جو اسم اعظم پڑھتے ہین
کسی کا سحر تاثیر نہین کرتا صاحبقران نے تلوار کھینچی اور نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام

بحکم خدا بستہ شمشیر چار
بن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جلد در خاک کرد

اسم اعظم بھی بآواز بلند پڑھ رہے ہین تلوار چل رہی ہی جس ساحر نے سحر کیا امیر نے اسم اعظم پڑھکر ہاتھ مار دیا اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے کئی سو ساحر ہاتھ سے صاحبقران کے مارے گئے لیکن شنکال کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی جب سحر کرتا ہی زمین ہلجاتی ہی مگر صاحبقران پر تاثیر نہین ہوتی عین گرمی جنگ مین شنکال تخت سے کودا اور سامنے صاحبقران کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار روک کر ہاتھ مار دیا کر شنکال کے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی شنکال کے اندھیرا ہوگیا صاحبقران کو معلوم ہوا کہ اسقدر اندھیرا ہی کہ اپنا ہاتھ اپنے کو سوجھ نہین پڑتا بعد تھوڑی دیر کے امیر نے اسم اعظم پڑھا تب روشنی ہوئی دیکھا کہ وہ بارگاہ نہین ہی ایک صحرا ہی اُسمین کھڑا ہون اور ہزار ہا ساحر امیر کو گھیرے ہوے ہی مگر موہنی نہین ہی صاحبقران حیران ہوے کہ موہنی کہان گئی کہ سامنے سے دیکھا عمرو لڑتا ہوا آیا کہا ای شہریار موہنی گرفتار ہوگئی شنکال نے یہ شعبدہ کیا تھا کہ اپنے کو قتل کروا کے موہنی کو گرفتار کر لیا آپ کو دربار سے نکالا یہ اُسکے سحر کی تاثیر تھی لیکن امیر لڑ رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اور سفید پوش جنی زمین سے نکلا پکار کر عرض کی کہ سامنے دیکھیے دو ساحر جسکے دو سر ہین اسکو قتل کیجیے تو یہ لڑائی فتح ہو امیر لڑتے ہوے بڑھے دیکھا ایک ساحر کہ جسکے مقام سر پر دو سر ہین کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی امیر نے للکارا کہ او مکار کہانتک شعبدے دکھائیگا دو سر جادو نے بڑھکر وار کیا امیر نے تلوار اوسکی روکی اُلجھا دے سے ہاتھ نکالکر ہاتھ مار دیا کہ اُس ساحر نے بھاگنے کا راستہ نہ پایا تلوار جو پڑی دو سر جادو کے دو ٹکڑے ہوے مرنا دو سر جادو کا کہ ایک ہنگامہ ہوا کہ سب ساحر جلنے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دو سر جادو بود امیر دو سر جادو کو مار کر ایک گوشے مین کھڑے ہوے یہی خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کوئی فساد پڑے کھڑے ہو کر اسم اعظم پڑھنے لگے کہ عمرو قریب آیا کہ ای شہریار عجب اتفاق ہوا کہ شنکال نے آپ پر سحر کرکے یہ فقرہ کیا کہ موہنی جو کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی مکار کو اشارہ کر دیا کہ اسکو گرفتار کر لو عیار نے پشت سے آکر حلقہ ہاے کمند مارے ملکہ گرین شنکال نے خود اپنے ہاتھ سے زبان مین سوزن دیکے قفس آہنی مین بند کرکے دیا کہ جہان مسلمان قید ہین وہین اسکی بھی قید لیجاؤ اور پھر بقہر و غضب پکار اُٹھا کہ کیون موہنی یہ تو نے کیا کیا کہ طلسم کشا کو لیکر ہمارے دربار مین آئی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکاے بیٹھی رہی آنکھون مین آنسو بھرے بیٹھی تھی آخر شنکال نے

حکم دیا کہ اسکو سامنے سے لیجاؤ کنیزین قفس لیکر چلین ملکہ رو کر یہ اشعار بیساختہ پڑھتی تھی نظم

نہ جائیگی تری وحشت کی رائگان فریاد	یقین ہو کہ ہو زنجیر آسمان فریاد
فلک تو کیا ہو لب عرش تک نہ جائیگی	مین ناتوان ہون نہین میری ناتوان فریاد
شب فراق بڑے لطف سے گذرتی ہو	انیس نالہ فغان دوست مہربان فریاد
بہت دنون مین ہمین آج نیند آئی ہو	نہ کر مزار پہ رو رو کے نوحہ خوان فریاد
یہ ضعف ہو کہ ہم اک آہ کو ترستے ہین	اسیر سینہ ہو کیا آسکے تا دہان فریاد
کمال قاعدہ دان ستم ہو برسون سے	اُٹھا چکی ہو بہت صحبت نہان فریاد
اثر بھرا ہو وہ درد فراق کا مجھ مین	کریگی بعد فنا میرے اُستخوان فریاد
بہت دلون مین دل آزاریان یہ سیکھیگی	ابھی نہین ہو تمھاری مزاج دان فریاد
نہ تخت عرش نہ کرسی نہ لامکان دیکھا	نہ جائیگی ابھی میری کہان کہان فریاد
کبھی تو جذب محبت اثر دکھلائیگی	کبھی تو لائیگی اُنکو کشان کشان فریاد
خیال کاکل شب رنگ سے یہ حال ہوا	مرے دہن سے نکلکر ہوئی دھوان فریاد
یہی ہو اے فلک پیر صورت انصاف	سُنے وہ نغمہ مطرب کرون مین یہان فریاد

مگر کنیزون نے ایسا کچھ خیال نہ کیا قفس کو لیکر قید خانے مین آئین علمشاہ نوجوان جو قید خانے مین تھے ایک طرف قفس مین غزالہ دوسری طرف آہو چشم بھی قفس مین سرنگون بیٹھی تھین کہ کنیزون نے قفس موہنی لاکر لگا دیا رستم نے پوچھا کیون اے موہنی تجھسے کیا خطا ہوئی ہو موہنی نے رو کر کہا حضور جرم عشق مین گرفتار ہوئی کہ طلسم کشا کو لیکر دربار شنگال مین گئی صاحبقران پر تو زور انکا نہ چلا مین گرفتار ہوگئی آپ کو صاحبقران سے بہت مشابہ پاتی ہون غزالہ نے کہا یہ اُنکے فرزند ہین اسی جرم مین گرفتار ہوے ہین نہین معلوم صاحبقران کسطرف کو گئے موہنی نے کہا اونپر کوئی ہاتھ نہین ڈال سکتا لیکن آپ کی رہائی کی فکر مین کوشش کر رہے ہین رستم خاموش ہو رہے مگر موہنی بہت بیقرار ہو دمبدم دعائین مانگتی ہو کہ اے کریم و رحیم وا ے سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اس قید سے نجات دے میرا تو عجیب حال ہو قلب پر ہجوم غم و ملال ہو اصل مین یہ کیفیت ہو نظم

افزایش ہوئیسے تھا قلق دل تمام رات	کاٹی ہو ہمنے یا رب یہ مشکل تمام رات

ہر لحظہ دل مین شوق شہادت کے جوش تھے
مجکو رہا تصور قاتل تمام رات

محظوظ تھا وہ دیکھ کے اپنا فروغ حسن
آئینہ ماہ کا تھا مقابل تمام رات

فرصت نہ پائی ریزش گریہ سے ایکدم
جاری رہا ہے آبلۂ دل تمام رات

کیا پوچھتے ہو عاشق مضطر کی سرگذشت
بیتابیان تھین صورت بسمل تمام رات

فرصت نہین تصور جانان سے ایکدم
رہتا ہے سامنے مہ کامل تمام رات

دامن مین آ کے اشک ٹپکتے ہین اے نسیم
لٹتی ہے خوب دولت حاصل تمام رات

مگر صاحبقران اُسی صحرا مین حیران و پریشان کھڑے ہین آج اُسی جنگل مین رہین گے خواجہ سے فرمایا ایک بارگاہ استاد کرو ہم تم چلکر بیٹھین آج رات کو عیش او رجیش رہے صبح کو نبرد مین مصروف ہونگے خواجہ نے امیر سے کہا اس دشت پر خار مین بارگاہ کہان سے لاؤن لیکن اگر فرمایئے تو کرایہ کی لاؤن یہ کہکر امیر سے رقعہ لکھوایا اور جنگل مین آکر بارگاہ دانیالی استاد کی کل سامان زنبیل سے نکالکر رکھا صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھایا امیر خواجہ سے باتین کرنے لگے فرماتے ہین کہ کیون خواجہ رُستم کی رہائی کی کیا تدبیر کرین عمرو نے کہا اے شہریار مقام افسوس ہے کہ در بار شنکال مین پہونچے تھے وہان جاکر یہ فتور ہوا شنکال نے آپ کو پہچان لیا بیٹھنے بھی نہ پائے لیکن گرفتاری ملکہ موہنی کی بہت شاق ہوئی دیکھیے یہ لوگ کیونکر رہا ہون عمرو نے کہا اگر حکم ہو تو مین جاؤن اور تدبیر رہائی کرون امیر نے فرمایا آج کی شب تو تامل ہے کل فکر کیجاویگی اگر خدا نے چاہا تو چھڑا کر رہا کرونگا یہ فرما کر صاحبقران نے خواجہ سے کہا کیون خواجہ رہائی رُستم کی کیا تدبیر نکلیگی عمرو نے کہا مین جاتا ہون رہائی کی تدبیر کرونگا یہ کہکر رات بھر صاحبقران نے عیش کیا صبح کو خواجہ امیر سے رخصت ہوئے وہان بعد جانے صاحبقران کے سردارون نے شنکال سے پوچھا کیون اے شاہ طلسم کشا کو کیا کیا شنکال نے کہا جب مین سحر سے عاجز ہوا اور خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا تب مین نے اپنے کو غائب کیا میرا ہم شبیہ حاضر ہوا اور اوسکو مین نے قتل کرایا اُسکے قتل سے یہ تاثیر ہوئی ہمذات جنگل مین پہونچا اور دو سر جادو کو حکم دیا کہ جنگل مین جاکر ابھی گھیر لے آخر دو سر جادو بھی اُنکے ہاتھ سے مارا گیا سحر اُنپر تاثیر نہین کرتا بعد مارے جانے دو سر جادو کے اُسی جنگل مین قیام کیا کہ عیار اُٹھا کہا اے شاہ مجھکو حکم ہو کہ جاکر جنگل سے عمرو کو لاؤن یہ کہکر مکار چلا

جب جنگل مین پہونچا چہار جانب دیکھتا ہوا جاتا تھا خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ مکار جنگل مین کھڑا ہی گوشے مین آکر جیسے ہی کمندین حس پوش کمین مکار اسی مقام پر آیا جب بیچ حلقہ ہائے کمند کے پہونچا تو خواجہ نے شیر کی آواز دی مکار رکا خواجہ نے جھٹکا مارا مکار گرا خواجہ نے حباب مار دیا مکار بیہوش ہوا خواجہ نے مکار کو گرفتار کیا اور ایک درۂ کوہ مین ڈالدیا اُسیکی شکل بنکر روانہ ہوے دربار مین شنکال کے پہونچے شنکال نے پوچھا اے مکار کیا کیا خواجہ نے کہا راہ مین مقابلہ پڑا مین نے اونکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا سامنے سے بھاگا مگر اے شہنشاہ اسقدر نہین بھاگا مین نے ہر چند جستجو کی لیکن وہ نکلگیا آج بیا معرکہ گذرا مین پلٹا ہوا آتا تھا کہ ایک شخص کو دیکھا کہ پانؤن تو زمین پر اور سر آسمان پر مین ڈرا اُسنے پکار کر کہا اے مکار کیون ڈرتا ہی فرشتۂ خداوند قدرت ہون میرے نام حکم ہوا ہی کہ مکار کو دو کمال عطا کر دو اول تو گانا ایسا بے مثل ہو جسے وہ راضی ہوجاوے دوسرا کمال یہ ہی کہ ساقی گری تجھکو عطا ہوئی جو کام عمرو کرتا ہی وہ تجھکو مرحمت ہوے تو اے شاہ میرا امتحان کیجیے شنکال نے ہنسکر کہا کہ اے مکار کمال اپنا سُناؤ خواجہ نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

بلا ہی کون جانبر ہو سکے آفت کا سامان ہی	تقاضا انکی رہزن تری زلفوں کی افشان ہی
گلو سے تا کمر گھٹ بڑھ ہی میری سیر گریہ کی	کبھی طوق گریبان ہی کبھی زنجیر دامان ہی
خیال یار کے بیٹھے ہین چوکیدار آنکھون مین	کہان سے نیند آئے مردم دیدہ نگہبان ہی
دورنگی سے نہین جاتے تقاضائی تمنا کے	کبھی بوسون کی حسرت ہی کبھی ملنے کا ارمان ہی
ارادے تھک گئے رخصت طلب ہی طاقت جسمی	کہا تک طی کرین ہم منزلون طول بیابان ہی
ہزارون کوس سے دل کو یہی کہہ کہکے لائے ہین	اُٹھا جلدی قدم وہ دیکھ آگے کوی جانان ہی
نظر پڑتی ہی جس شب پہ وہین اک شعلہ روشن ہی	تماشا دیکھنے عاشق ترا سر و چراغان ہی
پڑی زنجیر پیرون طوق لپٹا آکے گردن مین	جنون میرا اسیر آرزو سامان زندان ہی
وہی رخصت ہی دیوانہ کی تیرے بعد مردن بھی	ہوا کے ساتھ گردون پر غبار تن پریشان ہی

خواجہ اسطرح یہ اشعار گاتے کہ شنکال بہت خوش ہوا تعریفین کرنے لگا کہتا تھا کہ اے مکار حقیقت مین یہ کمال تجھکو قدرت نے دیا عمرو نے کہا کنجی میخانے کی مرحمت فرمایئے شنکال نے

کنجی میخانے کی سامنے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا پکار کر آواز دی کہ یارو
مین ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہ رہے خواجہ کے خدمتگار دوڑے گلابیان اٹھا کر لیگئے خواجہ نے
پچاس گلابیان مے ارغوانی سے معمور کین وہ گلابیان لیکر دربار مین آئے سب نے کہا کہ اے شہنشاہ
دیکھیے کس تکلف سے شراب لایا ہون کہ خود بخود جی چاہتا ہے کہ شراب پیجیے خواجہ نے سامنے کھڑے ہوکر
گت ناچ کر سب تعریفین کرنے لگے شنکال بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہے وزیرون سے کہتا ہے کہ یارو تم
مکار کی چالاکی دیکھتے ہو سب کہتے ہین حضور کمال کر رہا ہے عمرو نے جام شراب لبریز کیا اور سامنے
شنکال کے سرپر رکھکر آیا سر جھکا کر کہا ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے یہ کہکر سر جھکایا
شنکال نے جام ہاتھ مین لیا شراب چرخ مارنے لگی مثل شعلے کے اڑگئی اور جام بھی ٹوٹا شنکال
نے کہا ارے تو کون ہے خواجہ نے قصد کیا کہ بھاگ کر نکلجاؤن مگر خیال کیا کہ پاؤن زمین مین جم گئے
خواجہ ناچار ہوے شنکال نے سحر کیا کہ رنگ روغن عیاری چہرے سے خواجہ کے اڑگیا
شنکال نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کرو کیون او ظالم تو نے مکار کے ساتھ کیا کیا جب تو دربار مین
آیا تھا جب ہی مین سمجھ گیا تھا کہ یہ مکار نہین ہے عمرو نے کہا اے شاہ مین جو حمزہ کا نوکر ہون تین روپیہ
مہینہ ملتا ہے اسمین بسر نہین ہوتی چاہتا تھا کہ کسی شاہ کی ملازمت کرون تو مین اسواسطے حاضر ہوا تھا
کہ کمال اپنا پسند کراؤن حضور نے دیکھا کہ کس طور سے شراب پلائی کوئی اسطرح کا ہے کہ مثل میرے
ساقی گری کرے شنکال نے کہا کہ اے عمرو تیرے دل کی مجھے خبر مل رہی ہے مین مکار کو بلاتا ہون
یہ کہکے آواز دی کہ اے غائب جادو مکار کو اٹھا لاؤ بعد تھوڑی دیر کے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام
بد انجام مکار کو بغل مین دبائے ہوے دربار مین لیکر آیا شنکال نے کہا اسکو ہوشیار کرو اس
ساحر نے مکار کے منھ پر ہاتھ پھیرا مکار ہوشیار ہوا عمرو کو دیکھکر اٹھا کہ عمرو کو قتل کرون شنکال
نے کہا کہ اے مکار یہ کیا کرتا ہے ہمارے طلسم کا یہ آئین نہین ہے کہ قیدی کو فوراً قتل کرین جب حکم خداوند ہوگا
تب اسکو قتل کرینگے مگر تم کیونکر گرفتار ہوے تھے مکار نے سب کیفیت بیان کی شنکال نے حکم دیا
کہ اے غائب جادو جہان سب قیدی قید ہین اسکو بھی لیجاؤ غائب جادو عمرو کو کشان کشان لے چلا
راہ مین عمرو نے بڑے بڑے فقرے دیے لیکن غائب نے کچھ نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ خواجہ
مین بے اختیار ہون میری یہ مجال نہین ہے کہ تمکو رہا کرون لیکن شاہ کو اختیار ہے مجکو صرف اتنا حکم ہوا ہے

کر عمرو کو لیجا کر قید خانے مین قید کرو مین آپ کو قید خانے مین لیے چلتا ہون غائب جادو عمرو کو
لیے ہوے قید خانے مین آیا رستم وغیرہ نے جو خواجہ کو دیکھا بیتاب ہو گئے فرماتے تھے لو غضب
ہوا کہ خواجہ عمرو بھی قید ہو گئے غائب جادو تو قفس لٹکا کر چلا گیا رستم نے خواجہ سے کہا کیون
عم نامدار آپ کی گرفتاری کا کیا باعث ہوا عمرو نے بیان کیا کہ مین نے مکار حیلہ ساز کو گرفتار کیا
تھا اسی کی شکل بنکر گیا شنکال نے پہچان لیا مین رنگ اپنا جما چکا تھا عین وقت پر شنکال نے مجھے
گرفتار کیا مین گرفتار ہو گیا مگر یہ جو مجھکو لیکر آیا تھا غائب جادو نا سے یہ بڑا سخت ہو راہ مین مین نے کیا کیا
فقرے ویے مگر اسنے نہ مانا یہی کہے گیا کہ مین رہا نہین کر سکتا انشاء اللہ تعالی رہا ہو جاؤنگا لیکن تم
سب کی رہائی بہت دشوار ہی شنکال ہر وقت خیال رکھتا ہی دیکھیے انجام کیا ہو دن بھر ان باتون مین
گذرا شام کو دروازہ قید خانے کا کھلا عمرو نے دیکھا ایک نازنین خوان کھانے کا سر پر رکھے ہوئے
قید خانے مین آئی سب کو کھانا کھلایا مگر جہانگیر نے کہا مین نہ کھاؤنگا مجھکو اس کھانے مین گمان ہی
جب رزاق مطلق پہونچائیگا تب ہم کھانا کھائین گے ہر چند کہ رستم نے بھی کہا کہ بھائی صاحب ضد نکرو
نہایت بے اختیار ہین مگر جہانگیر نے کہا بھائی صاحب آپ دخل نہ دیجیے مین جب ہی کھانا کھاؤنگا
جب رزاق مطلق رحم اپنا شریک کریگا وہ نازنین یہ کہکر گئی کہ او قیدی کیون غمزے کرتا ہی یہان کون
تیری بات کو پوچھیگا یہ تصدق ہی ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ قیدیون کی خبر لیتی ہین اور کھانا بھجواتی ہین
شا کا تو حکم ہی کہ قیدیون کو بے آب و دانہ رکھو جہانگیر نے کہا ہم صدقہ نہین کھاتے جا کر اپنے
مالک سے کہدینا وہ کنیز پلٹی اور بکتی ہوئی چلی گئی یہان ملکہ سلماے مہر جمال کہ شنکال اسپر عاشق ہی
یہ اپنے باغ مین رہتی ہی دسترخوان بچھا ہی ابھی کھانے پر ہاتھ نہین ڈالا کہ وہ کنیز بکتی ہوئی آئی ملکہ نے
پوچھا کیون کنیز خیر تو ہی کنیز نے کہا واری اصل کیفیت یہ ہی کہ چھوٹا بیٹا جو حمزہ کا ہی جسکا جہانگیر نام ہی بڑا
ضدی ہی مین نے ہر چند کہا کہ کھانا کھائیے یہی جواب دیا کہ ہم کھانا نہ کھائین گے تب مین نے کہا کہ صدقہ ہی
ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ تم سب کو کھانا ملتا ہی اسپر وہ جوان بہت بگڑا کہتا تھا کہ جب ہمارا رزاق
مطلق دیگا تب کھائین گے سلماے مہر جمال نے کہا اے شعلہ رخسار اس زبان درازی کو
تیری آگ لگے بہنے کب حکم دیا تھا کہ صدقے کا نام لینا وہ فرزندان صاحبقران ہین ایسی
لفظین کب سن سکتے ہین آخر انھون نے اپنے اوپر جبر کیا اور کھانا نہ کھایا یہ کہکر سلماے مہر جمال نے

کہا ہم بھی کھانا نکھائینگے دسترخوان اولٹ دیا ہرچند کہ کنیزون نے کہا مگر سلما نے کھانا نہ کھایا پلنگ پر جا کر لیٹ رہی پڑی تڑپ رہی ہو اور یہ اشعار زبان پر ہین

نظم

یہان تک طول تھا ای ہم نفس کل ہجر کی شب مین
دعا مین جاگ کر سو سو رہین آغوش مطلب مین

بھرا ہون کچھ نکل جائے نہ منھ سے ضبط مطلب مین
کہ ہو جاتی ہی ریزش پیشتر جام لبالب مین

برسے آنسو کے قطرے ہین جیسے شبنم سمجھتے ہو
ٹپکتا ہو زلال اشک چھن کر دامن شب مین

یہان تک راہ دیکھی زلف شب پہ نور پیری ہو
کہین آؤ کہ جھک آئین ہین نیندین چشم کوکب مین

لیے انکار ساقی نے ہزارون خون گردن پر
نگاہین ڈوب کر رہ گئین جام لبالب مین

بلندی پر ہو اقبال محبت خاکسارون کا
شرار آہ خوابیدہ ہوے پہلوے کوکب مین

لب و رخسار و کاکل چشم و ابرو سب کے بوسے دو
کہ ہوتے ہین بہت سے لطف معجون مرکب مین

بہا ہو نور کا دریا ترے چاہ زنخدان سے
بلندی حسن نے پائی سطح پایا ہو غبغب مین

یہان تک جذب دکھلایا مری بیتابی دل نے
کہ تاثیر خود آئین چرخ سے آغوش مطلب مین

کی کنیزین آئین اور انھون نے حال پوچھا مگر سلماے مہر جمال نے کچھ نہین بتایا وزیرزادی گلرخسار جو آئی تو دیکھا کہ ملکہ رو رہی ہین گلرخسار نے قدمون کو بوسہ دیا تلوون سے آنکھین ملین کہا کہ کیون واری کیا صدمہ ہو کہ آپ نے کھانا بھی نہین نوش کیا اور اسقدر بیقرار ہین کہ آنکھین سرخ ہو رہی ہین ملکہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا ای گلرخسار کیا پوچھتی ہو آج شعلہ رخسار نے عجب صدمہ دیا کھانا کھلانے قیدیون کو جاتی ہو آج کہتی تھی کہ چھوٹا بیٹا حمزہ کا جری صف شکن بہادر تیغ زن حسین وجمیل اُسنے کھانا نکھایا اور یہی کہے گیا کہ ہمارا رزاق مطلق جب کھلائیگا تب کھائین گے اس لفظ نے مجھکو بیقرار کیا ہو اور شعلہ رخسار نے کیون یہ کہا کہ ملکہ کا صدقہ تمکو ملتا ہو ایسا جلیل کیون گوارہ کرتا کہ لیسے لفظ پر کھانا کھاتا مجھکو یہی انتشار ہی کہ قید خانے مین کیسا گھبراتا ہوگا دن بھر قید خانے مین گذرا ہوگا بھوکے پیاسے رہے یہ پہاڑ سی رات اُسیر کیونکر کٹے گی اگر ہوسکے تو اُسکو قیدخانہ سے لے آؤ مین اپنے ساتھ کھانا کھلاؤن گلرخسار نے کہا واری یہ کتنی بڑی بات ہو ابھی جا کے لاتی ہون کنجی قید خانے کی آپ کے پاس ہے مجھکو دیجیے مین انکو نکال لاؤنگی سلما نے کہا ای گلرخسار یہ خیال رہے کہ اورون کو یہ خبر نہ ہو جب وہ لوگ صبح کو دیکھینگے کہ ایک قیدی غائب

ہوگیا خاموش ہورہین گے اُنکے ظاہر ہونے سے یہ خوف ہو کہ شاید آپس مین ذکر کرین کہ جہانگیر کو سلما نے بلوا لیا اور شاہ کو خبر ہوگئی تو وہ آفت برپا کریگا میرا دشمن ہورہا ہو کئی سال سے یہی کہتا ہو کہ میرا وصل اختیار کرو اور مین ٹال رہی ہون اپنے کو بچاتی ہون بہت برہم ہوگا گلرخسار نے کہا اسطرح لاؤن کہ کسی کو خبر نہ ہو یہ کہکر دونون پانؤن زمین مین مارے غرق زمین ہوکر چلی پاس غلامزادہ جہانگیر کے آکر سر نکالا جہانگیر نے کہا تو کون گلرخسار نے سحر کیا کہ جہانگیر بیہوش ہوے گلرخسار نے جہانگیر کو اُٹھا لیا اُسیطرح زمین کو کاٹتی ہوئی باغ مین لیکر آئی لیکن جہانگیر بیہوش مین سامنے ملکہ کے لاکر جہانگیر کو لٹا دیا ملکہ نے کہا ہوشیار کرو گلرخسار نے سحر اُتارا جہانگیر ہوشیار ہوے سامنے دیکھا ایک آفت جان نہایت حسین وجمیل ابرو ہلالی عارض ماہ آسمان کمال بقول شاعر

نظم

ہوش گم ہوگئے نگہ کے ساتھ
ہوگیا رنگ رخ کا فوراً زرد
صبر نے ہاتھ کھینچا آہ کے ساتھ
ہوش آیا تو قلب تھا سوزان
پانؤن کانپنے اُٹھا جگر مین درد
جسم مردے کی شکل تھا بے جان

جہانگیر کو پسینہ آگیا قلب تھرا گیا اُٹھ بیٹھے سلما نے مسکرا کر کہا کیون صاحب مزاج کا کیا حال ہو جہانگیر نے کہا قلب پر ہجوم غم و ملال ہو کیا پوچھتی ہو تمھارے شعلہ رخسار نے دل کو جلا دیا دیکھو پسینے پسینے ہو رہا ہون سلما نے سینے پر ہاتھ رکھدیا جہانگیر اُٹھے سلما نے کنیزون کو اشارہ کیا ساقیان سیمین ساق و مطربان خوش آواز آکر حاضر ہوے ایک مہ جبین خوش آواز کرشمہ ساز سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی

نظم

پابند زیست تھا نہ اسیر مزار تھا
تھا جوش اشتیاق قدمبوس یار تھا
کیا پوچھتے ہو اب تو اسیر قفس ہون مین
دو دن کی بات ہو کہ شریک بہار تھا
کیون جانتا تھا حسن پریشانیان مری
ای روزگار مین بھی مگر زلف یار تھا
دونون سے شرمسار رہا اضطراب مین
پاس کفن مجھے نہ لحاظ مزار تھا
وہ بھی مٹا خیال سیاہی زلف سے
کچھ دم کو عکس مہ جو بدا سے مزار تھا
اس جسم پر ذلیل کیا تونے ای ہوس
دو استخوان کے واسطے شوق مزار تھا
گھٹا کیا ہون خاک کو بھی خاک ہو کے آہ
مین سینۂ مزار کا اپنے غبار تھا
برسون رہا زبان صغیر و کبیر پر
میرا فسانہ بھی ستم روزگار تھا

منت بھی کی مگر نہ کسی نے مری سنی — مانند قول یار مین بے اعتبار تھا
ای روزگار مجھسے دورنگی تھی کیا ضرور — مین حسرت خزان نہ امید بہار تھا
پوچھی نہ مجھسے یار نے کچھ میری سرگذشت — مین روز بازپرس بھی ننگ شمار تھا
ثابت ہوا کشاکش دنیا سے یہ ہمین — تھے چند رنج نام فقط روزگار تھا
آئے لحد مین بالش مسند سے ای نسیم — انجام عیش دہر یہ کنج مزار تھا

جہانگیر خوش بیٹھے مین ملکہ نے دسترخوان بھجوایا صبح ہوتے ہی دونون نے کھانا کھایا یہان قیدخانے مین جو روشنی ہوئی اور صبح نمودار ہوئی لہ رُستم نے خیال کیا کہ زنجیر کی آواز کان مین نہین آئی گھبر آرا سے فرمایا کہ شاہزادہ جہانگیر کا آج فراج گیا ہو گھبر آرا نے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ رات سے شاہزادہ غائب ہو کوئی اُٹھا لے گیا یہ ذکر تھا کہ غائب جادو آیا اُسنے جو جہانگیر کو نہ دیکھا طرف قیدیون کے متوجہ ہوا کہتا تھا کیون صاحبو جہانگیر کہان گئے اور تو کوئی نہ بولا مگر رُستم نے جواب دیا کہ ہم قیدہین دوسرے کا حال کیا جانین غائب جادو نے چار جانب دیکھا وہان کی خاک اٹھائی اور سامنے شنکال کے آیا کہا ای شاہ عجب معرکہ ہوا کہ قید خانے سے جہانگیر غائب ہوگیا شنکال نے کہا وہان کی خاک اُٹھالاؤ غائب جادو نے کہا مین خاک لیتا آیا ہون شنکال نے خاک ہاتھ مین لی اور پکار کر کہا کہ تو کسکا سحر ہی جہانگیر کو کون لیگیا خاک سے آواز آئی کہ ای بادشاہ طلسم زعفران زار یہ سحر تو ملکہ سلما کا ہی وزیرزادی اُنکی آکر جہانگیر کو لیگئی اب اوسی کے باغ مین ہین شنکال نے جو نام سلما کا سنا چپ ہوگیا اور حیران تھا کہ اگر اُسپر جبر کرون تو مجھسے بیزار ہوگی اگر نہ دخل دون تو انتظام طلسم مین فرق آتا ہی مگر سلمانے بڑی دلیری کی یہ سوچکر حکم دیا کہ کل میدان خونی کی تیاری ہو باقی قیدیون کو قتل کرونگا اُسیوقت ڈھنڈھورا پٹا دہل زن پکارتا پھرتا ہو کہ خلق خدا کی حکم شہنشاہ شنکال کا بیرون قلعہ صحراے نیرنگ مین مسلمان قتل ہونگے اہل طلسم کو مناسب ہی کہ آکر تماشہ دیکھین جابجا اشتہار بھی چسپان ہوگئے مگر ہرکارے لشکر صاحبقران کے جو براے خبر حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے صاحبقران دربار مین تشریف رکھتے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے نے حاضر ہوکے بعد دعاؤ ثنا کے عرض کی کہ ای شہریار شنکال نے حکم دیا ہی آج صحراے نیرنگ مین تیاری ہو رہی

دشمنون کو آپ سے فرزندون کے قتل کا ارادہ ہی سلما ایک مہ جبین ہی کہ وہ چڑا کر جہانگیر کو لیگئی ہی اسی وجہ سے شنگال نے یہ سامان کیا ہی کہتا ہو جو قیدی آئیگا اب اُسکو قید نہ کرونگا قتل کرونگا امیر نے ہرکارون کو حکم دیا کہ دمبدم کی خبر ہمکو پہونچا نا ایسا نہو کہ اُنپر کوئی اُفتاد پڑ جائے اور برق فرنگی کو بلا کر حکم دیا کہ مہتر صاحب جہانگیر کی جاکر خبر لاؤ برق تڑپ کر چلا پھرتا پھرا تا قریب باغ سلما پہونچا کہ گانے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی خوش آواز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی نظم

باتین نکالنے لگے خورشید و ماہ مین — چھپتا نہین ہی کوئی ہماری نگاہ مین
مشتاق قتل کے ابھی کٹتے ہین راہ مین — کتنے سسک رہے ہین پڑے قتل گاہ مین
ظالم خدا کے واسطے کیون چھیڑتا ہی تو — ہلنے لگین گے ارض و سما ایک آہ مین
کوئے یہ جلوہ گر تھین ایجان دیکھکر — پھرتی ہی کوہ طور کی بجلی نگاہ مین
قاتل نگاہ بد سے بچائے خدا تجھے — دریا لہو کا بہنے لگا قتل گاہ مین
گھر میرے آکے خوش تو مجھے ایکدن کرو — کیا لطف ہی ہوئی جو ملاقات راہ مین
مشکل نہین ہی چاہ ہزارون سے بن پڑے — ہی لطف ای صفیر تو اُسکی پناہ مین

برق فرنگی پشت باغ پر آیا کمند مار کر دیوار پر چڑھا دیکھا کہ جہانگیر والا تدبیر پہلو مین ایک مہ جبین کے بیٹھے ہین خواہین مصروف کارگزاری ہین برق فرنگی دیوار سے اُترا اور بصورت اصلی سامنے جہانگیر کے آیا جھک کر سلام کیا جہانگیر نے پوچھا مہتر صاحب کیونکر آنیکا اتفاق ہوا برق نے کہا مجھکو صاحبقران نے بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ جاکر شاہزادے کی حفاظت کرنا آپ کی خبر شنگال کو پہونچ گئی ہی لیکن بسبب جوش محبت ملکہ سلمائے مہ جمال کے تمپر لشکر کشی نہین کی اُسکو یہی خیال ہی کہ سلما آزردہ ہوگی ایسا نہو کہ معشوق کو رنج پہونچے سلما نے کہا وہ بہیا جھوٹا ہی اپنے گھر مین عشق بگھارا کرتا ہی بے موت مرتا ہی ای برق فرنگی ہمنے بھی خبر سُنی ہی کہ کل رستم وغیرہ کو بھی قتل کریگا اگر خدا نے چاہا تو اُن سب کو رہا کرینگے یا اپنی جان دینگے برق نے کہا صاحبقران زمان نے بھی ہرکارون کو حکم دیا ہی کہ ہمکو دمبدم خبر پہونچے صاحبقران وقت پر ضرور جائین گے ایسی تلوار چلیگی کہ شنگال بھی یاد کریگا یہ فرما کر صاحبقران خاموش ہو رہے یہان میدان خونی کی تیاری ہوئی شنگال سوار ہوا حکم دیا کہ قیدیون کو لاؤ ملازم دوڑے قیدیون کو قیدخانے

نکالکر ارابہ پر سوار کیا طرف میدان خونی کے لے چلے شنکال کی پشت پر ہزارون ساحر تریخ و تاریخ
لیے ساتھ ہین شنکال چلا آتا ہے کہ دیکھا ایک طرف سے باغ سلما کے ابر سیاہ اُٹھا شنکال دیکھنے
لگا ابر آکر پھٹا دیکھا سلما سے مہر جمال تخت پر سوار اسباب سحر آگے رکھا ہوا آکر پہونچی شنکال سلما
کو دیکھکر نہال ہوگیا پوچھا کیون ملکہ عالم تمھاری تو بڑی خطا مشہور ہے سلما نے کہا اوسکا حال آج
آپ پر کھلے گا مین سرکار کی خیر خواہ ہون مجھسے کبھی خطا نہ ہوگی اور جو خطا آپ نے سنی ہے اسکا حال
معلوم ہوگا شنکال چونکہ سلما پر عاشق ہے خوش ہوگیا کہ ملکہ عذر کرتی ہین معشوق کا عذر کرکے کہنا
دل پر شنکال کے تاثیر کر گیا خاموش ہوگیا سلما بھی ایک طرف ٹھہری ارابے آکر پہونچے رستم
زنجیرین ہلاتے ہوے ارابہ پر بیٹھے ہین شاہزادیان سرنگون آنکھون مین آنسو بھرے ہوے
چار جانب دیکھ رہی ہین تھوڑے عرصے مین مجمع کامل ہوگیا مگر رستم زنجیرین ہلاتے ہوے قریب
دار پہونچے جلاد موجود ہین شنکال نے اشارہ کیا اول رستم کے پانون باندھے اور دار مین
لٹکا دیا اب سب شاہزادیان دارون مین لٹکائی گئین شنکال تیر و کمان لیکر کھڑا ہوا بارہ ہزار
تیرانداز پشت پر کھڑے ہین امیدوار ہین کہ شنکال تیر مارے تو ہم بھی سب تیراندازی کرکے ان
قیدیون کو غربال کر دین اُسوقت رستم بیقرار ہوکر دعائین مانگنے لگے کہ اے خالق لیل و نہار رحم کر

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب
درین عاجزی چون نخوانم ترا
دعائے کند من کنم مستجاب
ہر کس بکسے ناز و ما را تو بس
چو عاجز رہا بندہ دانم ترا
من پیش کہ نالم کہ جز ایست کسے

بیقرار ہوکر رستم نے دعا کی شنکال نے قصد کیا ہے کہ تیر مارون کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے دیکھا
شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر گھوڑے پر سوار گھوڑا اُڑاے ہوے آتے ہین جہانگیر کے آتے ہی
ایک سناٹا ہوا کہ اندھیرا ہوگیا جہانگیر نے آکر نعرہ کیا اور تلوار کھینچی لڑتے ہوے قریب دار پہونچے
اور زنجیر رستم کاٹی رستم نے چھوٹتے ہی غزالہ کو رہا کیا غزالہ رہا ہوتے ہی قریب اپنی بہن کے آئی
آکر آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم نے رہا ہوتے ہی گلنار کو رہا کیا یہ سب شاہزادیان لڑنے لگین
مگر خواجہ نے جو دیکھا کہ قفس ٹوٹا اور خواجہ گرے اُٹھتے اُٹھتے گلیم اور ژندہ لی اور حقہ ہاے
آتش بازی مارنا شروع کیے شنکال نے جو دیکھا یہ سناٹا کیسا ہوا سحر کرنے لگا شنکال کے
سحر سے جو جہان کھڑا تھا وہین رہ گیا شاہزادیان بیکار ہوئین شنکال نے حکم دیا کہ ان سب کے سر کاٹ لو

ساحر بڑھے اور قصد کیا کہ ان سب کو قتل کر دین کہ ایک ہوا چلی کہ سب ساحرون کے سر اڑ گئے شنکال نے حیران ہو کر کہا سب شاہزادیان گرفتار ہو گئین یہ سحر کسنے کیا طرف سلما کے متوجہ ہوا دیکھا کہ سلما سحر کر رہی ہی کہا کیون سلما تم دشمنون کو بچا رہی ہو سلما نے جواب دیا کہ مین تو تدبیر کر رہی ہون کہ دشمنون کو گرفتار کرون آپ نہین معلوم کیا کہتے ہین آپ ملاحظہ کیجیے میرے سحر سے یہ سب گرفتار ہوے یہ کہکر پھر ہاتھ ہلا دیا کہ غزالہ وغیرہ رہا ہوئین شنکال نے کہا کیون اے ملکہ سلما یہ کسنے سحر کیا کہ یہ لوگ رہا ہو گئے سلما نے کہا آپ ہی ملاحظہ فرمایئے مین خود حیران ہون کہ سحر کو کون اُلٹا کر دیتا ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو سحر کیا سحر آپ کا اُلٹا ہو گیا مجھپر طعن کیجیے شنکال نے پھر سحر کیا تو سب شاہزادیان لڑ رہی تھین یا لڑتے لڑتے اسباب سحر ہاتھ سے پھینکدیا اور خاموش ہو کر کھڑی ہوئین شنکال نے پھر اشارہ کیا کہ ان سب کو قتل کرو ساحر بڑھے کہ انکو قتل کرین کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے دیکھا کہ صاحبقران آگے بڑھے ہوے آتے ہین آتے ہی نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار — یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام
بحکم خدا بستہ شمشیر چار — بہ کافران ازجہان پاک کرد
یکے تیغ صمصام و قمقام نام — سر سرکشان جملہ در خاک کرد

پشت پر جملہ سرداران امیر نے آکر اسم اعظم بآواز بلند پڑھا کہ شاہزادیان رہا ہوئین سحر کرنے لگین ان شاہزادیون نے جو جگر سحر کیا فوج شنکال مین ہلڑ ہو گیا مگر غزالہ نے چند سنگریزے طرف صحرا کے پھینکے کہ ایک آواز ساتھ خوش آوازی کے آئی ملازمان شنکال نے دیکھا کہ آگے ایک نازنین ماہ رخسار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی با ناز و کرشمہ آتی ہے نظم

کس منھ سے کہتے ہو کہ ترا وقت ٹلگیا — کچھ آپ کا مزاج نہ تھا جو بدل گیا
خالق کو بھی پسند جو برگشتگی مری — تیلہ ہزار بار بنا اور بدل گیا
اب جاے خون دہان جراحت مین پیپ ہے — کیا انقلاب ہے کہ لہو تک بدل گیا
مانند طفل اشک ہون ابتر سرشت مین — پیدا ہی ہوتے آنکھ سے باہر نکل گیا
انجام عمر سے بڑھی کیا کیا خمیدگی — دن کم رہا تو سایۂ دیوار ڈھل گیا
اللہ ری بیکسی کہ یہ نوبت ہے آجکل — ارمان تک بھی دل سے ہمارے نکل گیا
بھبتی سنائی یار نے آئے ہلال عید — ملنے کو جھک گئے جو قریب بغل گیا

ہان التفات یار سے بیمار جان بہ لب
بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوچکے ہین تلخ
ممکن نہین کہ راست کبھی کج مزاج ہو
پھر کہہ دیا کچھ اُس بتِ وعدہ خلاف نے
تھا خوف اسقدر چمن روزگار سے
صیاد ساتھ ہو چمن کائنات مین
مدت کے بعد ربط سخن پھر بڑھا نسیم

اچھا تو کیا ہوا ہو مگر کچھ سنبھل گیا
بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
اس چرخ پیر کا نہ جوانون سے بل گیا
پھر کچھ دنون مریض محبت سنبھل گیا
جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
قسمت کو کیا کرینگے اگر دل بہل گیا
مضمون کی تازگی سے ذرا دل بہل گیا

ساتھ والون نے شنکال کے جو یہ اشعار سنے بیقرار ہو کر سر ٹکرانے لگے کوئی کنوئین مین جاکر گرا کسی نے گریبان اپنا چاک کیا مگر غزالہ نے بڑھکر صاحبقران سے عرض کی کہ ہماری رہائی کو غنیمت جانیے سلما نے آج کار نمایان کیا کہ سرمیدان سلما نے شنکال کے سحر کیا ہم سب کو رہا کیا اب بہتر یہ ہے کہ ڈپٹ کر نکل چلیے صاحبقران نے اُن سب کو بیچ مین لیا اور لڑتے ہوے چلے شنکال نے ہر چند کوشش کی مگر صاحبقران ڈپٹ کے اپنے مقام پر آئے غزالہ نے عرض کی اب حضور طلسم مین جانیکی فکر کرین ہم لوگ آپ کے بعد ٹھہر لین گے جو گذرے گی وہ جھیلین گے صاحبقران نے فرمایا ای غزالہ مجھکو بڑا تردد ہی ملکہ سلمائے مہر جمال کا کہ سب ہمراہ ہمارے آئے مگر سلما نے کیون ہمارا ساتھ نہ دیا یہ ذکر تھا کہ ابر گلنار آسمان پر آیا رعد کی گرج برق کی چمک مینھ برستا ہوا برقین ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگین سب سردار دیکھ رہے ہین کہ وہ ابر پھٹا غزالہ نے دیکھا کہ ملکہ سلمائے مہر جمال تخت یاقوت پر سوار تاج جواہر سر پہ لباس جھلکن دربر اکر پہونچی امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا کیون سلما تم ہمارے ساتھ نہ آئین اب کیونکر آنا ہوا سلما نے عرض کی ای شہریار باعث یہ ہو کہ شنکال بن شنکل مجھپر عاشق ہو اور ہمیشہ طالب وصل ہوتا ہی مگر مین نے اب تک اُسکو دھوکے پر رکھا آج بھی اسی خیال مین رہا کہ ان لوگون کو گرفتار کر لو جب آپ لوگ نکل آئے تو شنکال نے کہا ان سب کو نہ روکا مین نے کہا جب آپ بکے ہوے ڈپٹے تو مین کیا روکتی آخر مجھکو حکم دیا کہ اُن سب کو گرفتار کر لاؤ مین یہ حیلہ کر کے چلی آئی اب مین آپ کی شریک ہون اب حضور کیا چاہتے ہین جو حکم ہو وہ بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ مین

چاہتا ہون کہ طلسم زعفران زار مین داخل کرون اور اس طلسم کو فتح کرون سلما نے کہا اول آپ
کوہ بے ستون کی سیر کرین تب آپ کو طلسم زعفران زار مین جانا ہوگا یہ بھی طلسم سامری و جمشید نے
اپنے ہاتھ سے بنایا ہو اور بادشاہ طلسم شنکال کو قرار دیا ہو صاحبقران نے فرمایا کوہ بیستون
کا راستہ کسطرف ہو ایسا نہ ہو کہ بعد میرے جانے کے شنکال فوج پر بلوہ کرے اور یہ سردار
پریشان ہون مگر رستم نے آہو چشم سے کہا کہ تمھارا کیا ارادہ ہو اگر کہو تو ہم تم نکل چلین قبلہ و کعبہ
کے ساتھ رہنے کا موقع نہین ہو اِنکے ساتھ اگر رہین گے تو کوئی کام نہ کر سکین گے چاہتے ہین کہ اگر
ہم فتاح طلسم نہین ہین تو چند دربند تو فتح کرین آہو چشم نے کہا نکل چلیے اور صاحبقران نے
قصد کیا ہو کہ کل صبح کو طرف کوہ بیستون کے جائین گے کسلما نے سب راستے سمجھا دیے اور کہا
بیستون جادوگر مالک کوہ بیستون ہو بڑی آفتین برپا کریگا صاحبقران نے حکم دیا کہ کل
صبح کو ہم جائین گے اور کوہ بیستون کی خبر لائین گے یہ فرما کر دربار آراستہ کیا مگر رستم آہو چشم کو
ساتھ لیکر اول شب کو استر بالا کبود پر سوار ہوے طرف صحرا کے نکل گئے مگر جہانگیر جو اپنی بارگاہ
مین آئے سلما بھی آئین کہا اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہو جہانگیر نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اس
طلسم مین عظم و شان پیدا کرون سلما نے کہا چلیے نکل چلیے مین آپ کے ساتھ ہون جس مقام پر
پہونچیے گا صورتین بتاؤنگی آپ کو طلسم زعفران زار مین پہونچاؤنگی جہانگیر بعد رستم کے جانیکے
بارگاہ سے نکلے سلما بھی ساتھ تھی جب کنارے سے لشکر کے نکلے دھڑوکے کی شیر کے
آواز آئی سلما نے دیکھا کہ ایک شیر جنگل سے جست کرتا ہوا آتا ہو سلما نے کہا لیجیے شہریار غضب
ہوا کہ یہ شیر میری فکر مین آتا ہو سلما نے چاہا کہ تڑپ کر نکل جاؤن مگر اُس شیر نے جھپٹ کر سلما کو اپنے
مُنھ مین دبا لیا جہانگیر نے بھی چند کوششین کین کہ مین اس شیر کو مار لون مگر وہ شیر نکل گیا اور جنگل مین
جاکر آواز دی کہ منم شہنشاہ شنکال اب سلما کو لیے جاتا ہون تمھاری بھی تدبیر ہو جائیگی دوسری
طرف سے ایک ریچھ آیا اُسنے جہانگیر کو اُٹھا لیا اور لیگیا چابک صبا رفتار یہ ماجرا دیکھ رہا تھا
روتا ہوا پلٹا صبح کو خدمت صاحبقران مین آیا عرض کی کہ اے شہریار سلما کو آکر شنکال لے گیا اور
جہانگیر کو بھی اُٹھا لے گیا اور رستم و آہو چشم ایک طرف نکل گئے صاحبقران یہ سُنکر بہت رنجیدہ
ہوے فرمایا ان نوجوانون نے بہت تنگ کیا ہو نہین معلوم کہان نکل گئے گرفتاری سلما و جہانگیر

اور زیادہ شاق ہوئی ہے دیکھیے آخر کیا گذرے لیکن مین تو طرف کوہ بیستون کے ضرور جاؤنگا کہ دریافت
کرون کہ طلسم مین داخلہ ہوا اہل طلسم کو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا جو پڑیگی وہ جھیلین گے طلسم کشائی مین
جان پر کھیلین گے یقین ہے کہ ان قیدیون کا بھی پتہ ملے مجھے انکا گرفتار ہونا بہت شاق ہوا اور انکی
مفارقت سے میرے دل پر نہایت صدمہ و رنج رہیگا جبتک انکا سراغ نملیگا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم
جاکر تلاش جہانگیر کرو اور مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون عمرو نے کہا کہ میرا ساتھ رہنا حضور
کے ہمراہ ضرور ہے ایسا نہو کہ راہ مین کوئی افتاد پڑے امیر نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار مالک ہے جو
افتاد پڑیگی وہ سامان سے مشکل کو آسان کریگا انسان کی کوشش بیکار ہے وہی معین و مددگار ہے
ہر شخص کا مالک پروردگار ہے ناچار ہوکر خواجہ تلاش مین جہانگیر کی چلے گر صاحبقران زمان یکہ و
تنہا بموجب فہمایش سلما ایک جانب چلے مگر اول ذکر شنکال تحریر کرتا ہون کہ جب صاحبقران
میدان جنگ سے نکل گئے اور سلما یہ کہکر چلی کہ مین سب کو گرفتار کیے لاتی ہون بعد جانے سلما کے
شنکال نے تیرہ بخت جادو کو حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ سلما کو کیون عرصہ ہوا دیکھو کیا
کر رہی ہے تیرہ بخت نے آکر خبر دی کہ ملکہ سلما جاکر شریک صاحبقران ہوئین شنکال جھلا کر اٹھا
کہ مجھے کیا کہ گئی تھی اور کیا کیا مین اسکو چین نہ لینے دونگا صحرا مین آکر شیر کی شکل بنا اور ایک ہاتھ
ہلا دیا کہ صحرا سے ریچھ پیدا ہوا دونون کو گرفتار کر کے شنکال لایا کہا کیون سلما تم کیون دشمن
ہوئین اب مین تمھارا عذر نہ قبول کرونگا یہ کہکے حکم دیا کہ ان دونون کو زندان طلسمی مین لیجاؤ
مگر نگہبانون سے کہدینا کہ جب سلما خواہش کرے کہ ہم شاہ سے ملاقات کرینگے تو اسکو ہمارے
پاس لے آنا جب تکلیف اٹھائیگی تب سمجھ جائیگی یقین ہو کہ راہ پر آجاوے نگہبان قیدیون کو لیکر
روانہ ہو گئے بعد جانے سلما و جہانگیر کے شنکال تخت سے اٹھا ایک گوشے مین آکر یہ اشعار بحالت
بیقراری مین عاشقانہ پڑھ پڑھکر رونے لگا نظم

کاٹیے راہ طلب مین جو قدم اٹھتے نہین ۔ چھوڑیے اس سر کو جس سے کوہ غم اٹھتے نہین
مر کے اٹھنے کی دعا ہے یون تو ہم اٹھتے نہین ۔ ہاتھ اٹھتے ہین ترے در سے قدم اٹھتے نہین
ایک دو جھٹکے اگر ہون دل اٹھائے عشق مین ۔ لاکھ پیچ اے گیسوے پرپیچ و خم اٹھتے نہین
اے گرانباری کرو احسان تیرے بعد مرگ ۔ کوچۂ محبوب مین لاکھو لئے ہم اٹھتے نہین

آرزو مجکو بھی ہو رہجائین بنکر سنگ در
بیٹھکر جس بت کی چوکھٹ پر صنم اُٹھتے نہین

بیٹھکر پہلو مین میرے چٹکیان لو دل مین تم
ایسے صدمے ایسے رنج ایسے ستم اُٹھتے نہین

مجکو راہ شوق مین ای دل تھکا دیتی ہو یاس
بیٹھ جاتے ہین جہان پھر لیکے دم اُٹھتے نہین

دور ہو غفلت تو دیکھین تیرا جلوہ چشم دل
پردہ در دروازۂ دیر و حرم اُٹھتے نہین

مٹ نہین سکتی مٹائین لاکھ اپنی سرنوشت
حرف اِسکے صورت نقش قدم اُٹھتے نہین

طرفہ دکھلاتے ہین سیر اُسکی گلی مین دونون پاؤن
سو تو جاتے ہین ہم لیکن قدم اُٹھتے نہین

حشر برپا کردیا ٹھکرا کے اُسنے میری قبر
دیکھنے یہ سیر یاران عدم اُٹھتے نہین

اشک بنکر کب نہین گرتے نظر سے ای جلال
دور ہوکر کب کسی محفل سے ہم اُٹھتے نہین

وزیر اسنے آکر سمجھایا کہ ای شہنشاہ اب تو معشوقہ قبضے مین ہو کیون اِسقدر بیقرار ہوتے ہو شنگال نے کہا کہ افسوس یہ ہو کہ معشوقہ ہماری دوسرے کے قبضے مین ہو جہانگیر پر جان دیتی ہو اب کیونکر یقین کرون کہ پھر وہ مجکو ملیگی مین نے جو خیال کیا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ محبت مین جہانگیر کی بیتاب و بیقرار ہو اب اُسکا مجسے متوجہ ہونا دشوار ہو یہی خیال دل کے ٹکڑے کرتا ہو اِسی خیال سے بیقراری زیادہ ہو کئی سال گذرے کہ مین نے اِس ظالم سے سوال وصل کیا اِسنے فقرہ دیکے ٹال دیا اگر مین یہ جانتا کہ یہ میرے قبضے سے نکلجائیگی تو ایسا جبر کرتا کہ مثل میرے دیوانی ہوجاتی اب ناممکن ہو اب وہ اور پیچ مین مبتلا ہو گئی اب اُسکا مجبر خیال کرنا دشوار ہو کد و کاوش بیکار ہو مگر کیا کرون کہ صبر نہین ہو سکتا دمبدم دل یہی خواہش کرتا ہو کہ اُسکو پہلو مین بٹھاؤن ناز معشوقانہ اُٹھاؤن سنگال تو اس خیال مین ہو مگر دونون قیدی جاکر زندان طلسم مین قید ہوے کہ اِس زندان کا بھی ذکر لکھونگا مگر صاحبقران زمان یکہ و تنہا صحراے خارستان مین جاتے ہین خار بیابان اکثر دامن مین اُلجھتے ہین مگر صاحبقران زمان کانٹون سے بچتے ہوے صحرا کو طی کر رہے ہین کہ ایکطرف سے زنجیر کی جھنکار کان مین آئی دیکھا کہ ایک دیوانہ ژولیدہ مو ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہو سامنے اکھاڑا اکھڑا ہو دو دیوانے آپسمین لڑ رہے ہین یہ دیوانہ جو سامنے بیٹھا ہو ظاہرا معلوم ہوتا ہو کہ لڑنے والون کو تعلیم کر رہا ہو دمبدم بتاتا جاتا ہو کہ سنبھلکر لڑو ہاتھ بڑھاؤ پاؤن گھٹاؤ امیر نے جو دور سے دیکھا کہ دیوانہ تعلیم کر رہا ہو قریب اکھڑے ہوے دیوانے سے کہا اور اگیہ

تو کیون کھڑا ہو صاحبقران نے فرمایا ہم بھی کشتی لڑینگے دیوانہ اُٹھا کہا مجھسے مقابلہ کیجیے امیر فوراً اکھاڑے
مین پھاند پڑے دیوانے سے لڑنے لگے ہرچند کہ دیوانہ بڑا پر زور رہی مگر صاحبقران نے عاجز کردیا ہی
ہر مرتبہ دیوانہ کہتا ہو ای آقاے سُرخ اب نہ لڑونگا امید وار ہون کہ پلٹ جائیے ایسا نہ ہو کہ مجھکو غصہ آجاے
اور آپ کو کوئی صدمہ پہونچے امیر نے فرمایا کوئی بات اُٹھا نہ رکھو دیوانہ جھک جھک کر لڑ رہا ہو ایک
مقام پر امیر کو سے دوڑا صاحبقران دم کے بھروسے پر قدم کے شمار پر چھ سات قدم ہٹ کر پیچھے
آئے ٹکہ مارا کہ بایان گھٹنہ امیر کا آشنا بہ زمین ہوا مگر تڑپ کر لنگر مارا کہ پشت پا تک غرق ہوے دیوانہ اوپر
چھایا کمر مین ہاتھ ڈال کے ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ پر زور کرتا تو اُکھیڑ لیتا مگر صاحبقران کے لنگ مین
جنبش بھی نہین پائی تھک کر ہاتھ اُٹھا لیا کہا اب تمھارے زور کا مشتاق ہون صاحبقران اپنے
مقام سے اُٹھے دیوانے کو سے دوڑے سترہ قدم تک ریلکر لائے وہان لاکر ٹکہ مارا کہ دونون
گھٹنے دیوانے کے آشنا بہ زمین ہوے امیر نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا کہ دیوانے کو اُٹھا لیا
اور زمین پر دے مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوے خنجر کمر سے نکالا گردن پر جو خنجر رکھا دیوانہ رونے
لگا کہا ای شہریار مین مسلمان ہوتا ہون آپ کی مین بصدق دل اطاعت کرونگا یہی خواہش ہو کہ
آپ کی غلامی کرون امیر نے دیوانے کو چھوڑ دیا دیوانہ اُٹھتے ہی قدمون پر گرا کلمہ پڑھکر بصدق دل
مسلمان ہوا امیر نے فرمایا تیرا نام کیا ہو دیوانے نے کہا مجھکو بلند خان صحرانشین کہتے ہین مین
بچپن ہی سے دیوانہ پیدا ہوا باپ میرا اخلاق تاجدار ہو جو کہ اسی صحرا مین رہتا ہو اکثر مجھکو دیکھنے
آتے ہین دیوانہ جانکر چلے جاتے ہین اگر حضور فرمائین تو مین باپ کو بھی بلا لاؤن اُسکو بھی قدمون پر
سرکار کے گراؤن تب آپ کا مدعاے دلی حاصل ہووے صاحبقران نے فرمایا جاؤ اخلاق تاجدار
کو بلا کر لاؤ دیوانہ یہ سُنکر بھاگا اُسوقت پہونچا کر دیکھا باپ اسکا تخت پر بیٹھا تھا بیٹے کو دیکھکر خوش ہو گیا
پوچھا ای فرزند آج کیا معرکہ ہو کہ تم خود آئے ہو دیوانے نے کہا مین پاس سے آقاے سُرخ کے آتا
ہون اُنھون نے مجھکو زیر کیا مین اُنکا تابعدار ہوا آپ بھی چلیے اخلاق تاجدار خوشی خوشی ساتھ
ہوا دیوانہ باپ کو ساتھ لیے ہوے خدمت صاحبقران مین آیا امیر نے فرمایا ای دیوانہ بلند خان
تمھارے باپ سے مل چکے اب ہم رخصت ہوتے ہین دیوانہ قدمون سے لپٹ کر رونے لگا امیر نے
فرمایا رونے کا کیا باعث ہو دیوانے نے کہا آقاے نامدار سامنے کوہ بلور ہو اشفاق مردم در

نامے پہلوان کہ اپنے زمانے کا رستم ہی ہمیشہ قزاقی کرتا ہی مین اُسکی دختر پہ عاشق ہون کہ نام نامی اُسکا یاقوت گھر دندان ہی یہ آپ کے غلام کے واسطے خرابی کا سامان ہی میرے باپ نے پیغام دیا تو اُسنے جواب دیا کہ دیوانے کے ساتھ شادی نہ کرونگا مین ناچار ہوا لشکرکشی کرکے گیا اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا آپ میرے آقا ہین اور اپنی مصیبت کس سے کہون آپ اس مشکل کو آسان کیجیے امیر نے فرمایا کہ مین ضرور چلونگا دیوانے نے ایک چیخ ماری کہ کئی ہزار دیوانے حاضر ہوے اُن سب کو لیکر صاحبقران چلے بعد قطع منازل و طے مراحل سامنے کوہ بلور کے پہونچے اشفاق کو خبر ہوئی کہ دیوانہ کسیکو اپنا مددگار بناکر لایا ہی اشفاق نے اُسی وقت بارہ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور قلعے سے نکلا وہ وقت ہی کہ بیٹی اشفاق کی اپنے قصر بلند مین بیٹھی ہی کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی کہ آپ کے والد لشکرکشی کرکے گئے ہین سُنا ہی کہ دیوانہ بلند خان صحرانشین آتا ہی اور یہ بھی مین نے سُنا ہی کہ امیر کو اپنے ساتھ لایا ہی اُنھین سے زیر ہوا ہی اُنسے سوال کیا ہی کہ معشوقہ دلوا دیجیے وہ ساتھ آئے ہین یہ سُنکر یاقوت گھر دندان طرف صحرا کے دیکھنے لگی کہ دیکھا صحرا سے گرد اُڑی آگے آگے سب کے صاحبقران ایک وہ دیوانہ نوجوان سبزہ رنگ بیباک و چست و چالاک سنہرا طوق گلے مین پہنے ہوے لباس چاک چاک زنجیرین کمر مین بندھی ہوئی دو ہزار دیوانے چوبدستین کاندھون پر جست و خیز کرتے ہوے آتے ہین ملکہ نے جو دیوانے کو دیکھا بیتاب ہوگئین فرماتی تھین صاحبو نام تو دیوانہ ہی مگر ہوشیارون سے بہتر ہی دیکھو کس شوکت سے آتا ہی یہ کہکر چپکے چپکے یہ اشعار عاشقانہ بیقرار ہوکر پڑھنے لگی نظم

جان عاشق کسنے لے لی کوئی رسوا ہو گیا	ستمنے مارا نام بیچاری قضا کا ہو گیا
اِسکا رونا کیا کہ سو ٹکڑے کلیجا ہو گیا	ہان ستم ہوگا اگر خون تمنا ہو گیا
کب یہان ٹھہرا اگر آبھی گیا وہ بے وفا	دل ہمارا ہجر مین قاصد تمھارا ہو گیا
جان نثاری کا ہمارے جب ل ساز بیکار تے	عاشقون مین شہرہ معشوقون مین چرچا ہو گیا
گر پڑا یون تھا مگر دل کو مین اُنکے سامنے	وہ بھی یہ کہتے ہوے دوڑے ارے کیا ہو گیا
آہی جاتا ہی لبون تک ضبط کیونکر سے کرین	شکوہ دلبر بھی کیا اپنا گلیجا ہو گیا
ہاے وہ کہنا کسی کا تم ہو دیوانے جلال	ہوش مین بھی تھے تو یاد آتے ہی سودا ہو گیا

ملا بہت بیقرار ہین دیوانے نے بارگاہ استاد کرائی صاحبقران داخل بارگاہ ہوے ایک طرف دیوانہ
اُترا ساتھ والون کے غلغلے دیوانے نے بیچین و بیقرار ہو رہے ہین کوئی چوبدست اُٹھا کر کہتا ہو کہ ہمارے
آقا کا دشمن کہان ہی دوسرا کہتا ہو میدان مین سمجھ لینگے بعضے ناچ رہے ہین بعضے زنجیرین ہلا رہے
ہین مگر اشفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے تیار رہان ہونے لگین امیر نے بھی دیوانے سے کہا
کہ تم بھی طبل جنگی بجواؤ دیوانہ باہر نکلا چوبدستون کو درختون پر دیدے مارتا ہو سب دیوانے دوڑکر
پوچھا ای افسر یہ کیا معرکہ ہو دیوانے نے کہا کہ آقاے سُرخ نے طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہو لہذا میں
کر رہا ہون یہی طبل جنگی بجنے کی صورت ہو صاحبقران نے بارگاہ سے نکلکر منع کیا کہ او دیوانے
یہ کیا کر رہا ہو دیوانے نے جھلا کر کہا واہ آقاے سُرخ آپ ہی حکم دیتے ہو اور پھر منع بھی کرتے ہو
ایک چوبدست مار دونگا یہ کہکر جھپٹا چوبدست لگائی صاحبقران نے چوبدست تھام لی اور چھینکر
پھینکدی دیوانہ لپٹ پڑا امیر نے ایک دو تھاپچے مارے اور ہاتھ تھام لیا دیوانے نے ہرچند
زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹے ناچار ہو کر رونے لگا کہا آقاے سُرخ معاف فرمائیے اب طبل جنگی
نہ بجاؤنگا صاحبقران نے نقارہ نوازون کو حکم دیا تب طبل جنگی بجا دیوانہ حیران دیکھا کیا
سر جھکا کر کہتا تھا کہ آقاے سُرخ بڑے نامنصف ہین پہلے ہی کہا ہوتا کہ نقارہ بجواؤ مین وہی بجوا دیتا
خیر جو اُنکی خوشی ابتو ہم اُنکے ساتھ ہین جسدن غافل پاؤنگا مار ڈالونگا مگر ملکہ یاقوت گہر دندان قصر
سے یہ سب معرکہ دیکھ رہی ہو کنیزون سے کہتی ہو کہ دیکھو صاحبو کیا آقا مہربان ہین حقیقت مین یہ بڑا دیوانہ
ہو جو بات کرتا ہو اُس سے دیوانہ پن پیدا ہو مگر آقاے نامدار کیا مہربانی فرماتے ہین مجھ بدنصیب کے
واسطے کشت و خون ہوگا والد کو کون سمجھاے کہ فساد نہ کیجیے کاہے کو سنین گے ابتو لشکر کشی کرکے
وہ آئے گئے مگر مین چاہتی ہون کہ کشت و خون نہ ہو بارہ بجے تک کنیزون سے باتین کیا کی جبکہ زلف
لیلاے شب کمر سے گذری کنیزون کو ملکہ نے ہٹایا کمند نکالکر پھینکی اور قصر سے اُتری ٹہلتی ہوئی
قریب دیوانے کے پہونچی ہاتھ جسم پر رکھکر جگایا دیوانے نے آنکھین کھولکر جو معشوق کو دیکھا
کودنے لگا یاقوت نے کہا او دیوانے مین تیرے لیے نکل آئی اب نکل چل مین تیرے ساتھ
ہون ایسا نہ ہو کہ صبح کو آفت برپا ہو دیوانہ خوشی خوشی بیٹھ گیا کہا میرے کاندھے پر سوار ہو جاؤ
یاقوت نے کہا مین تیرے ساتھ ساتھ چلونگی دیوانہ و یاقوت گہر دندان ایک طرف چلی یہ تو

دونون طرف صحرا کے جاتے ہین کہ انکا ذکر تحریر کرونگا لیکن صبح کو قصر مین آئین ملکہ کو نہ پایا بیقرار ہوکر
سارے محل مین تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو آپس مین صلاح کی کہ چلکر انکے باپ سے اطلاع کردیجائے
اشفاق لباس پہن رہا ہی ہتھیار جسم پر لگا رہا ہو کہ کنیز بھی آکر پہونچی آتے ہی اطلاع کی کہ حضور آپکی
صاحبزادی کا پتہ نہین ایک کمند پشت محل پر پڑی ہو معلوم ہوتا ہو کہ اسی کمند سے اتر گئین یہ سنکر اشفاق
بہت جھلایا دس پانچ سوارون سے کہا کہ تم آگے بڑھو اگر ملجائے تو روکنا اور قتل کرڈالنا مین بھی
آتا ہون گھرم خرس طینت کہ دس بیس سوارون کا افسر ہو پندرہ سوار ساتھ لیکر چلا یہان یاقوت
دیوانہ کوس دو کوس نکلکر ایک نخل کے سایے مین ٹھہرے ہین یاقوت کہتی ہو کہ نکل چلو آگے بڑھو
ایسا نہ ہو کہ کوئی تعاقب مین آتا ہو تو باعث خرابی ہو دیوانہ لپٹا جاتا ہی اور کہتا ہو کہ اے نرزک مین
تیرے لیے بیقرار تھا آج آرزو پوری ہوئی جو کوئی تعاقب مین آویگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
یاقوت ہر چند کہ رہی ہو مگر دیوانہ نہین بڑھتا مسخرہ پن کر رہا ہی یاقوت عاجز ہو رہی ہو جی مین کہتی ہو
عجب وحشی کا ساتھ ہوا دیکھیے اسکے ساتھ کیونکر گذرے اور کیا انجام کرے اسکے ساتھ زندگی دشوار
ہو جائیگی مگر تقدیر مین ہماری اسی کے ساتھ پھوٹی ہو بسر کرنا ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے
گرد اڑی گھرم خرس طینت جو چلا تھا پندرہ سوار اسکے ساتھ تھے دور سے یاقوت کو دیکھا
سوارون سے اشارہ کیا کہ ان دونون کو گھیر لو سوار چلے گھرم نے گینڈا بڑھایا دیوانہ بڑھکے
بڑھا کہ او خردمند سے آ تو ایک ہی وار مین پرا اٹھا کر دونگا گھرم تلوار کھینچکر بڑھا دیوانہ نے
چوبدست اٹھائی گھرم چاہتا تھا کہ قریب پہونچون تو وار کرون مگر دیوانے نے بڑھکر چوبدست
لگائی اول گینڈے کا سر پھٹا گھرم کو دیڑا دیوانے نے دوسرا ہاتھ مارا کہ گھرم کا خاتمہ ہوا
ہڈیان وغیرہ ٹوٹ گئین سوارون نے جو دیکھا کہ افسر مارا گیا سب بھاگے یاقوت نے کہا
اب خبر ملگئی بھاگ چلو کسی پہاڑ مین چلکر چھپو دیوانے نے کہا مین نہ چھپونگا آقا نے سرخ کو خلاف
گذریگا بلکہ اب لشکر مین چلو تمکو اپنی بارگاہ مین رکھونگا یاقوت نے کہا اسمین خرابی ہوگی دیوانے
نے کہا وہان آقا موجود ہین وہ مدد کرینگے ہر چند یاقوت نے کہا مگر دیوانے نے نہ مانا کہا پلٹ
چلو مگر اشفاق مردم در غصے مین بیٹھا ہوا ہی کہہ رہا ہو کہ بڑی بدنامی کی بات ہو کہ بیٹی نکلگئی اور مین
کوشش نہ کرون کہ وہ سوار آکر پہونچے کہا حضور گھرم مارا گیا ہم لوگ خوف سے دیوانے کے

بھاگ آئے وہ دیوانہ بڑا زبردست ہی اشفاق سوار ہوا فوج کو ساتھ لیکر چلا تھوڑی دور گیا تھا
کہ دیکھا دیوانہ آتا ہی اور پیچھے پیچھے یاقوت گہر دندان ہی للکار کر آواز دی کہ او گیسو بریدہ تو
دیوانے کے ساتھ جنگل مین پھر رہی ہی دیوانہ چوبدست ہلاتا ہوا بڑھا اور للکار کر آواز دی کہ او
خرمنڈے تو کہان آیا ہی اشفاق نے پلٹ کر فوج کو اشارہ کیا چار طرف سے فوج نے
دیوانے کو گھیر لیا مگر دیوانہ جسے چوبدست مار دیتا ہی اُسے پرا اٹھا کر دیتا ہی بڑی جانبازی سے
لڑ رہا ہی لیکن صاحبقران زمان بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ ہرکارے نے خبر دی کہ دیوانے کے
ساتھ معشوقہ اُسکی بھاگی تھی دیوانہ راہ مین گھر گیا اشفاق نے جا کر گھیرا ہی صاحبقران یہ سُنکر
اپنے مقام سے اُٹھے پشت مرکب پر سوار ہوے اور طرف صحرا کے چلے اُسوقت پہونچے
کہ دیوانہ گرفتار ہو چکا ہی اہل فوج چاہتے تھے کہ یاقوت کو بھی گرفتار کر لین مگر یاقوت بیقرار
ہو ہو کر دعائین مانگ رہی ہی کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم اس آفت سے نجات دے مجھ
مظلومہ کو بچا لے کہ تیر دعا یاقوت کا بدرجۂ اجابت پہونچا سامنے سے گرد اُڑی دیکھا کہ امیر
یا توقیر گھوڑا سرپٹ اُڑاے ہوے آتے ہین اور وہین سے نعرہ کیا کہ او اشفاق خبردار
عورت پر ہاتھ نہ ڈالنا ورنہ آفت برپا کرونگا یاقوت نے جو امیر کو آتے ہوے دیکھا فوراً
سوارونکو اشارہ کیا وہ تیر مارنے لگے مگر دیوانہ کہ بندھا ہوا ہی زنجیرین ہلانے لگا امیر لڑتے ہوے اول
قریب یاقوت آئے یاقوت نے رکاب تھام لی امیر تلوارین مارتے ہوے قریب دیوانے
کے پہونچے اور آکر زنجیرین کاٹین نگہبان چھوڑ کر بھاگ گئے امیر نے دیوانے کو رہا کیا اب
جو دیوانہ چھوٹا اور صاحبقران کو لڑتے ہوے دیکھا ایک درخت اُکھیڑ لیا زمین پر اُسکو مارا
شاخین اُسکی ٹوٹ گئین ڈنڈا کا ہاتھ مین لیکر ہلاتا ہوا چلا جسپر ہاتھ مار دیا اُسکو پیوند خاک کیا مگر
اشفاق نے جب دیکھا کہ دیوانے نے خوب جنگ کی سب سوار بھاگے پھرتے ہین اشفاق جو
مقابلہ صاحبقران مین آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے وار روک کر ہاتھ مارا کہ سر اشفاق کا زخمی
ہوا مگر امیر نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ ای اشفاق اب جاؤ جا کر اپنا علاج کرو جب صحت پانا
پھر مقابلہ کرنا اشفاق کو غنیمت ہوا ناچار ہو کر پلٹا صاحبقران دیوانے و یاقوت کو ساتھ لیکر
لشکر مین آئے دیوانہ معشوقہ کے ساتھ ہی کبھی بلائین لیتا ہی کبھی گرد پھرتا ہی امیر نے فرمایا ہو

دیوانے نے نکاح تو کرے پھر وصل ہوگا ابھی تو مجاز نہین ہو کر اسکو ہاتھ لگاے گناہ ہوتا ہو دیوانے نے
کہا او آفتاب سرخ آپ ہی نکاح پڑھ دیجیے صاحبقران بارگاہ مین دیوانے کی آکر بیٹھے ایجاب
قبول کرا کے عقد پڑھا اور فرمایا اب ہوشیار رہنا کہ اشفاق مایوس ہو کر گیا ہو مگر اشفاق جو دربار
مین گیا امرا نے پوچھا او شہنشاہ پہلوانان کیا ہوا اشفاق نے سب کیفیت بیان کی عیار اسکا
شب گرد غرامی اسپنے مقام سے اٹھا عرض کی یا شہنشاہ اگر حکم ہو تو ملکہ یاقوت کو گرفتار کر لاؤن
اشفاق نے کہا او شب گرد اگر یہ کام تو نے کیا تو مین بہت خوش ہونگا شب گرد یہ سنکر اٹھا
باہر آیا اور طرف لشکر صاحبقران کے چلا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر لشکر مین پہونچا دیکھا وہی دیوانہ
لشکر مین شلنگین لگا رہا ہو اور رچو بدست ہلاتا ہو ساتھ والون سے کہتا ہو کہ آج تو مین نے نزک
سے بڑے مزے اڑائے دیوانے کہ رہے ہین کہ آقا ہمکو بھی شریک کیجیے دیوانہ کہتا ہو مقدمہ
معشوق مین نہ کہو مین نہ قبول کرونگا مگر شب گرد یہ سب باتین سنا کیا پشت بارگاہ پر آیا ایک
گوشے سے نقب دینے لگا نقب کھودتے کھودتے گوشۂ بارگاہ مین پہونچا زمین سے نکلا دیکھا
کہ یاقوت سو رہی ہو اسنے قریب آکر یاقوت کو بیہوش کیا پشتارہ باندھ کرکے بھاگا بھاگا ہوا
جاتا ہو قضا سے کار مہتر برق فرنگی جنگل مین پھر رہا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک عیار پشتارہ بدوش
آتا ہو سوچا کہ لشکر سے صاحبقران کے آتا ہو کیا عجب ہو کہ کسی پر دست انداز ہوا ہو یہ سوچکر ایک
گوشے مین چھپا کمندین خس پوش کر دین شب گرد پھرتا ہوا کمندون کے قریب آیا برق نے
شیر کی آواز دی شب گرد ڈر کا برق نے جھٹکا مارا شب گرد گرا برق نے نکلکر حباب مارکر اسکو
بیہوش کیا پشتارہ کھولکر جو دیکھا ملکہ یاقوت گم دندان کو پایا برق نے یاقوت کو ہوشیار کیا
یاقوت نے اپنے کو ہمراہ بابا برق کے پوچھا کہ مہتر صاحب مین یہان جنگل مین کیونکر آئی
برق نے کہا یہ عیار تمکو لیے جاتا تھا مین نے اسکو گرفتار کرکے بیہوش کیا اب تم تو لشکر مین جاؤ
مین اسکی شکل بنکر جا کر عیاری کرون شاید کوئی مطلب نکلے کہ سامنے سے زنجیرون کی آواز آئی
دیکھا دیوانہ کلیجہ پکڑے ہوے آتا ہو معشوق کو دیکھکر کودنے لگا کہتا تھا کیون او نزک تو یہان
کیونکر آئی یاقوت نے سب حال بیان کیا کہ مجھکو عیار لیے جاتا تھا برق نے رہا کیا طرف لشکر
کفار کے گیا ہو دیوانہ معشوقہ کو ساتھ لیکر پلٹا مگر مہتر برق فرنگی بشکل شب گرد بارگاہ مین اشفاق

کے آیا اشفاق نے پوچھا کہ کیون منتر صاحب کیا کیا برق نے کہا مین پتہ لگا آیا ہون کل لے آونگا
اشفاق نے کہا کیا پتہ لگا آئے ہو برق نے کہا اُسکے رہنے کا مقام دریافت کر لیا کل جاکر لاؤنگا
مگر اب علحدہ چلیے مین کچھ راز کی باتین کہونگا اشفاق اپنے مقام سے اُٹھا تنہا خیمے مین برق فرنگی
اشفاق کو لیکر آیا برق نے باتین کرتے کرتے اشفاق کو بیہوش کیا اور اشفاق کو ایک صندوق
مین بند کیا اور آپ اُسکی شکل بنکر باہر آیا تخت پر آکر بیٹھا کہا مین جاتا ہون جاکر حمزہ کو گرفتار کر لاؤن
یہ کہکر برق اُٹھا رفیقون نے کہا کہان جایئے گا ایسا نہ ہو کسی آفت مین مبتلا ہو جائین آپ بخوبی واقف
ہین کہ صاحبقران بہادر بے نظیر ہین ایسا نہ ہو کہ آپ اُنپر غالب نہ آئین برق نے کہا مین سمجھ لونگا
تم لوگ لشکر سے خبردار رہو مین ابھی آتا ہون یہ کہکر سب کو بخوبی سمجھایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلا
راہ کو طے کر کے لشکر صاحبقران مین پہونچا صاحبقران نے خبر سُنی کہ اشفاق آتا ہے صاحبقران زمان
نے فرمایا کہ استقبال کر کے لاؤ چند سردار گئے اشفاق اندر آیا برق کو منظور ہے کہ صاحبقران
کو بہکا کر پلٹ جاؤن لندھور کو جو آتے ہوئے دیکھا صاحب سلامت کر کے کہا اے دارائے ہند
سنو برق فرنگی مین نے اشفاق کو پکڑ لیا صندوق مین بند کر آیا ہون آج رات کو لشکر کفار کو شبخون
مارتا اور مین اشفاق کو قتل کرونگا لندھور نے کہا اے برق مین نہین کہہ سکتا کہ صاحبقران یہ
قبول نہ فرمائینگے اے برق فرنگی تم بخوبی مزاج سے آگاہ ہو کہ نامردی سے حریف کو مارنا نہین
چاہتے لہذا اب تم یہین ٹھہرو برق نے کہا اے دارائے ہند خیال تو کرو کہ اُسنے عیار کو بھیجا تھا
کہ یاقوت کو گرفتار کر کے لے گیا اگر مین نہ پہونچتا تو اُسکو دربار مین لے جاتا اشفاق سفلہ
مزاج ہے نہین معلوم کیا کرتا مین نے اُسکو گرفتار کیا ہے اُسی کی شکل بنکر جاکر اشفاق کو لیا اب وہ
میرے قبضے مین ہے جیسا فرمایئے ویسا کرون لندھور نے کہا مین صاحبقران سے تو دکھونگا
مگر ایک سردار کو بطور شبخون روانہ کردونگا وہ اگر شبخون مارے تم اپنا کام کر لینا ایسا نہ ہو کہ
غافل ہو جاؤ برق فرنگی نے کہا مین ہوشیار رہونگا یہ کہکے برق پلٹا اپنی بارگاہ مین آیا تاج سر پہ
رکھے تخت پر بیٹھا سردارون نے پوچھا حضور براے گرفتاری صاحبقران گئے تھے کیا انجام ہوا
برق نے کہا اب رات کو حال روشن ہو جائیگا اسوقت موقع نہ تھا یہ کہکر خاموش ہو رہا لندھور
نے اکرعادل شیردل کو حکم دیا کہ شب کو لشکر اشفاق پر شبخون مارنا تھا نعرہ ہوتے ہی لشکر بھاگیگا

عادل نے دو پہر رات سے گئے لشکر تیار کیا اور لشکر اشفاق پر نعرہ کر کے گرا خیمے مین آگ لگا دی اور
بازارین لوٹ لین مگر برق جو اٹھا اُسنے اشفاق کا سر کاٹا اور نکلکر بھاگا اہل فوج نے جو دیکھا کہ افسر
ہمارا بھاگ گیا سب بھاگنے لگے عادل شیر دل پلٹ آیا مگر صبح کو فراری ایک صحرا مین جا کر ٹھہرے
اشفاق کا بھائی اخلاق کرگدن سوار جو جنگل مین آیا بھائی کا لاشہ دیکھکر بیقرار ہو گیا کہتا تھا
یارو میرے بھائی کو کسنے قتل کیا ہرکارون نے خبر دی کہ مہتر برق فرنگی نے فقرہ دیکر اشفاق کو قتل
کیا اخلاق نے کہا جرأت سے تو صاحبقران کی بعید ہو اگر امیر کو آگاہ کیا جاے تو کیا عجب ہو کہ
برق کو سزا دین وہ کسی پر شبخون نہین مارتے اور کسیکو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے اخلاق
نے لاشہ اشفاق کا ایک چارپائی پر رکھا اور روتا پیٹتا سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی کہ
اے شہریار مین آپ سے شکایت کرتا ہون آپ کا تو قانون ہو کہ آپ کسی کو دھوکے سے قتل
کرنا نہین چاہتے بس اشفاق کو برق فرنگی نے کس حال سے قتل کیا اور آپ نے شبخون مارا
امیر نے فرمایا مین اپنی بارگاہ سے نکلا بھی نہین آخر سوارون نے بیان کیا کہ ہمراہیان لندھور
عادل شیر دل نے آپ کے نام سے شبخون مارا تھا امیر نے فرمایا تم جا کر آرام کرو کہ اشفاق
مارا جا چکا ہم برق سے پوچھین گے اخلاق لاشہ اشفاق کا لیکر اپنے مقام پر آیا یہان امیر نے
مہتر برق فرنگی کو بلایا اور پوچھا کیون اے برق تمنے اشفاق کو کیون قتل کیا برق نے کہا اُسنے
مکر سرکار کے ساتھ کیا مین نے اُسکو گرفتار کیا اُسکی شکل بنکر اشفاق کو قتل کیا امیر نے فرمایا ہمارا
حکم نہین ہو کہ کسی پہلوان یا بادشاہ کو دھوکے سے قتل کرو تمنے خلاف ضابطہ کیا برق ہاتھ باندھکر
کھڑا ہوا کہ معاف فرمایئے امیر نے فرمایا کہ میرے قریب آؤ جیسے ہی برق قریب آیا صاحبقران نے
ہاتھ تھام کر ایک جھٹکا مارا کہ برق منھ کے بل گرا برق کی اپنے ہاتھ سے مشکین باندھین اور
مقبل سے فرمایا اِس متفنی کو پاس اخلاق کے لیجاؤ اور کہنا کہ معاوضے مین اپنے بھائی کے
خون کے اسکو قتل کرو مقبل برق کو لیکر چلا برق فریاد کرتا ہو کہ اے سرداران نامی دادی پہلوانان
گرامی مجھکو بچا لو اخلاق قتل کریگا سب سردار افسوس کر رہے ہین مگر بخوف صاحبقران کوئی
نہین بول سکتا جب مقبل برق کو لیکر باہر نکلا اور چالاک بن عمرو نے دیکھا دل بیقرار ہو گیا
کہ اے چالاک غضب ہوا اگر اخلاق نے برق کو قتل کر ڈالا تو بڑی خرابی ہوگی بڑا عیار معقول ہی

کیسی کیسی عیاریان کین مگر صاحبقران نہین چاہتے کہ کافر کی بھی ہتک ہو یہ سوچتا ہوا چلا برق نے بہت
غل مچایا مگر لشکر مین کسی نے دخل نہ دیا مقبل برق کو لیے ہوے لشکر اخلاق مین آیا اخلاق بیٹھا ہوا
تھا مقبل نے برق کو لاکر حوالے کیا اخلاق نے حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو مین ابھی اسے
قتل کرونگا کیون ای برق یہ دن تمہین یاد نہ تھا صاحبقران بڑے عادل و منصف ہین ایسے عیار کو
یون حوالے کردیا برق نے کہا ای اخلاق مین تو ایک حقیر ہون ہمارے اُستاد خواجہ نے آہین
بن الوس کی جب ناک کاٹی ہو تب صاحبقران نے عمرو کا پاس نہ کیا اور گرفتار کرکے حوالے کردیا
مجھے جسطرح چاہو قتل کرو جو مین نے خطا کی ہو اُسکا یہی بدلہ ہو کہ مین بھی قتل ہو جاؤن مگر ای اخلاق
مجھے تم جانتے ہو کہ مین جھوٹھ نہین بولتا مین نے اشفاق کو قتل نہین کیا ایک درہ کوہ مین چھپا
دیا ہو اگر مجھکو حکم دو تو اُنکو لے آؤن ورنہ اُسی مقام پر کوئی شیر یا بھیڑیا کھا جائیگا اخلاق نے کہا
اگر تم بھاگ جاؤ تو مین تمکو کیونکر پاؤن برق نے کہا کیا مین نے چوری کی ہو جو مین بھاگونگا آقا نے
گرفتار کیا تمکو دیدیا ہو اُنھین سے خطا معاف کراؤنگا پھر لشکر اسلام مین جاؤنگا تمسے بھی رسم رہا
اخلاق نے کہا اگر اشفاق کو زندہ لادو اور کہنا تمھارا سچ نکلے تو جو مانگوگے وہ دونگا برق نے
کہا مین ابھی لایا اخلاق نے کہا ای برق فرنگی اتنا خیال رکھو اگر بھاگ جاؤگے تو مین امیر سے
جاکر فریاد کرونگا وہ تمکو لشکر مین نہ رہنے دینگے برق نے کہا یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ صاحبقران
میرا رہنا قبول نہ فرمائینگے مگر خدا اُستاد کو سلامت رکھے وہ خطا معاف کرائینگے یہ کہکے برق تڑپتا ہوا
چلا جنگل مین جاکر دیکھا کہ ایک گنوار آتا ہو جھپٹ کر اُسکو حباب مارا بیہوش کرکے ایک گوشے مین
لایا نخل سے باندھکر اُسکو ہوشیار کیا مگر صورت اُسکی اشفاق کی بنادی جب وہ ہوشیار ہوا تو
صورت اپنی عجیب و غریب بناکر کہ دو سر بہت سی آنکھین دو ہاتھ کاندھے پر اور کالی کالی صورت
بناکر سامنے گنوار کے آیا اُس گنوار نے جو یہ صورت دیکھی کانپنے لگا پسینہ پسینہ ہوگیا برق نے کہا
ای شخص تو نے مجھکو پہچانا اُسنے گھگھیا کر کہا گوسیان مین تو آپ کو نہین پہچانتا برق نے کہا مَین ملک الموت
قدرت خداوند کا حکم ہوا تھا کہ اِسکی روح قبض کرو مجھکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے تجھکو بصورت
اشفاق مردم ور بنایا مین تجھکو لیے چلتا ہون تخت نشین ہونا مگر خبردار جو کوئی پوچھے کیا نام ہو
تو اشفاق مردم ور بتانا ہمیشہ سلطنت کیا کرنا اگر کسی سے مقابلہ پڑے تو بھاگ کر اپنی جان بچانا

ایسا نہو کہ جان پر بنے بخوبی سمجھا کر برق اُس گنوار کو لے چلا راہ مین ہنس ہنس کے باتین کرتا ہوا
کہتا ہوا کہ اے اشفاق تمنے بڑی تکلیف اٹھائی اشفاق نقلی جواب دیتا ہے کہ آپ کی عنایت غرض
برق فرنگی باتین کرتا ہوا سامنے اخلاق کے لایا اخلاق نے جو بھائی کو دیکھا اُٹھکر لپٹ گیا مگر
دیکھتا ہے کہ بھائی کا قد چھوٹا تھا بڑا کیون ہو گیا رنگت بھی خلاف معلوم ہوتی ہے برق نے جو دیکھا کہ
اخلاق حیران حیران دیکھ رہا ہے بڑھکر کہا اے شہنشاہ آپ کو یہ حیرت ہوگی کہ قد اِنکا کیون بڑا ہے
چونکہ اِنکا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا تھا اور سر رشتۂ حیات منقطع ہوا تھا سامری نے اپنا ہاتھ پھیرا اِنکا قد بھی
بڑھگیا اور عمر بھی بڑھی اب یہ کئی سو برس جئین گے مگر مین اُمید وار ہون کہ مجھکو نوکر رکھ لیجیے یہ سنکر
اخلاق نے کہا اے مہتر برق فرنگی تمھارا گھر ہے بیٹھو رہو برق رہنے لگا اشفاق نقلی تخت پر بیٹھا ہے
امرا وزرا انتظام کر رہے ہین اخلاق لشکر کا منتظم ہے مگر ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی
کہ برق نے جاکر یہ فتور کیا ہے کہ اب اخلاق کا معتبر ہے صاحبقران نے فرمایا وہ بڑا مکار و غدار ہے اُسنے
اپنا رنگ جما لیا کہ چالاک اپنے مقام سے اُٹھا ہاتھ باندھکر سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی
اے شہریار برق فرنگی نے خوب رنگ جمایا ہے آپ اپنی جلالت کرچکے کہ برق ایسے عیار کو باندھکر دیا
مگر اُسنے اپنا رنگ جمایا اب اگر مناسب ہو تو خطا اُسکی معاف کیجیے صاحبقران غصے مین بیٹھے تھے
فرمایا کہ چالاک کو نکالدو مقبل نے جب چالاک کو نکالا تب کل اہل دربار ترسا گئے اور ہر ایک کا
قول تھا کہ اب چالاک کا آنا دشوار ہے لوگون نے کہا خواجہ عمرو آکر معافی کرا لینگے لندھور کے
مُنھ سے نکلا کہ آقا سے نامدار عمرو کے فرزند کو نکلوا دیتے ہین خواجہ آکر شکایت کرینگے اگر
مناسب ہو تو چالاک کو بلوا لیجیے صاحبقران نے فرمایا دارا سے ہند تمکو غیرت نہین آئی کہ اسوقت
مین شبخون مارا لندھور نے کہا آقا سے نامدار مین تو نہین گیا مگر البتہ عادل شیر دل نے جاکے
میرے نام کا نعرہ کر دیا یہ مشہور ہوا کہ جانشین صاحبقران نے شبخون مارا ہر چند کہ برق نے مجھے
کہا تھا مگر مین نے قبول نہین کیا صاحبقران نے فرمایا کہ عادل شیر دل سے کہو کہ ہمارے لشکر سے
نکلجائے اور شبخون مین جو ساتھ گئے تھے وہ بھی عادل کے ساتھ جائین لندھور نے شرماکر سر
جھکا لیا مقبل نے بڑھکر عادل شیر دل سے کہا کہ اب تم اُٹھ جاؤ دربار مین تمھاری جگہ نہین ہے
عادل شیر دل شرماکر اُٹھا باہر آکر پانچ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور ایک صحرا مین جاکر اُترا اُس

بیابان میں ایک پہلوان رہتا تھا کہ ابہام خارا شکن اُسکا نام ہی اُسنے جو خبر سُنی کہ ایک جوان جیرے
صحرا میں آکر اترا ہی چالیس ہزار جوانون کو ساتھ لیکر عادل کے مقابلے میں آیا داراب کلبرگی عیار لندھور
کا عادل کے ساتھ آیا ہی اور افسوس کر رہا ہی کہ او عادل تجھسے وہ خطا ہوئی ہی کہ صاحبقران معاف نکرینگے
مگر خواجہ بخیر و عافیت پلٹ کر آئین انکو مزاج میں صاحبقران کے بہت دخل ہی کیا عجب ہی کہ وہ یہ
کیفیت تمام سنکر فیصلہ کرا دین مگر صاحبقران کو بہت ناگوار ہوا کہ ایک بندۂ خدا کو بیوجہ قتل کیا شاید
مسلمان ہوتا چالاک اور برق بھی پاس عادل کے آئے ہین کہ ہرکارون نے خبر دی ابہام خارا شکن
چالیس ہزار فوج سے آیا ہی عادل نے کہا کیا پروا ہی فوج کے زیادہ ہونے سے کیا ہوتا ہی
میدان میں جب مقابلہ پڑیگا تو سمجھ لونگا برق نے کہا او عادل اگر حکم دو تو اُسکی مشکین باندھکر
لاؤن عادل نے کہا برق ایک مرتبہ تمھارا کہنا ماننے سے مغضوب بارگاہ صاحبقران ہوا
اب میدان میں سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے آکر عادل کو خبر دی
کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہی عادل نے بھی نقارۂ رزمی بجوایا تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
گذر کر وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا

نظم

اُڑا آشیانے سے طاؤس نور　　یکایک ہوا وان سحر کا ظہور
سپہ کی علامت سپید ا ہوا　　وہ طاؤس مشرق کا تھا بادشاہ　　بہت گرم خو اور روشن نگاہ
کو پہلے کیا زاغ شب کو شکار　　نشان آگے آگے خطِ صبح کا　　کیا دبدبہ خلق پر آشکار

دونون لشکر میدان میں آئے ابہام میدان میں نکلا عادل
شیر دل مقابلے میں پہونچا بعد رد و بدل آپس میں نیزہ چلا عادل نے نیزہ ابہام کا نکالا ابہام
نے تلوار کھینچی عادل سپر کو سر کی پناہ کرکے آگے بڑھا منظور یہ تھا کہ تلوار چھین کر لپٹ پڑون مگر
گینڈے نے سکندری کھائی سپر ہاتھ سے ہٹی عادل زخمی ہوے چالاک وغیرہ آکر عادل کو ہٹا
لے گئے ابہام گینڈے کو مہمیز کرنے لگا چونکہ لشکر اسلام قریب تھا داراب نے جاکر لندھور
کو خبر سنائی کہ عادل زخمی ہوا ابہام بلبلا رہا ہی لندھور نے کہا مین کیا کرون مین اُنکی مدد کو نہین
جا سکتا مگر فرہاد خان بکفر بی بیٹا لندھور کا اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ ہم تو جاکر اپنے بھائی کی مدد
کرینگے اگر صاحبقران بارگاہ مین نہ آنے دینگے ہم بھی اُسی مقام پر رہین گے یہ کہکر باہر نکلا اور
کرگدن مست پر سوار ہوکے چوبدست گران سنگ کاندھے پر رکھکر طرف صحرا کے روانہ ہوے

اسوقت پہونچے کہ ابہام پکار رہا ہی کہ ای فرقہ خدا پرستان و ای فرجہ دستان کوئی میرے مقابلے مین
نہین آتا کہ آواز آئی ادبیا مین تیرے مقابلے مین آتا ہون کیون اسقدر زیادہ بلبلاتا ہی ساتھ والون
نے عادل کے دیکھا کہ فرہاد خان گینڈے کو اُڑاے ہوے آتا ہی اور مقابلہ ابہام مین پہونچے
ابہام نے ہاتھ تلوار کا مارا فرہاد خان نے چوبدست پر روکا روک کر وار کیا چوبدست جو پڑی ابہام
نے سپر آگے کی مگر چوبدست جو پڑی ابہام کا ہاتھ کانپا سپر سر پر آئی سر گردن مین گردن سینے مین اور
سینہ شکم مین ایک تھالہ خون کا معلوم ہوتا تھا فرہاد خان مارکر ابہام کو فوج پر جا پڑا اسی زمان
عادل بھی پہونچے مار کر سب کو بھگا دیا سب کو شکست دیکر فرہاد خان نے مال و اسباب لوٹ لیا اور
بہ فتح و فیروزی پلٹے آکر عادل سے ملاقات کی کہا بھائی صاحب آپ نے کیون تکلیف فرمائی ایسا
نہ ہو کہ صاحبقران کے خلاف ہو فرہاد نے کہا ہم ملازم قدیم ہین جو چاہین ہمکو سزا دین مگر افسوس
یہ تھا کہ بھائی کا لشکر تباہ ہوتا ہی کیونکر نہ آتے اگر اس خطا پر صاحبقران ہمکو نکال دینگے تو ہمکو قبول ہی
کیا عجب ہی کہ والد نامدار پر بھی خفگی ہو یہ کہکر فرہاد خان پلٹے یہان ہرکارے نے صاحبقران کو پرچہ
دیا کہ فرہاد خان نے جاکر ابہام خارہ شکن کو مارا اور عادل شیردل کی مدد کی اب لشکر مین
آتے ہین صاحبقران نے فرمایا ای مقبل جاکر فرہاد خان کو روک دو کہ ہمارے لشکر مین نہ آئین مقبل
نے کنارے پر لشکر کے جاکر فرہاد خان کو روکا فرہاد خان نے کہا ای مقبل انصاف کرو کہ بھائی قتل
ہوتا تھا مین کیونکر مدد کو نہ جاتا مجھکو صاحبقران کے سامنے لے چلو مین عذر کرونگا مقبل نے کہا یہ
حکم نہین ہی یہی ارشاد فرمایا ہی کہ فرہاد خان کو جاکر روکو جسکی مدد کو گئے تھے انھین کے پاس رہو
فرہاد خان ناچار پلٹا بارگاہ عادل مین آیا عادل نے پوچھا کیا ہوا فرہاد خان نے کہا مین بھی مثل
تمھارے نکالا گیا اب تمھارے ساتھ ہین جو کہو وہ بجا لائین عادل نے کہا بھائی یہ تمھارا گھر ہی میری
آنکھون پر رہو مین خدمتگزاری کرونگا بلکہ تمھارے آنے سے تسکین ہوئی کوئی افسر کلان نہ تھا
اب مجھے تسکین و ڈھارس ہوئی کہ آپ سرپرست ہین عرض مرادیہ ہی کہ فرہاد خان و عادل اسی
مقام پر رہے یہ خبر ہرکارون نے شنکال کو پہونچائی کہ دو سردار حمزہ کے اور دو عیار نکالدیے
گئے صاحبقران کے لشکر مین انتشار ہی شنکال طرف وزیرون کے یا شاہ وزیر کامل کہ دست راست
پر بیٹھا ہی اپنے سر جھکایا شنکال نے کہا ای آہوان صحرا النور یہان سے جاؤ اور دونون سردار

جو بارگاہ سے حمزہ کی نکالے گئے ہین انکو گرفتار کر لاؤ صحرانورد اُٹھا کہا مین ابھی لایا صحن بارگاہ مین
آکر سحر کیا کہ بازوون پر پر پیدا ہوے اُڑتا ہوا چلا یہان وہ وقت ہی کہ عادل و فرہاد خان کرسیون
پر بیٹھے ہین کمیدان رسالدار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے ہم لوگون کی صفائی کیونکر ہو یقین
ہی خواجہ آکر اس مقدمے کو صاف کرین انکو مزاج مین صاحبقران کے دخل ہو لیسے وقت کہین گے
کہ صاحبقران قبول فرمائین کہ آسمان پر برق چمکی اور صحرانورد بارگاہ مین آیا اکڑتا ہوا سامنے پہونچا
اور دونون جوانون کو اُٹھا لیا اور منھ سے دھوآن چھوڑا کہ بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا سب سردار
لڑکھڑانے لگے اور صحرانورد لیکر چلا گیا اور سامنے شنکال کے لایا بڑا ناز کرتا تھا کہتا تھا کہ بارگاہ مین
گھس گیا دونون کو اُٹھا لایا کوئی معترض نہ ہوا مشہور ہی کہ مسلمان ساحر کو مار ڈالتے ہین مگر میرے
مقابلے مین کوئی نہ اُٹھا شنکال نے کہا اے صحرانورد صاحبقران یا بادشاہ کو لاؤ تو البتہ معلوم ہو
صحرانورد نے کہا ابھی جاتا ہون اور حمزہ کو لاتا ہون یہ کہکر صحرانورد چلا ایسا جوش مین تھا کہ لشکر
مین ٹہلتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا پہلوان عادی جو بیٹھے تھے اُنھون نے آواز دی کون آتا ہی یہ دربار
صاحبقران ہی صحرانورد نے نعرہ کیا کہ ہم آہوان صحرانورد اود رگہ سالار چپکا بیٹھا رہ زبان نہ ہلانا
ورنہ دیوانہ بنا دونگا عادی خاموش ہو گئے صحرانورد اندر پہونچا دیکھا صاحبقران دنگل شوکت
پر بیٹھے ہین اور گرد سرداران نامی مثل لندھور و مالک و بہرام وغیرہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے
ہین صحرانورد نے صاحبقران پر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا
سب آگ موقوف ہو گئی صحرانورد نے ہاتھ سے اشارہ کیا ہوا ٹھنڈی چلی مگر امیر پر تاثیر نہ ہوئی صحرانورد
سمجھا کہ مین نے سحر کیا اب ہاتھ پانوٗن بیکار ہو گئے ہونگے بڑھا کہ صاحبقران کو اُٹھاؤن جیسے ہی
اپنے قریب آکر ہاتھ بڑھایا امیر نے کلائی تھام کر ایک تمانچہ مارا کہ سر صحرانورد کا اُڑ گیا مگر یہان
فرہاد خان و عادل دربار مین شنکال کے بیٹھے تھے سحر مین صحرانورد کے مبتلا تھے جب یہان صحرانورد
مارا گیا اُن دونون کے اوپر سے سحر اُتر گیا دونون جوان نعرہ کرکے اُٹھے کئی ساحرون کو چیر کر پھینکدیا
اُنکے مرنے کا اندھیرا ہوا اُس اندھیرے مین یہ دونون جوان لڑتے ہوے باہر نکلے باہر ساحرون نے
گھیرا اور سحر کرکے گرفتار کر لیا کشان کشان سامنے شنکال کے لائے شنکال نے کہا بڑا غضب ہوا
میرا وزیر مارا گیا مین منع کرتا تھا کہ حمزہ کو لینے نہ جا مگر وہ ان دونون کو لاکر ایسا مغرور ہوا کہ آخر کو

مارا گیا ای چالاک جادو لیجاکر انکو اُس مقام پر قید کرو جہان سلطان مہر جمال و جہانگیر قید ہین اور
ملکہ ربیٹھے ہین کہ فرہاد خان اور عادل شیر دل آکر پہونچے اور اسی قید خانے مین آکر قید ہوئے
جہانگیر نے پوچھا ای فرزند لندھور و ای عادل شیر دل تم کیونکر قید ہوئے دونون نے بیان کیا
کہ صاحبقران ہمسے ناخوش ہوئے برق نے یہ سارا فساد برپا کیا اور ایک ساحر ہمارے دربار
سے بچولے آیا مینے سُنا ہو کہ وزیر شنکال بچولے آیا تھا مگر وہ دربار مین صاحبقران کے جاکر مارا گیا تب ہم لوگ
رہا ہو گئے تھے اور دربار شنکال سے نکل گئے تھے مگر باہر جاکر قید ہوئے ساحرون نے سحر کیا
ہمارے ہاتھ پانؤن بیکار ہوئے مگر خدا کا شکر کرتے ہین کہ قبلہ و کعبہ سے جدا ہو کر جنگل مین رہتے
ہین کیا کیا جفائین سہتے ہین اُس حال سے یہ رنگ ہمارے واسطے بہتر ہو کہ ہم قید مین رہے آقا
رہا کرینگے صفائی بھی ہو جائیگی یہ لوگ تو قید خانے ہین ہین کہ ذکر انکا تحریر ہوگا مگر صاحبقران زمان
نے اول مکتوب منگایا کہ جو خواب مین مرحمت ہوا تھا اُسکو جو دیکھا تو یہ مضمون نکلا کہ اول کوہ بیستون
کی سیر کیجیے اُسکی فتح کے بعد قلعۂ طلسمی ملیگا تب اُسمین داخل ہوگا صاحبقران یہ حکم دیکھکر طرف کوہ
بیستون کے چلے بیستون جادو اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ ایک زاغ نے آکر کانؤن کانون
کی بیستون نے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا اِسطرف آتا ہو کوئی ہم مین ایسا ہو کہ جاکر صاحبقران
کو روکے اور اِسطرف نہ آنے دے یہ سُنتے ہی قیلاس سپر گردان اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ
جاکر اول لشکر حمزہ کو تباہ کرون اُسکے بعد حمزہ کو روکون قیلاس نے اول ایک آہو بناکر چھوڑ دیا
اور کہا جاکر حمزہ کو بھٹکانا اور آپ طرف لشکر کے چلا یہان لشکر صاحبقران اُسی صحرا مین فروکش ہو
کہ قیلاس نے آکر ایک گولہ مارا تمام لشکر مین دھوان چھا گیا اور بیخوف بارگاہ مین آیا لندھور اور
مالک کو اُٹھا لیا اور لیکر چلا دونون کو پنجے مین دبائے ہوئے ٹہلتا ہوا جاتا ہو اور چہار جانب
دیکھتا ہوا لیکن لشکر اسلام پر دھوان چھایا ہوا ہو سب لشکر بیقرار ہو مگر قیلاس مالک و لندھور
کو لیے ہوئے دربار شنکال مین آیا کہا یہ دونون سردار موجود ہین اِنکو حمزہ سے لڑوا لیے شنکال
نے لندھور پر سحر کیا کہ لندھور پر سحر کیا کہ لندھور قدمون پر شنکال کے گرے اور کہا ای شہنشاہ
جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن شنکال نے پانچ ہزار ساحر ساتھ کیے اور کہا جاکر صاحبقران کو روکو
لندھور روکنے کو امیر کے چلے اور مالک جاکر پاس جہانگیر کے قید ہوئے قیلاس پھرا ہوا

آتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو لطف

نہ آنکھ دیکھ سکے جب وہ بے نقاب ہوا　تحیر نگہ شوق خود حجاب ہوا
تجلی جو چیکے مین اک ساغر شراب ہوا　سبد عرق سے بھرے تجھ یہ آب آب ہوا
وہ آئے کیا شب وعدہ قیامت آپہونچی　ستارہ بخت کا چمکا تو آفتاب ہوا
لگی نہ دیر جدائی مین دل کو پھر جاتے　نگاہ یار کی ٹھہری مرا شباب ہوا
سنبھالتے دل بیتاب کو فراق مین کیا　اثر نہ آہ مین ٹھہرا وہ اضطراب ہوا
لبون پہ جان جو آکر ٹھہر گئی دم نزع　کسی کے بوسون کا ارمان سد باب ہوا
نگاہ کہتی ہو اوسکی کہ اٹھیے محفل سے　جو دل کو بار رہا کیا وہ باریاب ہوا
ہماری آنکھون مین اونکی آرزو ہی رہی　تمام عمر نہ بیدار بخت خواب ہوا
وہ مست ہون کہ مرے ہوش کے تجسس مین　بہت سا پیر خرابات بھی خراب ہوا
اگر بہشت ہو یارب مقام آسایش　تو کوے یار مین مجھپر یہ کیون عذاب ہوا
مین کیکے آرزو وصل آپ پچھتایا　مرا سوال ہو گویا ترا جواب ہوا
نکالی آکے جوانی نے بھی نہ دل کی امنگ　بھلا ہوا کہ نہ شرمندہ شباب ہوا
دلاسے دیکے کسی نے ستم کیا ہمپر　تسلیون سے جلال اور اضطراب ہوا

قیلاس نے جو یہ صداے دلفریب سُنی پلٹ کر دیکھا کہ ایک طفل کرتہ چکن کا پہنے ہوسے مشروع کا پاجامہ دیوانہ وار آتا ہو قیلاس نے پکارا کہ میان صاحبزادے کہان جاتے ہو لڑکے نے کہا اسوقت مین بات نہین کرسکتا کہ میرا وقت حصول مطلب ہو بھٹی پر شراب کی جاؤنگا وہان گاؤنگا ہر ٹھمری پر وہ لوگ ایک پیسہ دیتے ہین چار چھ آنے جمع ہو جاتے ہین جا کر مادر مہربان کو دیتا ہون وہی وجہ معاش ہو باپ ہمارے تان رس خان کوٹھے سے گر پڑے اُنکا کولا اتر گیا اب گھر کی بسر ہماری ذات سے ہو مان نے ہماری پتہ دیا ہو کہ بھٹی پر جایا کرو قیلاس نے کہا تمھارا نام کیا ہو کہا کہ مجھکو تان توڑ خان کہتے ہین قیلاس نے کہا ہم تمکو روپے دینگے ہمارے ساتھ چلو یہ کہکر روپیہ کمر سے نکالا اور لڑکے کے سامنے پھینکدیا لڑکے نے روپیہ دیکھکر منھ پھیر لیا کہا حضور ہمکو نہ بہلائیے ہم یہ چینی کا روپیہ نہ لینگے ہمکو پیسے سے کام ہو آپ تو پیرہ

دھوکا کرتے ہین نہین معلوم مکان پر جاکر کیا آفت برپا ہو قیلاس سمجھ گیا کہ یہ لڑکا بیوقوف ہی کہ روپیہ
نہین لیتا اور پیسے کا طالب ہی ہنسکر کہا میان صاحبزادے اس روپیہ کے بہت سے پیسے ملین گے
لڑکے نے کہا مجھکو باتون مین نہ بہلایئے قیلاس بڑھاکر ہاتھ لڑکے کا تھام لون وہ لڑکا سامنے
سے بھاگا جنگل مین جاکر غائب ہوگیا قیلاس کو بڑا افسوس ہی کہ اس طفل کا گانا نہ سُنا اُسی سوچ
مین ایک جھیل پر آیا اور وہان ٹھہرا صحرا کی کیفیت دیکھ رہا ہی مگر صاحبقران زمان جو طرف کوہ
بیستون کے چلے تھے ایک مقام پر آکر ٹھہرے سامنے دیکھا ایک قصر سیاہ دروازے پر
اُسکے کئی سو زنگی بیٹھے ہین صاحبقران کو جو آتے ہوے دیکھا آپس مین اشارے کرنے لگے
کہ طلسم کشا آگیا اسکو مارلو کئی سو زنگی لینا لینا کہکر دوڑے صاحبقران زمان نے نعرہ کیا کہ باشید
اے کافران ہمیار اے نابکاران پُر دغا کیا تم لوگون کو چھوڑتا ہون **نعرہ صاحبقران زمان**

امیر عرب ضیغم روزگار
بیکے تیغ عقرب بیکے غوالجام
بحکم خدا البتہ شمشیر چار
بن کافران ازجہان پاک کرد
یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جلد در خاک کرد

تلوار کھینچکر جا پڑے جس زنگی پر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے مگر لاش غائب ہو جاتی ہی جب
امیر نے دو چار زنگیونکو مارا اور خود زخمی ہوے مگر شیرانہ لڑ رہے ہین وہ زنگی دور سے تیر مارتے
ہین نیزے مارکر بھاگتے ہین خیال مین گزرا کہ مکتوب کو دیکھین مکتوب کو دیکھا اُسمین نوشتہ پایا
کہ یہ مقام زندان حوالی طلسم ہی اکثر بندگان خدا یہان قید ہین اگر چاہتے ہو کہ یہ قیدی رہا ہون
تو خیال کرکے دیکھو کہ سر قصر پر ایک طائر بیٹھا ہی اور آواز افسوس دے رہا ہی اُسی کے سحر سے
یہ زنگی لڑ رہے ہین تیر سے اُس طائر کو مارو جب زبان کھولے اِسطرح تیر مارو کہ تیر جاکر دہن
مین پڑے اور اگر تیر نے خطا کی تو وہ تیر پلٹ کر تمھارے سینے پر پڑیگا اور توڑ کر پشت کو پار
گذر یگا صاحبقران نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ ایک طائر ہفت رنگ سر قصر پر بیٹھا ہی آواز افسوس
دے رہا ہی جب اُسنے منھ کھولا تو امیر نے تیر مارا حلق مین اُسکے پڑا کہ توڑ کر گدی کو پار گذرا
اُس طائر نے ایک چیخ ماری کہ زمین ہلگئی اور زمین پر گرا جلنے لگا سب زنگی بھی جلکر خاک ہوے
آواز آئی کُشتی مرا نام من زاغ جادو بود نگہبان زندان حوالی طلسم امیر زاغ جادو کو مارکر
قریب دروازے کے آئے دروازہ خود بخود کھلگیا امیر اندر داخل ہوے دیکھا کئی سو جوان

مسلسل و مطوق بیٹھے ہین مگر آپس مین کہ رہے ہین کہ آج خوشی کا دن ہو کہ جو سانپ ہمکو گھیرے ہوے
تھے وہ سب بدن سے چھوٹے ایک نے کہا مین نے خواب دیکھا تھا کہ طلسم کشا تشریف لائین گے
تو ہم لوگ رہائی پائین گے شاید آج وہی دن ہو امیر کو دیکھکر وہ سب شاہزادے سلام کرنے لگے
امیر نے کلمہ پڑھا کر سب کو رہا کیا رہا ہوتے ہی ان جوانون نے کہا کہ سامنے جو کوٹھے بند ہین انمین
مال ہو اور بارگاہین ہین امیر نے بارگاہ نکلوائی اور وہ بارگاہ استادہ ہوئی صاحبقران بارگاہ مین
داخل ہوے اور پانچسو سوار صاحبقران کے ساتھ ہین بعیش و فرحت اسی مقام پر آترپڑے امیر
اترے ہوے ہین وہ سب شاہزادے گرد بیٹھے ہین باتین ہو رہی ہین کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا
امیر نے کہ لندھور بن سعدان ایک مست ہاتھی پر سوار پشت پر پانچ ہزار ساحر ہرکارون نے
لندھور کو خبر دی کہ سامنے صاحبقران اترے ہوے ہین لندھور بھی اسی مقام پر اتر پڑے
اور صاحبقران سے کہلا بھیجا کہ مین بحکم شہنشاہ طلسم آیا ہون بہتر ہی مین ہو کہ میرے ساتھ چلیے
سوار نے آکر صاحبقران سے کہا امیر کو یہ سنکر حیرت ہوئی مگر جواب مین فرمایا کہدینا کہ او ہندی
جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کرنا مین سب طرح موجود ہون لندھور نے یہ جواب سنکر طبل جنگی بجوادیا
امیر کو خبر ہوئی امیر نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
تیاری مین گزری وہ وقت آیا **نظم**

عنادل لحن دلکش برکشیدند	بنفشہ جعد عنبر بوے خود شست
سحر چون زاغ شب پرواز برداشت	خروس صبحدم آواز برداشت
لحاف غنچہ از رو در کشیدند	سمن از آب شبنم روے خود شست

لندھور سوار ہوا پانچ ہزار جوان ہمراہ لیکر میدان مین آیا
ادھر سے صاحبقران تشریف لائے اور وہی سو جوان ساتھ ہین صاحبقران ایک مرکب
عربی پر سوار ہو کر میدان مین آئے لندھور نے ہاتھی بڑھایا امیر سمجھے کہ اسکے بیٹے اور بھانجے
کو جو نکالدیا ہو اسیکا بدلہ لینے آیا ہو مگر خیال کرکے دیکھا کہ لندھور کا چہرہ سرخ ہو رہا ہو گرز کاندھے
پر رکھے ہوے میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ یا صاحبقران میرے مقابلے مین آئیے
صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا مرکب عربی طرارہ بھر کے میدان مین آیا لندھور ستے بد جیسے ہی
صاحبقران کو دیکھا نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا صاحبقران بڑے زور و
شور مین بھر رہے ہین نیزہ لندھور کا نکالا لندھور نے غصے مین آکر گرز دو دستی اٹھایا پکار کر

آواز دی کہ یا صاحبقران اسکا نام گرز خردی و مردی ہو اسکا وار رو کیے امیر نے گرز سام بن نریمان اٹھا کر چہرے کی پناہ کیا مگر لندھور نے بقوت تمام گرز مارا اِس زور سے گرز پڑا کہ گھوڑے کی امیر کے کمر ٹوٹ گئی امیر گھوڑے سے گرے چونکہ صدمہ پہونچا آنکھ بند ہو گئی لندھور ہاتھی سے کود پڑا اُسی حال مین صاحبقران کو گرفتار کیا ہر چند شاہزادون نے غل مچایا مگر لندھور نے زمانہ خیال بھی نہ کیا کہ کون پکار رہا ہو کسکو منع کرتا ہو امیر کو گرفتار کر کے اپنے پر ڈال لیا اور لیکر روانہ ہوا شاہزادون نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو لیے جاتا ہو تلوارین کھینچکر جا پڑے لندھور نے تھوڑے ہی عرصے مین چند کو قتل کیا وہ بیچارے بھاگے لندھور صاحبقران کو لیے ہوے دربار شنکال مین آیا اور عرض کی اے شہنشاہ مین امیر کو گرفتار کر لایا مین سب کو جواب دونگا شنکال نے وزرا سے صلاح کی لندھور تو ایک دنگل پر آکر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہو اور کہتا ہو اے شہنشاہ مین سب کو جواب دونگا جو مجھسے مقابلہ کریگا ایک ضرب گرز مین پیوند خاک کر دونگا میری ضرب خالی نہین جاتی شنکال نے سحر سے امیر کو مسلسل و مطوق کیا اور امیر کو ہوشیار کر دیا امیر کی جو آنکھ کھلی دربار شنکال دیکھ زنجیرین ہلانے لگے مگر اسم اعظم نہین یاد آتا پکار کر آواز دی کیون لندھور تو نے نامردی سے مجھکو گرفتار کیا نہ پہچانا تو نے مجھکو کئی مرتبہ مجھکو زیر کر چکا ہون انشاء اللہ پھر سزا پاؤ گے لندھور نے کچھ جواب نہ دیا مبہوت بیٹھا ہو مگر شنکال نے جلاد کو اشارہ کیا کہ جلد سر کاٹ لے جلاد قریب آیا کوئلے کا خط گردن پر دیا صاحبقران نے جو یہ رنگ دیکھا اپنے مالک سے دعائین مانگنے لگے

کہ اے کریم و رحیم و اے سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اس آفت سے نجات دے نظم

اے کہ شد ذات تو در دیر و حرم مسجود ما	مطلب و مقصود ما و شاہد و مشہود ما
تشکل دل ہستی بہ پہلوے دل و جانم نہان	مثل جان پوشیدہ اندر وجود د بود ما
سوز غم داریم از چشم جہان در دل نہان	ہست اندر سینہ مخفی آتش و بیدود ما
رہبری کن رہبری اے رہنماے گمرہان	مینماید دور زین جا منزل مقصود ما
سر نگون در سجدہ گہ گاہ و بخواند اداد تو	نفس شیطان و شریر و کافر و مردود ما
حمد حق گویم ہندی در زبان پارسی	ہست گرچہ کشور ہندوستان مولود ما

امیر تو دعائین مانگ رہے ہین اور قیلاس جادو دنگل پر بیٹھا سیر دیکھ رہا ہو مگر برق و چالاک نے

جو یہ خبر سنی کہ صاحبقران کو گرفتار کر کے لندھور لیگیا چالاک نے کہا ای برق تم طرف قیلاس کے جاؤ مین دربار مین جاتا ہون برق نے کہا بسم اللہ چالاک طرف دربار کے بھاگا ایک ساحر کی شکل بنکر دربار مین پہونچا جلاد کو ہٹایا جلاد نے پوچھا تو کون ہی کہا مین حمزہ سے بہت جلا ہون میرے کئی عزیز انھون نے مارے ہین آج اونکے خون کا بدلہ لونگا ہر چند کہ صاحبقران غصے مین بیٹھے ہین مگر جلاد نقلی خنجر بکف آتا ہی آج دربار مین شنکال کے بہت جماؤ ہو پہلوان وساحر جمع ہین اور یہ خبر جو سُنی کہ طلسم کشا کو گرفتار کر لیا سب تماشہ دیکھنے کو اتے ہین ہر ایک کا قول ہی کہ ای شاہ آپ اقبالمند ہین کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہی کبھی آجتک ایسا نہین ہوا کہ طلسم کشا قتل ہو جس طلسم پر یہ لوگ گئے اُس طلسم کو ان لوگون نے فتح کر لیا مگر آپ کے اقبال نے کیا زور کیا ہی کہ جانشین حمزہ آپکا مطیع ہوا ورنہ کسکی مجال تھی کہ اِنکو گرفتار کر کے لاتا لیکن برق فرنگی رنگ و روغن عیاری نکالکر ایک نازنین کی شکل بنا اور سامنے قیلاس کے آیا قیلاس نے جو صورت زیبا دیکھی بیقرار ہوکر پکارا کہ ای مہ جبین کہان سے آتی ہو وہ نازنین قریب آکر رونے لگی کہا ای شخص میرا حال تو جانتا ہی مین آفت مین مبتلا ہون میرے شوہر نے مجھکو مار کر نکالدیا مین چاہتی ہون کہ میرے شوہر کو سزا ملے قیلاس نے کہا تیرا شوہر کہان ہی اُس نازنین نے کہا کہ گھر مین بیٹھا ہی مجھکو نکالکر بہت خوش ہوا اب وہ چاہتا ہی کہ یہ گھر مین نہ آئے تو آپ میرے ساتھ چلیے اوسکو سزا دیجیے اور مجھکو گھر مین بٹھا کر چلے آئیے قیلاس سوچا کہ اِسکو گھر مین بٹھا کر اِسکے شوہر پر سحر کرونگا وہ بیکار ہوگا تب یہ راضی ہوگی یہ سوچکر اسکے ساتھ چلا برق لگائے ہوے لیے جاتا ہی ایک مقام پر گھبرا کر کہا ای قیلاس وہ سامنے دیکھو جلاد آتا ہی سونٹا ہاتھ مین ہی آج یہی چاہتا ہی کہ مجھکو مار ڈالے قیلاس پلٹا اور کہا کہ کدھر آتا ہی جیسے ہی وہ پلٹا برق نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے اور جھٹکا مارا گرتے گرتے خنجر مار دیا کہ شکم چاک چاک ہوا یہان قیلاس مرا گیا وہان امیر کی قید ٹوٹ کر گری اور اسم اعظم یاد آگیا صاحبقران اُٹھے اور نعرہ کیا کہ ہاشیدا ای کافران بیحیا و ای نابکاران یزدغا کہانتک مکر کروگے

نعرۂ صاحبقران

یکے تیغ و صمصام و قمقام نام سر سرکشان جملہ در خاک کرد	امیر عرب ضیغم روزگار یکے تیغ عقرب یکے ذوالجام	بحکم خدا بستہ شمشیر چار بُن کافران از جہان پاک کرد

شنکال نے کل پہلوانون کو اشارہ کیا امیر لڑنے لگے اور

اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین سحر شنکال کا تاثیر نہین کرتا چہار طرف سے پہلوانون نے جو صاحبقران
پر حملے کیے صاحبقران زخمی ہوے ایک نے پشت پر سے ہاتھ مارا کہ امیر لڑکھڑا کر گرے شنکال نے
جو دیکھا کہ امیر گرے اپنے مقام سے چلا سینے پر صاحبقران کے چڑھ بیٹھا اور چاہا کہ صاحبقران کا
سر کاٹ لون لندھور نے جو دیکھا کہ صاحبقران قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اٹھا اور شنکال
کو ایک لات ماری اور لڑنے لگا کہتا تھا آقاے نامدار اُٹھیے صاحبقران کو آواز دیتا ہو کہ اقا
نامدار کفار نے بلوہ کیا امیر اسم اعظم پڑھتے ہوے اُٹھے لندھور لڑ رہا ہو اور صاحبقران
اسم پڑھ رہے ہین مگر صاحبقران لڑکھڑاتے ہوے اُٹھے شنکال نے جھلا کر کہا کہ لندھور بھی
بگڑ گیا ان سب کو گرفتار کرو اور فرہاد خان اور عادل شیر دل کو لا و جادوگر گئے اور فرہاد خان
اور عادل کو کھینچتے ہوے لائے امیر نے اسم اعظم پڑھا کہ سحر ساحرون کا باطل ہوا لندھور نے
بڑھکر فرہاد خان اور عادل کو بھی رہا کیا لندھور نے دیکھا کہ صاحبقران گر پڑینگے دوڑ کر
گود مین اُٹھایا اور لڑتا ہوا چلا فرہاد خان اور عادل سے کہا ای فرزندان یہ وقت جانبازی ہو
آقا بیہوش ہوے جاتے ہین مگر برق بھی مار کر قیلاس کو اُسوقت پہونچا کہ لندھور صاحبقران کو
کاندھے پر سوار کیے ہوے باہر نکلے ہین ایکطرف فرہاد خان ایکطرف عادل شیر دل جنگ کر رہے
ہین مگر ساحرون نے گھیرا ہو جب سحر کرتے ہین تو لندھور و فرہاد خان و عادل لڑتے لڑتے رک جاتے
ہین ساحر چاہتے ہین کہ گرفتار کرلین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ غزالہ رفتانہ و آہوان جادو آکے
پہونچین دیکھا صاحبقران بیہوش و مدہوش ہین لندھور صاحبقران کو کاندھے پر لادے ہوے ہے
فرہاد خان و عادل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو بھی جنگ کر رہے ہین غزالہ نے آتے ہی
سحر کیا کہ ان سب پر سے سحر اُترا اور سحر کرتی ہوئی زمین پر آئین مگر آہوان و فتانہ نے اسطرح کا
سحر کیا کہ ان لوگون کے گرد دھوان بلند ہوا جو کوئی ساحر آیا اور دھوآن اوسکی آنکھ مین لگا
نابینا ہو گیا ٹٹولتا پھرتا ہو مگر غزالہ نے اسطرح کے سحر کیے کہ شکال افسوس کر رہا ہو کہ یارو یہ
جادوگرنیان اراکین سلطنت شریک مسلمانان ہو گئین بڑے غضب کی بات ہو دیکھو کیا کیا سحر
کر رہی ہین مگر انکو نکلجانے دو روکنے سے اِنکے ساحر قتل ہوتے ہین آیندہ سمجھ لونگا مگر لندھور
صاحبقران کو کاندھے سے نہین اُتارتا لڑتا بھڑتا ہوا جاتا ہو اور فتانہ وغیرہ سحر کر رہی ہین جب سحر

اڑتی ہین دس بیس کے سر اڑ جاتے ہین اندھیرا ہو جاتا ہی اُسی اندھیرے مین یہ جادوگرنیان بڑھتی ہین
اسطرح سے زخم کے صاحبقران کو لے نکلین اور لشکر شغال پلٹ گیا بچیانہ کر سکے سمجھے کہ یہ
جادوگرنیان بلائے روزگار ہین سب کو متادینگی اس خوف سے ساحر کے جب صحرا مین لیکر امیر
کو لندھور پہونچا تو صاحبقران کو ہوش آیا دیکھا چالاک و برق و لندھور و فرہاد و عادل
یہ سب انتہا کے زخمی ہین جادوگرنیون نے عرض بھی کی کہ حضور یہ لوگ مغضوب حضور ہین صاحبقران
نے فرمایا اگر یہ لوگ اسوقت نہ ہوتے تو مین زندہ نہ بچتا لندھور نے عین وقت پر مدد کی اور
لندھور قدمون سے لپٹ گیا عرض کی او آقاے نامدار او مولاے قدرشناس میری
جان و مال آپ پر نثار ہی فرہاد خان بھی قدمون پر گرا عادل شیردل نے بھی عفو تقصیر چاہی
چالاک بن عمرو و برق فرنگی بھی قدمون پر گرے امیر نے سب کی خطا معاف کی اور فرمایا کہ
آپ لوگ لشکر مین جائین مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون لندھور و فرہاد خان و عادل
شیردل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو کو ساتھ لیکر لشکر مین آئے دیکھا کہ سب لوگ پروردگار کا
شکر کر رہے ہین لندھور نے پوچھا کیون یارو کیا معرکہ تھا سب نے کہا یکایک آسمان پر ابر
آیا اسقدر دھوان بلند ہوا کہ ہم سب جلے جاتے تھے ہزارون بیہوش ہوے ہزارون ہوش مین
تھے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ دناٹا ہوا دھوان دیجزہ ہر طرف ہو گیا لندھور نے کہا برق نے
بڑا کام کیا کہ قیلاس کو مارا مین بھی اُسکے سر مین تھا مین نے بھی جب رہائی پائی ورنہ آقاے نامدار
قتل ہو جاتے آج بڑی جنگ ہوئی جادوگرنیون نے خوب وقت پر پہونچکر سحر کیا اگر یہ لوگ نہ
پہونچتے تو ہم لوگ نہ نکل سکتے جادوگرنیان ایک طرف آکر ٹھہرین لندھور داخل بارگاہ ہوے مگر
صاحبقران زمان جو چلے صحرا کو طے کرتے ہوے جاتے ہین ایک بلندی پر چڑھکر دیکھا کہ سامنے
کوہ بیستون معلوم ہوتا ہی اور مکتوب نے بھی خبر دی مگر بیستون جادو تخت پر بیٹھا ہی کئی سو ساحر
جمع ہین کہ ایک طائر سامنے آیا اور سامنے بیستون کے آکر اشک حسرت آنکھون سے گرا دیئے
بیستون نے زانو پر ہاتھ مارا کہا لو یارو غضب ہوا کہ طلسم کشا قریب آگیا قیلاس جادو نے بڑا
انتظام کیا تھا مگر عیارون نے گھیر کر اوسکو مارا اور طلسم کشا اب کوہ زنگار تک آگیا ہی یارو
تم مین کوئی ایسا ہی کہ جا کر طلسم کشا کو روکے کہ جوبدار نے بڑھکر عرض کی کہ دروازے پر ایک

نامہ دار حاضر ہی بیستون نے کہا دریافت کرو کہ نامہ دار کہان سے آیا ہی چوبدار نے دریافت
کرکے عرض کی کہ حکیم اسقلی نوس نے نامہ بھیجا ہی بیستون نے حکم دیا بلالو نامہ دار اندر آیا اور
بیستون کو نامہ دیا بیستون نے پڑھوا کر سُنا مرقوم تھا کہ اے شہنشاہ بے ستون کہ آپ بخوبی آگاہ
ہین کہ میرے نام حکم تھا کہ جب طلسم کشا آئے تو اُسکو جاکر روکنا سامنے کوہ بیستون کے جو پہاڑ ہی
اُسپر طلسم کشا بیٹھا ہی اگر حکم ہو تو جاکر روکون ایسا آوارہ کرون کہ عمر بھر طرف کوہ بیستون کے
متوجہ نہ ہو بیستون نے خوش ہوکر پیشانی پر دستخط کیے کہ حکیم صاحب تم لوگ نگہبان طلسم ہو جاکر
روکو جو بن پڑے وہ کمال صرف کرو نامہ دار کو عرضی واپس دی اور کہا یہ عرضی ہاتھ مین حکیم صاحب
کے دینا وہ نامہ دار پلٹا حکیم صاحب کو لاکر وہ نامہ دیا حکیم صاحب نے وہ حکم دیکھکر حکم دیا کہ لشکر
تیار ہووے اور فلان قفس مین جو طائر عنقا قید ہی اُسکو رہا کرو دو ملازمون نے قفس کھولا وہ طائر
اُڑتا ہوا چلا اور آنکھون سے غائب ہوگیا حکیم صاحب تخت پر سوار بارہ چودہ ہزار جوانان سفید
پوش ہمراہ لیے نوبت ونقارہ بجتا ہوا علمہاے زنگاری کے پھرہرے کھلے ہوے جنمین تعریف
پروردگار مرقوم تھی فوج کی دھوم اس عظم وشان سے حکیم صاحب چلے اور ایک کتاب بغل مین
دبائے ہوے ہین دمبدم اُسکو دیکھکر فرماتے ہین یارو دیکھنے سُنا جس وقت کے ہم مشتاق تھے وہ
وقت آگیا سب کہتے ہین ہم تو آپ کے تابعدار ہین جو حضور ہدایت کرینگے وہ بجالائین گے یہ
صلاح کرتے ہوے حکیم صاحب جاتے ہین مگر فرماتے ہین کہ یقین ہی بیستون جادو بہت
بڑی کوشش کریگا حقیقت مین سحر مین طاق شہرۂ آفاق ہی جو اُس سے ہوسکیگا وہ کیا اُٹھا رکھے گا
یہان صاحبقران کوہ زنگار رنگ پر بیٹھے تھے کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سر اُٹھاکر
دیکھا کہ ایک شخص حکیم وضع تخت پر سوار پشت پر بارہ چودہ ہزار جوانون کی فوج علمہاے زنگاری کے
پھرہرے کھلے ہوے وہ تخت قریب پہاڑ آکر اُترا حکیم صاحب تخت سے اُترے بالاے کوہ
آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ تشریف لے چلیے اور تخت پر سوار ہوجیے سب آپکے
مشتاق ہین مکتوب دیکھ لیجیے امیر نے مکتوب کو ملاحظہ کیا اُسمین نوشتہ پایا کہ انھین کی ذات سے
پتہ لوح کا ملیگا صاحبقران حکیم کے ساتھ ہوے اور کوہ سے اُترکر تخت پر سوار ہوے امیر
جیسے ہی تخت پر سوار ہوے نوبت ونقارہ بجنے لگا ایک طرف سے سناٹا ہوا ایک طائر سنگ

سر پر امیر کے سایہ فگن ہوا اور مثل انسان کے آواز دینے لگا کہ اے اہالی طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا
مناسب یہ ہو کہ اسکی اطاعت کرو جو اسکی اطاعت نہ کریگا وہ مارا جائیگا حکیم کہتا ہوا کہ یارو سنتے ہو کہ یہ
طائر کیا کہتا ہو تم لوگ آگاہ ہو گئے کہ اس طائر کا اسرار طلسمی نام ہو کیا آواز دیتا ہو سب نے کہا کہ بیشک
یہ طلسم کشا ہین کہ طائر اسرار کہ آواز دے رہا ہو کہ یہی طلسم کشا ہین حکیم صاحب نے اس طائر کو اشارہ کیا
وہ طائر سر پر حکیم کے آیا اور آواز دی کہ اے استقلی نوس تمنے بہت خوب کیا کہ اطاعت طلسم کشا کی
بڑے مرتبے پاؤ گے یہ کہکے وہ طائر غائب ہوا حکیم صاحب صاحبقران کو لیے ہوئے ایک قصر مین
آئے کہ وہ قصر موسوم تھا ساتھ نام و لقب ہشت پہل کے اسمین لا کر صاحبقران کو بٹھایا اور حکیم صاحب
سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوئے اور عرض کی غلام حضور کو براے سعادت لایا ہو اور یہ بھی چاہتا ہو
کہ یہان کے عجائب و غرائب آپ ملاحظہ کریجیے بادشاہ طلسم سابق سیماے بلند آواز کہ کافرون مین
قید ہو اُسکو بھی ملاحظہ فرمایئے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک تاجدار ملول و
حزین تخت پر بیٹھا ہو مگر زنجیرون مین بندھا ہوا ہاران سیاہ ہاتھ پانؤن مین لپٹے ہوئے وہ مار اُس
شاہ پر بدعت کرتے ہین وہ شاہ پکارتا ہو کہ اے طلسم کشا مجھے رہا کیجیے مین آپ کا مشتاق ہون امیر
اپنے مقام سے اُٹھے کہ وہ تخت آنکھون سے غائب ہو گیا حکیم صاحب نے کہا اے شہریار یہ مقدمات
طلسمی ہین کیون آپ برہم ہوتے ہین آپ کو یہ شعبدہ بیستون نے دکھایا ہو مگر یہ بادشاہ سابق طلسم
ہو ضرور یہ رہا ہو گا اُسپر دزشتکال پر آفت آئیگی یہ بادشاہ ساحر زبردست ہو آپ کو یہ شعبدہ دکھایا مگر
اس سے واقف نہ تھا کہ طلسم کشا آگاہ ہو کر آیا ہو رہائی کی تدبیر کریگا جب یہ رہا ہو جائے گا تب آپ کے
ساتھ ہر مقام پر رہیگا اور ہدایت کریگا اسکی جستجو سے لوح ملیگی صاحبقران نے فرمایا مین سمجھ گیا اگر وہ
لوگ نہ بھاگ جاتے تو مین ابھی رہا کر لیتا حکیم نے کہا یہ تو شعبدہ تھا یہ اصلی نہ تھا آپ کو دکھانے لائے
تھے صاحبقران نے فرمایا حکیم صاحب یہ کہان قید ہین کہ مین انکی رہائی کی تدبیر کرون حکیم نے کہا
وہ راستہ بند ہو جب کوہ بیستون فتح کیجیے گا تب راستہ کھلیگا اول حضور سے مقابلہ پڑیگا بیستون سے
اور جبتک بیستون جادو نہ تسخیر ہو گا تب تک راستہ نہ ملیگا صاحبقران تو استقلی نوس حکیم سے
باتین کر رہے ہین مگر خواجہ عمرو کہ تدبیر رہائی جہانگیر مین نکلے تھے قریب قصر کے پہونچے چند کنیزین
در باغ پر کھڑی ہین ایک کو اشارے سے بلایا پہلے اوس سے پوچھا اس باغ مین کون رہتا ہو

اُسنے کہا ملکہ لالان حور پیکر اِس باغ مین رہتی ہین خواجہ سنے پوچھا اُنکو شنگال سے کیا تعلق ہو
کنیز نے کہا یہ شنگال کی بھانجی ہین اکثر اُنکے دربار مین جاتی ہین یہ سوچکر خواجہ نے اُس کنیز کو بیہوش
کیا اُسکی شکل بنکر چلے مگر سناٹا آگیا کہ خواجہ کیا حماقت کی ہو کہ کنیز کا نام نہ دریافت کیا تھوڑی دور چلے
تھے کہ ایک کنیز نے پکارا اوسوسن کہان گئین تھین خواجہ نے کچھ جواب نہین دیا اُس کنیز نے
قریب آکر کاندھے پر ہاتھ رکھا کہا کیون خیلہ بات کا جواب نہین دیتی تب خواجہ سمجھے کہ میرا نام سوسن
ہو اندر تشریف لائے دیکھا مسند پر لالان حور پیکر بیٹھی ہو گرد سب کنیزین کھڑی ہین خواجہ نے ہاتھ باندھکر
عرض کی کہ ملکہ عالم آج مین نے خواب دیکھا ہو کہ خداوند سامری خواب مین آئے فرمایا کہ مین نے تجھے
کمال گانے کا دیا ذرا سماعت تو فرمائیے لالان نے کہا مین بہت مشتاق ہون خواجہ سامنے

بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگے نظم	طالب نہین دل کے دلربا سے	دعوی ہو مگر کسی ادا سے
خواہان ترے درد کا ہو ہر دل	پیغام طلب ہین جا بجا سے	دم بھر کے لیے لبون تک آجا سے
کچھ کہنا ہو جان بے وفا سے	دل دون کرندون کسی صنم کو	لیتا ہو یہ مشورہ خدا سے
موسیٰ سے بجا تھی لن ترانی	پہچان گیا تری صدا سے	آئنے سے کیا ہو چشم پوشی
شرملتے ہو صورت آشنا سے	کیون کان لگائے سن رہے ہو	کیا کام تمھین مری دعا سے
ایجاد ہوا رہ وفا ہین	مٹنا مرے نقش مدعا سے	دیکھو نہ عدو کو وہ دکھاتا
ہم کشتہ ہوے تری جس ادا سے	دنیا ہو جلال اور دل ہو	کیا کیا شب غم دیے دلا سے

اس رنگ سے خواجہ نے یہ اشعار گائے کہ لالان بیقرار ہوگئی موتیون کا مالا گلے سے اُتارا
کہا سوسن قریب آؤ مین یہ مالا تمکو پہنا دون خواجہ جیسے ہی قریب آئے اُسنے مالا پہنایا موتی چٹکے
اور ٹوٹ گئے اور رنگ و روغن عیاری کا خواجہ کے چہرے سے اُڑ گیا بصورت اصلی ہوئے
لالان نے خواجہ کو گرفتار کیا اور کنیز کو پکارا کہ او سنبل اِس عیار بان زادے نے بہت پریشان
کیا اِسکو خدمت شہنشاہ مین لیجا او سنبل خواجہ کو لیکے چلے پنجے مین دبا لیا اُڑتی ہوئی جاتی ہو یہی
وقت ہو کہ صاحبقران حکیم سے باتین کرتے ہوئے اُٹھکر ٹہلنے لگے حکیم باتین بیان کر رہے
ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ ایک جادوگرنی خواجہ عمرو کو پنجے مین دبائے
ہوئے جاتی ہو امیر بیقرار ہوگئے اور کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تیر بہ کمان مین

پیوست کرکے سنبل کو تاکا اور تاک کر تیر مارا کہ سنبل کے سینے پر پڑا اور توڑ کر پشت کو پار گذر اا لاشہ سنبل کا ایکطرف گرا مگر خواجہ نے پکار کر آواز دی کہ آقاے نامدار غلام کو بچائیے اگر گرونگا تو ہاتھ پانوں ٹوٹ جائینگے امیر نے عمرو کو ہاتھوں پر روکا مگر عمرو متوحش ہوا بیہوش ہوگئے تھے امیر نے لاکر خواجہ کو ہوشیار کیا عمرو نے جو دربار دیکھا قدموں سے لپٹ گیا پوچھا کہ آقا یہ کون صاحب ہین امیر نے فرمایا یہ حکیم اسقلی لنوس ہین کوہ رنگا رنگ سے مجھکو لائے ہین بادشاہ سابق طلسم کی قید دیکھی تھی چاہا کتفار ہاکردن وہ نکل گیا دم بھر مین نگاہون سے مخفی ہوا عمرو نے کہا جناب حکیم صاحب آپ نے کون کون کتابین پڑھی ہین حکیم صاحب نے کہا جن کتابون کی حکیم کو ضرورت پڑتی ہو وہ رسالے مین نے پڑھے ہین خواجہ نے چند باتین حکیم سے کین کہ حکیم بہت خوش ہوے کہا خواجہ حقیقت مین تم بڑے ذی کمال ہو عمرو نے کہا ایک رسالہ میرے پاس ہو کہ جس مین مزاج انسان کی شناخت و تشخیص حکمت ہوسکتی ہو وہ مین دون اسکو ملاحظہ فرمایئے حکیم نے کہا خواجہ مین ایسی کتاب کا بہت مشتاق ہون عمرو نے کہا تشخیص امراض اور شناخت مزاج وغیرہ سب چیزین موجود ہین حکیم صاحب مشتاق ہوے عمرو نے زنبیل سے کتاب نکالی اور حکیم صاحب کے سامنے پیش کی حکیم صاحب نے اسکو دیکھنا شروع کیا زبان پر انگلی لگاتے ہین اور ورق الٹتے ہین بیس پچیس ورق الٹے تھے کہ حکیم صاحب کا دل گھبرایا کہا خواجہ ان اوراق مین کیا لگا ہو کہ اسکی انگلی جو زبان پر لگی تو زبان لکنت کرنے لگی دل گھبراتا ہو عمرو نے کہا اور ملاحظہ کیجیے آگے بڑھکر سب مطلب کھلیگا حکیم صاحب پھر پڑھنے لگے ورق الٹتے جاتے ہین مگر ہاتھ مین رعشہ پسینے پسینے ہورہے ہین پچاس ساٹھ ورق الٹے تھے کہ کتاب ہاتھ سے چھوٹی اور لڑکھڑا کر گرے جیسے ہی بیہوش ہوے عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

کزان استاد عیاران عالم　　سراپا دانش و عقل مجسم　　بہ باغ دین زنکرش آب یاری
جہان سربسنگ در خنجر گذاری　　بہر کشور بلاے جان کفار　　عمرو آن شاہ عیاران عیار

خنجر کھینچکر عمرو چلا تھا کہ امیر نے ہاتھ تھام لیا فرمایا ہان خواجہ کیا کرتے ہو یہ دوست صادق دیار موافق ہو عمرو رک گیا صاحبقران نے حکیم کو ہوشیار کیا جب حکیم کی آنکھ کھلی کہا کیون خواجہ کیا منظور تھا کہ مجھکو بیہوش کیا عمرو نے کہا یہی خیال تھا کہ شاید مکر ہو اور اسی صورت سے ممکن ہو کہ مجھکو

بیہوش کرین حکیم صاحب نے بہت عذر کیا اور کہا خواجہ پہلو مین میرے قصر کے ایک حکیم رہتا ہی کرنہایت مکار و حیلہ ساز ہی مجھ سے علم پڑھا اب مجھی سے مقابلہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے آپ سے نہین پڑھا اور مین آپ کا شاگرد نہین ہون بلکہ یہ بھی خیال ہی کہ جب آقائے نامدار طرف بیستون کے جائین گے تو وہ ضرور فتور کریگا عمرو نے کہا کل مین ضرور جاؤنگا حکیم نے یہ بھی بتا دیا کہ صبح کا وقت اسکے مطب کا ہو مریض جمع ہوتے ہین نبض دیکھکر اپنے پاس سے دوا دیتا ہی حقیقت مین دوا اسکی تاثیر دار ہو جسکو دوا دی اسنے صحت عارضہ سے پائی خواجہ نے کہا کل انشاء اللہ تعالیٰ انکو دیکھیے مگر حکیم نے شب کو سامان دعوت کیا بڑی دھوم سے شب کو امیر و خواجہ نے کھانا کھایا مگر حکیم نے خواجہ سے کہا او شہنشاہ اوج عیاری مین چاہتا ہون کہ کچھ آپ کا گانا سنون خواجہ عمرو نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار گا نے نظم

زاہد نے خاک لطف اُٹھائے شباب کے	دو گھونٹ بھی گلے سے نہ اُترے شراب کے
طوفان گریہ میرا یہان تک ہوا بلند	سب حرف دھو دیے ورقِ آفتاب کے
کی بیکشی ہو بحر مین کس بحر حسن نے	دریا مین سرنگون ہین کٹورے حباب کے
ایسے جفا شعار سے اظہار آرزو	دیکھو تو حوصلے دلِ خانہ خراب کے
صحن زمین دیار فلک دونون غرق ہین	دریا ہین جوش پر مری چشمِ پُرآب کے
بس ہو چکی امید وفا آپ سے ہمین	بدلے ہوے ہین ڈھنگ ابھی سے جناب کے
نالون کے زمزمون سے کسی دم نہین فراغ	نغمے خوش آتے ہین کسی چنگ و رباب کے
زاہد نہ بک کہ اپنی طبیعت بدل گئی	کچھ اور کہ رہے ہین ارادے شباب کے
سینہ ہجوم داغ سے گلزار ہی نسیم	تختے کھلے ہوے ہین برابر گلاب کے

ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہو حکیم تعریفین کر رہا ہو کہ خواجہ حقیقت مین گانا تمھارا سحر ہو دل ہی غربت کرتا ہو کہ گانا تمھارا سنے جاؤن خواجہ عرض کرتے ہین کہ جناب حکیم صاحب جسقدر چاہیے گانا سُنیے مین ہر وقت حاضر ہون صاحبقران بھی مسند پر بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریفین کر رہے ہین خواجہ نے کہا مین رفع حاجت کر آؤن امیر نے کہا بسم اللہ خواجہ جیسے ہی اُٹھے اور جیسے ہی محفل سے نکلے آسمان پر برق چمکی ایک ساحر تڑپ کر گرا اور خواجہ کو اُٹھا لیگیا خواجہ نے ہر چند غل مچایا کہ آقا مجھے بچائیے صاحبقران نے جستجو کی اپنے مقام سے اُٹھے مگر وہ ساحر نکلگیا صاحبقران

فرمایا کیون حکیم صاحب یہ ساحر کون ہی جو کہ عمرو کو لے گیا اسقلی نوس نے کہا کہ اُسی حکیم کی یہ شرارت ہی
شیاطین کارگذار اُسکا نام ہی صد یا ساحر اُسکے نوکر ہین اُسکو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران و خواجہ عمرو
حکیم صاحب کے یہان مہمان آئے ہین اسی وجہ سے کسی ساحر کو حکم دیا ہوگا وہ عمرو کو آکر اُٹھا لیگیا امیر نے
فرمایا کہ عمرو اُسکو سمجھ لیگا رہا ہوکر آئیگا مگر اصل مین یہ سرگذرا کہ شیاطین بسبب اختلاف مذہب حکیم
اسقلی نوس کا دشمن ہی اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ہرکارون نے اسکو خبر دی کہ آج تو حکیم صاحب کے
یہان بڑا جلسہ ہی شیاطین نے حکم دیا کہ دمبدم کی خبر مجھکو دینا مین چاہتا ہون کہ عمرو کو گرفتار کرکے
قتل کر ڈالون پہر رات گئے اِسکو خبر ملی کہ خواجہ گارسے مین ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہی شیاطین
نے اثرم جادو کو حکم دیا کہ عمرو کو اُٹھا لا اثرم آیا اور خواجہ کو اُٹھا لیا اور سوچا کہ پہلے جاکر پہاڑ
پر ٹھہرون اور عمرو سے کچھ مال لون یہ سوچکر ایک پہاڑ پر لایا اور عمرو کو ہوشیار کیا اور کہا اے عمرو
مین سنتا ہون کہ تو نے مال بہت جمع کیا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ مجھکو بھی کچھ دے مین تیری سفارش کرونگا
خواجہ نے کہا آپ کا نام نامی کیا ہی مجھکو کہان لیے جاتے ہو اثرم نے کہا کہ شیاطین کارگذار جو
حکیم صاحب ہین حکیم اسقلی نوس کے اُستاد اُنھون نے مجھکو حکم دیا تھا کہ عمرو کو اُٹھا لاؤ مین تمکو لیے
جاتا ہون مگر مین تمھاری سفارش کرونگا اور میرا نام اثرم جادو ہی خواجہ نے کہا مال تو میرے
پاس بہت ہی مگر دور رکھا ہی تم اُٹھا لو کوئی منع نکریگا اثرم نے کہا جہان رکھا ہوگا مین اُٹھا لونگا عمرو
نے زنبیل کھولی اثرم نے دیکھا کہ روپیہ کا انبار ہی جابجا اسباب بھی رکھا ہی دریا موج مار رہا ہی ایکطرف
ہزارون جادوگر لنگوٹیان باندھے ہوے ٹوکری سر پر ایک گز کی ڈلی ہاتھ مین مکھیان بھنک رہی ہین
جادوگر نے گھبرا کر سر نکال لیا کہا خواجہ حقیقت مین مال تو بحساب رکھا ہی لیکن ہزارون جادوگر ٹوکریان
ڈھو رہے ہین عمرو نے کہا قہر سامری بن رہی ہی اُسپر یہ سب مٹی ڈالتے ہین تم کچھ گھبراؤ نہین اچھی طرح
دیکھ کے ایک تاج اُٹھا لو تمکو فراغت ہو جائیگی اثرم نے سر ڈالا اور ہاتھ بڑھایا کہ تاج اُٹھاؤن
نگہبان نے ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا اور کہا او چوٹے دن دہاڑے چوری کرتا ہی جیسے ہی زنبیل مین گرا
سو بھول گیا مزدورون نے آکر گھیرا ایک کہتا ہی کپڑے اُتار نا چار اثرم نے کپڑے اُتارے
اُن لوگون نے ایک لنگوٹی باندھ دی اور ٹوکری سر پر رکھوائی میان اثرم بھی ٹوکری ڈھونے
لگے لوگون سے پوچھتا ہی کہ یہان کا قیدی کیونکر رہائی پاتا ہی وہ مزدور کہتے ہین کہ یہ مقام زنبیل

خواجہ عمرو ہی یہان کا قیدی تا قید حیات نجات نہین پاتا ہی مرنے کے بعد پانچ آنہ پیسے سرکار سے ملتے
ہین کہ اسکا دفن وکفن کرو ہم لوگ وہ پیسے لے لیتے ہین اور مردے کو پھینکد یتے ہین جنگل مین
جانوران درندہ اُسکو کھا جاتے ہین اثرم بہت رویا کہتا تھا مین کیا جانتا تھا کہ اس آفت مین پھنسونگا
ورنہ عمرو کو لینے نہ آتا مگر خواجہ نے بعد گرفتاری اثرم رنگ و روغن عیاری کا نکالا اور اثرم کی
شکل بنکر دربار شیاطین مین آئے شیاطین نے پوچھا کیون عمرو کو نہ لائے خواجہ نے کہا حضور
وہان بڑے انتظام ہین اور صاحبقران مالک اسم اعظم الٰہی ہین اُنکے سامنے ساحر نہین جاسکتا
مگر مین پتہ لگا آیا ہون جب عمرو وہان سے اُٹھیگا تب گرفتار کر لاؤنگا مگر ملاحظہ فرمائیے کہ مجھکو بخار
چڑہا آتا ہو شیاطین نے کہا بخار کی مجال ہو کہ میرے نوکر کو بخار آئے سامنے جو ڈبیان رکھی ہین
ایک ڈبیہ سے دوا نکالی اور ایک کاغذ مین لپیٹ کر دی اور کہا کہ اسکو پانی مین گھولکر پی لو خواجہ
نے پانی مین اُسکو گھولا قریب آکر کہا حکیم صاحب ذرا آپ تو چکھیے مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہی کہ ایسا ہو
اسکو پی کر مر جاؤن شیاطین نے کہا یہ دوا معقول ہو بدگمانی نہ کر عمرو نے کہا جبتک حضور نہ چکھینگے
مین نہ پیونگا شیاطین نے ایک گھونٹ پیا جیسے ہی دوا حلق سے اُتری گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا کہا
اثرم کچھ عجب بات ہو کہ سر گردش کرنے لگا پسینہ چلا آتا ہو ہاتھ پانوٗن مین رعشہ ہو دل گھبرا رہا ہو
خواجہ نے کہا اُٹھکر ٹہلیے معلوم ہوتا ہو دوا گرم ہو ٹہلنے سے فرحت ہوگی شیاطین گھبرا کر اُٹھا ہی تھی
نے تمانچہ مارا لڑکھڑا کر گرا خواجہ نے نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

مرے مکر سے کانپتا ہی جہان	تراشندۂ ریش کفار ہون	عمرو ہون مین عیار صاحبقران
مرا تیر نہ خطا ہو گر ہمقدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم	زمانے کا مکار و غدار ہون
نہ پاوے مری گرد پا پیش کو	دوندہ جہانگرد طرار ہون	اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
		جہانگیر عالم کا عیار ہون

نعرہ کرکے پشتارہ شیاطین کا باندھا اور رستے بھاگے صبح کو حکیم اسقلی نوس سامنے امیر کے
بیٹھے ہین اور فرما رہے ہین کہ عمرو کو عرصہ ہوا پلٹ کر نہین آیا نہین معلوم کیا گذری اسقلی نوس
کہتے ہین اے شہریار تدبیر کیجیے ایسا نہ ہو کہ وہ خواجہ کو مار ڈالے امیر نے فرمایا اُسکو کوئی قتل
نہین کرسکتا وہ آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ زنگ کی آواز بلند ہوئی دیکھا خواجہ عمرو پشتارہ بدوش آکر
پہونچے اور شیاطین کا پشتارہ سامنے ڈالدیا اسقلی نوس نے کہا خواجہ اسکی زبان مین

سوزن نہ دی یہ بڑا ساحر ہی علم نیرنج و شعبدہ سے بخوبی ماہر ہو اگر ہوشیار رہوگا تو نکل جائیگا خواجہ عمرو نے زبان مین شیاطین کی سوزن دی اور ستون سے باندھکر ہوشیار کیا شیاطین کی جو آنکھ کھلی اپنے کو گرفتار پایا سر ٹپکنے لگا حکیم صاحب نے اُٹھکر کہا کیون بچہ بڑا غرور کرتا تھا مین کہتا تھا کہ جسرور طلسم کشا تشریف لائینگے اُسروز تیرا علاج ہو جائیگا تو کہا کرتا تھا کہ طلسم کشا یہان نہین آسکتا تو نے قدرت خدا کو دیکھا اب یا تو اطاعت کر یا تجھکو ابھی قتل کرونگا شیاطین نے کہا کہ ای استقلی نوس اگر صاحبقران مجھے فرمائین تو مین اسلام اختیار کرون مگر تمھارے کہنے سے جواب سخت دونگا مین اسلام نہ اختیار کرونگا صاحبقران نے فرمایا ای شیاطین تو کسکا معتقد ہی شیاطین نے کہا یہان سے تین کوس پر ایک کوہ ہی اُسپر ایک گنبد بنا ہی اُس گنبد مین روشنی پیدا ہوتی ہی اور آواز آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین جو دل مین جسکے ہوتا ہی وہی آواز آتی ہی اگر مجھکو اُسکا حال معلوم ہو تو مین ضرور خدای آسمان کو سجدہ کرون صاحبقران نے حکم دیا کہ شیاطین کو لیجا کر قید کرو جب ہم خبر لائینگے تب ہم اُس سے سوال اسلام کرینگے عمرو نے کہا کہ خواجہ یہ مذہب کو تشنیع دیتا ہی جا کر دریافت تو کرو کہ اُس گنبد مین کون رہتا ہی کوئی شعبدہ باز ہوگا اور شیاطین کہتا تھا کہ کئی کوس تک اُسکی خدائی کا ہنگامہ ہی دیہات دور دور والے آتے ہین اور مراد اپنی اپنی پاتے ہین روپیہ خوب چڑھاتے ہین عمرو نے کہا کیا عجب ہی کہ اُسنے روپیہ جمع کیا ہو آج ہی خبر لاؤنگا یہ کہکر خواجہ روانہ ہوے صبح کو سامنے کوہ کے پہونچے دیکھا ہزارون آدمی زیر کوہ جمع ہین اور گنبد سے برقین گر رہی ہین اور میلے مین سب طرح کے لوگ جمع ہین چڑھاوا چڑھ رہا ہی ہزارہا طائفے حاضر ہین سامنے گنبد کے ناچکر یہ اشعار عاشقانہ گا رہے ہین

نظم

مین بخود ہون کسیکا روے زیبا دیکھکر | کہتے ہین احباب میرے مجھکو کیا کیا دیکھکر
سب یہی کہتے تھے وہ بیرحم ہی بیدرد ہی | دل دیا اُس بیمروت کو بھلا کیا دیکھکر
دوست روتے ہین عزیز و اقربا بیہوش ہین | تمکو رحم آتا نہین کچھ حال میرا دیکھکر
کیا کہون کیسی بلا آئی ہی میری جان پر | او بت کافر تری زُلف چلیپا دیکھکر
تیری آنکھون کی بھلا دہ مستیان یاد آگئین | وقت بیہوشی صنم تاثیر صہبا دیکھکر
ساتھ ہی تھا قافلہ طفلان ایذا دوست کا | وہ بھی کچھ گھبرائے میرا جوش سودا دیکھکر

مین نے اِک دریا بہایا آنکھ سے بے تیرے گل — اور لہرآئی مجھے بھی موج دریا دیکھکر
وہ ابھی آئے نہین دم سے خدا کیوا سطے — ای اجل گھبرا گیا تیرا تقاضا دیکھکر
کیسے یہ بیدرد ہین یارب کہ بدلے رحم کے — لوگ ہنستے ہین کسیکا مجھکو شیدا دیکھکر
شب جو تھی ہم وہ بہم جوش حسد سے یہ فلک — قہر لایا عاشق ومعشوق یکجا دیکھکر
دوستون نے رو دیا جب شکل دیکھی ای نسیم — کیا کہون کیا حال تھا وہ حال تیرا دیکھکر

کہ گنبد سے آواز آئی سنم خداوند گنبد نشین آج معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مسلمان جلسے مین آیا ہی وہ جو لوگ کھڑے تھے طرف عمرو کے دیکھنے لگے اور وہ سب دوڑے کہ عمرو کو گرفتار کرلین خواجہ عمرو بھاگے اور ایک غار مین چھپے دن بھر بیدار رہا شام کو خواجہ غار سے نکلے سر اُٹھا کر دیکھا کہ گنبد مین سناٹا پڑا ہی سمجھے کہ کوئی شعبدہ باز ہو رات کو یہان سے چلا جاتا ہی رات بھر اُسی مقام پر بسر کی چار گھڑی رات رہے خواجہ اُٹھے اور میخین گاڑ کر پہاڑ پر چڑھے پہاڑ پر آکر گنبد مین پہونچے دیکھا گنبد مین مال بہت جمع ہی ایک طرف مٹھائی رکھی ہی خواجہ نے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کیا جس سوراخ سے آئے تھے اُسی سوراخ مین کمند اصفا کو لگا دیا جیسے ہی صبح ہوئی عمرو نے دیکھا کہ سامنے سے برق چمکی ایک طفل نہایت خوبصورت چمکتا ہوا آتا ہی جیسے ہی پاس روزن کے آیا اور سوراخ مین قدم رکھا کمند ین پانون مین اُلجھین عمرو نے جال مارا اور اُس طفل کو گرفتار کیا اب جو دیکھا تو ایک طفل سیہ فام چوٹیان سر پر جال مین تڑپ رہا ہی عمرو نے کہا ارے تو کون ہی اُسنے کہا اسلم شیطان بچہ عمرو نے کہا اب مین نے تجھکو گرفتار کیا تیری شکل بنکر سب کو لوٹ لونگا اسلم شیطان بچہ خاموش ہو رہا عمرو نے اُسکو جال مین لپیٹا اور نذر زنبیل کر دیا اور اُسی طرح روزن مین بیٹھے اور شعلہ ہاے آتش پھینکنے لگے حاضرین کو آواز دی کہ یارو آج خداوند کے یہان شادی ہی جو جس سے ہوسکے وہ لائے نفع یہ ہوگا کہ مال دونا ہو جائیگا یہ سُنکر لوگ دوڑے کوئی اپنی زوجہ کا زیور اُتار لایا کسی نے محلے سے مانگ لیا تھوڑے عرصے مین بہت مال جمع ہوا عمرو نے کہا گنبد کے سامنے رکھکر ہٹ جاؤ اور آنکھین بند کر لو پھر جو آنکھین کھولوگے تو مال دونا پاؤگے سب نے خوشی خوشی مال اپنا رکھدیا خواجہ گنبد سے اُترے گلیم اوڑھے ہوے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کر لیا اور جست کرکے نکل گئے بعد جانے عمرو کے سب نے

آنکھین کھولین دیکھا مال ندارد دھو روتے پیٹتے سب اپنے اپنے گھر گئے ہر گھر مین یہی ذکر تھا کہ قدرت نے آج لوٹ لیا مگر خواجہ عمرو نے آکر ایک صحرا مین اسلم کو نکالا اسلم نے کہا خواجہ مین تمکو بہت سا مال دونگا اگر مجھکو رہا کرو مال کا نام سنکر خواجہ نے اُسے جال سے نکالا جیسے ہی اسلم جال سے نکلا غائب ہوگیا اور ایک آواز آئی کہ خواجہ مین رہا ہوگیا اب مجھکو نہ پاؤگے عمرو نے کہا او بیٹا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر ایک جانب سے چلے جو مکان راہ مین ملتا ہو اُسمین تلاش کرتے ہین مگر اسلم کا پتہ نہین ملتا تین دن برابر ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے خواجہ ایک باغ مین پہونچے دروازے پر باغ کے سنا کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو دل کو برما رہا ہو

نظم

حرفون کے ملے جوڑ بڑھا حسن رقم کا ہر لفظ کے پیوند مین بخیہ ہی قلم کا
عاشق کو نہین دولت دنیا کی تمنا جو داغ ہی سینے مین نمونہ ہی درم کا
آنکھون کو سکھا دیجیے بیداری کا ل احسان اُٹھائین گے نہ ہم خواب عدم کا
سوئین گے بھلا خاک جھپک جائینگی آنکھین آجائیگا جھونکا جو کوئی خواب عدم کا
آنکھون کے تقاضے سے خبردار رہو ان کچھ اور ارادہ ہو مرے ابر کرم کا
ہم خوب سمجھتے ہین یہ ایجاد تمھارے ضبط لب خاموش اشارہ ہو تبسم کا
رہتے ہین تسنیم اُس رُخ گلگون کے نظارے جلوہ ہو مری آنکھ مین گلزار ارم کا

خواجہ پشت باغ سے کمند مار کر دیوار پر چڑھے دیکھا وہی لڑکا سیہ فام چھٹیا سر پر مسند پر بیٹھا ہو گرد چند کنیزین کھڑی ہین اور ایک کنیز بیٹھی گا رہی ہو خواجہ ایک گوشے مین چھپے گائن واسطے رفع حاجت کے اُٹھی گوشے مین آکر بیٹھی خواجہ نے گائن کو بیہوش کیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکالکر اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آبیٹھے اور اشعار خوب خوب گائے کہا یا خداوند آج مین چاہتی ہون کہ تمکو ایک کمال دکھاؤن کہ سرے شراب پلاؤن آپ بہت خوش ہونگے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ میری گائن مقبول بارگاہ سامری و جمشید ہوئی اسلم نے حکم دیا کہ کیا چاہتی ہو خواجہ نے کہا کہ کنجی میخانے کی مجھکو دیجیے تو مین شراب لاؤن تو ورت بہت خوش ہونگے اسلم کو بالکل خیال نہین کہ عمرو کہان ہو جھٹ سے کنجی میخانے کی دیدی خواجہ عمرو میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا سب مین بیہوشی ملائی مگر وہ قاتل بیہوشی ملائی ہو کہ اگر دریا مین ڈالدیجیے تو مچھلیان نکل آئین خواجہ

گئی سو گلابیان آراستہ کرکے لائے اول گت ناچی پھر جام کو سر پر رکھا اسلم شیطان بچہ بہت خوش ہو
عمرو نے قریب آکر سر جھکایا اسلم کو جام دیا اسلم نے جو شراب ہاتھ مین لی شراب سرخ ہوگئی اور چرخ
مارنے لگی اسلم نے کہا تو کون ہی خواجہ نے خنجر مارا بدن پر اسلم کے پڑا مگر تاثیر نکی خواجہ جست
کرکے بھاگے اسلم نے کہا لینا جانے نپائے کنیزین دوڑین خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ کالی کالی
صورت کے لڑکے پیرے پیچھے آتے ہین خواجہ جست کرکے نکل گئے اسلم نے پکار کر کہا او
ساربان زادے کہان جائیگا اب تیری فکر کرونگا خواجہ نے کہا او بچیا مجھکو کب پا سکتا ہی اسلم
سمجھ گیا ہی کہ یہ مرد طماع ہی روپیہ کے لالچ مین پھنسے گا کنیزون سے کہا مین جاتا ہون اور عمرو کو ابھی
گرفتار کرکے لاتا ہون یہ کہکے اسلم روانہ ہوا مگر خواجہ جو باغ سے بھاگے کئی کوس نکل گئے
دیکھا سامنے ایک تکیہ ہی شام کا وقت ہی ایک چھپر پڑا ہی اسمین چراغ جل رہا ہی اور آواز
آتی ہی صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی روپیہ گن رہا ہی خواجہ نے پہلو سے دیکھا کہ ایک ضعیفہ عریان
چہرے پر پڑی ہوئی روپئے گن رہی ہی خواجہ کے خیال مین آیا کہ اس جنگل مین یہ ضعیفہ بڑی مالدار ہی
رنگ و روغن عیاری کا نکالا ایک طفل حسین کی شکل بنکر سامنے آئے بڑھیا کو سلام کیا اور کہا
نانی امان تسلیم عرض ہی بڑھیا نے کہا بیٹا جیتے رہو یہان تم کیونکر آئے تم تو کئی دن سے غائب تھے
اب خواجہ گھبرائے کہ کیا جواب دون مگر سوچکر کہا نانی امان مین بھاگ گیا تھا مگر اسی جنگل مین
چھپا تھا ایک مقام پر مار سیاہ نکلا اسکو مارا نیولے نے نکلکر چاہا کہ مجھکو کاٹے مین نے اسکو بھی
مار لیا منھ مین نیولے کے ایک پھول تھا وہ مین نے لے لیا جس وقت سے وہ پھول میرے
ہاتھ مین آیا زمین کے سب خزانے معلوم ہوتے ہین ہر مقام پر یہی ثابت ہوتا ہی کہ روپیہ دفن ہی
کسی مقام پر مال گڑا ہی ایک پتی مین نے اس پھول کی کھائی تھی ایک پتی نانی امان تم بھی کھا لو بڑھیا
نے منھ کھولدیا کہا لاؤ بیٹا پھر جوان ہو جاؤن اور تمھاری پرورش کرون بڑھیا نے پتی جو کھائی
گھبرا کر اٹھی بیہوش ہو کر گری خواجہ نے اور بیہوشی اسکے دماغ مین اتار دی کہ پہر دو پہر ہوشیار
نہو جو روپیہ سامنے رکھا تھا وہ تو اٹھا کر نذر زنبیل کیا دوسری طرف دیکھا اور روپیہ ڈھیر ہی
اٹھاکے زنبیل مین رکھتے جاتے ہین مگر روپیہ کم نہین ہوتا ہی جی مین کہتے ہین خواجہ حقیقت مین
اس بڑھیا نے خوب روپیہ جمع کیا ہی یہ سب ہماری تقدیر کا تھا آخر روپیہ اٹھاتے اٹھاتے تھک گئے

اور روپیہ کم نہین ہوتا کہ پہلو سے آواز آئی کہ او ساربان زادے یہ کنکر پتھر کیون اُٹھاتا ہی عمرو نے دیکھا پہلو سے اُس پتھر کے اسلم چلا آتا ہی آتے ہی چاہا عمرو کا ہاتھ تھام لون خواجہ بھاگے اسلم نے جو جست کی کاندھے پر خواجہ کے سوار ہو گیا اور عمرو کو گرفتار کر کے بڑھیا کو جگایا عمرو نے دیکھا وہ بڑھیا نہین ہی ایک طفل دوازدہ سالہ چھٹیا سر پہ اُڑتی ہوئی اُسنے اُٹھکر کہا یا خداوند اِس ساربان زادے نے مجھکو بڑی تکلیف دی کلیجہ جل رہا ہی تمام ہڈیان سلگ رہی ہین اسلم نے کہا دریاے محیط شیطانی مین جاکر نہاؤ سب تکلیف دفع ہو جائیگی لیکن عمرو کو بھی لیجاؤ دریاے محیط شیطانی مین آواز دینا کہ اے نہنگ شعلہ خوار اِس قیدی کو رکھو قدرت نے قیدی بھیجا ہی چند مچھلیان پیدا ہونگی وہ عمرو کو لپیٹ جائینگی لیجا کر قید کرینگی وہ لڑکا عمرو کو لیکر چلا خواجہ نے راہ مین کہا آپ کا نام کیا ہی لڑکے نے کہا ضعیف شیطان میرا نام ہی قدرت نے حکم دیا تھا روپیہ لیکر یہان بیٹھ رہو جانتے تھے کہ عمرو کو بڑی طمع ہی روپے کے لالچ مین پھنسیگا وہی ہوا کہ روپیہ دیکھکر تمھاری رال ٹپک پڑی آخر گرفتار ہوئے دریاے محیط وہ مقام ہی کہ جو وہان گیا پھر قید سے نہ چھوٹا وہین تڑپ تڑپ کر مرا خواجہ نے کہا سامنے چشمہ ہی مین پانی پی لون تو پھر تمھارے ساتھ چلون ضعیف شیطان نے کہا کہ خواجہ کچھ میرے ساتھ مکر نہ کرنا عمرو نے کہا تمھارے ساتھ مکر نہ کرونگا اوسنے عمرو کو کنارے چشمے کے بٹھا دیا خواجہ پانی پیتے پیتے چشمے مین پھاند پڑے ضعیف شیطان نے پکار کر کہا کہ اے نہنگ تہ نشین عمرو کو گرفتار کرلے عمرو نے دیکھا کہ ایک نہنگ پیدا ہوا اُسنے عمرو کو پکڑ لیا چند مچھلیان آکر عمرو کے لپٹ گئین کشان کشان عمرو کو ایک مکان مین لیجا کر بند کر دیا عمرو اکیلے مکان مین گھبرا رہا ہی نکل نہین سکتا جب رات زیادہ آئی تو معلوم ہوا کہ کہین گانا ہو رہا ہی اور کوئی بڑے لطف سے یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی نظم

جلوہ رُخ پُر نور کا ہر سو نظر آیا	آئینۂ خورشید مین بھی تو نظر آیا
زیر صف مژگان وہ نہین چشم فسون گر	شیرون کے نیستان مین آہو نظر آیا
آنکھون نے خیال لب جان بخش بھلایا	اعجاز سے بڑھکر ہمین جادو نظر آیا
پرتو جو پڑا گال کا خال سر مو مین	تابندہ چراغ شب گیسو نظر آیا
چمکا سر گیسو مین جو افشان کا ذرہ	ظلمات مین اُڑتا ہوا جگنو نظر آیا
دانتون کا پڑا عکس جو زیور پہ گلے کے	ہیرون سے جڑا یار کا جگنو نظر آیا

کہتے ہین کہ تم وارے کا تو نکا مین کو چین | اب میری گلی مین جو کبھی تو نظر آیا
دھوکا ہوا خورشید پہ ظلمات کا مجھکو | بکھرا ہوا عارض پہ جو گیسو نظر آیا
فانوس مین مین شمع سر طور کو سمجھا | پردے مین جو اُس حور کا بازو نظر آیا
دم دھکدھکی مین حسرت دیدار مین اٹکا | گردن مین جو اُس حور کی جگنو نظر آیا
باز آیا مین مضمون سے بیتابی دل کے | عمدہ نہ دم فکر جو پہلو نظر آیا
حاصل ہوئی اک نور خوشی عید کی دل کو | جسوقت ہلال خم ابرو نظر آیا

خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ اُسی مکان مین فرش بچھا ہوا ہی اسلم مسند پر بیٹھا ہو شراب پی رہا ہی عمرو نے پکار کر کہا یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون مجھکو اپنے پاس بلائیے اسلم نے اشارہ کیا خواجہ اُٹھے اُٹھتے ہی گلیم اوڑھ لی اسلم پکار رہا ہی کہ او عمرو کہان گیا خواجہ نہین بولتے خاموش ایک گوشے مین کھڑے ہین جب عمرو نے آواز نہ دی اسلم تخت پر سوار ہوا اور ساتھ والون سے کہا نکل چلو خواجہ نے جو دیکھا تخت سے لپٹ گئے تخت بلند ہو اُڑتا ہوا چلا خواجہ پایۂ تخت مین لٹکے ہوے ہین تخت جاتے جاتے جب دریا کی سرحد سے گذر گیا تب خواجہ نے پایۂ تخت کو چھوڑا مگر گلیم اوڑھے ہوے ہین پیچھے تخت کے چلے جاتے تھے اسلم کا تخت قریب ایک باغ کے پہونچا اسلم وہان اُترا خواجہ بھی اُسی باغ مین آئے ہزارہا شیطان بچے اُس باغ مین تھے اسلم جو آیا ہزارون لڑکے دوڑتے ہوے آئے مُنھ سے دھوان چھوڑتے ہوے ایک لڑکا سب کے پیچھے رہ گیا تھا خواجہ نے اُسکو بیہوش کیا اور اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آئے کہا یا خداوند آپ قہر دریا سے کیون چلے آئے اسلم نے کہا وہ ساربان زادہ چھوٹ گیا اسوجہ سے مین چلا آیا کہ ایسا نہ ہو کچھ مکاری کرے بس خواجہ عمرو نے باتین کرتے کرتے کہا یا خداوند دیکھیے وہ پہاڑ اور گنبد چلا آتا ہی آپ نے کیا تقریر معقول کی ہی اسلم اودھر بیٹھا کتا تھا یہ نئی بات ہی کہ کوہ بھی چلا آیا مین نے تقریر برجستہ کی میری تقریر مین یہ طاقت ہی کہ پہاڑ بھی چلا آیا جیسے ہی اسلم پلٹا خواجہ نے حلقہ ہاے کمند آصفا باصفا مار کر حباب مار دیا کہ اسلم بیہوش ہوا خواجہ نے کمند افگنی مین اسلم کو باندھ لیا اور رجال مین لپیٹ کر زنبیل مین داخل کر دیا زنبیل مین جو اسلم گیا عجب ہنگامہ دیکھا چند مزدورون نے آکر اسلم کو خوب ٹھیک کیا کوئی دھول مارتا ہی کوئی ڈھیلا مار کر بھاگتا ہی

اسلم بھاگتا ہوا قریب دریا کے پہونچا دیکھا ایک کشتی آئی اُسپر سے چند شاہزادیان اور چند ملاح نے
پکار کر کہا کہ میان صاحبزادے اگر سوار ہو تو دریا کی سیر کرو اسلم کشتی پر سوار ہوا اور چند شاہزادیان بھی
اُس کشتی پر سوار ہین اسلم اُن شاہزادیون کو دیکھکر بہت خوش ہوا جب کشتی بیچ دریا مین پہونچی تو
دیکھا کہ ایک کنیز نے کشتی مین سوراخ کر دیا کشتی چرخ مار کر ڈوبی اسلم نے جو دیکھا کہ کشتی ڈوب رہی ہی
تو پھاند پڑا دریا مین غوطے کھانے لگا ملاح نے ہاتھ تھام لیا کہا صاحبزادے تم کیون کود پڑے
معلوم ہوتا ہی تازہ وارد ہو اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا کہ مین خدائی کرتا تھا مگر عمرو نے مجھکو
قید کیا ہی اب یہان سے کیونکر رہائی پاؤن ملاح نے یہ سُنکر ہاتھ اسلم کا چھوڑ دیا اور کہا اگر تو عمرو
کا گنہگار ہو تو کوئی تجھکو امان نہین دیسکتا تو بیگا باغی ہو تو دعوی خدائی خدائی کرتا تھا اسلم غوطے
کھاتا ہوا چلا کئی کوس بہتا ہوا گیا ایک مقام پر دیکھا کہ ایک ماہی گیر جال پھینک رہا ہی اسلم جال
مین پھنسا ماہی گیر نے کھینچ لیا سمجھا کہ کوئی ماہی کلان پھنسی ہو جب جال قریب آیا تو ماہی گیر نے اسلم کو
دیکھا اسلم قدمون پر گر پڑا اور کہا ای ماہی گیر تو نے بڑا احسان کیا مجھکو اپنے مکان پر لے چل مین
تیری خدمت کرونگا ماہی گیر اسلم کو ساتھ لیکر اپنے مکان پر آیا زوجہ سے کہا لو صاحب پروردگار
نے ایک اولاد عطا فرمائی اسکو رکھو زوجۂ ماہی گیر نے اسلم کا ہاتھ تھام لیا اور مکان مین اپنے
لائی فرش پر اُسکو بٹھایا اسلم نے کہا ای مادر مہربان مجھکو شراب کی عادت ہی زوجہ ماہی گیر نے
دو بوتلین نکالکر سامنے اسلم کے رکھین اسلم اُٹھا کر پی گیا عورت نے کہا ارے تو کون ہی کہ دو بوتلین
بلا تکلف پی گیا اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا اُس عورت نے جو سُنا کہ یہ خدائی کرتا تھا ایک
دو ہتڑ مارا اور کہا او نالایق تو ہمارے پیر مرشد کا گنہگار ہی تجھکو کون جگہ دیگا جا دور ہو اسلم
مُنھ کے بھل گرا بیہوش ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی دیکھا ایک جنگل مین کھڑا ہون اور
ایک گنوار بڑے قد کا جوان لٹھ لیے کھڑا ہی اسلم نے ہاتھ باندھکر کہا مین نے تیری کیا خطا کی
ہی جو مجھکو لٹھ مارنے کا ارادہ کرتا ہی اُس جوان نے کہا او بے حیا تو نے غضب کیا کہ پیدا کرنے
والے سے ہمسری کی اب تیرا بدلہ ہوجائیگا جا دور ہو جنگل سے نکلجا ہمارے جنگل مین تو نہین
رہ سکتا ہو ورنہ تیرے ہاتھ پاؤن توڑ ڈالونگا یہ کہکر ایک لٹھ مارا اور وہ لٹھ سر پر پڑا چرخ کھاکر
گرا بیہوش ہوگیا نہین معلوم کتنی دیر تک بیہوش رہا جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سامنے ایک قبر کے

کھڑا ہون اور اُس قفس مین کئی سو جوان ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوے کھڑے ہین اور اسلم کو بلا رہے
ہین اسلم بھی اُس مکان مین گیا چند سپاہی اسکو دیکھکر دوڑ پڑے اور ہتھکڑیان بیڑیان اسلم کو پہنائین
اسلم بھی انھین قیدیون مین شریک ہوکر بیٹھا مگر وہ قیدی اُسکو ستا رہے ہین کوئی دھول مار رہا ہی
کوئی تھپڑ مار دیتا ہی اسلم حیران ہوکر جسکے پاس جا کر بیٹھتا ہی وہ دھولین مارتا ہی جسطرف گیا مصیبت مین
پھنسا ایک گوشے مین بیٹھکر رونے لگا جی مین کہتا ہی کہ ای اسلم کاشکی مین عمرو کو نہ قید کرتا تو اِس مصیبت
مین نہ پھنستا رو رہا تھا کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای فرزند کیون روتا ہی دیکھا کہ ایک ضعیفہ سیاہ فام
بد انجام ٹہلتی ہوئی آتی ہی مگر منھ سے بوے بد آتی ہی کہ سب قیدیون نے منھ پھیر لیا مگر اسلم نے پکار کر
کہا کہ ای مادر مہربان آؤ وہ ضعیفہ اِسکے قریب آئی آکر بیٹھ گئی اور مسکرا مسکرا کر باتین کرنے لگی لیکن
اسلم بھی بہ محبت باتین کر رہا ہی مگر سب قیدیون نے اُس ضعیفہ کی طرف سے منھ پھیر لیا ہی وہ ضعیفہ
اسلم سے کہنے لگی کہ یہ زنبیل عمرو کی ہی اور یہ عجائبات سارے معجزات کے ہین مین بھی اِس زنبیل
مین قید ہون اور تم بھی قید ہو یہان وصال دوست کا کیا ذکر جبتک عمرو نہ تجھکو نکالے اور نہ رہا کرے
رہائی اِس مقام سے غیر ممکن ہی یہان کا قیدی بدون اوسکے حکم کے رہا نہین ہو سکتا ہی مین بھی
مدت دراز سے قید ہون مگر آزاد ہون مزدوری کرتی ہون زنبیل کے باہر نہین جا سکتی ہون اسپر
یہ دوسری مصیبت ہی تیرے اوپر کہ تو زنبیل مین بھی قید ہی اور یہان کے زندان کا بھی قیدی ہی اسکا
سبب یہ ہی کہ تو نے دعوی خدائی کیا تھا اور شرک خواجہ کے مذہب کے موافق کیا پس یہ سزا اُسکی
تجھکو ملی ہی خیر تو یہان رہ مین روز آیا کرونگی فرصت کے وقت تیرا دل خوش کر جایا کرونگی اسلم نے
جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ ابتک گذریگی اُسکی برداشت کرینگے یہ کہکر اسلم نے اُسکے منھ کے بوسے
لیے اور گلے سے لگایا اور کہا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ نہ تشریف لائیے اور مجھکو اپنے فراق مین تڑپایئے
مین آپکے فراق مین ہلاک ہو جاؤنگا اُس لکاتا نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور آؤنگی
تمھارے پاس آنے سے تو مجھکو لطف زندگی ملتا ہی مین بہت بیقرار تھی کیونکہ جب سے زنبیل مین
خواجہ نے داخل کیا تھا اُس دن سے مین اِس کام کے لیے ترس گئی تھی کوئی پوچھتا بھی نہ تھا مین
خود خواہش کرتی تھی مگر کوئی رُخ بھی نہ کرتا تھا آج تو میری مراد دلی حاصل ہوئی مدت کے بعد مین
اپنی خواہش کو پہونچی اگر مین نہ آؤنگی تو مجھکو میری خواہش لائیگی یہ کہکر وہ قحبہ اسلم کو اُسی زندان

چھوڑکر چلی گئی اسلم خاموش ہو رہا اور سب قیدی منہ پھیرے ہوئے اُن دو نون کی باتین سُنا کیے جب
وہ قحبہ چلی گئی اسلم سر جھکا کر ایک گوشے مین جا کر بیٹھ رہا اب راوی بیان کرتا ہی کہ اسلم تو خواجہ عمرو کی
زنبیل مین قید ہی اور اسطور سے بسر کرتا ہی کہ وہی قحبہ آتی ہی اور اُس سے ہر روز مُنھ کالا کرا کے
چلی جاتی ہی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسکو تو قید رکھا جاتا ہی اب یہان کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب
خواجہ نے اسلم کو عیاری کر کے نذر زنبیل کیا لبعدہٗ اُن سب بچہ ہاے شیطان کو بھی بیہوش کر کے
بعض کو انجین سے قتل کیا اور بعض کو نذر زنبیل کیا جو کہ اُس باغ مین تھے اور سب مال واسباب
وہانکا لیکر نذر زنبیل کر کے اِس خیال سے چلے کہ خدمت صاحبقران مین پہونچکر اس حال سے
صاحبقران کو آگاہ کرون تاکہ حکیم شیاطین سے صاحبقران بیان فرمائین وہ سُنکے دین اسلام قبول
کرے خواجہ اُس باغ سے نکلکر حکیم اسقلینوس کے مکان کی طرف چلے انکا ذکر آیندہ کیا جائیگا
انکو راہ مین رکھا جاتا ہی وہان صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے تشریف فرما ہین حکیم صاحب
لواظ مدارات مین مصروف ہین صاحبقران کا یہ قصد ہی کہ خواجہ کوہ کی خبر لیکر آلین کہ وہان اُس
گنبد مین کون شعبدہ گر ہی تو پھر مین شیاطین کو مسلمان کر کے طرف کوہ بیستون کے بصلاح
حکیم صاحب روانہ ہون اور کوہ بیستون کو فتح کر کے بادشاہ سابق کو رہا کرون اور طرف طلسم
کے روانہ ہون صاحبقران کو خواجہ کے انتظار اوران خیالات مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال
بیستون جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب اِسکو یہ خبر ملی تھی کہ طلسم کشا کوہ رنگار نگ پر آگیا ہی تو اِسنے
اپنے اہل دربار سے کہا تھا کہ کوئی جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے افسوس ہی کہ قیلاس جادو
ہاتھ سے عیارون کے مارا گیا ورنہ وہ ضرور اسیر کر لاتا کسی نے جواب نہ دیا اتنے مین چوبدار نے آکر
کہا تھا کہ ایک نامہ دار آیا ہی اِسنے طلب کیا تھا جب وہ نامہ دار آیا تھا اور اِسنے نامہ لیکر پڑھا تھا
تو معلوم ہوا تھا کہ حکیم اسقلینوس کا نامہ ہی اُنھون نے لکھا ہی کہ اگر حکم ہو تو مین جا کر طلسم کشا کو روکون
اِسنے جواب لکھا تھا کہ جا کر روکو تو حکیم صاحب آکر صاحبقران کو اپنے مکان پر لے گئے تھے
جیسا کہ تحریر ہوا ہی و منشی احمد حسین قمر مرحوم نے لکھا ہی صاحبقران تو اُدھر گئے تھے یہان بیستون
اِس خیال سے بے فکر بیٹھا تھا کہ حکیم صاحب تو گئے ہین وہ طلسم کشا کو گرفتار کرلین کیا ضرورت ہی
کہ اور کسی کو روانہ کرون اِسکو اِسی خیال مین کوہ بیستون پر مبتلا رکھا جاتا ہی اور یہ اپنے مقام پر جو

اسکا ذکر آیندہ ہوگا لشکر صاحبقران کو لندھور لیے ہوے بمقابلۂ اخلاق فروکش ہین ملکۂ غزالہ
وملکۂ گوہر آرا وسیران جادو وآفت جادو مع اپنے لشکر کے شریک اسلام ہین آمد صاحبقران
کا انتظار کر رہے ہین چالاک وغیرہ عیار بھی یہان ہین جہانگیر وسلماے مہرجال قید شنکال ہین
ہین شنکال بعد جنگ وپیکار ونکلجانے صاحبقران وعادل شیر دل ؛ فرہاد خان وغزالہ وغیرہ
کے اپنے دار الخلافت مین بیٹھا ہوا یہ فکر کر رہا ہو کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ بلا دفع ہو اور طلسم کشا گرفتار
ہوجاے اور طلسم نہ فتح ہو اِسکو دم بدم کی خبرین مل رہی ہین اسکو اسی فکر مین رکھا جاتا ہو اور لشکر
اسلام کو بمقابلۂ اخلاق چھوڑا جاتا ہو اور سماوات جادو کو اُسکے ملک مین چھوڑا جاتا ہو اور
وزیر جمشید ثانی کو سماوات کا مہمان رکھا جاتا ہو بادشاہ کو طلسم نوخیز مین مقیم رکھا جاتا ہو کہ بعد فتح طلسم
کے صاحبقران تو مع لندھور ومالک ومقبل وبہرام وخواجہ وچالاک وبرق وغیرہ کے
براے فتح طلسم زعفران زار کے تشریف لے گئے یہان بادشاہ وکل سردار وکل لشکر مقیم ہو
اور بادشاہ کو یہ انتظاری ہو کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لائین تو جسطرف فرمائین اُس
سمت کو کوچ کیا جاے یہان طلسم نوخیز مین سب مقیم ہین انکو مقیم رکھا جاتا ہو اب حال رستم
پیلتن وپیلکین گشندۂ قوہیل ہندی ودویل ہندی وکیی تان فرنگی وملکۂ آہو چشم کا تحریر ہوتا ہو منشی
احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۰ ۷ مین علمشاہ کے حال کو اس مقام پر ترک کیا ہو کہ جب سلماے
مہرجال نے جہانگیر پر عاشق ہو کر اپنی وزیر زادی کے ذریعے سے قید خانہ سے چھڑوا منگایا
تھا اور علمشاہ وغیرہ بھی اُس قید خانے مین قید تھے جب شنکال بادشاہ طلسم کو اِس حال کی
خبر ہوئی کہ کوئی جہانگیر کو قید خانے سے لیگیا بہت غصہ آیا برہم ہو کر حکم دیا تھا کہ میدان خونی
بیرون شہر تیار ہو ہم کل سب قیدیون کو قتل کرینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے جسکو تماشا دیکھنا
ہو وہ آکر قتل کا تماشا دیکھے وہان میدان خونی کی تیاری ہونے لگی اُدھر ہرکارون نے جاکر امیر کو
آگاہ کیا کہ جہانگیر قید خانے سے غائب ہو گئے اُمیر شنکال کو بہت غصہ آیا اُسنے حکم دیا ہی
کہ کل ہم سب اسیرون کو قتل کرینگے لہذا کل سب قتل ہونگے یہ خبر صاحبقران نے سنی فرمایا ہم
جاکر عین وقت پر سب کو رہا کرینگے اور ہرکارے مقرر فرماے تھے کہ ہمکو دمبدم کی خبر دو
اُدھر جہانگیر باغ سلماے مہرجال مین بیٹھے ہوے تھے پہلو مین ملکہ کے برق فرنگی نے جاکر

اس حال سے جہانگیر کو آگاہ کیا تھا ملکہ نے کہا تھا کہ کل مین ان سب کی کمک کرونگی چنانچہ جب وہ وقت آیا اور سب تماشائی بیرون شہر آکر جمع ہوے تھے اور شنکال بھی مع اپنے اراکین دولت ولشکر کے آیا تھا اور میدان خونی طیار ہو چکا تھا اور قیدی بلوا کر نذیر دار بٹھاے گئے تھے اسوقت ملکہ سلماے مہرجمال آکر پہونچی تھی اور ایک طرف کھڑی ہوئی تھی جب شنکال نے سحر کیا کہ قیدی مبتلاے سحر ہون ملکہ نے رد سحر کیا اسی طور سے کچھ عرصہ گزرا تھا کہ صاحبقران آپڑے اور لڑنے لگے خوب مقابلہ ہوا صاحبقران ومہرجمال نے سب کو رہا کیا اور لشکر شنکال کو شکست دی امیر علمشاہ وملکہ غزالہ وملکہ آہوچشم وغیرہ کو لیکر اپنے مقام پر آئے تھے بعد تھوڑی دیر کے ملکہ سلماے مہرجمال جہانگیر کو ہمراہ لیکر لشکر اسلام مین آئی تھین اور شریک صاحبقران ہوئی تھین یہان رائے ہونے لگی تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے سلماے مہرجمال نے کہا تھا کہ آپ کو طرف کوہ بیستون کے جانا چاہیے کوہ کو فتح فرمائیے اُسکے بعد داخل قلعہ طلسمی ہو جیے طلسم کو فتح فرمائیے یہ کہکر سب راہون سے آگاہ کیا تھا ادھر صاحبقران سے سلماے مہرجمال یہ کہہ رہی تھین اُدھر رستم پیلتن دیلمی نے آہوچشم سے کہا تھا کہ باباجان کے ساتھ رہنے مین کوئی فائدہ نہین ہو لہذا میری یہ رائے ہو کہ لشکر سے نکلچلو چلکر الگ کسی مقام پر قیام کرین اور ترقی شان وشوکت کی کوشش کرین گو فاتح اس طلسم کا مین نہین ہون مگر شاید ایک دو مرحلہ ہی ہمارے ہاتھ سے فتح ہو جائین آہوچشم نے عرض کیا تھا کہ جو آپ کی رائے ہو پس اُسوقت اول شب علمشاہ رومی اشتر مالا کبود فرنگی پر سوار ہو کر آہوچشم کو ہمراہ لیکر ایک طرف کو روانہ ہوے تھے اُنکے جانے کے بعد باہم جہانگیر وسلماے مہرجمال مین رائے ہوئی یہ دونون بھی بارگاہ سے نکلکر ایک سمت کو چلے تھے کہ شنکال شیر بنکر ملکہ اور جہانگیر کو اسیر کرکے لے گیا تھا اور لیجا کر قید کیا تھا اور صاحبقران بوقت صبح موافق فہمایش ملکہ سلماے مہرجمال کے طرف کوہ بیستون کے روانہ ہوے خواجہ کو ہمراہ خبر جہانگیر کے روانہ کیا تھا اب ناظرین کی خدمت مین گزارش ہو کہ علمشاہ رومی کی داستان بلبل ہزار داستان طوطی گلشن فصاحت وبلاغت یعنی منشی احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ... مین ترک کی تھی اب یہ حقیر داستان علمشاہ رومی سے شروع کرتا ہو ناظرین کی خدمت مین عرض ہو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہ طلسم شروع کیا تھا اور ایک سو بارہ صفحہ تک لکھا کہ ... نے

اِس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی آگے لکھنے کی فرصت نہ ملی دل کی ہوس دل ہی مین رہ گئی ایکسو بارہ صفحہ تک لکھنے کی نوبت آئی تھی اُنکے انتقال کرنے سے تحریر اس طلسم کی موقوف رہی اور یہ طلسم ناتمام رہا مگر یہ زخیرہ دفتر مین رہا اب جو مین خدمت جناب مستطاب معلی القاب غریب پرور شریف نواز جناب بابو پراگ نرائن صاحب بہادر مدظلہ العالی کی حاضر ہوا انھون نے مجھسے فرمایا کہ تو اس طلسم کو تمام کر مین نے عرض کیا کہ کس طلسم کو فرمایا طلسم زعفران زار سلیمانی کو کہ جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر نے شروع کیا تھا اُنکو اجل سے مہلت نہ ملی کہ وہ تمام کرتے اب تو تمام کر مین نے یہ سُنکر سر جھکا لیا ابھی کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ہمارے افسر اعلیٰ اور ہم سب کے سرپرست غریب نواز جناب منشی امراؤ لعل صاحب نے میری طرف سے فرمایا کہ بھلا حضور یہ آپ کے حکم کو ٹالین گے ضرور آپ کے فرمانے کو بجا لائین گے اور میرے لیے سعی فرمائی اور میری سفارش بابو صاحب سے کی خداوند کریم جناب بابو صاحب و نیز جناب منشی صاحب کو ہم سب کے سر پر سلامت و باکرامت رکھے کہ یہ صاحبان موصوف ہم شریفون پر رحم فرماتے ہین اور پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتے ہین کہ کسی طور سے اِن سب کی پرورش ہو جب اِسطور سے جناب بابو صاحب نے فرمایا اور جناب منشی صاحب نے میری سفارش بابو صاحب سے فرمائی مین نے اِن دونون صاحبون کی فرمانے سے اور اس خیال سے کہ الامر فوق الادب قبول کیا اور غریب خانہ پر آکر اِس طلسم کو تحریر کرنا شروع کیا خداوند کریم مجھکو اس بار عظیم سے سبکدوش کرے آمین یا رب العالمین

دو کلمہ داستان جلالت عنوان علمشاہ رومی و ملکہ آہو چشم کو ملاحظہ فرمایئے غزل بجائے ساقی نامہ

گلون نے کپڑے پھاڑے ہین قبائے یار پر کیا کیا
حنا پس پس گئی ہو دست و پائے یار پر کیا کیا

کیے ہین شکر کے سجدے جقلبے یار پر کیا کیا
رہا ہو دل مرا راضی رضائے یار پر کیا کیا

رہا مجمع ہمیشہ عاشقان بے تحمل کا
اُڑے مفلس در دولت سرائے یار پر کیا کیا

کیا ہی اک جہان دیوانہ اُسکی جامہ زیبی نے
گریبان چاک ہوتے ہین قبائے یار پر کیا کیا

قبائے تنگ پر رکھے کلاہ کج جو دیکھا ہو
ہماری جان نکلی ہو ادائے یار پر کیا کیا

لگانے دی نہ آنکھ اور یہ شب وصل اُس پری رو کو
چڑھا ہی جن مری ضد سے حیائے یار پر کیا کیا

نہین اُٹھیگا میرے بعد شانہ کا خیال آتش ۔۔ پڑ ینگے پیچ گیسوے رسائے یار پہ کیا کیا

بیت نگارندۂ معنی دلفریب ؛ عروس سخن راچنین داد زیب ؛ چہرہ کشایان کنندگان راہ معنی و سیاحان دشت نکتہ دانی وصحرا نوردان میدان فصاحت وسیر کنندگان گلشن بلاغت اس داستان جلالت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر نوک قلم عنبر سرشت سے اسطور سے رقم کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ علمشاہ رومی کی داستان منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے صفحۂ ۰ مین اس مقام پر ترک کی تھی کہ وہ باہم صلاح کرکے مع آہو چشم کے اول شب مرکب پر سوار ہوکر لشکر سے نکلکر روانہ ہوے تھے ایک سمت کو اور آہو چشم بالاے ہوا سے اُڑتی ہوئی جاتی تھی یہانتک کہ کئی کوس لشکر سے شاہزادہ و ملکہ نکل آئے راہ مین قریب نصف شب کے گذری جب لیلاے شب تاکمر پہونچی اتفاق سے شاہزادہ اس شب ماہ مین بعد قطع منازل وطے مراحل کے ایک جنگل مین پہونچا کہ وہ صحرا نہایت شاداب و پر بہار تھا ایک چشمہ آب صاف وشفاف کا جاری تھا اُسکے کنارے ایک چبوترہ تھا جب شاہزادہ وہان پہونچا خیال کیا کہ اب تو کئی کوس نکل آئے ہین اور رات بھی قریب نصف کے گذر گئی ہی اب کوئی براے تلاش نہ آئیگا یہ باقی رات اِسی مقام پر بسر کرو وقت صبح طرف منزل مقصود کے روانہ ہونگے یہ خیال کرکے قریب چبوترہ مرکب پر سے اُترے مرکب کو چھوڑ دیا خود زین پوش بچھاکر لیٹے ملکہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آئی سامنے علمشاہ کے بیٹھ گئی باہم باتین ہونے لگین یہانتک وہ رات باتون مین بسر ہوگئی ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سلطان شب مع افواج سیارگان کے طرف مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی نور سحری پھیل گیا علمشاہ نے دیکھا کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہاری کے چلنے لگے اور دلون کو بے اختیار کرنے لگے وطائران صحرائی شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے آشیانون سے نکلکر تعریف وتوصیف خالق ارض وسما کی بزبان بے زبانی کرنے لگے اشجار صحرا وجد مین آکر جھومنے لگے زمین کو چومنے لگے کوئی سربسجود تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زاہدان عبادت گذار رکوع وسجود مین مصروف ہین جھونکے نسیم سحری کے چل رہے تھے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے علمشاہ نوجوان کی نگاہ جو پڑی دیکھا کہ جابجا سرو کے درختون پر فاختہ قلندر مشرب بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی ہی کہین صداے تیہو ج کا شور کہین نالۂ حق حق

کی دھوم علی العموم صدا اے مرغ سحری و خندہٴ کبک دری سے صحرا و مرغزار بوم تھا نمونہ فیض جنت ارم تھا عجب خوشگوار وادی مینا کار تھا جو اشجار تھا میوہ دار تھا سامنے باغبان قدرت کے نگونسار تھا دشت گلشن پستی و بلندی سے ہموار تھا گلہاے رنگارنگ و شگوفہاے رنگ برنگ و میوہ ہاے گوناگون سے صحرا پر بہار تھا کوسون تک سبزہٴ زمردگون آب پاشی شبنم سے نم تھا جو شجر تھا سجدہٴ خالق مین خم تھا شعر گل جو تھا اُس دشت مین بے خار تھا ٭ سبزہٴ رشک زمرد سبزہٴ رخسار تھا ٭ دیگر زجرم کوہ تا میدان عزیز کشیدہ خط گل طغرا الطغرا ٭ یہ جو عالم علمشاہ نوجوان نے اُس صحراے مینو سواد کا ملاحظہ فرمایا وجد طاری ہوا بیقرار ہو کر حمد خالق زمین و زمان کرنے لگے باغبان قضا و قدر کی وحدانیت کا دم بھرنے لگے عالم وجد مین اگر یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ لاشریک لہ گوید ٭ یہ جلد زبان پر لائے۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ٭ یہ شعر اُس دشت پر بہار کو دیکھکر پڑھا شعر اگر فردوس بر روے زمین است ٭ ہمین است و ہمین است و ہمین است ٭ دیگر این سبزہ و این صحرا بوے زجنون دارد ٭ دیوانگی و مستی امروز فزونی دارد ٭ یہ شعر پڑھکر اُٹھے کنارے چشمے کے آئے وضو کیا فریضہٴ سحری کو بصد خضوع و خشوع ادا کیا جب نماز سے فراغت پائی صحرا کی سیر کرنے لگے ملکہ آہو چشم بھی سیر دشت مین مصروف ہوئی علمشاہ رومی نے جو وہ صحراے رشک باغ شداد دیکھا اور گلہاے رنگارنگ و میوہ ہاے گوناگون و شگوفہاے بوقلمون پر نگاہ پڑی فوراً خیال آیا کہ کیا اُسکی قدرت کاملہ ہے کہ اُسنے اپنی قدرت سے ایسے ایسے دشت پر بہار پیدا کیے ہین وہ بڑا خالق مطلق اور رزاق برحق ہے جسنے یہ صنعت اپنی خدائی کی دکھائی اور اپنے بندونکو اپنی قدرت کاملہ سے عقل عطا فرمائی ایک مشت خاک کو یہ مرتبہ بخشا کہ اشرف مخلوقات کیا کہانتک اُسکی عنایتون کا شکریہ ادا کیا جاے اے رستم خیال تو کرو کہ تم اُسکے بندے گنہگار کو یہ قوت و طاقت رحمت فرمائی کہ ہزارون پہلوان زبردست کو تمھارے ہاتھ سے زیر کرایا اگر وہ یہ طاقت و قوت نہ رحمت فرماتا تو تمھاری یہ بھی مجال تھی کہ تم غالب آتے اے رستم یہ کیا حرکت تمسے سرزد ہوئی جو آجتک کسی سے تمھارے خاندان مین نہ ہوئی تھی اے رستم یہ تمنے کیا کیا کہ عورت کو لشکر سے اپنے ہمراہ لیکر نکلے بڑی نامردی کی بات ہے کہ عورت ہمراہ ہو جو کوئی ہم چشم یا غیر دیکھے گا یہی خیال کریگا کہ علمشاہ عورت کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین اسی طور سے انھون نے یہ شوکت اور نام آوری حاصل کی ہے کہ ساحرونکو

اپنے ساتھ رکھتے ہین جہان مقابلہ پڑا ساحرہ نے سحر کیا پس جو حریف تھا وہ بسبب سحر کے کم زور ہوا
اُنھون نے زیر کر لیا کتنی بڑی بدنامی کی بات ہو اور کسقدر ہیکی ہو دوسرے یہ امر ہو کہ تھارے مذہب
اور مشرب مین ساحرہ کے ساتھ عقد بھی جائز نہین ہو جبتک وہ سحر سے توبہ نکرے ایسی حالت مین
یہ کیا حرکت تمنے کی کہ ملکہ آہو چشم کو لشکر سے ہمراہ لیکر نکلے اور قصد یہ ہو کہ ملک گیری کرو اور شوکت
بہم کرو اور اگر خداوند کریم کمک کرے تو طلسم فتح کرو اور عورت ہمراہ بڑی نادانی اور نامردی ہو
آہو چشم کے ہمراہ ہونے سے یہ ہوگا کہ ہر ایک بدنام کریگا اور گمان فاسد کریگا اس امر سے کیا حاصل
کہ جس سے بدنامی کے سوا دوسری بات حاصل نہو اے علمشاہ بہتر یہ ہوگا کہ ملکہ کو سمجھا کر لشکر کو روانہ
کرو اور تم بھی تنہا کسی طرف کو ذات خدا شریک کر کے راہی ہو گو اے علمشاہ آہو چشم نے تمھارے
ساتھ بہت مصیبت اُٹھائی ہو تمھارے سبب سے وہ اپنے یگانون سے چھوٹی بدنام ہوئی تمھارے
ساتھ قید رہی مگر مجبوری ہو کہ کیونکر ہمراہ رکھون کیونکہ بدنامی کا خوف ہو جس خداوند کریم نے اپنے
فضل و کرم سے تمکو یہان تک پہونچایا قید سے نجات دی وہ ہی تمھارے مطلب کو بر لائیگا عورت
کا ہمراہ ہونا بالکل خلاف ہو یہ باتین دل سے کر کے ملکہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ملکہ آہو چشم
تمسے اسوقت ایک بات کہنا چاہتا ہون اگر تم سنو اور اُسکا جواب باصواب دو اور جو مین کہون
اسکو قبول کرو ملکہ نے جواب دیا کہ ارشاد فرمایئے مین حاضر ہون اگر آپ فرمائین کہ تم اپنا سر کاٹ کر
میرے قدم پر ڈالدو تو مین عذر نہ کرونگی فورًا آپ کے حکم کو بجا لاؤنگی علمشاہ نے ملکہ کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اے ملکہ یہ بتاؤ کہ تم ہماری عزت و آبرو کی خواستگار ہو یا ذلت کی ملکہ نے کہا کہ اے شہریار
یہ کنیز آپ کی عزت و آبرو کی ترقی کی خواستگار ہو اور یہی ہر وقت فکر ہو کہ کوئی صورت ایسی بہم ہو
کہ آپ کی شان و شوکت زیادہ ہو اور اس طلسم مین آپ کا نام ہو اور آپ کے اسم مبارک کا شہرہ
ہو اور ڈنکا بجے اور آپ کے نام نامی کو سُنکے لوگ خوف کرین بھلا یہ بھی اس کنیز کی تاب و طاقت
ہو کہ خدانخواستہ حضور کی ذلت کی خواستگار رہون میری تو یہ خواہش ہو کہ جہان پر شہریار کا پسینہ
گرے وہان مین اپنا خون گراؤن یہ کیا آپ کو کنیز کی طرف سے خیال پیدا ہوا اور کونسی ایسی
بات لونڈی سے سرزد ہوئی جو حضور نے اس قسم کا سوال کیا علمشاہ نے فرمایا کہ اے ملکہ خدانخواستہ
تمسے کوئی خطا نہین ہوئی مگر مجکو اسوقت ایک امر کا خیال پیدا ہوا اُس امر کی بابت مین تم سے

کہنا چاہتا ہون ذرا بگوش ہوش سنو وہ امر یہ ہی کہ اے ملکہ واقعی تجنے میرے ساتھ بڑی بڑی تکلیفین
اور بڑے بڑے مصائب اُٹھائے مصیبتین جھیلین اپنون سے بیگانی ہوئین ہزارون دشمن ہوے
میرے ساتھ قید رہین اُسکی مصیبت اُٹھائی مگر اسوقت مین وہ بات تجسے کہتا ہون جو کہ مروت
کے خلاف ہی کیونکہ جسنے اِسقدر مصیبتین گوارا کین ہون اپنے نزدیک اُس سے ایسی بات کہنا
خلاف مروت و محبت ہی مگر عالم مجبوری ہی کیا کیا جاے بدون کہے رہا نہین جاتا ہی وہ امر یہ ہی کہ اے
ملکہ تجکو یہ بخوبی معلوم ہی کہ مین جو لشکر سے نکلا ہون تو صرف اِس غرض سے نکلا ہون کہ چلکر ایک دو مملکتین
فتح کرون اور ملکون کو تسخیر کرون اگر بن پڑے تو لوح طلسمی کو تلاش کر کے طلسم کو فتح کرون اور اپنی
شوکت بڑھاؤن کیونکہ اس امر سے تو مین آگاہ ہوگیا کہ تمھاری والدہ صاحبہ ملکہ غزالہ خوش چشم نے
بے مروتی کو کام فرمایا گو وہ حالات لوح سے آگاہ نہین مگر اُنھون نے لوح کی کوشش نہ کی بلکہ اس
اس امر سے چشم پوشی فرمائی اور تجنے بھی کچھ کد و کوشش نہ کی اگر تم کوشش کرتین تو ضرور تھا کہ ملکہ غزالہ
لوح کے حالات سے آگاہ فرماتین اور مجکو لوح لا کر دیتین مین اُسکے ذریعے سے طلسم کو فتح کرتا
مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ فرمایا صرف بے مروتی کو کام فرمایا خیر یہ اپنی تقدیر اور مقدر اس امر کی شکایت
کرنا بیکار ہی اب مین اِسی خیال سے نکلا ہون کہ کوشش کر کے لوح کو دستیاب کرون اور طلسم کو
فتح کرون اور اِس اثنا مین جو دو ایک ملک اور فتح ہو جائین وہان اپنی شوکت دکھاؤن اور وہ
شان و شوکت بہم کرون کہ جو میرے ہم چشم اور ہم پلہ ہین وہ حسد کرین اے ملکہ مجسے بڑی نادانی ہوئی
کہ مین لشکر سے تو یہ خیال کر کے نکلا مگر تجکو ہمراہ لے لیا یہ بات نہایت نامردی کی ہی کہ ملک گیری تو
کرنے نکلے عورت ہمراہ ہی جو کوئی دیکھیگا خواہ اپنا ہو خواہ بیگانہ مثل ہلال عید کے انگشت نما کریگا
اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہوگا کہ علمشاہ بڑا نامرد ہی عورت کے بھروسے پر ملک گیری
کرتا ہی اے ملکہ اجتک میرے خاندان مین کسی نے ایسی حرکت نہین کی کہ ملک گیری کو نکلا ہو عورت
ہمراہ لی ہو اے ملکہ جس خداوند کریم نے مجکو یہانتک پہونچایا اور ہر آفت سے بچایا قید سے رہا کیا وہی
میری ہر مقام پر کمک کریگا اور اُسنے ہمیشہ کمک و مدد کی اے ملکہ مجکو سواے اُسکے دوسرے کی کمک
درکار نہین ہی ہمیشہ اُسی کی ذات پر بھروسہ کر کے ملک گیری کی کسی کی مدد کا خواستگار نہین ہوا
سواے خداوند کریم کے افضال کا تو ضرور خواستگار رہا مجپر کیا منحصر ہی میرے خاندان مین کوئی

سوائے امداد خدا کے دوسرے کی امداد کا خواہان نہوا ای ملکہ بڑے بڑے معرکے پڑے مگر اُنکو یکہ و
تنہا سر کیا ای ملکہ یہ امر مجھسے بالکل خلاف طریقہ خاندان کے ہوا کہ تمکو ہمراہ لیکر چلا ہون ملکہ تمھاری
ہمراہی مین میری بڑی بدنامی ہو گو میرا دل خود اس امر کو گوارا نہین کرتا ہو کہ تمکو اپنے سے جدا کرون
کیونکہ تمنے میرے ساتھ بہت مصیبتین اُٹھائین مگر مجبور ہون ساتھ رکھنے مین بھی تو خرابی ہو اسوقت
کی بے مروتی بہتر ہو اُس بدنامی سے لہذا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تم لشکر کو چلی جاؤ اور وہان
جاکر براحت و آرام قیام کرو انشاء اللہ جب تم شان و شوکت بفضل خداوند کریم پیدا کرکے اور
ملکون کو فتح کرکے آئینگے تو تمسے ملین گے تم ہمارے آتے تک لشکر مین اپنی مان کے پاس
رہو بیکار کی تکلیف اُٹھانے سے کیا حاصل اور ہم لوگون کا تو یہی طریقہ ہو کہ یکہ و تنہا نکل جاتے
ہین خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے سب سامان مہیا کر دیتا ہو میرے ہمراہ تمھارا رہنا کسی طرح سے
اچھا نہین ہو تمکو ہمارے سر کی قسم تم کچھ رنج و صدمہ نکرو مین بہت آؤنگا اور اگر یہ خیال ہو کہ لشکر سے
نکل آئی ہون اب مین کس منہ سے لشکر مین جاؤن تو اور کسی مقام پر قیام کرو جب مین طلسم کو
فتح کرکے اور ملکون کو خواہ فتح کرکے واپس آؤنگا تو تم مجھسے آکر ملنا ای ملکہ تمھارے ہمراہ ہونے
مین میری بڑی بدنامی ہو اول تو یہی حرکت خلاف ہوئی اور یہ بھی بدنامی کیا کم ہو کہ طلسمشاہ عورت
کو ہمراہ لیکر نکل گئے اُسپر یہ طرہ ہو کہ عورت ہر مقام پر ساتھ ہو مین اس بدنامی کو گوارہ نکرونگا تم
اسکا نخیال کرو کہ یہ اکیلے کدھر جائینگے خدا مالک ہو جسنے قید سے رہا کیا وہی ہر مقام پر کمک
کریگا پس تم طرف لشکر کے چلی جاؤ تو بہتر ہو ورنہ جہان تمھارا جی چاہے جب مین آؤنگا تو پہلے
تمسے ملاقات کرونگا تمکو تلاش کرکے ملونگا بلکہ تم خود خیال رکھنا جب میرے آنے کی خبر سننا میرے
پاس چلی آنا مین تمسے بہت خوش ہون تمنے میرے ساتھ بڑی تکلیف اُٹھائی بدنام ہوئین اپنے پرائے
کو اپنا دشمن کیا قید اُٹھائی اگر تمکو میری خوشی منظور ہو تو جو مین نے کہا ہو اسکو منظور کرو یہ جو طلسمشاہ
نے ملکہ آہو چشم سے کہا اس تقریر کا سُنتا تھا کہ ملکہ کے حواس جاتے رہے چہرے کا رنگ زرد
ہوگیا یا تو وہ عارض جوش گل تر کے سے تھے یا ایکبار زرد ہو کر مثل گل پژمردہ کے کمھلا گئے منھ پر
ہوائیان اُڑنے لگین دل بیقرار ہوگیا مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گئی تھوڑی دیر تک شاہزادہ
کی طرف بحسرت دیکھا کی دل کا یہ حال تھا کہ سینے مین بیقرار تھا یا تھون اُچھل رہا تھا ایک مرتبہ دیکھتے

دیکھئے آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر رونے لگی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے جب یہ خیال کیا کہ شاہزادہ سے
جدائی ہوگی تو اِنکے فراق مین تڑپونگی یہ روے زیبا و شکل رعنا نظر نہ آئیگی جب تو میری زندگی کیونکر ہوگی
تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگی یہ شاہزادے نے کیسی بات کی اور فلک تفرقہ انداز نے یہ کیا سنایا کاش مین
نہ ہوتی کہ ایسی بات نہ سُنتی وہ کونسی کمبخت گھڑی تھی کہ مین پیدا ہوئی تھی مجھسا تو بدنصیب کوئی بھی نہ ہوگا
وہ کون سی ساعت تھی جو میرا دل اِس شہریار پر آیا تھا اُس گھڑی کو آگ بھی نہ لگی کاش مین مرجاتی
کہ یہ صدمے نہ اُٹھاتی اے دل اب کیا کرون کیا نہ کرون میرا سا بدنصیب کوئی نہ ہوگا شعر نہ ہوگا مجھسا
بھی محروم وصل یار کوئی ٭ کہ خواب بھی کبھی دیکھا نہ اِن خیالون کا ٭ یہ بیٹھے بٹھائے کیا ہوا اب میری
زندگی کیونکر ہوگی اِس شہریار سے جدا ہوکر ایسے ایسے خیال جو ملکہ نے کیے دل قابو مین نہ رہا
یہی دل نے تقاضا کیا کہ گریبان چاک کرکے جنگل کو نکلجا مثل مجنون کے کوہ و صحرا کی سیر کر رادی
کرتا ہو وحشت دل نے جوش کیا رنگ ورو متغیر ہوگیا دل مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا نظم

دل سے کرنے لگا چھیڑ ن ناز ٭ رنگ چہرے سے کرگیا پرواز ٭ ہاتھ جانے لگا گریبان تک
چاک کی پہلے پانؤن دامان تک

دل پر قابو نہ رہا بیقرار ہوکر ایک آہ کی اور دل کو دونون ہاتھ
سے پکڑ کر کہا اے شہریار یہ کیا آپ نے فرمایا کہ میرا دل مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہوگیا یہ کیسی تقریر
فراق آمیز آپ نے اس کنیز سے کی کہ جسکے سنتے ہی دل پر قابو نہ رہا وحشت دل نے جوش کیا
یہ کہکر ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کو تو یہ امر لازم نہ تھا کہ اپنی کنیز سے اِس قسم کی تقریر کرتے کہ جس سے
بوے فراق آتی یہ کہنے کو تو کہا مگر اِسقدر ضبط نہ ہوا فوراً ملکہ کی آنکھ سے آنسو نکل آئے جسکو شاعر
نے نظم کیا ہو شعر دو طفل اشک آئے نظر ٭ ایک اِسطرف ایک اُسطرف ٭ گر گر گئے دونون مچل ہائے
ایک اِسطرف ایک اُسطرف ٭ ملکہ نے آنسو پونچھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اے شہریار ذرا میری
دل کی حالت کو ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر اس تقریر درد آمیز کو سُنکر بیقرار ہو اے شہریار ایسا تو ترا
آپ سے تو مجھکو اس قسم کی امید نہ تھی کہ آپ ایسی بیوفائی فرمائیے گا میری تو آپ کی الفت و محبت
مین یہ حالت ہو کہ مین آپ کی ایک پل کی جدائی ہزار برس کے برابر خیال کرتی ہون یہ مین کیونکر
گوارہ کرونگی کہ آپ سے جدا ہون بھلا خیال تو فرمائیے کہ آپ سے جدا ہوکر مین زندہ بھی رہونگی
قسم ہو مجھکو آپ کے سر عزیز کی ادھر آپ میری آنکھون سے جدا ہوے اُدھر میرا دم نکل جائیگا

گھڑی بھر بھی آپ کے فراق کو مین گوارا نہین کرسکتی ہون میری زندگی اب صرف آپ کے دم سے
ہو مجھکو اس بیوفائی کی امید نہ تھی مگر سچ کسی نے کہا ہو شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی نہ کرے
کسی کی نہ اُلفت کا اعتبار کوئی + دیگر لوگ کہتے ہین چاہ مشکل ہو + سب غلط ہو نباہ مشکل ہو + ای
شہریار خیال تو فرمائیے کہ مین نے آپ کی اُلفت و محبت مین سب کو چھوڑا تمام عالم کو اپنا دشمن
بنایا پردۂ ننگ و ناموس کا خیال نہ کیا رشتۂ حیا کو اُلفت و محبت مین توڑا اپنون سے بیگانہ ہوئی
ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہوئی سب دشمن ہوگئے مگر مین نے کچھ پرواہ نہ کی آپ کی محبت سے منھ
نہ موڑا مین کیونکر اس سے کنارہ کرتی کیا حضرت دل پر اختیار تھا یہ جو کچھ ہوا اِس دل خانہ خراب
کے سبب سے ہوا اِسی کے ہاتھون مین تباہ ہوئی اگر مین جانتی کہ اُلفت و محبت مین یہ مزے
ہوتے ہین اور عاشق معشوق کے ہاتھون روتے ہین تو کبھی نہ اِس کوچے مین قدم رکھتی اگر
مین جانتی کہ یہ دکھ اُٹھانا پڑینگے تو کاہیکو آپ سے اُلفت کرتی اپنا دل آپ کے دام عشق مین
کیون پھنساتی مگر مین کیا کرون یہ امر مین نے اپنے اختیار سے نہین کیا بلکہ عالم ناچاری سے
دل نے مجبور کر دیا اگر یہ معلوم ہوتا تو اس کمبخت کو منع کرتی کہ یہ کیا کرتا ہو آگے پچتائیگا مگر کیا کرون
قابو نہ تھا ای شہریار میرے حال پر رحم فرمائیے مجھ جگر سوختہ خانمان آوارہ کو اپنے سے جدا نہ فرمائیے
ورنہ مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مثل اُس بلبل زار کے کہ جو دید گل سے مایوس ہو کر قفس مین
سر کو ٹکرا کر اپنی جان دیتی ہو یہ مرغ روح اِس قفس جسم مین اِسقدر بیقرار ہوگا کہ نکل جائیگا ای
شہریار عالیوقار ایسے کلمے نہ فرمائیے خیال تو فرمائیے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہو اُس شخص سے کہ جو کہ
روے زیبا کا مشتاق ہو اور جسکی زندگی صرف دید رخ پر منحصر ہو وہ کیونکر گوارہ کرے کہ جس
رُخ کی دید باعث حیات ہو اور وہ آنکھون سے پوشیدہ ہو جاے آپ انصاف فرمائیے
کہ مین آپ سے جدا ہو کر کیونکر زندہ رہ سکتی ہون کچھ تو دل مین انصاف کیجیے اِسقدر میرے
اوپر ظلم نہ فرمائیے ای شہریار مین آپ کی جدائی کی حالت مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مجھکو اپنے
سے جدا نہ فرمائیے یہ کہکر ملکہ آہ سرد بھر کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ اگر مین جانتی کہ اِس اُلفت کا
یہ انجام ہوگا تو پہلے ہی مین اپنے کو ہلاک کرتی بموجب مثل جو ایسا مین جانتی کہ پیت کیے دکھ ہو
نگر ڈھنڈورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجیے کوی یہ کہکر اور دل بیقرار کو تھام کر کہا از براے خدا ای شہریار

اس خیال کو اپنے دل سے دور فرمایئے مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے مین آپ سے ایک پل جدا ہونگی
واقعی عاشق لاکھ جان دے معشوق کے کچھ بھاوین نہین ہوتا سچ لوگون نے کہا ہی وہ بے پروا ہوتا
ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی شعر اوہ دئی کیسے کی اِن چاہت کے سنگ ☆ دیپک کی من بھاوین نہین اور
جل جل مرے پتنگ ☆ وہی میری حالت ہی کہ مین تو مرتی ہون آپ کو کچھ پرواہ نہین ہی اے میرے
اللہ مین کیا کرون عجب بے وفا سے سامنا پڑا ہی میری تو یہ مثل ہی کا کہون کاسے کہون اور کو کون
پتاے ☆ گونگے کا سپنا ہوا سمجھ سمجھ پچتاے ☆ اے شاہزادے میرے اوپر رحم فرمایئے مین آپ کی
عاشق شیدا ہون آپ کے شمشاد قد کی قمری ہون روے گل کی بلبل زار ہون اس تقریر سے
بیقرار ہون اگر یہی آپ کو منظور ہی کہ مین ہلاک ہون تو میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اپنی کمر
سے خنجر آبدار نکالیے اور میرا سر تن سے جدا فرمایئے اور اسی مقام پر اپنے ہاتھ سے دفن
فرمایئے تاکہ عاشقون مین میرا نام ہو گو آرزوے وصل نہ بر آئی تو یہی آرزو پوری ہو کہ آپ
مجھکو اپنے ہاتھ سے دفن کرین اے شہریار اس مرنے سے تو یہ بہتر ہوگا کہ آپ کے فراق مین
تڑپ تڑپ کر مرون اور میرے قفس جسم سے نکلکر روح مثل طائر آشیان گم کردہ کے آپکی تلاش
مین آوارہ پھرے آپ جو اپنے ہاتھ سے قتل کرینگے روح میری آپ کے ہمراہ ہوگی میری یہ
خوشی ہی کہ اگر مین نہ ہمراہ چلی روح میری آپ کے ہمراہ رہیے اب آپ شوق سے مجھکو قتل کیجیے
مین تو آپسے جدا ہونا کسی طور سے گوارا نکرونگی میری یہی آرزو پوری فرمایئے کہ اپنے ہاتھ سے
قتل فرما کر دفن فرمایئے یہ کہکر ملکہ نے یہ شعر پڑھا شعر تیین لحد مین اُتار و تیین پڑھو تلقین ☆
کبھی تو محبت راز و نیاز ہو جائے ☆ مجھکو یہ حسرت تھی کہ مین آپ سے لپٹ کر سوؤن لذت
وصل سے کامیاب ہون خیر اگر وہ نہین تو یہی سہی یہی آرزو پوری ہو کہ معشوق نے اپنے
ہاتھ سے قتل تو کیا اور اپنے ہاتھ سے دفن کیا جو کچھ ہو عاشق کو ہر ادا معشوق کی بھلی بھاتی
ہی مین اسی قتل کرنے اور دفن کرنے کو وصل خیال کرلونگی اے اب دیر نہ فرمایئے شوق سے
میرا سر جدا فرمایئے یہ کہکر اور فلک کی طرف دیکھکر آنکھون سے اشک ٹپکا کر آہ کھینچکر کہا کہ کیون
او فلک تجھکو میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا تھا مین نے تیرا کیا بگاڑا ہی جو تو نے میرے
ساتھ یہ ظلم کیا اور ستم پر ستم کیے نہ معلوم یہ تیری کیا حرکت ہی اور کیسا تجھکو عاشق و معشوق سے

حسد ہی کہ عاشق معشوق کو ایک مقام پر نہین دیکھ سکتا ہی مجھکو یہ فکر رہتی ہی کہ عاشق و معشوق مین فراق رہے
تو سنگ دل تفرقہ ڈالنے کی فکر مین رہتا ہی یہ آسمان کی طرف خطاب کرکے کہا اور آہ بھر کر شاہزادے
سے کہا کہ ای شہریار کیا عرض کرون کہ جو اسوقت میرے دل کی حالت ہی اگر آپ کو باور نہ ہو تو میرا
سینہ چاک کرکے ملاحظہ فرمائیے کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہی اگر بس ہوتا تو مین چاک
کرکے دکھا دیتی بس یہی بہتر ہی اس امر سے کہ مجھکو چھوڑ کر جائین اور مین آپ کے فراق مین تاب
نہ لا سکونگی یہ بہتر ہوگا کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین اور دفن فرما کر شوق سے جدھر جی چاہے
تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون مین مفارقت مین تڑپ تڑپ کے مرنے سے اس وقت
کے مرنے کو اچھا جانتی ہون کیونکہ آپ کے ہاتھ سے مٹی تو نصیب ہوگی کفن تو ملیگا مین بجائے
وصل کے اسی امر کو وصل خیال کرونگی اور لپٹ لپٹ کے سونے کو یہی خیال کرونگی کہ معشوق
نے اپنے ہاتھ سے مٹی تو دی گویا یہی میرے لیے وصل ہی اور مین اسی کو لذت وصل تصور
تصور کرونگی میری روح تو خوش ہوگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے دفن و کفن کیا ای شاہزادے
اب اس سوختہ جگر کا سر تن سے جلد جدا فرمائیے یہ کہکر رونے لگی آنکھون سے اشکون کے
قطرے نکلنے لگے جھڑی بندھ گئی صدف چشم سے گوہر آبدار نکلنے لگے آہ سرد لب پر تھی دونون
ہاتھ جوڑے ہوئے شاہزادے کی منت کر رہی تھی کہ یا تو مجھے اپنے سے جدا نہ فرمائیے اگر یہی
منظور ہی کہ مین اسکو ہمراہ نہ لے جاؤن تو مجھکو قتل فرمائیے ہر مرتبہ فلک کی طرف دیکھکر اسکی شکایت
کرتی تھی کبھی زمانہ کا گلہ کرتی تھی کبھی بیوفائی کی شکایت کرتی تھی اسقدر ملکہ روئی کہ ہچکی بندھ گئی
وہ پھول سے عارض آنسوؤن سے تر ہوگئے یہ جو عالم شاہزادے نے دیکھا کہ ملکہ نے
اپنی حالت تباہ کی ہچکی لگ گئی اسقدر روئی اور رقت کا جوش ہی قریب ہی کہ کلیجہ منھ کو آجائے
دل سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اگر ہمراہ رکھتا ہون تو تمام مین بدنامی ہوتی ہی اگر جدا کرتا ہون
تو یہ ہلاک ہو جائیگی کچھ بن نہین پڑتا ہی کس آفت مین مبتلا ہوا ہون میری نادانی ہوئی کہ اسکو
ہمراہ لیکر لشکر سے چلے کاش اس سے نہ کہتے بدون اسکی اطلاع کے چلے آتے تو بہتر تھا یہ نہ
معلوم تھا کہ یہ انجام ہوگا علمشاہ تو ادھر یہ دل سے باتین کر رہے ہین ادھر آہو چشم رو رہی ہی جب
اسنے دیکھا کہ شاہزادہ خاموش بیٹھا ہی کچھ میری بات کا جواب نہین دیتا ہی تاب نہ رہی بیقرار ہوکر

آہ کھینچکر شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی کہ ای میرے سرپرست مین تمپر سے نثار
ہون از برائے خدا اپنی اس کنیز اسیر دام عشق کو جدا نہ کرو مین مثل کنیزون کے خدمت کرونگی
صرف مجھکو حسرت دید ہی یہ دل چاہتا ہی کہ اس روے زیبا کو دیکھے جاؤن اور ان عارض نازک
کی بلائین لیے جاؤن میری ہلاکت کے درپے نہ ہو یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے کو اُسکے حال پر
ترس آیا اور اپنا اُسکو عاشق صادق و شیفتہ پایا سر اُسکا اپنے سینے سے لگایا اپنے دامن سے
آنسو پاک کیے اور فرمایا کہ ای ملکہ اسقدر بیقرار نہ ہو اپنی حالت تباہ نہ کرو سمجھو تو کہ میرا منشا کیا ہی
ای ملکہ میرا منشا یہ نہین ہی کہ تم مجھسے ہمیشہ جدا رہو جب مین طلسم کو فتح کر کے مع سپاہ و لشکر
کے آؤنگا تو تمکو اپنے سے جدا نہ کرونگا اِسوقت مین تمھارے ہمراہ ہونے سے میری خرابی
اور بدنامی ہی ای راحت قلب ناتوان تم اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہو رو رو کر اپنی حالت کھوتی
ہو بہت عرصہ نہ ہوگا خدا پر نظر رکھو وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کرے گا
کہ مین بہت جلد واپس آؤنگا انشاء اللہ تعالی مع خدم و حشم کے آؤنگا تمھاری بیقراریون سے
میرے حواس جاتے رہے ای ملکہ دل کو سنبھالو یہ امر ضرور ہی کہ تم میری عاشق صادق ہو
خداوند کریم کسی کو اس بلاے عشق مین گرفتار نہ کرے یہ عجب بد بلا ہی اسکا بیمار اچھا نہین ہوتا
ہی سواے وصل یار کے کسی کو اسپر قابو نہین ملتا ہی یہ وہ مرض ہی کہ جہان اسمین مبتلا ہوا پھر
رہا ہونا مشکل ہی خدا تمپر رحم کرے ای ملکہ مین تو اس قابل بھی نہین ہون کہ کوئی مجھکو محبت کرے
ایک بدشکل انسان جاہل سپاہی بے مروت ملکہ تم میری محبت سے ہاتھ اُٹھاؤ اپنے دل کو قابو
مین لاؤ گو یہ امر ضرور ہی کہ جب حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہو جاتی ہی اور وہ اپنے قبضے
مین کر لیتے ہین تو پھر اُنکا دفع ہونا مشکل ہوتا ہی مگر ہر ایک کو لازم ہی کہ صبر کرے اور دل پر جبر
کرے اسطور سے بیقرار اور بے طاقت نہ ہو کچھ تو صبر کو کام مین لاؤ اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے
کیا ظاہر ہوتا ہی اُسکے فضل و کرم پر نگاہ رکھو اور صبر کر کے مجھکو بدنامی سے بچاؤ ای ملکہ قطع ہون
وہ ہاتھ جو تمپر اُٹھائے جائین اِس قصد سے کہ تمکو قتل کیا جائے اور کور ہون وہ آنکھین
جو تمکو بنگاہ کج دیکھین یہ تم کیا کہتی ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرو اور دفن کرو آجتک کسی
معشوق نے اپنے عاشق کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی جو مین قتل کرون یہ کیونکر مین گوارا کرونگا

تم ایسی حور جمال پری تمثال کو قتل کرون ایسا دل کہان سے لاؤن میرے نزدیک تو کوئی ایسا سخت
دل نہ ہوگا کہ جو اپنے اوپر مرے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرے ای ملکہ تم اِسقدر مہربانی کرو کہ میرے
آنے تک لشکر مین جاکر قیام کرو مین بہت جلد آتا ہون اسطور سے جو علمشاہ نے کہا ملکہ نے علمشاہ
کو اپنے حال پر مہربان پایا آہ بھر کر کہا کہ اے شہریار مین کیا کرون دل پر قابو نہین ہی جب یہ خیال
کرتی ہون کہ آپ سے جدائی ہوگی بیقرار ہو جاتی ہون از برائے خدا یہ نہ فرمایئے مجھسے صبر نہوگا
اِس بارے مین کچھ نہ فرمایئے مین کیا کرون ایک شب کی جدائی گوارا نہین کر سکتی ہون جو میرے
دل کا حال ہی وہ خدا پر بخوبی روشن ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ملکہ مین بھی تو ناچار ہون تمھین بتاؤ
کہ مین کیا کرون مجھکو کچھ بن نہین پڑتا ہی اگر یہ خیال کرتا ہون کہ تمکو ہمراہ لے چلون تو بدنامی و طعنہ نی
ہم چشم کا خیال ہی اگر نہین لیے جاتا ہون تو تمھاری ہلاکت کا خوف ہی مین عجب طرح کی کشمکش مین ہون
میری تو وہ مثل ہی اگر گویم تو مشکل و گرنہ گویم تو مشکل بموجب قول آتش شعر غم صیاد و فکر باغبان ہی ✚
دو بلا مین ہمارا آشیان ہی ✚ ای ملکہ میری تو عقل خبط ہو گئی ہی تم ہی کوئی تدبیر بتاؤ کہ مین کیا کرون جب
علمشاہ نے اِسطور سے کہا ملکہ نے آنسو آنکھ سے ٹپکا کر یہ جواب دیا کہ ای شہریار کیا بیان کرون
میرے ذہن ناقص مین ایک بات آئی ہی اگر آپ قبول فرمایئے اُسمین کئی فائدے ہین اول تو یہ
فائدہ ہی کہ میری جان بھی بچتی ہی اور مین آپ سے جدا بھی نہین ہوتی ہون ہر وقت آپ کے ہمراہ
رہتی ہون دوسرے آپ پر کوئی بدنامی بھی نہین ہوگی تیسرے آپ کو راحت بھی ملیگی یہ سنکر
شاہزادے نے فرمایا جلد بیان کرو ملکہ نے کہا ای شہریار مین اپنے کو قمری بناتی ہون کیونکہ مین
آپ کے شمشاد قد کی شیفتہ ہون مجھکو یہی لازم ہی کہ اپنے کو جامہ انسانی سے صورت حیوانی مین
لاؤن مین سحر سے قمری بنتی ہون آپ کے ہمراہ رہونگی جہان آپ کو شام ہوگی اپنے کو حیوان
سے انسان بناؤنگی آپ کے لیے کل سامان راحت موجود کر دونگی پانون دبایا کرونگی کسی پر
یہ ظاہر نہ ہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ ہون سب یہی خیال کرینگے کہ قمری ہی اِسی مین میری جان بچتی
ہی آپ کا کوئی نقصان نہین ہی بلکہ آپ کی راحت کا سامان ہی ہر منزل پر آپ کو راحت بھی ہوگی
اے شہریار اِسکی یہ تدبیر ہی کہ مین سحر سے ایک چھڑی بناتی ہون جب آپ اُسکو مجھ سے چھوا دیجیئےگا
مین انسان سے حیوان ہو جاؤنگی اور جب دوسری طرف سے اُسکو میری جسم سے لگایئےگا

مین جامہ انسانی مین آجاؤنگی بلکہ یہ امر بھی ہوگا کہ تنہائی مین آپ سے کلام بھی ہوگی آپ کی منزل راہ خوب
کٹے گی شاہزادے نے یہ سنکر فرمایا کہ او ملکہ تمنے تدبیر تو خوب بتائی مگر ایک شرط ہی کہ تم کسی مقام پر خواہ
کسی قسم کی بلا مین مین مبتلا ہون تم کبھی سحر نہ کرنا میرا خدا میری مدد کریگا اگر یہ امر منظور ہو تو کیا مضائقہ ہی گو
مین قبول نہ کرتا اگر کوئی اور ہوتا لاکھ اپنے کو ہلاک کرتا مگر تمھارا ایسا ہی پاس ہی اور تمنے میری ایسی
خدمت کی ہی اور ایسی ایسی مصیبتین اُٹھائی ہین کہ جس سبب سے مین اس امر کو گوارا کرتا ہون کیونکہ تم
اپنی حالت ابتر کرتی ہو اور ہلاک ہوئی جاتی ہو اگر دوسرا اس مقام پر ہوتا تو کبھی نہ قبول کرتا خیر
اگر یہ شرط ہی تو بسم اللہ کرو مین نے قبول کیا یہ جو شاہزادے نے فرمایا بلکہ خوش ہوگئی اُٹھکر گرد
پھرنے لگی بلا گردان ہوئی اور دوڑی ہوئی ایک درخت گل سُرخ لگا ہوا تھا اُسکے قریب آئی
اور اُسکی ایک شاخ کاٹ کر لائی اُسکو ایک طرف صاف کیا یعنی ایک پہلو سے پوست اُتار ڈالا
اور ایک سمت کو پوست رہنے دیا اِسکے بعد چشمے سے پانی لیکر زمین کو لیپا چوکا دیا چشمے مین
غسل کیا اُس چوکے مین آکر بیٹھی جھولی سے بخورات نکالے اگیاری روشن کی وہ شاخ سامنے
رکھی بخورات جلانا شروع کیا اور اسم سحر پڑھکر اُس شاخ پر دم کرنا شروع کیا شاہزادہ بیٹھا ہوا
دیکھ رہا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ کیا کرون وہ تو اپنے کو ہلاک کیے ڈالتی ہی گو جی تو ہمراہ لیجانے کو
نہین چاہتا ہی مگر مجبور ہون اجتو جو کچھ ہو اُسنے انسانیت سے اس امر کو گوارا کیا کیا کہون مین
ایسا نہ جانتا تھا کہ یہ ایسی میری عاشق ہی میرے عشق مین انسان سے حیوان ہونا گوارا کریگی خیر
اِسکی خوشی ہو لازم ہی جو ایسا اپنا دوست ہو اُسکو ناراض کرنا خلاف مروت ہی شاہزادہ یہ باتین جی
دل سے کر رہا تھا اُدھر آہو چشم نے سحر سے اُس شاخ کو درست کیا جب درست ہوگئی اُسکو
لیکر چوکے سے باہر آئی سب اسباب سحر اُٹھاکر جھولی مین رکھا شاہزادے کے پاس آئی ہاتھ
جوڑ کر کہا کہ او شہریار بسم اللہ اب آپ شوق سے مجھکو انسان سے حیوان بنائیے یہ جو آپ نے
فرمایا کہ میرے اوپر کیسی ہی بلا نازل ہو اور مین کیسی ہی آفت مین مبتلا ہون تو مدد نہ کرنا او شہریار یہ
جبتک کہ مین جامۂ انسانی مین نہ آؤنگی اُسوقت تک سحر نہین کرسکتی ہون کیونکہ طریقہ یہ ہی کہ جب
ساحر کایا پلٹ ہوتا ہی تو وہ اُس حالت مین کہ جس حالت مین ہوتا ہی سحر نہین کرسکتا ہی جبتک اپنے
جامہ اصلی مین نہ آئے لس میرا انسان ہونا حیوان سے آپ کے اوپر منحصر ہی جبتک آپ انسان

بنا لین اسوقت تک مین انسان نہ ہونگی پس جبتک مین اپنے جامہ اصلی مین نہ آؤنگی اسوقت تک
آپ کی کمک کیونکر کرونگی اور سحر کیونکر کرونگی اب مین آپکے قابو مین ہون شاہزادے نے فرمایا
کہ اے ملکہ مین ناچار ہون میرا جی نہین چاہتا ہو مگر تمھارے کہنے سے مجبور ہون صرف یہ خیال ہو کہ تم
ہلاک نہ ہو جاؤ ملکہ نے کہا کہ آپ نے یہ قبول کرکے مجھکو زندہ فرمالیا ورنہ مین ضرور ہلاک ہوتی
یہ کہکر شاہزادے کو وہ شاخ ساختہ سحر دی اور کہا کہ جسطرف اسکے پوست ہو جب آپ اسطرف سے
میرے جسم پر لگا دیجیے گا مین قمری ہو جاؤنگی اور جدھر پوست نہین ہو جب ادھر سے لگا دیجیے گا
مین اپنے جامۂ اصلی مین آجاؤنگی اے شہریار جب آپ منزل پر پہونچیے گا بس تنہائی مین مجھکو انسان
بنا لیجیے گا مین خدمت کرونگی رات بھر آپ کا دل بہلاؤنگی پاؤن دباؤنگی سامان راحت ہر مقام
پر موجود کر دیا کرونگی مجھکو اپنے سامنے بٹھا کر شاخ میرے جسم سے لگا دیجیے گا اسوقت تماشہ
ملاحظہ فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا جو تمھاری خوشی یہ کہکر علمشاہ نے اس شاخ کو کہ جدھر پوست
تھا اُس حسینہ کے جسم سے لگائی شاخ کا لگانا تھا کہ ملکہ ایک مرتبہ زمین پر گری اور لوٹ مار کر اب جو
اُٹھی علمشاہ نے دیکھا کہ بجائے ملکہ کے ایک قمری نہایت خوش رنگ اور بہت خوبصورت
سامنے بیٹھی ہوئی ہو علمشاہ نے جو قمری کو دیکھا اور خوبصورت پایا ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیا اب جو
بنظر غور دیکھا تو ہر بال و پر کو خوشنما پایا عجب خوش وضع قمری تھی طوق جو گلے مین تھا کیا حسن دیتا
تھا اس رنگ و قماش کی قمری آجتک نہ دیکھی تھی کیا مزا دیتا تھا وہ طوق جو گلے مین تھا شاہزادہ
اُس قمری کو دیکھکر تعریف کرنے لگا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اب ہم بھی ایسے ہو گئے کہ انسان سے
حیوان بناتے ہین واقعی کیا خوشنما طوق ہو یہ کہکر قمری کو پیار کرنے لگا اُس قمری نے جو اپنے
حال پر شاہزادے کو مہربان پایا بزبان فصیح یون گویا ہوئی کہ اے شہریار مین آپ کے
شمشاد قد کی عاشق تھی اس سبب سے یہ وضع پسند آئی آپ ہر مرتبہ جو میرے طوق کی تعریف
فرماتے ہین یہ طوق نہین ہو بلکہ آپ کے عشق کا اثر ہو مین نے آپ کے دام عشق مین اسیر
ہو کر یہ طوق پہنا ہو آپ کی شیفتہ و فریفتہ ہون یہ طوق منت ہو بموجب شعر اسیری عشق کو منظور
تھی میری لڑکپن مین ٭ پہنایا طوق منت کے بہانے میری گردن مین ٭ آپ کی محبت و الفت کی
منت کا طوق ہو وہ قمری جو اس خوش بیانی سے گویا ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا اُس قمری کو

خوش ہوکر ہاتھ پر بٹھالیا اپنے ہاتھ سے مرکب کو آراستہ کیا سوار ہوکر اُس صحرا سے ایک سمت کو
توکلت علی اللہ روانہ ہوے یہ شعر ورد زبان تھا اور چلے جاتے تھے شعر کوئی حرم کو کوئی بتکدہ
کو جاے ہے ٭ کوئی تلاش معیشت مین جان کھپاے ہے ٭ مین تجھسے پوچھون ہون اے دل کدھر کو
جاے ہے ٭ تو بھر کے آنکھ مین آنسو یہ کہ سناے ہے ٭ علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ٭ بلا
کشان محبت بکوے یار روند ٭ یہ پڑھتے جاتے تھے قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی جہان پر جی چاہتا
تھا قمری سے ہمکلام ہوتے تھے وہ بھی بفصاحت ہمکلام ہوتی تھی یہ خوش ہوکر اُسکو پیار کرتے تھے
وہ قمری انکی مونس تنہائی تھی مرکب اڑاتے چلے جاتے تھے جہان پر شام ہوئی مقام معقول
دیکھکر قیام کیا اُس قمری کو انسان اُسی طریقے سے بنایا اُسنے کل سامان راحت مہیا کر دیا رات بھر
باہم صحبت پاکبازانہ رہی حکایت گل وبلبل بیان ہوئی کبھی لشکر کا ذکر ہوا کبھی شاہزادے نے
اپنے معرکونکا ذکر کیا جب صبح ہونے لگی شاہزادے نے آہوچشم کو قمری بناکر ہاتھ پر بٹھالیا مرکب
پر سوار ہوکر روانہ ہوے اسی طور سے طے مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے تھے رات کو
باہم صحبت ہوتی تھی اسی طور سے تین شبانہ روز گذرے دن بھر راہبردی مین بسر کی شب کو
براحت و آرام بسر کرتے تھے یہان تک کہ چوتھے دن جو نماز صبح پڑھکر شاہزادہ مرکب پر سوار
ہوکر ایک سمت کو مرکب اڑا کر چلا دم صبح کا سہانا سہانا وقت وطائران رنگارنگ کا شاخہاے
درخت پر بیٹھے ہوے بزبان بیزبانی بصد خوش الحانی حمد الٰہی مین مصروف ہونا گلہاے رنگارنگ
وشگوفہاے بوقلمون کا شگفتہ ہوکر مہک دینا گلہاے خودرو کا کھلنا نسیم سحری کے جھونکونکا چلنا
دل کو باغ باغ کیے دیتا تھا وہ آفتاب عالمتاب کا افق مشرق سے برآمد ہونا وہ ہلکی ہلکی دھوپ
کا درختون پر ظاہر ہونا عجب سمان دکھاتا تھا وہ آفتاب کا طلوع ہونا کیا اچھا معلوم ہوتا تھا یہ معلوم
ہوتا تھا کہ گل سرخ کھلا ہوا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر تھا چرخ اخضری پہ یہ رنگ آفتاب کا ٭ کھلتا ہے
جیسے پھول چمن مین گلاب کا ٭ یہ سمان علمشاہ نے صحرا کا دیکھا ہوا سے سبزہ کے جھونکون نے
دل کو شگفتہ کیا وجد مین آکر حمد الٰہی زبان پر لاے اُسکی صنعت کی تعریف کرنے لگے قمری ایسی
خوش بیان ہے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نعرۂ حق سرہ بلند کر رہی ہے کہ جسکی صدا سے صحرا گونجا ہوا ہے علمشاہ
نے وجد مین آکر بند قبا کھول دیے اسی عالم مین ایک طرف کو چلے جاتے تھے تھوڑی دور

راہ چلے تھے کہ ایک طرف سے لوگون کے بولنے کی صدا آئی اب جو دیکھا تو ایک بہت بڑا بیابان
صحرا ہو کوسون سبزہ لگا ہوا ہو گلہائے خود رو کھلے ہوئے ہین لالہ کے جو درخت صحرا مین سے لگے
ہوئے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ شفق پھولی ہوئی ہو یا صحرا مین آگ لگی ہوئی ہو اس صحرا کو
دیکھکر شاہزادے نے اب جو بغور دیکھا یہ نظر آیا کہ بہت سے خیمے و بارگاہین برپا ہین حسن و خوبی
سے آراستہ ہین لشکر اُترا ہوا ہو قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ کوئی بادشاہ جلیل اس صحرا مین آکر
زرکش ہوا ہو سوار و پیدل پھر رہے ہین اُنھین کے بولنے کی یہ صدا ہو جو کان مین آئی تھی
شاہزادے نے دل مین خیال کیا کہ چلکر اس لشکر مین دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا ہو اور اسکا
افسر کون ہو اور کیا نام رکھتا ہو اور مذہب کیا ہو یہ خیال دل مین کرکے مرکب اسطرف کو اُٹھاکر
چلے جب قریب لشکر پہونچے اہل لشکر نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پر سوار نہایت حسین و خوبصورت
چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن لباس پرتکلف زیب تن مرکب پری پیکر تو زران مسلح و کمل خود
سر پر کچھ فقیری سے شوق قمری کا ذوق ایک ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نہایت خوش و خوبصورت مرکب کو
اُڑائے ہوئے اِدھر کو چلا آتا ہو یہ دیکھکر اُنھین سے چند آدمی یہ خیال کرکے دل مین اور باہم یہ
صلاح کرکے کہ یہ ساحر اِدھر کو آتا ہو اِدھر کا رہنے والا نہین معلوم ہوتا ہو کیونکہ وضع اور ترکیب لباس
سے ثابت ہوتا ہو کہ کسی اور اقلیم کا باشندہ ہو مگر کوئی جلیل القدر ہو اور یہ ہمارے لشکر کا قصد
کرتا ہو اسکی خبر بادشاہ کو کرین اگر وہ اجازت دین تو لشکر مین آنے دین ورنہ روکین یہ مشورہ
کرکے وہ لوگ بارگاہ مین آئے یہان بادشاہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا گرد و پیش ارکین
دولت ایران سلطنت بصد شوکت و تمکین اور کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ لوگ سامنے
بادشاہ کے آئے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا بعبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیا اور دعا و ثنا سے
بادشاہی بجا لاکر یون گویا ہوئے کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم لوگ حد لشکر پر کھڑے ہوئے تھے
کہ ہمنے دیکھا مشرق کی طرف سے ایک مسافر مرکب پر سوار ہو مگر طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی
مرد جلیل القدر ہو کیونکہ لباس پرتکلف پہنے ہوئے ہو ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے مرکب خوش رفتار
پر سوار طرحدار خوبصورت چہرہ مثل ماہ کامل کے روشن چہرے سے رعب و داب پیدا ہو آثار
شجاعت و بہادری رُخ سے ہویدا ہو مگر کچھ درویشی سے ذوق ہو کیونکہ ایک قمری بہت خوبصورت

ہاتھ پر بیٹھی ہوئی ہی ہر مرتبہ اُسکو پیار کرتا ہی ہمارے لشکر کی طرف چلا آتا ہی ہمنے جو اُسکا رخ ادھر کو
دیکھا ہمنے خیال کیا کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین اگر آپ اجازت دین تو اُس مسافر کو لشکر
مین آنے دین ورنہ منع کرین پس ہم ادھر کو چلے آئے اب جیسا حکم ہو ہم بجا لائین اُنکی یہ تقریر
سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر مسافر ادھر کو آتا ہی اور اس وضع اور طریقے کا ہی اور شریف معلوم
ہوتا ہی تو آنے دو کیونکہ خداوند نے ہمکو رعایا پرور عدل گستر بنایا ہی ہمکو اس واسطے خلق کیا
ہی کہ ہم بیکسون وغریبون کی کمک کرین وقت بد مین جو مفلس ہون اونکے ساتھ سلوک کرین جو
راہ بھول گیا ہو اُسکو راہ بتائین بلکہ زاد راہ دیکر اُسکی دستگیری کرین نہ معلوم کون ہی شاید راہ
تو نہین بھول گیا ہی اُسکو شوق سے آنے دو بلکہ ہمارے پاس لے آؤ اگر ہم اُسکو مرد بہادر اور
شریف دیکھین گے اور وہ بھی منظور کریگا تو اپنا ملازم کرلین گے اگر وہ افسری اور سرداری
کے لایق ہوگا تو افسری و سرداری دونگا جاؤ اُس مسافر کو میرے پاس لے آؤ وہ لوگ یہ کلام
بادشاہ سے سُنکے بارگاہ کے باہر آئے اور اُسطرف کو چلے ادھر سے یہ حد لشکر پر آکر پہونچے
اُدھر طلسشاہ قریب لشکر آگئے اور قصد کیا کہ لشکر مین داخل ہون دریافت کرون کہ یہ کسکا لشکر
ہی پھر خیال کیا کہ تمکو کیا ضرورت ہی کہ اپنی راہ کھوٹی کرو اور لشکر مین جاؤ ہوگا کسیکا لشکر اپنی راہ
لو یہ سوچکر اُدھر سے قصد کیا کہ آگے کو بڑھون چونکہ قریب پہونچ چکے تھے اب جو قصد آگے
جانے کا کیا اور اُن لوگون نے دیکھا کہ یا تو وہ مسافر ادھر آتا تھا اور قصد لشکر مین آنیکا اُسکا
تھا یا خود بخود قریب لشکر پہونچکر اور طرف کو روانہ ہوا لشکر مین نہ آیا یہ دیکھکر وہ لوگ پکارے
کہ او میان مسافر کدھر کو جاتے ہو لشکر مین آؤ تمھارے ادھر آنیکی ہمارے بادشاہ کو خبر ہوئی
اُنھون نے سُنکے فرمایا کہ اُن مسافر کو ہمارے پاس لے آؤ او مسافر بادشاہ ہمارا بڑا رحم دل
اور شریف پرور ہی اگر تمھاری قسمت نے یاوری کی اور تمنے بھی خواہش کی تو ملازم کرلیگا
اور مرتبہ اعلیٰ دیگا بہت عزت کریگا بادشاہ بہت مسافر نواز ہی اگر نوکری کی خواہش نہ ہوگی تو
مال و زر اسقدر دیگا کہ تم مالامال ہو جاؤ گے ادھر آؤ تمکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ جو اُن لوگون
نے پکار کر کہا شاہزادے نے سُنا یا تو اور طرف جانیکا قصد کیا تھا یا پلٹ پڑے قمری نے شاہزادہ
کو پلٹتے ہوے دیکھا بحسرت شاہزادے کے چہرے پر نگاہ کی مگر شاہزادے نے نہ دیکھا کیونکہ

کیونکہ یہ تو اُدھر کو متوجہ تھے پس مرکب اُترا کر اُن لوگون کے قریب آئے اور فرمایا کہ کیون
مجھکو پکارا تھا کیا ضرورت ہی مین مسافر ہون میری راہ کھوئی ہوتی ہی بیان کرو اور یہ لشکر کسکا
ہی اور یہان کیون اُترا ہی اور بادشاہ کا تمھارے کیا نام ہی اور یہان کس ضرورت سے
آیا ہی اور مجھکو کیون تمنے پکارا ہی اُن لوگون نے وہی تقریر بیان کی اور کہا کہ ہمارے بادشاہ
کا نام عنطاق کج کلاہ ہی شہر عنطاقیہ کا بادشاہ ہی پانچ لاکھ سپاہ زیر حکم ہی بڑے بڑے افسر بارگاہ
مین دنگلون پر بیٹھے ہین اور ہزارون پہلوان زبردست لشکر مین ہین ہمارا بادشاہ مع اپنے
برادر انور جادو کے اور چند افسرون و سردارون و پہلوانون اور کچھ سپاہ کے براے
صید و شکار تشریف لایا ہی یہ اُسیکا لشکر فروکش ہی اور بارگاہ و خیمے وغیرہ برپا ہین سب لشکر
اُترا ہوا ہی کل سے شکار کا بندوبست ہوگا صید افگنی ہوگی کیونکہ گنوار لوگ بکوے کے
لیے گئے ہین کل صبح سے بادشاہ مصروف شکار ہوگا آج اس سبب سے یہان فروکش ہوا
ہی کہ تھکے ہوے آئے ہین کسل راہ دفع ہو جاے گو شہر یہان سے قریب ہی مگر اُسیر کسل
ہوگیا ہی اِسوقت بادشاہ بارگاہ مین تشریف فرما ہی اور سب سردار و افسر حاضر ہین کہ آپکے
اِدھر آنیکی اُنکو خبر ہوئی فرمایا کہ وہ مسافر جو اِدھر کو آتا ہی اُسکو میرے پاس لے آؤ اگر وہ
شخص مسافر مرد شجاع و بہادر و شریف ہی اور وہ بھی قبول کریگا تو ملازم کر لونگا مرتبہ اعلیٰ دونگا
اگر وہ نہ قبول کریگا تو کچھ دیکر رخصت کرونگا کیونکہ مین مسافر نواز ہون اور رعایہ پرور
ہون و غریب دوست ہون اور اِسی لیے خداوند نے مجھکو خلق فرمایا ہی اے مسافر تیری خوش قسمتی
اور خوش تقدیری تھی جو تو اِدھر آگیا اور بادشاہ تک تیری خبر ہوگئی اور اُنھون نے یاد
فرمایا اے مسافر بڑے بڑے ذی مرتبہ اور اراکین دولت و شاہزادے اس امر کی خواہش
کرتے ہین کہ بادشاہ کی خدمت مین نیاز حاصل ہو آنکی یہ امید پوری نہین ہوتی ہی خبر تک نہین
ہوتی ہی جو مثل تمھارے خوش تقدیر ہوتا ہی اُسکی خبر ہو جاتی ہی لے اب چلو دیر نہ کرو یہ تو بتاؤ
کہ کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہی اور کدھر جاتے ہو اور کیا ضرورت ہی معلوم ہوا کہ آپ کو
قمری سے بہت شوق و ذوق ہی کہ یہ قمری ساتھ ہی مگر کیا خوبصورت قمری ہی ہمنے آجتک ایسی
قمری نہین دیکھی تھی کچھ اپنی حالت اور اِس قمری کی کیفیت سے آگاہ کرو کہ یہ قمری کہانسے

ہاتھ آئی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اپنا حال تمسے کیا بیان کرون جبکہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی
اُنکے روبرو بیان کرونگا اپنی بھی حالت اور قمری کی بھی کیفیت اُن لوگون نے جواب دیا کہ جو
آپکی مرضی تشریف لے چلیے علمشاہ یہ سُنتے سُنکے اُنکے ہمراہ طرف بارگاہ کے چلے اُدھر
لوگون نے بادشاہ کو خبر کی کہ وہ مسافر مع قمری کے آپ کے دربار مین بموجب آپکے
طلب کے آتا ہی حضور کیا گزارش کرین کہ کیا خوبصورت قمری ہی کہ جسکو دیکھکر یہی جی چاہتا
ہی کہ اِس مسافر سے چھین لین بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آتا ہی تو آنے دو اور ایک ڈنگل
مرصع کار طلب کرکے اپنے تخت کے روبرو بچھوایا ادھر علمشاہ قریب بارگاہ آکر پہونچے
مرکب پر سے اُترے راوی بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ کوئی آپ کے حال سے آگاہ نہ تھا
نہ کسی قسم کا تزک وحشم وسامان شوکت ہمراہ تھا کہ ہر ایک وہ سامان شوکت وحشم دیکھکر سلام
کرتا مگر رعب وداب وجاہ وجلال واقبال یہ تھا کہ جدھر سے گزرتے تھے اُن لوگون سے
مع اہل لشکر ودوکاندار وغیرہ کے خود بخود ہاتھ برائے سلام کے اُٹھ جاتے تھے رعب وداب
دیکھکر یہ سب کو جواب سلام دیتے ہوے قریب بارگاہ کے آئے تھے درگہ سالار نے جو
دیکھا کچھ ایسا رعب وداب چھایا کہ فوراً دیکھکر اُٹھ کھڑا ہوا جُھک کر سلام کیا کہ بسم اللہ تشریف
لے چلیے اور ایک اپنے خادم سے کہا کہ آپکے مرکب کی باگ لے لو تاکہ آپ بادشاہ کے
پاس تشریف لے جائین یہ جو درگہ سالار نے اپنے ملازم سے کہا اُسنے بڑھکر باگ مرکب
کی لی یہ باگ مرکب کی اُسکے ہاتھ مین لیکر مع قمری کے داخل بارگاہ ہوے علمشاہ نے
بارگاہ کو خوب آراستہ پایا خادم وخدمتگار وغلامان زرین کمر زرین ترکش ہر مقام پر کھڑے
ہوے تھے بیرون بارگاہ افسرون وسردارون وپہلوانون کی سواریان کھڑی تھین
یہ جلوخانون کو طی کرکے صحن بارگاہ مین تشریف لاے تو دیکھا کہ دربار آراستہ ہی ایک
جوان تاج شاہی سر پر کج رکھے ہوے تخت پر بیٹھا ہی عقب پشت وزیر باتدبیر بال ہما
کی مرچھل سے مگس رانی کر رہا ہی سب اراکین دولت ومشیران سلطنت وامیران ابہت
وسرداران باشوکت وپہلوانان زبردست ڈنگلون وکرسیون پر متمکن ہین یہ تو اُس دربار
کو دیکھتے ہوے بلاخوف وخطر اکڑتے ہوے اُدھر کو چلے جو جو پہلوان زبردست اُس مقام پر

تھے اُنھین پر اُنکی نگاہ پڑتی تھی اودھر بادشاہ وسب اہل دربار نے دیکھا کہ ایک جوان کہ چہرہ
جسکا مثل آفتاب کے درخشان ہی مثل ماہ تابان کے لباس زرنگار پہنے ہوے خود سر پر رکھے
ہوے اسلحہ مرصع کار لگاے ہوے ایک قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تو ی تن قوی من زلفین دوش
پر پڑی ہوئین تیغچہ کمر سے لگا ہوا کمان کیانی دوش پر ترکش ہزار تیرون کا لگاے ہوے
گردہ سپر کا پشت پر اکڑتا ہوا اِدھر کو چلا آتا ہی رُخ سے آثار شجاعت وجوانمردی وتہوری
آشکار ہین معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا بادشاہ یا جلیل القدر افسر ہی ایسا رعب وداب پیدا
تھا کہ جیسے ہی یہ ایوان مین پہونچے اور وہ سب دیکھ رہے تھے کچھ ایسا رعب طاری ہوا
کہ ہر ادنی واعلیٰ براے استقبال کھڑا ہوگیا ہر ایک نے سلام بہت ادب سے کیا بادشاہ
کی یہ کیفیت ہوئی کہ بسبب اُن کے رعب وجلالت کے اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا تعظیماً
اور پہلے بادشاہ کا ہاتھ براے سلام اُٹھا علمشاہ نے سب کو جواب سلام دیا بادشاہ
سے بہت خندہ پیشانی کے ساتھ صاحب سلامت کی اور ایک بار نہایت ہی تن کر تمام
بارگاہ کو بغور دیکھا اور ہر ایک پر نظر ڈالی اُدھر بادشاہ وہر ایک اہل دربار نے اپنے
دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا بادشاہ ہی اور جلیل القدر وصاحب شوکت ہی
کیونکہ چہرے سے پیدا ہی کسی سبب سے آوارہ ہوکر اپنے ملک سے نکلا ہی اسکے آنے
سے دربار کا اور رنگ ہوگیا کیا رعب ہی کیا دبدبہ ہی دیکھو کس نگاہ سے دیکھ رہا ہی تو اہل
دربار سے بھی بخوبی آگاہ ہی اِدھر اہل دربار تو یہ باتین اپنے دل مین کر رہے ہین اودھر بادشاہ
نے علمشاہ کو اِشارہ کیا وہ سلام کرکے کرسی خواہ دنگل مرصع کار پر جو کہ روبرو تخت کے بچھا ہوا
تھا بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت بادشاہ نے شاہزادے کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے
جوان مسافر آپ کا کسطرف سے تشریف لانا ہوا اور کدھر تشریف لے جائیگا اور کیا اسم
مبارک ہی اور آپ کس خاندان سے ہین مجھکو تو آپ کسی خاندان بزرگ سے معلوم ہوتے
ہین مین خیال کرتا ہون کہ یا تو آپ کسی ملک کے خود فرمانروا تھے کسی سبب سے غربت
اختیار کی یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کسی کی سودائی محبت والفت مین یہ صعوبت
وکربت گوارا کی یا کوئی سردار بزرگ وافسر ہین اور کسی سبب سے خواہ کہین مقابلہ پڑا ہو

مرکب نکال لایا ہو یا اسی قسم کا کوئی سبب اور واقع ہوا ہو کہ آپ لشکر سے جدا ہو کر ادھر کو
نکل آئے سوائے اِن امرون کے کوئی دوسرا امر نہین ہو راوی کہتا ہو کہ جب سے اہل دربار
و بادشاہ نے قمری کو دیکھا ہو اور علمشاہ کو ہر ایک کی نگاہ اِسی طرف لڑی ہوئی ہو جہان
اہل دربار باہم علمشاہ کی تعریف کرتے ہین وہان قمری کی بھی تعریف کرتے ہین باہم کہتے
ہین کہ دیکھو کیا خوبصورت قمری ہو ہر عضو اِس قمری کا کیسا معقول ہو طوق گلے مین کیا
خوشنما ہو ہمنے تو ہزارون جانور دیکھے اور لاکھون قمریان نگاہ سے گذرین مگر ایسی
خوبصورت قمری نہین دیکھی نہ معلوم یہ اِس جوان مسافر کے ہاتھ کہان سے آگئی اصل
امر یہ ہو کہ جیسا یہ جوان ہو ویسی قمری بھی ہو دوسرے نے جوابدیا کہ بھائی حسن وجمال
وہ شی ہو کہ ہر ایک اِسکا فریفتہ ہوتا ہو انسان پر کوئی منحصر نہین ہو کہ وہی حسن وجمال کو
پسند کرے بلکہ حیوان بھی پسند کرتے ہین چونکہ یہ جوان بہت خوبصورت ہو اور یہ قمری
گو حیوان ہو مگر اِسکو پسند آئی اِسکی مطیع ہو گئی دیکھو کیسی ہلی ہوئی ہو کہ نہ تو یہ اُسکو پکڑے
ہو نہ قفس مین بند کیے ہو صرف کلائی پر بٹھائے ہوئے ہو مگر وہ نہین اِسکے پاس سے
جاتی ہو وہ جو یہان آیا ہو اور بیٹھا ہو تو کس بے خوفی سے یہان بھی بیٹھی ہوئی ہو گو ہم سب
غیر ہین مگر اسکو اصلا خوف نہین ہو کہ کوئی ایسا نہ ہو اسیر کرلے اپنے مالک کی طرف
دیکھ رہی ہو ہمنے آجتک حیوان کو اِسقدر محبت کرتے ہوئے اپنے پلنے والے
سے نہین دیکھا کہ جیسی اِس قمری کو ہو گویا عاشق ومعشوق ہین یہ جوان بھی معلوم ہوتا
ہو کہ اِسکو بہت دوست رکھتا ہو اِسی سبب سے تو ہر مقام پر اپنے ساتھ رکھتا ہو جدا نہین
کرتا ہو ایک بولا کہ اگر یہ قمری مجھکو ملجاتی تو مین کیا خوش ہوتا مگر کیون یہ جوان دینے لگا
اگر یہ ہزار دو ہزار روپیہ طلب کرے تو مین اِسکے معاوضہ مین اِسکو دون دوسرے
نے کہا کہ تم بھی کسقدر نادان ہو بھلا کوئی بھی اپنے پالے ہوئے جانور کسی کو دیدیتا
ہو اور جانور بھی وہ جانور جو کہ نایاب ہو بھلا تمسے تو کوئی اُس چیز کو طلب کرے جو کہ تمھاری
پسند ہو اور تم دیتو دو کبھی نہ دوگے اِسی طور سے خیال کر و لیسے امر ہ خیال کرنا و ایسی
سوال کرنا بیکار ہو اہل دربار تو یہ تقریر کر رہے ہین علمشاہ سُن رہے ہین مگر جواب نہین

دیتے ہین ادھر بادشاہ نے جو قمری کو دیکھا تھا بہت پسند کیا تھا اور اسنے بہت تعریف کی تھی اسکے
بعد علمشاہ سے وہ تقریر کی تھی جو کہ مذکور ہوئی ابھی علمشاہ نے جواب نہ دیا تھا کہ بادشاہ کو تاب
نہ رہی صبر نہ ہو سکا ایک مرتبہ کہا کہ ای مسافر مین ایک بات اور دریافت کرتا ہون اُسکا بھی
جواب مجھکو دینا وہ بات یہ ہی کہ واقعی کیا خوب قمری تمھارے پاس ہی ایسی خوبصورت قمری مینے
نہین دیکھی میری زبان اس لایق نہین ہی کہ اِسکی تعریف کرسکون زبان قاصر ہی اسکی تعریف مین
یہ تمکو کہان سے ملی ذرا اسکے بھی حال سے آگاہ کرو کہ یہ طائر خوشنما دخوش لقا کیونکر تمھارے
پاس آیا اور تمنے کیونکر اِسکو اسیر کیا کسقدر تمسے ہلا ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ غنطاق کج کلاہ
کو وہ قمری بہت پسند آئی تھی نہایت درجہ اُسکو رغبت تھی اُسکی طرف اسی سبب سے اُسکی
تعریف کی تھی اور اس خیال سے تعریف کی تھی کہ جب مین اِسکی تعریف کرونگا تو یہ مسافر خیال
کرے کہ بادشاہ تعریف کرتے ہین کیا اصل ہی ایک مشت پر کی والی ملک تعریف کرتا ہی دیدونگا
کوئی بات نہین ہی اگر یہ دیدیگا تو مین اِسکے صلے مین اسکو بہت کچھ دونگا مگر علمشاہ نے
یہ بھی نہ خیال کیا کہ بادشاہ کہتا کیا ہی خاموش بیٹھے تقریر بادشاہ کی سُنا کیے اہل دربار نے یہ تقریر
بادشاہ کی سُنکے اور علمشاہ کی کم توجہی کو دیکھکر باہم کلام کیا کہ یہ مسافر عجب مغرور اور کم وقعت
شخص ہی کہ بادشاہ نے قمری کی تعریف کی اِسنے کچھ توجہ نہ کی ایک مشت پر کی کیا اصل ہی بادشاہ
سے عرض کرتا کہ حاضر ہی استے بڑے والی ملک سے اسنے یہ مشت پر عزیز سمجھے دو ایک نے
کہا کہ بھائی اپنے شوق کی چیز ہی نہین دینے کو جی چاہتا ہی کسی کا تابعدار نہین ہی اُنھون نے
جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر بادشاہون کی خوشی ہر ایک کو لازم ہوتی ہی اگر بادشاہ اشارہ
کرین تو ہم اس سے زبردستی لے لین یہ کیا کریگا اکیلا ہی جواب دیا اُن لوگون نے کہ یہ تو
سراسر ظلم ہوگا ادھر تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علمشاہ سب کی تقریر سُن رہے ہین کچھ جواب
نہین دیتے ہین جب بادشاہ اپنی تقریر ختم کر چکا اُسوقت علمشاہ نے بادشاہ کی طرف دیکھکر
فرمایا کہ ای جہان پناہ مین اپنا حال کثیر الاختلال بیان کرون عالم ضعیفی مین جوانی کی کیا کیفیت بیان
کرون ایک آوارہ مصیبت کا مارا سرگردان و پریشان مسافر ہون خانمان سے دور یگانون
سے فراق دوست آشناؤن سے جدا وطن سے آوارہ دربدر پھرتا ہون جنوقت سے

اگر وہ صحرا اپنا مسکن ہی جہان جگہ ملگئی رات بسر کرلی دن بھر دشت ودر کی خاک چھانتا ہون ہان کبھی اپنا بھی زمانہ تھا مگر ابتو عرصہ ہوا کہ یہی حالت ہو زمانے کی خوبی ہی مین کیا بیان کرون کہ کہان سے آتا ہون اگر کوئی مقام مقرر ہو تو بیان کرون نہ یہ عرض کر سکتا ہون کہ کدھر جاؤنگا جدھر مقدر لیجائیگا ادھر کو جاؤنگا ہم آوارگان دشت غربت کا کوئی مقام نہین ہی جہان جی چاہا پڑ رہے جہان شام ہوگئی وہی مقام جا سے قیام ہوگیا جو کہ خانہ بدوش ہو وہ اپنے مقام کا کیا نشان دے اور مین گمنام کیا نام بتاؤن کیونکہ مین اب اس قابل نہین ہون کہ اپنے نام سے آگاہ کرون پس میرا نام یہ ہی کہ تھا تھا آوارہ خانہ بدوش عزیز و آشنا سے بیگانہ خدنگ مصیبت دالم کا نشانہ یہی نام ہی اور یہی نشان ہی ہان اگر اپنا بھی زمانہ ہوتا تو نام و نشان ظاہر کرتے یہ نوبت بہم پہونچی ہی کہ لوگ ترس کھاکر بولاتے ہین کیا زمانے کی گردش ہی ایک وہ وقت تھا کہ لوگ ہمسے طلب حاجت کرتے تھے اور ہم اُنکی حاجت روائی کی کوشش کرتے تھے یا اب یہ وقت ہی کہ ہم دوسرون کے پاس اپنی حاجت لے جاتے ہین کیا بیان کرون بموجب مصرعہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا اور سُنا افسانہ تھا ؏ وہ زمانہ گذر گیا اب اُن باتون کا یاد کرنا اور لوگون کے روبرو بیان کرنا عبث ہی لوگ اپنے دل مین اُنکو سُنکر خیال کرینگے کہ یہ شخص بھی کسقدر شیخی خورا ہی حالت تو یہ ہی مگر وہ حال بیان کرتا ہی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کسی خاندان عالی سے ہو یا تو کسی ملک کے بادشاہ ہو یا شاہزادہ ہو یا افسر اعلی ہو یہ سب آپ کا خیال ہی اور صرف قدر دانی ہی ورنہ مین کہان اور بادشاہت اور افسری کہان مین ایک ادنی شخص ہون یہ بڑے لوگون کا کام ہی ہان کچھ کسی زمانے مین تھا اُسکا ذکر بیکار ہی بقول درد رباعی ؏ جنے بھی کبھی جام وسبو دیکھا تھا ؏ جو کچھ کہ نہین ہی بو دیکھا تھا ؏ اُن باتون کو اب جو یاد کرتے ای درد ؏ کچھ خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا ؏ میری حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی وہ زمانہ گذر گیا وہ بات گذر گئی ہم تو ہمیشہ سے ایسے ہی تھے

نظم

ای آہ و نالہ مجھسے نہ آگے چلیو کہین	نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون	مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون	بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون	مین کیا کہون کہ کون ہون سبحان القوی ...

ای بادشاہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار و آسمان تفرقہ انداز

زمانہ نا ساز کے ہاتھون کا برباد کیا ہوا ستایا ہوا ہون اپنے عزیزون اور یگانون سے بیگانہ ہون
مجھکو اپنا حال بیان کرتے ہوے شرم آتی ہی کیا عالم شباب کا حال زمانہ پیری مین بیان کیا جاے
بقول شاعر شعر جب کہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزارون کے گلے ؞ جب سے ہم خار ہوے بیٹھے
اکیلے ہی بھلے ؞ یہ تو میرا حال ہی اور اس قمری کا جو واقعہ دریافت فرمایا اسکا واقعہ یہ ہی کہ یہی تو
میری مونس تنہائی ہی اور ہمدم مصیبت مسافرت و باعث رفع صعوبت ہی اگر یہ قمری نہ ہوتی تو نہ
معلوم ابتک میرا کیا حال ہوتا نہ معلوم کدھر کو نکل جاتا کن کن جنگلون و صحراؤن کی ٹھوکرین کھاتا
میری یہ حالت ہوئی کہ جانور ترس کھانے لگے اگر یہ انیس تنہائی نہ ہوتی تو مین ابتک دیوانہ
ہو جاتا اِسسے بڑی مدد کی کیا بیان کرون کہ یہ کیونکر ہاتھ آئی اسکا واقعہ عجیب و غریب ہی وہ
یہ ہی کہ جب سماعت فرمایئے گا تو تعجب فرمایئے گا مین اپنے مقام سے بوقت صبح چل نکلا منزل
طی کرتا چلا جاتا تھا کہ قریب دوپہر ایک جنگل مین پہونچا پیاس کی شدت تھی اور اشتہا بھی غالب
تھی اُس صحرا مین پہونچکر جو تلاش کیا کہ کوئی چشمہ یا چاہ ملجاے تو اُسکے کنارے بیٹھکر کھانا بھی
کھائین پانی سے بھی سیراب ہون اُسی چاہ مین ہر طرف نظر دوڑا رہا تھا کہ ایک چاہ دکھائی
دیا اُسکی جگت پختہ بنی ہوئی تھی اُسکے کنارے ایک درخت لگا ہوا تھا اُسکا سایہ تھا مین اُسکو
دیکھتے ہی مثل تیر کے اُس چاہ پر پہونچا مین نے مرکب کو چھوڑ دیا اور چاہ کی جگت پر آیا مرکب
سبزہ دیکھکر چرنے لگا نگاہ جو میری اُٹھی تو مین نے دیکھا کہ اُس درخت کی شاخ پر ایک قمری
بیٹھی ہوئی ہی اور میری طرف دیکھ رہی ہی مین نے بھی اُسکو دیکھا اور دیکھکر مین نے اپنا
سر جھکا لیا اور پانی کو چاہ سے بھرا ہاتھ منھ دھویا مرکب کو پانی پلایا اُسکے بعد زین پوش
بچھاکر جو نان و نمک ہمراہ تھا اُسکو کھانے لگا کہ یکایک یہ قمری درخت پر سے اُڑکر میرے
سامنے آکر بیٹھی مین نے چند چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے کرکے اِسکے آگے ڈالدیے
یہ چگنے لگی مین اپنے کھانے مین مصروف ہوا کہ پھر مین نے دیکھا کہ وہ قمری میری طرف دیکھ
رہی ہی اور وہ ٹکڑے ہوگئے ہین مین نے دوبارہ اور روٹی توڑکر اُسکے قریب ڈالی
یہ آکر کھانے لگی قصہ مختصر کہ چوتھی مرتبہ مین نے اِسقدر قریب ڈالی کہ جب یہ کھانے مین مصروف
ہوئی تو مین نے اِسکو پکڑ لیا کیونکہ یہ مجھکو خوشنما و پیاری معلوم ہوتی تھی مین نے اِسکو پکڑ کے

خوب پیار کیا چمکارا پکڑنے سے نہ بھڑکی نہ تڑپی اب مین کھانا بھول گیا اُسی کو ٹکڑے توڑ توڑ کر اپنے
ہاتھ پر کھلانے لگا یہ ایسی ہلی ہوئی تھی کہ جیسے میری پالو تھی میرے ہاتھ پر کھانے لگی پہلے تو مجھکو گمان
تھا کہ صحرائی قمری ہو جب اِسنے اس طور سے میرے ہاتھ پر کھایا تو معلوم ہوا کہ کسی کی پالو ہو کسی سبب
اپنے مالک کے پاس سے چلی آئی ہو اور اپنے مالک سے جدا ہو گئی ہو مجھکو دیکھا چونکہ یہان
جنگل ہو انسان کا نام نہین ہو یہ رہنے والی انسانون مین کی ہو مجھکو دیکھکر اتر آئی مین نے جو پکڑ لیا
تو اسی سبب سے نہین تڑپی کہ پالو ہو اے بادشاہ مین نے اِسکو اپنے زانو پر بٹھا لیا اِسکے سر و پشت
پر ہاتھ پھیرنے لگا یہ خاموش بیٹھی رہی اسنے حرکت تک نہ کی مین نے ہاتھ اُٹھا لیا اُسپر بھی یہ
بیٹھی رہی اُڑی نہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ چلو اچھا ہوا کہ پالو قمری ہاتھ آئی یہ جو
پاس رہیگی تو بوقت تنہائی اِسی سے کلام کرینگے اپنا درد اِسکے روبرو بیان کرینگے گو کہ یہ
بے زبان ہو جواب کیا دیگی مگر مصیبت کو سُن تو لیگی یہ خیال کر کے مین نے زانو پر بٹھا لیا اور
کھانا کھانے لگا جب کھانے سے فراغت پائی ہاتھ منھ دھویا پانی پیا مگر یہ اُسی طور سے بخوف
زانو پر بیٹھی رہی جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اُس درخت کے تنہ سے لگ کر
بیٹھ گیا قمری کو پیار کرنے لگا ہوا سرد چل رہی تھی اُسی عالم مین خیال اپنی غربت اور پریشانی
کا آیا اور خیال کیا کہ اب تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمپر جانوران صحرائی جو کہ بے زبان ہین ترس کھاتے
ہین یہ باتین دل سے کر رہا تھا کہ ہوا سرد کے جھوکے چلے اِس سبب سے راحت جو ملی
غنودگی طاری ہوئی سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھلی تو اُس قمری کو اپنے پاس بازو پر
بیٹھا ہوا پایا اب تو اور زیادہ جرأت ہوئی اور خیال کیا کہ خداوند نے اپنی قدرت سے ایک
ہمدم پیدا کر دیا گو بے زبان ہو تو ہو مگر عالم تنہائی تو نہین ہو اُسکی قدرت کے کارخانہ
خیال کر کے خاموش ہو رہا مرکب پر زین پوش کس کے سوار ہوا اور ایک طرف کو روانہ
ہوا اُسدن سے یہ قمری میرے پاس ہو جب مین زیادہ پریشان اور کلفت زدہ ہوتا ہون تو اس سے
کہتا ہون کہ تم بھی باتین کرو تو یہ قمری حق سرہ کی صدا لگاتی ہو کہ وہ سب کلفت اسکی خوش الحان
صدا سُنکے برطرف ہو جاتی ہو مین اِسکو اپنے سے ایک پل جدا کرنا نہین چاہتا ہون کیونکہ یہ
میری بڑی رفیق اور شفیق ہو اور اس طور سے ہاتھ آئی ہو کہ جسطور سے مین نے بیان کیا

راوی کہتا ہی کہ علمشاہ کا یہ منشا تھا کہ کسی تدبیر سے یہان قیام کرون اور اِس ملک کو اسلام آباد
کرون اور ان لوگون کو مسلمان کرون کیونکہ سُن چکے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین اور کوئی مرتد
بچہ شیطان ہی اُسنے اپنے کو خداوند عجائب نگار مشہور کیا ہی یہ اُسکو سجدہ کرتے ہین جب یہ یہان
آکر پہونچے تھے تو انھون نے یہ قصد کر لیا تھا کہ اگر یہ بادشاہ مجھسے کہیگا کہ تم نوکری میری کرو
تو مین کر لونگا یہان دو چار دن قیام کر کے یہان کی سب حالت دریافت کر کے اُسکے
بعد اِنکے مسلمان کرنے کی تدبیر کرونگا یکایک اپنے کو ظاہر کرنا قرین قیاس نہین ہی اسی
سبب سے جھوٹ بولے تھے اور قمری کی حالت کو بھی دوسرے طور سے بیان کیا تھا اصل
حال سے نہین آگاہ کیا تھا کہ ایسا نہو یہ لوگ کوئی فساد برپا کرین بموجب اس عبارت کے
اور قول سعدی کے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز علمشاہ نے وہ تقریر مذکور الصدر
بیان کر کے بادشاہ سے کہا کہ یہ واقعہ میرا ہی جو کہ مین نے عرض کیا اور یہ سانحہ قمری کا ہی جو کہ گذارش
ہوا بادشاہ و کل اہل دربار یہ واقعہ سُنکے نہایت متحیر ہوے اور کہنے لگے کہ خداوند عجائب نگار کی بڑی
قدرت ہی اگر ایسے نہ ہوتے تو خدائی کیون کرتے حیوان کو انسان پر فریفتہ کر دیا وہ جو چاہین
وہ کرین خداوند ہین کسی کو اُنکے کامون مین کیا مداخلت اُدھر بادشاہ نے اپنے وزیرون
سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ مسافر نے کیا حال بیان کیا مقام حیرت ہی عقل کام نہین
کرتی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند عجائب نگار کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی بادشاہ
نے جواب دیا کہ تم لوگ درست کہتے ہو یہ کہکر علمشاہ سے کہا کہ اے مسافر میری ایک اور
خواہش ہی وہ یہ ہی کہ اِس قمری سے تم کہو کہ یہ کلام کرے ہم بھی تو ذرا سنین علمشاہ نے فرمایا
کہ بہت خوب یہ کہکر قمری کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ہمدم مونس تنہائی کچھ کلام کرو علمشاہ
کا فرمانا تھا کہ اُس قمری نے نعرۂ حق سرہ کے لگانا شروع کیے اس خوش آوازی اور سوز و گداز
سے لگائے کہ سب اہل دربار دنگ ہوگئے حیران حیران ہو کر مثل آئینہ دیوار پشت ہو کر
رہ گئے ہر ایک ششدر تھا ہر ایک پر سکتہ کا عالم تھا صدا سے قمری سُنکے یہ ہر ایک کا جی چاہتا
تھا کہ گریبان چاک کر کے صحرا کو نکل جائے جنگلون کی ہوا کھائے در و دیوار نہ معلوم ہوتا تھا
کہ خوش خوان معلوم ہوتا تھا ایک سناٹے کا عالم تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب گل تصویر ہین جتنے

کسی صناع چابک دست نے بہ گلی دربار بنایا ہو تھوڑے عرصے تک یہی عالم رہا جب اُس
قمری نے آواز لگانا موقوف کی بعد تھوڑے عرصے کے وہ حالت برطرف ہوئی اہنو ہر در ودیار
سے صدائے تحسین وآفرین آرہی ہو ہر ایک یہ کہ رہا تھا کہ یہ قمری نہین ہو کوئی فرشتہ قدرت ہو
اس جاے مین اس مسافر کے پاس بحکم خداوند آیا ہو یہ مسافر کوئی بہت بڑا مقبول بندہ ہو
خداوند کا اِسپر خداوند کی بڑی مہربانی ہو اور عنایت ہو کہ ایسے طائر کو فریفتہ کیا ضرور کوئی
نہ کوئی اس جوان سے خدمت معقول اور عبادت ہوئی ہو کہ جسکا صلہ یہ ملا ہو اہل دربار
ادھر یہ باہم باتین کر رہے تھے اُدھر علمشاہ نے اپنی تقریر تمام کی عنطاق کج کلاہ نے ایکے
اور اس حال سے آگاہ ہوکے علمشاہ سے کہا کہ ای مسافر میری دو خواہشین ہین اگر آپ
قبول کرین تو آپ کی بڑی مہربانی ہو علمشاہ نے فرمایا کہ اگر لایق قبول کرنے کے ہونگی
تو مین ضرور قبول کرونگا عذر نہ کرونگا عنطاق نے کہا کہ ایک میری خواہش یہ ہو کہ آپ میری
ملازمت کرین مین آپ کو اپنے لشکر کا افسر کرونگا مرتبہ اعلی دونگا بارگاہ مین اپنی مین آپ کو
جاے معقول دونگا کیونکہ خداوند عجائب نگار نے ہم لوگون کو اِسی واسطے خلق فرمایا ہو کہ
اُن لوگون کی کمک کرین کہ جو کہ بیکس ومظلوم ہون اور جو کہ غریب ہون پس مین نے جو آپکے
آنے کی خبر سُنی تو آپ کو طلب کیا کہ مین آپ کی ایسے وقت مین کمک کرون اور آپ کو مرتبہ اعلی
دون دوسری خواہش یہ ہو کہ یہ جو قمری آپ کے پاس ہو مجھکو مرحمت فرمائیے کہ اسکو اپنے پاس
رکھون کیونکہ مجھکو بہت پسند آئی ہو ایسا جانور کبھی مین نے نہین دیکھا گو لاکھون قمریان دیکھین
مگر ایسی قمری کوئی نگاہ سے نہین گذری نہ ایسی خوش گلو جس نے تمام دربار کی یہ حالت کی
کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ایسی صدا الگتی کہ دل کو کھینچتی تھی اِسکے عوض مین جو آپ طلب کرینگے مین
آپ کو بخوشی دونگا علمشاہ نے یہ سُنکے جواب مین فرمایا کہ ای بادشاہ آپ کے پہلے سوال کا یہ
جواب ہو کہ مین ایک مرد سودائی خفقانی مزاج ہون مجھکو آبادی وغیرہ پسند نہین آتی ہو صحرا
بھاتی ہو ہمہ وقت اختلاج قلب رہتا ہو مزاج مین سودے کی کثرت ہو کسی کی صحبت بھاتی
نہین ہو پس مین مجبور ہون ملازمت نہین کر سکتا ہون مجھکو معاف فرمائیے آپ کی مہربانی سے
میری بسر اوقات کے موافق میرے پاس ہو اور بابت قمری کے جو آپ نے فرمایا اُسکا جواب

یہ ہی کہ یہ ایک مشت پر ہین کوئی انکی اصل نہین ہی آپ پر سے تصدق ہین مگر عرض کر چکا ہون کہ مین انکی
ایک منٹ کی جدائی گوارہ نہین کر سکتا ہون یہ میری روح وجان ہی بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ جسم سے روح جدا
ہو جائے اور انسان زندہ رہے بقول کسے ایک روح دو قالب ہین بس مین اس قمری کو
نہین دیسکتا ہون معاف فرمایا جاؤن عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ مین نے دوام کے
ہین نوکری کے بارے مین آپ کو اختیار ہی چاہے کیجیے چاہے نہ کیجیے مگر یہ قمری مجھکو مرحمت
فرمایئے لاکھ دو لاکھ روپیہ مجھسے لے لیجیے اور جدھر چاہے تشریف لے جایئے اور قمری
کو پرورش فرمایئے گا میری بھی خوشی ہو جائیگی علمشاہ نے جواب دیا کہ یہ غیر ممکن ہی قمری تو
نہ دونگا اور نہ ملازمت کرونگا لاکھ دو لاکھ روپیہ کی کوئی اصل اس قمری کے مقابلے مین
نہین ہی دوسرے آپکی عنایت ومہربانی سے اِسقدر تو میرے کیسے سے بھی ہو سکتا ہی
اس قمری پر سے لاکھون روپیہ نثار ہی یہ جو فرمایا کہ اور مال لینا تو یہ امر کیا اپنے اختیار مین ہی
بقدر سے ملگئی اسکو مین آپ کو دیکر اپنی راحت مین فرق لاؤن عنطاق کج کلاہ خاموش ہو رہا
مگر بہت بڑا صدمہ ہوا اِسکے بھائی رموز جادو نے جو دیکھا کہ بھائی کا میلان قمری کی جانب ہی
اور مسافر سے طلب بھی کی اُسنے اِنکار کیا بڑا معلوم ہوا اُسوقت دربار سے اُٹھا اور باہر اگر
اپنے خیمے مین آیا اور جو کا دیا ماش کا آٹا نکالا اُسکا ایک باز بنایا اُسپر سحر کیا سحر کرنا تھا کہ وہ
باز ایک مرتبہ تڑپ کر اُڑا اِسنے سحر کرکے اُس باز سے کہا کہ بارگاہ مین بادشاہ کی ایک
جوان بیٹھا ہی اُسکے پاس ایک قمری ہی اُسکو بادشاہ نے پسند کیا ہی اُسکو اُسکے پاس سے
لے آ وہ باز اُڑکر چلا ادھر سے باز جاتا ہی یہ سحر کو زور دیرہا ہی وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے
ہوئے تھے بادشاہ سے باتین کر رہے تھے اہل دربار یہ باہم کہہ رہے تھے کہ یہ شخص
بڑا مغرور ہی کہ بادشاہ نے خود اپنی زبان سے قمری کو طلب کیا اور اسنے اِنکار کیا ایک
مشت پر عزیز کیے بادشاہ دو لاکھ روپئے دینے پر راضی تھا دو لاکھ روپئے لیتا اُس سے تجارت
کرتا یہ کیا حرکت کی کہ والی ملک سے ایک مشت پر کے لیے اِنکار کیا اگر وہ حکم دیدے تو
ابھی ہم ہاتھ مروڑ کر چھین لین اِسکو خوف بھی نہ ہوا کہ ہم اکیلے ہین اور بادشاہ سے اِنکار کرتے
ہین ایسا نہ ہو بادشاہ کو غصہ آجائے اور زبردستی لے لیوے علمشاہ اُن لوگون کی تقریر

تقریر سن رہے تھے کچھ جواب نہین دیتے تھے بادشاہ سے باتین کررہے تھے بادشاہ اصرار
کررہا تھا علمشاہ اِنکار کررہے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے دیکھا کہ ایک باز پیدا
ہوا اور کندے سے جوڑ کر طرف قمری کے چلا اُس باز کا عکس جو علمشاہ پر پڑا ہاتھ پانوّن کی حس و
حرکت جاتی رہی وہ باز اُس قمری پر گرا اور پنجے مین دبا کرلے چلا علمشاہ نے قصد کیا کہ باز
کو پکڑ لون مگر ہل نہ سکے یہ دیکھکر رہ گئے وہ باز قمری کو لیکر اُڑ گیا یہ منھ دیکھکر رہ گئے جبتک
وہ باز بارگاہ مین رہا علمشاہ نے لاکھ لاکھ اٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اُٹھ سکے جب وہ باز قمری کو
پنجہ مین دباکر لے گیا تب اِنکے ہاتھ پانوّن مین حرکت پیدا ہوئی یہ گھبرا کر اُٹھے اور طرف صحن
کے چلے کہ اگر باز اُڑتا ہوا جاتا ہو تو تیر مار کر اُسکو گرا دون صحن بارگاہ مین آکر دیکھا تو
نہ پایا بیرون بارگاہ آئے وہان بھی نہ پایا لاکھ لاکھ نگاہ دوڑا کر آسمان کی طرف دیکھا لیکن پتہ
نہ پایا بہت بڑا افسوس ہوا کف افسوس ملتے ہوے اور دل سے یہ باتین کرتے ہوے
کہ مین کیون یہان آیا کیا ضرورت تھی مفت مین قمری کو کھویا عنطاق کج کلاہ نے بڑی دغا
کی ہاے بڑا غضب ہوا چلو عنطاق پر دباؤ ڈالکر قمری کو لین معلوم ہوتا ہو کہ قمری اُسکو پسند
آئی تھی اُسنے مجھسے طلب بھی کی تھی مین نے اِنکار کیا تھا کوئی ساحر اُسکے پاس ہو اُسنے اُس
ساحر سے کہکر اُٹھوا منگایا عجب نہین ہو کہ اسکا بھائی رموز جادو ہو یہ اُسی کی کارروائی ہو
جب اُسپر دباؤ ڈالوگے تو شاید ملجاے یہ تو اُدھر کو چلے وہان اہل دربار حیران ہین کہ کیا
واقعہ ہو باز آیا اور قمری کو لے گیا یہ باز کیسا تھا اہل دربار حیران ہین اور خود عنطاق شاہ
بھی حیران تھا یہ لوگ تو حیران بیٹھے ہوے تھے وہان باز نے قمری کو لیجا کر رموز جادو
کے پاس ڈالدیا رموز نے اُس قمری کو ایک قفس مین بند کیا اور ایک رقعہ بھائی کو تحریر کیا
کہ مین نے قمری کو سحر سے منگا لیا ہو باز سحر بھیجکر اُٹھوا لیا اگر وہ مسافر کوئی امر کہے تو بُرا نہ مانیئے
کیونکہ جسکی چیز جاتی ہو اُسکا جو جی چاہتا ہو وہ کہتا ہو کیونکہ آپ کو پسند تھی آپ نے اُس سے
طلب کی اُسنے انکار کیا مجھکو بُرا معلوم ہوا مین اپنے خیمے مین آیا اور سحر کرکے منگا لیا وہ قمری
موجود ہو جب وہ مسافر چلا جائیگا تو حاضر کردونگا یہ لکھکر بھائی کے پاس ایک خادم کے ہاتھ
روانہ کیا وہ خادم نامہ لیکر چلا اُدھر علمشاہ اندر بارگاہ کے آئے مگر حالت یہ تھی کہ چہرہ سُرخ

تھا ابرو چڑھے ہوے تھے منہ مین کف تھا نہایت غیظ طاری تھا یہ عالم تھا کہ کانپ رہے
تھے دنگل پر تو بیٹھ گئے اہل دربار و بادشاہ نے جو علمشاہ کی یہ حالت دیکھی سب خاموش بیٹھے
ہوے دیکھ رہے تھے یہ علمشاہ نے بیٹھکر عنطاق کج کلاہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اوبادشاہ
تمھاری بارگاہ مین آکر میری قمری کو باز اٹھا لیگیا پس اسی مین خیریت ہو کہ میری قمری کو منگا دیجیے
نہین بارگاہ مین آنا نہ قمری میرے پاس سے جاتی یہ کون سی حرکت ہو کہ اپنے گھر مین بلا کر کسی کو
تکلیف دینا یہی مہمان نوازی و مسافر نوازی ہو یہی امر بادشاہون کو لازم ہو کہ کسی کی چیز زبردستی
چھین لین واہ کیا خوب مین آپکی بارگاہ مین آکر خوش ہوا یہ تو دیدہ و دانستہ ظلم ہو کوئی ایسا بھی
ظلم کرتا ہوگا بس مذاق ہوچکا قمری منگا دیجیے جب یہ علمشاہ نے فرمایا اہل دربار نے ایک
بلند قہقہہ لگایا اور کہنے لگے کہ دراصل یہ مسافر دیوانہ ہو لو اور سنو باز ایک جانور پرند ہو وہ
قمری کو آکر لے گیا اُسنے کھا بھی لیا ہوگا یہ بادشاہ سے کہتے ہین کہ قمری منگا دیجیے مذاق ہوچکا
اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہو واہ رے احمق کوئی باز بادشاہ کا تابعدار ہو کہ وہ منگا دین
نہ معلوم کدھر لیکر گیا یہ امر علمشاہ کو از حد ناگوار ہوا اُنکا ہنسنا اور باہم یہ تقریر کرنا اور سُننا
کہ یہ سب مجھکو احمق بناتے ہین اور غصہ آیا کیونکہ یہ تو آتش مزاج شعلہ خو ہین انکا بھلا اِن باتون
کی کب سننے کی تاب ہو اُن لوگون کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر بادشاہ سے کہا کہ آپ نے میری
بات کا کچھ جواب نہ دیا جواب دیجیے کہ آپ کو کیا منظور ہو بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ او مسافر
یہ کون سی بھلا عقل کی بات ہو کہ ایک جنگلی باز آکر تمھاری قمری کو لیگیا نہ معلوم کدھر لیگیا ہو مین
کہان سے منگا دون اگر کوئی آدمی لے جاتا تو تم خیال کرتے کہ میری سازش سے لے گیا
جانور ہے مین کیونکر منگا تا تم سچ کہتے ہو کہ میرا مزاج سوداوی ہو اِسوقت معلوم ہوتا ہو تمھارے
سودے نے زور کیا ہو اسی سبب سے یہ تقریر کرتے ہو یہ بھی کوئی بات ہو اور واقعی تمکو صدمہ
ہوگا کیونکہ تمھاری تو پالوتی جبکہ مجکو صدمہ ہو جانے دو اور پال لینا اگر تم کہو تو لاکھ دو لاکھ روپیہ
منگا دون یہ تقریر علمشاہ کو بادشاہ کی نہایت ناگوار گذری ایک مرتبہ بگڑ کر فرمایا کہ کیون مجھسے
باتین بناتے ہو تمھاری سازش سے میری قمری گئی ہو تمنے مجھسے طلب کی تھی مین نے دینے سے
انکار کیا تھا تمنے اپنے بھائی سے کہا چونکہ وہ ساحر ہو اُسنے باز سحر بھیجکر اُس سے قمری کو اٹھوا لیا

وہ باز جنگلی نہ تھا باز سحر تھا اگر پایا جاتا تو تانگین چیر کر پھینکدیتا اسی مین خیریت ہو کہ قمری کو منگا دو ورنہ
خون سے بارگاہ لال کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ایک قمری کے عوض مین اتنون کی
جان لونگا کیا سہل ہو قمری کا میرے پاس سے لے لینا دن دہاڑے ڈانکا ڈالتے ہو من کپڑے
بھی تو عمدہ پہنے ہون ہتھیار بھی تو عمدہ لگائے ہون مرکب بھی تو نایاب ہو یہ بھی چھین لو اسکے
لینے سے تو نفع ہو قمری کے لینے سے کیا نفع ہو اسے لے لو کیا اسی لیے بولایا تھا یہ جو علمشاہ
نے کہا اہل دربار اور بہت زور سے ہنسے اور باہم چشمک کرنے لگے کہ تقریر سنتے ہو کہ یہ
مسافر کیا کیا کہتا ہو کہ باز سحر قمری کو لے گیا تمھارے بھائی نے سحر سے منگالی میری قمری منگادو
نہین بارگاہ خون سے لال کر دونگا واقعی اسکو خلل دماغ ہو یہ یکہ و تنہا ہو کر ہزارون کو
قتل کرینگے بڑے بہادر ہین نہ معلوم اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین اگر بادشاہ حکم دین
تو ابھی منھ کچل کر رکھدین ایک مشت پر کے لیے بادشاہون سے ایسی تقریر کرتا ہو یہ بھی
علمشاہ نے سنا بادشاہ نے علمشاہ کی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ ای مسافر تم کیا دیوانے
ہوگئے ہو کچھ خلل دماغ ہوگیا ہو بھلا مین کہان اور باز کہان یہ صرف تمھارا خیال ہو کہ سحر کے
باز سے منگا لیا اگر مجھکو زبردستی لینا ہوتا تو تم اکیلے تھے مین دو ایک اپنے سردارون سے
کہتا وہ تمسے چھین لیتے تمھاری عقل کو کیا ہوگیا مرد جہاندیدہ ہو کر کیسی باتین کرتے ہو ذرا
زبان کو سنبھالکر بات کرو خیال تو کرو کہ ایک مشت پر کے لیے کہ جسکی کچھ بھی اصل نہین ہو
تم کیا کلمات زبان سے نکالتے ہو کیا تمنے کبھی کسی کا دربار نہین دیکھا کیا بادشاہون کی
صحبت مین نہین بیٹھے ہو شریفانہ تقریر کرو اس تقریر بیجا کو جانے دو یہ دربار شاہی ہو اور
مین بادشاہ ہون میرا کچھ تو خوف لحاظ کرو مجھکو ہر طرح کا اختیار ہو یہ کوئی ایسی ویسی صحبت
نہین ہو دربار ہو اسی مین بہتری ہو کہ اپنی زبان روکو اور اگر ایسا ہی غصہ ہو تو اسوقت
یہان سے چلے جاؤ مین نے تمھارا بہت پاس کیا صرف اس خیال سے کہ تم میری بارگاہ
مین آئے ہو میرے طلب کیے ہوے ہو اور مسافر ہو ورنہ اس سخت کلامی کی سزا دیتا تمھارے
بڑون کی تو یہ طاقت ہو نہین کہ میرے روبرو کلام کر سکین نہ یہ کہ یہ کہین کہ بارگاہ کو لال کرینگے
بھلا تم اکیلے کیا لال کروگے لاکھ دو لاکھ تو آکر لال کرین اور یہان سے زندہ نکل جائین بھلا

اب کچھ نہ کہنا اگر تمکو بیٹھنا ہی تو خاموش بیٹھے رہو ورنہ چلے جاؤ زیادہ تقریر نہ کرو یہ جو عنطاق نے کہا
اب انکو کب تاب ہی آگ ہوگئے تمام جسم کے بال کھڑے ہوگئے ایک مرتبہ تیور بدلکر جواب دیا
کہ اب تو ہم بدون قمری کو لیے ہوے یہان سے نہ جائینگے اور دیوانے وسڑی تم لوگ ہو
مین اکیلا اس بارگاہ کو لال کر دونگا کیا خوب ایک تو چوری دوسرے منھ زوری دیکھون تو
کون قمری نہین دیتا ہی اتنے یہان بیٹھے ہین مین کسی مین یہ دم نہین پاتا ہون کہ قمری کو نہ دے
معنی اس امر کے یہ ہین کہ قمری کو سامنے لاکر رکھدو اور پھر لے جاؤ تو مین جانون یہ کیا حالت
غفلت مین لے گئے وہ لیجانے والا حرامزادہ میرے سامنے تو آئے ورنہ مین خود اس امر کا
پاس کرتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون ورنہ مین اسقدر تامل بھی کرتا ابتک کب کا دو
ایک کو قتل بھی کر چکا ہوتا اگر قمری نہ آتی مین تو کسی کو ایسا نہین پاتا ہون کہ مجھکو سزا دے
بہتری اسی مین ہی کہ قمری منگا دو زیادہ فساد کو طول نہ دو تمھارے اہل دربار باہم کہرہے
تھے کہ بادشاہ کو قمری نہین دی انھون نے طلب بھی کی ہمکو حکم دین تو ہم ہاتھ مروڑکر چھین
لین مین سب سُن رہا تھا وہ تمھارا بھائی دربار سے چلا گیا اُسکے جانے کے بعد یہ واقعہ
ہوا کہ باز آکر قمری کو لے گیا یہ اُسیکا کام تھا لے زیادہ تقریر نکرو قمری منگا دو آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی
تک مجھکو غصہ نہین آیا مین بمنت وخوشامد تمسے کہہ رہا ہون اگر غصہ آجائیگا تو بہت بڑی خرابی
ہوگی یہان سر ہوتے نظر آئینگے آیندہ تمکو اختیار ہی عنطاق شاہ نے جو یہ تقریر سنی اور اہل دربار
نے اہل دربار کو بہت گران گذری ہر ایک اپنی تلوار کے قبضے کو دیکھنے لگا اور جھومنے
لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ اگر بادشاہ حکم دین تو مارے تلوارون کے اِسکے ٹکڑے کر ڈالین
یہ بڑا بے ادب اور گستاخ ہی اور سب سنبھلکر بیٹھے اُدھر علمشاہ نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا کہ یہ دربار
بادشاہ ہی اور کوئی صحبت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے دربار بنا دیے ہین اور یہ جو کہا کہ
شریفانہ تقریر کرو ہمنے بہت سے پاجیون کو شریف بنا دیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تمکو آجتک کسی
شریف سے صحبت کا اتفاق نہین ہوا ہی سوا ے کمظرف لوگون کے اور مین تو زبان کو اُسوقت
تک نہ روکونگا جسوقت تک قمری نہ آئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ معلوم ہوتا
ہی راوی کہتا ہی کہ اب عنطاق کو بھی یہ تقریر سُنکے غصہ آگیا تھا جب ایسی تقریر کی ورنہ خاموش

بیٹھا سن رہا تھا عنطاق نے کہا کہ ثابت ہوا کہ تو ادب سے بے بہرہ ہی بادشاہوں سے ایسی
بیہودہ تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمارے روبرو ایسی تقریر کرے بڑا پاجی معلوم
ہوتا ہی جہانتک ہم ٹلتے ہین وہانتک سر چڑھا چلا آتا ہی ہی شرط کہ اہل دربار سے کہدون کہ
وہ کان پکڑ کر بارگاہ کے باہر نکالدین اور جب تو ہم انکار کرتے تھے کہ ہم قمری کے حال سے
نہین آگاہ ہین ہمکو تیرا کوئی خوف نہ تھا کہ اس سبب سے انکار کرتے تھے دراصل آگاہ نہین
ہین اب جب تجھکو یقین نہین آتا ہی تو سُن لے کہ ہان قمری ہمنے زبردستی بذریعہ سحر کے چھین لی
دیکھین تو ہمارا کیا کرتا ہی اور اب تو بدون قمری لیے یہان سے نہ جاتا اور ہم بھی نہ دینگے
تجھکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر اکیلا بارگاہ کو لال کرتا ہی اور کیونکر پاجی کو شریف بناتا ہی یہ کہنا تھا کہ
یہ معلوم ہوا کہ تودہ بارود مین آگ لگادی علمشاہ کی تو یہ حالت ہوئی اس تقریر کو سُنکے کہ ایک
دردِ غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا آتش غیظ وغضب کا نون سینے مین مشتعل ہوئی اور
ایک مرتبہ ڈانٹ کر جواب دیا کہ او عنطاق پاجی تو اور تیرا باپ او بے ادب وگستاخ تو
اور تیرے تمام بزرگ بس اب بیہودہ تقریر مجھسے نہ کرنا اور ذرا مین بھی تو دیکھون کہ وہ
کون سے اہل دربار ہین جو کہ میرے کان پکڑ کر بارگاہ سے نکال دینگے ذرا مین ان لوگون کا
مُنھ تو دیکھون اور یہ جو تو نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ قمری ہمنے نہین لی ہم قمری سے آگاہ نہین
ہین مگر تم یقین کرتے ہو جب نہین لی تھی اب لی دیکھین کیا کرسکتے ہو اُسکا جواب یہ ہی کہ ہوشیار
کرکے قمری کو لے جاتے تو مین جانتا اور اُس لیجانے والے کو مرد خیال کرتا اِس دھوکے
مین نہ رہنا کہ مین اکیلا ہون اور تم بہت ہو میری نگاہ مین یہ لوگ سماتے بھی نہین ہین او
عنطاق قرمساق اب جو کچھ سخت کہیگا یاد رکھ کہ گُدّی سے زبان تیری کھینچ لونگا اور ایک ایسا
طمانچہ مارونگا کہ سر گو کھاتا پھریگا عجب بدتمیز اور تو پاجی ہی بہادرون سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم
ہوا کہ تجھکو سوائے رذیل کے کسی شریف سے صحبت کا اتفاق نہین پڑا ہی تو مغرور کس امر پر ہی
اگر ان اہل دربار پر مغرور ہی تو کسی سے کہ کہ وہ مجھکو یہان سے نکال دے دیکھ تو سہی او
نطفۂ حرام کسقدر سر زمین پر لوٹتے نظر آتے ہین یہ جو علمشاہ نے فرمایا اہل دربار کا تو یہ
حال ہوا کہ ہر ایک فرط غصے سے کانپنے لگا اور باہم کہنے لگے کہ بڑی سخت کلامی کر رہا ہی ہم بادشاہ

خوف سے خاموش بیٹھے ہین ورنہ اسکو سزا دیتے اِسکی اجل سر پر بول رہی ہی عنطاق کج کلاہ نے جو
یہ سُنا اور دیکھا کہ مسافر بگڑ گیا اور گالیان دے رہا ہی نہایت درجہ غیظ آیا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا
کہ تیری اجل تجھکو یہان کھینچ لائی ہی ہی شرط کہ اپنے اہل دربار کو حکم دون کہ وہ تجھکو اس سخت کلامی کی
سزا دین اور تیری زبان سنان نیزہ سے کھینچ لین علمشاہ نے فرمایا کہ او ولد الزنا راستہ کسکا دیکھتا ہی
اگر تو ایک مان اور ایک باپ کا ہی تو حکم دے اور تماشہ دیکھ کہ مین یکہ و تنہا کیا کرتا ہون یہ جو
علمشاہ نے کہا عنطاق کو اب تاب نہ رہی اُسنے پلٹ کر دست چپ کی طرف دیکھا اُسکے دربار
مین اُسوقت چپ و راست کی طرف بہت سے سردار بیٹھے ہوے تھے سب اپنے کو رستم وقت
و اسفندیار خیال کرتے تھے دست چپ کی طرف اُسکے ایک پہلوان زبردست بیٹھا ہوا تھا کہ
جسکا نام طیفور آدم خوار تھا عنطاق نے طیفور سے کہا کہ اے طیفور لینا اِس بے ادب کو اور
اِسکو اسکی سخت کلامی و گستاخی کی سزا دینا بہت بڑا بے ادب ہی ایک مشت پر کے لیے یہ سخت
کلامی کرتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ طیفور بل کرکے اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور طرف علمشاہ کے یہ کہتا
ہوا چلا کہ او مسافر رہ جا مین آتا ہون اور تجھکو سزا دیتا ہون تیری بوٹیان کاٹ کر کھا جاؤنگا یہ
سامنے بادشاہ کی خدمت مین یہ بے ادبی بس زبان اپنی بند کر یہ کہکر اور جست کرکے چلا علمشاہ
نے فرمایا کہ ذرا سنبھلکر آنا اور ہوشیار ہو کر آنا اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون اور آتے ہی اُسنے
قصد کیا کہ اِس جوان کو کرسی پر سے اُٹھا کر باہر بارگاہ کے لیجا کر ہلاک کرون راوی بیان کرتا ہی
کہ علمشاہ بے خوف کرسی پر بیٹھے ہوے ہین کچھ خوف نہین ہی جیسے ہی اُسنے اس قصد سے ہاتھ
علمشاہ کی طرف دراز کیا شاہزادے نے جب دیکھا کہ ہاتھ قریب آیا اُسکا ہاتھ جھپ سے
پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بل اِنکی طرف آیا اِنھون نے بائین ہاتھ سے ایک تمانچہ جو مارا
ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی تمام بارگاہ گونج گئی معاذ اللہ یہ تمانچہ علمشاہ کے ہاتھ کا ملک الموت
تھا بھرپور جو پڑا سر جیسے گردن سے اُڑ گیا دور جا کر گرا اُنھون نے کاسہ سر چھوڑ دیا دھڑ زمین پر
گرا اور تڑپنے لگا اُسکے خون سے فرش رنگین ہو گیا یہ قوت و طاقت اہل دربار و بادشاہ نے جو
دیکھی سب کے ہوش جاتے رہے ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ بڑی طاقت قوت رکھتا ہی
بلا کا آدمی ہی کہ جسنے ایک تمانچے مین طیفور ایسے پہلوان کا کام تمام کیا راوی کہتا ہی کہ بادشاہ کا

تو یہ حال ہوا کہ دنگ ہو کر رہگیا مگر اہل دربار قبل سے بگڑے ہوے تھے سب خون کے گھونٹ
پی رہے تھے علمشاہ کی تقریر سے بدظن ہو رہے تھے مگر بخوف بادشاہ کے کوئی نہ بولتا تھا تیغ و
سپر سنبھالے ہوے بیٹھے تھے کہ ضرور بادشاہ حکم دیگا کیونکہ تکرار کو طول ہو گیا ہی جسکی طرف
بادشاہ نے اشارہ کیا وہ جا پڑیگا وہی ہوا کہ جیسے طیفور کی طرف اشارہ کیا تھا اور کہا تھا وہ جا
پڑا تھا مگر کام آیا اُسکا مرنا تھا کہ اُسکے بھائی صیفور آدم خوار کی نگاہ مین بھائی کا خون دیکھکر زمانہ تیرہ و تار
ہوگیا ایک مرتبہ اپنے دنگل پر سے یہ کہکر اُٹھا کہ او مسافر اب کب مین تجھکو زندہ چھوڑتا ہون تو نے
غضب کیا کہ میرے بھائی کو سر دربار قتل کیا یہ کہکر اور لپک کر آیا اور آتے ہی تلوار نیام سے
لیکر سر علمشاہ پر تلوار کا وار کیا سب دیکھ رہے ہین کہ وہ مسافر اُسی طور سے کرسی پر بیٹھا ہی ذرا
بھی ہراس نہین مگر چہرہ فرط غیض سے لال ہی یہ تو سب دیکھ رہے ہین اُدھر اُسنے جو تلوار کا وار
کیا یہ بیٹھے رہے مگر تلوار کی طرف اِنکی نگاہ تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی اُلٹا ہاتھ مار کر تلوار
پٹ پڑی ہاتھ بڑھا کر کلائی اُسکی پکڑ لی اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اب جو جھٹکا دیا اور پکڑ کر
کھینچا کہ وہ قریب آیا ایک گھونسہ یہ کہکر مارا کہ او حرامزادے کیا کہتا تھا اب کہ جو تجھکو کہنا ہی گھونسہ
مارنا تھا کہ سر اُسکا مثل تربز کے شق ہو گیا اور تمام مغز سر پراگندہ ہو گیا اُسنے جھک کر کہا اور گرا
گرتے ہی اُسکی روح دار اسفل کو راہی ہوئی یہ واقعہ دیکھکر عنطاق نے اہل دربار کو کہا یہ سب اہل
دربار تلوارین علم کرکے اپنے اپنے مقام سے اُٹھے اور طرف علمشاہ کے چلے علمشاہ نے
جو یہ واقعہ دیکھا یہ بھی کرسی پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور تیغہ کپیتان فرنگی کو نیام انتقام سے
کھینچ لیا وہ لوگ چارون طرف سے بلوہ کرکے آئے اور وار کرنے لگے یہ ہمہ تن جسم بیٹھے
ہوے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا دو پر کالے کیے سرداردن کو
تلوار سے قتل کیا اب تو غلبہ ہو گیا کہ دربار مین تلوار چلنے لگی اُس مسافر سے اور اہل دربار سے
خوب جنگ ہوئی اُسکی قمری کو باز لیگیا اُسنے بادشاہ سے طلب کیا بادشاہ نے اِنکار کیا کہ مین واقف
نہین ہون باہم سخت کلامی کی نوبت آئی بادشاہ نے طیفور کو حکم دیا کہ اسکو باہر نکالدو وہ
باہر نکالنے کو چلا اُس مسافر نے طیفور کو بھی قتل کیا اور اُسکے بھائی صیفور کو بھی مارا اور
کئی سردارون کو قتل کیا تلوار چل رہی ہی یہ جو غل و شور ہوا جسقدر لشکر تھا اُسمین اُسوقت

کر بندی ہونے لگی بیرون بارگاہ تو لشکر تیار ہو رہا ہی دو آ کر گرد بارگاہ جمع ہو رہا ہی اور جو سردار
بیرون بارگاہ تھے وہ مسلح و مکمل ہو ہو کر اندر بارگاہ کے آئے یہان آکر دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین
تلوار چل رہی ہی مثل نگینۂ انگشتری کے سب نے اُس جوان مسافر کو گھیر لیا ہی مگر اُسکے تیور پر ذرا
بھی بل نہین بے خوف ہر ایک کے وار کو رد کرتا ہی اور جسپر اپنا وار کرتا ہی اسکا کام تمام ہو جاتا
ہی تمام فرش بارگاہ خون سے رنگین ہو رہا ہی کئی لاشے پڑے لوٹ رہے ہین بادشاہ تخت پر
کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ مار لو یہ جانے نہ پائے سردار جھپٹ جھپٹ کر جاتے ہین
اور تیل ماش ہوتے ہین یہ جو سردارون نے دیکھا کہ ایک تن تنہا نے تہلکہ ڈال دیا ہی بڑا بہادر
معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی تلوارین علم کر کے چلے اُدھر علمشاہ نے خیال کیا کہ ای علمشاہ تم ان
سب کو کہانتک قتل کروگے بہتر تو یہ ہوگا کہ بادشاہ پر جا پڑو اُسکو قتل کرو تاکہ قصہ فیصل ہو جائے
یہ خیال کر کے عنطاق کی طرف رُخ کیا اور فرمایا کہ کیا دور کھڑا ہوا لوگون کو تیل ماش کرا رہا ہی
اگر مرد میدان و بہادر ہی تو آ کر مقابلہ کر میرے تیرے فیصلہ ہو جائے نہین مین خود آتا ہون
یہ کہکر قصد کیا اُسنے جو دیکھا کہ یہ مسافر مثل شیر غزان کے ہی اور میری طرف آتا ہی جب اِسنے اِسقدر
سردارون کو قتل کیا وہ ایسے ویسے نہ تھے جو یون مارے جاتے تو میری کیا اصل ہی مین اِس سے
نہین لڑسکتا ہون یہ تصور کر کے اور تخت پر سے کود کر صحن کی طرف بھاگا اور اہل دربار سے
پکار کر کہا کہ لینا اِسکو میری طرف نہ آنے دینا یہ اُسکا کہنا تھا کہ سب اہل دربار طرف علمشاہ کے
تلوارین لیکر چلے اور درمیان عنطاق اور علمشاہ کے حائل ہو گئے سب نے قصد کیا کہ علمشاہ
کو قتل کرین یہ شیر بھی اُنپر نعرہ کر کے حملہ ور ہوا اور جب علمشاہ نے دیکھا کہ مین نے جو عنطاق کی
طرف رُخ کیا وہ مجھکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر تخت پر سے کود کر بھاگا اور اہل دربار کو کہتا
گیا کہ لینا جانے نہ دینا اُسکے کہنے سے سب میری طرف چلے اور میرے اُسکے درمیان مین سب
حایل ہو گئے ای علمشاہ جسطور سے ہو عنطاق کو قتل کرو اُسکے پاس پہونچو اُدھر عنطاق جو
ایوان سے صحن کی طرف بھاگا تو صحن مین آکر اُن سردارون کے درمیان مین کھڑا ہوا جو کہ
یہ خبر سُنکے بیرون بارگاہ سے اندر آئے تھے اُدھر بیرون بارگاہ جسقدر لشکر عنطاق شاہ
کے ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہو کر گرد بارگاہ آگیا تھا ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ اِس مسافر کو جانے نہ دینا

اسنے بڑا غضب کیا کہ بادشاہ پر تلوار کھینچی اور ہمارے مالک سے سخت کلامی کی اور کئی سردارونکو
قتل کیا بڑا خونی ہے بیرون بارگاہ تو یہ ہے اندرون بارگاہ اُن سرداروں سے کہ رہا ہے جو کہ اسکے
پاس کھڑے ہین کہ اے سردارون نابدولت نے آجتک ایسا زبردست جوان نہین دیکھا اگر مین
یہ جانتا کہ یہ فساد ہوگا تو کبھی اسکو نہ بلاتا نہ معلوم اسکی قمری کو کون لیگیا کوئی بڑا دشمن تھا اور یہ سالا
ضرور دیوانہ ہے اور عقل سے خارج ہے بھلا خیال تو کرو کہ ایک باز صحرائی آکر قمری کو پنجے مین دبا کر
لیگیا یہ مسافر کہتا ہے کہ تمنے قمری کو غائب کیا مین قمری تمسے لونگا تمھارا بھائی ساحر ہے یہ باز سحر تھا جو
قمری کو لیگیا مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا نوبت تکرار کی آئی مین نے طیفور کو حکم دیا کہ
اسکو سزا دو وہ اسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا بھائی مقابل ہوا وہ بھی مارا گیا اور کئی سردارون کو
قتل کیا اب میری طرف چلا تھا مین اُسکا ارادہ سمجھکر یہان چلا آیا دیکھیے خداوند عجائب کیا تقدیر
فرماتے ہین اُن سردارون نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم غلام ضرور اسکو قتل کرینگے
یہ اکیلا ہے ہم ہزارون مین کہانتک جواب دیگا بادشاہ نے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے یہان بادشاہ
و سردارون مین یہ تقریر ہو رہی تھی مگر سب اُسی طرف نگران تھے اور حیران تھے کہ کیا جوانمرد ہے
ادھر علمشاہ نے جو عنطاق کو صحن بارگاہ مین دیکھا اور سردارون کو درمیان مین حائل پایا
ایک بارہ یہ نعرہ کرکے شیرانہ حملہ کیا اور نعرہ کرکے جا پڑے درہم و برہم کرنے لگے نعرۂ علمشاہ

علمشاہ رومی شہ فیل زور
ارشد اولاد امیر عرب

دیگر

کز بر تخت مرزوق افگندہ شور
کیست علمشاہ چو رستم لقب

منم رستم پیلتن و پیلکن و کشندۂ کپیتان فرنگی و قویل ہندی و دویل ہندی منم گل گلزار صاحبقرانی
منم پسر زلزلۂ قاف سلیمان ثانی منم فرزند جگر بند حمزۂ صاحبقران منم علمشاہ نوجوان یہ نعرہ کرکے
اب جو تیغۂ کپیتان کا وار کیا ایک ہی وار مین پانچ سردارون کو قتل کیا اور راستہ پیدا کیا وہ
تیغۂ خون آلود لیکر یہ فرماتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے طرف عنطاق کے چلے کہ او عنطاق
تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا او کافر خاطر مین تجھکو امان کب دیتا ہون بدون دین اسلام
قبول کرائے اور اپنی قمری لیے ہوئے راوی کہتا ہے کہ جب علمشاہ نے نعرہ کرکے حملہ کیا اور
اپنے نام کو ظاہر کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ جوان خداپرست ہے اور فرزند حمزۂ عرب ہے یہ بڑا

زبردست ہو لشکر یکہ وتنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا کپتان کو قتل کیا اسکے واقعے اور کارنامے ہمنے اخبارون مین سنے ہین یہ وہ جوانمرد ہو کہ جسنے دوبیل وقوبیل ایسے پہلوانون کو مع فیل کے اٹھاکر خندق قضا و قدر مین ڈالدیا تھا اس سے کون لڑسکتا ہو بڑا غضب ہوا کہ یہ خداپرست یہان آگیا اب اسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہو کیونکہ یہ دشمن خداوند ہو ہان اسکو سب مارلو عنطاق نے پکارکر کہا کہ اب یہ خداپرست جانے نہ پائے مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون اگر یہ زندہ بچ گیا تو قیامت برپا کریگا اخبارون سے ثابت ہوتا ہو کہ یہ لوگ جہان گئے اس سرزمین کو تباہ کیا مگر اسکی قضا یہان لائی تھی اب لازم ہو کہ یہ زندہ نہ بچے یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ پھر سب سردارون نے حملہ کیا چارون طرف سے گھیر لیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہو کہ ہمہ تن چشم بنے ہوے لڑرہے ہین جسنے وار کیا اسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے تھے اسی طور سے قتل کرتے ہوے ایوان کے باہر آئے اب جو عنطاق کج کلاہ نے دیکھا کہ علمشاہ نے کئی سردارون کو قتل کیا اور ایوان سے نکل آیا اور اب سردار روبرو سے اسطور سے بھاگتے ہین جیسے گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے تھے اور جدھر یہ جوان رخ کرتا ہو سردار اسطور سے ہٹ جاتے ہین جیسے کائی پھٹ جاتی ہو تیغ خون آلود ہاتھ مین لیے میری طرف آتا ہو ابتو یہ گھبرایا اور پریشان ہوا سردارون سے کہنے لگا کہ دیکھتے ہو کہ یہ خداپرست سب کو قتل کرتا ہوا میری طرف آتا ہو کوئی روکتا نہین ہو ایک تن تنہا سے سب بھاگے جاتے ہین ایک جوان نے کسقدر سردار مارے ہین اور تم اتنے ہو اور اسکا کچھ نہین کرسکتے ہو یہ جو عنطاق نے کہا سردارون نے جواب دیا کہ حضور یہ اب بچ کر جائیگا کہان ہم لوگون کو کہانتک قتل کریگا کبھی تو تھکیگا عنطاق نے جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون کہ وہ تم سب کو قتل کرکے میرے قریب آئیگا اور مجھکو بھی قتل کریگا دیکھو اسنے ادھر کا رخ کیا ہو یہ جو عنطاق نے کہا ایک بہت زبردست سردار قریب عنطاق کے کھڑا ہوا تھا بلکہ وہ ہو لشکر کا سپہ سالار تھا اسنے بادشاہ کو جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین جاکر اسکو ابھی قتل کیے لیتا ہون مجھپر ثابت ہوگیا کہ یہ جوان ایمین سے کسی کے ہاتھ سے نہ تو قتل ہوگا نہ اسیر یہ کہکر اور تیغے کو تولتا ہوا طرف علمشاہ کے چلا علمشاہ خود ادھر کو ہستے تھے

اس سردار نے کہ جسکا نام اجلال نیزہ باز تھا پکار کر اُن سرداروں سے کہا جو کہ رو برو عملشاہ
کے تلوارین علم کیے ہوے شاہزادے پر وار کر رہے تھے کہ تم سب رو برو سے اس خدا پرست
کے ہٹ جاؤ مین اس خدا پرست کو مارے لیتا ہون آنے دو میری موجودگی مین یہ بادشاہ
کا کچھ نہین بنا سکتا ہی اسکی کیا مجال جو یہ بادشاہ کو بنگاہ کج دیکھ سکے مین اُسوقت نہ تھا ورنہ
اسقدر کشت وخون نہ ہوتا مین پہلے ہی اسکو سزا ہو نچاتا جب اسنے بادشاہ سے سخت کلامی
شروع کی تھی اُسوقت اسکو قتل کرتا یہ جو اجلال نے پکار کر کہا اُن سرداروں کو یہ امر غنیمت
ہوا وہ تو عاجز تھے سامنے سے علمشاہ کے ہٹ گئے علمشاہ اُسیطور سے چلے آتے تھے
اُدھر سے یہ بڑھا جب مقابلہ ہوا تو اجلال نے ڈانٹ کر کہا او خدا پرست ٹھہر جا کدھر آتا ہی
بس آگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پائیگا کیا تو میرے حال سے اور نام سے آگاہ نہین مین
وہ بہادر ہون کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہون اکثر شیران صحرا
کی ٹانگین چیر کر پھینکدی ہین یکہ و تنہا ہزارون سے لڑتا ہون بدون ایک ہزار کے مین تلوار
نیام سے نہین نکالتا ہون ہان جب ایک ہزار جمع ہو کر میرے اوپر حملہ کرتے ہین اُسوقت
مین بھی حملہ کرتا ہون میرے خوف سے بہرام گور و رستم و اسفندیار و زال و سام گوشۂ
قبر مین جا کر پوشیدہ ہوے ہین اگر وہ لوگ ہوتے تو میری غلامی کا اقرار کرتے مین تو
برسون اُنکو فنون جنگ تعلیم کرتا میرے نام سے پیر فلک کو تپ لرزہ آتی ہی میرا تیشہ
کوہ گران کو اسطور سے قلم کرتا ہی جیسے کارد سے کسی ترخیر کو تراشو میرا نیزہ دل کوہ مین
گھر کرتا میرے قدم کی دھمک سے زمین کو زلزلہ ہوتا ہی میرے لنگر کو گاو زمین نہین اُٹھا سکتی
ہی مین وہ ثابت قدم ہون اگر میرے اوپر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو اپنے مقام سے نہ
ہٹون میرا گرز جگر زمین کو شق کرتا ہی تمنے سُنا ہوگا کہ یہ جو شاعر نے شعر کہا ہی میرے ہی
حسب حال کہا ہی اور میری شان مین کہا ہی شعر کوہ ٹلجائے مرا پانون اگر رہنین گڑے
حال رستم کا کھلے گر سامنا مجھ سے پڑے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ مجھسے کسی ایسے مقام پر
سامنا نہ ہوا کہ جہان پر ہزارون کا لشکر ہوتا اور تمھاری ہمراہی بھی ہوتے تو لطف مقابلہ
تھا مجھکو تو تم لوگون سے مقابلے کی آرزو تھی اور یہی خواہش تھی کہ کسی طور سے خدا پرستون

مقابلہ ہو تمھاری جرأت و مبارزی کی جو جو شہرت سنتا تھا وہ وہ خوش ہوتا تھا مگر مجبور اسی امر
سے تھا کہ بادشاہ کا حکم نہین تھا بلکہ کئی مرتبہ عرض کیا کہ خدا پرستون پر لشکرکشی فرمایئے لیکن
اُنھون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جب وہ اِدھر آوینگے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا میرے
دل مین حمزۂ عرب سے مقابلے کی خواہش ہی خیر وہ تو نہین آئے تم ہی سہی تم بھی تو اُنکے
فرزند ہو تمھاری بھی بہت شہرت ہی خیر مین تو تمسے اِسوقت مقابلہ نہ کرتا کیونکہ تم اکیلے ہو جبتک
تمھارے ہمراہی اور حمزہ مع لشکر کے نہ ہوتا اور اِسی سبب سے اِسوقت تک خاموش
کھڑا دیکھا کیا مگر اب تمھارے ظلم و ستم کی بہت زیادتی ہی اور حد نہین ہی لہذا مجھکو لازم ہوا
کہ تمکو سزا دون بس اب قدم آگے نہ بڑھانا پہلے مجھسے مقابلہ کر لو پھر اور کسی امر کا قصد کرنا
یہ جواجلال نے کہا شاہزادے نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تیرے خوف سے اسفندیار و سام پوشیدہ ہوے تو کیا اُنکو فن جنگ کی تعلیم کرتا پہلے
تو اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچا لے کیا تو نے نہین دیکھا کہ مین نے کتنون کو تیرے
ہمراہیون مین سے قتل کیا دیکھ یہ اُن سب کی لاشین پڑی ہین خیریت اِسی مین ہی کہ رومال
سے ہاتھ باندھکر میرے روبرو حاضر ہو اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ
اپنے کردار کی سزا پائیگا اور مین کیا ہون ایک خداوند کریم کا بندہ ہون میری کیا شہرت
ہوگی مین کیا جانون کہ بہادری کسے کہتے ہین تو کیا شیران صحرائی کو ہلاک کریگا تیرے نام
سے کیا کسی کو تپ لرزہ آئیگی تو کیا ثابت قدمی دکھائیگا جیسا تیرا بادشاہ جھگوڑا ہی ویسا ہی
تو بھی ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ میرے دل مین آرزو تھی کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرون
اور حمزۂ صاحبقران سے لڑون تو تو اُن لوگون سے کیا مقابلہ کریگا اُنکے غلامون کے
مقابلے مین بھی تو تو سر بر نہین ہو سکتا ہی حمزۂ صاحبقران سے کیا لڑیگا وہ وہ بہادر اور
جوانمرد ہین کہ جنھون نے قاف مین جا کر دیو عفریت دیمندون ہزار دست کو قتل کیا اور
زلزلۂ قاف لقب پایا جسکے نام کے سُننے سے بہادرون کو تپ آتی ہی اندام مین رعشہ ہوتا
ہی مریخ فلک و بہرام چرخ کانپتا ہی جسکے نعرے کی صدا سے شیران دشت کوسون بھاگتے
ہین اُنسے تو مقابلے کی خواہش رکھتا ہی مین ایک ادنی اُنکا غلام ہون تو پہلے مجھسے لڑ اور

مجکو قتل کرے تو مین جانون او کافر خاص مجھ ایسے اُس لشکر مین لاکھون مین بلکہ کرورون مین
تجھ ایسے نوادنکے غلامون کے غلام ہین بس اب بیہودہ نہ بکنا اگلی مرتبہ جو اُنکا نام لیگا تو
پس پشت سے تیری زبان کھینچ لونگا اگر کچھ تو جوانمردی رکھتا ہی اور بہادری کا دعوی کرتا ہی
تو وار کر او نابکار تو اُسوقت سے کہان تھا جب اِسقدر تیرے ساتھی مارے گئے اب
مقابلے کو نکلا ہی پہلے ہی کیون نہ مقابلہ کیا اسی سے ثابت ہوتا ہی کہ تو بڑا بہادر ہی کہ مارے
خوف کے پوشیدہ ہوگیا تھا نہ معلوم کیا سبب ہوا جو مقابلے کو آیا ہی مجکو خود ننگ و عار ہی
کہ تجھ ایسے نامرد سے کیا مقابلہ کرون تجھپر کیا موقوف ہی جسقدر یہان پر ہین سب نامرد ہین
لے وار کر اور اپنی ہنر جنگ دکھا یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے تلوار بنیام سے لی چونکہ اندر
بارگاہ کے یہ معرکہ تھا وہان کیونکر نیزہ وغیرہ چلتا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ دُرۂ
کوہ سے اژدر نکل آیا نیام کا منھ جو وا رہ گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ غار اژدر ہی ادھر اُس
شقی نے تیغہ علم کرکے اور یہ کہکر کہ او خداپرست ولیسر حمزہ خبردار ہو جا مین وار کرتا ہون
یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا علمشاہ نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون وار کر یہ کہنا تھا کہ اجلال
نے سر پر تیغے کا وار کیا اسطرح جو اس شاہزادے کے رہے کہ سپر تک کو بھی چہرے کی
پناہ نہ کیا اُسی طور سے کھڑے رہے مگر نگاہ تلوار سے لڑی رہی جیسے تلوار قریب سر
آئی تیکھی جو دی تلوار ریٹ پڑی پنجہ یلی دراز کرکے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا نامرد کے
قبضے پر قبضہ کیا اُسنے قصد کیا کہ تلوار کو چھوڑا لون اب کب چھوٹتی ہی کہین شیر کے پنجے
سے شکار بھی رہا ہوتا ہی وہ زور کرتا رہا اِنھون نے ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی یہ معرکہ
دیکھکر سب دنگ ہوگئے ہر ایک کہنے لگا کہ اس خداپرست نے تین سومن کا تیغہ اجلال
کے ہاتھ سے یون چھین لیا کہ جیسے کوئی طفل خوردسالی کے ہاتھ سے چھُری چھین لیتا ہی
جیسا اِن لوگون کو سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا جو اس تو دیکھو کہ اِسقدر تو دشمن مین
انھین یون بلاخوف وخطر لڑرہے ہین سپر تک کو نہ اُٹھایا اور تلوار چھین لی عنطاق کے
تو حواس جاتے رہے دل مین کہتا ہی کہ کیا غضب کیا تو نے کہ اِس جوان کو بارگاہ مین
طلب کیا اپنی راہ راہ جاتا تھا جانے دیا ہوتا ادھر عنطاق تو یہ خیال کر رہا ہی اِسکا ایک

ہی کہ نام اسکا بے شنگ خنجر زن ہی دو سو اسکے شاگرد ہین یہ اسوقت بارگاہ مین نتھا جنگل کی سیر
کر رہا تھا سنئے بے شنگ خنجر زن کے کان مین شور و غل کی صدا پہونچی کہ لشکر مین کچھ غوغا ہو رہا ہی یہ
وہان سے شور و غل سنکے صرف اس خیال سے کہ چلکر دیکھو کہ یہ کیا غوغا ہی لشکر مین آیا یہان آکر تمام
لشکر کو مسلح و کمل گرد بارگاہ کے صف بستہ پایا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی انھون نے
سب ابتدا سے حال بیان کیا بے شنگ خنجر زن بارگاہ مین آیا دیکھا کہ بادشاہ خنجر لیے بارگاہ مین
کھڑا ہوا ہی اور گرد سردار ہین اور کچھ سردار ایک طرف کھڑے ہوے ہین اور دس بارہ ایوان
بارگاہ مین مثل طیفور وغیرہ کے پڑے ہوے ہین اور ایک جوان آفتاب مثال تیغہ کھینچ
کھڑا ہوا ہی اور واجلال اسکے مقابلے مین ہی مگر سب سردارون و بادشاہ کا یہ حال ہی کہ مثل بید کے
کانپ رہے ہین بے شنگ خنجر زن نے سامنے بادشاہ کے آکر بادشاہ کو سلام کیا اور عرض
کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی کچھ ارشاد تو فرمایئے عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون یہ میری
حماقت ہی اے بے شنگ مین بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ ایک مسافر
کسی طرف سے ادھر آتا ہی کیا جوان ہی اور ایک قمری بھی اوسکے پاس تھی مین نے صرف اس خیال
سے اپنے پاس طلب کیا کہ اگر اس لایق ہو کہ لشکر مین نوکر رکھون اور وہ بھی نوکری کرے تو
ملازم کر لون یا کچھ زاد راہ دیکر رخصت کرون کیونکہ مین بادشاہ ہون اور بادشاہون کو زیبا
ہی کہ ہر ایک کی خبرگیری کرین بس مین نے اُن ہرکارون کے ذریعے سے طلب کیا یہ جوان میری
بارگاہ مین آیا مین نے جو صورت دیکھی بہت لایق پایا عزت سے بٹھایا ہم کلام ہوا اُسنے بہت
فصاحت سے کلام کیا ایک قمری اسکے پاس تھی وہ بہت خوبصورت تھی میری پسند آئی مین نے
اس سے طلب کی اسنے انکار کیا میرے اسکے باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک باز آیا اندر
بارگاہ کے اور اُس قمری کو لے گیا اسکے ہاتھ پر سے یہ جوان اسکے عقب مین گیا پرند تھا قمری
کو لیکر اُڑ گیا یہ بیرون بارگاہ تک گیا مگر وہ باز ہاتھ نہ آیا یہ جوان جو کہ اب معلوم ہوا کہ خداپرست
ہی اور لیسر حمزہ عرب ہی پھر بارگاہ مین آیا اور مجھ سے قمری طلب کی مین نے انکار کیا بظاہر تو
یہ ہوشیار اور لایق معلوم ہوتا تھا مگر عجب احمق نکلا میرے انکار کرنے سے برہم ہو گیا کلام
سخت کرنے لگا مجھکو بھی غصہ آیا نوبت تکرار پہونچی یہ مجھکو نہ معلوم تھا کہ یہ خداپرست ہی ورنہ مین

نہ طلب کرتا نہ اس سے آگاہ تھا کہ اسکی قمری کو باز لیجائیگا اگر یہ فساد برپا ہوگا پس جب مجھے غصہ آیا
مین نے سردارون سے کہا کہ اسکو بارگاہ سے نکالدو سردار اُٹھے اُسنے اُنکو قتل کیا دیکھو وہ لاشین
پڑی ہوئی ہین اب اجلال سے مقابلہ ہو میری طرف چلا تھا مین تخت پر سے کود کر بھاگ کر یہان
آ کر کھڑا ہوا اب جو اُسنے نعرہ کیا اور اپنا نام ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہو اور فرزند حمزہ ہو پس
مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون ای بے شنگ یہ جوان دیوانہ معلوم ہوتا ہو کہتا ہو کہ قمری منگادو یہ
باز سحر تھا ہو کہ قمری کو لیگیا ورنہ مین سبکو قتل کرونگا کوئی بھی اس حماقت کی اصل ہو ایک مشت پر کے
لیے یہ فساد ہوا اور ہاتھون کی جا نین گئی ہین دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہو بے سنگ نے عرض کی
کہ آپ پریشان نہ ہون مین ابھی اسے عیاری کے ذریعے سے اسیر کیے لیتا ہون اسکی اصل کیا ہو
یہ کہکر باہر بارگاہ کے آیا اور اپنے شاگردون سے سب حال کہا اور کہا کہ چلو کمندین لیکر چلین
اور کمندین مارکر اسیر کرلین سواے اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہین ہو یہ یون نہ اسیر ہوگا
بلا سب کو قتل کرکے نکل جائیگا اِسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہ ہوگا کہ وہ اجلال سے لڑرہا ہو
ہم تم سب عقب سے چلکر کمندین مارین اور پکڑ لین سب نے کہا کہ اُستاد اسے تو خوب ہو یہ سُنکے کہا
کہ چلو پس بے شنگ اپنے سب شاگردون کو لیکر عقب بارگاہ آیا اور سراچہ چاک کرکے اندر بارگاہ
کے آیا ہر ایک کے ہاتھ مین کمندین تھین ادھر علمشاہ اجلال سے لڑرہے تھے پس پشت کی خبر تھی
اُدھر سے بے شنگ مکار چلا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ خادم جو کہ رموز جادو بر ادر عنطاق کا
نامہ لیکر عنطاق کے پاس اپنے مالک کے ہاتھ سے چلا تھا جس نامے مین قمری کے غائب
ہونے کا حال تھا اور رموز نے لکھا تھا کہ اگر وہ جوان کچھ سخت و سست کہے تو برداشت نہ کیجیے
کیونکہ اُسکی قمری ہم نے باز سحر کو بھیجکر منگالی ہو اسکے لیے وہ نامہ خادم لیکر چلا تھا قریب بارگاہ
آیا یہان یہ واقعہ نظر آیا کہ لشکر گرد بارگاہ صف بستہ کھڑا ہو ایک غل مچ رہا ہو کہ وہ مسافر مسلمان
نکلا اور فرزند حمزہ ہو اُسنے براے قمری آفت برپا کر رکھی ہو تمام بارگاہ کو تہ و بالا کر دیا ہو کئی
سردار اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے ہین بادشاہ پریشان ہین وہ اگر باہر زندہ آئیگا تو ہم سب ملکر اسکو
قتل کرینگے یہ جو اُس ملازم نے یہ حال دریافت کیا سب نے حال بیان کیا جب یہ حال سُن چکا
یا تو بادشاہ کے پاس آیا تھا نامہ لیکر یا اُلٹا واپس چلا اپنے مالک کے پاس اِس خیال سے کہ

اس حال سے آگاہ کردین وہان رموز جادو اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے خادم کا انتظار کر رہا تھا
سامنے قفس قمری کا رکھا ہوا تھا قمری اُسمین پھڑک رہی تھی مثل ابر نوبہار کے اُسکی آنکھون سے آنسو
جاری تھے مگر نا چار تھی کیا کر سکتی تھی صیاد کے بس مین تھی صیاد بھی بے رحم تھا کہ رموز کے بھی کان
مین کچھ شور و غل کی صدا آئی اب اسنے سر اُٹھا کر اور کان لگا کر سُنا کہ یہ صدا کدھر سے آرہی ہی ہمکو
معلوم ہوا کہ یہ صدا غل و شور کی لشکر مین ہو اسنے خیال کیا کہ میرا ملازم نامہ لیکر گیا ہو جب وہ آئیگا
تو حال معلوم ہو جائیگا یہ تصور کرکے قمری کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ای قمری نوا اسیر قفس کچھ کلام
کر اور چہکارنے لگا قمری اُسی طور سے خاموش بیٹھی ہوئی ہو اشک بہ رہے ہین جب قمری نے
کچھ جواب نہ دیا تو رموز نے کہا کہ مالک سے خوب کلام کرتی تھی اب یہ اپنے دل سے بھلا دے
کہ تو پھر اُسکے پاس جائیگی یہ امر اب غیر ممکن ہو اب تو کہان اور وہ کہان اسیر بھی قمری نے کچھ
جواب نہ دیا رموز قمری سے باتین کر رہا تھا کہ وہ خادم آکر پہونچا حال اُسکا یہ تھا کہ بدحواس تھا
منھ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین رنگ فق تھا سانس پھولی ہوئی تھی ہانپ رہا تھا آتے ہی سامنے
رموز کے کھڑا ہو گیا رموز نے جو اُسکو اس حال سے دیکھا یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا اسکی حالت ہی
گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا حال بنایا ہو کچھ حال تو بیان کر بجائیصاحب کو نامہ دے آیا اُنھون نے کیا
جواب دیا یہ شور و غل کیسا ہو تب اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اندر بارگاہ کے جانے ہی نہ پایا
وہان تو بڑا غضب ہوا وہ مسافر مرد مسلمان پسر حمزہ نکلا قمری کے لیے اُسنے آفت برپا کر رکھی ہو اندر
بارگاہ کے ایک تلاطم مچا ہوا ہو کئی سرداروں کو اُسنے قتل کیا ہو تمام لشکر گرد بارگاہ کے مسلح
و مکمل کھڑا ہوا ہو مین نامہ کسکو دیتا ذرا چلیے تو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ جوان سب کو قتل کرکے کہتا ہے
آپ نے ایک قمری اُسکی لیکر غدر مچوا دیا ہو یہ جو اُسنے بیان کیا رموز کے حواس جاتے رہے
یا تو بیٹھا ہوا تھا یا یہ سُن کر اُٹھ کھڑا ہوا قفس کو تو اُٹھا کر سقف خیمے مین لٹکا دیا اور اپنے
ملازمون سے کہا کہ بہت ہوشیار رہنا کسی کو اندر آنے نہ دینا مین بارگاہ مین ہو آؤن دیکھون
کہ وہان کیا معرکہ ہو یہ کہکر اور وہان سب کو چھوڑ کر پرواز پیدا کرکے چلا راوی بیان کرتا
ہو کہ اسکا خیمہ تو اُس لشکر مین تھا مگر دور تھا یہ اُدھر سے چلا اب اِدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ
جب شاہزادے نے تلوار اجلال کے ہاتھ سے چھین لی اب تو اجلال بہت خفیف ہوا اور

خیال کیا کہ اس جوان نے ان سب کے روبرو میرے ہاتھ سے تلوار لے لی اور مین اسکا کچھ
نہ کرسکا بڑی غیرت کی بات ہے یہ تصور دل مین کرکے شاہزادے سے لپٹ پڑا اب باہم کشتی
ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے سب دیکھ رہے ہین کہ جو بند وہ باندھتا ہے یہ جوان کھولدیتا
ہے کوئی پہر بھر کشتی ہوئی تھی کہ اب اجلال کا دم چڑھنے لگا سانس پھول گئی ادھر بے شنگ بھی
بھی قریب آکر پس پشت کھڑا ہوگیا مع اپنے شاگردون کے کشتی کا تماشا دیکھنے لگا یہ اسنے خیال
کیا کہ اگر اجلال نے اسے زیر کرلیا تو خیر ورنہ جب یہ اجلال کو زیر کریگا اور قصد اسکے ہلاک
کرنے کا کریگا اسوقت کمندین مارکر اسیر کرلینگے کیونکہ یہ تو غافل ہوگا عیار تو یہ اپنے دل
مین سوچ رہا ہے ادھر اجلال نے دونون بازو شاہزادے کے تھام کر اب جو زور کیا لیکر چلا
کوئی تین قدم یہ پیچھے ہٹے تھے کہ خیال آگیا ای علمشاہ کدھر جاتے ہو بس اس مقام پر
لنگر قایم کیا اب جو اجلال زور کرتا ہے تو ذرا بھی حرکت نہین پاتا ہے اس کوہ وقار کے لنگر
کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی یہانتک کہ تھک گیا کنپٹیون اور انگلیون سے خون جاری ہوا
آخر عاجز ہوکر ہٹ گیا علمشاہ نے فرمایا کہ تو زور کرچکا اپنے دل کی حسرت نکال چکا یہ نہ کہنا
کہ مین نے زور نہین کیا اگر ابھی اور کچھ آرزو باقی ہو تو نکال لے تاکہ کوئی حسرت باقی نہ رہے
اسنے جواب دیا کہ مین اپنے امکان بھر زور کرچکا اب تو اپنا زور کر علمشاہ نے فرمایا کہ اس
امر کا خیال رہے کہ تو کہہ چکا ہے کہ اگر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو مین اپنے مقام سے نہ ہٹون اب
مین زور کرتا ہون ہوشیار ہو جا اسنے جوابدیا کہ ہوشیار ہون یہ سنکے شاہزادے نے
اسکے دونون بازو پکڑے اور سر سینے مین اڑا کر اب جو لیکر چلے تو وہ اسطور سے چلا کہ جیسے
ہوا کے زور سے پتہ اڑتا ہوا جاتا ہے کوئی دس بارہ قدم پر لاکر اب جو جھٹکا مارا دونون گھٹنے
آشنا بزمین ہوے اسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قایم کرون حریف زبردست ہے بھلا کب لنگر قایم
کرنے دیتا ہے اسنے تو لنگر کے قایم کرنے کا قصد کیا تھا انھون نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور جگر
سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر اب جو زور کیا پہلے ہی زور مین اس کوہ پیکر کو سر سے بلند کرلیا اور گرد
سر چرخ دینا شروع کیا یہ واقعہ دیکھکر سب کے حواس جاتے رہے سب ششدر ہوکر رہگئے
اسکے دو بھائی تھے ایک کا نام کوہ ہان کوہ سر دوسرے کا نام سوہان فیل پیکر تھا انھون نے

جو یہ واقعہ دیکھا کہ بھائی کو اس مرد خداپرست نے سر سے بلند کیا اور اب اسکا یہ قصد ہے کہ زمین پر
مارے کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہوجائین انکو تاب نہ رہی باہم یہ صلاح کر کے چلے کہ چلو بھائی
کو اسکے ہاتھ سے بچائین اور ہم تم ملکر اسکو قتل کرین یہ مشورہ کر کے اور دونون برہنہ تلوارین
علم کر کے علمشاہ کی طرف چلے اودھر عیار نے قصد کیا تھا کہ کمندین مار کر اس جوان کو پکڑ لین
ان دونون نے اپنی بہادری اور جوانمردی کے غرہ مین اسکو منع کیا اشارے سے اس خیال
سے کہ لوگ یہ طعن کرینگے کہ اسقدر سردار تھے اور ایک جوان کو اسیر نہ کرسکے عیار کے ذریعہ
سے گرفتار کیا انکے منع کرنے سے عیار تھم رہا اور علمشاہ نے جو ان دونون کو اپنی طرف
آتے ہوے دیکھا یا تو چرخ دے رہے تھے باجلال کو زمین پر پھینکا اور چت کر کے
اسکے سینے پر سوار ہوے زانو سے دبا کر کہا کہ حالا در شناخت پروردگار عالم چہ میگوئی
اسنے جواب دیا کہ مین اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا اور رخت ودست کہنے لگا اب انکو کب تاب
ہو گی فوراً اسکے سینے پر سے اٹھے اسکے ایک پانوٗن کو دونون پانوٗن سے اپنے دبایا
اور ایک کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر اب جو جھٹکا دیا مثل کرپاس کہنہ کے چیر ڈالا دونون
بھائی اسکے یہ کہتے ہوے چلے تھے کہ خبردار بے ادبی نہ کرنا ہم آتے ہین انھون نے
ایک نہ سنی چیر کر پھینکدیا اسی عرصے مین ایک دہنی طرف تلوار لیکر آگیا دوسرا بائین طرف
اور بھائی کی یہ حالت دیکھکر دونون کی آنکھون مین خون اتر آیا تمام دنیا سیاہ ہوگئی
کچھ دکھائی نہ دیتا تھا جیسے شاہزادہ اسکو چیر کر سیدھا ہوا تھا اور اٹھنے کا قصد کیا تھا کہ
ایک نے دست راست کی طرف سے دوسرے نے دست چپ کی طرف سے وار کیا
شاہزادہ تلوارون کی چمک کو دیکھکر جھجکا تھا کہ دونون کے وار سر پر پڑے دونون کی
تلوارین سر مین در آئین زخم چوپارہ ہوا اگر کیا جو اس سے تھے تلوارین کھا کر اب جو سنبھلے
دانستہ جو مارا دونون تلوارین سر سے نکلگئین مگر چادر خون کی منھ پر آئی فوراً اسکو
رومال سے پاک کیا اور زخم سر کو خوب مضبوط پکڑ کر فرمایا کہ اے نامردو ہن میرے ہاتھ سے
جاتے کہاں ہو ان دونون نے قصد کیا تھا کہ پھر وار کرین جب یہ شاہزادے نے کہا
یہ دونون کانپ گئے ہاتھ رک گئے شاہزادے نے پلٹ کر سو ہان فیل پیکر پر تیغ کا

وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ قبہ سپر پر آکر جبکا سپر کو کاٹ کر خود پر آیا خود دو بلغہ کو تراشتا ہوا
کاسۂ سر مین ور آیا تا دو ابرو پہونچا تھا اُنھون نے قصد کیا تھا جھٹکا دون کہ اسکا کام تمام ہو
اِدھر سے کوہان نے فرصت پاکر اپنا پھر وار کیا یہ تلوار پھر سر پر پڑی اسکے مرتبہ زخم کاری لگا
اِدھر زخم کو جو حرکت ہوئی اور ہاتھ کو جو تکان ہوئی وہ زخم بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا اُدھر تو
اُنھون نے واستانہ مارا تیغہ تو اسکا یعنی کوہان کا سر سے نکلا اُسکا جو ہاتھ تر کا اُسنے بھی ہتنا
مارا یعنی سوہان نے تلوار انکی بھی اُسکے سر سے نکلی چادر خون کی جاری ہوئی اُسپر غشی طاری
ہوئی وہ تو گرا اِدھر یہ بھی قریب تھا گرین کہ خیال آگیا خون سر سے بہ رہا ہی فوراً رومال کو
پھاڑ کر سر کو دبا کر خوب مضبوط کسکر باندھا اور تلوار کو لیکر طرف کوہان کے چلے وہ دو وار
وار کر کے ہٹ گیا تھا اس خیال سے کہ یہ تین زخم کھا چکے تھے یہ زخم کاری لگا ہی اب فوراً
گر پڑینگے مین سر کاٹ لونگا وہ تو یہ سوچ رہا تھا اور یہ اپنے کو سنبھال کر اسکی طرف چلے
جاتے تھے خبردار خبردار کہکر تلوار کا وار کیا اُسکا شانہ نشانہ ہوا انکا ن جو پہونچی وہ رومال
کی تھی زخم کھلگیا ہوا جو لگی زخم مین خون جاری ہوا چادر خون کی سر پر آئی یہ رومال سے
خون کو پونچھ رہے ہین اس خیال سے کہ خون کو پاک کر لون تو پھر اسپر وار کرون یہ سب
حال دیکھکر کل لوگون کے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ اسکا اسیر ہونا بہت
دشوار ہی مجروح ہوئے پر جب یہ حال ہی کہ اسنے اُن دونون کو بھی مجروح کیا اپنا عوض لیا
حالت غفلت مین چوٹ کھائی ایسے بہادر کہین پیدا ہوتے ہین کون لڑ سکتا ہی سردار تو
یہ خیال کر رہے ہین عنطاق دیکھ چکا تھا کہ عیار کمندین لیے ہوئے کھڑے ہین کوہان
وغیرہ کے کہنے سے رُک گئے ہین ورنہ اسیر کر چکے ہوتے عنطاق نے بے شنگ سے
پکار کر کہا کہ تم اپنا کام کرو بے شنگ مع شاگردون کے کمندون کے حلقے درست کر کے
چلا اِدھر شاہزادے نے اتنی مہلت جو پائی خون کو پاک کر کے پھر سر کو رومال سے کسکر
باندھا اور تلوار لیکر کوہان پر چلے کوہان کو کچھ نہ بن پڑا بھاگ کھڑا ہوا اور آکر اُن سردارون
مین ملگیا یہ اُسی طور سے تلوار لیے ہوئے اُن سردارون پر چلے راوی بیان کرتا ہی کہ
یہ رعب و داب تھا باوجودیکہ مجروح ہو چکے تھے مگر کسی کا اب یہ ہوا و نہین پڑتا تھا کہ کہین

یہ تو اُدھر کو جاتے ہین جو اجل رسیدہ سامنے آیا اُسکو ہاتھ مارا وہ گرا یہ چلے ہی تھے کہ رمز جمال
بالائے ہوا آکر پہونچا مین بیان کرچکا ہون یہ خبر پاکر چلا تھا یہان جو آیا تو اِسنے بلندی پر سے
دیکھا کہ بادشاہ اور سب سردار تو ایک طرف کھڑے ہین اور وہ ہی جوان زخم کھائے ہوے
تلوار لیے ہوے اُنکی طرف جاتا ہی اور ایک سمت اجلال کی لاش پڑی ہی اور ایکطرف
سوہان پڑا ہوا ہی اور دس بارہ لاشین طیفور و سیفور وغیرہ کی پڑی ہین جوان مسافر
تلوار لیے ہوے بادشاہ اور سردارون کی طرف جاتا ہی وہ سب خاموش کھڑے ہین
اسکو یہ دیکھکر تاب نہ رہی اِسنے اُسی مقام پر سے سحر کرکے ماش کے دانے جو طلسمات پر مارے
اُنکے پانون زمین نے پکڑ لیے یہ تھے کہ اِسنے سحر کیا کہ ہاتھ سے تلوار گر پڑی اب جو اِسنے سحر
کیا اُنپر غشی طاری ہوئی ایک تو خون کے نکلنے سے ضعف ہو چکا تھا دوسرے سحر کے
سبب سے اور زیادہ غشی کی حالت ہوئی جھومنے لگے کہ عقب سے بے شنگ نے اگر
مع شاگردون کے حلقہائے کمند مارے کہ یہ آنکھین اُلجھکر زمین پر گر پڑے اِنکا گرنا تھا کہ
سب سردار لینا لینا کہکر دوڑ پڑے اور اسیر کرلیا از روئے بلوے کے اِنکا اسیر ہونا
تھا کہ اُسوقت غل مچگیا کہ وہ جوان اسیر ہو گیا سب نے ملکر پکڑ لیا یہ خبر جو باہر اہل لشکر کو
معلوم ہوئی سب اُسیوقت اپنے مقام پر چلے آئے کمر کھولڈالی اِدھر شاہزادہ کو سب نے
ملکر پکڑ لیا اور ہاتھون ہاتھ ایوان مین لائے یہ بسبب سحر کے بیہوش تھے انکو خبر نہ تھی کہ
کیا گذر رہی ہی جب یہ گرفتار ہو گئے تب عنطاق شاہ ایوان مین آیا تخت پر بیٹھا حکم
دیا کہ لاشون کو اُٹھا کر بیرون بارگاہ لے جاؤ اور جو کہ مجروح ہین اُنکو شفاخانہ مین بھیجاؤ
جو مارے گئے ہین اُنکے ورثا کو ہم اُنکی جان کے عوض مین بہت کچھ دینگے ذرا ہم اس
جوان کے مقدمے سے فراغت پالین یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت وہ لاشین بیرون بارگاہ
لائی گئین اُنکے ورثا موجود تھے اُنکے حوالے کی گئین وہ اُن لاشون کو لیکر شہر عنطاقیہ
مین آئے اہل شہر نے جو دریافت کیا کہ یہ کیونکر مارے گئے اُنھون نے سب حال بیان
کیا اور کہا کہ اُس خدا پرست کو بادشاہ نے اسیر کرلیا ایک مشت پر یہ فساد ہوا مگر خوب
ہوا کہ ظاہر تو ہوا کہ یہ خدا پرست ہی اور اسیر بھی ہو گیا نہ معلوم رہ جاتا تو کیا آفت برپا کرتا ای

بھائیون یہ جوان جو کہ اسیر ہوا ہے یہ پسر حمزہ ہے جو کہ صاحبقران کہلاتا ہے جسکے واقعات کی کتابین
اور دفتر منشی تصدق حسین نے لکھکر ہم سب کو آگاہ کیا ہے اور جسکی جوانمردی اور جرأت کی شہرت
ہے بہت بڑا خدا پرست ہے وہ اسیر ہوا ہے یہ بادشاہ کا اقبال تھا ورنہ یہ کسی کی قدرت تھی کہ
اِن لوگون کو اسیر یا قتل کر سکے ابتو یہان شہر مین بھی ہر طرف یہی چرچا ہو رہا ہے وہ جو کو ہان
وسو ہان مجروح ہوے تھے اُنکو بھی لوگ لیکر شہر مین آئے اور شفاخانے مین داخل کیا
اُنکا علاج ہونے لگا یہان جب سب لاشین اُٹھ گئین اور فرش وغیرہ بھی بدلا گیا دربار قائم کیا
گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے ہر ایک علمشاہ کی جوانمردی و بہادری کی
تعریف کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اگر بے شنگ یہ تدبیر نہ کرتا تو اِسکا اسیر ہونا مشکل تھا ہتو
بے شنگ کی تعریف ہو رہی تھی بادشاہ نے بہت بڑا بھاری خلعت دیا تھا سامنے تخت
کے فرش پر علمشاہ بیہوش پڑے ہوئے تھے ابھی کچھ حکم عنطاق نے نہ دیا تھا کہ اُسکا بھائی
رموز جادو آکر پہونچا بھائی کو سلام کیا اور برابر تخت کے اپنے مقام پر آکر بیٹھا عنطاق
نے اُسکی طرف منھ کر کے کہا کہ ای بھائی تم کہان تھے یہان تو بڑا معرکہ پڑا پندرہ سولہ سردار
میرے مارے گئے میرا سپہ سالار کام آیا بڑا صدمہ ہے وہ جوان مسافر جسکے پاس قمری تھی
خدا پرست نکلا یہ سب واقعہ اُسکے ہاتھ سے ہوا بے شنگ نے تدبیر سے اسیر کیا ورنہ
اُسکا اسیر ہونا مشکل تھا یہان ایک مشت پر کے لیے میرے سردارون کی جان گئی
اور میرا سپہ سالار مارا گیا نہ معلوم وہ باز کہان سے آیا تھا جو قمری کو لیگیا یہ سارا فساد
اُس باز کا تھا اور اُسی کا جھگڑا کیا ہوا ہے یہ کہکر کل واقعہ اول سے آخر تک عنطاق نے
بھائی سے بیان کیا اور کہا کہ دیکھو یہ سامنے وہ جوان گرفتار کیا ہوا پڑا ہے یہ سنکر رموز جادو
مسکرایا اور کہنے لگا کہ بھائی صاحب وہ جوان سچ کہتا تھا کہ باز سحر میری قمری کو لیگیا ہے جب
آپ نے اُس سے قمری کو طلب کیا اور اُسنے انکار کیا مین نے دیکھا کہ آپ کی رغبت ہے اور
یہ جوان قمری دیتا نہین ہے مین یہان سے اپنے مقام پر گیا اور ایک باز سحر کا تیار کیا اُسکو
روانہ کیا وہ آکر قمری کو لے گیا قمری میرے پاس قفس مین بند ہے مین نے آپکو رقعہ لکھا
تھا تاکہ آپ آگاہ ہون اور اُسکو کچھ دیکر رخصت کرین یہان یہ فساد برپا ہوا میرا خادم جو آپ

اسنے جو یہ واقعہ دیکھا وہ مع رقعہ کے واپس گیا اور مجھسے جا کر سب حال بیان کیا مین وہان سے
سحر کرکے اُڑا اور یہان اُسوقت آکر پہونچا جبکہ وہ تلوار لیے ہوے حالت زخمداری مین انکی
طرف چلا تھا مین نے جو یہ دیکھا سحر کیا کہ اُسکے پانؤن زمین نے پکڑ لیے طاقت کم ہو گئی تلوار
ہاتھ سے چھوٹ پڑی میرے سحر مین مبتلا ہوا غشی طاری ہوئی جھومنے لگا کہ بےشنگ نے
کمندین مارکر اسیر کر لیا یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا وہ قمری موجود ہی خیر سردار مارے گئے
قمری تو ہاتھ آئی عنطاق نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ سب کارستانی آپکی تھی آپنے
یہ فساد برپا کرایا اگر ایسا ہی تھا تو جب قمری تمھارے پاس پہونچ گئی تھی تو چلے آتے
اور اسکو بھی سحر کرکے اسیر کر لیتے جیسے اب آکر اسیر کیا یہ کشت وخون کیون ہوتا رموز
نے جواب دیا کہ مجھکو اِس حال کی خبر نہ تھی کہ یہ جوان قمری کے لیے اِسقدر فساد برپا کریگا
خیر آنچہ گذشت گذشت عنطاق نے بےشنگ سے کہا کہ اِس جوان کو ہوشیار کر دو
رموز نے جوابدیا کہ بھائی صاحب یہ بےشنگ کے ہوشیار کرنے سے ہوشیار نہوگا
جبتک کہ مین اسپر سے اپنا سحر دفع کرونگا عنطاق نے کہا کہ پھر سحر اُتار لو رموز نے جوابدیا
کہ آہنگرون کو طلب فرمائیے اور اِسکو مسلسل ومطوق فرمائیے مگر قید گران ہو ایسا نہو
کہ یہ توڑ ڈالے عنطاق نے جواب دیا کہ اگر مسلسل ومطوق نہ ہوگا تو کیا کریگا کیونکہ ابتو
اِسمین اسقدر طاقت بھی نہ ہوگی کہ اُٹھ سکے رموز نے کہا کہ یہ خیال نہ فرمائیے گا یہ ہوشیار
ہوتے ہی فساد برپا کریگا یہ لوگ بڑی آفت کے بنے ہوے ہین خداوند نے ان مین
کوٹ کوٹ کر قوت بھر دی ہی یہ جو رموز نے کہا عنطاق نے حکم دیا کہ آہنگرون کو حاضر
کرو اُسیوقت بموجب حکم عنطاق کے آہنگر حاضر ہوے اشارا کیا کہ اِس جوان کو قید
سخت وسلاسل مین اسیر کرو آہنگرون نے اُسیوقت چارسو من کی قید جسم علمشاہ پر ڈالی
کی عنطاق نے اپنے بھائی اور اہل دربار سے دریافت کیا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیے
اِسکو قتل کرون یا اسیر کرون جب یہ اچھا ہو جائے تو اِسکو سمجھا بجھا کر تابع بیعت کرون اور
اپنا ملازم کرون کیونکہ ایسے بہادر ممکن نہین ہوتے ہین سب نے ایک زبان ہو کر جوابدیا کہ
ہمارے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ اِسکو قتل فرمائیے کیونکہ یہ خداپرست ہی اور دشمن خداوند کا

اسیر رکھنا بیکار ہے اسلیے کہ یہ جو آپکا خیال ہو کہ جب یہ اچھا ہو جائے تو اِسکو عجائب پرست
کرون اور اپنا ملازم یہ محال ہو یہ وہ لوگ ہین کہ اگر انکے سر پر آرے بھی چل جائین گے تو یہ
دین اسلام کو نہ ترک کرینگے بس کیا ضرورت ہو کہ اسیر رکھا جائے دوسرے اسیر رکھے
جانے مین دو نقصان ہین اوّل تو یہ کہ جب یہ خبر اہل اسلام کو پہونچیگی تو سب کے سب
اسطرف آئین گے تو سب معرکے پڑینگے سپاہی تو لڑینگے کیونکہ یہ جبکہ پسر حمزہ ہو سب اسکے
لیے اپنی جان دینگے خیال تو فرمایئے کہ ایک خدا پرست نے تو یہ آفت برپا کر دی کہ کوئی
نہ قتل کر سکا نہ اسیر پھر اسقدر کثرت سے جب آئین گے تو کون مقابلہ کریگا سوائے قتل
ہونے کے دوسری تدبیر نہ بن پڑیگی دوسرا نقصان یہ ہو کہ جب یہ خبر عیاران اسلام کو پہونچیگی
تو سب عیار اِدھر کو آئینگے اور عیاریان کرینگے اُن سب مین بہت بڑا عیار و مکار عمرو
ہو اگر وہ آگیا تو تمام شہر کو بھی لوٹ لیگا اور رہا بھی کر لیجائیگا صلاح یہ ہو کہ قتل فرمایئے
قید نہ رکھیے آیندہ جو رائے حضور کی عنطاق نے جواب دیا کہ تم سب کی رائے بہت
ٹھیک ہو اسیر رکھنے مین علاوہ اِن نقصانات کے اور بھی بہت سے نقصان ہین کیا
ضرور ہو کہ ہم اپنے ملک مین خدا پرست کو اسیر رکھین مین نے پہلے ہی تجویز کر لیا تھا مگر
تم سب کی رائے درکار تھی اگر تم لوگ یہ رائے دیتے کہ اسیر رکھیے تو مین انھین دلیلون
سے ثابت کرتا کہ قتل کرنا بہتر ہو مگر قبل اسکے کہ مین اپنی رائے ظاہر کرون تم سب نے میری
رائے کے موافق رائے دی مین بہت خوش ہوا اگر تم لوگ یہ بیان کرتے کہ جو کوئی ادھر
آئیگا آپ کے برادر رموز جادو نے جو اسیر کر لین گے تو اِسکا یہ جواب تھا کہ حمزہ جو ان سب کا
صاحبقران ہو وہ مالک اسم باطل تھا بس کر بھی بیکار رہا اِس خدا پرست کا قتل ہی ہونا بہتر
یہ کہکر رموز سے کہا کہ اب سر اُتار لو کیونکہ قید تحت مین مبتلا ہو چکا ہو رموز نے سر اُتارا ہو کا
اُتارنا تھا کہ علمشاہ کو ہوش آگیا آنکھ کھولی تو دیکھا کہ عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہو اور سب سردار
حاضر دربار ہین اسکا بھائی رموز بھی برابر اُسکے تخت کے دنگل پر بیٹھا ہوا اور اپنے کو طوق د
زنجیر مین اسیر پایا خیال کیا کہ تم تو اِن سب سے زبردست تھے عنطاق تمھارے خوف سے
تخت پر سے کود کر بھاگا تھا تنے کئی سرداروں کو قتل کیا تھا مگر تمھارے ساتھ مکر کیا گیا تھا اُ

غفلت مین تیر و ار کیے گئے اُسکے سبب سے تم مجروح ہوے تھے مگر تمنے اُنکو بھی مجروح کیا تھا اور
تلوار لیکر عنطاق کی طرف چلے تھے کہ راہ مین تمکو غش آنے لگا تھا شاید اُن لوگون نے غافل
پاکر اسیر کر لیا خیر جو مرضی خداوند کریم کی وہ ہی حافظ ہی اگر قضا ہی تو کیا چارا ہی یہ خیال کر کے اور بل
کر کے اُٹھے گو خون بہ جانے کے سبب سے ضعف تھا مگر اس بل سے اُٹھے کہ سب کو یقین ہوا
کہ قید کو توڑ ڈالا جب سنبھل کر بیٹھے تو پکار کر کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو خدا کو واحد جانتا ہو اور
لعنت کرتا ہو اور سب خداوندان باطل پر یہ جو علمشاہ نے کہا سب اہل دربار مین ایک
شور ہوا کہ یہ جوان بڑا زبان آور و گستاخ ہی قید بھی ہی اور مجروح بھی ہی مگر اپنی حرکت سے باز
نہین آتا ہی بقول کسے رسی جلگئی مگر اُسکا بل نہ گیا علمشاہ نے یہ جواب دیا ای کافران پر دغا ای نابکاران
بے حیا کیسی رسی جلنا اور کیسا بل تم نہین جانتے کہ ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ موت
کو حیات ابدی خیال کرتے ہین تم سب نے میرے ساتھ مکر و دغا کی اول تو مجھکو حالت غفلت
مین جبکہ مین اجلال کو قتل کر کے اٹھا تھا مجروح کیا دوسرے یہ فریب کیا کہ مجھکو غافل پا کر اسیر
کر لیا جوانمردی و بہادری کے یہ معنی ہین کہ یکہ و تنہا لڑ کے اسیر یا قتل کرتے تو مین جانتا خیر اب تو
تمھارے بس مین ہون اگر میری قضا آئی ہی تو مین راضی ہون اُسکی رضا پر اور اگر میری قضا نہین
ہی تو مجھکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی تمھاری کیا اصل ہی میرا خدا خود حافظ و نگہبان ہی اگر مین زندہ
بچا اور رہا ہو گیا تو دیکھ لینا اسکا عوض کیسا لیتا ہون بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے
ہوے اور اپنی قمری لیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا کل اہل شہر کو تہ تیغ کرونگا یہ سنکر عنطاق
نے جواب دیا کہ او خدا پرست خاموش رہ کیا بیہودہ بکتا ہی اب اپنے دل سے اس خیال کو دور کر
تو زندہ بچیگا اور رہا ہوگا مین تجھکو قتل کرونگا اس حال سے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے
حال پر رحم کھائینگے اور مجھکو رحم نہ آئیگا تو نے میرے کلیجے پر وہ داغ دیے ہین اور میرے اُن
سردارون کو قتل کیا ہی کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا میرے سامنے تو نے خداے نادیدہ کا نام لیا
ہمارے مذہب مین خدا پرست کا قتل کرنا ثواب ہی اگر ایک خدا پرست کو قتل کیا تو گویا خدمت خدا کی
بجا لائے پس ہم ایسے ثواب کو کب چھوڑتے ہین ضرور یہ ثواب لینگے اور یہ جو تو نے کہا کہ
مجھکو مکر و دغا سے اسیر کیا اسکا جواب یہ ہی کہ سپاہی کے چھتیس فن ہین جس فن سے چاہا اسیر کر لیا

ہان اب تیری جان اِن صورتون سے بچتی نظر آتی ہی کہ اول تو میری اطاعت کر دوسرے دین
اسلام ترک کر خداوند عجائب نگار کو سجدہ کر اور قمری کے خیال سے دست بردار ہو قمری مجھکو دے
اگر تو اِن صورتون کو قبول کریگا تو مین تجھکو رہا کردونگا تیرا علاج کرونگا بعد اچھے ہونے کے
تجھکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور تیرا بڑا مرتبہ کرونگا علمشاہ نے برہم ہو کر فرمایا کہ او کافر خام
نطفۂ حرام کیا بیہودہ بکتا ہی کیا کرون ناچار ہون ورنہ اس گفتگو کی سزا دیتا گو مجروح ہون اور بہت
میرے جسم سے خون نکل چکا ہی مگر اِس حالت مین بھی تم سب کے لیے کافی ہون تو میرا کیا بڑا مرتبہ کریگا
لاکھ لاکھ لعنت ہو تیرے خدا پر وہ بھی کوئی بچہ شیطان ولد الحرام ہوگا اب ایسے کلمے زبان پر لانا
مین ایسے نامردون کی اطاعت نہین کرتا ہون جو ایک تن تنہا کے خوف سے تخت پر سے کود کر
بھاگے اور سردارون مین جا کر پوشیدہ ہو رہے قمری کا معاملہ اگر مین زندہ ہون تو قمری تیرے
باپ سے لونگا تیری کیا اصل ہی مین پہلے ہی کہ چکا ہون اگر میری موت آئی ہی تو کوئی خوف نہین
بموجب شعر شعر سرنہ پیچم ز تمشیر حبیب * ہرچہ آید بر سرِ من یا نصیب * موت سے کیا خوف ہم وہ
لوگ نہین ہین کہ موت کے خوف سے دین اسلام کو ترک کرین اور کافر کی اطاعت کرین ہم
اِس راہ مین مرنے کو ثواب جانتے ہین اور زندگی سے اِس موت کو بہتر خیال کرتے ہین
اگر قضا نہین ہی تو تو کیا ہی اگر تمام دنیا ایک ہو کر میرے مار ڈالنے کا قصد کریگی تو میرا ایک
مو بھی کم نہ ہوگا بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جا * نہ برد رگے تا نہ خواہد خدا *
تو شوق سے اپنے دل کی حسرت نکال لے میرے قتل کا حکم دے کیون عرصہ کرتا ہی مجھے اور
کسی امر کی امید نہ رکھ یہ جو فرمایا عنطاق نے کہا معلوم ہو گیا کہ تیری قضا ہی خیر اسوقت تو نہین
کل تجھکو قتل کرونگا سب اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرونگا اُنکے سامنے قتل کرونگا کہ وہ سر دنکو
عبرت ہو پھر کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ ایک مشت پر کے لیے بادشاہ سے تکرار کرے دوسرے
سب کو معلوم ہو کہ یہ مرد خدا پرست ہی اور پسر حمزہ ہی سب تیرے حال سے آگاہ ہون اور تا کہ
اور خدا پرستون کو خیال ہو کہ جو ادھر کو جائیگا مارا جائیگا علمشاہ نے فرمایا کہ تجھکو قتل کا اختیار
ہو چاہے آج قتل کر چاہے کل یہ تو یہ فرما کر خاموش ہو رہے عنطاق نے دارو غۂ زندان کو
طلب کیا اور حکم دیا کہ اس قیدی کو لیجاؤ اور قید کر دو مگر بڑی حفاظت کرنا پہرہ چوکی زبردست

مقرر کرنا کیونکہ اسکے ہوا خواہ بہت ہین وہ سب آئینگے اسکو کھانا پانی کچھ نہ دینا داروغہ یہ حکم سنکے سلام بجا لایا اور سر از زنجیر کا پکڑ کر کہنے لگا کہ او قیدی چل علمشاہ نے خیال فرمایا کہ کیا ضرورت ہو ان لوگونکو پریشان کرو نظر بخدا رکھو دیکھو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہو اسکے ساتھ چلے جاؤ یہ تصور فرما کر اُٹھے وہ انکو لیکر بیرون بارگاہ آیا ادھر عنطاق نے حکم دیا کہ تمام دیہات و قصبات و شہر و صحرا مین مشتہر کیا جائے کہ جسکو قتل کا تماشا دیکھنا ہو وہ کل صبح کو یہان آئے ہم اُس مسافر کو قتل کرینگے کہ جسنے ایک مشت پر کے لیے گستاخی کی اور ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا اور اب جو دریافت کیا تو وہ مسلمان نکلا پس اُسکا قتل ہمپر اور بھی واجب و لازم ہوا پس سب آکر شریک ہون اور یہ بھی دیکھ لین کہ جو ایسی گستاخی کریگا اُسکو یہ سزا دیجائیگی پس بموجب حکم عنطاق ہر مقام پر ڈھنڈورا پٹا سب کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر مقام پر چرچا ہونے لگا کہ کل چلکر ضرور تماشہ دیکھینگے ہر ایک اپنا بند و بست کرنے لگا ادھر بعد حکم دینے کے عنطاق نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے رموز اپنے خیمے مین آیا دیکھا کہ قفس قمری کا لٹکا ہوا ہو مگر قمری سر جھکائے بیٹھی ہو گنگا جمنی کٹھیان رکھی ہین اُسمین دانہ پانی بھرا ہو اسنے دیکھا کہ قمری نے دانہ پانی چھوڑ رکھا یا سب سابق دستور رکھا ہو اسنے قفس سامنے رکھ لیا باتین کرنے لگا مگر خاموش قمری بیٹھی ہو یہ تو یہان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا ہو عنطاق اپنے خیمۂ خاص مین ہو اس انتظار مین کہ یہ دن و رات تمام ہو تو بوقت سحر اُس خدا پرست پسر حمزہ کو قتل کرون اور سب لوگ کل کا انتظار کر رہے ہین اِنکو تو انتظار مین رکھا جاتا ہو علمشاہ کا حال تحریر ہوتا ہو کہ داروغہ زندان علمشاہ کو لیکر داخل شہر ہوا اور لاکر خاص زندان خانۂ شاہی مین قید کیا اور دس ہزار سوار جرار براے پاسبانی مقرر کیے اور خود بھی اسی مقام پر قیام کیا اور سوار و پیادون کا ایک افسر بہت زبردست نخوت شیر صورت وہ در زندان پر دنگل اپنا بچھا کر بیٹھا اور سب سوار و پیادے گرد زندان اُترے پہرے چوکی کا بند و بست ایسا ہوا کہ پرندے کا بھی وہان گذر نہ تھا بقول کسے پتہ کھڑکا بندہ سرکا ذرا بھی آہٹ ہوئی سب نے تلوارین اٹھا لین اور حیران ہو کر دیکھنے لگے کہ کون آتا ہو علمشاہ زندان خانے مین زانو پر سر رکھے قمری کی یاد مین رو رہے ہین دل سے فرماتے ہین کہ اِس صحرا مین آکر کس بلا مین مبتلا ہوا اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ

یہ آفت نازل ہوگی تو میں بھی ادھر نہ آتا جو خیال مجھکو تھا کہ عورت کے ہمراہ ہونے مین بڑی خرابی ہو اسی سبب سے مین نے ملکہ سے کہا تھا کہ تم چلی جاؤ ملکہ نے نہ مانا اپنے کو بھی بلا مین مبتلا کیا اور مجکو بھی قمری حالت انسانی سے جامۂ حیوانی مین آئی میری جدائی نہ گوارا تھی مگر اُسپر بھی جدائی نصیب ہوئی نہ معلوم اُس حریق آتش فراق پر کیا گذری اور کیا حال ہو اور وہ کہان ہو وہ دیا لیکہان لیگیا کون ایسا دشمن تھا کہ جو باز بنکر لیگیا اِس اپنی حرکت سے باز نہ آیا بڑا دغاباز تھا اب دیکھیے اُس سے ملاقات بھی نصیب ہوتی ہو یا نہیں یہ جو خیال کیا اور کچھ دل گھبرایا بے اختیار خیال ملکہ مین یہ شعر عاشقانہ پڑھنے لگے

نظم

نہین ہوش وقت طلوش مستی فلک خبیدہ سو کچھ جاکر	بتون کا بندہ رہیگا کبتک خدا خدا کر خدا خدا کر
یہ کیسی نیند آگئی الٰہی مسافران رہ عدم کو	کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جینے تھکے ہم انکو جگا جگا کر
کہان سلیمان کہان سکندر کہان ہو جم اور کہان ہو دارا	یہ سب کے سب خاک کے تھے پتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
ہمنشیں یہ پیدا دیولنے زردی اگرچہ نیند اب اچٹ گئی ہو	تصور اسکے مین سو رہو تم بغل کے تکیے لگا کر

یہ چند شعر ورد زبان مین اور کچھ غزل کے شعر پڑھ رہے ہین ملکہ کی خیالی تصویر آنکھون کے سامنے پھر رہی ہو مگر مجبور قید مین بیٹھے ہوئے ہین کبھی شکوہ فلک ناہنجار کا کرتے ہین کبھی شاکی زمانہ غدار کے ہوتے ہین یہ تو اس حال مین مبتلا ہین انکو اسی حال مین مبتلا رکھا جاتا ہو آیندہ انکا حال تحریر ہوگا اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہو ناظرین اُسکو ملاحظہ فرمائین اب دو کلمہ حال تجبز دیوانہ کے ملاحظہ فرمائیے راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق کی ایک بہن ہو اُسکی شادی ہوگئی ہو اُسکا ایک لڑکا بہت حسین و خوبصورت ہو حسن و جمال مین کوئی اُسکا ہم پلہ نہین ہو مگر دیوانہ ہوگیا تھا اسوجہ سے اُسکا نام تجبز دیوانہ رکھا بڑا زبردست و بہادر رہا اُسکے مثل کوئی اُس جوار بھر مین نہین ہو سب اوسکے ہاتھ سے زک اُٹھا چکے وہ اپنے مان و باپ سے جدا ہوکر ایک صحرا مین آکر قیام پذیر ہوا وہ صحرا قریب شہر عنطاقیہ کے ہو اُسنے اُس صحرا کو اپنے رہنے کے لائق درست کیا ہو ایک چھوٹا سا قلعہ بنایا ہو اُسکو آراستہ کیا ہو پندرہ سولہ ہزار دیوانے اُسکے ماتحت ہین یہ اُن سبکا افسر ہو اُسنے اُن سب کو نذیر کیا ہو وہ اُسکی اطاعت کرتے ہین اسکا سن سولہ سترہ برس کا ہو جب سے اُسنے یہان آکر قلعہ بنایا ہو تب سے ماموں کے پاس آیا کرتا تھا بلکہ دربار مین بھی حاضر رہتا تھا عنطاق

بھی اُس سے بہت محبت کرتا تھا یون تو گاہے گاہے آتا تھا مگر بسبب قریب رہنے کے ہر وقت
آتا تھا بکثرت آنیکے سبب سے عنطاق اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا چنانچہ اب کچھ دنون سے وہ ماموں سے
اپنے خفا ہو گیا تھا آنا جانا بھی ترک کر دیا تھا بہت بہت عنطاق نے طلب کیا اُسنے انکار کیا خود
عنطاق لینے کو گیا اُسپر بھی نہ آیا اُسکو کچھ ماموں کی پروا نہین ہی وہ ایسا بہادر اور جری ہی کہ وہ
عنطاق کے لشکر و سردارون کی حقیقت نہین جانتا ہی سب اُس سے خوف کرتے ہین ایک تو
وہ بہادر ہی دوسرے دیوانہ ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ماموں سے خفا ہونے کا سبب یہ ہی کہ
عنطاق کج کلاہ کی ایک دختر ہی کہ وہ اپنا حسن و جمال مین مثل و نظیر نہین رکھتی ہی اگر اُسکو ماہ
آسمان حسن و جمال کہیے تو زیبا ہی یا بلقیس ثانی یا زہرۂ فلک کہیے تو زیبا ہی عارض مثل گل تر
کے لب مثل برگ گل سرخ کے صراحی دار گردن مثل بدر کامل کے روشن زلفین دل عشاق کی
اسیر کرنے والی ابرو خمدار دندان گوہر آبدار سینے پر جوبن کا اُبھار سینہ تختۂ بلور کے مانند بازو
ساعد رشک دہ ساعد حور و پری ٹانگین قد مسن کے ستون حنا سے کف پا سے ماہتاب شرمندہ
ہوتا تھا ہر ایک اُنگلی شمع کی لو فقط مختصر بہت حسین تھی اُسکا نام ملکہ ماہ عنطاقی تھا واقعی اسم
بامسمے ہی یعنی اُسپر یہ دیوانہ ہی عنطاق شاہ کا بھانجہ عاشق ہوا وہ حور بھی اسپر مائل ہوئی باہم راز
و نیاز کی باتین ہونے لگین یہ گھر مین بھی آتا جاتا تھا اس سے کوئی پردہ نہ تھا خوب باہم ملکر بیٹھتے
تھے ایک دن خود دیوانے نے اپنے ماموں عنطاق سے اس امر کی خواہش کی کہ اپنی دختر کی
شادی میرے ہمراہ کر دیجیے مجھکو اپنی غلامی مین قبول فرمایئے عنطاق چونکہ دیوانے سے الفت
دلی رکھتا تھا انکار نہ کیا کہا کہ کل جواب دونگا دیوانہ خاموش ہو رہا وہان سے اپنے مقام پر چلا
جب عنطاق دربار برخاست کر کے محل مین گیا زوجہ سے اس امر مین مشورہ کیا اُسنے انکار کیا
بادشاہ نے سبب انکار دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ دیوانہ ہی گو تمھارا بھانجہ ہی تو ہو مگر دیوانہ
ہی میری لڑکی آفت مین مبتلا ہو جایگی دیوانہ کے ساتھ کیونکر بسر کریگی ہر وقت کی کوفت ہوگی ایسا
نہ ہو کہ کوفت مین مر جائے سوا اسکے کوئی اور لڑکی بھی نہین اور نہ کوئی لڑکا ہی کہ جس کے
سبب سے غم غلط ہو گا دیدہ و دانستہ ایسا امر کرنا زیبا نہین ہی کوئی دیکھ بھال کر جیتی مکھی نہین کھاتا
بادشاہ کو اُسکا کہنا پسند آیا وقت شب وزیرون امیرون مشیرون کو طلب کیا اُنسے اس امر کا مشورہ لیا

اور دیوانہ کا پیام کہ سُنایا اور اپنا ملکہ سے کہنا یعنی اپنی زوجہ سے اور اسکا انکار کرنا اپنا سبب دریافت
کرنا اُسکا سبب بیان کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ تمھاری کیا راے ہی ہر ایک نے ملکہ کی راے کی
تصدیق کی اور بادشاہ سے کہا کہ دیوانے کو جواب دیجیے دوسرے دن جب دیوانہ آیا اور اپنے
ماموں سے اپنے سوال کا جواب طلب کیا تو بادشاہ نے صاف انکار کیا اور کہا کہ یہ امر غیر ممکن
ہی چونکہ یہ تو اُسکی اُلفت مین مبتلا تھا اور اُسپر مرتا تھا جان دیتا تھا اور وہ اسپر یہ سُنکر خاموش
ہو رہا بر آئے گیا جب پھر زیادہ آتش فراق نے ستایا تو پھر اِسنے ماموں سے سوال کیا
عنطاق نے پھر انکار کیا اِسی طور سے کئی مرتبہ ہوا مگر اُدھر سے اِنکار ہوا یہ امر اِسکو بہت ناگوار
ہوا یہ اپنے قلعے مین رہا اس خیال سے کہ لشکر جمع کر لون تو ماموں سے مقابلہ کرون اور جنگ
پیکار کر کے اپنی معشوقہ کو ماموں سے لون گو ممکن ہی کہ مین اکیلا تمام لشکر و سردارون پر کافی
ہون مگر فساد کا ہونا بھی ضرور ہی یہ اُسدن سے ماموں کے پاس نگیا بلکہ فوج کی بھرتی بھی شروع
کر دی تھی یہ صرف اس امر کا منتظر تھا کہ میرے پاس ایک لاکھ سپاہ ہو جائے اور مین اپنی کل سپاہ
کو قواعد جنگ سے آگاہ کر لون تو پھر ماموں پر لشکر کشی کرون خواہ اُسکو قتل کر کے خواہ اسیر کر کے
اپنی معشوقہ پر قبضہ کرون اور اُسکے وصل سے کامیاب ہون بدون اِسکے معشوقہ ہاتھ نہ آئیگی
یہ خیال کر کے اِسنے فوج کی بھرتی شروع کر دی اسکے ماموں نے اسکو طلب کیا اور جو لینے آیا یہ نہ گیا
عنطاق خاموش ہو کر بیٹھ رہا کسی قسم کا خوف اُسے نہ تھا صرف دو ایک خیال سے ایک تو یہ
کہ بھانجہ ہی دوسرے یہ کہ دیوانہ ہی یہ کیا کر سکتا ہی تیسرے یہ کہ کچھ مال و دولت نہین رکھتا ہی کہ لشکر
و سپاہ نوکر رکھ کے مقابلہ کریگا یہ سب امرون کی سبب سے عنطاق اِسکی طرف سے بے خوف
تھا دیوانہ بھرتی سپاہ کی کر رہا تھا کہ یہ بیٹھا ہوا تھا اُسوقت ملکہ کی تصویر اسکے سامنے رکھی ہوئی
تھی اُسکو مخاطب کر کے باتین کر رہا تھا اور آہین سرد بھر رہا تھا کبھی شعر پڑھتا تھا کبھی روتا تھا
کہ کیون اے فلک تو یہ باہم تفرقہ ڈالے رہیگا ہم عاشق و معشوق کو ایک مقام پر نہ بیٹھنے دیگا
کبھی کہتا تھا کہ اے ملکہ وہ دن کب آئیگا کہ مین اور تم دونون ایک جا ہو کر بیٹھین اور مین تمھارے
شربت وصل سے سیراب ہون کبھی اُس تصویر کے بیقرار ہو کر بوسے لیتا اسکا یہ رنگ تھا
سامنے صحرائے سبزہ زار تھا ہر رنگ کے درخت لگے ہوے تھے سبزہ رویدہ تھا یہ بر اٹھی

بیٹھا ہوا ان حرکتون مین مصروف تھا کہ جو کہ مین نے تحریر کی ہین کہ یکایک اسکے کان مین ڈھنڈھورے
کی صدا آئی کہ اسنے سر اُٹھا کر طرف صحرا کے دیکھا دیکھا کہ ایک شخص گلے مین ڈھول ڈالے ہوے
کچھ پکار کر کہتا ہو اور ڈھول پر چوب لگاتا ہو یہ جو اسنے دیکھا خیال کیا کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ
کیسا ڈھنڈھورا ہو جو پٹتا ہو اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہو راوی بیان کرتا ہو کہ اسکا حکم ہو کہ ہمارے
پاس بدون ہمارے طلب کیے کوئی نہ آئے پس سب ملازم وغیر ملازم جہان یہ بیٹھتا ہو اُس کمرے
کی بارہ دری کے باہر منتظر اسکی آواز کے کھڑے رہتے ہین جہان پکارا حاضر حاضر کہکر دوڑ پڑے
جو حکم دیا اسکو فوراً بجا لائے پس اُسی طریقے کے موافق لوگ کھڑے ہین جیسے دیوانہ نے
کہا کہ کوئی حاضر ہو چند خدمتگار و غلام حاضر حاضر کہکر اندر آئے سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہو
دیوانے نے فرمایا کہ دیکھو وہ سامنے ڈھنڈھوریا ڈھنڈھورا پیٹتا ہوا چلا جاتا ہو اسکو بلا لاؤ
مین دریافت کرونگا کہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتا ہو اُنھون نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر برآمدہ پر
آئے اُنھون نے قصد کیا تھا کہ آواز دین کہ وہ خود قریب آیا اور اسنے آواز لگا کر ڈھول پر
چوب لگائی جب وہ چوب لگا چکا اُسوقت اسنے اسکو آواز دی کہ ذرا میان جی یہان آؤ ہمارے
آقا تمکو طلب فرماتے ہین کچھ دریافت کرینگے ہر ادنیٰ و اعلیٰ اس حال سے آگاہ ہو کہ اس قلعے
مین بادشاہ کا بھانجہ رہتا ہو اور سب اُسکے ملازمون کو پہچانتے ہین جیسے اسنے پکارا وہ
ڈھنڈھوریا بلا عذر زیر قلعہ آیا دیوانے کو جھک کر سلام کیا دعا دی دیوانے نے دریافت
کیا کہ یہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتے ہو کس امر کی اہل شہر کو خبر دیتے ہو وہ کون ایسا تھا جو امر واقع ہوا
ہو تب ڈھنڈھوریے نے عرض کیا کہ بادشاہ کا حکم ہو کل ایک خداپرست کو قتل فرمائینگے وہ کسی
طرف سے اِدھر آگیا تھا اسنے کئی سردارون کو قتل کیا آخر خود بھی اسیر ہوا اب وہ کل قتل ہوگا
اُسکے قتل کی خبر دیتا پھرتا ہون تاکہ جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ فلان مقام پر کل صبح کو آئے اور قتل
خداپرست کا تماشا دیکھے دیوانے نے کہا کہ اُس سے خطا کیا سرزد ہوئی جو قتل کیا جاتا ہو اور اُسکا
نام کیا ہو تب اُسنے جواب دیا کہ بہت بڑی خطا تو یہ ہو کہ خداپرست ہو دوسرے اُسنے ایک
مشت پر کے لیے بادشاہ کو بہت سخت و سست کہا کہ جس سے نوبت کشت و خون کی پہنچی
یہ کہکر اُسنے کل حال قمری کا اور اُسکو بانسے کے لیجانے کا اور باہم تکرار ہونے کا بیان کیا اور

عرض کیا کہ اس جوان کا نام علمشاہ رومی ہی اور پسر رشید حمزہ صاحبقران ہی یہ سنکے دیوانے نے
اسکو رخصت کیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ صبح کو ہم بھی براے سیر قتل خداپرست جائینگے
سواری طیار رہے وہ ملازم بہت خوب کہکر باہر چلے آئے یہان اسکو پھر تصور ملکہ کا بندھا
اسی عالم مین خیال آیا کہ ای تجخیر یہ لوگ یعنی خداپرست سُنا جاتا ہی کہ بڑے بہادر اور دلاور ہوتے
ہین اپنے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی انھون نے لاکھون ملک غارت کر ڈالے ہزارون طلسم
فتح کیے دوسرے ہر ایک کی مشکل و آفت مین مدد کرتے ہین جو جسنے کہا کہ یہ کام ہمارا کردیجے
اُسمین کوشش کرکے پورا کیا سُنا گیا ہی کہ ہزارون عاشقون کو معشوقون سے ملایا ہزارون
کی مراد پوری کی خصوصًا جو اُنپر احسان کرتا ہی اُسکے اجراے کار مین بہت کوشش کرتے ہین ای
تجخیر یہ خداپرست تیری قسمت سے یہان آیا ہی تو اسکو کسی تدبیر سے رہا کرکے یہان لا اور اُس
اپنا درد دل بیان کر یقین ہی کہ وہ عنطاق کو شکست دیکر تیری معشوقہ کو لا دیگا بدون اُسکے
کوشش کیے تو اپنے مطلب سے کامیاب نہ ہوگا اس امر کو زمانہ درکار ہی کہ فوج جمع ہوے
اور دونون جنگ سے باہر ہوے اُسوقت لشکر کشی کیجاے اِسکو ایک مدت چاہیے
نہ معلوم مین جبتک فراق معشوق مین زندہ بچون یا نہ بچون اور اسوقت بہت جلد تو اپنے
کام سے بہرہ مند ہوتا ہی ہان اس خداپرست کا اقرار کرلینا ہی پھر چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہوجاے
یہ میری معشوقہ کو ضرور مجھے دلادیگا کیونکہ سُنا گیا ہی کہ یہ لوگ اپنے قول کے پابند بہت ہین
جس امر کا اقرار کرتے ہین پھر بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے بس تو وہ تدبیر کر کہ
اس خداپرست کو کسی تدبیر سے رہا کر یہ قید سے نکلکر آفت کردیگا رہا ایک امر وہ اس بات کو ضرور
کہیگا کہ دین اسلام قبول کر پھر تیرا کیا نقصان ہی اگر کوئی یہ کہے کہ ہم تیری معشوقہ دلاے
دیتے ہین تو ہمکو سجدہ کر تو مین اُسکو ضرور سجدہ کرون نہ یہ کہ وہ تو ایک مذہب اسلام رکھتا ہی
جسکو کرورون نے اختیار کیا ہی اور سب مذہبون پر یہ مذہب افضل ہی اور برحق ہی اور مذہب
تباہ و برباد ہوتے گئے مگر اسکو ترقی ہوتی گئی یہ دین برحق و سچا ہی اگر وہ اس امر کو کہینگے
تو مین قبول کرونگا یہ باتین دل سے کرکے فکر کرنے لگا کہ کس تدبیر سے رہا کرون فکر کرتے
کرتے خیال مین آیا کہ کچھ لشکر لیکر اور کسی خداپرست سردار زبردست کے نام کا نعرہ کرکے

زندانخانے پر جاکر گرادرپاسبانون کو قتل کرکے اُس جوان خداپرست کو رہا کرکے لااُس سے
اپنا درد دل بیان کرون یہ سوچکر خیال کرنے لگا کہ اب کس بہادر خداپرست کا نعرہ کرون کہ
جو کہ نامبرآوردہ اور ذی مرتبہ صاحب لیاقت ہو خیال کرکے اُٹھا اور الماری سے کتابین اور
پرچہ اخبار نکالے اِس خیال سے کہ اِن کتابون مین جو کہ اہل اسلام کی بہادری اور جوانمردی
سے مملو ہین کسی بہادر زبردست کا نام دیکھلون جیسے کتاب کھولی پہلے ہی نگاہ اُسکی ملک
قاسم کے نام پر پڑی اب جو دیکھا تو اُس بہادر کے واقعات جو نگاہ سے گزرے بہت پسند
کیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جوان جو کہ یہان اسیر ہوا ہے یہ اُسکا باپ ہے یعنی ملک قاسم اِس جوان
کا فرزند ہے پس ملک قاسم ہی کے نام کا نعرہ کرو دیوانے نے نعرہ یاد کرلیا اور یہ بھی دیکھ لیا
کہ یہ جوان ملک قاسم ہمیشہ سرخپوش رہتا ہے بس جب دیکھ چکا اپنے سردارون کو طلب کیا
وہ حاضر ہوئے اُسنے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ دس ہزار سوارونکو حکم دو کہ وہ لباس سُرخ
سے آراستہ ہوکر اور منھ پر نقاب ڈالکر دس بجے رات کو زیر قلعہ آکر کھڑے ہون مین آؤنگا
انکو اپنے ہمراہ لیکر ایک کام کو جاؤنگا اور تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہوکر آنا اُن سب نے عرض کی
بہت بہتر اُسیوقت دس ہزار سوار انتخاب کرکے اُنکو لباس سُرخ و نقاب سے آراستہ کیا
اور خود بھی آراستہ ہوئے اور قریب پہر رات گئے زیر قلعہ آکر کھڑے ہوئے اور دیوانے
کا انتظار کرنے لگے یہان دیوانہ بہ حکم دیگر انتظار شب مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جب
شام ہوئی اِسنے خاصہ کھایا اور مسہری پر جاکر لیٹا کہ اِسکی آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا
ہے کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید چہرہ نورانی درویش وضع سرہانے کھڑے ہوئے ہین ایسا
کچھ رعب رُخ سے پیدا ہوا کہ دیوانہ اُسی عالم خواب مین کھڑا ہوگیا جھک کر سلام کیا اُن مرد
بزرگ نے اپنا ہاتھ اِسکی پشت پر پھیرا اور کہا کہ اے تیغ زن دیوانہ شاباش و مرحبا تو نے بہت
اچھا کام کیا اے دیوانے تیرا انجام اچھا ہوگا تجھکو لازم ہے کہ تو علمشاہ کی پیروی کر اُسکو اس قید
سے رہا کر وہ تجھکو تیری معشوقہ سے ملا دیگا اُسکے وصل سے تیرے دل کو شاد کریگا اِن لوگون
کی اطاعت مین دونون جہان کی راحت حاصل ہوتی ہے تیرے دل مین بہت عمدہ خیال
پیدا ہوا تو بڑا نیک ہے تجھکو لازم ہے کہ دین اسلام قبول کر یہ فرماکر اُس دیوانے کو جہنم و بہشت

دکھائی اور فرمایا کہ جو خدا پرست ہوگا اُسکے لیے یہ مقام ہی اور جو اور دوسرا دین رکھتا ہوگا وہ
اِس آگ مین جلایا جائیگا دیوانہ یہ واقعہ دیکھکر بہت خوف زدہ ہوا اور کانپنے لگا عرض کرنے لگا
کہ مجھکو آپ مسلمان فرمایئے اُن مرد بزرگ نے کلمہ تعلیم کیا دیوانہ اُسی عالم خواب مین کلمہ پڑھکر مسلمان
ہوا جب کلمہ پڑھ چکا اُسوقت اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ اب اُٹھ اور جا برائے رہائی علمشاہ کیونکہ
تیرے ہمراہی بموجب تیرے حکم کے مسلح و مکمل زیر قلعہ تیرا انتظار کر رہے ہین اب عرصہ نہ کر ورنہ
وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا یہ جو کہا دیوانے کی گھبرا کر آنکھ کھلگئی دیکھا کہ قریب سوا پہر رات
کے آئی ہی فوراً اُٹھا لباس سرخ سے آراستہ ہوا ہتھیار لگائے نقاب منھ پر ڈالی بیرون قصر
آیا یہان خادم مرکب لیے ہوئے کھڑا تھا انتظار کر رہا تھا کہ دیوانہ آیا خادم نے سلام کیا یہ
مرکب پر سوار ہوا اور بیرون قلعہ چلا خادم سے کہا کہ تو اِسی مقام پر ٹھہر وہ ٹھہر گیا یہ در قلعہ کھلوا کر
بیرون قلعہ آیا دور سے دیکھا کہ زیر قلعہ سردار مع سوارون کے کھڑے ہوئے ہین اور قلعہ
کی طرف دیکھ رہے ہین یہ مرکب اُٹھا کر اُدھر کو چلا اُن سب نے دیکھا کہ ایک سوار ادھر کو آتا
ہی آواز دی کہ کون آتا ہی دیوانے نے کہا کہ مین ہون اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا افسر ہی
سب نے سلام کیا دیوانے نے سردارون سے کہا کہ سب تیار ہین اُنھون نے عرض کی کہ
سب حسب الحکم موجود ہین اُسوقت دیوانے نے سردارون سے کہا کہ مین تمکو آگاہ کرتا ہون
کہ وہ جو خدا پرست اسیر ہوا ہی اُسکے رہا کرنے کو جاتا ہون کیونکہ میرے اور ماموں جان کے
دشمنی ہوئی ہی لہذا مین اُنکے قیدی کو ضرور رہا کر دونگا تاکہ اُنکو صدمہ ہو بس مین اِس جوان
کے فرزند کا نام لیکر اور اُسکے نام کا نعرہ کرکے پاسبانون پر گرونگا اُنکو قتل کر کے اُس جوان
کو رہا کر لونگا اِس امر کا خیال رہے کہ یہ راز کسی پر نہ ظاہر ہو اور کوئی اس حال سے آگاہ نہو
کہ مین ہون سب یہی جانین کہ اِس جوان کا فرزند ہی جب مین نعرہ کرکے اور تلوار لیکر پاسبانون پر
گرون تو تم بھی فوراً حملہ کرنا اُنکو دم لینے کی مہلت نہ دینا کہ وہ دریافت نہ کر سکین اور ایک
کو زندہ نہ چھوڑنا سب نے عرض کی کہ ہم آپ کے تابع حکم ہین اگر آپ فرمائین تو ہم آپ کے
ماموں سے مقابلہ کرین سر میدان اُنکو ٹوک لین دیوانے نے کہا کہ وہ وقت یہی ہی اطمینان رکھو
یہ کہکر اور سب کو خوب سمجھا بجھا کر اُنکو ہمراہ لیکر مرکب کو مہمیز کر کے طرف شہر کے چلا یہ حالات شہر کے

بخوبی واقف ہی ہر مقام سے آگاہ ہی بمثل سچ ہی کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے اِس سے کوئی مقام
پوشیدہ نہین ہی یہ فورًا مع دس ہزار سپاہ کے بہ تدبیر داخل شہر ہوا جب سے عنطاق نکار کو گیا
ہی رات بھر شہر پناہ کا دروازہ کھلا رہتا ہی نہ معلوم بادشاہ کسوقت تشریف لائے اور ریچھا ٹک بند
ہو تو ہمپر عتاب نازل ہو اِس سبب سے یہ بلا خوف و خطر داخل شہر ہوئے انکو دروازہ کھلوانا
بھی نہ پڑا ہان اگر درِ شہر پناہ بند ہوتا تو مشکل پڑتی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ داخل شہر ہوئے
دیوانہ مع کل لشکر کے طرف زندان خانے کے مرکب اٹھا کر چلا یہ تو ادھر سے جاتا ہی وہانکا
حال ملاحظ ہو کہ نخوت شیر صورت در زندان پر دنگل بچھائے ہوئے بیٹھا ہی سامنے
صندلی پر سپر و تلوار رکھی ہوئی ہی خادم سامنے پس پشت دست بستہ کھڑے ہین ایک داروغہ
زندان خانہ دنگل پر بیٹھا ہی اُسکے بھی ملازم کھڑے ہین باہم دونون مین باتین ہو رہی ہین اور
دس ہزار سوار گرد زندان خانہ اُترے ہوئے ہین کچھ سوار گرد زندان خانہ مسلح و مکمل پھر رہے
ہین باقی بستر بچھائے ہوئے بیٹھے ہین کسی مقام پر وہ بد تماش تاش کھیل رہے ہین کسی جگہ پر
بادشاہ چنگ ہو رہا ہی کہین چوسر بچھی ہوئی ہی دس دُو دیُو بارہ کی صدا بلند ہی کھیلنے والا بدرنگ
ہی کہین پچیسی کھل رہی ہی پچیس چھتیس کی صدا آ رہی ہی گوٹ پر گوٹ پٹ رہی ہی کہین شطرنج کے کھیل
مین فیل سوار و پیادے لڑ رہے ہین کہین سولہ گٹی ہو رہی ہی کہین کاپ تین مین پُو نکلنے کا شور ہی
کہین سُولی مین نو سات کا زور ہی کہین طبلہ پر تھاپ کہین ستارہ کی صدا بلند ہی کوئی بے تکا
بے سُری تان لے رہا ہی کوئی دارا بجا کر جرس کی دھن مین خیال خام مین بر مست ہی غرض ہر
یک اپنے اپنے رنگ مین مبتلا ہی یہی فکر ہی کہ کسی طور سے رات بسر ہو جائے اور قیدی بھی
یہان سے بادشاہ کے پاس چلا جائے ایسا نہ ہو کہ ہم سو جائین حریف موقع پا کر اور ہمکو غافل
دیکھکر اپنا کام کر جائے کوئی اپنی معشوق کو بغل مین لیے ہوئے بیٹھا ہی باہم راز و نیاز ہو رہا ہی
جام شراب چل رہا ہی عجب رنگ کی صحبت ہی مگر سب کے پاس سپر و تلوار رکھی ہوئی ہی طلایہ
پھر رہا ہی صدائے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہی پنج شاخے
جل رہے ہین روشنی خوب ہو رہی ہی دور تک کا آدمی دکھائی دیتا ہی ایک لٹھا جل رہا ہی
سقے بھر بھر کے سپے جا رہے ہین یہ لوگ تو اِس بند و بست مین بیٹھے ہین ذرا سا کھٹکا ہوا

سب ہوشیار ہوگئے ایک نے دوسرے کو آواز دی مگر دیوانہ جو یہان آگر پہونچا اُسنے جو یہ بندوبست دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بہت چوکی پہرہ ہی کچھ پرواہ نہین تم سب خبردار ہوجاؤ مین نعرہ کرکے اِن سب پر گرتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ اِسقدر تو پاسبانی و ہوشیاری تھی مگر ایک سمت زندان خانے کی خالی تھی اُسطرف کوئی نہ تھا سواے چند خدمتگارون کے اُسی طرف یہ لوگ آئے تھے جیسے دیوانہ قریب اِن سب کے پہونچا اور اِن لوگون کے کان مین سم مرکب کی صدا آئی ہر ایک نے سر اُٹھا کر دیکھا چونکہ روشنی تھی سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سرخپوش مرکب پر سوار اسطرف کو آتا ہی اور اُسکے عقب مین بہت سے نقابدار ہین اِن لوگون نے بڑھکر آواز دی کہ تم کون لوگ ہو اور اِدھر کو کیون آتے ہو یہ زندان خانۂ شاہی ہی یہان ایک بہت بڑا مجرم شاہی قید ہی اِدھر سے کسی کے آنے کا حکم نہین ہی دیوانے نے اُنکے اِس کلام کو سُنا مگر کچھ جواب نہ دیا بلکہ اور مرکب کو تیز کردیا جبتک وہ لوگ ہوشیار ہون دیوانہ مع اپنے ہمراہیون کے اُنکے سر پر پہونچ گیا اور ایک مرتبہ تلوار علم کرکے پکارا کہ ای کافران بیحیا و ای نابکاران پژمردنا گی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید منم ملک قاسم عالیشان منم شاہزادۂ خاور سیاہ منم لال خفتان خونریز خاوری **نعرۂ ملک قاسم**

ملک قاسم ای شاہ خاور سیاہ
شہسوار لال پوش خاوری

زنم تیغ برابر خیرہ بہ ماہ | اگر | آفتاب مشرق دین پروری

یہ نعرہ کرکے اور تلوار لیکر جو گرا قتل کرنا شروع کیا جو سامنے آیا وہ دو ٹکڑے تھا اِسکا حملہ کرنا تھا کہ اِسکے ہمراہی بھی آپڑے وہ جبتک خبردار ہون اُسوقت سیکڑون کا خاتمہ ہوگیا ہلچل پڑگئی کہ قید خانے پر خداپرست آگرگرے ہر طرف سے وہ سوار پیادے تلوارین و خنجر لیکر چلے جو کہ گرد زندان پہرہ دے رہے تھے بازار مرگ گرم ہوگیا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ لوگ اِس حال سے آگاہ نہ تھے کہ یہ سانحہ گذریگا اگر آگاہ ہوتے تو اِسقدر غافل نہ ہوتے جبتک طیار ہون بہت قتل ہوگئے جو باقی رہے مسلح و مکمل ہوکر لڑنے لگے دیوانہ ہر مرتبہ نعرۂ کوہ شگاف کرتا ہی بنام قاسم ذی جاہ اُسکے نعرے کی صدا سے لوگون کے دل ہلجاتے ہین کیونکہ یہ لوگ اِن لوگون کی بہادری سے بخوبی آگاہ ہین اور سُن چکے ہین ہر مرتبہ سو دو سو مرکر گرتے ہین ہزارون خاک پر تڑپ رہے

ہین مثل مرغ نیم بسمل لوٹ رہے ہین ایک تلاطم برپا ہی صدائے ہوحق بلند ہی بزن و بکش کی
صدا بلند ہی چقا چاق خنجر نکل رہی ہی کسی مقام پر تلوار چل رہی ہی اُسکی جھنکار بلند ہی شپا شپ
کی صدا آرہی ہی صدائے سمہائے مرکبان سے زمین ہل رہی ہی ایک قیامت برپا ہی وہ مقام
تیک آہنگران معلوم ہوتا ہی گھٹائے سپران اُٹھی ہوئی ہی اُنمین برق شمشیر کوندرہی ہی مینھ
سپردن کا برس رہا ہی دریائے خون جاری ہی اُن سب پر ہراس طاری ہی ہنگامۂ رستخیز برپا ہی
ایسی تلوار شب کو کبھی نہین چلی جیسی اِسوقت چل رہی ہی سب اپنے اپنے مقام پر بے خوف
غافل سو رہے تھے کسی کو کیا خبر کہ یہ آفت شہر مین شب کو برپا ہوگی یہ شور و غل جو برپا ہوا ہر
ایک اپنے مکان مین بیدار ہوا مگر صدا کان مین آرہی ہی خاموش سب بیٹھے ہوئے سُن
رہے ہین کوئی گھر سے نہین نکلتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ ہنگامہ برپا ہوا اور وہ سوار
لڑنے لگے اور قتل ہونے لگے نخوت در زندان پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ شور سُنا کان
کھڑے کیے سر اُٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہی کہ میرے سوارون سے جو کہ پہرے پر ہین اور ایک
نقابدار سے مقابلہ ہو رہا ہی وہ نقابدار لڑتا ہوا اُنکو قتل کرتا ہوا اِدھر کو آتا ہی اُسکے عقب
مین اور بہت سے نقابدار ہین سب کا رُخ اِدھر کو ہی یہ دیکھ رہا تھا اور قصد کیا تھا کہ اُٹھکر
اِسکو روکون کہ چند سوارون نے آکر کہا کہ اے سردار غضب ہو گیا کہ کوئی سردار یا عزیز اس جوان
کا جو کہ قید ہی لشکر خدا پرستان کا اسکے قید ہونے کی خبر پاکر اور سپاہ اپنے ہمراہ لیکر آپڑا ہی ہم سبکو
قتل کر رہا ہی دیکھیے وہ سامنے لڑ رہا ہی ذرا چلکر روکیے ہمارے روکے نہین رکتا ہی اور اُسنے
آتے ہی آفت برپا کر دی ہزارون کو قتل کیا نخوت نے کہا کہ کچھ معلوم ہوا کہ کون ہی اُنھون
نے جواب دیا کہ دریافت کس سے کرین ہم تو غافل تھے وہ آپڑا مگر ہان یہ اُس سے ثابت
ہوا نعرہ کرنے سے کہ خدا پرست ہی اور ملک قاسم نام ہی نخوت نے کہا کہ معلوم ہوا یہ جوان
خدا پرست جو کہ اسیر ہی اُسکا فرزند ہی کیونکہ مین نے اخبار مین دیکھا تھا واقعی بڑا بہادر پہلوان
زبردست ہی پرچۂ اخبار مین دیکھا تھا کہ اِس جوان یعنی قاسم نے سات برس کے سن مین کوئی
طلسم تھا کہ اُسکا نام طلسم افراسیابی تھا فتح کیا ایک پہلوان ترک توش پلطاقی تھا اُسکا اٹھارہ
دن تعاقب کرکے بارگاہ گنجسرو مین قتل کیا اُسکی قضا اُسکو یہان لائی ہی میرے ہاتھ سے

مارا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ پھر تشریف لے چلیے دیکھیے وہ تو آفت برپا کر رہا ہی یہ سُنکے نخوت اپنے دنگل پر سے بل کر کے اُٹھا اور جھوم کر چلا داروغہ زندان خانہ بھی یہ خبر سُنکے اپنے مقام سے چلا اسکے عقب مین نخوت نے پلٹ کر ایک سوار سے کہا کہ تو جا کر چھاؤنی مین اس حال کی خبر کر اور کوتوال شہر کو آگاہ کرین جا کر اس جوان کو قتل کرتا ہون وہ لوگ آکر اِسکے ہمراہیون سے لڑین اور سب کو قتل کرین یہ سُنکے وہ سوار تو اُدھر کو اپنے کو سب کے ہاتھ سے بچا کر نکل گیا اِدھر نخوت جست کر کے مقابلے مین دیوانے کے پہونچا پکارا کہ او نقابدار مفلوک پرور یہ کون سی نامردی ہی کہ ہم سب کو غافل پا کر بوقت شب آکر گرا ہی اگر یہی امر منظور تھا اور بہادر تھا تو وقت سحر جب یہ جوان زیر تیغ بٹھایا جاتا اُسوقت آکر بادشاہ کے سامنے رہا کر لیجاتا تو تیرا نام ہوتا نقابدار نے جواب دیا کہ تو کوئی ہمارا اتالیق ہی جو ہمکو تعلیم کرتا ہی جو ہمارا جی چاہے ہمنے کہا تو جس قصد سے آیا ہی اپنا کام کر یہ جائے رزم ہی جائے بزم یہ سُنتا تھا نخوت نے جواب دیا کہ تو بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا کیا اب تو زندہ بھی بچکر جا سکتا ہی نقابدار نے کہا یا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یا مین تیرے ہاتھ سے قتل ہونگا یہ صدا جو نخوت نے سُنی کچھ کانون کو آشنا معلوم ہوئی حیران ہوا کہ یہ آواز مین نے سُنی ہی خیال کرنے لگا فوراً خیال آیا کہ یہ صدا تو بادشاہ کے بھانجے تخیز دیوانہ کی مشابہ ہی کیا یہ وہی دیوانہ ہی پھر خیال ہوا کہ اُسکو کیا ایسی ضرورت ہی جو وہ آکر ہمکو قتل کریگا اور ماموں سے دشمنی پیدا کریگا معلوم یہ ہوتا ہی کہ اُس خداپرست کی آواز مثل اُسکی آواز کے ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک صورت کے دو انسان ہوتے ہین سر مو فرق نہین ہوتا ہی پس آواز مشابہ ہونا کوئی عجب کی بات نہین ہی یہ خیال کر کے کہا کہ او نقابدار تو نہ مانیگا دیکھ مین تجھکو سزا دیتا ہون یہ کہکر نیزہ کا وار کیا مگر نقابدار نے نیزے کو پکڑ لیا اور جھٹکا دیکر چھین لیا اور وہی نیزہ لیکر اب جو سینے پر مارا تمام سنان نیزہ پار تھی اُسی نیزے پر اُٹھا کر زمین پر مارا اور مرکب اُسپر دوڑا دیا کہ اُسکے استخوان سرمہ سا ہو گئے داروغۂ زندان نے جو یہ حال دیکھا جست کر کے آیا تلوار کا وار کیا نقابدار نے خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا آتش خیار تر کے دو ٹکڑے کیے اِن دونون کا مرنا تھا اور زیادہ ہلچل مچگئی اب تو سب بھاگنے لگے اِدھر نقابدار کے ہمراہیون نے قیامت برپا کر دی سبکو

گھیر کر مار لیا کچھ سوار اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوے راوی بیان کرتا ہے کہ دس ہزار سوار سے تھے انمین سے پانچ ہزار کام آئے اور پانچ ہزار بھاگ گئے طرف چھاونی کے اس خیال سے کہ چلکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین پس اب جو دیوانے نے میدان کو سواے لاشون کے خالی پایا مرکب پر سے اُتر اور در زندان کے قفل کو توڑا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ گرد اس زندان خانے کے حلقہ کر لو اگر کوئی آئے اُس سے لڑنا مین اُس جوان کو اندر سے رہا کر کے لاتا ہون اسکے بعد اپنے قلعے کو چلونگا اُن سب نے بموجب حکم حلقہ کر لیا اُسنے قفل توڑ از بنجیر کھولکر اندر کو چلا راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ ایسے یاد مین ملکہ آہو چشم کی محو تھے کہ انکو اس معرکے کی خبر بھی نہ تھی کہ بیرون زندان کیا ہو رہا ہے لب پر کبھی آہ تھی کبھی شکوہ فلک تھا گاہ شکایت تقدیر سامنے تصویر ملکہ پھر رہی ہے زندان مین تاریکی اسقدر تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا یہ ہمیشہ رفیقون اور روشنی مین بیٹھنے والے اب تاریکی اور تنہائی ہے کہ نہ کوئی ہمدم نہ مونس و غمگسار اسیر تاریکی بلبل روح قفس جسم مین تڑپ رہی تھی بار بار یہ شعر پڑھتے تھے شعر اس پھڑکنے پہ مرے تو نہ خفا ہو صیاد ✤ قفس تنگ ہے اور تازہ گرفتاری ہے ✤ کبھی شب غم و شب فرقت کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھتے تھے شعر شام ہر رہنا تو تو ای شب غم ✤ جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی ✤ گاہ یاد آہو چشم مین اور اپنی بیکسی و تنہائی کو خیال کر کے اور ملکہ کی تنہائی کو خیال کر کے یہ چند شعر زبان پر لاتے تھے غضب یہ تھا کہ غیر شب تاریک و تنہائی مین آتی تھی اپنے نزدیک صبا کو مخاطب کر کے یہ اشعار اپنی زبان سے جاری کرتے تھے اشعار

آیا ہے سر راہ یار زرد رو
لیجا تو یہ غمزدہ کا پیغام
ہمدم سے ہوئی تری جدائی
آوارہ ہون تیری آرزو مین
بے گھر مین ہوا ہون اپنے گھر سے
رحم آر کہ بندۂ خدائیم

دیتا تھا پیام یہ صبا کو
ای چشم و چراغ جان عاشق
دیوانے پہ تیرے آفت آئی
گھر بار تمام مجھسے چھوٹا
بیزار ہون مادر و پدر سے

ای باد صبا مرے دل آرام
دی تو گل بوستان عاشق
کھویا سا گیا ہون جستجو مین
اندوہ نے تیرے مجھکو لوٹا
ہر چند کہ قابل جفائیم

کبھی علمشاہ گھبراتے تھے اور ملکہ کی الفت و محبت یاد کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر نہ قاصد سے نہ صبا سے نہ مرغ نامہ بر سے ہاتھ کسے نہ بہی

اسکے بد خبر ہے ✤ گاہ یہ خیال ہوتا تھا کہ نہ معلوم اسکا میری جدائی مین کیا حال ہوگا کیونکر گذری ہوگی وہ باز نہ معلوم اسکو کدھر لیگیا نہ معلوم اسکو تو جگر کھا گیا ہاے کس بیکسی اور ناچاری سے دم نکلا ہوگا اگر وہ باز صحرائی تھا تو ضرور اذیت دی ہوگی ورنہ جیسا تیرا خیال ہو کہ باز سحر تھا تو جسکا وہ باز تھا اسکے پاس لیگیا ہوگا نہ معلوم وہ کسطور سے پیش آیا افسوس آہو چشم نے میری الفت و محبت مین اپنی جان مفت دی اور مجھسے کچھ نہ ہوسکا یہ خیال کرکے اشک آنکھون مین بھر لائے اور اپنے دل کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار کہون کیا جو گذرتے ہین دل پہ الم غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین ✤ مرا ہجر مین جسکے یہ حال ہوا اُسے حال میرے نظر ہی نہین ✤ نہ تو آتی ہے نیند کہ سو ہی رہون نہ انیس ہے کوئی کہ بات کرون ✤ شب ہجر کی کس سے درازی کہون یہ وہ شب ہے کہ جسکی سحر ہی نہین ✤ گاہ اپنی تنہائی و بیکسی اور ملکہ کی باتین یاد کرکے روتے تھے اور سر کو حلقۂ زنجیر سے پٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خالق اکبر ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ میری روح کو آکر قبض کرلین مجھسے یہ صدمے نہین اٹھ سکتے ہین کس کس باتون کا غم کرون لشکر سے جدائی کا صدمہ کرون یا عزیزون سے جدا ہونے کا رنج کرون یا آہو چشم کی باتون کو یاد کرون وہ اسکا ہر منزل پر دمت دینا میری ہمراہی سے نہ جانا اپنے یگانون سے جدا ہونا آبرو کا خیال نہ کرنا کیا یاد کرون یا اس دم کا رنج کرون کہ یہ تاریکی جو تاریکی قبر سے بدتر ہو نہ یہان ہمدم ہو نہ مونس ہو کہ جس سے حال کہون الٰہی کس بلا مین مبتلا ہوا ہون میرے حال پر رحم کر بس بیقرار ہوکر یہ چند شعر غزل کے بحالت تنہائی پڑھنے لگے غزل

اتنا سلوک مجھسے تو اے روزگار کر — لے آ عدو کے پاس سے اسکو ابھار کر

حسرت بھری نگاہون سے پھر اسکو دیکھلون — او موت آتی دیر تو اور انتظار کر

کیونکر نہ صبر ہو کہ عدو اس سے ہم بغل — اٹکے گلے کا یون ہی مجھے بھی تو ہار کر

اس عشق کی بلا مین تو اے دل پھنسا چکا — کچھ اور گل کھلائینگے اب اعتبار کر

وہ مرگیا اٹھاتا تھا نالون سے جو فلک — سوے قضا یہ اسکی گلی مین پکار کر

اکتا ہو جوش عشق یہ اک دل ہو مال کیا — سو دل جو پاس ہون تو سبھون کو نثار کر

نچلا ہو اب تڑپ نہ بس ای دل قرار لے	پہونچینگے اُس تک اتنی ہی شب بھر گذار کر

نگاہ علمشاہ ناچار ہو کر اندھیرے سے گھبرا کر خداوند کریم سے یہ دعا کرتے تھے کہ ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز تو مسبب الاسباب ہی کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ یا تو نجات ہو جائے اِس قید سے یا جلدی رات تمام ہو اور سحر قتل ظاہر ہو تا کہ میرا سر تن سے جدا کیا جائے مین اِس آفت سے نجات پاؤن اب تو یہ تکلیف نہین اُٹھ سکتی ہی تو بڑا کریم ہی اور اپنے بندون کا ہر امر مین کفیل ہی تو رحم کر یہ دعا کرتے تھے اور چند شعر پڑھتے تھے شعر

ای کارکشائے بستہ کاران	مقصود دو امیدواران	ہم مشتی صد نکات ہی تو
ہم ناظم کائنات ہی تو	ہی کعبہ و دیر مین ترا شور	موران ضعیف کو ترا زور
تو ہی ہی دوائے دردمندان	تو ہی ہی امید مستمندان	

یہ دعا کر رہے تھے اور سر زانوئے غم پر رکھا ہوا تھا کہ یکایک کان مین آواز دروازہ وا ہونے کی آئی یہ خیال ہوا کہ لوگ تیرے لینے کو آئے ہین شکر ہی کہ اب نجات ہو جائیگی قید غم سے یہ سوچکر سر اُٹھایا طرف در کے دیکھا چونکہ تاریکی از حد تھی کچھ نہ دکھائی دیا کہ دروازہ کسنے کھولا اور کون اندر آیا اُدھر دیوانے نے جو تاریکی پائی آواز دی کہ روشنی بہت جلد لاؤ یہان اندھیرا بہت ہی یہ کہنا تھا کہ ایک سوار روشنی لیکر اندر آیا اب جو روشنی آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی دیوانے نے دیکھا کہ ایک جوان مثل آفتاب کے چہرہ روشن لباس فاخرہ پہنے ہوئے مگر سب خون مین آلود طوق و زنجیر سے مسلسل سر پر زخم اور خاک پر بیٹھا ہوا ہی دیکھتے ہی اِسکے دل مین محبت پیدا ہو گئی اُدھر علمشاہ نے دیکھا کہ ایک نقابدار مسلح و مکمل دروازہ کھولکر اندر آیا روشنی ہمراہ ہی اُنھون نے اُسکو دیکھا کہ زنجیر مین حرکت پیدا ہوئی کھڑکھڑاہٹ کی صدا آئی اب دیوانہ علمشاہ کی طرف چلا آکر قریب کھڑا ہوا اور پکارا کہ ای جوان گھبرا نہین مین تمھارا دوست ہون تمکو رہا کرنے آیا ہون سب پاسبانون کو تہ تیغ کیا اب کوئی خوف نہین ہی اُٹھو میرے ہمراہ چلو بڑی محنت و مشقت سے یہان آکر پہونچا ہون مین آپ کو اپنے مکان پر لے چلونگا مجھکو آپ سے بہت ضروری کام ہی علمشاہ نے اُسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ مجھکو مرنے سے کوئی خوف نہین

زمین ڈرتا ہون موت کو حیات جانتا ہون موت سے ڈرنا کیا ای نقابدار مجبور اس امر
سے ہو گیا کہ بسبب کثرت زخم کے اور از روے بلوے کے اسیر کر لیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ
کوئی مجھکو اسیر کرتا خیر اب جو گذشت گزشت یہ جو تمنے کہا کہ مجھکو آپ سے بڑی ضرورت ہو ای بھائی
مین اس لایق کب ہون کہ کسی کی ضرورت کو بر لاؤن ایک غریب بیکس وطن آوارہ اور
بے دست و پا یہ مروت آپ کی مہربانی ہو کہ آپ نے میری رہائی کی کوشش کی اسکی جزاے
خیر آپ کو خداوند کریم دیگا اب اپنے نام نامی و اسم گرامی اور اپنی حالت سے و نیز اس ضرورت
سے آگاہ فرمایئے کہ جس ضرورت کے سبب سے آپ نے اتنی بڑی کوشش فرمائی کہ میری رہائی
کے لیے یہان تشریف لائے کسیکا خوف نہ کیا دیوانے نے جواب دیا کہ ای آقاے من
آپ میرے ہمراہ یہان سے تشریف لے چلین کیونکہ یہان زیادہ موقع ٹھہرنے کا نہین ہو
ایسا نہ ہو کہ یہ خبر مشہور ہو جائے اور لشکر آجائے تو بڑی خرابی ہو اور پھر بڑی دقت سے
نکلنا ہو ساری میری محنت برباد ہو مین اپنا حال اپنے مکان پر چلکر عرض کرونگا اور اپنا
دردِ دل بیان کرونگا یہان نہین عرض کر سکتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ ای بھائی مین کیونکر
اتنا بڑا احسان تمھارا لون جبتک کہ مین اُس حال سے آگاہ نہ ہو لون کہ جسکے لیے تمنے
زحمت گوارا کی ہو آیا مین اُسکو پورا بھی کر سکتا ہون میرے احاطۂ امکان سے باہر تو نہین
ہو کیونکہ اگر باہر ہو تو تمھارا احسان بھی ہو اور تم محروم رہ جاؤ اُسمین اپنے دل مین مجھکو بُرا
بھلا کہو گے اُسنے جواب دیا کہ میری یہ بھی مجال ہو کہ آپ کو بُرا بھلا کہون اور وہ کام آپکے
اجرا ہوگا اور ضرور آپ اُسکو اجرا فرمائینگے کون ایسی مشکل ہو جسکو آپ حل نہین فرماتے
ہین یہ کہکر وہ قدم پر گرنے لگا اور عرض کرنے لگا کہ یہ سوہن آہن تراش حاضر ہو اس سے
قید کو رفع فرمایئے اور تشریف لے چلیے علمشاہ نے اُسکا سینے سے لگایا اور فرمایا کہ
مین مجبور ہون کہ تم اسطور سے کہتے ہو اور مجھکو تمھاری محنت و مشقت کا بہت خیال ہو لہذا
سوہن کی کوئی ضرورت نہین ہو جب قید کے دفع ہونے کا وقت آتا ہو اور رہائی کا زمانہ
ہوتا ہو تو قید خود دفع ہو جاتی ہو یہ فرما کر اور نعرۂ زدرمین آکر اب چرخ جو مارا قید کو مثل
تارِ عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا باوجودیکہ بیرون خون سر سے بہ گیا تھا زخم سر اُسی طور سے کھلے

ہوئے تھے مگر واہ ری طاقت و قوت کہ چار سو من کی قید کو توڑ کر پھینکدیا یہ واقعہ دیکھکر وہ دیوانہ
دنگ ہوگیا اور دل مین بہت تعریف کی دوڑ کر قدمون پر گرا بوسے لینے لگا علمشاہ نے گلے
سے لگایا اُسنے ہاتھ جوڑے عرض کی کہ جیسا مین آپ لوگون کے زور و طاقت کی تعریف سنتا
تھا اُس سے زیادہ پایا بسم اللہ تشریف لے چلیے علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے کہ دیوانہ علمشاہ
کو ہمراہ لیکر چلا اِسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لے چلیے ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے فرمایا کہ تم خوف
کیون کرتے ہو اگر اب کوئی تمھاری طرف بنگاہ کج دیکھیگا تو سزا پائیگا یا جو کوئی آئیگا وہ مارا
جائیگا مجبوری اُسوقت تک تھی کہ جبتک مین اسیر تھا اب اگر لاکھ بھی ہون جبتک میرے
دم مین دم ہی تجسے کوئی آنکھ نہین ملا سکتا ہی یہ تو اس قسم کی باتین کرتے ہوئے اُسکے ہمراہ
تشریف لاتے ہین وہ انکی باتون کو سُنکے اپنے دل مین عشعش کرتا ہی اور تعریف کر رہا ہی اور
کہتا ہو کہ یہ لوگ واقعی بڑے بہادر ہین یہ تو بیرون زندان آتے ہین یہان بیرون زندان
سب ہمراہی دیوانے کے کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کر رہے ہین اُدھر وہ سوار
کہ جسکو نخوت نے اِس غرض سے بھیجا تھا کہ جاکر کوتوال کو خبر کرو کہ وہ مع اپنے پیادون کے
آئے اور اہل لشکر کو اِس حال سے آگاہ کرو وہ مرکب پر سوار چلا جاتا تھا اُدھر سے کوتوال
مع اپنے پیادون کے روند پھرتا ہوا اور صدائے حاضر باش و ناظر باش دیتا ہوا چلا آتا
تھا اور شہر کی گشت کررہے کہ کوتوال کے سم مرکب کی صدا کان مین آئی اِسنے جو خیال کیا تو
معلوم ہوا کہ کوئی اُس طرف سے آتا ہی کہ جدھر قیدخانہ ہی اِسنے ڈانٹ کر آواز دی کہ
اِسوقت کون مرکب پر سوار آتا ہی یہ وقت کونسا گھر سے نکلنے کا نکلا ہی اُس سوار نے
کوتوال کی آواز کو پہچان کر کہا کہ مین ہون اور اپنا نام بتایا اور کہا کہ کوتوال صاحب ذرا
ٹھہر جایئے مجھکو کچھ عرض کرنا ہی مین تو آپ ہی کے پاس جاتا تھا کوتوال نے جو اُسکا نام سُنا
اور معلوم ہوا کہ یہ وہ سوار ہی جو برائے حفاظت قیدی مقرر ہوئے ہین ٹھہر گیا اس وجہ
سے کہ نہ معلوم کس کام کے لیے میرے پاس جاتا تھا راوی کہتا ہی کہ اب کوتوال روند
پھر کر کوتوالی کو جاتا تھا جو اِس سے سامنا ہوا بس کوتوال اُسی مقام پر مع اپنے پیادون
کے ٹھہر گیا اِدھر سے یہ مرکب کو بڑھا کر قریب کوتوال آیا سلام کیا کوتوال نے جو اُسکو دیکھا

تو بدحواس پایا پوچھا کہ تم کس ضرورت سے میرے پاس جاتے تھے خیریت تو ہے تم تو اسوقت
بدحواس معلوم ہوتے ہو اُسنے کہا کہ آپ کے پاس ہمارے افسر اعلیٰ نخوت شیر صورت
نے بھیجا ہے کہ اُسنے کہا اگر میری کمک کرین لہذا اس ضرورت سے مین آپ کی خدمت مین جاتا
تھا اب آپ تشریف لیے جائیے مین چھاؤنی کو جاتا ہون تاکہ اہل لشکر کو خبر کر دون وہ لوگ
ابھی آکر ان سب کو اسیر کرلین عرصہ نہ فرمائیے ایسا نہ ہو کہ وہ مار کوٹ کر نکلجائین تو پھر بڑی
خرابی ہو اور بادشاہ کا عتاب نازل ہو کوتوال یہ سُنکے فوراً مع پیادون کے قید خانے کی
طرف روانہ ہوا اُس سوار نے جا کر چھاؤنی مین سب افسرون و اہل لشکر کو اس حال سے
آگاہ کیا سب سو رہے تھے یہ خبر پا کر اُٹھے مگر بدحواس گھبراہٹ سے کمر بندی ہونے لگی کوئی
بجائے زیر جامے کے انگرکھا پانون مین پہننے لگا کوئی بجائے کرتے کے زیر جامہ گلے
مین پہننے لگا کوئی بجائے سپر کے تکیہ اُٹھا کر پشت پر لگانے لگا کوئی بجائے تیغے کے
ترکش کمر مین لگانے لگا سب بسبب نیند کے بدحواس تھے دوسری جلدی یہ تھی کہ کسی
طور سے جلد پہونچ جائین کسی کے پہلو مین رنڈی سو رہی تھی اب جو اُٹھی اور سب سامان
سے درست ہوئے اُسکی جوتی جو نظر آئی خیال کیا کہ کوڑا پڑا ہے پکڑ کر کھینچنے لگے وہ سوتے
مین سے چیخ مار کر اوئی کہکر اُٹھ بیٹھی انھون نے خفیف ہو کر چھوڑ دی وہ بولی کہ خداوند
غارت کرے مین ڈر بھی گئی ہاتھون کلیجہ اُچھلنے لگا سامری کرے وہی ہاتھ ٹوٹین کہ جن
ہاتھون سے میری چوٹی پکڑی وہ بولا کہ بی بی معاف کرنا مجھکو کچھ نیند مین نہ دکھائی دیا
اُسنے کہا لو اور سنو موا اندھا ہو گیا ہے آنکھین پھوٹ گئی ہین یہ کہکر چل کھڑی ہوئی یہان تو
کمر بندی ہو رہی ہے ہر ایک فکر کر رہا ہے کہ جلدی پہونچین وہان کوتوال صاحب اُسوقت پہنچے
کہ جب سب کا خاتمہ ہو گیا کوئی نہ باقی رہا جو باقی رہے تھے وہ بھاگ گئے اب سوائے ہمراہیان
دیوانے کے کوئی نہ تھا وہ سب مسلح و مکمل کھڑے ہوئے تھے دیوانہ اندر تھا کہ کوتوال آ پہونچا
دیکھا کہ لڑائی ہے نہ معرکہ ہے مگر لاشین بہت سی پڑی ہین اور بہت سے لوگ گرد قید خانہ کھڑے
ہین کوتوال نے بڑھکر آواز دی کہ اے نخوت شیر صورت گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون ہان
مار لو ان سب لوگون کو یہ جانے نہ پائین انھون نے یہ بھی خوف نہ کیا کہ یہ قیدی شاہی ہین

اور یہ شہر عنطا قیہ ہی بلا خوف و خطر چلے آئے اب یہ بچکر جاتے کہان ہین وہان تو وہ پہلے ہی راہی عدم ہو چکے ساری نخوت اُنکی اُسنکے برے مقام سے نکلگئی مالک نے اُنکو بڑی آؤ بھگت سے داخل جہنم کر دیا کون جواب دیتا یہ لوگ خاموش کھڑے سُنا کیے پھر کوتوال نے پکار کر کہا کہ ہی بھائی نخوت خاموش کھڑے ہو جواب نہین دیتے ہو کیا وہ لوگ بھاگ گئے یہ کہنا تھا کہ اُنہین سے ایک پکارا کہ کیا بک بک کرتا ہی کیسی نخوت اور کیسے وہ لوگ دیکھ وہ نخوت خاک پر مرے پڑے ہین اور اُنکے ہمراہی سب فرار کر گئے کیون تیری بھی قضا آئی ہی بس اپنی خیریت اگر چاہتا ہی تو سیدھا چلا جا ورنہ مثل نخوت کے تو بھی مارا جائیگا ادھر نہ آنا اب یہان ہمارا بندوبست ہی یہ سُننا تھا کہ اسکو غصہ آگیا اور پکارا کہ ہائین یہ کونسی تقریر ہی اب معلوم ہوا کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے اور نخوت کو تم سب نے ملکر قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو یہ کہکر اور تلوار لیکر چلا اور پیادون سے کہا کہ مار لو ان سب کو پیادے بھی تلوارین لیکر چلے یہ لوگ تو آمادہ کھڑے تھے غٹ پٹ ہوگئے پھر تلوار چلنے لگی کہ اسی اثنا مین دیوانہ مع علمشاہ کے باہر آیا یہان آکر دیکھا کہ تلوار چل رہی ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوتوال مع پیادون کے آگیا اُس سے مقابلہ شروع ہو گیا علمشاہ نے دیوانے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بالکل خوف نہ کرو یہ فرما کر فرمایا کہ مرکب اگر کوئی ہو تو لاؤ وہان ہزارون مرکب اُن سوارون کے مارے مارے پھر رہے تھے جو کہ مارے گئے تھے فوراً ایک مرکب حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ایک تلوار اُٹھالی اُسی حالت زخمداری مین تلوار علم کر کے پیادون پر جا پڑے وہ دیوانہ بھی لڑنے لگا اِنکا حملہ کرنا تھا ایک ہی حملے مین بھاگ کھڑے ہوے کوتوال کچھ اٹکا تھا کہ وہ بھی ہاتھ سے علمشاہ کے مجروح ہو بھاگا اُن سب کا بھاگنا تھا کہ دیوانے نے اپنے ہمراہیون کو آواز دی کہ بھائیو آؤ اپنے مقام کو چلو حریف بھاگ گئے مگر ایک کام کرنا کہ اپنے کشتون کے لاشے لیتے آنا یہان کوئی لاش نہ رہے یہ سُننا تھا کہ اُن سب نے فوراً اُن لاشون مین سے اپنے کشتون کے لاشونکو اُٹھا لیا اور مرکب پر ڈال لیا مگر چونکہ رات کا وقت تھا دوسرے جلدی تھی اُسمین چار پانچ لاشین رہگئین اول تو دیوانے کے ہمراہی بہت کم کام آئے تھے قریب چار یا پانچسو کے

یہ لوگ اپنے خیال مین سب لاشین اُٹھا کرلے چلے دیوانے نے پوچھا لاشین اُٹھا لین اُنھون نے
عرض کی جی ہان خوب اچھے طور سے دیکھ لیا اب دیوانے نے عرض کی علمشاہ سے کہ بسم اللہ
تشریف لے چلیے یہ کہکر مرکب اُٹھا لیا علمشاہ نے بھی مرکب کو مہمیز کیا دیوانے کا مرکب اُٹھانا
تھا کہ سب نے مرکب اُٹھا دیے دیوانے نے رُخ شہر پناہ کا کیا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب
اُس سوار نے چھاونی مین جا کر خبر کی تھی اور سب مسلح و مکمل ہونے لگے تھے چند افسرون
نے باہم رائے کرکے تھوڑی سی سپاہ شہر پناہ پر بھیجدی تھی ایک افسر کے سپرد کرکے جسکا
نام بہرام شیر خصال تھا اور اُس سے کہا تھا کہ جو کوئی شہر کے اندر سے جانے اُسکو ہرگز
نہ جانے دینا نہ کسی کو شہر کے اندر آنے دینا اُسنے یہان در شہر پناہ کا بندوبست کیا تھا
اور شہر پناہ کو روکے ہوئے کھڑا تھا اور باقی لشکر اُسطرف کو مسلح و مکمل ہو کر چلا تھا اور
قید خانے کی طرف یہ لشکر اُسوقت پہونچا کہ جب دیوانہ و علمشاہ کوتوال کے پیادون کو قتل
کرکے اور کوتوال کو مجروح کرکے اُنکو بھگا کر جا چکے تھے یہان آکر اُن لوگون مین سے
کسی کو نہ پایا سوا ے لاشون کے دیکھا کہ ایک مقام پر نخوت شیر صورت کی لاش پڑی
تھی اُسکے برابر داروغہ زندان پڑا ہوا تھا اور باقی وہ سب سوار مرے ہوے اور قتل
کیے ہوے پڑے تھے جو کہ براے پاسبانی مقرر ہوے تھے دو ایک پیادون کی
بھی لاشین تھین یہ حال دیکھکر اُن افسرون نے جو خبر پاکر اور سپاہ لیکر آئے تھے یہ
تک خیال کیا کہ شاید وہ لوگ اِن سب کو قتل کرکے نکل گئے اب جو غور کیا زندان کی
طرف دیکھا تو اُسکا قفل ٹوٹا ہوا پایا دروازہ کھلا ہوا اب جو اندر آئے تو تمام قید شکستہ
پڑی ہوئی تھی قیدی فرار تھا یہ واقعہ دیکھکر سب کو یقین ہو گیا کہ مار پیٹ کر اور قتل و قمع
کرکے وہ خدا پرست جو آکر گرے تھے قیدی کو رہا کر لے گئے ہمکو آنے مین عرصہ ہوا
مفت مین نخوت کی جان گئی یقین ہے کہ شہر پناہ کے طرف گئے ہونگے یہ خیال کرکے وہ
افسر اُس سپاہ کو لیکر شہر پناہ کی طرف چلے یہ لوگ راہ مین ہین وہان جو دیوانہ و علمشاہ
مع اپنے ہمراہیون کے پہونچے عرض کر چکا ہون کہ دو ایک افسر کچھ سپاہ لیکر پہلے سے
شہر پناہ پر آکر راہ روک کر مستعد ہو کر کھڑے ہوے تھے کہ جو کوئی اِدھر آئیگا ہم اُسکو روک لینگے

گرا دیگا تو لڑینگے یہ لوگ اس انتظار مین کھڑے ہوئے تھے کہ ایکمرتبہ کان مین اِن سب کے سم مرکب
کی صدا آئی سوارون نے افسرون سے کہا کہ کوئی اِدھر کو آتا ہی خبردار ہو جائیے کیونکہ یہ وقت
اہل لشکر کے نکلنے کا نہین ہی تین پہر رات آچکی ہی پہر بھر رات باقی ہی یقینی یہ وہی لوگ ہین
جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہان لشکر پہونچ گیا و باوُبڑا یہ لوگ
بھاگ کھڑے ہوئے بھاگے ہوئے جاتے ہین افسرون نے جواب دیا کہ تم بھی خبردار
ہو جاؤ اُنھون نے کہا کہ ہم تو خبردار ہین یہ کہہ رہے تھے اور اُسی طرف دیکھ رہے تھے
کہ دیکھا ایک نقابدار مرکب پر سوار اُنکے برابر وہ قیدی مرکب پر سوار عقب مین اور بہت
سے نقابدار مرکب اُٹھائے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے آئے عرض کر چکا ہون کہ شب
ماہ ہی چاندنی خوب کھلی ہوئی ہی دور کا آدمی بخوبی دکھائی دیتا ہی اِدھر تو اِن لوگون نے
دیکھا اور افسرون نے سوارون سے کہا کہ لینا اِنکو جانے نہ دینا یہ نقابدار مفلوک
روزگار بادشاہ کے قیدی کو چوری سے رہا کرکے لیے جاتا ہی اُدھر علمشاہ ودیوانہ
نے دیکھا کہ بہت سے سوار مع چند افسرون کے در شہر پناہ کو روکے ہوئے کھڑے
ہین راہ نکلجانے کی نہین ہی دیوانے نے عرض کیا کہ اے شہریار غضب ہو گیا سپاہ مین خبر
ہو گئی اُن لوگون نے اگر ہماری راہ روک لی اب کیا تدبیر کیجائے کیونکہ یہان سے نکلا
چاہیے یہان ٹھہرنے مین بڑی قباحت ہی اول تو یہ ہی کہ جبتک ہم لڑنے راہ پیدا کرینگے
اُنکی کمک آجائیگی دوسرے اِسی مقابلے مین صبح ہو جائیگی بادشاہ کو خبر ہو جائیگی وہ
لشکر لیکر آجائیگا پھر یہ اِسقدر فوج جو کہ آپ کے ہمراہ ہی اُس سپاہ کثیر کا کیونکر مقابلہ کریگی
آپ بھی مجروح ہین کیا تدارک کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ تم خوف بالکل نہ کرو کوئی
مقام خوف نہین ہی اِنپر حملہ کرو اگر یہ راہ نہ دین کمک بھی آئیگی تو مقابلہ کرینگے اور صبح ہو جائیگی
تو لڑینگے بادشاہ کو آنے دو مین دیکھنا کہ اِس ملک پر بادشاہ کو قتل کرکے قبضہ کرونگا میرا تو
مشغلہ یہی ہی میرے مجروح ہونے سے خوف نہ کرو یہ تو جوانمردی و بہادری کا جوہر ہی جو مرکب
پر سوار ہوتا ہی وہ گرتا ضرور ہی اور اگر تمکو خوف ہی تو تم اپنی کل سپاہ کو لیکر اور کسی طرف سے
نکلجاؤ مجکو تنہا رہنے دو مین لڑنے سمجھ لونگا بلکہ اور جو آئیگا اُسکو بھی دیکھ لونگا اتنے مین اُدھر سے

اُدھر سے نہ جاؤنگا یہ سُنکے دیوانے نے بہت تعریف کی اور عرض کی کہ اب میری یہ بھی مجال ہی کہ
مین آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤن بس جو آپ کا حال وہ میرا حال یہ لوگ کیا مال ہین اگر اس سے
زیادہ ہون تو مین کچھ نہین خیال کرتا ہون تشریف لے چلیے علمشاہ نے کہا کہ چلو یہ سُنکے
مرکب اپنا بڑھایا اُدھر سے لوگون نے آواز دی کہ کون آتا ہی گو پہچان تو چکے تھے مگر عمدًا
آواز دی جو کوئی آتا ہو واپس جائے اِسوقت بیرون شہر نہ جانے پائیگا کیونکہ قیدی کو
بادشاہ کے ایک خدا پرست نے آکر قید خانے سے رہا کیا ہی وہ ابھی شہر مین ہی ایسا نہو
کہ وہ نکلجائے پس جب صبح ہوگی اور قیدی کی تلاش ہوجائیگی اور وہ پکڑ لیا جائیگا تو برابر ہر ایک
جانے پائیگا یہ آواز سُنکے علمشاہ نے فرمایا کہ ہم تو اِسیوقت جائینگے ہمکو ایک ضرورت ہی
اُنھون نے کہا کہ ہم نہ جانے دینگے علمشاہ نے فرمایا کہ دیکھین کیونکر نہین جانے دیتے ہو
بس خیریت اسی مین ہی کہ راہ دو ہم نکلجائین کیون اپنی شامت بلاتے ہو وہ لوگ تو پہچان
چکے تھے کہ یہ قیدی ہی کہا کہ ہم نہ جانے دینگے اگر بڑے بہادر ہو تو نکلجاؤ ہمکو معلوم ہوگیا
کہ تم وہی لوگ ہو اور تم مین بادشاہ کا قیدی ضرور ہی تم قیدی کو لیے جاتے ہو بھلا ہم کیونکر
جانے دین دیوانے نے پھر کر کہا کہ اب روکو تو ہم جاتے ہین یہ کہکر مرکب مہمیز کیا انکا مرکب
کو مہمیز کرنا تھا کہ وہ لوگ تلوارین لیکر اُنپر آپڑے تلوار چلنے لگی دیوانے کے بھی ہمراہی
اِسنے ملگئے مگر حال یہ ہی لڑتے جاتے ہین اور اِس فکر مین ہین کہ راہ ملے تو بیرون شہر
ہو جائین دیوانے و علمشاہ نے تو ہلچل ڈالدی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالے سامنے
جو افسر سامنے آیا مارا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ تھوڑے عرصے مین دو ایک افسر جو مارے
گئے اور کچھ لوگ جو قتل ہوے وہ سب پڑے رہے باقی در شہر پناہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے
ہوے راہ کھلگئی پس علمشاہ و دیوانہ صحیح و سلامت وبسلامت ان سب کو قتل کر کے
اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لیکر اور جو قتل ہوے تھے اُنکی لاشین اُٹھوا کر بیرون شہر آئے
دیوانے نے اپنے قلعہ کا رخ کیا کچھ کچھ صبح کی سپیدی ظاہر ہونے لگی تھی یہ لوگ کچھ فاصلے پر
شہر سے پہونچے ہین کہ اُدھر وہ سپاہ اور افسر جو کہ زندان کی طرف گئے تھے اور وہانسے
چلے تھے جب کسیکو نہ پایا تھا طرف شہر پناہ کے اس خیال سے کہ قیدی کو رہا کر کے وہ لوگ

جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے اپنے ہمراہ لیکر اسی طرف کو گئے ہین یقین ہو کہ وہان تلوار چل رہی ہوگی
اُن لوگون سے اور ہماری فوج سے جو کہ شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑے تھے چلو انکی کمک
کرین یہ لوگ جب قریب شہر پناہ پہونچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ بھاگے ہوے آتے ہین اُسنے جو
دریافت کیا کہ کیا واقعہ ہو بعد پہچاننے کے اُنھون نے بیان کیا کہ کئی افسر ہمارے مارے گئے
اور بہت سے لوگون کو اُنھون نے قتل کیا ہم تاب نہ لا سکے بھاگے وہ راستہ پا کر بیرون شہر
نکلگئے اُنمین قیدی بھی تھا یہ سُننا تھا کہ یہ افسر فوراً اُن سب کو بھی ہمراہ لیکر بتعجیل تمام بیرون شہر
آئے دور سے دیکھا کہ وہ سپاہ نقابداران طرف قلعۂ تحیر دیوانے کے بلا خوف وخطر چلے جاتے
ہین اُنھون نے چند قدم بڑھکر للکارا کہ ای خدا پرستان کہان قیدی کو رہا کر کے ہمراہ لیکے
بھاگے ہوے جاتے ہو بڑے نامرد ہو اگر مرد ہو تو ٹھہر جاؤ پھر اِس لیجانے کا حال معلوم
ہو سواران نقابدار نے پلٹ کر دیکھا خود علمشاہ و دیوانے نے بھی دیکھا کیا نظر آیا کہ چند
افسر اور کچھ سپاہ اِسطرف کو آتی ہو یہ دیکھنا تھا کہ علمشاہ نے مرکب روک لیا دیوانے نے
عرض کی کہ تشریف لے چلیے اُنکو بکنے بھی دیجیے اب کیا ضرورت ہی کہ ہم مقابلہ کرین شہر سے
تو نکل آئے ہین اب وہ ہمارا کیا بنا سکتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہو کہ مین اِنکے
خوف سے بھاگ جاؤن مین نے آجتک کبھی ایسی حرکت نہین کی نہ کسی نے میرے خاندان سے
ہمارے غلام تو حریف کے روبرو سے بھاگتے نہین ہین ہم کیونکر بھاگین اگر ایسا ہی ہو تو تم
اپنے ہمراہیون کے چلے جاؤ مین سمجھ لونگا دیوانے نے عرض کی کہ یہ نہ ہوگا علمشاہ نے فرمایا
کہ پھر مقابلہ کرو یہ کہکر اور مرکب کو پھیر کر اُنکی طرف منھ کر کے کھڑے ہو گئے اِنکا کھڑا ہونا تھا کہ
دیوانے اور اُسکے ہمراہی بھی تھم گئے چونکہ میدان وسیع تھا صف باندھ لی کسیقدر صبح بھی
ہو چلی تھی مگر بخوبی نہین ہوئی تھی اُدھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ ہمارے اِس صدا کے
دینے سے یا تو وہ لوگ جاتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر صف باندھکر کھڑے ہو گئے یہ
لوگ بھی مع اپنی سپاہ کے قریب پہونچے کہا کہ یہ کونسی حرکت تھی کہ شب کو قید خانے پر آکر
گرے اور بادشاہ کے قیدی کو رہا کر کے اور جو حفاظت کے لیے مقرر تھے اُنکو قتل کر کے
لیکر بھاگے اگر ایسے ہی بہادر تھے تو صبح کو آئے ہوتے جسوقت قیدی قتل کیا جاتا اور

اُسوقت رہا کر کے لے گئے ہوتے بادشاہ کے سامنے سے دیوانے نے جواب دیا کہ جو بھارا
جی چاہا وہ ہمنے کیا کیا ہم کسی کے باپ کے نوکر تھے یا نوکر ہین کیا بادشاہ سے ہم ڈرتے نہین
جسوقت ہمکو موقع ملا اُسوقت ہم آئے اگر اسوقت موقع نکلتا تو ہم صبح کو بادشاہ کے باپ کے
سامنے سے آکر رہا کر لیجاتے اُسوقت جو ہمسے لڑتا ہم اُس سے ضرور لڑتے اور قتل کرتے
اور اِسوقت جو لڑا اُسکو قتل کیا دوسرے ہم کوئی چور دن کی طرح نہین آئے بلکہ دس ہزار
سپاہ سے آئے اور باعلان آئے اور اُسیطرح جاتے ہین ہمکو خوف کسکا ہے اب ہم موجود ہین
جسمین دم دعوی ہو ہمسے لے لے کیا کوئی ہم بھاگ گئے ہین سامنے کھڑے ہوئے ہین اور
یہ قیدی بھی موجود ہے تم سب کی سرکوبی کو نہ معلوم کس مکر و دغا سے اسیر کیا تھا ورنہ یہ شخص
اسیر ہونے والا تھا اگر لاکھوں ہوتے تو بھی سب کو مار کر بھگا دیتا کیوں مثل اُن سب کے
اپنی قضا بلاتے ہو دیکھو اُن سب کے مانند تمھارا بھی حال ہوگا بھاگ کھڑے ہوگے نہین
معلوم تم لوگ کس بھروسے پر پھولے ہو تم کیا ہو اور تمھارا بادشاہ کیا ہے تم بھی نامرد ہو اور
تمھارا بادشاہ بھی نامرد ہے یہ جو دیوانے نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ایک مرد تو آپ
ہین کہ وقت شب کچھ سپاہ لیکر آئے اور ہمکو غافل پا کر قتل کرنا شروع کیا جب ہم ہوشیار ہوئے
تو بھاگ کھڑے ہوئے یہی مردی و بہادری ہے جواب دیا کہ بھاگتے تم ہوگے ہم تو موجود ہین
آؤ ہمسے قیدی کو لے جاؤ یہ سُنتا تھا کہ اُن سب نے اپنے ہمراہیون کو اِشارہ کیا کہ ان
سب کو چار طرف سے گھیر کر اسیر کر لو اور جو لڑے اُسکو قتل کر دو یہ کہنا تھا کہ تمام سپاہ جو کہ
ہمراہ تھی ایک بار تلوارین لیکر اُنپر حملہ ور ہوئی اُدھر سے دیوانہ بھی نعرہ کر کے اور علمشاہ
بھی یہ فرما کر کہ ای کافران بیحیا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید دیوانے
کے ہمراہی بھی حملہ ور ہوئے تلوار چلنے لگی سر کٹ کٹ کر گرنے لگے دریائے خون جاری
ہوا گھٹا دھالونکی اُٹھی برق شمشیر کوندنے لگی مینہ سرون کا برسنے لگا سر مثل اولے کے گرنے
لگے ہوائے موت نے اپنا رنگ باندھ لیا اُس سپاہ مین اُن سب نے تلاطم ڈالدیا اِسقدر
تلوار چلی کہ آخر کار وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تاب مقابلہ نہ لا سکے تھوڑے عرصے مین اُن
سب نے لاشون سے میدان بھر دیا افسر پکارتے رہے کہ کدھر جاتے ہو ٹھہر جاؤ کیون

حرامی پر مگر کسی کی کون سنتا ہی یہ خیال کرتے ہین کہ بکتے کیا ہو اب تو ہم نہ ٹھہرین گے جب افسرون نے
دیکھا کہ پیادہ بھاگ کھڑی ہوئی ہم کیا بنا لین گے وہ بھی بھاگ کھڑے ہوے یہان میدان صاف
ہوگیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ اس معرکہ مین اُنھون نے کئی زخم کاری کھائے خون جسم سے
جاری ہوا اور وہ زخم سر بھی بسبب حرکت کے پھٹ گئے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہ معرکہ بھی سر
ہوا اب اُنکو غش آنے لگا سر سے و جسم سے خون بہ رہا ہی اُنھون نے بسبب ضعف کے گردن
مرکب مین ہاتھ ڈالدیے انکو غش آگیا یہ حال جو دیوانہ نے دیکھا فوراً اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ اب یہان سے چلو ٹھہرنے کا مقام نہین ہی ایسا نہو کہ کوئی اور آجائے یہ جوان از حد مجروح
ہوگیا ہی اور بسبب خون بہنے کے اِسکو ضعف ہوگیا ہی اور اسی سبب سے غش آگیا ہی ایسا نہو
کہ یہ ہاتھ سے جاتا رہے اور کوئی آکر چھین لے تو ساری محنت بیکار ہو کیونکہ یہ اِسوقت اپنے
آپ مین نہین ہی سب نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی راوی کہتا ہی کہ اب بالکل صبح ہوگئی ہی پس
دیوانہ علمشاہ کو اسی حالت غش مین لیکر اور اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف قلعے کے چلا اُدھر اُن
سب نے تھوڑی دور پر جا کر دم لیا جب سب جمع ہوگئے افسرون نے بہت لعنت و ملامت
کی اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی ارے پھر چلو اور مقابلہ کرو اُن سب نے جواب دیا کہ اب تو ہم
نجائین گے چاہے آپ ہم سے خوش ہون چاہے ناراض ہم تو مقابلہ نہ کرینگے وہ قیدی تو بلائے
روزگار ہی اُسنے تو ہم سب کے پانون اُٹھا دیے باوجودیکہ مجروح ہی اگر مجروح نہ ہوتا تو نہ معلوم
کیا قیامت برپا کرتا جب یہ جواب افسرون نے پایا تو کہا کہ اچھا مقابلہ نکرو مگر چند لوگ جاکر دیکھین
کہ یہ لوگ جاتے کدھر ہین اور کہان مقیم ہوتے ہین تاکہ جب ہم بادشاہ سے اطلاع کرین اور وہ
لشکرکشی کرین اور اُنکو مقام کا پتہ معلوم نہوا گر وہ یہ بات دریافت کرین کہ وہ لوگ کدھر گئے تو
ہم کیا جواب دینگے اُنھون نے کہا کہ ہان یہ ہوسکتا ہی یہ کہکر چند سوار مرکب کو اُٹھا کر چلے دور سے
دیکھا کہ وہ سب لوگ خوشی خوشی بادشاہ کے بھانجے کے قلعے کی طرف چلے جاتے ہین یہ سوار
بھی دور دور عقب مین روانہ ہوے دیوانہ اپنے ہمراہیون سے باتین کرتا ہوا علمشاہ کی
بہادری کی تعریف کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ اپنے قلعے کے قریب پہونچا اور مع کل ہمراہیون کے
داخل قلعہ ہوا جو لاشین اپنے ہمراہیون کی اُٹھوا کر لایا تھا اُنکو دفن ہونیکا حکم دیا سب افسرون

وسوارون کو رخصت کیا خود علمشاہ کو قصر مین لاکر ایک مسہری پر لٹایا اُسوقت جراح کو طلب کیا
زخم سر و جسم کو دھلوایا ٹانکے دلوا کر مرہم کے پھاہے چڑھوائے راحت جو ہوئی علمشاہ نے
آنکھ کھولی ہوش آیا دیکھا کہ مین ایک قصر مین مسہری پر لیٹا ہون اور گرد میرے جراح بیٹھے ہوے
ہین اور وہی نقاب دار کرسی بچھائے ہوے بیٹھا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اُٹھون
دیوانے و جراحون نے منع کیا کہ آپ تکلیف نہ کرین ایسا نہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین ذرا زخمونکو
بھر آنے دیجیے پھر آپ کو اختیار ہی علمشاہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کوئی مقام خوف نہین ہی
مین اچھا ہون نقابدار یعنی دیوانے نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے آقا میرے حال پر رحم فرمائیے
آپ کو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ لیٹے رہیے تاکہ زخم کے انگور بندھ جائین علمشاہ قسم دینے
سے مجبور ہو گئے جراحون نے دیوانے سے کہا کہ انکو شربت انار دیجیے اور مفرحات مثل عرق
بید مشک وغیرہ کے پلائیے دیوانے نے کہا کہ اچھا اور اُن جراحون سے کہا کہ اگر تم ان کو
جلد اچھا کر دوگے تو بہت انعام دونگا پس اُنکو بہت کچھ امیدوار کر کے رخصت کیا علمشاہ
کو شربت انار و بید مشک وغیرہ منگا کر اپنے ہاتھ سے گلاس بنا کر دیا علمشاہ نے فرمایا
کہ اے بھائی اول تو تم اپنے منھ پر سے نقاب برطرف کر دو دوسرے مجھکو اس حال سے
آگاہ کرو کہ تمہارا دین آئین کیا ہی تیسرے یہ بیان کرو کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جسکے لیے تمنے
اسقدر زحمت گوارا کی اور مجھکو رہا کیا اور یہان مجھکو لائے مین نے تو اُسی مقام پر دریافت
کرنا چاہا تھا مگر تمنے اس امر کا اقرار کیا کہ آپ ہمراہ چلیں مین بیان کرونگا بس اب تم ان سب
واقعات کو بیان کرو اُسوقت مین یہ شربت پیونگا اگر تم خداپرست ہو تو یہ شربت پاک ہی
اور حلال ہی ورنہ حرام ہی کیونکہ کافر کا مال اُسوقت تک بیشک حرام ہی اور نجس ہی جسوقت تک
وہ خداپرست نہو اور کلمہ نہ پڑھے دوسرے یہ معلوم ہو کہ دو کیا کام ہی آیا مین اُسکو بر لاسکتا
ہون یا نہین جب علمشاہ نے فرمایا دیو نے منھ پر سے نقاب برطرف کی علمشاہ نے دیکھا
ایک جوان ہی سبزہ آغاز ہی سولہ یا سترہ برس کا سن ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی رخ سے
آثار وحشت نمایان ہین جوان خوبصورت بہادر و شجاع معلوم ہوتا ہی آنکھون مین لال لال ڈورے
چشمون سے دیوانہ پن ظاہر ہی علمشاہ نے اُسکو دیکھکر بہت پسند فرمایا اُسنے نقاب الٹ کر عرض کیا

کہ اے آقا میرا نام تجبر دیوانہ ہے مین عنطاق کج کلاہ کا سگا بھانجہ ہون عنطاق میرا ماموں ہے میرا باپ
شہر عشناقیہ کا بادشاہ معزاب کج کلاہ اُسکا نام ہے ہم سب خداوند عجائب کے بندے ہین خداوند
عجائب نگار یہان خدائی کرتا ہے جب مین دس برس کا ہوا تو میری وحشت نے زور کیا مین
ماں باپ کو چھوڑ کر اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجھکو پسند آیا مین نے یہان قلعہ بنایا ان سب کو زیر کیا
بارہ ہزار دیوانے مین نے جمع کیے ہین میرے ماموں کی ایک لڑکی ہے اُسکا نام ماہ عنطاقی
ہے جب مین یہان آکر مقیم ہوا تھا تو ماموں کے پاس ہر روز جاتا تھا چونکہ میری آمدو رفت
تھی مین نے جو ملکہ کو دیکھا محبت پیدا ہوئی عاشق ہوگیا وہ بھی میرے اوپر مائل ہوئی مین نے
ماموں سے خواہش کی اُنھون نے انکار کیا مین خاموش ہوگیا کئی مرتبہ نوبت اس امر کی آئی
کہ مین نے درخواست کی ماموں نے انکار کیا اور کہا کہ مین تمھارے ساتھ نہ کرونگا تم دیوانہ ہو
یہ امر مجھکو ناگوار ہوا مین نے آنا جانا ترک کیا کئی مرتبہ اُنھون نے مجھکو طلب کیا مین نہ گیا خود بھی
آکر بلایا مگر مین نہ گیا میری طلب کا باعث یہ تھا کہ مین نے اُنکے لشکر کے کل سردارون کو بروز
امتحان زیر کر لیا تھا جب مین نے جانے سے انکار کیا وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے میرے
دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ماموں سے مقابلہ کرکے اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ جو خیال آیا
مین نے فوج کی بھرتی شروع کر دی مین اس انتظار مین تھا کہ فوج جمع ہو جائے تو ماموں پر
لشکر کشی کرون تا کہ خفت نہ حاصل ہو کل مین اپنے قصر مین یاد ملکہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ڈھنڈھورا
پٹتا ہوا ادھر آیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کسی خداپرست کو ماموں نے اسیر کیا ہے اور وہ قید
ہے کل صبح کو قتل کرینگے مین نے جو اُس سے پوچھا کہ اُس خداپرست کا نام کیا ہے اُسنے آپکا نام لیا
اور کہا کہ فرزند حمزہ ہے **علمشاہ** نام ہے سبب خصومت دریافت کیا اُسنے کہا کہ بڑا سبب تو یہ ہے
کہ خداپرست ہے دوسرا سبب یہ بیان کیا کہ ایک قمری اُسکے پاس تھی اُسکو ایک باز لیگیا اُسنے
وہ قمری بادشاہ سے طلب کی بادشاہ نے انکار کیا تکرار ہونے لگی سخت کلامی کی نوبت آئی
انجام کار بادشاہ نے سردارون کو حکم دیا کہ اِسکو نکالدو اُسنے کئی سردارون کو سر دربار
اور اجلال سپہ سالار لشکر کو قتل کیا کوہان کوہ سر و سوہان فیل پیکر نے اُس خداپرست
کو زود رنج کرکے پکڑ لیا بادشاہ نے پہلے اُس سے کہا کہ تو خداپرستی کو ترک کر اُسنے انکار کیا

بادشاہ نے قید کیا اور حکم دیا ہی کہ سب آکر جمع ہوں مین کل اُس خداپرست کو قتل کرونگا چنانچہ اُسکی
خبر دیتا پھرتا ہون یہ کہکر وہ تو چلا گیا بعد اُسکے میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس جوان خداپرست
کو رہا کرنا چاہیے اور اپنی خواہش ظاہر کرنا چاہیے یہ امر ضرور ہی کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین
کام آتے ہین اگر یہ جوان کوشش کریگا تو مین اپنے مطلب سے کامیاب ہونگا اُسکو چلکر رہا کرواؤ
اگر وہ خواہش کرے تو اُسکا دین بھی قبول کرو چنانچہ مین نے فکر کی کہ کسطور سے رہا کرون خیال
مین آیا کہ کسی خداپرست کے نام سے زندان پر جاکر گرون اور سب کو قتل کرکے رہا کرلون
چنانچہ آپ کے فرزند ارجمند ملک قاسم کے نام کا نعرہ پسند آیا مین نے اپنی سپاہ کے افسرون
ورفیقون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ دس ہزار آدمی کی سپاہ کو نقاب پوش کرکے اور سرخ پوشاک
پہنا کر قریب دس بجے شب کے زیر قلعہ لیکر کھڑے ہو مین ایک ضرورت سے شہر عنطاقیہ کو
جاؤنگا اُنھون نے ایسا ہی کیا یہان مین کھانا کھاکر ذرا استراحت کے لیے لیٹ رہا میری
آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجھکو خواب مین مسلمان کیا اور کہا کہ جا اب وقت آگیا ہی
تیرے سب رفیق تیرا انتظار کر رہے ہین مین اُٹھا اور لباس پہنکر زیر قلعہ آیا اور اُنکو ہمراہ لیکر
شہر کی طرف روانہ ہوا راہ مین اُنسے تھوڑا سا حال کہدیا صرف یہ امر ظاہر نہین کیا کہ مین مسلمان
ہوگیا ہون جب وہان پہونچا ملک قاسم کا نعرہ کرکے اُن سب پر گرا اور اُن سب کو قتل کرکے
آپ کو رہا کیا پھر جو واقعہ گذرا وہ تو آپ پر ظاہر ہی بس یہ میری خواہش ہی کہ آپ عنطاق شاہ سے
میری معشوقہ دلا دیجیے مجھکو اُسکے وصل سے کامیاب فرمائیے آپ کا بڑا احسان ہوگا مین آپ کی
اطاعت سے تمام عمر باہر نہ ہونگا گویا مجھکو آپ زندہ فرمائینگے اے آقا مین خداپرست ہوچکا
ہون از برائے خدا میری امداد فرمائیے وصل معشوقہ سے کامیاب فرمائیے مین آپ کا دامن
نہ چھوڑونگا بدون اپنی معشوقہ کے لیے سوائے آپ کے یہ کام دوسرے سے نہ ہوگا اور
آپ لوگون کا یہی طریقہ ہی کہ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اپنے کام پر دوسرے کے کام
کو مقدم کرتے ہین آپ شوق سے یہ شربت نوش فرمائیے یہ تقریر دیوانہ کی سنکے علمشاہ
نے فرمایا کہ ذرا مجھکو صحت ہولے تو مین عنطاق کو قتل کرکے خواہ اسیر خواہ خداپرست کرکے
تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا تونے میرے ساتھ بڑا احسان کیا ہی مین اس احسان سے تیرا

بسکدوش نہین ہو سکتا ہون اگر تو یہ احسان بھی نہ کرتا تو بھی ہم تیری کمک ضرور کرتے وہ یہ سن سکے
قدمون پر گرا اور بہت کچھ دعا و ثنا کرنے لگا علمشاہ نے اُسکو گلے سے لگایا وہ شربت امان
نوش فرمایا اور فرمایا کہ تو اپنے رفیقون و اہل لشکر کو بھی مسلمان کر عرض کیا کہ بہت خوب آپ اطمینان
رکھین اور کہنے لگا کہ حضور اپنے حال سے آگاہ فرمائین اور اُس قمری کے حال سے کہ جسکے
لیے آپ نے بادشاہ سے فساد برپا کیا تب علمشاہ نے اشک آنکھون مین بھر کر فرمایا کہ
او بھائی کچھ حال نہ دریافت کر و میرے دل مین اسقدر طاقت نہین ہو کہ مین اِس حال کو
بیان کرون مجھکو مہلت ہونے دو پھر بیان کرونگا دیوانے نے کہا بہت خوب اور اُسیوقت
بیرون قصر آیا اور سب رفیقون و افسرون و دیوانون و اہل لشکر و اہل قلعہ کو طلب کیا اور
اُنسے سب حال اپنے عشق کا اور ماموں سے خواہش عقد کرنے کا اور اُسکے انکار کا اور اپنا
فوج جمع کرنا اِس قصد سے کہ مین ماموں پر لشکر کشی کرون اور علمشاہ کے حال سے آگاہ ہونیکا
اور وہ خیال کرنے کا کہ اِس خدا پرست کی کمک سے میری امید بر آئیگی اور اپنا سب کو طلب
کرکے لشکر تیار رہنے کا حکم دینا اور کھانا کھا کے سونے کا اور خواب دیکھنے کا اور خواب مین
مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور کہا کہ باقی حال آپ پر سب ظاہر ہو اور میرے آقا نے
بھی اقرار کیا ہو کہ مین اچھا ہو لون تو ضرور تیری معشوقہ کو دلا دونگا لہذا مین نے تو عجائب
پرستی کو ترک کیا دین اسلام قبول کیا پس جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے
ورنہ میرے شہر اور قلعے سے نکلجائے میرے پاس کافر کا کام نہین ہو اگر نہ جائیگا تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ جو دیوانے نے کہا سب نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر آپنے
دین اسلام قبول کیا اور اپنی عجائب پرستی کو ترک کیا تو ہمنے بھی قبول کیا اور عجائب پرستی کو
ترک کیا ہم آپ ایسا آقا کہان پائینگے اور واقعی یہ دین برحق ہو اور خدا پرست بڑے
قدردان اور قدرشناس ہین اُنکی اطاعت مین سعادت کونین حاصل ہوتی ہو اور ہمنے خیال کیا
کہ جو قدر و منزلت خدا پرست ہر بہادر کی کرتے ہین وہ کوئی نہین کرتا ہو ایسے لوگون کی اطاعت
باعث افتخار ہو مقول ہے الناس علی دین ملوکہم یہ جو سب نے کہا دیوانے نے سب کو کلمہ طیبہ
جو کہ خواب مین اُسکو تعلیم ہوا تھا تعلیم کیا سب از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے اُسیوقت

بنا مسجدون کی ڈالی گئی بتکدے کھود ڈالے گئے ہر طرف صداے اذان بلند ہوئی دیوانے نے
سب کو رخصت کیا علمشاہ کے پاس آکر سب حال بیان کیا علمشاہ بہت خوش ہوے اب
راوی اِنکو تو قلعے مین مقیم رکھتا ہو اور بیخبر دیوانے کو اِنکے علاج مین کہ اُنکا حال آیندہ تحریر ہوگا
اب عنطاق کج کلاہ و اُسکی سپاہ کا حال تحریر کرتا ہون کہ یہان عنطاق نے اور اُسکے کل سردارون
نے جو کہ اُسکے پاس تھے اور اہل شہر نے و دیگر قصبات کے باشندون نے وہ شب اِس
انتظار مین بسر کی کہ صبح ہوے تو وہان جائین کہ جہان خداپرست قتل ہوگا اور بادشاہ نے
بھی اس انتظار مین شب بسر کی کہ صبح ہوے تو خداپرست کو قتل کرون اس حال سے آگاہ تھا
یہان جب صبح ہوئی بادشاہ نے بیدار ہوکر دربار کیا سب حاضر ہوے جلاد طلب کیا وہ حاضر
ہوا حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو فوراً تیاری ہونے لگی بادشاہ اِس انتظار مین ہو کہ
اب کوئی دم مین دارغہ زندان خانہ قیدی کو لیکر حاضر ہوگا یہ تو یہان انتظار کر رہا ہو وہان
دارغہ صاحب خود اسیر پنجۂ اجل ہوگئے ہین قیدی کو کون لائے اور قیدی بھی ہو تو حاضر کیا
جائے اُس قیدی پر تو ہزارون جانین نثار ہوگئی ہین راوی بیان کرتا ہو کہ اُس صحرا مین ہر
طرف لوگون کا مجمع تھا یہ سب قصبات و دیہات سے آئے تھے پانچ کوس و چھ کوس سے
لوگ آئے تھے کوئی پہر رات رہے کوئی دو پہر رات سے اپنے گھر سے چلا تھا خلاصہ یہ کہ
اِن سب کو بڑا قتل خداپرست کا اشتیاق تھا کہ چلکر تماشہ دیکھین دوکاندارون نے بڑے
سویرے سے دوکانین آراستہ کین کسی طرف ساقنین بیٹھی ہوئی تھین نشہ بازون کا مجمع
تھا ہر قسم کا سامان بطور میلہ مہیا تھا اِدھر اہل شہر امیر و غریب جوان و پیر پوجا پاٹ سے
فراغت کرکے لباس مکلف سے آراستہ ہوکر اپنے اپنے گھرون سے نکلکر درشہرپناہ کیجانب
چلے چوک مین پہونچتے ہی چرچا سنا کہ رات کو کوئی آکر سب پاسبان زندان خانہ کو قتل کرکے
قیدی کو رہا کر لیگیا مگر یہ لوگ یہ چرچا سنتے ہی درشہرپناہ پر آئے تو وہان لاشین پڑی ہوئی
دیکھین بہت حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہو مگر سب اہل شہر آکر جمع ہوے کوتوال نے کیا کیا
کہ صبح کو جب سب کو مردہ پایا اور قیدی کو نہ پایا تو نخوت اور دارو دارغہ زندان خانہ اور چند
سوارون کی لاشین اور چند درشہرپناہ پر سے لاشین لیکر چارپائی پر ڈالکر خاک اُڑاتا ہوا طرف

بادشاہ کے چلا اور باقی لاشون کو ایک گڑھے مین دفن کرا دیا اُدھر وہ لشکر جو بسبب چند سوارون
کے مرنے کے بھاگا تھا اور بیرون شہر جا کر رُکا تھا وہ ایک مقام پر اُن سوارون کا انتظار کر رہا
تھا جو کہ نقابدارون کے عقب مین براے دریافت حال گئے تھے کہ کوتوال اِن لاشون کو
لیکر پہونچا اُن سب نے دریافت کیا کہ اِنکو لیکر کہان جاتے ہو کوتوال نے کہا کہ خدمت بادشاہ
مین خبر کرنے جاتے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم بھی چلتے ہین ہمنے چند سوار براے دریافت
حال روانہ کیے ہین کہ دیکھو یہ لوگ کہان جاتے ہین تاکہ بادشاہ سے سب حال بیان کرین
یہ سُنکے کوتوال ٹھہر گیا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ سوار جو عقب مین گئے تھے برابر چلے گئے
اُنھون نے دیکھا کہ وہ نقابدار مع اپنے ہمراہیون و قیدی کے اُس قلعے مین داخل ہوے
جو کہ بادشاہ کے بھانجہ کا ہو یعنی تجخیر دیوانہ جس مین رہتا ہو اُنھون نے عقل سے دریافت کیا
کہ یہ کام کسی کا نہین ہو سوا دیوانے کا معلوم ہوتا ہو مگر نہ معلوم اِس دیوانے کو کیا ہوا جو یہ آکر
رہا کر لیگیا ماموں کا بھی خوف نہ کیا اِسقدر لوگون کو قتل کیا چلکر بادشاہ سے اِس حال کی
خبر کرین پس یہ سوار یہ حال دیکھکر اِس لشکر مین آئے جو کہ اِنکا انتظار کر رہا تھا یہان آکر دیکھا
کہ کوتوال بھی مع پیادون کے لاشین لیے ہوے موجود ہو اِن سوارون نے اُسکو سب
حال بیان کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ ضرور یہ امر ہو چلو اب بادشاہ سے خبر کرین اور عرض کرین
کہ آپ کے بھانجے کی یہ حرکت ہو وہ آپ سے باغی ہوگئے اُنھون نے بغاوت پر کمر کسی
اور شب کو آکر اور اِن سب کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لے گئے یہ کہکر کوتوال سے کہا
کہ تمنے اِن لاشون مین سے کوئی لاش حریف کی دیکھی ہو تاکہ اُسکے دیکھنے سے حال معلوم ہو
کہ یہ کون لوگ تھے کوتوال نے کہا کہ اِن لاشون مین نہ زندان خانے کے قریب کوئی
لاش لشکر حریف کی نہ تھی اور نہ شہر پناہ پر ملی مین نے بہت تلاش کیا تو دو لاشین ملین جنکو
وہ بھی مین ساتھ لے لی ہین مین نے جو اُنکو دیکھا تھا تو اُن لوگون کو پایا جو کہ دیوانے
کے ہمراہ رہتے تھے مین خود حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہو مگر اب یقین ہو گیا کہ یہ سب کام اُسی
دیوانہ کا ہو اِن سوارون کے بیان سے راوی کا بیان ہو یہ سُنکے اُس لشکر کے لوگون
نے وہ جو قتل ہوے تھے دیوانہ وغیرہ کے ہاتھ سے اُنکی لاشین اُٹھالین اُنکین [illegible]

لشکر حریف کی نعشین اب جو انکو دیکھا تو وہ سب دیوانے کے ملازم و رفیق تھے اب تو یہ سب
خوش ہوے اُن لاشون کو لیکر فریادی کی صورت بنکر خاک اُڑاتے ہوے بادشاہ کی
طرف چلے وہان جو عرصہ ہوا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسیکو بھیجا خبر تو منگاؤ کہ داروغہ زندان
نے عرصہ کیون لگایا یہ وقت آگیا ابھی تک قیدی کو لیکر نہین آیا اُس سے کہلو بھیجو کہ بہت جلد
آئے اب عرصہ نہ لگائے کہانتک انتظار کیا جائے وزیر نے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر چند
چوبدارون کو طلب کرکے جو کچھ بادشاہ نے حکم دیا تھا انکو وہ حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد لیکر
اپنے ہمراہ آؤ یہان سب جمع ہین رموز جادو عنطاق کے پہلو مین بیٹھا ہو اور سب سردار
حاضر ہین ایک عیار مع اپنے شاگردون کے کھڑا ہوا ہو کہ وہ چوبدار اِدھر کو چلے تھے کہ یکایک
شہر کی طرف سے شور و غل کی صدا آئی اہل شہر جو آئے تھے وہ باہم یہ کہ رہے تھے کہ ہم جو
اِدھر کو آتے تھے تو ہمنے راہ مین سُنا تھا کہ قیدی کو کوئی آکر رہا کرکے لیگیا نہ معلوم یہ واقعہ
درست ہو یا غلط ہو اور ہمنے جابجا لاشین بھی پڑی ہوئی پائین مگر ہم یہان چلے آئے قیدی
ابھی تک نہین آیا نہ معلوم کب آئیگا یہی ذکر تھا کہ شور و غل کی جو صدا اُٹھی سب اسطرف کو
دیکھنے لگے دیکھا کہ آگے آگے کوتوال سر برہنہ اور چند افسر سپاہ سرون پر خاک پڑی ہوئی
فریادیون کی صورت بنائے ہوے اُنکے عقب مین بہت چارپائیان اُنپر چادرین پڑی
ہوئی اُنکے بعد کچھ سپاہ اِسطرف کو چلے آتے ہین یہ کہکر اہل شہر کہنے لگے کہ جو واقعہ ہمنے
راہ مین سُنا تھا وہ سچا معلوم ہوتا ہو ضرور قیدی رہا ہوگیا کوتوال کا اِس حال سے چارپائیون
کو لیکر آنا خالی از علت نہین اُنپر وہ لاشین ہین جو کہ اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین
جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے اب تو ہر طرف بلڑ ہوگیا کہ کوتوال اُس مجمع کے قریب آکر پہونچا اُن سبنے
کہا کہ کوتوال صاحب یہ کیا حال ہو اور کیا معرکہ ہو بیان فرمائیے کوتوال نے کہا کہ یہ سب
حال اور معرکہ بادشاہ کے روبرو بیان ہوگا وہ لوگ خاموش ہو رہے کوتوال آگے چلا
عقب مین سب اہل مجمع تھے کہ چلکر سُنین کہ یہ کیا معرکہ ہو وہ چوبدار ابھی جانے نہ پائے تھے
کوتوال کو اس حال سے دیکھکر وہ بھی واپس آئے بادشاہ اور سب اِسی طرف کو دیکھ رہے
تھے کہ بادشاہ اور سب اہل دربار کو کوتوال دکھائی دیا بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تو

قیدی آگیا جب وہ قریب پہونچے اور کوتوال نے اور سب نے بادشاہ کو دیکھا اور زیادہ شور و
غل مچایا سر پر خاک ڈالی اب جو بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال کو اِس حال سے دیکھا اور
چارپائیاں دکھائی دین اور قیدی نہ دکھائی دیا اب تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی
بادشاہ نے سب سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ یہ کوتوال کیا حالت بنا کر آیا ہو سب نے
عرض کیا کہ ظاہر ہو جائیگا حضور نہ تو قیدی ہو نہ داروغہ زندان خانہ ہی معلوم ہوتا ہو کوئی نیا
واقعہ شہر مین گذرا یہان یہ تذکرہ تھا کو توال و اُن افسرون نے وہ سب چارپائیان لا کر
دربارگاہ پر رکھین اور پکارنے لگے کہ دوہائی ہی بادشاہ کی لوٹ لیا عنطاق نے حکم دیا
کہ کوتوال کو مع چارپائیون کے طلب کرو کوتوال بموجب حکم بادشاہ کے طلب کیا گیا مع
اُن سب افسرون و چارپائیون کے بارگاہ مین آیا سامنے وہ چارپائیان رکھین دست بستہ
سب کھڑے ہوے بادشاہ نے پوچھا کہ تمپر کیا آفت نازل ہوئی اور یہ تو بتاؤ کہ داروغہ
زندان خانہ قیدی کو لیکر ابھی تک کیون نہین آیا یہ سنکے کوتوال نے اُن سوارونکو پیش
کیا جو کہ برائے حفاظت قیدی مقرر ہوے تھے اور جنھون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی
اور داروغہ زندان کی لاش پر سے چادر دور کی اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ داروغہ
زندان کا یہ حال ہوا اب جو بادشاہ و اہل دربار نے دیکھا تو داروغۂ زندان کو مردہ پایا
بادشاہ نے حیران ہو کر کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا جلد بیان کرو تب اُن سوارون نے عرض کیا
کہ جب قیدی یہان سے گیا اور قید کیا گیا تو نخوت شیر صورت جنکی لاش ہم لائے ہین
وہ مع دس ہزار سوارون کے برائے حفاظت گرد زندان خانہ اُترے ہم لوگ بھی سب
پہرہ دینے لگے ایکطرف داروغہ صاحب بیٹھے تھے اور ایک طرف ہمارے افسر قریب دوپہر
رات کے ہم سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سرخپوش مع کچھ سپاہ کے ہماری طرف چلا
آتا ہو چونکہ ہم سب کو اسکی خبر نہ تھی کہ ہمکو قتل کرنے آتا ہو ہم لوگ باطمینان تمام بیٹھے ہوے
تھے اُسکو دیکھکر خبردار و ہوشیار تو ضرور ہوے جبتک ہم تیار ہون ہون وہ قتل ملاے میرم
کے نعرہ بلند کرکے آگرا اور قتل کرنا شروع کیا اُسنے نعرہ کوئی ملک قاسم خداپرست ہو اُسکا
کیا ہم لوگ بھی لڑنے لگے ہمارے افسر نخوت نے مقابلہ کیا وہ اُسکے ہاتھ سے مارے گئے

داروغۂ زندان نے سامنا کیا وہ بھی کام آئے اور ہزاروں آدمی کام آئے ہمنے چھاؤنی سنکو کوتوال کو خبر کرائی جبتک یہ لوگ آئین اُسنے آفت برپا کر دی ہم تاب نہ لاسکے بھاگ کھڑے ہوئے دیکھیے یہ لاش ہمارے افسر کی ہی اور یہ کہکر اُسپر سے چادر دور کی بادشاہ نے نخوت کو بھی قتل کیا ہوا پایا اور بہت سے سواروں کو مقتول دیکھا انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم بھاگ کھڑے ہوئے اُسنے قفل توڑا قیدی کو رہا کیا قیدی کو لیکر باہر آیا کہ اس اثنا مین کوتوال صاحب پہونچے اُنسے بھی مقابلہ ہوا یہ بھی تاب نہ لاسکے بھاگے وہ صاف لیکر نکلا چلا گیا شہر پناہ پر روکا وہان بھی تلوار چلی انجام یہ ہوا کہ ہم وہان سے بھی بھاگے وہ شہر سے نکلگیا صحرا مین جاکر ان سب نے روکا وہان بھی ہم اُسکا کچھ نہ کرسکے وہ وہان سے بھی مع قیدی و اپنے ہمراہیون کے نکلا ہوا چلا گیا یہ واقعہ گزرا یہ سب لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمایئے یہ سُنکے بادشاہ نے کوتوال سے پوچھا کہ تم بیان کرو کہ کیونکر کیا واقعہ گزرا کوتوال نے اپنا واقعہ بیان کیا جو کہ تحریر ہوچکا ہی اُن افسرون نے سب حال بیان کیا تب بادشاہ نے کہا کہ یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ کون نقابدار تھا اور کدھر سے آیا تھا اور کدھر گیا اُن سب نے عرض کی کہ اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بادشاہ نے کہا تمھاری جان تمکو بخشی صاف صاف بیان کرو اُسکے حال سے تب سب نے متفق ہوکر کہا کہ وہ نقابدار اُنھین کے بھانجے تھے شاہزادۂ تسخیر دیوانہ اور اُنکے ہمراہ اُنکے رفیق تھے وہ ہی آکر ہم سب کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لیگئے یہ جو بادشاہ نے سُنا کہا کہ کیون اُسپر تہمت لیتے ہو اُسنے تو شہر مین آنا ترک کیا مین نے اُسکو طلب بھی کیا تو وہ نہ آیا اور اِس حال کی اُسکو خبر کیونکر ہوئی دوسرے اُسکو کیا ایسی مجھسے خصومت تھی کہ وہ اس طور سے آتا اور میرے قیدی کو رہا کرکے لیجاتا تیسرے وہ عجائب پرست یہ قیدی خداپرست تمکو دھوکا ہوا ہوگا کوئی ایسی بات کہتا ہی کوئی اور ہوگا وہ اگر سنے گا تو آفت برپا کریگا اُن سب نے عرض کی کہ جو کچھ ہمنے خدمت والا مین عرض کیا ہی اس بات کا ہم ثبوت بھی رکھتے ہین ہان اگر حضور پر ثابت نہ ہو تو حضور ہمکو قتل کرین یہ حرکت اُنھین کی ہی بادشاہ نے کہا کہ کیا ثبوت ہی بیان کرو اگر نہ ثابت کروگے تو یاد رکھو کہ تم سب کو قتل کرونگا اُنھون نے کہا کہ بشوق یہ لکھ

اُن سوارون سے کہا کہ تم بیان کرو کہ تمنے کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تب اُن سوارون نے
اپنا تعاقب مین جانا اور نقابدارون کا داخل قلعہ ہونا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ مزور
اس بات سے ثابت ہوتا ہی مگر ایک امر یہ ہی کہ شاید اُسکا کوئی دوست ہو یہ حرکت اُسنے کی ہو بھلا
اِسکے سوا اور بھی کوئی ثبوت ہی تب اُن سب نے اُن لاشون کو دکھایا اُنپر سے چادر دور
کی اور کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ لاشین کن لوگون کی ہین اب جو بادشاہ و اہل دربار نے
دیکھا تو دیوانے کے رفیقون و ملازمون کی لاشین دیکھین اور پہچانا کہ یہ سب لاشین اُسکے
رفیقون کی ہین بادشاہ نے کہا کہ اب مجھپر ثابت ہوگیا کہ یہ کام اُسی ناشدنی دیوانے کا ہی مگر
یہ نظاہر ہوا کہ اُسکو مجھسے کیا خصومت پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے اُسنے یہ دشمنی کی سب نے
کہا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی امر ظاہر نہین ہوتا بادشاہ نے کہا کہ مین نے لاشین بھی دیکھین
مگر یقین نہین آتا ہی کوئی سبب دشمنی کا معلوم نہین ہوتا ہی یہ کہکر اپنے عیار کی طرف دیکھا اور کہا
کہ اے بیشنگ تم جاکر دریافت تو کرو کہ یہ واقعہ صحیح ہی اُن سوارون کے کہنے سے اور لاشون
کے دیکھنے سے تو مجھکو شک ہوتا ہی تو جاکر دریافت تو کر آ یہ جو بادشاہ نے حکم دیا بیشنگ
فوراً بیرون بارگاہ آیا اور اپنی صورت تبدیل کرکے طرف قلعہ تسخیر کے روانہ ہوا یہان بادشاہ
اُسکا انتظار کرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کیا وجہ ہوئی جو دیوانہ بگڑ گیا اور میرے قیدی کو رہا
کر لیگیا کبھی اُسنے پاس نہ کیا اگر ایسی حرکت کی تو بہت بیجا حرکت کی یہ سوچ رہا تھا کہ یکایک
بادشاہ کو خیال آیا کہ دیوانے نے یہ اُسکا بدلا لیا جو مجھسے خواہش کی تھی کہ میرے ساتھ اپنی دختر
کی شادی کر دیجیے مین نے اِنکار کیا اُسدن سے اُسنے آنا جانا ترک کیا اِسی سبب سے میرا
دشمن ہوگیا اب عنطاق کو یقین ہوگیا کہ یہ کام دیوانے کا ہی جب اِسکو یقین ہوا دل مین سوچکر
کوتوال وغیرہ سے کہا کہ اِن لاشون کو لے جاؤ اِنکے ورثا کو دیدو اور شہر کا بندوبست کرو مین
بھی آتا ہون جسنے یہ حرکت کی ہی اُسکو سزا دونگا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور پکار کر
کہدو کہ قیدی رات کو رہا ہوگیا اُسکا کوئی دوست غافل پاکر اور سب قتل کرکے رہا کرکے لیگیا
اب سب لوگ واپس جائین کوتوال وغیرہ اُن لاشون کو لیکر باہر آیا اُسنکے ورثا کو دیدیا
اور وہی حکم شاہی پکار کر کہدیا سب مجمع درہم و برہم ہوگیا ہر ایک یہ کہتا ہوا اپنے اپنے

مقام پر چلا گیا کہ بڑی خرابی اور غفلت کی تھی جو قیدی رہا ہو گیا مجھکو بیکار کی زحمت ہوئی کاش ہم
نہ آتے اگر یہ حال معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ سب واپس گئے تھوڑے عرصے مین وہان سواے
بادشاہ اور اُسکے ملازمون کے کوئی نہ رہا جو کہ براے شکار ہمراہ آئے تھے بادشاہ کو بڑا صدمہ
تھا دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا اپنے بھائی رموز جادو سے کہا کہ جس قمری
کے واسطے اِسقدر کشت و خون ہوا تمنے وہ قمری ہمکو اسوقت تک نہ دی اُسنے کہا کہ وہ قمری
حاضر ہو شب کو جو آؤنگا تو لیتا آؤنگا عنطاق نے کہا کہ اچھا رموز جادو اپنے خیمے مین آیا
اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُسکے رفقا آکر حاضر ہوے دور شراب چلنے لگا عنطاق
اِس خیال سے یہان سے نہین گیا کہ عیار خبر لیکر آے تو شہر مین جاؤن اور اگر یہ امر صحیح ہو تو
کسی پہلوان زبردست کو مع لشکر کے روانہ کر کے دیوانے کو مع اُس خداپرست کے گرفتار
کراؤن یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہو پس عنطاق انتظار عیار مین اُترا ہوا ہو اب ان
سب کو یہان مقیم رکھتا ہون اب کچھ حال سمک یلطاقی کا تحریر کرتا ہون کہ اِسکا حال بھی
تحریر ہونا ضرور ہو کہ اِسنے کیا کام کیا ہو

دو کلمۂ عیاری سمک یلطاقی کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے جو اجزا تحریر کیے ہین اُنمین یہ تحریر کیا ہو کہ جب
خواجہ عمرو دربار سماوات مین گئے تھے اور اُنھون نے وہان سمک کو دیکھا تھا کہ شکل
تبدیل کیے ہوے عقب سماوات مین بیٹھا تھا اُنھون نے عیاری کی تھی اور وہان سے
عیاری کر کے جب باہر آئے تھے تو سمک بھی آیا تھا چنانچہ خواجہ نے سمک سے یہ کہا تھا
کہ بیٹا سمک میرا تمھارا ساتھ اچھا نہین لہذا اپنی اپنی راہ لو تو سمک ایکطرف کو روانہ ہو
تھا اور خواجہ ایک سمت کو خواجہ کا حال تو منشی صاحب نے تحریر کیا تھا مگر سمک کا حال
کچھ نہین تحریر کیا تھا اب مین اُسکا حال قلمبند کرتا ہون کہ سمک جو خواجہ سے جدا ہو کے
چلا صورت بدل کے اِدھر اُدھر پھرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کوئی تو عیاری کرنا چاہیے
اسی فکر مین ہر طرف پھرا مگر کوئی کام نہ نکلا تو یہ لشکر مین آیا یہان آکر معلوم ہوا کہ علمشاہ
آہو چشم کے شب کو کسی طرف چلے گئے ہین اور صاحبقران طرف کوہ بیستون کے جانے

ہین اور شب کو جہانگیر وسیما سے مہر جمال بھی لشکر سے نکل گئی ہین خواجہ انکی تلاش مین بحکم امیر روانہ
ہوے ہین اپنے خیال کیا کہ تیرا آقا بھی کسی طرف چلا گیا ہی اب تو یہان رہکر کیا کریگا چل آقا کی تلاش
مین انکو تلاش کرکے انکی خدمت مین رہ بدون آقا کے یہان رہنا بیکار ہی سراسر مروت اور
نمک حلالی کے خلاف ہی یہ سوچکر لشکر سے چل کھڑا ہوا بارگاہ تک مین نہ گیا اب یہ کوہ و صحرا کی
سیر کرتا ہوا اور علمشاہ کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا صورت تبدیل کیے ہوے اتفاق قضاو
قدر سے یہ پھرتا ہوا اُسی صحرا مین پہونچا کہ جہان عنطاق اُترا ہوا تھا اور علمشاہ سے مقابلہ
ہوا تھا اُسدن پہونچا کہ جسدن علمشاہ کے قتل کا دن تھا اور سب لوگ آکر جمع ہوے تھے
اپنے دور سے جو مجمع دیکھا خیال کیا کہ چلکر دریافت کرو کہ یہ مجمع کیسا ہی اور کیا واقعہ ہی بس
یہ یہان آیا اور ان لوگون مین ملکر اِدھر اُدھر پھرنے لگا بارگاہ مین بھی آیا یہان کا بھی حال
دیکھا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہان کوئی آج میلا ہی جو یہ مجمع ہوا انھون نے سب حال بیان
کیا کہ اس طور سے ایک مسافر آیا تھا اُسکے پاس ایک قمری تھی بادشاہ نے اُس سے طلب
کی اُسنے انکار کیا بادشاہ کے بھائی کو یہ امر ناگوار ہوا چونکہ وہ ساحر ہین رموز جادو انکا نام
ہی وہ اُٹھکر اپنے خیمے مین آئے اور بازور سحر بیٹھکر قمری کو اُس مسافر کے پاس سے اُٹھوا لیا
وہ قمری اُنکے پاس ہی وہ مسافر براے قمری بگڑ گیا اُس سے تلوار چلی اُس حالت جنگ
پیکار مین معلوم ہوا اور ظاہر ہوا کہ یہ خدا پرست ہی اور پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ رومی نام
ہی بادشاہ کے سردارون نے اُسکو زخمی کرکے اسیر کرلیا بادشاہ نے آجکا دن اُسکے قتل کے
لیے مقرر کیا تھا اور سب کو اس حال سے آگاہ کیا تھا ہم اُسکے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنے آئے
تے مگر یہان آکر یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کا بھانجہ تجبر دیوانہ بادشاہ سے باغی ہوگیا اور وہ سب کو
اگر قید خانے سے محافظان زندان کو قتل کرکے اُس خدا پرست کو رہا کرکے اپنے قلعے مین
لیگیا ہی بس اب ہم سب واپس جائین گے کیونکہ اب قتل کون ہوگا وہ تو رہا ہوگیا سمک نے
دریافت کیا کہ وہ قلعہ یہان سے کتنی دور ہی انھون نے جواب دیا کہ پانچ کوس پر ہی یہ بھی پوچھا
کہ وہ مسافر اُس قمری کو بہت عزیز رکھتا تھا کہ جسکے لیے اسقدر کشت وخون واقعہ ہوا انھون نے
جواب دیا کہ بہت عزیز رکھتا تھا ایکدم کی جدائی ناگوار تھی مگر مجبور ہوگیا رموز جادو سحر

لیکیا اُسنے تو قمری کے لیے آفت برپا کردی تھی گویا وہ قمری نہ تھی اُسکی روح تھی سمک سے
باتون باتون مین یہ بھی دریافت کرلیا تھا کہ رموز جادو کا خیمہ کونسا ہے اُنھون نے بتا دیا اور
یہ بھی کہدیا کہ وہ قمری ابھی رموز کے پاس ہے بادشاہ کو اُسنے نہین دی ہے وہ قمری غضب کی باتین
کرتی ہے سُنا جاتا ہے وہ لوگ تو سب چلے گئے تھے اب وہان سوائے اُس لشکر کے جو کہ بادشاہ
کے ساتھ آیا تھا اور کوئی نہ تھا سمک نے یہ سُنکے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے عیاری کرکے قمری
رموز سے لینا چاہیے اور آقا کی خدمت مین بھیجکر پیش کرنا چاہیے نہ معلوم یہ قمری کیسی ہے
جسکے لیے آقا نے اسقدر کشت و خون واقع کیا کوئی نہ کوئی بھید اُس قمری مین ضرور ہے [illegible]
عیاری کسدن کام آئیگی اور تو کسدن حق نمک سے ادا ہوگا یہ سوچکر فکر کرنے لگا ایک
عیاری خیال مین آئی فورًا سب کی نظرون سے پوشیدہ ہو کر صحرا مین آیا اور سامان عیاری
سے درست ہو کر طرف لشکر کے چلا داخل لشکر جو ہوا سب نے دیکھا کہ ایک درویش [illegible]
سفید قشقہ صندل کا پیشانی پر دیا ہوا الف آزادی کا کھنچا ہوا گیروے کپڑے پہنے ہوئے
سر پر کلاہ درویشی رکھے ہوئے مگر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جوگی ہے چلا آتا ہے ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا
ہوا ہے مگر عجب رنگ کا تیتر ہے کہ اُسکے جسم مین نئے نئے رنگ کے پر ہین یعنی سرخ و سفید و
سیاہ و سبز و زرد اور مثل الماس و زمرد کے چمکتے ہین تیتر بہت خوبصورت اور نہایت خوش قطع
اُسکے ہاتھ پر بیٹھا ہوا ہے وہ درویش اُسکو چمکارتا ہوا اور چند جانور اُسکے بازو اور شانے
اور سر پر مثل قمری وغیرہ کے بیٹھے ہوئے ہین اُنکے رنگ برنگ پر پُرزے ہین اگر کسی کا بازو
سفید ہے تو بازو سُرخ و سبز پنجے زرد چونچ اودی سر نیلا ہے ایک خوشنما اکتارہ ہاتھ مین لیے
گاتا ہوا چلا آتا ہے اُس درویش کو جو لوگون نے دیکھا اُسکے گرد جمع ہوئے اور کہنے لگے
کہ اہو جوگی صاحب کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہے جوگی نے جواب دیا کہ بابا جہان سے سب
آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے مین بھی جاؤنگا اُنھون نے کہا کہ آپ کا
دولت خانہ کہان ہے کہا کہ بیٹا ہم فقیرون کا دولت خانہ کیسا یہی کوہ و صحرا ہم لوگون کا مسکن
آج یہ جا کل وہ جنگل اپنا مقام ہے ویرانے سے بکر کام ہے اسوقت جو یہان مجمع دیکھا خیال
کر جاکر دیکھو کہ یہ لوگ اس مقام پر کیون جمع ہوئے ہین یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ جوگی جی

یہان ہمارا بادشاہ آیا شکار کو اُسنے یہان آکر ایک خدا پرست کو اسیر کیا تھا اُسکے قتل کے
لیے آجکا دن مقرر کیا تھا رات کو کوئی اُسکا دوست آکر اُسکو رہا کرکے لیگیا یہ مجمع جو ہوا
سب اُسکے قتل کا تماشا دیکھنے کو آئے تھے جب معلوم ہوا کہ وہ رہا ہوگیا سب واپس گئے
پوچھا ای جوگی صاحب یہ طائر آپ نے کہان سے پائے کیا خوشنما ہین جوگی نے کہا کہ بابا
انھین جانورون کے سبب سے تو میری زندگی ہو جب دم گھبراتا ہو اِسلیے باتین کرتا ہون
یہ سب میرے پالو ہین اجتو ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ اس جوگی کے پاس بہت عمدہ جانور ہین
شدہ شدہ یہ خبر رموز کو بھی ہوئی جب اُسنے سنا کہ لشکر مین ایک جوگی آیا ہو اُسکے پاس چیل
تیتر اور قربان ہین مگر کیا خوشنما ہین اِسکو بھی اشتیاق ہوا کہ بلاکر جوگی صاحب کو دیکھنا چاہیے
رفیقون سے کہا کہ ذرا تم جاکر دیکھو کہ جو فقیر لشکر مین آیا ہو وہ کیسا ہو اور اُسکے پاس کس
قسم کے طائر ہین اگر وہ آئے تو میرے پاس لے آؤ ذرا مین بھی اُن طائرون کو دیکھون
رفیقون نے عرض کیا کہ کل تو بہت بڑا فساد ہوچکا ہو ایک قمری کے لیے کئی سردارون کی
جانین مفت برباد ہوئین ایسا نہ ہو کہ اس سے بھی کوئی فساد ہو رموز نے کہا کہ پھر کیا
نقصان ہو فساد ہوگا تو ہو اور کیون فساد ہونے لگا اگر کوئی جانور پسند آئیگا اور مین اُس سے
طلب کرونگا وہ نہ دیگا مین خاموش ہو رہونگا کیونکہ کسی کی چیز پر اجارہ نہین ہو وہ اپنی
چیز پر اختیار رکھتا ہو چاہے دے چاہے نہ دے اگر تم یہ کہو کہ یہ بھی اپنی قمری نہ دیگا
یا تیتر نہ دیگا تو بازسحر سے لین گے رموز نے کہا یہ نہ ہوگا رفیقون نے کہا پھر اُس مسافر بیچارے
کی قمری بازسحر سے کیون طلب کرلی رموز نے کہا وہ بادشاہ کو پسند آئی تھی دوسرے
وہ میرا بڑا بھائی ہو مجھکو اُسکا صدمہ گوارا نہ ہوا کہ ایک چیز اُسکو پسند آوے اور وہ
ایک ادنیٰ مسافر سے مانگے اور وہ اِنکار کرے اِسوجہ سے یہ حرکت ہوئی اور اپنے
دل پر تو مجھکو اختیار ہو تم جاؤ اوسکو لے آؤ یہ سنکر چند رفیق اُٹھے اور بیرون خیمہ آئے
دیکھا کہ ایک جوگی چلا آتا ہو جہان پر وہ کھڑا ہو جاتا ہو وہان ایک بھیڑ لگ جاتی ہو سیکڑون
آدمی اُسکے عقب مین ہین اُن سب نے اُن تیترون اور قمریون کو دیکھا اور بہت پسند کیا
اور کہا کہ ہمنے اس رنگ کے جانور آجتک نہین دیکھے کیا قدرت ہو خداوند عجائب کی

ایسے نادر جانور خلق فرمائے کہ باتین کرتے ہوے قریب جوگی کے آئے اور سلام کرکے
کہنے لگے کہ جوگی صاحب آپ کو ہمارے مالک نے یاد کیا ہو تشریف لے چلیے وہ آپ کی
آمد کی خبر سنکے آپ کے بہت مشتاق ہین جوگی نے جوابدیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہو کہ مین جاؤن
اگر وہ میرے مشتاق ہین تو یہان آکر دیکھ جائین ہم فقیرون کا کیا کام ہو امیرون کی صحبت
مین وہ بندۂ دنیا ہین اور ہم تارک دنیا ہماری اُنکی صحبت کیونکر برابر ہوسکتی ہو ہمارے اُنکے
زمین و آسمان کا فرق ہو بھلا وہ میرے کیا مشتاق ہونگے ہم لوگ بھی اس قابل ہین کہ کوئی
ہمارا مشتاق ہو بقول شاعر شعر مین آیا ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ ؎ مری صورت فقیرانہ
ترا دربار شاہانہ ؎ کجا ہم فقیر اور کجا صحبت امیر مین نہ جاؤنگا میرا کوئی کام نہین ہو دوسرے
یہ امر ہو کہ مین نے سُنا ہو کل یہان کوئی مسافر آیا تھا اُسکے پاس قمری تھی اُسکو بادشاہ نے
پسند کیا اُسنے دینے سے انکار کیا ایک باز آکر لے گیا اُسکے کارن یہان فساد ہوا وہ باز
سحر تھا میرے پاس بھی جانور ہین ایسا نہ ہو کہ وہ میرے بھی تیتر وغیرہ کو پسند کرین اور مین
انکار کرون اُسکو بھی باز سحر لے جائے تو خرابی ہو اُنھون نے کہا کہ بادشاہ نہین آپکو
یاد فرماتے ہین بلکہ اُنکے بھائی رموز جادو وہ ایسے نہین ہین آپ جب اُنکے پاس جائینگے
تو آپ کو اُنکے مزاج کا حال معلوم ہوگا وہ بہت خوش مزاج اور رحم دل ہین آپ اُنکے
بہت خوش ہونگے جوگی نے کہا کہ مین پہلے ہی انکار کرچکا ہون مین نہ جاؤنگا وہ بادشاہ
کے بھائی ہین ہان اگر مین امیر یا وزیر ہوتا تو ضرور اُنکی خدمت مین جاتا یا یہ امر مجھکو منظور
ہوتا کہ وہ میری سفارش بادشاہ سے کرکے کوئی عہدہ مجھکو دلادین تو مین جاتا بابا مجھکو
نہ ستاؤ مین تمھارے لشکر مین آیا ہون تھوڑی دیر پھر کر چلا جاؤنگا اُنھون نے جواب دیا کہ
آپ رنجیدہ نہ ہون وہ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین اِس طرف اُنکو رغبت ہو وہ چاہتے
ہین کہ کوئی کامل ایسا ملے کہ جسکی مین پیروی کرون اور اُسکا چیلا بنون ہر روز اُنکو فقیرون
سے صحبت رہتی ہو جوگی نے جوابدیا کہ مین کامل نہین ہون سامری و جمشید و عجائب نگار کے
در کا کُتا ہون میری کوئی کیا پیروی کریگا جب کوئی کامل آئیگا اُسکو لے جانا اُنھون نے
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ہمارے مالک کے پاس تشریف لے چلیں ورنہ وہ ہم پر خفا ہونگے

اسکو تو یہ منظور تھا صرف انکار ظاہری تھا اسی لیے آیا تھا کہا کہ اچھا بچہ تم نہیں مانتے ہو تو مین چلتا ہون
مگر پھر مین کہے دیتا ہون کہ اِس امر کا خیال رہے کہ مجھسے کوئی اِس امر کی خواہش نہ کرے کہ فلان
جانور ہمکو دو ورنہ بڑا فساد ہوگا اور ہم غریبون کا ستانا اچھا نہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار رہی پھر اُسوقت
پچتاؤگے اُنھون نے کہا کہ جوگی صاحب آپ اطمینان رکھین کوئی ایسی خواہش نہ کریگا جوگی اُنکے
ہمراہ ہولیا یہان خیمے مین رموز جادو بیٹھا ہوا اپنے رفیقون کا انتظار کر رہا ہو سامنے قفس تمری
کا رکھا ہوا ہو دل سے کہ رہا ہو کہ مین نے اُن لوگون کو اسلیے بھیجا تھا کہ جاکر دیکھو کوئی فقیر آیا ہی
اگر آیا ہو تو اُسکو لے آؤ وہ ابھی تک نہین آئے یہ خیال کرکے اور جو رفیق پاس بیٹھے تھے
اُنسے بھی یہی کلمہ کہا اُنھون نے عرض کی کہ آتے ہونگے ہمنے بھی بہت شہرت سُنی ہو کہ فقیر بڑا
کامل ہو اور جانور بھی بہت خوشنما اُسکے پاس ہین اُسکو آنے مین کچھ انکار ہوگا سمجھاتے ہونگے
رموز نے کہا کہ اگر آنے سے اُسکو انکار تھا تو ہمسے تو کہا ہوتا ہم خود اُسکے پاس جاتے
تم لوگ اِس حال سے بخوبی آگاہ ہو کہ مین فقیرون کو بہت دوست رکھتا ہون بس مجھکو بہت
اشتیاق ہو عرصہ ہونا شاق ہو یہ باتین کر رہا تھا کہ سامنے سے وہ رفیق مع اُس جوگی کے
نمودار ہوے رموز و کل حاضرین جلسہ نے دیکھا کہ ایک مرد پیر باریش سفید گیروے
کپڑے پہنے ہوے اُسکے بازو و شانہ و ہاتھ و سر پر قمریان و تیتر رنگ برنگ کے بیٹھے ہین
اور ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا ہو جوگی اکتارہ بجاتا ہوا اُنکے ہمراہ چلا آتا ہو رموز نے دیکھکر رفیقون
سے کہا کہ کوئی بڑا کامل معلوم ہوتا ہو اور بندۂ مقرب خداوندی ہو اِسکی خدمت کرنا باعث
برکت ہو جب وہ سب لوگ قریب پہونچے خود رموز اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آیا فقیر صاحب
کو دیکھکر بولا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی جو سرفراز فرمایا مجھ ایسے بندۂ ناچیز کو میری کیا حقیقت
تھی کہ میرے مکان پر آپ تشریف لائین کیا عرض کرون کہ جو اِسوقت مجھکو خوشی ہوئی آپنے
قدم رنجہ فرماکر مجھکو سرفراز فرمایا یہ کہکر اور ہاتھ پکڑکر قریب مسند لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن
جوگی صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ یہ فرش لایق اُن لوگون کے ہو کہ جو کہ صاحب دنیا ہو ہم
لوگ اِس فرش کے قابل نہین ہین ہم لوگون کا بستر خاک ہو کیونکہ ایک دن اِسی مین جانا ہو
بقول شاعر شعر عطر مٹی کا لگانا چاہیے پوشاک مین ٭ خاک سے رغبت رکھو آخر ہو ملنا خاک مین ٭

یہ فرش اور یہ سامان تمکو مبارک رہے مین یہان نہ بیٹھونگا یہ کہکر اور مسند سے الگ ہٹ کر بیٹھ گیا
اور سب لوگ بھی بیٹھے اسوقت رموز نے کہا کہ آپ کے آنے سے میرا گھر روشن ہوا آپ نے
نہایت مہربانی فرمائی جوگی نے کہا اے بچہ کیون فقیر کو ذلیل کرتا ہی یہ ناچیز کس لایق ہی یہ سب
تیرا دیا ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ اُس قفس پر نگاہ پڑی کہ قفس مین
قمری بیٹھی ہی قفس نہایت پُرتکلف سامنے رموز کے فرش پر رکھا ہی قمری کو دیکھا کہ مایوس ملول
اداس اُداس بیٹھی ہی نہ پر ہلاتی ہی نہ حرکت کرتی ہی دانہ پانی بھرا ہوا ہی قمری کی کیفیت یہ کہ جیسے
کوئی حرمان نصیب اپنے معشوق کی یاد مین مغموم ہوتا ہی قمری نہ کسی جانب دیکھتی ہی نہ کریال کرتی
ہی ورنہ جانورون کا قاعدہ ہی کہ وہ کسی پہلو قرار نہین لیتے ہین خصوصًا تو اسیر جوگی نے جو اس
حالت سے قمری کو دیکھا دل مین خیال کیا کہ اس قمری مین ضرور کچھ نہ کچھ بھید ہی اور یہ قمری
بہت خوبصورت وخوشنما ہی واقعی ایسے طائر خوشنما بہت کم ہوتے ہین یہ خیال کرکے دل مین رموز
سے کہا کہ یہ قمری تو بہت خوش قطع جانور ہی تمنے کہان سے پائی مگر مین جب سے آیا ہون اسکو
ایک ہی حالت مین پاتا ہون کیا یہ اصلی ہی یا کسی کاریگر نے بناکر بطور تحفے کے پیش کی ہی اگر
اصلی ہی تو یہ کیونکر تمھارے ہاتھ آئی اور اسکو کس امر کا صدمہ ہی جو یہ یون بیٹھی ہی رموز نے کہا
کہ جوگی صاحب یہ قمری ہی تو اصلی مگر اسکا واقعہ نہ دریافت فرمایئے اِس قمری کے لیے بڑے
فساد ہوے بہتون کی جانین گئین تب یہ قمری ہاتھ آئی ہی آپ یہ فرمائین کہ کدھر سے آنا ہوا
اور کدھر کو جانا ہوگا اور یہ تیتر وغیرہ جو آپ کے پاس ہین کیسے ہین یہ تو اس قمری سے کم
زیادہ خوشنما اور قطع دار ہین اِنمین کوئی بولتا بھی ہی اور کب سے آپ نے یہ طریقہ اختیار
کیا ہی جوگی صاحب نے جواب دیا کہ اس جوگ کو تو ایک زمانہ ہوا اور جہان سے سب
آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے مین بھی جاؤنگا اور مین تمسے کیا بیان
کرون سامری وجمشید وخداوند عجائب نگار کا ایک ذلیل بندہ ہون مثل کتے کے ہر ایک کے
در پر جاتا ہون سگ دنیا سے بدتر ہون مجھکو ہمیشہ سے جانورون کا شوق ہی اتفاق سے
یہ تیتر اور قمریان ہاتھ آگئین اِنسے اپنا دل بہلاتا ہون جب خداوندون کی عبادت سے
فرصت پاتا ہون اب تمھاری خوشی ہوگی مین جاتا ہون کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا ہی

ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہو جائین کہ اسنے آج ہماری عبادت نہین کی رموز نے کہا کہ ابھی پ کو اُٹھے
وہ ہی کیا گذرا ہی جو آپ جاتے ہین مین آپ کی دعوت بھی تو نہ کر سکا بس آج یہان قیام فرما لیجے
جو کچھ مجھکو نان و نمک نصیب ہی نوش فرمائیے کل تشریف لے جائیے گا راوی بیان کرتا ہی کہ اور
بہت سی باتین باہم ہوئین تھین بسبب طول کے نہین تحریر کین بہ جبر رموز نے کہا جوگی نے جواب دیا
کہ آپ کیا فرماتے ہین مین اب دم بھر نہین ٹھہر سکتا ہون میری عبادت کا وقت ہی دوسرے
مین نے ترک دنیا کیا ہی کسی کے یہان دعوت نہین کھاتا ہون درختون کے پتون پر میری
اوقات ہی صحرائی گھاس میری خوراک ہی مجھکو معاف فرمائیے رموز نے کہا یہ تو ممکن ہی نہین کہ
مین آپ کو تشریف لے جانے دون بدون دعوت کیے ہوے یہ کہکر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا
اور قصد کیا کہ قدمون پر گرے بن جوگی نے منع کیا اور کہا کہ اچھا بابا جو تم کہتے ہو وہ مجھکو قبول
ہی تم بیٹھ جاؤ تمھارے اصرار سے مجبور ہو گیا گو خداوند ناخوش ہونگے خیر انکو تو عبادت
کر کے راضی کر لونگا یہ بھی خیال ہوا کہ اس امر سے خداوند ناخوش ہون کہ میرے ایک بندہ
نے اسکی منت کی اور دعوت کی اسنے انکار کیا اس خیال سے مین نے اور قبول کر لیا خیر نہ
جاؤنگا مگر تمنے اس قمری کے حال سے نہ آگاہ کیا مجھکو اسکی مایوسی پر رحم آتا ہی میرے نزدیک
مناسب ہی کہ اسکو چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب مین کیا اسکا
حال عرض کرون سماعت فرمائیے یہ کہکر کل حال اول سے آخر تک بیان کیا راوی بیان کرتا
ہی کہ یا تو قمری سر جھکائے بیٹھی تھی یا جب رموز نے علمشاہ کا حال بیان کرنا شروع کیا قمری نے
سر اُٹھا کر سننا شروع کیا جب یہ سنا کہ علمشاہ اسیر ہوے اسوقت تڑپنے لگی جوگی نے جو
یہ واقعہ دیکھا رموز سے کہا کہ تمنے دیکھا جسوقت تک اسکے مالک کا واقعہ نہ شروع ہوا
تھا اسوقت تک تو یہ خاموش بیٹھی رہی اب دیکھو کسقدر پھڑک رہی ہی معلوم ہوا اس قمری
کو بھی اس سے الفت ہی یہ اسکی جدائی مین بیقرار ہی اور اسکی یہ حالت ہی خیر تم بیان کرو مگر
رموز نے سب حال بیان کیا جب قمری نے یہ سنا کہ وہ رہا ہو گئے وہ بیقراری اسکی جاتی
رہی اور ساکت ہو کر بیٹھ رہی پھر وہی عالم تھا جو کہ پہلے تھا جوگی نے رموز سے کہا کہ اب وہ
مسافر کہان ہی رموز نے جواب دیا کہ میرا ایک بھانجہ ہی تجبیر دیوانہ نام وہ اسکو ہمراہ کر کے لیگیا ہی

اور اُسکو اپنے قلعے مین مقیم کیا ہی اب بھائی صاحب اُسکی کوئی نہ کوئی تدبیر کرینگے انکھون سے
عیار کو براے دریافت روانہ کیا ہی تاکہ کل واقعہ اچھے طور سے معلوم ہو جائے تو تدارک کیا جائے
جوگی یہ سُنکے خاموش ہو رہے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ تو فرمایئے کہ یہ تیتر و قمری آپکے
پاس کہان سے آئے اور تیتر بولتا بھی ہی مین نے نہ ایسے تیتر اور نہ ایسی قمریان دیکھین ہمکو تو
اِسی قمری کے حال پر تعجب تھا اور ہم خیال کرتے تھے کہ یہ نادر زمانہ ہی اِن قمریون اور تیترونکو
دیکھکر تو ہمارے حواس جاتے رہے جوگی نے بیان کیا کہ اے بچہ یہ تیتر و قمری یہان کی نہین ہین
بلکہ اُس مقام کے جانور ہین کہ جہان خداوندون کا جلسے قیام ہی یہ بحکم سامری و جمشید ولات
و منات و تینا بینا و دم خیشہ وہان اُس صحرا مین پیدا ہوتے ہین صحراے خداوندان اُسکا نام ہی
ہزارہا بندگان خداوند وہان جاتے ہین اور یہ جانور وہان سے لاکر بطور پرستش پالتے ہین
انکی خوش الحانی دل چسپ ہوتی ہی کہ ہر ایک کو پسند آتی ہی اور سننے والا بہت محظوظ ہوتا ہی یہ
معلوم ہوتا ہی کوئی بہت ہی خوش گلو گا رہا ہی یا طنبور بج رہا ہی جب مجھکو شوق ہوا تو مین راہ
دور و دراز طے کرکے اُس صحرا مین پہونچا اول جاکر خداوندون کی پرستش و عبادت کی بعدہٗ
چلتے وقت وہان سے یہ چند تیتر و قمریان لایا جب سے میرے پاس ہین انکی آوازین سنا کرتا
ہون اے بابا اِن جانورون مین ایک صفت نہایت عمدہ ہی اور کیون نہ ہوتی مقام خداوندان
کے جانور ہین جب شب کو مین عبادت خداوندان کرتا ہون جب خوب بولتے ہین اور تمام
دن خاموش رہتے ہین چاند کی روشنی اور چراغ کی روشنی مین خوب بولتے ہین اور دوسری
صفت یہ ہی کہ جو چراغ اُس صحرا کی مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور وہ بوقت عبادت روشن کیا جاتا
ہی یہ خوب بولتے ہین اور دوسرا چراغ روشن کرنے سے بالکل نہین بولتے تمام دن یہ جانور
سویا کرتے ہین اور شب کو بیدار ہو کر بولتے ہین اور جسقدر وہان تیتر اور قمریان ہین سب
مین یہی صفت ہی جو مین نے بیان کی اِسی سبب سے جو وہان سے اِنکو لاتا ہی وہ تھوڑی سی
مٹی بھی لاتا ہی اور اُسکے چراغ بناتا ہی اور وہی روشن کرتا ہی چنانچہ میرے پاس بھی چراغ
موجود ہین ادہر شب ہوئی مین نے چراغ روشن کیا یہ بولنے لگتے ہین عبادت خداوند مین
مین مصروف ہوا شب بھر یہ بولا کیے ادہر شب بسر ہوئی سفیدۂ سحری نے ظہور کیا

خاموش ہو رہے اب دن بھر نہ بولین سے نہ آنکھین کے لا کہد لا کھ اٹھاؤ نہ اٹھین گے ہان اگر
تاریکی ہو اور وہ چراغ روشن ہو اسکی روشنی پھیلے تو اٹھین بہ صفت ہی کہ ادھر تاریکی مین وہ چراغ
روشن کیا ادھر یہ اٹھے اور بولنے لگے نہ معلوم یہ کیا امر ہے اس راز سے خداوند آگاہ ہونگے
بھلا ہم کیا آگاہ ہو سکتے ہین یہ سب اُنکی قدرت کے نمونے ہین دیکھو سب تیتر و قمریان سو رہے
ہین یا نہین یہ جو جوگی نے کہا سب کو اس بیان پر حیرت ہوئی ہر ایک نے بغور دیکھا کہ تیتر و قمریان
آنکھین بند کیے بیٹھی ہین گویا سوتی ہین سب نے کہا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا واقع مین یہ
سو رہے ہین ایک بھی جاگتا نہین ہے جوگی نے کہا کہ یہی حال ہے اب تو سب کو اشتیاق پیدا ہوا
اور سب نے رموز سے کہا کہ جوگی صاحب سے فرمایش کیجیے کہ یہ کسی طور سے اِنکو اٹھا دین
اور یہ بولین اور ہم انکی صدا سُنین کیونکہ جوگی صاحب نے بہت تعریف فرمائی ہے دوسرے
بنے طریقے کے جانور ہین تیسرے یہ بھی دیکھنا ہے کہ چراغ کی روشنی مین یہ کیونکر بیدار ہوتے
ہین رموز نے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ یہ شب کو بیدار ہوتے ہین پھر کیونکر یہ بیدار ہونگے اور تیل
چراغ بھی ضایع جائیگا اُنھون نے عرض کی کہ کیا آپ نے یہ نہین سماعت فرمایا کہ اُنھون نے
فرمایا ہے کہ جب دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہونگے بس آپ
روشنی کیجیے تو سہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین رموز نے جوگی کی طرف دیکھکر کہا کہ جوگی صاحب
مین ایک آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون اگر قبول فرمایئے تو نہایت درجہ آپکی مہربانی
ہوگی مین آپ کا ازحد ممنون ہونگا اور آپ کا خادم ہو جاؤنگا جہان آپ نے یہ احسان فرمایا
کہ یہان تشریف لائے اور میرے کہنے کو قبول فرمایا یہ بھی قبول فرمایئے جوگی نے کہا کہ مین
سمجھ گیا تم یہ امر ظاہر کروگے کہ تیتر کو بلایئے ذرا ہم بھی سُنین تو یہ امر نہایت دشوار ہے مین پہلے ہی
کہے چکا ہون کہ یہ دن بھر سوتے ہین شب کو جاگتے ہین اور بولتے ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہے
جوگی کے اس کہنے سے اور زیادہ تر سب کو جوگی کی صداقت کا صدق ہوا اور جوگی صاحب
کے صاحب کمال ہونے کا یقین ہوا اور سب کو ازحد اعتقاد ہوا رموز نے کہا کہ آپ تو
مافی الضمیر سے بھی آگاہ ہین روشن ضمیر ہین کہ میرے دل کے حال سے آپ کو خبر ہو گئی واقعی
مین یہی عرض کرنے والا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جب جوگی صاحب آئے تھے تو رموز نے

نام بھی دریافت کیا تھا تو جواب دیا تھا کہ میرا نام درویش تباہ شاہ ہو ای تباہ شاہ مین آپکی
خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ مین ان تیترون کے سننے کا بہت مشتاق ہون اور تھوڑا
زمانے سے اور زیادہ اشتیاق بڑھ گیا ہو مجھپر کیا منحصر ہو سب حاضرین جلسہ مشتاق ہین ایک کو
دوسرے سے زیادہ اشتیاق ہو اسکا نہ بولنا سبکو شاق ہو اس امر کی بھی خواہش ہو کہ یہ بھی ہم دیکھین
کہ یہ کیونکر اُس چراغ کے روشن ہونے سے بیدار ہوتے ہین کیونکہ یہ ایک نئی بات ہو اور
عجائبات مین سے ہو گو ہم آپ کے فرمانے کو دروغ نہین خیال کر سکتے ہین ہمکو آپ کا اعتبار ہو
اور آپکے قول کا یقین ہو مگر اپنی آنکھ سے بھی دیکھنے کا شوق ہو تو یہ واقعہ دیکھا دیجیے اور اِس
تیتر کی آواز بھی سُنا دیجیے جوگی نے جواب دیا کہ بابا یہ تو بڑی مشکل ہو مین شب کو یہان تیتر
نہین چھوڑ سکتا ہون جو تمکو یہ واقعہ دکھاؤن اور دن کو نہ یہ بیدار ہوتے ہین نہ بولتے
ہین بڑی خرابی ہوئی اور تم اصرار کرتے ہو مجھکو تمھارا بھی ناراض کرنا منظور نہین ہو مین
بہت پریشان ہون کہ کیا کرون انھین سے ایک رفیق رموز کا بول اُٹھا کہ آپ نے
ارشاد کیا تھا کہ اگر دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہو سکتے ہین
اور بول بھی سکتے ہین بس کوئی تو تدبیر ایسی فرمایئے ہم سب اِس عجائبات کو دیکھین اور
انکی صدا سنین اب تو سب مع رموز کے جوگی کی منت و سماجت کرنے لگے آخر الامر جوگی
نے مجبور ہو کر کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا اگر ایسا مین جانتا کہ اس بلا مین مبتلا ہونگا
تو کبھی نہ آتا مین یہان آکر بہت پچھتایا اور حیران ہون کہ کیا کرون اگر انکار کرتا ہون تو بھی
مروت کے خلاف ہو دوسرے میرے امکان سے باہر ہو رموز نے کہا کہ اے جوگی صاحب
ہم سب کے حال پر مہربانی فرمایئے اور ہمکو یہ عجائب دکھا دیجیے ہم آپ کے بہت ممنون ہونگے
جب اصرار حد سے گزر گیا اور جوگی نے دیکھا کہ اِن لوگون کو بہت اشتیاق ہو اور بدون
دکھائے اِس کرشمے کے یہان سے جانا غیر ممکن ہو کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا ہو
اور بہت ناچار خیر جو مین کہون اُسپر عمل کرو مین بموجب تمھارے کہنے کے تدبیر کرتا ہون
اگر تم لوگون کی تقدیر مین یہ عجائبات دیکھنا ہین اور تیتر کی آواز سُننا ہو تو وہ بیدار ہوگا
ورنہ مین ناچار ہونگا یہ کہکر کہا کہ اِس خیمے کے سب پردے چھڑوا دو اور اِسقدر تاریکی کرو

کہ باوجودیکہ دن ہی مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے اور خیمے مین بالکل دن کی روشنی کا اثر نہ تھے
مین چراغ روشن کرونگا شاید بیدار ہو اور بھسے تمکو میرے قول کا یقین ہو یہ جو کہا رموز نے
کم دیا اُسیوقت سب پردے چھوڑ دیے گئے بلکہ اور اُسپر کچھ پردے ڈال دیے گئے
جو روزن ہوا آنے کے اور روشنی کے لیے بنے تھے سب بند کر دیے گئے ایسے تاریکی
ہو گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا اُسوقت جوگی
نے رموز سے کہا کہ پھر روشنی طلب فرمائیے تا کہ کچھ تو دکھائی دے واقعی آپ نے دن
کی رات کر دی یہ سنکے رموز نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ اُسوقت فانوس و مردنگ و کنول
روشن کیے گئے روشنی ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو ایک نے دوسرے کو دیکھا در اصل
شب کا لطف تھا اُسوقت رموز نے جوگی سے کہا کہ اے مرشد اب تیتر کو اُٹھائیے تا کہ بولے
جب یہ رموز نے حکم دیا اُسوقت جوگی نے کہا کہ آپ سب لوگ خبردار ہو جائیے مین چراغ
روشن کرتا ہون یقین تو ہو کر تیتر اُٹھے یہ کہکر ایک چراغ بغل سے نکالا اور اُسکو سامنے
رکھا اُسمین بجائے روغن کے عطر ڈالا اور چار بتیان اُسمین لگائین اور ایک بار اُن کو
روشن کیا اُس چومک کا روشن ہونا تھا کہ یکایک ایک دود غلیظ چارون بتیون سے
پیدا ہوا اور اُسنے تمام خیمے کو گھیر لیا راوی بیان کرتا ہو کہ سب کے سب گرد چراغ
بیٹھے تھے اب جو دھوان نکلا ہر ایک کے دماغ مین پہونچا جسکے دماغ مین پہونچا اُسکو
ایسا معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ پردے جو
ڈالدیے گئے ہین تو کسقدر گرمی ہو گئی ہو بسبب گرمی کے سر گردش کرنے لگا ہو ادھر رموز
نے جوگی صاحب سے کہا کہ ابھی تک تیتر نہین جاگا جگائیے جوگی میان بولے گھبرائیے نہین
اُٹھتا ہو رموز کو اسقدر گرمی معلوم ہوئی کہ گھبرا گیا تاب نہ رہی مارے گرمی کے ایک بار
اُٹھا اور کھڑا ہوا راوی کہتا ہو کہ وہ دھوان اپنا اثر ہر ایک کے دماغ مین کر چکا تھا
رموز جو گھبرا کر اُٹھا سر گردش کرنے لگا لڑکھڑا کر گرا اُسکا گرنا تھا کہ وہ جو رفیق بیٹھے تھے
اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا وہ دھم سے گرا جتنو لگا لگ گیا دھا دھم گرنے لگے جو دو
ایک خادم و خدمتگار وہان کھڑے تھے وہ خود بخود گر پڑے اب سواے جوگی کے

اُس مقام پر کوئی اپنے حواس مین نہ تھا سب بیہوش پڑے تھے کسی کو ہوش نہ تھا اُسوقت جوگی
صاحب اُٹھے اور قریب قفس قمری کے آئے اُس قفس کو اپنے ہاتھ مین لیا اور نعرہ کیا کہ منم مکک
یلطاقی عیار شاہزادہ علمشاہ رومی وہ مارا خوب سب کو بیڑا کیا کہان میرے ہاتھ سے بچکر جاؤگے
میرے آقا کو اِن رموز نے بڑا دھوکا دیا تھا کہ باز سحر بھیجکر اُنکے پاس سے قمری کو منگا لیا جسکو
وہ چاہتے تھے اور سب نے ملکر اُنکو اسیر کیا مین نے جب سُنا خیال آیا کہ عیاری کرکے مین
کسی تدبیر سے یہ قمری حاصل کرون میرا داؤن چلگیا یہ نعرہ کرکے قصد کیا کہ رموز اور اُسکے
رفیقون کو قتل کرون پھر خیال آیا کہ یہ سب ساحر ہین اِنکے مرنے کی علامت پیدا ہوگی ایسا
نہو کہ تو گھبرا جائے اور قفس آیا ہوا ہاتھ سے نکل جائے تو بڑی خرابی ہو ساری محنت بیکار
ہو یہی بہتر ہے کہ اپنا کام ہوگیا یہان سے نکل چلو یہ سوچکر سراچہ چاک کرکے اور اُن سب کو
بیہوش اُسی طور سے چھوڑکر بیرون خیمہ آیا پشت خیمہ پر پہونچکر صحرا کی راہ لی صورت ایک
لشکری کی بنائی تھی ہاہے شاطری مارتا ہوا لشکر سے نکلگیا دور جاکر ایک صحرا مین پہونچا
وہان ایک درخت کے سایے مین ٹھہرا قفس سامنے رکھا اب فکر کرنے لگا کہ کس سے
قلعۂ تیخیر یہ کی راہ دریافت کرون یہ تو بخوبی ثابت ہوچکا ہی کہ میرا آقا تیخیر دیو انے کے
پاس اُسکے قلعے مین ہی وہ رہا کرے لیگیا ہی اِسی فکر مین تھا کہ دیکھا ایک شخص چلا آتا ہی جب
وہ قریب آیا اِسنے یہ تو ضرور کیا کہ قفس کو تو پوشیدہ کردیا اور خود اُسکے قریب آیا اور کہا
کہ ای بھائی تمکو قلعۂ تیخیر یہ کی راہ معلوم ہی مین کئی روز سے اُسکی تلاش مین پریشان ہورہا ہون
اور مجکو راہ نہین ملتی ہی اُسنے کہا کہ قلعۂ تیخیر یہ مین جاکر کیا کروگے یہ بولا کہ وہان میرے لڑکی بیاہی
ہوئی ہی اُسکے پاس آیا ہون اُسنے کہا کہ ای بھائی یہ جو سامنے راستہ ہی اِسی طرف چلے جاؤ اب
تھوڑی دور پر جاکر ایک دوراہہ ملیگا داہنی طرف جو راستہ ہی اُسی طرف کو چلے جانا سامنے
قلعہ نظر آئیگا وہی قلعۂ تیخیر یہ ہی یہ کہکر وہ مسافر تو چلا گیا پس بعد جانے اُس راہ گیر کے سمک نے
وہ قفس اُٹھا لیا لیکر چلا جب چند قدم چلا تو وہ قمری بولی کہ او ظالم تو مجھے کہان لیے جاتا ہی کیا
تو اُن ظالمون نے مجھکو میرے مالک و آقا سے جدا کیا میرے اوپر یہ ظلم ستم کیا مین کیا بیان
کرون جو حال تھا اب تو مجھکو وہان سے لایا نہ معلوم کدھر لیے جاتا ہی ای ظالم اب تو دو کام کر

یا تو قفس کو کھولدے تاکہ مین اُڑ جاؤن یا مجھکو حلال کر ڈال تاکہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن
یہ جو قمری نے کہا اور بزبان انسانی گویا ہوئی سمک یلطاقی کو بڑی حیرت ہوئی اور کہنے لگا
کہ اے خوش بیان تو پریشان نہو مین بھی تیرے آقا و مالک کا ایک ادنیٰ غلام ہون اُنکا عیار ہون
مین اُنکی تلاش مین نکلا تھا یہان آکر یہ حال معلوم ہوا کہ اُنپر یہ سب واقعات گذرے اُنکے پاس
قمری تھی وہ یہان کے بادشاہ نے سحر کے ذریعے سے لے لی اُسکی بابت لڑائی ہوئی اُنکو تواز
دوسے بلوہ کے اسیر کرلیا اور قید کرلیا تھا مگر کوئی دیوانہ ہو وہ رہا کرکے لیگیا میرے دل مین
خیال آیا کہ آقا کی خدمت مین چلو مگر کسی تدبیر سے قمری کو بھی لیتے چلو اور عیاری کرکے لایا
اب آقا کی خدمت مین چلتا ہون یہ جو سمک نے کہا قمری بہت خوش ہوئی قہقہہ لگا کر ہنسی
اور خاموش ہو رہی سمک یلطاقی پائے شاطر مارتا ہوا دو راہے پر پہونچا بموجب نشان
دینے اُس مسافر کے داہنی طرف کو چلا جب کوئی دو کوس راستہ طے کیا تھا دور سے ایک
قلعہ سر بفلک کشیدہ دکھائی دیا کہ اُسکا کلس مثل آفتاب کے چمک رہا تھا بلندی مین ہمسر
گنبد نیلوفری تھا خوب آراستہ تھا سنگ مرمر کا وہ قلعہ تھا زیر قلعہ ایک بہت پُر بہار جنگل تھا
یہ اُس صحرا کی سیر کرتا ہوا در قلعہ پر آیا دیکھا کہ در قلعہ کھلا ہوا ہے یہ مع قفس قمری کے داخل قلعہ
ہوا قلعہ کو خوب آراستہ و آباد دیکھا دوکانین وغیرہ مثل بزازی و صرافی و جوہری بازار کے کھلی
ہوئی ہین خرید و فروخت جاری ہے مردم قلعہ خوش و خرم پھر رہے ہین ہر مقام پر اہل قلعہ کا مجمع ہے
یہی چرچا ہو رہا ہے کہ ہمارا آقا پسر حمزہ کو رہا کرکے لایا وہ بہت مجروح تھا اُسکا علاج شروع
کیا چونکہ وہ خدا پرست ہے اُسکا دین و مذہب قبول کیا ہم سب کو بھی مسلمان کیا اب مساجد
وغیرہ کی بنا ڈالی گئی ہے سمک یہ باتین سُنتا ہوا اور قلعہ کی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہے ہر مقام پر مجمع
دیکھتا ہے اور اہل قلعہ کو خوش حال اور خوش مقال پاتا ہے یہانتک کہ در دولت پر آکر موجود
ہوا دربان سے کہا کہ جا کر خبر دو کہ سمک غلام شاہزادہ علمشاہ نوجوان حاضر ہے یہ سُنکر
وہ دربان اندر اُٹھکر گیا اور جا کر دیوانے سے عرض کی دیوانے نے شاہزادے سے
جا کر عرض کیا کہ آپ کا عیار سمک یلطاقی حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے علمشاہ نے جیسے سمک کا
نام سُنا خوش ہوگئے چہرے پر سرخی آگئی یا تو لیٹے ہوے تھے یا اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ جلد اُسکو بلاؤ

دیواسفے نے دربان سے کہا کہ انکو بھیجدو اور یہ کہدو کہ جلد جاؤ آقا طلب فرماتے ہین دربان باہر آیا
اور سمک سے کہا کہ تشریف لے جایئے سمک اندر آیا یہان علمشاہ بیٹھے ہوے خیال
کر رہے تھے اور دل سے کہ رہے تھے کہ اب سمک آیا ہو اُس سے سب حال قمری کا کھونگا
یقین ہو کہ وہ عیاری کرکے قمری کو اُن کافرون کے پاس سے لے آئے کہ سامنے سے عیار
سمک نمودار ہوا بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر بیا بیا کہ تر آتنگ در کنار کشتم ٭ چتنگ
آمدہ ام چند انتظار کشتم ٭ دیگر ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل ز بلبل بستان سرا بگو ٭
یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ خوش آمدی دصفا آوردی مزاج تو اچھا ہو سمک نے جُھک کر سلام کیا و دوڑ کر
قدمون پر گرا سمک نے دیکھا کہ شاہزادہ مسہری پر جلوہ فرما ہو سر پر مرہم کے پھائے لگے
ہوے ہین گرد مسہری کے بہت سے دیواسفے بلباس نفیس بیٹھے ہوے ہین ایک دیوانہ
قریب مسہری کرسی پر بیٹھا ہوا ہو اُسکے چہرے سے آثار سرداری و افسری کے ہویدا ہین
پس سمک نے سلام کرکے قصد کیا کہ علمشاہ کے قدمون پر گرون اور بوسہ دون علمشاہ
نے سمک کے سر کو سینے سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ ای سمک تمکو میری آنکھین
ڈھونڈھ رہی تھین مین دل سے تمھارے ملنے کی خواہش کر رہا تھا خداوند کریم نے میری
آرزو کو پورا کیا کہ تمکو یہان پہونچا دیا یہ تو بتاؤ کہ کیونکر آنا ہوا جب سے مین یہان طلسم پر
آیا ہون سوائے ایک مرتبہ کے تمکو نہین دیکھا تمکو مین نے سماوات کے دربار مین
دیکھا تھا جبکہ مین قید ہو کر گیا تھا تم بصورت غلام اُسکے پس پشت کھڑے ہوے تھے پھر
جب سے نہین دیکھا باوجودیکہ والد بزرگوار کا لشکر بھی آیا ہو اور عیار بھی آئے مقابلے بھی
ہوے مین لشکر مین بھی رہا مگر تمکو نہین دیکھا تم کہان چلے گئے تھے سمک نے عرض کیا
کہ مین اسی فکر مین صحرا بصحرا پھر رہا تھا کہ کوئی عیاری کرون اور کچھ تحفہ لیکر حاضر خدمت ہون
اسی اثنا مین ایک مرتبہ حسب الاتفاق لشکر مین بھی جانے کا اتفاق ہوا وہان جا کر معلوم ہوا
کہ آپ بدون کسی کو ہمراہ لیے ہوے بوقت شب کسی طرف تشریف لے گئے ہین اب مجکو
لشکر مین رہنا شاق ہوا مین آپ کی تلاش مین وہان سے چل کھڑا ہوا اتفاق قضا و قدر تقدیر
کی خوبی سے ایک تحفہ ہاتھ آگیا اُسکو لیکر اور دریافت کرکے حاضر خدمت ہوا یہ کہکر سمک نے

عرض کی کہ حضور اپنی سرگذشت بیان فرمائیں کہ حضور پر کیا گذری علمشاہ نے اول سے
آخر تک حال بیان کیا قمری کا ہاتھ سے جانا اسیر تکرار ہونا سرداروں کو قتل کرنا سب کا بلوہ
کرکے اسیر کرنا اور بحکم عنطاق قید کرنا اسکا دوسرے روز بوقت صبح حکم قتل دینا یہ دیوانہ
جو کہ بھانجہ ہی عنطاق کا اب جو مسلمان ہوا ہی یہ مع اپنے رفیقون کے وہان پہونچا اور پاسبانون
وغیرہ کو قتل کرکے مجھکو رہا کرکے اپنے قلعے مین لایا میرا علاج کیا مگر ای سمک مجھکو جدائی اُس
قمری کی بہت شاق ہی نہ معلوم اسکا کیا حال میری جدائی مین ہوا ہوگا اور کیا اُسپر گذری
مین اُس قمری کی کیا حالت بیان کرون کہ وہ کیا چیز ہی اور کیسی خوش گفتار تھی ایسے طائر
خوش گلو نہ دیکھے نہ سُنے جیسی وہ قمری تھی وہ میری مونس تنہائی اور یار غمگسار تھی افسوس
کہ وہ یون مفت ہاتھ سے جاتی رہی نہ معلوم باز اُسکو کھا گیا یا وہ اُسکے پنجے سے
چھوٹ گئی مین یقین کرتا ہون اگر چھوٹ جاتی تو ضرور وہ میرے پاس آتی یہ کہکر علمشاہ
نے بہت افسوس کیا بلکہ کسیقدر آنکھون مین آنسو بھر آئے یہ رنگ جو سمک نے اپنے
آقا کا دیکھا تو عرض کی کہ حضور کے ہاتھ وہ قمری کیونکر آئی علمشاہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا
ای سمک مین تجھسے اُسکا حال کیا بیان کرون قابل بیان کرنے کے نہین ہی چونکہ تم میرے
رازدار ہو خیر تمسے بیان کرتا ہون مجھسے بہت بڑی غلطی واقع ہوئی یہ فرماکر دیوانہ سے
کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہوجائے تو بہتر ہی مین کچھ اپنے عیار سے باتین کرونگا اُسنے
عرض کی کہ بہت خوب یہ کہکر اُسنے اُن سب کو ہٹا دیا اب اُس مقام پر سوائے علمشاہ
و سمک و دیوانہ کے کوئی نہ تھا دیوانہ بھی اُٹھکر جانے لگا علمشاہ نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اِس دیوانہ سے بھی حال کہدینا زیبا ہی کیونکہ اپنا محسن ہی دوسرے اِسسے اپنا
راز بھی تمسے پوشیدہ نہین کیا یہ خیال دل مین کرکے دیوانے سے فرمایا کہ تم کہان جاتے
ہو تم ٹھہر جاؤ تمسے کوئی پردہ نہین ہی علمشاہ کو یہ بھی خیال تھا کہ شاید یہ ناراض نہ ہوجائے
اور خیال کرے کہ تمنے تو اِنکے ساتھ ایسا سلوک کیا اِنکو قتل سے بچایا اور یہ تم سے اپنا راز
پوشیدہ کرتے ہین یہ سوچکر دیوانے سے کہا یہ جو دیوانے نے سُنا بیٹھ گیا اُسوقت جب تخلیہ
بالکل ہوگیا سوائے تین شخصون کے جو تھا وہان کوئی نہ تھا اُسوقت علمشاہ نے کل حال

قمری کا بیان فرمایا یعنی اپنے لشکر سے مع ملکہ آہو چشم کے نکلنا اور صحرا مین پہونچکر خیال کرنا کیا اور
بالکل خلاف ہو جو کہ تحریر ہو چکا ہو ملکہ سے اپنا خیال ظاہر کرنا ملکہ کا اصرار کرنا باہم رد و بدل ہونا
آخر ملکہ کا سحر سے قمری بننا اپنا قمری کو لیکر وہان سے چلنا اُس لشکر مین پہونچنا مع قمری کے
حسب الطلب دربار عنطاق مین جانا عنطاق کا قمری کو پسند کرکے طلب کرنا اپنا انکار کرنا
باز کا آکر قمری کو لیجانا بادشاہ سے تکرار ہونا کل حال کہ سُنا یا اور فرمایا کہ وہ قمری اصل مین
قمری نہ تھی بلکہ ملکہ آہو چشم میری شیدا تھی اے سمک تمکو لازم ہو کہ تم اِس امر کو دریافت کرو
کہ وہ قمری کہان ہو اور کیا ہوئی اور یہ تو بیان کرو کہ تمنے جو کہا کہ میرے ہاتھ ایک تحفہ آیا تو
مین حاضر ہوا وہ تحفہ کیا ہو ہمکو دکھاؤ جسوقت سمک کل حال سُن چکا اُسوقت اُسنے علمشاہ
سے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون انشاء اللہ تعالیٰ وہ قمری زندہ ہوگی اور آپ کے پاس
ضرور آئیگی یہ فرمائیے جو کوئی قمری کو لائے اُسکو کیا انعام عطا فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا مین
اُسکو بہت کچھ دونگا اور خوش کر دونگا اگر قمری کو کوئی لا دے یہ سُنکے سمک نے وہ قفس
جس مین قمری تھی علمشاہ کے روبرو رکھدیا اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے وہ قمری یہ تو
نہین ہو اب جو علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا تو اپنی شمشاد قد کی قمری کو اُس قفس مین پایا دیکھا
کہ قفس مین بیٹھی ہوئی ہو اُدھر قمری نے جو علمشاہ کو دیکھا مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگی
اور یہ قصد کیا کہ کسی طور سے مین قفس سے نکلکر علمشاہ کے پاس پہونچ جاؤن اور ایکبارگی
بیقرار ہو کر یہ یکبارہ اُسکے شعر پڑھتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے ملہ اب جان سے جاتا
ہے یہ بیمار خبر لے ملہ یہ رنگ جو علمشاہ نے دیکھا فوراً ہاتھ بڑھا کر قفس کے در کو کھولدیا
در کھولنا تھا کہ وہ قمری مثل باز کے ہاتھ پر علمشاہ کے آکر بیٹھی جس طور سے باز شکار پر
گرتا ہو علمشاہ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا چوما فوراً خیال مین آیا کہ اب یہان سوا میرے
اور میرے عیار کے اور اِس دیوانے کے کون ہو بہت دن ہوے کہ یہ جامۂ انسان مین
نہین آئی یہ خیال کرکے کمر سے وہ شاخ گلاب جو کہ آہو چشم نے علمشاہ کو بتادی تھی اور
اُسکی تدبیر بتادی تھی کہ اِدھر سے جو لگائیگا تو مین قمری ہو جاؤنگی اُدھر سے جو لگائے گا
تو مین پھر حالت اصلی پر آجاؤنگی اِسی تدبیر سے کئی مرتبہ علمشاہ نے قمری کو انسان بنایا

اور پھر قمری بنایا تھا بس اُس شاخ کو نکالا اور سمک وغیرہ سے کہا کہ خبردار ہو جاؤ مین اِس
قمری کو انسان بناتا ہون یہ فرماکر اُس شاخ کو اُس سمت سے لگایا کہ جدھر کے لگانے سے
حیوان سے انسان ہو جاتی تھی اُس شاخ کا جسم سے مس ہونا تھا سب نے دیکھا یا تو وہ
قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی یا ایک مرتبہ فرش پر گری اور تڑپی اب جو اُٹھی سب نے دیکھا کہ ایک
حسین وجمیل عورت از سرتاپا زیور جواہر مین غرق ہی علمشاہ نے ملکہ کا ہاتھ پکڑکر پہلو مین بٹھا
لیا اور سمک وغیرہ سے فرمایا کہ تم اب تو اِس قمری کے حال سے آگاہ ہوے سب نے
عرض کیا کہ جی ہان سمک نے عرض کیا کہ جب مین نے قمری کا حال سُنا تھا اُسی وقت مجھکو
یقین ہو گیا تھا کہ ضرور اِس قمری مین کوئی نہ کوئی بھید ہی اِس قمری کو کسی نہ کسی تدبیر سے
اُڑا لے چلو مین لیکر حاضر ہوا علمشاہ نے فرمایا کہ تمنے کیونکر پائی اور تمکو کیونکر اِس حال
سے آگاہی ہوئی بیان کرو سمک نے اپنا لشکر عنطاق مین آنا مع دیکھکر وہان اُسکو کل
حال معلوم ہونا اور سب حال دریافت کرکے جوگی کی صورت بنکر آنا اور رموز کے
خیمے مین موافق اُسکے طلب کے جانا مع سامان کے اُس سے تقریر کا ہونا اور اپنا بحث
کرنا آخر کو چراغ روشن کرکے سب کو بیہوش کرکے قفس لیکر وہان سے روانہ ہونا حرف
بحرف بیان کیا علمشاہ و ملکہ یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے سمک کو بہت کچھ انعام
مرحمت فرمایا کہ سمک بھی خوش ہو گیا علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ ملکہ کو دیکھکر پھولون نہ سماتے
تھے ملکہ سے کہا کہ کیون ملکہ ہم کہتے تھے کہ تم ہمراہ نہ چلو عورت کا ہمراہ ہونا اچھا نہین ہوتا
ہی ہمارے کہنے کو تمنے نہ سُنا اُسکی سزا پائی اپنی سزا کو پہونچین اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان
کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جو مقدر مین ہوتا ہی وہ ضرور پیش آتا ہی میرے مقدر مین یہ لکھا تھا
آپ کے مقدر مین یہ تحریر ہوا تھا پھر کیونکر اُسکا سامان نہ ہوتا خیر اب اِس باتون کے ذکر کو دور
بھی فرمایئے کیونکہ صدمہ ہوتا ہی خداوند کریم اب ایسی گھڑی نہ لائے شکر ہی خداوند کریم کا
کہ اُسنے پھر آپ کو زندہ دکھایا اور مین آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی مجھکو اِس دن کی
امید کب تھی خداوند تعالیٰ بھائی سمک کا بھلا کرے کہ جسکی کوشش سے مجھکو یہ دن نصیب
ہوا کہ مین نے آپ کو زندہ اپنی زندگی مین دیکھا مین یہی دعا کر رہی تھی کہ خدائے کریم تو

ملک الموت کو حکم فرما کہ میری قبض روح کرین مین اپنی زندگی مین یہ نہ سنون کہ میرے مالک اور آقا کو ان حرامزادون نے قتل کیا اور مجھسے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہو یا کوئی ایسی صورت نکال کہ مین قید سے رہا ہون اور جاکے اپنے شہریار سے ملون علمشاہ نے فرمایا کہ ملکہ تم سچ کہتی ہو تمھارا یہی حال ہوا ہوگا خیر میرا جو حال تھا وہ خدا پہ بخوبی روشن ہو اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین انشاء اللہ مین اچھا ہو لون اُسوقت تم دیکھنا کہ اس عنطاق اور رموز کو کیسی اس حرکت کی سزا دیتا ہون کیا اب مین اس ملک کو بدون اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے جاتا ہون یہ غیر ممکن ہو اب جبتک میرے زخم اچھے ہون اسی قلعے مین قیام کرو بعد صحت دیکھا جائیگا یہ فرماکر ملکہ سے فرمایا کہ اب تم محل مین جاؤ اور وہان پر راحت و آرام سے بسر کرو یہان ہمارے پاس اور لوگ آئینگے راوی بیان کرتا ہو کہ جہان پر علمشاہ فروکش تھے اسی کے برابر ایک محل سب سامان سے آراستہ تھا اور خالی تھا اُسین ملکہ کو علمشاہ نے حکم دیا کہ تم یہان رہو دیوا نے سب سامان مہیا کیا پیش خدمتین مصاحبین وغیرہ سب آکر حاضر ہوئین ملکہ وہان رہنے لگی اب علمشاہ نوجوان کے زخمون کے انگور بندھ آئے ہین سماک ملیطاقی و دیوانہ علمشاہ کی خدمت گذاری و علاج مین ہمہ تن مصروف ہین دن بھر تو علمشاہ باہر تشریف رکھتے ہین شب کو محل مین تشریف لے جاتے ہین ملکہ سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہو کیونکہ ان لوگونمین بدون عقد کیے ہوئے ہم بستر ہونا حرام ہو دوسرے ساحرون سے تو بالکل یہ لوگ پرہیز کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک وہ سحر سے توبہ نہ کرین بس اسی سبب سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہو اب یہ تو یہان عیش و عشرت مین بسر کر رہے ہین انکو تو یہان ایسی حالت مین مصروف چھوڑا جاتا ہو اور اب کچھ حال بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین

دو کلمہ داستان بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا خبر لیکر آنا عنطاق کا آگاہ ہوکر ایک سردار کو براے اسیری علمشاہ وغیرہ کے روانہ کرنا اُسکا جاکر

مقابلہ کرنا اور شکست کھا کر بھاگ کر آنا اہل لشکر کا بادشاہ سے حال بیان کرنا
خود بادشاہ کا اس حال سے آگاہ ہو کر لشکر لیکر مع اپنے بھائی کے جانا مقابلہ کا
ہونا علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز جادو کے اسیر ہونا ان سب کو قید کر کے
بادشاہ کا لیکر اپنے شہر مین آنا اور عنطاق کا نامہ اس سب حال کا بادشاہ طلسم
کو تحریر کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ

ظاہر ہوا جنھین یہ تمھارے حجاب سے
غافل وجد کرتے ہین ساقی سحاب سے
حیرت کی جا ہے خط رخ آتشین یار
ٹکڑے کے پارہ پارہ ہو کشتی حباب سے
یاد آگیا ہے بوسہ چشم سیاہ یار
اے ترک اپنی تیغ کو بجھوا گلاب سے
آتش کو خنجے قتل کیا اسنے اس لیے

یوسف چھپا کے رکھتا تھا منھ کو نقاب سے
یوسف مین اور یار مین اتنا ہی فرق ہے
نکلا ہے شیرہ بغل آفتاب سے
بیخود ہوئے نہ زندہ چڑھا کر خم و سبو
وحشت ہوئی ہے فلک پیر کے کباب سے
دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے
ہوتی ہے قدر شعر بلند انتخاب سے

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
اسکو چھپایا اسکو نکالا نقاب سے
اس بحر مین کھلاتی ہے غوطے مجھے قضا
چکر مین چرخ ہے قدح آفتاب سے
گلہائے زخم کے سیلیے خوشبو ضرور ہے
خارج ہے سرنوشت ہمارے حساب سے

نگارندہ معنی داستان چنین کرد این داستان نزا بیان سیاحان دشت معانی وطے کنندگان صحرائے مضامین وجادہ پیمان
خبر سیاحت وعبران احوال بلاغت وفصاحت اس داستان بذرت بیان کو یون تحریر کرتے
ہین کہ جب بے شنگ عیار حسب ارشاد اپنے بادشاہ عنطاق کج کلاہ کی طرف قلعہ تجیز یہ کے
اپنی صورت تبدیل کر کے روانہ ہوا چنانچہ راہ سے بخوبی آگاہ تھا پائے شاطری مارتا ہوا راہ طے
کرتا ہوا بصد عجلت قریب قلعہ پہونچا در قلعہ کو کشادہ پایا بلا خوف و خطر داخل قلعہ ہوا قلعے مین عجب
طرح کی چہل پہل دیکھی ہر مقام پر دیکھا کہ دس دس بارہ بارہ اہل قلعہ لباس نفیس پہنے ہوئے
جمع باہم کلام کر رہے ہین کہ ہمارے آقا و مالک تجیز دیوا نے بڑا کام کیا کہ پسر حمزہ کو قید سے
رہا کیا اپنے ماموں سے مخالف ہو کر دین اسلام قبول کیا اور اس جوان کی اطاعت کی اور
ہم سب کو بھی دین اسلام سے مشرف کیا واقعی دین اسلام مذہب حق اور خدائے آسمانی

لایق بندگی ہو اور یہ مذہب سب جو کہ جاری تھے اور ہین سب باطل ہین اور جنھون نے دعوی خدائی کیا اور کرتے ہین یہ سب اُسکے بندے تھے اور ہین مگر کافر ہو گئے تھے شیطان کے بہکانے سے دعوی خدائی کیا اُسکی سزا پائی اور پاوینگے ہمیشہ نار دوزخ مین جلائے جاوینگے اور عجائب نگار بھی کوئی بچہ شیطان ہوگا کہ جو دعوی خدائی کرتا ہو جنے تو آجتک کوئی اُسکی قدرت نہین دیکھی اور خداوند کریم کی تو قدرت ظاہر ہو کہ اُسنے پسر حمزہ کو کس آفت سے بچایا جبکہ یہان اُسکا نہ کوئی رفیق تھا نہ عزیز اور سب خون کے پیاسے تھے دیکھو کیا سبب پیدا کیا کہ ہمارے آقا کو اُسکا مددگار بنایا وہ رہا کر لائے خوب کیا کہ جنے اُمیر لعنت کی زین سے تنگ یہ تقریر سُنتا ہوا اور قلعے کی حالت کو دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو اسنے دیکھا کہ جہان جہان خداوند عجائب نگار کی تصویرین لگی ہوئی تھیں اور سب اہل قلعہ اُن مکانون مین جاکر اُن کل تصویرون کی پرستش کرتے تھے وہ مکان گرا دیے گئے ہین وہان مسجدین بنائی جاتی ہین یہ حال دیکھکر اُسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے دل مین کہا کہ اِس دیوانے نے بڑی بری حرکت کی اپنے ماموں و بادشاہ سے دشمنی کی اِسنے تو وہ مثل کی کہ دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر یعنی بادشاہ کی سرحد مین رہنا اور اُسی سے دشمنی باوجودیکہ ملعون بھی اُسکو کوئی غیر نہین ہو اُسپر یہ حال ہو خیر اب ہمکو یقین ہوتا ہو کہ اسکے استیصال کا زمانہ آگیا ہو یہان سے ضرور نکالا جائیگا اگر اِسنے اُس جوان کا ساتھ دیا تو بادشاہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا کیونکہ نہایت درجہ کی بیجا حرکت کی ہو ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا قریب عمارات شاہی آیا اور ایک چوبدار کی صورت بنکر داخل دیوان خاص ہوا دیکھا کہ وہ جوان خداپرست یعنی علمشاہ مسہری پر لیٹا ہوا ہو اور گرد مسہری کے دنگل و کرسیان آراستہ ہین اُمیر دیوانے کے سردار بیٹھے ہوے ہین اور دیوانہ بھی مثل اُن خادمون کے حاضر ہو سر دبا زدہ پراُس جوان کے مرہم پھاہے چڑھے ہوے ہین وہ جوان دیوانے سے کہ رہا ہو کہ او بھائی تم پریشان نہو مین اچھا ہو لون تو اِس عنطاق کو دیکھنا کیسی سزا دیتا ہون مع اُسکے بھائی رموز کے کہ وہ بھی یاد کریگا اگر عنطاق نے مع اہل شہر کے دین اسلام قبول کر لیا تو میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا شہر عنطاقیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا یہ بھی نہ معلوم ہوگا

دیکھا نیز کبھی شہر آباد تھا اب کیا بد دن اِس شہر کو آباد کیے ہوے مین یہان سے جاتا ہون
مثل مرزوق شاہ وغیرہ کے اِسکو بھی مع تخت کے اُٹھا کر خاک پر مارونگا اور اُسکی دختر
کے ساتھ تمھاری شادی کرونگا اگر اُسنے بخوشی قبول کیا تو خیر ورنہ جو حال ہوگا تم دیکھ لینا
دیوانہ ہاتھ جوڑ کر کہ رہا ہو کہ بجا ارشاد ہوتا ہو جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین انشاء اللہ ایسا ہی
ہوگا مین تو آپ کا ایک ادنا خادم ہون علمشاہ فرماتے ہین کہ تم ہمارے محسن ہو یہ جو تقریر
بے شنگ عیار نے سُنی اور زیادہ اپنے دل مین جلا اور کہنے لگا کہ کیا خوب اِس جوان
کو بڑا غرور ہو خداوند عجائب نگار سے ذرا بھی نہین ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اِس قلعے کی بربادی
کا زمانہ آگیا ہو خیر اب تو چلکر بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کر اور عرض کر کہ جو کچھ اُن لوگون نے
خدمت والا مین عرض کیا سب درست اور صحیح ہو آپ کا قیدی قلعہ تجخیر مین آپ کے
بھانجے تجخیر دیوانے کے پاس موجود ہو اور یہ خیالات اُسکے ہین اور جو تو نے قلعے کی
حالت اپنی آنکھ سے دیکھی ہو وہ بیان کر تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین میرے نزدیک مناسب
یہ ہوگا کہ ایسی حالت مین کسی کو مع سپاہ کثیر کے روانہ کرکے گرفتار کرالین تاکہ یہ صحت سے
نجات نہ پائے واقعی اگر تندرست ہوگیا پھر کون اِس سے لڑ سکتا ہو اِس حالت مین تو یہ
ممکن ہو کہ یہ اسیر ہو جائے اُس حالت مین اِسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا جبکہ یکہ و تنہا تھا تو کسقدر
لوگون کو اِسنے قتل کیا تھا اور ہاتھ نہ آتا تھا اگر وہ تدبیر نہ کیجاتی تو کبھی نہ ہاتھ آتا اور اب تو
اسکو مقام بھی بیٹھنے کو ملا ہو لشکر بھی کسیقدر ہمراہ ہو گیا اب تو یہ آفت برپا کر دیگا اگر یہ اچھا
ہوگیا بہتر یہ ہوگا کہ ابھی سے تدارک کیا جائے آیندہ بادشاہ کو اختیار ہو ہم خبردار کیے
دیتے ہین یہ سوچکر وہان سے باہر آیا اور دوسری صورت تبدیل کرکے قلعے کو طے کرکے
بیرون قلعہ آیا لشکر کا راستہ لیا راہ طے کرکے داخل قلعہ ہوا وہ وقت ہو کہ عنطاق کج کلاہ
نے سہ پہر کا دربار کیا ہو سب آکر حاضر ہوے ہین سوا ے رموز جادو اِسکے بھائی
کے کہ وہ تو وہان اپنے خیمے مین مع اپنے رفیقون کے بیہوش پڑا ہو وہ کیونکر آتا کہ عیار
بے شنگ آکر ہو نچا مجرا گاہ پر سے بادشاہ کو مجرا کیا کافر نے کافر کو بد دعا دی اور یون عرض
کیا کہ حضور یہ غلام اپنی آنکھ سے دیکھ آیا بموجب حکم عالی گیا سب حال دیکھا اور جو کچھ باہم

مشہور رہے ہو رہے ہین وہ سب گئے حضرا وندنعمت جو کچھ کوتوال وا اہل لشکر نے خدمت والا مین
گذارش کیا سب درست اور صحیح ہی سرمو فرق نہین ہی بالکل جھوٹ نہین ہی یہ کہکر سب حال تقرر کا
اور قلعہ کی تقریر اور مسجدون کے بننے کا اور اپنا خلوت خانہ مین پہونچنے کا اور وہان کی کل
تقریر بیان کی ذرا سی بھی نہ چھوڑی بلکہ کچھ اپنی طرف سے زیادہ کر کے بیان کی راوی کہتا ہی
کہ اُس عیار نابکار نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا سب کہہ سُنایا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ اُن
سب کے خیالات ہین اور یہ صلاحین ہو رہی ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی اس غلام نے
وہان کے کل حالات سے آگاہ کر دیا بلکہ جو راے ناقص مین میری بات آئی ہی اگر ارشاد ہو
تو عرض کرون گو کہ مین کسی لایق نہین ہون مین کیا میری راے کیا ایک ادنی تین روپیہ کا پیادہ
اُسکی بھلا راے اُن لوگون کی راے کے برابر ہوگی جو کہ بڑے بڑے مرتبے اور اعلی
اعلی عہدون پر سرفراز ہین اور ہزارون روپیہ ماہانہ پاتے ہین جنمین کوئی سپہ سالار ہی کوئی
رسالدار ہی کوئی کمندار ہی جو اُن سب کی راے ہوگی وہ بھلا میری کیا ہوگی وہ بڑے لوگ
ہین اُنکی راے بڑی ہوگی جو کہ عقلاے دہر کہلاتے ہین جو کہ مشیران سلطنت و امیران مجلس
و ارکین دولت ہین مگر مین عرض کرتا ہون شاید پسند خاطر ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ بیان
تو کرو اُسوقت اُس نابکار نے بیان کیا میری راے تو یہ ہی کہ اسی وقت کسی سردار کو
روانہ فرمایئے کہ وہ جا کر قلعہ کو تاخت و تاراج کرے اور اُس جوان اور آپکے بھانجے کو
اسیر کر لائے اسکا سبب یہ ہی کہ وہ جوان ابھی مجروح ہی مقابلہ کرنے کے قابل نہین ہی
ایسی حالت مین وہ اسیر ہو جائیگا اگر تندرست ہو گیا تو پھر اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی پھر تو
اُس سے بہرام فلک بھی نہین لڑسکتا ہی خیال تو فرمایئے کہ جب وہ یکہ و تنہا تھا تو اُسنے کیا
آفت برپا کر دی تھی نہ کوہان نوسو ہان نکرسے مجروح کرتے نہ زمین گمندین مارتا نہ وہ اسیر
ہوتا پس جب ایک نے یہ قیامت برپا کر دی اب تو اُسکے ہزارون شریک ہو گئے ہین وہ
کیسی آفت برپا کرینگے خصوصاً آپ کے بھانجے صاحب کسی طور سے کم نہین ہین اُنکی اگر
شراکت ہو گئی تو آفت بھی برپا ہوگی اور شراکت کیون نہ ہوگی اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ لٹک
وال ہی بیچے اور برابر بھی بیچے اور دشمن بھی ہاتھ آئے پس اس سے بڑھکر موقع ان سب

باتون کا ہاتھ نہ آئیگا آیندہ جو آپ کی راے و دیگر مشورہ کارون کی مین نے ازراہ خیراندیشی و
خیرسگالی و نمک حلالی کے عرض کر دیا چونکہ مین نے نمک کھایا ہی لہذا نمک حلالی کا مقتضا یہی ہی
کہ جو مین نے عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی بادشاہ نے بیٹے شنگ کی تقریر کو سن کے کہا کہ تمنے
تدبیر تو خوب بیان کی ہی اب مین ان سب سے بھی راے لیتا ہون پس جو راے قرار پائیگی
اُسپر عمل کیا جائیگا عنطاق کی یہ حالت ہی جب سے زبانی عیار کی سب حال سنتا ہی کہ فرط غیظ و
غضب سے تھرتھر کانپ رہا ہی تمام جسم کے بال کھڑے ہوے ہین منھ مین کف بھرا ہوا ہی آنکھین
لعل ہو رہی ہین بار بار موچھون کو تاؤ دیتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ ناشدنی میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہی بڑا حرامزادہ نکلا میری ناموس کو بنگاہ بد دیکھا اور اُسکی نسبت خیال کیا میری دختر پر
عاشق ہوا ہی سارا عشق نکالے دیتا ہون مین دیکھتا ہون کہ وہ جوان میرا کیا بنا لیتا ہی کہ جسکو
پدرہا کر کے براے کمک لیگیا ہی یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اپنے بھائی کے دنگل کو خالی
پایا اہل جلسہ سے کہا کہ کیا آج اِسوقت رموز جادو نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جی ہان
آج نہین آئے بادشاہ نے کہا کہ کسی کو بھیجکر اُنکو بلاؤ کہ اُنسے بھی مشورہ کرنا ہی اب مقام تاخیر نہین
ہی یہ سُنتا تھا کہ وزیر نے ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور بلا کر حسب طلب عنطاق شاہ طرف
رموز جادو کے روانہ کیا اور اُس سے کہدیا کہ کہنا آپ کو آپ کے برادر صاحب اپنے
یہان پناہ طلب فرماتے ہین تشریف لے چلیے وہ چوبدار اُدھر کو روانہ ہوا یہان عنطاق
اُسی طور سے حالت غیظ و غضب مین بیٹھا ہوا بھائی کا انتظار کر رہا ہی اُدھر وہ چوبدار رموز
کے خیمے کے پاس آیا دیکھا کہ سب دربان در خیمہ پر بیٹھے ہوے ہین اور باہم کہ رہے ہین
کہ جب سے جوگی صاحب خیمے کے اندر ہمارے آقا کے پاس گئے ہین اُسوقت سے باہر
نہین آئے ہین نہ معلوم کیا سبب ہی کہ بڑے عرصے سے باتون کی بھی آواز نہین آتی ہی یہ دم
بخود ہے تھے کہ چوبدار پہونچا دربانون سے کہا کہ خبر کر دو کہ بادشاہ کے پاس سے چوبدار آیا ہی
بہت ضرورت ہی بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تشریف لے چلیے اشد ضرورت ہی دریافت
کیا ہی کہ مزاج کیسا ہی جو اِسوقت دربار مین نہین آئے بڑے عرصے سے دربار آراستہ ہی
یہ چوبدار نے کہا دربانون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہی کہ کوئی اندر آسکے جو آئے

اُسکو منع کرنا اور تم خود بھی نہ آنا ایک جوگی صاحب آئے ہین اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر
ہم جاکر اُنسے آپکا پیام بیان کرین بادشاہ سے عرض کیجیے گا وہ آتے ہین چوبدار نے کہا کہ ہمکو
حکم شاہی ہی کہ اپنے ہمراہ لے آؤ ہم کیونکر بدون اُنکے جائین ہمپر عتاب سلطانی نازل ہوگا تم
یہ خبر کردو ہمکو طلب ضرور کرینگے ہم اُنسے کہین گے دربانون نے کہا کہ ہماری یہ طاقت نہین
ہی کہ ہم بدون اجازت اندر جاسکین ہمکو مخالفت ہی بھلا پھر ہم کیونکر جاکر اطلاع کرین چوبدار نے
کہا کہ اچھا نجاؤ ہم خود جاتے ہین تمنے ہمکو منع کیا تم اپنے منصب کو بجا لائے اب کوئی تمکو الزام
نہین دیسکتا ہی یہ کہکر پردہ اُٹھایا دربان پُکار پُکار کر کہنے لگے کہ ای چوبدار صاحب اندر نجیے
ہم آپ کو منع کرتے ہین کیونکہ ہمارے آقا کا حکم نہین ہی ہمپر عتاب نازل ہوگا یہ اس خیال سے
پُکار کر کہ رہے تھے تاکہ رموز سُن لے کہ ہمارے ملازمون نے منع کیا یہ زبردستی چلا آیا ہی
وہان خبر دار کون ہی جو سُنے گا سب تو بیہوش پڑے ہوے ہین سُنے کون دربان تو یہی
چلاتے رہے اُدھر وہ چوبدار جو اندر خیمے کے جاتا ہی تو ہر طرف سے اُسنے خیمے کو بند
پایا از حد تاریکی تھی چند فانوسین و کنول روشن تھے ایک مقام پر یہ کھڑا ہو کر دیکھنے لگا
کہ یہ کیا معرکہ ہی ابھی تو دن ہی یہان روشنی کی گئی اور ہر طرف سے خیمے کو بند کر دیا ہی کہ باہر کی
روشنی نہ آنے پائے طریقہ یہ ہی کہ جب انسان روشنی سے اندھیرے مین آتا ہی تو کئی منٹ
تک اُسکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہی جب کچھ دیر ٹھہر لیتا ہی تو پھر سب کچھ معلوم ہوتا ہی یہی قاعدہ
اندھیرے سے روشنی مین آنے والے کا ہوتا ہی پس جب یہ وہان ٹھہر لیا تو اِسنے دیکھا
کہ جسقدر لوگ خیمے کے اندر ہین سب پڑے ہوے ہین ایک مقام پر اُنکو اپنے تن بدن
کا ہوش نہین ہی یہ دیکھکر اُس چوبدار کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی ان سب پر کیا سانحہ گذرا
جو یون پڑے ہوے ہین دیکھکر یہ کیفیت اُس چوبدار نے آواز دی کہ ذرا یہان آؤ دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی تم تو کہتے تھے کہ ہمکو اندر آنے کو منع کیا ہی کہ کوئی نہ آنے پائے یہان تو
سب اوندھے سیدھے پڑے ہوے ہین کیا آج کوئی جلسہ تھا کہ اُنھین شراب کثرت
سے پی گئی ہی اُسکے نشے کے سبب سے بیہوش پڑے ہین یہ جو چوبدار نے پکار کر کہا تو
دربان باہر سے اندر آئے اُنھون نے بھی یہ واقعہ دیکھا جو کہ چوبدار نے دیکھا تھا اِن

سب کو حیرت ہوئی چوبدار نے کہا کہ یہ گھٹا ٹوپ جو ہو اسکو تو برطرف کرو پردے اٹھاؤ تاکہ روشنی
ہو اور ہوا آئے سب کو ہوش آئے اُن سب نے پردے خیمے کے اٹھائے روشنی ہوئی
سب نے دیکھا کہ رموز جادو اور کل اُسکے رفیق ایک مقام پر بیہوش پڑے ہوے ہین اور
بیچ مین ایک چراغ مٹی کا رکھا ہوا ہو اُسمین بجاے تیل کے گھی پڑا ہوا ہو اور چار بتیان ہین
یہ دیکھکر اور بھی سب متحیر ہوے دربانون نے دیکھا کہ وہ جوگی صاحب نہین ہین اب جو دیکھا
تو ایک پرچہ لکھا ہوا فرش پر پڑا ہو اور ایک طرف سے سراچہ خیمے کا چاک پایا ابتو اور
حیرت ہوئی اب جو دیکھا تو اُس جوگی کو نہ پایا اور سب کو دیکھا ایک نے دوسرے سے
کہا کہ کیون بھائی وہ جوگی نہین ہو کدھر چلا گیا اگر دروازے سے جاتا تو ہم دیکھتے معلوم
ہوتا ہو کہ وہ جوگی پشت خیمہ چاک کرکے چلا گیا ہو وہ جوگی نہ تھا کوئی چور نابکار تھا دیکھو تو
سب چیزین خیمے مین ہین اُنھون نے جب یہ تقریر کی اُسوقت اُس چوبدار نے کہا کہ پہلے
اِن سب کو ہوشیار کرنے کی تو فکر کرو اُسکے بعد چیزون کو تلاش کرنا دیکھو تو یہ لوگ زندہ بھی
ہین یا مر گئے ہین یہ سُنکے وہ دربان اِن سب کی طرف چلے اُدھر سے ہواے سرد کے جھونکے
جو پردون کے اُٹھنے سے آئے اور اُنکے جسمون سے لگے اور دماغ مین خنکی پہونچی
اور اُدھر بیہوشی کا بھی اثر زائل ہو چکا تھا سب کو ہوش آیا ہر ایک گھبرا کر اُٹھا ایک نے
دوسرے کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا رموز جادو جو اُٹھا اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے
خیال کیا کہ نہ تو وہ جوگی ہو نہ وہ قفس قمری کا ہو صرف بادشاہ کا چوبدار اور میرے ملازم کھڑے
ہوے ہین ہم سب کو حیرت سے دیکھ رہے ہین اُدھر وہ لوگ اِن سب کے ہوشیار کرنے کو
چلے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ سب کے سب خود بخود ہوش مین آ گئے یہ لوگ اُسی مقام پر کھڑے
ہوکر دیکھنے لگے اِدھر یہ جو واقعہ رموز نے دیکھا کہ قفس قمری مع جوگی کے ندارد ہو ابتو
اِسکے حواس جاتے رہے ہاتھ پاؤن کے طوطے اُڑ گئے طائر حواس قفس دماغ سے
پرواز کر گیا حیرت زدہ ہو کر اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا سانحہ ہو کہ وہ جوگی صاحب
کدھر گئے نہ اُنکا پتہ ہو نہ قفس قمری کا معلوم ہوتا ہو میری سمجھ مین کچھ نہین آتا ہو کہ یہ کیا واقعہ ہوا
ایسے خود رفتہ ہوے کہ ہمکو کسی امر کی خبر تک نہ رہی کوئی قفس بھی لیگیا اور جوگی صاحب بھی

چلے گئے اور ہم آگاہ نہوے اُن سب نے عرض کیا کہ چراغ کا روشن ہونا تھا کہ
ہمارے حواس جاتے رہے اور ہم بیہوش ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا ان دربانون سے
دریافت فرمائیے کہ انھون نے جوگی کو جاتے ہوے دیکھا ہوگا یہ سُنکے رموز نے اُن دربانون
کو قریب بلایا اور کہا کہ کیا وہ جوگی صاحب چلے گئے تمنے جانے کیون دیا اور کیا وہ قفس بھی
قمری کا لیتے گئے اور تم کب اندر خیمے کے آئے دربانون نے کانپ کر عرض کیا کہ جب سے
آپ نے حکم دیا کہ کوئی اندر نہ آنے پائے اور نہ تم آنا ہم لوگ اُسوقت سے در خیمہ بیٹھے
رہے کہین اُٹھکر نہین گئے بلکہ پیاسے بھی رہے نہمنے جوگی کو جاتے دیکھا نہ اور کسی کو ادھر
سے کوئی نہین گیا جب یہ چوبدار آپ کے بلانے کو بادشاہ کے پاس سے آیا اور ہمسے اُسنے
کہا کہ خبر کر دو ہمنے کہا کہ ہمکو حکم اندر جانے کا نہین ہے ہم خبر نہین کر سکتے ہین نہ جا سکتے ہین کہ
مخالفت ہو انھون نے کہا کہ بہت ضرورت ہے ہم اُنکو اپنے ساتھ لیکر جائینگے ہم خود
جاکر کہتے ہین ہم منع کرتے رہے یہ اندر آئے اِنھون نے یہان آکر سب کو جو بیہوش پایا
ہم سب کو آواز دی جب ہم سب آئے تو ہم بھی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے ہمنے پردے
اُٹھا دیے تو آپ سب کو بیہوش پایا مگر جوگی صاحب کو نہ دیکھا اور ایک پرچہ فرش پر پایا
اور پشت خیمہ کو چاک دیکھا ہم خود حیران تھے کہ جوگی صاحب کدھر سے گئے اور یہ کیا واقعہ
ہے اب ہم آپ لوگون کو ہوشیار کرنے چلے تھے کہ آپ کو خود ہوش آگئے یہ سُننا تھا اب تو
بالکل حواس رموز کے جاتے رہے کہا کہ لاؤ تو وہ پرچہ ہین تو دیکھون کہ اُسمین کیا لکھا ہے
اُن لوگون نے وہ پرچہ رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے جو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ او رموز
نابکار کا فرغدار آگاہ ہو کہ مین جوگی نہ تھا تمھارا باپ تھا میرا نام سمک ملطاقی تھا مین عیار
علمشاہ نوجوان کا تھا تمنے میرے آقا کے ساتھ مکر کیا اُنکے پاس سے قمری بازسحر کو بھیجکر
اُٹھوا لی مجھکو جو معلوم ہوا مین جوگی بنکر آیا تم سب پر عیاری کی اور چراغ عیاری روشن کرکے
تم سب کی عقل کو گل کیا اب قمری کو لیکر جاتا ہون یہی خیریت جانو کہ تمکو قتل نہین کیا بڑا احسان
کیا ورنہ تم میرے قبضے مین تھے اگر مین چاہتا تو قتل کر ڈالتا مگر اِس خیال سے چھوڑ دیا
کہ تمنے کوئی ایسی خطا نہین کی کہ جسکے عوض مین قتل کرتا تمکو سمجھائے دیتا ہون کہ اب کبھی

ایسی حرکت نہ کرنا اگر اب ایسی حرکت کروگے تو یاد رکھنا کہ پھر میرے ہاتھ سے نہ بچوگے آیندہ
تمکو اختیار ہی بلکہ تمکو لازم ہی کہ دین اسلام کو قبول کرو اور میرے آقا کی اطاعت کرو اسی مین
تمھاری زندگی کی صورت ہی ورنہ یہ امر اب غیر ممکن ہی کہ میرا آقا اس ملک کو اسلام آباد نہ کرے
ضرور یہ ملک اسلام آباد ہوگا بس یہی کافی ہی زیادہ تحریر کی ضرورت نہین ہی راوی بیان
کرتا ہی کہ جب سماک قفس لیکر جانے لگا تھا تو یہ پرچہ لکھکر ڈال گیا تھا وہی پرچہ دربانون نے
پایا تھا اور رموز کو دیا جب رموز نے وہ پرچہ پڑھا اور مضمون سے آگاہ ہوا اُسکے چہرہ کا
رنگ مثل طائر وحشی کے پرواز کر گیا اور اپنے رفیقون سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا
مین نے دھوکا کھایا سحر سے دریافت نہ کیا کہ یہ کون ہی وہ جوگی نہ تھا عیار تھا اُس جوان
خداپرست کا قمری کو لینے آیا تھا عیاری کرکے ہم سب کو دھوکا دیکر لیگیا واقعی کیا خوب
عیاری کی مگر حیران ہون کہ مین بھائی صاحب سے کیا کہونگا اور قمری جب وہ طلب کرینگے
تو کیا جواب دونگا حریف تو اپنا کام کرکے چلا گیا بڑا داغ دے گیا یہ کہکر وہ پرچہ رفیقو نکو
دیا ہر ایک نے پڑھا اب تو سب کے حواس جاتے رہے رموز نے کہا کہ بھائیو کوئی
تدبیر بتاؤ کہ مین بادشاہ سے کیا کہون اُن سب نے کہا کہ جو واقعہ گذرا ہی وہ سب بیان
کر دیجیے گا یہ پرچہ دکھا دیجیے گا آپ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے اِن عیارونکے
ہاتھ سے دھوکا کھایا ہی ایسے مثل شمامہ جادو و دمامہ و مشمش و افراسیاب کے نہین مین
یہ سب تو دعوی خدائی کرتے تھے اُسیر اِن عیارون کے ساتھ سے ہزارون دھوکے
کھائے بس اب اگر آپ نے دھوکا کھایا تو کیا نقصان ہوا آپ نے کوئی دیدہ و دانستہ
نہین دھوکا کھایا اُسکے فریب مین آگئے رموز نے کہا خیر اب تو جو کچھ ہوا مجبوری ہی ایک
رفیق بولا کہ خوب ہوا وہ قمری کو لیگیا ایسی منحوس وہ قمری تھی کہ جب سے آئی تھی سوا ے
جنگ و پیکار کے دوسری بات نہ تھی خوشی سے نہ بیٹھ سکے رموز نے کہا ہمارے نزدیک
بادشاہ سے تو دریافت کرو دیکھو کہ وہ کیا فرماتے ہین ساری میری محنت بیکار ہوئی
دوسرے اور سب لوگون سے شرمندگی حاصل ہوئی وہ لوگ کیسے خوش ہوے
ہونگے یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ تم کیون آئے ہو اُسوقت مت تھے آکر میان ہم سبکو بچا لیا

ورنہ اسی طور سے بیہوش پڑے رہتے اور مر جاتے جب سے مجھکو ہوش آیا ہی اور مین نے قمری کو نہین دیکھا ہی بڑا صدمہ ہی چوبدار نے عرض کیا کہ آپ کو اسیوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی کہ اپنے ہمراہ لانا بڑی ضرورت ہی مین آپ کے لینے کو آیا تھا یہان آکر یہ واقعہ دیکھا لہذا آپ تشریف لے چلیے بادشاہ انتظار فرما رہے ہونگے فرمایا تھا کہ کہنا کیا سبب ہوا ہی جو اسوقت کے دربار مین نہین آئے یہ جو چوبدار نے کہا رموز نے کہا کہ اچھا چلتا ہون یہ کہکر اُٹھا لباس درباری سے آراستہ ہوا سب رفیقون کو رخصت کیا جو کہ دربار مین جاتے تھے اُنکو ہمراہ لیا مع اُس پرچہ کے ہمراہ چوبدار کے طرف دربار کے روانہ ہوے ادہر وہ سب رفیق اپنے اپنے مقام پر آئے اور باہم کہنے لگے کہ بڑی عیاری ہوئی ہم سب نے بڑا دھوکا کھایا ذہن مین نہین آتا ہی کہ وہ تیتر و قمری کسطور کی تھی اور کس چیز کی بنائی تھی اور کیا فقرہ کیا ہی کہ سب کو یقین آگیا عیاری اسکا نام ہی رفیق تو اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے یہ باتین کر رہے ہین ادہر رموز وہان پہونچا داخل دربار ہوا مگر مغموم و محزون اپنے بھائی کو سلام کیا اور سب اہل دربار نے اُسکی تعظیم کی رموز نے دیکھا کہ سب شنگ عیار گھبراے ہوے ہین شنگ اسکے سامنے براے دریافت حال گیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ سلام کرکے اپنے مقام پر بیٹھ گیا مگر سر جھکائے ہوے ہی کسی طرف دیکھتا نہین ہی اُسوقت عنطاق نے رموز کی طرف منھ کرکے کہا کہ کیون مزاج کیسا ہی جو آج دربار مین نہین آئے جب بولایا مین نے تو آئے بھی ہو تو سر جھکائے ہوے کچھ مغموم سے بیٹھے ہوے ہو اِسکا سبب کیا ہی کچھ بیان تو کرو اور یہ بیان کرو کہ قمری تو اچھی ہی جب یہ بادشاہ نے کہا اُسوقت رموز نے سر اُٹھاکر اور ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون اور جو مصیبت مجھپہ گذر گئی ہی جسکے سبب سے مین آپ سے شرمندہ ہون اور جسکے باعث سے مین آپ سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کرسکتا ہون مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون عنطاق نے یہ سنکے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا ہی جو تم اسقدر پریشان ہو اُسوقت رموز نے یون بیان کرنا شروع کیا یعنی جوگی کا لشکر مین آنا اور راجا آگاہ ہونا اپنے رفیقون کو بھیکر اُسکو اپنے پاس طلب کرنا اُسکے تیترون کا حال و قمریون کی کیفیت اُسکا خیمے مین لانا

باہم گفتگو ہونا اُسکا تاریکی کرا کے چراغ روشن کرنا سب کا بیہوش ہونا یہان سے چوبدار کا
جانا اُسکا سب کو ہوش مین لانا اب معلوم ہونا کہ نہ قمری تھی نہ جوگی صاحب تھے آخر پرچہ کا ملنا
اپنا اُسکو پڑھنا ظاہر ہونا کہ علمشاہ کا عیار تھا وہ عیاری کر کے قمری کو لیگیا اپنا اس حال سے
آگاہ ہو کر رنج و صدمہ کرنا وہان سے حسب طلب ہمراہ چوبدار کے آنا سب حال بیان کیا
اور پرچہ ہاتھ مین عنطاق کے دیا عنطاق نے وکل اہل دربار نے جو یہ سب حال سُنا تو
ہر ایک کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا سب کو حیرت ہوئی اور سب نے کہا کہ بہت بڑی عیاری
کی عنطاق نے رموز سے کہا کہ تمنے سحر سے دریافت بھی نہ کر لیا کہ یہ کون ہے رموز نے
جواب دیا کہ مین نے دھوکا کھایا میرے اوپر کیا موقوف ہے ان عیارون کے ہاتھ سے بڑے
بڑون نے دھوکے کھائے ہین مین نے تو ایک ہی مرتبہ دھوکا کھایا اُن سب نے تو دھوکے
پر دھوکا کھایا ہے خیال تو فرمایئے افراسیاب جادو نے کسو مرتبہ دھوکا کھایا قہمار و دمامہ
و ساحر شمش نے کسقدر دھوکے کھائے آخر ان عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین
کیا کرون اور اس امر کا گمان بھی نہ تھا کہ یہ واقعہ ہوگا اگر گمان ہوتا تو ضرورت دریافت
کرنے کی تھی عنطاق نے جواب دیا کہ خیر جانے دو خوب ہوا جب سے یہ قمری آئی تھی صدمہ پر
صدمہ ہو رہا تھا اب اسکا رنج و صدمہ کیون کرتے ہو انچہ گذشت گذشت یہ کہکر وہ پرچہ
پڑھا جب پرچہ پڑھ چکا اُسکو رکھدیا رموز سے کہا کہ مین نے تمکو اس لیے طلب کیا ہے کہ
میان تبخیر دیوانے ہم سب کے جانی دشمن ہو گئے اُس خدا پرست کو رہا کر کے لیگئے
یہ تو ہمکو معلوم ہے اب وہ اس فکر مین ہین کہ اُس خدا پرست کے ہاتھون سے اس ملک
کو تباہ کرائین یہ زمانہ کا خون سفید ہو گیا کہ بھانجہ ماموں کے قتل کا درپے ہے یہ کہکر وہ سب
تقریر اور کیفیت مع پیشنگ کی رائے کے جو کچھ پیشنگ سے قلعہ تبخیر ہ کی سُنی تھی
اور جو تقریر باہم ہو رہی تھی دیوانے اور علمشاہ مین سب بیان کی اور کہا کہ اب اسمین
تمھاری کیا رائے ہے رموز سے یہ کہکر سب اہل دربار سے بھی کہا کہ تم بھی اپنی رائے
بیان کرو رموز نے تو سُنکے کہا کہ مین تو پیشنگ کی رائے کو پسند کرتا ہون اسنے بڑی
عقلمندی کی رائے دی ہے اور خوب بات کہی ہے اُدھر کل اہل دربار نے بھی یہی جواب دیا

اب عنطاق نے اُن لوگون کو طلب کیا جو کہ مشیران سلطنت کہلاتے ہین اور عقلاے زمانہ
اور اسی بات پر ناز کرتے تھے صرف راے دینے پر اُنسے سب حال بیان کیا اور پیشنگ
کی راے کو اپنی راے کرکے کہا کہ یہ میری راے ہی سب نے فکر کی اور اپنے مقام بہت
سی رائین قرار دین مگر کوئی قایم نہ ہوئی جب اُس راے پر غور کیا ہر ایک کے نزدیک
وہ ہی درست تھی پس باہم تقریر کرکے اور بحث کرکے اور اُسکے نقص و عیب کو خیال
کرکے جب دیکھا کسی قسم کا اس راے مین عیب نہین ہی بادشاہ سے عرض کیا کہ جو راے
حضور نے تجویز کی ہی بہت مناسب ہی ہم بھی پسند کرتے ہین یہ ہی راے مناسب ہی جب
سب نے اُسی راے کو پسند کیا عنطاق نے اخفان آدم خوار جو کہ پہلوان زبردست
اور سردار اعلی تھا اور جب سے سپہ سالار لشکر ہاتھ سے علمشاہ کے قتل ہوا ہی یہ اُسکے
مقام پر بیٹھتا ہی اُسکو عنطاق نے حکم دیا کہ اے اخفان تم بیس ہزار کا لشکر لیکر قلعۂ تسخیر پر
جاؤ اور مین تمکو نامہ دیتا ہون یہ نامہ دیوانے کے پاس بھیجنا اگر وہ تمھارے پاس
چلا آئے اور اُس خدا پرست کو تمھارے حوالے کرے تو خیر اُسکو چھوڑ دینا اور
خدا پرست کو اپنے ہمراہ قید کرکے لے آنا اور اگر وہ انکار کرے اور نہ آئے تو اُس سے
مقابلہ کرنا یا تو مع اُس خدا پرست کے اُسکو اسیر کرکے میرے پاس لے آنا مین اُسکو
سزا دونگا اہل قلعہ و قلعہ کو مسمار کرنا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُسکو مع اُس خدا پرست و اُسکے
رفیقون و اہل لشکر کے قتل کرنا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا بلکہ قلعے کی اینٹ سے اینٹ
بجوا دینا گدھے کے ہل چلوانا اور اُن سب کے سب کو لیکر آنا مین تمکو اِس کار کے
صلے مین بہت کچھ انعام دونگا اخفان نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی مین اپنے امکان
بھر بجا لاؤنگا اب وہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین عنطاق نے اسیوقت
اپنے ہاتھ سے ایک نامہ بنام دیوانہ اِس مضمون کا تحریر کیا نامہ۔ برخوردار سعادت
اطوار نیک کردار زاد عمرہٗ۔ بعد دعاے ترقی درجات و حیات کے مطالعہ کرو تمکو معلوم
ہو کہ مجھکو تمھارے سب کامون سے آگاہی ہو گئی ماشاء اللہ تمنے خوب حق عزیز داری
قرابت داری کو ادا کیا یہی لازم تھا خرد بزرگون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین جو تمنے

کیا تمکو بھی امر لایق و لازم تھا واہ کیا خوب تم ماموں کے ساتھ حق ادا کر رہے ہو اور جیسی
حرکت تمنے کی ہو شریف و نجیب ایسا ہی کرتے ہیں یہ کوئی مقام شکایت نہیں ہو تم کیا کرو
تمھارے نطفہ کا اثر ہو تمھارے باپ نے بھی تو ایسا ہی کیا ہو کیوں نہ ہو کس باپ کے
بیٹے ہو انھوں نے اپنے سسر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا کہ اُنکے دشمن کو رہا کر لیا تھا وہی تمنے
کیا خیر بقول کسے بیٹا وہی جو قدم بقدم ہو باپ کے میں تمکو تحریر کرتا ہوں کہ اگر اپنی زندگی
اور اپنی آبرو و اہل قلعہ کی زندگی چاہتے ہو تو میں نے افغان آدم خوار کو مع تیس ہزار
سپاہ کے تمھارے اُدھر روانہ کیا ہو اور یہ نامہ تمکو لکھا ہو بس اسکے پہونچتے ہی اور نامے کو
دیکھتے ہی اُس خدا پرست میرے مجرم کو اُسکے سپرد کرو اور پھر دین آبائی اختیار کرو یہ
کون سی حرکت تھی کہ اپنا دین آبائی ترک کر کے اُس خدا پرست کے سکھانے سے دین
اسلام قبول کر لیا خیر وہانتک تو غنیمت تھا کہ میرے مجرم کو رہا کر کے لے گئے یہ کیا کم تھا
جہاں تک کچھ نقصان نہیں ہوا ہو تمکو لازم ہو کہ اپنے مذہب کو قبول کرو اور اُسکو میرے
سردار کے حوالے کرو میں نے تمھاری یہ خطا معاف کی اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رکھو
کہ افغان آدم خوار کو بھیجا ہو اُس سے کہدیا ہو کہ اگر وہ موافق تحریر نامہ کے عمل کرے
تو خیر ورنہ جو تمسے ہو سکے وہ کرنا بس یا تو وہ تم سب کو اسیر کر کے میرے پاس لے آئیگا
یا تم سب کے سر لائیگا اور قصبہ کو تہ و بالا کر دیگا کیوں مفت میں اپنی جان کے پیچھے
پڑے ہو اور اہل قلعہ کی دیکھو خرابی نہ بلاؤ آیندہ تمکو اختیار ہو میں نے حق بزرگی ادا
کر دیا کہ کوئی نہ کہے کہ اگر اُسنے بسبب دیوانے ہونے کے اور بچہ پنے کے کوئی
حرکت کی تھی تو کسی بزرگ نے نصیحت بھی نہ کی اور اُس سے مقابلہ کیا وہ تو دیوانہ
تھا کیا یہ بھی دیوانے ہو گئے تھے بس میں نے اپنی سی کی اب تمکو اختیار ہو تم اپنے
فعل کے مختار ہو اب مجھکو کوئی الزام نہ دے میں اپنی سی کر چکا میں نے دونوں باتیں
تحریر کر دیں تمھارا جس کو جی چاہے قبول کرو بموجب شعر اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ ٭
اگر جنگ جوئے ندارم درنگ ٭ دیگر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام
یہ مضمون لکھکر افغان کو دیا اس سے کہا کہ تم اسیوقت شہر میں جاؤ اور اسیوقت

لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہوا اخقان نے نامہ ہاتھ مین لیا اور اُسیوقت دربار سے اُٹھکر باہر آیا اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد عنطاق نے خیال کیا کہ گو اخقان مرد زبردست و بہادر ہی مگر وہ خداپرست بہت زبردست ہو اسکی کمک کے لیے اور کسی کو بھی روانہ کرنا زیبا ہو ایسا نہو کہ اخقان کو اُسکے ہاتھ سے زک پہنچے اس امر کا یقین ہو کہ صلح تو ہونا غیر ممکن ہو ضرور جنگ و پیکار ہوگی یہ سوچکے اُسوقت پر ایراد شیر پیکر کو حکم دیا کہ تم بھی بیس ہزار سپاہ لیکر اُسیوقت عقب مین اخقان کے روانہ ہو دونون ملکر دیوانے سے جنگ و پیکار کرنا بس ایراد شیر پیکر بھی سلام کرکے باہر آیا اور اپنے رفیقون کو لیکر طرف شہر کے چلا ایراد کے جانے کے بعد عنطاق نے خیال کیا کہ تم یہان صحرا مین اُترے ہوے ہو نہ تو تمھارے پاس سپاہ ہو نہ کچھ سامان جنگ ہو اگر وہ دیوانہ اُس خداپرست کو ہمراہ لیکر اور مع سپاہ کے آپڑے تو بڑی خرابی ہو جبتک شہر سے لشکر کمک کو آئے آئے یہان خاتمہ ہوجائے یہ قلیل لشکر کیا کریگا یہ خیال دل مین کرکے حکم دیا کہ اب ہم یہان ٹھہر کر کیا کرین اب شکار مین بھی نہین دل لگتا ہو لہذا دل یہ چاہتا ہو کہ شہر کو چلین اور وہان ٹھہر کر اُن لوگون کی جنگ و پیکار کی خبرین منگائین عرصہ ہوا ہمکو شکار کے لیے آئے ہوے سب نے کہا جو مرضی مولاہم از اولا عنطاق نے حکم دیا کہ مابدولت کا بھی یہان سے طرف شہر کے کوچ ہو بس یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سب خیمے وغیرہ بار ہوگئے سب اسباب بندھ گیا سب لوگ طیار ہوگئے لہذا وہان سے عنطاق اُن سب کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہ تو شہر مین آتا ہو وہان اخقان نے داخل شہر ہوکر اپنے ملازمون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا خود لشکر مین آیا اور اُسنے لشکر مین سے تیس ہزار سوار انتخاب کیے اُنکو تیاری سفر کا حکم دیا حکم دیکر اپنے مکان پر آیا سب اپنے عزیزون سے ملا سب کو رخصت کیا اتنے عرصے مین ملازمون نے سب سامان درست کرلیا تھا اخقان سامان سفر سے آراستہ ہوکر سب سے رخصت ہوکے باہر آیا وہان وہ تیس ہزار سپاہ بھی تیار تھی اُسکو ہمراہ لیکر اُسیوقت مع خیمہ و خرگاہ طرف قلعہ تجویز کے

روانہ ہوا اسکے بعد ایراو شیر پیکر شہر مین آیا اسی طور سے اُسنے بھی سب سامان درست کیا
اور بیس ہزار سپاہ یہ بھی لیکر اور سب اپنے عزیزون سے رخصت ہوکر عقب مین اخفان
کے چلا عنطاق شاہ شہر مین آیا داخل محل ہوا دوسرے دن سے دربار کرنے لگا اور
اُن سرداروں کا انتظار ہی یہ خیال ہو کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی ہرکارے براے خبر مقرر کیے ہین
اخفان و ایراو لشکر لیے ہوے طرف قلعے کے جاتے ہین وہان قلعے مین علمشاہ و دیوانہ
ہین بیٹھے ہوے ہین علمشاہ کے زخم لبریز ہو گئے ہین قریب بصحت ہین دن بھر
علمشاہ باہر رہتے ہین شب کو ملکہ آہو چشم سے صحبت راز و نیاز گرم کرتے ہین دیوانے کو
حکم دیا ہی کہ تم سامان جنگ کی طیاری کرو ادھر مین نے غسل صحت کیا اور لشکر کشی کی وہ تو
سامان جنگ مین معروف ہی سپاہ کی بھرتی جاری کی ہی اُنکو ہتھیار و وردیان عطا کی ہین سب
طور سے سامان درست کر رہا ہی دوپہر تک خدمت علمشاہ مین رہتا ہی دوپہر سامان
جنگ مین معروف ہوتا ہی لشکر کے قواعد دیکھتا ہی یہان بھی دربار علمشاہ کا قلعے مین آراستہ
ہوتا ہی دیوانے کو علمشاہ نے تخت پر بٹھایا ہی خود دنگل شوکت پر متمکن ہوتے ہین سب
سردار و افسران سپاہ جمع ہوتے ہین اور حاضر دربار ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ
وہان زیر قلعہ کچھ فاصلہ دیکر اخفان آکر اُترا اُسنے اپنے خیمے وغیرہ برپا کیے دربار کیا
اور ایک کو اپنے رفیقون مین سے نامہ دیکر روانہ کیا پاس دیوانے کے وہ نامہ بر
نامہ لیکر طرف قلعے کے چلا اتفاق سے چند ہرکارے دیوانے کے بیرون قلعہ آئے تھے
اُنھون نے جو لشکر شاہی کو اُترتے ہوے زیر قلعہ دیکھا تو لشکر مین آئے دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آیا ہی وہ ہرکارے اُس بارگاہ مین آئے کہ جہان یہ
اخفان تھا اُنکے سامنے اُسنے نامہ روانہ کیا جب نامہ بر نامہ لیکر چلا تو وہان سے فوراً روانہ
ہوے قلعے مین آئے یہان بھی دربار آراستہ تھا داخل دربار ہوے مجرا گاہ پر سے مجرا
بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے شاہی
بجا لائے عرض کیا کہ غلام بیرون قلعہ گئے تھے تو ایک لشکر کو فرودکش پایا اب جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ عنطاق نے یہان کے کل حالات کی خبر پا کر اخفان آدمخوار کو مع بیس ہزار

سپاہ کے برائے مقابلہ سرکار روانہ کیا ہی یہ لشکر اُسیکا ہی اُسنے ہمارے سامنے نامہ بخدمت
حضور روانہ کیا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی یہ حال سُنکے دیوانہ توسن ہوگیا علمشاہ
نے جو دیوانے کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ کیون تمکو کیا خوف ہی اگر افغان آیا ہی تو اُسنے دو
اُسکی قضا لیکر آئی ہی تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ سامان سفر درست کرے ہم بیرون قلعہ جاکر
اُس سے مقابلہ کرینگے خوف کس امر کا ہی ہمارا خدا ہمارا حافظ ہی اے بھائی جبتک قضا نہین
آتی ہی اُسوقت تک موت خود حفاظت کرتی ہی کسی امر کا ڈر نہین ہی دشمن اگر قوی ہست شکمن
قوی تر ہست تم بلا خوف و خطر مقابلہ کرو مین موجود ہون دیوانے نے کہا مجھکو کسی امر کا
خوف نہین ہی صرف اس امر کا خیال ہی کہ ابھی آپ کے زخم اچھے نہین ہوے ہین خدا
نخواستہ کسی قسم کی خرابی ہو تو مین کیا کرون بس خیال ہی تو اس امر کا ہی یہ جو آپ میری خاطر
ملاحظہ فرماتے ہین اسی خیال سے ہی ورنہ عنطاق کی بھی یہ لیاقت تھی کہ مجھ سے لڑسکے اور
یہ افغان تو کوئی چیز نہین ہی میرے نزدیک لشکر عنطاق صرف دیکھنے کا ہی اُسکے پاس کوئی
سردار ہی نہ افسر سب میرے دیکھے ہوے ہین صرف آپکی علالت کا خیال ہی اگر حکم ہو تو جبتک
آپ کو صحت ہو اسلئے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرون علمشاہ نے تیوری پر بل ڈالکر فرمایا کہ کبھی
ایسے کلام زبان پر نہ لانا کبھی بہادر اور دلیر قلعہ بند ہو کر حریف سے مقابلہ کرتے ہین یہ ہمارا
دستور نہین ہی ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا جو کہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرتے ہین وہ بہادر
نہین ہین بلکہ نامرد ہین ہان ایسی حالت ہو کہ بالکل بیکار ہون اور اپنے ہاتھ پانون اپنے
قابو مین نہ ہون اُسوقت مین اُن لوگون کو اختیار ہی کہ جو کہ اُسکے تابع ہین کہ وہ قلعہ بندی کا
حکم دین ہم تو اُسوقت مین بھی اپنی زبان سے نہین کہتے ہین ہمارے ہمراہی خود بندوبست
کرتے ہین اور ابھی تو ہاتھ پانون چلتے ہین انمین قوت ہی پھر کیونکر ایسے ننگ و عار کو
گوارہ کرون بس اب کبھی ایسی بات میرے روبرو نہ کرنا دیوانہ کانپ کر رہگیا اور کہنے
لگا کہ خطا ہوئی جو آپ کا حکم ہو علمشاہ نے فرمایا کہ نامہ بر کو آنے دو دیکھو نامے مین کیا لکھا ہی اسکے
بعد بندوبست کیا جائیگا مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو لین اے تجبیر دیوانے ایک بات کا
اور خیال رہے کہ جہانتک ممکن ہو حریف پر اپنی طرف سے زیادتی نہ کرے نہ چلے اپنا

دیر کرے جب حریف حربہ کرے اُسوقت حربہ کرے نہ خود پہلے طبل جنگ بجوائیے جب حریف
ہر امر مین اپنی طرف سے سبقت کرے اُسوقت خود سبقت کرے ان امرونکا خیال رہے
دیوانے نے کہا بہت خوب یہ کہکر عرض کیا کہ نامہ بر آتا ہی وہ آنے پائے یا روکا جاوے
علمشاہ نے فرمایا نامہ بر کو آنے دو نامہ بر کو نہین روکتے ہین نامہ بر ہمیشہ بے خطا
ہوتے ہین جو چاہتے ہین وہ کہتے ہین اِنکو کسی قسم کا زوال نہین ہی انکو آنے دو دیوانہ نے
عرض کیا کہ بہت بہتر اور حکم دیدیا کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے اُدھر وہ نامہ بر راہ کو طی کرکے
داخل قلعہ ہوا یہان علمشاہ نے دیوانے سے کہا کہ دربار کو آراستہ کرو اُسنے خوب
دربار کو آراستہ کیا تاکہ نامہ بر آکر دربار کو آراستہ پائے دیوانے نے بموجب حکم
علمشاہ حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے اسیوقت دربار آراستہ ہوا نامہ بر جو داخل
قلعہ ہوا اُسنے قلعے کو خوب آراستہ پایا اہل قلعہ کو خوش حال دیکھا ہر مقام پر مجمع تھا مسجدین
بن رہی تھین نامہ بر قلعے کی سیر کرتا ہوا قریب دربار آیا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کر دو
کہ ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی درگہ سالار نے جاکر کہا فرمایا کہ بھیجدو نامہ بر اندر آیا مجرا کیا
دربار کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ دیوانہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور وہ خداپرست برابر تخت
کے دخل پر متمکن ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار دیوانہ کے چپ و راست
بیٹھے ہوے ہین کرسیون اور دنگلون پر دربار ایک بیشۂ شیران معلوم ہوتا ہی وہ رعب
وداب ہی کہ کبھی عفطاق کے بھی دربار مین یہ رعب و داب نہ تھا باوجودیکہ وہان ہزارون
سردار و پہلوان بیٹھے ہین یہان اُسقدر نہین ہین مگر رعب و داب شوکت و شان وہانسے
زیادہ ہی نامہ بر یہ شان و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا دل مین کہنے لگا کہ واقعی اِن لوگونکے
ساتھ اقبال رہتا ہی اور یہ لوگ ضرور با اقبال و صاحب نصیب ہین یہ دل سے باتین کرکے
اُس چوبی کرسی پر بیٹھ گیا سلام کرکے جو اُسکے لیے بچھادیگئی تھی علمشاہ نے ساقی بچے کو
اشارہ کیا ساقی بچہ نے جام بھر کر نامہ بر کو دیا نامہ بر نے جام لیکر پیا جب دو تین جام پیچکا
پی چکا اور دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہو گیا مست ہو کر پکارا کہ منم نامہ دار زم نامرو
علمشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ شاہان خدیو بارگاہ

جہان پناہ عنطاق کج کلاہ کا پاس اُسکے بجائے تجیر دیوانے کے علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ دو اُسنے کہا کہ مین تمکو نہ دونگا دیوانے کو دونگا یہ سُنکے علمشاہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہے کہ بے ادبی کے ساتھ نام لیتا ہے اب جو بے ادبی سے نام لیگا تو سزا پائیگا کیا اندھا ہے جو دکھائی نہین دیتا ہے دیکھ تو بھی وہ سامنے دیوانہ تجیر بیٹھا ہوا ہے تو بڑا بے ادب ہے لا نامہ ہمکو دے ہم نامہ دیں گے علمشاہ نے جو برہم ہوکر کہا نامہ بر کانپ گیا چپکے سے نامہ سر سے کھولکر علمشاہ کے ہاتھ مین دیا علمشاہ نے نامہ لیکر پہلے خود نہ پڑھا دیوانے کو دیا اور فرمایا کہ دیکھو تو اس نامے مین کیا تحریر ہے کیونکہ تمھارے نام آیا ہے دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین میری کیا ضرورت ہے علمشاہ نے کہا کہ نہین تمھین دیکھو اُسکے بعد مین بھی دیکھونگا دیوانے نے نامہ لیکر پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا برہم ہوکر جواب دیا کہ اس اخفان کی یہ لیاقت ہے کہ ہمکو اسیر کرکے یا قتل کرکے لیجائیگا وہ عنطاق خود آکر تو مقابلہ کرے اور مجھے تو بہت اچھا کام کیا لو اب اُس سے کہدینا کہ ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرے اس نامہ کا جواب جنگ ہے وہ ہمکو کیا نصیحت کریگا وہ خود دیوانہ ہوگا ہم اُس ایسے سیکڑون کو دیوانہ بناتے ہین یہ کہکر وہ نامہ علمشاہ کو دیا اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کیا محل نامہ لکھا ہے ہمکو ہدایت کرتے ہین کہ دین آبائی جو ترک کیا ہے اُسکو اختیار کرو اور اُس خداپرست کو اخفان کے حوالے کرو یہ امر تو غیر ممکن ہے بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اس دین کو ترک کر دون اگر مجھکو یہ منظور ہوتا تو کیون ترک کرتا مین مقابلہ کرونگا اِن لوگون سے مین ڈرتا نہین ہون یہ سُنکے علمشاہ نے نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بس غصہ آگیا تاب نہ رہی برہم ہوکر فرمایا کہ عنطاق کی قضا آئی ہے ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور اُس اقفان کی تو موت لیکر اُسکو آئی ہے اخفان حرامزادے سے کہدینا کہ طبل جنگ بجوائے ہم لشکر لیکر آتے ہین مقابلہ کرینگے یہ سُنکر نامہ بر نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا آئی ہے جو اخفان سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے ہو اخفان ایک کو زندہ چھوڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہے یہ جو نامہ بر نے کہا علمشاہ کو اور غصہ آیا برہم ہوکر نامہ کو چاک کر ڈالا اور کہا کہ کہدینا آمادہ جنگ ہو اور اِس نامے کو

لیجا کر اُسکو دیدیا نامہ کا چاک ہونا تھا کہ نامہ بر کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک دو د غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا ایک بار مثل بار سرو دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھا کر کرسی پر سے اُٹھا یا کہتا ہوا کہ او خدا پرست تو نے غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین کب تجھکو زندہ چھوڑتا ہون اور قریب آکر تلوار کا وار کیا جب یہ اُٹھا تھا تو دیو سے و اہل دربار نے قصد کیا تھا کہ روکین علمشاہ نے اشارے سے منع کیا تھا آنکھ سے اشارہ کیا تھا سب تھم گئے تھے پھر کسی کی جرأت پڑی تھی کہ روکین ادھر اُسنے وار کیا جب تلوار قریب سر آئی علمشاہ اُسی طور سے دنگل پر بیٹھے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی ہاتھ کی تھپکی جو دی تلوار ہٹ پڑی قبضے پر ہاتھ ڈالدیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور ایک جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بل زمین پر گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ جا دور ہو سامنے سے چند منٹ بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا آنکھ کھولکر جو دیکھا تو سر پہ ملک الموت کو پایا پھر آنکھ بند کر لی علمشاہ نے اُسکی یہ حرکت دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ جا اب کوئی تجھسے نہ بولیگا دور ہو اب کسی سے ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے اِس امر کو اپنے حق مین غنیمت جانا اور روہ پھر تے سے نامے لیکر اُٹھا اور سیدھا بھاگا مڑ کر بھی نہ دیکھا دربار سے نکلا بیرون قلعہ آکر مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر کا راستہ لیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین کہان اور کس ضرورت سے آیا تھا بعد جانے نامہ بر کے علمشاہ نے حکم دیا کہ او دیو اسنے لشکر کو تیاری کا حکم دو اور بیرون قلعہ جا کر بمقابلہ لشکر اخفان کے فروکش ہو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا دیوا نے نے اسوقت سردارون کو طلب کر کے تیاری لشکر کا حکم دیا یہ حکم دینا تھا کہ سردارون نے اہل لشکر کو حکم سے آگاہ کیا اُسوقت کمر بندی ہونے لگی علمشاہ دربار سے اُٹھکر محل مین آئے ملکہ سے سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ مین مع لشکر کے برائے مقابلہ جاتا ہون تم قلعے مین رہو دیکھو اس امر کا خیال رکھنا کہ جبتک مین زندہ ہون اُسوقت تک سحر نہ کرنا مجھکو تمھاری کمک کی ضرورت نہین ہے ملکہ کو اپنے سر کی قسم دی ملکہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہوا اُسکو مین بجا لاؤنگی آپ اطمینان رکھین بس علمشاہ ملکہ سے رخصت ہو کر برآمد ہوئے یہان سب لشکر تیار تھا دیوانہ د سب سردار مع لشکر کے در دولت پر مسلح و مکمل موجود تھے کہ

علمشاہ تشریف لائے خادم نے مرکب لاکر حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہو سے ڈنکا ہوا نشان آگے بڑھے جلوس سواری چلا اُسکے بعد علمشاہ و دیوانہ و کل سردار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے بیرون قلعہ تشریف لائے اور طرف لشکر افغان کے چلے یہ تو ادھر کو جاتے ہین وہان افغان بارگاہ مین بیٹھا ہوا نامہ بر کا انتظار کر رہا تھا اور سرداروں سے کہہ رہا تھا کہ دیکھیے دیوانہ کیا جواب تحریر کرتا ہی یقین ہی کہ صلح کریگا بھلا وہ مجھسے کیا لڑیگا اُسکی بھی یہ مجال ہو کہ مجھسے مقابلہ کرے میرا نام سنتے ہی اُسکا دم نکلجائیگا رومال سے ہاتھ باندھکر ما بدولت کے سامنے حاضر ہوگا اور عذر کریگا اُس خداپرست کو میرے حوالے کریگا سب کہہ رہے تھے کہ آپ بہت درست وبجا ارشاد فرماتے ہین کہ یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ نامہ بر بد حواس پریشان بحال مارے خوف کے تراس چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی ہوئی رُخ کا رنگ زرد ہاتھ پانون مین درد آکر پہونچا ہانپتا ہوا سامنے کھڑا ہوا ایسا بدحواس تھا کہ بات تک نہ کی جاتی تھی وہ نامہ چاک شدہ افغان کے روبرو ڈالدیا افغان و دیگر حاضرین جلسہ نے یہ حال اُسکا دیکھا سب نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ کیون کیا واقعہ گذرا جو تم اِسقدر بدحواس وازخود رفتہ ہو رہے ہو اور یہ پرچہ کاغذ کا کیسے ہین کیا جواب لائے اُسنے بگڑکر جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو یہ نامہ موجود ہی دیکھ لو یہی جواب نامہ ہی یہ پرچے اُسی نامے کے ہین کہ جو مین لیکر گیا تھا سب نے ملکر میری عزت لی اگر مین بھاگ نہ آتا تو مارا جاتا یہ کہکر اپنا جانا قلعہ مین دربار مین پہونچکر نامہ دینا دیوانہ کا جواب جنگ دینا علمشاہ کا نامہ کو چاک کرنا اپنا تلوار لیکر حربہ کرتا بیان کیا مگر اسقدر اپنی طرف سے بڑھایا کہ جب مین نے تلوار کا حربہ کیا تو جسقدر لوگ اُسوقت وہان موجود تھے سب مجھپر ٹوٹ پڑے اور مجھکو پکڑ لیا اور باہر لاکر ڈالدیا وہان سے مین یہ پرچہ لیکر بھاگا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے نے اور اُس خداپرست نے آپ کو اور بادشاہ کو ہزارون گالیان دین اور بہت سخت وسست کہا یہ سُننا تھا کہ ایک دو د غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو تاریک گند گیا افغان کی یہ حالت ہوئی کہ فرط غیض وغضب سے مثل بید کے کانپنے لگا منھ مین کف بھر آیا چہرہ سرخ ہو گیا اُسی حالت مین کہا کہ ہمارا لشکر تیار رہو ہم اُسی وقت جاکر تباہ کی

کھیرین گے یہ دیوانہ وخدا پرست اپنے دل مین سمجھا کیا ہو یا بدولت کے رفیق کے ساتھ حرکت کی اور تلوار ٹیک کر اُٹھہ کھڑا ہوا اِسکا اُٹھنا تھا کہ جسقدر سردار تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے اسکی آنکھون مین جہان اندھیر تھا زمانہ تیرہ وتار تھا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ادھر اِسکے لشکر مین خبر ہوگئی کہ افغان نے یہ حکم دیا ہو کمر بندی ہونے لگی وہ ہرکارے جو یہان موجود تھے یہ خبر لیکر طرف قلعے کے چلے تا کہ اپنے آقا و اہل قلعہ کو اِس حال سے آگاہ کرین ہرکارے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ انکو قلعے کی طرف سے گرد وغبار بلند ہوتے ہوے معلوم ہوا یہ قدم کو تیز کر کے اُس گرد وغبار کی طرف آئے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ سرشار دیوانہ پیش خیمہ لیے ہوے آتا ہو اِن ہرکارون نے بڑھکر سرشار سے دریافت کیا کہ کیا لشکر بھی آتا ہو اُسنے کہا کہ ہان انھون نے کہا کہ کتنے عرصے مین یہان پہونچ جائینگے اُسنے جواب دیا کہ عقب مین آتے ہین قلعے سے نکل چکے ہین ہرکارون نے سرشار سے سب حال کہا اور کہا کہ تم بہت جلد جا کر بارگاہ وغیرہ برپا کرو تا کہ وہ لوگ وہان سے چلنے نہ پائین مین جا کر آقا کو اِس حال سے آگاہ کرتا ہون اور انکو لاتا ہون یہ کہکر وہ ہرکارے تو اُدھر کو چلے اِدھر سرشار دیوانہ بارگاہ لیکر قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا کہ جہان افغان اُترا ہوا تھا اور وہ مقام جنگ وپیکار قرار پا چکا تھا راوی کہتا ہو کہ ابھی لشکر افغان مین کمر بندی ہو رہی تھی مگر افغان مع لشکر مسلح ومکمل مع سردارون کے اِس قصد سے کھڑا ہوا تھا کہ کمر بندی ہو لے تو مین مع لشکر کے قلعے پر یورش کرون کہ سامنے سے گرد پیدا ہوئی اور اِس تیزی سے وہ گرد آ رہی تھی کہ محسوس نہ ہوتی تھی کہ کدھر سے یہ کھولا گرد کا اٹھا ہو کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامنہ گرد سے سرشار دیوانہ مع بارگاہ کے دکھائی دیا افغان اُسی سمت کو دیکھ رہا تھا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا پہچانا کہ یہ تو سرشار دیوانہ رفیق خاص تجیر دیوانہ ہو معلوم ہوتا ہو کہ اُسکا پیش خیمہ لیکر آیا ہو افغان نے جو سرشار دیوانہ کو مع چیچون وغیرہ کے دیکھا اپنے سردارون سے کہا کہ لو حریف کا پیش خیمہ آگیا اب قلعہ پر یورش کرنا بیکار ہو کیونکہ جب ہم اُدھر سے مع لشکر کے قلعے پر یورش کرنا چاہینگے یہ لوگ روکینگے اِنسے مقابلہ ہونے لگے گا کچھ فائدہ نہ ہوگا جو کچھ

تجویز کیا ہی وہ نہ ہوگا اُسکے سرداروں نے کہا کہ اگر پیش خیمہ آگیا ہی تو کیا خوف ہی پہلے بھی اگر
یہ لوگ روکین گے تو اُنسے مقابلہ کرینگے ہم زیادہ ہین یہ کم ہین اُنکو قتل کرکے بارگاہ
وغیرہ پر بھی قبضہ کرینگے اسکے بعد انکو بھگاتے ہوے قلعے پر جا پڑین گے قلعے پر قبضہ لینگے
اخفان نے کہا کہ پھر لشکر کو حکم دو کہ جلدی کمر بندی کرے عرصہ نہ لگائے سرداروں نے
اہل لشکر پر تاکید کی کمرین کسی جانے لگین تھوڑے عرصے مین کمر بندی ہوگئی تیس ہزار سپاہ
تیار ہوگئی اُدھر سرشار نے آتے ہی میدان جنگ کے بیچ وسط چھوڑکر خیمے وغیرہ برپا
کرنے شروع کیے اُسنے دیکھا تھا کہ اخفان وغیرہ اپنے لشکر کی طرف سرحد پہ مسلح و مکمل
کھڑا ہوا ہی اور لشکر مین کمر بندی ہورہی ہی سرشار نے بھی اُن پانچ ہزار سواروں سے
کہدیا تھا کہ تم بھی کمرین نہ کھولنا جبتک ہم حکم نہ دین کیونکہ حریف کا رنگ بدلا ہوا ہی ایسا
نہ ہو کہ حریف آپڑے وہ سب سوار بھی جو کہ اسکے ہمراہ برائے حفاظت بارگاہ آئے تھے
یہ حکم سنکے اسی طور سے مسلح و مکمل صف باندھکر کھڑے ہوے سرشار بارگاہ وغیرہ خود
کھڑا ہوا برپا کررہا ہی اُدھر اخفان لشکر لیکر چلنے کا قصد کررہا ہی انکو تو یہان چھوڑیے
اُدھر وہ ہرکارے سرشار کو روانہ کرکے بہت جلد قلعے کی طرف چلے تھے کوئی دو کوس
راہ طے کی تھی کہ دیکھا تتق گرد و غبار کا بلند ہوا قلعے کی جانب سے کہ جسنے سپہر دوار کو
تیرہ و تار کردیا روے خورشید نقاب گرد مین پوشیدہ ہوگیا یہ ہرکارے قریب گرد آئے
دیکھا کہ علمشاہ نوجوان مرکب پر سوار اُنکے برابر دیوانہ و دیگر سردار عقب مین لشکر
قریب پچیس ہزار کے مع جلوس سواری خدم و حشم کے چلے آتے ہین جنگل کی سیر کرتے
ہوے ہرکاروں نے بڑھکر مجرا کیا علمشاہ و دیوانے سے سب حال عرض کیا اور کہا
کہ بہت جلد اپنے کو وہان پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ کفار سرشار سے لڑکر بارگاہ وغیرہ کو
لے لیں اور اِدھر کو روانہ ہون یہ سنتا تھا کہ علمشاہ نے سرپٹ مرکب ڈالدیا اُنکا گر
کو اٹھانا تھا ایک مرتبہ سب نے مرکب اٹھادیے اور سرپٹ ڈالدیے ایکمرتبہ چوبیس ہزار
مرکب اُٹھائے گئے اُنکے سمون سے تمام صحرا ہلنے لگا گرد و غبار اسقدر بلند ہوا کہ ایک
آسمان گرد و غبار کا زیر آسمان تیار ہوگیا اور زمانہ تاریک ہوگیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی

شعر زسم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شده آسمان گشت ہشت ٭ یہ لوگ اسقدر جلد پہونچے کہ پیک خیال بھی نہین پہونچ سکتا ہی ابھی سرشار بارگاہ برپا کرا رہا تھا اور اخفان کا لشکر جمع ہو رہا تھا اسنے قصد کیا تھا کہ چلون مرکب پر سوار ہو کر باگ لی تھی کہ وہ غبار کا تتق بلند ہوا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا سم ہاے سم مرکب کی صدا سے زمین کو زلزلہ تھا یہ گرد و غبار جو اخفان نے دیکھا اور اُسکے اہل لشکر نے اور اِدھر سرشار نے بس اسطرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے **اخفان** نے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی لشکر آتا ہی یہ آثار لشکر کے ہین اِس غبار کو برطرف ہو جانے دو تو پھر یورش کرینگے ایسا نہ ہو کہ یہ آندھی ہو و امر ہین یا کوئی لشکر ہی یا بہت شدت سے آندھی اُٹھی ہی سب نے کہا کہ جو آپ کی راے اُدھر سرشار نے یہ خیال کیا کہ ایسا نہ ہو خیمے وغیرہ شدت ہوا سے اکھڑ جائین ملازمون پر تاکید کرنے لگا کہ بہت جلد برپا کرو اور اُسی طرف دیکھنے لگا کہ دفعتاً دامنہ گرد کا شگاف ہوا اور اُس غبار سے آفتاب کے مانند علمشاہ ظاہر ہوے سرشار نے جو علمشاہ کو آتے ہوے دیکھا یہ اُسی طرف کو چلا اُدھر اخفان نے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ وہی خدا ایست جوان مرکب پر سوار سر پر مرہم کی پٹیان چڑھی ہوئی مسلح و مکمل سرپٹ مرکب کو اُڑاے ہوے چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اور لشکر ہی دیوانہ بھی ہمراہ ہی یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ علمشاہ نے وہان پہونچکر نعرہ کیا کہ او سرشار گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون بارگاہ وغیرہ برپا کیے جاؤ سرشار نے بڑھکر سلام کیا علمشاہ نے وہان پہونچکر مرکب کو روک کر اِدھر اُدھر دیکھا اور یکایک نگاہ لشکر حریف پر پڑ گئی دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل قوی تن قوی من گینڈے پر سوار گرد اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار مگر سب مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی بار بار ادھر کو دیکھ رہا ہی قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہی اخفان ہی چونکہ ہرکارون سے سن چکے تھے کہ اُسکا قصد یورش کرنے کا ہی اب جو لشکر مسلح و مکمل پایا تو یقین ہو گیا کہ اگر مین اور تھوڑی دیر نہ آتا تو یہ ضرور لشکر پر حملہ کرتا خوب وقت پہ پہونچے اُدھر اخفان نے سردارون سے کہا کہ اب یورش کرنا بیکار ہی کیونکہ حریف مع لشکر کے آ گیا آج طبل جنگ بجوا کر کل مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر دیکھیے تو کسقدر جلد یہ لوگ آئے ہین جیسے آمادہ

بیٹھے تھے نارے کے جاتے ہی اور جواب کے آتے ہی آموجود ہوے ملاحظہ تو فرمائیے آج
اِس جوان خداپرست کی شان وشوکت ہی اور ہو گئی ہو اور ہی کچھ رعب وداب ہو گویا ابھی تک
مجروح ہو مگر کیا جرأت ہو کس بہادری اور دلیری سے آکر پہونچا ہو اور کس تیورسے دیکھ رہا ہو
راوی بیان کرتا ہو کہ جب علمشاہ آکر پہونچے اور سب لشکر آگیا اہل لشکر نے جو حریف کے
لشکر کو مسلح ومکمل دیکھا فوراً سب نے صف باندھی اور کھڑے ہو گئے تیجز دیوانہ نے
جو افغان کو کو مع لشکر کے مسلح پایا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھاکر پکار کر کہا کہ او افغان حملہ
کیوں نہیں کرتا ہو آمردان عالم سے مقابلہ کر کیوں کھڑا ہوا منھ دیکھ رہا ہو تو دم لے چکا ہو
اور ہم ابھی چلے آتے ہیں مگر ہماری ہمت وجرأت کو دیکھ کر مقابلہ کرنے کو موجود ہیں تو
بڑا نامرد ہو کہ جب ہم نہ تھے تو ہمارے لشکر پر زور ڈالنے کے لیے لشکر کو آراستہ کیا تھا
اب ہم جو آ گئے تو خاموش کھڑا ہو اگر کوئی تجھ میں جرأت ہو تو نکل آ ورنہ تو بڑا گون گرا ہو
اب جو اپنے سرکوب کو دیکھا تو خاموش ہو رہے تیری بھی یہ لیاقت ہو کہ تو یورش کرکے
اسوقت قلعہ لینا تیرا بادشاہ خود آکر قلعے کو لے لے تو ہم جانیں کیا اس قلعے کو تو نے
مٹی کا گھروندا بنایا ہو جو بازی طفلان سمجھا ہو اِس قلعہ کا لینا کیا آسان جان لیا ہو لاکھوں کے
سر کٹ جائیں گے جب بھی تو یہ قلعہ ہاتھ نہ آئیگا لے تو شوق سے یورش کر ہم تیری سرکوبی
کو موجود ہیں یہ جو دیوانے نے کہا افغان نے اِسکی تقریر کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش ہو
سرداروں کے ٹہلتا ہوا چلا گیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیدیا لشکری کمر کھولنے لگے
یہ آکر داخل بارگاہ ہوا سب آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اِدھر سرشار نے سب خیمے
برپا کر دیے اور بارگاہیں برپا ہو گئیں جب علمشاہ و دیوانے نے دیکھا کہ افغان داخل
گیا میرے اس کہنے پر بھی اُسنے یورش نہ کیا علمشاہ نے لشکر کو اُترنے کا اور کمر کھولنے کا
حکم دیا خود بارگاہ میں تشریف لائے دنگل پر جلوہ فرما ہوے دیوانہ اور سب سردار بھی
آکر بیٹھے یہاں بھی دربار آراستہ ہوا لشکر اُترا دونوں لشکر اُترے ہوے تھے کہ ابھی
طبل جنگ نہیں بجا تھا کہ ہوا سے گرد اُڑی دونوں طرف کے ہرکارے برائے خبر
گیری گرد کی طرف روانہ ہوے قریب گرد پہونچکر دیکھا کہ ایک لشکر قریب تیس ہزار کے

چلا آتا ہی اور ایک پہلوان آگے آگے لشکر کے ہی ہرکاران لشکر اخفان نے تو اہل لشکر و
پہلوان کو بھیجا تھا اور وہان سے خبر دریافت کر کے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین آکر
اخفان سے کہا کہ ایراد شیرپیکر کو بادشاہ نے تیس ہزار سپاہ سے آپ کی کمک کے لیے
روانہ کیا تھا وہ آتے ہین آپ کے لشکر کے قریب پہونچ گئے ہین یہ سنکے اخفان نے
سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا اور خود بھی بارگاہ سے نکل آیا اور سرحد لشکر پر
آکر کھڑا ہوا کیونکہ اسکے اور اسکے بڑی دوستی اور انتہا کا تپاک تھا اور دونون ہمسر بھی ہین
ادھر ہرکاران لشکر اسلام نے یہ حال دریافت کر کے خدمت علمشاہ مین جا کر عرض کیا کہ
ایراد شیرپیکر مع تیس ہزار لشکر کے برائے کمک اخفان آیا ہی ابھی لشکر مین نہین پہونچا ہی
راہ مین ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اٹھوا دو ہم بھی اسکی آمد کا تماشہ دیکھینگے
پردہ اٹھوا دیے گئے علمشاہ نے ملاحظہ کیا کہ ایک پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت
سے مست کرگدن مست پر سوار از سرتا پا دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوے عقب
مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی علمشاہ نے اسکو دیکھکر دلیرون سے فرمایا کہ لو ایک شکار اور
آیا انکے وہ سب کو جمع ہونے دو انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب اجل کے لقمہ ہونگے یہان تو
یہ باتین ہو رہی ہین ادھر وہ سردار لشکر سے نکل کر قریب اس لشکر کے پہونچے ایراد
سے ملے ایراد نے دیکھا کہ ایک طرف تو ہماری طرف کا لشکر اترا ہوا ہی جسکے علم کے پھریرے
سیاہ ہین اور ایک سمت اسی لشکر کے مقابلے مین دوسرا لشکر فروکش ہی کہ جسکے نشانون کے
پھریرے سرخ ہین جب ان سردارون سے ملا بعد مزاج پرسی کے پوچھا کہ یہ کیا لشکر
حریف ہی انھون نے کہا کہ ہان بس وہ اسکو مع اسکے لشکر کے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے
سردار لشکر اخفان و ایراد مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی ایک نے
دوسرے کا مزاج پوچھا بس اخفان ایراد کو مع اسکے رفیقون و سردارون کے لیکر
بارگاہ مین آیا اپنے برابر دنگل پر بٹھایا اور سب سردارون کو علی قدر مراتب جگہ دی ادھر
لشکر ایراد کا اترا اب یہ لشکر قریب پچاس ہزار کے ہوگیا یہان اخفان نے سب حال ایراد
سے بیان کیا نامہ کے جانے کا اور وہان سے جواب ہو کر آنیکا اپنا یورش کرنے کا قصد کرنا اسکا

تیار رہونا لشکر حریف کا آجانا اپنا واپس آنا سب کہ سنایا اور کہا کہ اب طبل جنگ بجوا کر مقابلہ
کرونگا ایراد نے جواب دیا کہ پھر عرصہ کس بات کا ہی طبل جنگ بجوایئے اور مقابلہ فرمایئے
اخفان نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کوس رزمی بجے ہم کل ان خدا پرستون سے
مقابلہ کرینگے اور اُنکو اِس حرکت کی سزا دینگے اب یہ ہمارے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت نقارہٗ رزمی پر چوب پڑی صدائے طبل لشکر مین گرجی ہرکارے
خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلے یہان بارگاہ مین علمشاہ بیٹھے ہوے دیوانے سے
باتین کر رہے تھے کہ اُنکے گوش مبارک مین جو صدا طبل کی پہونچی دیوانے سے فرمایا
کہ لو خوش ہو حریف نے آخر پریشان ہو کر طبل جنگ بجوا دیا صبر نہ کر سکا اسکی قضا ہی آئی
کسی سے خبر تو منگاؤ دیوانے نے عرض کیا کہ بہت خوب وہ جو ہرکارے حاضر تھے اُنسے
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا نقارہ بجا ہی وہ ہرکارے جانے نہ پائے تھے کہ جو ہرکارے
لشکر کفار مین برائے خبر کے موجود تھے آکر حاضر ہوے بجا اگاہ پر سے بجا دقواعد شاہی
دو دعاؤ ثنائے جہان پناہی بجا لاکر یون عرض کرنے لگے کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی
اُسکا قصد ہی کہ کل غلامان سرکار سے نکلکر مقابلہ کرے اور آتش کین و فساد کو مشتعل کرے
باقی خیریت ہی علمشاہ نے یہ خبر سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس دغا بجایا جائے ہم
کل اُس سے مقابلہ کرینگے یہ حکم کا دینا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل
جنگی بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک اپنے ہتھیارون کو درست
کرنے لگا تلوارین سان پر چڑھائی جانے لگین کمانین درست ہونے لگین خنجر تیار کیے
جانے لگے سنانون کو درست کرنے لگے باہم اہل لشکر ایک دوسرے سے ملنے لگے
اِدھر تو علمشاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا خیمہٗ خاص مین تشریف لائے خاصہ نوش
فرما کر آرام فرمایا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا اور سامان جنگ مین مصروف ہوا اُدھر
اخفان و ایراد نے بھی دربار برخاست کیا یہان کے بھی سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور اہل لشکر بھی اِسی سامان مین وہ باقی دن تمام ہو گیا شب نے اپنا چہرہ دکھایا خورشید
عالمتاب نے نقاب شب کو رُخ پر لیا اور کاشانہٗ مغرب مین جاکر پوشیدہ ہوا شاہ انجم نے

میدان فلکی پر اپنا قبضہ کیا رات ہو گئی طبل جنگ دونون طرف بج رہے ہین اہل لشکر سب سامان جنگ مین مصروف ہین طلایہ پھرنے لگا صدا اسے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش بلند ہو راوی بیان کرتا ہی کہ طبل جنگ بجتے بجتے سحر ہو گئی غازیون و بہادرون نے دونون طرف کے وہ شب اشتیاق جنگ و عروس موت مین بسر کی اور بزدلون و نامردون نے اس خوف مین شب کاٹی کہ دیکھیے سحر کو کیا ہوگا یہانتک کہ ستارۂ سحری چمکا خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے مرغان خوش الحان شاخ درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد باری بجالانے لگے خروش صدائے ربنا سحری و قہقہہ زنی کبک دری سے صحرا گونج رہا ہی کسی مقام پر نعرۂ حق سرہٗ کی دھوم کہین درختون پر قمریون کا ہجوم وہ صحرا جنت لزوم تھا آبپاشی شبنم سے تمام سبزہ زار تھا کوسون تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش زمردگون گسترہ ہی قطرہاے شبنم جو گلون پر پڑے ہوے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ چشم معشوق مین موتی بھرے ہوے ہین نسیم سحری کے جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے یکایک سلطان انجم نے شکست کھائی مع اپنی فوج سیارگان کے طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوا شاہ خاور نے کشور فلک پر اپنا عمل کیا تخت نیلی پر جلوہ فرما ہوا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن و منور کیا لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوا لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے ہر ایک اپنے مذہب کے موافق اپنے خدا کی عبادت کرنے لگا لوگ بستروں پر سے انگڑائیان لے لے کے اٹھے

نظم

موذن اذان سے ہوے بہرہ مند
مزاج فلک لاجوری ہوا

ہوئی بانگ اللہ واکبر بلند
مسیحا نفس تھی نسیم روان

رخ شمع مائل بہ زردی ہوا
اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

پس سب نے حوائج ضروری سے فراغت کرکے عبادت خدا بجالاکر اپنے اپنے تن پر اسلحہ کو درست کیا اور مرکبون پر سوار ہو کر مسلح و مکمل ورد دولت پر آئے لشکر میدان کو روانہ ہوا ادھر سے لشکر کفار بھی بڑھا اور پوجا پاٹ سے فراغت کرکے طرف میدان کے چلا اور یہان ملکشاہ بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کرکے مسلح و مکمل ہو کر بیرون خیمہ تشریف لائے سب سردارون نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر مرکب پر سوار طرف میدان کے تشریف لے چلے

ادہر سے ایراد اخفان مع اپنے سردارون کے میدان مین آئے ادہر سے لشکر اسلام بصد
جاہ و احتشام اودہر سے لشکر کفار آکر میدان مین پہونچا تبردارون نے دونون طرف سے
نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے اونکو یکسر قلم کیا سقون نے دونون
لشکرون سے نکلکر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا صف آرا بھی نکلے اونہون نے صفون کو
مثل صف مژگان کے درست کیا جب صف آرائی ہو چکی اوسوقت دونون طرف کے لشکر سے
نقیب نکلے اور کرکیت نقیبون نے نقابت کی کرکیتون نے کڑکا کہا نقیب نقابت کرکے اور
کرکیت کڑکا کہکر اپنے اپنے لشکر مین چلے دونون لشکرون کا یہ عالم ہوا صداے نقیبان کے
سناٹا سا ہو گیا ہر ایک بہادر جھومنے لگا جوش شجاعت مین قبضہ تلوار چومنے لگا رخون پر
بسبب جوش شجاعت کے سرخی آگئی ہر ایک کا یہی قصد ہوا کہ مرکب کو بڑھا کر لشکر حریف پر
جا پڑین مگر بسبب پاس و آداب سردار کے خاموش ہین دیوالون کا تو یہ عالم ہے کہ اونکی وحشت
نے زور کیا ہے کسی پہلو قرار نہین بس نہین علمشاہ اونکو بنگاہ تیز و تند جب دیکھتے ہین تو تھم جاتے
ہین یہ عالم تلاطم ہر رہا کہ یکایک لشکر کفار کے علم جلوہ گری مین آئے اب دیکھا کہ لشکر کفار
سے ہزبر عنطاقی جو کہ نامہ لیکر آیا تھا اخفان سے اجازت لیکر میدان مین آیا میدان کا
سراپا دیکھا جب خود غرق عرق ہوا اور مرکب بھی پسینے مین غرق ہو گیا مرکب کو ریل کر
نیزے کو زمین مین گاڑکر دم راست کرنے لگا تھوڑی دیر تک دم راست کیا کیا اسکے
بعد لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے پکارا کہ ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا ہو گی
ہو میرے مقابلے کو آئے مین وہی نامہ بر ہون جو کہ کل نامہ لیکر تمھارے پاس آیا تھا اوس
اوس حرکت کی سزا دونگا میرا نام ہزبر عنطاقی ہے مین اسم باسمی ہون کل مین نے طرح دی تھی
کہ مین اکیلا تھا اور تم سب بہت تھے آج اوسکا عوض لونگا یہ جو اوسنے عام طور سے پکار کر کہا
تجبر دیو اسنے اور دیگر سردارون نے قصد کیا تھا کہ ہم نکلکر مقابلہ کرین نہ معلوم پھر کیا سوچا ہزبر
پکار اوٹھا کہ میری خواہش یہ ہے کہ وہی جوان خدا پرست کہ جسکو بادشاہ نے اسیر کرکے قید کیا
تھا اور دیو از رہا کرکے لیگیا تھا جسکا نام علمشاہ ہے جسنے بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا تھا میرے
مقابلے کو آئے مین سوائے اوسکے اور کسی سے مقابلہ نہ کرونگا اور اوسکو نامہ چاک کرنیکی

سزا دونگا یہ اسکا کہنا تھا کہ علمشاہ نوجوان نے اپنا مرکب پرے سے نکالا دیوانے و دیگر سرداران نے عرض کیا کہ خداوند ہمکو اجازت دین ہم جاکر اُس سے مقابلہ کرین اور اسکو اس تقریر کی سزا دین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ یہ دستور ہی ہمارے لشکر کا کہ جب حریف نام لیکر پکارتا ہو اور پھر اسے مقابلہ طلب کرتا ہو پھر وہی جاتا ہی دوسرا سردار نہین جاتا ہی چاہے بچہ ہو چاہے جوان چاہے پیر دوسرا طریقہ یہ ہی کہ جب حریف نے میدان مین آکر مبارزطلبی کی اور جسنے قصد کیا وہ نکلے گا دوسرا نہ جائیگا چونکہ اُسنے میرا نام لیکر پکارا ہی اب مین جاؤنگا کوئی نہین جاسکتا ہی ہان اگر وہ میرا نام لیکر نہ پکارتا اُسوقت مین جو پہلے قصد کرتا وہی مقابلہ کو جاتا اُسکے اوپر دوسرا اسوقت نہ کرتا اب تم لوگ ٹھہرو مین جاکر اس سے مقابلہ کرتا ہون یہ سنکے وہ سب کے سب خاموش ہو رہے علمشاہ مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین تشریف لائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان شکار کو دیکھکر کچھار سے نکلا ہی اُسنے جو شاہزادے کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مرکب پر سنبھلکر بیٹھا گرز وہ پیر کا ہاتھ مین لیا بقصد تنگا ورزنی ادھر سے شاہزادہ پہونچا باہم تنگا ور چلی مرکب شاہزادہ کا اُسی مقام پر قایم رہا اُسکا مرکب چند قدم پسپا ہو گیا ایسی تکان پہونچی کہ ہر چہ بچے پر آرہا عنبر سے سپر لڑی تھی چنگاریان ٹکلے سپر سے نکلکر بالا ئے آسمان گئی تھین ہر بر نے پھر اپنے کو مرکب پر درست کیا اور سنبھلکر بیٹھا مرکب کو مہمیز کرکے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ او خدا پرست تو نے بزعم غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین اسکی سزا تجھکو اُسی مقام پر دیتا مگر یہ خیال کیا کہ مین تنہا ہون اور تمھارے دوست بہت ہین بیکار کو مار اجاؤنگا دل کی حسرت نہ نکلیگی جب میدانداری ہوگی اُسوقت مین سمجھ لونگا اسی سبب سے مین وہان سے چلا آیا آج میدان مین آکر تمکو طلب کیا بس یہی گو ہی اور یہی میدان ہی دونون لشکر سامنے موجود ہین اب بہادری و جوانمردی کا حال معلوم ہوگا نامہ چاک کرنے کی سزا دونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کل کا تمانچہ یاد نہین ہو شاید بھول گیا ہی ایک ہی تمانچہ مین کون بیہوش ہوکر گر پڑا تھا مین نے طرح دی کیونکہ تو نامہ لیکر گیا تھا اگر نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو زندہ پھیکر نہ آتا ایک ہی تمانچہ کافی تھا اسوقت اپنے حمایتون کو دیکھکر یہ لاف وگزاف کرتا ہی نامرد بہادری حربہ کو سنبھال کھیا بکا

کر کسنے طرح دی تو پہلے اپنا حربہ کر کیونکہ ہمارا یہ دستور نہین ہے کہ ہم حریف پر پیش دستی کرین خداوندگار
ہمارا اگر ہمکو تیرے حربے سے بچائیگا تو ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سُنکے ہژبر نے نیزے کو اُٹھایا
اور مرکب کو پیچھے ہٹا کر اور سینۂ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزے کو
نیزے پر روکا اور سنان کو سنان پر گانٹھکر بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی چنگاریان سنان سے
نکلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برقین کوندھ رہی ہین دو تین تان کی ردوبدل کی نوبت آئی
تھی کہ ایک مقام پر گانٹھکر اور بند باندھکر آواز دی کہ سنبھل اور نیزے کو روک ورنہ نیزہ
تیرے ہاتھ سے نکلتا ہے اُسنے آواز دی کہ سنبھلا ہوا ہون ہوشیار ہون میرے ہاتھ سے
کوئی نیزہ نہین نکال سکتا ہے ایسا کوئی جوانمرد نہین ہے یہ سُننا تھا اب جو مرکب کو مہمیز کرتے ہین
صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکلگیا لاکھ اُسنے تدبیر کی کہ روکون مگر نہ رک سکا سنان نیزہ بالائے
ہوا جا کر چمکی کئی نیزے نیزہ بلند ہوگیا دور جا کر گرا یہ مردود نیزے بھر آب خجالت مین غرق
ہوا اہل اسلام کا نعرۂ تعریف بلند ہوا کفار کو حیرت سی ہوگئی ہژبر نے جب دیکھا کہ اِس
خداپرست نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالدیا ایک مرتبہ قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور کہا
کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی جال بازی تیغ بازی راست بازی کیونکہ اسکو حلال
مشکلات کہتے ہین یہ دم مین برسون کے قضیہ فیصل کرتی ہے اور معلوم ہوا کہ نیزہ بازی
کے فن مین تم لوگ کامل ہو خوب مہارت رکھتے ہو یہ کہکر تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا
کہ اژدر آتش فشان غار سے نکلا یہ کہکر کہ خبردار ہو جاؤ اِسکی ضرب سے جانبر نہوگے
مرکب کو ملا کر سر پر وار کیا مگر واہ ری جرأت و ہمت عالمشاہ نہ اُنھون نے تلوار نیام سے لی
نہ سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسی طور سے مرکب پر کج بیٹھے رہے یہ کہا کیجے ہم ہوشیار ہین تو
وار کر مگر دیکھ لے نہ ہم تیرا وار تلوار پر روکینگے نہ سپر پر اور پھر ہمارا خدا ہمکو بچائیگا
راوی بیان کرتا ہے کہ اُسنے تو وار کیا مگر اُنکی آنکھ تلوار کی دھار سے لڑی ہوئی تھی یہ دیکھ
رہے ہین جیسے تلوار قریب سر آئی پھر دھار سے بچا کر اُسی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑ کی
تھی پر قبضہ کیا یہ قوت تھی کہ جہان تک ہاتھ بلند ہو کر اُسکا آیا تھا اُسی مقام پر قائم ہوگیا
قریب سر نہ آنے دیا اُسنے قصد کیا کہ جھٹکا دیکر ہاتھ کو چھڑا لون فرمایا کہ اب بھلا سچے مین

شیر سے اگر کہیں رہا ہو سکتا ہی تجھ ایسے مردود و نامرد کو کیا اپنی تلوار سے ہلاک کروں کیوں
تجھ ایسے کے خون سے اپنی تلوار کو رنگین کروں تیری ہی تلوار سے تجھکو قتل کرونگا تو
بیکار زور کرتا ہی اب تلوار نہ چھوٹیگی مگر اُسنے کچھ سماعت نہ کی زور کرکے تلوار کو چھڑانے لگا
اُنھوں نے کلائی کو مروڑ کر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اُسنے لاکھ قصد کیا نہ چھوڑوں
مگر دیکھا کہ اگر نہیں چھوڑتا ہوں تو ہاتھ بیکار ہوا جاتا ہی تلوار چھوڑ دی شاہزادے نے
دوسرے ہاتھ سے لیکر زیر بغل دبائی اور اُسکی کمر زنجیر میں ہاتھ ڈالکر اب جو زور کیا تو
زین سے اُٹھا لیا جھٹکا جو دیا دونوں تسمے رکابوں کے ٹوٹ گئے اُسکو سر سے بلند کیکے
اور ہاتھ پر تولکر اب جو اُچھالا بالا سے ہوا مثل طائر کے بلند ہو گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر
کفار کے تو حواس جاتے رہے لشکر اسلام سے شور تعریف کا بلند ہوا تلوار لیکر کھڑے
ہوے جیسے ہی وہ نیچا ہونے لگا اب جو ہاتھ ڈال کر پر مارا مثل خیار تر کے دو پر کالے کیے
دوسرا ہاتھ مارا اُن دو کے چار ٹکڑے کیے چاروں ٹکڑے زمین پر گرے اُنپر
مرکب دوڑا دیا اور فرمایا کہ کیوں اپنے کردار کی سزا پائی یہ فرماکر اور مرکب کو روک کر
لشکر کفار کی طرف رُخ کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے
یہ صدا دینا تھا اسکا بھائی ببر نیزہ باز اپنے مرکب کو مہمیز کرکے اخفان سے اجازت لیکر
مقابلے میں آیا آتے ہی تگا ور زن ہوا نیزے سے لڑا نہ کچھ کلام کیا فوراً تیغہ کا وار کیا
علمشاہ نے اسکی بھی تلوار اُسی طور سے چھین لی جسطور سے ہزبر کی چھین لی تھی اور کمر
پر سے اُٹھا کر اس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے
دم اسکا اور کسی مقام کی راہ سے نکلگیا طائر روح نے قفس جسم کو چھوڑ کر جدھر سے راہ
پائی پرواز کر گیا انھوں نے پھر صدا دی ابکی ایک اور پہلوان نکلا اُسکو بھی انھوں نے
ہلاک کیا اسی طور سے تا بہ شام سترہ سردار اخفان کے لشکر کے اور دس سردار ابیراد
کے لشکر کے قتل کیے قریب شام ایک جوان زبردست بادلی کبر و نخوت سے مست کینہ و
فساد کا بانی مسمے ابرام خوک پیشانی اخفان سے اجازت لیکر بل کرتا ہوا طرف میدان
کے چلا گردن مست زیر زبان ہی مثل ترکی ہندی کے بنا ہوا ہی میدان میں آتے ہی نعرہ کیا

کر او خدا پرست خبردار ہو جا تو نے بڑا غضب کیا کہ ستائیس سردار لشکر کے قتل کیے معلوم ہو
کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی میں لشکر میں کھڑا ہوا تیرے مقابلے کا تماشہ دیکھ رہا تھا اور
یہ خیال کرتا تھا کہ مین کیا مقابلے کو جاؤن ہان اگر حمزہ ہوتے یا اُنکے جانشین لندھور
ہوتے یا اُنکے پسر کلان عمرو بن حمزہ ہوتے تو مین مقابلے کو جاتا اِس جوان سے کیا مقابلہ
کرون مگر تو نے جگر کو خون کر دیا تاب نہ رہی مقابلے کو آیا گو ننگ تھا مگر کیا کرون مین وہ
ہون کہ میرے نام سے لشکرون مین تہلکہ پڑ جاتا ہی اور مقابلے سے لشکر بھاگ جاتے ہین
میری صدا سے شیرون کے جگر آب ہوتے ہین ورد یو کانپ اُٹھتے ہین میری تلوار اُسوقت نیام
سے باہر آتی ہی جب لاکھ سپاہ کا مجمع ہوتا ہی بس اِسی مین خیریت ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر
حاضر ہو مین تیری خطا اپنے افسر افغان آدمخوار و بادشاہ سے معاف کرا دونگا اور کوئی عہدہ
جلیل دلوا دونگا کیونکہ تو بہادر معلوم ہوتا ہی اگر اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تیرے سر کا
پتہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ تن پر تھا یا نہین نہ مین نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے تلوار سے
تیرا کام تمام کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بس خاموش کیا بیہودہ لاف و گزاف کرتا ہی تو
کیا ہی جو تیرے خوف سے دیو کانپ اُٹھے گا اور شیران دشت کے تیری صدا سے کیا جگر آب
ہونگے اور کیا تیرا نام سنکے لشکر بھاگین گے تو کیا لاکھ پر تلوار کھینچے گا ایک پر تو کھینچ نہین
سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی کہ مین حمزہ صاحبقران یا اونکے جانشین
یا اُنکے فرزند کلان سے مقابلہ کرون یا وہ ہوتے تو مقابلہ کرتا اُنکا تو مرتبہ ہی تو اُنکے
ایک ادنیٰ غلام سے نہین لڑ سکتا ہی اُس خاندان کا ایک طفل ہفت سالہ تیرے لیے
کافی ہی او نامرد تیری بہادری و قوت ثابت ہی کہ لشکر کو قتل کرایا اور خود نہ نکلا بس اِسی
جرأت و قوت پر یہ دعویٰ وہ ہمین لوگ ہین کہ جنکے خون سے مریخ فلک کانپتا ہی ہمارے
نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آتی ہی دیو کا زہرہ آب ہوتا ہی ہمین نے قاف مین جاکر
دیوان قاف و سرکشان قاف کو زیر کیا ہمین نے اپنے زور اور طاقت کے نشان
بلند کیے ہین اور بہادرون کے دلون پر سکے بٹھائے ہین بہادری تلوار لاکھون پر کھینچی
ہی تو بیکار یہ لاف و گزاف کرتا ہی ہم خبردار ہین تیرا جسطرح جی چاہے مقابلہ کر ہم شیر مین کسی

بات مین بند نہین ہین ابھی ایک ڈانٹ دون تو تیرا دم فنا ہو جائے یہ کیا بیہودہ کلام ہی
او بے ادب ہو شرط کر تیری زبان گدی سے کھینچ یون اِس بے ادبی سے حمزۂ صاحبقران
و اُنکے جانشین و اُنکے فرزند کلان کا نام لیتا ہو اب نہ نام لینا ورنہ سزا پائیگا او سگ خارشتی
اپنے کو دیکھ اور اُن بزرگان دین کو دیکھ ایک اُنکے ادنا غلام کے خوف سے نو دن بھر
لشکر مین پوشیدہ رہا مقابلے کو نہ نکلا اور دونکو تیل ماش کرایا تو اُسوقت سے کہان تھا
جو نہ آیا اور اب یون اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہو لاف و بہادری کی یہ سنکے اُسکو
نہایت طیش آیا ایک بار تلوار آبدار صاعقہ بار میان سے لیکر آ ہی تو پڑا نہ ار کیا اگر
جیسے اُسنے تلوار کا وار کیا یہ مرکب پر سے کود پڑے اور زمین پر آتے ہی زیر شکم کرگدن
جا کر دونون ہاتھ اُسکے پیٹ مین لگا کر یا حیدر کرار کہکر اب جو زور کیا اُسکو مع کرگدن کے
اُٹھا لیا آواز دی کہ ہو شرط زمین پر مارون مع کرگدن کے تو نقش زمین ہو جائے اُدھر
اُسنے جو تلوار کا وار کیا تھا وہ تلوار مرکب پر پڑی تھی وہ بے زبان کام آیا یعنی اُسکی تلوار
سے مارا گیا جب یہ وار کر چکا تھا تو اِسنے خیال کیا تھا کہ وہ خدا پرست میرے وار سے
ہلاک ہوا اب جھک کر جو اِسنے اِس خیال سے دیکھا کہ اُسکی لاش کسطور سے پڑی ہی کہ مرکب
کو علمشاہ کے کشتہ پایا مگر یہ واقعہ نظر پڑا کہ میرا کرگدن زمین سے بلند ہو اسکے پانون زمین سے
اُٹھے ہوئے ہین ہوا پر قایم ہین اب جو خیال کرتا ہو تو اپنے کو بھی بلند پایا اُسکو حیرت
ہوئی اُدھر اُسکے کان مین یہ صدا آئی کہ ہو شرط بار دون زمین پر ابتو یہ اس صدا کو سنکے
اور متحیر ہوا کہ یہ کون ہو کہ جسنے مجھکو مع مرکب کے اُٹھا لیا یہ خیال کیا کہ تو لنگر مار جو کوئی ہوگا
تیرے لنگر سے دب کر ہلاک ہو جائیگا اِسنے لنگر بھی مارا مگر کچھ بھی نہ ہوا علمشاہ کے ہاتھونکو
حرکت تک نہ ہوئی لشکر اسلام مین تو صدائے تحسین و آفرین کا ایک شور مچا افغان نے
اور سب لشکر کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا ہر ایک کا دم فنا ہو گیا اور ہر ایک نے خیال کیا کہ
اِس خدا پرست نے اتنے بڑے جوان قوی ہیکل دیو شکل کو مع کرگدن کے مثل پھول کے
اُٹھا لیا بھلا کون اِس سے لڑسکتا ہو اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے افغان نے اپنے
دل مین خیال کیا کہ ایسا نہ ہو یہ جوان ابرام خوک پیشانی کو زمین پر دے مارے تو یہ

ہلاک ہوجائیگا اِسکو کسی طور سے اِس حال سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ یہ کود پڑے اور اپنی جان کو
بچائے یہ خیال کرکے اہل لشکر سے کہا کہ تم پکار کر ابرام سے کہدو کہ وہ خداپرست نہین قتل ہوا
صرف اُسکا مرکب قتل ہوا اُسنے مرکب پر سے کود کر اور زیر شکم کرگدن آکر تمکو مع کرگدن کے اٹھا
لیا ہی جلدی کود کر اپنی جان بچاؤ اِس بلا کے ہاتھ سے بچو اخفان نے اہل لشکر سے کہا چند
سوارون نے بڑھ کر ابرام کو آواز دی اور یہی تقریر کہہ سنائی اب ابرام کو معلوم ہوا کہ یہ
واقعہ ہی گویہ پہلے ہی سے قصد کودنے کا کر رہا تھا مگر یہ صدا سُنکے اِسکے حواس جاتے
رہے اپنے دل مین قائل ہوا مگر ایسا سیاہ قلب تھا کہ نہ مسلمان ہوا اب اِسنے قصد کیا
کہ کود کر بھاگون علمشاہ نے بھی یہ صدا سُن لی تھی فوراً دونون اِسکے پانون پکڑ لیے اب جو
اِسنے کود کر بھاگنے کا قصد کیا تو پانون کو بھی اسیر پایا زندگی سے مایوس ہوا مگر لنگر مارنے لگا
کہ شاید اب یہ لنگر سے دب جائے وہان یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا چیز ہاتھون پر ہی یہ زبان کر
او نابکار بتا اب شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہی اب تیرا بچنا بہت دشوار ہی اُسنے
جوابدیا کہ مین تو اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا یہ سُننا تھا کہ ایک پانون آگے بڑھایا اور
ایک پیچھے پیترا بدلکر مع کرگدن کے گرد سر چرخ دیکر اب جو زمین پر مارا راکب و مرکب نقش
زمین ہوگئے دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے یہ نہ شناخت ہوسکتی تھی کہ راکب کون ہی
اور مرکب کون ہی دونون روحیں اُن نابکارونکی طرف دار البوار کے راہی ہوئین راکب و مرکب
کا نشان باقی نہ رہا یہ معرکہ دیکھکر اخفان وا ایزاد و اہل کفار کے حواس جاتے رہے بس اُسوقت
اخفان طبل باز بجواکر اور اپنے لشکر کو لیکر طرف قیام گاہ کے مغموم و محزون اِن سب سردارون
کے غم مین مبتلا آیا اور لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیکر داخل بارگاہ ہوا لباس تبدیل کرکے
دربار مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ باقی تھے آکر حاضر دربار ہوئے یہان تو اسکا دربار
ہوا اُدھر بعد جانے اخفان کے علمشاہ بھی لشکر مین واپس آئے طبل باز تو بج چکا تھا
یہ بھی اپنا لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے تشریف لے چلے دیوانہ اِنکے سر پر زر نثار کرتا جاتا
تھا اور تعریف کرتا جاتا تھا یہ خیال رہے کہ ابھی اِن کے سر کے زخم اچھے نہیں ہوئے ہین
کسیقدر باقی ہین علمشاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر سپاہ کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود

بارگاہ مین آکر تشریف فرما ہوے یہان بھی دربار آراستہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ ناظرین
اس امر سے آگاہ ہون کہ ملکہ آہو چشم کو علمشاہ قلعے مین چھوڑ آئے ہین ملکہ بالاے قلعہ صبح سے
آکر بیٹھی تھی اور تماشہ جنگ وپیکار کا دیکھ رہی تھی یہ سب واقعہ اور معرکہ دیکھکر اور علمشاہ کی
قوت وطاقت دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جب دونون لشکر واپس گئے یہ بھی زیر قصر آئی اور
اپنی خواصون اور انیسون وجلیسون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا کہ کس
جوانمردی اور بہادری سے آج مقابلہ کیا خداوند کریم انکو نظر بد سے بچائے دیکھو تو ابھی زخم
باقی ہین اُسپر یہ حال ہی یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے یکہ وتنہا لاکھون کو بھگا دیا سب نے جواب دیا
کہ اے ملکۂ عالم اگر ایسے نہ ہوتے تو یون کیون یکہ وتنہا پڑے پھرتے یہان تو یہ باتین ہو رہی
ہین ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ ہر روز بالاے قلعہ آکر بیٹھتی ہی اور تماشہ حرب و
پیکار کا دیکھتی ہی اور شب بھر خواصون سے تعریف کرتی ہی آمدم بر سر مطلب کہ جب اخفان کا
دربار اُدھر علمشاہ کا دربار اسطرف آراستہ ہو چکا اخفان نے اپنے سردارون کی طرف
دیکھکر کہا کہ تمنے آجکا معرکہ دیکھا کہ جو میدان مین گیا وہ اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا
بہرام ایسے پہلوان قوی ہیکل کو کیونکر قتل کیا اب کیا تدبیر کیجائے کیا طبل جنگ نہ بجوایا جائے
اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ تدبیر کرین یا اُنکو خبر نہ کیجائے مین خود
کل مقابلے کو نکلون اور مقابلہ کرون اہل دربار نے وایراد نے کہا کہ اے سردار بادشاہ کو
اس حال سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہین ہی نہ طبل جنگ بجوانے کی حاجت ہی آپ شوق سے
طبل جنگ بجوائین ابھی آپ کے خادم وبادشاہ کے غلام بہت سے باقی ہین اس خداپرست
کی سرکوبی کے لیے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ہم کل نکلکر مقابلہ کرین گے خداوند
کیون مقابلے کو نکلین ایراد نے کہا کہ مین کل اس خداپرست سے مقابلہ کرونگا میرے بعد
آپ کو اختیار رہیگا اخفان نے کہا کہ یہ تو صرف ایک بات تھی کہ بادشاہ کو آگاہ کیا جائے
صرف رائے لینا تھی ہان کل مین خود مقابلے کو نکلتا اور طبل جنگ تو ضرور بجواتا یہ کہکر
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
دم لیا اُسکے بعد سامان جنگ مین مصروف ہوے اہل لشکر کو بھی طبل جنگ کے

بجنے سے آگاہی ہوئی وہ بھی سب سامان جنگ کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین
پہونچائی علمشاہ نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی طبل رزمی پر
چوب پڑی سامان جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوا سب سردار یہان بھی سامان جنگ
کرنے لگے چار پہر رات دونون لشکرون کو تیاری جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ بجا کیا
طلایہ پھرا کیا دونون لشکر رات بھر سامان جنگ کی درستی مین مصروف رہے کہ صبح ہوگئی
آثار صبح فلک پر ظاہر ہوے اشعار کہ چون صبح دم شمشیر گردون مہر بر دن آمد از دشت
سبز سپہر ٭ غریو از زمین بر فلک سر کشید ٭ تزلزل بارکان عالم رسید ٭ جب صبح ہوئی تو
دونون لشکر اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان مین آئے
صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین ہر ایک بہادر مستعد جنگ ہوا جینے سے تنگ ہوا
پھر پھریرے نشانون کے کھل گئے نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کرکے چلے
گئے تو لشکر کفار سے آرام نیزہ زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے
سرشار دیو اسنے نکلکر مقابلہ کیا آرام کو ایک ہی ضرب تیغ مین قتل کیا سرشار نے مبارز
طلب کیا اور ایک سردار نکلا وہ بھی ہاتھ سے سرشار کے مارا گیا دوپہر تک سرشار نے
پانچ سردار لشکر کفار کے مارے بعد دوپہر کے طبل بازگشت اخفان نے بجوا دیا دونون لشکر
واپس آئے فرودگاہ پر پھر اخفان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو پھر صف آرائی ہوئی اور لشکر
کفار کے چند سردار مارے گئے راوی کہتا ہے کہ چند میدان داریون مین بہت سے سردار
لشکر کفار کے کام آئے آج جو لشکر میدان مین آیا اور صف آرائی ہو چکی نقیب نقابت
کرکے جا چکے جب کمر کیت کرملا کہ چلے اسوقت لشکر کفار سے ایرادشیر چیکر اخفان سے
اجازت لیکر اور اپنا لشکر اخفان کے سپرد کرکے اور اہل لشکر سے یہ کہکر کہ بعد میرے تم
اخفان جہان پہلوان کی اطاعت کرنا انکو اپنا افسر جاننا جو یہ حکم دین اسکو بجا لانا یہ سبکو
سمجھا کر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا بڑے عرصے تک دم راست کیا کیا اسکے بعد
آواز دی کہ میرے مقابلے کو سوا ے علمشاہ کے کوئی اور نہ آئے مجھکو حضرت علمشاہ
سے مقابلہ کرنے کی ہوس ہے اسکا آواز دینا تھا کہ علمشاہ نے مرکب کو پردے سے نکالا اور

دیوانے سے فرمایا کہ لشکر سے خبردار رہنا مین مقابلے کو جاتا ہون دیوا سنے عرض کیا کہ مین
آپ کا حکم بجالاؤنگا شاہزادہ یہ فرماکر اور مرکب کے تنگ کو درست کرکے تا کہ ہو مرا جنگ حریف
پر تنگ ہو میدان کی طرف روانہ ہوئے شاہزادے کو ایراد نے آتے ہوئے دیکھکر بقصد
شکار زنی گردہ سپر کا ہاتھ مین لیا شاہزادہ جب قریب پہونچا باہم تگادر چلی ادہر سپر کی پری
ادہر سے سپر لڑی چنگاریان نکلین سب نے دیکھا کہ ایک قدم مرکب علمشاہ کا پسپا ہوا اور
پندرہ قدم مرکب ایراد کا پسپا ہوا ایراد مرکب کو رانون مین مسلکر برابر آیا کچھ کلام نکیا نیزہ
اٹھاکر سینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا علمشاہ نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی
ہوئی دسوین تان مین علمشاہ نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا وہ نیزہ بہر آب خجالت مین ڈوب
گیا اسقدر شرمندہ ہوا کہ اُسی حالت مین شرمندگی کے دفع کرنے کے لیے تیغہ نیام سے
لیکر سر پر شاہزادے کے وار کیا شاہزادے نے تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب
سر آئی ادہر سپر کی جو دی تلوار پیٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی
اُسنے قصد کیا کہ لپیٹ پڑون بھلا یہ کب اُسکو اس طریقے پر آنے دیتے ہین وہ تلوار کے چھن جانے
سے اور زیادہ تر شرمندہ ہوا ادہر علمشاہ نے تلوار چھین کر یہ فرمایا کہ شعر تو ضربی زدی
ضرب من نوش کن ✽ ہمہ شادی از دل فراموش کن ✽ یہ فرماکر اُسی تلوار کو علم کرکے اور
اُسکو خبردار ہوا اُسنے کہا کہ خبردار ہون تم وار کرو یہ کہکر سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار مثل
برق کوندھا ابر سپر پر گری اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود کو کاٹ کر دو بلغہ کی
خبر لائی الا سر پر کہ خود دو بلغے سے گذر کر سر اسکے جبڑے سے گذرتی ہوئی مراہی گردن کی
خبر لیتی ہوئی مثل قطرہ سیماب کے صندوق سینے مین آئی وہان کی خبر لیتی ہوئی شکم چاک
فتراک کرکے مرکب کے تنگ کے نیچے سے نکلکر تلوار نے زمین کو بوسہ دیا راکب و
مرکب چار ٹکڑے ہوکر زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے کہ تلوار یا تو قبضہ سر پر چکی تھی
یا زمین کو بوسہ دیکر اب جو اُٹھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہ نو شفق مین ڈوبا ہوا ہے وہ خون
مین بھرا ہوا تھا علمشاہ نے نعرہ تکبیر اُسکو قتل کرکے بلند کیا اور مرکب پر سوار ہوئے
یہ سر کر دیکھکر افغان دانسکے لشکر کے تو حواس جاتے رہے اہل اسلام نے بہت تعریف کی

ادھر اخفان نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ اس جوان سے فرداً فرداً ٹھہر کر سر بر ہونا محال ہو یہ بھی
خیال ہو بس اسیر اسی طور سے غلبہ حاصل ہوگا کہ جنگ مغلوبہ کیجائے کیونکہ یہ امر ضرور ہو کہ ہمارا
لشکر زیادہ ہو وہ لوگ کم ہین بس جبکہ جنگ مغلوبہ ہوگی وہ لوگ ضرور شکست کھائین گے سوا
اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہو یہ خیال کرکے اخفان نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اپنا
اس خداپرست کو جانے نہ دینا اسنے بڑا غضب کیا کہ ایرادجوانمرد کو قتل کیا اب یہ جانے نہ پائے
یہ سننا تھا کہ کل لشکر جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا ایک مرتبہ تلوارین نیام سے لیکر طرف
علمشاہ کے نرغہ کرکے چلے آتے ہی چارون طرف سے گھیر لیا علمشاہ بھی اس دریائے
لشکر مین غوطہ زن ہوے یہ حال جو دیوانے نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا اور کہا کہ کیا کھڑے
ہوے دیکھ رہے ہو آقا پر کفار کا نرغہ ہو جلد آقا کی کمک کرو یہ کہکر اور خود تلوار نیام سے لیکر
لشکر کفار پر حملہ ور ہوا اور قتل کرنے لگا اور اس امر کی کوشش کرنے لگا کہ شاہزادے تک
پہونچ جاؤن اودھر علمشاہ کفار سے جنگ رستمانہ کر رہے ہین ہر حملہ مین دو چار کو مار کر
گرا دیتے ہین مرکب سے لاشین پامال کرتے جاتے ہین اس قصد سے کہ اخفان کے
پاس پہونچ جاؤن یا اسکو اسیر کرون یا قتل کرون یہان کی تو یہ حالت ہو ادھر کل لشکر
تجیر دیوانے کا یہ رنگ دیکھکر اور حکم دیوانے کا سنکے تلوارین کھینچکر لشکر کفار پر آپڑا تو
قیامت کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تلوار چلنے لگی ہر ایک دیوانہ آفت برپا کر رہا ہو سیکڑون کو
قتل کر ڈالا ہو ایک ہی حملہ مین پانچ ہزار کا کھیت ہوا ابر سپر اٹھا ہوا ہو برقہاے شمشیر کوندرہی
ہو ہر مثل اولون کے برس رہے ہین خون کا مینھ برس رہا ہو ہر طرف دریاے خون رواں
اب موت کی ہر طرف طغیانی ہو زورق حیات کفار طوفانی ہو کشتی حیات گرداب موت
مین آکر پھنس گئی ہو دریاے خون مین سر مثل حباب تیر رہے ہین دھڑ مانند مگر تیرتے پھرتے
ہین عجب تلاطم مچا ہوا ہو بازار مرگ گرم ہو ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے
ہین ایک کی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ سو مر کر گرے کا لشہ سر مٹی کے مول بین
کوئی قدر نہ تھی سوار جو مر کر گرے تھے انکے مرکب کوتل لاشون کو روندتے پھرتے
تھے نیا انقلاب تھا کہ کچھ عرصہ نہ گذرا کہ یا بھی نہ اکپ انکی پشت پہ سوار تھے یا انھین کے

جسم مرکبون کی ٹاپون سے پامال تھے لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا کسی جا پر کوئی پڑا ہوا سسک رہا تھا
کوئی دم توڑ رہا تھا کسی کے کراہنے کی صدا بلند تھی کوئی نیم بسمل پڑا تھا کسی کے سر پر زخم لگا تھا کہ زخم سر
چرپارا تھا کسیکا بازو شانے سے جدا تھا کسی کے تن پر سر نہ تھا کوئی پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا اور کوئی
خاک وخون مین پڑا تڑپتا تھا باپ بیٹے سے چھوٹ گیا بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے جدا ہو گیا
برسون کا ساتھ چھوٹ گیا ہزارون عورتین رانڈ ہو گئین ہزارون کی کوکھ اُجڑ گئی کہین پر نیزہ چل رہا
تھا کسی مقام پر خنجر کی چقا چاق کی صدا بلند تھی بموجب شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید * زمین خون شد و خون
بجیحون رسید * کسی مقام پر پہلوان و اہل لشکر ملے ہوے کفار سے لڑ رہے تھے کہین سے تلوارون کی
جھنکار کی صدا آ رہی تھی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کافر و مومن باہم ملے ہوے تھے غضب
کی تلوار چل رہی تھی علمشاہ قتل کرتے ہوے چلے جاتے تھے لاشون کے انبار لگا دیے تھے
کشتون کے پشتے لگے ہوے تھے جب کفار کو قتل کرتے تھے نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے اُس مقابلے
مین افغان آدمخوار بھی لڑتا ہوا چلا آتا تھا اُسنے جو دیکھا کہ علمشاہ کفار کو قتل کر رہے ہین میرا
لشکر تہ و بالا ہوا اُسنے اُسی مقام سے آواز دی کہ ای خدا پرست ٹھہر جا مین آتا ہون تجھکو قتل کرتا ہون یہکہکر
اور مرکب کو مہمیز کر کے سامنے علمشاہ کے آیا وہی تیغ خون آلود جس سے لڑ رہا تھا اُسیکا وار
علمشاہ پر کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا ابکی جو وار افغان
نے کیا علمشاہ نے بازو بچا کر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے
اُٹھا لیا اور سر سے بلند کیا یہ لاکھ تڑپا پھڑکا مگر نہ چھوٹ سکا بھلا شیر کے پنجے مین آکر کہین شکار
چھوٹتا ہی شاہزادے نے اُسکو اسیر کر لیا ہی اہل لشکر افغان نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو اُس جوان
خدا پرست نے سر سے بلند کر لیا سب لشکر ایک مرتبہ یہ قصد کر کے چلا کہ اِس جوان پسر حمزہ کو قتل کر کے
اپنے افسر کو رہا کر لین سب نے علمشاہ پر نرغہ کیا اور حملہ کیا علمشاہ نے افغان کو بجاے
سپر کے روک لیا اب جو اہل لشکر نے افسر کو اسطور سے دیکھا خیال کیا اگر ہم تلوارین مارتے ہین
تو ہمارے ہی ہاتھ سے ہمارا افسر مارا جاتا ہی سب نے روک لیا وہ جو کہ تلوارین رہا کر چکی
تھی تلوارین افغان کے سر و صدر پر پڑین کہ پرخچے ہو گیا چلایا اُسی عالم مین کہ کیسے نمکحرام
ہو گئے ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے ہو کیا تم سب نابینا ہو یہ جو افغان نے کہا سپاہی

ہاتھ روک لیے اور لشکر حریف سے لڑنے لگے اہل اسلام نے ایسی شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار کو
قتل کیا کہ لشکر کفار کے پانوٴن اُٹھ گئے فوج بھاگ کھڑی ہوئی یہ اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے
ہوئے پونہچے پڑاوٴ پر بھی نہ ٹھہرنے دیا وہان پر بھی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر وہان بھی یہ
اُنکے لڑے کہ پھر بھاگ کھڑے ہوئے کوہ وصحرا کا راستہ لیا جدھر جسکا منھ اُٹھا اُدھر کو راہی ہوا
اہنو سب بھاگنے لگے تھوڑی دور تک یہ تعاقب مین قتل کرتے ہوئے گئے پڑاوٴ لوٹ لیا علمشاہ
نے جو دیکھا کہ لشکر حریف بھاگ کھڑا ہوا اور یہ لوگ تعاقب مین چلے جاتے ہین پکار کر دیوانے
سے فرمایا کہ فراریون کا تعاقب کرنا خلاف مردانگی ہی انکو بھاگ جانے دو واپس آوٴ راوی
بیان کرتا ہی کہ گو لشکر کفار جی توڑ توڑ کر لڑ رہا تھا مگر مثل مشہور ہی کہ لشکر بے تیر تکیہ بے فقیر کش
بے تیر بیکار ہوتا ہی اخقان کے اسیر ہو جانے سے لشکر کے جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑا ہوا اگر
علمشاہ اخقان کو اسی طور سے ہاتھ پر علم کیے ہوئے جبتک مقابلہ رہا لڑا کیے جبوقت
لشکر کفار بھاگ گیا اور بہت سے کافر اسیر ہو گئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب سے واپس
آئے علمشاہ نے تجیز دیوانہ کے حوالے اخقان کی مشکین باندھکر کیا اور فرمایا کہ اسکو مع اُسکے
ہمراہیون کے اسیر کرو اِنکا دربار بھاجائیگا یہ کہکر اور سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر
کو کھولنے کا حکم دیا دیوانے سے کہا کہ شمار کرو کہ کسقدر تمھارے لشکر کے لوگ قتل ہوئے
اور کسقدر کفار مارے گئے جو کہ تمھارے لشکر کے کشتہ ہونگے اُنکو دفن کراوٴ کفار کو یہی
طور سے پڑا رہنے دو بموجب حکم کے شمار جو کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس جنگ مغلوبہ مین پندرہ
ہزار کفار کام آئے اور تین ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اُنکو دفن کرادیا
اور جو لشکر اسلام مین مجروح تھے اُنکو شفاخانے مین بھیجدیا اُنکا علاج ہونے لگا اسیرون کا
جو شمار کیا تو قریب پانچ ہزار کے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات علمشاہ نے اسی
مقام پر بسر کی اُسدن دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا علمشاہ نے اسیرون کو طلب کیا بموجب حکم کے قیدی حاضر کیے
گئے اُنمین جو سردار و افسر تھے اُنکو اپنے روبرو طلب کیا ہر ایک سے پوچھا کہ تم کیونکر اسیر
کیے گئے سب نے جوابدیا کہ ہمکو ہمارے حریف نے بہادری سے اسیر کیا فرمایا کہ پھر دین اسلام

قبول کرنے مین کیا عذر ہی سب نے کہا کہ اگر ہمارا افسر اخفان دین اسلام قبول کریگا اور
اور آپکی اطاعت تو ہمکو بھی کچھ عذر نہ ہوگا تب شاہزادے نے اخفان سے بھی یہی سوال کیا
اُسنے کہا کہ آپ نے مجھکو بہ جرأت وجوانمردی اسیر کیا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پھر دین اسلام کیون
نہین قبول کرتے ہو اور میری اطاعت یہ کہکر چند کلمہ واحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے کہ جسکی
سبب سے اُسکے قلب سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور اُسنے عرض کیا جو آپ کے دین کو قبول
کرنے تو کیا کہے علمشاہ نے فرمایا کلمۂ طیبہ وہ مع اُن سب سردارون کے کلمۂ طیبہ پڑھکر مسلمان
ہوا از سر صدق کلمہ پڑھا اور دیان باطلہ پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا علمشاہ کی اطاعت بھی
ظاہر مشہور ہوئی وہ سب کے سب اہل لشکر جو کہ اسیر ہوئے تھے یہ خبر سنکے اُسیوقت مسلمان ہوئے
جب یہ سب از سر صدق مسلمان ہو چکے جو مال غنیمت تھا اُسکو اُن سب پر تقسیم کیا اُسکے بعد حکم دیا
کہ اب یہان سے کوچ کرو ہم قلعے مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان ہوگیا
شاہزادہ سب کو لیکر داخل قلعہ ہوا لشکر اپنے مقام پر جا کر اُترا اخفان و سرداران اخفان کے
لیے مقام مقرر کیا گیا مکانات رہنے کو ملے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے شاہزادہ
داخل محل ہوا ملکہ سے ملا ملکہ نے زر سرخ و سفید سر علمشاہ پر نثار کیا مبارکباد دی سب کیفیت
جنگ و پیکار بیان کی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ یہان بعیش و راحت بسر کرنے لگا اور
اس فکر مین ہی کہ یہ جو زخم باقی ہین یہ بھی مندمل ہو جائین اور لشکر بھی فراہم ہو جائے تو عنطاق
پر لشکر کشی کیجائے اگر وہ دین اسلام قبول کرلے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اور شہر پر قبضہ
کرکے دیوانے کی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ کرون دیوانے کو یہان کا بادشاہ کرکے
مین اور طرف کو روانہ ہون انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور حال اُس لشکر شکست خوردہ عنطاق تحریر

دو کلمہ اُن فراریون کے کہ جو کہ علمشاہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اُنکا
عنطاق کج کلاہ کو اس حال سے آگاہ کرنا عنطاق کا خبر پا کر لشکر لیکر قلعہ پر چڑھ جانا اور اُن
بادشاہون کو نامہ لکھکر طلب کرنا بہر ملک جو اُسکے باج گذار تھے اُنکا آنا و جنگ و پیکار علمشاہ
سے اور علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز کے اسیر ہونا و دیگر حالات تحریر ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اسطور سے تحریر کرتے ہین کہ لشکر اخفان جو شکست کھا کر بھاگا تو کوہ وصحرا مین پراگندہ ہوگیا تھا دوسرے دن سب ایک مقام پر جمع ہوے جو اُن مین مجروح تھے اُنکو چارپائیون پر ڈالا اور لاشہ ایراد شیر پیکر کا لاشون مین سے اٹھا لائے اسکو لیکر فریاد و فغان کرتے ہوے طرف عنظاقیہ کے روانہ ہوے یہ تو اِدھر سے جاتے ہین اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ عنظاق نے جو ہرکارے مقرر کیے تھے کہ تم ہمکو ہر روز کی مفصل خبر دیا کرنا اُن ہرکارون نے ہر روز جو یہان واقعہ گذرا وہ عنظاق سے بیان کیا کہ آج یہ ہوا کل یہ ہوا عنظاق اِن خبرون کو سُن سُن کے پریشان ہوتا تھا اور اہل دربار سے کہتا تھا کہ بڑی ہی خرابی کی بات ہو کہ ایک خداپرست یہان آکر یہ فساد برپا کرے اور ہم بادشاہ ہو کر اُسکا کچھ نہ کر سکین یہ ساری خطا اِس ننگ خاندان کی نطفہ حرام تجخیر دیوانے کی ہو نہ یہ مسلمان ہوکر اُسکو رہا کرنے جاتا نہ یہ فساد ہوتا مین نے تقیہ ہی پاک کرنے کی فکر کی تھی مین ضرور اسکو قتل کرتا مگر اُسنے لیجا کر یہ بلا میرے سر پر نازل کی خیر دیکھا جائیگا انجام اِس جنگ و پیکار کا معلوم ہوے تو مین پھر دوسری تدبیر کرون کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ایراد شیر پیکر اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا جنگ مغلوبہ واقع ہوئی اب دونون لشکر ملے ہوے جنگ و پیکار مین مصروف ہین ایراد کے قتل ہونے کی خبر سُنکے عنظاق کج کلاہ و اہل دربار کے حواس جاتے رہے اب ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہو رموز جادو نے جو سبکو متفکر پایا تو یون کہنے لگا کہ آپ فکر و تشویش بیکار فرماتے ہین مین ایک دن مین اِن سبکو تباہ و غارت کر دونگا آپ اطمینان رکھیے رموز کے اِس کہنے سے فی الجملہ عنظاق و اہل دربار کی کچھ تسکین ہوئی اُسدن پھر اور کچھ خبر نہ آئی دوسرے دن آکر ہرکارون نے بیان کیا کہ اخفان آدمخوار گرفتار ہوگیا اور بہت سے سردار و دیگر اہل لشکر و لشکر اخفان نے شکست کھائی سب مال و اسباب لوٹ لیا گیا اُس خداپرست کی فتح ہوئی یہ سُنکے ابتو کسی مین دم نہ تھا عنظاق کی تو یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے ہو کر رہگیا مگر رموز نے کچھ ایسے کلام تشفی آمیز کیے کہ جس سے پھر سب کو اطمینان ہوا مگر عنظاق نے اُسدن سویرے سے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا آیا بسبب رنج و صدمہ کے

پھر زہر مار بھی نہ کیا بستر غم پر پڑ رہا صبح کو جب دربار برخاست کیا سب حاضر دربار ہو چکے اب رائے
ہونے لگی کہ کیا کرنا چاہیے سب نے رائے دی کہ اگر اُن لوگون پر لشکرکشی نہ کی جائیگی اُنکو اُنکی حالت پر
چھوڑ دیا جائیگا تو انجام یہ ہوگا کہ وہ قوت بہم کر کے آپ پر لشکرکشی کرینگے اور یہان معرکہ پڑیگا اس
حالت مین ہزارون اہل شہر مارے جائینگے لاکھون نکل جائین گے شہر ویران ہو جائیگا بس لازم
ہے کہ اس امر کا بندوبست کیا جائے کہ وہ اور قوت بہم نہ کرنے پائین کہ ہم وہان پہونچ جائین اور
اُنسے مقابلہ کرین کیونکہ حریف کو اُسکی حالت پر چھوڑنا اچھا نہین ابھی وہ کم ہین بندوبست بخوبی
ہو سکتا ہے اور جب اُنھون نے زور پکڑ لیا تو پھر امر دقت طلب ہے بموجب شعر سعدی سرچشمہ شاید
گرفتن بہ بیل ٭ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ٭ دیگر درختے کہ اکنون گرفت است پائے ٭ بنیروے
شخصے برآید ز جائے ٭ ہم سب کی یہ رائے ہے کہ سامان سفر کیا جائے اور لشکرکشی کی جائے آیندہ
جو رائے مبارک مین آئے وہ فرمائیے عنطاق نے کہا یہ رائے تم سبکی بہت عمدہ ہے لشکر مین حکم
پہونچایا جائے کہ وہ سامان سفر سے درست ہون ہم یہان سے برسر علمشاہ و تیجر دیوانہ پرسون
کوچ کرینگے اور قلعہ تیجریہ کو فتح کر کے مسمار کر دینگے اور روز بر کو طلب کیا راوی بیان کرتا ہے کہ
ابھی پورے طور سے عنطاق حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ لشکر شکست خوردہ داخل شہر ہوا جو فقط
قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ لاش ایراد کو لیکر طرف دربار کے چلے اور جو سردار اور
اہل لشکر لڑائی مین کام آئے تھے اُنکے عزیزون کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مارے گئے و نیز
ایراد کے عزیز سب خاک اُڑاتے ہوئے اُنکے ہمراہ ہو لیے و باقی ماندہ لشکر چھاونی مین آیا تمام
و کمال حال جنگ و پیکار کا بیان کیا ہر ایک کو حیرت ہوئی اُدھر یہ سب کے سب در دولت پر
آکر پہونچے فریاد کرنے لگے عنطاق نے غل و شور کو سُنکے حکم دیا کہ خبر تو لاؤ یہ کیسا غل ہو رہا ہے
ہرکارے باہر آئے دریافت کر کے اندر گئے اور عرض کیا کہ یہ وہی لشکر کے افسر ہین جو کہ
قلعہ پر گیا تھا اور شکست کھا کر بھاگا تھا اور ان سب کے عزیز جو کہ اس معرکہ مین کام آئے ہین
عنطاق نے کہا کہ بلاؤ اُنکو اندر طلب کیا وہ سب آئے اور فریاد کرنے لگے لاشہ ایراد کا دیکھا
سب حال بیان کیا پس عنطاق نے اُن سب کے فرزندون کو روپیہ و دیگر اور کچھ حق بہا مقرر
کر کے رخصت کیا وہ سب کے سب روتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر چلے آئے اپنے عزیز کی

ماتذاری مین مصروف ہوے اُدھر عنطاق نے درستی لشکر کا حکم دیکر دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام یاقوت کج کلاہ و رشام کج کلاہ و آرام کج کلاہ و رانداِم کج کلاہ و آسام کج کلاہ کے تحریر کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ ایک خداپرست نامے علمشاہ پسر حمزہ کی طرف سے ادھر آگیا تھا میں نے اُسکو اسیر کرلیا تھا ہمارے بھانجے تجیر دیوانے نے اُسکو بسبب اپنی دیوانگی کے شب کو آکر پاسبانون کو قتل کرکے رہا کرلیا اور اپنے قلعے مین لیگیا نہ معلوم پسر حمزہ نے کیا اُسکو بہکا دیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور سب اپنے اہل قلعہ و اہل لشکر کو مسلمان کیا مجھکو خبر ہوئی مین نے اُسکو نامہ تہدید آمیز تحریر کیا اُسنے اُس نامہ کو باشارۂ پسر حمزہ چاک کر ڈالا مین نے یہ خبر پاکر اپنے دو سردارون کو مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا وہ گئے اُنسے معرکہ ہوا جنگ پیکار کی نوبت آئی لڑائی مین دوام رہین فتح یا شکست بس میرے اُن افسرون مین سے ایک مارا گیا ہاتھ سے پسر حمزہ کے اور ایک اسیر ہوگیا میرے لشکر نے شکست کھائی مجھکو خبر ہوئی مین نے سامان جنگ مہیا کرکے اُنپر لشکرکشی کی ہی کیونکہ اُسکے پاس لشکر فراہم ہوگیا ہی اس خیال سے مین خود اُسپر لشکر لیکر جاتا ہون کہ وہ ادھر نہ آسکے تم سب کو بھی تحریر کرتا ہون کہ اپنے ملک سے سپاہ و لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہو اور قلعۂ تجیر پہ آکر میرے شریک ہو تاکید جانو والسلام اور ایک نامہ اپنے بہنوئی یعنی پدر دیوانہ یعنی مضراب کج کلاہ کے اس مضمون کا تحریر کرنا اور اُسمین یہ تحریر کردینا کہ تمھارے فرزند نے یہ آفت برپا کی ہی لہذا اگر اسکا تدارک کرو دبیر نے یہ سب نامے طیار کرکے پیش کیے عنطاق نے وہ نامے بذریعہ سانڈنی سوارون کے ہر طرف کو روانہ کیے اُسکے بعد پیش خیمے کے نکلنے کا حکم دیا اور تیاری سپاہ کا دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آکر سامان کرنے لگا یہ تو سامان کر رہے ہین اُدھر اُن سانڈنی سوارون نے وہ نامے ہر ایک کو پہونچا دیے ہر ایک مضمون نامے سے آگاہ ہوکر اور سامان جنگ درست کرکے براے کمک عنطاق کج کلاہ طرف قلعے کے بعد کوچ مع لشکر روانہ ہوا کسی کے ہمراہ پچاس ہزار سپاہ تھی کسی کے ہمراہ اسی ہزار کوئی نوے ہزار لیکر چل کھڑا ہوا جب نامہ مضراب کج کلاہ پدر دیوانہ کو پہونچا اُسنے نامہ پڑھا بیٹے کی اس حرکت سے بہت برہم ہوا اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ عقل سے خارج ہو اُسکے کسی فعل کا اعتبار

نہین ہو مضراب نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہو مگر اس امر کی عقل بخشی کہ ماموں کے دشمن کو
رہا کرکے لیگیا اور اسکے بیے عقل تھی کہ اپنے قلعے مین رکھا اسکی اطاعت کی اپنا آبائی طریقہ
ترک کیا پس مجھکو لازم ہوا کہ مین اس ناشدنی کو اُس حرکت کی سزا دون لہذا مین لشکر لیکر
جاؤنگا پہلے اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ خود اُسکو قتل کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ
ہمارا لشکر تیار ہو لشکر تیار ہونے لگا دوسرے دن اپنے وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کرکے
مع ایک لاکھ سوار و پیادے کے طرف قلعہ تجزیہ کے روانہ ہوا اُدھر سے یہ سب لشکر
لیے ہوے جاتے ہین ادھر جب عنطاق کج کلاہ کا لشکر تیار ہو گیا عنطاق نے اپنے
فرزند اشراق کو شہر کا بادشاہ کیا اور خود مع دو لاکھ اسی ہزار سپاہ کے اور ایک ہزار پہلوانون
کے شہر سے نکلکر روانہ ہوا روانہ ہوتے وقت رموز جادو سے کہا کہ بھائی جلد اُسنے جو اپنا
کہ آپ تشریف لیجائین اور مقام کرین لشکر اُتاریے مین بھی اپنا لشکر لیکر اور بندوبست
کرکے آتا ہون جسدن میدانداری ہوگی اُسدن مین پہونچ جاؤنگا اور مین بھی مقابلہ کرونگا
کیونکہ مجھکو منظور ہو کہ اس جنگ کو طول نہ ہو عنطاق نے کہا کہ بہتر راوی کہتا ہو کہ عنطاق
کی ایک دختر ہو اور ایک فرزند دختر تو وہ ہو جسکا نام ماہ عنطاقی ہو جسکو دیوانہ دیکھکر عاشق
ہو اور وہ دیوانہ پر فریفتہ ہو اور فرزند یہ ہو جسکو حاکم شہر کیا ہو اور کوئی اولاد نہین ہو
خلاصہ یہ کہ عنطاق مع لشکر کے قریب قلعہ پہونچ گیا وہ مقام دیکھا کہ جہان پر جنگ و پیکار
ہوئی تھی اُس مقام سے ہٹکر خیمے وغیرہ برپا ہونیکا حکم دیا جو لاشین اور استخوان اُس صحرا
مین پڑے ہوے تھے اُنکو اُٹھاکر ایک غار مین ڈلوا دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے بارگاہ
آراستہ ہوئی لشکر اُترا اُسدن عنطاق نے دربار نہ کیا بسبب کسل راہ کے یہ تو یہان اُترا
اُدھر ہرکارون نے جاکر علمشاہ و دیوانے کو خبر دی کہ ابکی مرتبہ خود عنطاق مع دو لاکھ
اسی ہزار سپاہ کے براے مقابلہ آیا ہو اور فلان صحرا مین اُسنے قیام کیا ہو اُسکا لشکر اُترا ہو
ہم سیر کو گئے تھے تو ہمنے یہ معرکہ دیکھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوے کہ آپکو اطلاع کردین
علمشاہ نے فرمایا کہ آیا ہو تو آنے دو ہمارے لشکر کو بھی حکم دو کہ کل ہم بیرون قلعہ براے
مقابلہ عنطاق کوچ کرینگے سب تیار رہین راوی بیان کرتا ہو کہ اب سب زخم مرا اچھے ہوگئے

ہین نشان تک نہین باقی ہین بالکل صحت ہوگئی ہو بلکہ غسل صحت بھی کر چکے ہین انکا خود قصد تھا
کہ اب سامان لشکرکشی کرون کہ خود عنطاق آگیا اسوقت یہبھی فرمایا کہ خوب ہوا وہ خود لشکر لیکر
آگیا ہمکو زحمت سفر سے بچایا ورنہ میرا خود قصد لشکرکشی کا تھا دو ایک دن مین فرمان لشکرکشی کا
حکم دیتا آخیر لشکر کی درستی ہو یہ حکم دیکر دربار کو برخاست کیا خود داخل محل ہوے ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ اے ملکہ مین صبح کو لشکر لیکر براے مقابلہ عنطاق جاؤنگا تمکو آگاہ کرتا
ہون اور تمسے کہیدیتا ہون کہ ان چند باتون کا خیال رکھنا اول تو یہ کہ تم میری کمک نہ کرنا
نہ میری موجودگی مین لڑنا کیونکہ ہمارے طریقے مین عورت پر جہاد حرام ہو دوسرے یہ کہ
جبتک مین زندہ خواہ اسیر ہون خواہ اپنے لشکر مین رہون تیسرے اگر مین گرفتار ہوجاؤن
تو اس حالت مین تم سحر کرکے مجھکو رہا نہ کرنا مجھکو اسیر رہنے دینا خداوند کریم مجھکو رہا کردیگا
میرے لیے بڑی بدنامی ہوگی کہ علمشاہ کو عورت نے قید سے رہا کیا تیسرے بعد میرے اگر
شاید تم قصد مقابلہ کرو تو غیر ساحرون سے نہ لڑنا اُنپر سحر نہ کرنا ہان اگر ساحر ہون اور ایسی کوئی
مصیبت تمپر پڑے اور تمھارا کوئی پرسان حال نہو اور کوئی خبر نہ لے اور آبرو پر بنے تو
اس حالت مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ سحر کرکے اپنے کو بچانا مگر ساحرون پر سحر کرنا غیر ساحرون پر
سحر نہ کرنا اگر تمنے غیر ساحر پر سحر کیا یا مجھکو سحر کے ذریعے سے رہا کیا تو یاد رکھنا کہ مین اپنے کو ہلاک
کرونگا اسوقت سواے پچتانے کے دوسرا امر ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ مین ان کلمون کے سننے کی
برداشت نہ لاسکونگا کہ علمشاہ کو ملکہ آہوچشم نے رہا کیا اس لڑائی مین ملکہ کی کمک کی تب
فتح ہوئی اگر ملکہ نہ سحر کرتی نہ یہ معرکہ فتح ہوتا فتح و شکست کا دینے والا خدا ہو وہی مالک ہو تم
ان باتون کا خیال رکھنا اِسکے خلاف نہ کرنا ورنہ تمکو رنج ہوگا ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ نے
ارشاد فرمایا ہو اسکے خلاف نہ ہوگا مگر یہ اجازت دینی چاہیے کہ مین بالاقصر سے جنگ دیکھا کرون
تماشہ دیکھون اور یہ ایک بات آپسے عرض کیے دیتی ہون کہ رعوز جادو بھائی عنطاق کا ضرور
اس معرکہ مین آئیگا اور لڑیگا اور سحر بھی کریگا اگر وہ آکر سحر کرے تو مین اُس سے مقابلہ کرون
علمشاہ نے کہا کہ مین نے تمسے کیا کہا کہ جبتک مین لشکر مین اپنے موجود رہون اُسوقت تک
تم ہرگز ہرگز قصد نہ کرنا چاہیے رعوز سحر سے مقابلہ کرے چاہے نہ کرے بعد میرے تمکو

اختیار ہی اسوقت مین کہ جب غزت پر بیٹے ہان اس امر کی اجازت ہو کہ بالائے قمر سے جنگ و
پیکار کا تماشہ دیکھو مین منع نہین کرتا ہون یہ فرماکر خاصہ نوش کر کے آرام کیا جب سحر ہوئی تو
تجیز دیوانہ کل لشکر سامان سفر سے درست کر کے مع سردارون کے حاضر در دولت پر ہوا کہ
علمشاہ ملک سے ملکر اور سامان سفر سے آراستہ ہو کے بیرون محل تشریف لائے سب نے
سلام مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیکر مرکب پری پیکر پر سوار ہوئے اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر بیرون
قلعہ آئے سرشار دیوانے کو براول لشکر کر کے اور پیش خیمہ دیکر روانہ کیا اور خود اُسکے
عقب مین مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ اب اُنکے ہمراہ بھی
قریب ساٹھ ہزار سپاہ کے ہوگئی ہی اس زمانے مین اُنھون نے اور لشکر بھرتی کر لیا ہی
پانچ ہزار سے اخفان شریک ہوا ہی اور ایمان لایا ہی علمشاہ کی سواری اِس شان سے
آئی ہی کہ داہنی طرف تو تجیز دیوانہ چوب دست ہاتھ مین لیے ہوئے اور بائین طرف اخفان
عقب مین لشکر بیشمار یہ تو اِدھر سے آئے اُدھر جب صبح ہوئی تو عنطاق نے دربار کیا سب
حاضر دربار ہوئے منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ تحریر کرو کہ کیون اپنی قضا
بلائی ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ آکر حاضر خدمت ہو اور دین اسلام ترک کر کے اور اطاعت
پسر حمزہ چھوڑ کر اپنا دین آبائی قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ تجھکو مع پسر حمزہ کے اِسطور سے قتل
کرونگا اور قلعے کو مسمار کرونگا کہ ایک کا نام و نشان نہ باقی رہیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی گو
تو نے بہت بڑی خطا کی ہی اول تو وہ خطا کی قیدی کو رہا کر لیگیا اور اُسکا دین قبول کیا
اسپر طرہ یہ ہی کہ مینے جو نامہ بھیجا اُسکو چاک کر ڈالا اور میرے لشکر سے مقابلہ کر کے میرے سردار
کو اِس پسر حمزہ کے ہاتھ سے قتل کرایا مین تیرے خون کا پیاسا ہون اِس شرط سے درگذر
کرتا ہون کہ اپنا دین آبائی قبول کر اور پسر حمزہ کو باندھکر میرے حوالے کر تو تیری جان بچتی
ہی ورنہ غیر ممکن ہی دبیر نے اِسی مضمون کا نامہ تیار کر کے پیش کیا ابھی کسیکو عنطاق نے روانہ
نکیا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کیا کہ آگاہ ہو جیے
کہ آپکے آنے کی خبر دیوانے اور پسر حمزہ کو ہوئی یہ فرماتے ہی پسر حمزہ و دیوانہ مع سپاہ
کے جو کہ قریب ساٹھ ہزار کے ہوگی برائے مقابلہ حضور قلعہ سے نکلکر آئے ہین اور اُنکے پیچھے

بمقابلہ حضور برپا ہو رہے ہیں یہ سنکے عنطاق نے کہا کہ اپنی موت ہی آئی ہے خیر اُترنے دو
کل نامہ روانہ کرونگا یہ کہکر بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ بارگاہ و خیمے برپا ہو رہے
ہیں کہ علمشاہ مع لشکر کے آکر پہونچے علمشاہ کو جو عنطاق نے دیکھا تو پہلے سے زیادہ
رعب و داب پایا دیکھا کہ ایک طرف دیوانہ چلا آتا ہے اور ایک سمت کو افغان ہرکاروں سے
دریافت کیا کہ کیا افغان بھی شریک ہو گیا عرض کیا کہ اُسنے بھی دین اسلام قبول کیا اور
پسر حمزہ کی اطاعت کی عنطاق کو اور غصہ آیا یہانتک کہ کل لشکر علمشاہ اُترا علمشاہ مرکب
سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا
علمشاہ کی شان و شوکت دیکھکر سب اہل دربار و عنطاق دنگ ہو گئے بڑے عرصے
تک سکوت میں بیٹھے رہے کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اُڑی یہان کے بھی پردے
اُٹھے ہوے ہیں علمشاہ صحرا کی سیر کر رہے ہیں اور عنطاق کی بھی بارگاہ کے پردے
اُٹھے گرد جو بلند ہوئی دونوں لشکروں کے ہرکارے برائے خبر گئے اور قریب گرد جاکر
حال دریافت کرکے آکر عنطاق شاہ و علمشاہ سے بیان کیا یاقوت کج کلاہ مع
اسی ہزار سپاہ کے حسب الطلب آپ کے آتا ہے یہ سنکے عنطاق نے چند سردار برائے
استقبال روانہ کیے علمشاہ سے ہرکاروں نے عرض کیا کہ یاقوت کج کلاہ حسب الطلب
عنطاق کے برائے کمک مع اسی ہزار سپاہ کے آیا ہے یہ اُسکے آنیکی گرد ہے علمشاہ نے
فرمایا کہ آیا ہے تو آنے دو کیا خوف ہے تمام زمانہ ایک ہو جائے تو میں ڈرتا نہیں ہوں ادھر
سردار گئے اور اُسکا استقبال کرکے لشکر میں لائے اُسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے
یاقوت نے مع سرداروں کے داخل بارگاہ ہوکر نذر گذرانی اُسکو جگہ اُسکے رتبے
کے موافق ملی وہ سلام کرکے بیٹھ گیا کہ پھر گرد اُٹھی ہرکارے گئے دریافت کرکے آئے
عنطاق سے بیان کیا کہ شمشام کج کلاہ مع پچاس ہزار کے حضور کی کمک کو آیا ہے موافق
طلب سرکار پھر عنطاق نے سردار روانہ کیے وہ جاکر اُسکا بھی استقبال کرکے اُسکو
لائے اُسنے بھی نذر دی اُسکو بھی جگہ ملی وہ بھی بیٹھا اور ہرکاروں نے علمشاہ کو آگاہ کیا
کہ شمشام کج کلاہ پچاس ہزار سے برائے کمک عنطاق آیا ہے فرمایا آنے دو کہ پھر گرد اُڑی

پہلے مرتبہ ہرکارون نے عنطاق سے کہا کہ آرام کج کلاہ اور انذام کج کلاہ و آسام کج کلاہ
یہ تینون بادشاہ ایک ساٹھ ہزار سے اور ایک نوے ہزار سے اور ایک پچاسی ہزار
سے آپ کی کمک کو آئے ہین عنطاق نے سردار براے استقبال روانہ کیے سردار گئے
اور استقبال کرکے لائے انکا بھی لشکر اترا اسب کے خیمے وغیرہ برپا ہوے یہ بھی نذر
دیکر علی قدر مراتب تختون پر بیٹھے اور ہرکارون نے خدمت علمشاہ مین عرض کیا کہ
آرام کج کلاہ اور انذام کج کلاہ و آسام کج کلاہ دو لاکھ پینتیس ہزار سے براے کمک
عنطاق آئے ہین فرمایا کہ کیا پروا ہی شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من بالنصیب ٭
دیگر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگے تا نخواہد خداے ٭ مصرعہ دشمن اگر قویست
نگہبان قوی تر است ٭ کیا ڈر ہی سب طعمہ بان اجل ہونگے اگر خدا چاہیگا ورنہ جو اسکو
منظور ہوگا وہ ہوگا یہ باتین ہورہی تھین کہ پھر گرد اڑی اب جو ہرکارے گئے تو دریافت
کرکے آئے علمشاہ سے عرض کیا کہ مضراب کج کلاہ پدر تخیر دیوانہ ایک لاکھ سپاہ سے
براے کمک عنطاق شاہ اپنے فرزند کے بدعنوانیان سنکے آیا ہی علمشاہ نے فرمایا
انشاء اللہ وہ سب شکار ہونگے ان سب کی قضا انکو گھیر کر لائی ہی کوئی مقام خوف و خطر
نہین ہی یہ فرماکر دیوانے سے فرمایا کہ انکے پدر بزرگوار براے کمک آپ کے ماموں
کے تشریف لاے ہین دیوانے نے تیوری پر بل ڈالکر عرض کیا کہ آئے ہین تو آئین
دیکھیےگا کس طور سے انکو قتل کرتا ہون اگر وہ آپکی اطاعت نہ کرینگے اور دین اسلام
قبول نہ کرینگے یہان ہرکارون نے عنطاق کو آمد مضراب سے آگاہ کیا پس عنطاق
سا ہو بادشاہ اسکی کمک کو آئے تھے انکو اور اپنے سردارون کو براے استقبال
روانہ کیا اور خود بھی حد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ یہ اسکا چھوٹا ہی اور وہ اسکا بڑا بہنوئی تھا
اور یہ اسکو بزرگ جانتا ہی اور بڑی عزت کرتا ہی خلاصہ یہ کہ وہ سردار اس سے جاکے ملے
اور ہمراہ لائے وہ بڑے کر و فر سے قریب لشکر آیا اسنے ایکطرف لشکر فیل فرکش
پایا اور ایک سمت لشکر کثیر عنطاق کے لشکر کو پایا تا اُن سردارون سے پوچھا کہ یہ لشکر
اور عنطاق فرد کش ہی کیا یہی لشکر حریف ہی اسی لشکر سے مقابلہ ہی یہ تو کوئی ایسا لشکر

نہین ہی کہ جسکے مقابلے کے لیے بھائی صاحب نے یہ جاؤ کیے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ جی
یہی لشکر ہی آپ کے فرزند ارجمند اپنا کل لشکر لیکر مع پسر حمزہ کے ماموں کے مقابلے مین آکر
فرد کش ہوے ہین مضراب اِسطرح باتین کرتا ہوا مع لشکر کے داخل لشکر عنطاق ہوا عنطاق
نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا عنطاق بڑی عزت و آبرو سے اُسکو لیکر بارگاہ مین آیا
اسکی بارگاہ برابر بارگاہ عنطاق کے برپا ہوئی تمام لشکر اِسکا بھی اُترا ہوا ہی عنطاق نے
داخل بارگاہ ہوکر مضراب سے کہا آپ تخت پر جلوہ فرما ہون اُسنے اِنکار کیا اور کہا کہ تمہارا
تخت تمکو مبارک رہے مین دنگل پر بیٹھونگا بہت عنطاق نے اصرار کیا اُسنے نہ قبول کیا
جو دنگل برابر تخت کے بچھا ہوا تھا مضراب اُسپر بیٹھ گیا یہ پہلوان زبردست ہی اور
بادشاہ بھی ہی اُسکو دعوی پہلوانی بھی ہی جب سب بیٹھ چکے اُسوقت مضراب نے سبب
دشمنی دیوانہ و علمشاہ کا آنا دریافت کیا تب عنطاق نے سب حال دیوانہ کا اور عشق
ملکہ ماہ عنطاقی دیوانہ کا درخواست شادی کرنا اور اپنا اِنکار کرنا اِسکے علاوہ سب حال
بیان کیا اور علمشاہ کا آنا اول سے آخر تک کل کیفیت یہانتک اپنا لشکر کشی کرکے
آنا سب کہہ سنایا جب سب حال مضراب سن چکا اُسوقت عنطاق سے کہا کہ تم اطمینان
رکھو آج تو مین تھکا ہوا ہون کل اُسکے لشکر مین جاؤنگا اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے میرے
کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکا سر کاٹ لاؤنگا ایسا ننگ خاندان برباد کن دین ایمان
جیا تو کیا اور مرا تو کیا بلکہ اِسکا مرنا ہی بہتر ہی تاکہ پردہ ڈھپ جائے یہ کوئی نہ کہے کہ مضراب
کے فرزند نے دین اسلام قبول کرلیا اپنا آبائی دین ترک کیا تم دیکھنا کہ ہوتا کیا ہی کل لشکر
کیا ہی اور یہ لوگ کیا ہین بلکہ پسر حمزہ سے بھی سمجھ لونگا اُسکا بھی سر لاؤنگا تم یہ دونون سر
کل مجھے لینا تمنے بیکار تکلیف کی مجھکو لکھ بھیجا ہوتا مین اِن دونون کو باندھکر تمھارے
پاس بھیجدیتا یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ آپ کیون تکلیف کرین مین کل نامہ روانہ کرونگا
یقین ہی کہ اُنکی تشریف آوری کی خبر پاکر وہ خود حاضر ہوا اور عذر کرے مجھکو آپ سے
اِس سے زیادہ تر امید ہی مضراب نے کہا کہ نامہ و پیام کی کوئی ضرورت نہین ہی بس
اب تم خاموش رہو جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو ورنہ مجھکو رنج ہوگا عنطاق نے جواب دیا

گرجو آپکی راے ہوگی مین اسی پر عمل درآمد کرونگا آپ کے خلاف کوئی امر کرنا نہین چاہتا آیندہ جو
مرضی مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون یہ کہکر ساکت ہو رہا پھر کچھ نکہا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام و اپنے اپنے خیمون مین آئے عنطاق نے بڑے
تزک سے سب کی دعوت کی ادھر شاہزادے نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آکر آرام پذیر ہوے مگر اسقدر لشکر جو آئے ہین تو لشکر اسلام کو قدرے ہراس ہی مگر جو
بہادر و منچلے ہین وہ بالکل بیخوف ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی
عنطاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے مضراب بھی آیا مگر عجب حالت سے کہ از سرتاپا
دریاے امن مین غرق قریب پچاس ساٹھ سردارون کے انکی بھی یہی حالت پاس عنطاق کے
آیا اور کہا لو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون پریشان نہ ہونا عنطاق نے کہا کہ آپ بیکار زحمت
اٹھاتے ہین نامہ بھیجکر دریافت کرلیا جائیگا کہ کیا قصد ہی اگر صلح کرلی تو خیر ورنہ جب میدان مین آئنگے
تو کوئی سردار جاکر گرفتار کر لائیگا دونون کو مضراب نے کہا کہ مین کہچکا ہون مین ہی جاؤنگا
یہ کہکر سردارون کو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور پشت مرکب پر سوار ہوا لشکر علمشاہ کا رستہ لیا عنطاق
نے ہرکارے براے خبر مقرر کردیے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دو یہ تو ادھر سے جاتا ہی ادھر ہرکارون
نے شاہزادے کو خبر کی کہ مضراب کج کلاہ اس قصد سے مع پچاس ساٹھ سردارون کے آتا ہی
اسکا قصد ہی کہ بیٹے کو سمجھائے اگر وہ مان لے اور دین اسلام ترک کرے اور اسکی اطاعت نہ
کرے تو خیر ورنہ سر کاٹ لون اور اسکے ہمراہ خدانخواستہ آپکو بھی قتل کرون علمشاہ نے فرمایا کہ
اس نے دو دیوانے سے کہا کہ بارگاہ کو آراستہ کرو اور اہل لشکر کو منع کردو کہ کوئی روکے نہین
کوئی ہم موم کے نہین ہین کہ آتے ہی وہ ہمکو قتل کر ڈالیگا دیوانے نے ایسا ہی کیا خوب بارگاہ
کو آراستہ کیا اور اہل لشکر کو منع کردیا کہ مضراب کج کلاہ کو کوئی نہ روکے برابر چلا آنے
دے حکم آقا کا ہی درگہ سالار سے کہا کہ اگر مضراب آئین تو انکو آنے دینا روکنا مت یہ کہکر
بارگاہ مین آکر اپنے مقام پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا ادھر مضراب داخل لشکر اسلام ہوا لشکر
اسلام کی سیر کرتا ہوا ہر ایک مقام کو غور سے دیکھتا ہوا چلا آتا ہی جو درخت یا خیمہ راہ مین
پڑگیا اسکو گرادیا بدعت کرتا ہوا آتا ہی مگر اہل لشکر بسبب خوف شاہزادے کے مزاحمت نہین

کرتے ہین یہانتک کہ یہ قریب بارگاہ پہونچا بیرون بارگاہ سرداروں کی سواریان کھڑی ہوئی دیکھیں صاحب و دربان استادہ پائے یہ رنگ دیکھا کہ جیسے کسی جلیل القدر بادشاہ کی ڈیوڑھی ہوتی ہی دربارگاہ پہ پہونچکر ٹھہرا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو راوی بیان کرتا ہی کہ مضراب مرد معقول و صاحب تمیز عقلمند ہی سب قواعد سے آگاہ ہی مرد جری و بہادر ہی اور بہادر کی قدر و منزلت کرتا ہی دلاور کو دوست رکھتا ہی رُخ سے آثار جوانمردی و دلاوری کے آشکار ہین چونکہ قواعد شاہی سے آگاہ تھا اور کوئی مرد شہدا و بدمعاش نہ تھا اس سبب سے اُسنے درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کردو حیران ہی کہ مجھکو تو اِس امر کا یقین تھا کہ روکا جاؤنگا راہی مین تلوار چلیگی مگر کسی نے روکا تک نہین اِسکا کیا سبب ہی کیا میرا رعب اُنپر طاری ہوگیا اگر ایسا ہی ہی تو مین نے سب کو مار لیا اور میری بات بالا رہی جب مضراب نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو اُسنے جواب دیا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین آپ کی خبر ہوگئی ہی ہمکو حکم ہی کہ اگر مضراب آئین تو اُنکو روکنا نہین اُنے دینا اُنکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ سُنتا تھا مضراب مرکب پر سے اُترا اور جاکر اُسنے مرکب کو روکا اور جو اسکے رفیق تھے سب مرکبوں پر سے اُترے اِسکے ہمراہ چلے پردہ اُٹھاکر اندر آیا مگر بہت حیران ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی اور کیا معرکہ ہی کہ یہان دربارگاہ پر بھی کسی نے نہ روکا بلکہ کہا کہ حکم ہی کہ آپ تشریف لے جائین یہ امر سمجھ مین نہین آتا یہ خیال کرکے رفیقوں سے کہا کہ کیا تم اِس امر سے آگاہ ہوے کہ نہ کسی نے روکا نہ کوئی مزاحم ہوا بلکہ درگہ سالار نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین اُنھوں نے عرض کیا کہ کوئی امر نہین ہی یہ صرف حضور کا خیال ہی بھلا جس امر کا حضور قصد کرین وہ پورا نہ ہو ہمتو خیال کرتے ہین کہ آپکا فرزند او رپسر حمزہ ضرور آپ کی اطاعت کریگا و رشاہزادہ تجیز عذر اپنی تقصیر کا کریگا آپ بھی معاف فرما دیجیے گا مضراب نے جوابدیا کہ مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ پسر حمزہ و تجیز نے میرے آنیکی خبر پا کر اور میری جرأت و قوت کا شہرہ سنکے اپنی حرکت سے ندامت حاصل کی اور تجیز یہ سمجھ گیا کہ اُسنے مین تو انکو روکے نہین جب یہان آئین عذر کردہ معافی کے خواستگار ہو اگر اُنکا یہ خیال ہی تو مین معاف کردونگا اِس قسم کی باتین کرتا ہوا جلو خانوں کو طے کرتا ہوا صحن بارگاہ مین پہونچا ایک جلو خانے کو دوسرے سے زیادہ تر آراستہ پایا تھا جب۔

صحن بارگاہ مین پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین وسط مین ایک چبوترہ ہی جسپر تخت آراستہ ہی اسپر
عاشیہ پڑا ہوا ہی اُسکے برابر ایک نیم تخت بچھا ہوا ہی اُسپر میرا فرزند یعنی تحیّر دیوانہ بیٹھا ہوا ہی مگر مسلح و مکمل
اور چہرے سے اُسکے وہ رعب و داب پیدا ہی جو کبھی نہین تھا وہ دیوانہ ہی نہین معلوم ہوتا ہی بدل گیا ہی
برابر تخت کے ایک دنگل مرصع کار پر ایک جوان آفتاب مثال جلوہ فرما دیکھا کہ جسکے رُخ سے آثار
شرافت و نجابت پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عالی خاندان و افسر بزرگ ہی سر سے پا تک
سلح جواہر نگار سے مسلح و مکمل خود جواہر نگار سر پر کج رکھے ہوے قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ جلوہ فرما ہی
ایسا رعب و داب و شوکت و جلال مضراب نے دیکھا کہ آنکھ نہ چار کر سکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر
غران بیٹھا ہوا بیٹھا ہی مضراب نے جو علمشاہ کو دیکھا اور اُسکے سرداروں نے بسبب جاہ و
جلال کے آنکھ اُنکی طرف نہ کر سکے سر ہر ایک کا جھک گیا مضراب نے دیکھا کہ دوسری طرف
ارخان ملازم عنطاق کرسی پر بعید اشتیاق بیٹھا ہوا ہی گرد اگرد سردار و پہلوان و تکل کرسیون پر بیٹھے
ہوے ہین سامنے چوبدار و یساول وغیرہ دست ادب باندھے ہوے سر جھکاے ہوے
ادب سے کھڑے ہین ایک سمت غلامان زرین پوش زرین کمر صف بستہ کھڑے ہین یہ حال دربا
کا دیکھکر اُسکو حیرت ہوئی اُدھر علمشاہ و دیگر اہل دربار و دیوانے نے دیکھا کہ آگے آگے
مضراب کج کلاہ عقب مین اُسکے چند سردار مگر سب مسلح و مکمل دیوانہ و دیگر اہل دربار تو پہچان گئے
علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوان خوبصورت خود کج سر پر رکھے ہوے سر سے لیکر پاؤن
تک آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل مگر چہرے سے شان و شوکت پیدا ہی مرد معقول معلوم
ہوتا ہی عقب مین اُسکے چند سردار وہ بھی مسلح و مکمل چلا آتا ہی علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ یہی
تمھارا باپ مضراب کج کلاہ ہی اُسنے عرض کیا جی ہان علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ تمکو
لازم ہی کہ تم اپنے باپ کا استقبال کرو اور خوردون کے طریقے سے سلام کرو کیونکہ باپ کی
عزت و توقیر ہر حال مین واجب و لازم ہی خواہ وہ کافر ہو خواہ مسلمان یہ جو علمشاہ نے فرمایا
دیوانہ بجا و ارشاد کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف صحن کے چلا اودھر مضراب قریب ایوان
پہونچ چکا تھا کہ دیوانے نے جھک کر سلام کیا اور کھڑا ہو گیا مضراب نے جواب سلام دیکر
نگاہ تیز و تند اُسکی طرف دیکھا مگر دیوانے سے بسبب خوف علمشاہ کے کچھ نہ کہا اور اپنے

باپ کو ہمراہ لیکر ایوان مین آیا اُسکو اِس تیم تخت پر بٹھانے کا قصد کیا اُسنے انکار کیا ایک دنگل پر دہ
تخت کے بچھا دیا گیا مضراب اُسپر بیٹھ گیا اور اُسکے سب رفیق کرسیون پر برابر اُسکے بیٹھ گئے
مگر مضراب کی یہ حالت ہی کہ بار بار رعلمشاہ کی طرف بنگاہ قہر آلودہ دیکھتا ہی اور دل مے کہتا
ہی کہ یہی پسر حمزہ ہی اسی نے میرے فرزند کو بہکا کے خدا پرست کیا ہی اسی سے سمجھ لینا چاہیے
اسی مقام پر اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ رہا ہی تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا بعد تھوڑی
دیر کے تیوری بدلکر ابرو پر بل ڈالکر دیوانے کی طرف دیکھکر بولا کہ او تحیر دیوانے ننگ خاندان
برباد کن دین و ایمان ناشدنی تو مر کیون نگیا سچ بتا یہ کونسی حرکت نالائقی کی تھی جو تونے کی
اپنے ماموں سے جو کہ بجاے باپ کے ہی دشمنی پر کمر کسی اُسکا دشمن بنا اُسکے دشمن کو رہا کر کے
اپنے مکان مین لایا اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکے بہکانے سے اپنے دین آبائی کو ترک کیا اور پسر
حمزہ کی اطاعت کی پس خیریت اسی مین ہی کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل
تاکہ مین تجھکو تیرے ماموں کے قدموں پر گرا کر تیری خطا معاف کرا دونگا تو جسکے بھروسے پر
بھولا ہی اُسکی مشکین تیرے سامنے باندھے لیتا ہون بس اِسی مین خیریت ہی کہ تو بھی میرے
ہمراہ چل اور پسر حمزہ کو بھی لیچل مین تم دونون کے قصور معاف کرا دونگا تجھکو کچھ گوبر دیو
پلا کر اور برادری کی دعوت کر کے تجھکو پھر سب مین شامل کر لونگا اگر اِسکے خلاف کریگا تو
یاد رکھ کہ تیرا اور پسر حمزہ کا سر کاٹ کر لے جاؤنگا مین اِسی قصد سے آیا ہون دیوانہ تحیر
سُنکے بہت برہم ہوا تیوری پر بل ڈالکر بولا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیجیے اِس امر کا ضرور خیال
رکھیے کہ خوردی و بزرگی رشتے مین آپکا اُسوقت تک بہت پاس کرتا ہون کہ جبتک مجھکو اِس
امر کا خیال ہی کہ آپ میرے والد بزرگوار ہین اِس سے کیا حاصل کہ مین بھی بزرگی کا لحاظ
نکرون اور برابر سے جواب دون میری تو سُن لیجیے کہ میرے اُنکے کس امر پر بگڑی اور
دشمنی کا سبب کیا ہوا یہ امر تو اب غیر ممکن ہی کہ مین دین اسلام کو ترک کرون یا اپنے آقا کی اطاعت
کو چھوڑ دون اور نہ یہ بھی غیر ممکن ہی کہ یہان سے آپ اِن خادمون مین سے کسیکو گرفتار کر کے
لیجا سکین نہ کسی کا سر لیجا سکتے ہین مین تو در کنار اِنھین پر ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لیجیے اے جناب
بھلا اِس راہ کو کیونکر ترک کیا جائے اگر قتل ہوے تو شہید کہلائے دوسرے کو قتل کیا تو

غازی کہلانے مجھکو تو خداوند کریم کا بھروسہ ہی یا اپنے آقا کا مین ہزار ہزار شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ
جسنے مجھکو راہ ضلالت سے نکالا اور راہ راست پر پہونچایا مضراب نے کہا وہ کونسا خدا ہی
کہ جسکا تو شکر ادا کیا کرتا ہی کہا کیا وہ خداوند عجائب سے علاوہ کوئی خدا ہی دیوانے نے کہا کہ ہان
وہ خدا وہ ہی کہ جسنے زمین و آسمان کو خلق فرمایا اور سب کو پیدا کیا اُسکا مقام بالاے آسمان ہی وہ
ایک بقعہ نور ہی ہر مقام پہ موجود ہی یہ سب اُسکے خلق فرمائے ہوے ہین خداوند عجائب ایک کافر
ہی اُسکا مقام دوزخ ہی وہ بچہ شیطان ہی یہ جو دیوانے نے کہا مضراب کو بہت غصہ آیا اور
جواب دیا معلوم ہوا کہ تو پسر حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہو گیا ہی بدون سزا پائے ہوے
تو نمانے گا دیوانے نے کہا کہ مین موجود ہون مجھکو سزا دیجیے مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر سزا
دیتے ہین مگر میری دو باتین سُن لیجیے اور انصاف فرمائیے کہ مین نے جو عنطاق سے دشمنی کی تو
کیا وجہ ہوئی پھر تو جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مضراب نے کہا کہ بیان کر تب دیوانہ نے
اپنا صحرا مین آکر قلعہ بنوانا اور ہر روز خدمت عنطاق مین جانا ملکہ ماہ عنطاقی پر اپنا عاشق
ہونا اور کئی مرتبہ شادی کی درخواست کرنا عنطاق کا انکار کرنا اپنا بگڑ کر بیٹھ رہنا اور سامان
لشکرکشی درست کرنا اور یہ خبر پاکر کہ عنطاق نے پسر حمزہ کو اسیر کیا ہی اپنا خیال کرنا کہ یہ لوگ
ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین رہائی کی فکر کرنا شب کو خواب مین بہشت دوزخ کا دیکھنا
اپنا مسلمان ہونا اور جاکر پاسبانون کو قتل کر کے رہا کر کے لانا علمشاہ کا اقرار کرنا اپنا
اُنکے علاج مین مصروف ہونا افغان کا لشکر لیکر آنا اور جنگ و پیکار کا واقع ہونا لشکر شکست
کھاکر بھاگنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس سبب سے دین اسلام قبول کیا اور اپنے آقا
کی اطاعت کی اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین تیری معشوقہ کو دلادونگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ مین کیونکر
نہ دشمنی کرتا کیونکہ مجھ مین کیا کیڑے پڑے تھے جو اُنھون نے انکار کیا کیا مین کوئی بدقوما تھا
یا شہدا تھا جو انکار کیا یہ وجہ دشمنی کی ہی جبکہ ہم ایسے بُرے ہین تو پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم اُنکے
ساتھ دوستی اور عزیزداری کا برتاؤ کرین ضرور ہم دشمنی کرینگے آپ فرمائیے کہ مین نے برا کیا
یا اچھا یہ سُنکے مضراب کا وہ غصہ کم ہوا اور کہا کہ اگر یہ امر ہی تو تو نے ضرور اچھا کیا کیا معنی اُنکا
سے ہم مین کیا ایسے عیب ہین جب اُنھون نے عزیزداری کا پاس نہ کیا تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم

پاس کرین مگر یہ ضرور رہی کہ مین خود بھی کہون اگر اُنھون نے مجھ سے بھی انکار کیا تو ضرور تیرا قول
درست اور سچا ہی ورنہ تو فقرہ کرتا ہی کیونکہ اُنھون نے دوسرے طور سے اِس تیری دشمنی کا
حال بیان کیا اب تیرے اور اُنکے بیان مین فرق ہی ہین کسکے بیان کو سچا جانون اگر میرے
ساتھ بھی میرے کہنے سے انکار کیا تو تو سچا ہی اور اگر اقرار کیا تو وہ سچے ہین اور تو جھوٹا
ہی خیر یہ تو سبب دشمنی کا بیان کیا مامون سے تو دشمنی کا سبب یہ تھا اب رہا یہ امر کہ اُنکے دشمن کو
جو رہا کیا اِسی سبب سے رہا کیا مگر یہ خیال نہ کیا کہ یہ اُنکا دشمن نہین ہی بلکہ یہ سب عجائب پرستون کا
بلکہ خداوند کا دشمن ہی اور ایسا دشمن کہ جو کہ باعث بربادی دین و ایمان ہی ایسے کی رفاقت کرنا گویا خداوند
کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اور اپنے دین و ایمان مین تفرقہ ڈالنا ہی جو خداوند کا دشمن ہی وہ تمام
اُسکی مخلوق کا دشمن ہی یہ کونسی حرکت ہی بیان تو کر وہ یہ امر ضرور خلاف ہی اور مجھکو بھی یہ امر
ناگوار گذرا ہی اور مین ضرور اسکی سزا دونگا اور اس دشمن خداوند کو ضرور قتل کرونگا تجیم
دیوانے نے کہا ای جناب عالی سُنیے اس واقعہ کو یہ تو مین ابھی عرض کر چکا ہون کہ مین نے یہ
خیال کرکے رہا کیا ہی کہ خداپرست اکثر بیکسون کی مدد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین اُنکی
خواہشون کو پورا کرتے ہین آرزوئین بر لاتے ہین اور اِس جوان نے ضرور اِس امر کا
اقرار کیا ہی کہ مین عنطاق کج کلاہ کو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے دلا دونگا بس اس سبب سے
رہا کر لایا دوسرا سبب یہ ہوا کہ عنطاق نے آقا کو اسیر کیا تھا نہ کہ بمردی و مردانگی اور یہ
قول ہی اِن لوگون کا کہ جو ہمکو زیر کر لے تو ہم اُسکی ضرور اطاعت کرینگے اور اسکا دین و
مذہب اختیار کرینگے پس اگر وہ اُن کو بمردانگی و جوانمردی و بہادری اسیر کرتے ضرور یہ
اطاعت کرتے اور اپنا مذہب ترک کرکے اِس دین کو اختیار کرتے خیال تو فرمایئے کہ
اُن کا دین سچا ہی کہ آپ کا دین ایک متنفس نے آکر اندرون بارگاہ بڑے بڑے سرداران
کو قتل کیا اُس مقام پر کہ جہان ہزارون تھے اور ایک بھی بمردی نہ اسیر کر سکا وہ جو بہت
بڑے زبردست میان سپہ سالار تھے وہ کتے کی موت آقا کے ہاتھ سے مارے گئے
سبکا یہ حال تھا کہ مثل گوسفندان رمیدہ کے بھاگے پھرتے تھے اور پناہ نہ ملتی تھی جیسے
ہرن یا گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے ہین بس اُسی عالم مین کوہان دسوہان نے دو نوالہ

اکر وار کیا کہ جسکے سبب سے زخمی ہوے ادھر رموز جادو نے سحر کیا کہ ہاتھ پانون بیکار ہو
بیشنگ عیار نے کمندین مار کر بحکم عنطاق اسیر کر لیا کیا بہادر بہادر کو اسی طرح سے اسیر
کرتے ہین اور یہی جوانمردی ہو مجھکو جو معلوم ہوا بڑا افسوس آیا میان عنطاق خود بھاگتے پھرتے
تھے اُس وقت مین خداوند عجائب نے اپنے بندون کی کمک نکی کہ ایک کے ہاتھ سے سبکو
بھگا دیا اور ذلت ولائی اُن کے خدا نے یہ کمک کی کہ دس بارہ کو مارا ابھی اسیر بھی ہوے
اور پھر رہا بھی ہو گئے بس یہ قدرت نمائی اور خلاقی ہو جب مین نے جا کر قید خانے کو توڑا ہو
اسوقت تک اُنکے زخمون سے خون جاری تھا مگر یہ طاقت و قوت خداداد تھی کہ اُس قید کو
مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اچھا میحو وتندرست جسکو نہین توڑ سکتا ہو ایسی قوت تو
ہم سوائے اِن لوگون کے دوسرے مین نہین پاتے ہین مجھکو اس نامردی پر مزور غصہ آیا
اور خیال کیا کہ یہ لوگ بہادرون کے بدنام کرنے والے ہین مین رہا کر لایا اور ان وجوہات
سے دین اسلام بھی قبول کر لیا یہ تقریر جو تحیر دیوانے نے باپ کے روبرو بیان کی اُسکو
عنطاق کی یہ حرکت اور یہ دلیرین اور نامردی کی سنکے عنطاق سے نفرت ہو گئی مگر وجاہت
تھا کوئی امر ظاہر نہ کیا دیوانے کی تقریر سنکے علمشاہ کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ او پسر حمزہ تم اپنا
واقعہ بیان کرو تمھاری بھی زبانی سنون تم کیا بیان کرتے ہو کیونکہ عنطاق اور اُسکے بیان
مین دونون واقعون مین فرق ہو راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق نے یہی حال سب سوائے
عشق کے بیان کیا تھا مگر دوسرے طریقے سے اپنی بہادری و جوانمردی علمشاہ کے مقابلے
مین بیان کی تھی اور دیوانے کے مقابلے مین اپنی بیگناہی بیان کی تھی اور تحیر دیوانہ نے
اصلی اصلی واقعہ بیان کیا اپنا بھی اور علمشاہ کا بھی جب مضراب نے علمشاہ سے اُس واقعہ
کو دریافت کیا تو اُسوقت شاہزادے نے فرمایا کہ او مضراب مین تجھسے ایک سوال
کرتا ہون پہلے تم اسکا جواب دے لو تو پھر مین اپنا حال بیان کرون وہ سوال میرا یہ ہو کہ تم اسوقت
میری بارگاہ مین خود آئے ہو مجھکو لازم ہو کہ مین تمھاری خاطرداری کرون اور جو تحفہ وغیرہ
مجھکو ممکن ہو تمکو دون مین نے تمکو نہین طلب کیا تم خود آئے اگر تمکو طلب کرتا تو اور زیادہ
خاطر کرنا واجب تھی بلا یہ مجھکو لازم ہو کہ مین تمھارے ہتھیار جو کہ تم لگائے ہو تجھسے طلب کرون

اگر تم دینے سے انکار کرو تو زبردستی خواہ خود خواہ ساحر کو طلب کرکے تمسے لیلوں یا تمکو غافل
پاکر چھین لوں کیونکہ مجھکو یہی زیبا ہی اگر تم طلب کرو تو تمسے بر سر فساد ہوں اُسپر تم لڑو تو بزور
دغا اسیر کرلوں اور تمھارے قتل کا حکم دوں مضراب نے کہا کہ یہ زیبا نہیں ہی بلکہ یہ زیبا ہی
خواہ وہ مہمان طلب کیا ہوا ہو خواہ خود آیا ہو اُسکے ہمراہ رعایت زیبا ہی یہ لایق ہی ہر ایک کو
کہ مہمان کی اپنے امکان بھر خاطر کرے اگرچہ وہ دوسرے مذہب کا بھی ہو اپنے پاس
سے اُسکو کچھ دے کیونکہ وہ اپنا مہمان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم مرد منصف ہو پھر خیال تو
کرو کہ عنطاق نے اِسکے خلاف کیا یا نہیں اگر کیا تو آیا اُسنے اچھا کیا یا بُرا یہ فرماکر کل واقعہ
اپنا ابتدا سے آخر تک بیان کیا یعنی اپنا اُسکے لشکر کی طرف آنا اُسکا طلب کرنا اپنا بارگاہ
مین جانا مع قمری کے باہم کلام ہونا اُسکا قمری کو پسند کرکے طلب کرنا اپنا انکار کرنا اُسکے
بھائی رموز جادو کا باز سحر کو بھیجکر قمری کو میرے ہاتھ پر سے اُٹھوا لینا مین غافل بیٹھا ہوا
تھا وہ باز لیگیا مین نے جو طلب کیا تو عنطاق لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور نوبت جنگ و
پیکار کی آئی مین نے چند سرداران زبردست کو قتل کیا انجام یہ ہوا کہ مین مصروف تھا
لڑنے مین کہ دو پہلوانون نے آکر مجھکو غافل پاکر زخمی کیا رموز نے سحر کیا کہ مین اُسکے سحر کے
سبب سے بے قابو ہوگیا عیارون نے کمندین مار کر اسیر کرلیا اِس اسیر کرنے پر عنطاق
نے مجھسے یہ سوال کیا کہ میرا دین قبول کرو اور میری اطاعت کرو اگر وہ مجھکو بجوانمردی و
بہادری سے زیر کرتا مین ضرور اطاعت کرتا اور اپنا دین ضرور ترک کرتا جب مین نے
اِس امر سے انکار کیا تو اُسنے حکم قتل دیا اور مجھکو قید کیا خداوند کریم نے اپنا رحم کیا اور
تمھارے فرزند کے دل مین یہ بات ڈالدی کہ مجھکو جاکر رہا کیا اور رہا کرکے یہان لے
آئے اُنھون نے بڑا احسان میرے اوپر کیا مین اُنکا تمام عمر احسانمند رہونگا اسکے معاوضہ
مین عنطاق کو قتل کرکے اُسکی دختر کے ہمراہ شادی کرونگا مین اِس سرزمین کو ضرور اسلام
آباد کرونگا تم بخوبی واقف ہوگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جاتے ہین بدون اُس ملک
کو اسلام آباد کیے ہوے واپس نہین آتے ہین مین ہی نے یکہ و تنہا جاکر ملک فرنگ کو
فتح کیا اور کپتان فرنگی کو قتل کیا پس کوئی خوف نہین ہی اگر میری حیات ہی تو ضرور اِس ملک

اسلام آباد کرونگا مین تجھسے ایک امر اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ عنطاق یہ ضرور کہیگا کہ سب جھوٹ
ہی لیکن مین کہتا ہون کہ اسکا قول یہ ہی کہ مین نے بجوانمردی اسیر کیا ہی پس جو پہلوان یا سردار اسکے
پاس بہت زبردست ہو جسپر اسکو بھروسہ ہو اسکو وہ بھیجدے میرے اسکے مقابلہ ہو اگر وہ مجھکو
زیر کرلے تو مین اسیوقت دین اسلام کو ترک کرکے اسکی اطاعت کرون اگر اسکو مین زیر کرون
تو عنطاق میرا دین قبول کرے اور دیوانے کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دے اور مع
اہل شہر کے میری اطاعت کرے امتحان ہو جائے جب ایک مرتبہ مجھکو زیر کرلیا ہی تو پھر اب
کوئی امر مشکل نہین رہ رہا تو ان نزد مشہور رہی مضراب نے یہ سب تقریر سنکے جواب دیا کہ
اگر عنطاق نے آپ کو اسطور سے اسیر کیا اور آپ کی قمری زبردستی لے لی تو بہت برا کیا
مین اسکا شریک نہین ہون میرے نزدیک یہ جو شرط آپ نے کی ہی اگر وہ اسکو قبول کریگا
تو ضرور میرے آپ کے امتحان ہو جائے اگر آپ مجھکو زیر کرلین تو مین بھی مثل دیوانہ کے
دین اسلام قبول کرلونگا اور اگر مین آپ کو زیر کرلون تو آپ میرا دین قبول کرین جیساکہ
آپنے فرمایا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا مین اسوقت موجود ہون میرے
تمہارے امتحان ہو جائے جسکو خدا دے مین توبہ کرکے اور خدا کی ذات پر بھروسہ
کرکے کہتا ہون کہ اگر تمام ہی لشکر عنطاق مجھسے مقابلہ کرے تو بھی میرے اوپر غالب نہین ہو سکتا
ہی مضراب نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین ابھی ان سب امرون کو طے کرکے آتا
ہون اگر عنطاق نے پورا پورا واقعہ جو کہ آپ نے اور تجھ نے بیان کیا ہی بیان کر دیا اور
اپنی لڑکی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کرنے کا اقرار کیا اور آپ سے بطور امتحان کے
کسی پہلوان زبردست کو مقرر کیا تو خیر ورنہ مین واپس آؤنگا اور مین آپ سے مقابلہ کرونگا
اور آپ کا امتحان کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ مضراب کو علمشاہ کی
تقریر پسند آئی اسکے دل پر اسنے اثر کیا اسکو یقین ہو گیا کہ یہ پسر حمزہ سچ کہتا ہی اور میرے
فرزند نے جو کچھ کہا ہی سچ ہی یہی سبب دشمنی کا ہی ضرور عنطاق نے انکار کیا ہو گا اور اس جوان
کو مکر سے اسیر کیا ہو گا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کبھی اس امر پر آمادہ نہ ہوتا اگر ہماری طرف سے سوال
بھی ہوتا تو انکار کرنا ضرور تھا عنطاق نے ظلم و ستم کیا صرف دینی مخالفت کی سبب سے اور

مجھسے پوشیدہ کیا دوسرے طور سے بیان کیا پس اگر عنطاق نے اس امر کا اقرار کیا تو
خیر ورنہ مین خود اُسکا امتحان کرکے اُسکی اطاعت کرونگا یہ ادی کا قول ہو کہ جب سے مرزا رنجیت
علمشاہ کو دیکھا ہو اُسوقت سے اُسکے دل مین ایک اُنس پیدا ہوا ہو وضع طرح بہت پسند
آئی ہو چونکہ بہادر دوست ہو اس سبب سے دل مین یہ کہ رہا ہو کہ اگر یہ جوان زیر ہو جائے
تو مین اُسے اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون میرے لشکر کی رونق ہو جائیگی اگر اسنے ہمسکو
زیر کر لیا تو ضرور اسکا دین برحق ہو اور سب مذہب باطل ہین یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر
علمشاہ نے جب سے اسکو دیکھا ہو بہت پسند فرمایا ہو دل مین فرماتے ہین کہ اگر یہ اطاعت
کرلے اور دین اسلام قبول کرلے تو سردار معقول ہو مثل بالاگرد وغیرہ کے اِنکو بھی
وضع اُسکی بہت پسند آئی ہو اَلقصّہ بر سر مطلب کرمضراب نے علمشاہ سے کہا کہ اب تو مین
جاتا ہون اور اِن سب امرون کو طے کرکے آتا ہون میرے آپ کے اچھی طرح فیصلہ
ہو جائے تو بہتر ہو علمشاہ نے جواب دیا کہ بہتر ہو مین بھی موجود ہون مین خود ہی چاہتا
کہ سب فیصلہ ہو جائے پس مضراب یہ سنکے اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور علمشاہ وغیرہ سے
رخصت ہو کر مع اپنے رفیقون کے بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے
لشکر کے چلا اِسکے جانے کے بعد علمشاہ نے دیو اسفنے سے فرمایا کہ ای تجبر تمھارا باپ
مرد معقول و صاحب انصاف و مرد جری بہادر دوست معلوم ہوتا ہو دیکھو پہلے تو کیسا گرم
ہوا تھا جب تمنے پورا پورا واقعہ اپنا اور میرا بیان کیا تو کس طور سے اُسکا غصہ کم ہو گیا
اور اُسکو یقین ہوا کہ سچ کہتے ہو میرے کہنے پر تو اُسکو بالکل باور ہو گیا ضرور عنطاق نے
اور طور سے اِن واقعون کو بیان کیا ہو گا یہ امر ضرور ہو کہ اگر عنطاق نے اِنکار کیا تو لڑائی
مین غالب آیا تو میرے ہاتھ ایک سردار معقول آیا اور اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اسکا دین
قبول کرونگا دیو اسفنے نے عرض کیا کہ حضور ضرور غالب آئینگے حضور سے مریخ فلک
مقابلہ نہین کر سکتا ہو اگر ارشاد ہوگا تو مین اُسکے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کرونگا علمشاہ نے
فرمایا کہ کبھی اِسکا خیال بھی نہ کرنا کہ مین تمکو مقابلہ کرنے دون اول تو وہ تمھارا باپ ہو
کیونکر ہو سکتا ہو کہ بیٹے کو باپ سے لڑوا دون یا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کو ذلیل کرا دون

دوسرے وہ سمجھے کہ گیا ہو کہ مین آپ سے امتحان کے طریقے سے مقابلہ کرونگا پھر مین کیونکر تمکو
اجازت دیسکتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی مین آپ کا تابع فرمان ہون طمطمتا
نے فرمایا کہ اطمینان رکھو اب اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہو تمھاری معشوقہ تمکو ملی جاتی ہو یہ سنتا تھا کہ
دیوانے کے چہرے پر ایک سرخی سی آگئی اور عرض کیا آپ کی مہربانی و عنایت سے بعید نہین
یہان یہ باتین ہورہی ہین اُدھر مضراب اپنے لشکر کی طرف چلا جاتا ہو دربار عنطاق کا
حال ملاحظہ ہو کہ عنطاق اہل دربار سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہو کہ بھائی صاحب گئے ہین یا تو وہ
دونون کو باندھکر لاوینگے یا سر لاوینگے کیونکہ بڑے بہادر ہین اور جری ہین اپنے
وقت کے رستم ہین مین نے دیکھو کس طریقے سے کہا ہو خیال تو کرو واقعہ تو وہی سب
بیان کیا مگر اپنی بات بالا رکھی اگر مین یہ بیان کرتا کہ مین نے قمری لے لی تھی اُس پر یہ
فساد ہوا اور اسطورسے مین نے اسیر کیا تھا تو وہ ناراض ہوتے گو میرے باج گزار
ہین مگر اول تو میرے بزرگ ہین وقت انتقال کے والد بزرگوار اُنکے ہاتھ مین میرا ہاتھ
دے گئے تھے اور مجھکو اُنکے سپرد کر گئے اُنھون نے بھی کسی قسم کی میری پرورش مین اور
رموز کی پرورش مین کمی نہین کی جب مین سن و تمیز کو پہونچا میری سلطنت مجھکو دی اور اُسی
طورسے خراج دینا گوارا کیا جسطورسے والد بزرگوار کو دیتے تھے اور میری ماتحتی کو
قبول کیا گو اکثر لوگون نے کہا کہ آپ بڑے ہین وہ چھوٹے ہین آپ اُس ملک پر قابض
ہوجیے انکو اپنا ملک دیجیے انکو لازم ہو کہ آپ اُنسے خراج لین نہ کہ آپ اُنکو دین یہی جواب
دیتے تھے کہ وہ سلطنت اُنکے باپ کی ہو مین کیون قبضہ کرون حق حق دار کو پہونچنا چاہیے
مین نے ماتحتی اور خراج گزاری قبول کی تو کیا نقصان ہو ہم اُنکے ماتحت نہین ہین اُس ملک کے
ماتحت ہین مین اُس ملک پر قبضہ کرکے بدنام ہون یہ مجھسے نہ ہوگا ایسے انصاف پسند ہین مین سچ
کہتا ہون کہ اگر قبضہ کرلیتے تو مین اُنکا کچھ نہ کرسکتا تھا نہ مین لڑسکتا تھا نہ مقابلہ کرسکتا تھا نہ اب
لڑسکتا ہون گو میرے پاس لشکر بھی زیادہ موجود ہو اور ملک بھی مگر اُسپر بھی نہین لڑسکتا ہون
یہ اُنکی لیاقت و بزرگی ہو کہ وہ مجھکو اپنا شہنشاہ جانتے ہین اور میرا لحاظ و پاس کرتے
ہین تم سبنے دیکھ لیا کہ میرے لیے اپنے فرزند سے بگڑ گئے اور اُسکا سر لینے کو گئے ہین

میری شراکت کی اور اسکی شراکت نکی ایسے لوگ بہت کم ہو گئے ہین یہ صرف انکی محبت اُلفت
کا تقاضا ہی مین انکو بجاے باپ کے خیال کرتا ہون اور وہ مجھکو بجاے فرزند کے عنطاق نے
جو یہ اہل دربار سے کہا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا واقعی وہ از حد آپ سے محبت کرتے ہین
اور جس امر کے قصد سے وہ گئے ہین سواے انکے دوسرا نہین کر سکتا ہو کہ دوسرے کے
لیے اپنے فرزند کو قتل کرے گو فرزند کیسا ہی نالایق و ننگ خاندان ہو باپ کبھی اپنے
فرزند کا دشمن نہو گا مگر سواے انکے یہ بھی آپ کے سبب سے ہر ایسی ہی اُلفت وہ آپ سے
رکھتے ہین جو اِس امر پر آمادہ ہوے عنطاق نے کہا کہ یہ امر ضرور خیال و غور کرنے کا ہی
انکا ایک تو یون ہی تابع حکم تھا اب اور بھی زیادہ تر ہو جاوٗنگا اور مجھکو لازم ہی کہ اب
انکے ساتھ مثل فرزندون کے برتاوٗ کرون تاکہ وہ اپنے فرزند کو فراموش کر جائین یہ باتین
ہو رہی تھین کہ مضراب کج کلاہ راہ کو طی کر کے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوا مگر حالت
یہ تھی کہ غصہ سے ابرو پر بل چہرہ غصے سے لال کانپتا ہوا چلا آتا ہی ہر مرتبہ تلوار کے قبضے کیطرف
دیکھتا ہی اِس صورت سے سامنے عنطاق کے آیا بری کراہیت سے دنگل پر بیٹھا انکے مرداد
بھی بیٹھے ایک مرتبہ عنطاق کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ کیون اے عنطاق شاہ تیرے اور
میرے لڑکے سے سبب دشمنی وہی ہی جو کہ آپ نے بیان کیا تھا اِسکے علاوہ اور کوئی سبب تو نہین
ہی اور جتنے پسر حمزہ کو بہ جراٗت و جوانمردی اسیر کیا یا اور کسی طور سے دوسرے یہ امر ہی کہ تجھ
میرا فرزند ہی یا نہین اور میرا نطفہ ہی یا نہین تمھارا حقیقی بھانجہ ہی یا نہین اُسکے حسب و نسب
مین کوئی فرق ہی اُسمین کوئی عیب ہی چور ہی قمار باز ہی جو عیب ہو بیان کرو بہت جلد یہ جو مضراب
نے کہا اور تیوری پر بل ڈالکر اس طور سے یہ تقریر کی کہ عنطاق و اہل دربار کے حواس
جاتے رہے اور ہر ایک یہ خیال کرنے لگا کہ یہ تو اِس قصد سے گئے تھے کہ یا تو مین
دیو اسنے کو لا کر تمسے ملا دونگا اور پسر حمزہ کا سر لاوٗنگا یا دیوانے کا بھی اُسکے ہمراہ سر لاوٗنگا
یا وہان سے جو آئے تو عجب رنگ ہی غصہ چہرے سے پایا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُن
لوگون نے کچھ فقرہ دیا اُسوقت اُنکی بہادری و جوانمردی مین فرق آگیا ورنہ جو یہ قصد کرنے
تھے بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے تھے یہ کیا ہوا عنطاق عالم سکوت مین بیٹھا ہوا

حمزہ نے پورا پورا حال بیان کر دیا اسی پر انکو غصہ ہی مین کیا جواب دون مین نے اور طریقے
سے بیان کیا تھا اپنی بات بالا رکھی تھی اب میرا وہ بیان دروغ ہوا جاتا ہی کیا تدبیر کرون یہ تو
اپنے دل مین یہ سوچ رہا ہی اُدھر مضراب نے عنطاق سے کہا کہ آپ سچا سچا واقعہ جو کہ میرے
فرزند کا ہی اور جو سبب دشمنی کا ہی وہ سب بیان فرمایئے اور پسر حمزہ کے بھی واقعہ سے آگاہ فرمایئے
اس فقرے سے کچھ حاصل نہ ہوگا کہ جو کہ بیان کیا گیا ہی عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ مین نے
بیان کیا ہی وہ سب سچ ہی اور بالکل جھوٹ نہین ہی اور جو اُن سب نے بیان کیا ہی بالکل جھوٹ
ہی اور آپ کو فقرہ دیا ہی صرف بلا ٹالنے کو مضراب نے کہا کہ کبھی ایسا نہین ہی کیونکہ اُسکے
دل کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہی بہت سچ ہی اور عنطاق نے دروغ بیان
کیا ہی مین نہ مانونگا مجھسے پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ خیال نہ کیا کہ یہ امر ضرور ظاہر ہوگا
اور تمھارے اِس کہنے سے اور بھی ثابت ہو گیا کہ اِس واقعہ کے سوا دوسرا بھی واقعہ ہی
اور جو تمنے بیان کیا کہ جو اُن لوگون نے بیان کیا وہ سراسر جھوٹ ہی عنطاق نے جواب دیا
کہ مین نے اِس خیال سے کہا کہ پسر حمزہ دروغ گو و کاذب و فقرہ باز ہی پس اُسنے ضرور کوئی
نہ کوئی فقرہ دیا ہی اپنی جان بچانے کو جیسا آپ کو غصہ آیا ہی اور یہ دون اپنے مقصد کو حاصل کیے
ہوے واپس گئے مین کیا بیان کرون سوا اُس واقعہ کی جو کہ مین نے بیان کیا ہی مضراب نے
کہا کہ تم بالکل جھوٹ کہتے ہو مین سب حال سے آگاہ ہون اِس امر سے کیا حاصل کہ پوشیدہ کرتے
ہو تم نہ بیان کروگے تو مین خود بیان کرونگا اور جو مین نے سُنا ہی وہ سچ ہی اور جو تمنے
مجھے بیان کیا ہی وہ سب جھوٹ ہی صرف درمیان میرے اور میرے فرزند کے عداوت ڈالنے
کے لیے سواب یہ امر غیر ممکن ہی اگر تم میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو نہ مین تمھاری شرکت کرونگا
اور نہ اُسکی شراکت کرونگا تم دونون باہم سمجھ لو مین اپنا لشکر لیکر واپس جاؤنگا مین تم ایسے
جھوٹون کا شریک نہین ہوتا ہون نہ مین جھوٹا ہون نہ جھوٹ کو پسند کرتا ہون عنطاق کو
یہ امر بہت ناگوار گذرا دل مین اِسنے خیال کیا کہ جہانتک ہم اِن کی بزرگی کا پاس کرتے ہین
وہانتک یہ ہمکو دباتے ہین کیا مین کوئی اُنسے کم ہون مین شہنشاہ ہون یہ میرے باج گذار
ہین مین اُنکا باج گذار نہین ہون جو بیکار کا دباؤ اُٹھاؤن میرے پاس اُنکے لشکر سے لشکر

بھی زیادہ ہی یہ سب بادشاہ جو کہ اسوقت موجود ہین میرے تابع فرمان ہین یہ میرا بنا کیا لین سے
بگاڑین گے اپنے شگون کی کھائین گے مروت کی اور بزرگی کی حد ہو چکی اب کہانتک مروت کرون
وہ تو بیکار کو بگڑے جاتے ہین انکا لڑکا تو سچا ہی اور ہم جھوٹے ہین سر دربار مجھکو کاذب بنا
کوئی پاس ولحاظ ہی اور کا نہین کیا کہ آپ کے ہم باجگذار ہین گو بزرگ ہین مگر اسوقت تو مجھے
زیادہ مرتبہ رکھتا ہی سکے روبرو مجھکو ذلیل کیا زادی کہتا ہو کہ یہ خیال کرکے عنطاق کو غصہ
زیادہ غصہ آیا مگر اسوقت غصہ کو ٹال کر مضراب سے کہا کہ آپ بیان کرین کہ اُن لوگون نے
آپ سے کیا بیان کیا ہو مین بھی تو سنون اور اسکا جواب دون دیکھون کہ سچ بیان کیا کہ یہ
میرے اُنکے بیان مین کسقدر فرق ہی مضراب نے کہا کہ وہ سب جھوٹ ہی اور تم یہی جواب
دوگے کہ سب جھوٹ بیان کیا ہی خیر سُن لو یہ کہکر جو واقعہ دشمنی و عداوت کا دیوانے نے
بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور جو واقعہ طلسم شاہ نے اپنا بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور کہا کہ یہ تمھارے نزدیک جھوٹ ہی اور میرے نزدیک ضرور سچ ہی عنطاق نے سب
حال سُنکے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے فرزند نے سبب دشمنی و عداوت بیان کیا وہ بالکل
جھوٹ بیان کیا اور جو پسر حمزہ نے اپنے اسیر ہونے کی بابت کہا بالکل جھوٹ ہی کوئی
قمری اُسکے پاس تھی نہ ہمین نے لی ہان اُس سے صرف بابت دین و مذہب کے مقابلہ ہوا
میرے سردارون نے اُسکو اسیر کر لیا وہ ایک اُسکے ہاتھ سے مارے گئے مضراب نے
جواب دیا کہ ہمنے مان لیا کہ میرے فرزند نے بے وجہ تم سے دشمنی کی اور تمھارے قیدی کو
رہا کرکے لیگیا اور جسقدر اُسنے مجھسے بیان کیا وہ سب جھوٹ ہی اور تمھارا بیان سچ ہی اب
مین خود تجھسے اس امر کی درخواست کرتا ہون کہ اپنی دختر کی شادی میرے فرزند کے
ساتھ کر دو تم اُسکے حسب ونسب و افعال و اطوار سے بخوبی واقف ہو نہ تمکو دریافت
کرنے کی ضرورت ہی نہ مجھکو بس تمکو کیا عذر ہی جو عذر ہو بیان کرو کسی امر کا پاس لحاظ نہ کرنا
اسوقت خردی بزرگی کا کچھ خیال نہ رکھنا کیونکہ اسوقت میرے تمھارے مخالفانہ گفتگو ہی
امر تو یون طے ہوا اب رہی یہ بات کہ جو واقعہ پسر حمزہ نے کہا ہی تم اُسکو بھی کہتے ہو کہ جھوٹ ہی
ہمنے اسکو بھی قبول کر لیا اور تمھارے ہی قول کو سچا باور کر لیا اور اُسکو جھوٹا جانا اور تمنے

بہادری و مردانگی پسر حمزہ کو اسیر کیا تھا اب ہم اس امر کو یون طے کرتے ہین کہ پسر حمزہ کہتا ہو
کہ مین موجود ہون جو لشکر عنطاق مین سردار زبردست و پہلوان قوی ہیکل ہو جسکی
ذات پر عنطاق کو بھروسا ہو کہ یہ مجھکو زیر کر لیگا اُس سے اور مجھسے مقابلہ کرا دے کیون
بندگان خدا کا خون طرفین سے بہے اگر وہ مجھکو زیر کرے تو مین عنطاق کی اطاعت کرونگا
دین اسلام کو ترک کرون اگر مین اُسکو زیر کر لون تو عنطاق میری اطاعت کرے
اور میرا دین و مذہب قبول کرے اسکی بابت کیا جواب دیتے ہو آیا یہ اسکا قول سچا
اور درست ہی اور لایق قبول ہو یا نہین میرے نزدیک تو وہ بہت درست کہتا ہو اور
اُسکی راے صائب ہو اسمین دو ایک قسم کا نفع ہی اول تو یہ امر ضرور ہو کہ طرفین کے
اہل لشکر کی جان بچتی ہو لشکر قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہو لشکر کی قوت کم نہین ہوتی
ہو دوسرے یہ امر ہو کہ بہت جلد ایک امر کا فیصلہ ہوتا ہو جبکہ تم اُسکو اسیر کر چکے ہو اُسکی
قوت و طاقت کا حال بخوبی تمکو معلوم ہو بس اب اُسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہو بقول
کسے زدہ را عنیوان زدہ کا نقشہ ہو تیسرے یہ امر ہو کہ ایک بہت بڑا بہادر و جری شریک
ہوتا ہو کہ جسنے اکثر ملک تنہا فتح کیے ہین جسکے نام کے سکے بیٹھے ہوے ہین دلیرون کے
دلون پر اب دونون باتون کا جواب دو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے کہا
مین نے بگوش دل سُنا میرے اوپر کیا منحصر ہو میرے اہل دربار نے سُنا مجھکو اسقدر
مہلت دی جاے کہ مین باہم اپنے مشیرون سے دونون امرون مین مشورہ کر لون
تو پھر جواب دون مضراب نے کہا کہ پھر کب مشورہ کروگے اول تو یہ امر کوئی ایسی مشکل
نہین ہو کہ جس مین مشورے کی ضرورت ہو تم خود جواب دے سکتے ہو اور جو تمکو منظور ہوگا
اور جو تمھاری راے ہوگی وہی سب کی راے ہوگی کیونکہ تم سب کے حاکم اعلیٰ ہو مشورہ
کی کیا ضرورت ہو عنطاق نے کہا کہ وہ امر بہتر ہوتا ہو کہ جو مشورے سے کیا جاے اور
وہی بات بہت درست ہوتی ہی اور وہی انتظام ٹھیک ہوتا ہو جو دس کی راے
سے ہوتا ہو کیونکہ ایک راے ایک ہی اور دس کی راے سے وہ چند زیادہ ہوتا ہو
مضراب نے سُنکر جواب دیا کہ بہتر ہو مگر یہ تو فرمایے کہ کب جواب دیجیے گا عنطاق نے کہا

کل اسکا جواب ضرور دونگا مضراب نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہو اسیوقت مشورہ کرکے
جواب دیجیے کوئی ایسا امر اہم نہین ہو کہ اسمین بڑے بڑے عقلا جمع کیے جائین اُنسے رائے
لیجائے مین وعدہ کر آیا ہون کہ مین ان سب باتون کا جواب ابھی آکر دونگا بس مہربانی کر
اسیوقت جو کچھ جواب دینا ہو دیجیے ٹالیے نہین مجھے بھی ایسے فقرے بہت سے آتے ہین
اُنسے جھوٹا ہونگا مین جواب اسیوقت لونگا عنطاق نے کہا کہ آپ برہم نہ ہون مین جواب
دیتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا اور ایک خیمے مین گیا جو کہ اسکے مشورہ کا رستے اُنکو طلب
کیا وزیرون کو امیرون کو اور جو بادشاہ کہ برائے کمک آئے تھے سب کو طلب کیا انجمن
مشاورت آراستہ کی شمع رائے کو روشن کیا جب سب آچکے اُسوقت عنطاق نے اُنکی طرف
دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو مضراب کج کلاہ نے کہا مین تو یہ چاہتا تھا کہ مین اصل
واقعہ نہ بیان کرون اور مین نے اپنے امکان بھر دوسرے طریقے سے بیان کیا مگر
وہان جاکر سب حال سن لیا اُنھون نے سب حال صاف صاف کر دیا اسی سبب سے
مین چاہتا تھا کہ یہ وہان نہ جائین مگر نہ مانا آپ سب صاحبون نے دیکھا کہ وہان سے
آکر کیسی تقریر کی اب آپ لوگ یہ بتائین کہ مین کیا جواب دون اول تو مجھکو کسی طور سے
یہ تقریب منظور نہین ہو چاہے وہ خوش ہون چاہے ناراض ہون مین ضرور انکار کرونگا
مین کوئی اُنکا دیا نہین کھاتا ہون اُنکا ماتحت نہین ہون وہ میرے باج گذار ہین مین
اُنکا باج گذار نہین ہون یہ میرے ماتحت ہین مین اُنکا ماتحت نہین ہون مین جو دیتا تھا
تو صرف اس سبب سے کہ اُنھون نے مجھے پرورش کیا ہو اور میری حکومت مجھکو بخش
دیدی ہو کچھ خیال نہ کیا کہ مین بزرگ ہون مین کیون باج دون مگر اب محبت فرزند مین اُنھون نے
مجھکو سر دربار ذلیل کیا اور دروغ گو کہا اور اصل مین جھوٹ بھی بولا تھا تو اُنکو زیبا تھا کہ یون
باعلان نہ کہتے یہ امر مجھکو بہت ناگوار ہوا اور کیون نہ ہوتا مین کوئی اُنکا ذلیل نہین ہون مین
شہنشاہ ہون آپ سب لوگ میرے ماتحت ہین اگر میری شراکت نہ کرینگے تو کیا میرا نقصان
ہو کوئی مین نے آپ کے بھروسے پر یہ لشکر کشی نہین کی ہو اگر بگڑ جائین گے تو مین اُنسے
بھی مقابلہ کر لونگا میرے پاس لشکر کثیر ہو وہ نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہین

یا اجھا دباؤ ہی کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کر دو تو ہم شریک ہوتے ہین ورنہ شرکت
نہین کرینگے وہ نکرین مین تو جواب صاف دونگا تم سب کی کیا راے ہی آج تو یہ دباؤ ہی اور کل یہ
ہوگا کہ اپنی جورو کو میرے حوالہ کر دو تو ہم شراکت کرینگے ورنہ دست بردار ہوتے ہین واہ کیا خوب
پرسون یہ ہوگا کہ تم تخت پر سے اُتر کھڑے ہو میرے حوالے کر دو تو مین اسیکا ہو گیا کوئی چیز نہ ٹھہرا
آج انکا دباؤ اُٹھاؤن کل دوسرون کا یہ مجھسے نہ ہوگا چاہے وہ شرکت کرین چاہے نہ کرین تم
سب یہی بتاؤ کہ تمھاری کیا راے ہی سب نے یہی جواب دیا کہ یہی امر مناسب ہو کہ انکار کیا جاے
ہم دونون لشکرون سے سمجھ لین گے کوئی حلوا نہین ہین کہ وہ ہمکو کھا جائین سگے عنطاق نے
دیکھا کہ جب سب کی یہی راے ہی تو کہا اب مین جا کر صاف جواب دیتا ہون رہا یہ امر کہ اُنھون نے
کہا ہی کہ پسر حمزہ کہتا ہی کہ جو کوئی سردار زبردست اور قوی اُنکے لشکر مین ہو اور جسپر اُنکو بھروسہ
ہو اور انکا بچا ہوا بہادر ہو اوس سے اور مجھسے مقابلہ کرائین گر وہ مجھکو زیر کرے تو مین عنطاق
کی اطاعت کرون اور اُسکا دین قبول کرون ورنہ مین جب اُسکو زیر کر لون تو عنطاق میری
اطاعت کرے اور میرا دین قبول کرے اسکا مین یہ جواب دونگا کہ یہ امر مجھکو ہرگز ہرگز منظور نہین ہی
کہ ایک کے زیر ہو جانے سے مین تمام لشکر و اہل شہر کو اس امر کا پابند کرون کہ وہ اپنا دین
آبائی ترک کرین کوئی اسکو قبول نہ کریگا نہ مجھکو منظور ہی مین تو مقابلہ کرونگا جسکی فتح ہو تم سبکی
کیا راے ہو جو تمھارے سب کے دل مین ہو اُسکو ظاہر کرو اور صاف صاف کہو عنطاق نے
جو کہا سب نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت خوب ہی اور ہم سب کو یہی مرغوب ہی یہ کسی طور سے
نہین ہو سکتا ہی کہ مقابلہ نہ کیا جائے یہ امر ضرور ہی کہ لشکر کثیر دیکھکر ان سب کے رُخ چھوٹ گئے
خیال کر لیا کہ ضرور اُنکی فتح ہوگی تو یہ طریقہ نکالا ہم ایسے نادان نہین ہین کہ اُنکے کہنے پر عمل کرین
جب یہ راے ہو چکی اور قرار پا گئی عنطاق وہان سے اُٹھکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا سب اگر
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے عنطاق نے مضراب کی طرف رخ کر کے کہا کہ آپ کی پہلی بات کا تو یہ
جواب ہی کہ ہمکو اُس دیوانے کے ہمراہ شادی کرنا کسی صورت سے قبول نہین ہی گو یہ امر ہو کہ
نہ تو اُسکا خاندان بُرا ہی نہ وہ خود بُرا ہی مگر وہ بسبب دیوانے ہین کے ہم انکار کرتے ہین دوسرے
یہ امر ہی کہ اُسنے دین آبائی ترک کر کے خدا پرستی قبول کی بہت بڑی وجہ اب تو یہ ہی آپ کو اختیار ہی

ہم اِس امر کو کسی طور سے قبول نہین کر سکتے ہین پسر حمزہ کی بات کا یہ جواب ہو کہ کوئی اس امر پر رضامند نہین ہوتا ہی کہ ایک کے زیر ہو جانے سے ہم سب یہ خیال کرین کہ ہم زیر ہوگئے اور یہ ہمپر غالب آگیا اتفاق ہی کہ وہ پسر حمزہ سے کم قوت ہو اور ہمارے نزدیک بہت زیادہ ہو تو ہم کیا کرین ہم اُس سے مقابلہ کرین گے ہمکو یہ امر بھی منظور نہین ہو اب آپ کو اختیار ہی ہمارے شراکت فرمائیے چاہے نہ فرمائیے ہم وہ امر کبھی نہ قبول کرینگے کہ جسکو عقل باور نہ کرے یہ جو عنطاق نے کہا مضراب کی فرط غیظ وغضب سے یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کے کانپنے لگا اور برہم ہو کر جواب دیا کہ ثابت ہوگیا کہ وہ دونون سچے ہین اور تو جھوٹا ہی ضرور میرے فرزند نے درخواست کی تھی تو نے انکار کیا اور ضرور پسر حمزہ کو بہ نامردی اسیر کیا تم سب اس امر کو بھولے ہو کہ ہمارے پاس لشکر کثیر ہی ہم ظفریاب ہونگے یہ امر دل سے دور رکھو کہ تم اُنپر بدون کسی مکر و دغا کے فتح پاسکو یہ غیر ممکن ہی یا تو عیاروں سے اسیر کراؤ گے یا رموز سے اسیر کر لیگا جیسا کہ سابق مین ہوا تھا بس معلوم ہوا کہ تم نامرد ہو مین بہادرون کا شریک ہون نامردون کا شریک نہین یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ ہم لشکر کثیر رکھتے ہین ضرور غالب آئین گے ان لوگون کے نزدیک اگر ایسے لشکر کرور ہون تو بھی کچھ نہین اُنکے ایک حملہ مین فرار کر جائینگے پس یہ بھی منظور خاطر ہی کہ اہل لشکر کا خون ناحق ہو اور جب ہم ایسے بڑے ہین کہ ہمارے فرزند کے ساتھ اپنی لڑکی کو تحفہ نہین کر سکتے ہو تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم تمھاری شراکت کرین جبکہ ہم غیر ہین اگر ہم کسی غیر کی شراکت کرین تو اُسپر ہمارا احسان ہی اور وہ ہمارا ممنون ہو گا ایسی عزیز داری سے باز آئے اُس محنت اور مشقت کا نتیجہ ہی جو ہمنے تمھارے ساتھ کی اور مین نے جو کچھ کیا بڑا کیا اگر مین خود اس حکومت پر قابض ہوتا تو کیا کوئی میرا بنا سکتا تھا مگر مین خلاف الفات سمجھا اور مین نے باج دینا مثل سابق کے قبول کیا اگر اسی طریقہ پر برتا اُسکا انجام یہ ہوا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون یہان مجھکو بیٹھنا بھی ناگوار ہی کیونکہ یہ سب لوگ نامرد و نامنصف ہین تم سب میرا لشکر اسیوقت لیکر یہان سے چلے آؤ نہ مین آپ کی شراکت کرونگا نہ اُنکی الگ اُترونگا دونون کے مقابلہ کا تماشہ کرونگا کہ دیکھون یہ کیونکر غالب آتے ہین اور کیونکر مقابلہ کرتے ہین ہمکو بھی دیکھنا

اگر وہ غالب آئے تو مین ضرور انکا شریک ہون کہ وہ بہادر ہین اور اگر یہ غالب آئے تو مین اپنے ملک کو چلا جاؤنگا اور اپنے فرزند کو لیتا جاؤنگا اگر اُسنے اپنا دین آبائی پھر اختیار کر لیا تو عنطاق سے مقابلہ کر کے اور اُسکی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ ضرور کرونگا یہ کہکر باعلان اُسیوقت مع سرداروں کے بارگاہ کے باہر آیا عنطاق نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون بگڑ کر چلا گیا بلکہ یہ کہا کہ خوب ہوا جو یہ چلے گئے یہ تو بڑے جوانمرد و بہادر ہین ہم نامرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ یہ ہے زبردستی شادی کراتو لین گے کیا خوب خبر ہو کہ دیوانے کے ہمراہ شادی کردو یہ کہکر عنطاق تو اور باتین کرنے لگا مضراب جو بیرون بارگاہ آیا اُسی وقت اپنے لشکر کو حکم کوچ کا دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا خیمے و بارگاہ وغیرہ اسیوقت اُکھڑ واکر بار کی گئین عنطاق کو اُسی دم خبر ہوئی کہ میان مضراب مع لشکر کے جاتے ہین عنطاق نے کہا کہ جانے دو خسکم جہان پاک بقول کے شعر بلبل برداشت آشیان را ہلا گل گفت کہ خسکم و جہان پاک ہلا میرا لشکر پاک ہو گیا مین کیا آپ کے بھروسے مقابلہ کرنے نہین آیا تھا اگر یہ بھی مقابلہ کرینگے تو اُنسے بھی لڑونگا اور آپ کو بھی شکست دونگا یہ بھلا مجھے کیا ڈر سکتے ہین تمام ملک پر اِنکے بھی قبضہ کرلونگا بھاگتے راہ نہ ملیگی ابتو بگڑی ہی اُدھر جب خیمے وغیرہ بار ہو چکے مضراب اپنے کل ایک لاکھ لشکر کو ہمراہ لیکر لشکر عنطاق سے نکل آیا اور ایک سمت الگ دونون لشکرون سے اپنے لشکر کو اترنے کا حکم اور سردارون سے یہ کہکر کہ مین جا کر پسر حمزہ کو جواب دے آؤن اور اُسکا مین خود امتحان کرلون تو مجھکو اطمینان ہو جائے یہ کہکر روانہ ہوا طرف لشکر اسلام کے اور چند سردارون کو بھی ہمراہ لے لیا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی یہان سردارون نے مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کیے بارگاہ آراستہ کی لشکر اُترا چھاؤنی لشکر کی ہو گئی اُدھر ہرکارون نے عنطاق کو خبر دی کہ مضراب کج کلاہ جو آپ کے لشکر سے گئے تو علیحدہ آپ کے لشکر سے اور پسر حمزہ کے لشکر سے اُترے سردارون کو لشکر کے فرودکش کرانے کا حکم دیکر خود مع چند سردارون کے پاس پسر حمزہ کے اِسلیے گئے ہین کہ جواب جو کچھ آپ نے دیا ہی دیدون عنطاق نے کہا کہ کچھ پرواہ نہین ہی مگر تم لوگ ایک کام کرو کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ کہ وہان کیا گفتگو ہوتی ہی ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب اُسی وقت ہرکارے روانہ ہوئے ہرکارے تو ادھر سے

جاسے ہیں اور مضراب اپنے لشکر سے اُدھر ہر کاران لشکر اسلام جو کہ یہان موجود تھے انھون نے
یہ سب تقریر سنی اور سب حال دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ مضراب ہمارے لشکر کی طرف جاتا ہی اور قصد
امتحان کا رکھتا ہی فوراً روانہ ہوے یہان دربار آراستہ تھا علمشاہ دیوانے سے فرما رہے
تھے کہ ابھی تک مضراب کج کلاہ تمھارے والد نہین آئے نہ معلوم عنطاق نے میرے سوال
کا کیا جواب دیا کہ ہرکارون نے حاضر خدمت ہوکر مجراگاہ پر سے مجرا کیا دعا و ثنائے شاہی بجالاکر
عرض کی کہ ہم غلام بارگاہ کفار مین حاضر تھے کہ مضراب آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر پہونچا
یہ تقریر اُسنے کی یہ کہکر کل تقریر مضراب کی بیان کی اُسکے بعد اور جو واقعہ گذرا تھا وہ بیان
کیا اور عنطاق کا جواب بابت دو امرون کے مضراب کا مع اپنے لشکر کے برہم ہوکر اُسکے
لشکر سے چلا آنا اور علٰحدہ لشکر کو اترنے کا حکم دینا اور خود ہمراہ جواب دینے اور امتحان
کرنے کے اُسکا اُدھر آنا بیان کیا علمشاہ نے جو سُنا کہ یہ تقریر ہوئی اور یہ جواب ملا اور مضراب
نے اُنکی شرکت ترک کی اور ادھر کو آتا ہی دیوانے سے اور سب سردارون سے فرمایا کہ بہے
استقبال جاؤ اور بہ عزت و حرمت لاؤ کیونکہ یہ مرد بہادر و لایق ہی اور بڑا منصف مزاج معلوم
ہوتا ہی یہ جو حکم دیا دیوانہ سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر براے
استقبال چلا تھوڑی راہ طی کی تھی کہ دیکھا مضراب مرکب پر سوار مع سردارون کے ادھر
کو چلا آتا ہی جب قریب پہونچے ایک دوسرے کے مقابل ہوا دیوانہ مرکب پر سے اُتر پڑا
کیونکہ علمشاہ کا حکم تھا سب سردار اُترے دیوانہ قریب باپ کے آیا سلام کیا اُسنے دعا دی
اور قسم دیکر مرکب پر سوار کیا اُسکے ہمراہ قریب بارگاہ کے آیا دیوانہ و سرداران سب کو
لیکر مرکبون پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوے مضراب نے علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ نے
جواب سلام دیا کرسی مرحمت فرمائی مضراب مع سردارون کے بیٹھا دیوانہ و سرداران اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے سبکو
شراب ناب سے سیراب کیا جام گردش مین آیا جب شراب خواری سے مہلت ہوگئی تو
اُسوقت مضراب نے دیوانے یعنی اپنے فرزند کی طرف دیکھکر کہا کہ پہلے مجھکو تمھارے
قول کا یقین نہ تھا مین نے دل مین خیال کیا تھا کہ تمنے جھوٹ کہا ہی مجھے فقرہ کیا بدون

دریافت کے یقین کرنا خلاف عقل ہی مگر مجہپر ثابت ہوگیا کہ جو کچھ تمنے کہا تھا سب سچ ہی کیونکہ مین نے
خود اپنی زبان سے درخواست کی اُسپر اُسنے انکار کیا اِس انکار سے ثابت ہوگیا پس جو کچھ
تمنے کیا خوب کیا اور بہت مناسب کیا ایسے کی سزا ایسی ہی لازم ہی مین اُسکی شرکت سے دستبردار
ہوگیا ورنہ تمھاری شرکت کرونگا مگر صرف تمھارے اور اُنکے مقابلے کا تماشہ دیکھونگا مین ایسے
کی شرکت نہین کرتا ہون کہ جسکو عزیزداری کا پاس نہ ہو یہ کہکر سب تقریر اور گفتگو اپنی اور
عنطاق کی مجھسے بھی بیان کی اور دیو اُسنے کہا کہ اب تمکو اختیار ہی مجھکو کسی امر مین دخل
نہین ہی تم جانو اور عنطاق جانے مجھکو جو مناسب تھا وہ مین نے کیا دیو اُسنے جوابدیا
کہ خیال تو فرمایئے کیا میرا سر پھر اتھا جو مین بیکار کو دشمنی پر کمر کستا اور دشمنی کرتا جب ایسا ہی
پریشان ہوا تو یہ امر کیا خیر شکر اس امر کا ہی کہ میرے خدا نے مجھکو آپ کے روبرو سچا کیا اور
میرا دشمن جھوٹا ہوا اب مین دیکھتا ہون کہ عنطاق یہان سے بدون عقد کیے ہوے زندہ
واپس جاتے ہین اگر عقد کردینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو جان بچیگی ورنہ محال ہی
یہ انکا لشکر کیا مال ہی آپ ملاحظہ کرینگے کہ طالب امان ہونگے اور امان نہ ملیگی وہ لشکر و
سپاہ کے بھروسے پر بھولے ہین خدا مالک ہی ہمیشہ تھوڑے کو بہت پر ظفر حاصل ہوتی ہی اور
مغراب نے یہ سُنکر کہا کہ خیر تمکو اختیار رہی یہ کہکر علمشاہ کی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ آپ کے
سوال کا یہ جواب دیا ہی کہ ہمکو یہ منظور نہین ہی اِسکا بھی مجھکو یقین ہوگیا کہ اُسنے آپ کو بہ نامردی
اسیر کیا تھا جو کچھ اُسنے مجھسے کہا تھا سابق مین وہ سب جھوٹ تھا اور جو آپ نے ارشاد
فرمایا تھا وہ درست و بجا تھا وہ بالکل جھوٹا اور دروغگو ہی اب آپ کو اختیار ہی مین کسی امر مین
نہ بولونگا اِس امر کا مجھکو یقین ہوگیا ہی کہ عنطاق آپ کے ہاتھ سے مارا جائیگا ایسے نامرد کا
مرجانا بہتر ہی خوب ہو جو ایسے نامرد کی ذات سے دنیا پاک ہو یہ بدنام کرنے والا ہی اور سب
بہادرون کے نام کو ڈبونے والا ہی کیا عرض کرون عنطاق کے والد بزرگوار یعنی میرے
خسر ایسے بہادر و جری تھے کہ بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتے تھے اُنکے نام کے سکے
ابتک پڑے ہوے ہین اُنکا فرزند ایسا نامرد نکلا مین نے اُسکی پرورش کی اگر مین جانتا
کہ یہ ایسا بودہ اور نامرد نکلے گا تو کبھی نہ پرورش کرتا اُسنو جو کچھ ہوا وہ ہوا اب رہا یہ امر کہ میرے

آپ کے مقابلہ ہو تو مین اسوقت موجود ہون مقابلہ ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ اِس امر کا فیصلہ ہو
اچھا ہی مین آپ سے اقرار کر چکا ہون مجھکو اپنے قول کی پابندی ضرور رہی بسم اللہ اُٹھیے اور بیرون
بارگاہ تشریف لائیے مگر ایک امر اور عرض کرتا ہون وہ بھی سماعت فرمایئے اگر مین آپکو زیر کرلون
تو آپ خود فرمایئے کہ مین اطاعت کرونگا دین اسلام ترک کرونگا اُس حالت مین جب مین زیر
کرلون تو آپ ضرور اپنے قول کی پابندی فرماینگے بس مین آپ کی طرف سے عنطاق سے
مقابلہ کرونگا کیونکہ وہ مجھ سے آپ کو طلب کریگا مین انکار کرونگا مقابلہ ہوگا مین سمجھ لونگا اور اگر
آپ مجھکو زیر کرلین تو مین شرط کرتا ہون کہ بعد فیصلہ جنگ و پیکار عنطاق کے اور آپ سے
مین آپ کی اطاعت کرونگا اور دین اسلام بھی قبول کرونگا اگر آپ عنطاق پر اور اُسکے لشکر
پر غالب آئین گے اور اسوقت اِس امر کی آپ اُسکے فیصلہ تک تکلیف نہ دین اسکا سبب
یہ ہی کہ خدانخواستہ وہ آپ پر غالب آیا تو لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے اور کہینگے کہ وہ کیسے بودے
تھے کہ زیر ہو گئے اور اطاعت بھی کرلی ہمنے اُسکو زیر کرلیا جسکی مضراب نے اطاعت
کی تھی اُس حالت مین عنطاق مجھ سے اطاعت کی درخواست کریگا اور یہ دلیل پیش کریگا
کہ تمنے جسکی اطاعت کی جب ہمنے اُسکو زیر کرلیا اور اُسپر فتح پائی تو پھر تمکو کیا عذر رہی اطاعت
کرنے مین مجھکو اُسکی اطاعت اب کسی صورت قبول نہین ہی بس اگر یہ شرط آپ کو منظور ہو تو
مین موجود ہون مجھ سے بعد فیصلہ معرکہ جنگ و پیکار عنطاق کی اطاعت کا بھی سوال فرمایئے
اور ترک مذہب و ملت کا بھی گو مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق کا آپ پر غالب آنا محال ہی وہ بھلا
آپ سے کیا لڑسکتا ہی مگر شاید ایسا ہو جائے جنگ دو سردار دو علمشاہ نے فرمایا کہ مجھکو یہ شرط
تمھاری بدل و جان قبول ہی چلو میرے تمھارے بیرون بارگاہ ابھی فیصلہ ہو جائے یہ فرماکر
علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے دیوانے سے فرمایا کہ لشکر مین ہمارے ندا کردے کہ جسکو جانباز
اور مضراب کج کلاہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھنا منظور ہو وہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان
لشکر عنطاق کے ہرکارے و لشکر مضراب کے ہرکارے موجود تھے مضراب کے ہرکارون
نے جاکر اپنے سردارون سے کہا کہ تمھارے افسر سے اور رئیس حمزہ سے مقابلہ ہوتا ہی جلد
خبر لو اور مقابلہ کا تماشہ دیکھو کہ یہ معرکہ بھی لایق دید ہی یہ سُنتا تھا کہ سب سردار مسلح و مکمل ہوکر

اور لشکر کو لیکر قریب لشکر اسلام کے آکر کھڑے ہوے ایک سمت صف باندھکر اُدھر ہرکارے
بھی لشکر کفار کے موجود تھے خبر لیکر بھاگے عنطاق کو جاکر اس حال سے آگاہ کیا عنطاق نے
سرداروں سے کہا کہ چلو ہم بھی اس مقابلے کا تماشہ دیکھین اور دیکھین کہ کون اطاعت کرتا ہی
کس کو غلبہ حاصل ہوتا ہی اور کون مغلوب ہوتا ہی یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا چتر زرین سر پر لگا ہوا تھا ایک
طرف کو اسکا بھی لشکر خبر پاکر آیا اور صف بستہ ہو کر کھڑا ہوا عنطاق نے دیکھا کہ ایک سمت کو لشکر
مضراب کھڑا ہوا ہی اُدھر ہرکاروں نے علمشاہ نوجوان کو جاکر خبر دی کہ آپ کے اور مضراب
کے مقابلے کی خبر پاکر عنطاق مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے ایک طرف آکر موجود ہوا
برائے دید تماشۂ جنگ اور ایک طرف لشکر مضراب کج کلاہ ہی علمشاہ نے مضراب سے
فرمایا کہ چلو بیرون لشکر چلکر ہم تم مقابلہ کرین تاکہ سب تماشہ دیکھین اور ہر ایک دیکھ لے کہ
کون غالب ہوا اور کون مغلوب آج ہماری تمھاری قوت اور طاقت کا امتحان ہی سب
لوگ دیکھین گے اور جو لشکر آکر فروکش ہوے ہین یہ بھی سب غالب و مغلوب کو دیکھ
لین تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ پسر حمزہ بودا اور نامرد ہی مضراب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی
اُدھر لشکر علمشاہ مین منادی نے ندا کردی تھی سب لوگ موجود تھے بس علمشاہ سب
سرداروں کو لیکر بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہو کر بیرون لشکر آئے مضراب بھی ہمراہ
آیا علمشاہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرا ہونے کا حکم دیا اور سرداروں سے فرمایا
کہ تم لشکر مین رہو اور مضراب سے فرمایا کہ تم اپنے لشکر مین جاؤ اور وہان سے مسلح و مکمل
ہو کر میدان مین آؤ مضراب اپنے لشکر مین آیا اور سامان جنگ سے درست ہو کر مرکب
پر سوار ہو کر لشکر کو سرداروں کے سپرد کرکے خود میدان کی سمت چلا عنطاق نے دیکھا
کہ لشکر اسلام بھی ایک طرف آکر صف آرا ہوا ادھر مضراب نے میدان جنگ مین آکے
پہلے خوب سلحشوری دکھائی بعد سلحشوری کے مبارز طلب کیا علمشاہ اپنے لشکر کو دیوانے
کے سپرد کرکے سب سرداروں سے رخصت ہو کر میدان مین آئے آتے ہی نگاہ روبرو کی
سب نے دیکھا کہ دس قدم مرکب مضراب کا پسپا ہوا اور چار قدم مرکب شاہزادے کا
اس سے غالب و مغلوب کی تمیز ہو گئی یہ معرکہ جو واقع ہوا ہی خالی لطافہ ہی ذکر لطیف امتحان کے

کیونکہ دونون لشکر نگران ہین دونون کو خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کہ ان سب کے روبرو ذلت حاصل
ہو مرکبون کو مسل کر رانون مین مقابل ہوے مغراب نے کہا کہ حربہ کیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ
یہ اپنا دستور نہین ہی تم پہلے حربہ کرو جب تمھارے حربے سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا مین تمکو
قسم دیتا ہون تمھارے دین و مذہب کی کہ کوئی رعایت نہ کرنا ورنہ مین ناخوش ہونگا نہ مین کوئی
رعایت کرونگا مغراب نے جواب دیا کہ رعایت کی کیا ضرورت ہی کیا مین رعایت کرکے
اپنے کو سب کے روبرو ذلیل کرونگا مخالفانہ مقابلہ کرونگا یہ کہکر نیزہ اٹھا کر سینہ بے کینہ شہزادہ
کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزہ کو نیزے پر روکا اور بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی
کوئی تیس تان کی رد و بدل ہوئی تھی کہ علمشاہ نے نیزے کا بند باندھکر ایسا جو مرکب کو اڑایا
صاف مغراب کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا دور جا کر گرا مغراب نیزہ بھر آب خجالت مین ڈوب
گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ مغراب کو غصہ آگیا خیال کیا کہ پسر حمزہ نے ان تینون لشکرون کے
روبرو میرا نیزہ نکالا آجتک کسی نے نیزہ میرے ہاتھ سے نہ نکالا تھا مجھکو خفت ہوئی یہ خیال
کرکے اور برہم ہو کر گرز نو سو من کا اٹھایا اور خبردار کہکر پسر حمزہ علمشاہ نوجوان کے سر پر
وار کیا شاہزادے نے گرز کو گرز پر روکا تراقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آسمان شق ہو کر
گر پڑا دل زمین شق ہو گیا مگر گرد بلند ہوا علمشاہ پوشیدہ ہو گئے مغراب نے آواز
دی کہ زدم و بستم کردم دیوانے نے جو یہ حال دیکھا سینے پر ہاتھ رکھ لیا اور ہاے کا
نعرہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ بالاے قلعہ پر سے بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی جب مغراب نے
گرز کا وار کیا تھا ملکہ نے کلیجہ پکڑ لیا تھا گویا اُسکے دل پر یہ گرز پڑا جب مغراب نے گرز کا
وار کیا اور غبار مین علمشاہ پوشیدہ ہوئے اور مغراب نے صدا دی کہ زدم و بستم کردم
عنطاق تو بہت خوش ہوا یہ معرکہ دیکھکر یاقوت کج کلاہ وغیرہ سے کہنے لگا کہ اسی طاقت
و قوت پر پسر حمزہ کو یہ دعوی تھا ایک ہی ضرب گرز مین یہ عالم ہو گیا کہ نشان تک نہ باقی
رہا کوئی جا کر خبر تو لے کہ کیا واقعہ گذرا میرے نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا عنطاق
تو یہ باتین کر رہا ہی سردار کہہ رہے ہین کہ ہمکو کیا اگر پسر حمزہ مارا بھی گیا تو ہمارا کیا فائدہ ہوا
دوسرا دشمن اور پیدا ہو گیا عنطاق نے جواب دیا کہ مجھکو ان کا کچھ خوف نہین ہی آپکو تو مین

ایک دن مین یہان سے بھگا دونگا یا صلح کرونگا یہ تو اپنے مین جو دشمن قوی تھا وہ غارت ہوا مجھکو زیادہ خوف پسر حمزہ کا تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر مضراب افسوس کر رہا ہی دل مین کہ مین نے کیون گرز کا وار کیا دیو اسنے سماک سے کہا کہ آقا کی خبر لو سماک گرد کی طرف چلا تھا کہ سب نے دیکھا کہ دل گرد سے علمشاہ مرکب کو چمکا کر گرز ہاتھ مین ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ آواز دی کہ الست کر دی مین تیرا حریف موجود ہون اِس لاف گزاف سے کیا حاصل سماک نے واہل اسلام نے جو شاہزادے کو صحیح و تندرست دیکھا نعرہ اللہ اکبر بلند کیا و صدا سے تحسین و آفرین سے صحرا گونج گیا مضراب بہت خوش ہوا مگر عنطاق وغیرہ کا دم رُک گیا سب کو حیرت ہوئی عنطاق نے شیام کج کلاہ سے کہا کہ مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ جب یہ گرز مضراب نے بلکے سے ہاتھی پر مارا ہی وہ پست ہو گیا اور بیٹھ گیا ہی اور ہلاک ہو گیا ہی اکثر ایسی گرز سے قلعے کے پھاٹک گرائے ہین اور یہ جوان اسکے ضرب سے بچ گیا کیا بلا کا انسان ہی اُن سب نے جواب دیا کہ ہم خود حیران ہین اُدھر علمشاہ نے مضراب سے کہا کہ اب مین وار کرتا ہون خبردار ہو جاؤ یہ فرما کر اور گرز کو علم کر کے سر پر وار کیا اسنے بھی گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ ہوا اسی طور سے غبار بلند ہوا مضراب پوشیدہ ہو گیا مضراب نے ضرب روکی تو مگر یہ حال ہوا پسینہ آگیا بند بند کانپ گیا چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ دیگیا آنکھین بند ہو گئین زرہ کی کڑیان ٹوٹ گئین ایسی کرمی پڑی مرکب تا بہ شکم غرق زمین ہو گیا مگر اسکے دونون ہاتھ ستون گرز رہے ایک غشی سی طاری ہو گئی علمشاہ نے گرز کی ضرب لگا کر فرمایا کہ کوئی خبر لے اہل اسلام تو تعریف کرنے لگے تجر دیوانہ بھی بیقرار ہو گیا بسبب محبت فرزندی کے مگر ساکت کھڑا ہی عنطاق نے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ بلا کی ضرب لگائی پسر حمزہ نے کو میرے اور مضراب کے دشمنی ہو گئی ہی مگر میرے دل پر صدمہ پہونچا خداوند جانے بچا ہین اُدھر سردار دون نے مضراب کے جو یہ رنگ دیکھا عیار سے کہا کہ خبر لے عیار چالاک آپ لپکا قریب گرد آیا گرد پر چھینٹا پانی کا دیا گرد کو بٹھایا اندر آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ تو بلند ہین مگر آنکھین بند ہین پسینہ مین غرق ہین مگر مرکب اندر زمین کے سمایا ہوا ہی زرہ کی کڑیان ٹوٹی ہوئی ہین اسنے آواز دی آپکے حریف زیادتی کر رہا ہی کچھ صدا نہ آئی پھر اسنے پکارا پھر صدا نہ آئی انتہا سے

پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اسپر بھی ہوشیار نہ ہوا ابتو یہ پریشان ہوکر گھبرایا آخر اسنے بہت سا پانی لیکر
منھ پر چھینٹا دیا کہ اسکی خنکی جو پہونچی تو مضراب نے آنکھ کھولی دیکھا کہ میرا عیار کھڑا ہوا ہو مگر بہت
پریشان ہی پوچھا کہ کیون خیر تو ہی تم کیون آئے ہو اسنے کہا کہ مین آپ کو بڑی دیر سے پکار رہا
ہون آواز بھی آپ نے نہ دی جب دومرتبہ پانی کا چھینٹا دیا تب آپ ہوشیار ہوے یہ تو فرمائیے
کہ مزاج کیسا ہی حریف زیادتی کر رہا ہی مضراب نے جواب دیا کہ بلا کی ضرب لگائی اچھی کا دودھ
یاد آگیا حریف بہت زبردست ہی مین ہی ایسا تھا جو زندہ بچا میرے مقام پر دوسرا ہوتا تو
خاتمہ تھا عنطاق سے اہل لشکر کیا لڑینگے مقابلے کے وقت میدان سے بھاگ جائینگے
مثل گل و برگ کے اڑتے پھرینگے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؟ مجھکو میرے خداوند نے
بچایا ودیکھ تو سہی تو بدن اسوقت تک کانپ رہا ہی غش سا آگیا تھا یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ دی تو
اسنے کہا کہ آپ جائیے مین تو نہ جاؤنگا مین آپ کا ساتھ دیچکا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب دب
گیا مضراب نے مرکب پر سے اترکر اسکے شکم مین ہاتھ دیکر جو اسکو اٹھایا تو مثل مرکب گلی کے
پایا اور وہی گرز تان کر گستا ہوا اس گرد سے نکلا کہ مین اسکے مرکب کو ہلاک کرونگا علمشاہ
نے جو اسکو اپنی طرف بقصد فاسد آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ اسکا مرکب ضرب گرز سے ہلاک
ہوگیا ہی یہ تمھارے مرکب کو ہلاک کرنے آیا ہی فوراً مرکب پر سے کود پڑے راوی کہتا ہی کہ
عنطاق وغیرہ پریشان تھے جب مضراب غبار سے زندہ نکلا تو ان سب کے دم مین دم
دم آیا دیوانہ بھی بہت خوش ہوا سردار مضراب بھی خرم ہوے اپنے آقا کو زندہ دیکھکر مضراب
نے جو دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خالی کیا اسکو میرے ہاتھ سے بچایا آواز دی کہ بڑی چالاکی
کی خوب مرکب کو بچایا مین اسکے عوض تمکو ہلاک کرونگا یہ کہکر قریب پہونچکر پھر گرز کا وار کیا تو
شاہزادے نے گرز کو گرز پر نہ روکا جیسے ہی گرز قریب سر آیا جب سے ہاتھ بڑھا کر کلاموہ دبا
ڈالدیا پانچون انگلیاں کلاموہ مین ڈرائین اور جھٹکا دیا کہ مضراب منھ کے بل ملنے
دیا اب انھون نے زور کیا کہ ادھر سے اسنے زور کیا ابتو آپس مین خوب زور ہونے لگے
جب مضراب نے دیکھا کہ گرز بھی میرے قبضے سے جاتا ہی فوراً چھوڑ دیا اور چوب دست
سات سومن کی جو زمین مین گڑی ہوئی تھی اسکو لیکر اور خبردار خبردار کہکر چلا علمشاہ نوجوان

گرز کو چھین کر زمین پر پھینکدیا اور فرمایا کہ مین خبردار ہون تو اپنا وار کر کوئی حوصلہ تیرا باقی نرہے
اُسنے چوبدست کا وار کیا اُنھون نے خالی دی چوبدست زمین پر پڑی خاک مین در آئی اُنھون نے
بائین قدم کو بڑھا کر چوبدست پر رکھدیا اب وہ لاکھ زور کرتا ہی چوبدست پانوُن کے نیچے سے
نہین نکلتی جب خوب زور کر کے تھک گیا تو چوبدست کو چھوڑ دیا اور تلوار کھینچکر اُسکا وار کیا
پہلا وار تو اُنھون نے سپر پر روکا اور رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا اب اُسنے جو وار
کیا جیسے ہی تلوار قریب آئی ایک جھٹکا دیا سپر تو جا کر پشت پر جھولی اور بازو بچا کر ہاتھ کو
دراز کر کے جیب سے بند دست پر ڈالدیا اور قصد کیا کہ کلائی کو مرور کر تلوار چھین لون
وہ بھی زور کرنے لگا بس اُنھون نے موقع پر آکر جھٹکا دیا وہ منھ کے بل چلا اُنھون نے
کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اُسنے تلوار تو چھوڑ دی اور لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی اب دیوانے
کی جان مین جان آئی اب دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی مجھکو یہ خوف
تھا کہ آقا کے کوئی چشم زخم نہ پہونچے کیونکہ تلوار کا کام مجروح کرنا ہی خوب ہوا کہ کشتی ہونے
لگی علمشاہ نوجوان خوب لڑ رہے ہین مضراب ایک مقام پر علمشاہ کو پکڑ لایا علمشاہ نوجوان
دونون ہاتھ چیر کر سامنے کھڑے ہوے گھسوٹے کا ہاتھ مارا کہ مضراب منھ کے بل زمین پر
آیا گرتے ہی اُٹھا اُٹھکر لپٹ گیا مضراب نے کمر ڈھانک کا داؤن کیا علمشاہ نے لنگر ماردیا
مضراب بیٹھ گیا علمشاہ نے ایسے گھسے دیے کہ مضراب کے استخوان شکست ہونے لگے
حواس جاتے رہے علمشاہ منصف مزاج ہین چھوڑ کر اور ایک لات چوتڑ پر مار کر علحدہ ہوے
اور فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو یہی دم داعیہ رکھتا تھا کہ وہی گھسون مین دم نکلگیا مضراب کو سُنکر
بہت غصہ آیا مارے غیرت کے پسینے پسینے ہوگیا کھڑے ہوتے ہی لپٹ پڑا علمشاہ کی
کمر پکڑ کر چاہتا ہو کہ اکھیڑ کر سر سے اونچی نکال لگاؤن کہ یہ بھی یاد کرین علمشاہ نوجوان ردم
لوٹ کر پشت پر آئے لنگوٹ پکڑ کر تکیہ کا داؤن کیا مضراب قلعہ جنگ کھا کر سامنے اکھڑ ہوا
نم مارنے لگا علمشاہ نے گردن پر ہاتھ رکھکر بغلی بیٹھکر قلعہ جنگ کا داؤن کیا مضراب نے
گندا کا توڑ کیا اور پھر سامنے کھڑا ہوا کھڑے ہوتے ہی پٹیون پر گرا علمشاہ نے پٹی ڈالدی
کہ ناک تک پچی ہوگئی ہنہنانے لگا بیٹھے بیٹھے دھڑ مارا علمشاہ بوجھا دیکر دبا کر بیٹھ گئے

سواری ڈالکر اب جو کسا پسلی سے پسلی ملنے لگی مضراب ہانپنے لگا منھ سے کف نکلنے لگا بولا
کہ ای علمشاہ نوجوان میرے آپ کے سامنے کا زور ہو وے علمشاہ سمجھ گئے کہ اسکا دم نکلا
جاتا ہی اسی وجہ سے سامنے کا زور طلب کرتا ہی فوراً چھوڑ کر علحدہ ہوے مضراب کشتی سے
اٹھا اب وہ چالاکی بسبب سواری گانٹھنے کے نہ رہی استخوان ریزہ ریزہ ہو چکے کلیجے کی طاقت
نکل چکی اب جو اٹھا دور سے پیترے بدلکر ٹھیک کر لڑنے لگا جانبین کے لشکر والے یہ سب
معاملہ دیکھ رہے ہین اہالی لشکر مضراب کے چہرون پر دھوئین اڑ رہے ہین کہ ایک مرتبہ
مضراب نے دوسرے ہاتھ ملایا علمشاہ نے گھسیٹکر گردن پر ہاتھ اب دونون کے
سر سے سر ملگئے ایک ایک ہاتھ گردنون مین دوسرا ہاتھ سے ہاتھ پھیلے ہوے ریلا پیل
ہو رہی ہی کبھی دو چار قدم علمشاہ پیچھے ہٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ٹکہ مار کر سو دو سو
قدم دوڑا دیتے ہین چاہتے ہین کہ ذرا اسکے ہوش و حواس درست ہو لین اور دم لیلے
تو پھر داؤن پیچ ہون علمشاہ تو یہ سوچ رہے ہین اور آہستہ آہستہ زور کر رہے ہین
مضراب نے سامنے سے جھٹ پٹ حلقوم باندھا علمشاہ جھٹکا مار کر گردن کو نکالکر پلٹکر
لے دوڑے اس زور سے ٹکہ دیکر بٹھایا کہ مضراب کے دو گھٹنون کی کھال اڑ گئی ہڈیان
نکل آئین مضراب نے بیٹھتے بیٹھتے ٹچی ماری علمشاہ نے خالی دیکر چرخہ ڈالدیا سر کو ٹخنے سے
ملادیا مضراب سمٹ کر نکلا علمشاہ نے بالسنگڑا باندھا مضراب کے پاؤن ٹوٹنے لگے کمر
دوہری ہو گئی پھر بولا کہ ای علمشاہ پھر سامنے کے زور ہون علمشاہ نے چھوڑ دیا فرمایا کہ
تو کوئی حسرت اپنی باقی نہ رکھ مضراب اٹھا باہم زور ہونے لگے علمشاہ جب تپھ آتار کر کے
جھٹکا دیتے ہین مضراب گر پڑتا ہی اٹھکر پھر لڑنے لگتا ہی سرداران مضراب دیکھ رہے ہین
عنطاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ پسر حمزہ بلاے آفت جہان معلوم ہوتا ہی اور
بڑا بہادر ہی کہ مضراب کی ہر ضرب سے کس چالاکی سے بچا ہی مین نے بڑے بڑے بہادر و
معرکہ دیکھا مگر کسی کو نہین دیکھا کہ کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا ہو سواے پسر حمزہ کے خیال تو کرو
کہ کس طور سے گرز چھین لیا اور کیونکہ ضرب چوبدست سے بچا پاؤن جو اسپر رکھدیا پھر یہان
مضراب نہ نکال سکے تلوار پر کس پھرتی و چالاکی سے ہاتھ ڈالا کہ کیا بیان کیا جاسکے

قوت طاقت تھے سوائے دیو کے کسی مین نہین دیکھی یا آئین دیکھی اور خدا پرستون کے
سردارون نے جواب دیا کہ یہ بھی تو خدا پرست ہی عنطاق نے جواب دیا کہ جبھی تو یہ بات ہی
مگر مین تجسے کہتا ہون کہ سب حربون مین پسر حمزہ غالب آیا مگر کشتی مین غالب نہ آئیگا مضراب
زیر کر لیگا سب نے جواب دیا کہ مجھکو یہ امر محال معلوم ہوتا ہی پسر حمزہ ہی زیر کریگا عنطاق نے
کہا کہ تھوڑی دیر مین کھلا جاتا ہی ہمکو کیا چاہیے وہ زیر ہو جائے یہ ہمارے تو دونون دشمن
ہین عنطاق یہ باتین کر رہا ہی وہان مضراب سے اور علمشاہ سے کشتی ہو رہی ہی تھوڑی
دیر ٹھہرتا ہی پھر لڑتا ہی جو بند مضراب باندھتا ہی علمشاہ کھول دیتے ہین جو علمشاہ باندھتے ہین
وہ کھول دیتا ہی بعض بعض جگہ وہ خود چھوڑ دیتے ہین یہ کلہ بکلہ مہرہ بمہرہ لڑ رہا ہی خوب داؤن اور
پیچ ہو رہے ہین جو کوئی پیچ عمدہ مضراب باندھتا ہی تو اُسکی اہل لشکر تعریف کرتے ہین جب
علمشاہ کھول دیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ احسنت بلند کرتے ہین اسی طور سے جب علمشاہ
کوئی بند نادر کرتے ہین تو پھر اہل اسلام تعریف کرتے ہین جب مضراب اُسکو کھول دیتا
ہی تو اسکے اہل لشکر تعریف کرتے ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین اسی طور
سے دو پہر تک کامل کشتی ہوا کی اب مضراب کی یہ حالت ہو گئی کہ سانس چڑھنے لگی دم بھی
خوب پھولنے لگا ہانپنے لگا تھم تھم کر لڑ رہا ہی وہ پھرتی وہ چالاکی کم ہو گئی یہ حالت تھی کہ جب
علمشاہ پکڑ لائے بڑی مشکل سے نکلا اگر وہ علمشاہ کو پکڑ لایا یہ تڑپ کر نکل گئے ایکبارگی
اُسنے دونون مونڈھے پکڑ کر اور سینے مین سر اڑا کر کہا کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون خبردار
ہو جائیے علمشاہ نے فرمایا کہ خبردار ہون یہ سُنکے وہ لے دوڑا کوئی پانچ یا چھ قدم پیچھے
ہٹے ہونگے کہ اُسنے موقع پا کر جھٹکا مارا کہ اِنکا بایان گھٹنا جھکا کہ انکو خیال آیا تڑپ کر جو لنگر
قایم کیا تا بہ پاشنہ غرق زمین ہوے اب اُسنے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو زور کیا ذرا بھی لنگر نے
جنبش نہ کھائی حرکت تک نہ ہوئی یہ زور کرکے تھک گیا اسکی یہ نوبت ہوئی کہ کنپٹیون اور
انگلیون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین عاجز ہو کر چھوڑ دیا اور کہا کہ مین زور کر چکا
اب آپ کی باری ہی یہ سُننا تھا کہ انھون نے بھی دونون مونڈھے پکڑ کر اور سر کو اڑا کے
لے دوڑے اسطور سے کہ جیسے پتہ ہوا سے اُڑتا ہی اسطرح وہ چلا جاتا تھا کوئی پندرہ قدم

پر لاکر جو ہیکا بار ا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین ہوے اسنے بھی قصد کیا کہ مین ترپ کر لنگر قایم کر دون مگر
حریف زبردست ہو کب لنگر قایم کرنے دیتا ہو پس علمشاہ نے کمر زنجیر کو اسکی پکڑ کر اب جو زور کیا
اور نعرہ اکبر جگر سے کھینچا یا حیدر کرار جو کہکر زور کرتے مین پہلی ہی مرتبہ مین سینے تک لے آئے
دونون شانون کو شریک کر کے اب جو دوسرا زور کیا سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیکر زمین
پر رکھدیا اور مشکین باندھکر اپنے عیار کے حوالے کیا اہل اسلام کا مارے خوشی کے یہحال
ہوا کہ سب اچھل پڑے اور ایک غل و شور تحسین و آفرین کا ایسا بلند ہوا اور ایسے نعرے
خوشی کے لگائے کہ تمام صحرا گونج اٹھا سرداران مضراب و اہل لشکر کے حواس جاتے
رہے اور یہی حال عنطاق وغیرہ کا ہوا لشکر مضراب نے قصد کیا تھا کہ ہم جا پڑین علمشاہ
نے انکا یہ قصد دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ کیون اپنی جان دینے پر آمادہ ہوے ہو کیون جنگ
مغلوبہ کے قصد سے ادھر کو آتے ہو سواے قتل و غارت ہونے کے دوسرا امر نہ حاصل
ہوگا لہذا تم اپنے مقام پر واپس جاؤ یہ نہ خیال کرنا کہ مین جنگ مغلوبہ سے ڈرتا ہون بلکہ
یہ امر ہو اور اس بات کا خیال ہو کہ کیون خون ناحق ہو میرے اور مضراب کے اقرار ہو ئین
اسکو اپنی بارگاہ مین جاکر رہا کر دونگا اگر نہ رہا کرون تو مین بھاگا نہین جاتا ہون کل پھر لڑنا
یہ تقریر سنکے سردارون نے جواب دیا کہ بھلا ہم آپ سے لڑ سکتے ہین جب ہمارا سردار زیر
ہوگیا تو ہم کیا لڑینگے یہ سب تقاضاے نمک حلالی ہو کہ جو ہم جرأت کرتے ہین خیر ہم واپس
جاتے ہین انکو اختیار رہی یہ کہکر باہم صلاح کی کہ اگر ہمارے سردار کو انھون نے چھوڑ دیا
تو خیر ورنہ کل شب کو انکے لشکر پر شبخون کرینگے اور کسی نہ کسی تدبیر سے اپنے آقا کو رہا کر لینگے
اور یہان سے نکل جائین گے یہ صلاح کر کے اپنے قیام گاہ کی طرف واپس گئے جاکر ہر ایک
اپنے اپنے مقام پر اترا مگر مغموم و محزون یہ انتظار ہر ایک کر رہا ہو کہ اب ہمارا آقا رہا ہو کر آتا
ہو ادھر عنطاق یہ معرکہ دیکھکر مع اپنے سردارون کے اپنی فرودگاہ پر واپس آیا یہان آکر
دربار کیا سردارون سے کہنے لگا کہ تمنے دیکھا کہ کس طور سے پسر حمزہ نے مضراب کو
زیر کر لیا ہمکو یہ یقین تھا کہ مضراب زیر کر لیگا اب بھلا اس سے کون لڑ سکتا ہو جبکہ پسر حمزہ
نے مضراب ایسے پہلوان کو زیر کر لیا تو اور کون لڑ سکتا ہو میرے لشکر مین تو کوئی ایسا

زبردست پہلوان بھی نہین ہو بھلا مین یہ اقرار کرکے اپنے کو پابند کرتا مین جنگ مغلوبہ کرکے
اسیر کرونگا سردارون نے کہا کہ اب اُسکے پاس بھی لشکر زیادہ ہو جائیگا کیونکہ مضراب بھی ذور
شریک ہوگا عنطاق نے کہا کہ کیا تمنے سُنا نہین کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا کہ مضراب نے
اور پسر حمزہ سے اقرار ہو چکا ہو کہ اگر مین زیر ہو جاؤنگا تو بعد فیصلہ عنطاق کے آپکی شرکت
کرونگا پس عنطاق تو نہین شرکت کریگا ہم جنگ مغلوبہ کرکے مار لینگے سردارون نے
کہا کہ اگر یہ آپ کی راے ہو تو پھر تعجیل فرمائیے دیر نہ لگائیے عنطاق نے کہا کہ مین طبل جنگ
بجواتا ہون کل ضرور مقابلہ کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہو اُدھر علمشاہ اپنے لشکر مین واپس
آئے دیوانے نے بڑھکر دونون ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے گرد پھرا اور کہا کہ آقا کیا
خوب اپنی قوت و طاقت کو کام فرمایا ہو ہمنے آجتک یہ طریقہ و قواعدہ پیکار کا اور حریف کے
زیر کرنے کا نہین دیکھا کہ جو آپ نے اسوقت صرف فرمایا پس دیوانہ علمشاہ پر سے زر نثار
کرتا ہوا لشکر مین آیا سب اپنے مقام پر آئے علمشاہ بارگاہ مین تشریف لائے دنگل پر
جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر بیٹھے کہ علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ مضراب کو مگر عزت
و حرمت قید اُسکے جسم پر سے دور کرکے لانا لوگ مضراب کو لینے کو گئے یہان علمشاہ
نے اُسکے لیے کرسی طلب فرماکر بچھوائی اُدھر لوگون نے جاکر مضراب کو رہا کیا لباس سے
آراستہ کرکے اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے مضراب کی یہ حالت ہو کہ فرط خجالت سے سر جھکائے
ہوا اور دل مین خوش ہو کہ مین زیر بھی ہوا ہون تو پسر حمزہ سے بہادر نے زیر کیا ہو کسی نامرد
نے نہین زیر کیا ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا آکر بارگاہ مین پہونچا علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ
نے جواب سلام دیا دیو اسنے نے اُٹھکر باپ کو تسلیم کی اور سب سردارون نے علمشاہ نے
اشارہ کیا مضراب سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب مضراب بیٹھ چکا اُسوقت علمشاہ نے
مضراب سے فرمایا مسکرا کر کہ مزاج تو اچھا ہو اُسنے جواب دیا کر دعا کرتا ہون علمشاہ نے
فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جوابدیا کہ جسطور سے بہادر بہادر کو زیر کرتے
ہین اب فرمایا کہ تم اپنا وعدہ ایفا کرو جوابدیا کہ مین نے قبل ہی عرض کر دیا تھا کہ بعد فیصلہ ہونے
عنطاق کے مین اطاعت کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا لیکن اب مجھکو جانے دیجیے

جبکہ آپ کے اور عنطاق کے فیصلہ ہو جائیگا مین خود حاضر ہونگا آپ کو طلب کرنے کی بھی ضرورت
نہ ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہین ہو کہ تم میری اطاعت کرو اسوقت دین اسلام اختیار
کرو مین نے تمکو تمھارا وعدہ یاد دلایا شاید تمکو فراموش ہو مضراب نے عرض کی کہ مین یہ نہین عرض کرتا
ہون کہ آپ نے کیون اس امر کو فرمایا بلکہ میرا خود منشا ہو کہ مین موجود ہون صرف اس امر کا منتظر
ہو علمشاہ نے فرمایا کہ تم شوق سے اپنے لشکر کو جاؤ تمکو کوئی نہ روکے گا تمھارا جسوقت جی چاہے
آؤ عام اجازت ہو اور جبتک تمھارا جی چاہے یہان ٹھہرو یہ فرما کر خلعت گران قیمت طلب فرماکر
مضراب کو دیا مضراب وہ خلعت پہنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اب یہ غلام جاتا ہو پھر حاضر
ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ جاؤ شوق سے بس مضراب سلام کر کے اٹھا اور بیرون بارگاہ آیا
علمشاہ نے مرکب بھی اسکو مرحمت کیا تھا خادم نے مرکب حاضر کیا اور کہا کہ یہ مرکب بھی سرکار
شاہزادے سے تمکو مرحمت ہوا ہو بس مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے آیا وہان اسکے
سردار انتظار کر رہے تھے انھون نے جو اپنے سردار کو آتے ہوے دیکھا سب خوش
ہوگئے برائے استقبال آئے استقبال کر کے مضراب کو بارگاہ مین لائے مضراب
اپنے دنگل پر بیٹھا سب سردار گرد بیٹھے کہ سردارون نے کیفیت دریافت کی مضراب نے
سب حال بیان کیا اور علمشاہ کی خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین تو بندۂ خدا
ہون ضرور اطاعت کرونگا بعد فیصلہ عنطاق کج کلاہ کے تم سب کیا کہتے ہو ان سب نے
جواب دیا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی راے وہ ہم سب کی راے مضراب نے کہا
کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تم سب نمک حلال ہو یہان یہ تقریر ہو رہی ہو اُدھر ہرکارون نے
جاکر عنطاق سے سب حال بیان کیا عنطاق کو یہ واقعہ سُنکے بہت غصہ آیا اور کہا کہ مین
بتائے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجانا چاہیے ہم کل میدان جنگ
مین نکلکر مقابلہ لشکر اسلام و کیسر حمزہ سے کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت طبل جنگ پر چوب پڑی
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوے آلات حرب و
ضرب درست کرنے لگے حسب معمول جو طریقہ لشکر کا ہوتا ہو کہ وہ سامان جنگ کی تیاری
کرتے مین یعنی یہان والے آکر بیٹھے سان پر تلوارین چڑھائی جانے لگین لشکر کفار درستی

آلات حرب وضرب مین مصروف ہوئے خنجر صاف ہونے لگے عنطاق نے اپنے سردارون سے
کہا کہ ابھی تک رموز جادو نہین آئے خیر نہ آئین مین تو کل ضرور مقابلہ کرونگا سردارون نے
کہا کہ انھون نے فرمایا تھا کہ آپ مقابلہ فرمائیے گا مین عین جنگ وپیکار مین آجاؤنگا عنطاق
نے کہا چاہے آئین چاہے نہ آئین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آکے
درستی سامان جنگ مین مصروف ہوئے ہرکارے لشکر اسلام ولشکر مضراب سے خبر
دخت طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے
ہوے سردارون سے فرما رہے تھے کہ مضراب کج کلاہ مرد منصف اور بہادر ہی جو اُسنے
ارادہ کیا اور جو کہا ہی وہ ضرور کریگا مرد صاحب لیاقت وعقلمند ہی لایق صحبت ہی علمشاہ مضراب
کی تعریف فرما رہے تھے اور سردار بھی کہ کان مین صدا آئی طبل جنگ کی علمشاہ نے دیوانے
سے فرمایا کہ یہ طبل جنگ کسکے لشکر مین بجا ہی دیوانے نے عرض کی کہ مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق
نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکے لشکر سے صدا آئی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خبر تو منگاؤ دیوانے نے
کہا کہ بہت خوب ابھی حکم نہ دیا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے دعا وثنائے شاہی بجا لاکر عرض کی
کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی اُنکا ارادہ ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ
کرین اور آتش بغض ونفاق کو مشتعل کرین علمشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
وبتائید ربانی طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی علمشاہ نے
دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ مین مصروف ہوئے
اور سب اہل لشکر بھی ادھر ہرکارون نے مضراب کو طبل جنگ بجنے کی خبر دی مضراب کے
بھی لشکر مین کوس رزمی نوازش مین آیا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا مضراب نے
سردارون سے کہا کہ عنطاق کی قضا آئی ہی جو اِسنے یون طبل جنگ بجوایا ہی خیر فیصلہ بھی
جلدی ہو جائیگا مجھکو فراق بھی شاہزادہ علمشاہ کا شاق ہی مضراب نے بھی دربار برخاست
کیا راوی بیان کرتا ہی کہ رات بھر تینون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا
کیا ہر ایک بچہ اپنے ہتھیار درست کرتا رہا عزیز واقارب باہم مل رہے تھے دوست سے
دوست ملتا تھا گویا یوم عید تھا وہ شب جنگ نہ تھی ہر ایک کو جو کہ بہادر تھے لاوس مرگ

کی خوشی تھی کہ کل ہم عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے طلایہ پھر رہا تھا صدا ے ناظر باش و حاضر باش و
بیدار باش کی بلند تھی سردار و بہادر شوق جنگ مین بصد امنگ جاگ رہے تھے صبح کے
انتظار مین بار بار خیمون سے نکلکر آسمان کی جانب دیکھتے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ رات
بہادرون نے جاگ کر شوق جنگ مین بسر کی کہ یکایک سفیدۂ سحری چمکا سلطان شب نے
شکست کھائی مع فوج سیارگان کے طرف قلعۂ مغرب کے کوچ کیا اور جاکر قلعۂ مغرب مین قلعہ
بند ہوا آمد آمد شاہ خاور کی زنگبار سے بصد جاہ و وقار شروع ہوئی تاج شاہی بر سر چار قبا
شہنشاہی در بر نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین افق مشرق سے نکلکر تخت اطلسی پر جلوہ فرمایا اپنے نور
عالم افروز سے تمام عالم کو معمور کیا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے غنچۂ دلہاے بستہ کو شگفتہ
کرنے لگے طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین
مصروف ہوئے لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹے و ناقوس بجنے
لگے اُدھر لشکر مضراب مین سب بیدار ہوے اِدھر اہل اسلام بھی بستر ون پر سے اُٹھکے
عبادت خدا مین مصروف ہوے جب فارغ ہوے مسلح و مکمل ہوکر لشکر کو لیکر در دولت
پر حاضر ہوے ادھر عنطاق بھی لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلا مضراب بھی مع لشکر کے
میدان کو روانہ ہوا ادھر علمشاہ اپنے خیمے سے بعد فراغت نماز کے مسلح و مکمل ہوکے
برآمد ہوے سب سردارون نے سلام کیا سب کا مجرا و سلام لیکر مرکب پر سوار ہوے مع
کل سردارون و لشکر کے عازم میدان نبرد ہوے تینون لشکر جنگاہ مین آکر پہونچے اپنے
اپنے طریقے سے صف آرا ہوے سرداروں نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون
نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو مٹا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کرکے
اور لشکرون مین چلے گئے اہل لشکر کا یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرد جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرون کا رنگ سرخ ہوگیا جوش جنگ مین یہ امنگ تھی کہ پہلے ہمین جاکر حریف سے
مقابلہ کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی میدان مین نہ آیا تھا ہر ایک بنگاہ تیز و تند دیکھ رہا تھا
کہ یکایک شہر عنطاقیہ کی طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا کہ بہت تیزی سے چلا
آتا تھا اس ابر مین برق کی چمک رعد کی گرج از حد تھی اس ابر کی آمد جو دیکھی ہر ایک لشکر کے

لوگ خیال کرنے لگے اور باہم کہنے لگے کہ کیا ابر تیرۂ و تار اٹھا ہی اگر پانی برسا تو کئی دن تک
نکھلیگا ہر ایک نے برساتی طلب کی کہ وہ ابر قریب لشکر عنظاق آکر قایم ہوا اور وہ ابر خود بخود
شق ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُس ابر سیاہ سے ساحران عذار جھولیان کاغذون پر ڈالے ہوے
پیدا ہوے اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ ابر اصلی نہ تھا بلکہ وہ ابر سحر ساحران غدار تھا لشکر ساحران
اُس ابر سے نکلکر ایک طرف قایم ہوا کہ یکایک چمک ہوئی اب دیکھا کہ رموز جادو تخت پر سوار
جھولی اسباب سحر کی کاندھے پر ہاتھ میں شعلے سے وہ آنکھون سے شعلے نکلتے ہوے نکلا جیسے ہی
عنظاق نے رموز کو دیکھا خوش ہو گیا رموز نے آکر اپنے بھائی کو سلام کیا اُسکا لشکر
صف آرا ہوا اُدھر علمشاہ سے دیوانے نے کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا وہ مکار غدار کافر اکفر
رموز جادو آگیا مع لشکر کے اب وہ سحر سے مقابلہ کریگا علمشاہ نے فرمایا کہ کوئی مقام
خوف نہین ہی تم کچھ خوف نہ کرو خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قویست
نگہبان قوی تر است ہوا آیا ہی تو آنے دو کیا ڈر ہی ساحر ہی تو کیا ہمارا بنا لیگا اِس اطمینان کی
تقریر سے سب اہل لشکر کو اطمینان ہوا اُدھر مضراب نے جو رموز کو دیکھا اپنے سردارون
سے کہا کہ لو غضب ہوا رموز جادو اپنے بھائی کی کمک کو آگیا اب علمشاہ کا غالب آنا محال
ہی ہان اگر غیر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور غالب آتے بھلا یہ سحر و ساحری کو کیا جانین اب
مجھکو یاس ہی سردارون نے عرض کی کہ جو آپ کا خیال ہی بہت درست ہی ناظرین پر ظاہر ہو
کہ جب عنظاق لشکر کو لیکر چلا تھا تو رموز نے اقرار کیا تھا کہ آپ جا کر مقابلے مین اتر بیے
اور طبل جنگ بجوائیے مین عین وقت پر بروز مقابلہ آجاؤنگا مع اپنے لشکر کے چنانچہ اِسنے
ایسا ہی کیا کہ اِس عرصے مین اسنے اپنا سحر درست کیا جب سحر تیار ہو گیا اور اِسنے دریافت
کیا کہ مقابلہ کسدن ہوگا جب اِسکو معلوم ہوا کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا پس یہ پہر رات سے گئے مع اپنے
لشکر کے ادھر کو روانہ ہوا تھا اب اگر پہونچا مگر خوب وقت پر پہونچا ناظرین کو اِس امر کا بھی
خیال رہے کہ ملکہ بالائے قلعہ سے تماشائے جنگ کیا کرتی ہی ملکہ آہو چشم نے جو رموز کو
دیکھا اپنے مصاحبون سے کہا کہ بڑا غضب ہوا لشکر ساحران لیکر عنظاق کا بھائی اپنے بھائی
کی کمک کو آیا ہی اور شاہزادہ سحر سے آگاہ نہین ہی بس وہ سحر کرکے سب کو اسیر کر لیگا مجھکو شہزادہ

فتنم دیکھا ہی ورنہ مین ایک سحر مین اسکو دیوانہ بنا دیتی یہ مجھسے کیا لڑتا مگر مجبور رہون مین نے شہنشاہ
کو سپرد خداوند کریم کیا یہ کہکر طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے اُدھر رموز اپنے لشکر کو درست
کرچکا عنطاق کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فرمایئے کیا معرکہ گذرا رموز جب آیا تھا تو اُسنے
پہچان لیا تھا کہ یہ لشکر ہمارا ہی اور یہ لشکر حریف ہی کیونکہ علمشاہ کو بھی پہچانتا تھا اور دیوانے
کو اور لشکر دیوانے کو دوسری طرف اپنے مضراب و لشکر مضراب کو صف آرا پایا اس سے
بھی بخوبی آگاہ ہی کیونکہ مضراب اسکا بڑا بہنوئی ہی مگر یہ اس واقعہ سے حیران تھا کہ یہ الگ
کیون اپنا لشکر لیے ہوے کھڑا ہی بس اپنے عنطاق کے پاس آکر دریافت کیا کہ یہ لشکر
حریف ہی اور رہبر اور مضراب کیون اپنا لشکر الگ لیے ہوے فروکش ہین اسکا کیا
سبب ہی تب عنطاق نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور سبب عداوت
بیان کیا رموز نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ اُن کی بھی شامت آئی ہی عنطاق نے کہا کہ پسر
حمزہ سے اور مضراب سے مقابلہ ہوا تھا پسر حمزہ نے مضراب کو چھوڑ دیا کہ بعد فیصلہ
میری جنگ و پیکار کے مضراب شریک ہوگا پسر حمزہ کا رموز نے جواب دیا
کہ جب پسر حمزہ میرے ہاتھ سے زندہ بچیگا اور اُسکا لشکر تو وہ شریک ہوگا مین مضراب
کو بھی اسیر کرونگا اب اسکا کیا قصد ہی کون مقابلے کو جائیگا کیا اہل لشکر مقابلہ کرینگے اب
عنطاق نے جواب دیا کہ اہل لشکر نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین مقابلہ کرونگا رموز نے کہا کہ
اس سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا کہ بیکار اہل لشکر کا خون ہو اور جنگ کو طول ہو اس امر کا فقط
خیال رہے کہ آپ اِن لوگون سے سر بر نہ ہونگے اگر بدون سحر کے مقابلہ کرینگے کیونکہ آپ
دیکھ چکے ہین کہ بارگاہ مین کیا حال ہوا تھا بس جنگ کو طول دینے سے اہل لشکر کے قتل کرانے
سے کیا حاصل ہی مین جاتا ہون اور فیصلہ کیے دیتا ہون عنطاق نے کہا کہ جو تمھاری رائے
اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا شوق سے جاؤ واقعی جنگ کو طول دینے سے کچھ فائدہ نہین
ہی یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ رموز نے دستک دی ایک مرتبہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی
سب نے دیکھا کہ ایک مرکب پری پیکر زین و لجام سے آراستہ و پیراستہ صحرا سے پیدا ہوا
قریب تخت رموز آیا رموز نے تخت سحر کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا باگ لی تیز کرکے

میدان مین آیا لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے پکارا کہ ای پسر حمزہ عرب اے نادیدہ کے بندو امیر سے مقابلے کو اگر مرد میدان و بہادر رہی ہین دیکھون کہ تو کیونکر اپنی جان میرے ہاتھ سے سلامت لیجاتا ہی مین نے تیری بہادری و جوانمردی کا بہت شہرہ سُنا ہی پوری بات اِسکی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ شاہزادے نے مرکب کو صف سے نکالا دیوانے نے عرض کی کہ آپ کیون تکلیف فرماتے ہین اہل لشکر مین سے کوئی جائیگا طریقۂ جنگ تو ملاحظہ فرمایئے کہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی دوسرے وہ ساحر ہی اور آپ غیر ساحر ہین آپ کا اُسکا مقابلہ کیا علمشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ ساحر ہی تو کیا خوف ہی مالک خدا ہی اگر اسی طور سے قضا آئی ہی تو ضرور قتل ہونگا کہانتک اپنے کو بچاؤنگا دوسرے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی پھر مین کیونکر نہ جاؤن دوسرے کو بھیجون اس بارے مین کبھی کچھ نہ کہنا تم لشکر سے خبردار رہو خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کرکے آتا ہون ورنہ بعد میرے تمکو اختیار ہی یہ فرماکر مرکب کو جولان کرکے میدان مین آئے بقصد تیغ زنی مرکب کو بڑھایا رموز نے کہا کہ پہلے مجھ سے دو دو باتین کر لیجیے پھر تیغ زنی ہونا علمشاہ نے کہا کہ اچھا مرکب روک لیا اُدھر بالاے قلعہ سے ملکہ نے جو دیکھا کہ شاہزادہ مقابل رموز جادو آیا ہی خواصون سے کہا کہ تو غضب ہو گیا شاہزادہ خود رموز کے مقابلے کو آیا یہ نابکار ساحر وہ غیر ساحر خداوند کریم شاہزادے کو اسکے شر سے محفوظ رکھے میرا دل تو سینے مین بیقرار ہو کر سر سے دور گرا جاتا ہی دم گھبراتا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کر روؤن صاحبو کیا تدبیر کرون کیونکر جا کر شاہزادے کو اِسکے سامنے سے پھیر دون اور خود اس سے مقابلہ کرون ملکہ تو یہان بیقرار ہو رہی ہی خواصین سمجھا رہی ہین کہ واری کچھ تو اُنکو بھروسہ ہوگا کہ غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو گئے ہین آپ اِسقدر بیقرار نہ ہون خدا پر نگاہ رکھین ملکہ کہتی ہی کہ یہ لوگ کچھ کسیکا خوف نہین کرتے ہین جو انکو مقابلے کو بلاتا ہی وہ اُنکے مقابلے کو جاتے ہین یہان بالاے قلعہ تو ملکہ بیقرار ہی اُدھر مضراب نے اپنے سرداروں سے کہا کہ لو جنگ کا خاتمہ ہو گیا رموز سے شاہزادہ خود مقابلے کو آیا اور کسی کو نہ بھیجا اُسنے بھی تو خود انھین کو طلب کیا مگر یہ لوگ کیا منچلے ہین کہ غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آئے ہمسے تو یہ کبھی نہ ہوتا مضراب یہ باتین سرداروں سے کر رہا ہی اُدھر علمشاہ سے رموز نے کہا کہ ای پسر حمزہ

تو نے بڑا غضب کیا کہ اخفان کو زیر کر لیا اور اسکے لشکر کو شکست دی میرے بھائی کو بہت
پریشان کیا ہی تیری حرکتون نے میرا کلیجہ خون کر دیا ہی اب کبتک صبر کرون آخر صبر نہو سکا
خود میدان مین آیا پس اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو رومال سے ہاتھ باندھکر میرے
ہمراہ چل اور دیوانے کو بھی ہمراہ لے مین تم سبکی خطا معاف کرا دون مگر اسمین دو شرطین
ہین اول تو یہ شرط ہی کہ وہ قمری جو کہ تیرا عیار میرے پاس سے عیاری کر کے لیگیا ہی میرے
حوالے کر کیونکہ میرے بھائی کو بہت پسند ہی اور اسی سبب سے مین نے زبردستی لی
تھی اور یہ سارا فساد اسی سبب سے ہوا ہی وہ میرے حوالے کر دوسرے دین اسلام
ترک کر تیسرے دیوانے سے کہدے کہ وہ عشق دختر عنطاق سے دست بردار ہو تب
تیری خطا اور دیوانے کی خطا معاف کرا دونگا اگر اسپر عمل نہ کریگا تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا علمشاہ نے فرمایا کہ بس زبان بند کر
کیا بیہودہ بک رہا ہی تو کیا ہی اور تیرا بھائی عنطاق کیا بلا ہی جو خطا معاف کریگا اب تو
تو اسی حسرت مین رہیگا کہ وہ قمری ہاتھ آئے اب اُسکا ایک پر بھی ہاتھ نہ آئیگا اور تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کبھی نہ ہوگا کہ بہادر دین اسلام کو ترک کرین کوئی خدا پرست کبھی
اپنے مذہب کو نہ ترک کریگا ہان جو کہ کافر ہوتے ہین وہ ترک کرتے ہین اور نہ دیوانہ کبھی
عشق دختر عنطاق سے دست بردار ہوگا وہ اُس سے خدا چاہیگا تو وصل حاصل کریگا
عنطاق میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ ملک ضرور اسلام آباد ہوگا تیرا جو جی چاہے
وہ کر ہم کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے بلکہ تو خود رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت
مین حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی یہ جو علمشاہ نے
فرمایا رعموز نے جواب دیا کہ معلوم ہوا قضا ہی آئی ہی دیکھون میرے حربے سے کیونکر بچتا ہی
ہوشیار ہو جا یہ کہکر اپنے صحرا کی طرف دیکھکر دستک دی اور کہا کہ مین تجھ سے کیا مقابلہ
کرون ہان اگر حمزہ ہوتا تو اُس سے مقابلہ کرتا مین غلام کو تیرے مقابلے کے لیے
طلب کرتا ہون وہ ہی تیرے لیے کافی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خواہ تو مقابلہ کر خواہ تیرا
غلام تو حمزہ صاحبقران سے کیا مقابلہ کرتا وہ مالک اسم اعظم ہین اُنکے اوپر سحر اثر نہین کرتا

ہو رہا ہی اسی امر سے ظاہر ہی کہ غیر ساحر کے مقابلہ کو تو ساحر ہو کر آیا شرم نہین آتی ہی اور پھر کہتا ہی کہ مین حمزہ
صاحبقران سے مقابلہ کرونگا رموز نے جواب دیا کہ اسی لیے تو مین نے اپنے غلام کو تیرے
مقابلے کے لیے تجویز کیا ہی کہ وہ پہلوان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا بلا مین تو موجود ہون
وہ کسکا ہی یہ کہتا تھا کہ رموز نے پھر دستک دی ایک مرتبہ برابر علمشاہ کے زمین شق ہوئی
اُس سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک آئینہ تھا وہ ہاتھ اونچا ہو کر مقابل چہرۂ علمشاہ
کے آیا جیسے عکس آئینہ کا علمشاہ پر پڑا بالکل طاقت و قوت شاہزادے کی زائل ہو گئی بحس و
حرکت ہو کر مرکب پر رہ گئے نہ ہاتھ مین حرکت تھی نہ پانون مین یہ بڑی خرابی ہوئی کہ گویائی تک
جاتی رہی جو کلام کر سکین بالکل بحس و حرکت ہو کر رہگئے وہ آئینہ سحر تھا جسکے عکس نے یہ حالت
کی مگر آنکھین تو واہین دیکھ رہے تھے مگر نہ کلام کر سکتے تھے نہ ہل سکتے تھے مثل تصویر گلی
کے ساکت تھے جب یہ حال اُسنے علمشاہ کا دیکھا دستک دی وہ ہاتھ مع آئینہ کے زمین مین
غائب ہو گیا زمین اُسی طور سے برابر ہو گئی اب اِسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر طرف
صحرا کے پھینکے اُن دانون کا پھینکنا تھا کہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک
زنگی سیاہ فام از سرتا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ صحرا سے پیدا ہوا مرکب کو اُڑا کر قریب
رموز آیا سلام کیا عرض کی کیا حکم ہوتا ہی رموز نے کہا کہ ای غلام با بدولت یہ جو جوان مرکب پر
سوار میرے مقابلے مین کھڑا ہی اِسکو باندھ کر لے جا بڑا گستاخ و زبان دراز ہی یہ کہتا تھا کہ
وہ زنگی مرکب کو جھپکا کر سامنے علمشاہ کے آیا اور آتے ہی کچھ نہ کہا نہ سُنا کمر زنجیر پکڑ کر مثل
پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور صاف اُٹھائے ہوئے جدھر سے آیا تھا چلا گیا یہ وہ
علمشاہ ہین کہ جسکو حمزۂ صاحبقران نے سات دن کی کشتی مین زیر کیا تھا جنھون نے
لندھور ایسے بہادر کو مع فیل و گرز کے اُٹھا لیا تھا جنھون نے قویل ہندی وہ دیل پیکر
کو مع ہاتھی کے اُٹھا کر خندق مین ڈالدیا تھا جنھون نے مرزوق کو مع تخت کے خندق مین
مارا تھا جنھون نے سات برس کے سن مین مالی کو ہلاک کیا اسوقت ایک زنگی سیاہ فام
بد انجام مثل پھول کے اُٹھا کر مرکب پر سے لیگیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے یہ زمانے کا انقلاب
ہی یہ گردش لیل و نہار ہی ایسا بہادر یون زیر ہو جاسکے کوئی مقام تعجب نہین ہی ساحر اور

غیر ساحر مین زمین آسمان کا فرق ہی سحر سے جابجا صاحبقران عاجز آئے ہین بسبب اسم بابل بھالا
غالب ہوئے ورنہ غیر ممکن تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ زنگی علمشاہ کو یون اٹھا کرلے گیا
سب لشکریون کو حیرت ہوئی خصوصًا لشکر اسلام کے افسرون و سردارون اور اہل لشکر کا
توجی چھوٹ گئے ہر ایک باہم تقریر کرنے لگا کہ مقام عجب ہی ایسا بہادر اور یون زیر ہو جائے
مجکو بڑی حیرت ہو لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا دیوانے نے جو تلاطم دیکھا اہل لشکر سے کہا کہ بلا
کو پریشان ہوتے ہو یہ کارخانہ سحر کا ہی بھلا غیر ساحر ساحر سے مقابلہ کر سکتا ہی اب تم لوگ
پریشان نہ ہو مین جا کر اسکو قتل کرتا ہون یہ کہکر اپنے مرکب کی باگ لی اُدھر مضراب نے
جو یہ واقعہ دیکھا کہ رموز نے سحر کرکے علمشاہ کو زیر کر لیا اپنے سردارون سے کہا کہ دیکھا
تمنے ساحر و غیر ساحر مین یہ فرق ہی ایسا جوان نے کس شد و مد سے مجکو زیر کیا تھا یا یون ایک
چشم زدن مین زیر ہو گیا مقام افسوس ہی کیا کیا جائے مضراب اپنے سردارون سے یہ
کہہ رہا تھا کہ سردارون نے عرض کی کہ لیجیے دوسرا غضب ہوتا ہی شاہزادہ تیغ زن آپکے فرزند
ارجمند مقابلے کو نکلے ہین مضراب نے کہا کہ پھر کیا کرون مجبور ہون وہ میرا کہنا نہ مانے گا
ورنہ مین منع کرتا اُدھر عنطاق نے اپنے اہل لشکر و سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تمنے کس آسانی سے رموز نے گرفتار کر لیا اسی قوت و طاقت پر یہ زور و بل تھا مین نہ
کہتا تھا کہ یہ لوگ مجھسے کیا لڑ سکتے ہین یہ دیوانہ نکلا ہی تو کیا کر لیگا یہ بھی مثل لبیر حمزہ کے اسیر
ہو جائیگا انھون نے جواب دیا کہ بھلا اس سے کوئی لڑ سکتا ہی اُدھر بالائے قلعہ سے ملکہ نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ ایک زنگی آکر شاہزادے کو مرکب پر سے اُٹھا کر لے گیا سر پیٹ لیا خواصون سے
کہا کہ لو میرا راج سہاگ سب لٹ گیا یہ کہکر گریبان کو پھاڑا اور قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
خواصون نے ہاتھ پکڑ لیے ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور کہتی ہی کہ اس لونڈی کو ہمراہ نے خدمت
ہمراہ نہ لیتے گئے مین پہلے ہی جانتی تھی کہ وہ ساحر ہی سحر کرکے زیر کر لیگا افسوس اس لڑکا نے
کہ مجکو منع فرما دیا تھا اور قسم دی تھی ورنہ یہ نوبت نہ ہوتی ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور زار زار
نہ ار رو رہی ہی اُدھر دیوانے نے مرکب کو مہمیز کرکے صف سے نکالکر آواز دی کہ او رموز
مکار مین تیری سرکوبی کو آیا ہون تو میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ کہتا ہوا مرکب کو مہمیز کرکے قریب

رموز نے کہا اے دیوانے کیون اپنی قضا بلاتا ہی تو میرا بھانجہ ہی پس مجھکو جسکا بھروسہ تھا اسکو مین نے
اسیر کرلیا ہی اب اسکو قتل کرونگا تجھکو لازم ہی کہ تو اپنے دین کو قبول کر کیون اپنی جوانی کو رائیگان
کرتا ہی دوسرے تیرا باپ بھی سامنے کھڑا ہی اس سے مجھکو شرمندگی ہی دیوانے نے جواب دیا کہ
او نالایق بس بیہودہ نہ بک یہ کہکر تلوار کا وار کیا رموز نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیوانے کی
بھی وہی حالت ہوئی اسنے دستک دی کہ وہی زنگی پیدا ہوا اسکو بھی اٹھا کر لے گیا اب تو لگا
لگ گیا افغان آدمخوار یہ حال دیکھکر مرکب کو مہمیز کرکے آیا آتے ہی رموز پر وار کیا اسنے سحر کیا
قوت زائل ہوئی زنگی آیا اٹھا کر لے گیا جسقدر سردار لشکر اسلام مین منچلے تھے سب آکر اسیر
سحر ہوے اب سواے اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نہ رہا جو نکلکر مقابلہ کرے رموز نے قریب
دو سو سردارون کے اسیر سحر کیے اب بڑا بند ہو گیا اب کون ہی جو نکلے بلکہ ہر مرتبہ قصد کرتی ہی
کہ جاکر مقابلہ کرون مگر جب علمشاہ کو کسی قسم کا خیال آجاتا ہی رہ جاتی ہی اب رموز نے قصد
کیا کہ اہل لشکر پر سحر کرون مضراب نے جو دیکھا کہ علمشاہ میرا فرزند اور اسکے سردار سب
اس نابکار نے اسیر کرلیے اب یہ قصد کرتا ہی کہ لشکر کو تباہ کرون اور اس لشکر مین کوئی نہین
ہی کہ جو مقابلے کو نکلے اب خون عزیزی نے جوش مارا خیال کیا کہ جب تیرا فرزند اسیر ہو گیا اور وہ
آقا کہ جسنے تجھکو زیر کیا تھا اسیر ہو گیا ابتو یہ کیا کریگا یہ وقت ان لوگون پر سخت ہی انکی مدد پر ضرور
ہی خیال کرکے اپنے مرکب کی باگ لی اور قصد نکلنے کا کیا سردارون نے عرض کی کہ کیا قصد ہی
جواب دیا کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرونگا اور اپنے فرزند کا عوض لونگا اسنے بڑا غضب کیا کہ میری
بردو میرے فرزند کو اسیر کرلیا اور اسکے لشکر کو تباہ کیا کچھ میرا خیال نہ کیا سردارون نے
عرض کی کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین کہ جو اسکے مقابلے کو گیا وہ اسیر ہو گیا اور آپ خود اسکے
مقابلے کو یہ دیکھکر جاتے ہین لڑنے کو مضراب نے جواب دیا کہ میرا دل نہین مانتا ہی کیونکہ
میرا فرزند اسیر ہو گیا ہی مین چاہتا ہون کہ مین بھی وہین جاکر اسیر ہون ایسی زندگی بیکار ہی
کہ جب جوان فرزند آنکھون کے سامنے سے اٹھ جائے خواہ وہ اچھا تھا خواہ برا تھا میرا نام
تو اس سے روشن تھا میرے دل کو تسکین تھی یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم لشکر سے
خبردار رہنا اور مرکب کی باگ لی اور صف سے نکلکر مضراب نے رموز کو آواز دی کہ

او نابکار کیون اسقدر بلبلاتا ہی مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تو نے میرے فرزند کو اسیر کیا
اُسکا عوض تجھسے لونگا میری آنکھون مین تمام عالم تیرہ و تار ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی رموز نے کہا
پھر کیون میرے مقابلے کو آتا ہی اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہی کہ مین نے خدا پرستون کو مع تیرے
فرزند کے کیونکر اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا مضراب نے تلوار نیام سے لیکر
وار کیا رموز نے سحر کر دیا کہ مضراب کی بھی قوت کم ہو گئی اِسنے اشارہ کیا وہی زنگی پیدا ہوا
اور مضراب کو بھی اُٹھا کر لے گیا اتنے مین اِسکے لشکر سے بھی رسد لگ گئی اسکے سردار نے
لگے وہ سب بھی اسیر ہو گئے جب کوئی باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے لشکر اسلام کی طرف
مُنھ کر کے صدا دی کہ کیا اب کوئی مقابلے کو نہ آئیگا مین خود آؤن لشکر اسلام سے کسی نے
کچھ جواب نہ دیا اُسوقت رموز نے لشکر مضراب کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ لشکر اسلام سے
تو کوئی مقابلے کو نہین آتا نہ سہی تم مین سے کوئی مقابلے کو آئے مضراب کے لشکر سے بھی
کچھ جواب نہ ملا رموز نے دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کر ایک نارنج جھولی
سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اُس نارنج کو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج شق
ہوا اور اُس سے ایک ابر زمرد رنگ پیدا ہوا دم بھر مین محیط ہو گیا دونون لشکرون پر یعنی
لشکر اسلام و لشکر مضراب پر بارش ہونے لگی جسپر قطرہ پانی کا پڑا وہ پتھر ہو کر رہگیا دونون
لشکرون کے کل اہل لشکر و شاگرد پیشہ میدان ہی پر پڑا اُو تک سب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے جانور
تک کوئی ذی روح باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے کیا کیا کہ اس ابر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گرگر
دونون لشکرون پر گرا اور مثل سرپوش کے سب کو ڈھانک لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک برج
زمرد رنگ میدان مین قایم ہی دونون لشکر اُسکے اندر بند تھے جب اسطور سے اِن لشکرونکو
تباہ کر چکا اُسوقت عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی صاحب اپنے لشکر کو حکم فرمایئے کہ وہ
اِن دونون لشکرون کے مال و اسباب کو لوٹ لے راوی کہتا ہی کہ عنطاق خوش ہو رہا تھا
اور سردارون سے کہتا تھا کہ تمنے سرکشی کا نتیجہ دیکھا کہ کیسا گستاخ تھا کیسی سزا ملی بہت میان
مضراب غصہ کر کے ہمسے جدا ہو گئے تھے اُسکی سزا ملی جو مجھ سے سرکشی کریگا وہ ایسی ہی سزا
پائیگا سردار بجا اور درست کہ رہے ہین کہ جب یہ رموز نے پکار کر کہا اُسوقت عنطاق نے

اپنے لشکر کو حکم دیا کہ لوٹ لو ان دونون کے لشکرون کے خیمے وغیرہ یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایکمرتبہ
لشکر اسلام و لشکر مقراب کا مال غارت کرنے لگا دم بھر مین لوٹ لیا ملکہ بالاے قلعہ سے دیکھ رہی
دو بار مرتبہ قصد کرتی ہو کہ جا کر رموز سے مقابلہ کرون مگر پھر شاہزادے کی قسم کا خیال آجاتا تھا تو یہ
رہجاتی تھی حالت یہ تھی کہ تڑپ رہی تھی اور پھڑک رہی تھی جب مقراب وغیرہ بھی اسیر ہو گئے اب
ملکہ کو تاب نہ رہی قصد کیا کہ جاؤن خواصون نے روک لیا کہ مال و اسباب لشکر کا لوٹا جانے لگا
اور تمام لشکر کو ملکہ نے دیکھا کہ رموز نے سحر کر کے غارت کر دیا جب سب مال و اسباب لٹ گیا
اب ملکہ کو بالکل تاب نہ رہی خواصون سے کہا تم یہ چاہتی ہو کہ وہ حرامزادے یہان بھی آئے
اور اہل قلعہ کو بھی تباہ کرے اب مین جا کر ضرور مقابلہ کرونگی جسکا مجھکو پاس تھا وہ تو اسیر ہو گئی
اور مین نے اسوقت تک اُنکے فرمانے کے بموجب صبر کیا اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہو ملکہ
خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اُدھر جب لشکر کو لوٹ سے فراغت ہوئی اور سب مال و اسباب
لٹ چکا اُسوقت رموز نے اُس ابر سیاہ کی طرف اِشارہ کیا جو کہ عنطاقیہ سے اُٹھکر آیا تھا
اور یہ سب ساحر اُس ابر سے نکلے تھے وہ ابر ایک مرتبہ متحرک ہوا اُسمین چمک ہونے لگی اور
صداے رعد پیدا ہوئی برقین چمک چمک کر گرنے لگین شعلے آتش کے نکلنے لگے وہ ابر
حرکت کر کے طرف قلعے کے چلا یہ کھڑا ہوا ابر کو نظر دے رہا ہو اور ابر تیزی کے ساتھ چلا
جاتا ہو ملکہ نے جو یہ واقعہ دیکھا خواصون سے کہا کہ لو جشن تو مبارک ہوا اُسنے اسطرف بھی
رخ کیا دیکھو ابر سحر قلعے کو مٹانے آتا ہو اب مجھکو نہ روکو جانے دو ورنہ تم سب بھی غارت
ہو جاؤ گے مثل لشکر کے دستک دی ایک طاؤس شمال کی طرف سے اُڑکر آیا ملکہ نے جب
طاؤس آچکا پھر دستک دی کہ سب نے دیکھا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک کشتی لا کے
سامنے ملکہ کے رکھی اور کشتی پوش اُسپر سے دور کیا ملکہ نے اسباب سحر تن پر آراستہ کیا اُس
کشتی مین سب اسباب سحر تھا جو لی بادلہ کی دوش پر ڈالی اِشارہ کیا وہ پتلی وہ کشتی لیکر غائب
ہو گئی اب ملکہ طاؤس پر سوار ہو کر طرف میدان کے براے مقابلہ رموز جادو چلی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ پری قاف سے آئی چہرہ سے ملکہ کے وہ نور پیدا تھا کہ تمام راہ روشن تھی فرط غیض سے
چہرہ لال تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر شفق آگئی ہو مارے غصے کے دونون زلفین مثل

ناگن پیکے بل کھا رہی تھین جسطرف ملکہ نے بنگاہ تند و تیز دیکھا اسطرف آگ لگ گئی اسوقت ملکہ وہ سحر دکھا رہی تھی اور ہمہ تن سحر بنی ہوئی تھی اگر سامری بھی مقابلے مین ہو تو اسکو بھی جان بچانا دشوار ہو اِس غیظ و غضب کی حالت مین چلی ادھر سے ابر سحر رموز قلعے کو تباہ کرنے آتا تھا جیسے ہی ملکہ قریب ابر پہونچی جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا اپنی انگلی مین نشتر دیے اور اُسکا خون لیکر اُس بیضے پر ٹپکے دیے اور اُس بیضہ کو کھینچ مارا اور زبان سے اتنا کہا کہ او ابر اپنے مقام پر قایم ہو جا اور اب آگے نہ بڑھنا ورنہ جلا دونگی وہ بیضہ قریب ابر جا شق ہوا اور ایک برق کوند کر ابر پر گری اگر رموز زور نہ دیتا ہوتا تو ابر غارت ہو جاتا مگر اثر ہوا کہ ابر اُسی مقام پر قایم ہو کر رہگیا اب لاکھ رموز سحر کو زور دیتا ہی ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یہان ملکہ نے یہ قصد کیا کہ دوسرا سحر کر کے اِس ابر کو ہٹا دون پھر رموز سے مقابلہ کرون اور جھولی سے ناریل نکالکر تیار کرنے لگی ادھر جب رموز نے دیکھا کہ مین سحر کو زور دے رہا ہون مگر ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یا تو کس زور مین جارہا تھا یا ایک مقام پر قایم ہو کر مثل قطب کے رہگیا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر نے روکا ہی پھر خیال ہوا کہ سواے میرے اور میرے لشکر کے یہان اور کوئی ساحر نہین ہی اِس اقلیم بھر مین بھلا کیا روکین گے یہ خیال دل مین کر کے سوچا کہ دریافت تو کرو شاید کوئی ساحر آگیا ہو یہ سوچکے جھولی پر ہاتھ ڈالا چند اوراق پریشان نکالے اُنین دیکھا یہ خیال کر کے کہ مجھکو یہ حال بخوبی معلوم ہو جائے کہ میرا ابر سحر کیون نہین اِس مقام سے حرکت کرتا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر نے روکا ہی گر ساحر نے روکا بھی ہی تو وہ کون ساحر ہی اور میرا دشمن کیون ہی اور کدھر سے آیا ہی اِس ابر کے روکنے سے مطلب کیا ہی یہ جو خیال کر کے دیکھا اُنمین لکھا پایا کہ او رموز آگاہ ہو کہ اِس ابر کو ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ نے روکا ہی جو کہ ملازم خاص بادشاہ کے تھے اور اب پسر حمزہ پر عاشق ہو کر بادشاہ طلسم سے دونون مان بیٹیان برخلاف ہو گئین ہین علاوہ بڑی کا اب طلسم کشا بھی آگیا ہی بڑی بڑی خرابیان واقعہ ہوئی ہین بہت سے ساحر مارے گئے ہین پسر حمزہ ملکہ کو لیکر لشکر طلسم کشا سے اِس قصد سے نکلا تھا کہ مین بھی فتاحی طلسم کی کوشش کرون راوی بیان کرتا ہی کہ اُنمین یہ سب حال تحریر تھا کہ ملکہ یون تو ہی بھی وہ قمری اصل نہ تھی ملکہ آہو چشم تھی

یہانتک سب کیفیت تحریر تھی جو کہ ناظرین کی نظر سے گذر چکی ہی یہ بھی تحریر تھا کہ آہو چشم کو علم شاہ
پسر حمزہ نے منع کر دیا تھا کہ ملکہ تم نہ مقابلہ کرنا ورنہ یہ نوبت بھی آتی ابتک کبکا تمھارا خاتمہ ہو جاتا
وہ ساحرہ بہت زبردست ہی لہذا جب تمنے قلعے کے غارت کرنے کا قصد کیا اُسکو غصہ آگیا وہ
طاؤس پر سوار ہو کر تمھارے مقابلے کو آتی ہی اُسنے اُس ابر سحر کو روکا ہی جلد خبر لے ورنہ
وہ اِس ابر سحر کو جلا دیگی وہ ساحر زبردست ہی تعلیم کی ہوئی ہی بادشاہ طلسم کی یہ جو حال تحریر
پایا رموز کے حواس جاتے رہے اور دل مین کہا کہ واہ کیا خوب مین اِس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ یہ ذات بابرکات یہان موجود ہین ورنہ مین اِسکی بھی تدبیر کرتا راوی کہتا ہی کہ رموز
اِن دونون کے سحر سے بخوبی آگاہ ہی اور دیکھ چکا ہی اور اکثر جب یہ دربار شہنشاہ کال مین
گیا ہی تو انکو اُسنے دیکھا ہی اور مرتبہ سے بھی آگاہ ہی کہ یہ برابر تخت بادشاہ کے بیٹھتی ہین کچھ تو
خون پیدا ہوا مگر پھر دل کو قوی کیا اور کہا کہ وہ ابھی چھوکری ہی دوسرے عورت ہیہ کیا
مقابلہ کریگی ایک ہی سحر مین اسیر کر لونگا یہ خیال کر کے اُن ورقون کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا
سحر کیا کہ دو پر مرکب کے پیدا ہوے مرکب اُڑ کر چلا اور جا کر ابر مین غائب ہو گیا یہان ملکہ
سحر تیار کر رہی تھی ابر کے جلانے کے لیے کہ رموز نے سر نکالکر ملکہ کو آواز دی کہ اے ملکہ
آہو چشم ماشاء اللہ واہ کیا خوب کیا کہنا کیا کہون مجھکو اِسوقت بڑا عجب ہی کہ تم اور میرے
سحر کو روکو میرے تمھارے تو کبھی کی دشمنی بھی نہ تھی تم تو دربار شہنشاہ طلسم مین ہمہ وقت
تشریف فرما رہتے ہو اُنکی منھ چڑھی ہوئی ہو اِسوقت ادھر کیونکر آئین اور اِس ابر کو کیون
روکا شاید اِس حال سے آگاہ نہ تھی کہ ابر سحر مین نے اہل اسلام کے غارت کرنے کو روانہ
کیا ہی وہ اِس قلعے مین مقیم ہین جو تمنے روک لیا اِس ابر سحر کو جانے دو اور آؤ میرے یہان
دعوت کھاؤ مین تو تمھارا مشتاق تھا زہے قسمت میری اور زہے نصیب میرا کہ تم ایسی
نقیب بارگاہ سلطانی میری مہمان ہو یہ تو فرماؤ کہ مزاج تو اچھا ہی تمھاری والدہ ملکہ عزال
تو بخیریت سے ہین یہ جو تقریر رموز نے کی گو اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ یہ مطیع اسلام
ہو چکی ہو اوراق مین دیکھ چکا تھا مگر اِس غرض سے کی کہ ملکہ پر یہ نہ ظاہر ہو کہ یہ اِس حال سے
آگاہ ہی شاید میرے فقرے مین آجائے تو مین اسے غافل پاکر اسیر کر لون ملکہ نے جو

رموز کی آواز سنی یہ بھی تو بخوبی رموز کو پہچانتی تھی اور یہ واقف ہو کیونکہ یہ اکثر دربار میں گیا ہو
سر اٹھا کر دیکھا اور کہا کہ او نابکار کیون زیادہ باتین بناتا ہی مین تیرے حال سے بخوبی واقف
اور آگاہ ہون تو مجھکو نقرہ دیتا ہو کیسا دربار اور کیسا مہمان ہوتا تیرے خون کی پیاسی ہون
مین نے نادانستگی مین تیرے سحر کو نہین روکا ہو بلکہ جان کر روکا ہو اس ابر کو مٹاؤن تو پھر
تجھکو بھی سزا دون تو کیا چیز ہو اور وہ مشکال کیا مال ہو مین نے سب پر لعنت کی اور مین نے
کنیزی اختیار کی شاہزادہ علمشاد کی جسکو تو نے بہ نامردی سحر کر کے اسیر کر لیا کیا کرون مگر
ناچار تھی کہ شاہزادہ نے قسم دیدی تھی ورنہ ابتک کبکا تیرا خاتمہ کر چکی ہوتی تیری بھی یہ لیاقت
تھی کہ تو اُس شہریار کو یون اسیر کر لیتا یا تیری بھی یہ اصل ہو کہ تو مجھسے مقابلہ کرے مین نے
تجھ ایسے بہت سے چھوکرے بنا دیے ہین بس خیریت اسی مین ہو کہ اگر میری اطاعت کر اور
اُس شہریار کو رہا کر ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مین اسوقت سے سب معرکہ دیکھ رہی
تھی کہ تو جو ظلم و بدعت کر رہا تھا مگر حکم شاہزادے سے ناچار تھی اب صبر نہ ہو سکا جب تیرے
ظلم و بدعت کی حد باقی نہ رہی مین نے خیال کیا کہ اب چلکر تجھکو سزا دون تو کس بھروسے پر
بھولا ہو بس میری خدمت مین حاضر ہو میری اطاعت کر ورنہ بہت خراب ہوگا رموز نے جو
تہدید آمیز تقریر سنی اور ایسی بات کا اسطور سے جواب پایا تو برہم ہو کر کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ
تو ان سب کی حمایتی بنکر آئی ہو زندہ تو جا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب کہان جاتی ہو اب مجھپر ثابت
ہوا کہ تو نے نمک حرامی پر کمر کسی ہو اور بادشاہ طلسم سے تو بھی اور تیری مان بھی منحرف ہو گئی ہو
کیا پرواہ ہو مین تجھ ایسی چھوکریون سے نہین ڈرتا ہون یہ تو فقرہ ہو کہ شاہزادے کے کہنے
سے مجبور تھی اس سبب سے تیرے مقابلے کو نہین آئی صاف صاف کیون نہین کہتی ہو
کہ میرے خوف کے مارے نہین آئی اب کچھ چارہ نہ ہوا مجبور ہو آئی مین تو کہتا ہون کہ مین
تجھسے نہ لڑونگا تو چلی جا مگر اب اس شرط سے دست بردار ہوتا ہون کہ محبت پسر حمزہ کو
ترک کر اور میرے ساتھ عقد کر لے اور اے بی آہو چشم تجھے الفت پسر حمزہ مین کچھ دین
و مذہب کا بھی پاس نہ کیا اور بادشاہ کے دشمنون سے مل گئی کیا تجھکو اس دن کی خبر نہ تھی
اسی مین تیرے لیے بہتری ہو کہ تو میرے ہمراہ عقد کر لے ورنہ بہت پچتائیگی تو نے دیکھا ہوگا

زمین نے کیونکر ان سب کو اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا ملکہ نے جواب دیا کہ کیون تیری
شامت آئی ہی کیا بیہودہ بکتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اگر ابکی مرتبہ عقد کا نام لیگا
زبان سے تو یاد رکھ کہ گُدی سے زبان کھینچ لونگی تو کیا چیز ہی یہ جو تو نے کہا کہ تو نے دیکھا کہ مین نے
ان سب کو کیونکر اسیر کیا وہ سب غیر ساحر تھے تو نے اسیر کر لیا مجھکو تو کیا اسیر کریگا رہا اس
ابر کو ہٹا لوں تو تجھکو سزا دیتی ہون رموز نے کہا کہ تو کیا چیز ہی اگر تجھکو دعوےٰ ہی کہ مین ساحرہ ہون
تو پہلے مجھ سے مقابلہ کر لے پھر اس ابر کو ہٹانا اگر تو ساحرہ نہین ہی صرف برائے نام کی ساحرہ
ہی تو پھر کیا مقابلہ کریگی ابر کے اس پار آ اور مجھ سے مقابلہ کر ورنہ وا پس جا یہ جو رموز نے
کہا ملکہ نے جواب دیا کہ رہجا مین آتی ہون تجھکو قتل یا اسیر کر کے اس ابر کو مٹاؤنگی یہ کہکر اشارہ
جو کیا طاؤس اُڑا اور اسقدر بلند ہوا کہ ابر سے اونچا ہو گیا ملکہ نے اشارہ کیا کہ طاؤس اس ابر
کو پھاند کر اس پار آیا کہ جہان رموز سے اور سب سے مقابلہ ہوا تھا ملکہ نے دیکھا کہ لشکر
عنطاق کھڑا ہوا ہی لشکر مین خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عنطاق و اہل لشکر نے دیکھا کہ برق
چمکی سب کی آنکھین جھپک گئین اب جو غور کر کے سب نے دیکھا تو ایک نازنین کو طاؤس پر سوار
اسباب سے آراستہ پایا عنطاق نے پہچانا کہ یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم کی ملکہ آہو چشم
دختر ملکہ غزالہ ہی یہ اسوقت یہان کیونکر طلسم سے آئی کیونکہ یہ بھی تو اکثر طلسم مین اور جشن ولادت
خداوند عجائب مین جایا کرتا ہی اس سبب سے سب باشندگان طلسم سے واقف و آگاہ ہی سرداران
لشکر مجھکو اسوقت بڑا عجب ہی کہ یہ مصاحب خاص شاہ طلسم اسوقت یہان کیون آئی ہی اسکو تو
مگر طلسم سے باہر آنیکا نہین ہی اسکا کیا سبب ہی سردارون نے جواب دیا کہ کسی ضرورت سے
آئی ہوگی اُدھر ملکہ نے ابر کے اس پار آ کر صدا دی کہ او رموز جادو تو کہان ہی آ میرے مقابلہ
کو کیون پوشیدہ ہو گیا ہی اگر نہ آئیگا تو مین تیرے لشکر اور عنطاق کے لشکر کو غارت کر دونگی
یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ رموز ابر سے نکلا اور کہا کہ او چھوکری تو اسقدر کیون بلبلاتی ہی مین تیرے
مقابلے کو آیا اور یہ کہکر سامنے ملکہ کے آیا عنطاق نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ آہو چشم مصاحب
بادشاہ طلسم اور میرے بھائی سے مقابلہ ہونے کو ہی پکار کر کہا کہ ای بھائی رموز کیا تم اس
نازنین سے آگاہ نہین ہو یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم زعفران زار ہی اس سے نہ لڑو

ورنہ بادشاہ ناراض ہونگے یہ کیا غضب کرتے ہو تمکو تو اسکی عزت و آبرو کرنا چاہیے نہ کہ مقابلہ
رموز نے پکار کر کہا کہ یہ گیسو بریدہ ننگ خاندان پسر حمزہ پر عاشق ہو کر مع اپنی ماں غزالہ کے
بادشاہ سے منحرف ہو گئی ہو اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہو بادشاہ طلسم سے اور اہل اسلام سے
بڑے بڑے معرکے پڑے ہین یہ پسر حمزہ کو لیکر بھاگی ہو وہ قمری یہی تھی سحر سے اِسنے اپنے کو
قمری بنایا تھا تاکہ کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہو بڑا اِسنے غضب کیا اب جو مین نے اِسکے
یار کو اسیر کر لیا تو مجھسے لڑنے ائی ہو آپ ملاحظہ فرمائیے کہ مین اِسکو بھی اسیر کیے لیتا ہون
یہ جو عنطاق نے سُنا سرداروں سے کہا کہ یہ بڑا غضب ہوا کہ مسلمان طلسم پر بھی آگئے
اور بادشاہ کے مصاحب جو کہ ہاتھ پانوں تھے وہ منحرف ہو گئے اور اہل اسلام کے شریک ہوگئے
یہ وہ نازنین ہو کہ جسکو بادشاہ بہت چاہتے تھے اور کسی وقت اپنے سے جدا نہ کرتے تھے
اُنکا قصد تھا کہ یہ جوان ہوے اور اِس قابل ہولے تو مین اِسکو اپنے تصرف مین لاؤن لو
یہ بھی اُنسے جدا ہو گئی بادشاہ کو بڑا قلق ہوگا یہ سرداروں سے کہکر رموز سے پکار کر کہا کہ
بھائی اِسکو قتل نہ کرنا بلکہ زندہ اسیر کر لینا کیونکہ ہم اِسکو اسیر کرکے بادشاہ طلسم کی خدمت مین
روانہ کر دینگے وہ ہمسے بہت خوش ہونگے کیونکہ یہ اُنکو بہت عزیز ہو رموز نے کہا کہ بہت
خوب یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہو میرے کہنے پر عمل کر ملکہ نے جواب دیا کہ تو
کر زیادہ باتین نہ بنا تو کیا گیدی ہو اور تیرا بھائی کیا خربے دُم ہو اور وہ شغال کیا اتو یہ
سُنتا تھا کہ رموز کو غصہ آگیا ملکہ پر سحر کیا ملکہ نے اِشارہ کرکے اُس سحر کو رد کیا ملکہ نے سحر کیا رموز نے
رد کیا تھوڑی دیر تک یہی معمولی سحر ہوا کیے عنطاق و اہل لشکر دیکھ رہے ہین اور سردار
عنطاق سے کہتے ہین کہ ملکہ بھی خوب سحر سے آگاہ ہو عنطاق جواب دیتا ہو کہ بادشاہ طلسم
کی بتائی ہوئی ہو کیون نہ ہو یہان یہ حال ہو کہ ملکہ و رموز کے سحر سے تمام صحرا کے درخت جل رہے
ہین زمین سے شعلے نکل رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہو بجاے پانی کے جب ملکہ نے
سحر کیا شعلہ جبر کا تمام صحرا مین آگ لگ گئی رموز نے سحر کرکے اُس آگ کو برطرف کیا رموز
نے سحر کیا کہ پانی برسنے لگا ملکہ نے دفع کیا ملکہ نے شیر پیدا کیا رموز نے گینڈہ پیدا کیا دونون
باہم لڑکر ہلاک ہو گئے رموز نے اژدرہا پیدا کیا ملکہ نے برق چمکا کر اُسکو ہلاک کیا ملکہ نے

برق چمکائی اور سر پر رموز کے گرائی رموز نے سپر سحر پر دفع کی رموز نے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ
مسکرائی وہ گولہ سرد ہوکر گر پڑا اسی طور سے بڑے عرصے تک سحر ہوا کیے سب دیکھ رہے ہیں کہ
برابر سے سحر ہو رہے ہیں جب رموز نے دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے زیر نہیں ہوتی ہے ایکمرتبہ
جھولی پر ہاتھ ڈالا اور پکارا کہ او آہو چشم خبردار ہو جا اور اس میرے سحر سے بچ تو مین جانوں
تو بڑی ساحرہ ہے یہ مین سحر اپنے کمال کا کرتا ہوں یہ کہکر جھولی سے ایک ترنج نکالا اُس ترنج پر
تمام سیندور کے ٹیکے دیے ہوئے تھے سوزن اُسمین لگی ہوئی تھین اسنے کیا کیا کہ اپنی
ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس خون سے ترنج کو رنگین کیا اور ملکہ پر ہات کہکر مارا
وہ ترنج قہقہہ مارتا ہوا چلا ملکہ نے جو اُسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مسکرا دیا ایک برق
چمک کر اُس ترنج پر گری کہ وہ ترنج بیچ سے دو ہو گیا اُسمین سے ایک برق پیدا ہوئی وہ چمک
کر بالاے آسمان گئی اور کڑک کر طرف ملکہ کے چلی ملکہ نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق سپر
پر آئی ایک پنجہ پیدا ہوا سپر سے اُسنے برق کو پکڑ لیا اب ملکہ نے سپر کو ہٹایا تو وہ برق ملکہ کے
ہاتھ مین تھی ملکہ نے اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ برق نہ تھی ایک چھوٹی سی کارد تھی ملکہ نے
وہ سامنے رموز کے پھینکدی اور کہا اسی سحر پر تجھکو ناز تھا لے اب تو میرے سحر سے بچ یہ کہکر
جھولی سے ایک تنکا نکالا اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا وہ تنکا خود بخود اُڑکر بالاے آسمان گیا
تھوڑی دیر گذرا تھا کہ سب نے دیکھا کہ برق چمکی اور ایک پُتلی سنہری آسمان پر سے اُتری
اُسکے ہاتھ مین وہی تنکا ایک کمان مین جڑا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے وہ تنکا رموز پر مارا
یا تو وہ تنکا تھا یا کمان سے رہا ہوکر تیر رموز کی طرف چلا سب نے دیکھا کہ پیکان سہ پہلو
ہے ادھر رموز نے دیکھا کہ اگر یہ ناوک میرے سینے پر پڑا تو پشت کو توڑ کر پار گذر جائیگا
سواے اسکے کہ اسکو جانے دوں کوئی اور صورت مفر کی نہیں ہے تو یہ امر کب پر سے کود کر
غرق زمین ہو گیا وہ تیر خالی گیا اُدھر رموز پہلو مین اُس سنہری پتلی کے نکلا فوراً با پر اپنے
ساتھی منھ سے آتش کی جھپٹ ملا اور وہ پتلی خبردار ہو کہ ایک شعلہ رموز کے منھ سے نکلا وہ
پتلی پر پڑا کہ وہ پتلی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی ایک ساعت مین جلکر خاک سیاہ ہو گئی رموز
پتلی کو جلا کر پھر مرکب پر سوار ہوا اور ملکہ سے کہا کہ تو نے دیکھا کیونکر مین نے اپنے کو تیر سے

سحر سے بچایا واقعی تو نے بڑے غضب کا سحر کیا تھا یہ کہکر ایک گولہ فولادی ملکہ کے اوپر مارا وہ
گولہ ملکہ کے سینے پر آکر پڑا اگر کوئی دوسرا ساحر ملکہ کے مقام پر ہوتا اُس گولہ کی ضرب سے
ہلاک ہو جاتا ملکہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی جو بچ گئی جیسے گولہ ملکہ کے سینے پر پڑا ملکہ نے
اُس گولے کو ہاتھ میں تھام لیا اور کہا کہ وہ گولہ اُلٹا پلٹ کر طرف رموز کے چلا رموز نے
سحر کیا کہ گولہ درمیان سے شق ہوا اور ایک برق چمک کر ملکہ کے سر پر گری کہ سر ملکہ کا مجروح
ہوا پس ملکہ کو غصہ آیا ہاتھ کا کڑا اُتار کر جو رموز پر مارا جبتک رموز بچے سر و شانہ زخمی ہوا
اُدھر ملکہ نے دوسرا سحر کیا گلے کا طوق اُتار کر اور اسم سحر پڑھکر اب جو مارا وہ طوق برق
جہندہ بنکر طرف رموز کے چلا رموز نے دیکھا کہ اِس ضرب سے بھی مفر مشکل ہو اور یہ تیرے
ہاتھ سے چوٹ نہ کھائیگی جبتک مکر نہ کیا جائیگا فوراً مرکب پر سے کود کر غرق زمین ہو گیا وہ
برق تڑپ کر مرکب پر گری مرکب جلنے لگا اُدھر رموز زمین سے پہلوے ملکہ میں نکلا اور آواز
دی کہ اے آہو چشم تو کیسی ساحرہ ہو اور تو کیسی بہادرہ ہو کہ ایک سے دو ملکر لڑتے ہیں دیکھو
تیری مان بھی تو سحر کر رہی ہو اب مجھکو معلوم ہوا کہ تیرے مغلوب ہونیکا یہ سبب ہو یہ جو رموز نے
کہا ملکہ نے خیال کیا کہ مادر مہربان تو لشکر طلسم کشا میں تھین یہان کیونکر آگئین پھر خیال آیا
دل مین شاید میری تلاش مین نکلی ہون منع کر دون کہ تم سحر نہ کرو مین ہی اِس نابکار کو کافی
ہون یہ خیال کرکے دل مین پلٹی کہ منع کرون اُدھر رموز نے جو موقع پایا اپنے فوراً
جھولی سے ڈبیہ خاک جمشیدی کی نکالی اور ملکہ پر کھینچ ماری خاک کا ملکہ پر پڑنا تھا کہ ملکہ کو
غش آنے لگا کیونکہ اُس خاک کی خاصیت یہی تھی کہ جب یہ خاک ساحر پر پڑی ساحر کو غش
غش آگیا جب ملکہ کو غش آنے لگا ملکہ نے صرف اِسقدر تو کہا کہ او مکار تو نے میرے
ساتھ بھی مکر کیا جب دیکھا کہ مین یون نہ غالب ہونگا تو میرے اوپر خاک قہر جمشیدی ڈالی
خیر ناچار ہون میری تقدیر مین بھی گرفتار ہونا بدا تھا یہ کہا اور غش کھا کر طاؤس پر سے
گرنے لگی رموز نے ملکہ کو بیچ مین روکا اور سحر کیا کہ ایک برق چمک کر طاؤس پر گری
طاؤس جلنے لگا اُدھر رموز نے ملکہ کو زمین پر رکھکر اُسکی زبان مین سوزن دی اور
قید سحر مین اسیر کیا اُسکے بعد اُس ابر کی طرف اِشارہ کیا چونکہ ملکہ تو اسیر ہو چکی تھی اُسکا

سحر کمزور ہو چکا تھا اُسنے جو سحر کیا وہ ابر سحر ایک مرتبہ کڑک کر قلعے پر آیا پانی برسنے لگا وہ ہی
حالت اہل قلعہ کی ہوئی کہ سب پتھر کے ہو کر رہگئے مع جانور وغیرہ کے اسنے اشارہ کیا کہ
وہ ابر کڑک کر قلعے پر گرا اور قلعے کو مثل سرپوش کے ڈھانک لیا جب رموز لشکر و قلعہ کو
تباہ کر چکا اور ملکہ کو بھی اسیر کر لیا اب ملکہ کو لیکر میدان سے واپس چلا پاس عنطاق
کے عنطاق بہت خوش ہوا رموز کو گلے سے لگا لیا کہا کہ بھائی تمنے آج وہ کام کیا
کہ میرا ہی دل خوب مزے اُٹھاتا ہے خوب دشمنون کو پست کیا رموز نے کہا کہ اِس ساحرہ
کے مقابلے مین بڑی پریشانی ہوئی کسی تدبیر سے چوٹ کھاتی ہی نتھی مگر پھر عورت تھی
آخر کو مین نے زیر کیا آپ تشریف لے چلیے فرودگاہ پر عنطاق نے کہا کہ تمنے جسجسکو
اسیر کیا وہ سب زندہ ہین یا قتل کر ڈالا رموز نے کہا کہ سب اسیر ہین یہ سُنکے عنطاق دونو
ہاتھ سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا مع کل لشکر کے اور لشکر رموز کے خوشیان کرتا ہوا
فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر رموز کا اُترا سب اپنے اپنے مقام پر آکر
آسودہ ہوئے رموز نے آہو چشم کو اپنے لشکر مین قید کیا چونکہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا
اپنے خیمے مین جا کر آرام پذیر ہوا اُسدن عنطاق نے بھی دربار نہ کیا وہ بھی خیمۂ خاص
مین چلا گیا سب سردار اپنی جگہ پر آکر آرام پذیر ہوئے وہ رات اِن سب نے براحت و
آرام بسر کی صبح کو عنطاق نے دربار کیا سب سردار و بادشاہ حاضر دربار ہوئے
رموز بھی آیا اپنے مقام پر بیٹھا ہر ایک تعریف کرنے لگا اب رائے ہونے لگی کہ کیا کیا
جائے رموز و دیگر سرداروں و بادشاہون کی رائے ہوئی کہ پہلے ان خدا پرستون
مضراب و آہو چشم کو طلب کر کے نصیحت کرو اگر یہ سب تمھاری اطاعت کرین تو خیر
ورنہ ان سب کو قید رکھو اور ایک نامہ بنام بادشاہ طلسم تحریر کرو کہ ایک لڑکا حمزہ کا
گلشاہ نام ہماری سرحد مین آیا تھا اُسکے ہمراہ آپ کی مصاحب خاص یعنی ملکہ آہو چشم
بھی تھی مین نے پہلے اُن دونون کو بہت سمجھایا جب انھون نے نہ مانا تو مقابلہ ہوا میرے
کئی عزیز اُسکے شریک ہو گئے میرے بھائی رموز جادو نے لڑکر اُن سب کو اسیر کر لیا ہے
وہ میرے پاس قید مین اُنکے بارے مین آپ کا کیا حکم ہوتا ہے آیا مین سب اسیرون کو

آپ کی خدمت مین روانہ کرون یا اسی مقام پر قتل کرون جیسا حکم ہو اسکو بجا لاؤن پس اگر
طلب کرین تو پسر حمزہ و آہو چشم کو تو اُنکے پاس روانہ فرمائیے اور مضراب وغیرہ کو یہان رہنے
دیجیے جب یہ لوگ وہان جا کر قتل ہو جائینگے اور اِن سب کو معلوم ہو گا تو یہ پھر آپ کی اطاعت کرینگے
کیونکہ اِن سب کو زیادہ تر بھروسہ حمزہ کا ہی عنطاق نے کہا کہ یہ راے آپ سب لوگون کی
بہت صائب وعمدہ ہی رموز سے کہا کہ بھائی اُن سب قیدیون کو طلب کرو مع آہو چشم کے
رموز نے کہا کہ اچھا اور دستک دی کہ وہ ہی زنگی پیدا ہوا اُس سے کہا کہ اُن سب قیدیون
کو لے آؤ وہ چلا گیا اور ایک سردار سے کہا کہ تم آہو چشم کو لشکر سے لے آؤ وہ سردار لشکر
مین آیا ملکہ کو لیکر بارگاہ مین آیا اِدھر وہ زنگی بھی اُس مقام پر آیا کہ جہان سب کو قید کیا تھا
راوی بیان کرتا ہی کہ رموز نے ایک ساحر کو ایک مقام پر اُسی صحرا مین مقرر کیا تھا اور کہدیا
تھا کہ یہ زنگی جسکو پکڑ لائے تم اسیر سحر کرکے اور قید سحر مین مبتلا کرکے اپنے پاس رکھنا اور
جب ہم طلب کرین ہمارے پاس لیکر آنا چنانچہ ایسا ہی اُس ساحر نے کیا کہ جسکو یہ زنگی پکڑ کر
لے گیا اُس ساحر نے اُسیر سحر کیا اور قید سحر مین اسیر کرکے ایک مقام پر قید کر دیا یہ زنگی سحر ہوا
کا ہو اسکا اسیر ہو جب رموز نے اُسکو حکم دیا کہ اُن سب کو حاضر کرو اُسنے اُس ساحر سے جاکے
کہدیا وہ ساحر اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر وہان سے چلا اور ایک دم مین بارگاہ مین آکر
پہونچا سب کو سامنے رموز کے حاضر کیا سب بسبب سحر کے بیہوش پڑے تھے عنطاق نے
کہا کہ اِن سب کو ہوشیار کرو رموز نے جواب دیا کہ آہنگرون کو طلب کرو وہ انکو قید مین
مبتلا کرین تو انپر سے سحر اُتارا جائے عنطاق نے آہنگرون کو بُلایا آہنگرون نے حاضر
ہو کر مع علمشاہ و تجیر دیوانہ و اخفان و مضراب کے سب کو قید سخت وگران مین مبتلا
و مقید کیا اب رموز نے اُس ساحر سے کہا کہ اپنا سحر اُتار لو اُسنے سحر اُتارا سب کو ہوش آیا
علمشاہ وغیرہ کو جو ہوش آیا دیکھا کہ ہم سب بارگاہ مین عنطاق کی مسلسل و مطوق بیٹھے ہوے
ہین اور عنطاق بکبر و نخوت تخت پر بیٹھا ہوا ہی برابر اُسکے اُسکا بھائی رموز جادو اور دیگر
سرداران کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین علمشاہ نے ملکہ آہو چشم کو بھی اسیر دیکھا دل مین خیال کیا
کہ معلوم ہوتا ہی میرے اسیر ہونے کے بعد ملکہ نے اور اُن سب نے رموز سے مقابلہ کیا ہوگا

اسیر ہوئے علمشاہ نے بہت دل مین افسوس کیا ملک کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ملک تتنے میرا کہنا نہ سنا
اور اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا خیر جو مقدر مین تھا وہ ہوا ملک نے جواب دیا کہ ای شہریار مجھسے
اس نابکار رموز کی بدعت نہ دیکھی گئی اور نہ صبر ہو سکا مین نے مقابلہ کیا اسنے خاک قبر جمشیدی
مارکر گرفتار کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ طاقت تھی کہ یہ مجھکو گرفتار کر سکتا ای شہریار یہ سب آپکے اسیر
ہونے کے بعد اس سے لڑے اور سب اسیر ہو گئے ملک نے سب کی حالت بیان کی اور جو
اپنے لشکر کا حال کیا تھا وہ بیان کیا علمشاہ نے فرمایا کہ جو مرضی خدا اور مضراب کی طرف
دیکھکر کہا کہ تتنے کیون اپنے کو مبتلا کیا تمھارے میرے تو اقرار تھا کہ جب عنظاق سے فیصلہ ہو جائیگا
تب مین آپکی شراکت کرونگا جبکہ مین اسیر ہو گیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ تتنے میری کمک کی اور
اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا مضراب نے جواب دیا کہ ای شہریار مین مرد ہون نامرد نہین ہون
گو میرے آپکے اقرار تھا مگر جب مین نے دیکھا کہ اس نامرد نے آپکو اور آپکے سردارونکو
مکر کے اسیر کیا اور اب لشکر کو غارت کرنا چاہتا ہے مین اسسے زیر ہو چکا تھا آپکا ایک
ادنی غلام تھا مجھسے بدعت اس نامرد کی نہ دیکھی گئی مین نے مقابلہ کیا جبکہ آپ اسیر ہو چکے تھے
تو میرا رہنا بیکار تھا مین بھی اسیر ہوا اب جو آپکی حالت ہے وہی میری حالت ہے جو آپکے
اوپر گذریگا وہ میرے اوپر بھی گذریگا ملازم نہ دوست وہی ہے جو وقت بد مین کام آئے اب
عرض میری یہ آرزو ہے کہ مجھکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین اسکو پڑھکر مسلمان ہون اور اس
دنیا سے جو جاؤن تو مسلمان جاؤن کافر نہ قتل کیا جاؤن علمشاہ نے اسی حالت قید مین
کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا مضراب اسیوقت کلمہ پڑھکر مع ان سردارون کے جو کہ قید
ہوئے تھے اور یہان موجود تھے مسلمان ہوا از سر صدق اور اسی حالت قید مین مجکو
ہزارون لاکھون گالیان اور عنظاق و رموز و خداوند عجائب وغیرہ کو دین اور ان سب پر
لعنت کی یہ واقعہ دیکھکر رموز و عنظاق کو نہایت غصہ آیا مگر سکوت کیا عنظاق نے
علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہے علمشاہ نے
فرمایا کہ مین اپنے کو اسوقت اس حالت مین پاتا ہون کہ جیسے شیر غران کو کوٹھری مین بند
کرو اور اس پر بدعت کیجائے وہ میری حالت ہے یہ کہکر فرمایا کہ شکر ہے خدائے برتر کا کہ جس نے

مجھکو اس قید مین مبتلا کر دیا اسکا شکر بہر حال مین کرنا چاہیے مگر مین نے آجتک تجھسا نامرد و بد
کسی کو نہین دیکھا تو نہایت نامرد و مکار ہی عنطاق نے کہا کہ او پسر حمزہ تو بڑا بدزبان ہی سچ
کہا ہی کسی نے کہ رسی جلجاتی ہی اسکا بل نہین جلتا ہی خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب یہ
بتاؤ کہ میری اطاعت اور دین اسلام کے ترک کرنے مین کیا کہتا ہی اگر تو دین اسلام ترک کرے
عجائب پرستی قبول کرے تو مین ابھی تجھکو رہا کر دون اور اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون علمشاہ
نے فرمایا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے خداوند پر مین نہ تیری اطاعت کرونگا نہ دین اسلام
ترک کرونگا تو بیکار مجھکو قتل کرنے سے ڈراتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ حکم دے عنطاق نے
یہ کلمہ علمشاہ کا سنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھایا علمشاہ کی طرف سے منھ پھیر کر
کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی مین کیا کرون کہ مجبور ہون تو میرے کہنے پر عمل ہی نہین
کرتا ہی علمشاہ سے یہ کہکر اب اُن سب کی طرف یعنی تیجز دیوانہ و مضراب داخفان و جہم
و ان سب کے سردارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم سب دین اسلام ترک کرنے اور
میری اطاعت قبول کرنے کی بابت کیا کہتے ہو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر جبکہ ہمارا آقا و سردار تیری اطاعت قبول نہین کرتا ہی تو ہم پھر کیون قبول کرنے لگے
اور یہ بتا کہ جب کافر سے کوئی مسلمان ہو تو پھر وہ کافر کیونکر ہوسکتا ہی بس ہم کیونکر دین اسلام ترک
کرین جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کہکر ہزارون گالیان دین اب عنطاق کو اور زیادہ غصہ آیا
آہو چشم سے کہا کہ اے آہو چشم تو اپنی جوانی پر رحم کھا اور میرے کہنے پر عمل کر مین تجھکو رہا
کیے دیتا ہون تو طرف طلسم کے چلی جا آہو چشم نے کہا کہ کیا بکتا ہی جب عنطاق کو معلوم
ہوا کہ انمین سے کوئی بھی میری اطاعت نہ کریگا نہ دین اسلام ترک کریگا وار دغہ زندان کو
طلب کرکے حکم دیا کہ ان سب قیدیون کو لیجا کر شہر مین قید کرو اور ہر قسم کی تکلیف دینا مین
مین بھی آتا ہون وہان آکر ان کے بارے مین حکم دونگا پس داروغہ زندان اُن سب قیدیون
کو جو کہ قریب تین ساڑھے تین سو کے تھے بیرون بارگاہ لایا ارابون پر ڈالکر اور ایک
سردار بحکم عنطاق مع پچاس ہزار سپاہ کے داروغہ قیدیون کے ہمراہ ہوا داروغہ زندان
لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا بعد روانہ کرنے قیدیون کے عنطاق نے دبیر کو طلب کرکے

پہلے بہت بڑا القاب و آداب تحریر کرا سکے ایک نامہ اس مضمون کا جو کہ سابق مین عرض
کر چکا ہون بنام شنکال بادشاہ طلسم زعفران زار تحریر کرایا اور ایک ساحر کو رموز
نے دیکر روانہ کیا جب عنطاق نامہ روانہ کر چکا اُسنے اُسوقت لشکر کو حکم دیا کہ طرف شہر کے
کوچ کرے وہ ساحر نامہ لیکر طرف طلسم کے راہی ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے سب
اسباب وغیرہ بار ہو گیا عنطاق مع اُن سب بادشاہون کے طرف شہر کے چلا جو کہ کمک
کو آئے تھے راوی بیان کرتا ہو کہ پہلے داروغہ قیدیون کو لیکر داخل شہر ہوا تمام شہر مین
غلغلہ ہوا کہ جس معرکے پر بادشاہ تشریف لے گیا تھا اُن سب لوگون پر بادشاہ نے ظفر
پائی اور سب کو اسیر کیا اُن قیدیون کو داروغۂ زندان لیکر شہر مین آتا ہو بحکم بادشاہ قیدکرنے
کو یہ جو خبر مشہور ہوئی ہر ایک بر سر راہ آکر کھڑا ہوا برائے تماشا سب نے دیکھا کہ آگے آگے
ہزارون سوار آئے اُنکے بعد دیکھا کہ ارابون پر قیدی بیٹھے ہوے اُنکے گرد سوار برہنہ
تلوارین لیے ہوے چلے آتے ہین اول ارابہ علمشاہ کا تھا سب نے دیکھکر کہا کہ یہی
لپسر حمزہ ہو اسی کو بادشاہ کا بھانجہ دیوانہ رہا کر لے گیا تھا اُسکے بعد ارابہ مضراب کا تھا اُسکے
بعد ارابہ دیوانے کا اُسکے بعد اخفان کا اِن سب کے بعد اور سردارون کے ارابہ
تھے اب سب نے ان سب کو پہچانا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہو کہ سوائے لپسر حمزہ کے
جسقدر قیدی ہین سب بادشاہ کے عزیز و ملازم ہین کیا یہ لوگ سب لپسر حمزہ کے شریک
ہو گئے تھے اہل لشکر سے جو اس معرکہ کو دریافت کیا اُن سب نے سب حال اہل شہر سے
بیان کیا یہانتک کہ داروغہ نے اِن سب کو لاکر زندان مین قید کیا یہ سب مع اُمو جشیم کے
ایک مقام پر قید ہوے اب اُنکو تو قید مین رکھا جاتا ہو دیکھیے کب رہا ہون اُدھر عنطاق
مع لشکر کے راہ طے کر کے اور اُن بادشاہون کو جو کہ کمک کو آئے تھے داخل شہر ہوا سب
لشکر چھاونی مین اُترے اپنے اپنے عزیزون سے ملے عنطاق نے دربار کیا سب حاضر
دربار ہوے عنطاق نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے ہم اِس فتح کی خوشی کا جشن کرینگے
جبتک ہمارے نامے کا جواب بھی آجائیگا جیسا حکم ہوگا اُسپر عمل کرینگے منادی نے ندا کردی
کہ تمام اہل شہر اِس فتح کی خوشی کرین اُسیوقت شہر مین منادی کردی گئی ہر ایک مقام پر سامان

جشن خوشی ہونے لگا یہان بھی بادشاہ کی بھی سرکار مین سامان ہونے لگا یہانتک جب سب
سامان درست ہوگیا محفل آراستہ ہوئی جشن عشرت برپا ہوا راوی نامہ بر کو طرف طلسم کے
روانہ رکھتا ہو اور علمشاہ وغیرہ کو قید مین مبتلا رکھتا ہو اور عنطاق کج کلاہ کو مصروف جشن
خوشی و انتظار جواب نامے مین مصروف رکھتا ہو اور اب کچھ حال طلسم زعفران زار دخواہد
کا تحریر کرتا ہو وحال سمک پلداقی کا کہ جبکہ علمشاہ وغیرہ اسیر ہوے اور سمک نے دیکھا
کہ اب لشکر پر تباہی آتی ہو یہ اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر عنطاق کج کلاہ مین اس خیال
سے آیا کہ اگر بن پڑے تو کوئی تدبیر رہائی شاہزادے وغیرہ کی کرون مگر جب رموز جادو
سکو یعنی ملکہ وغیرہ کو اسیر کرکے مع عنطاق و لشکر کے ہمراہ عنطاق کے فرودگاہ پر آیا
اور راسند ان عنطاق نے دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر قیام پذیر ہوے
سمک نے شب بھر بڑی کوشش کی کہ کسی تدبیر سے قید خانے کا پتہ چلجائے تاکہ مین
عیاری کرکے رہا کرلون مگر کچھ پتہ نہ چلا اسی فکر مین صبح ہوگئی یہ پھر دربار مین آیا اسکے روبرو
وہ صلاح و راے باہم ہوئی اُسکے بعد قیدی طلب کیے گئے تھے اِسکے سامنے سب تقریر
ہوئی اور اسیرون کو داروغہ لیکر روانہ ہوا تھا یہ بھی ہمراہ چلا تھا اِس خیال سے کہ راہ مین
عیاری کرون پھر خیال آیا کہ عنطاق کے دربار مین چلو وہان دیکھو اب کیا راے ہوتی
ہو یہ پھر دربار مین آیا تھا اِسکے روبرو نامہ لکھا گیا اور ساحر نامہ لیکر چلا اب اسنے خیال کیا
تھا کہ اِس نامہ بر پر عیاری کرو اِسکو اسیر کرکے اور خود اپنی طرف سے جواب نامہ لکھکر خود
نامہ بر بنکر عنطاق کے پاس آؤ اور عیاری کرکے اِن سب کو رہا کرو یہ خیال دل مین
کرکے یہ بھی ساتھ نامہ بر کے بیرون بارگاہ آیا تھا نامہ بر تو اُڑ کر چلا یہ اُسکے سایہ کے
نشان پر چلا جاتا تھا اس خیال سے کہ یہ کسی مقام پر اُتریگا اُسی مقام پر عیاری کرنا ہی ہو
اِسکو بھی روانہ رکھتا ہو عیاری مین اب اِن سب کا حال تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالے

اب دو کلمہ داستان خواجۂ خواجگان سر برندۂ جادوگران ریش تراشندۂ کافران بیک طرز آیا
خنجر گذار عیار تیز رفتار یعنی خواجہ عمر نامدار کے حوالۂ قلم تیز رقم ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین دیگر حالات

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے | یہ زرد زرد ہر یک شی ہری ہری ہو جائے
کبوتر اڑ کے جو جائے وہاں پری ہو جائے | جواب نامہ جو لائے پیمبری ہو جائے
خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے جو حال | کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے
وہ سخت جان ہوں ہو گر گرمی تبری تو رگ | چٹائے سنگ ذرا بار ہو دو دری ہو جائے

بیاران مضامین و سر ہنگان یعنی اس داستان جلالت طراز کو یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہانتک بیان کیا ہی کہ خواجہ عمر بن امیہ ضمری نامدار صاحبقران عالی وقار اُس پہاڑ پر آئے کہ جہان اسلم بچہ شیطان خدائی کرتا تھا اور اسکو بہ مکر و عیاری اسیر کرکے داخل زنبیل کیا اُسکے باغ کا کُل مال و اسباب لوٹ لیا بعدہ اسے وہان سے طرف صاحبقران کے تشریف لے چلے تھے جب تھوڑی دور راہ طی کی تو خیال آیا کہ ای خواجہ تم کو صاحبقران نے برائے رہائی جہانگیر و ملکہ سیمائے مہر جمال کے روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان دونون کو شنکال بادشاہ طلسم اسیر کرلے گیا ہی انکی خبر لاؤ اور رہا کرلاؤ چنانچہ تم اُنکی رہائی کی فکر مین چلے تھے کہ راہ مین اُس ساحر نے اسیر کرلیا جسنے کہ تم کو شنکال کے پاس اسیر کرکے روانہ کیا تھا وہ ساحر بحکم اپنے آقا کے لیے جاتا تھا کہ صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے تم کو رہا کیا اور رہیم کو برائے خبر اسلم روانہ کیا تم نے یہان آکر اُسکو اسیر کرلیا اے خواجہ اب تم کو لازم ہی کہ اُن دونون کی فکر کرو اور اُنکو رہا کرکے اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین چلو اور جب تک تم نہ جاؤ گے حکیم استقلینوس کے مہمان رہین گے اُنکی طرف سے اطمینان ہی بس یہ سوچ کر خواجہ سلامت نے اپنی صورت تبدیل کی ایک صورت پر تیار ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے کہ کسی سے راہ طلسم دریافت کرکے طلسم مین اپنے کو پہونچاؤن شنکال کے دربار مین جاکر فکر رہائی جہانگیر و سیما کی کرون اور عیاری کرکے شنکال کو بھی قتل کرون خواجہ اسی فکر مین راہ روی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جس سے راہ طلسم دریافت کرتے ہین وہ خواجہ کی صورت دیکھ کر بھاگ جاتا ہی کچھ جواب تک نہین دیتا ہی اگر کسی نے جواب بھی دیا تو یہ جواب دیا کہ ہم نے تو یہ نام تک نہین سُنا ہم پر کیا جانین خواجہ کو جو قصبہ یا گاؤن ملا خواجہ نے اُسکو لوٹ لیا عیاری کرکے

اسیطور سے خواجہ کو دس دن گذر سے کہ طلسم کا نشان نہ ملا ایک دن پریشان ہو کر اور خدا سے دعا
کر کے کہ یا تو اے کریم کارساز مجکو منزل مقصود پر پہونچاوے یا مجکو خدمت صاحبقران
ادھر آکر بہت پریشان ہوا یہ دعا مانگ کر خواجہ نے ایک طرف کا راستہ لیا پاسے شکاری
ہوئے جاتے تھے دوپہر راہ چلے تھے کہ پیاس نے غلبہ کیا شدت عطش نے پریشان کیا
مین کانٹے پڑ گئے تالو خشک ہو گیا ہر مرتبہ زبان تالو سے لپٹی جاتی ہو اب خواجہ پانی کی تلاش
مین ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھرنے لگے نوبت یہ ہو کہ تالو شدت عطش سے
حالت ایک تو پیاس کی شدت دوسرے دھوپ کی حدت تیسرے گرمی کی کثرت
وقت دوپہر خواجہ عجب بلا مین مبتلا تھے کہ سامنے سے ایک دریا سے نظر آیا
نے خیال کیا کہ یہ دھوکا ہو اکثر جنگلون مین ریگ پر دریا کا دھوکا ہوتا ہو بیکار ہو اُدھر کو جانا
خیال آیا کہ چلکر دیکھ تو لو اگر یہ ہو گا تو آگے چلنا اتنو مصیبت مین مبتلا ہوئے
کر کے خواجہ اُس طرف کو روانہ ہوئے جو جو قریب ہوتے جاتے ہین وہ وہ پانی نظر آتا جاتا
ہو اب جو دور سے پانی پر نگاہ پڑی امید ہوئی دل کو ایک قسم کی تازگی و فرحت حاصل
آنکھوں مین خنکی پہونچی خواجہ لپک کر قریب دریا آئے ایک طرف دیکھا کہ چند درخت سے
ہوئے ہین کنارے دریا کے اُن درختون کے سایہ مین ایک چبوترہ پختہ بنا ہوا ہو یہ معلوم
ہوتا ہو کہ کوئی بادشاہ یا امیر یا وزیر اس مقام پر آکر شکار ماہی کا شغل کرتا ہو یہ چبوترہ اُسی
لیے بنوایا ہو خواجہ اُن درختون کے سایہ مین آئے ہوا جو سرد لگی گرمی بھی کم ہوئی پیاس کا
غلبہ بھی کم ہوا اب خواجہ کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھے قصد کیا کہ دریا مین ہاتھ ڈال کر
پانی لے کر منھ ہاتھ دھوون پھر خیال آیا کہ اے خواجہ یہ مقام طلسم ہو یہان کارخانہ سحر کا ہو
ایسا نہ ہو کہ یہ دریا سے سحر ہو تم دریا مین ہاتھ ڈالو اور کوئی ساحر اُسمین رہتا ہو وہ تم کو اسیر
کرلے تو بڑی خرابی ہو پہلے آزما لو یہ خیال دل مین کر کے زنبیل سے ایک شہدے کو نکالا
اُس سے کہا کہ دریا سے پانی تو لا اُس شہدے نے دریا مین ہاتھ ڈالا کچھ بھی نہ ظاہر ہوا چونکہ
وہ دریا اصلی تھا اگر سحر کا ہوتا تو کچھ نہ کچھ علامت سحر ضرور ظاہر ہوتی جب خواجہ کا اطمینان
ہو گیا اُسکو تو نذر زنبیل کیا خود ہاتھ منھ دھویا اُسکے بعد پانی خوب سیر ہو کر نوش فرمایا تن

پژمردہ مین جان آئی ولکو قوت قلب کو راحت حاصل ہوئی پانی جو پیا آرام علاوہ شدت عطش
اور پیادہ پائی گرمی کم ہوئی اب چبوترے پر درختون کے سایہ مین پاؤن پانی مین لٹکا کر لیٹے گو خواجہ
دریا سے ڈرتے بہت ہین مگر اسوقت ایسی تکلیف اُٹھائی تھی اب جو راحت ملی ہے تو
اس رنگ سے بیٹھے ہین راوی کہتا ہے کہ خواجہ کے پاس زنبیل مین سب اشیا از قسم کھانا و
پانی موجود رہتا ہے اول مشکیزہ حضرت خضر وغیرہ بھی خواجہ نے کیون نہ اُس سے پانی پیکر
اپنی پیاس کو برطرف کیا اسکا سبب یہ ہے کہ اول تو وہ خواجہ ہر ایک مقام پر نکالتے نہین
ہین جہان یہ خیال ہوتا ہے کہ اب پانی ممکن نہ ہوگا وہان اُسکو نکالتے ہین اور یہی حکم بھی ہے
دوسرے خواجہ اُسوقت کچھ ایسے بدحواس تھے کہ بالکل یاد بھی نہ تھی خیر آمدم برسر
مطلب اب جو ہوا لگی خواجہ کی آنکھ بند ہونے لگی خواجہ نے پانی سے پاؤن نکالے اُسی
چبوترے پر درخت کے سایہ مین لیٹ کر سو گئے بڑے عرصہ تک سویا کیے اب جو آنکھ
کھلی تو وقت سہ پہر تھا خواجہ نے اُٹھ کر وضو کیا نماز ظہر بھی ادا کی اُسکے بعد مُنھ ہاتھ دھونے
لگے خواجہ تو مُنھ ہاتھ دھو رہے ہین مگر صورت اپنی تبدیل کیے ہوئے ہین ایک دوسری
وارث پر ہین کہ یکایک ایک برق چمکی خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی کیا
کوئی ساحر آتا ہے خواجہ تو یہ دیکھ رہے ہین مگر بے خوف اسی سبب سے ہین کہ اصلی صورت
بدلے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ تو اس خیال مین تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر
جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے قشقہ سیندور کا لگائے ہوئے کالے کوڑیالے گلے مین
پڑے ہوئے آنکھ مُنھ سے شعلے نکلتے ہوئے اِدھر اُدھر کچھ دیکھتا ہوا چلا آتا ہے ادھر اس
ساحر نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت کہ جسکا قد بہت دراز ہے سر یہ معلوم ہوتا
ہے کہ ایک گنبد ہے بازون پر ویسے بڑے بڑے بال ہین آنکھین مثل تنور کے روشن ہین بڑے بڑے
دانت رنگ سیاہ ایک جامہ پہنے ہوئے کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے ہزارون
اژدر و سانپ جسم سے لپٹے ہوئے ہین وہ جو پیرہن ہے طرح بطرح کے رنگ بدلتا ہے کبھی
سرخ ہو جاتا ہے کبھی سفید کبھی سبز کبھی نیلا یہ معرکہ دیکھ کر اسکو بڑا عجب ہوا یہ حیرت سے
دیکھنے لگا اور خیال دل مین کرنے لگا کہ یا تو یہ کوئی ساحر زبردست ہے یا کوئی دیو تا ہے یا

کوئی مقرب بندہ ہی جو یہ اسکو مرتبہ حاصل ہی اسکے پاس چلکر ذرا دریافت تو کرو مگر صورت دیکھ کر
دم نکل گیا ہی یہ خیال ہوتا ہی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی ہو جائے اور یہ کچھ اذیت پہونچائے ہر چند
قریب جانے کا قصد کرتا ہی پھر تھم جاتا ہی ادھر خواجہ نے جو اس ساحر کو دیکھا قیافہ سے پہچان
لیا کہ یہ تم سے خوف کرتا ہی ای خواجہ اسکو اپنے قریب بلاؤ اسکا حال دریافت کرو شاید اس سے
کچھ پتہ و نشان طلسم کا سلے کیونکہ یہ ساحر ہی ادھر وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ضرور یہ کوئی بزرگوار ہین جو
اس صحرا مین یون بے خوف بیٹھے ہوئے ہین نہ شیر کا خوف نہ اور کسی جانور گزندہ و درندہ کا ڈر
اکیلے بیٹھے ہوئے ہین کہ خواجہ نے پکار کر کہا کہ ای مسافر تو وہان کھڑا ہوا کیا دیکھ رہا ہی یہان
قریب آ مین تیرے حال سے آگاہ ہو گیا ہون تو پانی کی تلاش مین ادھر آیا ہی مجھکو دیکھ کر تو
خوف کرتا ہی اور پانی لینے کو نہین آتا ہی تو شوق سے آکر پانی لے اور اپنی عطش کو برطرف کر مین
تجھکو اذیت نہین دونگا ہم لوگون کا یہ کام نہین ہی کہ کسی کو بدون حکم کے تکلیف دین ہان
جب حکم صادر ہوتا ہی کہ فلان کو ہمارے پاس لے آؤ تو ہم اُسکو اکر لے جاتے ہین پھر نہین
چھوڑتے ہین چاہے اُسکے عزیز روئین چاہے باپ مان بیٹا بیٹی مگر ہم لیجا ئینگے ابھی تو تیرے
جانے مین بہت زمانہ باقی ہی تو بیکار ہم سے خوف کرتا ہی ہم یہان آتے کب ہین اسوقت
ایک ضرورت سے یہان آئے تھے یہ مقام اچھا معلوم ہوا ٹھہر گئے تھوڑی دیر ٹھہر کے چلے
جائینگے یہ جو پکار کر کہا وہ ساحر واقعی پیاسا تھا اتنا اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اُس نے
دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی خاص اور مقرب بندہ ہی یہ تو میرے حال سے آگاہ ہو گیا
چل اسکی خدمت مین عجب کیا ہی کہ تو جس مطلب کے لیے بحکم بادشاہ نکلا ہی وہ مطلب
اسکی کمک و مدد سے حاصل ہو اور تو اپنی مراد کو پہونچے یہ خیال کر کے اور اپنے ہاتھ
باندھ کر قریب خواجہ کے آیا بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اور قصد کیا کہ قدم پر
سر رکھون خواجہ نے منع کیا اُسنے دونون ہاتھ آنکھون سے لگا لے آپ نے فرمایا
کہ پہلے پانی تو پی لے پھر باتین کرنا اُسنے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ آپ ضرور بندہ خاص
خداوند یا صاحب خداوند مین واقعی مین بہت پیاسا تھا اور ہون بڑی دور سے پانی
کی تلاش مین چلا آتا ہون صبح سے اپنے مکان سے چلا ہون کوسون کی راہ طی کی ہے

بسبب راہ طے کرنے کے پیاس نے غلبہ کیا پھر بھرتے پانی کی تلاش کر رہا ہون اتفاق سے یہ دریا
دکھائی دیا اور جو آیا تو آپ کو یہان تشریف فرما پایا آپ کی صورت مبارک دیکھتے ہی میرے
اندام میں خود بخود رعشہ پڑ گیا باوجودیکہ میں ساحر ہون اور طلسم زعفران زار کا رہنے والا ہون ہزارہا
ساحر و صورتیں ایسی دیکھیں ہیں کہ جنکو اگر رستم دیکھ لے تو ڈر جاوے اور کانپ کر گرے غش آ جائے
مگر میری یہ حالت کبھی نہیں ہوئی جو آپ کی صورت دیکھ کر ہوئی میں نے خیال کیا اپنے
دل میں کہ یا تو یہ کوئی بندہ مقرب درگاہ خداوندی ہیں کہ جنکی عزت و بزرگی کے سبب سے
مجھ پر رعب طاری ہوا یہ میری حالت ہوئی یا کوئی فرشتہ قدرت ہیں کہ جنکے رعب کے سبب
سے میری یہ حالت ہوئی ہے بدون اجازت کے جا کر پانی پینا خلاف ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی
گستاخی یا بے ادبی ہو کہ جو کہ سبب ناراضی ہو بس میں اُسی مقام پر ٹھہر گیا اور فکر کرنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون جو خدمت عالی میں پہونچون کہ آپ نے یاد فرمایا میں بہت
خوش ہوا اور حاضر خدمت ہوا کیونکہ میری مراد بر آئی خواجہ نے فرمایا کہ پھر
باتیں بنانا پہلے پانی پی لو اور اپنے دل میں کہا کہ وہ مارا جو مجھکو گمان تھا وہ
پورا ہوا خدا نے میرے حال پر رحم کیا اُدھر اُس ساحر نے دریا سے پانی پیا اب
جب آیا خواجہ کے روبرو بہت ادب سے بیٹھا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ فرمائیے کہ آپ کون بزرگوار ہیں اور اس جنگل میں کہ جہان کوسے امراضات نہیں
ہزار کوسون تک انسان کا نشان نہیں ہے سوائے صحرا کے آپ کیون تشریف فرما ہیں
خواجہ نے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہے اور اس دریافت کرنے
سے کیا مطلب ہے لے تو پانی پی چکا اپنی راہ لے میری اوقات میں فرق آتا ہے مجھکو
ابھی بڑی دور جانا ہے اُسنے عرض کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ اپنے
اسم نامی سے آگاہ فرمائیے گا اور مقام سکونت سے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو کون ہے
اور تیرا کیا نام ہے اور کہان کا رہنے والا ہے اور کس ضرورت سے ادھر کو آیا ہے گو ہم
سب تیرے حال سے آگاہ ہیں مگر تیرے زبانی سننے کے بہت مشتاق ہیں ہم
ہر ایک کے دل کے حال سے آگاہ رہتے ہیں اور ہم کو بہ بخوبی معلوم ہے کہ اسقدر

بندے دنیا پر ہین سب کے نام ہمارے دل پر لکھے ہوئے ہین مگر ہم تیری زبان سے سننے
کا شوق رکھتے ہین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مین ابھی عرض کرتا ہون مگر اسقدر آپکی
خدمت مین گذارش ہی کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون
جس غرض سے نکلا ہون وہ کام میرا پورا ہوا اور مین اپنی مراد کو پہونچون جو حکم بادشاہ نے
فرمایا ہی وہ مین بجالاؤن تاکہ انعام کثیر پاؤن پندرہ دن سے پریشان پھر رہا ہون فرمایا
کہ سب تیرے مطالب پورے ہونگے تو بیان تو کر ہم سنین تو سہی اُسنے عرض کیا
کہ بہت خوب یہ کہکر یون بیان کرنے لگا کہ مجکو انصرام جادو کہتے ہین اس غلام کا
نام انصرام ہی مین رہنے والا ہون طلسم زعفران زار سلیمانی کا اور ملازم ہون بادشاہ طلسم
شہنشاہ شنگال جادو کا آج کل تھوڑا زمانہ ہوا ہی کہ کسی طرف سے چند خدا پرست
طلسم پر آگئے ہین اُن مین ایک طلسم کشا بھی ہی اُسکا عیار جو ہی کہ جسکا نام خواجہ عمرو
ہی وہ بلا کا ہی اُسنے لاکھون شہر ساحرون کے و ہزارون ملک جادوگرون کے تباہ و غارت
کئے ہین اور لاکھون ساحرون کو قتل کیا اسی سبب سے اُسکا لقب سربریدہ ساحران
مشہور ہوا اُسکے بارے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ اُسکی موت کسی ساحر کے
ہاتھ سے نہین ہی وہ سب ساحرون کا قاتل ہی جو مرے اُسکا خون جس زمین پر گرے گا وہ
زمین کبھی آباد نہ ہوگی اُسکا مالک جو حمزہ ہی اُسنے ہزارون خدائیان مٹا دین ہین وہ دونون
مالک و خادم اس طلسم پر بھی آگئے ہین چنانچہ چند ملازم خاص بادشاہ کے اُن لوگون سے
لڑنے گئے کئی معرکہ پڑے وہی لوگ غالب رہے اُس عیار یعنے خواجہ عمرو نے کئی مرتبہ
آکر عیاری کی اور بہت کچھ زک دے کر چلا گیا اُسکا کوئی کچھ نہ کر سکا چنانچہ بادشاہ
نے مجھسے فرمایا کہ ای انصرام مین نے کتاب مین دیکھا ہی کہ عیار طلسم کشا لشکر سے
نکلا ہوا کوہ و صحرا مین تباہ پھر رہا ہی تو جا کر اسیر کر لا تو مین تجکو بہت کچھ انعام دونگا اور
تیرا مرتبہ اعلیٰ کر دونگا کہ ہر ایک کو رشک و حسد ہوگا اگر تو اسیر کر لائے تو مین اُسکو
قتل کر ڈالون بس تمام قصہ مٹ جائے میرے شامت اعمال انعام کثیر کو سنکے
لالچ آیا طلسم سے اُسکی تلاش مین اپنے عزیزون یگانون کو چھوڑ کر راحت و آرام سے

منھ موڑ کر چل کھڑا ہوا آج پندرہ دن سے کوہ و صحرا مین سرگردان و حیران ہون کہین اُسکا پتہ
نہین چلتا ہی نہ پانی سیر ہو کر ملتا ہی نہ کھانا ملتا ہی رات ہوئی اس درخت کے سایہ مین پڑ رہا
اُس کوہ پر سو رہا اسی طور سے رات و دن بسر کرتا ہون مگر گوہر مقصود کسی طور سے ہاتھ نہین
آتا ہی لاکھو لاکھو دریاے فکر مین غوطے لگاتا ہون سواے سنگ ندامت کے کوئی دوسری
چیز ہاتھ نہین آتی ہی خالی ہاتھ جاتے ہوئے بھی شرم آتی ہی کیونکہ بہت جتمی وعدہ کر آیا
تھا اب خالی ہاتھ جا کر کیا کہون اور کیا اپنا روے سیاہ دکھاؤن لوگون سے مجکو اور
زیادہ تر حجاب ہوگا جو کہ منع کرتے تھے اور مین نے انکا کہنا نہ سُنا اور ولولہ دل اور امید
انعام کثیر مین چلا آیا مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسیطور سے ٹکرا ٹکرا کر مر جاؤنگا گوشت و
پوست درندے جنگل کے کھا جاینگے ایک نہ ایک دن کسی صحرائی جانور کا لقمہ
ہونگا میری یہ امید ہی کہ آپ دعا فرمایئے کہ وہ دزد یار ریک ناعیار میرے ہاتھ آجائے
مین اپنی مراد کو پہونچون یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے دل مین اپنے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو تمھاری
تلاش مین نکلا ہی تمھارا دشمن ہی خبر اب یہ جاتا کہان ہی اسکی قضا لائی ہی اب معلوم ہوا کہ
یہ ہماری ہی تلاش کو نکلا ہی یہ دل سے باتین کرکے اُسکے ناعیار روز زرد یار ریک کہنے پر بہت
غصہ آیا فرمایا کہ او انصرام تو کیسا بے ادب ہی کہ اُس مرد بزرگ کا یون بے ادبی سے نام
لیتا ہی کیا تو آگاہ نہین ہی کہ وہ خداوند کا بندۂ خاص ہی گو آج کل خداوند اُس سے ناخوش
ہین مگر پھر بھی ایسا نہ ہو کہ تیری اس گستاخی کے ساتھ نام لینے سے تجھ پر عذاب نہ نازل
کرین اے انصرام آگاہ ہو کہ خواجہ عمرو مقرب بندے ہین کہ جنکا اسوقت مثل و نظیر
نہین ہی آگاہ ہو کہ خداوند سامری و جمشید و لقا و زمرد ثانی و جمشید ثانی و فرعون ثانی و
نمرود ثانی ساحر مشمش و دوامہ جادو و افراسیاب بادشاہ طلسم ہوش ربا کو اپنا نائب
کرکے دنیا پر بھیجا یہ سب یہان آکر خدا بن بیٹھے خدائی کرنے لگے خداوند نے برہم ہو کر
حمزہ اور خواجہ کو پیدا کیا حمزہ کو صاحبقران کیا اور اُنکو اور اُنکی اولاد و سرداروں و
اہل لشکر و ملازمون کو قوت و طاقت عطا فرمائی کہ کوئی اُنکو زیر نہ کر سکے اور اُنپر ساحر و
کوئی اثر نہ کر سکے خواجہ عمرو کو عیار بنایا ایسا عیار کہ کوئی اسکی عیاری کا جواب نہ دے سکے

وہ شاہزادہ ولایت اول ہو اُسکا بڑا مرتبہ ہو پس ان دونون نے بموجب حکم خداوند کے ان سب کو
غارت کیا اور انکی آلایش سے دنیا کو پاک کیا خداوند بہت خوش ہوئے اور مرتبہ زیادہ کیا
اب یہ لوگ بھی مغرور ہوگئے اور غرور کرنے لگے اب ان لوگون نے خداوند کی عبادت ترک
کرکے خداے نادیدہ کی جو کہ کہتے ہین کہ آسمان پر ہو بندگی کرنا شروع کی اور ان بندون کو پریشان
کرنا شروع کیا جو کہ خاص خداوند کے بنائے ہین اور خداوند ان سے الفت و محبت کرتے ہین چنانچہ
اُسی حالت غرور مین اس طلسم پر بھی آئے اور قصد کیا کہ اس طلسم کو فتح کرین اور یہان کے
بادشاہ **شنکال جادو** سے کہ جنگ کا اُنکو تو لازم ہو مقابلہ پر آمادہ ہوئے **شنکال** وہ بندہ خاص
خداوندی ہو کہ خداوند اکثر **شنکال** کا ذکر فرمایا کرتے ہین بلکہ ایک تصویر **شنکال** کی ہر وقت
خداوند کے روبرو رہتی ہو خداوند فرماتے ہین یہ میرا خاص بندہ ہو مین اس سے بہت محبت
رکھتا ہون خداوند عجائب کا یہ حال ہو کہ ہر وقت باشندگان طلسم زعفران زار کی تعریف
فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ سب میرے خاص بندے ہین مین انسے بہت خوش
ہون یہ مجکو خوب مانتے ہین اور میری عبادت کرتے ہین اگر انپر کوئی بلا بھی نازل ہوگی
تو مین رد کرونگا چنانچہ خداوند کو جب علم خدائی سے ثابت ہوا کہ آج کل میرے بندہ
خاص **شنکال** پر اُن میرے بندون نے لشکر کشی کی ہو جو کہ مجھسے پھر گئے ہین اور
خداے نادیدہ کو ماننے لگے ہین پس خداوند کو غصہ آیا اور دریاے قہر خداوندی موجزن
ہوا مجھسے فرمایا کہ اے ملک الموت قدرت تو سب بندون سے آگاہ ہو اور
ہر ایک کی صورت و شکل و نام سے واقف ہو اُن بندون نے کہ جنکو مین نے خلق کیا
تھا براے تنبیہ و تادیب اپنے تابعون کے اُن مین اپنا زور و قدرت بھر دیا ہو اب
اُنھون نے سر اُٹھایا ہو مجکو بھول گئے ہین یہ امر تو میرے رحم دلی اور امر خدائی کے
خلاف ہو کہ مین اُن سے وہ زور و طاقت لے لون اور ہر ایک سے اُنکو ذلیل کراؤن
لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہو کہ اُن مین خواجہ عمرو جو بندہ ہو وہ بہت مغرور ہوگیا ہو اور
میرے اُن خاص بندون کے درپے آزار ہو جو کہ طلسم زعفران زار مین رہتے ہین اور حمزہ
مع اپنے چند سردارون و چند عیارون کے اُس طلسم پر آیا ہو اور کئی مرتبہ میرا خاص بندہ

حمزہ سے لڑا ہی مگر چونکہ بین ان سب کا ستارہ زبردست ہر ایک پر گر چکا ہون اس سبب
سے میرے خاص بندے شنکال نے شکست کھائی حمزہ کے عیارنے کئی مرتبہ ذلیل بھی
کیا میرے خاص بندے کو اور قصد کیا کہ قتل کرون چنانچہ مین اُسکا محافظ تھا اس سبب سے
وہ قتل تو نہ کر سکا مگر ذلیل کرکے چلا گیا سبب اسکا یہ ہی جو پوچھو تو ان لوگون کو ادھر آنے کی
جرأت کیونکر ہوئی یہ وجہ ہی کہ چند بندے میرے جو کہ طلسم مین رہتے تھے مگر اعتقاد اُنکے
کمزور تھے حمزہ سے مل گئے اور حمزہ کو ترغیب دی کہ تم اس طلسم پر بھی لشکر کشی کرو چنانچہ
ایسا ہوا اب میرا خاص بندہ ایک لڑکے کو حمزہ کے کہ جسکا نام جہانگیر ہی مع اپنے ایک
ملازم خاص بلکہ سپاہے مہر جمال کی جو کہ پسر حمزہ پر عاشق ہوکر میرے بندہ خاص شنکال
سے منحرف ہو گئی تھی پکڑ لایا ہی اُسکی رہائی کی فکر مین عمرو عیار نکلا ہی اور یہی قصد ہی کہ میرے
بندہ خاص شنکال کو زک دے تم کو مین حکم دیتا ہون کہ تم جاکر اُسکو پکڑ لاؤ تاکہ مین اُسکو سزا
دون اس امر کا بھی خیال رہے کہ میرے خاص بندہ شنکال نے بھی اپنا ایک ملازم
برائے تلاش عمرو روانہ کیا ہی وہ اُسکو تلاش کر رہا ہی تم جاؤ فلان صحرا مین عمرو پھر رہا ہی
اُسکو پکڑ لاؤ اور جب عمرو کو پکڑ چکنا تو طلسم مین میرے خاص بندہ شنکال کے پاس جانا
اُسکو ہماری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ تم گھبراؤ نہین یہ تمھارا طلسم برباد نہ ہوگا ہم
اسکو زیادہ آباد کر دینگے حمزہ کو ہم غارت کیے دیتے ہین جس سے زیادہ تر خوف تھا یعنے
عمرو سے ہم نے اُسکو تو اسیر کر لیا ہی اپنے ملک الموت قدرت کو روانہ کرکے اور اُسکو عمرو کو
دکھا بھی دینا اور کہنا کہ جو قیدی خدا پرست تمھارے پاس قید ہون اُنکو بھی میرے
پاس بھیجدو تاکہ مین اُنکو مع عمرو کے جہنم مین ڈالدون اور جو تمھارے ملازم ہین اور حمزہ سے
مل گئے ہین اُنکو بھی اسیر کرکے بھیجدو مین اُنکے قلب پلٹ دون کہ وہ پھر تمھاری اطاعت
کرین اگر وہ اس امر پر راضی ہو تو جو قیدی ہون اُنکو لیتے آنا چنانچہ مین بموجب حکم
خداوندا اس جنگل مین آیا عمرو یہان مارا مارا پھر رہا تھا مین نے آتے ہی اُسکو اسیر کیا
یہان آکر بیٹھا کہ اب طلسم مین جاؤن شنکال سے کہون خداوند کا پیام دون اگر وہ قیدی
رخصت کرین تو لے جاکر خداوند کے حوالے کرون اُنکو دوزخ مین ڈالدین خداوند نے

چند فرشتے مقرر کیے ہین کہ جو خدا پرستون کی تلاش مین پھر رہے ہین ایک بہت بڑا فرشتہ مقرر
فرمایا ہی اور خلق کیا ہی اُسکو حکم دیا ہی کہ تو حمزہ کو اُٹھالا چنانچہ وہ حمزہ کے لینے کو گیا ہی
یقین ہی کہ حمزہ بھی آگیا ہوگا اور سب خدا پرست جو کہ اس مقام پر آئے ہین خداوند کے
پاس پہونچ گئے ہونگے صرف عمر اور پسر حمزہ جو کہ شنشکال کے پاس قید ہی ان دونون کی
کمی ہوئی چنانچہ عمر کو تو مین نے اسیر کر لیا ہی میرے پاس ہی پسر حمزہ کو شنشکال سے جا لیتا
ہون اور اُن دونون کو لے جا کر خداوند کے حوالے کرون وہ انکو بھی مع اُن سب کے جہنم مین ڈالیگا
اور جو ملازم شنشکال کے ہین اُنکے دلون کو پھیر دین تاکہ وہ پھر شنشکال کی اطاعت کرین اور
جو اثر اُن مین ان خدا پرستون کی صحبت کا ہی وہ بھی برطرف ہو جائے کیونکہ اب دریاے قہر
خداوندی جوش زن ہوا ہی اور اب خداوند کو اپنے بندون کی طرف توجہ ہوئی ہی عمر میرے
پاس موجود ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا خواجہ کی تقریر نے کچھ ایسا انصرام کے دل پر اثر کیا
کہ بالکل اُسکو یقین ہو گیا اور بہت خوش ہوا کہا کہ اے ملک الموت قدرت کیا عمر آپ کے
پاس ہی خواجہ نے کہا کہ ہان میرے پاس ہی اے انصرام اسی سبب سے تو عمر تم کو ملا نہین
کہ مین اسیر کر چکا تھا تم تمام عمر تلاش کرتے اسیر بھی نہ پاتے خوب ہوا کہ تم سے اور مجھ سے
ملاقات ہو گئی نہ مین یہان ٹھہرتا نہ تم سے ملاقات ہوتی اب تم جاؤ مین بھی آؤنگا میرے
آنے کی خبر شنشکال کو کرو انصرام نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اے ملک الموت قدرت
اگر آپ خفا نہ ہون تو مین اس امر مین آپ سے عرض کرون جواب دیا کہ بیان کرو بھلا ہم
تم سے ناخوش ہو سکتے ہین کیونکہ تم تو خاص بندہ خداوند کے ہو اگر ہم تم سے ناخوش ہون
تو خداوند ہم سے ناراض ہو جائین تب انصرام نے عرض کیا کہ پہلے خواہش میری یہ ہی کہ
جب خداوند آپ سے میری روح کے قبض کرنے کا حکم فرمائین تو میری سفارش کر کے میری
عمر زیادہ کرا دیجیے گا مین آپ کا بہت ممنون ہونگا دوسرے خواہش یہ ہی کہ خواجہ عمر کو
مجھکو ایک نظر دکھا دیجیے تاکہ مین بھی دیکھ لون کہ اُنکی صورت کیا ہی اور جو تصویر شنشکال
نے مجھکو دی ہی اُسکے مطابق ہی یا نہین تیسری خواہش یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ
تشریف لے چلین مین بادشاہ سے عرض کرونگا کہ یہ ملک الموت قدرت ہین انھون نے

میری بہت مقام پر کمک فرمائی اور یہ خواجہ کو اسیر کرکے لیے جاتے تھے مین آپ سے کے
پاس لایا ہون فرماتے تھے کہ مین خواجہ کو خداوند کے پاس پہونچا آؤن تو پھر شندکال کے
پاس آؤنگا مگر مین منت و سماجت کرکے لایا ہون اس امر سے یہ ہوگا کہ میری وقعت روبرو
بادشاہ و اہل دربار کے زیادہ ہوگی سب میری قدر کرینگے بادشاہ میرا مرتبہ زیادہ کر دینگے
آپ کے قدمون اور مہربانی کے سبب سے میری عزت ہوجائے گی آپ خود فرماتے ہین
کہ مین شندکال کے پاس جاؤنگا بس مین بھی ہمراہ ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم اطمینان
رکھو مین خداوند سے کہکر تمھاری عمر زیادہ کرا دونگا اور اسقدر زیادہ کرا دونگا کہ تا بہ قیامت
تم زندہ رہوگے یہ سننا تھا کہ انصرام خواجہ کے قدم پر گر پڑا خواجہ نے اسکا سر اٹھا کر سینہ
سے لگایا اور فرمایا کہ تو بہت لایق اور خلیق ہی یہ فرماکر خواجہ نے فرمایا کہ عمر کو دیکھے گا
مین سمجھ گیا تو میرا امتحان کرتا ہی اور میرے کہنے کو جھوٹ جانتا ہی لے دیکھ لے تا کہ تجکو یقین
آوے اُسنے ہاتھ باندھ کر اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ میری بھی یہ مجال ہی کہ مین آپ کے فرماتے
کو جھوٹ خیال کرون اگر ایسا خیال دل مین بھی لاؤن اُسیوقت سنگ سیاہ ہو جاؤن
اب مین نہ دیکھونگا آپ میرے اس کلام سے ناخوش ہوئے خواجہ نے جواب دیا کہ نہین
مین ناخوش نہین ہوا تم دیکھو یہ کہکر زنبیل پر ہاتھ رکھا اور ایک مرتبہ ہاتھ کھینچکر سامنے
ڈالدیا انصرام نے جو دیکھا تو خواجہ کو بیہوش پایا خواجہ نقلی سامنے انصرام کے بیہوش
پڑا ہوا تھا انصرام نے جھولی سے تصویر نکال کر جو ملائی تو سرمو فرق نہ پایا راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ جب صورت بدل کر برائے رہائی فکر جہانگیر چلے تھے تو ایک شہد سے
اپنی صورت سے مشابہ بناکر زنبیل مین رکھ لیا تھا اُسی کو نکال کر ڈالدیا انصرام نے
خواجہ کو پایا تھا اور زیادہ تر یقین ہوگیا اتھو بالکل باور ہوگیا پھر قدم چومے ہاتھو
آنکھون سے لگائے عرض کیا کہ اسکو رکھ لیجیے جہان یہ تھا خواجہ نے اٹھا کر نذر
زنبیل کیا فرمایا کہ تیسری تیری یہ خواہش ہی کہ تیرے ہمراہ چلون شندکال کے پاس
تجر مین نے یہ بھی قبول کیا گو اس امر مین سراسر میری قباحت ہی مگر خیر تو بہ منت
کہتا ہی تو کچھ ہو یہ سنکے انصرام بہت خوش ہوا سامنے مؤدب بیٹھ گیا خواجہ

سے فرمایا کہ انصرام ٹھہر جاؤ مین جلتا ہون چند بندون کی روح قبض کر لون کیونکہ خداوند نے بھی ابھی فرمایا ہی کہ فلان فلان ملک مین چند بندہ تجھ سے منحرف ہو گئے ہین مجکو منظور ہی کہ وہ زندہ نرہین تم انکی روح قبض کر لو چنانچہ مین روح قبض کرنے جاتا ہون تم اسی مقام پر بیٹھے رہو یہ کہکر اور گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے اُسنے دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے یا یکایک غائب ہو گئے اِسکو اور زیادہ تر حیرت ہوئی اب تو یقین واثق ہو گیا کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہین چندہی منٹ گذرے تھے کہ پھر خواجہ ظاہر ہوئے گلیم اُتار ڈالی انصرام نے جو دیکھا کہ خود بخود غائب ہو گئے اور پھر خود ہی ظاہر ہوئے انصرام نے خواجہ کے ہاتھ مین ایک شیشہ دیکھا کہ اُسمین کئی چتلیان اُڑ رہی ہین شیشہ کا منھ بند ہی خواجہ نے وہ شیشہ دکھا کر کہا کہ اے انصرام تو نے دیکھا کہ مین کسقدر جلد روحین قبض کر کے واپس آیا دیکھو اس شیشہ مین یہ سب روحین ہین جو کہ مین نے قبض کی ہین انصرام نے دیکھا کہ سب پھڑک رہی ہین یہ دیکھکر کانپ گیا ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگا کہ ہمیشہ میرے حال پر مہربانی فرماتے رہیے گا مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون انصرام سے فرمایا کہ پریشان نہو مین تمھاری سفارش ضرور کرونگا یقین ہی کہ خداوند تمھاری عمر زیادہ کر دین راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے انصرام سے یہ باتین کر رہے تھے اتفاق سے وہ ساحر جو کہ نامہ لے کر عنطاق کج کلاہ کا طرف طلسم کے چلا تھا اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اسکو پیاس معلوم ہوئی اسنے طرف زمین کے دیکھا اسکو دریا نظر آیا یہ دریا کو دیکھکر ہوا پر سے طرف زمین کے مائل ہوا جب قریب پہونچا اسنے دیکھا کہ ایک چبوترہ ہی اُسپر ایک شخص عجیب الخلقت بیٹھا ہوا ہی کہ بہت بڑا سر ہی کئی آنکھین ہین سر پر ایک بڑا سا عمامہ بندھا ہوا ہی جو لباس پہنے ہوئے ہی ہزار ہا رنگ بدل رہا ہی دو پر دونون شانون پر ہین اور ایک ساحر سامنے رہنے والا طلسم زعفران زار کا بیٹھا ہوا ہی ہاتھ جوڑ جوڑ کر باتین کر رہا ہی یہ دیکھکر اسنے اپنے دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی بندہ خاص ہی جو کہ اس صورت سے بیٹھا ہوا ہی یا تو یہ کوئی فرشتہ ہی خوب ہوا جو اس ساحر سے ملاقات ہوئی مین اور یہ دونون ملکر طرف طلسم کے روانہ ہونگے چلکر پانی بھی پی لو اور یہ دریافت بھی کر و کہ یہ کون ہی اور یہ ساحر کیون

سطرح سے باتین کر رہا ہی یہ خیال کرتا ہوا زمین پر آیا ایسا کچھ رعب وداب پیدا ہوا دور کھڑا ہوکر
دیکھنے لگا اسقدر جرأت نہ ہوئی کہ کلام کرے ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی خواجہ کی نگاہ اُس
ساحر پر پڑی انصرام کی اُسکی طرف پشت تھی خواجہ نے انصرام سے فرمایا کہ ای انصرام
دیکھو یہ کون ساحر ہی جو تمھاری پشت کی طرف دور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی نہ آتا ہی نہ کچھ کلام کرتا ہی
انصرام نے پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو ملازم ہی رموز جادو برادر غنطاق کج کلاہ کا کیونکہ
جب کبھی رموز آیا ہی یہ سب اُسکے ہمراہ آتے ہین تمام اہل طلسم ان سب کو پہچانتے ہین بس
انصرام نے پکار کر کہا کہ ای حریص جادو تم کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو یہان آو
ملک الموت قدرت کی زیارت کرو انسے عرض کرو یہ تمھاری بھی سفارش کرکے خداوند
سے تمھاری عمر زیادہ کرا دینگے یہ فرشتہ قدرت ہین ان لوگون سے ملاقات کہان نصیب ہوتی
ہی اسقدر جسکا زور یہ ہوتا ہی اُس سے ملاقات و زیارت ہوتی ہی میری اور تمھاری قسمت اچھی
تھی جو انسے ملاقات ہوئی اور انکی زیارت ہوئی بھائی آو قدمبوسی حاصل کرو اور یہ بیان کرو کہ
کہان جاتے ہو اور ادھر آنے کا کیونکر اتفاق ہوا تم سے تو آج بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی
جو آرزو تم کو ہو وہ بیان کرو ملک الموت قدرت اُسکو پورا کر دینگے یہ جو انصرام نے پکار کر
کہا تب حریص کو جرأت ہوئی کانپتا ہوا قریب آیا آتے ہی جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھ کر
کھڑا ہو گیا خواجہ نے انصرام سے کہا کہ انسے کہدو کہ بیٹھ جایئے انصرام نے کہا کہ ای حریص
ملک الموت قدرت فرماتے ہین بیٹھ جاؤ حریص جادو سلام کرکے دست بستہ مودب
بیٹھ رہا جب وہ بیٹھ چکا اُسوقت خواجہ نے انصرام سے پوچھا کہ ای انصرام یہ کون ہی
اُسکا نام میرے پاس تحریر ہی مین اسکی صورت سے آگاہ ہون چونکہ زمین پر اسوقت
آیا ہون بس میری بھی حالت مثل تم لوگون کے ہی کہ ہر امر کو مجکو لازم ہی کہ مثل تم لوگون
سے دریافت کرون انصرام نے کہا کہ ای ملک الموت قدرت یہ ملازم ہی رموز جادو
برادر غنطاق کج کلاہ کا جو کہ بادشاہ ہی ملک غنطاقیہ کا اسکا نام حریص جادو ہی یہ کہکر
حریص سے کہا کہ ای بھائی انکے قدم چومو اور ہاتھ آنکھون سے لگاؤ یہ ملک الموت قدرت
ہین انھین کے قبضہ مین سب کی روحین ہین یہی قابض ارواح ہین انسے عرض کرو خدا

سے سفارش کرکے تمھاری عمر زیادہ کرا دین ای بھائی حریص تمھارا دعوا کیونکر آنا ہوا کچھ بیان تو
کرو اور کہان جاتے ہو حریص جادو نے جواب دیا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر خواجہ کے قدمونکو
بوسہ دیا ہاتھو آنکھون سے لگائے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میری سفارش خداوند سے کرکے میری
عمر زیادہ کرا دیجیے گا خواجہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تم لوگون سے خداوند بہت ناخوش ہین
کیونکہ تم لوگ خداوند کی بندگی اچھی طور سے نہین کرتے ہو خداوند فرماتے تھے کہ گو کہ مین
نے باشندگان عنطاقیہ و عنطاق کج کلاہ و اُسکے ملازمون و عزیزون و رموز جادو و
اُسکے ملازمون یگانون کی عمر زیادہ خلق کی ہے مگر یہ لوگ بندگی و اطاعت مین کوتاہی کرتے
ہین مین ان سب کو بہت جلد غارت کرونگا چند دن اور دیکھتا ہون اگر یہ لوگ راہ پر آگئے
تو خیر ورنہ ایک مرتبہ سب کی روحین قبض کرا لونگا بس جب کہ خداوند تم لوگون سے
ناخوش ہین تو مین کیونکر سفارش کرونگا مجھ سے بھی ناخوش ہونگے ہان تم لوگ خداوند
کی بندگی خوب اچھی طور سے کرو تاکہ خداوند خوش ہون بس جب خوش ہونگے خود ہی
عمر زیادہ کر دینگے جیسے طلسم زعفران زار کے باشندون سے خوش ہین اور عمرین زیادہ
کر دی ہین یہ سننا تھا کہ حریص جادو کانپ گیا اور قدم پر سر رکھدیا اور عرض کرنے
لگا کہ مین اب خداوند کی بندگی ترک نہ کرونگا اور بندگی و عبادت مین مصروف رہونگا
آپ میری سفارش فرمائین مجھ سے اقرار کرین تب مین قدم سر پر سے اُٹھاؤنگا عجز
و منت کرنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ کچھ ایسا انصرام سے بیان کیا کہ حریص کو بھی
یقین آگیا کہ یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکی خدمت کرنا اور انسے سفارش
کرنے کی گذارش کرنا بہت اچھی بات ہے جب حریص نے زیادہ تر عجز و انکسار کیا اُسوقت
خواجہ نے حریص سے کہا کہ مین تیری سفارش ضرور کرونگا تو پریشان نہ ہو جب خواجہ
نے یہ کہا اُسوقت حریص نے سر اُٹھایا اور انصرام سے کہنے لگا کہ بھائی تمھاری
مہربانی و عنایت کا کہان تک شکر ادا کرون مین تمھارا تمام عمر ممنون رہونگا کہ تم نے
ایسے بزرگ کی زیارت کرائی ورنہ مین دور سے دیکھا کرتا اور چلا جاتا میری یہ جرات
نہین ہوتی تھی کہ قریب آکر دریافت کرون جب تم نے پکارا تب میری جرأت ہوئی

میری کیفیت سنو کہ مین کہان جاتا ہون اور کس ضرورت سے جاتا ہون بھائی مین نامہ
لے کر جاتا ہون رموز جادو و عنطاق کج کلاہ کا پاس شنڈکال شاہ حاکم طلسم کے جسکے تم
ملازم ہو ایک نامہ شنڈکال کو عنطاق وغیرہ نے اس مضمون کا تحریر کیا ہو کہ عنطاق نے
پسر حمزہ کہ جسکا نام علمشاہ ہو مع ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ کے اسیر کیا ہو اس نامے مین تحریر
کیا ہو بادشاہ کو یہ اسکے دونون مجرم ہین مین انکو قتل نہین کر سکتا ہون انکے بارے مین جیسا
حکم ہو مین بجا لاؤن اگر حکم ہو تو سر کاٹ کر روانہ کرون اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کر دون اور جو میرے
مجرم ہین انکا مجھکو اختیار ہو یہ بھی اس سبب سے تحریر کیا کہ میرے آپ کے ملاقات ہو دوسرے
مین آپ کی سلطنت و طلسم کی حد مین حکومت کرتا ہون گو مین خود صاحب اختیار و شہنشاہ
ہون مگر آپ کو خداوند عجائب نگار نے بڑا مرتبہ دیا ہو حاکم طلسم بنایا ہو اس سبب سے یہ
گذارش کیا گیا ورنہ جو میری رائے مین آتا وہ کرتا یہ نامہ عنطاق نے و رموز نے تحریر کیا ہو اسی نامہ
کو لے کر جاتا ہون مجھکو پیاس معلوم ہوئی اوڑا ہوا جاتا ہون یہ دریا نظر آیا بس زمین پر آیا
آپ لوگون کو دیکھ کر حیران ہوا آپکو تو پہچانا مگر فرشتہ قدرت کو دیکھ کر مجھکو خیال ہوا کہ یہ ضرور
کوئی نہ کوئی فرشتہ با مرد بزرگ ہو بس آپ نے بلایا مین حاضر ہوا اب پانی پیکر طلسم کیطرف
چلا جاؤنگا راوی بیان کرتا ہو کہ جیسے حریص نے یہ بیان کیا کہ علمشاہ و آہو چشم کو عنطاق
نے اسیر کر لیا ہو انکے قتل کے بارے مین نامہ لکھا ہو ایک چوٹ قلب پر لگی گھبرا گئے
مگر ضبط کیا دل مین کہا کہ اس سے حال گرفتاری دریافت کرنا چاہیے اور چلکر ان دونون کو
بھی رہا کرنا چاہیے یہ سوچ کر خود حریص سے کہا کہ وہ علمشاہ کہ جس پر آہو چشم
نے عاشق ہو کر شنڈکال کی ملازمت ترک کی مع اپنی مان کے شریک خدا پرستان
ہو گئی ہو یہ کیونکر دونون اسیر ہوئے کیونکہ خداوند نے دو فرشتون سے فرمایا تھا کہ تم
لشکر حمزہ مین جاؤ اور وہان سے آہو چشم و علمشاہ کو اٹھا لاؤ کیونکہ آہو چشم نے
بڑی بُری حرکت کی ہو پسر حمزہ پر عاشق ہو کر مسلمان ہو گئی ہو اُسکو سزا دی جائے اور
پسر حمزہ کو جلا دیا جائے وہ فرشتہ روانہ ہوئے تھے اُنکے جانے کے بعد خداوند نے
فرمایا تھا کہ علمشاہ و آہو چشم دونون لشکر سے نکل گئے ہین مگر جائینگے کہان فرشتے

انکو جہان وہ جاینگے پکڑ لاینگے یہ دونون عنطاق کے ملک مین کیونکر پہونچے اور
کیونکر اسیر ہوئے تب حریص نے اول سے آخر تک حال بیان کیا علمشاہ کا مع قمری
کے آنا اور فساد ہونا قمری پر اور علمشاہ کا سردارون کو قتل کرنا سب کا ملکر اسیر کرنا
اور قید کرنا عنطاق کے بھانجے دیوانے کا آگر رہا کرنا عنطاق کا خبر پاکر افغان کو روانہ
کرنا لشکر افغان کا شکست کھانا افغان کا شریک علمشاہ ہونا خود عنطاق کا
لشکر کشی کرنا سب اپنے باجگذارون کو طلب کرنا نذر دلوانا مضراب کج کلاہ
کا مع لشکر کے آنا اور بگڑ کر چلے جانا لشکر لے کر الگ اترنا مقابلہ ہونا علمشاہ سے اور
رموز سے سب کا رموز کے ہاتھ سے اسیر ہونا رموز کا لشکرون کو تباہ کرنا آہوچشم کا
آکر مقابلہ کرنا آہوچشم کا بھی اسیر ہونا رموز کا قلعہ کو بھی تباہ کرنا عنطاق کا سب
قیدیون کو طرف زندان کے روانہ کرنا اور نامہ شنشکال کو لکھنا اور خود طرف شہر کے
جانا اور اپنا نامہ لے کر طرف طلسم کے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا تب خواجہ
نے جواب دیا کہ خوب اب ضرور خداوند عنطاق وغیرہ سے خوش ہونگے کیونکہ ان لوگون
نے بڑا کام کیا یقین ہی کہ اب عمر مین زیادہ کر دین مین اسوقت بہت خوش ہوا کہ پسر
حمزہ کا اسیر ہو گیا اُسکی بھی روح مین ہی قبض کرونگا یہ کہتے کہتے غائب ہو گئے راوی کہتا ہی
کہ خواجہ نے پھر گلیم اوڑھ لی حریص نے جو یہ دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت
سامنے بیٹھے ہوئے تھے یا غائب ہو گئے یہ کیا واقعہ ہی انصرام سے دریافت کیا
انصرام نے سب حال جو کچھ خواجہ نے بیان کیا تھا بیان کیا اور کہا ایک مرتبہ اور
غائب ہوئے تھے کچھ لوگون کی روحین قبض کرنے کو گئے تھے جب وہان سے آئے
ظاہر ہوئے پھر کسی ضرورت سے گئے ہونگے فرشتہ قدرت مین سب طرح کا اختیار ہی
خواجہ عمر اُنکے پاس اسیر ہین اب مین انکو شنشکال کے پاس لیے جاتا ہون تم
بھی ٹھہر جاؤ ہم اور تم اور ملک الموت قدرت سب ایک ہی مرتبہ طلسم مین
چلینگے حریص نے کہا کہ اچھا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ خواجہ ظاہر ہوئے انصرام نے کہا کہ
آپ کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ ابھی خداوند کا حکم آیا کہ تم لشکر حمزہ

ہین جاکر لندھور جانشین حمزہ و ملکہ گوہر آرا و ملکہ غزالہ کو پکڑلاؤ بس ہین بموجب حکم گیا اور
پکڑلایا دیکھو یہ موجود ہین یہ کہکر لندھور وغیرہ کو بغل سے نکال کر سامنے حریص و انصرام
کے رکھدیا حریص نے ملکہ گوہر آرا و غزالہ کو پہچانا مگر لندھور کو اسنے نہین دیکھا تھا
نہین پہچانا مگر انصرام نے لندھور کو پہچان لیا تھا کیونکہ یہ لندھور کو دیکھ چکا تھا
جب کہ لندھور اسیر ہوکر آئے تھے اور مالک و لندھور مبتلاے سحر ہوکر حمزہ
صاحبقران سے لڑنے کو گئے تھے اُس زمانہ مین دیکھ چکا تھا پہچان لیا اور حریص
کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم نے کرامت دیکھی اُسنے جواب دیا کہ آمنا و صدقنا یہ ضرور
ملک الموت قدرت ہین انکو ہر طرح کا اختیار ہے انصرام نے خواجہ سے عرض
کیا کہ حریص کی یہ خواہش ہے کہ مین بھی خواجہ عمرو کو دیکھون مین نے تصویر تو دیکھی ہے مگر
اصلی صورت نہین دیکھی ہے اصلی صورت دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے مین بھی آپ کے
صدقہ مین دیکھونگا اُسیوقت خواجہ نے نکال کر پھر خواجہ نقلی کو دکھادیا مگر خواجہ
بھی بیہوش تھے اور لندھور وغیرہ بھی سب بیہوش تھے کوئی ہوش مین نہ تھا
جب حریص دیکھ چکا خواجہ نے کہا کہ دیکھا تیری خواہش پوری ہوئی اُسنے کہا کہ جی
ہان اب خواجہ نے اُن سب کو ندرز نبیل کیا اور حریص و انصرام سے کہا کہ اب چلو طلسم
مین مین شنکال سے بھی مل لون اور اُن قیدیون کو شنکال سے لے لون اور جاکر خداوند
کو دون و علمشاہ وغیرہ کا حال بیان کرون تاکہ خداوند انکو بھی عنطاق کے پاس سے
طلب کرین انصرام نے کہا کہ بہت خوب انصرام انتظار کرنے لگا اور یہ خیال کرنے
لگا کہ مین بھلا انکے روبرو کیا سحر کرون میری بھی یہ لیاقت ہے کہ انکی موجوگی مین سحر کرون
ایسا نہو کہ ناخوش ہون کہ ہم کو اپنا کمال دکھایا یہ خود سحر کرکے ہم سب کو طلسم مین
لے جائینگے خواجہ اُسکے بشرہ سے سمجھ گئے فرمایا کہ اے انصرام و حریص تم دونون
تخت سحر تیار کرو اُسپر ہم سوار ہون اور تم بھی بیٹھو اور طرف طلسم کے چلو ہم اسوقت
سحر نکرینگے کیونکہ ابھی ابھی ہم بڑی دور ہوآئے ہین تھک گئے ہین اگر ہم سحر کرینگے
تو بہت تھک جائینگے تو اور زیادہ پریشان ہونگے ہم کو آسمان پر بھی خداوند کے پاس جانا ہے کیونکہ

عرصہ بہت ہوا ہی ہم کو آتے ہوئے اکثر کام خدا کے خراب بڑے ہوئے ہونگے جو کہ میرے ذمہ ہین
بس عرصہ نہ کرو انصرام نے جواب دیا کہ مین آپ کے روبرو سحر کر سکتا ہون بھلا یہ کیا
بیہ کیا تنت ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب کہ ہم اجازت دیتے ہین تو پھر تم کو کیا ہوا ہو
اسکے کو انصرام نے جواب دیا کہ خوشی آپ کی یہ کہکر انصرام و حریقش نے تخت سحر تیار
کیا اُسپر خواجہ بیٹھے ایک طرف ہاتھو باندھ کر انصرام بیٹھا ایک سمت حریقش بس
سحر کیا تخت اُڑکر طرف طلسم کے چلا چنانچہ انصرام خواجہ کو لے کر داخل طلسم ہوا یہان
اندرون طلسم دربار شنکال کا آراستہ ہی کیسے کیسے زبردست ساحر اپنے جگہو نپر
بیٹھے ہوئے ہین شکلین مہیب ہاتھ پاؤن منھ آنکھون سے شعلہ نکلتے ہوئے صورتین
سیاہ سانپ لپٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر سب کے سب بلائے جہان آفت
روزگار اپنے عہد کے سامری و جمشید شنکال تخت پر متمکن پس پشت وزیر بیس
کر رہے ہین دربار مین ذکر انصرام جادو کا ہو رہا ہی کہ کئی دن ہوئے انصرام کو گئے
ہوئے براے اسیری عمرا ابھی تک نہین آیا نہ معلوم اُسپر کیا گذری یہی ذکر تھا کہ
ایک برق کوندی سب نے اُس برق کی طرف دیکھا کیا دکھائی دیا کہ ایک تخت
چلا آتا ہی اُسپر تین ساحر بیٹھے ہوئے ہین چونکہ وہ تخت بلند تھا اس سبب سے
اچھی طور سے کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہی اب سب اُسی طرف دیکھنے لگے کہ جب وہ
تخت نیچا ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُن مین ایک تو انصرام جادو ہی جسکا ابھی ذکر
ہو رہا تھا دوسرا ساحر جو ہی وہ بیرون طلسم کا رہنے والا ہی ملازمان رموز جادو سے
ہی تیسرا جو شخص ہی وہ نیا ہی کبھی اسکو ہم نے نہین دیکھا ہی نہ ان اطراف کا رہنے
والا ہی نہ یہان کے ساحرون سے مشابہ ہی کوئی بہت بڑا بزرگ ہی کہ انصرام اوروہ
اُسکے روبرو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین یہ دیکھ کر شنکال سے عرض کیا حضور
ملاحظہ فرمائین کہ ابھی خداوند انصرام کا ذکر فرما رہے تھے دیکھیے تخت پر سوار
انصرام مع دو اور ساحرون کے آتا ہی ایک ساحر کو تو ہم غلامون نے پہچانا کہ
بیرون طلسم کا رہنے والا ہی رموز جادو کا ملازم ہی مگر یہ دوسرا ساحر جو کہ بیچ مین

بیٹھا ہی جسکے روبرو انصرام و ملازم رموز جادو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین کون ہی ہم
نے نہین پہچانا کیونکہ ہم نے آجتک اس وضع و طرح کا کوئی ساحر اس اطراف بھر مین نہین
دیکھا یا تو یہ کوئی دیوتا ہین یا اور کسی اقلیم کے رہنے والے ہین یا پرانے ساحرون مین سے
ہین یہ انصرام کو کہان مل گئے جو انصرام انکو لے کر یہان آیا اور انکے آنے کا کیا
سبب ہی ہم کو تو بڑا عجب ہی شندکال نے یہ تقریر اہل دربار کی سُنکے سر اُٹھا کر دیکھا
اور دیکھ کر کہا کہ مین نے بھی نہین پہچانا کہ یہ کون ہی ضرور کوئی اگلا ساحر ہی نہ معلوم یہان
کس ضرورت سے آیا ہی یہ باتین ہو رہین تھین کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سب اسی طرف
متوجہ ہین کہ جب تخت زمین پر آیا انصرام نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ
آپ تشریف رکھین مین بادشاہ سے آپکی تشریف آوری کی خبر کرتا ہون تاکہ وہ
آگاہ ہو کر آپ کے استقبال کو آئین آپکی عزت کرین ملک الموت نے کہا کہ
جاؤ بس انصرام حریص جادو کو ہمراہ لے کر ایوان مین آیا انصرام و حریص نے مجرا گاہ
پہ شندکال کو مجرا کیا شندکال نے انصرام کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای انصرام تم نے
بڑا عرصہ کیا کہان تھے خواجہ عمر کو پکڑ لائے اور یہ حریص جادو ملازم رموز جادو
تم کہان مل گیا جو اسکو ہمراہ لائے انصرام نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون حضور کیا
تشریف فرما ہین خوش ہو جیے کہ آپ کے مقدر نے یاوری کی اور ہم سب کے نصیب
جاگ گئے کہ ملک الموت قدرت حضور کے پاس تشریف لائے ہین وہ سامنے
تخت پر جلوہ فرما ہین اُٹھیے اور اُنکو دربار مین لائیے شندکال نے کہا کہ وہ کہان
ہین اور تمھارے ہمراہ کیونکر آئے اور تم سے کہان ملاقات ہوئی انصرام نے عرض کیا
کہ یہین یہ سب واقعہ عرض کرونگا پہلے آپ اُنکو لے تو آئیے مین کیا کرامت عرض کرون
حریص موجود ہین انسے دریافت کر لیجیے اگر میرے کہنے کا باور نہ ہو انھون نے بھی
تو کرامت ملک الموت قدرت کی دیکھی ہی ادنیٰ سی تو یہ کرامت ہی کہ بیٹھے بیٹھے
غائب ہو گئے اور جسکو چاہا پکڑ لائے یا جسکی چاہا روح قبض کر لائے ایسا نہ ہو کہ
دیر ہونے کے سبب سے ناخوش ہون اور سب اہل دربار کی روحین قبض کر لین مالک

ارواح و قابض ارواح یہی ہین یہ جو انصرام نے کہا کسی قدر شنذکال و اہل دربار کو خیال ہوا شنذکال نے دل مین خیال کیا کہ کیا نقصان ہی ضرور کوئی مرد بزرگ ہین اور مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکے استقبال مین کیا ہرج ہی یہ خیال کرکے اہل دربار سے کہا کہ چلو استقبال کرین انصرام بہت تعریف کرتا ہی شاید ایسا ہی ہو جو اپنے گھر مین آئے اُسکی عزت لازم ہی بس شنذکال تخت پر سے اُٹھکر صحن مین آیا ملک الموت کو سلام کیا مع اہل دربار کے خواجہ نے سب کو سلام کا جواب دیا شنذکال نے بڑھکر خواجہ سے کہا کہ ایوان مین تشریف لے چلیے اپنے حال و اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ہم آپ کی صورت دیکھکر آپکے حالات سننے کے بہت مشتاق ہین انصرام نے بہت کچھ آپ کی تعریف کی ہی یہ سنکے خواجہ تخت پر سے اُٹھکر ہمراہ شنذکال ایوان مین گئے شنذکال نے تخت پر بٹھایا خود سامنے بیٹھا بڑی عزت و آبرو سے پیش آیا بہت حرمت کی صرف صورت ہی دیکھکر اور انصرام کے کہنے پر یہ عزت کی جب سب بیٹھ چکے انصرام اپنے مقام پر بیٹھا حریص جادو کو کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس پر بیٹھا سلام کرکے اب شنذکال نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے حال سے آگاہ فرمایئے اور اسم مبارک سے آگاہ فرمایئے ملک الموت نقلی نے کہا کہ انصرام سے دریافت کرو وہ تم سے سب حال بیان کرے گا مین اُسکو آگاہ کرچکا ہون تب شنذکال نے انصرام سے پوچھا انصرام نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے رخصت ہوکر براے تلاش عمر چلا آجتک جنگلون مین تباہ پھرا کہین پتہ نہ ملا آج مین صبح کو جو تلاش مین چلا پیاس شدت سے معلوم ہوئی دریا کے کنارے پر پہونچا وہان آپکو تشریف فرما دیکھا قریب گیا سلام کیا آپ نے جب مہربانی فرمائی سامنے بیٹھ گیا حال دریافت کیا آپ نے اپنی سب حالت بیان کی یہ کہکر کل تقریر خواجہ کے روبرو شنذکال و اہل دربار کی حرف بحرف و خواجہ کا غائب ہونا و عمر نقلی کا دکھانا حریص کا آنا اور اُسکا حال بیان کرنا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون طلسم کو جاتا ہون اپنا خواہش کرنا کہ میری سفارش کیجیے سب بیان کیا کچھ باقی نہ رکھا جب انصرام بیان کرچکا اب

سب کو کسی قدر انصرام کے کہنے کا یقین ہوا مگر شنکال کو تو بالکل یقین ہو گیا پلٹ کر جو
ملک الموت قدرت کی طرف دیکھا تو تخت پر نہ پایا شنکال و اہل دربار گھبرا گھبرا کر دیکھنے
لگے کہ کہاں چلے گئے انصرام نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں کسی ضرورت سے گئے ہونگے
تشریف لاتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ آپ ظاہر ہوئے سب نے دیکھا کہ اسی مقام پر بیٹھے ہوئے
ہیں اب تو سب کو یقین واثق ہو گیا کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہیں اب تو سب اہل دربار
نے اٹھ کر شنکال کے حکم سے قدمبوسی حاصل کی ہاتھوں کو آنکھوں سے لگایا شنکال
نے بھی قدم چومے ہاتھوں کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی
اور عنایت فرمائی کہ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا آپ کی کیا زیارت ہوئی گویا خداوند کی
زیارت ہوئی ہم سب کی خداوند سے سفارش فرمائیے گا ہم لوگ خداوند کے نام پر جان و
دل سے نثار ہیں اور ہماری طرف سے عرض فرمائیے گا کہ ہم لوگوں کو خدا پرستوں نے
بہت پریشان کیا ہے لہذا اُنکے شر سے ہم کو بچائیے اُنپر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ تو فرمائیے
کہ آپ اسوقت بیٹھے بیٹھے کہاں تشریف لے گئے تھے خواجہ یعنی ملک الموت قدرت
نقلی نے جواب دیا کہ ابھی ابھی حکم خداوند آیا کہ تو جاکر شہر غنطاقیہ سے علمشاہ و آہو چشم
کے اُن دونوں کو غنطاق نے اسیر کر لیا ہے اور جو اُسنے اپنے عزیزوں کو اسیر کیا ہے
علمشاہ سے مل گئے تھے اُنکو چھوڑ آ ہم اُنکے قلب کی حالت کو پلٹ دیںگے وہ
پھر غنطاق کی اطاعت کرینگے بس میں وہاں گیا تھا اُن دونوں کو لے آیا میرے پاس
موجود ہیں اے شنکال آگاہ ہو کہ اب خداوند کو تم سب کے اوپر رحم آیا اور یہ خیال پیدا ہوا
کہ خدا پرستوں نے بہت سر اُٹھایا ہے لہذا وہ ان سب کے تباہ کرنے کی فکر میں ہیں
چنانچہ بہت سے فرشتہ مقرر کیے ہیں کہ وہ خدا پرستوں کو اسیر کرکے لائیں مجھکو بھی اسی
کام کے لیے زمین پر بھیجا تھا کہ تم جاکر عمر عیار کو پکڑ لاؤ چنانچہ میں نے آکر عمر عیار کو اسیر
کر لیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ شنکال کے پاس جانا اُسکے پاس سیماسے مہر جمال و
امیر حمزہ جہانگیر اسیر ہیں ان دونوں کو بھی لے آنا تاکہ میں سب خدا پرستوں کو داخل
دوزخ کروں و سیماسے مہر جمال کے قلب کو صاف کرکے شنکال کے پاس بھیجدوں

مین طلسم مین آنے والا تھا کہ تمھارے ملازم الصرام سے ملاقات ہوئی وہ عمر کی تلاش مین
پھر رہا تھا کہ مین نے اسکو دیکھا اُسکے حال سے اپنے علم کے زور سے آگاہ ہوا اُسکو اپنے
قریب بلایا سب حال اُس سے دریافت کیا اپنا حال بیان کیا جو کہ اسنے تمھارے روبرو
بیان کیا ہی اسی عرصہ مین چند روحون کے قبض کرنے کا حکم ملا مین روحین قبض کرنے چلا
گیا وہان سے جو آیا تو حریص جادو نامہ بر عنطاق کا اُس دریا پر پہونچا اسنے اپنا حال
بیان کیا میری کیفیت سُنی بس مین بموجب حکم خداوند یہان آنے والا تھا ان دونو کو
ہمراہ لے کر آیا یہ کہکر کہا کہ ای شندکال خداوند تم سے بہت خوش ہین اور تم کو بہت
عزیز رکھتے ہین اور یہان کے تمام باشندون کو اور مین بھی تمھاری سفارش کرونگا ای
شندکال خداوند نے حکم دیا ہی کہ تم جہانگیر و سیماے مہر جمال کو میرے پاس بھیجدو
ای شندکال بس اُنکو طلب کر کے میرے حوالے کرو تاکہ مین خداوند کے پاس لے جاؤن
لو دیکھو لو خواجہ بھی میرے پاس موجود ہین اور لندھور بھی اور گوہر آرا و غزالہ و عالمشاہ
و آہو چشم جنکو مین ابھی ابھی اسیر کر کے لایا ہون یہ کہکر سب کو زنبیل سے نکال کر
دکھا دیا سب نے عمر وغیرہ کو دیکھا اور پہچانا اتو بالکل یقین ہو گیا ذرا شک نہ رہا
اب کو ہر ایک اپنی خواہش ظاہر کرنے لگا کہ میری طرف سے خداوند سے عرض کیجیے گا
کوئی اولاد کے لیے کہتا ہی کوئی زیادتی عمر کی خواہش کرتا ہی خواجہ نے اعتقاد زیادہ
کرنے کے لیے وہ شیشہ جس مین چند رنگ برنگ کی تتلیان بند تھین دکھایا اور
کہا کہ یہ روحین ہین اُن لوگون کی کہ جنکے قبض کرنے کا حکم ہوا تھا اب اُنکو آسمان پر
لے جا کر ایک شیشہ کے مکان مین چھوڑ دونگا یہ وہان بند رہین گی اے
شندکال آگاہ ہو کہ آسمان پر ایک درخت ہی کہ اُسکے پتون پر تمام بندگان خداوند
کے نام و خدا پرستون کے نام تحریر ہین بس جسکے نام کا پتہ خشک ہو کر گرتا ہی
اُسکی روح کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہی اگر باور نہ ہو دیکھ لو جن جن لوگون کی روحین
مین نے قبض کی ہین اُنکے نام کے پتے میرے پاس موجود ہین یہ کہکر بہت سے
خشک پتے نکالکر سامنے ڈالدیے سب نے دیکھا کسی پر لقا کا نام تھا کسی پر

زردنالی و فرعون ثانی و دیگر ساحرون کا نام تحریر تھا یہ دیکھ کر اتنو سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک منت و سماجت کرنے لگا کہ ہم پر مہربانی فرمایئے گا ہماری روح نہ قبض فرمایئے گا خواجہ نے دیکھا کہ رنگ جم گیا اور زیادہ تر کرامتین دکھائین رنگ اسی امر پر جم گیا تھا کہ جب عمرو وغیرہ کو اسیر دکھایا تھا حریص حیران بیٹھا ہوا تھا کہ مین علمشاہ وغیرہ کو تو عنطاقیہ مین قید چھوڑ آیا تھا یہ کیونکر ے آسے پھر خیال آیا کہ ملک الموت ہین جہان چاہین چلے جائین انکو کون منع کر سکتا ہے شنگال نے بھی ان سب کو پہچانا کیونکہ دیکھ چکا تھا اتنو حواس جاتے رہے ہر ایک خوشامد کر رہا ہے خواجہ بیٹھے ہوئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے خواجہ نے کہا کہ اے شنگال پھر کیب کہتا ہے جہانگیر و سیماے مہر جمال کے بارے مین ہین کیا خداوند سے کہون آیا دیگا یا نہین شنگال نے کہا کہ وہ حاضر ہین مین ابھی بلائے دیتا ہون آپ اپنے ہمراہ لے جایئے خداوند کو اختیار ہے مین خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہون میری اتنی بھی مجال ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے وہ اپنا رنگ جمایا اور ایسی عمدہ عیاری کی کہ سب کی بارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی میان شنگال سحر وغیرہ سے دریافت کرنا بھول گئے انصرام نے پھر اسطور سے اُس تقریر کو بیان کیا جو کہ خواجہ نے انصرام سے کی تھی کہ سب کو یقین آگیا بڑی عزت کی گئی ہر ایک ہاتھ باندھے ہوئے مثل غلامون کے بیٹھا ہے یہی حال شنگال کا ہے کہ سر جھکائے بیٹھا ہے یہ خوف ہے کہ اگر مین نے سر اُٹھایا اور ذرا بھی کسی امر سے انکار کیا انھون نے روح قبض کر لی مین کیا کر سکون گا سامنے موجود ہون بھاگ بھی نہین سکتا ہون سوا بجا و درست کے دوسری لفظ زبان پر نہین ہے خواجہ فرما رہے ہین کہ خداوند تم سے بہت خوش ہوا فرماتے تھے کہ مین ایک مرتبہ شنگال کو اپنے پاس طلب کرونگا اور خود اسکے پاس جاؤنگا وہ میرا بندہ خاص ہے اُسکی خاطر سے ان خدا پرستون کو غارت کرون گا کیونکہ میرے بندہ خاص کے تکلیف دینے کے درپے ہوئے ہین شنگال اہل دربار کہتے ہین کہ پھر انکو نہ سب کا خیال ہوگا تو اور کسکو ہوگا ہم سب اُن کے

بندے ہین وہ ہمارے خداوند ہین خواجہ نے کہا کہ ای شنگال پھر جہانگیر و مہر جمال
کو طلب کرو تاکہ مین جاؤن وہان آسمان پر میرا خداوند کو انتظار ہوگا شنگال نے ہاتھ
جوڑ کر عرض کیا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون آج حضور تشریف رکھین دعوت کرلون
جو نان و نمک میسر ہو اُسکو نوش فرمالین تب تشریف لے جائین کیونکہ میری سعادت
و نیک نامی کا سبب ہوگا اور باعث برکت ہوگا کہ آپ ایسا فرشتہ مقرب میرا مہمان
ہو جواب دیا کہ ای شنگال مین ٹھہر نہین سکتا ہون چند امور خدائی و انتظام دنیا و کار
خانہ دنیا میرے تعلق ہین اگر مین نہ جاؤنگا وہ خراب ہونگے جب وہ خراب ہوئے
تو خداوند مجھ سے ناخوش ہونگے جب خداوند ناخوش ہونگے تو میرے لیے خرابی ہوگی
بس مین ٹھہر نہین سکتا ہون دعوت کو جو تم نے کہا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب مین ٹھہر
نہین سکتا ہون نہ مین دعوت کا کھانا کھا سکتا ہون کیونکہ مین فرشتہ ہون اور فرشتے
نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین دنیا کے کھانون سے ہم لوگ بری ہین جو اشیا آسمان پر بہشت
مین پیدا ہوتے ہین وہ ہم کھاتے ہین دنیا کے اشیا سے ہم کو سروکار نہین ہے بس
جب ہم کھا نہین سکتے ہین تو پھر کیا ضرورت ہے کہ مین یہان ٹھہرون تم قیدیون کو
طلب کرو ابھی مجکو غنطاق کے قیدیون کا بھی انتظام کرنا ہے یہ سنکے شنگال نے
اُسیوقت حکم دیا کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو بہت جلد حاضر کرو کیونکہ ان دونو کو
خداوند نے طلب فرمایا ہے یہ حکم دے کر شنگال نے حریص سے کہا کہ ای حریص تم
کس ضرورت سے آئے ہو حریص نے جواب دیا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون رموز جادو
و غنطاق کج کلاہ کا آپ کے پاس شنگال نے کہا کہ ای حریص وہ نامہ لاؤ مین
دیکھون حریص نے نامہ جھولی سے نکال کر شنگال کو دیا شنگال نے نامہ لے کر
دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا سب اہل دربار و شنگال و ملک الموت قدرت
نے سُنا مضمون نامہ سے سب آگاہ ہوئے جب دبیر نامہ پڑھ چکا اُسوقت شنگال
نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ اسکا جواب کیا تحریر کیا جائے جو آپ
فرمائین وہ تحریر کیا جائے جواب دیا کہ یہ جواب تحریر کرو کہ خداوند نے ملک الموت قدرت

کو بھیجکر علمشاہ و آہو چشم کو قید خانہ سے منگا لیا ہے اپنے پاس وہ علمشاہ کو تو جہنم مین
ڈالدینگے اور آہو چشم کے قلب کو صاف کر کے میرے پاس بھیجدینگے رہے تمھارے
عزیز و اقارب جو کہ علمشاہ کے شریک ہو گئے تھے اور تم نے اُنکو اسیر کر لیا ہے اُنکے
بھی قلب کو پلٹ دینگے کہ وہ تمھاری اطاعت کرینگے اس امر سے اطمینان رکھو اور اُن سبکو
قید رکھو اب خداوند کو خیال آگیا ہے وہ سب خدا پرستون کو غارت کر دینگے باقی خیریت
ہے تم پریشان نہ ہو نا کیونکہ علمشاہ و آہو چشم کو اُنھون نے طلب کر لیا ہے یہ لکھوا دو
جو کہ مین نے بیان کیا ہے بس شنکال نے جو کچھ ملک الموت قدرت نے کہا جواب
مین نامہ عنطاق کے لکھوا دیا اِدھر تو نامہ تیار ہونے لگا اُدھر داروغہ زندان خانہ جہانگیر
و سیماے مہر جمال کو لے کر حاضر ہوا جب یہ دونون قیدی حاضر ہوئے پیش کیے
گئے بس شنکال نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ بھیجیے یہ دونون قیدی
حاضر ہین بس یہ کہنا تھا کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ اُنکو سامنے لاؤ جب
جہانگیر و سیماے مہر جمال سامنے ملک الموت قدرت کے آئے ملک الموت قدرت
نے جہانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کھینچا وہ جیسے سامنے آئے ہاتھ جو اُٹھایا ہاتھ کا
اُٹھانا تھا کہ جہانگیر اُسی حالت قید مین بیہوش ہو کر گر پڑے اسی طور سے ہاتھ اُٹھا کر
جہانگیر کو بھی اسی طرح سیماے مہر جمال کو بھی بیہوش کیا جب یہ بیہوش ہو کر گرے
کہا کہ انکی قید دفع کر دو قید دفع کی گئی بس ملک الموت قدرت نے جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو اُٹھا کر تدر زنبیل کیا خواجہ وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے سامنے
اُنکو بھی اُٹھا کر تدر زنبیل کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب جہانگیر دربار مین شنکال کے
لائے گئے تھے اُسی حالت قید مین سلام کیا تھا کہ سلام میرا اوپر اُس شخص کے جو خدا کو
برحق جانتا ہو اس سلام کے کرنے سے اہل دربار نے تاؤ پیچ کھایا تھا مگر ملک الموت قدرت
نے منع کیا کہ جو شخص جسکو مانتا ہے اُسکو وہ اپنے مذہب کے طریقہ سے سلام کرتا ہے اسکا
برا ماننا بیکار ہے دوسرے یہ قیدی ہے اسکے کسی بات کا بُرا نہ مانو سب ساکت ہو کر رہ
گئے تھے بھلا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کلام کرسکے کیونکہ سب ملک الموت قدرت

کے خوف سے ساکت ہو گئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے حباب مار کر جہانگیر
مسیحائے مہر جمال کو بیہوش کیا تھا یہ سبب تھا کہ جو بیہوش ہو کر گر گئے تھے مگر خواجہ
نے اس چالاکی سے حباب مارے تھے کہ کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی پر شباہت ہوا سب یہ
سمجھے کہ ملک الموت کے ہاتھ مین یہ تاثیر تھی کہ یہ بیہوش ہو گئے جب خواجہ ان سب کو
نذر زنبیل کر چکے تھے اطمینان ہو گیا کہ ان دونون پر قبضہ تو ہو گیا اگر اب ظاہر بھی ہو جائیگا
تو کچھ پرواہ نہین ہی اُدھر وزیر نے نامہ طیار کیا اور شنگال کے روبرو پیش کیا اور عرض کیا
کہ یہ نامہ موجود ہی شنگال نے وہ نامہ لے کر حریص کو دیا کہ یہ جواب نامہ بھی لے جاؤ اور
اپنے بادشاہ کو دیدینا حریص نے تو نامہ لیکر جھولی مین رکھا اور قصد کیا کہ سلام کر کے
رخصت ہون کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ ای حریص مین تیرے قصد سے آگاہ
ہو گیا ہون کہ تو اب شنگال سے رخصت ہو کر اور جواب نامہ لے کر جائے گا لہذا ابھی
ابھی خداوند کا میرے نام حکم آیا ہی خداوند نے فرمایا ہی کہ ای فرشتہ من ہم تم کو حکم دیتے
ہین کہ تم عنطاق کے پاس بھی جاؤ کیونکہ اُسنے یہ بہت بڑا کام کیا ہی کہ خدا پرستون کو
اسیر کیا ہی ہم اُس سے بہت خوش ہوئے ہین اور نہایت خوشنود ہین گو ہم اُس سے ناراض
تھے مگر اُسکے اس کام سے خوش ہو گئے ہین لہذا تم جا کر اُسکا اطمینان کرا آؤ اور کہدو کہ
علمشاہ و آہو چشم کو ہم نے طلب کر لیا ہی اور ان سب کو قید رکھو ابھی ہم بروز جشن نوروز
سب کی قلب ماہیت کر دینگے اور اُسکو دکھا بھی دینا کہ یہ دونون میرے پاس موجود
ہین اگر تم کو یقین نہ ہو قید خانہ مین دکھلوا لو بس مین بھی چلتا ہون تو میرے ہمراہ چلنا ہی جو
ملک الموت قدرت نے کہا حریص نے عرض کیا بہت خوب اب خواجہ نے
ملک الموت قدرت نے شنگال سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اب تم اطمینان رکھو
کہ خداوند سب خدا پرستون کا خاتمہ کرا دینگے ایک کو زندہ نرکھین گے اُنکو اب اسطرف
توجہ ہوئی ہی شنگال نے عرض کیا کہ مین کچھ عرض نہین کر سکتا ہون دعوت سے آپ نے
انکار فرمایا خیر اگر خلاف مرضی نہ ہو تو مین کچھ زر سرخ و سفید حاضر کرون اُنکو قبول فرمایئے
جواب دیا کہ ہم کو اسکی بھی ضرورت نہین ہی خیر تم دیتے ہو تو ہم یہ روپیہ تم سب کو ان بندون

تقسیم کر دیجئے کہ جو کہ بالکل محتاج ہیں اور فاقے کرتے ہیں لاؤ یہ جو کہا شتنکال نے اور سب
اہل دربار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق روپیہ منگا کر انبار لگا دیا خواجہ نے جال الیاسی
مار کر سب روپیہ نذر زنبیل کر لیا جب روپیہ نذر زنبیل کر چکے اسوقت شتنکال سے
کہا کہ لے اب جاتا ہوں خداوند سے بہت کچھ تمھاری طرف سے کہدونگا اور تم سبکی
از حد تعریف کرونگا تم اطمینان رکھو مگر اس امر کا خیال رہے کہ جہاں تک ہو سکے خداوند
کی عبادت کیے جانا اس میں فرق نہ ہو خداوند بہت خوش ہونگے اب میں عنطاق
کے پاس جاؤنگا وہاں سے آسمان پر جاؤنگا کیونکہ حکم خداوند ہوا ہے خداوند عنطاق سے
خوش ہوئے ہیں یہ جو کہا تو ہاتھ باندھ کر شتنکال نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
میری ایک عرض قبول فرمائیے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ میری عرض حال ضرور قبول ہو گی
لاابد نہ فرمائیے گا جواب دیا کہ بیان کرو کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ آپ عنطاق کج کلاہ
کے دربار میں یوں اکیلے نہ تشریف لے جائیں بلکہ جاہ و حشم کے ساتھ تاکہ وہ بھی خیال
کرے اور سمجھے کہ یہ ملک الموت قدرت ہیں اسکی نگاہوں میں وقعت ہو اور اس
طور سے جانے میں وقعت نہ ہو گی سبب یہ ہے کہ جب دنیا پر آئے تو موافق دستور
دنیا کے کام کرے اہل دنیا وقعت اس وقت تک نہیں کرتے ہیں جب تک کسی
قسم کی شان و شوکت نہیں دیکھتے ہیں خصوصاً بادشاہ لوگ کسی کی بدون شان و شوکت
دیکھے ہوئے عزت و آبرو نہیں کرتے ہیں بس میری خواہش یہ ہے کہ سامان شوکت آپکے
ہمراہ کروں تاکہ آپ کی عزت و آبرو عنطاق کرے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہیں ہم کو شان و
شوکت کی ضرورت نہیں ہے ایک ہماری صورت دیکھ کر عزت و حرمت کرینگے اور
ساتھ حرمت کے پیش آئینگے ہم کو تزک و حشم دنیا سے کیا کام ہے شتنکال نے جواب دیا
کہ یہ ضرور ہے مگر میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ آپ عنطاق کے پاس جو جائیں تو شان و شوکت
سے جائیں تاکہ میرا بھی نام ہو اور آپ کی عزت ہو راوی کہتا ہے کہ خواجہ نے دیکھا کہ
شتنکال نہ مانے گا بدون شان و شوکت ہمراہ کیے ہوئے اور یہ اس غرض سے چلے
تھے کہ عنطاق کے پاس چلکر عیاری کر کے عملشاہ وغیرہ کو رہا کریں اور سب پیر

اپنا قبضہ کرین اگر بن پڑے تو غنطاق کو قتل کرین جب شنگال سے یہ تقریر سُنی گھبرا سے
گھبرائے خیال کیا دل مین کہا یہ تو بڑی خرابی ہوئی اس حالت مین یہ غیر ممکن ہو کہ عیاری
کر سکون فکر کرنے لگے فکر کرکے یہ امر خیال مین آیا کہ اسکو دھوکا دون اسکے کہنے پر بھی
عمل کرون اور اپنا کام بھی ہو بس شنگال سے کہا کہ کیا سامان شوکت ہمراہ کروگے
اُسنے عرض کیا کہ جلوس سواری وغیرہ جواب دیا کہ ای شنگال جلوس سواری کی
کچھ ضرورت نہین ہو تم صرف چند سردار میرے ہمراہ کر دو ہین جب قریب ملک غنطاق
پہونچونگا سب سامان شوکت خود بخود موجود ہو جائے گا ہان یہ سردار تمھارے
جنکو بموجب تمھاری خواہش کے ہمراہ لیتا ہون یہ میری وہان تعریف کرین اور
جو جو کرامات مجھسے ظاہر ہوئی ہو وہ بیان کرین تاکہ غنطاق کو یقین آجاے دوسرے
ان سردارون کو مین اپنے ہمراہ آسمان پر لے جاؤنگا خداوند کی خدمت مین پہونچاؤنگا
اور یہ عرض کرونگا کہ یہ بندے آپ کے آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے ہین اور شنگال
کا پیام لائے ہین تمھاری جو خواہش ہو وہ انسے بیان کراونگا اور انکو سیر بہشت کراونگا
یہ امر ضرور ہو کہ خداوند بہت خوش ہونگے اور یہ اُنکو خیال ہوگا کہ شنگال میرا بندہ
خاص ہو اُسنے اپنے سردار میرے پاس بھیجے ہین یقین ہو کہ وہ پھر ہم کو بھی طلب کرین
اور تمھاری زیادہ عزت کرین اور ان سردارون کو زیارت خداوی نصیب ہو اور سیر
بہشت بھی شنگال نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہو تو مین بھی ہمراہ چلون جواب دیا
کہ تمھارا چلنا ابھی مناسب نہین ہو جیسے تم کہتے ہو کہ آپ بدون شان و شوکت
کے غنطاق کے پاس نہ جایئے عزت نہ ہوگی تو ای شنگال بدون بُلائے ہوئے
جانے مین عزت کم ہوتی ہو جو کہ بُلائے ہوئے مین ہوتی ہو بس تم اطمینان رکھو
اور خاطر جمع رکھو ہین خداوند سے کہکر طلب کرونگا تمھاری عزت و آبرو سب اہل
آسمان کرینگے فرشتے و حورین و غلمان تمھارے استقبال کو آوینگے اور عزت سے
خداوند کی خدمت مین لے جاینگے وہان بھی بہت عزت ہوگی اور سب آبرو کرینگے
کہ یہ بندہ خداوند کا ہو دنیا کا بادشاہ ہو بس اسطور سے جانا مناسب نہین ہو یہ جو کہا

شنکال نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی جن سرداروں کو تجویز فرمایئے وہ آپکے ہمراہ ہوں
راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے یہ جو کہا کہ چند سردار میرے ہمراہ کردو اور شنکال کو ہمراہ نہ لیا انکار
کیا اسکا سبب یہ ہے کہ خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ یہ سردار جو ہمراہ ہونگے انکو راہ مین
دھوکا دے کر عیاری کرکے قتل کرڈالونگا اور نامہ بر کو عنطاق کے نذر زنبیل کرکے اُس کی
صورت بنکر جاؤنگا عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرلونگا اگر شنکال ہمراہ ہوگا یہ
بادشاہ طلسم ہے سحر بند ہوگا بس اسکا قتل ہونا بدون طلسم کشا کے غیر ممکن ہے جب
یہ امر ہے تو یہ قتل نہ ہوگا سب کام بگڑ جائےگا اگر یہ امر خیال کرو کہ بیہوش کرکے نذر زنبیل
کرون تو پھر موکل اسکی حفاظت کے لیے ضرور مقرر ہونگے وہ دست رس نہ ہونے دینگے بس
اسکو ہمراہ لینا اچھا نہین ہے اس سبب سے خواجہ نے یہ فقرہ شنکال کو دیا جب
شنکال نے یہ کہا کہ آپکا جسکو جی چاہے ہمراہ لے جایئے اُسوقت ملک الموت قدرت
نے پکار کر کہا کہ جن لوگون کو جیتے جی آسمان پر جانا ہو اور خداوندی زیارت کا شوق ہو وہ
میرے ہمراہ چلین یہ ضرور خیال کرلین کہ سوائے خداوند کے اور حورون و غلمان و فرشتون
کے کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا ہے سوائے مر کے جانے کے مین زندہ لے جاتا ہون
مین ملک الموت قدرت ہون مجکو سب طور کا اختیار ہے اگر کوئی بے ادبی و گستاخی
کسی سے سرزد ہوگی فوراً روح قبض کرلونگا یہ جو پکار کر کہا پہلے تو سب اہل دربار
نے قصد کیا تھا کہ ہم کہین کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلین گے ہم سب کو زیارت
خداوند کا شوق ہے جب یہ کہا کہ آج تک کوئی زندہ آسمان پر انسان مین سے نہین
گیا ہے بدون مرے ہوئے سب نے کہا اپنے دل مین کہ یہ نیا جملہ ہے کہ بدون مرے
کوئی نہین گیا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ روح قبض کرلین یا کوئی سہو اگر خطا ہوجائے یہ ناخوش
ہوکر روح کو قبض کرلین اِنکے ہمراہ جانے مین جان کا خطرہ ہے اور گویا اپنے ہاتھ سے اپنی
موت کی خواہش کرنا اور اپنے پاؤن سے وہان اجل مین گرنا ہے ایسی زیارت و سیر
سے باز آئے سب یہ امر اپنے اپنے دل مین خیال کرکے اپنے مقام پر بیٹھے رہے
سوائے انصرام وسولہ اور سردارون کے کہ ساحر زبردست تھے اور بڑے سیاہ

طالب تھے اگر قضارا کی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ چلین کے
ہم بہت مشتاق ہین زیارت خداوند و سیر بہشت و تماشاے فلک کے یہ سترہ ساحر
اُٹھ کھڑے ہوئے اُسوقت شنکال سے ملک الموت قدرت نے کہا کہ مین ان کو
ہمراہ لیے جاتا ہون بعد تھوڑے عرصہ کے انکو زیارت خداوند و سیر بہشت کرا کے یہ
چند تحفہ جات بہشت کے آپ کے پاس بھیجدونگا اور جو کچھ خداوند فرماینگے وہ پیام بھی
بھیجدونگا شنکال نے عرض کیا بہت خوب بعد اسکے ملک الموت نے ان مہمان
سے فرمایا کہ آپ لوگ خدمت خداوند مین جانے کے لیے تیار ہین لباس نفیس سے
آراستہ ہو بیش بہا جواہرات سے اپنے کو مزین فرمایئے تاکہ سب اہل آسمان دیکھ کر حیرت
کرین کہ دنیا پر بھی ایسے ایسے لوگ ہین اور سب یہ خیال کرین کہ شنکال بہت بڑا
بادشاہ ہے کہ جسکے سردار ایسے لباس سے آراستہ ہین بادشاہ کیسا ہوگا اور اسکے پوشاک
کیسی نفیس و پر تکلف ہوگی تمھارے بادشاہ کا نام آسمان پر ہوگا اور کچھ جواہرات و
اشرفی بڑاسے نذر خداوند و دیگر فرشتگان مقرب کے لینا کہ نذر دینا ہوگی وہ تمھارا کہین
جاے گا نہین تم کو اور زیادہ ہو کر واپس ملے گا جواہرات آسمانی اس سے زیادہ ہوگا ایسے
جواہرات ملیگا جو بڑے بڑے بادشاہون نے نہین دیکھا ہے یہان اسکی کوئی قیمت
نہ دے سکے گا یہ تقریر سنکے ہر ایک نے کہا کہ بہت بہتر اور ہر ایک اپنے مکان پر
آیا عمدہ سے عمدہ پوشاک سے آراستہ ہوا جواہرات بیش قیمت اپنے پاس
رکھا اور دربار مین آیا مہمان ملک الموت انتظار کر رہے تھے جب سب آچکے
اُسوقت فرمایا کہ تخت سحر تیار کرو انھون نے تخت سحر تیار کیا فرمایا کہ یہ نہ خیال کرنا
کہ مین تخت سحر نہین تیار کر سکتا ہون یہ دنیا ہے اور تم لوگ اہل دنیا ہو تم میرے سحر
کی برداشت نہین کر سکتے ہو مین جو سحر کرون تو ابھی تمام عالم مین آگ لگ جائے
سارے انسان جل جائین تم لوگ بیہوش ہو جاؤ ہان جب طرف آسمان کے چلینگے
تو ہم اپنا سحر کرینگے سب نے جواب دیا کہ ہماری کیا مجال جو ہم ایسا خیال کر سکین یہ
کہکر ہر ایک نے سحر کرکے تخت تیار کیا جب تخت تیار ہو چکا اسوقت ملک الموت

اُٹھے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے شندکال ہمراہ ہوا ملک الموت قریب تخت آئے تخت پر قدم رکھا ہر ایک نے بڑھ کر ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم کو فراموش نہ فرمائیے گا ۔ جواب دیتے ہین کہ نہین ہین تم سب کے نام سے آگاہ ہون تخت پر ملک الموت بیٹھے اور گرد و پیش سترہ سردار شندکال کے اور ایک نامہ بر عنطاق کا اٹھارہ ساحر تھے شندکال و کل اہل دربار نے بہت جھک کر سلام کیا ملک الموت نے اشارہ کیا ساحرو نکو اُنھون نے سحر کیا تخت اُڑ چلا ایک چشم زدن مین ان سب کے نظرون سے پوشیدہ ہو گیا جب ملک الموت جاچکے شندکال تخت پر بیٹھا سب حاضرین دربار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ذکر ہونے لگا کہ کیا ہم لوگ خوش تقدیر ہین کہ ملک الموت قدرت سے ملاقات ہو گئی اُنکی زیارت نصیب ہوئی اب ہماری روح قبض نہ کرینگے خداوند سے کہکر عمر کو زیادہ کرادینگے دیکھین یہ لوگ جو زیارت خداوند کو گئے ہین وہان سے کیا لاتے ہین اور خداوند انکے ہمراہ کیونکر پیش آتے ہین اور کب خداوند ہمارے بادشاہ کو یاد فرماتے ہین جب بادشاہ تشریف لے جائینگے تو ہم بھی ضرور ہمراہ چلینگے اہل آسمان دعوت کرینگے وہ دعوتین اُڑینگے شندکال نے کہا کہ مین تم سب کو ضرور ہمراہ لے جاؤنگا اطمینان رکھو گھبراؤ نہین آج مین اُسوقت تک دربار برخاست نہ کرونگا جب تک یہ میرے سردار نہ آلین گے کیونکہ مجکو حالات آسمان و دربار خداوند کے سُننے کا بہت اشتیاق ہے ملک الموت نے بہت تعریف کی ہے خداوند ایسا کرین کہ عنطاق بھی بہت عزت و حرمت کرے ملک الموت عنطاق سے بھی خوش ہون اہل دربار نے کہا کہ چاہے عزت و حرمت کرے چاہے نہ کرے ہم کو کیا ہم سے جو ہو سکا ہم نے خدمت کی یہان یہ ذکر ہو رہا ہے ملک الموت کی بہت تعریف ہو رہی ہے ہر ایک انصرام کی بھی بہت تعریف کرتا ہے کہ یہ انصرام کی بدولت ہم کو دن نصیب ہوا شندکال کہہ رہا ہے کہ مین انصرام کا بڑا مرتبہ کرونگا اُسنے بہت اچھا کام کیا اِنکو اِس گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہے اُدھر وہ ساحر مع خواجہ کے تخت کو اُڑاتے

اُڑاتے ہوئے تھوڑے عرصہ مین طلسم سے باہر چلے آئے راوی نازک خیال بیان کرتا ہو کہ پہلے
اس طلسم کا یہ طریقہ تھا کہ جسکا جی چاہے چلا آئے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر جیسا کہ کئی
مرتبہ خواجہ و دیگر عیارون نے طلسم مین جاکر شنگال پر عیاریان کین اور نکل آئے
اُسدن سے شنگال نے راستہ طلسم کا بند کر دیا ہو سوائے ساحر کے غیر ساحر نہین
جاسکتا ہی یہ امر خواجہ کو معلوم تھا اسکی سبب سے تو نصرام کے ہمراہ گئے تھے اور
شنگال پر عیاری نہین کی اس خیال سے کہ جب یہ امر ظاہر ہو جائے گا کو مین جہانگیر
وغیرہ کو اپنے قبضہ مین کر چکا ہون تو ہر طرف سے میرے اوپر یورش ہوگا طلسم سے نکل نہ
سکونگا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا صاحبقران میرے انتظار مین ہین جگہ کے کہا تک
مہمان رہینگے میرا یہان آنا و جہانگیر وغیرہ کو رہا کرنا بیکار ہوگا اس سے عیاری شنگال
پر نہ کرو اور یہان سے نکل چلو اسی خیال سے تو نامہ بر کو ٹھہرایا تھا کہ اسکے ہمراہ نکل
چلونگا یہ ساحر ہی سحر سے نکال لے چلے گا کہ اسی عرصہ مین یہ تدبیر ہو گئی کہ اور ستر
ساحر ہمراہ ہو گئے اب کون روک سکتا ہی یہ مع اُن ساحرون کے اُنکی مدد سے بیرون طلسم
نکل آئے جب حد طلسم تمام ہوئی ساحرون نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
طلسم سے تو نکل آئے اب یہان سے حد غیر طلسم ہی یہ فرمایئے کہ عنطاقیہ کی دو راہین ہین
ایک تو جنگلون کی طرف سے وہ جنگل بالکل ویرانی ہین اور راہ بھی دور ہو کہ ہم ساحر دو دن
مین اُسکو طی کرتے ہین جب رات دن چلے جائین اور ایک راہ پہاڑون سے ہو اور یہ راہ
گو آباد نہین ہی مگر قریب ہو اور صحرا سے پُر بہار ملتے ہین جدھر سے فرمایئے اُدھر سے چلین
پہاڑون کی طرف کی راہ سے تھوڑی دیر مین پہونچ جائینگے جواب دیا کہ پہاڑون کی
طرف سے چلو خواجہ نے دل مین تجویز کر لیا تھا کہ کسی پہاڑ پر اُتر کر ان سب کو بیہوش
کر کے قتل کرونگا انکا سب مال و اسباب لے لونگا اور جاکر عنطاق پر عیاری کر کے
علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لونگا اس سبب سے خواجہ نے کہا کہ پہاڑون کی راہ سے
چلو یہ خیال کیا کہ جب انکو قتل کر ڈالونگا تو راہ کون بتائے گا یہ کہتے ہین کہ یہ راہ
قریب ہو بس مین تلاش کر لونگا دوسرے انکا یہی قول ہو کہ وہ بالکل ویران ہو اور

کچھ گاؤن وغیرہ آباد ہین اُن گاؤن مین جاکر کچھ پیسہ روپیہ کا روزگار بھی کرونگا کہ کچھ تو مہاجنون
کو دون تاکہ اُنکے قرضہ سے جان بچے جب سے یہان آیا ہون ایک خرمہرہ نہین نصیب ہوا
خدا ایسے مقام پر کسی کو نہ لائے ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خواجہ نے اس طرف کی راہ
کی اجازت دی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ تخت اُڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک صحراے پُر بہار
خواجہ کو نظر آیا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی اُس صحرا مین تھی خواجہ نے جو اُس صحرا کو
دیکھا خیال کیا کہ یہ مقام بہت عمدہ ہی اگر رن پڑے تو ان سب کا اسی جنگل مین خاتمہ
ہو یہ سوچ کر ان سب سے کہا کہ یہ صحرا ہم کو بہت پسند آیا چند منٹ کے لیے یہان قیام
کرو تاکہ ہم سیر کرلین کیونکہ یہ جنگل بہت مشابہ ہی آسمان کے باغون سے ہم کو اسکی سیر کا
اشتیاق ہوا ہی چند منٹ سیر کرکے یہان سے چلین گے یہ بتاؤ کہ اب شہر غنطاقیہ
یہان سے کتنے فاصلہ پر ہی گو آسمان سے سب ملک دکھائی دیتے ہین اور سب ملک
روبرو رہتے ہین مگر یہ دنیا ہی یہان کے اور طریقے اور قاعدے ہین بس مین نہین جان
سکتا ہون کہ کتنا فاصلہ ہی اُن سب نے عرض کیا کہ اب بہت قریب ہی صرف دو گاؤن
اور ایک جنگل ملے گا اُسکے بعد ملک غنطاقیہ ہی خواجہ نے کہا کہ پھر ٹھہر جاؤ اس جنگل
مین جو کہار و ساحر تخت کو سحر کرکے زمین پر لائے خواجہ نے اُس پہاڑی کی طرف
اشارہ کیا پہاڑی پر اُتارا ساحرون نے سحر کیا سب سامان فرش وغیرہ سحر کرکے موجود
کیا فرش بچھایا مسند لگائی اُس پر ملک الموت قدرت کو بٹھایا سب کے سب
سامنے بیٹھے ملک الموت قدرت جنگل کی سیر کرنے لگے سامنے سبزہ لہلہا رہا
تھا پھلون کے درخت لگے ہوئے تھے پھول کھلے ہوئے تھے خوشبو آرہی تھی دماغ
معطر ہوا جاتا تھا سب وہان کے پھولون کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے کہ یکایک
ملک الموت قدرت نے بغل سے ایک شیشی چھوٹی سی شراب کی نکالی اور
ایک چھوٹا سا گیلاس اور ایک طباق نکالا کہ جس مین گرما گرم تر حلوا تھا وہ شیشی اور
طباق سامنے رکھا ان سب نے جو یہ سامان دیکھا ہر ایک نے دوسرے سے کہا
کہ دیکھو کیا عمدہ شراب ہی اور بھائی کیا ہی عمدہ تازہ حلوا ہی اگر ہم کو یہ شراب و حلوا

سنے تو کیا لطف ہو یہ جنگل اور یہ پہاڑ یہ جی چاہتا ہو کہ یہان شراب خواری ہو دو سب
نے کہا کہ بھائی جی تو ہمی چاہتا ہو مگر کیا کرین ناچار ہین بھلا ہماری یہ تقدیر کہان کہ شراب
ہم کو ملے انصرام نے کہا کہ مین دیکھو ملک الموت سے پوچھتا ہون کہ یہ کیا چیز ہو
مگر وہ آپ ہی بیان کرینگے یقین ہو کہ صلاح بھی کرین سب نے کہا کہ ہان دریافت کرو
زیادہ گستاخ ہو تم کو مانتے بھی بہت ہین بس انصرام نے ہاتھو باندھ کر عرض کیا کہ اے
ملک الموت قدرت اس شیشی مین کیا ہو اور یہ طباق کیسا ہو ہم کو بھی اس حال سے
آگاہ فرمایئے اور یہ کہان سے آیا جواب دیا کہ مین تم سے کیا بیان کرون یہ سب خداوندی
عنایت ہو یہ وقت میری اور خداوندی شرابخواری کا ہو بس وہان بالاے آسمان خداوند
شغل شرابخواری فرما رہے ہین میرا خیال آیا اُسی وقت اپنے پینے کی شراب اور
اپنے کھانے کا موہن بھوگ بطور پرشاد کے مجکو بھیجدیا ایک حور آکر ابھی مجکو دے
گئی ہو یہ شراب بہشت اور یہ پرشاد ہو اس شراب کی یہ خاصیت ہو کہ جو کوئی اسکو
پی لے تو تمام عمر اُسکو پھر شراب کی خواہش نہ ہو اور شراب کا خیال کرے نشہ ہو جائے
دوسرے عمر بھی زیادہ ہو جاتی ہو اگر کسی کی عمر ہزار برس کی ہو تو بارہ سو برس کی ہو جائے
کیونکہ یہ شراب خداوندی نوش فرمانے کی ہو مگر تیز بہت ہو کوئی اسکو پی نہین سکتا
اور اس حلوے کا اثر یہ ہو کہ جو کوئی اسکو کھائے تمام عمر بھوک نہ لگے جب خیال کرے کہ
ہم فلان طعام کھائین اُسکا ذائقہ زبان پر آجائے جسقدر خزانے زمین مین سب سامنے
نظر آئین یہ حلوا خاص خداوند کے نوش فرمانے کا ہو مجکو بھیجا ہو خداوند مجھسے بہت محبت
فرماتے ہین یہ سُنکے انصرام نے عرض کیا کہ اگر حضور نہ خفا ہون تو ہم کچھ عرض کرین جواب دیا
کہ مین تم سب کے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا تم یہ عرض کروگے کہ اس شراب و حلوے
مین سے ہم کو بھی مرحمت فرمایئے تاکہ ہم بھی شراب پیئین اور حلوا کھائین اے انصرام
تم لوگ اس شراب کی گرمی کی تاب نہ لاسکوگے نہ حلوے کی یہ بہت گرم ہو کیونکہ
بہشت مین بنائی گئی ہو اور حلوا حورون نے پکایا ہو مین تم کو دے کر تمھاری جان پر
بناورن یہ مجھسے کبھی نہ ہوگا انصرام نے عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف

ہوجائیے ہم لوگ بڑے شرابخوار ہین ہم لوگو یہ شراب گرمی نہ کرے گی بہت اصرار کیا اور کہا
کہ ہم لوگ آپ کے صدقہ مین شراب بہشت وحلواے بہشت کے ذائقہ سے بہرہ مند
ہوگئے آپ کے تمام عمر احسانمند رہینگے جب بہت اصرار کیا تب خواجہ نے دل مین کہا کہ
وہ مارا پھر منھ بناکر کہا کہ ہم یہان آکر اور تم لوگون سے ملکر بہت پریشان ہوئے ہم ایسا
جانتے تو کبھی نہ آتے خیر اب ہم بر بہر علم تھوڑا سا پانی لاؤ تاکہ تم سب کو اس شراب
کے ذائقہ سے آگاہ کرون یہ کہنا تھا کہ الغرض ایک چشمہ اُس صحرا مین تھا اُس سے پانی
بھر لائے کیونکہ انکے ساتھ سب سامان تھا بس خواجہ نے اُس ظرف آب مین نصف
شیشی ڈالدی اور کہا کہ اسکو ملا کر ایک ایک جام سب پی لین اگر گرمی نہ کرے تو اور پینا
پھر وہ طباق اُنکے آگے رکھدیا اور کہا کہ شراب پی کر حلوا کھانا تب شراب و حلوے
کا ذائقہ پاؤگے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ سب خوش ہوگئے ایک دوسرے پر سبقت
کرنے لگا یہان تک کہ خواجہ نے کہا تھا کہ ایک ایک جام پینا وہ سب کے سب
سب پی گئے اور سب حلوا کھاگئے خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے دیکھا کیے ہر ایک کی
زبان پر یہ تھا کہ نہ ہم نے آجتک اس ذائقہ کی شراب پی نہ اس ذائقہ کا حلوا کھایا یہ
نعمت ہم کو آپ کے صدقہ سے نصیب ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہون
کہ وہ شیشی بیہوشی کی تھی جو کہ خواجہ نے پانی مین ملائی تھی شراب بہشت کہکر
اُسکا ایک جام سب کو کافی تھا کیونکہ سم قاتل تھی جو کوئی اُسکو پی لیتا پھر ہل کر
پانی نہ مانگتا نہ کہ تین تین جام اُسپر سے طرہ یہ کہ وہ حلوا بھی بیہوشی آمیز تھا ایک تو
وہ بیہوشی آمیز پانی سب نے پیا دوسرے حلوا کھایا اب کب ہوش مین رہتے ہین
بہکی بہکی باتین کرنے لگے کوئی بولا خداوند آسمان پر سے تشریف لاتے ہین اُنکے
ہمراہ بہت سے فرشتے ہین کوئی بولا کہ دریا سامنے لہرین مار رہا ہے کوئی بولا کیسے بیٹھے ہو
دیکھو سامنے سے بادشاہ تشریف لاتے ہین اور تم بیٹھے ہوئے ہو اُٹھکر استقبال
کرو جو زیادہ بیخود ہوا تھا وہ بولا کہ لو دیکھو وہ سامنے ہورنی کتے سے جوڑا کھا رہی
ہے کوئی بولا ملے کا رنگ ہے ایک نے دوسرے کو دیکھکر کہا کہ اے بھائی تمھارے سر پر

کو آ بیٹھا ہی ذرا اُسکو ہٹکا دو اُسنے کہا کہ ای بھائی تم بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو اور ہٹکاتے
نہین ہو اسطور کی ہر ایک تقریر کر رہا ہی ایک جوز یازدہ از خود رفتہ ہوئے پکار اُٹھے
کہ او حرامزادے مین نے دیکھا کیا یہی دوستی اور ملاقات کا نتیجہ ہی کہ تم نے اُس شخص
کی جورو کے ساتھ فعل بد میرے سامنے کر رہے ہو اور یہ فاحشہ بھی راضی ہو گئی اور
سامنے میرے لیٹ کر کرانے لگی میرا خون بھی نہ کیا رہ تو جاؤ مین تم دونون کو سزا دیتا ہون
یہ کہکر تلوار پکڑ کر اُٹھے اور اُسکے روکنے کو اُٹھے بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی اُٹھنا تھا کہ
دھم دھم گرنے لگے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ اٹھارہ کے اٹھارہ
ساحر بیہوش ہو کر گرے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو کر گرے اب خواجہ
نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم + رنگ از رخ بخشنک بد اختر
ببرم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و قدح و سبو و ساغر ببرم + یہ نعرہ کرکے اور
خنجر پکڑ کر چلے راوی انکو تو خنجر پکڑے سب کی طرف روان رکھتا ہی اور اب کچھ حال دربار
شنگال و افغانہ جادو نانی شنگال کا تحریر کرتا ہی تاکہ ناظرین کو لطف ملے راوی
بیان کرتا ہی کہ شنگال کے ایک نانی ہی اُسکا نام افغانہ جادو ہی وہ بلاے بد و
آفت روزگار علامہ دہر ہی بہت بڑی ساحرہ ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے
سکتا ہی عمر اُس لگاتہ کی دو ہزار برس کی ہی مگر اپنے کو وہ کم سن خیال کرتی ہی شہوت
پرست ایسی ہی کہ رات دن سواے فعل بد کے دوسرا کام نہین ہی رات دن مُنہ کالا
کرایا کرتی ہی نانی تو ہی مگر نواسے پر عاشق ہی اُس سے بھی حسرت دل نکال لیا کرتی
ہی نازنین کی صورت سحر سے بنکر جاتی ہی مزے اُڑاتی ہی گو شنگال اس امر سے آگاہ
ہی کہ یہ اُس شخص کی نانی ہی اور مین نواسہ ہون مگر ایسی صورت بنکر وہ جاتی ہی کہ وہ
راضی ہو جاتا ہی اور ان لوگون مین ہر ایک مرد پر ہر عورت حلال ہی کوئی حرام و حلال
کا خیال بھی نہین مان فرزند سے بھائی بہن سے نانی نواسے سے نواسی نانا سے
اپنی ہواے نفسانی کی خواہش فرو کراتے ہین کوئی کسی سے بند نہین جب باپ
بیٹی کو اپنے مصرف مین لاتا ہی اور ماں کو فرزند تو اور کیا چیز ہین آمدم بر سر قصہ کی

افغانہ جادو نانی شنکال کی شنکال پر عاشق ہے دوسرے تیسرے شب بھر کے لیے آیا کرتی
تھی پندرہ دن سے بسبب اسکے کہ بیمار تھی نہین آئی تھی اسکو کچھ کیفیت شنکال کی معلوم ہوئی
تھی اور اسنے زمین مین ایک قصر بنایا ہے اُسمین رہتی ہے یکایک اسکو خیال آیا کہ کئی روز سے
کچھ شنکال کا حال نہین معلوم ہوا کہ میرا فرزند کیسا ہے کیونکہ خدا پرستون نے اُس پر لشکرکشی
کی تھی اور طلسم کشا بھی آگیا ہے نہ معلوم اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ ہوا اور کس طور سے معرکہ
آرا اور کیا گذری بسبب علالت کے نہ مین گئی نہ مین نے کچھ حال دریافت کیا اسوقت
دریافت کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کرکے اسنے اوراق پریشان جس سے اسکو سبب
حال ظاہر ہوتا ہے اور اسنے اپنے سحر سے بنائے ہین اُٹھائے اور دیکھنا شروع کیا اسپر
ظاہر ہوا کہ شنکال تو اچھی طرح ہے دربار آراستہ ہے اب اسنے خیال کیا لشکر اسلام
کہان ہے ظاہر ہوا کہ لشکر اسلام بیرون طلسم اُترا ہوا ہے طلسم کشا یعنے صاحبقران حکیم
سقلینوس کے مہمان ہین خواجہ کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دربار شنکال
مین ملک الموت قدرت کی صورت بنے ہوئے بیٹھے ہین اور جہانگیر وغیرہ کو طلب
کرنے مین شنکال دھوکے مین آگیا ہے خواجہ کی پوری عیاری ہوگئی ہے خواجہ اس
فکر مین ہین کہ شنکال وغیرہ کو قتل کرکے یہان سے چلا جاؤن یہ دیکھتا تھا اور اس پر
ندامت ہوتا تھا کہ ہائے افسوس کہکر زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا اسکی
خواصون نے جو کہ اسکے پاس حاضر تھین عرض کیا کہ خداوندا کیا غضب ہوا افغانہ
نے کچھ جواب نہ دیا اُن اوراق کو اُٹھا کر اور لپیٹ کر جھولی مین رکھا دستک دی سنگ
کا ردینا تھا کہ زمین شق ہوگئی یہ فوراً پاؤن رکھ کر اور غرق زمین ہوکر اس قصد سے چلی کہ
دربار شنکال مین پہونچکر خواجہ کو اسیر کرلون شنکال وغیرہ کو قتل سے بچاؤن
اسقدر تیز چلی کہ راہ مین کئی مقام پر گر پڑی چوٹ بھی لگی مگر اُسنے کچھ بھی خیال نہ کیا
دوڑی چلی جاتی ہے مشعل سحر ہاتھ مین روشن ہے اُسکی روشنی مین یہان تک کہ یہ قریب
پہونچ گئی اسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مین آ پہونچی ہون سحر کیا طبقہ
کو ہٹایا اسوقت آکر پہونچی کہ جسوقت خواجہ جہانگیر وغیرہ کو لے کر اور ان ساحرونکو

ہمراہ لے کر دربار سے جا پہنچے تھے بلکہ طلسم کے باہر نکل گئے تھے یہان شنگال بیٹھا ہوا اہل
دربار سے تعریف و توصیف کر رہا تھا کہ یہ طبقہ توڑ کر زمین کا سامنے تخت شنگال کے
نکلی نکلتے ہی اسنے سحر کیا جسقدر اہل دربار دربار مین بیٹھے ہوئے تھے مع شنگال کے
ہر ایک اپنے مقام پر بے حس وحرکت ہو کر رہ گیا کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام
سے اُٹھ سکے ہر ایک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ ہم سب کی طاقت جاتی رہی کہ افغانہ
ظاہر ہوئی اب سب کو یقین ہوا کہ یہ سحر ملکہ افغانہ کا ہے نہ معلوم اسکا سبب کیا ہے کہ
جو ملکہ نے ہم پر سحر کیا اُدھر افغانہ نے ظاہر ہو کر شنگال کے قریب آکر کہا کہ او چھوکرے
تو کس قدر نادان و احمق ہے ایک مرتبہ دھوکا کھایا پھر بھی ہوشیار نہ ہوا دوسری مرتبہ
اُس سے زیادہ فریب مین مبتلا ہوا پھر ہوش نہ آیا اب پھر مکر مین مبتلا ہو گیا ساحر ہو کر
ایسا غافل ہے جس نے کہا وہ مان لیا بڑا احمق ہے کجا ملک الموت قدرت اور کجا تو وہ
فرشتے تو انسان انکو کیا غرض ہے کہ رہ آسمان پر سے یہان آئین اور تم لوگون سے ملین تو نے
یہ بھی نہ خیال کیا دھوکے مین آگیا ارے احمق وہ ملک الموت قدرت نہین ہے بلکہ
خواجہ عمر ہے عیاری کرنے آیا ہے تیرے قتل کی فکر مین ہے اور اس فکر مین ہے کہ جہانگیر و
سماے مہر جمال کو تیری قید سے رہا کر لون اور لے جاؤن ارے نادان یہ جو کہ تیرے
دربار مین ہے یہ عمر ہے ملک الموت قدرت نہین ہے شنگال و اہل دربار حیران ہین کہ
یہ ملکہ افغانہ کیا کہہ رہی ہین ادھر افغانہ نے یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور نگاہ
سحر آلود ڈالی کہ جو کہ صورت روغن عیاری سے تبدیل کیے ہوئے ہو وہ روغن اُڑ جائے
اصلی صورت نکل آئے اور دریافت کیا کہ انمین خواجہ کون ہے نہ تو بہ سبب نگاہ سحر کے
کسی کی صورت تبدیل ہوئی کیونکہ سب کی صورت اصلی تھی اسکے سوا
معلوم ہوا کہ انمین کوئی خواجہ نہین ہے سب شنگال کے سردار ہین جب یہ معلوم ہوا
اسنے سحر اُن سب پر سے اُتار لیا ادھر شنگال نے حکم دیا کہ لاؤ ثانی امان کے لیے کرسی
خادم نے لا کر کرسی بچھادی افغانہ اُس پر بیٹھ گئی شنگال سے کہا کہ وہ ملک الموت قدرت
کہان گئے جلد اُنکو بلاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ خبر پا کر کہ افغانہ جادو پر راز ظاہر ہو گیا

وہ اسیر کرنے کو آئی ہی بھاگ نہ جائے شنکال نے یہ سُنکے کہا کہ اے نانی امان یہ آپ کیا
فرماتی ہین وہ ملک الموت قدرت تھے بڑے مشکلون سے تشریف لائے تھے اُنکے
پاس عمر عیار جانشین حمزہ لندھور و دیگر خدا پرست اسیر تھے بلکہ عنطاق نے پسر
حمزہ اور آہو چشم کو اسیر کیا تھا میرے پاس نامہ لکھا تھا کہ انکو کیا کرون وہ ملک الموت قدرت
جاکر اُن دونون کو بھی قید خانہ سے شہر عنطاقیہ کے میرے روبرو لے آئے مجھ سے انھون نے
جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو طلب کیا مین نے دے دیا وہ اُن سب کو لے کر اور چند
سردارون کو میرے ہمراہ لے کر شہر عنطاقیہ کو گئے ہین وہان سے آسمان پر تشریف لے
جائینگے میرے سردارون کو زیارت خداوند سے مشرف کرائینگے اُسکے بعد مجھکو بھی طلب
فرمائینگے کیسا عمر آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگ کو عیار بناتی ہین وہ یہان کہان آ سکتا
ہی ملک الموت کے پاس قید ہی دوسرے مین نے راہ طلسم کی مسدود کر دی ہی کوئی
ساحر بدون میری اجازت کے نہین آسکتا ہی اُسکو راہ بھی نہ ملے گی جب راہ نہ ملے گی
تو ساحر کیونکر آسکے گا عمر عیار تو آ بھی نہین سکتا ہی آپ کا خیال بالکل غلط ہی افغانہ
نے جواب دیا کہ او نادان میرے سحر نے مجھکو خبر دی ہی وہ ملک الموت کی صورت بنکر
نصرام کے ہمراہ طلسم مین آیا اور تیرے دربار مین اُسکو سحر کی کیا ضرورت تھی اُسکو تو ساحر
ملا وہ ہی کہان اُسکا واقعہ تو بیان کر جب شنکال نے کل حال بیان کیا افغانہ نے حال
سُنکے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہو گیا وہ مفت ہاتھ سے نکل گیا اور جہانگیر
وغیرہ کو بھی لے گیا اور وہ جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین واپس زندہ نہ آئینگے اُن سب کو
وہ قتل کروائے گا اے شنکال وہ ملک الموت نہ تھا عمر عیار تھا عیاری کرکے اپنے
سردارون کو رہا کر کے لے گیا وہ تمھارے قتل کی فکر مین آیا تھا مگر اُسکا داؤن نہ چلا
اسی سبب سے وہ واپس چلا گیا اسی امر کو غنیمت جان اُسنے خیال کیا اور اپنے سردارون
کو لے کر چلا گیا اور تمھارے سردارون کو اس سبب سے ہمراہ لے گیا کہ تا کہ طلسم
سے نکل جاؤن اور کہکر اپنا اوراق مین دیکھنا اور یہ امر ظاہر ہونا سب افغانہ نے
بیان کیا شنکال نے جواب دیا کہ نانی امان مین کیونکر یقین کرون جب کہ مین خود

اپنی آنکھون سے دیکھ چکا ہون کہ عمر عیار و دیگر خداپرست قید تھے اور کئی کرامتین بھی یہ دیکھین ایک میرے اوپر کیا منحصر ہے سب اہل دربار نے دیکھا ہے افغانہ نے تنبیہ کر کہا کہ او چھوکڑے تجھکو کس طور سے سمجھاؤن تیری سمجھ مین آتا ہی نہین ہے تو بڑا بیوقوف ہے وہ اور تیرے سردار بھی وہ سب نقلی تھے کوئی اصلی نہ تھا اُسنے سب سحر سے بنا کے تھے وہ سب بنے ہوئے تھے صرف دھوکے کے لیے یہ امر اُسنے کیا تھا ارے احمق سمجھ تو سہی کہ مین کیا کہتی ہون اگر تجھکو یقین نہین آتا ہے تو خود اوراق مین دیکھ لے اور اپنے سحر سے دریافت کر لے مین تو یہ سب امر دیکھ کر وہان سے چلی تھی کہ چلکر گرفتار کرون اور اُسوقت یہان آکر پہونچی کہ جب وہ جا چکا تھا بڑا مقدر کا اچھا ہے یہ جو افغانہ نے کہا اب تو کچھ شنکال و اہل دربار کو بھی یقین ہوا شنکال خیال کرنے لگا کہ بہت بڑی غلطی کی اگر ایسا کیا تو پھر افغانہ نے شنکال سے کہا کہ مین نے اسی سبب سے آکر تمام اہل دربار پر سحر کر دیا تھا کہ وہ کہین جا نہ سکے مین نے جو سحر سے یہان آکر دریافت کیا تو اُسکو نہ پایا یہ کہکر اوراق نکالکر سامنے شنکال کے ڈالدیے اب جو شنکال نے دیکھا جسقدر افغانہ نے کہا تھا اُسیقدر پایا یہ ظاہر ہوا کہ وہ ملک الموت نہ تھا بلکہ خواجہ عمر تھے کہ صورت بنا کر عیاری کرنے آئے تھے اپنے سردارون کے رہا کرنے کو اور وہ جو خداپرستون کی صورتین دکھائین تھین وہ سب عیاری کی صورتین تھین کہ سحر سے بنائین تھین یہ حال تھا کہ شنکال کو تو سکتہ سا ہو گیا دم بخود ہو کر رہ گیا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ ثانی امان بجا فرماتی ہین بہت بڑا دھوکا دیا اور بہت بڑی عیاری کی کیسے غفلت کے پردے پڑے تھے کہ کچھ خیال نہ ہوا اب اہل دربار کو بھی یقین ہوا ہر ایک عالم سکوت مین دم بخود ہو کر رہ گیا اور باہم کہنے لگا کہ بہت بڑی عیاری کی کیا خوب دھوکا دیا خیر اس امر کا شکر کرنا لازم ہے کہ وہ ہم سب کو زندہ چھوڑ کر چلا گیا اگر قتل کر ڈالتا تو ہم اُسکا کیا کرتے خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا ادھر شنکال نے افغانہ سے کہا کہ ثانی امان آپ نے پہلے سے خبر نہ لی جب وہ چلا گیا جب آپ تشریف لائین اب کیا کرون کیونکر اپنے سردارون کو اُسکے ہاتھ سے بچاؤن نہ معلوم وہ کدھر گیا ہے اور کس طور سے انکے ساتھ

پیش آیا افغانہ نے جواب دیا کہ مجھکو کیا خبر تھی کہ تو ایسا نادان ہی کہ ہر مرتبہ دھوکا کھائے گا
یہ بھی اسوقت اتفاق سے دیکھ لیا خیال جو آیا شنگال نے کہا کہ نانی امان اب اسکی
کوئی تدبیر فرمایئے عرصہ نہ لگایئے میرے سردارون کو اُسکے ہاتھ سے بچایئے افغانہ
نے جواب دیا کہ تو تو ایک کام کر اور مین اُسکو درست کرون کیا کرون تجھ سے مجکو الفت
زیادہ ہی خیر مین کوشش کرتی ہون اور دریافت کرتی ہون کہ وہ کدھر گیا ہی اور جاکر اُسکو
بھی اسیر کرکے لاتی ہون اور سردارون کو بھی اُسکے پنجہ سے بچاتی ہون یہ کہکر اوراق مین
دیکھا کہ اسوقت عمر کہان ہی اور کس فکر مین ہی اور جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین وہ کہان
ہین یہ دیکھنا تھا کہ اوراق مین نکلا کہ عمر عیار فلان صحرا مین فلان پہاڑی پر قریب عنطاقیہ
کے ہی اور جو سردار ہمراہ گئے تھے اُنکو عیاری کرکے بیہوشی دی ہی جسمین وہ سب
بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر لے کر اُنکے قتل کے لیے چلے ہین یہ جو دیکھا افغانہ
نے منھ پھیر لیا شنگال نے کہا کہ کیا نانی امان میرے سردار مارے گئے افغانہ نے
کہا کہ ابھی تو نہین مارے گئے مگر غضب ہی کہ سب کو اُسنے بیہوش کیا ہے
سب بیہوش پڑے ہوئے ہین وہ خنجر لے کر چلا ہی لے تو بھی دیکھ لے شنگال نے
دیکھا تو وہی سب واقعہ تحریر پایا شنگال نے ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ غضب
ہوا نانی امان جلدی تدبیر کیجیے افغانہ چونکہ اس سے الفت کرتی ہی خیال ہوا کہ ایسا
نہ ہو یہ ناراض ہو جائے تیرے وقت پر کمی کرے تیری مرنے مین فرق آئے یہ دل
مین خیال کرکے جواب دیا کہ تو اطمینان رکھ مین جاتی ہون اور سبکو بچاتی ہون عمر عیار کو
بھی اسیر کرکے لاتی ہون یہ کہکر سحر کیا دو پر پیدا ہوئے یہ چیل کی خالہ مثل گدھ کے اُڑ کر چلی مگر
تیر جیسے ہوا کی شدت مین پتہ اُڑ کر جاتا ہی یہ تو ادھر چلی اُدھر شنگال نے کہا
اللہ آفرین دربار عمر بہت بڑی عیاری کر گیا اسکا گمان بھی نہ تھا کہ وہ اب اندر طلسم
آئے گا کیونکہ مین نے راستہ طلسم کا بالکل بند کر دیا تھا مگر کیا معرکہ کی عیاری کی
نہایت عیار زبردست ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی بڑے بڑون نے دھوکا کھایا
ہی خواجہ کی عیاری سے یقین مان لو اگر نانی امان بھی یہان ہوتین تو دھوکا کھاتین

پہچان نہ سکتین اگر اوراق بین نہ حال دریافت کرتین تو بھی حال نہ معلوم ہوتا مگر خیر اسی
وقت پر خیال آیا اب وہ گئی ہین سب کو رہا بھی کرلائینگی اور عمر کو بھی اسیر کرلائینگی جلد اور
ایسا کرین کہ وہ قتل نہ کر چکا ہو کہ قبل قتل کرنے کے یہ پہونچ جائین اہل دربار نے جو بار بار
کہ تشریف تو بہت تیزی سے لے گئین ہین دیکھیے کیا ہوتا ہے شندکال یہان بیٹھا ہوا
سرداروں سے باتین کر رہا ہے اور انتظار افغانہ کا کر رہا ہے اُدھر افغانہ سحر سے اُڑتی
ہوئی مثل باز کے چلی جاتی ہے جیسے باز شکار پر جاتا ہے اُدھر پہاڑی پر سب بیہوش پڑے
ہوئے ہین خواجہ خنجر بکف چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ افغانہ اسقدر جلد یہان
آکر پہونچی کہ خواجہ قریب پہونچے تھے اور ہاتھ اُٹھایا تھا کہ خنجر مارین کہ افغانہ اس
مقام پر آکر پہونچی چونکہ سحر سے دوسرے اوراق سے پتہ تو ل چکا تھا جب وہان پر پہونچی
اسنے نگاہ نیچے دوڑائی دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہین اور خواجہ اپنی اصلی
صورت پر خنجر بکف قریب کھڑے ہوئے ہاتھ اُٹھایا ہے وار کرنے کو یہ دیکھ کر اُسکو تاب
نرہی آواز دی کہ او بسیار زبان زادے حرامزادے تین روپیہ کے پیادے کیا غضب کرتا
ہے مین آپہونچی میرا لقب افغانہ جب درست ہوگا کہ جب مین تجھکو قتل کر لونگی خوب مین
وقت پر پہونچی بہت بڑی تو نے عیاری کی خوب شندکال کو دھوکا دیا وہ احمق تھا
تیرے دھوکے مین آگیا مین کب آتی ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتا ہے
یہ کہتی ہوئی بلندی سے مائل طرف پستی کے ہوئی اُدھر خواجہ نے جو اُسکی صدا سُنی
دل مین خیال کیا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ذرا دیکھنا چاہیے اِدھر اُدھر دیکھا کسیکو نہ پایا
پھر قصد کیا یہ سوچ کر کہ ہوگا کوئی کسی کو پکارتا ہوگا تم کو کیا مطلب تم اپنا کام کرو چاہا
کرکے پھر خنجر کو علم کیا کہ ابکی مرتبہ بالائے سر سے آواز آئی کہ او ظالم تو سُنتا ہی نہین
دیکھ مین آپہونچی کہان جائے گا ابکی خواجہ کو پہلے مرتبہ سے آواز قریب زیادہ معلوم
ہوئی اِدھر اُدھر پلٹ کر دیکھا خنجر روک کر جب کسی کو نہ پایا کہ آواز آئی اِدھر اُدھر کیا
دیکھتا ہے بالائے سر دیکھ تیری قضا تیرے سر پر آپہونچی ہے یہ جو خواجہ نے سُنا سر
اُٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ ایک کالی بلا مثل سیاہ آندھی کے اُڑتی ہوئی چلی آتی ہے

تمام جسم سے شعلہ نکل رہے ہین کہ درخت جلے جاتے ہین مانند قطرہ باران کے زمین کی
طرف مائل ہی یہ دیکھنا تھا کہ خواجہ پر خوف غالب ہوا ہاتھ کانپنے لگا تمام اندام مین
رعشہ پڑگیا ایسی اُسکی صورت مہیب تھی خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا
ہی میرا راز کھل گیا شنگال آگاہ ہوگیا اُسنے کسی ساحر زبردست کو میری گرفتاری
کے لیے روانہ کیا ہی وہ آیا ہی اور کیسے بُرے وقت پر آیا ہی کہ جب مین اپنا سب کام
کر چکا تھا افسوس اِن حرامزادون کی قضا نہ تھی ای خواجہ اپنے کو بچاؤ اور فکر کرو کہ اسکو
بھی ساتھ انکے قتل کرو اگر تم رہا ہوگے تو فکر کرکے قتل کرلوگے اور اگر یہ قتل بھی
ہوئے تو تمھارا تو کام ہو چکا ہی جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کر چکے ہو اور کوئی
عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لینا اپنے جان کا بچانا مقدم ہی ایسا نہ ہو کہ یہ
بلا آئی ہی مجھکو پکڑ لے اب خواجہ یہ سوچ کر فکر کرنے لگے کہ کہین بھاگ جاؤن پھر
دل مین خیال کیا کہ جدھر بھاگ کر جاؤنگا یہ سحر کرکے اسیر کرلے گی سحر سے دریافت
کرکے وہان بھی پہونچےگی کیا تدبیر کرون فوراً خیال آیا کہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو جاؤ
اور دیکھو کہ یہ یہان آکر کیا کرتی ہی اگر بن پڑے تو اُسکو بھی عیاری کرکے قتل کرو یہ جو
خیال آیا جب تک وہ زمین پر آئے آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہوگئے
مگر اُسی مقام پر کھڑے ہوئے ہین کہ اُسنے جو غور کرکے اب دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا
چونکہ قریب آچلی تھی زمین پر آئی قریب اُن سب سردارون کے جو کہ بیہوش پڑے
ہوئے تھے جب خواجہ کو اسنے نہ پایا تو خیال کیا دل مین کہ مین دیکھتی چلی آتی تھی
کہ اسی مقام پر کھڑا ہی یہ حرامزادہ عیار چلا کہان گیا میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا کہان
معلوم ہوتا ہی کہ مین نے جو ڈانٹا تو اسنے مجھکو دیکھ لیا اور میرے خوف سے ڈر کر
بھاگ گیا یہ سوچ کر اِدھر اُدھر نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگی خواجہ کو دیکھ رہی تھی شامت
اعمال قضا اسکو کہتے ہین اتفاق سے ایک گھسیارا گھاس لیے آتا تھا اُسکو جو
پیاس لگی وہ بیچارا آفت کا مارا پانی پینے کو پہاڑی پر آیا چونکہ اُسی پہاڑی پر چشمہ
تھا اسکو کیا معلوم تھا کہ وہان میری اجل موجود ہی اگر پانی پینے جاےگا تو خود

موت کا گھونٹ ہو جائیگا اگر یہ جانتا تو کیوں آتا خدا کے کارخانے کو ملاحظہ فرمایئے
کہ کب وہ اُس لکاتہ کے سامنے آیا جب کہ خواجہ غائب ہو چکے ہیں وہ خواجہ
کو تلاش کر رہی ہے اُس قحبہ کی نگاہ اس بیچارے پر پڑ گئی اُسنے جو اس گھسیارے کو
دیکھا کہ ایک گھسیارا میری طرف چلا آتا ہے اسنے خیال دل میں کیا کہ ہو نہ ہو یہی
ساربان زادہ عمر عیار ہے گھسیارے کی صورت بنکر مجکو دھوکا دینے آتا ہے مجکو
آتے ہوئے دیکھکر غائب ہو گیا ادھر اُدھر اب پھر صورت بنکر آیا ہے اسکو تو
ہوشیار نہ کر گولہ سحر کا اُٹھا کر مار دے جب سحر کر چکنا اسوقت ہوشیار کرنا ایسا
نہ ہو کہ یہ سمجھ جائے کہ پہچان لیا ابھی دور ہے بھاگ نہ جائے یہ تجویز کر کے گولہ جھولی
سے نکالا وہ گولہ کہ جسکو ساحر بھی ذرا مشکل سے رد کرے اُسپر اسم سحر دم کر کے اس
بیچارے بے گناہ آفت کے مارے گھسیارے پر مارا وہ بیچارا اپنے مقدر سے
غافل سر جھکائے پانی پینے کے خیال میں چلا آتا تھا اُسکو کیا خبر تھی کہ قضا آ برابر
ہوئی ہے ادھر تو اسنے گولہ مارا اور آواز دی کہ گیر گیر کا کہنا تھا کہ اُسکے پاؤں زمین
نے پکڑ لیے یا تو وہ چلا آتا تھا یا خود بخود تھم گیا لاکھ لاکھ پاؤں اُٹھاتا ہے نہیں اُٹھ
سکتے ہیں یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے اُدھر اُس لکاتہ نے آواز دی او ساربان
زادے میں تیرے فقرہ میں آنے والی نہیں ہوں یہ تیری شکل ہی ہے کہ ہر مرتبہ
دھوکا کھاتا ہے کیا بیوقوف ہے کہ ابھی تو میری صورت دیکھکر بھاگا تھا فوراً ہی
گھسیارا بنکر مجکو دھوکا دینے آیا اب تو کہاں جاتا ہے میں نے پہچان لیا میرے
سحر سے بچ تیری قضا ہی تھی جو تو بھاگ کر پھر آیا یہ دھوکے اور فقرے کسی بچے
کو دے میں آنے والی نہیں ہوں یہ جو کہا اُس گھسیارے نے سر اُٹھا کر اسکی
طرف دیکھا اس خیال سے کہ یہ کون ہے جو ایسی تقریر کر رہا ہے اُدھر وہ گولہ تو مار ہی
چکی تھی اس بیچارے کی پیٹھ پر آکر پڑا کہ پشت کو توڑ کر نکل گیا یہ ہائے دنیا
کہکر چرخ کھا کر زمین پر گرا فوراً مر گیا سانس بھی نہ لی بڑے قیامت کا اسنے
سحر کیا تھا خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا دل میں کہا کہ یہ قحبہ بڑی ظالمہ ہے تمھارے

تمہارے دھوکے مین اسنے اس بیچارے گھسیارے کی بیگناہ جان لی ایسی ظالمہ کا قتل
کرنا چاہئے یہانسے کچھ دور چلکر اسکے قتل کرنے کی فکر کرو خواجہ تو یہ خیال کرکے گلیم اوڑھے
ہوئے اُسطرف کو چلے جدہر سے وہ گھسیارا آیا تھا یہان اس لکاتہ نے سحر کرکے پانی
برسایا جیسے پانی برسا اُن سب پر بوندیان پڑین سبکی بیہوشی برطرف ہوئی سبکو ہوش آیا
ہر ایک نے اپنے کو اُسی پہاڑی پر فرش پر پڑا ہوا پایا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا
اس خیال سے اشارے سے بات کی کہ ملک الموت قدرت موجود ہین ایسا نہ ہو
خفا ہو جائین ایک نے دوسرے سے کہا کہ بہت بڑی خرابی ہوئی شراب پیتے ہی
بیہوش ہوگئے ملک الموت قدرت اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے بڑی خفت ہوئی
دوسرے نے اشارہ سے جواب دیا کہ بھائی کیا بیان کرین واقعی شراب بہت تیز تھی
چلو اور ملک الموت قدرت کی خدمت مین اپنے بیہوش ہونے کی معذرت کرو تاکہ
وہ ناراض نہ ہون اور وہ خفا نہ ہون یہ جو اُسنے اشارے سے کہا اُدھر ہر ایک نے یہی
کہا سب ایک مرتبہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اس خیال سے کہ ملک الموت کی خدمت
مین جاکر عذر کرین کہ ہم لوگون نے کبھی ایسی شراب نہین پی تھی اُسکے نشہ کی حالت سے
آگاہ نہ تھے اسوقت جو آپ کی پرورش و عنایت سے ملی اور مزے کی معلوم ہوئی
زیادہ بھی پی لی بدین سبب ہم لوگ بیہوش ہوگئے معاف فرمایئے راوی کا اس مقام
پر قول ہے کہ اُن سب نے اُٹھکر اور ایک مرتبہ گھبرا کر اُس طرف کو دیکھا کہ جدھر
ملک الموت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ یہ لوگ بیہوش ہوئے تھے تو اُس مقام پر
ملک الموت کو نہ پایا اُنکی کنیز کو دیکھا یعنے ملکہ افغانہ ثانی شنگال کو پایا کہ وہ
کھڑی ہوئی ہے اور ہم سب کی طرف بنگاہ قہر دیکھ رہی ہے اور کچھ فاصلہ پر فرش سے زمین پر
ایک لاش پڑی ہوئی ہے کبھی اُس لاش کی طرف دیکھتی ہے اور کبھی ہماری طرف یہ جو اُن
سب نے دیکھا نہایت حیران ہوئے اور گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے کیا ہم خواب
دیکھ رہے ہین اگر خواب نہین ہے اور حالت بیداری ہے تو ملک الموت کہان تشریف
لے گئے اور ملکہ یہان کیونکر آئین یہ تو اپنے مکان پر تھین انکو کیا خبر افغانہ کو

سب نے پہچان لیا تھا اُنھوں نے خیال کیا کہ یہ تو بادشاہ کی نانی ملکہ افغانہ ہین یہ تو بسبب
دہشت خوف دشمنون کے زیر زمین رہتی تھین اب جی چاہتا ہی تو بادشاہ کے پاس آتی ہین یہ تو یہت
کہان حیران ہو ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی آخر انمین سے
ایک نے جرات کر کے اور افغانہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے ملکہ عالم آپ یہان کہان
تشریف لائی ہین اور ملک الموت کہان تشریف لے گئے ہم سب تو انکے ہمراہ پاس
عنطاق کج کلاہ کے جاتے تھے اور وہان سے آسمان پر خدمت خداوندی مین اُنکی زیارت
سے مشرف ہوتے ملاحظہ فرمایئے یہ نامہ بر عنطاق کا بھی ہمراہ ہی آپ کیونکر یہان تشریف
لائین اور آپکو کیونکر خبر ہوئی یہ ارشاد ہو کہ ہم جاگ رہے ہین یا سوتے ہین یہ جو کہا افغانہ
نے اُن سب کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیسے ملک الموت اور کیسا عنطاق کے پاس
جانا اور آسمان پر جانا ارے کمبختون وہ ملک الموت نہ تھا تم سب کے سب کیسے
نادان اور احمق ہو آجتک کسی کے پاس بھی ملک الموت آئے ہین سوائے
اُس وقت کے کہ جب وہ مرتا ہی سوائے اس امر کے کہ اُنھوں نے آکر روح قبض کی یہ
کونسی عقل ہی کہ ملک الموت اسطور سے آئینگے ہم سب اُنکو دیکھین گے وہ ہمارے
ہمراہ رہین گے ارے وہ ملک الموت نہ تھے یہ سب امر عقل کے خلاف ہی وہ
تمر عیار تھا عیاری کرنے آیا تھا عیاری کر کے جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کر کے
لے چلا تھا ہم سب کو اپنے ہمراہ لایا تھا اس لیے کہ تم سب کو قتل کرے
اور وہی جال پھیلایا تھا اس پہاڑی پر تم سب کو دھوکا دے کر اُتارا اور
بیہوشی دے کر تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے چلا تھا کہ مین آکر پہونچی
مجھکو دھوکا دے کر بھاگا اور گھسیارے کی صورت بنکر مجھکو دھوکا دینے
آیا تھا کہ مین نے سحر کا گولہ مارا وہ اُس پر پڑا اسکا کام تمام ہوا مین نے
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا وہ سامنے لاشہ پڑا ہوا ہی اُس ساربان
زادے نے مجھکو بھی شنگال بنایا کہ جیسے تم سب و شنگال اُسکے
دھوکے مین آگئے اور وہ عیاری کر کے اپنا کام کر کے چلا گیا بھلا مین کب دھوکے

ہوئی آئی ہون دیکھو وہ سامنے لاش پڑی ہی اور تم سب جاگ رہے ہو مین نے اُسکو قتل
کیا اور سحر کرکے ابر سحر سے پانی برسا کر تم سب پر سے بیہوشی بر طرف کی یہ تو بتاؤ کہ
تم کو اُسنے کیا دھوکا دیا اور کیونکر بیہوش کیا یہ جو افغانہ نے بیان کیا اب تو سب کے
اور زیادہ حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور حیران ہوکر کہا کہ یہ
ملکہ عالم فرماتی کیا ہین کیسا عمر عیار اور کیسا قتل کرنا ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم نے دھوکا کھایا
ایک سرے سے سب نے دھوکا کھایا شنگال ایسا ساحر اُسنے بھی دھوکا کھایا
معلوم ہوتا ہی کہ اِنکا دماغ خراب ہو گیا ہی انھون نے یہان آکر ایسی ویسی باتین
کہین ہونگی ملک الموت خفا ہو کر چلے گئے ملکہ نے اُسی دھوکے مین
کسی ساحر کو قتل کیا ذرا ملکہ سے تو دریافت کیا ہوتا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت
نہین ہین آپ تو اپنے مکان پر تشریف فرما تھین کیا آپ کو آپکے سحر نے خبر دی
یہ لیکر افغانہ سے کہا کہ ای ملکہ یہ آپ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگان دین و مقربان درگاہ
خداوندی کو عمر عیار فرماتے ہین دیکھیے ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائین خوف فرمائیے وہ
ملک الموت ہین کہین خفا ہو کر روح نہ قبض کر لین آپ کو کیا معلوم کہ اُنسے کیا
کیا کرامتین ظاہر ہوئی ہین جب بادشاہ نے کرامتین دیکھین تو اُسوقت اُنکے کہنے
پر یقین کیا اور اُنکی عزت کی آپ اُسوقت تشریف فرما نہین تھین اگر ہوتین تو
آپ کو بھی یقین ہوتا یہ تو فرمائیے کہ وہ چلے کہان گئے اور آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا
کہ یہ عمر عیار ہی افغانہ نے برہم ہوکر جوابدیا کہ ای نالایقون تم بھی احمق ہو اور تمھارا بادشاہ
بھی اور مجھکو بھی احمق بناتے ہو بڑے ساحر بنے ہو تم ایسے ساحر بن جاؤ تو رہی باعث میرے
اور اعتراض رہتے ہو کہ آپ ایسے بزرگ کو عمر عیار بناتی ہین وہ ملک الموت تھے آگاہ
ہو کہ تمنے کیونکر جانا کہ یہ عمر ہی ملک الموت نہین ہی وہ میری روح کیا قبض کرتا اگر
ملک ہوجاتی تو تم سب کی روح قبض کر لیتا اور صحیح سلامت چلا جاتا مین اُسکی جان کی
ملک الموت ہو گئی یا تو وہ خود ملک الموت بنا ہوا تھا یا اُسکی روح ملک الموت نے
قبض کرلی وہ سامنے لاش پڑی ہوئی ہی یہ کہکر اوراق مین دیکھنا اور سب حال ظاہر ہونا

شنکال کے پاس دربار میں جانا وہاں نہ پانا وہاں سے دیکھکر ادھر کو آنا شنکال سے
تقریر کا ہونا یہاں آکر خواجہ کو خنجر بکف دیکھنا اور سب کو بیہوش پانا پھر نعرہ کرنا خواجہ
کا صدائے نعرہ سنکے غائب ہو جانا عیار سے کا ادھر کو آنا اپنا خواجہ خیال کرکے اسکو سحر
کرکے قتل کرنا ابر سحر برسا کر سب کو ہوش میں لانا بیان کیا جب یہ سب تقریر اُن سب نے
سنی اب یقین آیا ہر ایک نے افغانہ کے قدموں کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم سب کی جان
آپ نے بچائی دوبارہ عمر ہم سب کو خداوند عجائب نگار نے مرحمت فرمائی ورنہ اس عیار
نے تو خاتمہ کیا تھا ہمارا واقعہ یہ ہوا کہ جب ہم سب اس پہاڑی کے قریب ہوئے حکم دیا
کہ ذرا یہاں ٹھہر جاؤ تھوڑی دیر سیر کر لیں ہم سب ٹھہر گئے شراب نکالکر یہ کہکر ہمکو دی
کہ یہ شراب بہشت ہے ہم سب نے پی لی کل حال اُن سب نے جو کہ سابق میں تحریر ہو چکا
ہوں جسطور سے خواجہ نے اُن سب کو بیہوش کیا تھا بیان کیا افغانہ نے کہا کہ خیر
جو کچھ ہوا وہ گذر گیا تم سب کی زندگی تھی جو مجکو خیال آیا بڑی کل بل اسوقت ٹل گئی
خیر جاؤ اور اُس لاش کو اُٹھا لاؤ اور اُسکا منھ دھو کر دیکھ لو کہ عمر عیار ہے یا نہیں تاکہ تم
سب کو بالکل یقین ہو جائے شک باقی نہ رہے تم سب کو یقین نہیں ہے کسیقدر شک
ہے اُن سب نے عرض کیا کہ بھلا ہم آپ کو جھوٹا خیال کر سکتے ہیں اتنی بھی ہماری مجال و
طاقت ہے اور آپ کے فرمانے کو یقین نہیں کر سکتے ہیں اُسمیں شک لا سکتے ہیں ہم کو
بالکل یقین ہے افغانہ نے کہا کہ نہیں لاش اُٹھا لاؤ اول تو میں نے خود اُس مکار کی
صورت نہیں دیکھی ہے میں خود اُسکی زیارت کی مشتاق ہوں دوسرے شنکال کے
پاس لے جاؤنگی کیونکہ اُسکو تو ضرور شک ہے یہ دکھا کر اُسکو یقین دلاؤنگی جب میں
کہونگی کہ میں نے عمر کو قتل کر ڈالا تو وہ یہ سوال نہ کریں کہ اگر قتل کیا تو اُسکی لاش کہاں ہے
مجکو کیونکر یقین آئے اگر قتل کیا تھا تو لاش دکھا دی ہوتی تو اسوقت کیا جواب دونگی
اس سے اُسکے اس سوال کی نوبت نہ آئے کہ میں لاش دکھا دوں تاکہ یقین آجائے
اُن سب نے جواب دیا کہ بہت خوب تم میں سے دو ایک اُٹھ کر گئے اور لاش کو اٹھا لائے
افغانہ نے کہا کہ چشمے میں سے پانی لاکر اسکو نہلاؤ اور منھ دھلاؤ وہ چارپائی لینے کو گئے

الغرض اُس فرش پر بیٹھ گئی لاش سامنے رکھی ہوئی ہی اور سب مؤدب سر جھکائے ہوئے
بیٹھے ہین خیال کر رہے ہین کہ بڑے غضب کی عیاری کی تھی اور ہم سب کو قتل کیا تھا خوب
ملکہ نے آکر پہچان لیا یہان تو یہ واقعہ ہوا اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ اس لکاتہ نے آکر
ان سبکو بچا لیا اور میرے دھوکے مین ایک بیچارے غریب مسافر گھسیارے کی جان لی
اور ان سبکو ہوشیار کیا تو یہ خیال کر کے کہ یہان سے چلو اگر اسکا کوئی عزیز زیر کوہ ہو تو
اسکو اس حال سے آگاہ کر دو اور کوئی تدبیر کرو کہ یہ لکاتہ کسی طور سے دھوکا کھا جائے اور ماری
جائے اگر یہ بچکر نکل گئی تو بڑی خرابی ہوئی یہ سوچتے ہوئے دل سے باتین کرتے ہوئے
گلیم اوڑھے ہوئے زیر کوہ آئے یہان آکر گلیم اُتار ہی ایک دیہاتی کی صورت بنکر چلے دو ہی
چار قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک عورت کالا لہنگا پہنے ہوئے نیلی پھریا اوڑھے ہوئے
بری کالی صورت گھاس پر بیٹھی ہوئی ہی کملی اور لٹھ یا وجال پاس رکھا ہوا ہی موٹی موٹی
روٹیان پانچ چار ایک مٹی کی ہانڈی پر رکھی ہوئی ہین ایک سفالی پیالہ برابر اُسکے
رکھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ہانڈی مین کچھ دال وغیرہ ہی وہ عورت بیٹھی ہوئی کبھی
خانے کی طرف دیکھتی ہی کبھی صحرا کی طرف کبھی جنگل کی سمت گاہ پہاڑی کیطرف
اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی کا انتظار کر رہی ہی کسی کے لیے کھانا لے کر آئی ہی یہ جو خواجہ
نے دیکھا فوراً خیال دل مین پیدا ہوا کہ ہو نہ ہو یہ اُسی گھسیارے کی جورو ہی جسکو اُس لکاتہ
نے میرے دھوکے مین قتل کر ڈالا یہ اُسکے لیے کھانا لے کر آئی ہی اُسی کو پریشان ہو ہو کر
دیکھ رہی ہی اس سے چلکر دریافت کرو کہ تو کون ہی اور کسکا انتظار کر رہی ہی اور یہ کھانا کسکے
لیے لیکر آئی ہی اگر یہ اُسکا پتہ دے تو اُسکو آگاہ کرو اور اسکے پردے مین کوئی عیاری
کرو شاید وہ لکاتہ دھوکا کھائے اور قریب مین آجائے یہ سوچ کر اُسکے قریب آئے اُسنے
پاؤن کی چاپ سُنی سر اُٹھا کر اور مڑ کر ادھر کو دیکھا جدھر سے آواز پاؤن کی آئی تھی کیونکہ
ادھر کو پشت کیے ہوئے بیٹھی تھی اُسنے دیکھا کہ ایک شخص کاندھے پر انگوچھا
ڈالے ہوئے مرزائی پہنے ہوئے دھوتی باندھے ہوئے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین رسی کا چڑھوان
پاؤن مین میرے پاس کھڑا ہی یہ دیکھ کر ڈری کہ معلوم ہوتا ہی کہ چور ہی مجھکو تنہا پاکر

آیا ہی کہ جو کچھ میرے ہاتھ لگے ہین چھین لے جائے اور انکا پتہ نہین ہی نہ معلوم گھاس چھیلتے
چھیلتے کہان چلے گئے کسکو پکارون اس عورت کا مارے خوف کے عجب حال تھا کہ مثل
بید کانپ رہی تھی خواجہ نے کہا کہ ای عورت تو کچھ خوف نہ کر مین نہ ٹھگ ہون نہ چور
وہ جو سامنے گاؤن ہی اسمین رہتا ہون اسوقت دم جو گھبرایا تو سیر کرنے ادھر چلا آیا ہان
یہ بتاؤ کہ تم یہان اکیلی کیون بیٹھی ہوئی ہو اور کسکو گھبرا گھبرا کر دیکھ رہی ہو اور کسکا انتظار ہی
اُسنے کہا کہ ای بھائی مین تم سے کیا بیان کرون راوی کہتا ہی اُسکا وہ خوف کہ کانپ
رہی تھی اتنی بات کرنے سے برطرف ہوا اور اُسنے بھائی کہکر جواب دیا کہ میرے گھر
کے لوگ ہر روز یہان گھاس لینے آتے ہین اور گھاس لے جاکر بیچتے ہین اُسی مین ہم دو دن
بسر کرتے ہین وہ تو سویرے سے چلے آتے ہین یہان گھاس چھیلتے ہین مین دوپہر تک اُنکے لیے
روٹی پکا کرلے کر آتی ہون اور اُنکو کھلاتی ہون اسی مقام پر وہ ہمیشہ مجکو ملتے تھے آج جو
آئی تو کسی وجہ سے دکھ پایا تو یہان رکھا ہوا دیکھا اُنکو نہ پایا بڑی دیر سے انتظار کر رہی
ہون کہ وہ آلیوین اور کھانا کھالیوین تو مین جاؤن دروازے مین قفل لگا آئی ہون ایسا
نہ ہو کہ کوئی قفل توڑ کر جو کچھ گھر مین گرستی ہی اُٹھا لے جائے اُس شخص نے کہا کہ ای عورت
مین جب یہان آیا تھا تو مین نے دیکھا کہ ایک آدمی لنبا سا لٹھیا دوڑی لیے ہوئے
اس پہاڑی پر جا رہا تھا قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ پانی لینے جاتا ہی اور پیاسا ہی وہی
تو تو رامرد نہین ہی اُسنے کہا بتا کہ اُسکی کیا شکل تھی خواجہ نے جواب دیا کہ موٹا موٹا میلی
سی دھوتی باندھے ہوئے سر پر بال نہ تھے کالا کالا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان وہی مرا
گھر والا ہی اُسی کا انتظار ہی اگر کوئی اور ہوتا بین اُسکو یہان ٹھہراد یتی خود جا کر بلا لاتی
کیونکہ دیر ہوتی ہی اگر روٹی وغیرہ یہان چھوڑ کر جاؤن کوئی کوکرا جاسکے اور روٹی لے
جائے تو وہ بھوکا رہ جائے مجکو کھا جائے آپ نے کہا کہ تو جا مین یہان ٹھہرا ہون
آگے نہ جاؤنگا اسی مقام پر کھڑا ہوا بہار دیکھونگا تو اُسکو بلا لا اُسنے کہا کہ پرمیشر تم کو
سلامت رکھین کہ تم نے میرے حال پر رحم کیا وہ یہ کہکر اُٹھی اور اُس پہاڑی کی طرف
چلی جب وہ دور ہوگئی خواجہ نے کیا کیا کہ وہ روٹیان اور ہانڈی وہ جا رہ کملی وگر

وغیرہ سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر یہ بھی اُسکے عقب مین چلے اُدھر وہ سب لوگ مع افغانہ کے بیٹھے ہوئے تھے پانی آیا تھا اور یہ فکر ہو رہی تھی کہ نہلا ئین افغانہ سب واقعہ دریافت کر رہی تھی انصرام جادو بیان کر رہا تھا ابھی نہلا یا نہ تھا کہ یہ گھسیارے کی جورو اپنے خاوند کو تلاش کرتی ہوئی پہاڑی پر آئی اور راہ طے کر کے یہان آکر پہونچی خواجہ بھی اسکے عقب مین تھے خواجہ نے آکر دیکھا کہ سب بیٹھے ہوئے ہین لاش سامنے رکھی ہوئی ہے پانی آیا ہے نہلانے کی فکر کی جاتی ہے اس عورت نے جو دیکھا کہ بہت سے مرد اور عورت اُس پہاڑی پر فرش بچھائے ہوئے بیٹھے ہین یہ اس خیال سے اُنکے قریب آئی کہ انسے دریافت کرون کہ یہان کوئی لوٹا ڈوری لے کر پانی کی تلاش مین تو نہین آیا تھا اور آیا تھا تو کدھر گیا کیونکہ یہ چشمے پر دیکھ آئی تھی وہ یہان اسکو نہین ملا کہان سے ملتا وہ تو آب موت سے سیراب ہو چکا تھا اُسکو افغانہ نے ایسا سیراب کیا اور ایسے مقام پر پانی لینے کو روانہ کیا ہے کہ اب پھر کر نہ آسکے گا وہ دنیا پر ہو تو ملے یہ وہان تلاش کر کے ان سب کے پاس آئی یہان آکر کیا واقعہ دیکھا ابھی نہ دریافت کیا تھا نہ کچھ پوچھا تھا کہ اسکی نگاہ اُس لاش پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اسنے پہچان لیا کہ یہ تو میرے خاوند کی لاش ہے یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ ہاے مورے خاوند کہکر زمین پر گری اور تڑپنے لگی اور پچھاڑین کھانے لگی ارے مورے خاوند مورے وارث مورے مالک تجھکو کس ظالم نے قتل کیا وہ کون ایسا تورا دشمن تھا جو تورا جی لیا مورا راج سہاگ لوٹ لیا مین تو تیرے لیے روٹی لیکر آئی تھی تیرا انتظار کر رہی تھی جب عرصہ ہوا تو تجھکو تلاش کرتی ہوئی یہان آئی یہان آکر تجھکو مردہ پایا یہ کہتی ہے اور پچھاڑین کھاتی ہے ایک آفت برپا کر رکھی ہے اسکے یکایک گرنے اور رونے سے اُن سب نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک عورت برابر لاش کے زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہے اور رو رہی ہے ان سبکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کون ہے جو یون رو رہی ہے یہ لاش تو خواجہ کی ہے کیونکہ ملکہ نے خواجہ کو قتل کیا ہے وہ ملکہ کو دھوکا دینے کو گھسیارا بنکر آیا تھا افغانہ نے بھی جو یہ واقعہ دیکھا اسکو بھی حیرت ہوئی اُن ساحرون سے کہا کہ اس عورت سے کہو کہ یہ تیرا خاوند نہین ہے

یہ خواجہ عمر ہی کہ تیرے خاوند کی صورت بنکر اس پہاڑ پر آیا تھا ہم نے اسکو پہچان کر قتل کیا
تیرے خاوند کو اسنے کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا تو گھبرا نہین ہم اُسکو بھی تلاش کر دینگے ذرا ہم
اپنے کام سے فرصت کر لین چند ساحر اُٹھکر اُس عورت کے پاس آئے اور کہا کہ اے عورت
اسقدر نہ رو اور بیقرار بہت نہ ہو یہ تیرا خاوند نہین ہی بلکہ یہ خواجہ عمر عیار تھا جسکو ملکہ
نے قتل کیا یہ تو تیرے خاوند کی لاش نہین ہی عمر تیرے خاوند کی صورت بنکر ملکہ کو
دھوکا دینے آیا تھا کہ ملکہ کو دھوکا دے کر قتل کرون ملکہ نے پہچان لیا اُسکو قتل کیا تو
کیون بیقرار ہوتی ہی جاکر تلاش کر کہین نہ کہین اس عیار نے اُسکو جاکر پوشیدہ کر دیا ہوگا
کسی غار مین ڈالدیا ہوگا یہ وہ نہین ہی عمر عیار ہی ملکہ فرماتی ہین کہ ہم اپنے کام سے فرصت
کر لین تو تیرے خاوند کو بھی تلاش کر دینگی اُسنے جو یہ تقریر سُنی کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے
رویا و تڑپا کی آخر کو عاجز ہوکر لوگون نے اُٹھانا شروع کیا تب اُسنے رقت کو ضبط کر کے
کہا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو یہی میرا خاوند ہی مین کبھی نہ مانونگی یہ بتاؤ کہ اسنے تم سب کا کیا
کیا تھا جو اسکو قتل کیا فریاد ہی خداوند کی یہ بالکل بے گناہ تھا کس امر کی اس سے
دشمنی تھی ہم لوگ تو کسی سے کچھ بولتے ہی نہین ہین جو دن بھر مین نصیب ہوا اُسی مین
بسر کی ہم اس عمرو کو کیا جانین کیسا عمر عیار یہ میرا خاوند ضرور ہی یہ بتاؤ کہ اسکی کیا
خطا تھی جو اسکو قتل کیا ہین تو خود چودھری سے فریاد کرونگی خون کے بدلے خون کی
جان کے عیوض جان ابھی تو میری شادی ہوئی اچھا فقرہ نکالا ہی کہ یہ عمر عیار ہی مین نہ
نہ مانونگی اسطور سے فریاد کرنے لگی اور تڑپنے لگی کہ سب کے حواس جاتے رہے افعانہ
نے جو یہ واقعہ دیکھا اُن لوگون سے کہا کہ اس سے یہ کہو کہ اچھا تو اسقدر صبر کر ہم اسکو
نہلا کر اور منھ دھلا کر دکھائے دیتے ہین اسوقت تو پہچان لینا کہ یہ تیرا خاوند ہی یا
عمر عیار ہی یہ جو انھون نے اُس سے کہا اُسنے کہا کہ اگر میرا خاوند نکلا تو تم سبکی کیا سزا
اُسوقت جان کے بدلے جان دوگے اُنھون نے کہا کہ ہان کیونکہ انھون نے کہا کہ
یہ عمر عیار ہی اسکے خاوند کی صورت بنکر آیا تھا اُسکو کسی مقام پر پوشیدہ کر دیا ہوگا
اس سبب سے اقرار کر لیا جب اُسنے یہ اقرار لے لیا تب لاش کے پاس سے ہٹی

اور کسی کو لاش اُٹھانے نہ دیتی تھی نہ لاش کے قریب آنے دیتی تھی جب وہ ہٹ گئی
افغانہ خود اُٹھ کر لاش کے قریب آئی اُن ساحرون سے کہا کہ اسکو نہلاؤ انھون نے اُس
لاش کو خوب اچھی طرح سے پانی سے نہلایا مُنھ دھولایا اُسکی وہی صورت رہی سر مو فرق
نہ ہوا کیونکر ہوتا کہین اصلی صورت بھی بدلی ہی ہان اگر خواجہ روغن عیاری ملکر اُسکی صورت
بناآتے تو ایسا ہوتا کہ نہلانے اور دھولانے سے روغن عیاری اُڑ جاتا خواجہ تو زندہ
موجود تھے گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ بڑی کل بل
کی خوب یہ گھسیارا تیل باقی ہوا ہم نے اپنے نزدیک کالے کو صدقہ اُتارا کیونکہ مثل
ہو صدقہ دے رد بلا جیسے ہم تھے ہم نے صدقہ اُتارا اُدھر وہ لوگ نہلا دھلا کر عاجز آگئے
اور بھی نہ فرق ہوا اُسوقت افغانہ نے اُن سبکی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑے غضب کا روغن
ملن کیا ہو کہ جو نہلانے سے بھی برطرف نہین ہوتا ہو اُن سب نے عرض کیا کہ کیا عرض
کرین افغانہ نے کہا کہ مین دوسری تدبیر کرتی ہون وہ لوگ بولے کہ اے ملکہ ہم کو
اب شک ہوتا ہو آپ نے دھوکا کھایا خواجہ کے خیال مین اِس بیچارے کو قتل کیا
بے گناہ مارا گیا ملکہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا مین دیوانی تھی جو اسکو خواجہ
سمجھکر قتل کرتی یہ ضرور خواجہ عمر ہو ابھی معلوم ہوا جاتا ہو کہ کون ہو یہ کہکر افغانہ نے سحر کیا
وہ سحر کہ جسکے سبب سے روغن عیاری اُڑ جاتا ہو سحر نے بالکل اپنا اثر نہ کیا وہ اپنی اصلی
صورت پر رہا کیونکر اُڑتا جب روغن عیاری سے وہ شکل بنی ہی نہ تھی وہ تو اصلی قدرتی
رنگ تھا سحر کیا حقیقت رکھتا ہو کہ اُسکو برطرف کرتا جب سحر کرکے افغانہ تھک گئی
اُسوقت اسکو بھی حیرت ہوئی اور عالم سکوت مین مبتلا ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہو اتنا تو اسکو بھی
شک ہوا اور خیال کیا کہ کیا مین نے دراصل عمر کے دھوکے مین اس بیچارے کو قتل کیا
اگر ایسا ہوا تو بڑی خرابی ہوئی تو نے بڑا دھوکا کھایا صرف اسقدر تجھسے چوک ہوئی کہ
اپنے سحر سے نہ دریافت کیا اگر دراصل یہ اس عورت کا خاوند نکلا تو یہ تو اپنے کو ہلاک
کریگی اور بہت آفت مچائیگی افغانہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر جب اُن سب نے دیکھا
کہ ہم نے پانی سے نہلایا بھی اور ملکہ نے سحر بھی کیا مگر وہ اصلی صورت پر رہا تب و

روغن کچھ بھی نہ نکلا اب تو سب کو یقین ہو گیا کہ ضرور ملکہ نے اس گھسیارے کو خواجہ عمرو
کے دھوکے میں قتل کیا اب کیا ہوگا ادھر اُس عورت نے ان سب سے کہا کہ آپ امتحان
وغیرہ کر چکے کہ ابھی نہیں اُن سب نے کہا کہ ہاں ہم امتحان کر چکے یہ ضرور تیرا خاوند ہی ملکہ
نے ضرور دھوکا کھایا اُسنے کہا کہ میں پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ میرا خاوند ہے وہی نکلا تم تو کہتے
تھے کہ صورت بدل جائیگی نہلانے سے کہاں صورت بدلی وہ تو اپنی صورت پر ہے
ہے میں تو لٹ گئی دوہائی ہے میرے خاوند کو ان سب نے بے قصور قتل کیا مجکو رانڈ بنا دیا
اب میری کیونکر بسر ہوگی میری کون خبر لے گا ای صاحب تم اکیلے چلے گئے مجکو ساتھ نہ
لیتے گئے خداوندا ان سب سے تمہارے خون کا بدلا لیں تمنے تو اپنی لال سی جان دیدی
مجکو رونے کو چھوڑ گئے ارے میں کیا کروں کدھر جاؤں لوگو دوڑو ان سب کو پکڑو انھوں نے
بے گناہ ایک شخص کو قتل کیا کوئی جاکر کوتوالی میں خبر کرے وہ آکر ان سبکو پکڑ لے جائیں
یہ لوگ بڑے ظالم ہیں اُدھر افغانہ نے یہ خیال کرکے کہ تو نے دھوکا کھایا خیال کیا
کہ ذرا سحر سے تو دریافت کر کہ یہ گھسیارا ہے یا خواجہ عمر ہے کیونکہ سُنا گیا ہے عمر اسطرح
صورت تبدیل کرتا ہے کہ نہ وہ کسی سحر سے برطرف ہوتی ہے نہ نہلانے سے کہیں اُسیطرح
سے تو نہیں اسنے تبدیل ہیئت کی ہے یہ سوچکر افغانہ نے اسیوقت وہاں سے تھوڑی
سی خاک اُٹھائی جہاں پر یہ لاش پڑی ہوئی تھی اور جھولی سے ایک شیشی نکالی اُس شیشی
میں خون تھا اُس خون سے وہ مٹی گوندھی اُسکا بالشت بھر کا پتلا بنایا اُسکے اوپر سحر کیا
کہ اسمیں جان پڑی وہ اُٹھ بیٹھا اسنے کیا گیا کہ اپنی پیشانی پر نشتر دے کر خون کے چند
قطرے اُسکے منھ میں ٹپکائے اُسکے بعد اُس سے پوچھا کہ اے پتلے بتادے کہ یہ لاش جو
پڑی ہے یہ خواجہ عمر عیار کی ہے کہ اور کسی کی ہے وہ پتلا گویا ہوا کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ یہ
لاش بیچارے گھسیارے کی ہے جو کہ پیاس کی شدت سے ڈوری و لوٹا لیکر اس پہاڑ
پر آیا تھا اور تم نے اس خیال سے کہ عمر تجکو دھوکا دینے آتا ہے سحر سے اسکو قتل کیا
عمر عیار تو جب تم نے نعرہ کیا اور اُسنے تمھارے نعرہ کی صدا سُنی اور تم کو آتے ہوئے
دیکھا فوراً گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا وہ زندہ ہے اور اسی پہاڑ پر موجود ہے وہ اب تمھارے

پچھتانے لگا افغانہ نے کہا تو یہ لاش عمر عیار کی نہیں ہی اسنے کہا کہ نہیں ہی یہ اس عورت
کے خاوند کی لاش ہی یہ سُننا تھا کہ افغانہ کو اپنے اوپر بہت غصہ آیا سحر کیا کہ وہ پتلا جلنے
لگا اسکو جلا کر اب جو دیکھا تو وہ عورت تڑپ رہی ہی اب خود افغانہ اُٹھکر اُسکے قریب
آئی اور کہا کہ ای بوا معاف کر مجھ سے خطا ہوئی مین نے دھوکا کھایا تیرے خاوند کو مین نے
عمر عیار کے دھوکے مین قتل کیا سبب یہ ہوا کہ اُسنے عیاری کر کے ان سبکو بیہوش کیا
تھا مین جو آئی تو مین نے ڈانٹا وہ صدا اُسکے غائب ہو گیا یہ بیچارہ سامنے سے آتا تھا
مین نے خیال کیا کہ عمر عیار مجکو دھوکا دینے آتا ہی مین نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن
پکڑ لیے مین نے گولہ سحر مارا کہ سینہ کو توڑ کر پشت سے پار گذر گیا یہ مر کر گرا ای بوا میری اس
خطا کو معاف کر نادانستگی مین مجھ سے ہوئی مین ناواقف تھی صرف اتنا قصور ہوا کہ مین نے
تیرے نہ دریافت کیا میرا سر حاضر ہی اس خطا کی عیوض مین کاٹ لے مجکو کچھ عذر نہ ہو گا
تیری تقصیر وار تو ضرور ہون کہ مین نے تیرا گھر برباد کیا یہ جو افغانہ نے کہا اُسنے رونے کو
کہا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیسا قصور اور کیسی خطا مین کیا جانون میرے خاوند کو کیون
قتل کیا مین معاف وارف کرنا کیا جانون مین تو جی کے عیوض مین جی لونگی میرا تو راج و سہاگ
لٹ گیا مین تباہ ہو گئی اب میری زندگی کیونکر بسر ہو گی جو میری وجہ زندگی کی تھی وہ تو جاتی
رہی افسوس کیا کرون کیا نہ کرون یہ کہتی تھی اور روتی تھی اُسنے تمام زمین و آسمان سر پر اُٹھا
لیا تھا ہر ایک سمجھا رہا تھا مگر وہ نہ سمجھتی تھی نہ مانتی تھی روئے جاتی تھی پچھاڑین کھا رہی
تھی اور رو رہی تھی سب عاجز ہو گئے تھے مگر وہ یہی کہتی تھی کہ مین جان کے بدلے جان لونگی
تم سب نے میرے اوپر ظلم کیا آخر سب عاجز ہو گئے اب تو ڈانٹنا شروع کیا اُسپر بھی اُسنے
نہ مانا تب افغانہ نے عاجز ہو کر کہا کہ ای بوا تو دس ہزار روپیہ اسکی جان کے عیوض مین مجھ سے
لے لے اسمین اپنی زندگی بسر کر اُسنے کہا کہ تم اپنا روپیہ اپنے پاس رکھو میرے خاوند کو زندہ
کر دو مین کیا جانون نہین تو مین جا کر گاؤن کے لوگونکو خبر کرتی ہون وہ آکر تم سبکو گرفتار
کر کے چودھری کے پاس لیجاینگے تم لوگ ہو کون جو مہمان آئے اور یہ فساد برپا کیا میرے
خاوند کو قتل کیا جب اُسنے کہا کہ مین جا کر گاؤن بھر کے لوگونکو خبر کرتی ہون ورد باؤ والا

اُسوقت افغانہ و دیگر لوگون کو غصہ آیا اور کہا کہ جادور ہو ہمارے سامنے سے اور جاکر خبر کردو لوگ ہمارا کیا کر لینگے ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین جو کوئی آئیگا ہم اُس سے سمجھ لینگے کیا ہم کسی کا دیا کھاتے ہین اچھا کیا خوب کیا جو مارڈالا یہ کہنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ جب ہی جانو کہ تم سب بڑے مرد ہو کہ یہان اُن سب کے آنے تک ٹھہرے رہنا مین ابھی لاتی ہون یہ کہتی ہوئی اور روتی ہوئی سر پیٹتی ہوئی چلی جب کچھ دور چلی گئی تو اُن سب ساحرون نے افغانہ سے کہا کہ ملکہ بڑا غضب ہوا یہ گاؤن مین جاکر خبر کرے گی وہان سے لوگ آئینگے فساد ہوگا افغانہ نے کہا کہ اسنے دو مین ایک منتر مین اُن سبکو اپنا مطیع کر لونگی وہ جائینگے کہان اگر وہ فساد کرینگے تو اُن سب کو بھی قتل کر دونگی مجھسے کون لڑ سکتا ہے اُن سب نے جواب دیا کہ تشریف نہ لیجیے اس لاش کو پڑا ہی رہنے دیجیے افغانہ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک گاؤن کے لوگ نہ آلینگے دیکھون وہ آکر میرا کیا کرتے ہین افغانہ اور وہ سب ساحر تو یہان اس انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین کہ گاؤن کے لوگ آلین اور اس لاش کو اُٹھا لے جائین تو ہم یہان سے جائین اُدھر وہ عورت روتی ہوئی پہاڑی پر سے نیچے آئی اور طرف گاؤن کے چلی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عیاری دل مین سوچکر اُسکے عقب مین چلے یہانتک کہ جب وہ قریب گاؤن کے پہونچی اُسنے رونا کم کیا اس خیال سے کہ اگر مین روتی ہوئی جاؤنگی اور اہل گاؤن اور میرے خاوند کے عزیزون کو معلوم ہوگا تو سب آکر جمع ہونگے جو کچھ اُسکا مال و اسباب ہے سب مجھسے چھین لینگے مجکو کچھ نہ دینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے گھر مین جاکر سب روپیہ پیسہ اور مال و اسباب اپنے قبضہ مین کرلون پھر خبر کرون تاکہ وہ سب مال لوگ نہ لے سکین۔ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بڑا روپیہ والا تھا اسی گھاس کے ذریعہ سے جمع کیے تھے جب اس عورت نے یہ خیال کیا اور دل مین اس امر کو پختہ کر لیا تو رونا موقوف کر کے جلدی جلدی راہ طے کر کے گاؤن مین آئی مکان پر پہونچی قفل کھولا اندر آئی خواجہ تو اسکے عقب مین چلے آتے تھے یہ بھی اُسکے ہمراہ داخل مکان ہوئے اُسنے اندر جاکر زنجیر لگائی جسقدر روپیہ پیسہ گہنا پاتا تھا سب ایک مقام پر جمع کیا خواجہ نے دیکھا کہ بڑا مال ہے منھ مین پانی بھر آیا بس ایک مرتبہ اُسکے قریب آکر اُسکے منھ پر ہاتھ پھیر اُسنے دیکھا کہ ایک ہاتھ ہوا

[...] پیدا ہوا وہ ڈری اُنھون نے جلدی سے ہاتھ منھ پر پھیر دیا ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ اُسکو ایک
چھینک آئی وہ چھینک کر دھم سے گری خواجہ نے جلدی سے اُسکو نذر زنبیل کیا اور وہ سب
مال و اسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تمام مکان کی تلاشی لی اور جو کچھ علاوہ بھی لیا جب سب
مال و اسباب لے چکے تمام مکان خالی کر دیا ایک تنکا باقی نہ رکھا اُسیوقت اُسکو زنبیل سے
نکالا اُسکی صورت پر بنکر طیار ہوئے ایک بوریا ہاتھ مین لیے اُسکے کپڑے پہنے اُسکو زنبیل
مین ڈالا مکان سے باہر آئے مکان مین قفل لگایا اُسی پہاڑی کی طرف چلے راہ طے کر کے
پہاڑی پر آئے یہان وہی ذکر ہو رہا تھا کہ مفت مین اس بیچارے کی جان گئی عمر بچکر چلا
آیا دوسری بلا اور سر پر نازل ہوئی سب کہہ رہے تھے کہ اے ملکہ چلیے بھی چلیے وہ اب
نہ آئیگی اور اگر آئی بھی اور آپ کو نہ پایا تو کیا بنا لے گی افغانہ یہ کہہ رہی تھی کہ بارون اُسکے آئے
اُسکے ہمراہیون کے آنے مین یہان سے ہٹ جاؤنگی وہ ایک ادنیٰ کم ظرف ہو کر مجکو دھمکی دے
[...] گئے ہوئے کہ اُسکے خوف سے چلے جائین اگر اُس سے دب گئے تو ہر ایک کو جراءت
[...] ہوگا دباؤ ڈالنے لگا سب کہہ رہے ہین کہ آپکو اختیار ہے ہم تو آپ کے ہمراہ ہین
[...] آپ نے آکر ہماری جان بچائی ہم سبکو پھر سے زندہ کیا افغانہ کہہ رہی ہے اگر ہمراہ ہو تو
[...] کرون اُسمین دخل نہ دو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے وہ عورت دکھائی دی
[...] اُنمین سے نظر اُس پر پڑی دیکھا کہ وہ روتی ہوئی چلی آئی ہے اُسکے ہمراہ کوئی نہین
[...] نے افغانہ سے کہا کہ ملکہ ملاحظہ ہو وہ عورت آئی ہے اُسکے ہمراہ اور کوئی نہین ہے افغانہ
[...] کہا کہ اور لوگ آتے ہونگے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ قریب آئی اور ایک مرتبہ افغانہ کے قدم
پکڑ لیے اور کہا کہ اے میرے حضور مجھ سے خطا ہوئی جو مین نے آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا اُسکا نتیجہ
[...] ہونا تھا وہ ہو گیا یہ زندہ نہ ہوگا مین جو گاؤن مین پہونچی میرے دل نے کہا کہ کیا تو دیوانی
ہوئی ہے کہ ایک کے لیے اتنی جانین لیا چاہتی ہے اور ان سبکو زحمت مین ڈالا چاہتی ہے جو
سب بڑی عزت اور صاحب مرتبہ ہین جو کچھ وہ دیتے ہین اُنسے لے لے اور اس مردے
کو اسی پہاڑی پر کسی مقام پر زمین مین دفن کر دے اُس روپیہ سے چین کر اپنی زندگی
آسائش سے بسر کر اگر تیرا خاوند زندہ بھی ہوتا تمام عمر کماتا تو بھی اسقدر روپیہ تجکو نہ

نصیب ہوتا نہ اسقدر راحت سے بسر ہوتی جو اس روپیہ کے باعث سے بسر ہوگی اور یہ سب
لوگ بھی تیرے سبب سے زحمت میں گرفتار ہوتے اگر تو طرح دے گی تو نہ زحمت میں
ہونگی یہ سوچکر میں چلی آئی ہوں نے کسی کو خبر نہ کی آپ کے پاس آئی ہوں وہ روپیہ مجھے
عنایت فرمایئے کہ میں اپنے میکے میں جاکر بسر کرون اور آپ کو دعا دون مگر اتنی مہربانی
کہ اسکو آپ ہی سب لوگ اسی پہاڑی پر دفن کر دیجیے کیونکہ اگر مین اُن سبکو اسکے دفن
کرونگی تو وہ لوگ سبب دریافت کرینگے اسمین یہ راز ظاہر ہوگا اور جب آپ لوگ دفن
کر کے چلے جایئےگا میں جاکر گاؤن میں مشہور کر دونگی کہ آج جو میں روٹی لے گئی تو جنگل
میں نہ پایا اُسوقت سے اسوقت تک تلاش کیا کہیں پتہ نہ چلا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو
باگھ وغیرہ کھا گیا یہ جو اُسنے کہا افغانہ نے اُسکی صورت دیکھکر کہا کہ لو اتیرا بھلا ہو خیر تو بہت
زحمت سے بچایا ورنہ اگر وہ لوگ آتے اور تو خبر کرتی تو میرا کیا کرتی خیر تیرے حال پر مجھے رحم
آتا ہے کہ تو بے وارث ہے ورنہ تیری اس حرکت پر کہ پہلے تو نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا
چلی گئی اب وہان سے پچتا کر آئی ہے ایک حبہ نہ دیتی خیر لے یہ دس ہزار روپیہ لے یہ کہہ
افغانہ نے اُسیوقت دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے دس ہزار روپیہ منگا کر
اُسکو دیا اُسنے ہزارون دعائین دیں سلام کیا وہ روپیہ لیا ایک مقام پر ڈھیر کر دیا
افغانہ نے کہا کہ یہ روپیہ تم لے کیونکر جاؤگی اُسنے جوابدیا کہ آپ ہی سے عرض کرونگی
آپ ہی پہنچوا دیجیے گا افغانہ نے جوابدیا کہ اچھا یہ بھی ہو جائے گا لے اب تم پہاڑ سے اُتر
جاؤ اُسنے جواب دیا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکی ہون کہ اگر اسکے عزیزون و اہل قریہ کو خبر
کرونگی تو وہ لوگ دریافت کرینگے کہ یہ کیونکر مرا اور زخم موجود ہے بس آپ ہی لوگ اسکو
اسی پہاڑ پر مہربانی کر کے دفن کر دین ہمارے خاندان مین جلاتے نہین ہین دفن کرتے
ہین افغانہ نے یہ اُس سے سُنکے اُن سب سردارون سے کہا کہ لو یہ بھی کام کرو تم سب
کے ڈر جانے سے مین نے دس ہزار روپیہ بھی دینا گوارا کیا ورنہ اسکی کیا مجال تھی جو
دباؤ ڈالتی دوسرے یہ امر ہے کہ یہ بے گناہ میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے زیادہ ظلم و ستم زیبا
نہین ہے ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہون بس جو یہ کہتی ہے قبول کرو مین بھی تم سب کے ہمراہ دفن

[illegible] اُسی طرف لاش لے کے چلی اُسکا چلنا تھا کہ وہ اٹھارون ساحر بھی اُٹھ اُسکے ساتھ چلے وہ عورت
روتی ہوئی ہمراہ ہوئی روپیہ ایک مقام پر انبار رہنے دیا جب وہ سب قریب لاش کے پہونچے
اُس وقت افغانہ نے کہا کہ کیون بوا اسی مقام پر زمین کھود کر دفن کردین اُسنے جواب دیا کہ بی
بی اگر مہمان یہ تکلیف فرمائی ہو کہ اسکو نہلا کر یہ کافور جو کہ مین دیتی ہون اُسکے جسم مین مل
دیجیے کیونکہ بزرگون کے وقت سے چلا آتا ہی جو کوئی ہمارے یہان مرتا ہی یہی کافور اُسکے
جسم مین ملکر اُسکو نہلا کر دفن کرتے ہین سُنا گیا ہی کہ یہ کافور وہ کافور ہی کہ جو کہ خداوند کیطرف
سے ہمارے جد اعلیٰ کو مرحمت ہوا تھا اُنھون نے عبادت خداوند بہت کی خداوند نے خوش ہوکر
یہ کافور مرحمت فرمایا اسکی خاصیت یہ ہی کہ کیسا ہی گنہگار ہو اور اُسکے یہ کافور لگا دیا
جائے اُسکے گناہ سب برطرف ہو جاتے ہین اس کافور کی برکت سے پاک و صاف ہو جاتا
ہی پس مہربانی فرماکر یہ کافور مل دیجیے یہ تو فرمائیے کہ نہ کوئی بیلچہ ہی نہ کودال زمین کیونکر
کھودیئے گا اور یہ تو پہاڑی ہی یہان پتھر ہین کیونکر دفن فرمائیے گا افغانہ نے کہا کہ تم
کہین سے بیلچہ وغیرہ لادو اُسنے کہا کہ یہ تو ممکن ہی مین لے آؤنگی یہ پتھر کیونکر تراشے جائینگے
افغانہ نے کہا کہ یہان اسکو نہلا دھلا کر کافور لگا کر زیر پہاڑی لے جاکر دفن کرینگے اُسنے
کہا پھر عرصہ نہ فرمائیے شاید کوئی آجائے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس عورت نے اس میت کو
معاونت سے کہا کہ ان سبکو کچھ بن نہ پڑا سب کے سب مصروف ہوئے افغانہ خود کام
کر رہی ہی یہانتک کہ اُن سب ساحرون نے نہلایا جب نہلا چکے اُس عورت سے کافور
کی پڑیا لی اُسکو جو کھولا ایسی خوشبو کافور کی پھیلی کہ سب کے دماغ معطر ہو گئے تمام
صحرا و بہار خوشبوے کافور سے مہک گیا ایسی خوشبو کا کافور ان لوگون نے دیکھا بھی نہ
تھا اُسکو تبرک خیال کرکے ہر ایک نے سونگھنا شروع کیا وہ عورت کہہ رہی ہی جلدی
فرمائیے ایسا نہ ہو کہ کوئی گاؤن والا ادھر آجائے تو بڑی خرابی ہو جب سب سونگھ
چکے اب اُسکے جسم مین ملنا شروع کیا ملنے سے ایسی خوشبو نکلی کہ ہر ایک کو ایک محویت
ہو گئی وہ عورت اپنے دونون ناک کے سوراخون مین روئی دیے ہوئے تھی مگر اسطور
سے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا تھا ان لوگون نے خوب اچھی طور سے اُس خوشبو کو سونگھنے بھلا

پھیلا کر سونگھا اب اُسنے اپنا پورا اثر کیا جب دماغ مین پہونچی اور دماغ مین اُسکا پورا اثر ہوا تو ہر ایک کو چھینک آئی ابھی پوری طور سے ہل نہ چکے تھے کہ سب سے پہلے افغانہ چھینک مار کر گری اور بیہوش ہوئی اسکا گرنا تھا کہ اور سب یہ کہکر کہ ملکہ کو کیا ہوا اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا خلاصہ یہ کہ وہ اٹھارون ساحر مع افغانہ کے بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا جب بیہوش ہوگئے اور اُس عورت کو بالکل یقین ہوگیا کہ خوشبوے کافور نے اپنا پورا اثر کرلیا اُسوقت ایک مرتبہ چمک کر نعرہ کیا نعرہ خواجہ

عمر ہون مین عیار صاحبقران
مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
تراشندہ ریش کفار ہون
زمانہ کا مکار وغدار ہون
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
نہ پہونچے مری گرد پا بوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون
جہانگیر عالم کا عیار ہون

یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ چمک کے افغانہ کے قریب آگئے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھی از قسم پارچہ و زیور سب اُتار لیا اُسکے بعد حریص جادو نامہ بر غنطاق کو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اس خیال سے کہ اگر اسکو قتل کرون اور یہ کوئی چیز سحر سے بناکر یہان چھوڑ آیا ہو وہ اسکے مرنے سے مٹ جائے تو پھر وہان تیرا داؤن بہت مشکل سے چلے گا اگر یہ زندہ رہیگا اور تو اسکی صورت بنکر جائے گا تو کسی امر کی مشکل نہ ہوگی خوب کام ہو جائے گا بس جب کہ انکو نذر زنبیل کر چکے اُسوقت خواجہ نے اُن سب ساحرون کو جو کہ بیہوش تھے پھر پیدا کیا کپڑے اتار لیے جو کچھ وہ زیور و جواہرات پہنے ہوئے تھی سب لیا اور نذر زنبیل کیا اور وہ جواہرات جو کہ براے نذر خداوند لے چلی تھی اُسپر قبضہ کیا نذر زنبیل کی جب سب مال و اسباب قبضہ مین کرچکے اُسوقت خواجہ نے خنجر کھینچکر پہلے افغانہ کا سر تن سے جدا کیا اُسکے بعد اُن ساحرون کو ذبح کرنا شروع کیا اُسوقت خواجہ جلادی کا کام کررہے تھے وہ پہاڑ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قتل گاہ ہے یا مذبح قصابان ہے ہر طرف لاشین لوٹ رہین تھین خون کا دریا جاری تھا خواجہ ملک الموت

بنے ہوئے تھے جیسے عیاری کی تھی کہ ملک الموت بنکر گئے تھے وہی کام کیا اس چالاکی
پھرتی سے ان سبکو قتل کیا جب یہ سبکو قتل کر چکے اسوقت اُن ساحرون کے مرنے
کی علامت و آثار ظاہر ہوئے خواجہ نے دوڑکر اور جال الیاسی مار کر وہ دس ہزار روپیہ تو
نذر زنبیل کیا اِدھر یہ روپیہ نذر زنبیل کرکے بیٹھے اُدھر ایک شور و غل برپا ہوا سیاہ آندھی
آثار قیامت برپا ہوگئے ہوا زور سے چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی
تاریکی ہوگئی بیر غل مچانے لگے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من افغانہ جادو و انصرام جادو و
بہرام جادو وغیرہ بود افسوس مرزیم وجان داذیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم خواجہ نے جو
علامت و قیامت برپا دیکھی جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور تماشہ دیکھنے لگے تھوڑی دیر
کے بعد وہ سب آثار بر طرف ہوئے تاریکی جاتی رہی روشنی ہوئی برف باری وغیرہ
موقوف ہوگئی جب روشنی ہوئی خواجہ نے دیکھا وہ سب لاشین پڑی ہوئین ہین
یکایک ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کو لیکر طرف طلسم کے چلا خواجہ نے کہا کہ
… اچھے کا مُنھ دیکھا تھا کہ مال بھی ہاتھ آیا و جہانگیر وغیرہ کو بھی رہا کر لیا ان سبکو
قتل کیا اب خداوند کریم اسقدر اور اپنا فضل و کرم کرے کہ مین عنطاقیہ مین پہونچکر
… شاہ وغیرہ کو بھی رہا کرون اور وہان بھی عیاری کرکے ان سبکو قتل کرون اور مال و دولت
جمع کرون بگولہ تو اُن لاشونکو لے کر طرف طلسم کے چلا خواجہ وہان سے زیر کوہ آئے
ایک طرف کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ خیال آیا تم کو عنطاقیہ کا راستہ تو
معلوم نہین ہے تم جاؤ گے کیونکر بڑی غلطی کی کہ تم نے حریص جادو سے دریافت نہ کر لیا اگر
… اسکو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کرتے ہو تو خرابی ہوگی کیا تدبیر کی جائے دل سے
… خواجہ خدا کی ذات پر تکیہ کرکے چلو بھی خدا پہونچا دے گا وہ بڑا کریم و رحیم ہے
پہونچا دے گا یہ خیال کرکے دل مین خواجہ توکلت علی اللہ چلے بگ پائے شاطری
… کرتے ہوئے چلے جاتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے سیاہی دکھائی دی جب
… چلے تو شہر پناہ کی دیوار معلوم ہوئی یہ اُس طرف کو چلے دیکھا کہ چند آدمی اُدھر سے
… آتے ہین یہ مسافر تو بنے ہوئے تھے جب اُنکے قریب پہونچے تو اُنسے پوچھا کہ یہ

کون شہر ہی اُنھون نے سر سے پاؤن تک اُنکو دیکھا اور کہا کہ ای مسافر یہ شہر غنطاقیہ ہی یہان
غنطاق کج کلاہ کی حکومت ہی خواجہ نے کہا کہ کوئی سرا بھی اس ملک مین ہی اُنھون نے
کہا کہ کئی سرائین ہین ایک سرکاری سرا فتحال کیطرف ہی دوسری سرا قریب دولت سرای
سلطانی کے ہی کہ جسکا بندوبست بادشاہ کی جانب سے ہی جو مسافر وہان جاکر اُترتا ہی اور جو دن رہتا
ہی اُسکو بادشاہ کیطرف سے دونون وقت کھانا ملتا ہی اور بہت سی سرائین ہین چوک مین کئی
سرائین ہین جہان جی چاہے مسافر کا اُترے یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب اس ملک مین
دو ایک دن رہکر سیر کرلین پھر اپنے وطن کو جائین یہ ملک بھی لایق دیکھنے کے ہی یہ کہکر خواجہ
شہر کیطرف چلے وہ جس کام کو جاتے تھے اُدھر کو روانہ ہوئے جب وہ لوگ چلے گئے تو خواجہ
شہر کیطرف سے پلٹے صحرا مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھکر نامہ بر کو نکالا رنگ و روغن عیاری
نکالکر اپنی صورت اُسکی صورت کی ایسی بنائی اُسکے کپڑے پہنے عمامہ سر سے باندھا نامہ کا
جواب اپنی رائے سے یہ لکھا کہ پسر حمزہ و آہو چشم کو ہمارے پاس روانہ کرو اور جو تم نے اپنے
عزیزون و ملازمون کو اسیر کیا ہی اُنکا تم کو اختیار ہی یہان اور چند خدا پرست قید مین ہین اُن سب
اور اُنکو خدمت خداوند مین روانہ کرون کیونکہ خداوند نے طلب فرمایا ہی کسی ساحر زبردست
کے ہاتھ روانہ کرنا بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اسی حریص جادو کے ہاتھ روانہ کرو کیونکہ
یہ مرد معقول اور ساحر زبردست اور بہت ہوشیار آدمی ہی اسطور سے لکھکر اپنے پاس رکھا اور
مہر شنگال کی کی اُس نامہ بر کے کپڑے پہنے تیار ہوکر طرف شہر کے چلے یہ تو ادھر سے چلے اُدھر
سمک ییلطاقی تباہ و برباد ہوکر جب سے نامہ بر نہ ملا اور کوئی عیاری نہ کر سکا تو شہر مین
آیا تھا اس خیال سے کہ یہان قیام کرون اور قیدخانہ کو تلاش کرکے کوئی تدبیر کرون اور ان سب کو
رہا کرلون تو یہ یہان مقیم تھا اور روز فکر کیا کرتا تھا کئی مرتبہ گیا بھی مگر پاسبانی و نگہبانی زیادہ
تھی پائی بس نہ چلا رات رات بھر تباہ رہا چلا آیا اُسوقت جو اسکا دل گھبرایا تو جنگل کی سیر کو
یہ شہر سے چلا چند قدم شہر سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا کہ وہی نامہ بر جو کہ نامہ لیکر شنگال کے
پاس گیا تھا چلا آتا ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تونے کہان کہان اسکو تلاش کیا اسکا
پتہ نہ چلا یہ بچا اب آگئے ہین انپر عیاری کرکے اسیر کرو اور اسکی صورت بنکر جاؤ اور کوئی عیاری

ہوشیار یہ کام نکلے اور فکر مین پڑے یہ سوچکر سمک ایک جھاڑی کی آڑ مین پوشیدہ ہو گیا اور فکر کرنے
لگا کہ کیونکر اسکو اسیر کرون اگر سامنے جا کر ٹوکتا ہون تو یہ ساحر ہے سحر کر دے گا مین بیکار ہو جاؤنگا
اسیر کرے گا خیال کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ تو فقیر بنکر بیٹھو اور اسکو حقہ خواہ پانی مین بیہوشی
دے کر بیہوش کر یہ سوچکر اور آگے بڑھکر ایک ٹیلہ تھا اُسپر گیا فوراً چند حقے نکالکر رکھے دو تین
کوڑے اُسکے پاس آ. تھوڑے رکھدیے ایک ٹھیکرے مین آگ سلگا دی فقیری لباس زیب تن
کر کے بیٹھ گیا خواجہ حریص جادو کی صورت پر تیار اُسطرف آ نکلے کیونکہ شہر کیطرف جانے کا
اسی طرف سے راستہ تھا اس سبب سے خواجہ چلے جب خواجہ وہان قریب اُس ٹیلے کے پہونچے
خواجہ نے دیکھا کہ ٹیلے پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ اس فقیر کو بھی بیہوش
کرو اور جو کچھ اسکے پاس ہو سب اپنے قبضہ مین کرو کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا یہ تجویز کر کے ٹیلے پر آئے
ادھر اُس درویش نقلی نے دیکھا کہ وہ نامہ بر میری طرف آتا ہے دل مین کہا کہ مارا اُدھر جیسے نامہ بر
نقلی کی نگاہ درویش نقلی پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اُسنے پہچان لیا کہ یہ فقیر سمک یلطاقی کو
آواز دی کہ اے شاہ صاحب واہ کیا خوب کیا عمدہ مقام تجویز کیا یہ دھوکا اور کسی کو دینا ہم ایسے
دھوکے مین آنے والے نہین ہین ہم نے پہچان لیا یہ کہکر آگے بڑھے سمک گھبرایا کہ کیا کرون
معلوم ہوتا ہے اسنے پہچان لیا کہ خواجہ نے یہ خیال کر کے کہ اگر سمک ہوگا تو پہچان لے گا بائین
آنکھ کا تل دکھایا سمک کی نگاہ جو آنکھ پر پڑی اور اُسنے تل دیکھا تو اُستاد کو پایا کہا یہ تو مرشد
زادہ ہین واہ کیا خوب خوب صورت بدل کر آئے ہین یہ نامہ بر کہان مل گیا جو اُسکی صورت بنے
ہو تو لشکر مین تھے یہ یہان کہان سے آ گئے انکو کیونکر خبر ہوئی اُدھر خواجہ نے قریب آ کر کہا کہ
سمک اپنے تو رہے یہ کیا کارستانی کی ہے کس کے دھوکا دینے کے لیے یہ جال پھیلایا ہے
سمک نے سلام کیا اور کہا کہ اُستاد آپ کہان تشریف لائے بڑا غضب ہوا تھا کہ یہ سب
کارروائی مین نے آپ کے اسیر کرنے کے لیے کی تھی آپ نے خوب مجھکو بچایا تا یہ نامہ بر حریص جادو
آپ کو کہان ملگیا مین تو اسکی تلاش مین تھا بہت دور تک اسکے عقب مین لیا اور مین نے یہ
خیال کر کے یہی سر بسر ہے اُسکے اسیر کرنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اُسی کی صورت بنکر جاؤن اور عیاری
کرون اب آتا گو رہا کرون خواجہ نے کہا کہ اے سمک تم یہان کب سے ہو تب سمک نے تمام

قصہ اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ میں کئی مرتبہ زندان خانہ کی طرف گیا اس خیال سے کہ اگر موقع
پڑے تو رہا کروں مگر بس نہ چلا اسوقت دل جو گھبرایا تو صحرا کیطرف سیر کرنے کو چلا کہ آپکو نامہ بر کی صورت سے
مشکل پایا خیال کیا کہ یہ نامہ بر جواب نامہ لیکر آتا ہے اسکو اسیر کرو اس ٹیلہ پر آکر یہ سامان کیا وہ خدا
کی قدرت سے آپ نکلے آپ اپنی کیفیت سے آگاہ فرمایئے کہ یہ مردود آپ کو کہاں ملا اور کیونکر آپ کو
یہاں کے حال سے خبر ہوئی جو آپ اسطرف تشریف لائے تب خواجہ نے اپنا تمام قصہ بحکم صاحبقران
برائے رہائی جہانگیر و سیماے مہر جمال روانہ ہونا راہ میں اسیر ہونا ایک ساحر کے پاس اُسکا طرف
طلسم کے روانہ کرنا صاحبقران کا رہا کرنا اور بحکم صاحبقران برائے دریافت حال اسلم جانا اسلم
کو اسیر کرنا اپنا طرف صاحبقران کے روانہ کرنا راہ میں خیال کرنا کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو تو
رہا کرلو اپنا عیاری کرنا ملک الموت بننا انصرام جادو کا آنا اُس سے گفتگو کرنا اور حریص جادو
کا بھی اُس مقام پر پہونچنا حریص کا سب حال بیان کرنا اپنا اُن دونوں کے ہمراہ ملک الموت
بنے ہوئے طلسم میں جانا وہاں جاکر عیاری کرکے سبکو اپنا معتقد کرنا اور جہانگیر و سیما کو رہا کرنا ان
ساحروں کو ہمراہ لیکر بیرون طلسم اُن سبکو قتل کرنا جسطور سے کہ تحریر ہوا ہے سب بیان کیا اور
یہ بھی کہا کہ میں نامہ بر کی صورت بنکر چلا ہوں کہ عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کروں وہ جواب
دکھایا جو کہ اپنی رائے سے تحریر کیا تھا سمک بہت خوش ہوا اور کہا کہ اُستاد میں بھی چلتا ہوں
خواجہ نے کہا کہ چلو مگر مجھ سے الگ رہنا اور کسی تدبیر سے دربار میں پہونچ جانا میں دربار سے
واقف نہیں ہوں تمھارے ہمراہ ہونے سے واقف ہو جاؤنگا اگر کسی سے دریافت کرونگا تو حیرانی
ہوگی سمک نے جواب دیا کہ بہت خوب بس سب سامان اُٹھا کر سمک نے الگ رکھا خواجہ
کے ہمراہ ہوا صورت تبدیل کرکے یہ دونوں اُستاد و شاگرد داخل شہر ہوئے خواجہ نے شہر کو خوب
آباد پایا ہر مقام پر کٹورا بج رہا ہے خرید و فروخت ہو رہی ہے بازار میں آراستہ ہیں یہ تو ادھر سے طرف
دربار کے جاتے ہیں وہاں دربار آراستہ ہے عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر دربار
تھے رموز جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا رموز عنطاق سے کہہ رہا تھا کہ آج کئی دن ہوئے نامہ بر
کو گئے ہوئے ابھی تک جواب لیکر نہیں آیا نہ معلوم بادشاہ طلسم نے کیا جواب دیا اور اسکو کہاں عرصہ
ہوا رموز کہہ رہا ہے کہ جواب نامہ آتا ہوگا بادشاہ نے جواب ندیا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوا ہے

کیونکہ وہ بادشاہ طلسم ہین انکو عیش و عشرت سے کب مہلت ہی جو وہ کچھ خیال کرین جب خیال آئیگا
تو جواب ملے گا آپ پریشان نہ ہون جواب کے نہ آنے سے کوئی آپکا نقصان نہین ہی نہ کوئی حرج ہی عنطاق
نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر جواب آجائے بین اس کام سے فرصت پاؤن ایسا نہ ہو کہ کوئی بجوگ پڑے
اور قیدی رہا ہو جائین تو بڑی خرابی ہو بڑی دقت سے تو ہاتھ آئے ہین پھر کوشش کرنا پڑے رموز
نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین اب انکا رہا ہونا محال ہی انکی جبتک زندگی ہی اُس وقت تک جواب
ہی نہین آتا ہی ادھر جواب نامہ آیا خیال فرمایئے گا کہ انکا رشتہ حیات قطع ہو گیا وہان سے یہی
جواب آئیگا کہ قتل کرکے سر روانہ کر دو عنطاق نے کہا کہ کہین جواب تو آئے خداوند وہ دن تو لائین
یہان یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر خواجہ سلامت مع سمک کے شہر کی سیر کرتے ہوئے قریب در دولت
کے پہونچے سمک نے تو ایک چوبدار کو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر داخل دربار ہوا نام ذخیرہ دریافت
کر لیا تھا چوبدارون کی صف مین جاکر کھڑا ہو رہا خواجہ سلامت حریص جادو کی شکل پر داخل
ہوئے اُس وقت پہونچے کہ جب نامہ کا ذکر ہو رہا تھا رموز جادو عنطاق سے باتین کرتا جاتا
تھا اور نگاہ اُسکی صحن کیطرف تھی کہ یکایک حریص نقلی کو اُسنے آتے ہوئے دیکھا جیسے اُسکی نگاہ
پڑی تو پلٹ کر عنطاق سے کہا کہ مبارک ہو حریص جادو آگیا دیکھیے وہ آتا ہی عنطاق کھل کھل
اور ہنسا دیکھا کہ حریص نامہ سر سے باندھے ہوئے چلا آتا ہی ایوان مین پہونچکر پہلے عنطاق
اور رموز کو سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی یہ کرسی پر بیٹھا سلام کرکے رموز نے کہا کہ طلسم مین ہو آئے کیا
جواب نامہ دیا شنکل جادو نے تم کو اتنا عرصہ کیون ہوا کیا جواب کے ملنے مین تاخیر ہوئی یا
تمنے عرصہ کیا حریص نے عرض کیا کہ مین کیون عرصہ کرتا وہان سے جواب ہی دیر مین ملا مین ہی
ایسا تھا کہ جواب لیکر آیا کوئی دوسرا ہوتا تو کبھی جواب دستیاب ہی نہ ہوتا برسون پڑا رہتا
وہان سنتا کون ہی آجکل وہان جشن ہین اور دعوتین ہوتی ہین طلسم مین بڑے بڑے سامان ہین
اول تو طلسم مین جانا ہی نہین ملتا ہی راستے بند ہین لشکر آئے ہوئے پڑے ہین تمام شاہان مرحلہ
کی بادشاہ طلسم کے یہان دعوت ہی بڑے سامان ہین مین بڑی کوشش اور سعی سے پہونچا
بادشاہ طلسم کے ہاتھ مین نامہ دیا اُسپر دو دن کے بعد جواب ملا ہان ایک دن مین اپنی خوشی
سے ٹھہر گیا سبب یہ ہوا کہ اُسدن وہان خداوند عجائب تشریف لائے تھے آسمان پر سے

مین نے کہا کہ مین بھی زیارت سے مشرف ہوجاؤن ایسا وقت پھر نہ ملیگا مین ٹھہر گیا زیارت سے
مشرف ہوا بڑے بڑے کام نکلے میرا قیام کرنا میرے حق مین اور آپ صاحبون کے حق مین بہت بہتر
ہوا لیجیے یہ جواب نامہ ہی یہ کہکر وہی جواب جو اپنی راے سے لکھا تھا رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے وہ
جواب غنطاق کو دیا غنطاق نے دبیر کو دیکر حکم دیا کہ اسکو پڑھو ہم سُنین کہ کیا جواب لکھا ہی دبیر نے
لفافہ چاک کرکے اور خط نکالکر پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف و توصیف خداوند عجائب نگار تحریر تھی اسکے بعد
القاب آداب جو کہ بادشاہ بادشاہ کو تحریر کرتے ہین ہر لفظ سے بوے محبت و الفت پیدا تھی اسکے بعد
اصل مطلب تھا خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اُن قیدیونکو یہان بھیجدو ہم خداوند کے پاس روانہ کردینگے کیونکہ
جب تمھارا نامہ آیا ہی تو خداوند یہان تشریف فرما تھے ہم نے اُنسے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا کہ جو قیدی
تمھارے پاس ہین اُنکو اور جنکے بارے مین تم سے غنطاق نے راے لی ہی اُنکو غنطاق سے طلب
کرکے میرے پاس آسمان پر بھیجدو مین ان سبکو دوزخ مین ڈالدون تاکہ یہ قصہ پاک ہو بس آپکو لازم ہی
کہ اُن قیدیونکو کسی ساحر زبردست و معتبر کی معرفت میرے پاس بھیجدیجیے اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو حریص جادو جو کہ نامہ لیکر آئے تھے انھین کے ہاتھ روانہ فرمائیے تو بہتر ہی کیونکہ یہ مرد ہوشیار
اور صاحب اعتبار بھی ہین اور یہان سے انکو دیکھ بھی چکے ہین اور انسے واقف بھی ہین سب حاکمان
دربند انکو کسی قسم کی دقت نہ ہوگی اگر کوئی دوسرا آئیگا تو اُسکو دقت ہوگی جب تک مچلکہ نہ
ہوگی اور مین اجازت نہ دونگا اُسوقت تک وہ آنے نہ پائے گا بس مناسب ہی کہ انھین کے
ہاتھ روانہ فرمائیے آیندہ آپ کو اختیار ہی جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا اور جواب نامہ غنطاق نے
سُنا تو رموز و اہل دربار سے کہا کہ اب اس امر مین آپ سبکی کیا راے ہی جو راے ہو وہ بیان
فرمائیے رموز و اہل دربار نے جواب دیا کہ ہم سبکی تو یہ راے ہی کہ ان قیدیونکو پاس شنیکال جادو
بادشاہ طلسم کے انکی طلب کے موافق روانہ کردیجیے کیونکہ یہ امر بالکل پورے طور سے تسلیم ہو چکا ہی
خداے سنلو نکا خون گرے گا وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی اُس سرزمین کے رہنے والے تباہ و برباد
ہونگے اُسپر کوئی نہ کوئی ضرور یہ آفت نازل ہوگی اس سے کیا فائدہ کہ ہم ایک امر سے واقف ہوکر
پھر اسی کام کو کرین اچھا ہوگا کہ یہ لوگ طلسم مین جاکر قتل ہون خواہ طلسم آباد رہے خواہ برباد
ہو ہم تو اس آفت سے بچین جبکہ اُنھون نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہم سے خداوند طلب کرگئے ہین اُنکو

کا کیا نقصان ہی بھیجدیتے ہین عنطاق نے کہا کہ پھر لیکر کون جائے کون ایسا ہی رموز نے کہا کہ
حریص کے ہمراہ روانہ کردیا جائے کیونکہ وہ تحریر کرتے ہین کہ جو کوئی اور آئے گا اُسکو دقت ہوگی
حریص بارون میری اجازت کے چلا آئے گا کیونکہ مین سبکو حکم دے چکا ہون کہ حریص جسوقت
آئے اُسکو آنے دینا اور جسکو وہ ہمراہ لائے اُسکو بھی خواہ رات ہو خواہ دن پھر کیا ضرور ہی جو
کوئی اور جائے عنطاق نے کہا کہ اچھا حریص سے دریافت کرو اگر وہ راضی ہو تو کل لیکر چلا
جائے کیون یہ لوگ یہان بیکار رہین رموز نے حریص کی طرف دیکھکر کہا کہ بادشاہ فرماتے ہین
کہ تم قیدیونکو لے کر پھر طلسم کو جاؤ اور شنکال بادشاہ طلسم کے سپرد کرکے رسید لیکر چلے آؤ
حریص نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ مجکو جانے مین کوئی عذر نہین ہی جب حکم ہو جاؤن اگر اجازت
ہو تو دو ایک دن دم لے لون کیونکہ تھک گیا ہون ادھر سے تو سحر کرکے گیا اُدھر سے جو واپس
ہوا تو طلسم جو تو تخت سحر پر سوار آیا جب بیرون طلسم آیا تو تخت پر سے اُترکر پیدل راہ چلنا شروع
کی اس سبب سے تھک گیا ہون کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہی یہ کسل برطرف ہو جائے تو مین
جب حکم چلا جاؤن رموز نے عنطاق کیطرف دیکھا عنطاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بعد
دو دن کے سہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ اچھا یہ بیان کرو کہ تم نے وہان جاکر کیا دیکھا حریص
نے کہا حضور جب مین حد طلسم پر پہونچا تو مین نے راستہ بند پایا ساحران زبردست بیٹھے ہوئے
تھے اُنھون نے روکا مین نے آپ کا نام لیا کہ اُنکا نامہ لے کر بادشاہ طلسم کے پاس آیا ہون اور
بہت ضروری نامہ ہی میرا نام حریص جادو ہی اُنمین میرا ایک پیر بھائی تھا اُسنے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ
مین خبر کرتا ہون اُسنے مہربانی کرکے بادشاہ طلسم کو بذریعہ عرضی کے میری خبر کی وہانسے اجازت
آئی تب مین داخل طلسم ہوا طلسم مین جو پہونچا دیکھا کہ ہر طرف لشکر اُترے ہوئے ہین خیمے بارگاہ
کھڑے ہین سامان جشن ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ان سب کی دعوت ہی اور خداوند بھی تشریف
لانے والے ہین خلاصہ یہ کہ مین سیر و تماشہ دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے پہونچا وہان کا کیا
سامان بیان کرون میری زبان قاصر ہی یہ خیال فرمالیجیے کہ کارخانہ طلسم کا ہی خلاصہ یہ کہ مین نے
اپنے کو بڑی دقت سے اندر دربار کے پہونچایا دربار کو آراستہ پایا بڑی دقت سے مین نے آپکا
نامہ خود بادشاہ کے ہاتھ مین دیا مجکو بھی کرسی ملی بیٹھنے کو مین کرسی پر بیٹھا بادشاہ طلسم نے

نامہ وزیر سے پڑھوا کر سُنا جب نامہ سن چکا مجکو حکم دیا کہ تم ٹھہرو اسکا جواب سمجھ کر لکھا جائیگا
اپنے وزیر سے حکم دیا کہ انکو قیام کرنے کے لیے مکان دو خلاصہ یہ کہ دو دن کے بعد مجکو جواب نامہ ملا
رخصتی خلعت دیا گیا مگر مین نے یہ سُنا کہ آج خداوند یہان تشریف لائینگے مین نے خیال کیا کہ انکی
بھی زیارت سے مشرف ہوون یہ خیال کرکے دل مین مین نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر اجازت
ہو تو مین آج اور یہان قیام کرون اور آپکی بدولت زیارت خداوند کر لون شنکال نے جواب
مین فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہی بس مین نے قیام کیا کہ آمد خداوند شروع ہوئی خداوند بڑے عز و شان
سے تشریف لائے ہزارون فرشتے ہمراہ تھے اور جسقدر لوگ مہمان خدائی کرگئے مین مثل لقا وغیرہ
کے سب ہمراہ تھے یہان یعنی دربار شنکال مین بڑا سامان کیا گیا جب خداوند تشریف لائے سب
برائے تعظیم کھڑے ہوئے ہر ایک نے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے خداوند بہت خوبصورت
تھے ایسا نور و جمال رُخ سے عیان تھا کہ نگاہ نہین کام کرسکتی تھی کسی نے نگاہ بھر کے نہ دیکھا یہ طاقت
تھی کہ کوئی خداوند کو دیکھ سکے بدین سبب کوئی یہ نہین بیان کرسکتا ہی کہ خداوند کی شکل
کیسی تھی اور کیا زیب تن فرمائے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بقعہ نور ہی یا آفتاب نکلا ہوا ہی
خداوند تخت پر جلوہ فرما ہوئے پہلے شنکال سے ہم کلام ہوئے شنکال نے نذر دی اُسکی
نذر قبول کرکے عمر کو اُسکی زیادہ فرمایا پھر تو نذرین گذرنے لگین خداوند ہر ایک پر شفقت و مہربانی
فرمانے لگے یہانتک کہ سب اہل دربار ادنیٰ و اعلیٰ کی سبکی نذرین قبول کین جو جسکے لائق دیکھا
ویسا کیا میری بھی نوبت آئی مین نے بھی قدمبوسی حاصل کی مجکو ملاحظہ فرما کر اپنے نائب
ملک الموت قدرت سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ یہان کہان یہ تو رہنے والا عنطاقیہ
کا ہے عنطاق کجکلاہ کا ملازم ہی اہل عنطاقیہ ہمارے بڑے مقبول بندے ہین خصوصاً
عنطاق و اُسکے کل عزیز و ملازم ہم اُن لوگون سے بہت خوش ہین خوب ہماری عبادت
کرتے ہین خصوصاً آجکل تو وہ کام عنطاق نے کیا ہی کہ جس سے ہم زیادہ تر خوش ہوئے
عنطاق نے اُس شخص کو اسیر کیا ہی جو کہ حمزہ کی جان و روح ہی یعنی عملشاد کو یہ وہ جوان ہی
جسکو ہم نے اپنی قدرت سے وہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی تھی کہ حمزہ کو بھی نہ دی تھی سات
برس کے سن مین ہم نے عملشاد کے ہاتھ سے فیل مست کو قتل کرایا رستم خطاب ملا ہمارے

بہت قوی و دلیر ایسے زبردست و دیو خصلت تھے اُنکو اسی جوان نے اُٹھا کر خندق میں ڈال دیا
پکر تنہا جا کر فرنگستان کو فتح کیا بڑے بڑے معرکہ اسنے سر کیے حمزہ سے جوڑ پر کرا دیا تو صرف
اس غرض سے کہ حمزہ نائب تھا دوسرے اسنے جو اپنے بیٹے میں یہ زور و طاقت پائی تو غرور کیا کہ
مجھکو کوئی زیر نہیں کر سکتا ہے یہ جو غرور کیا میں نے اُسکی باپ سے اُسی کو مغلوب کرا دیا وہ حمزہ سے
زیر ہو گیا عنطاق نے علمشاہ کو اسیر کیا ہم بہت خوش ہوئے ہیں معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
خاص بندے ہیں میں اُنکی بڑی عمریں کرونگا حضور یہ جو خداوند نے فرمایا میں نے تمام حال وہاں
والے کا خدمت خداوند میں عرض کیا اور حال اسیری علمشاہ و کیفیت نامہ یہ واقعہ سنکے خداوند
بہت خوش ہوئے میرے سامنے شنگال سے فرمایا کہ جو خدا پرست تمھارے پاس اسیر
ہیں اُنکو اور ان قیدیوں کو جنکو عنطاق نے اسیر کیا ہے عنطاق سے طلب کر کے اُنکو بھی مع
ان قیدیوں کو جو کہ تمھارے پاس ہیں ہمارے پاس روانہ کر دینا کہ ہم دوزخ میں ڈالدین شنگال
نے عرض کیا تھا کہ بہت خوب میں نے پہلے ہی بدون آپ کے حکم کے طلب کر لیا ہے یہی جواب
ہم لکھا ہے خداوند نے پھر سنکے مجھسے فرمایا کہ ہم عنطاق وغیرہ سے بہت خوش ہوئے ہیں
ہم انکی عمریں زیادہ کر دینگے اور بہت تعریف فرمائی مجھسے فرمایا کہ میں تم سے بہت خوش
ہوا ہوں میں تمھاری عمر زیادہ کیے دیتا ہوں اور علاوہ سحر کے دو صفتیں اور تجھ میں ہونگی
یعنی میں نے زیادہ کر دی ہیں ایک تو تمام علم موسیقی کے فن تجھکو ہم نے دیے اور ایک یہ صفت
تجھ میں پیدا کی کہ تو شراب بھی پلایا کر اسطور سے کہ جام شراب سر پر بھرکے رکھوے اور گت ناچتا
جو شراب نہ گرے گی یہ ہم نے اس سبب سے دونوں صفتیں تجھ میں پیدا کیں کہ بادشاہ و
رئیس تیری قدر کریں اور تیری زندگی راحت سے بسر ہو کیونکہ دنیا میں بدون کسی سبب
کے راحت نہیں ملتی ہے لہذا میں نے تجھ میں یہ دونوں صفتیں پیدا کیں اگر مجھکو یقین
نہ ہو امتحان کرے حضور میں نے قصد گانے کا کیا تو جسقدر راگ و رنگ ہیں سب میں نے
بخوبی پائے اب جو گایا بڑے بڑے دھاری و گویئے جو کہ اُسوقت وہاں موجود تھے سب
پاؤں پڑنے لگے میں خوب خوب گایا ایسا گایا کہ چرند و پرند آ کر جمع ہو گئے وہ لحن مجھکو عنایت
کہ خداوند نے کسی کو نہیں عنایت کیا ہے اُسوقت بہت کچھ انعام ملا جب ایک امر

مین نے اپنے مین پایا تو براے امتحان مین نے ساقی گری بھی کی جام سر پر رکھ کر گست ناچی
شنگال کو جام دیا اسیطور سے سب اہل دربار کو شراب پلائی ایک قطرہ بھی نہ گرا آپ لوگون کی
بدولت یہ شرف مجکو حاصل ہوا کہ زیارت خداوند سے مشرف ہوا خداوند نے یہ اوصاف
مجھ مین پیدا کیے مین تو ضرور جاؤنگا اسواسطے کہ وہان جا کر یہ اوصاف مجکو حاصل ہوئے
وہان اکثر خداوند تشریف لاتے ہین شاید پھر زیارت نصیب ہو اور کوئی چیز مجکو عنایت فرمائین
یہ تقریر جو حریص نقلی نے کی سب خاموش سنا کیے کسی نے جواب نہ دیا جب وہ اپنی تقریر
ختم کر چکا اسوقت رموز نے کہا کہ اے حریص جادو یہ جو کچھ تمنے بیان کیا بہت ٹھیک ہے اور
ہم کو یقین آگیا مگر یہ امر نہین یقین آتا ہے کہ تم کو تمام علم موسیقی آگئے ہین اور یہ صنعت تم مین پیدا
ہوئی ہو کہ جام شراب سر پر بھر کر رکھو اور گست ناچو شراب نہ گرے جب تک ہم دیکھ نہ لین
حریص جادو نے کہا کہ مین خود عرض کرنے والا تھا اور مین خود یہ ہنر عطیہ خداوند آپ لوگون کو
دکھاتا آج تو میری طبیعت کسل مند ہے کچھ بخار کی سی حرارت معلوم ہوتی ہے ہان کل فرمایئے آپ
لوگ میرا امتحان کرین صرف اسوقت کچھ گانا سناتا ہون راوی بیان کرتا ہے خواجہ نے
کل کا جو وعدہ کیا تو صرف اس خیال سے کہ حریص کے مکان پر چلو اور جو کچھ اسکے گھر مین مال
دولت ہو سب پر قبضہ کر لو اسکے بعد پھر یہان عیاری کرو ایسا نہ ہو عیاری کھل جائے تو
خرابی ہو کیونکہ سحر و ساحری کا یہان بھی حرفہ ہے رموز نے کوئی بندوبست کیا ہو یہ دل مین
خیال کر کے دوسرے دن کا اقرار کیا تھا مگر یہ فکر کر رہے تھے کہ حریص کے مکان پر کیونکر
جاؤن کیونکہ اسکا مکان تو معلوم نہین ہے اگر کسی سے دریافت کرونگا تو لوگ یہ خیال کرینگے
لو اور سنو عجب بات ہے اپنا مکان بھول گئے نئی واردات ہے یقین ہے کہ لوگ شک کرین
اور یہ راز بھی افشا ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ کوئی تدبیر کرو باتین کرتے جاتے تھے اور فکر
کرتے جاتے تھے فوراً خیال مین آگیا تو اپنے کو بیمار ڈال اور ایسا کہ تو اٹھ نہ سکے بس لوگ
مجکو ہو پہنچادینگے سواے اس تدبیر کے دوسری تدبیر اور کوئی نہین ہے حریص نقلی نے یہی امر
سوچ کر کہا تھا کہ مجکو بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہے جب یہ حریص نے کہا کہ کل گانا سناؤنگا
شراب پلاؤنگا آج معاف فرمایئے اسوقت صرف کچھ گانا سناتا ہون یہ کہکر حریص نے

گانا شروع کیا ساز ملائے گئے یہ غزل شروع کی غزل

حسن انسان مین جب آیا تو حیا بھی آئی	ناز و انداز جب آیا تو ادا بھی آئی
شمع محفل مین جب آئی تو ہوا بھی آئی	روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
یون تو ہر روز لڑاتے تھے لب بام آنکھین	آج پہلو مین جو آئے تو حیا بھی آئی
ہائے کس وقت مین ہوئی ہین مرادین حاصل	یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپنے توڑا تو سہی	یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

یہ غزل حریص لقلقی نے اس طور سے گائی کہ سبکو حیرت ہوئی ایک سکتہ کا عالم ہو گیا تمام دربار تصویر بنکر رہ گیا ہر در و دیوار سے صدائے آفرین و تحسین آ رہی تھی سب کا یہ عالم تھا کہ ایک صورت طاری تھی سناٹا ہو گیا بڑے عرصہ تک اہل دربار اپنے آپے مین نہ تھے بڑی دیر تک یہ رنگ بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی سب اپنے اپنے حواس مین آئے دیکھا کہ حریص سامنے بیٹھا ہوا جھوم رہا ہے اس طور سے کہ جیسے سر پر کوئی آتا ہے دونون آنکھین لال ہو رہی ہین خون کی بوندیان معلوم ہوتی ہین چہرہ سرخ ہو رہا ہے کچھ عجب رنگ ہے رموز و عنطاق نے جو یہ حال حریص کا دیکھا خیال کیا دل مین کہ معلوم ہوتا ہے گایا جو ہے تو اپنے گانے سے خود محو ہو گیا ہے ان سب سے یہ حال ہے سب تعریفین کرنے لگے ہر ایک اپنے مقام پر کہہ رہا ہے کہ واقعی خوب ہنر دکھایا یہ برکت ہے خداوند کے زیارت کی بڑا خوش نصیب ہے قبل اسکے ایک حرف بھی گانے کی قسم سے نہین جانتا تھا کہ راگ کسے کہتے ہین اور راگنی کس چیز کا نام ہے یا دفعتاً یہ کمال حاصل ہو گیا جو کچھ اسنے کہا سب سچ ہے بڑے عرصہ تک ہر ایک یہی کہتا گیا اور حریص کو دیکھا کیا جب دیر ہوئی اور حریص کی حالت خراب ہونے لگی اسوقت رموز نے آواز دی کہ اے حریص اپنے آپ مین آؤ یہ تمھاری حالت ہے لاکھ لاکھ پکارا اگر حریص کی وہ حالت برطرف نہ ہوئی بلکہ ترقی ہو گئی اب تو یہ نوبت ہوئی کہ سر کے بال نوچنے لگا کپڑے پھاڑنے لگا سرسام کی سی نوبت ہو گئی اسوقت عنطاق نے رموز سے کہا کہ ذرا اسکی خبر تو لو کہ اسکو ہو کیا گیا ہے ابھی تو یہ اچھا تھا گاتے ہی یہ حالت ہو گئی رموز جادو خود اٹھکر حریص کے پاس آیا اب تو ہر ایک حریص کی عزت کرتا ہے اس خیال سے کہ اسنے خداوند کی زیارت کی ہے انکی خدمت سے مشرف ہوا ہے انھون نے یہ کمال اسکو مرحمت فرمایا ہے

اسکی عزت و آبرو کرنا باعث افتخار و برکت ہی بس رموز نے برابر آکر جو ہاتھ پکڑا تو ہاتھ مین اسقدر گرمی محسوس ہوئی کہ یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ پڑ گیا فوراً ہٹا لیا دور سے لو نکل رہی تھی اس شدت سے بخار آگیا تھا اسی سبب سے سرسامی حالت ہو گئی تھی یہ واقعہ دیکھکر رموز نے عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ہم کو اور آپکو یہ خیال تھا کہ حریص خود جوگا یا ہی اپنے گانے سے آپ محو ہو گیا ہی اس سبب سے جھوم رہا ہی اصل مین یہ امر نہ تھا بلکہ اسکو بہت شدت سے بخار آگیا ہی اُسکی شدت سے سرسامی حالت ہی یہ اپنے آپ مین نہین ہی سچ کہتا تھا کہ مجکو بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہی ایک تو کسل راہ دوسرے یہان میٹھا گا یا کیا بخار شدت سے آگیا اب اسکو پالکی مین سوار کرکے اسکے گھر روانہ کرنا چاہیے عنطاق نے کہا کہ حکیم صاحب کو طلب کرکے یہین دکھا دو تاکہ وہ نسخہ لکھ دین اُسکا استعمال کیا جائے رموز نے جواب دیا کہ جب یہ مکان پر جائے گا اسکے عزیز و اقارب خود بندوبست کر لینگے ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم حکیم کو طلب کرین یہ معلوم حکیم کیا نسخہ لکھین کیا نہ لکھین کچھ نقصان ہو تو اسکے عزیز بیکار کو الزام دین وہ جانین ان کا کام ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ یہانتک بخار کی گرمی ہی مجھسے کھڑا نہین ہوا جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آگ روشن ہی عنطاق نے کہا کہ پھر جلدی روانہ کرو ایسا نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے وہان جائے تو کچھ تدارک ہو یہ سُنکے اُسیوقت رموز نے پالکی طلب کرکے حریص نقلی کو اُسمین بادقت تمام ڈالکر اُسکے مکانپر روانہ کیا یہان اُسکے ملازم و لڑکے بالے اُسکا انتظار کر رہے تھے کہ بابا جان نامہ لے کر گئے تھے تشریف لاتے ہین دربار مین ہین جب دربار برخاست ہو گا تو آئینگے سب انتظار کر رہے تھے کسی نے کھانا نہ کھایا تھا کیونکہ حریص کے آنے کی خبر تمام شہر مین پھیل گئی تھی جب رموز نے حریص کو سوار کرکے اُسکے مکان کیطرف روانہ کیا تھا تو ایک چوبدار بھی ہمراہ کر دیا تھا اتفاق سے وہ چوبدار جو کہ ہمراہ گیا تھا سمک ملطاقی تھا کیونکہ گذارش کر چکا ہون کہ سمک چوبدار کی صورت بنے ہوئے کھڑے تھے دل مین کہہ رہے تھے کہ اُستاد نے کیا خوب رنگ جمایا ہی یہ ہمراہ پالکی کے چلے آتے ہین رموز نے چوبدار سے کہدیا تھا کہ تم پالکی کے جب تک یہ اچھے نہ ہو لین نہ آنا صرف کہہ جانا کہ کیا حالت ہی ہر روز کی خبر دونون وقت خبر کہہ جانا بس وہ پالکی مکانپر حریص کے آئی لڑکے اسکے باہر کھڑے ہوئے انتظار کر رہے تھے

راہ کی طرف نگاہ تھی کہ سامنے سے پالکی نظر آئی کہاروں نے دروازے پر لاکر رکھی لڑکوں نے پوچھا
کہ یہ پالکی کہاں سے آئی ہے چونکہ کہار واقف تھے کہ یہ دونوں لڑکے حریص کے ہیں انھوں نے
کہا کہ یہ آپ کے والد آئے ہیں ابھی جواب نامہ لیکر طلسم سے تشریف لائے چونکہ راہ کے تھکے ہوئے
تھے بہ سبب کسل راہ کے بخار آگیا دربار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بخار کی شدت ہوئی بادشاہ نے
سوار کرکے بھیجدیا تاکہ آپ لوگ تدارک کریں اب جو اُنھوں نے پالکی میں دیکھا تو اپنے باپ کو
بخار کی شدت سے بیہوش پایا چوبدار نے اُن لڑکوں سے کہا کہ اب انکو اُتار کر اندر لے جائیے جلد
تدارک فرمائیے بادشاہ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ صرف ہو وہ ہمارے خزانے سے منگالو ہم صرف کرینگے کیونکہ
ہمارے کام کو گئے تھے اس سبب سے انکو بخار آیا ہے اور مجکو حکم دیا ہے کہ جو وہ طلب کریں خزانے سے
منگوا کر دیدینا اور مجکو مقرر کیا ہے کہ جب تک حریص اچھے نہ ہولیں تم وہیں مقیم رہنا صرف ہم کو
دونوں وقت خیر خیریت پہونچا دیا کرنا اُن لڑکوں نے کہا کہ ہم انکی عنایتوں کا کہانتک شکر ادا
کریں اول تو سب کچھ خداوند کا دیا ہوا ہمارے پاس ہے ہاں اگر ضرورت ہوگی تو منگا لینگے یہاں
جو کچھ ہے یہ بھی سب اُنھیں کا ہے اُنھیں کے یہاں سے والد نے پیدا کیا ہے خداوند اُنکو سلامت ہم
سب کے سر پر رکھے کہ وہ اپنے ملازموں کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے ہیں یہ کہکر وہ قریب پالکی آئے
جب جو دیکھا تو اپنے باپ کو بخار کی شدت سے بیہوش پالکی میں پڑا ہوا پایا بدقت تمام دونوں
ملازم اور اُتار کر اندر مکان کے لائے اندر جو آئے سب نے جو یہ حالت دیکھی تو سب پریشان ہوگئے
دریافت کیا کہ یہ کیا حالت ہے اُنھوں نے کہا کہ پہلے پلنگ وغیرہ درست کرو ہم انکو لٹا لیں
تو بیان کریں پلنگ وغیرہ درست کیا ایک بھائی تو لٹا کر باہر آیا کہاروں کو انعام وغیرہ دیکر
رخصت کیا چوبدار کے قیام کرنے کے لیے کمرہ خالی کرایا سب سامان کر دیا خدمتگار کو یہ تاکید
کا حکم دیا کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہ ہونے پائے اور خود یہ سب بندوبست کرکے اندر آیا اب
کیسا کھانا اور کیسا پینا ایک تلاطم مچ گیا لینے کے دینے پڑ گئے اُدھر دوسرے نے سب حال زوجہ
حریص اور دیگر لوگوں سے بیان کیا کہ بخار شدت سے آگیا ہے سرسامی حالت ہے جب بھائی
باہر سے سب بندوبست کرکے آیا تو اُس سے کہا کہ ای بھائی یا تو تم حکیم صاحب کے لینے کو
جاؤ میں یہاں ٹھہروں یا تم ٹھہرو میں جاؤں تاکہ حکیم صاحب آکر کچھ بندوبست کریں نسخہ

لکھیں دوا پلائی جائے یا جو وہ تدارک بتائیں وہ کیا جائے بخار شدت سے ہے ایسا بخار ہو کہ اگر
چھینٹے ڈالدو تو وہ بریان ہو جائیں اُسنے جواب دیا کہ تم یہان ٹھہرو میں ابھی حکیم صاحب کو لاتا ہون
یہ کہکر فوراً کپڑے پہن کر حکیم صاحب کے مکان پر آیا اُنسے سب حال بیان کیا وہ ہمراہ آئے نبض
دیکھی کہا کہ کوئی مقام تردد نہیں نسخہ پینے کا لکھا پاشویہ تجویز کیا سر پر صندل و کیوڑے وغیرہ
کے پھاہے قلب پر لگانے کو بتائے کہا پنڈلیان کس کر باندھو تلوے سہلاؤ یہ سب تدبیرین
بتا کر اپنے فیس لے کر حکیم صاحب تو اپنے مکان پر آئے کہہ آئے تھے کہ اگر ان تدبیرون سے بخار
نہو تو مجھکو اطلاع دینا اور تدبیر کرونگا اول تو یہی تدارک کافی ہوگا اگر ہوشیار ہو کر پیاس کی
شکایت کریں تو عرق گاؤزبان و بید سادہ و نیلوفر و بید مشک و کیوڑہ دینا مگر تھوڑا تھوڑا جب
حکیم صاحب یہ تدبیرین بتا کر چلے گئے نسخہ بندھ کر آیا پاشویہ جوش دیا جانے لگا پنڈلیان کس کر
باندھی گئیں تلوے سہلائے جانے لگے کھاری نمک اور خاکسی ملی جانے لگی یہان تک کہ
پاشویہ تیار ہو کر آیا پاشویہ کیا گیا سارا گھر تلے اوپر ہو گیا چند عزیز قریب یہ خبر پا کر آئے ترت
سے پھر حریص جادو نے آنکھ کھولی و سرسامی حالت بر طرف ہوئی بخار ابھی تک اُسی شدت
سے ہے آنکھ جو کھولی تو اپنے گرد زن و مرد کا مجمع پایا اب حیران ہوئے کہ کسکو پکارون نام تک
سے تو آگاہ نہیں ہون نہ معلوم یہ مرد کون ہیں اُسکے اور عورت کون ہین خواجہ یہ خیال ہی
پڑے ہوئے کر رہے تھے اور پریشان تھے کہ حریص کے چھوٹے لڑکے نے جو یہ دیکھا کہ ابا جان
ہی حیران حیران ہر طرف والد دیکھ رہے ہیں قریب آ کر پوچھا تھا کہا کہ کیون ابا جان مزاج کیسا
ہے حریص نقلی نے کچھ جواب تو نہ دیا مگر اشارہ کیا اُسکی سمجھ میں نہ آیا اُسنے پوچھا پھر اشارہ
کیا جب سمجھ میں نہ آیا تو اُسنے اپنے بڑے بھائی کو پکارا اور کہا کہ بھائی ادھر آؤ والد صاحب کی
بولی بند ہے کچھ اشارہ سے کہتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا ہے یہ سُنکے وہ دوڑ کر آیا اب خواجہ نے
اُسکو بھی دیکھا اور سمجھا کہ یہ دونون لڑکے ہین حریص کے ایک بڑا ہے اور دوسرا جو یہان کھڑا
تھا چھوٹا ہے اُسنے بھی آ کر پوچھا کہ کیون ابا جان مزاج کیسا ہے ان سے بھی اشارہ کیا اسکی بھی
سمجھ میں نہ آیا اب اُسنے ماں کو پکارا وہ بھی آئی خلاصہ یہ کہ جسقدر عزیز اُسوقت وہان
موجود تھے سب قریب آئے خواجہ نے پہچان لیا کہ یہ حریص کی جورو ہے یہ لڑکے ہیں یہ بھائی

یہ بھاوج ہی یہ بھتیجا ہی یہ بھانجہ ہی یہ بہن یہ نوکر چاکر ہین مغلانی پیشخدمت یہ ماما ہی جب
بخوبی سبکی پہچان اور شناخت ہو گئی ہر ایک کے نام سے بھی آگاہ ہو گئے مگر اسیطور سے خاموش
پڑے ہوئے ہین سب کچھ سُن رہے ہین اور دیکھ رہے ہین بخار کی وہی حالت ہی مگر سرسام
کی جو کیفیت تھی وہ برطرف ہو گئی ہی پڑے پڑے تمام گھر کے اسباب کو جانچ لیا یہ بھی معلوم
کر لیا کہ فلان کوٹھری اور فلان مقام پر مال و دولت رکھا ہوا ہی کپڑا لتا گہنا پاتا بھی جب
سب کچھ خیال کر لیا پھر اشارہ کیا کوئی نہ سمجھا کہ اتنے مین بڑا لڑکا حریص کا دوا بناکر لایا
کئی آدمیون نے بغلون مین ہاتھ دے کر اُٹھا کر بٹھایا دوا پلائی پھر لٹا دیا خلاصہ یہ کہ خواجہ
کئی دن تک پڑے رہے اور خوب خدمت لیا کیے یہانتک کہ وہ بخار بالکل دفع ہو گیا جو
جو مہمان آئے تھے سب رخصت ہو کر گئے اُس چوبدار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دونون وقت جاکر
رموز و غنطاق سے کیفیت کہہ آتا تھا اس دو چار دن کے عرصہ مین سب سے واقف
بھی ہو گئے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جواہرات فلان مقام پر ہی اسقدر نقد روپیہ ہی اب اُٹھنے
لگے اپنے پاؤن سے پیشاب وغیرہ کو جانے لگے ذرا باہر بھی آتے ہین جب سب مہمان چلے
گئے اب انمین طاقت بھی آگئی لڑکون سے کہا کہ کل ہم دربار مین بادشاہ کے جائینگے کیونکہ ہم نے
کئی دن سے نہ بادشاہ کو دیکھا نہ رموز جادو کو اُنکی عنایتون کا شکریہ کہانتک ادا کرین علکہ
تمسدن مین بیمار ہو کر آیا اُسیدن سے ایک چوبدار مقرر کر دیا کہ وہ خبر پہونچایا کرے پھر جب
مین اس قابل ہون اُٹھنے بیٹھنے لگون تو کیون نہ جاؤن اُنھون نے جواب دیا کہ آپکو اختیار
ہم منع بھی نہین کر سکتے مگر اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ابھی آپ مین اسقدر قوت نہین
ہی کہ آپ گھڑی دو گھڑی ایک لحظہ بیٹھ سکین ایسا نہ ہو کہ پھر مرض عود کر آئے جوابدیا
کہ تن مجھ مین بخوبی طاقت آگئی ہی تم خوف نہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ بہت خوب
آپکو اختیار ہی یہ کہکر خاموش ہو رہے اور اپنے اپنے مقام پر چلے آئے حریص نقلی نے
درباری کپڑے درست کرائے سواری کا حکم دیا کہ کل صبح کو پالکی حاضر کی جائے یہ بندوبست
کر کے خاموش ہو کر بیٹھ رہے یہان تک کہ رات ہو گئی سب کھا پیکر سو رہے خواجہ اپنے
پلنگ پر پڑے پڑے جاگا کیے براے احتیاط کچھ بیہوشی بھی ایسی خفیف اُڑائی کہ

جسکے سبب سے تمام گھر کا گھر بیہوش ہوگیا مگر اسطور سے کہ صبح ہوتے ہوتے سب کو خود بخود ہوش
آجائے جب خواجہ کو یقین ہوگیا کہ سب بیہوش ہوگئے خواجہ اُٹھے جو اسباب اوپر پڑا ہوا تھا اور
ہر وقت کے مصرف مین رہتا تھا اُسکو تو نہ لیا باقی تمام صندوقونکو کھولکر تمام روپیہ اشرفی جواہر
زر و زیور پارچہ وغیرہ ظروف نقرئی و طلائی جو کچھ یا یہ بساط حریص کا تھا اُسنے اپنی عمر گنوا کر جمع
کیا تھا سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا صندوقون مین کنکر پتھر پرانی جوتیان پھٹی ہوئی بھر دین تاکہ بھاری
معلوم ہون اسی طور سے قفل لگا کر سبکو بند کر دیا اپنے پلنگ پر آکر لیٹ رہے یہ سوچ لیا کہ
اب جو یہانسے صبح کو جائینگے تو پھر نہین آئینگے اے خواجہ یہ مال و اسباب جو کہ باہر پڑا ہوا ہے رہا
جاتا ہے اسکو کیونکر لون اگر لیتا ہون تو راز افشا ہوتا ہے بنا بنایا کام بگڑتا ہے نہین لیتا ہون
تو دل نہین مانتا ہے کیا کرون آخر کو یہی راے دل نے دی کہ نہ لو اس سے زیادہ اور کسی مقام پر
مل جائے گا بس خواجہ نے صبر کیا اُس مال کو اسپر بھی قریب چار پانچ لاکھ کے سب نقد و
جنس خواجہ نے پائی پلنگ پر لیٹ کر سوچنے لگے کہ کل کیا عیاری کرون یہانتک تو صبح ہو
گیا تین سو عیار اُٹھ کر دست بستہ حاضر ہوئے ایک کو تجویز کیا کہ ساقی گری کرکے سب کو
بیہوش کرو یہ تو تم ظاہر کر چکے ہو کہ مجھ مین خداوند نے یہ کمال پیدا کیا ہے کہ مین شراب اس
سے پلاتا ہون بس اُسی شراب مین بیہوشی ملا کر بیہوش کرو جب سب اہل دربار بیہوش
ہو جائین سمک تو وہان موجود ہے رموز و عنطاق کو نذر زنبیل کرو اور خود عنطاق بنو اور
سمک کو رموز بناؤ تخت پر بیٹھ کر سبکو ہوشیار کرو اور قیدیونکو طلب کرکے سبکو رہا کرو
آہو چشم رہا ہو کر ساحرونسے سمجھ لینگی علمشاہ وغیرہ سردارون و پہلوانون سے تم عنطاق
و رموز کو بھی زنبیل سے نکالکر ہوشیار کر لینا اور خود پوشیدہ ہو جانا بس اسی تدبیر اور
طریقہ سے یہ ملک اسلام آباد ہوگا رموز کو آہو چشم ایک چشم زدن مین قتل کر ڈالینگی
رموز قتل ہوا پھر عنطاق مقابلہ نہ کرے گا اطاعت کرے گا خواجہ پلنگ پر پڑے
ہوئے یہی سوچا کیے کہ صبح ہو گئی سب اُٹھے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے اُدھر
عنطاق نے دربار آراستہ کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار کا ڈنکا ہوا یہانسے
سیمان تن سوار ہو کر طرف دربار کے خوشی خوشی چلے وہ چوبدار بھی ہمراہ تھا کہ انکی بھی

بھی پانی وہان پہونچی یہ اُترکر دربار مین آئے رموز و عنطاق کو مجرا کیا وہ دونون دیکھکر خوش
ہوگئے حریص جادو سے دریافت کیا کہ بتاؤ تمھارا مزاج کیسا ہی اب تو بخار نہین آتا ہی ضعف
کا کیا حال ہی حریص کرسی پر سامنے بیٹھا ہوا ہی عرض کیا کہ آپ کی عنایت و فضل خداوند سے
بخار نہین آتا ہی نہ ضعف کی شکایت ہی نہ کسی اور مرض کی اب تو بخوبی اچھا ہون غذا بھی بخوبی
ہوتی ہی بہت محنت یہ علالت اُٹھائی رموز نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو اُسدن تمھاری
حالت تھی مجکو تو یقین زندگی کا نہ تھا خداوند نے اپنا فضل کیا حریص نے جواب دیا کہ یہ
نہین ہی آپ اطمینان رکھین خداوند میری عمر زیادہ کر چکے ہین مجکو مرنے سے بیخوف کردیا
ہی اس سے تو مجکو اطمینان ہی کہ مین مرونگا نہین رموز نے کہا کہ خیر اسوقت وہ خوشی ہوئی
ہی کہ کبھی ایسی خوشی نہین ہوئی تھی اب یہ بتاؤ کہ کب قید لیکر خدا پرستونکی شہنشاہ کی خدمت
مین جاؤگے حریص نے کہا کہ دو ایک روز اور ٹھہر جائیے تاکہ جو کچھ کسر باقی ہو وہ بھی جاتی
رہے رموز نے کہا کہ اچھا جب سب اہل دربار جمع ہوگئے دربار آراستہ ہوگیا اُسوقت
حریص نے عنطاق و رموز کی طرف دیکھکر کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ آج اس خوشی مین اپنا
کمال آپ کو سناؤن اور وہ کمال دکھاؤن جو کہ خداوند نے مجکو مرحمت فرمائے ہین اسی خوشی
مین آپ سب صاحبون کو شراب بھی پلاؤن اور خود بھی پیون کیونکہ جسدن سے بیمار ہوا ہون
ایک قطرہ بھی نہین پیا ہی اسوقت بہت جی چاہتا ہی آپ کی بدولت مین بھی پی لونگا
رموز و عنطاق نے جواب دیا کہ ابھی تم علالت سے اُٹھے ہو تم مین اسقدر طاقت کہان
ہوگی کہ گاؤ اور شراب پلاؤ کیونکہ یہ کام طاقت کا ہی ایسا نہ ہو کہ بہ سبب محنت و
مشقت کے پھر علیل ہوجاؤ تو خرابی ہو حریص نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجھمین بخوبی
طاقت آگئی اور میرا اسوقت جی بھی چاہتا ہی جب یہ کہا تو عنطاق و رموز نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی یہ سُننا تھا کہ حریص نے عرض کیا کہ حکم فرمائیے کہ سازندے ساز لے کر حاضر ہون
عنطاق نے حکم دیا سازندے ساز لے کر آئے ساز ملائے جب ساز مل چکے اُسوقت
حریص نے عرض کیا کہ ایک امر کا اور امیدوار ہون وہ بھی پورا فرمائیے عنطاق نے
کہا کہ بیان کرو کہا کہ یہ اجازت فرمائیے کہ مین میخانہ مین جاکر اپنے طریقہ سے شراب

کی کشتیان لگا کر لاؤن جسطور سے مجکو تعلیم کیا گیا ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تم کو اجازت
کی کیا ضرورت ہی تم کو کوئی منع نہین کرتا ہی جہان تمہارا جی چاہے جاؤ جسطرح تمہارا جی چاہے
کشتیان تیار کرکے لاؤ بس یہ حکم پاکر حریص نقلی میخانہ مین آئے شراب کی خم الٹ پلٹ
کرنے شروع کی چالاکی کرکے نمک سرکاری بخوبی ملایا وہ بیہوشی ملائی جوکہ قاتل تھی کہ
اگر ایک قطرہ حلق سے اتر جائے تو فوراً انسان بیہوش ہوجائے بس الٹ پلٹ کرکے اور
نمک سرکاری ملانے کے بعد لوٹون و صراحیون مین شراب بھری انکے منھ لال شالبان
سے باندھے انپر لچکا لپیٹا گئی سو کشتیان بڑے سامان سے درست کرکے انپر توڑے پوش
کارچوبی ڈالکر مزدورونکے سرونپرے کر آگے آگے روشن چوکی بجتی ہوئی اس سامان سے
شراب کو شرابخانہ سے لیکر حریص جادو چلا اور دربار مین آیا جس نے یہ سامان اور
طریقہ دیکھا ہر ایک تعریف کرنے لگا کہ ہم نے آجتک اس سلیقہ سے اور سامان سے
شراب جاتی ہوئی نہین دیکھی یہانتک کہ داخل دربار ہوا مع کل کشتیون کے اہل دربار نے
جو یہ سامان اور طریقہ و سلیقہ دیکھا ہر ایک دنگ ہوگیا اور تعریف کرنے لگا خصوصاً
رموز و عنطاق تو بہت خوش ہوئے اور حریص نے آکر سلام کیا ان دونون کل اہل دربار
نے تعریف کی حریص نے ہر ایک کو سلام کیا جب مجرے وغیرہ سے فرصت ملی کشتیان
سامنے عنطاق کے رکھکر اور توڑے پوش اٹھاکر کہا کہ ملاحظہ ہو شاہون کے پینے کی
شراب کی کشتیان اسطور سے لانا چاہیے عنطاق اور رموز و اہل دربار نے دیکھا
کہ کسی کشتی مین سرخ رنگ کی شراب ہی اسکی صراحیون و کنٹرون و بوتلون کے منھ سبز
گرنٹ سے بندھے ہوئے ہین جس مین سبز رنگ کی شراب ہی لال گرنٹ سے منھ بندھے
ہوئے ہین اسیطور سے خیال کرنا چاہیے جس رنگ کی شراب ہی اسکے مخالف رنگ
گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہین انپر لچکا بندھا ہوا ہی بعض بوتلون کے منھ شالبان
سے بندھے ہوئے ہین اسپر رنگ برنگ کے توڑے پوش پڑے ہوئے تھے اور رنگ
برنگ کے گیلاس بلوری و جام بلوری رکھے ہوئے تھے انپر طلائی کام کیا ہوا تھا یہ
رنگ دیکھکر عنطاق وغیرہ نے بہت تعریف کی حریص نے جھک کر تسلیم کی اب

حریص نے عرض کیا کہ آپ لوگ متوجہ ہون مین اپنا گانا سناتا ہون سب متوجہ ہوئے
اب حریص نے سازندونکو حکم دیا انھون نے ساز کو چھیڑا حریص نے گانا شروع کیا
کس کس غضب کی تان لی ہی کہ روح تان سین خان کو شرمندہ کر دیا زہرہ فلک کو رشک
ہوا مشتری چرخ نے مارے حسد کے اپنا منھ چھپا لیا فلک ششم پر جا کر قیام کیا چرند
و پرند آ آ کر گرد جمع ہو گئے حریص نے یہ غزل گانا شروع کی غزل

کیون چشم زار ہر طرف در پر لگی ہوئی
لو کس کی ہی بتا دل مضطر لگی ہوئی
لاؤ تو قتل نامہ مرا مین بھی دیکھ لون
کس کس کی مہر ہی سر محضر لگی ہوئی
الفت کا یہ مزا ہی کہ دونون ہون بیقرار
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

دیگر

بنگر مدام کیفیت لالہ زار دل
خوب است سیر باغ ہمیشہ بہار دل
ای ساکن خیال پری وش بیا بیا
اینست رشک ملک سلیمان دیار دل
تعریف غیر از لب جان بخش تازہ است
چندین سخن مگو کہ بود ناگوار دل
گرد ملال ورنجش خود را دہد بباد
خیزد چنان ز فرط کدورت غبار دل
ساقی بدہ خست رز کہ درین گلشن جہان
مستانہ وار آمدہ فصل بہار دل
یکتا برب کعبہ چہ گویم جز این سخن
کم نیست ہم ز عرش معلی وقار دل

حریص کی جو غزل گائی تحسین داد دی تمام محفل کو محو کر دیا ہر ایک کی چشم سے اشک حسرت
جاری ہوئے عالم سکوت طاری ہوا ہر ایک مستانہ وار جھوم رہا تھا جو کہ مغرور و عاشق مزاج
تھے انکا تو عجب عالم تھا کہ آنکھون کے سامنے یار جانی پھر رہی تھی جو مجنون و دیوانے
تھے انکا یہ جی چاہتا تھا کہ گریبان چاک کر کے صحرا کی طرف چلے جائین خاک اڑائین یہ حالت
تھی کوئی آہ کر رہا تھا کوئی واہ کسی کے لب پر تھا کہ او ظالم مار ڈالا کیا غضب کی تان لگائی
کہ روح بے چین ہو گئی جب حریص نے یہ رنگ محفل کا دیکھا گانا موقوف کیا بڑے
دیر تک سمان بندھا رہا تھوڑی دیر کے بعد بر طرف ہوئے اس حالت کے اب سبکو
ہوش آیا اپنے آپ مین سب آئے ہر ایک نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہی کہ

اُس عالم بیخودی مین جو جسکے پاس از قسم جواہر سے تھا سب اُتار اُتار کر سامنے حریص کے پھینکدیا تھا عنطاق و رموز نے تو بہت کچھ پھینکا تھا وہ سب سامنے پڑا ہوا تھا جب ہوش آیا عنطاق و رموز نے بہت کچھ انعام مین دیا اور کہا کہ واقعی یہ گانا ہم نے آج تک نہین سُنا تھا جو آج سُنا اب کوئی نہین گا سکتا ہے ہان کچھ اور گاؤ حریص نے جواب دیا کہ بہت خوب اور گانا شروع کیا گاتے گاتے اُٹھ کھڑا ہوا گت ناچنے لگا خوب خوب گت ناچی ایسے ایسے توڑے لیے کہ زہرہ فلک و رقاصہ فلک کا دل توڑ دیا گت ناچکر اہل محفل کی تعریف گت کی اُسی ناچنے مین ایک مرتبہ توڑا لے کر کشتی کے برابر پہونچا صراحی اُٹھائی جام لیا ناچتا جاتا ہے اور جام لبریز کرتا جاتا ہے صفت یہ ہے کہ کبھی ایک گھنگرو بجا کبھی دو کبھی کوئی نہ بولا بس جام کو سر پر رکھکر اور توڑے لیتا ہوا ٹھوکرین لگاتا ہوا گت ناچتا ہوا سامنے رموز جادو کے آیا اور سر جھکا کر کہا کہ ایسے سردار کو سر سے شراب پلانا چاہیے راوی بیان کرتا ہے کہ پہلے رموز کو کیون جام دیا عنطاق کو کیون نہ دیا اسکا کیا سبب تھا کیونکہ عنطاق تو بادشاہ ہے جواب اسکا یہ ہے اول تو یہ رموز کا ملازم تھا خواجہ دریافت کر چکے تھے دوسرے خواجہ نے یہ خیال کیا کہ پہلے رموز کو شراب پلا کر بیہوش کر لون پھر عنطاق وغیرہ کو شراب دون ایسا نہ ہو کہ عنطاق وغیرہ شراب پیکر بیہوش ہو جائین اور رموز پر یہ امر کھل جائے تو خرابی ہو کیونکہ یہ ساحر ہے اسکا بیہوش ہونا پہلے اچھا ہے بس اسی باعث سے پہلے رموز نے جام شراب ہاتھ مین لے کر بہت تعریف کی حریص کھڑے ہو کر گت ناچنے لگا جب ناچ چکا تو تھم گیا اس خیال سے کہ دیکھون یہ شراب پیتا ہے یا نہین اُدھر رموز جادو نے جام ہاتھ مین لے کر پہلے شراب کو بغور دیکھا اُسکے بعد جام شراب کو اپنے لبون کے قریب لایا کہ پی لون جام کا قریب مُنھ کے آنا تھا کہ تمام شراب شعلہ بنکر جام سے نکل گئی جام فوراً ٹوٹ گیا اس آفتاب جمال نے جام مین رہنا پسند نہ کیا آفتاب بنکر آسمان کی راہ لی ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑی رموز حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ شراب کیون آفتاب بنکر بالائے آسمان گئی کیا شراب مین بیہوشی ملی ہوئی تھی اگر بیہوشی ملی تھی تو کس نے ملائی تھی حریص پر یہ گمان کرنا نہایت

تھا یہ رموز یہ خیال کر رہا تھا کہ یکایک زمین شق ہوئی اور وہ پتلی پیدا ہوئی کہ جو رموز نے اپنی
حفاظت کے لیے مقرر کی تھی اُدھر بالا سے ہوا سے صدا آئی کہ اے رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ
یہ حریص جادو تمھارا ملازم نہیں ہے خواجہ عمر ہے حریص کو اسنے پکڑ لیا ہے اسکے پاس زنبیل
میں قید ہے اسنے شراب میں بیہوشی ملائی تھی وہ بیہوشی اگر تم پی جاتے تو ابھی پھڑک کر
تمام ہو جاتے اور جو کچھ اسنے تم سے کہا وہ سب جھوٹ ہے اور وہ جواب بھی خواجہ نے اپنی
طرف سے لکھا ہے یہ سرداروں کے رہا کرنے کو آیا ہے اسنے عیاری کر کے افغانہ جادو وغیرہ کو
قتل کیا اور جہانگیر وغیرہ کو قید شند کال سے طلسم میں جا کر رہا کر لیا وہ بھی اسکے پاس ہیں جلد
اسکو پکڑلو شراب اسی سبب سے شعلہ بنکر اُڑی تم نے بڑی چالاکی کی تھی کہ اپنا بندوبست
کر لیا تھا ادھر تو یہ صدا آئی یہ صدا اُس شراب سے پیدا ہوئی اُدھر اُس پتلی نے نکل کر
یہ کہہ کے خواجہ نے جو شراب کو شعلہ بنکر اُڑتے دیکھا قصد کیا تھا کہ گلیم اوڑھ کر غائب
ہو جاوں کہ وہ صدا آئی اور پتلی نے رموز کو ہوشیار کیا جب تک خواجہ گلیم اوڑھیں
اور رموز نے یہ سنتے کے ساتھ ہی ایسا سحر کیا کہ خواجہ کے ہاتھ پاوں بیکار ہو گئے
اور رموز نے گیر کی صدا دی زمین نے پاوں خواجہ کے پکڑ لیے اب خواجہ مجبور ہو گئے
کچھ تدبیر نہ چلا اسکا سحر ہو گیا ناچار ہو کر رہ گئے اب کریں تو کیا کریں نہ پاوں میں
طاقت ہے کہ بھاگیں نہ ہاتھ قابو میں ہیں کہ گلیم اوڑھیں مجبور و ناچار ہو کر رموز کی طرف
دیکھ رہے ہیں اُدھر رموز نے سحر کر کے خواجہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو کون ہے بیان کر سچ سچ
خواجہ نے کہا کہ میں وہی حریص آپ کا ملازم جو کہ نامہ لے کر گیا تھا آپ نے بیکار
سحر کر کے مجھکو بے حس و حرکت کر دیا آپ کے سحر نے دھوکا کھایا رموز نے کہا کہ تو
یہاں جھوٹ بولتا ہے تو عمرو عیار ہے او ساربان زادے حرامزادے تو یہاں کیونکر آیا تو نے
غضب کیا تھا کہ بیہوش کر کے قتل کرنا چاہتا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر
کہاں جا سکتا ہے میں تو تیری تلاش میں مدت سے تھا اور مجھکو یقین تھا کہ
تو ضرور آئے گا میں نے یہ بندوبست اور یہ طریقہ کیا تھا کہ جب کوئی میرے
اوپر اگر حربہ کرے تو مجھکو خبر کر دے چنانچہ میرے بندوبست کا نتیجہ نکلا کہ تو نے جو شراب

مین بیہوشی ملاکر مجکو دی شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کر دیا یہ جو رموز
نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس امر سے بالکل آگاہ نہین ہون کہ کیسا عمرو عیار
اور کیسا ساربان زادہ مین تو آپ کا خادم حریص جادو ہون رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے
جائے گا تو حریص جادو ہے ابھی تیرا حال کھُلا جاتا ہے دیکھ سچ سچ کہدے خواجہ نے جواب دیا
کہ مین نے تو سچ سچ عرض کیا ہون جو آپ کا جی چاہے فرمایئے رموز نے کہا کہ اسوقت تم
آپ بڑے سیدھے بیٹھے ہوئے ہین مجکو مقرے دے رہے ہین اب زندہ بھی بچوگے یہ کہکر
سحر جو کیا تو تمام رنگ و روغن عیاری اُڑ گیا اصلی صورت خواجہ کی ظاہر ہوئی رموز نے کہا
کہ تو کون ہے خواجہ نے کہا وہی حریص جادو آپ کا ملازم رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے
جاتا ہے ذرا آئینہ کی طرف تو دیکھ کہ تیری کیا حالت ہے یہ سُنکے خواجہ نے جو آئینہ کیطرف دیکھا
اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری اُڑا ہوا پایا اب خواجہ کا رنگ اور زرد ہو گیا
چہرہ پر مردنی چھا گئی حواس جاتے رہے موت کا یقین ہو گیا مگر خداوند کریم کی طرف دلسے
رجوع کرکے کہا کہ ای کریم میرے تیرے تو کوہ سرانیپ پر اقرار ہو چکا ہے کہ جب تک تم
خود اپنے مُنہ سے تین مرتبہ موت کو نہ طلب کروگے اُسوقت تک موت نہ آئیگی ای کریم
مین نے تو اُس بُری شی کا نام تک نہین لیا بلکہ خیال بھی نہین کیا نام تو لینا کیسا بُری چیز کا
خیال تک نہین لایا اپنے دل مین اور پھر اُسی بُری چیز کا سامنا ہوتا ہے تو صادق الوعد ہے
تو مجھ سے اقرار کر چکا ہے کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ خود نہ طلب کریگا اُس
وقت تک بُری موت تیرے پاس نہ آئیگی یہ کیونکر عرض کرون کہ تو اپنے وعدہ کو بھول
گیا یا اپنے اقرار سے پھر گیا اگر ایسا خیال بھی کرون تو سراسر خطاوار و گنہگار ہون تو میرے
اوپر رحم کر اور جو قصور یا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہو اُسکو بحل فرما تو رحیم ہے کریم ہے خطاپوش
ہے تیرا ہی نام غفار و قہار و جبار ہے تو بلاشک ستار ہے تو بلاشبہ امرزگار ہے تیرے ہی
شان مین شاعر نے یہ دو شعر نظم کیے ہین شعر

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمنان نظر داری

مین تیری طرف اپنے دلکو رجوع کرکے تجھ سے فضل و کرم کی امید رکھتا ہون تو ہی بس آفت و بلا سے بچانے والا ہی اور تو ہی نجات دینے والا ہی تیری ہی طرف سبکی بازگشت ہی مگر ابھی میرا دل نعمات دنیا سے نہین سیر ہوا ہی نہ میرا دل اس امر کو گوارا کرتا ہی کہ دنیا پر سے جاؤن مین تیرے گنہگار حمزہ کے فرزند کی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور اُن لوگون کی کہ جو تازہ دین اسلام لائے ہین اور تیری وحدانیت کے قایل ہوئے ہین مین تیری راہ مین جہاد کرتا ہون مجکو اس کافر کے شر سے نجات دے نظم

تو گفتی ہر انکس کہ در رنج و تاب | دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہانندہ دانم ترا | درین عاجزی چون نخوانم ترا

واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ انبیاے ماسبق کا خواجہ نے جو اسطور سے دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دعا قبول ہوئی ادھر رموز نے خواجہ کیطرف دیکھ کر کہا کہ تو نے آئینہ مین دیکھا اب بتا کہ تو کون ہی اسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای رموز جادو بلا شک و شبہ تو ساحر زبردست ہی اور بادہ کبر و نخوت سے مست ہی خوب مجکو پہچانا واقعی خوب بندوبست کیا تھا اصل امر یہ ہی اگر حریص کی مان بھی ہوتی تو مجکو نہ پہچان سکتی دوسرون کی تو کیا حقیقت ہی میری جان نثار ہی جو مین آپکی تعریف کر سکون دراصل مین عمرو عیار حمزہ ہون اور مین اُسکے فرزند علمشاہ کو رہا کرنے کو یہان آیا ہون مین اپنا کام کر چکا تھا اگر آپ نہ پہچانتے تو مین علمشاہ کو مع سب اسیرون کے رہا کر لیتا مگر مین نے آپ کو بہت زبردست و ہوشیار پایا اس قسم کا ساحر کوئی آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین شنگال شاہ بادشاہ طلسم کو دھوکا دیکر اور ملک الموت کی عیاری کرکے جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کر لایا سترہ ساحر میرے ہمراہ آئے تھے مین نے اُنکو اعلان کردہ بیہوش کیا عیاری کرکے اُنکے قتل کا قصد کیا تھا کہ ملکہ افغانہ نانی شنگال کی آ پہونچی تھی اُنکو دیکھکر پوشیدہ ہو گیا بعدا اسکے اسکو بھی عیاری کرکے مع اُن سترہ ساحرون کے قتل کیا اور حریص کی شکل بنکر یہان آیا یہ کہکر تمام واقعہ اپنا ملک الموت کی عیاری کرنا اور اُنسبکو قتل کرنا اور یہان آنا بیان کیا اور کہا کہ شنگال پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے دھوکا کھایا اُن ساحرون نے کہ جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اُنکو لوگ جانتے تھے مثل

و مامہ جادو و غمامہ جادو و ساحر شمشش و افراسیاب وغیرہ ان سب نے دھوکا کھایا اور مجکو پہچان
سکے ہزارون نکرین کین آخر مین نے سبکو قتل کیا لاکھون ساحرون کو مین نے مارا مگر واقعی
یہان آکر مین اسیر ہوا مین نے عہد کیا تھا کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر مجکو پہچان لے جب مین عیاری
کرکے اُسکے پاس جاؤن تو مین اُسکی اطاعت کرونگا حمزہ کی اطاعت ترک کر دونگا اور جو
اُسکا مذہب ہوگا وہ اختیار کرونگا چنانچہ آجتک تو مجکو کسی نے نہین پہچانا مین نے اپنے عہد
کے موافق کیا اب آپنے مجکو پہچان لیا لہذا مجکو لازم ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق کرون
چنانچہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ مین آپ کی اطاعت سے باہر نہ ہونگا آپکی اطاعت
جان و دل سے کرونگا حضور کی خدمت و اطاعت مین سر مو فرق نہ کرونگا تعمیل احکام مین
مثل غلامان جانباز کے سعی و کوشش کرونگا آپکو اپنا آقا و مالک تصور کرونگا جو دین و مذہب آپکا
ہے اُسکو بدل و جان قبول کرونگا کسی وقت مین آپ کو ناراض و ناخوش نہ کرونگا کیونکہ مین
عہد کر چکا ہون کہ جو کوئی مجکو جبکہ مین عیاری کرون پہچان لے خواہ وہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر
خواہ وہ عیار ہو خواہ غیر عیار مین اُسکی اطاعت کرونگا بس آپ نے پہچان لیا اب مین آپکا
خادم ہون جسطور حمزہ نے اقرار و عہد کیا ہے کہ اگر مجکو کوئی پہلوان یا سردار یا بادشاہ سر میدان
زیر کرلے میری پشت زمین سے لگا دے اور میرے اوپر ہر فن سپہ گری مین غالب آئے مین
اُسکی اطاعت کرون اور جو اُسکا دین و مذہب ہو اُسکو اختیار کرون اور اپنا دین ترک کرون اسیطور
سے مین نے بھی عہد کیا تھا چنانچہ آجتک کوئی حمزہ سے سر میدان غالب نہین آیا جو وہ اپنے
عہد کے موافق کرتا اسیطور سے مجکو بھی کسی نے نہین پہچانا جو مین بھی اپنے عہد کے موافق کرتا
آج آپ نے پہچانا اب مجھپر فرض ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق برتاؤ کرون دوسرے مین حمزہ
کی نوکری اور اطاعت و فرمانبرداری سے بہت پریشان ہوں اور اس فکر مین ہمہ وقت غلطان
و پیچان رہتا ہون کہ کوئی قدردان ملے تو اُسکی ملازمت و فرمانبرداری و اطاعت کرون اور حمزہ
کی ملازمت کرون کسواسطے کہ جو جو کام مین نے حمزہ کے ساتھ کیے اور جس جسطرح سے مین نے
حمزہ کی اطاعت کی ہے اگر اور کسی کی اطاعت کرتا تو وہ ضرور میری قدر و منزلت کرتا مین نے
وہ وہ کام کیے ہین کہ کسی کا ہیاؤ نہین پڑتا تھا اُس مقام پر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران

حمزہ و اہل لشکر حمزہ کی جان بچائی اور ان سبکو ساحرون کے ہاتھ سے اپنی جان پر کھیل کر نجات
دی ہو کہ بشر کا کیا مقدور تھا دیو بھی ہوتا تو بھی بھاگ جاتا اور ان اُن مصیبتون مین مین کام
آیا ہون کہ حمزہ کے عزیز بھی نہ کام آتے اور نہ ہاتھ پاؤن ساتھ دیتے مین نے وہان وہان
ساتھ دیا ہو مگر ان سب جان فشانیون کی حمزہ نے کچھ بھی قدر نہ کی سوا تین روپیہ ماہواری
کے ایک حبہ و ایک پیسہ انعام مین کبھی نہ دیا نہ کچھ قدر کی نہ تعریف بس ایسے شخص کی اطاعت
و بیگار تھی مگر کیا کرتا کوئی ایسا بھی نہ ملتا تھا اب مقدر نے آپ ایسا قدردان دکھایا اور
آپ کے پاس پہونچایا لہذا مین نے حمزہ کی اطاعت سے ہاتھ اٹھایا اگر آپ اطاعت کو
میری قبول کرین اور مہربانی فرمائین تو آپ کے لطف و کرم سے کچھ بعید نہ ہوگا مین آپ کی
خدمت مین حاضر رہکر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران حمزہ کو اسیر کر لاؤن آپ انکو قتل کرین
یا اسیر رکھین خواہ رہا کردین مجکو کچھ دخل نہ ہوگا کیونکہ حمزہ کو صاحبقران صاحب لشکر
مین نے بنایا ورنہ حمزہ ایک مجاور زادہ خانہ کعبہ کا فرزند تھا اگر مین نہ ہوتا اور عیاریان نہ
کرتا تو حمزہ کو یہ دن نصیب نہ ہوتا اگر مین چاہون تو آج ایسے ہزار حمزہ تیار کر دون اور
جب مجھ سے اور اُس سے ایک زمانہ مین بگاڑ ہو گیا تھا تو مین نے عاجز کر دیا تھا میرے ہاتھ
سے وہ موت طلب کرتا تھا اور موت نہ آتی تھی ہر روز ایک نئی آفت اُسکے سر پر نازل کرتا تھا
ایک کو فنون سپہگری تعلیم کرکے لایا جو اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا اور تمام سرداران حمزہ
و پسران حمزہ کو زخمی کیا و اراب کو لا کر حمزہ سے مقابلہ کرایا جبتک میرے حمزہ کے بگاڑ رہا
مین نے حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہین دیا بس اگر آپ میرا قصور معاف کرکے اور میری خطا کو
نظر انداز کرکے اپنی خدمت گذاری کے لیے مجکو قبول فرمایئے گا تو ملاحظہ فرما لیجیے گا کہ مین کسطرح
سے حمزہ کے لشکر کو تباہ کرتا ہون اور سبکو اسیر کر لاتا ہون اُسوقت آپ کو میرے قول و فعل
کا یقین واثق ہوگا زیادہ عرض کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے میرے عرض کرنے پر عمل فرمایئے
اور امتحان فرما لیجیے کہ مین جھوٹ عرض کرتا ہون یا سچ آیندہ آپ کو اختیار ہے کیونکہ مین اب تو
آپ کے قبضہ مین ہون خواہ مجکو رہا فرمایئے خواہ قتل آپکو اختیار ہے بقول شاعر شعر اگر
بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے + مین گنہگار

آپ کا فرور ہون اور اقرار کرتا ہون آپ کے خیال فرمانے کی جگہ ہو کہ مین کس طور سے جان پر کھیل کر
پسر حمزہ کے رہا کرنے پر آیا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہو اب مین کچھ نہ عرض کرونگا میری زیست و
حیات و قید و رہائی کا آپ کو اختیار ہو یہ جو خواجہ نے بفصاحت و بلاغت کہا تمام اہل دربار کو
سوائے رموز کے خواجہ کی تقریر پسند آئی اور سبکو یہ منظور ہوا کہ خواجہ کو رہا کرکے رموز جادو اپنا ملازم
کرلین مگر رموز نے یہ تقریر خواجہ کی سنکے اور برہم ہوکر جواب دیا کہ او وزرد باریک گردن لک لک
تو مجکو فریب دیتا ہو تیرے ان باتون مین مین نہین آنے والا ہون یہ فقرہ تو کسی کو جاکر دے
تو بڑا مکار و جعل ساز ہو وہ اور لوگ تھے جو تیرے فریب مین آگئے اصل امر یہ ہو کہ تو بڑا شیرین بیان
و چرب زبان و لسان آدمی ہو خوب فن تجکو فریب دینے کے یاد ہین ہان وہ ہم ہین کہ جنمین تو نے
نہین ٹھگی ہو ہم بہت سخت دل ہین ہمارا دل پتھر ہو کبھی نرم ہوتا ہی نہین لاکھو تو ہم کو فریب دے
ہم کب اپنے خیال سے باز آتے ہین اور کب تیرے کہنے پر عمل کرتے ہین اور کب فریب کھاتے ہین
ہم نہین ہین کہ تیرے مکر مین آجائین اب جو تو نے دیکھا کہ قضا سر پہ برابر ہوئی تو تو نے
جال پھیلایا اور دام تزویر مین ہمکو پھنسانا چاہا ہمارے دل پر تیری ان باتونکا بالکل اثر
نہ ہوا ہو نہ ہوگا یہ تقریر تو اور کسی سے جاکر کر ہم بدون قتل کیے تجکو چھوڑتے بھی ہین یہ امر
بالکل عقل و دانش کے خلاف ہو کہ ہم اس امر پہ یقین کرلین کہ تو ہماری اطاعت کریگا اور حمزہ کی
اطاعت ترک کریگا اور دین اسلام کو ترک کرکے ہمارا دین قبول کریگا اسکا خیال کرنا خلاف عقل ہو
اور ایسا تصور کرنا بالکل نادانی ہو یہ خیال خام و تصور ناتمام ہو وہ بہت بڑا نادان ہو جو اس امر کو
یقین کرے اور عمل کرے بھلا اب یہ بھی ممکن ہو کہ تو رہا کردیا جائے سوائے قتل کے یہ تیری تقریر
بیکار ہو مجکو بخوبی معلوم ہو کہ تو فریب دیتا ہو وہ لوگ جو کہ تیرے فریب مین آگئے اور تجکو اسیر کیکے
رہا کردیا بڑے نادان تھے مین اُنکے مثل نہین ہون اگر تو اس امر کے یقین دلانے کے لیے اپنی جان
بھی دیدے گا تو مجکو یقین نہ آئے گا اگر تو ہمہ تن زبان ہوکر میری تعریف کرے گا اور حمزہ کی
مذمت تو مین یہ خیال کرونگا کہ تو فریب دیتا ہو کیون خواجہ مین تم کو رہا کردون اور اپنے پاس
ملازم رکھون تمھارا منشا یہ ہو کہ مین یہ فریب دون یہ اس فریب مین میرے اگر مجکو چھوڑ دین مین ان
سبکو قتل کرکے اور پسر حمزہ کو مع آہو چشم کے رہا کرکے اور تمام اسباب لوٹ کر چلا جاؤن وغیرہ

مکارین نے تجھکو خوب پہچانا بچا اب تو تم میرے ہاتھ لگے بہت سبکو فریب دے دیکر چھوٹ جاتے
تھے وہ بڑے احمق اور نادان تھے کہ ایسے شخص کو پکڑکر اور پھر اُسکے فریب مین آکر رہا کر دیتے تھے ایسی
نعمت کسیکو ملتی بھی ہی مجھسے تمام خداوندا اور وہ ساحر جو کہ تیرے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین سب
خوش ہونگے اور مجھکو تیرے قتل کرنے کا بڑا ثواب ملیگا تیرا قتل کرنا بہت ثواب ہی بلکہ رہا کر دینا عذاب
ہی اور بیکار ہین سعدی کے قول پر عمل کرتا ہون بقول سعدی افعی راکشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار
خردمندان نیست دوسرے مین اس قول پر عمل کرتا ہون قتل الموذی قبل الایذا تو نے گھر
کے گھر شہر کے شہر گاؤن کے گاؤن ساحرون سے تاراج کر ڈالے ہین آج مین اُن
سب کے خون کا عیوض تجھسے لونگا اور اُنکی روح کو خوش کرونگا تجھکو قتل کرکے یہ کہکر حکم دیا کہ کوئی
حاضر ہو ایک قفس آہنی تو لا لے کہ مین اسکو قید کرون خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ کسیطور سے
میرے کہنے پر عمل نہین کرتا ہی تو عنطاق کی طرف متوجہ ہوکر بہت عجز و انکسار سے کہا کہ آپ
بادشاہ ہین میری سفارش فرمایئے اگر مین قتل ہو گیا تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم
ہوجائینگے میری بیبیان رانڈ ہو جائینگی حمزہ اُن سبکو نکالدیگا وہ بیچاریان کہان جاکر اور کیونکر
بسر کرینگی سواے بھیک مانگنے کے میرے بچونکے کون کما کر کھلائے گا ایک میرے مرجانے
سے پندرہ سولہ جانین برباد ہونگی اور بہت کچھ خواجہ نے کہا اور اپنی پہلی تقریر کچھ دوبارا
بیان کیا مین نے بسبب طول بیجا کے اس مرتبہ کی خواجہ کی تقریر نہین تحریر کی کہ طول
ہوگا راوی کہتا ہی کہ جب خواجہ نے عنطاق سے بہت گھگھیا کر کہا تو اُسکو رحم آیا اُسنے
کہا کہ کیون خواجہ تمھارے کے بیبیان اور کے بچے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ حضور میرے
چار بیبیان ہین اور بارہ لڑکے و لڑکیان ہین جسمین چار تو لڑکے جوان ہین جو کہ کماتے ہین
اور کھاتے ہین اور اُڑاتے ہین اور مجھکو ایک حبہ نہین دیتے ہین بلکہ میرے پاس جو کچھ
ہوتا ہی چھین جھپٹ کر لیجاتے ہین مین اُنسے بول نہین سکتا ہون اُنکے موٹے موٹے
ہاتھ پاؤن ہین پہلوان ہین مین ایک دبلا پتلا آدمی ہون اُنکا کیا کر سکتا ہون وہ
ایک طمانچہ ماردین تو میرا کام تمام ہو جاے اس سبب سے جو وہ ظلم و ستم کرتے ہین
مین خاموش رہتا ہون اور اُسکو برداشت کرتا ہون زبان سے نہین نکالتا ہون

اور چار لڑکیان ہین جو کہ جوان ہین قابل شادی ہین انکی شادی کی فکر ہو دن رات دیوارون پر لگی
رہتی ہین آنے جانے والون کو ستاتی ہین مستانی ہو رہی ہین خیال فرمایئے کہ مین کہان سے
لاؤن جو شادیان انکی کرون کہ انکی مستی کم ہو تین روپیہ کی آمدنی وہ بھی سال بھر کے بعد روپیہ
بعد ملا اس مین پوری روٹی نہین ہوتی ہو شادیان کہان سے کرون یہ مین نے دل مین سوچ
لیا ہو کہ وہ چارون کسی نہ کسی دن کسی کے ساتھ نکل جائینگی سوائے عزت جانے کے اور
کیا ہوگا پھر کیا کیا جائے چار لڑکے ابھی دودھ پیتے ہین میرا ہی کام ہو کہ جو آمدنی مین
بسر کرتا ہون دوسرا ہو تو چیخ کر نکل جائے دن رات اسی فکر مین مبتلا رہتا ہون کوفت
ہو گیا ہو ناک مین دم ہو عنطاق نے کہا کہ خواجہ تین روپیہ مین تو ان سبکی بسر نہ ہوتی
ہوگی فاقے کرتے ہونگے اے خواجہ تم کو اسقدر بیبیان کرنا کیا ضرور تھا جب کہ آمدنی کم تھی
اور اسقدر بچے جوان کیا فرض تھا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اس امر کو دریافت
فرمایئے یہ امر قابل بیان کرنے کے نہین ہو آپ لوگ جھوٹ خیال کرینگے مین نہین کہ عنطاق
نے کہا کہ نہین تم بیان کرو ہم بھی تو ذرا سنین خواجہ نے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کے نطفہ
مین یہ اثر ہو کہ ادھر مین عورت کے پاس گیا ادھر اُسکے حمل رہ گیا کوئی مین نے اپنے
بس سے جنوایا یہ تو نطفہ کا اثر ہو کہ جاتے ہی جم جاتا ہو پھر نہین نکلتا ہو مین قسم کھاکر
کہتا ہون کہ ہر ایک عورت کے پاس مین اپنی عمر بھر مین تین تین مرتبہ گیا ہون سوائے
اسکے اور کسی دفع نہین گیا وہی ہر ایک سے تین تین اولادین ہین اگر اور اس فعل کو
کرتا تو نہ معلوم کس قدر اولادین ہوتین مارے خوف کے مین نے ترک کر دیا ہان
اتنی مدت العمر مین نو مرتبہ کا تو ضرور گنہگار ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی ایسا نہ کرتا بلکہ
اپنے جسم کو کاٹ کر پھینکدیتا اور یہ جو آپ نے دریافت کہ اسقدر بیبیان کیون کین تو
حضور مین نے یہ بھی اپنی خوشی سے نہین کین مین تو ہمیشہ اس امر سے پرہیز کرتا تھا
مگر کیا کرون کہ جو اپنے مکان پر آئے اُسکو نکال کیونکر دون بس ان چارون نے
جو میری صورت دیکھی میرے اوپر عاشق ہو کر اپنے عزیزون اور ماں باپ سبکو
چھوڑکر اور مال و دولت پر لات مار کر راحت و آرام کو ترک کرکے نکل آئین پھر آبرو و عزت کا پاس

دیا خیال دکیا میرے مکان پر چلی آئین مین ناچار ہوگیا اب یہ امر حمیت و انسانیت نے گوارا
نہیں کیا کہ نکالدیتا جو اپنی سیلیے آبرو دے اور جو آپ سے محبت کرے اوسکے ساتھ دشمنی کیجاے
یہ بالکل خلاف حمیت ہی حضور وہ چارون شاہزادیان ہین نہ معلوم مجھ کم بخت کی صورت
مین کیا لعل لگے ہوئے تھے کہ سلطنت کو ترک کرکے مجھ فقیر محتاج کا ساتھ دیا ناچار ہو کر اپنے
یہان قبول کیا خداوندا نے یہ جو دریافت کیا کہ تین روپیہ مین ان سب کی کیونکر بسر ہوتی ہوگی یہ
ارشاد ہوا واقعی امر یہ ہی کہ تین روپیہ ایک دن کا صرف ہین مگر خدا آپ لوگون کو سلامت
رکھے کہ ہم لوگون کی روٹی ہو جاتی ہی جس دربار و سرکار مین چلا گیا دو ایک شعبدہ دکھائے
انعام پایا دعائین دیتا ہوا مکان پر آیا اوسکو صرف کیا جب کم ہوگیا پھر چلا گیا کما لایا اور دون سے
مانگتا ہون اپنی بسر کرتا ہون اور کام حمزہ کا کرتا ہون وہ ایسا خسیس ہی کہ تین روپیہ سے زیادہ
نہین دیتا ہی ان آسکے رہتے اور سردار اوس سے چورا چھپا کر کبھی کبھی کچھ دے دیتے
ہین حمزہ سے کچھ نہین ملتا ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا عنطاق و اہل دربار کو خواجہ کی ان باتون پر
بہت ہنسی آئی ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی آپ ایسے ہی خوبصورت ہین کہ عورتین آپکی
صورت دیکھکر اور عاشق ہو کر نکل آتی ہین آپکی صورت تو ایسی کہ اگر کوئی چڑیل بھی دیکھے تو قبول نہ کرے
اور ان ایسی شاہزادی ہوگی جو آپکو قبول کریگی اہل دربار تو یہ دل سے باتین کیا کیے عنطاق
خواجہ سے کہا کیون خواجہ یہ امر سچ ہی اور اصلی ہی کہ تمپر شاہزادیان عاشق ہو کر نکل آئین
اور تمکو قبول کیا ہمکو تو جھوٹ معلوم ہوتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر حضور کو یقین نہ ہو تو
کسیکو لشکر حمزہ مین بھیجکر دریافت فرما لیجیے تاکہ میرے جھوٹ سچ کا حال کھل جائے بھلا مین
حضور کے روبرو جھوٹ بات بیان کرونگا خواجہ عنطاق سے کہہ رہے تھے کہ چند آدمی
ایک بہت بڑا قفس آہنی لیکر آئے اور سامنے رموز کے رکھا خواجہ نے جو قفس کو دیکھا تو
زندگی سے مایوس ہوئے موت کا یقین ہو گیا مگر عنطاق سے کہا کہ آپ نے میری سفارش
کی اور سرکار جادو صاحب سے یہ سنکے عنطاق طرف رموز کے مخاطب ہوا اور کہا کہ اے بھائی
تم میرے کہنے سے خواجہ کو رہا کر دو اور انکے کہنے پر عمل کرو اور امتحان کر لو تمکو تو ہر وقت اختیار ہی
جب چاہنا اسیر کر لینا اب کہین جا بھی سکتے ہین تمھارے قبضہ مین ہین رموز نے جواب دیا کہ ای

بھائی صاحب آپ اس مکار سے آگاہ نہین ہین یہ مکر کرتا ہے یہ جو کچھ اسنے کہا ہے سب خلاف
ہے بڑا مکار ہے ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی پھر یہ کیا ہاتھ آئیگا ممکن نہین کہ پھر اسکی کوئی گرد
پاپوش بھی پا سکے یا اسکا سایہ بھی ہاتھ آئے ملاحظہ فرمایئے کہ اسقدر عرصہ مین اسنے کیا کیا کر
سیے پہلے دن جب یہ جواب نامہ لیکر آیا اسنے کیا مکر کیا اور کیسی تقریر کی اور کیا حال بیان کیا جو کسکو
یقین آیا اور سب فریب مین آگئے بیمار بھی ہوگیا ابھی آپ سن چکے ہین کہ اسنے خود اپنی زبان سے
کہا کہ اُسدن جسدن مین جواب نامہ لیکر آیا ہون بصورت حریص جادو اور جو کچھ مین نے بیان کیا
سب جھوٹ کہا اور اپنی طرف سے جواب نامہ کا لکھا تھا اور پھر آپ یہ سب باتین سنکے
سفارش کرتے ہین راوی کہتا ہے کہ خواجہ نے رموز سے اپنی حالت دلیری جب بیان کی
تھی تو یہ کہدیا تھا کہ وہ جواب مین نے اپنی طرف سے لکھا تھا کہ جسمین آپ دھوکے مین
آکر علمشاہ اور سب قیدیون کو مجکو حوالے کرین کہ تم شغنکال کے پاس لیجاؤ اور وہ تقریر
کہ مجکو خداوند عجائب نے نذر کردہ کیا اور علم موسیقی اور ساقی گری تعلیم فرمائی سب جھوٹ
تھی صرف دھوکا دینے کے لیے بیان کی تھی کہ آپ فریب مین آجائین اور اُسکا اثر بھی ظاہر ہوا
اگر آپ بندوبست نہ کرکے آئے ہوتے اور اپنی محافظت نہ کر چکے ہوتے تو مین اپنا کام کر چکا
تھا آمدم بر سر مطلب پس رموز نے عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب مجکو بڑا تعجب اس امر کا
ہوتا ہے کہ آپ ایسا عقلمند و ہوشیار شخص ہو کر ایسے شخص کی سفارش کرے کہ جو کہ دشمن جان
و آبرو وبال ہو اور اُسکی تقریر پر عمل کرے کہ جو زمانے بھر کی مکارون کا افسر ہو اور اوس تقریر
کو سچ خیال کرے کہ جو سراسر مکر و فریب سے بھری ہو جسمین ایک سر مو سوائے مکر کے دوسری
بات نہ ہو اور اُس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جسمین سوائے جھوٹ کے رتی بھر سچ نہ ہو مقام عجب
اور حیرت ہے مین آپکے فرمانے سے باہر نہین ہوتا ہون نہ آپکے حکم کو ٹال سکتا ہون نہ آپکی
اطاعت سے باہر ہو سکتا ہون ابھی رہا کیے دیتا ہون مگر یہ خیال فرما لیجیے ادھر یہ رہا ہوا
اسنے آفت برپا کی ابھی تو سبکو قتل کر ڈالے گا اسکا رہا ہونا ہم سب کے حق مین قہر ہوگا اور ہم
سبکا خون آپکے سر پر ہوگا کیونکہ میرا اسحر مجکو خبر دیچکا ہے یہ کبھی اپنا نہ ہوگا اسکا دم حمزہ کے
قدم پر نکلے گا یہ حمزہ کی جان و روح ہے اور حمزہ اسکی بھلا یہ حمزہ کو ترک کریگا یا دین اسلام کو ترک کریگا

ہزار مرتبہ قتل کیجیے اور پھر زندہ ہو تو بھی یہ حمزہ کی رفاقت سے دست بردار نہ ہوگا نہ دین اسلام
ترک کریگا اگر اسکا ایک ایک عضو جدا کر کے اور اسکو جلا کر خاک اسکی ہوا مین برباد کر کے پھر اس
خاک کو جمع فرمایے اسکا پتلہ بنائیے اوس سے سوال کیجیے کہ تو حمزہ کی رفاقت ترک کر اور دین اسلام
تو اُس سے بھی یہی صدا آئیگی کہ یہ ہرگز نہ ہوگا اسوقت یہ جو اسیر ہو گیا ہے اور اسکو موت کا یقین
ہو اس سبب سے یہ اس طرح سے کہتا ہے ادھر رہا ہوا پھر ہرگز ہرگز یہ ایسی تقریر نہ کریگا مین آپ کو
آگاہ کیے دیتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہے مگر اس امر کا خیال ذہن اقدس مین آوے کہ مین آج سے
آپکے پاس نہ رہونگا اپنے اوستاد کے پاس چلا جاؤنگا نہ آپکی کمک کرونگا پھر جو چاہے ہو جائے مین
کسی امر مین دخل نہ دونگا مین آج ہی یہان سے چلا جاؤنگا پھر نہ آؤنگا کبھی نہ اپنی صورت آپ کو
دکھاؤنگا نہ آپکی صورت دیکھونگا اور اگر مین یہان ہونگا بھی تو آپکے کسی نیک و بد کام مین کبھی دخل
نہ دونگا نہ کبھی شریک ہونگا اگر آپکو یہ امر منظور ہو کہ مین آپ سے جدا ہو جاؤن تو شوق سے آپ
سفارش فرمایے بلکہ آپ کے فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہین صرف اشارہ فرمایئے مین اسیر سے
سحر اوتارے لیتا ہون آپ رہا کر دین پھر ذرا تماشہ ملاحظہ فرمایے کہ کیا مزا ہوتا ہے اور اگر یہ امر منظور
نہین ہے تو کچھ نہ فرمایے میری رائے پر رہنے دیجیے مین زیادہ تو حجت نہین کر سکتا ہون دو امر ون
سے اول تو آپ بادشاہ ہین دوسرے آپ میرے بڑے بھائی ہین پس مین کیونکر آپکے حکم کے
خلاف کر سکتا ہون اگر آپ میری رائے لیتے ہین اور میری شراکت چاہتے ہین اور میرے کہنے
پر عمل فرماتے ہین تو میری تو یہ رائے ہے کہ آپ سفارش نہ کرین بلکہ یہ حکم فرمائین کہ چار جی چار دی
تمام شہر مین اور جو جو گاؤن قریب شہر کے ہون کہ جن جن کو خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھنا
ہو اور ثواب مین داخل ہونا ہو وہ کل صبح کو بیرون شہر آکر جمع ہون ہم کل خدا پرستون کو قتل
کرین گے اور آپ کل پسر حمزہ داہو چشم کو قتل فرمائین مع افغان آدم خور و بجنبر دیوانہ و شہر آشوب
بجلاد وانکے ہمراہیون وغیرہ کے کیونکہ سہراب وغیرہ اب ہمارے کام کے نہین رہے کیونکہ وہ
مسلمان ہو کر پیچ ہو گئے دوسرے وہ دین اسلام کو اب ترک نہ کرین گے جبکہ وہ ہمارے ہمارے مذہب
مین نہین ہین اونھون نے دوسرا مذہب قبول کر لیا تو پھر اونکو زندہ رکھنا کیا ضرور ہے اگر آپ یہ
فرمائین کہ ان سب کے قتل کے بارے مین تم کیون اسقدر کوشش کرتے ہو اور جلدی تو اسکا

جواب یہ ہی کہ اگر ان کو او سد ن قتل کرتے اور نامہ طلسم کو نہ روانہ کرتے تو بیچارے حریص کی جان نہ جاتی وہ اس ظالم کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کیون خواجہ تمنے حریص کو کیا کیا خواجہ نے جواب دیا کہ حریص میرے پاس ہی مین نے اُسکو قتل نہین کیا اگر آپ مجبور کرین تو مین ابھی حریص کو آپکے حوالے کرون رموز نے جواب دیا کہ کیون مجکو غزہ دیتا ہی تو حریص کو قتل کر چکا ہی چاہے تو حریص کو دے چاہے نہ دے مین مجبور نہ کرونگا بادشاہ کو اختیار ہی یہ کہکر غنطاق سے کہا پس حریص کی تو یون قضا تھی اب کیونکر نہ روانہ کرتے دوسرے اس مکار کی میرے ہاتھ سے قضا تھی نہ نامہ جاتا نہ یہ آگاہ ہو کر حریص کو قتل کر کے آتا اور یہان اسیر ہوتا خیر یہ ایک کام بہت ضروری نکلا حریص قتل ہوا تو بلا سے وہ شخص ہاتھ تو لگا جو کہ تمام عالم بھر کے ساحرون کا دشمن ہی جسکے خوف سے ساحرون نے زمین پر رہنا ترک کیا زیر زمین جا کر بود و باش اختیار کی اور دنیا کی لذتون کو ترک کیا ایک اسکے مارے جانے سے یہ بات تو حاصل ہوئی کہ اب سب ساحر بعد اس مکار کے مرنے کے راحت سے تو بسر کرینگے دوسرے سبب جلدی کا یہ ہی کہ اگر آپ ششکال سے نامہ و پیام فرمایئے گا اور عیارون کو لشکر اسلام کے خبر ہوگی سیکڑے بادیگرے وہ آ آکر عیاری کرینگے مین کہان تک حفاظت کرونگا ایک نہ ایک دن ضرور چوٹ کھا جاؤنگا اور یہ لوگ رہا ہو جائینگے کیونکہ ادمین ہر ایک مثل اسی ساربان زادے کے ہی تیسرے یہ امر ہی کہ اگر حمزہ کو معلوم ہو گیا کہ میرا فرزند علمشاہ فلان مقام پر مع چند جادو پرستون کے اسیر و قید ہی اور میرا عیار وہان عیاری کرنے کو گیا تھا وہ قتل کیا گیا تو فوراً وہ لشکر کشی کرکے آئیگا آپ تو نامہ و پیام مین مصروف رہے انکو فرصلی وہ اس عرصہ مین آ پہونچے مقابلہ کی نوبت آئی لاکھون کے خون ہوئے اگر اسوقت اُنکی لشکر کشی کرکے آنے کی خبر پاکر قتل ہی کر ڈالا تو پھر کیا یہ ہوگا کہ وہ لوگ بدون معاوضہ خون کے واپس جائین یہ امر غیر ممکن ہی فساد عظیم ہوگا جنگ دو سرو اور نہ معلوم انجام کیا ہو کیا نہ ہو یہ امر ضرور ہی کہ ان لوگون سے سر بر ہونا امر محال ہی جبکہ بڑے بڑے بادشاہ عاجز آئے تو ہم کیا چیز ہین اگر یہ کہا جائے کہ سحر کرکے جیسے دنیا سب کو اسیر کیا اسیر کر لیتا تو یہ بھی مشکل ہی اسکے دو سبب ہین کہ ان سے سحر مین بھی نہ سر بر ہونگے وہ یہ ہین اول تو حمزہ مالک باطل السحر ہی لو سپر سحر اثر نہین کرتا اُسکی موجودگی مین سحر کرنا بیکار ہی مین کیا ہون اگر میرے استاد بھی آئین تو وہ کچھ نہین کر سکتے

سامری و جمشید بھی عاجز ہین اس اسم اعظم کے آگے یہ فرض کر لیا جائے کہ کسی تدبیر سے کرتے
حمزہ کا اسم اعظم اُنکے صفحۂ دل پر سے بھولا دیا جائے اور اونکو اسیر کر لیا جائے تو حمزہ کے لشکر مین
ساحر اتنے اتنے بڑے زبردست ہین اور حمزہ کے شریک ہوئے ہین کہ جنکے ایک اشارہ ابرو مین
لاکھون کا لشکر تباہ ہو سکتا ہے مین اون سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون پس انجام اوس لشکر کشی کا
میرے نزدیک اچھا نہ ہوگا پس کیا ضرور ہے کہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین رہا یہ امر کہ اگر آپ
فرماتے ہین کہ جب حمزہ کو اس امر کی خبر ہوگی کہ فلان بادشاہ نے ہمارے فرزند و عیار اور اُسکے ہمراہیون
کو قتل کروا ڈالا یہ خبر پاکر جو وہ لشکر کشی کرین تو کیا ہوگا اُسکا جواب یہ ہے کہ اول تو خبر ہی نہ ہوگی اگر
ہوئی بھی تو وہ لوگ یہ سن کے کہ وہ لوگ قتل ہو گئے پھر لشکر کشی نہ کرینگے کہ یہ خیال کرکے کہ جب
وہ لوگ زندہ بھی نہین ہین تو کسکے لیے لشکر کشی کرین اور مقابلہ کرین ہان یہ خبر پاکر ضرور لشکر کشی
کرینگے اس خیال سے کہ چلکر مقابلہ کرو اور اون سبکو قتل کرکے ان سبکو رہا کرو کیونکہ یہ تو سب زندہ
ہونگے اور جب وہ یہان آ گئے اور آپ نے قتل کیا تو پھر ضرور مقابلہ کرینگے رہا یہ امر کہ ہم یہ خیال کرین
کہ شنکال نے ہمکو کوئی حکم نہین دیا تو ہم شنکال کے کوئی ماتحت نہین ہین ہم خود مالک و
مختار اور صاحب اختیار ہین اگر ہم اُنکے ماتحت ہوتے تو اوس حالت مین ہمکو اُنکے حکم کی ضرورت
تھی اس باب ہمکو کیا ضرورت ہے نہ یہ لوگ اُنکے قیدی ہین کہ ہم اُن سے اجازت لین ہمکو
اختیار ہے اتنی سی بات کے لیے ہم اپنے کو اتنی بڑی زحمت مین ڈالین جب ہم سے شنکال اس
امر کے بارے مین کچھ تقریر کرینگے ہم جواب اُنکو دے لین گے پس میرے نزدیک ضرور ہے کہ کل ان
سبکو قتل فرمایئے آیندہ آپکو اختیار ہے رموز نے جو اس طور سے بیان کیا عنطاق کو بھی یقین آگیا
اور خیال کیا کہ رموز سچ کہتا ہے کوئی ضرورت سفارش کرنے کی نہین ہے کہ سفارش کی جائے نہ
اس کی ضرورت ہے کہ ان اسیرون کے بارے مین مین شنکال سے اجازت لون مین خود صاحب
اختیار ہون ان سب کے قید رکھنے مین بڑے بڑے نقصان ہین اور بڑی بڑی خرابیان ہین
اور انجام اچھا نہین ہے واقعی اگر حمزہ کو خبر ہو گئی تو پھر بڑی مشکل پڑے گی رموز کی راے بہت
صائب ہے اسوقت مین ضرور غلطی پر تھا جو مین نے عمرو عیار کی سفارش کی دراصل سچ کہتا ہے وہ
عیار ہے اسکی بات پر اعتبار کرنا خلاف عقل ہے اگر یہ رہا ہو کر پھر جائے تو پھر کیا کیا جائے بڑی ہین

غلطی کی تھی نہ رموز ایسا شخص ہوتا نہ مجکو اس فعل سے باز رکھتا یہ دل مین خیال کرکے رموز
سے کہا کہ ای بھائی مین غلطی پر تھا لہذا معاف کرنا تمکو ان سب کا اختیار ہی ادہر اہل دربار
نے سفارش کرنے کا قصد کیا تھا جب سب نے دیکھا کہ بادشاہ نے سفارش کی اسیر رموز
نے یہ تقریر بیان کی کہ جسکا جواب بادشاہ نے یہ دیا کہ تمکو اختیار ہی ہر ایک نے خیال کیا
دل مین کہ جب بادشاہ کی نہ چلی تو ہم سب کیا ہین سب خاموش ہو رہے ادہر خواجہ نے
دیکھا کہ عنطاق نے میری سفارش کی مگر اوسپر بھی یہ حرامزادہ نہ راضی ہوا آخر کو عاجز ہو کر اُسنے
بھی اختیار دیدیا ای خواجہ بڑا غضب ہوا کہ تم تو قتل ہوتے ہی تھے اس حرزادہ نے علمشاہ
وغیرہ کے بھی قتل کی فکر کی اور عنطاق کو اپنی تقریر سے سمجھا کر راضی کر لیا اب کیا کیا جائے
یہ حرامزادہ ایسا سخت دل ہی کہ اسکے دل پر میری تقریر نے اثر نہ کیا بڑا ظالم ہی ای خواجہ
اتنو موت قریب ہی جو تمھارے دل مین آئے وہ تم بھی اسکو کہو اپنے دل کا ارمان تو نکال لو
آخر قتل ہوگے اول قتل ہوگے پھر کیون حسرت رہ جائے یہ خواجہ نے دل مین خیال کرکے
قصد کیا تھا کہ کچھ کہون کہ رموز نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اتنو تمکو اپنے
موت کا یقین ہوگیا ہوگا کل تم دیکھنا کہ مین اوس شخص کو بھی قتل کرونگا کہ جسکے رہائی کی فکر
مین تم آئے تھے رموز تو ادہر خواجہ سے کلام کر رہا ہی ادہر عنطاق نے حکم دیا کہ کل بوقت
صبح بیرون شہر میدان خونی کی تیاری کی جائے اور ہمارے آنے تک تیار ہو جائے اور خیمے
وغیرہ برپا ہون اور تمام لشکر کل صبح کو مسلح و مکمل ہوکر تیار رہے کہ ہم ہمراہ لیکر برائے تماشائے قتل
خدا پرستان جائینگے اور جسقدر بادشاہ ہماری کمک پر آئے ہین اور اسوقت تک یہان موجود ہین
اُنکو بھی اس حکم سے آگاہ کیا جائے کہ وہ اپنا اپنا لشکر لیکر اوسی میدان مین آئین اور جاری تمام
شہر مین و بیرون شہر و گاؤن گاؤن بذریعہ دل کے خبر پہونچا دے کہ کل خدا پرست قتل ہونگے
جسکو تماشہ اُنکے قتل کا دیکھنا ہو وہ بوقت صبح آ دیکھے کہ جو سرتابی کرتا ہی اوسکو یہ سزا دیجاتی
ہی یہ جو حکم عنطاق نے دیا وزیر نے اوسیوقت اس حکم کی تعمیل کی ہرکارون کو طلب کرکے سب
بادشاہون کے پاس بھیجدیا داروغہ فراش خانہ کو طلب کرکے خیمے وغیرہ کے برپا کرنیکا
حکم دیا جلادون کو طلب کرکے میدان خونی کے تیار کرنے کا حکم دیا افسران فوج سے لشکر کے

تیار ہونے کا حکم دیا منادی کو بلا کر تمام شہر و گاؤن وغیرہ کے رہنے والون کو بادشاہ کے
حکم سے آگاہ کرنے کا حکم دیا جب سب کامون سے فراغت پائی تو پس پشت عنطاق آکر کھڑا
ہوا اور عرض کیا کہ غلام نے سب لوگون کو طلب کرکے حکم سرکار سے آگاہ کر دیا عنطاق نے کہا
کہ بہت اچھا کیا ادھر جب رموز نے خواجہ سے اس طور سے کہا خواجہ کو تاب نرہی برہم ہو کر
جواب دیا کہ او کافر خاسر کندہ ناتراش گمنذہ دہن کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو ہم سب کو
قتل کرے اگر اُسکی طرف سے ہماری موت نہ آئی ہو یاد رکھ نہ مین قتل ہو سکتا ہون نہ پسر حمزہ
اور خداپرست بلکہ تو کتے کی موت مارا جائیگا اور ہم سب رہا ہونگے ہمارا خدا ہم سب کی
حفاظت کریگا وہی سب کا حامی و مددگار ہی خیال تو کر کہ تجھ ایسا دشمن قوی ہو کر ان سب کو
قید رکھے یہ اوسی کی عنایت و مہربانی تھی کہ تیرے دل مین ایسی بات پیدا کی ارے ظالم تو ایک
بال نہین کم کر سکتا ہی اگر خدا ہمارا ہماری حفاظت پر موجود ہی اور اوسکو منظور ہی تو تو کیا
کر سکتا ہی تیری کیا مجال ہی یہ بالکل تیرا بیکار خیال ہی جو قتل کرے بدون اُسکے حکم کے کیا مجال ہو
بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ؛ نہ برد رگ تا نخواہد خدائے ، یاد رکھ مین رہا ہونگا
اور رہا ہو کر تجھکو اور تیرے سب ہمراہیون کو قتل کرکے پسر حمزہ و اُن خداپرستون کو رہا کرونگا
جو کہ بیگناہ قید مین یاد رکھ کہ میرا نام ریش تراشندہ کافران و سر برندہ جادوگران ہی مین ملک الموت
ہون جان ساحران کا تو اب میرے ہاتھ سے بچکر جا کہان سکتا ہی میرا خدا مجکو رہا کریگا اور تیرے
ہاتھ سے نجات دیگا مع اون سب کے بیشک مین عمرو عیار ہون اور تجھکو قتل کرنے آیا تھا اور اون
سبکو رہا کرنے کو تو نے پہچان لیا اور اسیر کر لیا خیر خدائے ما بزرگ است ضرور جو کچھ مین نے
لوح سے کہا ہی وہ ہونے کا ہی تھا اور اگر تو میرے قریب مین آکر مجکو رہا کر دیتا تو مین تجکو اور ان سبکو ضرور
قتل کرتا اور ان سبکو جو کہ تیرے پاس قید مین رہا کرتا اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ایسا ہوگا تو میرے
قتل کرنے مین اور ان سب کے قصور دکھتا ہی نہ کر پھر دیکھ ہم سب کا خدا ہم سبکو کیونکر بچاتا ہی خواجہ
سے جواب بے خوف ہو کر کہا رموز کو غصہ آیا برہم ہو کر بولا کہ دیکھتا ہون کہ تیرا خدا کیونکر تجکو
بچاتا ہی اور تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دیکھ لینا کہ کیونکر بچ جاتا ہون اور
تجکو قتل کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہے ادھر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے

ملاحظہ فرمایا کہ یہ مکار اوسوقت کیسی باتین کر رہا تھا اور اب کیسی تقریر کرتا ہو اور اب تو آپکو یقین آیا کہ اوسنے خود اِس امر کا اقرار کیا کہ مین نے دھوکا اور فریب دیا آپ ہی ملاحظہ فرماوین کہ مین اگر اوسوقت آپکی سفارش کے بموجب رہا کر دیتا تو اِسوقت کتنی بڑی خفت اور زحمت ہوتی مین تو بخوبی سمجھ گیا تھا اوسوقت کی ہمدردی نے یہ کام کیا اور ہم سبکو زحمت سے بچایا اتنے عنطاق وکل اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی آپ نے خوب پہچانا اور آپ نے خوب سمجھ لیا کہ یہ فقرہ اور مکر کرتا ہی ہم سب کو تو یقین واثق تھا کہ یہ سچ کہتا ہی رموز نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون ہر ایک کے دل کا حال مجکو بخوبی معلوم ہی کہ اِسکے دل مین یہ امر ہی اور اوسکے دل مین یہ بات ہی بھلا کوئی مجھسے کیا فریب کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ اسکو اس قفس مین بند کرکے ہماری خوابگاہ مین لٹکادو ہم کل اسکو قتل کرینگے انِ سب کے ہمراہ فوراً اون لوگون نے حکم کی تعمیل کی جو کہ قفس لیکر آئے تھے کہ خواجہ کو پکڑ کر اوس قفس مین بند کیا اور قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے سحر کیا کہ فی الفور خواجہ کے ہاتھ پاؤن بے قابو ہوگئے زبان بند ہوگئی خواجہ کے جسم پر رموز نے قید سحر قائم کی پس خواجہ کو مبتلاے سحر کرکے اور قفس مین بند کراکے اب عنطاق کی طرف متوجہ ہوا ادھر خواجہ قفس مین پھنسے ہوئے سحر مین مبتلا ہین زبان قابو مین نہین ہی کہ کسی سے کلام کرسکین خداوند کریم سے اپنی رہائی اور اون سب کی رہائی کی بصد رجوع قلب دعا کر رہے ہین آنکھون سے اشک حسرت جاری ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو دریا ہین کہ رواں ہین اور یہی دعا ہی کہ اے خالق اکبر اپنے وعدہ کے موافق میری جان بچالے اور اون سب کی کیونکہ مین نے بری چیز کا نام تک نہین لیا ہی سب تیرے اقرار ہو چکا ہی خواجہ تو دعا کر رہے ہین اودھر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے حکم دیدیا کہ منادی کردی جائے کہ کل ہم صدا پر ستون کو مع پسر حمزہ و خواجہ و کے قتل کرینگے عنطاق نے جواب دیا کہ ہان یقین ہی کہ منادی نے منادی کا بھی کردی ہوگی تم اطمینان رکھو کہ کل مین سب کو قتل کرونگا یہ سن کے رموز نے کہا کہ ضرور ایسا ہونا چاہیے اب انِ لوگون کو قید رکھنا بالکل بیکار ہی انکے قید رکھنے مین بہت بڑے بڑے ضرر و نقصان ہین اور جانون کا بھی خوف ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تمھارا خیال بہت درست ہی کیونکہ اول تو سے اور اون بادشاہون سے جو کہ اوسوقت وہان موجود تھے کہا کہ آپ لوگ بھی کل صبح کو تماشا

حاضر ہون اور میرے ہمراہ چلکر حذار پرستون کے قتل کا تماشہ ملاحظہ کرین اور ثواب حاصل کرین
اون سب نے جواب دیا کہ بہت خوب ہم سب حاضر ہونگے آپ اطمینان رکھین یہ سنکے رموزنہ
نے عنطاق سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اب کل خواجہ کی قید لیکر آؤنگا عنطاق نے جوابدیا
کہ بہت خوب بس رموز نے دستک دی کہ ایک عقاب تیز پر مشرق کی طرف سے اوڑتا ہوا آیا
اور سامنے رموز کے آکر کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ اتنی دیر مین رموز نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اگر مین قید خواجہ کی لیکر اپنی خوابگاہ مین جاتا ہون اور وہان قید رکھتا ہون تو ایسا
ہو کہ کسیکو فقرہ دیکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا ہو جائے تو ساری محنت بیکار جائے اس سے کوئی
تدبیر کرنا لازم ہے اسی خیال سے اوسنے دستک دی کہ عقاب جادو کو جو کہ اسکا ملازم خاص
اور ہمیشہ بالاے ہوا رہتا ہے طلب کیا جب وہ آیا تو اوس سے کہا کہ اے عقاب جادو یہ قفس
لیکر تم اپنے پاس رکھو بحفاظت رکھنا اور بہت ہوشیار و خبردار رہنا کیونکہ یہ بہت بڑا عیار و مکار ہے
ایسے کسی فقرہ مین نہ آنا کہ یہ تمکو فقرہ دیکر رہا ہو جائے اگر یہ رہا ہو گیا تو بڑی آفت برپا کرے گا
یہ خواجہ عمرو ہے جو کہ اس قفس مین قید ہے یہ ساحرون کے جان کا ملک الموت ہے دیکھو بہت
ہوشیار رہنا میری محنت کو نہ برباد کرنا بڑی مشکلون سے یہ ہاتھ آیا ہے اسنے بڑے بڑے ساحرونکو
دھوکا دیا ہے اور مجکو بھی دھوکا دیا تھا مگر مین کب اسکے فریب مین آتا ہون پس اب تم یہ قفس
لیجاؤ کل بوقت سحر آنا یہ قفس لیکر یہ سننا تھا کہ وہ عقاب ایک مرتبہ پلٹا اور قریب قفس آیا پنجہ مین
اوس قفس کو دبا کر اور ایک مرتبہ اوڑکر چلا سب نے دیکھا کہ وہ عقاب قفس لیے ہوئے چلا گیا
راوی بیان کرتا ہے کہ سمک یلطاقی اوسوقت سے یہان موجود تھا کہ جب سے خواجہ آئے
تھے جریس کی شکل پر بلکہ خواجہ کے ہمراہ دربار مین آیا تھا جب سمک نے دیکھا کہ اوستاد اسیر
ہوگئے یہ انکو بچا کر باہر آیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ اسکا سحر اسکو اس حال سے آگاہ کرے
کہ وہ جو ادھر کھڑا ہے یہی عیار ہے تو تم بھی اسیر ہو جاؤ تو اور خرابی ہو پھر کوئی صورت مخلصی کی دیکھ
اگر تم رہا ہو گے تو اوستاد کی رہائی کی فکر کروگے اس خیال سے سمک باہر چلا آیا تھا دم بدم
صورت بدل کر اندر جاتا تھا اور خبر لاتا تھا کہ کیا ہوا جو کچھ گفتگو خواجہ سے اور رموز سے ہوئی
سب اسنے سنی پہلے تو سمک بہت خوش ہوا کہ اوستاد نے رموزنہ کو فقرہ دیا مگر جب وہ اس فقرہ مین

نہ آیا اور خواجہ نے سخت تقریر کی اُسوقت سمک کو یقین ہوا کہ یہ رہا نہ کریگا خیر دیکھا جائیگا
جب رموز نے خواجہ کو قفس مین اسیر کیا اور کہا کہ اسکو میری خوابگاہ مین لیجا کر لٹکا دو اوسوقت
سمک خوش ہوا کہ اب شب کو عیاری کر کے رموز کو قتل کر دونگا اور خواجہ کو رہا کر لونگا مگر جب رموز
نے عقاب سحر کو طلب کر کے قفس روانہ کر دیا اُسوقت سمک مایوس ہو گیا اور دل مین کہنے
لگا کہ اب کیا ہوگا یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ نہ معلوم اس حرامزادہ نے اوستاد کے قفس کو کہان
روانہ کر دیا اب کیا کرونگا خیر اوستاد کا حافظ و نگہبان خداوند کریم ہے مگر آج شب کو عیاری
کر کے اس حرامزادہ رموز کو تو قتل کرنا چاہیے سمک طیطاقی تو یہ دل مین خیال کر کے بیرون
آئے اور اپنی صورت تبدیل کر کے عیاری کی فکر مین مصروف ہوئے ادہر رموز عنطاق
سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکو عیارون کا خوف تھا اسنے اپنا آتے ہی بندوبست
کیا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کی کہ اگر کوئی عیار میری فکر مین آئے تو مجکو خبر ہو جائے یہ بندوبست
کر کے یہ تو انتظار کرنے لگا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا ادہر عنطاق نے دربار برخاست کیا
سب سردار و بادشاہ دربار سے اوٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور صبح کے جانے کا سامان
تماشائے قتل اہل اسلام انتظام کرنے لگے ادہر افسران فوج نے جا کر اہل لشکر کو حکم بادشاہ
سے خبردار کیا کہ صبح کو سب لشکر تیار رہے صبح کو ہمراہ بادشاہ کے طرف میدان قتل کے جانا
ہوگا اہل لشکر بھی اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے ہتیار وغیرہ درست کرنے لگے ہرکارون
نے اون اون بادشاہون و افسرون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا جو جو کہ دربار مین نہ آئے
تھے سب اپنے اپنے بندوبست مین مصروف ہوئے جلادون نے بیرون شہر جا کر میدان
وسیع دیکھکر میدان خونی کی تیاری کی اہلکاران شاہی نے خیمے و بارگاہین اوسی میدان
مین مناسب مقام پر ایستادہ کردین جارچی نے تمام شہر و ہر ایک گانون مین جو کہ قریب
تھے یہ خبر بذریعہ دہل کے پہونچا دی کہ کل قیصر حمزہ بیٹے علمشاہ و دیگر خداپرست جو کہ اوسکے
شریک ہو کر اپنے دین سے پھر گئے تھے اور خداپرست ہو گئے ہین فلان میدان مین قتل کیے جائینگے
جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ بوقت سحر آئے اور تماشہ دیکھے ثواب حاصل کرے چنانچہ تمام امیر
غریب ادنی و اعلے چلنے پر آمادہ ہوئے صبح کا انتظار کرنے لگے ہر ایک مقام پر یہ ہی چرچا ہو گیا

کو کل چلکر خدا پرستوں کے قتل کا تماشہ دیکھینگے راوی ان سب کو تو اسی بند و بست اور
انتظار مین رکھتا ہے آیندہ یہ حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہے کہ وہان کیا واقعہ
گذرا کیونکہ لشکر اسلام زیر کوہ بطور مقابلہ اخلاق قزاق برادر اشفاق قزاق اوترا ہوا ہے کہ جسکو
مہتر برق فرنگی نے عیاری کر کے قتل کیا ہے جبکہ امیر حمزہ صاحبقران نے مہتر برق فرنگی کو
ناراض ہوکر نکالدیا تھا یہ داستان جناب منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین مین نے
صرف ناظرین کی یاد دہی کے لیے اسقدر تحریر کر دیا لشکر اسلام تو یہان فروکش ہے اور حمزہ صاحبقران
حکیم اسقلینوس کے مہمان ہین اور انتظار کر رہے ہین کہ خواجہ اس کوہ کی خبر لیکر آئین تو مین طرف
کوہ ہیبتون کے روانہ ہون اور حکیم شیاطین امیر کے پاس اسیر ہے اوسی نے یہ شرط بھی کی ہے کہ اس کوہ پر کی
خبر لا دیجیے کہ جہان گنبد ہے اور اس گنبد سے صدا آتی ہے کہ مین تم سب کا خدا ہون اور اُس اور
طرف کے باشندے اوسکو خدا مانتے ہین یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے تو مین ایمان لاؤن ورنہ
بہت مشکل امر ہے میرا ایمان لانا بس خواجہ کو امیر نے اُس طرف کو روانہ کیا تھا چنانچہ خواجہ گئے ہوئے
ہین انکا حال منشی صاحب تحریر کر چکے ہین کہ جس طور سے اُنھون نے اوس بچہ شیطان اسلم کو اسیر
کیا ہے اور چلے تھے کہ راہ مین جہانگیر کا خیال آگیا اُنکے رہا کرنے کو گئے جیسا کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہے
خلاصہ یہ کہ لشکر اسلام زیر کوہ بطور فروکش ہے اور سب صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین اور اخلاق
قزاق بسبب مجروح ہونے کے کوہ پر مقیم ہے اسکا لشکر زیر کوہ پڑا ہوا ہے اسکا قصد ہے کہ میرا زخم
اچھا ہو تو مین اہل اسلام سے مقابلہ کرون اہل اسلام کوہ گھیرے ہوئے پڑے ہین لشکر مین لندھور
و ملک بہرام و مقبل و دیگر سرداران سب کے اہل لشکر ہین مثل فرہاد خان وغیرہ کے اور
بہت سے ساحر ہین جو کہ یہان شریک ہوئے ہین مثل ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا معشوقہ جہانگیر
و ملکہ تقی معشوقہ امیر و سیران جادو و آفت جادو وغیرہ کے اور دیگر ساحر و اہل لشکر ان
سب کو صاحبقران کا انتظار ہے کہ صاحبقران کوہ ہیبتون کو فتح کر کے اور لوح کا نشان دریافت
کر کے تشریف لائین اور طلسم کیجانب روانہ ہون تو ہم سب بھی ہمراہ رکاب چلین اور بادشاہ طلسم
سے مقابلہ کرین لہذا اب لشکر اسلام کی حالت تحریر کرتا ہون بعد اسکے پھر علمشاہ وغیرہ کا حال
تحریر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہ چند سطور مین نے بطور یاد دہی کے ناظرین کی خدمت مین

تحریر کرکے پیشکش کیے ہین کہ ناظرین کو یاد آ جائے کہ یہ سب واقعات ہو چکے ہین اور منشی احمد حسین
سحر تحریر کر چکے ہین ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی آمدم بر سر مطلب

اب وہ کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون جو کہ بمقابلہ اخلاق تزلزل انداز ہوا ہی و دیگر حالات داستان ہذا

راویان نازک خیال و حاکیان صداقت مقال اس داستان صداقت اساس کو صفحۂ قرطاس
پر قلم سحر نگار رقم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب امیر حمزہ صاحبقران مالک عزت سلیمانی
کو چابک سلیمان زلزلہ قاف ثانی سلیمان اپنے سردارون سے رخصت ہو کر طرف کوہ بیستون
کے حسب ہدایت پرچہ کاغذ کے تشریف لے گئے اور لشکر کو یہان چھوڑ گئے سب اہل لشکر یہان انتظار
صاحبقران ثانی سلیمان مین مقیم ہین کیونکہ صاحبقران کو عرصہ ہوا اور صاحبقران واپس نہ آئے
یہان ہر روز سب سردار دربار مین حاضر ہوتے ہین اپنے اپنے مقام پر اپنے طریقہ اور قاعدے
بیٹھے ہین کیونکہ صاحبقران کے دونون جانشین یہان موجود ہین دربار آراستہ ہوتا ہی ہرکارے
برائے خبر مقرر کیے ہین کہ اخلاق کی خبر لائین اور صاحبقران کے لشکر اسلام مین عیارون مین
سے مہتر چالاک پسر خواجہ عمرو نامدار و مہتر برق فرنگی و دیگر عیار مثل چالاک بن عمرو کے
یہ عیار بھی دربار مین اپنے اپنے مقام پر موجود رہتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ ہی اور
سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین ذنگل صاحبقران و جہانگیر و علمشاہ پر غاشیہ بردار
ہی صف ساحران مین کرسی آہو چشم و ملکہ سیماب مہر جمال پر غاشیہ پڑا ہی اور سب باقی سردار
موجود ہین کہ یکایک ملکہ غزال کی نگاہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ آہو چشم کی کرسی پر پڑی ساتھ
علمشاہ کے ذنگل پر بھی نور آ اسکے دل مین خیال پیدا ہوا کہ ان دونون کو لشکر سے نکلے ہوئے
عرصہ ہوا ہی اور انکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ یہ کدھر گئے ہین اور کہان ہین لو ان دونون پر کیا
گذری انکا حال دریافت کرنا اور خبر لینا ہی ضرور ہی ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ غزالہ
تمام ساحرون کی افسر ہی اور جسقدر لشکر ساحران ہی سب اسکے ماتحت ہین پھر سبھکا اون سب
پہ حکم ہوتا ہی اور وہ سب انکے تابعدار ہین یہ جو خیال ملکہ غزالہ کے دل مین پیدا ہوا فوراً جھولی
مین سے ایک کتاب نکالی اوسکو کھولا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ہ سبز نگاہ کی دل مین ملکہ آہو چشم

و علمشاہ کا خیال کر لیا ملکہ غزالہ پر سحر کے ذریعہ سے کل حالات ملکہ آہو چشم و علمشاہ کے
ظاہر ہوئے کتاب سحر مین سب حال تحریر تھا یہان سے ملکہ و علمشاہ کا بوقت شب نکل کر جانا
صبح کو صحرا مین پہونچنا علمشاہ و ملکہ مین باہم تقریر ہونا آخر ملکہ کا قمری نکر علمشاہ کے ہمراہ ہونا علمشاہ
کا پاس عنطاق کجکلاہ کے موافق اُسکے طلب کے جانا عنطاق کا قمری کو پسند کرنا علمشاہ سے
طلب کرنا انکا انکار کرنا اُسکے سامنے رموز جادو کا باز سحر بھیجکر قمری کو اُٹھوا منگانا علمشاہ کا برہم
ہوکر مقابلہ کرنا بارگاہ مین چند سردارون کا ہاتھ سے علمشاہ کے مارا جانا پس سبکا ازردی ہوہ انکو
لیکر رموز کا آکر سحر بیکار کرنا علمشاہ کا اسیر ہو جانا عنطاق کا علمشاہ کو قید کرنا اور حکم قتل دینا اُسکے
بھانجے تیغجر کا یہ خبر پاکر شب کو آکر رہا کر لیجانا اپنے قلعہ مین رکھنا مسلمان ہونا اور سب اہل قلعہ کو مسلمان
کرنا اور علاج علمشاہ کا کرنا سمک کا عیاری کرکے رموز سے قفس قمری کا حاصل کرنا اور پاس
علمشاہ کے لیکر پہونچ جانا دیوانہ کا اپنے عشق کا حال بیان کرنا علمشاہ کا اقرار کرنا کہ مین تیری معشوقہ
تجکو دلاونگا یہ حال عنطاق پر ظاہر ہونا کہ علمشاہ کو تیغجر دیوانہ تیرا بھانجہ شب کو رہا کر لی گیا ہے اُسکا
یہ خبر پاکر ایک پہلوان کو مع سپاہ کے روانہ کرنا طرف علمشاہ و تیغجر کے مقابلہ ہونا افغان آدم خوار
کا علمشاہ کے ہاتھ سے زیر ہوکر مسلمان ہونا یہ خبر پاکر خود عنطاق کجکلاہ کا لشکر کشی کرکے آنا اور اپنے
مددگارون کو نامے بھیجکر طلب کرنا سبکا آنا اور علمشاہ کا مع دیوانہ کے مقابلہ عنطاق مین بہ قصد
جنگ قلعہ سے باہر نکل کر آنا دیوانے کے باپ مضراب کجکلاہ کا حسب طلب عنطاق کے آنا
اور سب حال ظاہر ہونا عنطاق سے برہم ہوکر مع اپنے لشکر کے الگ ہو جانا رموز جادو کا آکر
علمشاہ و دیوانے کو بذریعہ سحر کے اسیر کر لینا اور سب سردارون کو مضراب کجکلاہ و اُسکے سردارون
اہل لشکر پر سحر کرنا آہو چشم کا یہ حال دیکھکر رموز سے آکر مقابلہ کرنا رموز کا خاک قبر جمشیدی
ڈالکر آہو چشم کو اسیر کر لینا اہل لشکر و اہل قلعہ پر سحر کرکے سب کو پتھر کا بنا دینا اور ابر سحر اُن سب پر
لاکر رموز کا مع عنطاق و کل لشکر کے شہر مین آنا شنکال کے پاس نامہ روانہ کرنا خواجہ کا ملک الموت
کا عیاری کرکے شنکال سے جہانگیر وغیرہ کو لینا اور وہان سے عنطاقیہ مین آنا یہان پہچانا جانا
خواجہ کا بھی اسیر ہونا عنطاقیہ مین منادی ہونا کہ کل سب خدا پرست قتل کیے جائینگے کل واقعات
کتاب کے ایک سر مو فرق نہ تھا جو کہ گذرے ہین اور مین تحریر کر چکا ہون اس طور سے ظاہر ہوئے

کہ غزالہ موجود تھی یہ واقعات دیکھکر رنگ روئے زرد ہو گیا چہرہ متغیر ہو گیا ایک قسم کی گرد ملال چہرہ
پائی جانے لگی افسردگی ظاہر ہونے لگی اشک حسرت مثل دریا کے چشمہائے فتان سے جاری ہوا
آہ سرد کے نعرے بھرنے لگی کف افسوس ملنے لگی بار بار زانو پر ہاتھ مارنے لگی عجب یہ حالت و
کیفیت ہوگئی ایک بار ہائے شاہزادہ عالمشاہ کہکر دل کو پکڑ لیا کشور دل پر فوج رنج و غم کی
چڑھائی ہوئی تاراجی اقلیم صبر و قرار کو سپاہ صدمہ و غم آئی دل سینہ بے کینہ میں مثل ماہی بے آب
کے تڑپنے لگا یہ جو ملکہ نے کہا کہ ہائے عالمشاہ واتیہ سب اہل دربار کے کان کھڑے ہوئے سب
نے ملکہ غزالہ کی طرف دیکھا ملکہ کی عجیب حالت پائی دیکھا کہ مثل ابر نو بہار کے رو رہی ہے اور
بار بار کف افسوس مل رہی ہے جو ساحر تھے وہ تو بسبب پاس و لحاظ کے کچھ نہ دریافت کر سکے مگر لندھور
و مالک نے خصوصاً مالک اژدر نے کہا کہ اے ملکہ غزالہ یہ تمہاری کیا حالت ہے اور یہ تمنے ہائے کا نعرہ
کیسا کیا اور عالمشاہ کا نام کیوں لیا یہ تو بیان کرو کہ کیا اسوقت کچھ شاہزادے کی یاد آئی یا
اپنے دختر کی تمہاری یہ حالت دیکھکر اور اس نعرہ کی صدا سن کے ہمارے حواس جاتے رہے
کیا حالت ہے ملکہ غزالہ نے لندھور و مالک وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے جانشین حمزہ
دارائے ہند و مالک اژدر میں کیا بیان کروں اگر بیان کرتی ہوں تو عرصہ ہوتا ہے وہاں خاتمہ ہوا جاتا
لہذا میں تو جاتی ہوں آپ دونوں صاحب لشکر سے ہوشیار رہیں میں شاہزادہ کی کمک کرکے
ابھی آتی ہوں میں ٹھہر نہیں سکتی ہوں لندھور وغیرہ نے کہا کہ اے ملکہ صاف صاف بیان کرو
کہ کیا واقعہ ہے ہمارے دل سینوں میں بیقرار ہیں اور یہ جو تمنے کہا کہ میں جاتی ہوں اور شاہزادہ
کی کمک کرکے ابھی آتی ہوں تو اس امر کا خیال رہے کہ یہ اولاد صاحبقران ہیں انکو کسی کی کمک
درکار نہیں ہے سوائے خداوند کریم کے خصوصاً ساحروں کی کیونکہ ہم لوگ سحر ساحری کو برا جانتے
ہیں اگر تم جاکر سحر کرکے کسی پہلوان یا بادشاہ کو قتل کروگی اور شاہزادہ کو معلوم ہو جائیگا
تو بڑی خرابی ہوگی یقین ہے کہ وہ اپنے کو ہلاک کریں پس لازم یہ ہے کہ ہم سے بیان کرو ہم جاکر
کمک کریں اول تو تم عورت ہو دوسرے ساحرہ یا ہمکو بھی ساتھ لیتی چلو غزالہ نے جواب دیا
کہ اگر ساحروں سے مقابلہ ہو اور کسی ساحر کے سحر میں مبتلا ہو گئے ہوں تو اس حالت میں آپ
لوگ جاکر کیا بنایئے گا جو انکا انجام ہوا ہے وہی آپکا بھی ہوگا کیونکہ آپ لوگ سحر سے واقف

نہین ہین ہان اگر کسی پہلوان یا بادشاہ یا لشکر سے مقابلہ ہوتا تو آپ لوگون کا جانا بیکار تھا اسوقت
اُنکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی وہ اکیلے کافی تھی تاہم مین آپ لوگون کو پہونچا دیتی جبکہ ساحرون سے مقابلہ
ہے اور وہ مبتلاے سحر ہین اور اُنکے قتل کی فکر کیجاتی ہے تو ایسی حالت مین آپ لوگ جاکر کیا
بنائینگے ہان وہان تو ہم لوگونکا کام ہے لندھور نے جوابدیا کہ یہ سب درست ہے ہم اسوقت تک
تمکو نہ جانے دینگے جسوقت تک تم بالکل واقعہ نہ بیان کروگی ہم بھی تو آگاہ ہون کہ شاہزادہ
کس آفت مین مبتلا ہوا ہے کہ تم اسقدر بیقرار ہو یہ سنکے ملکہ غزالہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان
کیا جوکہ کتاب سحر سے اسکو معلوم ہوا تھا اور کہا کہ کل صبح کو شاہزادہ مع اُن سب لوگون کے قتل
کیا جائیگا جوکہ اُنکے شریک ہوئے تھے اور اُنکے ہمراہ اسیر ہوگئے ہین پس میرا جانا ضرور ہے مین
ابھی جہانتک ممکن ہوگا اپنے کو وہان پہونچا دونگی اور کل جب وہ براے قتل میدان مین
لائے جائینگے سحر کرکے اوس ساحر کو قتل کر دونگی کہ جس نے شاہزادہ کو اسیر سحر کیا ہے پس اب
مین جاتی ہون آپ لوگون سے لیے جاتے ہین بہت وقت ہے آپ لوگ یہان تشریف رکھین
اور لشکر سے خبردار رہین کیونکہ آپ کے مقابلہ مین لشکر حریف اُترا ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کی
عدم موجودگی مین کوئی لشکر پر آفت آئے کہ جوکہ صاحبقران سے ندامت دلائے یہان آپ
لوگون کا موجود ہونا بہت ضرور ہے کہ غیر ساحرون سے مقابلہ ہے میری کوئی ضرورت نہین ہے جب
یہ غزالہ نے کہا اور سب کو معلوم ہوا کہ علمشاہ کو اس طرح سے ساحرون نے اسیر کر لیا اور غزالہ
براے کمک جاتی ہے لندھور وغیرہ نے کہا کہ ملکہ بسم اللہ کرو اب دیر نہ کرو خداوند کریم تمکو جلد
وقت پر پہونچائے اور صاحبقران سے ہم سبکو اور تمکو سرخرو کرے اور تمہاری مراد بر لائے
جاؤ سپرد خداوند کریم کیا ملکہ غزالہ یہ سنکے اپنے مقام سے اُٹھی اسکا اُٹھنا تھا کہ ملکہ گوہر آرا
و ملکہ تہانہ و ملکہ ماہ تن و آفت جادو و سیران جادو جو جو ساحر زیر دست تھے ملکہ کے
اُٹھتے ہی اپنے مقام سے اُٹھے ملکہ نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون تم ابھی اور یہان بر خاست
ہونے کا وقت نہین دارا سے ہند تشریف فرما ہین اور مین تو بضرورت جاتی ہون آپ لوگ
ابھی تشریف رکھین اُن سب نے جوابدیا کہ ہم بھی آپکے ہمراہ چلین گے کیونکہ ساحرون سے
مقابلہ ہے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ لونڈی اکیلی کافی ہے آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کو ئی

ضرورت نہین ہی آپ لوگ کیون تکلیف کرین اُن سب نے جواب دیا کہ ہم لوگ ضرور آپکے ہمراہ
چلینگے اسمین چند سبب ہین اول تو یہ ہی کہ ہمارا آقا و مالک مبتلاے سحر ہی اور کفار اُسکی جان
کے درپے ہین پس ہم سبکو لازم ہی کہ آقا کے قدمون پر اپنی جانون کو نثار کرین جہان انکا پسینہ گرے
وہان اپنا خون گرائین کیونکہ پہلے وہی یہان تشریف لائے تھے ہم انھین کے سبب سے ایمان لائے
ہین انھون نے ہمکو راہ راست دکھائی اور راہ ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لائے اور منزل
ہدایت پر پہونچایا پھر ہم کیونکر نہ جاکر اپنی جانین نثار کرین دوسرے آپ ہماری افسر و مالک
جان ہین اور ہم آپکے ہمراہ ہین یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم کام بھی آئین
ایسے وقت مین تو ہماری سعادت ہی تیسرے یہ کہ ساحرون سے مقابلہ ہی ذرا حضور ہمارے
بھی سحر کا امتحان کرین کہ ہنے جو اپنی عمر اس فن کے حاصل کرنے مین صرف کی ہی تو کچھ حاصل
ہوا یا نہین چوتھے ہم یہان رہکر کیا کرین کیونکہ اگر یہان مقابلہ بھی ہوا تو پہلوانون مین ہوگا کیونکہ
ساحرون سے مقابلہ نہین ہی نہ لشکر ساحران یہان موجود ہی جو ہم لوگون کے قیام کرنے کی یہان
ضرورت ہو ہم لوگ یہان بالکل بیکار ہین آپکے ہمراہ چلکر ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر انکے
ہاتھ سے مارے گئے تو مرتبہ شہادت ملا اگر انکو قتل کیا تو سعادت عقبی حاصل ہوئی اور غازی
کہلائے یہان رہکر ان دونون امرون سے باز رہتے ہین کسی قسم کا شرف نہ ملیگا بس
آپ ہمکو منع نفرمائین اپنے ہمراہ لے چلین جب اُن سب نے اس طور سے کہا تو ملکہ غزالہ
مجبور ہوئی جواب دیا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی گو کوئی ضرورت نہ تھی مگر آپ لوگون کی خوشی
یہ ہی تو مین منع نہین کرسکتی ہون یہ سن کے ہر ایک نے لنذھور و مالک کو سلام کیا اور ملکہ غزالہ
کے ہمراہ بیرون بارگاہ آئے یہ خبر لشکر مین ساحرون کے پھیل گئی کہ ملکہ غزالہ کسی طرف تشریف
لیجاتی ہین کہین شاہزادہ علمشاہ سحر مین مبتلا ہوگئے ہین سب اہل لشکر نے آکر گھیر لیا کہ ہم بھی ہمراہ
چلینگے ملکہ نے اُن سب سے فرمایا کہ تم لوگون کی کیا ضرورت ہی وہان لشکر و سپاہ کی حاجت
نہین ہی ہمین سب کافی ہین تم لوگ بیکار کیون زحمت کرو تم یہان رہو ہم بہت جلد واپس آتے
ہین وہ لوگ خاموش ہو رہے ملکہ غزالہ اُن سب کو منع کرکے بیرون لشکر آئین اور بیرون لشکر آکر زمین
سے خاک اُٹھاکر ہر ایک نے اسپر اسم سحر دم کرکے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوئے یہ سب کے

سب ساحر اوڑ کر طرف خنطاقیہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا راوی بیان کرتا ہے
کہ اب لشکر میں سواے اہل لشکر کے کوئی ساحران زبردست سے نہین رہا سب ہمراہ ملکہ غزالہ کے
گئے ہین ہان ساحرون کا لشکر ہو جو کہ ایسے ساحر ہین کہ جو کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکین
ان سبکو تو راوی راہ مین چھوڑتا ہی لشکر کا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد جانے ملکہ غزالہ کے لنذھور
وغیرہ نے دربار برخاست کیا مگر سب مغموم و رنجور ہین اور یہ خیال ہے کہ دیکھیئے ان سب کے
ہو پہنچنے تک علمشاہ کو وہ لوگ زندہ بھی رکھتے ہین یہان لشکر اسلام و سرداران اسلام تو اس
رنج و صدمہ مین مبتلا ہین زبان تفاوہین اخلاق کا زخم کسیقدر اچھا ہوا اور اب اسکی حالت
یہ ہوئی کہ اُٹھنے بیٹھنے لگا بلکہ چند قدم اُٹھکر ٹہلنے لگا اب اسکا دربار بھی ہونے لگا ایک
دن کا ذکر ہے کہ اسکا دربار آراستہ ہو کہ اسکو خیال آیا کہ بھائی صاحب تو قتل ہوئے عیار کے
ہاتھ سے مین نے مقابلہ کیا مین مجروح ہوا یہ لوگ بہت زبردست ہین ان سے کوئی مقابلہ
نہین کر سکتا ہے اگر مین اچھا بھی ہو گیا تو بھی ان لوگون سے نہین لڑ سکتا ہون نہ میرے
پاس کوئی سردار و پہلوان ہے جو ان سے مقابلہ کر سکے نہ اسقدر لشکر ہے پس کیا تدبیر کرون اگر
گرد و غا کرتا ہون تو انکے لشکر مین عیار موجود ہین اُنکے سبب سے یہ تدبیر بھی میری پیش
جا نگی کیا تدبیر کرون گو میرا لشکر مقابلہ مین اُترا ہوا ہے مگر مین کیا کر سکتا ہون اتنا عرصہ
ہوا صرف اس سبب سے ہوا کہ مین مجروح تھا چونکہ وہ لوگ بہادر ہین بہادرون کا
قاعدہ یہ ہے کہ جب تک افسر خواہ بادشاہ مجروح ہوا اچھا نہ ہولے اُسوقت تک اُسکے اہل
لشکر سے مقابلہ نہین کرتے ہین پس میرے مجروح ہونے سے وہ لوگ مجبور ہو گئے نہین تو ابتک
وہ خاتمہ کر چکے ہوتے اتنے دنون بھی جان اس سبب سے بچی مگر اب کوئی صورت جان بچنے
کی نظر نہین آتی ہو کیا تدارک کیا جائے اخلاق یہ خیال دل مین کر رہا تھا اور دل سے کہہ رہا
تھا کہ سوا اس تدبیر کے کہ مین جا کر اُنکی اطاعت کرون اور اُنکا دین و مذہب اختیار کرون
تو صورت ہے کہ جان بچے ورنہ محال ہے اس امر کو دل گوارا نہین کرتا ہے ایسے ایسے خیال دل
مین کر رہا تھا چند سردار حاضر تھے اور بہت سے زیر کوہ لشکر لیے ہوئے اُترے تھے اول تو
وہ لوگ قزاق پیشہ ہین انکے پاس نہ تو اسقدر لشکر ہے نہ سپاہ نہ سردار لڑتا ہم قریب چالیس پچاس

سے لشکر ہو اسیقدر اُسکے افسر بھی ہین کچھ اسکے پاس ہین کچھ لشکر مین ہین یہ بیٹھا ہوا یہی منصوبہ
دل سے کر رہا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی آکر حاضر ہوئی مجرا کر کے عرض کرنے لگے ہم لشکر اسلام مین
برائے خبر گئے ہوئے تھے وہان موجود تھے کہ ہم نے دیکھا کہ جسقدر ساحر زبردست لشکر اسلام مین
تھے وہ سب لندھور وغیرہ سے رخصت ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے سوائے اُن ساحرون
کے کہ جو لشکری ہین کوئی افسر اعلے وزبردست نرہا سب اُس طرف کو چلے گئے ہان غیر ساحرون
مین سے کوئی نہین گیا یہ جو ہمنے دیکھا تو دریافت کیا معلوم ہوا کہ پسر حمزہ علمشاہ لشکر سے یکہ
وتنہا کسی طرف نکل گیا تھا لیکن اُس سے اور ساحرون سے مقابلہ ہوا ساحرون نے سحر کر کے
اسیر کر لیا اب اُسکو قتل کرتے ہین یہ سب اُسکے رہا کرنے کو گئے ہین یہ سن کے ہمنے دریافت
کیا کہ کیا یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین جو ساحرون نے انکو اسیر کر لیا معلوم ہوا کہ یہ سحر کو کفر
ساحر کو کافر جانتے ہین اور سوائے حمزہ کے کہ وہ مالک اسم اعظم ہین انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہے
باقی جسقدر پسران حمزہ و نبیران حمزہ پانچہزار پانسو چھپن سردار و اہل لشکر ہین ان سب پر سحر
تاثیر کرتا ہے ایک ادنا ساحر سب کو اسیر کر سکتا ہے اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ تمام لشکر اسلام
سحر ہوا ہے یا تو عیارون نے عیاری کر کے اصل ساحر کو قتل کیا ہے یا کسی ساحر زبردست نے
آکر جو کہ شریک حمزہ ہے اُسکو قتل یا حمزہ نے بسبب اسم اعظم کے اُسکو قتل کر کے ان سب کو
رہا کیا ہے ساحرون سے یہ لوگ بسبب نہ جاننے سحر کے مقابلہ نہین کر سکتے ہین مگر نہ شجاعت
و بہادری و نامردی کے خیال سے ساحرون کے مقابلہ سے بھاگتے بھی نہین ہین یہ جو ہمکو
معلوم ہوا اور ہمنے خود اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ساحران زبردست لشکر سے چلے گئے اب
سوائے سرداران غیر ساحر و جانشینان حمزہ کے کوئی ساحر زبردست لشکر مین نہین ہے
ہان جو لشکر مین ہین وہ ایسے ساحر نہین ہین کہ کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکین رہا لشکر
غیر ساحران وہ تو ساحر کے مقابلہ مین بیکار ہین ہمنے خیال کیا کہ چلکر حضور کو اس واقعہ سے آگاہ
کرین شاید کوئی ساحر زبردست حضور کا ملاقاتی ہو حضور اُسکو طلب کر کے ان لوگون کا
خاتمہ کرین کیونکہ اسوقت مین نہ کوئی ساحر زبردست لشکر مین ہے نہ عمرو عیار جو کہ
قاتل ساحران مشہور ہے وہ ہے نہ حمزہ ہے حضور حضور کے حسب دلخواہ کام ہوگا ایسے وقت

بہتر پھر کوئی وقت ہاتھ نہ آئیگا کہ جو دوسرے بلا دفع ہوجاتی ہے ہم غلاموں کو بخوبی معلوم ہے کہ
نہ تو حضور ان لوگوں سے لڑ سکتے ہیں نہ لشکر حضور میں کوئی ایسا سردار ہے جو آپ سے مقابلہ
کرے سوائے شکست کھانے کے کوئی دوسری صورت مقابلہ کرنے میں نظر نہیں آتی ہے ہاں البتہ
اگر وے حضور زندہ ہوتے تو وہ ان سب کو ضرور قتل کرتے کیونکہ انکا مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ تو
عیار کے ہاتھ سے مارے گئے ہم سب کے نزدیک اس تدبیر سے کوئی بہتر تدبیر نہیں ہے نہ ایسا ایسا
وقت ملیگا ہمنے حضور کو آگاہ کر دیا اب حضور کو اختیار ہے ہم غلام بشرط خدمت بجالاتے ہیں یہ
جو ان ہرکاروں نے بیان کیا جسقدر سردار وہاں موجود تھے یہ سن سکے کہنے لگے کہ خداوند
ہرکارے بجا عرض کرتے ہیں واقعی امر یہ ہے کہ ہم اپنے میں سے کسی میں اسقدر جرأت و طاقت
نہیں پاتے ہیں کہ ان سے لڑ سکیں نہ اسقدر لشکر رکھتے ہیں نہ حضور کو ہم ایسا جانتے ہیں
ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ان سے مقابلہ کر سکیں پس کون سی صورت ہے مفر کی سوائے اطاعت کے
اطاعت کو دل گوارا نہیں کرتا ہے ان لوگوں کے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہیئے اور یہ لوگ جب سے
ظاہر ہوئے یا عاجز سوائے مکر و فریب کے اور کسی صورت سے نہیں عاجز ہوتے ہم اب تک کوئی
ان سے سر میدان نہیں سر ہوا نہ ان پر غالب آیا یہی سب پر غالب آئے بڑے بڑے
پہلوانوں نے مقابلہ کیا انجام کو یہی لوگ غالب رہے وہ مغلوب ہوا بڑے بڑے بادشاہ کہ جو کرور لشکر
رکھتے تھے وہ بھی مغلوب ہوئے سر مگر کوئی غالب نہ ہو سکا ہاں فریب و دغا سے غالب آیا
انکو بھی یہی لازم ہے کہ ان سے ساتھ فریب و دغا فرمائیے کسی ساحر زبردست کو طلب کر کے انکا
کام انکے ہاتھ سے کرائیے سرداروں نے جو یہ کہا اخلاق نے جواب دیا کہ میں خود اپنے
دل میں یہی خیال کر رہا تھا اور اسوقت اسی فکر میں مبتلا تھا کہ کیا تدبیر کروں جو ان سب پر
غالب آؤں کیونکہ نہ اپنے میں انکے مقابلہ کی طاقت و قوت پاتا ہوں نہ تم لوگوں میں
نہ اسقدر لشکر رکھتا ہوں یہ خیال کیا تھا کہ مکر و دغا کروں تو یہ خیال ہوا کہ عیار موجود
ہیں انکی موجودگی میں کوئی فریب و دغا کام نہ آئیگا سوائے اطاعت کے کوئی صورت مفر کی
نظر نہ آتی تھی اسکو دل گوارا نہ کرتا تھا بڑی دیر سے اسی فکر و تردد میں مبتلا تھا کہ ان ہرکاروں
نے آکر یہ خبر دی خداوند عجائب نے یہ ایک تدبیر اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کر دی اور ہم بھی

کمک کی اور ہم سب کو ہلاک ہونے اور اطاعت کرنے اور اپنا مذہب آبائی ترک کرنے سے بچایا
بڑی فکر تو اس امر کی تھی کہ اطاعت بھی کی تو یہ امر ضرور ہوگا کہ خدائے نادیدہ کو سجدہ کرین جو دل
گوارا نہ کرتا تھا اس سے تو مرنا بہتر تھا مگر یہ قدرت خداوند سے صورت نکل آئی اب مین
فکر کرتا ہون اور ذہن کو دوڑاتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ میرے ملاقاتیون مین سے کو جنہین
مجھے دعوی محبت و الفت ہی اور وہ مجھ سے دعوی الفت کرتے ہین اور اکثر اونکا اور میرا محبت
کے بارے مین امتحان بھی ہو چکا ہی وہ میرے ساتھ اور مین انکے ساتھ پختہ نکلا ہون جو کہ ایک
روح اور کئی قالب مین جن سے عزیزون سے زیادہ ربط ہی جن پر یہ گمان ہی کہ اگر وقت پڑے
تو وہ اپنی جان کو عزیز نہ کرین پسینہ پر خون گرادین اونمین کوئی ساحر بھی ہی کہ جس سے یہ امید ہو
کہ مین اسکو برائے طلب کرون وہ فوراً میری مصیبت اور مجکو آفت مین مبتلا سنکے میری کمک
کرے اور یہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرے اگر انمین کوئی نکلا تو مین امید کرتا ہون کہ اگر انمین کوئی
ساحر نکلا اور مین نے اسکو اس حال سے آگاہ کیا وہ فوراً میری یہ حالت سُنکے آئیگا اور جہان تک
ہوگا میری کمک کریگا اور میرا راز افشا نہ کریگا کیونکہ مجکو ان لوگون سے بڑی بڑی امید ہی انکو
مجھ سے یہ کہکر اخلاق خیال کرنے لگا اپنے دوستون کو کہ جنکی ذات سے اسکو بڑی بڑی
امید تھی ہر امر کی اسکو ان سے توقع تھی فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تیرا بہت بڑا دوست
ایک ساحر زبردست ہی کہ جسکے تو اکثر کام آیا ہی اور تیری اسکے اول درجہ کی محبت ہی کبھی تیرا
اور اسکے رنج بھی نہین ہوا ہی اسنے مجھ سے اکثر کہا ہی کہ بھائی اخلاق اگر خدانخواستہ تجپر
کوئی وقت پڑے اور تم مجکو خبر کرو تو ہماری محبت کا حال تجپر کھلے مین تمھارا کیسا دوست ہون
امتحان کرلو ای اخلاق تیرے اور اسکے ٹوپی بدلی گئی ہم اور وہ دونون دودھ شریک بھائی
بھی ہین اس سے بڑھ کر کوئی تیرا دوست نہین ہی اور وہ ساحر زبردست بھی ہی کہ اسکا اسوقت
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اسنے چاہ بابل مین جاکر ہاروت و ماروت سے سحر حاصل کیا ہی
اور برسون ساحران ظلمات کی خدمت کی ہی جب مین نے اس سے اکثر کہا کہ ای بھائی تم جو
سحر حاصل کرتے ہو تو یہ کس کام کا ہی وہ یہ جواب دیتا تھا کہ اسکا حال اسوقت کھلے گا جب
کوئی وقت تجپر پڑے گا یا میرے اوپر خدانخواستہ اسوقت اس سحر کا مزا دیکھنا کہ کیا ہے

کیا کام نکلتا ہو ایسے وقت مین اُسکو آگاہ کرنا پڑ ضرور ہو اگر اُسکو خبر ہو گئی تو وہ ضرور آکر میری کمک
کریگا اور ان خدا پرستون کا فیصلا کریگا اُس سے بڑھکر اس کام کے لیے کوئی دوسرا شخص نہین ہو
یہ خیال دل مین کرکے اور تجویز کرکے اخلاق اُچھل پڑا چہرہ اُسکا سرخ ہو گیا بیساختہ منہ سے نکلگیا
کہ وہ مارا اب یہ خدا پرست میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین دیکھو تو کیسی سزا دیتا ہون اگر
ایک ایک کو چُن چُن کر نہ قتل کیا مثل سگ و خوک کے تو اپنا نام اخلاق نہ رکھا اور اپنے بھائی
کے خون کا ان سے عیوض نہ لیا تو کچھ کام نہ کیا ان سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ انکے
حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائین اور مجھکو ترس نہ آئے یہ جو اُسنے کہا جو لوگ کہ اسوقت
اُسکے پاس موجود تھے یہ اُسکی حالت دیکھکر اور اُسکو خوش پاکر کہنے لگے کہ کیون حضور کیا کسیکو
تجویز کر لیا جو اسوقت اسقدر چہرہ پر بشاشت و آثار خوشی ظاہر ہوئے کیا کوئی تدبیر ذہن مین آگئی
اگر ایسا ہو تو ہم غلامون سے بھی بیان فرمایئے تاکہ ہم بھی خوش ہون اور جو رنج و غم دل مین ہو
اُسکو آپ خوشی سے دھو کر برطرف کرین اور گرد رنج و ملال کو دفع کرین دل رنجور و مغموم کو مسرور
کرین کیونکہ خوشی تو ہمارے مقدر سے اُٹھ گئی ہو اس طور سے جو اُن لوگون نے کہا اخلاق نے
[illegible]ت و انعام دیکر رخصت کیا اُسکے بعد اُن لوگون سے کہا کہ یہ بات راز کی ہو مین تم سبکو
[illegible] دیانت دار خیال کرتا ہون جو تم سے مین اپنا راز بیان کرتا ہون یہ کسی پر ظاہر نہ ہو اُنھون نے
[illegible] کیا کہ ہم سب آپ ایسے رقسم کے عرض کرتے ہین کہ ہم آپکا راز کسی سے ظاہر نہ کرینگے آپ اطمینان
رکھین اسوقت اخلاق نے اُن سے کہا کہ آگاہ ہو کہ میرا ایک دوست ہو کہ جسکا نام قرناطیس جادو
ہو کہ وہ قرناطیس پر رہتا ہو اُسپر اُسنے ایک باغیچہ بہت مختصر بنوایا ہو اور اُس پہاڑ کو اپنے نام سے
[illegible] کیا ہو وہان رہتا ہو بہت بڑا ساحر زبردست ہو کہ آج اسکا سحر و ساحری مین مثل و نظیر نہین
ہو اپنے وقت کا سامری و جمشید افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوشربا کا مدتون مصاحب
رہا ہو کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا یہ اُسکی آنکھین دیکھے ہوئے ہو میرے اُسکے بڑی ملاقات ہو
بلکہ یون کہنا چاہئے کہ ہم وہ دونو شریک بھائی ہین مین نے اکثر مقام پر اُسکی مدد کی ہو اور بڑے بڑے
کام میری ذات سے اُسکے حل ہوئے ہین اُسنے اکثر مجھ سے کہا ہو کہ جب تیرا یا تمھارے بھائی پر کوئی
وقت سخت پڑے مجکو آگاہ کرنا مین اُسکی تدبیر کردونگا اے بھائی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تمھارا بُرا چاہتا ہون

اور برائی کا خواستگار ہون بلکہ یہ امر تو کہ زمانہ یکسان نہین رہتا ہی مصیبت و راحت سب کے ساتھ
دشمن و دوست سب کے ہین مجھکو میرا علم خبر دیتا ہی کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا تم ایک مصیبت سخت مین
مبتلا ہوگے اگر ایسا ہو تو ضرور مجھکو آگاہ کرنا اول تو خداوند ایسا کرے کہ وقت آئے ہی نہین شاید
زمانہ کی گردش سے آئے تو مجھکو ضرور آگاہ کرنا پس جب تم لوگون نے اور ہرکارون نے یہ خبر
کی اور یہ کہا کہ کوئی دوست آپکا ساحر ہو تو اسکو طلب فرما کر ان خداپرستون کا خاتمہ کرائیے جبکہ
جو خیال کیا تو کسیکو دوستون مین سے ساحر نہ پایا بہت فکرمند تھا کہ فوراً جیسے کسی نے کان مین
کہدیا کہ قرناطیس جادو اپنے دوست صادق و محب واثق کو اس حال سے آگاہ کر دا انکا خیال
آنا تھا کہ انکا قول و اقرار بھی یاد آگیا مگر ایک امر کا خیال ہی کہ عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ میرے پاس آئے ہین
بسبب چند در چند ضرورتون کے انکے پاس گیا برس دن ہوا ہی کہ میرے انکے ملاقات نہین ہوئی
نہ انکو میری حالت سے آگاہی ہی نہ مجھکو انکی حالت سے کچھ خبر خیریت معلوم ہی نہین ہی کہ وہ کیسے
ہین اور انکا مزاج کیسا ہی اپنے مقام پر ہین یا نہین خیر مین انکو ایک نامہ تحریر کرتا ہون اسمین اپنی
کل حالت تحریر کرتا ہون اور طلب کرتا ہون اگر وہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہونگے اور تندرست
ہونگے تو فوراً تشریف لائینگے گو برس دن سے ملاقات نہین ہوئی ہی مگر پھر بھی وہ نامہ
دیکھتے ہی فوراً آئینگے اور ان سبکو قتل و غارت کرینگے ان سب نے یہ سنکے عرض کیا کہ پھر حضور
جلد نامہ تحریر کرکے روانہ کرین تاخیر نہ فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ کوہ طور سے ایک سو میل کے
فاصلہ پر ایک پہاڑ ہی کہ اسکا نام کوہ قرناطیس ہی اسپر ایک ساحر رہتا ہی کہ اسکا نام قرناطیس جادو
ہی واقعی اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی اگر اسوقت مین سامری و جمشید بھی ہوتے تو اسکے سامنے
طفل مکتب تھے یہ حرامزادہ مدت تک افراسیاب جادو کا مصاحب رہا ہی اس سے بہت
سحر حاصل کیے ہین جب طلسم ہوشربا برباد ہوا اور سب وہان سے بھاگے تو یہ یہان آکر مقیم ہوا
ساحری مین زبردست مادہ جادوگری اسکو بہت ہی اخلاق کا بہت بڑا دوست ہی اسنے اکثر اخلاق
سے کہا ہی کہ جب تم پر کوئی وقت سخت پڑے تو تم مجھکو آگاہ کرنا مین تمھاری کمک کرونگا اس ملعون حرام
کا طریقہ کیا ہی کہ پہاڑ پر رہتا ہی خوبصورت خوبصورت لڑکیون کو سحر سے اٹھا لاتا ہی اونپر سحر
کرکے انسے اپنا کام دل حاصل کرتا ہی رات دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہی دوسرا امر جو

ہر کبھی فاعل ہوتا ہو کبھی مفعول اخلاق سے یہی سبب زیادہ تر دوستی کا ہو کہ جب یہ جوان
تھا تو وہ اسکو بھی اپنے کام مین لا چکا ہو اور بہت مزا اسکوائی سے ملا ہو یہ اُسکا معشوق ہو وہ
اُسکا معشوق ہو وہ اسکا بلکہ اب بھی جب کبھی ملاقات ہو جاتی ہو تو دونون باہم عیش کرتے ہین یہی
زیادہ تر سبب دوستی اور ملاقات کا ہو چنانچہ اخلاق نے اُسی کا ذکر کیا اور اب اُسی کو نامہ تحریر کرتا ہو
وہ حرامزادہ اُسی کو یہ رہتا ہو چونکہ عیش پسند ہو اس سبب سے رات دن جوان جوان عورتون و
لڑکون سے صحبت رہتی ہو شب بھر عورتون کے ساتھ مشغول عیش رہتا ہو اور دن بھر لڑکون کے
ہمراہ اسی سبب سے اسکو فرصت نہین ہوتی ہو جو یہ کسی طرف کا خیال کرے اسکو اسی کام سے مہلت
نہین ہو کہ وہ کسی کی ملاقات کو جا سکے یا اُسکی کوئی ملاقات کو آسکے یا وہ یہ خیال کرے کہ کون کتنے دن
سے نہین آیا سوا اُسکو عیش کے دوسری فکر نہین ہو ہان جب کبھی تنہا ہوا تو کچھ خیال اخلاق
کا آیا اُسکے دیکھنے کو دل چاہا پھر اُسکے ملازم کسی نو کبھی لڑکی جوان کو لا آئے وہ اُسی سے مصروف ہو گیا
خیال برطرف ہو گیا یہ تو عیش مین مصروف رہتا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ اخلاق نے قلم دوات
طلب کر کے نامہ تحریر کرنا شروع کیا پہلے تو تعریف خداوند عجائب کی تحریر کی اُسکے بعد یہ القاب
تحریر کیا کہ ای برادر مہربان وای قوت بازوے مستمندان گل گلزار نکتہ سنجی ساحری نخل نہال
باغ جادوگری غنچہ حدیقہ افسون گری یادگار جمشید وسامری شہنشاہ ساحران زمان زاد لطفہ بعد مطلب
معلوم ہو کہ ایک مدت مدید سے آپکی خبر خیریت اس حقیر سراپا التقصیر کو نہین معلوم ہوئی ہو
کہ مزاج مبارک کیسا ہو کہ نہ آپ خود تشریف لاسکے نہ مجھکو اپنی خدمت مین یاد فرمایا مین تا تحریر
عریضہ ہذا خیریت سے ہون خلاصہ تحریر یہ ہو کہ مین بسبب چند در چند کامون کے حاضر خدمت
اقدس نہ ہو سکا لہذا بذریعہ تحریر ہذا کے عرض پرداز ہون کہ آپ اپنی خیریت مزاج سے مجھکو آگاہ فرمایئے
تا کہ دل مضطر کو تسکین حاصل ہو یہ جو بسبب نہ پانے خبر خیریت کے مثل ماہی بے آب کے بیقرار
ہو رہا ہو اسکو قرار آئے مین خود حاضر خدمت والا ہوتا مگر ایک ایسے کام اور ایسی مصیبت وآفت
مین مبتلا ہون کہ ایک قدم یہان سے ہٹ نہین سکتا ہون آپ نے وعدہ اکثر فرمایا تھا کہ جب
کوئی مصیبت سخت مین تو مبتلا ہوتا تو ہمکو آگاہ کرنا ہم تیری اسوقت مین کمک کرینگے تو وہ وقت
اب آیا ہو کہ ایک آفت تازہ مین مین چند دن سے مبتلا ہوا ہون حسب وعدہ میری کمک فرمایئے

اور تشریف لاکر اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمایئے کیونکہ اسوقت سے پھر کوئی وقت کمک
نہ ہوگا کہ اسوقت مین کمک فرماییے گا یہ وہ وقت ہے کہ جان تبا جاتی ہے اور ایمان بھی ایک دشمن
سخت نے آکر گھیر لیا ہے بھائی صاحب یعنی اشفاق کو قتل کیا مین بھی مجروح ہوا اب مین اپنے مین
ایسی طاقت و قوت نہین پاتا ہون نہ میرے پاس اسقدر لشکر ہے نہ کوئی سردار یا پہلوان ہے
جو اُن لوگون سے مقابلہ کرے سوائے جان جانے کے کوئی اور صورت مفر نظر نہین آتی ہے
وہ مصیبت اور بلا یہ ہے کہ حمزہ صاحبقران برائے فتح طلسم ادھر کو آئے تھے اتفاق سے انکا
گذر ادھر کو ہوا اُن سے مقابلہ ہوا اُنکے عیار نے عیاری کرکے اشفاق کو قتل کیا گو
اُنھون نے یہ خبر پاکر عیار کو نکالدیا میرے اُنکے مقابلہ کی نوبت آئی مین زخمی ہوا جب سے
اب تک اُنکا لشکر مجھکو گھیرے ہوئے پڑا ہے آجکل نہ حمزہ ہے لشکر مین نہ کوئی ساحر ہے مگر اُسپر بھی
وہ لوگ ایسے زبردست ہین کہ جرات نہین پڑتی ہے کہ اُنسے مقابلہ کرون وہ یہ کہتے ہین کہ یا تو مقابلہ
کرو یا دین اسلام قبول کرو مین ایسے مین نہ مقابلہ کی جرائت پاتا ہون نہ یہ دل گوارا کرتا ہے کہ اُنکا تابع
ہوکر اُنکی اطاعت کرون اور اپنا دین آبائی ترک کرکے دین اسلام اختیار کرون اس آفت مین
مبتلا ہون کہ خدا پرست گھیرے ہوئے ہین نکلنے کی مہلت نہین ہے کہ آپ کے پاس آؤن
اور آپکو اس حال سے آگاہ کرون برادر اشفاق کا جبار رنج و صدمہ پورے طور سے اُنکے
مرنے کا بھی سامان نہ کرنے پائے عزیزون کو بھی نہ خبر کرسکے بڑے تعجب کی بات ہے کہ جسکا آپ
ایسا دوست و شفیق و مہربان ہو وہ اس آفت مین مبتلا ہو دشمنون کے ہاتھ سے عاجز و
پریشان ہو اور کوئی صورت اُسکے مفر کی نظر نہ آئے لہذا جب مین نے دیکھا کہ کوئی صورت
مفر کی نہین ہے نہ اسقدر مہلت ملتی ہے کہ اپکی خدمت مین حاضر ہوکر آپکو اس حال سے آگاہ
کرون بذریعہ عریضہ ہذا اسکے آپکو خبر کی کہ آپ تشریف لاکر مجھکو اس بلا سے نجات دین آپکی بندہ نوازی
[illegible] سے بعید نہ ہوگا بموجب مصرعہ ع کرمہائے تو مارا کرد گستاخ ؛ دست بستہ عرض
کرتا ہون از میری کمک فرمایئے و اگر اپنی تشریف آوری مین تاخیر فرمایئے گا تو پھر مجھکو زندہ نہ پایئے گا
جناب من دین و مذہب کا معاملہ ہے مین کوئی ملک و مال کے لیے نہین لڑتا ہون اسمین آپکو
کو میری کمک مقدم ہے پس ایسے تو مجھکو ایک قسم کا نیاز حاصل ہے اور اپنی مختصر تحریر کرتا ہون

تصور فرمایئے زیادہ مہلت نہین ہو کہ کل حال تحریر کرون جب تشریف لایئے گا تو زبانی عرض کرونگا
راوی بیان کرتا ہو کہ اخلاق نے کل واقعات جو لشکر اسلام سے گذرے تھے اور جس طور سے
جنگ و پیکار ہوئی تھی اور دیوانے کا حال سب تحریر کر دیا جو کہ منشی احمد حسین صاحب اپنے
اجزا مین تحریر کر چکے ہین سب تحریر کر دیا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب نامہ لکھکر
تیار کر چکا ایک مرتبہ اپنے وزیر سے کہا کہ یہ نامہ کسی سانڈنی سوار کو دیکر اُس سے کہدو کہ وہ یہ نامہ
لیکر بہت جلد کوہ قرناطیس کی طرف جائے اور قرناطیس جادو کو دیکر اسکا جواب بہت جلد
حاصل کر کے لائے ہم جواب کے منتظر ہین کہ جواب نامہ آئی تو اُسکے موافق بندوبست کرین وزیر
نے اسوقت ایک سانڈنی سوار کو نامہ دیکر طرف کوہ قرناطیس کے روانہ کیا اور جو کچھ اخلاق
نے کہا تھا وہ اُس سوار سے کہا اور یہ بھی کہا کہ زبانی سب حال کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت جلد
بلایا ہو اور کہا کہ جلد ہی تشریف لایئے اور جو کچھ حال اور واقعہ بیان گذرا ہو سب بیان کرنا اور بہت
جلد جواب لیکر آنا انعام کثیر پاؤگے وہ سانڈنی سوار یہ سُن کے نامہ لیکر روانہ ہوا طرف کوہ قرناطیس
کے یہان اخلاق قزاق انتظار نامہ مین مصروف ہو اور روز دربار آراستہ کرتا ہو لشکر ذیر کوہ
مقابل لشکر اسلام اُترا ہوا ہو ادہر قرناطیس جادو اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہو اُسکے ملازم حاضر
ہین باغ خوب آراستہ ہو سب سامان عیش مہیا ہو ایک معشوق پہلو مین بیٹھا ہوا ہو دور
شراب چل رہا ہو جام مے ارغوانی گردش مین ہو صدائے شفتالو بلند ہو چپاق چپاق
کی صدا آرہی ہو پہلو گرم ہو ملازم سامنے دست بستہ حاضر ہین مطربہ سامنے گا رہی ہو تبلہ و
سارنگی بج رہا ہو وہ مطربہ یہ تین شعر داغ دہلوی کے گا رہی ہو شعر ایک ہی رنگ ہو سب سے
تماشا کیسا ؛ کوئی کیسا ہو کوئی چاہنے والا کیسا ؛ عرصۂ حشر مین انصاف ہمارا اُسکا ؛
دیکھنا یہ ہو کہ ہوتا ہو تماشا کیسا ؛ بخشدے اُس بت سفاک کو اے داور حشر ؛ خون ہی مجھ مین نہ
تھا خون کا دعوی کیسا ؛ عجب رنگ صحبت کا ہو کہ یکایک قرناطیس کو اخلاق کا خیال
آیا فوراً اسکو یہ خیال ہوا کہ عرصہ ہوا کچھ خبر نہ تو اخلاق کی معلوم ہوئی کہ وہ کیسا ہو نہ وہ خود
آیا مین اُسکے پاس گیا اصل امر یہ ہو کہ جو لطف صحبت اُس سے حاصل ہوتا ہو اسوقت مین
وہ کسی سے نہین حاصل ہوتا ہو برس سوا برس کا عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ خود آیا نہ کچھ خیر آئی

کہاں وہ مرگیا اُسکی خبر منگانا پر ضرور ہی کہ کچھ حال تو معلوم نہین ہو کہ کس بلا و آفت مین مبتلا ہی کہ نہ خود آیا
نہ اپنے حال کی خبر بھیجی اور مین ایسا بیخبر ہوا اور ایسا بھولا کہ مین نے خود خبر نہ لی اخلاق سا دوست
مجھکو نصیب نہ ہوگا یہ سب جو مین چار بیٹھے ہین جب تک تیرے پاس مال و دولت ہی
اسوقت تک یہ سب تیرے ساتھ ہین ادھر تو مفلس ہوا یہ سب اپنی اپنی راہ لین گے ہان یاد رکھ
دیگا تو وہی دیگا بڑا غضب کیا تو نے کہ اُسکی خبر نہ لی وہ تیرے کس کس وقت مین کام آیا
معلوم ہوتا ہی کہ تیرے خبر نہ لینے سے وہ ناخوش ہوا اور خفا ہو گیا ہی تجھکو لازم ہی تو اُسکو جاکر
منالا اور اپنی عدم توجہی کا عذر کر اور اپنی خطا معاف کرا اور اپنا قصور بخشوا قرناطیس بیٹھا
ہوا یہ خیال کر رہا تھا اب اسکو نہ ناچ اچھا معلوم ہوتا ہی نہ رنگ یہی فکر ہی کہ کسی تدبیر سے
مین اخلاق کے پاس پہونچ جاؤن یہ تو اس فکر و تردد مین ہی ادھر اخلاق کا نامہ بر نامہ
لیئے ہوئے راہ طی کر کے قریب کوہ پہونچا تھوڑی دیر دم لیکر کوہ پر آیا اور قریب باغ قرناطیس
پہونچکر دروازے پر ٹھہرا دیکھا کہ در باغ پر چند سوار و چند سپاہی بیٹھے ہوئے پہرہ دے
رہے ہین کہ یہ پہونچا اسنے اُن سوارون سے کہا کہ یہی باغ ہی قرناطیس جادو کا انھون نے
اسکو دیکھکر کہا کہ ہان یہی باغ ہی ملک قرناطیس جادو کا اسنے دریافت کیا کہ کیا وہ تشریف لائے
ہین اسوقت انھون نے جوابدیا کہ وہ ہمہ وقت باغ مین مثل بہار کے جلوہ فرما رہتے ہین کسی وقت
باغ اُنکی ذات سے خالی نہین رہتا ہی ہمہ وقت جلسہ عیش بپا رہتا ہی ناچ و رنگ ہوا کرتا ہی صحبت عیش
و نشاط برپا رہتی ہی معشوقان طناز پہلو مین جلوہ فرما رہتے ہین اُنسے راز و نیاز ہوا کی کیون تمکو اُنسے
کیا کام ہی اور کیا ضرورت ہی اور کہان سے آئے ہو بیان کرو تاکہ ہم انکو خبر کرین نامہ بر نے کہا کہ جاکر کہدو کہ تمھارے
دوست اخلاق کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کرتا ہی اور قدمبوسی کی بھی آرزو و دیدار
کا بھی خواستگار ہی یہ سنکے ایک سپاہی اُنھین سے اندر باغ کے گیا اور سامنے جاکر کھڑا ہوا قرناطیس اخلاق
کے خیال مین غرق تھا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی چنانچہ کہ ناچ و رنگ سب سے اُسوقت متنفر ہو گیا ہی دل اُسکا
اخلاق کی طرف رجوع ہی حالت یہ ہی کہ تن اُسکا یہان ہی اور روح کوہ بلور پر ہی پاس اخلاق کے یہ سپاہی سامنے
ہاتھ باندھے کھڑا ہوا ہی کہ یہ سر اُٹھا کر میری طرف دیکھین تو مین عرض کرون کہ دیکا یک قرناطیس نے سر اُٹھا کر دیکھا
تو اپنے سامنے قریب فرش در باغ پر جو سپاہی بر کے پاسبانی مقرر تھے اُنھین سے ایک کو کھڑے ہوئے پایا خیال کیا

آیا ہی کیا ضرورت ہی یہ دل مین خیال کر کے اُسکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیون تم اپنے کام کو ترک
کر کے یہان آئے ہو اسکا کیا سبب ہی کیا تمھارا پہرہ دینے کا وقت نہین ہی اُسنے مجرا کر کے
عرض کیا کہ جی نہین یہی وقت میرے پہرہ دینے کا ہی مگر ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہون ایک سانڈنی سوار
کوہ بلور سے آیا ہی کوہ بلور کا نام سننا تھا کہ اسنے کان کھڑے کیے اور کہا کہ کیا ہی بیان کرو اُسنے
جواب دیا کہ سانڈنی سوار کوہ بلور سے ملک اخلاق مالک کوہ بلور کا نامہ لیکر آیا ہی اور بار بار چاہتا ہی کہتا
ہی کہ مجکو کچھ زبانی عرض کرنا ہی اور نامہ بھی دیتا ہی اُسکے خبر کرنے کو آیا ہون کہ اُسکے بارے مین
کیا حکم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ قرناطیس اُچھل پڑا اس طرح سے کہ جیسے کوئی سوتے سے چونک
پڑتا ہی اور چہرہ پر ایک آثار خوشی ظاہر ہوئے چہرہ فرط خوشی سے سُرخ رنگ ہو گیا کہنے لگا کہ کیا
میرے دوست اخلاق کے پاس سے نامہ آیا ہی مین اسوقت اُسکے خیال مین مستغرق تھا اور
یہ خیال کر رہا تھا کہ برس دن سے میرے دوست کی کچھ خبر نہین آئی نہ وہ خود آسکے نہ معلوم
کیسے ہین کیا مجھ سے کچھ خفا ہو گئے ہین سچ کہا ہی کسی نے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہی اُسکا
نامہ جو آنے والا تھا تو مجکو بھی یاد آئے بقول شاعر شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ٭
از سوے کینہ کینہ و زسوے مہر مہر ٭ میرے دل نے خبر دی کہ تمھارے دوست کا آج نامہ آئیگا اسی
سبب سے تو مجکو بھی خیال آیا خیر جاؤ اور جلد نامہ بر کو لیکر آؤ تا کہ مین نامہ دیکھون کہ میرے دوست
نے کیا لکھا ہی خیریت تو ہی نہ معلوم مزاج کیسا ہی مین دوست کا نامہ پڑھ کر مضمون خط سے
آگاہ ہون خداوند عجائب خبر خوشی سنا مین شکر اس امر کا ہی کہ میرے دوست کی خبر آئی مین
بہت متفکر تھا مین خود نامہ روانہ کرنے والا تھا بلکہ مین خود جاتا یہ جو کہا وہ سپاہی فورا وہان
سے سلام کر کے واپس چلا اُس سوار کے لینے کو ادھر اُس معشوق نے جو کہ پہلو مین بیٹھا ہوا تھا
قرناطیس سے کہا کہ اسوقت تو آپ یہ خبر سُن کے بہت خوشی سے مثل بوے گل کے جامہ مین نہین
سماتے ہین وہ کون ایسا دوست ہی کہ جسکے لیے اسقدر آپ خوش ہوئے ہین کیا ہم سے بھی زیادہ
ہی ہان تو فرمایئے قرناطیس نے جواب دیا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اسوقت کچھ اپنی خوشی کا حال
بیان نہین کر سکتا ہون یہ جسکا نامہ آیا ہی یہ میرا بچپنے کا دوست ہی ہم اور یہ دونون کھیل کر بڑے
ہوئے ہین برس دن سے خبر نہ معلوم ہوئی تھی مین نے کچھ خیال کیا تھا اسوقت جو خبر آئی تو

تو مین بہت خوش ہوا ہون واقعی پھولون نہین سماتا ہون مین اور وہ ایک روح دو قالب
ہین مجکو اسوقت اسکا خیال ہے مین اسوقت یہان نہ تھا میرے خداوند عجائب نے میرے
اوپر رحم کھایا کہ میرے دوست کی خبر پہونچادی یہ سن کے اُس معشوق نے جواب دیا کہ اصلی
ہوا اخلاق بھی میرے ہی مثل آپکا دوست ہے اسی امر کی دوستی ہوگی وہ بھی کبھی نہ کبھی آپکے
مصرف مین آیا ہوگا قرناطیس ہنس پڑا اور کہا کہ جو کچھ خیال کرو وہ میرا بہت بڑا دوست ہے یہ
باتین ہورہی تھین کہ وہ سپاہی اُس نامہ بر کو لیکر داخل باغ ہوا اور بارہ دری مین آیا یہان
نامہ بر نے سامنے آکر سلام کیا کہ قرناطیس کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے ہی اسنے سلام کیا
اُسنے سپاہی سے پوچھا کہ کیا یہی نامہ لیکر آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سنتا تھا کہ لایا
اور قریب مسند فرش پر اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا وہ سلام کرکے بیٹھ گیا قرناطیس نے
گانے والون منع کیا کہ ا وقت ہٹ جاؤ اور گانا موقوف کرو میرے دوست کے پاس سے نامہ
آیا ہے مین اسکو پڑھونگا مین اسوقت اور کام مین مصروف ہون بعد اسکے گانا سنونگا وہ
سب سامنے سے ہٹ گئے گانا موقوف ہوگیا سب خاموش ہوکر بیٹھے اُسوقت قرناطیس
نے نامہ بر سے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ میرے دوست اخلاق تو بہت اچھی طرح ہین اُنکا مزاج
کیسا ہے کیا کچھ خفا تھے جو برسون سے نہ خود تشریف لائے نہ اپنی خیر خیریت سے آگاہ کیا یہ تو
مجکو یقین ہے کہ نامہ تمام شکوہ وشکایت سے بھرا ہوگا اُنکا گلہ وشکوہ میرے سر آنکھون پر
ہے جو کچھ وہ فرمائین سب بجا ہے اور جو کچھ تحریر کرین سب درست ہے مجھ سے بہت بڑی خطا
ہوئی ہے کہ مین نے خبر نہ لی خیر تم بیان کرو تب اُس نامہ بر نے کہا کہ جی ہان اچھے تو ہین مزاج
تو سب طرح سے اچھا ہے مگر ایسی آفت مین مبتلا ہین کہ کیا عرض کرون اُس آفت کی آپکو
خبر کی ہے اور فرمایا ہے کہ بہت جلد تشریف لائیے اگر عرصہ فرمائے گا تو مجکو زندہ نہ پائیے گا
زخمی بھی ہین مگر اب تو کسیقدر زخم اچھے ہوگئے ہین ہم سبکو تو انکی زندگی کی بالکل امید نہ تھی مگر
خداوند نے بڑا فضل کیا کہ زخم اچھے ہوگئے اب تو وہ باہر نکلنے لگے ہین طاقت بھی آگئی ہے
یہ سن کے قرناطیس کے حواس جاتے رہے پریشان ہوگیا کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ
ہے میرے تو حواس جاتے رہے اپنے دوست کی خبر کہو کس کے ہاتھ سے مجروح ہوئے کون

ایسا تھا جو یہ حالت ہو گئی اور مجکو خبر نہ کی یہ سب آفت گذر گئی کیا مین شراکت نہ کرتا یہ تو بیان کرو
کہ اُنکے بڑے بھائی اشفاق صاحب تو اچھے ہین کیا وہ بھی مجروح ہوئے یا بھائی کی کمک نہ کی
کہ مجروح ہوئے انھون نے نہ روکا خود نہ جاکر مقابلہ کیا یہ خبر سن کے میرے دل پر چوٹ لگی
قلب پر زخم کاری لگا مین بیقرار ہو گیا جلد بیان کر کہ کیا واقعہ گذرا تب اُس سانڈنی سوار نے تمام واقعہ
لشکر اسلام کے آنے کا اور مقابلہ کے ہونے کا سب بیان کیا اور اخلاق کے نامہ تحریر کرنے کا
یہ جو قرناطیس نے سنا بڑا صدمہ ہوا اور افسوس کیا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اس مصیبت
مین مبتلا ہوئے اور ہمکو خبر نہ کی مین ایک چشم زدن مین اُن سب کا خاتمہ کرتا اُنکی بساط کیا ہی
ایک جنبش لب مین سب کے سب غارت ہو جاتے ایک جو زندہ بچتا اب جاتے کہان
مین گرا فسوس اس امر کا ہی کہ اشفاق کی مفت مین جان گئی جیسے ہی یہ لوگ لشکرکشی کرکے
آئے تھے ویسے ہی مجکو آگاہ کیا ہوتا یہ نوبت نہ آتی خیر نامہ دو نامہ بر نے نامہ دیا قرناطیس نے
بہت اشتیاق کے ساتھ وہ نامہ لیا خوشی خوشی اُسے کھولا مگر دل پر صدمہ ہو آثار ملال چہرہ سے
بھی پائے جاتے ہین پڑھنا شروع کیا وہی سب حال تحریر تھا جو کہ نامہ بر نے زبانی بیان کیا
تھا اور وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر قرناطیس نے زانو پر
ہاتھ مار کف افسوس ملے اور کہا کہ کیا بیان کیا جائے تف میری زندگی پر اور سحر جاننے پر کہ
میرا ایک دوست آفت مین مبتلا ہو مین اُسکی خبر نہ لون اور اُسکی کمک نہ کرون یہ کہکر قلم و دوات
طلب کرکے بعد القاب و آداب کے تحریر کیا کہ بھائی قسم ہی مجکو خداوند عجائب کی اور تمہارے
سر بزرگ کی کہ مجکو ادھر بالکل مہلت نہ تھی کہ مین تمھارے پاس آتا تمھاری خیر خیریت دریافت
کرتا مین بہت مجبور تھا اس سبب سے یہ عرصہ ہوا نہ تم نے خبر لی خیر اس شکایت سے تو کچھ حاصل
نہین ہی تمھارا نامہ آیا حال معلوم ہوا اور زبانی نامہ بر کے بھی مین نے سب حالت سنی نہایت
صدمہ ہوا مگر مجکو عجب اس امر کا ہی کہ تمنے اسوقت نامہ تحریر کیا کہ جب اشفاق قتل ہو چکے اور
تم مجروح ہو گئے اور ان لوگون سے عاجز ہو گئے پہلے ہی کیون نہ خبر کی کہ اس امر کی نوبت نہ آتی
خیر معلوم ہوا کہ ہر کام کے لیئے ایک وقت مقرر ہی اب اُسکا وقت آیا کہ تمنے خبر کی مین بسر و چشم
تمھاری کمک کرنے کو موجود ہون اور جہان تمھارا پسینہ گریگا اپنا خون گراونگا ان خدا پرستون کی

کیا اصل ہو ایک جنبش لب مین انکا کام تمام ہوگا ان سب کی قضا یہان لیکر آئی ہو جو تم سے
یہ لوگ برسر پرخاش ہوئے ہین اب جانتے کہان ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اگر سامری و جمشید
بھی آئین تو مین اُن سے سحر مین مقابلہ کرون نہ کہ غیر ساحرین اسوقت اسفندیار زمانہ سے تو ڈرون
نہین کرتا ہون تو یہ کیا لوگ ہین وہ جو کہ ان سب کے افسر اعلے یعنے حمزہ مالک باطل سحر ہین وہ بھی
مقابلہ کرین تو مین انکو بھی اسیر کرلون تم اطمینان رکھو مین اپنا بندوبست کرکے بہت جلد آتا ہون
جب تمکو نامہ ملے اُسکے دوسرے دن تم طبل جنگ بجوا کر میدان مین نکلنا اور مقابلہ لشکر اسلام
صف آرا ہونا ایک لقا بہار تمھاری کمک کو آئیگا وہ ان سب کو اسیر کرلیگا ایک بھی اسکے ہاتھ
سے نہ بچیگا شاید وہ نہ لڑ سکا اور ان لوگون کا کچھ نہ کرسکا تو مین خود آؤنگا اور ان سب کو
اسیر کرکے تمھارے سامنے قتل کرونگا یقین تو ہی کہ وہی کافی ہوا اور اسی کا کوئی کچھ نہ بنا سکے
اس عرصہ مین مین بھی اپنا بندوبست کرکے آجاؤنگا اطمینان رکھو یہ لکھکر اُس نامہ بر کو دیا اور
زبانی کہا کہ کہہ دینا کہ کوئی مقام خوف نہین ہو یہ کوئی امر مشکل نہین ہو کہ جسکے لیئے مین خود تکلیف کرون
مابدولت اسی مقام سے اپنی فکر کرتے ہین کام ہو جائیگا کہدینا کہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرین
لقا بہار آئیگا وہ ان سب کو اسیر و قتل کرے گا میری کوئی ضرورت نہین ہو ہان آؤنگا ضرور مگر دو
ایک دن کے بعد کیونکہ ایک ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ بدون اسکے رفع ہوئے کہین جا
نہین سکتا ہون ایک چلہ کھینچا ہو وہ تمام ہونے کو ہو وہ تمام ہو جائے تو مین آؤن کیونکہ میرا
خود دل اخلاق سے دیکھنے کو چاہتا ہو ہان کوئی امر مشکل واقع ہوتا تو مین چلہ کا بھی خیال نکرتا
خود چلتا یہ کوئی ایسا کام نہین ہو میرا ادنی نوکر و ادنی شاگرد کرسکتا ہو مابدولت کو تکلیف کرنے
کی کوئی ضرورت نہین ہو مابدولت بعد ختم چلہ آئینگے صرف اپنے دوست کی ملاقات کو کیونکہ برس
دن سے ہمنے انکو دیکھا نہین ہو کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ مین ابھی چلتا میری طرف سے
بہت بہت سلام کہنا اور بہت بہت عدم حاضری کا عذر کرنا یہ کہکر اور خلعت دیکر رخصت کیا
اور کہا کہ بہت جلد جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا سانڈنی سوار جواب نامہ لیکر اور خلعت
پہنکر سلام کرکے باہر آیا اور سانڈنی پر سوار ہوکر طرف کوہ طور کے روانہ ہوا بعد جانے سانڈنی سوار
کے قرناطیس نے سحر کیا کہ ایک غبار پیدا ہوا یہ اُٹھکر اُس غبار مین گیا بعد تھوڑی دیر کے غبار سے

باہر چلا آیا مگر مسکراتا ہوا وہ جو معشوق اسکے پہلو مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم
کہان تھے اور یہ غبار کیسا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اپنے دوست کی کمک کے لیے
اپنے شاگرد کو طلب کیا تھا یہ غبار اُسکی آمد کا تھا مین نے جاکر اُسکو سب طریقہ تعلیم کر دیے وہ
ادہر گیا مین اپنے مقام پر چلا آیا راوی بیان کرتا ہی کہ جو بندوبست قرناطیس نے کیا ہی اُسکا
حال آیندہ آپ لوگون پر ظاہر ہوگا کہ اُسنے کیا بندوبست اخلاق کی کمک کا کیا ہی اور خود جو
نہین گیا اسکا سبب یہ ہی کہ اسنے خیال کیا کہ مین کیا غیر ساحرون کے مقابلہ کے لیے جاؤن
میری بالکل حقارت ہی ہان اگر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور تھا کہ مین جاکر کمک کرتا میرا شاگرد
جاکر کام کر آئیگا جب یہ کام ہو جائیگا اُسکے بعد مین جاکر مبارکباد دونگا دوسرے اسوقت جو
جاتا ہون تو عیش مین میرے خلل آتا ہی اور وہان عرصہ بہت گذریگا اخلاق ضرور روکیگا
کہ اس معرکہ کا خاتمہ ہولے تو جائیگا جب لڑائی فتح ہوگی تو وہ جشن کریگا اسمین شریک ہونا پڑیگا
انکار کرنا بن نہ پڑیگا پس جب وہ جشن کرے گا اُسوقت جاکر شریک ہو جاؤن گا مجھے
غیر ساحرون سے مقابلہ کرتے شرم آتی ہی ان خیالات سے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ مین چلہ مین بیٹھا ہون
اس سبب سے آ نہین سکتا ہون اور اپنے شاگرد کو روانہ کیا اب تو یہ یہان اپنے باغ مین عیش
عشرت مین اوقات بسر کر رہا ہی مگر اسکو ادہر کا خیال ہی ہمہ وقت منتظر رہتا ہی کہ اب میرا شاگرد لڑائی
جیتکے غدار بستون کو قتل کرکے آئے اور آکر یہ خبر خوش مجکو پہونچالے تا خوش ہون اور
مین جاکر شریک جشن ہون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی اب حال اُس سانڈنی سوار و اخلاق
بد رنگ دیکار کا تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق کوہ بلور پر اپنے نامہ کے جواب کا انتظار کر رہا تھا
آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین جب تک یہ دربار مین بیٹھا تھا رات بھر اسکو نیند نہ آتی
تھی جاگا کرتا ہی ادہر وہ سانڈنی سوار راہ طی کرکے سرحد کوہ بلور مین داخل ہوا یہان کو دیکہ
اخلاق کا دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر دربار ہین جو کہ اُسکے پاس ہین علاوہ اُن سردارون
کے جو کہ لشکر مین ہین اخلاق اُن سے کہہ رہا ہی کہ آج عرصہ پانچ دن کا ہوا ہی کہ میرے
نامہ کا جواب سانڈنی سوار لیکر نہین آیا نہ معلوم کہ ملاقات ہوئی یا نہین مولی وزیر نے
عرض کیا کہ مین نے تاکید تو بہت کر دی تھی اور وہ سانڈنی بھی تیز تھی جسپر وہ گیا ہی

طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملاقات نہین ہوئی وہ ٹھہرا ہوا ہے لوگون سے اسکو معلوم ہوا ہوگا
کہ وہ آتے ہین اسنے خیال کیا ہوگا کہ وہ آئین تو جواب حاصل کرکے جاؤن کہین شکار
وغیرہ کو گئے ہونگے اخلاق نے جواب دیا کہ سوائے اسکے اور کیا خیال کیا جائے خیر
آج اور انتظار کرو اگر آج وہ نہ آئے تو کل دوسرا سانڈنی سوار روانہ کرنا وزیر نے عرض کیا
بہت خوب یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ سانڈنی سوار در دولت پہ آکر پہونچا اور سانڈنی سے
اُترکر بشاش و خوش داخل دربار ہوا پہلے نگاہ اخلاق کی اسپر پڑی وزیر کی طرف
دیکھکر کہا کہ ہمارا نامہ بر جواب لیکر آگیا ابھی یہی ذکر تھا وزیر و دیگر اہل دربار نے دیکھکر کہا
کہ اسکی عمر بڑی ہوگی خوشی کا مقام ہے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بامراد آیا ہے جواب حسب دلخواہ
لایا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ نامہ بر ایوان مین آکر پہونچا اخلاق کو سلام کیا کرسی ملی بیٹھنے کو اسنے
بیٹھکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ سنا تھا قرناطیس سے اور اُسنے زبانی پیام دیا تھا سب
بیان کیا اخلاق پیام قرناطیس سن کے خوش ہو گیا لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا مضمون
نامہ سے آگاہ ہو چکا اور جواب نامہ پڑھ چکا اُسوقت سب اہل دربار و سردارون سے کہا کہ آپ
لوگون نے سنا کہ میرے دوست نے کیا کہلا بھیجا ہے جو زبانی کہلا بھیجا ہے وہی نامے مین بھی تحریر
کیا ہے اب تم سب کی کیا رائے ہے آیا مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین سب نے جواب دیا کہ ضرور طبل
جنگ بجوانا چاہیے تاخیر لغو نا چاہیے بس کے اخلاق نے حکم دیا کہ پھر سامان کردو ہم لشکر کو چلینگے
اور چلکر طبل جنگ بجوائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہو گیا اور
اخلاق اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر زیر کوہ آیا اپنے لشکر مین داخل ہو کر بارگاہ مین آکر بیٹھا
سب سردار جو کہ یہان موجود تھے وہ آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اخلاق نے بیٹھتے ہی حکم دیا
کہ بجے طبل جنگ کل ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے اب تو میرے سر کا زخم اچھا ہو گیا ہے
میرے ہاتھ سے بچ کر جاتے کہان ہین اپنے بھائی کے خون کا عوض ان لوگون سے ضرور ضرور
لونگا یہ جو حکم دیا اُسوقت وہ ہرکارے جو کہ لشکر اسلام کے بامر جاسوسی موجود تھے خبر نواخت
طبل جنگ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان لشکر اخلاق مین نقارہ وزمی پر چوب
پڑی کوس حربی بجایا گیا کل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ ملک اخلاق نے لشکر مین آکر حکم نواخت

نواخت طبل جنگ دیا کوس حربی بجایا گیا ہو کل خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا سب لشکر مین
طبل جنگ بجنے کی خبر پھیل گئی سب اہل لشکر آگاہ ہوگئے بہت دن سے راحت سے بیٹھے
ہوئے تھے صدائے طبل جنگ سُن کے سامان جنگ کرنے لگے کفار و سامان جنگ کے درست
کرنے مین مصروف ہوئے اور لندھور و مالک وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ
ہو کر لندھور کے کان مین صدائے نقارہ کی آئی لندھور نے چالاک بن عمرو سے کہا کہ خبر تو لاؤ
کہ لشکر کفار مین کوس رزمی کیسا بجا چالاک نے جوابدیا کہ بہت بہتر ہے کہکر ہرکارون کی طرف مخاطب ہو کر
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا نقارہ لشکر کفار مین بجا ہے وہ ہرکارے ایسے روانہ ہوئے تھے ہرکارون کی جوڑی گرد
مین آلودہ آکر پہونچی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے عرض کیا کہ ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق قراق صحت پا کر
سامنے سردار کے زیر کوہ آیا داخل بارگاہ ہو کر دربار آراستہ کیا اُسکے سب زخم اچھے ہو گئے ہین اُسنے حکم دیا کہ
کوس رزمی بجے ہم کل خدا پرستون سے اپنے بھائی کے خون کا عوض لینگے اور اُنسے مقابلہ کرینگے چنانچہ بموجب اُسکے
حکم کے لشکر کفار مین وقت آتے ہی طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہے یہ سنتا تھا لندھور نے مالک کی طرف دیکھا مالک نے
کہا کہ آپ بھی طبل جنگ بجوائین ہم اُن سے مقابلہ کرینگے اور سردار بولے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق
نے خیال کیا ہے کہ امیر حمزہ صاحبقران لشکر مین موجود نہین ہین جو مقابلہ کرین مین طبل جنگ
بجا کر ان لوگون کو قتل کر دون یہ اُسکا خیال خام ہے ہم سب موجود ہین مقابلہ کو پس لندھور
نے اسیوقت سب سردارون کی صلاح سے حکم دیا کہ بفضل یزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر
مین بھی کوس رزمی بجایا جاوے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی صدائے
کوس حربی لشکر مین پھیلی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا اور آتش کینہ
و فساد کو کفار مشتعل کرینگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان بھی بند و بست ہونے لگا سب اہل لشکر
سامان جنگ و پیکار مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ادھر لندھور
نے اور ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف سے اپنے اپنے مقام پر آکر سامان
جنگ مین بسر کرنے لگے یہان تک کہ وہ باقی دن تمام ہوا رات ہوگئی طبل جنگ بجا کیا دونون
طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باشش و ناظر باشش بلند ہوئی سردار و اہل لشکر بار بار
آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے یا نہین بہادرون کو خوشی

جنگ مین نیند نہین آتی ہو بعض سو رہے ہین کوئی کسی سے گلے مل رہا ہو کوئی باہم بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہو طبل جنگ بج رہا ہو اسی طور سے وہ رات سبنے بسر کی سبکو سامان جنگ مین وہ رات بسر ہوئی یکایک آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے ستارہ سحری چمکنے لگا سلطان شب مع اپنے سپاہ سیارگان کے شکست کھاکر طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوئے نور سحری نے اپنا عمل ظلمت شب پر کیا زنگی شب کو شکست دی شاہ خاور دریچہ شرق سے تاج شعاعی سر پر رکھے ہوئے تیغ شعاع کو ہاتھ مین لیے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہوا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے غنچہ سربستہ نسیم سحر کھا کھا کر کھلنے لگے طایران خوش بیان وشیرین زبان شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر حمد آلہی بزبان ذبانی کرنے لگے سبزہ اپنی بہار الگ دکھا رہا تھا کوسون یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش مخمل سبز کا بچھا ہوا ہے اسپر اوس کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر غلطان مین کر پڑے ہوئے اشجار بار بار بوقت سحر آثار سحر دیکھکر اور وقت عبادت خدا پاکر مست ہو ہو کر جھوم رہے تھے کبھی جھک جاتے تھے شاخین جھوم جھوم کر مثل عابدان شب زندہ دار کے زمین کو چومتے تھے عجب سمان تھا اور عجب وقت تھا ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کر رہے تھے لشکر اسلام سے صداے اذان بلند ہوئی سب خداپرست اوٹھے وضو کیا نماز سحر کو بصد خشوع وخضوع بجالائے اور ضروریون سے فراغت کرکے ہر ایک نے کمر جنگ پر کسی ہتھیار لگائے اپنے اپنے مقام سے اٹھکر میدان مین آئے لشکر تیار تھا لشکر کو روانہ کرکے دربارگاہ پر آکر موجود ہوئے اس خیال سے کہ مالک لشکر آئین تو اُنکے ہمراہ میدان جنگ کو چلین وہان لشکر میدان جنگ مین جاکر کھڑا ہوا ادہر لشکر کفار مین بھی صبح کی وردی بجی ہر ایک پوجاپاٹ کرنے لگا بعد فراغت پوجاپاٹ کے مسلح ومکمل ہوکر برآمد ہوئے سب سردارون نے سلام کیا یہ سبکا سلام لیتے ہوئے قریب مرکب آئے مرکبون پر سوار ہوکر اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے سرداران دست چپ مالکاسہ کے ہمراہ تھے اور دست راست لندھور کے ہمراہ آکر میدان مین پہونچے اہل لشکر نے سلام کیا کہ یکایک لشکر کفار کے اندر شروع ہوئی سیاہ علم ہواے اڑتے ہوئے لشکر کفار کی

ہو بیٹھا صف آرا نکلے انھون نے نکل کر صف بندی کی جب صف بندی ہو چکی سقون نے
نکل کر آبپاشی کی تبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا کہ نقیبون نے نکلکر
نقابت کی اور کڑکیتون نے کڑکا کہا دونون طرف کے نقیب نقابت کرکے اور کڑکیت کڑکا کہکر
اپنے لشکر مین آئے لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا صفون کی یہ نوبت تھی کہ مثل صف مژگان
کے تھین بہادرون کے جوش شجاعت سے چہرے لعل ہو رہے تھے یہی دل چاہتا تھا کہ جابجا
تلوارین نیامون سے نکلی پڑتی تھین خنجر اُبلے پڑتے تھے مرکب چھڑے جاتے تھے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ جوش کم ہوا لشکر اسلام کے سردار و پہلوان انتظار کر رہے
تھے کہ کوئی جوان لشکر کفار سے نکلے تو مقابلہ کرین بار بار کفار کی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین
ادھر سے کوئی نکلنے کا قصد بھی نہین کرتا ہے اخلاق اپنے وزیر سے کہتا ہے کہ بڑا دھوکا
کھایا ناحق مین نے قرناطیس کے کہنے پر طبل جنگ بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا
ہوا ابھی تو نقابدار نہین آیا اب کون لشکر سے مقابلہ کرے گا نکل کر مین تو کسی مین یہ طاقت
و جرأت نہین پاتا ہون کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرین مین ابھی اس قابل نہین ہون کہ خود
نکلون اور اگر اس قابل ہوتا بھی تو مین کبھی نہ مقابلہ کرتا کیونکہ مین نہین لڑسکتا ہون نہ یہ طاقت
رکھتا ہون نہ رکھتا تھا کہ لڑون ایک مرتبہ مین لڑکر مزا اٹھا چکا اب مجھکو بڑی فکر ہے کہ کون مقابلہ
کے لیے اور کون نکلے مجھکو تو نقابدار آتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہے قرناطیس نے ضرور ٹالا اور
دھوکا دیا یہ تباہ کر اب کیا کیا جائے وزیر نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین تو خود فکر کر رہا ہون
اور حیران ہون کہ کیا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ خدا پرستون کو اس امر کا انتظار ہے کہ لشکر کفار سے
کوئی نکلے تو مقابلہ کرین اور کفار اس فکر و تشویش مین مبتلا ہین کہ جسکے بھروسہ پر ہمنے مقابلہ کا
قصد کیا تھا وہ ابھی تک آیا نہین کیونکر مقابلہ کرین اور کیونکر اپنی جان بچائین بڑی نامردی
ہے کہ میدان جنگ مین آکر اور صف آرا ہوکر بدون مقابلہ کے اور بدون کسی سبب اور وجہ کے
بے مقابلہ کیے جانا بالکل بیکار ہے اور بزدلاپن ہے سب انگشت نما و طعنہ زن ہونگے بہادرون و
شجاعون کی نظرون مین حقیر ہونگے اور وہ سب مجھکو حقارت سے دیکھینگے میری بہادری مین بٹہ
لگے گا اخلاق یہ دل مین خیال کر رہا ہے اور خاموش اپنے مقام پر کھڑا ہے بار بار گردن اٹھا کر

صحرا کی طرف دیکھتا ہی کبھی رکابون پر اوٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہی عجب کرب و اضطراب کی حالت
مین مبتلا ہی لشکر اسلام کے لوگ الگ متفکر ہین کہ یہ کیا سبب ہی کہ نقابت بھی ہو گئی اور اوسوقت
تک کوئی مقابلہ کو نہین نکلا مالک نے لندھور سے کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ اخلاق نے طبل جنگ
بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا ہوا مگر ابھی تک کسی کو مقابلہ کرنے کی اجازت نہین دی اور
نقابت بھی ہو چکی لندھور نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کسی کا انتظار ہی مین دیکھ رہا ہون کہ
کل اہل لشکر کفار کی صحرا کی طرف لگا ہی اور اخلاق باربار اونچا ہو ہو کر جنگل کی طرف دیکھتا ہی
جسکا انتظار ہی جب تک وہ نہ آئیگا اوسوقت تک مقابلہ نہ ہوگا لندھور یہ کہہ رہے تھے کہ صحرا کی
طرف سے گرد و غبار بلند ہوا مگر مختصر اور بہت تیزی کے ساتھ دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے جو اوس غبار کو دیکھا سب اوس طرف دیکھنے لگے لندھور نے مالک سے کہا کہ دیکھا تم نے کہ غبار
بلند ہوا ضرور اس پردہ خاک مین مددگار کفار کا ہی اسی کا انتظار تھا یہ کہکر لندھور نے ہرکارون
کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی اور کسکا مددگار ہی اودھر اخلاق نے جو اوس غبار کو دیکھا تو اپنے
وزیر سے کہا کہ انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جلوہ آتا ہی ہرکارون کو روانہ
کرکے خبر تو منگاؤ میرا دل گواہی دیتا ہی اور از حد مجھکو خوشی ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی اب
وہ میری حالت نہین ہی جو قبل اسکے تھی اس غبار کے ظاہر ہونے سے میرا غبار دل برطرف
ہو گیا کدورت جاتی رہی عجیب مقام تعجب ہی کہ خاک نے کام پانی کا کیا کہ غبار دل کو برطرف
کر دیا وزیر نے فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ اس غبار مین کون ہی اور کس کی کمک کے
لیے آتا ہی یہ سن کے ہرکارے لشکر کفار کے اور اودھر سے لشکر اسلام کی طرف غبار کے روانہ ہوئے
وہ غبار اس تیزی سے چلا آتا تھا کہ ہرکارے پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ غبار آکر مابین لشکر کفار
و اسلام کے شق ہوا اور اوس غبار سے ایک نقابدار ابلق پوش سیاہ فام مرکب پر سوار ایک باز ابلق
اوسکے سر پہ سایہ فگن دل گرد سے پیدا ہوا دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک نقابدار ابلق
پوش مرکب ابلق پر سوار مسلح و مکمل باز ابلق رنگ سر پر سایہ فگن دونون شانون پر اوسکے دو
اژدر ابلق رنگ بیٹھے ہوئے درمیان دونون لشکرون کے کھڑا ہوا ہی ایسا رنگ اوسکے چہرہ کا
سیاہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ سیاہ آندھی اٹھی ہی اوسکے رخ کے رنگ سے تمام صحرا تاریک ہو رہا ہی

قوی ہیکل اور قد آور جوان ہی دونون ہاتھ اوسکے دو ڈوالے برگد کی معلوم ہوتی ہین زرہ اسقدر تنگ پہنے ہی کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ لوہے کے جال مین اژدر آتش فشان کو مقید کیا ہی سر پر جو خود ہی وہ کاسہ سکوس یا گنبد مرقد ضحاک معلوم ہوتا ہی سر مانند قلۂ کوہ کے ہی سینہ بہت چوڑا مثل کواڑ در کفر کے انگلین مثل ستون یا تنہ درخت کے منھ غار اژدر آنکھین دو تنور سوزان دانت اوسکے جو پہنے ہی اور ہاتھ جو اوس سے باہر نکلے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو اژدر آتش فشان سیاہ رنگ غار سے منھ نکالے ہوئے ہین نیزہ سر تیز کنوئی مرکب پر رکھا ہوا ہی لقا بیدار بدروزگار ثانی ضحاک ماران معلوم ہوتا ہی دونون اژدر جو اوسکے شانون پہ بیٹھے ہوئے ہین ہر مرتبہ منھ سے شعلہ آتش چھوڑتے ہین مرکب بہت قوی ہیکل اور زبردست تہ ران ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوہ بالا سے کوہ نمایان ہی باز ابلق رنگ سر پر پرواز کر رہا ہی یہ شان و شوکت دیکھکر اہل لشکر اسلام و کفار دونون اس بدکردار و بد شکل کو دیکھکر بہت خائف ہوئے لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر اسلام نے بادشاہ کو دیکھکر آنکھین بند کر لین اور ہر ایک کی زبان سے نکلا کہ تو ہی حافظ ہی اور تو ہی بچانے والا ہی اس بلا سے یہ انسان کیا ہی کوئی دیو زاد ہی کیا ضحاک ماران قبر سے اوٹھکر مقابلہ کے لیے آیا ہی لشکر کفار کے تو لوگ یا خداوند عجائب کہکر سانپنے لگے ہرکارون کے حواس جاتے رہے کہ یہ دامن گرد سے کیا بلا پیدا ہوئی یہ کون ہی مگر واس باختہ ہو گئے حواسون کو درست کرکے لشکر کی طرف واپس گئے یہ جرأت دونون کے ہرکارون کی نہ ہوئی کہ جھکر دریافت کرتے کہ آپ کون حضرت ہین اور کس کی کمک کو آئے ہین اور کسکے فرستادہ ہین ہرکاران لشکر اسلام نے لندھور سے جا کر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار برائے دریافت حال گئے جب تک ہم قریب غبار پہونچے گرد و غبار میدان مین آکر قائم ہوا اور شق ہوا آپنے خود ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ جو بلا اوس غبار سے پیدا ہوئی ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم دریافت کرتے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین اور کسکی طرف آئے ہین ہمارے حواس اس صورت نحس و شکل بد کو دیکھکر جاتے رہے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ضحاک ماران اپنی قبر سے اوٹھکر چلا آیا ہی نہ معلوم یہ باز ابلق رنگ کیسا سر پر سایہ فگن ہی لندھور نے جواب دیا

کہ کوئی مقام خوف نہین ہمارا خدا ہمارا محافظ ہی اور نگہبان ہی اگر یہ ضحاک ثانی ہی تو
ہم بھی فریدون وقت ہین ہمارا کیا بنا سکتا ہی خدا مالک و حافظ ہی وہ ہم سب کا مددگار
و مختار ہی اگر اُسکو ہم سبکی قضا لائی ہی اور ہم سبکی موت اسکے ہاتھ سے مقرر ہوئی ہی تو کیا خوف
ہی ہم سب اسکو قتل کرین گے یہ کہکر لندھور نے و مالک نے اپنے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی
مقام خوف و دہشت نہین ہی بموجب مصرعہ ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است
جو منظور خداوند کریم ہوگا وہ ہوگا دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ کہکر مالک و
لندھور نے اہل لشکر کو مطمئن کیا اُدھر اخلاق نے جو اُس نقابدار کو دیکھا شل ہو
کے کانپنے لگا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا وزیر سے کہا کہ اس نقابدار کی صورت دیکھکر
خوف آتا ہی نہ معلوم یہ بلا کہان سے آئی اور کسکے لیے آئی ہی اور کیونکر دفع ہوگی وزیر نے عرض کیا
کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ یہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آپ کے دوست کا ہی
اور آپ کی کمک کو آیا ہی دیکھیے دم بھر مین کھلا جاتا ہی ہرکارے آپ کے سامنے بڑے رہتے
لگے ہین وزیر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ہرکارے واپس آئے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ آپ لوگون
نے خود ملاحظہ فرما لیا کہ یہ غبار آمد نقابدار کا تھا ہم پہونچنے نہ پائے کہ غبار سے نقابدار
ظاہر ہوا ایسی شکل مہیب تھی کہ ہم قریب جاکر دریافت نہ کر سکے واپس آئے وزیر نے کہا
کہ اچھا معلوم ہو جائیگا کہ جو کوئی ہی مین لشکر کفار کی حالت بیان کر چکا ہون کہ سبکو خوف
طاری ہی سب کانپ رہے ہین منتشر الحواس ہین گھوڑے بدلگامیان کر رہے ہین
نقابدار کو دیکھ دیکھکر ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ اُس نقابدار صعلوک روزگار نے
میدان مین مرکب کو روک کر ادھر اودھر دیکھا بہ نگاہ تند و تیز دیکھا کہ ایک سمت کو
لشکر کثیر صف آرا ہی نشانون سے ظاہر ہی کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی اور ایک سمت
کو لشکر مختصر صف بستہ کھڑا ہی اسکے نشانون کے پھریرون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
سب عجائب پرست ہین پس اسنے طریقہ سے خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین ان
لوگون کی کمک کو آیا ہون حسب الارشاد اپنے اوستاد کے یہی پتہ دلستان قرناطیس
نے بھی دیا تھا کہ جس لشکر کے پھریرے سیاہ ہون وہ لشکر میرے دوست اخلاق کا ہی

اور جو سنگ کیش ہے اور نشانون کے پھریرے سرخ و سبز و سفید ہون وہ لشکر مخالف اور
خدا پرستون کا ہے پس دل سے وہ کنگر اور لشکر کفار کی طرف منھ کرکے آواز دی کہ ایہا الناس
آگاہ و خبردار ہو کہ مین فرستادہ ہون قرناطیس کا ملک اخلاق کہان تشریف رکھتے ہین
لہذا میرے پاس تشریف لائین تاکہ مین اُن سے اجازت لیکر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون تم لوگ مجھ سے دشمنی نہ کرو مین تم سب کی کمک کو آیا ہون ملک اخلاق بلاخوف
خطر میرے پاس تشریف لائین بالکل اندیشہ نہ کرین یہ جو اُسنے پکار کر کہا فی الجملہ کفار
کے حواس درست ہوئے اب اطمینان ہوا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار ہماری
کمک کو نہین آیا ہے فرستادہ قرناطیس ہے اخلاق تو بہت خوش ہوا اور صف لشکر سے نکلکر
چلا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار کوئی قرناطیس سے اُسکا بھیجا ہوا اخلاق کی کمک
کو اور ہم سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی تھی اُسکے بھروسہ پر
اخلاق طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر صف آرا ہوا ہے ورنہ اخلاق کی یہ جرات نہ تھی
کہ مقابلہ کو نکلتا صرف اسی کے بھروسہ پر نکلا ہے اور اسی کا منتظر تھا جواب تک کسی نے
نکلکر مقابلہ نہین کیا لہذا حضور والا نے فرمایا کہ کوئی پروا کی بات نہین ہے ہم نے دو
ہم مقابلہ کرین گے نقابدار ہے تو کیا خوف و انتشار ہے ہمارا خدا نقابدار سے زیادہ قوی
ہے لہذا حضور وغیرہ تو یہ فرما رہے ہین ادھر اخلاق ڈرتا و کانپتا مرکب پر سوار قریب
نقابدار آیا نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجھکو آپ کے دوست
نے آپ کی مدد کے لیے روانہ کیا ہے پس مین اجازت چاہتا ہون کہ جا کر ان خدا پرستون
سے مقابلہ کرون اور انکو اسیر کرکے قتل کرون مگر ایک امر ہے کہ جب مین سب کو اسیر کرونگا
اُسوقت قتل کرونگا دوسرے یہ کہ مین ان قیدیون کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا آپ کے
ہمراہ کرونگا اسکا سبب یہ ہے کہ خدا پرستون کے لشکر مین بڑے زبردست عیار ہین ایسا
نہو کہ وہ عیاری کرکے رہا کر لیجائین تو ساری محنت رائگان ہو اخلاق نے جواب دیا
کہ آپکو اختیار ہے مین آپ کے کسی فعل مین دخل نہ دونگا نہ آپکو کسی امر سے منع کرونگا
بلکہ جو آپ حکم فرمائینگے مین اُسکو بسر و چشم بجا لاؤنگا نقابدار نے جواب دیا کہ اب آپ

تشریف لیجائیں مین مقابلہ کو جاتا ہون اخلاق تو اپنے مقام پر آکر قائم ہوا نقابدار
چمکا کر مقابلہ مین لشکر اسلام کے میدان مین آیا خوب مرکب کو دوڑا کر شل پہلوانون کے سلحشوری
دکھائی نیزہ ہلایا برچھے کے ہاتھ نکالے سیف بازی گرز کے ہاتھ دو چار ہلا کے اسکے بعد
مرکب کو روک کر لشکر اسلام کی طرف رخ کر کے پکارا کہ اے فرقہ خدا پرستان و اے زیر دستان
و اے خدا کے نادیدہ کے ماننے والون آگاہ و خبردار ہو کہ میرا نام نقابدار ابلق پوش دیانرا
ہے مین تم سب کو خبردار و ہوشیار کرتا ہون کہ میرے مقابلہ سے خوف کرو اور ڈرو کہ مین
وہ نقابدار ہون کہ میرے خوف سے اسوقت تک رستم و سام قبر مین اپنے گوشہ دامن
سے منھ چھپائے ہوئے کانپ رہے ہین دیو میرا نام سن کے بھاگ جاتے ہین مین نے
بڑے بڑے بہادرون کو ایک دم مین زیر کر لیا ہے اس کوہ بلوہ کو اور کوئی مقام خیال
کرنا یہان سے تمھارا زندہ پھر کر جانا محال ہے بدون دین عجائب پرستی قبول کیے ہوئے
لیکن مین تم سے کہتا ہون کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھ کر خدمت ملک اخلاق مین
حاضر ہو مین تم سب کا قصور معاف کرا دون اور اپنے مقام کو چلا جاؤن اور دین عجائب
پرستی اختیار کرو مین نے سنا ہے کہ تمنے ملک اخلاق کو بہت پریشان کیا ہے ملک اخلاق
کو بیگناہ قتل کیا کیا تمکو یہ امر معلوم نہ تھا کہ مجھ ایسا دوست و مددگار ملک اخلاق کا موجود
ہے میرے تلوار کے بہادران جہان کے دلون پر سکے پڑے ہوئے ہین اگر میری کہنے پر
عمل کروگے یاد رکھو کہ مین تم سب کو من جورے قتل کرونگا کہ تمھارے حال پر مرغان ہوا اور
ماہیان دریا رحم کرین اور کچھ نہ بس نہ ہم سے بلکہ تم سب کے سب خود اپنے ہاتھ سے اپنا
گلا کاٹ کر مر جاؤ تو میرا نام نقابدار آئندہ تمکو اختیار ہے یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام
نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ او نقابدار مفلوک روزگار بدکردار و بد شعار زناکار کیا بیہودہ بکتا
ہے تو برا بے غیرت و بیحیا و نامرد ہے تیری نامردی و بزدلی اسی امر سے ظاہر ہے کہ نقاب مین
منہ پوشیدہ کر کے مقابلہ کرنے آیا ہے حیا کی کے پردے تیرے منہ پر پڑے ہوئے ہین او
نقابدار بھلا تیری تلوار کے سکے کیا بہادرون کے دلون پر پڑے ہوئے ہونگے اگر یہ کہے کہ تیرے
بزدلے پن و نامردی کے سکے و جھنڈے گڑے ہوئے ہین تو زیبا ہے تیرے خوف سے کیا

کیا رستم وسام قبر مین پوشیدہ ہوئے ہین تو اُنکی ناخن پا کی برابری نہین کرسکتا ہی ایسے
بزدلون کے خوف سے بھلا بہادر کبھا خوف کرے گا مثل عورتون کے روی نحس کو نقاب
مین پوشیدہ کرکے آیا ہی جا پردے مین بیٹھ او دیکھ کہین پردہ دری ور خنہ اندازی نہ ہو جائے
کوئی تیری صورت نحس نہ دیکھ لے تجکو امر خانہ داری سے مثل عورتون کے غرض ہی یا بہادرون
کی طرح میدان مین آنے سے غرض کیون اپنی قضا بلاتا ہی ہان اگر بہادر دجری اپنے کو
کہتا ہی تو مردان عالم سے آنکھ چار کرکے منہ پر سے نقاب کو دور کرکے مقابلہ کر تو جانین
کہ تو بہادر ہی ورنہ اول درجہ کا بودا ہی دنامرد ہی آگاہ ہو کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے نام کے سکے
دلون پر پڑے ہوئے ہین جنھون نے نشان بہادری کے ازسرہ دنیا تا پردہ قاف بلند کیئے
ہین جنکے ہیبت شمشیر سے راتون کو بہادرون کو نیند نہین آتی ہی جنکے نعرون کی صدا سے دیوان
قاف کوسون بھاگ جاتے ہین اور سوتے مین سے چونک پڑتے ہین تو ہم سے کیا
مقابلہ کریگا اگر ہم لوگ یہ دعوی کرین کہ ہمارے خوف سے رستم وسام گوشہ قبر مین جا کر پوشیدہ
ہوئے تو زیبا ہی مگر یہ کلمات تکبر آمیز دعزور کے ہین ہمکو غرور زیبا نہین ہی ہان تکبر و غرور ذات
خداوند غفور کو زیبا ہی کہ وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی نہ اُسکا کوئی ثانی ہی
اُسکی ذات لاثانی ہی وہ سبکا پیدا کرنے والا ہی اور سبکا فنا کرنے والا ہی اُسکی طرف
سبکی بازگشت ہی اور یہ جسقدر خدائی کر گئے ہین سب کافر بچہ شیطان بہکائے ہوئے ابلیس
علیہ اللعن کے ہین یاوران سبکو ہم سب نے بمدد خداوند کریم برباد و غارت کیا اور خدائیون کو
سنا تیری کیا حقیقت ہی واصلیت ہی اور یہ عجائب نگار جو کہ خدا بنا ہوا ہی کیا چیز ہی یہ بھی کوئی
بچہ شیطان ہوگا مثل اُن سب کے مارا جائیگا اب جاتا کہان ہی کیونکہ ہم لوگون کے ہان
قدم آگئے ہین اب بہ دن اس سرزمین کو اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے جاتے بھی ہین یہ جو
تو نے کہا کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندہ کر حاضر ہو مین تم سب کی خطا اخلاق سے معاف کرادون
اسکا جواب یہ ہی کہ تو خود اپنی جان پر رحم کھا کر مع اخلاق کے رومال سے ہاتھ باندہ کر حاضر
ہو ہم سب تیری سفارش کرکے زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے تیری خطا معاف
کرادینگے اور تیرا بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ دین اسلام ترک کرکے دین

دین عجائب پرستی اختیار کرو تو اسکا جواب یہ ہے کہ تو خود اگر دین اسلام اختیار کر اور اس
باطل پرستی سے باز آ اور اخلاق کو بھی نصیحت کر کہ وہ بھی کفر پرستی سے باز آئے اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے ہم سب کے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہے ہمنے سمجھا دیا یہ جو اہل اسلام نے پکار کر جواب مین کہا اُس نقابدار
نابکار نے مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا ہی آئی ہے مین کیا کرون جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابل کو آئے دیکھون کیسا بہادر
ہے کہ مجھ سے مقابلہ کرتا ہے مین موجود ہون اہل اسلام نے جواب دیا کہ یا تیری قضا تجکو کھینچکر
یہان لائی ہے یا ہم سب کی قضا آئی ہے ٹھہر ارہ ہم آتے ہین تجھ سے مقابلہ کرنے کو یہ کہکر ایک پہلوان
نے صف مین سے مرکب نکالا اور لندھور و مالک سے اجازت لیکر میدان کا راستہ لیا ان
دونون صاحبون نے اُسکو سپرد خداوند کریم کیا وہ سردار اسلام مرکب کو مہمیز کر کے
نقابدار کے ہم مقابلہ ہوا بقصد جنگ در زنی نقابدار نے یہ قصد دیکھکر کہا کہ مین تم ایسے
نامردون سے ہم جنگ ورمقابل نہین ہوتا ہون مین پھر تجکو آگاہ کرتا ہون کیون اپنی مفت جان
شیرین کو تلف و برباد کرتا ہے مجھ ایسے بہادر سے مقابلہ کر کے بیکار رایگان کرتا ہے اُس مرد
خداپرست نے جواب دیا کہ تو اپنے حال پر رحم کر کہا جو تیرا جی چاہے حربہ کر یہ مقام رزم
ہے نہ جاے وعظ و پند پس حربہ اُٹھا کہ مین موجود ہون اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا مرد خداپرست نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور نہین ہے کہ حریف پر پیشدستی
اور سبقت کرین جب تیرے حربہ سے خداوند کریم ہمکو بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ جو نقابدار
نے سُنا برہم ہوکر جواب دیا کہ مین تجھ ایسے پر کیا حربہ کرون اور اپنی تلوار کو تجھ ایسون کے
خون سے بھرون مجکو شرم آتی ہے اور حیا کرتا ہون مین تیری مشکین باندھے لیتا ہون یہ
کہکر نقابدار نے قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کر کے کمر بخیر مین ہاتھ ڈال کر اس خداپرست کو
مرکب پر سے اُٹھا لون اُسکا اس قصد سے بڑھنا تھا کہ وہ باد جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا
ایک مرتبہ پرواز کر کے مرد خداپرست کے سر پر آیا اپنا سایہ ڈالا سایہ کا پڑنا تھا کہ مرد
خداپرست کو اُمرکب پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور کہا کہ اب کیا

کہتا ہی دین عجائب پرستی قبول کر زنہن مرد خدا پرست نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہے
نقابدار نے انکو اُسی طور سے زمین پر پڑا رہنے دیا اور پھر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو
آئے یہ رنگ جنگ و پیکار دیکھکر سب اہل اسلام دنگ ہو گئے ادھر اسنے مبارز طلب کیا
اور ایک سردار لندھور سے اجازت لیکر آیا جب قریب پہونچا باز نے اپنا سایہ اُس سردار پر ڈالا
وہ بیحس و حرکت ہوا اسنے کمربند پکڑ کر اٹھا لیا اور زمین پر دے مارا وہ بھی بیحس و حرکت مثل
سب کے پڑا رہا کہ صحرا سے ایک بگولہ گرد کا بلند ہوا اُس سے صدائے زنگ پیدا ہوئی
سب اُس طرف کو دیکھنے لگے دامنہ گرد سیاہ شق ہوا اُس سے ایک عیار نقابدار اطلس پوش
باسباب عیاری آراستہ کیے ہوئے پیدا ہوا آتے ہی اُسنے نقابدار کو اسلام کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ
انکی مشکیں باندھ لو اُس نقابدار نے اُن دونوں سرداروں کی مشکیں باندھ لیں اور
ایک طرف کو مثل مجرموں کے کھڑا کر دیا وہ سر جھکائے خاموش کھڑے ہیں نقابدار
نے پھر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک سردار نکلا اسنے لندھور سے اجازت
لیکر اُس سے مقابلہ کیا اسی طریقہ سے نقابدار نے اُسکو بھی مرکب پر سے اُٹھا لیا اُسکی
عیار نے مشکیں باندھ لیں اور انھیں کے برابر کھڑا کر دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن
نقابدار نے اسی طریقہ سے ششتر سردار لشکر اسلام کے اسیر کیے کہ شام ہو گئی نقابدار
نے اخلاق کو اشارہ کیا کہ طبل بازگشت بجوا دو کہ شام ہو گئی ہی کل پھر آکر مقابلہ کرونگا
طبل جنگ بجوا دینا یہ کہکر اور ان سب اسیروں کو مع اپنے عیار کے لیکر جدھر سے آیا تھا
اُسی طرف کو چلا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ مہتر چالاک و مہتر برق فرنگی لشکر میں موجود تھے
یہ ایک خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے جب اُنھوں نے دیکھا کہ نقابدار میدان جنگ سے
سرداروں کو اسیر کرکے جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا تا ہم اِن دونوں نے صلاح کی کہ چلکر
راہ میں عیاری کریں یا جہاں یہ رہتا ہو اسکا مقام تلاش کرکے عیاری اسیر کرکے اسکو قتل کریں اور
رہا یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ یہ ساحر ہی اور ساحر زبردست ہی اور یہ جو باز اسکے سر پر گردش کرتا ہی
اسکا عکس پڑا سردار کی قوت کم ہو گئی مبتلائے سحر ہوا نقابدار نے گرفتار کر لیا جب تک یہ نہ مارا جائیگا
اسوقت تک اس بلا سے نجات نہ ملیگی اور نہ یہ سردار رہا ہونگے اوستاد و مرشد یہاں موجود نہیں ہیں

ہین ورنہ وہ ضرور فکر کرکے اسکو قتل کرتے اور ان سب کو ضرور رہا کرتے بڑی خرابی کی بات
ہی کہ جب وہ تشریف لائینگے اور انکو خبر ہوگی تو وہ یہ ضرور ہم سے اور تم سے فرمائینگے کہ تم لوگ
لشکر مین موجود تھے اور تمھاری حالت موجودگی مین اسقدر سردار اسیر ہوگئے اور تم لوگون سے
کوئی تدبیر نہ ہوئی بہت بڑا الزام ملیگا اور واقعی امر یہ ہی کہ ہم موجود ہون اور ایک ساحر ہماری موجودگی
مین آکر اور سرداروں کو اسیر کر لیجائے اور ہم سے کچھ نہ ہو سکے تو لازم ہی کہ ہم اور تم ملکر چلین اور
جس طور سے ممکن ہو کوشش کرکے اور عیاری کرکے اسکو قتل کرین چالاک نے کہا کہ چلو
پس یہ دونون اسکے عقب مین پاے شاطری مارتے ہوئے اور فکر عیاری کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین اور وہ نقابدار وہ ان سردارون کو اسیر کیے ہوئے مع عیار کے چلا جاتا
ہی ادھر اخلاق نے بموجب اسکے اشارہ کے طبل باز گشت بجوا دیا لہذا حضور کے بھی لشکر
مین کوس باز گشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے مقام کی طرف واپس گئے کفار
خوش و مسرور تھے اخلاق وزیر سے کہتا جاتا تھا کہ دیکھا تمنے کہ میرے دوست نے کیسی
کمک کی اب تو یقین ہوتا ہی کہ ان خدا پرستون کا خاتمہ ہو جائیگا اب انکا زندہ بچنا محال ہی
وزیر کہتا ہی کہ ضرور ادھر اہل لشکر باہم یہ تقریر کرتے ہوئے واپس چلے جاتے ہین کہ اب
ان خدا پرستون کا خاتمہ ہی آج ہی نقابدار نے آتے ہی کسقدر اہل اسلام قید کرلیے ہین اسی
طور سے سبکو اسیر کرکے لے جائیگا بڑا زبردست ہی مقام خوشی و خورمی ہی کہ اب اہل اسلام
کا خاتمہ ہو جائیگا بہت مغرور ہو رہے تھے سارا غرور مٹ جائیگا ہزارون و لاکھون کو قتل
کیا سیکڑون ملک تباہ کیے اب سب کا عوض ملیگا ان سب کی قضا یہان لائی ہی خلاصہ
یہ کہ کفار یہ تقریر کرتے ہوئے مقام فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی سب کے سب اپنے بستر ہائے
راحت پہ بیٹھے باہم خوشیان کرنے لگے اخلاق بھی پوشاک بدل کر آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار
سے نقابدار کے مقابلہ کا ذکر ہونے لگا ادھر خدا پرست مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر آئے سب
اہل اسلام کو یقین ہو گیا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی اور بہت بڑا زبردست ہی جو اسکے مقابلہ کو جاتا ہی بیہوش
کرکے اسکو مبتلاے سحر کرتا ہی اور اسیر کر لیتا ہی خداوند کریم خیر کرے اسکے شر سے ہم سبکو بچائے
لہذا حضور نے کلکا اہل لشکر کو اطمینان دیتے ہوئے اپنے ہمراہ لیکر آئے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر

راحت پذیر ہوئے کمرین کھولین لندھور و ملک نے دربار کیا سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے نقابدار کا ذکر ہونے لگا کہ یہ حرامزادہ سحر کرکے سردار کو اسیر کرلیتا ہی خیر جو مرضی خداے کریم ہی ہم تو اُسکی ذات پر بھروسہ کرکے مقابلہ کرینگے اور کیا ہی وہ ہم سب کا حافظ و نگہبان ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ادھر اخلاق نے بادہ ناب سے گرم ہوکر طبل جنگ بجنے کا بموجب حکم نقابدار حکم دیا لشکر کفار مین کوس حربی پر چوب پڑی سب لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان کرنے لگے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر سنکر چلے تھے کہ آکر بارگاہ مین پہونچے مجرا بجالائے سلام کیا دعا دیکر عرض کیا کہ پھر اخلاق قزاق نے طبل جنگ بجوایا ہی کل اسکا پھر قصد ہی کہ میدان جنگ مین نکل کر غلامان سرکار و غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرین باقی خیریت ہی یہ سن کے لندھور نے حکم دیا کہ بتائید ربانی بجے طبل جنگ ہمارے لشکر مین بھی ہمکو کوئی خوف نہین ہی اگر اُسنے اُس نقابدار کے بھروسہ پر طبل جنگ بجوایا ہی ہم بھی خداوند کریم کے بھروسہ پر طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرینگے چنانچہ یہان بھی کوس حربی بجایا گیا اہل لشکر صداے نقارہ جنگ سن کے سامان جنگ و پیکار کرنے لگے دونون لشکرون مین نقارہ جنگ بج رہا ہی سامان جنگ دونون طرف ہو رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی اودھر برق و چالاک عقب نقابدار بڑی دور تک گئے فکر کی کوئی تدبیر بن پڑی جب نقابدار قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا اُس درہ کوہ سے غبار پیدا ہوا نقابدار مع اُن سب سردارون کے اور عیارون کے اُس غبار مین پوشیدہ ہوگیا برق و چالاک دونون علیحدہ تھے اس سبب سے یہ دونون نے باہم صلاح کی کہ اس درہ کوہ مین چلکر دیکھو یہ نقابدار اسی درہ کوہ مین چلکر گیا ہی اور اسی مین رہتا ہی یہ دونون اندر آئے بہت بہت تلاش کیا کہین نشان نہ ملا رات بھر اس درہ کوہ و صحرا مین ڈھونڈا کیے کہین پتہ نہ لگا نہ نقابدار کا نہ اُن سردارون کا آخر کو عاجز و پریشان ہوکر بوقت سحر وہان سے طرف لشکر کے روانہ ہوئے راہ مین باہم صلاح کری کہ آج جو نقابدار مقابلہ کو آئیگا اور مقابلہ کرکے واپس جانے لگے گا تو ہم اور تم قبل سے آکر یہان بیٹھ رہینگے یہ صلاح کرتے ہوئے باہم لشکر مین آئے یہان آکر دیکھا صبح ہو چکی ہی سردار اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل

ہو ہو کر نکل رہے ہین لشکر تیار ہے کہ لندھور وغیرہ برآمد ہوئے سب نے سلام و مجرا کیا لندھور
وغیرہ نے سلام و مجرا لیکر سوار ہونے کا قصد کیا کہ برق و چالاک نے سلام کیا لندھور
نے کہا کہ ای مہتر برق و چالاک آپ لوگ کل شب سے کہان تھے جواب دیا کہ ہم اوس لقابدار
کے عقب مین گئے تھے کہ بن پڑے تو کچھ عیاری کرین مگر کیا بیان کرین سب بیکار ہوا یہ کہکر
سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آج قبل سے جاکر وہان ٹھہرینگے جب وہ اوس درہ کے اندر
جائیگا ہم وہان موجود ہونگے اوسکے عقب مین روانہ ہونگے اور ہم اوسکے ہمراہ اوس مقام پر
پہونچ جائینگے کہ جہان وہ قیام کرتا ہے اور کہین پوشیدہ ہوکر عیاری کرینگے لندھور وغیرہ
نے کہا کہ تمکو اختیار ہے یہ باتین کرتے ہوئے قریب مرکب آئے اور مرکب پر سوار ہوکر اور کل لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آگئے اودھر سے اخلاق اپنے لشکر کو لیکر آیا صف بندی ہوئی نقیبان
نے نکل کر نقابت کی سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا اب اہل اسلام کو انتظار ہے کہ کون
تو مقابلہ کو نکلے اور کفار کو یہ انتظار ہے کہ لقابدار آئے تو مقابلہ کرے دونون لشکرون کے لوگ
صحرا کی طرف دیکھ رہے ہین کہ اوسی طور سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا وہ میدان جنگ مین آکر شق ہوا اور
وہی لقابدار مع اپنے عیار کے ظاہر ہوا اخلاق کو سلام کیا اور کہا کہ اجازت ہے کہ مین جاکر
مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ شوق سے جاؤ تمکو خداوند عجائب کے سپرد کیا وہ سلام کرکے
مرکب اوڑا کر میدان مین آیا سراپا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے کئی سردار لندھور
و ملک سے اجازت لیکر نکلے لقابدار نے اوسی طور سے ان سبکو اسیر کرلیا اور حوالے عیار
کے کیا قریب دوپہر کے لقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگون کی بڑی شہرت تھی کہ بڑے زبردست
ہین مگر مین نے تو کسیکو نہ پایا میرے نزدیک تو سب طفل مکتب سے بھی بدتر ہین کہ جو آیا
اوسکو مثل پھول کے مرکب پر سے اوٹھا لیا اور گرفتار کرلیا کیسے مبارز زبردست کو بھیجا
اسی کی شہرت تھی یہ جو پکار کر کہا پس عادل شیر دل کو تاب نہ رہی اپنے پرے سے مرکب کو نکالا
اور لندھور سے اجازت لیکر اوسکے مقابلہ کو آئے جیسے ہی قریب پہونچے اوسنے اشارہ کیا
باز نے گرا انکے سر پر گردش کی وہ اس امر سے باز نہ آیا عجب جان باز تھا جیسے اوس باز کا
عکس عادل پر پڑا یہ بالکل بیحس و حرکت ہوگئے ہاتھ پاؤن قابو سے جاتے رہے لقابدار نے

مرکب کو بڑھا کر کہا کہ وار کر جواب کون دے اپنے قابو مین ہون تو جواب دین جب اُسنے کچھ
جواب نہ پایا گرز سنجیر پکڑ کر مثل ان سب کے انکو بھی اُٹھا لیا عیار کے حوالے کیا کہ اسکو بھی
اسیر کرو اُسنے مشکین باندھ لین فاضل شیردل اجازت لیکر میدان مین آئے ان پر بھی یہی واقعہ
گذرا جب یہ بھی اسیر ہو گئے تو اور سردار نکلتے گئے راوی بیان کرتا ہے کہ اسدن لشکر لندھور سے
سوا سو سردار و سوار علاوہ سرداران نامی و گرامی کے نقابدار نے اسیر کر لئے قریب شام
اخلاق نے طبل باز بجوا کر اور یہ کہکر کہ تم طبل جنگ بجوانا مین کل پھر آکر مقابلہ کرونگا اور ان
سبکو اپنے ہمراہ لیکر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا دونون لشکر بعد جانے نقابدار کے
طبل باز بجوا کر اپنی اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر اسلام تو نہایت مغموم و رنجور تھا اور ایک تلاطم
مچا ہوا تھا کہ پرے کے پرے خالی ہو گئے تھے لندھور کل لشکر کو لیکر قیام گاہ پر آئے لشکر نے
کمر کھولی ہر مقام پر یہی چرچا ہے کہ یہ نقابدار بڑا ساحر زبردست ہے خدا ان سے کیونکر جان بچاتا ہے
لندھور نے دربار آراستہ کیا سب حاضر دربار ہوئے بہت سے کرسیون و زنگلون پر بیٹھے
بیٹھے ہوئے ہین لندھور نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بڑی خرابی کی بات ہے کہ نہ تو
لشکر مین آجکل صاحبقران تشریف فرما ہین کہ وہ ملاحظہ کرین نہ بادشاہ اسلام ہین اور لشکر پر یہ
تباہی نازل ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے ہمکو اس امر کا یقین ہے کہ ہم سب کی قضا یہان ہم
سبکو لائی ہے افسوس اس امر کا ہے کہ نہ تو صاحبقران کی زیارت نصیب ہوئی نہ بادشاہ کی نہ
ان دونون بزرگوارون مین سے کوئی ہمارے سر پر موجود ہے کہ شاید دفن و کفن ہو بڑی
خرابی کی بات ہے خیر جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا اور جو لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا جو مرضی
خدا اسمین کیا زور اور کیا چارہ لندھور تو یہان یہ کلام کر رہے ہین ادھر اخلاق خوش
خوش مع لشکر کے فرودگاہ پر پہونچا اہل لشکر نے کمر کھولی اخلاق بارگاہ مین آیا دربار آراستہ
ہوا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارون نے لشکر اسلام
مین خبر پہونچائی وہان بھی بحکم لندھور نقارہ بجا دونون طرف سامان جنگ ہونے لگا
ادھر لندھور نے ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر سب نے
آرام و استراحت کی انتظار سحر مین بسر کرنے لگے یہان نقارہ جنگ بجا ہے سامان جنگ

ہوا یا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ برق و چالاک قبل روانہ ہونے نقابدار کے لشکر سے نکلکر
اور درہ کوہ مین آکر پوشیدہ ہوکر بیٹھے تھے اور نقابدار کا انتظار کر رہے تھے کہ ناگاہ
دیکھا ان دونون نے کہ نقابدار مع سردارون کے کہ جنکو اسیر کیا تھا اور اپنے عیار
کے تیز چلا آتا ہو یہ دیکھ رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ اسی درہ مین آئیگا وہ جب قریب
درہ کے پہنچا تو اسی طور سے غبار پیدا ہوا نقابدار اس غبار مین پنہان ہو گیا سب سردارونکو
یہ دیکھتے رہے اور اس انتظار مین رہے کہ اب نقابدار درہ مین آتے اور جب آسکے مگر
نقابدار نہ آیا جب غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ نہ نقابدار ہو نہ سردار انکا کچھ پتہ نشان
تک نہین ہو یہ دونون حیران ہوئے کہ یہ سب کے سب کیا ہوئے غبار کے اندر جاکر کدھر
غائب ہو جاتے ہین خلاصہ یہ کہ رات بھر تلاش کیا لیکن پتہ نہ ملا مجبور ہوکر لشکر کو روانہ ہوئے
داخل لشکر ہوئے لندھور وغیرہ سے ملکر سب حال بیان کیا آج تجویز کر لیا تھا کہ اپنے کو
غبار مین ڈالدین گے خلاصہ یہ کہ دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا
مبارز طلب کیا بہت سے سردارون نے نکلکر مقابلہ کیا یکے بعد دیگرے اور سب اسیر ہوئے
ہشل پہلوان سے دو پہر تک نقابدار نے قریب اسی سردارون کے اسیر کیے یہ حال دیکھکر
برشیون پریزاد کو تاب باقی نرہی لندھور سے اجازت لیکر میدان مین آیا یہ بھی مثل عادل
و فاضل کے اسیر ہوا الماس بن لندھور نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا فرہاد خان بکفرلی نے
نکلکر سامنا کیا وہ بھی اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ آج کی میدان داری مین کوئی سردار نامدار
نہ لشکر لندھور کا باقی رہا نہ لشکر مالک اژدہ کا دس میدان داریون مین کوئی باقی نرہا
سوائے مالک لندھور واہل لشکر کے راوی بیان کرتا ہو کہ ہر روز برق و چالاک فکر
عیاری مین جاتے ہین اور فکر کرتے ہین مگر کچھ بن نہین پڑتا ہو کہ کیا کرین تین چار مرتبہ اپنے
کو غبار مین ڈالدیا مگر وہ لوگ غائب ہو گئے یہ رہ گئے خلاصہ یہ کہ وہ نقابدار ان
سب اسیرون کو لیکر چلا گیا دونون لشکر واپس آئے خلاصہ یہ کہ جیسا کہ مین نے تحریر
کیا ہو کہ دس میدان داریان ہوئین اس دس دن کی جنگ و پیکار مین قریب دو ہزار
سردارون واہل لشکر کے نقابدار نے اسیر کر لیے اور ایک بھی کچھ نہ بنا سکا لاکھ لاکھ برق نے

چالاک نے کوشش کی مگر نقابدار کا پتہ نہ چلا کہ کدھر سے آتا ہی اور کدھر کو چلا جاتا ہی جب یہ
عاجز ہوئے اور کچھ تدبیر نہ ہو سکی اور دیکھا کہ سوا ے لندھور و مالک کے سرداران زبردست
مین سے کوئی نہین رہا سب اسیر ہو گئے ہین سواے اہل لشکر کے جب اسقدر سرداران زبردست
اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اہل لشکر کیا بنا سکینگے اودھر لندھور و مالک اسیر ہوئے یہ لشکر تباہ
ہوا اور اب عرصہ کیا ہی کل آنکا بھی خاتمہ ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ چلکر بادشاہ اسلام کو اس
حال سے آگاہ کرو تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کر کے دونون عیار یعنی برق و
چالاک اسیوقت بدون آگاہ کیے مالک و لندھور کے طرف طلسم نو خیز جمشیدی کے
روانہ ہوئے خدمت بادشاہ اسلام مین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہو گا پہلے حال لشکر
کا سماعت ہو کہ جب گیارھوین دن لندھور و مالک لشکر کو لیکر میدان مین آئے اور اودھر
سے اخلاق آیا نقابدار بھی آیا اور مقابلہ کے لیے میدان مین نکلا اور مبارز طلب کیا
لندھور نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو نکلون کیونکہ شب ہی سے دل مین ٹھان لیا تھا کہ
کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا اور ایک ہی ضرب گرز مین نقابدار کا خاتمہ کر دونگا
اودھر مالک نے شب کو اپنے دل مین یہ تجویز کر لیا تھا کہ کل مین نکل کر نقابدار سے
مقابلہ کرونگا اور نقابدار کو نیزہ پر اُٹھا کر اس زور سے زمین پر مارونگا کہ نقش
زمین ہو جائیگا یہ دونون صاحب اپنے اپنے دل مین تجویز کر چکے تھے شب کو جب
میدان جنگ مین پہونچے اور نقابدار نے مبارز طلب کیا لندھور نے قصد کیا اور
مرکب طلب کیا کیونکہ یہ فیل میمونہ پر سوار تھے ابھی مرکب نہین آیا تھا کہ مالک اژدر
صاحب نیزہ دو سر چار کر نے وغلام حیدر نے اپنے بادپایان عربی کو صف سے نکالا اور
سامنے لندھور کے آئے اور کہا کہ اے دارا ے ہند لندھور بن سعدان مجکو اجازت
دیجیے کہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ کرون اور اس نقابدار کو اس حرکت ناشایستہ کی سزا
دون لندھور نے جواب دیا کہ آپ جانشین صاحبقران ہین آپکو زیبا ہی کہ مجکو اجازت
فرمائیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اور اپنے دل کا حوصلہ نکالون میری موجودگی مین آپکو
زیبا نہین ہی کہ آپ مقابلہ کو تشریف لیجائین ہان جب مین نہ ہون اُسوقت اختیار ہی

مالک نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے پہلے جانشین آپ ہین دوسرے دست راست
ہین آپکو زیبا ہے کہ آپ لشکر مین موجود رہین تاکہ لشکر کو اطمینان رہے آپکی موجودگی گویا
حمزہ صاحبقران کی موجودگی کے برابر ہے اگر وہ لشکر مین نہین تشریف فرما ہین آپ تو موجود
ہین پس میرے بعد آپکو اختیار ہے مین آپکو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگا اپنی موجودگی مین لندھور
نے کہا کہ یہ امر ممکن نہین ہے اب انکے آپسکے تکرار ہونے لگی یہ کہتے ہین کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا
لندھور کا قول ہے کہ مین جاؤنگا جب یہ قصد بڑھنے کا کرتے ہین مالک روک لیتے ہین جب مالک
ارادہ کرتے ہین لندھور مانع آتے ہین اہل لشکر دیکھو رہے ہین حیران ہین کہ دیکھیے ان دونون
سرپرستون مین سے کون جاتا ہے اور کس سے جدائی پہلے ہوتی ہے بڑے عرصہ تک یہی بحث رہی
آخر جب نقابدار نے دیکھا کہ کوئی مقابلہ کے لیے نہین نکلتا ہے تو پکار کر کہا کہ تم لوگون پر میرا
ایسا خوف غالب ہوا کہ اب کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہے وہ جرائت ومردی کیا ہوئی مین کب سے
انتظار کر رہا ہون پس اسی جرائت وقوت پر میدان آئے تھے کہ ایک تن تنہا نے تم سب کو
عاجز کر دیا یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا مالک نے کہا لندھور سے کہ آپ نے سنا یہ نقابدار
نابکار کیا بیہودہ گفتار کر رہا ہے بس آپ مجھے دیجیے اجازت عنایت فرمایئے ورنہ مین اپنے کو
ہلاک کر دونگا لندھور نے ناچار ہو کر مالک سے فرمایا کہ خیر آپ ہی پہلے ہم سے تشریف
لیجایئے بعد آپ کے ہم بھی آتے ہین عرصہ کا پس وپیش ہے بہت زمانہ نہین گذرنے والا
سپرد خداوند کریم کیا مالک نے یہ سن کے سلام کیا اور مرکب کے تنگ کو درست کر کے
دامن گردان کر سوار ہوئے اور طرف میدان کے چلے سب اہل لشکر نے گھیر لیا مالک
نے سب سے کلمات پند ونصیحت فرما کر اور بے ثباتی دنیا کی حالت بیان کر کے ہر ایک کو رخصت
کیا لندھور بھی چند قدم ہمراہ آئے تھے انکو بھی قسمین دیکر پھیرا اور آپ مرکب کو چمکا کر مقابلہ
نقابدار آئے نقابدار نے جیسے مالک کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ ای سوار پہلے تو یہ بتا
کہ تیرا نام کیا ہے تاکہ تو گمنام میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مالک نے جواب دیا کہ مجکو خادم حمزہ
عرب نظر کردہ امیر شرق وغرب مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر سب کہتے ہین تو اپنا نام بتا جو مجھ
سا نام بیکار دریافت کرتا ہے اسکا تو نام نوک شمشیر وزبان نیزہ سے ظاہر ہو جاتا ہے نقابدار نے

جواب دیا کہ مجکو نام ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہ مجکو بخوبی معلوم ہی کہ مین
تیرے ہاتھ سے قتل نہونگا بلکہ مین تجکو مثل سب کے اسیر کرونگا پھر کیا ضرورت ہی کہ
مین اپنا نام ظاہر کرون مالک نے جواب دیا کہ خیر اگر ضرورت نہین ہی تو نہو ہم خود دریافت
کرلینگے تو جاتا کہان ہی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو سردار نقابدار اسیر کرکے اپنے ہمراہ لیے جاتا
تھا دوسرے دن اُنکو اس صورت سے لاتا تھا کہ اُسکے ہاتھون مین آہنی موگریان ہوتی تھین
اور صف باندھ کر ایک طرف کھڑے ہوتے ہین اور جنگ کا تماشہ دیکھتے ہین صفت یہ ہی کہ
سب آزاد ہوتے ہین اُنمین کوئی اسیر نہین ہوتا ہی سب رہا ہوتے ہین مگر ایسے مبتلاے سحر
ہین کہ انکو اپنے تن بدن کا بالکل خیال نہین ہی نہ ہوش ہی یہ بھی وہ نہین جانتے ہین کہ ہم ہین کہان اور
کس بلا مین مبتلا ہین بالکل عالم سکوت مین سر جھکائے خاموش کھڑے رہتے ہین کبھی کبھی سر
اٹھا کر لشکر اسلام کی طرف دیکھ لیتے ہین اگر کچھ کلام بھی کرتے ہین تو یہ کلام کرتے ہین لشکر اسلام اُن
سردارے مخاطب ہو کر جو کہ نقابدار کے مقابلہ کو آتا ہی کہ اے بھائیون آگاہ ہو اور پہچانو کہ ہم سبکا
خداوند عجائب نگار ہی اور بہت بڑا خدا ہی معاذ اللہ خداے نادیدہ کوئی چیز نہین ہی خداوند عجائب
کے آگے عجائب پرستی دین حق اور عجائب نگار خداوند برحق مطلق ہی پس دین عجائب پرستی
اختیار کرو اور نقابدار نامدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم بھی پچتاؤگے جیسے ہم پچتا رہے ہین
کیا بیان کرین کہ جو ہمارا حال ہی ہمکو حمزہ نے اس زمانہ تک ضلالت مین مبتلا رکھا اور ہمکو اپنے
اصلی مذہب سے آگاہ نہونے دیا بالکل راہ ضلالت و کفر کا ہمکو راستہ بتایا ہم نے وہ
عجائبات یہان آکر دیکھے کہ ہم بیان نہین کرسکتے ہین پس یہی جی چاہتا ہی کہ ان موگریون سے
اپنا سر پھوڑ کر مر جائین یہ ستم کیا کیا کہ اپنے اصلی خدا کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی کرنے والون
سے مقابلہ کیا یہ کہتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ موگریان سر پر مار لین مگر سر تک لیجاتے
ہین اور پھر ہاتھ روک لیتے ہین جیسے کوئی پکڑ لیتا ہی پھر سر جھکا کر خاموش ہو جاتے ہین
پھر جب کلام کرتے ہین تو یہ کرتے ہین ہر روز یہی طریقہ ہوتا ہی آج بھی وہی واقعہ ہوا
اہل اسلام اون کی ان باتون کا کچھ جواب نہین دیتے ہین خاموش سنا کرتے ہین اور
افسوس کرتے ہین اُنکے حال پر کہ کیسے کیسے دیندار و ایماندار مبتلاے بلا ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ آج بھی وہی کلام کیجے ان سب سردار ہین جسقدر نقابدار اسیر کرکے
لیگیا ہی نہ تو مالک سے نے جواب دیا نہ اہل لشکر نے بلکہ افسوس کیا ادہر مالک قریب نقابدار
مرکب مہمیز کرکے آئے نقابدار نے باز کو اشارہ کیا وہ سر پر مالک کے آکر گردش کرنے لگا
اپنی حرکت سابقہ سے باز نہ آیا اُسنے تین مرتبہ گردش کی اور پھر آکر نقابدار کے سر پر سایہ فگن
ہوا وہ ادہر گیا ادہر مالک مثل مردہ صد سالہ کے ہوگئے نقابدار نے گرز زنجیر پکڑ کر اُٹھالیا اور
اپنے عیار کے حوالے کیا اُسنے مشکین باندہ لین لشکر مالک لندہور مین ایک شور
غیر لو بلند ہوا عربون نے اپنے گریبان چاک کرڈالے منہ پر خاک ملی اور یہی حال لشکر لندہور
زو دیگر اہل اسلام نے کیا اور سب نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ نقابدار پر جا پڑین مگر لندہور نے
سبکو روکا اور کہا کہ تم لوگ پریشان نہو خدا کو یاد کرو مین ابھی جاکر اس نقابدار کو قتل
کرتا ہون مین خود اس وقت سبقت کرونگا جاتے ہی گرز کا وار کرونگا یہ کہکر قصد کیا
کہ مرکب کو مہمیز کرون کہ سب اہل لشکر لپٹ گئے کہ ہم نہ جانے دینگے اب سوائے آپکے
ہمارا سرپرست و مددگار کون ہی پہلے ہم سبکو قتل فرمالیجیے پھر جائیے ہم سے ایسے
لشکر کو خالی نہ دیکھا جائیگا اگر صاحبقران یا بادشاہ تشریف فرما ہوتے تو ہم آپکو جانے
نہ دیتے اب کیونکر جانے دین یہ غیر ممکن ہی اگر ہم سے صاحبقران و بادشاہ سوال فرمائین
کہ ہمارے جانشینون کو کیون جانے دیا مقابلہ کو تم نے کیون نہ روکا کیونکہ ہم سبکو آپ دونون
صاحبون کا بعد خدا و رسول و صاحبقران و بادشاہ کے سہارا تھا جنمین سے ایک صاحب
نے تو ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہم سے منھہ موڑ لیا اب آپ بھی ہمکو چھوڑ کر تشریف لیے جاتے
ہین تو ہم کیا کرین کیونکر اپنی زیست بسر کرین ہم سب آپکے روبرو اپنے گلے کاٹ کر اپنے
ہلاک کرتے ہین ورنہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم نقابدار نابکار پر حملہ کرکے اور نرغہ کرکے
گھیر کر پکڑ لین اور اسیر کرین جنگ مغلوبہ کرین لندہور نے کہا کہ تم سب ذات رب العزت
پر تکیہ رکھو اور بھروسہ کرو وہ حامی و مددگار ہی میری موجودگی کی کیا ضرورت ہی جب
مین موجود تھا تو مین کیا کرسکا میرے سامنے اسقدر سردارون کو نقابدار نے اسیر
کرلیا مین اُسکا کچھ نہ کرسکا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ مین نہ موجود ہوتا یہ اپنا روے سیاہ

کیا صاحبقران کو دکھاونگا پس بہتر یہ ہی کہ مین ہی جاکر مقابلہ کرون اور یہ جو تم نے کہا کہ تم جنگ مغلوبہ کر کے نقابدار کو اسیر کرلین یہ بالکل خلاف شجاعت ہی لوگ مجھ پر طعنہ زن ہونگے کہ جب لندھور نقابدار سے عاجز ہوا تو اُسنے ازروے بلوے کے نقابدار کو اسیر کرلیا ہین انگشت نما ہو جاؤنگا ایسا کبھی نہ کرنا اہل لشکر نے کہا کہ ہم تو نہ جانے دینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نقابدار نے مالک اژدر کو اسیر کر کے اور اہل اسلام کی طرف منہ کر کے کہا کہ او خدا پرستو آگاہ ہو اور اپنے سردار سے کہدو کہ وہ بھی سن لے کہ مین تم سبکو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون کہ اس زمانہ مین باہم صلاح کر کے اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی اختیار کرو دین اسلام کو ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اطاعت وغیرہ نہ کی تو بعد گذرنے میعاد مقررہ کے مین آؤنگا اور تم سبکو بھی مثل ان سب کے اسیر کرونگا اور تمھارے ہاتھ سے تمھاری جانین لونگا یعنے یہی موگریان تمھارے ہاتھون مین دیکر حکم دونگا کہ اپنے سرون پر مار لو پس تم سب ایسا ہی کروگے موگریان مار کر اپنے کو ہلاک کروگے اب تمکو اختیار ہی ادھر سے سب نے کلمات ناسزا کہے اور بہت لعنت کی بجاے لبیک کے یہ جواب سن کے نقابدار بہت برہم ہوا اور جواب دیا کہ کیا کرون کہ پہلے مین تمکو مہلت دے چکا ہون اب اُسکے خلاف کرنا بالکل خلاف مردی ہی ورنہ اس تقریر کی تمکو سزا دیتا خیر اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو بعد گذرنے مہلت کے تمکو اس جواب کی سزا دیجائیگی یہ کہکر اور اخلاق کو اپنے قریب بلا کر کہا کہ مین نے ان کو ایک ہفتہ کی مہلت دی اگر انھون نے اس زمانہ مین میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور تمھاری اطاعت نہ کی تو ضرور بعد گذرنے مہلت کے تم طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر صف آرا ہونا مین آکر ان سب کو اسیر کرلونگا اور تمھارے سامنے ان سبکو مثل ماہیان بے آب کے تڑپا کے قتل کرونگا اور مجکو رحم نہ آئیگا تم خود اپنی آنکھ سے دیکھ لینا کہ یہ جو موگریان آہنی ان کے ہاتھون مین ہین یہی سب اپنے سر پر مارینگے اور ہلاک ہوجاتے کہان مین اطمینان رکھو کوئی مقام خوف نہین اخلاق نے بہت نقابدار کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد ہوا ایسا ہی ہوگا

مین آپ کے خلاف حکم کبھی نہ کرون گا کیونکہ آپ نے میرے حال پر بہت عنایت
فرمائی اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دی اور ہم سب کی جان و ایمان بچایا نقابدار نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا اور نہ مالک کے اور عیار کے جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا
اب لشکر مین برق و چالاک نہین مین جو عقب مین عیاری کی فکر مین جایئن بعد جانے
نقابدار کے اخلاق نے طبل باز بجوایا طبل باز پر چوب پڑی لشکر اسلام مین بھی طبل
باز بجایا گیا دونون لشکر فرودگاہ کی طرف واپس چلے کفار تو فرحان و شادان و اہل اسلام
مغموم و محزون مالک کا ماتم کرتے ہوئے فرودگاہ پہ آئے گھر پہنچکر بیٹھے اس دن لندھور
نے بسبب رنج و صدمہ کے دربار نہ کیا بستر رنج و غم پر جا کر لیٹ رہے اور یہی فکر تھی
کہ کیا تدبیر کرون اور کیونکر اس نقابدار کو قتل کرون دیکھین خداوند کریم اس بلا سے کب نجات مرحمت فرمائے
بلا و آفت مین مبتلا ہوا ہون خداوند کریم ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ آ کر میری روح
قبض کر لین تاکہ مین اپنی آنکھون سے اس لشکر کی تباہی و بربادی نہ دیکھون مجکو قبل اس
واقعہ کے موت آجائے اور زمانہ مہلت نہ تمام ہونے پائے کہ مین دنیا پر سے اُٹھ جاؤن
لندھور یہ دعا کر رہے ہین کہ خیال مین آیا کہ کوئی ایسا بھی نہین ہے کہ اس واقعہ کی بادشاہ
اسلام تک خبر کرے صاحبقران تک خبر کا ہونا تو محال ہے کیونکہ اُنکے قیام کا مقام
نہین معلوم ہے ہان بادشاہ اسلام طلسم تو تخت جمشیدی پر فروکش ہین اور تشریف فرما
ہین کون ہے جو خبر کرے یہ کہا اور پھر آپ ہی یہ کہا کہ اے لندھور تم مرد ہو کر ایسے بدحواس
ہو گئے ہو اور اسقدر موت سے ڈرتے ہو وہ کریم و رحیم ہے کوئی نہ کوئی صورت پیدا
کرے گا ضرور اگر بادشاہ اسلام کو خبر ہوگی تو وہ کیا اس بلا کو آکر رد کر دینگے اگر اس
بلا سے نجات ہمارے مقدر مین ہے تو ہمکو نجات ملجائے گی ورنہ اگر بادشاہ بھی ہوئے
تو وہ کچھ نہین کر سکتے ہین اُنکا کیا زور ہے مرضی خدا مین ہان یہ امر ضرور ہے کہ خبر ہو جانا چاہئے
تاکہ وہ لوگ اگر ہم سبکو دفن تو کر دین اور یہ بدحواسی کہ برق و چالاک لشکر مین موجود
نہین انکو بلا کر حکم دو کہ دوڑ کر خبر آئین ان لوگون کے آنے تک جو بیان ہو نیوالا ہے
ہو جائے گا اے لندھور اسقدر پریشان ہونا تم سے بہت بعید ہے آج کب امید تھی کہ

نقابدار صرف مالک اژدر کو اسیر کرکے واپس جائیگا یقین اس امر کا تھا کہ اُسکے بعد مبارز طلب کریگا مین نکل کر مقابلہ کرون گا جب مین اسیر ہو جاؤنگا وہ سب لشکر کو تباہ کریگا مگر خداوند کریم نے اپنا فضل شامل حال کیا کہ وہ چلا گیا اور ہفتہ کی مہلت بھی دے گیا اگر ہم سب کی موت مقدر ہو چکی ہوتی تو ضرور وہ مقابلہ کرتا اور مہلت نہ دیتا یقین کرو کہ کوئی نکوئی مددگار پردۂ غیب سے پیدا ہوگا جو کہ اس نقابدار کو قتل کریگا یہ دل سے باتین کرکے پکار کر کہا کہ کوئی حاضر ہو ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا لندھور نے اُس سے کہا کہ برق وچالاک کو اُنکے خیمون سے بلالاؤ کہنا کہ آپ دونون صاحبون کو لندھور نے طلب کیا ہے وہ خادم بہت خوب کہکر باہر آیا اور برق وچالاک کے خیمون مین اگر اُنکو تلاش کیا اُنکو نہ پایا تمام لشکر مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ پرسون سے غائب ہین اُنکا کہین نشان تک نہین ہے خادم نے آکر لندھور سے کہا لندھور نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ واقعی کوئی کسی کا نہین ہے کوئی کسیکا وقت پر مین شریک ہوتا ہے اور ساتھ دیتا ہے دیکھیے دونون صاحب بدون اطلاع کے چلے گئے یہ بھی نہ خیال کیا کہ ایسے وقت مین چھوڑ کر جائین واقعی جان بہت بڑی چیز ہے کوئی مرنا گوارا نہین کرتا ہے جان سبکو عزیز ہے کیسے جان نثار و سرفروش تھے وقت جو پڑا نکل گئے اچھا یہی کیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ لندھور منع کرے یا روک لے بغیر ماشری رہنا پڑیگا بلکہ اے دل تو بھی کیسا بدگمان ہے وہ دونون ایسے نہین ہین جان فروش و جان باز ہین اگر آگ کا دریا ہو تو پھاند پڑین اپنے کو آگ مین ڈالدین کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہون گے یقین ہے کہ نقابدار کی فکر مین گئے ہون اُسمیدان سے اُنکو فکر ہے اُنکی طرف گمان کرنا بالکل خلاف ہے افسوس اس امر کا ہے کہ کس سے صلاح لون کس سے رائے لون نہ فرہاد خان نہ ارسون نہ الماس نہ عادل نہ فاضل ایک بہت بڑے دوست مالک اژدر تھے اُنھون نے بھی آج ساتھ چھوڑ دیا اب کرون تو کیا کرون خدا کسیکو اکیلا اور تنہا نہ کرے لندھور تو اپنے بستر غم پر لیٹے ہوئے دل سے ایسی باتین کر رہے ہین ادھر سب اہل اسلام کا بھی یہی حال ہے کہ ہر ایک اپنے بستر پر پڑا ہوا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تڑپ رہا ہے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہے

اور درگاہ خداوند کریم مین دعا کر رہا ہی کہ ای کریم کارساز وای رحیم بے نیاز اس بلا سے مجکو نجات دے اور ہم سب کے دین و ایمان و جان کو بچا کہ سواے تیرے ہم کس سے فریاد کرین اور سوا تیرے کس کی ذات پر بھروسہ کرین راوی اہل اسلام و لندھور کو تو مصروف رنج و غم و دعا رکھتا ہی اور کفار کو خوشی و فرحت و ناچ و رنگ مین مصروف و انتظار مہلت ہین کیونکہ جب لشکر کفار میدان جنگ سے واپس آیا قیام گاہ پر اخلاق نے بزم عشرت کے آراستہ کرنے کا حکم دیا ہر ایک سے کہا کہ اپنے اپنے خیمہ مین صحبت ناچ و رنگ مہیا کرو بموجب حکم اخلاق بزم عشرت آراستہ ہوئی اخلاق آکر بیٹھا ناچ و رنگ ہونے لگا سب اہل لشکر خوش و خرم ہین ہر مقام پر ناچ و رنگ ہو رہا ہی سبکو عیش و عشرت مین مصروف رکھتا ہون اسکا حال تحریر کرون گا اب عنان قلم کو طرف حال بادشاہ اسلام و دیگر سردارون کے اور برق و چالاک کے عطف کرتا ہون

اب دو کلمہ داستان بادشاہ اسلام و برق و چالاک کے ملاحظہ فرمایے و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ جب صاحبقران مع لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر کے بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر حسب ارشاد خواجہ زادون کے طرف طلسم زعفران زار سلیمانی کے روانہ ہوئے اور تشریف لے گئے اور بادشاہ اسلام سے فرما گئے تھے کہ آپ خزانہ طلسمی مال و اسباب نکلوا کر داخل خزانہ فرمایے اُسکے بعد میرے مقام قیام کو دریافت فرما کر مع لشکر کے تشریف لائیگا خیر ورنہ جا کر طلسم کو فتح کر کے ایک مقام پر قیام کرون گا اگر اس عرصہ مین آپ وہان پہونچ گئے تو مین خود مع لشکر کے حضور کو آؤن گا یا تو اسی مقام پر ملاقات ہوگی یا راہ مین یہ حال منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین اب مین لکھتا ہون کہ جب صاحبقران تشریف لیگئے بادشاہ اسلام نے خزانہ طلسمی سے مال و اسباب کے نکالنے کا حکم دیا بموجب حکم بادشاہ کارندون نے عرصہ ایک ماہ مین کل مال و اسباب نکال کر انبار کیا اسقدر زر نقد تھا کہ حساب نہ ہو سکتا تھا علاوہ اسباب طلسمی وغیرہ کے سب مال و اسباب حسب الارشاد بادشاہ داخل خزانہ کیا گیا جب ان کامون سے بادشاہ کو فرصت ہوئی ظل اللہ نے اسی مقام پر قیام فرمانے کا حکم دیا

سب اہل لشکر اور سرداروں سے اور فرمایا کہ جب تک خبر صاحبقران نہ آئے گی مین یہان سے کوچ
نہ کرونگا اور اُسوقت تک اسی مقام پر قیام کرونگا پس سب خیمے وغیرہ وبارگاہین برپا ہین
تمام لشکر کوسون تک اترا ہوا ہی تمام صحراے طلسمی لشکر سے مملو ہی بادشاہ ہر روز دربار فرماتے
ہین ہرکارے براے خبر صاحبقران مقرر فرماتے ہین کہ خبر لاؤ کہ صاحبقران نے طلسم فتح کیا یا
نہین اور کہان قیام فرمایا دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہی دنگل صاحبقران و علمشاہ و جہانگیر
ولندھور و مالک پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین سب کو اس امر کا انتظار ہی کہ خبر صاحبقران
آئی تو کوچ کرین دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپی طرف دست چپ کے
اپنے اپنے مقام پر تمکن ہوتے ہین دربار مین صاحبقران کا ذکر ہوتا ہی اسیطرح عرصہ گذرا کہ کوئی
خبر نہ آئی آج جو دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر جلوہ گر ہوئے
بادشاہ عزیزوں و سرداروں کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی تک کچھ خبر صاحبقران کی نہ آئی کہ
انھون نے طلسم کو فتح فرمایا یا نہین اور کہان قیام کیا بعد فتح فرمانے کے اب بہت آنکے
دیکھنے کو جی چاہتا ہی بدون آنکے دربار مین کوئی رونق نہین ہی دربار سونا پڑا ہی سب نے جواب دیا
کہ بجا ارشاد ہوا ہم سب بھی اُنکے لیئے بہت پریشان ہین اور اندر سینہ کے دل تڑپ رہے ہین
مگر کیا کرین حکم عالی سے مجبور و ناچار ہین اگر حکم ملے تو ہم خود براے خبر کے جائین اور صاحبقران
سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون تکلیف فرماتے ہین مین آج
اور ہرکارے روانہ کرتا ہون خبر منگاتا ہون اگر انھون نے آکر خبر دی تو خیر ورنہ مین خود یہان سے
طرف طلسم کے کوچ کرونگا اتنے دنون اور انتظار فرمائین آپ لوگ کہ ہرکارے واپس آئین
بدیع الزمان و ملک قاسم و نور الدہر و ایرج نوجوان وغیرہ نے جواب دیا کہ بہت خوب
بادشاہ نے جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ اے جواہر بن عمرو تم اسیوقت ہرکارے براے خبر صاحبقران
روانہ کرو طلسم زعفران زار کی طرف اور بہ تاکید اُن سے کہدو کہ بہت جلد یہ خبر لیکر آئین کہ صاحبقران
عالیشان نے طلسم کو فتح فرما کر کہان قیام فرمایا اور مزاج مبارک کیسا ہی و دیگر سردار تو اچھے ہین تاکہ
ہم خبر پاکر یہان سے کوچ کرین جواہر نے جواب دیا کہ بہت بہتر کیونکہ بجاے خواجہ عمرو کے
بارگاہ مین تو جواہر جب چالاک لشکر مین موجود ہوتے ہین تو خواجہ کی خدمت جو کہ خواجہ کے

متعلق تھی۔ وہ چالاک سے تعلق کی جاتی ہے اگر چالاک نہیں ہوتے ہیں تو جواہرین عمرو سے
یہ قائم مقام خواجہ بعد چالاک کے ہوتے ہیں اور بعد خواجہ کے چالاک بدین سبب بادشاہ نے
جواہرین عمرو سے فرمایا اسوقت جواہرین عمرو نے چند ہرکارے طرف طلسم کے روانہ کیے اور جو کچھ
بادشاہ نے فرمایا تھا وہ اُن سے کہدیا اور تاکید کردی کہ بہت جلد خبر لیکے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ
دست چپ کی طرف ملک قاسم و ایرج نوجوان و ہاشم تیغزن و خورشید و دیگر پسران
حمزہ جو کہ دست چپ میں بیٹھتے ہیں اپنے اپنے دنگلوں پر متمکن و جلوہ فرما ہیں سردار سب دست
چپ کے موجود تھے اپنے اپنے مقام پر مثل جمہور جانسوز وغیرہ کے دست راست کی طرف فرزندان
حمزہ وغیرہ حمزہ مثل بدیع الزمان و نور الدہر و داراب کشور کشا وغیرہ کے اپنے مقام بیٹھے
ہوتے ہیں سردار مثل فرامرز عاد مغربی وغیرہ کے اور جو سردار و فرزند صاحبقران نہیں موجود ہیں
اُنکے دنگلوں پر غاشیہ پڑے ہیں سامنے تخت شاہی کے قبر دین ستون بارگاہ نظر کردہ غیب ہیں
یعنی کرب نوجوان اپنے دنگل پر متمکن ہیں کیونکہ انکی جگہ ہمیشہ سے سامنے تخت شاہی کے
مقرر ہے کیونکہ صاحبقران انکو اپنے لشکر کی برکت اور اپنا افتخار جانتے ہیں انکی عزت کرتے ہیں
اور سب سردار و اہل لشکر انکی زیارت کو فخر تصور کرتے ہیں اور باعث برکت اسی سبب سے یہ
سامنے بیٹھتے ہیں تاکہ ہر ایک کی انپر نظر پڑتی رہے یہ اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہیں اسد بن کرب
غازی اپنے دنگل پر غضنفر بن اسد اپنے دنگل پر۔ دربار خوب آراستہ ہے تحریر کر چکا ہوں
کہ بادشاہ نے ہرکارے روانہ کرنے کا حکم دیا ہے جواہر نے ہرکارے روانہ کیے اور آکر اپنے
مقام پر کھڑے ہوئے ابھی صاحبقران کا ہی ذکر ہو رہا ہے کہ یکایک بیرون بارگاہ برق و چالاک
آکر پہونچے پہلوان عادی دربار گاہ پر بعہدہ سپہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے کہ انکے آنے کے سلام علیک
ہوئی پہلوان عادی نے برق سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے اور کہاں
تشریف فرما ہیں ان دونوں نے جواب دیا کہ ہمکو جلدی ہے پہلے ہم بادشاہ کی خدمت میں ہو آئیں
پھر تم سے کیفیت بیان کریں گے یہ کہکر دونوں پردہ بارگاہ کا اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے بادشاہ
صاحبقران کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک پردہ اُٹھا سب نے دیکھا کہ برق و چالاک دونوں چلے آتے
ہیں بادشاہ نے ملاحظہ فرما کر بدیع الزمان وغیرہ سے فرمایا کہ لیجیے مبارک ہو صاحبقران کے آنے

برق و چالاک آ گئے ہین نے ناحق ہرکارے روانہ کیے اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ آج یہ دونون
صاحب آئینگے اور صاحبقران کی خیریت معلوم ہوگی تو مین کبھی ہرکارے نہ روانہ کرتا خیر اب تو وہ
چلے گئے کیا کیا جائے ان دونون صاحبون سے صاحبقران کا حال معلوم ہو جائے وہ جہان
مقیم ہون ہم اودھر کو کوچ کرین یہ فرما رہے تھے کہ برق و چالاک قریب پہونچے سب نے دیکھا
کہ انکی عجب حالت ہے خاک آلودہ ہین تمام کپڑون پر خاک پڑی ہوئی ہے چہرہ اودا سا بدحواس
منھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین پریشان حال سانس پھولی ہوئی سامنے آ گئے ہر ایک پریشان ہوا
کہ یہ کیا حال ہے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ دور سے چلے آنے مین راہ کی تکان کے سبب سے یہ
حال ہے کہ برق و چالاک نے سامنے بادشاہ کے آکر سلام کیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اسکے بعد
سب فرزندان صاحبقران دختران صاحبقران و سرداران صاحبقران کو سلام کیا ہر ایک کی
مزاج پرسی کی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مہتر برق فرنگی و مہتر چالاک بہت جلد بیان کرو کہ صاحبقران
کا مزاج کیسا ہے اور سب سردار و اہل لشکر تو اچھی طرح ہین اور خیریت سے ہین صاحبقران نے
طلسم فتح فرمایا یا نہین اگر فتح فرمایا تو کس مقام پر مع تنخیر مقیم ہین اور تمھاری یہ کیا حالت ہے تم دونون
صاحبون کا تو مزاج اچھا ہے کسقدر راہ دور و دراز سے آئے ہو کہ تمام خاک آلودہ ہو مہتر چالاک
نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ سب خیریت ہے ہم بہت عجلت مین آئے ہین دو دن کی راہ کو ایک دن مین طے
کیا ہے اس سبب سے یہ ہماری حالت ہے ہم آپ سے کیا عرض کرین کہ جو لشکر کی حالت و کیفیت
ہے اور کس بلا مین لشکر مبتلا ہے ہمکو یقین ہے کہ ہمارے واپس جانے تک ایک بھی زندہ نہ بچے گا ہم
اس آفت مین لشکر کو مبتلا چھوڑ کر ادھر کو آئے ہین کہ آپکو خبر کرین صاحبقران بھی تشریف نہین
رکھتے ہین نہ یہ معلوم ہے کہ کہان تشریف فرما ہین طلسم کو فتح کرنے تشریف لے گئے ہین نہ
خواجہ سلامت ہین جو کچھ تدبیر کرین ہم غلامون نے لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی جب
عاجز ہوئے تو ہم نے خیال کیا کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین بس اس طرف کو چلے آئے
اور بہت جلد آنے کو یہان پہونچا یا جو وقت آجکل لشکر پر پڑا ہے اور خدا پرستون پر یہ وقت کبھی
نہین پڑا بڑے بڑے سرکہ ہوئے بڑے بڑے ساحر آئے مگر یہ مصیبت کبھی پیش نہین آئی جس
آفت مین آجکل مبتلا ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ و سب اہل دربار و پسران حمزہ نے گھبرا کر

پوچھا کہ کچھ مفصل طور سے بیان کرو کہ کیا مصیبت پڑی ہے اور کس آفت مین لشکر مبتلا ہوا اور
صاحبقران کہان تشریف لیگئے ہین جو لشکر مین موجود نہین ہین اور خواجہ کس ضرورت سے
گئے ہین کیا صاحبقران کے ہمراہ گئے ہین اور کون کون نہین ہے اور کون ہمراہ صاحبقران
کے گیا ہے اور کون لشکر مین ہے یا صاحبقران اکیلے تشریف لیگئے ہین تب چالاک نے
عرض کیا کہ سماعت فرمایئے مین عرض کرتا ہون بادشاہ واہل دربار سب متوجہ ہوئے
چالاک نے بیان کرنا شروع کیا یعنے صاحبقران کا مع لشکر یہان سے تشریف لیجانا
معرکہ آرائی ہونا صاحبقران کا لندھور وما لک کو لشکر مین چھوڑ کر برائے فتح طلسم روانہ ہونا یہ
فرما کر کہ علمشاہ وجہانگیر شنکال کی قید مین ہین راہ مین دیوانے سے مقابلہ ہونا دیوانے
کا زیر ہونا اور اس شرط سے مسلمان ہونا کہ میری معشوقہ دلوا دیجیے صاحبقران کا اقرار
فرمانا دیوانے کا اپنے پاس ملاقات کرانا صاحبقران کی اُسکا مسلمان ہونا صاحبقران
کا کوہ طور پر پہونچنا مع اشفاق فراق پدر معشوقہ دیوانہ یعنے ملکہ یاقوت گوہر دندان کا اس
اس حال سے آگاہ ہو کر سامان جنگ وپیکار کرنا ملکہ یاقوت گوہر دندان کا شب کو نکال
گشت زخون دیوانے کے ہمراہ بھاگ جانا کیونکہ یہ بھی عاشق تھی اشفاق فراق کو خبر ہونا لشکر
لشکر کو زیر کوہ روانہ کرکے بمقابلہ صاحبقران فروکش ہونے کا حکم دیکر عقب دیوانے مین روانہ
ہونا راہ مین دیوانے سے ملاقات ہونا باہم جنگ وپیکار ہونا صاحبقران کا یہ خبر پاکر وہان
جانا اور دونون کو سمجھا کر پھیر لانا برق کا عیاری کرکے اشفاق کو قتل کرنا صاحبقران کا برہم ہوکر
برق کو مع فرہاد وخان وغیرہ کے نکالدینا اخلاق کا مجروح ہونا اہل اسلام کے ہاتھ سے صاحبقران
کا بعد اس معرکہ کے برائے فتح طلسم پھر روانہ ہونا قیلاس وزیر بیستون جادو کا آکر لندھور ومالک کو
گرفتار کر لیجانا اور تکیہ پر سے فرہاد وخان وعادل شیر دل وغیرہ کو اسیر کر لیجانا شنکال کا سوائے لندھور
کے سبکو اسیر کرنا اور لندھور کو مبتلائے سحر کرکے صاحبقران کے مقابلہ مین روانہ ہونا لندھور
و صاحبقران سے مقابلہ ہونا صاحبقران کا بسبب سحر کے لندھور سے گرفتار ہو جانا لندھور
کا دربار شنکال مین لیجانا شنکال کا اُن سب قیدیون کو طلب کرکے حکم قتل دینا اور برائے
قتل صاحبقران آمادہ ہونا قیلاس جادو کا قتل ہونا عیاری کے سبب سے ان سب کا ہے

نجات پانا لندھور کا شنکال سے منحرف ہونا صاحبقران وغیرہ کو قتل ہونے سے بچانا سب
سردارون کا رہا ہو کر لشکر غزالہ جادو وغیرہ کا عین وقت پر پہونچنا اوران سبکو بہت ساحرونکو
قتل کرکے دربار شنکال سے نکال لانا اور لشکر مین پہونچنا لشکر ساحران وغیرہ ساحران کا ایک
مقام پر زیر کوہ بطور مقیم ہونا باہم رائے ہونا یہ قرار پایا کہ صاحبقران برائے فتح کوہ بیستون تشریف
لیجائین قبل صاحبقران کے تشریف لیجانے کے علمشاہ رومی کا مع اپنی معشوقہ ملکہ آہو چشم
کے لشکر سے غائب ہو جانا و جہانگیر کا مع اپنی معشوقہ ملکہ سیماے مہر جمال کے لشکر سے غائب ہونا
صاحبقران کا خواجہ عمرو کو برائے تلاش جہانگیر روانہ کرنا اور خود طرف کوہ بیستون کے
تشریف لیجانا سب ساحران زبردست کا حال علمشاہ سن کے اُس طرف کو جانا اخلاق قزاق
کا صحبت پا کر طبل جنگ بجوانا نقابدار کا آکر مقابلہ کرنا سردارون کا اسیر ہونا اپنا فکر عیاری کرنا
پریشان ہونا دس میدان داریون مین سب سردارون کا اسیر ہونا سوائے لندھور
کے واہل لشکر کے کسی کا باقی نہ رہنا اپنا ادھر کو یہ حال دیکھکر روانہ ہونا ابتدا سے آخر تک
بیان کیا ہو کہ مین نے و منشی صاحب نے تحریر کیا ہو یہ مجبورانہ حال جو سب نے
صاحب کو پھر یہ تشویش ہوئی اور سب بہت پریشان ہوئے ملک قاسم نے جو یہ حال سنا
فوراً ک افراسیابی ٹیک کر اپنے ڈنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے انکا اُٹھنا تھا کہ انکے
سردار و ماموں سب اُٹھے سامنے بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین جا کر اہل اسلام
کی مدد کرون اور اُس نقابدار کو قتل کرون بادشاہ نے خیال فرمایا کہ اگر منع کرتا ہون تو یہ آتش
مزاج ہین کبھی نہ مانینگے جائینگے ضرور پھر کیا فائدہ رنج دینے سے فرمایا کہ بسم اللہ
جاؤ سپرد خدا کیا اور ہم بھی آتے ہین ملک قاسم سلام کرکے مع اپنے سردارون و ماموؤن
کے باہر بارگاہ کے آئے اپنے خیمے مین پہونچکر لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا جب ملک قاسم
کو بادشاہ نے اجازت دی تو بدیع الزمان نے یہ اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس خاوری
نے جا کر اس نقابدار کو قتل کیا اور سب لشکر اسلام کو بچایا اُسمین دست راستی بھی ہین پہ میرے
اور طعن زن ہوگا کہ مین نے تمھاری طرف والون کی کمک کی اور جان بچالی اُسوقت کیا جواب
دونگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ تم بھی اجازت لیکر چلو یہ سوچکر اپنے ڈنگل سے اُٹھے اور سامنے

بادشاہ سے آکر اجازت کے طلبگار ہوئے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تو چلینگے ہمارے ہمراہ چلیئے
جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے مجبور ہوکر انکو بھی اجازت دی یہ بھی
سلام کرکے باہر بارگاہ سے آئے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ادھر جب ملک قاسم کا کل لشکر
تیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوگئے ملک قاسم فوراً مع اپنے کل لشکر کے طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے
انکے عقب مین بدیع الزمان کو جب اجازت ملی تو ایرج نوجوان نے بھی بادشاہ سے اجازت
حاصل کی یہ بھی باہر بارگاہ سے آئے مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے اسطرف کو روانہ ہوئے انکے
بعد نورالدھر اب تو تاب نہ ہوگیا سب اولاد صاحبقران یکے بعد دیگرے بادشاہ سے اجازت
لیکر اسی طرف مع اپنے کل لشکر کے روانہ ہوئے انکے بعد سرداروں کی نوبت آئی شل فرامرز و
تہمورد وغیرہ کے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سب شاہزادے اجازت لیکر یکے بعد دیگرے اس
طرف کو روانہ ہوئے اب سرداروں مین لگا لگا ہی خیال فرمایا کہ پھر مین یہان رہ کر کیا کرونگا آخر وقت
پہلوان عادی کو طلب کرکے حکم فرمایا کہ اسیوقت ہمارا بھی پیش خیمہ روانہ ہو اور لشکر مین خبر کردو
کہ تیار رہو ہم بھی کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسوقت پہلوان عادی بارگاہ و خیمون وغیرہ کو
بار کرا کے مع اپنے بھائیوں کے روانہ ہوئے بموجب حکم بادشاہ لشکر تیار ہوگیا تھا فوراً بارگاہ
کو آگاہ کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوئے نقارہ سفری پر چوب پڑی بڑی شان و شوکت سے
بادشاہ اسلام کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے یہان کا قبل ہی سے
بندوبست فرما چکے تھے کہ ایک ساحر زبردست کو یہان کا بادشاہ کر چکے تھے برق و چالاک
بھی سب سے پہلے تھے اپنے بھائیوں اور عیاروں سے یہ ہمراہ لشکر چلے اب ان سبکو طرف
کوہ بلور کے روان رکھا جاتا ہے انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کچھ حال شہر عنطاقیہ و علمشاہ و
خواجہ وغیرہ کا تحریر کیا جاتا ہے

دو کلمہ داستان شہر عنطاقیہ و عنطاق و علمشاہ و خواجہ سلامت و ملکہ غزالہ و ان
ساحرون کے سماعت ہون کہ جو کہ ہمراہ ملکہ برائے کمک علمشاہ چلے تھے و دیگر حالات
متعلق داستان ہذا

سحر ان عطارد رقم و منشیان عالی ہمم و راویان نازک خیال و ناقلان خجستہ مقال اس داستان سراپا

ملال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب عنطاق کجکلاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا کہ ہم کل خداپرستونکو
بیرون شہر قتل کرینگے منادی کردیجائے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آکر تماشہ دیکھے اور رموز جادو
خواجہ کو اسیر کرکے اور عقاب جادو کے سپرد کرکے اپنے مکان پہ آیا اور اپنا بندوبست کرکے بیٹھا
بہت بدکوئی عیار آکر عیاری کرے اور مجکو قتل کرے تو بڑی خرابی ہو ادہر منادی نے تمام شہر ہر ایک گاؤن
مین اسکی خبر کردی لوگ اسیوقت سے سامان کرنے لگے تھے اور میدان خونی اسوقت تیار ہوگیا تھا خیمے
وغیرہ برپا ہوگئے تھے ادہر سمک ملطاقی نے خیال اپنے دل مین کیا تھا کہ کسی تدبیر سے جاکر رموز
کو قتل کرون تاکہ سب سردار رہا ہون اور خواجہ بھی سمک نے دو پہر رات رہے سے ہزارون فکرین کین
مگر رموز نے ایسا بندوبست کیا تھا کہ کوئی تدبیر کارگر نہوئی جب صورت تبدیل کرکے قریب مکان رموز
پہونچا تو مکان کو غائب پایا گرد مکان آتش روشن دیکھی یا کسی نے پکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جادو
سمک عیار آتا ہے اگر نقب لگانے کا قصد کیا تو زمین اسقدر سخت پائی کہ نقب کھی نہوسکی بہت عاجز
ہوگیا اسی فکر و تشویش مین صبح ہوگئی خیال کیا کہ اب بیکار ہے چلو دربار مین چلکر وہان کا حال دیکھو اگر
کوئی موقع ملجائے تو وہان عیاری کرو راوی بیان کرتا ہے کہ اس خوشی مین نہ تو عنطاق کجکلاہ کو نہ
رموز جادو و اہل شہر کو نیند آئی کہ صبح کو خداپرست قتل ہونگے ادہر بیرون شہر پہر رات رہے سے لوگ
آکر جمع ہونے لگے اس خیال سے کہ جگہ مل جائے ایسی کہ دیکھ سکین بہت رئیس و افسر شہر
کے اپنے اپنے مقام پر جو جہان قریب و دور تھے انکے رہنے والے بھی جمع ہوئے سودے والون
نے دکانین لگائین ایسا مجمع ہوگیا چارون طرف سودے والے سودا بیچ رہے تھے اہل شہر کی رسد لگی
ہوئی تھی اسقدر گرمی ہوئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج کوئی عید ہے سب لوگ نفیس و شاہانہ لباس سے آراستہ
تھے ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا خوشیان ہو رہی تھین صرف بادشاہ و قیدیون کے آنے کا
انتظار تھا جو جو بادشاہ برائے کمک عنطاق کجکلاہ آئے اور بیرون شہر مقیم تھے ان سب نے
اپنے اپنے لشکر کو طرف میدان خونی کے روانہ کیا اور وہ لشکر ایک طرف آکر صف باندھ کر کھڑا ہوا
اور دولت عنطاق پر آئے کہ اتنے مین رموز جادو سب اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ
ہوکے کمال غرور سے آکر پہونچا سب اہل دربار و فرسرون و بادشاہون و انکے سردارون نے مجرا
کیا انہے سب کا مجرا لیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا آج بہت سویرے سے دربار آراستہ ہوا تھا

ادھر لشکر تیار تھا مرت عنطاق کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ عنطاق بجلاوہ بھی لباس سرخ پہنے
ہوئے محل سے سب سامان سے آراستہ برآمد ہوا سب نے تعظیم کی اور مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا
تخت پر آکر بیٹھا داروغہ زندان کو بلا کر حکم دیا کہ سب قیدیون کو لیکر میدان خونی مین آؤ مگر بہت احتیاط
کے ساتھ ایک افسر کو حکم دیا کہ تم دس ہزار سپاہ سے قیدیون کے ہمراہ آنا بہت حفاظت کے ساتھ رموز
نے اُن ساحرونکو بلا کر کہا کہ جو ان قیدیون کی حفاظت کے لیئے تھے کہ تم لوگ بھی ہمراہ قیدیون کے رہو کہ
کسی قسم کا مکر و فریب نکھانا اپنے کو اور اسیرونکو ہر بلا و آفت سے بچانا کیونکہ عیار آئے ہوئے ہین
اُنکا خیال رکھنا یہ حکم سُنکے وہ ساحر و افسر و داروغہ زندان قیدخانہ پر گئے داروغہ زندان نے
اسیرونکو در زندان کھولکر باہر نکالا ایک ارابے پر علمشاہ و آہو چشم کو ڈالا یہ دونون قید سحر و قید سلاسل
مین مبتلا تھے یہ ارابہ سب ارابون کے آگے تھا اس ارابے کے عقب مین ایک ارابہ پر سفرابہ گلاو
و تیغ دیوانہ و افغان آدم خوار بقید شدید مقید بیٹھے ہوئے تھے اور دیگر ارابون پر سفرا بکلاو
کے سردار اور دیو نے کے مقید بقید سلاسل تھے گرد ان سب ارابون کے محافظان زندان برہنہ
تلوارین لیے ہوئے وکوتوال شہر مع اپنے پیادون کے اور افسر کہ جسکو عنطاق نے حکم دیا تھا مع دس ہزار
سپاہ کے اور وہ ساحر جو کہ محافظ تھے آگ برساتے ہوئے سبکو بچاتے ہوئے جسقدر سپاہ و لشکر
قیدیون کے ہمراہ تھا سب برہنہ تلوارین لیئے ہوئے قیدیون کو سایہ تلوارون مین لیے ہوئے بڑی
حفاظت سے طرف میدان خونی کے چلے سمک بلطاقی اُسوقت دربار مین موجود تھا جب یہ حکم
عنطاق و رموز نے دیا تھا یہ بھی اُن سب کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ شاید کوئی موقع ملجائے
عیاری کا مگر یہان آکر بڑا بندوبست پایا بہت گھبرایا کہ کیا کرون جب حد سے زیادہ حفاظت دیکھی تو
یہ پھر وہان سے واپس چلا آیا دربار مین یہان رموز نے عنطاق سے کہا کہ تشریف لیچلیے سویرے
سے ان خداپرستون کے قتل سے مہلت ہو جائے عنطاق نے جوابدیا کہ بہت اچھا ادھر رموز
نے دستک دی فوراً ایک سناٹا سا ہوا سب نے دیکھا کہ وہی عقاب نمایان ہوا اُسکے پنجہ مین وہ قفس
بھی تھا کہ جسمین خواجہ قید تھے سمک نے بھی دیکھا کہ خواجہ سلامت قفس مین سر جھکائے بیٹھے ہوئے
ہین کہ اس عقاب نے نیچے آکر وہ قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے اُس سے کہا کہ اب تم جاؤ
یہ سنا تھا کہ وہ عقاب فوراً جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا اُسکے جانے کے بعد عنطاق

تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار و بادشاہ و رموز جادو بھی اُٹھ کھڑے ہوئے
یہاں بیرون دربار سب جلوس سواری و ہر ایک کی سواری موجود تھی کہ عنطاق مع اُن سب کے بیرون
بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا اور سب بادشاہ بھی سوار ہوئے سردار و افسر مرکبوں پر بیٹھے رموز جادو نے
سحر کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسپر بیٹھا سامنے قفس خواجہ رکھ لیا تمام اُسکے مصاحب و افسر گرد اُسکے
تخت کے ہوئے کوئی ہنس پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاؤس سحر پر پس سواری عنطاق کجکلاہ و
رموز جادو کی بڑی شان و شوکت سے طرف میدان قتل گاہ کے چلی سمک نیطاقی بھی صورت بدلے ہوئے
ہمراہ تھا تمام سپاہ و لشکر ہمراہ ہوا کیونکہ تیار تھا یہاں تک کہ عنطاق کجکلاہ مع سپاہ و لشکر کے اُس
مقام پر پہونچا کہ جہاں میدان خونی کی تیاری ہوئی تھی دیکھا کہ تمام اہل شہر و اہل دیہہ جمع ہیں تمام جنگل
بھرا ہوا ہے ہزاروں خیمے و بارگاہیں برپا ہیں ایک طرف بہت سے داریں تیار ہیں جلادان مریخ
صولت ناک و کان کے ہار پہنے ہوئے چوڑے چوڑے تیغہ ہاتھوں میں لیئے کھڑے ہوئے ہیں تیر کش
آتش چشم کن رہان کن بھی موجود ہیں ایک طرف اُن بادشاہوں کی سپاہ و فوج موجود
ہے جو کمک کو آئے ہیں عنطاق نے اپنے لشکر کو ایک سمت صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ اِس
طور سے صف آرا ہو تاکہ کوئی سیدیوں تک نہ جا سکے تمام لشکر چاروں طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا
گویا آہنی دیوار ہو گئی اُسکے بعد لشکر ساحران صف آرا ہوا عنطاق مع کل افسروں و پہلوانوں و بادشاہوں
کے داخل دربار ہوا رموز جادو بھی مع اپنی سپاہ کے و افسروں کے و قفس خواجہ کے ہمراہ عنطاق
بارگاہ میں آکر اپنے مقام پر بیٹھا سامنے قفس خواجہ کا رکھ لیا جب سردار بیٹھ چکے پردے
بارگاہ کے اُٹھا دیئے گئے سامنے میدان خونی تھا خواجہ نے قفس میں بیٹھے بیٹھے یہ واقعہ دیکھا
تھا کہ میدان تیار ہوا اور سب سامان دیکھا کہ یکایک غل و شور ہوا کہ قیدی آگئے خلاصہ یہ کہ اُسی
سامان سے اور حفاظت سے جو کہ تحریر کر چکا ہوں داروغہ زندان قیدیوں کو لیکر پہونچا ایک طرف
سب ارباب کھڑے کیئے گئے عنطاق نے حکم دیا کہ علمشاہ و آتش چشم و مضراب و تنجیر [illegible] کو
حاضر کرو باقی قیدیوں کو نہ لانا کیونکہ مجھکو کچھ کلام کرنا ہے یہ حکم سنتا تھا کہ داروغہ زندان اُن سبکو
لیکر حاضر ہوا کہ جنکو عنطاق نے طلب کیا تھا جب علمشاہ وغیرہ سامنے عنطاق کے آئے تو وہ جوگی
[illegible] میں مبتلا تھے کہ ایک قید اصلی تھی دوسری قید سحر مگر بطور خداپرستان سلام کیا کسی نے جواب

سلام نہین دیا مگر خواجہ نے اندر سے قفس کے کہا کہ السلام و علیک خواجہ نے علمشاہ وغیرہ کو دیکھا کہ قفس
سامنے عنطاق وغیرہ کے کھڑے ہوئے ہین علمشاہ نے خواجہ کو دیکھا کہ ایک قفس مین بند سامنے
رموز کے وہ قفس رکھا ہوا ہی انکو خواجہ کی یہ حالت دیکھکر بڑا افسوس ہوا خواجہ کو ان سب کی
حالت پر افسوس ہی یہ سبکے سب رموز کے سحر مین مبتلا تھے سمک یلطاقی صورت تبدیل کیے ہوئے
بارگاہ مین موجود تھا کہ عنطاق نے علم شاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو پہلے دین
عجائب پرستی اختیار کر و اور خدا پرستی کو ترک کر اور میری اطاعت قبول کر اور یہ جو نازنین تیرے
پہلو مین مقید بیٹھی ہوئی ہی بخوشی میرے حوالے کر تا کہ مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اگر اس
میرے کہنے کے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ بُری موت مارا جائیگا دیکھ لے وہ میدان خونی تیار ہی اور سب سامان
موجود ہی مین ابھی تجھکو مثل ماہی بے آب کے تڑپا تڑپا کے قتل کرونگا آیندہ تجھکو اختیار ہی علم شاہ
نے برہم ہوکر جواب مین فرمایا کہ تو مجھکو موت سے ڈراتا ہی ہم لوگ بالکل موت سے خوف نہین کرتے
ہین بالکل بیخوف ہین اگر ہماری سب کی زندگی ہی تو تیری کیا مجال ہی کہ تو ہمکو قتل کر سکے یہ جو تو دکھا
رہا ہی کہ میدان خونی تیار ہی مین تمکو مثل ماہی بے آب کے قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے
یہ تو میدان خونی تیار ہی ہم لوگ تو اکثر زیر تیغ سے اٹھا لیے گئے ہین اور ہمکو کوئی قتل نہ کر سکا تو یہ
کیا کہتا ہی کہ میدان خونی تیار ہی اگر ہماری سب کی موت نہین ہی تو تو ہمکو کیا قتل کریگا ہم تیرے پنجے
سے چھوٹ کر تجھکو قتل کرینگے ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ تیرے ڈرانے سے ڈر جائین اور موت سے
خوف کرین اور ڈر کر اپنے دین و مذہب کو ترک کرین تیری تو کیا مجال ہی کہ تو ہم سے دین اسلام
ترک کرائے تیرا جو جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر موت نہین ہی اگر موت
ہی تو ہم لاکھ اپنی جان بچانے کی فکر کرین گے تو بھی نہین بچینگے اگر قلعہ فولادی مین جا کر
پوشیدہ ہونگے جب بھی نہ بچینگے پس تجھکو اختیار ہی او نابکار بدکردار اگر تو اس نازنین کی طرف
آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو تیری آنکھیں کور ہو جائینگی اب جو تو اس نازنین کا نام لیگا تو تیری
زبان گدی سے کھینچ لیجائے گی عنطاق نے جواب دیا کہ تو بڑا زبان دراز ہی تیری تو وہ
مثل ہوئی کہ رسی جل گئی مگر اسکا بل نہ گیا قید تو ہی اور ایسی باتین کرتا ہی علم شاہ نے جواب دیا
کہ یہ تو کیا بک رہا ہی کیسی رسی جلی اور کیسا بل نہ جانا ہم لوگ کسی وقت خوف نہین

کرتے ہین جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین جلد حکم قتل دے عنطاق نے علمشاہ سے یہ
جواب دپاکر ملکہ آہو چشم سے بھی یہی سوال کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا مضراب گجبلاہ و
تنجر دیوانہ وافغان نے بھی یہی جواب دیا جب اُسنے سب سے جواب صاف سُنے تو
بہت بڑا غصہ آیا برہم ہو کر حکم دیا کہ اِن سبکو مع اُن سب اسیرون کے لیجا کر دار پر کھینچو مین
حکم قتل دیتا ہون دار وغہ اُن سبکو لیکر باہر بارگاہ کے آیا ادہر رموز نے خواجہ سے کہا اے خواجہ
اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اور ان سبکو بھی سمجھا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا خواجہ
نے جواب دیا کہ او رموز پس اب مجھسے ایسی تقریر کرتا جبکہ مین نے تجھسے کہا تھا کہ مین
تیری اطاعت کرتا ہون تو نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مکر کرتا ہی اب تو خود خواہش کرتا ہی اب کبھی
ایسا نہ ہوگا اول تو یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا تو نے مجکو قفس مین قید بھی کیا ہزارون قسم
کی سختیان کین میرے قتل کا سامان کیا پس اگر اسوقت مین اس امر کو قبول کرونگا تو سب
یہی کہین گے کہ عمرو عیار نے بخوف جان دین اسلام کو ترک کیا اور ایک کافر کی اطاعت کر لی
تو بس اب مجکو قبول نہین ہی اور نہ یہ لوگ میرے سمجھانے سے مانین گے تیرا جو جی چاہے وہ
کر یہ کبھی گوارا نہ کرونگا اس زندگی سے مجکو مرنا منظور و قبول ہی کہ میرے سامنے فرزند
حمزہ و دیگر خدا پرست قتل ہون مین زندہ رہون رموز نے جواب دیا کہ تیری بھی قضا ہی خواجہ
نے جواب دیا کہ تف ہی ایسی زندگی پر مین تو زندہ بچون اور میرے آقازادے قتل کیے جائین
تو پہلے مجکو قتل کر رموز نے یہ سُنکے کہا کہ دیکھو مین پہلے تجکو قتل کرتا ہون یہان قتل نہ کرونگا
کیونکہ مین نے کتاب مین بھی دیکھا ہی اور اکثر بزرگون سے سنا ہی کہ جہان تیرا خون گرے گا
وہان غلہ نہ پیدا ہوگا اور وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی پس کیا ضرور ہی کہ مین تجکو یہان قتل کر کے
اس زمین کو برباد کرون اور غلہ نہ پیدا ہو اہل شہر بسبب نہ پیدا ہونے غلہ کے ہلاک
ہون مین تجکو فلان کوہ پر قتل کراؤن گا یہ کہکر رموز نے اپنے دہنی طرف دیکھا ایک ساحر
جو کہ برابر اُسکی کرسی کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا نام اُسکا خبیس جادو تھا بہت زبردست بادہ
کبر و نخوت سے مست تھا اپنے کو سامری وقت جمشید زمانہ جانتا تھا اُسکی طرف
دیکھکر رموز نے کہا کہ اے خبیس جادو تم خواجہ کا قفس لیجا کر وہ جو سامنے پہاڑ ہی

اُسپر اسکو قتل کردو اور سر اسکا تن سے جدا کرکے میرے پاس لاؤ اوسنے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ کہکر وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے آکر کہا کہ آپ اپنا سحر اسپر سے اُتارین
مین اپنا سحر کرون رموز نے اپنا سحر خواجہ پر سے اُتار لیا خبیس جادو نے اپنا سحر خواجہ پر کیا اور
قفس لیکر باہر آیا اور قفس کو لیکر اوس کوہ کی طرف اوڑکر چلا سمک یہان موجود تھا وہ بھی باہر آیا
جسطرف کو وہ ساحر اوڑکر چلا سمک بھی یہ خیال کرکے کہ چلکر عیاری کرون اور اوستاد کو بچاؤن
یہ بھی چلا مگر وہ ساحر تھا فوراً نظرون سے غائب ہوگیا یہ رہ گیا نہ پہونچ سکا تھوڑی دور
گیا تھا جب اسکو پتہ نہ ملا کہ وہ کدھر گیا یہ مایوس ہوکر اودھر سے پلٹا یہ خیال کرکے کہ چلکر
دیکھون کہ میرے آقا پر کیا گذری کیونکہ وہ بھی زیر تیغ بٹھائے گئے تھے یہ
سوچکر سمک تو ادھر کو چلا ادھر خبیس جادو خواجہ کا قفس لیکر پہاڑ پر پہونچا قفس
رکھا تلوار نیام سے لی خواجہ کو قفس سے نکالا اپنے سامنے بٹھایا خواجہ قید سحر مین مبتلا
تھے بالکل بحس و حرکت تھے ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ تھی کیونکر حرکت کرتے خدا کی
ذات پر بھروسہ تھا دل مین دعا کررہے تھے کہ خداوندکریم تو مجھکو بچالے تو نے بڑی بڑی
میری کمک کی اور ایسے ایسے مقام پر سے بچایا کہ جہان بچنے کی امید نہ تھی تو صادق الوعد
ہے تو اقرار کرچکا ہے کہ جب تک تو تین مرتبہ اپنی زبان سے خود موت کو نہ طلب کریگا
اُسوقت تک تیری قضا نہ آسکے گی طلب کرنا کیسا مین نے تو خیال تک نہین کیا اور قضا کا سامنا
ہے تو ہی بچانے والا ہے تو نے اپنے پیغمبرون کو انکی امت کے ہاتھ سے بچایا ابراہیم پر آگ کو
گلزار کیا یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کی کمک بطن ماہی مین کی تو نے سلیمان کو شیر
کے پنجے سے نجات دی تو ہی سبکا کفیل و حامی و مددگار رہا تو ہی ہر وقت ہر مشکل
مین سبکا سرپرست رہا تیرے ہی بھروسہ پر سب نے کفار سے جہاد کیا اسوقت بھی
میری کمک کر اور مجھکو اس بلا سے نجات دے خواجہ یہ دعا کرتے جاتے تھے اور روتے
جاتے تھے آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا برابر آنکھون سے آنسو
جاری تھے خبیس جادو نے جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا کہ اگر اپنے مرنے سے
اسقدر خوف کرتے ہو اور مرنے کا اس درجہ صدمہ ہے تو کیون نہین رموز جادو

کی اطاعت کر لیتے ہو اور اسکا دین نہین قبول کرتے ہو اُسکی اطاعت کر کے اپنی جان بچاؤ اور زندگی غنیمت جانو اس رونے سے کیا حاصل خواجہ نے جواب دیا کہ ای حبس جادو مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون نہ موت سے خوف کرتا ہون نہ مجکو اس امر کا خیال ہی نہ مین اس سبب سے گریان ہون کہ مین قتل ہوتا ہون مگر رونا اس امر کا ہی کہ میرے بچے اور جورو تباہ ہون گے کوئی اُنکا خبر لینے والا نہین ہی نہ اُنکا کوئی سہارا ہی نہ کوئی بسراوقات کی صورت ہی کیونکہ کوئی کفیل نہین بجز سوائے ذات خدا کے ابھی لڑکے بھی کم سن ہین ایسے بھی نہین ہین کہ وہ کماکر اُن کو دینگے سوائے اس اور کے بھیک مانگین یا فاقے کرین کوئی دوسری صورت نہین ہی خیال اس امر کا ہی کہ مجکو خدا نے سب کچھ دیا ہی اور میرے پاس ہی تو مین نے کیون نہین اُن لوگون کو دے دیا اس خیال سے کہ نہ معلوم کہان موت آلے اور کہان نہ آئے یہ لوگ تیرے پاس ہون یا نہ ہون نہ معلوم یہ مال و دولت اُنکے تصرف مین آئے یا غیرون کا حصہ ہو پس اس امر کا خیال آیا کہ اگر تو دیدیتا تو کیون وہ بعد تیرے فاقہ کشی کرتے یا بھیک مانگتے یہ تیری نادانی ہی کیا اب بعد تیرے اُنکی یہ حالت ہوگی اور یہ دولت غیرون کے حصہ مین آئیگی نہ اس وقت مین کوئی ایسا میرا دوست و شفیق ہی کہ جو کچھ مین دون وہ اُنکو پہونچا دے تاکہ وہ فاقہ کشی وغیرہ سے تو محفوظ رہین اور میرے مرنے کا حال کہدے تاکہ وہ انتظار نہ کرین اور اس دولت سے اپنی بسراوقات کرین جو کہ مین بھیجون علاوہ اسکے مین اُس شخص کا بہت ممنون ہونگا جو یہ کام کرے گا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا وہ بھی اُسکو دونگا مگر کسیکو ایسا نہین پاتا ہون جو ہی میری جان کا دشمن اور قاتل ہی حبس جادو نے کہا کہ معلوم ہوا یہ رونا تمکو اس امر کا ہی اچھا اگر ہم کوئی بات تم سے کہین اُسکو تم قبول کروگے اور تمکو ہمارا اعتبار ہی یا نہین اگر اعتبار ہو اور اعتبار کرو تو مین تم سے ایک بات کہون خواجہ نے کہا کہ اعتبار کرنے کو کیا ہوا اگر ایک کو دوسرے کا اعتبار نہ ہو تو دنیا مین کام کیونکر چلے گو یہ امر ضرور ہی کہ کسی کے مُنہ پر یہ نہین کہا ہی

کہ یہ صاحب اعتبار ہے اور یہ صاحب اعتبار نہین ہی مگر مین نے ہزارون بلکہ لاکھون آدمی
دیکھے ہین مجکو قیافہ ہو گیا ہی اور مین پہچان لیتا ہون کہ یہ صاحب اعتبار اور بڑا صادق
الوعد ہی اور جو کہیگا وہی کرے گا چاہے سر بھی کٹ جاے اپنے قول سے نہ پھریگا
اور یہ جھوٹا اور دغا باز و مکار ہی خسیس نے کہا کہ پھر تم نے مجکو کیسا پایا خواجہ نے جواب دیا
کہ تمھارے چہرہ سے صاحب اعتبار ہونا اور صادق الوعد ہونا ظاہر ہی اور مین اسکا
امتحان کر چکا ہون جو تم اپنی زبان سے اقرار کرو گے اُسکو پورا کرو گے جو چیز کوئی تمکو
دیگا تم اُسکو بہ امانت رکھو گے یا جسکو جو کوئی کچھ بھیجے گا تم اُس تک اُسکو پہونچا دوگے
اُسمین تصرف نہ کرو گے یہ امر تمھارے رخ سے ظاہر ہوتا ہی خسیس نے جواب دیا
کہ جب آپکو اس امر کا یقین ہی تو اگر اجازت ہو اور اگر اجازت مرحمت ہو تو مین کچھ عرض
کرون خواجہ نے جواب دیا کہ شوق سے بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ کہیے آپ فرمائین
کہ وہ مال و دولت کہ جو آپکے پاس ہی اور آپ اپنے بال بچون کو بھیجا چاہتے ہین
اگر کوئی صاحب دیانت و امانت ملے وہ مال کہان ہی آپ تو بالکل تنہا ہین کیا کسی مقام پر
دفن کر دیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اے بھائی وہ مال و دولت میرے پاس ہی مین ایسا
نادان نہین ہون کہ کسی کے پاس رکھوا دون یا زمین مین دفن کرون کیونکہ مشہور
ہی پیسہ گانٹھ کا دوست ساتھ کا دوسرے کے پاس رکھوانے یا زمین مین دفن کرنے
سے وہ مال و دولت باقی نہین رہتی ہی پس جب یہ امر ہو تو پھر مین کیون ایسا کرتا میرے
پاس ہی مین اپنے پاس رکھتا ہون جب کوئی لیجانے والا ملے گا تو مین اسکو دیدونگا
ابھی کیون ظاہر کرون خسیس نے جواب دیا کہ جب آپ مجکو صاحب اعتبار خیال
کرتے ہین تو وہ مال مجکو عنایت فرمایئے مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ آپ کی اولاد کو
دیدونگا جو آپ مجکو اپنی خوشی سے مرحمت فرمائینگے وہ میرے اوپر حلال
ہی باقی حرام یا جو وہ لوگ دینگے اگر آپکو اعتبار نہ ہو تو نہ دیجیے کوئی جبر نہین ہی راوی
بیان کرتا ہی کہ خسیس جادو نے یہ خیال کر کے اپنے دل مین خواجہ سے کہا کہ سنا گیا ہی
کہ خواجہ بڑے مالدار ہین اُنکے پاس زنبیل ہی اسمین کرورون روپیہ کا مال ہی ہزارون ملک

تجارت کرکے نذر زنبیل کر رہے ہین لاکھون خزانے جمع ہین کسی تدبیر سے ان سے لینا
چاہیے یہ جو کہتا ہو کہ کوئی ایسا ہو کہ میرے بال بچون کو جو مین دون پہونچا دے تو اسکو
نقرہ دیکر ملو کون پوچھتا ہو کہ یہ تو قتل ہو جائیگا کسیکو کیا معلوم ہوگا کہ عمرو نے کیا بھیجا
وہ سب تمکو ہضم ہو جائیگا اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جہان مال اسنے رکھا ہو بعد اسکے
مرنے کے وہ باقی ماندہ مال بھی لینا غرض اسنے اس لالچ سے کہا جب خسیس نے خواجہ
سے یہ امر ظاہر کیا کہ اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو مجکو دیجیے مین پہونچا دون خواجہ نے
جواب دیا کہ ای بھائی مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین نے جو یہ تذکرہ کیا تو اسی غرض سے
کیا کہ تم خود اپنی زبان سے کہو مین نے خود اس سبب سے نہین کہا کہ تم یہ کہوگے کہ کیا
اسنے مجکو اپنا غلام خیال کیا کہ جو ایسی بات کہتا ہو کیا مین اسکے مال کا نوکر ہون کہ اسکا
کام کرون چونکہ مین صورت دیکھکر پہچان چکا تھا کہ تم صاحب اعتبار و امانت دار ہو
مگر بسبب خوف کے ہو نہ پڑتا تھا بس یہی خیال کرکے رونے لگا کہ شاید تمکو رحم
آجائے اور تم کچھ دریافت کرو تو مین صاف صاف بیان کرون میرا بیان سن کے
تمہارے حال پر ترس کھاؤ اور میرے بچون پر اور جو مین دون وہ تم انکو پہونچا دو
سو شکر ہو کہ تم نے ترس کھاکر میرے خیال کے موافق خود اپنی خواہش ظاہر کی مین بہت
خوش ہوا اگر یہی تمھاری مرضی ہو تو یہ مال میرے پاس ہو نصف اسمین سے تم لے لو
اور نصف انکو پہونچا دو اسنے کہا کہ لائیے کہان ہو مجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہو راوی
کہتا ہو کہ خواجہ نے اس طور سے تقریر عجز آمیز کی کہ اسکو یقین آگیا اور کیونکر یقین
نہ آتا کہ وہ طامع و لالچی آدمی تھا اور سن چکا تھا کہ خواجہ کے پاس بڑی دولت ہو
بہت خوش تھا کہ بعد قتل کے مجکو ملیگی مگر فکر اس امر کی ہو کہ نہ معلوم کہان ہو یہ کہنے
لگا اب اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ تو خوشی سے دیتا ہو لو اور چین کرو خواجہ
سے جب اسنے یہ کہا کہ لائیے کہان ہو خواجہ نے جواب دیا کہ میری بائین آنکھ کے کونے
مین ایک موتی برابر بیضہ کنجشک کے اور دہنی آنکھ کے کونے مین دوسرا گوہر آبدار ہی
بس ایک موتی تم لے لو اور دوسرا انکو پہونچا دیجیو کہ یہ دونون گوہر آبدار برابر خراج

ہفت اقلیم کے ہین بڑی محنت و مشقت سے ہاتھ آئے ایک موتی میرے ستر پشت تک کافی ہی کہ اُسکو فروخت کرکے صرف کیا جائے اور ساتھ راحت و آرام کے ہزار آدمیون سے اُسپر بھی کم نہو کیونکہ مین نے کرورون روپیہ صرف کرکے یہ گوہر آبدار خرید کیے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ جب مین نے ہزارون ملک و خزانے غارت کرکے جمع کیا تھا اسقدر روپیہ تھا کہ میرے پاس ٹھکانہ رکھنے کا نہ تھا یہ مجھ سے ہو نہ سکا کہ کسی کے پاس جمع کرون مین فکر مین تھا کہ کوئی ایسی چیز ملجائے کہ جو ہمہ وقت میرے پاس رہے مین اس روپیہ سے خرید لون اتفاق سے ایک سوداگر ظلمات سے براے تجارت آیا مین نے جو سُنا تو اُسکے پاس گیا قبل اُسکے دربار مین جانے کے مین نے اُسکا مال جو کہ وہ لایا تھا سب دیکھا اُسمین یہ جوڑی موتی کی بھی تھی مین نے بہت پسند کی دیکھتے ہی میرا جی پھڑک گیا مین نے اُس سوداگر سے کہا کہ اسکی کیا قیمت ہی اُسنے یہ خیال کرکے کہ یہ کیا اسکی قدر کرے گا اور کیا اسکی قدر جانے ایک معمولی آدمی ہی میری بات کا کچھ جواب نہ دیا مین نے کہا کہ ای بھائی یہ موتی میرے پسند آئے ہین مین انکو خرید کرونگا تم اسکی قیمت بیان کرو اُسنے سر سے پاؤن تک مجھکو دیکھا اور ہنسا مین نے جواب دیا کہ تم ہنستے اس بات ہو کہ میری صورت و حیثیت تو ایسی ہی کہ یہ بھی گمان نہین ہوسکتا ہی کہ میرے پاس ایک کوڑی ہو اور مین اسقدر دعوے کرتا ہون تو تم یہ خیال نہ کرو کہ قیمت اسکی بیان کرو مین ابھی ادا کردونگا اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہی یہ کیا خرید کرے گا یہ سوچکر کہا کہ پندرہ کروڑ روپیہ اسکی قیمت ہی لاؤ مجھکو دو یہ جوڑی لیجاؤ مین نے جو خیال کیا تو پندرہ کروڑ کیا اگر پندرہ ہزار کروڑ روپیہ طلب کرے تب بھی کم ہین مین نے یہ سُنکے اُس سے کہا کہ یہ موتی میرے ہوگئے مین روپیہ ابھی لاکے دیتا ہون اب اپنے قول سے نہ پھرنا یہ کہکر مین نے پانچ لاکھ روپیہ کی اشرفیان بطور بیعانہ اُسکے آگے رکھدین وہ یہ دیکھکر دنگ ہوگیا اب کیا کرے مگر وہ بھی اپنے قول کا دھنی تھا پھر اُسنے بھی کچھ نہ کہا وہ بیعانہ لیلیا مجبور رسید دیدی مین وہان سے اپنے مقام پر آیا پندرہ کروڑ روپیہ لدوا کر وہان پہونچا اسکو دیکر یہ گوہر آبدار خرید کیے اُسکے بعد جو روپیہ بچا اس سے مسجد بنوائی مدرسے تیار کرائے سرائین بنوائین اور صرف کیا چونکہ مجھکو اس امر سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ جسقدر دولت میرے پاس ہی اسکی کوئی

حاصل نہین ہو ازا سمین سے ایک موتی بھی فروخت کرڈالون گا تو دو چند اس سے میرے
پاس ہو جائیگا کیا پروا ہی مین نے خوب صرف کیے مگر ان موتیون کو برابر جان کے رکھا چونکہ مین
ان سے الفت بہت رکھتا ہون اور یہ میری جان و روح ہین پس قاعدہ یہ ہی کہ جس سے
الفت رکھی جاتی ہی اُسکو ہمیشہ نظر رکھتے ہین یہ گوارا نہین ہوتا ہی کہ یہ دم بھر آنکھ سے اوجھل
ہو اسی سبب مین نے انکو آنکھون مین رکھا دوسرے اس امر کا کسیکو گمان ہی نہین ہو سکتا ہی
کہ اسکی آنکھ مین موتی ہین اگر وہ دولت جو کہ مین نے انکی قیمت مین صرف کی ہی وہ ہوتی تو
سب مجکو دیکھکر امیر تصور کرتے چور چراستے ڈاکے پڑتے ان سب امرون سے محفوظ رہا اور
اب وقت اُس سے دو چند دولت میرے پاس موجود ہی اے بھائی اب دیر نہ کر وہ دونون
موتی آنکھون سے نکال لا اور مجکو قتل کر کیونکہ اب قید کی شدت مجھ سے اُٹھائی نہین جاتی ہی
اوا اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور خیال کرنے لگا کہ بڑی خرابی ہوتی اگر تو قتل کر ڈالتا
موتی رہ جاتے مجکو کیا معلوم تھا کہ آنکھ مین موتی ہین بعد قتل ہونے کے آنکھین بند
ہو جاتین تو اسی گمان مین تھا کہ زنبیل وغیرہ مین ہوگی ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آتا خواجہ کی
دولت تیرے مقدر مین تھی لا اور چین کر تیری بلا نوکری کرے یہ خیال دل مین کرکے قریب
خواجہ کے آیا خواجہ نے آنکھین کھولدین اسنے دیکھنا شروع کیا دونون آنکھون کے کوئے
خوب غور کرکے دیکھے وہ موتی نہ دکھائی دیے مگر ایک نور آنکھون مین علاوہ نور چشم کے
ایسا لامع ولامع تھا کہ آنکھ کام نہ کرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون مین موتی بھرے ہوئے
ہین جب اُسکو وہ موتی نظر نہ آئے اُسنے کہا کہ اے خواجہ کیون مجکو فقرہ دیتے ہو مرتے تو
ہو مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو مجکو بیوقوف و نادان جانتے ہو اور مین ننھا ہون بھلا
خیال تو کرو کہ کہان آنکھ اور کہان موتی یہ فقر تمھارا بیکار ہی مین تمکو قتل ضرور کرونگا مجکو تو کچھ
بھی دکھائی نہین دیتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ بھائی فقرہ کرنے سے کیا غرض کوئی تم نے
مجھ سے اس امر کو دریافت نہین کیا تھا نہ تم نے طلب کیا تھا نہ تمھاری خواہش تھی جو مین فقرہ
کرتا بلکہ میری خواہش تھی تم نے ترس کھایا ہی ایسی حالت مین فقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ہان
اگر تمھاری خواہش ہوتی تو اُسوقت تمکو ایسا خیال کرنا زیبا تھا پس اگر تمکو نہین سوجھتے ہین اور

تمکو کسی قسم کا خوف میرا نہین ہو اور تم نے ترس کھایا ہو تو میرے اوپر سے اپنا سحر اتار لو تاکہ
مین خود انکو نکال کر اپنے ہاتھ سے تمکو دیدون کیونکہ مجھکو ایک عامل کامل نے دعا بتائی تھی اور فرمایا
تھا کہ اس دعا کا اثر یہ ہو کہ تم اپنے پاس کوئی چیز رکھلو سب کے سامنے اور یہ دعا پڑھکر
دم کر دو تم اس چیز کو دیکھ سکوگے دوسرا نہین دیکھیگا اگر تم یہ اجازت دوگے کہ فلان چیز
میری ہو اور وہ دیکھتا بھی ہوگا مگر اسوقت بھی وہ اسکو نہ لے سکیگا جب تک تم خود اپنے ہاتھ سے
نہ دوگے اور جو وہ ہاتھ اسکی طرف بڑھانے لگیگا اور وہ چیز اسکے سامنے سے غائب ہوجائیگی
اگرچہ اسنے بھی اپنی چیز تمھارے پاس رکھوادی ہوگی جب تک تم خود نہ دوگے اسوقت تک
نہ ملے گی تم سچ کہتے ہو کہ تمکو نہ دکھائی دیتے ہونگے کیونکہ مین نے آنکھ مین رکھکر دعا
پڑھکر دم کی تھی بھلا تم ہی خیال کرو کہ موتی کہین آنکھ مین رہ سکتے ہین یہ اثر اسی دعا کا ہو اگر
مین اسوقت کہتا تو تمکو یقین نہ آتا پس تم سحر اتار لو مین وضو کرکے اس دعا کے دفع کرنیوالے
اسم کو پڑھکر آنکھ سے وہ موتی نکال کر تمکو دیدون اور اگر میرا اعتبار نہ ہو اور یہ خوف ہو کہ
سحر اسپر سے اترا اور یہ بھاگ گیا تو نہ اتارو مجھکو قتل کرو مگر یہ خیال کرلو کہ یہ دولت تمھارے
ہاتھ سے مفت جاتی ہو اور میرے پیچھے فاقہ کرکے مرجاؤگے تمکو اختیار ہو مگر یہ بھی خیال کرلو
کہ اول تو مین تمھارے سامنے سے بھاگ نہین سکتا ہون کیونکہ تم ساحر ہو اور مین غیر ساحر
ادھر تم نے گرکھا ادھر میرے پاؤن زمین نے پکڑ لیے مین پھر کیونکر بھاگونگا دوسرے
تم نے میرے ساتھ دشمنی کیا کی ہو کہ مین تمکو دھوکا دیکر بھاگ جاؤنگا جو کچھ دشمنی یا دوستی کی
ہو سب رموز جادو نے کی ہو تم اسکے تابعدار ہو جو اسنے حکم دیا اسکو ضرور بجا لاؤگے ہان جو کچھ
نیکی کرتا ہو مین اسکے ساتھ کرون تم سے کیا غرض یہ نہین ہو سکتا ہو کہ تم تو میرے ساتھ نیکی کرو
اور میرے حال پر ترس کھاؤ اور میری اولاد میں مین اس احسان کا یہ بدلا کرون کہ تمکو مبتلائے
عذاب کرون بھاگ کر اور تمھارے روزگار میں بناؤن نیکی کرنے سے گیا بدی کرون جسپس
نے جو یہ تقریر سنی دل مین کہا کہ سچ تو کہتا ہو یہ بھاگ کر کہان جا سکتا ہو دوسرے مین نے
کیا برائی کی ہو جو یہ میرے ساتھ بدی کریگا وجہ اسکی یہ تھی کہ جب سے اسنے خواجہ
کی آنکھین دیکھی تھین اور اسمین اسنے ایک نور پایا تھا علاوہ نور چشم کے اسکو

یقین تھا کہ موتی ضرور ہین خواجہ نے جو یہ کہا بسبب اثر دعا کے تمکو دکھائی نہین دیتے
ہین اسکو اس امر کا یقین ہوگیا ہو کہ خواجہ سچ کہتے ہین ایسا ہی ہو یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
سے کہا کہ سچ بتاؤ خواجہ دغا تو نہ کروگے قسم تو کھاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ جب تمکو یہ گمان
ہو کہ مین دغا کرونگا تو تم اپنا سحر نہ اتارو مجکو قتل کرو کیسے نادان ہو کہ مین کہہ چکا کہ تم نے میرے
ساتھ کیا ہی جو دغا کرونگا مین محسن کش و احسان فراموش نہین ہون مین تم سے نہین
کہتا ہون کہ تم رہا کر جانے دو جبکہ تمکو اطمینان نہین ہو خواجہ نے یہ تقریر اس تیور اور اس
انداز سے کی کہ خسیس کو یقین آگیا یہ کہکر کہ خواجہ تمکو میری عزت و آبرو سب کا اختیار ہو سحر
اتار لیا خواجہ کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اب جو دیکھا تو اپنے کو سحر سے رہا پایا اُٹھکر
اسکو جھک کر سلام کیا اور کہا کہ تم نے میرے اوپر بڑا احسان کیا میرے بچون کی جان بچائی
مین تم سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس چشمہ سے پانی لیکر وضو کیا جو کہ اُس کوہ پر تھا خسیس
خواجہ کا قفس اسی چشمہ پر لیکر پہونچا تھا پس خواجہ نے وضو کیا خسیس جادو نے کہا کہ خواجہ
جلدی کر دالیا نہ ہو کہ رموز جادو کسی کو واسطے خبر کے روانہ کرے وہ آجائے تو مین بدنام ہوجاؤن
کیونکہ عرصہ جو ہوگا ضرور کسی نہ کسی کو اس خیال سے روانہ کرے گا کیا سبب ہو کہ جو خسیس
نہین آیا کس امر مین عرصہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ پریشان نہ ہو مین وضو کر چکا ہون
اب دو موتی نکالتا ہون یہ کہکر خواجہ نے اُسے خاک پہ دو رکعت نماز شکر اس عیوض کے
کے صلہ مین پڑھی کہ تیری قدرت سے مین رہا ہوگیا اب اسکو قتل کیا یہ جاتا کہان ہو اور
یہان سے جاکر ان سب پر بھی عیاری کرونگا اور سب خدا پرستون کو رہا کرونگا جب نماز سے
فارغ ہوئے خسیس کو اپنے قریب بلایا اور کہا کہ لو یہ موتی موجود ہین یہ کہکر اب جو آنکھ
کھولی خسیس نے دیکھا کہ ایک گوہر آبدار برابر بیضہ کنجشک کے دہنی آنکھ کے کوئے سے اور دوسرا
بائین آنکھ کے کوئے سے نمودار ہوا ایسا گول و سڈول و آبدار تھا کہ کبھی ایسے موتی چشم فلک
نے بھی نہین دیکھے تھے ہر موتی کی قیمت مین خراج ہفت کشور دس برس سے کم نہ ہوگا
ایسے گوہر نورانی و پرآب تھے کہ اُنکی چمک سے آنکھ خیرگی کرتی تھی نگاہ اُنپر قائم نہ
ہو سکتی تھی تمام صحرا اُنکی ضو سے روشن ہوگیا تھا خواجہ نے خسیس سے کہا کہ اُنکو

کف دست پر لو اور دیکھو اور سچ سچ بیان کرو کہ تم نے ایسے موتی دیکھے ہین یا نہین مگر
اس امر کا خیال رہے کہ انکو بہت محافظت سے رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے
آگاہ نہو جائے اور تم سے خواہ بجبر خواہ بفقرہ و بکر خواہ چوری سے لے لے تو تم بھی محتاج
ہو جاؤ اور میرے بچے بھی مرجائین اور پھر کچھ فائدہ نہو راوی بیان کرتا ہی کہ جب سے خسیس جادو
نے موتیون کو دیکھا تھا اسکے حواس جاتے رہے تھے اپنے حواس مین نہ تھا شل آئینہ
کے دنگ دششدر و حیران تھا کہ یہ کس قسم کے موتی ہین کہ جنھین یہ آب و تاب ہی سچ
خواجہ نے کہا ہو پہلے مین خیال کرتا تھا کہ خواجہ مبالغہ کرتے ہین یہ دل مین خیال کرکے کف دست
کو بموجب حکم خواجہ سامنے گیا وہ دونون موتی اسکے ہتھیلی پر آگئے اُنکا کف دست پر
آنا تھا کہ ایک چمک نئی پیدا ہوئی اور زیادہ تر نور پھیل گیا کہ جسکے سبب سے یہ حیران ہوا
ادھر خواجہ نے کہا کہ ای خسیس جادو انکو بحفاظت رکھنا اور جلدی کرو کہ ایسا نہو کہ کوئی
آجائے خسیس جادو نے جواب دیا کہ ای خواجہ تم اطمینان رکھو مین انکو اپنی جان و
روح سے زیادہ حفاظت سے رکھونگا ان تک ہوا کا گذر محال ہی یہ بیجا آپ کا خیال
ہی کہ مین حفاظت سے نہ رکھون گا ایسی چیزین کہین ممکن ہوتی ہین عجائبات اس امر
کی ہی اگر کوئی آئیگا بھی اور دیکھ بھی لیگا تو میرا کیا کر لیگا مین تو ذرا اچھی طرح دیکھ لون مجھ خیال
کرتا ہون کہ شاہان بزرگ نے بھی ایسے موتی نہ دیکھے ہونگے ظاہر مین تو دیکھنا شی دیگر ہی
خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اپنے دلکو خوش کر لون خواجہ نے جوابدیا کہ تمکو اختیار ہی میرا جو
کام تھا مین نے کیا یہ کہکر خواجہ خاموش ہو رہے خسیس جادو دیکھنے لگا ان کو مگر اُنکی
بسبب چمک و صفائی کے اوپر نگاہ قایم نہ ہوتی تھی جیسے یہ قریب آیا انمین حرکت پیدا ہوئی
اور وہ باہم ایک دوسرے سے لڑنے لگے جس طور سے مداری کے گولے اُڑتے ہین ایسی حرکت
مین ایک دوسرے سے لڑتے تھا خسیس جادو بغور انکو دیکھ رہا تھا وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ جنگل
کی ہوا سے انکو حرکت ہی اور اس حرکت کے سبب سے اور نگاہ کام نہ کرتی تھی یہ دیکھ رہا تھا کہ وہ
باہم لڑنے لگے خواجہ سامنے بیٹھے ہوئے تھے اُنکا شک ہوتا تھا کہ غبار ان سے پیدا ہوا وہ خسیس جادو
کے دماغ مین پہونچا خسیس جادو نے جو یہ دیکھا کہ موتی باہم لڑ کر ٹوٹے اور حیران ہوا کہ

گیا واقعہ ہے بہت افسوس کی آواز سے کہا کہ اے خواجہ برا غضب ہوا کہ وہ موتی باہم لڑ کر
ٹوٹ گئے آئینہ میں سے غبار نکلا خواجہ نے کہا کہ دیکھوں یہ کہکر خواجہ پیچھے کو ہٹے ستگنے
خبیس نے قصد کیا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر دکھا دوں اب جو دیکھا تو خواجہ کو قریب قفس پایا
اس قصد سے اٹھا کہ خواجہ کو دکھا کر اور خواجہ پہ سحر کر کے قتل کر دوں اور سر لیکر پاس رموز
کے جاؤں میں تحریر کر چکا ہوں کہ جب وہ موتی باہم لڑ کر ٹوٹے تو آئینہ سے غبار نکلا اور وہ
اسکے دماغ میں پہونچا چونکہ یہ سر جھکائے ہوئے دیکھ رہا تھا جسقدر بیہوشی تھی سب
دماغ میں اسکے پہونچ گئی اُسنے اپنا اثر کیا اول تو اسکو گرمی معلوم ہونے لگی اور سر
گھومنے لگا اس سبب سے یہ اور روتا تھا کہ میں نے بہت غور سے جو نگاہ کی
دماغ میں بسبب غور کرنے کے گرمی پیدا ہوئی چونکہ دماغ اعضائے رئیسہ سے ہے
ذرا سی تکلیف کے سبب سے وہ زیادہ تر پریشان ہوتا ہے اس سبب سے مجکو گرمی بھی
معلوم ہوتی ہے اور سر بھی گھومتا ہے اُٹھکر ٹہل اور خواجہ کو دکھائی دے راوی کہتا ہے کہ
اگر چہ برابر ساختہ خواجہ نامدار ہیں کہ انھوں نے قفس میں بیٹھے بیٹھے یہ عیاری کی تھی
جو کہ تحریر ہوئی موتی بیہوشی کے بنائے تھے اور آئینہ میں بیہوشی بھری تھی اسی سبب سے
بیقراری تھی اور سوچ لیا تھا کہ ادھر آئینہ میں ہوا لگی اور یہ مثل حباب کے ٹوٹنے اُسکو
ذہیر کر اپنی باتوں میں لگا کر تقریر سے رام کر کے اپنے اوپر سے سحر تو پہلے ہی اُتروا
چکے تھے سحر سے رہا تھے پس جیسے وہ دو قدم چلا بیہوشی اپنا پورا اثر کر چکی تھی
اور بیہوشی بھی وہ قاتل تھی کہ اگر ذرا سی دماغ میں پہونچ جائے فوراً اپنا کام کر جائے
یہ کہ بہت سی پہونچے اور کام نہ کرے یہ امر غیر ممکن تھا دو ہی قدم چلا تھا کہ اسکو ایک
چھینک آئی اور دھم سے گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا اُسکا گرنا تھا کہ خواجہ تو رہا تھے
خنجر لیکر چلے کہ سر کاٹ لوں قریب پہونچکر فوراً دھیان آیا کہ اگر تم نے اسکا سر کاٹ لیا اسکے
مرنے کی علامت بلند ہو گئی بیر اسکے غل مچاتے ہوئے رموز کے پاس جائینگے اُسکو
آگاہ کرینگے جو عیاری و تدبیر ان سب حنا پرستوں کے رہا کرنے کی اور رموز وغیرہ
کے قتل کرنے کی تم کرو گے وہ پھر نہ ہو سکے گی دوسرے یہ امر بھی ہے کہ جب یہ چلنے لگا ہو

تمہارا قفنس لیکر تو رموز نے اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ ہو اگر رکھ لیا ہے اس
خیال سے کہ شاید اسپر کوئی آفت نہ آئے یا یہ مارا جائے تو گلدستہ فوراً جل جائے
مجکو خبر ہو جائے تاکہ مین جاکر بندوبست کرون ای خواجہ تم نے اسکو قتل کیا وہ گلدستہ
جلا رموز فوراً آیا اسوقت بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر خواجہ نے خیال کیا کہ اسکو بند
زنبیل کرلو اور تم اسکی صورت بنو اور ایک سر مقوے کا بناکر رموز کے پاس لیچلو
اور وہان چلکر عیاری کرو اور ان سبکو رہا کرو یہ سوچکر پس خواجہ نے فوراً حسین جادو
کو اٹھاکر بند زنبیل کیا اور کہا کہ ای دادا آدم لیجیے اس ساحر کو بھی اور اس سے بھی کام
بخوبی لیا جائے اور فوراً رنگ و روغن عیاری نکال کر اسکی صورت سے اپنی صورت
بالکل مشابہ کی اور اسکی پوشاک پہنی اور ایک سر مقوے کا بناکر مثل اپنے سر کے
تیار کیا اور اسکو لیکر چلے کہ پھر خیال آیا کہ ای خواجہ نہ معلوم وہان کیا گذرے جب تمکو رموز
نے ادھر کو روانہ کیا تھا تو علم شاہ وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا تھا نہ معلوم اُنپر کیا گذری
تیرے پاس جہانگیر بن حمزہ زنبیل مین ہے اسکو نکال کر اس امر سے آگاہ کر اور اُسکی معشوقہ ملکہ
سیماے مہرجمال ساحرہ زبردست ہے پس اسکو بھی نکال کر آگاہ کر جہانگیر یہان سے
جاکر جبر ساحرون سے لڑکر ان سبکو رہا کرے گا اگر زندہ ہونگے اور سیماے مہرجمال
ساحرون سے لڑے گی شاید عیاری نہ بن پڑی تو یہ لوگ تو لڑکر شاید رہا کرلین یہ سوچکر
فوراً جہانگیر کو زنبیل سے نکالا اور ہوشیار کیا اب جو جہانگیر ہوشیار ہوئے اُنھون نے
اپنے کو ایک کوہ پر پایا اور سامنے ایک ساحرہ کو موجود پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا
ہے مین تو دربار شنکال مین مع ملکہ کے زندان سے طلب کیا گیا تھا داروغہ زندان مجکو وہان
لیکر گیا تھا اُسکا دربار آراستہ تھا اُسمین ایک عجیب الخلقت شخص بیٹھا ہوا تھا شنکال
نے مجکو اور ملکہ کو اُسکے حوالے کیا تھا اُسنے مجکو کسی طور سے بیہوش کردیا تھا اب جو ہوش
آیا تو مین نے اپنے کو یہان پایا یہ کیا مقام ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے ایسی ایسی باتین
دل سے کر رہے ہین اور حیران ہین اُٹھکر تو بیٹھے ہین مگر بہت پریشان ہین کہ اُس ساحر
نقلی نے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسقدر پریشان کیون ہوتا ہے اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو دین اسلام

کو ترک کر اور عجائب پرستی اختیار کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اسی غرض سے لایا ہون شنکال کے پاس سے جہانگیر نے جواب دیا کہ او نابکار کیا بیہودہ گفتار کرتا ہی ہم لوگ خدا پرست ہین ہمکو موت سے بالکل خوف نہین ہی ہم کبھی دین اسلام کو ترک نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم ایسے نہین ہین کہ موت سے ڈر کر اپنا دین و مذہب ترک کرین ہمکو مرنا گوارا ہی اور دین کا ترک کرنا گوارا نہین ہی یہ سُنکے اُس ساحر نقلی نے جواب دیا کہ ای پسر حمزہ تو بڑا زبان دراز ہی مین دیکھتا ہون کہ تیرا خدا تجکو بچا لیگا جہانگیر نے جواب دیا کہ اگر میری قضا ہی تو تجھپر روا نہین ہی اور اگر قضا نہین ہی تو تیری کیا مجال ہی جو تو قتل کر سکے خواجہ نے دیکھا کہ یہ لوگ واقعی اپنے دین کے پختہ ہین تب کہا کہ ای پسر حمزہ اچھا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو ایک کام کر کہ پانچ لاکھ روپیہ مجکو دے تاکہ مین تجکو چھوڑ دون جہانگیر نے جواب دیا کہ ای ساحر تو بہت دیوانہ ہی خیال تو کر کہ تو مجکو دربار شنکال سے لایا ہی میرے پاس روپیہ کہان ہی جو مین دون کہان سے لاؤن مجکو اگر قتل کرنا ہی تو قتل کر بیکار کی بحث کرتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کسی سے قرض لیکر دے جہانگیر نے جواب دیا کہ تو واقعی دیوانہ ہی بیکار کو یک بک کر دماغ خالی کر دیا ہی جاؤ دور ہو میرے روبرو سے یہان کون ہی جو مجکو قرض دیگا کوئی یہان ہی جس سے قرض طلب کرون میرا اعتبار کون کرے گا خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تم قرض مانگو تو ہم دین جہانگیر نے کہا کہ لاؤ مگر یہ نہ خیال کرنا کہ مین جان کے خوف سے تمکو روپیہ دیتا ہون مجکو خوف جان بالکل نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف تمکو آزماتا ہون اگر تم روپیہ دو تو مین لون تو مین تو تجکو دیوانہ جانتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمسک لکھدو مین روپیہ دون جہانگیر نے کہا کہ لاؤ پس خواجہ نے قلم دوات وغیرہ موجود کر دی جہانگیر نے پانچ لاکھ کا رقعہ اس مضمون کا تحریر کر دیا کہ مین فلان کوہ پر موجود تھا مجکو ایک اشد ضرورت تھی اور میرے پاس روپیہ نہ تھا مین نے خواجہ عمرو عیار سے پانچ لاکھ روپیہ لیکر صرف کیا اور اپنے تصرف مین لایا جب مین لشکر مین پہونچونگا اُسوقت بلا عذر و انکار ادا کر دونگا اسواسطے یہ چند کلمہ تحریر کر دیئے جب اُس ساحر نقلی نے یہ کہا کہ یہ کہدو کہ خواجہ عمرو عیار سے قرض لیا اُسوقت جہانگیر کے کان کھڑے ہوئے کہا خواجہ کیسے نہ وہ یہان موجود ہین جو مین اُنکا

انکا نام لکھدون جواب دیا کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو جہانگیر نے لکھکر اپنے دستخط کر دیئے
تب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور کہا کہ تم نے نہ پہچانا خیر یہ کہکر کل حال ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اپنا خسیس جادو کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا اور یہ سوچ کر انکا لباس جہانگیر کا یہ جاکر
علم شاہ کی کمک کرین سب بیان کیا اور کہا کہ علم شاہ وہان زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین تم جاکر
کمک کرو مین بھی آکر عیاری کرتا ہون جہانگیر یہ سن کے دنگ ہو گیا اور خون عزیزی نے
جوشش مارا خواجہ کے گلے لگ کر کہا کہ خواجہ جان تم نے اتنی مجھ پر مہربانی اور احسان کیا
ہے کہ مجھکو اس قید سے رہا کرکے لائے اور ہوشیار کیا اور اس حال سے آگاہ کیا تو مجھکو مرکب اور
ہتھیار بھی کسی طور سے لادو تاکہ مین جاکر بھائی صاحب کی کمک کرون خواجہ نے جواب دیا
کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو یہ بھی سامان لا دیا جائے جہانگیر نے کہا کہ روپیہ تو نہین ہے اسکا بھی
رقعہ لکھوا لیجیے خواجہ نے کہا کہ لکھو پس جہانگیر نے خواجہ کو تین ہزار کا عند الطلب رقعہ
لکھدیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جناب مین بعد ما وجب کے معلوم ہو کہ آپکا مبلغ تین ہزار روپیہ جو کہ
مین نے آجکی تاریخ مین آپسے قرض لیا ہے اور اپنے تحت و تصرف مین لایا ہون آپکو بالتبیع
حکم رقعہ عند الطلب بلا عذر معاوضہ ادا و بیباق کر دونگا آپ اطمینان رکھین جہانگیر نے
اسپر دستخط کرکے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے ہتھیار و پوشاک زنبیل سے نکال کر دیا
اور کہا کہ مرکب لائے دیتا ہون یہ کہکر زیر کوہ آئے اتفاق سے ایک سائیس کسی سوداگر کا ایک
مرکب بہت عمدہ اور نایاب پانی پلانے کو لایا تھا خواجہ نے جو اسکو دیکھا بہت پسند کیا یہ
کوہ پر سے مرکب کی تلاش مین چلے تھے انھون نے دل مین یہ خیال کیا کہ اسکو مار کر یہ مرکب
لینا چاہیئے پس اسکے قریب آئے اس سے کہا کہ کیون بھائی یہ مرکب کسکا ہے اسنے کہا کہ میرے
مالک کا نہلانے کو لایا ہون خواجہ نے کہا کہ اور مرکب بھی ہین اسنے کہا کہ ہان مین کیون نہین وہ
سوداگری کرتے ہین گھوڑون کی خواجہ نے کہا تو تو انکے پاس بڑے عمدہ عمدہ مرکب ہونگے
اسکی کیا اصل ہے دیکھو تو یہ جو دوسرا شخص اور ایک مرکب لیے ہوئے آتا ہے اسی طرف کو کیا
یہ بھی تمہارے ہمراہیون مین سے ہے وہ پلٹا اس خیال سے کہ شاید میرا بھائی دوسرا مرکب
لیکر آتا ہو اسکا پلٹنا تھا کہ خواجہ نے حلقہ کمند کے مارے اسکے گلے مین پڑے وہ ادھر گرا

ہوا تھا کہ خواجہ نے حباب بیہوشی اُسکے مُنہ پر مارے حباب جیسے پر ٹکر ٹوٹے اُسکے دماغ
مین بیہوشی پہونچی وہ ہارے دیا کھکر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر زندہ درگور کیا اور آپ مرکب
لیکر بالاے کوہ آئے اُسکو زین و لجام سے آراستہ کرکے جہانگیر سے کہا کہ لو یہ مرکب موجود ہی
سوار ہو کر جاؤ مگر یہ مرکب واپس کردینا ہوگا جہانگیر نے کہا کہ بہت اچھا جب جہانگیر مرکب پر
سوار ہونے لگے تو خواجہ نے کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ چپلیس جادو کی صورت
بنے ہوئے ہین صرف اپنی آنکھو کا تل دکھا کر جہانگیر کو اطمینان دلا دیا تھا جب خواجہ نے کہا کہ
ٹھہر جاؤ جہانگیر نے کہا کہ کیون خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھاری معشوقہ کو بھی تو رہا کرکے لایا ہون
اُسکو بھی ہوشیار کرکے تمھارے ہمراہ کردون تاکہ وہ تمکو سحر ساحران سے بچائے اور ساحرون سے
مقابلہ کرے جہانگیر نے کہا کہ کیا وہ بھی آپکے پاس ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہان تمھارے
ساتھ اُسکو بھی رہا کیا تھا یہ کہکر زنبیل سے نکال کر ملکہ سیماے مہر جمال کو ہوشیار کیا ملکہ جو ہوشیار
ہوئی اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی اور ایک ساحر میرے برابر کھڑا ہی اور مین ایک
کوہ پر ہون یہ بہت حیران ہوئی کہ مین اور شاہزادہ تو دونون شنگال کے پاس قید تھے
شنگال نے اپنے دربار مین طلب کرکے ایک بدشکل کے حوالے کیا تھا جب سے خبر نہین مین
اور شاہزادہ یہان کیونکر آیا اور یہ کون ساحر ہی جب شاہزادہ نے ملکہ کو حیران دیکھا تو سب حال
خواجہ کی عیاری یون سا بیان کیا اور اپنا اور علم شاہ کا اسیر ہونا خواجہ سے حال سن کے اُنکی
ملکہ کو سنا جب ملکہ کل حال سے آگاہ ہوئی اور اطمینان ہوا اُٹھکر خواجہ کے قدمون پر
گری خواجہ نے گلے سے لگایا اور ملکہ سے کہا کہ او ملکہ بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ کفار علم شاہ
شاہزادہ کو قتل کر ڈالین وہان ساحر بھی ہین بہت ہوشیاری سے مقابلہ کرنا ان لوگون کی خبر
رکھنا مین بھی آتا ہون اور جو پڑتا ہی تو عیاری بھی کرونگا اور جو ساحران لوگون پر سحر کرے
اسکو قتل کرکے انکو سحر سے رہا کرنا ملکہ نے کہا کہ بہت خوب اور شاہزادہ سے کہا کہ بسم اللہ تشریف
لیجئے یہ کہکر ملکہ نے طاؤس سحر تیار کیا اُسپر سوار ہوئی گلدستہ سحر ہاتھ مین لیکر خدا حافظ
کہکر طرف شہر عنطاقیہ کے براے کمک علم شاہ وغیرہ روانہ ہوئی اُسکے جانے کے
بعد جہانگیر بھی زیر کوہ آکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف عنطاقیہ کے چلے اور خواجہ بھی بصورت

حسیمیس جادو مع سر نقل کے اُس طرف چلے ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اب وہان کا
حال ملاحظہ ہو کہ جب رموز جادو قفس خواجہ کو داخل کر چکا برائے قتل حسیمیس کو بہت تاکید کر دی
اُسکے بعد عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب خداپرستون کے قتل کا حکم فرمائیے ادھر زیر تیغ لاکر
سب خداپرستون کو غل و زنجیر مین گرفتار بٹھا دیا جو ترسے رنگ کے تیار تھے اُسپر بوریے بچھاکر
پڑے ہوئے تھے علم شاہ سب کے آگے تھے اُسکے بعد اور سب اسیر تھے جلاد سر پر تیغ برہنہ لیے
ہوئے کھڑے تھے کہ عنطاق نے رموز کے کہنے سے ایک حکم دیا جلادون نے سبکی آنکھون
پٹیان باندھین گویا کا خط دیا اور کہا کہ جو کچھ تمکو کہنا ہو کہہ لو جو وصیت کرنا ہو کر لو جو کھانا ہو کھا لو
جو پینا ہو پی لو کیونکہ قضا تم سب کی تمھارے سرون پر موجود ہے علم شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو
کچھ کہنا ہے نہ کھانا ہے نہ پینا ہے نہ وصیت کرنا ہے جو کچھ کہنا ہے اپنے خدا سے کہنا ہے اُس سے کہہ رہے
ہین جلاد شلنگین لگاتے پھرتے ہین یہ شعر اُنکی زبان پر ہے شعر سلطنت سلطان کند لیکن بر
جلاد چیست ٭ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ٭ کسکا رشتہ حیات قطع ہوا کہان
قہر شاہی مین مبتلا ہوا کسپر عتاب شاہی نازل ہوا ہم تیغ بار ٹھودار رکھتے ہین اور بازو مین
قوت مار ڈالنا ہمارا کام ہے جلانا ہمارا کام نہین ہے ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیا جائے پھر تو
کہا جائیگا کہ زندہ کرو تو ہم مجبور ہونگے کہ عنطاق نے دوسرا حکم دیا اس طرح سے کہ پہلے
پسر حمزہ کو قتل کرو اُسکے بعد اور سبکو یہ حکم دینا تھا کہ جلاد تیغ برہنہ لیکر علم شاہ کے
سر پر آیا راوی بیان کرتا ہے کہ سمک اُس وقت اودھر سے واپس ہو کر آیا کہ جب یہان
عنطاق وہ حکم دے چکا تھا اور جلاد پر سر شاہزادہ تیغ لیے ہوئے تیسرے حکم کا منتظر
کھڑا تھا کہ تیسرا حکم ملے مین ہاتھ لگاؤن یہ واقعہ جو سمک نے دیکھا بیقرار ہو گیا لپک کر
ایک صف مین آیا مگر سب کی نگاہون سے پوشیدہ کھڑا ہے گوشے مین تیر و حرب
ہوئے کہ ادھر جلاد نے تیغ کا ہاتھ مارا مین نے یہان سے تیر مارا کہ اسکا سر ہٹ گیا
جسقدر جلاد آئینگے مین اُنکو اسی طور سے ہلاک کرونگا جب تک کہ مین ظاہر نہ ہونگا
اور کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ جیسے عنطاق نے تیسرا حکم
دیا جلاد نے تیغ کا وار سر علمشاہ پر کیا جیسے ہاتھ اُٹھا کر ایک تیر آکر پیشانی پر جلاد

پر آکر سہ شق ہو گیا وہ چرخ کھا کر دھم سے گرا اور تمام ہو گیا یہ بھی اُسکے مقدر میں
لکھا ہوا تھا کہ پیش آیا اُسکا مر کر گرنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ جلاد نے اپنے ہاتھ سے خود
اپنے سر پر تلوار ماری کہ اُسکا سر پھٹ گیا اور مر گیا یہ جلاد دیوانہ تھا عنطاق نے یہ سُنکے
حکم دیا کہ دوسرا جلاد آکر اسکو قتل کرے اب دیر نہ کرے دوسرا جلاد آیا اُسنے بھی جیسے ہاتھ
لگایا تیر اُسکے بھی آکر پڑا اُسکا بھی یہی حال ہوا پھر شور و غل ہوا کہ یہ جلاد بھی کام آیا یہ کیا وجہ
ہے جو جلاد اس خداپرست کے قتل کرنے کو آتا ہے وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی تلوار سے اپنے
کو ہلاک کرتا ہے راوی کہتا ہے کہ اسی طور سے سات جلاد آئے اور سمک کے ہاتھ سے ہلاک
ہوئے اب جس جلاد کو بلاتے ہیں کہ آکر قتل کرو وہ بہانہ کرتا ہے کہ میں جلادی کیا جانوں میرا تو
ہمیشہ کا پیشہ لوہاری ہے میں نے جو یہ سُنا کہ اِس خداپرست کو جو قتل کرے گا اور جسقدر جلاد
اس شہر میں ہونگے اُن سبکو انعام ملیگا گو قتل ایک کرے گا انعام سب پائینگے سو ہم بھی
اس لالچ سے جلاد بنکر آئے کہ انعام ملے ورنہ ہم لوہاری جانیں جلادی کیا جانیں کسی نے
کہا کہ ہم گھسیارے ہیں کوئی بولا ہم سنار ہیں کوئی بولا ہم سائیس ہیں انعام کے لالچ سے جلاد
ہو یہاں آموجود ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ اُن سب نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ
جو سات جلاد جو مارے گئے تو سبکو خوف جان ہوا یا تو خوشی خوشی آئے تھے شکلیں
لگائے تھے خوش پھر رہے تھے یا انکار کرنے لگے اپنے پیشہ سے خلاصہ یہ کہ جب اِن
سب نے انکار کیا لوگوں نے جاکر عنطاق ورموز سے عرض کیا کہ حضور اب کوئی جلاد نہیں
آتا ہے جس سے کہا جاتا ہے وہ انکار کرتا ہے کوئی قتل خداپرست کی حامی نہیں بھرتا ہے جو حکم عالی
ہو وہ بجا لایا جائے عنطاق نے کہا کہ کوئی اقرار نہیں کرتا کیا سب جلاد مر گئے انھوں نے
جواب دیا کہ جو سات جلاد تو اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ کر مر گئے یا کسی نے انکو
قتل کیا گو قتل کرنے والا نظر نہ آیا سبکو خوف ہوا کہ جو جائیگا وہ مارا جائیگا قتل ہوگا
سب نے انکار کیا گو انکا آبائی پیشہ جلادی ہے مگر وہ انکار کرتے ہیں کہ ہمارا آبائی پیشہ سائیسی
و لوہاری ہے ہم تو انعام کے لالچ سے جلادی لباس پہنکر چلے آئے ہم جلادی کیا
جانیں عنطاق نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی دیکھو تلاش کرو شاید کوئی اقرار کرے

راوی بیان کرتا ہے کہ لوگ ادھر ادھر اُس مجمع مین پکارتے پھرتے ہین گو سیکڑون
جلاد بیشہ مین مگر کوئی جواب نہین دیتا ہے کپڑے اُتار اُتار کر آئے ہین اس خیال
سے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ پہچان لین زبردستی پکڑ لیجائین تو مفت مین جان جائے ایسے
روپیے پیسے سے باز آئے کہ جو جان دیکر ملے ہم اگر مر گئے روپیہ ملا تو کیا نہ ملا تو کیا جب
ہم ہی نہ ہون گے تو ملے گا کسکو اس خیال سے اور خوف جان سے سب نے انکار کیا
میان سمک گوشہ مین پوشیدہ کھڑے ہوئے دل سے کہہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی
کہ اب کوئی جلادی کا اقرار نہین کرتا ہے ادھر جب عنطاق سے سب نے جاکر یہ عرض
کیا کہ حضور کوئی جلاد نہین ملتا اب کیا کیا جائے عنطاق کو فکر ہوئی کہ کیا تدبیر کرون
بیٹھے بیٹھے رموز جادو کو جوش آیا کہنے لگا کہ بھائی صاحب یہ کیا قصہ ہے آپ بیان تو فرمائیے
عنطاق نے کہا کہ بھائی جو جلاد پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گیا خود بخود ہلاک ہو گیا کوئی تیر
کسی سے پیشانی یا سینہ پر آکر پڑی کہ وہ ہلاک ہو کر گرا اب جو تلاش کیا جاتا ہے تو کوئی
بخوف جان جلادی کا اقرار نہین کرتا ہے سب انکار کرتے ہین کیا تدبیر کیجائے نہ معلوم
پسر حمزہ یہ کون ہے جو اُسکے قاتل کو ہلاک کرتا ہے رموز نے کہا کہ آپ پریشان نہون
مین جاکر ابھی اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہون اور جو اُسکے سر پر ہے اُسکو اپنے قبضہ
مین کرتا ہون کہ بہت کام آئیگا عنطاق نے کہا کہ بھائی تم کیون جاؤ جبکہ سن چکے ہو کہ
جو کوئی جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے تو ایسے مقام خوف پر جانا نہایت عقل و دانائی کے خلاف
ہے جبکہ وہ لوگ کہ جنکا پیشہ ہے وہ انکار کرتے ہین خوف جان سے تو تمکو کیا ضرورت ہے کہ تم
جاؤ کوئی اور تدبیر کی جائے گی رموز نے جواب دیا کہ پھر کیا یہ لوگ نہ قتل کیے جائینگے
یون ہی چھوڑ دیے جائینگے جلاد کا اب تو ہاتھ آنا بہت دشوار ہے آپ کچھ خوف نہ کرین
مین ساحر ہون سحر کر کے مین اپنے کو بچا لون گا اور اُس تیر کو بھی اپنے قابو مین کر لونگا
کہ جو پسر حمزہ کے قابو مین ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے پہلے جاتے ہی یہی تدبیر کرون گا اُسکے
بعد قتل کرون گا آپ حکم تو دین عنطاق نے مجبور ہو کر کہا کہ جاؤ گو جی نہ چاہتا تھا رموز جادو
اپنے مقام سے اُٹھکر اسباب سحر ہاتھ مین لیکر اور ایک تیغہ خوب برق کمر سے لگا کر باہر

بارگاہ کے آیا چند مصاحب بھی ہمراہ ہو لیئے جو کہ بہت نمک حلال اور جان نثار
تھے گو مارے خوف کے بند بند کانپ رہا تھا مگر خیر خواہی و خیر اندیشی جتانے کو ہمراہ
ہو لیئے اودھر سمک نے دیکھا کہ خود رموز جادو قتل کرنے کو آتا ہی دل مین کہا کہ اسکو
بھی اسی طور سے ہلاک کرون گا گو چمن مین پتھر و ہر کھڑے ہوئے کہ اسکو بھی سنگسار
کرون رموز جادو قریب علمشاہ آکر پہونچا پہلے اس نابکار و ناہنجار نے کیا کیا کہ کچھ
اسم سحر پڑھکر دم کیے اس خیال سے کہ جو پسر حمزہ کے سر پر ہو اور قابو
مین ہو میرے قابو مین آجائے پہلے مین اسکو قابو مین کرلون تو پھر قتل کرون تھوڑی
دیر تک اسم سحر پڑھا کیا جب اپنے نزدیک بندوبست کر چکا اُسوقت اپنے مصاحبون
مین سے ایک سے کہا جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے کہ بڑھ کر ایک ہاتھ تلوار کا لگا دے
کوئی خوف نہ کر مین نے اُس تیر پر قبضہ کرلیا جو کہ پسر حمزہ کے قابو مین تھا اب کوئی خوف
نہین ہی یہ جو کہا ایک مصاحب اُسکا کہ نام اُسکا انجم جادو تھا بڑا چالاک و تیز تھا فوراً تیغہ
لیکر سر پر علمشاہ کے آموجود ہوا جیسے حکم عنطاق نے دیا اسنے ہاتھ مارا تیر پیشانی
پر پڑا کر چرخ کھا کر گرا ہائے مرا کہکر اور روح اُسکی اُسکے جسم نجس سے پرواز کر گئی اُسکے
مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہو گئی آندھی سیاہ اُٹھی ہر ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے
اُس تاریکی مین میان سمک لپک کر قریب آ گئے اس خیال سے کہ چلکر شاہزادہ کی قید کاٹ دون
یہان پڑے تو رموز کو بھی جب لون یہ موقع بہت عمدہ ہی مگر جو امر خدا کو منظور ہوتا ہی وہی
ہوتا ہی لاکھ بندہ تدبیر کرے مگر ایک کارگر نہین ہوتی یہ اُسوقت آکر پہونچے کہ جب وہ تاریکی
برطرف ہو چکی اور روشنی ہو گئی رموز و دیگر ساحرون داخل مجمع نے دیکھا کہ لاش انجم جادو
کی خاک پر پڑی ہی سر سے خون جاری ہی ایک تیر ہی اُسکے برابر پڑا ہی یہ واقعہ دیکھکر رموز و غیرہ
بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہی رموز نے دل مین خیال کیا کہ مین نے تو سحر کرکے اُس تیر کو
اپنے قابو مین کرلیا تھا اب کس نے ہلاک کیا میرے مصاحب کو اس طور سے معلوم ہوتا ہی
کہ کوئی دوست پسر حمزہ کا اس مجمع مین ہی کہ وہ تیر مار کر ہلاک کرتا ہی یہ خیال کرکے اس نابکار
نے جھک کر اُس مقام کی خاک اُٹھائی راوی بیان کرتا ہی کہ خاک اُٹھا کر اسنے اپنی دہان مین

قشقہ دیا خون لیکر اس خاک کو خون سے تر کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر دم کیا اور کہا کہ
اے خاک یہ بتا کہ ان جلادون کو کس نے ہلاک کیا اُس خاک سے آواز آئی کہ اے رموز جادو
آگاہ ہو کہ عیار سپہ حمزہ سمک بلطاقی اس مجمع مین ہے اُسنے تیر مار مار کران سبکو ہلاک کیا
جبتک اسکا بند و بست نہ ہوگا علم شاہ کا ہلاک ہونا دشوار ہے اگر لاکہ جلاد آئینگے
سب ہلاک ہونگے سمک بلطاقی بھی اس مقام پر موجود تھا یہ جو اُسنے سُنا کہ خاک نے یہ
کہا فوراً یہ خیال کرکے کہ افسوس راز افشا ہو گیا اب آقا کا بچنا دشوار ہے یہان سے
چل اور لشکر مین پہونچکر سب اہل لشکر سے خبر کرنا کہ وہ لوگ آکر لاشش کو لیجائین اگر تو بھی
اپنے کو یہان ہلاک کرائیگا تو ان خدا پرستون کی لاشین خراب ہونگی جانوران صحرائی
کھا جائینگے بیگور و کفن پڑی رہینگی اگر تو جاکر خبر کردیگا تو ضرور کچھ نہ کچھ بند و بست ہوگا اور
وہ لوگ آکر ان بیگناہون کے خون کا عوض بھی لینگے یہ خیال کرکے اس مجمع سے نکل کر
چلا مگر پھیر پھیر کر دیکھتا جاتا تھا جانے کو جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرے اودھر جب رموز کو سحر
سے یہ معلوم ہوا اُسنے اُس خاک سے سوال کیا کہ وہ عیار کہان ہے جو کہ ہلاک کرتا ہے تیر مار کر
کس طرف ہے خاک سے آواز آئی کہ وہ عیار ابھی آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تھا جب آپنے
سحر سے دریافت کیا اور آپ پر یہ امر ظاہر ہوا اُسنے بھی سُنا پس وہ یہ خیال کرکے کہ
میرا راز ظاہر ہو گیا اب گرفتار ہو جاؤنگا اس مجمع سے نکل گیا اور اپنے لشکر کی طرف
جاتا ہے اب کوئی خوف نہین ہے رموز کو یہ خبر معلوم ہوئی چہرہ اسکا سرخ ہو گیا غیظ و غضب
سے اب یہ تیغہ لیکر چلا کہ مین خود قتل کرونگا اودھر علم شاہ وغیرہ اپنے خدا سے
دعا کر رہے تھے ہر مرتبہ جب جلاد ہلاک ہوکر گرتا تھا تو مضراب و ملک سے کہتے تھے
کہ تم نے قدرت خداوند کریم کو دیکھا کہ کیونکر اُس نے ہم سبکو اسوقت تک بچایا اور
ان کا فرون کو ہلاک کیا ضرور وہ کوئی نہ کوئی صورت ہم سب کے رہائی کی نکالیگا
اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دیگا اسی سبب سے تو عرصہ ہو رہا ہے مضراب وغیرہ جواب
دیتے ہین کہ سچا ارشاد ہوتا ہے وہ بڑا کریم و رحیم و کارساز و بے نیاز ہے ضرور خدائے پاک
و کریم مطلق ہے بڑا حافظ و نگہبان ہے جب تک اسکی طرف سے قضا نہ آئیگی اسوقت تک

دانتی کوئی ہمارا ایک بال بھی کم نہین کر سکتا ہی قتل کرنا تو در کنار ان کفاروں کی حقیقت کیا ہی
بقول کسے ے دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است * علمشاہ نے فرمایا کہ اپنے
دلونکو اُسکی طرف رجوع کیئے رہو اور نہ دل سے دعا کیئے جاؤ وہ کوئی نہ کوئی صورت سبیل
نجات کی پردۂ غیب سے پیدا کرے گا یہ لوگ بموجب ارشاد علمشاہ خداوند کریم سے لو
لگائے ہوئے دعا کر رہے ہین اور علمشاہ بھی اودھر رموز جلاد اپنا بندوبست کر کے اور
اس امر سے اطمینان حاصل کر کے کہ وہ عیار چلا گیا جو کہ تیر مار کر جلادون کو ہلاک کرتا تھا
تیغ بکف علمشاہ کے سر پر آیا اور کہا کہ اے پسر حمزہ اب بتا کہ تو کیونکر قتل ہونے سے بچیگا
وہ جو تیرا حمایتی تھا جسنے پوشیدہ ہو کر جلادون کو ہلاک کیا اُسکو بھی مین نے سحر سے
دریافت کر لیا وہ اپنی جان بچا کر یہان سے چلا گیا اگر رہتا تو مین اسکو بھی اسیر کر لیتا
اور قتل کرتا اب کون تیر مار کر ہلاک کرے گا دیکھو اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو دین اسلام
ترک کرکے عجائب پرستی اور عنطاق کی اطاعت قبول کر لے مین تجکو رہا کر دون ورنہ مین
خود اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے جواب مین فرمایا کہ او کافر خاسر کیا لاف و
گزاف کرتا ہی لاکھ لاکھ لعنت ہی عجائب نگار پر اور کرور کرور لعنت عجائب پرستون پر مین
کبھی اپنا دین حق ترک نہ کرون گا مرنے سے مجکو بالکل خوف نہین ہی جس خدا نے اسوقت
تک زندہ رکھا باوجودیکہ جلاد تلوارین سر پر لیکر آئے مگر خود ہلاک ہو لئے اور مین اُنکے
ہاتھ سے بچا وہی خدا اگر میری زندگی ہی تو بچائیگا تیرے ہاتھ سے اگر میرا حمایتی بقول تیرے
خوف جان سے چلا گیا تو چلا جائے کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی وہ حمایتی اور سرپرست
تو موجود ہی جو سبکا حمایتی اور پیدا کرنے والا ہی جسکے بھروسہ پر مین تجھسے ایسی تقریر
کرتا ہون وہ کیا تیری حمایت کرے گا میرے خدا نے بچایا جو تیرا جی چاہے وہ کر رموز
نے برہم ہو کر جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ و دریدہ دہن ہی باوصفیکہ زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی
اسپر یہ تقریر ہی تیری قضا بھی آئی ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اودھر سمک جاسوس مجمع سے
نکل کر ایک سمت کو گریان با دل بریان بحال پریشان اُفتان و خیزان چلا تیز تیز چلا جاتا
ہی اسکو یقین ہو گیا ہی کہ وہان آقا کا خاتمہ ہو گیا ہو گا کیونکہ وہ ظالم خود قتل کرنے پر

مستعد ہو کر آیا ہی سحر نے اسکو میرے حال سے آگاہ کر دیا ہی مقام افسوس ہی کہ مین زندہ
ہون اور میرے روبرو میرا آقا اور میرا استاد قتل ہوا اور مین کچھ نہ کر سکون اب سمک زندگانی
مین جا کر کیا کریگا جس سے یہ حال بیان کرے گا وہ مجکو بحقارت دیکھے گا اور طعنہ کرے گا
کہ یہ کیسا عیار تھا کہ اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ یہ عیاری کر کے ان سبکو قتل ہونے سے بچاتا یہ سب
کسی کے منہ دکھانے کے قابل نہین ہی سوائے شرمندگی کے کوئی دوسری بات نہ حاصل ہوگی
اس سے بہتر یہ ہوگا یا تو کسی دریا مین اپنے کو گرا کر ہلاک کر دے یا کسی پہاڑ پر سے اپنے کو گرا دے کہ
استخوان چورا چور ہو جائین اور تیرا گوشت طعمہ زاغ و زغن ہو کیونکہ تیرے آقا و تیرے استاد کا بھی
گوشت جانوران صحرائی کا لقمہ ہوگا تو تیرا بھی تو گوشت زاغ و زغن کا حصہ ہو یہ دل مین ٹھان کر
اور لشکر مین جانے کے خیال کو دل سے برطرف کر کے ایک کوہ بلند شکوہ سامنے تھا اس طرف
کو چلا علمشاہ و خواجہ کے لیئے دل بیقرار تھا یہی خیال تھا کہ یہ دونون بزرگوار قتل ہو گئے ہونگے
اسی خیال مین غرق چلے جاتے تھے نہ یہ خوف تھا کہ کوئی درندہ ہلاک کرے گا نہ یہ خیال تھا کہ کوئی
غار وغیرہ مین نہ گر پڑو اپنی جان سے بیزار بیاسے شاطری لگاتے ہوئے جان دینے کے خیال
سے اس کوہ کی طرف جاتے تھے کہ سامنے سے بگولہ گرد کا نمایان ہوا اس بگولہ کو دیکھکر سمک علیحدہ
ٹھہرا کہ دیکھون یہ بگولہ کیسا صحرا سے پیدا ہوا ہی کیونکہ اسکے دیکھنے سے دلکو ایک قسم کی وحشت حاصل
ہوتی ہی کہ وہ بگولہ شق ہوا اب جو سمک نے دیکھا کہ وہ ساحر جو کہ بحکم رموز جادو قفس خواجہ
کو لیکر برائے قتل گیا تھا چلا آتا ہی یہ دیکھنا تھا اور پہچاننا تھا کہ سمک کی آنکھون خون
اتر آیا اب جو غور کر کے دیکھا تو اسکے ہاتھ مین خواجہ کا سر بھی پایا کہ تازہ تازہ خون گوے
ٹپکتا ہوا سر اسکے ہاتھ مین وہ لٹکائے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ سمک
کو تاب نہ رہی اس نے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے تو اس اپنے استاد کے قاتل کو ہلاک کرے اب
یہان سے زندہ نہ جانے یہ سوچکر فوراً اسنے یہ تدبیر کی جلدی جلدی حلقہ کمند کے خاک مین
پوشیدہ کر دیئے ایک جھنڈی تھی آپ جلدی سے اسمین جا کر پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہا راوی بیان
کرتا ہی کہ سمک نے خبیس نقلی کو دیکھ لیا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا یہ تو اس خیال
مین چلے آتے تھے کہ ایسا نہ ہو مجکو یہان عرصہ ہو وہان کفار علمشاہ وغیرہ کو ہلاک نہ کرین

نے اس مقام پر آکر تو اسنے کو عیاری کرکے بچا لیا اور آنکی خبر نہ لی دوسرے سمک
بیچارہ ... وہ ابتک اسیر نہین ہوا ہی اسنے کوئی فکر میرے رہا کرنے کی کی نہ
پتہ نہین اسکو کیا ہو گیا وہ بھی کنارے لگیا خواجہ ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوے
چلے جاتے تھے کہ اس مقام پر پہنچے کہ جہان پر سمک نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کیے
تھے جب خواجہ وہان پہنچے سمک شیر کی بولی بولا خواجہ نے جو صداے شیر سنی اس خیال
سے کہ شیر کہان بولا تھم کر پیٹ کر دیکھنے لگے انکا تھمنا تھا کہ سمک نے جھٹکا دیا
حلقۂ کمند سے پیوست ہو کے خواجہ ارے کہکر گرے خواجہ کا گرنا تھا کہ سمک جست کرکے
انکے سینے پر سوار ہوا چونکہ خواجہ خسیس جادو کی شکل پر متشکل تھے اور سمک اور
ساحر کی صورت پر متشکل تھا اس سبب سے نہ خواجہ نے سمک کو پہچانا نہ سمک نے
خواجہ کو سمک تو یہ سمجھا کہ یہ وہی ساحر ہے کہ جو استاد کا قفس لیکر گیا تھا واسطے قتل کے
انکو قتل کرکے سر انگار سوز کے پاس لیجاتا ہے اسکو کیون زندہ چھوڑون استاد کے
بدلے کا عوض اس نابکار سے لون اور خواجہ یہ سمجھے کہ یہ کوئی ساحر ہے اسکی اور خسیس کی
دشمنی ہوگی چونکہ خسیس ساحر زبردست ہے اس سبب سے اسکا بیاد نہ پڑتا ہوگا موقع کا منتظر
تھا اس وقت اسکو موقع ملا چونکہ مین اسکی شکل پر تھا اسنے دھوکا دیا اور اسیر کر لیا اب غنیمت
جان کی اگر یہ ظاہر کرتے ہو کہ مین خسیس نہین ہون بلکہ مین نے خسیس کو قتل کیا اسکی شکل
بنا کر ... کے قتل کرنے کو جاتا ہون تو اس حالت مین بھی جان نہین بچتی ہی تب بھی یہ مجکو قتل
کریگا اگر یہ ظاہر نہین کرتے ہو تو بھی جان جاتی ہی کیا کرون کیا نہ کرون خواجہ تو اسی پیچ و پیچ
مین تھے ادھر سمک نے سینے پر سوار ہو کر خنجر کمر سے لیا اور چمکا کر کہا کہ یہی شہ رگ ہی کہ تیرا
سر تن سے جدا کرون خواجہ نے کہا کہ اے بھائی میرے تیرے کیا عداوت ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی
مین تو تیری صورت سے بھی نہین آگاہ ہون بھائی میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین ہی کہ جسکی
خواہش مین تو مجکو قتل کرتا ہی مین ملازم ہون رموز جادو کا انھون نے مجکو خواجہ عمرو عیار
کی قیدی دی تھی کہ اسکو لیجا کر فلان پہاڑ پر قتل کرین بہت خوش ہوا تھا کہ بہت کچھ مال و زر
ملیگا کیونکہ اس عیار نے بہت سے خزانے لوٹ کر جمع کیے ہین وہ سب تیرے قبضے مین آئینگے

مین نے اس لالچ مین قتل بھی کیا مگر ایک حبہ تک ہاتھ نہ آیا نہ معلوم اس عیار نے وہ سب دولت
کہان رکھی ہو جو نہ ملی خیر سر اسکا لیکر پاس رموز کے جاتا ہون کہ انعام پاؤن تو بیکار
مجکو قتل کرتا ہی کچھ فایدہ نہ ہوگا خواجہ کو اپنی موت کا اب یقین ہوگیا ہی دل مین کہہ رہے ہین
کہ وہان سے تو بچے مگر یہان مفت پھنسے یہ زندہ نہ چھوڑے گا مگر مین نے تو بڑی نیرنگی
تک نہین لیا پھر کیا سبب ہی جو سر یہ موجود ہی تقریر مذکورہ بالا جو خواجہ نے بیان کی سمک
نے جواب دیا کہ نہ مین تجکو روپے کے لیئے قتل کرتا ہون نہ پیسے کے لیئے نہ میرے تیرے
قبل اسکے کچھ دشمنی تھی مگر ہان جب سے مین نے یہ سر تیرے ہاتھ مین دیکھا ہی اسوقت
سے مجکو تیرے ساتھ دشمنی ہوگئی اور عداوت کیونکہ تو میرے اُستاد کا قاتل ہی مین تجکو زندہ
نہ چھوڑون گا ضرور قتل کرونگا مین تجکو زندہ چھوڑ دون تو میرے اُستاد کا سر لیکے جاکر
رموز کو نذر دے اور انعام لے مین کب اسکو گوارا کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچ کر اب جائیگا
کہان مین تو پہلے تیری فکر مین چلا تھا جبکہ تو قفس لیکر چلا تھا مگر کیا کرون تو آگے سے چلا
گیا مین رہ گیا بہت تلاش کیا تیرا پتہ نہ ملا مین مجبور ہوکر رہ گیا میری تقدیر نے تجکو میرے
قبضہ مین کیا ورنہ تو تو بچکر چلا ہی تھا تیری قضا تھی جو مین ادھر کو آنکلا ورنہ تو صاف نکلا
چلا جاتا اور خوش ہوتا یہ جو تقریر سمک نے کی خبیث لقی نے کہا کہ یہ تو کیا بک رہا ہی مین نے
کب تیرے اُستاد کو قتل کیا مین نے تو خواجہ عمرو کو قتل کیا ہی جو کہ عیار حمزہ ہی تو ساحر ہی تیرا اُستاد کوئی
ساحر ہوگا تو بیکار خصومت کرتا ہی مین نے ہرگز ہرگز تیرے اُستاد کو نہین قتل کیا وہ کوئی اور
ہوگا جس نے تیرے اُستاد کو قتل کیا ہوگا ہان مین نے بحکم رموز جادو ضرور خواجہ عمرو کو
قتل کیا ہی اور اسکا سر لیکر جاتا ہون یہ سر میرے پاس موجود ہی سمک نے کہا کہ او ملعون یہی
تو میرے اُستاد و پیر و مرشد ہین مین انھین کی بابت کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا
خود ہی اقرار کرتا ہی خود ہی انکار اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا مین ضرور تجکو قتل کرونگا مین
تیرے خون کا پیاسا ہون خواجہ نے جب یہ سنا اپنے دل مین کہا نہ معلوم یہ کون ہی کوئی دوست
ہی معلوم ہوتا ہی یا تو چالاک ہی یا برق یا سمک انھین مین سے کوئی ہی ساحر کی صورت بنا
ہوا ذرا نام تو دریافت کر دیں قصد کرکے ارادہ کیا تھا کہ نام دریافت کرین سمک خنجر لیے ہو

سینہ پہ سوار ہی قریب گلو سے خواجہ خنجر چمک رہا ہی باتین جو ہونے لگی ہین اس
سبب سے سمک نے ہاتھ روک لیا ہی اب سمک کا یہ قصد ہی کہ اسکو دین اسلام کی
ن رغبت دلاؤن اور تلقین کرون کہ تو دین اسلام قبول کر یہ انکار ضرور کرے گا پس تو قتل
زادہ خواجہ نے نام دریافت کیا ہی نہ سمک نے یہ کہا ہی کہ دین اسلام قبول کر ایک سمت
ے سم مرکب کی صدا آئی اور بگولہ گرد کا نمایان ہوا سمک نے اپنے کان کھڑے کیے
ور خواجہ نے بھی اس حالت مین گردن پھرا کر دیکھا کہ وہ دامنہ گرد کا شق ہوا اس دامن
سے ایک سوار برق رفتار مرکب تیز رفتار پری عذار پہ سوار آلات حرب و ضرب سے
آراستہ و پیراستہ مرکب اڑائے چلا آتا ہی ابھی نہ سمک نے پہچانا نہ خواجہ نے
سوار کون ہی نیزہ کنوتی مرکب پر آڑا رکھا ہوا خود سر پہ بانکا داب مین شمشیر آبدار
پشت پر سپر کمان کیانی دوش پہ ترکش تیرون کا لگا ہوا زرہ پہنے ہوئے
چار آئینہ جوشن وغیرہ سے آراستہ مرکب پہ ترچھا بیٹھا ہوا چہرہ مثل آفتاب کے
روشن ادھر اس سوار نے دیکھا کہ ایک شخص زمین پر پڑا ہوا ہی اسکے سینہ پر
ایک دوسرا شخص سوار ہی ہاتھ مین اسکے خنجر آبدار ہی جو شخص کہ پڑا ہوا ہی وہ جو سوار سینہ پر
اسکو ذبح کیا چاہتا ہی وہ نظر یاس سے کبھی صحرا کی طرف دیکھتا ہی اور کبھی اسکی
اندازہ واقعہ جو اس سوار نے دیکھا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ جو سوار ہی سینہ پہ یہ قزاق
اور وہ جو پڑا ہوا ہی کوئی ساحر ہی اسنے مال اس سے طلب کیا ہوگا اسنے انکار کیا ہی
جنگ وپیکار کی نوبت آئی یہ قزاق اسپر غالب آیا زیر کر لیا اب قتل کرتا ہی افسوس مفت
بیچارے کی جان گئی اس وقت مدد مین اسکی کمک کرنا بہ ضرور ہی یہ دل مین خیال کرکے
اسب کو تیز کر کے چلے جب اور قریب آئے تو دیکھا کہ دونون ساحر ہین خیال آیا کہ تکلو کیا
دونون کافر ہین تم جس ضرورت سے جاتے ہو چلو آپ ہی سمجھ لین گے کافرون کا مرنا ہی
بہتر ہی پھر خود ہی خیال کیا کہ کسی بیکس کی ایسے وقت مین کمک کرنا اور جان بچانا امر
بہتر خواہ کافر ہو خواہ مسلم ظالم کے پنجہ سے مظلوم کو رہا کرنا کار نیک ہی خداوند کریم
خوش ہوتا ہی جو وقت مصیبت مین کسی کی کمک کرتا ہی کمک کرنے والے سے

نہایت خوش ہوتا ہے یہ بھی تو جان رکھتا ہے اور بندہ خدا ہے اگر تم اسوقت اسکی کمک
کروگے اس ظالم کے ہاتھ سے اسکو بچاؤگے تو خدا تمھاری بھی کمک کرے گا اور
جس کام کو جاتے ہو اسکو تمھارے حسب دلخواہ پورا کرے گا اور تمھارے بھائی کو اور
تمکو وہان جانا بہت ضرور ہے اور ساتھ جلدی کے اگر انکو خدا پر چھوڑ دو وہی حافظ و
مددگار ہے اسکی خبر لو یہ خیال دل مین کرکے اور مرکب کو مہمیز کرکے آپ بہت قریب آئے
جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ وہ ساحر زیر زانو ہے وہ تو خواجہ سلامت ہین کہ تمکو رہا کرکے اور
حسیس جادو کی شکل بنکر بسند خواجہ عمرو کا نقلی بنا کر رموز کو فریب دینے چلے تھے
معلوم ہوتا ہے کہ انکو اس حرامزادے نے پہچان لیا اور سحر سے زیر کر لیا اب سینہ
پر سوار ہو کر قتل کرنا چاہتا ہے کیونکہ خواجہ بیان کر چکے تھے کہ مین نے حسیس کو عیاری کے
بیہوش کیا اور بند و [illegible] کرکے آپ اسکی شکل پر تیار ہو کر رموز کو قتل کرنے جاتا ہون
تم بھی آؤ چنانچہ یہ سوار چلا اُس سوار نے حسیس نقلی کو تو پہچان لیا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین مگر اس ساحر کو نہ پہچانا کہ یہ کون ہے یہی جانا کہ کوئی ساحر ہے اور خواجہ نے بھی پہچانا
کہ یہ سوار جہانگیر بن حمزہ ہے کیونکہ یہ تو روانہ کرکے ادھر کو چلے تھے اور [illegible] بھی
پہچانا کہ یہ تو میرے آقا کے بھائی ہین جہانگیر بن حمزہ صاحبقران ہین بہت خوش ہوا
اور یہ خیال کیا دل مین کہ اب مین ان سے سب حال بیان کرونگا انکے سامنے اسکو
قتل کرکے انکو ہمراہ لیکر وہان جاؤنگا کہ جہان میرا آقا زیر تیغ بٹھایا گیا ہے اگر میرے جانے تک
قتل نہوا ہوگا تو یہ لڑکر رہا کرینگے ورنہ مین اور یہ لڑکر اپنے آقا کی لاش تو حاصل کرینگے
ادھر جہانگیر بن حمزہ صاحبقران نے یہ واقعہ دیکھکر ڈانٹ کر کہا کہ او ساحر نابکار بدکردار
دست خود را نگہدار مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا اگر تونے ذرا بھی قصد کیا کہ مین
خنجر گلو پر پھیر دون تو یاد رکھ کہ تیرے دوش پر سر نہ ہوگا یہ کہکر کمان دوش پر سے لی
اور ترکش سے تیر چلہ کمان مین تیر کو جوڑکر نعرہ کیا کہ تو نے ادھر خنجر کو اس قصد سے رکھا
دی کہ مین ذبح کردون مین ادھر تیر کو کمان سے رہا کیا کہ تیرے سینہ کو توڑ کر پار گذر گیا
ارے غضب کرتا ہے کہ روح لشکر اسلام و جان کل اہل اسلام کو قتل کرتا ہے خوب ہوا جو

ہین اسطرف آنکلا ورنہ تونے تو قیامت برپا کی تھی ارے یہ وہ شخص ہے کہ جسنے تمام اہل
اسلام کی بڑی بڑی آفتون سے جان بچائی ہے جو جہانگیر نے ڈپٹ کر کہا اب تو سمک
حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے جو آئے تو منع کرتے ہوئے آئے اسکو کیا مطلب ہے اتنے
عرصہ مین جہانگیر بن حمزہ قریب آگئے سمک نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے مجکو نہین پہچانا
مین آپ کے بھائی صاحب علمشاہ رومی کا غلام ہون میرا نام سمک یلطاقی ہے کافرون کے
خون سے ساحر کی صورت بنا ہوا ہون ای شہریار اس نابکار نے بڑا غضب کیا کہ تمام
اہل اسلام کے محسن کو قتل کیا ہم سب عیارون کو بے سردار و بے آقا کا کردیا بڑا غضب
کیا کہ ہمارے پیر مرشد استاد کو قتل کیا اور آپکا سر لیے ہوئے براے نذر رموز جادو
لیجاتا تھا کہ مین ادھر سے اسغرض سے آتا تھا کہ اس پہاڑ پر جاکر اپنے کو گرا دون کیونکہ
میرے آقا کو کافرون نے مع چند خداپرستون کے زیر تیغ بٹھایا ہے اور قتل کرنے کی فکر
مین ہین مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ رہا کرلون مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر ناچار ہوکر یہ دل
مین قصد کرلیا کہ مین بھی جان دیدون ادھر جو آیا تو یہ حرامزادہ سر لیے ہوئے نظر آیا
مین نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کردیے جب یہ حلقون کے قریب آیا مین
نے شیر کی بولی بولا یہ تھما مین نے جھٹکا دیا یہ گرا مین سینہ پر سوار ہوا قصد کیا کہ خنجر سے سر
کاٹ لون کہ آپکی آمد ہوئی آپ بیکار سفارش فرماتے ہین ملاحظہ فرمایئے یہ سر موجود
ہے کیونکر نہ اسکو ذبح کرون اور اپنے استاد کے خون کا عوض نہ لون یہ سنکے
جہانگیر بن حمزہ ہنس پڑے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو کہ تم سمک ہو اگر سمک یلطاقی ہو
تو اپنی صورت دکھاؤ اور اسکے سینہ پر سے اترو اب یہ بھاگ نہین سکتا ہے تمھارے
قبضہ مین ہے سمک نے جواب دیا کہ خداوند یہ ساحر ہے ایسا نہ ہو کہ سحر کرکے آپکو اور مجکو
دونون کو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو جہانگیر نے فرمایا کہ تم خوف نکرو جلدی کرو سمک یلطاقی
شاہزادے کے کہنے سے سینہ خواجہ عمرو پر سے اترا اور رنگ و روغن عیاری کو رخ پر
سے رفع کیا اپنی اصلی صورت بنائی اب جہانگیر و خواجہ نے دونون نے پہچانا تب جہانگیر
نے فرمایا کہ کیون سمک یہ کون ہے سمک نے عرض کیا کہ خسیس جادو مصاحب رموز جادو

قاتل اُستاد جہانگیر نے فرمایا کہ ای سمک شاباش مرحبا جان نثار و نمک حلال ایسے ہی ہوتے
ہین ارے یہ وہی تمھارے اُستاد ہین ای خواجہ ذرا تم بھی اپنی صورت دکھاؤ تاکہ سمک کو
اطمینان ہو ورنہ یہہ اپنے کو ہلاک کرے گا تمھارے غم و الم مین مجکو خداوند کریم نے خوب وقت
پر پہونچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا تب خواجہ نے سمک کو اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا
اور گلے سے لگایا بہت تعریف کی سمک نے بھی خواجہ کو پہچانا اور قدمون کو بوسہ دیا
خواجہ نے جہانگیر بن حمزہ کے عین وقت پر پہونچنے کی بہت تعریف کی اور نہایت شکر
ادا کیا اور کہا کہ اگر آپ نہ آتے تو یہ ضرور مجکو خسیس جادو کے دھوکے مین قتل کرتا کیونکہ
مین دیکھتا تھا کہ یہ جب میری طرف دیکھتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون
ٹپک رہا ہی مجکو اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا مجکو اپنی موت کا یقین ہو گیا
تھا مین یہ خیال کر رہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خسیس جادو سے کسی سے دشمنی تھی
وہ موقع کا خواستگار تھا اب اُسکو موقع ملا اُسنے اُسکے دھوکے مین مجکو پکڑ لیا اگر
یہ ظاہر کرتا ہون کہ مین خسیس جادو نہین ہون عمرو عیار ہون تو بھی یہ نہ چھوڑیگا
پکڑ لیجائیگا رموز کے پاس تب بھی جان جائیگی اور نہین ظاہر کرتا ہون تب بھی
جان جاتی ہی عجب مخمصہ مین مبتلا تھا مین نے سوال کیا تھا کہ میرے تیرے کیا
دشمنی ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی اسنے کہا کہ تو نے میرے اُستاد کو قتل کیا یہ میری
دشمنی کا سبب ہی مین تجکو قتل کرونگا مین نے کہا کہ مین نے تیرے اُستاد کو نہین قتل کیا
اور کسی نے قتل کیا ہو گا تب سمک نے کہا کہ یہ کیا سر میرے اُستاد کا موجود ہی اور
کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا تب مجکو گمان ہوا کہ یہ کوئی عیار ہی ہمارے لشکر کا مین نام
دریافت کرنے والا تھا کہ آپ تشریف لائے اگر آپ نہ آتے تو جہان تک ہوتا مین آپ
بچانے کی تدبیر کرتا نام وغیرہ دریافت کر کے اپنے کو ظاہر کرتا خیر زندگی تھی کہ بچ گیا ای
سمک تم بتاؤ کہ تم نے کیا خیال کیا تھا تم مانتے یا نہین مانتے سمک نے کہا کہ اُستاد
میری خطا کو معاف فرمائیے ہان اگر مین سب نشانیان دیکھتا تو مجکو یقین آتا ورنہ مشکل
تھا کیونکہ میرے سامنے جبکہ مین بارگاہ مین موجود تھا خسیس جادو کو آپکا قفس دیکر

رموز جادو سنے روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اسکو فلان کوہ پر لیجا کر قتل کرو اور سر
حاضر کرو چنانچہ مین بھی جب وہ نفس لیکر بارگاہ کے باہر آیا مین بھی اُسکے عقب مین آہستہ
قدم سے آیا اُس مقام پر جہان میرے آقا کو زیر تیغ بٹھایا تھا وہان پہونچکر کے
جلادون کو ہلاک کیا جب جلادون نے آنے سے انکار کیا تو خود رموز جادو اُٹھکر
اپنے مقام پر سے آیا کہ مین خود قتل کرونگا چنانچہ اُسنے اگر کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے
ایک مصاحب کو حکم دیا کہ ہاتھ لگادے مین نے تیر مار کر اُسکو بھی ہلاک کیا جب وہ
بہت پریشان ہوا اسنے سحر سے اس واقعہ کو دریافت کیا سحر نے کل حال میرا بیان
کر دیا مین یہ واقعہ سن کے وہان سے اس خیال سے چل نکلا کہ اب جو تم یہان ٹھہروگے
تو اسیر ہو جاوگے اس سے بہتر یہ ہو کہ چل کر اہل اسلام کو اس واقعہ کی خبر کرو تا کہ وہ
لوگ آکر خون کا عوض لین اور لاش وغیرہ کو دفن کرین چنانچہ راہ مین یہ خیال آیا کہ یہ
روے سیاہ کیا اُن لوگون کو دکھاے گا سب طعنہ زن ہونگے کہ اپنے آقا و اُستاد کو قتل کرا کے
انکو خبر کرنے آیا ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ تو بھی جان دیدے پس بقصد جان دینے کے
اس پہاڑ کی طرف چلا تھا کہ آپ خسیس کی صورت پر دکھائی دیئے اور مین نے آپکے
ہاتھ مین سر بھی دیکھا میری آنکھون مین خون اُتر آیا جھٹ پٹ حلقہ پوشیدہ کر کے
جو بھاڑی ہو اس مین پوشیدہ ہو گیا اور آپکو اسیر کر لیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور
کمال بہت دانائی کی تب خواجہ نے اپنی کل عیاری خسیس کو بیہوش کرنے کی اور جہانگیر
کی روح کو زنبیل سے نکال کر سب حال سے آگاہ کر کے روانہ کرنا بیان کیا اور اپنا نقلی سر
بنا کر بقصد عیاری لیکر چلنا بیان کیا کوئی واقعہ فروگذاشت نہین کیا مین نے بسبب
طوالت کے نہین تحریر کیا جب سب حال سمک سن چکا تب اُسنے کہا کہ پھر جلدی
چلیے کہین ایسا نہ ہو کہ آقا قتل ہو جائین خواجہ و جہانگیر نے کہا کہ چلو بس جہانگیر تو ایک
ہرن کو مرکب ممیز کر کے چلے سمک نے اپنی پھر صورت تبدیل کی اور وہ بھی لشکر کی طرف
قتل گاہ کے سمت چلا اور خواجہ بھی بصورت خسیس جادو سر خواجہ نقلی کا لیے
اسکے چلے یہان وہ وقت ہو کہ رموز جادو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے کھڑا ہو

برسر علم شاہ اور تیسرے حکم کا منتظر ہو کہ یکایک تمام مجمع مین غل ہوا کہ خسیس جادو
خواجہ کو قتل کرکے انکا سر لیکر آگیا رموز نے جو سُنا کہ خسیس جادو خواجہ کو قتل کرکے
اور اُنکا سر لیکر آیا ہی کہا کہ جلد اسکو میرے پاس لاؤ تاکہ مین خواجہ کا سر دیکھکر اپنا دل
خوش کرون اور اُسکو انعام دون لوگ دوڑے اُسنے کہا کہ مین سر کو خواجہ کے
دیکھ لون تو پھر ان لوگون کو قتل کرون لوگ دوڑ کر گئے مجمع کو ہٹا کر ہاتھون ہاتھ خسیس جادو
کو پاس رموز جادو کے لائے خسیس نقلی ہنستے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین باچھین تا بہ
بناگوش آگئی ہین عنطاق کج کلاہ کو بھی خبر ہوئی کہ خسیس نے لیجا کر بحکم رموز جادو
عمرو عیار کو قتل کیا وہ سر لیکر آیا ہی آپکے بھائی رموز جادو کے پاس گیا ہی عنطاق نے
حکم دیا کہ جب وہ اُن سے مل لے تو اُسکو ہمارے پاس بھی لانا کہ ہم بھی اُسکو بہت کچھ انعام
دینگے کہ اُسنے بڑا کام کیا چوبدار نے بڑھکر خسیس جادو کو حکم عنطاق سے آگاہ کیا
خسیس نے کہا کہ بہت اچھا میری طرف سے عرض کردو کہ مین حاضر ہوتا ہون اپنے آقا
کے پاس ہو آؤن یہ کہتا ہوا اور مجمع کو ہٹاتا ہوا چلا آتا ہی لوگون کا یہ حال ہی کہ کوٹھے پر چڑھے
ہین سر کے دیکھنے کو خسیس کو ہر ایک گلے سے لگا رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ تم نے بڑا
کام کیا ہم سبکو بہت خوش کیا اسکو جگہ نہین ملتی ہی لوگون نے اسکا لباس پارہ پارہ
کر ڈالا ہی کہ تم نے بڑا نیک کام کیا ہی خلاصہ یہ کہ بہزار دقت خسیس جادو قریب رموز جادو
کے آیا خسیس نے دیکھا کہ خود رموز جادو سر حمزہ کے قتل کرنے کے لیے شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑے ہین کہ خسیس نقلی نے پہونچکر بہت جھک کر سلام
کیا رموز نے جو خسیس کو مع سر کے دیکھا بہت خوش ہو گیا مثل گل شگفتہ ہو گیا
جواب سلام دیکر دوڑ کر گلے سے لگا لیا خواجہ نے اُسیوقت قصد کیا تھا کہ کوکھ مین خنجر مار دون
فوراً خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ اسکے مرنے کی علامت بلند ہو سب ساحر آ پڑین اور گرفتار
کر لین اتنی دیر اور انتظار کرو کہ جہانگیر و سیمائے مہرجمال آ جائین اب تو تم اسکے برابر
آ گئے ہو پھر موقع ہاتھ آ جائیگا یہ اب جاتا کہان ہی ادھر سمک بھی لوگون سے رہا
بھڑتا برابر رموز کے پہونچ گیا داہنی طرف رموز کے خواجہ خسیس کی صورت رکھے

ہوئے رموز سے باتیں کر رہے ہیں بائیں طرف سمک ایک ساحر کی صورت پر کھڑا ہوا ہی
رموز قریب علم شاہ کھڑا ہو اب جو علم شاہ نے خواجہ کا سر دیکھا اب اپنی موت کا یقین
ہو گیا اسوقت تک تو دعا مانگ رہے تھے اس خیال سے کہ شاید خواجہ اس ساحر کو فقرہ دیکر
اپنے تو رہا کرلیں اور اسکے بعد ہم سب کے رہائی کی فکر کریں اب سر جو دیکھا تو دعا کرنا موقوف
کر دیا اس خیال سے کہ اب کون کوشش کریگا جو کہ جان دیگا اور سر کو ہتھیلی پر رکھ
عیاری کرتا تھا وہ تو مارا گیا مقام افسوس ہو کہ ہماری اور خواجہ کی قضا یہاں ہمکو اور خواجہ کو
لالائی تھی خیر کیا غم ہو دنیا سے بیگناہ جاتے ہیں جو کچھ مظلمہ ہوگا وہ سب انکی گردن پر ہوگا
کیونکہ ہمکو بیگناہ قتل کرتے ہیں ہمارا خون ناحق مالا بالا نجائیگا ضرور رنگ لائیگا مگر افسوس اس
بات کا ہو کہ مرتے وقت نہ تو صاحبقران کے قدم دیکھے نہ اپنے فرزند ملک قاسم کو دیکھا
نہ ایرج نوجوان کو نہ دیگر عزیزون کو نہ اپنے بھائیون کو نہ ہمارے سرہانے بالین پر کوئی حدیث بابت
ذکر جو کلمہ پڑھے نہ کوئی ایسا دوست ہو کہ جو لاش کو دفن کرے اور کفن دے سوائے
کفار کے کہ جو کہ دشمن جان و ایمان ہیں کوئی نہیں ہو مردے کی بھی خرابی ہوئی خیر جو مقدر
میں تھا وہ پیش آئیگا یہ دل میں خیال کرکے اور خواجہ کے سر کو دیکھکر ایک آہ سرد دل
پر درد سے بھری اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے ادھر خیس جادو نے رموز کو
باتون میں اس غرض سے لگایا ہو کہ یا تو جہانگیر آجائیں یا سیماب مہر جمال کہ وہ
گرفتاران سبکو رہا کریں میں اس طرح رموز کو قتل کرون باتون میں لگائے ہوئے ہیں کہ
رموز علم شاہ کے قتل کرنے کا قصد نہ کرے رموز پوچھ رہا ہو کہ کیون بھائی خیس
اس عیار نے مکر تو بہت کیا ہوگا آپ جواب دے رہے ہیں کہ کیا بیان کرون وہ وہ
مکر و فریب کیا کہ میرا ہی دل خوب جانتا ہو رویا بھی یہ بھی کہا کہ میرے بچے تباہ ہو گئے منت بھی
کی خوشامت بھی کی مگر میں نے ایک نہ سنی قفس سے نکال کر فوراً خنجر سے سر کو کاٹ لیا
لاشہ اسی مقام پر پڑا سر تڑپتا چھوڑ دیا سر لیکر ادھر کو چلا آیا رموز نے کہا کہ بھائی تم نے
بڑی سعادت حاصل کی تم سے سامری و جمشید و دیگر خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
اور جس جس ساحرون وغیرہ ساحرون کو اس عیار نے قتل کیا ہو انکی روحے شاد ہوگئی ہونگی

بڑا کام تم نے کیا ہم کو رشک ہوتا ہے خسیس نقلی نے جواب دیا کہ یہ بھی آپکی عنایت و مہربانی
سے ہوا کہاں مین اور کجا یہ کام نیک انجام رموز نے کہا کہ بھائی یہ سب مقدری امور
ہین خیر یہ باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار نے آکر کہا کہ بادشاہ نے خسیس جادو کو طلب کیا اور
فرمایا ہے کہ اب تم اپنے مالک سے مل چکے ذرا ہمارے پاس آؤ خسیس نے جواب دیا کہ
مین اپنے آقا کے ہمراہ آؤنگا جاکر میری طرف سے عرض کردو کہ حاضر ہوتا ہون یہ کہکر رموز
سے کہا کہ تشریف لیچلیے رموز نے جواب دیا کہ ٹھہر جاؤ پسر حمزہ کو قتل کرلون تو چلون
کیونکہ کئی جلاد ہلاک ہو چکے ہین اور ایک میرا مصاحب ہین خود آیا ہون کہ قتل کرون بدون
قتل کیے ہوے واپس نہ جاؤنگا خسیس نقلی نے عرض کیا کہ لاییے تلوار مجکو مرحمت فرمایئے
مین اسکو بھی مثل عمرو عیار کے قتل کرون رموز نے کہا کہ اے بھائی تم ایک سعادت حاصل
کر چکے ہو یہ سعادت مجکو حاصل کرنے دو کہ مین پسر حمزہ کو قتل کرون گو یہ سعادت اُس
سعادت کے برابر نہین ہے پس یہ نیکی تو مجکو حاصل کرنے دو خسیس نے کہا کہ بھلا میری
موجودگی مین یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جلادی کا کام کرین اگر جلاد قتل کرتا تو یہ سعادت کیونکر
آپ حاصل کرتے یہ جانیے کہ جلاد نے قتل کیا رموز نے جواب دیا کہ اچھا تیسرا حکم تو
آنے دو تم ہی قتل کرنا یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے عرض کرو کہ حکم فرمایئے
اب عرصہ کس امر کا ہے چوبدار گیا اُسنے رموز کی طرف سے کہا عنطاق نے کہا کہ جاکر کہدو کہ ہم نے
حکم تیسرا ابھی دیا کہ قتل کرو یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے ہے چوبدار واپس جواب لیکر آیا اور رموز
سے کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہے کہ پسر حمزہ کو قتل کرو ہم نے حکم دیا یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے
ہے یہ سننا تھا کہ رموز تیغہ لیکر چلا کہ خسیس نے روکا کہ تیغہ مجکو مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا
باہم تکرار ہونے لگی ابھی تکرار ہو رہی تھی کہ یکایک بالاے آسمان سے برق چمکی اور لشکر عنطاق
کی جلسگاہ پر آگ برسنے لگی تمام مجمع تتر بتر ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی یہ آگ کہان سے برسنے لگی
ادھر ملکہ سیماے مہر جمال نے نعرہ کیا کہ اے کافران بزدغا آگاہ ہو کہ مین تم سبکی جان
کی ملک الموت آپہونچی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو منم ملکہ سیماے مہر جمال
کنیز صاحبقران با اقبال میری زندگی مین تم علمشاہ یا اور کسی خدا پرست کو قتل کروگے

جو نعرہ کی صدا آئی تمام ساحرون وغیرہ ساحرون مین شور وغل مچا کہ یہ کیا قیامت ہم سب پر نازل ہوئی کہ یکایک آگ برسنے لگی سب لوگ بھاگنے لگے کہ ادھر جہانگیر بن حمزہ مرکب کو ڈپٹ کر آ پہونچے اور نعرہ کرکے لشکر پر گرے اب تو اور ہلچل پڑ گئی علم شاہ وغیرہ نے جو نعرہ جہانگیر کی صدا سنی قصد کیا کہ قید کو توڑ ڈالین مگر بسبب سحر کے قید اور مبتلائے سحر ہونے سے قوت نہ تھی مجبور ہوکر رہ گئے اب جو ہلڑ ہوا اور لوگ بھاگے عنطاق نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ شور وغل کیسا ہے کیا پسر حمزہ کار موز نے سر کاٹ لیا جسکی لوگ خوشیان کر رہے ہین یہ کہنا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے کہا کہ حضور بڑا غضب ہوگیا کوئی اور پسر حمزہ جہانگیر نامی یکہ وتنہا لشکر پر آگرا ہے تمام لشکر کو مارے تلوارون کے تہ وبالا کردیا ہے غضب یہ ہے کہ آسمان پر سے آگ برس رہی ہے ہم نے سنا کہ یہ صدا آسمان پر سے آئی کہ منم ملکہ مہر جمال کنیز صاحبقران با اقبال مین کب چھوڑتی ہون اکثر لوگ زندہ بچ سکے یہ اُسی کا شور وغل ہے عنطاق نے یہ سن کے حکم دیا کہ جلد اُس پسر حمزہ کو سب ملکر گھیر کر پکڑ لو تم لاکھون ہو وہ اکیلا ہے جانے نہ دو اور رموز سے کہدو کہ جلد اپنا کام کرے ایسا نہ ہو کہ کوئی قیدیون پر آگرے اور رہا کرلے تو پھر سوائے افسوس کے اور کوئی بات نہ حاصل ہوگی یہ سنکے ہرکارون نے جاکر کل اہل لشکر سے کہا کہ پسر حمزہ کو گھیر کر قتل کرو ادھر عنطاق نے شیام کجکلاہ سے کہا کہ تم جاؤ اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر پسر حمزہ جہانگیر کو اسیر یا قتل کرو شیام کجکلاہ یہ سنکے باہر بارگاہ کے آیا اور مرکب پر سوار ہوکر اور اپنے کل لشکر عنطاق کے لشکر کو لیکر چلا ادھر جہانگیر بن حمزہ نے قیامت برپا کردی تھی مارے تلوارون کے ستراؤ کردیا تھا سیکڑون لاشین خاک پر لوٹ رہی تھین خون کی ندیان جاری تھین انکا یہ قصد تھا کہ کسی طور سے لڑتا ہوا برابر علم شاہ کے پہونچ جاؤن یہ اس قصد سے لڑتے ہوئے چلے آتے تھے رُکتے نہ تھے ادھر ملکہ مہر جمال نے ساحرون پر آفت برپا کردی تھی آگ برس رہی تھی یہ جو تہلکہ اور ہلڑ رموز نے سنا کہا کہ کیا واقعہ ہے لوگون نے کہا کہ جہانگیر نامے کوئی فرزند حمزہ ہے وہ آکر لشکر پر گرا ہے مار ستراؤ کر رہا ہے غیر ساحرون کو وہ قتل کر رہا ہے اور ساحرون پر آسمان پر سے آگ برس رہی ہے کوئی برسانے والا آگ کا دکھائی

نہین دیتا ہی کہ کون ہو یہ تو ضرور سنا کہ کسی نے یہ کہا کہ منم ملکہ سیماے مہر جمال رموز نے
جو یہ سُنا خبیص سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ان قیدیون کی کمک آگئی جلد پہ حمزہ کو قتل
کرو یہ کہہ رہا تھا کہ ہرکارون سے آکر کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ بہت جلد پہ حمزہ کو قتل
کرو رموز نے کہا کہ اچھا اور تلوار لیکر چلا ادہر سمک نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ استاد
یہی وقت ہی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ مار دے اودہر سے آپ لیجئے ادہر سے مین لیتا ہون خواجہ
نے اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اسکی کیا مجال ہی کہ جو قتل کر سکے خواجہ یہ کہہ رہے تھے کہ
آسمان پر پھر برق چمکی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ غزالہ وغیرہ جو لشکر اسلام سے حال علم فلک
سحر سے دریافت کر کے چلی تھین اسوقت آکر پہونچین ملکہ غزالہ جو آکر پہونچی تو اسنے دیکھا
کہ سیماے مہر جمال طاؤس پر سوار اسم سحر پڑھ پڑھ کر آتش کے دانے زمین کی طرف پھینک
رہی ہے اور ایک ابر سیاہ رنگ آسمان پر قائم ہوا اس سے آگ برس رہی ہی غزالہ نے جو
زمین کی طرف غور کر کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ علم شاہ و آہو چشم اور بہت سے لوگ زیر
تیغ بیٹھے ہوئے ہین دیکھنا تھا کہ غزالہ کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوگئی سیماے مہر جمال
کے قریب آکر حرف آشنا تو دریافت کیا ملکہ تم بھی رہا ہو گئین اور کفار پر آگ برسا رہی
ہو سیماے مہر جمال نے پلٹ کر دیکھا غزالہ کو پایا کہا کہ ہان تم بھی آپہونچین غزالہ نے
جواب دیا کہ ہان یہ کہکر نعرہ کیا کہ منم ملکہ غزالہ اور سحر کیا کہ تیر برسنے لگے غزالہ کے نعرہ
کے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ منم گوہر آرا گوہر آرا نے آتے ہی سحر کر کے آفت برپا کردی پھر نعرہ
ہوا کہ منم آفت جادو و سیہ ان جادو ملکہ تتی دفتانہ جادو اب تو ساحران اسلام کے
نعرہ ہونے لگے ہر ایک سحر کرنے لگا لشکر کفار کو دم لینا دشوار ہوگیا رموز تیغ لیکر قریب
علم شاہ پہونچا تھا کہ پہلو سے سمک نے کہا کہ او رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ دیکھو
کون سر پر آگیا ذرا بچو حریف آپہونچا سمک کا یہ کہنا تھا کہ یا نور رموز علم شاہ کے قتل کے
قصد سے بڑھا تھا کہ قتل کرون سمک کو اپنا دوست سمجھا اور یہ خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی حریف
آپہونچا ہی جو یہ کہتا ہی کہ خبردار ہو جاؤ دیکھو تو لو کہ کون ہی پس پلٹا اسکا پلٹنا تھا کہ پشت
خواجہ کی طرف ہوئی خواجہ برابر لوٹھرے ہوئے تھے خنجر بر ہاتھ تو تھا جیسے پشت ہوئی کہ اوسکی

یہ کہکر کہ ای رموز جلد خبر لو کہ میرے اوپر بیچارے مہرجمال آپڑی اسنے گھبرا کر اپنا تو کچھ خیال نکیا
کہ میرے قتل کرنے کو کون آیا ہی کہ جسکے آنے سے مجکو بزم جادو نے آگاہ کیا ہی سمک جس
ساحر کی صورت پر تیار کھڑا ہوا تھا اُسکا نام بزم جادو تھا خواجہ کے کہنے سے خواجہ کی طرف
پلٹا ان سب نعرون کی صدا سن چکا تھا دل مین کہہ رہا تھا کہ غضب ہو گیا کہ اہل اسلام کو
خبر ہوگئی جسقدر ساحر تھے سب آپڑے اب کیا کیا جائے انکو تو قتل کر ڈالون تاکہ قصہ تمام
ہو اسی قصد سے تلوار لیکر چلا تھا کہ سمک نے وہ فقرہ کیا اسنے خیال کیا کہ انھین مین سے
کوئی میرے قتل کے لیے آگیا یا ودھر کو پلٹا تھا کہ جس طرف پلٹنے کو بزم جادو نقلی نے کہا تھا
خواجہ نے کہا کہ رموز میری خبر لو رموز یہ سمجھا کہ کوئی اُنھین سے خسیس پر آپڑا ہی وہ زبردست
ہی اس سبب سے خسیس میری کمک چاہتا ہی تو پہلے خسیس کو بچا لی پھر اپنے حریف
سے سمجھ لینا اس گھبراہٹ مین علم شاہ کا قتل کرنا بھول گیا فوراً خسیس کی طرف
پلٹا تھا پورا سیدھا نہ ہوا تھا کہ خواجہ نے جھپٹ کر اور نعرہ کر کے خنجر مارا کہ پورا ہاتھ شکم
پر پڑا شکم چاک قصہ پاک ہوا ہاے کہکر رموز تو چرخ کھا کر گرا تمام آنتین نکل پڑین
خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرو ہون مین عیار صاحبقران ٭ میرے مکر سے کانپتا ہی
جہان ٭ دوندہ جہان گرد طرار ہون ٭ جہانگیر عالم کا عیار ہون ٭ تراشندہ ریش
کفار ہون ٭ زمانہ کا مکار و غدار ہون ٭ میرا تیز رفتار گرد قدم ٭ صبا ٹھوکرین کھاے
ہر ہر قدم ٭ اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو ٭ نہ پہونچے میری گرد پاپوش کو
یہ نعرہ کر کے ایک اور ساحر کو جو کہ پس پشت رموز کھڑا ہوا تھا خنجر سے ہلاک کیا اور خود
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے ادھر سمک نے بھی جو کہ بزم جادو کی صورت بنے ہوئے
تھے اپنے نام کا نعرہ کر کے ایک ساحر کو قتل کیا جو کہ اُنکے برابر کھڑا ہوا تھا اور جست کر کے
مجمع مین غائب ہو گیا ادھر رموز جو زمین پر شکم چاک گرا گرتے ہی طائر روح اُسکا
قفس جسم سے پرواز کر گیا خواجہ کو دعائین دیتا ہوا پس اسکے مرنے کی علامت بلند
ہوئی اور ادھر وہ دونون ساحر جو ہلاک ہوئے اُنکے بھی مرنے کی علامت و آثار ظاہر
ہوئے رموز کا مرنا تھا کہ علم شاہ و آہو چشم و مضراب و تنجر دلیوانہ و افغان

ادھر خوار و دیگر سردار جو کہ مبتلائے سحر رموز سے تھے رموز کے ہلاک ہونے سے رہا ہوئے
علمشاہ نے جو اپنے جسم مین طاقت پائی فوراً قید کو شکست کیا نام خدا لیکر اور اٹھتے
ہی آہو چشم کی قید دفع کی علمشاہ کا قید کو دفع کرنا تھا کہ مضراب و دیو انے و افغان
نے بھی قید کو توڑ ڈالا دیوانے سلے زبرہو کر اُن سب سرداروں کی قید کا تماشا شروع
کی چونکہ ساحروں کے مرنے سے تاریکی ہو گئی تھی بیر غل مچانے لگے برق باری و سنگباری
ہونے لگی تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا چونکہ رموز جادو ساحر زبردست تھا اُسکے مرنے سے
نہایت درجہ شور و غل ہوا وہ جو ساحر لشکر اسلام کے بالائے آسمان سے سحر کر رہے
تھے اور غزالہ نے قصد کیا تھا کہ زمین پر جاکر اور سحر کرکے علم شاہ وغیرہ کی قید دفع کرکے
رموز سے مقابلہ کرون طرف زمین کے مائل ہوئے تھے کہ ساحروں کے مرنے کی علامت
ظاہر ہوئی تھم گئے بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی وہ سب تاریکی و برف باری رفع ہوئی
آواز آئی کہ کشتنی مرا کہ نام من رموز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود
نرسیدیم دوسری آواز آئی سنی کہ نام من ظلم جادو و محرم جادو بود سب اہل لشکر کفار
واہل مجمع و ساحر حیران ہوئے کہ ان ساحروں کو کس نے قتل کیا ادھر ساحران لشکر اسلام
یہ صدا سن کے حیران ہوئے کہ رموز وغیرہ کو کس نے قتل کیا تم لوا اپنے اسی مقام
پرسے سحر کر رہے تھے کوئی ہم نے ایسا سحر نہین کیا تھا کہ جس سے رموز یا یہ ساحر
ہلاک ہوتے یہ ساحر یہ خیال کر رہے تھے مگر سحر کیے جاتے تھے ادھر آہو چشم جو رہا
ہوئی اُسنے رہا ہوتے ہی فوراً اُٹھ کر اپنے ہاتھ کو جو گردش دی ہزاروں کے سر
کٹ کر گر گئے جسم خاک پر پھڑکنے لگے چونکہ جلی ہوئی تھی کچھ خیال نہ کیا کہ شاہزادہ
ختا ہو گا سمک نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ میرا آقا رہا ہوا ایک سوار کو مار کر اسکا مرکب
لاکر حاضر کی اور کہا کہ آقا سوار ہو جیے کچھ خوف نہ کیجیے میں ہوں آپکا غلام سمک
تلوار لیکر مرکب پر سوار ہوئے ادھر مضراب و افغان و دیوانے و دیگر سرداران
نے کفار کو قتل کرکے مرکب بھی حاصل کیے اور تلوارین بھی اور لڑنے لگے اب تو ساحروں
پر ساحر کرنے لگے وہ سب ساحر جو کہ بالائے آسمان سے سحر کر رہے تھے زمین پر آ گئے

ن ساحران سے لڑنے لگے ساحران کفار بھی جان دیکر مقابلہ مین مصروف ہوگئے یہ خیال
سے کران سب نے ہمارے افسر کو قتل کیا ہی دوسرے یہ کم ہین اور ہم بہت ہین ہم آپ کو
مار لین گے غیر ساحرون سے علم شاہ وغیرہ لڑنے لگے ادھر جہانگیر نے آفت برپا کر دی
تھی جب نعرہ کرکے ہاتھ لگاتے تھے کفار کے سر اڑ جاتے تھے شیام کجکلاہ انکو گھیرے
ہوئے تھا اپنے لشکر سے مگر بالکل خوف نہ تھا باخواس لڑ رہے تھے ادھر سے علم شاہ
نعرہ کرکے ہاتھ لگاتے تھے اب تو تلاطم مچ گیا عنطاق بارگاہ مین شیام کو بھیجکر بیٹھا ہوا
تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ شیام پسر حمزہ کو اسیر کر لائے گا اور رموز اس ساحر کو کہ جو کہ
کمک کو آیا ہی پسر حمزہ علم شاہ کو قتل کرکے اسکو بھی اسیر کر لیگا کہ یکایک تاریکی ہو گئی
برق باری و سنگ باری ہونے سے یہ گھبرایا کہ یہ کیا واقعہ ہی ان لوگون سے جو کہ اسکے پاس
اسوقت موجود تھے اور ان بادشاہون سے کہ جو کہ کمک کو آئے تھے مثل یاقوت کجکلاہ
وغیرہ کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی میرا دل اسوقت خود بخود گھبراتا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین
مار کر رو دون کچھ دل اُمڈا چلا آتا ہی اس تاریکی کو دیکھکر خداوند خیر کرین ابھی ان سب نے
جواب نہ دیا تھا کہ رموز کے مرنے کی خبر بلند ہوئی اور لشکر و اہل مجمع مین غل ہوا کہ
رموز جادو مارے گئے عنطاق کجکلاہ نے جو یہ سنا گھبرا گیا کہ یہ کیا شور و غل ہوا اور یہ کیسی
صدا آئی اپنے وزیر سے پریشان ہو کر کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا سانحہ ہی وزیر نے عرض کیا
بہت خوب مگر عنطاق کو کسی پہلو قرار نہین ہی پہلو بدل رہا ہی اور لوگون سے کہہ رہا ہی کہ
مین نہ کہتا تھا کہ میرا دل گھبرا رہا ہی مین بہت پریشان ہو رہا ہون اسکا انجام ظاہر ہوا یا
نہین برا غضب ہوا کہ جو بھائی رموز مارے گئے دریافت کیا جائے کہ انکو کس نے
قتل کیا کون ایسا زبردست تھا وہ تو پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گئے تھے یا خود قتل
ہو گئے مین منع کرتا تھا کہ تم نہ جاؤ کوئی نہ کوئی بھید ضرور اسمین ہی کہ سات آٹھ جلاد ہلاک
ہو گئے ہین تم نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی واقع ہو انھون نے نہ مانا جبکا یہ انجام ہوا جسلہ
صدا لشکر عنطاق اور سب اہل دربار بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ جہان پر میدان خونی
کارزار کا تھی وہان پر شعلہ بلند ہو رہے ہین تلوارین چمک رہی ہین مار مار کی صدا بلند ہی دنگ

بھاگ رہے ہین یہ بہت حیران و پریشان ہو کر یہ کیا سانحہ ہوا ابھی کوئی برائے دریافت اُس مقام
کی طرف نہ چلا تھا کہ کئی ایک سردار دوڑے ہوئے بارگاہ مین آئے اور سامنے عنطاق
کے کھڑے ہوکر رونے لگے اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا غضب ہو گیا ہوشیار و
خبردار ہو جائیے خدا پرستون کی کمک آ گئی کسی نے رموز جادو و محرم جادو و قلزم جادو
مارے گئے قیدی سب رہا ہو گئے حضور جسقدر کمک آئی ہے سب ساحرون کی ہے ساحران زبردست
آئے ہین عمرو کے بھی نعرہ کی صدا آئی تھی عنطاق نے کہا کہ یہ بہت جلد بیان کرو کہ
رموز جادو کو کس نے قتل کیا انھون نے جواب دیا کہ حضور گو ہم پاس کھڑے ہوئے
تھے مگر ہمیں پتا ثابت نہ ہو کہ کیسے قتل کیا نہ کسی سے مقابلہ ہوا نہ کوئی حریف اُنکے قریب آیا
یکایک ہائے کی صدا آئی اور دھماکا ہوا اب جو دیکھا تو شکم چاک تھا ہان یہ امر ضرور تھا
کہ ایک پہلو مین اُنکے بزم جادو اُسکے برابر محرم جادو تھے دوسری طرف اُنکے خسیس جادو
جنھون نے عمرو عیار کو قتل کیا ہے وہ تھے پہلے تو اُن سے باتین کر رہے تھے خسیس جادو
و عمرو کے قتل کرنے کی حالت بیان کر رہے تھے یہ خوش ہو ہو کر دریافت کر رہے تھے چنانچہ
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ انکے پاس سے چوبدار پہونچا اُسنے تاکید قتل اسیر حمزہ کے لیئے کی رموز جادو تلوار
لیکر چلے کہ خسیس نے روک لیا کہا مجھکو تلوار مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا انکے اور اُنکے تکرار ہونے
لگی مگر قریب پہونچ گئے کہ یکایک نعرہ ہوا کہ منم ملکہ سیارے مہر جمال اور ہم سب پر آسمان سے آگ
برسنے لگی اور مجمع مین تلاطم پڑ گیا رموز نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جہانگیر کوئی دوسرا لشکر حمزہ
کا بھی وہ لشکر پر آگرا ہے یہ سُنکے رموز نے قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کرون کہ آسمان سے تیر قین چلنے لگے
نعرون کی صدا آنے لگی کبھی صدا آئی کہ منم غزالہ جادو کبھی صدا آئی منم گوہر آرا اگر رموز جادو
رہے اور یہی قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کرون کیونکہ یہ تو مقید بھی ہین سب انھین کے مارا
کرنے کو آئے ہین کہ بزم جادو نے کچھ کہا یہ ادھر کو پلٹے کہ خسیس نے کچھ پکار کر کہا
ہم نے غل و شور مین نہین سُنا کہ کیا کہا یہ پورے بزم کی طرف نہ پلٹنے پائے تھے کہ خسیس
کی صدا سُنکے ادھر کو متوجہ ہوئے اب نہ معلوم کہ کیا ہوا پھر اُنکو نہ بزم کی طرف پلٹنا نصیب
ہوا علم شاہ کی طرف بقصد قتل خود ہلاک ہو کر زمین پر گرے انکا گرنا تھا کہ نعرہ ہوا منم

عمرو عیار اور قلزم جادو کھڑے تھے وہ بھی گرے ادھر بزم کے برابر مچی ادھر سے
صدا آئی منم مسمک عیار اور محرم جادوگری پھر تو تلاطم مچگیا نہ معلوم عمرو کیونکر زندہ ہوگیا
جسمیں جادو تو اُسکو قتل کرکے اسکا سر لائے تھے پھر یہ نعرہ کی صدا کہان سے آئی
اور یہ ثابت ہوا کہ کسنے رموز کو قتل کیا اور قلزم و محرم کو راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ نے
اس چالاکی اور پھرتی سے رموز کے خنجر ملا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا باوجودیکہ لاکھون آدمی
موجود تھے مگر ایک نے بھی نہ دیکھا یہ خنجر مارکر اور قلزم کو قتل کرکے فوراً گلیم اوڑھ کر
غائب ہوگئے تھے اس سبب سے کسی نے نہ دیکھا جب یہ اُن سب نے غنطاق سے
بیان کیا اور غنطاق نے یہ سب حال سنا ہائے بھائی رموز کہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم
مجھکو دغا دے گئے مین منع کرتا تھا تم نے نہ سنا اپنی جان دی یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس نے
قتل کیا ہائے یہ کیا غضب ہوگیا ان لوگون نے کہا کہ پھر رویئے گا حریف تو لشکر پر آپہی
قیدی رہا ہوگئے ہین ایسا نہ ہو کہ بارگاہ پر آپڑین سب لشکر کو قتل کر رہے ہین ہزارون کے
خون ہو رہے ہین جلد فکر فرمایئے پھر رو لیجیے گا یہ وقت رونے کا نہین ہے یہ جو اُن سب نے
کہا غنطاق نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین رموز تو مارے گئے اب وہ زندہ نہ
ہونگے آپ اپنی فکر کرو تم رونے مین مصروف ہو اور حریف اپنا کام کر جائے لشکر کو لوگ
حریف کے قتل کر رہے ہین اسکی فکر لازم ہے یہ کہکر اپنے آنسو پونچھے اور سب بادشاہون
و سردارون سے کہا کہ چلو لشکر کا بندوبست کرو ہمارا تخت لاؤ یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا
اُٹھنا تھا کہ سب کھڑے ہوگئے غنطاق بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار
و بادشاہ جو کہ اُسکی کمک کو آئے ہوئے تھے وہ بھی سوار ہوئے تخت غنطاق کا میدان
مین آیا ادھر لشکر نے صف بندی کی قریب آٹھ نو لاکھ کے سپاہ تھی اور اہل شہر و
اہل قریہ الگ تھے اور ساحرون کا لشکر الگ تھا سب مین صف بندی ہوگئی پرے جم گئے
بقدر سامر ملک علم شاہ کو آئے تھے وہ سب لشکر ساحر سے لڑنے لگے غنطاق کو
جب لشکر مین آکر قائم ہوا نقیب پکارکر اہل لشکر سے کہنے لگے کہ اے مردانان نکو شیدہ جامہ
زنان نپوشیدہ تم لاکھون ہو حریف کم ہین گھیر کر مار لو یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تم نے اسیر کر لیا تھا

بھلا کیا لڑینگے سبکو گھیر کر مار لو تکلیف قید سے پریشان ہین تم سے کیا لڑ سکتے ہین
یہ سب تمھارے شکار ہین یہ جو نقیبون نے پکار کر کہا اتنے کل لشکر جم کر لڑنے لگا راوی
بیان کرتا ہے مع علم شاہ کے وہ سب قیدی قریب پانچ سو کے تھے یہ لوگ بھی اپنے
سرداروں کو لڑتے ہوئے دیکھکر لڑنے لگے گو پندرہ بیس روز سے قید تھے مگر اس دلاوری سے
لڑ رہے تھے کہ بالکل کسل نہ تھا علم شاہ کا تو یہ عالم تھا کہ ہر وار مین دس دس کے سر
اوڑا دیتے تھے ایک طرف جہانگیر پسر حمزہ لڑ رہے تھے نعرہ پر نعرہ کر رہے تھے ایک طرف
دیوانہ لڑ رہا تھا ایک سمت مضراب کجکلاہ و ایک جانب افغان آدم خوار کا وار چل رہا
تھا ملکہ غزالہ و آہو چشم وغیرہ عنبر ساحرون سے ہم نبرد تھین ادھر ترنج و نارنج گولہ فولادی
آتش کے دانے چل رہے تھے آگ برس رہی تھی ابر سحر آسمان پر قائم تھا اُن سے پانی
برس رہا تھا کسی طرف دریاے سحر روان تھا عجب طرح کا معرکہ پڑا تھا ہزارون تماشائی
اس معرکہ مین ہلاک ہوئے یہ واقعہ و سانحہ دیکھکر تماشائی تو اپنی جانین بچا کر بھاگ کھڑے
ہوئے اُن لوگون کا تو مجمع کم ہو گیا سواے لشکرون کے اس مقام پر کوئی نہ تھا سب حیران
تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ خدا پرست کہان سے آ گئے انکو کیونکر خبر ہو گئی اور کس وقت یہ
آئے ہین گویا اسوقت کے منتظر تھے اہل شہر اہل گاؤن تو یہ باتین کرتے ہوئے
طرف اپنے اپنے مقام کے بھاگے ہر ایک نے جا کر وہان کے باشندون سے سب حال
بیان کیا اُنھون نے جب یہ دریافت کیا کہ خدا پرستون کے قتل کا تماشا دیکھ آئے تم لوگ
بد حواس اسقدر کیون ہو پریشان کیون جلد خوش خوش آنا تھا تمھارے چہرہ سے
تو ملال ظاہر ہوتا ہے اُن سب نے جواب دیا کہ کیسا تماشہ اور کیسی خوشی وہان تو بیرنگ
رنگ ہو گیا سب خدا پرست قید سے رہا ہو گئے اُنکی کمک آ گئی رموز جادو مارے
گئے وہان معرکہ پڑا ہوا ہے تماشائیون سے بھی بہت لوگ اس معرکہ مین مین لاکھ
ہم لوگ یہ معرکہ دیکھکر اپنی جانین بچا کر وہان سے بھاگ کھڑے ہوئے مین وہان آتش
جنگ و پیکار گرم ہے ساحرون سے الگ مقابلہ ہے اور غیر ساحرون سے الگ دیکھیے اسکا
انجام کیا ہوتا ہے جو یہ واقعہ سنتا ہے اُسکے حواس جاتے رہتے ہین ہر ایک کو اپنی اپنی

قریب ہوئی ہو کہ دیکھیے اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوتا ہے خداوند اپنا فضل کرے کیونکہ
یہ معرکہ تو قریب شہر کے واقع ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ حریف شہر پر آ پڑے تو بڑی خرابی
ہو سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے بھاگنے کی اپنا اپنا مال و اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ
سامان ہو وہان قلعہ تسخیر و لشکر دیوانہ و لشکر مضراب کج کلاہ وغیرہ کا حال بلاحظہ ہو
کہ یہ دونون لشکر و اہل قلعہ سحر رموز جادو مین مبتلا تھے یہان رموز جادو کو جو خواجہ
نے خبیث کی صورت بنکر قتل کیا خنجر مار کر یہان علم شاہ وغیرہ رہا ہوئے وہان
وہ سحر جو کہ اہل قلعہ و اہل لشکر پر تھا سب برطرف ہو گیا لیکن ابر جو قائم تھا وہ لحظہ لحظہ
ہو کر اور دھوان ہو کر برطرف ہوا سب تیرگی ہو گئی تھی اپنی حالت اصلی پر آئی معلوم ہوا کہ
ہم سب سو رہے تھے جاگ اٹھے اہل قلعہ تو اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے مگر محل
شاہی مین برائے ملکہ آہو چشم تلاطم تھا اور سب رو رہے تھے اودھر لشکر مضراب کجکلاہ
مین برائے مضراب وغیرہ تلاطم تھا کیونکہ یہ لوگ بخوبی واقف تھے کہ ہمارے سردارون
کو رموز نے سحر کر کے اسیر کر لیا اب جو سحر سے رہا ہوئے تو لشکر حریف کا پتہ نہ
پایا ایک سمت اپنے کو دیکھا دوسری طرف لشکر دیوانہ کو سبکو یقین ہوا کہ عنطاق
ان سب کو اسیر کر کے اور ہم سبکو مبتلائے سحر کر کے چلا گیا اپنے رہا ہونے کی سحر
سے جو خوشی ہوئی تھی وہ اپنے سردارون کے اسیر ہو جانے کا رنج و صدمہ ہوا
غرض سب اہل لشکر اور جو سردار یہان باقی تھے وہ فرودگاہ پر واپس آئے اسوقت
چند ہرکارے طرف شہر عنطاقیہ کے برائے خبر روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ ہمارے سردارونپر
کیا گذری اودھر لشکر دیوانہ جو سحر سے رہا ہوا اسمین بھی تلاطم مچا برائے علم شاہ
وغیرہ کیونکہ وہی لوگ اس حال سے آگاہ تھے کہ ہمارے افسر و سردار سب
کو رموز نے اسیر کر لیے ہین اور ہم مبتلائے سحر رموز ہین وہ مارا گیا ہے جو ہم رہا ہوئے
ہین مگر ان سب نے سوائے لشکر مضراب کے لشکر عنطاق کا پتہ بھی نہ پایا انکو بھی
یقین ہوا کہ عنطاق ان سب کو لیکر اپنے ملک کو چلا گیا یہ لوگ بھی افسوس کنان و
مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر واپس آئے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیے

جاکر خبر لائین دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر طرف شہر عنظاقیہ کے روانہ ہوئے
اہل لشکر مغموم و محزون یہان آ ترسے ہوئے ہین اور اہل قلعہ بھی رنج و صدمہ مین مبتلا
ہین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا وہان میدان مین معرکہ پڑا ہوا ہی تلوار چل رہی ہی لاش
پر لاش گر رہی ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ اب تلوار چلنے لگی اور سب ساحر بھی زمین
پر آگئے مگر خواجہ دسمک و علم شاہ و آہو چشم و سیماسے مہر جمال و جہانگیر
وغیرہ حیران تھے کہ ان لوگون کو کیونکر خبر ہوئی جو یہ براسے کمک کے آئے مقام عجیب
ہی کہ لندھور وغیرہ یہ خبر پاکر نہ آئے جنگ دیپکار موقوف ہوئی تو دریافت کرینگے خواجہ
نے جب یہ دیکھا کہ ہر طرف تلوار چل رہی ہی گلیم تو اوڑھے ہوئے تھے اس لشکر سے
باہر آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوکر خسیس جادو کو زنبیل سے نکالا
اُسکو درخت سے باندھ دیا دہان مین سوزن دی اپنی اصلی صورت بنائی لخلخہ بیہوشی
رفع بیہوشی دیا خسیس کو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا سامنے خواجہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ یہ کیا خواب دیکھ رہا ہون مین تو اُسکو یہ خواجہ
سے قتل کرنے کو قفس لیکر گیا تھا خواجہ نے مجکو دو موتی دیے تھے وہ ٹوٹ گئے تھے
مین اُنکو دکھانے کے لیے چلا تھا کہ چکر آیا تھا اور گرا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خواب
ہی کیا خراب حالت خواب مین نظر آئی یہ سوچکر آنکھ بند کر لی خواجہ نے فرمایا کہ خسیس
ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین نے تجکو فریب دیکر پکڑ لیا دیکھ مین سامنے
موجود ہون میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا اور تجکو میرے قابو مین کیا مین نے تیری صورت
بنکر رموز کو قتل کیا اور سبکو رہا کیا وہان تلوار چل رہی ہی بس خیریت اسی مین ہی
کہ دین اسلام قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت
کر آیندہ تجکو اختیار ہی موت سر پر موجود ہی یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا اب خسیس
کو یقین ہوا کہ تو در اصل بندھا ہوا ہی خواجہ نے تجکو فریب دیا تو نے دھوکا کھایا اب
کیا ہوتا ہی چاہے زندہ بچون چاہے نہ بچون مین تو دین اسلام نہ قبول کرونگا
مرنا قبول ہی یہ دل مین خیال کرکے اب جو آنکھ کھول دی تو خواجہ کو سامنے خنجر کھینچا

ملک الموت کو سر پر موجود پایا چونکہ زبان مین سوزن دی ہوئی تھی کلام نہ کر سکا
اشارہ سے کہا کہ مین ہرگز ہرگز اپنا دین آبائی ترک نہ کرون گا کیا کرون ناچار ہون
ورنہ تجکو اس سخت کلامی و فریب کی سزا دیتا خواجہ یہ اشارہ اسکا سمجھ گئے اور یہ بھی
دیکھا کہ اُسکی پیشانی پر سیاہی کفر کی ظاہر ہو نور اسلام کا بالکل نام نہین ہو یہ حرامزادہ
مسلمان نہوگا اسکو قتل کرنا لازم ہو پس یہ خیال کر کے لپٹ کر خنجر مارا کہ سر تن پر سے
اڑ گیا کمند کھول لی لاشہ تڑپنے لگا سیاہ آندھی اُٹھی تاریکی ہو گئی بیحد غل مچانے
لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من خسیس جادو بود خواجہ خسیس جادو کو قتل کر کے جنگاہ
مین آئے یہان آکر دیکھا تلوار چل رہی ہو جہانگیر و علم شاہ و دیگر اہل اسلام دلو مسلم
کے جسمون پر زخم لگے ہوئے ہین خون بہہ رہا ہو مگر لڑ رہے ہین کفار کم نہین ہوتے ہین
دو بدو تلوار چل رہی ہو خرنہ ہو ہاتھون سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین چارون
طرف کو جنگ و پیکار مین مصروف ہین خواجہ بھی خنجر لیکر لڑنے لگے کسی کے ناگاہ
کے بیچ مین آکر خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام ہوا کسی کی پشت پر آکر ہاتھ مار دیا اُچک کر دوسرے
کے سر پر سوار ہوئے اُسنے گبھرا کر ہاتھ اُٹھایا کہ یہ کیا بلا سر پر آئی جیسے ہاتھ قریب
آیا ایک ہاتھ خنجر کا رسید کیا کہ اسکا سر اُڑ گیا یہ تیسرے کے دوش پر تھے قتل بھی
کرتے جاتے ہین اور لاشون کو جمع بھی کرتے جاتے ہین آخر لال سبز جھنڈیان بھی لگانے
لگا اپنی ال خواجہ عمرو کسی مقام سے حقہ آتشبازی داغ دیا کہ کفار کے منھ جل گئے جہان دیکھا
کوئی خداپرست کفار مین گھیرا ہوا ہو جہان کھڑے تھے اُسی مقام سے تیر مارا کہ دس
کو مجروح ہوئے ایک دو ہلاک ہوئے اُسش خداپرست پر نرغہ کم ہوا اسکے بھی ایک
طرف گرم ہو رہا ہو بازار مرگ چارون طرف گرم ہو خون کے دریا روان ہین سر مثل حبابون
کے تیر رہے ہین تن بے سر خاک پر پڑے ہوئے تڑپ رہے ہین کسیکا شانہ کٹا ہو
کسیکا سر کوئی شکم چاک پڑا ہو کوئی سسک رہا ہو کوئی تڑپ رہا ہو کوئی نیم بسمل ہے
کوئی بالکل زخمون سے چور ایڑیان رگڑ رہا ہو کسی کی لاش سم اسپان سے پامال ہو گئی
ہو استخوان ریزہ ریزہ ہین کوئی اوندھا پڑا ہوا ہو پشت پر زخم تلوار ہو معلوم ہوا کہ

بھاگ کر چلا تھا کہ حریف کا ہاتھ پڑ گیا فرار ہونے کا نتیجہ مل گیا جوے خون رواں ہی
لاشہاے کفار اُس دریاے خون مین مثل مگر وسوس کے تیرتی ہوئی معلوم
ہوتی ہین نشان سرنگون پڑے ہین تلوارون و نیزون و سپرون کے انبار ہین مرکب
کوتل لاشون کو کچلتے پھرتے ہین ہر طرف ایک تلاطم طوفان موت برپا ہی کشتی حیات
کو تباہی ہی زورق حیات گرداب موت مین پھنس رہی ہی ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی عجب
آفت برپا ہی میدان رزم میدان رستخیز کا تماشا دکھا رہا ہی علم جو خاک پر پڑے
ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہین لاشون کا ہر طرف
انبار ہی ابر سیاہ ڈھالون کا بلند ہی برق شمشیر خونریز آہنین چمک رہی ہی صداے ہولناک
پر صداے رعد کا گمان ہوتا ہی سر مثل اولے کے تن پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین
مینہ خون و سرون کا برس رہا ہی ڈھالین جو سوارون و پیدلون کی زمین پر گری ہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس دریاے خون مین سنگ لیشب پڑے ہوئے ہین تمام کرہ
صحراے لال ہو رہی ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت کی خود جان آفت مین پڑی ہوئی
ہی کہ ایک کی روح قبض کی دوسرے پر گرے کاسۂ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکرین
کھا رہے ہین قابض ارواح نے اپنا خیمہ برپا کیا ہی ملک الموت نے اپنا عمل بٹھایا ہی
اب کفار کو سواے کوچہ زخم و گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا اور کوئی کوچہ فرار
کا نظر نہین آتا ہی جہان زاغ کمان چلا کر چلا اُنگلی پر کاٹ دیے گئے راوی بیان کرتا ہی
کہ علم شاہ و جہانگیر نے آفت برپا کر دی ہی تمام فوج کا جائزہ لے لیا سب چہرہ نظری
کر دیے دفتر فوج درہم و برہم ہو گیا ہر ایک صف مثل اوراق پریشان کے ابتر ہو گئی
منشی مرگ نے ان سب کے نام رجسٹر موت مین تحریر کر لیے دفتر حیات سے کٹ
کاٹ دیے اور نفری کر دیے ادھر ساحرون نے جو جم کر سحر کیا تمام لشکر ساحران
کو تہ و بالا کر دیا ہی ایک تلاطم مچا ہوا ہی مضراب و دیوانے و افغان و دیگر سرداران
نے الگ آفت برپا کر دی تھی یہ سب خداپرست قریب ہزار بارہ سو کے ہین اور
کفار لاکھون مین مگر حال یہ ہی کہ کفار کے دم بند کر دیے ہین جان بچانا دشوار ہو گیا

اپنی زیست سے بیزار ہو مثل گوسفندون کے بھاگتے پھرتے ہین جب یہ شیران شکست
دغا حملہ کرتے ہین نقیب پکار پکار کر دل بڑھا رہے ہین عنطاق الگ لشکر کو ترغیب
دے رہا ہی کہ لڑے جاؤ تم بہت ہو حریف کم ہین مار لو جی کو ہٹا رو ہمت کو نا وہ نہ کرو
اب یہ لوگ جانے نہ پائین گھیر کر قتل کر دو دیکھو پسپا کر دیا ہی یہ ایسی ایسی باتین کر کے
دل بڑھاتا ہی مگر لشکران شیرون کے حملون کی تاب نہین لاتا ہی اتفاق سے علم شاہ
و جہانگیر و مضراب و دیوانہ و افغان ایک مقام پر ہو گئے باہم صلاح کی کہ صفون
کو درہم و برہم کر کے عنطاق پر چلین اُسکو خواہ اسیر کرلین خواہ قتل تب یہ لڑائی موقوف
ہوگی پس یہ صلاح کر کے سب نے مرکب اُٹھا دیئے ایک طرف مضراب چاپڑا
ایک طرف دیوانہ و جہانگیر و علم شاہ دونون مرکب اُٹھا کر قلب لشکر پر آ پڑے
پس پشت انکے افغان تھا ان پانچون شیرون نے جو جم کر قلب لشکر پہ حملے کیے
تمام صفون کو درہم و برہم کر دیا مضراب نے لشکر کے پرے توڑ دیئے نشان سیاہ
کو قلم کیا علمدار کو مار ڈالا دیوانے نے نقارہ نواز کو قتل کر کے نقارے کے پرزے
پرزے کر دیئے علم شاہ و جہانگیر نے جسقدر صفین تھین سبکو مسمار کر کے سامنے
عنطاق کے جا کر نعرہ کیا نعرے کا کرنا تھا کہ آرام کج کلاہ نے بڑھکر تلوار کا وار
علم شاہ پر کیا اور یاقوت کجکلاہ نے جہانگیر پر ان دونون شیرون نے وار
خالی دیکر تلوار دُن پہ ہاتھ ڈالدیے کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا اسماک
و خواجہ اُسی مقام پر لڑ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر قریب آ گئے ان دونون کی مشکین
باندھ لین جسقدر سردار نامی و گرامی تھے سب اسی مقام پر تھے اب بڑھ بڑھ کر مقابلہ
کرنے لگے جہانگیر و علم شاہ نے ان سبکو اسیر کر لیا اب اُن بادشاہون کی نوبت آئی
جو کمک کو آئے تھے جسنے آکر وار کیا خالی دیکر کمر زنجیر پکڑ کر اٹھا لیا خلاصہ یہ کہ سب بادشاہ مثل
منصور کجکلاہ وغیرہ سب کے اسیر ہو گئے اب سوائے عنطاق کے کوئی باقی نہ رہا کہ علم شاہ
نے بڑھکر نعرہ کیا کہ او عنطاق نامرد کیا تخت پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور ون کو اپنے
اوپر سے تیل مالش کر رہا ہی اگر مرد مردانہ ہی تو مقابلہ کر اور اگر فوج کے بھروسے پر حکومت

کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی یہ کلام طعن آمیز سنکے عنطاق کو بھی جوش آگیا کہا کہ او پسر حمزہ تو زور
ہو گیا میری غفلت سے تو نے رہا ہو کر آفت برپا کر دی ہو اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہو
مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے تلوار کو خیال مین رکھکر اب جواہر
سپر کی لگائی تلوار پٹ پڑی پنجہ ہی دراز کر کے قبضہ پہ ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی
اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر تخت پر سے اُٹھا لیا بائین ہاتھ پر اسکو بلند کر کے دہنے ہاتھ سے
جو تخت پر وار کیا تلوار تخت کو کاٹ کر زمین پر آئی تلوار نے زمین کو بوسہ دیا شاہزادہ نے
جھوم کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور عنطاق کو گرد سر مثل طاوس آتشبازی کے چرخ دینا شروع
کیا اس مقام پر بڑے غضب کی تلوار چلی جس جا وار کیا شاہزادہ پر شاہزادہ نے
عنطاق کو سپر کر دیا ہزارون کا کھیت ہوا لاکھون مارے گئے مگر عنطاق پنجہ شیر سے
نہ چھوٹا سب پریشان ہو گئے ادھر ساحرون نے لشکر اسلام کے تمام ساحران کفار
کو قتل کر ڈالا چونکہ اُنکا سردار قبل ہی قتل ہو چکا تھا وہ بھاگ کھڑے ہوئے سب
مارے گئے جو باقی رہے وہ بھاگ گئے اب سوائے ساحران اسلام کے اُس مقام پر
کفار سے کوئی ساحر نہ تھا ساحران اسلام جب ساحرون کو قتل کر کے بھگا چکے تو ایک
طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے تماشہ جنگ و پیکار کا دیکھ رہے ہین کیونکہ انکو یہ خیال
معلوم ہی کہ یہ لوگ ساحرون کی کمک سے ناراض ہوتے ہین جبکہ ساحر نہ ہون ہان اگر ساحر
ہون تو ساحر مقابلہ کرین ساحرون سے غیر ساحرون سے نہ مقابلہ کرین
پس اس خیال سے الگ کھڑے ہوئے ہین کہ اگر ہم لڑینگے تو شاہزادہ سے ہم ناراض ہونگے
سب خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین اور شاہزادہ و دیگر سردار لڑ رہے
ہین جب علم شاہ نے عنطاق کو ہاتھ پر بلند کر لیا سب اہل لشکر نے دیکھا بادشاہ
کو پکڑ لیا اب سپاہ مین ہل چل پڑ گئی ادھر ان بہادرون نے ایسی شمشیر زنی کی کہ تمام
سپاہ کے پاؤن اُٹھ گئے فوج نے جو ہمت کیا یا تو جمے ہوئے لڑ رہے تھے یا فرار
کی تدبیر کرنے لگے کیونکہ مشہور ہی کہ سپاہ بی میر تکیہ بی فقیر ترکش بی تیر بیکار ہی جسقدر
سرداران نامی و گرامی تھے اور فوج کو لڑوا رہے تھے سب اسیر ہو گئے جو باقی رہے وہ

وہ قتل ہو گئے اب کون فوج کی خبر لے اور کون مقابلہ کی ترغیب دلائے تاب مقابلہ
ملا کر نو لاکھ سپاہ نے شکست کھائی ایک بار سب بھاگ کھڑے ہوئے اب لاکھو لاکھ
تدبیر کرتے ہیں پاؤں نہیں تھمتے ہیں نہ پڑاؤ ہو کہ اسپر جاکر قیام کریں نہ خیمہ و خرگاہ ہی جو
وہاں ٹھہریں تمام سپاہ و لشکر کوہ و صحرا میں منتشر ہو گیا دیوانے نے بڑی دور تک
انکا تعاقب کیا ہزاروں کو قتل کیا جب سب بھاگ گئے ادھر شاہزادہ نے قصد کیا
کہ عنطاق کو زمین پر ماروں عنطاق نے کہا کہ امان شاہزادہ نے فرمایا کہ بشرط ایمان
اسنے جواب دیا کہ آپ مجبور ہا کر دیں میں نے آپکی بزرگی اور آپ کے دین کی برکت دیکھی
لی میں نے لعنت کی دیان باطلہ پر اور آپکا دین قبول کیا یہ جو عنطاق نے کہا شاہزادہ
نے اسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ دوڑکر شاہزادہ کے قدموں پر گرا شاہزادہ نے
اسکو گلے سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا عنطاق نے
مسلمان ہوکر پکارکر کہا کہ ایہا الناس اب جنگ و پیکار نہ کرو اور نہ لڑو اور نہ فرار کرو میں نے
اس شہریار کا دین قبول کیا اسکی برکت میرے اوپر ظاہر ہو گئی وہی برحق ہے اور سچا دین
ہے اور سب دین باطل ہیں اور سب جھوٹے خدا ہیں اور عجائب لگاری بھی جھوٹا خدا ہے
میں نے اسوقت بہت بہت اسکو پکارا اور مدد کا خواستگار ہوا اسنے آکر ایک موئے
سر ان لوگوں کا نہ کم کیا انجام یہ ہوا کہ سب سردار میرے اسیر ہو گئے ہیں بھی اسیر
ہوا لشکر نے شکست کھائی خیال تو کرو کہ کہاں تم نو لاکھ اور کہاں یہ ہزار بارہ سو دوسرے
یہی مقام غور ہے کہ یہ قید تھے اور زیر تیغ بیٹھے ہوئے تھے کوئی بھی صورت نجات کی تھی
پھر کیونکر غیب سے مدد ہوئی پس ضرور انکا دین برحق اور صادق ہے اور جسکو آپکی اطاعت
اور دین اسلام کے قبول کرنے سے انکار ہو وہ میرے لشکر سے و دیگر بادشاہوں کے
لشکر سے نکل جائے ورنہ میں خود اسکو قتل کروں گا نہ میرے لشکر میں نہ میرے شہر
میں کا فر کا کام ہے یہ جو پکارکر کہا جسقدر لشکر بھاگنے سے بچا تھا وہ سب ہاتھ باندھکر
حاضر ہوئے عرض کیا کہ الناس علیٰ دین ملوکہم پس اسوقت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے
اور جو لشکر بھاگا تھا یہ خبر سنکے کہ ہمارے بادشاہ نے پسر حمزہ کی اطاعت کرلی

سب واپس آیا ادھر اہل اسلام نے یہ سن کے کفار کشتی سے ہاتھ روک لیا ہر طرف
امن وامان ہوگئی علم شاہ نے عنطاق کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پر سوار ہوئے
عنطاق علم شاہ ومضراب وجہانگیر ودیوانے دوبگر سرداروں وساحروں کو
لیکر اُس بارگاہ میں آیا علمشاہ نے عنطاق کو تخت پر بٹھایا اور سب گرد وپیش آکر زنگون
پہ وکرسیوں پر بیٹھے اب ان سب سرداروں وبادشاہوں کو طلب کیا جنکو اسیر کیا تھا
انکا دربار سجا خلاصہ یہ کہ وہ سب مسلمان ہوئے اور ان سبکے اہل لشکر بھی اب کوئی ایسا
نہ تھا کہ جور کا فر ہو سب نے دین اسلام از سر صدق قبول کیا سب مسلمان ہوگئے جب
ان کاموں سے فرصت پائی وہ سب بھی مسلمان ہوکر اپنے مقام پر آکر بیٹھے اُسوقت
علم شاہ نے حکم دیا کہ شمار کرو کسقدر لوگ ساحر اس معرکہ میں کام آئے اور کسقدر ہمارے
ہمراہی جو ہمارے ہمراہی ہوں انکو دفن کرو اور جو کافر ہوں انکو ایک غار میں ڈالدو اور جو زخمی
ہوں انکو شفاخانہ کو روانہ کرو تاکہ اُنکا علاج کیا جائے جب یہ حکم فرما چکے اُسوقت عنطاق
نے عرض کیا کہ اب حضور میرے ہمراہ کل اپنے ہمراہیوں کے شہر میں تشریف لیچلیں
تاکہ میں آپکی دعوت کروں اور اُنکے سامنے سب اہل شہر کو جمع کرکے دین اسلام کے
قبول کرنے کی ہدایت کروں قواعد اسلام شہر میں جاری کروں پھر آپکو اختیار
ہو اُسوقت تک میں آپکو جانے نہ دونگا جب تک ان کاموں سے فراغت نہ کرلونگا
بلکہ میں خود قدوم میمنت لزوم سے کسی وقت جدا نہ ہونگا رکاب سعادت انتساب
سے ایک پل جدائی گوارا نہ کرونگا علم شاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا ابھی تو میں نہیں
چل سکتا ہوں جب تک کہ مجکو ان لوگوں سے مہلت نہیں ہوتی ہے کیونکہ بمدد کے
یہ لوگ آئے ہیں میرے اسیری کی خبر سن کے عنطاق نے کہا کہ میں نے تو قبل ہی عرض
کیا کہ یہ سب صاحب آپکے ہمراہ چلیں علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا اسکے بعد سمک کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ ای سمک یہ بتاؤ عم نامدار خواجہ سلامت کے نعرہ کی کئی مرتبہ میں نے
آواز سنی نہ وقت مقابلہ میں نے انکو دیکھا صرف ایک مرتبہ جبکہ میں نے قریب عنطاق
آکر ایک پہلوان کو مرکب پر سے اُٹھا کر زمین پر مارا انھوں نے اُسکی مشکیں باندھ لیں

پھرین نے انکو نہین دیکھا سمک نے عرض کیا کہ میدان جنگ مین ہونگے لاشون کی تلاشی
کررہے ہونگے علمشاہ نے فرمایا کہ وہ یہان بھی نہ تشریف لائے جاکر انکو لے آؤ
عرض کرنا کہ آپکو علمشاہ نے بلایا ہے کہ تشریف لائیے مین آپکا بہت مشتاق ہون سمک
نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر سمک چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ منہ بنائے ہوئے
چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ جنگ و پیکار موقوف ہوگئی اور سب دائرہ اسلام
مین آئے علمشاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے سب نے دین اسلام قبول کیا خواجہ میدان جنگ
مین پہونچے سب مردون کے کپڑے اتارے جو جھلی کمر مین سے نکلا اسپر قبضہ کیا سبکو
لوٹ مار کر تلوارین سپرین نیزے سب اٹھاکر نذر زنبیل کرلیے اس خیال سے کہ فروخت
کرون گا یہ سب بندوبست کرکے آپ وہان سے بارگاہ کی طرف چلے قریب پہونچے
تھے کہ سمک نے بڑھکر عرض کیا کہ استاد چلیے آپکو شاہزادہ علمشاہ و جہانگیر یاد کررہے
ہین خواجہ ہمراہ سمک کے بارگاہ مین آئے علمشاہ نے و جہانگیر نے سلام کیا
اور سب سردارون و ساحرون نے خواجہ جواب سلام دیکر سامنے آکر بیٹھے سب نے
خواجہ کی مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون آپ لوگون کی دعا سے علمشاہ
و جہانگیر نے خواجہ سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے خواجہ نے
جواب دیا کہ جب مین ان سے رخصت ہوا تھا تو انکا مزاج اچھا تھا وہ حکیم اقلیموس
کے یہان مہمان ہین میرا انتظار کررہے ہونگے مجکو ایک ضرورت سے بھیجا تھا مین یہان ان
آفتون مین مبتلا ہوا یہ کہکر خواجہ نے تمام قصہ ابتدا سے بیان کیا اپنا کوہ پر جاکر رستم
پر عیاری کرکے نذر زنبیل کرنا وہان سے برائے رہائی جہانگیر و سیمائے مہر جمال طرف
طلسم کے جانا ملک الموت کی خیاری کرکے ان دونون کو رہا کرنا کوہ پر مع افغانہ کے ان
ساحرون کو قتل کرنا جو کہ طلسم سے ہمراہ آئے تھے عنطاقیہ مین حریص کی شکل بنکر آنا رموز کا
حال سے آگاہ ہوکر اسیر کرنا برائے قتل خبیس کے ہاتھ روانہ کرنا اپنا اسکو فقرہ دیکر
اپنا جادو سے محو دفع کرنا اسکو عیاری کرکے اسیر کرلینا یہان آکر رموز کو باتون مین لگانا
اسکو قتل کرنا اور جنگ و پیکار کا ہونا سب حال بیان کیا اور خبیس کے قتل کا حال

بھی کہا سب واقعہ سن کے کل وجز علم شاہ و کل سرداروں و حاضرین بارگاہ سے
بہت تعریف کی بلکہ بہت کچھ روپیہ خواجہ کو اسوقت ملا خواجہ بہت خوش ہو گیا اب
شاہزادہ نے غزالہ و گوہر آرا و دیگر ساحروں سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کو میرے
حال سے کیونکر خبر ہوئی جو آپ تشریف لائے خوب وقت پر پہونچے تب غزالہ نے
اپنا سارا حال بیان کیا اور کہا کہ مجکو آپکا حال سحر سے معلوم ہوا ہے مین نے جو آپکا خیال
کیا تو سب حال معلوم ہوا پس مین وہان سے روانہ ہوئی یہ لوگ بھی میرے ہمراہ
آئے خداوند کریم نے عین وقت پر پہونچا دیا سبکی آبرو رکھ لی شاہزادہ نے فرمایا کہ لشکر
مین تو سب طرح سے خیریت ہے غزالہ نے کہا کہ جب مین وہان سے چلی تھی اسوقت
تک سب طرح سے خیریت تھی ہر دنا و اعلے صحت سے تھا کوئی کسل مند تک نہ تھا
لشکر اخلاق مقابلہ مین فروکش تھا اخلاق کا زخم اچھا نہ ہوا تھا کہ جو مقابلہ کا سامان
ہوتا سب خیریت سے تھے اسکے بعد کا حال مجکو نہین معلوم کہ پھر کیا ہوا اب مجکو اجازت
ملی تو ہم لشکر کو جائین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا مگر ایک امر ہو کہ آپ اپنے ہمراہ
ملکہ آہو چشم کو لیتے جایئے گا غزالہ نے عرض کیا کہ کیا آپ تشریف نہ لیچلیے گا جواب
کرین تو نہ چلونگا مین جس قصد سے لشکر سے نکلا ہون جب تک اسکو پورا نہ
کرلونگا اسوقت تک نہ چلونگا غزالہ نے عرض کیا کہ آپ کس قصد سے نکلے
ہین جواب دیا کہ بخیال فتح طلسم غزالہ نے عرض کیا کہ آپ سا عقلمند یہ فرماے کہ مین
برائے فتح طلسم جاؤنگا جبکہ یہ امر آپ کو بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ آپ فاتح طلسم
نہین ہین تو پھر برائے فتح طلسم آپکا جانا بیکار ہے چونکہ یہ تو شعلہ مزاج ہین اور جو
کہتے ہین منہ سے وہی کرتے ہین جواب دیا جو کچھ ہو اب تو مین اپنے اس قصد
سے باز نہ آؤنگا ضرور جاؤنگا اس امر سے یہ بھی ہوگا کہ ملک گیری ہو جائے گی یہ جو [illegible]
نے فرمایا سب خاموش ہو رہے عنطاق نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ حضور آپ شہر مین
تشریف لے چلین تاکہ مین دعوت کرون علم شاہ نے فرمایا کہ اچھا چلو تمہاری بھی خوشی
ہو جائے ورنہ میرا تو قصد تھا کہ مین جدھر کا ارادہ کرکے نکلا ہون اسی سمت کو روانہ ہون

غرض یہان اسقدر تاخیر ہوئی تو ایک روز اور بسی یہ کہکر قصد کرنے کا کیا کہ سلسلے
سے دو رنگ ظاہر ہوئے جو کہ براے شمار لاشہاے کفار گئے تھے آکر عرض کیا کہ ہم نے
لاشون کا شمار کیا حضور کے ہمراہیون مین سے کسی کی لاش نہ ملی ہان کفار اسی ہزار کہ
مین قریباً اسی ہزار کے کفار کام آئے انیس ہزار مجروح ہوئے اُن سب لاشون کو ہنے
ایک غار مین ڈالدیا اور زخمیون کو شفا خانہ کو روانہ کردیا راوی بیان کرتا ہی کہ جو کہ مجروح
تھے اُن سبکو شفا خانہ روانہ کیا تھا وہان اُنکا علاج شروع ہو گیا تھا جب یہ
شاہزادہ نے سنا اب جو اُن لوگون کو خیال کیا جو کہ اسیر ہوئے تھے سبکو اپنے
گرد جمع پایا اُن لوگون کے جسمون پر زخم تو تھے شاہزادہ بہت خوش ہوا اب
سبکو ہمراہ لیکر ہمراہ عنطاق گجلاہ و دیگر بادشاہون کے داخل شہر ہوا خواجہ بھی
ہمراہ تھے یہان اُن بادشاہون کا لشکر بیرون شہر فروکش ہوا بہ سب لوگ مسلمان ہو چکے
تھے معہ اپنے لشکر کے شہر مین بھی یہ خبر ہو گئی اُن غداریون نے لڑائی مین
بادشاہ کو اسیر کر لیا تھا بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اُسنے چھوڑ دیا جب
مسلمان ہوئے اب بادشاہ اُن سبکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آتے ہین عنطاق نے
مکان کا عزم کیا جو اہل شہر بھاگنے والے تھے اس خیال سے کہ یہان غدر ہوگا یہ
خبر سنکے مطمئن ہوئے یہان تک کے عنطاق داخل شہر ہوا لشکر اپنے مقام پر آیا
سب بادشاہونکو لیکر در دولت پر پہونچا علمشاہ و جہانگیر وغیرہ کے لیے مکانات
عمدہ خالی کرائے سب اُنمین اُترے کل سامان راحت و آرام مہیا کردیا حکم سامان
ضیافت دیکر داخل محل ہوا سب بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے جو مقام اُنکے
رہنے کا تھا جہان وہ لوگ اُترے ہوئے تھے ہر ایک کی زبان پر بزرگی دین اسلام
و ذات علمشاہ و جہانگیر کا چرچا تھا ہر ایک تعریف کر رہا تھا یہان خواجہ نے
مجلس سب کا حال اب مفصل طور سے بیان کیا علمشاہ نے اپنا قصہ بیان کیا اور
عنطاق کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ آہو چشم کو ہمراہ لیجائے آہو چشم نے انکار کیا
شاہزادہ نے فرمایا کہ میرے آبرو و مرتبہ کے خلاف نہ ہو کہ میرے ہمراہ عورت ہو ہر ایک

یہی کہتا تھا کہ علمشاہ کیسا مرد غیرت دار ہی کہ عورت کو ہمراہ رکھتا ہو معلوم ہوا
کہ اسی کے بھروسہ پہ جنگ و پیکار کرتا ہی یہ امر میرے بزرگون نے آجتک نہین
کیا کہ کسی عورت ساحرہ یا غیر ساحرہ کو ہمراہ رکھا ہو ہم لوگون مین نہایت عار ہو عورت
کا ہمراہ رکھنا پس مین اپنے ہم چشمون و عزیزون مین ذلیل ہونگا اور ہر مقام پر
تمھارے سبب سے بیکار کا فساد ہوگا اگر تم ہمراہ نہ ہوتین گو بصورت قمری ہین تو یہ
فساد نہ ہوتا سب پر یہ ظاہر ہوا کہ عورت کے سبب سے فساد ہوا ان ملکون مین نیچ تو
ضرور کرتا مگر اور طریقہ سے پس میری بدنامی ہی مین ہرگز ہرگز ہمراہ نہ رکھونگا تمکوان لوگون
کے ہمراہ جانا ہوگا آہو چشم نے لاکھ لاکھ انکار کیا شاہزادہ نے ایک نہ سنی آخر
کو وہ بھی ناچار ہو گئی اور سب نے سمجھایا تب وہ بھی راضی ہوئی یہ امر قرار
پا گیا کہ آہو چشم ہمراہ ان سب کے طرف لشکر اسلام کے جاوے اور شاہزادہ کا
جدھر کو جی چاہے تشریف لیجاوے شام ہوئی دعوت کا سامان آیا سب کھا پی
کھا کر سو رہے صبح کو عنطاق نے دربار آراستہ کیا دربار کا ڈنکا ہوا سب لوگ
آکر حاضر دربار ہوئے علمشاہ و جہانگیر مع خواجہ سمک اور سب سردارون کے تشریف
لائے عنطاق نے قصد کیا کہ علمشاہ کو تخت پر بٹھاؤن آپنے قبول نہ کیا فرمایا کہ
ہم تاج بخش ہین تاج و تخت گیر نہین ہین تمھاری سلطنت تمکو مبارک رہے اور ہاتھ
پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا گرو سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا عنطاق نے سب
اہل شہر کو طلب کر کے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی سب اہل شہر نے اسیوقت
دین اسلام قبول کیا بتکدہ منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی اسی دن
آرام کجکلاہ و شنعام کج کلاہ و اسام کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ
و مضراب کجکلاہ نے اپنے اپنے بھائیونکو نامے روانہ کیے کہ ہم نے دین اسلام
قبول کیا مع اپنے اپنے لشکر کے لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور گرو سکہ بنام بادشاہ
اسلام سعد بن قباد کے جاری کیا جاوے بتکدہ منہدم کراکے مساجد کی بنا ڈالو نامہ بر
نامے لیکر ہر ایک کے ملک کی طرف روانہ ہوئے اور جا کر ان سب کے نائبون کو دیے

انھون نے بموجب اپنے اپنے بادشاہون کی تحریر کے سب اہل شہر کو
جمع کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر ایک نے بخوشی دل دین اسلام قبول کیا ان ملکون
ملکون مین بھی دین اسلام جاری ہوا اور زر سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا گیا اب
جسقدر ملک اس شہر عنطاقیہ کے قرب و جوار مین تھے اور جسقدر بادشاہ برائے
کمک عنطاق کجکلاہ آئے تھے سب مسلمان ہوئے اور سب ملک اسلام آباد ہوگئے
دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا یہان عنطاق نے بڑی دھوم سے شاہزادون کی مع اُنکے
ہمراہیون کے دعوت کی اور اپنی دختر ماہ عنطاقی کے شادی تہیر دیوانہ اپنے بھانجے
کے ساتھ بڑی دھوم سے کی بہت کچھ جہیز مین دیا کئی ملک دیئے دیوانہ اپنی معشوقہ
کے وصل سے شاد ہوا جب ان سب کامون سے فرصت ملی اور فراغت ہوئی اُن
سب نے چونکہ ساحر لشکر اسلام سے آئے تھے اور جہانگیر و خواجہ نے علم شاہ
سے کہا کہ اب ہم لشکر کو جاتے ہین علم شاہ نے جواب دیا کہ بہتر ہے آپ لوگ ادھر
تشریف لیجائین اور مین اپنی منزل مقصود کو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ مین ان لوگونکو
لشکر مین پہونچا کر اور لشکر کی خبر دریافت کرکے خدمت صاحبقران مین جاؤنگا
کیونکہ وہ میرے منتظر ہونگے علم شاہ نے کہا کہ آپکو اختیار ہے راوی بیان کرتا ہے
کہ اُسدن جو علم شاہ سب سردارون کے دربار مین گئے دربار آراستہ ہوا علم شاہ
نے عنطاق کجکلاہ سے کہا کہ اب ہم پرسون تم سے رخصت ہونگے تم نے ہماری
دوستی بھی کی ہمارے کہنے کے بموجب اپنی دختر کی شادی بھی کردی ہم تم سے بہت
خوش ہوئے لہذا ہمکو رخصت کرو ابھی ہمکو ہمراہ دیوانے کے اسکے قلعہ پر جانا ہے
اور وہان جاکر اُن سب لوگون کی خبر لینا ہے جو کہ ہم سے وابستہ ہین نہ معلوم اُنکا کیا
حال ہوا اتنے زمانے مین اور اسی مقام پر لشکر مضراب کجکلاہ بھی فروکش ہے یہ
اپنے اہل لشکر سے بھی ملین گے اُنکو بھی مسلمان کرینگے پس مین بعد اِن سب کامون
کے دیوانہ کو قلعہ مین چھوڑ کر مضراب کو مع اسکے کل لشکر کے طرف اسکے ملک
کے روانہ کرکے برائے فتح طلسم روانہ ہونگا اگر زندہ وہان سے واپس پھرا تو پھر

تم سب سے مت ہون گا لاریہ سب لوگ جو لشکر اسلام سے ہیں میری خبر پاکے میں ورنہ ہمارا بکار
برابر شاہزادہ جہانگیر مع خواجہ کے اسی مقام سے طرف لشکر کے تشریف لیجا ئینگے
شاہزادہ نے فرمایا او یو اشنے نے اور مضراب نے قبل لڑکے کہ عنطاق
دے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم آپکی رکاب سعادت انتساب کو چھوڑ
یہ تو ہم سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا چاہے آپ خوش ہون یا خفا ہون یہ سنکر علم شاہ نے جواب
مین فرمایا کہ خیر وہ وقت تو آنے دو دیکھا جائیگا یہ سب لوگ خاموش ہو رہے اور
یہ تقریر عنطاق نے سنکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ مین یہ تو نہین عرض کرسکتا ہون کہ آپ
تشریف لیجائین کیونکہ مین تو آپکا ادنی غلام ہون یہ سب مال و ملک آپکا عطا فرمایا
ہوا ہے میرا کیا ہے مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ اب علامت حضور سے ایک پل کو جدا نہ ہونگا یہ
ملک و مال اور کسی کو مرحمت فرمایئے باز آیا مین آپکی غلامی کو اپنا باعث افتخار خیال
کرتا ہون اور اپنے نجات کا سبب تصور کرتا ہون یہ عرض میری قبول فرمایئے دوسرا
امر یہ ہے کہ جو آپنے ارشاد فرمایا کہ مین براے فتح طلسم روانہ ہونگا اور طلسم کو فتح کرونگا
اسکے جواب مین ہماری ملکہ قمراز نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپکو معلوم ہے کہ آپ
فاتح اس طلسم کے نہین ہین بلکہ صاحبقران ہین لہذا آپ براے فتح طلسم تشریف لیجانا
اچھے نہ فرمایئے مگر میرے ذہن مین ایک بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ملک ہے
کہ اسکا بادشاہ میرا باجگذار تھا وہ ملک سرحد کوہ البرز مین ہے وہان کا بادشاہ
البرز کجکلاہ ہے وہ ہمیشہ مجکو باج دیتا تھا اُسکے ملک کے قریب ایک صحرا ہے اسمین
ایک درویش حقیقت کیش تشریف رکھتے ہین وہ مرشد کامل ہین جو بات گذرنے
والی ہوتی ہے وہ اُسکو پہلے سے خبر کر دیتے ہین گذشتہ کا بیان تو کرنا کوئی بات نہین ہے
میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ پہلے اُن شاہ صاحب کے پاس تشریف لیچلین
اگر آپ فاتح طلسم ہونگے وہ ضرور کہدینگے نہ ہونگے تو کوئی تدبیر بیان کرینگے ایسے
کاموں مین خضر کی کمک ضرور درکار ہوتی ہے مگر ایک امر کی دقت ہے کہ وہ صحرا البرز کجکلاہ
کی عملداری مین ہے اُسکے ملک سے راستہ ہے گو وہ میرا باجگذار تھا مگر اب مدت سے

بہکانے سے اپنے وزیر و سپہ سالار کے منحرف ہو گیا باج دینا موقوف کر دیا سپاہ و لشکر جمع کیا بر سر
فساد ہوا ہم نے جو نامہ طلب خراج مین بھیجا نامہ بر کے ساتھ بد سلوکی کی نامہ چاک کر ڈالا جواب
سخت تحریر کیا اُسکا سپہ سالار جو ہے وہ بہت زبردست ہے حقیقت مین نہایت ہی قوی ہے
بہادر ہے کہ اس اقلیم مین اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہے رہنے والا وہ زابلستان کا ہے سنا جاتا ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ مین نسل سام و رستم سے ہون اُسکا نام ابرام گردن سوار ہے گیارہ سو من کا گرز باندھتا ہے
پانچ سو من کی تلوار اُسکی بہت شہرت ہے البرز کجکلاہ اُسکو بہت دوست رکھتا ہے برابر
اپنی اولاد کے جانتا ہے سبب یہ ہے کہ البرز کے کوئی اولاد بھی نہین ہے اُسی سپہ سالار کے
بہکانے سے اُسنے خراج دینا موقوف کر دیا اور سپاہ کی داشت شروع کر دی البرز
کے سپہ سالار نے سنا ہے کہ البرز سے کہا کہ اب آپ کسی کو نہ خراج دیجیے نہ باج بلکہ سپاہ
جمع فرمائیے مین لشکر کشی کر کے ملک گیری کرونگا اور جن لوگون کو آپ خراج دیتے ہین اُنکو
شکست دیکر اُنکے ملک پر قبضہ کرونگا اور وہ آپکو خراج دینگے چنانچہ ارقم کوہ کے بادشاہ
کو بھی البرز خراج دیتا تھا جب اُسکا خراج نہ پہونچا اُسنے پہلے طلب کیا جب اُسنے
اُسکو جواب سخت دیا وہ لشکر کشی کر کے آیا مقابلہ ہوا ارقم شاہ نے شکست کھائی
ملک ہاتھ سے نکل گیا بہت بڑی حکومت تھی لشکر کثیر رکھتا تھا مگر کچھ نہ ہو سکا آخر کو
خود خراج دینا گوارا کیا یا ایک زمانہ وہ تھا کہ البرز کجکلاہ ہر ایک سے صلح کر لیتا تھا اور
باج دینا قبول کرتا تھا کبھی اُسنے بھولے سے بھی کسی ملک پر لشکر کشی نہ کی تھی اگر کوئی
اُسکے ملک پر چڑھ گیا اُسنے خرچہ جنگ دیکر اُس سے صلح کر لی اسی طور سے بہت سے
ملک اُسکے آبائی جو کہ اُسکے باپ دادا نے ہزارون کو قتل کر کے اپنے قبضہ مین کر لیے تھے
لوگون نے دبا لیے اور اُسکے قبضہ سے نکل گئے چنانچہ ایک ملک مین نے بھی لیلیا ہے اب وہی
البرز کجکلاہ ہے کہ کسی سے نہین خوف کرتا ہے ہر ایک سے جنگ و پیکار پر آمادہ ہے اُسنے مصمم قصد
کر لیا ہے جس جس نے میرے ملک لے لیے ہین مین اُن سے لیلون اور اپنے قبضہ مین لاؤن یہ سب
زور اُسکو اپنے سپہ سالار پر ہے مجھ سے بھی بر سر پرخاش ہے چنانچہ دو یا تین ماہ کا زمانہ
منقضی ہوا ہوگا کہ ایک نامہ اُسکا میرے نام آیا تھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ یا تو باج دینا قبول کر

اور جو ملک میرے تم نے بجبر لے لیے ہین میرے حوالے کرو ورنہ آمادہ جنگ و پیکار ہو مین لشکرکشی
کرکے آتا ہون مین نے جواب صاف تحریر کر دیا تھا کہ نہ ہم خراج دینگے نہ ملک واپس کرینگے بلکہ
تم سے مثل سابق کے خراج لین گے ہمارا چڑھا ہوا خراج روانہ کرو اگر ایسا نہ کروگے تو ہم خود تم پر
لشکرکشی کرکے آئینگے البرز نے کوئی جواب اُسکا نہین تحریر کیا خاموش ہو رہا مین اس
جھگڑے مین پھنس گیا اس سبب سے اُسپر لشکرکشی کرکے نہین گیا میرے کسکے پڑگئی ہو اب
اُس صحرا تک جانا محال ہو جب تک اُس سے صلح نہ ہو لہذا یہ مشکل میرے اوپر ہے میں نے اسوقت
نہین پیش کی جبکہ آپ نے مجھ سے دین اسلام قبول کرنے کو فرمایا تھا از راہ مہربانی یہ مشکل
میری حل فرمایئے میرا خراج البرز کجکلاہ سے دلوا دیجیئے اُسکو گوشمال کرکے اُن درویش صاحب کی خدمت
مین تشریف لیجایئے شاہزادہ نے جواب دیا کہ اب مجھ پر فرض ہوا کہ مین تمھارے ہمراہ چلون اور
البرز کو گوشمال دیکر تمھارا خراج دلا دون درویش سے ملاقات کرون دیکھون وہ کیا فرماتے ہین تم یہان
سفر درست کرنے کا حکم دو عنطاق نے عرض کیا کہ بہت خوب علمشاہ نے فرمایا کہ ہان
اسکا خیال رہے کہ مین قلعہ تسخیریہ کی طرف سے چلونگا اپنے لشکر کو بھی ہمراہ لونگا عنطاق نے
عرض کیا کہ مین آپکا خادم ہون جو ارشاد فرمایئے گا وہ بجا لاؤنگا پس علمشاہ نے فرمایا کہ تم
حکم تو دو اسیوقت عنطاق نے افسران فوج کو حکم دیا کہ سب لشکر کو حکم سنا دو کہ وہ سامان
سفر درست کرین ہم طرف کوہ البرز کے براے تنبیہ البرز کجکلاہ کے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر اوراق
کاغذات ملکی دیکھنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ ہرکارے جو لشکر مضراب و لشکر دیوان
کے ادھر کو برائے خبر علمشاہ وغیرہ بحکم افسران سپاہ ہر دو لشکر روانہ ہوئے تھے وہ اُس
زمانہ مین شہر عنطاقیہ مین آکر پہونچے تھے کہ جس زمانہ مین یہان عنطاق نے شاہزادہ
کی دعوت کی اور اپنی دختر کی شادی ہرکارون نے یہان آکر سامان دعوت و شادی
جو دیکھا تو اہل شہر سے دریافت کیا اُنھون نے کل حال جنگ و پیکار و قیدیون کے
رہا ہونے کا اور لشکر سے شکست کھانے کا اور سب کے مسلمان ہونے کا اور بادشاہ کی
دعوت کرنا سب بیان کیا ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے چلے گئے تھے ہرکارون نے
اپنے اپنے لشکر مین پہونچکر افسرونکو اس سب حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ عنطاق نے

سب مسلمان ہوگئے ہین وہان توجیسے سامان ہین اور خوشیان ہین شاہزادہ علمشاہ
و دیوانہ ومضراب کجکلاہ مع سب سردارون کے رہا ہوگئے ہین رموز جادو مارا گیا
اسی سبب سے ہم سب اُسکے سحر سے رہا ہوئے یہ سُنکے افسران سپاہ بہت خوش ہوئے
اور یہ باہم صلاح کی کہ ہم چلکر اُسی مقام پہ شاہزادہ سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین
اور جو افسران لشکر مضراب نے جو یہ حال سُنا وہ لوگ بھی اپنے سردار و افسر کی خبر
خیریت اُن کی سن کے خوش ہوئے اور لشکر دیوانہ کے افسرون کو پیغام بھیجا کہ اب ہم اور
تم ایک ہوگئے ہو لہذا اگر تمھارا قصد اپنے اپنے افسر کی خدمت مین جانے کا ہو تو ہم اور
آپ سب ملکر چلین اور قدمبوسی حاصل کرین انھون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ بسم اللہ
شوق سے چلیے ہم موجود ہین یہ کہکر اُن سب نے سامان کیا ادھران لوگون نے دونون
لشکر ایک ہوکر طرف شہر عنطاقیہ کے روانہ ہوئے یہ لشکر قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے
تھا تمام خیمہ و بارگاہ وغیرہ سب بار کراکے لیکر چلا یہان تک کہ قریب عنطاقیہ
پہونچکر خیمے وغیرہ برپا کیئے دیکھا کہ بیرون شہر لشکر اُترے ہوئے ہین ہرکارون کو
روانہ کرکے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان بادشاہون کا لشکر ہے کہ جو کہ براے کمک
آئے تھے عنطاق کے مسلمان ہونے سے وہ سب بھی مسلمان ہوئے ابھی اُنکو رخصت
نہین ملی تھی کہ وہ اپنے اپنے ملک کو جائین اُس لشکر نے جو کہ بیرون شہر اُترے ہوئے
تھے انھون نے جو یہ لشکر آتے ہوئے دیکھا اور اُترتے ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ مبتلاے سحر رموز جادو مضراب کجکلاہ و دیوانہ کا تھا اب
جو رموز قتل ہوا سحر سے نجات پائی اپنے اپنے آقا سے ملنے کو آئے ہین لشکر حریف
نہین ہے جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ متعرض نہ ہوئے ورنہ پہلے قصد کیا تھا کہ روکین یہ
اُسدن آکر بیرون شہر فروکش ہوا تھا کہ جسدن شاہزادہ سے اور عنطاق سے باہم
کرنے کے صلاح ہوئی تھی اور یہ قرار پایا تھا کہ البرز کوہ کی طرف روانہ ہون قلعہ تیغیریہ کی
طرف سے ہوتے ہوئے جیسا کہ مین تحریر کرچکا ہون جب یہ راے قرار پا چکی تو عنطاق
اور کاغذات ملکی دیکھنے لگا تھا اور دربار آراستہ تھا کہ سب سردار و بادشاہ و شاہزادہ

علمشاہ و جہانگیر و مضراب کجکلاہ و تیغ دیوانہ و افغان آدم خوار و دیگر سرداران
دونون کے اور وہ سردار ساحر جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے خواجہ و شکاب سب موجود تھے
کہ چوکی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے بعد دعا و ثنائے شاہی
کے یون عرض کرنے لگے ہم جو بیرون شہر گئے تو ہم نے ایک نئے لشکر کو فرودگش پایا دریافت
جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ دونون لشکر ہین جو کہ مبتلائے سحر تھے یعنے ایک لشکر شاہزادہ علمشاہ
و تیغ دیوانہ کا ہے دوسرا لشکر مضراب کجکلاہ کا جب انھون نے سحر سے نجات پائی اور
انکو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے سردار بھی رہا ہوئے اور شہر عنطاقیہ مین ہین پس ان سے ملنے
کو آئے ہین شاہزادہ علمشاہ و مضراب نے کہا کہ کیا ہمارا لشکر آیا ہی عرض کیا کہ جی ہان راوی
کہتا ہی کہ اس لشکر کے افسر اپنے کل لشکر کو مقام مناسب پر فرودگش کرکے اور نذر لیکر اندرون
شہر آئے در دولت پر حاضر ہوئے درگہ سالار سے کہا کہ جا کر شاہزادہ علمشاہ و مضراب
کجکلاہ سے خبر کر دو کہ آپکے لشکر کے افسر حاضر در دولت ہین آرزوے قدمبوسی رکھتے ہین
درگہ سالار دربار مین آیا ایمان سرکاری عرض کر رہے ہین درگہ سپہ سالار نے اپنے مقام پر کھڑے
کھڑے ہو کر ان افسرون کے آنے کی خبر کی حکم ملا کہ انکو آنے دو درگہ سالار نے انکو اس حکم
سے آگاہ کیا وہ افسر داخل دربار ہوئے دربار کو خوب آراستہ پایا چنانچہ شاہزادہ علمشاہ
کو افسران سپاہ و سرداران مضراب کجکلاہ نے بہت ادب سے سلام کیا یہ تو معلوم ہو چکا
تھا کہ ہمارے افسر و آقا نے دین اسلام قبول کیا اور اطاعت کی سلام کرکے نذر دی اور عرض
کیا کہ ہمکو بھی کلمہ تعلیم ہوتا کہ ہم بھی دائرہ اسلام مین داخل ہون گرداب کفر سے نکلین شاہزادہ
نے کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے نذر گذرانی آپکے
جو اپنے افسر و آقا سے ملے مقام مناسب بیٹھنے کو عنایت ہوا سب حال دریافت کیا
انھون نے کل حالت اپنی اودھر کو آنے کی بیان کی شاہزادہ کے ملازم و افسر سپاہ نے
قدمبوسی حاصل کی انکو بھی کرسی و دنگل مرحمت ہوا وہ سب بیٹھے تھے اب شاہزادہ نے
عنطاق سے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت قاف کے طرف جانے کی نہیں ہی کیونکہ میرا لشکر اسی
مقام پر میری خبر پاکر آ گیا اور لشکر مضراب کجکلاہ اب اسی طرف سے طرف کوہ البرز کے

کوچ کرینگے اور اپنے لشکر کے افسرون کو مضراب کے لشکر کے افسرون سے کہا تم لوگ بھی سامان
سفر درست کر لینا ہم پرسون کوچ کرینگے ان سب نے عرض کیا بہت خوب بعد تھوڑی دیر کے
عنطاق نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے شاہزادہ بھی اپنے مقام فرودگاہ پر تشریف
لایا ادھر افسران لشکر مضراب نے لشکر مین آکر سب اہل لشکر کو مسلمان کیا مضراب کجکلاہ
بھی آیا اپنے لشکر مین اپنے اہل لشکر سے ملا سب نے استقبال کیا اپنے آقا و افسر کو دیکھکر
سب خوش ہوئے دیوانہ اپنے لشکر مین اور افغان آدم خوار اپنے لشکر سے آکر ملا خلاصہ یہ کہ
لشکر عنطاق و لشکر آرام و لشکر آسام و لشکر سیام و لشکر یاقوت و لشکر یعقوب
وغیرہ مین سامان سفر درست ہونے لگا تین دن کے عرصہ مین سب سامان سفر درست ہو گیا
دلگیر مال کار جب وہ دن آیا پہلے علم شاہ نے جہانگیر و خواجہ و ملکہ آہو چشم و ملکہ
غزالہ و ملکہ گوہر آرا و آفت جادو و میران جادو وغیرہ کو تو طرف لشکر کے رخصت کیا یہ
سب کے سب رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے خود علم شاہ و سمک یلطاقی
و عنطاق کجکلاہ و مضراب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و آرام کجکلاہ
و آسام کجکلاہ و سیام کجکلاہ کے اور قریب نو لاکھ سپاہ کے ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے
روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال جہانگیر و خواجہ وغیرہ
کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو طرف لشکر اسلام کے چلے تھے ساحرون نے تخت سحر تیار کیے انپر
ان سبکو سوار کیا اور روانہ ہوئے منزل بہ منزل چلے جاتے ہین کہ ایک صحرا ملا وہ بہت پر بہار
تھا جہانگیر نے خواجہ سے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو دو ایک دن یہان قیام فرمایئے شکار
کرین لشکر کو تو چلنے مین طبیعت بہت گھبراتی ہے کچھ دنون تو راحت پائین نہ معلوم لشکر
مین جا کر راحت ملے یا نہ ملے خواجہ نے کہا کہ اچھا کیا نقصان ہے چنانچہ اُس صحرا سے پر بہار
مین سب اُترے ساحرون نے سحر سے خیمے وغیرہ برپا کیے اور کل سامان راحت
مہیا کیا شاہزادہ شکار کو گیا ہرن شکار کیے انکے کباب لگائے گئے سب نے کھائے صحرا
کی سیر کرنے لگے سب خوش خوش وہان مقیم ہین رات ہوئی ہر ایک نے آرام کیا رات کو
خواجہ جہانگیر نے خواب مین دیکھا کہ کل لشکر اسلام دریائے خون مین غوطہ زن ہے

اور عجب آفت و بلا مین مبتلا ہو یہ خواب جو دیکھا اور صبح کو جو بیدار ہوئے تو بہت پریشان
تھے خواجہ نے جہانگیر سے اپنا خواب بیان کیا جہانگیر نے خواجہ سے کہا اور کہا کہ کسیکو
روانہ کر کے لشکر کی خبر منگا لیجئے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا اور اُسوقت سیران جادو وغیرہ کو
جمع کر کے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی جا کر خبر تو لائیے کہ لشکر کی کیا حالت ہو پس
سیران جادو اسیوقت طاؤس سحر پر سوار ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا اسی
اثنا زمانہ مین لشکر مین پہونچا کہ جبکہ تمام لشکر تباہ ہو چکا تھا اور نقابدار ابلق پوش سبکو
اسیر کر چکا تھا لشکر مین عجب تلاطم تھا سیران جادو یہ حال دیکھکر اور سب دریافت
کر کے وہان سے طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور سب حال آکر خواجہ سے بیان کیا کہ میرے جانے
کے آنے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا دونون
لشکر آکر دوسرے دن صف آرا ہوئے نقابدار ابلق پوش نے آکر مقابلہ کیا خلاصہ
یہ کہ سب سردارون کو اسیر کر لیا اُسی آفت مین لشکر اسلام مبتلا ہو یہ خبر سُنکے خواجہ
نے غزالہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ نقابدار ساحر ہو ملکہ غزالہ وغیرہ نے جواب دیا کہ
ضرور پس خواجہ نے کہا کہ جس طور سے یہ نقابدار بنکر آیا ہو اور مقابلہ کر رہا ہو اسی طور
سے تم لوگ بھی مقابلہ کرو شاہزادہ کو نقابدار بناؤ اور تم سب بھی نقابدار بنو اور چلکر مقابلہ
کرو سب نے کہا کہ جیسی رائے آپ کی آہو چشم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی باز
سحر کا تیار کرین کیونکہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ باز جو اُسکے سر پہ سایہ فگن ہو وہ
ہی حریف کے سر پہ آکر گردش کرتا ہو اور نقابدار حریف کو پکڑ لیتا ہو جو کچھ ہو یہی باعث
پس رائے یہ ہو کہ باز سے باز مقابلہ کرے اور نقابدار سے نقابدار خواجہ نے کہا کہ بہت
ٹھیک ہو پس اسیوقت آہو چشم نے ایک باز سحر سبز رنگ و ملکہ غزالہ نے بھی ایک
باز برنگ سفید سحر سے تیار کیا خواجہ نے جہانگیر کو نقابدار بنایا ملکہ آہو چشم و غزالہ
سحر کر کے پوشیدہ ہو گئین اور سب ساحرون نے بموجب صلاح خواجہ اپنی شکلین
تبدیل کین خواجہ نے ایک تاج مکلل بجواہر نکال کر سر پر رکھا ایک ریش بہت
سفید لگائی جامہ ہفت رنگ زیب تن کیا بادشاہ جلیل بنکر طیار ہوئے اُن سبکو اپنا

ساحب واہل لشکر قرار دیا تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئے جہانگیر مرکب پر سوار ہوئے اور سب ساحر بھی مرکبون پر بیٹھے غزالہ و آہو چشم دونون پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوئین دونون باز ایک دہنی طرف و ایک بائین طرف سر پر گردش کرنے لگے اس شان وشوکت سے فوادہ طرف لشکر کے چلے کر انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کا حال تحریر کیا جاتا ہے

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہے کہ اُس دن جو نقابدار ابلق پوش آٹھ یوم کی مہلت دیکر چلا گیا تھا اور کہہ گیا تھا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو دین اسلام ترک کرکے اخلاق کی اطاعت کرو ورنہ بعد گذرنے میعاد معززہ کے مین آکر تم سبکو قتل کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑون گا اور اخلاق سے کہہ گیا تھا کہ اگر یہ لوگ تمھاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ بعد گذرنے ایام مہلت کے تم طبل جنگ بجوا کر صف آرا ہونا مین آکر اُن سبکو قتل کرون گا چنانچہ یہ داستان اسی مقام پر ترک کی گئی تھی کہ اہل اسلام مع لندھور کے مبتلاے رنج وغم ہین اور کفار مصروف عیش وعشرت ہین یہان تک وہ زمانہ مہلت اہل اسلام کو تو رنج وغم مین بسر ہوا اور انھون نے اطاعت نکی اور کفار نے ساتھ خوشی وراحت کے بسر کیا اب وہ وقت آیا کہ زمانہ مہلت گذر گیا جب دن مہلت کے تمام ہوئے اخلاق نے ایک سردار کے زبانی لندھور سے کہلا بھیجا کہ نقابدار آٹھ یوم کی مہلت اسی غرض سے دے گیا تھا کہ آپ اس زمانہ مین باہم صلاح کرکے میری اطاعت کرین اور اپنے کو اس آفت وبلا سے بچائین مگر آپ نے کچھ خیال نکیا میری اطاعت کی وہ زمانہ مہلت گذر گیا اب آپکی کیا راے ہے کل نقابدار تشریف لائینگے لہذا اگر آپکی مرضی ہو تو آکر میری اطاعت کیجیے اور دین اسلام ترک کیجیے نہین تو طبل جنگ بجوایے اور آمادہ قضا وبہیاے مرگ ہوکر صبح کو میدان مین آیئے تاکہ مقابلہ کیا جائے اُس سردار نے یہان آکر لندھور سے اخلاق کا پیام کہا لندھور بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سردارون کے دلگون برغالیث پڑے ہوئے تھے سناٹا تھا بارگاہ مین دیکھکر اُس بارگاہ کو دل بھر آتا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچا لندھور سے اخلاق کا پیام دیا لندھور نے پیام سُنکے فرمایا کہ اُس نابکار نا ہنجار سے کہدینا کہ تو کیا ہے اور تیری اصل کیا ہے اور اُس نقابدار سفلک روزگار کی کیا

حقیقت ہی جو ہم آپکے خوف سے تیری اطاعت کرین اور اپنا دین ترک کرین ہمکو اپنے خدا پر
بھروسہ ہی وہی سب آفتون سے بچانے والا ہی وہی کریم ہی رحیم ہی نجات دینے والا ہی
کہدینا کہ تو طبل جنگ بجوا ہم کل اگر میدان جنگ مین اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرینگے
اسکو اپنا غازی ہمکو خدا پر بھروسہ ہی ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری اسی طور سے
آئی ہی کیا خوف ہی ہم موجود ہین لعنت ہی تجھپر اور اس نقابدار ساحر روزگار پر اور تیرے
خداوند پر اب ہمکو کبھی ایسا پیام لغو نہ بھیجنا ورنہ پچھتا ئیگا اگلی مرتبہ اس سے زیادہ سخت
جواب دینگے وہ پیامبر یہ جواب عنیض التیام سُن کے اپنی جان کو غنیمت جانکر وہان
سے اخلاق کے پاس ایا جو کچھ لندھور نے جواب دیا سب بیان کیا اخلاق کو
بہت غصہ آیا اپنے سرداروں سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان سب کی قضا ہی آئی
ہی بہت خود سر ہین یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارے پر چوب پڑی بموجب
حکم اخلاق اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا نقابدار اگر مقابلہ
کریگا سامان جنگ ہونے لگا سب اپنے ہتھیار درست کرنے لگے ہرکاران
لشکر اسلام نے جاکر لندھور کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا لندھور نے حکم دیا کہ بفضل
ایزدی وتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار
سے مقابلہ کرینگے یہان بھی کوس زری پر چوب پڑی اہل لشکر اسلام کو بھی معلوم ہوا
کہ کل کفار نابکار سے مقابلہ ہوگا سب اُسیوقت سے سامان جنگ کرنے لگے آلات حرب
وضرب کو درست کرنے لگے ہر ایک کی دعا تھی کہ خداوند کریم ہم سب کو اس آفت بلا سے
نجات دے کوئی ایسا مددگار روانہ فرما کہ وہ آکر اس نقابدار نابکار کو قتل کرے اور ہم
سبکو اس بلا سے نجات دے راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر دن لشکر اسلام کو دعا مین
تمام ہوا دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ ہوا کیا جب
شب ہوئی دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش وناظر باش میدان تک
بلند ہوئی کفار نے تو وہ رات بخوشی بسر کی اہل اسلام نے ولندھور نے وہ رات عبادت
خدا وگریہ وزاری ونالہ بیقراری ودعا مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین

اگر صف آرا ہوئے تبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکل کر نقابت کی دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا اہل اسلام کو تو یہ انتظار ہی کہ کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلے اور کفار نقابدار کا انتظار کر رہے ہین کہ وہ آ لی تو مقابلہ کرین۔ لندھور نے شب ہی سے قصد کر لیا ہی کہ آج مین خود نقابدار سے مقابلہ کرون گا ایک ضرب گرز مین پیوند زمین کر دون گا اگر خدا نے چاہا لندھور کا یہی قصد تھا اور کہہ رہا تھا کہ کوئی میدان مین آکر مبارز طلب کرے تو مین مقابلہ کو جاؤن سب اہل اسلام دعا کر رہے ہین کہ خداوند کریم اپنا رحم کر سب کے حال پر جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے اُنکے جانے کے تھوڑی دیر کے بعد بگولہ گرد کا صحرا کی طرف سے پیدا ہوا نقابدار ابلق پوش مع اپنے عیار اور کل قیدیون کے آکر موجود ہوا ایک سمت سب خداپرستون سے کہ جسکو نقابدار نے اسیر کیا تھا صف جمائی ہوگریان اُنکے ہاتھون مین نقابدار نے آکر اخلاق کو سلام کیا لشکر اسلام کو صف آرا دیکھکر اخلاق سے پکار کر کہا کہ ان لوگون نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور مقابلے کے لیے میدان جنگ مین آئے مجکو اجازت دیجیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ تمکو سپرد کیا خداوند تعالیٰ کے پس نقابدار مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور جستی کرکے مبارز طلب کیا اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ لندھور نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا سب اہل لشکر نے آکر لندھور کو گھیر لیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہم اپنی مجبورین آپکو جانے نہ دینگے جب تک ہم لوگ موجود ہین آپ مقابلہ کو نہ تشریف لیجائین کوئی زیرپرست ہمارے سر پر موجود رہے اگر خدانخواستہ آپ بھی اسیر ہوگئے تو پھر ہمارا کون ہے لندھور نے جواب دیا کہ مجھسے تباہی لشکر کی دیکھی نہین جاتی مین کیا چیز ہون اسیر ہونا نہ ہونا دونون برابر ہی خدا کی ذات پر بھروسہ کرو وہی سبکا حامی و مددگار ہی مجکو جانے دو کیونکہ مجھسے اسکے لاف وگذاف کی تقریر نہین سُنی جاتی ہی اب وہ بہت کلمات لاف وگذاف بک رہا ہی اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی تم سبکو مین نے سپرد خداوند کریم کیا اگر تم مین سے کوئی بیچکر خدمت بادشاہ اسلام و صاحبقران

عالی مقام مین پہونچے تو میری طرف سے سبکی خدمت مین سلام عرض کرے اور عرض کرے کہ آپکے غلام نے بہت مجبوری سے اپنی جان دی اور یہ حسرت لیکر دل مین پردہ دنیا سے گیا کہ مرتے وقت آپکی زیارت نہ نصیب ہوئی نہ آپکے قدم مبارک پر دم نکلا اس خاکسار کو کبھی کبھی فاتحہ سے یاد فرماتے رہیگا اور اگر اس طرف آنا ہو تو ان کافرون سے ہم سب غلامون کے خون کا بدلا ضرور فرماییے گا کہ ہم سب کے سب گور و کفن کو بھی محتاج رہے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا ہماری قسمت مین یہی تھا لندھور کے اس کلام پر تمام لشکر مین کہرام مچ گیا عرصہ ہوا تو نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار روتے ہو مین تم مین سے کسیکو زندہ نچھوڑونگا سبکے بعد دیگرے سبکو قتل کرونگا ادہر جو ان خداپرستون نے جو کہ اسیر بکھرے ہوئے تھے اور موگریان ہاتھون مین انکے تھین انھون نے سر اٹھا کر کہا کہ اے فرقہ خداپرستان کیون اپنے کو معرض ہلاکت مین مثل ہمارے ڈالتے ہو ہم تو اسوقت تک نقابدار کے کلام پر عمل نکرکے پچتا رہے ہین جیسے اپنے خدا کو بھلا بیٹھے پس اسی مین خیریت ہے کہ نقابدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم سب بھی اسیر ہو جاؤگے یہ کلام جن کے کسی نے جواب نہ دیا وہ لوگ یہ تقریر کرکے خاموش ہو رہے تحریر کر چکا ہون یہ لوگ خاموش کھڑے رہتے ہین سر جھکائے ہوئے ہان اگر کلام کرتے ہین تو ایسے ہی کیونکہ مسحور ہین ادہر لندھور نے ان سب اہل لشکر کو سمجھا کر رخصت مانگی تا حد لشکر وہ لوگ لندھور کے ہمراہ آئے لندھور نے قسمین دیکر سبکو واپس کیا اور ان سب لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور مرکب چمکا کر چلے راوی بیان کرتا ہے کہ اب لشکر اسلام مین کوئی سردار زبردست نہین ہے سوائے اہل لشکر کے لشکر مین کہرام مچا ہوا ہے سبکی یہی دعا ہے کہ اے خداوند کریم تو لندھور کو اس بلا و آفت سے بچانا اور اس نقابدار پر مظفر و منصور فرمانا یہ سب تو یہ دعا کر رہے ہین ادہر لندھور نے آکے مقابل مین پہونچکر کہا کہ او نابکار بد روزگار کیا لاف و گذاف کر رہا ہے مین تیرا حریف آپہونچا کچھ کلام کرنا کیونکہ مین ایک بات تیری نہ مانونگا یہ مقام رزم ہے اور جائے نصیحت و پند نہین ہے جو تو کرے پس جو تجکو حربہ کرنا ہو وہ حربہ کر نقابدار نے کہا کہ ہین تم ایسے کمزورون پر کیا حربہ

کرون صرف یہی کافی ہی کہ مین تمکو مرکب پر سے اُٹھا کر اسیر کرون لندھور نے کہا کہ جو تیرا
جی چاہے وہ حربہ کر مین تیرے سامنے موجود ہون نقابدار و لندھور سے یہ تقریر ہورہی تھی
کہ اودھو بازنے سر لندھور پہ اگر گردش کی اپنی حرکت سے باز نہ آیا گردش کرکے نقابدار
کے سر پر جا کر سایہ فگن ہوا ادھر لندھور کی قوت نے جواب دیا ادھر نقابدار نے کمر
زنجیر لندھور پکڑ کر مثل پھول کے لندھور ایسے جوان توی ہیکل کو اُٹھا لیا کہ جسکو صاحبقران
زمان نے سات دن مین زیر کیا تھا یا نقابدار نے پانچ منٹ مین اُٹھا لیا یہ گردش فلکی تھی
نقابدار نے لندھور کو اُٹھا کر عیار کے حوالے کیا عیار نے لیجا کر لندھور کو بھی ان سب
اسیرون مین کھڑا کر دیا یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہوئے ایک مو گر جی انکے بھی ہاتھون مین دیدی
یہ بھی مثل ان سبکے اسیر ہو گئے مگر آزاد ہین سحر مین مبتلا ہین جب نقابدار لندھور کو گرفتار
کر چکا تو پکارا ابھی کوئی ایسا ہی کہ میرے مقابلہ کو آئے جسکو تمنائے مرگ ہو وہ آکر مقابلہ کرے
یہ جو پکار کر کہا کسی نے جواب نہ دیا لندھور کے اسیر ہو جانے سے لشکر اسلام مین تلاطم
مچا ہوا تھا تہلکہ تھا ہر ایک کے حواس باختہ تھے اب کوئی نہ تھا کہ جو نکل کر مقابلہ کرے سوائے
لشکریون کے وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جب ایسے ایسے بہادر تو چشم زدن مین اسیر
ہوگئے تو ہماری کیا اصل ہی یہ خیال کرکے کسیکو جرأت نہ ہوتی تھی کہ جاکر مقابلہ کرے تہلکہ
پڑا ہوا ہی کہرام مچگیا جو نقابدار نے یہ کہکر کچھ دیر تامل کیا جب کوئی مقابلہ کو نہ آیا پھر پکار کر وہی
کلمہ کہا یہان سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ ہر ایک یہ فکر کرنے لگا کہ یہان سے بھاگ کر بادشاہ
اسلام کے پاس چلے چلین اور انکو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ وہ کوئی بندوبست کرین یہان
تو لشکر مین اہل لشکر یہ بندوبست کرنے لگے ادھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ مین نے
مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہ آیا تیسری مرتبہ پھر پکار کر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ
ہو میرے مقابلہ کو آسکے اور اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہو تو آکر ملک اخلاق کی اطاعت
کرے اور دین عجائب پرستی اختیار کرے اگر اب کوئی میرے مقابلہ کو آئیگا ورنہ اطاعت
کرنے کو تو مین خود آونگا اور تم سبکو قتل کرونگا آیندہ تمکو اختیار ہی لشکر اسلام کے لوگون نے
جواب مین اُسکے کہا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے ملک اخلاق پر اور تیرے خداوند

عجائب نگار پر ہم کبھی نہ آئینگے نہ دین اسلام کو ترک کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر خواہ خود
آکر مقابلہ کر اور ہم سبکو قتل کر خواہ اُسی مقام پر سے سحر کرکے ہم سبکو غارت کردے کیون
بیکار بک بک کر رہا ہے ہم سب لوگ بہ تمنائے مرگ موجود ہین یہ جواب سن کے نقابدار کو
بہت غصہ آیا برہم ہوکر قصد کیا تھا کہ اہل اسلام پر سحر کرکے جا پڑے اون کا ادھر اہل اسلام
نے اُسکا یہ قصد دیکھا اور بلک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا کیونکہ در آسمان
وا تھے وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اہل اسلام کا ملک کر دعا کرنا تھا کہ پردہ بیابان
سے تق گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کردیا دن کی رات ہوگئی روے
آفتاب پنہان ہوگیا شعر ز گرد و غبار کہ بر شد سپہر ٭ رہ رفتن خویش گم کرد مہر ٭ دیگر
از دامن دشت عاج اورنگ ٭ گردے بر خاست توتیا رنگ ٭ ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ روے
مہر پوشیدہ ہوگیا لوگون کو سیاہ آندھی کا گمان ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف
اوڑ اوڑ کر جانے لگے درندے و چرندے طرف اپنے مقام کے راہی ہوے یہ گرد و غبار
جو دونون لشکرون کے اہل لشکر نے دیکھا سب نے خیال کیا کہ بڑے غضب کی آندھی
اُٹھی ہے اسکے عقب مین پانی ضرور ہوگا یہ گمان کرکے برساتیان منگا منگا کر اوڑھ لین تاکہ
بھیگنے سے بچین یہ مناسب نہ سمجھے کہ لشکر کو میدان سے واپس لیجائین دوسرے یہ خیال کیا
کہ جب تک فرودگاہ تک جائین جائینگے مینہ برسنے لگے گا اس حالت مین بھی شرابور
ہونگے اس سے کیون جائین سب اُسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دونون لشکرون کے اہل
لشکر کے کان مین اُس گرد و غبار مین سے صداے سم اسپان و آواز نقارہ و جھنکار تلوار
کی آئی اور دیکھا کہ مثل ستارون کے کچھ چمکتا ہوا نظر آتا ہے یہان تک کہ وہ غبار اس میدان
کے قریب آکر قائم ہوا دونون لشکرون کے ہرکارے براے دریافت حال اُس غبار
کی طرف چلے کہ جب وہ غبار آکر قائم ہوا باد نے مارا گرد کو گرد نے مارا باد کو دامن گرد کا
شق ہوا سب نے دیکھا کہ دامن گرد سے چھ سو علم چھولا کی سیاہ کی علامت کے نمودار ہوے
ہاتھیون پر علمدار لباس زرنگار پہنے ہوے بیٹھے ہین علمہاے سرخ کے پھریرے کھلے
ہوے ہین اُنکے اوپر تعریف وحدت الٰہی مرقوم ہے اہل اسلام نے جو یہ سامان دیکھا فوراً پہچان لیا

کہ کوئی نہ کوئی لشکر اسلام سے ہماری خبر سُنکے کمک کے لیے آیا ہی فوراً سجدہ شکر کیا اب جو غور
کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ علامت تو ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے لشکر کی ہی
وہ سب علمدار ایک سمت آکر قائم ہوگئے جو ہرکارے لشکر اسلام کے برائے خبر گئے تھے
وہ فوراً دریافت کرکے لشکر مین آگئے اہل لشکر سے کہا کہ پریشان ہو تمھارے حال کی خبر
برق و چالاک نے بادشاہ سے کی ملک قاسم یہ حال سُنکے فوراً وہان سے روانہ ہوئے
برائے کمک یہ آنکی آمد ہی اور یہ آنکا لشکر ہی ادھر ہرکاران لشکر کفار نے دریافت کرکے
اخلاق سے کہا جاکر کہ اہل اسلام کی کمک آگئی کل لشکر اسلام طلسم نوخیز جمشیدی پر اترا
ہوا ہی وہان جاکر عیارون نے خبر کی نبیرہ حمزہ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاوری یہ خبر
سُنکے برائے کمک وہان سے روانہ ہوا اب آکر پہونچا ہی یہ اُسکی آمد ہی بڑا زبردست و قوی ہیکل
ہی اسنے ہزارون ملک یکہ و تنہا فتح کیے ہین سنا گیا ہی کہ اسی نے اٹھارہ دن روز ترک
توسن یلطاقی کا تعاقب کرکے ترک توسن کو بارگاہ کیخسروی مین مع ستون کے قتل کیا
سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی کو فتح کیا بڑا شجاع و بہادر ہی اخلاق نے کہا کہ آتا ہی
تو آنے دو اسکی بھی قضا لائی ہی ہرکارے تو یہ کہکر ہٹ گئے اب لشکر کفار و لشکر اسلام کی
دونون کی نگاہین اسی طرف کو لگی ہوئی ہین سب اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دیکھا اور سب
جلوس سواری نمودار ہوا جب سب جلوس سواری آکر ایک طرف قائم ہوا لشکر اسلام نے
تو ہر ایک کو پہچان لیا مگر کفار کسی سے آگاہ نہ تھے جو پہچانتے چنانچہ اہل اسلام نے دیکھا
کہ ملک قاسم مرکب پر سوار دونون طرف آنکے ماموں قہماس خان خاوری و الماس خان
خاوری و حسن خان خاوری و تقارن دیو بندار و شیر دل و دمار و شیر دل و مظفر بن ضیغم
خون آشام و دیگر رفیقان جان نثار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار آیا بارگاہ افراسیابی
کہارون پر لدا ہوا یہ لشکر آکر ایک طرف قایم ہوا ملک قاسم نے دیکھا کہ ایک طرف تو لشکر
اسلام بحالت خراب سردارون سے پرے کے پرے خالی سوائے اہل لشکر کے کوئی
سردار لشکر مین نہین ہی ہر مقام پر خاک اوڑ رہی ہی سب پریشان حال بے حواس کھڑے
ہوئے ادہر کو دیکھ رہے ہین اُسی کے مقابل مین دوسرا لشکر کفار کا صف آرا ہی اس لشکر

کے سب لوگ خوش وخرم ہین وسط میدان مین ایک نقابدار ابلق پوش مرکب ابلق رنگ پر
سوار کھڑا ہی سر پر اُسکے باز ابلق رنگ سایہ فگن ہو اور ایک عیار نقاب پوش اسکے پاس
کھڑا ہو لشکر اسلام کی طرف دیکھ رہا ہی جب نقابدار نے آمد لشکر دیکھی تھی تو اپنے عیار
کو برائے دریافت حال روانہ کیا تھا اُسنے بھی دریافت کر کے ملک قاسم کے آنے
کی خبر نقابدار کو دی ملک قاسم نے دیکھا کہ پس پشت نقابدار سب سرداران اسلام سر
جھکائے ہوئے کھڑے ہین اُنکے ہاتھون مین سوائے موگریون کے کوئی دوسری شے نہین
ہو نہ کسی قسم کی قید مین مبتلا ہین یہ واقعہ دیکھا ملک قاسم حیران ہوگئے اہل اسلام نے
جھک کر ملک قاسم کو سلام کیا ملک قاسم اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیکر مرکب کو
بڑھا کر لشکر اسلام مین آئے سب اہل لشکر نے قدمبوسی حاصل کی سارا حال جنگ پیکار
نقابدار و اسیری ہر سردار کا بیان کیا اور کہا کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملک قاسم کو بہت غصہ
آیا فرمایا کہ مین ابھی جا کر بقوت الٰہی اسکو سزا دیتا ہون سب نے عرض کیا کہ حضور یہ ساحر
زبردست ہی بادہ کبر و نخوت سے مست ہی ملک لندھور کو مثل پھول کے مرکب پر
سے اُٹھا لیا خداوند ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرین ہم سب کے سب مثل مردہ صد سالہ کے تھے
سردار کے نہ ہونے سے آپکی تشریف آوری سے ہم سب کے تن مین جان آئی ورنہ ہم سبکو زندگی
کی کب امید تھی یہ امر ہماری ہمت و شجاعت کے خلاف تھا کہ ان لوگون کے روبرو سے فرار
کرتے آپ نہ تشریف لیجائین اور کسی سردار کو روانہ فرمائین کہ وہ جاکر مقابلہ کرے شاہزادہ
نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو یہ شکار میرا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اسکی کیا مجال ہی مین ابھی
پابند ہو لاتا ہون یہ کہکر اُن سبکو اطمینان دلا کر اپنے لشکر مین آئے نقابدار و کفار نے دیکھا
کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن لباس سرخ پہنے ہوئے اپنے لشکر کو ایک
طرف قائم کر کے لشکر اسلام مین گیا اُن لوگون نے اُسکی بڑی تعظیم و تکریم کی وہ بھی بہت
خلق سے پیش آیا پھر اُنسے باتین کر کے اپنے لشکر مین چلا آیا سر سے پاؤن تک یاقوت نگار
ہتھیار لگائے ہوئے ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ادھر اہلکارون نے لشکر اسلام سے ملا کر شاہزادے
کے لشکر کے خیمے وغیرہ برپا کیے اور لشکر کے فروکش ہونے کا مقام مقرر کیا لشکر اسلام

ملتی ہو کر صف آرا ہوا نشان کھوڑے گئے پھر برے ہوا سے بل کھانے لگے ملک قاسم
جو لشکر اسلام سے واپس ہو کر گئے اپنے ماموں سے کہا کہ آپ لوگ لشکر سے خبردار رہین اور
بعد خدا کے کل لشکر اسلام جو اسوقت بے سردار ہے آپکے سپرد ہے مین نقابدار کے مقابلہ کو جاتا ہون
کہ وہ بڑی دیر سے سنتا ہون کہ مبارز طلبی کر رہا ہے کوئی نہ تھا کہ مقابلہ کو جاتا قیاس خان
و مظفر وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم غلاموں کی موجودگی مین حضور برائے مقابلہ نہ تشریف لیجائین
جب ہم غلام نہ ہونگے اُسوقت آپکو اختیار ہے ملک قاسم نے فرمایا کہ آپ لوگون کو طریقہ معلوم ہے
کہ جو قصد کرتا ہے لشکر سے نکلنے کا وہی نکلتا ہے دوسرا اُسپر سبقت نہین کر سکتا ہے پس مین
قصد کر چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو خلاف قاعدہ ہوگا اور لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ قاسم
نے پہلے تو قصد مقابلہ کیا جب یہ سنا کہ نقابدار بہت زبردست ہے پس بخوف نقابدار
مقابلہ سے باز رہا اور اپنے سرداروں کو تیل باشش کیا پس آپ لوگ یہ جانتے ہین کہ
مین اپنے ہمچشمون مین سبک ہونگا آپ لوگ میری بیعزتی و بے آبروئی کے خواہان ہین
کیسے خیرخواہ ہین یہ جو شاہزادہ نے سب سے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کہا کہ آپکو
اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار ہین آپکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین ملک قاسم
نے فرمایا آپ لوگ یہان تشریف رکھین مین ابھی اس نقابدار کو بفضل ایزدی اسیر
کر کے لاتا ہون سب مایوس ہو کر رہ گئے ملک قاسم نے تنگ مرکب کو درست
کیا اور عرصہ جو ہوا تو نقابدار نے پکار کر اہل اسلام سے کہا کہ مین تم سے تین چار
بار کہہ چکا ہون کہ میرے مقابلہ کو آؤ نہین تو مین خود آتا ہون تم نہین سنتے ہو لہذا
مین آتا ہون خبردار ہو جاؤ اور اگر تمکو اس لشکر کے اوپر بھروسہ ہے کہ یہ لشکر
ہماری کمک کو آیا ہے تو مین تم سبکو مع اس لشکر تازہ وارد کے ایک پل مین قتل
کرونگا بیکار تم اس لشکر پہ گھمنڈ کرتے ہو اہل سلام نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ملک قاسم
نے پکار کر فرمایا کہ او نقابدار مفلوک روزگار کیون اسقدر بلبلا رہا ہے دیکھ اس غرور کا
انجام اچھا نہین ہے اسکی سزا پائیگا جو دم زندہ ہے اُسکو غنیمت جان مین تیرے جان
کا ملک الموت آپہونچا ہون ذرا ٹھہری تلے دم لو کہ مین لشکر کو ٹھہرا لون تو آتا ہون

مجکو خود تیرے مقابلہ کا اشتیاق ہی یہ فرما کر اور تنگ مرکب کو درست کرکے سب سرداران
سے رخصت ہوکر سبکو سپرد خداوند کریم کرکے مرکب کو مہمیز کرکے لشکر سے باہر آئے اور مرکب
کو جھپکا کر بمقابلہ نقابدار پہونچے جیسے یہ قریب پہونچے نقابدار نے کہا کہ ای جوان مجکو
تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو ابھی جوان ہی تو کیون میرے مقابلہ کو آتا ہی مجھ سے تو اہل اسلام
مقابلہ ہو دیکھ لو مین نے ایسے ایسے جوانون و سردارون کو ایک پل مین اسیر کر لیا ہی سب
جنکے ہاتھون مین ہوگریان مین سب میرے اسیر کردہ ہین تو کیون بیکار کو اپنے کو آفت مین
مبتلا کرتا ہی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا ورنہ مثل انکے تو بھی مبتلائے عذاب ہوگا
کون کسی کے لیئے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ تو میرے
حال پر رحم نہ کھا کیا یہ لوگ جدا ہین اور مین جدا ہون ان سبکی کمک کے لیے آیا ہون
تیری ظلم و بدعت سن کے پس زیادہ تقریر نہ کر جو حربہ رکھتا ہی وہ حربہ کرتا کہ تیرے دلکا
ارمان نکل جائے نقابدار نے جواب دیا کہ یہ جسقدر کھڑے ہین مین نے ان سبکو کشتی
مین زیر کیا ہی تجکو بھی کشتی مین زیر کرونگا ادھر باز نے سر شاہزادہ پر چرخ کھایا یہ
اپنی حرکت سے باز نہ آیا اسکا سر پر گردش کرنا تھا کہ یہ مبتلائے سحر ہوئے قوت نے
جواب دیا ادھر نقابدار نے بڑھ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین
ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر ہاتھ مین طاقت نہ پائی اُسنے کمر زنجیر پکڑ کر
لندھور کے ملک قاسم کو بھی اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر عیار کے حوالے کیا لشکر
کفار مین غل ہوا کہ وہ نقابدار نے نبیرۂ حمزہ کو زیر کر لیا اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا بیحد
حواس جاتے رہے وہ جو قوت ملک قاسم کے آنے سے ہوئی تھی اور خوشی اُس سے
زیادہ رنج و صدمہ ہوا بالکل اُمید زیست قطع ہوگئی سب کے دل شکستہ ہوگئے لشکر
ملک قاسم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ نقابدار نے شاہزادہ کو مثل پھول کے اُٹھا لیا اور شاہزادہ
کچھ نہ کر سکا وہ شاہزادہ کہ جسنے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اس نقابدار سے
یون زیر ہوگیا ضرور کارخانہ سحر کا ہی اہل لشکر یہ تقریر کر رہے تھے کہ مظفر نے جو یہ
سانحہ دیکھا کہ اس طور سے شاہزادہ اسیر ہوا اسکو تاب نہ رہی مرکب کو جھپکا کر نقابدار

مقابل ہوا نقابدار نے مظفر کو بھی باندھ لیا اور اُسے صف اسیران مین بھیجدیا عیار نے
اُنکے بھی ہاتھون مین سوگریان ڈیدین مظفر کے بعد قارن دیوبند نے مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہو
اُنکے بعد ارو شیر دل دیار و شیر دل نے نکلکر مقابلہ کیا یہ بھی اسیر ہو گئے انکے بعد قیماس خان
و الماس خان و حسن خان نے بھی مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہو گئے اور اُسی صف مین قائم کیے
گئے مثل انکے سب کے انکے بھی ہاتھون مین سوگریان دی گئین تا بشام جسقدر سردار لشکر ملک قاسم
کے زبردست تھے سب نے نکلکر مقابلہ کیا سبکو نقابدار نے زیر کیا اور باندھ لیا اب سواے
اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نرہا جیسے بعد لندھور کے لشکر اسلام مین کوئی نرہا تھا اب لشکر
اسلام و لشکر ملک قاسم ایک ہو گیا تلاطم مچا ہوا ہی جب شام ہوئی نقابدار نے اخلاق سے
کہا کہ طبل باز بجوادو اب رات ہو گئی ہی مین کل صبح کو آکر ان سبکا خاتمہ کرونگا انکے سردارونکو
تو اسیر کر لیا ہی اب انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ جا کہان سکتے ہین میرے ہاتھ سے سب
میرے قابو مین ہین اگر رات کو بھاگ بھی جائینگے تو مین ایک ایک کو تلاش کر کے قتل کرونگا
اگر اُڑکے آسمان جائینگے تو وہان سے پکڑ لاؤنگا زیر زمین سے اسیر کر لاؤنگا اخلاق نے یہ
سُنکے اُسوقت طبل باز بجوادیا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجایا گیا اخلاق مع لشکر کے طرف
فرودگاہ کے واپس چلا نقابدار نے لشکر اسلام سے پکار کر کہا کہ اے خدا پرستون آگاہ ہو کہ یہی
ایک شب تمھاری حیات مین اور باقی ہی کل صبح کو مین آکر تم سبکو اس طور سے قتل کرونگا کہ
تمھارے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائین اور بیجا د رحم نہ آئے اسوقت تو شب
ہو گئی ہی ورنہ مین اسی وقت تم سبکو قتل کرتا اہل اسلام نے جوابدیا کہ جا دور ہو او روسیاہ
جو تیرا جی چاہے وہ کر ہمارا خدا نگہبان ہی جسنے آج تیرے ہاتھ سے ہمکو بچایا وہی کل بھی بچائیگا
تو اسقدر کیون بلبلاتا ہی اور کیون اسقدر غرور کرتا ہی جا جو تیرا جی چاہے وہ کر نقابدار یہ جواب
سُنکے ہنستا ہوا مع اپنے عیار اور اُن سب اسیرون کے جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو
چلا گیا جب نقابدار و اخلاق واپس گئے لشکر اسلام مغموم و محزون مع لشکر ملک قاسم
کے میدان جنگ سے مقام فرودگاہ پر واپس آئے اب یہ دونون لشکر ایک ہو گئے بین
سردارون کے نہونے سے ہر طرف خاک اُڑ رہی ہی تلاطم مچا ہوا ہی سب کو ایک اور رنج

تازہ ہوا ہی ملک قاسم کے اسیر ہونے کا ہر ایک مغموم ہی اور یہ بھی یقین ہی کہ صبح کو ہم کا
خاتمہ ہی یہی شب ہمارے زندگی کی شب ہاے حیات سے باقی ہی ہر ایک کا یہ خیال ہی کہ
عبادت خدا کریں لشکر اسلام جو فرودگاہ پر واپس آیا ہر ایک عبادت خدا مین اسوقت
سے مصروف ہوا اور گریہ وزاری کرنے لگا اودھر اخلاق نے فرودگاہ پر پہونچکر دربار آراستہ
کیا حکم طبل بجنے کا دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل اسلام نے بھی نظر بخدا کرکے طبل جنگ
بجوایا کوئی سردار نہین ہی کہ حکم طبل جنگ دے خود اہل لشکر نے طبل جنگ بجوا دیا ان لوگون نے
وہ رات عبادت خدا و گریہ وزاری و دعا و بیقراری مین بسر کی اور کفار نے راحت و آرام سے
یہان تک کہ صبح ہوگئی اودھر سے اخلاق مع لشکر کے آکر صف آرا ہوا ادھر لشکر اسلام با دل
مغموم میدان مین آکر صف آرا ہوا نقیبون نے نقابت کی اب سب اہل اسلام کو مع لشکر
ملک قاسم کے زندگی سے نا امیدی ہی اودھر نقابدار آیا سب اسیران اسلام اسکے ہمراہ تھے
انکو ایک سمت کو اسی طور سے کھڑا کیا خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا ادھر
سے کون مقابلہ کو جائے سرداران زبردست سے کون ہی سواے اہل لشکر کے دونون لشکر
سرداران زبردست کی ذات سے خالی ہین ہر ایک خاموش کھڑا ہی ایک دوسرے کا منھ
دیکھ رہا ہی نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی لشکر اسلام مین تلاطم ہی سب دست بدعا ہین کہ نقابدار
نے قصد کیا ہی کہ لشکر اسلام پر جا پڑون اور ان سبکو بھی اسیر کرلون اور سب مال و اسباب
لٹوا لون کہ اہل اسلام کی دعا قبول ہوئی شور از دامن دشت عاج اور تنگ ہو گرد سے جہان
تو تیار رنگ ہا گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد با سمان رسیدہ و پاے گرد بزمین دوزیدہ اسقدر
گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب نظرون سے پوشیدہ ہوگیا دل سپہر برین مکدر ہوگیا زمانہ
تیرہ و تار ہوگیا ہر ایک نے تصور کیا کہ سیاہ آندھی بہت شدت سے اٹھی ہی اہل لشکر نے
قصد کیا کہ فرودگاہ پر واپس جائین مگر افسرون کی رائے نہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ اہل اسلام
کیا بہادر ہین کہ باوجودیکہ کوئی افسر و سردار و سرپرست لشکر مین نہین موجود ہی کہ وہ لشکر
کی خبر لاے سب کے سب سے منہ نہ موڑ سکین اسیر انکا یہ حال ہی کہ بدون سردار و افسر کے اکثر
کفار سے مقابل ہوئے ہین اور صف آرا ہین بالکل کچھ خوف نہین ہی بلا خوف و خطر

صف بستہ کھڑے ہین خداوند کریم کی طرف ہر ایک کا دل رجوع ہی کفار جو نہ واپس گئے
اہل سلام بھی اس خیال سے کہ کفار یہ نہ خیال کرین کہ خداپرست ہم سے ڈر گئے آج یہ بہانہ کرکے
گرد آندھی اٹھی ہی اپنی جان بچا کر واپس چلے گئے خلاصہ یہ کہ جب وہ گرد قریب میدان جنگ
کے آکر قائم ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوئے ہرکاران اہل اسلام
نے تو اندر گرد کے جاکر پہچان لیا اور سب اہل سلام کو آکر مبارکباد دی کہ مبارک ہو پہلوان
تہمتن بدیع الزمان گرد لشکر شکن مع اپنے سپاہ و سردارون کے تشریف لاتے ہین عقب
غبار سپاہ مین چلے تھے سب اہل سلام خوش ہوگئے ہر ایک کے رخ پر آثار خوشی و فرحت ظاہر ہوئے
اودھر ہرکاران کفار نے نقابدار و اخلاق و اہل لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ آندھی نہ تھی بلکہ آمد لشکر
کی گرد سپر حمزہ سرفتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان برائے کمک
اہل سلام کے تشریف لائے ہین دیکھئے وہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا وہ نشان لشکر
نمایان ہوئے اخلاق نے جو دیکھا تو چھ سو علم چھ لاکھ سپاہ کی علامت ہاتھیون
پر فیلبان زرنگار زردیان پہنے ہوئے بیٹھے ہین سقاو نیر آئینہ لگے ہوئے ہین سقے
آبپاشی کرتے ہوئے گرد و غبار کو بٹھاتے ہوئے ایک طرف آکر قائم ہوئے اسکے بعد جلوس
سواری نمودار ہوا وہ بھی آکر ایک سمت کو قائم ہوا اب اخلاق و لشکر کفار و نقابدار نے دیکھا
کہ ایک جوان مرکب پری وش پہ سوار زمردی لباس پہنے ہوئے خود سر پر رکھے ہوئے
پہلو مین اسکے سرداران زبردست عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار عقب لشکر آبالہ
بارگاہ طلسم طہمورث ہو دیو بند اہل سلام نے دیکھا کہ بدیع الزمان مرکب پر سوار ورقای
زنجیر خوار قارن بلند کمان تکفل مین گیا ہو رخون شام و دیگر سرداران نیک نام ہمراہ رکاب
سعادت انتساب عقب مین لشکر آکر ایک طرف کو قائم ہوئے لشکر اسلام نے شاہزادہ کو
دیکھکر مع لشکر ملک قاسم کے شاہزادہ کو سلام کیا اودھر اخلاق نے کہا کہ یہ جوان
بھی بہت زبردست و صاحب لشکر ہے اپنے سردارون سے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو یہان
لائی ہے اب یہ جاتا کہان ہے اودھر شاہزادہ نے دیکھا کہ لندھور و مالک و ملک قاسم
و دیگر سردار سب عقب نقابدار صف بستہ سر جھکائے ہو گریبان لوہے کی ہاتھون مین

لیے ہوئے کھڑے ہین اور ایک نقابدار ابلق پوش میدان مین کھڑا ہی اور ایک طرف
لشکر کفار صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر اسلام صف باندھے ہی مگر کوئی سردار لشکر مین نہین
ہی یہ دیکھکر بہت افسوس ہوا ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا شاہزادہ نے جو اُسکی
آواز سُنی نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ اپنے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ لشکر کو لیکر شامل
لشکر اسلام صف آرا ہو جیئین جاکر اس نقابدار کو سزا دون یہ لاف وگزاف کر رہا ہی سردارون
نے عرض کیا کہ پہلے طریقہ جنگ تو دیکھ لیجیے کسی سردار کو برائے مقابلہ روانہ کرکے شاہزادہ نے
فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی جاکر اسکو قتل کرتا ہون تم سبکو سپرد خداوند کریم کیا یہ فرماکر
باگ مرکب کی لی سب سردارون کو رخصت کرکے سامنے نقابدار کے مرکب کو جمیز کرکے آئے
اور کہا کہ کیا تو لاف وگزاف کر رہا ہی لا حربہ جو کہ تو رکھتا ہو نقابدار نے کہا کہ اے جوان دیکھ لے یہ
سب صف بستہ کھڑے ہوئے ہین سب میرے زیر کردہ ہین ابھی کل یہ سرخ پوش آیا تھا مین
اسکو بھی سمجھایا تھا اسنے نہ سُنا آخر خود بھی اسیر ہوا اور اپنے ہمراہیون کو بھی اسیر کرایا مثل
ان سبکے تجکو بھی اسیر کرلونگا اپنی جوانی کو مفت برباد نہ کر شاہزادہ نے جواب دیا کہ ان باتون
سے کیا حاصل مقابلہ کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ مقام بزم نہین ہی کہ گفتگو کیجائے رزم و میدان
جنگ ہی یہان کار عمود و زبان شمشیر سے جواب دیا جائے اور کلام کیا جائے نقابدار نے کہا
کہ تم لوگون پر کسی حربہ کی ضرورت نہین ہی صرف کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لینا کافی ہی اسی طور سے ان
سبکو زیر کیا ہی یہ کہکر بدیع الزمان کی کمر مین ہاتھ ڈالا اور کمر زنجیر پکڑ کر قصد کیا کہ اٹھا لے
ادھر شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین اسکی کمر زنجیر پکڑون مگر بازو اُسکے سر پر سے اُڑ کر نقابدار
کے سر پر گردش کر چکا تھا اُنکی طاقت سب ہو چکی تھی ہاتھ مین طاقت نہ تھی بالکل حس
و حرکت ہو چکا تھا یہ قصد کرتے رہے نقابدار نے شاہزادہ کو مرکب پر سے اٹھا کر عیار
کے حوالے کیا عیار نے انکو بھی آنکھین سب اسیرون مین لیجاکر کھڑا کر دیا برابر ملک قاسم
کے یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہو گئے گوگری ہاتھ مین دیدی ادھر سردارون نے جو اپنے آقا کو
اسیر دیکھا بس سب ایک دوسرے سے رخصت حاصل کرکے میدان مین آنے لگے جو آیا اسیر
ہو گیا نوبت بہ اینجا رسید کہ تا بہ شام سب سردار اسیر ہو گئے کوئی باقی نہ رہا سوائے اہل لشکر

کے شام کو طبل باز بجوا کر اخلاق اپنی طرف اور نقابدار اپنی طرف اور لشکر اسلام اپنی طرف
واپس آئے اب تینون لشکر ایک ہو گئے یہانتک کہ اخلاق نے طبل جنگ بجوایا وہ
رات اہل اسلام نے برنج و غم و کفار نے بعیش عشرت بسر کی صبح کو دونون لشکر میدان
جنگ مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا
خیال رہے کہ سب اہل اسلام جو کہ اسکے پاس قید ہین ہمراہ آتے ہین رات کو عیارون نے
بہت کوشش کی تھی کہ نقابدار کا پتہ ملے کہین پتہ نہ ملا پریشان ہو کر واپس آئے تھے
بار بار اس امر کے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ نقابدار انکو ہمراہ لاتا ہے تو اسکا طریقہ ہے
ظاہر ہے کہ جب اسنے آکر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے جب کوئی نہ نکلا یہ انتظار کرنے لگا
اہل اسلام مصروف بدعا ہوے اسدن ملک ایرج نوجوان مع اپنی سپاہ کے بڑی شان
و شوکت سے آئی کفارون کو معلوم ہوا کہ یہ پوتے حمزہ کے ملک قاسم کے فرزند ہین اپنے
لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود میدان مین آئے انھون نے بھی سب سردارون
کو اسیر دیکھا نقابدار سے مقابلہ ہوا نقابدار نے انکو بھی اسیر کر لیا تا بہ شام انکے بھی سردار
اسیر ہو گئے سب سردارون کے اسیر ہونے کے بعد اخلاق نے باشارہ نقابدار
طبل باز بجوا کر واپس گیا نقابدار اپنی طرف گیا اہل اسلام اپنے فرودگاہ پر آئے لشکر کی کثرت
ہوتی جاتی ہے طریقہ یہ ہے کہ جو لشکر آتا ہے وہ شامل لشکر اسلام ہو جاتا ہے لشکر کفار مین طبل جنگ
بجا صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے حسب معمول نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا اس دن
گلگلزار صاحبقران گل بوستان بدیع الزمان شاہزادہ نور الدہر عالیشان مع لشکر کے
آئے آتے ہی اپنے لشکر کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کرکے نقابدار کے مقابلہ کو گئے اور
مثل ملک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان کے اسیر ہوئے انکے سردار مثل
طماس وغیرہ کے وہ بھی اسیر ہوئے شام تک طبل باز بجوا کر دونون لشکر واپس آئے
فرودگاہ پر خلاصہ یہ کہ پھر صبح کو صف آرائی ہوئی اس دن جمہور وزرا مرزباد عنبر بلی
وغیرہ کے جو جگہ سے لشکر لیکر آئے اور اسیر ہو گئے پر لشکر بھی شامل لشکر اسلام ہو گئے شام کو
لشکر طبل باز بجوا کر واپس گئے صبح کو پھر صف آرائی ہوئی آج اور سردار یکے بعد دیگرے آئے

اور اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ سات دن تک سردار لشکر لیکر آیا کیے اور اسیر ہو لیئے اخلاق دل میں
اُسکے اہل لشکر و نقابدار حیران تھے کہ یہ لوگ کہاں سے چلے آتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ عمر اسی میں
گذر جائے گی اور آمد لشکر اسلام کی کم نہ ہوگی کسقدر لشکر حمزہ نے بہم کر لیا ہے کہ کسی طور سے آمد کم
ہوتی ہی نہیں آج کئی دن گذر گئے ہیں کہ سردار چلے آتے ہیں خیر آنے دو جاتے کہاں ہیں ان
سب کی تقضا ہی کہ جمع ہونے دو ایک مرتبہ سبکا خاتمہ ہوگا نقابدار بھی حیران تھا چونکہ ساحر تھے
اسکو آمد لشکر و کثرت سپاہ کا بالکل اندیشہ نہیں ہے تمام جنگی لشکر دن سے جدا ہوا ہے مگر
سب اسرار کے ہیں صفت یہ ہے کہ کوئی ادنی درجہ کا سردار بھی لشکر میں نہیں ہے کہ سونے کے
خیمے و بارگاہیں واسکیں اور دو چوبے راوٹیاں برپا ہیں بازار کھلے ہوئے ہیں مگر سناٹا ہے تمام
لشکر کے نہ ہونے سے ہر ایک مغموم و رنجور ہے خوشی ہر ایک کے دل سے کافور کی طرح اڑ گئی ہے
کوئی چشم ایسی نہیں ہے کہ گریان نہ ہو کوئی دل ایسا نہیں ہے کہ بریان نہ ہو عجب آفت میں لشکر
اسلام مبتلا ہے خلاصہ یہ کہ اس دن بھی بعد واپس جانے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا رات
گذری بوقت سحر دونوں لشکر حسب معمول میدان میں آکر صف آرا ہوئے نقابدار اپنے دستور سے
آیا مبارز طلب کیا ابھی کسی نے جواب نہ دیا تھا اور کون جواب دیتا کہ صحرا سے گرد و غبار کا
تتق بلند ہوا کہ جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان
قائم ہو رہا ہے آفتاب پنہان ہو گیا بڑے عرصہ تک دھوپ نے اپنا رنگ نہ دکھایا آفتاب
اہل اسلام سے پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ میرے دور میں خدا پرستوں پر یہ مصیبت
گذر رہی ہے میں کیونکر ان سے آنکھ چار کروں کیونکہ کئی دن سے جب گرد و غبار بلند ہوتا تھا
کوئی نہ کوئی مددگار اہل اسلام آجاتا تھا اسی خیال سے آج بھی ہرکارے خبر کو گئے ہرکاروں
نے لشکر اسلام سے آکر کہا کہ لو مبارک ہو کہ خود بادشاہ اسلام مع سرداران نیک نام و لشکر جرار
کے تشریف لائے اور جو اخلاق کو نقابدار کو ہرکاروں نے آگاہ کیا کہ کل لشکر آگیا یہ آمد
بادشاہ اسلام کی گرد ہے مع لشکر فراوان و سرداران عالیشان کے آتے ہیں ابھی وہ نقارہ
کی صدا آرہی ہے وہ نشان لشکر نظر آتے ہیں ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار [illegible]
آمد لشکر اسلام شروع ہوئی [illegible] سردار و پہلوان لشکر ہتیار لیکر آئے یہاں تک کہ جلوس

سواری مثل باد بہاری کے نمایان ہوا بادشاہ کی آمد اور ہر سردار کی آمد اگر مفصل طور سے تحریر
کی جاتی تو ایک دفتر تیار ہوتا چنانچہ حضرت ملک قاسم و بدیع الزمان کی آمد پر اکتفا کی اور
سردارون کی آمد نہ تحریر کی نہ بادشاہ اسلام کی بجمال طول خلاصہ یہ کہ قریب شام سواری
بادشاہ اسلام کی مثل باد بہاری کے آئی نقارہ سکندری پر چوب پڑی مورچھل ہال
رہا کا ہوتا ہوا سر پر چتر جواہر نگار گردش کرتا ہوا بادشاہ اسلام تاج شاہی سر پر چار قب
شاہنشاہی در بر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہوئے تیغ الماس نگار ہاتھ مین سات سو
اجداد العبد عزو وقار مرکبون پر سوار گرد و پیش تخت کے عقب مین لشکر بیشمار پہلوان عادی
اثار بارگاہ سلیمانی کا ہمراہ لیئے ہوئے آکر یہو پنچے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ سب
سردار جو کہ مجھ سے رخصت لیکر ادھر کو آگئے تھے اور جو ہمراہ صاحبقران کے مثل لندھور
و مالک کے آئے تھے سب اسیر عقب نقابدار سوگریان ہاتھون مین لوہے کی لیئے ہوئے
سر جھکائے کھڑے ہین قریب تین ساڑھے تین ہزار کے سب اسیر ہین کل لشکر پہ سردار کا
زور ہا ہے یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا لشکر مین تشریف لائے سب نے مجرا
کیا قدمبوسی حاصل کی کل حال از اول تا آخر سب بیان کیا ادھر تمام بارگاہ مین خیمے خرگاہ
کرسون تک برپا ہو گئے اب جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے لشکر اسلام و بارگاہون و خیمون
کے کوئی دوسری شی نظر نہ آتی تھی کئی منزل کے حلقہ مین لشکر اسلام اُترا تھا بادشاہ اسلام
سب حال دریافت کر کے داخل بارگاہ آسمان جاہ سلیمانی ہوئے سب سردار جو ہمراہ آئے
تھے سب حاضر دربار ہوئے دربار گوہر بار آراستہ ہوا جو سردار اسیر تھے اُنکے و لنگون پر غالیچے بچھا
دیئے گئے بازار آراستہ ہو گئیں نشان کھل گئے پھریرے ہر رنگ کے سوائے سیاہ رنگ
کے ہوا سے اُڑنے لگے ہر طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا کوتوالی چبوترہ آراستہ ہوا عیار اپنا بندوبست
کرنے لگے خلاصہ یہ کہ سب لشکر اُترا کر کھولی آمد بادشاہ مین دن تمام ہو گیا اُس دن مقابلہ کو بعض
نکلا جو مقابلہ ہوتا جب شام ہو گئی تو اخلاق طبل باز بجوا کر طرف اپنی فرودگاہ کے واپس
گیا نقابدار مع قیدیون کے طرف اپنے اپنے مقام کے لشکر اسلام نے مقام کیا آج اہل اسلام کو وہ رنج
و صدمہ نہین ہے کیونکہ بادشاہ آگئے ہین سرپرست و مالک سر پہ موجود ہوا اب کیا غم پھر اوی

بیان کرتا ہی کہ مقابلہ اپنے دل سے یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا کہ کسقدر لشکر ہی گران سبکی
موت میرے ہاتھ سے مقدر ہے مین ہی انکو قتل و غارت کرونگا خوف کس امر کا ہی یہ ساحر بھی
نہین لور مین ساحر ہون پس غیر ساحر کیا میرا مقابلہ کرینگے مثل ان سب کے انکو بھی اسیر کرونگا
بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھکر جو دم کرونگا تو سب مثل خاک کے تباہ و برباد ہو جائینگے یہ کیا ہین
اگر اسکے دو نے چوگنے ہون تو بھی میرے نزدیک کم ہین ایسی ایسی باتین کرتا ہوا اپنے مقام پر آیا
ادھر اخلاق اپنے سردارون و وزیر سے کثرت سپاہ اسلام کی شکایت کرتا ہوا واپس چلا کہ ای
وزیر جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھو سواے سواد لشکر اسلام کے کوئی شی اور دکھائی نہین دیتی ہی کسقدر
کثیر لشکر ہی کوسون تک اور منزلون تک سواے خیمون و بارگاہون و لشکر کے تل رکھنے
کی جگہ نہین ہی یہ کثرت سپاہ ہی کہ طائر نظر و شہباز نگاہ بھی جاکر قید ہو جائے پھر کر نہ آئے زمین
تک نہین دکھائی دیتی ہی یہی جنگل تھا جو یہ سپاہ اسمین آئی اگر اور کوئی مقام ہوتا تو بڑی
دقت ہوتی اس لشکر کے لیئے آب و غلہ بہم ہونا دشوار ہی بھلا کیونکر نہ حمزہ ہر ایک ملک
پر فتحیاب ہو جو اس کثرت سپاہ کو دیکھے گا اسکے حواس جاتے رہینگے ضرور اسکو خوف
ہوگا اسقدر فوج کی موجودگی مین ملکون کا فتح کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی گر در حقیقت امر یہ ہی
کہ حمزہ نے بڑی کوشش کی ہوگی جو یہ لشکر اور یہ جوانان صف شکن و تہتن دجری بہم ہوئے
ہونگے کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی یہ جوان لائق اسکے ہین کہ انکی قدر کیجائے تم نے دیکھا کہ کیا کیا
جوان ہمراہ آئے ہین بعض تو اُن مین ایسے ہین کہ جو دیو سے بھی قوی زیادہ معلوم ہوتے ہین
ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اخلاق
سردارون سے باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
اخلاق اپنے خیمہ مین آیا اس نے بھی پوشاک بدل کر دربار کے آراستہ ہونے کا حکم دیا
بارگاہ مین آیا سب حاضر ہوئے دور شراب ہوا نشہ بادہ ناب مین گرم ہوکر حکم دیا کہ نبچے طبل جنگ
فوراً نقارہ رزمی بجایا گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے
لشکر اخلاق کے حواس باختہ ہین یہ کثرت سپاہ دیکھکر انکو خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جنگ
مغلوبہ واقع ہو وے تو اسقدر لشکر کثیر سے ہم ہرگز ہرگز عہدہ برآ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ہم تو

اُن میں اس طور سے مِل جائینگے جیسے آٹے میں نمک وہ لوگ ہمپر خاک اُٹھا کر ڈالینگے
تو بھی ہم دب جائینگے اگر سنگ ریزے ہم پر مارینگے تو ہم تپ جائینگے وہ ہمکو گھیر کر گرفتار
کریں قید کرکے قتل کرینگے ہم اُنکا کچھ نہیں بنا سکتے ہیں اہل لشکر اخلاق نے اس خیال میں
ہیں اب سامان جنگ میں مصروف ہیں طبل جنگ بج رہا ہے اِدھر دربار آراستہ ہے
بادشاہ اسلام تخت پر جلوس فرما ہیں سب سردار جو ہمراہ رکاب آئے ہیں دنگلوں پر
جلوہ فرما ہیں مثل کرب و لاد رد اسد غازی و اسفندیار گیلانی و خورشید و تورج
و داراب کشورکشا وغیرہ کے گرد و پیش جمع ہیں جو لشکر کہ یہاں مقیم تھا اور جس سے
نقابدار سے مقابلہ تھا اُس لشکر کے بھی اہل لشکر کھڑے ہوئے سات احوال جنگ
بیان کر رہے ہیں بادشاہ اسلام مع اہل دربار کے سماعت فرما رہے ہیں کہ کان میں صدائے
نقارہ آئی بادشاہ نے سر اُٹھا کر جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کیسا نقارہ
لشکر کفار میں بجا جواہر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہہ رہے تھے کہ جوڑی ہرکاروں کی
لشکر کفار میں بارے دریافت حال گئے ہوئے تھے اور وہاں سے خبر نواخت طبل جنگ
لیکر چلے تھے پسینہ میں غرق آکر حاضر دربار ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا کرکے ہاتھ اُٹھا کر دعا
ئے بادشاہی بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر یوں عرض پیرا ہوئے کہ ہم
لشکر کفار میں موجود تھے کہ اخلاق نے دربار آراستہ کیا شراب ناب سے جب اُسکا دماغ
گرم ہوا اُسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اُسکے لشکر میں طبل جنگ بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ کل میدان
جنگ میں آکر غلامان سرکار سے سلوک بد کریں اور آتش کینہ و فساد کو مشتعل کرے باقی
خیریت ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر میں بھی کوس رزمی
بجا کل ہم بھی میدان جنگ میں نکل کر اخلاق کے لشکر سے مقابلہ کرینگے خدائے کریم ہمارا
محافظ و نگہبان ہے یہ حکم دینا تھا کہ جواہر بن عمرو نے نقارخانہ سکندری میں جا کر حسب
قاعدہ طبل سکندری پر چوب لگائی صدائے نقارہ فضائے میدان میں و وسط آسمان
میں گونجی **شعر** ز نقارہ آواز آمد برون ، کہ دون است دون است گردون دون
دگر دہل زن برنجین او ہمیں دین او دین او دین او سب اہل اسلام کو

معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ رات دونون
طرف کے لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ دونون طرف بجایا گیا یہان تک کہ
صبح ہوگئی ادھر سے بادشاہ عالیمقام مع سرداران ذوالاکرام و سپاہ اسلام کو لیکر میدان جنگ
مین آکر صف آرا ہوئے کوسون تک لشکر کی صفین آراستہ ہوئین پہلوان عادی نے لشکر
صف بندی کی نشان سپاہ کھل گئے باجے جنگی بجنے لگے ادھر اخلاق بھی مع لشکر کے آکر
صف آرا ہوا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کی کڑکیت نے کڑکا کہا دونون طرف
سناٹا سا ہوگیا کہ گرو آوڑی نقابدار مع کل اسیرون کے آکر پہونچا قیدیونکو ایک سمت ٹھہرا کر
خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سردار اجازت
لیکر نکلنے لگے نقابدار مثل اُن سب کے اسیر کرنے لگا خلاصہ یہ کہ اُس دن قریب سو سردار
کے نقابدار نے شام تک اسیر کیے اُنکو بھی انھین سب قیدیون مین لیجا کر ٹھہرا گیا اور [illegible]
ہاتھ مین دیدین جب شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے نقابدار اپنی طرف
گیا اخلاق نے پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارہ بجا رات بھر تیاری رہی
صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا اجازت لیکر میدان مین آیا اُس دن اسفندیار
گیلانی و خورشید و ہاشم و عمر بن رستم و سلطان سعد و داراب کشورکشا
و نوزرج و دیگر اولاد صاحبقران نے نکل کر مقابلہ کیا یہ سب اسیر ہوگئے اور انکے ہمراہ اور
بہت سے سردار اسیر ہوئے شام کو دونون لشکر واپس گئے بادشاہ اسلام ہر روز
مغموم و محزون واپس جاتے ہین خلاصہ یہ کہ پندرہ دن کی میدان داری مین سب سردار
لشکر دلپیران حمزہ وغیرہ سب اسیر ہوگئے سواے بادشاہ اسلام و کرب غازی اور
اسد غازی کے کوئی سردار ادنی و اعلے لشکر مین باقی نہ رہا ہر طرف خاک اڑنے لگی
صفین کی صفین ویرے کے پرے خالی ہوگئے سب سردار پانچہزار پانسو چھپن اور علاوہ
لنگے اور ان سب کے سردار اسیر مبتلاے سحر ہاتھون مین سوگیان پہنے ہوئے عقب نقابدار
سر جھکاے ہوئے کھڑے ہین ادھر کی صفین درہم و برہم ہین اُدھر صفین ان سب سے آراستہ
ہین ادھر خاک اڑ رہی ہے اودھر گلزار ہے کیا انقلاب روزگار ہے ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ سب

کس شان و شوکت سے آئے تھے اور کیا کیا سامان تھا یا یہی لوگ مثل مجرمون اور اسیرون
کے کھڑے ہوئے ہین آج جو بادشاہ اسلام میدان جنگ سے فرودگاہ پر آئے تو کسیکو
اپنے پہلو مین سوائے کرب و اسد کے نہ پایا پس جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا سناٹا تھا لشکر مین
ایک ہو کا عالم تھا یا تو وہ چہل پہل تھی یا یہ نقشہ تھا کہ بازارین سونی پڑی ہوئی ہین خیمے خالی ہین
خدمتگار سردارون کے اپنے اپنے آقا کے غم و الم مین بستر غم و رنج پر پڑے ہوئے ہین
عیارون نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر غبار پر دسترس نہ چلا اُسکے مقام کا پتہ نہ ملا یونس پھر پھر
کے آئے بڑا بندوبست اس حرامزادے نے کیا تھا قرناطیس نے بخوبی سمجھا دیا تھا اور عیارون
کے حال سے آگاہ کر دیا تھا اسنے وہ بندوبست کیا ہے کہ کسی ساحر نے آجتک نہین کیا غبار کے
اندر جا کر غائب ہو جاتا ہے طریقہ یہ ہے کہ سوائے اسکے اور اسکے عیار کے اور اُن سب اسیرون
کے جو کہ اسکے ہمراہ آئے ہین یا جنکو یہ اسیر کر کے لیجاتا ہے وہ تو غبار مین رہ سکتا ہے باقی جو
انکے علاوہ ہوتا ہے نہ وہ غبار کے اندر جا ہی نہین سکتا ہے اگر گیا بھی تو رہ گیا وہ سب کے
سب غائب ہو گئے کیونکہ کئی مرتبہ عیار اُن سب مین شامل ہو کر گئے مگر نہ جا سکے اور نہ معلوم
ہوا کہ یہ غبار کے اندر جا کر کیا ہوا چنانچہ تمام عیار ایک لاکھ اسی ہزار جو تھے سب متفرق
ہو گئے اُسی کوہ و صحرا مین جب دربار آراستہ ہوتا ہے آتے ہین باقی متفرق رہتے ہین خلاصہ
یہ کہ عجب وقت لشکر اسلام پر سخت پڑا تھا ہر طرف ہو مار رہا تھا خیمے خالی تھے سوائے
اہل لشکر کے کوئی سردار نہ تھا کہ زینت لشکر ہو جن لوگون سے رونق و زینت سپاہ تھی
سب اسیر ہو گئے تھے عجب تباہی گلزار لشکر اسلام پر آئی تھی زمانہ بہار مین ہوا سے
خزان نے آکر اپنا عمل کیا ہر بوٹا بوٹا و پتہ پتہ باد خزان سے برباد ہوا جو گلعذار و نونہال
باعث رونق تھے وہ اسیر کھڑے ہوئے ہین مثل گل پژمردہ کے کھملائے ہوئے کھڑے
ہین ہر طرف سناٹا ہے عجب رنگ ہے بادشاہ اسلام آکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھے دیکھا کہ تمام
بارگاہ مین سناٹا ہے سردارون کے دنگل خالی ہین تخت پر بادشاہ جلوہ فرما ہین کرب
سامنے دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ مغموم حاضر ہین
وہ رنگ نہ دربار کا ہے نہ سرکار کا نہ دربارگاہ پر حاجب و دربان ہین نہ در پر سالار

سرداروں کی سواریاں سنا ہو بادشاہ نے ایک مرتبہ سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا
جب کسی کو نہ پایا ایک آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ افسوس یہ وہی بارگاہ ہو کہ جسمیں
ہزاروں سردار جلوہ گر ہوتے ہیں یا آج بالکل سونی ہو کوئی سردار آج نظر نہیں آتا ہو
دیکھکر دل پھٹا جاتا ہو بارگاہ کی حالت دیکھکر یہی دل چاہتا ہو کہ چیخیں مار کر روؤں کوئی
اپنا پرسان حال نہیں ہو افسوس اس امر کا ہو کہ صاحبقران سے ملاقات نہ ہوئی
نہ انکی زیارت نصیب ہوئی اور موت نے آکر دامن تھام لیا انکی قدمبوسی سے محروم رہے
کس بیکسی و بیلبسی سے جان نکلی میرا قصد یہ ہو کہ آج وہ طبل جنگ بجوائے اور کل میدان
جنگ میں صف آرائی ہو اور نقابدار اگر مبارز طلب کرے تو میں خود جاکر اُس نقابدار ناپکار
سے مقابلہ کروں کیونکہ مجھ سے یہ حالت لشکر کی کسی طور سے نہیں دیکھی جاتی ہو کیونکہ جب
آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں تباہی کا عالم نظر آتا ہو سرداروں سے لشکر کو اور بارگاہ کو خالی
دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہو ان گلعذاران لشکر و گلرخان سپاہ کو کہ جنکی وجہ سے رونق تھی انکو جو
نہیں پاتا ہوں تو جو میرے دل کا حال ہو کیا بیان کروں یہی دل چاہتا ہو کہ میرا بھی خاتمہ
ہوا اور میں اپنی آنکھ سے یہ حالت نہ دیکھوں کہ میری زندگی میں یہ لشکر تباہ ہوا اور یہ گلعذار
گل رخسار میری آنکھوں کے سامنے اس مایوسی سے کھڑے ہوں اور میں دیکھا کروں
اور میں راحت سے بیٹھ کر آرام کروں اور نہ معلوم انپر کیا گذری ہوگی کس تکلیف سے بسر
ہوتی ہوگی گو ہم بھی انکے رنج و غم میں مبتلا ہیں مگر پھر بھی راحت سے ہیں لیکن ہمکو لازم
ہو کہ ہم بھی اُسی صف میں انکے برابر کھڑے ہوں تب تو ہماری افسری و سرداری کا عالم
ہو عالم مجھکو کیا کہے گا کہ سب سردار تو اسیر ہو گئے اور بادشاہ نے اپنی جان بچائی اور
خود نکل کر مقابلہ نہ کیا عمرو اور امیر کو اسیر کرا دیا لیکن اب کل میں خود نکل کر مقابلہ کرونگا
کرب و اسعد نے عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہو کہ ہم غلاموں کی موجودگی میں ظل الٰہی
مقابلہ تشریف لیجائیں دنیا ہمکو کیا کہے گی ہم تو جانے نہ دینگے ہاں جب ہم نہ ہونگے
اُسوقت اختیار ہو ہماری موجودگی میں تو یہ امر دشوار ہو بادشاہ نے فرمایا کہ غیر ممکن ہو
کہ میں تمکو اجازت دوں کیونکہ تم دونوں صاحب رونق لشکر و زینت بارگاہ ہو اور تمہارا دم

حضرات زیارت گاہ لشکر ہو آپ لوگون کے سبب سے یہ لشکر مین برکت ہو جبکہ آپ کی
صاحبقران و دیگر سردار عزت کرتے ہین اور آپ لوگون کی زیارت کو فخر سمجھتے ہین کیونکہ
آپ نظر کردہ بزرگان دین ہین پھر کیونکر مین آپکو اجازت دیکر برکت لشکر کو خاک مین ملادون
میرے بعد آپکو اختیار ہے یہ سب لشکر آپکے سپرد ہے مین دست بردار ہوتا ہون کرب واسعہ
نے جواب مین عرض کیا کہ یہ ہونا غیر ممکن ہو بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر اخلاق نے واپس جاکر دربار آراستہ کیا بہت خوشی خوشی حکم
دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت طبل جنگ بجایا گیا ہرکارے خبر لیکر بارگاہ مین آئے بادشاہ
کو دعا دیکر عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہو باقی خیریت ہو بادشاہ نے آہ سرد بھر کر
کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہمکو یقین ہو کہ کل ہم سب کا خاتمہ ہو خیر کیا پروا ہی
ہو فرماکر فرمایا کہ سب اہل لشکر سے کہدیا جائے کہ یہ سب لوگ شب بھر عبادت خدا مین بسر کرین
کوئی سامان جنگ کرنے کی ضرورت نہین ہو اپنے مالک و مختار کو یاد کرین کہ وہی حامی و مددگار
ہو اور خود بھی بادشاہ دربار برخاست فرماکر خیمہ عبادت گاہ مین تشریف لائے اور معروف
عبادت پروردگار ہوئے ادھر کرب واسعہ اپنے اپنے خیمہ مین جاکر معروف دعا ہوئے
اور عبادت خدا کرنے لگے لشکر مین طبل جنگ بجا اہل لشکر کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا راوی
بیان کرتا ہو کہ کل اہل لشکر نے باہم یہ صلاح کر لی تھی کہ اگر کل خدانخواستہ بادشاہ و کرب
اسعہ بھی اسیر ہو گئے نقابدار کے ہاتھ سے تو ہم سب کے سب ملکر ایک مرتبہ لشکر کفار پر نرغہ
کردینا اور جنگ مغلوبہ کرکے نقابدار کو قتل کرین اور اپنے سردارون کو رہا کر لین اور اخلاق
کے لشکر کو تباہ و برباد کردین گو وہ ساحر ہو اسکے سحر کے سبب سے غالب آنا دشوار ہو
وہ ایک جنبش لب مین ہم سب کا خاتمہ کردیگا ہم اسکا کیا کرینگے مگر اچھا ہوگا کہ اس
ذلت سے تو مرجانا بہتر ہو کہ ہمارے افسر و سردار اسیر ہون ہم دیکھا کرین یہ تو نام ہوگا کہ
لشکر اسلام نے اپنے سردارون کو اسیر دیکھکر جان کا اپنے بالکل خوف نہ کیا اور ساحر پر جا پڑے
اور اسنے سحر کرکے ان سب کو غارت کیا ان سب نے اپنے سردارون کا ساتھ دیا اور
اگر ہم سب نے چارون طرف سے اسکو گھیر لیا اور سب کو بدحواس کر دیا کہ وہ سحر کرنا بھول گیا

اور تم نے مار لیا اور سرداردن کو رہا کر لیا تو بھی تمام عالم مین نام ہوا ہر طرح سے ہم اچھے رہے
اور ہمارا نام ہوگا سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین مغز کی نظر آتی تف ہماری زندگی پر
اور حیف ہی ہمارے جینے پر لعنت ہی کہ بعد ایسے سردارون اور قدر دانون کے زندہ رہین
بجا ہیون ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک صحرا اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی کفار تباہ
ہو جائینگے یہ باہم صلاح کر کے مصروف عبادت پروردگار ہوئے اہل اسلام نے تو وہ رات
انجیر خیال کر کے اپنی زندگی عبادت مین بسر کی اور کفار نے وہ رات ناچ و رنگ و عیش و عشرت
مین بسر کی کچھ زمانہ شب کا باقی تھا کہ بادشاہ اسلام کو خیال آیا فوراً فرزندان بزرجمہر کو یاد
فرمایا دونون صاحب تشریف لائے اُن سے کہا کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ اس جنگ دیگر
کا انجام کیا ہوگا کیا ہم سب کی اسی مقام پر موت ہی اُنھون نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ
ہم غلامون نے بدون حکم شاہی اپنے مقام پر دیکھا تھا تو یہ پایا گیا کہ زمانہ گردش اور
سختی گذر گیا ہی وہ ستارے جو کہ خراب آئے ہوئے تھے اب اُنکی گردش جاتی رہی اب
زمانہ خوشی و راحت کا آنے والا ہی غیب سے کمک ہوگی اور یہ بلا رد ہوگی یہ سب کارخانہ سحر
کا ہی اسکا قاتل غیب سے پیدا ہوگا انشاءاللہ زمانہ رنج و غم برطرف و مبدل بخوشی ہونے والا
ہی جو ایام سختی تھے وہ گذر گئے چند دن کے لیئے لشکر پر قران و صعب و سخت تھا وہ اب گذر گیا
ایام خوشی و عیش کے آگئے لشکر کفار شکست کھائے گا لقا بدا مارا جائیگا ہمارے علم
سے تو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ آیندہ جو مشیت باری تعالے و عالم الغیب ہی ہو جب مصرعہ علم
غیبی کس نمی داند بجز پروردگار بحساب ہی جو حساب کے طریقہ سے ہمیں ظاہر ہوا تم نے عرض
کر دیا یہ کہکر پھر رو برو بادشاہ کے زائچہ کیا اور عرض کیا کہ خانۂ حیات آپ سب صاحبون کا
درست ہی ایک کا بھی بال نہ کم ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو ہمکو آپ توپ دم فرمائیگا
تھوڑا ہی عرصہ سختی و گردش کا باقی ہی یقین ہی کہ کل ہی رو سے خوشی آئینہ مراد مین ظاہر
ہو اور کوئی نہ کوئی مددگار پیدا ہو یہ جو اُن بزرگوارون نے کہا بادشاہ کو اطمینان ہوا کیونکہ
انکا کوئی حکم کبھی غلط نہین نکلا ہی جو انھون نے حکم لگایا ہی وہ فوراً ہوا ہی بادشاہ
نے انکو خلعت اس حالت مین بھی مرحمت فرمائیے اور رخصت کیا پھر مصروف دعا ہوئے

یہان تک کہ صبح ہوگئی ستارہ سحری آسمان پر چمکا ہر ایک اپنے مصلّے سے اپنی فتح وظفر
کی دعا مانگ کر اٹھا آفتاب نے اپنا روے منور نقاب مشرق سے نکالا پردہ شب کو
دور کیا ماہتاب بارنگ زرد و چہرہ فق اہل اسلام کی تباہی کی حالت سے پریشان طرف
کاشانہ مغرب کے بصد رنج و غم راہی ہوا محفل انجم درہم و برہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے
چلنے لگے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مغموم آہ سرد بھر رہا ہے ہوا سے جو درخت متحرک ہوتے
تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اہل اسلام کے حال پر کف افسوس مل رہے ہین اوس کے قطرے
جو پھولون پر پڑے تھے یا گیاہ سبز پر یہ ثابت کرتے تھے کہ آسمان رات بھر حال اسلام پر
رویا ہے یہ قطرے اشک ہین جانور بھی بزبان بےزبانی براے فتح وظفر لشکر اسلام بوقت
سحر یہ خیال کرکے کہ یہ وقت اجابت دعا ہے دعا کر رہے ہین خلاصہ یہ کہ آثار سحر دیکھکر ہر ایک
اٹھا اور زیر لباس کفن پہنا اور ایک مشت خاک اٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ اے
خاک تو لحد ہو جائیو لباس پہنا بعد اسکے ہتھیار لگائے سب لشکر تیار ہو گیا بادشاہ
اپنے خیمہ عبادت گاہ سے مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوئے کرب اپنے خیمے سے واسد اپنے
خیمے برآمد ہوئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ اسلام تمام لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر میدان جنگ
مین آئے مگر مغموم و محزون آکر صف آرا ہوے سبکو یقین مرگ تھا کہ آج ہم سب کی قضا
ہے پس سب آکر صف آرا ہوئے اودھر سے اخلاق بصد عز و وقار بصد شان و شوکت
خوش و خرم مع اپنے لشکر کے آکر مقابل لشکر اسلام کے صف آرا ہوا نقیبون نے نکل کر
نقابت کی اتنے عرصہ مین نقابدار اسی شان و شوکت سے کہ آگے آگے تو خود عقب
مین تمام سرداران اسلام و پسران حمزہ صاحبقران سر جھکائے مثل گنہگاران
کے آکر پہونچے نقابدار میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا بادشاہ اسلام نے مرکب
طلب کیا کہ ایک طرف سے کرب دلاور نے آکر دامن تھام لیا اور دوسری طرف اسد
غازی نے اور عرض کیا کہ کیا قصد ہے غلامون سے ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ میرا
خود قصد ہے کہ مین جاکر اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھسے اسکی
زیادتیان دیکھی نہین جاتی ہین یہ لشکر اسلام کی تباہی مین جو خیال کرتا ہون تو عجب

لشکر کا عالم پاتا ہون کل تک جو صفین درپے سردارون سے آباد تھے آج وہان
خاک اوڑ رہی ہو کل تک جو بہادر و جری میرے پہلو مین تھے آج اُن سے میرا پہلو خالی ہو
اُن سبکو میری نگاہ ڈھونڈھ رہی ہو اور وہ نظر نہین آتے ہین ایک طرف جو نگاہ اُٹھاکر
دیکھتا ہون تو اُنکے غم و الم مین اہل لشکر کا عجب حال ہو مقام رنج و ملال ہو اُن سردارون
کو دیکھتا ہون کہ جو کل تک لاکھون پر حکمرانی کرتے تھے آج وہ مثل مجرمون کے مایوس
و مجبور کھڑے ہوئے ہین ہم اُنکو دیکھتے ہین وہ ہمکو دیکھتے ہین نہ ہم اُن سے کلام کرسکتے
ہین نہ وہ ہم سے نہ ہم اُنکے پاس جاسکتے ہین نہ وہ ہمارے پاس آسکتے ہین اور مین ایک
ہی مقام پر یہ گردش فلکی و رنگ زمانہ ہو کل جن گلعذارون و گلرخون سے یہ لشکر آباد
تھا آج اُنکا پتہ و نشان نہین ہو ہر طرف خاک اوڑ رہی ہو یہ چند شعر کسی شاعر کے یہ حال
لشکر دیکھکر یاد آئے ہین نظم کل جہان پر شگوفہ و گل سے تھے ؎ آج دیکھا تو خار بالکل
تھے ؎ کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم ؎ آج اُس جا ہی آشیانہ بوم ؎ اونچے اونچے
مکان تھے جنکے بڑے ؎ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ؎ رشک یوسف جہان مین جو تھے
جو حسین ؎ کھاگئے اُنکو آسمان و زمین ؎ غیرت حور مہ جبین نہ رہے ؎ ہو مکان تو مگر مکین نہ رہے
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ؎ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ؎ ہو نہ شیرین نہ
کوہکن کا پتہ ؎ نہ کسی جا ہو نل دمن کا پتہ ؎ اب نہ رستم نہ سام باقی ہو ؎ ایک
فقط نام ہی نام باقی ہو ؎ کوئی لیتا نہین ہو قیس کا نام ؎ کون سی گور مین گیا بہرام
جائے عبرت سرائے فانی ہو ؎ مورد مرگ ناگہانی ہو ؎ صبح دم طائران خوش الحان
پڑھتے ہین کل من علیہا فان ؎ ای کرب دلاور و اسد غازی یہ دنیا بے ثبات کا مکان ا
سکو قیام نہین ہو جو آیا ہو وہ ایک دن ضرور یہان سے جائیگا انسان کو زیبا ہو کہ
اپنے سامنے اپنے عزیزون کو چھوڑکر انتقال کرے بے ثباتی دنیا ان اشعار سے
ظاہر ہو پس کس دن کے لیئے مین اپنے کو بچاؤن ایک دن مرنا ہو ضرور ہو اس سرائے فانی
سے جانا واجب و لازم ہو پس خداوند کریم مجکو یہ روز بد نہ دکھائے کہ مین زندہ رہون
اور لشکر تباہ و برباد ہو پس مین قافلہ سالار ہون مجکو آگے ہونا لازم ہو تاکہ معلوم ہو

کہ سب کا سردار ہے کیونکہ آپ لوگون نے مجھکو مرتبہ حکومت مرحمت فرمایا یہ بزرگی دی جہان یہ مرتبہ
مرحمت کیا وہان یہ بھی مرتبہ عنایت فرمائیے کہ مین اب سب سے پہلے جاکر قتل ہون اور مرتبہ
شہادت پر فائز ہون تاکہ تمام ہو کہ بادشاہ اسلام صرف بادشاہ نہ تھے بلکہ اپنے لشکر کے خیرخواہ
و خیراندیش تھے کہ قبل غارت ہونے اپنے لشکر کے اپنی جان دی مجھ سے تباہی لشکر نہ دیکھی جائیگی
آپ لوگ مجھکو نہ روکیں مین نہ مانونگا کرب نے عرض کیا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین اپنی موجودگی
مین آپکو جانے دون اور اپنی آنکھون سے تخت شاہی کو خالی دیکھون یہ آنکھین کور ہو جائین
جو تخت شاہی کو خالی دیکھین خدا وہ دن نہ لائے کہ مین موجود ہون اور آپ تشریف لیجائین
اور مین آپکی ذات ستودہ صفات سے لشکر کو خالی دیکھون کیون اب مجھکو عالم مین بدنام
فرمائیے گا اور سب میرے اوپر طعنہ زن ہونگے کہ کرب لشکر مین موجود تھا اور بادشاہ نے
نکل کر مقابلہ کیا کرب نے روکا بھی اور خود مقابلہ کو آیا تمام بہادرون و شجاعون کے
سامنے بڑی ہتک ہوگی ہر ایک مجھکو بہ نگاہ حقارت دیکھے گا مین سب مین سبک ہونگا جیسا
کہ آپ فرماتے ہین کہ دنیا بے ثبات ہے یہی میرا بھی قول ہے وہ خادم بہت نیک نام و سعادت اطوار
ہے جو اپنے آقا کے روبرو کام آئے اور مرتبہ بادشاہت آپکو خدا نے مرحمت کیا ہم سب تو آپکے
خادم ہین آپ ہماری قدر فرماتے ہین اور آپ نے یہ مرتبہ دیا اور اسقدر ہم سبکو جو گستاخ کیا ہے
یہ آپکی عین عنایت و مہربانی ہے ورنہ کجا ذرہ خاک و کجا جناب بموجب مصرعہ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک پس آپ ازراہ مہربانی مجھکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین جاکر
نقابدار سے مقابلہ کرون آپکی ذات سے سب لشکر کی رونق ہے آپکی موجودگی مین لشکر تباہ
نہوگا اور ہم ایسے اگر غلام نہ ہونگے تو کوئی خرابی نہ ہوگی اور اگر ذات حضور کی خدانخواستہ
لشکر مین نہ ہوگی تو تمام لشکر تباہ و برباد ہوگا مثل اُس دفتر کے کہ جسکا شیرازہ ٹوٹ جائے
اور اُسکے ورق ہوا سے تباہ ہو کر ادھر ادھر برباد ہون کیونکہ شیرازہ لشکر و افسر اعلے
تو آپ ہی کی ذات ہے ہم غلامون سے کیا ہو سکتا ہے اگر آپکی ذات نہ ہو تو لشکر تباہ و برباد
ہو جائے آپکی موجودگی سے سبکو اطمینان ہے اور ہمارے ہونے سے کسیکو اطمینان نہوگا
اگر ہم نہ ہونگے تو یہ لشکر تباہ ہوگا اور اگر آپ ہونگے تو یہ لشکر نہ برباد ہوگا سبکو اس امر کا یقین ہوگا

کہ بادشاہ تو لشکر مین موجود ہین بادشاہ نے فرمایا کہ میری موجودگی و عدم موجودگی یکسان
ہے جب آپ لوگ نہ ہونگے تو یہ لشکر کس کام آئیگا اور میری حکومت کس کام کی مین حکومت
کس پر کرون گا اور کون میری اطاعت کریگا یہ لشکر تو میری موجودگی و عدم موجودگی مین دونون
حالتون مین تباہ ہوگا بعد آپ لوگون کے میرا زندہ رہنا محال ہے پس اس سے کیا حاصل کرین
آپ لوگون کو اپنے سامنے قتل ہوتے دیکھون اور اب تو برکت لشکر زیارت گاہ لشکر مین آپکا
موجود ہونا عین برکت ہے آپ نہ ہونگے تو لشکر تباہ ہوگا کرب نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن
ہے مین آپکو اپنے موجودگی مین جانے نہ دونگا اگر آپ قصد کرینگے تو مین ابھی ابھی اپنے کو
ہلاک کرون گا اگر یہی امر منظور ہے کہ آپ خود تشریف لیجائین تو میرا اور اس غلام زادے کا
سر تن سے جدا فرمائیے اور پھر شوق سے تشریف لیجائیے پھر کوئی آپکو مانع نہ ہوگا اور اگر آپنے
تخت پر سے نیچے آنے کا قصد فرمایا اور ہم مین سے کسیکو اجازت نہ دے ہم خود اپنے کو ہلاک
کرینگے ورنہ سر قدم مبارک پر نثار کرینگے یہ کہکر کرب نے تلوار میان سے لی کرب کا تلوار
لینا تھا کہ اسد نے بھی تلوار کھینچ لی کیونکہ یہ بھی دامن پکڑے ہوئے خاموش کھڑے ہوئے
بادشاہ و کرب کی تقریر سن رہے تھے اور خیال کر رہے تھے دل مین کہا کہ ادھر بابا جان نے
اجازت حاصل کی پہلے آن سے مین اجازت لیکر جاؤن گا اور مقابلہ کرون گا ان دونون
باپ بیٹون کی حالت دیکھکر بادشاہ اسلام متفکر ہین کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر اجازت
دیتا ہون تو برکت لشکر کو ہاتھ سے کھوتا ہون یہ نظر کردہ ہین اگر خود جانے کا قصد کرتا ہون
تو یہ مانع ہوتے ہین اور اپنے کو ہلاک کرتے ہین عجیب کشمکش و پیچ مین مبتلا ہین مرکب برق
رفتار خوشخرام خادم نے زین و لجام سے درست کرکے برابر تخت کے لاکر لگا دیا ہے کل اہل لشکر
ٹوپیان سرون سے اتارے ہوئے بادشاہ کے بچنے کی دعا کر رہے ہین کہ ای کریم کارساز
ای رحیم بندہ نواز تو بڑا کریم و رحیم ہے اور دافع بلیات و سامع اصوات مجیب الدعوات جامع المتفرقین
رب العالمین ہم سب پر رحم کر کسی مددگار کو اپنی قدرت کاملہ سے بھیجدے کہ وہ آکر اس
نقابدار کو قتل کرے اور ہم سبکو اس ۔۔ سے نجات دے اگر بادشاہ نے خود اس نقابدار سے
مقابلہ کیا اور آنکے دشمن اسیر ہو گئے تو ہم سب تباہ ہو جائنگے اور غارت ہون گے سب رونق

وزینت بادشاہی کی ذات سے ہے اور اگر کرب غازی و یا اسد غازی سے گئے تو بھی بہت
خرابی ہے کیونکہ یہ دونوں ہم سب کی زیارت گاہ ہیں جب تیرے بزرگان دین کی زیارت
کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان دونوں صاحبوں کو دیکھ لیتے ہیں انکی ذات سے لشکر میں
ایک قسم کی برکت و رونق ہے تو بچالے اور ہمارے سرداروں کو اس قید سے نجات دے واسطے
تجھکو اپنی عزت و جلال کا کہ ہم سب پر رحم کر تو ہی نے اپنے خلیل کو آگ سے نجات دی اور آتش
نمرودی کو گلزار بنا دیا چاہ میں تو ہی حضرت یوسف کا حامی و مددگار رہا یونس کو بطن ماہی میں
تو ہی نے حیات عنایت کی اکثر مقام سخت و صعب پر صاحبقران و ہم سبکی کمک فرمائی
کیسے کیسے مرحلے سخت و مشکل سے نجات دی بڑے بڑے ساحروں کو تو نے چشم زدن میں قتل
کیا ہے اگر تیری طرف سے امداد نہ ہوتی تو انکا قتل ہونا بہت دشوار تھا تو ہی ہر مقام پر سبکا مددگار
تھا اب تیرے دین کی جاری و ظاہر کرنے میں کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تیرے بندوں
کو تاریکی کفر سے نکالکر انکو روشنی اسلام دکھائیں اور راہ ضلالت و کفر سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچائیں
ہم گنہگار ہمیشہ رہے ہیں تو مدد کر کبھی پکارتے **نظم** تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ٭ دعائے کند من
کنم مستجاب ٭ چو عاجز رہا شدہ دامن ترا ٭ درین عاجزی چون نہ خوانم ترا ٭ اے کریمی کہ از خزانہ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری ٭ دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری ٭ کبھی کہتے تھے
ہم گیا ہی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے ٭ بجرم گرفتارم علی مرتضے دستے ٭ ز حالات
شب معراج دانستم ید اللہی ٭ چرا دستم نگیری یا علی بہر خدا دستے ٭ سگرو سنسار
بارت ہیں جبریل کو انچھر تین سیکھایو ٭ تین سو برس نبی جی سے آگے تا ہر
کے سلمان کو چھڑایو ٭ جب بھیڑ پڑی در خیبر کی اندھار سین چلایو ٭ مین منتی کرد ن
ستار ہیری بار کیون دیر لگایو ٭ اور سب اہل لشکر یون دعا کر رہے تھے وہان
بادشاہ کرب کو اجازت دیتے تھے نہ اسد کو نہ اسد کرب بادشاہ کو جانے دیتے
تھے کفار اس حالت کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ ایسا وقت کبھی
نہ پڑا ہوگا نہ معلوم یہ لوگ کیا ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں ایک بولا کہ اپنے نزدیک
اپنے خدا سے دعا کر رہے ہیں اخلاق نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکا خدا انکو آکر بچاتا ہے

تو لیتا ہی مگر اصل امر تو یہ ہی کہ یہ لوگ بڑے سخت و بڑے مغرور ہین یہ تو حالت ہی اور پر
برا کہنے سے باز نہین آتے ہین اور مقابلہ کرنے کو مستعد ہین **اخلاق** تو یہ کہہ رہا ہو ادھر
نقابدار نے دیکھا کہ عرصہ ہوا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور
سب باہم کچھ صلاح کر رہے ہین اور بار بار آسمان کی طرف دیکھکر کچھ ہاتھ اُٹھا کرتے ہین
اور بادشاہ نے میرے مقابلہ مین آنے کو مرکب طلب کیا تھا دو سردار جو کہ باقی
ہین وہ روک رہے ہین یہ دیکھکر ایک بلند قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ مجکو بہت عرصہ
ہوا مبارز طلب کیے ہوئے کوئی میرے مقابلہ کو نہین نکلا مین خود دیکھتا ہون کہ تم لوگ کچھ ہاتھ
اُٹھا اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھکر کہہ رہے ہو پکار کر خداوند عجائب سے فریاد کرتے ہو وہ تمھاری
کمک ہرگز ہرگز نہ کرینگے اُنکو برا کہو اور پھر اُنھین سے مدد کے خواستگار ہو کیسے بغیرت ہو
اب اُنکا دریاے قہر جوش مین آیا ہی اُسی خدا سے کمک طلب کرو کہ جسکی بندگی کرتے
ہو کہ وہی آکر کمک کرے مین نے تم سے کیا کہا کہ اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی
اختیار کرو مگر تم نے یہ سنا انکار کیا کیے اب کیا ہوا جو فریاد کرتے ہو عاجز جو ہوئے تو اُسی
طرف رجوع کی اگر اب تم یہ بھی قبول کرو کہ ہم سب اطاعت بھی کرتے ہین اور دین اسلام
بھی ترک کرتے ہین تو بھی مین تمھارے قتل سے باز نہ آؤن اور تم سبکو ضرور قتل کرون
کیونکہ تم نے مجکو بہت پریشان کیا ہی اور یہ کیا کہ ایک کو دوسرا مقابلہ مین آنے سے
منع کرتا ہی تم سبکا یہی حال ہوگا صرف تھوڑی دیر کا پس و پیش ہی جسکا جی چاہے میرے
مقابلہ کو آئے مین موجود ہون اگر اب تم مین سے کوئی نہ آئیگا تو مین خود آؤنگا ساری بہادری
و جرأت جاتی رہی ہر ایک موت سے ڈرنے لگا ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھنے
لگا یہ کیسے مرد ہو اور کیسے موت سے خوف نہین کرتے ہو لے بس بے بس اب کوئی میرے
مقابلہ کو آئے مین کہان تک میدان مین کھڑا رہون اور انتظار کرون مجکو تم سب کے حال
پر ہنسی آتی ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام نے جواب دیا کہ او نابکار کیا لاف
و گزاف کرتا ہی تجھسا بھی بیحیا و بیغیرت کوئی نہ ہوگا کہ ساحر ہو کر غیر ساحرون سے لڑنے
آیا ہی اور اُنپر طعنہ زن ہوتا ہی یہ بھی تیری بیحیائی ہی کہ پردۂ نقاب مین اپنا روے سیاہ

پوشیدہ کیے ہوئے ہے ہم لوگ موت سے خوف نہیں کرتے ہیں بلکہ خوش ہوتے تو کیا ہمیشہ جیئیگا
موت خود تیرے حال پر ہنس رہی ہے کہ کوئی دم میں تو غارت ہوا چاہتا ہے کیونکہ ہم اپنے خدا سے
طلب کمک و مدد کر رہے ہیں اب تیرے طلسم و ستم کا زمانہ حد سے گذر گیا ہے کوئی نہ کوئی تیرا سرکوب
آتا ہے اور تیرا اسلاہ بل نکالتا ہے وہ تیرا خداوند نجات نگار کیا گیا ہے جو ہم اس سے مدد کے
خواستگار ہوں گے اور فریاد کرینگے ہم اپنے اُس خدا سے فریاد کرتے ہیں جو سبکا پیدا کرنے والا ہے
اور سب پر حاکم ہے اور سب سے قوی زیادہ ہے بس اپنی زبان بند کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے اوپر برق
قہر الٰہی گرے اور تو خاک سیاہ ہو جائے دیکھ تیری اس گستاخی و بے ادبی کی تجکو ابھی
سزا ملتی ہے زمین شق ہوتی ہے اور تو اُسمین سماتا ہے یہ جو تو نے کہا کہ ایک دوسرے کا سہارا
ڈھونڈتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ اتنا ہی عرصہ اور ہو کہ ہم زندہ بچیں یہ امر نہیں ہے بلکہ یہ امر ہے کہ
تیری جان کا ملک الموت آنے والا ہے اسکا انتظار ہے اور یہ ہو نہیں سکتا ہے کہ ہم اپنی موجودگی میں
اپنے بادشاہ کو تیرے مقابلہ کے لیے روانہ کریں اور ہم تماشہ دیکھیں کیونکہ رو کیں جب تک
ہم زندہ ہیں اُسوقت تک ہم بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے تو کیوں آ تیرے مقابلہ کو کوئی
نکلا آتا ہے بہت عجلت نہ کر دیکھ قضا آ پہونچی ہے لقابدار نے کہا کہ میری تو قضا نہیں آئی
اور کون ایسا ہے جو مجکو قتل کرے میں تو کسیکو نہیں دیکھ سکتا ہوں کہ مجکو قتل کر سکے
اور تم لوگ بیکار بکبک کر کے اپنے دلوں کو خوش کرتے ہو خیر میں اور چند منٹ انتظار کرتا ہوں
اگر کوئی مقابلہ کو آیا خیر ورنہ میں خود آؤنگا اور اکیلا تم سبکو قتل کرونگا ادھر کرب دلاور
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے سنا کہ وہ نابکار کیا بک رہا ہے اب غلام کو اسکے
کلمات سننے کی تاب نہیں ہے دل و جگر سینے میں دونوں اُسکی تقریر بیہودہ سے بریان
ہوئے جاتے ہیں مجکو اجازت مرحمت فرمائیے بادشاہ نے فرمایا کہ یہی میرا بھی حال ہے
اب خود مجکو اجازت مرحمت فرمائیں یہاں پھر بحث ہونے لگی جب پھر عرصہ ہوا لقابدار
نے پھر پکار کر کہا کیا کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا میں خود آؤں ادھر تو اُسنے للکار کر کہا ادھر
اہل اسلام نے جھک کر دعا کی چونکہ زمانہ گردش و سختی کا گذر چکا تھا اور لقابدار کا طلسم
حد سے گذر چکا تھا اب جو اہل اسلام نے بلک کر دعا کی وقت اجابت دعا آ پہونچا تھا

در آسمان باز تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریاے رحمت الٰہی نے جوش
مارا اور دعا قبول ہوئی اودھر بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن اور کرب
اسد نے قصد کیا کہ اودھر بادشاہ مرکب پر سوار ہون اپنے ننگے تلوارون سے کاٹ ڈالین
کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا لشکر اسلام و بادشاہ اسلام نے جو اس گرد و
غبار کو دیکھا اور کفار و نقابدار نے تو خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہی مگر لشکر ظفر اثر
اہل اسلام و بادشاہ نے تو خیال اپنے دل مین کیا کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لاتے
ہین فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر بہت جلد خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی آیا ہمارا مددگار ہی یا کفار کا لشکر
اس گرد و غبار کے دیکھنے سے وہ رنج و غم تو برطرف ہو گیا ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی
مگر معلوم تو ہو یہ گرد و غبار خوشی کی خبر دیتا ہی اور اس گرد نے کام پانی کا کیا کہ کدورت رنج و الم
کو دل پر سے دھو دیا ہرکارے یہ حکم پا کر چلے اودھر کفار کے بھی لشکر کے ہرکارے برائے
خبر روانہ ہوئے وہ گرد و غبار قریب اس صحرا کے آکر قائم ہوا ہرکارے ابھی پہونچنے نہ پائے
تھے کہ دامن گرد کا شق ہوا دونون لشکرون کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے دامن گرد کا
شق ہوا کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا چند سردار
اُسکے تخت کے گرد اور ایک نقابدار نقشہ پوش بصد جوش و خروش مرکب پری وش پر
سوار از سر تا پا غرق جواہر ہتھیار لگائے ہوئے خود سر پر نیزہ کنوتی مرکب پہ رکھا ہوا آگے آگے
تخت کے چلا آتا ہی وہ بادشاہ بدریش سفید زرنگار لباس پہنے ہوئے تاج سر پر دو دو
سبز رنگ و سفید رنگ اودھر اودھر دونون پر سایہ کیے ہوئے چتر سر پر لگا ہوا چند سردار
مرکبون پر سوار چلا آتا ہی اودھر اس بادشاہ نے دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر صف آرا
مگر سبکا یہ حال ہی کہ پریشان ہین کچھ دعا کر رہے ہین لشکر مین ہر طرف خاک اڑ رہی ہی
کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا ہین نت نہائے لشکر سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لشکر اسلام
ہی نقابدار و بادشاہ نے دیکھا کہ بادشاہ لشکر کا قصد ہی کہ مقابلہ کو نکلے دو سردار ہاتھ جوڑ جوڑ
کر روک رہے ہین مرکب برابر تخت کے خادم لیے ہوئے کھڑا ہی قرینہ سے پہچانا کہ ان
دونون سردارون کا قصد ہی کہ اگر بادشاہ ہمکو اجازت نہ دین اور خود مقابلہ کو جاوین تو

ہم اپنے کو ہلاک کریں بادشاہ نو وارد و نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہی یہ حال
دیکھکر کلیجہ منہ کو آنے لگا بہت افسوس کیا مگر کسی مصلحت سے خاموش رہے مگر ہر ایک نے
اپنے دل میں خیال کیا کہ کچھ عرصہ جو ہوا تو یہاں یہ سانحہ گذرا راوی بیان کرتا ہی کہ جب شیران
کو خواجہ نے روانہ کیا تھا برائے دریافت حال تو وہ اسی زمانہ میں آیا تھا کہ بادشاہ اسلام
تشریف لا چکے تھے اور یہاں مقابلہ ہو رہا تھا اور سرداروں کو نقابدار ابلق پوش گرفتار
کر رہا تھا شیران نے جا کر یہ سب حال بیان کیا تھا جو خواجہ بندوبست کر کے چلے
اب آکر پہونچے جب لشکر کا خاتمہ ہونے کو ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے دوسری طرف دیکھا
خواجہ بادشاہ بنے ہوئے ہیں اور وہ سب سردار جو ہمراہ ہیں ساحر ہیں کہ سحر سے اپنی صورت
تبدیل کیئے ہوئے ہیں نقابدار جہانگیر ہیں ملکہ غزالہ آہو چشم دونوں سحر سے پوشیدہ
ہیں اور باز سحر بنا کر خواجہ کے ہمراہ کیئے ہیں اور سحر کو اپنے زور دے رہے ہیں جب خواجہ
لشکر اسلام کی حالت دیکھ چکے اب انھوں نے لشکر کفار کیطرف دیکھا کیا نظر آیا کہ سامنے لشکر اسلام
کے ایک مختصر لشکر صف آرا ہی سیاہ علم کھلے ہوئے ہیں سب خوش و خرم ہیں اہل اسلام مغموم و محزون
ہیں کفار خوشیاں کر رہے ہیں اور اہل اسلام آہ سرد بھر رہے ہیں خواجہ نے دیکھا کہ میدان میں
ایک نقابدار ابلق پوش ابلق سوار کھڑا ہوا ہی اسکے برابر ایک عیار ہی ایک باز ابلق رنگ اُس
نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہی عقب پشت نقابدار کل سرداروں دلیران حمزہ صاحبقران نامدار شل مجبوروں
و قیدیوں کے سر جھکائے ہوئے ہاتھوں میں موگریاں آہنی لیئے ہوئے کھڑے ہیں نقابدار اہل اسلام
کی حالت دیکھکر ہنس رہا ہی اور اُن سے مبارز طلب کر رہا ہی یہ واقعہ دیکھکر خواجہ کا دل
بے چین ہو گیا مگر صبر کیا جب قریب اُس صحرا کے پہونچے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف آرا
ہو اور اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا ہوں سب نے دیکھا کہ ایک بارگاہ مختصر برپا ہوئی
اور چند خیمے اور اُس لشکر قلیل نے مابین دونوں لشکروں کے صف باندھی زیادہ سے
زیادہ اُس لشکر نو وارد میں دو سو جوان ہونگے مگر رعب و داب بہت ہی جب صف بندی ہو چکی تخت
لگا یا گیا قلب لشکر میں غرضکہ ہر کارے دونوں لشکروں کے اُس لشکر نو وارد میں آئے اور
حال دریافت کرنے لگے چونکہ بادشاہ پیر کا حکم تھا کہ جو کوئی ہمارے لشکر میں پر آئے

دریافت حال آئے اسکو ہمارے پاس لاؤ اگر وہ بخوشی آئے تو خیر ورنہ زبردستی لانا اور
اسیر کرکے لانا ہرکاروں نے جو آکر دریافت کیا اہل لشکر نے کہا کہ بادشاہ کے پاس چلو
وہ خود تم سے حال بیان کرینگے اپنی زبان سے ہم نہیں کہہ سکتے ہیں ہمکو حکم نہیں ہے جسکی ملک [illegible]
ہیں اور جدھر سے تشریف لائے ہیں اور جس قصد سے آئے ہیں سب حال تم پر ظاہر ہوگا ہرکاران
لشکر اسلام تو انکے ہمراہ ہوئے ہرکاران لشکر کفار نے چلنے سے انکار کیا پہلے تو ان لوگوں سے
کہا کہ چلے چلو جب انھوں نے کسی طور سے نہ سنا انھوں نے یہ کہا کہ تم جاسوس ہو اور یہاں
خبر لینے کو آئے ہو چار طرف سے گھیر کر پکڑ لیا اور خدمت بادشاہ تخت نشین میں لائے
اور عرض کیا کہ یہ جو لوگ آپکے روبرو کھڑے ہیں ہم سے انھوں نے یہ دریافت کیا کہ یہ لشکر
کدھر سے آیا ہے اور ان تخت سوار و نقابدار کا کیا اسم مبارک ہے اور کدھر جائیگا اور یہاں کس
ملک کو آیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی خدمت میں چلو وہ خود اپنی زبان سے
تم سب کو اس حال سے آگاہ کرینگے انھوں نے قبول کر لیا اور ہمراہ ہو لیے یہ جو اسیر کھڑے ہیں
انھوں نے بھی دریافت کیا مگر ہم نے ان سے یہاں آنے کو کہا تو انھوں نے انکار کیا
اور لڑنے کو آمادہ ہوئے چونکہ آپکا حکم محکم تھا کہ جو آنے سے انکار کرے اسکو اسیر کرکے لانا
چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ انکو اسیر کرکے لائے ہیں بادشاہ نے سر اٹھاکر دیکھا ہرکاران لشکر
اسلام کو پہچان لیا اور وہ سامنے زیبا کھڑے ہوئے تھے اور کفار کے لشکر کے ہرکارے جو
کھڑے ہوئے تھے کہا کہ انکو خوب جوتیاں مارو اور کو بیکار می کرو جیسا انھوں نے
آنے سے انکار کیا ہے یہ حکم دینا تھا کہ اوپر مار پڑنے لگی دوہائی دینے لگے بادشاہ کی
کی ہم سے خطا ہوئی جو ہم نے انکار کیا اب ایسی کبھی خطا نہ ہوگی جیسی ہم نے خطا کی اسکی
سزا پائی اب ہمارے قصور کو معاف فرمائیے حکم دیا کہ اچھا اب نہ مارو دوہائی دیتے ہیں
سب نے ہاتھ روک لیے مار پڑنا موقوف ہوگئی اب بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی
طرف دیکھکر کہا کہ تم کون لوگ ہو اور ہمارے لشکر میں کس کے حکم سے آئے تھے اور کیا سوال
کرتے تھے جو یہ لوگ تمکو ہمارے پاس لائے ہیں اور ہرکاران لشکر کفار سے کیوں یہی سوال کیا
ہرکاران لشکر اسلام نے جواب دیا کہ ہم لوگ ہرکارے ہیں لشکر خدا پرستان کے

سلخ لشکر صف آرا ہی ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے آپکے لشکر مین آئے ہین کہ دریافت کرین کہ آپ
کدھر سے تشریف لائے ہین اور کسکی کمک کو دونون جانب کے سرکارون کی تقریر سنکے بادشاہ پیر
نے جواب دیا کہ اے سرکارو ان لشکر کفار اخلاق قزاق سے کہدینا کہ ہم تیری سرکوبی کو آئے ہین اور
بتاؤ کہ تمہارے لشکر مین خوشی کس امر کی ہی اور یہ نقابدار کون ہی اور یہ کون لوگ ہین جو اسکے عقب
پشت صف بستہ ہین اُنھون نے جواب مین عرض کیا کہ ہمارے لشکر کے لوگ اس سبب سے خوش
ہین کہ آج ہم سب ملکر خداپرستون کو قتل کرینگے اور انکا خاتمہ ہوگا کیونکہ انھون نے بہت سر
اٹھایا تھا یہان تک ہماری شجاعت و بہادری بھول گئے یہ جو نقابدار میدان مین مرکب پر سوار کھڑا
ہوا مبارز طلب کر رہا ہی اس نے ان سب سردارون کو جو کہ اسکی پس پشت سر جھکائے
ہوے کھڑے ہین اسیر کیا ہی یہ سب سردار لشکر اسلام کے ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے دیو و
پریزاد کو قتل کیا اُن سے نہ زیر ہوے مگر نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کر لیا اب
سواے بادشاہ لشکر اسلام و دیگر سردارون کے جو کہ اسوقت پاس بادشاہ کے موجود
ہین کوئی وہ سردار نہین ہم لوگ اس امر کی خوشی کر رہے ہین کہ اب کوئی دم مین بادشاہ کو
مع ان سردارون کے اسیر کر لین گے اُسکے بعد لشکر کو تباہ کرینگے خداپرستون کی حالت دیکھکر
خوش ہوتے ہین اور خوشی کا مقام ہی یہ امر ضروری ہی کہ خداپرست لاکھون ہین لشکر کی حد و
انتہا نہین ہی کثرت سپاہ سے تمام صحرا بھرا ہوا ہی مگر ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین یہ تو کچھ بھی نہین
ہین اگر اسکے دس گنے ہون تو بھی نقابدار دہکو خوف نہ ہوگا وہ لوگ اپنی کثرت پر بھولے
ہوے ہین ہمکو کچھ ڈر نہین ہی نقابدار ان سبکو مار لیگا بادشاہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ
بس اپنی زبان کو بند کرو ہمنے سن لیا کہ تم لوگ ان لوگون کی حالت دیکھکر خوش ہوتے
ہو اور تم نے ان سب پر ظلم و ستم کیا ہی نقابدار و اخلاق سے ہماری طرف سے کہدینا
کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو بس اسی مین خیریت ہی جان کی کہ ان لوگون سے ہاتھ اٹھاؤ
اور ان سبکو ہمارے حوالے کرو جنکو تمنے اسیر کیا ہی اور خداپرستون سے مقابلہ نکرو
کیونکہ وہ اسوقت مجبور و ناچار ہین اور تمنے انپر بہت ظلم کیا اگر اسکے خلاف کروگے
تو پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور اس امر سے آگاہ ہو کہ ہم تمہاری ملک کو آئے ہین

نہ ان لوگون سے ہم ہمیشہ صحرا بہ صحرا کوہ بہ کوہ پھرا کرتے ہین جو مظلوم و بیکس کسی آفت مین مبتلا
ہوتا ہی اسکی کمک کرتے ہین اور ظالم کو سزا دیتے ہین نہ کوئی مقام ہمارا قیام کا ہی نہ کوئی مسکن
یہی کوہ و صحرا ہمارا مسکن ہی یہی جاے بود و باش ہی کبھی اس صحرا مین کبھی اُس جنگل مین کبھی
درہ کوہ مین جہان شام ہوگئی قیام کرلیا بوقت سحر پھر روانہ ہوئے جدھر نکل گئے اُسی
طرف کے ہوگئے نہ ہم لشکر کثیر رکھین کہ اُسکے اُترنے کے لیئے وسیع مقام کی ضرورت ہو
نہ مال و اسباب اسقدر رکھین کہ چور و قزاق کا خوف ہو ہماسی مختصر سامان سے ہمنے اکثر
کے لشکر کو شکست دی جسنے کسی پر ظلم و بدعت کی ہو اُسکو ہمنے سزا دی ہی نہ ہمارا کسی طرف
جانے کا قصد ہی حسن اتفاق سے اودھر آگئے ہین ہمنے دو لشکر صف آرا دیکھے ایک کو پریشان
پایا ایک کو خوش ہم نے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا کہ مقابلہ کا تماشہ دیکھین
کہ کون ظفریاب ہوتا ہی اور کون شکست کھاتا ہی کون انمین مغلوب ہوتا ہی اور کون غالب ایک
طرف لشکر کثیر ہی اور ایک سمت قلیل طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ لشکر کثیر کی فتح ہو ہمکو
کسی سے کچھ غرض نہین ہی پس اب تم جاؤ ہم تمہارے حال سے آگاہ ہوگئے ہمارا پیغام
جو کہ ہمنے اخلاق کو دیا ہی اُن سے کہدینا اور جو وہ جواب دے وہ ہم تک پہونچا دینا یہ تقریر
اُس بادشاہ تاج پوش نے اس طور سے کی کہ وہ ہرکارے ڈر گئے اور اُسی وقت الٹے
پاؤن رکھکر اپنے لشکر کی طرف بھاگے ادھر اُس بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی طرف
دیکھکر کہا کہ تم لشکر خداپرست کے ہرکارے ہو یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہی یہ خداپرستون
کا بھی اور تم بھی خداپرست ہو اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان یہ لشکر اہل اسلام کا
ہی اور ہم لوگ بھی خداپرست ہین کہا کہ یہ کیا حالت ہی لشکر کی اور یہ کیا صورت ہی یہ لوگ اسقدر
کیون پریشان ہین اسکا کیا سبب ہی اور کوئی کیون نہین تمہارے لشکر سے نکل کر نقابدار
سے مقابلہ کرتا ہی اور یہ جسقدر پس پشت نقابدار سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین یہ سب تمہارے
لشکر کے سردار ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان یہ سب سردار ہمارے لشکر کے ہین اس
نقابدار نے ان سبکو اسیر کیا ہی سحر سے یہ نقابدار ساحر ہی سحر کرکے اس نقابدار نے سب
سردارون کو اسیر کرلیا ہی اب سواے بادشاہ اسلام و کرب و اسد کے اور کوئی

دسردار ہے کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور لڑے اے بادشاہ جو سردار برائے مقابلہ گیا
نقابدار نے اسیر کر لیا یہ باز جو اسکے سر پر سایہ فگن ہے جبان ادھر کا سردار گیا یہ باز سر پر
اُسی سردار کے آیا اور گردش کی ادھر نقابدار نے کمرزنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اٹھا
لیا ہم لوگ ساحر نہیں ہیں جو رد سحر کریں چونکہ صاحبقران لشکر میں اسوقت موجود نہیں ہیں جو
اسم واثق سحر پڑھیں وہ مالک اسم اعظم و باطل سحر ہیں اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو یہ نوبت
نہ ہوتی وہ اس نقابدار کو چشم زدن میں قتل کرتے پس اُنکی عدم موجودگی میں یہ حالت
ہوگئی اور یہ آفت نازل ہوئی صاحبقران تو برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہیں بادشاہ اسلام
طلسم نوخیز جمشیدی پر فروکش تھے مع کل لشکر کے اور وہ چند سردار جو ہمراہ صاحبقران لشکر سے
آئے تھے مع تھوڑے سے لشکر کے فروکش تھے کہ اتفاق سے جنگ و پیکار ہونے لگی اس نقابدار
نے ان سب سرداروں کو اسیر کر لیا بادشاہ اسلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ تشریف لائے نوبت
جنگ و پیکار کی آئی وہی حال ہوا کہ سب سردار اسیر ہوگئے آج جو میدان میں آکر نقابدار نے
مبارز طلب کیا بادشاہ نے خود قصد مقابلہ کیا کہ کرب و اسد مانع ہوئے پس ہی روک
رہے ہیں لشکر اسلام خداوند کریم سے اس بلا سے نجات پانے کی دعا کر رہا ہے عجب آفت میں ہم لوگ
مبتلا ہیں خدا ہم پر رحم کرے اور اس بلا سے نجات دے اور اس آفت سے بچائے ہم سب کے سب
اس بلا میں مبتلا ہیں اور اس سبب سے پریشان ہیں کہ دیکھئے اب کیونکر جان بچتی ہے اور کیونکر
نجات ملتی ہے یہی سبب ہے رنج و صدمہ و غم و الم کا جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جب آپکی آمد کی
دھوم بلند ہوئی تو بادشاہ اسلام نے ہم سے فرمایا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ ہم ادھر کو آئے خبر سکے لئے بیان
دریافت کیا آپکے لشکر کے لوگ ہمکو آپکی خدمت میں لائے اب آپ یہ فرمائیں کہ آپکا اسم
مبارک کیا ہے اور کدھر سے تشریف لائے ہیں اور کہاں کا قصد ہے اس بادشاہ نے جواب میں فرمایا
آگاہ ہو کہ میرا نام شہنشاہ یک رنگ تاج گیر ہے میرے قیام کرنے کا کوئی مقام نہیں ہے ہمیشہ
کوہ و صحرا میں پھرا کرتا ہوں رات جس مقام پر ہوگئی اسی مقام پر قیام کیا خواہ صحرا ہو خواہ کوہ
صبح کو پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے اسی میں بسر ہوتی ہے اور اسی طرح ہم اپنا لشکر لیے ہوئے
جنگل بہ جنگل پھرا کرتے ہیں ہمارا طریقہ ہے کہ جس کسی پر دیکھا کہ مصیبت پڑی ہے اور رنج و غم میں مبتلا ہے

اُسکی کمک سی مگر کچھ اجرت لیکر ہم ٹھیکہ لیتے ہین اور اس کام کو کرتے ہین کہ جسکا ٹھیکہ لیتے ہین آجتک کبھی کسی
مقام پر ہمنے زک نہین پائی ہم بادشاہون سے ٹھیکہ لیکر کام کرتے ہین اکثر ہمنے ٹھیکہ لیکر اُن لوگون کی مدد کی
ہو کہ جنکے اوپر حریف کی زیادتی ہوئی ہو اگرچہ ہم اُسکی کمک کرتے ہین مگر کچھ روپیہ لیکر جبکہ وہ ہمکو ٹھیکہ دیتا ہو تم ہمارے
بادشاہ سے کہنا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم اس نقابدار اور اس لشکر کفار سے بہت عاجز و پریشان ہو اور اُسنے تمھارے
سب سردارون کو اسیر کر لیا ہی سواے تمھارے ان سردارون کے کوئی تمھارے لشکر مین نہین ہو اور تمکو
اسوقت سخت مشکل ہی ہم اتفاق سے ادھر آنکلے ہین اگر تم ہمکو ٹھیکہ دو ہم اُس لشکر سے اگر اس لڑائی کو فتح
کرین اور اس نقابدار کو قتل کرین کیونکہ ہمنے جسکی کمک کی ہی روپیہ لیکر اُس جنگ کو سر کیا ہی کبھی ہمنے شکست
نہین پائی ہی یہی لشکر قلیل ہمارا لاکھون سے لڑا ہی یہ نقابدار جو ہمارے ہمراہ ہی اکیلا لاکھون سے مقابلہ کرتا ہی اور
شکست دیتا ہی اسی نقابدار ابلق پوش نے اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین تو یہ سب
بھاگ کھڑے ہونگے باوجودیکہ تم لشکر کثیر رکھتے ہو اور عاجز ہو اور ہمکو کچھ خوف نہین ہی
ہمکو تمھارے حال پر رحم آتا ہی اسی سبب تم سے کہا جاتا ہی کہ اگر تم ہمکو اس جنگ کا ٹھیکہ دو
تو ہم مقابلہ کرین کوئی ہماری خواہش نہین ہی کہ تم ہمکو ٹھیکہ دو ہان اگر تمکو یہ امر منظور ہی
ہو اور اپنی خلاصی چاہتے ہو تو کیا مضائقہ ہی ورنہ ہمکو کوئی ایسی ضرورت لاحق حال نہین ہی کہ
بیجا ہر کو کسی سے فساد کرین چونکہ یہ ہمارا پیشہ ہی کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین تمکو اس حال سے
آگاہ کر دیا اب تمکو اختیار ہی یہ کہکر ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اسی مضمون کا جو کہ ہرکارون
سے کہا تھا تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ تم لوگ بھی خدا پرست ہو اور ہم لوگ بھی یزدان پرست
ہین اسی امر کا اور بھی پاس ہی اور یہ لوگ جو کہ تم سے لڑ رہے ہین کافر ہین لیس مذہب کا بھی
خیال ہی اسی سبب سے اور تمھاری کمک کی جاتی ہی مگر اسی شرط پر اگر تم ٹھیکہ دو گے کیونکہ ہمارا
کام یہی ہی اور یہی پیشہ ہی اور یہی بلکہ صرف جبکہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین اور اسی مین بسر کرتے ہین
اگر ہم صاحب ملک و مال ہوتے تو کبھی تم سے روپیہ کی خواہش نہ کرتے اگر تم ٹھیکہ اس جنگ
کا دینا قبول کرو تو ہم ہمکو ٹھیکہ کے روپیہ سے آگاہ کرین اگر تمکو یہ خوف ہو کہ یہ روپیہ ہمارا لیکر
کسی طرف کو چلے جائینگے یا ہمکو فریب دیتے ہین یا دھوکا تو تم پہلے ہمکو روپیہ نہ دو کسی مقام
پر اسی صحرا مین جمع کر دو چند سوار تمھارے طرف سے مقرر کیے جائین کہ وہ اُسکی حفاظت کرین

اور چند ہمارے طرف سے اگر ہم اس لڑائی کو فتح کر لین اور تمھارے قیدیون کو رہا کر دین
اسوقت یہ روپیہ ہم لین اور اگر اس لڑائی کو نہ فتح کرین اسوقت تم یہ روپیہ اٹھا لینا ہمکو کوئی
سروکار نہ ہوگا اگر اس طور سے تم یہ سب امر قبول کروگے تو ہم ضرور اس لڑائی کو سر
کرینگے ورنہ ہم یہان سے جدھر کو جی چاہے گا چلے جاینگے یہ سب باتین لکھکر اُن ہرکارون
کو دین اور کہا کہ تم زبانی بھی کہدینا جو کہ ہم نے تم سے کہا اور یہ نامہ بھی دیدینا اور کہا کہ ہمارے
لشکر کے بھی چند لوگ اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تاکہ جو جواب تمھارے بادشاہ دین یہ لوگ ہم سے آکر
بیان کرین اگر وہ اس امر کو قبول کرین تو ہم زر عیلکہ کی شرح کرین تاکہ وہ بادشاہ جمع کر دین
ہم مقابلہ کرین اگر نہ قبول کرین تو ہم اپنی راہ لین وہ ہرکارے سلام کرکے اور پیام زبانی نامہ
اور چند سوار لشکر نو وارد کے اپنے ہمراہ لیکر چلے بادشاہ تخت نشین شہنشاہ یکہ تاز تاجگیر
نے اپنے سوارون سے بھی وہی تقریر بیان کر دی تھی کہ تم بادشاہ اسلام سے یہ تقریر
کرنا جو وہ جواب دین وہ ہم سے آکر بیان کرنا ادھر سے تو ہرکارے ان سبکو لیکر چلے
ادھر بادشاہ اسلام و کرب غازی و اسد دلاور و لشکر اسلام نے جو اس لشکر کو
دیکھا اور بادشاہ اور نقابدار کو تو ایک قسم کی تقویت دل کو ہوئی مگر حیران ہین کہ یہ کون
ہین اور یہ بادشاہ کون ہے اور اسکا کیا نام ہے اور کدھر سے آیا ہے اور کس کی کمک کو آیا ہے یہ تو
ہمارے مددگارون مین سے نہین ہے اگر ہمارا مددگار ہوتا تو ہمارا اگر شریک ہوتا اور ہم سے
شناسائی ہوتی نہ یہ کفار کے مددگارون مین سے معلوم ہوتا ہے اگر انکا مددگار یا دوست
ہوتا تو انکا شریک ہوتا لشکر کو الگ نہ اتارتا یہ تو ہم دونون سے الگ ہے کیونکہ اپنے
لشکر الگ صف آرا کیا ہے نہ معلوم کس سے مقابلہ کو آیا ہے اگر ہم سے مقابلہ کریگا تو ہم اس سے
کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک آفت مین مبتلا ہین ایک نقابدار سے تو ہمارا یہ حال کیا ہے نہ معلوم
دوسرا نقابدار کیا آفت برپا کرے گا اگر کفار سے مقابلہ ہے کا آنسے لڑنے کو آیا ہے تو ہمکو
کیا ہمارا تو خاتمہ ہو چکا ہے نہ معلوم اسکا کیا دین و مذہب ہے کرب نے عرض کیا کہ حضور کا خبر
کہ ہرکارے ہمارے دریافت گئے ہین وہ دریافت کرکے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم
ہو جایگا اپنے دیکھنے فکر کی ضرورت نہین ہے حضور مجھکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جا کر نقابدار سے

مقابلہ کروں کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اس
لشکر کے جو کہ نقابدار کے ہمراہ آیا ہی اور بادشاہ کے بالکل نشان نہ تھے کہ اُن سے ظاہر ہوتا
کہ یہ مذہب ہی کیونکہ اول تو پھریروں پر لشکروں کے اگر خدا پرست ہیں تو تعریف خدا
وحمد یزدان تحریر ہوتی ہی اور رنگ سبز و سرخ و دیگر قسم کا ہوتا ہی سوا سے سیاہ
رنگ سے اگر کفار کا لشکر ہی تو اسپر اُس خدا کی تعریف تحریر ہوتی ہی کہ جسکی وہ بندگی و پرستش
کرتے ہیں اور سیاہ رنگ ہوتا ہی یہی دو نشان ہیں شناخت لشکر کفار و لشکر اسلام کے پہچان
اس لشکر میں نشان ہی نہ تھے پھر کیونکر کوئی شناخت کر سکے کہ یہ کفار ہیں یا مسلم
جب تک دریافت نہ ہو کرب دلاور نے جب یہ کہا کہ حضور کی طرف سے ہرکارے برائے
دریافت گئے ہیں وہ دریافت کر کے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم ہو جائیگا زیادہ
تامل کی ضرورت نہیں ہی حضور مجھکو اجازت مرحمت کریں تاکہ میں جاکر نقابدار سے مقابلہ
کروں کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا بادشاہ نے چند منٹ
سکوت کر کے اور یہ تقریر کرب کی سماعت فرما کے جواب دیا کہ ای کرب دلاور ہرکاروں
کو آلینے دو تاکہ حال معلوم ہو جائے تو نقابدار سے مقابلہ کا بندوبست کیا جائے یا میں
خود جاؤنگا یا تمکو اجازت دونگا کرب خاموش ہو رہے ادھر لشکر کفار و نقابدار
ابلق پوش و اخلاق اپنے مقام پر خیال کر رہے ہیں کہ یہ لشکر کہاں سے آیا ہی نقابدار
کے اور اخلاق کے دل کا یہ حال ہی کہ جب سے اس لشکر کو دیکھا ہی ایک قسم کی ترین ہوئی
ہی اور اضطراب ہی اور ایک قسم کا خوف ہی نقابدار تو یہ خیال کر رہا ہی کہ دیکھیے یہ لشکر جو آیا
کس سے مقابلہ کرتا ہی اور کسکا لشکر ہی مبارز طلبی بھی لشکر اسلام سے بھول گیا خاموش کھڑا
ہوا لشکر نو وارد کی طرف دیکھ رہا ہی اور عالم سکوت طاری ہی یہ خیال ہی کہ ہرکارے جو
خبر کو گئے ہوئے ہیں وہ خبر لائیں تو پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب کروں اخلاق اپنے
سرداروں سے کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور کسکا لشکر ہی اور کس سے
مقابلہ کریگا مگر کسی قدر اُسکا رخ جو دیکھا جاتا ہی تو ہماری طرف ہی اور ہم سے مقابلہ کا
اُسکا قصد معلوم ہوتا ہی خیر اگر ہم سے اُسکو قصد مقابلہ ہی تو ہم بھی موجود ہیں جیسا

لشکر اسلام سے نہین ڈرے اور انکے لشکر کے سردارون کو نقابدار نے اسیر کر لیا تو یہ
کیا چیز ہو اور کیا حقیقت رکھتا ہی ویسے سردار تو اسکے ہمراہ بھی نہین ہین جیسے لشکر اسلام مین
تھے ہان یہ امر ضرور ہی کہ لشکر اسکے ہمراہ بھی ایک نقابدار ہی اور دو باز ہین ایسا نہو کہ یہ بھی کوئی بار
ہو تو خرابی ہی سردارون نے جواب دیا کہ کوئی مقام اندیشہ نہین ہی ہمارے نقابدار کے پاس
بھی تو باز ہی وہ کب اس امر سے باز آوے گا اگرچہ دو باز لیکر آیا ہی تو آپنے دیکھیے ہرکارے
دریافت حال کے لیے گئے ہین معلوم ہوا جاتا ہی اخلاق سردارون سے یہ کہہ رہا تھا
کہ ہرکارے سامنے آئے اور یون کہنے لگے کہ ہم موجب حکم براے دریافت حال گئے
جب گرد و غبار بر طرف ہوا اور لشکر بادشاہ تخت نشین اپنے شہنشاہ پیکرنگ
تاج گیر صف آرا ہو چکا ہم لشکر مین گئے کہ دریافت کرین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی ہم نے
جو جاکر دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے ہمکو جاسوس کہکر پکڑ لیا خداوند برا بند و بست
اسطور کا بند و بست تو لشکر اسلام مین بھی نہ تھا اور نہ ہی جو اس مختصر لشکر مین ہی کہ پرندہ
پر نہین مار سکتا ہی جو دریافت کے لیے گیا اسیر کر لیا گیا مگر لشکر اسلام کے ہرکارون کو
نہین اسیر کیا انسے جو کہا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس چلو دو ہم سے جو کہا ہم نے
انکار کیا ہمکو پکڑ کر لیگئے اسنے حکم دیا کہ انکو لو ہمیار کی خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر ہم
کو تخت بادشاہ نے آپکو اور نقابدار صاحب کو پیام دیا ہی کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو بہتر
بہتر اسی مین ہی کہ ہاتھ باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو ان قیدیون کو میرے حوالے کر دو
ورنہ بہت بری طرح پیش آونگا اپنے نقابدار اور باز پر گھمنڈ نہ کرنا میرے ہمراہ بھی
نقابدار ہی اور دو باز ہین مین اس امر سے نہ باز آؤنگا کہ تمکو اہل اسلام پر ظلم کرنے دون
البتہ اختیار ہی ہرکارون نے کل کیفیت اور تقریر جو کہ پیکرنگ تاج گیر نے کی تھی اخلاق
سے بیان کی اور کہا کہ انکا نہ کوئی مقام ہی نہ مسکن ہمیشہ کوہ و صحرا مین رہتے ہین جس
مقام پر شام ہو گئی اسی مقام پر شب بسر کی ٹھیکہ پر ہر ایک کے شریک ہوتے ہین
جسکو کمزور پاتے ہین اس سے کچھ روپیہ لیکر اسکی طرف سے اسکے حریف سے مقابلہ
کرتے ہین یہی پیشہ ہی اور یہی بسر اوقات کی صورت ہی اور ہمیشہ جنگل جنگل پھرا کرتے ہین

ادھر بھی اتفاق سے آنکلے ہین انکو زبردست اور لشکر اسلام کو کمزور پاکر یہ کلمات انہین کہلا بھیجے
ہین اگر لشکر اسلام کے لوگون نے آنکی کمک منظور کی اور ٹھیکہ کار دیپہ دیا اور انکو اس
جنگ کا ٹھیکہ دیا تو آپسے مقابلہ کرینگے ورنہ اپنی راہ لینگے اور آپ سے اس پیام کا جواب
طلب کیا ہی اخلاق نے ہرکارون سے سُن کے یہ کہا کہ ہمکو خوف نہین ہی ایسے ایسے لاکھون
آئینگے اور اپنا سر کٹائینگے چلے جائینگے اگر لشکر اسلام ٹھیکہ بھی دیگا اور یہ ہم سے مقابلہ کرینگے
تو ہم پہلے انھین سے مقابلہ کرینگے اس بادشاہ کو شکست دیکر اور اسکے لشکر کو قتل کرکے
پھر اہل اسلام سے لڑین گے اور خاتمہ کرینگے یہ جاتے کہان ہین بہت حماقتی بنا ہی لشکر
اسلام کا یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم اہل اسلام کے سردارون کو کہ جنکو نقابدار نے اسیر کیا ہی اُسکے
حوالے کرین اور ہم اُسکی اطاعت کرین لشکر اسلام کا ہم خاتمہ کرچکے ہین اب وہان باقی کیا ہی
ہمکو تو ان سے خوف ہی نہ خداپرستون سے اور اس مہمل تقریر کا ہم جواب کیا دین پس
خاموشی جواب ہی جواب جاہلان باشد خموشی ٭ یہ بھی دریافت کیا کہ ان لوگون کا کیا
مذہب کیا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے کی کسکو جرأت تھی جو دریافت
کیا جاتا اپنی جان بچانا دشوار تھی یہی ہم شکر کرتے ہین کہ وہان سے زندہ واپس آئے اخلاق
نے کہا کہ غیر معلوم ہوا جاؤ اور ایک سردار سے کہا کہ نقابدار کے پاس جاکر اُنسے کہدو
کہ ذرا آپ چند منٹ کے بعد میرے پاس تشریف لائین مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہی
بعد یہان آنے کے تشریف لیجاکر مبارز طلب فرمائیے گا وہ سردار گیا اور نقابدار کو اخلاق
کا پیام دیا اخلاق کا پیام سُنکے نقابدار اخلاق کے پاس آیا اخلاق نے کل تقریر
ہرکارون کی نقابدار سے بیان کی نقابدار نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ہمکو کچھ پروا نہین
ہی جسکا جی چاہے ہم سے مقابلہ کرے پہلے یہی لشکر مقابلہ کرلے جو کہ آیا ہی ہم نے جب
سرداران اسلام و لشکر اسلام کو زیر و زبر کردیا کہ جسکا اسوقت پردہ دنیا پر ہمسر و مثل
و نظیر نہ تھا تو اور کیا کوئی حقیقت رکھتا ہی ہم موجود ہین اب ہم پہلے ان سے مقابلہ
کرلینگے پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب ہونگے دیکھین تو یہ کیسے حماقتی بنے ہین یہ کہکر
مرکب کو اُٹھاکر چلا اخلاق نے کہا کہ کچھ جواب اس پیام کا دیا جائے یا نہین نقابدار

جواب دیا کہ کچھ جواب کی ضرورت نہیں ہے جو ہم سے لڑیگا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اسی غرض سے
ہم میدان میں موجود ہیں تھوڑی دیر انتظار کرتے ہیں اگر اس لشکر تازہ وارد سے کوئی مقابلہ کو
نکلا تو اس سے مقابلہ کیا یا لشکر اسلام سے نکلا اُس سے مقابلہ کیا اگر کوئی نہ آئیگا تو ہم خود
انتظار کرکے لشکر تازہ وارد کی طرف خطاب کرکے مبارز طلب کرینگے ذرا انکی بھی جرأت دیکھیں
ہمکو کسی سے خوف نہیں نہ ہمکو سوال و جواب کی ضرورت ہے اخلاق نے جواب دیا کہ میں نے پہلے
ہی یہی خیال کرکے اپنے دل میں جواب نہیں بھیجا خاموشی اختیار کی نقابدار نے کہا کہ خوب
کیا اور یہ کہکر میدان میں آکر اپنے مقام پر کھڑا ہوکر لشکر تازہ وارد کی طرف دیکھنے لگا لشکر
کفار بھی مع اخلاق کے اسی طرف نگران ہوا ادھر ہرکارے لشکر اسلام کے مع ان سرداران
تازہ وارد کے لشکر میں پہونچے بادشاہ اسلام و کرب و اسد و کل لشکر اسلام نے دیکھا
کہ ہمارے لشکر کے ہرکاروں کے ہمراہ لشکر تازہ وارد کے چند سردار آتے ہیں سب نے خیال
کیا کہ دیکھئے کیا پیام لاتے ہیں بادشاہ اسلام کرب سے فرماتے تھے کہ دیکھئے یہ
سردار کیوں آتے ہیں خداوند کریم خیر کرے کہ ہرکارے آکر پہونچے ان سرداروں نے بادشاہ
اسلام کو بطریق اہل اسلام سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا کفار نے و نقابدار نے دیکھا
کہ چند سردار لشکر تازہ وارد کے لشکر اسلام میں بادشاہ اسلام کے پاس گئے ہیں کچھ پیام
لیکر اخلاق نے اپنے وزیر سے کہا کہ اس بادشاہ نے بادشاہ اسلام کو شاید کوئی پیام بھیجا ہے
جو اس لشکر کے سردار گئے ہیں وزیر نے جواب دیا کہ جی ہاں میں یقین کرتا ہوں کہ ٹھیک لینے
کو بلا بھیجا ہوگا دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر ان سبکی بھی قضا ہے تو بادشاہ اسلام قبول کرینگے اگر
قضا نہیں ہے تو نہ قبول کرینگے یہاں تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر ہرکاروں نے جاکر بادشاہ
اسلام سے سب حال جو کہ بادشاہ یک رنگ سے سنا تھا بیان کیا اور کل کیفیت انکے
بود و باش کی بیان کی اور پیام دیا اور کہا یہ سردار جواب لینے کو آئے ہیں اور یہ نامہ بھی
دیا ہے جواب جو انکو فرمانا ہو وہ جواب میں فرمائیے یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ میں دیا
بادشاہ نے خود پہلے اس نامے کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد کرب کو دیا وہی مضمون تھا جو کہ
ہرکاروں نے بیان کیا تھا کرب نے بھی پڑھا بادشاہ نے ان سرداروں کی طرف

مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ بیان فرمائیں کہ کیا پیام لائے ہیں انھون نے بھی وہی تقریر بیان
کی بادشاہ نے کیفیت دریافت فرمائی انھون نے اُس سب حال جوکہ ہرکارون نے بیان
کیا تھا سب بیان کیا جب بادشاہ پیام زبانی سن چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوچکے انھون
اُن سردارون سے فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے آقا کو سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا بعد اسکے
انکو یہ جواب دینا کہ ہمکو سواے مدد خالق اکبر کہ جس نے ہمکو پیدا کیا ہو اور آجتک ہماری کمک پر
مقام پر فرمائی ہو اور ہمکو جان تازہ عنایت فرمائی ہو اور وہ ہی ہمارا مالک و آقا و سرپرست ہو ہمکو آجتک
کسی کی کمک درکار نہین ہو آپکا عین خلق و مروت و اخلاق حمیدہ تھا دوسرے مذہبی جوش
تھا کہ جو آپ نے یہ پیام دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے اور ہمارے حال پر رحم کھایا پس ہمکو کسی کی کمک
کی ضرورت نہین ہو ہم کسی کے بھروسہ پر آجتک نہین لڑے ہین سواے اپنے خالق کے بھروسہ پر
اور اُسی سے مدد کے خواستگار ہین اُسی نے ہمکو اس بلا مین مبتلا کیا ہو کوئی نہ کوئی ہم سے گناہ کبیرہ سرزد
ہوا ہو کہ جسکی یہ سزا ملی ہو وہی ہمکو اس بلا سے نجات دیگا اگر ہماری موت نہین ہو اور ہماری قضا
نہین آئی ہو اگر آئی ہی تو کوئی ہمکو بچا نہین سکتا ہو اگر تمام عالم بھی ایک ہوجائے تو ہم بچ نہین
سکتے ہین نہ ہم جب تک ہماری قضا نہین آئی ہو قتل ہوسکتے ہین اگر کل دنیا ہمارے قتل و غارت
کرنے کی کوشش کرے پس ہمکو کوئی ضرورت کمک کی نہین ہو آپ جدھر سے تشریف لائے
ہین بسم اللہ تشریف لیجائیے ہم منع نہین کرسکتے ہین نہ آپ سے روپے کے خواستگار ہین ہمکو
روپیہ صرف کرکے کمک کرانا منظور ہو غرضکہ ہم ٹھیکہ پر کام نہین لینگے ہمارا خدا ہماری کمک کریگا
ہم نے آجتک اس طور سے کسی سے کام لیا نہ کسی کی کمک کو گوارا کیا ہو یہ نیا طریقہ دریافت
کیا گیا ہو ہمارے کان تک ایسی صدا کبھی نہین آئی نہ ہم نے سنی پس ہم ٹھیکہ کیا جانین کہ
کوئی عمارت ہو یا کوئی اور کام ہو کہ ٹھیکہ دیا جاے آجتک کسی نے جنگ و پیکار کا ٹھیکہ دیا
ہو تو ہم بھی دین یہ نوئی بات ہو کہ اب جنگ و پیکار بھی ٹھیکہ پر ہونے لگی ہمارے پاس
اسقدر روپیہ بیکار نہین ہو جو ہم دین جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو بادشاہ
نے فرمایا اُن سردارون نے عرض کیا کہ خداوند آپ بیکار انکار فرماتے ہین اس امر کو قبول
فرمایے ٹھیکہ دیدیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہو انھون نے اسی طور سے بہت سے مقام کیے

یکر کام کیا ہو اور ہمیشہ فتح پائی ہو اسمین کوئی نقصان و ہرج نہین ہو آیندہ آپکو اختیار ہو
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اول تو ہمکو اس امر کا یقین ہی نہین ہو کہ یہ اس نقابدار پر ظفر پائینگے
کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہو اور سوسن نے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہو ورنہ اس نقابدار کی یہ بھی
مجال تھی کہ ہم سبکو اسیر کرتا اور ہمارے لشکر کی یہ حالت ہوتی سحر سے مجبور ہین چونکہ یہ ساحر
ہو اور ہم ساحر نہین ہین ساحر و غیر ساحر سے کیا نسبت اسنے اسم سحر پڑھکر دم کر دیا غیر ساحر
مجبور ہوگیا اسنے اسیر کرلیا ورنہ اسکی بھی یہ حقیقت تھی کہ یہ اسیر کرتا جبکہ یہ امر ہو تو پھر کیونکر
یقین ہو کہ یہ لڑائی پر فتح پائینگے ہم ٹھیکہ دیکر اپنی بات رائیگان کرین انھون نے
عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف رہیئے یہ امر ہمارے بادشاہ و آقا کو قبل سے معلوم
ہو کہ یہ ساحر ہو اور اسنے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہو انھون نے اکثر ساحرون سے لڑکر شکست
دی ہو ہم لوگون کو نہ ساحر سے خوف ہو نہ غیر ساحر سے بلکہ ہمارے آقا و بادشاہ کی یہ عین
خوشی ہو کہ ساحر سے مقابلہ ہو اور ساحرون کی جنگ و پیکار مین آپکا جی بھی خوب لگتا ہو
اور بہت خوش ہوتے ہین ہم لوگ ساحر کش ہین اور باطل سحر سے بخوبی آگاہ ہین آپ
بلا خوف ہمکو ٹھیکہ دیجیے اور ہماری جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمایئے یہ جوان سردارون
نے عرض کیا کرب و اسد نے بھی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپکا کیا نقصان ہو ایک شخص خود
اقرار اس امر کا کرتا ہو کوئی آپکی درخواست نہین ہو جو آپ پر کسی قسم کا الزام ہوگا آپ یہ تو
دریافت فرمایئے کہ کسقدر روپیہ ٹھیکہ کا طلب کرتے ہین اور کیونکر جنگ و پیکار کرینگے
اگر ہماری مرضی کے موافق ہوا تو قبول فرمائیگا ورنہ انکار تو ہو اس امر مین کوئی نقصان بھی نہین
وہ خود درخواست کرتے ہین ہماری طرف سے کوئی خواہش نہین ہو پھر کیا ہمکو ضرورت
ہو جو ہم انکار کرین یہ جو کرب و اسد و دیگر اہل لشکر نے کہا بادشاہ نے ان سردارون
سے فرمایا کہ اچھا جاکر یہ دریافت فرمایئے کہ کسقدر روپیہ اس کام کے لیے انکو درکار ہو اور
کتنے پر ٹھیکہ لیجیے کا ہمکو مقدار روپیہ سے تو آگاہ فرمایئے پھر ہم جواب دین وہ سردار یہ
پیام سن کے سلام کرکے وہان سے واپس چلے جب وہ چلے گئے تو کرب و اسد نے
عرض کیا کہ حضور کا کیا نقصان ہو اسوقت یہ بلا انکے سر جاتی ہو وہ خود خواہش کرتے ہین

شاید کوئی صورت ہم سب کے نجات کی خداوند کریم نکالے جب تک اس لشکر سے مقابلہ
ہو ہمارا کیا نقصان ہے اگر لڑائی فتح ہو گئی ورنہ ان لوگوں نے فتح کر لی تو اپنی آرزو و مراد حاصل
ہوئی ہم نے نجات پائی شاید خداوند کریم نے رحم فرمایا ہو اور یہی سلسلہ ہماری نجات
کا نکالا ہو ورنہ جو اسکی مرضی ہم تو موجود ہیں یا اس عرصہ میں کوئی اور صورت پردۂ غیب سے
پیدا ہو اسی سبب سے یہ امر ہوا ہے کہ عرصہ ہو لیا ابھی کچھ عرصہ تک حیات باقی ہے جو یہ امر واقع ہوا
ہے کسی طور سے ہمارے نزدیک نقصان نہیں ہے اگر کچھ روپیہ صرف ہو کر یہ بلا دفع ہو جائے
تو کیا ہرج و نقصان ہے آبرو کا صدقہ جان ہے اور جان کا صدقہ مال پس ایسی حالت
میں جو خود کسی امر کی خواہش کرے اس سے انکار کرنا زیبا نہیں ہے ہمارے نزدیک تو اگر
دس پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو تو اس بلا سے نجات ملے تو بہتر ہے ورنہ ہمارا کیا نقصان ہے کوئی ہمکو یہ الزام نہیں
دے سکتا ہے کہ تمنے قتل کرایا اور جبکہ اس امر کا یقین ہے کہ یہ لوگ بھی سر پر نہ ہونگے اس لشکر
سے تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم منع کریں یہ بھی دیکھیے کہ یہ لوگ جو اسقدر رہا ہی کرتے ہیں
اس مختصر لشکر پر تو کیا کرتے ہیں ہماری تو ضرور رائے ہے کہ ٹھیکہ دیا جائے نہ جان کے خوف
سے نہ بلکہ اس امر کے خیال سے کہ شاید یہ غیب سے سامان ہوا ہو ہم مرنے سے نہیں ڈرتے ہیں
نہ کوئی یہ خیال کریگا کہ انھوں نے جان کے خوف سے دوسرون کو قتل کرایا جبکہ خود
خواہش کرتے اور اُن سے ملک کے جو یا ہوتے اسوقت یہ خیال کیا جاتا اور ہر ایک خیال
کرتا ہم انکے حال سے بھی آگاہ نہ تھے کہ انھوں نے خود پیام بھیجا کوئی تو ایسا سبب ہے کہ
یہ امر واقع ہوا یہ قدرت خدا ہے کہ غیر اس طور سے خود خواہش کرے بدون ہماری خواہش
کے جب اس طور سے کرب و اسد نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جو تم سبکی
مرضی جواب تو آنے دو کرب و اسد نے بہت کچھ کلمات مصلحت آمیز عرض کیے اور عرض
کیا کہ اسوقت مصلحت یہی ہے کہ ٹھیکہ دیدیا جائے جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ روپیہ آپ ہمکو پہلے نہ دیں
بلکہ ایک مقام پر جمع کر دیں جسقدر ہمارے آپکے طے ہو جائے اور درمیان میں ایک تحریر ہو جائے
دونوں طرف کے لوگ اسکی حفاظت کریں اگر ہم لڑائی فتح کریں تو ہم بموجب اس تحریر
کے اٹھالیں اگر ہم شکست کھائیں تو آپ اٹھالیں پس جب یہ امر ہے اور وہ اسوقت

مانگتے ہی نہین سنا رہین بعد ہو جانے کام کے طلب کرتے ہین تو کیا ہرج ہے روپیہ بھی تو اسوقت
نہین جاتا ہے کہ یہ خوف ہو کر روپیہ لے لین اور پھر کام نکرین یا دھوکا دین بادشاہ نے فرمایا کہ خیر
جیسا آپ لوگ کہتے ہین ایسا کیا جائیگا یہان تو کرب واسد بادشاہ کو سمجھا رہے ہین اودھر
وہ سردار بادشاہ یکرنگ تاج گیر کے پاس پہونچے بادشاہ کی طرف سے سلام کہا اور مزاج پرسی
کی بعد اسکے جو کچھ تقریر بادشاہ نے کی تھی وہ بیان کی پھر اپنا سمجھانا اور کرب واسد کا بادشاہ
کو اس امر کا دریافت کرنا کہ آپ کسقدر روپیہ لین گے اور کسقدر زر لیکر اس کام کو ٹھیکہ پر کرینگے
بیان فرمایئے تاکہ ہم سمجھ بوجھ کر جواب دین اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ساحر ہے اسی سبب
سے تو ہم مجبور ہین بھلا ساحر سے کیونکر مقابلہ کیا جائیگا جب اتنا بڑا لشکر بسبب اُسکے سحر کے
سر نہو سکا تو یہ لشکر قلیل کیا بنا لیگا شہنشاہ یکرنگ تاج گیر نے سردارون سے بادشاہ کا
کلام سنکے فوراً دوات و قلم و کاغذ ہاتھ مین لیا اور ایک بلند قہقہہ لگایا پہلا اپنے ہاتھ سے
حمد وثنائے الٰہی مرقوم کی اُسکے بعد القاب و آداب شاہی تحریر کیا بعدہ یہ چند سطور تحریر کیے
کہ آپکو معلوم ہو کہ ہم لوگ ساحر سے نہین خوف کرتے ہین بلکہ ساحر سے لڑنے کو پسند کرتے
ہین ہم لوگون کا لقب ساحر کش ہے دیو کش ہے ہم ساحر کو سگ و خوک سے بدتر جانتے ہین
ساحر کی ہمارے روبرو اصل کیا ہے وہ ہمپر سحر نہین کر سکتا ہے اگر سحر کریگا تو ہم اُسکا جواب
دے لینگے آپکو اس سے کوئی غرض نہین ہے صرف اب ہمارے ٹھیکہ کا روپیہ جسقدر ہم طلب
کرین ایک مقام پر جمع کر کے یہ تحریر کردین کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاج گیر اس لڑائی کو
فتح کر کے ہمارے سردارون کو اس قید سے رہا کردین تو یہ روپیہ جو کہ ہم نے فلان مقام پر
جمع کردیا ہے بلا خوف و خطر اٹھا لین ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو اور ہمارے سردار رہا
نہون تو ہم اٹھا لین گے انکو کوئی موقع نہین ہے اس روپیہ کے لینے کا یہ تحریر کر کے ایک
پرچہ ہمارے لوگون کے پاس رہے اور ایک آپکے لوگون کے پاس اگر ہم لڑائی فتح کرین
تو ہم لے لین بموجب تحریر کے اگر نہ فتح کرین تو آپ اپنا روپیہ واپس لیجائین ہم اس کام کے
لیے پانچ لاکھ روپیہ لین گے اور جو روپیہ و مال و اسباب کفار کی لوٹ مین ہمارے ہاتھ
آئیگا وہ ہمارا ہوگا اگر مال کفار مین آپ حصہ لینگے تو ہم سات لاکھ روپیہ لین گے اور اگر

آپ سب مال کفار پر قبضہ کرینگے اور ہمکو اسمین سے کچھ نہ دینگے تو ہم دس لاکھ روپیہ لین گے
اسمین سے ایک جبہ و خرمہرہ نہ کم کرینگے اگر آپکو اسقدر روپیہ پھٹیکہ دینا منظور ہو اوران
شروط کے ساتھ تو بسم اللہ ورنہ آپکو اختیار ہو آپ جاین اور آپکا کام بموجب شونت آپکی
حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ مین نے تم سے بہت کم روپیہ پھٹیکہ کا طلب
کیا ہو اگر کوئی اور ہوتا تو ہم اُس سے اس رقم سے زیادہ طلب کرتے آپ پر بسبب خدا پرست ہونے
کے رعایت کی گئی ہو ورنہ کبھی نہ رعایت کیجاتی یہ لکھکر اُن سرداروں سے کہا کہ لیجاؤ اور کہا کر زبانی
بھی یہی کہنا اور اگر وہ روپیہ دینے کا اقرار کرین تو ہمکو خبر کرنا ہم اُسکا بند و بست کرینگے وہ سردار وہ
نامہ لیکر اپنے لشکر سے چلے اور لشکر اسلام مین آئے بادشاہ اسلام کو کرب و اسد سمجھا رہے تھے کہ
وہ سردار آکر پہونچے جو کہ اُنکے بادشاہ نے اُن سے کہا تھا وہ سب بیان کیا نامہ دیا بادشاہ نے نامہ
پڑھکر کرب کو دیا کرب نے پڑھا عرض کیا کہ پھر آپکو منظور ہو یا نہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو تم سبکی
رائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم نے تو اپنی رائے ظاہر کر دی اب مرضی ہو سے از بہر اولے ہمارے نزدیک
تو مناسب ہو کہ اس رقم پر پھٹیکہ دیدیا جائے کوئی نقصان نہین ہو راوی بیان کرتا ہو کہ بادشاہ نے
بھی اپنے دل مین خیال کر لیا تھا کہ اس امر مین کوئی ہرج و نقصان نہین ہو نہ ہماری طرف سے
خواہش ہو لیکن قبول کر لیا جائے کرب و اسد سے کہا کہ آپ دونون صاحب جائین اور دس لاکھ
روپیہ جمع کرکے لشکر سے الگ اپنی طرف سے چند سوار مقرر کر دین اور چند سوار اُنکی طرف سے
اور یہ تحریر جو کہ اُنھون نے لکھی ہو تحریر کرکے ایک پرچہ اُنکے لوگون کو اور ایک پرچہ ہمارے لوگون کو
دیدیجیے اور اُن سے کہدیجیے کہ شوق سے مقابلہ کرین ہم نے قبول کیا اور اجازت دی مقابلہ
کرنے کی کرب و اسد و اہل لشکر و سردار سب خوش ہو گئے کرب اُنکے ہمراہ بادشاہ سے رخصت
ہو کر بادشاہ بیگر نگ تا جگیر کے پاس آئے بادشاہ اسلام کا پیام دیا کہ روپیہ حاضر ہو جہان فرمایئے
جمع کر دیا جائے اور بموجب آپکی تحریر کے اقرار نامہ تحریر کر دیا جائے آپ اپنے لوگ اُسکی حفاظت
کے لیئے مقرر فرمایئے اور ہم اپنے لوگ بعد اُسکے لشکر کفار سے مقابلہ فرمایئے ہمکو منظور ہو بادشاہ
نے کرب و اسد کی بہت خاطر کی اور کہا کہ روپیہ ہمارے اور آپکے لشکر کے درمیان مین
جمع کر دیا جائے تاکہ دونون طرف کا قبضہ رہے اور ایک اقرار نامہ تحریر ہو جائے تاکہ ہم اسوقت

مقابلہ کرین کرب واسطہ سے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نقابدار ابلق پوش نے پکار کر کہا کہ
ای بادشاہ یکرنگ تاجگیر گو مجھسے اور اہل اسلام سے مقابلہ تھا اور مین نے اہل اسلام کو لپیٹ
کیا ہی اور وہ عاجز ہین مگر مین نے ہرکارون کے زبانی سنا ہی کہ تم اہل اسلام کی حمایت کرنے کو آئے ہو
اور تم نے آنسے ٹھیکہ کیا ہی کہ ہم اس لڑائی کو فتح کرینگے لہذا اسوقت تک مین نے انتظار کیا کہ
تمھارے لشکر سے کوئی مقابلہ کو آئے یا لشکر اسلام سے مگر کوئی نہین آیا لہذا اب کسیکو روانہ
کرو تاکہ مقابلہ کیا جائے کہان تک مین میدان مین کھڑا ہوا انتظار کرون اب مجھسے صبر نہین
ہوسکتا ہی یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا خود بادشاہ نے جواب دیا کہ اسقدر اور صبر کر کہ ہمارے آنکے
زال و قرار ہو جائے تو ہم کسیکو تیرے مقابلہ کو روانہ کرین کیون قضا سر پر طبل رہی ہی کیون
شامت آئی ہی خیریت اسی مین ہی کہ اگر مع اخلاق کے اور کل لشکر کے حاضر خدمت ہو اور
اہل اسلام دست بردار ہو اور انکے سردارون کو رہا کر دے ورنہ یاد رکھو کہ مثل سگ و خوک کے
قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہی کیون قضا بول رہی ہی صبر کر صبر کر تیری جان کا ملک الموت
آ پہونچا اگر تیری روح قبض کریگا تو جاتا کہان ہی جتنی دیر تو زندہ کھڑا ہی میدان مین اسے
غنیمت جان کیون قضا بلاتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مجکو کون ہی جو قتل کریگا مین کسیکو
اس پردہ دنیا پر نہین پاتا ہون جو مجکو قتل کرسکے جب اہل اسلام میرا کچھ نہ بگاڑ سکے تو اور
یا چیز ہین اور کیا اصل رکھتا ہی مجکو یہی دیکھنا ہی کہ کون ایسا بہادر و جری و زبردست ہی کہ
مجکو قتل کرے اس لشکر قلیل و ان چند سردارون پر یہ غرور ای بادشاہ کہین ایسا نہ ہو
کہ خداوند عجائب نگار تجکو مع لشکر کے غارت و تباہ نہ کردین بادشاہ تخت سوار عجائب پوش
نے جواب دیا کہ مجکو یہ خوف ہی کہ تو غرور بہت کر رہا ہی تیرے اوپر قہر الٰہی نازل ہوا اور
تو غارت ہو دیکھ اپنے اس بہادر کی صورت تجکو آئینہ مرگ مین نظر آتی ہی جو تجکو قتل
کریگا ذرا چند منٹ صبر کر یہ تقریر سنکے وہ نقابدار خاموش ہو رہا ادھر اقرار نامہ لکھا جانے
لگا یہ اقرار ہوا کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاجگیر اس لڑائی کو جو کہ ہم سے اور اخلاق و نقابدار
سے ہو رہی ہی خواہ لڑ کر فتح کرین خواہ باہم صلح ہو جائے اور ہمارے سب سردار رہا
ہو جائین تو دس لاکھ روپیہ جو کہ مابین ہمارے اور اون کے لشکر کے جمع ہی وہ لے لین

ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا ہم بلا عذر دیدینگے اگر خدا نخواستہ اس کے خلاف ہوا تو ہم اس روپیہ کے
مالک ہین اُنکا کوئی حق نہین ہی ہم اپنا روپیہ اُٹھا لیجاینگے اُنکو کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہم سے
مزاحمت کرینگے اسواسطے یہ چند کلمہ لکھدیے کہ سند رہے اور کوئی اپنے قول و اقرار
سے انحراف نکرے اس مضمون کے دو اقرارنامے لکھے گئے اور بادشاہ نے چند سردار
اپنے لشکر کے وہ اقرارنامہ دیکر کرب کے ہمراہ کردیے اور کہدیا کہ جب یہ روپیہ جمع کرین
اور جو لوگ حفاظت کے لیئے مقرر کرین اُنکو اس اقرارنامہ مین سے ایک اقرارنامہ دیدینا
اور ایک تم اپنے پاس رہنے دینا اگر ہم لڑائی فتح کرلین تو تم اپنا قبضہ کرلینا اگر خدانخواستہ
اس کے خلاف ہوا تو تم چلے آنا روپیہ کو ہاتھ نہ لگانا اُنھون نے کہا کہ بہت خوب اور کرب
واسد سے کہا کہ آپ جاکر روپیہ جمع کرین تاکہ مین کسیکو مقابلہ کے لیئے روانہ کرون کیونکہ
وہ حرامزادہ جلدی بہت کررہا ہی تقاضا اُسکا گریبان پکڑے ہوئے اپنی طرف کو کھینچ رہا
ہی کرب وہان سے یہ سُنکے اور اُن سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کے پاس آئے
بادشاہ کو اقرارنامہ پڑھکر سنادیا بادشاہ نے دستخط فرمائے کرب و اسد کی گواہی ہوئی
بادشاہ نے دس لاکھ روپیہ خزانہ سے منگا کر اور باہر کرا کے مابین دونون لشکرون کے جمع
کرادیا اور چند سوار معتبر مقرر کردیے پس دونون لشکرون کے سوار براے حفاظت
مقرر ہوئے اور ایک ایک اقرارنامہ دونون طرف کے لوگون کے پاس رہا جب یہ بندوبست
ہوگیا تو کرب و اسد اپنے لشکر مین آئے اور چند سردار جو کہ اس امر کے شاہد و
خبر کے لیئے ہمراہ کردیئے تھے بادشاہ پکرنگ نے وہ واپس گئے اور جاکر خبر دی کہ روپیہ
جمع ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ بہت اچھا اب مین سردار کو براے مقابلہ روانہ کرتا ہون ادھر
کفار و اخلاق حیران تھے کہ یہ کیا آمد و رفت لگی ہوئی ہی کہ ادھر کے سردار ادھر جاتے
ہین اور ادھر کے سردار ادھر کہ ہرکارون نے جاکر کہا کہ وہان ٹھیکہ کیا جاتا ہی اور اقرار
مدار ہورہے ہین سب تقریر بیان کی جو کہ مابین ہوئی تھی اسی سبب سے اخلاق وغیرہ کو
اس امر کی خبر ہوگئی اور نقیب دار نے پکار کر کہا تھا کہ تم نے ٹھیکہ لیا ہی اب ہرکارون نے
جاکر خبر دی کہ روپیہ جمع ہوگیا اقرارنامہ تحریر ہوگیا اب بادشاہ نو وارد کے لشکر سے کوئی کوئی

سردار مقابلہ کو آئیگا اخلاق نے کہا کہ آنے دو مگر ایک قسم کی فکر ضرور ہوئی کہ کوئی تو ایسا
سبب ہی کہ اس بادشاہ نے بدون ان لوگون کی خواہش کے یہ امر قبول کیا اپنی طرف
سے انکو پیام دیا نہ معلوم اسمین کیا اسرار ہی معلوم ہو جائیگا مگر مقام فکر ضرور ہی وزیر نے
عرض کیا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی نقابدار اسکا بھی مثل لشکر اسلام کے خاتمہ کریگا آپ خوف
نکرین اخلاق نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی ادہر نقابدار کو بھی اس حال سے آگاہ کیا انکو
بھی خیال ہوا چونکہ اسکی قضا تھی اس مغرور نے کچھ پروا نکی جب معلوم ہوگیا کہ روپیہ
جمع ہوگیا پکار اٹھا کہ او بادشاہ اب بھیج کسیکو میرے مقابلہ کے لیے کیونکہ اتنا روپیہ
بھی جمع ہوگیا ہی اب کس امر کی دیر ہی بھیج کسیکو کہ وہ آکر مجھ سے مقابلہ کرے مین نے
بہت انتظار کیا یہ جو نقابدار نابکار نے کہا بس شہنشاہ یکہ جنگ کو غصہ آگیا برہم ہوکر
فرمایا کہ او نابکار مفلوک روزگار کیا لاف وگزاف کر رہا ہی رہ تو جا تیرا سر کوب آتا ہی کیون
اسقدر بلبلاتا ہی سب تیری بلبلاہٹ نکالے دیتا ہون یہ فرما کر اپنے نقابدار سے جو کہ ہمراہ
تھے حکم دیا کہ لو یہ تمھارا شکار ہی جانے نہ پائے بہت سر چڑھ رہا ہی اور زبان درازی
کر رہا ہی کیا اسنے ہمین بھی لشکر اسلام و بادشاہ اسلام تصور کیا ہی کہ اسقدر بیباکانہ تقریر
کر رہا ہی کچھ ہمارا خوف نہین کرتا ہی ہم جو ٹال رہے ہین اسکا نتیجہ ہی نقابدار نامدار نے جو یہ
حکم پایا پہلے مرکب پر سے اتر کر بادشاہ کو سلام کیا اسکے بعد تنگ مرکب کو اپنی مرضی کے
موافق درست کیا دامن گردان کر سلام رخصت کرکے مرکب پر سوار ہوئے نیزہ ہاتھ مین
لیا گرز گران سر اٹھا کر قربوس زین پر رکھا آپ مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان جنگ
کے چلے عجب شان و شوکت رعب و صولت پیدا تھی فتح و ظفر ہمراہ رکاب تھی دامن
تھامے ہوئے اقبال و نصرت غاشیہ بردار تھی شان و شوکت جلو مین مثل خادمان
جان باز کے برچھا ہلاتے ہوئے فنون سپہ گری کے ہنر دکھاتے ہوئے طرف میدان کے
چلے ادھر بادشاہ یکہ جنگ نے ان دونون بازونکو اشارہ کیا کہ وہ باز پرواز کرکے نقابدار
عالی تبار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے ایک نے دہنی طرف آکر دوسرے نے بائین طرف
آکر اپنا سایہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ دونون باز دونون بادشاہون پر بادشاہ کے بیٹھے ہوئے تھے

بھی اُڑکر اپنا سایہ کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اشارہ کرنے سے مثل طائر جان
کے نقابدار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے پس اب دونون لشکر یعنی لشکر اسلام و لشکر
کفار و نیز یہ لشکر تازہ وارد اسی طرف دیکھ رہا ہی اور سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین یہ
خیال ہی کہ دیکھین نقابدار سے نقابدار کیونکر مقابلہ کرتا ہی خصوصاً بادشاہ اسلام و لشکر
اسلام و کرب ولا ورد اسعد غازی اسی طرف متوجہ ہین کہ یہ مقابلہ لائق دیکھنے کے
ہی اسی طور سے کفار بھی متوجہ ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جب نقابدار مقابل نقابدار
ابلق سوار کے پہونچا ابھی کچھ فاصلہ تھا کہ نقابدار ابلق سوار نے پکار کر کہا کہ ای نقابدار
اپنی جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے واپس جا کیونکہ دیکھ لے مین نے سرداران اسلام
کو اسیر کر لیا ہی جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین پس تو ابھی جوان ہی تیری
حقیقت میرے روبرو کیا ہی اپنے مالک و آقا کو سمجھا دے کہ وہ برسر فساد نہ ہو میرا
اور اُسکے کوئی وجہ خصومت کی نہین بیکار کو دوسرون کا قصہ اپنے بسر پر نہ لے
اس امر سے کیا حاصل ابھی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا کیون اپنے کو آفت
و بلا مین مبتلا کرتا ہی غیرون کے لیئے مین ان خداپرستون سے سمجھ لونگا یہ جانے کہان ہین
دیکھ مین سمجھاتا ہون آیندہ اختیار ہی انسان کو لازم ہی کہ جو اپنے سے فساد کرے اُس سے
آپ بھی فساد کرے اور جو فساد نہ کرے اُس سے خود بھی نہ فساد کرے پس کیا ضرور ہی کہ
مجھ سے مقابلہ کو تم آئے ہو اگر یہ کہا جائے کہ تم نے خود مبارز طلبی کی ہم سے مخاطب
ہوکر تو اسکا جواب یہ ہی کہ جب ہم نے یہ سن لیا کہ تم لوگ ہم سے برسر فساد ہو تمھارے
بادشاہ نے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو بیکار بلوایا آنیر زدوکوب کرائی اور کہلوا
بھیجا کہ اہل اسلام سے دست بردار ہو اور اُنکے سردارون کو جو قید کیا ہی رہا کر دو اور
اگر میری اطاعت کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو
پچھتاؤگے تو یہ بیان کیا جائے ہماری طرف سے سلسلہ فساد کا نکلا کہ تمھاری طرف سے
ہم نے پیام سخت و درشت بھیجا کہ تم نے پس پہنے وہ پیام سن کے اپنے مقام پر ہم
یہ خیال کیا کہ جبکہ یہ لوگ فساد پر آمادہ ہین اور مین نے دیکھا کہ تم لوگون نے از خود پرستون

سے کچھ باہم سوال وجواب ہوا ادھر کے لوگ ادھر گئے اودھر کے لوگ ادھر آ گئے
پس مین نے خیال کرلیا کہ ان سے اور آپ سے باہم صلح ہو گئی اب یہی میرے حریف ہین پہلے
ان سے سمجھ لون پھر ان سے سمجھونگا وہ تو عاجز ہو چکے ہین انکا تو خاتمہ کرچکا ہون چنانچہ
مین نے تمھارے لشکر سے مبارز طلب کیا پس مین کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہی کہ میرے
مقابلے سے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ یہی حال ہوگا جو خداپرستون کا ہی کیون اپنے کو مفت مین
مبتلاے بلاے کرتے ہو اور کیون مثل خداپرستون کے تباہ ہونے کو جی چاہتا ہی یہ تقریر
سنکے نقابدار نو وارد نے برہم ہوکر جواب دیا کہ او نابکار کندہ ناتراش اوگیدی نابنجار
ہم تیری سرکوبی کیون نہ کرین تو نے خداپرستون کو پریشان کیا ہی اور ہم انکسے کیون نہ صلح
کرین کہ ہمارے اور انکے دین ومذہب مین کچھ فرق نہین ہی ہم بھی خداپرست ہین اور وہ بھی
اور تو کافر ہی ہم کیون نہ انکا پاس کرین تو ہمارا کون ہی پس جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کیا بار بار کہتا ہی
کہ مثل خداپرستون کے تمکو بھی اسیر کرونگا کیون اپنے سر بلا لیتے ہو جا تو خود میرے روبرو
سے دور ہو ورنہ یاد رکھ کہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا تیرا گوشت و پوست طعمہ زاغ و
زغن ہوگا دیکھ او نابنجار کوئی دم مین تیرا خاتمہ ہوا جاتا ہی قضا تیری سر پر بول رہی ہی پس
خیریت اسی مین ہی کہ تو اہل اسلام سے دست بردار ہو سردارون کو رہا کر ہماری اطاعت کر دین
اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ ایک چشم زدن مین تیرا کام تمام ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ جو نقابدار
نے نقابدار نابکار سے فرمایا اسکو بہت غصہ آیا یہ بھی نقابدار نے فرمایا تھا کہ ہان تم نے
ہان کہو سے فساد کیا کوئی ہم تجھ سے ڈرتے نہین ہین نہ تیرا ہمکو خوف ہی جو ہم انکار کرین تو ہی
کیا جو ہم تجھ سے فساد نہ کرین تیری اصل کیا ہی تو ایک ساحر نابکار ہی تیرا جو خداوند ہی وہ خود بچہ شیطان
الملعون حرام ہی پس اپنی زبان بند کر اور جو حربہ رکھتا ہو وہ حربہ کر شعر بیا انچہ داری زمردی نشان ؎
کمان کیانی و گرز گران ؎ او نابکار یہ مقام رزم ہی نہ جاے بزم یہ فرماتے ہوئے اس نابکار
کے قریب آئے اور مقابل ہوئے یہ تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ جب یہ برابر آکر میرے پہونچے گا میرا
باز اسکے سر پر سایہ ڈالے گا اور گردش کرے گا اسکی طاقت کم ہو جائے گی مین مثل
اوروں کے انکو اٹھالونگا اسکو بھی مبتلاے سحر کرون گا یہ نہ جانتا تھا کہ وہ زمانہ گذر گیا قضا

سر پر آ پہونچی ہر چند یہ باز اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا مگر اس نقابدار پر اثر نہ ہوگا بلکہ باز میرا خود
پرواز کر جائیگا جب یہ قریب آکر پہونچے باز کو تو عادت تھی کہ ادھر حریف آیا یہ سر پر سے اُس
نابکار کے اوڑکر آیا اور سر حریف پر گردش کی اسی طور سے یہ اوڑکر چلا ادھر سے بادشاہ
پلنگ تاب نے کہا کہ لینا اس باز کو ای میرے بازون اور پکارکر کہا کہ سب لوگ مشاہدہ کرین
کہ باز سے باز لڑین گے اور نقابدار سے نقابدار ایسی لڑائی بھی آجتک کسی نے نہ دیکھی ہوگی
یہ پکارکر کہتا تھا کہ دونون باز دو طرف سے اس باز پر مثل شہباز کے چلے اُس باز نے جو
ان بازون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا قلا کر کے بالاے آسمان اوڑا یہ بھی چلے وہ باز
نابکار اپنا عکس نقابدار نامدار پر نہ ڈالنے پایا تھا کہ یہ باز پہونچ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ تینون
باز آسمان پر جاکر غائب ہوگئے ادھر نقابدار ابلق سوار اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ ہما
باز کا عکس نقابدار پر نہین پڑا اُنکی قوت و طاقت اُسی طور سے ہے یہ تو وہی طریقہ جانتا کہ
جیسے نقابدار نے فرمایا کہ حربہ گراسنے مرکب بڑھاکر نقابدار نامدار کی کمر زنجیر پکڑلی اور آپ
قصد اُٹھانے کا کیا ذرا بھی نقابدار کے لنگر مین حرکت نہ پائی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے
باز نے اسکے سر پر گردش نہین کی ہے ابھی مین نے جلدی کی کیا سبب ہے یہ خیال کرکے سر اُٹھا کر
دیکھا ادھر اخلاق دوستکے کل اہل لشکر و لشکر اسلام دیکھ رہے تھے کہ جیسے باز نقابدار
ابلق پوش کے سر پر سے اوڑکر واسطے گردش کرنے کے طرف سر نقابدار رزنگار کے چلا ادھر
نقابدار کے سر پر جو باز تھے وہ اُسپر مثل شہباز کے چلے وہ باز گردش نہ کرنے پایا تھا کہ یہ بھی
پہونچے وہ انکو دیکھکر قلا کر کے بالاے آسمان راہی ہوا یہ دونون باز بھی اُسکے تعاقب
مین چلے گئے اہل اسلام و لشکر نو وارد کے تو لوگ اس واقعہ سے خوش ہولے کہ یہ نیا واقعہ
ہے اہل اسلام تو خوش بھی ہوئے اور حیران تھے کیونکہ انھون نے یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا
تھا اور کفار اس واقعہ کو دیکھکر دنگ رہ گئے اس سبب سے کہ جو کچھ ہے یہی باز ہے یہ تو بڑا
غضب ہوا کہ باز نے گردش بھی نہ کی کہ اس نقابدار کے بازون نے اُسپر حملہ کیا وہ انکے
خوف سے پرواز کرگیا اب مشکل ہے اس نقابدار کا زیر ہونا کیونکہ جب باز گردش
کرلیتا تھا جب حریف کو نقابدار مرکب پر سے اُٹھا لیتا تھا یہان تو گردش کی نوبت

بھی نہ تھی بڑے غضب کے اس نقابدار کے باز تھے کہ اس باز پر فوراً جا چڑھے یہ بھی کوئی ساحر
زبردست معلوم ہوتا ہے خیال کرنے کی جگہ ہے کہ اسکے پاس تو ایک باز ہے وہ دو باز لیکر آیا ہے
خداوند خیر کرے ہر ایک حیران ہے مثل آئینہ کے پریشان ہے اخلاق نے یہ جو واقعہ دیکھا فوراً پکار
اٹھا کہ اے نقابدار مین گیا دیکھتے ہو تمھارا باز سر نقابدار پر گردش نہ کرنے پایا تھا صرف چلا ہی تھا کہ ان
نقابداروں کے سر پر وہ باز سایہ فگن ہوئے سبز و سفید وہ اُنکی طرف چلے وہ اُنکو دیکھکر بالائے
آسمان پرواز کر گیا یہ جو اخلاق نے پکار کر کہا ادھر نقابدار نے سر اٹھا کر جو دیکھا اپنے
باز کو نہ پایا طائر ہوش و حواس قفس دماغ سے پرواز کر گئے اور اخلاق کی تقریر سُنکے
بالکل آپ سے جاتا رہا قصد کیا کہ سحر کرون کہ نقابدار نامدار نے فرمایا کہ یا تو زور کر یا ہاتھ
اٹھا اور کوئی دوسرا حربہ کر یہ کیا کہ کمر مین تو ہاتھ پڑا ہوا ہے اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے
اب اپنے باز سے ہاتھ اٹھا اُسکی زندگی سے باز آ وہ شہباز اجل کا شکار ہوا اب اُسکا زندہ
واپس آنا محال ہے ہم کہتے تھے کہ تیری قضا آئی ہے تو اسی باز کے بھروسے پر مقابلہ کرتا ہے اُسکے
پرواز کر جانے سے تیرے طائر حواس پرواز کر گئے کیوں ظالم تو میرے قبضہ مین تھا
لیکن تو تو ادھر دیکھ رہا تھا مین جب چاہتا تجکو قتل کرتا مگر یہ اپنا شیوہ نہین ہے کہ
حریف کو عالم غفلت مین قتل کرین دیکھو مین تجکو ہوشیار کرتا ہون اب اپنے باز کے غم
والم سے باز آ ایک مشت پر کے لیئے اپنی جان نہ گنوا اب تجکو ایک پر نہ ملے گا سوائے
افسوس و رنج کے اب بھی کچھ نہین گیا ہے اپنی حرکت و سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول
کر تو مین تجکو چھوڑ دون میرے بازون نے تیرے باز کا شکار کر لیا اب وہ زندہ نہ ہوگا
اُس نابکار نے جو یہ تقریر سنی سر کو نیچا کر کے کہا کہ تو بہت زبان درازی کر رہا ہے اگر باز گم گیا
تو کیا ہوا مین کوئی باز کے بھروسے پر مقابلہ کرتا تھا کہ وہ مر گیا ہے تو مین مقابلہ نہ کرون مین
ضرور مقابلہ کرونگا باز گیا تو جانے دے گیا مین مقابلہ سے باز آؤنگا یہ محال ہے یہ کیا تقریر بیان
کرتا ہے کہ سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر اگر میری لاکھ جانین ہون تو بھی خداوند عجائب
نگار پر نثار کرون اگر ہزار مرتبہ مرون اور پھر زندہ ہون نہ سحر سے توبہ کرون نہ دین اسلام
قبول کرون اب ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ زبان تیغ سے جواب دونگا نقابدار عالی مقدار

فرمایا کہ پھر راہ کس امر کی دیکھ رہا ہو وار کرے سنا تھا کہ اس نابکار نے گرز زنجیر کو چھوڑ دیا اور
مرکب کو ہٹا کر نیزہ کا وار کیا انھون نے نیزہ کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے کوئی زبردست
طعن مین نیزہ آپکے ہاتھ سے نکالدیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے صدائے تحسین و آفرین
بلند ہوئی لشکر کفار کا رنگ مثل طائر آشیان گم شدہ کے پرواز کر گیا کسی کے حواس بجا نہ رہے
ہر ایک کو اس امر کا یقین کلی ہو گیا کہ یہ نقابدار نقابدار رزم نگار کے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچیگا
باز کا یون خاتمہ ہوا اسکا رنگ یہ ہو واقعی بڑے حواس کا کام ہو اسی قوت و طاقت پر
ٹھیکہ لیا ہو بادشاہ اسلام کرب وغیرہ سے فرما رہے ہین کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا ہو
باز کا تو پتہ ہی نہین ہو کہ کہان گیا وہ دونون باز آپکے عقب مین گئے ہین یہ کبھی نوبت
ہمارے سردارون سے نہین آئی کہ نیزہ چلے تلوار چلے ہمارے لشکر کا سردار گیا اور زیر ہو گیا
معلوم ہوتا ہو یہی باز تھا کہ سحر کرتا تھا اس سے وار کی قوت کم ہو جاتی تھی یہ اٹھا لیا تھا وہ
باز اب نہین ہو یہ کچھ نہ کر سکا گو اسنے پہلے گرز زنجیر پکڑ کر زور کیا تھا مگر حرکت تک نہ ہوئی
اسی بھروسہ پر ٹھیکہ لیا ہو ضرور یہ لڑائی فتح ہوگی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ دس لاکھ
روپیہ تو صرف ہوا مگر بڑی آفت سے نجات ملی کرب عرض کر رہے ہین کہ خداوند
تو منظور نہین فرماتے تھے ہم غلامون کے عرض کرنے سے قبول کیا ملاحظہ فرمائیے کہ
کس کس دل سے نیزہ ہوائی کیا ہو اس نقابدار کے مقابلہ کو مین غور سے دیکھ رہا ہون
جو بند اسنے اسوقت نیزہ کے باندھے ہین سب اسی خاندان کے ہین نہ معلوم یہ کون
بزرگوار ہین بند صاحبقرانی باندھ کر نیزہ ہوائی کیا ہو مین اسوقت سے اسی فکر مین ہون
کہ یہ اس خاندان کے فنون سپہ گری اس نقابدار کو کہان سے یاد ہو گئے ہین خیر
جو کوئی ہو ہم سبکا محسن اور جان بخش ہو دراصل خداوند کریم نے سب پر رحم فرما کر اسکو
ہماری کمک کے لیئے روانہ فرمایا ورنہ آج خاتمہ تھا یہان تو یہ تعزیہ ہو رہی تھی اور ادھر
نیزہ کے نکل جانے سے وہ نابکار نیزہ بہ آب خجالت مین غرق ہو گیا برہم ہو کر گرز
گران سنگ اٹھا کر نقابدار کے حوالے کیا نقابدار نے کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا
اور اس طور سے گرز چھین لیا جیسے کوئی بچے کے ہاتھ سے کوئی چیز چھین لے

آشکار نہ ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ نقابدار ابلق پوش کوئی زبردست پہلوان نہیں ہی کہ اس
نقابدار کا ہم نبرد ہو وہ تو سحر کے بھروسہ پر لڑتا ہی باز سحر سے اور حریف کا ذکر کرتا تھا خود اسم
سحر پڑھکر اٹھا لیتا تھا ایک ایسی شئی اس نقابدار کو ملکہ آہو چشم دغزالہ نے دی ہی پوشیدہ
سبب سے کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہیں کرتا ہی پس جب گرز بھی چھین لیا اب نقابدار
ابلق پوش سلحہ کہکر کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی کہ
جسکو حلال مشکلات کہتے ہین معلوم ہوا کہ تو فن نیزہ بازی و گرز بازی مین کامل و اکمل ہی مین نے آج تک
ایک بھی لشکر اسلام کے سردارون مین سے نہ پایا بڑا اونکا شہرہ تھا مگر کسی سے
نوبت تیغ و نیزہ کی نہین آئی جو آیا مین نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اٹھا
لیا نقابدار نے فرمایا کہ تو ساحر ہی وہ لوگ سحر کو کیا جانین تو سحر کرتا ہو گا وہ مجبور ہو جاتے
ہونگے تو اٹھا لیتا ہو گا گو مین سحر سے آگاہ نہین ہون بلکہ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتا ہون
مگر تیرا سحر میرے اوپر نہین اثر کرتا ہی مین تجھ سے لڑ رہا ہون ورنہ ان لوگون کا مثل و نظیر
اس عالم مین نہین ہی انہین ایک ایک دیو کش و رستم وقت ہی انکے غلام تیرے لیے
کافی ہین ان شیرون کے نام سے دیوان قاف کو تپ آتی ہی یہ بھی زمانے کی گردش ہی
کہ تو نے یون اسیر کر لیا خیر دیر آید درست آید زمانہ یکسان نہین رہتا ہی لا اب بہت باتین
بنا تلوار نیام سے لا تا کہ تیرے جوہر شمشیر ماری بھی ظاہر ہون جوہر نیزہ بازی و عمود بازی
تو دیکھ چکے کفار و اہل اسلام حیران ہین کہ کیا بہادر ہی یہ نقابدار کہ گرز کو گرز پر نہ روکا بلکہ
عمود پر ہاتھ ڈال کر چھین لیا بادشاہ اسلام بھی کرب دلاور سے تعریف و نار بے
تاب عرض کرتے ہین کہ یہ نقابدار ضرور اسی خاندان سے ہی یہ جرأت و یہ ہمت سوا اس
خاندان کے لوگون کے دوسرے مین نہین ہی خداوند کریم اس نقابدار کو زندہ و سلامت رکھے
اور نظر بد سے بچائے بالکل طریقۂ جنگ اسی خاندان کا ہی ادھر آتش نقابدار ابلق پوش
نے تلوار نیام سے لیکر سر نقابدار پر وار کیا مگر حال یہ ہی کہ اسم سحر پڑھتا جاتا ہی اپنے کو بچاتا جاتا ہی
زور مارتا ہی مگر دم نکلا ہوا ہی جان لبون پر ہی زبان چلی جاتی ہی جب وار کرتا ہی اسم سحر پڑھکر وار
کرتا ہی نقابدار نامدار برابر سپر پر روک رہے ہین خالی دے رہے ہین یہ نوبت ہی کہ جیسے

شیر شکار کو کھلاتا ہو اُس طور سے یہ اُسکو کھلا رہے ہین وہ ہر مرتبہ ڈپٹ کر اور جھپٹ کر
وار کرتا ہو سب دیکھنے والون کو یقین ہوتا ہو کہ اس وار نے خاتمہ کیا مگر یہ اس پھرتی اور
چالاکی سے دفع کرتے ہین کہ سب عش عش کر جاتے ہین کہ سب تو بیقرار ہو جاتے ہین صفت
یہ ہو کہ تلوار پر نہین روکتے ہین صرف سپر پر روکتے ہین تلوار ابھی تک نیام سے بھی نہین
نکالی ہو کبھی خالی دی کبھی روکا یہان تو زمین پر تلوار چل رہی ہو ادہر کا حال ملاحظہ ہو
کہ وہ باز ابلق رنگ نقابدار ابلق پوش کا جوان باز دن کو دیکھکر گردش سے باز رہکر بالائے
آسمان مثل طائر خوف زدہ کے پرواز کر گیا تھا اور یہ دونون باز اُسکے عقب مین گئے تھے
وہ اوڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ سبکی نظرون سے غائب ہو گیا تھا یہ دونون بھی پوشیدہ ہو گئے
تھے پس ایک مقام پر موقع پاکر اِن دونون باز دن نے جا دبوچا اور اسپر مثل شہباز برق
کے جا پڑے جیسے باز شکار پر جاتا ہو یا شکرہ کسی جانور پر یا بہری کبوتر پر ایک نے ایک
طرف سے دوسرے نے دوسری طرف سے اُسکو گھیر لیا اور منقار و پنجہ سے وار کرنا شروع
کیا وہ پریشان ہوا عاجز آکر لڑنے لگا خوب خوب منقار و پنجہ چلا آخر کو وہ مجروح ہو گیا
اُسکو کوئی صورت نجات کی نملی اُسنے پھر زمین کی طرف رخ کیا یہ دونون اُسپر مثل اجل
کے سوار پر مارتے ہوئے دبوچے ہوئے گتھے جوڑے ہوئے چلے آتے ہین اُبھرنے کی مہلت
نہین دیتے ہین تمام جسم اُسکا زخمی ہو خون کی بوندین ٹپک رہی ہین پر نوچے ہوئے ہین پوٹا و
گردن و منقار مجروح ہو یہ دونون مثل ملک الموت کے سر پر سوار ہین مجروح کرنے سے باز نہین
آتے ہین راوی بیان کرتا ہو کہ یہ دونون باز ساختہ ملکہ آہو چشم و ملکہ غزالہ کے ہین وہ دونون
پوشیدہ ہین سحر کو اپنے زور دے رہی ہین پھر کیون نہ ہون ان سے زبردست ہین ادھر
یہ دونون اُس نقابدار سے بھی زبردست ہین یہان تک کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ
برق چمکی یا تو لوگ لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے یا برق جو چمکی سب نے سر اٹھا کر آسمان
کی طرف دیکھا کیا خداپرست کیا کفار سب طرف آسمان کے نگران ہوئے دیکھا کہ باز ابلق رنگ
مجروح و مجبور بال و پر سمیٹے ہوئے خون بہتا ہوا ملک الموت کے پنجون کے نیچے دبا ہوا چلا آتا ہو
یہ دونون باز اُسپر چھپائے ہوئے ہین چرکے لگاتے ہین اور لڑنے کی مہلت نہین دیتے ہین

دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے اودھر وہ باز ابلق رنگ سر نقابدار ابلق پوش پر آکر قایم ہوا
اور پھر ان بازون سے لڑنے لگا اور یہ اُسپر حملہ کرنے لگا اخلاق نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ ہمارے
نقابدار کا باز اس آفت مین مبتلا آسمان پر سے آیا اور نقابدار کو اس حال کی خبر نہین ہے وہ حریف
سے مقابلہ کر رہا ہے اُسکو آگاہ کرنا چاہیے کہ شاید کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کرے پکار کر کہا کہ اے
نقابدار مین آگاہ ہو کہ آپکا باز ان نقابدار کے بازون کے پنجون مین مبتلا آسمان پر سے مجروح و
خستہ آیا ہے اور آپکے سر پر لڑ رہا ہے کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کیجیے تاکہ اُسکی جان بچے ورنہ وہ ہلاک
ہو جائیگا یہ دونون اُسکو ہلاک کر ڈالین گے نقابدار ابلق پوش مقابلہ مین ایسا مصروف تھا کہ اُسنے
کچھ بھی نہ سنا برابر وار کر رہا ہے اخلاق پکار پکار کہہ رہا ہے یہ وار کرنے سے باز نہین آتا ہے باز کی
کون خبر لے اودھر ان بازون نے اس باز کو اسقدر مجروح کیا کہ وہ شکستہ ہو گیا اب اُسکا ہوا
پر قایم ہونا محال ہوا اور وہ ہوا ہو کر طرف زمین کے چلا ایسا مجروح ہوا تھا کہ بوٹا تک ریش ہو گیا
تھا جسم پر ایک پر تو باقی نہ تھا جیسے طرف زمین کے چلا ایک باز نے ایک طرف سے اُسکا پنجہ منقار
مین پکڑا دوسرے نے دوسرا پنجہ اسکا منقار سے پکڑا اور اپنی اپنی طرف زور کرنے لگے یہان تو
باز اس کشمکش مین مبتلا ہے اور اخلاق یہ واقعہ دیکھکر کف افسوس مل رہا ہے اور جان دے دیکر
نقابدار ابلق پوش کو پکار رہا ہے اودھر نقابدار زر نگار نے خیال کیا کہ اب کب تک اسکے وار
روکے جاؤگے اور اسکو وار کرنے کی مہلت دیے جاؤگے اسکا خاتمہ ہی کرو وار روک کر چالاکی
سے تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا کہ ناگن بانبی سے کہ بجلی جھاڑ کر نکلی یا ابر سے برق کوند کر باہر آئی
تمام مین روشنی ہو گئی اس طور سے جوہر اُسکے چمکتے تھے کہ جیسے آسمان پر ستارے درخشندہ ہوتے
ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول از سر تا پا زیور جواہر مین غرق تھی یا کسی مہر وشنے مانگ اپنی
ستارون سے بھری ہے یا آسمان پر کہکشان نمودار ہوئی ہے نقابدار نے تلوار نیام سے لیکر فرمایا کہ
او نقابدار تو تو وار کر چکا مین تیرے پیہم وار روک چکا اب میرے وار کی نوبت آئی ہے تو میرا
وار روک شعر تو ضرب نہ زدی ضرب من نوش کن ؛ ہمہ شادی از دل فراموش کن
اب مین وار کرتا ہون تو روک اور روک کر نقابدار نابکار کو اس امر کا غرہ تھا کہ مین روئین تن
ہون میرے اوپر اسکا وار اثر نہ کریگا اور تلوار میرے اوپر بالکل اثر نہ کریگی ایک ہیرا ہوے

جسم کم نہ ہوگا جواب دیا کہ شوق سے وار کر مین تیرے وار کا بہت مشتاق ہون یہ سنکر نگاہ کار
نقابدار عالی مقدار نے دونون رکابون پر زور دیکر اور تلوار کو علم کر کے سر نقابدار ابلق سوار
پر وار کیا اُسنے صرف دکھانے کی غرض سے سپر کو چہرے کی اور سر کی پناہ کیا سب نے دیکھا اور
سبکو گمان ہوا کہ ماہ چہار دہم نے زمین رزمگاہ پر بوقت سہ پہر طلوع کیا نقابدار عالی وقار نے
یا یزدان پاک کہکر سر نقابدار ابلق پوش پر وار کیا ادھر ان دونون بازون نے باہم زور کر کے اور
اس باز ابلق رنگ کے قتل سے نہ باز آکے اُسکو چیر ڈالا نصف جسم اسکا مع ایک پنجہ کے اُسکی
چونچ مین رہ گیا یعنے باز سبز رنگ کے اور نصف باز سفید رنگ کی چونچ مین رہا باہم حصہ بانٹ
کر لیا اسکا دو ہونا تھا کہ اسکے جسم کا خون نقابدار ابلق پوش کے جسم پر گرا کہ جسکے سبب سے
اُسکی رویین تنی برطرف ہوئی جو کہ اُسنے سحر سے اپنے کو رویین تن کیا تھا اودھر تو وہ دونون باز
اُس باز کے دو حصہ کر کے اپنا اپنا حصہ لیکر طرف شہنشاہ یکرنگ کے چلے ادھر یہ باز دو حصہ ہوا
ادھر نقابدار عالیمقدار کی تلوار سر نقابدار ابلق پوش پر پوری قوت سے پڑی کہ سپر کو مثل
قرص پنیر کے کاٹ کر خود دود بغہ دعرق چین دمغفر کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر پر آئی چونکہ رویین
تنی تو برطرف ہو چکی تھی کاسۂ سر پر اگرچہ پہونچی نقابدار نے جھٹکا دیا کہ تلوار نے مثل کاغذ کے کاسہ
سر کو کاٹا تا دو ابرو پہونچی نقابدار ابلق پوش نے قصد کیا کہ دا ستانہ ناز دن کہ ادھر نقابدار زرنگار
نے آکے جو جھٹکا مارا تلوار سراسر تکلہ خنجر شکے قلم کرتی ہوئی صراحی گردن مین مثل قطرہ آب کے
در آئی دہان صندوق سینہ کے کواڑ کھولتی ہوئی شکم پر شیم کا چیرتی ہوئی لکسی اور مقام
سے نکل کر مرکب ناہنجار کو دو کرتی ہوئی زمین پر پہونچی اور زمین کو بوسہ دیا اور مثل برق
کے چمک کر اُٹھی مع راکب و مرکب کے دو پرکالے ہوئے دونون زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے
کہ یا تو تلوار قبہ سپہر پر چمکی تھی یا غرق زمین ہو کر شفق خون مین آلودہ ہو کر مثل ماہ نو کے پھر چمکی
کفار کا تو رنگ رو فق ہو گیا حواس جاتے رہے طائر حواس قفس پرواز کر گئے نقابدار کی
حالت دیکھکر اخلاق نے نعرہ مارا سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا صدائے ہائے وائے
کفار مین بلند ہوئی ادھر نقابدار نے نقابدار ابلق پوش کو قتل کر کے اور تلوار علم کر کے نعرہ تکبیر
بلند کیا لشکر اسلام دلشکر نقابدار سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی کرب نے تڑپکر

بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس شان سے یہ ضرب لگائی ہو کہ
زمان تصویر صاحبقران آنکھوں کے نیچے پھر گئی واقعی کیا ہاتھ ہو اور کیا تلوار ہو ایک ہی
ضرب مین حریف کا کام تمام ہو گیا تسمہ نہ باقی رہا اسے ضرب دست زبردست کہتے ہین
جیسا دعوے کیا تھا اور جس اقرار پر روپیہ لیا تھا وہ کر دکھایا ہم لوگ حیران تھے کہ یہ کس
بھروسے پر اتنا بڑا دعوے کرتا ہے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر کفار برا سے نقابدار
رو رہے تھے نقابدار بلند وقار جھوم رہے تھے قبضۂ شمشیر چوم رہے تھے اہل اسلام
خوشی کر رہے تھے اُس باز نقابدار کا مرنا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اُٹھی علامت قتل ساحر
نمودار ہوئی برف باری و سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہو گیا ایسی تاریکی ہوئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا اہل اسلام تو دعاے دفع بلا ورد زبان کرنے لگے یا حفیظ
یا حفیظ ہر ایک کے زبان پر جاری ہوا کوئی ناد علی پڑھنے لگا کوئی یا یزدان پاک کہنے لگا
کوئی دعا کرنے لگا کہ اے خداوند کریم تاریکی قہر سے بچانا اور ہر آفت و بلا سے نجات دینا
کفار گھبرا گھبرا کر خداوند عجائب نگار کو پکارنے لگے اودھر بیر غل مچانے لگے سب تدبیر
بھلا کر صداے ہاے ہو آنے لگی سیاہ رنگ کے لوگ منہ سے شعلے نکلتے ہوئے میلے
کپڑے پہنے ہوئے بھاگتے ہوئے نظر آنے لگے زمین کو زلزلہ سا ہو گیا ایک قسم کا طوفان اٹھا
باد طوفان خیز نے چل کر دلونکو پریشان کر دیا ذرے ریگ کے اوڑ اوڑ کر آنکھون مین پڑنے
لگے ہر ایک آنکھین بند کرنے لگا برق کی چمک رعد کی گرج بڑے بڑے بہادرون کے دلون کو
ہلا دیتی تھی بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ سیاہی برطرف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام
نقابدار عنقاے شہباز ابلق پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ
رسیدیم یہ صدا جب آئی اور تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک لاش ساحر
کی تار مرکب کے خاک پر پڑی ہوئی ہے دو ٹکڑے اس نقابدار ابلق پوش کا اور اُس باد
رنگ کا مارا جانا تھا اور قتل ہونا تھا کہ یکایک وہ سب سردار خود بخود بیہوش ہو کر خاک
پر گرے اب ان سبکو کب ہوش آیا کہ جب تاریکی دفع ہوئی اور صدا آئی نام من نقابدار عنقاے
شہباز ابلق پوش جادو بود کران سبکو ہوش آیا ان سب نے ہوشیار ہو کر ادھر ادھر

دیکھا ہر ایک نے اپنے کو اُنکے لشکر علیحدہ سے پایا اور دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں مین موگری آہنی
ہی اور اسلحہ خاک پر برابر پڑے ہوئے ہین ایک نے دوسرے کو دیکھا حیرت کی جب
لندھور و مالک نے قاسم و بدیع الزمان و نور الدہر و ایرج نوجوان فرامرز جہو
وغیرہ کو اور دیگر اولاد صاحبقران و سرداران نامی کو اپنے پاس اُسی حالت سے پایا ہر ایک
سے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ آپ لوگ کب تشریف لائے اور یہ کیا حالت ہی ہمارا اور اپنا
لشکر کیا ہوا ہم کہان ہین اور یہ موگریان کیسی ہین اور بادشاہ اسلام کہان ہین اُن سب نے
جواب دیا کہ ہمکو خبر نہین ہی ہان ہم اسقدر تو جانتے ہین کہ یہان سے جاکر چالاک بن برق
نے یہ خبر دی تھی کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی ہم اور بادشاہ اسلام یہ فرما کر وہان سے روانہ
ہوئے اور اُس مقام پر آکر پہونچے کہ جہان جنگ و پیکار واقع تھی ایک نقابدار ابلق پوش
سے مقابلہ کیا پھر ہمکو خبر نہین کہ پھر کیا گذری اب ہم اپنے کو اور تمکو ایک حالت مین پاتے
ہین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ ہم ساحر کے قید مین تھے وہ ساحر مارا گیا ہم نے اُسکے سحر
اور قید سے نجات پائی نہ معلوم کس نے اُس ساحر کو قتل کیا لندھور وغیرہ نے جواب دیا
کہ ای شاہزادگان والا تبار ہم خود حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ تو بخوبی معلوم ہی کہ ہم نے
اور ہمارے ان سب سرداروں نے اُس نقابدار سے مقابلہ کیا تھا اور اسکے سحر مین
مبتلا ہو کر اسیر ہو گئے تھے پھر ہمکو لشکر کی خبر نہین ہی نہ آپ لوگون کے آنے کی اب
ہوش آیا تو آپ لوگون کو پایا اسی طور سے ہر ایک نے بیان کیا یہ بیان کر کے جب ہوش
و حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا تو ایک طرف لشکر کفار کو صف آرا بجا
پایا اور ایک سمت لشکر اسلام کو اور ایک مختصر لشکر اور صف بستہ دیکھا تخت پر ایک با
بیر کو سوار دیکھا اور دیکھا کہ ایک نقابدار رزنگار مرکب پر سوار میدان مین کھڑا ہی اور اُس
اُس نقابدار ابلق پوش کی خاک پر پڑی ہی دو پرکالہ کی ہوئی اور عیار اُسکا اُسی
حالت سے برابر لاش کے عالم سکوت مین کھڑا ہی یہ واقعہ دیکھکر ایک نے دوسرے
سے کہا کہ ہم تو اُسی میدان مین موجود ہین دیکھو وہ سامنے ہمارا لشکر صف آرا ہی
وہ بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ فرما ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ جو مختصر لشکر ہی وہ اُس

نقابدار زرنگار کا ہے اور اسی نقابدار نے اس ساحر کو قتل کیا ہے خیر خداوند کریم نے اپنا رحم کیا
کہ ہم نے اس بلا سے نجات پائی ملک قاسم نے سب سے کہا کہ سامنے لشکر کفار موجود ہے چلو
اسپر حملہ کریں اور لشکر کو شکست دیکر بادشاہ و لشکر کو اسیر کر کے خدمت بادشاہ میں
چلیں سب نے کہا کہ اچھا پس پہلے سے نعرہ ملک قاسم نے کیا اور رخ طرف لشکر
اخلاق کے کیا نقابدار کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے اور ہنس رہا ہے کہ ان سب نے اس ظالم کے سحر سے
نجات پائی اب لشکر کفار پر جاتے ہیں ملک قاسم یہ نعرہ کرتے چلے نعرہ ملک قاسم آن شاہ
خاور سپاہ ٭ زخم تیغ او بر سر مہر و ماہ ٭ آفتاب مشرق دین پروری ٭ شہسوار لعل پوشے
خاوری ٭ ملک قاسم کے بعد بدیع الزمان نعرہ کر کے اور موگری لیکر چلے نعرہ بدیع الزمان
نعرہ سپہر خوبی شہ انجمن ٭ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ٭ دیگر جہان نام نامی من در جہان
بدیع الزمان ابن صاحبقران ٭ انکے بعد ملک ایرج نوجوان نے نعرہ کیا نعرہ ایرج نوجوان
نعرہ ملک ایرج آفتاب منیر ٭ کہ صاحبقران است و آفاق گیر ٭ دیگر شدہ نام من
ایرج نوجوان ٭ لقب در جہان گشتہ صاحبقران ٭ بعد ایرج نوجوان کے شاہزادہ نور الدہر
نے نعرہ کیا اور طرف کفار کے چلے نعرہ نور الدہر نعرہ بشکل یوسف کنعان بہیبت ثانی رستم
ہوں ہمی نام ہم مشہور نور الدہر در عالم ٭ دیگر زبردست جہان ضیغم شکار و رستم دستان ٭ ٭
شہ خوبان سراپا خلق نور الدہر عالیشان ٭ پھر دارائے صاحب رائے مالک سواد ملک
ہندوستان لندھور بن سعدان نے نعرہ کیا کہ ای کافران بد وفا اب میرے ہاتھ سے بچکر
کہاں جاؤگے نعرہ لندھور خریدہ اے دریا اگر فتم تا بہ ہندوستان ٭ اگر نام نمی دانی منم لندھور
ابن سعدان ٭ دیگر منم پہلو نشین صاحبقران لندھور بن سعدان ٭ ہزبر نام آور مالک اقلیم ہندوستان
لندھور کے نعرہ کے ساتھ ہی دوسری صدا آئی کہ باش ای کفاران بیحیا و نابکاران بیرحم جفا کی
گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی منم مالک اشدر صاحب نیزہ دو سر غلام مرتضی علی
کرار حیدر نعرہ بدانید من مالک اشدرم ٭ غلام نبی چاکر حیدرم ٭ ایک طرف سے نعرہ
منم طہماس شمشیر بیشہ زار گلستانی ٭ پدر من عقل یل دیو پیکر رستم ثانی ٭ پھر سب پسران
حمزہ مثل اسفندیار و داراب وغیرہ کے اپنے اپنے نام کے نعرہ کر کے اور سب سرنار

قتل فرامرز و جمہور و بہرام کے دفعتۃً کفار پر چلے وہ بھی سوگریبان ہاتھوں میں لیکر
یہ تو ادھر سے چلے اودھر ایک برق چمک کر گری کہ اُس عیار نقابدار کو بھی خاک سیاہ کر دیا
نقابدار زنگار نے جو یہ دیکھا کہ سرداران اسلام نے سحر سے نجات پاکر ایک مرتبہ کفار پر یورش
کردیا نقابدار نے بھی اپنا مرکب اُٹھا دیا نعرہ کرکے اودھر بادشاہ پکرنگ نے نعرہ کیا
کہ نقابدار نے نقابدار کو قتل کیا سرداروں نے رہائی پائی اودھر اُن دونوں بازوں سا
قریب بادشاہ پہونچکر اُس باز کے گوشت کو نوچ نوچکر کھالیا اور آکر اسی طور سے شانوں پر
بیٹھ گئے پس بادشاہ پکرنگ نے پکار کر اپنے سواروں سے کہا کہ جو برائے حفاظت
روپیہ سفر تھے کہ روپیہ پر قبضہ کرلو ہم نے اپنا کام کردیا اب ایک حبہ یہ لوگ نہ اُٹھانے
پائیں چنانچہ اقرار ہو چکا تھا سواران لشکر اسلام بالکل مزاحم نہ ہوئے بلکہ وہاں سے چلے آئے
اودھر بادشاہ پکرنگ نے دیکھا کہ کل سرداران لشکر اسلام نے رہا ہوتے ہی کفار پر زغہ کیا اور نقابدار
بھی اُنکے عقب میں چلا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ مارلو ان کافروں کو یہ حکم پاتے ہی لشکر بادشاہ
پکرنگ اپنے مقام سے لینا لینا کہکر چلا اودھر اہل اسلام و بادشاہ اسلام نقابدار کے قتل ہو
سے خوش ہو رہے تھے کسیکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ سردار رہا ہوئے یا نہیں سب فرط خوشی
سے اپنے آپکو بھولے ہوئے ہوئے تھے کہ یکایک سرداروں کے نعروں کی صدا ان سبکے
کان میں آئی گھبراکر بادشاہ اسلام نے کرب سے فرمایا کہ ہمارے سرداروں کے نعروں کی صدا
آرہی ہے یہ کس سے مقابلہ ہونے لگا معلوم ہوتا ہے نقابدار جو نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوا
اُن سب نے اُسکے سحر سے نجات پائی نقابدار زنگار سیاہ لشکر ہوگا اُس سے مقابلہ ہونے
لگا معلوم ہوتا ہے یہ کہکر کرب و اسد و بادشاہ نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو کیا دیکھا نظر آیا
کہ سب سردار رہا ہوکر اور نعرہ کرکے اخلاق کے لشکر کی طرف چلے ہیں اور نقابدار اور اُسکا
لشکر بھی چلا ہے پس یہ دیکھکر کرب و اسد کو تاب نہ رہی یہ دونوں صاحب بھی نعرہ کرکے
چلے نعرہ اسد اسد شہسوارم کہ در رزم جنگ ؛ بدرم دل شیر و چرم پلنگ ؛ دیگر اسد
چونکہ نام من است در جہان ؛ گریزان شوند کافران چون سگان ؛ اور اپنے اپنے
سرداروں کے نعرہ کی صدا سنکے ہر ایک کی اہل لشکر تلواریں لیکر چلے بادشاہ اسلام نے

بھی حکم دیا ہے اپنے کل لشکر کو ان کا فرمان بھیجا باقی جفا کو مار لو اور خود بھی مرکب پر سوار ہو کر نعرہ
کیا نعرہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم ٭ بہار گلستان کاؤس و جم ٭ منم افسر خسروان
عجم ٭ منم وارث تخت و تاج و علم ٭ پس کل لشکر جو ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور سب نے مرکب
اُٹھائے خاک و غبار جو سمہائے مرکبون سے اُڑا ایک آسمان خاکی زیر آسمان نمایان ہوا تمام
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اسی مضمون کو شاعر نے نظم کیا ہے شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ٭
زمین شش شد آسمان گشت ہشت ٭ صدائے سمہائے مرکب سے تزلزل واقع ہوا زمین زرگاہ
ہلنے لگی اسلحہ کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی سیاہ بادل ڈھالون کے بلند
تھے اُنمین برق سنان و شمشیر تیران چمک رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر نے جوش
مارا پھریرے نشانون کے کھل گئے پیدلون و سوارون نے اپنے مقام سے حرکت کی لشکر اس
طور سے بڑھا کہ جیسے سمندر مین طوفان آتا ہے کیا آسمان تھا اس لشکر کا حرکت مین آنا بہار تک
مل گئی ہزارون بلکہ لاکھون درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑے سبزہ صحرا پامال ہو گیا ادھر سے
تو سردار اور کل لشکر اسلام و نقابدار و اسکا لشکر طرف لشکر کفار کے برائے تاخت و تاراج کے چلا
کفار ادھر غم و الم نقابدار ابلق پوش مین مبتلا تھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا رو رہے تھے
خصوصاً اخلاق بار بار سر پر ہاتھ مارتا تھا اور کہتا تھا کہ جن کی لڑائی بگڑ گئی اب کیا کرون کہان
سے نقابدار کو لاؤن ہان جب سے مین نے اس لشکر اور اس نقابدار کو دیکھا تھا میرا دل بیقرار
تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا ہر مرتبہ ایک ہوک سی اُٹھتی تھی کچھ ایسا رعب طاری ہوا تھا کہ نقابدار کو دیکھکر
میرا بند بند کانپا جاتا تھا مجبور تھا کیا کرتا عجب بازی پر آفت آئی تھی مین اُسیوقت سمجھ گیا تھا کہ
بس اب خاتمہ ہے مین نے لاکھ لاکھ پکار کر کہا مگر اس مرنے والے نے نہ سنا اب کیا کرون یہ کہتا ہے
اور مثل عورت پسر مردہ کے چیخین مار مار کر روتا ہے کہ یکایک وزیر کے اور کل لشکر کے کان مین
شور و غل و سمہائے مرکبان کی صدا آئی یہ لوگ اپنے حال مین مبتلا تھے انکو کیا خبر تھی کہ کیا ہو رہا
ہے یہ جو صدا آئی اب جو سر اُٹھا کر دیکھا تو قیامت نظر آئی کہ کل سردار جو کہ نقابدار کے قید مین
تھے نقابدار کے مرنے سے رہا ہو کر بقصد قتل و غارت ادھر کو آتے ہین اور کل لشکر اسلام مع
بادشاہ اسلام کے اور کل لشکر نقابدار زرنگار و خود نقابدار یہ سانحہ جانکاہ و واقعہ حیرت افزا دیکھا

سب کے حواس جاتے رہے سارا رونا پیٹنا بھول گئے اپنے اپنے جانون کی پڑی اس خیال
سے کہ ان لوگون سے کون لڑ سکتا ہو ایک ہی حملہ مین ہم سبکو غارت و تباہ کردینگے یہ تو بڑا غضب
ہوا ہر ایک اہل لشکر متحیر ہو کر رہ گیا اُسی طرف دیکھنے لگا ادھر وزیر نے پشت اخلاق پر زور
سے ہاتھ مار کر گھبراہٹ مین کچھ خیال نہ رہا کہ یہ کیا حرکت ہو کہا کہ اے بادشاہ آپ نقابدار کو کیا روتے
ہین اپنی تو خبر لیجیے اور لشکر کی بھی جانین جاتی ہین ہم سبکو اس تباہی سے بچائیے دیکھئے یہ کیا
آفت نازل ہوئی ہو اسکا کچھ تدارک فرمائیے ورنہ اگر غفلت کی تو ایک بھی زندہ نہ بچے گا
اخلاق نے گھبرا کر دوہتڑ کھا کر کہا کہ کیا ہوا کون سی نئی آفت و بلا نازل ہوئی وزیر نے کہا کہ ذرا
جنگ کی طرف تو ملاحظہ فرمائیے اب جو اخلاق نے اشک پونچھکر طرف میدان جنگ کے
دیکھا زمین کو متزلزل پایا لشکر اسلام و سرداران لشکر نقابدار کو اپنے لشکر کی طرف بہ ارادہ حملہ
آتے ہوئے دیکھا موت کا یقین ہو گیا گھبرا کر وزیر سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اس بلا سے بچنے کی
اگر یہ لوگ آپڑے تو دم لینے کی مہلت نہ دینگے ایک چشم زدن مین تمام لشکر کو نیست و نابود
کردینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے اگر کون ایسا ہو جو روکے گا سبکا خاتمہ ہو جائیگا از برائے
خداوند کوئی تدبیر بتا میرے تو حواس درست نہین ہین مین تو بدحواس نقابدار کے مرنے
سے اور اس سپاہ کے ادھر آنے سے ہو گیا ہون جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے کوئی
تدبیر بہت جلد بیان کر ورنہ جیسا تو کہتا ہو ایسا ہی ہو گا وزیر نے عرض کیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن
دیکھئے عقل کو دوڑاتا ہون مین آپ سے زیادہ بدحواس ہون مجکو خود اپنی جان کی پڑی
ہوئی ہو کس آفت مین مبتلا ہوئے ہین یا خداوند کوئی تو تدبیر اسوقت ذہن مین لے آ
بیان کرتا ہو کہ ایک تلاطم مچا ہوا تھا لشکر کفار مین ہر ایک راہ فرار تلاش کر رہا تھا کوئی کہتا
تھا کہ ہم تو دین اسلام قبول کر کے اپنی جان بچا لینگے یہی دین حق ہو اور سب باطل ہین
دیکھو کس وقت بد و سخت مین آگئی کلک آلی کوئی جو سپاہ قلب تھا وہ یہ کہتا تھا کہ چاہے
مر جائین مگر ہم تو دین اسلام نہ قبول کیا ہو اور نہ قبول کرینگے بھاگ کر کوہ و صحرا مین بسر کرینگے اپنا آبائی مذہب
نہ ترک کرینگے یہ تلاطم تو ادھر مچا ہوا تھا ہر ایک اپنی جان بچانے کی فکر مین تھا ادھر وزیر نے کچھ دیر سوچ
کر کے اخلاق سے کہا کہ ایک تدبیر میرے ذہن ناقص مین آئی ہو اگر آپ بھی پسند فرمائین اخلاق

کہا زر جلہ بیان کردہ ذریبر نے عرض کیا کہ تدبیر یہ ہو کہ آپ طبل باز گشت بجوا دین ادھر صدائے طبل باز
بلند ہوئی یہ لوگ فوراً اپنے قیام گاہ کی طرف واپس جائینگے کیونکہ انکے مذہب مین یہ امر ہو کہ جو اپنے سے
پناہ مانگے خواہ وہ کیسا ہی دشمن قوی ہو اسکو پناہ دیتے ہین اور یہ اُن لوگون کا طریقہ ہو کہ پہلے
حریف پر سبقت نہین کرتے ہین اُسکا حربہ روک کر اپنا حربہ کرتے ہین مین نے بخوبی دریافت
کرلیا ہو کہ یہی طریقہ ہو کہ یہ لوگ خود طبل جنگ نہین بجواتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ
بجتا ہو جب یہ بھی جواب مین بجواتے ہین اور میدان مین جاکر مقابلہ کرتے ہین یہ بھی قاعدہ
ہو کہ جب لشکر مقابل مین طبل باز بجتا ہو تو یہ لوگ بھی بجوا کر واپس جاتے ہین اگرچہ حریف کو
لشکر اسلام کے کسی سوار نے زیر کرکے اور سینہ پر سوار ہوکر ذبح ہی کر رہا ہو اور اُسکے کان مین
طبل باز کی صدا پہونچی پس فوراً ہاتھ روک لیگا اور سینہ پر سے اُتر پڑیگا جسقدر تلوار نے
خواہ خنجر نے کاٹا ہوگا اُسیقدر اور زیادہ نہ کاٹے گا اور یہ قاعدہ کلیہ ہو کہ لشکر شکست خوردہ
کا تعاقب نہین کرتے ہین مجروح پر ہاتھ نہین ڈالتے ہین خود کسی سے قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے
ہین پس جب آپ طبل باز بجوا دیجئیگا صدائے طبل باز سنکے فوراً واپس جائینگے پھر ایک قدم
ادھر کو نہ آئینگے اور جب تک آپ طبل جنگ نہ بجوائے گا وہ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کرینگے مگر گھیرے
رہینگے جب آپ بجوا لیجئے گا نکلکر مقابلہ کرینگے اور جسکو برائے مقابلہ طلب فرمائیگا وہی آکر مقابلہ کریگا
دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا اگر حریف دیو ہو اور ایک طفل پنج سالہ کو انکے لشکر سے برائے مقابلہ
طلب کرے تو وہی طفل آکر مقابلہ کریگا دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا خواہ وہ طفل دیو کے ہاتھ سے
ہلاک ہو خواہ اُسکو قتل کرے ان سبکا قول ہو کہ اگر ہم حریف کے طلب کے خلاف عمل کرین تو حریف
بخیال کریگا کہ ہم سے خوف کیا میری رائے یہ ہو کہ طبل باز بجوا کر واپس چلیئے نقابدار کا ماتم فرمائیے
قرطلیس کو ان سب حالات کا نامہ تحریر فرمائیے جیسا وہ جواب تحریر کرین ویسا کیجیے اُنکی
تحریر پر عمل فرمائیے آیندہ آپکو اختیار ہو اخلاق نے جوابدیا کہ تمنے خوب تدبیر بتائی سوائے اس
تدبیر کے دوسری صورت نجات کی انکے ہاتھ سے نظر نہین آتی ہو یہ کہکر نقارہ نواز کو حکم دیا کہ طبل باز
پر چوب لگادے یہ حکم دینا تھا کہ اُسکی جان پر خود بنی ہوئی تھی اُسنے اُٹھا کر چوب نقارہ کو دھما دھم
بجانا شروع کیا مثل دھونسے کے صدائے طبل باز جو کان مین سرداران نیکنام و شاہزادگان

بلند مقام و لشکر اسلام و لشکر نقابدار و خود نقابدار کے پہونچی یلغار کیے ہوئے چلے آتے تھے اُسی
مقام پر پہونچ کر ٹھیر گئے پھر آگے ایک قدم نہ بڑھے گویا قطب ہو گئے کیونکہ حریف نے طبل باز بجا کر جنگ چکائی
سے اسوقت معافی چاہی مگر نوبت یہ بھی یہ ہوئی کہ اپنے ہونٹ اپنے دانتوں سے چبانے لگے پشت
دست فرط غیظ و غضب سے کاٹنے لگے مگر کیا کرین ادھر اخلاق فوراً طبل باز بجوا کر اور لشکر
ہمراہ لیکر بہت جلد واپس چلا گیا اور چند لوگوں سے کہہ گیا کہ لاشہ نقابدار کا اُٹھا لاؤ یہان لاشہ
پڑا ہوا تھا میدان مین لشکر اسلام و لشکر نقابدار جو یورش کر کے چلا اور اُس مقام پر پہونچا لاش
نقابدار سمہائے مرکب سے پاش پاش ہو گئی تمام گوشت سمہائے مرکب پر تقسیم ہو گیا استخوان
ریزہ ریزہ ہو گئیں وہ لوگ جو اخلاق نے روانہ کیے تھے کہ لاش لیکر آنا وہ لاش کو کہاں تلاش
کرین اُسکا تو فشار ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ یکہ تاز تاجگیر نقابدار اور اپنے لشکر کو
لیکر میدان جنگ سے طبل باز کی صدا سنکے اور خود طبل باز بجوا کر واپس آئے اُدھر بادشاہ اسلام
مع کل سرداران نیکنام و لشکر اسلام کے خوشی خوشی فرحان و شادان با دل خندان طبل باز بجوا کر
سرداروں پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے ہر ایک سردار بادشاہ سے ملتا ہوا اور سلام کرتا ہوا
اپنے اپنے اسلحہ تن پر آراستہ کیے ہوئے فرودگاہ پر آئے لشکر مین ہر طرف چہل پہل مچ گئی
نقارے خوشی کے بجنے لگے نوبت خانہ مین حکم پہونچا نقارچی نوبت سکندر کیقباد کی بجانے لگے
نت نہائے لشکر کو جلوہ ملنے لگا ہر طرف سامان خوشی نظر آنے لگا خادم و خدمتگار اپنے اپنے
آقا سے آ کر ملے عیار جو جنگل و کوہ مین پریشان و منتشر لشکر سے نکل کر ہو گئے تھے پھر لشکر مین
واپس آئے پھر اُسی طور سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سردار کا خیمہ آباد ہوا بارگاہ آراستہ کی
گئی بازارین کھل گئیں خرید و فروخت جاری ہو گئی اب ہر طرف لوگ پھرنے لگے ہر ایک خوش
ہوا گویا دن مثل عید کے تھا ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا اور خوش ہوتا تھا رخ بیکے مثل
گل سرخ کے فرط خوشی سے شگفتہ تھے چہرہ بشاش تھے گرد رنج و ملال و غبار غم و الم دلون
سے بالکل دھو گیا تھا اور مثل زنگ کے آئینہ دل سے دور ہو گیا تھا ہر طرف سامان خوشی و
خرمی تھا ہر ایک خوش ہو رہا تھا لشکر نے خوشی خوشی مراد پر آ کر کمر کھولی سب آسودہ
ہوئے بادشاہ اسلام بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے سردار و شاہزادے اپنے اپنے

خیمے سے آنے لگے بادشاہ اسلام کی قدمبوسی کرکے اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے
یہان تک کہ دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپ طرف دست چپ کے کرب
واسد اپنے مقام پر بیٹھے سب سردار اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے تخت کو
قدم مبارک سے زینت بخشی سب عیار اپنے اپنے مقام پر نشست ہائے طلائی پر آکر کھڑے
ہوئے جواہر بن عمرو کرسی ہدہد پر بہ نیابت خواجہ عمرو بیٹھے سوائے ڈنگل صاحبقران وعلمشاہ
وجہانگیر کے ان ڈنگلون پر تو غالیچے پڑے ہوئے تھے باقی سب ڈنگلون پر سردار بیٹھے ہوئے
تھے دربار خوب آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا داروغہ ارباب نشاط و دیگر اہلکارون کو طلب فرماکر
سامان جشن کیا جائے ہم سردارون کے رہا ہونیکا آج جشن کرینگے سب نے عرض کیا بہت خوب
اسیوقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے جواہر بن عمرو و برق و چالاک و امیہ و سیارہ
وابوالفتح وغیرہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقابدار کون ہے اور یہ بادشاہ کون ہیں جواہر نے
عرض کیا کہ بہت خوب دریافت کیا جائیگا بادشاہ نے یہ فرماکر سیف ذوالیدین سے فرمایا
کہ ایک نامہ بنام شہنشاہ یکرنگ تحریر کرو کہ اسکا مضمون یہ ہو کہ ہم نے سردارون کے رہا ہونیکا
جشن خوشی کیا ہے اور اس جنگ کے سر ہونے کا اور اپنے اس بلا سے نجات پانے کا لہذا آپکی
بھی دعوت ہے مع کل سردارون و نقابدار کے تشریف لاکر قدم رنجہ فرماکر ہمکو سرفراز فرمائیے تاکہ ہمکو
خوشی و مسرت حاصل ہو گو یہ جشن ابھی مختصر ہے ہان جب صاحبقران طلسم فتح کرکے تشریف لاوینگے
اسوقت جشن کیا جائیگا مگر آپکے منتظر ہون گے کہ آپ تشریف لائیں لہذا تشریف لاکر
ہمکو سرفراز فرمائیے ہم کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین آپ نے تو ہمکو بدون دام کے خرید کرلیا
جبتک ہم زندہ رہینگے آپکے احسانمند رہینگے اور جب صاحبقران تشریف لاوینگے اور یہ واقعہ
سماعت فرمائینگے تو آپکا از حد شکریہ ادا کرینگے زیادہ والسلام خیر اختتام سیف ذوالیدین نے
بموجب ارشاد فیض بنیاد بادشاہ اسلام کے نامہ تحریر کیا بعد تحریر کرنے کے پیشکش کیا بادشاہ نے
ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ صاف کرکے لاؤ فوراً انھون نے نامہ صاف کرکے پیش کیا بادشاہ
نے مہر فرماکر وہ نامہ چوکی و جام و بیڑا پان کا طلب کرکے وسط بارگاہ مین رکھا اور فرمایا کہ ایک سردار
مین ایسا چاہتا ہون کہ یہ نامہ میرا لشکر نقابدار تک پہونچا دے فوراً کلام بادشاہ تمام نہ ہوا تھا

کہ مہتر قران حبشی نے آکر اپنے مقام پر سے وہ جام پی لیا بیڑا کھا لیا نامہ سر سے اٹھا کر باندھ لیا اور کہا کہ یہ خدمت یہ غلام بجا لائیگا پس بادشاہ نے حکم دیا وہ نامہ لیکر طرف لشکر نقابدار کے روانہ ہوئے بارگاہ سے نکل کر یہان بادشاہ نے لندھور وغیرہ سے صاحبقران کا حال دریافت کیا لندھور و مالک نے سب حال ابتدا سے آخر تک عرض کیا اور کہا کہ شاہزادہ علمشاہ کا پتہ نہین ہو کہ کدھر تشریف لیگئے ہین خواجہ عمرو برائے تلاش جہانگیر گئے ہین اور خود صاحبقران طرف کوہ ہیتون کے برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین جو سردار ساحر یہان آکر شریک ہوئے تھے اس طلسم مین اُن سبکی افسر و بادشاہ ملکہ غزال تحسین اُسنے سحر سے جو علمشاہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شہر عنطاقیہ ہو وہان کسی ساحر کے قید مین ہین وہان کا بادشاہ اُنکو قتل کیا چاہتا ہو پس ملکہ اُسی طرف کو مع کل سرداروں کے روانہ ہوئین اُنکے جانے کے بعد آٹھ روز کی مہلت رہی جب وہ زمانہ گذر گیا تو پھر صف آرائی ہوئی مین نقابدار کے مقابلہ کو نکلا اسیر ہو گیا پھر مجکو خبر نہین کہ لشکر پر کیا گذری اپنی خبر نہین کہ مین کہان ہون اور کہان نہین ہون آج ہوش آیا اپنے کو اس جنگل مین کھڑا ہوا پایا اور ان سبکو بھی اور آپکو اور لشکر کفار کو صف آرا دیکھا اور نقابدار زر نگار کو میدان مین پایا اور نقابدار ابن پوش کو قتل پایا مجکو خبر نہین کہ یہ سردار کب آئے اور کب اسیر ہوئے تھے اور آپ کب تشریف لائے پھر یہی سب بیان کیا مالک قاسم و بدیع الزمان و ایرج نوجوان و نور الدہر و فرامرز وغیرہ نے بیان کیا کہ ہم جو یہان تیکے بادیگرے آئے تو لشکر کی حالت تباہ پائی ہنے جاکر مقابلہ کیا اسیر ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین ہو کہ کیا گذری چنانچہ سب نے اپنا اپنا جدا جدا واقعہ بیان کیا جب سب بیان کر چکے تب بادشاہ اسلام نے سب حال بیان فرمایا ٹھیکہ وغیرہ دینے کا اور لشکر کے فتح ہونے کا یہ حال سنکے سردار بہت حیران ہوئے اور کہا کہ ہمنے آجتک اس قسم کی بات نہین سنی نئے طریقہ کی جنگ ہوا اور یہ نیا طریقہ ہو خوب ٹھیکہ پر کام ہوتا ہو یہ نیا ٹھیکہ سننے مین آیا خیر ہمکو اس سے کیا غرض اپنے مطلب سے مطلب ہو خدا نے اپنا فضل کیا سبکی جانین بچ گئین اور آپ بھی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور سب خوش ہو رہے ہین ادھر مہتر قران لشکر نقابدار و بادشاہ نقابدار کے لشکر مین پہونچے وہان کا حال ملاحظہ ہو کہ بعد واپس جانے میدان

میدان جنگ کے بادشاہ یکرنگ نے دربار کیا وہ سب روپیہ جو کہ ٹھیکہ کا لیا تھا سنگار کر نذر
زنبیل کیا سب سردار حاضر ہوئے نقابدار برابر تخت کے آکر بیٹھا ملکہ غزالہ آہو چشم دونوں آکر بصورت
سبدل بارگاہ مین بیٹھین دربار آراستہ ہے کہ بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ اب تو کوئی خوف
نہین ہے خدا نے آبرو رکھ لی خدا کے فضل سے اور تم لوگون کی کمک سے نقابدار کو قتل کیا بادشاہ اسلام
سے حسب دلخواہ روپیہ لیا کفار یہ حال دیکھکر واپس چلے گئے ورنہ انکا بھی خاتمہ ہو جاتا یہ قصہ ہی فیصل
ہو جاتا مگر وہ طبل باز بجا کر چلا گیا نہ معلوم کیا خیال کرکے چلا گیا کہ پھر قصہ باقی رہا ہے مین چاہتا ہون
کہ اس لڑائی کا خاتمہ ہو مین تمکو بادشاہ سے ملا کر اپنے کو ظاہر کرکے اور بادشاہ سے رخصت ہو کر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہون کیونکہ وزیر میرا انتظار فرما رہے ہونگے انکو بڑے فتح طلسم جانا ہے ملکہ
غزالہ آہو چشم وغیرہ نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت اخلاق نے اس سبب سے طبل باز
بجوا دیا کہ اُسکا دوست ہے قرناطیس جادو بہت زبردست ساحر ہے سامری و جمشید کا تعلیم
کردہ ہے انکا ہم سن ہے اُسنے سحر کی تعلیم پائی ہے اسوقت اُسکا ہمعصر کوئی نہین ہے اُسکے سحر نے بڑی
ریاست کی وہ کوہ قرناطیس پر رہتا ہے اپنے نام کا ایک کوہ اُسنے آباد کیا ہے یہ نقابدار ابلق پوش
جو آیا تھا یہ اُسکا شاگرد تھا ہمکو علم سے معلوم ہوا کہ اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی ہے وہ
خود آیا نہین اُسنے اپنے شاگرد کو روانہ کر دیا اُسکے شاگرد نے آکر یہان یہ آفت برپا کی تھی
صاحبقران کے اقبال اور فضل خدا سے یہ لڑائی فتح ہوئی وہ نابکار مارا گیا ورنہ بڑی مشکل
تھی اب اخلاق اُسکو سب حال سے آگاہ کریگا ابکی مرتبہ وہ یہ سُنکے کہ میرا شاگرد قتل ہوا خود
اگر وہ آیا تو بڑے غضب کے سحر ہونگے ہمکو بھی جان لڑانا پڑیگی گو ہم اُسکو جواب نہین
دے سکتے مین مگر جہان تک ہوگا کوشش کرینگے اور لڑینگے آئندہ جو مرضی خدا خداوند کریم سبکے
عزت محفوظ رکھے اور اُسکے سحر کو ہم سے رد کرائے گو امید تو نہین ہے کہ ہم اُسپر غالب آئین
مگر ذات خدا کا بڑا بھروسہ ہے وہی حامی و مددگار ہے وہی کمک کریگا تو فتح حاصل ہوگی اُسکی
[illegible] جب تک وہ نہین آلیتا ہے اخلاق اُسوقت تک طبل جنگ نہ بجوائے گا اور نہ
مقابلہ کرے گا ملاحظہ فرمائیے گا اُسکے آنے پر دیکھئے کیا ہو کس کی ظفر اور کس کی شکست
کون غالب ہو اور کون مغلوب یہ نہ خیال فرمائیے گا کہ ہم اُس نابکار سے خوف کرتے مین

اب تو ہم سواے خداوند کریم کے کسی دوسرے سے نہین ڈرتے ہین قرناطیس کیا چیز ہی
اگر مریخ فلک بھی آجاے تو ہم اُس سے بھی مقابلہ کرین صاعری و جمشید بھی اپنی قبر
سے اُٹھکر آئین تو ہم اُنسے بھی سحر مین مقابلہ کرین دل ایسے قوی ہین ہمارے آپکو اختیار
ہو چاہے اپنے کو ظاہر فرمائیے چاہے اپنے کو پوشیدہ رہنے دیجیے خواجہ نے کہا اگر جواب یا
کہ میری تو یہ راے ہی کہ ابھی اپنے کو ظاہر کرون قرناطیس کے بھی مقابلہ کو سر کر لون اور اس
لڑائی کے بھی فتح کرنے کا ٹھیکہ لیلون اور روپیہ حاصل کرون پھر اُسکے بعد اپنے کو ظاہر کرون
اور پھر اطمینان بھی ہو جائیگا مین یہان کل لشکر کو چھوڑ کر خدمت صاحبقران مین روانہ
ہون اُن سب نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک
چوبدار نے آکر عرض کیا کہ مہتر قران آپکے پاس بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین در دولت پر
کھڑے ہوئے ہین کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بلاؤ اور حکم دیا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے لاکر بچھا دو
فوراً کرسی لاکر بچھا دی گئی وہ چوبدار باہر جاکر مہتر قران کو لایا اندر بارگاہ کے مہتر قران نے
آکر سلام کیا اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ قران سلام کرکے کرسی پر بیٹھے ساقی نے باشارہ بادشاہ کے
مہتر قران کو جام شراب دیا مگر بادشاہ کا حال یہ ہی کہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین آنکھ چار نہین
کرتے ہین ناظرین سمجھ گئے ہونگے کیون آنکھ چار کرکے نہین بات کرتے ہین صرف اس خیال
سے کہ ایسا نہو کہ قران آنکھ کا تل پہچان لے اور آنکھ کی گردش تو راز افشا ہو جائے کیونکہ یہ بہت
بڑا عیار ہی بادشاہ نے بڑا غضب کیا کہ ایسے عیار کو قاتل کر نامہ دیکر روانہ کیا ہی جہان تک ہو
اپنے کو بچاؤ قران حیران ہی کہ یہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ آنکھ چار کرکے نہین کلام کرتا ہی جب
ساقی شراب پلا چکا اسوقت بادشاہ نے کہا کہ آپ کہان تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہی
قران نے عرض کیا کہ نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے اُسکو نامہ تحریر کیا ہی فرمایا کہ نامہ لاؤ قران نے
نامہ نکال کر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر پڑھا بعدہ منشی کو دیا اُسنے بہ آواز بلند پڑھا سب
مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ نے قران سے فرمایا کہ ہماری طرف سے بادشاہ
اسلام کو بہت بہت سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا اور عرض کرنا کہ یہ کوئی احسان کی بات نہ تھی آپ نے
روپیہ صرف کیا ہم نے کام کیا ہان اگر ہم بدون روپیہ لیے ہوئے کام کرتے تو احسان تھا

ہم خود انکا شکریہ ادا نہین کرسکتے ہین کہ آپ نے ایثار روپیہ صرف کیا اُسپر احسان مانتے ہین اب نہ دعوت کی ضرورت ہے نہ ضیافت کی کیونکہ ہم روپیہ لے چکے ہین ہم ابھی یہان سے روانہ ہوجاتے چونکہ ہمارے آپکے اقرار ہوچکا ہے کہ جبتک اخلاق کو خواہ اسیر خواہ خدا پرست کو خواہ قتل کرکے اس کوہ کو اسلام آباد نہین کرلیتے ہین اُسوقت تک ہم یہان سے نہ جائینگے پس ابھی اُسکا انتظار ہے کہ وہ طبل جنگ بجواکر میدان مین آکر مقابلہ کرے اور ہم مقابلہ کرکے لڑائی کو فتح کرلین تو پھر یہان سے جاین کہدینا کہ بیکار تکلیف نکرین یہان کسکا ہے اور یہان کسکا ہم عزیت نہین جانتے ہین ہان اُسوقت دعوت ہم قبول کرینگے کہ جب بالکل لڑائی فتح ہوجائے گی ابھی ہم نہین آسکتے ہین اگر آپکو یہ خیال ہو کہ ہمارے یہانکے کھانے سے انکار ہے تو یہ امر نہین ہے ہم بسر و چشم آتے مگر ابھی چند سبب ایسے ہین جو کہ مانع ہین ہم یہان موجود ہین جو آپکا جی چاہے بھجوا دیجئے روانہ کردین ہم اُسکو سر و چشم پر رکھین گے اور نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر کھاینگے اور خدمت مین اُسوقت حاضر ہونگے جب یہ لڑائی بالکل فتح کرلین گے عرض کردینا کہ حضور اس امر مین زیادہ تر اصرار نہ فرمایئن ورنہ باعث رنج ہوگا یہ کہکر اور یہی مضمون لکھواکر قران کو خلعت دیکر بڑے اعزاز و اکرام سے رخصت کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے دعوت مین جو جانے سے انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی پہچان لے کیونکہ وہان ایک لاکھ ایسے عیار ہین آئین بعض بعض تو ایسے ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین چالاک و بدمعاش عیارہ و جواہر یہ طریقہ سے بات سے شناخت کرلیتے ہین انسے ذرا بچنا چاہیئے تم گئے اور انھون نے پہچان لیا اس سے کیا حاصل جو راز افشا ہوجائے یہی سبب تھا جو خواجہ نے انکار کیا غرضکہ مہتر قران حبشی اُس بادشاہ نقلی سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کی طرف چلے جب قران چلا گیا اُسوقت سردارون سے خواجہ نے کہا کہ مجکو بڑا خوف تھا کہ قران پہچان نہ لے کیونکہ وہ بہت بڑا عیار ہے اسی سبب سے تو مین نے اُس سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کیا ورنہ وہ ضرور پہچان لیتا اور یہ راز ابھی کھل جاتا اور اسی سبب سے دعوت مین جانے سے انکار کیا اور مین جاؤنگا نہ تم مین سے کسیکو جانے دونگا سب نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے فرمانبردار ہین ادھر قران نے جاکر جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اور جو کچھ جواب پایا تھا وہ عرض کیا اور جواب نامہ دیا

بادشاہ اسلام و سرداروں نے کہا کہ خیر جو آنکی مرضی اوسیوقت یہ لکھکر بھیجدیا کہ اچھا جب تک
آپ یہان تشریف فرما ہین آپ ہمارے مہمان ہین دونون وقت ہم آپکے واسطے مع آپکے کل
لشکر کے جو کچھ ہمکو نصیب ہے بھیجدیا کرینگے آپ اسمین عذر نہ فرمائیگا ورنہ ہمکو رنج ہوگا فولادوسانے
قبول کرلیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کو رنج ہو پس یہان تو سامان جشن ہونے لگا تمام
پر خوشی کا سامان تھا ناچ رنگ ہو رہا تھا دعوتین ہو رہی تھین دونون وقت بادشاہ پیرزنگی
کے لشکر مین لشکر اسلام سے طعامہاے لذیذ کے خوان جاتے تھے اور وہ لوگ کھا کر خوش ہوتے
تھے یہان بارگاہ سلیمانی مین صحبت عیش و نشاط برپا ہے دن عید اور رات شب برات ہے لشکر
اسلام مین اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ اخلاق جو طبل باز بجوا کر اپنے لشکر کو لیکر مغموم و محزون
فرودگاہ پہ واپس آیا اہل لشکر نے اس امر کو غنیمت جان کر زندگی کو مقدم خیال کرکے کہ کھول
سب اپنے اپنے بستر پر مغموم و محزون پڑ رہے کیا رنگ زمانہ کا ہے کل اسی لشکر مین وہ چہل پہل
تھی اور ہر طرف خوشی تھی کہ جو حد بیان سے باہر ہے یا آج اس لشکر مین ہر طرف سینہ زنی و ماتم
ہے کوئی ایسا نہین ہے کہ جو گریان نہو برائے نقابدار کل لشکر اسلام مین ہر چشم گریان اور ہر دل بریان
تھا آج وہان خوشی کا سامان ہے بقول کسے سچ ہے کہ دنیا مین شادی و غم توام ہین جیسا کہ
شاعر کہتا ہے مصرعہ ہو کسی کی خانہ بربادی کسی کا گھر بنے ۞ غرض کہ حال کفار تباہ ہے اخلاق
نے بھی بارگاہ مین آکر چار و ناچار دربار آراستہ کیا سب سردار رنجور و مغموم اپنے اپنے مقام پر
آکر بیٹھے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بات بات پر آنسو نکل آتے تھے مین اخلاق آہ سرد نفس سرد
بھر رہا ہے وہ لوگ جو کہ لاشہ نقابدار کا لینے کو گئے تھے میدان سے کچھ استخوان ریزہ ریزہ
اٹھا کر لائے اخلاق سے آکر عرض کیا کہ لاش تو نہ ملی مگر استخوان ملے کیونکہ لاش تو سمہاے
مرکب سے پامال ہوگئی اخلاق نے کہا کہ اچھا جو کچھ ملا اسکو لیجا کر پھونک دو تاکہ رسم ادا ہوجائے
محروم نہ رہے ان لوگون نے لیجا کر ان استخوان ریزہ ریزہ کو من دو من لکڑیان جمع کرکے روغن
نفت ڈالکر پھونک دیا اور اخلاق سے آکہ کہدیا کہ ہمنے پھونک دیا جب ان کامون سے
فراغت ہوئی اسوقت اخلاق نے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکر ان لوگون سے جان بچائی جائے
وزیر نے عرض کیا کہ اپنے دوست کو اس حال سے آگاہ فرمائیے کہ آپ نے جس نقابدار ایسے دلاور کو

اُسنے یہان آکر سب اہل اسلام کو جو کہ یہان موجود تھے اسیر کر لیا سوا ے لشکر اسلام کے کوئی سردار
باقی نرہا تھا کہ اُنکے لشکر مین خبر ہو گئی جو کہ دوسرے مقام پہ فروکش تھا کمک آنے لگی نقابدار
اسیر کرنے لگا یہان تک کہ بادشاہ اسلام لشکر لیکر آ پہونچے مقابلہ ہونے لگا نقابدار نے تمام
لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کر لیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام دو دو سردار باقی رہے تھے
اُنکو بھی اسیر کر لیا تھا کہ ایک نیا واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ہم تباہ ہو گئے وہ یہ واقعہ تھا کہ
یکایک ایک لشکر مع ایک بادشاہ کے صحرا سے پیدا ہوا اُس لشکر مین ایک نقابدار تھا اور ایک
بادشاہ اور وہ لشکر مختصر تھا اُس نقابدار کے سر پر بھی دو باز سایہ فگن تھے جس طور سے باز اپکے
نقابدار کے سر پر سایہ کیے رہتا تھا اُسی طور سے باز سفید رنگ و سبز رنگ اُس نقابدار و بادشاہ
کے سر پر سایہ فگن تھا اُس بادشاہ نے آکر ہمکو پیام دیا کہ لشکر اسلام سے دست بردار ہو سردارونکو
چھوڑ دو دین اسلام قبول کرو ورنہ ہم سے بُرا کوئی نہین ہی تم نے انکار کیا ہمارا نقابدار میدان مین
کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا تھا کہ اُس بادشاہ کے اور بادشاہ اسلام کے کچھ عہد و پیمان ہوا
دس لاکھ پر ٹھیکہ لیا کہ ہم اِس نقابدار کو قتل کرکے اِس لڑائی کو فتح کرکے تمھارے سردارون کو
رہا کر دینگے وہ روپیہ جمع کیا گیا اُس لشکر کے نقابدار نے نکل کر ہمارے نقابدار سے مقابلہ کیا باز
سے دونون باز لڑے نقابدار سے نقابدار نوبت یہ ہوئی کہ باز کو باز ون نے ہلاک کیا وہ اِس
طرح سے باز نہ آئے ہمارے نقابدار کو اُس نقابدار نے قتل کیا کہ جسکی سبب سے ہم پست و پا
ہو گئے نقابدار کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے وہ سب بھی اپنے لشکر پر یلغار کرکے چلے اور
لشکر اسلام و لشکر نقابدار لڑنے لگے ہمنے چالاکی کرکے وزیر کی راے سے طبل باز بجوا دیا کہ جان بچے
ورنہ خانہ ہو جاتا ہم جان بچاکر فرودگاہ پر واپس آئے لاش کو نقابدار کی جلا دیا آپکو سب
حال کا نامہ تحریر کیا ازبراے خداوند عجائب نگار کمک فرمایئے ورنہ ہم سب اہل اسلام کے ہاتھ سے
ہلاک ہو جائینگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا اگر کمک فرمائی ہو تو پوری کمک فرمایئے ورنہ جواب صاف
تحریر فرمایئے جبتک آپ تشریف نہ لائینگے اُسوقت تک یہ لڑائی فتح نہ ہوگی کیون آپ ہم لوگون کی جان
کے پیچھے پڑے ہین ابکی مرتبہ چالاکی کرکے بچ گئے اگر ابکی آپ نے کسی ساحر زبردست کو روانہ کیا ہمنے
اگر مقابلہ کیا تو وہ بادشاہ اور وہ نقابدار یہان موجود ہین اُن سے مقابلہ ہوگا وہ ساحر زبردست

معلوم ہوتا ہی وہ بدون آپکے اور کسی سے نہ زیر ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی واجب تھا عرض
کیا جب وزیر نے یہ تقریر بیان کی اخلاق نے اسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھوا کر اور اپنی
مہر کرکے ایک سانڈنی سوار کے ہاتھہ روانہ کیا طرف کوہ قرناطیس کے یہ بھی لکھدیا تھا کہ
جب تک آپ نہین تشریف لاتے ہین یا کوئی تدارک کامل نہین فرماتے ہین اسوقت تک ہم طبل
جنگ ہو بجوائینگے اور نہ مقابلہ کو میدان مین جائینگے آپکے تشریف لانے پر منحصر ہی سانڈنی سوار
ادہر نامہ لیکر روانہ ہوا ادہر اخلاق نے دربار برخاست کیا انتظار جواب مین اپنی لب کرنے لگا
مگر رات دن مغموم رہتا ہی اور افسوس کرتا ہی کہ کیسے لشکر لڑائی بگڑ گئی کاش ایکدن یہ لشکر ادہر نہ آتا
مگر ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا پرستون کا خدا برحق ہی وہ بھی کہتے تھے کہ ہمارا خدا ہمکو اس
آفت سے بچائیگا وہی ہماری کمک کریگا ہم نے ہزار مرتبہ خداوند عجائب نگار سے فریاد کی مگر ایک بھی
سماعت نہ ہوئی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی انکے خدا نے کیسی وقت سخت مین انکی کمک کی کہ
ایک بھی انکے لشکر کا ضائع نہ ہوا اور سلام ہو گیا اگر قرناطیس نہ آیا تو مین ضرور اہل اسلام کی اطاعت
کرونگا اور انکا دین قبول کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہوگا وہ دیگا ورنہ اپنی راہ لیگا اخلاق ایسے
ایسے خیال دل مین کیا کرتا ہی مگر کسی پر ظاہر نہین کرتا ہی اسکو تو انتظار جواب نامہ اور اہل اسلام
کو عیش و عشرت مین چھوڑا جاتا ہی اب حال قرناطیس کا تحریر کیا جاتا ہی کہ جسدن اسنے اپنے
شاگرد رشید کو برائے کمک اخلاق کوہ بلور کی طرف روانہ کیا تھا اسدن اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ
ایک عکسی تصویر اپنے شاگرد کی بنا کر اپنے سامنے لگالی تھی سوائے اسکے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی
تھی وہ سحر کی تصویر تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی کھڑا ہی اسکی یہ چھائین ہی یہ سایہ ہمہ وقت
اسکے سامنے رہتا تھا سوتے جاگتے ہمہ وقت اسکے پاس تھا جہان یہ جاتا تھا وہان اسکے ہمراہ جاتا تھا
یہ تدبیر اسنے اس خیال سے کی تھی کہ اگر کوئی آفت اسپر آئے اور یہ قتل ہو جائے تو مین آگاہ ہو جاؤن
اور جاکر تدبیر کرون کیونکہ لشکر اسلام مین عیار بہت زبردست ہین وہ ضرور تدبیر اسکے قتل کی کرینگے
گو مین نے سمجھا بہت دیا ہی پھر بھی خیال لازم ہی یہ تدبیر کرکے عیش و عشرت مین بلا خوف و خطر
مصروف ہوا اپنے شغل سابق مین کہ دن رات شراب خواری کرنا دن کو طفلان مہر طلعت سے
فعل بد کا مرتکب ہونا شبکو نازنینان مہ جبین کے ساتھ کالا منہ کرنا رات دن اسکو شہوت پرستی

کے سوا دوسرا کام نہ تھا سواے شغل بد کے آرام نہ تھا کبھی کبھی رات و دن مین گھنٹہ آدھ گھنٹہ
ناچ بھی دیکھ لیتا تھا جس دن نقابدار قتل ہوا ہے یہ اپنے باغ مین بیرون بارہ دری زیر نمگیرہ
بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا ایک طفل دہ سالہ اسکے بغل مین تھا اسکے بوسے لیتا جاتا تھا
وہ سایہ سامنے موجود تھا گاہ گاہ اُسپر بھی نگاہ پڑجاتی تھی کہ جب یہان نقابدار کو نقابدار نے قتل
کیا اُسوقت اسکی نگاہ اُس عکس پر تھی کہ یکایک ایک شعلہ بھڑکا اور وہ عکس اُس شعلہ سے جلکر خاک
ہوگیا آواز آئی کہ سنئے کہ نام من عنقاے شہباز جادو بود مارا جوان مجکو اور کام تمام کیا ہاے افسوس
مین نے تو ابھی دنیا کے لذات سے کچھ فائدہ بھی نہ اُٹھایا تھا اے استاد میری خبر لیجیے اتنا کہکر
کام آیا آپکے قدمون پر نثار ہوا اُس عکس کا شعلہ سے جلکر مٹنا تھا اور اس صدا کا آنا تھا کہ قرناطیس
کے حواس جاتے رہے ہاے کا نعرہ مار کر دونون ہاتھ زانو پر مارے اور کہا کہ افسوس میرا شاگرد
رشید مارا گیا کیا آفت نازل ہوئی کس نے اسے قتل کیا اب بدون اسکے خون کا عوض لیئے ہوئے
مجکو آرام نہ آئیگا ان خداپرستون کو جاکر اگر مین نے غارت نہ کیا تو اپنا نام قرناطیس نہ رکھا یہ جانتے
کہان ہین بچکر میرے ہاتھ سے یہ کس بھروسے پر بھولے ہوئے ہین کیا اسکا خون بالا بالا جائیگا ہرگز
نہ جائیگا جب سب خداپرستون کا خون نہ لیگا جب معاوضہ ہوگا کیا اُسکو قتل کرکے آرام سے
بیٹھ سکتے ہین مین ابھی تو جاتا ہون اور کل ہی کو معاوضہ کرتا ہون انھون نے مجکو بھی اور کوئی تھوڑا
کیا ہے جو میرے شاگرد کو قتل کیا ہے بہت ہی غصہ آیا فرط غیظ و غضب سے تمام بدن کے بال مثل
تیلے کے کھڑے ہوگئے دونون آنکھین لال ہوگئین منہ سے کف جاری ہوا غیظ طاری ہوا منہ سے
تنور کے شعلہ نکلنے لگے جب سانس لیتا تھا آگ کے شعلے نکلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام جسم
گویا آتش دوزخ سے بنا ہوا ہے اسی حالت غیظ مین صراحی اُٹھاکر پھینکدی کہ چور چور ہوگئی
تمام فرش شراب سے خراب ہوا اُس طفل نے پوچھا کہ کیون کیا ہوا گلے لپٹ کر اُسکو جھڑک دیا کہ دم
الگ جاکر اُٹھکر کمرے مین آکر تمام اپنے جسم پر اسباب سحر آراستہ کیا سامان سحر سے درست
ہوکر کمرے کے باہر آیا اسقدر غصہ تھا کہ کسیکو جرأت نہ ہوئی کہ دریافت کرے کہ آپ کہان تشریف
لیجاتے ہین اسنے یہ خیال اپنے دل مین کرلیا کہ یہان دریافت کرنے سے سحر سے کیا فائدہ کہ کسنے
قتل کیا اور کیونکر قتل ہوا عرصہ ہوگا وہان جاکر اخلاق سے دریافت کرون گا پہلے اُسکے قتال

ہی کو قتل کرونگا وہ جائیگا کہاں اگر بالاے آسمان جاکر پوشیدہ ہوگا تو وہان جاکر قتل کرونگا
زیر زمین پنہان ہوگا تو وہان جاکر گو یہ ہوسکتا تھا کہ یہ سحر سے دریافت کرلیتا اور سب حال اسپر
ظاہر ہوجاتا مگر بسبب غصہ کے اور عرصہ کے اسنے نہ دریافت کیا فوراً اسباب سحر سے آراستہ
ہوکر کمرے کے باہر آیا فوراً تخت سحر تیار کیا اُسپر سوار ہوکر مثل بلاے مبرم وافنت کے طرف کوہ بلور
کے روانہ ہوا یہ عالم تھا کہ مثل آندھی کے چلا جاتا تھا کچھ خیال نہ تھا اور اس قدر کا سحر کرتا جاتا
تھا کہ شعلے نکلتے جاتے تھے تمام درخت و سبزہ جلتا جاتا تھا جدھر اسنے آنکھ اُٹھا کر دیکھ لیا کہ
اُسطرف آگ لگ گئی نگاہ سے سحر کرتا جاتا تھا ابر سحر سر پر قائم تھا اُس سے برق چمکتی تھی
رعد کی گرج پیدا تھی یہ تو اس طرف کو یون چلا آتا ہے وہان اسکے ملازم وغیرہ سب حیران ہین
کہ یہ آقا کہان گئے ہین اور اس غیظ و غضب سے کہ کلام کرنے کی جرات نہ ہوئی جو دریافت کرتے لیکے
سب تو اس فکر و تردد مین ہین کہ خیر جب واپس آئینگے دریافت کرلین گے ادھر قرناطیس چلا
جاتا ہے شام اسکو ایک صحرا مین ہوگئی اسنے اُسی صحرا مین وہ رات بسر کی بوقت سحر وہان سے
چلا اسقدر تیز سحر کرتا ہوا آتا ہے کہ پیاس کا غلبہ ہوا زبان خشک ہوگئی اب الفاظ سحر پورے طور
سے ادا نہین ہوتے ہین جب یہ نوبت پہونچی اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی چشمہ تو نہین ہے آخر کار
سے ایک چشمہ نظر آیا یہ اُس چشمہ کی طرف تخت کو لیکر چلا مائل بزمین ہوا ادھر وہ سانڈنی سوار
سانڈنی اڑائے ہوئے نامہ لیئے ہوئے اسی کے پاس جاتا تھا کہ وہ قرناطیس کی طرف کہ اُسکو بھی
پیاس معلوم ہوئی وہ سانڈنی اڑا کر مثل قطرہ باران کے چشمہ پر آیا سانڈنی سے اُترا اُسکو چھوڑ دیا سانڈنی
نے بھی پانی پیا اسنے بھی پانی پیا منہ ہاتھ دھویا اب یہ اپنا پسینہ خشک کرنے لگا کہ پسینہ خشک ہوجائے
تو سوار ہوکر طرف منزل مقصود کے روانہ ہون یہ ٹہل رہا تھا کہ برق چمکی اسنے سر اُٹھا کر دیکھا دیکھتا
کیا ہے کہ ایک ساحر نہایت زبردست تمام جسم سے شعلہ نکلتے ہوئے عقرب و مار جسم سے لپٹے ہوئے
آسمان پر سے تخت پر سوار طرف زمین کے چلا آتا ہے پہلے تو یہ ڈرا پھر اسنے کہا کہ خوف کس امر کا
اگر دریافت کریگا کہدونگا کہ مین اپنے مالک کا نامہ لیکر پاس قرناطیس کے جاتا ہون میرا کیا
لیگا ادھر قرناطیس نے دیکھا کہ ایک سانڈنی کنارے چشمہ کے گھاس چر رہی ہے اور آدمی
سوار ٹہل رہا ہے یہ بہت جلد بڑا اپنے تخت کو زمین پر لایا ادھر اُس سانڈنی سوار نے پہچانا

اور قرناطیس نے یہ سانڈنی سوار اخلاق کا ہے کہین جاتا ہو اودھر اُسنے پہچانا کہ یہ تو قرناطیس جادو
ہین جنکے پاس مین جاتا ہون نامہ لیکر خوب ہوا کہ ملاقات ہوگئی نامہ اسی مقام پہ پہونچادونگا ادھر
قرناطیس نے خیال کیا کہ اس سے سب حال معلوم ہوگا چنانچہ قرناطیس پیاسا بہت تھا پہلے اس
تخت پر سے اُترکے چشمہ مین سے پانی پیا اسکے حواس درست ہوئے اب یہ متوجہ ہوا طرف اس سانڈنی سوار
کے ادھر وہ بھی قریب آیا سلام کیا قرناطیس نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے سانڈنی سوار تم جاتے
کہان ہو اور اخلاق کا تو مزاج اچھا ہے اور سب خیریت ہے لشکر اسلام سے کیا ٹھہری ہمارے سالار گرد
نے تمھارے بادشاہ کی کمک کی اور لشکر اسلام کو تباہ کیا اس سانڈنی سوار نے سر پیٹ کر کہا کہ مین تو آپکی
خدمت مین نامہ لیکر جاتا تھا کہ آپ سے یہان ملاقات ہوئی مین اگر پانی نہ پیتا اور روزا ہو نہ کھاتا تو
چلا جاتا آپ سے ملاقات نہ ہوتی بڑی خرابی ہوتی قرناطیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہے جلد لاؤ پہلے
وہان کا حال تو بیان کرو اُسوقت سانڈنی سوار نے رو رو کر سب حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے اخیر تک بیان
کیا اور کہا یہی نامہ مین بھی تحریر ہے وہ سب حال سُنکے اور برہم ہو نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع
کیا یہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر کہا کہ مین اسی طرف کو جاتا تھا
کہ تم سے ملاقات ہوئی خیر وہان کا حال معلوم ہوگیا اب مین چلتا ہون تم سانڈنی پر سوار ہو کر چلو
مین بھی آتا ہون یہ کہکر فوراً سانڈنی پہ وہ سوار ہوا اور قرناطیس تخت پر سوار ہوا اور سانڈنی سوار سانڈنی
اڑا کر اور قرناطیس تخت کو اڑا کر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا یہان صبح کا وقت تھا
اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے کہ یکایک آسمان پر برق کوندی ایک ابر
سیاہ رنگ نمودار ہوا برق کے کوندنے سے سب کی آنکھین جھپک گئین سر اُٹھاکر سب نے
طرف آسمان کے دیکھا اس امر کو دیکھکر کہا کہ کیا دھوندھن کار گھنگھنا اٹھی ہے اگر برس گئی تو دو دن
تک نکلے گی تمام دنیا غرق اب ہو جائے گی سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے اخلاق بھی
اُسطرف متوجہ ہوا کہ وہ ابر کوہ بلور اور بارگاہ اخلاق پر آکر قائم ہوا اخلاق و سب اہل دربار
دیکھا کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلہ آگ کے پیدا ہوئے اور ایک تخت سحر ظاہر ہوا وہ تخت
طرف زمین کے مائل ہوا اب تو سب حیران ہین کہ یہ کیا سانحہ و واقعہ ہے کہ ابر کا آنا اُسکا شق ہونا
اُس سے تخت کا ظاہر ہونا یہ کارخانہ طلسمات کا ہے خداوند عجائب خیر کرین کچھ رنگ گرگون

معلوم ہوتا ہی یہ تو ہم نے آجتک آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا سب نے ملکہ اخلاق
سے عرض کیا کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا اخلاق نے کہا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ و عجب نہیں ہی
کسی ساحر کی آمد ہی یہ تخت سحر و ابر سحر بھی تم پر ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی اُسی طرف دیکھو جو
یہ لوگ اُسی طرف متوجہ ہوئے سب نے دیکھا کہ وہ تخت قریب زمین آیا اور اسی طرف کو مائل ہی اُسپر
ایک مرد پیر باریش سفید مگر حالت یہ ہی گلنار لباس پہنے ہوئے چہرہ سیاہ موٹے موٹے ہاتھ دراز
کشادہ گردن کوتاہ تنگ پیشانی سینہ چوڑا ہیبت قوی ہاتھ پاؤں موٹے موٹے دانت بڑے بڑے
بال سر کے لپیٹے جوڑا بندھا ہوا جھولی شانہ پر پڑی ہوئی کچھ اسباب سحر آگے رکھا ہوا آنکھوں
سے منہ سے کانوں سے و ناک کے سوراخوں سے وہ ہرن ہو سے شعلے نکلے ہوئے دونوں ہاتھو
کی دسوں انگلیاں مثل مشعل کے روشن ہمہ تن آگ کا پتلا بنا ہوا چہرہ سے غیظ و غضب
کے آثار ظاہر پیشانی پر ہزاروں بل پڑے ہوئے منہ سے کف جاری علامت غیظ طاری
کالے کوڑیالے گلے و بازوؤں پر لپٹے ہوئے عقرب سیاہ رنگ پیشانی پر چپٹے ہوئے اسی
ہیئت و شکل سے تخت پر بیٹھا ہوا اس طرف کو چلا آتا ہی یہ حالت اس تخت سوار کی دیکھکر
اور اس طرف آتے ہوئے دیکھکر سب خائف ہوئے اور ترساں کہ یہ بلا کہاں سے آئی
ہر ایک مثل بید کے کانپنے لگا تھرانے لگا بند بند لرز گیا دم نکل گیا با آواز خوف آلود اخلاق
سے کہا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ کیا بدشکل اور بدہیئت صورت ہی کوئی بلا اور آفت ہی ادھر کہاں
آتی ہی خداوند بچائیں ہمارے تو زہرہ آب ہوئے جاتے ہیں یہ شکل دیکھکر اخلاق نے
جواب دیا کہ خاموش رہو یہ کوئی فرشتہ عذاب قدرت ہی معلوم ہوتا ہی کہ خداوند نے ہم پر
رحم کھا کر اپنے فرشتہ عذاب کو روانہ فرمایا ہی کہ وہ خدا پرستوں کو غارت کرے لازم
خاموش بیٹھے رہو خوف نکرو ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھیں کہ یہ لوگ ہماری صورت
دیکھکر ڈر گئے اور ہمکو برا کہتے ہیں تو بڑا غضب ہو جائے گا ناخوش نہ ہوں یہ سنکے
سب کے سب سر جھکا کر خاموش ہو کر بیٹھے رہے مگر دزدیدہ نگاہوں سے دیکھے
جاتے ہیں کہ وہ تخت صحن بارگاہ میں اگر اترا تمام بارگاہ آتش بہار ہو گئی اب اخلاق نے
جو غور سے دیکھا کہ یہ کون ہی اگر کوئی بزرگ ہو تو استقبال کروں کیا دیکھتا ہی کہ میرا دوست

صادق و محب واثق شفیق بدل رفیق عنایت فرما کرم فرما ملک قرناطیس جادو تخت پر بیٹھا ہوا
ہے اور تخت صحن مین رکھا ہوا ہے قصد ہے کہ اُتر کر چلون یہ دیکھا تھا کہ ایک مرتبہ اخلاق خوش
ہو کر اور فرط خوشی سے بیتاب ہو کر اپنے مقام سے اُٹھا یہ کہتا ہوا کہ شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار
کشم ۞ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ۞ ای پیک راستان خبر یار ما بگو ۞ احوال گل ز
بلبل بوستان سرا بگو ۞ خوش آمدی و صفا آوردی ای برادر قرناطیس جلد و مزاج تو اچھا
ہے یہ کہتا ہوا دوڑا اہل دربار پہلے تو حیران ہوئے تھے کہ یہ کون ایسا شخص ہے کہ جسکو دیکھکر بادشاہ
اسقدر بیقرار ہو کر اپنے تخت پر سے اُٹھا اور طرف صحن کے چلا یہ کون ایسا ہے مگر جب اخلاق
نے قرناطیس کا نام لیا اور قریب پہونچا تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ملک قرناطیس جادو دوست
شفیق ملک اخلاق ہین کہ جنکو قبل مین نامہ لکھا تھا اور انھون نے اپنے شاگرد کو برائے
کمک کے روانہ کیا تھا ابکی مرتبہ پھر نامہ روانہ کیا ہے مگر وہ شاید خود تشریف لائے ہین مگر کیا بدشکل
ہین ہم خیال کرتے تھے کہ کوئی خوبصورت انسان ہونگے خداوندا ایسی شکل خواب مین بھی نہ دکھائے
کہ جسکو دیکھکر طایر روح قفس جسم مین بیقرار ہوا جاتا ہے کہ نکلکر اُڑ جاؤن دل مثل مرغ بسمل کے
تڑپ رہا ہے ایسے بدشکل سے ہمہ وقت صحبت ہوگی زندگی کیون ہونے لگی سب اہل دربار چار و
ناچار اخلاق کے عقب مین اُٹھے کیون نہ اُٹھتے بادشاہ خود اُٹھکر چلا تھا خلاف داب شاہی
تھا مگر سر جھکائے ہوئے آنکھین چرائے ہوئے کہ ہم نہ دیکھین ایسی شکل۔ قدم بقدم اُچھلتے ہوئے
ادہر اخلاق لبیک کر یہ شعر پڑھتا ہوا قریب تخت پہونچا شعر گر بر سر چشم من نشینی ۞ نازت بکشم
کہ نازنینی ۞ قریب تخت پہونچکر ساتھ محبت تپاک کے سلام کیا اور ہاتھ ملایا قرناطیس
نے بھی جواب سلام دیا تخت پر سے اُٹھکر بغلگیر ہوا اخلاق نے کہا کہ مزاج تو اچھا ہے
قرناطیس نے جواب دیا کہ اچھا ہون تم اپنے مزاج کی کیفیت بیان کرو اور یہان کی حالت
کہ تمھارا چہرہ کیسا متغیر ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی فکر سخت مین مبتلا ہو اخلاق نے جواب دیا کہ
آپ تشریف لیچلین اور ذرا تشریف رکھین تو مین عرض کرون اب کیا آئے کہ میرے تن مردہ
مین جان آئی مین پھر زندہ ہوا میرے اوپر کیا منحصر ہے تمام میرے اہل دربار و اہل لشکر نے دوبارہ
حیات تازہ پائی ورنہ ہم سب اپنے کو مردہ خیال کرتے تھے جب سب نے دیکھا کہ اخلاق

نے اور قرناطیس سے باہم گفتگو ہو رہی تھی اب تو بدرجہ مجبوری ہر ایک مجرا کرنے لگا اور
ہاتھ چومنے لگا اب قرناطیس کو اخلاق بصد عز و وقار صحن بارگاہ سے لیکر ایوان بارگاہ
مین آیا پا انداز دلوا دیئے لا کر تخت پر بٹھا دیا آپ سامنے بیٹھنے لگا کہ قرناطیس نے ہاتھ پکڑ کر
اپنے پاس بٹھالیا تخت پر اب یہ دونون کندہ ناتراش ایک تخت پہ بیٹھے قرناطیس نے
زانوے اخلاق پر بطور سابق کے ہاتھ رکھا جیسا کہ وہ کسی زمانہ مین اسکے ساتھ پیش آتا تھا
اور اپنا معشوق خیال کرتا تھا ویسا ہی اب بھی خیال کیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ دربار آراستہ ہے
بلکہ اخس بیحیائی یہ بیحیائی بھی کہ جیسے اخلاق برابر آکر بیٹھا اخلاق کے لب و رخسار کے چند
بوسہ قرناطیس نے لیلیے اخلاق بسبب اپنی غرض کے کچھ کہہ نہ سکا گو ناگوار بہت گذرا کہ
اسنے کچھ اہل دربار کا پاس نہ کیا مجکو ان سب کے سامنے ذلیل کیا یہ امر تو میرے اور اسکے
ہمیشہ تخلیہ مین ہوا کیا ہے یہ اب بہت بیغیرت ہو گیا ہے مگر کیا کرتا غرض تھی جو وہ نہ کرتا وہ کم تھا
قرناطیس نے پہلے کوئی اور کلام نہ کیا اور نہ اس امر پہ اکتفا کی کہ صرف بوسے ہی لیکر خاموش
رہتا ہنس کر کہا کہ او جان من آج تو تم ہمکو اپنے وصل سے شاد کرنا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہے خوب ہمکو اپنے وصل سے سیر کر دینا آج شب بھر ہم سے اور تم سے راز و نیاز ہو
اخلاق نے شرمندہ ہو کر جواب دیا کہ جو آپکا حکم ہو گا اور جو آپکی مرضی ہو گی مین اُس سے باہر
نہ ہون گا مین تو آپکا ایک ادنی خادم ہون اب ذرا میری سرگذشت تو سماعت فرمایئے کہ مین
کس آفت و بلا مین مبتلا ہون قرناطیس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ مین اپنے دل کے ارمان تو
نکال لون جو کہ برسون سے اس دل مین بھرے ہوئے ہین مجکو تو اسوقت وہ باتین یاد
آتی ہین جو کہ ہمیشہ ہمارے اور تمھارے ہوا کرتی ہین میرا دل بہت بیقرار تھا کہ تمکو دیکھا نہ تھا
اور مجھ پر تمھاری جدائی اور تمھارا فراق نہایت شاق تھا گو لاکھون معشوق اس زمانہ مین
پیدا کیئے اور اُن سے ہر طرح کے مزے حاصل کیئے مگر جو لطف و لذت و مزا تم سے حاصل
ہوا ہے وہ کسی سے نہ حاصل ہوا اُسی مزے کو ہمیشہ دل ڈھونڈھتا تھا آج وہ لطف حاصل
ہو گا اخلاق خاموش ہے اپنے دل مین نفرین کر رہا ہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ یہ تشریف لا کر ایسی
نالائق حرکت کے مرتکب ہون گے اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہون گے کہ واہ

کیا خوب کہ بادشاہ اسس ساحر کے معشوق ہین اسی سبب سے اسقدر دوستی کا دعوے
ہو انکی نہین ہمیشہ سے یہ آپکے کام آئے ہین انھون نے اُنھیں سے اُسنے ان سے مزے
اوڑائے ہین کیون نہ ہو اسس بات کا دعوے کہ قرناطیس اپنی جان تک ہمپر نثار کرے گا
جب انکو کسی امر مین دریغ نہین ہی تو کہو کیون دریغ کرنے لگا گو یہ امر کوئی خلاف نہین ہی
نثار کیا ہو اپنا مال ہی جس طور سے چاہا صرف کیا جسکو جی چاہا دیدیا مگر پھر بھی ایک قسم
کی ذلت ہی گو یہ امر ضروری ہی کہ یہ فخر ہو کہ ایک کے دل کو خوش کرنا بڑا ثواب ہوتا ہی مگر اس
طور سے کہ سب کے سامنے یہ خیال کرتا ہی اہل دربار کیا خیال کرتے ہونگے اور اپنے دل مین کیا
کہتے ہونگے مگر مجبور رہا ادھر قرناطیس ننگا مگ بغل مین اخلاق کو لیے ہوئے بوسہ بازی
کر رہا ہی مزے اوڑا رہا ہی اخلاق عاجز ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی ادھر اہل دربار بیٹھے ہوئے
اپنے دل مین کہہ رہے ہین کہ کیا یہ پر شہوت ساحر ہی کہ بادشاہ کی صورت دیکھتے ہی شہوت
کا زور ہو گیا ایسی شہوت کے اوپر لعنت جو کہ آپکو اور دوسرے کو ذلیل کرے یہ شہوت
نہین ہی تو بغیرتی ہی کیا مقام تخلیہ نہ تھا جب سب نے یہ حرکات اور یہ تقریر سنی اپنے اپنے
دل مین اور ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اب کھلا یہ بادشاہ ہمیشہ سے
معشوق ہین اسی سبب سے تو یہ دعوے تھا اور اسی سبب سے یہ اسقدر بیباک ہو رہا
کیا قدرت تھی خیر ہمکو اس سے کیا اپنا مال ہی جسکو چاہا دیا مگر اسقدر ضرور لازم تھا کہ ہم بیچ
اور یہ ایسی حرکات کئی ہوتی کہ ہمارے سامنے وقعت رہتی اب حقارت ہو گئی سب
ندامت سے سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ قرناطیس نے ساقی کی طرف
اشارہ کیا کہ لا شراب مین شراب پیکر جو کچھ ارمان باقی ہین وہ بھی نکال لون ساقی نے
بسبب خوف کے کہ ایسا نہ ہو کہ برہم ہو جائین جام لبریز کرکے دیا اسنے پے در پے چار جام پیکر
اب بدمست ہوا اور کچھ ہوس ہوئی اخلاق کا ناک مین دم ہی کہ یہ بلا اسوقت کہان سے
آئی کس آفت مین مبتلا ہو گیا قرناطیس ہاتھا پائی کرنے لگا اُسکا قصد ہوا کہ اسی مقام پر
ان سب کے سامنے اخلاق سے فعل بد کا مرتکب ہون اور اپنی حسرت نکالون جو کہ برسون
سے دل مین ہی مگر اخلاق نے اُسکو اسقدر گستاخ نہ ہونے دیا مانع آیا اور کہا کہ شبکو جو کچھ آپ فرمائینگے

مین بجالاونگا اسوقت میرا دل بھی نہین چاہتا ہو اور یہ دربار بھی ہی یہان ہر قسم کے لوگ ہین
ایسا نہو کہ کوئی لشکر خدا پرستون کا جاسوس یہان ہو وہ جاکر اُن لوگون سے یہ حال بیان
کرے تو اُنکی اور میری دونون کی ذلت ہوگی اخلاق نے اُسکی آتش شہوت کو آب تقریر
سے فرد کیا خلاصہ یہ کہ اُسے لیٹ لپٹا کے اپنے ارمان نکال لیئے سوائے دوسرا کام کے
کہ وہ تو نہوا باقی سب حسرتین نکل گئین اب وہ شراب کی مستی اور وہ خواہش نفسانی
کم ہوئی سنبھل کر بیٹھا اپنے آپ مین آیا اخلاق کی جان بچی اخلاق کو اہل دربار سے از حد
ندامت تھی مگر پھر خیال کرتا ہو دل مین کہ کیا نقصان ہی کوئی کچھ کہہ نہین سکتا ہی جب
اس کشاکش سے فراغت ہوئی اخلاق نے حکم دیا کہ طبل بشاشت و خوشی بجے جب یہ
حکم دیا تھا کہ طبل شادمانی بجائے گئے یا تو لشکر مین سب مغموم و محزون تھے یا خوشیان
کرنے لگے ادھر ایک طرف بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ تھا اور ایک سمت بادشاہ یکرنگ
کا دربار آراستہ تھا دونون طرف کے سردار حاضر دربار تھے راوی بیان کرتا ہی کہ عیارون
نے لشکر اسلام کے بموجب ارشاد کے ہزارون تدبیرین کین کہ کسی طور سے یہ حال معلوم
ہو جائے کہ یہ بادشاہ کون ہی اور یہ لقا بدلر کون ہی مگر قابو نہ چلا بڑا اینہ دست پایا صورتین
و شکلین تبدیل کر کے گئے بہ نیل و مرام واپس آئے خلاصہ یہ کہ دونون طرف دربار آراستہ
ہی کہ طبل شادمانی کے بجنے کی صدا کان مین آئی ادھر بادشاہ یکرنگ نے ادھر
بادشاہ اسلام نے یہ صدا سنکے ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ طبل خوشی کیسا لشکر کفار
مین بجا ہی کیونکہ ابھی تو وہ لوگ رنج و ماتم مین مبتلا تھے صدائے گریہ و زاری بلند تھی
یکا یک ایسی خوشی ہوئی کہ طبل شادمانی بجایا گیا کہین سے کمک آگئی ہرکارے دونون
کے طرف لشکر کفار کے چلے اسوقت لشکر مین آکر پہونچے کہ یہان ہر ایک خوش ہو رہا تھا
سنگے جل رہا تھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ اب لشکر اسلام کا بچنا دشوار ہی وہ شخص ہمارے
کی کمک کو آیا ہی جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہی ایک جنبش لب و حرکت ابرو مین تمام دنیا کو خاک
کر دیتا ہی بڑا ساحر زبردست ہی آپ کیا کرینگے نہ وہ لقا بدلر ہی کہ ایک لقا بدلر نے آکر قتل کر ڈالا
اہل اسلام کا ناطقہ بند کر دیا تھا نقابدار آکر ٹھیک لیتا نہ اس بلا سے نجات پاتے اب جائے امان

بکتے تھے اور گلے ملتے تھے اور خوش ہوتے تھے بکثرت خوشی سامان تھے سب نے لباس سیاہ تبدیل
کرکے دیگر قسم کا لباس پہنا وہان وہ رنگ صحبت نہ رہا بارگاہ مین جو پہلے قرناطیس نے اکر
کیا تھا اب وہ بنھکر بیٹھا ہے ہر بیرے یہ حال دیکھتے ہوئے اور تقریر سنتے ہوئے بارگاہ مین صورت
بدل کرآئے اور ایک طرف کھڑے ہوئے اس خیال سے کہ سنین کیا تقریر ہوتی ہے ادھر جب
قرناطیس اپنے ارمان نکال چکا اور حسرت اب درست ہو کر بیٹھا سب اہل دربار مؤدب
ہوئے اب قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ بیان کرو تمھارا مزاج کیسا ہے اب میری طبیعت
درست ہوئی ہے اور آپ مین آئی ہے یہ کیا رنگ ہے بارگاہ مین سناٹا ہے سب کے چہرے اداس
عالم یاس وہراس تمھارا رنگ فق جا بجا سے پیشانی شق جو ہے مغموم ہے تب اخلاق نے
آہ سرد دل پُردرد سے بھر کر کہا کہ اے شفیق من مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون
آپکو یاد ہوگا کہ مین نے آپکو ایک نامہ لکھا تھا اُسمین سب کیفیت تحریر کی تھی چنانچہ آپ نے
اُس نامہ پر سرسری کمک کی اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر میری مدد فرمائی کہ اپنے شاگردونکو برائے
کمک روانہ فرمایا وہ نقابدار نکر آئے یہان مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل اسلام کے سردارونکو اسیر
کرلیا سوائے بادشاہ کے کوئی لشکر مین باقی نہ رہا کہ یکایک ایک دوسرا لشکر پیدا ہوا اُسمین بھی ایک
نقابدار تھا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام سے اُس لشکر کے بادشاہ نے اس لڑائی کا ٹھیکہ لیا اور نقابدار کو اپنے
لشکر مین بھیجکر ہمارے نقابدار کو قتل کرایا دو باز بہ رنگ سفید وسبز اس نقابدار اور بادشاہ کے بھی ساتھ
ہین وہ ہر وقت سر پر سایہ فگن رہتے ہین بازکو بازون نے ہلاک کیا اور نقابدار کو نقابدار نے سب سردارون
کو رہائی بالائے لشکر پر یورش کرکے چلے مین طبل بازگشت بجا کر واپس آیا ان لوگون کے یورش کرنے سے
لاش نقابدار کی پائمال ہوگئی اسی سبب سے مین روانہ نکر سکا اُسکا لاشہ جلا دیا گیا استخوان روانہ کرتا ایک نامہ
ان سب حالات کا تحریر کرکے آپکی خدمت مین روانہ کیا سانڈنی سوار کے ہاتھ یقین ہے کہ دیکھنے نے سے
پہونچا ہو ابھی جواب نہین آیا تھا کہ آپ خود تشریف لائے ہین خیال کرتا ہون کہ ابھی نامہ براہ مین ہوگا
کو نامہ پہونچا بھی ہوگا خیر ہمکو اس سے کچھ غرض نہین ہے چاہے نامہ پہونچا ہو چاہے نہ پہونچا ہو ہماری تو آرزو بر آئی
اور پوری ہوئی کہ آپ نے اسمین بھی آپکی طلب تھی کیا بیان کرین کہ جس غصہ مین جان ہے بعد قتل ہونے نقابدار کے
ہر وقت یہ خیال تھا کہ اب خداپرست آپڑے اور جب آپڑے اور انھون نے ہم سبکو قتل کرڈالا ایک تو

یہ خیال دوسرے لقا بدار کا صدمہ الگ ہلاک کیے ڈالتا تھا کہ جسکا بیان احاطۂ امکان سے باہر ہے تیسرا
یہ خیال آپکو خبر ہوگی آپ بھی ناخوش ہونگے کہ تم نے تو اپنے شاگرد کو انکی کمک کے لیئے روانہ کیا اور تم نے
کسی قسم کی اُسکی پاسبانی اور نگہبانی نہ کی اور خیال نہ کیا کہ وہ قتل ہو گیا اس صدمہ اور ان خیالون
نے ہلاک کر رکھا تھا ہمہ وقت یہ خیال تھے صرف وزیر کی تدبیر سے اسوقت تک زندہ بھی بچے ورنہ
اُسی دن خاتمہ تھا اُسنے یہ راے دی کہ طبل باز بجوا دیجیئے جب آپ طبل باز بجوائینگے پس اہل
اسلام صداے طبل سن کے واپس جائینگے پھر نہ یورش کرینگے اور جسوقت تک آپ طبل جنگ بجوا کر
میدان مین مقابلہ کو نہ جائینگے اُسوقت تک وہ مقابلہ نہ کرینگے اس عرصہ مین آپ اپنے دوست ملکہ
قرناطیس کو اس حال سے آگاہ فرما کر کمک اُنسے طلب فرمائیے یا وہ خود تشریف لائینگے یا کسی ساحر زبردست
کو روانہ فرمائینگے وہ آکر آپکی کمک کریگا پس مین نے ایسا ہی کیا طبل باز بجوا کر واپس آیا آپکو نامہ تحریر
کر کے روانہ کیا اب مین انتظار نامہ کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق نے اول سے جو حال یہان
کا شروع کیا تو اخیر تک سب حال بیان کیا ابتداے علمشاہ کا قید ہو کر طلسم مین آنا ساحران
طلسم کا مثل ملکہ غزالہ آہو چشم و دیگر ساحرون کے شریک ہونا جہانگیر کا آنا اور ساحرون کا زیر
ہونا باہم مقابلہ ہونا بادشاہ طلسم و علمشاہ وغیرہ سے صاحبقران کا مع مالک دلند ہور و دیگر
سرداران و اہل لشکر کے آنا صاحبقران کے ہمراہ خواجہ کا آنا اور جنگ بیکار کا ہونا اہالیان طلسم
صاحبقران کا براے فتح طلسم طرف کوہ بیستون کے روانہ ہونا راہ مین دیوانے سے مقابلہ
ہونا دیوانہ کا زیر ہونا صاحبقران کا لشکر لیکر زیر کوہ آنا اشتفاق کا سامان جنگ کرنا و خواستگاری
کا ہمراہ دیوانے کے نکل جانا اشتفاق کا اس حال سے آگاہ ہو کر عقب مین جانا راہ مین مقابلہ
کا ہونا صاحبقران کا جانا پھر کر لانا اشتفاق کا عیار کے ہاتھ سے مارا جانا اپنا زخمی ہونا صاحبقران کا
عیارون پر خفا ہو کر لشکر سے نکالدینا اور صاحبقران کا پھر طرف کوہ بیستون کے جانا اور سب
ساحرون کا براے رہائی علمشاہ جانا و دیگر حالات بیان کیے اپنا نامہ لکھنا یہ حال سنکے قرناطیس
نے برہم ہو کر کہا کہ سب حال مجکو معلوم ہوا اے اخلاق دیکھ دینا کہ مین ان خداپرستون کو اس
طور سے قتل کرونگا کہ انکے حال پر آسمان و دریا دم رغان ہوا ترس کھائینگے کیا میرے شاگرد
کا خون بالا بالا جائیگا ضرور معاوضہ لونگا جاتے کہان ہین ان خداپرستونکو اس طور سے صفحۂ

ہستی پر سے مٹا دونگا کہ جیسے حرف غلط کو مٹا دیتے ہین از پردہ دنیا تا پردہ قاف ایک
خدا پرست کو زندہ نہ چھوڑونگا چُن چُن کر قتل کرونگا تمام دنیا کو انکی ذات سے پاک کردونگا پہلے
تو مین اس لقا بدلہ اور اسکے لشکر اور بادشاہ سے عیوض خون اپنے شاگرد کا لونگا اسکے بعد خدا پرستون
سے مقابلہ کرونگا یون اے اخلاق یہ بادشاہ جو لشکر لیکر آیا ہے اسکا نام کیا ہے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی
ساحر ہے اور ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا پہلے مین ان دونون لشکرون کے حاکمون کو نامے
لکھکر اپنے آنے سے آگاہ کرتا ہون اور لکھتا ہون کہ اگر میری اطاعت کرو اور دین اسلام ترک کرو اگر
مان لیا تو خیر مین دست بردار ہونگا اگر نہ مانا تو پھر تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے اخلاق نے کہا کہ بادشاہ
لشکر اسلام کا نام شہنشاہ سعد بن قباد نبیرہ صاحبقران و ملک نوشیروان عادل کسرا اور لشکر
نو وارد کا نام شہنشاہ بکرنگ تاج گیر ہے قرناطیس نے یہ سن کے اخلاق سے کہا کہ منشی کو
طلب کرو کہ وہ حاضر ہو کر دو نامہ تحریر کرے ایک بنام بادشاہ اسلام دوسرا بنام بادشاہ بکرنگ
پس اُسوقت منشی حاضر ہوا قرناطیس نے کہا کہ اے منشی دو نامے تحریر کر منشی نے عرض کیا کہ کسکے
نام کہا کہ ایک بادشاہ اسلام کے نام اور ایک بادشاہ بکرنگ کے نام اُسنے کہا کہ مضمون نامہ ارشاد
ہو کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر اخلاق سے کہا کہ اے اخلاق تم اس حال سے آگاہ ہوئے کہ میرے
آنے کا کیا اتفاق ہوا اخلاق نے کہا کہ میری محبت و الفت اسکو لائی قرناطیس نے کہا کہ یہ امر نہین
بلکہ یہ بات ہے کہ جب مین نے اپنے شاگرد کو تمھاری کمک کے لیئے روانہ کیا تھا تو ایک قد و بر
اسکی بنا کر سحر سے اپنے سامنے رکھ لی تھی وہ مثل سایہ کے سامنے رہتی تھی سوائے میرے اور کسیکو
نظر آتی تھی یہ اس غرض سے تھی کہ جب کوئی آفت اُسپر آئیگی مجکو خبر ہو جائیگی وہ سایہ ہمہ وقت میرے
سامنے رہتا تھا اور مین عیش مین مصروف رہتا کہ یکایک اس سایہ مین خود بخود آگ لگ گئی اور شعلہ نکلا
وہ سایہ غائب ہو گیا مجکو یقین ہو گیا کہ میرا شاگرد مارا گیا کہ اُسکی مرنے کی صدا آئی مین وہان سے
یہ خیال کر کے چلا کہ اسکے قاتل سے اسکے خون کا معاوضہ لون اور سب خدا پرستون کو غارت کرون
تخت سحر پر سوار چلا آتا تھا کہ راہ مین پیاس لگی ایک چشمہ پر اُترا وہان تمھارے نامہ بر سے ملاقات
ہوئی اُس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب واقعہ بیان کیا تمھارا نامہ دیا مین نے نامہ پڑھا وہان سے
تخت سحر پر سوار ہو کر اس مقام تک آیا یہ سبب ہوا میرے آنے کا وہ بھی آتا ہوگا یہ کہہ مین تخت سحر

سوار ہوکر آیا اس سبب سے پہلے پہونچا وہ سانڈنی پر سوار ہے وہ بعد کو آئیگا اب تمکو معلوم ہوا کہ میں
خود اسی قصد سے آیا ہون کہ خداپرستون سے مقابلہ کرکے انکا خاتمہ کرون اب یہ لوگ میرے ہاتھ
سے بچکر جاتے کہان ہین یہ کہکر منشی سے کہا کہ ہان تحریر کر۔ داول نام بادشاہ اسلام پہلے تعریف
خداوند عجائب نگار تحریر کرو اسکے بعد تحریر کرو کہ اے بادشاہ اسلام و دیگر سرداران اسلام و اہل لشکر
اسلام آگاہ ہو کہ تم نے بہت سر اٹھایا ہے تمنے اس مقام کو بھی مثل اور مقامون کے خیال کیا ہے یہان
آکر تم نے اشفاق کو قتل کیا اور اخلاق کو پریشان کیا اسنے تمہاری شکایت کی میں نے اپنے
شاگرد کو روانہ کیا کہ تمکو سمجھا کر راہ راست پر لاے اسنے تمکو بہت سمجھایا تم نے ایک نہ سنی آخر
کو نوبت جنگ و پیکار کی آئی تم اسکے ہاتھ سے عاجز ہوئے آخر کو ایک ساحر نے اگر تم سے روپیہ لیکر
اسکو دھوکا دیکر قتل کیا خیر تمکو لکھا جاتا ہے کہ یہ کوئی اور مقام نہین ہے کوہ بلور اور کوہ قرناطیس ہے
یہان تمہاری خودسری و زبردستی کام نہ آئیگی اور مین بھی کوئی ایسا ویسا ساحر نہین ہون وہ اشفاق
و شمش وغیرہ میرے روبرو کے بچہ تھے وہ بالکل سحر سے ناواقف تھے اس سبب سے تم نے انکو
قتل کر ڈالا مین ویسا نہین ہون ایک جنبش لب مین تمہارا خاتمہ کردونگا یہان میری عملداری ہے
لہذا تمکو آگاہ کرتا ہون اگر اپنی خیریت درکار ہے اور زندگی کے خواستگار ہو تو اگر میری اطاعت کرو اور
دین اسلام ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک کو زندہ نچھوڑونگا چن چن کر قتل کرونگا
پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک تم لوگون کے وجود ناپاک سے اس عالم کو پاک کرونگا آیندہ
تمکو اختیار ہے بس اپنی خیریت کے خواہان ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ تمکو اختیار ہے شعر مثنت اگر
حق بود گفتیم تمام ؛ در تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؛ اور بہت کلمات مغلظات تحریر کیے تھے اور یہ
بھی تحریر کیا تھا کہ اگر اس نقابدار کے بھروسے پر لڑتے ہو تو مین تم سب سے پہلے اسی نقابدار
کا سر اسکے لشکر کے ناز کرونگا وہ ہے کیا چیز لوا اسکی میرے روبرو حقیقت کیا ہے وہ یا تم
اس امر پر مغرور نہ ہو کہ میرے شاگرد کو قتل کیا اسکو دھوکا دیکر قتل کیا ذرہ وہ قتل ہونے والا
تھا تم سب کو کافی تھا اسکا خون بالا بالا نہ جائیگا اسکے معاوضہ خون مین لاکھون کا خون ہوگا
اور دریا سے خون جاری ہوگا اور ایک خداپرست زندہ باقی نہ رہیگا اگر کوئی برائے دوا قلاب
کو تلاش کریگا تو نہ دستیاب ہوگا اس دین و مذہب کا نام تک نہ باقی رہیگا آیندہ تمکو اختیار ہے

پس نامہ ختم کرو منشی نے نامہ مختتم کیا قرناطیس نے کہا کہ دوسرا نامہ بنام بادشاہ یکرنگ
تحریر کرو پہلے حمد و نعت خداوند عجائب لکھو اسکے بعد لکھو کہ اے بادشاہ یکرنگ داد نقابدار
مفلوک روزگار آگاہ ہو کہ یہ کون سی حرکت بیجا تھی کہ تو نے آکر ہمارے شاگرد کو بیقصور قتل کیا ہمارا
خوف نہ کیا ہاں اگر تم سے وہ مقابلہ کرتا یا تمہارے ساتھ فساد پر آمادہ ہوتا تو اسوقت لازم تھا
وہ تو بادشاہ اسلام و لشکر اسلام سے لڑ رہا تھا تم اسکے حریف نہ تھے جو تم نے بیکار کو قتل کیا اور
اپنا نام کیا یہ کون سی حرکت تھی کہ بادشاہ اسلام سے روپیہ لیکر ہم سے فساد کیا اور ہمارا خوف بالکل
دل کیا اور یہ خیال نہ کیا کہ کوئی اسکا وارث ہے پس ہمکو ترقیم ہوتا ہے کہ تم دونوں مثل گنہگار کے رومال سے
ہاتھ باندھ کر مابدولت کی خدمت میں حاضر ہو تاکہ تمہاری خطا معاف کیجائے اسیر نہ منظور ہو تا کہ
ہم بھی ساحر ہیں میں تم ایسے ساحرون کو برسون علم سحر کی تعلیم دون اسپر بھی تم میرے برابر نہ ہو اگر
سامری و جمشید ہیں تو وہ بھی میرے ہاتھ سے مارے جائیں باوجودیکہ دعوے خدائی کرتے تھے اور
معاذاللہ خدا ہیں مگر وہ میرا کچھ نہیں کر سکتے ہیں یاد رکھو کہ اپنے شاگرد کے خون کے معاوضہ میں
تم میں سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا میرے دل میں آگ لگی ہوئی ہے
جبتک تمکو قتل نہ کرونگا اسوقت تک یہ آگ فرو نہ ہوگی ہاں اگر اطاعت کروگے تو خیر اس خیال
سے باز آؤنگا آئندہ تمکو اختیار ہے میں نے تمکو آگاہ کر دیا تمہارے لیئے خیریت اسی امر میں ہے کہ اگر میری
اطاعت کرو زیادہ کیا لکھا جائے اس مختصر تحریر کو بہت جانو اور اپنا خون اپنے ہاتھ سے نہ کرو
والسلام راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ کے نامہ میں یہ بھی تحریر کیا تھا کہ میرا شاگرد بالکل نادان
اور احمق تھا جو اسنے سرداروں کو گرفتار کرکے قید رکھا قتل نہ کیا اسکو لازم تھا کہ جسکو وہ
گرفتار کرتا فوراً قتل کرتا یہ اسنے حماقت کی جو زندہ رکھا میں ایسا نادان نہیں ہوں کہ زندہ
رکھونگا جسکو پاؤنگا فوراً قتل کر دونگا وہ بچہ تھا میں کوئی بچہ نہیں ہوں اول تو میں ایسا کرنے
کیون لگا ایک مرتبہ سبکو قتل کرونگا یاد رکھنا پس یہ دونوں نامے جب منشی نے لکھکر تیار
کیئے لفافون میں بند کرکے قرناطیس کی مہر لگا کر پیش کیئے کیونکہ اسنے اپنی مہر دی تھی پس
قرناطیس نے اخلاق کے سرداروں میں سے دو سردار اپنے روبرو طلب کیئے اور کہا کہ یہ
نامے پہنچا دو ایک لشکر اسلام میں و ایک لشکر نقابداران میں پس وہ سردار سلام کرکے اوس

نامے لیکر باہر آئے ایک لشکر اسلام کی طرف چلا اور ایک لشکر نقابدار کی طرف ان دونون
لشکرون کے ہرکارے یہان موجود تھے یہ واقعہ دیکھکر اور سب تقریر سنکے نامہ برون کے
قبل وہان سے اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہان دربار بادشاہ اسلام کا ذکر سنیے
ہو سب سردار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہے کہ نہ معلوم لشکر کفار مین یہ طبل خوشی کیسا بجا ہے ہرکارے
خبر کو گئے ہین ابھی تک واپس نہین آئے ہین سردار و جواہر بن عمرو بادشاہ سے عرض
کر رہے ہین کہ خبر دریافت کر کے حاضر ہونگے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے آداب و مجرا بجا لائے
عرض کرنے لگے کہ ہم غلام لشکر کفار مین خبر کو گئے تھے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ قرناطیس جادو
کوہ قرناطیس سے برائے کمک اخلاق بدکار آیا ہے یہ نقابدار جو کہ ہاتھ سے نقابدار زرنگار کے
مارا گیا اسی قرناطیس کا شاگرد رشید تھا جب اخلاق نے کمک طلب کی تھی تو قرناطیس
نے اپنے شاگرد کو برائے کمک روانہ کیا خود نہین آیا اب جو اُسنے اپنے شاگرد کے مرنے
کی خبر پائی تو خود وہان سے برائے کمک آیا ہے یہ طبل بشاشت اسی کی آمد کا ہے اور کفار کو بہت
خوشی ہے ہر ایک کی زبان پر یہ ہے کہ اب لشکر اسلام کا خاتمہ ہے قرناطیس جادو اپنے شاگرد کے
خون کا معاوضہ کرے گا بہت بڑا ساحر ہے ہم یہ سنتے ہوئے بارگاہ مین پہونچے وہان جاکر
دربار خوب آراستہ و پیراستہ پایا سب حاضر دربار تھے ہم نے ایک تخت پر پہلوئے بادشاہ
اور ایک ساحر کو پایا کہ جسکی شکل دیکھکر روح بیقرار ہو گئی دیکھی نہ گیا ایسا بدشکل اور بد ہیبت
تھا تمام جسم سے شعلے نکل رہے تھے آنکھ سے منہ سے بخار اُٹھ رہا تھا ہاتھون و بازوؤن
پر سانپ لپٹے ہوئے ہین بہت زبردست ساحر ہے ہم اُسکو دیکھکر خائف ہوئے مگر خاموش
ایک سمت کھڑے رہے کہ دیکھین کیا تقریر ہوتی ہے اُسنے بہت کچھ لاف و گزاف بکا اور
بہت کچھ کہا اُسکے بعد ایک نامہ بنام سرکار و ایک نامہ بنام یکرنگ تاج گیر تحریر کرا کے
روانہ کیا وہ نامہ لیکر ایک سردار ادھر کو آتا ہے اور دوسرا اُس لشکر کو جاتا ہے ہم یہ حال دیکھکر وہان
سے روانہ ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین باقی خیریت ہے یہ کہکر ہرکارون نے وہ کل تقریر اور
مضمون نامہ جو کہ قرناطیس نے کی تھی اور نامہ مین لکھوایا تھا سب روبرو بادشاہ
اسلام کے عرض کی بادشاہ اسلام نے بشاش و خرم ہو کر فرمایا کہ آتا ہے تو آنے دو شل اور

ساحرون سے یا تو قتل ہوگا یا مطیع اسلام ہوگا کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہو اگر وہ
ساحر زبردست ہو اور ساحری و جمشید کی اصل نہین جانتا ہو تو ہمارا بھی پالنے والا اور پیدا
کرنے والا سب سے زبردست ہو اور جسکی ذات پر تکیہ کئے بیٹھے ہین وہ سب کا مالک
و مختار ہو وہی حافظ و نگہبان ہو جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا نامہ بر آتا ہو تو اُسے یہان سے
اُسکو دندان شکن جواب دیا جائیگا اُسکی نہ کوئی اطاعت کرے گا نہ یہان کوئی دین اسلام
ترک کرے گا جب وہ میدان مین آکر ہم نبرد ہوگا اُس سے مقابلہ کیا جائے گا خدا ہماری کمک
کریگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا دربارگاہ
پر آکر پہونچا پہلوان عادی و نگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے قصد اندر جانے
کا کیا بدون اطلاع انھون نے منع کیا اور کہا کہ کہان سے آیا ہو اور کیا غرض رکھتا ہو اجازت
اندر جانے کی نہ پائے گا اُسنے کہا کہ مین بادشاہ اسلام کے پاس نامہ لیکر آیا ہون شاہ جادوان
ملک قرناطیس کا انکے ہاتھ مین دیکر جواب نامہ لون گا پہلوان عادی نے اُس سے فرمایا
ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرتے ہین اگر اجازت ملی تو جانا ورنہ واپس جانا یہ کہکر اپنے توند کو
سنبھالتے ہوئے زنگل پر سے اُٹھے پردہ اُٹھاکر اندر آئے مقام مجراگاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر لشکر کفار سے کوئی قرناطیس ہو اُسکا نامہ لیکر آیا ہو کیا حکم
ہوتا ہو بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ بس یہ حکم پاکر باہر آئے اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر آئے اُسنے بھی سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی سامنے تخت کے بیٹھنے کو یہ سلام کرکے
بیٹھ گیا ساقی نے بہ اشارہ بادشاہ جام شراب دیا اُسنے جام شراب لیکر پی لیا اب
اُسنے پکار کر کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے نامہ طلب کیا اُسنے نامہ دیا بادشاہ نے
سیف ذوالیدین کو مرحمت فرمایا کہ بہ آواز بلند پڑھو تاکہ سب اہل دربار سنین میر منشی نے
نامہ پڑھنا شروع کیا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا سب مضمون نامہ سے آگاہ
ہو چکے بادشاہ کو مضمون نامہ پر بہت غصہ آیا سیف کے ہاتھ سے نامہ لیکر چاک کر دیا
اور فرمایا کہ ہماری طرف سے اُس نابکار کو جواب مین تحریر کر دو کہ کیا بیہودہ بک رہا ہو
اب ہمکو کبھی ایسی تحریر مہمل نہ لکھنا ورنہ بہت پچھتانے لگا آیندہ تجکو اختیار ہو جو تیرا جی چاہے

وہ کہ ہم موجود ہین ہرگز ہرگز نہ ہم اطاعت کرین گے نہ ترک اسلام تیری کیا اصل ہے جو تو
اسلام کے نام کو دنیا پر سے مٹائے گا اور اپنے شاگرد بہنہاد کا ہم سے عیوض خون لیگا چہ
سنہ بڑی بات ہم نے بہت پاس کیا کہ تیرے نامہ بر کو کچھ سزا نہ دی اس خیال سے کہ پیامبر
ہمیشہ بچھتا ہوتے ہین اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور اسکو بھی سزا دیتا تو شوق سے ہم سب کے
قتل کا سامان کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہماری کمک کرے گا جیسی کہ اُسنے کی ہے خواہ تو ایکدفعہ
ہم سبکو قتل کر خواہ دفع دفع کر کے اگر ہماری موت تیرے ہاتھ سے ہے تو کیا چارا ہے ہم مجبور ہین
اگر خدا ہی کو یہ منظور ہے تو ہم تو اُسکے بندے ہین اور اُسکے تابع فرمان ہین اُسکے حکم سے نہین
باہر ہو سکتے ہین اگر خدا کو یہ امر منظور نہین ہے تو تو کیا ہے اگر تمام عالم ایک جا ہوگا تو ہمارا کچھ
نہ بنا سکے گا خداے ما بزرگ است تو کیا گیدی ہے اور تیرا خداوند کیا نطفہ حرام و بچہ شیطان
ہے ہزار ہزار لعنت اُس پر اور اُسکے پرستارون پر بس اب ہمکو کوئی تحریر نہ کرنا میدان جنگ مین
آکر مقابلہ کرنا یہی جواب ہے اگر تو پہلونشین سامری و جمشید ہے تو ہمکو بھی کوئی خوف نہین
ہے ہم اُسکی بندگی کرنے والے ہین جو کہ انکا پیدا کرنے والا تھا اور سب کا خالق ہے دوسرے ہم
اُسکے غلام ہین کہ جسنے چاہ الماس مین جاکر تنہا دمامہ جادو کو قتل کیا اور ہم اُس شجاع
بہادر کے پہلونشین ہین کہ جس نے ازپردہ رنماماہ پردہ قاف دین اسلام کو رواج دیا اور
ظلمت کفر کو برطرف کیا اور علم ہاے کفر کو منہدم کر کے پھینک دیا اور نشان اسلام کو بلند
کیا جسنے تمام خدایان باطل مین خدائیون کو نیست و نابود کر دیا جسنے لقا ایسے خدا ی باختر کو کہ
اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور سبکو وہ اپنا بندہ کہتا تھا اور سب بخدائی مانتے
اور سجدہ کرتے تھے چونسٹھ لاکھ سپاہ اُسکے زیر قیطول ہمہ وقت رہتی تھی جسنے بہشت
و دوزخ بنائی قیطول پر بیٹھ کر خدائی کرتا تھا اُسکو تباہ و برباد کر کے شہر بشہر دیارہ دیار
پھرایا اور کہین دامن پناہ نہ ملا پناہ پانی دشوار ہو گئی اُسکے آب شمشیر سے نسل اسی کے وزن
وزیر جد وغیرہ کو کیسا کیسا تباہ کیا دنیا پر سے خدایان باطل کا نام تک مٹا دیا بس ہم لوگ
کسی سے خوف نہین کرتے ایسے نامہ و پیام اور سبکو بھیجکر خوف دلا ہم مریخ فلک سے
تو خوف نہین کرتے ہین سواے اپنے معبود کے اور کافر خاسر کو تو یہان موجود تھا

کا نے باپ اخلاق سے سُنا تو ہوگا کہ کس وقت مین ہمارے خدا نے ہماری کمک کی ہو اور اپنی قدرت سے ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جسنے اگر تیرے شاگرد کو چشم زدن مین قتل کر کے خاک سیاہ کر دیا جسکے خون کا معاوضہ تو لینے کو آیا ہو جو تیرا جی چاہے سو کر کسی امر مین قصور و کوتاہی نکرنا تجکو دہنے کا ہاتھ کا کھانا حرام ہو جب تک ہلوگون کو قتل نکرلے جو بادشاہ نے فرمایا سیف ذوالیدین نے اُسی وقت قرطاس پر تحریر کر دیا اور بادشاہ کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا حکم دیا کہ صاف کر کے اور مہر کر کے لاؤ پس جلد نامہ تیار کر کے بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیا بادشاہ نے وہ نامہ اُس نامہ بر کو دیا اور کہا کہ یہ جواب نامہ ہے راوی کہتا ہے کہ اُس نامہ بر کا یہ حال تھا کہ جو جو بادشاہ کی تقریر سنتا تھا کانپا جاتا تھا غیظ و غضب سے ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا تھا کہ بادشاہ پر جا پڑے یا کچھ جواب دے مگر یہ خیال کر کے اپنے دل مین خاموش ہو جاتا تھا کہ اسقدر سردار یہان ہین کہ جنکا شمار غیر ممکن ہے دوسرے ان مین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہے تو اکیلا کیا بنا لیگا اکیلے پر کیا منحصر ہے تیرے بادشاہ کا اگر تمام لشکر بھی جمع ہو کر مقابلہ کرے تو بھی کچھ نہین کر سکتا ہے پھر فضول ہے اگر تو نے کوئی بھی حرکت کی یاد رکھ کہ تیرے استخوان تک کا نشان نہ ملے گا اس سے کیا حاصل خصوصاً اُس وقت تاو بہت آیا تھا جب بادشاہ نے نامہ چاک کیا تھا مگر تحمل کیا چونکہ قضا نہ تھی اس سبب سے تحمل کرتا تھا مگر کہان تک تحمل کرتا آخر کو قضا آن برابر ہوئی جوتیان کھانے کو آیا جاتا ایک مرتبہ جب بادشاہ نے نامہ دیا کہ یہ جواب ہے تیرے بادشاہ کے نامہ کا یہیں بار اُٹھا کہ اے بادشاہ اسلام آپ بہت بُرا کرتے ہین جو ایسا جواب تحریر کرتے ہین شاہ ساحران ملک قرناطیس عالیشان کے زمانے پر عمل فرمائین اپنے بانہ سے آپ وہان اور وبال مین نہ مبتلا ہو جیئے ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہے اور بہت برا کیا آپ نے اُنکا نامہ چاک کیا مین نے اسوقت بہت تحمل کیا ورنہ جس طور سے نامہ چاک ہوا تھا اُسی طور سے مین تمام جسم کو اُس شخص کی چاک کرتا مارے تلوارون کے یہ کلمہ پورا منہ سے نہ نکلا تھا نہ ابھی بادشاہ نے کچھ جواب دیا تھا کہ ملک ایرج نوجوان کو غصہ آیا اور برہم ہو کر فرمایا کیا کہتا ہے شان مین جہاندار عالیجاہ کے بس خاموش رہ تو

کیا ہوا اور تیرا ہلاک کیا ہو پس ضرورت اسی میں ہو کہ جواب نامہ لا اور یہان سے چلا جا اب
جو کچھ کہا تو یاد رکھ کہ بہت ذلیل ہوگا ہم اس خیال سے کچھ نہین کہتے ہین کہ تو نامہ لیکر آیا ہو ورنہ
یہ کلمہ کہکر تو یہان سے زندہ بھی واپس جاتا ایک ہی ضرب مین تیرا سر خاک پر لوٹتے نظر آتا یہ
جو ایرج نوجوان نے کہا اُس حرامزادے نے جواب دیا کہ او جوان تجھکو کیا دخل ہو جو تو بول
اٹھا ارہ جا تجھکو مین ابھی سزا دیتا ہون جیسا تو درمیان مین بولا ہو تجھکو کیا غرور ہو کہ تو سردار ہوکر
بادشاہون کی گفتگو مین دخل دے جیسے زبان کو نہ بند کیا اُسکی سزا ملی یہ کہکر فوراً حالت غیظ
مین اپنی کرسی پر سے اُٹھ تلوار نیام سے لیکر ایرج کے سر پر وار کیا شاہزادہ اُسی طور سے
اپنے دنگل پر بیٹھا رہا مطلق خوف نہ کیا مگر تلوار کو نگاہ مین رکھتا جیسے تلوار قریب سر آئی جھپکی
دی کہ تلوار مع پہنچی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور بائین ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا ایسا تڑاقہ ہوا
کہ تمام بارگاہ گونج گئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی سخت شے کو کسی نے شکست کیا معاذ اللہ اگر وہ طمانچہ
سر پر پڑتا تو یقین تھا کہ جیسے گردن سے سر اوڑ جاتا صرف دو یا تین انگلیان زمین آئین یہ
حال ہوا کہ وہ حرامزادہ چرخ کھانے لگا شاہزادہ نے ہاتھ چھوڑ دیا وہ تین چرخ کھاکر دھم
سے گرا اور بیہوش ہوگیا بڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہا شاہزادہ بیٹھا ہوا ہنسا کیا اور سب
اہل دربار مع بادشاہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد اب جو اُسکو ہوش آیا اپنے کو اُسنے فرش پر زیر
قدم ایرج نوجوان کے پڑا ہوا پایا شاہزادہ کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا سر پر جو ملک الموت
کو پایا مارے خوف کے آنکھ بند کرلی اس خیال سے کہ مین کیون بولا اگر بولا تھا اور اُسنے ڈانٹ
دیا تھا تو خاموش ہو رہا ہوتا جواب پا چکا تھا چلا جاتا یہ کون سی نالائق حرکت تھی کہ تلوار اُٹھائی
اُسنے بڑا پاس کیا اگر چاہتا تو کام تمام کر ڈالتا مگر اُسنے صرف طمانچہ ہی مارا کہ جسکی ضرب سے
میری تو یہ نوبت ہوئی اگر پورا طمانچہ پڑتا تو یقین تھا کہ کام تمام ہو جاتا وہ حرامزادہ یہ خیال کر رہا تھا
اور آنکھین بند کیے ہوئے لیٹا ہو تھوڑی دیر کے بعد پھر آنکھ کھولی اس خیال سے کہ شاید وہ جوان
چلا گیا ہو پھر شاہزادہ کو اُسی مقام پر پایا جلدی سے آنکھ بند کرلی جب اس طور سے کئی مرتبہ
حرکت کی سب نے یہ حرکت اُسکی دیکھی بہت ہی ہنسی آئی اگلی مرتبہ جو اُسنے آنکھ کھولی شاہزادہ
نے فرمایا کہ کیون سزا پائی [illegible] سزا پائی یا تو نے دل مین بس تجھکو رسید تھا چلا جا اب [illegible]

جواب پاچکا ہی اب کوئی تجھسے نہ بولیگا صرف یہ گوشمالی دی گئی ہی اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا یہ سننا تھا کہ جان مین جان آئی آنکھین بند کیے ہوئے اُٹھا اور خود سر پر رکھکر نامہ لیکر
اپنی جان کو غنیمت جان کے وہان سے اُلٹے پاؤن بھاگا اس خوف سے کہ شاید پھر کوئی
طمانچہ نہ پڑ جائے اُبکی مرتبہ اگر طمانچہ پڑا تو کام تمام ہو گیا بہت جلد بیرون بارگاہ آیا نہ کسیکو سلام
کیا نہ مجرا اور باہر آکر اپنے مرکب پر سوار ہوکر سیدھا لشکر کو روانہ ہوا اُسکی یہ حالت خوف دیکھکر
ہر ایک کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑے جاتے تھے مگر سب کے سب بلحاظ بادشاہ
منہ پر رومال رکھے ہوئے مسکرا رہے تھے بادشاہ نے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ
لوگون نے ملاحظہ کیا کہ کس حالت سے وہ بھاگا ہی اس نامعقول مین خاک بھی جرأت نہ تھی نہ
معلوم پھر کس برتے پر اتنا بڑا کلمہ کہہ اُٹھا تھا اور کس بھروسہ پر تلوار کا وار کیا تھا سردارون نے
عرض کیا کہ شامت اعمال اور کیا عرض کیا جائے یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر وہ ایلچی
لشکر مین پہونچا بارگاہ مین جاکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اور
کہا کہ یہ لوگ بدون لڑائی کمال کے راہ راست پر نہ آئینگے قرناطیس نے اُسکی زبانی یہ تقریر
سن کے نامہ پڑھوایا اُسکا مضمون سنا اور آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب ہم دیکھتے
ہین کہ انکو انکا خدا بچاتا ہی وہان سے بھی جواب نامہ آلی تو پھر دیکھا جائے دیکھیے وہ کیا
جواب لیکر آتا ہی اگر اُن سے صلح ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ یہ لوگ تو ساحر نہین وہ گو
ساحر ہین اُن سے مقابلہ مین دقت واقع ہوگی نہ معلوم کیا امر پیش آئے اگر وہ موجود رہے
اور صلح نہ ہوئی تو پھر ان سے مقابلہ مین ضرور دقت ہوگی وہ لوگ لشکر اسلام کی ضرور کمک کرینگے
پھر پہلے اُن سے مقابلہ کرنا پڑے گا بظاہر تو وہ لوگ ساحر زبردست معلوم ہوتے ہین اور اگر یہ
زبردست نہ تھے تو پیرا غاگرد جو کہ مثل میرے تھا کیونکر قتل کیا اُنکے مقابلہ مین ضرور بہت سے
لوگون کا نقصان ہوگا اور لشکر کام آئیگا خیر مین نے بھی ایک تدبیر سوچی ہی اگر بن پڑی
تو مین نے ان لوگون کو بدون کشت و خون ہوئے گرفتار لیا اُسکے بعد خدا پرستون کا قتل کرنا
کوئی بات نہین ہی ایک چشم زدن مین اُنکا خاتمہ کر دونگا یہ بچارے کہان ہین ہان اگر خیال
ہی تو ان لوگون کا ہی بس جواب کا منتظر ہون اگر صلح کر لی تو بہتر ورنہ جو سوچا ہون وہی کرونگا

قرناطیس یہ کہکر خاموش ہو رہا اور ادھر وہ نامہ بر جو کہ اسکا نامہ لیکر بادشاہ زنگ کے پاس
گیا تھا اُس لشکر مین پہونچا اور ادھر ہرکارون نے جاکر بادشاہ کو خبر دی کہ کوئی قرناطیس جادو
کو وہ قرناطیس سے آیا ہی بہت ساحر زبردست ہی اُسکے آنے کی خوشی مین یہ طبل بشارت بجا
اور وہ یہ تقریر کر رہا ہو اور آپکو نامہ لکھا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی آپ نے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو
اپنی سزا پائیگا مثل اُس نقابدار کے مارا جائیگا کیا مجال جو اہل اسلام کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے
جب تک ہم یہان موجود ہین یہ فرما رہے تھے کہ زرگیسالار نے عرض کیا کہ نامہ بر قرناطیس جادو
کا در دولت پر حاضر ہی بار چاہتا ہی فرمایا کہ اندر لاؤ زرگیسالار آکر اُسکو اندر لیگیا کرسی مرحمت
ہوئی وہ کرسی پر بیٹھا دربار مختصر آراستہ پایا نقابدار کو برابر تخت کے ڈنگل پر متمکن دیکھا دونون
ہاتھ دونون طرف سایہ فگن پائے سردارون کو گرد و پیش کرسیون و ڈنگلون پر متمکن دیکھا
جھکے سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا ساقی نے جام شراب دیا بیچ و اندیشہ اُس جام کو پی گیا بادشاہ نے
پوچھا کہ تم کس غرض سے آئے ہو کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے نامہ دیا پہلے خود بادشاہ
نے پڑھا نامہ پڑھتے جاتے ہین سر ہلاتے جاتے ہین غصہ آتا جاتا ہی بل تیوری پر پڑتے
جاتے ہین جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے آواز
بلند پڑھا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے نامہ دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس
نامہ بر کو دیکر کہا کہ یہ نامہ اسکو دیدینا یہی جواب ہی اُسکے نامہ کا اور کہدینا کہ اسکی تہ کو
اپنے مقام مبرز مین رکھ لے تاکہ تسکین ہو تجکو اور پھر کسی معشوق کی ضرورت نہ ہو کیا
کہ او نابکار زنابنجار بچہ شیطان نطفہ حرام اور خر بیدم یہ کیا تو نے جھک مارا ہی اور گو کھایا ہی
تیری کیا مجال ہی جو تو ہم سے لڑسکے اور مقابلہ کرسکے یاد رکھنا کہ مثل اُس نقابدار نابکار کے
تجکو بھی قتل کرینگے تو کیا ہمکو قتل کریگا بھولا کس بات پر ہی کیون یہان آیا ہی اور آیا ہی تو پھر
جا کیون شامت بلاتا ہی کیا قضا سر پر کھیل رہی ہی اگر تجکو اُس نابکار نقابدار کی جدائی بہت
شاق ہی اور اسکا فراق بہت ناگوار ہی اُسکے نہ ہونے سے کسی اور مقام مین کچھ کھجلی ہوتی ہی
تو مین تجکو اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون اپنی خواہش کو جاکر مٹا لینا اسقدر جھک نہ مار بہت
ہی زورون پر ہی تو کیا پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک اہل اسلام کا نام مٹائیگا قرنا

مٹ جائے گا تو کیا ہم سے لڑیگا اور اپنے شاگرد کے خون کا عیوض لیگا پہلے تو اپنی جان بچا لے پھر اُسکے خون کا عیوض لینا اسقدر غرور کرنا زیبا نہین ہے ہمارا تو یہ پیشہ ہے کہ ہم روپیہ لیکر مقابلہ کرتے ہین جو ہمکو روپیہ دیتا ہے اُسکے حریف کو قتل کرتے ہین بادشاہ اسلام نے ہمکو روپیہ دیا ہم نے اُنکی طرف سے لڑکر نفا بدار کو قتل کیا اور پھر وہ روپیہ دینگے ہم ضرور مقابلہ کرینگے لاکھ لاکھ لعنت ہے تجھپر اور تیرے پرستارون پر اور تیرے خداوند پر اور اُسکے پرستارون پر تو اپنے دل مین سوچا کیا ہے اور کیا سمجھکر یہ نامہ تحریر کیا ہے کیا شراب کے نشہ مین تھا جب یہ نامہ لکھا ہے یا اور کسی کام مین تھا کہ تیرے دماغ مین یہ سمایا کہ کیا تحریر کرتا ہون پس ہم اس بیہودہ تحریر کا کیا جواب تحریر کرین پس یہی کافی ہے کہ جواب جاہلان باشد خموشی اسی سبب سے ہم نے جواب نہین تحریر کیا صرف دبانی تیرے نامہ بر سے کہدیا ہم مرد اُسکو جانتے ہین کہ منہ سے نہ کہے اور کرگذرے خیر منہ سے بھی کہا اور اُس کہنے کے موافق کیا تو وہی مرد ہے ہم اُسکو نامرد خیال کرتے ہین کہ منہ سے تو کہا مگر کچھ نہ کرسکے نہ اُسکا کیون ہوا اور کوئی انتقام ہوا کہ جو آیا وہ کہدیا کسی امر کا قابو ہی نہین ہے اگر تو نے بادشاہ اسلام کو نامہ تحریر کیا ہے تو وہان سے بھی جواب سخت آئیگا اور ایسا دندان شکن کہ سوائے خاموشی کے جواب دیتے نہ بن پڑے گا پس ہم بھی موجود ہین اور لشکر اسلام بھی تجکو دینے ہاتھ دکھانا حرام ہے جو تو ہمکو اور لشکر اسلام کو غارت نہ کردے تو اپنے باپ کے نطفہ سے نہین چمارون کے نطفہ سے ہے جو ایسا نہ کرے پس کہان تک مین اپنے دماغ کو خراب کرون اسیقدر کافی ہے نامہ بر نے جو یہ تقریر سُنی اور مزاج کو برہم پایا کچھ نہ کہا خاموش وہ چاک شدہ نامہ لیکر اور پیام سُنکے زبان سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آکر مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر کا راستہ لیا دل مین کہتا جاتا تھا کہ جسکو اپنی جان دوبھر ہوتی وہ جواب دیتا اور یہان ٹھہرتا مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتا ہون یہ بہتر تھا کہ جواب لیکر چلا آیا مجکو تو یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کسیکو حکم دین کہ اسکو باندھ لو تو پھر مین کیا کرون میری زندگی تھی جو مین چلا آیا یہ تو ادھر ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا ہے اودھر بعد جانے نامہ بر کے آپ نے دبیر سے فرمایا کہ ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے آپ کے اس امر کا

اقرار تھا کہ نقابدار کو قتل کر کے ہمارے سرداروں کو رہا کردو اور اخلاق کو شکست
دو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ نقابدار کو قتل کیا سرداروں کو رہا کیا اخلاق کے
لشکر سے مقابلہ کو موجود تھے کہ وہ طبل بازگشت بجوا کر اپنی جان بچا کر چلا گیا ہم نے بھی یہان
قیام کیا اس خیال سے کہ اگر وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئے تو اُس سے
لڑکر اسکو شکست دین اور اپنے اقرار کے موافق کرین مگر اُسنے دوسرا فساد برپا
کیا اور ایک اور ساحر زبردست کو اپنی کمک کے لیئے اُسنے طلب کیا چنانچہ وہ
آیا اُسنے آپ کو اور مجکو دونون کو نامہ لکھا چنانچہ میرے اُسکے تو فسادہی نہین
ہان آپ کے اُسکے مقابلہ ہی مین ابھی چاہون چلا جاؤن وہ میرا کچھ نہین کرسکتا ہے
ہان آپ سے وہ ضرور مزاحم ہوگا اور روکے گا اُسوقت سوائے پریشانی
اور خرابی کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا خیال فرما لیجیئے کہ ایک اُسکا شاگرد تھا اُسنے تو
تمام لشکر کو تباہ کر دیا تھا سب سرداروں کو اسیر کر لیا تھا اور آپ لوگ مجبور و ناچار
تھے اُسکا کچھ نہ کرسکتے تھے نہ روپیہ صرف کرتے نہ یہ بلا دفع ہوئی چنانچہ اب اُسکا
اُستاد آیا ہے اور یہ ساحر زبردست ہے اس سے کیونکر مقابلہ کر سکیئے گا سوائے پریشانی
کے دوسرا امر نہ ہوگا ہان اگر آپکو منظور ہو اور اسکا بھی ٹھیکہ دیجیئے خواہ مین اُس سے
لڑکر خواہ صلح کر کے آپ کے اور اُسکے صفائی کرا دون خواہ قتل کرون تو ضرور مین
تو جاتا ہون آپ جانین اور آپ کا کام مجکو کیا ضرور ہے کہ مین بیکار یہان ٹھہرون اور
فسادمانیے سرمدل لون مین نے اُسکو لکھدیا ہے اُسکے نامہ کے جواب مین کہ تم جانو
اور اہل اسلام مجکو نہ تم سے سروکار ہے نہ اُنسے جو مجکو روپیہ دے مین اُسکی کمک
کرون پس اگر آپ کو قبول ہو تو اس مقابلہ کا بھی ٹھیکہ مرحمت فرمایئے مین اُسکے
ٹھیکہ کا روپیہ بیس لاکھ لونگا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہے اور بہت بڑا ساحر ہے
اس سے مقابلہ مین مشکل پڑے گی جیسا معرکہ اور مقابلہ ویسا ٹھیکہ وہ شاگرد تھا دس
لاکھ روپیہ لیا یہ اُستاد ہے بیس لاکھ لیا جائے گا اگر آپکو منظور ہو تو مجکو آگاہ فرمایئے
مین نہ جاؤن ورنہ چلا جاؤن یا اگر وہ روپیہ دینا قبول کرے اور ٹھیکہ دے تو مین یہان

کیونکہ یہی میرا پیشہ ہے اور یہی میرا صرف ہے ہمکو یہ نہ کہا جائے کہ ہمکو اس امر سے آگاہ کیا ہوتا ہم اگر یہ قبول کرتے یا ٹھیکہ ندیتے یا انکار کرتے اُسوقت اختیار تھا بدون ہمکو آگاہ کیے ایسا کیا اور کفار کی طرف ہو گئے یا چلے گئے تو مین نے اسی خیال سے آپکو آگاہ کر دیا آیندہ آپکو اختیار ہے پھر مجکو الزام نہ دیا جائے مین بری الذمہ ہوں یہ مضمون لکھوا کر بنام بادشاہ اسلام نامہ روانہ کیا ایک سردار کے ہاتھ اور ایک رقعہ اس مضمون کا بنام قرناطیس جادو تحریر کیا کہ اے بادشاہ ساحران ملک قرناطیس آگاہ ہو کہ تمھارا نامہ آیا تمھارے نامہ بر نے نہایت درجہ گستاخی سے تقریر کی جسکے جواب مین مین نے وہ جواب اُسکے ہاتھ روانہ تمکو روانہ کیا اب مین تحریر کرتا ہون میرے تمھارے کوئی فساد و قضیہ نہین ہے جو مین تمسے مقابلہ کرون یا لڑون یا تم مجھ سے کیونکہ مین تو ایک صحرا نورد و جہان گشت ہون نہ کوئی میرا مسکن ہے نہ مقام نہ جائے سکونت نہ مقام بود و باش مین ہمیشہ کوہ و صحرا مین شب و روز بسر کرتا ہون اور جسپر وقت سخت پڑا اور جسکو مشکل درپیش ہوئی اور مین اودھر جا نکلا مین نے اُس سے کہا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو اگر اُسنے ٹھیکہ دینے کا اقرار کر لیا اور ٹھیکہ دیدیا تو مین نے اُسکی کمک کی ورنہ مین نے کسی قسم کا سروکار نہ رکھا چونکہ میرا پیشہ یہی ہے اور یہی میرے لشکر کی وجہ معاش اور میرے سردارون کی ہے اور اسی پر میری بسر اوقات ہے پھر مین کیونکر نہ اس کام کو جائز رکھون چنانچہ مین اتفاق سے ادھر آ نکلا اور مین نے اہل اسلام پر وقت سخت و خفیف دیکھا پس مین نے رحم کھا کر اس خیال سے کہ یہ لوگ خدا پرست ہین اور مین بھی ہون مین نے اُنکو پیام دیا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو مین اس کام کو بخوبی سر انجام دونگا اُنھون نے مجکو ٹھیکہ دیا اور زر ٹھیکہ جمع کر دیا مین نے اپنے تعہد کو روا کر کے تمھارے نقابدار کو قتل کرایا چونکہ تمکو اُسکے قتل ہونے کی خبر ہوئی تم یہان آئے اب تم اُن سے مقابلہ پر آمادہ ہو مجکو کوئی سروکار نہین ہے تم جانو اور وہ جانین مین بالکل بیگانہ ہون اُسوقت تک کہ جب تک وہ مجکو ٹھیکہ نہ دینگے اگر وہ ٹھیکہ نہ دینگے تو مین یہان سے مع اپنے لشکر کے چلا جاؤنگا ہان اگر تم ٹھیکہ دو تو مین تمھارا شریک ہون تم نے بیکار اس مضمون کا نامہ تحریر کیا اور تم بیکار مجھ سے بر سر فساد ہو مین تو تم سے فساد پر آمادہ نہ تھا

نہ ہوں مجھکو روپیہ ملا مین نے کام کیا نہ روپیہ ملتا نہ مین تم سے لڑتا اور اگر اب پھر وہ لوگ کچھ
روپیہ دینگے مین پھر انکا شریک ہونگا یا تم دوگے تمھارا شریک ہونگا جسکی طرف سے پہلا
پیام آئیگا ٹھیکہ کا اُسکو مین قبول کرونگا اگر پھر کوئی دوسرا اُس سے لاکھ روپیہ بھی
زیادہ دیگا مین قبول نہ کرونگا لہذا تم مجھسے بیکار بر سر فساد ہو اگر آج نہ تم نے نہ اُن
لوگون نے ٹھیکہ کا پیام دیا مین کل صبح ہوتے ہوتے چلا جاؤنگا یہان ٹھہرون کا بھی نہین
کہ تم خیال کرو کہ یہ مجھسے مقابلہ کرنے کو ٹھہرے ہوئے ہین تو مین ایسا کیون کرون کہ یہ
خیال میری نسبت کیا جائے مین یہان سے چلا کیون نہ جاؤن بیکار کیون قیام کرون اپنا
اور طرف کا بھی نقصان کرون مین نے تمکو بھی اس امر سے آگاہ کر دیا صرف اس خیال
سے کہ تم میرا دہ پیام سن سکے شاید برہم نہ ہو اور مجھسے خواہ مخواہ فساد پر آمادہ ہو اور مقابلہ
کرو زیادہ کیا لکھون سوائے نیاز کے یہ لکھوا کر اس رقعہ کو بھی ایک سردار کے ہاتھ پاس
قرناطیس کے روانہ کیا اور خود دونون رقعون کے جواب کے منتظر رہے سرداران
سے کہا کہ تم نے کچھ اس امر کو خیال کیا کہ مین نے یہ رقعہ قرناطیس کو کس غرض سے تحریر کیا ہے
صرف اس غرض سے تحریر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ صرف اہل اسلام کی کمک کو آئے
ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین یہ ٹھیکہ وغیرہ لینا صرف بہانہ ہے اس سے یہ ثابت
ہوگا کہ جو انکو ٹھیکہ دیگا یہ اُسکی شراکت کرینگے اور ٹھیکہ لیکر کام کرینگے چونکہ یہ ساحر زبردست
ہے یہ بھی ایک عیاری ہے اور دھوکا ہے اگر وہ میرے کہنے پر چلا اور میری عیاری پر چڑھا اور
اور اُسی نے پیام ٹھیکہ بھیجا مین قبول کرلونگا اور اُسکا شریک ہوکر اور غافل پا کر اُسکو قتل
کرونگا اور تم سبکو اور بادشاہ اسلام و لشکر اسلام کو اُسکے شر سے بچاؤنگا کیونکہ تم
لوگون کا قول ہے کہ ساحر زبردست ہے ہم لوگ اُس سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین بادہ کبر و نخوت
سے مست ہے مگر جان لڑا کر مقابلہ کرینگے آیندہ تقدیر ہم سبکی بس جبکہ یہ امر ہے تو ایسے کو دھوکا
ہی دیکر قتل کرنا لازم ہے تا کہ یہ بلا دفع ہو اس امر کا یقین ہے کہ بادشاہ اسلام میرے نامے کے
مضمون سے آگاہ ہوکر ضرور پیام ٹھیکہ دینگے اور قبول کرینگے مگر یہ امر ہر ایک کے دل سے
نکل جائیگا کہ یہ خداپرستون کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین اور بادشاہ

اسلام کے ٹھیکہ دینے پر بھی وہ ہمکو ٹھیکہ دیگا تو ہم قبول کرینگے کیونکہ ہمکو تو اُسکو قتل
کرنا مدنظر ہی پس فریب دیکر قتل کرینگے سرداروں نے عرض کیا کہ جو رائے آپکی ہی بہت
ٹھیک ہی ہم تو آپکے تابعدار ہین جواب دیا کہ تم دیکھو تو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی
یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر نامہ بر بادشاہ اسلام کے پاس لشکر کو طی کرکے اور اپنے
آنے کی خبر کرا کے بارگاہ مین پہونچا سلام و مجرا کرکے بادشاہ اسلام کو نامہ دیا بادشاہ اسلام
نے نامہ پڑھوا کر سنا اور سب اہل دربار نے سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ اسلام
نے سب سردارون اور عزیزون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم سب کی کیا رائے ہی کیا جواب دیا جائے
اُن سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ جو رائے و مرضی حضور کی ہو وہ کیجئے ہم لوگون کی رائے
کیا اور مرضی کیا حضور پہلے اپنی رائے ظاہر کرین اُسکے بعد ہم سبکی بھی رائے مین جو آئیگا ہم
عرض کرینگے اگر مرضی حضور کے موافق ہو قبول فرمائیگا ورنہ آپکو اختیار ہی کیونکہ آپکی رائے مقدم
ہی بادشاہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو ٹھیکہ دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ اب وہ وقت سخت
نہین کہ جسکے لیئے اسقدر روپیہ صرف کیا جائے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئیگا خداوند کریم
کوئی نہ کوئی صورت ضرور اس بلا کے دفع کرنے کی پیدا فرمائیگا پھر کیا ضرور ہی کہ روپیہ
صرف کیا جائے جواب صاف دیا جائے خواہ وہ چلے جائین خواہ اُسکے شریک ہو جائین
اُنکو اختیار ہی ملاحظہ ہو کہ بیس لاکھ روپیہ طلب کیا جاتا ہی اتنے سے کام کے لیئے سردارون
عزیزون نے عرض کیا کہ اگر مرضی ہو تو ہم بھی کچھ عرض کرین فرمایا کہ بیان کرو سب نے عرض
کیا کہ حضور کی رائے تو ہم سبکی رائیون سے عمدہ ہی اور عقل بھی زیادہ تر ہی مگر ہم سب کے
سب اس رائے سے خلاف ہین کیونکہ ہمارا کیا نقصان ہی اگر ہم ٹھیکہ دین بیس لاکھ صرف
کرکے سب آفتون اور قصون سے نجات پاتے ہین اپنی بلا دوسرے کے سر جاتی ہی
ہم مجبور ہوتے ہین ہان ساحر نہ ہوتا تو ہم ضرور یہ رائے دیتے کہ آپ ٹھیکہ نہ دین ہم ضرور
لڑکر قتل کرین گے اور شکست دینگے چونکہ ساحر زبردست ہی اور ہم لوگون کا
ساحر پر زور نہین چلتا ہی لہذا ہم مجبور ہو جاتے ہین جہان اُسنے کوئی اسم سحر یا کوئی منتر
پڑھا چند دانے ماش کے اُس بدمعاش نے مارے ہم بالکل بے قابو ہو گئے اور بس

ہو گئے اور مجبور ہو گئے آپنے اسیر کر لیا پس ایسی حالت مین کیونکر یہ رائے نہ دین کہ
آپ ٹھیکہ دیجیے کیونکہ وہ لوگ ساحر معلوم ہوتے ہین ساحر سے ساحر مقابلہ کر سکتا ہی
آپ ٹھیکہ ضرور دیجیے اور ضرور اُنکی رائے کو قبول فرمایئے اسمین کوئی نقصان نہین ہی
اور وہ خود خواہش کرتے ہین یہ امر بھی طی ہو گیا ہی کہ اب کوئی خوف بھی نہین کہ اس
لڑائی کو فتح کر سکین گے آپ ملاحظہ بھی فرما چکے ہین کہ کس آسانی اور بے پروائی سے انھون نے
اُس نقابدار کو قتل کیا ہو ہم یقین کرتے ہین کہ یہ لڑائی بھی فتح کرینگے ہم سے کوئی سروکار ہوگا
ٹھیکہ نہ دیجیے مین بڑی قباحت ہی اور خرابی ہی جیساکہ اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ ہم اُنکی طرف
کر لین اگر آپ ٹھیکہ نہ دین اور وہ دین پس دو سے مقابلہ کرنا پڑے گا گو ہم لوگ مقابلے سے
خوف نہین کرتے ہین اگر ہزار ہون تو ہم بند نہین ہین صرف سحر کا خیال ہی اگر سحر و ساحری
درمیان مین نہ ہوتی تو کوئی خوف نہ تھا اب خوف ہی ہم آپ کے حکم سے دریاے آتش
مین کود پڑنے والے ہین مریخ فلک سے نہین ڈرنے والے ہین سامری و جمشید
آئین تو اُنسے مقابلہ کرین صرف اس امر کا خیال ہی کہ بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا دل کی
کوئی حسرت نہ نکلے گی پس خیال ہی تو اسی امر کا ورنہ کوئی خیال نہین ہی اسی سبب سے
ٹھیکہ کی رائے دیتے ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی ساحرون کے مقابلہ مین ہم مجبور ناچار
ہین یہ جو سردارون سے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ تم سب کی رائے بہت ٹھیک ہی
پس اسیوقت جواب تحریر کیا کہ ہم نے موافق تمھاری تحریر کے قبول کیا ہمکو ٹھیکہ منظور
ہی اُس رقم پر جو کہ تم نے تحریر کی ہی نہ تم جاؤ نہ دوسرے سے ٹھیکہ لو جب مقابلہ کا دن ہو
حریف طبل جنگ بجوائے گا تم ہماری طرف سے مقابلہ کرنا ہم روپیہ جمع کیے دیتے ہین
دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تم مقابلہ نہ کرو اور باہم صلح ہی کرا دو تب بھی ہم وہی رقم دینگے
زیادہ کیا لکھا جائے یہ لکھوا کر اُسی سردار کو دیا وہ خوش خوش اُس جواب کو لیکر
بادشاہ کے پاس آیا اور اپنے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جواب پڑھکر سر ہلایا
اور سردارون سے کہا کہ بادشاہ اسلام نے ٹھیکہ دینا قبول کیا پس اسیوقت لکھا کہ
آپ روپیہ جمع کر دین اور ہمارے آپکے اقرار نامہ باہم تحریر ہو جائے تاکہ ہمکو اطمینان ہو

یہ لکھوا کر روانہ کیا بادشاہ اسلام کے پاس اُس سردار نے بادشاہ اسلام کو وہ نامہ دیا
بادشاہ نے پڑھوا کر جواب میں لکھا کہ اچھا اور اُسیوقت لندھور و مالک کو مع روپیہ
کے روانہ کیا وہ لشکر کے باہر آئے ایک مقام محفوظ پر روپیہ جمع کر کے اُسپر پہرہ چوکی مقرر کیا
خود بادشاہ یکرنگ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ اسلام نے فلان مقام پر روپیہ جمع کر دیا
ہے اور پہرہ وغیرہ مقرر کر دیا ہے لہذا آپ بھی اپنے لوگ مقرر فرمائیے اور اقرار نامہ تحریر فرمائیے
اُسوقت یہ اقرار نامہ تحریر ہوا کہ ہم لوگ اقرار کرتے ہین کہ اگر بادشاہ یکرنگ قرناطیس جادو
کو قتل کرے اور اخلاق کو شکست دیدین تو یہ بیس لاکھ روپیہ وہ لے لین یا بدون مقابلہ
صلح کرا دین تو بھی یہ اُنکے محنت کی اُجرت ہے اگر نہ صلح کرائین اور نہ مقابلہ کرین یا مقابلہ کرین اور
لڑائی کو فتح نہ کر سکین تو اس حالت مین یہ اس روپیہ کے لینے کے مستحق نہ ہون گے پھر
یہ روپیہ ہم واپس لے جائین گے پھر ہمکو کوئی سروکار نہ ہوگا ہان اگر یہ سب امر مذکورہ بالا موافق
ہماری خواہش کے پورے کر دین گے اُس حالت مین مستحق ہون گے اسواسطے یہ چند کلمہ
بطور اقرار نامہ کے لکھ دلکھ دیئے تاکہ باہم سند رہے اور فریقین پابند رہین اور وقت ضرورت
کے کام آوے فقط یہ اقرار نامہ جب تحریر ہو چکا طرفین کے دستخط و مہر گواہی ہوئی ایک
پاس اُن لوگون کے رہا جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے اُس روپیہ کی حفاظت کے
لئے مقرر ہوئے تھے اور ایک اُن لوگون کے پاس رہا جو کہ بادشاہ یکرنگ کی طرف سے
حفاظت کے لیے مقرر ہوئے تھے لندھور و مالک یہ بندوبست کر کے واپس آئے سب
حال بادشاہ اسلام سے آکر کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خوب بندوبست کر لیا خیر تشریف
رکھو ہر ایک اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے اب انتظار اس امر کا ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جائے ہم
بھی نکل کر مقابلہ کی سیر کرین ادھر جب بادشاہ یکرنگ کے موافق اطمینان کے بندوبست
ہوگیا تو سردارون سے فرمایا کہ ہم نہ کہتے تھے کہ بادشاہ اسلام ضرور ٹھیک دینگے کیون ہمارے
کہنے کے موافق ہوا اب آپکو ادھر سے تو اطمینان ہوگیا اب وہ حرامزادہ اگر صلح کرے گا
تو ہم قبول کر لین گے اور انکار نہ کرینگے اُس سے ملکر اور شریک ہو کر اُسکو قتل کرین گے تاکہ

یہ روپیہ ہضم ہو جائے اور آپسے باہم صلح کرلی تو بھی ہضم ہو گیا سرداروں نے کہا کہ آپکو اختیار ہے
ہم آپ کے تابعدار ہیں جو حکم فرمائیے گا ہم بجا لائینگے ہم اُس سے مقابلہ کرنے کو بھی مستعد
ہیں جہاں تک ہوگا لڑینگے اور اُسکے قتل کی کوشش کرینگے آمیزہ جو مرضی خدا یہ جو سرداران
نے کہا بادشاہ پکرنگ خوش ہو گئے اور دربار برخاست کرنے کا قصد کیا کہ سرداروں
نے کہا کہ وہاں سے یہاں سے جواب آئے تو پھر دربار برخاست فرمائیے گا کہا تم سچ کہتے ہو
راوی بیان کرتا ہے کہ سرداران اسلام نے بادشاہ اسلام سے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ تائید غیبی
ہے اور خداوند کریم نے کمک فرمائی ہے کہ اس طور سے یہ بندوبست ہوا ہے اور بدون ہماری خواہش
کے دوسرا شخص خواہش کرتا ہے پھر ایسا نہ ہو کہ خداوند کریم کو یہ امر ناگوار ہو اور کسی قسم کا عذاب
نازل فرمائے کیونکہ اُسنے کمک کی تدبیر کردی اپنے فضل و کرم سے ایک مددگار قاتل کفار و سلطان
غدار پیدا کر دیا ہے کہ ہم لوگ ساحروں سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں ساحروں کے مقابلہ میں ہم
مجبور و ناچار ہیں جیرت ہیں آپنے اپنی عنایت سے ایسا مددگار پیدا کر دیا کہ جو ساحروں
قتل کرکے اُنکے شر سے ہمکو بچائے ہاں اگر صاحبقران موجود ہوتے تو ہمکو پھر کوئی خوف
ساحروں سے نہ تھا اب یہی بات جو سرداروں نے کہی تھی اس سبب سے اور
بادشاہ اسلام نے اس تکیہ کو بھی قبول کر لیا ورنہ اُنکی رائے نہ تھی آمدم برسر مطلب جب
اس طرف کے قصے سے بادشاہ پکرنگ کو اطمینان ہو گیا اب قرناطیس کے جواب کا
انتظار ہوا ادھر بادشاہ اسلام دربار برخاست کرکے قرناطیس کے مقابلہ سے بخوف ہو کر
اپنی بارگاہ میں جاکر آرام پذیر ہوئے کیونکہ بہت بڑا انتشار تھا جب سے نامہ آیا تھا اور
ہرکاروں نے اُسکی حالت اور صورت بیان کی تھی اور یہ معلوم ہوا تھا کہ ساحر زبردست ہے
مگر ذات خدا پر بھروسہ تھا اور اُسکے فضل و کرم پر اطمینان تھا کہ جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا
ہم کیا کر سکتے ہیں بادشاہ اسلام تو دربار برخاست کرکے تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی بیان تو سبکو اطمینان ہے اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے بادشاہ اسلام
کا جواب قرناطیس کو ملا تھا جیسا کہ تحریر کر چکا ہوں جسپر اُسنے کہا تھا کہ دوسرے نامہ کا
بھی جواب آجائے تو بندوبست کیا جائے کہ اسکا دوسرا نامہ بردہ نامہ چاک چاک ہو کر

بادشاہ یکرنگ نے چاک کیا تھا لیکر آیا اور سلام کرکے سامنے کھڑا ہوا مگر حالت یہ تھی کہ کانپا جاتا تھا اور مارے خوف کے تھرّاتا تھا منہ زرد تھا چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہتاب چھوٹی ہوئی ہے عجب کچھ عالم تھا نیا رنگ تھا بات نہ کی جاتی تھی سامنے کھڑے ہوکر وہ پرزے نامہ کے سامنے قرناطیس و اخلاق کے پھینکدیئے اور کہا کہ یہ آپکے نامے کا جواب ہے یہ کہکر خاموش ہو رہا اخلاق نے کہا کہ یہ کیا جواب ہے کچھ صاف طور سے بیان کر تیری تو عجب حالت ہے کیا تیرے اوپر مار پڑی ہے جو اسقدر بدحواس ہے کیا آفت نازل ہوئی جلد بیان کر کیا جواب دیا ہے کچھ ہم تو سمجھیں جب اس طور سے اخلاق خفا ہوا اور ڈانٹ کر پوچھا تو آہستے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ میں کیا عرض کروں کہ جو کلمہ اُنھوں نے آپ کی شان میں کہے ہیں اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں جب یہ کہا تو قرناطیس نے کہا کہ تیری جان تجھکو بخشی بیان کر تب اُس نامہ بر نے اول سے سب حال عرض کرنا شروع کیا نامہ کا چاک کرنا اور جو کچھ کہ کہا تھا سب بیان کیا بلکم و کاست بلکہ اپنی طرف سے کچھ بڑھا کر کہا کہ جسکے سبب سے اشتعال طبع زیادہ ہوا جب وہ نامہ بر سب حال بیان کر چکا اور قرناطیس و دیگر اہل دربار و اخلاق نے سُنا قرناطیس کو بہت غصہ آیا گو یہ لوگ اسلئے تجویز کیا تھا کہ پہلے خدا پرستوں سے مقابلہ کرکے سمجھ لیا جائے کہ اُنکی جانب سے جواب سخت آیا ہے پھر اُس لشکر کے بادشاہ سے سمجھا جائیگا اسی سبب سے جواب کا منتظر تھا جب یہ جواب سنا بہت برہم ہوا اور قصد موقوف کر دیا اور یہ قصد کیا کہ اُنکو بہت گھمنڈ ہے پہلے انکا ہی خاتمہ کیا جائے گا اگر انکا خاتمہ نہ کیا جائے گا اور یہ یہاں قیام پذیر رہینگے تو ضرور اہل اسلام کی کمک کرینگے اور یہ لوگ بھی ساحر ہیں پھر اُس وقت مشکل ہوگی اہل اسلام نے جو یہ جواب دیا ہے صرف انھیں کے بھروسہ پر دیا ہے اگر یہ نہ ہوتے تو یہ جواب وہ لوگ کبھی نہ تحریر کرتے بلکہ اگر اطاعت کرتے نہ میرا تنگ کرد قتل ہوتا نہ وہ لوگ رہا ہوتے نہ مشکل ہوتی نہ مجکو اپنے مقام سے حرکت کرنا پڑتی بڑے حامی جنے ہیں انھیں کا خاتمہ کرنا لازم ہوا اگر فریب اور دھوکے سے اب یہ اسی فکر میں تھا کہ کیا فریب و

تو دھوکا دون لکھکر اُنکے بادشاہ کو اپنے پاس بلاؤن یا خود جاؤن ملاقات کرون
کچھ امتحان سحر ہو اگر اپنے سے زبردست پاؤن تو دھوکا دون اور اگر کم پاؤن تو
مقابلہ کرون کیا تدبیر کرون کیونکر طلب کرون یا کیونکر اُنکے پاس جاؤن کیا صورت
نکلے یہی فکر کر رہا تھا اور دریاے تفکر مین غوطہ زن تھا کہ گوہر مراد ملے اور اُدھر
بحر فکر مین ہاتھ لگا رہا تھا کہ درگہ سالاری نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر بادشاہ لکگ
کا حاضر ہو اور بار چاہتا ہو کہتا ہو کہ مین نامہ لیکر آیا ہون ملک قرناطیس کے پاس گیا حکم
ہوتا ہو قرناطیس نے جواب دیا کہ اُسکو اندر لاؤ دیکھون کہ کس امر کی بابت نامہ لیکر
آیا ہو کیا لکھا ہو درگہ سالار باہر گیا اور اُس نامہ بر کو لیکر اندر آیا اُسنے بطریق اہل اسلام سلام
کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ اہل دربار داخلاق کو ناگوار ہوا قرناطیس نے کہا کہ
یہ امر کوئی ناگوار ہونے کا نہین ہو اس خیال سے کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہوگا اُسی طریقہ
و طرز سے سلام کرے گا اور نامہ بر بیٹھا ہوتے ہین سب خاموش ہو رہے کسی نے
کچھ نہ کہا اُسکو کرسی مرحمت ہوئی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھا قرناطیس نے کہا کہ تمھارے
بادشاہ و نقابدار کا مزاج تو اچھا ہو نامہ بر نے جواب دیا کہ اُنکا مزاج بہت اچھا ہو اب
قرناطیس نے پوچھا کہ کدھر آنے کا اتفاق ہوا جواب دیا کہ آپ کے نام ایک نامہ ہمارے
آقا و مالک نے تحریر کیا ہو وہ لیکر آیا ہون قرناطیس نے کہا کہ لاؤ اُس نامہ بر نے وہ نامہ
کمر سے نکال کے قرناطیس کے ہاتھ مین دیا قرناطیس نے دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا راوی
بیان کرتا ہو کہ وہ طریقہ قزاقی اخلاق کا نہین ہو حکومت کرنا ہی شاہی طریقہ ہو سب اہلکار
و ملازم وغیرہ ہر عہدے پر مقرر ہین جو بادشاہون و صاحبان حکومت کے طریقہ ہوتے
ہین وہ ہین دربار ہوتا ہو درگہ سالار وغیرہ سب عہدہ دار ہین لشکر بھی ہو ملک اخلاق لقب
ہو مگر سب وہ ہی قزاق ہین دبیر نے وہ نامہ پڑھنا شروع کیا تمام و کمال نامہ پڑھا گیا تب
مضمون نامہ سے آگاہ ہوا قرناطیس نے جو مضمون نامہ سُنا اور اُسمین صلح کے پہلو اور
آشتی کی باتین تحریر پائین اور یہ بھی لکھا ہوا دیکھا کہ اگر تم ٹھیکہ دو تو ہم تم سے ملین
اور تمھارے شریک ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اپنے دل مین بہت خوش ہوا مگر بظاہر

اہل دربار دنامہ بر کے سنانے کو کہا کہ مجکو نہ ٹھیکہ دینے کی ضرورت ہی نہ کسی کی شراکت
کی ہمین ہی کیا کم ہون ہمین خدا پرستون کا خاتمہ کردونگا اگر خداپرست اُنکو ٹھیکہ دین تو وہ
لے لین اگر نہ دین تو اُنکو اختیار ہی چاہے یہان قیام کرین چاہے چلے جاوین ہمکو اُنکی کوئی پروا
نہین ہی ہم ان سے اور اُنسے دونون سے بالکل بیخوف ہین یہ لوگ یا وہ لوگ ہمارا کچھ نہین
کرسکتے ہین یہ جو قرناطیس نے کہا اخلاق و دیگر اہل دربار نے کہا کہ آپکا کیا نقصان ہی
آپ زحمت سے بچتے ہین بکفایت سے مفت ملتا ہی ٹھیکہ دیدیجیے قبل اسکے کہ خداپرستون
کی طرف سے پیام آوے یہ جو اخلاق وغیرہ نے کہا قرناطیس کو خود یہ امر منظور تھا کہ مین شہنشاہ
ایرج کو طلب کرکے اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن اور امتحان کرون اگر اپنے سے زبردست
پاؤن تو کسی اور تدبیر سے قتل کردون فریب و دھوکا دیکر اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون اب
اسکی تدبیر سوچ رہا تھا کہ یہ نامہ آکر پہونچا نامہ کو سنکے اسنے یہ تقریر کی جب سب نے
کہا تو اسنے کہا کہ اچھا اگر تم سب کی یہی راے ہی تو خیر مین اُنکو یہان طلب کرتا ہون اگر
وہ آتے ہین تو اُن سے ٹھیکہ کی گفتگو کرتا ہون اگر مان لیا کہ جس طور سے مین کہون
خیر ورنہ خود مقابلہ کرونگا اور ٹھیکہ نہ دونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی پس قرناطیس نے
اُس رقعہ کا یہ جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا رقعہ پہونچا مضمون رقعہ سے آگاہ ہوا بہت مناسب
کیا جو کچھ آپ نے زبانی نامہ بر کے کہلوا بھیجا جیسی اُسنے گستاخی کی ویسی سزا پائی اُسنے
ساتھ ہم سبکو بھی ذلیل کیا مین خود اُسکو سزا دونگا معلوم ہوا کہ یہ طریقہ صحبت شاہان سے
آگاہ نہ تھا اگر ایسا مین جانتا تو کبھی اسکو نامہ دیکر روانہ کرتا خیر اُسکی خطا کو میری خاطر
سے معاف فرمایئے مین خود اس امر کا خواستگار ہون اور تھا کہ میرے آپکے مقابلہ نہو اور
صلح ہو جاوے وہ جو نامہ مین نے آپکو تحریر کیا تھا صرف اس سبب سے کہ آپنے بلا وجہ
میرے شاگرد کو قتل کیا یہ سن کے مجکو غصہ آیا مین نے نامہ آپکو تحریر کیا اب آپکی تحریر
سے معلوم ہوا کہ آپکا پیشہ یہی ہی کہ ٹھیکہ پر کام کرتے ہین پھر ہمکو کوئی شکایت نہین ہی پہلے
ہمارا اور خیال تھا مگر جب سے یہ تحریر آئی ہمارا خیال بدل گیا لہذا اگر آپکو تکلیف نہو تو آپ
لشکر لیکر لائیے میرے آپکے باہم گفتگو ہو جانے مین ٹھیکہ آپکو دیدون اگر ظلم ہو [illegible]

اسی ضمن مین میرے آپکے ملاقات بھی ہو جاتیگی مین نے اپنے شاگرد کے سعاد وغزوان
سے جبکا کہ مجکو آپ سے دعوے تھا اس تحریر کو دیکھکر ہاتھ اٹھایا نہ مین آپکے مذہب سے
غرض رکھون نہ آپ میرے دین وآئین سے تعلق رکھین میرے آپکے باہم صلح ہو جائے آپ
ٹھیکہ لیکر خداپرستون سے مقابلہ کرین میرے شریک ہو کرین آپکی اس تحریر سے بہت خوش ہوا
مین خیال کرتا ہون کہ وہ جو غصہ مجکو تھا وہ بیکار تھا کیونکہ اسمین آپکی کیا خطا ہے جبکہ آپکا
پیشہ یہی ہے اور آپ نے اُن سے روپیہ طلب کیا اُنھون نے دیا پھر آپ کیونکر اُنکا کام
اُنکے شریک ہو کر نہ کرتے اگر نہ کرتے تو خلاف عہد ہوتا اور یہ بالکل خلاف تھا تمام عالم
مین آپ بدعہد مشہور ہو جاتے پھر اسقدر لوگون کی کیونکر بسر اوقات ہوتی آپ نے خوب کیا
جو میرے شاگرد کو قتل کیا مین آپ سے بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجکو اس حال سے آگاہ
کیا لہذا مین چاہتا ہون کہ مین اس زحمت سے بچون اور آپکو ٹھیکہ دون تاکہ آپ خداپرستون
سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیکر میرا مطیع کردین یا اُنکو یہان سے بھگادین مین بہت ممنون
ومشکور ہونگا زیادہ کیا لکھون آپکا بندہ احسانمند ملک قرناطیس راوی بیان کرتا ہے
کہ اُسنے بہت کچھ خوشامد وچاپلوسی کی تحریر کی تھی کیونکہ اُسکا تو دوسرا منشا تھا یعنی دھوکا
دینا اور فریب اس سبب سے اُسنے ایسی تحریر کی ورنہ وہ بہت مغرور ہے اپنے برابر کسیکو
نہین خیال کرتا ہے جب یہ رقعہ لکھا گیا اور ختم ہوا قرناطیس نے دیکھکر نامہ بر کو دیا اور کہا
کہ اسکا جواب ہمکو بہت جلد پہونچ جائے تاکہ ہم اسکے موافق کاربند ہون وہ نامہ بر اُس
رقعہ کو لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان انتظار تھا دربار برخاست نہین کیا تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا
جواب نامہ دیا شہنشاہ پیلتاگ نے وہ رقعہ لیکر وبیر کو دیا اُسنے پڑھا آپ مضمون رقعہ
پڑھوا کر بہت خوش ہوئے کہا دل مین کہ وہ مارا جاتا کہان ہے دھوکا کھایا مین نے اسکو
قتل کیا وبیر سے کہا کہ کہدو کہ ہمکو خود تمھاری ملاقات کا اشتیاق تھا اس سبب سے پہلے
قبل اس امر کے کہ بادشاہ اسلام ہم سے اس امر کی بابت درخواست کرین ہم نے تمکو اطلاع
دی اگر تمھاری خواہش یہ ہے کہ مین تمھارے پاس آؤن اور باہم صلح کی تقریر ہو تو بہتر ہے تم نے
بیکار کو ہم سے فساد کی بنا ڈالی تھی چونکہ ہمکو فساد منظور نہ تھا بدین سبب ہم نے اس تحریر کو

خیال نہ کیا اور تمکو یہ رقعہ تحریر کیا کہ جسکا تم نے یہ جواب تحریر کیا خیر ہم کل بوقت صبح ضرور تمھاری
ملاقات کو آئینگے ہمکو خود اس امر مین تمھین ناتفق ہو کیونکہ جب تم سے طے ہو جائے اور باہم اقرار و مدار
ہو جانے پھر اگر ہم سے اہل اسلام درخواست کرین ہم ان سے صاف انکار کر دین کہ ہم نے
اخلاق سے ٹھیکہ تم سے مقابلہ کرنے کے لیئے لیا ہو اب ہم تم سے ٹھیکہ نہین لے سکتے ہین تم نے
پہلے کیون نہ ہم سے درخواست کی اب ہم دوسرے کے پابند ہو گئے ہین پس مین آج سے
یہ کہکر اپنی عقب گذاری کرونگا کیونکہ ایک مرتبہ مین تو انکی شراکت کر کے بہت پچھتایا
انھون نے پورے طور سے جو اقرار کیا تھا اُسپر عمل نہ کیا اب مجکو اُنکی شراکت منظور نہین ہو
اگر میرے اور تمھارے طے نہ ہو گا مین یہان سے واپس چلا جاؤنگا کیونکہ مجکو تم سے فساد منظور
نہین ہو گو تم نے بنا فساد کی پہلے ہم سے ہی ڈالی تھی اگر تم بر سر فساد ہوتے تو کیا ہوتا بیکار کا کشت
و خون ہوتا خیر تم ہماری تحریر سے صلح پر آمادہ ہو گئے ہم مکرر تحریر کرتے ہین کل ہم ضرور آئینگے تمھاری
ملاقات کو یہ لکھوا کر اسی نامہ بر کے ہاتھ یہ جواب روانہ کیا وہان قرناطیس جواب کے انتظار
مین تھا کہ نامہ بر جواب لیکر پہونچا اور قرناطیس کو دیا قرناطیس نے پڑھوا کر سنا بہت خوش
ہوا اپنے دل مین کہ وہ مارا اب یہ جاتے کہان ہین آئین تو یہان میرے شاگرد کو قتل کر کے بہت
خوش ہوئے ہین وہ اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ مین اُسکے خون کے معاوضہ سے باز آیا اُنسے
صلح کرتا ہون یہ غیر ممکن ہو صرف فریب دیکر اُسکو اسیر کرونگا اُسکے بعد دیکھا جائیگا کیا خوش ہوئے
ہین کہ صلح کے لیئے طلب کیا معلوم ہوتا ہو کہ وہ مجھ سے ڈر گئے ہین یہ اثر میری پہلی تحریر کا ہو یہ
دل سے باتین کر کے منشی سے کہا کہ لکھدو کہ بسم اللہ تشریف لایئے مین کل آپکا منتظر رہونگا
غانہ خانہ شماست مجکو نہایت خوشی ہوگی مین بجائے پا انداز کے اپنی آنکھونکو فرش کرونگا
یہ لکھوا کر دیا کر لیجاؤ اور زبانی کہدینا کہ شوق سے تشریف لایئے میرا شرف ہو گو آپکو تکلیف
ہوگی مگر میری خوشی تو آنے کی مین خود حاضر ہوتا مگر چند مجبوریون سے مجبور ہون اس سبب سے
تکلیف مین نے آپکو دینا گوارا کی مین بہت ممنون و مشکور ہوا اور آپکے احسان سے تمام عمر
سر نہ اُٹھا سکونگا وہ نامہ بر یہ جواب زبانی لیکر سلام کر کے وہان سے روانہ ہوا بعد جانے
نامہ بر کے قرناطیس نے اخلاق و اہل دربار سے کہا کہ خوش ہو کہ میرا فریب چل گیا ہین سے

مین نے مار لیا اب یہ جاتا کہان ہے کل صبح کو مین ایک دریاے سحر بنا کر اُسمین بنگلہ تیار کرکے بیٹھونگا اور اُسی بنگلہ مین اُنسے ملاقات کرونگا اگر وہ ساحر زبردست ہین تو میرے پاس آئینگے اور اس دریاے سحر سے بچکر نکل جائینگے اور اگر زبردست ساحر نہین ہین تو غرق ہو جائینگے آتے ہی وقت اگر بچکر بسبب اپنے سحر کے چلے آئے مین باتون مین لگا کر اور غافل کرکے اُنکو غرق کر دونگا بہر طور کل اُنکا خاتمہ کرونگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر خوش خوش آئے اس خیال سے کہ کل اِن لوگونکا جو کہ قاتل نقابداران خانم ہونگے یہ سون اہل اسلام کا قرناطیس اخلاق کے ہمراہ اُسی مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا کھانا وغیرہ زہر مار کرکے دو پہر رات تک اخلاق کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف رہا کیونکہ بیرسون سے فراق تھا قرناطیس فراق اخلاق مین تڑپا کرتا تھا آج اسکو یہ دن نصیب ہوا لاکھ دفعہ اخلاق نے انکار کیا اسنے ایک نہ سنی بلکہ یہ کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین ... اور خدا پرستون کا شریک ہونگا اُنکا شریک ہو کر تمکو قتل کرونگا اس سبب سے اخلاق مجبور ہو گیا خوب دو پہر شب عیش کیا دونون نے جب بارہ بجے قرناطیس اُٹھا فون ... سے غسل کیا دیا اپنا سحر جگانے لگا اور تازہ کرنے لگا اخلاق اپنے خیمے مین جاکر سو رہا یہ سحر جگایا کیا اور تازہ کیا کیا یہ حرامزادہ اپنے اس کام مین مصروف ہوا اور اخلاق خواب مرگ مین اب کچھ نقابداران لشکر اور بادشاہ کی حالت سماعت فرمایئے کہ جب جواب نامہ پہونچا تو پڑھوایا اور سنا جب سن چکے سب سرداروں سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے سب نے کہا آپنے غضب کیا ہم سے دریافت بھی نہ کیا کہ وہان جانے کا اقرار کرین یا نہ کرین جائین یا نہ جائین اور اُس سے اقرار کر لیا حضور وہ بہت بڑا ساحر زبردست اور نہایت درجہ بدکار اور دھوکہ باز ہے ہمکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ آپکو دھوکا دے اور آپکو فریب دیکر سحر مین مبتلا کر لے ہم لوگ پھر بالکل بے دست و پا کے ہو جائینگے کیونکہ ہم لوگ آپکے بھروسہ پر اُس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہین بعد خدا کے اگر خدانخواستہ ہم اسیر ہو گئے تو آپ کوشش کرکے ہمکو رہا کر لین گے اگر خدانخواستہ آپ کسی آفت مین مبتلا ہوے تو ہم کچھ نہین بنا سکتے ہین بس بڑی خرابی ہوئی اب ہم کیا عرض کرین نہ تو منع کر سکتے ہین کہ آپ تشریف نہ لیجایئن کیونکہ خلاف وعدہ ہوگا اور نہ یہ خیال کرینگے

کرو ہی تو افزار کیا اور خود ہی نہ آئے مجھ سے ڈر گئے وہ دبا ڈوا لیگا نہ یہ عرض کر سکتے ہین کہ آپ
تشریف لیجائین کیونکہ جانے مین خرابی ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھو یہ غیر ممکن ہو کہ مین نہ جاؤن
جہان وہان جا کر کسی بلا مین مبتلا ہون یا کسی آفت مین ہین مین کل صبح کو جاؤنگا ضرور اپنے امکان بھر
اُسکے قتل کی کوشش یا اسیر کرنے کی کرونگا آیندہ تم سب وراہل اسلام کی تقدیر یہ حرامزادہ مجھکو کیا
دھوکا دیگا اور کیا خوب جبکہ مین نے بڑے بڑے ساحرونکو اور عیارون کو کہ جنکا مثل اور نظیر نہ تھا
دھوکا اور فریب دیکر اسیر کر لیا یا قتل تو یہ کیا ہو افراسیاب ایسے ساحر کو کہ جو کہ خداوند ساحران
یا ملکہ دمامہ یا ساحر شمشش کو جب مین نے کئی مرتبہ دھوکا دیا تو یہ کیا چیز ہو اور اسکی کیا حقیقت
ہو جو میرا دھوکا نہ کھائے اور مین اسکے فریب مین آجاؤن خدا کی ذات سے تو یہ امید ہو کہ مین
دھوکا نہ کھاؤنگا بلکہ اوسکو دھوکا دیکر اسیر کرونگا آیندہ جو کاتب تقدیر نے بروز ازل تحریر
کیا ہو وہی ہوگا تقدیر کی تحریر سے کوئی چارہ نہین ہو مگر ہان تم لوگ بھی کوئی تدبیر نکالو تاکہ
اور زیادہ اطمینان ہوجائے سب نے عرض کیا کہ ہم فکر کرتے ہین یہ کہکر ہر ایک دریاے فکر مین
غوطہ زن ہوا اور غواصی کرنے لگا تاکہ گوہر مراد ہاتھ مین آئے ایک مرتبہ ملکہ غزالہ آہو چشم نے
سر اٹھا کر عرض کیا کہ ہمنے ایک تدبیر سوچی ہو وہ یہ تدبیر ہو کہ ایک انگشتری ہمارے بزرگون سے
ہمارے پاس چلی آتی ہو پشت در پشت اسکا اثر یہ ہو کہ جسکے پاس وہ انگشتری ہو وہ تو اسیر سحر
نہیں ہوتا بلکہ اسمین یہ اثر ہو کہ جس ساحر کے پاس جاؤ وہ سحر بھول جاتا ہو پھر اسکو وہ سحر یاد نہین رہتا
اور جو چیز سحر کی ہوتی ہو جہان اس انگشتری کا عکس اس چیز پر پڑا وہ مٹ جاتی ہو سحر
بالکل دفع ہوجاتا ہو پس وہ انگشتری آپ اپنے پاس رکھین کہ اسکے سحر سے محفوظ رہین یا
جس جگہ وہ اسکو بٹھائے اگر سحر کی وہ جگہ ہو تو وہ سحر برطرف ہوجائے اور آپ پر اسکا سحر
اثر نکرے بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ انگشتری کہان ہو غزالہ نے عرض کیا کہ وہ ہمارے
پاس نہین ہو اس سبب سے ہم اپنے پاس نہین رکھتے ہین کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوگی تو سحر فراموش
ہوجائیگا ہم نے وہ احتیاط سے رکھی ہو اگر ہمکو حکم ہو تو جاکر لے آئین بادشاہ نے جواب دیا کہ شوق سے
جاؤ اور لے آؤ پس ملکہ غزالہ وہان سے اُٹھکر بیرون بارگاہ آئین اور سحر کر کے پر پرواز پیدا کر کے
وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئین ناظرین کو یاد ہوگا کہ جسقدر ساحر ہین سب سحر سے اپنی صورت

تبدیل کرکے یہ بھی دربار مین آکر بیٹھتے ہین پس غزالہ سحر کرکے اس مقام پر آئی راوی
بیان کرتا ہو کہ ایک جنگل مین غزالہ آکر اُتری ایک درہ کوہ مین گئی اُسمین ایک سُرنگ
تھی اُسمین ایک دروازہ لگا ہوا تھا اُسمین قفل تھا پس ملکہ نے سحر کیا کہ وہ قفل خود
بخود کھل کر گرا اب جو قفل کھلا تو دروازہ وا ہوا ملکہ اُس دروازے مین گئی ایک اور
صحراے پر بہار ملا اب ملکہ نے ایک طرف کا رخ کیا چند قدم جاکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک
دی کہ ایک ایک غبار سا ظاہر ہوا اور برق چمکی جب وہ غبار برطرف ہوا تو اُس
صحرا مین ایک گنبد مقفل نظر آیا ملکہ اُس گنبد کے قریب آئی سحر کیا کہ وہ قفل وا ہوا
ملکہ اندر گنبد کے آئی ایک صندوق تھا اُسکو وا کیا اُسمین سے ایک صندوقچہ برنجی نکالا
اُسکو لیکر باہر آئی اور یہان آکر سحر کیا کہ اُسی طور سے وہ گنبد بند ہو گیا اور قفل لگ گیا
اور اُسی طور سے گنبد غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ کو جو سحر فراموش ہوا اسکا
سبب یہ تھا کہ وہ انگشتری صندوقچہ مین تھی اور بہت احتیاط سے رکھی ہوئی تھی جب
اگر صندوقچہ کے باہر ہاتھ مین ہوتی تو سحر یاد نہ آتا پس ملکہ وہ صندوقچہ لیکر باہر آئی اُس
جنگل سے اُسی دروازے کے ذریعہ سے اُس سہ دری مین آکر اُس دروازے کو بھی
اُسی طور سے بند کر دیا اور بیرون درہ آکر اور سحر کرکے لشکر مین آئی یہان سب انتظار کر رہے
تھے کہ ملکہ آکر پہونچی شاہ نقلی نے دریافت کیا کہ انگشتری لائین ملکہ نے کہا کہ جی ہان
لائی جواب دیا کہ بہت جلد آگئین کہا کہ بذریعہ سحر کے گئی اور آئی فرمایا کہ تمکو سحر فراموش نہوا
عرض کیا کہ وہ صندوقچہ کے اندر بند ہو اس سبب سے مجکو سحر یاد رہا یہ کہکر صندوقچہ سامنے
رکھدیا اور ایک کنجی ڈوپٹے سے نکال کر رکھی کہ اس سے وا کیجیے بادشاہ نقلی نے وہ
صندوقچہ کھولا اُسمین سے ایک انگشتری نکلی کہ طلائی اُسکا حلقہ اور یاقوت کا نگینہ اُسپر کچھ
اسما کندہ تھے جو کہ پڑھے نجاتے تھے اور ایک قسم کی اُسمین آب و تاب تھی کہ اُسپر آنکھ
کام نہ کرتی تھی وہ انگشتری نکال کر دہنے ہاتھ مین بادشاہ نے پہن لی براے امتحان
ساحرون سے کہا کہ مجھپر سحر کرو کہ مین اسکا امتحان کرلون ساحرون نے سحر
کیا بالکل اثر نہ کیا تب کہا اکوئی گلدستہ سحر کا بنا کر میرے پاس لاؤ پس ساحر گلدستہ

تبا کر لائے عکس جو ڈالا وہ گلدستہ جل کر خاک ہو گیا جب امتحان کر لیا تو اطمینان
ہوا اب بادشاہ نے سیمران جادو و ملکہ گوہر آرا سے فرمایا کہ تم دونوں صاحب
میرے ہمراہ چلنا اور دیکھنا کہ مین کیسی تقریر کرتا ہون اور کیونکر اُسکو فریب مین لا کر
عیاری کرتا ہون انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب لقا بدار سے کہا کہ تم لشکر
مین رہنا اور اپنی حفاظت کرتا جواب دیا کہ بہت بہتر تب ملکہ غزالہ آہو چشم نے
بھی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی ہمراہ چلین فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے انھون نے
عرض کیا کہ آپکے ہمراہ تو ہونگے مگر الگ الگ کہا اچھا جب یہ سب امر طے ہو چکے
اُسوقت بادشاہ نے غزالہ سے کہا کہ ایک امر ہم دریافت کرتے ہین تم ذرا بتاؤ تو عرض
کیا کہ ہان فرمایئے فرمایا کہ تم نے یہ انگشتری پہلے ہمکو کیون نہ دی کہ ہم لقا بدار کو دیکر
لقا بدار کے مقابلہ مین روانہ کرتے تاکہ یہ آپکے سحر سے محفوظ رہتے عرض کیا کہ آپکے
مقابلہ مین کوئی اس امر کی ضرورت نہین نہ تھی کیونکہ وہ ایسا زبردست ساحر نہ تھا
صرف ہمین اُسکو کافی تھے اور آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کیونکر آسکو قتل کیا کہا کہ
اچھا کیا ملکہ غزالہ نے عرض کیا کہ حضور اس امر کا خیال رکھین کہ ان بازون پر
اسکا عکس نہ پڑے ورنہ یہ سحر ہمارا برطرف ہو جائیگا اور یہ باز سحر کے مٹ جائینگے
جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے یہ
کہکر دربار برخاست کیا سب نے اپنے اپنے مقام پر آکر کھانا وغیرہ کھایا اور آرام
کیا بادشاہ نے اپنے خیمے مین جاکر آرام کیا وہ رات بسر کی اور تمام کی اور آمد آمد
سحر کی شروع ہوئی سپیدہ سحری نے ظہور کیا نور سے تمام عالم کو معمور کیا نسیم
سحری کے جھونکے چلنے لگے طایر آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی شاخہائے
درخت پر بیٹھ کر کرنے لگے آمد آمد ساحر روز کی افق مشرق سے شروع ہوئی
یعنے صبح ہو گئی لشکر اسلام و لشکر بادشاہ یکرنگ سے صدائے اذان بلند ہوئی سب سردار
نماز و ظیفہ سے فراغت کرکے پوشاک درباری پہن کر بارگاہ مین آنے لگے ادھر
بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ یکرنگ کا لشکر کفار نے بھی پوچا

وغیرہ سے فراغت پاکر دربار اخلاق نے بھی آراستہ کیا قرناطیس جادو بھی آیا سب داخل
دربار ہوئے قرناطیس نے کہا کہ آج وعدہ ہو آنے کا بادشاہ بیرنگ کے چلو ہم تمکو اپنے سحر کا
تماشا دکھائین ادھر بادشاہ اسلام نے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ لشکر کفار کی اور لشکر نقابدار کی کہ
یہ لوگ کس فکر مین ہین یہ حکم پاکر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے چلے اور چند ہرکارے طرف
لشکر نقابدار کے اودھر بادشاہ بیرنگ نے حکم دیا کہ ہرکارون کو کہ جاکر لشکر کفار سے خبر لاؤ کہ وہ
کس فکر مین ہین اور قرناطیس نے میری ملاقات کا کیا بندوبست کیا ہی تم خبر لاؤ تو مین بندوبست کیا
کرون ہرکارے یہ حکم قضا شیم سنکے روانہ ہوئے دونون لشکرون کے ہرکارے چلے اودھر
قرناطیس اخلاق و کل اہل دربار کو باہر لیکر بارگاہ کے آیا اور اپنے لشکر سے نکل کر درمیان اپنے
لشکر اور لشکر نقابدار و لشکر اسلام کے کھڑے ہوکر کچھ اسم سحر پڑھا اور ایک گود جھولی سے نکالکر
زبان مین لشتر دیکر خون لیا اور گود پر چند بوندیں لگا دیے اور چند روئی کے گالے منگائے اونپر
اسم پڑھکر انکو اوڑا دیا وہ بالائے آسمان جاکر ابر غلیظ ہوکر محیط ہوگئے اور پانی برسنے لگا
اور ہوا سنسنانے لگی گود کو اُٹھاکر یا سامری و جمشید کہکر زمین پر مارا ایک زلزلہ پیدا ہوا اور زمین
شق ہوگئی سب نے دیکھا کہ ایک بحر زخار ناپیدا کنار موج زن ہے کہ آسمان اُس دریا سے
طوفان خیز مین مثل حباب کے معلوم ہوتا تھا ہر موج اُسکی اُٹھ اُٹھ کر آسمان تک جاتی تھی
ہر مقام پر بھنور برپا تھا سینہ ٹھاٹھیں مار رہا تھا جانوران آبی سر نکال کر ڈرا رہے تھے
عجب دریا تھا کہ جسکو دیکھکر ہر ایک پناہ بذات خدا بیچتا تھا اُس دریا سے پایاب
پانی دشوار تھی ہر طرف طوفان کا عالم تھا اُس دریا مین مگر اودھر اُس دریا کے لشکر
کفار تھا اور اس پار لشکر اسلام و نقابدار تھا سب کفار نے دیکھا کہ وسط دریا مین
ایک بنگلہ بلور کا پانی پر قائم ہے اسمین چند کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین پس قرناطیس
نے اخلاق سے کہا کہ تم بارگاہ مین جاؤ مین اس بنگلہ مین جاکر بیٹھتا ہون اُس بادشاہ
سے اسی مقام پر ملاقات کرونگا اور قریب مین لاکر اور دھوکا دیکر اور غافل کرکے
اسی دریا مین غرق کرونگا اس قصہ کو اس طور سے شادونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہے
اخلاق یہ کہکر طرف بارگاہ کے چلا قرناطیس نے کہدیا کہ بارگاہ کے پردے اٹھوا دینا تاکہ

تم بھی سیر کرو اور آمد شہنشاہ تک رنگ دیکھو اور یہ بھی دیکھو کہ مین کیونکر اُسکو اسیر کرتا ہون ادھر
اخلاق اپنے لشکر مین پہونچکر داخل بارگاہ کفر پناہ ہوا اور پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ دریاے
ذخار موجزن ہے بیچونبیچ دریا مین ایک بنگلہ ہے کنارہ دریاے قرناطیس کھڑا ہوا ہے جب اخلاق مع
سرداروں کے بارگاہ مین پہونچ گیا پردہ اُٹھا دیئے گئے اُسوقت قرناطیس نے دستک دی
ایک کشتی دریا مین پیدا ہوئی کنارے آئی قرناطیس اُسپر سوار ہوا وہ کشتی برابر اُس بنگلے
کے آئی قرناطیس اُترکر کشتی سے داخل بنگلہ ہوکر کرسیان آہنی کی آراستہ تھین ایک کرسی
جو کہ بیچ مین بہت پر تکلف تھی بیٹھ گیا سامنے اُسکے دونون لشکر ہین یعنے لشکر اسلام و لشکر
نقابدار و پشت پر اُسکے اسکا لشکر ہے درمیان دریا حائل ہے یہ اُس بنگلہ مین لباس پر تکلف
سے آراستہ بیٹھا ہوا ہے سامنے چوکی پر اسباب سحر رکھا ہوا ہے دو خدمتگار پشت پر کھڑے
ہوئے مگس رانی کر رہے ہین خوشبو ہر قسم کی چلی آتی ہے بنگلہ پانی پر اسطور سے قائم ہے کہ جیسے
زمین پر قائم ہوتا ہے ذرا بھی حرکت نہین ہے یہ اُس بنگلہ مین بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہے اور سحر کو
درست کرتا جاتا ہے اور تدبیر گرفتاری کی سوچ رہا ہے دریا موجزن ہے ہر موج اُسکی آسمان سے
باتین کرتی ہے ہر مقام پر طوفان پانی مین برپا ہے مینڈھا چڑ رہا ہے نہنگ و سونس سر نکال نکال کر
آتشی کر رہے ہین آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہے وہ ہرکارے لشکر اسلام
کے لشکر نقابدار کے جو براے دریافت اپنے اپنے بادشاہ کے حکم سے طرف لشکر اسلام کے
گئے تھے اب جو قریب لشکر کفار پہونچے دیکھا کہ ایک دریا مابین ہمارے لشکر اور لشکر
کفار کے حائل ہے اور وہ دریاے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا دوسرا سرا عدم سے ملا ہوا ہے طوفان
اُٹھ رہا ہے موجین یہ معلوم ہوتی ہین کہ تلوارین ہین کہ برابر چل رہی ہین یہ دریا جو دیکھا
ہرکارون کو حیرت ہوئی کہ ابھی کل شام تک بلکہ دو پہر رات تک کہین دریا کا نام و
نشان تک نہ تھا یہ دریاے ناپیدا کنار و بحر ذخار کہان سے پیدا ہو گیا کہ جسکا پاٹ
عدم سے ملا ہوا ہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی کارخانہ سحر کا ہے یہ اُس ساحر
بدکار کی کارگذاری ہے اُسنے سحر سے دریا پیدا کیا ہے صرف اس غرض سے کہ کوئی لشکر
نہ جاسکے براے دریافت حال نہ کوئی عیار یہان آکر عیاری کر سکے چلو واپس چلین

ظل اللہ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ باہم صلاح کر کے ہرکارے لشکر اسلام کے طرف اپنے لشکر کے واپس چلے یہ بھی دیکھا تھا کہ درمیان دریا کے پانی کے اوپر ایک بنگلہ بلوری قائم ہی اس مین قمر ناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے واپس گئے دریا کو دیکھکر لشکر نقابدار کے جو ہرکارے وہان پہونچے اُنھون نے جو دریاے طوفان خیز و قمر ناطیس کو اس حال سے دیکھا تو بے تو بے پناہ بذات خدا کرتے ہوئے بہت جلد واپس چلے کہ چل کر وہان خبر کرین کہ ہم کیونکر وہان کا حال معلوم کرین اور آپ کیونکر براے ملاقات جائینگے یہان تو شب بھر مین دریاے طوفان خیز پیدا ہو گیا ہی درمیان ہمارے لشکر و لشکر کفار کے اور جسکی ملاقات کو آپ جاتے ہین وہ وسط دریا مین بلوری بنگلے کے اندر کرسی پر بڑے تکلف سے بیٹھا ہوا ادھر کو دیکھ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ہرکاران لشکر اسلام نے بارگاہ مین پہونچکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم بموجب حکم جہان پناہ خدیو بارگاہ براے دریافت حال لشکر کفار چلے جب اپنے لشکر کو طی کر کے صحرا مین پہونچے اور رُخ اُدھر کا کیا تو ہم نے درمیان اپنے لشکر و لشکر کفار کے ایک دریاے زخار و ناپیدا کنار کو موجزن پایا کہ جسکی پاٹ کا کہین نام و نشان تک نہین ہی آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی ایک شور پانی مین برپا ہی کہ پناہ پانی و شوار ہی جانوران آبی ہر مرتبہ سر نکال کر ڈراتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہی یہ واقعہ دیکھکر ہم بہت حیران ہوئے خیال کیا کہ کل تک تو یہ دریا نہ تھا فوراً دل نے کہا کہ یہ دریاے سحر ہی اسمین نہ اُترنا ور نہ خرابی ہوگی یہ اصلی دریا نہین ہی اب جو ہم نے غور کر کے دیکھا تو اُس ساحر نابکار یعنے قمر ناطیس کو وسط دریا مین ایک بلوری بنگلہ مین بڑے کبر و غرور سے بیٹھا ہوا پایا یہ واقعہ دیکھکر ہم وہان سے واپس چلے آئے کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین یہ غلام اب کیونکر جا کر دریافت کرین بادشاہ نے سرداروں کی طرف دیکھکر فرمایا کہ قمر ناطیس نے دریاے سحر اس غرض سے بنایا ہی کہ کوئی اس طرف نہ آسکے نہ کوئی عیار آکر عیاری کر سکے اچھی بندوبست کیا ہی راہ بندی کی ہی خداوند کریم ہم سب کا مالک و مختار و حافظ ہی اگر اُسنے یہ بندوبست کیا

تو ہمارا خدا اور کوئی صورت اُسکے قتل کی پیدا کرے گا اگر اُسکی قضا ہی تو ہم سب کو اُسکے ہاتھ
بچائے گا اگر ہم سب کی قضا ہی تو کیا پرواہ کیا خوف ہی ہم سب حاضر ہین بقول شاعر شعر
سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + سرداروں نے عرض کیا کہ ہم سب
بھی موجود ہین اگر دریائے آگ ہو تو ہم اُسمین پھاند پڑین خدا نے چاہا تو ہم اس دریائے سحر کو
پیر کر اور شناوری کر کے جا کر اُس نابکار کو قتل کرینگے یہ دریا کیا چیز ہی اگر قلعہ آہن بھی ہو
تو ہم اُسکو فتح کر لین یہ کفار جاتے کہان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین
دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جواہر بن عمرو نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کر لین کہ اگر
خدا نے چاہا تو آپ کے غلام دریا کے پار جا کر اور عیاری کر کے اسکو نہ قتل کرین تو کچھو کام
نہ کیا اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم عیار کیسے اور فرزند شاہ عیار کیسے یہ دریا کیا ہی اگر تمام عالم
آب ہو جائے اور یہ نابکار اُس عالم آب مین اپنے کو پوشیدہ کرے تو بھی ہم جا کر آپ کے
اقبال و فضل خدا سے قتل کرین اور عیاری کرین یہ فن عیاری حاصل کس دن کے لیے
کیا ہی اگر ہم نے اسپر عیاری نہ کی اور دریا سے خوف کر کے رہ گئے تو ہمارے عیار ہونے
پر لعنت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو اور کس کے فرزند ہو اور کس کے یہ لوگ
شاگرد ہین ضرور ضرور مجکو یقین ہی کہ تم لوگ اس دریا کو عبور کر کے جاؤ گے اور قتل کرو گے
یہان تو یہ تدبیر اور گفتگو ہو رہی ہی اُدھر لشکر نقابدار کے ہرکارے بارگاہ مین پہونچے
اپنے بادشاہ کو مجرا کیا کھڑے رہے شہنشاہ یکرنگ تاج گیر نے دریافت کیا کہ کیا خبر
لائے اور کیا انتظام کیا ہی ہماری ملاقات کا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہم لشکر مین
پہونچ نہ سکے راستہ ہی بند ہی قرناطیس نے بڑا بندوبست کیا ہی کہ کوئی لشکر مین آنہ
سکے فرمایا کہ بیان کرو کیا بندوبست کیا ہی اور کیا ملاقات کا انتظام کیا ہی کیا کیا سامان
ہی لشکر کس طور سے آراستہ کیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین جا ہی نہ سکے
راستے سے واپس آئے ہم کو کیا معلوم کہ کیا سامان کیا ہی اور کیا بندوبست پوچھا کہ
راستے سے کیون واپس آئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکار یہان سے
چلے جب اپنے لشکر کی حد سے نکل کر صحرا مین پہونچے تو ہم نے مابین اپنے لشکر و لشکر

اسلام و لشکر کفار کے ایک دریا موجزن پایا یعنے لشکر کفار تو اُس پار مقیم ہی اور یہ دونون لشکر
اِس پار ہیں اُس دریا کو دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے بے پناہ پانی اُس بحر ناپیدا کنار سے دشوار
دیکھی ہم بہت حیران ہوئے کہ یہ دریا کہان سے دفعتاً پیدا ہو گیا کہ جسکے پاٹ کی کوئی
حد ہی نہ کنارون کی آج صبح تک تو یہ دریا نہ تھا اُس دریا کو دیکھ کر ہمارا ہو ونہ پڑا کہ ہم اُس پار
شناوری کرکے جائین کیونکہ ہر مقام پر اُسمین طوفان برپا تھا تا ندپڑ رہی ہی موجین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ تلوار کا کام کر رہین ہین جانوران آبی دمبدم سر پانی سے باہر نکالتے ہین جب
دم کشی کرتے ہین کوسون کا پانی سمٹ کر ایک جا ہو جاتا ہی طرفہ تماشہ یہ ہی کہ پانی سے
آگ کے شعلے نکلتے ہین پانی کھول رہا ہی غرضیکہ جب ہم نے دیکھا کہ یہ دریا راہ مین حائل ہی
راہ اُسطرف جانے کی نہین ہی بالکل مسدود ہی تو ہم مایوس ہوئے باہم صلاح کی کہ دریا کو
پیر کر اُس پار چلین مگر راے نہ ہوئی کیونکہ یہ قرار پایا کہ یہ دریا سے سحر ہی اور دیکھو رہے ہی
کہ ہر قسم کی آفت اسمین پیدا ہی ایسی حالت مین جانا بالکل خلاف عقل ہی اگر کسی بلا مین
مبتلا ہو گئے تو پھر کیا ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ چل کر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین
کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہونگے کہ ہرکارے خبر لے کر آلین تو ہم یہان سے جائین ملاقات
کو اُنسے عرض کرین کہ آپ کیونکر تشریف لے جاینگے وہان تو راہ بند ہی دریا حائل ہی ہم آ
باہم کرکے واپس چلنے کا قصد کیا تھا کہ ہم نے دیکھا وسط دریا مین ایک بلور کا بنگلہ پانی
کے اوپر آراستہ ہی اُسمین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسنے ہم کو
دیکھا ہم نے اُسکو جب اُسنے ہم کو دیکھا تو خود پکار کر کہا کہ اے جاسوسان لشکر نقاب اپنے
بادشاہ سے کہدینا کہ مین آپ کا انتظار کر رہا ہون کیونکہ آپ نے آج ملاقات کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا لہذا مین آپ کا منتظر ہون تشریف لائیے مین چپ اسی مقام پر لیئے
درمیان دریا کے ملاقات کرونگا اس غرض سے کہ میرے اور آپ کے جو امر قرار پائے اور
جو بات طے ہو جائے اُس سے کوئی دوسرا اور آگاہ و خبردار نہ ہو اگر اور کسی مقام پر ملاقات
کرتا اور میرے آپ کے امر طے ہوتا تو ہر طور سے لوگ آتے اور اُس سے آگاہ ہوتے
بس مین نے یہ طریقہ اپنے دل مین خیال کرکے ایجاد کیا کہ یہان کوئی نہ آسکے گا مگر

مین ہونگا اور دو میرے رفیق اور آپ اور آپ کے چار رفیق ہون اور اگر اپنے ہمراہ کسی رفیق کو
لائیے گا تو اُسی کو لائیے گا کہ جس پر حد درجہ کا اعتماد ہو کہ وہ کسی سے کوئی بات نہ کہے گا بلکہ میرے
نزدیک تو مناسب یہ ہو گا کہ آپ تنہا تشریف لائیے تو بہتر ہو گا یہ جو خدمتگار میرے پاس موجود
ہین مین انکو بھی یہان سے رخصت کر دونگا سوائے میرے اور آپ کے دوسرا نہ ہو گا یہ جو
اُسنے پکار کر کہا ہم نے سُن لیا اور وہان سے واپس آئے یہ نہ معلوم ہوا کہ اُسنے ہم کو پہچان کیونکر
لیا کہ ہم اس لشکر کے ہرکارے ہین کیونکہ ہم صورت تبدیل کیے ہوئے تھے جو اُسنے ہم سے
یہ تقریر کی ہم وہان سے حاضر خدمت ہوئے ہم آپ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین کہ آپ
تشریف نہ لے جائین کوئی نہ کوئی اس مین مکر ہے اول تو راہ نہین ہے دوسرے ملاقات
کس سے فرمایئے گا وہ تو وسط دریا مین ہے آئندہ حضور کو اختیار ہے جو ہم جان نثارون نے دیکھا
تھا اُسکو خدمت والا مین عرض کر دیا اور جو اُسنے ہم کو پیام دیا تھا وہ بھی یہ سب زبانی ہرکارون
کے سُنکے بادشاہ کو ایک قسم کی حیرت ہوئی اور سر کو زانوے فکر پر رکھا اور بحر تفکر مین غوطا
مارا اور خیال کرنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو وہ حرامزادہ خیال کرے گا کہ مجھ سے ڈر گئے
اور دریا کی حالت سُنکے نہ آئے اور جاتا ہون تو کیونکر جاؤن بس یہ سوچ کر گلشن طرازی و
عیاری کی فکر کرنے لگے فوراً ایک امر خیال مین آیا کہ تمھارے پاس منڈھی حضرت دانیال
کی موجود ہے اور تخت زبرجد شاہ اُسی منڈھی کو برپا کرو اُس تخت پر سوار ہو کر اُسکی ملاقات
کو جاؤ اور عیاری کرکے اُس نابکار کو گرفتار کرو اب یہ جاتا کہان ہے دوسرے ملکہ غزال نے
انگشتری دی ہے جو کہ دافع سحر ہے اشیاے سحر کو دفع کرتی ہے بس اس انگشتری کا عکس
دریا پر ڈالنا دریا مٹ جائے گا نام تک باقی نہ رہے گا یہ جو دل مین خیال آیا فوراً سر اُٹھایا
چہرہ بشاش تھا پہلے ہرکارون سے یہ ماجرا سُنکے کچھ اداس ہوئے تھے اب جو سردارون
نے بشاش پایا ہر ایک نے عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہے تشریف لے جایئے گا یا نہین فرمایا
کہ ضرور جاؤنگا یہ کیا ممکن ہے جو نہ جاؤن نہ جا کر یہ اُسکو خیال دلاؤن کہ ڈر گئے اگر وہ دریا سے
آتش مین ہوتا تو بھی مین جاتا یا دہان اژدر مین ہوتا تو وہان بھی جاتا اب یہ بھی ممکن ہے کہ مین
وعدہ خلافی کرون جاؤنگا اور جو مین نے کہا ہے کہ اسکو اسیر کرکے لاؤن گا نہ معلوم

وہ حرامزادہ بھولا کس امر پر ہی یہ بیکار کا کرشمہ کرکے بیٹھا ہی اگر مین نے اُسی مقام پر جا کر ملاقات
کی تو کام ہی کیا کیا وعدہ خلافی نہ کرنا چاہیے حریف جہان طلب کرے اُسی مقام پر جائے مین
بادشاہ اسلام سے روپیہ لے چکا ہون اور اقرار کر چکا ہون کہ یا تو اسکو قتل کرونگا یا اسیر
مین اسکا ذمہ کرتا ہون بس مین کیونکر نہ جاؤن یہ دریا کیا ہی صرف دھوکے کی ٹٹی ہی تم کو ڈرانے
کے لیے یہ دریا بنایا ہی سوانگ بنا کر بیٹھا ہی تم لوگ دیکھو تو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون
سردارون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم کچھ کہہ نہین سکتے ہین اُدھر بادشاہ نقلی نے اُن
سردارون سے کہا کہ جسکو کل کہا تھا کہ تم بھی ہمراہ چلنا کہ آج آپ لوگ میرے ہمراہ چلین
کوئی ضرورت نہین ہی اُنھون نے کہا کہ ہم تو ضرور چلین گے جواب دیا کہ تمھارے چلنے سے
میرا تو کچھ نقصان نہین ہی ہان تم ہی لوگون کا نقصان ہی وہ یہ کہ جسطور سے مین جاؤنگا اگر مین
تم کو ہمراہ لونگا تو تم لوگ سحر بھول جاؤ گے صرف اُتنی دیر کہ جتنی دیر میرے ہمراہ رہوگے بعد
کو پھر یاد آجائے گا آجائے گا اور وہان سحر کا کارخانہ ہی ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی بلا مین مبتلا
ہو جاؤ پھر اُن لوگون نے جواب دیا کہ جبکہ ہم سحر بھول جائینگے تو دوسرے کو کب سحر یاد
آئے گا اور وہ کب کوئی آفت یا بلا ہم پر نازل کرے گا بس ہمارا چلنا کوئی ہمارے لیے
قباحت نہین ہی ہم بھی دیکھین گے کہ کیونکر آپ اُسکو اسیر کرتے ہین جواب دیا کہ بہتر
چلو یہ کہکر تخت پر سے اُٹھے ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے وہ یہ حال
دریافت کرکے فوراً بارگاہ سلیمانی مین آئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ
دے کر عرض کیا کہ ہم لشکر نقابدار مین موجود تھے کہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ برائے ملاقات
قرناطیس جادو جانے والے ہین کیونکہ کل نامہ و پیام باہم ہوا ہم بارگاہ مین گئے دیکھا
باہم کچھ صلاح ہو رہی ہی بس جب صلاح ہو چکی اُسوقت یہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ
لشکر مع چند سردارون کے جا کر اُس دریا مین جو کہ قرناطیس نے سحر سے بنایا ہی
قرناطیس سے ملاقات کرینگے اور آپ کے اور قرناطیس کے مصالحت کرا دینگے
ہم نے خیال کیا دل مین کہ آپ کو آگاہ کر دین تاکہ آپ بھی یہ تماشہ ملاحظہ کرین
جب وہان چلنے کا سامان ہونے لگا ہم اُدھر کو آمادہ کرنے کو آئے بادشاہ اسلام

نے سرداروں سے فرمایا کہ یہ تماشہ بھی لائق دید ہی ہم یقین کرتے ہین کہ ہماری بارگاہ سے
سامنا ہوگا پردے اُٹھوا دیے جائین سب نے عرض کیا کہ بخوبی سامنا ہی بس اُسیوقت
پردے اُٹھوا دیے گئے بادشاہ وکل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار موجین
مار رہا ہی اور ایک بنگلہ جو کہ پانی پر قائم ہی اسمین قرناطیس بیٹھا ہوا ہی ادھر تو یہ بندوبست
ہوا اودھر شہنشاہ بیک رنگ کل سرداروں وکل لشکر کو نقابدار کے سپرد کرکے اور بہت
کچھ کلمات تسلی دے کر مع چار سرداروں کے بیرون بارگاہ آئے کیونکہ کل طے ہو چکا تھا
کہ چار سردار چلین زیادہ کی ضرورت نہین ہی بس خیمے مین اُن سرداروں کو ہمراہ لے کر
گئے وہان اُنسے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مین تم کو چلنے کے لیے منع کرتا ہون مین منڈھی حضرت
دانیال کی برپا کرونگا اُسمین بیٹھ کر اُسکے پاس جاؤنگا اور عیاری کرونگا مین نے بارگاہ
مین اس سبب سے نہ تو پکار کر تقریر کی نہ اس امر کو ظاہر کیا کہ شاید ہرکارے دونون لشکرون
کے موجود ہون یعنے لشکر کفار و لشکر اسلام کے اور وہ اس امر سے آگاہ ہون تو میرا راز
افشا ہو اور سب پر ظاہر ہو یہان مین تم سے کہتا ہون اگر تم لوگ اُس منڈھی مین
بیٹھوگے تو سحر بھول جاؤگے اس سے مناسب یہ ہی کہ میرے ہمراہ نہ چلو اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم ضرور چلین گے ملکہ غزالہ و آہو نے کہا کہ ہم اسطور سے آپ کے ہمراہ
چلین کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا اور ہم دونون آپ سے دونون طرف منڈھی کے ہو کے
اس سبب سے الگ چلین گے کہ شاید سحر کرنے کی ضرورت ہو اور سحر کرنا پڑے تو کچھ
اُسوقت خرابی ہو یہ آپ فرما چکے ہین کہ منڈھی کے اندر سحر فراموش ہو جاتا ہی خواجہ
نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر بس ایک بہت عمدہ تاج مکلل بجواہر نکالا اور
نہایت نفیس زیرجامہ و قبا وغیرہ اور آلات جنگ یعنے تلوار وغیرہ مرصع کار قبا سے
تلمہ کار زیب تن فرمائی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جواہرات سے اپنے کو آراستہ
کیا زنبیل سے منڈھی حضرت دانیال کی اور تخت زبرجد شاہ کا نکالا منڈھی کو
پھر آراستہ کیا وہ مثل گنبد کے ہو گئی تخت پر مرصع کار فرش آراستہ کیا تین کرسیان
جواہرنگار لگائین آپ آراستہ ہو کر اس منڈھی مین آئے شیران وغیرہ جو دو ساحر

ہمراہ چلنے پر آمادہ تھے اُنکو بھی طلب کیا وہ بھی اندر منڈھی کے آئے حکم دیا کہ کرسیون پر
بیٹھ جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری یہ لیاقت نہین ہی کہ ہم برابر حضور کے بیٹھین بلکہ
ہم کو یہ زیبا ہی کہ ہم پس پشت بطریقہ خدمتگار مگس رانی کرین جسطور سے کہ قرناطیس کے
پس پشت اُسکے ملازم کھڑے ہوئے مگس رانی کرتے ہین فرمایا کہ نہین کیا ضرورت ہی
عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی اچھا ذرا سحر تو یاد کرو راوی بیان کرتا ہی
کہ یہ دونون جو کہ منڈھی کے اندر ساحر تھے زبردست و بلا کے تھے کہنے سے اب جو خیال
کرتے ہین تو بالکل سحر فراموش ہی ایک حرف الفاظ سحر یاد نہین ہی عرض کیا کہ بالکل فراموش
ہی فرمایا کہ میرے کہنے کا یقین آیا عرض کیا کہ ہم کو قبل ہی سے یقین تھا نہ یقین کرنے
کی کیا بات تھی یہ کہکر دونون پشت پر آکر کھڑے ہوئے آپ بیچ کی کرسی پر بڑے تکلف
سے رونق افروز ہوئے آپ کے سر اقدس پر پر ہما کے مرچھل ہوتے ہوتے شاہان جلیل
کے طریقہ سے آپ آراستہ جب یہ بندوبست ہو چکا آپ نے منڈھی کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ اے منڈھی مجھکو پاس قرناطیس کے پہونچا دے اُدھر اِن دونون نے بھی
اپنا بندوبست کر لیا یعنے نخزالہ و آہو چشم نے یہ فرمانا تھا کہ منڈھی مع تخت کے بلند
ہو کر چلی ادھر تو منڈھی چلی اُدھر ایک ہودج مرصع کار دہنی طرف اُنکی منڈھی کے اور ایک
بائین طرف آکر قائم ہوئی اور وہ دونون ہودجین برابر منڈھی کے ہوا پر چلین نقابدار
و کل سردارون لشکر کے لوگون نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ بڑے شوکت سے ملاقات کو
قرناطیس کے جاتا ہی خیمے مین تو خود اور چار ساحرون کو لے کر گئے تھے آپ تو بڑے سامان
سے جاتے تھے یہ سامان کچھ ہمراہ نہ تھا ہر ایک حیرت کر رہا تھا جو کہ واقف تھا اُس
حال سے اُسکو خیال بھی نہ تھا خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اُدھر بادشاہ
اسلام و کل اہل دربار نے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد بلند ہوا اور اُسکے دونون طرف
دو ہودج ہین اور اُس گنبد مین بادشاہ یک رنگ تاج گیر جلوہ فرما ہین بڑے تکلف
سے دو شخص پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کر رہے ہین وہ گنبد خود بخود اڑتا ہوا دامن
لشکر کفار و دریا سے چلا جاتا ہی ہر ایک اہل اسلام کو مع بادشاہ کے حیرت ہوئی اور

باہم کہنے لگے کہ اگر اُسنے دریاے سحر کا طیار کیا ہی اور وہان طلب کیا ہی تو اُنھون نے بھی خوب تدبیر کی
ہی ملاقات کرنے کی ضرور ہی اُسکو قتل یا اسیر کرینگے کوئی بہت زبردست عامل ہین یہ کہا نہین
جا سکتا ہی کہ ساحر ہین کیونکہ اپنے کو خدا پرست کہتے ہین دوسرے طریقے سے بھی پایا جاتا ہی ضرور
انکے قبضہ مین جن ہون یا پریزاد ہون یہ سب زور علمیات کا ہی بھلا انسے کون لڑ سکتا ہی ساحر
کی کیا حقیقت ہی دیکھو تو کس شان و شوکت و دبدبہ سے جاتے ہین ذرا بھی خوف نہین ہی
وہ حرامزادہ یہ سمجھا تھا کہ دریاے سحر کا حال سُنکے براے ملاقات نہ آئینگے اُسکو اسکی خبر نہ تھی
کہ ضرور ضرور آئینگے اگر یہ لوگ میرے لشکر مین رہنا قبول کرین تو مین ضرور انسے اس امر کی
درخواست کرون بلکہ خزانہ سے انکے کل لشکر کا مصارف مقرر کرون سبھنے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوتا ہی یہ اس کام کو انجام دے کر جب جانے لگین تو ارشاد فرمایئے گا اور ملاحظہ
فرمایئے گا کہ کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ آپ کے فرماتے کو قبول کرلین یہان تو یہ تقریر
ہو رہی ہی مگر ہر ایک کی نگاہ اُسی طرف لڑی ہوئی ہی اور ہر ایک دیکھ رہا ہی کہ وہ گنبد اور
ہودج برابر اُڑتے ہوئے چلے جاتے ہین مگر بات یہ ہی کہ ہودج کے اندر جو کوئی ہی وہ دکھائی
نہین دیتا ہی خالی ہودج نظر آتے ہین اُدھر قرناطیس اپنے بنگلہ مین جو کہ مثل حباب کے
ہی بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی مین اسکو اسی حالت مین چھوڑتا ہون
ایک مختصر جملہ خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون جو کہ مین نے فراموش نہین کیا
مگر اس کو اُس کے موقع پر نہین لکھا دوسرے مقام پر ذکر کیا ہی ساتھ
ہی خیال آیا کہ ناظرین خیال فرمائین گے کہ اسکا تو ذکر کسی مقام پر نہین ہوا یہ کہا انسے
نے تحریر کیا وہ جملہ یہ ہی کہ مین نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہرکارون نے لشکر نقابداہ کے اپنے
بادشاہ سے یہ بیان کیا کہ قرناطیس نے ہم کو یہ پیام دیا ہی کہ اپنے مالک سے کہدو
کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہین ہماری ملاقات کو حسب وعدہ آؤ ہم اسی دریا مین تم سے
ملاقات کرینگے مین نے اسکو اُس مقام پر تحریر نہین کیا کہ جب کہ ہرکارے خبر کو
گئے تھے اور دریا کو اور قرناطیس کو دیکھ کر واپس آئے تھے بلکہ اُنکی زبانی سامنے
بادشاہ لشکر کے بیان کرنا تحریر کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بوجہ طول ہونے کے اور

ایک عبارت کے دو مرتبہ بیان ہونے کے سبب سے وہان نہین تحریر کیا بلکہ یہان
تحریر کیا گو قرناطیس نے انکو پہچان کر کہا تھا ناظرین اگر یہ خیال کرین کہ قرناطیس نے
انکو پہچانا کیونکر کہ یہ ہرکارے نقابدار کے ہین کیونکہ تحریر کیا جاتا ہو کہ دریا کے پاٹ
کی کوئی حد نہ تھی دوسرے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے تھے اسکا جواب یہ ہو کہ وہ دریا
سحر تھا دوسرے انکو تو بہت بڑا اور عظیم الشان معلوم ہوتا تھا مگر حالت اُسکی یہ تھی کہ ایک
چھر پانی کا تھا بسبب سحر کے یہ عالم اُسکا تھا دوسرے جب ہرکارے قریب اُس دریا
سحر کے پہونچے بسبب سحر کے اُنکی صورتین تبدیل ہو گئین اپنی اصلی حالت پر ہو گئے
اور قرناطیس کل اہل اسلام و کل لشکر نقابدار کے ادنی و اعلی کو پہچانتا ہو جو کہ اُس مقام پر
موجود ہین بس اس سبب سے اُسنے پہچان لیا اور وہ پیام دیا کہ جو مین نے بسبب جملہ
کے ایک ہی مقام پر سامنے بادشاہ یک رنگ کے زبانی ہرکارون کے تحریر کیا ہو راوی
بیان کرتا ہو کہ قرناطیس نے یہ پیام ہرکارون کو دیا تھا جو کہ اُنھون نے بیان کیا آمدم
بر سر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا خلاصہ یہ کہ قرناطیس اسی طرف کو دیکھ رہا تھا کہ اُسنے
دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد پیدا ہوا اور برابر اُسکے دو ہودج ہین وہ گنبد ہوا پر بلند
ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہو یہ حیران ہوا کہ یہ غبار کیسا ادھر کو آتا ہو کہ جسکے ساتھ دو چھوٹے
غبارے بھی ہین اب تو یہ بغور دیکھنے لگا وہ گنبد بہت تیزی سے قریب دریا کے قائم
ہوا اب قرناطیس جادو نے دیکھا کہ ایک گنبد ہو اُسمین ایک تخت آراستہ ہو اُس تخت
پر تین کرسیان بچھی ہین بیچ کی کرسی پر بہ لباس پُرزر و بصد شان و شوکت بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین پس پشت دو خدمتگار مگس رانی کر رہے ہین اور دو ہودج ایک ادھر اور
ایک اُدھر گنبد کے ہوا پر قائم چلے آتے ہین یہ جو واقعہ اسنے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ
بہت بڑا ساحر زبردست ہو مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ تخت پر سوار ہو کر میری ملاقات کو
آئے گا جب قریب دریا پہونچے گا مین دریا کو اشارہ کرونگا وہ بڑھ کر مع اُسکے اور
تخت کے غرق کر دے گا یہان تو دوسرا سامان نظر آیا کہ وہ بالائے ہوا آرہا ہو خیر آنے دو
جاتا کہان ہو قرناطیس جادو تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہو اُدھر وہ گنبد قریب دریا پہونچا

خواجہ اور سب نے دیکھا کہ ایک دریاے مواج و متلاطم کوسون کا پاٹ پانی مین تلوار کا کاٹ موج اُسکی ہر ایک ماہی بحر قضا حباب اُسکا مردمک چشم نہنگ سد راہ دیکھا اور وسط مین ایک بلوری بنگلہ آراستہ پایا اُسمین قرناطیس کو بیٹھے ہوئے دیکھا بس قرناطیس کی طرف دیکھکر اور اُسی دریا کو دیکھ کر تخت کو اشارہ کیا کہ وہ تخت اُسی طریقہ سے اُترتا ہوا اُس کے بنگلہ کی طرف چلا مگر پانی سے بہت بلند تھا جب قریب بنگلہ پہونچا اور قرناطیس نے دیکھا کہ وہ بادشاہ مع اپنے تخت و بنگلہ کے قریب آگیا ایک مرتبہ کرسی پر سے اُٹھا اُٹھا لینے براے تعظیم اُدھر خواجہ نے اشارہ کیا کہ تخت طرف پستی کے مائل ہونے لگا یہان تک جب بالکل قریب پانی کے پہونچا اُدھر تو عکس منڈھی کا دریا پر پڑا اُدھر خواجہ نے اُس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالا جوکہ ملکہ غزالہ نے لا کر دی تھی اور عرض کیا تھا کہ اس کے عکس سے سحر و اشیاے سحر بالکل برباد ہو جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ عکس کا پڑنا تھا کہ وہ دریا دھوان ہوکر بالکل نیست و نابود ہوگیا ایک غبار سا زمین سے اُٹھا اب جو سب نے دیکھا نہ پانی تھا نہ وہ زور و شور تھا اُسی طور سے زمین خشک تھی نہ وہ بنگلہ بلوری تھا نہ وہ کرسیان نہ وہ خادم صرف قرناطیس خاک پر پڑا ہوا تھا دھوپ مین زمین پر اسباب سحر رکھا ہوا تھا دریا کا نام و نشان تک نہ تھا سب اشیاے سحر جوکہ قرناطیس نے سحر سے تیار کین تھین سب برباد تھین نئی بات تھی کہ پانی خاک ہوکر اُڑ گیا وہ دریا جس سے پناہ پانی دشوار تھی اُسکا پتہ نہ تھا اخلاق و کل سردار و لشکر نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اسکے گنبد کے آتے ہی قریب بنگلہ سب سامان جوکہ قرناطیس نے سحر سے درست کیے تھے برطرف ہوگئے قرناطیس یکہ و تنہا دھوپ مین خاک پر پڑا ہوا ہے بہت حیرت ہوئی سردارون سے کہا کہ خداوند عجائب خیر کرین ہم کو کچھ رنگ بیرنگ معلوم ہوتا ہے یہ بادشاہ بڑا زبردست ساحر ہے کہ آتے ہی اُسنے دریا و جزیرہ کو چشم زدن مین مٹا دیا اور قرناطیس کچھ نہ کر سکا ہم منع کرتے تھے کہ نہ بلائیے سر میدان مقابلہ فرمائیے نہ مانا ایک نہ سُنی اسمین یہ بات تھی کہ اُسکو بھی خیال رہتا کہ ساحر زبردست ہے اب کو یہ خیال برطرف ہوگیا ہوگا پہلے وہ بھی ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرتا اور ایک قسم کا

خوف رہتا اب بالکل بے خوف ہوکر مقابلہ کرینگے اس خیال سے کہ مین نے ایک چشم زدن مین
جو کہ دریا سحر قرناطیس نے بنایا تھا مٹا دیا اُسکو اندازہ اُس کے سحر کامل کیا بڑی خوشی
ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ملک قرناطیس ضرور اسکو اسیر کرینگے یا
قتل اس دریا کے برباد ہونے سے یہ نہین خیال کیا جا سکتا ہی کہ ملک قرناطیس سحر سے
واقف نہین ہین یا کم ہین بوقت مقابلہ حال کھلے گا اخلاق نے کہا کہ خداوند ہم چنین کنند
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر نقابدار و سردار و اہل لشکر نے جو دیکھا سب نے بہت
تعریف کی اور کہا کہ کس تدبیر سے دریا کو برباد کیا دیکھنا اب کیا مایوس میان قرناطیس کئے
ہوئے ہین بھلا انسے کوئی لڑ سکتا ہی جو لڑے وہ اپنی مٹی خراب کرے بادشاہ اسلام وکل
سرداروں و اہل لشکر اسلام نے یہ واقعہ دیکھکر بہت حیرت کی بادشاہ نے سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ کیونکر دریا کو مٹایا ایسے مار لیا قرناطیس کو شہنشاہ
یک رنگ نے یہ سب علم کا زور ہی کہ یون دریا مٹ گیا اب ان کے ہاتھ سے یہ حرامزادہ
بچکر جاتا کہان ہی ادھر تو ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہی اور ہر طرف دریا کے مٹ جانے کا
چرچا ہی کفار کو اس واقعہ سے صدمہ ہی کیونکہ اُنکو اور خیالات تھے اور اہل اسلام و دیگر لوگون کو
خوشی حد سے زائد ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ دریا مٹ گیا اور نام و نشان تک باقی
نہ رہا قرناطیس برسر خاک کھڑا ہی ایک مرتبہ تخت کو روک کر اور پکار کر کہا کہ واہ بھائی
قرناطیس کیا خوب تم نے ملاقات کا طریقہ نکالا ہی کیا شاہ و شہریار اسی طرح سے
کسی سے ملاقات کرتے ہین کہ دھوپ مین خاک پر کھڑے ہوئے ہین اگر ایسا ہی ذلیل
تصور کرتے تھے تو کیون بلایا میرا لشکر مین آنا مناسب نہ تھا تو کسی اور مقام پر طلب
کیا ہوتا یہ کونسا طریقہ ہی کہ نہ کوئی مقام سایہ کا نہ کوئی شی بیٹھنے کے لیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ
کون یہان بیٹھے اور کس شی پر بیٹھے معاملہ جنگ و پیکار کے طی کرنے کا ہی عرصہ مین یہ امر فیصل
ہوگا ہان اگر اور کوئی گفتگو ہوتی تو خیال کیا جاتا کہ دو دو باتون مین ختم کر لی جائے گی
بھلا یہ گفتگو بدون بیٹھے کسی طور سے نہ ختم ہوگی کہان تم بھی دھوپ مین کھڑے
ہوگئے اور ہین بھی اگر یہی امر تھا تو پیکار طلب کیا ہین تو اگر نہایت درجہ پریشان ہوا

پشیمان ہوا اس امر کا خیال نہ تھا گمان کی اسی طور سے عزت لی جاتی ہے یہ کہکر اور تخت کو زمین
پر لائے سامنے قرناطیس کے اب جو قرناطیس نے یہ تقریر سُنی اور تخت کو سامنے پایا
خیال کیا دل مین یہ کہہ کیا رہا ہے مین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا ہون اور یہ کہتا ہے کہ خاک پر کھڑے
ہو کوئی شی بیٹھنے کو نہین ہے کیا یہ شخص اندھا ہے کہ اسکو دکھائی نہین دیتا ہے مین کرسی پر
بیٹھا ہوا ہون بنگلہ مین میرے سامنے دریا لہرین مار رہا ہے واہ کیا خوب این گل دیگر شگفت
یہ اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ آپ تشریف لائین دھوپ کیسی ہے مین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا
انتظار آپ کا کر رہا ہون کرسیان حاضر ہین آپ اپنے تخت پر سے اُتر کر تشریف تو لائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مجھکو تو کچھ بیٹھنے کو نہین دکھائی دیتا ہے مین یہ دیکھ رہا ہون کہ تم میرے
روبرو خاک پر کھڑے ہو نہ کرسیان ہین نہ کچھ ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ تم خواب دیکھ رہے ہو
یہ تو بتاؤ کہ بیدار ہو یا سوتے ہو عالم خواب مین تو نہین مبتلا ہو ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو تو سہی
یہ جو سُنا اب اسنے جو دیکھا تو نہ دریا کو پایا نہ اُس بنگلہ کو اپنے کو خاک پر کھڑا دیکھا اور سب
اسباب سحر زمین پر پڑا پایا سوائے خاک کے پانی کا نام نہ تھا سوائے خشکی کے تری کا ذکر
تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر یہ بہت حیران ہوا اسنے اپنے دل مین خیال کیا مگر یہ بڑا ساحر
زبردست ہے کہ میرے دریائے سحر کو مع بنگلہ وغیرہ کے برباد کر دیا اور مجھکو خبر نہ ہوئی اسنے مین
بہت بڑا دھوکا کھایا اب ذرا اس سے سمجھ بوجھ کر بات چیت کرنا چاہیے کیونکہ اس نے
بہت بڑا چرکا دیا مین ایسا غافل ہوا کہ دریا برباد ہوا بنگلہ مٹا اور مجھکو خبر نہ ہوئی مقام عجب
ہے دل مین خیال کر کے اور شرمندہ ہو کر کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہے
سمجھا مین انکو ایسا زبردست و صاحب عمل نہ جانتا تھا مین نے سحر سے دریا بنایا تھا اور
بنگلہ تیار کیا تھا اُسمین آکر بیٹھا تھا اُس خیال سے کہ آپ سے ملاقات کرون اس بنگلہ
مین اور آپ کو اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن تاکہ آپ کو میری جانب سے خیال پیدا ہو مگر
آپ نے اسکو برباد کیا مین آپ کا بہا بر ہو گیا کوئی مقام شکایت نہ آپ کو ہے نہ مجھکو بس
تشریف لائیے میرے ہمراہ بارگاہ مین چلیے جواب مین فرمایا کہ بارگاہ مین چلنے کی
کوئی ضرورت نہین ہے اگر تمھارا جی چاہے میرے بنگلہ مین چلے آؤ جبکہ ہم تم ایک ہو گئے

توخیریت کس امر کی ہی جیسے تمھاری بارگاہ ویسے میری منڈھی بلکہ مجکو مقام فخر اور افتخار ہوا
کہ تم ایسا ساحر میری ملاقات کو آیا اور میرے کلبہ تاریک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے
منور فرمایا مین آپکا نہایت احسان مند ہونگا اور آپ میرے نزدیک بارگاہ مین
جانا مناسب نہین ہی کیونکہ ہر ایک یہ خیال کریگا کہ دریاے سحر تیار کرکے بیٹھے تھے اور
اپنے حریف کو طلب کیا تھا اُسنے آکر اُس دریا کو مٹا دیا یہ اُسکا کچھ نہ کرسکے آخر کو عاجز ہوکر
اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے ہماری حقارت ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی اُسنے جواب دیا کہ
پھر کیا کرون واقعی یہ امر ہی کہ نہ تو سایہ ہی نہ کوئی شے بیٹھنے کو ہی پھر کیونکر باہم گفتگو ہوگی کب
ہوگا فرمایا کہ مین نے تو کہا کہ تم میرے پاس اس گنبد کر پاس مین چلے آؤ یہان کرسیان
وغیرہ سب موجود ہین جتنے عرصہ تک چاہنا بیٹھنا کوئی مانع نہین ہوگا تمھارا گھر ہی بلکہ
میری عزت و آبرو کا سبب ہوگا تم ایسا ساحر زبردست میرا مہمان ہوا جبکہ باہم صلح
کا خیال ہی تو پھر خیریت کس امر کی ہی بعد طی ہونے گفتگو باہمی کے تم اپنے لشکر مین چلے
جانا مین اپنے لشکر کو چلا جاؤنگا یہ جو کہا قرناطیس نے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین تیرا
نام ہوگا جو تو انکے پاس اس گنبد مین جاکر انکو اسیر یا قتل کریگا دوسرے جسطور سے
انھون نے تیرے دریا کو مٹا دیا اور اپنا کمال دکھایا ہی اسی طور سے تو بھی مٹا دے اور اپنا
کمال دکھا تاکہ معلوم ہو کہ ہان ساحر زبردست ہی ورنہ اسوقت تو کرکری ہوگئی ہی جبتک
تو اسکا جواب نہ دیگا اسوقت تک انکے دل پر تیرا سکہ نہ بیٹھیگا یقین کرینگے کہ
زیر ہوگئے ہین اب جو تو کہیگا یہ انکار کرینگے پہلے اپنا سکہ بٹھالے پھر انسے گفتگو
کرنا مجکو بھی لازم ہی کہ تو بھی اندر گنبد کے جاکر اپنا عمل دکھا اور اسکو مٹا جس طور سے
انھون نے وسط دریا مین آکر اور قریب بنگلہ پہونچکر مٹایا پہلے سے نہ مٹایا صرف اس خیال
سے کہ اگر یہ آگاہ ہوگا تو تدارک کریگا اس سے بہتر یہ ہوگا دھوکا دو بس تم بھی ایسا ہی
کرو لہٰذا اسکو دھوکا دو بس یہ سوچ کر اور اس امر کو دل مین تجویز کرکے اور خیال کرکے کہا
کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بارگاہ مین جانا مناسب نہین ہی یہ امر ضرور ہی کہ مین ضرور ہر ایک
کی نظر مین حقیر ہونگا مگر اس خیال سے کہا کہ جبکہ کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ہو تو کیا

جائے مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ میرے بنگلہ مین چلے آو لہذا مین حاضر ہوتا ہون بجا ارشاد ہوا کہ یہان آکر بیٹھو اور باہم گفتگو کرو خواجہ نے جواب دیا کہ آو شوق سے مین کب منع کرتا ہون بلکہ مین نے تم سے خود اس امر کو کہا ہے یہ سُنکے قرناطیس جادو اپنا اسباب سحر اُسی مقام پر چھوڑ کر اور اسم سحر پڑھکر طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے اوس منڈھی سے کہا کہ اے منڈھی حضرت دانیال کی کہ جب یہ ساحر آئے تیرے اندر تو معجزہ سے اسکو لٹکا لینا اب یہ جانے نہ پائے راوی بیان کرتا ہے کہ قرناطیس جب قریب پہونچا ایک مرتبہ پھر اسم پڑھکر اور دستک دے کر اپنی گمان مین سحر کرکے اور جست کرکے چلا اندر منڈھی کے خواجہ اُسی طور سے کرسی پر بیٹھے رہے اپنے مقام سے حرکت نہ کی وہ دونون ہودج بالائے ہوا قائم ہین جیسے ہی یہ جست کرکے چلا اسکو یہ گمان تھا کہ جسطور سے انھون نے میرا دریا مٹایا مین بھی اسکے گنبد کو مٹا دون یہ اُسی خیال مین سحر کرکے اندر آیا کہ جب مین اندر جاونگا فوراً آگ لگ جائیگی یہ گنبد جل جائےگا یہ جیسے ہی جست کرکے چلا اور اندر پہونچا ہونچنا تھا کہ جیسے کسی نے اٹھا کر لٹکا دیا کہ سر تو نیچے اور ٹانگین اوپر مثل طائر کے پھڑکنے لگا کہ جسطور سے جانور جال مین پھڑکنے لگتا ہے اب جو سحر یاد کرتا ہے تو یاد نہین آتا اپنے آپ سے بلا مین مبتلا ہوا کیا کیا جائے مجبور ہوگیا جو خداوند کریم کو منظور ہوتا ہے وہ ہوتا ہے لاکھ انسان کوشش کرے پر اس نابکار نے نخل غرور و تکبر سے ثمر پایا یہ کبر و نخوت کا ثمرہ ملا کبھی غرور نہ کرے بہت اپنے سحر پر بھولا ہوا تھا یہ خر نامعقول و سگ ہنگام بہت پھولا ہوا تھا ویسی ہی سزا پائی کہ اُلٹا لٹکایا گیا یہ اپنے دل مین بہت پشیمان ہوا کہ تو نے انکے کہنے پر عمل کیون کیا اور سحر سے کیون نہ دریافت کرلیا بالکل نادانستگی کی جبکہ تو دیکھ چکا تھا کہ انھون نے تیرے دریائے سحر کو مٹا دیا پھر تو نے بدون سمجھے بوجھے انکے کہنے پر عمل کیا اور چلا آیا جیسا کیا ویسی سزا پائی اے قرناطیس یہ کیا بات ہے کہ تجھکو سحر کیون نہین یاد آتا ہے اسکا کیا سبب ہے اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ وہ لٹک گیا وہ جو پس پشت ساحر کھڑے ہوئے تھے اُنسے کہا کہ اسکو پکڑ کر میرے سامنے لاو تاکہ مین اس سے کچھ تقریر کرون وہ دونون اسکے قریب آئے آپ نے کہا

کہ اسی منڈھی اسکو چھوڑ دے اُن دونون ساحرون نے اُسکی مشکین باندھلین اور سامنے
لائے اور کھڑا کیا مگر ہاتھو پاؤن دونون بندھے ہوئے تھے خواجہ نے فرمایا کہ کیون قرناطیس
تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی تو تو بہت اپنے سحر پر مغرور تھا اور تکبر کرتا تھا
ور تجکو یہ گمان تھا کہ مین سحر کرکے سب کو قتل کرونگا کیسا تو نے غضب آلودہ نامہ تحریر
کیا تھا مگر مین نے اسطور سے تیرے آتش غصہ کو فرو کیا اور کیونکر اسیر کرلیا تو نے تو بہت
بڑی فکر کی تھی کہ دریاے سحر تیار کرکے بیٹھا تھا اور مجکو طلب کیا تھا دیکھو میرے خدا
نے کیونکر اُس دریا کو مٹا دیا اور تجکو میرے قبضہ مین کردیا لے اب اُس سحر کو یاد کر اور سحر
کرکے نکل جا تو مین جانون کیونکر خداوند کریم نے ان سب خدا پرستون کو تیرے شر سے
محفوظ رکھا اور بچایا قرناطیس نے جواب دیا کہ واقعی مین نے بہت بڑا دھوکا کھایا اور
اصل امر یہ ہو کہ یہان آکر مین سحر بھی بھول گیا میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی خواجہ نے
فرمایا کہ یہ بھی سب تھوڑی دیر مین تجکو معلوم ہوجائے گا یہ بتا کہ تو اب اپنے کو کس
حالت مین پاتا ہی اور تیری کیا حالت ہی مین تیرا نقرہ اور فریب پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ
تو نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین تیرے پاس اس بنگلہ سحر مین آتا تو سحر کرتا آپ تو بچ جاتا
مین مبتلاے بلا ہوتا میرے پھنسانے کی تدبیر کی تھی مین نے پہلے ہی سے اس کا
بند و بست کرلیا اور تیرے سحر کو اپنی تدبیر سے برطرف کیا اور تجکو دھوکا دے کر اسیر کرلیا
میرے فریب و دھوکے مین بڑے بڑے ساحر آئے ہین ایک مرتبہ نہین سیکڑون مرتبہ
مین نے ہر مرتبہ دھوکا دیا اور وہ بچ کر نکل گئے مگر پھر جب مین نے تدبیر کی پھر اُنھون نے
فریب کھایا آخر اُسکا انجام یہ ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے اب کوئی تدبیر
اپنی رہائی کی کرو اور اپنے شاگردوں اور دیگر لوگون کی خون کا عیوض مجھ سے اور میرے
اہل لشکر سے اور بادشاہ اسلام و کل لشکر اسلام سے لو اور اب وہ تدبیر کرو کہ جو کہ
تم نے تحریر کیا تھا کہ اُدھر وہ دنیا تمام پروردہ تھا اسلام کا نام نہ باقی رکھونگا سب
خدا پرستون کو قتل کرونگا بالکل اہل اسلام سے دنیا کو صاف کرونگا مین بادشاہ
اسلام سے تمھارے قتل یا اسیر کرنے کا ٹھیکہ لے چکا تھا بھلا کیونکر نہ یہ کام کرتا

دوسرے تم نے مجکو خود وہ نامہ تحریر کیا تھا اگر دوسرے کو تحریر کرتے وہ کبھی اسطور کا جواب نہ تحریر کرتا سوائے زبان شمشیر کے دوسرے طریقہ سے جواب نہ دیتا مگر مین نے پہلے ہی خیال کر لیا کہ یہ یون نہ چوٹ کھا ئینگے سوائے تدبیر کے ویسا ہی کیا ہر مقام پر غصہ تیزی کام نہین دیتی ہی ہر امر کی تدبیر ہی اور طریقے ہین جہان جیسا موقع دیکھے ویسا کرے جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن + موقع جنگ کا دیکھے وہان جنگ سے کام لے جہان آشتی سے کام نکلے آشتی سے کام لے فوراً غصہ نہ کرے تم نے غصہ کیا تمھارا کام خراب ہوا مین نے طبیعت کو سنبھالا اور رو کا مین تم پر غالب آیا تم غصہ مین مغلوب ہوگئے قرناطیس نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دے کہ خواجہ نے اُن دونون ساحرونسے کہا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو تاکہ یہ سخن نہ کر سکے اُن دونون نے زبردستی اُسکی زبان پر تکلا چڑھا دیا اور باندھکر بموجب حکم تخت پر ڈالدیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب قرناطیس اسطور سے اسیر ہو گیا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا مع سردارون کے دیکھ رہا تھا یہ واقعہ جو دیکھا بڑا صدمہ ہوا ایک ہاے کا نعرہ مارا اور اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین جا کر رہا کر لون سردارون نے عرض کیا کہ کیا قصد ہی کہا کہ مین جاتا ہون اپنی جان دونگا اور رہا کرونگا وہ سب بھی اُٹھے بارگاہ سے باہر آئے آتے ہی اس نے حکم دیا کہ لشکر طیار ہو اُسیوقت کمربندی فوراً ہونے لگی اخلاق مرکب پر سوار ہو کر مع سردارون کے ایک مرتبہ طرف منڈھی کے چلا یہ کہتا ہوا کہ لینا لینا جانے نہ دینا یہ مفسد بچ کر نہ جائے مار لینا اُدھر خواجہ بلاخوف و خطر اُس منڈھی مین بیٹھے ہوئے ہین قرناطیس سے گفتگو کر رہے ہین بادشاہ اسلام و سرداران اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اس بادشاہ نے جو کمند مین جکڑ لیا تھا قرناطیس کو مثل طائر پرندے کے کہ جسطور سے وہ جال مین پھنس کر جاتا ہی اسیر کر لیا سب بہت خوش ہوئے اور سب نے تعریف کی بادشاہ نے فرمایا کہ واقعی بڑا کام کیا اپنا مطلب نکالا ہی وہ جو کہا ہی کہ سپاہی کے چھتیس فن ہین چھتیسون کا یہ بھی ایک فن تھا سب خوش ہونے لگے اس امر کی خوشی زیادہ ہوئی کہ اس حرامزادے سے جان بچی ورنہ بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ ساحر تھا اور ہم

غیر ساحر ہم اُس سے کیونکر مقابلہ کرسکتے ہین گو بیس لاکھ روپیہ صرف ہوا مگر بہت بڑی زحمت سے جان بچی نہ مقابلہ کرنا پڑا نہ لڑنا پڑا نہ کوئی ہمارے لشکر کا قتل ہوا نہ ہم کو اور کسی قسم کی زحمت گوارا کرنا پڑی اور کام ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر ساحر نہ ہوتا تو کبھی مین چھیڑ نہ دیتا بہ سبب ساحر ہونے کے مین نے ٹھیکہ دیا غیر ساحر ہوتا ہم خود مقابلہ کرتے سب عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا پھر ہم کو کیا ضرورت تھی کہ ہم دوسرون کا احسان لیتے بہ سبب ساحر ہونے کے یہ امر ہم نے گوارا کیا یہ فرماکر فرمایا کہ لو اور دیکھو کہ اخلاق مع سرداروں کے یلغار کرکے چلا ہے گنبد پر کہ قتل کرون صاحب گنبد کو ہم کو بھی لازم ہے کہ مدد کرین سرداروں نے عرض کیا کہ بسم اللہ مگر ہمارے نزدیک کوئی ضرورت نہین ہے وہ ایسے نہین ہین کہ کوئی ناد یون اسیر کرے یا قتل کرے جب اُنھون نے قرناطیس کو اسیر کرلیا ہے تو اخلاق کیا بلا ہے لشکر نقابدار و نقابدار نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً نقابدار بھی مع سرداروں کے بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر کفار کے چلا برائے کمک کہ مین چلکر اخلاق سے مقابلہ کرون اور زیر کر اون یہ تو ادھر سے چلا اُدھر اخلاق جیسے قریب اُس منڈھی کے پہونچا اور صاحب منڈھی نے دیکھا کہ میری طرف اخلاق مع سرداروں کے بہ قصد فاسد آتا ہے منڈھی سے کہا کہ مجھکو بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے پہونچا دے پس منڈھی فوراً بلند ہوئی اخلاق اُسوقت آکر پہونچا کہ جب منڈھی بلند ہو چکی تھی یہ ہاتھ مل کر اور افسوس کرکے رہ گیا صاحب منڈھی نے پکار کر کہا کہ تو تو بڑے زور مین آیا تھا کہ مجھکو اسیر کرلیتا مگر کیا کرے کہ بس نہ چلا جا واپس جا ورنہ یاد رکھ کہ مثل قرناطیس کے تجکو بھی اسیر کرلونگا دیکھ مین تجھ سے کہے جاتا ہون کہ بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر عجائب پرستی ترک کر ورنہ یاد رکھ کہ تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور مجکو ترس نہ آئے گا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو بڑی خرابی مین مبتلا ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہے اب تیرا بچنا محال ہے اخلاق یہ تقریر سنکے خاموش ہو کر رہ گیا کیا کرتا کیونکہ وہ تو بلند ہو گئے تھے سرداروں سے کہا کہ واپس چلو جس امر

کے لیے یہان تک آئے تھے وہ نہ ہوا وہ ہاتھ سے نکل گئے بیکار ہوا آنا افسوس ہی کہ
کس بیکسی اور بے بسی سے ملک قرناطیس اسیر ہوئے ہین اب اُنکا رہا ہونا محال ہی
کوئی حسرت نہ نکلی مقابلہ تک کی نوبت نہ آئی اہل اسلام کو اُنکے ہاتھ سے کچھ ضرر تک
نہ پہونچا مقابلہ بھی نہ ہوا اور اسیر ہو گئے نقابدار نے تو آکر خدا پرستون کو بہت پریشان
کیا تھا مدت تک خدا پرستونمین بڑی پریشانی رہی ایک دوسرے کے لیے رویا کیا
ایک تلاطم رہا اُنکے آنے سے تو یہ بھی نہ ہوا بلا مقابلہ یہ تو اسیر ہو گئے اخلاق یہ کہتا
توابع سردارون کے بارگاہ مین آیا اور اُسیوقت ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ
کہ وہان کیا گذرتی ہی قرناطیس پر ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً روانہ ہوئے طرف لشکر نقابدار
کے اخلاق یہان بارگاہ مین مغموم و محزون بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار حاضر ہین اس
خیال سے کہ دیکھیے ہرکارے کیا خبر لاتے ہین اُدھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ وہ گنبد
بلند ہو گیا جب اخلاق قریب اُسکے آیا اور اخلاق واپس گیا اپنے لشکر کو نقابدار بھی
واپس آیا اپنی بارگاہ مین اپنے مقام پر بیٹھکر انتظار کرنے لگا بادشاہ اسلام نے جو یہ
واقعہ ملاحظہ کیا سردارون سے فرمایا کہ واقعی کیا حرکت کی ہی اور کیا چالاکی سوائے
اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہ تھی سردارون نے عرض کیا کہ ہم نے حضور مین عرض
کیا تھا کہ اخلاق انکا کیا بنا سکتا جیسا آیا ویسا ہی شرمندہ ہو کر واپس جائے گا مگر حضور یہ
سب حرکتین اور چالاکیان اور تیزیان ہم کو تو خواجہ سلامت کی معلوم ہوتی ہین ہمارا بھی
دل گواہی دیتا ہی کہ ہون نہ ہون یہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ہون یہ روپیہ کا لینا
اور یہ گنبد قائم کرکے جانا سوائے اُنکے اور کسی کو ایسی عقل نہین ہی اور یہ سراسر عیاری
کے فن مین ہو نہ ہو یہ منڈھی حضرت داعیال کی ہو کہ جسکی برکت سے دریا بھی مٹ
گیا اور ساحر کو بھی اسیر کر لیا بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارا خیال تو درست ہی مگر وہ تو ہمراہ
صاحبقران کے گئے ہین وہ یہان کہان اور اُنکے پاس لشکر کہان یا شاید وہی
ہون مجکو بھی تمھارے کہنے سے شک گذرتا ہی خدا ایسا ہی کرے کہ وہی ہون تا کہ
اُنسے کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہو مگر ایک بات سے یقین نہین ہوتا ہی کہ یہ کیا

ضرورت تھی کہ وہ پوشیدہ ہوکر لڑتے اگر کفار سے اپنے کو پوشیدہ کرتے تو ہم پر تو ظاہر کر دیتے
یا جب نقابدار کے مقدمہ سے فراغت ہو گئی تھی تو تو اپنے کو ظاہر کرتے اسقدر اخفا رہنے
کی کیا ضرورت تھی سرداروں نے عرض کیا کہ یہ تو آپ کو معلوم ہی کہ وہ اول نمبر کے طمعی
ہین اگر ایسا نہ کرتے تو اسقدر روپیہ کیونکر ہاتھ آتا بادشاہ نے فرمایا کہ بجا کہتے ہو یہی
تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ و کل سرداروں نے دیکھا کہ وہ گنبد اُڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا
ہی بادشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ وہ اسی طرف کو تشریف لاتے ہین لو اسیوقت
یہ سب شکوک برطرف ہو جاینگے وہان نقابدار انتظار کر رہا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا
سب اُسی طرف متوجہ ہوگئے اور دیکھنے لگے کہ وہ گنبد آکر صحن بارگاہ مین قائم ہوا اب
جو بادشاہ و سب سرداروں نے بغور دیکھا تو منڈھی کو بر پا پایا اور اُسمین شہنشاہ
یک رنگ کو کرسی پر جلوہ گر اور دو ملازموں کو پس پشت کھڑا دیکھا اور رقرناطیس کو
اسیر تخت پر پڑا ہوا پایا سرداروں نے عرض کیا بادشاہ کی خدمت مین کہ ملاحظہ ہو
یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہی یا نہین اب تو ہمارا وہ شک بالکل برطرف ہوگیا تو
بادشاہ کو بھی یقین کا درجہ پہونچا مگر فرمایا کہ ممکن ہی کہ یہ گنبد اُسی کے مثل اور اُسی
کا ہو جسکی منڈھی ہی خیر معلوم ہو جائے گا یہانتک کہ وہ گنبد زمین پر یعنے صحن بارگاہ
مین آکر قائم ہوا اب تو سب نے پہچان لیا کہ یہ منڈھی ہی بادشاہ نے بھی شناخت کیا
ہر ایک کو اب تو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار ہین وہ گنبد زمین پر آیا خواجہ
سلامت اُس کرسی پر سے اُٹھے اور باہر آئے طرف ایوان کے چلے اُنکو جو بادشاہ
نے آتے ہوئے دیکھا سرداروں سے فرمایا کہ جاؤ استقبال کرکے لاؤ کہ سرداران معز
بہ موجب ارشاد بادشاہ اپنے مقام پر سے اُٹھکر براے استقبال چلے اور صحن مین
آکر ملاقات کی پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اپنے ہمراہ
لے کر ایوان مین آئے راہ مین عرض کیا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے استقبال
کے لیے حکم فرمایا تھا یہان بادشاہ نے ایک کرسی مرصع کار اپنے تخت کے
روبرو قبل سے بچھوا رکھی تھی جب سردار اُنکو لے کر آئے پہلے اُس شاہ نقلی

بادشاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت ہوئی تو اعد شاہی
کو ادا کیا بادشاہ نے بعد مزاج پُرسی کے فرمایا کہ تشریف رکھیے وہ سلام کر کے اُس کرسی پر
بیٹھ گئے تو بادشاہ نے فرمایا کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں جواب دیا کہ آپ بادشاہ
ہفت کشور کے خاندان سے ہین دوسرے اور بہت سے بادشاہ مثل میرے آپ کے
غلامی مین موجود ہین میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین آپ کے برابر بیٹھون یہی سو بے
ادبی کیا کم ہی کہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا میرا یہ مرتبہ تھا کہ بائین طرف جہان سب کے کفش
رکھے ہوتے ہین مین بیٹھون یا صف غلامان مین دست بستہ کھڑا ہوں تو زیبا ہی یہ صرف
آپکی عزت افزائی اور قدر دانی ہی کہ مجھکو کرسی مرحمت فرمائی ورنہ مین ایک ادنیٰ آپ کا
غلام ہون جو کہ ذی قدر اور ذی لیاقت ہوتے ہین وہ اسی طور سے قدر فرماتے ہین بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ بزرگ ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین عزت نہ کرون دوسرے مسلم
ہین تیسرے ہمارے محسن ہین ہم آپ کے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین ہان
اگر کافر ہوتا تو اُسکے لیے یہ سب امر زیبا تھے مگر ہم اُسکے ساتھ بھی ایسے امر نہین برتتے
ہین نہ کہ صاحب اسلام کے ہمراہ یہ جو بادشاہ نے فرمایا جواب دیا کہ یہ صرف آپ لوگون کا
خلق ہی اسی سبب سے تو سب آپ کے تابع فرمان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ بیار شاد ہو
کہ اسوقت کہان تشریف لانے کا اتفاق ہوا کس ضرورت سے تکلیف فرمائی گو یہ
آپ کا کفش خانہ ہی مگر پھر بھی کوئی ضرورت سے ضرور تشریف لانا ہوا ہوگا اور آپ نے
ہم کو بہت شرمندہ اور اپنا ممنون فرمایا تشریف لا کر ہم آپ کی کچھ خاطر بھی نہ کر سکے
آپ اگر قدم رنجہ فرمایا ہی تو پہلے دعوت میری قبول فرمایئے اُسکے بعد اور تقریر شروع
کیجیے جواب دیا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون ہان جب آپ مجھکو دعوت
کی غرض سے طلب فرماینگے اُسوقت ضرور حاضر ہونگا اور آپ کے ارشاد کو قبول
کرونگا اسوقت تو مین اپنے مطلب سے آیا ہون یہ کہکر کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ
آپ بدولت میرے لشکر مین آ سکے اور نقابدار و میرے سردارون سے یہ کہہ آئے بلکہ اس
امر سے اُنکو آگاہ کرے کہ مین یہان موجود ہون اور میری طرف سے کہے کہ آپ کے

بادشاہ نے آپ سب صاحبون کو طلب کیا ہے وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام
کے موجود ہین ایک ضرورت ہے بس جب وہ سب یہان آجائینگے اُسوقت مین اپنے
آنے کی وجہ بیان کرونگا بادشاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ جو آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو
بجالاؤ بس اُنھون نے یعنے شاہ یک رنگ نے ایک رقعہ اسی مضمون کا جو زبانی
کہا تھا بنام نقابدار تحریر کیا اور چوبدار کو دیا کہ نقابدار کو دے دینا چوبدار وہ رقعہ لیکر
بیرون بارگاہ آیا اور لشکر کو طے کرکے اُس بارگاہ مین پہونچا اور بارگاہ مین آیا نقابدار کو
خبر کرائی وہان نقابدار مع سرداروں کے بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدار پہونچ
رقعہ دیا نقابدار نے رقعہ پڑھکر اور مضمون سے آگاہ ہوکر سرداروں سے کہا کہ چلو تم سب
آقا نے طلب کیا ہے وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین سب نے
عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ سُنکے نقابدار اُٹھ کھڑا ہوا سب سردار اُٹھے
بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر اُس چوبدار کے ہمراہ چلے سب سردار ہمراہ تھے
اہل لشکر سے کہا کہ اطمینان رکھنا ہم کو ہمارے آقا نے لشکر اسلام مین طلب کیا ہے
وہ وہان موجود ہین ہم اُنکے حسب الطلب اُنکے پاس جاتے ہین سب نے کہا کہ بسم اللہ
جائیے بس ہمراہ چوبدار داخل لشکر اسلام ہوئے وہان ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ
نقابدار ہمراہ چوبدار مع سرداروں کے تشریف لاتے ہین یہ سُنکے بادشاہ اسلام نے
سرداروں سے فرمایا کہ نقابدار کے استقبال کو جاؤ چند سردار بموجب حکم شاہ استقبال
کو بارگاہ سے باہر آئے درمیان لشکر مین آکر نقابدار سے ملے باہم صاحب سلامت
و مزاج پرسی ہوئی اُسکے بعد اپنے ہمراہ لے کر بارگاہ مین آئے سب نے مع نقابدار کے
بادشاہ کو سلام کیا اور اہل دربار سے برابر کی صاحب سلامت کی بادشاہ نے سب کو
کرسیان علی قدر مرتبہ مرحمت فرمائین جب سب بیٹھ چکے اُسوقت ساقی کو حکم دیا
کہ اُسنے سب کو بادۂ ناب ارغوانی سے سیراب کیا جب تک نقابدار نہ آئے تھے
اُسوقت تک کسی قسم کی گفتگو نہ ہوئی تھی سب خاموش بیٹھے رہے تھے نہ بادشاہ
نے کچھ فرمایا نہ شاہ یک رنگ نے جب نقابدار آکر بیٹھ چکے اُسوقت آپ نے فرمایا

کہ قرناطیس کو لاؤ وہ جو ساحر گنبد مین تھے وہ قرناطیس کو لیکر حاضر ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ ہودج اسی طور سے ہوا پر قائم تھے جب وہ لوگ قرناطیس کو لیکر حاضر
ہو چلے اسوقت آپ نے اُنسے کہا کہ ان لوگون سے بھی کہدو کہ وہ بھی باہر ہودج کے
آئین اب کوئی ضرورت ہودج مین رہنے کی نہین ہے اُنھون نے جاکر قریب ہودج کہا
بس ملکہ غزالہ و آہو چشم بصورت سیدل بیرون ہودج آئے یہ چارون ساحر بھی جب
بارگاہ مین آئے اور کرسیون پر بیٹھ چلے مگر ہودج اُسی طور سے ہوا پر قائم ہین اُسوقت
شاہ یک رنگ نے بادشاہ اسلام کیطرف دیکھکر کہا کہ مین اس ضرورت سے اسوقت
حاضر ہوا ہون کہ مین نے بموجب اپنے اقرار کے آپ کے حریف کو اسیر کر لیا کیونکہ میرے
آپ سے اقرار ہو چکا تھا کہ یا تو اسیر کر لون یا قتل کرون یا باہم صلح کرا دون تو اس روپیہ کے
لینے کا مستحق ہون بس مین نے اسیر کر لیا ہے اور یہ آپ کا حریف موجود ہے لہذا اب وہ
روپیہ میرا ہوگیا خواہ آپ اسکو قتل کرین خواہ رہا اب مین بری ہوگیا مین نے اسیر
کرکے آپ کے سپرد کر دیا دوسرے یہ کہ اب مین آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہون
کیونکہ مین آپ کا کام کر چکا رہا اخلاق اُسکا قتل کرنا کوئی آپ کے نزدیک دشوار
نہین ہے وہ ساحر ہین وہ آپ سے کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین سر پر
پاؤن رکھکر بھاگ جائینگے آپ اُنکو گھیر کر مارلین گے اب میری کوئی ضرورت نہین
گھر مین جاکر اور کہین اپنا کام دیکھون اپنے مصارف کا بندوبست کرون کیونکہ اسقدر
سپاہی میرے ہمراہ ہین اُنکے صرف کے لیے روپیہ کی اکثر ضرورت رہتی ہے بس قرناطیس
حاضر ہے مجکو اجازت دیجیے کہ مین اب مع لشکر کے جاؤن یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی یہ امر ہے کہ ہم آپ کے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین آپ ضرور بعد
اسکے ہم سب کے جان بخش ہین اور ہم آپ سے بہت خوش ہین اس روپیہ کی
حاصل ہے اگر آپ اور کچھ طلب کرین تو ہم حاضر کرین جو کچھ ہم کو میسر ہے اور یہ جو
آپ نے فرمایا کہ قرناطیس موجود ہے یہ آپ کا حریف ہے بس مین اسکو کیا کرون
آپ کو اختیار ہے خواہ قتل فرمائیے خواہ رہا جسطور سے آپ نے اسیر کیا ہے اسیطور سے

آپ کو ہر فعل کا اسکے اختیار اور اجازت جو طلب فرماتے ہین کہ اب مجھکو رخصت دیجیے
تو مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ آپ تشریف لے جائین مگر
مجبور بھی ہون مین تو یہ عرض کرتا ہون کہ آپ تشریف رکھین جو آپ کے لشکر کا اور آپکے
سردارون کا اور آپ کا مصارف و نقابدار کا ہوگا مین ہمیشہ دونگا ہر ایک کا مہینہ مقرر
کر دونگا خزانہ سے برابر آپ کی خدمت مین پہونچا کرے گا کبھی ناغہ نہ ہوگا دوسرے
یہ امر ہی کہ ابھی مین نے آپ کی دعوت نہین کی ہی پہلے مین دعوت کر لون اُسکے بعد
رخصت کا سوال کیجیے گا اور آپ کا خود قول تھا اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ بعد
انفراغ جنگ و پیکار مین تمھاری دعوت قبول کرونگا جبکہ مین نے سردارون کے رہا
ہونے اور اپنا اُس بلا سے نجات پانے کا جشن کیا تھا لہذا موافق وعدہ کے میرے
عرض کو قبول فرمایئے اور شریک جلسہ ہوجیے کیونکہ مین اس خوشی کا جشن ضرور کرونگا
اور آپ کو شریک جشن ہونا پڑے گا بدون شراکت جانا بھی نہ ہوگا مین اجازت بھی
نہ دونگا یہ آپ کو معلوم ہی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت تو آپ میرے مہمان
نہین ہین نہ میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین نہ مین نے آپ کو مہمان کیا ہو مگر پھر بھی
میرے لشکر کی کمک تو کی میری امداد تو فرمائی اب تو بدرجہا میرے اوپر واجب ہی کہ
مین آپ کی دعوت کرون کہ بدون ملاقات اور شناسائی کے آپ نے صرف خدا پرست
جان کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو اپنا بندۂ احسان کر لیا اب یہ ہماری ہمت گوارا نہین
کرتی ہی کہ ہم اُس شخص کی دعوت و خاطر بھی نہ کرین کہ جو کہ ہم سے بالکل واقف نہو
اور اُسپر ہمارے ساتھ سلوک کرے اور ہم اُسکو بدون اجازت کے جانے دین
جسکے سبب سے ہم کو یہ دن نصیب ہوا ہوا اُسی کو شریک خوشی نہ کرین جواب دیا
کہ یہ سب آپ کی قدردانی اور عنایت ہی یہ کیا کم ہی کہ آپ نے ہم کو روپیہ دیا ہم
اگر کام کیا تو کوئی مفت نہین کیا جب اپنا مصارف حسب دلخواہ لے لیا تب
کام کیا احسان کس امر کا اگر ہان ہم روپیہ نہ لیتے اُسوقت مین احسان ہوتا اور یہ جو
ارشاد ہوا کہ آپ ہمیشہ یہان قیام کرین جو صرف ہوگا وہ برابر خزانہ سے مرحمت ہوگا

یہ بکار ارشاد ہی میری کیا حقیقت ہی اگر لاکھون کا لشکر ہو تو بھی آپکو بار نہ ہوگا مگر میری یہ حالت
ہی کہ جہان ایک مقام پر دس پندرہ دن قیام کیا اب دل گھبرانے لگا بس مین تو کسی مقام پر
ٹھہر نہین سکتا ہون مجکو جنگلون کا پھرنا پسند ہی مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ جہان قیام کرونگا
وہان آپ ہی کا کھاونگا کیونکہ آپ نے مجکو بہت کچھ مرحمت کیا ہی اسقدر کسی مقام پر نہین
ملا بابت دعوت کے جو ارشاد ہوا مجکو کوئی عذر نہین ہی اور نہ تھا مگر سبب یہ ہی کہ اب یہان
دل نہین لگتا ہی طبیعت بہت پریشان ہی بس میرا رخصت ہونا میرے حق مین بہتر ہی
اور جسدن سے یہان آیا ہون کسکا کھاتا ہون مین اور میرا کل لشکر آپکا نمک پروردہ ہی اُس
دن سے آپ نے میری دعوت کی ہی جسدن سے یہان مین نے قدم رکھا ہی اگر ایسی ہی
خوشی ہی تو مجکو نقد روپیہ مرحمت فرما دیجیے مین اُسکا کھانا پکواکر جہان قیام کرونگا کھاونگا
مگر اب ٹھہر نہین سکتا ہون اگر ٹھہرونگا تو مجکو خوف ہی کہ مین دیوانہ ہو جاونگا بس مجکو
رخصت فرمائیے اور قرناطیس کو مین آپ کے روبرو ہوشیار کرکے نصیحت کرتا ہون اگر
اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ اُسی مقام پر قتل کرونگا یہ امر ضرور ہی کہ مین نے یہ کام ضرور لائق انعام
کیا تھا مجکو آپ سے بہت کچھ امید تھی یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ جبکہ آپ یہ فرماتے
ہین تو مین بھی مجبور ہون زیادہ آپ سے کچھ نہین سکتا ہون کیونکہ مین آپکا دشمن نہین
ہون مگر اب جب کہین ملاقات ہوگی تو اسکا معاوضہ ہو جائیگا مجھسے جو کچھ ہو سکتا
ہی وہ ادا کرتا ہون براے پان یہ کہکر حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ آپ کی دعوت کے لیے اور
دس ہزار روپیہ ہمارے خزانہ سے آپکے لیے لاو کہ آپ اسکی شیرینی منگا کر اپنے اہل
لشکر کو تقسیم کردین اور چالیس ہزار روپیہ آپ کی خدمت مین حاضر کرو کہ آپ خود اسکے
شیرینی نوش فرمائین اور کہا کہ یہ کچھ بھی نہین ہی معاف فرمائیے گا مین آج کل متردد و
متفکر بہت ہون کیونکہ ہمارے افسر اعلیٰ اور مالک جو ہین وہ تشریف نہین رکھتے
ہین آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ براے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہین معلوم
ہوئی ہی اس سبب سے ہم سب کو فکر ہی اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو آپ کی بہت
خاطر فرماتے اور بہت خوش ہوتے اور آپ بھی اُنکی ملاقات سے حد درجہ مسرور ہوتے

یہ سنتے جواب دیا کہ پھر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی جو کچھ میرے پاس ہی وہ سب آپ ہی کا ہی
آپ نے کام مرحمت کیا ہوا ہی مجھکو لینے مین کوئی انکار نہین ہی اگر آپ ایک پیسہ مرحمت فرمائینگے
تو مین اُسکو لاکھون خیال کرونگا کیونکہ یہ کوئی محنت و مشقت کا نہین ہی صرف آپ اپنے
خوشی سے مرحمت فرماتے ہین جو مین جھگڑہ کرون جو دیجیے گا مین سر پر رکھونگا آنکھون سے
لگاؤنگا اور اپنا افتخار خیال کرونگا بسم اللہ مرحمت فرمائیے ادھر بادشاہ حکم دے چکے تھے
ملازمون نے سب روپیہ لاکر سامنے موجود کیا اسّی ہزار روپیہ تھا سب انبار کر دیا
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حاضر ہی اسکو قبول فرمائیے حکم فرمائیے کہ اُٹھالے جائین لہما نے کہا آپ
اطمینان رکھیے جب مین رخصت ہوکر جانے لگونگا لیتا جاؤنگا یہ کہکر ادھر اُدھر دیکھا
چند دنگلون پر نقشے پڑے ہوئے ہین اور ایک کرسی پر جو کہ عیارون کی صف مین بچھی
ہوئی یہ دیکھکر خود تو سمجھ گئے ہین از راہ نادانستگی دریافت کیا کہ یہ دنگل اور کرسی جو خالی
ہی کیا اسکے مالک کسی مہم پر گئے ہین یا ہمراہ صاحبقران ہین کہ اس سبب سے نقشے
پڑے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنگل جو ہین اسکے مالک یہان موجود نہین ہین سب
گئے ہوئے ہین یہ دونون دنگل حمزہ صاحبقران کے فرزندون کے ہین کہ وہ لشکر سے
بدون اطلاع نکے چلے گئے ہین جن مین ایک تو پاس بادشاہ طلسم کے قید ہین اور
ایک اور کسی طرف گئے تھے بہ قصد ملک گیری وہ کوئی شہر مخطاقیہ ہی وہان قید ہوگئے
تھے جو سردار ساحر اس طلسم کے ہمارے شریک ہوئے تھے وہ اُنکے رہا کرنے کو
اُنکے قید ہونے کی خبر لیے گئے ہین اور یہ کرسی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ کرسی اس شخص
کی ہی کہ جو کہ ہم سب کا محسن اور جان بخش ہی اُسی شخص نے ہم سب کو بچا اس جگہ ساحرون
کے ہاتھ سے بچایا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو اُس نقابدار کی کیا اصل ہی جو ہم کو پریشان
کرتا وہ کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور اُسکو قتل کرتا اور اس قرناطیس کی کیا حقیقت تھی
کہ یہ ہم کو عاجز کرتا وہ ایک دم مین اسیر کر لیتے یا قتل کرتے ہم اُنکے نہ ہونے سے بیدست
و پا ہوگئے تھے اور ہین اس سبب سے عاجز ہوے وہ بہ حکم صاحبقران براے رہائی
فرزند صاحبقران طرف طلسم کے گئے ہین اُنکی بھی آجتک کچھ خبر نہ معلوم ہوئی لہما

ہین انکی عدم موجودگی سے جو آفت ہم پر نازل ہو وہ درست ہے کیونکہ نہ تو صاحبقران ہین کہ وہ
صاحب اسم اعظم ہین کہ سحر کارگر نہ ہو نہ ہمارے محسن ہین کہ وہ ساحر کی فکر کرتے بس انکی
فکر خالی نجاتی مگر کیا کیا جائے کہ وہ تشریف نہین رکھتے ہین یہ سنکے انھون نے کہا کہ اپنے
فرزندان صاحبقران کا نام لیا نہ انکا نام لیا کہ جنکی اسقدر تعریف فرمائی بادشاہ نے فرمایا
کہ پسران صاحبقران کے نام تو یہ ہین کہ شاہزادہ علمشاہ رومی و شاہزادہ جہانگیر یہ
دونون بڑے بہادر و صاحب طاقت ہین اور جنکی ہین نے اسقدر تعریف کی ہے انکا اسم
مبارک و نام نامی یہ ہے کہ شاہ عیاران عیار پیک طرار ریش تراشندہ کافران و سربرندہ
ساحران عالم یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول یہ اسم گرامی انکا ہے آپ
نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین انکے پاس بہت سے اشیا معجزہ کے ہین آپ بہت بڑے
عیار ہین آپ کی عیاری کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے یہ جسقدر عیار آپ ملاحظہ
فرماتے ہین کہ بارگاہ مین موجود ہین یہ سب انکے شاگرد ہین اور سب انکے تربیے ہوئے
ہین یہ سنکے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ انکو اور پسران صاحبقران کو دیکھین تو پہچان لین
اور سب سردارونکو بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور پہچان لین کیونکہ وہ تو ہمارے محسن ہین
اور جان بخش ہین یہ سنکے خواجہ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا خادم
آپ کے روبرو موجود ہے اور آپ پہچانتے نہین ہین مقام تعجب ہے کہ منڈھی بھی سامنے
کو توڑا سپر بھی نہ پہچانا اور یہ نقابدار جو ہین انکو بھی نہ پہچانا یہ کہکر اب جو خواجہ نے
نقل کیا اور کرسی پر آگئے تو اپنی اصلی صورت پر تھے اب سب نے پہچانا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین اب بادشاہ اور سب سردار خوش ہوگئے خواجہ نے بادشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا
بادشاہ نے خواجہ کو گلے سے لگایا اور سب سردار لے جہانگیر کے منھ پر سے نقابدار
[illegible] سب نے جہانگیر کو پہچانا اور سب سردارون نے اپنی صورت تبدیل کی
اب لندھور وغیرہ نے ملکہ غزالہ و آہو چشم و گوہر آرا و مہران وغیرہ کو پہچانا جو ساحر
علمشاہ کے رہا کرنے کو گئے تھے وہ سب بیٹھے اب تو ہر ایک خوش ہوا لندھور
وغیرہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیون خداوند ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہم کو

خواجہ سلامت معلوم ہوتے ہین یہ سواے اُنکے اور کسی کا کام نہین ہے آپ نے بھی فرمایا تھا
کہ مجکو بھی شک ہوتا ہے جب سے ہم نے سنڈھی کو دیکھا تھا یقین کلی ہوگیا تھا مگر بسبب
لحاظ کے کہہ نہ سکتے تھے مگر خدا نے ظاہر کردیا ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کام سوا
خواجہ کے اور کسی کا نہین ہے مگر واقعی کیا تدبیر کی ہے اور کیا صورت تبدیل کی تھی بالکل
ہم مین سے کوئی نہ پہچان سکا اُدھر خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور بادشاہ
سے عرض کیا کہ وہ بیس لاکھ روپیہ بھی میرا ہے بادشاہ نے کہا کہ ضرور بس جہانگیر اپنے مقام
پر بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر خواجہ کرسی ہد ہد پر جلوہ فرما ہوئے اب بارگاہ
مین سواے صاحبقران و علمشاہ کے سب موجود ہین یہان عیارون مین سمک نہین ہے
اور صاحبقران کے فرزندون مین علمشاہ و خود صاحبقران نہین ہین دربار آراستہ ہے
بادشاہ نے خواجہ سے صاحبقران کی کیفیت دریافت فرمائی خواجہ نے سب حال
صاحبقران کا اور اپنا براے دریافت حال اسلم جانا اور وہان سے طلسم مین جانا
عیاری کرکے اور جہانگیر کو رہا کرنا اور علمشاہ کے اسیری کی خبر سُنکے غنطاقیہ مین جانا
وہان کی حالت اور سب عیاریان اور ان سردارون کا پہونچنا غنطاق کج کلاہ کا
تابع فرمان ہونا اور سب شہر و اہل شہر کا مسلمان ہونا علمشاہ کا مع غنطاق کج کلاہ
کے اور دیگر بادشاہون و اہل لشکر کی طرف کوہ البرز کے روانہ ہونا اپنا مع جہانگیر
ان سردارون کے ادھر کو آنا راہ مین یہان کی خبر پانا بس اس تدبیر سے آنا اس خیال
سے کہ کچھ روپیہ حاصل کرین اور اس ساحر کو قتل کرین ایسا نہ ہو کہ اخلاق تو سب کو
پہچانتا ہے وہ کہدے تو خرابی ہو یہ لوگ اسی طور سے دھوکا و فریب کھاینگے اور
رعب ان سب پر ہوگا سب بیان کیا سب واقعہ سُنکے بادشاہ و اہل دربار بہت
خوش ہوئے خواجہ کی بہت تعریف کی اور بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ کو کچھ حال
صاحبقران کا معلوم ہے کہ اُنکا مزاج کیسا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ جب مین انسے
چلا تھا وہ اچھے تھے اور حکیم کے مہمان تھے اور اب بھی اُسی مقام پر ہونگے جبتک
مین نہ جاؤنگا وہانسے وہ اور کسی طرف نہ تشریف لیجاینگے میرا انتظار فرمارہے ہونگے

اب یہان کا سب بندوبست ہو گیا اخلاق سے مقابلہ ہی وہ آپ لوگ سمجھ لین گے اگر کوئی
ساحر اُسکی کمک کو آئے گا تو یہ لوگ سمجھ لین گے اب کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی مین
کل یہان سے بخدمت صاحبقران روانہ ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس قرناطیس کا تو
بندوبست فرمادیجیے یا اسکو قتل فرمایئے یا اگر یہ مطیع اسلام ہو تو رہا فرمایئے اپنے ہمراہ زنبیل
مین ڈال کر لیتے جایئے خواجہ نے جواب دیا کہ اسکا تو بندوبست پیچھے ہوگا بادشاہ نے
فرمایا کہ جہان اتنے دنون آپ نہین تشریف لے گئے وہ ایک دن اور توقف فرمایئے کہ جشن خوشی
کیا جائے اُسمین شرکت فرما کر تشریف لے جایئے گا اور اپنے لشکر کو بھی تو یہان بلا لیجیے
آپ نے سب حال بیان فرمایا اس لشکر کا کچھ حال نہ بیان کیا کہ یہ کہان سے ملا اور کیونکر
آپ کا شریک ہوا خواجہ نے مُسکرا کر فرمایا کہ ای جہان پناہ یہ لشکر اصلی نہین ہی بلکہ ان
سب کے سحر کا ہی اور یہ سب سامان سحر ہی ہرکارون کو بھیج کر دکھلوا لیجیے کہ وہان کچھ نہ ہوگا
صاف میدان ہوگا بادشاہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ فرمائے وہ جو وہان آئے تو
کسی کو نہ پایا نہ لشکر تھا نہ خیمے نہ بارگاہین نہ اور کچھ سامان یہ دیکھ کر ہرکارون نے آکر عرض
کیا کہ وہان کچھ بھی نہین ہی خواجہ نے کہا کہ مین آتا ہون اُس روپیہ پر تو اپنا قبضہ کر لون یہ
کہکر بارگاہ کے آگے وہان جو لوگ خواجہ کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر
تھے وہ خودبخود غائب ہو گئے وہ لوگ رہ گئے جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر تھے
اب ہر طرف لشکر بھر مین یہی چرچا ہی کہ وہ بادشاہ یک رنگ نہ تھا وہ خواجہ تھے اس تدبیر سے
انھون نے کفار سے مقابلہ کر کے بادشاہ سے روپیہ حاصل کیا سب اہل لشکر بھی خوش
ہوئے کہ ہم نے کسی غیر کے ہاتھ سے نجات نہ پائی اپنے محسن و جان بخش کے ہاتھ سے
ہمارے بادشاہ پر کسی غیر کا احسان نہ ہوا اُدھر خواجہ نے جا کر اُس روپیہ کو اُٹھا کر
نذر زنبیل کیا اور وہ لوگ مانع نہ ہوئے روپیہ نذر زنبیل کر کے وہان سے اُنکو ہمراہ لے کر لشکر
مین آئے سب اہل لشکر خواجہ کے قدمبوس ہونے لگے اور جو جسکو نصیب تھا اُسنے
خواجہ سے روبرو بطور نذر پیش کیا خواجہ سب سے باتین کرتے ہوئے اور خوش خوش
بارگاہ مین آئے ہر طرف خوشی کی نوبتین بجنے لگین خواجہ آکر اپنی کرسی پہ بیٹھے بادشاہ نے

ان سرداروں سے دریافت کیا کہ جو کہ برائے حفاظت روپیہ مقرر تھے کہ وہ لوگ جو کہ خواجہ کی طرف سے مقرر تھے کیا ہوئے اُنھوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے اُنسے باتیں کر رہے تھے کہ وہ خود بخود غائب ہو گئے ہم حیران تھے کہ یہ لوگ کیا ہوئے کہ اس عرصہ میں ہم نے خبر پائی کہ وہ نقابدار شاہزادہ جہانگیر تھے اور وہ بادشاہ خواجہ سلامت ہیں اور وہ سب سردار ہمارے ہی لشکر کے تھے جو کہ یہاں صاحبقران کے شریک ہوئے ہیں وہ ہیں ہم خوش ہوئے کہ خواجہ پہونچے انھوں نے سب روپیہ نذر زنبیل کیا اور ہم کو ہمراہ لے کر یہاں آئے خواجہ نے بادشاہ سے تشریف لانے کی کیفیت دریافت کی اور لندھور سے جنگ و پیکار کی حالت بادشاہ نے بھی سب حال بیان فرمایا اول سے آخر تک اور لندھور نے بھی جب سب باتوں سے اطمینان ہو گیا اور سب مل گئے اور ہر ایک کو معلوم ہو گیا اُسوقت خواجہ نے کمند اصفاو باسفا نکال کر برق کو دی کہ اس کمند سے قرناطیس جادو کو ستون بارگاہ سے جکڑ کر باندھ دو اور ہوشیار کرو تاکہ اس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا جائے اور اطاعت بادشاہ کی اگر قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے برق فرنگی نے اُسکو کمند سے جکڑ کر باندھ دیا اور فلیتا رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے قرناطیس کو اسیر کیا تھا اور اسکی زبان میں سوزن رکھوائے تھے تو حباب مار کر بیہوش کر دیا تھا اس سبب سے بیہوش تھا برق نے ہوشیار کیا بموجب حکم خواجہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لشکر جو خواجہ کے ہمراہ تھا وہ سب سحر کا لشکر تھا جب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور سب لوگ ظاہر ہوئے تو خواجہ نے اُن سرداروں کو اشارہ کیا اُنھوں نے اپنا اپنا سحر اُس مقام پر بیٹھے بیٹھے مٹا دیا سب سامان و اہل لشکر سحر کے تھے رٹ گئے جو اصلی تھے وہ یہاں آ ہی چکے تھے جب خواجہ وہاں سے چلے تھے تو ان ساحروں سے کہا تھا کہ کچھ لشکر و خیمے وغیرہ بھی ہمراہ ہو تا ضرور ہے بس ان سب نے سحر کر کے یہ سامان درست کر دیا تھا اب کیا صورت تھی جب بادشاہ نے دریافت کیا تو خواجہ نے کہا کہ وہ سب سحر کا سامان تھا جو کہ اصلی لوگ تھے وہ سب آ گئے اب وہاں کچھ نہیں ہے

بند سحر نہ تھا انجام بر سر مطلب جب قرناطیس کی بیہوشی دفع ہوئی اور ہوشیار ہوا آنکھ کھول کر جو دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور بادشاہ اسلام کو تخت پر جلوہ گر دیکھا اور سب سرداروں کو ایک طرف چند ساحران طلسم زعفران زار کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہین اسنے یہ خیال کرکے کہ مین خواب دیکھ رہا ہون گو اسیر تو ضرور ہوا ہون مگر بادشاہ یک رنگ نے اسیر کیا ہی اگر اسکا دربار ہوتا تو خواب نہ تھا اصلی واقعہ تھا یہ تو دربار اہل اسلام کا ہی ضرور خواب ہی یہ سوچ کر جو اسنے آنکھ بند کی تو خواجہ نے پکار کر فرمایا کہ ای قرناطیس خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی ہوشیار ہو ذرا آنکھ کھول کر اپنی حالت دیکھ کہ تو کس بلا مین مبتلا ہی اب کوئی تدبیر اپنی رہائی کی کر اور سحر کر اور اب خدا پرستون کو غارت کر دیکھ خدا کی قدرت کو کہ تو کیونکر اسیر ہو گیا آنکھ کھول کر دیکھ کہ سامنے تخت پر کس شان و شوکت سے بادشاہ اسلام جلوہ فرما ہین اور سب سردار حاضر دربار ہین بس اب بھی مین مفر ہی کہ دین اسلام قبول کر اور بادشاہ اسلام کی اطاعت کر سحر و باطل پرستی سے اور کل افعال بد و شنیع سے توبہ کر تو تیری زندگی ہوگی ورنہ محال ہی اب تیرا رہا ہونا بہت دشوار ہی خداوند کریم کو پہچان یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا قرناطیس نے سُنا اب آنکھ کھول کر دیکھا خواجہ کو کرسی پر جلوہ گر پایا اور سب عیارون کو خشت ہاے زرین پر دیکھا چونکہ خواجہ کی تصویر ہر ایک ساحر کے پاس موجود ہی اس سبب سے قرناطیس نے پہچان لیا مگر کلام نہ کر سکا کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اسنے قصد کیا کہ کرون اول تو بہ سبب سوزن کے سحر نہ کر سکا دوسرے اپنے دل مین جو الفاظ کہ یاد کیا نہ یاد آئے فراموش تھے اسکا سبب یہ تھا کہ اول تو بارگاہ سلیمانی تھی اُسمین ہر ساحر سحر بھول جاتا ہی اس ساحر کا سحر اثر نہین کرتا ہی اسی سبب سے جب ساحر ہوتے ہین تو صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین دربار نہین فرماتے ہین بارگاہ حشامی مین فرماتے ہین تاکہ ساحر سحر کو نہ فراموش کرین اُسوقت جو یہان ساحر ہین سب کو سحر فراموش ہی قرناطیس کو سحر فراموش ہی دوسرے کمند اصفاء باصفا سے بندھا ہوا تھا اس سبب سے وہ بھی سحر فراموش تھا اسنے یہ چاہا کہ زور کرکے کمند کو توڑ کر اپنے کو رہا کرون جسقدر زور کیا اُسقدر کمند نے کسا جب یہ عاجز ہوا تو اسنے زور کرکے چھوڑ دیا اب ساکت کھڑا ہوا خواجہ

نے حکم دیا کہ قرناطیس کے ہاتھ کھول دو اور اسکے پاس قلم دوات کاغذ رکھ دو
ایسا ہی کیا قلم دوات کاغذ رکھدیا گیا اب خواجہ نے کہا کہ ای قرناطیس میری طرف
دیکھو اور جو مین کہتا ہون وہ گوش ہوش سے سن اور اپنی زندگی درکار ہو تو اسپر عمل کر
ورنہ ہاتھ دھو کیونکہ بدون اطاعت اور دین اسلام کے قبول کیے ہوئے تیرا بچنا
محال ہی قرناطیس نے خواجہ کی طرف دیکھا اب خواجہ نے فرمایا کہ ای قرناطیس آگاہ
ہو کہ وہ بادشاہ یک رنگ جس نے تجکو اسیر کیا اور تیرے شاگرد کو قتل کیا وہ مین تھا
میرے نام سے آگاہ ہو گا اور مجھ سے بخوبی واقف ہو گا اور وہ جو نقابدار میرے ہمراہ
تھا وہ یہ فرزند حمزہ یعنی جہانگیر تھے کہ مین انکو نقابدار بنا کر لایا تھا اور یہ سب سردار
جو کہ تیرے سامنے ساحر موجود ہین یہ سب میرے ہمراہ تھے مین انکو اپنے ہمراہ
انکی صورت سحر سے تبدیل کر کے لایا تھا مین نے طلسم مین جا کر جہانگیر کو قید
بادشاہ طلسم سے رہا کیا خواجہ نے سب حال اول سے آخر تک بیان کیا اور فرمایا
کہ دیکھ قدرت خدا کو کیونکر مجکو اسیر کرایا اور ان سب کو تیرے شر سے بچایا اور
محفوظ رکھا وہ بڑا رحیم و کریم ہی سوائے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی ہمارا
ہی خدا سب کا خالق اور پیدا کرنے والا ہی سامری و جمشید سب اُسی کے بندے تھے
بہ سبب ساحر ہونے کے کافر ہو گئے دعوی خدائی کر بیٹھے جو کچھ اُنکا حال ہوا اور روز
قیامت ہو گا دیکھ لینا اب بھی آتش دوزخ مین جل رہے ہین اور تمام عمر جلا کرینگے
اور یہ جسقدر خدائی کرتے تھے سب باطل تھے اور ابلیس کے بہکائے ہوئے تھے
اور ہین یہ سب بچہ شیطان تھے اور ہین ان سب کا خالق وہی کریم ہی کہ جس نے
شجر و حجر جن و بشر زمین و آسمان نار و جنان کو خلق فرمایا اپنے بندون کے لیے بڑے
اچھے سامان پیدا کیے زمین مین یہ قوت عنایت فرمائی کہ اُس سے غلہ پیدا ہو تا ہی
پانی پیدا کیا وہ ہم سب پر مثل مان باپ کے پرورش کرتا ہی اور مانند والدین کے محبت
کرتا ہی اُسنے ہم کو راہ نیک و بد دونون دکھا دین اب یہ ہمارے نفس امارہ کی
خوبی ہی کہ ہم راہ نیک کو ترک کر کے راہ بد کو اختیار کرین اُسنے ہماری خدمت

سکے لیے نبی و پیغمبر خلق فرمایے کہ وہ ہم کو ہدایت کرین کہ یہ فعل بد ہی اور یہ نیک اب ہم کو اختیار
ہی کہ ہم اُنکی ہدایت پر نہ عمل کرین اُسنے ہماری راحت کے لیے اور دن کی تاریکی کے بر طرف
ہونے کے لیے آفتاب کو خلق کیا کہ ہم اُسکی روشنی مین چلین پھرین اور اپنے کامون کو انجام
دین رات اُسنے براے آرام و استراحت کے خلق کی کہ میرے بندے استراحت کرین
اُسکو ستارون و چاند سے روشن کیا اُسنے کیا کیا خوش ذائقہ و لذیذ ثمر و خوشبودار گل پیدا
کیے کہ جو کہ روح کو تازگی و دماغ کو قوت و زبان کو لذت بخشتے ہین اور جسم کو طاقت دیتے
ہین وہ ایسا کریم اور رحیم ہی اور ایسا ہم پر مہربان ہی کہ دیکھو تو قبل ولادت تین دن پیشتر
پستان مادر مین شیر کو پیدا کرتا ہی باوجودیکہ ہم سب کی خلقت ایک قطرہ نجس سے ہی اور
شکم مادر مین بھی خوراک نو ماہ تک وہ چیز ہی جو کہ نجس ہوتی ہی اُسنے کیونکر دیکھو تو کہ ہم سبکو
خلق کیا ہی اور پرورش کرتا ہی بس وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکے وحدہ لاشریک ہونے کی
شہادت دیتی ہی ہر شی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ
لاشریک لہٗ گوید + وہ ایسا خالق ہی کہ اپنے دوست و دشمن کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہی
یہ امر اُسکے عدالت سے خلاف ہی کہ وہ دوست سے مہربانی کرے اور دشمن پر عتاب
اُسنے اسی سبب سے ہر فعل بد و نیک کی سزا قیامت پر موقوف رکھی ہی تاکہ ایک کو
دوسرے سے شرمندگی نہ ہو وہ ایسا کریم ہی کہ دشمن و دوست کو ایک حالت سے پرورش
کرتا ہی خواہ اُسکی بندگی کرے خواہ نہ کرے جیسا کہ شاعر نے نظم کیا ہی رباعی
اے کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ مضمون اُس خالق کی شان مین ہی جو کہ سب کا خالق ہی
جسکی ہم پرستش کرتے ہین اے قرناطیس نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ اُس
سے کوئی پیدا ہوا ہی نہ وہ کسی سے اُسنے صرف اپنی قدرت سے یہ سب خلق کیا ہی نہ
اُسکے آنکھ ہی نہ ناک نہ منھ نہ جسم نہ ہاتھ نہ پاؤن وہ ایک بُقعہ نور ہی اُسکے رہنے کا کوئی
مقام نہین ہی وہ ہر جگہ موجود ہی ہر ایک کے رگ گلو کے قریب ہی اُس پر ہر ایک کا
حال روشن ہی وہ ہر ایک کے حال سے ماہر ہی وہ اپنے ہر بندے کی مشکلین [illegible]

کرتا ہو اُسکا لقب حلال مشکلات و مہمات ہو وہ سمیع و بصیر ہو وہ قاضی الحاجات ہو وہ دافع
بلیات ہو وہ ہر بندے کی مدد کرتا ہو جو اُسکی طرف رجوع کرتا ہو خدا کی یہ صفت نہین ہوا
کہ اُسکے اولاد ہو اُسکے ماں باپ ہوں وہ مثل ہمارے ستر عورت رکھتا ہو یا وہ
مثل ہم سب کے ہاتھ پاؤں رکھتا ہو جو ایسا ہوگا وہ بندہ ہو اور اُسکو وہی خالق جسنے
اُسکو پیدا کیا ہو ای قرناطیس یہ سحر و ساحری کفر ہو اور یہ خداوند عجائب جسکی تم سب لوگ
بندگی کرتے ہو کوئی بچہ شیطان ہو مثل تمھارے ساحر تھا چونکہ اُسنے سحر مین کمال پیدا کیا
خدا بن گیا ورنہ وہ بھی مثل تمھارے ہو لہذا سحر سے توبہ کرو اور عجائب پرستی سے باز آؤ اپنے
خدا کو پہچانو اور اُسکو مثل ہم سب کے بخدائی مانو آیندہ تم کو اختیار ہو خواجہ نے بہت
قرناطیس کے بہت سی باتین اور کلمات وحدانیت خدا مین و دیگر مذہبون کے
باطل ہونے مین بیان کیے قرناطیس خاموش سُنا کیا خواجہ کی تقریر نے اسقدر اُسکے
دل پر اثر کیا کہ زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے مثل کافور کے اُڑنے لگا اور برطرف ہونے
لگا خواجہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ تم اپنے دل مین خیال کرو کہ کوئی بھی صورت تمھارے
شاگردوں کے ہاتھ سے ان لوگون کے بچنے کی تھی وہ سب کو اسیر کر چکا تھا کہ خداوند کریم
نے عین وقت پر مجکو پہونچا دیا اور مین نے عیاری کر کے اُسکو قتل کیا اسکے بعد تم
آئے خیال تو کرو کون سی صورت تھی کہ یہ لوگ تمھارے سحر سے بچتے ضرور مبتلائے
سحر ہوتے اور تم انکو قتل کرتے مگر مین نے کس تدبیر سے تم کو اسیر کیا یہ سب اُسکی قدرت
اور شوکت تھی کہ مجھ ایسے بندے ضعیف و ناتوان کو یہ عقل دی کہ مین نے تمھارے
دریا کو مٹایا جو کہ تم نے سحر سے بنایا تھا اور تم کو اسیر کیا اور تم نے دھوکا کھایا ورنہ کیا
میری مجال تھی اگر اُسکو ان سب کا بچانا نہ منظور ہوتا کہ مین تم کو اسیر کرتا یا تمھارا
شاگرد قتل ہوتا وہ جو چاہے تو ضعیف کو توانا کر دے اور توانا کو ضعیف کر دے
اُسنے حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی سے نجات دی تم نے کتاب مین دیکھا ہوگا
یونس کو شکم حوت مین زندگی بخشی یہ فعل سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہین کر سکتا
خیال تو کرو کہ اسوقت مین تمھارے خداوند عجائب نے تمھاری کمک نہ کی کہ تم کو

بچا لیتے یہ صفت ہمارے خدا مین ہی کہ جسوقت اُس سے فریاد کی اُسنے اُس آفت سے
نجات دی اور بچا لیا مگر تمھاری اسوقت مین کسی نے کمک اور یاور مدد نہ کی نہ سحر نے
کام دیا نہ خداوند عجائب نے بس اسی امر سے ثابت ہو گیا کہ کوئی کسی کا نہین ہی وہی پیدا
کرنے والا سب کا بچانیوالا ہی اور سب باطل خدا ہین بس کیا ضرور ہی کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر
باطل خدا کو مانین ای قرناطیس یہ مذہب وہ ہی کہ اگر کوئی اُسکو اختیار کرے تو ہر قسم کی
نعمت سے بہرہ مند ہو آتش دوزخ سے بچے سیر جنت نصیب ہو اگر راہ خدا مین جہاد
کرے تو غازی کہلائے اگر قتل ہو تو مرتبہ شہادت پائے حوران جنت اُسکی خدمت
کرین اُسکا وصل نصیب ہو ہر ایک عزت کرے تم دیکھو لو کہ کس طور سے یہان قدر
کی جاتی ہی کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا ہی جو جس مرتبہ کا ہی اُسکو اسی مرتبہ سے مقام بیٹھنے
کو ملا ہی ہر ایک اُس سے خوش ہی وہ بڑا نیک ہی جو دین اسلام قبول کرے اُسکی بڑی
عزت ہوتی ہی ای قرناطیس دین اسلام کے قبول کرنے اور اطاعت میں بادشاہ اسلام کی بڑے مرتبہ حاصل ہوتے
ہین دوزخ سے نجات ملتی ہی یہ خیال کرو کہ جسکہ آتش دنیا کی برداشت نہین ہو سکتی ہی
جو کہ ستر مرتبہ بجھائی جا چکی ہی اُس مرتبہ تیزی ہی تو وہان کی آتش کی کیونکر برداشت ہوگی
اور یہ جسم نازک کیونکر سکی حدت و گرمی کو سہار سکیگا بس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ
جسکے سبب سے وہان کے عذابون سے نجات ملے جسوقت میدان حشر مین سب
گنہگار کھڑے ہونگے آفتاب سوا نیزہ پر ہوگا زمین بہ سبب حدت آفتاب کے
مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہوگی ہر ایک از سر تا پا پسینے مین غرق ہوگا پیاس کی
الگ شدت ہوگی سوائے اپنے اعمال کے کوئی اُسوقت مین شریک نہ ہوگا اپنے
کل اعضا جو کہ اُسوقت ہمارے تابع فرمان ہین جو ہم چاہتے ہین وہی اسوقت کام کیے ہین
وہ بھی اُسوقت مین ساتھ نہ دینگے ہمارے افعال بد کی و نیک کی گواہی دینگے جو
ہمنے اُنکے ذریعہ سے کیے ہین وہ وقت ایسا ہوگا کہ نبی و پیغمبر نفسی نفسی کہتے ہونگے
ہنگامہ باز پرس گرم ہوگا کسی کو کسی کے حال کی خبر نہ ہوگی ہر طرف ایک شور برپا ہوگا
فرشتگان عذاب سرون پر گرز ہائے آتشین لیے ہوئے موجود ہونگے ہر ایک سے

اعمال کی جانچ ہوتی ہوگی جنھون نے اس دنیا مین آکر ہمیشہ افعال نیک کیے ہین اور
خداوند کریم کو برحق اور رازق مطلق جانتا ہی اُسکے پیغمبرون کے کہنے پر عمل کیا ہی اُس کو
وحدہ لاشریک تصور کیا ہی اُسکی راہ مین جہاد کیا ہی اُسکی بابت حکم ہوگا کہ اسکو داخل
بہشت عنبر سرشت کرو اور جنھون نے ایسا نہین کیا ہی دوسرون کو اُسکا شریک سمجھا
ہی اور جنھون نے جھوٹا دعوی کیا ہی کہ ہم خدا ہین اور جن لوگون نے اُنکے کہنے پر عمل کرکے
انکی بندگی کی ہی اور اُنکو سجدہ کیا ہی اُنسے سوال ہوگا کہ تم نے خدائی کا دعوی کیا تھا
اسوقت کوئی کرشمہ اپنی خدائی کا دکھاؤ اپنے کو بچاؤ بندون کو گمراہ کیا بس وہ کچھ بھی
جواب ندے سکین گے وہ مع اپنے پرستارون کے داخل دوزخ کیے جاینگے اُنپر عذاب
ہوگا اُنکے پرستارون سے سوال ہوگا کہ باوجود اس امر کے ہم نے تم کو خلق کیا اور
تمھاری ہدایت کے لیے نبی و پیغمبر بھیجے اُنھون نے تم کو ہدایت کی یہ خدا نہین جسنے
تم کو پیدا کیا ہی وہی خداے برحق ہی کہ جسنے اُنکو بھی خلق کیا یہ لوگ بھی مثل تمھارے
شیطان کے بہکانے سے دعوی باطل کرتے ہین انکو سجدہ نہ کرو باطل پرستی کو
ترک کرو دین حق کی طرف رجوع کرو تم نے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے نفس امارہ کی
پیروی کی اور اُسکی ہدایت پر عمل کیا اور کچھ خوف نہ کیا اب اُن خداؤن سے فریاد کرو وہ
اگر تم کو بچا ئین اور اس عذاب سے نجات دین اُسوقت وہ لوگ نگاہ اُٹھا کر ہر طرف
بہ نگاہ غور دیکھین گے کہ کوئی تو اسوقت مین ہماری مدد کرے کوئی نہ ہوگا سواے
اپنے اعمال کے بس وہ لوگ بھی بحکم خالق بحر و بر داخل دوزخ کیے جاینگے مین تم سے
یہ سوال کرتا ہون کہ اُسوقت مین تم کیا جواب دوگے جب تم سے بھی یہی سوال کیا
جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو تاکہ بروز قیامت عذاب سے
نجات پاؤ آیندہ تم کو اختیار ہی جو میرا کام تھا وہ مین نے کیا اور تم کو نصیحت کردی
قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی بموجب شعر مثنوی آنچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی
دگر بعد ازین والسلام + اسی طور سے ہر ایک سردار و اہل دربار نے و بادشاہ نے
سامنے قرناطیس کے پہلے خدا کی تعریف کی اُسکے بعد قیامت کا حال بیان کیا قرناطیس

سب کی گفتگو سنا کیا اور خاموش کھڑا رہا حال قیامت سن سنکے اسکا بند بند کانپ گیا سامنے وہ سب سامان پیش ہو گیا ایسا خوف طاری ہوا کہ اسوقت اسنے توبہ کی دل مین اور دل سے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اکثر اہل اسلام کی کتابین جو دیکھی ہین اسمین بھی یہی تحریر پایا ہے انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ان سب عذابون سے بروز قیامت بنجات ملے اور دنیا میں بھی نیک نامی حاصل ہو اصل امر یہ ہو کہ ان لوگونکو بڑی راحت ہو ہر ایک بہت خوش حال ہو مقام انصاف و غور طلب ہو کہ یہ لوگ کن کن آفتون سے بچے ہین میرے شاگردنے آکر سب کو اسیر کر لیا تھا کون باقی رہا پھر انکے خدا نے انکی کیسی کمک کی اور کیونکر انکو رہا کیا اور وہ مارا گیا کوئی بھی صورت تھی اسکے ہاتھ سے بچنے کی یا مین جو آیا مین نے نامہ بھیجا انھون نے اپنے خدا پر بھروسہ کرکے مجھکو جواب سخت تحریر کیا کچھ خوف نہ کیا واقعی یہ بات ہو کہ میرے بھی ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچتا اور نہ کوئی صورت میرے اسیر ہونے کی تھی مین ایک مرتبہ سب کو اسم سحر مین خاک سیاہ کر دیتا مگر کس آسانی سے مین اسیر ہو گیا اور مجھکو گرفتار کر لیا میرے مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہ انکے خدا کی قدرت تھی ہمارے خدا نے کوئی قدرت نہ دکھائی ہماری مدد نہ کی بس اسی امر سے ثابت ہوا کہ انکا خدا برحق ہو اور سب باطل و جھوٹے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین سب سچ اور درست ہو اور یہ سب خدا اسے باطل ہین نے اکثر ان لوگون کی کتابین دیکھی ہین جنمین انکا حال تحریر ہو اسمین بہت سے مقامات ایسے دیکھنے مین آئے ہین کہ جہان یہ لوگ ایسے مجبور و ناچار ہوئے تھے کہ کوئی صورت مفر کی نہ تھی مگر ثابت قدم رہے اپنے دین سے نہ پھرے مگر اسوقت مین بھی انکی کمک پہونچی جبکہ کوئی صورت نہ تھی یہ بچے اور وہی لوگ مارے گئے جنھون نے انکو مبتلاے بلا کیا تھا یا ہزارون طلسم ان لوگون نے فتح کیے خیال کرنے کا مقام ہو کہ بابخ آدمیون نے جاکر طلسم ہوش ربا کو جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا فتح کیا افراسیاب ایسے ساحر بروست کو قتل کیا بادرامہ جادو کو مارا ساحر حشمش کو جو کہ دریا سے مین رہتا تھا کیونکر قتل کیا اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ یہ لوگ زیر تیغ بٹھا لے گئے ہین جلاد سر پر تلوار لیے ہوئے موجود ہو تینون حکم آچکے ہین اور پھر یہ زندہ بچے اور وہ ملک اسلام آباد ہوا

یہ اُنکے خدا کی شان و قدرت ہی کہ جہان یہ گئے ایک نہ ایک سبب انکی نجات و رہائی کا قائم
ہو گیا طلسم ہوش ربا مین افراسیاب کے عزیز شریک ہو گئے چاہ الماس مین ملکہ دیار
کی بھانجی ملکہ برق جادو شریک ہوئی اسی طور سے کسی کی بیٹی عاشق ہوئی وہ سبب
رہائی کا ہوا جو کہ بہت بڑے خداوند تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ انکو سجدہ
کرتے تھے اُنکی بیٹیان نکل گئین ان لوگون کے ساتھ وہ انکا کچھ نہ کر سکے جنھون نے
دوزخ و بہشت بنایا تھا وہ انکے ہاتھ سے بھاگے بھاگے پھرے اور دامن پناہ تلاش
کرتے رہے مگر کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا وہ کچھ نہ کر سکے ایک موے جسم انکا نہ کم
کر سکے تو اور کیا ہین بس ضرور ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا دین حق ہی اور انکا
خدا برحق ہی بس لازم ہی مجکو کہ مین انکے کہنے پر عمل کرون اور انکا دین اختیار کرون اگر انکا
دین برحق نہ ہوتا تو یہ لوگ یون مظفر نہ پاتے اور اسطور سے ملک بملک نہ پھرتے اور
انکا قبضہ نہ ہوتا کسی کا بھی گمان تھا کہ خدا پرست ادھر کو آئینگے اور یہ طلسم فتح ہوگا
سب یہ خیال کرتے تھے کہ اُنکا ادھر کو آنا محال ہی یہ خیال خام ہی دیکھو کس طور سے
یہ لوگ آکر پہونچے اور کس طور سے چند سردار طلسم کے شریک ہوئے بس ضرور یہ طلسم
بھی فتح ہوگا اسنے جو اسطور سے خیال کیے اور دل مین اسکے یہ بات سمائی ادھر جب
تقریر خواجہ نے اسکے قلب پر سے زنگ کفر کو دھو کر برطرف کیا اسکے کاشانہ دل مین شمع
اسلام نے اپنی روشنی سے ظلمت کفر کو برطرف کیا بس اسنے اُسیوقت قلم اُٹھا کر
کاغذ پر تحریر کیا کہ مین نے آپ کی کل تقریر سُنی اور اُسپر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ بجا ارشاد
فرماتے ہین سب درست و صحیح ہی اور سب خدا جھوٹے اور کاذب ہین اور سچے انکا
دین سچا ہی مین عرض کرتا ہون کہ میری خطا معاف فرمائی جاے مین آپ کا مذہب
اختیار کرتا ہون کیونکہ آپ کے فرمانے سے میرے تمام جسم مین لرزہ پڑ گیا اور
خوف قیامت اور روز بازپرس کے خیال سے میرا بند بند کانپنے لگا مین نے جو خیال
کیا تو واقعی میرے دل نے کہا کہ تو نے آجتک نفس امارہ و قول شیطان پر عمل
کیا اور خواب غفلت مین مبتلا رہا اور باطل پرستی کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ہمیشہ

فعل بد کا مرتکب ہوا جب بروز قیامت خدائے عادل سوال کریگا تو مین کیا جواب
دونگا اور اپنے نسل شنیع سے کیونکر انکار کرونگا اگر مین انکار کرونگا تو اعضا گواہی دینگے
جب اسوقت مین کوئی تیرا شریک نہ ہوا اور نہ تیرے خدا نے تیری کمک کی اور نہ کسی دوست
نے تیری خبر لی تو اسوقت مین کون لے گا جبکہ سب اپنے حال مین مبتلا ہونگے یہی بہتر
ہے کہ تو دین اسلام قبول کر اور ترک دنیا کرکے لباس قلندری پہنکر کسی صحرا مین جاکر بیٹھ رہ
کہ جہان بوے انسان تک نہ آئے اور اپنے افعال سے توبہ کر اور بقیہ عمر اپنی اسی مین
صرف کر تاکہ گناہ تیرے خداوند کریم معاف کرے اور تجکو بخشش دے اور عذاب آخرت سے
نجات ملے پس اب مجکو رہا کردیجیے مین اسیوقت سے یہانسے چلا جاؤن اور عبادت
خدا کرکے اپنے گناہ معاف کراؤن اور آپ مجکو کلمۂ طیبہ پڑھائیے کہ جس سے دین اسلام
میرے اوپر ظاہر ہوا اور مین مسلمان ہون اور اپنی زندگی بسر کرون مین نے بہت غفلت
کو صرف کیا انجام کا کچھ خیال نہ کیا خداوند کریم نے اپنی مہربانی شامل حال فرمائی کہ آپ
ایسے ہادی اور راہ نما کو یہان پہونچایا کہ اُسنے مجکو راہ نیک پر لگایا یہ لکھکر رکھدیا برق
نے اُٹھاکر خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر وزیر
کو مرحمت فرمایا کہ اسکو پڑھو وزیر نے باآواز بلند پڑھا سب نے سُنا بادشاہ نے
خواجہ سے فرمایا کہ جب قرناطیس نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ مین دین اسلام قبول کرتا
ہون مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ زنگ کفر میرے دل سے دور ہو اور نور اسلام میرے
سینہ مین چمکے اور میرا دل روشن ہو پس اسکو رہا کردو خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ ابھی تھوڑی دیر توقف فرمائیے مین چند کلمہ اور چند باتین اس سے اور کرلون پھر دیکھا
جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہے ادھر خواجہ نے قرناطیس سے فرمایا کہ یہ جو
تم نے لکھا کہ مین ترک دنیا کرکے ایک صحرا مین جاکر بیٹھون اور اپنی بقیہ عمر توبہ استغفار
مین اور عبادت خدا مین بسر کرون ای قرناطیس اس خیال سے دست بردار ہو اور
اس امر کو اپنے دل سے دور کردو اور ترک دنیا کرنے کے عوض مین دین اسلام و کلمہ طیبہ پڑھکر اور اسلام
قبول کرکے کفار سے جہاد کرو پس اس جہاد کے صلہ مین جو کہ تم راہ خدا مین کروگے

اور کفار کو قتل کروگے تمہارے سب گناہ خدا بخش دیگا اور تم کو عذاب آخرت سے نجات
عطا فرمائے گا اُس ترک دنیا سے جہاد کا کرنا بہتر ہی اسمین خدا خوش ہوگا اور اُسکے
رسول بھی اس خیال کو دل سے دور کرو مین تم کو رہا کرتا ہون اور کلمہ تعلیم کرتا ہون یہ جو
خواجہ نے کہا اُسکے جواب مین قرناطیس نے تحریر کیا کہ جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین
ایسا ہی کرونگا مگر مین نے دیکھا بھی ہی کتابون مین اور سُنا بھی ہی کہ جب ساحر کلمہ
طیب پڑھتا ہی تو سحر اُسکو فراموش ہوجاتا ہی بس جب مین کلمہ پڑھونگا تو سحر بھول
جاؤنگا جب سحر بھول گیا تو پھر مین بیکار ہون لڑ نہین سکتا ہون کیونکہ جنگ کے فنون
سے واقف نہین ہون ساحرون سے لڑ سکتا ہون میری تمام عمر سحر مین بسر ہوئی پھر
مین بیکار ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ مین ترک دنیا کرون کیونکہ میرا ہونا آپکے پاس اور
نہ ہونا یکسان ہی مناسب یہ ہی کہ گوشہ مین بیٹھ کر عبادت خدا کرون اور اب میرا دل
دنیا سے پھر گیا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ تمام دنیا سے منھ کو پوشیدہ کرکے گوشہ مین
بیٹھ رہون اور کسی کو منھ نہ دکھاؤن اور اپنی آخرت درست کرون بہت سحر و ساحری
مین مین نے اپنی عمر بسر کی اب مین کفر کو نہین پسند کرتا ہون میرے دل مین اب
عبادت خدا کی خواہش ہی اور کسی امر کی خواہش نہین ہی آپ میرے حال پر رحم
فرما کر رہا فرمایئے اور کلمہ تعلیم فرمایئے یہ جو لکھ کر دیا خواجہ نے اُسکو پڑھا اور
بلی سب آگاہ ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ ای قرناطیس تم سے ہم کہتے ہین کہ اس
خیال سے دست بردار ہو اُس عبادت سے یہ جہاد کرنا راہ خدا مین کفار سے بہتر ہی
اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ کلمہ پڑھنے سے سحر فراموش ہوجاتا ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر
طریقہ یہ ہی کہ جب ساحر یہ خواہش کرتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین اور دائرہ اسلام
مین آئین تو وہ کلمہ نہ پڑھے مطیع اسلام ہوجائے جو امر اور جو فعل اس مین متروک ہین
اُنکو ترک کرے جو اشیا اور جو فعل حرام ہین اُنکو حرام خیال کرے اور جو نجس ہین اُنکو
نجس صرف کلمہ نہ پڑھے کہ سحر نہ فراموش ہو بس ایسا ہی تم بھی کرو قرناطیس نے کہا کہ
بہت خوب مین آپکے حکم سے باہر نہ ہونگا جو فرمایئے گا بجا لاؤنگا مین نے

تو یہ امر عرض کیا کہ ترک دنیا کرون اس خیال سے کہ صاحبقران براے فتح طلسم تشریف
لے گئے ہین طلسم مین ساحر ہین اُنسے مقابلہ ہوگا مین اُسوقت مین بیکار ہونگا شاید یہ امر
ہو کہ اُسوقت مین مجکو بھی خیال آجائے اور مین توبہ کو توڑ ڈالون تو اور زیادہ گناہگار
ہون اس سے دنیا کو ہی ترک کرون اور دست بردار ہون مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ
مطیع اسلام ہو تو مین نے اس امر کو قبول کیا جب اس طلسم سے فراغت ہوجائے گی
تو پھر اُسوقت مین کلمہ پڑھکر تارک دنیا ہوجاؤنگا خواجہ نے کہا کہ تم پر کیا منحصر ہی اسیطور
بہت سے ساحرون نے کیا ہی اور جنھون نے کلمہ پڑھا اور جنکو سحر فراموش ہی پھر انھون نے
ترک توبہ نہین کیا اُسی حالت مین مجبور و ناچار ہوکر قتل ہوئے ملکہ داؤد کے و ملکہ بہار
و ملکہ مہر و بران و کوکب کہ انھون نے بعد فتح طلسم ہوش ربا ترک سحر کیا اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے
پھر اُن پر اور اُن ساحرون نے زور ڈالا مگر وہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ جان کا جانا
گوارا کیا اور سحر نہ کیا ناچار ہو ہوکر طلسم مین گرے اسی طور سے قتل ہوئے مگر تارک
توبہ نہ ہوئے اُنکو بھی ہم منع کرتے تھے مگر اُنھون نے ہماری نہ سُنی بس اس سے یہی بہتر
ہو کہ مطیع اسلام ہو پھر دیکھا جائے گا مثل ان ساحرون کے جو تمھارے روبرو بیٹھے ہوئے
ہین یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے سر ہلا کر کہا کہ بہت خوب خواجہ نے اُسکے چہرہ
پر نگاہ کی تو پیشانی پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا اور ظلمت کفر کو برطرف بس برق سے کہا
کہ اسکو کھولدو برق فرنگی نے فوراً کھولدیا اور سوزن زبان سے لی جب قرناطیس کے
ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اور رہا ہوکر حواس درست ہوئے اُسنے خواجہ کیطرف
دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھون یہ اب میرا کیا کرتا ہی کیونکہ میرے ہاتھ پاؤن
قابو مین ہین گو مین دین اسلام قبول کرچکا ہون صرف امتحان کرون کہ خواجہ نے
تو میرے صرف اس کہنے پر عمل کیا کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون اور جو آپ
ارشاد کرینگے اُسپر عمل کرونگا مجکو رہا کر دیا یہ خوف نہ کیا کہ مین نے اسے اسیر کیا
تھا اور اتنی دیر تک بندھا رکھا ہی ایسی بات نہ ہو کہ یہ پھر جائے اور اسکا عیوض
لے اس امر کا خیال نہ کیا اور رہا کر دیا یہ کس وجہ سے ایسا کیا یہ کیا امر ہی یہ دل مین

سوچ کر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ ای عمرو عیار تو نے بڑا دھوکا کھایا کہ میرے فریب مین آکر مجھکو رہا کر دیا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تو نے صرف میرے کہنے پر عمل کیا مین اطاعت کرتا ہون شاید ان ساحرون کے بھروسہ پر جو کہ اسوقت یہان موجود ہین یہ میرا کیا کر سکتے ہین تو اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہی ابھی تو بارگاہ کو اُلٹے دیتا ہون اور سب ساکنان بارگاہ کو قتل کرتا ہون کوئی مجھکو روک تو سے یہ کہکر چلا اُدھر ہر ایک ساحر نے اور ہر ایک ساکن بارگاہ نے جو یہ تقریر سُنی اور اسکو برہم پایا اپنے کو درست کیا سب سردارون نے مع بادشاہ کے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور سنبھل کر بیٹھے یہ بالکل بیخوف تھے اول تو یہ امر تھا کہ یہ لوگ جری و بہادر ہین دوسرے اس امر سے آگاہ ہین کہ یہ بارگاہ سلیمانی ہی یہان یہ سحر کر نہین سکتا ہی اسکو سحر ذرا ہوش ہو گا بس یہ جسطرف اور جس پر حملہ کرے وہی اسکو مار لے زندہ یہان سے نجانے دے ساحرون نے قصد کیا تھا کہ حرباے سحر سنبھالین پھر خیال آیا کہ بیکار ہی یہان سحر نہ ہو سکے گا فراموش ہو گا مگر سنبھل کر بیٹھے کہ اگر یہ یہان سے نکل گیا تو باہر نکل کر اس سے مقابلہ کرینگے اپنی جانین لڑا دینگے زندہ نہ جانے دینگے ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا تھا کہ خواجہ نے بڑا دھوکا کھایا ایسے دشمن کو بدون قول و اقرار لیے ہوئے رہا کر دیا آخر اُسنے فساد پر کمر کسی مگر سب مع بادشاہ کے اُسی طرف دیکھ رہے ہین قرناطیس زنگی کلام کرتا ہوا طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے جو اسکی تقریر سُنی اور اپنی طرف اسکو پُر عتاب آتے ہوئے دیکھا دل مین کہا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا اسوقت تمھارے قیافہ نے بھی خطا کی پیشانی و چہرہ سے تو اسکے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا تھا کہ اسنے یہ سب صدق دل سے کہا ہی یہ کیا ہوا اسوقت تو قول سعدی یاد آیا کہ سچ کہا ہی یہ مصرع اسوقت حسب حال ہی مصرع ؏ بر تواضع ہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست ✦ دیگر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ✦ مگر جا کہان سکتا ہی یہ بارگاہ سلیمانی ہی سحر کرے تو جا ہی نہین سکتا ہی رہا یہ امر کہ یون نکل جائے کسی کو قتل کرکے تو یہ بھی ممکن نہین ہی بڑے بڑے بہادر یہان موجود ہین اور شیران دشت و نہنگان معرکہ

بچا وہ کب زندہ جانے دینگے پہلے تو یہ تیرے ہی طرف آتا ہی پہلے تو ہی سمجھ لے یہ خیال کرکے
خنجر کمر سے لیا اور سنبھل کر بیٹھے اُدھر قرناطیس قریب آکر پہونچا خواجہ جب تک وہ
قریب نہین آیا اُسوقت تک خاموش بیٹھے رہے سرداروں نے قصد کیا تھا
کہ للکارین اور ڈانٹین خواجہ نے اشارہ سے منع کیا کہ آپ لوگ ابھی خاموش
رہین مین خود اس سے سمجھ لونگا اُدھر عیار بھی کمندین لے کر مستعد ہو گئے تھے کہ
اوسنے خواجہ پر حربہ کیا ہم نے کمندین مارکر اسکو گرفتار کر لیا مگر سب خاموش کھڑے
تھے اور سب سردار مع بادشاہ کے خاموش دست بہ قبضہ بیٹھے ہوئے تھے ہر ایک
اُسی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھین خواجہ اسوقت کیا کرتے ہین ادھر جیسے ہی
قرناطیس قریب خواجہ پہونچا خواجہ نے کہا کہ کیون قرناطیس کیا قصد ہی یہ اُس
رہا کردینے کا صلہ ہی جو تمھارے کہنے پر ہم نے عمل کیا اور تم کو رہا کر دیا بس اسی مین
خیریت ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور اپنے کہنے پر عمل کرو یہ کیسی وعدہ خلافی ہی
کوئی مرد ایسا بھی کرتا ہی کہ دھوکا اور فریب دے یہ نامردون کا کام ہی ہم تو تم کو قول
کا پابند اور وعدہ جانتے تھے یہ کہکر ہاتھ اُٹھایا اسطور سے کہ وہ ہاتھ قریب منھ
قرناطیس کے پہونچا ہاتھ کا پہونچنا تھا قرناطیس جھکا اُسکا جھکنا تھا کہ کچھ
ایسے منھ پر پڑا پڑنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ لڑکھڑا کر چلا اور جھوما اور دھم سے فرش پر
گرا خواجہ نے آواز دی کہ باندھ لو اس حرامزادہ کو اسنے بڑا فریب کیا تھا خوب
خداوند کریم نے بچایا پہلے میرے ہی اوپر آیا تھا مگر جبکہ خدا حافظ ہوتا ہی تو دشمن
کیا کر سکتا ہی بموجب مصرع: دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست + اسی منھ
پر یہ دعویٰ کیا تھا ایک ہاتھ کے اُٹھانے مین گر پڑا بیہوش ہو گیا یہ کہکر سب کی
طرف دیکھا اُدھر برق نے دوڑ کر پھر اُسکی مشکین کمند سے باندھ لین اور زبان
میں سوزن دینے خواجہ نے فرمایا کہ سوزن دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ
سحر نہین کر سکتا ہی اسی طور سے ستون سے باندھ دو برق نے پھر ستون سے
باندھ دیا سب تعریف خواجہ کی کرنے لگے کہ خوب زیر کیا بھلا واقعی اسکے

سامنے کوئی فریب کر سکتا ہے جیسا فریب کیا ویسی سزا پائی خواجہ نے جواب دیا کہ آپ
لوگ تو دل مین خیال فرماتے ہونگے کہ خواجہ نے دھوکا کھایا اتنے بڑے ہوشیار کو فریب
دیا میرے بھی حواس جاتے رہے تھے مگر خدا نے مدد کی کہ یہ عیاری جو پڑی فوراً ذہن
مین آگئی سب نے حد درجہ کی تعریف کی اور کہا کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اسوقت مین یہ
فکر کی دوسرا اگر اس مقام پر ہوتا کبھی حواس بجانہ رہتے بادشاہ نے فوراً تعریف فرماکر
حکم دیا کہ پانچ ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام کے دیا جائے بس پھر تو ہر ایک سردار نے
علی قدر مرتبہ خواجہ کو اپنے پاس سے دیا قریب پچاس ساٹھ ہزار کے روپیہ جمع
ہو گیا خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ کو حکم دیا کہ اسکو ہوشیار کرو تاکہ اپنی
حالت دیکھے برق نے فلیتہ رنج بیہوشی دیا وہ چھینک مار کر ہوش مین آیا چند قطرے
آب گندیدہ کے اسکی ناک سے گرے اب جو فرناطیس ہوشیار ہوا اپنے کو جہاں
ہوا پایا بہت شرمندہ ہوا خواجہ کی دل مین بہت تعریف کی اور جی مین کہا کہ جیسا
انکو سنتے تھے ویسا ہی پایا اس امر سے بھی اسکے خدا کی قدرت ظاہر ہوئی یہ باتین
دل سے کرکے خاموش چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ کیون
فرناطیس تم نے فریب دیے کا مزہ پایا رہا ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اگر
مین پہلے سے تدبیر نہ کر چکا ہوتا تو تم نے مجھکو قتل کیا تھا اگر تم ہزار مرتبہ مجھسے کہوگے
کہ مجھکو رہا کر دو مین فوراً رہا کر دونگا اور جب تم میرے اوپر یا کسی سردار پر حملہ کروگے
اسی طور سے اسیر ہو جاؤ گے یہ ممکن نہین کہ اب تم یہانسے بچ کر جاسکو امکان سے
باہر ہے اگر یہ کہو کہ رہا کیون کر دیتے ہو تو ہم اپنے شرع اور طریقہ صاحبقران سے
مجبور ہین کہ ہماری شرع مین ہے کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول
کرتے ہین اسکے کہنے پر عمل کرو گو وہ بظاہر ایسا کہتا ہو باطن اسکا خراب ہو اسکے
کہنے پر عمل کرنا ضرور ہے ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین جب تم اسطور سے کہوگے ہم
ضرور رہا کر دینگے امتحان کر لو اگر باور نہ ہو یہ جو خواجہ نے کہا فرناطیس نے عرض
کیا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ یہ حرکت جو مین نے کی محض بطور

امتحان کے صرف اس غرض سے کہ خواجہ سلامت نے جو میرے کہنے پر باور کر کے مجھکو
چھوڑ دیا اور کسی قسم کا بندوبست نہ کیا اسکا کیا سبب ہو ذرا امتحان تو کرنا چاہیے کہ اب کیونکر
یہ مجکو اسیر کرتے ہین بس جیسا مین آپ کو سنتا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے بڑھکر پایا
ورنہ مین تو پہلے ہی دین اسلام قبول کر چکا ہون آپ کی اور بادشاہ اسلام کی اطاعت
وغلامی اختیار کر چکا ہون آپ میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہ فرمائین مجکو رہا فرمائین
معلوم ہوا کہ آپ سے نہ کوئی فریب کر سکتا ہو نہ جال آپ ضرور خاصان خدا سے ہین اور
آپ کا دین برحق ہی مین توبہ کرتا ہون عجائب پرستی سے آپ تو ہزار مرتبہ کو فرماتے ہین
مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین لاکھ مرتبہ رہا ہونگا اور آپ کے خلاف کرونگا تو اسی طور سے
اسیر ہو جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا خواجہ نے اُسکی طرف دیکھا نور اسلام پیشانی پر جلوہ گر
پایا مثل ستارے کے دیکھا کہ قرناطیس کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور رو رہا ہی
خواجہ کو یقین ہوگیا کہ یہ سچ کہتا ہو اُسپر بھی یہ کہکر حکم دیا کہ رہا کرو قرناطیس سے یہ کہا
کہ تم اپنے دل مین یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے فریب کھایا اور دھوکا تم نے دیا وجہ یہ ہی
کہ مین کہہ چکا ہون کہ میری شرع ظاہر پرست ہو دوسرے صاحبقران کا حکم ہی
کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین خواہ وہ دل مین کنہ رکھکر
مسلمان ہو اُسکے باطن کی طرف نہ خیال کیا جائے ظاہر دیکھا جائے اُسکے قتل و
اسیری سے ہاتھ اُٹھالیا جائے بس جبکہ تم پھر اُسی امر کا اقرار کرتے ہو مین تمکو رہا
کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی رہا کرو برق نے فوراً رہا کر دیا اب کی مرتبہ جو قرناطیس
رہا ہوا دوڑکر خواجہ کے قدم پر گرا خواجہ نے اُسکو سینہ سے لگایا بہت تسلی دی
کہ اُسنے رو رو کر عرض کیا کہ اب میرا ہاتھ ہی اور آپ لوگون کا دامن ہی مجکو عذاب
آخرت سے بچائیے مین توبہ کرتا ہون کہ اب اپنے امکان بھر کوئی فعل بد نہ کرونگا
جب سے آپ نے قیامت برپا ہونے کا حال بیان فرمایا ہی میرا عجب حال ہی
جب خیال آتا ہی بند بند کانپ جاتا ہی میرا حال قابل رحم ہی اور ترس میرے حال
پر ترس کھائیے مین گناہگار ہون کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ میرے سب گناہ

عفو ہو جائین خواجہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو اور پریشان نہ ہو وہ بڑا کریم ہے اور رحیم اور
پلک نواز ہے ایک پل مین سب گناہ صغیرہ و کبیرہ عفو کر دیتا ہے اسکی درگاہ مین توبہ کرو کہ جو
فعل بد اور شنیع کرتا تھا اور مجھ سے سرزد ہوتے تھے اب نہ کرونگا مین توبہ کرتا ہون میرے
گناہ عفو فرما بس قرناطیس نے اسیطور سے دعا کی اُسکے بعد قدم بادشاہ پر گرا بادشاہ
نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر پھیرا اُسنے بادشاہ سے بھی اُسی طور سے
رو رو کر عجز و انکسار کیا بادشاہ نے بھی تشفی فرمائی پھر تو وہ ہر ایک سردار سے ملا اور
ہر ایک سے یہی سوال تھا کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ خداوند کریم آپ لوگون کی
دعا کی برکت سے میرے گناہ عفو فرمایئے اور بخش دے اور عذاب آخرت سے نجات
دے نار دوزخ سے بری فرمایئے کیونکہ میرے جسم کو اُس آتش کی تاب نہ ہوگی میرے
روح اُسکی حالت کو سُنکے قفس جسم سے نکلنے کو تھی میری آنکھون کے سامنے وہ سب
سمان بندھا ہوا ہے دل بیقرار ہو رہا ہے دل مضطر کو تاب نہین ہے سب نے کہا کہ
اسقدر بیقرار نہ ہو خدا اپنا رحم کرے گا اور بخش دے گا کوئی مقام اندیشہ نہین ہے
کیونکہ تم نے دین اسلام قبول کیا ہے کفار سے جہاد کرو گے راوی بیان کرتا ہے کہ
قرناطیس اُسیوقت سے از سر صدق مطیع اسلام ہوا خواجہ نے اُسکو قواعد اسلام
تعلیم فرمائے اُسنے سوائے سحر کے سب افعال شنیع سے توبہ کی سب لوگون کے
سامنے بادشاہ اسلام نے قرناطیس کو صف ساحران مین اُسکے مرتبہ کے موافق
کُرسی مرحمت فرمائی وہ یہ الطاف و کرم دیکھ کر بہت خوش ہوا سب خوش ہوئے
دربار آراستہ ہوا ہر ایک خواجہ کی تعریف کر رہا ہے خواجہ کُرسی پر بیٹھے ہوئے
ہین کہ قرناطیس نے ہاتھ جوڑ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اخلاق
کے پاس جاؤن اور اُسکو سمجھا کر لاؤن تاکہ وہ بھی اس ظلمت کفر سے نجات پالے
دائرۂ اسلام مین آئے آپ کی بدولت اگر نہ مانے گا تو اُسکو مع اُسکے لشکر کے اسیر
کرکے حاضر خدمت کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہے مگر میرے نزدیک تو یہ
امر مناسب ہے کہ اُسکو طبل جنگ بجوانے دو کوئی نہ کوئی سردار اُسکو زیر کرے گا

یہ امر خلاف شجاعت ہے کہ غیر ساحر پر سحر کرے اسکو اسیر کر لیں ہمارے طریقہ اور آئین سے
خلاف ہے قرناطیس نے عرض کیا کہ اُسنے جو حضور سے خلاف مردی و مردانگی کیا کہ جب
خود عہدہ برانہ ہو سکا تو مجھ سے کمک طلب کی اور ساحر کو غیر ساحر سے لڑوایا آپ یہ
فرماتے ہیں کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہے جو جسکا جی چاہا وہ کیا ہم کو یہ امر زیبا نہیں
ہے ہم سب میں بدنام ہو جائینگے قرناطیس نے عرض کیا کہ میں آپ کے حکم کے خلاف
نہیں کر سکتا ہوں مگر میری یہ خواہش تھی کہ ایک مرتبہ میں پند و نصیحت کر لیتا اگر وہ
مان لیتا تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ قصد ہے تو بسم اللہ شوق سے
جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ غصہ نہ کرنا جو وہ کہے اُسکو سُنکے چلے آنا اُسنے عرض کیا کہ
بہت خوب حکم عالی کے خلاف نہ کرونگا خواجہ نے یہ سُنکے قرناطیس سے کہا کہ تم جاؤ
شوق سے ہم منع نہیں کرتے ہیں مگر یہ نہ کہنا کہ ہم دھوکا دے کر چلے آئے اگر تمھارے
دل میں بدی ہو یہ خیال رکھنا کہ جب یہ امر مجکو معلوم ہوگا کہ تم دھوکا دے کر اور فریب
کر کے اپنی جان بچا کر چلے گئے ہو صرف فقرہ دیا تو یاد رکھنا کہ میں اُسی مقام پر آکر ابھی
تم کو قتل کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا آیندہ تم کو اختیار ہے قرناطیس نے عرض کیا
کہ اگر آپ کو یہ شک ہے تو کسی کو میرے ہمراہ کر دیجیے یا خود تشریف لے چلیے یا مجھسے
قسم لے لیجیے اگر فرمایئے تو میں نہ جاؤں بس جواب زبان سے کہدیا وہی ہوگا جو مرد
ہیں اور زبان سے کہے کے خلاف نہیں کر سکتے ہیں نامردونکا یہ کام ہے کہ زبان سے
کہا کیا پھر قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار اب سر بھی کٹ جائے تو
میں اپنے قول سے نہ پھروں بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاؤ کوئی تم کو مانع نہیں ہے خواجہ
نے بھی کہا کہ بسم اللہ کرو ہم کو تمھارا اعتبار ہے بس قرناطیس سلام کر کے کرسی پر سے
اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا تخت سحر تیار کر کے طرف لشکر اخلاق کے روانہ ہوا جب
قرناطیس چلا گیا اُسوقت ملکہ غزالہ و آہو چشم و دیگر ساحروں نے بادشاہ و خواجہ
سے عرض کیا کہ ہم یہ تو عرض نہیں کر سکتی ہیں کہ حضور نے غلطی فرمائی یا دھوکا
کھایا مگر یہ ضرور عرض کرینگے کہ قرناطیس اپنی جان بچا کر چلا گیا اب اسکے ہاتھ

سے بچنا محال ہی بڑی آفت برپا کرے گا جاتے ہی لشکر مین قیامت ڈھائے گا بہت
بڑا زبردست ساحر ہی ہم مین سے کوئی اُسکے سحر کا جواب نہ دے سکیگا اب دیکھیے کیا
ہوتا ہی کیونکر اسکے شر سے جان بچتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جو خدا کو منظور ہوگا ہم اُسکے حکم
کے خلاف نہین کر سکتے ہین ہم ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا کیا حال معلوم ہم کو علم
غیب نہین ہی یہ علم سوائے خدا کے دوسرے کو نہین ہی جو اسکی مشیت مین ہوگا
وہ ہوگا اگر ہم سب کی اجل اسکے ہاتھ سے ہی تو ہم بچ کر کہان جا سکتے ہین اُس کی
مصلحت سے کیا چارا ہی بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہی وہ سب کا مالک و مختار ہی
مرگ و حیات اُسی کے قبضہ مین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہماری مرضی
یہ ہی اور اس عرض کرنے سے غرض یہ تھی کہ خواجہ نے بڑی محنت و مشقت سے اسیر کیا
تھا اور یون اسیر ہو کر رہا ہو جائے اور چلا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکی قضا نہ
تھی وہ کیونکر نہ رہا ہوتا نہ اُسکے مقدر مین قید رہنا تھا یہ سب کارخانہ قدرت خدا
کے ہین یہ سُنکے وہ سب خاموش ہو رہے مگر ہر ایک کو اس امر کا خیال ہی کہ دیکھیے
کیا ہوتا ہی اب اس امر کا کیا انجام ہوتا ہی بہت بڑا ساحر ہاتھ آکر رہا ہو گیا وہ فرور
اسکا عیوض لے گا بڑا سخت تقلب ہی ایک ایک کو چن چن کے قتل کرے گا
ادھر بادشاہ و خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہانسے قرناطیس
جو گیا ہی تو اُسنے اخلاق سے کیا تقریر کی اور اُسکا کیا قصد ہی آیا وہ شریک ہمارا ہی
یا اُسنے ہم کو فقرہ دے کر اپنی جان بچائی ہرکارے یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوے
خواجہ نے جہان پناہ سے عرض کیا کہ مین خود جاتا ہون اگر وہ موافق ہی تو خیر اور
حالت نفاق مین جب مین اُسکو پاؤنگا فوراً عیاری کرونگا اور جہان تک ہوگا
اسیر کرکے لاؤنگا مین چھوڑونگا نہین کہ وہ آفت برپا کرے اور ہم سب کو پریشان
کرے مین یہ چاہتا ہون کہ یہان سے جلدی فراغت ہو تو مین صاحبقران کی خدمت
مین روانہ ہون کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہون گے یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے
اور بیرون بارگاہ آکر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اور

بادشاہ وکل اہل دربار کو خواجہ وہر کارون وقرناطیس کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی کہ دیکھیے
کیا خبر آتی ہو اب اُدھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق نے ہر کارون کو روانہ کیا تھا کہ جا کر
خبر تولاؤ کہ وہ کس طور سے پیش آئے ملک قرناطیس سے ہر کارے پہلے لشکر نقابدار
مین آئے تھے اور صورت تبدیل کیے ہوئے یہان موجود تھے اُنکے سامنے لشکر اسلام
سے چوبدار آکر نقابدار و سردارونکو بلا لے گیا تھا لشکر اسلام مین جبکہ خواجہ نے طلب کیا
تھا جسکے بعد خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور وہ سب لشکر جو کہ سحر کا تھا وہ سب برباد
ہو گیا تھا ہر کارے بھی صورت تبدیل کیے ہوئے ہمراہ نقابدار کے بارگاہ سلیمانی مین
آئے تھے اُنکے سامنے یہ سب واقعہ گذرا وہ بخوبی اسکو دیکھا کیے سب حال اُنھون نے دیکھا تھا
اور سارا واقعہ اُنکے روبرو گذرا تھا وہ موجود تھے کہ خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکے بعد
قرناطیس کو مطیع اسلام کیا کل حال اُنکے روبرو گذرا جب قرناطیس بادشاہ اسلام
سے اجازت لے کر برائے پند و نصیحت اخلاق چلا تو یہ ہر کارے لشکر سے نکل کر فوراً
اپنے لشکر کی طرف چلے اور داخل بارگاہ اخلاق ہو کر مجرا کیا اخلاق انکا انتظار کر رہا تھا
اخلاق نے پوچھا کہ کیا خبر لائے قرناطیس پر کیا گذری آیا وہ اسیر ہین یا قتل کیے گئے
اُنھون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین بڑا غضب ہو گیا قرناطیس مطیع اسلام ہو گئے
اخلاق کے اور کل اہل دربار کے حواس جاتے رہے یہ سُنکے اخلاق نے ہر کارون
سے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکاری
لشکر نقابدار مین گئے داخل بارگاہ ہوئے نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا ہم صورت
بدلے ہوئے کھڑے تھے کہ لشکر اسلام سے چوبدار ایک رقعہ لے کر بادشاہ اسلام و شاہ
یکرنگ کا بنام نقابدار آیا نقابدار کو مع سردارون کے طلب کیا تھا نقابدار فوراً
حسب طلب بادشاہ اسلام و اپنے سردار کے گیا ہم بھی ہمراہ گئے بصورت مبدل
کے جب وہ سب پہونچ گئے اُسوقت خواجہ یعنے بادشاہ یک رنگ نے یہ
تقریر بادشاہ اسلام سے کی ہر کارون نے کل تقریر خواجہ کی بیان کی جو کہ خواجہ
نے بادشاہ اسلام سے کی تھی خلاصہ یہ کہ ہر کارون نے سب حال بیان کیا خواجہ

لگا اپنے کو ظاہر کرنا اور سب عیاریان جو جو خواجہ نے طلسم و شہر عنطاقیہ مین کین تھین
سب بیان کین اور کہا کہ وہ بادشاہ عمرو عیار تھے و نقابدار جہانگیر بن حمزہ تھے اور
باقی وہ سردار تھے جو کہ ساحر ہین اور طلسم کشا کے شریک ہوئے ہین یہ سنکے سب نے کہا
کوئی پسر حمزہ علمشاہ ہے وہ شہر عنطاقیہ مین اسیر تھا رموز جادو برادر عنطاق
نے اسکو سحر کرکے اسیر کر لیا تھا اسکی رہائی کے لیے گئے تھے وہان خواجہ عمرو بھی ہمراہ
تھے ان سردارون نے جا کر اور خواجہ نے عیاری کرکے علمشاہ کو رہا کیا عنطاق جادو
نے مع کل لشکر و اہل شہر کے دین اسلام قبول کیا علمشاہ نے عنطاق کو ہمراہ لیکر
طرف کوہ البرز کے کوچ کیا خواجہ مع ان سب کے ادھر کو روانہ ہوئے راہ مین اس
مقابلہ کی خبر پائی یہ تدبیر کی سب سردارون کو حکم دیا کہ تم صورت اپنی سحر سے تبدیل
کرو اُنھون نے ایسا ہی کیا اور جہانگیر کو نقابدار بنایا خود بادشاہ بنے ساحرون کے
لشکر سحر درست کرایا اور یہان آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ جب قرناطیس کو اسیر کیا
اب اپنے کو ظاہر کیا اور سب حال بیان کیا سب یہ سنکے بہت خوش ہوئے اُسکے بعد
قرناطیس کو ستون سے باندھکر ہوشیار کیا اُسکے روبرو بہت کچھ اپنے دین و
مذہب کی تعریف کی اور سب مذہبون کی مذمت کی اور ساحرون کو برا کہا کچھ
قیامت کا حال بیان کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا
خواجہ نے اُنکو رہا کیا رہا ہونا تھا کہ وہ خواجہ پر برہم ہو کر چلا جب قریب خواجہ
پہونچا خواجہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ کیا کہتے ہو ہاتھ لگا اُٹھانا تھا کہ قرناطیس غش
سے گرا فرش پر خواجہ نے برق فرنگی کو حکم دیا کہ باندھلو برق نے باندھ لیا ہوشیار
کیا خواجہ نے قرناطیس سے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ فریب کروگے
مین اسیطور سے تم کو اسیر کر لونگا قرناطیس نے جواب دیا کہ مین امتحان کرتا تھا
جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا مین تو قبل ہی سے دین اسلام قبول کر چکا ہون مجھکو رہا
کر دیجیے خواجہ نے رہا کیا وہ ہر ایک کے قدم پر گرے اور ہر ایک سے عذر خواہی
کیا اپنی خطا معاف کرائی بادشاہ نے بہت مہربانی فرمائی کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی

خواجہ ے سب بہت خوش ہوئے خواجہ کو انعام ملا خلاصہ یہ کہ قرناطیس جادو
مسلمان ہوکر اب آپ کے سمجھانے کو آتے ہین ہرکارون نے کل ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اخلاق نے واہل دربار نے جو یہ حالت سنی حواس جاتے رہے ہرکارون سے کہا
دیکھو کہ قرناطیس مسلمان ہوگئے یا صرف اپنی رہائی کے خیال سے اور جان بچانے
کے سبب سے فریب دیا اور دھوکا دے کر اپنی جان بچائی جب رہا ہوگئے تو دھوکا دیکر
ادھر کو آتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی ادھر کو نہ آتے وہ اپنے دین و مذہب کے پختہ ہین جیسے انکو
دھوکا دیا گیا ویسے ہی اُنھون نے بھی دھوکا دیا ہرکارون نے جواب دیا کہ یہ امر نہیں
ہو وہ دراصل مسلمان ہوگئے ہین ہمارے سامنے اُنھون نے خداوند پر لعنت کی اور
ہزارون گالیان دین اور وہ کلمات مہمل زبان پر جاری ہے کہ ہم کیا عرض کرین وہ بہت
غصہ مین آتے ہین خبردار ہوجایئے اخلاق نے کہا کہ یہ صرف اُن لوگون کے دکھانے
کے لیے تھا اور اپنی طرف سے اطمینان دلانے کے لیے ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم نے
آگاہ کردیا آیندہ آپ کو اختیار ہے مگر اخلاق کے دل کا عجب حال ہے نہایت درجہ بیقرار ہے
اور کہتا ہے کہ بڑا غضب ہوا اب سوائے دین اسلام کے قبول کرنے کے دوسری تدبیر نہیں
ہو اگر نہ قبول کرونگا تو میری جان جائے گی اور یہ ملک بھی اسلام آباد ہوگا جسکو کمک
کے لیے طلب کیا تھا وہ بھی اُنکا شریک ہوگیا یہی تو غضب ہوا اُدھر ہر ایک سردار
اپنے دل مین کہہ رہا ہے کہ اگر قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا ہے اور شریک خدا
پرستان ہوا ہے تو ہم بھی اُسکا ساتھ دینگے اور شریک اہل اسلام ہونگے جان تو بچے گی
اخلاق کی شراکت مین جان جائے گی اور بادشاہ کا یہ خیال بالکل غلط ہے اخلاق
اپنی طرف فکر کر رہے تھے سردار اپنی طرف فکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور تخت
بیچ بارگاہ مین ہوا پر سے اُترا سب نے قرناطیس کو اُس تخت پر بیٹھے ہوئے
پایا مگر چہرے سے نور اسلام ظاہر تھا مگر رخ سے عتاب ہویدا تھا کہ جب اخلاق نے
قرناطیس کو اس حال سے دیکھا مع سردارون کے استقبال کیا اور لاکر اپنے برابر
بٹھایا جب بیٹھ چکا اُسوقت اخلاق نے رہا ہونے کی کیفیت دریافت کی

قرناطیس نے کل حال بیان کیا اور ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہو گیا ہون اور تم کو بھی سمجھانے کو آیا ہون کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اطاعت بادشاہ اسلام کی کرو سے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ تم مثل سگ و خوک کے قتل کیے جاوگے آیندہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر جو کچھ خواجہ سے وحدانیت خدا مین بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور قیامت کا حال جو کہ خواجہ کی زبان سے سنا تھا وہ سب بیان کیا جب اخلاق کو اس امر کا یقین ہو گیا تو اُسنے کہا کہ واقعی آپ خدا پرست ہو گئے ہین قرناطیس نے کہا کہ ضرور اس مین شک بھی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے موجود ہین اور ہر کارے بھی صورت تبدیل کیے سب سُن رہے ہین جب قرناطیس نے کہا کہ کیا اس مین بھی شک ہے تو اخلاق نے کہا کہ ہان مین نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید جیسے اُنھون نے آپ کو دھوکا دے کر اسیر کر لیا اسی طور سے آپ نے بھی اُنکو فریب دیا اور اپنے کو قید سے بچا کر اور قتل ہونے سے فریب دے کر اور یہ فقرہ کر کے کہ مین مسلمان ہو گیا ہون اپنے لشکر کو چلے آئے یہ سُننا تھا کہ رنگ رو قرناطیس کا تغیر ہو گیا اور نہایت ہی غصہ آیا اخلاق کیطرف بنگاہ قہر دیکھکر کہا کہ او اخلاق یہ تو نے کیا کہا قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ نامرد ہوتا ہے وہ اپنے قول سے پھر جاتا ہے یا جسکے باپ مین فرق ہوتا ہے اُسکی بات مین بھی فرق ہوتا ہے جسکے زبان ایک اُسکا باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے باپ ہزارون بس میرا ایک باپ ہے میرے زبان بھی اور بات بھی ایک ہے جو مین نے کہا ہے اُسکے بالکل خلاف نہ کرونگا چاہے میرا سر کٹ جائے چاہے جان جائے کبھی اسکے خلاف نہ کرونگا مین تم کو بھی نصیحت کرتا ہون کہ اس باطل پرستی کو ترک کرو اور دین اسلام کو قبول کرو اور تم کو اگر منظور نہ ہو تو طبل جنگ بجواؤ مین تم سے مقابلہ کرونگا یہ اب ممکن نہین ہے کہ مین اس امر سے باز آؤن آیندہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر بہت مذمت مذہب عجائب پرستی کی اور تعریف خدا و ذکر پیغمبر کی بیان کی اخلاق نے جو یہ سُنا تو بہت پریشان ہوا اور خیال کیا دل مین کہ تمھارا خیال

رہا تھا جو کیا تھا کہ یہ فریب دے کر آتا ہی یہ تو ہمہ تن اُنکا شریک ہو گیا ہی اب کیا کرنا
چاہیے دل سے جو صلاح لی اُسنے یہ راے دی کہ ضرور دین اسلام حق ہی اور سب دین
باطل ہین اور جو وہ لوگ کہتے ہین وہ درست ہی تجکو بھی لازم ہی کہ اسی دین کو قبول کر اور
اپنی آخرت درست کر یہ جو دل نے صلاح دی اُدھر آب تقریر قرناطیس نے اسکے قلب
سیاہ پر سے زنگ کفر کو دھوکر پاک کیا اسکے بھی دل مین نور اسلام کے شمع نے اپنی روشنی
کو پھیلایا اسنے جب دل نے یہ صلاح دی تو قرناطیس نے کہا کہ مین بھی آپ کے فرمانے سے
باہر نہین ہون لہذا مجکو بادشاہ اسلام کے پاس لے چلیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر دین اسلام قبول
کرون جب ایسے شخص نے اُنکی شراکت کی اور اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور دین اسلام
قبول کیا تو پھر مجکو کیا عذر ہی کیونکہ مین تو پہلے ہی جی ہار چکا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کوئی مددگار ایسا
ہو کہ جو کمک کرے اگر آپ اسقدر امداد نہ کرتے تو مین قبل ہی اُنکی اطاعت کرتا اور دین
اسلام قبول کرتا صرف آپ کے بھروسہ پر اسقدر مین اُنسے لڑا اب کون ہی جسکے بھروسہ
پر لڑونگا اگر مین لڑا بھی تو سواے ذلت کے اور کیا ہوگا اس سے یہی بہتر ہی کہ آپ کے
کہنے کے موافق کرون اور آپ کو اپنا دشمن نہ بناؤن قرناطیس نے جواب دیا کہ مین تم پر
جبر نہین کرتا ہون جو تم کو منظور ہو وہ کرو چونکہ مجکو تم سے ایک قسم کی الفت تھی اُسکے
خیال سے اسقدر ذکر کیا ہی اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی نہ آتا جو کچھ ہوتا سمجھ لیا جاتا اخلاق
نے کہا کہ مین پہلے ہی سے اس امر کا قصد کیے ہوئے تھا بس قرناطیس نے کہا کہ
پھر اب کس امر کا ہی چلو سعادت دارین حاصل کرو بادشاہ کی قدمبوسی سے مشرف ہو
زیارت کرو تمھارا بڑا مرتبہ کیا جائے گا یہ سُنکے اخلاق نے اہل دربار کیطرف دیکھ کر کہا کہ
جن جن کو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلین کیونکہ مین دین اسلام قبول کرنے کو جاتا
ہون اور جنکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے سرحد و لشکر سے نکل جائین کیونکہ اُنکا میرے
پاس کچھ کام نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کب
آپ کے دامن کو چھوڑینگے واہ کیا خوب ہم آپ کو ترک کرکے اس سعادت سے
محروم رہین ہمیشہ تو کفر پرستی مین بسر کی اب جو راہ نیک ملی تو پھر اُس سے انحراف

کرین یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا اخلاق و قرناطیس نے اُن سب کی تعریف کی بس قرناطیس
اخلاق و کل سرداروں کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا یہان خواجہ ہرکاروں
نے پہونچکر کل حال بادشاہ سے بیان کیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور اُن سرداروں سے
کہا کہ آپ نے سُنا کہ جو تقریر قرناطیس نے وہان کی واقعی وہ قول کا سچا اور صدق دل
سے مسلمان ہوا ہی جن سرداروں نے اعتراض اور شک کیا تھا اُنھون نے جواب دیا
کہ واقعی آپ بہت بڑے قیافہ شناس اور قدردان ہین خواجہ نے کہا کہ اب وہ اخلاق
وغیرہ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنے ہمراہ آتا ہی چند سردار استقبال کو جائین اگر بادشاہ کا حکم
ہو بادشاہ نے فرمایا ضرور جائین چنانچہ چند سردار برائے استقبال بادشاہ کے روانہ ہوئے
اُدھر قرناطیس مع اخلاق و سرداروں کے داخل لشکر اسلام ہوا ان سرداروں نے جاکر
اُسکو راہ مین لیا اور ملاقات کی اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے آنے کی خبر سُنکے برائے
استقبال روانہ کیا ہی قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم نے دیکھا ان لوگوں کے خلق
و قدردانی کو کہ اونی ادنی کا کیا مرتبہ تصور کرتے ہین ایسے کی اطاعت و فرمانبرداری سے
دل خوش ہوتا ہی قرناطیس نے اخلاق و اُسکے سرداروں کو ان سرداروں سے ملوایا اور
باہم بغلگیر کرایا ہر ایک خوش ہوا وہ سرداران سب کو لے کر بارگاہ مین آئے قرناطیس
نے اخلاق و اُسکے سرداروں کو بادشاہ کے قدم پر گرایا اُنسے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ
نے اُسکا سر سینہ سے لگایا بہت شفقت و مہربانی فرمائی پھر تو ہر ایک سردار سے
وہ ملا سب نے اُسپر مہربانی فرمائی اخلاق مع اپنے سرداروں کے کلمہ پڑھکر از سر
صدق مسلمان ہوا اُسکو مع اُسکے سرداروں کے طرف دست چپ کے جگہ مرحمت ہوئی
اُسکے بعد بادشاہ سے اجازت لے کر اپنے لشکر مین آیا اور قرناطیس اپنے کوہ کیطرف
گیا قرناطیس نے وہان جاکر سب اپنے ملازموں و عزیزوں کو مطیع اسلام کیا اور اپنے
کوہ کو اسلام آباد کیا اُن سب کو لے کر حاضر خدمت بادشاہ ہوا سب نے شرف
ملازمت حاصل کیا اُدھر اخلاق نے کل اپنے اہل لشکر کو اور اہل قلعہ و اہل کوہ کو
مسلمان کیا اور سب کو زیارت بادشاہ سے سرفراز کیا یا قہری و معصوم سے بادشاہ اسلام

اور اہل دربار و سرداروں کی دعوت کی جب قرناطیس بھی اپنے مقام سے آچکا اسکے بعد بادشاہ اسلام نے جشن خوشی کے برپا ہونے کا حکم دیا بعد جشن و دعوت اخلاق کے بہت بڑا یہان بھی جشن ہوا سات دن تک دن عید رات شب برات رہی آٹھوین دن جلسہ برخاست ہوا خواجہ بھی خوب خوب گائے جب یہان سب کامون سے فراغت ہو چکی اور سب طور سے تسلط ہو گیا اُسوقت خواجہ نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اور خدمت آقا مین جاتا ہون کیونکہ وہ میرا انتظار فرما رہے ہونگے آپ لشکر سے خبردار رہیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے جایئے میری طرف سے خدمت صاحبقران مین بہت بہت آداب عرض کر دیجیئے گا اور بہت جلد اُنکی خیریت سے آگاہ فرمایئے گا کیونکہ اُنمین میرا دل لگا ہوا ہے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا پھر تو ہر ایک سردار نے و قرزنا و پوتون نے خدمت صاحبقران مین تسلیم بذریعہ خواجہ کے عرض کرائی خواجہ وہان سے سب سے رخصت ہو کر طرف کوہ بے ستون و کوہ رنگا رنگ و قصر بہشت تمثیل کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے کہ ان کا حال آیندہ تحریر ہوگا اور بادشاہ اسلام کو مع کل سردارون و کل لشکر زیر کوہ بلور انتظار مین صاحبقران کے رکھا جاتا ہے اور اخلاق وغیرہ سب مطیع ہو چکے ہین انشاء اللہ تعالےٰ اب انکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا اب مین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران کے منعطف کرتا ہون اور واقعات صاحبقران کو تحریر کرتا ہون شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن + زجائے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران عالی شان کے ملاحظہ ہون و دیگر حالات متعلق داستان ہذا قلم بند کرتا ہون

راویان سخن گستر و حاکمان سخن پرور اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین اور معرض بیان مین لاتے ہین کہ جب خواجہ حکیم شیاطین کو گرفتار کر کے لائے تھے اور صاحبقران نے اُسے دین اسلام کے قبول کرنے کو ارشاد کیا تھا تو اسنے شرط کی تھی کہ اس راستے

پر ایک کوہ ہی اگر آپ مجکو یہ دریافت کرادیجیے کہ اُس کوہ پر جو گنبد ہی اور اُسمین وحشی ہوتی ہی اور وہ آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین ہین اور وہان کے سب باشندے اُسی کو سجدہ کرتے ہین اگر آپ یہ راز میرے اوپر ظاہر فرمادیجیے کہ وہ کون ہی تو مین آپ کے خدا کو سجدہ کرونگا وہ مجکو معاف فرمایئے صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا اور خواجہ کو روانہ کیا تھا اور خود حکیم کے یہان مہمان رہے تھے خواجہ کے انتظار مین یہ سب حال اجزائے منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم مین تحریر ہین اور اُنھون نے حال صاحبقران کو اسی مقام پر ترک کیا ہی اب یہ حقیر تحریر کرتا ہی کہ صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے مہمان ہین اور حکیم شیاطین قید صاحبقران مین ہی صاحبقران خواجہ کا انتظار فرمارہے ہین انکو تو اسی مقام پر رکھیے روز عیش و عشرت مین بسر ہوتی ہی اکثر حکیم سے فرماتے ہین کہ خواجہ ابھی تک نہین آئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری جو اُنکو دیر ہوا کیونکہ ہم لوگون کے تو ہزارون دشمن ہین دوست کم ہین کیا کسی بلا مین مبتلا ہوئے حکیم عرض کرتا ہی کہ اُنکو حال نہ معلوم ہوگا اور اُنپر یہ راز نہ کھُلا ہوگا اُسی کی تدبیر مین ہونگے اسی سبب سے نہین تشریف لائے آپ اطمینان رکھین انشاءاللہ تشریف لاتے ہونگے اور بامراد آوینگے صاحبقران نے فرمایا خدا ایسا ہی کرے مجکو بڑی بڑی فکرین لاحق ہین اول تو اس طلسم کے فتح کرنے کی فکر ہی کہ کوہ بے ستون کو فتح کرون لوح طلسم حاصل کرکے طلسم کو فتح کرون اپنے فرزند کو رہا کرون کہ جسکی رہائی کے لیے مین نے خواجہ کو روانہ کیا تھا وہ راہ مین اسیر ہوگئے جو مین نے اُنکو رہا کیا اسکے بعد اپنے دوسرے فرزند کی تلاش کرون جو کہ بدون کہے سُنے کسی طرف چلا گیا ہی تیسرے لشکر کی خبر لون کہ کچھ لشکر تو میرا زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق زوش ہی اور باقی لشکر مع بادشاہ کے طلسم نو خیز جمشیدی پر ہی نہ معلوم اس لشکر پر میرے آنے کے بعد کیا گذری اور اُس لشکر پر مجکو یہ فکرین لاحق ہین طلسم کے کامون سے فراغت پاؤن تو ان سب سے ملون حکیم نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین انشاءاللہ یہ سب کام آپ کے حسب دلخواہ ہونگے کوئی مقام تردد نہین ہی

صاحبقران خاموش ہورہے صاحبقران تو عیش و عشرت مین مصروف ہین مگر زیادہ تر خواجہ
کی فکر ہی ہر روز صبح کو اُٹھکر پہلے خواجہ کو یاد فرماتے ہین اُسکے بعد اور کامون مین مصروف
ہوتے ہین دن بھر اندر قصر کے جلسہ آراستہ رہتا ہو حکیم اپنی آنکھین بجاے فرش بچھاتا ہو
بہت خاطر و مدارات کرتا ہو سہ پہر کو بیرون قصر صحبت برپا ہوتی ہو باغ وغیرہ کی سیر ہوتی
ہو دو پہر رات تک باغ مین جلسہ برپا رہتا ہو بعد دو پہر رات کے خاصہ نوش فرماکر صاحبقران
آرام فرماتے ہین کبھی دن کو بالاے قصر جو کہ صحرا الیطانت برامدہ ہو اُسپر آکر جلوہ فرما ہوتے
ہین صحرا کی سیر کرتے ہین بیرون باغ و قصر ملازمان حکیم جو کہ قریب بارہ ہزار کے ہین فروکش
ہین اور حفاظت کرتے ہین صاحبقران کو خواجہ کی یاد کسی وقت نہین فراموش ہوتی ہو
ہر وقت یاد خواجہ ہو حکیم ہمہ تن صاحبقران کی خاطرداری مین مصروف ہو اور باعث
سعادت خدمت صاحبقران کو جانتا ہو صاحبقران کو تو اس حال مین مبتلا رکھا جاتا
ہو اب کچھ حال ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنگال کا تحریر ہوتا ہو منشی صاحب مرحوم
نے یہ تحریر کیا تھا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے خواجہ کو اسیر کرکے اپنی خواص سنبل
کے ہاتھ خدمت مامون مین روانہ کیا تھا جسکو قتل کرکے صاحبقران نے خواجہ کو
آزاد کیا تھا یہ وہ تحریر کر چکے ہین اب مین لعلان کا حال تحریر کرتا ہون جب وہ خواجہ
کو اسیر کرکے روانہ کر چکے اور صحبت آراستہ ہوئی یکایک لعلان کو خواجہ کے گانے
کا خیال آیا کیونکہ اسکو علم موسیقی سے بہت ذوق ہو اور مرتبہ عشق کا ہو اب جو اس نے
صحبت کو آراستہ پایا اور خواجہ کی آواز کو جو خیال آیا تو اسکو صدمہ سا ہوا اسکا میلان
طبع بھی کسیقدر خواجہ کی طرف ہوا بسبب گانے کے کیونکہ آپ کی صورت زیبا تو
اس قابل نہین کہ کوئی عاشق ہو جو عاشق ہوتا ہو انکے گانے کی آواز پر چنانچہ
ملکہ جادو و ملکہ برق جادو و ملکہ سرو سیمتن یہ ایسی شاہزادیان حسین و
خوبصورت ہین کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر خواجہ کے عاشق و شیدا ہین بسبب
آواز و علم موسیقی کے اسی طریقہ سے اسکو بھی رغبت ہوئی فوراً دل مین
خیال پیدا ہوا کہ ای لعلان تو نے بہت بُرا کیا جو عمرو کو اسیر کرکے مامون کے پاس

بھیجدیا تونے غصہ مین کچھ نہ خیال کیا اسوقت وہ ہوتا تو گاتا تیرا دل بہلتا اُسکا گانا
تو عجب رنگ کا ہی اس قسم کا گانا تو کبھی مین نے سنا ہی نہین باوجودیکہ بڑے بڑے
گانے والے طلسم مین رہتے ہین مگر یہ آواز اور یہ گلا کسی نے نہین پایا تو اپنے پاس اُسے
رکھتی جب تیرا جی چاہتا اُسکو بلا کر گانا سُنتی اگر وہ مان جاتا تو اُسکو عجائب پرست
کرکے اپنی خدمت مین رکھتی بڑا لطف ہوتا تونے بڑی نادانی کی اب کیا ہوتا ہی افسوس
ہی کہ ایسا شخص ہاتھ آکر تیرے نادانی اور غصہ کے سبب سے نکل گیا وہ ادھر مامون جان
کے پاس پہونچا ادھر مامون جان نے اُسکو قتل کیا کیونکہ کئی مرتبہ وہ انکو دکھ دے چکا
ہی وہ اُسکی تلاش مین ہین کیا تدبیر کرون کہ وہ مجھ تک آجائے ایسے ایسے خیال دل
مین کیا کی صحبت برپا ہی گانا ہو رہا ہی اب اسکو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جانور بول رہے ہین اور وہ جانور ہین جو کہ بدگلو ہین کسی کی آواز اچھی نہین
معلوم ہوتی ہی وہ اپنی جان دے دے کر گا رہے ہین یہ متوجہ بھی نہین ہوتی ہی یہ بھی نہین
خیال کرتی ہی کہ یہ ہو کیا رہا ہی وہان تو دوسری طرف خیال ہی اور دوسری لو لگی ہوئی ہی
اب وہ لو کم ہو تو کچھ پسند آئے اُسکا کم ہونا محال ہی اسکی وزیرزادی جو ہی اُسنے جو ملکہ
کی طرف دیکھا کچھ چہرہ پر تغیر پایا اور کچھ ملکہ کو اُداس دیکھا اسکے حواس جاتے رہے
اسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ خوش خوش بیٹھی ہوئی تھین
عمرو عیار کو اسیر کیا اُسکو سنبل کے ہاتھ سنگال کی خدمت مین روانہ کیا جو جلسہ اور
صحبت بسبب عمرو کے اسیر ہونے کے درہم و برہم ہو گیا تھا اُسکے درست ہونے
کا حکم دیا خوش ہو کر پہلے مجھسے فرمایا کہ مین نے بڑا کام کیا کہ مامون جان کے دشمن کو
اسیر کیا اور اُس شخص کو اسیر کر لیا کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی مامون جان اسکو دیکھکر
بہت خوش ہونگے اور مجھسے زیادہ تر الفت کرینگے یا یہ کیا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے خود بخود
متغیر ہو گئین اسکا کیا سبب ہی ذرا اور یافت کرنا چاہیے یہ وہ ہین کہ انکو گانے سے
سیری ہی نہین ہوتی ہی یا اسوقت گانا ہو رہا ہی بالکل توجہ بھی نہین ہی کیا کسی پر فریفتہ
ہوئین ہین اُسکا خیال آگیا ہی کیا وجہ ہی یہ دل سے باتین کرکے اسکی وزیرزادی نے

حکم دیا کہ اب جلسہ برخاست کرو رات بہت آئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا تو وزیرزادی سے فرمایا کہ
کیون جلسہ برخاست کراتی ہو مجکو تو سنبل کا انتظار ہی کہ وہ آئے تو مین سونے کو جاؤن
تاکہ معلوم ہو جائے کہ میرے کام کا صلہ مامون جان نے مجکو کیا دیا مین نے تو تم سے قبل ہی
کہدیا تھا کیا سنبل آگئی ہی جو برخاست جلسہ کا حکم دیتی ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری
جاؤن رات بہت آئی ہی آپ کی طبیعت پریشان ہوتی ہی آنکھون سے کچھ نیند پائی جاتی
ہی میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ آرام فرمایئے ابھی سنبل تو نہین آئی ہی بیکار آپ
اسکے لیے پریشان ہوتی ہین وہ تھم وکوہ کی طرف طلسم کے گئی ہی یہ آپ کو معلوم ہی کہ جب
سے خداپرست یہان آئے ہین طلسم کی راہ بند ہی بدون اطلاع بادشاہ طلسم کے کوئی طلسم
مین نہین جاسکتا ہی جب خوب جانچ ہو لیتی ہی تب اجازت ملتی ہی اس سبب سے
یہ بندوبست ہی کہ کوئی عیار نہ چلا آئے چنانچہ جب یہ بندوبست نہ تھا تو اکثر عیارون نے
جاکر عیاری کی ہی بڑے بڑے ساحرون کو قتل و اسیر کیا ہی اُسوقت سے جب کئی مرتبہ
یہ ماجرا ہوا یہ بندوبست کیا گیا ہی پس وہ گئی ہی جب خوب جانچ ہولے گی بادشاہ حکم
دینگے اُسوقت داخل طلسم ہو گی ابھی تو اسوقت وہ حد طلسم پر پہونچی ہو گی رات ہو گئی
ہی اسوقت تو کسی نے بادشاہ کو خبر بھی نہ کی ہو گی بیرون طلسم پڑی ہو گی اُسکا اسوقت
آنا ممکن ہی اسوقت تو انتظار بیکار ہی ہان کل شام تک ضرور آئے گی آپ بیکار
اپنی نیند کو خراب کرتی ہین لعلان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ تم نے ٹھیک کہا مین خود
پریشان تھی کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئی مجکو اس امر کا بالکل خیال نہ تھا
مین خود یہ دل سے کہہ رہی تھی کہ سنبل آئے اُس سے حال معلوم ہوئے تو جاکر آرام
کرون جلسہ کے برخاست کا حکم دون اگر مجکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کیون انتظار
کرتی خیر جلسہ برخاست ہو یہ ملکہ نے کہا سب اپنا اپنا سامان لے کر اپنے اپنے
مقام پر آئے اُدھر بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی خاصہ نوش فرمایئے
ملکہ کا گو جی نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہو کہ ملکہ کو صدمہ ہی
اس سبب سے کھانا نہین کھایا مع خواصان خاص کے دسترخوان پر آکر بیٹھی بسبب

صدمہ کے کھانا نہین کھایا جاتا ہی ایک تو تصور خواجہ کے گانے کا دوسرے ملکہ کو خواجہ
سے بہ سبب آواز و گانے کے الفت ہو گئی ہی مرتبہ عشق کا حاصل ہو گیا ہی دلی محبت ہی
یہ بھی خیال ہی کہ تونے مفت مین اُسکی جان لی اور اپنے ہاتھ سے کھویا راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ کو بھی کسیقدر اسطرف میلان ہوا ہی اور دل آیا تھا مگر کیا کرتے مجبور تھے بہت
صورت پسند آئی تھی اسی سبب سے تو مشغلہ گانے کا کیا تھا کہ میری صورت پر یون تو
کوئی نہین فریفتہ ہوتا ہی مگر آواز پر بس تمھارا دل اسپر آیا ہی اسکو اپنی آواز سناؤ تاکہ اسکو
بھی رغبت ہو کیونکہ کسی شاعر کا قول ہی شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر از
سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر + ضرور رغبت ہوگی خواجہ کا خیال درست ہوا تھا
خواجہ تو اور کامون مین مبتلا ہو گئے تھے اور اس امر سے اُنکو یقین ہو گیا تھا کہ اسکو میری
طرف رغبت نہین ہوئی ملکہ نے جو خواجہ کو اسیر کر کے شنگال کے پاس روانہ کیا تھا
مگر خواجہ نے دل مین کہا تھا کہ اگر رہا ہو گئے تو ضرور یہان آئینگے اور اسکو اپنے تصرف
مین لائینگے چنانچہ خواجہ رہا تو ہوئے مگر اور ضرورتون مین جو مبتلا ہوئے تو اوسکا خیال
چندان نرہا نہ ایسا تعلق پیدا ہوا تھا کہ جو بیقرار کرتا صرف تھوڑے عرصہ کی الفت ہوئی
تھی ایک نگاہ کے گنہگار تھے اس سبب سے اور بھی خیال نہ ہوا تھا خواجہ تو
اپنے کامون مین مصروف ہوئے جیسا کہ تحریر کر چکا ہون ہان ملکہ کو دلی تعلق پیدا
ہی اُنکی آواز پر اور گانے کے سبب سے بس ملکہ نے بہ جبر اُگل اُگل کر نوالے کھانے
اس خیال سے کہ کوئی رنج و صدمہ کا خیال نہ کرے جسطور سے ہو سکا کھایا پانی کے
گھونٹون سے نوالے اُتارے تھوڑے ہی عرصہ مین یہ حال ہو گیا ہی کہ چہرہ زرد ہو گیا ہی
پر آثار حضرت عشق ظاہر ہین خواجہ کے گانے کا سمان بندھا ہوا ہی یہی معلوم ہوتا
ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے ہین بے ساختہ منھ سے آہ نکل جاتی ہی تھوڑا جبراً کھانا
کھایا وزیرزادی کو بہت بڑا خیال ہی ملکہ کھانا کھا کے منھ ہاتھ دھو کے اس قصد
سے اُٹھی تھی کہ جاکر مسہری پر لیٹون کہ یکایک دھماکا ہوا اس زور سے دھماکا ہوا
کہ ملکہ اُچھل پڑی سب خواصین و مصاحبین بھی ڈر گئین اور جو چکا ہو کر دیکھنے لگین کہ

کیا واقعہ ہوا ملکہ نے حیران ہوکر وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ دھما کا کیسا ہوا باغ مین کیا کوئی
چور وغیرہ کودا ہی بڑا غضب ہی کہ دن دہاڑے اول شام چور آنے لگے کیا پہرہ چوکی در باغ پر
نہین ہی خواصون نے عرض کیا کہ سب دربان و پاسبان بیٹھے ہوئے ہین نہ معلوم یہ حرامزادہ کدھر
سے آیا ملکہ نے کہا کہ اچھا ذرا روشنی لے کر دیکھو تو سہی مگر یہ نہ کرنا کہ سب کی سب
چلی جاؤ مجکو اکیلا چھوڑ دو گی تو میرا مارے خوف کے دم نکل جائے گا تم سب موجود ہو تو
میرا کلیجہ سینہ مین ہاتھون اُچھل رہا ہی پیٹ مین سانس نہین سماتی ہی جو تم مین سے کوئی نہ
ہوگا تو نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ہم مین سے
کوئی نہ جائے گا صرف صنوبر و سوسن روشنی لے کر جائے گی اور دیکھ کر آکر عرض کرے گی
ملکہ یہ چور کے کودنے کا دھما کا نہین ہی کیا وہ ایسا دیوانہ وحشی ہی کہ سب تو جاگ
رہے ہین وہ کود پڑے گا کوئی شی گری ہی یا تو کوئی شاخ درخت خشک ہو گئی تھی وہ گری ہی
یا اور کوئی جانور گرا ہی ملکہ نے کہا کہ پھر جا کر دیکھو صنوبر و سوسن کنول ہاتھون مین لے کر
بارہ دری کے باہر آئین جیسے چبوترے پر پہونچین قصد کیا کہ نیچے اُترین کہ ایک برق
گری یہ جھک کر دیکھنے لگین دیکھا کہ ایک لاش چبوترے پڑی ہی یہ لاش کو دیکھ کر حیران
ہوئین کہ یہ لاش کسکی ہی اب جو قریب آکر دیکھا روشنی سے تو سنبل کی لاش پائی کہ سینہ
تیر ہوا ہی پشت کو توڑ کر پار گذر گیا ہی یہ واقعہ دیکھ کر اُن سب کے حواس جاتے
رہے اسکو کس نے قتل کیا کون ایسا زبردست تھا سوسن تو کھڑی تھی مقام پر لاش کے
پاس کھڑی رہی صنوبر خوب دیکھ بھال کر خدمت ملکہ مین آئی مگر بدحواس رنگ رو
متغیر چہرہ پر اُداسی اس حالت مین آکر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ کیون صنوبر کیا واقعہ
ہی جو تو بدحواس ہی کیا کوئی چور تھا میری سوسن کہان ہی صنوبر نے عرض کیا کہ کیا بیان
کرون جو واقعہ دیکھا ہی کہ دل پریشان ہو گیا ہی ملکہ عالم یہ کہکر رونے لگی اس قدر
روئی کہ ہچکی بندھ گئی ملکہ نے گھبرا کر فرمایا کہ کچھ صاف طور سے بیان کر روتی کیون ہی
سنبل کیسی کیسا دیوانی ہو گئی ہی سنبل تو خواجہ عمرو کی تھیلے کر طرف طلسم سے
گئی تھی وہ یہان کہان کیا کوئی جن یا پری کا سایہ تجھ پر ہو گیا ہی ابھی تو اچھی خاصی گئی تھی

وہان سے دیوانی ہوکر آئی ہر میری سوسن کو کہان گنوان آئی ذرا حواس درست کرکے بات
کر جب اسطور سے ملکہ نے کہا تب صنوبر نے گریہ ضبط کرکے عرض کیا کہ ملکہ وہ جو ہتھیار
ہوا تھا آپ نے مجکو اور سوسن کو دیکھنے کو بھیجا تھا مین اور وہ جو روشنی لیکر باہر گئی
جب چبوترے پر پہونچی تو ایک برق چمکی اب جو ہم نے غور کرکے دیکھا تو کوئی چیز چبوترے
پر سپھر پڑی ہوئی پائی جیسے کوئی لیٹا ہوتا ہر ہم دونون روشنی لیکر اُسکے قریب پہونچی اب
جو دیکھا تو ایک لاش پڑی ہوئی دیکھی کہ جسکے سینہ کے تیر پار تھا اب جو بغور دیکھا تو وہ
لاش تو سنبل کی تھی یہ دیکھکر ہمارے حواس جاتے رہے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا
مین نے سوسن کو اُس مقام پر چھوڑا اور خود آپ کو آگاہ کرنے آئی ہون تشریف
لے چلیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا یہ کلام حیرت انجام سُنکے ملکہ کے
حواس جاتے رہے فوراً ملکہ مع خواصون اور وزیرزادی کے ہمراہ صنوبر کے اس مقام پر
آئی جہان لاش سنبل کی پڑی ہوئی تھی آکر جو دیکھا تو سنبل کو کشتہ و پریشان پایا
سب خواصین ہائے سنبل وائے سنبل کہکر اپنے بال پریشان کرنے لگین اور چلانے
لگین ملکہ حیران و پریشان کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی سنبل کی لاش پڑی تھی
ہر ایک اپنا حال پریشان کرتی تھی جب سب روچکین اور حال پریشان کر چکین
اُسوقت ملکہ نے فرمایا کہ صاحبو ذرا دم لو حواس درست ہونے دو تمھارے ہائے
وائے کرنے سے سنبل جی نہ اُٹھے گی مجکو دریافت تو کرنے دو کہ یہ کیونکر قتل ہوئی اور
اسکو کس نے قتل کیا اور خواجہ کو کیا کیا آیا اس پر راہ مین کوئی بلا نازل ہوئی یا خواجہ
اسکو نقرہ دے کر اور قتل کرکے چلے گئے یا طلسم مین پہونچکر کوئی واقعہ پیش آیا جب
ملکہ نے اسطور سے کہا تو سب خاموش ہوئین مگر سنبل کی بہن نرگس کا عجب حال
تھا کہ وہ پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی اُسکو بھی سب نے سمجھا بجھا کر خاموش
کیا اُسوقت ملکہ نے اپنی چھوٹی طلب کی کچھ لاش کے داسنے ڈھلکر کچھ سر سونا
دراتے ہوا اُدھر پھینکے بچہ خوک کو جھٹکا کیا اُسکا خون لے کر اور کچھ خاک وہان کی اُٹھا کر
اُسمین ملائی اور وہ خاک اُس لاش پر ڈالی اپنی ران مین حیران ہوکر نشتر دیا اور

خون جو نکلا اُسکو لے کر لاش پر چھینٹا دیا فوراً حلوا تیار کیا اب اُسکو اپنے پاس رکھکر بیٹھی اور
اسم سحر پڑھنے لگی اور اُس لاش پر دم کرنے لگی جب تعداد تمام ہوئی پڑھنے کی کہ یکایک برق
چمکی اور آواز مہیب آئی کہ تمام بارہ دری ہل گئی سب کے دل دہل گئے ہر ایک کو پسینہ آگیا
مگر ملکہ لعلان جور پیکر اُسی طور سے اسم سحر پڑھے گئی جب تمام ہوا وہ لاش خود بخود اُٹھ
بیٹھی ملکہ نے جلدی سے وہ طباق حلوا اُسکے سامنے رکھدیا وہ حلوا اُسنے کھایا ملکہ نے
اپنی ران سے بہت جلد خون لے کر اُسکے مُنھ مین ڈالا جب وہ حلوا کھا چکی اور خون پی چکی
اُسیوقت گویا ہوئی کہ کیون ہم کو تکلیف دی ہی اگر کچھ دریافت کرنا ہی تو بہت جلد
دریافت کر کہ ہم کو مہلت زیادہ قیام کرنے کی نہین ہی ملکہ نے اشارہ سے خواصون سے
کہا کہ بہت جلد اور حلوا تیار کرو اُنھون نے جلدی جلدی حلوا تیار کیا ادھر ملکہ نے کہا کہ
مین نے آپ کو اس غرض سے زحمت دی کہ آپ یہ بتایئے کہ میری خواص سنبل کو
کس نے قتل کیا اور کس خطا پر اسکے پاس عمرو عیار تھا وہ کیا ہوا اُس لاش نے ایک
قہقہہ لگایا اور ہنس کر کہا کہ جو اسکا قاتل تھا اُسنے قتل کیا کیا تم دریافت کر کے کروگی
اُسکو قتل کوئی نہین کر سکتا ہی وہ قاتل ساحران عالم ہی تم نے بھی تو غضب کیا کہ عمرو عیار
کو اسیر کر کے باعلان اسکے ہاتھ روانہ کیا لوگ تو لگے ہوئے ہین اُنھون نے دیکھ لیا قتل
کیا اور عمرو کو رہا کر لیا ای لعلان یہ خیال کرلو کہ عمرو کو اور جسقدر خدا پرست ہین اُنکو
قتل نہین کر سکتا ہی عمرو کی موت ساحرون کے ہاتھ سے نہین ہی یہ خیال کرلو کہ یہ طلسم
فتح ہوگا کوہ بے ستون تباہ ہوگا بے ستون جادو مارا جائے گا بادشاہ سابق طلسم
رہا ہوگا شنکال قتل ہوگا طلسم مین اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہان بھی دین اسلام رونق
پائے گا طلسم کشا آگیا ہی قریب کوہ بے ستون فروکش ہی اُسکا لشکر زیر کوہ بلور اُترا ہوا
ہی سنبل کو طلسم کشا نے قتل کیا ہی اور اپنے عیار کو رہا کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکا عیار
اُسکے سامنے اسیر ہو کر جائے اور وہ دیکھا کرے ملکہ نے کہا کہ یہ فرمایئے کہ طلسم کشا کہان
تھا جو سنبل کو قتل کیا آواز آئی کہ ہم کو خبر نہین ہی کہ طلسم کشا کہان ہی آگاہ ہو کہ طلسم
کشا اپنے لشکر سے برائے فتح کوہ بے ستون چلا تھا وہ آکر کوہ زنگار نگ پر پہونچا

بے ستون جادو کو خبر ہوئی کہ طلسم کشا فلان مقام تک برائے تلاش لوح پہونچ گیا ہو خبردار
ہو جاؤ اُسنے اپنے سرداروں سے کہا کہ کوئی ایسا ہو کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کسی نے جواب
نہ دیا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک عرضی حکیم استقلینوس کی آئی ہو بے ستون
نے وہ عرضی لے کر پڑھی اُسمین یہ تحریر تھا کہ بانیان طلسم نے میرے متعلق یہ خدمت کی
تھی کہ جب طلسم کشا ادھر کو آئے مین روکون اور اُسکو نہ آنے دون لہذا مجکو کیا حکم ہوتا ہو مین
روکون یہ جو عرضی حکیم کی بے ستون نے دیکھی فوراً یہ دستخط کیے کہ شوق سے جاؤ اور
روکو یہ حکم پانا تھا کہ حکیم مع اپنے ملازمون کے طلسم کشا کے پاس پہونچا اور طلسم کشا کو
اپنے ہمراہ لیا تخت پر سوار کیا طائر اسرار جو حکیم کے پاس مدت سے قفس مین بند رہتا
تھا اُسکو کھولدیا اُسنے باواز بلند پکار کر کہا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا جو
اُسکی خدمت کرے گا اور اطاعت اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور ہر بات سے اور ہر بلا سے محفوظ
ہوگا اور بادشاہ سابق رہا ہوگا اور شنکال مارا جائے گا چنانچہ وہ حکیم قبل سے مع
اپنے ملازمون کے مسلمان تھا سب سے اُسنے کہا کہ تم نے سُنا کہ طائر اسرار نے
کیا بیان کیا وہ طائر تو بیان کرکے ایک طرف کو طلسم کشا کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا
حکیم نے اپنے مکان یعنے قصر بہشت تمثیل مین لے جاکر طلسم کشا کو مقیم کیا اور دعوت
کی اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین فکر قتل بے ستون آپ کو بتادونگا اور آپ کے
ہمراہ رہونگا مین آپ کا شریک ہونگا اسی سبب سے تو مین آپ کو اپنے مکان
پر لایا ہون چنانچہ طلسم کشا حکیم کا مہمان ہو وہ صحن باغ مین بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا کہ
سنبل عمرو کو پنجے مین دبائے ہوئے اُدھر سے گذری طلسم کشا نے اپنے عیار کو جو
قید دیکھا تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا سنبل کے سینہ پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر
گیا وہ تو تمام ہوئی خواجہ رہا ہو کر طلسم کشا کی خدمت مین پہونچے اُسکی لاش یہان
آئی اب خواجہ و طلسم کشا دونون حکیم کے مہمان ہین اور فکر قتل بے ستون کر رہے
ہین حکیم باغی ہو گیا ہو وہ قبل ہی سے باغی ہو گیا ہو کیونکہ خدا پرست تھا مین کہتا
ہون اور خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ یہ طلسم ضرور ضرور فتح ہوگا اور شنکال وغیرہ

ہوگئے سب حرام ہوگئے ہین سب مارے جاینگے جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ ہمیشہ راحت سے
رہیگا اور سنگ قضا سے مفر پائیگا اگر نہ شریک ہوگا تو طعمۂ تیغ اجل طلسم کشا
ہوگا تمام عالم کی نعمتین اُسکو نصیب ہونگی اور تیری جان نہ بچے گی بس جسکو اپنی بہتری
منظور ہو وہ مثل حکیم کے متابعت طلسم کشا کرے طلسم کشا کوہ بے ستون کو بے ستون جادو
قتل کرکے فتح کریگا بادشاہ سابق کو رہا کریگا وہ بند سوسن کو برباد کرکے لوح حاصل
کریگا اُسکے ذریعہ سے طلسم کو فتح کریگا اب اس طلسم کا بچنا محال ہی سب اہل طلسم کو لازم
ہی طلسم کشا کی متابعت کرین ورنہ خراب ہونگے لو اب مین جاتا ہون تم کو سب
حال معلوم ہوگیا ملکہ لعلان خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی جب یہ سب واقعہ سُن چکی تو
سمجھا کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شنکال مارا جائیگا ہان یہ تو بتایئے کہ جو کوئی طلسم کشا
کا شریک ہو بلکہ اُسکے کسی عزیز یا ملازم کا شریک ہو اُسکا کیا انجام ہوگا آواز
آئی کہ جسکا شریک ہوگا اُسکو راحت ملے گی خواہ طلسم کشا کے عزیز کا شریک ہو خواہ
کسی ملازم کا اُسکا مرتبہ ہوگا لعلان نے قصد کیا تھا کہ کچھ اور دریافت کرے کہ
آواز آئی اب ہم کو غصہ ہوتا ہی لاؤ ہماری خوراک ہم تمھارا کام کر چکے یہ سُننا تھا کہ ملکہ
نے طباق حلوے کا رکھدیا اُسنے سب کھالیا ادھر طباق خالی ہوا اُدھر سنبل دھم سے
گرا اور ایک شعلہ بھڑکا کہ لاش سنبل کی مثل ہیزم خشک کے جل گئی اور ایک طائر
اُس دھوے سے پیدا ہوا اور وہ بلند ہوکر گویا ہوا کہ ای لعلان آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا جو
طلسم کشا کی اطاعت کریگا یا اُسکے کسی عزیز و ملازم کی اُسکا مرتبہ ہوگا طلسم
کشا نے سنبل کو قتل کیا اپنے عیار کو رہا کیا طلسم کشا بے ستون و سوسن جادو
اور دیگر ساحرون کو مع شنکال کے قتل کرکے طلسم کو فتح کریگا جو اُسکا شریک ہوگا
امان پائیگا باقی سب مارے جاینگے کیونکہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی طلسم مین بہت
سے آثار ظاہر ہوا ہی جو آثار و علامات بانیان طلسم طلسم کے عمر تمام ہونے کی مقرر کر گئے تھے
سب ظاہر ہی پیدا ہین اور جو طریقہ طلسم کشا کی آمد کے تحریر کر گئے تھے اُسی طریقون
اور راہون سے طلسم کشا آیا ہی اب طلسم کا بچنا محال ہی یہ کہکر وہ طائر پرواز کرگیا

راوی بیان کرتا ہی کہ وہ پیر تھا سنبل جادوگا کہ جسکو ملکہ لعلان نے بھوک دیکر بلایا تھا
اُسنے سب حال آکر بیان کیا بوقت جانے کے لاش کو جلا کر چلا گیا اب اور کسی کے
قبضہ مین ہوگا جو اُسکو تسخیر کریگا راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ سب واقعات ملکہ
لعلان و اُسکی خواصون و وزیرزادی نے سُنے سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک
نے سنبل کے لیے بہت گریہ کیا اور حال پریشان کیا ملکہ لعلان کو بہت بڑا خیال
پیدا ہوا وہان سے اُٹھ کر اپنے کمرے مین آئی وزیرزادی کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے سنا جو کچھ
کہ سنبل کے پیر نے کہا اب مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون اگر مامون کی شراکت
کرتی ہون تو خراب ہون کا سامنا ہی میرے بھی دل کو یقین ہی کہ طلسم فتح ہوگا اُس کتاب
کو مین نے دیکھا تھا کہ جس مین بانیان طلسم کے حالات لکھ گئے ہین یہی سب
علامتین اُنھون نے بربادی طلسم کی تحریر کی تھین جو کہ آج کل زیر پیش ہین مین بیحد
فکرمند تھی اور اسی سبب سے خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کیا تھا گو مجھکو یقین تھا کہ خواجہ
رہا ہو جائینگے انکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی مگر مین نے بسبب اس امر کے کہ اگر میکبوڈی اور
مامون اس حال سے آگاہ ہونگے کہ لعلان نے میرے دشمن کو اسیر کیا اپنے پاس
قید رکھا میرے پاس نہ روانہ کیا تو ناراض ہو جائینگے مین نے روانہ کردیا تم نے دیکھا کہ وہ
راہ مین رہا ہو گیا اب مین کیا کرون اگر طلسم کشا کے شریک ہوتی ہون اول تو دین اور
مذہب مین خلل آتا ہی دوسرے مامون سے بگڑتی ہی تیسرے سب مجھ پر طعنہ کرینگے
اور مجکو بدنام کرینگے کہ کسی پر عاشق ہوکر اسنے طلسم کشا کا ساتھ دیا اور مامون کی دشمن
ہوگئی مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون وزیرزادی نے جواب دیا کہ میرے
نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے جب آپ کے مامون
آپ کو طلب کرین یہ کہلا بھیجیے کہ مین بہت علیل ہون حاضر خدمت نہین ہو سکتی
ہون انشاءاللہ بعد صحت کے حاضر ہونگی معاف فرمائی جاؤن اور اسی مقام پر بیٹھی
ہوئی تماشہ ملاحظہ فرمائیے کہ ہوتا کیا ہی اگر طلسم فتح ہو جائے اور بادشاہ طلسم قتل ہو جائے
تو طلسم کشا کی شراکت فرمائیے اور اطاعت کیجیے اور اگر طلسم کشا اسیر ہوکر قتل ہو اور

طلسم فتح نہ ہو تو پھر کیا ہی آپ اپنے ناموں کی شریک رہیے یہی خواہش دلی ہی ملکہ نے یہ
جواب دیا کہ یہ تو محال ہی کہ اب طلسم بچے پھر مین تمھارے کہنے پر اسوقت عمل کرونگی کہ جب
ایک مرتبہ خود طلسم کشا سے نہ مقابلہ کرلون اگر مین نے طلسم کشا کو مار لیا تو خیر ورنہ بعد اسکے
اپنے مقام پر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہون گی نہ ناموں کی شریک ہونگی نہ اہل اسلام کی
اس امرے بھی بچونگی کہ نہ یہ کوئی کہے گا کہ لعلان نے ناموں سے عداوت کی اور شریک
طلسم کشا ہوئی اور جان بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے بچے گی یہان بیٹھی ہوئی جنگ و پیکار
کا تماشہ دیکھا کرونگی وزیر زادی نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی جبکہ یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ
طلسم کشا قتل ہو گا نہ اُسکا عیار پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی صرف اپنے کو زحمت مین
ڈالنا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اسکو بھی تو معلوم ہو کہ ہم نے کسی کے
ملازم کو قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا تھا اُسنے خبر پاکر اُسکے خون کا دعویٰ کیا دوسرے
خواجہ کو اسیر کرکے لاؤن اور اپنے پاس قید رکھون تیسرے اُس حکیم کو سزا دون جو کہ
بانی طلسم کا بانی ہوا ہی جسنے بے ستون کو دھوکا دے کر طلسم کشا کو اپنا مہمان کیا ہی
اور بانی طلسم کی فکر کر رہا ہی اور صلاح دے رہا ہی تاکہ اور کوئی دھوکا نہ کھائے اُسکا حال
سب ظاہر ہو جائے وہ اور کسی کو مثل بے ستون کے دھوکا نہ دے جس طور سے
بے ستون نے اپنا شریک اور حافظ طلسم خیال کرکے اُسکے کہنے پر عمل کیا اسی طور سے
کوئی اور نہ اُسکے کہنے پر عمل کرے اور اسکی سزا دون کہ وہ جو بلا خوف و اندیشہ بیٹھے ہوئے
باہم فکر کر رہے ہین اُنکو بھی معلوم ہو جائے کہ ہمارے حال سے یہ لوگ آگاہ ہو گئے ہین اب
ہمیں ہوشیار رہنا پر ضرور ہی گو اس مین یہ امر ضرور ہو گا کہ ابھی اُنکو معلوم ہی کہ ہمارے حال
سے کوئی خبردار نہین ہوا ہی وہ شاید دھوکا کھا جائین اُس حالت مین ہوشیار ہو جاینگے
ہوشیار ہو جائین میرے دل کا حوصلہ تو نکل جائے گا کہ مین نے اپنے سنبل کے قاتل
سے عوض لے لیا اگر مین نے عمرو کو اسیر کر لیا طلسم کشا کے دل پر تو صدمہ پہونچے گا
عیار کے اسیر ہونے کا وزیر زادی نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی ہم کچھ زیادہ عرض نہین
کرسکتے ہین ملکہ نے جوابدیا کہ وہ لوگ جو اس بے غل و غشی سے بیٹھے ہوئے راحت سے بسر کر رہے

ہین اس امر سے اُنکے عیش و عشرت مین فرق آ جائے گا اور ہم جل رہے ہین ہم کو بھی چین ہو
کہ دشمن ہمارے تکلیف مین ہین اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب راوی کا بیان ہو کہ لعلان
کو صرف یہ امر منظور تھا کہ مین کسیطور سے خواجہ کو اسیر کرلاؤن اور اُنکو اپنے پاس رکھون گانا
سنا کرون اُنکی صحبت سے اپنا دل خوش کرون کیونکہ وہ خواجہ کے گانے پر عاشق تھی جب
ملکہ یہ کہہ چکی اُسوقت وزیرزادی نے ملکہ کی بلائین لے کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ واری
ایک بات ہم آپ سے دریافت کرین اُسکو سچ سچ ارشاد فرمائیے گا مین آپ کی دوست
ہون دشمن نہین ہون مجھسے نہ پوشیدہ فرمائیے گا اگر آپ دوست جانتی ہون یہ کہہ
قدم پر گر پڑی ملکہ نے کہا کہ خیلا کیا تو کچھ دیوانی ہوگئی ہو کہ بیکار کو ہاتھ بھی جوڑتی ہو قدم پر
بھی گرتی ہو اور پھر بیان نہین کرتی ہو کہ کیا بات ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری قربان
جاؤن آپ پر سے صدقے ہو کر مر جاؤن یہ بیان فرمائیے کہ بعد روانہ کرنے خواجہ کے جب
آپ نے جلسہ کو آراستہ فرمایا ناچ گانا ہونے لگا مین نے دیکھا کہ یکایک آپ کا
چہرہ متغیر ہوگیا اور آپ کو ہر ایک چیز سے نفرت ہوگئی گانے کی کیسی عاشق ہین آپ
آپ کا اُسکی طرف سے بھی دل بھر گیا اور ہر مرتبہ یہی کلمہ زبان سے نکلا کہ واہ کیا ہین
کیا خوب جسکے سبب سے مین نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا کہ مین نے جو
آپ کو مکدر پایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کو اسوقت کچھ صدمہ ہو جلسہ برخاست
ہو جائے تو بہتر ہی جسپر آپ نے فرمایا کہ کیا سنبل آگئی ہین تو اُسکا انتظار کر رہی ہون
مین نے عرض کیا تھا کہ سنبل کل شام کو آئے گی پھر آپ نے جلسہ برخاست کرکے
خاصہ نوش فرمایا مگر خاصہ بھی اچھی طرح سے نہین نوش کیا بلکہ مین نے دیکھا کہ کچھ نا
نہین کھایا پانی کے ذریعہ سے چند نوالے ہم سب کے دکھانے کے لیے کھائے
مین نے خیال کیا تھا کہ جب آپ مسہری پر تشریف لے جائینگی تو مین یہ سب
باتین دریافت کرونگی کہ اُس اثنا مین سنبل کا واقعہ پیش آیا جب سے جام آپکا
معلوم ہوا کہ عمرو عیار رہا ہوگیا وہ آپ کے چہرہ کی حالت برطرف ہوگئی یہ کیا سبب
تھا اور کیا باعث تھا کہ آپ کو خود بخود صدمہ پہونچا کس امر کا خیال بیٹھے بیٹھے آیا کہ

حالت ہوئی میرے تو حواس جاتے رہے بیان فرمایئے ملکہ لعلان نے جواب دیا کہ اے دل آرا
تو کیونکر جانتی ہو کہ مین سنبل سے بہت الفت رکھتی تھی اور اسکو از حد عزیز رکھتی تھی جب
مین نے خواجہ کو اسکے سپرد کر کے مامون کی خدمت مین روانہ کیا بعد روانہ کرنے کے مجکو خیال آیا
کہ دیکھون سنبل کا خانہ حیات کیسا ہی یہ پہونچے گی بھی وہان تک اب جو غور کر کے دیکھتی ہون تو
مجکو نظر آیا کہ راہ مین قتل ہوگی عمر و رہا ہو جائے گا بس مجکو صدمہ ہوا اور طبیعت مکدر ہوگئی اور
اپنی حماقت پر نادم ہوئی کہ تو نے پہلے کیون نہ دریافت کر لیا اسکا صدمہ جو ہوا تو پھر نہ کھانے کی
طرف رغبت ہوئی نہ ناچ کیطرف پریشان بہت تھی کہ تم نے وہ واقعہ بیان کیا مجکو بھی کچھ یقین آیا
جلسہ برخاست کرایا کھانے کا قصد کیا مارے صدمہ کے کھانا نہ کھایا گیا مگر قہراً و جبراً
نوالے اُتارے اس خیال سے کہ رات کا بھوکا رہنا اچھا نہین ہوتا ہی کیونکہ سنا جاتا ہی کہ
ایک آفت ہی وہ جو بھوکی رہتی ہی تو کوسنے دیتی ہی اور رات کو وہ جو کچھ کھایا جاتا ہی کھاتی ہی
دوسرے ایک وقت رات کے کھانے سے چالیس دن کی قوت کم ہوتی ہی چاہے دن کو
بھوکا رہے مگر رات کو نہ رہے سبب اسکا یہ ہی کہ دن کو تو پانی وغیرہ کھانا پینا ہوتا ہی نہین
کھانا کھایا تو اور ہی کوئی شی کھالی اور شب کو تو سونا ہوتا ہی اُسمین گو روح کو راحت ملتی ہی
مگر قوت زیادہ صرف ہوتی ہی اگر بھوکا ہوتا ہی بس اس خیال سے لازم ہی کہ اگر نہ پیٹ بھر کر
کھائے تو تھوڑا سا ضرور کھالے تاکہ ان سب باتون سے محفوظ رہے اسی خیال سے کھا
پیا کھانا کھا کر چلی تھی سونے کو کہ وہ دھماکا ہوا اے دل آرا جو میرا خیال تھا اور جو مین نے
تجھ سے دریافت کیا تھا وہی پیش آیا کہ سنبل کو طلسم تک پہونچنا نہ نصیب ہوا راہی
مین قتل ہوئی اور خواجہ رہا ہوگئے یہی صدمہ تھا اور یہی سبب تھا جو مین مکدر ہوئی
اور آثار رنج و ملال چہرہ پر ظاہر ہوئے دل آرا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ عالم یون اگر
آپ فرمایئے تو مین مان لون مگر میرا دل گواہی نہین دیتا ہی کہ یہ سبب تھا نہ مجکو اس امر
کا یقین آتا ہی معلوم ہوا کہ آپ مجکو اپنا دشمن جانتی ہین جب ہی تو اپنا راز مجھ سے نہین
بیان کرتی ہین یہ سبب نہین ہی بلکہ دوسرا سبب ہی خیر نہ بیان فرمایئے آپکو اختیار
ہی ہان آپ مجھ سے کیون بیان فرمانے لگین اُس سے بیان کرتی ہین جو کہ اپنا رازدار ہو

اُس سے نہین بیان کرتی ہین کہ جو کہ دشمن ہو جبکہ ہم دشمن ٹھہری تو ہمارا زندہ رہنا یا آپکے
پاس رہنا بیکار ہی ہم ضرور اپنی جان دینگی یا کسی طرف نکل جائینگی ملکہ نے ہنس کر جواب دیا کہ
کیون مچلا ہوئی ہو کیون دیوانی ہو تم کو کیا ہوا ہی تم میری رازدار نہ ہوگی تو اور کون ہوگا مین اپنا
اپنا حال دل نہ بیان کرونگی تو کس سے بیان کرونگی جو اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا یہ تمہارا
خیال خام ہی اور تصور ناتمام مجھکو کسکا صدمہ ہوگا میرا کون ہی ماں نہین وہ بھی مرگئین باپ کا
صدمہ اُٹھا چکی سوائے ماموں کے کسی کو رکھتی نہین ہون نہ مین کسی سے الفت رکھتی ہون نہ
کوئی مجھسے کہ اُسکا صدمہ ہو اور رنج تمھین لوگون سے مجھکو محبت و الفت ہی تمھین لوگ میری
دوست ہو اور دشمن ہو جو ہو تمھین لوگ ہو یہ تم بخوبی جانتی ہو کہ مین نے سنبل کو علم سحر کی
تعلیم دی اسکو مثل بھائی و بہن کے پرورش کیا اُسکے مرنے سے یہ میری حالت ہی اُسنے کہا
کہ ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ مجھسے صاف صاف نہ بیان فرمائیےگا اُسوقت تک
مجھکو قرار نہ آئےگا یہ کہکر بلائین لینے لگی اور سر قدم پر رکھدیا آخر کار ملکہ لاچار ہوئی اور کہا کہ مین
کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون کس احمق سے سامنا ہوا ہی کہ نہ ہاری مانے نہ جیتی سچ بات
کہو تو یقین نہین آتا ہی کیا کرون اُسنے کہا کہ اگر سچ بات ہوتی اور یقین نہ کرتی تو کتنا بگاڑ تھا سچ
بات کی یقین نہ کرنے والی گھری گور مین جائے جوانا مرگ مرے جو آپکے کہنے کا یقین کرے
اور سچ نہ جانے مگر سچ بات بھی ہو تو یقین آئے ہان اگر سچ آپ فرمائین اور مین یقین نہ کرتی تو
آپکو یہ فرمانا تھا کہ کیا کرون جو کوئی یقین نہ لائے آپ نے تو خود پوشیدہ کیا اور بات بناکر کہدی
جب اسطور سے اُسنے کہا ملکہ مجبور ہوئی اور کہا کہ ای دل آرا یہ میرا راز ہی کسی پر ظاہر نہ ہونے
پائے اسکا خیال رہے مین تجھکو اپنا دوست جان کر کہتی ہون جب تو زیادہ تر ضد کرتی ہی
اور اصرار کرتی ہی تو کہتی ہون ورنہ کبھی نہ بیان کرتی مین کبھی نہ کہتی جو کوئی اور ہوتا اپنا
یہ راز نہ کہتی تجھکو ایسا ہی دیانت دار اور صاحب اعتبار جانتی ہون جو کہتی ہون دیکھو یہ راز
کسی پر اصلا ظاہر نہ ہو دل آرا نے کہا کہ خداوند عجائب اُسکو غارت کرین جو آپکے راز
کو ظاہر کرے یا کسی سے کہے وہ زندہ درگور ہو اُسکو اُٹھارہی گھڑی کی موت آئے اُس کی
لاش کو مردے شو لے جائین وہ اپنی جوانی سے ناامید ہو اگر مین ایسا کرون تو مجھکو صبح دیکھنا

الغضب ہوا سیوقت مر جاؤن جب اسطور سے دل آرا نے کہا تو ملکہ نے اُسکو گلے سے لگا یا
اور کہا کہ ہائین ہائین یہ کیا کہتی ہو لو سُنو اے دل آرا جب سے مین نے عمرو کا گانا سُنا ہے اُسیوقت
سے میرے دل مین اُسکی الفت پیدا ہو گئی ہے یہی جی چاہتا ہے کہ سامنے بیٹھا ہوا عمرو گائے
جائے اور مین سُنا کرون مجکو اُسکی آواز بہت پسند آئی اور اُسکا گانا اُسوقت تو مین نے غصہ
مین اُسکو طرف طلسم کے روانہ کر دیا مگر پھر جو خیال آیا کہ یہ وہان جا کے قتل ہو جائے گا تو دل پر
صدمہ پہونچا اور اپنی نادانی پر بہت ندامت حاصل ہوئی اسی سبب سے مین اسوقت سے
ملول ہون نہ گانا سُنا نہ کھانا کھایا اُسوقت سے تصویر عمرو سامنے پھر رہی ہے یہی معلوم
ہوتا ہے کہ عمرو بیٹھا ہوا گا رہا ہے اُسی ولولہ مین مُنھ سے واہ نکل جاتی تھی کیون دل آرا کیا غضب
کا گانا تھا اور کیا قیامت کی آواز تھی مین یقین کرتی ہون کہ اس گانے کا تو کوئی نہ ہوگا نہ
اس گلے کا ضرور یہ کوئی اوتار ہے میرا یہی جی چاہتا ہے کہ اُسکو جہان سے ممکن ہو پیدا کرون اور
اُسپر سے ہزار ہزار مرتبہ قربان ہون اور ہمہ وقت اپنے سامنے بٹھلائے رکھون کسیوقت اپنے
سے جدا نہ کرون کیا کرون دل آگیا ہے مگر اُسکے گانے پر نہ کہ اُسکی صورت پر صورت تو ایسی ہے کہ
کوئی اُس بنئے یا کانہ مین لوٹا بھی نہ رکھوائے مگر گانا بہت غضب کا ہے اُس گانے نے
میرے دل کو پائمال کر ڈالا اور میرا دل قابو سے نکل گیا اور مین بدون اُسکے بیقرار ہون خیر اس
سے تو اطمینان ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سنبل ماری گئی بیزار سے ماری گئی میری یہ پریشانی
زائل ہوئی کہ وہ جا کر شنگال کے حوالے کرے گی وہ قتل کر ڈالے گا اس امر سے زیادہ
پریشان تھی اور زیادہ صدمہ تھا ہر مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرتی تھی کہ یہ تو نے کیا کیا مگر
مجبور ہو گئی تھی اُسوقت یہ جی چاہتا تھا کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر دل پر جبر کیے ہوئے
تھی اور صبر جب سے یہ معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اُسوقت سے وہ بیقراری تو کم ہوئی اب
فقط یہ خیال ہے کہ اُسکو کسی طور سے لاؤن اور گانا سنون چنانچہ جب تم نے یہ کہا کہ آپکو لازم
ہے کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے نہ مامون کی شریک ہو جیے نہ طلسم کشا کی
جب مین نے یہ سوال کیا کہ اے دل آرا اب مین کیا کرون تو نے سب سُنا جو کہ طائر نے کہا
اور جو سنبل کے مرنے اور تم نے یہ کہا تو مین نے کہا تھا کہ مین ایکمرتبہ جا کر طلسم کشا

سے ضرور سامنا کرون گی اور عمرو کو گرفتار کرکے لاؤن گی اگر طلسم کشا کو مین نے اسیر یا قتل کیا تو خیر ورنہ اپنے مقام پر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی تو یہی سبب تھا کہ مین نے یہ خیال اپنے دل مین کیا ہو کہ یہان سے جاکر طلسم کشا پر سحر کرون اور عمرو پر اگر طلسم کشا کو مع عمرو و حکیم کے پکڑلون تو ان دونون یعنے حکیم و طلسم کشا کو تو قتل کرڈالون اور عمرو کو اپنے پاس رکھون اور گانا سُنا کرون اور اگر طلسم کشا پر قبضہ نہ ہو تو خواجہ کو جسبطور سے بن پڑے اسیر کر لاؤن اگر خواجہ پر بھی قبضہ نہ ہو تو یہان آکر خاموش ہوکر بیٹھ رہونگی اور اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ دیکھا کرون گی اگر مامون جان طلسم کشا پر غالب آئے اور طلسم فتح ہوا مامون جان نے طلسم کشا وغیرہ کو پکڑلیا تو جسبطور سے ممکن ہوگا عمرو کو رہا کرلاؤنگی اور اپنے پاس قید رکھونگی اور گانا سُنا کرونگی اگر طلسم کشا غالب آیا اور طلسم فتح ہوگیا تو طلسم کشا کی شراکت کرونگی اور اطاعت اُس حالت مین بھی ہر روز عمرو کا گانا سننے مین آیا کرے گا عیش و عشرت سے بسر ہوگی یہی سبب تھا کہ مین نے تمھارے کہنے کو اسطور سے قبول کیا تھا کہ مین عمرو کے گانے پر عاشق ہوئی ہون ورنہ یہ ممکن تھا کہ مامون پر یہ آفت نازل ہوتی اور مین یہان خاموش بیٹھی رہنے کا قصد کرتی اگر وہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے جاتے تو مین بھی ماری جاتی پہلے اپنی جان دیتی بعد کو اگر آنچ آتے دیتی پھر بھی لاش برابر لاش مامون کے پڑی ہوتی مگر دل سے ناچار ہوگئی کیا کرون یہ بھی خیال ہوا تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اگر طلسم کشا کی شراکت کرتی ہون تو سب بدنام کرتے ہین اور اگر مامون کی شراکت کرتی ہون تو ماری جاتی ہون جو تم سے رائے لی تم نے وہ رائے دی مین نے پسند کیا اے اب تو تم کو میرے حال دل سے آگاہی ہوگئی دل آرا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ملکہ بہت بڑی مصیبت مین تم مبتلا ہوئی ہو اس امر کو دل سے دور کرو دیکھو ہمارے کہنے پر عمل کرو اسمین بڑی بڑی خرابیان اور بُرائیان ہین آیندہ تم کو اختیار ہے اس امر مین بدنام ہوجاؤگی ہم تم کو نصیحت کرتی ہین کہ اس سے اچھے اچھے گانے والے ممکن ہونگے یہ عمرو کیا چیز ہے اس خیال سے باز آؤ ورنہ سوائے بدنامی اور خرابی کے کوئی صورت نہین ہے ملکہ نے جواب دیا کہ دل پر کسی کا قابو ہے جو مین اپنا قابو کرون مگر

اسمین بدنامی کی کونسی صورت ہی بیان تو کرو جبکہ مین نہ ماموں کی شریک ہونگی نہ طلسم کشا کی
اپنے مقام پر بیٹھی رہونگی تو پھر کیون بدنام ہونگی ہان اگر ماموں کی شراکت نہ کرون اور طلسم کشا
کی شریک ہو جاؤن تو بدنامی کی صورت ہی دل آرا نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی جو کام
کیجیے گا ذرا سمجھ بوجھ کر کیجیے گا ہر پہلو کو بچا کر ملکہ نے جواب دیا کہ مین ایسی نادان نہین ہون
کہ بدون سمجھے بوجھے کوئی فعل کر گذرون رسوائی بدنامی کا خیال نہ کرون بس دل آرا ملکہ کے
پاس سے چلی آئی اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگی کیا تدبیر کرون جو ملکہ کے دل سے یہ خیال
دور ہو جب کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی تو اس امر مین فکر کرنے لگی کہ یہ جو مین نے ملکہ کو
صلاح دی ہی اسمین تو کسی قسم کی قباحت نہین ہی ہر طرح سے غور کیا اور ہر پہلو کو خیال کیا
کوئی نقصان و قباحت نہ پائی نہ کوئی صورت بدنامی کی معلوم ہوئی بس خاموش ہو رہی اور
سو رہی ادھر ملکہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر اور اختر شماری مین بسر کی اس خیال سے کہ صبح
ہوے تو مین جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور عمرو کو جہانتک ممکن ہو اسیر کر لاؤن خلاصہ یہ کہ صبح
ہوئی ملکہ اپنے کمرہ سے باہر آئی سب خواصون اور مصاحبون نے آکر مجرا کیا وزیرزادی بھی
آئی ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے منھ ہاتھ دھو کر اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ کیا جب آراستہ
ہو چکی تو وزیرزادی و مصاحبون نے آکر عرض کیا کہ حضور کا کیا قصد ہی کیا ماموں جان کے
پاس تشریف لے جانے کا قصد ہی ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ طلسم کشا کے مقابلہ کا قصد
ہی کہ اس سے جا کر مقابلہ کرون گی اور سزا دونگی اور حکیم اسقلبنوس کو تب ان سب نے
عرض کیا کیا ہم کو ہمراہ نہ لے چلیے گا ملکہ نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی مین ابھی تو آتی ہون
اسکو سزا دے کر تب عرض کیا کہ یہ ممکن نہین ہی ہم کنیزین بھی ضرور ہمراہ ہونگی وزیرزادی نے
کہا کہ یہ لونڈی تو ساتھ نچھوڑے گی چاہیے آپ ناراض ہون چاہیے خوش طلسم کشا کا ساتھ
وہ مالک باطل سحر ہی نہ معلوم کیسی پڑے کیسی نہ پڑے خدا نخواستہ دشمنون کو کوئی آنچ آپ آئے
تو ہم کس کے سہارے جئینگے اور کس کے بھروسہ پر زندگی بسر کرین اگر اُس وقت پر وہان
موجود ہونگے تو اپنا سینہ سپر کرینگے آپ کو بچا لینگے جب اس طور سے کہا تو ملکہ نے
جواب دیا کہ اچھا چلو تم سب ہم کو بہت پریشان کرتی ہو ہم تم سب سے نہایت درجہ

پریشان ہوتے ہین مگر کیا کرون تم کسی طور سے میرا ساتھ ترک بھی نہین کرتی ہو اور مجکو بھی تم سے
سے الفت ہو گئی ہو بس کوئی تدبیر بن ہی نہین پڑتی ہو کہ تم کو ناراض کرون خیر چلو مگر اس
امر کا خیال رہے کہ جب تک مین حکم ندون تم مین سے کوئی نہ تو طلسم کشا پر سحر کرے نہ اسکے
ملازمون پر ورنہ مین ناراض ہونگی مین اکیلی کافی ہون کیونکہ نہ تو ابھی اُسکے پاس لوح طلسم
ہو کہ جسکے سبب سے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا نہ وہ ساحر ہو مین جاتے ہی گرفتار کر لونگی
سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس ملکہ نے اُنکو بھی حکم دیا ہر ایک اسباب سحر سے
آراستہ ہوئی ملکہ نے طاوٗس سحر سے بنایا اُسپر سوار ہوئی پھر تو کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی
اژدر پر سوار ہوئی سحر سے بنا کر جسقدر ساحران تھین سب ملکہ کے ہمراہ ہوئین ملکہ اُن سبکو
لے کر طرف باغ حکیم اسقلینوس کے روانہ ہوئی بہ قصد مقابلہ صاحبقران یہان صاحبقران
پاس حکیم کے بیٹھے ہوئے ہین بارہ دری مین پردے بندھے ہوئے ہین حکیم سامنے مؤدب
حاضر ہو فکر قتل بے ستون ہو رہی ہو یہ وہ دن ہو کہ جسدن خواجہ حکیم شیاطین کو اسیر
کر کے لائے ہین اور صاحبقران نے خواجہ کو براسے خبر خداوند کوہ نشین روانہ کیا ہو کہ
سے شیاطین کے خواجہ جا چکے تھے کہ یکایک برق چمکی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ
یہ برق کیسی چمکی کیا ابر آیا ہو اگر ابر آیا ہو تو باہر نکل کر سیر کرین اور صحرا مین چلکر شکار کھیلین
حکیم نے باہر کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ آسمان تو صاف ہو یہ برق ساحر کی آمد کی خبر
ہوتا ہو کہ بے ستون آپکے اور میرے حال سے آگاہ ہو گیا اُسنے کسی ساحر کو روانہ کیا
ہو کہ جا کر طلسم کشا و حکیم کو اسیر کر لاؤ یہ اُسی کی آمد کی برق ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اگر وہ آگاہ
ہو گیا اور کسی ساحر کو روانہ کیا ہو اور وہ ساحر آتا ہو تو آنے دو ہمارا تمھارا کیا بنائے گا اپنے کرنے
کی سزا پائے گا یہان آکر مارا جائے گا یہ فرما کر صاحبقران سنبھل کر بیٹھے اور اسم اعظم ورد زبان
کیا حکیم بھی دعائین پڑھنے لگے اور صاحبقران و حکیم اُسی طرف دیکھنے لگے جدھر برق چمکی
تھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ یکایک ہوا پر سے باز و ہنس و اژدر آتش نشان
طاوٗس زمین پر اُترنے لگے اُس پر جادوگرنیان سوار ہین مگر سب حسین و خوبصورت جواہر
ہین از سر تا پا غرق اسباب سحر سے آراستہ جھولیان شالون پر پڑی ہوئین وہ سبکی سب

صحن باغ مین آئین اور صف باندھکر کھڑی ہوئین سب کا رخ بارہ دری کیطرف ہو کہ یکایک
ایک طاؤس زمردنگار ہوا پر سے زمین پر آیا اُسکے برابر ایک مار بھی تھا صاحبقران نے دیکھا
کہ اُس طاؤس پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جمال خورشید تمثال از سرتا پا دریاے جواہر
مین غوطہ مارے ہوئے سر پر تاج رکھے ہوئے علامت شاہزادگی پیدا اسباب سحر سے
آراستہ جھولی بائین شانہ پر بادلے کی پڑی ہوئی لباس سرخ گلے مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ
شفق مین آفتاب نکلا ہوا ہی دونون ابرو مثل نیمچہ کے آنکھین براے قتل عشاق بس پلکین یہ
معلوم ہوتین ہین کہ صف تیر فگنون کی براے مقابلہ آراستہ ہی گلا صراحی دار کمر پتلی سینہ پر
جوبن کا اُبھار زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ ثابت ہوتا ہی کہ دو ناگنین ہین کہ لہرا رہی ہین
رخ مثل آفتاب کے روشن قد مثل شمشاد کے خلاصہ یہ کہ از سرتا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی
دہانہ چھوٹا غنچہ دہن گلبدن برابر اُسکے باز پر وزیرزادی نہایت سادی مندیل وزارت سر پر
رکھے ہوئے مگر وہ بھی حسین و مہ جبین آکر اُن سب کے آگے کھڑی ہوئین اور اس طرف
دیکھکر کچھ اشارہ کیا اُدھر ملکہ و وزیرزادی و سب خواصون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب
تمثال خورشید جمال کہ عارض اُسکے مثل گل سرخ کے توی مسند پر جلوہ گر ہی کہ تمام بارہ دری
اُسکے نور جمال سے روشن ہی اور سامنے حکیم اسقلینوس دست بستہ بیٹھے ہوے ہین اسی
طرف دیکھ رہے ہین ہر ایک صاحبقران کے حسن خداداد کی تعریف کرنے لگی اور
کہنے لگی کہ کیا خوبصورت جوان ہی ایسے حسین ہم نے آجتک نہین دیکھے جیسا یہ حسین ہی
معلوم ہوتا ہی کہ یہی طلسم کشا ہی ہم نے کتابون مین لکھا دیکھا تھا کہ حمزہ بہت خوبصورت
ہی اور اُس کتاب بھی دیکھا تھا کہ جسمین تصویر طلسم کشا کی بنی ہوئی تھی اور لکھا بھی تھا
کہ یہ طلسم کشا بہت حسین ہی اب ہم نے پہچانا کہ یہی طلسم کشا اسکی صورت بالکل اُس
تصویر کے مشابہ ہی جو کہ کتاب مین بنی ہوئی ہی جیسا کہ سنتی تھی اور کتاب مین لکھا دیکھا
تھا ویسا ہی طلسم کشا کو پایا بخوبی پہچان لیا واقعی یہ لائق اسکے ہی کہ معشوق بناؤن وہ جو
شاہزادیان اسیر عاشق ہو ہو کر نکل آئی ہین اسکی محبت مین اُنھون نے کوئی بے جا
نہین کیا بلکہ بجا کیا لائق الفت و محبت کرنے کے ہی دوسری نے جواب دیا کہ پھر کیا ہم

معشوق بناؤ تمھاری تعریف تو اسی طریقہ کی ہی اُسنے کہا کہ نوج جو کہ تمھاری بی بی کا دشمن
ہو ہم اُس سے محبت کرین واہ کیا خوب اگر یوسف بھی ہو تو ہم اُسکے طرف نہ دیکھین یہ کیا
ہی مگر جیسا ہوتا ہی اُسکی تعریف یا مذمت کی جاتی ہی کوئی یہ ہی نہین ہی کہ جس سے محبت ہو
اُسکی تعریف کی جائے اور کوئی دوسرا حسین بھی ہو تو تعریف نہ کی جائے اگر تعریف کرنے
سے یہی امر ثابت ہوتا ہو کہ عاشق ہو گئی تو اب نہ تعریف کرونگی خواصون مین تو یہ تقریر
ہو رہی ہی ایک دوسرے سے مذاق و دل لگی کر رہی ہی ادھر ملکہ نے صاحبقران کو دیکھکر
وزیرزادی سے کہا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ ایک تو حکیم ہی
دوسرا وہ جو مسند پر جلوہ گر ہی مثل آفتاب کے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی طلسم کشا
ہی ملکہ نے کہا کہ کیا تم نے نہین پہچانا معلوم کیا ہوتا ہی طلسم کشا ہی معلوم ہونے کی تم نے
ایک ہی کہی تم کو مین تصویر دکھا چکی ہون پھر یہ لفظ کہتی ہو دیکھو سر مو فرق نہین ہی کیا
ٹھیک ٹھیک تصویر بنائی ہی مین تو دل مین بانیان طلسم کی تعریف کر رہی ہون کہ
بالکل ٹھیک تصویر بنائی بال بھر کا فرق نہین نکلا اے دل آرا ذرا نظر دوڑا کر دیکھو کہ
عمرو عیار بھی ہی اس صحبت مین مین تو دیکھ رہی ہون مجکو نہین دکھائی دیتا ہی دل آرا
نے کہا کہ ملکہ وہ تو نہین معلوم ہوتا ہو آپ سحر سے دریافت فرمایئے آپ پر ظاہر
ہو جائے گا ملکہ نے دل آرا کی زبانی سُنکے کچھ اسم سحر پڑھا اور اپنے ہاتھ پر دم کیا
اب جو پشت دست کو دیکھا لکھا ہوا پایا کہ اے لعلان حور پیکر خواجہ عمرو کو طلسم
نے رہا ضرور کیا تھا وہ طلسم کشا کے پاس تھے مگر اُنکو شیاطین نے افرم جادو
کو بھیجکر اسیر کرا لیا تھا خواجہ نے افرم کو قتل کر کے اُسکی صورت بنکر شیاطین کو اسیر
کیا اور صاحبقران یعنے طلسم کشا کے پاس لائے طلسم کشا نے خدا پرست ہونے کا
سوال کیا اُسنے شرط کی کہ مجکو آپ خداوند کوہ نشین کے حال سے آگاہ فرما دیجیے تو
مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون چنانچہ طلسم کشا نے خواجہ عمرو کو برائے دریافت حال
خداوند کوہ نشین کے روانہ کیا ہی وہ ادھر کو گئے ہین طلسم کشا اُنکا انتظار کر رہا ہی
ملکہ لعلان نے یہ دریافت کیا کہ مین جا کر راہ مین اُسکو اسیر کر لون معلوم ہوا کہ اگر تم

گھر جاؤ گی تو اسیر ہوگی کیونکہ اُدھر جانا تمھارا اچھا نہین ہی بلکہ یہان آنا بھی اچھا نہ تھا کیونکہ آج
کل تمھارے ستارے خراب ہین اُدھر جاکر بیکار زحمت مین مبتلا ہوگی جب یہ ملکہ لعلان حور پیکر
کو معلوم ہوا کہ خواجہ یہان نہین ہین اور شہمبر تعقب خواجہ مین جانا اچھا ہی تو دل سے کہا کہ خیر
کہ پھر دیکھا جائے گا قصد کیا کہ واپس چلون خیال آیا کہ بدون طلسم کشا سے مقابلہ کیے ہوئے
واپس جانا خرابی کی بات ہی یہ سب اپنے دل مین کہین گے یا تو ملکہ طلسم کشا سے ڈر گئی جو
بدون مقابلہ واپس آئی یا طلسم کشا پر عاشق ہو گئی یا عاشق قبل سے تھی کہ اسی بہانے سے
اُسکو دیکھنے کی کس چاہ سے آئی تھی اور پھر طلسم کشا کو دیکھ کر چلی گئی دوسرے طلسم کشا بھی اپنے
دل مین خیال کرے گا کہ یہ ساحرہ جو آئی تھی مجھ سے ڈر کر چلی گئی گو مین جس مطلب سے آئی
تھی وہ نہ ہوا خیر کچھ تو اپنے آنے کا اثر ظاہر کرون تا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے اور چال
کی خبر نامون کو ضرور ہوگی وہ جب سنینگے تو ضرور شک کرینگے بدون مقابلہ کیے ہوئے جانے پر
دوسرے یہ لوگ بھی خبردار ہو جائینگے کہ ہمارا حال کھل گیا اسطور سے یہ خوف و خطر بیٹھ کر
باہم مشورہ نہ کیا کرینگے یہ سوچ کر آگے بڑھی اور اپنی مصاحبون سے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ مین
طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز آئی اور وہ مجھکو اسیر کیے لیتا ہی یا قتل کرتا ہی تو تم سب ملکر
اسپر سحر کرنا اور مجھکو اُسکے ہاتھ سے بچا لینا اور جب تک مین غالب آؤن اسوقت تک
ہشیار ہونا یہ کہکر آگے چلی اُدھر صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ یہ
کون حسین ہی اور یہ یہان کیون آئی ہی اسکا کیا نام ہی اور کیا غرض ہی یہان آنے سے حکیم
فیلقوس نے کہا کہ یا صاحبقران یہ ملکہ لعلان حور پیکر بھابھی شنگال کی ہی یہ
یہان سے دس کوس پر ایک پہاڑ ہی کہ اُسکا نام لعلان کوہ ہی اسپر یہ رہتی ہی اور
وہان کی حکومت کرتی ہی اسکے آنے کی غرض یہ معلوم ہوتی ہی کہ شنگال کو میرے
حال سے آگاہی ہوئی ہوگی اُسنے اسکو میری گرفتاری و آپ کی اسیری کے لیے
روانہ کیا ہوگا اس غرض سے یہ آئی ہوگی اور کیا غرض ہی دیکھیے معلوم ہوئی جاتی ہی وہ
خود ظاہر کرے گی صاحبقران نے کہا کہ اسکی مان زندہ ہی حکیم نے کہا کہ وہ بہت بڑی
ساحرہ اور رنگا رنگ تھی مر گئی اُسکے جسم نجس سے یہ دنیا پاک ہوئی اسکا باپ بھی بہت

بڑا ساحر زبردست تھا مارا وہ بھی مر گیا اُسکی شادی ابھی نہین ہوئی ہی ناتخدا ہی شنکال چچا بتاتا ہی
کہ مین خود اسکو اپنے تصرف مین لاؤن بہ اسی سبب سے اُسکے پاس نہین رہتی ہی اسکو انکار
ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ دختر و بھانجی مین کوئی فرق نہین ہی مگر ان ساحرون مین جب دختر کے
ساتھ ہم بستر ہو ناجائز ہی تو یہ تو بھانجی ہی اسکے ساتھ تو بدرجہ اولے جائز ہی یہ خود انکار کرتی ہی
اسی سبب سے بھاگی بھاگی پھرتی ہی اور ماموں سے ناخوش ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جب
یہ ماموں سے ناخوش ہی تو پھر اُسکے کہنے سے ہمارے مقابلہ کو کیون آئی جواب دیا کہ یہ تو
عناد ہی دوسرے اسکو کب یہ گوارا ہوگا کہ طلسم فتح ہو اور ہم سب برباد ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ اگر یہ میری اطاعت کرے اور میری شریک ہو تو بعد فتح طلسم کے مین اسکی شادی
کسی اپنے سردار کے ساتھ کر دونگا کیونکہ مجکو اسکی صورت پسند آئی ہی مین خیال کرتا ہون کہ
ایسا نہ ہو کہ یہ اس خیال سے اور ماموں کے کہنے سے اپنے کو ہلاک نہ کرائے جہان تک
ممکن ہوگا اگر یہ مجھ سے مقابلہ کرے گی تو مین اسکو زندہ اسیر کرونگا اور فتح طلسم تک اسکو
اسیر رکھونگا بعد فتح طلسم کے اگر اسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ پھر دیکھا جائے گا حکیم
نے جواب مین عرض کیا کہ خداوند نعمت یہ امر محال ہی یہ لوگ کبھی راہ راست پر نہ آئینگے
نہ معلوم انکے کان مین شیطان نے کیا پھونک دیا ہی خصوصاً عزیزان و قرابت داران
شنکال کے یہ بہت سیاہ قلب و تیرہ درون ہین انکا راہ راست پر آنا بہت ہی محال
ہی جب ان سب نے بادشاہ طلسم سابق سے عداوت کی اور نمک حرامی پر کمر کسی جو
کہ ان کا بادشاہ اور مالک تھا جسکے سبب سے ان کو بڑی راحت و آرام تھا جسکا
یہ نمک کھاتے تھے اُسکے دشمن ہو گئے اُسکو قید کر لیا اور خود مالک طلسم ہو کر بیٹھے جس نے
شنکال کی اطاعت نہ کی اُسکو قتل کیا بہت سے تابعین شاہ سابق اسی جرم پر مارے
گئے بہت سے فرار ہو گئے اور اپنے کو پوشیدہ کیا یہ شنکال خود بادشاہ بن بیٹھا پہلے
وزیر تھا اسنے رفتہ رفتہ تمام سپاہ کو اپنا کر لیا اور سب ارکین طلسم کو ملا لیا اُنسے ملکر
سب تحفہ جات طلسمی پر قبضہ کیا جب سب پر قابض ہو لیا تو بادشاہ کو اسیر کر لیا
اب جو بادشاہ نے دیکھا کہ نہ مین تحفاجات پر قابض ہون نہ کوئی میرا شریک ہی

مجبور ہو گیا اور اسی امر کو غنیمت جانا کہ قید رہوں ایسا نہ ہو کہ یہ نمک حرام قتل کر ڈالیں قصہ کوتاہ
نے بادشاہ کو بے ستون کے حوالے کیا کہ اسکو ایسے مقام پر قید کرو کہ کوئی اسکے حال سے
آگاہ نہ ہو اور ہر قسم کی تکلیف دینا چنانچہ نہ معلوم بے ستون نمک حرام نے کہاں قید کیا
ہو کہ کوئی قید خانہ سے آگاہ تک نہیں ہو ہاں جب آپ بے ستون کو قتل فرماینگے
اور گوہ بے ستون برباد ہوگا اُسوقت بادشاہ طلسم رہا ہوگا وہ جب آپ سے ملیگا
اُسوقت لوح کا پتہ ملے گا اور وہی لوح آپ کو دلائے گا یہ ہم بھی سنتے ہیں کہ کوئی دربند
سوسن زردہان کی مالک سوسن جادو ہو اُسکے پاس لوح طلسم ہو اسیقدر حال ملکہ غزالہ
کو بھی معلوم ہو جو کہ اسکے قتل میں شریک ہوئی نہ اُسکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہو نہ
مجکو میں آج تک کبھی دربند سوسن کو گیا نہ وہ باوجودیکہ میں بھی ایک رکن طلسم سے
شمار کیا جاتا ہوں مگر دربند سوسن سے آگاہ نہیں ہوں صاحبقران نے فرمایا کہ انشاء
اللہ میں بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہوں اور دربند سوسن کو فتح کر کے لوح حاصل کرتا ہوں
صاحبقران حکیم سے یہ تقریر فرمارہے تھے مگر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُدھر ملکہ
سلطان حور بیگم نے آگے بڑھکر پکار کر کہا کہ او حکیم اسقلینوس تونے بڑا غضب کیا کہ
طلسم کشا کو مہمان کیا ہم پہلے تیرے حال سے آگاہ نہ تھے کہ تو خدا پرست ہو اور
طلسم کشا کا دوست ہو ورنہ ہم تجکو بھی مثل بادشاہ کے اسیر کر لیتے تونے دوستی کے
پردہ میں دشمنی کی ہم سے ملا رہا اور طلسم کشا کا دوست رہا اور تونے بے ستون جادو
کو دھوکا دیا کہ میں طلسم کشا کو روکونگا اور اجازت لے کر طلسم کشا کو اپنے مکان پر لایا اور
مہمان کیا اور بلاخوف بیٹھا ہوا اصلاح کر رہا ہو تیری وہ مثل ہوئی کہ دریا میں رہنا اور
مگر مچھ سے بیر یا وہ زہا تھی اپنی فوج کو مارے تو ہم سب کا دشمن نکلا افسوس تونے
بڑی دشمنی کی مگر میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گا اگر اپنی خیریت چاہتا ہو تو
طلسم کشا کو میرے حوالے کر اور دین اسلام ترک کر ورنہ یاد رکھ کہ میں ابھی تجکو جلا کر
خاک سیاہ کر دونگی تونے بہت بڑا فریب کیا اور ہم سب کو دھوکا دیا کیا تجکو اس
بات کی خبر نہ تھی کہ کوئی میری حالت سے آگاہ ہوگا جو بلاخوف ایسی حرکت کی

بلا اندیشہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہے طلسم کشا کو لیے ہوئے اور صلاح بین کر رہا ہے دیکھیں کیسا
دیتی ہوں سارا حکیم پنا نکالے دیتی ہوں حکیم نے جو یہ تقریر سُنی برہم ہو کر جواب دیا کہ ای
لعلان حور پیکر کیوں اسقدر لاف و گزاف کر رہی ہے یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ طلسم کشا کو تیرے
حوالے کروں اور دین اسلام ترک کروں مین کبھی تجھ سے خوف نہ کرونگا جو تیرے بنائے
وہ کر لے مین تیرے سامنے موجود ہوں ای حور پیکر آگاہ ہو کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور
بے ستون مارا جائے گا بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا اور نمک حراموں سے بدعت
کا بدلا لے گا اور تم سب کو ہلاک کرے گا بہت تم لوگوں نے بدعت اُسپر کی خدا
نے اُسکی سُن لی وہ منتقم حقیقی ہے ضرور ظالموں سے انتقام لیتا ہے اُسکو کسی کا ظلم پسند
نہیں آتا ہے وہ خود ظالم ہے نہ کسی پر ظلم کرتا ہے نہ ظلم کو پسند کرتا ہے ظالم پر عذاب نازل کرتا
ہے بس یاد رکھو کہ جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہ سب سزا پائینگے ہم کو کیا سزا دے گی مین
کہتا ہوں کہ تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائے گی دیکھ طلسم کشا سامنے تیرے موجود ہے
تو اس کے تیغ کا شکار ہوگی تیری قضا تجکو یہاں کھینچ کر لائی اگر اپنی زندگی درکار ہے
تو اقدام طلسم کشا کو بوسہ دے اور اطاعت کر ورنہ یاد رکھ کہ اسطور سے قتل کی جائے گی
تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور ہم کو رحم نہ آئے گا جب یہ جواب اس
نے حکیم سے سنا جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تیری قضا آئی ہے خیر مین طلسم کشا سے بھی کام
کر لوں تو تجکو اس تقریر کی سزا دوں یہ کہکر صاحبقران کی طرف خطاب کر کے کہا کہ ای
طلسم کشا اگر تو اپنی خیریت اور زندگی کا خواستگار ہے تو جو مین تجھ سے کہوں وہ کان دھر کر
سُن کہ تو نے بہت بڑی بیری یہ خطا کی کہ مین نے عمرو عیار کو اسیر کر کے اپنی خواص
سنبل کے ہاتھ شہنشاہ طلسم کی خدمت مین روانہ کیا تھا وہ ادھر سے جاتی تھی اُسکو
لیے ہوئے تو نے اُسکو قتل کر کے عمرو کو رہا کر لیا بس اسی مین خیریت ہے کہ میرے مجرم
کو میرے حوالے کر اور اپنے لشکر کو چلا جا اس طلسم کے فتح سے باز آ کیونکہ اس طلسم کا
فتح ہونا دشوار ہے اول تو لوح کا ہاتھ آنا بہت مشکل ہے جب لوح ہاتھ آئے گی تو
طلسم کو کیا فتح کرے گا تو اس حکیم نامعقول کے کہنے پر نہ عمل کر اور نا میرا بھول کر

نقصان طلسم تو تیرے شریک ہو گئے ہین اور انھون نے ورغلان کر فتح طلسم پر آمادہ کیا ہی اور
تیرے عیار نے طلسم مین جا کر چند عیاریان جو کین اور وہ رہا ہو گیا اور تو نے چند مرتبہ ماموں جان
کو شکست جو دی تو تو شیر ہو گیا ہی وہ اور زمانہ تھا اُسوقت تک اس امر کا خیال نہ تھا کہ تو
فاتح طلسم ہی جب سے معلوم ہوا کہ تو فاتح طلسم ہی سب بندوبست ہو گیا اب تو بھلا کوئی
طلسم مین بدون بادشاہ کی اجازت کے جا تو سکے کیون تو اُن لوگون کے بہکانے اور اس
شیر کے ورغلانے پر کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہی اور کیون اپنی جان کو زحمت مین
ڈالتا ہی تو یہ نہ خیال کر کہ مین اس طلسم کو فتح کر لونگا اس طلسم کا فتح کرنا بہت دشوار ہی یہ
طلسم بہت مشکل سے فتح ہوگا اول تو فتح ہی نہ ہوگا یہ مثل اُن طلسمون کے نہین ہی کہ جنکو
تو نے فتح کیا ہی اس طلسم کا ہر ایک ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی جو ساحر تیرے
شریک ہوئے ہین وہ کیا حقیقت رکھتے ہین ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہو جاینگے
انکے بھروسہ پر نہ بھول اپنے آپ سے نہ بھول یہ طلسم بہت دشوار ہی اور مشکل سے تیار
ہوا ہی ہر ایک اس طلسم کا ذرہ و پتہ تیرا دشمن ہی اور اسمین سحر بھرا ہوا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی
تیرے لیے مین ہی کافی ہون ابھی تجکو اسیر کر کے لیے جاتی ہون ہان اگر تو اس امر کا اقرار
کرے کہ مین عمرو عیار کو تیرے حوالے کرونگا اور طلسم سے دست بردار ہو کر چلا جاونگا تو
مین بھی دست بردار ہوتی ہون اس امر کا خیال کرلے کہ گویا تو نے طلسم کو فتح کیا کہ اپنی جان
بچا کر یہان سے چلا گیا کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوا نہ تیرے دین و مذہب سے کوئی تعرض
کیا گیا یہان سے تیرا اپنی جان سلامت لے جانا بھی گویا طلسم کو فتح کرنا ہی آیندہ تجکو اختیار
ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ او نازنین یہ کیا تو بک رہی ہی ہان مین نے ہر در
ایک ساحرہ کو قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا مین کیونکر نہ رہا کرتا کیونکہ وہ میری جان و
مال ہی میرا بھائی ہی میری صاحبقرانی کی شوکت اُسی کے وجہ سے ہی وہ میرا محسن
جان بخش ہی تجھ ایسی سو ہون تو مین اُسپر سے نثار کرون بلکہ اگر اُسپر مجھے آنچ آئے
تو مین اپنے کو ہلاک کرون اور اسکو بچاؤن یہ کیا تو بک رہی ہی کہ میرے مجرم کو میرے
حوالے کر و آج تک کہین ہوا ہی کہ بھائی بھائی کو اُسکے دشمن کے حوالے کر دے

اور اپنی جان بچالے مین جان دونگا اور خواجہ کو بھی نہ دونگا تو بیکار تکرار کرتی ہی اور رفعہ اب ممکن ہی کہ مین بدون اس طلسم کے فتح کیے ہوئے یہان سے جاؤن اس طلسم کی کیا حقیقت ہی مین نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جو کہ بہت دشوار گذار تھے جنکے مرحلے اس طلسم کے برابر تھے میری اولاد نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جنکے روبرو اس طلسم کی کوئی اصل نہین ہی طلسم ہوش ربا ایسا طلسم کوئی نہ ہوگا کہ جسکی لوح کا پتہ و نشان نہ تھا جبکہ اسکی لوح کو تلاش کرکے پیدا کیا اور اسکو فتح کیا تو اسکی کیا اصل ہی یاد رکھ کہ جس خدا نے کمک کرکے یہان تک پہونچادیا وہ لوح بھی دلوادے گا اور طلسم کو بھی فتح کرادے گا مین کیا فتح کرونگا اگر میری قضا یہان مجکو لائی ہی تو اس سے بھی کوئی چارا نہین ہی مگر مین مرد ہون جو تجھسے کہتا ہون وہی کرتا ہون بدون فتح طلسم واپس نہ جاؤن گا بقول شاعر شعر یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نیچم ز حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار جو کہ ثابت قدم ہین وہ قدم آگے بڑھا کر پیچھے کو نہین ہٹاتے ہین بلکہ یہی قصد رکھتے ہین کہ جہانتک ممکن ہو قدم آگے ہی بڑھے بس جب کہ ہم نے اس طلسم کے فتح کے قصد سے یہان قدم رکھا ہی تو اب بدون فتح کیے ہوئے واپس جانا محال و دشوار ہی اس امر مین تیری قیل قال بیکار ہی بس اب تو تکرار نہ کر اگر اپنی زندگی چاہتی ہی تو آ میری اطاعت کر اور مطیع ہو ورنہ جدھر سے آئی ہی اسی طرف چلی جا اپنی جوانی پر رحم کھا مجکو تیری صورت پر رحم ہی کہ ایسی صورت یون برباد ہوگی اپنی جوانی کو برباد نہ کر اسی کو غنیمت جان کہ تجکو زندہ چھوڑتا ہون اگر اور کوئی ایسی تقریر کرتا تو اسکو جواب زبان تیغ سے دیتا لہذا بس اپنے اوپر رحم کھا بیکار اپنے کو مبتلائے سحر نہ کر تو کیا مجکو اسیر کرے گی بڑے بڑے ساحر تو میرا بفضل خدا سے کچھ نہ بنا سکے اور میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور بھاگ گئے تو کیا میرا مقابلہ کرے گی ابھی یا تو فرار ہو گی یا اسیر ہو گی یا قتل ہو گی ملکہ نے یہ جواب سُنا مسکرا کر کہا کہ معلوم ہوا تم یون یہانسے مرجاؤگے جب تک سزا نہ پاؤگے خیر مجکو اس سے کوئی غرض نہین ہی مین خلاصہ تم سے کہتی ہون کہ تم خود

میرے حوالے کرو چاہے جاؤ یہان سے چاہے نہ جاؤ تم کو اختیار ہے جب طلسم فتح کرنے کو
جاؤ گے آپ ہی کسی بلا مین مبتلا ہوگے اور مارے جاؤ گے مجکو اس سے کیا کام جو
آگ کھائے گا وہ انگارے ہگیگا ہم کو کیا غرض مین جس مطلب سے آئی ہون وہ یہ ہے کہ تم نے
میرے مجرم کو پناہ دیا ہے اسکو میرے حوالے کرو اسکے بعد تم کو اختیار ہے مین اسکو لے کر چلی
جاؤنگی اگر نہ دوگے تو زبردستی تم سے لونگی خواہ جبر و خواہ بخوشی جبتک اسکے لیے ہوئے نہ
یہان سے نہ جاؤنگی پس اسی مین خیریت ہے کہ عمرو کو میرے حوالہ کرو تاکہ میرے اور تمھارے فساد نہو
اگر فساد منظور ہے تو بارہ دری سے باہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون میرے نزدیک اسی مین خیریت
ہے کہ عمرو کو میرے حوالے کرو کیون ایک عیار کے لیے اپنے کو زحمت مین ڈالتے ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ مین تجھ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ خواجہ میرے بھائی ہین مین انکو ہرگز ہرگز نہ دونگا
تو بیکار بار بار اس امر پر تکرار کرتی ہے اگر تو کچھ قوت رکھتی ہے تو مین باہر آتا ہون تو مجھے مار
ڈال اور خواجہ کو مجھ سے زبردستی لے جا تو مین جانون اور یہ جو تو نے کہا کہ طلسم لے
کا جانے اور چند مفسدون کے ورغلانے پر آنا اور انکے اوپر بھروسہ نہ کرنا تو مین سواے
ذات خدا کے کسی پر بھروسہ و تکیہ نہین کرتا ہون وہی میرا مالک ہے جو اسکو منظور ہوگا وہی
ہوگا مین آتا ہون یہ فرماکر غضب سلیمانی ٹیک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فوراً بارہ دری سے
باہر تشریف لائے لعلان جادو پیکر نے صاحبقران کو دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوا تمھاری قضا
تمھارے سر پر آ رہی ہے کچھ حربہ کرو صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا دستور نہین ہے کہ حریف
پر پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے خدا بچائے گا اسوقت ہم بھی اپنا حربہ کرینگے
لعلان نے کہا کہ معلوم ہوا بالکل ہی اجل آگئی ہے خیر دیکھون کہ یہ تکبر تیرا اخیر تک بجا رہتا
ہے یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر اسکے ہمراہ جو کہ ساحر آئے ہین صف باندھے ہوئے
کھڑے ہین اور عقب پشت صاحبقران حلیم کھڑے ہوئے دعا پڑھ کر دافع سحر
پڑھ پڑھ کر صاحبقران اور اپنے اوپر دم کر رہے ہین پس لعلان نے جھولی سے
ایک بیضہ فولادی نکال کر اسکو اپنی زبان کے خون سے رنگ کر اسم سحر دم کر کے
صاحبقران کی طرف پھینکا اُدھر صاحبقران نے جو اس بیضہ کو آتے ہوئے دیکھا

اسم سحر پڑھ کر اُسکو ہاتھ مین لے لیا وہ بیضہ مثل موم سے ہو گیا صاحبقران نے اُسکو
زمین پر پھینکدیا فرمایا کہ دیکھ مین نے تیرے سحر کو دفع کر دیا اب اور کوئی سحر کر لعلان نے
جو یہ واقعہ دیکھا بہت حیران ہوئی کہ وہ یہ سحر ہی کہ بڑے بڑے ساحر اسکو یون دفع نہ
کر سکتے تھے جسطور سے طلسم کشا نے اسکو دفع کیا ضرور یہ طلسم کو فتح کریگا یہ کہکر
دل سے فوراً ایک نارنج نکالا اُسکو صاحبقران پر یا ساحری کہکر مارا وہ قہقہہ کرتا ہوا
طرف صاحبقران کے چلا جب قریب پہونچا شق ہوا ایک چادر آگ کی صاحبقران
کے اوپر گری صاحبقران نے جو اسم اعظم دم کیا وہ آگ دھوان ہو کر برطرف ہوئی
ایک بال بھی جائے صاحبقران کا اُسکے سبب سے نہ میلا ہوا اب کی مرتبہ اسنے ایک
ناریل نکالا اُسکو بالائے آسمان پھینکا وہ جا کر شق ہوا اُس سے ہزارون ستارے
پیدا ہوئے وہ سب صاحبقران پر چلے انکا اثر یہ ہی کہ جسکے اوپر ایک ستارہ گرا ہو
سے جو جلا تو تمام جسم کو جلا کر خاک کر دیا مگر یہ سب بھی قریب صاحبقران آکر خاک ہو گئے
لعلان نے یہ واقعہ دیکھ کر پیچھے ہٹ کر دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک اژدر دہان
آتش فشان زمین سے پیدا ہوا اسنے اشارہ کیا وہ اژدر صاحبقران کیطرف فلہ آتشین
چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران بلا خوف و خطر کھڑے رہے جب قریب آیا اسم اعظم قریب
سلیمانی پر دم کر کے اب جو تیرا بدلکر ہاتھ مارا اُس اژدر کے مثل خیار تر کے دو پرکالے
ہو گئے ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا کہ جسنے اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس اژدر
کا ہلاک ہونا تھا کہ لعلان نے دستک دی کہ ایک پتلی ایک کشتی لے کر زمین سے
پیدا ہوئی اُسمین ایک گولہ آہنی رکھا ہوا تھا اور ایک گلدستہ بس لعلان نے پہلے
وہ گولہ اُٹھایا اور اُسپر کچھ دم کر کے بائین ہاتھ مین لیا اور داہنے ہاتھ سے گلدستہ اُٹھا کر
صاحبقران پر مارا وہ گلدستہ شق ہوا اُس سے ہزارون رنگ کے پھول مثل پرکالہ
آتش کے پیدا ہوئے اور سب طرف صاحبقران کے چلے معاذ اللہ اگر ایک پھول
بھی پڑ جاتا تو تمام جسم صاحبقران کو جلا دیتا مگر بہ سبب برکت اسم اعظم کے وہ سب
دفع ہو گئے ذرا بھی ضرر نہ پہونچا بس اب کی مرتبہ لعلان نے برہم ہو کر وہ گولہ زمین پر

اسکا زمین پر پڑنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور زمین شق ہوئی ایک دریائے زخار اُس زمین سے
پیدا ہوا کہ جسکا کنارہ عدم سے ملحق تھا وہ دریائے ناپیدا کنار جوش مارتا ہوا طرف صاحبقران
کے چلا کہ ڈبو دون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اب جو ہاتھ دریا مین ڈالا نہ وہ دریا تھا
نہ پانی تھا خشک زمین اسیطور سے تھی یہ دیکھکر لعلان نے سحر کیا کہ ایک طرف سے
ایک شیر ببر غراتا ہوا اور ایک طرف سے ایک گینڈا پیدا ہوا دونون نے صاحبقران پر
حملہ کیا صاحبقران نے ایک کو عقرب سے اور ایک کو تمقام سے قتل کیا جب لعلان
سحر کر کے عاجز آئی اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر کوئی سحر اثر نہ کریگا بہ سبب اسم اعظم
کے اس سے مقابلہ بیکار ہے تو اپنے دل کا حوصلہ نکال چکی اب جو طلسم کشا تیرے اوپر
حملہ کریگا اُسکے ہاتھ سے مفر نہ ملیگا یا وہ اسیر کریگا یا قتل اب یہانسے بھاگ
یہ سوچ کر لعلان نے کہا کہ اے طلسم کشا مین اور ایک سحر کرتی ہون اسکو دفع کر تو جانون اسنے
یہ سوچ لیا تھا کہ طلسم کشا پر سحر کرے وہ تو اُسکے دفع کرنے کی فکر مین ہوگا تو اپنی جان بچا کر بھاگ
جا سوائے اسکے کوئی تدبیر جان بچنے کی نظر نہین آتی ہے اور تو جس غرض سے آئی تھی وہ بھی
مطلب نہ ہوا تو خواجہ کے اسیر کرنے کو آئی تھی وہ یہان موجود ہی نہین ہین پھر تجھکو کیا ضرورت
ہے کہ تو بیکار کو اپنے کو ہلکان کر اور زحمت مین ڈال یہ سوچ کر اور دل مین تجویز کر کے صاحبقران
پر ایسا سحر کیا کہ ہزارون جانور برابر گنجشک کے صاحبقران پر منقار کھول کر چلے اور ایک طرف
سے چادر آب چلی اور ایک سمت سے چادر آتش بڑھی جب چارون طرف سے صاحبقران
پر سحر کا یورش ہوا صاحبقران اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے یہ اسوقت کو غنیمت
جان کر فوراً اپنے طاؤس سحر کو اڑا کر طرف اپنے باغ کے اپنی ہمراہیون سے یہ کہکر روانہ ہوئی
کہ مین تو جاتی ہون تم بھی آؤ اس ظالم طلسم کشا کے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ اور صاحبقران
سے پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا اسوقت تو مین جاتی ہون تیرے اسم اعظم کے بند کرنے کی فکر
کرلون اور اسکو فراموش کرا دون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی تیرے اوپر بہ سبب اسم اعظم کے
سحر اثر نہین کرتا ہے یہ کہتی ہوئی صاف نکلی ہوئی چلی گئی اسکا جانا تھا کہ اسکے ساتھ کی جادو
گرنیان حسین اپنے اپنے باز و ہنس کو اڑا کر راہی ہوئین اُدھر صاحبقران نے ان سب

انھون کو اسم اعظم پڑھکر دفع کیا اب تو وہ سب بلائین دفع ہو گئین اور مشتاع صاف ہو گیا صاحبقران
نے اُسمین سے ایک کا نشان تک نہ پایا تمام باغ خالی تھا حکیم اسقلینوس سے پوچھا
کہ کیا دھوکا دیا اور کس طور سے اپنی جان بچا کر نکل گئی خیر جانے دو مجھکو خود اسکا قتل
منظور نہ تھا حکیم نے عرض کیا کہ وہ کہہ گئی ہی کہ اسم اعظم کا بندوبست کرون تو پھر آکر مقابلہ
کرونگی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا کر سکتی ہی وہ کیا اسم اعظم کا بندوبست کریگی جو خدا کو
منظور ہوگا وہ ہوگا خدای بزرگ است جب اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے مین موجود
ہون جسطرح اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اسوقت کیا بنا لیا
جو پھر آکر بنا لیگی جو سحر کیا وہ دفع کیا پہلے اُسنے مجھ ہی سے مقابلہ کیا تمسے تو خبر بھی نہ ہوئی
اگر وہ کوئی سحر تم پر کرتی تو مین اسم اعظم پڑھکر اُسکو بھی دفع کرتا تم پر آنچ نہ آنے دیتا حکیم
اسقلینوس نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو مین آپ ایسے پشت [illegible] ہوا تھا
دعائین پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا مگر بڑی خرابی ہوئی کہ میرے حال سے یہ لوگ آگاہ ہو گئے
اب راحت سے بیٹھنا دشوار ہی ایک نہ ایک آفت ہر روز برپا ہوا کریگی [illegible]
کی جائے اسی سبب سے مین نے آپ کو اپنا مہمان کیا تھا کہ راحت سے تشریف رکھیے
مشورہ و صلاح کرکے بندوبست کیا جائے اُسمین یہ خرابی پیدا ہوئی اب کیا کیا جائے
صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام فکر و اندیشہ نہین ہی اگر خدا نے چاہا تو جلد اس طلسم کو
فتح کرینگے اور بادشاہ طلسم کو رہا کرینگے اگر خبر ہو گئی تو ہو جانے دو خدا حافظ و نگہبان ہے
جسنے آجتک اپنی حفاظت مین رکھا اور دشمنون کے شر سے بچایا وہ ہمیشہ بچائیگا اور
حفاظت کریگا حکیم نے عرض کیا کہ سوائے اُسکی ذات کے اور کسکا بھروسہ ہی وہ
مالک و مختار ہی اُسی کی ذات پر ہر وقت بھروسہ کرنا زیبا ہی مین خوف نہین کرتا ہون بلکہ
میرا یہ مطلب ہی کہ دشمن آگاہ ہو گئے اب دیکھین کہ کیا تدارک کرتے ہین جو بلا نازل
کرینگے وہ فضل خدا سے دفع ہو جائینگے جب آپ ایسا پشت و پناہ ہو تو پھر خوف کس
امر کا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران آکر مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھ
گئے باتین ہونے لگین بالکل صاحبقران کو خوف و ہراس نہ تھا اسی طور سے [illegible]

ے باتین کرنے لگے اُدھر لعلان جو بھاگی تو اُسنے اپنے باغ مین جاکر دم لیا اسکے بعد اسکی
سب مصاحبین وخواصین و وزیرزادی پہونچی ملکہ نے اُن سب سے کہا کہ دیکھا تم نے
مین نے کوئی دقیقہ اس امر مین باقی نہ رکھا کہ یا تو مین طلسم کشا کو اسیر کرلون یا قتل کرون
مین نے وہ وہ سحر کیے ہین جو اپنے کمال کے تھے مگر ایک کا بھی طلسم کشا پر اثر نہ ہوا
اُسنے سب آفتون کو کس آسانی سے دفع کیا جب مین نے دیکھا کہ اُسپر کوئی سحر اثر نہین
کرتا ہو اور اب کی مرتبہ وہ حملہ کرے گا یا تو مین اسیر ہو جاؤنگی یا قتل ہونگی بس مین نے دل مین
خیال کیا کہ اب یہان سے بھاگنا چاہیے بس مین نے اُس پر اس قسم کا سحر کیا کہ چارون
طرف سے اُسپر آفتین نازل ہوئین مین وہان سے یہ خیال کر کے کہ اب مکان پر جاکر یہ
تدبیر کرون کہ طلسم کشا کا اسم اعظم بند کرون یعنے بھلا دون اُسکے بعد پھر اسپر سحر کر کے اسیر
کرون میرا قصد یہ تھا کہ طلسم کشا کو اسیر کر کے حکیم کو اسیر کرون جب مین طلسم کشا سے عاجز
ہوگئی اور اُسپر قبضہ نہ ہو سکا تو حکیم پر کیونکر قبضہ ہوگا جب مین اُسپر سحر کرونگی طلسم کشا اُسپر
سے بھی دفع کر دے گا اُسکی کمک کرے گا اس خیال سے مین نے حکیم سے مزاحمت نہ
کی اور چلی آئی اب بندوبست کر کے ان دونون کو اسیر کرلونگی اگر ماموں جان مجکو شراکت
کے لیے طلب کرینگے تو اُنسے بہانہ کر دونگی کہ علیل ہون اور اپنا بندوبست کرونگی اُسکے بعد
پھر خود طلسم کشا سے مقابلہ کرونگی سب نے عرض کیا کہ یہ راے آپ کی بہت
درست ہو بدون بندوبست کیے ہوے مقابلہ کرنا بیکار ہو اپنے کو زحمت مین مبتلا کرنا
ہو ملکہ نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے یہ تدبیر سوچی ہو ماموں جان کو
اسکا کچھ بھی خیال نہین ہو وہ اپنے تحفاجات اور طلسم پر بھولے ہوے بیٹھے ہین
اُنکی شراکت مین سواے ذلت اور خواری و جان دینے کے کوئی صورت نہین ہو مین
ایسی نادان نہین ہون کہ ایسی حالت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ مجکو اس امر کا یقین ہو
کہ کوئی طلسم کشا پر غالب نہ آے گا ہان جب مین اپنا بندوبست کرلونگی پھر ضرور
مقابلہ کرونگی سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی وہی ہم سب کی بھی راے ہو
کیونکہ ہم تو آپکے ملازم ہین بس ملکہ نے اُن سب کو رخصت کیا اور دل مین

کہا کہ اب مین اپنے حساب مقابلہ کرنے والے کو جو کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرے ہزار ہزار
لعنت کرتی ہون مین اب بھی نہ مقابلہ کرتی مگر کیا کرون کہ جس غرض سے گئی تھی وہ مطلب
نہ ہوا کہ خواجہ نہ ملے مگر اس سبب سے مقابلہ کیا کہ بدون مقابلہ واپس آنا بھی خلاف مصلحت
تھا اول تو لوگ نہ معلوم کیا کیا گمان کرتے دوسرے طلسم کشا یہ خیال کرتا کہ لعلان مجھ
سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ چلی گئی گو مین اسکا کچھ نہ کر سکی مگر پھر بھی اسکو کچھ تو خیال ہوا ہوگا
اور اُسے جانا ہوگا کہ ساحرہ زبردست ہے ملکہ نے یہ خیال اپنا وزیرزادی سے ظاہر کیا
اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بہت خوب کیا جو کچھ کیا مگر اب میری یہ راے ہے کہ آپ طلسم
کشا کے مقابلہ کو نہ جائین کبھی اور نہ اس امر کا قصد کرین ملکہ نے جواب دیا کہ تو دیوانی
ہوئی ہے مجھکو کیا ضرورت ہے مین نے دل مین قصد کر لیا ہے کہ اب اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی
تماشہ دیکھونگی اگر کوئی مجھکو کمک کے لیے طلب بھی کرے گا تو بیماری کا بہانہ کر دونگی
جب طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا تو اُسکی شراکت کرکے عمرو کی صحبت سے بہرہ ور
ہونگی یا طلسم نہ فتح ہوگا اور مامون جان طلسم کشا و عمرو کو اسیر کر لینگے تو مین جاکر
عمرو کو رہا کرا لاؤنگی اور اپنے پاس قید رکھونگی طلسم کشا کا مامون جان کو اختیار ہے وزیرزادی
نے بلائین لے کر کہا یہی راے ٹھیک اور بہتر ہے مین نے اس خیال سے کہا کہ آپنے
فرمایا تھا کہ مین بندوبست کرکے اور اسم اعظم کو بند کرکے مقابلہ کرونگی ملکہ نے جواب دیا
کہ کیا سہل ہے اسم اعظم کا بند کرنا اسم اعظم بھی کوئی جانور ہے یا انسان یا کوئی چیز ایسی ہے
جو کہ روان ہو یا کوئی سوراخ ہے کہ بند کر دیا رہا یہ امر کہ اسکا بند کرنا بھی یہ ہے کہ ایسا سحر کیا
کہ قلب پر سے فراموش ہو گیا تو یہ کوئی آسان نہین ہے اس مین بڑی مشکل ہے اور تم نے
دیکھا ہوگا کتابون مین کہ جس نے اسم اعظم بند کیا جو کہ اسوقت رواج ہے کہ اسم اعظم بند
ہو گیا تو اُسکا بند کرنے والا ضرور مارا گیا تو مجھکو اپنی جان دو بھر نہین ہے کہ بیکار گو مین اپنے
پیچھے بلا لگاؤن یہ کلمہ جو مین نے کہا صرف اُن دونون کے اطمینان و طلسم کشا کے خوف
دلانے کے لیے کہا ورنہ مین کیون ایسی کوشش کرنے لگی ہان اُسوقت کرتی کہ
جب مجھکو یہ یقین ہوتا کہ یہ طلسم فتح نہ ہوگا جبکہ عمر طلسم تمام ہو چلی ہے پھر ایسی کوشش کرنی

بیکار ہو بلکہ ایسی کوشش کرکے اپنی جان کو رائیگان کرتا ہوا ہو دل آزار کوئی مرکر پھر زندہ نہین ہوتا
ہو اگر بخین نے نخل جوانی سے کیا ثمر پایا ہو جو مین اپنے کو ان آفتون مین مبتلا کرون یہ صرف اس
خیال سے کہا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے وزیر زادی یہ سُنکے خوش ہوگئی اور ملکہ کی بلائین
لین اور پھر عرض کیا کہ آپ نے بڑی عقلمندی اور دانائی کو کام فرمایا خوب اپنے کو ہر امر
سے بچایا اسکا نام ہو دانائی و عقل یہ عرض کرکے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی بلکہ خاصہ
نوش کرکے مسہری پر آرام آرام پذیر ہوئی اب ملکہ کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہو کہ دیکھیے انجام
طلسم کیا ہوتا ہو اور خواجہ کے فراق مین مبتلا چھوڑا جاتا ہو ناظرین اسکا خیال رکھین کہ ملکہ
نعلان تور پیکر بہ سبب الفت خواجہ کے پوشیدہ طور سے جابجا خواجہ و صاحبقران کی
کمک کرتی ہو کیونکہ اسکے دل مین الفت خواجہ و محبت اسلام نے اپنا گھر کر لیا ہو اسکا حال
آئندہ تحریر ہوگا اسوقت اسکو تو اسی مقام پر یعنے اپنے باغ مین رکھا جاتا ہو کہ یہان
رنج و غم مین مبتلا تھی ہوئی سحر سے خبرین دریافت کیا کرتی ہو جہان موقع ہوگا وہان جاکر
کمک کرے گی انشاء اللہ تعالے اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اور صاحبقران حکیم کے یہان مہمان
ہین خواجہ کا انتظار کر رہے ہین اور براحت و آرام بسر کر رہے ہین

اب چند کلمہ بے ستون جادو کے ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کس فکر مین مبتلا ہو
اور اسنے کیا بند و بست کیا ہو و دیگر حالات ور قلمبند ہونگے

راویان اخبار اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب حکیم اسقلینوس کی
عرضی بے ستون نے دیکھی تھی اور حکم دیا تھا کہ اچھا تم جاکر روکو اور حکیم نے صاحبقران کو
بلاکر اپنا مہمان کیا تھا اور طائر اسرار طلسمی نے وہ آواز دی تھی جوکہ منشی احمد حسین
صاحب مرحوم اپنے جزون مین تحریر کر چکے ہین اُسی زمانہ مین بے ستون جادو نے
تابع ساحر مقرر کیے تھے کہ تم حکیم کے حالات دیکھتے رہنا کہ کیونکر طلسم کشا کو روکتا ہو
کس طور سے پیش آتا ہو اور کیا تدارک کرتا ہو اور ان حالات کی مجکو خبر دیتے رہنا وہ
ساحران سحر نگران تھے اُسوقت سے حکیم اسقلینوس و صاحبقران کے حالات

کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا ہی کہ جب بے ستون کو معلوم ہوا
ہی کہ طلسم کشا کوہ رنگا رنگ پر آ گیا ہی اور طائران سحر نے اسکو خبر دی ہی تو اسکا دربار آراستہ تھا
اور یہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ یہ کوہ بے ستون کا مالک ہی اُسوقت اسنے اپنے سرداروں
سے کہا تھا کہ کوئی ایسا ہی کہ جا کر طلسم کشا کو روکے کہ اُسوقت حکیم کی عرضی آئی تھی کو پہلے ارادہ
قصد تھا کہ ساحر کو روانہ کروں جب حکیم کی عرضی آئی تو اسنے اُس قصد کو موقوف کرکے حکیم کو
حکم دیا کیونکہ ایک مرتبہ یہ قیلاس جادو کو روانہ کر چکا تھا اور وہ مارا گیا تھا اس سبب سے
اسنے اور ساحر کو نہ روانہ کیا اور اس امر کو غنیمت جانا کہ حکیم روکے ساحر نہ جائے اپنے سرداروں
کو بچایا بعد روانہ کرنے طائران سحر کے بے ستون نے سرداروں سے کہا کہ ای بھائیوں یہ
مقام غفلت اور وقت بیخوف بیٹھنے اور اطمینان سے رہنے کا نہیں ہی کیونکہ طلسم کشا یہاں تک
آ گیا اگر حکیم کے روکے سے نہ رُکا اور حکیم کو بھی اُسنے اسیر یا قتل کیا تو تم لوگوں کو تیار
کرنا ہوگا اور مقابلہ میں جانا ہوگا اسواسطے ہر وقت تیار رہو کہ جب میں حکم دوں فوراً
میرے ہمراہ ہو جاؤ یہ وقت ہوشیاری اور جان نثاری ہی یہی مقام ہی اگر یہاں اگر
طلسم کشا ہم سب پر غالب آیا اور کوہ بے ستون فتح ہو گیا تو پھر طلسم کا بچنا بہت
دشوار ہی اور مشکل ہی کیونکہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو جائے گا اور وہ جو رہا ہوا اُسنے آفت
برپا کر دی وہ خود طلسم کشا کو ہر مرحلہ پر لے جائے گا اور ہر مرحلہ کو فتح کرائے گا اور نشان
لوح دے گا بلکہ خود کوشش کرکے لوح دلا دے گا لوح ہاتھ آئی پھر طلسم کا فتح ہونا کیا
امر دشوار نہیں ہی بس یہی وقت کوشش اور کمک ہی اگر تم سب نے ملکہ طلسم کشا کو
اسیر کر لیا یا قتل کیا تو تمام ساکنان طلسم کی جان بچائی اور بادشاہ پر احسان کیا اور کام
تمام کیا ان سب نے عرض کیا کہ ہم غلام جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہیں اور آمادہ
ہیں مگر سُنا یہ جاتا ہی کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہیں کرتا ہی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہی پہلے
اسکا تو بندوبست کیا جائے بے ستون جادو نے کہا کہ جب ہم سے مقابلہ کی نوبت
آئے گی اُسوقت دیکھا جائے گا ابھی تو میں نے حکیم کے سر یہ بلا ٹالی ہی دیکھوں وہ کیا
کرتا ہی سب نے کہا کہ ہم سب مستعد ہیں جسوقت رات برات آپ حکم فرمائیگے اور

آپ کے ہمراہ ہونگے آپ ہماری طرف سے اطمینان رکھیں جب بے ستون کو انکی سب کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو وہ بیخوف ہوا اور اُسنے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے بے ستون اس فکرو تردد مین مبتلا ہوا کہ کیا تدبیر کرون کہ طلسم کشا اسیر ہو جائے یا قتل ہوا اور میرا نام ہو یہ طلسم فتح نہ ہوا اور نہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُس فکر و تردد مین اسکے ذہن مین یہ آیا کہ بادشاہ کو قتل کر ڈالون تاکہ یہ قصہ پاک ہو یہ سوچ کر فکر کرنے لگا کہ کیونکر قتل کرون کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی بس یہ اُسیوقت اُسنے قصد کر لیا کہ اگر طلسم کشا مجھسے دبگا اور یہان تک آگیا اور کوئی تدبیر میری نہ چلی تو مین فوراً بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالونگا باخوف و خطر کچھ انتظار نہ کرونگا اسوقت مین قتل کرنا بیکار ہی اگر مین نے قتل کیا اور شنکال نے بازپرس کی کہ ہم نے تو تمھارے سپرد کیا تھا اور کہا تھا قید رکھنا تم نے کس کے حکم سے قتل کیا کیا کوئی ہمارا حکم ثانی قتل کے بارے مین پہونچا تھا جو تم نے اُسپر عمل کیا اگر یہ جواب دونگا کہ اس خوف سے قتل کیا کہ طلسم کشا آگیا تھا یا نہ کرنے تو وہ یہ سوال کرے گا کہ کیا طلسم کشا کوہ بے ستون پر پہونچ گیا تھا جو تو نے بادشاہ کو قتل کیا ہم نے اس لیے نہین تیرے سپرد کیا تھا کہ جسوقت تیرا جی چاہے قتل کرنا قید رکھنے کا حکم دیا تھا تو مین کیا جواب دونگا ہان جب طلسم کشا یہان تک آجائے گا اُسوقت جو قتل کرونگا تو بادشاہ بھی متعرض نہ ہوگا اگر اعتراض بھی کرے گا تو میرے پاس بھی جواب ہی کہ مین نے اس خیال سے قتل کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم کشا کا شریک ہو کر آفت برپا کرے اور لوح طلسم دلادے اور خود شریک ہو کر طلسم کو فتح کرا دے تو بڑی خرابی ہو یہ جو مین اپنا خیال ظاہر کرونگا اور کہونگا تو پھر کوئی اعتراض نہ کرے گا اس قسم کی باتین دل سے کہتے کہتے سو گیا خواب راحت مین مبتلا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ خود ہی دل سے ایک بات پیدا کرتا تھا اور خود ہی اُسکا جواب دیتا تھا بڑا عقل مند ہی اور بڑا عزیز بدوست ہی اسکی یہ حالت تھی اس سے اکثر شنکال بابت معاملات طلسم کے رائے لیتا ہی اور اسکی رائے پر کام

کرتا ہی اسکو عقل مند و ذی فہم خیال کرکے اور ساحر زبردست طلسم کے بادشاہ کی قید اسکے سپرد کی انھین چند ساحرون کی کارروائی اور ذہانت و دانائی سے یہ امر واقع ہوا کہ شنگال بادشاہ ہو گیا ورنہ شنگال پہلے وزیر تھا مگر ان سب کی راے پر چل کے اور ان سب کی چالاکی سے بادشاہ سابق کو غافل کرکے اپنا کام کر لیا آمدم بر سر مطلب کہ جب صبح ہوئی بے ستون نے دربار آراستہ کیا سب ساحر آکر جمع ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہو چکا بے ستون نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میری یہ راے ہی کہ قبل آنے طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر مین بادشاہ سابق کو قتل کر ڈالون جو کہ میری قید مین ہی سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ یہ راے حضور کی بہت ٹھیک ہی خدا نخواستہ طلسم کشا یہان آگیا اور ہم سب مارے گئے اور کوہ بے ستون فتح ہو گیا تو بادشاہ سابق ضرور رہا ہو جائے گا اُسکا رہا ہونا قیامت کا سامنا ہی وہ رہا ہوتے ہی اس معاوضہ مین ضرور طلسم کشا کا شریک ہوگا کہ اسنے مجکو رہا کیا ہی اُسکا شریک ہونا غضب ہی ایک دم مین طلسم تہ و بالا ہو جائے گا اور جو جو اُسکے دوست و عزیز بسبب شہنشاہ کے خوف کے شریک شہنشاہ ہوئے ہین اور یا پوشیدہ ہو گئے ہین وہ سب اُسکی رہائی کی خبر پاکر اُسکے شریک ہونگے اور ہم سب سے عیوض لینگے جو بد سلوکیان اُنکے ساتھ ہم سب نے کین ہین خصوصاً بادشاہ سابق تو چن چن کر قتل کریگا ہم مین سے کسی مین اسقدر جرادت نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کر سکین یا اُسکے سحر کا جواب دین ہم کیا محض ہی خود شنگال مقابلہ نہین کر سکتے ہین ان سب خیالون کے سبب سے ہماری راے آپ کی راے کے موافق ہی یہ جو سب نے کہا اُسوقت بے ستون نے کہا کہ پہلے مین نے یہی قصد کیا تھا مگر پھر دل سے جو مشورہ کیا اُسنے یہ اعتراض پیدا کیا مین اس قصد سے باز آیا ورنہ مین کسی سے راے نہ لیتا فوراً قتل کرتا مگر اس سبب سے مین نے اپنا قصد فسخ کیا یہ کہکر وہ اعتراض بیان کیا جو کہ شب کو خود ہی پیدا کیا تھا اور کہا کہ میرا کیا نقصان ہی اگر طلسم کشا کسی سے نہ رکا اور کوہ بے ستون پر آگیا دین فوراً زندان خانہ مین جاکر بادشاہ سابق کو قتل کر ڈالونگا اُسوقت یہ اعتراض نہوگا

سب نے کہا کہ یہی راے بہت ٹھیک ہی ہم نے اس امر کا خیال نہ کیا تھا اس سبب سے
اُسوقت راے دی تھی جب آپ نے یہ فرمایا تو ہمارے ذہن نے قبول کیا بلکہ اسوقت
بے اُسوقت کا قتل کرنا بہتر ہی تب بے ستون نے کہا کہ آپ لوگون کی بھی یہی راے ہی
کہ اُسیوقت یہ امر کیا جائے سب نے جواب دیا کہ جی ہان جب یہ راے قرار پاگئی اُسوقت
بے ستون اور کا غذات دیکھنے لگا اور سحر کو اپنے تازہ کرنے لگا اور ایک ایک کے سحر کا
امتحان ہونے لگا کسی نے دریا بین بیٹھے بیٹھے سحر کیا کہ باغ آراستہ ہوگیا کسی نے سحر کیا کہ
پانی برسنے لگا کسی نے آگ برسائی کسی نے برف کسی نے سنگ کسی نے اژدر پیدا کیا کسی نے
گرمی زیادہ کردی اسیطور سے ہر ایک اپنا کمال دکھانے لگا یکایک وہ طائران سحر جو
کہ بے ستون نے براے حفاظت و براے دریافت و براے نگرانی حال حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے مقرر کیے تھے حاضر دربار ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ
اے شاہ ساحران آگاہ ہوجیے کہ آپ نے ہم کو اس امر کے لیے مقرر کیا تھا کہ تم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے حال کے نگران رہنا اور ہم کو آکر خبر دینا کہ اسقلینوس کسطور سے
طلسم کشا سے پیش آیا اور کیونکر گذرا اور طلسم کشا سے اور حکیم سے جو مقابلہ ہوا تو کیا ٹھہری
کون غالب آیا ہم بموجب ارشاد گئے اور نگران رہے ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ جب حکیم کو
حضور نے اجازت دی اور عرضی پر یہ دستخط فرمائے کہ جا کر رو کو طلسم کشا کو حکیم بہت خوش
ہوئے اور کوہ رنگار نگ پر جا کر طلسم کشا سے ملے بہت خلق اور مروت سے پیش آئے
قدم کو طلسم کشا کے بوسہ دیا اور کہا کہ مین بھی خدا پرست ہون مین آپ کے قدوم میمنت
لزوم کا مشتاق تھا تشریف لے چلیے اپنے نور جمال و نور قدم سے میرے کاشانۂ تاریک کو
منور فرمایئے مین آپ کا منتظر تھا یہ کہکر خوشی خوشی طلسم کشا کو تخت پر سوار کیا بارہ ہزار
جو ملازم اُسکے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم سب گرد تخت طلسم کشا حلقہ کر لو خود قفس طائر اسرار
کسی کا جو کہ حکیم اسقلینوس کے پاس تھا کھولا حکیم نے جیسے طائر کو کھولا طائر نے
پرواز کر کے گرد سر طلسم کشا کے پہلے گردش کی اُسکے بعد باواز انسانی یون پکار کر کہا کہ اے ساکنان
طلسم آگاہ ہو کہ یہی طلسم کشا ہین اور یہی قاتل ہین شنکال و بے ستون جادو

کے عمر طلسم تمام ہوگئی کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح طلسم
ملے گی طلسم فتح ہوگا جو ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا و مرتبہ اعلیٰ پائے گا قتل و
غارت ہونے سے محفوظ رہے گا جو اسکے خلاف کرے گا ذلیل و خوار ہوگا یہ کہکر اُس
طائر نے طلسم کشا کے سر پر آکر سات مرتبہ گردش کی اور یہی کلمہ کہکر ایک طرف کو پرواز
کر گیا اُسوقت حکیم اسقلینوس نے اپنے ملازمون و مصاحبون سے کہا کہ تم سب نے
سُنا کہ طائر طلسم نے کیا خبر دی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم نے بخوبی سُنا ہم اطاعت طلسم کشا
سے ہرگز ہرگز دست بردار نہ ہونگے جان و دل سے اطاعت کرینگے ہم کو آپ کے ارشاد
سے یقین تھا اب تو بالکل یقین ہوگیا اُسوقت اسقلینوس نے جواب دیا کہ اصل امر
یہ ہے کہ اطاعت کرنا طلسم کشا کا باعث نجات و سبب آسودگی ہے مین تو پہلے ہی سے
مسلمان تھا اور مین نے تو بیعت طلسم کشا کی اور جہان تک ممکن ہوگا کوشش کرونگا اور
بربادی کوہ بے ستون مین امداد کرونگا اُسیوقت سب نے طلسم کشا کی بیعت کی
حکیم بہ خوشی و خرمی نوبت و نقارے خوشی کے بجاتا ہوا طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لے کر
قصر بہشت مثل مین جاکر مقیم ہوا باہر اپنے لشکر کو اُتارا بڑی دھوم سے طلسم کشا کی دعوت
کی ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی ہم دیکھا کیے اور یہ خیال کیا کیے کہ حکیم اسقلینوس
طلسم کشا کو فقرہ دے کر یہان لایا ہے اسیر کرے گا اسیطور سے دعوت و ضیافت مین
ایک دن گذرا کہ دوسرے دن سہ پہر کو طلسم کشا صحن باغ مین بیٹھا ہوا تھا سیر باغ کر رہا تھا
کہ آپ کے ملازم شبیہ بادشاہ سابق کو اسیر کیے ہوئے اور ظلم و بدعت کرتے ہوئے
اُدھر سے گذرے طلسم کشا کی نگاہ پڑی حکیم سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے حکیم نے جواب دیا
کہ یہ شعبدہ آپ کو دکھایا گیا ہے کو وہ بادشاہ طلسم اسی مقام پر قید ہے وہ آپ کی کوشش
و سعی سے رہا ہوگا اور آپ کا شریک ہوگا اُسکی رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہے اور
اپنے دشمنون سے معاوضہ لے گا یہ اُسی کی تصویر تھی جو کہ اسوقت آسمان پر نمایان
ہوئی تھی اور اُس پر ظلم و بدعت کی جاتی تھی طلسم کشا نے جواب دیا کہ افسوس اس
امر کا ہے کہ وہ لوگ جلدی سے لے کر چلے گئے ورنہ مین اُسیوقت رہا کر لیتا کیا کرون حکیم

نے کہا کہ اصلی بادشاہ نہ تھا مین نے عرض نہین کیا ہی کہ تصویر تھی اور شعبدہ دکھایا تھا
چونکہ بے ستون ساحر زبردست ہی اُسکے ایسے بہت سے شعبدہ ہوتے ہین اور
ہونگے ہوشیار رہیے گا حلیم نے طلسم کشا کو اسکی حالت سے آگاہ کر دیا طلسم کشا نے
جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالےٰ اگر مین نے کوہ بے ستون کو برباد کر کے اور بے ستون جادو
کو قتل کر کے بادشاہ سابق کو نہ رہا کیا تو کچھ کام نہ کیا اور اس طلسم کو ضرور فتح کرونگا شنکال
کو قتل کرونگا اور کل نمک حرامون کو سزا دونگا حلیم نے بھی اقرار کیا کہ مین بھی آپ کا
شریک ہون چنانچہ اُسیوقت ایک ساحرہ ملازمہ ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنکال
شاہ کی خواجہ عمرو عیار کو اسیر کیے ہوئے بروے ہوا جاتی تھی طلسم کشا کی نگاہ پڑ گئی
اُسکو تیر سے قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا اُس عیار نے تو آفت برپا کر دی حلیم شیاطین جو
کہ اُستاد ہی حلیم استقلینوس کا اور ہم سب کا دوست ہی گو وہ خداوند عجائب کو
نہین مانتا ہی خداوند کوہ نشین کو سجدہ کرتا ہی اُسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا و اُسکا عیار حلیم
استقلینوس کے مہمان ہین حلیم نے بے ستون جادو کو فریب دیا خدا پرست ہو گیا
بلکہ قبل سے خدا پرست تھا اپنے کو پوشیدہ رکھا تھا اور کسی پر ظاہر نہین کیا تھا
کہ خدا پرست ہون بلکہ یہ سب پر ظاہر تھا کہ یہی عجائب پرست ہی اب جو طلسم کشا
سے ملا اور طلسم کشا کو مہمان کیا تو ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہون جب طلسم کشا کوہ
زنگار رنگ پر آیا اور بے ستون کو خبر ہوئی ادھر حلیم کو معلوم ہوا بے ستون نے
قصد کیا تھا کہ کسی کو روانہ کر کے طلسم کشا کو روکے کہ حلیم نے بے ستون کو عرضی
بھیجی کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین جا کر طلسم کشا کو روکون چونکہ بے ستون اس حال سے
آگاہ نہ تھا اُسنے حکم دے دیا استقلینوس کی مراد دلی حاصل ہوئی طلسم کشا کو وہان
سے لا کر اپنا مہمان کیا اور اب فکر بربادی طلسم کوہ بے ستون کی رائے و فکر حلیم
استقلینوس و طلسم کشا و عیار کر رہے ہین بس اُس امر سے آگاہ ہو کر اپنے شاگرد
ازرم جادو کو روانہ کیا کہ جا کر طلسم کشا کو مع اُسکے عیار کے پکڑ لا اگر طلسم کشا ہاتھ نہ
لگے تو اُسکے عیار کو پکڑ لانا چنانچہ ازرم جادو خواجہ عمرو کو پکڑ کر سے گیا راہ مین

اشرم جادو کو فقرہ دے کر عمرو نے قتل کیا اور خود اسکی صورت بنکر حکیم شیاطین کے
پاس گیا اور حکیم کو عیاری کرکے اسیر کر لیا اور طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کے پاس لایا
طلسم کشا نے شیاطین سے دین اسلام قبول کرنے کو کہا حکیم نے یہ شرط کی کہ خلاد
کوہ نگین کی خبر منگا دیجیے اور انکا حال میرے او پر ظاہر کیجیے تو مین دین اسلام قبول
کرون چنانچہ طلسم کشا نے اپنے عیار کو اُس حال کے دریافت کے لیے طرف کوہ کے روانہ
کیا طلسم کشا حکیم اسقلینوس کا مہمان رہا اور اپنے عیار کا انتظار کرنے لگا و شیاطین
قید ہے اسی زمانہ مین ملکہ نعلان حور بیکر کو خبر اس حال کی ہوئی کہ میری کنیز کو طلسم کشا
نے قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کر لیا اور حکیم اسقلینوس باغی ہو گیا طلسم کشا کو اپنا
مہمان کیا ہے اور طلسم کی بربادی کی فکر کر رہا ہے وجہ یہ تھی کہ عمرو عیار اپنے لشکر سے جو
نکلا تھا وہ کوہ نعلان پر پہونچا اُسکی کنیز کو بیہوش کرکے اُسکی صورت بنکر ملکہ
کے پاس گیا اور قصد کیا کہ ملکہ کو بھی بیہوش کرکے اسیر کرون ملکہ کو شراب پلائی
چونکہ ملکہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا شراب اُڑی عمرو کا حال ظاہر ہوا بس ملکہ
نے اسیر کرکے اپنے ماموں کے پاس روانہ کیا تھا کہ جو راہ مین طلسم کشا نے رہا کر لیا
بس ملکہ برہم ہو کر اور یہ خبر پاکر مع اپنی خواصون اور مصاحبون کے حکیم کے باغ مین
آئی اور طلسم کشا و حکیم کو ڈانٹا طلسم کشا سے مقابلہ کیا طلسم کشا نے سب سحر اُسکے دفع
کر دیئے ملکہ کچھ نہ بنا سکی آخر کو عاجز ہو کر اپنے باغ کو واپس گئی طلسم کشا اب حکیم کا
مہمان ہے اور اپنے عیار کا انتظار کر رہا ہے اور اس فکر مین ہے کہ میرا عیار آئے تو یہان سے
برائے بربادی کوہ بے ستون روانہ ہون یہ حال ہے اور یہ خبر ہے حکیم اسقلینوس
باغی ہو گیا ہے اور سب کے قتل کی فکر کر رہا ہے اور اس فکر مین ہے کہ کسی تدبیر سے
بادشاہ سابق کو رہا کراؤن یہ خبر ہے جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُننا تھا کہ بے ستون
کے حواس جاتے رہے جب طائر خبر دے چکے بے ستون نے طائرون کو حکم
دیا کہ تم پھر جاؤ اور جو حال وہان گذرے وہ ہم سے آکر کہنا طائر تو اُدھر کو روانہ ہوئے
ادھر بے ستون نے سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کی جائے کوئی ایسا سردار ہے کہ جاکر

حکیم طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہنا تھا کہ کھیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جا کر
اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد
زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جا کر ان دونون کو پکڑے لاتے
ہین یعنے طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کو وہ حکیم شیاطین کو رہا کرتے ہین بے ستون نے
جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسی
سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوگئے
وہ عاجز ہو کر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کر لینگے بے ستون نے
کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہو کر طرف قصر بہشت مثل
کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب یہ
ان ساحرون کو روانہ کر چکا تو اسنے سردارون سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ
بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا
ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زربوسف ہین اُن کو
طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زبیر کوہ بے ستون مع لشکر
کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے
[illegible] ہو کر جلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ملازمون کے برائے
[illegible] وہ بے ستون ادھر آئیگا تو ہم اُس سے زبیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور
غالب آئیگا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کر لینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ رائے
بہت ٹھیک ہی الغرض بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام
ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہی کہ ای ملکہ عالم و عالمیان و ای سلطان ساحران و ای
گل گلزار باغ سحر و ساحری و ای نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم
کے واضح رائے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپ کے نمک خوار و جان نثار ہین اور
آپکے ماموں جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہی کہ آپ کو معلوم ہی کہ طلسم
کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم اسقلینوس نے مجکو دھوکا دیا اور باغی ہو کر شریک

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہے کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آلین تو مع لشکر کے زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہے کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کرکے لے آئین گے ملکہ
عورت ذات تھی اس سبب سے غالب نہ آئی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہے اسکا بھی بندوبست کرلینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہے کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہے اور ان نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہے کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شنکال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شنکال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور انکا عندیہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شنکال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شنکال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہے کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع بن پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہوگی تو شنکال پھر کچھ نہ
کہہ سکیگا تیرا مطلب ہو جائے گا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب نامہ بر دونون راہ طی کرکے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین بیٹھی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آگر پہونچا اور بادب

حکیم طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہنا تھا کہ خیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جاکر
اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد
زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جاکر ان دونون کو پکڑے لاتے
ہین یعنے طلسم کشا و حکیم استقلینوس کو وحکیم غشیاطین کو رہا کرتے ہین بے ستون نے
جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسی
سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوئے
وہ عاجز ہو کر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کر لینگے بے ستون نے
کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہو کر طرف قصر بہشت مثال
کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب یہ
ان ساحرون کو روانہ کر چکا تو اُسنے سردارون سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ
بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا
ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زبردست ہین اُن کو
طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زیر کوہ بے ستون مع لشکر
کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے
عاجز ہو کر چلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ملازمون کے براے
فتح کوہ بے ستون ادھر آئے گا تو ہم اُس سے زیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور
غالب آئے گا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کر لینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ راے
بہت ٹھیک ہی اُسکو تحت سے بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام
ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہی کہ اے ملکہ عالم و عالمیان و اے سلطان ساحران و اے
گل گلزار باغ سحر و ساحری و اے نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم
کے واضح راے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپ کے نمک خوار و جان نثار ہین اور
آپکے ماموں جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہی کہ آپ کو معلوم ہی کہ طلسم
کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم استقلینوس نے محکوم صحہ کا دیا اور باغی ہو کر شریک

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہی کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آئین تو مع لشکر کے زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اُس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہی کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کرکے لے آئین سالار
عورت ذات بھی اس سبب سے غالب شائی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسکا بھی بندوبست کرلینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہی کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور ان نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہی کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شنگال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شنگال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور انکا عندیہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شنگال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شنگال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی ملک کے لیے طلب کیا ہی کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع بن پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہو گی تو شنگال پھر کچھ نہ
کہیگا تیرا مطلب ہو جائے گا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب نامہ بر دونون راہ طی کرکے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین دیکھتی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا دربان

مخلدار نے کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ بے ستون کے پاس سے ایک ساحر عرضی لے کر
آپ کی خدمت مین آیا ہی بار چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی مخلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا
ملکہ نے دل آرا سے کہا کہ مین جاکر مسہری پر لیٹتی ہون اپنے کو بیمار بناتی ہون کیونکہ مجھکو
یقین ہی کہ بے ستون نے برائے کمک تجکو طلب کیا ہوگا اور مجھکو شراکت ان لوگونکی
منظور ہی نہ ان لوگون کی مین ہر طرح سے دست بردار ہون جبکہ مامون کی شراکت سے
انکار ہی تو اور لوگ کیا حقیقت رکھتے ہین تو نامہ بر کو بلاکر عرضی لے کر پڑھنا اور اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوکر نامہ بر سے کہدینا کہ جب سے ملکہ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے
آئین ہین بہت علیل ہوگئی ہین تپ محرقہ مین مبتلا ہین جسم مین طاقت اُٹھنے بیٹھنے
کی نہین ہی وہ کیونکر آسکتی ہین اگر بلایا نہ ہو اور کوئی مضمون ہو تو جو مناسب ہو وہ جواب
تحریر کردینا بلکہ نامہ بر کو میرے پاس لے آنا مین لیٹے لیٹے نامہ سُن لونگی اور جیسا موقع
ہوگا وہ جواب تحریر کرادونگی یہ کہکر ملکہ مسہری پر جاکر دوشالہ اوڑھکر لیٹ رہی دو
خواصین مورچھل ہلانے لگین دو پاون دبانے لگین برابر مسہری کے میز پر سامان دوا
وغیرہ رکھدیا گیا نسخہ بناکر رکھدیے گئے ہر قسم کا سامان جو کہ مریض کی راحت کا ہوتا
وہ سب مہیا کردیا گیا ادھر وزیرزادی نے مخلدار سے کہا کہ اُس نامہ بر کو لے آؤ مخلدار گئی
نامہ بر کو اپنے ہمراہ لائی نامہ بر نے دیکھا کہ ملکہ کی وزیرزادی دل آرا کرسی پر بیٹھی ہوئی
بارہ دری مین اور سب خواصین ملکہ کی اُسکے گرد و پیش جمع ہین کچھ باتین ہو رہین ہین
سب اداس و پریشان حواس ہین اسنے آکر وزیرزادی کو سلام کیا ادھر اُدھر نگاہ اٹھاکر
دیکھا ملکہ کو نہ پایا وزیرزادی نے اشارہ کیا وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا وزیرزادی
اسکو اشارہ کرکے فوراً اُٹھی اور لپکی ہوئی کمرے مین گئی اور وہان سے چند منٹ کے بعد
باہر آئی مگر بدحواس کرسی پر آکر بیٹھی اُن خواصون سے کہا کہ مین ملکہ کے پاس گئی تھی
کہ جاکر نامہ بر کی خبر کرون جاکر جو دیکھا تو ملکہ بیہوش پڑی ہوئی ہین بھینسون بخار چڑھا
ہوا ہی لو نکل رہی ہی ہاتھ جو جسم پر رکھا ناگوار گذرا یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ
ڈالا یا الٰہی ایسی تپ ہی کہ اگر کوئی منٹ دو منٹ ہاتھ رکھے تو چھالا پڑ جائے مین نے

لاکھ لاکھ ہوشیار کیا مگر ہوشیار نہ ہوئین آج تو سب دن سے زیادہ غفلت ہو اور روزانہ گھڑی دو گھڑی ہوشیار بھی ہوتی تھین آج جب سے حکیم صاحب دیکھ کر گئے ہین اور نسخہ بدل گئے ہین وہ دیا گیا ہی جب سے جو پڑی ہین تو نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی تم سب دیکھتی ہو کہ غذا بالکل ترک ہو گئی ہی ماشہ دو ماشہ جو کھاتی تھین وہ بھی آج نہین کھایا ایسی حالت مین زندگی کی کیا امید ہی کچھ خداوند عجائب ہی رحم کرینگے تو ملکہ کی جان بچے گی معلوم ہوتا ہی کہ ہم سب کی تنہائی کا زمانہ آگیا ہی خداوند ملکہ کو ہم سب کے سر پر سلامت با کرامت رکھین کیونکہ ہمارا تو سوائے ملکہ کے کوئی دوسرا سہارا بھی نہین ہی اس طور سے کون ہمارے تمھارے ناز اُٹھائے گا اُنھون نے تو ناز اُٹھا اُٹھا کر ہم کو گستاخ حد درجہ کا کر دیا ہی بھلا دوسرا کب اسکو گوارا کرے گا وہ تو ادب و قاعدہ سے کام لے گا یہ کون کرے گا کہ ہم سویا کرتی ہین ملکہ اگر بیدار بھی رہی ہین تو ہم کو نہ جگایا خود اپنے ہاتھ سے کام کر لیا اپنے برابر بٹھا کر کھلایا اگر ہم خفا بھی ہو گئین خود بخود تو خود ہم کو منایا اور منت کر لے ہم کو تو اپنی کیا ہم کو تو اس قسم کی عادت ہی دوسرا ایسا کیون کرنے لگا جوتی پر مارے گا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرا سیر کو جی چاہتا ہی ملکہ نے فرمایا کہ ای دل آرا تم میری حالت دیکھ رہی ہو تمھارے سبب سے مجکو راحت ہی اگر تم سیر کو جاؤ گی تو مجکو اس علالت مین تکلیف ہوگی مین تم کو اس حالت مین کیونکر سیر کی اجازت دون اگر تم ضرورت کو جاتی ہو تو مجکو تکلیف ہوتی ہی نہ کہ سیر کو جاؤ گی مین ناراض ہو گئی گو مین نے کچھ کہا نہین مگر ناگوار گذرا منھ بنا لیا ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی میری بس رونے لگین اور فرمایا کہ تم خفا ہو گئین اچھا جاؤ مگر جلدی آنا مین نے انکار کیا نہ مانا آخر منت کر کے روانہ کیا مین جا کر فوراً واپس آئی بس ایسی ملکہ ہم کو کہان ملے گی دیکھین ہمارا مقدر ہم کو کیا دکھاتا ہی سب نے جواب دیا کہ خداوند عجائب شفا دینگے ای وزیرزادی پریشان نہ ہو تم کو یاد نہین ہی کہ حکیم صاحب کہہ گئے تھے کہ آج بحران کا یوم ہی اور تیسرا بحران ہی بس اس سبب سے آج غفلت زیادہ ہی پریشان نہ ہو جیسے ضرور شفا ہوگی حکیم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ آج کا بحران سخت ہی اگر یہ آسانی سے گذر گیا تو پھر کوئی مقام

کوئی اندیشہ نہین ہی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر ملکہ کو غفلت زیادہ ہو تو کوئی اندیشہ نہ کرنا نہ ہوشیار کرنے کی فکر کرنا اُسکے دفع ہونے کی دوا بھی دے گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ دن مین چار یا پانچ مرتبہ دینا جسمین تین مرتبہ تو دے چکے ہین دو دفعہ کی باقی ہی وہ بھی دینگے یقین ہی کہ شام تک ہوشیار ہو جاینگی اب ایسی غفلت نہ ہوگی وزیرزادی نے کہا کہ خداوندا یسا کرین میری تو یہ دعا ہی کہ جو مرض کہ ملکہ کو ہی وہ مجکو ہو جائے ملکہ کو صحت ہو جائے وہ سلامت رہین نہ معلوم کون سی گھڑی و ساعت تھی کہ طلسم کشا کے مقابلہ کو یہانسے گئین تھین نہ معلوم طلسم کشا نے کیا کر دیا کہ وہان سے آکر پھر باہر نکلنا نہ نصیب ہوا اُس دن سے جو بخار آیا ہی تو گھڑی بھر نہین اُترا نہ گانا پسند آتا ہی نہ ناچ یا یہ حالت تھی کہ کوئی گھڑی ناچ و گانے سے فرصت نہ ملتی تھی دل گھبرا جاتا تھا یا وہی ہین کہ آج پندرہ دن سے کسی بات کی خبر تک نہین ہی دل بھی ٹھکانے نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جب کہ اپنا مالک و مختار بیمار ہو تو پھر کیا کوئی چیز پسند آسکے ہم سب تو دن رات دعا کرتی ہین دل آرا نے کہا کہ سوائے دعا کے کیا چارا ہی یہ کہکر نامہ بر کیطرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا اُسنے کہا کہ مین بے ستون جادو کی عرضی لے کر آیا ہون اُنھون نے ملکہ عالم کو برائے کمک طلب کیا ہی عرض کیا ہی کہ آپ تشریف لائیے اگر ہو آپ کو بادشاہ کرکے لشکر کا طلسم کشا کے مقابلہ کو نکلون کیونکہ آپ کی موجودگی مین میری یہ طاقت نہین ہی کہ خود بادشاہ بنکر اور لشکر لے کر جاؤن اور مقابلہ کرون بدون آپ کی موجودگی کے مین لشکر لے کر نہ جاؤنگا بہت جلد تشریف لائیے یہی مضمون نامے کا بھی ہی دل آرا نے یہ سُنکے جواب دیا کہ آگ لگے طلسم کشا کے مقابلہ مین ہماری ملکہ گئین تھین وہان سے جو واپس آئین نہ معلوم اُنھون نے ملکہ پر کیا کر دیا کہ وہان سے جو بخار مین مبتلا ہوئین ہین اسوقت تک نہین صحت ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی بیمار ہو لاؤ نامہ مین دیکھون اور تم نے حال ملکہ کا سُنا کہ وہ بیہوش پڑی ہوئی ہین مین تمھارے آنے کی خبر کرنے گئی تھی لاکھ لاکھ ہوشیار کیا ہوش نہ آیا مین نے تمھارے سامنے سب حال ملکہ کا بیان کیا ایسی حالت مین وہ کیونکر جا سکتی ہین یہی سب حال کہدینا اور مین

لکھے بھی دیتی ہون پھر جاتی ہون اور ہوشیار کرتی ہون اگر ہوش آگیا تو نامہ سُنا دونگی بلکہ تم
خود مے جاکر دکھا دونگی تم خود بھی دیکھ لو اور یہی حال لکھ دینا یہ کہکر نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا
اُسکو پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ زبانی نامہ بر نے بیان کیا تھا جب نامہ پڑھ چکی تو اُٹھی
کمرے مین گئی بعد تھوڑی دیر کے باہر آئی کہا کہ چلو مین نے بدقت ملکہ کو ہوشیار کیا ہے
بارے ہوش آگیا بخار مین کمی ہے وہ نامہ بر جو اندر آیا دیکھا کہ ملکہ مسہری پر لیٹی ہوئی
ہین خواصین اِدھر اُدھر بیٹھی ہوئی ہین سب سامان دوا میز پر رکھا ہوا ہے اسنے سلام کیا
ملکہ نے باواز نحیف جواب سلام دیا اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ
گیا اب دل آرا نے نامہ پڑھا اور جو پیام بے ستون نے بھیجا تھا وہ بیان کیا ملکہ نے
اشارہ کیا کہ میرے پاس آؤ وزیرزادی قریب گئی ملکہ نے کان مین کچھ کہا اُسنے نامہ بر
سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ میری تو یہ حالت ہے تم نے خود ہی دیکھ لی ہے بس مین کیونکر
بموافق اُنکی طلب کے جا سکتی ہون لہذا مجبور ہون اُنکو اختیار ہے وہ خود کوہ بے ستون
کے حاکم ہین کیا قباحت ہے کہ وہ خود افسر فوج بنکر اور لشکر لے کر جاکر مقابلہ کرین مین
اجازت دیتی ہون میری موجودگی کی کچھ ضرورت نہین ہے اگر مین اچھی ہوتی تو ضرور آتی
ایسی حالت مین ناچار ہون اُٹھ تک تو سکتی نہین ہون جب رفع حاجت کی ضرورت
ہوتی ہے چار آدمی اُٹھاتے ہین تو اُٹھتی ہون اُسپر یہ حالت ہوتی ہے کہ چکر پر چکر آتے
ہین فوراً لیٹ جاتی ہون پہرون حواس نہین درست ہوتے ہین ہوش نہین آتا ہے
ایسی حالت مین کیونکر آ سکتی ہون مجھکو معاف کرو ہان اگر صحت ہو گئی اور طاقت آگئی
تو ضرور آؤنگی اُسنے کہا کہ بہت خوب مین اسیطور سے عرض کر دونگا وزیرزادی نے
اُٹھکر اُسکو خلعت دیا اور یہی سب حال کاغذ پر تحریر کرکے اُسکو دیا وہ خلعت لیکر
اور انعام لے کر ملکہ کو دعائین دیتا ہوا باہر آیا اور باغ سے نکل کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوا اُدھر وہ نامہ بر ملکہ برجیس آفتاب منظر کے باغ مین پہونچا ملکہ
برجیس اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اپنی وزیرزادی ماہ آرا سے باتین کر رہی تھی سامنے
سب خواصین حاضر تھین کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر عرضی بے ستون جادو

کی کے گرا ہی بار چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی اُسوقت کچھ شنکال کا اور طلسم کا ذکر ہو رہا تھا کیونکہ
ملکہ نے پرچہ اخبار مین سب حالات دیکھے تھے کہہ رہی تھی کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی
ہماری عمر بھی تمام ہوئی ہم کو بدون اسکے چارا نہین ہوگا کہ ماموں کی شراکت نہ کرین اگر شراکت
نہ کرینگے تو دنیا ہم کو کیا کہے گی جب طلسم کشا سے مقابلہ کی نوبت آئے گی ضرور ماموں جان
طلب کرینگے یا جب کسی مرحلہ پر طلسم کشا پہونچے گا تو ماموں جان طلب کرکے اُس مرحلہ
کی جانب برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ کرینگے جانا پڑے گا کچھ عذر نہ کر سکین گے کیونکہ اُنکے
سبب سے یہ سب راحت و آرام ہی اور یہ عیش و عشرت ہی اور جب اُنپر وقت پڑے
پہلو تہی کرین ہم کو تو زیبا ہی کہ ہم اپنی جان لڑا دین اور جہان تک ممکن ہو اس امر کی کوشش
کرین کہ اُنپر کسی قسم کا رنج نہ آئے سب نے یہ جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اے ملکہ اگر آپ
طلسم کشا کے مقابلہ کو تشریف لے جائینگی تو پھر طلسم کشا کو اسیر ہی کرکے لائینگی وہ آپ کے
مقابلہ کی کیا تاب لائے گا ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم یہی باتین ہو رہی تھین کہ محلدار نے وہ
پیام آکر دیا ملکہ نے کہا کہ اُسکو بلا لاؤ مین دیکھوں بے ستون نے کیا تحریر کیا ہی محلدار
گئی ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ مین تو یہ خیال کرتی ہون کہ بے ستون نے
مجھکو برائے کمک طلب کیا ہی کیونکہ طلسم کشا کوہ رنگار رنگ تک آگیا ہی اگر اُسنے طلب
کیا تو مین ضرور جاؤنگی اگر طلسم کشا اسی مقام پر اسیر ہوگیا تو بہت اچھی بات ہی پہلا
مرحلہ بھی ہی اگر یہ اُسنے فتح کرلیا اور بادشاہ سابق رہا ہوگیا تو پھر بہت مشکل ہوگی اس مرحلہ
پر طلسم کشا کا اسیر ہو جانا یا قتل ہونا کوئی مشکل امر نہین ہی کیونکہ نہ تو اُسکا کوئی مددگار ہی نہ اُسکے
پاس لوح ہی جو اُسکو آگاہ کریگی یا اُسکا مددگار اُسکی مدد کرے گا یہ بھی تو کام اپنا ہی
اگر بے ستون نے طلب کیا ہی تو کوئی امر اُسنے خلاف نہین کیا بلکہ اُسنے عین دانائی و
عقلمندی کی ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ واقعی بے ستون کی کمک کرنا اور طلسم
کشا کو قتل کرنا یا اسیر کرنا تمام ساکنان طلسم کی جان بچانا اور سب پر احسان کرنا ہی ملکہ کے
ماموں جان آپ سے بہت خوش ہونگے کہ ہماری بھانجی کو ہمارا خیال ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ اُنکی خوشی و ناراضی کا خیال نہین ہی بلکہ اپنی راحت و آرام کا خیال ہی

کہ اگر طلسم فتح ہو گیا تو نہ معلوم کہان مارے مارے پھرین اور کدھر تباہ ہو کر جائین یا مارے
جائین اسکا زیادہ تر خیال ہی ملکہ یہ کہہ رہی تھی کہ مخلدار نامہ بر کو لیکر پاس ملکہ کے
آئی اُسنے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے اشارہ کیا وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا ملکہ نے
بے ستون کی خبر پوچھی اُسنے عرض کیا کہ ابھی تک تو سب خیریت ہی یہ کہکر اُسنے
سب حال صاحبقران کے آنے کا اور حکیم کی عرضی کا اور طائران سحر کے خبر دینے کا
بے ستون کے نامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ آپ کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ تشریف
لا کر مجکو سرفراز فرمایئے اور میری کمک فرمایئے بدون آپ کی موجودگی کے مین طلسم
کشا سے مقابلہ نہ کرونگا یہ کمک فرمانا گویا تمام ساکنان طلسم پر احسان کرنا ہی آیندہ
آپ کو اختیار ہی مین نے واجب جان کر عرض کر دیا اور ایک عرضی بھی تحریر کی ہی اسکو
بھی ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ وہ عرضی کہان ہی لاؤ اُسنے عرضی کمر سے نکال کر
پیش کی ملکہ نے لفافہ چاک کرکے پڑھی اُسمین سب حال جو کہ تحریر کر چکا ہون صاحبقران
کا تحریر تھا اور بہت کچھ عجز و انکسار سے طلب بھی کیا تھا ملکہ نے عرضی پڑھکر
قلم دوات طلب کرکے تحریر کر دیا کہ تم اطمینان رکھو مین کل یہان سے روانہ ہونگی
پرسون تم تک پہونچ جاؤنگی تم لشکر کو تیار رکھنا جب مین پہونچون فوراً مع لشکر
کے روانہ ہونا دیر نہ کرنا عرصہ کرنے مین خرابی ہی اُس حکیم کی تو شامت آئی ہی
معلوم بھولا کس بات پر ہی بڑا دھوکا دیا کہ ہم پر اس امر کو ظاہر نہ کیا کہ ہم خدا پرستان
اور اہل اسلام کی دوست ہین آپ کی دشمن ہین خیر جاتا کہان ہی ایسی ہی سزا دونگی
کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ تحریر کرکے اور بہت کچھ تحریر کیا نامہ بر کو خلعت و انعام دیا
اور رخصت کیا یہ بھی تحریر کیا کہ تم نے اچھا کیا جو ملکہ لعلان حور پیکر کو بھی طلب
کیا ہین اور وہ دونون ملکر دیکھنا کہ کیسا طلسم کشا کو پریشان کرتی ہین حکیم نے اگر
اُسکی شراکت کی ہی تو وہ کیا بنالے گا مفت مین مارا جائے گا اُسکی قضا آگئی ہی
جو ہم سے اُسنے دشمنی پر کمر کسی ہی دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر میری تو یہ رائے ہی
کہ اس امر کا انتظار کیا جائے کہ طلسم کشا اس طرف کو آئے بلکہ ہم خود کیون نہ جا کر

لشکر کشی کرین وہ نامہ بر نامہ لے کر اور پیام پا کر وہان سے رخصت ہو کر چلا ادھر ملکہ نے
حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو اُسقدر دن اور رات بھر مین سب سامان درست ہوا
صبح کو ملکہ مع اپنی خواصون و مصاحبون و وزیر زادی کے مع کل سامان سفر اور اسباب
سحر سے آراستہ ہو کر اور سب خواصین بھی اسباب سحر سے آراستہ ہوئین ملکہ تخت پر
سوار ہوئی اور سب ہنس و باز و طاؤس و اژدر وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ نے سحر کیا کہ
ایک ابر گلنار رنگ آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُسمین ایک آفتاب پیدا ہوا اُس سے
بارش یاقوت ہونے لگی ملکہ اس سامان سے درست ہو کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوئی اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اُدھر بے ستون جادو نے دربار آراستہ
کیا اہل دربار سے کہا کہ ابھی تک نامہ بر واپس نہین آئے نا کہ معلوم ہوتا کہ کیا
جواب دیا ویسا بندوبست کرتا سرداروں نے عرض کیا کہ وہ دونون شاہزادیان ضرور
تشریف لائینگی آپ کا لشکر بھی تیار ہی بس اُنکو بادشاہ کر کے زیر کوہ چلکر فروکش
ہوجیے گا بے ستون نے کہا کہ یہی قصد ہی مگر جب سے اجلاس و خیلتاش و
زلازل گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ ابھی نہ پہونچے
ہونگے اپنا بندوبست کر رہے ہونگے اگر مقابلہ ہوتا تو ضرور طائران سحر آکر خبر دیتے
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ نامہ بر جو کہ ملکہ لعلان حور پیکر کے پاس نامہ لے کر گیا تھا
پہونچا سلام کیا اور سب حال ملکہ کی علالت کا بیان کیا اور کہا کہ مین خود دیکھ آیا
ہون ملکہ کو ازحد بخار و تپ ہی اور اسقدر ضعف ہی کہ بات تک نہین کی جاتی ہی
اُٹھنا بیٹھنا تو امر دیگر ہے ایسی حالت مین وہ کیونکر آسکتی ہین یہ کہکر جواب نامہ دیا
بے ستون نے پڑھکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ خداوند عجائب ملکہ کو شفاے کامل
عطا کرین واقعی امر مجبوری و ناچاری ہی اگر ملکہ علیل نہ ہوتین تو ضرور تشریف لاتین
مجبوری کو کیا کیا جائے مین نے اپنا کام کیا کوئی مجھپر اعتراض نہین کر سکتا ہی نامہ
ملکہ کا موجود ہی بے ستون یہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا نامہ بر جو کہ برجیس کی طرف
گیا تھا آکر پہونچا ملکہ کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ خلعت

ملکہ نے مجکو دیا اور فرمایا کہ مین آتی ہون تم لشکر کو تیار رکھو اور فرمایا ہو کہ جب مین آکر پہونچون فوراً لشکر لے کر طلسم کشا پر لشکر کشی کرنا اس امر کا انتظار نہ ہو کہ لشکر تیار ہولے تو روانہ ہون نہ مین اسکا انتظار کرونگی کہ طلسم کشا خود لشکر کشی کرکے آئے بلکہ جہان وہ مقیم ہو اسی مقام پر چلکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور حکیم کو وہ سزاے سخت دونگی کہ وہ تمام عمر یاد کریگا یہ کہکر نامہ بر نے جواب نامہ ہاتھ مین لے ستون کے دیا بے ستون نے نامہ لیکر پڑھا اور مضمون نامہ سے آگاہ و باخبر ہوکر بہت خوش ہوکر سرداروں سے کہا کہ ملکہ نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہو یقین ہو کہ پرسون تک تشریف لائین بس جب ملکہ آجائینگی جو اُنکی راے ہوگی اس پر مین عمل کرونگا اُنکی راے کے خلاف نہ کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ طلسم کشا پر لشکر کشی کرین اُسکا انتظار نہ کرین تو ایسا ہی کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ زیر کوہ فروکش ہو تو ایسا ہوگا اب سب امر ملکہ کی راے پر ہین یہ کہکر دربار برخاست کیا اسکو ملکہ کے آنے کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہو اور سب لشکر کو تیار رکھا جاتا ہو اور ملکہ برجیس آفتاب منظر کو راہ مین رکھا جاتا ہو اب حال اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہو کہ جو کہ بموجب حکم بے ستون براے گرفتاری طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کے روانہ ہوئے تھے

اب چند کلمہ حالات مقابلہ اجلاس جادو و زلازل جادو و خیلتاش جادو و صاحبقران کے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و حاکیان فیض آثار اس داستان سحر عنوان کو یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ اجلاس جادو وغیرہ جو بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر بہشت مثل کے چلے تھے بے ستون نے انسے کہدیا تھا کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہو اس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہو اسکا خیال رکھنا بس ان تینون نے باہم صلاح کی کہ پہلے طلسم کشا کے اسم اعظم کو اُسکے لوح قلب سے محو کردین اور فراموش کردین اور اُسکی زبان بند کردین اُسکے بعد جاکر اُس سے مقابلہ کرین جب اُسکو اسم اعظم فراموش ہوگا

تو وہ ہمارا کیا بنا سکیگا جو سحر ہم اُسپر کرینگے وہ اثر کرے گا ہم اسیر کر لینگے مع حکیم کے اور لے جا کر بے ستون کے روبرو پیش کرینگے انعام پائینگے سب ساحرون مین نیک نام ہونگے بڑی عزت ہوگی بادشاہ طلسم بھی خوش ہوگا یقین ہی کہ کوئی ملک و قصبہ ہم کو مرحمت کرے یہ باہم صلاح کر کے راے کی کہ کس مقام پر بیٹھکر یہ تدبیر کرین یہ جب سب نے کہا تو اب فکر ہونے لگی کس مقام پر یہ تدارک کیا جائے راے ہوئی کہ قریب بہشت مثل گے پہونچکر کوئی مقام پوشیدہ تجویز کر کے اسکا تدارک کرینگے خلاصہ یہ کہ وہ تینون ساحر ایک تخت پر سوار ہو کر سب اسباب سحر جسکی جسکی ضرورت تھی تخت پر رکھکر وہان سے روانہ ہوئے تھے قریب قصر بہشت مثل آکر مقام تجویز کرنے لگے دیکھا کہ اُس صحرا مین ایک کوہ بہت بلند سامنے قصر بہشت مثل کے مگر پشت پر ہی قصر کے اُس کوہ کو تجویز کیا اور تخت کو اُس کوہ پر اُتارا سحر سے کوہ کو صاف و پاک کیا جب کوہ کو خس و خاشاک سے پاک کر چکے ایک مقام پر لیپ پوت کر چوکا دیا ایک طرف کھانے پینے کا سامان کیا ایک خیمہ سحر سے برپا کیا براے آرام نیلے سحر کر کے کوہ کی راہ کو بند کیا پھر سحر کیا کہ خیمہ وغیرہ پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہ ہو اُسکے بعد وہ تینون حرامزادے نہائے خون خوک پانی مین ملا کر چوکے مین آکر بیٹھے بخورات جلانے لگے گوگل وغیرہ روشن کی اگیاری دی چوکے مین خون خوک دیا شراب جلائی اُسمین روشن کین اب بخورات جلا کر بیٹھکر یہ حرامزادے پچھوا سم سحر پڑھنے لگے پکارنے لگے کہ اے کالی کلکتہ والی اے لونا چماری یہ وقت مدد ہی یا سامری یا جمشید کی صدا بلند کی اپنے پیرون کو بلانے لگے دو پہر رات تک بیٹھے ہوئے پڑھا کیے اُسکے بعد خیمے مین آکر کچھ کھایا کچھ پیا پھر آکر ہوم خانہ مین بیٹھے سحر کرنے لگے اسیطور سے تین دن انکو گذرے ترنج نارنج بیضہ فولادی گولہ اسنے خوب خوب کمال کے ہر ایک نے درست کیے ایسے سحر جو کہ سامری و جمشید سے دفعتاً نہ رد ہو سکین جب یہ سحر تیار کر چکے اُسکے بعد اب یہ تدبیر کی کہ اسم اعظم طلسم کشا کو اسکے لوح قلب سے محو کر کے زبان بند کر دین تا کہ اسم اعظم فراموش ہو جائے بس اسکی تدبیر کرنے لگے خوب

اسم ہائے سحر پڑھکر چند اشیا تیار کین اُنمین سے ایک نے جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُس
بدمعاش نے بزار کوشش سے ایک جانور برابر لال کے اُس آرد ماش و خون خوک و شراب سے
گوندھکر بنایا اور اگیاری مین رکھا دوسرے نے کچھ اسم سحر پڑھکر دانے ماش کے اُس
جانور پر جو کہ آرد ماش کا تیار کیا تھا مارے تیسرے نے فوراً اپنی ران مین نشتر دیا اور
خون لیکر اُس طائر پر مارا بس خون کا پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ طائر بصورت طائر جاندار
کھڑا ہو گیا اور اُسنے اپنے پرون کو حرکت دی اور قصد پرواز کیا یا تو وہ برابر لال کے
تھا یا خود بخود چند منٹ مین برابر مرغ کے ہو گیا جب اُسنے مرغ کے برابر قد پیدا کیا
اُسوقت اجلاس نے جھولی سے سیندور نکالا اور اُس طائر کے جسم پر ٹیکے سیندور
کے دیے مخلتاش نے اتنے عرصہ مین حلوا تیار کیا سامنے اُس طائر کے رکھا اُسنے
کھایا زلازل نے بچہ خوک کو جھٹکا کر کے اُسکا جگر نکالا اُس طائر کو دیا اُسنے وہ جگر
کھایا اور خون پیا جب وہ حلوا اور جگر کھا چکا ان تینون حرامزادون نے کچھ اسم سحر پڑھکر
زمین پر دو ہتڑ مارا دو ہتڑ کا مارنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی ایک قفس لے کر
پیدا ہوئی وہ قفس اُسکے سامنے رکھدیا اور وہ غائب ہو گئی بعد اسکے ان تینون نے
ایک کاغذ کا پتلہ مقراض سے کاٹا اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا وہ بصورت انسان گویا ہوا
اُسکے ہاتھ مین ایک کارد دی اور اشارہ کیا اُسنے لپک کر اُس طائر کو کارد سے ذبح
کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لا کر انکے سامنے رکھا اور وہ پتلا اُس طائر کو کھا گیا
جب کھا چکا اُسوقت ہاتھ باندھکر سامنے انکے کھڑا ہوا انھون نے چوک سے تھوڑی
مٹی لی اور مٹی لے کر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اور ایک باز بنایا اُس باز پر اسم
سحر دم کیا کہ وہ مثل باز اصلی کے ہو گیا اور اُسنے خوب قد پیدا کیا جب وہ قد پیدا
کر چکا اُسوقت انھون نے اُس پتلہ کو اشارہ کیا وہ اُس باز کی پشت پر سوار
ہو کر مستعد ہوا کہ انھون نے باز کو اشارہ کیا وہ باز پرواز کر کے طرف قصر مہوشت
کے چلا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران و حکیم دونون بزرگوار براحت و آرام بستر
مخمل پر استراحت فرما تھے چونکہ وقت شب تھا یہ سحر انھون نے دو پہر رات سے

شروع کیا تھا قریب صبح ختم کیا اور بازو پتلہ کو اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ اپنا عکس طلسم کشا و حکیم پر ڈالین تاکہ طلسم کشا کے دل سے اسم اعظم محو ہو جائے اور طلسم کشا کی زبان بند ہو جائے تاکہ ہمارا سحر اثر کرے اور ہم طلسم کشا کو اسیر کر لین اور حکیم بھی تمام دعائین جو کہ سحر کو دفع کرتے ہین فراموش کر جائے نہ طلسم کشا کو ایک حرف اسم اعظم کا یاد رہے نہ حکیم اسقلینوس کو قلب پر پردے نسیان کے پڑ جائین یہ انھون نے تدبیر کی وہ باز اُس پتلہ کو لے کر اُدھر کو چلا اور قریب قصر آیا قصد کیا کہ قصر مین جا کر جہان طلسم کشا و حکیم سوتے ہین اُسی حالت غفلت مین اپنا عکس ڈالے اور گرد سر گردش کرے کیونکہ بسبب سونے کے کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہوگا اور اسیوقت اسم اعظم ورد زبان بھی نہ ہوگا پورا کام ہو جائے گا اسی غرض سے انھون نے یہ تدبیر شب کو کی تھی اُدھر حکیم اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا تھا جبکہ ملکہ لعلان حور پیکر صاحبقران کے مقابلے سے عاجز ہو کر چلی گئی تھی کہ یا صاحبقران اب ساحران طلسم میرے اور آپ کے حال سے آگاہ ہو گئے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ مین شب کو نہ سوؤن یا آپ آرام فرمائین اور اب ساحر ضرور میری اور آپ کی فکر کرینگے عالم بیداری مین تو غالب آنا بہت دشوار ہے ہان حالت غفلت مین اُنکا کام ہو جائے گا اور وہ اپنی فکر کر کے حسب دلخواہ کام کو انجام دینگے اور یہ آپ کو بھی بخوبی معلوم ہے کہ سویا اور مرا برابر ہوتا ہے بس ایسی حالت مین اگر کسی نے آ کر سحر کیا اور ہم کو اور آپ کو غافل پا کر اسیر کر لیا تو بڑی خرابی ہوئی اس سے بہتر یہ ہوگا شب کے وقت کا بندوبست فرمایئے کیونکہ نہ تو حضور سے بیدار رہا جائے گا نہ مجھ سے فرض کر لیا جائے کہ بیدار ہی رہے تو ایک دن یا دو دن اگر برابر بیدار رہیے گا تو یہ ہوگا کہ خدانخواستہ علیل ہو جایئے گا اور علالت کے خیال سے دن کو سویئے تو پھر وہی انجام دن کو ہوگا اس سے اگر مناسب ہو تو کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ شب کو کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے بآرام شب بسر ہوا کرے صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو جب تک خدا کو کوئی امر نہ منظور ہوگا اسوقت تک مجھ کو کوئی نہین بنا سکتا ہے خوف کس امر کا ہے ساحر کیا

کر سکتے ہین کوئی ضرورت کسی قسم کے بندوبست کی نہین ہو اُسکے ذات پر تکیہ کرکے بیخوف
رہو اور آرام کرو حکیم نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر شیطان مارتا نہین ہلکان کرتا ہو خداوند
کریم تو ہر وقت حافظ و نگہبان ہو مگر تقاضاے عقل یہ ہو کہ بشر اپنی تدبیر سے غافل نرہے
جب اسطور سے حکیم نے عرض کیا تھا تو اُسدن سے صاحبقران بموجب کہنے حکیم کے
یہ تدبیر کرتے تھے کہ پانی پر اسم اعظم دم فرماکر چارونطرف قصر کے اُس آب دمیدہ اسم
اعظم سے حصار فرما دیتے تھے اور براحت و آرام آرام فرماتے تھے بلا خوف و خطر اُس شب کو
بھی یہی صاحبقران نے فرمایا تھا اور بیخوف آرام فرما رہے تھے کہ وہ باز پرواز کرکے
مع پتلہ کے قصر پر آیا اُدھر کوہ پر وہ ساحر بیٹھے ہوئے سحر کر رہے تھے اور زور دے رہے
تھے اور دوربین لگائے ہوئے دیکھ رہے تھے جون جون یہ سحر کرکے ماش کے دانے مارتے
تھے وہ وہ اُس باز و پتلہ کو زور ہوتا تھا خلاصہ یہ کہ باز نے باز نے قصد کیا کہ مین جھپٹ کر مع
اپنے سوار کے اندر قصر کے جاؤن اور اپنا کام کرون جس کام کے لیے ہمارے مالکون نے
ہم کو یہان بھیجا ہو جیسے ہی جھپٹ کر چلا ایک ٹکر لگی کہ سر پریشان ہوگیا قریب تھا
کہ وہ پتلا اُسکے اوپر سے گر پڑے اب اسنے پھر سنبھل کر قصد کیا پھر وہی حالت ہوئی
اسیطور سے یہ جسطرف گیا اس باز و پتلے نے ایک دیوار آہنی کھنچی ہوئی پائی کہ جسکے
سبب سے راستہ قصر کا بند تھا اسنے قصد کیا کہ بلند ہو کر اس دیوار آہنی کو پھاند کر
نکل جائین جسقدر یہ بلند ہوتا تھا وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوتی جاتی تھی یہ کہکشان
فلک ہو گئے وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہو گئی آخر کو یہ پریشان ہوگیا اور قصر مین جانے
کا راستہ نہ ملا کہ اندر جائے صبح تک عاجز رہا وہ سحر کو زور دے رہے ہین جون جون زور
دیتے ہین یہ کڑک کڑک کر جاتا ہو مگر راہ نہین پاتا ہو وہ دیکھ رہے ہین کہ بار بار تڑپ
تڑپ کر جاتا ہو پھر آتا ہو وہان اندرون قصر جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے
اور حکیم دونون صاحبون نے نماز سحر سے فراغت کی وظیفہ پڑھنے لگے جب باز بہت
عاجز آیا اور راہ نہ ملی تو واپس چلا یہ تینون حرامزادے دیکھ رہے تھے کہ باز بدون
قصر مین گئے واپس آتا ہو انھون نے یہ سحر کیا کہ یہ اُسی طرف جائے وہ اپنے زور

مین چلا آتا ہوا انکے سحر کو روک کر سامنے آکر بیٹھ گیا مگر یہ عالم ہی کہ جیسے کوئی غصہ مین ہوتا ہی بزبان انسانی گویا ہوا کہ ہم تمھاری اطاعت کرکے بہت پریشان ہوئے ایسے مقام پر ہم کو نہ بھیجا کرو کہ جہان ہمارا بس نہ چلے وہان تو دیوار آہنی حائل ہی کوئی اندر قصر کے کیونکر جائے تم نے بیکار ہم کو پریشان کیا کئی ٹکرین بھی ہم نے کھائین اُس قصر مین جانے کا راستہ نہین ہی چونکہ اب بخوبی صبح ہوگئی تھی یہ جو اُس باز نے کہا یہ حیران ہوئے اُسیوقت ایک کتاب جھولی سے نکالی اُسکو اسم سحر پڑھکر وا کیا اُسمین یہ نیت کرکے دیکھا کہ کیا سبب ہی جو ہمارا سحر اندر قصر کے نہ جاسکا اُسمین تحریر پایا کہ اے اجلاس جادو و تیلتاش جادو و زلزل جادو آگاہ ہوکر طلسم کشا مالک اسم اعظم ہی اُسنے آرام سے سونے کے لیے یہ تدبیر کر رکھی ہی کہ اِدھر شام ہوئی اور اسم اعظم کو پانی پر دم کرکے گرد قصر کے اُس پانی سے حصار کر دیا گو ایک ہی مرتبہ کا حصار کافی تھا مگر وہ ہر روز ایسا ہی کرتا ہی اس سبب سے یہ باز سحر نہ جاسکا وہ حصار دیوار آہنی بنکر سد راہ ہوا دوسرے اس قصر کی خاصیت ہی کہ کسی ساحر کا سحر بدون اجازت صاحب قصر کے اندر اثر نہین کرسکتا ہی اگر وہ ساحر بیرون قصر سے سحر کرے ہان اگر اندر قصر کے ساحر جاکر سحر کرے تو سحر کرسکتا ہی وہان اُسکو سحر فراموش نہ ہوگا اور ساحر جاسکتا ہی جیسا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے جاکر اندر قصر کے طلسم کشا سے مقابلہ کیا سب سحر اُسکے رد ہوئے اور اپنا اثر اُنھون نے دکھایا مگر وہ کیا کرے کہ طلسم کشا نے رد کر دیے بہ سبب مالک ہونے باطل سحر کے اگر طلسم کشا مالک باطل سحر نہ ہوتا ملکہ طلسم کشا پر غالب آتی اور اسیر کر لیتی ہان اگر وہ بھی بیرون قصر سے سحر کرتی اُسکا سحر بھی اندر نہ جاتا واپس آتا بانیان طلسم نے یہ خواص رکھا ہی اس قصر کا کہ ساحر کا سحر جو کہ ساحر باہر سے کرے اور چاہے کہ اندر جائے تو وہ بھی نہ جاسکیگا یہ سبب تھا کہ جو تمھارا باز سحر واپس آیا ہان تم اندر قصر کے جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جو سحر کروگے وہ اپنا کام کرے گا خواہ طلسم کشا پر اثر کرے خواہ بہ سبب اسم اعظم کے اثر نہ کرے گا مگر سحر رد نہوگا یا جس سواری سحر پر جاؤگے وہ بھی چلی جائے گی اگر یہ چاہو کہ ساکنان قصر کو بیرون قصر سے سحر کرکے اسیر یا قتل کرین

یہ ممکن نہین ہر ہان یا تو بیرون قصر آجا ئین تو سحر اثر کرے گا یا ساحر اندر قصر کے جا کر سحر
کرے تو سحر اثر کرے گا یہ حال حکیم استقلینوس کو بھی نہین معلوم ہر ورنہ وہ کبھی یہ راے
طلسم کشا نہ دیتا کہ آپ اسم اعظم کا حصار کرین گو طلسم کشا کی راے نہ تھی مگر حکیم کے
کہنے سے طلسم کشا نے ایسا کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا تو اُنھون نے وہ کتاب بند کی اور
جھولی مین رکھی اُس باز کو اُس پنجرے مین مع اُس پتلے کے بند کیا اور باہم صلاح کی کہ اندر
قصر کے چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرین جب وہ ہم سے مقابلہ کرنے لگے اور ہماری
طرف مصروف ہو ہم دونون ملکر اُسپر سحر کرین وہ تو اسطرف مصروف ہو گا ایک اس قفس
کو کھولدے کہ یہ باز سر پر اُسکے گردش کرے تاکہ اُسکو اسم اعظم فراموش ہوا جلاس
نے کہا کہ یہ کونسی راے ہر جبکہ ہم دونون شخص مقابلہ کرینگے تو اُسوقت وہ ہمارے سحر کے
رد کرنے کے لیے اسم اعظم ورد زبان کرے گا اور جب کہ اسم اعظم ورد زبان ہو گا تو
کوئی سحر اُسپر اثر نہ کرے گا یہ کونسے طریقہ سے اُسکو فراموش ہو گا ہان اگر یہ کہتے کہ
ہم دونون شخص اُسکو باتون مین لگا ئین وہ ہم سے باتو نمین مصروف ہو اُسوقت تیسرا
شخص قفس کو کھولدے چون کہ وہ ادھر مصروف ہو گا اُسکو اسم اعظم کا خیال نہ رہے گا سحر
اثر کر جائے گا اُسکے قلب پر اور اسم اعظم فراموش ہو جائے گا اُن دونون نے کہا کہ
اچھا یہی سہی لیکن اب چلو دیر نہ کرو جب یہ راے ہو چکی اُسوقت یہ تینون لعلطونِ ملعون
تخت پر سوار ہوئے سب اسباب سحر اُس تخت پر رکھا اور جو جو سحر تیار کیے تھے
وہ ساتھ لے کر اُس تخت کو سحر سے اُڑاتے ہوئے چلے یہان صاحبقران مع حکیم
کے نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے صحن باغ مین چہل قدمی فرما رہے ہین ہواے
خنک کے جھونکے آرہے ہین دل شگفتہ ہو رہا ہر بند قبا کشادہ ہین حکیم استقلینوس
سے فرما رہے ہین کہ کیا سبب ہر جو اسوقت تک خواجہ نہین آئے حکیم عرض کر رہے ہین
کہ حسب حال دریافت فرمالیتے اُسوقت تشریف لا ئینگے کہ یکایک برق چمکی کہ
صاحبقران و استقلینوس نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہو
کیا ابر آیا ہر پانی برسنے کا سامان ہر سر اُٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ تین ساحر

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ادھر کو چلے آتے ہین حکیم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپنے
ملاحظہ فرمایا کہ یہ تین ساحر تخت پر سوار اسی طرف کو آتے ہین انکے تہور اور بشرہ سے
پایا جاتا ہی کہ بہ قصد فاسد آتے ہین خبردار ہوجائیے صاحبقران نے فرمایا کہ آتے ہین تو
آنے دو ہمارا اور تمھارا خدا حافظ و نگہبان ہی اُسکی ذات پر تکیہ اور بھروسہ رکھو بقول
شاعر مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + کوئی مقام خوف نہین ہی
جسطورسے ملکہ لعلان حور پیکر عاجز ہوکر چلی گئی اور کچھ نہ کرسکی اسیطورسے یہ بھی یا
تو عاجز ہوکر چلے جاینگے یا اسیر ہونگے حکیم نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر صاحبقران و
حکیم دونون یا تو ٹہل رہے تھے یا ایک مقام پر سنبھل کر کھڑے ہوگئے حکیم پس پشت
صاحبقران کھڑے ہوئے یا حافظ یا حفیظ پڑھنے لگے کہ وہ ساحر آکر سامنے صاحبقران
کے اُترے اور تخت پر سے اُتر اُتر کر سامنے آئے صاحبقران نے دیکھا کہ تینون
لنگوٹ باندھے ہوئے ہین کرتے پہنے ہوئے جھولیان کاندھو نپر اسباب سحر ہاتھو مین
ایک قفس بغل مین اُسمین ایک بازو پتلہ بند ہی آنکھو اور مُنھ و کانون و ناک سے اور
بالون سے شعلہ نکل رہے ہین کالے کوڑیالے تمام جسم مین لپٹے ہوئے ہین عقرب سیاہ
پیشانی پر بجائے ابرو کے چمٹے ہوئے ہین لنبے لنبے بال بڑے بڑے دانت سیاہ
رنگ زرد زرد دانت مُنھ سے نکلے ہوئے موٹے موٹے ہونٹھ دراز قد سینہ چوڑا ہاتھ
لمبے ڈالے پاؤن قصر کفر و بدعت کے ستون شکم قصر دوزخ سے زیادہ وسیع
بہت بدہیبت و بدشکل کہ اگر دیو دیکھ لے تو خوف کھا جائے مُنھ سے مثل سنڈاس
کے بو چلی آتی ہی گو دور کھڑے ہین مگر دماغ پریشان ہوا جاتا ہی حکیم استقلینوس نے
دیکھ کر پہچان لیا مگر دل مین کہا کہ یا حفیظ و حافظ تو ہی بچانے والا ہی ان حرامزادون
کے شر سے اور آفت سے دعائین حفظ کی پڑھنے لگے اور دم کرنے لگے اپنے اوپر
اور صاحبقران کے اوپر ادھر اُن دونون نے سامنے صاحبقران کے آکر باواز
مہیب کہا کہ ای طلسم کشا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو تو مع حکیم کے ہاتھ باندھکر ہمارے
پاس چلا آتا کہ ہم تجکو اپنے ہمراہ لے جاکر لب ستون جادو سے تیری اور حکیم کی

خطا معاف کرادین وہ تجھسے مزاحم نہ ہونگے بس تو مع حکیم کے جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آ یہ طلسم ہرگز ہرگز نہ فتح ہوگا یہ طلسم مثل اور طلسمات کے
نہین ہی کہ فتح ہوجائے یہان تجکو بڑی بڑی سختیان اُٹھانا پڑینگی یہان ہر ایک ساحر
اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی تجکو اسیر کرے گا بذریعہ سحر کے یا قتل کرے گا لوح طلسم
ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آج تک کسی کو لوح کا پتہ و نشان نہین معلوم ہی کہ بانیان طلسم
نے لوح کو کہان رکھا ہی جو کہ بادشاہ طلسم یعنے شنگال جادو ہی وہ بھی لوح کے حال
سے آگاہ نہین ہی اور لوگون کی تو کیا اصل ہی کیون اس حکیم کے بہکانے پر تو آتا ہی اور قصد
فتح کرتا ہی یہ تیرا دشمن جانی و عدوے روحانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی ہم تجکو
نصیحت کرتے ہین کہ اس امر سے باز آ ورنہ بہت خراب ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی اگر
ہمارے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو یاد رکھ کہ بہت ہی پچتائے گا اور ہمارے ہاتھ سے
زک اُٹھائے گا مارا جائے گا یہ جو کہا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو
جو بہادر ہین وہ جو قصد کرتے ہین کہین اُس سے باز بھی آتے ہین ہم ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے بدون فتح کیے یہان سے واپس نہ جائینگے لوح کا ہم کو نشان مل جائے گا
جس ہمارے خدا نے ہم کو یہان تک پہونچایا ہی وہی لوح کا بھی پتہ بتا دے گا اپنی
قدرت کاملہ سے اور یہ جو تو نے کہا کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع حکیم کے ہمارے
ہمراہ چلو تو ہم بے ستون سے تمھاری خطا معاف کرادین اور تم اپنے لشکر کو چلے
جاؤ اول تو مین نے یا حکیم نے اُس نمک حرام کی کیا خطا کی ہی جو معاف کرائین اور
اگر خطا بھی کی ہوتی تو وہ کب یہ لیاقت رکھتا ہی کہ کوئی اُس سے خطا معاف کرائے
اُس کافر خاسر بچہ شیطان کی یہ حقیقت ہی کہ میری یا حکیم کی خطا معاف کرے گا بلکہ
اُسکو اور تم سب اُسکے ملازمون کو لازم ہی کہ بادشاہ سابق کو رہا کرکے میرے پاس
دست بستہ حاضر ہون تاکہ مین تم سب کی خطا بادشاہ سابق سے معاف کرادون کیونکہ تم
سب کے سب اُسکے گناہگار ہو اور اُسکے ساتھ تم سب نے نمک کھاکر نمک حرامی
کی ہی ورنہ یاد رکھو کہ تم سب کو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے اور تم کیا مجکو اسیر

یا قتل کروگے بی لعلان حور پیکر بڑے زور مین تشریف لائین تھین خوب سحر کیے
مگر میرا کچھ نہ بنا سکین خود ہی اپنی جان بچاکر بھاگئین اگر تھوڑی دیر اور قیام کرتین تو حال
کھلتا یا تو اسیر ہوتین یا ماری جاتین چونکہ ابھی اُنکی قضا نہ تھی بدین سبب بچ کر یہانسے
چلی گئین اب تم آئے ہو تو کیا بنالوگے یا تو بھاگوگے یا قتل ہوگے یا اسیر اور یہ جو تم نے
کہا کہ حکیم کے بہکانے پر عمل نہ کرنا یہ دشمن جانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی
تو یہ تمھارا کہنا بالکل بیکار ہی حکیم سا کوئی میرا دوست نہ ہوگا کیونکہ مین اور وہ دونون
ایک مذہب رکھتے ہین یہ ممکن نہین ہی کہ حکیم میرے ساتھ دشمنی کرے اگر دشمنی کریگا
بھی تو تم کو کیا ہم اُس سے سمجھ لینگے دوسرے مین کسی کے بہکانے پر کیون آنے لگا کیا
مین خود عقل نہین رکھتا ہون جو کسی کے کہنے پر عمل کرون بس خیریت اسی مین ہی کہ تم
ہاتھ باندھ کر حاضر ہو اپنی جان میرے ہاتھ سے بچاؤ ورنہ تم کو اختیار ہی اجلاس خیلتاش
نے جواب دیا کہ ساری حقیقت تم کو اور حکیم کو معلوم ہوئی جاتی ہی دیکھو کیا سزا ملتی ہی بہت
مغرور ہوئے ہو اس حکیم کی تو قضا ہی دامنگیر ہوئی ہی یہ جو ہم سے منحرف ہوا ہی بڑا دھوکا
ہمنے دیا اسکا حال اب کھلا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو اب تک کب کا اپنے کردار
کی سزا پاچکا ہوتا جہان بادشاہ سابق کو قید کیا تھا اسکو بھی قید کر لیتے گیا یہ یون رہا
تھا مگر دھوکا کھایا خیر اب یہ جاتا کہان ہی تم کو قتل کرکے اسکو قتل کرینگے اسنے بہت
بڑی غلطی کی ہم پر ثابت ہوا کہ تم دونون یون نہ باز آوگے حکیم تمھاری دوستی اور تم حکیم
کی دوستی مین مارے جاؤگے خیر کیا کیا جائے عالم مجبوری ہی ان دونون نے تو صاحبقران
کو باتون مین لگایا اُدھر زلازل جادو نے آنکھ بچاکر اُس قفس کو کھولا کہ وہ باز اُس قفس
کے مع اُس پتلے کے باہر آیا اور پرواز کرکے صاحبقران کے سر پر آیا اور گردش کرنے
لگا اس حرکت سے باز نہ آیا ابھی تین مرتبہ گردش کی تھی کہ خود بخود طبیعت صاحبقران
کی کسل مند ہونے لگی کچھ زبان بھی لکنت کرنے لگی بوٹی پڑنے لگی قلب کا عجب حال
ہوا کہ مثل ماہی بے آب کے سینہ مین تڑپنے لگا حواس مین خلل ہوا بلکہ بدحواسی سی آنے لگی آنکھونمین
پردے پڑنے لگے ہاتھ پاؤن مین درد ہونے لگا رنگ رو تغیر قبول کرنے لگا

زردی سی چھانے لگی آنکھ بند ہونے لگی گرمی سی معلوم ہونے لگی یہ جو حالت اپنی صاحبقران
نے پائی فوراً خیال کیا کہ یہ کیا بات ہی جو مجھ مین تغیر ہونے لگا زبان کیون لکنت کرنے لگی
حواس کیون خرابی قبول کرنے لگے چہرہ کیون متغیر ہونے لگا گرمی کیون معلوم ہونے لگی
قلب کیون خود بخود بیقرار ہونے لگا کیا سبب ہی یہ سب باتین تھین مگر اسقدر لگے
سحر نے اثر کیا تھا اور اُس باز و پتلہ کی گردش نے کہ یہ یاد نہ آیا کہ اسم اعظم کو پڑھون
شاید یہ سب باتین برطرف ہون جب صاحبقران نے اپنے حواسون و مزاج مین
ابتری پائی اور زبان مین لکنت تو اُنکو جواب دینا تو موقوف کیا خاموش عالم سکوت
مین کھڑے ہوکر اُنکی تقریر سننے لگے اور دل مین سوچنے لگے کہ کیا سبب ہی ادھر ان
دونون نے دیکھا کہ زلازل نے اپنا کام کیا اور باز نے سر پر طلسم کشا کے گردش کی
جسکے سبب سے کچھ عالم سکوت طلسم کشا پر طاری ہوا چہرہ پر بھی تغیر ظاہر ہوتا ہی
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا کہ کام ہو گیا تھوڑی کسر باقی ہی جو نہ
حکیم ان دونون کی طرف دیکھ رہے تھے یہ اشارہ دیکھا خیلتاش نے اشارہ مین
جواب دے کر طرف آسمان کے اشارہ کیا تھا یہ بھی حکیم نے دیکھا کہ اجلاس جادو نے
خیلتاش سے کچھ کہا اشارہ سے اُسنے اُسکا جواب دیا اور کچھ آسمان کی طرف اشارہ کیا
یہ اسنے طرف آسمان کے کیسا اشارہ کیا دیکھنا چاہیے یہ سوچکر حکیم اسقلینوس نے
سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک باز کو کہ اُسکے اوپر ایک پتلہ سوار ہی بالاے سر صاحبقران
گردش کرتے پایا فوراً خیال مین آیا کہ یہ ان حرامزادون نے فریب کیا ہی ایک نے تو
صاحبقران کو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی کہ صاحبقران اسم اعظم فراموش
کر جائین تاکہ ہم اُن کو اسیر کر لین اگر یہ باز سات مرتبہ گردش کر کے انکے پاس چلا گیا
اور انھون نے اسکو بند کر لیا تو پھر بدون انکے قتل کیے ہوئے یہ سحر انکا برطرف نہ
ہوگا اور صاحبقران کو اسم اعظم یاد نہ آئے گا ادھر یہ گردش کر کے گیا ادھر صاحبقران
اسم اعظم فراموش ہوا انھون نے اسیر کر لیا پھر کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو قتل کرے
اور صاحبقران کو رہا کرے یہ سے جاکر فوراً قتل کرا لین گے ابھی خیریت ہی طریقہ

سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی گردش پوری نہین ہوئی ہی اگر پوری ہوئی تو یہ جا چکا ہوتا دین
حال سے صاحبقران کو آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسم اعظم پڑھکر اِس بلا کو دفع کرین ابھی
اُنکو اسم اعظم یاد ہوگا فراموش نہ ہوگا یہ دل مین خیال کرکے فوراً سر نیچا کر لیے حکیم
اسقلینوس نے صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی صاحبقران کے رخ پر تغیر پایا
اور کچھ عالم سکوت طاری دیکھا یہ جو حالت صاحبقران کی حکیم نے دیکھی بیقرار ہو گیا
پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہو جائیے یہ آپ سے فریب کر رہے ہین دو نے
آپکو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی دیکھیے یہ باز آپکے سر پر گردش کر رہا ہی
اُسپر ایک پتلہ بھی سوار ہی جلد اس باز و پتلہ کی خبر لیجیے اور اسم اعظم کو یاد فرمائیے
ایسا نہ ہو کہ انھون نے آپکے اسم اعظم کے فراموش کرنے کی تدبیر کی ہو اور یہ باز و
پتلہ اسی لیے سر پر گردش کرتا ہو آپکا چہرہ بھی متغیر ہی یہ جو حکیم اسقلینوس نے
کہا اور صاحبقران کے کان مین یہ صدا پہونچی چونکہ اسوقت تک پورے طور سے
ہوا جلاس و خیلتاش و زلازل نے اثر نہ کیا تھا بدین سبب صاحبقران کے
ہوش و حواس درست تھے حکیم اسقلینوس کی آواز سے اسطور سے چونک
پڑے جیسے کوئی سوتے سے جاگتا ہی وہ سکوت فوراً رفع ہوا خیال آیا کہ تم کدھر ہو
اور کس خیال مین غرق ہو حکیم سچ کہتے ہین یہی سبب ہی جو تمھاری یہ حالت ہی کہ
معطل ہو رہے ہو حکیم کا خیال بہت درست ہی کہ یہ دو تو تم سے کلام کرنے لگے اور
تیسرے نے سحر کیا جب آئے تھے تو قفس مین ایک باز و پتلہ اپنے ساتھ بند
کر لائے تھے معلوم ہوتا ہی یہ وہی باز و پتلہ ہی جو سر پر گردش کر رہا ہی یہ میری
حالت اُسی کی وجہ سے ہوئی تم بالکل اسم اعظم سے غافل ہو گئے ہو اسم اعظم
ذرا سوچو تو یاد بھی ہی یا نہین یہ سوچ کر صاحبقران نے اسم اعظم کی طرف جو
حکیم کے یاد دلانے سے اس خیال کے دل مین آنے سے جو خیال کیا تو اسم اعظم
حرف بحرف یاد تھا مگر کچھ یونہی سا بھولا بھولا چونکہ وہ عالم غفلت مین تین مرتبہ
گردش سر پر کر چکا تھا اس سبب سے یہ حال تھا اور یہ نوبت بہم پہونچی تھی

بس جب صاحبقران نے دیکھا کہ اسم اعظم یاد ہو فوراً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اسم اعظم باآواز بلند پڑھنا شروع کیا صرف بسم اللہ کے کہنے مین زبان نے لغزش کی تھی پھر توزور پڑھنے لگے جب صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ سب کیفیت صاحبقران کی برطرف ہو گئی چہرہ بھی بحال ہو گیا رخسار بھی سرخی آ گئی دل بھی ٹھہر گیا حواس بھی بجا ہو گئے وہ کل کیفیت بالکل برطرف ہوئی فوراً صاحبقران نے سر اُٹھا کر بالا ئے بام دیکھا تو باز کو گروش کرتے ہوئے پایا چار مرتبہ گروش کر چکا تھا تین مرتبہ اور باقی تھے اگر وہ تین مرتبہ اور گردش کر لیتا تو پھر بہت دشوار تھا بدون قتل ان ساحرون کے اسم اعظم کا یاد آنا خدا نے اپنا فضل کیا کہ حکیم نے یہ خیال کر کے صاحبقران کو ہوشیار کر دیا بس صاحبقران ہوشیار ہو گئے کیونکہ خداوند کریم کو بچانا منظور تھا اُسنے یہ امر حکیم اسقلینوس کے دل مین پیدا کیا یہ امر کبھی نہ ہوتا اگر حکیم ان دونوں کے اشارے بازی نہ دیکھتے اُنسی اشارہ بازی سے حکیم کو خیال ہوا کہ یہ کیا بات ہے کہ انھون نے پہلے تو باہم کچھ اشارون مین کہا پھر طرف آسمان کے اشارہ کیا دیکھنا چاہیے تو یہ واقعہ نظر آیا جس سے صاحبقران کو آگاہ کیا حکیم اسقلینوس کو اسوقت بالکل یقین کلی ہو گیا جب کہ صاحبقران کی حالت مین تغیر پایا کہ یہ ضرور سحر کا خیال کر کے دل مین صاحبقران کو خبردار کیا تھا اُن دونون نے یہ نہین دیکھا تھا کہ حکیم نے ہماری اشارہ بازی دیکھ لی نہ یہ دیکھا کہ آسمان کیطرف دیکھا ہے اور باز پتلہ سے آگاہ ہو گیا ہے ورنہ یہ سحر کو زور دیتے یا کوئی اور تدبیر کرتے چونکہ خدا کو صاحبقران و حکیم اسقلینوس کو انکے شر سے بچانا تھا جو حکیم کو انکے اشارے دکھائی دیے اور حکیم اسقلینوس کی حالت اور دیکھنے سے وہ نہ آگاہ ہوے ہان جب حکیم نے یہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہو جائیے آپ کو ان حرامزادون نے فریب و دھوکا دیا ہے اسم اعظم کو یاد فرمائیے ورد زبان فرمائیے یہ سنکے صاحبقران جو ہوشیار ہو گئے تھے اور اسم اعظم ورد زبان فرمایا تھا وہ ان کافرون ساحرون نے سُنا اور حکیم کی تقریر سُنی اب یہ بھی خبردار ہو گئے اور

قصد کیا کہ سحر کو زور دین اور ان تینون حرامزادون نے ماش و سرسون کے دانے جھولی سے
جھٹ پٹ نکالکر اسم سحر پڑھا اُدھر صاحبقران نے جو اسم اعظم ورد زبان فرمایا اور وہ
کیفیت برطرف جو ہوئی طرف اپنے سر کے دیکھا باز کو گردش کرتے پایا فوراً کمان جو کہ
پاس تھی دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر پر اسم اعظم دم کرکے اُس تیر کو چلہ کمان مین
جوڑا زاغ کمان چلایا کہ پچ اور باز سہم کر ٹکی آواز آئی کہ کوئی گوشہ برائے پناہ تلاش کر
سحر کا لڑکنا تھا کہ ان حرامزادون کی نگاہ بھی پڑگئی کہ طلسم کشانے حکیم اسقلینوس کے
آگاہ کرنے سے تیر و کمان کو سنبھالکر باز کو اپنا صید بنانا چاہا ہے تیر کمان مین جوڑ چکا ہے
اب رہا کرنے کی دیر ہے یہ جو دیکھا انھون نے گھبراکر اور یہ خیال کرکے کہ بڑی مشکل سے
یہ سحر تیار ہوا ہے جب کہ تمام جسم کا اپنے خون صرف کیا ہے جب یہ تیار ہوا ہے اگر یہ مٹ
گیا تو بڑی خرابی ہوئی اور بربادی ضرور ہوگا اگر طلسم کشا کا تیر اسپر پڑگیا کیونکہ طلسم کشانے تیر
پر اسم اعظم دم کرکے تیر کو کمان مین پیوستہ کیا ہے بسبب اسم اعظم کے یہ باز و پتلہ جل کر
خاک ہوجائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ واپس کرلین باہم صلاح کی ایک نے دوسرے سے
رائے کو ظاہر کیا جب ایک رائے ہوگئی تو اُٹھا کر دانے ماش کے اس قصد سے کہ اس
باز و پتلہ کو واپس کرین اسم سحر پڑھکر دم کرکے اُن ماش کے دانو نیز اُن بدمعاشون نے
دانون کو طرف اُس باز کے پھینکا وہ دانے پراگندہ ہوگئے ادھر انھون نے دانے
پھینکے اُدھر صاحبقران نے تیر کو کمان مین جوڑکر باز و پتلہ کو تاک کر یا یزدان پاک کہکر
جب جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا قضا نے تیر کو نشانہ پر پہونچادیا چونکہ مقدر ہوچکا تھا کہ یہ
سحر برباد ہو بس وہ باز گردش کرکے قصد کر رہا تھا کہ پانچوین گردش کرون اور پھر اُٹھا
کہ تیر اسکے سینہ پر پہونچکر پیچھے پڑا کہ دو سار کرتا ہوا پشت سے گذرا پتلہ کے شکم
تیر سے جو چلا تو سر کو توڑکر پار گذر گیا برے کا کام کیا اُن حرامزادو نکا وہ سحر جو کہ
انھون نے واپس کرنے کے لیے اپنے سحر کیے باز و پتلہ کو کیا تھا اپنا اثر نہ کرنے پایا
صاحبقران کا تیر اپنا کام کر گیا بس تیر کا پار گذرنا تھا کہ ایک شعلہ پیکان تیر
سے نکلا اور اُس پتلہ اور باز پر پڑا کام تو تیر ہی نے تمام کردیا تھا اُس شعلہ نے جلا کر

خاک سیاہ کر دیا ایک شور و دار و گیر بلند ہوا سنگ باری و برف باری ہونے لگی آواز آئی کہ
مارا مجھکو کہ نام میرا باز جادو تھا افسوس مین یہ نہ جانتا تھا کہ میرا کام یون تمام ہوگا ورنہ کبھی
مین آپ کی رفاقت نہ کرتا ادھر تو وہ باز و پتلہ جلا اجلاس و خیلتاش و زلازل جادو
نے یہ واقعہ دیکھکر اپنا مُنھ پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس طلسم کشا نے بہت بڑا سحر ہمارا
برباد کیا کہ جس پر ہم کو بڑا بھروسہ تھا اگر پورے طور سے باز گردش کرکے چلا آتا تو پھر یہ
ممکن نہ تھا کہ طلسم کشا ہم سے مقابلہ کر سکتا اس حکیم نے طلسم کشا کو آگاہ کرکے ہمارے
سحر کو برباد کرا یا پہلے اس حکیم سے سمجھ لینا چاہیے جب تک یہ حکیم طلسم کشا کے پاس
رہے گا اُسوقت تک طلسم کشا چوٹ نہ کھائے گا حکیم کی تدبیر کرو اُسکے بعد طلسم کشا
سے مقابلہ کرو اجلاس جادو نے کہا کہ مین حکیم کی تدبیر کرتا ہون اور تم اور بھائی زلازل
دونون ملکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو اُنھون نے کہا کہ اچھا بس یہ صلاح باہم کرکے خیلتاش
زلازل نے سامنے صاحبقران کے آکر کہا کہ ای طلسم کشا ہم نے تو تدبیر کی تھی کہ تیرا
اسم اعظم فراموش کرادین اور پورا کام ہمارا ہو گیا تھا مگر حکیم نے بہت بڑی خرابی ڈالی
تجکو آگاہ کر دیا ورنہ تیری حالت تو خراب ہو چلی تھی کیا کرین کہ ہم کو نہ معلوم تھا کہ حکیم
تجکو آگاہ کر دے گا اور تو ہمارے سحر کو برباد کرے گا اس سے آگاہ ہوتے تو ہم پہلے
حکیم کا بندوبست کرتے خیر تو جاتا کہان ہی ہمارے ہاتھ سے اس امر پر مغرور نہ ہونا کہ
مین نے باز سحر کو قتل کیا تیرے لیے ہمارے پاس بہت سے سحر موجود ہین جو کہ
تیرے قتل یا اسیری کو کافی ہین اور حکیم کی بھی تدبیر ہوئی جاتی ہی دیکھین اب وہ
کیونکر تیری کمک کرتا ہی یا تجکو ہمارے حربون سے آگاہ کرتا ہی اجلاس جادو حکیم کو
اسیر کر لینگے اور ہم تجکو صاحبقران نے فرمایا کہ کیا واہیات بکتے ہو جو تمھارے بنائے
سے جتے وہ کرو ہم بالکل خوف نہین کرتے ہین جس خدا نے ہم کو اور حکیم اسقلینوس کو
تیرے سحر سے بچایا ہی اور باز کو قتل کرایا ہی وہی بچالے گا اور سب تیرے سحر اللہ
مین اپنے اوپر سے اور حکیم کے اوپر سے رد کرونگا اگر تمام عالم کے ساحر ایک دفع
جمع ہو کر آئین اور مجھ سے مقابلہ کرین تو بھی مین بفضل خدا سے عاجز نہ ہونگا سب کے

سحر کو رد کرونگا اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہوگا تو مین ان کے شر سے محفوظ رہونگا اور اُنکے
ہاتھ سے بچونگا اگر میری قضا نہ ہوگی اگر قضا ہوگی تو ایک ساحر میرے لیے ادنی سا کافی ہی
جب تک قضا نہین آتی ہی میرا اور حکیم کا کوئی بال نہین بیکا کر سکتا ہی بقول شاعر شعر
اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے   نہ برد رگے تا نہ خواہد خداے   تم دونون ایک مرتبہ بہم ہوکر
سحر کرو اور اُسکو بھی حکم دو کہ وہ حکیم استقلینوس پر سحر کرے نہ پوچھنا کہ مین کیونکر حکیم کو بھی بچاتا
ہون اور اپنے کو بھی ہمارے خدا کی قدرت کو دیکھو اور اُسکی شان کو کہ وہ کس طور سے
تمھارے شر سے محفوظ رکھتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا بس اُن دونون نے یہ کہکر کہ
ہم دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو اور حکیم کو بچاتا ہی یہ جو کہا اور ایک مرتبہ اُن دونون نے جھولی
پر ہاتھ ڈالا اُدھر اجلاس نے بھی گولہ سنبھالا ایک مرتبہ خیلتاش و زلازل نے وہین
دہانے سے صاحبقران پر اسم سحر پڑھکے ترنج و نارنج مارے اور اجلاس نے
حکیم پر گولہ صاحبقران نے باواز بلند اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ ترنج و نارنج سرد ہوکر
رہگئے اور ایک مرتبہ بالکل خاک ہوکر زمین پر گرے صاحبقران نے بار دیگر فوراً
اسم اعظم کو ورد زبان کیا ورد زبان کرنا تھا کہ وہ گولہ جو حکیم کی طرف چلا تھا اور حکیم استقلینوس
بھی تمام اسمہاے رد سحر پڑھ رہے تھے کہ رُکا صاحبقران نے ختم کرکے جو اُدھر کو دم کیا وہ
گولہ بھی سرد ہوکر رہ گیا اجلاس و خیلتاش و زلازل کے سحر رد ہوئے یہ بہت حیران
ہوئے کہ ایک مرتبہ مین طلسم کشا نے ہم تینون ساحرون کے سحر کو رد کیا اور حکیم کو بھی
بچایہ جاتے کہان ہین ایک مرتبہ ان تینون حرامزادون نے بلکہ جھولی سے کچھ دانے
آتش کے نکالکر اُسپر سحر کرکے صاحبقران و حکیم پر مارے صاحبقران تو اسم اعظم
پڑھ ہی رہے تھے اُسکی برکت سے وہ دانے بھی ان دونون بزرگوار و نیر نثار ہوکر جھاو
ہوگئے کچھ بھی آسیب نہ پہونچا جب یہ بھی سحر رد ہوا تو اجلاس و خیلتاش و زلازل
نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا جہان پر صاحبقران و حکیم کھڑے ہوئے تھے
وہان کی زمین شق ہونے لگی کہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر زمین پر دم کیا زمین
کا زلزلہ و شق ہونا برطرف ہوگیا کہ پھر ان تینون نے ایک مرتبہ سحر کیا کہ ایک ابر آکر

آسمان پر قائم ہوا اُس مین سے اولے برستے وآگ و سنگ برسنے لگے صاحبقران نے اسم
اعظم دم کیا وہ ابر دھوان ہو کر غائب ہو گیا وہ سب آفت جاتی رہی بالکل مطلع صاف
ہو گیا پھر انھون نے سحر کیا کہ آسمان پر سے بڑے بڑے سانپ و عقرب برسنے لگے
صاحبقران نے اسم اعظم سے اُنکو بھی برطرف کیا پیکان کا مینھ برسا وہ بھی برطرف
ہو گیا انھون نے آگ برسائی وہ برطرف ہو گئی جو سحر انھون نے کیا وہ اسم اعظم کی
برکت سے برطرف ہو گیا کسی سحر نے صاحبقران وانکے اسم اعظم پر اثر نہ کیا انھون نے ایک
ترنج اُٹھا کر مارا کہ اُس سے طائر پیدا ہوئے وہ سب منقارین کھول کھول کر بہ قصد
ایذا رسانی طرف صاحبقران کے اور حکیم کے چلے کہ صاحبقران نے اسم اعظم اُنکی
طرف بھی دم کیا وہ بھی برطرف و دفع ہو گئے خلاصہ یہ کہ جو سحر انھون نے کئے وہ سب
برطرف ہوئے اور وہ سب کمال کے سحر تھے یہ سحر کرتے کرتے عاجز آگئے اور کسی
سحر نے اثر نہ کیا جب کسی سحر نے اثر نہ کیا اُسوقت انھون نے پریشان ہو کر باہم
صلاح کی کہ جو سحر کرتے ہین وہ طلسم کشا رد کر دیتا ہے اب سوا اسے اس تدبیر کے کہ ایک
طرف سے مین اژدر بنکر طلسم کشا پر حملہ کرون اور ایک سمت سے تم شیر ببر بنکر حملہ
اور اجلاس جادو حکیم پر حملہ کرے کرگدن بنکر اسطور سے شاید غالب آئین یہ جو
صلاح ہوئی بس فوراً خیلتاش و زلازل نے سحر کیا کہ ایک طرف سے ایک اژدر
پیدا ہوا اور ایک سمت سے ایک شیر اور اُدھر اجلاس نے جو سحر کیا تو ایک کرگدن
پیدا ہوا کیونکہ یہ رائے ہوئی تھی ہم خود کیون بنین سحر سے کیون نہ پیدا کرین ایسا ہی
کیا جب یہ جانور ظاہر ہوئے انھون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران و حکیم اسقلینوس
کے اشارہ کرنا تھا کہ ایک پہلو سے اژدر نے اور دوسرے پہلو سے شیر نے حملہ کیا
اور کرگدن نے حکیم پر حملہ کیا خیلتاش و زلازل نے پکار کر کہا کہ ای طلسم کشا ان
جانورون سے بچ یہ تجکو کھا جائینگے اور حکیم کو بھی بچا اُدھر اجلاس نے پکار کر حکیم
اسقلینوس سے کہا کہ او حکیم اسقلینوس اس کرگدن سے اپنے کو بچا جب
ہم جانین کہ تو بڑا کامل زبردست عامل ہے حکیم و صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ خوف

نہین ہی جس خدا نے تمھارے حملون سے بچایا ہی وہی ان جانورون کے حملون سے بچائیگا
یہ فرما کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم کو دم کیا اور پینترا بدل کے کھڑے
ہوئے اُدھر حکیم نے دعائین پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کین راوی بیان کرتا ہی کہ اژدر نے
قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑے وہ شعلہ قریب
صاحبقران آکر فروکش ہوگئے جیسے اژدر نے دم کھینچا صاحبقران نے اپنا لنگر
ہلکا کیا اُسکے دم کے ساتھ کھنچکر چلے جب قریب پہونچے لنگر قائم کیا اُدھر
اُنھون نے سحر کو زور دیا اژدر نے دم کشی کرنا شروع کی اب بالکل صاحبقران کو
حرکت تک نہین ہوتی ہی اسیطور سے زمین پر قائم ہین گویا قطب ہوگئے ہین
اب کی مرتبہ جو اُسنے دم کھینچا بس صاحبقران نے پینترا بدل کر جو ہاتھ مارا اُسکی گردن پر
پڑا شل خیار تر کے گردن اُسکی قلم ہوگئی اژدر کا قلم ہونا تھا کہ شیر نے لپک کر
طپانچہ مارا صاحبقران کو تو خیال تھا پہلے ہی سے اژدر کو قلم کرکے پلٹ پڑے
شیر کا طپانچہ رہا ہوا تھا کہ صاحبقران نے بچالا کی اب جو ہاتھ تلوار کا رسید کیا
شیر کا ہاتھ قلم ہوگیا وہ اُسی حالت سے صاحبقران پر حملہ ور ہوا بس صاحبقران
نے بچالاکی اُسکی کمر پر جو ہاتھ مارا شل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے شیر و اژدر کا مرنا
تھا کہ ایک شعلہ خود بخود پیدا ہوا اُن دونون کے جسمون سے اور جلانے لگا صاحبقران
ان دونون کو قتل فرما کر حکیم کیطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ کرگدن حکیم صاحب کے قریب
پہونچ گیا ہی بس صاحبقران کو تاب نہ رہی ڈانٹ کر فرمایا کہ کدھر جاتا ہی وہ سمجھا
تھا کہ اجلاس نے زور دیا کہ اسی اثنا مین صاحبقران پہونچ گئے جاتے ہی عقرب
کا ہاتھ مارا کہ کمر پر پڑا وہ بھی شل خیار تر کے دو پرکالہ ہوا اُسکے بھی جسم سے آگ نکلی وہ
جلنے لگا یہ جانور جو یون مارے گئے اُنکے حواس پران ہوئے اور مُنھ پر ہوائیان اُڑنے
لگین چہرے زرد ہوگئے ہر ایک کو زندگی سے نا امیدی ہوئی زیست سے مایوس ہوئے
ہر ایک پر عالم ہراس طاری ہوا اُسی حالت ہراس مین خیلتاش نے سحر کرکے
اپنے کو گینڈا اور زلازل نے اپنے کو چیتا بنایا اور اجلاس نے اپنے کو گرگ ان

دونون نے صاحبقران پر حملہ کیا اور اجلاس نے حکیم پر گینڈا ایک طرف سے اور چیتا
دوسری طرف سے صاحبقران پر حملہ آور ہوا بس صاحبقران نے انکے حملہ کو رد کرکے
جو ایک ہاتھ گینڈے کے مارا اُسکے کمر پر پڑا مثل خیار تر کے قلم ہوا یہ حال چیتے نے جو دیکھا
فوراً لوٹ پیٹ کر فیل مست ہو گیا صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے ایک ہاتھ
سے اُسکی خرطوم پکڑی اب جو زور کیا خرطوم مع فرفرہ کھینچ آئے وہ چیخ بھاگا ادھر لاکھ
لاکھ حکیم نے اپنے کو اسم ہائے الٰہی پڑھکر بچایا چونکہ زکات نہین دی تھی اس سبب
سے اُنکا اثر نہین ظاہر ہوا وہ گرگ حکیم کو اُٹھا کر اور اپنی پیٹھ پر لاد کر چلا سبب یہ تھا کہ
ہر مرتبہ جو حکیم اسکے سحر سے محفوظ رہے وہ بہ سبب اسم اعظم کے کہ صاحبقران اُس
سحر کو رد کرکے جو انکے اوپر یہ دونون ساحر کرتے تھے حکیم کی کمک فرماتے تھے اور
اجلاس کے سحر کو اسم اعظم کی برکت سے رد فرماتے تھے چونکہ اس دفعہ صاحبقران
کو خیال نہ رہا گینڈے کو قتل کرکے فیل مست سے مقابلہ کیا اُسکے خرطوم جب کھینچ لیے
وہ بھاگا تو اُسکے عقب مین چلے اتنی فرصت جو اجلاس نے پائی گرگ تو بنا ہی
ہوا تھا حکیم کو پیٹھ پر لاد کر لے چلا جب حکیم نے دیکھا کہ یہ حرامزادہ مجکو لیے جاتا
ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران غلام کی خبر لیجیے کمک فرمائیے یہ گرگ مجکو
لیے جاتا ہی حکیم صاحب کی صدا جو صاحبقران کی گوش مبارک مین آئی فوراً خیال
آیا اُس فیل کے تعاقب کو ترک کرکے حکیم کیطرف دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ اجلاس جادو
گرگ بنا ہوا حکیم اسقلینوس کو پشت پر لادے ہوئے لیے جاتا ہی بس صاحبقران
نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او حرامزادے کہان جاتا ہی مین آپہونچا بھلا یہ ممکن ہی کہ میری
موجودگی مین تو حکیم اسقلینوس کو لے جائے یہ فرماکر اور دوڑ کر قریب آگئے اجلاس
نے دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچ گئے فوراً اُسنے خیال کیا کہ اسی طور سے بھاگتا
ہون تو صاحبقران ایک ہاتھ تلوار کا رسید کرینگے میرا بھی کام تمام ہوگا اس سے
بہتر یہ ہوگا کہ اُڑ کر بھاگون بس اسنے اُسی حالت مین جو سحر کیا تو دو پر پیدا ہوئے
یہ اُڑ کر چلا چونکہ اسکی قضا آچکی تھی یہ بچ کر جاتا کہان بس صاحبقران نے جو ملاحظہ

فرمایا کہ جب میں قریب پہونچا اور اس حرامزادے نے کوئی صورت مفر کی نہ پائی تو یہ آکر
چلا فوراً کمان ورش پر سے لی اور ترکش سے تیر لیا اسم اعظم پڑھ تعجیل تیر پر دم کرکے تاک کر
جو مارا سعر کرکی کمان سے صدا پیدا ہوئی کہ کمان بکھر جائے گا کہیں گوشہ امان نہ پائے گا
وداع پیکان بہرہ کمان سے چھوٹ کر پر کو باز کرکے چلا اور چلایا کہ میں تیری روح کو قبض
کرنے کو آیا اجلاس تھوڑا ہی بلند ہوا تھا کہ وہ تیر جاکر گردن پر پڑا کہ گردن کو توڑ کر
پار گذر گیا ساتھ تیر کے اُس ناپاک کی جان بھی نکل گئی وہ طرف زمین کے مائل ہوا
حلیم اُسکی پشت پر سے جدا ہوئے صاحبقران نے بڑھکر حلیم کو بالا سے ہوا روکا اور
آہستہ سے زمین پر رکھدیا اسکا مرکز زمین پر گرنا تھا کہ ایک مرتبہ تمام عالم تاریک
ہوگیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی سیاہ آندھی چلنے لگی خون برسنے لگا
پر عل مچانے لگے ادھر تو اجلاس کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اُدھر خیلتاش
کے مرنے کی کیونکہ یہ دونوں عینی بھائی تھے اور زلازل جادو تو مجروح ہوکر ایسا
بھاگا کہ پھر کر اُسنے نہ دیکھا کہ میں اسکے مقابلہ کو آیا تھا اور میرے ہمراہیوں پر
کیا آفت گذری وہ فیل مست بنا تھا صاحبقران نے اُسکے خرطوم کھینچ لی تھی راوی
بیان کرتا ہے کہ وہ خرطوم نہ تھی بلکہ اُس خود پسند کے بینی تھی اس خود پسندی و
سرکشی کا یہ انجام ہوا کہ ناک تواضع کی اُسی حالت سے بھاگا ہوا برابر چلا گیا
کسی مقام پر قیام نہ کیا صاحبقران نے تعاقب بھی ترک فرمایا اور اُدھر سے پلٹ کر
اجلاس کو قتل فرمایا مگر وہ ایسا خوف زدہ ہوا تھا کہ کسی مقام پر نہ ٹھہرا فوراً چلا گیا
سو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ طلسم کشا عقب میں چلا آتا ہے یہ تو اُدھر کو بھاگا ہوا چلا
جاتا تھا ادھر ان دونوں کے مرنے کی علامت بلند ہوئی زمین کو زلزلہ ہوا ہوا تند
چلنے لگی بعد تھوڑے عرصے کے وہ سب آفتیں برطرف ہوئیں میدان صاف ہوا آواز
آئی کہ کشتی نام میں خیلتاش جادو و اجلاس جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو آئی اور روشنی ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ
اس مقام پر لاش خیلتاش کی پڑی ہوئی دوسری طرف لاش اجلاس کی پڑی ہوئی

ہوئی ہی اسکے گلے سے خون بہ رہا ہی اور اُسکے دو ٹکڑے ہین اور حکیم بیہوش زمین پر پڑا ہوا
ہی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر حکیم اسقلینوس کو ہوشیار کیا حکیم کی جو آنکھ
کھُلی تو اپنے کو خاک پر پڑا ہوا اور صاحبقران کو اپنے برابر کھڑا پایا حکیم اسقلینوس
بہ سبب تکان کے بیہوش ہو گیا تھا جب ہوشیار ہوا یہ واقعہ دیکھا فوراً اُٹھا اور یہ
خیال دل مین پیدا ہوا کہ صاحبقران نے اجلاس کو قتل فرمایا ہی ورنہ یہ مجکو بہلا
تھا اُٹھکر کے قدم پر گرا اور عرض کیا کہ آپ نے میری جان بچائی ورنہ وہ کافر تو مجکو
لے چلا تھا صاحبقران نے حکیم اسقلینوس کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا
کہ مجکو اور تم کو خداوند کریم نے بچایا انکے شر سے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ زلزال
نکل گیا مین اُسکے عقب مین چلا تھا اُسنے فیل مست بنکر حملہ کیا تھا مین نے خرطوم
تو اُسکی کھینچ لی وہ بھاگا مین عقب مین چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ تمھاری صدا آئی کہ
یا صاحبقران کمک فرمایئے مین اُسکے تعاقب کو ترک کرکے ادھر کو آیا کیونکہ یہ امر
واجب تھا نہ معلوم وہ تم کو لے جاکر تمھارے ساتھ کیا سلوک کرتا یہان آکر
اجلاس کو قتل کرکے تم کو رہا کیا اُسکے پنجے سے وہ سحر سے پر پیدا کرکے اُڑکر چلا
تھا کہ مین نے تیر سے اُسکو قتل کیا وہ حرامزادہ نکل گیا خیر جانے دو ایسی سزا پائی
ہی کہ اب کبھی ادھر رخ تک نہ کرے گا حکیم نے صاحبقران کے ہاتھون کو بوسہ
دیا اور بہت تعریف فرمائی حکیم نے دیکھا کہ دونون کی لاشین پڑی ہوئی ہین حکیم
نے قصد کیا تھا کہ ملازمون کو حکم دون کہ یہ لاشین اُٹھالے جاؤ اور کسی غار مین ڈالدو
کہ انکو جانوران صحرائی کھا جائین یہ دل مین خیال کیا تھا کہ یکایک ایک ہوا زور
سے آئی اور ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کے قریب آیا اور اُنکو وہ ہوا اُڑاکر
اُس باغ سے طرف کوہ بے ستون کے لے گئی جب وہ غبار و بگولہ برطرف
ہوا اب جو دیکھا صاحبقران و اسقلینوس نے تو وہ لاشین نہ تھین اُن کے
جسم ناپاک سے وہ زمین پاک تھی اسقلینوس نے ملازمون کو طلب کرکے
فرمایا کہ اتنی زمین کھود کر اور مٹی کو لے جاکر صحرا مین پھینکدو تا کہ یہ زمین پاک

ہو جائے اُن ناپاکون کا خون اس مقام پر گرا ہی یہ حکم دے کر اور صاحبقران کے ہمراہ بارہ دری ہین آئے صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے اسقلینوس سامنے بیٹھے باتین ہونے لگین صاحبقران نے فرمایا کہ کیون تم کو کچھ ثابت ہوا کہ یہ ساحر کہا سے آئے تھے گو اُنکے کلام سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ بے ستون کے پاس آئے ہین حکیم نے عرض کیا یہ تینون مصاحبان خاص بے ستون سے ہین اُنمین ایک کا نام اجلاس جادو تھا اور دوسرے کا نام خیلتاش جادو یہ دونون حقیقی بھائی تھے رہا تیسرا اُسکا نام زلازل جادو تھا جو کہ بھاگ گیا ہی اب یہ جاکر ضرور بے ستون کو اس حال سے آگاہ کرے گا وہ اور کوئی تدبیر کرے گا یا خود آئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ چاہے وہ کسی کو روانہ کرے چاہے خود آئے کوئی مقام خوف نہین ہی بلکہ وہ خود آئے تو بہتر ہی کیونکہ اسی کو قتل پر منحصر ہی کوہ بے ستون کا فتح ہونا اور بادشاہ سابق کا رہا ہونا اسقلینوس نے عرض کیا کہ خدا ایسا ہی کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر بے ستون دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار ساحر و نجیر ساحر حاضر دربار کفر آثار ہین یہ حرامزادہ ان سردارون کا انتظار کر رہا ہی کہ اجلاس وغیرہ جو برائے اسیری طلسم کشا گئے ہین وہ آئین یا اُنکی خبر آئے اور ملکہ برجیس آفتاب منتظر آئے تو ہین مع لشکر زیر کوہ جاکر مقیم ہون کہ اسنے سردارون سے کہا کہ نہ طائر سحر کچھ خبر اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کی لیکر آئے کہ اُنسے اور طلسم کشا سے کیونکر مقابلہ ہوا نہ وہ خود واپس آئے اسکا سبب ہی ہنوز سردارون نے عرض کیا کہ ابھی مقابلہ نہ ہوا ہوگا کہ جو کچھ خبر آتی یا وہ خود واپس آتے یہی باتین ہو رہین تھین کہ سامنے سے طائران سحر پیدا ہوئے اور سامنے بے ستون کے آکر یون گویا ہوئے کہ ہم کو جو آپ نے روانہ فرمایا تھا کہ اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کا حال دیکھ کر ہم سے آکر بیان کرنا تو ہم خبر لیکر آئے ہین سماعت فرمایئے بے ستون و کل سردارون نے جو اُن طائرون کو دیکھا اور یہ کلام اُنسے سُنا سب اُس طرف کو متوجہ ہو گئے بے ستون نے کہا کہ ہان بیان کرو کہ کیا خبر لائے ہو اُنھون نے اجلاس وغیرہ کا قریب قصر بہشت مثل پہونچکر ایک مقام پر قیام

کرکے سحر تیار کرنا اور باز سحر و بتلہ کو برائے فراموشی اسم اعظم روانہ کرنا اُسکا اندر قصر کے نہ
جانا اور عاجز ہوکر واپس آنا اُنکا سبب دریافت کرنا اور کتاب سحر مین دیکھنا سبب کا
ظاہر ہونا اُنکا خود بوقت صبح تخت پر سوار ہوکر جانا صاحبقران و حکیم اسقلینوس کا
صحن باغ مین ٹہلتے ہوئے ملنا اجلاس و خیلتاش کا صاحبقران کو باتون مین لگانا
زلازل کا باز سحر کو قفس سے رہا کرنا اُسکا سر پر صاحبقران کے گردش کرنا صاحبقران
کا متغیر ہونا حکیم کا صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرنا صاحبقران کا باز و بتلہ سے
سحر کو اسم اعظم کے برطرف کرنا اجلاس وغیرہ کا صاحبقران و اسقلینوس پر سحر
کرنا صاحبقران کا اُن سب سحر و نکو رد کرنا اُنکا عاجز آنا اور ہاتھ سے صاحبقران کے
خیلتاش و اجلاس کا مارا جانا اور زلازل جادو کا مجروح ہوکر بھاگنا سب
حال ابتدا سے انتہا تک کل وجز بیان کیا رسقے مجبورا نہ بیان کیا ہوا اور کہا کہ
زلازل جادو آتے ہونگے ملاحظہ فرمایئے گا یہ جو بے ستون نے سُنا حواس
جاتے رہے کمر ٹوٹ گئی ہمت پست ہوگئی مگر اپنی اس حالت سے کسی کو آگاہ
نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر اجلاس وغیرہ مارے گئے تو کیا غم ہے یہان ساحرون کی کمی نہین
ہے ایک سے ایک زبردست موجود ہے وہ بہت مغرور ہوگئے تھے اپنے غرور کے
سبب سے پست ہوئے ایسے ایسے ساحر زبردست موجود تھے اُنکے اوپر سبقت
کی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جوان لوگون کے سامنے اُٹھ کراتنے بڑے مہم کا قصد کرتے
ہین اور سبقت کرتے ہین تو اسکا کیا انجام ہوگا جیسا کیا ویسی سزا پائی یہان تک کہ
وہ اپنی جان سے گئے بے ستون یہ کہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ سامنے سے
زلازل جادو دکھائی دیا کہ مُنھ پر ناک ندارد خون بہتا ہوا چلا آتا ہے کپڑے خون
سے رنگین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بھاگا بھاگ چلا آیا جب بہت دور نکل آیا اب
اسنے پلٹ کر دیکھا کہ طلسم کشا عقب مین تو نہین آتا ہے جب اسنے دیکھا کہ کوئی
نہین آتا ہے تو یہ ٹھہرا اور اسنے اپنی صورت تبدیل کی یعنے ہاتھی سے انسان بنا اور
سحر کرکے اُڑکر چلا اب آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ بدحواس ہے سامنے بے ستون

نے گر پڑا اور یون رو رو کر گویا ہوا کہا جلاس وخیلتاش تو حضور کے حق نمک سے ادا
ہوئے طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے میری یہ حالت ہوئی میرا یہ درجہ طلسم کشا
نے کیا کہ اب مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہا میری ناک حضور پر سے تصدق
ہوئی مین ناک کا ہو گیا مین نے اپنی خود بینی کی سزا پائی ایسی زک اُٹھائی کہ ناک
کٹوائی کسی طرف کا نہ رہا بے ستون نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب
زلازل جادو نے ابتدا سے سب حال مکرر بیان کیا بے ستون نے فکر نہین
کی کہا کہ اچھا تم شفاخانہ کو جاؤ اپنا علاج کرو ہم دیکھ لینگے زلازل کو تو طرف
شفاخانہ کے روانہ کیا اب یہ سردارون سے کہنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے سب نے
کہا کہ ملکہ کو آ لینے دیجیے تو پھر لشکر کشی فرمائیے بے ستون نے کہا کہ اچھا یہ تو
ملکہ برجیس آفتاب منظر کے انتظار مین ہوا اسکو تو انتظار مین مصروف رکھ
جاتا ہو اور زلازل جو شفاخانہ مین گیا اُسکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹی چڑھائی
گئی راوی بیان کرتا ہو کہ جب زلازل کو طرف شفاخانہ کے روانہ کیا تھا اُسکے بعد
جلاس وخیلتاش کی لاشین آئین اور دھوم دھام سے سامنے بے ستون کے گرین سب
اہل دربار نے اُنکو کشتہ پایا سب نے بہت افسوس کیا اور ہر ایک اُنکے واسطے
رو رہا تھا اور اُن لاشون مین خود بخود آگ لگ گئی تھی اُنکے جسم سے شعلے پیدا ہوئے اور
جلکر خاک ہو گئین اُس راکھ کے غبار سے دو طائر پیدا ہوئے اور پرواز کرکے سامنے
بے ستون کے آئے اور بزبان انسانی گویا ہوئے کہ اے بے ستون کیا غفلت
مین پڑا ہے آگاہ ہو کہ طلسم کشا کوہ بے ستون کو فتح کرے گا اور تو ضرور ضرور مارا
جائے گا اور یہ کوہ برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہو کر طلسم کشا کا شریک ہوگا طلسم
کشا کے ہاتھ لوح آئے گی طلسم کشا لوح کے ذریعہ سے طلسم کو فتح کرے گا طلسم
کی عمر تمام ہو گئی ہے شنگال مارا جائے گا یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگا اور لوگونکا
قبضہ نہ ہوگا مذہب عجائب پرستی کا کوئی نام نہ لے گا جو طلسم کشا کا شریک
ہوگا وہ امان پائے گا اور جو نہ شریک ہوگا بس وہ مارا جائے گا اور ذلیل ہوگا اسکے

لاش کو زاغ و زغن کھائینگے بس یہ واقعہ پیش آئے گا ہم نے آگاہ کر دیا یہ کہکر وہ طائر
ایک طرف کو روانہ ہوئے پرواز کرکے یہ دونون بیر تھے جو کہ اجلاس و خیلتاش
کے قبضہ مین تھے اُنکے مرنے سے رہا ہوئے خوشی خوشی اپنے مقام کو چلے گئے اُنکا
مرنا انکے حق مین بہتر ہوا جب وہ طائر یہ کہکر پرواز کر گئے بے ستون کو بہت حیرت
ہوئی ہر ایک اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ متواتر یہ خیال کان سے گذر رہے ہین
کہ کوہ بے ستون فتح ہوگا بے ستون مارا جائیگا طلسم کشا بادشاہ سابق کو رہا
کرے گا لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کرے گا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی جو طلسم کشا کا
شریک ہوگا وہ عزت پائے گا جان سے بچے گا زندہ رہے گا جو شراکت نکریگا
وہ مارا جائے گا ذلیل ہوگا بڑی خرابی ہی کہ اگر شراکت طلسم کشا کرتے ہین تو اپنا آبائی
مذہب ترک کرنا پڑتا ہی سب بُرا کہتے ہین نہین شراکت کرتے تو خرابی ہی ہر ایک
نے یہی اپنے دل مین سوچ لیا کہ چاہے ذلت ہو چاہے عزت ہم سے تو آبائی
دین نہ ترک کیا جائے گا ہم شراکت بے ستون سے دست بردار نہ ہونگے نہ
اپنے سردار سے منحرف ہونگے راوی بیان کرتا ہی کہ ان سب کو تو اس فکر و تردد مین
رکھا جاتا ہی بعض تو اپنے مذہب پر قائم رہے کہ دل سے صلاح کر رہے ہین بعض
اس فکر مین ہین کہ کسی تدبیر سے جان بھی بچائین اور آبرو بھی راوی تو انکو اس حال
مین مصروف چھوڑتا ہی اور کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ دوسرے دن
صاحبقران بوقت سحر بالاے برآمدہ مع حکیم اسقلینوس کے کرسی جواہر نگار
پر جلوہ فرما تھے سیر صحرا فرما رہے تھے بیرون قصر بارہ ہزار ملازم حکیم اُترے
ہوئے تھے پڑاؤ کیے ہوئے تھے اُدھر ملکہ لعلان حور پیکر اپنے گروہ میں بیٹھی
ہوئی جنگل کی سیر کر رہی تھی مگر دل مین خواجہ کا خیال تصویر خیالی پیش نگاہ
تھا تصور بندھا ہوا وزیرزادی و دیگر مصاحبین گرد و پیش جمع کہ یکایک سب نے
دیکھا کہ ایک جوگی ایک شیر زبان پر سوار اُس شیر کے ہر بن مو سے شعلے نکلتے
ہوئے آنکھ و منھ سے دھوان نکلتا ہوا وہ جوگی صاحب اُسپر بیٹھے ہوئے

لنگوٹ گیروی باندھے ہوئے کرتہ پہنے ہوئے سر پر ایک کلاہ درویشی رکھے ہوئے سیاہ
رنگت بڑے بڑے بال موٹے موٹے ہاتھ پاؤن بھبوت ملے ہوئے کھور صندل کی لگی
ہوئی قشقہ کھنچا ہوا ٹیکا پیشانی پر دیا ہوا بڑے بڑے دانت زرد زرد آنکھین لال لال یہ
معلوم ہوتا ہی کہ وطاس خون ہین آنکھ و کان و منھ سے شعلے نکلتے ہوئے کالے کوڑیالے
جسم سے لپٹے ہوئے بچھو پیشانی پر بجائے ابرو کے سیاہ سجے ہوئے جھولی شانہ
پر پڑی ہوئی ہاتھ مین بجائے کوڑے کے افعی سیاہ اس شان و شوکت سے نمایان
ہوئے وہ سب کے سب دیکھ کر ڈر گئین ہر ایک کانپ کر رہ گئی اپنا اپنا سحر
فراموش کر کے مارے خوف کے مگر وہ جوگی صاحب کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اپنے
شیر کو مہمیز کیے ہوئے چلے جاتے تھے ایک نے دوسری سے اشارہ کیا کہ بہت
بڑا ساحر ہی اسکے شر سے خداوند بچائین پوچھین نہ معلوم کدھر جاتا ہی اور کس خیال
مین ہی ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار و موجب ثواب ہی دوسری نے جواب دیا
کہ خداوند اسکی شکل نہ دکھائین خواصین تو یہ باتین کر رہی تھین کہ ملکہ اور وزیرزادی
کی بھی نگاہ پڑ گئی وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسا
زبردست یہ جوگی ہی جو کہ شیر پر سوار اس جنگل سے پیدا ہوا ہی ہم کو برسون گذر گئے
یہان رہتے ہوئے اکثر جنگل کی سیر بھی کی ہی مگر اس جوگی کو کبھی نہین دیکھا نہ معلوم
یہ کہان مقیم رہتے تھے اور اب یہ کدھر جاتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ یہان کے
باشندون مین سے نہین معلوم ہوتا ہی اور کسی شہر کا رہنے والا ہی یہ لوگ تو جنگل جنگل
صحرا صحرا کوہ کوہ پھرا کرتے ہین جدھر جی چاہا نکل گئے اسطرف بھی نکل آئے ہین مین نے
پہلے ہی تم سے دیکھا تھا اور خیال کر رہی تھی واقعی ساحر زبردست اور بہت بڑا
جوگی ہی اور بہ ظاہر صاحب کمال معلوم ہوتا ہی اور ایک دل میرا یہ کہتا ہی کہ یہ بنا
ہوا ہی تو ساحر مگر ایسا نہین ہی جیسا کہ اسنے اپنے کو بنایا ہی اگر میرا دل ٹھکانے ہوتا
تو مین ضرور اسکو اپنا مہمان کرتی اور امتحان سحر کرتی اگر صاحب کمال ہوتا تو شاگرد
ہو جاتی مگر کیا کرون مجبور ہون وزیرزادی نے عرض کیا کہ اے ملکہ میرے قیاس مین یہ جوگی

کہ اس جوگی کو بے ستون نے برائے اسیری طلسم کشا روانہ کیا ہے کیونکہ یہ تو اسی طرف
جاتا ہے کیونکہ بے ستون سے اکثر ایسے ہی لوگون سے ملاقات ہے اور ایسے لوگ بے ستون
کے شریک ہین زمین سے کوئی نہ کوئی ہوگا کہ اُسکو بے ستون نے روانہ کیا ہوگا کہ جاکر تم
طلسم کشا کو اسیر کر لاؤ یہ بموجب حکم بے ستون اُسی طرف کو جاتا ہے ملکہ نے کہا کہ ای دل آرام
تم سچ کہتی ہو اگر یہ طلسم کشا کی گرفتاری کو جاتا ہے تو جائے مجھکو کیا غرض مین یہ جانتی ہون کہ
جسطور سے مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز ہوکر واپس آئی ہون یہ بھی واپس آئے گا یہ
تم سب سے بلا خوف و خطر کہے دیتی ہون کہ طلسم کشا پر کوئی غالب نہ آئے گا جو جائے گا
یا تو اپنا سا مُنھ لیکر واپس آئے گا یا اسیر ہوگا یا مارا جائے گا وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوا یہ کہکر کہا کہ ای ملکہ میرا تو جی چاہتا ہے کہ اس جوگی کا کسی طور سے امتحان ہو
کیونکہ طلسم کشا کیطرف جاتا ہے معلوم ہو جاتا کہ جس بھروسہ پر جاتا ہے کیسا ساحر ہے
ملکہ نے کہا کہ اگر تیری یہی مرضی ہے تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر ملکہ کے سامنے
ایک نارنج سیندور سے رنگا ہوا رکھا تھا ملکہ نے وہ نارنج اُٹھا کر اسم سحر دم کیا
اُس جوگی کی طرف پھینکا وہ جوگی صاحب اپنے شیر آتش پر سوار بلا خوف چلے جاتے
تھے یہ بھی اُنکو خبر نہ تھی کہ یہان کوہ پر کون لوگ بیٹھے ہین اور کسی نے میرا امتحان کیا ہے وہ
نارنج قہقہہ کرتا ہوا قریب اُن جوگی کے آیا اور خود بخود قریب پہونچکر شق ہوا اور سرخی
زمین پر گرا اور خاک مین مل گیا بالکل جوگی پر سحر ملکہ نے اثر نہ کیا یہ جو ملکہ نے دیکھا وزیرزادی
سے فرمایا کہ یہ جوگی بڑا صاحب کمال ہے کیونکہ میرے سحر نے بالکل اُسپر اثر نہین کیا
بلکہ اُسکے قریب پہونچکر میرا سحر بالکل بیکار ہوگیا اور یہ سحر میرا بہت زبردست
تھا اگر کوئی ساحر زبردست بھی مقابلہ مین ہوتا تو وہ بھی اسکو بہت مشکل سے
دفع کرتا اور اس ساحر و جوگی کے قریب جاکر بیکار ہوگیا اُسنے اُس کے دفع کرنے
کی فکر تک نہین کی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور طلسم کشا پر
غالب آئے گا جب ایسا ساحر زبردست ہے ملکہ نے جواب دیا کہ ای دل آرام اگر
سامری و جمشید بھی آکر مقابلہ کرین طلسم کشا سے تو وہ بھی طلسم کشا پر غالب نہ آسکینگے

کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہے اور جو مالک اسم اعظم ہوتا ہے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے جب تک
اسم اعظم فراموش نکیا جائے اُسوقت تک اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے بس طلسم کشا پر کسیکا
سحر اثر نکرے گا یہ جوگی بھی جلے گا اپنا منھ سے کر واپس آئے گا دل آرا نے
عرض کیا بجا ارشاد ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ رہ جاؤ مین ایک سحر اور کرتی ہون یہ کہکر جھولی
سے ایک گولہ نکالا اُسپر اسم سحر دم کرکے سر اُٹھایا اور قصد کیا کہ جوگی پر مارون اب جو
جوگی کیطرف دیکھا تو جوگی کو نہ پایا جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا تھا ملکہ خاموش ہوگئی
گولہ کو جھولی مین رکھ لیا اور وزیرزادی سے کہا کہ کیا کرون وہ جوگی اتنے عرصہ مین چلا
گیا ابکی کا میرا سحر رد کرتا تو مین جانتی کہ بڑا صاحب کمال ہے اُسکی قضا نہ تھی جو وہ چلا گیا
خیر وہان جاکر جب ذلیل ہوکر واپس آئے گا تو دیکھا جائے گا یہ کہکر لعلان تو کوہ پر سے
اُترکر اپنے باغ کو چلی گئی اِدھر وہ جوگی صاحب شیر پر سوار اُسی طور سے چلے جاتے
ہین زبان پر یہ کلمہ ہے کہ بجر نگ بجر نگ سوائے اس کلمہ کے کوئی بات نہین کرتے ہین
اسیطور سے بجر نگ بجر نگ کہتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان بیرون قصر بلا زرنگار
خیمہ اسقلینوس فرش تھے خیمے وغیرہ برپا تھے اُدھر بالائے قصر ہمراہ پر صاحبقران
وضیغم اسقلینوس بیٹھے ہوئے جنگل کی سیر کر رہے تھے کہ جوگی صاحب وہان پہونچے
اُن لوگون نے جو اس شان و شوکت سے وہیئت کا جوگی شیر پر سوار دیکھا اور دیکھا
اسی طرف آتا ہے سب کے حواس جاتے رہے سب کے سب خائف و ترسان ہوئے
آپس مین کہنے لگے کہ خداوند کریم اس جوگی کے شر سے بچائے یہ ضرور طلسم کشا کی تلاش مین
ادھر آتا ہے بے ستون کا بھیجا ہوا ہے درایک نے کہا کہ آتا ہے تو آنے دو بنا کیا لیگا
جیسا ہم سے سوال کرے گا ویسا پائے گا ہمارا خدا حافظ ہے ہم خدا پرست ہین
وہ ساحر ہے ہمارا کر کیا سکتا ہے تم سب نے دیکھا تھا کہ بھانجی شتنگال کی کس زور شور
آئی تھی وہ عاجز ہوکر چلی گئی اجلاس و خیلتاش و زلازل جادو آئے مصاحبان
خاص بے ستون مارے گئے ایک اپنی ناک کٹوا کر بھاگ گیا یا یہ بھی مارا
جائے گا یا اسیر ہوگا یا بھاگ جائے گا ہم کیون خوف کرین کیون ڈرتے ہو

اپنے حواس درست کرو جو کہ منچلے تھے اُنکے یہ قول تھے مگر اُنکی باتون سے کسی کا خوف برطرف نہ ہوا اُسیطورسے سب خوف زدہ رہے مگر یہ کیا کہ سب نے ہتھیار لگا لیے اور آمادہ ہو کر بیٹھے مگر ایک قسم کا تلاطم تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی اِدھر وہ جوگی صاحب اُس مقام پر جو پہونچے چارونطرف سے سب نے گھیر لیا ہر ایک اپنی اپنی کہہ رہا ہی وہ جوگی یہی کہے جاتے ہین بجر نگ بجر نگ جب چارون طرف سے لوگون نے گھیر لیا ایک مرتبہ بنگاہ تہر اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ سب کے سب مارے خوف کے پیچھے ہٹ گئے قریب سے جوگی صاحب کے جوگی صاحب نے ایک مرتبہ باواز مہیب کہا کہ تم لوگون نے کیون ہم کو گھیرا ہی کیا بات ہی اور تم کون لوگ ہو ہم تو خداوند سامری و جمشید و عجائب نگار کا فرستادہ پاس امیر حمزہ و حکیم اسقلینوس کے آیا ہی کیا یہی باغ حکیم اسقلینوس کا ہی ہم خداوندون کا مصاحب خاص ہین ہم سے اُنھون نے فرمایا ہی کہ حمزہ حکیم اسقلینوس کے باغ مین ہی حکیم اسقلینوس کا مہمان ہی اور ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو حمزہ نے اپنے عیار کے ذریعے سے گرفتار کرا کے قید کیا ہی بس مجکو خداوندون نے روانہ فرمایا ہی کہ تم جا کر حمزہ کو سمجھا دو کہ وہ ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو رہا کر دے مین بموجب حکم کے ادھر کو آیا ہون اُنھون نے فرمایا تھا کہ باغ اسقلینوس رشک بہشت شل ہین حمزہ و حکیم اسقلینوس ہین حکیم اسقلینوس مسلمان ہو گیا ہی گو وہ قبل سے خدا پرست تھا مگر اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے تھا جب حمزہ ادھر آیا اُسنے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکا شریک ہو گیا ہان بتاؤ یہی باغ ہی حکیم کا اور حمزہ حکیم کا مہمان ہی یا نہین اُن لوگون نے کہا کہ ہم ملازم ہین حکیم کے اور یہی باغ ہی ضرور ہمارے مالک حکیم اسقلینوس کا اور حمزہ طلسم کشا ضرور اُنکے مہمان ہین اور حکیم شیاطین بھی ضرور اُنکے پاس قید ہین جو آپ کا منشا ہو بیان فرمایئے ہم اُن کو آگاہ کرین جوگی صاحب نے جواب دیا کہ ہم اُنکے پاس آئے ہین اور اُنکے پاس جاینگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آپ یہان قیام فرمایئن ہم اطلاع کر لین اور اجازت ہو لے تو شوق سے تشریف لیجایئے

جوگی نے کہا کہ ہمارے لیے اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہے ہم بدون اجازت کے جائینگے
یہ کہکر شیر کو مہمیز کرکے بجر ناگ بجر ناگ کہتے ہوئے طرف قصر کے چلے ملازمان حکیم اسقلینوس
نے قصد کیا کہ روکین جوگی کو روکنے نکلے تھے وہ سامنے آئے جوگی نے جو دیکھا کہ یہ لوگ
روکنے کے قصد سے سامنے آتے ہین بنگاہ قہر انکو دیکھا دیکھنا تھا کہ وہ لوگ سہمے
اور بیدم ہو رہے مگر اس قہر کی نگاہ سے دیکھنے کو اُنکے بھی اندام مین تھرتھری پڑ گئی۔ اور
سامنے سے ہٹ گئے مگر ایک تلاطم مچ گیا ہر ایک غل مچانے لگا چند ملازم دوڑ کر
اندر قصر کے چلے اس قصد سے کہ آگے آگے جانے لگے اور وہان پہونچکے ہم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کو آگاہ کرین کہ اسطور سے ایک جوگی اندر قصر کے آتا ہے ہم نے
روکا روکا مگر وہ ہم سے نہین رکتا ہے برابر چلا آتا ہے اسکی زبان پر یہی کلمہ ہے کہ
بجر ناگ بجر ناگ یہ لوگ تو طرف قصر کے چلے اور وہ جوگی صاحب بھی چلے آتے ہین اُدھر
بالاے برآمدہ حکیم اسقلینوس و صاحبقران بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے کہ یکایک
غل و شور کی اہل لشکر کی صدا کان مین آئی پہلے حکیم نے طرف اپنے لشکر کے دیکھا
پہلے نگاہ حکیم کی جوگی پر پڑی دیکھا کہ ایک جوگی شیر پر سوار طرف قصر کے چلا آتا ہے میرے
بازون کا مجمع اُسکے عقب مین ہے مگر اُسکا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہے جوگی کی صورت
و ہیبت کو جو حکیم اسقلینوس نے دیکھا ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ رعشہ اندام مین
پڑ گیا دل مین کہا کہ پناہ بذات خدا کیا بد شکل انسان ہے خدا اسکے شر سے محفوظ رکھے
اور دل مین کہا صاحبقران سے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوگی اسطرف کو
چلا آتا ہے کیسا بد شکل اور زبردست ساحر معلوم ہوتا ہے خداوند کریم اُسکے شر سے
بچاوے اور آپکو بچائے یہ ضرور ہمارے اور آپ کے ایذا رسانی کے لیے آتا ہے بارہ
ہزار میرے ملازم ہین مگر ایک اُسکا کچھ نہین بنا سکتا ہے بڑا زبردست ساحر معلوم
ہوتا ہے دیکھیے کیسا شور و غل ہے صاحبقران ملاحظہ فرما چکے تھے حکیم سے فرمایا کہ
کیا مقام خوف نہین ہے آتا ہے تو آنے دیجیے کیا بنا لیگا یہ کہکر فرمایا کہ چلو قصر مین
بیٹھین پس حکیم و صاحبقران دونون برآمدے پر سے اُٹھکر بارہ دری مین آگئے

صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھے صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیا بدہیئت
بدشکل انسان ہے وہ جوگی جو چلا آتا ہے ہمنے بڑے بڑے ساحر دیکھے مگر ایسا ساحر کوئی میری نگاہ
سے نہین گذرا ومامہ ایسی ساحرہ کہ جسکا سحر مین مثل ونظیر نہ تھا مگر وہ بھی ایسی بدشکل نہ تھی اور یہ
ہیئت اسکی نہ تھی جو اس جوگی کی ہے بارہ برہنہ مین وہ ایک ہے اور کوئی بھونا نہین سکتا ہے صاحبقران
یہ فرمارہے تھے کہ دیکھا چند سوار وچوبدار دوڑے ہوئے چلے آتے ہین سانس پھولی ہوئی ہے پسینہ مین
غرق ہین آکر سامنے گرے حکیم وصاحبقران نے جو یہ حالت انکی دیکھی گھبرا کر پوچھا کہ کیون تم لوگ
کیون اسقدر گھبرائے ہوئے آئے ہو اور کیا سبب ہے جو اسقدر پریشان ہو حواس درست کرکے
کلام کرو کیا خبر لائے ہو یہ جو حکیم اسقلینوس وصاحبقران نے فرمایا ان لوگون نے حواس
اپنے درست کرکے یون عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک
جوگی صحرا سے شیر پر سوار ظاہر ہوا اور ہماری طرف آیا جب لشکر مین پہونچا تو ہم نے بڑھکر دریافت کیا
کہ آپ کہانسے تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لے جائیے گا فرمایا کہ ہم سامری وجمشید کے پاس
سے آئے ہین انھون نے مجکو حمزہ واسقلینوس کے پاس بھیجا ہے کیونکہ انکا بندہ خاص شہبال
انکے پاس قید ہے اسکی سفارش کی ہے اور کہا ہے کہ اب ان حرکات سے باز آؤ ابھی تک ہم تمھارا
بہت پاس کرتے ہین مگر اب ظلم وبدعت تمھارا ہمارے بندون پر حد سے زیادہ ہوگیا ہے اب ہم
آیا ہے ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اب ظلم وبدعت نہ کرو آیندہ تم کو اختیار ہے جب ہم نے یہ سنا کہ آپ
پاس آئے ہین ہمنے عرض کیا کہ ہم خبر کرین تو تشریف لے جائیے گا کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہے ہم
اطلاع کے جائینگے ہم نے قصد روکنے کا کیا ایسی قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ پھر جرات نہ ہوئی کہ
کرین یا روکین وہ ہم سب کو قہر وغضب سے دیکھکر ادھر کو چلے ہم بھاگے کہ آپ کو خبر کرین خدا
نعمت ایک کلمہ جو کہ انکی زبان پر ہے وہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہے سواے اس کلمہ کے کوئی کلمہ
نہین کہتے ہین یہی کلمہ زبان پر ہے کہ بجرنگ بجرنگ نہ معلوم اسکا کیا منشا ہے صاحبقران نے
سنکے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کوئی بچہ شیطان ہے یہ بھی شعبدہ ہے کسی ساحر کا کچھ خوف نہ کرو
تو آنے دو روکو مت ہم سمجھ لینگے انھون نے عرض کیا کہ ہمارے روکے سے وہ کب رکے گا
لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا کہ سامنے سے وہ جوگی اسیطور سے شیر پر سوار

چلا آتا ہے عقب مین اُسکے چند ملازم حکیم کے ہین کہ صاحبقران نے اُن ملازمون کو اشارہ کیا کہ
تم پلٹ جاؤ وہ فوراً اشارہ پاتے ہی اُسکے عقب سے پلٹ گئے وہ جوگی اسیطور سے شیر
پر سوار بجرنگ بجرنگ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا ہر بن مو سے اور ناک و کان و مُنھ سے شیر کے بھی
شعلہ نکلتے تھے اور جوگی کے بھی تمام جسم مین سانپ کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے تھے کہ وہ جوگی
بارہ دری مین قریب فرش کے آکر شیر پر سے اُترا مگر اب کلام نہین کرتا ہے بجرنگ بجرنگ کہہ رہا ہے
بیگانہ تھر صاحبقران و حکیم کو دیکھا منشا یہ تھا کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھا حکیم نے قصد کیا تھا کہ تعظیم
کو اُٹھون کہ صاحبقران نے منع فرمایا تھا اشارہ سے کہ کافر ہے دوسرے ساحر اسکی تعظیم کو نہ
اُٹھو حکیم بھی نہ اُٹھے تھے جوگی نے مُنھ سے کچھ نہ کہا سوائے بجرنگ بجرنگ کے مگر اشارہ سے بطور
ساحری پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے کہ جوگی نے ادھر اُدھر
دیکھا کہ کہان بیٹھون جب صاحبقران نے دیکھا کہ جوگی اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے خیال فرمایا کہ
جگہ کی تلاش کر رہا ہے اشارہ فرمایا کہ مسند پر آکر بیٹھو صرف اس خیال سے مسند پر بٹھایا کہ یہ بدون
طلب مہمان آیا ہے گو بہ قصد دشمنی آیا ہے اور کافر بھی ہے مگر مہمان تو ہے اور صاحبقران صاحب
خلق بھی ہین تعظیم کو جو منع کیا اور خود بھی نہ اُٹھے اسکا یہ سبب تھا کہ حکیم تو کانپ رہے تھے
بسبب خوف کے یہ خیال فرمایا کہ اگر حکیم تعظیم کو اُٹھے بہ سبب کانپنے کے گر پڑے تو یہ جوگی
خیال کرے گا کہ میرا خوف غالب آیا یہ زیادتی کرے گا اور عزت اسلام مین فتور واقع ہوگا اور
حکیم کی حقارت ہوگی اور خود بھی اسی خیال سے نہ اُٹھے کہ اگر مین اُٹھونگا تو حکیم بھی ضرور اُٹھیگا
یہی انجام ہوگا بس آپ بھی بیٹھے رہے اور حکیم کو بھی نہ اُٹھنے دیا مگر برابر بُلا کر بٹھایا جب
جوگی بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا شیر سامنے قریب فرش ٹھہرا ہوا ہے
کسی سے بولتا نہین ہے ملازمان حکیم دست بستہ حاضر ہین مگر ہر ایک کا دم نکلا ہوا ہے کہ شیر
کھا جائے گا اگر ذرا تم نے حرکت کی سب تصویر گلی بنے ہوئے کھڑے ہین اُدھر حکیم اسقلینوس
کی خود یہ حالت ہے کہ جب سے جوگی کو دیکھا ہے اندام مین رعشہ ہے قلب تھرایا جاتا ہے یہی خیال
ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہے مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے
جب جوگی بیٹھ چکا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر یہ کہے جاتا ہے بجرنگ زبان تالو سے

نہین لگتی ہی صاحبقران کا دماغ پریشان ہوگیا ہی ایک مرتبہ جوگی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بیکار
بکر بکر بکر کہکر دماغ خالی کیا ہی جس کام کو آئے ہو وہ کام بیان کرو اس بک بک سے کیا
حاصل ہی ہم اس بات کو تمھاری نہین سمجھتے ہین یہ علم ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی ہم کو بھی تو
معلوم ہو کہ آپ کس غرض سے یہان تشریف لائے ہین یہ جو صاحبقران نے فرمایا جوگی نے
بہ نگاہ قہر صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی اور خاموش ہوا صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا یہ بھی خیال نہ تھا کہ یہ ساحر ہی یہ بھی نہ جانتے تھے کہ یہ کون آیا ہی بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے
تھے جب صاحبقران نے جوگی کی طرف مخاطب ہو کر یہ فرمایا تھا کہ بیکار کی بک بک
کرکے دماغ خالی کیا ہی تو حکیم صاحبقران کی اس تقریر سے بہت ہی خوف زدہ ہوا تھا
کہ ایسے ساحر زبردست کے منھ پر یہ کہا کہ بیکار دماغ پریشان کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ یہ جوگی
آمادہ فساد ہو اس سے تو صلح کی تقریر کرنا تھی تاکہ یہ شر دفع ہو نہ کہ وہ تقریر کہ جس سے لڑائی
کی صورت نکلے بہ نرم زبانی اور خوش بیانی اسکو رام کرنا تھا اُدھر جب صاحبقران کی
تقریر سُنکے جوگی نے بنگاہ قہر دیکھا حکیم کے دم پر بن گئی کہ غضب ہو گیا کہ جوگی کو غصہ آگیا
آفت برپا ہوتی ہی اُدھر جوگی نے صاحبقران کی طرف دیکھکر خاموشی اختیار کی چند
منٹ تک خاموش رہا اُسکے بعد صاحبقران کیطرف مخاطب ہوکر بآواز غیظ آلودہ جوگی
نے کہا کہ آپ بڑے نازک دماغ ہین کہ یہ میری نسبت کہتے ہین کہ بک بک کرکے دماغ پریشان
کردیا ہی مجھ ایسے بندہ خاص و عبادت گذار سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم ہوا کہ تم کو بہت غرور پیدا
ہی اپنے زور و طاقت پر اور خداوند سامری کے بندونکو قتل کرکے مغرور ہو گئے ہو کہ اُسکے خاص
بندون سے ایسے کلام کرتے ہو تم خداوند سامری و جمشید سے نہین ڈرتے ہو اُنھون نے ڈھیل
دے دے کر تم کو بہت سر چڑھایا ہی کہ کچھ بھی تم کو خیال نہین ہی خداوند سامری و جمشید کو ترک
کرکے جسنے پیدا کیا تھا خدائے نادیدہ کی پرستش پر کمر کسی اور سامری کے بندونکو قتل کرنا شروع
کیا یہ اچھا نہین کیا ہی اسوقت تک خداوندون کو خیال نہ آیا اب خیال آیا ہی آگاہ ہو کہ
مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہی کہ مین تم کو آگاہ کردون ای حمزہ عرب آگاہ ہو کہ اسوقت خداوند
سامری و جمشید اور انکے کل نائب باغ جنت مین قصر یاقوت نگار مین جلوہ فرما تھے سب

حاضر خدمت تھے کہ لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی وزیر جادو نگار وغیرہ نے شکایت کی حمزہ عرب
نے جو کہ انکا بندہ خاص ہے اور آپ نے اُسکو اور اسکے بندوں و دیگر عزیزوں و سرداروں کو بھی قوت
عطا فرمائی ہے وہ بہ سبب قوت خداوندی کے بہت زور آور و طاقت ور ہو گئے ہیں کسی سے زیر
نہیں ہوتے ہیں کوئی اُنپر غالب نہیں آتا ہے بدین سبب بہت سر اُٹھایا ہے اور آپ کے بندوں کو
بہت پریشان کرتے ہیں اور عاجز اُنکے قتل و غارت پر کمر باندھی ہے لہذا ہم لوگ اُنکے ہاتھوں سے
عاجز ہوکر بیک بار دیگرے آپکی خدمت میں چلے آئے اب وہ جہاں جہاں آپ کے بندے آپکی
بندگی کرنے والے ہیں وہاں لشکر کشی کرکے جاتے ہیں اُنکو قتل و غارت کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں
کہ سواے خداے نادیدہ کے بندگی کرنے والوں کے کوئی نہ ہوگا یہ لوگ خداوند سامری سے شکایت
کر رہے تھے کہ نائب خداوند عجائب نگار بھی آئے اُنھوں نے آکر شکایت کی کہ آجکل خداے
نادیدہ کی بندگی کرنے والوں نے میرے طلسم اور میرے بندوں پر ظلم و بدعت شروع کی ہے اور
لشکر لے کر آئے ہیں اور ہزاروں کو قتل و غارت کر رہے ہیں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں خبر
لیجیے یہ سُنکے خداوند سامری نے فرمایا کہ ہاں اب میں بھی دیکھتا ہوں کہ اُنھوں نے بہت سر اُٹھایا
ہے اُنکو تنبیہ کرنا میرے اوپر واجب ہوا ہے اب میں اُنکو غارت کیے دیتا ہوں مگر ایک مرتبہ آگاہ کر لوں
یہ فرما کر میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ اے بجرنگ بن اجرنگ تو اسوقت دنیا پر جا حمزہ
عرب قصر ہشت منزل میں پاس حکیم اسقلینوس کے موجود ہے اور حکیم نے اُسکو اپنا مہمان
کیا ہے اور میرے خاص بندہ حکیم شیاطین کو اُسکا عیار پکڑ لایا ہے اُسنے اُسکو قید کیا ہے بس تو جاکر
میری طرف سے حمزہ عرب سے کہنا کہ اول تو حکیم شیاطین کو رہا کر دو دوسرے ان حرکات
کو ترک کرو میرے بندوں کے قتل و غارت سے باز آؤ ورنہ اگر مجھکو غصہ آجائے گا تو بڑی خرابی ہوگی
تم سب کو خاک سیاہ کر دونگا اب مجھ سے یہ ظلم و بدعت نہیں دیکھا جاتا ہے جو تم میرے بندوں پر
کرتے ہو اسوقت تک یہ خیال تھا کہ تم راہ راست پر جاؤ مگر تم کسی طور سے نہیں آئے ہو لہذا
تم کو آگاہ کرتا ہوں اگر اس آگاہ کرنے پر بھی تم نے نہ خیال کیا تو تم پر اپنا عذاب نازل کرونگا
چنانچہ میں یہ حکم خداوند سُنکے اُسیوقت میں وہاں سے شیر پر سوار ہو کر چلا یہاں آکر میں پوچھتا
ہوں حمزہ عرب میں تجھ سے کہتا ہوں کہ یہ دنیا مقام سرا ہے یہاں کوئی ہمیشہ نہیں رہا ہے

نہ رہے گا لہذا تجھکو لازم ہی کہ اپنے خدا کو پہچان اور دین سامری کو اختیار کر سامری پرستون کے
ظلم و بدعت سے باز آ انپر ظلم و بدعت نہ کر اُنکے قتل و غارت سے ہاتھ اُٹھا تمام دنیا کو خداوند
سامری و جمشید نے پیدا کیا ہی اُنکی قدرت سے زمین و آسمان ماہ و مہر کوہ و صحرا دشت و دریا
بحر و شجر جن و بشر بہشت و دوزخ پیدا ہوئے ہین وہی سب کے خالق ہین اُنھون نے ہی تم
سب کو خلق کیا ہی اور اپنے زور قدرت و طاقت خداوندی سے ایک حصہ تم کو دیا ہی جو تم
کسی سے زیر نہین ہوتے ہو اور سب پر غالب آتے ہو بہ سبب عنایت و مرحمت و پرورش خداوندی
کا ہی خداے نادیدہ کی بندگی کرنا بیکار ہی جسکو آنکھ سے نہین دیکھا وہ کیسا خدا ہی اُسکی
بندگی اور اُسکو سجدہ کرنا لازم ہی کہ جو کہ دکھائی دے اور ہم اُسکے سامنے کھڑے ہو کر اپنی حاجت کو بیان
کرین یا اُسکو سجدہ کرین کہ جو کہ دکھائی نہ دے اور ہماری نہ سنے اے حمزہ عرب یہ سب دنیا
اور سب سامان پیدا کیے ہوئے خداوند سامری و جمشید کے ہین وہی سب کے خالق ہین دنیا سے
چولہ بدل کر بالاے آسمان تشریف لے گئے اور بہشت مین جاکر مقیم ہوئے جو بندے اُنکے تم لوگون
کے ہاتھ سے مارے گئے سب داخل بہشت ہوئے اور جو خداے نادیدہ کی بندگی کرنے والے دنیا سے
گئے وہ داخل دوزخ کیے گئے وہ جہنم مین جل رہے ہین اور فریاد کر رہے ہین کہ یا خداوند سامری ہماری
خطا کو معاف فرمائیے آپ خداے برحق اور خالق مطلق ہین ہم کو حمزہ نے بہکایا ہم حمزہ کے بہکانے
سے تجھ سے منحرف ہوئے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے حمزہ کے کہنے پر عمل نہ کرتے اسوقت مین
کوئی ہم کو آکر نہین بچاتا ہی کوئی فریادرسی نہین کرتا ہی خداوند ایک سماعت نہین فرماتے ہین اے حمزہ
عرب اگر اسوقت تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا اور دین اسلام کو نہ ترک کرے گا تو یاد رکھ کہ خداوند جمشید
و سامری اپنا عذاب تجھ پر نازل کرینگے اور تجھکو داخل جہنم کرینگے اُسوقت فریاد کروگے تو کوئی نہ سماعت
کرے گا بس اسی مین خیریت ہی کہ حکیم شیاطین کو رہا کر دو اور سامری پرستی اختیار کرو اور بلاد حکیم
شیاطین کو اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین اسیوقت تم کو مع حکیم اسقلینوس
کے خاک سیاہ کر دونگا تم کو اسیر کرکے پاس خداوند کے لے جاؤنگا خداوند تم کو اسیوقت داخل
دوزخ فرمائینگے یہ جو جوگی نے کہا صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بک رہے ہو لعنت
سامری و جمشید دونون پر اور دیگر منکران دین اسلام پر وہ سب بچہ شیطان تھے اور شیطان

کے بہکانے سے خدائی کا دعوی کرتے تھے اُنکو مین نے قتل کیا اور جو باقی ہین اُنکو قتل کرونگا وہ میرے
ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین یہ جو تم نے کہا کہ سامری و جمشید نے اپنے بندونکو داخل بہشت کیا اور خدا کے
نادیدہ کے بندونکو داخل جہنم کیا یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہی وہ مرتد اور مشرک تھے اور جو انکو خدائی
مانتے تھے وہ سب بھی مشرک تھے بس وہ سب داخل جہنم کیے گئے ہونگے اور آگ مین جل رہے ہونگے
وہ اپنے کو تو بچا نہ سکے ہونگے اپنی بندگی کرنے والون کو کیا بچا ئینگے یہ کیسے خدا تھے کہ ہم لوگون کے ہاتھ
سے بھاگتے پھرتے تھے اور دامن پناہ نہ ملتا تھا آخر کو قتل ہوئے یہ کیسے خدا تھے کہ بندون سے بھاگے
اور قتل ہوئے بس یہ خدا کی شان نہین ہی کہ وہ مثل بندون کے بھاگے اور اپنے بندون سے عاجز و پریشان
ہوئے یا مثل بندون کے باپ مان بیٹا بیٹی ہاتھ منھ پشت و شکم رکھتا ہو اور کھاتا اور پیتا ہو اور
ستہ فروزی رکھتا ہو وہی خدا ہی جو ان باتون سے بری ہو نہ آنکھ رکھتا ہو نہ کان نہ ہاتھ نہ منھ
صرف ایک بقعہ نور ہو نہ اُسکا بیٹا ہو نہ بیٹی وہ خدا ہی یہ اوصاف سب خداوند کریم مین ہین وہ
وحدہ لاشریک ہی اُسکی خدائی اور وحدہ لاشریک ہونے کی ہر شی گواہی دیتی ہی بقول شاعر شعر
ہر گیاہے کہ از زمین روید وحدہ لاشریک لہ گوید برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار وہ بڑا کریم ہی اور رحیم ہی وہی سب کا مالک و مختار و خالق و رزاق
ہی اُسنے سب کو پیدا کیا ہی وہ سب ہم اپنے بندونپر مثل مان باپ کے شفقت فرماتا ہی وہ سب زمین
و آسمان کا بہشت و دوزخ کا مالک ہی اُسی کے قبضہ قدرت مین ہر ایک کی زیست و موت ہی بارون
کے حکم کے بیتہ نہین ہل سکتا ہی لاتتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اُسکے اوصاف کوئی نہین بیان کر سکتا
ہی اگر تمام عالم ایک زبان ہو کر حمد الٰہی پڑھے تو بھی ممکن نہین ہی بس جو ایسا خالق ہی اُسکی کیونکر
نہ بندگی کی جائے اور یہ سب کچھ شیطان تھے اور ان سب نے گمراہ کیا تھا دیکھنا کہ انکی بروز قیامت
کیا حالت ہوتی ہی ای جوگی تو بیکار مجکو خوف دلاتا ہی مین نہ تجھسے ڈرتا ہون نہ تم ایسے ساحرون
کے یہ سب شعبدے ہین سامری و جمشید کیا حقیقت رکھتے ہین جو وہ میرا کچھ بنا لینگے وہ خود جہنم
مین جل رہے ہونگے اُنکو خبر بھی نہ ہوگی تو میرا کیا بنا لیگا اگر میری قضا نہین آئی ہی تو تو کیا اگر
تمام عالم ایک ہو جائے گا تو بھی میرا ایک موے جسم نہ کم کر سکے گا اگر میری قضا آئی ہی تو ایک
پشہ میری ہلاکت کے لیے کافی ہی یہ تیرا کہنا بیکار ہی ایسے شعبدہ بہت سے دیکھے ہین از دم میٹن

مٹ گئے ہین ان باتون سے تو کچھ حاصل نہین ہی نہ تو مین دین اسلام ترک کرونگا نہ حکیم شیاطین کو
رہا کرونگا کیا کرون مجبور ہون اگر میرے برادر بجان برابر خواجہ عمرو اسوقت ہوتے تو تم کو حال
معلوم ہوتا یہ ساری شعبدہ بازی بھول جاتے مگر وہ اسوقت یہان موجود نہین ہین طرف دوسرا
کے بہانے خبر و دریافت حال بچہ شیطان کہ جسکو خداوند کوہ نشین کہتے ہین گئے ہوئے ہین خیر
کرے وہ اسوقت آجائین مین حکیم شیاطین کو طلب کرتا ہون اگر تم مین طاقت اور استقلال
قدرت ہو تو رہا کرکے لے جاؤ یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ شیاطین کو لوگ اُسوقت گئے اور شیاطین کو
لے کر حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ لو یہ شیاطین موجود ہی اسکو لے جاؤ مین بھی تو
دیکھون کہ تم کیسے زبردست ساحر ہو اور کیسے جوگی ہو اُدھر شیاطین کو جو لوگ لے کر آئے اسنے
جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ مسند زرنگار پر تو صاحبقران بیٹھے ہوئے ہین برابر
ایک جوگی بہت زبردست بیٹھا ہوا ہی حکیم اسقلینوس سامنے بیٹھے ہوئے ہین جوگی کی
زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اس سبب سے یہ کلام نہ کر سکتا تھا اسنے اُس جوگی کو دیکھکر
اشارہ سے کہا کہ میری خبر لیجیے مین بالکل ناچار و مجبور ہون مذہب سامری پرستی رکھتا ہون
کیا کرون انکی قید مین ہون اور زبان مین سوزن دی ہوئی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ شیاطین اس
جوگی کو دیکھکر بہت خوش ہوا تھا کہ اب یہ آئے ہین حمزہ اور حکیم کو دونون کو سزا دینگے اور
مجکو رہا کرکے لے جائینگے یہی خیال کرکے اسنے اشارہ کیا تھا جوگی نے اسکا اشارہ سمجھکر حمزہ
صاحبقران سے کہا کہ مین جب جانون کہ آپ بڑے بہادر ہین کہ شیاطین کو رہا کر دیجیے اور
آکر میرے پاس بیٹھے ہان جب مین لے جاؤنگا تو تم کو آگاہ کرکے لے جاؤنگا اور بدون میری اجازت
کے یہ یہان سے جا نہین سکتا ہی جب تک مین یہان موجود ہون بھاگ نہین سکتا ہی مین اسوقت
بہادر و شجاع آپ کو جانونگا کہ جب آپ شیاطین کو رہا کر دینگے اُس جوگی نے اسطور سے صاحبقران
کو طعنہ اور غصہ دلایا کہ آپنے خود اُٹھکر شیاطین کی زبان سے سوزن لی اور اُسکی قید کاٹ
دی کہ وہ رہا ہو گیا اُس جوگی نے جب دیکھا کہ میرے کہنے سے حمزہ کو غصہ آیا اور اپنے ہاتھ سے
رہا کر دیا ایک مرتبہ اُسکی طرف دیکھ کر آنکھ مین آنکھ ڈالکر کہا کہ او شیاطین گو تو بندہ خاص
سامری و جمشید ہی اور دونون خداوند تجھ سے بہت خوش ہین تو یہ نہ خیال کرنا کہ حمزہ نے

میرے خون سے رہا کر دیا ہے اب تو مین رہا ہون بھاگ جاؤن ایسی حرکت نہ کرنا اگر ایسی حرکت کر بیٹھے تو مین خداوند سے تیری شکایت کرونگا وہ تجکو دوزخ مین ڈالدینگے دوسرے مین ہی تیرے لیے کافی ہون جہان بھاگ کر جائے گا تجکو پکڑ کے حمزہ کے حوالے کرونگا اور اپنے سامنے قتل کراؤنگا بس خاموش میرے پاس آکر بیٹھو اور سن کہ جو میرے اور حمزہ کی باتین ہوتی ہین یہ جو جوگی نے شیاطین سے کہا اُسکا دم نکل گیا دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ میری کیا مجال جو مین حکم عالی سے باہر ہون یا سرتابی کرون مین کب اس لائق ہون کہ خداوند سامری و جمشید مجھ سے خوش ہون اور میرا خیال کرین مین ادنی اُنکا بندہ ہون سر سے لے کر پاؤن تک میرا ایک ایک بال گنہگار ہے یہ صرف اُنکی اطاعت و بندہ پروری و نوازش ہے جو اُنھون نے میرا خیال فرمایا اور آپکو میری رہائی کی غرض سے روانہ فرمایا جوگی نے جواب دیا کہ بس خاموش رہو یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھالیا شیاطین خوش خوش بیٹھ گیا اُدھر حکیم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ صاحبقران نے جوگی کے کہنے سے شیاطین کو طلب کر کے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا اب یہ دونون ملکر آفت برپا کرینگے صاحبقران کس کس کو جواب دینگے دونون اپنے فن مین کامل ہین ایک کا دفعہ کرنا مشکل تھا نہ کہ دو ہو گئے ہون اب جان کا بچنا دشوار ہے اسوقت بڑی نادانی حمزہ صاحبقران نے کی اگر شیاطین بھاگ گیا تو کیا ہوگا یہ سوچ کر صاحبقران سے اشارہ مین کہا کہ آپ نے اسوقت دھوکا کھایا شیاطین کو رہا نہ کرنا تھا اب بہت بڑی دقت و مشکل ہوئی صاحبقران نے جوابدیا کہ اطمینان رکھو کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہے خداوند کریم پر نظر رکھو وہی حامی و مددگار ہے اگر شیاطین بھاگ گیا ہے تو کیا بنا لے گا یا یہ جوگی حرامزادہ کیا کر لے گا فساد کرے گا تو ہم موجود ہین کبھی ہم اُس سے عاجز ہونگے چاہے وہ سحر سے مقابلہ کرے چاہے وہ تلوار سے حکیم استقلینوس نے دل مین کہا کہ اب سوائے صبر کے اور کیا چارا ہے اُدھر شیاطین جو پاس جوگی کے بیٹھا اشارون مین حکیم استقلینوس سے کہنے لگا کہ اسوقت نہ مجکو چھوڑا ہوتا حمزہ نے قید رکھا ہوتا تو مین جانتا ہارے ان لوگون نے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا دیکھو تو کیسی سزا دلاتا ہون شکایت کر کے ہان وہی کلام کرو اسوقت مارے خون کے تمھارا بھی عجب حال ہے اور حمزہ کا بھی یہ بیٹھا ہوا چشمک کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے ایسا مزا دونگا کہ عمر بھر یاد کرو گے سب معاوضہ کر لونگا جیسا تم نے پریشان کیا ہے اسی طور سے

مین بھی پریشان کرونگا اس سختی سے قتل کرونگا تم کو اور حمزہ کو کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا کو تمھارے
حال پر رحم آئے اور مجکو رحم نہ آئے اب تو میرا مددگار آگیا ہی خوشیان کر رہا ہی بغلین بجا رہا ہی ادھر
جوگی نے صاحبقران سے کہا کہ ای حمزہ عرب خیریت اسی مین ہی کہ خداوند سامری و جمشید کو
سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ مین اب خداوندون کے بندون کو قتل نہ کرونگا اور نہ کسی قسم کی انکو
تکلیف دونگا اور خداے نادیدہ کی بندگی سے باز آ اس امر مین تیرے لیے بہتری اور اچھائی ہی ورنہ
یاد رکھ کہ مین تجکو مثل تیرے عیار کے اسیر کرکے لے جاؤنگا خداوند تیرے اوپر عذاب نازل کرینگے
صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی ہزار ہزار لعنت ہی سامری و جمشید پر اور انکے پرستارون
پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا شیاطین و جوگی کا چہرہ متغیر ہوگیا فرط غیظ و غضب سے دونون
مثل بید کے کانپنے لگے حکیم اسقلینوس نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا جوگی کو غصہ آگیا اب کوئی
دم مین فساد برپا ہوتا ہی ایک مرتبہ بول اٹھا کہ ای جوگی صاحب یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین نے
تمھارے عیار کو اسیر کر لیا وہ آپکو کہان ملا خواجہ عمرو کو گئے ہوئے آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہی
آپ آج تشریف لائے ہین انکو آپ نے کہان پایا دوسرے یہ فرمایئے کہ کوئی صورت ایسی ہی کہ
خداوند سامری و جمشید ہم سے راضی ہوجائین اور میرے اوپر عذاب نہ نازل کرین جوگی نے حکیم
کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ خداوند سامری و جمشید تم سے بہت ناخوش ہین کہ یہ تو پہلے مجکو سجدہ کرتا
تھا یا حمزہ کے آتے ہی یہ خداپرست ہوگیا اسپر وہ عذاب نازل کرونگا کہ یہ بھی یاد کرے گا اور
فرشتگان عذاب کو حکم دے دیا ہی کہ جب حکیم اسقلینوس اسیر ہوکر یا قتل ہوکر یہان آئے
تو اسکو قعر دوزخ مین ڈالدینا اور اس دوزخ کو مشتعل زیادہ کر دینا تاکہ اسکو سخت اذیت ہو
اور مجھ سے فرمایا تھا کہ ای بجرنگ بن اجرنگ جہانتک ممکن ہو تو حکیم اسقلینوس کو گرفتار
کرکے لانا مین اسکو زندہ جہنم مین داخل کرونگا اسقدر عتاب ہی تم پر جب تمھارا نام کوئی
خداوند کے لیتا ہی خداوند کا چہرہ سرخ ہوجاتا ہی فرماتے ہین باوجودیکہ حمزہ عرب نے لاکھون
بلکہ کرورون میرے بندے قتل کیے ہین اور مجکو دشنام دیتا ہی اور لعنت کرتا ہی مگر اسقدر غصہ مجکو
حمزہ عرب پر نہین آتا ہی جسقدر کہ اس حکیم کے نام کے سننے سے آتا ہی یہ ہمارا پرستار ہوکر ہمارے
بندونکا دشمن ہوگیا ہی ای اسقلینوس کیا بیان کرون جو جو کلمہ خداوند تمھاری نسبت

فرماتے ہین واقعی وہ عذاب تم پر نازل ہوگا کہ آج تک کبھی کسی بندے پر خداوند نے نہ نازل کیا ہوگا جو عذاب تم پر نازل فرمائینگے اے استقلینوس اس حمزہ عرب کے بہکانے مین نہ آ اور توبہ کر خداے نادیدہ کی بندگی کرنیسے اور خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کر تجھ ایسا عقیل و دانا ایسے خداوندون کی بندگی کو ترک کرے اور حمزہ عرب کے بہکانے سے اُس خدا کو سجدہ کرے کہ جسکو آنکھ سے نہ دیکھا ہو بڑا تعجب ہے اگر اپنی بہتری اور اچھائی کا خواستگار ہے تو ابھی ابھی توبہ کر مگر مین خیال کرتا ہون کہ توبہ کرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا جو عذاب ہونے والا ہے ضرور ہوگا تم نے اپنے کو مفت مین مبتلاے عذاب کیا بیٹھے بیٹھے تم کو یہ کیا سوجھی کہ اپنا دین ترک کرکے حمزہ کے مذہب کو اختیار کیا یہ نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا مین از راہ دوستی تم سے کہتا ہون کہ اسوقت حمزہ کی شرکت سے درگذرو اور حمزہ کو اپنے ہاتھ سے اسیر کرکے میرے حوالے کرو ورنہ تم کو اختیار ہے اس امر کی سزا تو ضرور ملیگی کہ جو تم نے حمزہ کی شراکت کرکے خداوندون کو برا بھلا کہا ہے یہ جو جوگی نے حکیم استقلینوس کی طرف دیکھکر اور آنکھ مین آنکھ ڈالکر بیان کیا استقلینوس کا تو دم نکل گیا مثل بید کے کانپنے لگا قلب کو اضطرار ہونے لگا دل مین کہا کہ یہ تو نے کیا نادانی کی حمزہ کی شرکت کی اور اپنے کو عذاب سخت مین مبتلا کرایا واقعی دین سامری پرستی برحق ہے یہ جوگی کہتا ہے سب سچ ہے کیونکر اپنے کو بچاؤن اور کیا کرون اپنے ہاتھون کو مبتلاے بلا کیا گھبراکر اور ڈرکر کہا کہ جوگی صاحب مین اسیوقت توبہ کرتا ہون اور اپنے کردار سے باز آتا ہون کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ خداوند راضی ہوجائین مجکو آپ کے فرمانے سے بزرگی اس مذہب کی ثابت ہوگئی واقعی حمزہ نے بہت بڑا دھوکا دیا اور نہایت درجہ میرے ساتھ دشمنی کی مین ایسا نہ جانتا تھا سواے دین سامری و جمشیدی کے کوئی دین سچا نہین ہے مگر آپ میری سفارش خداوند سے فرماکر وہی عذاب مین تخفیف فرما دیجیے گا مین آپ کے سامنے ابھی ابھی خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور حمزہ عرب آپ کے روبرو موجود ہے اسکو اسیر کیجیے مین کسی طرح کی مزاحمت نہ کرونگا آپ کو اختیار ہے یہ جو استقلینوس نے کہا ایک مرتبہ جوگی صاحب برہم ہوکر بولے کہ جب تبدیل مذہب کیا تھا اُسوقت اسکا خیال نہ کیا اب جو سُنا تو توبہ کرنے لگا خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان کیا اب اس قسم سے

کلام کرتا ہے مین کبھی تیری سفارش نہ کرونگا کیا مین اپنے کو بھی تیرے لیئے معتوب کراؤن یہ کلمہ اس
تیور سے کہے کہ حکیم کو یقین ہوگیا اور بہت اپنے کو لعنت و ملامت کی اور بہت دل مین پشیمان
ہوا مثل بید کے کانپنے لگا یہ حال تھا کہ جیسے لرزہ کا بخار آتا ہے چہرہ کا رنگ بہ سبب صدمہ
کے متغیر ہوگیا زردی چھا گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ موت قریب ہے پسینہ چہرہ پر آگیا بس جان
پر کھیل کر اسقلینوس نے ہاتھ جوڑ کر جوگی سے کہا کہ واسطہ آپ کو خداوندون کا میری کمک
فرمایئے اور ضرور سفارش فرمایئے مجھکو اس عذاب سے جو کہ میرے اوپر نازل ہونے والا ہے
اُس سے بچایئے جب تک آپ اس امر کا اقرار نہ فرمایئے گا اُسوقت تک مین آپ کو جانے
نہ دونگا یہ اس منت و سماجت سے اسقلینوس نے کہا کہ جوگی کو رحم آگیا جواب دیا کہ
اے اسقلینوس گو تو اس لائق نہین ہے کہ تیری سفارش کی جائے مگر خیر تو منت کرتا ہے
ہم لوگ رحم دل ہین ہم کو تیری منت و سماجت پر رحم آگیا لہذا اگر تو کچھ روپیہ صرف کرے
تو مین کوشش کرون کچھ روپیہ فرشتگان عذاب کو دون کچھ اُن لوگون کو دون جو ہر وقت
خداوند کی خدمت مین موجود رہتے ہین اُنسے ساز کرون جب مین خداوند کو خوش پاؤن اُس
وقت تیرا ذکر کرون وہ لوگ بھی میرے ہم زبان ہون ہان جب سب تیری طرف سے صفائی
کی گواہی دینگے تو یقین ہے کہ خداوند کو رحم آجائے اور غصہ فرو ہوجائے اور تیرے قصور کو معاف
فرمائین بدون کچھ صرف کیے ہوئے یہ امر غیر ممکن ہے حکیم نے جو یہ سُنا تو دل مین خیال کیا
کہ آبرو کا صدقہ جان و جان کا صدقہ مال ہے اگر کچھ روپیہ صرف کیے سے یہ بات طے ہوجائے
اور تیری جان بچ جائے تو کیا نقصان ہے یہ خیال کر کے عرض کیا کہ ارشاد ہو کسقدر روپیہ
حاضر کرون جوگی نے جواب دیا کہ پندرہ ہزار روپیہ دو بعد کو دیکھا جائے گا تھوڑا تھوڑا دے کر
سب کو ہموار کرونگا جب تمھارا کام ہوجائے گا اُسوقت پچیس ہزار اور تم کو دینا ہوگا
حکیم نے یہ سُنکے جواب دیا کہ مین اسیوقت پندرہ ہزار حاضر کرتا ہون اُدھر صاحبقران خاموش
بیٹھے ہوئے حکیم و جوگی کی باتین سُن رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ یہ حکیم بہت کچ
دلا اور نہایت درجہ بد باطن ہے ذرا سی سختی مین یہ ایسا خائف ہوا کہ دین اسلام کے ترک
کرنے کو آمادہ ہوگیا واہ کیا خوب ذرا سے شعبدہ مین اسکا یہ حال ہوا یہ کیا ساتھ دیگا جب

صاحبقران نے دیکھا کہ باہم قول و قرار ہو گیا اُسوقت صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیون
اسقدر تم ڈرتے ہو اور خائف ہوتے ہو ایک حبہ نہ دینا نہ اپنا دین ترک کرنا یہ کوئی بچہ شیطان ہی
تمکو اور مجکو بہکانے آیا ہی اسکے بہکانے پر نہ آنا بھلا یہ کون سی عقلمندی ہی کہ فرشتونکو رشوت دے
جائیگی بھلا یہ کونسا طریقہ ہی کہ کچھ دو تو عذاب مین تخفیف ہو جائے یہ ضرور شیطان ہی اور وہ دونون
بھی شیطان تھے کیون اپنی عقلین خراب کرتے ہو تم بیٹھے تو رہو خدا کو یاد کیے جاؤ اسقلینوس نے
صاحبقران کی ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انکے کہنے پر کون عمل کرے جو اپنے کو
عذاب مین مبتلا کرے وہ عمل کرے مین تو ضرور روپیہ دونگا آپ بڑے عقلمند ہین بدون رشوت
کے کہین کام نہین ہوتا ہی یہ سوچ کر اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ فوراً حاضر کرو ملازم
روپیہ لینے کو گئے راوی بیان کرتا ہی کہ جوگی نے ان تیورون سے حکیم سے اور صاحبقران سے
تقریر کی تھی کہ حکیم کے دل پر سکہ پڑ گیا تھا اُسکو سب باتونکا یقین آگیا تھا جب جوگی حکیم سے
باتین کر چکا اُسوقت صاحبقران کی طرف پھر متوجہ ہوا اور کہا کہ اے حمزہ تو بھی کچھ روپیہ
دینے کا اقرار کرے تو مین تیری بھی سفارش خداوند سے کرکے عذاب مین خفت کرا دون بلکہ اور
تیری عمر کو زیادہ کرا دون صاحبقران نے فرمایا کہ کیا لاف و گزاف بکتا ہی تو کیا ہی اور تیرا وہ خداوند
سب بچہ شیطان اور نطفہ حرام ہین مین تیرے بہکانے مین نہین آؤنگا یہ اسقلینوس
[illegible] آگیا مین ایک خرمہرہ نہین دونگا بلکہ جو کچھ تیرے پاس ہوگا وہ بھی چھین لونگا تو بھلا
کس امر پر ہی اگر دم و دعویٰ ہو تو اٹھ اور مجھ سے مقابلہ کر مین تجکو اب یہانسے بھلا زندہ بھی جانے
دیتا ہون تو بھولا کس امر پر ہی اب صاحبقران کو راوی بیان کرتا ہی کہ غصہ آگیا تیورون پر
بل پڑ گیا برہم ہوکر فرمایا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی جو تجکو کرنا ہو کر مین ایسی باتون سے
ڈرنے والا نہین ہون نہ خوف کرنے والا ہون تو بیکار بار بار کہتا ہی کہ خداوند سامری و جمشید کو
[illegible] کر اب جو تو نے یہ کلمہ کہا خیال رکھنا کہ مین زبان سے نہ جواب دونگا بلکہ زبان تیغ سے
جواب دونگا جہان تک مین پاس کرتا ہون کہ یہ مہمان ہی وہان تک تو سر پر چڑھا آتا ہی یہ فرما کر
قبضہ پر ہاتھ رکھا عقرب سلیمانی کے اُدھر جوگی نے دیکھا کہ حمزہ کو غصہ آگیا کچھ نہ کہا خاموش
ہو رہا شیاطین نے حکیم اسقلینوس کیطرف دیکھ کر کہا اشارہ سے کہ اسوقت وہ باتین

نہین کرتے ہو میرے اوپر دباؤ نہین ڈالتے ہو خاموش بیٹھے ہو گیا جلد زر پیہ منگا دیا ہی جان کا خطرہ
ایسا ہوتا ہی حمزہ سے کہو کہ وہ فرشتہ قدرت بندہ خاص خداوند سامری سے بحث نہ کرین ورنہ
خرابی واقع ہوگی استقلینوس نے کچھ جواب نہ دیا دل مین شیاطین کی باتون سے تاؤ پیچ کھا رہا
ہین مگر کیا کرین اب اسکے چڑھی بارگاہ ہی چبا چبا کر باتین کر رہا ہی سوائے صبر و شکر کے کیا چارہ
ہی استقلینوس سے یہ کہکر شیاطین نے جوگی سے کہا کہ اے بندہ خاص خداوند سامری ان لوگون
پر رحم نہ کھائیے اور انپر ترس نہ فرمایئے انپر رحم کھانا اور ترس فرمانا بیکار ہی اسوقت ان لوگون پر
بنی ہی اور خوف جان ہی تو کیسی باتین کر رہے ہین مگر حمزہ عرب اُسی طور سے برابر کہہ رہا ہی اس کو
کسی کا خوف و ڈر نہین ہی آپ کیون تامل کرتے ہین اسیر کر لیجیے یہ آپ کا کیا بنا لیگا یہ بہت مغرور
لاکھ لاکھ سمجھائیے گا دماغ پریشان ہوگا مگر یہ راہ راست پر نہ آئیگا سوائے اپنے کہنے کے دوسرے
کی نہ سُنیگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ اسکو خوف نہین ہی کہ آپ ایسا بزرگ سامنے موجود ہی اور خاص خدا
اور خداوند کو برا بھلا نہ کہے مگر برابر زبان چلی جاتی ہی بالکل پاس نہین کرتا ہی اب مجھ سے
نہین سُنا جاتا ہی مجکو حکم فرمایئے مین ابھی اسیر کر لون آپ بیٹھے رہیے آپ کو بالکل تکلیف اُٹھانے
کی ضرورت نہین ہی مین آپ کا خادم و ادنیٰ غلام موجود ہون مین حمزہ کو کافی ہون یہ جو شیاطین
نے کہا جوگی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صاحبقران نے بہ نگاہ قہر شیاطین کی طرف دیکھا اور
فرمایا کہ تو بھی کچھ چل نکلا ہی اپنے حمایتی کو دیکھ کر یہ خیال اپنے دل سے دور رکھنا کہ مین ڈر گیا تو
یا مین نے تجکو ڈر کر رہا کیا ہی صرف اس خیال سے رہا کر دیا ہی کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر رہا ہوتا تو
ہم لے جاتے اسیری کے سبب سے ہم مجبور ہو گئے بس مین نے رہا کر دیا نہ یہ کہ کسی کے خوف
یا ڈر سے اور نہ یہ خیال کرنا کہ مین جوگی سے ڈرتا ہون وہ بہت بڑا تیرا حمایت کنندہ بنکر آیا ہی
اور تو اُسکے بھروسہ پر ایسی تقریر کرتا ہی تو اور وہ دونون ایک ہو کر میرے اوپر سحر کرین اور میرے
قتل و اسیری کی فکر کرین مین تم دونون کو برابر جواب دونگا اور اس بیہودہ تقریر سے کیا
حاصل ہی یہ جو صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا اور جوگی نے بھی دیکھا کہ چہرہ حمزہ کا لال
ہو گیا ہی رگ ہاشمی بل کھانے لگی زلفین خلیلی کو جنبش ہوئی ایک مرتبہ شیاطین گھبرا
دبھ کر کہا کہ او شیاطین تجکو ہمارے کام مین کیا دخل ہی تو خاموش نہین رہتا ہی جو ہماری جانب

اور کرینگے تجھ سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خاموش بیٹھنا اسیر خاموش نہیں بیٹھتا ہو بولے جاتا ہو اب جو بولے گا
تو مزا پائے گا یہ جو کہا شیاطین کانپ گیا ہاتھ جوڑکر کہنے لگا کہ خطا ہوئی معاف فرمائیے اب نہ بولونگا
اس جوگی شیاطین پر خفا ہو کر طرف صاحبقران کے متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ میرا عیار
ہو تو اسکا مزاحم کو معلوم ہوتا تو آپ کا عیار کہان ہو صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا ہو
کہ خواجہ عمرو بہ ارادہ دریافت حال خداوند کوہ نشین گئے ہین وہ یہان کہان ہین وہ ہوتے تو ان باتونکا
وہی جواب دیتے یہ سُنکے جوگی نے کہا کہ خواجہ عمرو آپ کے عیار ہین وہ تو میرے پاس اسیر ہین مین نے
انکو راہ مین اسیر کیا تھا ایک دن مین خداوند سے اجازت لیکر دنیا پر آیا تھا خداوند نے مجھ سے چلتے
وقت فرمایا تھا کہ اگر تم کو دنیا پر خواجہ عمرو مل جائے تو اسیر کر لانا چنانچہ ایک تصویر بھی عمرو
کی مرحمت فرمائی تھی کہ اس شکل کا انسان جہان تم کو ملے اسیر کر لینا بس مین دنیا پر آیا سیر کرنے
لگا اتفاق سے میرا گذر ایک جنگل مین ہوا وہان مین نے خواجہ عمرو کو دیکھا کہ ایک طرف کو چلے
جاتے ہین تصویر سے جو مقابل کیا تو مشابہ پایا اسیر کر لیا اور خدمت خداوند مین لے گیا خداوند نے
خواجہ کو پہلے بہت سمجھایا اور کہا کہ مجھکو سجدہ کر جب خواجہ نے نہ مانا تو دوزخ مین ڈالدیا جب
اس دوزخ نے خواجہ کو جلانا شروع کیا اور اذیت پہونچائی تو خواجہ بیقرار ہوئے فریاد کرنے لگے
دوہائی دینے لگے خداوند سازی کی بس خداوند نے جو خواجہ کو پھر طلب کیا اب کی مرتبہ اگر خواجہ نے
خداوند کو سجدہ کیا اور خداوند کی بہت تعریف کی چنانچہ خداوند خواجہ سے خوش ہوئے باغ بہشت
عنایت و مرحمت کیا خواجہ وہان رہنے لگے جب سے خواجہ وہان ہر روز خداوند کو سجدہ کرتے ہین وہ
دنیا پر نہین ہین انکا انتظار بیکار ہو وہ تمھارے پاس نہ آئینگے کتنا عرصہ ہوا ہو خواجہ کو گئے ہوئے
صاحبقران نے فرمایا کہ قریب پندرہ دن کے ہوئے ہین جوگی نے کہا کہ دس یوم سے وہ بہشت
مین ہین اور سیر کر رہے ہین وہ کہان اور تم کہان صاحبقران نے فرمایا کہ کیون بیکار کو فقرہ کرتا
ہو کوئی بھی زندہ بہشت مین گیا ہو جو خواجہ جائینگے مین ایسے فقرون کو کب مانتا ہون جوگی
نے کہا کہ فقرہ نہین ہو یہ امر اصلی ہو اگر خواجہ اگر تمھارے سامنے یہ سب حال بیان کرین اس
وقت یقین لاؤ گے یا نہین صاحبقران نے کہا کہ اول خواجہ کا آنا دشوار ہو اگر آئے بھی تو وہ
زمانہ ہو کے بہت پختہ ہین کبھی وہ اس امر کا اقرار نہ کرینگے بالکل سراسر انکے اوپر تہمت ہے

مین بھی جانون کہ تو خواجہ کو بلا دے اُس جوگی نے کہا سچ کہا تھا خداوند نے کہ حمزہ کسی طور سے نہ
مانے گا تم خواجہ کو لیتے جاؤ کہ وہ گواہی دینگے اور تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اگر مین خواجہ کو نہ
لاتا تو بڑی خرابی ہوتی بس ای حمزہ عرب مین خواجہ کو تمھارے سامنے طلب کرتا ہون اُنکی گواہی
دینے سے تو تم کو یقین ہوگا کہ خداوند سامری خدا سے برحق ہی یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ
کیا چیز ہین اگر جبرئیل بھی آکر مجھ سے کہین کہ سامری خدا سے برحق ہین اُسپر بھی مجھکو یقین نہ آئے
مین جانون یہ بھی کوئی شعبدہ ہی مگر تم خواجہ کو بلاؤ تو سہی ذرا مین یہ شعبدہ بھی دیکھون جوگی نے
جواب دیا کہ واقعی امیر حمزہ تو بہت سست اعتقاد ہی خیر تو کیا یاد کرے گا خواجہ کو بلا کر تیرے
سامنے موجود کیے دیتا ہون اور گواہی دلائے دیتا ہون ماننے نہ ماننے کا تجھکو اختیار ہی کوئی حجت باقی
نرہے تاکہ کسی قسم کا الزام نہ دیا جائے یہ کہکر شیر کیطرف دیکھکر کہا کہ ای شیر قدرت خواجہ عمرو جو تیرے
شکم مین بیٹھے ہوئے ہین اُنکو نکال تو تاکہ وہ روبرو حمزہ کے خداوند سامری کے برحق ہونیکی گواہی
دین تاکہ حمزہ کو یقین آئے یہ کہنا تھا کہ اُس شیر نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اُسکے آنکھ و ناک و منھ سے
شعلے نکلنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے ایک شعلہ اُس شیر کے مقام مبرز سے نکلا اور دھوان حمزہ صاحبقران
اُسی طرف دیکھ رہے تھے یعنی شیر کی طرف صرف اس خیال سے کہ دیکھون خواجہ کیونکر شکم شیر سے نکلتے ہین
اور حکیم اسقلینوس بھی کہ صاحبقران دیکھ رہے تے دیکھا کہ جب شعلہ و دھوان مقام مبرز شیر سے
نکل چکا تو اُسی مقام سے بعد شعلہ و دھوئین کے خواجہ بھی نکلے وہی قد سے، کا پاجامہ پہنے ہوے
اور کرتہ اور کاغذی ٹوپی جو اُنکی شکل مبارک ہی اُسی صورت اصلی سے سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھکر حکیم و صاحبقران بہت حیران ہوئے مگر صاحبقران کے اعتقاد مین فرق نہ آیا فرمایا
کہ ای جوگی کیا خوب شعبدہ دکھایا ہی میرے مقام پر اگر اور کوئی ہوتا ضرور اپنے دین و مذہب سے
منحرف ہو جاتا اور یقین کر لیتا بارون بھچکے اور سُنے مگر مین کب ایسے تیرے شعبدون کو خیال مین
لاتا ہون اور مانتا ہون یہ شعبدہ اور کسی کو دکھا جو کہ سست اعتقاد ہو گو یہ امر ضرور ہی کہ خواجہ
مین اور اس شخص مین سر مو فرق نہین ہی مگر یہ بھی شعبدہ و تیرہ ان کا بھلا مین سمجھون تو سہی کہ یہ
خواجہ کی مشابہ ہوکر آیا ہی کیا کہتا ہی جوگی نے پکار کر کہا کہ ای خواجہ عمرو یہان تشریف
لائیے مجھے مین حمزہ عرب کو سمجھا رہا ہون مگر وہ کسی طور سے نہین مانتے ہین ذرا تم اپنا حال

بیان کرو اور سمجھاؤ شاید تمھارے کہنے سے مان جائین کیونکہ تم انکے پرانے رفیق ہو اور ساتھ کے کھیلے ہوئے ہو اور بچپنے کے رفیق بلکہ دودھ شریک بھائی ہو تمھارا کہنا زیادہ تر اثر کرے گا اور کے کہنے سے خواجہ نے جواب دیا کہ حاضر ہوا ہین اپنے امکان بھر حمزہ کو نصیحت کرونگا قبول کرنا نہ کرنا انکو اختیار ہی یہ کہکر خواجہ سامنے صاحبقران کے آئے بطریق سامری پرستان سلام کیا اب جو صاحبقران نے بغور دیکھا تو اپنے بچپنے کے دوست اور رفیق کو پایا پہلے گمان تھا کہ یہ شعبدہ کسی ساحر کو خواجہ کے مشابہ کیا ہی مگر جب خال و خط دیکھا سر مو فرق نہ پایا اس امر کا یقین ہوگیا کہ یہ خواجہ ضرور ہین مگر خواجہ کے اسطور کے سلام کرنے سے صاحبقران کو بہت غصہ آیا دل مین کہا کہ کیا خواجہ مرتد ہوگئے بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایسا دیندار اور موحد ہو گیا مگر کیا کرے سحر سے مجبور ہوگیا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ مسحور ہوا ہی خیر مین اسم اعظم سے سحر کو دفع کرکے خواجہ کے قلب کو درست کردونگا یہ خیال دل مین کرکے خاموش ہو رہے اُدھر خواجہ سلام کرکے بیٹھ گئے سوائے شیاطین اور جوگی کے اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ شیاطین نے جوگی سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا حکیم اسقلینوس نے خواجہ کے سلام کا جواب نہ دیا اس خیال سے کہ خواجہ نے بطور ہم لوگون کے جو سلام کیا یہ کیسے آپ کے شریک ہوگئے ہین اور ایمان لائے ہین ابھی تو انکا ننگ ہی یہ تو حرکتین ہین اُسپر اُس امر کی خواہش ہی کہ سفارش کرو جوگی نے شیاطین کیطرف دیکھا اور کہا کہ پھر تم بولے ہم اندھے نہین جو نہ دیکھتے ہون تم کو کیا ضرور ہی جو بار بار بولے جاتے ہو اب جو بولوگے تو سزا پاؤگے شیاطین خاموش ہو رہا اُدھر جوگی نے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ اے خواجہ جو تم پر گذرا ہی سب بیان کرو سامنے حمزہ صاحبقران کے اُدھر صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای بھائی خواجہ مین تم سے ایک امر دریافت کرتا ہون پہلے یہ بیان کرو تم تو کوہ کیطرف برائے دریافت حال کوہ نشین کے گئے تھے اس شیر کے شکم مین کہان سمائے اور کیا حرکتین اختیار کین ہین ای خواجہ تم سا ایماندار اور یون مرتد ہوجائے یہ کیا بات ہی خداوند کریم کو بھول گئے سامری پرستون کی طرح سے سلام کرنے لگے یہ تم کو کیا ہوا ہی کیا کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہوئے ہو آؤ میرے قریب مین تم پر اسم اعظم پڑھون اور دم کرون تاکہ اُسکا سحر برطرف ہو اور تمھارا قلب درست ہو تم اپنی اصلی حالت پر آؤ یہ کونسی مرتد پنے

اور کفر کی حرکت تھی شیطان کے بہکانے سے اپنے دین و مذہب سے پھر گئے کافر ہو گئے جو کہ بہت بڑے
اور بہ سبب سیاہ قلبی کے خود خدائی دعوی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلاتے تھے جنکو تم نے ہزاروں
مرتبہ ذلیل کیا اور اب تم خود اُنکو سجدہ کرتے ہو یہ کیا حرکت بے جا ہی اپنے ہوش مین آؤ حواس
درست کرو کفر و کفر پرستی سے باز آؤ میرے کہنے پر عمل کرو شیطان کے بہکانے سے اپنی عقبی برباد
کرو وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی کیون شرک کرتے ہو یہ کونسی بات ہی مسلمان
سے کافر ہو گئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ خاموش بیٹھے سُنا کیے جب صاحبقران اپنی
تقریر کو تمام کر چکے اُسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای حمزہ عرب بس بس اسقدر باتین بنا چکے
مین نے آج تک تیرے کہنے پر عمل کر کے اپنی بہت خرابی کی اور اپنی عقبی خراب کی واقعی یہ امر ہی
کہ سوائے خداوند سامری و جمشید کے اور سب باطل ہین اور وہ برحق ہین سامری و جمشید سب کے
خالق ہین اور سب کے پیدا کرنے والے ہین اُنھین نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ زمین و آسمان شجر و
حجر جن و بشر پیدا کیے ہین اُنھین کی قدرت سے سب کو رزق ملتا ہی یہ سب کی پرورش کرتے ہین
ان کی کیا تعریف کرون ای حمزہ آج تک مین گمراہ رہا اب اپنی تقدیر سے راہ راست پر آیا ہون
ورنہ مدتون تک کافر رہا اب تقدیر نے رسائی کی کہ خدمت خداوند سامری و جمشید مین پہونچا اُنکی
قدرت سے میرے دل نے اس امر سے انحراف کیا کہ دین اسلام حق ہی اور اپنے دین اصلی کی طرف
یعنے سامری پرستی کی طرف رجوع کی کیونکہ یہی دین حق اور مذہب حق ہی معاذ اللہ خدائے اسلام
خدائے باطل ہی دل نے اُسوقت کہا کہ حمزہ نے تیرے ساتھ دشمنی کی کہ تجھکو سامری کیطرف سے
منحرف کیا ہی اب تو انحراف نہ کر اپنے خدا کو پہچان اصلی خدا سامری و جمشید ہین انکے سوا کوئی
خدا نہین ہی جب میرے دل نے یہ کہا بس مین نے فوراً سجدہ کیا کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ یہ
خدائے اصلی ہین اور جس خدا کو تم سجدہ کرتے تھے وہ اصلی نہین ہی صرف حمزہ نے دھوکا دیا اور
آجتک دھوکے مین رہے ای حمزہ سامری و جمشید خدائے برحق اور مطلق ہین اُنکی بہت
بڑی قدرت ہی اور مالک زمین و آسمان ہین اور مختار نار و جنان ہین مالک ارض و سما ہین
اُنھین کی قدرت سے سب پیدا ہوئے ہین اُنھون نے اپنی قدرت سے سب کے تن مین
روح پھونکی ہی وہ اپنے بندو پر مثل مادر و پدر کے مہربانی کرتے ہین اور سب کی پرورش کرتے ہین

جو اُنسے پھرے گا وہ گمراہ رہے گا اور گمراہ ہی اُسکا مقام جہنم ہی اور جو خداوند سامری کو بخدائی مانتے ہین
اُنکا مقام خاص جنت ہی اور اُنکے واسطے ہر طرح کی عزت و راحت ہی جو اُنکا دشمن ہی اُسکے لیے ہر طرح
کی سختی و ذلت ہی ای حمزہ مین نے وہ قدرت خداوند سامری کی دیکھی ہی جو خدا ے نادیدہ مین بھی نہین ہی
وہ اختیار خداوند سامری کو ہی کہ جو کسی خدا مین نہ تھا اور نہ ہوگا یہی سب باتین خدا کو زیبا ہین جو خداوند
سامری مین ہین واقعی جب اُنکو تم ایسے نافرمان بندون نے عاجز کیا وہ چولہ بدل کر آسمان پر چلے گئے اپنا
سایہ اُنھون نے ہم سب کے سر و نیز سے اُٹھا لیا ای حمزہ یہ جو تم نے دریافت کیا کہ تم تو بڑے بے خبر
گوشہ نشین کے گئے تھے یہ کیا حالت ہوئی اور تم شکم تیر مین کیونکر پہونچ گئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ مین
جو تم سے رخصت ہوکر بموجب نشان رہی شیاطین کے چلا پانچ روز تک جنگل مین تباہ رہا مگر
کہین پتہ نہ ملا ایک روز عاجز ہوکر قصد کیا کہ واپس چلون اپنی اصلی شکل پر تھا کہ یکایک میرے
پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین اس خیال مین غرق تھا کہ تمھارے پاس آؤن اور راہ طی کر رہا تھا
کہ مین زمین سے بلند ہوگیا تموج ہوا سے مجکو غش آگیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قصر زمرد
نگار مین پایا اور آپ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا اور سامنے قصر مین دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہین
مین نے خیال کیا کہ کوئی دیو مجکو یہان اُٹھا لایا ہی یہ پردہ قاف ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو کیا
نظر آیا کہ دو شخص تاج جواہر نگار سر پر رکھے ہوئے لباس فاخرہ سے آراستہ مسند زرنگار پر جلوہ
فرما ہین اُنکے جمال سے تمام قصر روشن ہی گرد اُنکے جو لوگ ہین وہ صورت آشنا معلوم ہوئے
مین نے دریافت کیا یعنی ان جوگی صاحب سے جو کہ اسوقت یہان موجود ہین اور خاص بندے
ہین خداوند سامری و جمشید کے کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بزرگوار ہین جو مسند پر جلوہ گر ہین
اور یہ کون لوگ ہین جو آپ کے گرد بیٹھے ہوئے ہین انھون نے فرمایا کہ ای خواجہ تم نے پہچانا
نہین افسوس اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے حمزہ کے بہکانے سے ایسے بھولے کہ
اپنے خداوندون کو نہین پہچانا ای خواجہ یہ مقام بہشت ہی اور تم قصر خداوندی مین کھڑے
ہو اور یہ دونون بزرگوار جو مسند پر جلوہ فرما ہین جنکے چہرہ کے نور سے تمام قصر روشن
منور ہی یہ خداوند سامری و جمشید ہین اور یہ جو گرد بیٹھے ہوئے ہین یہ سب ان کے
مذہب ہین مثل لقا وغیرہ کے یہ جو انھون نے کہا مین نے منھ پھیر لیا اور دل مین کہا

کہ لاکھ لاکھ لعنت ہو ان سب پر مین کہان آگیا عجب شعبدہ ہو یہ جو مین نے دل مین کہا انھون نے
کہا کیون خواجہ تم یہان بھی آکر وہی باتین کرنے لگے جو دنیا پر کرتے تھے بس اب ان باتون سے
درگذرو دیکھو آجتک خداوند سامری و جمشید نے تم پر بڑا رحم کیا کہ اپنا عذاب نہ نازل کیا اور تم کو
زندہ دنیا پر سے طلب کر لیا اپنی قدرت دکھانے کو کیونکہ تم سے اقرار اس امر کا کیا تھا کہ جبتک
تم تین مرتبہ اپنے مُنھ سے موت نہ طلب کروگے نہ مروگے چنانچہ خداوندون کو منظور ہوا کہ نہ تم
اپنے مُنھ سے موت مانگو نہ دنیا پر رہو تم کو زندہ طلب کر لیا بس اب اپنے پیدا کرنے والون کو
پہچانو اور خداے نادیدہ کی بندگی ترک کرو تاکہ تم کو راحت و آرام ملے ورنہ اسیطرح سے
جہنم مین جلا دیے جاؤگے یہ امر آجتک کسی کے لیے نہین ہوا کہ وہ جسم خاکی سے آسمان پر
آیا ہو سواے مرکے اور اُسکی روح آئی ہو تم سے خداوند ایسے ناخوش تھے کہ تم کو مع جسم
خاکی کے طلب کر لیا تمھارے جسم پر بھی عذاب کیا جائے گا اگر سجدہ نہ کروگے مین نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو یہ سب بچہ شیطان تھے اور یہ سب شعبدہ ہے مین ایسے
شعبدون مین کب آتا ہون تم سب ساحر ہو اور یہ دونون بھی ساحر تھے یہ جو مین نے کہا
یہ بہت برہم ہوے اور مجکو لے کر اُس قصر مین آئے اور سامنے خداوند سامری و جمشید
کے کھڑا کر دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ خواجہ عمرو حاضر ہین انکے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہے مین پردہ دنیا پر گیا تھا آپ نے حکم فرمایا تھا کہ خواجہ کو اسیر کر لانا میرے پاس
تصویر موجود تھی یہ فلان صحرا مین اپنی اصلی صورت پر پھر رہے تھے مین نے جا کر انکو اسیر
کر لیا اور یہان لے آیا ادھر مین نے جو غور کرکے دیکھا لو لقا و فرعون و زرجد شاہ وغیرہ
کو پہچانا دیکھا کہ سب مثل غلامون کے حاضر ہین اور اُن لوگون کو دیکھا کہ جو کہ میرے
اور تمھارے ہاتھ سے مارے گئے تھے سب بڑی عزت و آبرو سے موجود ہین سامری و
جمشید کی تصویرین دیکھ چکا تھا اُس تصویر کے مطابق پایا سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ
دیکھ کر میرے حواس جاتے رہے اُدھر ان سب نے جیسے مجکو دیکھا لقا و فرعون و
زرجد شاہ وغیرہ و دیگر ساحر فریاد کرنے لگے کہ یا خداوند یہی خواجہ عمرو ہے ہم سب
اسکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوے ہین اور ہم کو اسنے بہت ذلیل کیا اور بڑے

ظلم و بدعت سے قتل کیا ہی ہماری فریاد رسی فرمائیے اُس پر عذاب نازل فرمائیے یہ بڑا ظالم ہی آپکو
ہمیشہ یہ برا کہتا تھا اور دشنام دیتا تھا ایسے کلمہ کہتا تھا کہ جو ہم سُن نہ سکتے تھے ہر طرف یہی شور و
غل کی صدا بلند تھی چنانچہ خداوند سامری و جمشید نے اُن سب کی طرف دیکھ کر فرمایا خاموش بیٹھے
رہو ہم اس سے کل ظلم و بدعت کا معاوضہ کر لینگے اگر یہ ہم کو سجدہ نہ کرے گا اگر اسنے سجدہ کر لیا
تو ہم اسکو باغ جنت مین ایک قصر یاقوت نگار مرحمت کرینگے اور حور و غلمان برائے خدمت
اور ہر طرح کے راحت کا سامان مہیا کر دینگے یہ بہت خوش ہوگا کیونکہ ہم کو اس سے محبت ہی
یہ کہکر مجھ سے فرمایا کہ ای خواجہ آجتک جو تم نے کیا وہ کیا مجکو تم پر رحم آتا ہی کہ کیا تم پر عذاب
نازل کرون یہ تمھاری حرکت نہ تھی بلکہ حمزہ کے بہکانے سے تم ایسے حرکت کے مرتکب ہوتے
تھے مین نے اپنی قدرت سے وہ وہ تم کو اشیا دیے ہین جو کہ مین نے اپنے نائبون کو نہین دیے
ہین اور تم کو ایسا عیار بے عدیل اپنی قدرت سے کیا کہ کوئی تمھارا مقابلہ نکر سکا صرف تمھاری
خوشی کے سبب سے مین نے تمھارے ہاتھ سے اپنے خاص بندون کو ذلیل بھی کرایا اور قتل بھی
یہی خیال کیا کہ اب خواجہ کو خیال آئے اور مجکو سجدہ کرے جب مین نے دیکھا کہ تم کو خیال نہین
آتا تو مین نے اپنے خاص بندے بحر نگ بن اجرنگ کو روانہ کر کے تم کو دنیا پر سے یہان طلب
کر لیا لہذا تم نے میری قدرت دیکھی اور میری شان کہ جسقدر بندے مین نے خلق کیے ہین سبکی
تصویرین اور روحین میرے پاس ہین جو کہ مر گئے ہین اُنکی بھی روحین ہین دیکھو یہ سب موجود
ہین یہ فرما کر اشارہ کیا کہ یہ مجکو معلوم ہوا کہ ایک پردہ تھا کہ آنکھون پر سے اُٹھ گیا اب جو مین نے
دیکھا تو ایک جنگل مین تمام لوگ جو کہ دنیا پر تھے اور ہین سب موجود ہین ایک طرف تم اور
تمھارے سردار اور تمھاری اولاد و عزیز و اہل لشکر طوق سلاسل مین مطوق کھڑے ہین اور
فرشتگان قدرت گرز آتشین لیے ہوئے سرو نیر موجود ہین اور سب کو اُن گرزون سے ایذا دے
رہے ہین اور تم فریاد کر رہے ہو اور کوئی تمھاری فریاد کو نہین سنتا ہی ایک طرف کو بہت
بڑا مجمع ہی مگر سب خوش پوشاک و فرحناک ہین مین نے جوگی صاحب سے دریافت کیا
کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ خوش ہین جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو اسوقت تک دنیا
پر موجود ہین اور خداوند سامری کو سجدہ کرتے ہین بہ سبب پرستش کے یہ سب خوش و

خرم ہین حمزہ و متعلقین حمزہ پر شدائد ہوتے ہین گوابھی دنیا پر ہین اور زندہ ہین مگر تصور و پُر
شدائد ہین جب مر کر یہان آئینگے تو دوزخ مین ڈالے جائینگے اور یہ لوگ جب مر کر یہان آئینگے
داخل بہشت ہونگے اور جو خداے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین وہ جہنم مین جلائے گئے
ہین اور جو خداوند کے سجدہ کرنے والے تھے وہ سب داخل بہشت کیے گئے ہین خدا پرستون پر
ہر قسم کا عذاب ہوتا ہی اور سامری پرستون کو راحت و آرام ہی جب مین یہ سب سامان دیکھ
چکا یکایک پھر ایک حجاب حائل ہوگیا وہ سامان نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا خداوند جمشید
و سامری نے کہا کہ کیون خواجہ تم نے خدا پرستون کا حال دیکھا بس مجکو سجدہ کرو مین نے جواب دیا
کہ ایسے شعبدہ بہت سے مین نے دیکھے ہین مین کبھی سجدہ نہ کرونگا اور مین نے مُنھ کالیان دین
یہ سُنکے سامری و جمشید کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کہ خواجہ کو جہنم مین ڈالدو چند فرشتے آئے اور مجکو کشان
کشان ایک طرف کو لے گئے وہان آگ مشتعل تھی اُسکے شعلے بلند تھے مجکو اُس آگ مین ڈالدیا
وہ آگ مجکو جلانے لگی ایک طرف کو مین نے دیکھا کہ شاہزادہ قباد و ملکہ مہر نگار و فرخ
شہسوار قلندر و دیگر خدا پرست شاہزادہ شبیر و یہ سب زنجیر ہاے آہنی سے بندھے ہوئے
کھڑے ہین چارونطرف سے آگ گھیرے ہوئے ہی وہ سب کے سب فریاد کر رہے ہین اور چلا رہے
ہین کہ یا خداوند سامری و جمشید ہم کو پناہ دو اور اس عذاب سے نجات دو ہم سے خطا ہوئی
جو ہم نے آپ کو سجدہ نہ کیا اور خداے نادیدہ کو خدا جانا حمزہ کے بہکانے سے یہ ہم سے قصور
ہوا اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم پر رحم فرماؤ مگر کوئی نہین سنتا ہی وہ فریاد کر رہے ہین یہ واقعہ جو
مین نے دیکھا اور آگ نے تکلیف پہونچائی مین بھی فریاد کرنے لگا یہی بندہ خاص خداوند مجکو
اُس آگ سے نکالکر لے گئے جب مین نے دیکھ لیا کہ مین خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرونگا
اور یہ خداے برحق ہین چنانچہ انھون بھی میری سفارش کی خداوندون نے رحم فرمایا مین نے
سجدہ کیا اُسوقت میری جان اُس عذاب سخت سے بچی اور مجکو قصر یاقوت نگار رہنے کو ملا
ای حمزہ ایسی راحت سے بسر ہوتی ہی کہ بھلا کیا کسی کی بسر ہوگی مین باز آیا خداے نادیدہ
کی بندگی سے حوریں خدمت کرتی ہین غلمان ملازمت بجالاتے ہین نعمات جنت کھانے
مین آتی ہین طائران خوش الحان کی صدا مست کرتی ہی ہر وقت جلسہ عیش و عشرت برپا رہتا ہی

جو سامری و جمشید کو خدا جانتے ہین اُنکے لیے تو یہ راحت و آرام ہی اور جو خداے نادیدہ کی بندگی
کرتے ہین اُنکے لیے ہر طرح کی ذلت و خواری ہی اور سختی ہی اے حمزہ میرے نزدیک مناسب ہی
کہ تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ کرو کیونکہ یہی دو خدا ہین اور خداے برحق ہین باقی اور سب
باطل ہین اُنکے نائب ہین اور خداے نادیدہ تو معاذ اللہ کوئی چیز ہی نہین ہی نہ اُسکے بندون کی
کوئی قدر ہی سواے ناقدری اور جلائے جانے کے اے حمزہ یہ دنیا ناپایدار ہی اسکو ثبات نہین ہی
سب فانی ہی اسپر اعتبار کرنا اور اپنے خدا کو فراموش کرنا بالکل نادانی ہی یہ عیش دنیا جو کہ اسوقت
تم کو ممکن ہی یہ وہان کام نہ آئے گا ہان دوستی اور محبت سامری و جمشید کی کام آئے گی وہ ہر
گناہ سے بخشوائے گی آتش دوزخ سے بچائے گی خداے نادیدہ کی دوستی اور بندگی جہنم مین لے
جائیگی نعمات بہشت سے محروم رکھے گی مین تو دیکھ چکا ہون بس تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ
کرو اور اس کفر و کافری سے باز آؤ یہ جوگی صاحب سفارش کرکے تمھاری خطا کو معاف
کرا دینگے ورنہ بہت خراب ہوگے مثل قباد و مہر نگار و شیرویہ و فرخ شہسوار و قلندر و
دیگر اہل اسلام کے جلائے جاؤگے اور فریاد کروگے کوئی سماعت نہ کرے گا پھر اُسوقت ایک
نہ سنی جائے گی ہر طرح کے عذاب ہونگے اور شدائد ہین سے جو دیکھا تھا اور کہا تھا بیان کردیا
جب یہ جوگی صاحب بموجب حکم خداوندان کے پند و نصیحت کو یہان آنے لگے تو خداوند
نے انکو حکم دیا کہ خواجہ کو لے جاؤ اپنے ہمراہ یہ تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اور میری خدائی
کی گواہی دینگے چنانچہ یہ مجھکو شکم شیر مین بٹھا کر لائے ہین اُنکے سامنے خداوندون کی تعریف
کرکے کہتا ہون کہ آپ بھی سامری و جمشید کو سجدہ کیجیے ورنہ بہت خراب ہوجیے گا یہ جو
خواجہ نے بیان کیا صاحبقران کو بہت غصہ آیا برہم ہوکر فرمایا کہ او نا عیار ساربان زادے
تو مرتد ہوگیا ہی مجکو بہکانے آیا ہی مین تیرے بہکانے سے کبھی نہ بہکونگا دور ہو میرے سامنے
سے کیا بیہودہ بکتا ہی تو بالکل کافر ہوگیا ہی تجکو ان ساحرون نے سحر مین مبتلا کرکے کافر کردیا
سامری کیا نطفہ حرام ہی اور جمشید کیا نطفہ شیطان ہی یہ دونون بچہ شیطان اور کافر تھے لائق
لعنت ہین یہ کہکر فرمانے لگے لاکھو لاکھ لعنت ہی سامری پر اور جمشید پر اب جو کوئی کلمہ
زبان سے نکالے گا تو تیرا سر قلم کر ڈالونگا راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ

آیا تھا کہ مثل بید کے کانپ رہے تھے اور چہرہ لال ہو گیا تھا منھ سے کف جاری تھا غیظ و غضب
طاری تھا اور کلمات لعنت زبان پر تھے جب یہ جوگی صاحب نے دیکھا اُسوقت ایک مرتبہ برہم
ہو کر کہا کہ ای حمزہ اپنی زبان کو بند کرو میرے روبرو اور خداوندوں کی شان مین یہ کلمات بس
اب مجھکو تاب نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ملازمان اسقلینوس نے پندرہ ہزار روپیہ لاکر سامنے
انبار کر دیا تھا روپیہ انبار تھا جب جوگی نے یہ کہا کہ اب مجھکو تاب نہین ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ او جوگی اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے سامنے سے چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
اور اس عمرو کو بھی لیتا جا یہ بالکل کافر ہو گیا ہی تجھ ایسے بچہ شیطان کا میرے سامنے کچھ کام
نہین ہی معلوم ہوا کہ تو بہت حرام تد اور بچہ شیطان ہی اور ہزاروں گالیاں دین گالیاں دینا
تھین کہ جوگی کو بھی غصہ آگیا اور ایک مرتبہ بنگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھ کر کہا کہ او حمزہ
بس اپنی زبان بند کر نہین فرشتگان قدرت خداوندی کو حکم دیتا ہون کہ وہ تیرے اوپر عذاب
نازل کرینگے اور تجھکو ابھی سنگ سیاہ کرتا ہون یہ کہنا تھا کہ صاحبقران کو غصہ آگیا ایک
مرتبہ عقرب سلیمانی پٹک کر یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے کہ تجھکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی
کہ تو حکم دے کہ مین سنگ سیاہ ہو جاؤن اور تلوار کو علم کر کے جوگی کی طرف جھپٹے جوگی نے جو دیکھا
کہ حمزہ کو غصہ آگیا اور تلوار لے کر میرے اوپر حملہ کیا پکارا کہ او حمزہ سنبھل سنبھل دیکھو اپنے
آپے سے باہر نہ ہو مجھکو رحم آتا ہی اگر غصہ آگیا تو خرابی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ او لطف
حرام تو کیا حقیقت رکھتا ہی اور تیرا غصہ کیا چیز ہی جو تیرے بنائے سے بنے وہ کر اب تو میرے
ہاتھ سے زندہ بچکر نہ جا سکے گا فرشتگان عذاب کو حکم دے کہ وہ مجھ پر عذاب نازل کرین اور بچا
سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تیری کمک کرین بس اسی مین خیریت ہی کہ سامری پرستی سے توبہ
کر اور دین اسلام قبول کر اُسوقت سے بیکار کی بک بک کر رہا ہی ایسے شعبدہ بہت سے
دیکھے ہین معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو تیرے سحر مین مبتلا ہین جو ایسی تقریر کر رہے ہین جب تو
قتل ہو گا تو تیرا سحر اُنکے اوپر سے دفع ہو گا اور یہ اپنی حالت اصلی پر آئینگے اب مجھ پر فرض
ہوا کہ تجھکو قتل کرون یہ فرماتے ہوئے تلوار لے کر چلے جب جوگی نے دیکھا کہ حمزہ میرے اس
کہنے سے نہین رکتا ہی اور غصہ بہت ہو یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ایک مرتبہ اُٹھ کھڑا ہوا یہ کہتا ہوا

ای حمزہ تو نہ مانے گا مین کہتا ہون کہ سنبھل اور باز آ دیکھو ابھی تک کچھ نہین گیا ہی مجکو غصہ
نہین آیا ہی مین بہت طرح دے رہا ہون یہ کہکر جست کی اُسی حالت جست مین عدد روپیہ
تھا نہ شیاطین تھا سب غائب تھے اور دور جاکر کھڑے ہوئے صاحبقران تلوار لیے ہوئے
اُسی مقام پر پہونچے اب بالکل قریب پہونچ گئے ہین جاتے ہی تلوار علم کرکے قصد کیا کہ ہاتھ
لگاوٗن حکیم اسقلینوس حیران حیران دیکھ رہا ہی اور خواجہ بھی خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ
رہے ہین مگر خواجہ تو اسقدر کہتے جاتے ہین کہ ای حمزہ دیکھو دیکھو یہ کیا کرتا ہی بندۂ خاص
خداوند کے ساتھ یہ حرکت اور یہ بے ادبی کرتا ہی دیکھو خاک سیاہ ہو جائے گا یا پتھر کا ہو جائیگا
اپنے کو دیکھو اور جوگی صاحب کو دیکھو یہ کیا بے ادبی اور گستاخی ہی دیکھو بہت بُرا کرتا ہی اپنے حق مین
کانٹے بوتا ہی مگر صاحبقران قریب جوگی کے پہونچ گئے تھے اور تلوار بھی علم کرچکے تھے اُدھر جوگی
نے جب دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے ہین فوراً جست کی صاحبقران پہونچ گئے اب
جوگی اُس قصر بھر مین بھاگتا پھرتا ہی اور صاحبقران پیچھے پیچھے ہین جب قصد کرتے ہین کہ وار
کرون جوگی جست کرکے بھاگ جاتا ہی صاحبقران حیران ہین کہ یہ جوگی کیسا ہی اور کیسا
ساحر ہی کہ بھاگتا پھرتا ہی اور سحر نہین کرتا یہ فرماتے جاتے ہین کہ تو تو بندۂ خاص ہی خداوندون کا
سو وقت اُنکو برائے کمک نہین طلب کرتا ہی وہ آکر مدد نہین کرتے ہین تو تو کہتا تھا کہ خاک
سیاہ ہو جائے گا عذاب نازل ہوگا مین تو تجکو بھگاتا پھرتا ہون اور میرا ایک بال بھی کم
نہین ہوتا ہی تو کیسا بندۂ خاص ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے تمام قصر مین وہ جوگی بھاگا
بھاگا پھرا اور کچھ جواب نہین دیتا ہی ایک مقام پر اب جو جست کرکے وہ جوگی پہونچا اور
صاحبقران بھی برابر پہونچے پشت پر دیوار تھی صاحبقران نے جاکر گھیرا جوگی نے دیکھا کہ
اب سوائے قتل ہونے کے چارا نہین ہی کیونکہ جست کرنے کا موقع نہین رہا اُدھر صاحبقران
نے ہاتھ بلند کیا کہ وار کرون جوگی نے خیال کیا کہ اب بہت مشکل ہوئی نہ بھاگ سکتا ہون
اور حمزہ تلوار علم کرچکا ہی اگر ہاتھ رہا ہو گیا تو کام تمام ہو گیا مفت مین جان گئی یہ خیال
دل مین کرکے ایک مرتبہ سمٹ کر کہا کہ ای حمزہ تم کو ہوا کیا ہی اپنے و بیگانے کو نہین
پہچانتے ہو ذرا اپنے ہاتھ کو روکو اور دیکھو کہ مین کون ہون ذرا اپنے حواس درست کرو اور

غصہ کو کم کرو اور پہچانو کہ مین کون ہون کیسے نادان ہوئے ہو کہ اپنے دوست کو بھول گئے یہ جو
جوگی نے کہا صاحبقران تو ہاتھ بلند کر چکے تھے مگر وار نہ کیا اُسی مقام پر ہاتھ کو روک لیا اور
کہا کہ کیون پھر دھوکا دیتا ہی اب بھی کچھ نہین گیا ہی دین اسلام قبول کر اور سامری پرستی ترک
کر اب تو میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتا ہی میرے قبضہ مین ہی کیا کوئی اور شعبدہ دکھانے والا
ہی مین نے خوب پہچان لیا ہی کہ تو ساحر ہی اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اسلام قبول
کر گئے سحر خواجہ پر سے اتار رہ اپنے آپ مین آئین جوگی نے کہا کہ حمزہ دیکھو تو مین کون ہون ذرا
غور کر کے دیکھو تو اور پہچانو مین جوگی نہین ہون آپ کا عیار خواجہ عمرو ہون واہ کیا خوب
ایسے بیہوش ہوئے ہو کہ تم کو کسی کا خیال نہین ہی اپنے اور بیگانے سب سے بے بہرہ ہو ایسا
انسان کو غافل ہونا زیبا نہین ہی ذرا میری طرف دیکھو اور شناخت کرو صاحبقران نے
جواب دیا کہ او جوگی یہ دھوکا اور فریب اور کسی کو دینا مین تیرے فریب مین آنے والا نہین
ہون تو نے جو دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی ہی اور موت قریب ہی تو تو نے یہ
نقرہ کیا ہی مین کبھی تجکو نہ چھوڑونگا جوگی نے کہا کہ ای حمزہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین خواجہ عمرو
ہون اور وہ نقلی خواجہ ہین اگر یقین نہ آئے تو میری طرف دیکھو اور پہچانو یہ جو کہا صاحبقران
نے جوگی کی طرف دیکھا اُدھر جوگی نے اپنی آنکھ دکھائی کہ نگاہ صاحبقران کی بائین
آنکھ پر پڑی کہ وہ تل جو کہ شناخت کا ہی صاحبقران کو نظر آیا دل مین کہا کہ یہ اصل مین تو
خواجہ کی آنکھ تھی مگر ایسا نہ ہو کہ اسنے نقرہ کیا ہو چونکہ ساحر زبردست ہی اپنی جان بچانے
کے لیے یہ حرکت کی ہو فرمایا کہ مین نہ مانونگا اگر تو خواجہ عمرو ہی تو اصلی صورت اپنی مجکو دکھا
جوگی نے کہا کہ ذرا آپ ہٹیے کہ مین اپنی صورت تبدیل کرون چند قدم صاحبقران ہٹے
مگر تلوار علم کیے رہے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بھاگ جائے بس جوگی نے فوراً تلا کیا تو
کرنا تھا اب جو زمین پر قائم ہوا تو نہ وہ جوگی تھا نہ وہ تہمت نہ کرتا نہ جھولی نہ سانپ
عقب خواجہ عمرو تھے خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ای حمزہ اب
پہچانا کہ مین کون ہون یہ عیاری صرف مین نے اس غرض سے کی تھی کہ دیکھون تو کیا کرتے
ہو ایسا تو نہین ہی کہ خوف کھاؤ اور حکیم اسقلینوس کیا کرتے ہین معلوم ہوا کہ تم بہت

دین و مذہب کے پختہ ہو مگر حکیم کے تو حواس بجا نہ تھے اگر میں اپنے کو اسوقت ظاہر نہ کرتا ضرور
تمہارے ہاتھ سے مارا جاتا یہ کہکر دوڑ کر صاحبقران کے قدم پر خواجہ عمرو گرے چونکہ صاحبقران
نے بخوبی پہچان لیا تھا خواجہ کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور فرمایا کہ کبھی ایسی عیاری نہ کیا
کرو بڑا غضب ہوا تھا کہ میں آمادہ قتل ہوا تھا اگر کہین ہاتھ پڑ جاتا تو بڑی خرابی ہوتی میں
تم کو کہانسے لاتا واہ کیا خوب اچھی دل لگی ہی اُدھر حکیم نے جو دیکھا کہ وہ جوگی خواجہ عمرو بن کر
آئے تھے دم میں دم آیا اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُدھر کو چلے جدھر سے صاحبقران و خواجہ
چلے آتے تھے یہانتک کہ لاکر مسند پر بٹھایا خواجہ نے اُس نقلی عمرو کو اور شیر کو نذر زنبیل کیا
اسقلینوس نے بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی خواجہ تم نے بہت اسوقت پریشان
کیا اور دم نکال لیا تھا میری تو عجب حالت تھی یہی جی چاہتا تھا کہ سامری و جمشید کو
سجدہ کروں مگر پھر دل یہ کہتا تھا کہ یہ کونسی حرکت ہی جان کا اسقدر خوف ہی کہ دین و مذہب
کو ترک کرتا ہی اگر جان جائیگی تو جائے مگر مذہب میں فرق نہ آئے مگر حالت یہ تھی کبھی
جان کا خیال آتا تھا بارے نہ جان گئی نہ مذہب میں فرق آیا خداوند کریم نے خوب بچایا
خواجہ نے کہا کہ ای حکیم صاحب معلوم ہوا کہ آپ سست اعتقاد ہیں آپکو اپنی جان بہت
پیاری ہی اسقلینوس نے جواب دیا کہ خواجہ یہ امر نہیں ہی یہ تقاضائے بشریت ہی
انسان کی حالت یکسان نہیں رہتی ہی دل ہی تو ہی کبھی قابو میں ہی کبھی قابو میں نہیں ہی
نہیں باتوں سے تو ضعیف البنیاد کہلاتا ہی اب اس ذکر کو جانے دیجیے ای خواجہ یہ تو
سب ہوا مگر ایک بات بڑی خرابی کی ہوئی کہ آپ جو جوگی بنکر تشریف لائے اور آپنے
شیاطین کو طلب کیا اور صاحبقران سے آپ نے کہا کہ رہا کر دو صاحبقران نے
رہا کر دیا آپ نے اپنے برابر بٹھا لیا تھا جب صاحبقران آپکے اوپر تلوار علم کر کے
پہنچے تو وہ بھاگ گیا خواجہ مسکرائے اور کہا کہ وہ بھاگا نہیں ہی میرے پاس موجود
ہی جب صاحبقران تلوار لیکر میری طرف چلے میں نے اُسی حالت سے اُسکو نذر
زنبیل کر لیا اور وہ روپیہ بھی جو تم نے مجھکو دیا تھا مجھکو تم سے صرف روپیہ حاصل کرنا تھا
اور صاحبقران سے مگر میں یہ جانتا تھا کہ حمزہ سے ایک حبہ نہ ملیگا وہی ہوا کہ

تمہین سے نہ ملا گر تم نے خوف کھا کر پندرہ ہزار روپیہ دیا مگر میرا کام ہو گیا تم سے کچھ ملا بھی نہ تھا مین نے تم سے بھی لیا یہ کہکر شیاطین کو زنبیل سے نکالا زبان مین سوزن دیکر شقیلوس کے ملازمون سے کہا کہ اسکو ستون سے باندھ دو اُسوقت شیاطین کو ستون سے باندھ دیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم نے تو بڑا عرصہ کیا اور آئے بھی تو ایک نیا فقرہ کیا اور پریشان کیا اب ایسی عیاری نہ کرنا کہ جس سے طبیعت پریشان ہو اپنا حال سب بیان کرو کہ کیا خبر لائے اور یہ کیا حرکت تھی خواجہ نے کہا کہ اے صاحبقران مین جو آپ سے رخصت ہو کر یہان سے طرف کوہ کے گیا وہان جا کر بڑا مجمع دیکھا یہ کہکر خواجہ نے کل حال اسلم جادو کا جو کہ ساحر بنا ہوا تھا اور خدائی کرتا تھا کل بیان کیا اول سے آخر تک اسیری اسلم کا اور اسلم کو اسیر کرنے کا جو کہ منشی احمد حسین صاحب تم نے تحریر کیا ہے وہ سب بیان کیا اُسکے بعد اپنا طلسم زعفران زار مین جانا اور عیاری کر کے جہانگیر کو رہا کرنا وہان سے خبر پا کر اپنا شہر عنطاقیہ مین آنا اور علمشاہ کو عیاری کر کے رہا کرنا اور سب ساحرون کا لشکر اسلام سے آنا اور عنطاق کج کلاہ کا مع کل اہل شہر کے مسلمان ہونا اور علمشاہ کا طرف کوہ البرز کے مع عنطاق کج کلاہ کے جانا اور اپنا مع کل ساحرون کے طرف لشکر کے چلنا راہ مین تباہی لشکر اسلام کے خبر پانا اور بادشاہ اسلام کا مع لشکر کے آ کر طلسم نو خیز جمشیدی سے شریک لشکر اسلام ہونا سب کا تباہ ہونا اپنا بادشاہ بنکر جانا اور جہانگیر کو نقابدار بنا کر لے جانا اور بادشاہ اسلام سے ٹھیکہ لے کر نقابدار کو قتل کرنا اُسکے بعد قرناطیس کا اسیر عیاری کرنا اور عیاری کر کے اسیر کرنا اُسکا مسلمان ہونا اور اخلاق قزاق کا اور تمام اہل کوہ کا مسلمان ہونا بادشاہ کا جشن کرنا سب حال بیان کیا اُسکے بعد کہا کہ مین بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر آپ کی خدمت مین چلا راہ مین مین نے خیال کیا کہ چلکر کچھ عیاری کر کے روپیہ وصول کرنا چاہیے چنانچہ مین نے یہ شیر مقوے کا بنایا اور اُسمین ایک آدمی زنبیل سے نکالکر آدمی کو اپنی صورت بنا کر بٹھایا اُسکو یہ سب تقریر قبل سے سمجھا دی کہ مین جب تم کو طلب کرون اُسوقت تم شکم شیر سے نکلنا چنانچہ مین نے اپنے کو جوگی بنایا اور یہان آیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر چلے

تو راہ مین خیال کیا کہ چلکر حمزہ پر بھی عیاری کرون دیکھون تو رتاجی یا ئمین اور حکیم استقلینوس کا کیا حال ہوتا ہی چنانچہ خواجہ نے اپنے کو جوگی بنایا اور ایک حبشی کو زنبیل سے نکال کر اپنی صورت بنایا اور اسکو وہ سب تقریر تعلیم کردی اور وہان سے روانہ ہوئے تھے یہان آکر یہ پہنچے
جب خواجہ اپنا سب حال بیان کرچکے اُسوقت صاحبقران نے اپنی حالت سب بیان کی جو کہ گذری تھی اُسکے بعد صاحبقران نے شیاطین سے کہا کہ تم نے سُنا کہ وہ کہ جو گنبد مین رہتا تھا کو تیر جسکو سب اپنا خدا جانتے تھے وہ اسلم جادو ہی خواجہ اُسکو اسیر کر لائے ہین اب تم کیا کہتے ہو دین اسلام کے اختیار کرنے مین شیاطین خاموش کھڑا ہوا سب سُن رہا تھا جب یہ صاحبقران نے فرمایا شیاطین نے اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے تو مین کچھ کلام کرون اور جواب دون صاحبقران نے حکم دیا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے وہ سوزن شیاطین کی زبان سے نکال لی شیاطین نے کہا کہ مین نے سب سُنا اور مین اقرار کرچکا ہون کہ اگر خداوند کوہ نشین کا حال میرے اوپر ظاہر کردیا جائے تو مین مسلمان ہون بس مین اپنے قول پر قائم ہون خواجہ نے جو حال بیان کیا مین نے سب سُنا ہان اگر اسلم نکل کر سب حال جو کہ خواجہ عمرو نے بیان کیا ہی بیان کرے اور تصدیق کرے تو مین ابھی مسلمان ہو جاؤن پھر ذرا عذر نکرون صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اسلم کو زنبیل سے نکالو تاکہ شیاطین دین اسلام قبول کرے اور اسلم کو بھی تلقین کرین اگر وہ مان لے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرین خواجہ نے فوراً اسلم کو زنبیل سے نکالا اور کمند آصفا و باصفا سے اُسکو باندھا اور خواجہ نے سب حال جو کہ قمر صاحب مرحوم نے اپنے جزون مین تحریر کیا ہی اُسکے روبرو بیان کیا اُسنے سب کی تصدیق کی مین نے بہ سبب طول کے نہین تحریر کیا جب وہ تصدیق کرچکا اور اُسنے اقرار کرلیا اُسوقت شیاطین نے کہا کہ مین نے لعنت کی اب مجھ پر سب حال بخوبی روشن ہوگیا کہ جسطور سے مین ہون ویسے یہ بھی ہزارہا ہزارون آدمیون کو گمراہ کر رکھا تھا واقعی امر یہ ہی کہ خداوند کریم برحق ہی اور آپکا دین حق ہی مجھکو رہا کر دیجیے تاکہ مین آپکے قدمونکو بوسہ دون مین نے آپکی اطاعت بدل و جان قبول کی صاحبقران نے فرمایا کہ شیاطین کو رہا کردو خواجہ نے کھولدی جو غور سے دیکھا تو اُسکے چہرہ پر نور اسلام کو ظاہر پایا اور پیشانی کو نور اسلام سے منور دیکھا علا زمان استقلینوس نے

شیاطین کو رہا کر دیا شیاطین نے پہلے دوڑ کر صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے
سینے سے لگایا بہت شفقت فرمائی اُسکے بعد شیاطین نے خواجہ کے قدم چومے خواجہ نے
بھی گلے سے لگایا اب شیاطین اسقلینوس کے قدمونپر گرا اور عرض کرنے لگا کہ میری خطا
معاف فرمایئے مین نے بہت بڑا قصور کیا کہ آپسے ہمسری کی اسقلینوس نے بھی گلے سے لگایا
اُسکی خطا معاف کی شیاطین نے کہا کہ مجھکو کلمہ تعلیم فرمایئے تاکہ مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہوں خواجہ
نے فرمایا کہ ای شیاطین ابھی صاحبقران کو ساحران طلسم سے مقابلہ کرنا ہی لہذا تم ابھی کلمہ
نہ پڑھو اگر کلمہ پڑھوگے تو سحر کو فراموش کروگے پھر جب ساحرون سے مقابلہ کی نوبت آئے گی تو
کیونکر مقابلہ کروگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ مطیع اسلام ہو ہان جب طلسم فتح ہو جائے اُسوقت سحر
سے توبہ کرنا اور کلمہ بھی پڑھنا شیاطین نے جواب دیا کہ مین آپ کا تابع فرمان ہون جو حکم فرمایئے اسکو
بجا لاؤن اگر یہی مرضی ہی تو بسم اللہ بس شیاطین صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اُسکو صاحبقران
نے اسقلینوس کے بائین طرف جگہ مرحمت فرمائی اُسنے اسیوقت اپنے سب ملازمون اور
شاگردون کو طلب کر کے مسلمان کیا اور اپنے مکان پر جا کر سب اپنا اسباب لے آیا جب شیاطین
مطیع اسلام ہو چکا اُسوقت صاحبقران اسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای اسلم تو
بھی اس شرک اور کفر سے باز آ خداوند کریم وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی تو
بھی اُسکا ایک ادنیٰ بندہ ہی مثل ہم سب کے اپنے کو خدا نہ جان شیطان کے بہکانے سے باز آ
دین اسلام قبول کر مطیع اسلام ہو یہ فرما کر چند کلمہ وحدانیت خداوند کریم و نعت رسول مقبول
مین زبان معجز بیان سے فرمائے اور بہت کچھ پند و نصیحت کی علاوہ صاحبقران کے خواجہ عمرو
اور شیاطین و اسقلینوس نے بھی بہت بہت سمجھایا خواجہ نے یہان تک کہا کہ تو نے
دیکھ لیا کہ تو جہان بھاگ کر گیا مین پہونچا تو نے مجھکو اسیر بھی کر لیا مین رہا ہو گیا مین نے
تجھکو آخر کو اسیر کر لیا تو میرا کچھ نہ کر سکا اور نہ اسوقت کچھ تو کر سکتا ہی مثل گنا ہگارون کے
بندھا ہوا کھڑا ہی یہ کیسا خدا ہی اسلم نے کہا یہ سب کچھ ہی پہ ممکن نہین ہی کہ مین دین اسلام
قبول کرون یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مجکو ہزارون آدمی سجدہ کرتے تھے اور مین راحت سے
بسر کرتا تھا یا اب خود مین سجدہ کرون خواجہ نے کہا کہ قتل کیے جاؤگے کہا کہ قتل ہونا گوارا ہی

اگرچہ یہ امر گوارا نہین ہی شوق سے قتل کرو مجھکو کوئی قتل ہی نہین کر سکتا ہی مین ابھی اپنا قہر تم سب
پر نازل کرونگا کہ تم سب خاک سیاہ ہو جاؤگے دیکھو مجھکو غصہ نہ دلاؤ یہ جو کہا صاحبقران نے
خواجہ سے فرمایا کہ یہ بڑا سیاہ قلب ہی یہ کبھی دین اسلام قبول نہ کرے گا اسکو صحن مین لے جا کر
قتل کرو پس خواجہ بموجب حکم صاحبقران اسلم کو صحن باغ مین لائے اس حرامزادے نے لاکھ
لاکھ سحر کیا مگر کچھ نہ ہو سکا یہان بھی خواجہ نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا خلاصہ یہ کہ خواجہ نے
اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اُسکا سر ناپاک جسم سے جدا کیا اُسکا مرنا تھا کہ ایک شور و غل
برپا ہوا تاریکی ہو گئی زلزلہ پیدا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی بعد تھوڑی
دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من اسلم جادو بود افسوس من مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود
نرسیدیم اسکا مرنا تھا کہ راوی بیان کرتا ہی جہان جہان اسکے سحر کے مکان و باغ و قصر تھے
اور اشیا تھین سب برباد ہوئین اور سب شہر جو کہ اسکے قبضہ مین تھے رہا ہوئے وہ کوہ اور
گنبد جوان ہو کر غائب ہو گیا آج پندرہ دن گئے وہان کے باشندون مین یہ غل و شور تھا
کہ خداوند کہان تشریف لے گئے ہین جو اپنی زیارت سے مشرف نہین فرمایا ہی سب زیر کوہ
تھے کہ آج یکایک ایک برق چمکی اور شعلہ پیدا ہوا وہ کوہ و گنبد سب غائب ہو گیا اب
زیادہ تہلکہ برپا ہوا جو کہ بزرگ اور جہان دیدہ تھے اُنھون کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خداوند ہم
سے کچھ ناخوش ہو گئے ہین اور ہم سے کوئی ایسی خطا ہوئی ہی کہ جسکے سبب سے خداوند بالائے
آسمان تشریف لے گئے ہین چلو اب یہان سے یہان ٹھہرنا بیکار ہی جب مہربانی ہوگی پھر
خداوند تشریف لائینگے تو پھر میلا ہوا کرے گا یہ کہکر سب کے سب وہان سے اپنے اپنے
مقام پر واپس آئے اور اسی دن سے یہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین کہ ہم سے خداوند راضی
ہو جائین انکو تو اس حال مین رکھیے اب یہان کا حال سماعت و ملاحظہ فرمائیے کہ جب
اسلم جادو کے مرنے کی علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہر طرح سے اطمینان ہو گیا
اب صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کی جائے کوہ بے ستون
کے فتح ہونے کی اور بادشاہ سابق کے رہا کرنے کی تم نے کہا تھا کہ شیاطین شریک
ہو جائین تو تدبیر ہو اُنھون نے بھی شراکت کی اب کیا کہتے ہو اسقلینوس نے کہا کہ

اب حضور شوق سے طرف کوہ بے ستون کے تشریف لے چلیں اور اس سے مقابلہ کرے
قتل کریں کوہ کو فتح فرمائیں بادشاہ سابق کور ہا کریں میرا لشکر موجود ہے اور میں بھی حاضر
ہوں اور شیاطین بھی خدمت میں حاضر ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر
تمہارے پاس ہے اسقلینوس نے کہا کہ بارہ ہزار کا لشکر ہے یہ سنکے صاحبقران نے شیاطین
کیطرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے اُسنے جواب دیا کہ میں استاد کی رائے سے اتفاق
کرتا ہوں یا صاحبقران میرے پاس بھی پانچ ہزار ساحر و غیر ساحر میرے شاگرد ہیں وہ
سب کے سب آپ کی غلامی اور جان نثاری کو موجود ہیں انکو بھی ہمراہ لیجیے خواجہ سے
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تمہاری کیا رائے ہے خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ شوق سے
تشریف لے چلیے حکیم بہت ٹھیک رائے دیتے ہیں بس صاحبقران نے اسقلینوس اور
شیاطین سے فرمایا کہ سامان کرو کل ہم یہانسے طرف کوہ بے ستون کے کوچ کرینگے
بس اسیوقت اسقلینوس نے اپنے سرداروں کو طلب کرکے تیاری لشکر کا حکم دیا اسی
طور سے شیاطین نے بھی اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ تم بھی سب سامان کرو کل صاحبقران
کے ہمراہ برائے مقابلہ بے ستون جادو چلنا ہوگا وہ لوگ بھی چلے گئے اور جا کر اپنا بندوبست
کرنے لگے یہاں ملازمان اسقلینوس سامان درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ
بہر میں سب سامان درست ہو گیا شیاطین تھر بہشت مثل میں پاس صاحبقران
کے رہا خواجہ سے کہنے لگا کہ ای خواجہ صاحب یہ تو آپ نے بیان کیا کہ شیر مقبرے کا
تھا یہ کیا تدبیر تھی کہ شیر کے ہر بن مو سے اور منھ سے اور کان سے شعلے نکل رہے تھے اور
چلتا کیونکر تھا خواجہ نے کہا کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک حبشی کو اپنی شکل بنا کر
اندر شکم شیر میں بٹھا دیا تھا اسکے پاس رال رکھدی تھی وہ رال کو جلاتا تھا اور ایک
کل بنائی تھی کہ وہ اسکو پھراتا تھا اس کل کے ذریعہ سے شیر چلتا تھا یہ سنکے شیاطین
و اسقلینوس نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے اپنے
ظاہر کیا ہے تو اس حبشی کو بھی ظاہر کر دیا تھا اسنے بھی صاحبقران سے اقرار کیا تھا
خواجہ نے مجھکو اپنی صورت بنا کر یہ سب تقریر تعلیم کی تھی اس سبب سے صاحبقران

اطمینان ہوگیا تھا اور نہ شک تھا آمدم بر سر مطلب جب سب بندوبست ہوچکا صاحبقران
و خواجہ نے و حکیم و شیاطین نے کھانا کھاکر آرام کیا وہ رات براحت و آرام بسر کی بوقت
صبح بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت فرمائی اتنے عرصہ میں سب لشکر اسقلینوس کا تیار ہوکر
آگیا اور سب سامان سفر ادھر سے سب سامان سفر لےکر حکیم شیاطین کے شاگرد بھی آگئے
خیمے وغیرہ سب بار کیے گئے سرداروں نے شیاطین و اسقلینوس سے آکر عرض کیا کہ سب
سامان سفر تیار ہی اور سب آمادہ سفر تیار ہیں بسم اللہ تشریف لے چلیے اسقلینوس نے
صاحبقران سے عرض کیا صاحبقران نے ہتھیار لگائے پوشاک زیب تن فرمائی خواجہ
باتمام تیاری سے آراستہ ہوئے دونوں حکیموں نے اپنے کو سامان سے درست کیا بس صاحبقران
مع حکیموں و خواجہ کے بیرون قصر تشریف لائے سب نے مجرا کیا مرکب حاضر کیا گیا صاحبقران
سوار ہوئے دونوں حکیم تخت پر بیٹھے اور سب سردار مرکبوں پر سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سواری
پر سوار ہوئے خواجہ نے رکاب سعادت انتساب صاحبقران پر ہاتھ رکھا صاحبقران
نے لشکر کے روانہ ہونے کا حکم دیا نشان لشکر کھل گئے لشکر مثل باد بہاری کے چلا طرف کوہ بے ستون
راوی صاحبقران کو تو طرف کوہ بے ستون کے روان رکھتا ہی اور کچھ حال بے ستون جادو
تحریر کرتا ہی کہ میں یہ تحریر کرچکا ہوں کہ بے ستون جادو کوہ بے ستون پر حکومت کرتا ہی
وہ بیٹھا ہوا ہی صاحبقران کے مقابلہ کے لیے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیچکا ہی یہ اسکو معلوم
ہوچکا ہی کہ ملکہ لعلان حور پیکر علیل ہی وہ برلے کمک نہ آئے گی اسکو ملکہ برجیس آفتاب منظر
کا انتظار ہی کہ وہ آلیں تو میں زیر کوہ جاکر مقیم ہوں اور طلسم کشا جب آئے تو اس سے مقابلہ
کروں ہر روز دربار آراستہ کرتا ہی سب سردار حاضر ہوتے ہیں ہر ایک سے یہی کہتا ہی کہ ملکہ نے
وعدہ کیا ابھی تک نہیں تشریف لائیں سب عرض کرتے ہیں کہ اپنا سامان درست کرتی
ہونگی جب سامان درست ہوجائے گا تشریف لائینگی اس امر سے اطمینان رکھیے کہ ملکہ تشریف
نہ لائیں یہ غیر ممکن ہی راوی کہتا ہی کہ ہر روز یہی ذکر ہوا کرتا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ
ہی سب سردار حاضر ہیں بے ستون ملکہ ہی کا ذکر کر رہا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے
سر اٹھاکر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک ابر گلنار رنگ کوہ بے ستون پر آکر قائم ہوا اس سے

کوئی برس رہے تھے اُس ابر کو دیکھ کر بے ستون نے کہا کہ یہ ابر سحر ہے کسی ساحر کی مدد کا ابر ہے ضرور
کوئی ساحر آتا ہے کہ یکایک وہ ابر شق ہوا اُس سے ایک تخت پیدا ہوا اور بہت سے باز و عقاب
و عقاب کہ جسپر ساحر سوار تھے اور تخت پر ایک شاہزادی کہ وہ سب کی سب ہمراہ اُس نازنین کے
قصر بے ستون میں آئیں اب جو غور کر کے بے ستون اور سب سرداروں نے دیکھا تو ملکہ
برجیس آفتاب منظر تھی کہ بے ستون اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور تا صحن
ملکہ کے استقبال کو آیا مع سرداروں کے ملکہ بھی تخت پر سے صحن میں آکر اُتری اور اُسکے ساتھ
جادوگرنیاں اور روز بیزادی بے ستون و کل سرداروں نے ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کر کے
بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو لاکر تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا جب سب بیٹھ چکے ملکہ کی
خواصین و مصاحبین اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکیں اُسوقت ملکہ نے دریافت کیا کہ ابھی تک
لعلان حور پیکر نہیں آئیں اور تم پر کیا گذری طلسم کشا کی کیا کیفیت ہے اور طلسم کس فکر میں ہے
اور تمھارا کیا قصد ہے آیا لشکر تیار ہے یا ابھی نہیں بس عرصہ نہ کرو جو کچھ تم کو کرنا ہو وہ فوراً کرو
عرصہ کرنے میں کام خراب ہو گا بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم حضرت آپکا انتظار
تھا یہاں سب سامان درست ہے ملکہ لعلان حور پیکر بہت علیل ہیں اس سبب سے
تشریف نہیں لائیں آپ تو موجود ہیں یہ کہکر بے ستون نے طلسم کشا کا آنا اور طلسمی فوج
کا طائر سحر کا خبر دینا کہ حکیم باغی ہو گیا اپنا نامہ روانہ کرنا طرف لعلان اور برجیس کے اور
خیلتاش و اجلاس و زلازل جادو کو برائے اسیری طلسم کشا روانہ کرنا بعد آنے جواب
ناموں کے لشکر کو تیاری کا حکم دینا لشکر کا تیار ہونا خیلتاش و اجلاس کی لاش کا آنا
اور معلوم ہونا کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے اور زلازل کا مجروح ہو کر آنا سب بیان
کیا اور اپنا انتظار کرنا ملکہ نے یہ سنکے فرمایا کہ اے بے ستون جادو بس سب کو حکم
دو کہ کل ہم یہاں سے طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا کوچ کرینگے اب عرصہ نہ
کرو بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم سب سامان درست ہے جو آپ نے فرمایا
کہ قصر بہشت مثل کیطرف کوچ کرینگے اور وہاں چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے تو میری
تو یہ رائے ہے کہ زیر کوہ مع لشکر کے تشریف رکھیے اور طلسم کشا کو مع لشکر کے یہاں آنے دیجیے

اسی مقام پر مقابلہ ہو تو بہتر ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اول تو یہ مقام برائے مقابلہ بہت عمدہ ہی اور
ہر طرح کی راحت ملے گی کوہ بھی قریب ہوگا جس شی کی کمی ہوگی فوراً دستیاب ہوجائیگی
وہان یہ امر ممکن نہین ہی دوسرے بہت بڑا سبب یہ ہی کہ قصر بہشت مثل مین کسی ساحر کا سحر
اثر نہین کرتا ہی اگر ہم سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا اور طلسم کشا نے شکست کھائی اور رود
قصر مین جا کر مقیم ہوا اور اسنے یہ بندوبست کیا کہ کوئی ساحر یہان نہ آسکے تو پھر بڑی خرابی
ہوگی یہ بندوبست کر کے اسنے کمک طلب کر لی جب کمک آگئی پھر اسنے مقابلہ کیا تو برسون
اسی امر مین گذر جائینگے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ طی ہو چکا ہی کہ کسی ساحر کا سحر اندر قصر کے جا نہین سکتا ہی
ہم لوگ وہان سے بیٹھے بیٹھے اپنا سحر بر کرینگے ہمارا لشکر تباہ ہوگا وہان انکو ہر قسم کی راحت ہوگی
ہم کو تکلیف یہان ہم کو راحت ہوگی انکو تکلیف دوسرے اگر وہ شکست کھا کر بھاگ کر
وہان قصر کے جائینگے ہم راہ مین روک کر چار و نطرف سے گھیر کر قتل کر لینگے ملکہ نے کہا کہ یہ سب
سچ ہی مگر جو مین کہتی ہون اسپر عمل کرو اگر تم نے مجکو بادشاہ کیا ہی ورنہ تمکو اختیار ہی بے ستون
نے عرض کیا بہت خوب ہم خلاف مرضی تو کرہی نہین سکتے ہین جیسا آپ نے فرمایا ہی اسی پر
عمل کیا جائیگا اسیوقت سردارونکو حکم دیا کہ کل صبح کو سب تیار رہین ملکہ عالم طرف
طلسم کشا کے کوچ فرمائینگی راوی بیان کرتا ہی یہ حکیم سنکے اسیوقت سے بندوبست ہونے
لگا بے ستون جادو جب سے ملکہ آئی ہی بہت خوش و بشاش و باغ باغ ہی کیون نہ ہو
کہ معشوق آیا ہی اسیوقت سے سب سردار سامان کرنے لگے کل اسباب و سامان قبل
سے تیار تھا درست کیا کرنا تھا صرف حکم دینا تھا حکم دے دیا گیا بے ستون نے دربار
برخاست کیا ملکہ کو قصر مین لاکر اتارا سب سامان راحت و عزت مہیا کر دیا ملکہ مع
اپنی ہمراہیون کے اس قصر مین جلوہ فرما ہوئی بے ستون مثل ادنی خادم کے ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہی اور ہر امر کا خیال رکھتا ہی راوی کا قول ہی کہ وہ رات تو بعیش و
عشرت بسر ہوئی جو وقت صبح کل لشکر تیار ہو کر آیا سب نے بے ستون کو اطلاع
کی سب سامان درست ہی اور لشکر تیار ہی بے ستون نے ملکہ سے آکر کہا ملکہ سامان
سفر سے درست ہو کر مع اپنی جادوگرنیون کے باہر تشریف لائی سب نے مجرا کیا

تخت پر سوار ہوئی سب کو سوار ہونے کا حکم دیا ساحر بھی سوار ہوئے نشان لشکر کھل گئے
ملکہ لشکر کو لے کر طرف قصر بہشت شل کے برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ ہوئی بے ستون جادو
تخت کے پائے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہی چاروں طرف ملکہ کے مصاحبین و خواصین و سرداران
بے ستون ہیں عقب میں لشکر ساحران ہی گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے سواری ملکہ کی مثل
باد بہاری کے زیر کوہ آئی آج دن بھر میں لشکر زیر کوہ اُترا یہ پہلی منزل ملکہ نے زیر کوہ کی حکم
دیا کہ آج لشکر ہمارا اسی مقام پر اُترے ہمارے لیے بارگاہ وغیرہ برپا کیجائے کیونکہ دن تمام
ہوگیا ہی شب تو اسی مقام پر بسر کی جائے صبح کو کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر اُترا
بارگاہ وغیرہ برپا ہوئی ملکہ داخل بارگاہ ہوئی سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر کے
طعولی ملکہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے دو پہر رات تک دربار آراستہ رہا جب زلف
لیلائے شب تا بہ کمر پہونچی ملکہ نے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سب اپنے اپنے
مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی حوائج ضروری و مذہبی سے فراغت کر کے
لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا لشکر میں بندوبست ہونے لگا ابھی لشکر تیار نہ ہوا تھا کہ ملکہ
بیرون بارگاہ کرسی پر جلوہ فرما تھی سب سردار حاضر تھے بے ستون بھی مثل غلاموں کے
موجود تھا ملازمین کاروبار میں مصروف تھے کہ یکایک صحرا کی طرف سے جانب قصر بہشت
سے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا چونکہ صبح کا وقت تھا آفتاب
ابھی اچھی طرح سے نہ طالع ہوا تھا تاریکی ہوگئی ملکہ نے طائران سحر کو حکم دیا کہ جا کر خبر لاؤ
ابھی وہ طائران سحر برائے خبر نہ گئے تھے کہ چند طائر سحر آکر حاضر ہوئے یہ وہ طائر ہیں جو کہ بے ستون
نے برائے دریافت حال طلسم کشا روانہ کیے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ ای ملکہ عالم و ای
بے ستون جادو آگاہ ہو کہ حکیم شیاطین بھی خدا پرست ہوگیا اور شریک طلسم کشا ہوا
ان دونوں کی رائے سے طلسم کشا مع سترہ ہزار سپاہ کے حضور کے مقابلہ کے لیے آتا ہی یہ
گرد و غبار اُسی کی آمد کا ہی یہ کہکر کل حال شیاطین کے خدا پرست ہونے کا بیان کیا
جب سب حال بیان کر چکے وہ طائر تو اڑ کر چلے گئے ملکہ نے کہا کہ دیکھا تم نے کہ طلسم کشا
خود آگیا ای بے ستون تم نے بڑا غصہ کیا اور نہایت نادانی کی بے ستون نے عرض کیا کہ

حضرت حضور کے دیر مین تشریف لانے سے یہ عرصہ ہوا ملکہ نے فرمایا کہ تم کو لازم تھا کہ تم جاکر پہلے سے
وہان مع لشکر کے مقیم ہوتے مین بھی آجاتی خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اسی مقام پر لشکر کو فروکش کرو
اسی جگہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کے اُترنے کا حکم دیا ادھر لشکر بے ستون کا اُترنے لگا بازار زرین
آراستہ ہونے لگے رنگین خیمے برپا ہونے لگے ملکہ برجلیس آفتاب منظر کرسی پر بیٹھی ہوئی طرف
گرد و غبار کے دیکھ رہی ہے برابر اُسکے اُسکی وزیرزادی و دیگر مصاحبین ہین اور بے ستون جادو
بھی سامنے موجود ہے و دیگر سردار معزز یہان تو خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین کل لشکر جو کہ قریب
اسّی ہزار کے ہے اُتر رہا ہے وہ طائر سحر یہ خبر دے کر پرواز کر گئے ملکہ دیکھ رہی ہے کہ یکایک منتق و
گرد قریب صحرا اگر شق ہوا دامن گرد سے سترہ علم علامت سترہ ہزار سپاہ کی پیدا ہوئی کہ جن کے
پھریرون پر تعریف ایزد منان تحریر تھی وہ نشان آکر ایک طرف کھڑے ہوگئے اُسکے بعد اور جلوس سواری
پیدا ہوا وہ بھی ایک سمت صف بستہ ہوا بعد آنے جلوس سواری کے ملکہ و دیگر ساحرون نے دیکھا
کہ مرکب پری پیکر پر ایک جوان آفتاب صورت چہرہ مثل ماہ شب چہاردہ کے روشن خود سر پر
رکھے ہوئے آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ سوار عقب مین تخت پر حکیم استقلینوس
حکیم شیاطین اُنکے عقب مین لشکر ساحر و مجیر ساحر اور راتالہ بارگاہ وغیرہ کا ملکہ اور بے ستون و
دیگر ساحرون نے اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ جوان طلسم کشا ہے کیونکہ ان سب کے صفحہ قلب
پر تصویر صاحبقران بنی ہوئی ہے۔ سوتے مین بھی دیکھ لین تو پہچان لین کہ یہ طلسم کشا ہے کوئی
ضرورت کسی کے شناخت کرانے کی نہین ہے ملکہ نے دیکھ کر بے ستون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ
طلسم کشا کس شان و شوکت سے آیا ہے اور کیا رعب و داب رخ سے پیدا ہے اور کیا حسن و جمال ہے کہ
مین نے آج تک یہ حسن و جمال کسی بشر کا نہین دیکھا واقعی جیسا سُنتے تھے ویسا ہی پایا بے ستون
نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم یہ تو ملاحظہ فرمائیے کہ بالکل چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی قسم کا خوف
نہین ہے یہ لشکر قلیل اُس پر یہ بے ہراسی اور ساحرون سے مقابلہ اور خود مجیر ساحر ملکہ نے کہا کہ یہ
تو مین نے کتابون مین دیکھا ہے اور سُنا ہے کہ یہ لوگ بڑے بہادر اور جری ہین اُنکی جرأت و
بہادری مین فرق نہین ہے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر صاحبقران نے جو لشکر کو فروکش
ہوتا دیکھا ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر کو ادھر

صاحبقران نے لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی مقام پر اترو طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لشکر جو کہ سامنے اترا
ہے ہم سے مقابلہ کرے گا یہ فرما کر حکیم اسقلینوس سے کہا کہ تم نے اس لشکر کو پہچانا کہ یہ لشکر کسکا ہے
اور یہ کون مقام ہے اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام کوہ بے ستون ہے جو
سامنے نظر اُٹھا کر ملاحظہ فرمائیے کہ کوہ بے ستون نظر آتا ہے اور یہ لشکر بے ستون جادو کا ہے
وہ سامنے بے ستون جادو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے وہ جو ساحرہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے یہ بھانجی
ہے تسنکال جادو بادشاہ طلسم کی نام اسکا ملکہ برجیس آفتاب منظر ہے معلوم ہوتا ہے کہ
بے ستون نے اسکو طلب کیا ہے وہ جو آپ سے آکر لڑی تھی وہ بھی بھانجی تھی اُسکا نام ملکہ
لعلان حور پیکر تھا یہ دونوں خالہ زاد بہنیں ہیں بڑی زبردست ساحرہ ہیں معلوم یہ ہوتا ہے کہ
بے ستون لشکر لے کر آپ کے مقابلہ کو چلا تھا جب اُسنے دیکھا کہ آپ مع لشکر کے یہاں تشریف
لائے تو اُسنے اُسی مقام پر لشکر کو روکا بس صاحبقران نے یہ سُنکے میدان جنگ کو چھوڑ کر اُترنے کا
حکم دیا یہاں بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے لشکر اُترنے لگا اُدھر ہرکارون نے جاکر دریافت کیا اور
دریافت کر کے واپس آئے یہاں صاحبقران و حکیم و سردار مرکبوں پر سے اُتر کے کرسیوں پر بیٹھے تھے کہ
ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ بے ستون جادو اسّی ہزار سپاہ سے برائے مقابلہ حضور چلا تھا
کل کوہ پر سے اُترا آج قصد کیا تھا کہ کوچ کرے آپکا لشکر آ گیا اُسنے بھی اُسی مقام پر قیام کیا
قصد مقابلہ رکھتا ہے ملکہ برجیس کو کوہ برجیس پر سے طلب کر کے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہے
مالک اس لشکر کی ملکہ برجیس آفتاب منظر ہے اسقلینوس نے عرض کیا کہ میں نے قبل ہی
میں عرض کیا تھا راوی بیان کرتا ہے اُدھر لشکر کفار اترا اِدھر لشکر اسلام دونوں طرف خیمے وغیرہ
برپا ہوئے اور بازار چُن اُدھر ملکہ مع سرداروں کے داخل بارگاہ ہوئی اِدھر صاحبقران بہرہ و
چوکی دونوں طرف مقرر ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے ملکہ نے حمزہ صاحبقران کو دیکھا
ہے ایک الفت پیدا ہوئی ہے اور ایک نظر دور ہی سے دیکھ کر دلدادہ ہو گئی ہے چونکہ عورت صاحب
عقل و صاحب جبر ہے اپنے دلکو سنبھال لیا ہے یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا ہے جب بارگاہ میں
آکر بیٹھی دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ بنام طلسم کشا تحریر کرو دبیر نے اُسیوقت
نامہ تحریر کیا جو کچھ مضمون ملکہ نے بیان کیا جب نامہ تحریر ہو چکا ملکہ نے ایک ساحرہ کو نامہ دیا

کہ یہ نامہ طلسم کشا کے پاس لیکر جاؤ اور اسکا جواب لاؤ وہ ساحر نامہ لیکر فوراً روانہ ہوا یہان دربار آراستہ ہی صاحبقران ورنگل پر جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا مجرا کرکے کہ ملکہ برجیس نے نامہ تحریر کیا ہی شبرنگ ساحر ملکہ کا عیار نامہ لیکر آیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو کہ شبرنگ در بارگاہ پر پہونچا دروغہ سالار سے کہا کہ ہماری خبر کرو کہ نامہ بر ملکہ برجیس کا نامہ لیکر آیا ہی دروغہ سالار نے عرض کیا صاحبقران نے طلب کیا نامہ دار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا کرسی مرحمت ہوئی بیٹھنے کو سلام کرکے کرسی پر بیٹھا ساقی نے جام پیشکش کیا اُسنے جام ہاتھ سے لیکر پی لیا جب دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار صاحبقران نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی کہا کہ ملکہ عالم صاحب سحر ملکہ برجیس آفتاب منظر کا نامہ لایا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ لاؤ اُسنے نامہ سر سے کھولکر پیش کیا صاحبقران نے ہاتھ سے لیکر وزیر کو دیا اور فرمایا کہ پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامہ مین تعریف خداوند عجائب نگار سامری و جمشید کی تحریر تھی اُسکے بعد القاب جو کہ لائق تھا وہ تحریر تھا بعد القاب و آداب کے یہ مضمون تحریر تھا کہ ای طلسم کشا ہم تمکو آگاہ کرتے ہین اور اطلاع دیتے ہین کہ تمھارے حق مین یہ امر بہتر ہی کہ اس امر سے باز آؤ فتح طلسم سے دست بردار ہو بیکار بندگان خداوندی جانون کو نہ تلف کرو جوانی پر رحم کھاؤ اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو یہ مثل اور طلسمون کے طلسم نہین ہی کہ اسکو فتح کر لوگے یہان بڑے بڑے ساحر ہین جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین انسے جان بچانا دشوار ہوگا یہی امر تمھارے حق مین اچھا ہی کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ طلسم کا تو فتح ہونا درکنار ہی یہ مرحلہ بھی نہ فتح ہوگا اسی مقام پر تمھاری جان برباد ہوگی فرض کردم اگر یہ مرحلہ بھی فتح کر لیا تو لوح طلسم کا دستیاب ہونا دشوار ہی اس طلسم کی لوح کا آجتک کسی کو پتہ نہ ملا خود بادشاہ طلسم لوح طلسم سے آگاہ نہین ہین تو اور لوگون کا کیا ذکر ہی بیکار کی مشقت کرنے سے کیا حاصل ہوگا اس طلسم کی لوح بھی نہین بنائی گئی بانیان طلسم نے لوح بنائی ہی نہین ہی یہ طلسم کسی صورت سے فتح نہ ہوگا مین تمکو آگاہ کرتی ہون کہ تم نے بیکار کی زحمت کی مین تو خود تمھارے مقابلہ کو چلی تھی کہ تم آگئے لہذا اب یہ مناسب ہی کہ جدھر

سے آئے ہو اُسی طرف چلے جاؤ ان حکیموں کے بہکانے پر نہ آؤ چند بدمعاشوں نے تم کو ورغلا کر اودھر کو روانہ کیا ہی اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو وہ نمک حرام ہین کہ اپنے بادشاہ سے منحرف ہوکر تمھارے شریک ہوئے ہین بس تم کو لازم ہی کہ حکیم اسقلینوس کو باندھکر میرے پاس بھیجدو اور چلے جاؤ یا یہ کرو کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین عجائب پرستی اختیار کرو انھین دونون صورتون مین تمھاری زندگی معلوم ہوتی ہی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے آیندہ تمکو اختیار ہی اگر ان دونون امرون مین سے کوئی امر تم کو منظور نہین ہی تو طبل جنگ بجواؤ تاکہ جلدی ہمارے اور تمھارے فیصلہ ہو جائے جسکو خداوند ظفر دین زیادہ والسلام جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم کو سوائے جنگ وپیکار کے دوسرا امر منظور نہین ہی بیکار تم نے اسقدر یہ طولانی تحریر کی کہ جو کہ بالکل ہماری سمجھ مین آئی ہم مقابلہ کو آئے ہین نہ صلح کرنے کو یہی جواب ہی تمھارے نامہ کا نہ ہم کو دین اسلام ترک کرنا ہی نہ واپس جانا ہی بلکہ مقابلہ کرنا ہی تم کو خود لازم ہی کہ ہمارے پاس آکر اپنی خطا معاف کراؤ اور دین اسلام قبول کرو تمھاری بہت عزت کی جائے گی آیندہ تم کو اختیار ہی ہم بدون فتح کیے اس طلسم کے واپس نہ جائینگے یہ طلسم کیا ہی جب ہوش ربا ایسا طلسم فتح ہو گیا اُس کی لوح ہاتھ آگئی اگرچہ لاکھوں لاکھ کد وکاوش افراسیاب نے کی مگر ایک نہ چلی تو یہ کیا طلسم ہی یہ بھی فتح ہوگا اور ہم اسکے فاتح ہین کوئی طلسم ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسکی لوح نہ بنائی جائے بدون لوح کے طلسم بن نہین سکتا ہی یہ کہنا تمھارا بیکار ہی بس طبل جنگ بجواؤ اور مقابلہ کو میدان مین آؤ جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا ہم جنگ وپیکار سے بالکل نڈر ہین اور اس مصرعہ پر اپنے نامہ کو تمام کرتے ہین مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی + یہ لکھوا کر صاحبقران نے نامہ نامہ بر کو دیا خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر بارگاہ مین آیا ملکہ کے ہاتھ مین جواب نامہ دیا ملکہ نے دبیر کو دیا دبیر نے جواب پڑھا ملکہ جواب سنکے بہت برہم ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارے یہ خبر لے کر لشکر اسلام مین آئے صاحبقران نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی لفضل ایزدی بجایا جائے اُسیوقت بمطابق

بھی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون سے ہی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ
دونون طرف ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش چارون طرف بلند
ہوئی ہر ایک سامان جنگ کر رہا ہے لشکر اسلام مین اہل لشکر ہتھیار درست کر رہے ہین کفار مین
ساحر سحر جگا رہے ہین ہوم خانے روشن ہین دھوان بلند ہے ہر ایک اپنے طریقہ سے آراستگی سلاح
جنگ مین مصروف ہے یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا طبل جنگ کے بجنے کا حکم فرما کر
اور خاصہ نوش فرما کر آرام کیا اودھر ملکہ نے بھی دربار برخاست کیا اپنی مسہری پر آئی اب جو
خیال کیا اور تصور کرتی ہے تو تصویر خیالی طلسم کشائی سامنے آ موجود ہوئی چونکہ خدنگ عشق
دل پر کھا چکی تھی اُسوقت سے بیقرار تھی جب سے صاحبقران کو دیکھا تھا اُسیوقت سے
فریفتہ روے زیبائی ہوئی تھی تیر عشق کا نشانہ ہو گئی تھی اُسکو دربار مین بیٹھنا ناگوار تھا دل حد سے
زیادہ بیقرار تھا اب جو تنہائی مین آئی اور خیال بندھا اور زیادہ دل بیقرار ہوا نوبت بجنون پہونچی
دل قابو سے نکل گیا رخ پر زردی سی آگئی آثار عشق پیدا ہوئے حضرت عشق نے اپنا کشور دل پر
دخل کیا حواسون مین ابتری پڑ گئی بیقراری کی عجب حالت ہوئی یہی دل چاہتا تھا کہ آغوش
معشوق مین جگہ ملے کسی صورت سے طلسم کشا میرے پاس چلا آئے حیا یہ کہتی تھی کہ یہ کیا غضب ہے
معشوق کے دشمن پر عاشق ہوئی ہے لوگ کیا کہین گے سب بدنام کرینگے دل یہ کہتا تھا کہ اب تو جو
ہونا ہو وہ ہو مین تو آگیا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ ملکہ نے بہت بہت دلکو سمجھایا مگر دل نے کسی
صورت سے نہ مانا اور ترقی ہوتی گئی یہ نوبت پہونچی کہ بستر غم پر تڑپنے لگی کروٹین بدلنے لگی کبھی
کہتی تھی کہ اے رات کیا تو تمام نہ ہوگی کہ جو صبح ہو اور معشوق دیکھنے مین آئے کبھی کہتی تھی کہ معلوم
ہوتا ہے کہ آج گھڑیال بجانے والے مر گئے جو آواز نہین آتی ہے اسی طور سے تڑپ تڑپ کر ملکہ نے وہ
شب بسر کی اختر شماری و بیقراری سے یہان تک کہ صبح ہوئی ادھر ملکہ بیدار ہوئی اور
حوائج ضروری سے فراغت کرکے کل لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آئی اُدھر
صاحبقران بیدار ہو کر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے باہر بارگاہ کے تشریف لائے
سب نے مجرا کیا ہر ایک کا مجرا و سلام لے کر مرکب پر سوار ہوئے اور لشکر کو مع حلیمو ننگے
سالار طرف میدان کے تشریف لائے دونون لشکر صف آرا ہوئے صفوف جدال و قتال آراستہ

ہو ئین نقیبون نے نکل کر نقابت کی نقیب نقابت کرکے اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے ورد نوازش
کے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش جنگ آگیا چہرہ فرط شجاعت سے سُرخ ہوگئے ہر ایک
جھومنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا کہ یکایک لشکر بے ستون سے ایک ساحر ملکہ سے اجازت لیکر
میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی ایک شاگرد حکیم شیاطین کا صاحبقران سے
اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آیا باہم خوب سحر چلے نوبت بانجار رسید کہ اُس ساحر
نے شاگرد شیاطین کو قتل کیا دوسرا اور ساحر صاحبقران سے اجازت لے کر آیا مقابلہ کیا
لشکر کفار کے ساحر کو قتل کیا اور ایک ساحرہ ملکہ سے اجازت لے کر میدان مین آئی لشکر اسلام
کے ساحر سے مقابلہ کیا ماری گئی بہ سبب طول کے ان ساحرون کے سحر کو نہین تحریر کیا
معمولی سحر ہوا کیے تا بہ شام پندرہ ساحر لشکر کفار کے مارے گئے اور دس مجروح ہوئے تین ساحر
لشکر اسلام کے جان بحق ہوئے اور پانچ مجروح شام ہوگئی ملکہ طبل بازگشت بجوا کر واپس
گئی صاحبقران بھی واپس آئے ادھر ملکہ نے دربار کیا اور حکم طبل جنگ بجنے کا دیا ادھر صاحبقران
نے دونو طرف طبل جنگ بجا جب ملکہ بوقت صبح بیدار ہو کر باہر آئی تھی بارگاہ کے آثار
زردی و حواسون مین ابتری تھی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے تھی چونکہ حضرت عشق اجازت
کر چلے تھے یہ سبب تھا وزیر زادی و بے ستون نے ملکہ سے دریافت کیا تھا کہ کیون ملکہ
عالم مزاج مبارک کیسا ہے اسوقت کچھ چہرہ متغیر ہے ملکہ نے جواب دیا تھا کہ شب بھر سے
سر مین درد رہا بہ سبب درد کے نیند نہین آئی اِس سبب سے چہرہ متغیر ہوگا اسوقت بھی
درد سر ہے مگر طبل بجوا چکی ہون لہذا اگر نہ جاؤنگی تو طلسم کشا خیال کرے گا کہ بر جیس ڈر گئی جو
مقابلہ کو نہ آئی لشکر کو خالی بھیجدیا خود بہ سبب خوف کے پوشیدہ ہوگئی علالت کا بہانہ کیا
اس سبب سے چلتی ہون یہ کہکر ٹال دیا تھا مگر دن بھر ملکہ عالم کا یہ حال رہا کہ روے مبارک
صاحبقران پر نگاہ رہی اُسی طرف دیکھے گئی ایک منٹ بھر کے لیے بھی نگاہ نہ پھیری آخر
شام کو یہان آکر پھر طبل جنگ بجوایا اور سویرے سے دربار برخاست کرکے اور کچھ نوش
کرکے مسہری پر آکر پڑ رہی وزیر زادی حاضر ہوئی دریافت کیا کہ کیون واری مزاج کیسا
ہے آج صبح سے مین کچھ عجب عالم پاتی ہون خدانخواستہ طبیعت مبارک کیسی ہے ملکہ نے کہا

کہا ای وزیرزادی کیا بیان کرون صبح سے کچھ عجب عالم ہی کہ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہی یہی جی چاہتا
ہی کہ پڑی رہون بہت وقت اور مشکل سے مین اپنے کو سنبھالے ہوئے میدان مین رہی جو دل
کا حال تھا وہ کیا بیان کرون اسی سبب سے تو مین نے دربار دیر تک نہین کیا جلدی سے
حکم طبل جنگ دے کر برخاست کیا اور آکر لیٹ رہی وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب طبیعت
کی یہ کیفیت تھی تو بیکار آپ نے طبل جنگ بجوایا جب طبیعت درست ہو جاتی اُس وقت
بجوایا ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین چاہتی ہون کہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے تو مین یہان سے
اپنے باغ کو جاؤن تاکہ راحت ملے کوئی بات خوف کی نہین ہی صرف تبدیل آب و ہوا کا
سبب ہی کل تک حالت برطرف ہو جائے گی لے جاؤ تم بھی سو رہو کیونکہ کل پھر سویرے سے
اٹھنا ہوگا اور میدان مین چلنا ہوگا وزیرزادی وہان سے اُٹھ کر اپنے مقام پر آئی اور سو رہی ادھر
ملکہ نے تڑپنا شروع کیا شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور بستر غم و الم پر مثل ماہی بے آب تڑپنے
لگی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے بے ستون جادو فراق ملکہ مین رات بھر بیدار رہتا
تھا اور ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہی کہ ملکہ کے خیمے مین جا کر اپنا اظہار عشق کرون پھر خیال کرتا ہی
کہ ایسا نہ ہو کہ ملکہ برہم ہو کر واپس چلی جائے تو یہ دیدار بھی نصیب نہ ہو اس سبب سے
خاموش ہی ملکہ کو اسکی پرواہ تک نہین ہی یہ بھی خیال نہین کرتی کہ بے ستون کس نگاہ
سے مجکو دیکھتا ہی ملکہ کے تو دل مین طلسم کشا کے خدنگ الفت نے اپنا اثر کیا ہی خلاصہ یہ کہ
وہ رات بھی ملکہ نے آہ و زاری و بیقراری اختر شماری مین بسر کی بوقت صبح دونون لشکر
میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے بعد تھوڑی دیر کے لشکر کفار سے
ساحر نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی مقابلہ کو ساحر نکلا باہم خوب سحر
چلے آخر کو لشکر اسلام کا ساحر غالب آیا کفار کے لشکر کا ساحر مارا گیا خلاصہ یہ کہ اُس روز
تمام دن بھر میدان داری رہی شام کو دونون لشکر واپس گئے ملکہ نے طبل جنگ بجوایا
دونون طرف طبل بجا ملکہ نے دربار برخاست کیا اپنی آرام گاہ مین آکر پڑ رہی وزیرزادی
نے آکر مزاج کی کیفیت دریافت کی ملکہ نے درد سر کا بہانہ کرکے اُسکو ٹال دیا راوی بیان
کرتا ہی کہ اسی طور سے چند میدان داریان ہوئین مگر لشکر اسلام غالب آیا اور کفار مغلوب

رہے مگر ملکہ کی دن بدن حالت خراب ہوتی جاتی ہے حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی
ہوتی جاتی ہے خلاصہ یہ کہ جب وزیرزادی نے ملکہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئی
ملکہ سے لاکھو لاکھو دریافت کیا مگر ملکہ نے کچھ سوائے درد سر کے اور نہ کہا آج جو ملکہ میدان
جنگ سے واپس آئی اور طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر اپنی آرام گاہ مین گئی تو وزیرزادی
بھی پیچھے پیچھے پوشیدہ طور سے دبے پاؤن گئی اور کان لگا کر سننے لگی کیونکہ یہ عقلمند تھی
اور اسنے آثار عشق چہرہ سے ظاہر پائے تھے اسکو یقین ہو گیا کہ ملکہ کا دل کسی پر آیا ہے
بہ سبب پاس وحیا و لحاظ کے ظاہر نہین کرتی ہے شاید اسقدر قابو ہے کہ اپنے معشوق کو اپنے پاس
طلب کرے جب دریافت کرو بہانہ کر دیتی ہے عجب نہین کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہو
کیونکہ جب سے میدان جنگ مین جاتی ہے سوائے اسی طرف دیکھنے کے اور کسی طرف نہین
دیکھتی ہے مین جو کہتی ہون تو ٹال دیتی ہے یہ اپنی جان دیدے گی اور کسی سے نہ کہے گی
معلوم ہو جائے تو کچھ تدبیر کیجائے یہ تصور کرکے کان لگا کر کھڑی ہوئی اُدھر ملکہ آکر مسہری
پر لیٹی اور آہ سرد بھرنے لگی کبھی فلک کی شکایت کرنے لگی کبھی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی
اسی حالت بیقراری مین زبان سے نکل گیا کہ او تغافل کیش مین تو یون تڑپ رہی ہون تجھکو
تجھکو خبر نہین ہے نہ کوئی ایسا ہے کہ میرے حال کی اُس قاتل کو خبر کرے مین تو یون مر رہی ہون
اور اُسکو خبر نہین افسوس اس دل کے ہاتھون کیسی خراب مین ہوئی یہ حرامزادہ آیا ہے تو
کس پر آیا جو کہ دشمن دین و ایمان قاتل جان ہے کاش مین مر جاتی اور مجھکو موت آجاتی تو میری
یہ حالت تو نہ ہوتی کبھی کہتی تھی کہ اے صبا تو ہی جاکر میرے تغافل کیش کو میرے حال سے
آگاہ کر گو سارے عالم مین رسوا ہونگی اور سب مجھکو لعنت وملامت کرینگے مگر کیا کرون دل ہی
ہاتھ سے گیا چارا ہے یہ دل جو چاہے وہ کرے اب تو میرا اسپر قابو نہین ہے بس یہ باتین جو
وزیرزادی نے سنی دل سے کہنے لگی کہ کیون ہم نہ کہتے تھے یہ کسی پر فریفتہ ہوئی ہین
اُسکے فراق مین یہ حال ہے مگر ظاہر نہین کرتی ہین پوشیدہ کرتی ہین وہ ظاہر ہوا جیسے
ہی تو نے کہا تھا کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین یہ بھی ظاہر ہو گیا یہ دل سے باتین کرکے
ایک مرتبہ پردہ اُٹھا کر کھلا کی سے داخل ہوئی اور جھپٹ کر ملکہ کے قریب آئی یہ بار دان

پکارے اس سبب سے آئی کہ اگر مین پکار کر جاؤن اور ملکہ میرے آنے سے آگاہ ہو کر اپنے کو سنبھال
لے تو پھر بڑی خرابی ہوگی مین لاکھ لاکھ دریافت کرونگی نہ بتائے گی اچانک جانے مین یہ امر نہ
ہوگا اسکا خیال درست ہوا کہ جیسے ہی یہ قریب پہونچی ملکہ نے کہا کہ کون اسنے جواب دیا کہ آپکی
لونڈی ملکہ نے جلدی جلدی یہ خیال کر کے کہ یہ دیکھ نہ لے آنکھ کے آنسو دوپٹہ کے آنچل سے پاک
کیے اور کہا کہ تم اسوقت کہان وزیرزادی نے جواب دیا کہ مین جا کر لیٹی نیند نہ آئی دل گھبرایا مجھ
کو بھی خیال آیا کہ ذرا چل کر آپکو دیکھ آؤن کہ آپ آرام فرماتی ہین یا بیدار ہین یہان جو آئی تو آپکو
بیدار پایا کہیون مزاج کیسا ہی یہ آواز کیون گرفتہ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے رونے کی آواز ہو مجھکو
تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپ رو رہی تھین مجھکو دیکھ کر خاموش ہو رہین ابھی ابھی آپنے دوپٹہ سے آنسو
بھی پاک کیے ہین کچھ بیان تو فرمایئے کہ کیا دل کا حال ہی اور کیا خیال ہی مجھ سے بیان فرمایئے مین کیا
کسی سے کہدونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا دیوانی ہوئی ہی کیسا رونا میرے دشمن روئین میرے ساتھ
ایسی باتین نہ کیا کرو واہ کیا خوب دل لگی نکالی ہی میرا کون مر گیا ہی جو مین رونگی بس لے بس یہان سے
جایے مجھکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وزیرزادی نے کہا کہ اے ملکہ آپ بیکار خفا ہوتی ہین
مین نہ مانونگی آپکے دل پر ضرور غم والم کی گھٹا چھائی ہوئی ہی آپ رو رہی تھین ملکہ نے برہم
ہو کر جواب دیا کہ پھر وہی کہے جاتی ہی لے جاؤ ہمارا دماغ بک بک کر کے نہ خالی کرو ایک تو ہم درد سر
کے سبب سے بے چین ہو رہے ہین اسپر آ کر تم نے اور پریشان کرنا شروع کیا اچھا یہی سہی کہ مین
رو رہی تھی کیا تمھارا اجارہ ہی جو ہمارا جی چاہتا تھا وہ کرتی تھین تم کون ہوتی تم ہماری اجارہ دار
ہو کیا خوب بات نکالی ہی بیکار پریشان کرنے لگین ملکہ نے جو یون کہا وزیرزادی بولی چاہے
ملکہ خفا ہو جاے چاہے خوش ہو مین کبھی نہ مانونگی نہ جاؤنگی بدون دریافت کیے ہوئے کیون میرا منہ
کھلواتی ہو زیادہ جو انکار کروگی تو پھر مین صاف صاف کہنے لگونگی جو مین نے اپنے کانون سے
سنا ہی مین یہ چاہتی ہون کہ تم اپنے منھ سے بیان کرو مین کیون بیان کرون مگر تمھاری مرضی یہ ہی
کہ مین ہی بیان کرون اے ملکہ مین ہاتھ جوڑتی ہون قدمون پر سر رکھتی ہون مجھ کو تو مجھ کم بخت
سے حال دل بیان کرو کیا مین بھی دشمن ہون جو نہین بیان کرتی ہو اے ملکہ قسم لے لو جو کسی سے
کہون آپکا نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے جو مین آپکی بات زبان سے بھی نکالون ملکہ نے

کہا کہ کیا کرون کیا نہ کرون تم تو اسوقت میرے پیچھے چڑیل ہو کر چمٹ گئین میرا تو دم نکلا جاتا ہی
درد کی شدت سے اُسپر تم بک بک کر رہی ہو مجکو خاموش پڑی رہنے دو بیکار کی بک بک نہ
کرو تم جو یہ کہتی ہو کہ میری زبان نہ کھلواؤ جو مین نے اپنے کانون سے سُنا ہی وہ کہنے لگونگی تو تم نے
کیا سُنا ہی ذرا مین بھی تو سنون کیا مین نے کوئی یار کر لیا کسی کو یہان بلایا کسی پر عاشق ہو گئی کسی
سے نظارہ بازی کی آخر کیا کہا جو تم نے سُنا یا تم سے لوگون نے کہا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا کہ یہ کوئی امر نہین ہی نہ مجھسے کسی نے کچھ کہا مین نے خود سُنا اگر خفا نہ ہو تو بیان کرون ملکہ نے
کہا کہ شوق سے بیان کرو خفا ہونے کی کون بات ہی تب وزیرزادی نے کہا کہ تقصیر معاف آپ کیا
آپ کہہ رہین تھین اور کس قسم کی شعر پڑھ رہین تھین اور زبان پر کیا کلام تھے مین آج کئی دن
سے اسی فکر مین تھی کہ سنون جب آپ سے دریافت کیا آپ نے درد سر کا بہانہ کیا اسوقت
جو آپ ادھر تشریف لانے لگین تو مین بھی آکر پردے سے لگ کر کھڑی ہو گئی جو کچھ آپ نے
شکایت کی وہ بھی سُنی اور جو شعر پڑھے وہ بھی سُنے اب آپ بیکار پوشیدہ کرتی ہین مین آگاہ
ہو گئی ہون مین بہت دن سے اسی فکر مین تھی اور میرے دل نے آپ کی حالت دیکھ کر کہدیا تھا
کہ ملکہ کا کہین نہ کہین دل آیا ہی یہ حالت اُسی سبب سے ہی مگر آپ بہانہ فرماتی تھین
مین خاموش تھی یہ خیال کرتی تھی کہ مین خود دیکھ لون یا سُن لون تو پھر دریافت کرون اب
بلکہ سچ بیان فرمایئے کہ کس پر دل آیا ہی کون معشوق پسند آیا ہی کس کے فراق مین یہ حال
ہی کس کی جدائی کا خیال ہی کس نقش نگار نے آئینہ دل مین اپنا نقشہ جمایا ہی کون معشوق
کا شانہ دل مین اپنی محبت کی شمع روشن کر گیا ہی یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ نے ایکدم
تیور بدل کر کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے گل دیگر شگفتہ کیا لو اور سُنو یہ نیا قصہ انھون نے
شروع کیا ہی کیا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو تمھارے حواس جاتے رہے ہین ذرا جا کر ابھی فصد لو
اپنے حواس درست کرو مجکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین نہ یہ کسی فاحشہ سے کلام ہو
مین کیا جانون کہ معشوق کس چڑیا کا نام ہی اور عاشق کس طائر بے دم کو کہتے ہین اور عشق
کیا بلا ہی مین تو اپنی آفت مین مبتلا ہون کہ درد سر سے بہت عاجز ہون یہ درد بھرا قصہ
لے کر آئی ہین جو جیسا ہوتا ہی وہ دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہی تم ضرور کسی پر عاشق

ہوئی ہو تو میری نسبت بھی ایسا خیال کرتی ہوئے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو اب مجھ سے ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ کلام کرنا مین نے بہت پاس و لحاظ کیا کہ تم کو اسکے جواب مین کچھ سخت و سُست نہین کہا جب ملکہ نے اسطور سے برہم ہو کر جواب دیا وزیرزادی نے دیکھا کہ یہ یون نہ بیان کریگی بس ہاتھ جوڑکر اور بلائین لے کر قدمو نپر گر پڑی اور رونے لگی چونکہ ملکہ اسکو بہت عزیز رکھتی ہی اسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ تو اسقدر دیوانی کیون ہو گئی ہی اری مین نہ کسی پر عاشق ہون نہ فریفتہ ہون میرے سر مین واقعی درد ہی اسنے کہا کہ ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ نہ بیان فرمایئے گا اور جب مین ایسی دشمن ہوئی کہ آپ ہم سے اپنا راز پوشیدہ فرماتی ہین تو ہمارا زندہ رہنا بیکار ہی یہ کہکر پیش قبض اُٹھا کر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون یہ کہکر کہ جب ہم اس قابل نہین ہین کہ آپ کا راز سُنین تو کیون زندہ رہین اپنے کو ہلاک کیون نہ کرین چاہتی تھی کہ پیش قبض شکم مین مار کر اپنی جان دون کہ ملکہ نے ہائین ہائین کہکر ہاتھ پکڑ لیا اور گلے لگا کر کہا کہ اچھا اچھا تم اپنے کو ہلاک نہ کرو مین اپنا حال بیان کرتی ہون یہ کہکر ملکہ فکر کرنے لگی کہ ای بر جیس اگر حال نہین بیان کرتی ہون تو یہ اپنے کو ہلاک کرتی ہی اگر بیان کرتی ہون تو رسوا ہونگی اسکے سامنے حقیر ہونگی کیا کرون کیا نہ کرون عجب سخت مشکل درپیش ہی یہ تو بلا ہو کر میرے پیچھے پڑ گئی ہی ملکہ فکر کرنے لگی کیا کرون آخر کو دل نے یہ راے دی کہ بیان کر دے خواہ رسوا ہو خواہ ذلیل اسکا ہلاک ہونا اچھا نہین یہ تیری رازدار ہی کوئی نہ کوئی تدبیر نکالے گی جب یہ راے دل نے دی ملکہ نے دل مضبوط کر کے کہا کہ ای وزیرزادی تم نے ہم کو اسوقت بہت پریشان کیا خیر مین ابھی اُس راز سے تم کو آگاہ کرتی ہون کہ جسکو سواے میرے دل کے کوئی نہ جانتا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہونے پاے ورنہ مین تجھے کو زندہ نہ رکھونگی اُسنے ملکہ کے سر کی قسم کھائی تب ملکہ نے آہ سرد بھر کر اور آنکھ سے آنسو بہا کر کہا کہ سُنو مین نے جب سے طلسم کشا کو دیکھا ہی اُسکے جمال جہان آرا پر نگاہ کی ہی اسوقت سے دل میرے قابو سے نکل گیا ہی دل پر قابو نہین رہا اُسی دن سے میرا یہ حال ہی اُسکے وصل کا خیال ہی جدائی طلسم کشا کی مارے ڈالتی ہی کوئی صورت وصال نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال کرتی ہون کہ طلسم کشا کی شریک

ہو جاؤن تو دل یہ کہتا ہی کہ زمانہ کیا کہے گا کہ بھابجی نے ماموں کی شراکت نہ کی اسکے دشمن پر
عاشق ہو گئی کیا زمانہ کا رنگ ہی دوسرے دین و مذہب کا ایسا مقدمہ ہی کہ وہ خدا پرست
ہین عجائب پرست وہ کیون قبول کرنے لگا نہ وہ یہ قبول کرے گا کہ میرا مذہب اختیار کرے
نہ یہ گوارا کرے گا کہ مین اپنا مذہب ترک کرون پہلے اُسکا یہی سوال ہوگا کہ خدا پرستی اختیار
کرو بس یہ جو دل کہتا ہی یہ گوارا نہین ہوتا کہ شراکت کرون نہین شراکت کرتی ہون ور مقابلہ
کرتی ہون تو یہ بھی گوارا نہین ہوتا کہ وہ میرے سامنے قتل ہو اور مین دیکھا کرون کوئی بات
بن نہین پڑتی ہی رات بھر تڑپا کرتی ہون یہ جو میدا نداری ہوتی ہی یہ مین نے صرف اس
غرض سے قائم رکھی ہی کہ دن بھر اُسکو دیکھ تو لیتی ہون کیا بیان کرون کہ کس آفت مین یہان
آکر مبتلا ہوئی جیسا مین نام رکھتی ہون ویسی ہی خود بلا مین مبتلا ہوئی واقعی سچ کہا ہی کہ بڑا
بول نہ بولے بڑا نوالہ کھائے صریع میری زندگی اُسکی دید سے ہی ورنہ اب تک کب کی ہلاک
ہو گئی ہوتی کبھی یہ قصد ہوتا ہی کہ پچھاڑ کر جان دون پھر یہ ساتھ ہی خیال آتا ہی کہ جسکے لیے
جان دیتی ہو اُسکو تو خبر بھی نہ ہوگی تم مفت مین ہلاک ہوئین تمکو کیا ملا سوائے حسرت و
افسوس کے اسی غم مین رات دن مبتلا رہتی ہون مثل شمع کے آنسو بہاتی ہون اور گھلی جاتی
ہون تو ہی کوئی تدبیر بتا کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن دوسرا امر یہ ہی کہ مین یہان کی چیلیان
بے ستیون کو جو دیکھتی ہون تو اُسکی طینت بد پاتی ہون اور نگاہ خراب یہ خوف ہی کہ کہیں ایسا
نہ ہو کہ کسی دن وہ کوئی حرکت بے جا کر بیٹھے تو بڑی خرابی ہو یہ دوسری بلا ہی اگر یہ معلوم ہوتا
تو کبھی نہ آتی صاف انکار کرتی وزیرزادی نے یہ سُنکے کہا کہ اے ملکہ عالم اگر قصور معاف ہو تو
مین کچھ عرض کرون کہا وہ بیان کر اُسنے عرض کیا مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی اور مین نے آپ کے
تیور دیکھ کر پہچان لیا تھا کہ آپ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین مگر بمصلحت خاموش رہی
کچھ کہا نہین اب جو آپ نے بیان کیا میرے کہنے سے تو مین عرض کرتی ہون کہ یہ حرکت
واقعی نہایت بے جا ہی سوائے رسوائی کے دوسری بات نہین ہی مگر آپ بھی مجبور ہین
دل کے سبب سے کیا کرین جسپر آجائے یہ تو ایسے ہی حضرت ہین نہ دوست کو دیکھین
نہ دشمن کو آگے بے نجراب نصیحت کرنا آپ کو اور آپ سے اس بارے مین کچھ کہنا بیکار ہی کیونکہ

یہ وہ آگ ہی کہ کسی صورت سے فرو نہین ہوئی ہی بدون وصل معشوق کے مین یہ خیال کرتی ہون کہ
شراکت طلسم کشا مین جیسا آپ نے بیان کیا ویسی ہی خرابی ہی بہت جلد مطعون ہو جایے گا
تمام خاندان مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہیے گا اور اگر شراکت نہین کرتی ہین تو فراق
ہلاک کرتا ہی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ دل پر جبر کی سل رکھیے اور ملاحظہ فرمایئے کہ کیا ہوتا
ہی مین نے اوراق سامری مین دیکھا تھا کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا تو یہ لکھا ہوا
پایا کہ یہ لڑائی طلسم کشا فتح کرے گا بے ستون جادو مارا جائے گا کوہ بے ستون فتح ہوگا
بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح ملے گی طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا جو طلسم کشا
کی شراکت کرے گا وہ زندہ رہے گا اور عزت و آبرو سے اسکی بسر ہوگی جو مخالفت کرے گا
وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل ہوگا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہان سے اپنے
مقام پر چلی چلیے اور وہان قیام فرمایئے اور دیکھیے کہ انجام اس مقابلہ کا اور اس لڑائی کا کیا
ہوتا ہی اگر طلسم کشا طلسم کو فتح کرے تو خیر اسوقت مین جب طلسم فتح ہو جائے گا اور آپ کے
دشمن قتل ہو جاینگے پھر کوئی کہنے والا نہ رہے گا آپ شوق سے طلسم کشا کی شراکت
فرمایئے گا اور اسکے وصل سے کامیاب ہو جیے گا اور یہ ہونا پر ضرور ہی اسکے خلاف کبھی نہ ہوگا اگر
طلسم فتح نہ ہوا اور طلسم کشا اسیر ہو گیا اسوقت کوشش کرکے طلسم کشا کو رہا فرمایئے گا اور
اسکو یہان سے لیکر کسی طرف نکل چلیے گا وہ اس احسان کے عیوض مین ضرور آپ کے وصل کو
قبول کرے گا اس حالت مین آپ کی براحت بسر ہوگی جب یہان ہو جیے گا نہین تو پھر کون
بدنام کرے گا اتنے دنون صبر فرمایئے اور جبر آیندہ آپ کو اختیار ہی ملکہ نے جواب دیا کہ راے تو
بہت ٹھیک ہی مگر جب دل بھی مانے عرض کیا کہ خواہ مانے خواہ نہ مانے جبر کیجیے اس امر مین
یہ بات بھی تو حاصل ہوتی ہی کہ بے ستون سے بھی تو جان بچتی ہی جیسا کہ آپ کا خیال ہی کہ اسکی
نیت بد ہی اگر ایسا ہی ہی تو کبھی کبھی پوشیدہ طور سے آکر طلسم کشا کو دیکھ جایا کیجیے گا اگر مین صلاح دون
کہ اسکو سحر کرکے اسیر فرمایئے اور لے جایئے تو اس مین یہ خرابی ہی کہ اول تو اسپر سحر اثر نہ
کرے گا دوسرے وہ کبھی اس امر کو قبول نہ کرے گا بچانے مین سواے بدنامی اور رسوائی
کے دوسرا امر نہین ہی کیونکہ جب معشوق ناخوش ہوا تو عاشق کو کب راحت ملے گی آیندہ

جو آپ کی مرضی ملکہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ خیر جو تونے رائے دی بہت بہتر ہے مین کل ہی یہان سے
اپنے مقام کو روانہ ہونگی جب دل زیادہ بیقرار ہوا کرے گا آکر دیکھ لیا کرونگی مگر اتنا ذکر ناکہ ہر روز کی
خبر منگا لیا کرنا عرض کیا بہت خوب خلاصہ یہ کہ وہ رات ان دونون کو اسی صلاح ومشورے مین
گذری صبح ہوگئی دونون لشکر تیار ہو کر میدان جنگ مین صف آرا ہوئے صاحبقران تشریف
لائے ہین ادھر سے ابھی کوئی سردار میدان مین نہین گیا ہے کیونکہ ملکہ ابھی تک نہین برآمد ہوئی
ہے سب سردار انتظار ملکہ مین بیرون بارگاہ کھڑے ہوئے ہین اُدھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ
کل طبل جنگ بج چکا تھا اسوقت سب تیار میرے انتظار مین ہونگے تم بے ستون کو بلا کر
کہدو کہ ملکہ آج سوار نہین ہونگی طبیعت بہت علیل ہے بلکہ اُنکا قصد ہے کہ مین یہان سے
اپنے مقام پر چلی جاؤن کیونکہ یہان کی آب وہوا خراب ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ علیل ہو جاؤن وہان
جاکر اپنا علاج کرون جب صحت ہو جائے گی اور یہان مقابلہ ہوتا ہوگا تو پھر آؤنگی مین تم کو اجازت
دیتی ہون کہ تم شوق سے مقابلہ کرو کیونکہ تم خود اس کوہ کے حاکم ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بہت خوب اور باہر آئی یہان سب انتظار کر رہے تھے کہ ملکہ برآمد ہون کیا سبب ہے کہ جو
ملکہ اسوقت تک برآمد نہین ہوئی ہین کہ وزیرزادی باہر آئی جیسے بے ستون نے وزیرزادی
کو دیکھا لپک کر قریب آیا اور پوچھا کہ ملکہ کا مزاج مبارک کیسا ہے جو ابھی تک تشریف نہین
لائی ہین سب لشکر میدان مین پہونچ گیا ہے لشکر حریف بھی آچکا ہے صرف ملکہ کی دیر ہے وہ تشریف
لے چلین تو مقابلہ کیا جائے آج کیا سبب ہے جو عرصہ فرمایا وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ کی
رات سے طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے بخار شدت سے ہے اُٹھا نہین جاتا ہے سر مین درد ہے اس
سبب سے ملکہ نہین تشریف لائی ہین اور نہ تشریف لائینگی بلکہ اُنھون نے فرمایا ہے کہ تم لشکر
کو لے کر جاؤ اور مقابلہ کرو مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہان کی آب وہوا مجکو راس نہین آئی
ہے مین اپنے مقام پر جاکر اپنا علاج کرونگی جب تک نہ جاؤنگی میری طبیعت درست نہ ہوگی
اب تم کو اختیار ہے تم خود اس مقام کے حاکم ہو میری کیا ضرورت ہے مین تم کو اجازت دیتی
ہون تم شوق سے مقابلہ کرو بے ستون نے جو یہ سنا رنگ رو متغیر ہو گیا اور کہنے لگا کہ ملکہ
کی ذات سے مجکو بڑی قوت تھی اور میرا دل قوی تھا اگر اُنکی طبیعت علیل ہو گئی ہے تو وہ یہان

تشریف رکھین میدان مین نہ تشریف لیجائین مین حکیم وغیرہ کا بندوبست کرونگا اپنا علاج
کرین جب صحت ہوجائے اُسوقت اختیار ہی خواہ میدان مین تشریف لیے چلین خواہ نہ لے
چلین مگر یہان سے نہ جائین وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب تک ملکہ یہانسے نہ جائینگی
اُسوقت تک ملکہ کو صحت نہ ہوگی یہان رہکر اور زیادہ علیل ہوجائینگی اگر تم کو یہ منظور ہو کہ
ملکہ کے دشمن ہلاک ہون تو ملکہ کو روکو ور نہ جانے دو تم مقابلہ کرو بعد صحت پھر ملکہ آکر تمھاری
شریک ہونگی بے ستون کا گو جی نہ چاہتا تھا صرف اس خیال سے کہ اگر وصل نہین ممکن ہی تو
دیدار تو نصیب ہوتا ہی یہ بھی جاتا رہے گا اسی سبب سے اسنے یہ کلمہ کہا تھا جب دیکھا کہ
بالکل ملکہ آمادہ ہی کوئی عذر نہ چلے گا کہا کہ اُنکو اختیار ہی مین اُنکا دشمن نہین ہون بلکہ ایک
ادنی خادم ہون یہ کہکر اور وہانسے سردارونکو بھی ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آیا سردارونسے
سب حال بیان کیا اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ملکہ نہ ہونگی تو کیا ہم مقابلہ نہ کرسکین گے جو ہم
ملکہ کی موجودگی مین کرتے وہی عدم موجودگی مین کرتے ہم آپ کے ملازم ہین ملکہ کے ملازم نہین
ہین بے ستون تو میدان کو گیا ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے بے ستون کا پیام سُنکے حکم
دیا کہ ہمارا سب سامان اُٹھاؤ ہم اپنے باغ کو چلین گے اُسیوقت سب بندوبست ہوگیا ملکہ
مع اپنی مصاحبون و خواصون و وزیرزادی کے تخت پر سوار ہوکر طرف کوہ برجلیس کے چلی
گئی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ فراق طلسم کشا مین بیقرار رہتی تھی جب بہت بیقرار ہوتی تھی تو
ذکر دیکھ جاتی تھی اپنے مقام پر جاکر یہ انتظار کرنے لگی کہ طلسم فتح ہولے تو معشوق کا وصل
نصیب ہو طلسم کے فتح ہونے کی دعا کیا کرتی تھی وزیرزادی نے چند طائر سحر مقرر کردیے ہین
کہ روز مرہ کی خبر پہونچاتے ہین ملکہ کو تو فراق طلسم کشا و انتظار فتح طلسم مین رکھا جاتا ہی اسکا
حال آیندہ تحریر ہوگا ادھر جب بے ستون میدان جنگ مین آکر پہونچا صفوف جدال و
قتال آراستہ ہوچکین نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر بے ستون سے ایک ساحر
اجازت لے کر میدان مین آیا مرد مقابل طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر نے نکل کر مقابلہ
کیا بعد سحر آزمائی کے لشکر اسلام کے ساحر نے اُس ساحر کو قتل کیا دوسرا ساحر نکلا وہ بھی
مارا گیا چونکہ لشکر اسلام کی فتح ہونے والی تھی بدین سبب لشکر اسلام کو اسدن بھی

غلبہ ہوا گو وہ ایک ساحر لشکر اسلام کے بھی مارے گئے مگر شام تک پچیس ساحر لشکر کفار کے کام آئے شام کو بے ستون طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر مع لشکر کے واپس آیا اودھر صاحبقران بھی واپس گئے یہان آکر بے ستون کو معلوم ہوا کہ ملکہ اپنے مقام کو چلی گئی بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے خاموش ہو رہا اور دربار مین بیٹھکر طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ رزمی بجایا گیا صاحبقران کو خبر ہوئی اُنھون نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا وہان بھی کوس حربی بجا رات بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ رہی بے ستون اپنے خیمہ مین جا کر دربار برخاست کرکے سو رہا صاحبقران نے ادھر آرام فرمایا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد نقابت نقبائے بلند آواز کے لشکر کفار سے ایک ساحر شبرنگ حرامی نامے نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے شیاطین صاحبقران سے اجازت لے کر آیا کفار کے لشکر کے ساحر نے حکیم شیاطین پر سحر کیا یعنے گولہ فولادی مارا حکیم نے جیسے ہی گولہ قریب آیا اشارہ کیا کہ گولہ شق ہوا ایک برق چمک کر سر پر حکیم کے چلی حکیم نے سپر کو سر کی پناہ کر کے کچھ پڑھ کر جو اشارہ کیا وہ برق یا تو ادھر کو آئی تھی یا چمک کر اُس ساحر پر گری کہ اسکے دو پرکالے ہوئے یہ واقعہ دیکھ کر اُسکا بھائی آزر رنگ حرامی نے بے ستون سے اجازت لے کر اور میدان مین آکر حکیم شیاطین کا مقابلہ کیا آتے ہی ایک گلدستہ سحر پھینکر زمین پر مارا کہ ایک باغ پر بہار پیدا ہوا اور خوشبوے گل سے تمام صحرا معطر ہوا سوائے صاحبقران کے سب مست ہوگئے اور ایک بار بیخود ہو کر پکار اُٹھے کہ ہم سب آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہے آزر رنگ نے پکار کر کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ ڈالو ہر ایک نے تلوار گلے پر رکھی اُدھر شیاطین نے جو یہ رنگ دیکھا کہ اسنے ایسا سحر کیا کہ سب کو بتلائے سحر کیا فوراً ایک مشت خاک اُٹھا کر اُسپر کچھ پڑھکر اُس باغ پر جو ماری ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ باغ جلنے لگا تھوڑی دیر مین وہ باغ جل کر خاک ہو گیا اُن سب نے رہائی پائی سب اپنے ہوش مین آئے آزر رنگ نے جو یہ رنگ دیکھا فوراً زمین پر گرا اور اژدر بنکر چلا شیاطین نے جیسے ہی یہ دیکھا آکر دم کشی کرتا ہے ہاتھ بڑھا کر اُسکا کلہ پکڑ لیا اور داب جو زور کیا چیر کر پھینکدیا اسکے مرتے

سے تمام صحرا تاریک ہو گیا ہی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من اژدر رنگ حرامی بود اسکا مرنا تھا کہ ایک
اور ساحر کہ نام اُسکا جلاد جادو تھا بے ستون سے اجازت لے کر میدان مین آیا شیاطین
سے مقابلہ کیا آتے ہی زمین پر کود کر اژدر سے ایک دوہتڑ مارا کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہو گیا لشکر
اسلام مین یہ حال ہوا کہ جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اہل اسلام اُسمین غرق ہونے لگے
یہ رنگ دیکھ کر شیاطین نے کچھ اسم پڑھکر اب جو دم کیا وہ زلزلہ برطرف ہوا اسنے اشارہ کیا کہ
آسمان پر ابر پیدا ہوا اُس سے سانپ و عقرب برسنے لگے جسپر سانپ نے گر کر مُنھ مارا وہ پانی ہو کر
بہ گیا لشکر مین ایک تہلکہ برپا ہوا حکیم نے کچھ پڑھکر جو دم کیا وہ ابر لشکر بے ستون پر جا کر
قائم ہوا اور برسنے لگا وہی حالت لشکر کفار کی ہوئی ہزارون ساحر ہلاک ہوئے اہل لشکر
غل مچانے لگے کہ یہ کیا غضب ہی یہ کیا سحر کیا کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہین جلاد نے پلٹ کر
دیکھا کہ وہ سانپ و عقرب میرے لشکر پر برس رہے ہین ایک گولہ اُٹھا کر مارا کہ وہ ابر لخت لخت
ہو کر غائب ہو گیا اُس ابر کو یعنے اپنے سحر کو برطرف کر کے نیمچہ سحر کھینچکر شیاطین پر جا پڑا شیاطین بھی
لڑنے لگا دو چار وار روک کر اب جو وار کیا غل خبار ترکے دو پر کالے کیے اسکا مرنا تھا کہ پھر وہی
آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہو گئی جب روشنی ہوئی اب کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی
میدان بند ہو گیا ہی کیونکہ آج دوپہر تک جسقدر نامی و گرامی ساحر تھے سب مجروح اور قتل ہوئے
اور سپہدار یونہین جو کہ بعد جانے ملکہ کے ہوئین اور قبل مین بھی قتل ہو چکے تھے اور
بے ستون نے جب ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو اسنے خیال کیا کہ مین
خود جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور اُسکو میدان مین طلب کر کے یا تو قتل کرون یا اسیر
کرون اس سے کیا حاصل اہل لشکر بیکار کو تباہ ہون نہ اب کوئی ایسا سردار باقی ہی کہ جو
نکل کر مقابلہ کرے یہی مناسب ہی کہ مین خود نکلون اور طلسم کشا کو طلب کرون تاکہ فیصلہ
ہو جائے یہ خیال کر کے اسنے پکار کر کہا کہ ای شیاطین تم اب واپس جاؤ اور طلسم کشا کو
میدان مین بھیجدو تاکہ میرے اُسکے مقابلہ ہو جائے مین اور وہ اسم بھولون بارون اسکے فیصلہ نہ ہوگا
تب تک تم واپس نہ جاؤگے نہ میرے لشکر سے کوئی میدان مین مقابلہ کو نکلے گا مین آونگا
اس امر سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ کلمہ جو بے ستون نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ ای

شیاطین تو اُٹھ واپس آ مین اس سے مقابلہ کرونگا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو کی طبیعت
کچھ علیل ہوگئی تھی اور ایسی علیل ہوئی تھی کہ نہ تو میدان مین آتے تھے نہ کچھ عیاری کرسکتے تھے
اس سبب سے کوئی عیاری نہین بیان ہوئی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ خواجہ عمرو موجود
تھے اور اُنھون نے عیاری نہ کی بہ سبب علالت کے مجبور تھے گو شیاطین کا دل گوارا نہ
کرتا تھا مگر کیا کرے حکم صاحبقران سے مجبور ہو کر واپس آئے جب بے ستون نے دیکھا
کہ شیاطین واپس گیا اپنے تخت کو بڑھا کر سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان مین
آیا اور پکارا کہ ای طلسم کشا اگر کچھ جرارت رکھتا ہے تو میرے مقابلہ کو آ ورنہ ان لوگون کے بھروسے
پر جو آیا ہے تو کیا حاصل ہے میرے تیرے مقابلہ ہو تو کچھ لطف سے ملے صاحبقران نے فرمایا کہ
صبر کر مین آتا ہون بیقرار نہ ہو یہ کہکر اپنے مرکب کو درست فرمایا اور قصد مہمیز کیا کہ سب
سردار و دونون حکیم حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامون کی موجودگی مین آپ کا تشریف
لے جانا زیبا نہین ہے اگر ہم غلام نہ ہون تو آپ کو زیبا ہے ہم مین سے کسی کو حکم فرمائیے کہ وہ
جاکر اس نابکار سے مقابلہ کرے اور اُسکو اسیر کر لائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہے
کیونکہ میرے لشکر کا اور میرا طریقہ یہ ہے کہ حریف جسکا نام لے کر پکارے وہی جاکر مقابلہ
کرے خواہ وہ اُسکے مقابلہ کے قابل ہو خواہ نہ ہو بس وہ میرا نام لے کر پکار رہا ہے مین کسی
دوسرے کو بھیجون وہ یہ خیال کرے گا کہ طلسم کشا مجھسے ڈر گیا جو میرے مقابلہ کو نہین
آیا دوسرے مجھکو خود منظور ہے کہ اس مقدمہ کا کہین جلد فیصلہ ہو بادشاہ سابق رہا ہو
تاکہ طلسم کے فتح ہونے کی تدبیر کی جائے عرصے سے مین نے اپنے لشکر کو نہین دیکھا ہے نہ اپنے
فرزندون و عزیزون سے ملا ہون سب کی ملاقات کا اشتیاق ہے اور دید کی حسرت ہے طلسم
فتح ہو تو اُن سب سے ملاقات ہو بدون میرے جائے اسکا یک سو ہونا محال
ہے راوی کہتا ہے کہ لاکھو لاکھو اُن سب نے روکا مگر صاحبقران نے ایک نہ مانا سب سے
رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ مین تشریف لائے اور سامنے بے ستون
کے آکر کھڑے ہوئے فرمایا کہ مین موجود ہون اپنا حربہ کر اُسنے صاحبقران کو دیکھ کر
کہا کہ ای طلسم کشا کیون اپنی جان شیرین کو تلف و رایگان کرتا ہے میرے مقابلہ

سے چلا جا مین بہت بڑا ساحر زبردست ہون میرے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل نہین
ہی یہ طلسم فتح نہ ہوگا تیری قضا یہان لائی ہی بہتر یہ ہی کہ دین اسلام کو ترک کر اور میری اطاعت
کر ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مقام بزم نہین ہی بلکہ جاے
رزم ہی اگر تجکو پند و نصیحت کرنا ہی تو یہان کیون طلب کیا اپنے بارگاہ مین طلب کرکے
تقریر کی ہوتی اس بیہودہ تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا اگر مقابلہ کرنا ہو کر ورنہ رومال سے
ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر اور یہ تقریر مت کر بے ستون نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ تمھارے قضا ہی آگئی ہی ساری طلسم کشائی بھلائے دیتا ہون یہ
کہکر تخت پر ایک کارد رکھی ہوئی تھی وہ اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر دم کرکے صاحبقران پر
ماری وہ کارد برق بنکر چلی صاحبقران نے اسم اعظم باواز بلند پڑھنا شروع کیا یا تو وہ
برق بنکر چلی تھی یا وہ کارد اپنی حالت پر ہوکر زمین پر گری اور جلکر خاک ہوئی
یہ دیکھکر بے ستون نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک جام
پانی سے بھرا ہوا بے ستون کو دیا بے ستون نے وہ جام لے کر زمین پر مارا کہ ایک
دریاے ذخار پیدا ہوا اور جوش مار کر چلا دفعتاً اسقدر وہ دریا محیط ہوا کہ لشکر اسلام کو
چارون طرف پانی نے گھیر لیا اور اہل لشکر غرق ہونے لگے اور وہ دریا جوش مار کر چلا کہ
صاحبقران کو ڈبو دون اور غرق کرون صاحبقران بیخوف و خطر کھڑے ہوئے دیکھ رہے
تھے کہ دریا جوش مارتا ہوا چلا آتا ہی کہ یکایک لشکر کی طرف سے فریاد و فغان کی صدا
بلند ہوئی صاحبقران نے پلٹ کر ملاحظہ فرمایا کہ کیا واقعہ ہی کیون لشکر مین یہ شور و
غل کیسا ہی پلٹ کر ملاحظہ جو کیا دیکھا کہ تمام دریا نے لشکر کو گھیر لیا ہی اہل لشکر غرق
ہوتے ہین بس پلٹ کر یہ فرمایا کہ اے بے ستون میرے تیرے مقابلہ ہی اہل لشکر نے
کیا قصور کیا ہی جو تو نے اُن پر بھی سحر کیا یہ طریقہ جنگ نہین ہی اپنے سحر کو اُٹھالے اُنپر
سے میرے اوپر سحر کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اپنے سحر کو اور زور دینے لگا اس عرصہ
مین دریا قریب صاحبقران پہونچ گیا بس صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اب
جو دریا پر دم کیا وہ پانی زعفران ہوکر اڑ گیا خشک زمین رہ گئی اہل لشکر نے نجات

پائی بے ستون کو اور زیادہ غصہ آیا ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا شعلہ
آتشین چھوڑتا ہوا بے ستون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران کے وہ ایک مرتبہ چلا
جب قریب صاحبقران پہونچا صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم کرکے وار کیا کہ
اُس اژدر کے دو پر کالے ہوئے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اژدر جلکر خاک ہوگیا بے ستون
نے پھر دستک دی کہ ایک شیر ببر صحرا سے نکلا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے
ایک طپانچہ مارا کہ اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا بجاے خون کے شعلہ نکلا وہ مثل ہیزم کے
جلنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ جو سحر بے ستون نے کیا وہ صاحبقران نے رد کر دیا اُسنے
اُسی حالت مین اسم اعظم کے فراموش کرنے کی بھی تدبیر کی مگر کچھ نہ ہو سکا اسنے تمام اپنے
جسم کو مجروح کیا اور خون لے کر سحر کیا سر کے بال توڑ توڑ کر سحر کیا کوئی سحر پیش نہ گیا
آخر کو اسنے عاجز ہو کر تخت پر سے کود کر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا ہوئی
اُسنے ایک صندوق لا کر دیا اسنے صندوق کھولا ایک مرکب نکالا اُسپر اُسی صندوق سے
نکالکر ایک پتلا سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ پتلا بڑھ کر مثل انسان کے ہوگیا اُسکو آلات
حرب و ضرب سے آراستہ کرکے اشارہ کیا کہ جاکر اس جوان کا سر کاٹ لا وہ برابر صاحبقران
کے آیا آتے ہی اُسنے گرز کا وار کیا صاحبقران نے اسم پڑھکر اب جو سپر پر روکا یہ بھی
معلوم ہوا کہ کیا ہوا اُسنے تلوار ماری صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار چھین
لی اور اپنا جو وار کیا اُسکے مع مرکب کے دو پر کالے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دو زنگی پیدا
ہوئے دونون نے دو طرف سے حملہ کیا صاحبقران نے اُن دونون کو بھی قتل کیا دو دیو
پیدا ہوئے وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب بے ستون نے دیکھا کہ
جو سحر مین سنے کیا وہ طلسم کشا نے رد کر دیا بس اسکو غصہ آگیا اسنے دستک دی کہ ایک
مرکب ساز و یراق سے آراستہ جنگل سے نکلا یہ اُسکی پشت پر سوار ہو کر صاحبقران
کے مقابلہ مین تلوار علم کرکے آیا سحر کرتا بھی جاتا ہے آتے ہی وار کیا صاحبقران نے سپر
پر روکا اُس نے پھر وار کیا صاحبقران نے پھر رد کیا اب دونون طرف سے وار
چلنے لگے خلاصہ یہ کہ تا بہ شام خوب تلوار چلی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مقام پر صاحبقران

نے اب جو موقع پاکر حملہ کیا اور بے ستون نے دیکھا کہ اب کوئی صورت مفر کی نہیں ہے سوا اسکے
قتل ہونے کے سپر کو تو سر کی پناہ کیا اور سحر کیا کہ اسکی ہم شبیہ اسکے مقام پر آگئی اور یہ اپنے کو
بچاکر غرق زمین ہو گیا اور بھاگ کھڑا ہوا کوہ بے ستون پر جاکر دم لیا چونکہ اسکی قضا یہان
تھی کوہ بے ستون پر بھی دوسرے بانیان طلسم نے یہ مقرر کیا تھا کہ جب اسکا خون کوہ
بے ستون پر گرے گا اسوقت کوہ برباد ہوگا یہ یہان کیونکر مارا جاتا یہ تو اپنے ہم شبیہ کو یہان
اپنے مقام پر قائم کرکے چلا گیا صاحبقران وار کر چکے تھے یا تو تلوار بالاے سپر جھکی تھی یا زیر
تنگ مرکب پیدا ہوئی زمین کو بوسہ دے کر اٹھی شبیہ بے ستون کا قتل ہونا تھا کہ
تاریکی ہوگئی تمام صحرا تاریک ہوگیا آندھی سیاہ اٹھی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی برف
باری سنگ باری ہوئی شعلہ نکلنے لگے شور و غل ظاہر ہوا تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوگیا
عجب عالم تھا ہر ایک پریشان تھا ایسی تاریکی و اندھیرا ہوا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا
تھا ہر ایک مبتلاے غم و الم تھا بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی
آواز پیدا ہوئی کہ کشتی نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم جان دادیم بمطلب
نرسیدیم یہ صدا جو پیدا ہوئی اہل اسلام تو خوش ہوئے صاحبقران نے اسکو قتل کرکے
نعرہ تکبیر بلند کیا ادھر لشکر کفار نے جو یہ صدا سنی اور دیکھا کہ ہمارا سردار کشتہ ہوا ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ طریقہ ہے کہ جب ساحر اپنی ہم شبیہ کو قتل کراتا ہے تو جو ساحر کے مرنے سے
آثار ظاہر ہوتے ہین اور اسکے نام کی صدا آتی ہے اسیطور سے ہم شبیہ کے بھی مرنے سے آثار
ظاہر ہوتے ہین کیونکہ وہ ہمزاد ہوتا ہے بس جب اہل لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار بھی قتل ہوا
بس ایک مرتبہ ترسول پنسول لے کر اور تلوارین علم کرکے اور اسباب سحر سنبھال کر لینا لینا
کہکر چلے اور یہ غل مچاتے ہوئے کہ مارلو طلسم کشا کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے پائے
تین ہزار کے اسی ہزار ایک مرتبہ ہلڑ کرکے چلے ادھر اہل اسلام و اسقلینوس نے جو
دیکھا کہ کفار نے صاحبقران پر نرغہ کیا ہے یہ سب کے سب ایکمرتبہ تلوارین علم کرکے
اور اپنے سنبھال کر مرکب اٹھاکر کفار سے بل گئے جو غیر ساحر لشکر کفار مین تھے انسے تو تلوار
چلنے لگی اور جو ساحر لشکر اسلام مین تھا اور چند شاگرد جو شیاطین سے تھے وہ ساحر دنسے لڑنے لگا

سحر چلنے لگے برقین چمکنے لگین آگ برسنے لگی ابر سحر جھوم جھوم کر آنے لگے برف پڑنے لگی ہر طرف
ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہونے لگی بارش کے دانے و سرسون کے دانے اچھلنے لگے ہر غل
مچانے لگے ساحر سحر کرنے لگے کہین پر زمین شق ہوئی لوگ غرق ہو گئے دریا پیدا ہوا وہ اوس مین
لوگ ڈوبنے لگے ایک تلاطم دونون طرف برپا تھا تمام لشکر مین بازار مرگ گرم تھا ہر سو موت
کا بازار برپا تھا ملک الموت ہر ایک کی روح قبض کرتے پھرتے تھے زورق حیات طوفان
مین پڑی ہوئی تھی دریائے مرگ جوش زن تھا صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھتے
جاتے تھے اور لڑتے بھی جاتے تھے خون کا دریا روان تھا کشتی حیات کو طغیانی تھی منھ پھیلائے
برس رہا تھا ایک تلاطم برپا تھا جو غیر ساحر لشکر اسلام کا لشکر کفار سے سحر مین مبتلا ہوا تو
صاحبقران نے بڑھکر اسکو قتل کیا اپنے اہل لشکر کو اسکے سحر سے رہا کیا ادھر حکیم استقلینوس
نے بھی اسم ہائے الٰہی پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کیے کہ انکی برکت سے سحر کفار کا اثر نہ ہوتا تھا
ہر طرف ایک تلاطم مچا ہوا تھا لاکھون لاشون کا انبار تھا ہر طرف میدان مین مرونکا ڈھیر
تھا مرکب لاشون کو پامال کرتے پھرتے تھے دریائے خون تا بہ کمر پہونچا قیامت کی تلوار چل
رہی تھی جنگ مغلوبہ واقعہ ہوئی تھی آخر کار نوبت یہ پہونچی کہ کفار پس پا ہونے لگے
کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لشکر بے پیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہے چونکہ کوئی انکا سرپرست
اور حاکم نہ تھا نہ انکا دل بڑھانے والا تھا کہ دل بڑھا کر لڑاتا لہٰذا آثار شکست پیدا ہوئے
پاؤن اٹھ گئے بھاگنے کا بندوبست کرنے لگے ایک کا پاؤن اٹھنا تھا کہ سب کے پاؤن
اکھڑ گئے اب اہل اسلام نے دباؤ ڈالنا شروع کیا قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کر کے کوہ و
صحرا مین منتشر ہو کہ ایک مرتبہ آسمان پر سے آواز آئی کہ کیون فرار کرتے ہو اور کس لیے
جنگ مغلوبہ کی خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مین اپنے ہم شبیہ کو قتل کرا کے کوہ بے ستون
پر چلا آیا ہون سب مال و اسباب چھوڑ کر تم سب بھی بھاگ کر چلے آؤ یہان کوئی
نہین آسکتا ہے یہ جو صدا آئی اور کفار و اہل اسلام نے سنی بس جسقدر ساحر لشکر کفار
کے قتل ہو سکتے تھے ہو رہ گئے باقی بھاگنے پر آمادہ تھے راہ فرار تلاش کر رہے تھے
سوائے گوشہ کمان اور کوچہ زہ کے کوئی مقام امن و امان آپ کو نظر نہ آتا تھا یہ اس

صدا کو غنیمت جان کر اور تھم کے پاس پرواز پیدا کر کے غیر ساحرون کو پنجون مین دبا کر اور جو
کچھ مال و اسباب اُس حالت مین ہاتھ لگا اُسکو اُٹھا کر بھاگے اور کوہ پر ایک چشم زدن
مین پہونچ گئے وہان بالاے کوہ جا کر جو دیکھا تو اپنے سردار کو کوہ پر پایا سب کے سب
دوڑ کر قدم پر گرے اور کہنے لگے کہ ہم نے جانا کہ آپ کے دشمن مارے گئے بس ہم کو تاب نرہی
ایک دفعہ جا پڑے اُدھر سے وہ لوگ آپڑے باہم سحر و تلوار چلنے لگی چونکہ ہم بے سردار
تھے ہم نے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ کوہ و صحرا مین بھاگ کر پوشیدہ ہو جائین
کہ یہ صدا ہمارے کان مین آئی کہ کوہ پر چلے آؤ ہم سب یہ صدا سنکے جو کچھ ہم سے اُٹھ سکا
لے کر چلے آئے یہان آکر آپ کو پایا ہماری جان مین جان آئی بے ستون نے کہا کہ
جب میرے اور طلسم کشا کے تلوار چلنے لگی اور طلسم کشا میرے اوپر غالب آنے لگا مین نے
دیکھا کہ اب کوئی موقع بچاؤ کا نہین ہی بس پاؤن مار کر غرق زمین ہوا اور اپنے ہمزاد کو
قتل کرایا جب کوہ پر آکر پہونچا تو خیال آیا کہ ایسا نہو کہ طلسم کشا میرے لشکر پر گرے
اور اہل لشکر کو قتل کرنے لگے اور لشکر تباہ ہو تو بڑی خرابی ہو بس مین بلند ہوا اور رفیع
تر بلند ہو کر دیکھا تو تم کو اور لشکر طلسم کشا کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ قریب
ہو کہ شکست ہو بس مین نے پکار کر تم کو اِس حال سے آگاہ کیا بارے تم لوگ میرے کہنے
سے اپنے کو یہان بچا کرلے آئے سب نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کی آواز پہچان لی تھی اِس
سبب سے چلے آئے بے ستون نے کہا کہ خیر اب چین سے یہان بیٹھو اب یہان کوئی
نہین آسکتا ہی کیونکہ اسکا نام کوہ بے ستون ہی اسکا راستہ کہین سے نہین ہی معلق
ہوا پر قائم ہی دوسرے مین بندوبست بھی کیے دیتا ہون کہ اگر ساحر آئے تو بدون اجازت
کے نہ آنے پائے اب چین سے یہان رہو جس طور سے رہتے تھے طلسم کشا کی تو کیا طاقت
ہی جو یہان آسکے یہ کہکر بے ستون نے ایک گولہ جھولی سے نکالکر پہاڑ پر مارا کہ اُس
کوہ مین لرزہ پیدا ہوا اور ایک دھوان بلند ہوا چارون طرف کوہ کے اُس دھوئین نے
احاطہ کر لیا یہ جو سردارون نے دیکھا عرض کیا کہ اے بادشاہ ایک طرف کا راستہ
کھلا رہنے دیجیے ہم لوگون کے آنے جانے کے لیے اور جدھر سے خوف طلسم کشا کے آنے کا ہو اُدھر

کا راستہ مسدود کر دیجیے اور چارون طرف کی راستے مسدود کر دیتے ہیں ہم سب کو دقت ہوگی بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا میں اُس سمت کی راہ کھولے دیتا ہوں جدھر کوہ زیر کوہ دریا واقع ہوا ہی سب نے کہا کہ جی ہان یہ راے بہت ٹھیک ہی بے ستون نے سحر کیا کہ تین طرف تو دھوان محیط ہوا ایک طرف کہ یعنے دریا کی راہ کھل گئی اب اسنے یہ بندوبست کر کے دریافت کیا کہ سب آ گئے ہین کوئی زیر کوہ رہا تو نہین ہی سب نے عرض کیا کہ کوئی نہین رہا ہی یہانتک کہ ہم زخمیون کو اُٹھا لائے ہین اب جو بے ستون نے شمار کیا تو پچاس ہزار ساحر وغیر ساحر تھے جسمین دس ہزار زخمی تھے چالیس ہزار تندرست تھے اور تیس ہزار مارے گئے تھے بس بے ستون نے زخمیونکو شفاخانہ کو روانہ کیا اُنکے ٹانکے وغیرہ دیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا اور باقی لشکر چھاؤنی مین آ کر اُترا بے ستون اپنے مقام پر چلا آیا اور رہنے لگا چین سے اب اسکو کسی قسم کا خوف نہین ہی یہ تو یہان بندوبست کر کے بیٹھا ہی اُدھر صاحبقران نے دیکھا کہ سب کفار سحر کر کے اور اُڑ کر بالاے کوہ چلے گئے سامنے سے بھاگ گئے ساحران لشکر اسلام نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی انکے عقب مین جائین اور کوہ پر جا کر مقابلہ کرین کہ صاحبقران نے منع فرمایا اور کہا کہ بھاگے ہوے کا تعاقب نہین کرتے ہین اگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے ہین اور جان بچا کر چلے گئے ہین تو جانے دو بندوبست کر کے کوہ پر جا کر قتل کرینگے اب یہ جائینگے کہان تم سب نے سُنا ہی کہ کیا عمل آئی تھی بے ستون نے بڑی چالاکی کی اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے اپنی جان بچائی کوہ پر جا کر ٹھہرا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اگر مین نے کوہ پر جا کر اس بے ستون کو قتل نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا اور طلسم کشائی سے دست بردار ہو جاؤنگا یہ فرما کر تلوار کو نیام مین کیا اب جو دیکھا تو سواے خیمے اور بارگاہ کے اور دیگر اسباب کے قسم انسان و حیوان سے کوئی نہ تھا سب مال و اسباب اہل اسلام نے لوٹ لیا حکیم اسقلینوس صاحبقران پر سے زر نثار کرتے ہوئے خوشی کے باجے بجاتے ہوے سب لشکر کو لے کر فرودگاہ پر آئے یہان آ کر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی اب جو محاسب نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تیس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار اہل اسلام

درجۂ شہادت پر فایز ہوئے اور تین ہزار مجروح ہوئے زخمیون کو تو حکم دیا گیا کہ شفاخانہ روانہ
کرو اور مقتولون کو دفن کرو اور کفار کی لاشون کو کسی غار مین ڈالدو اہل کارون نے یہ بندوبست
کیا سب کامون سے فراغت کرکے عرض کیا کہ ہم نے سب کام بموجب حکم سرکار کے
کیا اُدھر زخمیون کے زخمون مین ٹانکے دیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا تھوڑی دیر تک صاحبقران
نے دربار کیا بعد اُسکے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرماکر آرام کیا جب صبح ہوئی تو پھر دربار
آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے آج خواجہ عمرو بھی دربار مین آئے اپنے مقام پر بیٹھے اب
صاحبقران نے حکیم اسقلینوس و شیاطین سے فرمایا کہ بے ستون تو اپنی جان بچاکر
اور اپنے ہمزاد کو قتل کراکے بالاے کوہ چلا گیا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کرلیا اب وہ اپنے
نزدیک بےخوف ہوکر بیٹھا ہی اب یہ بتاؤ کہ کس تدبیر سے بالاے کوہ چلین کوئی راستہ بھی
اس کوہ کا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ یا صاحبقران اسکا نام کوہ بے ستون ہی ہوا پر
قائم ہی اور بہت بڑا کوہ ہی پہلا مرحلہ طلسم کا یہی کوہ ہی جب یہ فتح ہوگا اور بادشاہ
طلسم رہا ہوگا تو راستہ دربند سوسن کا کھلے گا اور اُس پہاڑ پر ایک شہر آباد ہی وہان کا
حاکم بے ستون جادو ہی بڑے عمدہ عمدہ مکانات و عمارت سحر سے بنے ہوئے ہین اس
پہاڑ پر اور کئی باغ ہین اسّی ہزار ساحر رہتے ہین اور ان سب کا افسر بے ستون ہی اور
اسکا راستہ کہین نہین ہی تین طرف اسکے جنگل ہین اور ایک طرف کوہ کے دریا ہی اور کوہ
بالاے ہوا زمین سے تین سو گز اونچا قائم ہی سواے ساحر کے غیر ساحر کوہ پر جا نہین سکتا ہی
اسی سبب سے اسکا نام کوہ بے ستون رکھا ہی اور یہ اسی بے ستون جادو کا بنایا
ہوا ہی یہ بھی ایک ارکین طلسم سے ہی یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ایک ساحر محکم
تخت روش پر بیٹھا کر بالاے کوہ لے چلے ہین وہان جاکر بے ستون سے مقابلہ کرون اور
اسکو قتل کرون اور کوہ کو فتح کرون اور بادشاہ طلسم کو رہا کرون صاحبقران نے جو فرمایا
تو حکیم اسقلینوس نے و شیاطین نے و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ آپ یکہ و تنہا
بالاے کوہ جاکر اسّی ہزار سے کیونکر مقابلہ فرمائینگے ہم سب آپ کے ہمراہ چلین صاحبقران
نے فرمایا کہ مین نے ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا و ملکہ مہتی و آفت جادو سے سُنا تھا کہ آپکو

یہ لازم ہی کہ آپ یکہ و تنہا بالاے کوہ بے ستون تشریف لے جایئے گا اور بے ستون کو قتل فرمایئے گا جب اُسکا خون کوہ پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا مین حیران تھا کہ بانیان طلسم نے یہ امر مقرر کیا ہی کہ جب بے ستون کا خون پہاڑ پر گرے تو کوہ برباد ہو یہ بیان کیونکر قبل مگر اُسکا انجام و تجربہ یہ ہوا کہ وہ اپنے ہمزاد کو قتل کراکے بالاے کوہ چلا گیا بس مجکو لازم ہی کہ مین اکیلا کوہ پر جاؤن اور بے ستون کو قتل کرون اور شب کو خواب مین بھی دیکھا تھا کہ ایک درویش حقیقت کیش تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ اے حمزہ تو اکیلا بالاے کوہ جا اور بے ستون جادو کو قتل کر تجکو لازم ہی کہ کسی کو ہمراہ نہ لے جانا جب تک تو بے ستون کو قتل نہ کرے گا اُسوقت تک یہ پہاڑ فتح نہ ہوگا اگر لشکر کو ہمراہ لے جائیگا تو مع لشکر کے اسیر ہو جائے گا بانیان طلسم نے یہی طریقہ مقرر کیا ہی یہ امر ضرور ہوگا کہ تیرا ایک دوست بھی وہان پہونچ جائے گا مگر تیرے ظاہر نہ جائے گا تجھسے پوشیدہ اُسکا پوشیدہ جانا بہتر ہی یہ فرماکر وہ غائب ہو گئے بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین مع لشکر کے بالاے کوہ جاؤن جبکہ مجکو تنہا جانے کا حکم ہی دونون حکیمون نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا بہت درست فرمایا مگر ہمارا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ ہم آپ کو اکیلا جانے دین ہم ضرور ہمراہ چلین گے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ طلسم کے خلاف ہی تم ایسے عقلمند ہو کر ایسی بات کہتے ہو تب وہ دونون مجبور ہوئے اور اسیوقت زائچہ کھینچا کہ ہم بھی ہمراہ صاحبقران کے کوہ پر مع لشکر کے جائین ہمارے حق مین اور صاحبقران کے حق مین بہتر ہی یہ نکلا کہ طلسم کشا کو لائق و لازم ہی کہ یکہ و تنہا بالاے کوہ جائے اپنے ذات مین کسیکو ہمراہ نہ لے جائے اگر تم مین سے کوئی بھی ہمراہ ہوگا تو طلسم کشا مع اُسکے اسیر ہو جائیگا ہان ایک شخص طلسم کشا سے پوشیدہ جائے گا اُسکا جانا مناسب ہی جب کوہ بے ستون فتح ہونے لگا اُسوقت وہ ظاہر ہوگا اُسکا اِسوقت ظاہر ہونا مناسب وقت نہین ہی مصلحت اسی مین ہی کہ اور کوئی نہ جائے ورنہ خرابی ہوگی اور بانیان طلسم نے اسیطور سے فتح کوہ مقرر کی ہی کہ طلسم کشا اکیلا جاکر کوہ کو فتح کرے ہان یہان لشکر زیر کوہ تیار رہے جب کوہ فتح ہو جائے اور لشکر کفار کا نرغہ ہو اُسوقت کمک کرین یہ دیکھکر دونون حکیم سر بزانو ہوئے بعد فکر و غور کے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم لوگ مجبور ہو گئے

کیا عرض کرین کوئی تو نہین چاہتا ہی کہ آپ تنہا تشریف لے جائین مگر طریقہ طلسم سے ناچار
ہین خیر اب تشریف لے جایئے اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک ساحر زبردست کو
مقرر کرو کہ وہ بالاے کوہ پہونچاکر چلا آئے حکیمون نے عرض کیا کہ حضور اسقدر تامل فرمائین
کہ ہین ساحر کو روانہ کرکے کوہ کی حالت دریافت کرلون کہ لے ستون کس فکر و تردد مین ہی اور
اور اُسنے کیا بندوبست کیا ہی آیا اُسنے یہ تو تدبیر نہین کی ہی کہ کوئی کوہ پر نہ آسکے صاحبقران
نے فرمایا کہ ضرور یہ دریافت کرلو بس شیاطین نے ایک ساحر کہ نام اُسکا اسرار جادو
تھا بہت زبردست تھا اُسکو حکم دیا کہ جاکر ذرا کوہ کی حالت تو دریافت کر آؤ وہ ساحر
یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آیا اور پر پرواز سحر سے پیدا کرکے اُڑکر طرف کوہ کے روانہ ہوا یہ
تو اُدھر کو چلا یہان خواجہ عمرو نے کہا کہ یا صاحبقران آپ بیکار فکر کرتے ہین کہ کوئی
ساحر بالاے کوہ پہونچادے آپ تیار ہو جیے مین آپکو تخت زبرجد شاہ پر بٹھاکر لیچلونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم سن چکے ہو کہ سواے میرے کوئی نہ جائے اگر کوئی
میرے ہمراہ ہوگا تو مین بھی اور وہ بھی اسیر ہو جائے گا بس ایسی صورت مین مین تمکو کیونکر
لے چلون یہ مقدمہ طلسم ہی بس آپ اپنی ہمراہی کو معاف فرمایئے مجھکو تخت پر بیٹھکر جانا منظور
نہین ہی مجھکو ساحر پہونچادے گا خواجہ نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی مگر دل مین کہتا
کہ مین تو ضرور چلونگا یہ دل سے کہکر خواجہ خاموش ہو رہے یہان سب اُس ساحر کا انتظار
کرتے ہین اُدھر وہ ساحر جو کوہ کی خبر کو گیا تھا بلند ہوکر قریب کوہ پہونچا اُسنے دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی قائم ہی سر بفلک کشیدہ کوہ پر جانے کا راستہ بند ہی یہ اور بلند ہوا
جسقدر بلند ہوتا تھا اسیقدر دیوار بلند ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ یہ پریشان ہوگیا اور
راہ نہ ملی یہ اُدھر سے دوسری طرف آیا وہان بھی اسیطور سے دیوار کو پایا تیسری طرف
آیا وہان بھی وہی دیوار حائل تھی جب اسنے کسی طرف راہ نہ پائی تو یہ چوتھی طرف آیا
جدھر دریا ہی اُدھر اُسنے اس دیوار کو نہ پایا مگر اب جو یہ سحر کرکے چلا جیسے وسط دریا مین
پہونچا ہی کہ اسکو سحر فراموش ہوگیا اور یہ دریا مین گرا کئی غوطے کھائے آخر کو بہزار دقت
اپنے کو بچاکر شناوری کرکے دریا کے باہر لایا پھر اُڑکر چلا پھر وہی حال ہوا اور اسنے

دیکھا کہ ہزارون ساحر اسطرف بطور پاسبانون کے بیٹھے ہوئے ہین اور بڑا بندوبست ہے یہ
سب حال دیکھ کر واپس آیا میدان آکر پہونچا شیاطین و اسقلینوس و صاحبقران نے
پوچھا کہ دریافت کر آئے کس فکر مین ہو بے ستون جادو اُسنے سب حال بیان کیا
کہ تین طرف تو دیوار آہنی حائل ہے مین نے لاکھو لاکھو کوشش کی کہ بلند ہو کر اُس پار جاؤن
مگر نہ جاسکا آخر پریشان ہو کر چوتھی طرف آیا جدھر دریا ہے اُدھر سے قصد جانے کا کیا مگر اُسے
توکوہ پر بہت بڑا بندوبست کیا ہے اور پہرہ چوکی قایم کی ہے بڑی پاسبانی و نگہبانی ہے غرضکہ مین جب
اُڑکر چلا وسط دریا مین پہونچکر بے قابو ہو کر دریا مین گرا کئی غوطے کھائے بہ ہزار دقت باہر آیا
پھر گیا پھر یہی حالت ہوئی جب مین نہ جاسکا تو واپس آیا یہ بندوبست بے ستون نے
کیا ہے یہ سُنکے صاحبقران نے اُس ساحر سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کر کے لے چل
مین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار کو دفع کرونگا تم مجکو پہونچا دینا اور واپس چلے آنا اُس ساحر
حکیمون نے جواب دیا کہ یا صاحبقران اگر آپ میری پشت پر یا تخت سحر پر سوار ہو کر اور
اسم اعظم کو ورد زبان فرمایئے گا تو سحر فراموش ہو جائے گا پھر یہ ہوا پر قائم نہ رہ سکے گا
خدا نخواستہ آپ بھی گر پڑیے گا اور یہ بھی اور اگر تخت سحر ہوگا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگا دوسرے
یہ امر ہے کہ اور سوا سے آپ کے دوسرا جا نہین سکتا ہے جیسا کہ آپ سے خواب مین مرد
بزرگ کہہ گئے ہین اور ملکہ غزالہ وغیرہ نے بھی آپ سے عرض کیا تھا اور مین نے بھی رمل
مین دیکھا تو یہ امر ظاہر ہوا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا تدبیر کی جائے کیونکر کوہ
پر جایا جائے خواجہ عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین نے آپ سے تو عرض کیا تھا
کہ تخت زبرجد نگار پر سوار ہو کر چلیے اُسپر سوار ہو کر چلنے مین یہ قباحت نہ ہوگی صاحبقران
نے فرمایا کہ اے خواجہ تم سُن چکے ہو کہ کوئی میرے ہمراہ نہ ہو پھر مین کیونکر لے جاسکتا
ہون تم نے سُنا کہ حکیم اسقلینوس نے کیا کہا جب مین نے اُس ساحر جادو سے یہ
کہا کہ مجکو پشت پر سوار کر کے لے چلو مین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار سحر کو برطرف کرونگا
تو حکیم نے یہ جواب دیا کہ سوا سے آپ کے دوسرا نہین جاسکتا ہے گو قبل مین خود حکیم
وغیرہ بجد تھے کہ ہم آپ کو اکیلا نہ جانے دینگے یا خود کمہ رہے ہین کہ آپ کے ہمراہ کوئی

نہین جاسکتا ہون بس یہین کیونکر تم کو ہمراہ لے کر جاؤن اور تخت پر سوار ہوکر خواجہ نے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت خوب پھر اب کوئی دوسری تدبیر کیجائے حکیم صاحب اسکی کوئی تدبیر نکالینگے
یہ سنکے حکیم استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ کوئی تدبیر کرو کہ صاحبقران بالاے کوہ
پہونچ جائین اور سواے اُنکے کوئی دوسرا ہمراہ نہ ہو اور نہ کسی قسم کی زحمت ہو شیاطین نے
جواب دیا کہ اُستاد دیکھیے فکر کرتا ہون یہ کہکر دونون اُستاد و شاگرد باہم فکر کرنے لگے شمع
راے کو روشن کیا بہت غور و فکر صرف کی خلاصہ یہ کہ دونون اُستاد شاگرد نے بعد غور و فکر کے
ایک راے قرار دی کہ وہ ظاہر ہوئی اور ایک راے ہوکر صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
پرسون بالاے کوہ شوق سے تشریف لے جائیے گا کوئی آپ کا مزاحم نہ ہوگا اور یہان ہم زیر
کوہ تمام لشکر کو لیے ہوئے مستعد رہینگے کہ جیسے ہی آپ کوہ کو بے ستون کو قتل کرکے تباہ
کر دیجئے گا اور آپ سے اور لشکر بے ستون سے مقابلہ ہونے لگے گا ہم مع لشکر کے پہونچکر شریک
ہو جاینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کنارے دریا کے جاکر آپ کی
تشریف لیجانے کا بندوبست دونون اُستاد شاگرد کرتے ہین آپ پرسون بوقت سحر آراستہ
ہوکر تشریف لائیے گا اور تماشہ ملاحظہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے جاؤ
راوی بیان کرتا ہے کہ دونون اُستاد شاگرد صاحبقران سے رخصت ہوکر کنارے دریا کے
قائم ہوئے جو کہ زیر کوہ واقع ہوا تھا ایک سفید کپڑے کی راوٹی برپا کی گئی جس مین اُنھون نے
جن چیزون کی اُنکو ضرورت تھی بہم کی اور چند سوار در خیمہ پر مقرر کیے براے حفاظت کے
اُنھون نے خوب طور سے زمین کو لیپا اور دونون اُستاد شاگرد نے غسل کیا ایک ایک تہمد
سفید باندھی اور وہان آکر بیٹھے ملازمون کو حکم کر دیا تھا کہ دونون وقت ہمارے لیے شیر
برنج تیار ہوکر آیا کرے اور آب دریا ایک پیالہ گلی مین شیر برنج ہو اور ایک آبخورہ پانی کا
کہ اس سے زیادہ نہ ہو یہ سب بندوبست کرکے وہ دونون عمل پڑھنے کو بیٹھے اور بخورات
جلانے لگے اور پڑھنے لگے حکیم استقلینوس نے عمل پڑھنا شروع کیا اور شیاطین نے
تعویذ لکھنا شروع کیے صبح سے شام تک دونون اُستاد شاگرد اسی کام مین مصروف
رہے شام کو ملازمون نے وہ [illegible] پیالہ شیر برنج کے اور دو آبخورے پانی کے انکو لا کر دیے [illegible]

دونون نے وہ شیر برنج کھائی اور پانی پی لیا اُسکے بعد پھر اپنے کام مین مصروف ہوئے رات بھر اُسیطور سے پڑھنے اور لکھنے مین مصروف رہے صبح کو بھی وہ اشیا کھانے کو ملازم لائے خلاصہ یہ کہ دو دن اور دو راتین ان دونون حکیمون کو عمل کے پڑھنے اور تعویذون کے تحریر کرنے مین بسر ہوئی تیسرے دن بوقت صبح وہ عمل اور تعویذ تیار ہو گئے اور عمل ختم ہوا اور یہی دن اُنھون نے مقرر کیا تھا کہ صاحبقران بالاے کوہ تشریف لے جائین چنانچہ جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کر کے اور آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے خود حضرت نوح کا سر پر رکھا زرہ حضرت داؤد کی بر مین پہنی موزے اور رانے اور دستانون سے آراستہ ہوئے شمشیر قمقام و صمصام و عقرب سلیمانی وغیرہ کمر سے لگائین خنجر سہراب بیل کمانی ترکش وغیرہ سے آراستہ ہوئے سپر گرشاسپ بالاے پشت خلاصہ یہ کہ تبرکات پیغمبران اثاثہ صاحبقرانی سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ فرما کر باہر تشریف لائے یہان سب سردار حاضر در دولت تھے خواجہ عمرو بھی اپنے بانہاے عیاری سے آراستہ ہو کر اپنے خیمے سے نکلے پہلے صاحبقران کو سلام کیا اور عقب پشت آکر کھڑے ہوئے اور سردارون کا مجرا ہوا چاکر نے اشقر دیوزاد لا کر حاضر کیا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار بھی ہمراہ ہوئے صاحبقران نے خواجہ عمرو کو بانہاے عیاری سے آراستہ پا کر فرمایا کہ خواجہ تم کیون اسطور سے آراستہ ہوئے ہو کیا تمھارا قصد چلنے کا ہے خواجہ نے کہا کہ مین کیونکر چل سکتا ہون جب کہ یہ طریقہ بانیان طلسم نے مقرر کیا ہے کہ طلسم کشا تنہا جا کر کوہ بے ستون کو فتح کرے اگر کسی کو ہمراہ لے جائے گا تو اسیر ہو جائے گا بس مین کیا آپ کا دشمن ہون جو ہمراہ چلون مگر یہ امر ظاہر ہوا کہ وہ کون شخص ہے کہ جو کہ پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی موکل وغیرہ ہوگا ہم کو اس سے کیا غرض یہ فرما کر مرکب کو مہمیز کیا خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا صاحبقران ادھر سے چلے ادھر دونون حکیم عمل کو ختم کر کے اور تعویذ وغیرہ درست کر کے بیرون خیمہ آ کے کنارے دریا کے کھڑے ہو کر کچھ اسم بزرگان دین پڑھنے لگے اور دریا پر دم کرنے لگے اور خاک کنارے سے اُٹھا اُٹھا کر دریا مین ڈالنے لگے اور انتظار حمزہ صاحبقران کرنے لگے کیونکہ سب کام

پورے طور سے درست کر چکے تھے حضرت صاحبقران کے تشریف لے جانے کی دیر تھی کبھی
دریا کیطرف دیکھ رہے تھے کبھی اُسطرف کہ جدہر سے صاحبقران آنے والے تھے کہ یکایک گرد بلند ہوئی
اسقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین چلو استقبال
کو بس دونون اُستاد شاگرد مع اُن ملازمون کے کہ جو اُنکے پاس تھے براے استقبال
صاحبقران چلے اُدھر وہ گرد قریب دریا کے آکر شق ہوئی دامن گرد سے صاحبقران
مع خواجہ عمرو و سردارون کے پیدا ہوئے کہ حکیم اسقلینوس و شیاطین نے بڑھکر
مجرا کیا اور صاحبقران کے ہاتھ چومے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے دونون حکیمون کو
گلے لگایا بعد اسکے خواجہ سے وہ دونون حکیم ملے اور سردارون سے خواجہ نے
پوچھا کہ کیون بندوبست ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہی صرف صاحبقران کے
تشریف لانے کی دیر تھی یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور شوق سے تشریف
لے جائین اب ہم بندوبست کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو اُدھر
تشریف لیے جاتے ہین مین لشکر کو جاتا ہون یہان رہ کر کیا کرون وہان کی خبر لون کہ
وہ لوگ تو اچھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مین برسون کے لیئے جاتا ہون یقین ہی
کہ کل تک بے ستون کو قتل کرکے کوہ کو برباد کرکے واپس آؤنگا تم ٹھہرے رہو خواجہ
نے کہا کہ میرا کام کیا ہی آپ کوہ کو برباد کرکے طلسم کے فتح کرنے کی فکر فرمایئے گا وہان
تشریف لے جائیے گا اور یہ امر ضرور ہی کہ سواے طلسم کشا کے دوسرے کا کام نہین ہی
تو مین یہان بیکار رہکر کیا کرون وہان جا کر بادشاہ سے ملون اور اپنے فرزندون
کے سب کو دیکھون عرصہ سے دیکھا نہین ہی جب طلسم فتح ہو جائے گا خود ہی سب
سے ملاقات ہوگی مین بھی شرف ملازمت حاصل کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ لاکھ
لاکھ صاحبقران و حکیم خواجہ کو روکتے رہے مگر خواجہ نہ رُکے اُسوقت بے مروتی کرکے
صاحبقران و حکیمون سے رخصت ہوئے طرف لشکر کے چلے صاحبقران وغیرہ
افسوس کرکے رہ گئے راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ نظرون سے پوشیدہ ہو گئے
اُسوقت صاحبقران نے اُدھر سے نگاہ پھیری ورنہ اُسی طرف دیکھ رہے تھے اور

سب سے فرما رہے تھے کہ نہ معلوم اسوقت خواجہ کو کیا ہوا ہی کہ یون بے مروتی کرکے چلے گئے
مجکو انسے یہ امید نہ تھی نہ کسیوقت مین یہ جدا ہوئے وقت سخت و مشکل مین ساتھ دیا اور
اسوقت یون چلے گئے نہ معلوم یہ کیا سبب ہی واقعی امر یہ ہی کہ یہ دنیا بہت خراب مقام ہی
کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی وقت مشکل اور مصیبت کے نہ اب کسی کی دوستی پر اعتبار
کیا جائے نہ ملاقات پر نہ اب دوستو نمین دوستی رہی نہ عزیزو نمین عزیزداری ہر ایک اپنے
مطلب کا ہی جب خواجہ ایسا شخص یون چلا گیا تو اور کسی کا کیا اعتبار کیا جائے خیر ہمارا
بھی خدا مالک ہی یہ کہکر صاحبقران نے حکیمون سے فرمایا کہ اب آپ لوگ میرے جانے
کا بندوبست کرین مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ تو دنیا کے کام ہین یہ تو یون ہی ہوینگے
کہان تک اسکا خیال کیا جائے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ مرکب پر سے اُترکر میرے ہمراہ چلے
کنارے دریا کے بس صاحبقران اُن دونون کے ہمراہ کنارے آئے ادھر تو صاحبقران
کنارے پر آئے ادھر خواجہ جو امیر سے رخصت ہوکر اور یہ کہکر کہ مین لشکر کو جاتا ہون چلے
تھے جب یہانسے دور نکل گئے تو خواجہ نے دل سے کہا کہ اے دل تو نے بڑی نادانی کی
یہ تو دیکھا ہوتا کہ حمزہ بالائے کوہ جاتا کیونکر ہی کہین یہ حکیم بھی تو دونون نہین کے ہیں اور
حمزہ کو فریب دے کر غرق دریا کرین تو بڑی خرابی ہو تمام لشکر تباہ ہو جائے گا ذرا چلکر
دیکھ تو لے کوئی ایسے وقت مین اپنے دوست کو یون چھوڑ دیتا ہی مگر اسطور سے چل کر
کسی پر ظاہر نہ ہو اسکے بعد اختیار ہی یہ خیال دل مین کرکے گلیم اوڑھکر اور پائے شاطری
مارکر اسوقت آکر مہونچے کہ جب دونون حکیم صاحبقران کو لے کر کنارے مہونچے
تھے خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ صاحبقران کو دونون حکیم کنارے دریا کے لے گئے
ہین دل مین یہ شک گذرا کہ یہ غرق کرنے لیے جاتے ہین گلیم اوڑھے ہوئے قریب دونون
حکیمون کے آکر کھڑے ہوئے کہ اگر خدا نخواستہ انھون نے کوئی حرکت بیجا حمزہ کے
ساتھ کی ہین فوراً ان دونون کو اسی دریا مین ڈالدونگا خواجہ تو دونون حکیمون کے
قریب آکر کھڑے ہوئے ہین ادھر دونون حکیمون نے تعویذ جیب سے نکالکر دریا مین ڈالے
کچھ اسم ہائے الٰہی ورد زبان کرکے اور ایک فلیتہ نکالکر روشن کیا جب وہ جل گیا تو کسی

خاک یا فتاح کہکر دریا مین ڈالی اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک کشتی اس دریا مین پیدا
ہوگی ہم آپ سے کہے دیتے ہین جب وہ کنارے کے قریب آئے فوراً اُسپر جست کرکے سوار
ہوجائیے گا بالکل خوف نہ فرمائیے گا مگر اسکا خیال رہے کہ نہ کوئی اُسکا چلانے والا ہوگا نہ کوئی
روکنے والا جب آپ کشتی مین سوار ہوجائیے گا وہ کشتی خود بخود روانہ ہوگی اور زیر کوہ جاکر قائم ہوگی
جب کشتی زیر کوہ قائم ہوجائے گی اُسوقت دریا مین جوش پیدا ہوگا اور دریا کو طغیانی ہوگی طوفان
پیدا ہوگا اور پانی جوش مار کر بلند ہونے لگے گا اسقدر پانی بلند ہوگا کہ کشتی برابر کوہ کے پہونچ
جائیگی جب کشتی برابر پہونچ جائے تو آپ فوراً جست کرکے کوہ پر تشریف لے جائیے گا
کشتی کو ترک فرمائیے گا ہم نے ایک عمل ایک کتاب مین دیکھا تھا اُسکی زکات دے چکے تھے
جب آپنے ہم سے فرمایا کہ کوئی تدبیر کرو تو یہ تدبیر ہمارے ذہن مین آئی اور ہم سُنکی ہم دونون
اب اسم ہاے الٰہی پڑھتے ہین تاکہ کشتی ظاہر ہو اور آپ تشریف لے جائین مگر اس امر کا خیال
رہے کہ کوہ پر سے ساحر آپ پر سحر کرینگے اور کشتی پر نہ کشتی پر سحر اثر کرے گا نہ آپ پر آپ اطمینان سے
کشتی پر سوار چلے جائیے گا ہم نے قبل سے آپ سے عرض کردیا اب ہم کلام نہ کرینگے ہمارے عرض کرنے
کے موافق کام فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہے آپ اپنے کام مین مصروف
ہوجیے مین آمادہ کھڑا ہون خواجہ نے بھی یہ سب تقریر حکیمون کی سنی دل مین کہا کہ مین بھی
صاحبقران کے ہمراہ کشتی مین سوار ہونگا مجھسے صاحبقران کو اکیلا نہ چھوڑا جائے گا کہ
ایسے سفر مین اکیلا چھوڑ دون گو دریا سے اور پانی سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر کیا کیا جائے میرا
دوست ایسے مقام پر جائے کہ جہان سوائے دشمنون کے کوئی نہ ہو اور مین جانے دون یہ غیر
ممکن ہے کوئی مجھکو دیکھ بھی نہین سکتا ہے نہ مین کسی پر ظاہر ہو سکتا ہون مثل روح کے اپنے
دوست کے ہمراہ رہونگا اگر کوئی موقع کمک و امداد ہوگا کمک کرونگا عیاری کرکے دشمن کو
قتل کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو حکیمون نے اور فرود درویش نے جو کہ صاحبقران کے خواب
مین آئے تھے کہا تھا کہ ایک دوست بہت بڑا صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ
ہوگا کہ اسکے حال سے کوئی نہ آگاہ ہوگا وہ مین ہی ہون میری نسبت یہ اشارہ ہے مجھ سے
بڑھکر کون دوست ہے صاحبقران کا خواجہ اب تو جو کچھ ہو تم چلو تم یہ سوچکر اور اپنے دل مین

تجویز کرکے خواجہ بھی آمادہ ہوکر کھڑے ہوئے کہ ادھر کشتی ظاہر ہوئی اور صاحبقران نے جست
کی اور کشتی پر سوار ہوئے مین بھی فوراً سوار ہونگا اور ہمراہ جاؤنگا خواجہ تو اس قصد سے کمر
اونچے ہوئے کھڑے تھے اور صاحبقران بھی آمادہ قریب دریا کے کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر
حکیمون نے یا بدوح یا فتاح یا قاضی الحاجات لکھکر اور اسم ہاے بزرگان دین و باری تعالے
و دیگر دعائین پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کین دریا پر کیونکہ انھون نے ایک کتاب مین لکھا ہوا
دیکھا تھا کہ جو شخص تین دن تک کنارے دریا کے بیٹھکر یہ عمل پڑھے اور شیر برنج کھائے اور
تعویذ تحریر کرے اور نام طلسم کا تثلیثہ لکھکر دریا مین جلاکر اسکی خاک ڈالے اور تعویذ ڈالے اور
یا اسماء اور یہ دعائین پڑھے تو دریا مین کشتی پیدا ہوگی اور اسقدر آب دریا کی طغیانی ہوگی اور
جسقدر دریا کا پانی ہوگا سب جوش مار کر بلند ہوجائے گا یعنے جسقدر بلندی پر منظور ہو وہان
کو وہ کشتی پہونچ جائے گی مگر عامل کو زیبا ہے کہ یہ عمل اسوقت کرے کہ جس مقام پر کسی صورت
سے پہونچ نہ ہو اور جب دریا مین تعویذ ڈالے اور اسم ہاے الٰہی پڑھکر دریا پر دم کرے جہان
جانا اور جسطرف قصد ہو ادھر کا اشارہ کردے اگر خود جانے والا ہو تو خود جست کرکے
کشتی پر سوار ہو یا اور کسی کو روانہ کرنا ہو تو وہ جانے والا جست کرکے سوار ہو اور عامل کنارے
دریا کے کھڑا ہوا اسم ہاے الٰہی پڑھے جائے جب تعداد تمام ہوجائے اپنے مقام پر چلا آئے
جا ہے جس کام مین مصروف ہو وہ کشتی پہونچا دے گی جب کشتی پر سے وہ شخص اتر جائے گا
کشتی غائب ہوجائے گی دریا کا جوش کم ہوجائے گا پانی اپنے مقام پر قائم ہوجائے گا مگر
اسکا خیال رہے کہ جو جانے والا ہو اسکا نام بر وقت شروع کرنے عمل کے لے لیا جائے بس
اسقلینوس و شیاطین نے اسی عمل کو اسوقت مین تیار کیا کیونکہ زکات دیچکے تھے
کل طریقون کو برتا تھا اور کل حکمون پر عمل کیا آمدم بر سر مطلب کہ جب حکیمون نے
اسم ہاے الٰہی جو کہ مخصوص اس کام کے لیے تھے پڑھکر دریا پر دم کیے سب نے مع صاحبقران
کے دیکھا کہ دریا کے پانی نے جوش مارا اور بیچ سے شق ہوا ایک مختصر کشتی طلائی اس پانی
سے پیدا ہوئی نہ کوئی اسپر ملاح تھا نہ ناخدا تھا وہ کشتی پانی پر آکر قائم ہوئی اور ایک
مرتبہ وہ کشتی مثل تیر کے اس طرف کو چلی کہ جدھر کنارے پر حمزہ اور اسقلینوس و حکیم

کھڑے ہوئے تھے جیسے ہی کشتی کنارے پر آ کر پہونچی صاحبقران تو آمادہ تھے ہی فوراً جست
کرکے کشتی پر سوار ہوئے خواجہ عمرو بھی اپنی جان پر کھیل کر اور جست کرکے سوار ہوئے راوی
بیان کرتا ہے کہ اسقلینوس کو از روے علم کے معلوم ہوا تھا کہ ایک دوست صاحبقران کا
پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا اور اسی کشتی پر جائیگا تو حکیم نے عمل پڑھنے کے وقت یہی نیت کی
تھی کہ جو دوست صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ صاحبقران کے سوار ہو تو اُس کو موکلان
کشتی تم مزاحم نہ ہونا اُس دوست کا نام ہم کو نہیں معلوم ہے اس سبب سے خواجہ سوار
ہوئے تو کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوئی ورنہ اگر حکیم اسقلینوس یہ لفظ نہ کہتے تو جس وقت
خواجہ سوار ہوئے تھے کشتی غرق ہو جاتی مگر اس لفظ کے کہنے سے کسی قسم کی خرابی نہ ہوئی
بس جیسے صاحبقران سوار ہوئے اور خواجہ حکیم اور پڑھتے ہوئے وہ کشتی ایک بار مثل تیر
کے طرف کوہ کے چلی سن سن چلی جاتی ہے کسی مقام پر تھمتی نہیں ہے اور دونوں حکیم کھڑے
ہوئے اسماے الٰہی پڑھ رہے ہیں وہ کشتی چلی جاتی ہے یہانتک کہ وہ کشتی تو اُدھر روانہ ہوئی
صاحبقران بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے ہیں ذرا بھی پیشانی پر میل نہیں ہے خواجہ عقب پشت
صاحبقران کھڑے ہوئے ہیں اور یا حفیظ و رحیم یا مالک ورد زبان ہے ایک مرتبہ خواجہ کو
مذاق سوجھا پشت پر تو صاحبقران کے کھڑے تھے چپکے سے صاحبقران کے چٹکی لی ۔
صاحبقران کو ناگوار گذرا پہلو بدل لیا یہ خیال کرکے شاید کوئی پشہ وغیرہ ہے اُسنے کاٹا
پھر خواجہ نے چٹکی لی ایک مرتبہ صاحبقران نے ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑے بچھو ہیں ور
ہوں نہ ہوں کیونکہ خشکی ہے اور ایسے جانور ٹھنڈک میں بہت ہوتے ہیں راوی بیان کرتا ہے
کبھی خواجہ صاحبقران کی گردن پر چٹکی لیتے تھے کبھی ہاتھ پر صاحبقران یہ کہکر کہ
بہت بچھو ہیں رہ جاتے تھے یہ تو اُدھر مذاق کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں کبھی صاحبقران
کے بازو پر ہاتھ رکھدیا صاحبقران کو جو بار معلوم ہوا پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسنے میرے
شانہ پر ہاتھ رکھا کسی کو نہ پایا جب کسی کو نہ پایا صاحبقران نے فرمایا کہ واہ کیا
اچھے صاحب مذاق موکل ہیں کہ بیکار کا مذاق کرتے ہیں میں خوف کرنے والا نہیں
ہوں نہ میں ڈرتا ہوں بیکار ڈراتے ہیں کسی اور کو ڈراؤ میں ڈرنے والوں میں نہیں ہوں

یہ کہکر صاحبقران خاموش ہو رہے اُدھر جب اسم ہاے الٰہی ختم ہو گئے دونون حکیم
وہان سے فوراً لشکر مین آئے اور حکم دیا کہ فوراً لشکر تیار ہو اُسوقت کمر بندی ہوئی اور لشکر تیار
ہو گیا اور حکیم اُس لشکر کو لے کر زیر کوہ بے ستون قریب دریا کھڑے ہو گئے کہ اودھر صاحبقران
نے کوہ بے ستون کو فتح کیا اور راستہ کوہ کا کھلا اور ہم مع لشکر کے پہونچ گئے آگے دونون
حکیم کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ کشتی مثل تیر کے چلی جاتی ہے بالاے کوہ سے جو ساحرون نے
دیکھا کہ ایک کشتی اس طرف کو چلی آتی ہے نہ تو اُسپر کوئی ملاح ہے نہ کشتی بان ہے صرف طلسم کشا
مسلح و مکمل بیٹھا ہوا ہے اور کشتی خودبخود چلی آتی ہے اور دریا مین جوش ہے اور دریا کا پانی خودبخود
بلند ہوتا جاتا ہے اور وہ کشتی اس سمت کو آتی ہے یہ دیکھکر اُن ساحرون مین ایک تلاطم برپا
ہوا اُنھون نے اپنے افسر کو خبر کی اُنکا افسر اُسیوقت اُس مقام پر آیا کشتی کو دیکھکر اپنے
ملازمون سے کہنے لگا کہ مین تو کشتی کے روکنے کی تدبیر کرتا ہون تم یہ کرو کہ جاکر بادشاہ بے ستون جادو
کو اس حال سے خبر کرو اُنھون نے کہا کہ بہت خوب وہ لوگ تو بے ستون جادو کی طرف
براے خبر روانہ ہوئے یہان پر جو قریب ایک ہزار کے ساحر تھے سب کے سب اس امر پر
آمادہ ہو گئے کہ سحر کر کے کشتی کو روکین اُنکا جو افسر تھا وہ تو آگے کھڑا ہوا اسباب سحر لے کر اور
باقی عقب مین اُسکے صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور اسباب سحر لے کر سحر کرنا شروع کیا کسی نے
گولا اُٹھاکر مارا کسی نے نارنج سحر مارا کسی نے ترنج سحر کسی نے بیضہ فولادی کسی سخت قلب نے
سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے کوئی سرد مزاج جو برہم ہوا برف برسنے لگی کوئی آتش خو جو شعلہ ور ہوا آگ
برسنے لگی کوئی برتین گرانے لگا کوئی خاک برسانے لگا مگر قدرت خدا ہے جسکا سحر قریب کشتی جاتا
ہے خودبخود دفع ہو جاتا ہے اثر تک نہین کرتا ہے وہ کشتی چلی آتی ہے ذرا بھی اُسکو جنبش تک نہین
ہوتی کبھی دھوان ہو جاتا ہے کبھی غبار بلند ہو کر کشتی پوشیدہ ہو جاتی ہے پھر نظر آتی ہے ہر ایک اپنی
جان لڑائے ہوئے ہے کہ کشتی کو روکین مگر کشتی کسی صورت سے نہین رکتی ہے ساحر سحر کر رہے
ہین اور عاجز ہو رہے ہین اُدھر بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار
حاضر دربار تھے اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ جب سے مین یہان آیا ہون مجھ طلسم کشا
کا حال نہ معلوم ہوا کہ کس فکر مین ہے یہان آنے کی کوئی فکر بھی کی یا نہین دونون نمک حرام

فیر ضرور صلاح دینگے کہ کوہ پر جائیے اور مقابلہ فرمائیے اس امر کی ضرور فکر کر رہے ہونگے سردار کہہ رہے
ہین کہ بھلا وہ کیا آئینگے یہان پرندہ پر تو مار نہین سکتا ہی انسان کی کیا لیاقت ہی جو آسکے بس بے
بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب اس طلسم کا فتح ہونا محال ہی کیونکہ جب تک کوہ بے ستون
نہ فتح ہو گا اسوقت تک لوح کا نشان نہ ملے گا جب لوح نہ ملے گی طلسم کیونکر فتح ہو گا اور لوح کا
ملنا بہت مشکل ہی اور اس کوہ کا فتح ہونا امر دشوار اور وقت طلب ہی بے ستون جادو کہہ
رہا ہی کہ تم لوگ سچ کہتے ہو خیر دیکھو تو ہوتا کیا ہی اگر یہ لوگ اپنا سر پٹک پٹک کر مر بھی جاینگے
تب بھی کوہ پر آنا بسا دشوار ہی مین نے وہ تدبیر کی ہی آخر کو عاجز ہو کر واپس جاینگے مین نے
بہت بڑا کام کیا ہی سب ساکنان طلسم پر احسان کیا ہی سب کی جانین بچائین ہین سب
خوشامد سے کہہ رہے ہین کہ اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو آپ پر اپنا بھروسہ بادشاہ طلسم
کیون فرماتے اور آپ کے پاس اپنے دشمن کو کیون قید کرتے اور آپ کو اس کوہ کا کیون
حاکم کرتے کیونکہ یہی تو مقام ہی یہان آپ ہی ایسے زبردست و عقلمند ساحر کی ضرورت
تھی اگر یہ مرحلہ فتح ہو گیا گویا تمام طلسم فتح ہو گیا آپ نے بہت معقول تدبیر کی ہی اگر آپ
نہ ہوتے تو کبھی یہ امر نہ ہوتا ایسی تدبیر کون کرتا اور کون یہ تدارک کرتا اسی تدارک کے
لئے یہ کام تھا آپ کی عقل کو کون پہونچ سکتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ انکی ان باتون سے
بے ستون کا یہ حال ہی کہ مثل خربے دم کے پھولا جاتا ہی اپنے جامہ سے باہر ہی چہرہ فرط
خوشی سے سرخ ہو رہا ہی اور یہ کہہ رہا ہی کہ یہ سب استاد کی خدمت کا اثر ہی اور آپ
لوگون کی عنایت اور قدردانی شہنشاہ شندکال کی مہربانی اور پرورش ہی یہ کہہ رہا
تھا وہ لوگ بدحواس آکر پہونچے جو کہ دریا کی طرف کوہ پر بیٹھے ہوئے پاسبانی
کر رہے تھے آتے ہی سلام کیا اور کہا کہ یا بادشاہ بڑا غضب ہوا اور نئی بات ہی ہم نے
آج تک نہ دیکھی نہ سنی جو آج آنکھ سے دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے کیا بے خبر ہین جلد خبر
لیجئے طلسم کشا کوہ پر آگیا ہمارا افسر کنارے پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی اور طلسم کشا کو روک رہا
ہی یہ جو سنا تو بے ستون نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ کیا کیا پھر تو کہنا میری سمجھ مین
نہ آیا کیسا طلسم کشا اور کیسا آنا یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا دیوانے ہوئے ہوا سینے

حواس درست کرو کیا کچھ تم لوگون کو خبط ہو گیا ہی بھلا طلسم کشا کیونکر آسکتا ہی تین طرف تو
ہین نے سحر کر کے راہ بند کر دی ہی چوتھی طرف دریا حائل ہی اب طلسم کشا کیونکر آئے گا کیا
مچھو بنکر آئے گا یا مگس بنکر معلوم ہوتا ہی کہ تم نے خواب دیکھا ہی اور خواب دیکھ کر یہان چلے
آئے واپس جاؤ اپنے حواس درست کرو انھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین اپنی
آنکھ سے دیکھا ہی کہ طلسم کشا کشتی پر سوار دریا کی طرف سے چلا آتا ہی اور دریا کا پانی بلند ہو
جاتا ہی اور دونون حکیم کچھ پڑھ پڑھکر پانی پر دریا کے دم کر رہے ہین جب ہم نے یہ واقعہ
دیکھا تو ہم نے اپنے افسر کو خبر کی وہ اُدھر کو گئے پہلے اُنکو بھی یقین نہ آتا تھا جب اُنھون نے
اپنی آنکھ سے دیکھ لیا تو ہم سے کہا کہ جا کر بادشاہ کو خبر کرو اور ہم طلسم کشا کو روکتے ہین خداوند
نعمت طرفہ ماجرا یہ ہی کہ نہ تو کشتی پر کوئی ملاح ہی نہ ناخدا ہی صرف طلسم کشا سوار ہی اور کشتی چلی
آتی ہی اب چاہے آپ کو یقین آئے چاہے نہ آئے ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا ہم بری ہو گئے
اب ہم پر کوئی الزام نہین عائد ہو سکتا ہی اور یہ کارروائی دونون حکیمون کی ہی یہ سُن کے
بے ستون کے حواس جاتے رہے اور کہنے لگا کہ یہ امر اگر درست ہی تو بڑی خرابی ہوئی
اب سر دست اُدھر کی راہ مسدود نہین ہو سکتی ہی خیر دیکھا جائے گا اگر طلسم کشا اکیلا
آتا ہی تو آنے دو بنا کیا لے گا اب ایسا جری و بہادر ہو گیا کہ اسّی ہزار ساحرون کو والا
صاف نکلا ہوا چلا جائے گا یہ غیر ممکن ہی اگر ساحر بھی ہوتا تو مقام خیال کرنے کا تھا
اکیلا ہمارا کیا کر سکتا ہی اگر ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی وہ خاک
کے نیچے تپ جائے گا یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم سب جا کر سحر کر کے روکو اگر طلسم کشا
جیسا کہ یہ کہتے ہین کہ آتا ہی تو مجھکو اطلاع دو تاکہ مین بھی آؤن یہ حکم پا کر سب سردار
اسباب سحر سے آراستہ ہو ہو کر طرف دریا کے چلے بے ستون نے اُسیوقت اہل
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہو جائین اور خود اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگا وہ سردار
جنکو بے ستون نے روانہ کیا تھا وہ اُسوقت آ کر پہونچے کہ وہ ساحر جو کہ یہان
موجود تھے سحر کر رہے تھے اور روک رہے تھے کشتی رُکتی نہ تھی سحر کر کے عاجز ہو رہے
تھے اور باہم کہہ رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین کیونکر روکین ہم تو پریشان ہو گئے سحر

اُڑاتے گئے اور کشتی رُکتی نہین ہی کہ یہ سردار آکر پہونچے اُنھون نے ان لوگون سے دریافت
کیا کہ طلسم کشا کہان ہی اور کدھر سے آرہا ہی ان سب نے کشتی کی طرف اشارہ کرکے کہا
کہ دیکھو وہ کشتی چلی آتی ہی ہم تو سحر کرکے تھک گئے مگر کشتی پر سحر اثر نہین کرتا ہی گولے بھی
مارے برف بھی برسائی آگ بھی پتھر بھی برسائے نارنج و ترنج بھی مارے مگر کچھ اثر نہ ہوا
وہ کشتی اُسی طور سے چلی آتی ہی ان سردارون نے یہ سُنکے اور اُس کشتی کو آتے دیکھکے
ان سب سے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم لوگ سحر کرکے روک لین یہ تمھارے روکے سے نہ رکیگی
کیونکہ تم لوگ معمولی سحر کرتے ہوگے اس سبب سے اُسپر اثر نہین کرتا ہوگا یہ جو ان سب نے
سُنا اپنے دل مین اور باہم اشارون مین یہ کہکر ہنسے کہ ہم تو معمولی سحر کرتے تھے اس سبب سے
نہین رُکی اب یہ آئے ہین کمال کا سحر کرکے روک لینگے یہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
ہین وہ سردار سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کشتی کو آتے دیکھکر ہر ایک نے جھولی سے ترنج
و نارنج وغیرہ نکالکر اور کشتی کو نشانہ بناکر اور تاک کر سحر کرنا شروع کیا بفضل خدا سے ایک
کا بھی سحر کشتی تک نہ پہونچا سب نارنج و ترنج سرد ہوکر دریا مین گرپڑے یہ رنگ
دیکھکر ان ساحرون کے حواس جاتے رہے کہ ہم نے وہ ترنج و نارنج سحر کے مارے ہین مگر
کسی نے اس کشتی اور طلسم کشا پر اثر نہین کیا بلکہ قریب تک نہ پہونچا یہ وہ نارنج و ترنج
تھے کہ جنکو ہم نے ایک عمر صرف کرکے اور بہت محنت و مشقت کرکے تیار کیا تھا کیسا
ہی ساحر زبردست ہوتا اور ہم اُسپر مارتے تو وہ بھی نہ روک سکتا اور یہ سحر اُسکا کام تمام
کرتا یہ باہم باتین کرکے سب نے ملکر سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا کا پانی شق ہوا اور ایک
بہت بڑا مگر پیدا ہوا ایسا کہ اگر دم ماردے تو کشتی کا پتہ بھی نہ معلوم ہو کہ کشتی دریا مین
تھی یا نہین تھی اور وہ چلا نفس کشی کرتا ہوا طرف کشتی کے جب قریب پہونچا پانی ہوکر
اُسی پانی مین مل گیا اور ایک دھوان تھا کہ اُڑ گیا لوگ اور پریشان ہوئے اب تو
متواتر سحر کرنے لگے کسی نے سحر کرکے ہزارون برقین چمکا کر گرائین کسی نے ایسا سحر
کیا کہ تمام دریا مین آگ لگ گئی مگر کسی کے سحر نے کشتی پر اثر تک نہ کیا کشتی اُسی طور
سے چلی آتی ہی بلکہ یہ دوسرا امر واقع ہوا ہی کہ اب پانی بلند ہونے لگا ہی بہت تیزی کے

ساتھ جب یہ سردار بھی عاجز ہوئے اور کشتی نہ رکی اور نہ سحر نے اثر کیا بلکہ دیکھا کہ کشتی چلی آتی ہے
اور پانی دریا کا بلند ہو رہا ہے اُسکے ساتھ کشتی بھی بلند ہوتی ہے تو خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پانی
بلند ہوتے ہوتے پہاڑ کے کنارے تک پہونچ جائے اور کشتی قریب آجائے تو بڑی خرابی
ہوگی باہم صلاح کی کہ بادشاہ کو خبر کریں بس انھین سے چند سردار بے ستون کو خبر
کرنے کو چلے اور باقی سب اُسی مقام پر کھڑے رہے اور سحر کرنے لگے اور اب جسقدر ساحر
اُس مقام پر ہین ادنیٰ و اعلیٰ سب سحر کر رہے ہین اور ایک تلاطم و شور و غل مچا ہوا ہے کہ
طلسم کشا کشتی پر سوار چلا آتا ہے روکو آگے نہ دو ہر ایک اپنا سحر کر رہا ہے اُدھر ان سردارون
نے جاکر بے ستون کو خبر کی بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا چند سردار جو کہ
بہت معزز تھے وہ نہین گئے تھے سب حاضر دربار تھے اور بیرون قصر اسّی ہزار کا لشکر
تیار کھڑا ہوا تھا بے ستون سردارون سے کہہ رہا تھا کہ اُن سردارون نے وہان جاکر
اور سب حال دریافت کر کے ہم کو اطلاع نہ کی معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگون نے سب
جھوٹ کہا ہے اگر سچ ہوتا تو ضرور خبر کرتے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچے بے ستون
نے اُنکو دیکھ کر کہا کہ کیون کیا خبر لائے وہ واقعہ سچ ہے یا جھوٹ جلد بیان کرو انھون نے
عرض کیا کہ کیا بیان کرون جسقدر اُن لوگون نے عرض کیا تھا سب سچ ہے ہم سب
نے جاکر دیکھا تو واقعی ایک کشتی پر طلسم کشا سوار ہے اور وہ کشتی مانند تیر کے اس طرف
چلی آتی ہے جو ساحر وہان موجود ہین سب سحر کر رہے ہین سحر بالکل اثر نہین کرتا ہے ہم
سب نے اُنکو ہٹا کر اور ہم نے ملکر اُس کشتی پر سحر کیا اور وہ وہ سحر کیے کہ جو ہمارے کمال
کے تھے اور بہت مشقت سے بنائے تھے وہ سب صرف کیے مگر بالکل بیکار ہوئے
کشتی اُسی طرف کو چلی آتی ہے بلکہ ایک نئی بات اب پیدا ہوئی ہے کہ پانی جوش کھا کر
بلند ہونے لگا ہے اور کشتی بھی اُسکے ساتھ بلند ہوتی جاتی ہے جب ہم عاجز اور پریشان
ہوئے اور ہمارے سحر برباد ہوئے ہم نے دیکھا کہ کشتی پر اثر نہین کرتے ہین تو ہم نے خیال
کیا کہ آپ کو خبر کریں بس ہم یہان حاضر ہوئے یہ جو اُن سردارون سے کہا بے ستون
خود اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ چلو مین خود چلتا ہون اور روکتا ہون یہ کہکر مع سردارون کے باہر آیا

لشکر تیار تھا کل لشکر کو لے کر تخت سحر پر سوار ہو کر ایک چشم زدن مین کنارے پر دریا کے آ کے
پہونچا دیکھا کہ جسقدر ساحر اس مقام پر ہین سب سحر کر رہے ہین اور واقعی ایک چھوٹی سی کشتی
طلائی اُس مین طلسم کشا بیٹھا ہوا وہ کشتی اسی طرف کو چلی آتی ہی اور پانی اب اسقدر دریا کا بلند ہوا
ہی کہ قریب ہی کہ پہاڑ سے مل جائے اور کسی ساحر کا سحر اُس کشتی پر اثر تک نہین کرتا ہی یہ دیکھکر
بے ستون کے حواس جاتے رہے اُن سب نے بادشاہ کو دیکھکر اور جی توڑ توڑ کر سحر کرنا شروع
کیا مگر کچھ بھی نہ ہوا جب بے ستون نے دیکھا کہ سحر بالکل اثر نہین کرتا ہی کسی ساحر کا بس
لشکر کو تو یہ پہلے ہی صف بستہ ہونے کا حکم دے کر کھڑا ہوا تھا اور کل لشکر صف بستہ ہوا تھا
صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے تھے اور ملاحظہ فرما رہے تھے کہ تمام ساحران غدار و جادوگران
نابکار پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہین حربہ ہائے سحر لیے ہوئے اور سحر کر رہے ہین میری کشتی پر
کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی اب بے ستون جادو آیا ہی صاحبقران بلا خوف و خطر کشتی
مین بیٹھے ہوئے چلے آتے ہین باطمینان تمام اُدھر بے ستون جو آکر پہونچا اور سب لشکر
صف آرا ہو چکا سرداروں نے جو بادشاہ کو دیکھا مجرا کیا بے ستون نے پوچھا کہ کیا ماجرا
ہی سب نے کل حال بیان کیا بے ستون نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ مین سحر کر کے روکے لیتا ہون
یہ کہکر ان سب کو ہٹا کر مع اُن سرداران معزز کے کہ جو کہ ہمراہ تھے سب کے آگے آ کر اور کشتی
پر سحر کیا کہ ایک پہاڑ برف کا کشتی پر گرا سب نے جانا کہ کشتی غرق ہو گئی مگر اُدھر جب وہ پہاڑ
برابر قریب کشتی پہونچا دھوان ہو کر اڑ گیا بے ستون نے یہ واقعہ دیکھکر خود بھی سحر
کیا اور سرداروں سے کہا کہ تم بھی سحر کرو یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے برف برسائی کسی
نے پتھر کسی نے برقین کسی نے پہاڑ گرائے کسی نے آگ برسائی کسی نے سحر کیا کہ دریا
مین طوفان پیدا ہوا کسی نے سحر کیا کہ بڑی بڑی مچھلیان پیدا ہو کر طرف کشتی کے چلین
بے ستون نے یہ کیا کہ ایک دیوار آہنی پانی پر قائم کی مگر جو سحر اور جو اشیا سے
کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی کا عکس اُس پر پڑا وہ سحر برطرف ہو گیا اسیطور سے
دیوار بھی پلٹ گئی بے ستون اور دیگر ساحرون نے سحر کیا کہ دریا مین تلاطم ہوا اور
اژدر آتش فشان پیدا ہوا جسنے نفس کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑ کر کشتی پر حملہ کیا جب

قریب کشتی پہونچا پانی تھا بے ستون نے سحر کیا کہ اپنے سر کے بال توڑ کر اسم سحر دم کرکے پھینکے
کہ وہ زنجیر بن گئے کشتی پر ماری جب وہ زنجیر قریب کشتی پہونچی ایک شعلہ پیدا ہوا پانی مین
سے نئی بات ہی کہ آگ نے لوہے کو مثل لکڑی کے جلادیا یہ سحر بھی اسکا بیکار ہوا اب بے ستون
نے سحر کیا کہ ایک سوار مرکب سوار پیدا ہوا ہاتھ مین اُسکے گرز اُسنے آتے ہی کشتی پر گرز مارا لیکن
جیسے قریب کشتی پہونچکر گرز کا وار کیا ویسے ہی ایک شعلہ پیدا ہوا وہ سوار جلنے لگا اُسکے بعد
ایک شتر سوار پیدا ہوا وہ بھی جلگیا ایک مگر ایک سمت سے اور ایک سونس ایک جانب
سے دونون جب قریب پہونچے ایک برق چمک کر گری کہ اُسنے اُن دونون کو جلادیا
بے ستون نے سحر کیا کہ دریا کا پانی شق ہوا ایک جشتی بڑا سا پتھر لیے ہوئے پیدا ہوا اُسنے
آتے ہی وہ پتھر کشتی پر مارا مگر قریب کشتی پہونچکر پانی ہوگیا اور برق چمک کر گری کہ وہ جشتی
جل گیا بے ستون نے سحر کیا کہ ایک دیو پیدا ہوا اُسنے ہوا پر سے آگ و پتھر مارنا شروع کیے
مگر کشتی کو بالکل جنبش نہ ہوئی ذرا سی تکان نہ پہونچی جیسے وہ اس قصد سے جھپٹ کر چلا کہ
کشتی کو پنجہ مین دبا کر ڈبودون اور قریب کشتی پہونچا ایک بجلی چمک کر گری کہ اُسنے اُس دیو کو
دو کر دیا یہ رنگ دیکھ کر بے ستون اور سحر کرنے لگا اب چارونطرف سے سحر ہوا اور
مین والے ماش کے و سرسون کے و سوزن کے چھے و پیکان کے اٹھا کر مارنا شروع کیے وہ سب
اشیا کشتی پر مثل گلہاے نچھاور کے نثار ہو کر دریا مین گرین خلاصہ یہ کہ یہ لوگ سحر کرکے
تھک گئے اور کچھ نہ ہوسکا بے ستون بھی پریشان ہوا اور عاجز آکر سردارون سے کہنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر سحر کرون کہ یہ کشتی رکے اور طلسم کشا یہان تک نہ آئے یہ قصد
کرتا ہون کہ سحر کرکے راہ بند کردون تو بھی ممکن نہین ہی جب کہ اس پر سحر اثر نہین کرتا ہی اور
جو شی سحر کی سد راہ ہوگی وہ کب باقی رہے گی ضرور اُس اسم کی برکت سے جو کہ طلسم کشا
کو یاد ہی برباد ہو جائے گی کیا تدارک کیا جائے بڑی خرابی ہوئی یہ ساری کارروائی اور
تدبیر حکیمون نے کی ہی اُنھون نے کوئی تدبیر محنت کرکے کی ہی کہ جسکا یہ اثر ہی دوسرے
طلسم کشا خود صاحب اسم اعظم ہی وہ خود اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہوگا راوی بیان
کرتا ہی کہ ایک تو وہ کشتی ہی خود یہ اثر رکھتی تھی کہ اُسپر سحر اثر نہین کر سکتا تھا دوسرے

صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے اسم اعظم پڑھ رہے تھے چونکہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ بالاے کوہ مجمع اہل کوہ ہی اور سب سحر کر رہے ہین اور میرے اوپر سب کا سحر چل رہا ہی اسی سبب سے اسم اعظم کو ورد زبان لیا تھا چنانچہ جب بے ستون نے یہ سردارون سے شکایت کی سردارون نے عرض کیا کہ خداوند نعمت کیا عرض کرین ہم خود سحر کرتے کرتے تھک گئے اور جسقدر سحر ہمارے کمال کے تھے ہم نے سب صرف کیے مگر ایک بھی اثر پذیر نہ ہوا اپنے تمام جسم کو مجروح کر دیا اور خون لے لے کر صرف کیا ذرا بھی اثر نہ ہوا راوی بیان کرتا ہی بے ستون نے جواب دیا کہ یہی حال میرے بھی جسم کا ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جو مین نے مجروح نہ کیا ہو اور وہ سحر مین نے کیے ہین کہ اگر شکال بادشاہ طلسم پر کرتا تو اسکو بھی اپنے کو بچانا بہت دشوار ہوتا اور بہت مشکل مگر یہان پر کسی نے اثر نہ کیا سب بیکار ہو گئے یہ تقریر بے ستون سردارون سے کر رہا تھا اور ساحر سحر کر رہے تھے کہ یکایک وہ پانی ایسا بلند ہوا کہ کوہ کے کنارے سے مل گیا اب تو اور تلاطم برپا ہو گیا اور ہر ایک اسباب سحر کو اُٹھانے لگا اور یہ غل ہوا کہ لو طلسم کشا کوہ پر آگیا مار لو جانے نہ دو بے ستون نے اسوقت وہ وہ سحر کیے ہین اور اپنی زبان کو چاک کر کرکے خون دیا ہی مگر ذرا بھی اثر نہ ہوا ایک بار کشتی مثل تیر شہاب کے کنارے پر پہاڑ کے آلگی اور قائم ہوئی جیسے کشتی کنارے پہونچی اور قائم ہوئی ویسے ہی صاحبقران نے کشتی سے جو جست کی پہاڑ پر پہونچ گئے بیچ مین ساحرون کے جست کر کے پہونچے انکے جست کے ساتھ ہی خواجہ نے بھی جست کی وہ بھی پہاڑ پر تھے بس چارون طرف سے صاحبقران پر سحر ہونے لگا کوئی نارنج مارتا ہی کوئی ترنج کوئی گولہ کوئی ماش کے دانے کوئی سرسون کے دانے کوئی رائی کوئی کالا دانہ کسی نے سحر کیا کہ گنبد بنکر طیار ہو گیا اُس سے سوار پیدا ہوا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا کسی کے سحر سے اژدر پیدا ہوا کسی کے سحر سے شیر ببر کسی کے سحر سے نیل گاو کسی کے سحر سے گینڈا کسی کے سحر سے ارنا بھینس کسی کے سحر سے کرگدن کسی کے سحر سے دیو کسی کے سحر سے برق چمک کر گری کسی نے سحر کیا آگ برسنے لگی کوئی سنگ دل تیر برسانے لگا کوئی سرد مزاج برف گرانے لگا

کوئی خاک اُڑاتے لگا بے ستون تو سب ساحرون کے بیچ مین ٹھوڑا جو اسب کو ترغیب جنگ
دلا رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسّی ہزار ساحرونکا سحر صاحبقران پر ہورہا ہی صاحبقران اسم
اعظم باآواز بلند پڑھ رہے ہین جسکی برکت سے سحر باطل ہو رہا ہی کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی
عقرب سلیمانی اُنکے ہاتھ مین علم ہی ساحرون کو برابر قتل کر رہے ہین خون کے دریا بہہ رہے
ہین ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ کبھی پس پشت صاحبقران
ہوتے ہین اور جو حریف صاحبقران پر حربہ کرتا ہی اُسکو قتل کرتے ہین کبھی ساحرون کے
غول مین جاکر حقہ ہاے آتشبازی زنخ دیتے ہین کہ جس سے سیکڑون ساحر جل جاتے ہین یہ سبکو
دیکھتے ہین انکو کوئی نہین دیکھتا ہی یہ نوبت ہی کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے ہاتھ مین لیکر سر
ہلایا کہ یہ میرے سر پر بار کیسا ہی اُسنے سر ہلایا انھون نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ اسکی گردن
سے سر اُڑ گیا یہ کود کر دوسرے کے دوش پر جا بیٹھے وہ جھجکا تھا کہ انھون نے اُسکا بھی کام
تمام کیا کسی کا شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی کے لپٹ کر خنجر مارا کہ وہ صاف داخل
دوزخ ہوا بھی اُسی حالت مین لوٹ لگائی سیکڑون کے پاؤن قلم کرڈالے اسی طور سے
خواجہ قتل کرتے ہوئے طرف بے ستون کے جاتے ہین یہ سب کو دیکھ رہے ہین ان کو
کوئی نہین دیکھتا ہی عجب طرح کی جنگ ہورہی ہی لوگ حیران ہین کہ یہ کیا نئی آفت ہی کہ
خود بخود سر اُڑ جاتا ہی پاؤن کٹ جاتے ہین شکم چاک ہوجاتا ہی یا خود بخود آگ کا شعلہ
پیدا ہوکر جلا دیتا ہی ایک تو طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اُسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی
دوسری آفت یہ ہی کہ ہم خود بخود ہلاک ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پیر یا کوئی
موکل دونون حکیمون نے طلسم کشا کے ساتھ کر دیا ہی جو کہ ہم لوگو نکو قتل کرتا ہی خواجہ
جہان دیکھتے ہین کہ صاحبقران پر کفار نے مجمع کیا ہی یہ وہان پہونچکر اُس مجمع کو درہم
برہم کر دیتے ہین صاحبقران اس قصد سے لڑتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے
جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچ جاؤن اور اُسکو قتل کرون تاکہ قصہ پاک
ہو کوہ بے ستون فتح ہوجائے بادشاہ سابق رہائی پائے لوح طلسم ہاتھ آئے اور
خواجہ بھی اس قصد سے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچکر عیاری کرکے بے ستون

تو اسیر کرلون اس مقام پر بڑا مجمع ہی ہزارون ساحر قتل ہورہے ہین اب صاحبقران نے
دونون ہاتھونمین تلوارین علم کرلی ہین دو دستی تلوار سے لڑ رہے ہین برابر وار پر وار کررہے ہین
تیغ سرونکا برس رہا ہی لاشون کا انبار ہی بازار مرگ گرم ہی ہر ایک نقد جان سے گوہر بے بہائے
مرگ کا خریدار ہی سر مثل اولے کے گر رہے ہین خون کا دریا بہہ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ
وہ کشتی اسیطورس کنارے پر پہاڑ کے پانی پر قائم ہی اور اسیطورس سے پانی بلند ہی یہان
صاحبقران لڑ رہے ہین زیر کوہ سب آوازین آرہی ہین ساحرون کے مرنے کی اور نعرہ
صاحبقران کی دونون حکیم بیقرار ہورہے ہین اور کل اہل لشکر کہ کس طور سے ہم پہونچ جائین
اور شریک جنگ ہوکر لڑین اور اپنے آقا و مالک کی کمک کرین وہان بالاے کوہ یہ نوبت
ہی کہ جب ایک ہاتھ صاحبقران کا تھک جاتا ہی تو دوسرے ہاتھ سے لڑنا شروع کرتے
ہین جب وہ ہاتھ تھک جاتا ہی تو اس ہاتھ سے بعض وقت دونون ہاتھون سے لڑتے ہین سرون کے
ڈھیر لاشون کے انبار لگا دیے ہین دریاے خون بہ رہا ہی جب ساحرون کا زیادہ تر مجمع ہوتا
ہی اسوقت صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان پکار کر فرماتے ہین اُسکی برکت سے تمام
ساحرون کا سحر دفع ہوجاتا ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران لڑتے بڑھتے قریب بے ستون
پہونچ گئے یہان پر ہزارون کا کھیت ہوا سیکڑون جان سے مارے گئے اور خواجہ تو بالکل
قریب بے ستون کے جا کر کھڑے ہوگئے اور یہ قصد کر رہے ہین کہ عیاری کرکے پکڑ لون اُدھر
بے ستون نے جو دیکھا کہ طلسم کشا کسی کے روکے سے نہین رُکتا ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا
آتا ہی اور اسکا رُخ میری طرف ہی ہزارون کو مار کر ایک اکیلے نے گرا دیا ہی ساحرون کا سحر
بالکل بیکار ہی اُسکے حواس جاتے رہے یہ خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون اب تو
کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی بڑی خرابی ہوئی اس امر کا علم نہ تھا کہ طلسم کشا
سے طاقت آجائے گا ورنہ اسکا بھی بندوبست کر دیا جاتا مگر ہوتا کیا جب کہ ہزارون ساحرون
کے سحر نے اثر نہ کیا تو وہ کیا سحر روک لیتا یہ بالکل میرا خیال خام ہی اب کوئی صورت
ایسی تجویز کرون کہ میری بھی جان بچے اور ساکنان طلسم کی بھی اور طلسم بھی باقی رہے اگر
میری جان نہ بچے بلا سے نہ بچے مگر ساکنان طلسم کی تو جان بچے اور طلسم تو باقی رہے وہ تدبیر ہی

بس سوچتے سوچتے اسکے ذہن مین یہ بات پیدا ہوئی عقل نے یہ راے دی کہ یہی وقت بادشاہ
سابق کے قتل کرڈالنے کا تو اسوقت قتل کرتا تھا جبکہ طلسم کشا دور تھا اب کیون
نہین قتل کرتا ہی کہ جبکہ طلسم کشا قریب آگیا ہی اور کوہ پر چڑھا ہوا لڑ رہا ہی بس بادشاہ طلسم کو
قتل کرکے یہ قصہ بھی پاک کر اگر بادشاہ طلسم قتل ہوجائیگا تو یہ امر ہوگا کہ لوح طلسم کشا کو
نہ ملے گی جب لوح نہ ملے گی تو پھر طلسم کا فتح ہونا محال ہی مین مارا گیا بلا سے مارا گیا طلسم و سلطنت
طلسم تو بچے جو کہ خیرخواہ و نمک حلال ہوتے ہین وہ اپنے کو بچاتے نہین ہین مالک کی
خیرخواہی کرتے ہین اور اسکو ہر آفت سے بچاتے ہین اپنی جان دیتے ہین بس یہی راے بہتر ہی
کہ بادشاہ سابق کو جو کہ میرے پاس مدت سے اسیر ہی قتل کرڈالون کیونکہ طلسم کشا اسی کے لیے
کرنے کی فکر مین زیادہ تر یہان آیا ہی اور اسی فکر مین ہی اور اسی امر کی کوشش کر رہا ہی جب
اسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین جسکی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور جسکے لیے مین نے اسقدر
کوشش کی تھی وہ بھی زندہ نہین ہی اسکو دشمنون نے قتل کرڈالا تو پھر یقین ہی کہ اُس کی
بھی ہمت پست ہوجائے کیونکہ یہ امید قطع ہوجائیگی کہ اب لوح طلسم کا دستیاب
ہونا غیر ممکن ہی جب لوح نہ دستیاب ہوگی تو طلسم کا فتح ہونا دشوار ہی جب طلسم نہ فتح
ہوا تو یہ کوشش کرنا بیکار ہی بس اس تدبیر سے طلسم بھی بچا اور کوہ بھی بربادی سے
محفوظ رہا اور میری جان بھی یقین ہی کہ طلسم کشا ایسے اپنے خیال کرکے واپس چلا جائیگا
ایک منٹ نہ ٹھہرے گا یہ خیال کرکے اور یہ راے ٹھہرا کر سوچنے لگا یہ امر تو نے قرار دے لیا
اور خوب طور سے اسکی بہترائیان اور خرابیان دل نشین کرلین کسی قسم کی خرابی نہین ہی
اب برلیے قتل بادشاہ سابق طلسم روانہ کسی کو کرون اگر خود جاتا ہون تو یہان سے نکلنا
دشوار ہی دوسرے لشکر بے سردار کا ہوجائیگا ایسا نہ ہو کہ بھاگ کھڑا ہو تیسرے مین
ادھر گیا ادھر طلسم کشا نے سب کو قتل کرکے میرے پاس پہونچا یا اپنے کو تو بھی خرابی ہوگی
اور نہ کوئی ساحر ایسا صاحب اعتبار ہی کہ جسکو یہ خدمت سپرد کرون میرا یہان سے ہلنا
تو کسی صورت سے اچھا نہین ہی کیونکہ اگر مین یہان سے چلا جاؤنگا اور طلسم کشا کو معلوم
ہوگا کہ بے ستون جادو نے جا کر اپنے ہاتھ سے بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرڈالا وہ ضرور

اُسکے خون کے معاوضہ مین مجکو قتل کریگا میری جان مُفت برباد ہوگی اُسی کے ساتھ کوہ بھی برباد ہوگا جو میرا انشا ہی وہ فوت ہو جائیگا اگر مین کسی کو روانہ کرکے قتل کرا ڈالونگا تو اس امر سے محفوظ رہونگا بس میرا جانا کسی طور سے صلاح وقت نہین ہی چونکہ یہ بہت بڑا مرد عاقل و دانا ہی اپنے دل سے خود بخود ایک بات تجویز کرتا ہی اُسکے بعد اُسکے سب پہلو دیکھ بھال کر اور جو خرابیان ہوتی ہین پہلے اُنکو نکالتا ہی اُسکے بعد اچھائیون پر نظر کرتا ہی جب دونون پہلو اپنے حق مین اچھے دیکھ لیتا ہی اور بہتر جان لیتا ہی اُسوقت اُسپر عمل کرتا ہی جب اسنے یہ سوچ لیا کہ بادشاہ سابق طلسم کے قتل کرنے مین یہ نفع ہی اب اسنے سوچا کہ کیونکر قتل کرون خود جا کر قتل کرون اپنے ہاتھ سے قتل کرنے مین خرابی پائی اُسکو ترک کیا اب تجویز کرنے لگا کہ کسکو اس امر کے لیے روانہ کرون کہ جو کہ صاحب اعتبار ہو اور بہت ہوشیاری سے کام کرے سوا میرے اور اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ ہونے پائے یہ تجویز کرکے اب بے ستون نے نگاہ دوڑانا شروع کی چارون طرف اور ڈھونڈھنا شروع کیا کہ کسکو اس کام کے لیے مقرر کرون یہ دیکھ رہا تھا کہ اسکی نگاہ ایک ساحر پر پڑی کہ جو کہ ضعیف اور مرد کبیر سن تھا اور بے ستون کے نزدیک صاحب دیانت و اعتبار تھا کیونکہ اسی نے بے ستون کو مثل فرزندون کے گودیون مین پالا ہی بہت بڑا دوست بے ستون کا ہی بے ستون کے پسینہ پر اپنا خون گرانے کو مستعد ہی اگر کوئی اسکا سر بھی کاٹ ڈالے تو یہ راز بے ستون کا کسی سے نہ کہے جیسے ہی نگاہ بے ستون کی اسکے اوپر پڑی دیکھا کہ لڑ رہا ہی ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ اے اشراق آدم خوار ذرا میرے پاس آؤ تم سے ایک بہت بڑی ضرورت ہی یہ سُننا تھا کہ اشراق آدم خوار نے فوراً اپنے کو بے ستون کے پاس پہونچایا ایک منٹ کا عرصہ بھی نہ لگا یہ عرض کر چکا ہون کہ خواجہ برابر بے ستون کے کھڑے ہوئے ہین اس قصد سے کہ اسکو عیاری کرکے پکڑلون خواجہ تدبیر کر چکے تھے کہ بے ستون نے اشراق کو پکارا خواجہ نے خیال کیا کہ اس امر کو بھی دیکھ لون کہ اسنے اشراق کو کس غرض سے پکارا ہی شاید کوئی اور صورت نکل آئے اور کام پورا ہو جائے کوئی ایسی ہی

ضرورت شدید ہے کہ جسکی غرض سے بے ستون نے اس ساحر کو طلب کیا ہے خواجہ پہلو سے
بے ستون مین کھڑے ہوئے اپنے دل سے باتین کر رہے تھے حمزہ صاحبقران لڑتے بھڑتے
ساحرون کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے تھے طرف بے ستون کے کہ اشراق جادوگر پہونچا
اور بولا کہ کیون آپ نے مجھکو یاد فرمایا ہے بے ستون نے کہا کہ ما بدولت نے تم کو ایک ضرورت
سے یاد کیا ہے ذرا گوشہ مین چلو تو تم سے وہ ضرورت بیان کرون راوی کہتا ہے کہ بے ستون و
اشراق آدم خوار اُس مقام سے ہٹکر ایک گوشہ مین آئے اور خواجہ بھی آئے انکے نزدیک
تو سوائے انکے تیسرا نہ تھا یہ نہ جانتے تھے کہ جان کا ملک الموت بھی موجود ہے مثل ہمزاد
کے جب گوشہ مین یہ دونون پہونچے تو بے ستون نے کہا کہ ای اشراق آدم خوار طلسم
کشا تو برابر میرے ساحرون کو قتل کر رہا ہے اور کسی کا سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہے اور وہ میری
طرف چلا آتا ہے مین نے دیکھا ہے کتاب سامری مین کہ اگر مین قتل ہوا اور کوہ بے ستون
برباد ہوا تو اول تو راہ مرحلہ سوسن جادو کی کھل جائے گی دوسرے بادشاہ سابق
طلسم رہا ہو جائے گا وہ لوح کا پتہ طلسم کشا کو دے گا بلکہ خود تلاش کرکے لوح لا دیگا
اور شریک ہو کر طلسم کو فتح کرائے گا تیسرے میرے قتل کا تیغہ بھی وہی لائے گا جب
مین قتل ہونگا میرا قتل ہونا گویا طلسم کا برباد ہونا ہے ای اشراق ایک تدبیر سے
میری بھی جان بچتی ہے اور طلسم بھی بچتا ہے اگر تم کوشش کرو جو مین کہون اُسپر عمل کرو اور
اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو تو مین بیان کرون اشراق نے جواب دیا کہ ہم لوگ نمک
حلال ہین سر کٹ جائے گا مگر آپ کی بات نہ رائیگان ہوگی اور آپ کے راز سے
کوئی نہ آگاہ ہوگا اور جو آپ فرمائینگے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا آپ شوق سے فرمائین
بے ستون نے جب اُسکو پختہ پایا تو کہا کہ میرے ذہن مین یہ تدبیر آئی ہے کہ مین تمکو
نشان دے کر زندان خانہ طلسم مین بادشاہ سابق کے پاس بھیجون اور تم جا کر اُس کو اُس مقام
پر قتل کر ڈالو تاکہ یہ قصہ ہی پاک ہو جائے نہ وہ زندہ رہے گا نہ طلسم کشا اُسکو رہا
کرے گا نہ وہ میرے قتل کا تیغہ دے گا نہ مین قتل ہونگا نہ یہ کوہ برباد ہوگا نہ راہ
مرحلہ سوسن کی کھلے گا نہ لوح کا پتہ چلے گا نہ طلسم فتح ہوگا اور بدون اُس تیغہ کے

جوکہ پکارے بلند آواز طلسم کشا کولا کردے گا اور کسی تلوار سے قتل نہ ہونگا تمھاری تھوڑی سی زحمت کرنے سے ہزارون کی اور میری جان بچتی ہی اور شنکال بادشاہ طلسم پر تمھارا احسان ہوگا کہ تمھاری کوشش سے طلسم بربادی سے بچے گا یہ جو بے ستون نے کہا کہ تم جاکر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جو کہ قید ہی اشراق نے بھی سُنا خواجہ نے بھی خواجہ نے دل مین کہا کہ کیا حرامزادہ ہی کیسی صاف تدبیر سوچا ہی واقعی اسکی رائے بہت ٹھیک ہی اس نے بہت بڑی فکر کی ہی اپنا خیال جو ظاہر کیا ہی بہت درست ہی صاحبقران زیادہ تر اسی غرض سے کوہ پر اسکے قتل کرنے کو آئے ہین مگر کیا ہوتا ہی اسنے تو اپنے نزدیک قصہ پاک ہی کیا تھا مگر خداوند کریم نے خوب مجکو پہونچا دیا اگر مین نے عیاری کرکے اُسکی جان نہ بچائی تو کچھو کام ہی نہ کیا یہ ذرا چلے تو مین بھی اسکے ہمراہ ہونگا خواجہ تو یہ سوچ رہے تھے اور دل سے کہہ رہے تھے اُدھر اشراق نے بے ستون کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم جاکر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جو کہ اسیر ہی مین قتل کرنے پر موجود ہون مگر مین اسکے زندان خانہ سے آگاہ نہین ہون جو جاکر قتل کرون بے ستون نے جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو تم پر کیا منحصر ہی سوائے میرے کوئی بھی آگاہ نہین ہی مگر مین تم کو نشان دیتا ہون اور پتہ دیتا ہون اشراق نے عرض کیا کہ فرمایئے بے ستون نے کہا کہ اے اشراق تم یہانسے برابر چلے جاؤ ایوان شاہی مین اور بیچ کا جو دالان ہی جہان بڑا تخت بچھا ہوا ہی اُسکو اُٹھانا اور فرش ہٹانا جب زمین ظاہر ہو تو مین تم کو ایک انگشتری دیتا ہون وہ انگشتری اُس زمین پر رکھنا اور کہنا کہ تحافظ جادو مجکو راہ دو وہ مین زندان خانہ تک جاؤنگا مجکو بے ستون نے روانہ کیا ہی اور یہ انگشتری اپنی مجکو نشانی دی ہی جب تم یہ کہوگے تو تڑاقہ ہوگا اور ایک دروازہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل لگا ہوا ہوگا تم اس انگشتری کو اُس قفل سے مس کرنا وہ قفل کھل جائے گا تم دروازہ کھول کر اندر جانا پہلے تم کو ایک نارنگی ملے گی اُسکے بعد ایک آئینہ ملے گا جب تم اُس راہ کو طی کرکے نیچے پہونچوگے تو ایک اژدر تم کو روکے گا تم اُسکو یہ انگشتری جو کہ مین تم کو دونگا دکھا دینا وہ ہٹ جائے گا اُسکے ہٹ جانے سے اور ایک دروازہ نظر آئے گا وہ بھی بند ہوگا اُسکو بھی اُسیطور سے مس کرکے

قفل کھولنا جب وہ کھل جائے تو اندر جانا ایک زینہ ملے گا اور وہ سد راہ ہوگا تم اُس سے
کہنا کہ مجھکو بے ستون نے بھیجا ہی میرے پاس اُنکی نشانی موجود ہی پھر وہ مزاحم نہ ہوگا تم
برابر چلے جانا تھوڑی دیر کے بعد اور ایک دروازہ ملے گا اُسکو بھی اِسی طور سے کھولکر اندر
جانا اب ایک صحرا ملے گا جب تم صحرا کو تمام کرکے وسط صحرا مین پہونچو گے تو ایک پتھر
تم کو ایک سنگ سیاہ زمین پر پڑا ہوا نظر آئے گا تم اُس پتھر کو اُٹھانا ایک زینہ ظاہر ہوگا
اُس زینہ پر بلاخوف چلے جانا جب زینہ تمام ہوگا تو تم کو ایک صحرا ملے گا بعد تھوڑی
دور کے تم کو زندان خانہ کی دیوار نظر آئے گی اُسکے گرد ہزاروں ساحر کھینچے ہوئے حفاظت
کر رہے ہونگے تم کو دیکھکر سب دوڑینگے تم اُنسے کہنا کہ ہم کو اپنے افسر کے پاس لے چلو
ہم کو بے ستون نے بھیجا ہی بس وہ تم کو اپنے افسر کے پاس لے جائینگے اُس کا نام
پاسبان جادو ہی جب تم اُسکے پاس جاؤگے وہ پہلے تم سے اپنا نام دریافت کریگا
تم اُسکو نام بتا دینا پھر وہ تم سے کہے گا کہ کوئی نشانی لائے ہو تم جو انگشتری مین تم کو دونگا
وہ اُسکو دیدینا وہ اُسکو لیکر اور دیکھکر کہے گا کہ کوئی تحریری نشانی لائے ہو تم جو خط
مین تم کو دونگا اُسکو دے دینا وہ اس تحریر کو دیکھکر تم سے یہ کہے گا کہ زندان خانہ
کے قفل کی کنجی میرے پاس نہین ہی مین کیونکر قفل وا کرون تم کہنا کہ مین کنجی لایا ہون
مین کنجی تم کو دیتا ہون تم کہنا کہ میرے پاس ہی یہ کہکر کنجی اُسکو دکھا دینا جب تم کنجی
دکھا دوگے تو وہ یہ کہے گا کہ اگر کنجی تمھارے پاس موجود ہی شوق سے قفل کھولکر
اندر جاؤ کوئی منع نہین کرتا ہی بس تم قفل کھولکر اندر جانا وہان ایک قفس چھت مین
لٹکا ہوگا اُسکو اُتارنا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ مین ایک تم کو لوح دونگا بس تم وہ لوح اُس
قفس کو دکھانا وہ خود بخود نیچے چلا آئے گا اُس مین بادشاہ سابق طلسم قید ہی بس اُسکو
باہر نکالکر فوراً قتل کر ڈالنا ایک اُسکی نہ سننا وہ بہت کچھ فریاد و زاری کرے گا تم
تم نہ سننا اسیر رحم کھانا گویا اپنے حق مین اور سب ساکنان طلسم کے حق مین کانٹے
بونا اور سب کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اشراق نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین
مین بالکل ترس نہ کھاؤنگا ایک ہی وار مین کام اُسکا تمام کرونگا اور جسطرح سے

آپ نے فرمایا ہی اُسیطورسے راہ کو طی کرونگا لائیے وہ سب اشیا یہ تو فرمائیے کہ شنگال تو
نہ ناراض ہونگے بے ستون نے جواب دیا کہ ناخوشی کی کونسی بات ہی جو ناخوش ہونگے
بلکہ خوش ہونگے اگر کچھ خفا بھی ہونگے تو ہم سمجھا بجھا کر راضی کر لینگے تم بہت جلد جاؤ
یہ کہکر جھوڑے سے ایک انگشتری و ایک لوح آہنی اور ایک کنجی نکالکر دی اور ایک
لفافہ بند جھولی سے نکالکر اشراق کو دیا اُسپر کچھ تحریر کر دیا اشراق سے کہدیا کہ
مین نے تمھارا نام لکھدیا ہی کہ مین اشراق کو روانہ کرتا ہون کہ یہ بادشاہ طلسم کو قتل
کر ڈالے تم مانع نہ ہونا یہ سُنکے اشراق نے وہ سب اشیا اپنے پاس بہت حفاظت سے
رکھے اور بے ستون سے رخصت ہوکر چلا جب بے ستون اپنے مقام پر آیا یہان آکر
دیکھا اُسیطورسے طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اور برابر لڑتا چلا آتا ہی ایک کا بھی
سحر اثر نہین کرتا ہی یہ تو یہان جنگ و پیکار کے تماشہ مین مصروف ہوا اور ساحرونکو
ترغیب دلاکر آمادہ کرنے لگا اس خیال سے کہ ذرا عرصہ ہوا اور اشراق اپنا کام کرلے
اُدھر اشراق روانہ ہوا خواجہ یہ سب حال سُن رہے تھے اور کیفیت دیکھ رہے
تھے جب اشراق روانہ ہوچکا تو خواجہ نے خیال کیا تم بھی چلو ایسا نہ ہو کہ یہ حرامزادہ
وہان جاکر بادشاہ کو قتل کرے تو سارا کام بنا بنایا بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہوگی کسی نہ
کسی طور سے بادشاہ سابق طلسم کو رہا کرو قتل نہ ہونے دو یہ تجویز کرکے خواجہ عمرو
بھی عقب مین اشراق کے روانہ ہوئے گلیم اوڑھے ہوئے ادھر تو اشراق لشکر سے
نکلکر طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا تھوڑی دور چلا تھا کہ خواجہ بھی پہونچے پہلے
تو ذہن مین آیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے اسکو اسیر کرلون اور اسکی صورت
بنکر تیار ہوکر جاؤن اور رہا کرلون پھر خیال ہوا کہ تم قسم کھا چکے ہو کہ پوشیدہ ہوکر کسی پر
عیاری نہ کرونگا یعنے گلیم اوڑھکر اگر ایسا کیا اور حمزہ کو خبر ہوئی تو پھر بڑی خرابی
ہوگی حمزہ ضرور ناراض ہونگے پھر خیال کیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ چلے
چلو جب یہ سب مرحلہ طی کرکے وہان پہونچے اور جب قفس سے نکالکر قصد کرے
کہ قتل کرون اُسوقت تو غائب کرلے اور اسکو قتل کرڈال آپ ہی خیال کیا کہ یہ تدبیر

اچھی نہین ہی سواے اس تدبیر کے کہ اسی مقام پر اسکو روک لیا جاے کسی ملازم خاص بے ستون
کی شکل بنکر اور اسکی صورت پر تیار ہوکر یہان سے جانا چاہیے یہ تجویز کرکے اپنے ہاتھ کو
دیکھا اور ہاتھ کی پشت کو تین سو ساٹھ فکر تازہ دم سامنے حاضر ہوے ایک پسند کیا فورا
اسی حالت مین قلم دوات و کاغذ نکالا اسپر کچھ تحریر کیا ایک مہر کی اسکو لفافہ مین بند کیا
لفافہ پر مہر کی اپنی صورت ایک ساحر زبردست کی جو کہ خاص مقربان بے ستون سے تھا
بنائی کیونکہ سب کو دیکھ چکے تھے جب سب باتون سے درست ہوگئے اسوقت نظر
اتاری دیکھا کہ اشراق سامنے چلا آتا ہی بس اسکو آواز دی کہ ای بھائی اشراق ذرا
ٹھہر جاؤ مجکو تم سے کچھ ضروری کہنا ہی کچھ بادشاہ نے تم کو پیام دیا ہی وہ بھی سُن لو ضروری
پیام ہی اشراق نے یہ جو آواز سنی پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو خاص مقربان بادشاہ سے
ہین دل مین کہا کہ واہ کیا خوب کہ مجھ سے تو کہا کہ تم کسی سے یہ راز نہ کہنا بس ٹھہرو نہین تو چلے
جاؤ اور دوسرے کو آگاہ کرکے میرے عقب مین روانہ کیا اسیوقت جو کہنا تھا کیون نہ
کہدیا جوان سے کے ہاتھ پیام بھیجا ہی پھر خیال مین آیا کہ اسوقت نہ یاد آیا اب جو یاد آیا
تو انکی زبانی کہلا بھیجا ہی یہ بھی تو مثل میرے ہین جب ایسا ہی سمجھ لیا ہوگا جب تو بھیجا
ہوگا یہ دل سے باتین کرکے ٹھہرا اور پکار کر کہا کہ ای احراق جلد میرے پاس آؤ جو کہنا ہو
کہدو تاکہ مین اپنے کام کو جاؤن بادشاہ کی بھی کیا حرکتین ہین آپ ہی تو جلدی فرماتے
ہین اور آپ ہی پھر دیر نکالتے ہین دوسرون کو دوڑاتے ہین جب اسنے احراق کہکر
پکارا اور یہ کلمہ کہا خواجہ سمجھے کہ مین جسکی شکل بنا ہون اسکا نام احراق ہی خواجہ نے
یعنے احراق نقلی نے کہا کہ بھائی چلا تو آتا ہون کیا کرون ایک مقام پر گرا بھی تمام
پاؤن زخمی ہوگیا اسقدر جلدی کی بادشاہ نے کہ جاؤ جلدی جاؤ مین دوڑ کر چلا ٹھوکر
کھائی گرا بارے تم مل گئے ایک ذرا ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چلا نہین جاتا ہی یہ کہتے
ہوئے اور لنگ کرتے ہوئے قریب پہونچے اور کہا کہ ای بھائی بادشاہ نے مجھے
الگ بلا کر فرمایا کہ مین نے اشراق آدم خوار کو ایک انگشتری اور لوح اور کنجی دیکر
براے قتل بادشاہ سابق کے اُسکو زندان خانہ کی طرف روانہ کیا ہی اور سب

طریقہ بیان کردیے ہین تم یہ لفافہ اُنکے پاس لے جاؤ اور اُنکو دے دینا اور کہنا کہ میرے سامنے اسکو کھولکر پڑھ لیجیے اور اپنے کام کو جایئے جو اسمین تحریر ہے اُسپر عمل فرمایئےگا بادشاہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ میرے ایوان کی طرف گئے ہین بس مین وہ لفافہ لیکر وہانسے چلا بارے آپ سے ملاقات ہو گئی اگر آپ وہان پہونچ جاتے تو بڑی خرابی ہوتی اور آفت ہوتی کیونکہ بادشاہ نے جب لفافہ دیا تھا اور تاکید کی تھی تو یہی فرمایا تھا کہ اسکو بہت جلد قبل اس واقعہ کے پہونچادو کہ وہ ایوان مین نہ پہونچنے پائین اگر ایوان مین پہونچ گئے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ ایک طریقہ مین اسوقت بھول گیا اُنکو تعلیم کرنے سے اور جب تک وہ نہ معلوم ہوگا کچھ نہ ہوگا بالکل بیکار ہوگا بلکہ اُنکی جان کا خطرہ ہے فرمایا ای بھائی احراق تم بہت جلد پہونچادو چنانچہ مین وہان سے چلا خیر تم تک پہونچ گیا یہ کہکر لفافہ نکالا اشراق نے کہا کہ بھائی جلدی جاؤ تاکہ مین اُس کو تمھارے سامنے دیکھ لون اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوکر روانہ ہون اپنے کام کو احراق نقلی نے وہ لفافہ اشراق کے ہاتھ مین دیا اشراق نے لفافہ پر مہر بے ستون کی ثبت پائی مہر کو خوب پہچانا فوراً لفافہ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ جو تہ کیا ہوا تھا نکالا اسکو کھولا اُسپر مہر تھی اب جو اشراق دیکھتا ہے کاغذ پر کچھ تحریر ہے مگر ایسی خراب روشنائی سے لکھا ہے کہ حرف بالکل محسوس نہین ہوتے ہین اب یہ غور کرکے دیکھنے لگا جب نہ دکھائی دیا قریب مُنھ کے لایا کہ شاید یہانسے دکھائی دے جیسے ہی قریب مُنھ کے وہ کاغذ پہونچا اور بھاپ مُنھ کی اُس کاغذ کو لگی ایک مرتبہ وہ حرف روشن ہوگئے اور ایک غبار سا اُن حرفون سے اور دھوان اور ایک خوشبو پیدا ہوئی وہ دھوان اور خوشبو جو دماغ مین پہونچی چونکہ ناک سے قریب تھا اشراق کو فوراً چھینک آئی اور دھم سے گرا خواجہ نے فوراً نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ریش تراشندہ ساحران و سر برندہ جادوگران شاہ عیاران یک طرفہ خنجر گذار یہ نعرہ کرکے آپ نے کہا کہ پہلے وہ انگشتری و لوح و کنجی و لفافہ جو کہ بے ستون نے دیا تھا اپنے قبضہ مین کیا اشراق کے کپڑے اتارے اُسکو تو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا آپ

اُسکی صورت پر تیار ہوئے اسطور سے کہ اگر اُسکا باپ یا ماں بھی دیکھے تو بھی نہ پہچان سکے
اور رونی کیا اصل ہی اُسکے کپڑے پہنے راوی بیان کرتا ہی کہ جہاں پر یہ واقعہ گذرا اُس مقام پر
احراق نقلی و اشراق آدم خوار کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا اور خواجہ نے اسی غرض سے
ایسے مقام پر اسکو ٹوکا تھا جب خواجہ اسکے عقب مین چلے تھے تو یہ تدبیر کرلی تھی
کہ لفافہ تیار کیا تھا بس بیہوشی سے حرف تحریر کیے تھے اور یہ اُس بیہوشی کی خاصیت
تھی کہ جب مُنھ کی بھاپ لگے جب اُس سے خوشبو پیدا ہوگی اور ایک دھوان سا بلند
ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہو چکا جب خواجہ اسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت
پر تیار ہو چلے خوشی خوشی طرف ایوان کے روانہ ہوئے اور سب طریقہ توڑ بانی بے ستون
کے سُن چکے تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی چنانچہ داخل ایوان ہوئے
بموجب ہدایت بے ستون تخت اُٹھایا وہی کلمہ کہے دروازہ ظاہر ہوا اندر گئے
خلاصہ یہ کہ سب مقامونکو طی کرکے زندان خانہ پر پہونچے سب ساحر جو کہ وہان برائے
حفاظت مقرر تھے بیٹھے ہوئے حفاظت کررہے تھے خواجہ نے دیکھا کہ اُسمین ایک
ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی خواجہ نے بالکل خوف نہ کیا کیونکہ بے ستون
سے سُن چکے کہ تم خوف نہ کرنا وہ اذیت نہین پہونچا سکتے ہین جیسے ہی اُن ساحرون نے
خواجہ یعنے اشراق نقلی کو دیکھا سب نے چارون طرف سے گھیر لیا اور کہنے لگے
کہ تم کون ہو اور یہان کیون آئے ہو کیا سب دربان مر گئے جو تم چلے آئے اشراق
نقلی نے کہا کہ تم مجکو اپنے افسر کے پاس لے چلو مین اُس سے اپنے آنے کا سبب
بیان کرونگا وہ اشراق نقلی کو اُس کے افسر کے پاس لائے اُسنے جیسے ہی اشراق
کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ بے ستون کے ہمراہ دیکھ چکا تھا اپنے
برابر بٹھایا سبب آنے کا دریافت کیا اشراق نقلی نے کہا کہ بیان کرتا ہون
بس پہلے اُسکی مزاج پرسی کی اُسنے جواب دیا کہ اچھا ہون بادشاہ کا مزاج کیسا
ہی اشراق نے کہا کہ اچھا ہی بس اُسنے وجہ آنے کی پھر پوچھی اشراق نے کہا کہ مجکو
بادشاہ نے بھیجا ہی کہ جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرو تو مین قتل کرنے آیا ہون اُسنے

کہا کہ تیرا نام کیا ہی کہا کہ پاسبان جادو اُسنے کہا کہ کچھ نشانی لائے ہو انگشتری اشراق نے دکھائی کہ پاسبان نے کہا کہ کوئی تحریری نشانی دکھلایئے تب اشراق نے لفافہ جو کہ بے ستون نے اشراق کو دیا تھا پاسبان جادو کو دیا پاسبان نے وہ خط دیکھ کر کہا کہ یہ دروازہ زندان موجود ہی بسم اللہ قفل کھولیے تشریف لے جایئے مگر میرے پاس کنجی نہین ہی اشراق نے کہا کہ کنجی بھی میرے پاس موجود ہی مین لینا آیا ہون بادشاہ نے دیدی ہی یہ کہکر کنجی جیب سے نکالی اُس کنجی کو لیکر در زندان پر آئے قفل اُس کنجی سے کھولا دروازہ کھولکر اندر آئے بس دروازہ بند کر لیا راوی بیان کرتا ہی کہ بادشاہ طلسم پکارے بلند آواز ایک قفس آہنی مین قید تھا وہ قفس سقف مین لٹکا ہوا تھا اور ایسی قید سخت تھی کہ کسی طرف حرکت نہ کر سکتا تھا ایک ہی حالت سے بیٹھا رہتا تھا جو کی روٹی اور سوئے کا ساگ جسمین برابر کا نمک کھلت ملتا تھا اور گرم پانی وہ بھی یون کہ زمین شق ہوئی ایک حبشی پیدا ہوا وہ یہ سب اشیا دے کر چلا گیا کسی انسان کی صورت دیکھنے مین نہ آتی تھی چنانچہ اسکو اسیطور سے بارہ برس گذر گئے تھے ہمہ وقت یہ اپنے مرنے کی دعا کیا کرتا تھا اور اپنی حالت پر رویا کرتا تھا ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ روتے روتے سو گیا تھا اُسدن بہت پریشان تھا اسنے خواب مین دیکھا کہ مین ایک صحرا مین چلا جاتا ہون اور مجکو پیاس بہت شدت سے لگی ہوئی ہی مین پانی کی تلاش مین چلا ہون کہ اسکو ایک مقام پر ایک چبوترہ ملا اُسپر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اسنے اُنسے پانی طلب کیا اُنھون نے پوچھا کہ کیا دین و مذہب رکھتا ہی اسنے کہا کہ مین عجائب پرست ہون انھون نے نگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ جا دور ہو یہانسے یہان تیرا کچھ کام نہین ہی اور ایک چوب اُٹھائی مارنے کو یہ وہان سے بھاگا اسیطور سے یہ خواب مین کئی مقام پر گیا کہ جہان کنوان تھا اور ہر ایک کنوئین پر ایک مرد بزرگ بیٹھا ہوا تھا ہر ایک سے اسنے وہی سوال کیا اور اسنے وہی جواب دیا اُسیطور سے اسکو سب نے خفا ہو کر اپنے پاس سے نکالدیا چنانچہ یہ مارے پیاس کے بیتاب بیقرار ادھر اُدھر

مارا مارا پھرتا تھا کہ اس مقام پر اسنے ایک مجمع دیکھا یہ وہان پہونچا دیکھا کہ ایک باغ کا دروازہ کھلا ہوا ہی یہ سب لوگ اُس باغ مین چلے جاتے ہین اسنے بھی قصد کیا جانے کا کہ ایک شخص نے کہا کہ تو کافر ہی تیرا کام جنت مین نہین ہی بلکہ تیرا کام تو دوزخ مین ہی اسنے اُسی خواب مین کہا کہ کافر کسے کہتے ہین اور غیر کافر کسکو تب اُس شخص نے اسکو جواب دیا کہ کافر وہ ہی جو خدا کو سجدہ نہ کرے بلکہ اُسکے بندونکو سجدہ کرے اور یہ کہے کہ ہم فلان کی بندگی کرتے ہین اور مسلم وہ ہی جو کہ خداوند کریم کو جو کہ بالاے آسمان ہی سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے چنانچہ تو عجائب نگار کو سجدہ کرتا ہی جو کہ ایک ساحر ہی اور یہ لوگ سب خدا پرست ہین اپنے خدا کو پہچانتے ہین اس سبب سے انکو یہ باغ جنت مرحمت ہوا ہی تیرا مقام دوزخ ہی جا وہ جو سامنے مجمع ہی وہان تیرا کام ہی اسنے اُسی خواب مین دیکھا کہ اُس مجمع کے مقابل مین دوسری طرف مجمع ہی ہزارون آدمیون کا یہ اودھر کو آیا جب یہان آکر پہونچا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ مہیب صورت کے ہاتھو مین گرز آتشی لیے ہوئے اہل مجمع کو اذیت دیتے ہین وہ فریاد کرتے ہین وہ گرز مارتے ہین کہ اور خداوند کریم کو نہ پہچانو دو سرون کو سجدہ کرو اور ایک غار ہی اُسمین آگ روشن ہی اُس سے شعلے بلند ہو رہے ہین اسمین پکڑ کر ڈالدیتے ہین وہ جلنے لگتا ہی کوئی سماعت نہین کرتا ہی یہ جو خواب مین دیکھا ڈر گیا اور سہم گیا اکیلا یہ کھڑا ہوا تھا کہ اسنے دیکھا اُسی خواب مین کہ وہ گرز بار میری طرف بھی چلے بس یہ بھاگا ہوا چلا آتا تھا اور وہ تعاقب نہین ترک کرتے تھے کہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوئے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہی اور ایک لوٹا کورا پانی سے بھرا ہوا سامنے رکھا ہی اور ایک آبخورہ کہ یہ بھاگا ہوا اُدھر جو نکلا انکو بیٹھے دیکھ کر اسی عالم خواب مین اُنکے قریب جا کر گرا اور پکارا کہ مجکو انکے ہاتھ سے بچائیے یہ مجکو ہلاک کرنے کا قصد رکھتے ہین اسنے دیکھا کہ مین نے جو اسطور سے کہا تو ان مرد بزرگ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ اسقدر بیقرار نہ ہو یہ تجکو ہلاک نہین کر سکتے ہین یہ فرما کر اُنسے کہا کہ ذرا بھی تھم جاؤ مین اس سے کچھ پوچھ لون الگ کھڑے رہو وہ دونون گرز بار الگ کھڑے رہے ان مرد بزرگ نے اُس سے اسی عالم خواب مین

فرمایا کہ تو کافر ہی اور تیرا مقام جہنم ہی اور یہ فرشتگان عذاب ہین پھر تو کیون اپنے مقام سے
بھاگتا ہی جب تک دین اسلام نہ قبول کریگا اس عذاب سے نہ نجات پائیگا بلکہ اس سے
زیادہ تر تیرے اوپر سختی کی جائیگی تب اسنے اُسی عالم خواب مین اُنسے کہا کہ پھر میری کیونکر
جان بچے کہا کہ تو لعنت کر عجائب نگار پر اور عجائب پرستی سے توبہ کر خداوند کریم کو سجدہ کر
تو تیری جان اس عذاب سے بچیگی ورنہ تو اسی عذاب مین مبتلا رہیگا اسنے اُسی عالم خواب
مین کہا کہ پہلے تھوڑا پانی تو مرحمت فرمایئے کہ میرا دم شدت عطش سے نکلا جاتا ہی فرمایا کہ
پہلے تو مسلمان ہو لے پھر پانی لے ورنہ پانی پانا بہت دشوار ہی بناہ پانی بھی مشکل ہی اس
عذاب سے اُسنے یہ سُنکے اُسی عالم خواب مین کہا کہ مجکو اسی طور سے کئی مقام پر پانی ملا اور
بہی سب نے کہا اب تو میرا دم نکلا جاتا ہی مجکو تھوڑا پانی مرحمت ہو تاکہ میری جان
بچے فرمایا کہ جب تک مسلمان نہ ہوگا پانی نہ ملیگا اسنے کہا کہ مین مسلمان ہونے کو موجود
ہون تب اُن مرد بزرگ نے چند کلمہ اُسی عالم خواب مین وحدانیت خدا مین اسکے روبرو
بیان کیے کہ اسکے قلب سے زنگ کفر مثل سحاب کے اُڑگیا شمع اسلام نے اپنی روشنی
اسکے سینہ مین ظاہر کی وہ اُسی عالم خواب مین صدق دل سے مسلمان ہوا جب مسلمان
ہو چکا اُن مرد بزرگ نے اُسکو پانی دیا وہ اُسنے پیا خوب سیر ہو کر اُن مرد بزرگ نے کہا کہ
اب بھی اُسنے کہا کہ ہان اب تو اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ تو چین سے میرے پاس بیٹھ اور
یہ کہکر اسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُن لوگون سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ مسلمان ہو گیا
اور یہ لائق بہشت ہی وہ دونون گرزرن واپس چلے گئے تب اُن مرد بزرگ نے اُسی عالم
خواب مین اُس سے کہا کہ اے سیماسے بلند آواز تو مسلمان تو ہوا مگر اس امر کا خیال
رکھنا کہ اب کبھی ترک اسلام نہ کرنا اُسنے کہا کہ جی نہین بھلا اب کیونکر ہو سکتا ہی تب
اُن مرد بزرگ نے بہت کچھ اُسکو پند و نصیحت کی وہ پند و نصیحت کر رہے تھے کہ
اسکی آنکھ کھل گئی اپنے کو اُس قفس مین قید پایا اب جو خیال کیا تو مین خواب دیکھ
رہا تھا خواب کا جو خیال آیا اسکا بند بند کانپنے لگا اُسیوقت سے اسنے یہ قصد
کر لیا کہ مین نے لعنت کی عجائب نگار پر اور عجائب پرستی کو ترک کیا اور خداوند کریم

کو سجدہ کرونگا اگر اہل اسلام کا خدا برحق ہی اور سچا خدا ہی تو مین یہ نیت کرتا ہون کہ اگر مین رہا
ہو جاؤنگا اور اس سختی سے و تکلیف سے نجات پاؤنگا تو ضرور ضرور دین اسلام کو قبول
کرونگا یہ کہکر رونے لگا اور اپنی رہائی کی دعا کرنے لگا کہ ای خدائے نادیدہ میرے حال
پر رحم فرما اگر تو برحق اور سچا خدا ہی تو مجھکو اس عذاب سے نجات دے اب تو تکلیف و
سختی قید کی برداشت نہین ہو سکتی ہی یا اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت
پیدا کر کہ مین بہت جلد رہا ہو جاؤن مین نے خواب مین تیرا دین قبول کیا ہی اور تجھکو
خدا مانا ہی یہ کہتا تھا اور روتا تھا روتے روتے اور دعا کرتے کرتے سو گیا اسنے
دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ تو اسقدر بیقرار کیون ہو تا ہی
تیرے اوپر خداوند کریم نے رحم فرمایا اور تیری رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہی اب سب
نمک حرام سزا پائینگے تو رہا ہوگا اور طلسم فتح ہوگا تجھکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کا شریک
ہو اور اسکی کمک کر اس امر کا خیال کرے کہ طلسم کشا آکر اس کوہ بے ستون کو فتح کریگا
اور بے ستون جادو کو قتل کرے گا اسکا عیار آکر تجھکو رہا کرے گا اطمینان رکھ اب
بہت قریب زمانہ پہونچ گیا ہی ہر وقت یہی دعا مانگا کر طلسم کشا جلد آئے اور تیری
رہائی کی صورت ہو تو رہا ہو کر طلسم کشا کو لوح کا نشان دینا اور ہر مقام پر اسکا شریک
رہنا اگر تو طلسم کشا کی شراکت کرے گا تو بڑی عزت پائے گا اور بڑی تیری قدر ہوگی
بس جا اور دعا مانگ خداوند کریم تیری دعا کو قبول کرے گا یہ کہکر وہ مرد بزرگ غائب
ہو گئے اسکی آنکھ کھل گئی اپنے بستر کو معطر پایا اسکو اپنے خواب کا یقین ہوا اسدن
سے یہ ہر وقت یہی دعا کیا کرتا تھا یا خدائے نادیدہ جلد طلسم کشا کو بھیج اور میری
رہائی کی فکر کر اسی فکر و تردد مین اسکے دن اور رات بسر ہوتی تھی آج بھی یہ بیٹھا ہوا
قفس مین یہی دعا کر رہا تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو
بہت جلد رہا ہوگا کیا وہ خواب میرا غلط ہی مین تو کہہ نہین سکتا ہون کہ میرا خواب
غلط ہوگا اب سختی اُٹھ نہین سکتی ہی کیا اسی قید مین میری عمر تمام ہوگی یہ کہتا تھا
اور روتا تھا کہ اسکے کان مین دروازہ کھولنے کی صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا یہ خیال

لگے کہ کیا سبب ہی کہ آج دروازہ کھلا کیونکہ جب سے مین یہان قید کیا گیا ہون دروازہ
نہین کھلا ہی آج دروازہ کھلنے کی کیا وجہ ہی گو پلٹا نہ جاتا تھا مگر جبراً و قہراً پلٹ کر دیکھا
اس خیال سے کہ کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی دروازہ کھولنے کا اب جو پلٹا اور دیکھا تو کیا
دیکھا کہ اشراق آدم خوار ملازم خاص بے ستون تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے دروازہ
سے ظاہر ہوا اُسنے اندر آکر دروازہ بند کر دیا اسنے جو اُسکو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے
دیکھا تو دم نکل گیا جسم کا خون خشک ہو گیا یہی خیال دل مین پیدا ہوا کہ یہ مجکو بحکم
بے ستون قتل کرنے کو آیا ہی خیر جو مرضی خدائے نادیدہ کی میری آرزو نہ پوری ہوئی
اور موت آگئی میری آرزو یہ تھی کہ مین ملازمت طلسم کشا سے مشرف ہوتا نمک حرام
میرے سامنے قتل ہوتے تو میرا دل خوش ہوتا مگر یہ آرزو میری پوری نہ ہوئی اور موت
آگئی یہ کیسا خواب تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو رہا ہو گا اس قید سے مین قید
ہستی سے رہا ہوتا ہون واہ واہ کیا خوب دین اسلام ہی عالم خواب مین قبول کیا طلسم
کشا کے آنے کی دعا کرتے کرتے زبان خشک ہو گئی سامان بھی رہائی کا ہوا تو کیا ہوا
کہ ملک الموت سر پر آ موجود ہوا یہ تصور کر کے وہ رونے لگا اور آنسو بہانے لگا
ادھر اشراق نقلی نے قریب قفس جا کر اُس لوح کا عکس ڈالا کہ جیسے ہی عکس پڑا وہ
قفس وہان سے طرف زمین کے مائل ہوا بادشاہ بیٹھا رو رہا تھا اور مرگ کا یقین ہو گیا
تھا کہ ای کریم کارساز اگر میری موت آئی ہو تو اتنی مہلت اور دے کہ مین طلسم کشا
کو دیکھ لون اور نمک حرامون سے انتقام لے لون پھر تجکو اختیار ہی مین تیرا دین قبول
کر چکا ہون یہ دعا کرتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا خلاصہ یہ کہ وہ قفس زمین پر آیا اشراق
نقلی نے کھڑکی کھولی اور سیماے بلند آواز کو قفس سے نکالا دیکھا کہ وہ زار زار
رو رہا ہی اور آنسو جاری ہین اشراق نقلی نے بادشاہ کو روتے دیکھ کر اپنے
دل مین کہا کہ نہ معلوم یہ کیون رو رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اپنے مرنے کا یقین ہو گیا ہی
اس سبب سے رو رہا ہی خیر ذرا اسکو دھمکانا چاہیے یہ خیال کر کے اشراق نقلی
نے ایک مرتبہ کہا کہ کیون ای سیماے بلند آواز کیا حالت ہی اپنے کو کس حال مین

پاتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہی اس امر کا اقرار کرو کہ مین اطاعت شہنشاہ سے باہر نہ ہونگا اور قتل غلامون کے اسکی اطاعت کرونگا اور کبھی بھولے سے بھی اپنی سلطنت کا دعویٰ نہ کرونگا یہ مقبولہ ہوگا تو اسوقت جان بچتی ہی ورنہ مین تم کو قتل کرنے کو بحکم بے ستون جادو آیا ہون قتل کرونگا اب تمھارا بچنا دشوار ہی بیکار رو رہے ہو یہ رونا تمھارا کوئی فائدہ نہ بخشے گا ناحق کو اپنی جان کھوتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی ابھی تم کو یہانسے لے چلونگا اور سب سے تمھاری خطا معاف کرا دونگا ورنہ ایک ہاتھ مین تمھارا کام تمام ہی یہ جو اشراق نے کہا بادشاہ نے یہ تقریر سنکے بہ نگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا سر کو ہلا کر کہ کیا بکتا ہی کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے زبان سے بولتے کیا سر ہلایا اور کہا کہ تو مجکو قتل کر مین کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا یہ سب کلام اشارہ سے کیے بسبب سوزن کے جب اشراق نقلی نے یہ تقریر اس خیال سے کی تھی کہ اسکا منشا معلوم ہو جائے کہ اسکو کچھ خیال اپنی رہائی کا ہی یا نہین ہی اور یہ امر اسکو منظور ہی کہ مین استو ہے رہا ہون کہ ان سب کی اطاعت کرون اسکو اپنی جان پیاری ہی یا اپنا قتل ہونا منظور ہی جب دیکھا کہ اسکو اسطور سے رہائی منظور نہین ہی بلکہ قتل ہونا منظور ہی دل سے کہا کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ اپنے قول کا پختہ ہی اور بات کا دھنی ہی بس آگے بڑھ کر زبان سے سوزن لی اور کہا کہ ای سیما سے بلند آواز خبردار و ہوشیار ہو جاؤ منم خواجہ عمرو عیار مین اشراق کی صورت بنکر تیرے رہا کرنے کو آیا ہون ای بادشاہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا یعنے حمزہ صاحبقران کوہ بے ستون پر تشریف لائے ہین مین انکے ہمراہ آیا تھا وہ لڑ رہے ہین ساحرون سے مین بھی لڑ رہا تھا کہ یکایک مین قریب بے ستون کے پہونچ گیا کہ اُسنے اشراق جادو کو اپنے پاس طلب کرکے اُس سے کہا کہ تو جاکر بادشاہ سابق کو قتل کر تاکہ یہ قصہ پاک ہو مین نے اسکو عیاری کرکے اسیر کر لیا اور اسکی شکل بنکر یہان آیا اور اب تم اپنا حال بہت جلد بیان کرو کہ کیون رو رہے ہو تم نے کیا خیال کیا تھا مجکو دیکھکر یہ جو خواجہ نے کہا اور اسکی زبان سے سوزن لی یہ سنتا تھا اور زبان کا قابو مین آنا تھا کہ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا

اور اسنے خوش ہوکر کہا کہ اے خواجہ عمرو مین آپ کا شکریہ کہان تک ادا کرون مین یہی تو خیال
کر رہا تھا کہ مجھسے خواب مین ایک مرد بزرگ نے مسلمان کرکے مجھکو فرمایا تھا کہ تو رہا
ہوگا طلسم کشا کا عیار آکر تجھکو رہا کرے گا تجھکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کی شراکت کر اور کمک
کرنا مین اسی عالم خواب مین مسلمان ہوا تھا جب سے مسلمان ہون اور آپ کی آمد کا انتظار
کر رہا تھا جب آپ اشراق کی صورت پر شکل بناکر آئے تو میری امید قطع ہو گئی اور
مین نے خیال کیا کہ اب زندہ رہنا محال ہی یہ ضرور قتل کرے گا آہ نہ زیارت طلسم کشا
سے مشرف ہوا نہ جو جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری نہ ہوئین اور دنیا سے چلے
جب آپ نے وہ کلمہ کہے تو مین نے دل سے کہا کہ اس رہائی سے تو مرنا بہتر ہی مین سنے
انکار کیا اب مین آپ سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ آپ نے بڑا احسان کیا مین عالم
خواب مین تو مسلمان ہو چکا ہون مجھکو آپ بھی مسلمان فرمائیے اور خدمت طلسم کشا مین لے
چلیے خواجہ نے فرمایا کہ پہلے تم یہ تو بیان کرو کہ تم کیونکر عالم خواب مین مسلمان ہوئے تب
سیماے بلند آواز نے خوشی خوشی اپنے دونون خواب بیان کیے تب خواجہ نے کہا کہ
اے سیماے بلند آواز تم عالم خواب مین تو خدا پرست ہو چکے ہو تم کو اب ضرورت میرے
مسلمان کرنے کی نہین ہی یہی کافی ہی اگر تم کلمہ پڑھ لوگے تو سحر بھول جاؤگے ابھی تم کو ضرورت
نہین ہی ہان جب طلسم فتح ہو جائے گا اور دشمنون سے انتقام لے لوگے اسوقت سحر سے
توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا بادشاہ سے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے کل حال اول
سے آخر تک بیان کیا تھا اور خواجہ نے اسکے چہرہ پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا تھا اور
پیشانی کو جمال اسلام سے روشن دیکھا تھا جب ہی تو بدن کھولے اور رسنے اور اس سے
کلام کیے زبان سے سوزن لے لی تھی مگر اسپر بھی تو ہوشیار تھے کہ اگر اسنے کچھ بھی حرکت
کی تو مین غائب ہو جاؤنگا ہر طرح سے خواجہ نے اطمینان کر لیا تھا جب تو سوزن لی
تھی خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز نے خواجہ کے قدمون پر سر رکھا اور کہا کہ میری خطا
کو معاف فرمائیے گا کہ مین نے اشراق آپ کو خیال کرکے بہت کچھ برا بھلا کہا تھا
اور امیدوار ہون کہ جہان آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہی کہ مجھکو رہا کیا گویا دوبارہ زندہ فرمایا

ورنہ اسی قید مین تڑپ تڑپ کر مرجاتا میرا رہا ہونا غیر ممکن تھا مین آپ کا اپنی زندگی بھر احسانمند
رہونگا اور آپ کی اور حمزہ صاحبقران یعنے طلسم کشا کے بار احسان سے کبھی سبکدوش نہونگا
مین احسان فراموش نہین ہون آپ نے اور طلسم کشا نے میری جان بچائی اور مجھکو رہائی
ورنہ میرا رہا ہونا بہت دشوار تھا لہذا مین امیدوار ہون کہ مجھکو اپنی صورت اصلی بھی دکھلایئے
کیونکہ مین صورت آپ کی بلاحظہ کرکے اپنے دل کا شک بالکل دفع کرون مین آپ کی
صورت خواب مین دیکھ چکا ہون اور روے زیبا جب تک صورت اصلی نہ دیکھون گا
اسوقت تک مجھکو شک رہے گا لہذا میری یہ آرزو پوری فرمایئے اور میری امید بر لایئے
خواجہ نے مسکرا کر اور اسکا سر سینہ سے لگا کر فرمایا کہ ای سیماے بلند آواز یہ کوئی احسان
نہین ہی نہ کوئی صورت جان بچانے کی ہی سب کا زندہ رکھنے والا اور مردہ کرنے والا وہی خداے
کریم ہی جسنے سب کو پیدا کیا ہی جسکے حکم سے زمین و آسمان قائم ہین دریا روان ہین ہوا چلتی
ہی سورج و چاند گردش کرتے ہین اسی کے اختیار مین ہی مین کیا کسی کو زندہ کرونگا یا مردہ
یا حمزہ کیا قدرت رکھتا ہی کہ کسی کو زندہ کرے یا مردہ جسکی جسقدر بروز ازل زندگی معین ہوئی
ہی اسیقدر وہ زندہ رہے گا اس سے زیادہ ایک منٹ زندہ نہین رہ سکتا ہی بس جو اسکی
مصلحت تھی وہ ہوا ابھی تمھاری قضا نہ تھی اور تمھارے مقدر مین رہا ہونا مقرر تھا تم
ہوئے رہا یہ امر کہ مین نے رہا کیا یا حمزہ یہان آیا اس سبب سے رہا ہوئے اس امر کے
وہ کریم کارساز ایک سبب پیدا کرتا ہی اور ایک وجہ جیسا کہ تم نے سنا ہوگا کہ حیلہ رزق
و بہانے موت بس اسنے یہی حیلہ نکالدیا تمھاری رہائی کا رہا یہ امر کہ تم نے جو یہ کہا کہ آپ
مجھکو اپنی صورت دکھلایئے تاکہ میرا شک دفع ہو تو تم نے کچھ منھ دکھائی و رونمائی بھی دی
ہی کہ میری صورت دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو رونمائی لاؤ مین اپنی صورت دکھاؤن
سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ ای خواجہ سلامت آپ بخوبی آگاہ ہین کہ
مین قید شدید مین مبتلا تھا میرے پاس رونمائی کے لیے روپیہ کہان سے آیا بالکل مفلس
ہو رہا ہون ہان اگر آپ اسقدر صبر فرمایئے کہ مین یہان سے نکلون اور اپنے مقامات پر
جاؤن اور اپنے ملازمون و دوستون و خیرخواہون سے ملون اسوقت مین آپ کی رونمائی

حاضر کرونگا یہ فرما دیجیے کہ آپکی کیا رونمائی ہوئی ہین اُسے حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
معاملہ قرضہ پر نہین ہوتا ہی جو مین قرض کرون اُسنے جواب دیا کہ خیر جو مرضی آپ کی میری خوشی
آپ نے نہ فرمائی خداوند کریم کسی کو مفلس نہ کرے بالکل اُسکی وقعت نہین ہوتی ہی کوئی اُسکا
اعتبار نہین کرتا ہی خواجہ نے کہا کہ تم بیکار اسقدر تکرار کرتے ہو اور اپنے کو زحمت مین مبتلا
کرتے ہو اس امر کی کیا ضرورت ہی کہ مین اپنی اصلی صورت دکھاؤن پھر دیکھ لینا جب روپیہ
تمھارے پاس ہوگا سیماے بلند آواز نے عرض کیا میرے خواجہ سلامت میرے
حال پر رحم فرمائیے اور مجکو اپنی صورت اصلی دکھائیے جسقدر آپ فرمائینگے مین حاضر کرونگا
بلکہ کچھ نذر بھی دونگا خواجہ نے کہا کہ ہان ایک صورت سے مین صورت دکھا سکتا
ہون کہ تم عندالطلب رقعہ تحریر کردو تو مین اپنی صورت دکھادون اُسنے جواب دیا کہ بسرو
چشم بس خواجہ نے کہا کہ تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ دوات و قلم کہان ہی خواجہ نے کہا کہ یہین
موجود ہی مگر اُسکی بھی اجرت دینا پڑے گی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بس خواجہ نے
دوات قلم نکالکر اور کاغذ سیماے بلند آواز کو دیا اور کہا کہ لکھدو اُسنے عرض کیا کہ کسقدر
روپیہ ہوا جواب دیا کہ جو تم کو توفیق ہو اور تم برداشت کرسکو بس سیماے بلند آواز نے
ہزار روپیہ کا رقعہ تحریر کرکے عندالطلب خواجہ کے حوالے کیا اور کہا کہ یہ آپ کی رونمائی
کی بابت ہی اور جو مجکو دینا ہوگا وہ مین الگ سے دونگا خواجہ نے وہ رقعہ لے کر نذر
قبول کیا اور اب جو قلا کرتے ہین اور زمین پر آتے ہین تو وہ صورت بدل گئی وہی ہتکا سی
[illegible] کی کھٹائی سے کان چھوٹی چھوٹی آنکھین چھ گز کا قد نیچے کا تین گز کا اوپر کا ناریل ایسا
سر کلچہ ایسے گال ٹاٹ کا کرتہ ٹاٹ کا پاجامہ پہنے ہوئے موجود تھے چونکہ سیماے بلند آواز
خواب مین خواجہ کو دیکھ چکا تھا پہلے ہی پہچان لیا بس اب جب خواجہ اپنی اصلی صورت
دکھا چکے اُسوقت سیماے بلند آواز نے سمجھ لیا کہ تمام قید جسم پر سے دور ہو گئی اور
ہاتھ پاؤن مین طاقت آگئی ایک مرتبہ انگڑائی لے کر اُٹھا ادھر قیدخانہ سب ساحر
پاسبان جادو کے بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جب سے اشراق جادو اندر
گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا کر رہے ہین پاسبان نے

جواب دیا کہ جو کچھ اُنسے بادشاہ نے فرمایا ہوگا جس طریقہ سے قتل کرنے کو کہا ہوگا اسطور سے قتل کرینگے ہم کو کیا جب چاہیں باہر تشریف لائیں یہان یہ سب کہہ رہے ہیں اندر جب سیماسے بلند آواز اپنی قید دور کر چکا اور ہاتھ پانوٗن مین طاقت آ چکی اُسوقت ہاتھ جوڑ کر خواجہ سے کہنے لگا کہ آپ تشریف لے چلیں جہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہیں مین بھی آتا ہون وہ تیغہ لے آؤن جس سے یہ ستون نمک حرام قتل ہوگا بدون اُس تیغہ کے قتل نہ ہوگا اور کوئی تلوار اُسپر اثر نہ کریگی خواجہ نے جواب دیا کہ جاؤ شوق سے مگر بہت جلد آنا وہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہونگے اُسنے جواب دیا کہ مین ابھی آتا ہون آپ وہان پہونچنے نہ پائینگے کہ مین حاضر ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر خواجہ بھی اُٹھے کہ سیماسے بلند آواز نے سحر کیا کہ چھت زندان خانہ کی شگافتہ ہوئی اور شگاف پیدا ہوا اسنے زمین سے خاک اُٹھا کر اپنے شانون پر چھڑکا اسم سحر دم کرکے بال و پر پیدا ہوئے ادھر خواجہ نے دروازہ کھولکر اور خنجر ہاتھ مین لے کر نعرہ کیا نعرہ

سن عمرو ہون مین عیار صاحبقران جہانگیر عالم کا عیار ہون اڑا دون جہان کے بھی مین ہوش کو	میرے ہاتھ سے کانپتا ہے جہان ایسا تیز رفتار ہون گر قدم نہ پہونچے مری گرد پا ہوش کو	دو ونیم جہان گرد وطرار ہون صبا ٹھوکرین کھائے ہر گام پر تراشندۂ ریش کفار ہون

زمانہ کا مکار و غدار ہون یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ اُن ساحرون پر گرے دو چار کو تیغ سے ہلاک کیا دو ایک کو حقہ آتش بازی مارکر جلا دیا دس پانچ کے مُنہ جھلس دیے وہ سب کے سب بیٹھے ہوئے تھے یکایک جو یہ نعرہ ہوا اور یہ آفت نازل ہوئی سب ڈر گئے اور بدحواس ہو گئے کہ یہ نعرہ کیسا ہوا اندر زندان کے تو اشتراق آدم خوار بادشاہ سابق گیا تھا یہ عمرو وہان کہان سے آگیا یہ جو نعرہ ہوا یہ سب کے سب تو یہ فکر کر رہے تھے خواجہ نے دس پانچ کو قتل کرکے جلدی سے گلیم اوڑھ لی اُدھر سیماسے بلند آواز نے زندان خانہ سے نکل کر نعرہ کیا منم شاہ طلسم منم سیماسے بلند آواز اے کافران بد دغا و نمک حرامان بے حیا کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت روی ہم تم سب کے خواجہ عمرو عیار حمزۂ صاحبقران نے چونا لگایا تم پر کیا

منجم ہو تمھارا جو بہت بڑا گورو ہی اُسکے چونا لگایا ایسی میخ ماری کہ تالو کے پار ہو گئی مجھکو
اشراق کی شکل بنکر اور یہان آکر رہا کیا اُس نمک حرام نے تو میرے قتل کے لیے اپنے
باپ اشراق کو روانہ کیا تھا راہ مین اُسپر عیاری ہو گئی اشراق کا دنیا سے فراق ہوا
دوسرے اشراق اُسی کے باپ نے مجکو رہا کیا وہ تو اپنی سی کر چکا تھا مگر کیا کرے
تقدیر سے ہر ایک مجبور ہی چونکہ میری تو قضا نہ تھی میرے مقدر مین رہا ہونا لکھا تھا اسکی
قضا تھی مین بچ گیا اور رہا ہو گیا اب وہ مارا جائے گا یہ کہکر جو سحر کیا بھلا اسکے سحر کا کون
جواب دے سکتا ہی بادشاہ طلسم تھا سحر مین طاق افسون گری مین شہرہ آفاق شعبدہ
بازی مین مشاق ساحرون کے فرق کا تاج تھا جہان جم کر کھڑا ہو گیا طبقہ ہلا دیے گو کہ
برسون سے قید تھا زمانہ قریب پچاس برس کے ہوا سب سحر وغیرہ کم زور ہو رہا تھا پیر فالج
سے نکل گئے تھے اُسپر یہ عالم تھا کہ جدھر آنکھو کا اشارہ کر دیا اُسطرف کا طبقہ کا طبقہ اُلٹ
گیا حرکت نہ کے سبب سے طبقہ زمین کے ہل جاتے تھے زمین کو زلزلہ آجاتا تھا یہ عالم
تھا بس بادشاہ طلسم نے نعرہ کر کے سحر جو کیا زندان خانہ منہدم ہو کر گرا بہت سے ساحر
اُسکے نیچے دب کر ہلاک ہوئے ایک تلاطم مچ گیا اول تو خواجہ کے نعرہ سے تلاطم مچا ہوا
تھا دوسرے بادشاہ طلسم نے جو نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا اور سحر کیا کہ زندان خانہ
گرا اور سب نے آواز سُنی پاسبان جادو نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ سماے بلند آواز
قید سے رہا ہو کے بالاے ہوا قائم ہین بس حواس جاتے رہے دم نکل گیا اور سب
ساحرون نے بھی دیکھا ہر ایک مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گیا مگر اب کیا ہوتا ہی ایک
مرتبہ سب کے سب اسباب سحر اُٹھا کر چلے پاسبان نے بھی اسباب سحر اُٹھایا کہ جا کر
مقابلہ کرون چونکہ سماے بلند آواز کو تعجیل تھی اسنے دیکھا کہ یہ سب میری طرف آتے
ہین اگر مین ان سے مقابلہ مین مصروف ہونگا وہان کا کام ہرج ہو گا اُس نمک حرام
بے ستون کے قتل مین عرصہ ہو گا بس انکا کام تمام کر یہان تیرا ٹھہرنا بیکار ہی
یہ خیال کر کے اب جو اسم سحر پڑھکر دم کرتا ہی معاذ اللہ ایک برق چمک کر جو گرتی ہی
اُسنے سب ساحرون کو ایک مرتبہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا مع پاسبان جادو کے

کوئی زبان تک تو ہلا نہ سکا حربہ کرنا تو شئی دیگر ہے بس اُن سب کے مرنے کی علامت بلند ہوئی
بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ جسقدر عمارت تھی وہ سب گری اور میدان ہو گیا نہ وہ ایوان تھا نہ وہ
میدان نہ وہ زندان سب صحرا تھا وہ شیر وغیرہ جو کہ برائے حفاظت بے ستون کے مقرر کیے
تھے یہ حال دیکھ کر خدمت بے ستون میں خبر کرنے کو بھاگے بادشاہ طلسم نے ان سب کو
خاک سیاہ کر کے اپنی راہ لی اُدھر خواجہ نے دس پانچ ساحروں کو قتل کر کے اور گلیم اوڑھ کر
چلے تھے کہ یہاں سے نکل چلو اور چلکر صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو کہ میں نے
بادشاہ طلسم کو جا کر رہا کر دیا وہ آتا ہی تیغہ قتل بے ستون سے کرے آپ پریشان نہ ہوجیے
یہ اُسی طرف چلے تھے کہ جسطرف سے آئے تھے کہ یہاں بادشاہ طلسم نے سب کو دفع
سحر کر کے درہم و برہم کر دیا تھا بس خواجہ ایک صحرا میں کھڑے ہوئے تھے کہ یکایک ایک
تراقہ ہوا اور برق چمکی اب جو خواجہ نے دیکھا تو وہ سب عمارت جو سامنے تھی دھواں ہو کر
اُڑ گئی اور اپنے کو اُس مقام پر پایا کہ جہاں پر اشراق آدم خوار کو بے ہوش کیا تھا اور ایوان
کیطرف چلے تھے بس خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے طرف میدان جنگ کے چلے جہاں
صاحبقران سے اور بے ستون سے معرکہ پڑا ہوا تھا صاحبقران برابر قتل کر رہے
تھے لاش پر لاش گر رہی تھی خون کا دریا رواں تھا ساحروں کے مرنے کی علامت بلند
تھی شعلہ بلند ہو رہے تھے دھواں ہر طرف اُٹھ رہا تھا برقیں چمک رہیں تھیں آگ برس
رہی تھی تیر گر رہے تھے برف برس رہی تھی ہنگامہ دار و گیر برپا تھا بے ستون درمیان
میں کھڑا ہوا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا تھا اور خود بھی سحر کر رہا تھا بار بار سر
اُٹھا کر چاروں طرف دیکھ بھی لیتا تھا خصوصاً ایوان کی طرف اس خیال سے کہ جب
اشراق آدم خوار سیما سے بلند آواز کو قتل کرے گا چونکہ وہ بادشاہ طلسم تھا اُس کے
مرنے سے تمام طلسم و مرحلہ جات کو تہلکہ ہوگا اور آثار قیامت برپا ہونگے گو قتل
ہوتے نہ دیکھا مگر یہ سب آثار دیکھ کر دل خوش کر لونگا اس خیال سے دیکھتا تھا کہ
یکایک اسنے دیکھا اُس طرف کو لاکھوں شعلہ بلند ہوئے اور غبار اُٹھا اور شور و غل
کی صدا آنے لگی یہ بہت دل میں خوش ہوا کہ اشراق نے بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالا

یہ اسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہی یہ خوش ہونے لگا چہرہ اسکا بحال ہو گیا گو جنگ و
پیکار کا رنگ بگڑا ہوا تھا مگر اسپر بھی یہ حال دیکھکر اسکو اسقدر خوشی ہوئی کہ فرط خوشی
سے پھولون نہ سماتا تھا کہ یکایک اسکے سامنے سیکڑون لاشین آکر دھما دھم گرنے لگین
اسنے دل مین کہا کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی یہ لاشین کہان سے آئین انکو کس نے قتل
کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُن ساحرون کو پایا جو کہ برائے پاسبانی بادشاہ طلسم کے
مقرر تھے اور دیکھا کہ پاسبان جادو کی بھی لاش اُن لاشون مین ہی یہ دیکھکر بے ستون
کے حواس جاتے رہے اور حیران ہوا کہ انکو کس نے قتل کیا یہ حیران دیکھ رہا تھا اور
پریشان ہو رہا تھا کہ یکایک اُن سب لاشون سے ایک شعلہ پیدا ہوا اُسی مقام پر
جلکر خاک سیاہ ہو گئین بے ستون جادو مثل طائر گم کردہ آشیان کے ساکت کھڑا
ہوا تماشہ دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیا ماجرا ہی ان سب ساحرون کو کس نے قتل کیا
اشراق باغی ہو گیا اُسنے ان سب کو قتل کرکے شاہ طلسم کو رہا کر دیا اب لڑائی و
پیکار بھول گیا اُدھر صاحبقران اسم اعظم ورد زبان فرماتے ہوئے ساحرون کو قتل
کرتے ہوئے بے ستون کی طرف چلے آتے ہین اس مقام پر ہزارون ساحر تیل
آتش ہو رہے ہین مثل پروانہ کے شمع شمشیر پر جل جل کر خاک ہو رہے ہین عجب عالم
از عجب وحشت ہی ساحر تو یہ چاہتے ہین کہ طلسم کشا بے ستون کے قریب پہونچے
صاحبقران برابر قدم بڑھاتے ہوئے چلے جاتے ہین پیچھے قدم نہین ہٹتا ہی جہان
پر مجمع زیادہ پایا حملہ کر کے دو ہاتھ لگائے سب مجمع صاف ہو گیا آگے قدم بڑھایا جب تک
یہ لاشین نہین آئین تھین اُسوقت تک تو بے ستون ہر ایک کو ترغیب جنگ
دے رہا تھا جب سے لاشین آئی ہین اُسوقت سے یہ ششدر و پریشان ہی
کہ یہ کیا سامان ہی سب بھولا ہوا ہی اپنے تن بدن کی خبر نہین ہی کہ اُن لاشونکی
راکھ سے ایک طائر ہفت سر پیدا ہوا اور بلند ہو کر وہ یون گویا ہوا کہ ای ساکنان
کوہ بے ستون و ای تابعان بے ستون جادو وای بے ستون جادو آگاہ ہو
کہ ہم سب کو بادشاہ طلسم نے قتل کیا اور وہ رہا ہو گیا ہی ہوشیار و خبردار ہو جاؤ

اُسنے رہا ہوتے ہی ایک اشارۂ ابرو مین یہ آفت برپا کر دی کہ ہم جلکر خاک ہوگئے تمام
عمارت و مکان سب برباد ہوگئے اُس مقام پر ویرانہ ہوگیا مین آگاہ کرتا ہون کہ یہ
بے ستون مارا جائے گا کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ طلسم طلسم کشا کا شریک
ہوکر لوح کا پتہ دے گا طلسم کشا لوح کو حاصل کرکے طلسم کو فتح کرے گا جو شریک طلسم
کشا ہوگا وہ عزت پائے گا جو مخالفت کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا مارا جائے گا
طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا اشراق آدم خوار
کو راہ سے پکڑ لیا اور خود اُسکی صورت بنکر گیا جو اشیا بے ستون نے اشراق کو
وہان تک جانے کے لیے دیے تھے اور نشانیان دین تھین وہ سب حاصل کرکے وہان
پہونچکر بادشاہ طلسم کو رہا کیا وہ اب آتا ہے یہ کہکر وہ طائر ایک سمت کو اڑ گیا
اس بیان کا سننا تھا کہ بے ستون نے زانو پر ہاتھ مارا کف افسوس ملنے لگا
تمام بدن مین یہ خبر سنکے رعشہ پڑ گیا اپنی موت کا یقین ہوگیا مگر ایسا سیاہ قلب تھا
جو سردار واقعہ دیکھ کر اُسکے قریب آگئے تھے اور سب نے یہ خبر سُنی تھی اُنپر کیا
منحصر ہے جسقدر ساکنان طلسم تھے اور جسقدر اُس کوہ پر ساحر تھے کو جنگ و پیکار مین
مصروف تھے مگر یہ خبر سب نے سُنی اور سب پریشان ہوئے اُدھر بے ستون نے
اُن سرداروں سے کہا کہ چاہے قتل کیا جاؤن کوہ بے ستون برباد ہو بلا سے ہو
مگر مین طلسم کشا کی اطاعت ہرگز ہرگز نہ کرونگا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہ محافظ و دربان جو
کہ قتل ہونے سے باقی رہے تھے مثل محافظ جادو و اژدر جادو و میران جادو کے
حیران و پریشان خائف و ترسان مثل بید لرزان سانس پھولی ہوئی دم پر بنی ہوئی
چاک گریبان آکر پہونچے اور بے ستون کو دیکھ کر پکارے کہ ای بادشاہ غضب
ہوگیا آپ نے بڑا دھوکا کھایا وہ اشراق آدم خوار نہ تھا جسکو آپ نے
سب اسباب جو کہ قتل بادشاہ طلسم کے لیے درکار تھے دے کر اور سب
باتین بتا کر برائے قتل بادشاہ طلسم روان کیا تھا وہ عیار طلسم کشا خواجہ عمرو
تھا اُسنے سب مرحلہ طے کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا بادشاہ طلسم نے پاسبان

کو مع اُسکے ہمراہیون کے قتل کیا ہم اپنی اپنی جان لیکر اور بچا کر یہ خبر پا کر بھاگے یہان آکر یہ معرکہ دیکھا کہ آپ سے معرکہ پڑا ہوا ہی ای بادشاہ اب کیا ہوگا بے ستون نے اُنکی طرف بنگاہ یاس دیکھکر کہا کہ کیا بیان کرون اچھا جو ہونا تھا وہ ہوا مین تم سب سے کہتا ہون کہ طلسم کشا یکہ و تنہا ہی سب جان لڑا کر اتنے عرصہ مین قتل کر لو کہ بادشاہ طلسم نہ آنے پائے اُسکے آنے تک اس قصہ کو پاک کر دو اگر وہ آگیا تو آفت برپا کر دیگا گو بالکل بے دست و پا ہوگا مگر اُسپر بھی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہ دے سکیگا اُن سب نے کہا کہ بہت خوب اب تو سب ساحر جو کہ آئے تھے کل حال دریافت کر کے لڑائی مین مصروف ہوئے اور وہ جو کہ وہان موجود تھے وہ بھی لڑنے لگے جان دیدیکر بے ستون نے جو اب پلٹ کر دیکھا تو طلسم کشا کو اپنے سے بہت چرب پایا اور ہزارون لاشون کا انبار دیکھا بہت افسوس کیا اب سوائے مقابلہ کرنے کے کیا چارہ ہی خود بھی سحر کرنے لگا خلاصہ یہ کہ صاحبقران اکیلے ساحرون کو قتل کر رہے تھے و برکت اسم اعظم سحر سے محفوظ ہین نوبت یہ ہی کہ تمام کپڑے خون آلود ہین شمشیر اُڑ کے کھیتون سے چل رہے ہین قبضہ ہاتھ مین گڑ گیا ہی خود بھی پانچ چار زخم کھائے ہین تھک گئے ہین مگر ہاتھ چلے جاتے ہین قدم بڑھے جاتے ہین کبھی لب پر اسم اعظم ہی کبھی دعا ہی کہ تو ہی مدد کرنے والا ہی تو ہی رحم کرنے والا ہی تو ہی اس بلا سے بلکہ ہر بلا سے نجات دینے والا ہی تو ہی اس جنگ و پیکار کو فتح کرنے والا ہی یہ کیا مجمع ہی اگر کروڑون کا مجمع ہو اور تیری مدد شامل حال ہو تو ایک دم مین سب بھاگ جائین بقول شاعر شعر اگر تو دہی قوت و زور دے + تو پھر رستمی کوئی کیا کر سکے + ای مالک میرے ہی مدد کرنے والے یہ وقت مدد ہی اسقدر مجھ مین قوت و طاقت عطا فرما کہ مین ان سب کو بھگا دون اور تیرے فضل و کرم سے کوہ بے ستون کو فتح کر لون مین بندہ عاجز ہون بیچارہ ہون ہین خلاصہ یہ کہ صاحبقران کی یہ دعا ہوتی تھی اور ہر مرتبہ دم بڑھتا تھا کیونکہ فضل خدا شامل حال خندہ مال تھا صاحبقران تو لڑ رہے تھے کہ خواجہ عمرو بادشاہ طلسم کو رہا کر کے جو وہان سے چلے تھے تو میدان آگئے

اُسوقت پہونچے کہ جب بے ستون کو سب حالات سے خبر ہو چکی ہو اور وہ اپنے لشکر کو
ترغیب لڑنے کی دے کر خود مصروف جنگ ہوا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ بے ستون جادو
وہ وہ کمال کے سحر کر رہا ہو مگر ایک سحر بھی بے ستون کا صاحبقران پر اثر نہین کرتا
نہ دیگر ساحرونکا مگر صاحبقران پر ساحرون کا مجمع ہو اور صاحبقران قتل کر رہے ہین یہ
واقعہ جو خواجہ عمرو نے دیکھا دل مین کہا کہ اب وقت پوشیدہ رہنے کا نہین ہو اپنے کو
ظاہر کرو اور حمزہ کو رہائی بادشاہ طلسم سے آگاہ کر دو اور کہدو کہ پریشان نہ ہو لڑے جاؤ
بادشاہ طلسم کو مین نے رہا کیا اُسنے تمھاری اطاعت کی وہ تیغہ لینے کو گیا ہو کہ جس سے
بے ستون قتل ہو گا بدون اُس تلوار کے آئے بے ستون نہ قتل ہو گا یہ دل مین سوچ
ساحرون کو نا لکھتے پھاندتے لاشونپر پاؤن رکھتے اور انکو کچلتے ہوئے قتل کرتے قریب
صاحبقران پہونچے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ میرا پاؤن
کس نے پکڑا آپ گلیم تو اوڑھے تھے صاحبقران کو نہ دکھائی دیے جب کچھ نظر آیا تو
صاحبقران پھر لڑنے لگے کہ آپ نے ابکی مرتبہ زور سے پاؤن کو دبایا اور چٹکی لی
صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا فرمایا کہ واہ کیا خوب کشتی پر مجھ کاٹے
آئے یہان بھی ساتھ نہ چھوڑا کہ یہان تو ساتھ چھوڑتے مین تو لڑ رہا ہون وہ میرے
پاؤن مین کاٹ رہے ہین کر انکو تاب باقی نہ رہی دوسرے اپنے کو ظاہر کر نا تھا
ایک مرتبہ قہقہہ مار کر ہنسے اور گلیم اُتار لی اور کہا کہ ای حمزہ مجھ کیسے مین ہون
تمھارا خادم و جان نثار عمرو عیار کشتی مین بھی مین ہی نے تم کو ستایا تھا اور یہان
بھی شاباش و مرحبا لڑے جاؤ موقع نہین کہ مین تم سے کل حال بیان کرون مگر اتنا
کہے دیتا ہون کہ پریشان نہ ہو مین نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کر دیا ہو وہ
شریک ہو گیا ہو تلوار بے ستون کے قتل کرنے کے لینے کو گیا ہو آتا ہو گا تلوار
لے کر اتنی دیر تامل کرو کہ وہ آجائے اور تم کو تلوار دے صاحبقران نے جو
خواجہ عمرو اپنے یار وفادار و جان نثار و عاشق زار کو دیکھا مثل گل شگفتہ ہو گئے
چہرہ بحال ہو گیا سرخی آگئی دل قوی ہو گیا کچھ جواب نہ دیا لڑنے لگے خواجہ

بھی با بظاہر مصروف جنگ ہوئے عقب پشت صاحبقران لڑرہے ہین مگر اسپطور
ہے کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے سر ہلایا اُنھون نے خنجر مارکر اُسکا کام تمام کیا
جب وہ گرنے لگا دوسرے کے شانہ پر بیٹھے مثل ببر کے اُسکو جو بوجھ معلوم ہوا
وہ پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ سر تن پر نہ تھا کسی سے لپٹ کر خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ
پاک جہان پر مجمع دیکھا لوٹ لگائی برابر سر قلم کرتے ہوئے چلے گئے اسطور سے لڑرہے
ہین جب دیکھا خواجہ نے جہان پر صاحبقران لڑرہے ہین وہان زیادہ مجمع ہے
جھپٹ کر پہونچے حقہ آتش بازی مارکر آتش مجمع کو درہم و برہم کردیا خلاصہ یہ کہ
اسپطور سے ہزارون ساحرون کو قتل کیا انجام کار ایک مقام پر جبکہ بے ستون
سے تھوڑا فاصلہ رہ گیا اور بے ستون نے پکار کر کہا کہ تم کیسے مرد ہو اور کیسے ساحر
ہو کہ ایک غیر ساحر یکہ و تنہا تم سب کو قتل کرکے میرے پاس چلا آتا ہے تم سے روکا
نہین جاتا ہے سبکی ناک کاٹے ڈالتا ہے کیسے مرد ہو یہ جو پکار کر کہا سب کو غیرت آگئی
اور ایک مرتبہ کل سردارون و کل اہل لشکر نے حملہ کیا اور چارون طرف سے گھیر لیا
اور غل ہونے لگا کہ مارلو جانے نہ دو آگے قدم بڑھانے نہ دو چارونطرف سے وار
ہونے لگے صاحبقران پر اسقدر مجمع ہوا کہ ہوا کا گذر محال تھا قدم اُٹھانا محال تھا
صاحبقران نے یہ مجمع دیکھا اور خواجہ نے پریشان ہو کر دونون ہاتھون سے
پیاپے وار کررہے تھے ساحر مر مر کر گررہے تھے ایک تشر و نشر برپا تھا صدا ہے
ہائے ہوے دلیران سے میدان جنگ گونج رہا تھا ساحرون کے مرنے کی
علامت بلند تھی شعلہ نکل رہے تھے آگ برس رہی تھی پیر غل مچارہے تھے پنسول
ترسول و نارنج و ترنج اُچھل رہے تھے برقین چمک رہین تھین صاحبقران نے
جو کفار کا مجمع بہت دیکھا اور دیکھا کہ چشم زدن کی مہلت نہین ہے جلدی جلدی
اسم اعظم ورد زبان فرمارہے تھے اور ہاتھ برابر چل رہے تھے خواجہ بھی لڑرہے
تھے یہ عالم جو صاحبقران و عمرو نے دیکھا کہ کسی طور سے مجمع کفار کا کم نہین ہوتا
زیادہ اور بڑھتا جاتا ہے دست بدعا ہوئے اور یون دعا کرنے لگے کہ الٰہی کریم کارساز

واے رب بے نیاز رحم فرما کمک کر کہ میں اس بلا سے نجات پاؤن اپنے فضل و کرم سے
اس لڑائی کو فتح کر اس کفار کے مجمع کو کم کر یہ وقت مدد ہی اور کمک ہی صاحبقران نے
جو یون دعا کی درگاہ خدا میں تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا کیونکہ در آسمان وا تھے فوراً
دعا قبول ہوئی دریاے رحمت الٰہی جوش زن ہوا بس یہ منظور خدا ہوا کہ اب لڑائی فتح
ہو جاے یہان یہ مجمع تھا اور اس کشاکش میں صاحبقران و خواجہ عمرو پھنسے ہوے
تھے اور لڑ رہے تھے ادھر جو بادشاہ طلسم خواجہ عمرو سے تیغہ لینے کو کہکر گیا تھا مقام
پر پہونچا کہ جہان تیغہ رکھا ہوا تھا وہان پہونچا آواز دی کہ صمصام جادو خبردار ہو جا
میں آ پہونچا رہا ہو کہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری خدمت میں ہاتھ باندھکر حاضر ہو
اور تیغہ میرے حوالے کر اور آگاہ ہو کہ میں ہون بادشاہ طلسم سیما سے بلند آواز یہ جو
نعرہ کیا صمصام جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا نعرہ کی صدا سنکے ہوشیار ہوا اپنے
اپنے خادم سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کیسی تدبیر سے بادشاہ طلسم رہا ہو گیا اور وہ
تیغہ لینے کو آیا ہی اب میں کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو میں اسکے مقابلہ کی طاقت
نہیں رکھتا ہون اور اگر اطاعت کرتا ہون تو بے ستون کا دشمن ہوتا ہون خادم نے
کہا کہ پھر کیا تدبیر فرمایئے گا صمصام نے جواب دیا کہ سواے اس تدبیر کے کہ تیغہ لے کر
یہان سے بھاگ کر بے ستون کے پاس چلا جاؤن اسنے کہا کہ پھر عرصہ کس کام کا
راوی بیان کرتا ہی کہ صمصام جادو نے تیغہ صندوق سے نکالا اور اسکو لیکر چاہا کہ
اڑکر جاؤن کہ سیما نے بلند آواز سے تھوڑے عرصہ تک انتظار کیا کہ اب صمصام
تلوار لیکر باہر آتا ہی جب وہ نہ آیا اسنے سمجھ لیا کہ دیوار مکان کی گری بادشاہ نے
دیکھا کہ صمصام تیغہ ہاتھ میں لیے ہوے کھڑا ہوا ہی بھاگنے کا قصد رکھتا ہی ڈانٹا
او مکار کہان جاتا ہی میں آ پہونچا میں تو انتظار کر رہا تھا کہ یہ نمک حرام اب حاضر
ہوتا ہی اور جب حاضر ہوتا ہی یہان اسکے بھاگنے کی فکر کی تھی کہان جاے گا میرے
ہاتھ سے یہ کہکر سحر جو کیا تو ایک برق چمک کر گری صمصام بھاگنے کی فکر میں تھا
کہ بادشاہ نے صدا سنی منھ پھیرکر جو دیکھا تو سامنے کھڑا پایا بہت گھبرایا کہ اب

کیا کرون ملک الموت سر پر موجود ہو گیا حیران و پریشان کھڑا تھا اور فکر کر رہا تھا کہ اطاعت
کرلون کہ برق چمک کر گری اسنے سپر سحر کو اٹھایا مگر وہ برق کب رکتی ہو گرتے ہی اسکے
سر سے گذر کر زمین مین غرق ہو گئی صمصام کے دو پرکالے ہوئے جو چیزین اسکے سحر کی تھین
سب برباد ہو گئین بادشاہ طلسم نے بڑھ کر تیغہ اٹھا لیا اور پرواز کر کے طرف میدان
جنگ کے جہان کہ صاحبقران لڑ رہے تھے روانہ ہوا ادھر سے یہ چلا ادھر سے صمصام
کی لاش خود بخود اڑ کر چلی وہ چند لازم جو تھے یہ واقعہ دیکھ کر بھاگے تھوڑی دور چلے
تھے کہ ایک برق چمک کر گری وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے بے ستون جادو
وہان لڑ رہا تھا اور سحر کر رہا تھا کہ صمصام کی لاش دھم سے جا کر اسکے پاس گری
بے ستون نے جو دیکھا تو صمصام محافظ تیغہ سحر کش کو کشتہ پایا اب تو اسکو اپنی موت کا
یقین ہوا وہ لاشہ جلا ایک طائر اسکے سر سے پیدا ہوا اسنے بھی بربادی طلسم و کوہ
بے ستون کی خبر دی اور کہا کہ بادشاہ طلسم نے جا کر صمصام جادو کو قتل کیا اور
تیغہ پر قبضہ کیا اب وہ آتا ہو یہ کہکر وہ طائر اڑ کر چلا گیا اسکا جانا تھا اور یہ خبر
دینا تھا کہ بے ستون کا چہرہ زرد ہو گیا ہاتھ مین رعشہ پڑ گیا سکتہ کی نوبت
ہو گئی مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گیا مگر یہ عالم ہو اہل لشکر کو ترغیب دے رہا ہی
اور اپنا تو خود بھی جان دے کر لڑ رہا ہو کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ مگر امون
خبردار ہو ہوشیار ہو جاؤ مین آ پہونچا منم سیماے بلند آواز بادشاہ طلسم کی
تا زا رم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی او بے ستون جادو اپنے بچانے
کی تدبیر کر رہا مین تیغہ لے کر آ رہا ہون بادشاہ طلسم نے یہان آ کر بڑا مجمع پایا اور خواجہ
عمرو و حمزہ صاحبقران کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین چونکہ یہ صاحبقران کو خواب
مین بھی دیکھ چکا تھا دوسرے ان کتابون مین بھی دیکھ چکا تھا جنمین کیفیت فتح
طلسم تحریر تھی پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اور کفارون کا مجمع ان دونون بزرگوارون
پر دیکھ کر بالاے ہوا سے سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر مجمع تھا سب
درہم و برہم ہو گیا ہزارون ساحر ہلاک ہو گئے وہ مجمع کم ہوا بادشاہ طلسم ہوا پر سے

زمین پر ابر صاحبقران کے اترا جھک کر صاحبقران کو سلام کیا خواجہ نے جو بادشاہ طلسم کو دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ مبارک ہو بادشاہ طلسم تیغہ لے کر آگئے ملاحظہ فرمایئے یہ سامنے کھڑے ہوئے سلام کر رہے ہیں صاحبقران معروف جنگ تھے تو جہ کے کہنے سے پلٹ کر دیکھا ملاحظہ کیا کہ ایک مرد بزرگ تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے سالمکار زیب تن کیے ہوئے آلات حرب و ضرب سے آراستہ اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوئے سامنے کھڑا ہے جیسے ہی صاحبقران نے اودھر دیکھا اُسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا وہ دوڑ کر قدمونپر گرا بادشاہ طلسم نے آکر سحر جو کیا تو وہ مجمع کم ہوا اور سب متفرق ہو گئے اسقدر مہلت ملی کہ صاحبقران کو اُسنے سلام کیا اور قدم پر گرا صاحبقران نے اُسکے سر کو گلے سے لگایا فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُسنے پھر سلام کر کے وہ تیغہ نظر دیا کہ جو کہ برائے قتل بے ستون لایا تھا اور عرض کیا کہ اب آپ اس تیغہ کو لے کر تشریف لیجائیں مین ان کافرون سے سمجھ لونگا یہ اب کیا کر سکتے ہین آپ کے اقبال سے آپ کے غلام کافی ہیں صاحبقران نے وہ تیغہ اُسکے ہاتھ سے لیکر علم کیا اب جو وہ تیغہ بلند ہوا اور اُسکے جو عکس ساحرون پر پڑا سب سحر کرنا بھول گئے کیونکہ بانیان طلسم نے یہ خاصیت اُس تیغہ مین رکھی تھی کہ اگر کافرون کے مقابلہ مین یہ تیغہ بلند کیا جائے اور اُسکا عکس اُن پر پڑے تو ساحر کفار سحر فراموش کر جائے اور مطیع اسلام کو سحر فراموش نہ ہو ایسا ہی ہوا کہ جب صاحبقران نے تیغہ بادشاہ طلسم سے لیکر علم کیا سب ساحران کفار کو سحر فراموش ہوا اُدھر بادشاہ طلسم نے سنبھل کر جو سحر کیا ایک ہی مرتبہ کے حملہ مین ہزارون سر اُڑ گئے اور تن خاک پر لوٹنے لگے اُدھر صاحبقران نے تیغہ پا کر بے ستون کیطرف رُخ کیا جو سامنے آگیا اُسکو بھی وار مین قلم کیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دو ہی حملو نمین اسقدر ساحر قتل کیے کہ میدان صاف ہو گیا اور راستہ ہوا کہ صاحبقران بے ستون کے پاس پہونچکر بے ستون کو قتل کرین بے ستون نے جو یہ حال دیکھا اپنے ملازمون و اہل لشکر و سردارون کو پکارنے لگا کہ یہی وقت کمک اور مدد ہی بے ستون کے پکارنے سے سب مجمع کر کے چلے تھے مگر اب کسی کا کچھ زور نہ چلتا تھا اور صاحبقران

کے قریب نہ پہونچ سکتے تھے بادشاہ طلسم کے سحر کے سبب سے یہ لوگ اپنی جان دے
رہے ہین مگر اب ممکن نہین ہوتا ہے کہ طلسم کشا کو روک سکین خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے
دم بھر مین سبکو قتل کرکے ڈالدیا اب بخوبی میدان صاف ہوگیا کہ صاحبقران بھی مع تیغہ
کے قریب بے ستون پہونچ گئے نعرہ فرمایا کہ او بے ستون جادو خبردار ہو جا مین
تیری جان کا ملک الموت آپہونچا ہون اسی مین خیریت ہے کہ ہاتھ رومال سے باندھکر
حاضر ہو اور اہل اسلام کا شریک ہو اور کفر پرستی ترک کر ورنہ تیری زندگی محال ہے میری
اطاعت کر بے ستون نے دیکھا کہ سر پر قضا موجود ہے بادشاہ نے آکر تمام مجمع کو درہم
و برہم کر دیا طلسم کشا میرے قریب آگیا اب بچنا محال ہے تو بھی اپنے دل کی حسرت نکال
لے صاحبقران کی تقریر کا کچھ جواب تو نہین دیا مگر پلٹ کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک
بیضۂ آہنی جلدی سے نکال کر اُسپر اسم سحر دم کرکے اور خون کے ٹیکے دے کر آسمان پر
مارا کہ ایک برق چمک کر چلی سر پر صاحبقران کے جیسے قریب پہونچی غائب ہوگئی
اُسکا غائب ہونا تھا کہ تاریکی چھا گئی بالکل اندھیرا ہوگیا بے ستون نے پکار کر
کہا کہ ای خیر خواہان من مین نے سحر کرکے اندھیرا کر دیا مین بھی جاتا ہون تم بھی بھاگ
جاؤ یہ کہکر پر پرواز پیدا کرکے اڑکر چلا اُسکے اس صدا سے جسقدر اُسکے ملازم اُس مقام
پر تھے سب کے سب بھاگے بادشاہ طلسم نے جو تاریکی دیکھی اور یہ صدا بے ستون
کی سُنی فوراً سحر کیا کہ آفتاب پیدا ہوا وہ تاریکی برطرف ہوگئی روشنی ہوئی صاحبقران
و خواجہ و بادشاہ طلسم نے دیکھا کہ ہزارون ساحر مثل زاغ و زغن کے ہوا پر اڑتے ہوئے
بھاگے جاتے ہین اور ایک طرف بے ستون جادو بھاگا بھاگ چلا جاتا ہے بس
بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ اُن سب کے آگے ایک دیوار آہنی حائل ہوگئی آگے نہ
جاسکے بے ستون نے جو دیوار کو حائل پایا قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر صاحبقران
نے جو بے ستون کو ہوا پر قائم دیکھا تیغہ کو علم کرکے چمکایا چونکہ بے ستون بہت
بلند نہ تھا اُسکا جو عکس پڑا بے ستون کو سحر فراموش ہوا وہانسے چلا کیونکہ یہ تدبیر
بادشاہ طلسم نے بتادی تھی کہ یا صاحبقران مین نے سحر کرکے دیوار حائل کی ہے آپ

تیغہ کا عکس بے ستون پر پڑا لیے وہ سحر بھول جائے گا زمین پر گرے گا آپ قتل ہو جائیگا
ایسا ہی صاحبقران نے کیا جیسے ہی بے ستون زمین پر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ
اب بھی خبردار ہو جا اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر بے ستون نے اس
حالت مین بھی ایک کلمہ درشت شان خدا و ند کریم مین اپنی زبان پر جاری کیا اس
صاحبقران کو غصہ آگیا ایک ہاتھ رسید کیا کہ بیاض گردن پر وہ تیغہ پڑا سر تن سے
اُڑ کر دور جا کر گرا بے ستون کے سر کا قلم ہونا تھا اور تن کا خاک پر گرنا تھا کہ یکایک
زلزلہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ دھوان ہو کر اُڑنے لگا اور جا بجا سے شق ہونے لگا عمارت
گرنے لگی آگ برسنے لگی برف باری ہونے لگی خاک اُڑنے لگی شعلے نکلنے لگے پتھر برسنے
لگے ہوا تیز و تند چلنے لگی آندھیان سیاہ اُٹھنے لگین تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا جس قدر
ساحر بالائے ہوا اُڑ رہے تھے وہ تو بچے باقی سب فنا ہو گئے بادشاہ طلسم نے
جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ بلند ہوا اور ایک پنجہ مین خواجہ کو لیا اور ایک پنجہ مین
مع مرکب کے صاحبقران کو اُٹھا لیا اور ابرو سے اشارہ کیا کہ وہ تاریکی برطرف
ہوئی روشنی ہونے لگی یہان زیر کوہ حکیم اسقلینوس و شیاطین مع کل لشکر اسلام
کھڑے ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ بے ستون مارا جائے کوہ برباد ہو
تو ہم بھی جا کر صاحبقران کے شریک ہون یکایک سب نے دیکھا کہ یا تو وہ کوہ
ہوا پر قائم تھا اور صدائے ہائے ہوئے آرہی تھی یا ایک مرتبہ وہ کوہ کا نپا اور
شق ہوا اُس سے شعلے پیدا ہوئے اور ساحرون کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی اور
دھوان ہو کر اُڑنے لگا بیرون کے شور و غل کی صدا آنے لگی حکیم اسقلینوس نے
رنگ دیکھ کر کہا کہ سب ہوشیار ہو جاؤ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا
اب کوئی دم مین صاحبقران کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہین یہی حکیم
اسقلینوس کہہ رہے تھے خود بھی خوش ہو رہے تھے اور سب اہل لشکر بھی کہ یکایک
روشنی ہوئی اور آواز آئی کشتی کہ نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا صاحبقران و خواجہ عمرو نے بھی سُنی اور سب تاریکی

وغیرہ برطرف ہوئی صاحبقران نے جب وہ تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ہزارون ساحر مرے
ہوئے پڑے ہین نہ وہ پہاڑ ہی نہ وہ عمارت نہ وہ سب ساحر ہین ہزارون تو مردے پڑے ہین
اور ہزارون بالاے ہوا اُڑ رہے ہین اور حکیم اسقلینوس و شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہوئے
ہین یہ دیکھ کر صاحبقران بہت خوش ہوئے اُدھر حکیمون نے جو خواجہ و صاحبقران کو
دیکھا اور دیکھا کہ ایک تاجدار بھی انکے عقب پشت کھڑا ہوا ہی خوش ہو گئے دونون حکیم مع
سردارون کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اور مجرا بجا لائے اور عرض کیا کہ فتح کوہ و
قتل بے ستون مبارک ہو یہ تقریر ہو رہی تھی اور وہ ساحر جو اُڑ کر بھاگے تھے اُنھون نے
جو دیوار حائل پائی اور بے ستون کے مرنے کی صدا سُنی بس سب کے جی چھوٹ گئے اور
باہم کہنے لگے کہ بھاگ کے جانے سے تو کچھ حاصل نہین چل کر لڑو اور جان دو بس سب کے سب
پلٹ پڑے آتے ہی زمین پر دیکھا کہ کوہ وغیرہ برباد پڑا ہی اور لاشہ ہمارے مالک کا پڑا ہوا ہی
نہ عمارت ہی نہ وہ میدان ہی سامنے طلسم کشا تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہی اور بادشاہ
طلسم و خواجہ عمرو و عقب حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہین بس
یہ ساحر یہ واقعہ دیکھ کر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر سنبھالکر دوبارا صاحبقران پر حملہ آور
ہوئے ادھر سے صاحبقران تلوار علم کر کے چلے اور خواجہ اور حکیم مع لشکر کے کافرون سے
مل گئے تلوار چلنے لگی اب بادشاہ طلسم نے تلاطم ڈالدیا ہی جب کچھ لکھکر دو ہتڑ مارا زمین شق
ہوئی سیکڑون غرق ہو گئے جب یہ لکھکر اشارہ ابرو کا کیا برق گری ہزارون جلکر خاک ہو گئے
ادھر بادشاہ طلسم نے ہزارون کو قتل کیا اُدھر صاحبقران نے اِدھر لشکر اسلام نے بس
لشکر بے سردار کہانتک لڑے سب کے پاؤن اُکھڑ گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے
ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا وزیر بے ستون نے جو یہ رنگ دیکھا سب سرداران
اکٹھا کر کے اور یہ صلاح کرنے کہ اب بھاگنے سے کیا حاصل سردار ہمارا مارا جا چکا اس سے
بہتر یہ ہی کہ اطاعت کر لو سب نے کہا کہ جو آپکی راے بس سب نے برگ کاہ اٹھا کر
منہ مین دبائی اور پکار کر کہا کہ دوہائی ہی طلسم کشا کی ہم امن طلب کرتے ہین اور اطاعت
کرتے ہین یہ صدا سُنتے صاحبقران نے ہاتھ روک لیا اور سب اہل لشکر کو منع فرمایا کہ اب

کو قتل کرو اور بادشاہ طلسم و حکیمون کو بھی ممانعت کی تھی سب نے بموجب حکم صاحبقران ہاتھون روک لیا پس وزیر بے ستون فلک شکوہ نامی سب سردارون اور اہل لشکر کو لے کر طرف صاحبقران کے چلا انمین جو سیاہ قلب تھے اُنھون نے کہا کہ ہم تو نہ اطاعت کرینگے نہ دین اسلام قبول کرینگے ہم تو جاتے ہین مریخ مردار خوار و ضرغام مردار خوار کو خبر کرتے ہین کہ تم بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو طلسم کشانے آکر تمھارے مالک مختار بے ستون کو قتل کیا کوہ بے ستون برباد ہو گیا جلد جاکر اپنے آقا کے خون کا عوض طلسم کشا سے لو وہ دونون فوراً مع لشکر مردار خوارون کے آکر طلسم کشا سے لڑینگے اور طلسم کشا کو قتل کرینگے وہ چند سیاہ قلب تو اُدھر کو چلے کہ مردار خوارون کو خبر کرین وزیر بے ستون فلک شکوہ جادو جو سردار قتل ہونے اور زخمی ہونے سے باقی رہ گئے تھے اور اہل لشکر ان سبکو لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہماری خطا کو معاف فرمایئے ہمارا بادشاہ آپ سے مقابلہ کر رہا تھا ہم بھی اُسکے شریک تھے کیونکہ شرکت نہ کرتے تو نمک حرام نہ کہلاتے وہ مارا گیا اب ہم بے دست و پا ہین ہم پر رحم فرمایئے اور ترس کھایئے صاحبقران نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کرو تو امان پاؤ گے سبنے عرض کیا کہ بہت بہتر اور بہت خوب ہم حاضر ہین یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ٹھہرو اور قصد کیا کہ اب فرودگاہ کو واپس چلین اُدھر خواجہ عمرو نے تمام کافرون کی لاشون کو لوٹ لیا سب کو برہنہ کر دیا اسیطور سے جو چند خدا پرست مارے گئے تھے اُنکو بھی لوٹا مگر برہنہ نہین کیا تمام اہل اسلام و خواجہ عمرو نے خزانہ و مال و اسباب بے ستون لوٹ لیا خواجہ سب لوٹ مار کرکے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مراجعت کا قصد کیا تھا کہ بادشاہ طلسم نے آکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور فرودگاہ پر تشریف لے جائین یہ غلام حاضر ہوتا ہے بدون غلام کے آنے اور غلام کی رائے لیئے کسی طرف کا قصد نہ فرمایئے گا مین ابھی حاضر ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ کہان جاؤ گے عرض کیا کہ ایک ضرورت سے آپ بارگاہ تک پہونچنے نہ پاسکے گا کہ غلام حاضر ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو پس بادشاہ طلسم

ایک طرف کو تخت سحر تیار کر کے روانہ ہوا اور صاحبقران مع حکیم اسقفلینوس و حکیم
شیاطین و دیگر سرداروں و اہل لشکر کے و خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ
صاحبقران چلے صاحبقران ان سب کو لیے ہوئے طرف فرودگاہ کے چلے تھے کہ ایک
پنجہ گرا خواجہ کی کمر مین لپٹا اور خواجہ کو لے کر اُڑا خواجہ چلائے کہ یا صاحبقران
دیکھیے کوئی مجکو لیے جاتا ہے صاحبقران نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ خواجہ لٹکے ہوئے
چلے جاتے ہین کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر کہ نشانہ خدنگ کرون جیسے قصد کیا کہ تیر لگاؤن
کہ خواجہ غائب ہو گئے بس صاحبقران افسوس کنان طرف بارگاہ کے چلے اور پنجہ
خواجہ کو لیے ہوئے جاتا ہے اب یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالے
اگر حیات مستعار نے وفا کی اس جلد کو مین نے اسی مقام پر ختم کیا کہ بادشاہ طلسم صاحبقران
سے اجازت لے کر ایک طرف کو چلا ہے خواجہ کو پنجہ لے گیا ہے صاحبقران بارگاہ کو
جاتے ہین چند ساحران بد کار مردار خوارون کو اس حال سے آگاہ کرنے جاتے ہین کہ
بے ستون مارا گیا ملکہ برجیس آفتاب منظر اپنے مقام پر اشتیاق صاحبقران
مین بیٹھی ہوئی دمبدم کی خبر منگاتی ہے ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر خواجہ کے
فراق مین بیقرار ہے بس یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہوگا مین اس جلد کو ختم کرتا ہون
اور ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ جو عیب اس مین ملاحظہ فرمائین اُسکو از
راہ مہربانی معاف فرمائین میری عرق ریزی پر خیال کر کے کیونکہ انسان مرکب ہے
خطا و نسیان سے زیادہ والسلام خیر اختتام فقط

تمام شد جلد اول طلسم زعفران زار سلیمانی

خاتمہ الطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ خالق بے نیاز کریم کارساز و تحفہ درود و سلام بحضور سرور کائنات
مفخر موجودات علیہ افضل التحیتہ والصلوات و ہدیہ درود بر آل اطہار و ائمہ کبار
علیہم السلام کہ کتاب طلسم زعفران زار سلیمانی جسکے داستانہائے رنگین و مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خالق اکبر مالک بحر و بر کو سزاوار ہی کہ جو مالک اقلیم عالم باعث ایجاد آدم و بنی آدم و موجد طلسم عناصر
خلاق آسمان و زمین ہی جسکی ذات وحدہ لاشریک ہی جس نے ایک کلمہ کن سے زمین و آسمان بہشت و نار
خلق فرمائے اُسکے اوصاف مین زبان قلم لال ہی اُسکی کنہ حقیقت کو بشر کی کیا مجال ہی کہ لکھ سکے فہم کو سکتا ہی
ہر برگ و ثمر سے اُسکی قدرت کی شان پیدا ہی ہر غنچہ سربستہ چٹک کر اُسکے خالق بے نیاز و رب کارساز ہونے کی گواہی
دیتا ہی کہ جب شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید ٭ وہ ایسا خالق اکبر ہی کہ جسکے
نام نامی سے لذت حیات زبان پر آتی ہی جسکا اسم پاک باعث فرحت جان تازہ اور موجب سرور بے اندازہ
ہی اُسکی محبت راہ نجات دکھاتی ہی نرگس شہلا باغ حیات مین دیدہ انتظار سے کسکی دید کی بیقرار ہی صاف ظاہر
ہی کہ سرو دلجو لب جو اُس امر کا مشتاق ہی کہ اگر دو سر پانون پاتا تو اُسکی تلاش مین پھرتا شمس و قمر دن رات اِسی
گردش مین ہین کہ اوصاف حمیدہ رب اکبر بیان کرین اور اُسکی کنہ ذات کو دریافت کرین مگر اسوقت تک تو
نہین پہونچے ہین اور تا بہ قیامت پا نمین گے یونہین سرگردان پھرا کرین گے انسان کی کیا مجال ہی اُسکے اوصاف کے
خیال مین زبان خامہ و دہان دوات لال ہی گلشن ایجاد مین ہر غنچہ گل صبح و شام اسی کا بزبان بیزبانی خواستگار رہی کہ حمد رب اکبر

دوان کیونکر نہ دور کرون آواز آئی کہ ہم نے باعث قیام آفتاب تمہاری نعلین کو مقرر کیا ہے اور انکو اسکے سر کا
تاج قرار دیا ہے اور ہمنے وعدہ کیا تھا کہ میرے حبیب کی نعلین تیرے سر کا تاج ہونگی پس میرے وعدہ کو وفا کر مع
نعلین عرش پر قدم رکھو یہ مرتبہ ہمارے نبی اکرم کا کہ مع نعلین عرش پر تشریف لے گئے تا پردہ قدرت پہنچے
راز و نیاز ہوا جناب باری میں اور حبیب خدا میں دو کمان کا فاصلہ تھا یہ مرتبہ سوائے ہمارے نبی کے دوسرے کو نہیں
مرحمت ہوا حبیب خدا سے جو اصحاب نے دریافت فرمایا کہ آپسے کس زبان میں کلام ہوا جواب میں فرمایا کہ دعی کے
زبان میں کلام ہوا اور ہوا تو حجاب قدرت سے نکلا تھا وہ میرے دعی کے باعث مشابہ تھا پس جو کہ حبیب خدا ہو
جسکو خود خداوند کریم اپنا حبیب فرمائے جسکا یہ مرتبہ ہو اُسکی تعریف و توصیف کیا کوئی کر سکتا ہے بقول شاعر شعر

تمہ زبان پر کیونکر آسسے　　بحر کوزہ میں کسطرح سے سماسنکے

ایسا نبی ہمکو عطا فرمایا کہ جو مثل پدر و مادر کے ہم سبکا شفیق ہے اور جس نے اپنی امت کے لیے اور اسکی رہائی
کے خاطر انواع انواع کے ظلم و بدعت ستمگاران امت کے گوارا فرمائے اپنے یار ہائے جگر کو اپنی امت پر
نثار کیا ہم لوگوں سے نہ خبر کیا لکھا ہے کہ بروز قیامت جب میدان حشر و نشر برپا ہوگا سب نہایت سابقین نفسی نفسی
کہتے ہونگے مگر ہمارے نبی اکرم امتی امتی فرماتے ہونگے ہم سبکی شفاعت فرمائیں گے آب سلسبیل و کوثر سے سیراب کرینگے
ایسے نبی برحق کی کیونکر مدح و ثنا ہو سکے جسکا شق القمر ایک ادنی اعجاز ہے جسکے نبی و پیمبر ہونے کی شجر و حجر انسان و
حیوان تک نے شہادت دی آپ گو امی تھے مگر بقدرت خدا کل معجزات خدا و اسرار الٰہی سے آگاہ تھے بقول شاعر شعر

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست　　کتب خانہ چند ملت بشست

آپ نے آکر اور ملتوں کو باطل فرمایا یہ کیا کم ہے کہ ہمارے نبی پر وہ کتاب نازل ہوئی جو کہ منسوخ کرنیوالی
ہے توریت و زبور و انجیل کی ہمارے نبی پر وحی نازل ہوئی جبرئیل امین بالائے آسمان سے وحی الٰہی
از جانب رب العزت لیکر حاضر ہوتے تھے بقول شاعر شعر امام رسل پیشوائے سبیل

امین خدا مہبط جبرئیل　　دیگر حبیب خدا اشرف انبیا　　کہ عرش مجید ش بود متکا

سوار جہانگیر یکران براق　　کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

خلاصہ یہ کہ کوئی نعت احمد کو نہیں بیان کر سکتا ہے گلشن نعت کو ترس شہلا دیدہ انتظار سے نگران ہے نیونہر
بزبان بے زبانی نعت احمد مختار بیان کرو ن ہوس صد زبان حیران ہے کہ کیونکر تعریف سرور کائنات بیان کرون
لالہ داغ بردل ہے سرو دلبو لب جوایک پانون سے کھڑی ہے اسی امر کی خواہش باقی ہے کہ اگر وہ سراپا نون عطا ہو

حیدر کرار بیان کرسکے بموجب رباعی تعریف علی بہ گفتگو ممکن نیست ، گنجایش بحر در سبو ممکن نیست

من ذات علی بواجبی کے دانم ، الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

سبب تالیف و تصنیف کتاب بخدمت ناظرین یون عرض رسا ہوتی ہون بلبل بوستان بلاغت عندلیب تصنیف مین یون
نغمہ زن ہوتی ہے کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ خاکسار ذرہ بے مقدار جاہل مطلق بندہ گنہگار خالق اکبر حقیر کو من شیخ تصدق حسین
بعد ختم ہر سہ جلد آفتاب شجاعت کی براے قدم بوسی و زیارت جناب مستطاب معلی القاب ملال رکاب مسند نشین
اریکہ عزت حاتم دوران عادل زمان غریب پرور عالی گستر شریف نواز قدردان سخن داہل سخن ارسطو فطرت
سلیمان حکمت جمشید شوکت فریدون حشمت دارا صولت سکندر جاہ عالی جاہ جناب منشی پراگ نرائن صاحب بہادر
دام اقبالہ و اجلالہ مالک مطبع اودھ اخبار کے حاضر حضور فیض گنجور ہوا مودب ہو کر سلام بجا لایا زیارت سے مشرف ہو
قدم بوسی حاصل کی آنجناب نے ازراہ قدردانی و غلام نوازی کرسی مرحمت فرمائی مین آداب و تسلیمات بجا لا کر بیٹھ گیا
آنجناب نے مسکرا کر فرمایا کہ اب سواے آپکے ہمارے مطبع مین پرانے لوگون مین سے کوئی نہین ہے مین نے دست بستہ
عرض کیا کہ جی ہان سواے اس حقیر کے اب کوئی نہین ہے منشی احمد حسین صاحب قمر نے بھی انتقال فرمایا یہ غلام بھی
حضور سے رخصت ہونے کو آیا ہے کیونکہ یہ خیال ہوا کہ اب آپ سے رخصت ہو لون حیات کا کیا اعتبار چراغ سحری ہو رہا
ہون کہ اب گل ہوا جب گل ہوا شاید پھر زیارت نصیب ہو یا نہو یہ حسرت لیکر اس دنیا سے جاؤن کیونکہ لون ہر ماہ
مین زیارت حضور و قدمبوسی سے مشرف ہوتا اور آپکی ذات سے پرورش پاتا تھا جو سلسلہ پرورش
پانے کا تھا ختم ہو گیا لہذا اب مجکو رخصت فرمائیے ہنس کر فرمایا کہ کیا جو دفتر تم تحریر کر رہے تھے وہ تمام ہو گیا مین نے
عرض کیا کہ جی ان تینون جلدون جو کہ زیر تحریر تھین وہ تمام ہوگئین اب بیکار ہون یہ سماعت فرما کر اہلکارون
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیا ہمارے یہان اب کوئی کتاب ایسی نہین ہے کہ جسکا ترجمہ شیخ صاحب فرمائین انھون نے عرض کیا
کہ جی نہین اب کوئی کتاب ایسی نہین ہے یہ سماعت کرکے کچھ عرصہ تک سکوت فرمایا چونکہ قدردان اہل صاحب
کمال ہین شرفا کی پرورش فرماتے ہین ورنہ مین کب اس قابل تھا اور اس لائق ہون کہ کوئی قدر فرماے
مگر آنجناب موصوف ازراہ عالی گستری و شرفا پروری قدر فرماتے ہین تھوڑی دیر کے بعد فکر فرما کر سر اٹھایا اور فرمایا
کہ وہ ذخیرہ جو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر طلسم زعفران زار کو تحریر کرکے داخل مطبع کر گئے ہین اور وہ دفتر مین رکھے ہوئے
ہین اُنکے انتقال کے بعد انکی تحریر ہونے کی نوبت نہین آئی انکو تو لاؤ اُسی وقت وہ اجزا جو کہ قریب
ساتھ جزون کے تھے منشی صاحب نے تحریر کرکے داخل کیے تھے اُنکے بعد کے اجزا تحریر کرنے کی ہدایت فرمائی

که اسکے آگے وہ تحریر کرنے وہ ذخیرہ دفتر مین رکھے ہوئے ہین بموجب حکم فوراً ملکارون نے حاضر کیا
جناب ممدوح نے وہ ذخیرہ ہاتھ مین لیکر اور میری طرف اشارہ فرماکر فرمایا کہ تو ان اجزا کو لے جاؤ اور اسکے بعد سے
تحریر کرو مگر دو جلدون مین یہ بیکار پڑے ہوئے تھے کوئی اسکا پورا کرنے والا سواے تمھارے نہین ہے مین نے
سلام کرکے یہ عرض کرکے لیا کہ آپ قدر فرماتے ہین ورنہ مین کس لائق ہون لیکر ہٹا کہ آخر [illegible] فرمایا کہ
یہ امر ممکن ہے کہ مجھے بعد سے تحریر کرو اور جوڑ موافق [illegible] کسی قسم کا نقص نہو مین نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ اگر خدا نے چاہا اور آپکے اقبال نے یاوری کی اور مدد توفیق نے کی تو مین امید کرتا ہون کہ تحریر کرون اور کسی قسم کا
نقص نہو آپکی عنایت سے یہ کوئی امر نہین ہے فرمایا کہ اچھا ایک جز تحریر کرکے ہمکو دکھانا کہ ہم دیکھین کیسا جوڑ لگایا ہے
چنانچہ مین بعد تھوڑے عرصہ کے رخصت ہوکر چلا گیا اسوقت تو یہ خیال آیا امر کہ الامر فوق الادب کچھ انکار نہ کیا
بموجب حکم کے اقرار کیا اب جو اپنے مقام پر آکر اسکو دیکھا تو بڑی دقت پائی اول تو دوسرے کی تحریر پر قلم
اٹھانا اور اسکو تحریر کرنا معلوم نہین اُسنے کیا خیال کرکے سلسلہ تحریر کو آغاز کیا تھا اور کیا اُسکا منشا تھا کیا
واقعات وہ تحریر کرتا اور ختم کیا تحریر کر دیتے چونکہ خداوند کریم کو میری عزت رکھنا تھا اور مین نے جو اسکی
ذات پر بھروسا کرکے اقرار کر لیا تھا اُسنے آسان کیا خیال مین آیا کہ تحریر تو کر خدا مالک ہے چنانچہ قلم اُٹھا کر نام خدا
لیکر تحریر کرنا شروع کیا اُس خدا نے آسان کیا ایک جز تحریر کرکے داخل کیا پسند آیا بہت تحسین و آفرین سے
سرفراز فرمایا اب لکھنا شروع کیا خلاصہ یہ کہ ایک جلد تحریر کرکے تمام کی بفضل خدا جلد اول تو تمام
ہوئی اب جلد دوم کی تحریر مین کوشش کی اُسکو بھی تحریر کرنا شروع کیا یہ بھی عنایت
خداوند کریم سے تمام ہو جائے گی ناظرین والاتمکین کی خدمت عالی مین دست بستہ گذارش ہے کہ اگر
کوئی غلطی ملاحظہ فرمائین اُسکو ازراہ مہربانی و عیب پوشی سے پوشیدہ فرمائین میری عرق ریزی کا
خیال فرماکے مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز کرین کیونکہ انسان مرکب [illegible]
ونسیان سے شاید کسی مقام پر کچھ رہ گیا ہو یا رہ جائے تو آپ لوگ معاف فرمائین یہ اُن لوگون کی خدمت
مین عرض ہے کہ جو کہ قدر فرماتے ہین اُن لوگون کی خدمت مین عرض نہین کہ جو کہ حاسد
ہین اور بیکار کا حسد فرماتے ہین بس مین نے دل سے اُن لوگون کے لیے دعا کرتا ہون کہ جو کہ
ازراہ قدردانی عیب پوشی فرماتے ہین اور جناب بابو صاحب کے لیے شب و روز خداوند کریم میری
دعا کو قبول فرمائے الٰہی آمین بحق آمین آمدم برسر قصہ

آغاز داستان امیر حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان کرہ قاف سپہ میدان مصاف شیر بیشہ جنگ شکنندہ کمان رستم دستان صاحب گرز سام بن نریمان ساقی نامہ

ساقیا تو خراب وہ ڈھول کا
جو کہ دکھا دے جہان کا انقلاب
تو رہے ساقی جہان مین برقرار
دیدے بھر کر جام اپنے ہاتھ سے

کاگ اڑتا ہو جسکی بوتل کا
جھوم کر کوہسار سے اٹھین گھٹا
تجھپہ ہم رندون کا ہو دارومدار
نشہ مین لکھون وہ نادر داستان

آج وہ ساقی پلا مجکو شراب
میکشونکا دل نہ اے ساقی گھٹا
میکدے کی خیر اے ساقی رہے
پڑھ کے ہون محظوظ پیر و جوان

غزل

کمین کیونکر دل مین ہم نہین ارمان رکھتے ہین
شکایت یار کی اے دل سمجھکر جسمین کرنا
رقیب روسیاہ دیکھایگا کیا بزم مین چکمہ

تمنا جاسے کیونکر ہم بھی آخر جان رکھتے ہین
مثل مشہور ہو دیوار و در بھی کان رکھتے ہین
سہا ہم ایسے دیسے کو بہت پہچان رکھتے ہین

غزل دیگر

آپ سے حسن کا جواب نہین
بزم آنی نہین حجاب نہین
خیر کتا اگر تو کچھ سے کہنے
آج ساقی نہین شراب نہین

اک قیامت ہو یہ شباب نہین
مفت برباد کر دیا دل کو
آپکی بات کا جواب نہین
حسن اس شوخ کا قیامت ہے

چاند سے منھ پہ کیون نقاب نہین
تھا کبھی خانمان خراب نہین
گل تو گلشن مین سب مہیا تھا
دیکھنے کی کسی کو تاب نہین

جب سے وہ شوخ پاس ہو حیدر
چین ہر دلکو اضطراب نہین

بیت

بہ بزم سخن طوطی خوش نوا بتزین زمزمہ شد ترنم سرا ٭ بیا بشنو اے ہمدم راستان ٭ کہ بار آمدم بر سر داستان ٭ راویان اخبار و ناقلان آثار و حاکیان خوش گفتار بلبل شاخسار معنی کو یون چمن فضا مین زمزمہ سنج کرتے ہین وطوطی شکرستان فصاحت کو حدیقہ بلاغت مین یون نغمہ سرا کرتے ہین مفتاحان طلسم مضامین و سیاحان عجائبات معنی لوح قلم سے طلسم معنی کو یون فتح کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم ونازک خیال کو بخوبی یاد ہوگا کہ اس جلد کو اس حقیر نے اس مقام پر ترک کیا ہو کہ بعد قتل ہونے بے ستون جادو کے

اور برباد ہونے کو بے ستون کے وزیر بے ستون نے صاحبقران کی اطاعت کی اور سب سردارون کو ہمراہ لشکر کے
لیکر حاضر خدمت ہوا تھا بادشاہ طلسم یعنی سیمای بلند آواز صاحبقران سے اجازت لیکر تخت سحر پر سوار ہوکر
ایک طرف کو روانہ ہوا ہی اور چند سرداران بدکردار باہم صلاح کرکے مردار خوار دنکو خبر کرنے گئے ہین
صاحبقران نے دونون حکیمون اور سب سردارون و وزیر بے ستون کے طرف اپنے بارگاہ کے بخوشی خرمی واپس
پہنچے خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ یکایک پنجہ گلا اور خواجہ کو اٹھالے گیا پس صاحبقران
افسوس کنان طرف بارگاہ کے تشریف لے چلے ہین ابھی مقام پہ یہ داستان جلد اول مین چھوڑی گئی ہی اب حال
ان سیہ کارون کا تحریر کیا جاتا ہی کہ وہ جو وہان سے بھاگے تو بیدستے بیشہ مردار خواران مین پہنچے ضرغام
مردار خوار و مسیح مردار خوار اپنے مقام پر بیٹھے ہوے تھے سب ملازم انکے حاضر تھے ذکر ہو رہا تھا کہ کئی دن سے
کچھ خبر بے ستون جادو کی نہین معلوم ہوئی کہ سنا گیا تھا کہ طلسم کشا آیا ہی اور اس سے مقابلہ ہو رہا ہی نہ معلوم کسکو
فتح نصیب ہوئی اور کسکو شکست سردارون نے جواب دیا کہ ہمکو کیا بے ستون نے طلب نہین کیا ورنہ ہم ضرور جاتے
ضرغام نے جواب دیا کہ ہم اسکے نمک خوار ہین ہم پر فرض ہی کہ ہم کمک کرین کوئی انکے طلب کرنے اور
نہ کرنے کی ضرورت نہین ہی بس ہمکو لازم ہی کہ بدون طلب کیے ہوے جاکر کمک کرین سب نے جواب دیا
کہ آپ سردار ہین جو آپکی مرضی ہم موجود ہین یہ سنکے ضرغام و مسیح نے اسیوقت حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو
ہم بے ستون کی خدمت مین جاوینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مردار خواران مین کمربندی ہونے لگی خود وہ دونون
بھی آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہونے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ ایک دیوار مابین کوہ بے ستون و بیشہ مردار خوار کے
حائل ہی کہ جسکو حد بے ستون کہتے ہین وہ سحر بے ستون جادو سے بنائی ہی بے ستون جادو نے یہ دیوار اس غرض
درمیان مین کھینچی تھی کہ مردار خوار میرے ملازمون وغیرہ کو تکلیف نہ پہونچائین گو کہ مردار خوار بھی اسی کے
تابع حکم ہین بے ستون کو اپنا آقا و ولی نعمت خیال کرتے ہین بلکہ اپنا خدا جانتے ہین اور طریقہ بھی بے ستون کا
یہ ہی کہ جسقدر جانور وغیرہ یا انسان مرجاتا ہی اور شہر مین اور مضافات مین انکی لاش و جانوران مردہ کی لاشین یہ لوگ
مردار خوارون کے لیے مقرر کر دی ہین کہ ہمیشہ انکو پہنچ جاتی ہین اس سبب سے یہ زیادہ تر تابع حکم ہین اور
جان و دل سے اطاعت کرتے ہین انکو حکم ہی کہ جب تک ہم طلب نہ کرین تم نہ آنا بدون ہمارے بلائے ہوے
بدین سبب یہ مردار خوار اپنے بیشہ مین رہتے ہین ادھر نہین آتے ہین مگر خبرین انکو ہر واقعہ کی گذرتی ہین
چنانچہ یہ انکو معلوم ہوا تھا کہ بادشاہ سے اور طلسم کشا سے آیا ہوا ہی معرکہ برپا ہی یہ حیران تھے کہ ہمکو کیون نہ بلایا

چنانچہ اسی سبب سے اُنھون نے خود بخیال نمک خواری قصد ملک کیا ہے اور لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ہے لشکر
تیار ہو رہا ہے اور اسلحہ تن پر آراستہ کر رہے ہین کہ بلا یک وہ دیوار جسکا مین نے ذکر کیا ہے خود بخود بیخ و بنیاد سے گر پڑی
اور غبار بلند ہوا اور شور و غل پیدا ہوا تاریکی ہوئی بہت سے مردار خوار دب گئے اور ہلاک ہوئے یہ دیکھا کہ اور شور
و غل جو ہوا اور بے ستون کی سمت سے آواز گریہ و زاری جو سنائی دی انھون نے حیران ہو کر اسطرف کو دیکھا
تو دیوار کو گرا ہوا پایا اور شور و غل سُنا چونکہ یہ اس امر سے بخوبی آگاہ تھے کہ یہ دیوار سحر ہے جب بے ستون جادو
ہلاک ہو چکا اسوقت یہ دیوار منہدم ہوگی اور برباد ہو جائیگی یہ جو انھون نے دیکھا ایک بار ایک چیخ ماری
ضرغام مریخ پکارا کہ بڑا غضب ہوا ہمارا مالک و آقا خداوند شاید ہلاک ہوا جو یہ دیوار گری اور صحرا اے
بے ستون جادو کے بے ستون کی طرف سے صدائے گریہ و زاری برابر آرہی ہے غبار بلند ہے تاریکی ہو رہی ہے ضرور کوئی
انکو کوئی آفت آئی ہے جو یہ دیوار گری ہے کیونکہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ جب میرے اوپر کوئی آفت آئے گی اور مین
ہلاک ہونگا تو یہ دیوار گرجائیگی بس اب دیوار کے گرنے سے یقین اس امر کا ہوتا ہے چلو جلدی خبر لیجیے تو کوئی شے
ایسی حائل نہین ہے کہ نہ جا سکین یا اجازت طلب کرین یہ کہکر اُٹھے اور اُس دیوار کے قریب آئے نگاہ غور سے طرف
کوہ بے ستون کے دیکھا اُنکو اُس طرف خاک اڑتی ہوئی نظر آئی اور کوہ بے ستون کا کہین نام و نشان نہ تھا
سر پیٹ کر کہا کہ افسوس بے ستون جادو ضرور ہلاک ہوئے کہ کہین کوہ بے ستون کا پتہ بھی نہین ہے جلد چلو ایسا نہ ہو
کوئی خرابی واقع ہوئی یہ کہنا تھا کہ سب لشکر اُسیوقت چلنے پر آمادہ ہوا یہ دونوں بھی مرکب پر سوار ہوئے پس پشت
لشکر نے صف باندھی چلنے کو کہ ضرغام مردار خوار و مریخ مردار خوار نے دیکھا کہ بہت سے کوہ بے ستون کے باشندے
بحال پریشان سرگردان چاک گریبان چلے آتے ہین اور اُنکے ہمراہ لشکر بے ستون کے لوگ بھی ہین
یہان تک کہ وہ سب بیکار و سیاہ و تعب یہان آکر پہونچے چونکہ وہ لوگ ضرغام وغیرہ سے آگاہ تھے آتے ہی
حال کہا اور فریاد کرنے لگے کہ اے پہلوانان دوران وای گرشاسب زمان بڑا غضب ہوگیا کہ ہمارا آقا و سردار
مارا گیا کوہ بے ستون برباد ہوا طلسم کشا نے کوہ بے ستون پر آکر بے ستون جادو کو قتل کیا اور بادشاہ طلسم رہا ہو گیا
تمام کوہ برباد ہوا وزیر نے مع کل لشکر و سردارون کے طلسم کشا کی اطاعت کی ہمنے جو یہ حال دیکھا ہم وہان سے
بھاگے کہ آپکو خبر دین اور آپکو آگاہ کرین تاکہ آپ یہان سے چلکر آقا کے خون کا معاوضہ لین اور طلسم کشا اور اُسکے
اہل لشکر کو قتل فرمائین دیکھیے ملاحظہ فرمائیے وہ غبار بلند ہوا ہے یہ سب آثار بادشاہ کے قتل و کوہ بے ستون کے
برباد ہونے کے ہین جلد خبر لیجیے یہ سبب ہے اور آپ ہی سے سردار کے تھے گئے اب کوئی سر پرست نہین ہے سب کو

ذاہل کوہ برباد ہو گئے ضرغام یہ سنتا تھا کہ طلسم کشا نے آکر بے ستون جادو کو قتل کیا لشکر تباہ ہوا وہ بے ستون برباد ہوا
بس کف افسوس ملکر زانو پر ہاتھ مار کر مریخ سے کہا کہ بھائی غضب ہو گیا خداوند بے ستون مارے گئے ہمکو خبر
نہ کی خود مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے اور رشکر جان دی ہم یہاں بیخبر رہے کیوں بھائیو ان طلسم کشا
کہاں ہے ابھی چلکر اُس سے خون کا معاوضہ کریں اور اسکو قتل کریں وہ نہ معلوم کس امر پہ بھولا ہے نہ معلوم
کیونکر طلسم کشا نے بے ستون جادو کو قتل کیا انکا قتل ہونا بہت دشوار تھا کیونکہ وہ سحر ابدوست تھے اُنکے
فال پر بادشاہ طلسم شہنکال کی بڑی عنایت اور پرورش تھی اپنا قوت بازو جانتے تھے اکثر بادشاہ فرمایا ہے یہ کیا آفت
نازل ہوئی جو ایسا ساحر زبردست یوں مارا گیا افسوس ہمکو خبر بھی نہ ہوئی مریخ نے جواب دیا کہ اگر [illegible] سے کیا
فائدہ جلد یہاں سے چلو اور عوض خون لو اور معاوضہ خون بادشاہ بے ستون جادو میں طلسم کشا اُسکے ہمراہیوں کو
قتل کرو ضرغام نے جواب دیا کہ بھائی اسی سبب سے تو دریافت کیا ہے کہ طلسم کشا کہاں ہے اُن فراریوں نے
جواب میں عرض کیا کہ طلسم کشا اُسی [illegible] زیر کوہ [illegible] تھا جب کوہ برباد ہوا اب سوا سے میدان کے
کہیں کوہ کا پتہ بھی نہیں تھا اُس صحرا میں ایک طرف ہم بے سردار کے کھڑے ہوئے تھے اور ایک طرف طلسم کشا مع اپنے
لشکر کے فرد کش تھا اُسی حالت میں جنگ مغلوبہ واقع ہوئی ہم لوگ بے سردار تھے ہم نے شکست کھائی فرار پر قرار
لیا ہم یقین کرتے ہیں کہ طلسم کشا اُسی صحرا میں فرد کش ہوگا کیونکہ [illegible] اُسی مقام پر تیمور آسنے تھے اُسی مقام پر ہوگا
آپ تشریف لے چلیں ضرغام نے مریخ سے کہا کہ اے بھائی یہاں سے چلو اور جاتے ہی لشکر طلسم کشا پر گرو خواہ وہ
ہوشیار رہوں خواہ بیخبر خواہ آمادہ پیکار رہوں خواہ اسکو [illegible] ہوئے ہوں بس جاتے ہی قتل کرنا شروع کرو
اور ایک ایک کو کھانا شروع کرو آج خوب شکم سیر ہو کر کھاؤ جسکا خوف تھا اور جس سے اقرار تھا وہ [illegible] تھے
وہ تو مارے گئے اب ہم کسکا خیال کریں اور کسکا خوف کریں یہ سب ہمارے آقا و مالک کے دشمن ہیں انکا کھانا بہت
خوب ہے اور بہت بہتر ہے مریخ نے جواب دیا کہ اے بھائی جو تمہاری رائے اچھا اہل لشکر کو یہ بھی حکم دیا کہ جاتے ہی
لشکر طلسم کشا پر گریں کسی کی فریاد نہ سنیں اور چیر کر کھانا شروع کریں کیونکہ یہ لوگ ہماری خوراک ہیں ضرغام نے
اُسوقت اہل لشکر کو یہ ہی حکم دیا اور اُن فراریوں سے کہا کہ تم آگے آگے چلو اور ہمکو لشکر طلسم کشا کا نشان بتاؤ
انھوں نے عرض کیا کہ بہت خوب بہتر ہے فراری تو آگے ہوئے اور یہ دونوں حرامزادے مع اپنے کل لشکر [illegible]
قریب چالیس ہزار کے تھا ایک [illegible] چلے ادھر صاحبقران مع کل سرداران [illegible]
کی طرف بارگاہ کے چلے تھے صاحبقران [illegible] کے ہمراہ [illegible] بے ستون [illegible] کل اہل لشکر [illegible]

صاحبقران براے خواب افسوس کرتے ہوے سکوہ اہ لیے ہوے چلے جاتے ہین دو دن حکیم بسرصاحبقران پر
زر سرخ وسفید نثار کرتے ہوے چلے آتے تھے اپنے فرودگاہ پر نہ پہونچے تھے کہ ایک طرف سے گرد وغبار بلند ہوا
اور ایسا غبار بلند ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تمام جنگل مین تاریکی پھیل گئی یہ معلوم ہوا کہ سیاہ اندھی اُٹھی ہی یکایک
حکیم سقلینوس کی نگاہ اُس غبار پر پڑی داخل لشکر کے تمام لشکر مین غل وشور برپا ہوا کہ جلد بڑہ اور جلد بڑہے
غضب کی اندھی اُٹھی ہی اور اسکے عقب مین پانی بھی بہت شدت سے اُٹھتا ہی اگر پانی پڑا تو جل تھل کردیگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ قبل بارش ہونے کے اپنے اپنے مقام پر پہونچ جائین ایسا نہو کہ راہ مین پانی برسنے لگے
اور سب لوگ تر بتر ہون اہل لشکر کے قدم بڑھے اور فرودگاہ کی طرف چلے اُدھر حکیم سقلینوس نے یہ رنگ دیکھکر
صاحبقران سے کہا کہ جلد تشریف لے چلیے بارگاہ مین ملاحظہ ہو کس شدت سے اندھی اُٹھی ہی اور اس اندھی اُٹھنے سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ بارش بھی بہت شدت سے ہوگی یہان نہ کوئی درخت ہی اور نہ کسی قسم کا سایہ ہی کہ جہان ٹھہر کر
پانی سے اپنی کو بچائیے گا صاحبقران نے اُس طرف ملاحظہ فرما کر ارشاد کیا کہ بالکل خوف نکرو یہ آندھی نہین ہی
نہ آثار بارش مین بلکہ کسی لشکر کی آمد ہی کوئی لشکر اُدھر سے آتا ہی یہ اُسکی آمد سے غبار بلند ہوا ہی چونکہ تیز آرہا ہی
بدین سبب اس کثرت سے غبار بلند ہی حکیم سقلینوس نے عرض کیا کہ اُدھر سے کون آئیگا کیونکہ یہ صحرا یہان سواے
کوہ بے ستون کے دوسرا مقام نہین ہی نہ کوئی شہر آباد ہی کہ اسکا بادشاہ آتا ہو کوسون تک یہی صحرا ہی منزلون
کے بعد سرحد طلسم ہی تو اس سرحد کی طرف سے کوئی آنہین سکتا ہی اگر یہ خیال کیا جاے کہ بادشاہ طلسم نے
یہان کی خرابی کی خبر پا کر کسی سردار کو روانہ کیا ہی وہ لشکر لیکر اِدھر سے آتا ہی تو یہ غیر ممکن ہی کیونکہ ہر طلسم کا
یہ طریقہ ہی کہ سواے طلسم کشا کے جو اور کسی سمت سے داخل طلسم ہوگا علاوہ دروازہ طلسم کے اسیر ہوجائیگا خواہ وہ
باشندہ طلسم ہو خواہ غیر باشندہ یا اسی طور سے اگر خلاف دروازہ طلسم سے طلسم کے باہر آنے کا قصد کریگا تو بھی نہین
اسکتا ہی پس کیونکر یہ خیال کر لیا جاے کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ طلسم سے آتا ہی یا کوئی ملک ور اس طرف آباد تھا
اسکا بادشاہ آتا ہی بالکل خلاف عقل ہی یہ تو مین عرض نہین کرسکتا ہون کہ آپ دروغ فرماتے ہین یہ علامت لشکر
کے آنے کی ہی مگر قیاس کام نہین کرتا ہی کہ اُدھر سے کسکا لشکر آتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خواہ کوئی ملک
اُدھر ہو خواہ نہو خواہ یہ لشکر جو کہ آتا ہی طلسم سے آتا ہو خواہ نہ آتا ہو یہ غبار تو لشکر کی آمد کا ہی تمکو نہ معلوم ہوگا
کوئی شہر آباد ہوگا یا بے ستون نے کسی ساحر کو کسی صحرا مین مقیم کیا ہوگا تم اس حال سے آگاہ نہو گے
حکیم سقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ جو آپنے فرمایا کہ تمکو نہ معلوم ہوگا کہ کوئی شہر آباد ہوگا اسکا یہ

جواب ہے کہ مین بھی ایک رکن طلسم سے ہون اور بانیان طلسم نے مجھکو بھی مخبر طلسم و محافظ طلسم قرار دیا ہے کوئی مقام ایسا نہین
ہے اس طلسم مین جو کہ مجھکو نہین معلوم ہے سواے لوح اور مقام لوح کے کہ وہ بادشاہ طلسم کو معلوم ہے نہ کوئی ایسا راز طلسم کا
ہے کہ جو مجھپر مخفی رہا ہو میرے روبرو ظاہر نہوا اگر ایسا ہوتا تو مین کیونکر آپکی تشریف آوری سے آگاہ ہوتا پس مجھکو بخوبی
معلوم ہے کہ اب یہان کوئی ملک اسطرف کو نہین ہے ہان رہا یہ امر کہ بے ستون نے کسی ساحر کو اس صحرا مین آباد کیا ہو
تو ممکن ہے اور مجھکو آگاہ نہ کیا ہو مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ بے ستون کا یہ طریقہ تھا کہ وہ جو کام کرتا تھا پہلے مجھسے راے
لیتا تھا اور میرا بہت پاس کرتا تھا جو مین راے دیتا تھا اگر موافق ہوتی تو خیر ورنہ خلاف مین بحث کرتا تھا اگر مین
غلطی پر ہوا تو اُسنے مجھکو قائل کیا مین نے اُسی حالت مین موافقت کی اگر وہ غلطی پر ہوا اور مین نے اُسے قائل کیا
اُسنے میری راے کو پسند کیا پس اگر وہ ایسا کرتا تو ضرور مجھکو خبر کرتا اور راے مجھسے لیتا صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ جو تم نے کہا بہت ٹھیک ہے بعض امر ایسے ہوتے ہین کہ انکو اپنے باپ سے پوشیدہ کرتے ہین اپنی اولاد سے
نہ کہ اپنے برابر والے سے پس کسی مصلحت سے بے ستون نے تمکو اس امر سے آگاہ نہ کیا ہو کیونکہ وہ اس قسم کا ملک کا
حاکم تھا حکیم نے عرض کیا کہ یہ جو آپنے فرمایا میرے ذہن مین آیا ہے آجتک واقعی آمد لشکر نہین دیکھی جو بیان شناخت
کرتا کہ یہ لشکر کی آمد ہے مین نے اس گرد و غبار کو دیکھکر آندھی تصور کیا اور آثار بارش جو کہ خدمت عالی مین عرض کیا
ملاحظہ ہو کہ کسقدر تیزی سے ساتھ چلی آتی ہے اور ہمارے لشکر کے بھی لوگون نے یہ خیال کرکے شاید قدم تیز کردیے
ہین کہ آندھی و پانی اٹھا ہے جلد فرودگاہ پر پہنچ جائین تاکہ بھیگنے سے محفوظ رہین صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور
اسی خیال سے تیز قدم کر دیے ہین ان سبکو منع کرو کہ جلدی نہ کرین یہ آندھی و پانی نہین ہے بلکہ لشکر کی آمد ہے کسی حریف
کا لشکر آتا ہے اگر تمکو تیزی کے ساتھ راہ طے کرتے دیکھے گا تو خیال کریگا کہ یہ لوگ ہمارے خوف سے بھاگے جاتے مین پڑاؤ
کی طرف اسکی نگاہ مین تم لوگ حقیر ہو جاؤ گے اور یہ ہمارا طریقہ نہین ہے کہ ہم کسیکی آمد سے خائف ہون ہماری [illegible]
مین خلل ہوگا حکیم نے عرض کیا کہ بہت خوب اور اسی وقت پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ
کیا بھاگے جاتے ہو کہ تم لوگ یون بھاگے جاتے ہو یا کوئی تمہارے تعاقب مین قتل کرتا چلا آتا ہے کہ اسکی فرصت سے یہ عالم
ہے کچھ بیان تو کرو تاکہ ہم بھی آگاہ ہون سب ادب و قاعدہ فراموش کیا ایسے خائف ہوئے یہ تو بیان کیا [illegible]
اس خوف کا کیا سبب ہے اگر اس خیال سے جلدی کی جاتی ہے کہ آندھی اٹھی ہے اور بارش ہوگی اول تو اس [illegible]
بہت ہوگا سب بھیگ جاؤگے کوئی نقصان و ضرر نہ ہوگا دوسرے یہ کہ یہ نہ تو آندھی ہے نہ پانی ہے یہ آمد لشکر [illegible]
غبار بلند ہوا ہے پس کیون اسقدر جلدی کرکے اپنے کو بدنام کرتے ہو اور حریف کو بھی اپنے خلل پر جرأت دلاتے ہو [illegible]

کھڑے تھے جو کہ صاحبقران کے رفیقان سے تھے اہل لشکر نے جو سنا چونکہ آپ اپنے مالک و افسر و آقا کے تابع حکم اور فرمانبردار
تھے سب نے قدم روک لیے اور اپنی چال پر آگئے چونکہ نمک حلال تھے اور اطاعت سردار کو واجب جانتے تھے
ادھر تو اہل لشکر نے قدم روکے اور جلدی سے باز آئے اُدھر صاحبقران نے وزیر بے ستون کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ کیوں وزیر اعظم جدھر سے یہ گرد و غبار بلند ہوا ہے اور آمد لشکر کی علامت پائی جاتی ہے اُدھر کو کوئی شہر بے ستون
جادو نے آباد کیا تھا یا نہیں یا کوئی ساحر ایسا ہے کہ خبر بربادی کوہ بے ستون سنکے آتا ہو مع اپنے تابعین کے وزیر بے ستون
نے سر اُٹھا کر اُس طرف کو دیکھا چونکہ قبل دیکھ تو چکا ہی تھا اور دل میں کہہ رہا تھا کہ خدا خیر کرے کیونکہ مجکو آثار بد معلوم
ہوتے ہیں ایسا نہو کہ مردار خوار دن کو خبر ہو گئی ہو انھوں نے ادھر کا قصد کیا ہو اور وہ ہی آتے ہوں تو بڑی خرابی
ہو گی پھر اس لشکر کا بچنا محال ہے یہ لوگ لڑنا و مرنا کیا جانیں یہی طریقہ سے لڑینگے جو کہ انکے طریقہ ہیں وہ آتے ہی
کھانا شروع کر دینگے کیونکہ عادت اسی امر کی ہو رہی ہے وہ وحشی وہ اس جنگ و پیکار کو کیا جانیں تعجب سے وہ
سب کے سب بے ستون کو اپنا خدا خیال کرتے ہیں نام پر مرتے ہیں بس جب یہ سنا ہو گا کہ بے ستون مارا گیا ضرور
چل کھڑے ہوئے ہونگے دیکھیے کیا ہو وہ یہی خیال کر رہا تھا اور قصد کر رہا تھا کہ صاحبقران اس طرف
مخاطب ہوں تو میں عرض کروں کہ صاحبقران نے دریافت کیا وزیر بے ستون نے اُس طرف دیکھ کر دوبارہ ہاتھ
باندھ کر عرض کیا کہ جو آپکا خیال ہے بہت درست ہے یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہے اور یہ مردار خوار دن کا لشکر ہے ایکے
دو افسر ہیں جنکے نام یہ ہیں کہ ضرغام مردار خوار و ضیغم مردار خوار چالیس ہزار مردار خوار انکے تابع ہیں یہ اُنکے
افسر ہیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہی دونوں بے ستون کی خبر قتل سنکے مع اپنے ہمراہیوں کے آتے ہونگے
یا طلسم کشا یہ سب کے سب بڑے حرامزادے ہیں اور بہت بہادر ہیں خصوصاً ضیغم و ضرغام یہ دونوں تو جرأت و قوت میں
اپنا مثل و نظیر نہیں رکھتے ہیں خداوند کریم آپکو ان کے شر سے محفوظ رکھے مجکو پہلے ہی سے اس امر کا خوف تھا اور
خیال مگر اس وجہ سے عرض نہ کر سکا کہ شاید خاطر اقدس کو ناگوار ہو اور میری عرض خلاف طبع مبارک ہو میرے
نزدیک مناسب ہے کہ انکے آنے کے قبل فرودگاہ پر پہونچ جائیے تا اہل لشکر انکے شر سے محفوظ رہیں کیونکہ یہ لوگ
جنگلی اور وحشی مزاج ہیں طریقہ جنگ پیکار سے بالکل ناواقف ہیں ایسا نہو کہ وہ حرامزادے بسبب ناواقفیت
کے آتے ہی لشکر پر گر پڑیں اور قتل کرنا شروع کریں تو خرابی ہو کیونکہ ہم لوگ تو کئی دن کے تھکے اور کسل مند ہیں
وہ تازہ دم ہیں خرابی ہو گی صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ نہیں ہے اگر مردار خوار آتے ہیں تو
آنے دو ہم جس طریقے سے راہ طے کر رہے ہیں اسی طور سے پڑاؤ پر جائینگے خوف کس امر کا اگر وہ وحشی مزاج ہیں اور

تابع فرمان رہتا ہے کہا فائدہ تھا جو ابر رہا تھا کہ یہ ایک وقت میں بہت کام آئینگے اور دو برس تم دیکھنا کہ مین انکو
ایسے مقام پر رکھونگا اور انکو ایسی جگہ مقیم کرونگا کہ کوئی سوائے میرے چند ملازمان خاص کے اور کچھ اہل لشکر کے
اس حال سے آگاہ نہ ہوگا اور انکا کچھ وظیفہ بھی مقرر کر دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا جب وہ دو عورتیں اشیاء ساختہ
کر رہا تھا جب ہو گیا اور پھر انکا بالکل اثر ہو چکا اسوقت وہ دونون دوڑکر قدمون پر بے ستون کے گرے سجدہ کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ یا خداوند ہمارے ہمکو کوئی ایسا مقام بتادے کہ ہم دونون مع اپنے ہمراہیون کے وہان بسر کرین
اور تجھکو دعا دین اور تیری عبادت کرین اور ہماری خوراک مقرر کردے کہ وہ ہمکو پہنچ جایا کرے جب تجھکو ضرورت
ہو ہمکو طلب کرلے ہم حاضر ہوجائینگے بلکہ ہر روز تیری بندگی کیا کرینگے یہ سنکے بے ستون نے اُس سے کہا کہ تم اپنے
ہمراہیون کو لے آؤ چنانچہ وہ خوش ہوگئے اور اپنے ہمراہیون کو لے آئے جو کہ قریب چالیس ہزار کے تھے ان سبھون نے بھی
آکر بے ستون کو سجدہ کیا نہ معلوم ان دونون نے کیا انسے کہا تھا جو وہ سجدہ کرتے ہوئے آئے جب وہ سب آئے
اسوقت بے ستون نے مرغام و مریخ سے کہا کہ جب تک ہم تمکو طلب نہ کرین اسوقت تک تم لوگ یہان تک
اسی مقام پر رہنا جو کہ ہم تمہارے لیے مقرر کرتے ہین وہ تمکو پہونچے گا کیونکہ تمہاری صورتین دیکھکر بہادر
اہل لشکر ڈر جاتے ہین اور خوف زدہ ہوتے ہین اگر تم ہمارے منہ کے بدون بلائے آؤگے تو ہم تمکو قتل کرینگے
اور تم سب کی خوراک کے لیے ہم نے یہ مقرر کیا ہے کہ جسقدر جانور و انسان یہان مرینگے وہ سب تمکو بھیجدیے
جایا کرینگے تم انکو کھالیا کرنا یہی تمہاری خوراک ہے وہ سب کے سب بہت ہی خوش اور نہایت مسرور ہوگئے
اور پھر سجدہ کیا اور کہا کہ جب آپ نے حکم دیا ہے ایسا ہی ہوگا بس بے ستون نے اسی سمت کو اشارہ کیا اشارہ
کا کرنا تھا کہ وہ دونون مع اپنے ہمراہیون کے وہان سے چل کھڑے ہوئے پھر ہمنے انکو نہ دیکھا یہ تو معلوم ہوا کہ
ایک دیوار حائل ہوگئی درمیان مین اُس جنگل کے یعنی کوہ بے ستون اس پار رہ گیا دیوار کے اور وہ جنگل جسمین
مردارخوار مقیم کیے گئے تھے وہ اُس پار تھا اسدن سے جو خوراک اُنکے لیے بے ستون نے مقرر کی تھی وہ
بھیجنا شروع کی مگر کوئی لیجانے والا نہ معلوم ہوتا تھا جسقدر جانور یا انسان یہان کوہ پر مرتے ہین وہ
غائب ہو جاتے ہین جب بے ستون نے انکو اپنا مطیع کیا ہے اسوقت مین تھا ہمراہ بے ستون کے اور چند سردار
تھے اور کچھ اہل لشکر تھے یہ چند لوگ اس حال سے آگاہ ہوئے باقی اور کسی کو یہ حال نہ معلوم ہوا مین نے
اکثر بے ستون سے تخلیہ مین دریافت کیا کہ آپنے جو اُن مردارخوارون کو اپنا مطیع کیا ہے اور ایک مدت سے
کھلاتے ہین کیا حاصل ہے وہ ساحر نہین ہین کسی وقت اگر کوئی حریف آئیگا تو مقابلہ کرینگے سب غیر

ساحر مین پھر کیا حاصل، ز بے ستون نے یہ ہی جواب دیا کہ ایک ایسا وقت آئیگا کہ یہ کام آئیگا اور اسنے بڑا کام نکلے گا
چنانچہ جب یہ مردار خوار اسی طرف آتے تھے اب معلوم ہوتا ہے کہ بے ستون جو مرا انکو خبر ہوئی وہ اُس جوش میں
وہان سے چلے اور وہ دیوار بھی گر گئی جو کہ حائل تھی بلکہ یہ بے ستون نے مرتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ یہ جو
دیوار درمیان مین حائل ہے گر جاوے تو تم جاننا کہ مین مارا گیا بس فوراً آکر میرے قاتل کو قتل کرنا اب دیوار گری ہے
یہ لشکر انہین مردار خوارون کا آتا ہے اگر آمد لشکر کا غبار ہے صاحبقران نے وزیر کی تقریر سنکے فرمایا کہ خدا
با بزرگ است اگر مردار خوار آتے ہین تو آئین ہمکو کچھ خوف نہین ہے ہمارا خدا مالک ہے صاحبقران یہ فرما کر وزیر تیشہ
کی طرف دیکھکر کہا کہ آپنے سُنا کہ وزیر نے کیا کہا آپ فرماتے ہین کہ اس طرف نہ کوئی شہر ہے اور نہ کوئی ساحر
رہتا ہے اب تو معلوم ہوا آپکو کیا بڑا کام بے ستون نے کیا آپ سے اُس مین لب را کھٹی ہی بلکہ آپکو خبر تک نہ کی یہ آپکو
کیسے ثابت تھا کہ ہر ایک کام مین بے ستون میری رائے شریک کرتا ہے اسی طور سے ہزارون امر ہونگے حکیم نے عرض کیا
کہ بجا ارشاد ہوا مین اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ بے ستون جادو مجھ سے اظہار ملتا ہے دنیا سازی کرتا ہے کو مین اُس سے
دو قومی نجات ملتا تھا کیونکہ وہ کافر تھا مین مسلمان میرے اُسکے کیونکر دل ملتا مگر اُس سے مجکو یہ امید نہ تھی جو یہ
اس وقت ظاہر ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ جس طور سے بسبب کفر کے آپکا دل اُس سے نہ ملتا تھا اسی طور سے
اُسکا دل بھی آپ سے بسبب مسلمان ہونے کے نہین ملا آپ اُسکے ساتھ دنیا داری کرتے تھے وہ آپکے ساتھ حکیم نے
یہ جواب دیا کہ بہت درست ارشاد ہوا یہ کہکر صاحبقران اُدھر متوجہ ہوئے اُدھر سب ملتفت ہوئے سکوت کیا گرا اسی گرد و غبار
کی طرف سب دیکھے جاتے ہین کہ صاحبقران کیا دونون حکیم کیا اہل لشکر کیا وزیر بے ستون کیا اُسکے ہمراہی اور
راہ بھی ذکر کرتے جاتے ہین کہ یکایک وہ گرد و غبار قریب اُسی صحرا کے آکر شق ہوا کہ جہان لشکر اسلام [illegible]
گرد سے ہزارون سنانین و تلوارین چمکتی ہوئین پیدا ہوئین اور ایک شور و غل ہوا کہ لینا پکڑنا جانے نہ دینا قاتل
بے ستون جادو کو یہ صدا آئی صاحبقران و کل اہل لشکر و کل ہمراہیان صاحبقران نے دیکھا کہ سو دو ہزار
سے ہزارون دیو ذریب عالمین کے پاس ہزار کے انسان عجیب شکل بد ہیئت دراز قد سیاہ فام بد انجام بڑے بڑے
دانت جو کہ منھ سے باہر ہوئے ہوئے ہونٹ انکے لال گینڈون پر سوار ہتھیار لگائے چلے آتے ہین اُنکے
آگے آگے دو جوان اُنسے زیادہ بد ہیئت اور بد شکل سب نے دیکھا کہ آگے ان سب کے چند مردار لشکر بے ستون کے ہین
کہ جو کہ اس طرف اشارہ کرکے انکو بتا رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اُدھر تو اُن سیہ کارون نے جو کہ بھاگ کر
گئے تھے مردار خوارون کے پاس لشکر اسلام کو بتایا اور کہا کہ یہی سب نے حضرت آقا و مالک بے ستون جادو کو

قتل کیا ہو وہ جو پیچھے آگے ہو وہی طلسم کشا ہو اور وہی قاتل ہو بے ستون کا یہ خیال تھا کہ وہ دونوں مع اپنے
ہمراہیوں کے جلاتے ہوئے اپنی زبان میں لشکر اسلام پر چلے ادھر وزیر بے ستون نے صاحبقران سے
عرض کیا ملاحظہ ہو کہ لشکر مردار خواران آپہونچا یہ آگے آگے دونوں افسر ہین اور عقب مین سب مردار خوار ہین ملاحظہ
ہو کہ ان حرامزادون نے جاکر انکو آگاہ کیا یہ جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ کچھ لوگ آگے بڑھتے ہوئے چلے آتے
ہین اور ادھر کو اشارہ کرتے ہین یہ ہمارے لشکر کے سردار ہین ایسے سیاہ قلب تھے کہ مطیع اسلام نہ ہوئے
انکو جاکر خبر کی یہ لوگ اسوقت موجود تھے جب بے ستون نے ان مردارخوارون کو مطیع کیا اور سب حال
بیان کیا تھا پس جب بے ستون مارا گیا دیوار منہدم ہوئی معلوم ہوتا ہے انکو بے ستون کا قول یاد آگیا جاکر انکو
خبر کی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مضایقہ ہے ان سب کی قضا لائی ہے بس کل اہل لشکر سے پکار کر کہدیا جائے
کہ خبردار ہو جاؤ لشکر مردار خواران تم سے لڑنے کو آتا ہے تمھاری خیریت پوچھ گیا ہے یہ جو حکم صاحبقران نے دیا
اسیوقت نقیبون نے پکار کر اہل لشکر کو آگاہ کیا یا تو سب قدم اٹھاتے ہوئے چلے جاتے تھے یا سب کے سب
تھم گئے صف بندی ہونے لگی پرے بندھ گئے صاحبقران آگے لشکر کے کھڑے ہوئے وزیر بے ستون
کو طلب کرکے فرمایا کہ تم اپنے ساحرون کو لیکر الگ جاکر کھڑے ہو کیونکہ جسقدر مردارخوار ہین سب غیر ساحر ہین
پس یہ ہمارے طریقہ اور قاعدہ اور انصاف کے خلاف ہے کہ ہم غیر ساحرون سے ساحرون کو مقابلہ کرنے کا
حکم دین جسقدر لشکر ہمارے ہمراہ ہے وہ انسے مقابلہ کرے گا اور انکے لیے کافی ہے ہان جب ساحرون سے
مقابلہ ہوگا اسوقت تمکو مناسب وقت جان کر اور موقع محل دیکھکر اجازت دی جائے گی اس مقابلہ مین
تمھارا کام نہین ہے وزیر نے سب سے بہت بہت عذر کیا اور انکار کیا مگر صاحبقران نے ایک نہ سنی آخر کو
وہ اپنے کل ساحرون کو لیکر اور حکیم شیاطین بھی اپنے ساحرون کو لیکر بحکم صاحبقران الگ صف آرا ہوگئے
جب لشکر غیر ساحران کی صف بندی ہوئی ابھی صف آرا صفین درست کرکے پورے تو [illegible] الگ نہ ہوئے
تھے جنرنام مردار خوار و مریخ مردار خوار مع چالیس ہزار مردار خوارون کے غل و شور کرتا ہوا آپہونچا
و لشکر اسلام پر یہ کہتے ہوئے گرے کہ مار لو قاتل بے ستون جادو کو اور ذبح کر ڈالو ایک کو زندہ چھوڑو
[illegible] خداوند کو قتل کیا ہے یہ سب ہمارے خداوند کے قاتل ہین [illegible] لینا ہم پر واجب
[illegible] ہوئے گرے اور حملہ [illegible] پہلی مرتبہ تو وہ ایک اہل اسلام کو پکڑ کر اور ذبح کر ڈالتا [illegible]
[illegible] اہل اسلام نے دیکھا اب سب انکے داؤن مین آتے ہین انکو اپنے قریب نہین آنے دیتے ہین

سردار خوار دون سے کلہ بکلہ لڑ رہے ہین صاحبقران کی یہ نوبت ہی کہ تمام پوشاک خون سے لال ہی خون سے
لختہ زرہ در جسم رہے تھے کہنیون سے خون کی بوندین ٹپک رہی تھین قبضہ ہاتھ مین گھر بیٹھا تھا چند زخم جسم اقدس پر
آئے تھے کہ جو کہ مثل پھول کے شگفتہ تھے راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران کا یہ عالم تھا کہ ہر مرتبہ جبدم جاتے تھے
لشکر نے تین شبانہ روز بلکہ تنہا لشکر بے ستون جادو سے کو وہ بے ستون پر معروف مقابلہ رہے ہین دو روز تک
بعد قتل بے ستون.. جادو و دیو برباد کی کو وہ بے ستون لشکر بے ستون سے سرگرم جنگ رہے مگر اس جنگ و پیکار
مین اہل لشکر و دیگر سردار بھی شریک تھے جب لڑائی فتح ہو چکی تو اور سب ملازمان بے ستون دو زن بے ستون نے
امان طلب کی ہی اور اطاعت کی ہی تو سبکو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر چلے تھے کہ سردار خوار آپڑے اُنسے مقابلہ ہونے لگا
تلوار چلنے لگی خلاصہ یہ کہ دو دن دو راتین اس مقابلہ مین ہی بسر ہوئین اب برابر تلوار چلی جاتی ہی
میدان جنگ مین خون برس رہا ہی سردار خوار گرفتار ہو رہے ہین اہل اسلام بھی کام آ رہے ہین ایک قیامت
ہر طرف برپا ہی لاشون کے ڈھیر سر و تن کے انبار لگے ہوئے ہین کسی طرف ہزار دن سسک رہے ہین زخم کھائے ہوئے
کسی سمت سیکڑون ایڑیان رگڑ رہے ہین کوئی کہین پڑا ہوا کراہ رہا ہی کوئی سم مرکب سے پامال ہو گیا ہی
کوئی بے سر پڑا ہی کسی کے بازو ندارد ہین کسی کے سینہ پر ایسا زخم لگا ہی کہ کواڑ سینہ کھولے ہوئے ہین کوئی
بسمل خاک پر تڑپ رہا ہی کوئی زمین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہی کہ کوئی تو دوست نظر آئے بجز صدائے
بزن و بکش کے دوسری صدا کان مین نہین آتی ہی سوائے دشمن کے دوست نہین دکھائی دیتا ہر خون
ہر سمت برس رہا ہی بازار مرگ گرم ہی انجام کار ایسی تلوار چل رہی تھی کہ زمین بار نعشہا سے ملتی تھی ہر طرف
غبار بلند تھا سوا سے جھنکار تلوار و چپا چپ خنجر کے کوئی اور صدا نہ تھی یا گرز گران کی صدا تھی کہ جس سمت وہ
تیک آئیگران معلوم ہوتا تھا میدان جنگ گونج رہا تھا رن بول رہا تھا خون کے فوارے جسمون سے چھوٹ
رہے تھے جنگی باجے بج رہے تھے نقیب صدا لگا لگا کر دل طرفین کی قوی کر رہے تھے اہل اسلام دل توڑ خوب
جمے ہوئے لڑ رہے تھے برابر شبانہ روز ہاتھ چل رہے تھے پیر فلک کمر خم کیے ہوئے عینک مہر لگائے ہوئے
دیکھ رہا تھا کبھی چشمہ ماہ کو چشم پر رکھ لیتا تھا کبھی عینک مہر کو باوجود اس پیرانہ سالی کی ایسی جنگ و پیکار
کبھی اس فلک پیر نے نہ دیکھی تھی جیسے آج تین شبانہ روز سے میدان جنگ مین اہل اسلام و کفار سے
ہو رہی تھی اہل اسلام پر خواب و خور حرام تھا عجب عالم سے لڑ رہے تھے کہ جھومتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے
تھے چوتھا دن تھا کہ خداوند کریم کو اہل اسلام کے حال پر رحم آیا ادھر سے تو صاحبقران دونو ہاتھون سے

تلوارین لیے ہوئے قتل کرتے ہوئے مردار خوار و نکت چلے جاتے ہیں ادہر [illegible] دونوں مردار خوار یعنی ضرغام
مردار خوار و مریخ مردار خوار اہل اسلام کو برابر پائمال کرتے ہوئے آتے تھے یہانتک کہ درمیان میں دونوں لشکروں کے
صاحبقران کا سامنا ان دونوں سے ہوا کہ مریخ نے ڈانٹ کر آواز دی کہ او طلسم کشا مردان عالم سے سامنا کر
تا کہ تجھے لطف بہادری و جوہر جوانمردی کا اظہار ہو گیا کہ تین روپیہ کے پیادوں پر بیکار تو ہاتھ صفا کر رہا ہے ہم بڑے
مرد مقابل ہیں ہم سے سامنا کرو تا ہم بھی تو دیکھیں کہ تو کیسا بہادر ہے صاحبقران دوسری طرف مخاطب تھے
صدا جو کانوں میں پہنچی پھر کر ملاحظہ کیا کہ ضرغام و مریخ دونوں بہت قریب آ گئے ہیں اور یوں طعن کر رہے
ہیں فرمایا کہ جو بہادر اور جری ہیں وہ کسی وقت میں بند نہیں بیٹھے ہیں تم کیا ہو اگر مریخ فلک بھی ہم سے لڑنے کو
آئے تو ہم اس سے بھی نہیں جوت کرتے ہیں برابر روبرو بھی [illegible] موجود ہیں اگر تمکو کچھ حوصلہ ہو تو آؤ جو حربہ رکھتے ہو
وہ حربہ کرو میں تمہارے حربہ کو رد کر کے اپنا حربہ کروں بس زیادہ زبان درازی و خودستائی و بیہودہ گوئی نہ کرو
اپنی بہادری کی تعریف نہ کرو ابھی حال کھل جائیگا کہ کون بہادر ہے اور کون بزدل ہے مرد و نامرد کا امتحان
ہو جائیگا اور حال کھل جائیگا تمکو تو آٹھ شبانہ روز اسی جنگ و پیکار میں گذرے ہیں آج نواں دن ہے کہ تم سے
سامنا ہوا ہے [illegible] خود بڑے عرصے سے تمہاری تلاش میں تھا بارے تم سے مقابلہ ہوا اب کچھ حال معلوم ہوگا لاؤ
کیا حربہ رکھتے ہو یہ کلام [illegible] ہونے جاتے تھے مریخ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او طلسم کشا تو پہلے اپنا حربہ کر ہم تیرا حربہ
رد کر کے پھر حربہ کرینگے کیونکہ ہمارا حربہ نہایت [illegible] کوئی اس سے بچا ہی نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اپنا دستور
نہیں ہے کہ پہلے حریف پر حربہ کریں جب خداوند کریم تیرے حربہ سے بچائیگا اسوقت ہم حربہ کرینگے یہ سنکر
مریخ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تیری قضا آ گئی ہے کیا کیا جائے لے بچ میرے حربہ سے یہ کہکر ایک چوب دست
بہت گران وزن اسکے ہاتھ میں تھی سر پر گردش دیکر چوپایہ جادو کہکر ماری جیسے ہی قریب سر صاحبقران
پہونچی صاحبقران نے خالی دیکے وہ چوبدست زمین پر آ کر گری صاحبقران نے تیر بدل کر جو قبضہ کا [illegible]
رسید کیا پنجے سے مثل خیار تر کے دو ٹکڑے [illegible] چوبدست کے ہوئے اوسنے جو یہ عالم دیکھا برہم ہو کر وہ [illegible] جو ہاتھ میں تھا
کھینچ مارا صاحبقران نے اوسکو بھی خالی دیا وہ دور جا کر گرا ضرغام یہ واقعہ ملاحظہ دیکھ رہا تھا جب یہ بھی
حربہ خالی گیا اوسوقت برہم ہو کر مریخ نے قصد کیا کہ تیغ آبدار نیام سے نکالے اسطرف کو بڑھا تھا کہ ضرغام نے
کہا کہ تم تھم جاؤ میں طلسم کشا کو قتل کیے لیتا ہوں تم حربہ بھی کر چکے ہو مریخ نے کہا کہ یہ جنگلی [illegible] میں اسکو
قتل کرونگا اسنے دو حربے خالی دیا ہے خیر اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہاں ہے ضرغام نے کہا کہ [illegible]

ضرب گردن کا آپ ذرا دم لے لیوین مریخ نے کہا یہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا اسکے اور اسکے تکرار ہونے لگی مسکراکر صاحبقران
نے فرمایا کہ بیکار تکرار باہم کرتے ہو جو تجھے حربہ کرنا ہی کرے اور جو تجکو کرنا ہو وہ کرے تو کرین دونون کے حربے اپنے کو
بفضل خداوند کریم بچاؤنگا تم دونون نزدیک میرے سگ و خوک سے بدتر ہو بیکار کی باہم بحث کرتے ہو
یہ جو صاحبقران نے فرمایا مریخ نے ضرغام کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ پھر کیا ہے بائین طرف سے تم وار کرو اور
دہنی سمت سے مین حربہ کرتا ہون پھر کر مارو جت یہ مقرر ہوئی ضرغام نے کہا کہ بہتر یہ کہکر دونون نے کہا کہ ای
طلسم کشا خبردار ہو جا ہم دونون وار کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے وار کرو بس مریخ نے دہنی طرف سے
سر صاحبقران پر تیغہ کا وار کیا ضرغام نے سات سو من کی وار شمشاد اٹھا کر ماری واہ ری تیزی
اور چالاکی اور جرأت و ہمت جیسے ہی وار شمشاد قریب آئی آپ جو ہاتھ لگاتے ہین تلوار کا مثل خیال
کے وار شمشاد کٹ کر گری اسنے دستہ کھینچ مارا اسکو خالی دیا ادھر وہ تیغہ کا وار کر چکا تھا صاحبقران
نے سپر کو سر کی پناہ کیا تھا جیسے ہی تیغہ قریب سر پہونچا ادھر سپر کی ماری کہ تیغہ پٹ پڑا فوراً علی بند
سپر سے چھوڑ دیا کہ سپر پشت پر جا چھوٹی پنجہ بجلی دراز کر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا قبضہ پر قبضہ کیا کلائی مروڑ کر
تلوار چھین لی اگر وہ ذرا بھی زور کرے تو کلائی کے پاس سے ہاتھ بیکار ہو جاتے تلوار کو اپنے قبضہ مین
کر کے زیر ران رکھکے اسکی کمر زنجیر باندھ کر نعرہ اللہ اکبر بلند کیا تھا کہ پھر ضرغام نے وار تیغہ کا دوسری مرتبہ بعد
کٹ جانے وار شمشاد کے کیا جیسے ہی تیغہ سر پر چمکا اور چمک معلوم ہوئی فوراً سپر کو سر پر لاتے اور زور کر کے اسکو
قاش زمین سے اٹھایا ادھر تلوار سپر پر پڑی کہ پنجے سپر سے پیدا ہوئے انھون نے تلوار پکڑ لی اسنے زور کیا مگر اب
کب تلوار چھوٹتی ہے یہ عاجز ہوا آخر تلوار اسنے چھوڑ دی تلوار کا چھوڑنا تھا کہ سپر تو پشت پر پہونچی تلوار زمین پر گری
اور ہاتھ بڑھا کر صاحبقران نے اسکی بھی کمر کی پیٹی پکڑی اسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون بیشتر ترکیب لنگر قائم کرنے
دیتا ہے دل سے نعرہ اللہ اکبر کھینچ کر اب جو زور کیا دونون طرف کا وزن برابر ہوا مثل پھول کے دونون کو سر سے
بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا خوب نشیب و فراز عالم انکو دکھایا اسی عالم گردش مین کہا کہ حالا در شناختن
پروردگار عالم چہ میگوئی انھون نے کچھ کلمات نازیبا زبان نجس پر شان خداوند کریم مین جاری کئے بس غصہ
آگیا ایسی جو چرخ دیا تو مثل طاؤس آتشبازی انھون نے گردش کھائی باہم کئی مرتبہ ٹکرا گئے زخم بھی آئے یہ چرخ ایسا دیا تھا
کہ موزے پاؤن سے کہین تھے دستانین کہین خود کہین اور سب ہتھیار کھل کھل کر گر پڑے جب صاحبقران
نے ملاحظہ فرمایا کہ دونون بے دم ہو گئے پس مریخ کو بالائے آسمان اس زور سے اوچھالا کہ وہ آنکھون سے

پوشیدہ ہوگیا اور ضرغام کو زمین پر اس زور سے مارا کہ وہ نقش زمین ہوگیا کہ اتنے عرصہ مین مریخ آسمان پر سے
قلعان بیجان سر تلے تا نگین اور ہر طرف زمین کے آتے ہوئے دکھائی دیا یہان صاحبقران عقرب سلیمانی مسلم
کیے ہوئے کھڑے تھے جیسے ہی وہ قریب ہو پہنچا ایک ہاتھ تیغہ کا کمرگاہ پر رسید کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے دوسرا اور تھا اسکا
کہ وہ چوکنا ہوا پس ایک کو جو رنگ ہوائی کرکے دوسرے کی طرف مخاطب ہوئے اُسکو دیکھا کہ اتنے عرصہ مین
وہ کچھ سنبھلا ہی اور قصد کرتا ہی کہ اُٹھ کر گریزان ہون یہ اُسکا قصد ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پورا سنبھلنے بھی نہ پایا تھا
کہ یہ اُسکے سینہ پر تھے اس طور سے پہونچے کہ جیسے باز اپنے شکار پر جاتا ہی یا شیر گرسنہ شکار کو دیکھکر اور جست کرکے
اسپر جا پہونچتا ہی اسقدر تیزی اور چالاکی سے اوسکی چھاتی پر سوار ہوئے تھے کہ وہ چارون شانے زمین پر
گرنے بھی نہ پائے تھے کہ یہ اسکی چھاتی پر تھے دونون رانون سے دباکر کہا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہی اُسنے
پھر وہی کلمہ کہا جو کہ سابق مین کہا تھا کہ مین خدائے نادیدہ کی بندگی نہ کرونگا بس غصہ تو آہی چکا تھا اُسکے سینہ
سے اُٹھکر ایک پانون کو دونون ہاتھون سے پکڑا اور دوسرے کو دونون پانون سے بہ یزدان پاک ٹکڑا کیا یعنی
کمر تک چیر کر پھینکدیا جہان پر یہ معرکہ گذرا تھا وہان پر ہزارون مردار خوار کھڑے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے
جیسے اُن سب نے دیکھا کہ طلسم کشا نے ہمارے دونون افسرون کو قتل کیا اور طلسم کشا کا کچھ نہ کرسکے ایک مرتبہ سب
جو اس مقام پر تھے صاحبقران پر حملہ آور ہوئے یہان پر ہزارون کا کھیت ہوا غضب کی تلوار برس رہی تھی صاحبقران
ہزارون کو قتل کر رہے تھے اور پھر اہل اسلام نے جو موقع پایا سب مردار خوارون کو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا
برابر ہر جا مین پانچ چار ہزار کے سر تن پر سے اُڑ جاتے تھے ساری مردار خواری فراموش ہوگئی بالکل بے بس ہوگئے
سوے گوشہ کمان و کوچہ زخم کے کوئی اور راہ مقام امن و قرار کا کافرون کو نظر نہ آتا تھا ہر طرف کی راہ بند تھی
اور سد رہ بھی چارون سمت تلوارین و نیزے دکھائین و خنجر نظر آتے تھے بیک نگاہ کے بھی پانون قلم ہوئے جاتے تھے
اس مقام پر جاتے ہوئے طائر خیال کے پر کھنچ ہوسے جاتے تھے ہر ایک خوف کرتا تھا اور ڈرتا تھا وہان قدم
رکھتے ہوئے اہل اسلام خوب مقابلہ و مبارزہ کر رہے تھے جسمون پر گل زخم کھلے ہوئے تھے کھائے زخم کی دھجیان
بڑی ہوئین تھین تلوارون کے قبضے ہاتھون کو چپٹ گئے تھے لختہ خون کی جسمون پر جمے ہوئے تھے یہ عالم تھا کہ شانے تھک
گئے تھے مگر اس پر بھی برابر ہاتھ چلے جاتے تھے راوی بیان کرتا ہی تین شبانہ روز اسی طور سے جنگ و پیکار مین گذرے
تھے کہ چوتھے دن بوقت دوپہر صاحبقران کے ہاتھ سے ضرغام و مریخ دونون افسر مردار خوارون کے
قتل ہوئے اُنکے قتل ہونے کے بعد باقی مردار خوار خوب خوب لڑے مگر چونکہ بے افسر کے ہوگئے تھے تھوڑی

مثل مشہور ہے کہ لشکر بے سر ہے بغیر سپہ سالار کے بیکار ہوتے ہیں بس لشکر بے سردار کہاں تک لڑ سکتا ہے کیونکہ افسر تو
کام آچکے ہیں اب کون اہل لشکر کو رغبت جنگ دلائے اور کون دل بڑھائے کوئی پشت و پناہ نہیں ہے جو جو افسر اعلےٰ درجے کے
تھے سب کام آچکے ہیں سب قتل و زخمی ہو چکے ہیں اب جو اہل اسلام نے دباؤ ڈالا اور قتل کرنا شروع کیا سب کے ایک مرتبہ
پاؤں اکھڑ گئے مردار خوار مثل طائروں کے پراگندہ ہو گئے مگر جدھر بھاگ کر جاتے ہیں راستہ بھاگنے کا نہیں
پاتے ہیں جدھر گئے ادھر اہل اسلام کو شمشیر زنی کرتے ہوئے پایا مارے گئے آخرکار عاجز ہو کر جو چند افسر باقی ہیں
انھوں نے صلاح کی افسر تو مارے گئے ہم افسر کہ ہو گئے واقعی یہ لوگ بڑے جری و بہادر ہیں ہم نے دیکھا کہ ایک نے
دو جوانوں کو اٹھا لیا یہ دونوں وہ جوان ہیں کہ جب ہم پانچ پانچ سو زور کر کے انکے تخت کو اٹھاتے تھے تو بھی نہ اپنے
مقام سے حرکت کرتا تھا عجب تھا کہ دو نوجوان ذرہ حرکت دیں اور نہ اٹھائیں جس پر بھی زمین سے لگ گیا تھا یا جس کو سحر سے
گو ہم مل کر اٹھاتے تھے ہمارے سروں میں ایک تھا کہ مثل پھول کے پھینک دیتا تھا جو ایسے قوی ہوں اور ایسے پر قوت انکو ایک ہم
ایک شخص دونوں ہاتھوں پر تھما ہے اور دریا کا کچھ نہ کر سکیں ایسے لوگوں سے مقابلہ کرنا اپنی جان کا خون کرنا ہے پس ہم تو ناآشنا
اب ہم مقابلہ نہ کرینگے امان طلب کرو سب نے رائے دی بہت بہتر واقعی امر یہی ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں جو کہ خداوند تھے وہ کچھ نہ کر سکے
اور انکے ہاتھ سے مارے گئے پس ہم تو بندے ہیں ہم کیا کر سکتے ہیں ورنہ بے جان ہو جائینگے سب ہلاک ہونگے جب یہ رائے باہم ہو گئی
اسوقت سب مردار خواروں نے لباس اٹھا کر منہ میں لی اور پکارے ہم امان چاہتے ہیں ہمکو بچا دے دہائی ہے طلسم کشا کی فریاد
طلسم کشا کی یہ صدا ہر طرف سے بلند ہوئی اور صاحبقران کے کان میں پہنچی بس ذرا ہاتھ کو روک لیا لشکر حکیم اقلیدس سے
آپنے فرمایا تھا کہ ہمیں اسکا خیال ہے کہ جب کفار دہائی دیں اور امان طلب کریں اسوقت پھر نہ قتل کرنا فوراً ہاتھ
روک لینا اگر کوئی خدا پرست کسی کافر کے سینہ پر بھی سوار ہو اور اسکو خنجر سے ذبح خواہ تلوار سے کرتا ہو فوراً سینہ پر سے
اتر پڑے اور قتل سے باز آئے یہ ہمارا آئین اور طریقہ ہے اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم اسکو سزا دینگے چنانچہ جب لشکر
ساحران سے مقابلہ ہوا اور جنگ مغلوبہ کی نوبت آئی اور انھوں نے امان طلب کی تھی اسوقت بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ
اہل اسلام نے ہاتھ فوراً روک لیے تھے اور جیسے اسوقت ان مردار خواروں نے دہائی دی ہے اور امان طلب کی
ہے تو بھی ہاتھ روک لے خلاصہ یہ کہ اگر کوئی سینہ حریف پر سوار تھا وہ فوراً اتر پڑا کسی نے وار کیا تھا صرف تلوار
نے تھوڑا سا کاٹا تھا پھر اسنے ہاتھ کو نہ کھینچا روک لیا اس زور سے مردار خوار امان طلب کر کے قتل ہونے سے
بچے سب کے سب مثل غلامان حلقہ بگوش کے ہاتھ باندھ کر ملازمت صاحبقران عالیشان ہوئے جو انکے
افسر تھے انھوں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم آپکی غلامی اختیار کرتے ہیں اور اطاعت صاحبقران نے مسکرا کر فرمایا

کہ چند شرطیں ہیں اول شرط تو یہ ہے کہ مردار خواری ترک کرو دوسری شرط یہ ہے کہ دین اسلام قبول کرو تیسری شرط یہ ہے
کفر پرستی سے توبہ کرو چوتھی شرط یہ ہے کہ جو چیزیں ہمارے مذہب میں حلال ہیں اوس پر عمل کرو اور جو حرام ہیں اونکو
ترک کرو اون سب نے عرض کیا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا بدل و جان قبول اور منظور ہے ہم آپکے فرمانے کے خلاف نہیں کر سکتے
ہیں ہمکو اپنی غلامی میں قبول فرمائیے بس یہ سنکے صاحبقران نے حکیم اسقلینوس کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ آپ ان سبکو کلمہ تعلیم فرمائیے دوسرے حلال و حرام بتائیے دیگر علوم دین کی تعلیم فرمائیے قواعد شاہی
و طریقہ ادب سے آگاہ فرمائیے کیونکہ یہ لوگ بالکل وحشی ہیں حکیم نے سلام کرکے عرض کیا کہ زہے نصیب میرے
اور زہے تقدیر میری کہ یہ خدمت میرے سپرد ہوئی ہیں ایسکو بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ عرض کرکے اور چند قدم
آگے بڑھ کر صاحبقران کے ہاتھوں کو چوما اور عرض کیا کہ جو قوت و طاقت ہم نے اسوقت دیکھی ہے آجتک ہم نے
کسی میں نہیں دیکھی دیکھنا تو کیسے دیگر ہو سنی تک نہیں واقعی یہ طاقت خداداد ہے اور یہ زور صاحبقرانی ہے
اور طلسم کشائی اگر یہ امر نہوتا تو اسقدر ہمت و جرأت کہاں سے ہوتی کہ اتنے بڑے جوانوں کو جو کہ مثل دیو کے تھے
بلکہ مرتبہ میں یک تن قامت میں دیو سے بھی زیادہ تھے یوں آسانی سے مرتے دونوں کو دونوں
ہاتھوں پر بلند کر لیا کس زبان سے اس امر کی تعریف کریں بقول شخصے شعر گر ہر موی تن گردد زبانے نیاید شکر
تو ہرگز بیانے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپ بزرگوں و خاصان دین کی مہربانی تھی اور عنایت
پروردگار ورنہ میری یہ طاقت و لیاقت تھی کہیں اتنے بڑے کام کو یوں باسانی انجام دیتا یہ اوسکا فضل تھا
جو میں ایسے دیو خصلتوں پر غالب آیا ورنہ میری کیا مجال و طاقت تھی میں اسکی عنایتوں و مہربانیوں کا کہاں تک
شکریہ ادا کروں یہ فرما کر فرمایا کہ انہوں سب طرف امان کی صدا بلند ہوگئی ہے اور سبکو امان بھی مل گئی ہے تو امن و
امان ہے سب نے جمع ہو کر اطاعت کرنے کا اقرار بھی کیا بس بافر رونگاہ پر جلوہ فرما کر چند سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگ بہت جلد یہ بند و بست کریں کہ جو لوگ ہمارے لشکر کے مجروح ہوئے ہیں اونکو شفاخانہ روانہ کریں
اور جو قتل ہوئے ہیں اونکو مزار کریں اور نماز پڑھکر دفن کریں اور جو کفار مجروح ہوئے ہیں اونکو بھی دارالشفا
میں داخل کریں اور کفار کے کشتوں کا بھی شمار کرکے کسی غار عمیق میں ڈالوا دیں تاکہ صحرا اونکے اجسام نجس سے
پاک و صاف ہو جاوے اور اونکی متعفن ہونے سے یہاں کی آب و ہوا نہ خراب ہو جاوے مسافروں کی ہلاکت کا
سبب ہو اور اوس پر خاک ڈالدی جائے تاکہ اگر لاشیں سڑیں تو بو نہ پھیلے اور مٹی میں ملکر
رہ جائیں اور جو کفار اسیر کیے گئے ہیں اونکو آج تو زندان میں رکھا جاوے کل ساتھ راحت کے کل

اونکو بیون نے بھی اچھا انجام دیا ان سحر یا دون نے بات جو کچھ عرض کیا بہت خوب ہوا اور اکثر قیمت ہر ایک کام کا
جسکو حکم ملا تھا اپنے اپنے کام کی طرف اور سے کر کر تشریف روانہ ہوا اہل اسلام و کفار کے زخمیون کو
داخل شفاخانہ کیا اور انکا علاج اسی وقت سے ہونے لگا اسیرونکو داخل زندان کیا جہرہ جو کی مقرر کیا اب
جو اہل اسلام کی مقتولونکا شمار کیا تو چار ہزار خدا پرست اوس معرکہ عظیم مین درجہ شہادت پر فائز ہوئے
تھے اور دو ہزار زخمی پیر اون کشتون کو ایک مقام پر جمع کر کے نماز ادا کی اور دفن کیا اور اسکے بعد
لاشہائے کفار کا جو شمار کیا تو چند ہزار کشتہ ہوے تھے اور آٹھ ہزار مجروح بس سب لاشونکو اوٹھوا
کر ایک غار عمیق مین جو کہ اوس صحرا مین واقع ہوا تھا ڈلوا دیا اور اوس پر لاکھون من مٹی ڈالدی گئی ادھر
ان سب نے تو یہ کام کیا اودھر جو سردار یا لشکری حاضر حضرت **صاحبقران** ہوا پہلے مجرا بجالایا پھر
پاتو نکو بوسہ دیا اور بہت تعریف کی خلاصہ یہ کہ وزیر **بیستون** بھی مع اپنے ساحرون کے حاضر ہوا اور
تعریف و توصیف بہت کی اسی طور سے حکیم **شیاطین** نے بھی مدح و ثنا کی مین **صاحبقران** مع
ان سب کی اور جن مردار خوارون نے پناہ مانگی تھی اونکو اپنے ہمراہ لیکر فرودگاہ پر تشریف لائے قریب شام
ہوچکے اہل لشکر نے آج نوین دن کمر کھولی سب اپنے اپنے بستر و بیر جا کر آرام سے بیٹھے اور لیٹے
اور فکر قوت لایموت کرنے لگے کوئی کچھ پکانے لگا کوئی کچھ بازار سے خرید کر کھانے لگا جو کہ
زیادہ کسل مند اور تھکے ہوے تھے اونھون نے بازار سے خرید کر کھالیا اور لیٹ کر سو رہے اودھر
وزیر **بیستون** اور اہل بیستون کو بھی مقام مناسب رہنے کو ملا یہ لوگ راحت و آرام سے
بیٹھے مردار خوارون کو جگہ دی گئی یہ بھی کمرین کھولکر دم لینے لگے اب کیفیت لشکر اوترا ہوا یہ ہے
ایک طرف ساحرون کا لشکر ہے ایک سمت مردار خوار ہین جو کہ مطیع ہو گئے ہین ایک جانب لشکر اسلام
ہے وہ ساحر اور غیر ساحر جو کہ سپاہ تھلبہ تھے اور ان مردار خوارون کو لگا کر لائے تھے اس معرکہ مین مارے
گئے اب اس مقام پر کوئی کافر نہ تھا سب مطیع ہو گئے تھے اور خدا پرست ہونے کا اقرار کرتے تھے اور
اسی قرار پر امان ملی اودھر **صاحبقران** اپنی بارگاہ مین تشریف لائے کمر کھولی ہتیار الگ کیے جسم سے پھر
قدرے قلیل نوش فرماکر آرام فرمایا چونکہ نو شبانہ روز کے تھکے ہوے تھے اودھر سب سردار بھی
اپنے اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہوے خلاصہ یہ کہ جب سحر ہوئی **صاحبقران** بیدار ہوے
بارگاہ مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا سب سردار اہل اسلام و وزیر **بیستون** مع اپنے ہمراہیون

اور دین اسلام اختیار کیا جیسے مرتبہ پلٹے بدین سبب انھوں نے آپسے ہی انکار کیا اس خیال سے کہ
اب دین اسلام کے قبول نکرنے مین نقصان ہو جان کا اور قبول کرنے مین کوئی نقصان نہیں ہے عزت میں
ہوا انکار کرنے مین مال کا ضرر ہے بدین وجہ انکار کیا صاحبقران نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمھارے افسرون
نے مع کل اہل لشکر کے جو کہ باقی رہ گئے تھے قتل و غارت سے ہماری اطاعت قبول کی اور دین اسلام
اختیار کیا تم کیا کہتے ہو اون سبھون نے عرض کیا کہ جب ہمارے افسرون نے دین اسلام قبول کیا
اور آپکی اطاعت کی تو ہمکو کیا عذر ہے ہم نے بھی دین اسلام قبول کیا اور آپکی اطاعت کی ہمکو
طریقہ اسلام تعلیم فرمائیے بس صاحبقران نے اونکو اور جو سردار مردم خوار کہ وہان موجود
تھے کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے اور اونسے قسم مردار
خواری سے توبہ کی اور بدل و جان اطاعت کی صاحبقران نے
اون اسیرون کو بھی مقہور مردار خوار کے حوالہ کیا اسوقت تینون کو طلب کر کے اونکو
بھی کلمہ وغیرہ تعلیم کیا خلاصہ یہ کہ کل مردار خوار جو کہ قریب پچیس ہزار کے تھے از سر صدق مسلمان
ہوئے حکیم اسقلینوس اونکی تعلیم و تربیت کیلئے مقرر ہوئے اسی طرح سے وزیرستون نے بھی مع
اپنی سردارون و اہل لشکر کی اطاعت و دین اسلام اختیار کی جو کہ ساحر تھے مطیع اسلام ہوئے جو کہ غیر ساحر
تھے اونھون نے کلمہ طیبہ پڑھا اور شریک لشکر اسلام ہوئے سب ان کامون سے صاحبقران نے فراغت
پائی اسوقت حکیم اسقلینوس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ مقام افسوس ہے کہ اسوقت میرا پیارا جانی
دوست روحانی خواجہ عمرو نامدار یہان نہین ورنہ اون سے کہتے کہ وہ کچھ گاتے تمام محفل کو خوش کرتے
سب خوش ہو جاتے اونکا گانا تو آپ سن چکے ہین معلوم نہین کیا تھا اور کہان لیگیا ہے خواجہ کو اونکے
نہ ہونے سے بڑے بڑے کامونکا ہرج و نقصان ہو رہا ہے وہ ہوتے تو ایسا کوئی نہ کوئی فکر
اس امر کی کرتے کہ لوح دستیاب ہو جیسے جب طلسم ہوش ربا مین اسد ... فتح طلسم
گیا تھا تو خواجہ بھی مع چار عیاروں کے گئے تھے اونھون نے کوشش کر کے لوح حاصل کرا دی
تھی انھی ایسی کوشش کی کہ اخر اسباب ایسا مہیا ہوا ... عاجز ہوا اور مان گیا بس
وہ ہوتے تو ضرور فکر کرتے لوح کی اور بہت جلد لوح حاصل کرتے حکیم اسقلینوس نے
یہ تقریر صاحبقران کی سنکے عرض کیا کہ یا صاحبقران کیونکر معلوم ہو کہ خواجہ کو کون لیگیا ہے

صاحبقران نے فرمایا کہ آپ بجملہ شیاطین علم رمل سے بھی بخوبی آگاہ ہیں تو ذرا آج فرمائیے اور رمل
کی ذریعہ سے دریافت فرمائیے کہ خواجہ کو کون لیگیا ہے اور کہاں اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت
خوب یہ کہکر خاموش ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ کیوں حکیم صاحب اب کس سمت جانا چاہیئے
اور لوح کیونکر دریافت ہوگی کہ کہاں ہے اور کیونکر دستیاب ہوگی اگر آپکو معلوم ہو کہ فلان سمت میں
لوح ہے اور فلان طریقہ سے دستیاب ہوگی تو اوسکی تدبیر کیجائے جب اسقلینوس نے عرض کیا کہ
صاحبقران بخدا مجھے معلوم نہیں ہے حال لوح سے آگاہ ہون یا اس امر سے باخبر ہون کہ فلان مقام
پر لوح ہے اور فلان کے قبضہ میں ہے اور کیونکر دریافت ہوگی ملاحظہ فرمائیے کہ جب آپ
تشریف لائے تھے مین نے عرض کیا تھا کہ جب بادشاہ طلسم رہا ہوگا جو کہ پہلے بادشاہ تھا اور
اوسکو بیستون جادو و شمشکال جادو جو کہ وزیر تھا باہم صلاح کر کے اور سب آراکین سلطنت و
مقربان بارگاہ و صاحب مرحلہ جات کو شریک اپنا کیا اور بادشاہ طلسم کو اسیر کر لیا سب تخت و جات
پر قبضہ کر لیا شمشکال بادشاہ بنا اور سب نے اطاعت کی پس جب وہ رہا ہوگا اوسوقت لوح کا
پتہ چلیگا اور اوسکے بتانے سے پتہ معلوم ہوگا اور نشان لوح ملیگا گو کوشش و سعی آپ کو کرنا ہوگی
مگر وہ پتہ بتا دیگا جسکے پاس لوح ہوگی اوسکے نام سے آگاہ کریگا چنانچہ آپنے فرمایا تھا کہ بتاؤ وہ
کہان اسیر ہے مین نے عرض کیا تھا کہ وہ بیستون کے پاس اسیر ہے آپنے فرمایا تھا کہ مین ابھی جاکر
کوہ بیستون کو برباد کرتا ہون اور بیستون جادو کو قتل کر کے بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہون
مین نے آپکو منع کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ بیستون اوسوقت تک قتل نہوگا نہ اوسکے قتل کی تدبیر
ہو سکے گی جب تک حکیم شیاطین میرا شریک نہوگا وہ اور مین دونون ملکر کوہ بیستون پر جاینگے
کوشش نکرینگے اوسوقت تک آپ کوہ پر تشریف نلیجا سکین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا خواجہ نے
کوشش کیکے حکیم شیاطین کو بھی شریک کیا وہ بھی شریک ہوئے فضل خدا سے بادشاہ طلسم
رہا ہو گئے بیستون جادو مارا گیا کوہ بیستون برباد ہوا آپ آگئے اون سے حال لوح دریافت
فرمائیے وہ بخوبی پتہ و نشان مع مقام و نام لوحدار و تدبیر دستیاب ہونے لوح کی سب
عرض کردینگے کیونکہ اونکو سب حال معلوم ہے وہ سب حال سے آگاہ ہیں صاحبقران نے
فرمایا کہ افسوس تم نے اوسوقت نہ یاد دلایا کہ جب بادشاہ طلسم جو تھا اب جب وہ چلے گئے ہین

اسوقت یہ امر سنتے ہیں اب کیا ہوتا ہو نہ معلوم کب آوینگے اور عرصہ ہوا جسقدر میں چاہتا ہون کہ یہ
طلسم جلد فتح ہو میں اپنے عزیزون اور سردارون واہل لشکر سے ملون مجھکو اونکا فراق شاق ہو انکو
بلا فراق دوسرے تم نے خواجہ کی زبانی سنا ہو کہ اتنے عرصہ میں وہان لشکر پر کیا کیا بلائین آئین اور
آفتین بپا ہوئین خواجہ نے جاکر عیاری کرکے سبکو بچایا اور وہان سے یہان آئے یہ واقعات تحریر
نہ ہونے سے لشکر پر گذرے میرا دم بسبب گھبراتا ہو اور سبکے دیکھنے کو جی چاہتا ہو میں یہ چاہتا ہون کہ یہان سے
جلدی فراغت ہو اور طلسم فتح ہو تو میں جاکر سب سے ملون نہ معلوم اب وہ کب آوینگے جسقدر جلدی
کرو اسیقدر عرصہ ہوتا ہو حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ پریشان کیون ہوتے ہین
اودھر لوح ہاتھ لگی اودھر طلسم فتح ہوا جبتک لوح نہین دستیاب ہوئی ہو اوسوقت تک تمام امر دون
مین وقت ہو اور بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز بہت جلد آنے ہونگے اپنے قول اور وعدہ کے
سچے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا نجوم مین دیکھو کہ کب تک آوینگے اور خواجہ کا حال دریافت
کرو اسقلینوس نے اوسیوقت اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل رکھا اور سوطہ خانے بارہ برج
ساتون ستارون کو دیکھکر زائچہ کیا قرعہ تفکر کو لوح خیال پر پھینکا اور سوال صاحبقران کا خیال
مین لاکر اوسکا جواب نکالا یہ جواب حاصل ہوا کہ بہت جلد بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز
آوینگے اور اونکے آنے سے صاحبقران کو ایسی خوشی ہوگی اور وہ ایسے ایک شخص کو اپنے ہمراہ لاوینگے
کہ جسکو دیکھکر صاحبقران بہت خوش ہونگے اور نہایت درجہ کی خوشی حاصل ہوگی یہ جب جواب ملا
اسقلینوس نے خدمت صاحبقران مین عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون مین نے جو زائچہ کیا تو یہ
معلوم ہوا کہ بہت جلد بادشاہ طلسم آیا چاہتے ہین اور وہ ایسے شخص کو اپنے ہمراہ لاوینگے کہ آپ خوش
ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتائیے کہ وہ شخص کون ہو کوئی میرا عزیز ہو یا دوست ہو اور کیا نام ہو
کہ جسکے آنے سے مجھکو از حد خوشی ہوگی اور خواجہ کا حال نہین بیان کیا کہ اونکو کون لیگیا اور وہ
کہان ہین اونپر کیا گذری اگر کسی بلا مین مبتلا ہون تو مین جاکر رہا کرون اور اونکی رہائی کی فکر کرون
اسقلینوس نے پھر زائچہ کیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ امر تو ظاہر نہین ہوتا ہو کہ وہ
عزیز ہین یا دوست نہ نام ظاہر ہوتا ہو صرف اسقدر ظاہر ہوتا ہو کہ بادشاہ اپنے ہمراہ لاوینگا آپ اطمینان
رکھیں خواجہ کی بابت جو حضور نے دریافت کیا تو قرعہ رمل سے ظاہر ہوا کہ خواجہ کو ایک ساحر اوٹھا لیگیا ہو

اور بہت تشدد کر رہا ہی گر جادہ حیات مین فرق نہین ہی جیسا معلوم ہوتا ہی آپکے تشریف لیجا نیکی ضرور ت
نہین ہو وہ خود انشاء اللہ آپکے پاس آجا ئینگے یا صاحبقران رمل ہی اس سے یہ نہین معلوم ہو سکتا ہی
کہ خواجہ فلان مقام پر ہین اور اُس مقام کا نام نہ پتہ ثابت ہو سکتا ہی نہ یہ کہ فلان ساحر اونکو
لیگیا ہی اور اُسکا یہ نام ہی ہان یہ ثابت ہو سکتا ہی کہ خواجہ کو فلان سمت کو لیگیا ہی اور رشید اُدھر ہین جو کہ
مین نے عرض کیا آپ اطمینان رکھین نہ آپ جا ئین نہ فکر و تشویش کرین خواجہ سلامت زندہ و
سلامت آپکی خدمت مین حاضر ہونگے اور آپ اون سے ملکر ضرور خوش ہونگے بلکہ زائچہ سے
یہ ثابت ہوتا ہی کہ خواجہ کی ذات سے نشان لوح ملیگا گو بادشاہ طلسم پتہ بتلا ئیگا خواجہ وہان
جاکر دریافت کرینگے اوسکے بعد آپ جاکر لوح حاصل کرینگے خواجہ کی طرف سے اطمینان رکھئے
اونکا جادہ حیات قوی ہی صرف کچھ مقدر مین تکلیف بدنی تھی یہ واقعہ درپیش ہوا خواجہ کو کوئی ساحر یا غیر
ساحر قتل نہین کر سکتا ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جب تک خواجہ اپنی زبان سے تین مرتبہ موت کو طلب نہ کرینگے
اسوقت تک خواجہ کو موت نہ آئیگی آپ لوگ فکر نہ کرین خواجہ زندہ و سلامت حاضر ہونگے ہمارے
طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہی آیندہ جو مرضی خداوند کریم کی بموجب مصرعہ حال غیب کس ندا ند بجز پروردگار
اور جو اوسکی مشیت مین ہو گا وہ ہو گا مگر مین یہ ضرور عرض کرونگا کہ یہ طلسم فتح ہو گا اور یہان
دین اسلام کا نشان نصب ہو گا جس طور سے کوہ شبیتون برباد ہوا اوسی طور سے طلسم بھی
برباد ہو گا جسطور سے شبیتون جادو مارا گیا اوسی طور سے شنکال جادو بھی مارا جائیگا
بادشاہ سابق کی بھی علمداری آپکے بدولت ہو گی تقریر حکیم کی سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ آپکے
اس کہنے سے خیر کسیقدر اطمینان ہوا مین پرسون تک بادشاہ سابق و خواجہ کا اور انتظار کرتا ہون
اگر پرسون تک یہ دونون صاحب آگئے تو خیر ورنہ توکلت علی اللہ مین ایک طرف کو راہی ہو نگا
جبکہ اس طلسم کا فاتح مین ہون اور پاس طلسم کے تمام ہو چکی ہی تو پھر کوئی نکوئی صورت فتح طلسم و
دستیابی لوح کی پردۂ غیب سے پیدا ہو گی اور سبب سامان غیب سے ظاہر ہو نگے وہ اسکا
ضرور مدد کریگا اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت بہتر اور پرسون کے روز آپ ایسا ہی فرمائیگا میرے
نزدیک توکل ہی تمہ بادشاہ طلسم آجائے تو عجب نہین ہی کیونکہ میرے حساب سے یہی ظاہر ہوتا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ اسی سبب سے تو مین نے پرسون کی قید لگائی ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران نے

قریب دو پہر کے دربار برخاست کیا سب کے سب اپنے مقام پر گئے حکیم اسقلینوس نے مقہور وغیرہ کو
مع اونکے ہمراہیون کے عقائد دین اسلام تعلیم کرنا شروع کیے راوی بیان کرتا ہو کہ جو کفار زخمی ہوئے تھے
اور داخل شفاخانہ کیے گئے اونھون نے بھی بہت ہی جلد صحت پائی اور وہ بھی مسلمان ہوئے اب
قریب تیس ہزار کے تو ساحر ہین جو کہ بعد بیستون کے مطیع اسلام ہوئے ہین مع وزیر کے اور
پچیس ہزار سوار خوار ہین جو کہ سب کے سب خدا پرست ہوئے ہین اب راوی صاحبقران
کو مع ان سب کے اور لشکر حکیم اسقلینوس کے انتظار بادشاہ طلسم مینے سیماے بلند آواز
در خواب مین مصروف رکھتا ہو اور کچھ حالی بادشاہ طلسم کا تحریر کرتا ہو کہ یہ جو صاحبقران سے اجازت
لیکر بعد قتل بیستون جادو و بعد بربادی کوہ بیستون و بعد مطیع ہونے وزیر بیستون کے ایک سمت کو روانہ
ہوا ایک صحرا مین جا کے پہنچا وہان جا کر اسنے سحر کیا کہ یا تو وہ صحرا ویران تھا یا دفعتاً گلزار ہو گیا اسنے
کیا کیا کہ سحر کر کے کچھ خیمہ برپا کیے اور اسباب راحت اوس مقام پر مہیا کیا جب سب اسباب مہیا ہو گیا
اسنے سحر کر کے دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک پتلا پیدا ہوا کہ اوسکے سر پر ایک صندوق آہنی
تھا اوسنے آتے کے ساتھ ہی پتلے تو سلام کیا اور اوسکی وہ صندوق سامنے رکھدیا بادشاہ نے
پھر دستک دی کہ دوبارہ پھر زمین شق ہوئی دوسرا پتلا پیدا ہوا اسنے بھی سلام کیا اسکے پاس بھی ایک
صندوقچہ تھا اوسنے بھی سلام کر کے وہ صندوقچہ سامنے رکھدیا اور دست بستہ کھڑا ہوا کہ بادشاہ نے
اوس پتلے کی طرف دیکھا کہ جو کہ صندوقچہ لیکر آیا تھا اوسنے بادشاہ کا دیکھنا تھا کہ اپنے جوڑے مین سے
ایک کنجی نکالکر پیش کی بادشاہ نے وہ کنجی لیکر صندوق کھولا اوس صندوق مین ہزارون خانے تھے
ہر خانہ مین ایک مار سیاہ بیٹھا ہوا تھا کہ بادشاہ نے کچھ اسم سحر دم کر کے ایک خانہ مین ہاتھ ڈالا ہاتھ
کا ڈالنا تھا کہ وہ مار سیاہ نہ تھا بلکہ کنجی آہنی تھی اوسکو نکالکر اوس صندوق کو کھولا اوسکا پٹ اوٹھایا اور
اوس مین سے کچھ اسباب سحر جو کہ اسکو قسمت درکار تھا وہ نکالا اوّل تو ایک کتاب مجلد اور ایک
لوح زبرجد اور ایک انگشتری اور اسی طور سے کئی اشیا اوس کو گلے مین پہنا انگشتری کو ہاتھ
مین کتاب سامنے اسکی علاوہ اور جس شے کی ضرورت تھی وہ اوس صندوق سے نکالی ایک
صندوقچہ اوسی صندوق سے نکالا اسپر کچھ منتر جنتر پڑھکر دم کیا کہ خود بخود ایک چاک پیدا
ہوئی اور ایک تراقہ ہوا کہ اس صندوقچہ کا پٹ کھل گیا اوس صندوقچہ سے گیارہ پتلیان

رسیکہ تم مین سے کسی نے ہماری خبر نلی ہمکو آکر رہا نکیا خیر تو تم نے خطا و قصور تو بہت بڑا
کیا تو مگر صرف اس سبب سے معاف کیا جاتا ہی تم اس حال سے آگاہ نتھے مگر اب ایسی غفلت سے
نکرنا صرف تمکو اس حال سے آگاہ کرنیکو طلب کیا تھا یہ کہکر اب جو اشارہ کیا وہ پھر اوسی طور سے گلدستہ
ہو گیا بادشاہ نے اوس پریزاد سے آئینہ لیکر اوسکو دیکھا اوسکی پشت پر کچھ قلم سے تحریر کیا کہ وہ
آئینہ شق ہوا اوس آئینہ سے چار پریزادین اور پانچ پریزاد ظاہر ہوے سبکے سرون پر تاج رکھے ہوے
تھے آتے ہی براے سلام جھک گئے سلام کرکے مؤدب کھڑے ہوے کہ بیملسے بلند آواز سے
اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تمکو معلوم ہی کہ ہماری زوجہ و دختر و فرزند لبعد ہمارے اسیر ہوکے کہان
پوشیدہ ہوے ہین دشمنون سے اپنے کو بچاکر اون سب نے عرض کیا کہ ہم اس حال سے آگاہ
ہی نہین نہمکو یہ معلوم تھا کہ حضور کے دشمن اسیر ہوگئے ہین ہم اپنے مقام پر بیٹھے ہوے حضور کیطرف
لگاکر رہو تھے اب حضور نے یاد فرمایا ہم فوراً حاضر ہوے یہ سنکے بادشاہ نے پھر قلم اوٹھاکر اون دونون
ٹکڑون کو آئینے کے باہم ملاکر اوسکی پشت پر کچھ تحریر کیا وہ سبکی سب پریزادین و پریزاد غائب ہوگئے اب
بادشاہ نے اوس پتلے کو آئینہ دیا اور اوسکی طرف دیکھا اوس نے اپنے سر کا بال دبال
جاکر توڑا اور بادشاہ کو دیا بادشاہ نے کچھ اشارہ کرکے لیا وہ بال نتھا بلکہ کنجی تھی اوس کلید سے
اوس صندوقچہ کو کھولا عجیب بڑا بلند ہوا اوس صندوقچہ سے چار شیر سوار اور چار اسپ سوار اور چار
شتر سوار اور چار کرگدن سوار پیدا ہوے اون سب نے پہلے سلام کیا بادشاہ نے اون سے
سوال کیا کہ تم ہماری زوجہ و دختر و فرزند کے حال سے آگاہ ہو اونھون نے بھی عدم واقفیت
کا عذر کیا اونکو بھی رخصت کیا اور وہ صندوقچہ اور آئینہ و گلدستہ دیگر اوس پریزاد کو رخصت
کیا وہ سلام کرکے جدھر سے آئے تھے اوس سمت کو راہی ہوے کہ اتنے عرصہ مین دو پتلیان باہر
بچکر اور ملازمون و غلامون کو اس حال سے آگاہ کرنے گئین تھین آکر بیٹھین اور عرض کیا کہ
ہم سب حسب حکم سرکار سبکو آگاہ کر آئے اب ہمکو کیا حکم ہوتا ہی بس بادشاہ نے اشارہ کیا کہ وہ
پتلیان اوس صندوقچہ کے اندر چلی گئین اسی طور سے صندوقچہ بند ہوگیا بادشاہ نے وہ
صندوقچہ اوٹھاکر اندر صندوق کے رکھا صندوق کو بند کیا قفل لگاکر کنجی کو اوسی خانہ مین
رکھا پھر اوسی طور سے وہ مار سیاہ ہوگئی اس صندوقچہ کو بند کرکے اوس پتلے کو مع کنجی کے

وہ صندوقچہ لیکر چلا گیا اوسکے بعد اوس نے دیو کو اشارہ کیا وہ صندوق لیکر آیا اوس صندوق کو اوٹھا
کر راہی ہوا جب ان کاموں سے فراغت ہوئی تب سیما سے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک سناٹا سا ہوا
اور ایک مرکب پرند مع سامان کے آکر حاضر ہوا سیما سے بلند آواز اوس پر سوار ہوا جب سوار ہو چکا
ایک سمت کیطرف اشارہ کیا وہ مرکب پرواز کرکے اوسی سمت کو روانہ ہوا یہانتک کہ بادشاہ
کو لاکر ایک صحرا میں پہونچا دیا وہ صحرا ایسا خوفناک اور مہیب تھا کہ انسان کی کیا طاقت ہے جو اوس
مقام پر ٹھہر سکے بلکہ اگر دیو بھی جاسے تو اوسکا بھی زہرہ آب ہو جائے نہ کہ انسان مگر سیما سے بلند آواز
وہان پہونچا مرکب پر سے اوترا مرکب کو چھوڑ دیا وہ پرواز کر گیا آپ اوس جنگل میں پھیرنے لگا جس
مقام پر قدم نہ رکھا جاتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ اب زمین سے اژدر پیدا ہوا جب پیدا ہوا کسی طرف
سے شیر کے ڈکارنیکی صدا آرہی تھی کسی جانب سے بلنگ کی آواز آرہی تھی کسی سمت سے
اونکے ببر اور کافرون کی روحین ڈرانیکو چلی آتین تھین کسی جانب سے رونیکی صدا آتی تھی
کسی سمت سے غل وشور کی صدا بلند تھی عجب مقام ہولناک ویران تھا درخت کا نام ونشان نہ تھا
پانی کا اوس صحرا میں پتہ بھی نہ تھا اوس صحرا میں ہر آفت سے پناہ پانی دشوار تھی ہزارہا زاغ وزغن مردہ
پڑے ہوئے تھے ہرطرف سے بوئے بد آرہی تھی جدہر جانیکا اتفاق ہوا دماغ پریشان ہوگیا انسان
وحیوانات کے استخوان کے انبار جابجا تھے خاک کے سوا مٹی کا نام نہ تھا بیٹھے اور بیٹھکر
ہر سمت تھے یہ عالم تھا صحرا کا مگر سیما سے بلند آواز اوس جنگل میں بلا خوف وخطر ادہر اودہر
ٹہل رہا تھا ہر جگہ کی مٹی کو اوٹھا کر سونگھتا تھا اور پھینک دیتا تھا یہانتک کہ ایک مقام کی مٹی کو اوٹھا کر
سونگھا اور وہین وہان پر کھڑے ہوکر کچھ اسم سحر دم کرکے زمین پر اوس مٹی کو پھینک دیا اور پکار کر
کہا کہ اے استانش جادو دیو پیکر جادو حضرت جادو ابھی جلد حاضر ہو چونکہ اسکا نام بھی سیما سے
بلند آواز تھی پکارنا تھا کہ تمام صحرا کانپ اوٹھا زمین کو زلزلہ ہوا کوہ وپہاڑ سے تھرا کر رہ گئے
یکایک حاضر حاضر کی صدا آئی تڑاق پڑاق زمین شق ہوئی ایک شگاف سے ایک ساحر زبردست
جھولی کاندھے پڑی ہوئی شمع باندھے ہوئے ہاتھو گلے میں عقرب وسانپ لپٹے ہوئے پیدا ہوا
اور سلام کرکے سامنے کھڑا ہوا دوسرے شگاف سے ایک دیو دراز قد جسکے دو دانت منہ کے
باہر تھے پیدا ہوا اوسنے بھی سلام کیا وہ کھڑا ہوا تیسرے شگاف سے بھی دیو پیدا ہوا مگر یہ اوس سے

قوی تھا اور بہت زبردست تھا یہ بھی معلوم کرکے گھبرایا اور جب یہ تینون آچکے اوسوقت قرمتاش سے
سیماسے بلند آواز سے مگر اب تو قرمتاش جادو بیدست تھا اس عرض سے یاد کیا ہو کہ تم اسوقت
میری دختر ملکہ اختر کو میرے حال سے آگاہ کرو اور کہدو اسے جان پدر ہم بفضل خداوند سے
بعد ایک مدت کے رہا ہوے ہیں اور جو کچھ کہ مدت مدید ہم پر دشمنون کے ہاتھ سے گذری ہیں
اونکا بیان کرنا عبث ہی ہمارا ہی دل خوب جانتا ہی لہذا اب رہا ہوئے مین تمکو لازم ہی
کہ تم بھی اپنے کو ظاہر کرو تم نے خوب کیا کہ دشمنون کے خوف سے پوشیدہ ہوگئین ورنہ اونکے
ہاتھ سے میرا ناموس بھی تباہ ہوتا اور تم ہرگز نہ بچتین وہ عصمت و عفت مین اونکے دست ظلم سے
رخنہ اندازی اور تمہاری پردہ دری ہوتی مگر یہ امر تقدیر مین لکھا نہ تھا اس سبب سے
تم لوگون نے اپنے کو پوشیدہ کیا لہذا اب تم فورا صحراے عجائب نگار مین آؤ مین وہان مقیم ہون
اگر مین نہ بھی ہون تو تم قیام کرنا بدون میرے تشریف لیے ہوے کسی طرف کو نہ جانا قرمتاش نے
یہ سنکے عرض کیا یہ تو بتایئے کہ آپ تشریف کہان رکھتی ہین سیماسے بلند آواز سے برہم ہوکر کہا کہ اگر
ہم یہ سب آگاہ ہوتے یا ہمکو اسقدر دشمنون کے ہاتھ سے مہلت ہوتی کہ ہم بذریعہ سحر کے دریافت
کرسکتے تو تمکو کیون طلب کرتے تو تلاش کرکے یہ پیام میرا اونکے پاس لیجا اور پیام دیکر تو اپنے
مقام پر چلاجا ہمارے پاس آنیکی کوئی ضرورت نہین ہی یہ جو قرمتاش نے سنا اور بادشاہ کو
پرغضب پایا پھر کچھ نہ پوچھا فورا سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے ایک سمت کو راہی ہوا جب
قرمتاش جا چکا اسوقت بادشاہ نے دیوپیکر جادو سے کہا کہ اے دیوپیکر تم میری زوجہ
ملکہ ثریا سے برق انداز کو میرے حال سے آگاہ کرو اور وہ ہی کلمے اوس سے کہو اور کہنا کہ
جہان ملین تلاش کرکے میرا پیام دینا اور صحراے عجائب نگار کا پتہ دینا کہ وہان پہونچکر میرا انتظار
کرو اور تم یہ پیام اونکو دیکر اپنے مقام کو چلیجانا جب پھر ہم طلب کرین اوسوقت آنا دیوپیکر جادو
بھی راہی ہوا اوسکی بعد عفریت جادو سے کہا کہ تم میری فرزند خورشید شیر سوار کو میرے حال
سے جاکر آگاہ کرو تلاش کرکے اور میرا پیام دیکر اپنے مقام کو جانا وقت طلب پھر آنا اور صحراے
عجائب نگار مین آنیکو کہنا عفریت جادو بھی راہی ہوا جب بادشاہ انکو روانہ کرچکا پھر آگینہ
دستک دی کہ وہ ہی مرکب پھر آکر موجود ہوا سیماسے بلند آواز اوس پر سوار ہوا وہ پرواز کرکے

راہی ہوا اُسنے صحرا میں لاکر پہونچا دیا اور خود چلا گیا راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ طلسم کے دو شاہزادہ جو اس
صحرا میں بیٹھکر اپنے سحر کو [illegible] کو قبضہ میں کیا تھا جو کہ اسنے [illegible] کے تیس بندے میں [illegible] سے کھل
گئے تھے اُنکو قابو میں کیا تیسرے دن بوقت صبح تخت سحر کو تیار کر کے اور تخت پر سوار ہو کر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوا جو جو ساحر قابو سے نکل گئے تھے اور جن جن پر قبضہ نہ پایا تھا انمیں سے بہت سے
قبضہ میں کر لیے اور بہت سے جو باقی رہے اُنکو اس خیال سے چھوڑ دیا کہ میں صاحبقران سے وعدہ کر آیا
ہوں کہ ابھی واقعہ ہوتا جاتا ہے اب نہ جانے کیا ہو تو صاحبقران یہ خیال فرماتے ہیں کہ سیماب بلند آواز مکر
سنتے ہی مطیع اسلام ہوا تھا [illegible] اسکو اپنی رہائی مد نظر تھی اس سبب سے اُسنے تیغ سحر کش لا کر دیا کہ بے شک
قتل ہوجانے تو بالکل رہائی حاصل نہیں جب یہ سستیوں [illegible] ہو گیا مجھکو فقرہ دیکر چلا گیا اس سے بہتر یہ
ہے کہ میں [illegible] ہو آؤں اور اُنکو فوج کی تلاش میں [illegible] آؤں اُسکے بعد یہاں آکر باقی ماندہ ساحروں پر بھی
قبضہ کروں اور اپنے اہل لشکر کو بھی طلب کروں اس عرصہ میں میرے لازم و غلام و فرزند و زن و دختر بھی
آجاینگے جب لشکر اور سب سامان [illegible] درست ہو جائیگا تو اُسوقت یہاں سے طرف طلسم کشا کے براے
کمک طلسم کشا جاہ و حشمت سے کوچ کرونگا کہ دشمن دیکھ کر جلیں اور سوختہ ہوں یہ خیال کر کے واسطے
سب سامان اُس مقام پر چھوڑ کر طرف صاحبقران کے راہی ہوا راوی اُسکو راہ میں رکھتا ہے اب
حال خواجہ عمرو کا تحریر ہوتا ہے کہ انکو پنجہ اُٹھا کر لے گیا تھا وہ ایک ساحر کا پنجہ تھا بس لیکر بلند ہوا اسقدر
بلند ہوا کہ خواجہ کو غش آ گیا خواجہ بے ہوش ہوئے جب تک ہوشیار رہے یہ کہتے رہے کہ اے بھائی تو کیا
مجھکو لیے جاتا ہے میرے جسم میں سوائے استخوان کے گوشت تمام تک نہیں ہے اور اسقدر میں نے
افیون کھائی ہے اور زہریلا ہے کہ تمام جسم میرا اور خون تلخ اور زہر ہلاہل سے زیادہ ہے جو کوئی مجھکو کھائیگا ہلاک
ہو جائیگا ایسا میرا جسم ہے کہ اگر سانپ کاٹتا ہے تو خود سانپ مر جاتا ہے میرے بالکل اثر بھی نہیں ہوتا ہے
اسقدر میرا بدن زہریلا ہے تو کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے مفت میں ہلاک ہوگا ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آئیگا
تو مجھکو جس غرض سے اُٹھا کر لیے جاتا ہے وہ تیرا خیال بالکل بیکار ہے میرے پاس ایک کوڑی نہیں ہے
تین روپیہ کا نوکر ہوں اور پانچ بیبیاں ہیں اٹھارہ بیٹے ہیں سب کا بار میرے سر پر ہے دو لڑکیاں
جوان ہو گئی ہیں اُنکی شادی کی فکر ہے حمزہ مجھکو تین روپیہ سے سوا نہیں دیتا ہے وہ بھی چھ چھ ماہ جب
گذر جاتے ہیں جب کہیں تنخواہ ملتی ہے اور سے ظالم مجھکو چھوڑ دے میرے مر جانے سے میرا گھر تباہ ہو جائیگا

لڑکیاں الگ آوارہ ہو نگی کسب کرنے لگین گی لڑکی الگ بیبیان الگ کیونکہ بعد میرے حمزہ ان سبکو نکالدیگا اور ایک کوبھی ہمراہ نہ رکھیگا و صدار الگ انکو پریشان کرینگے خواجہ تو یہ بکتے ہوئے چلے جاتے تھے مگر کچھ جواب نہ ملتا تھا یہانتک کہ خواجہ بھی بیہوش ہو گئے اب جو خواجہ کی آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک باغ بہشت آئین مین پایا ایک بارہ دری کے اندر آنکھ جو کھولی تو دیکھا کہ ایک بارہ دری کیسی مقبول زمرد سبز کی ہے کہ اُسپر نگاہ نہین کام کرتی ہے تمام فرش فروش و شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ ہے ہر شے قرینہ سے اپنے مقام پر رکھی ہوئی ہے وسط بارہ دری مین ایک مسند آراستہ ہے اُسپر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بصد ناز و کرشمہ جلوہ آرا ہے سامنے خواصین مصاحبین حاضر ہین ارباب نشاط موجود ہین ساقی جام و صراحی لیے ہوئے حاضر ہے ہر رنگ کی خوشبو چلی آتی ہے کہ جس سے دماغ جان معطر و معنبر ہو جاتا ہے جب ہوا کے جھونکے آتے ہین دماغ جان کو بسائے جاتے ہین جسم مین روح تازہ پھونک جاتے ہین یہ جو عالم خواجہ نے آنکھ کھولکر دیکھا فوراً آنکھ بند کرلی یہ خیال ہوا کہ خواب دیکھ رہے ہو پھر خیال ہوا کہ شاید مر گئے ہو یہ باغ بہشت ہے کیونکہ تم خدا پرست تھے خداوند کریم نے اُسکے معاوضہ مین تم کو مرنے کے بعد بہشت عنایت فرمایا ہے اور یہ حور ہے جو مسند پر جلوہ گر ہے یہ خیال کرکے ہاتھ پاؤن کو حرکت دی کہ اگر مر گیا ہونگا تو ہاتھ پاؤن بے حس و حرکت ہونگے اُنمین حرکت پائی فوراً خیال ہوا کہ عالم خواب مین دیکھ رہے ہو خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے ادھر اُس مسند نشین کے حکم سے گانے والیون نے گانا شروع کیا اور یہ غزل گائی

غزل

کیا گل ہو چراغ آہ سے داغ جگر کا

ٹھہرا ہوا جھونکا ہے نسیم سحری کا
آئے نہ نظر خواب مین بھی صورت عنقا
جب دیکھیے عالم نظر آتا ہے پری کا
مشتاق ہین او ترک کوئی وار ادھر بھی
انداز نیا ہے تری بیداد گری کا
عالم کو گمان ہے کہ سمندر کی ہے بجلی
سب فیض ہے کاشف [illegible]

عاجز ہے یہان وہم خیالی بشری کا
مضمون نہ ملا یار کی نازک کمر کا
للہ دکھا دے رخ روشن کی تجلی
شہرا ہے جہان مین تری بیدادگری کا
اس شوخ نے رکھا ہے جو سینہ پہ سپر کا
یہ پاس جگر جاہ مری مژگان کی تر کا

کیا باندھیے مضمون تری نازک کمر کا
اللہ کی قدرت کا نمونہ ہے ترا حسن
مشتاق زمانہ ہے تری جلوہ گری کا
منھ پھیر لیا دیکھ کے عاشق کو سر بزم
بجھا ہا وہ نیا ہے مرے زخم جگری کا
جو نظم ہے وہ حضرت یوسف کی بدولت

خواجہ کے جو کان مین یہ صدا گانے کی پہونچی اب ہوشیار ہوئے اور اپنے دل مین کہا کہ نہ تو تم مرتے ہو نہ سوتے ہو عالم ظاہری مین کسی کے باغ مین آئے ہو وہ چنچہ

تم کیا اٹھالایا ہے اُسنے یہان پہونچایا ذرا آنکھ کھولکر دیکھو اب تو آنکھ کھولی اور دیکھا تو بزم عشرت کو آراستہ پایا اُس حور وش پری جمال کو مسند پر جلوہ آرا پایا بس قصد کیا کہ اُٹھکر جاؤن اور شریک بزم ہون کیونکہ اب فرش تو خاک پر پڑے ہوئے تھے اب جو یہ قصد کیا اور اُٹھنے کا ارادہ کیا تو یہ اُٹھ نہ سکے بالکل بے حس و حرکت تھے زمین پکڑے ہوئے تھے ہان صرف زبان قابو مین تھی اعضا کل بیکار تھے قبل اسکے جب حرکت کی تھی اُسوقت تک یہ عالم نہ تھا چونکہ خواجہ مرد عاقل اور دانا ہین فوراً سمجھ گئے کہ وہ تخت اسی مسند نشین کا بھیجا ہوا تھا اور یہ ساحرہ ہے اُسنے سحر کیا ہے کہ ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے ہین اب جو خواجہ غور کرکے دیکھتے ہین تو اپنے جسم پر قید سحر کو بھی پاتے ہین اب تو بالکل یقین کلی ہو گیا اب فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسکی بزم مین جاؤن اور شریک جلسہ ہون اگرچہ مطیع اسلام ہے تو خیر ورنہ عیاری کرکے اسکو قتل کرون تاکہ مین رہائی پاؤن یہ تو بڑی مشکل ہوئی کہ اپنے دور پڑا ہوا ہون کیونکر عیاری کرون یہ دل سے باتین کرکے فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون فکر کرتے کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی راوی بیان کرتا ہے کہ بس خواجہ نے جب دیکھا کہ تمھارے ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہین اور بالکل بے حس و حرکت ہین اور تم قریب بھی نہین جا سکتے ہو سوا سے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہین کہ یہان سے بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے تان لگاؤ اور گانا شروع کرو شاید کوئی صورت پیدا ہو اور رہائی کی تدبیر نکلے عیاری کارگر ہو یہ جو خیال ہوا اور دل سے قرار پایا آپ نے گنگنا کر یہ غزل حضرت کاشف کی شروع کی

غزل

برما کی دل ہمارے جگر سے گذر گیا
نالہ ہمارا گو کہ فلک سے گذر گیا
داغ فراق یار سے تھا گرم جسم زار
شاید وہ رشک ماہ لب بام پر گیا
ظاہر نہ ہوگا حال فا میرے جیتے جی
خورشید حسن بام فلک سے اتر گیا
قید قفس سے جینے کی اب کیا خوشی رہی
کیا جانیے ہمک کے کدھر سے کدھر گیا

تیر نگاہ یار کدھر سے کدھر گیا
دھوکا ہے آسمان کا سارے جہان کو
راحت سے ابکی موسم سرما گذر گیا
شیرین ادا نے حلق پہ پھیرا جو تیغ کو
معلوم ہوگا آپ کو جسدن مین مر گیا
ای شیخ تو یہ خوف خدا سے تو مرنے کی
صیاد بال پر بھی ہمارے کتر گیا
می کو حرام کہتا ہے منبر پہ بیٹھ کے کی

تاثیر تو نہ دل مین کسی کے ہوئی ذرا
وہ درد آہ اپنا زمانہ مین بھر گیا
عالم ہے جب دیکھنے کو جا بدعیا کا
شربت کا گھونٹ تھا کہ گلے سے اتر گیا
آیا زوال چہرہ پہ خط کے نمود سے
لیکن نہ دل سے عشق بتان کا اثر گیا
رکھا تھا دل نے کوچۂ گیسو مین قدم
واعظ آ نرا خیال بھٹک کر کدھر گیا

یہ غزل جو جناب تمکین صاحب | اب کیا کریں شباب کا عالم گذر گیا | کا شفقت کسی حسین سے الفت جتائیں
متخلص بہ کاشف کی گائی تمام بارہ دری کو سن کر دیا اُس گائین کی آواز پر یہ صدا فوق سے گئی اب جو
اُس مسند نشین سے تھے یہ صدا اُسنی کبھی کاہے کو سُنی تھی یہ لحن داؤدی تھا کہان نصیب تھا دل پھڑک
گیا ایک مرتبہ گانے والی کو اشارہ سے منع کیا وہ تھم گئی اب تو یہ عالم ہوا کہ وجد جھومنے لگی اور سیت
ہو گئی یہ حالت ساری محفل کی ہوئی کہ سب کے سب عالم سکوت مین مثل طائر وحشی کے باگم
گروہ آشیان کے بیٹھے ہوئے تھے اُس صدا پر کان لگے ہوئے تھے ایسی محو ہو رہی تھین کہ یہ نہین
ثابت ہوتا تھا کہ یہ گانا اسی مقام پر ہو رہا ہے وہ گانے والیان خود محو ہو گئین تھین اُنکو بھی خبر
نہ تھی کہ کون گا رہا ہے اور کہان گانا ہو رہا ہے دیوار و در کو حیرت تھی طائران پر بند آکر بارہ دری پر
سایہ فگن ہوئے تھے خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے تھے جب خواجہ نے دیکھا کہ میرے گانے نے
ایسا اثر کیا کہ سب کو عالم سکوت ہوا اور وہان کا گانا بھی موقوف ہو گیا خود بھی خاموش ہو رہے تھوڑے
عرصہ تک تو وہی سمان بندھا رہا بعد تھوڑے عرصہ کے اب سب کو ہوش آیا اپنے آپ مین ہوئے اُس
مسند نشین نے اپنی خواصون اور مصاحبون سے کہا کہ نہ معلوم یہ کون گا رہا تھا کہ جسنے محو کر دیا کیسا
غضب کی آواز تھی اور کیا معاملات ہین کیا گلا ہے کہ جس نے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسی دم باغ جا کر
تلاش تو کرو چند خواصین یہ حکم پا کر اُدھر کو روانہ ہوئین یہان خواجہ نے دل مین کہا کہ کچھ تو اثر ہوا اب
تدبیرین پڑے گی اور دل سے کہا کہ باہر بیکار جاتی ہو وہ گانے والا یہان موجود ہے وہان جا کر پریشان
ہو کر چلی آؤ گی جاؤ ذرا پریشان تو ہو مین ابھی اپنے کو ظاہر نہین کرونگا یہ تو یہ خیال کر رہے ہین
راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین پر پوشیدہ نہ رہے کہ مسند نشین ایک ساحرہ زبردست آفت
کی پرکالہ شیطان کی خالہ ہے سنتون جادو کی ہمشیرہ حقیقی ہے اسکا نام ملکہ زندہ شہود ہے سلطنت پر
ہے بڑی لگانہ آفت کی پرکالہ ہے اپنا مثل و نظیر سحر و ساحری مین نہین رکھتی ہے بڑے بڑے
ساحرون کو اسنے راہ بتا دی ہے مگر ایک شرط سے کہ اُنکے ساتھ اپنا منھ کالا کیا جسے سحر
بتا یا ہے ستون جادو چونکہ اسکا حقیقی بھائی تھا اُس نے کئی مرتبہ یہ ہم بستر ہوئی اور وہ تا اسکو
اپنے مصرف مین لایا جب اسنے اُسکو سحر بتایا اچھی طور سے اور بہت سے ساحرون کو اپنا
شاگرد اسی طور سے کیا اور انکو کامل کر دیا مگر اس طور سے کہ جو ہفت زبردست تھا اور اُسنے

یا تو لت سب ہین یا گھٹے ہین یا اوراق سامری ہین یا سحر سے پتلہ یا پتلی بناکر اس سے دریافت کرتے ہین
یہ نکالتا اپنے زانو کو دیکھکر بیان کرتی ہے اس سے کوئی حال پوشیدہ نہین رہتا ہے چنانچہ جب
اسنے غور سے زانو کی طرف دیکھا ایسا ظاہر ہوا کہ طلسم کشا نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا
بے ستون جادو کو قتل کیا بادشاہ سابق نورا ہو گیا طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے
رہا کیا بادشاہ سابق کو اُسنے تیغہ لاکر دیا اس تیغہ سے طلسم کشا نے بے ستون کو قتل کیا اور سب
ساحرون کو مار کر بھگا دیا آخر کو وزیر بے ستون نے پریشان ہو کر مع کل ہمراہیون کے طلسم کشا
کی اطاعت کی لاکھ لاکھ بے ستون اور کل ساحرون نے جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
تھے طلسم کشا پر سحر کیا مگر طلسم کشا پر سحر نے بالکل بسبب اسم اعظم اثر نہ کیا نہ کسی ساحر کا سحر اثر
کریگا طلسم کشا پر سحر کرنا بیکار ہے یہ جو حال اس پر ظاہر ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اب طلسم کشا کل
اپنے لشکر کو لیے ہوئے اور وزیر بے ستون کو مع اُسکے ہمراہیون کے جو کہ قریب تیس ہزار ساحرون
کے ہین اور دس ہزار غیر ساحر ہین طرف بارگاہ کے جاتا ہے اُسکا عیار یعنی خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ
رکھے ہوئے ہے پہلے اسنے قصد کیا تھا کہ پنجہ کو روانہ کرکے طلسم کشا کو اُٹھوا منگاؤن ابھی اُسکے پاس
لوح طلسم تو ہے نہین جو سحر اُس پر اثر نہ کرے گا یہان منگا کے خواہ قتل کرون خواہ اپنے پاس اسیر
رکھون خواہ بادشاہ طلسم شنکال جادو کی خدمت مین روانہ کرون اُسکو اختیار ہے جو چاہے وہ
طلسم کشا کے حق مین کرے مگر جب یہ دیکھا کہ اُس پر سحر اثر نہین کرتا ہے بسبب اسم اعظم کے ابھی
کل ہی کا ذکر ہے کہ اسّی ہزار ساحرون نے مل کر سحر کیا ایک کے بھی سحر نے اثر نہ کیا بے ستون
ایسا ساحر مارا گیا اور سحر کارگر نہ ہوا بس اسنے اپنے اس قصد کو موقوف کیا اور اپنی خواہرون سے کل حال
بیان کیا کہ میرے بھائی کا قاتل طلسم کشا ہے مین نے قصد کیا تھا کہ اُسکو پنجہ روانہ کرکے اُٹھوا
منگاؤن مگر جب حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مالک اسم اعظم ہے اُس پر سحر اثر نہین کرتا
ہے اگر پنجہ سحر روانہ کرونگی تو وہ وہان جاکر بیکار ہو جائے گا اُسکے لانے سے بس مین مجبور ہون
اب کیا کرون ہان ایک تدبیر ہے کہ اُسکا عیار جو ہے کہ جسکو خواجہ عمرو کہتے ہین جسنے اپنا لقب
شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گذار ریش تراشندۂ کافران سر برندۂ ساحران شاہزادۂ
ولایت اول اعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار جس نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا

قتل بلکہ وہ ماسہ جادو ساحر مشش ہزاروں ساحروں سے خوب چراغ گل کردیئے واقعی بڑا زبردست عیار
ہے اسکی تعریف و توصیف سامری و جمشید سامری نامہ و جمشید نامہ میں تحریر کر گئے ہیں بلکہ یہ تحریر
کر گئے ہیں کہ جہان پر اسکا خون گرے گا وہ سرزمین کبھی نہ آباد ہوگی جو ساحر یا غیر ساحر اسکو قتل
کرے گا تو وہ ہماری روح پر احسان کرے گا گو اسکی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہیں ہے مگر اپنے
امکان بھر کوشش کرے یہ بھی ممکن ہے اس سے ہم کو اور ہماری روح کو بڑے بڑے دکھ پہونچین گے
لہذا ہر ایک سامری پرست وغیرہ سامری پرست کو سوائے خدا پرست کے لازم ہے کہ جہان تک
ہو سکے اسکے قتل کرنے کی کوشش کرے اور خواجہ عمرو کو قتل کرے بس میں اُس عیار کو پتہ لگا کر
اُٹھوا لے لیتی ہوں اور اسکو قتل کرتی ہوں تحریر سامری نامہ کو غلط کیے دیتی ہوں دیکھوں کیونکر
میرے قابو سے نکل جاتا ہے اور میر پرستار اسکو نہیں گرتا یہ ان خواصوں نے جواب دیا کہ اے ملکہ عالم
ایسی منحوس قدمی سبز پیرے کو ہم اٹھوا سکتے ہیں کہ جہان اسکا قدم پہونچا ایسی ہی وہ سرزمین
آباد ہو برباد ہو جاتی ہے وہ جب آئے گا تو کیا سا خواص ہے ایسے کا یہان آنا کیا ضرور ہے ملکہ نے جواب دیا کہ
تم سب اطمینان رکھو جو یہان کسی کا بال بھی بیکا ہو یا کوئی شی برباد ہو یا ضائع ہو اب اُس
موئے کی قضا اور اجل آگئی ہے جو یہان وہ آیا تم بزم عشرت برپا کرو میں اُسکے قتل کرنے کی خوشی
کرونگی بلکہ یہان اُسکے آنے کی بھی خوشی کرونگی راوی بیان کرتا ہے کہ بموجب حکم اُس لکانہ
کے بزم عشرت آراستہ کی گئی اور اسباب نشاط طلب کیے گئے تھے اور ساقی جام و صراحی لیکر حاضر
ہوا تھا کہ اسنے پنجہ روانہ کیا تھا سحر کا کہ وہ خواجہ کو اُسوقت اُٹھا کر لے چلا تھا جب کہ خواجہ
رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ صاحبقران کے چلے جاتے تھے خوشی خوشی
طرف بارگاہ کے جو پنجہ سحر نے راہ میں پکڑا اور خواجہ کو اُٹھا کر لے چلا تھا جیسا کہ سابق یعنی جلد
اول میں تحریر ہوا ہے اور اسی مقام پر داستان ترک کی گئی ہے اور جلد ثانی اور صاحبقران افسوس
کنان طرف بارگاہ کے چلے جاتے ہیں وہ اسی لکانہ نے سحر کا پنجہ تھا بس جب اُس پنجہ نے لا کر
خواجہ کو یہان پہونچایا اُسوقت خواجہ بیہوش تھے اسنے کہا کہ اسے غش لٹا دو پنجہ نے لٹا دیا
اسنے خواصوں سے کہا کہ پہلے میں گانا سن لوں تو پھر اسکو اپنے پاس طلب کر کے کچھ سوال
کرونگی اسکے بعد قتل کرونگی اب یہ سوا جانا کہان ہے اُسوقت تک اسنے سحر نہیں کیا تھا کہ اتنے

نوبت میں خواجہ کی آنکھ کھل گئی تھی یہ خیال کر کے کہ میں مر گیا ہوں پس انھوں نے اپنے ہاتھ پاؤن کو حرکت
دی تھی جب تک سحر نہیں ہوا تھا جب انھوں نے ہاتھ پاؤن اپنے قابو میں پائے تھے تو ان کو
خواب کا خیال ہوا تھا چنانچہ جب گانے کی صدا پہونچی تو اصلی واقعہ کا یقین ہوا اُسوقت جو ہاتھ
پاؤن کو حرکت دی تو بے حس و حرکت پایا ساحرہ کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ ہوشیار ہو کر غائب
ہو جائے کیونکہ اکثر سُنا گیا ہے کہ یہ غائب ہو جاتا ہے بیٹھے بیٹھے پھر جو تلاش کرو نہیں ہاتھ آتا ہے کیونکہ اسکے
پاس چند اشیاے ایسے ہیں کہ جنکی وجہ سے یہ پوشیدہ ہو تو کوئی اسکو دیکھ نہ سکے ایک تو چادر
جمشیدی ہے کہ جو طلسم ہوش ربا سے اسکے ہاتھ آئی ہے مثل اسکے اور کئی چیزیں ہیں ایسا نہ ہو کہ میں گانا
سننے میں مصروف ہوں اور یہ اپنے ہاتھ پاؤن قابو میں پا کر غائب ہو جائے تو ساری محنت و مشقت
بیکار ہو جائے یہ سوچ کر اسنے سحر کیا تھا اس سبب سے خواجہ نے جب قصد کیا تھا کہ وہان جا کر
کچھ عیاری کرون اور ہاتھ پاؤن کو بے قابو پایا تھا یہی سبب تھا کہ اُسنے یہ دل سے خیال کر کے
سحر کر دیا تھا اور قید سحر جسم خواجہ پر قائم کی تھی چنانچہ خواجہ نے اُسی حالت میں گانا شروع کیا
تھا جس نے کہ اثر کیا تھا اور سب کو محو کر دیا تھا آمدم بر سر مطلب جب خواجہ خاموش ہو رہے
اور حالت محویت کم ہوئی اُسوقت اُسنے خواص کو حکم دیا تھا کہ بیرون باغ جا کر تلاش کرو کہ یہ
گانے والا کون تھا کہ جسکی صدا نے بے چین کر دیا میری گانے والیون کے رنگ کو مٹا دیا خواص
تو اُدھر گئی تھی اِدھر یہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اور یہ سوچ رہی تھی کہ خواص آئے تو مین
پھر بزم عشرت آراستہ کرون اور گانے کا گوتون کو حکم دون اگر خواص یہ آکر خبر دیگی کہ جسکی صدا
سے ہم سب بے چین ہو گئے تھے وہ بیرون باغ موجود ہے تو مین اُسکو طلب کر کے گانے کا
اُس سے حکم کرونگی اگر وہ میری نوکری کرے گا تو نوکر بھی رکھونگی یہ دل سے باتین کر رہی تھی کہ
اُس خواص نے آکر عرض کیا کہ ملکہ عالم مین چارون طرف باغ کے دیکھ آئی بلکہ دو دو کوس گرد تلاش
کیا لیکن اُس گانے والے کا پتہ و نشان تک نہ پایا عقل حیران ہے سواے اس امر کے کوئی امر
دوسرا نہیں ہے یا تو کوئی مسافر تھا اُسنے جو باغ کے اندر کی صدا سُنی کہ گانا ہو رہا ہے بس اُسنے
بھی تان لگائی اور کھڑا ہو کر گانے لگا کیونکہ اس فن کے جاننے والے کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ
گانا سُنکے گانے لگتا ہے یا کوئی اوتار تھا اُسکے ہمراہ فرشتگان مقرب تھے اور حوران بہشتی

[illegible]	دشوار ہو قدم مجھے چلنا ہر راہ کا کاشف بہت ہے غم ترے حال تباہ کا	رستے میں وہ ملے تو بصد ناز یہ کہے

خواجہ نے جو یہ غزل وہاں سے شروع کی پھر وہی عالم ہوا زنار جادو نے اشارہ مطربہ کو کیا کہ ٹھہر جا پھر
وہی صدا آرہی ہے پھر کوئی اسی لحن سے گا رہا ہے مطربہ یہ سنکے ٹھہر گئی اسی طور سے عالم محویت سب پر
طاری ہوا ہر ایک کی آنکھ سے اشک حسرت جاری ہوا جو دل دیکھتی وہ دل پکڑ کر رہ گئی یہ
عالم تھا کہ ہر ایک بیخود ہوا جھوم رہا تھا اشکون کا تار بندھا ہوا تھا خواجہ بھی اس وقت کچھ ایسے
محو ہوئے تھے کہ انکو بھی خیال نہ رہا کہ اب وہاں گانا نہیں ہوتا ہے اب تم بھی تو توقف کرو بلکہ انکو
خود منظور تھا کہ کسی طور سے یہ امر ظاہر ہو جائے کہ میں گا رہا ہوں تاکہ کچھ کام چلے اور عیاری بخوبی
نہیں ہے کر گانے لگے ایسا گایا کہ دیوار و در کو محو حیرت کر دیا کوئی اپنے آپ میں نہ رہا بلکہ خود
رفتہ ہو گئے چرند پرند آ آکر گرد باغ جمع ہوئے دیوار و در سے صدا آتی واہ واہ بلند تھی ایک عالم
پاس ہر طرف پھیلا ہوا تھا خواجہ اس طور سے گا رہے تھے کہ ابر آسمان پر آ آکر محیط ہونے لگا تھا
کچھ بوچھار پڑنے لگی تھی مدھ صدا اس لحن نے زنار جادو وہ اسکی خواصون مصاحبون کو محو کیا تھا کہ کسی کو
اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا ایسی مدہوش ہوئی تھی کہ یہ کسی کو نہ ثابت ہوا کہ یہ گانا اسی مقام پر
ہو رہا ہے اور یہ وہی گا رہی ہیں جو کہ اسیر ہو کر آئے ہیں جنکو تخت اٹھا کر لایا ہے یہ وہی گا رہے ہیں
سب کو محو کر رہے ہیں یہاں تو یہ سمان تھا سب خود رفتہ ہو رہے تھے ایک خواص جو کہ عرصہ
سے برائے رفع حاجت جائے ضرور گئی تھی اسنے جو وہاں سے گانے کی صدا سنی دل بیقرار
ہو گیا پہلے تو خیال کیا کہ ملکہ کے بزم میں گانا ہو رہا ہے مگر کیا اچھی صدا ہے اس آواز و صدا اور
گانے کی تو کوئی مطربہ ملکہ کے یہاں نہیں ہے یہ کون گا رہا ہے بس بیقرار ہو کر وہاں سے جلدی جلدی
فراغت کر کے چلی اب جو بارہ دری میں آتی ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ سازندے تو الگ خاموش بیٹھے
ہیں کسی ساز سے آواز نہیں نکلتی ہے مجیرے الگ خاموش ہیں طبلہ الگ سر بخود ہے سارنگی
الگ کان پکڑ کر خاموش ہے چنگ و دف و دائرہ سب بیکار مطربہ الگ عالم سکوت میں ہے اور
سب اہل محفل مع ملکہ عالم محویت میں بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہیں یہ جو اسنے نقشہ دیکھا حیران
ہوئی کہ یہ پھر گانے کی صدا کہاں سے آ رہی ہے اور کون گا رہا ہے یہاں آکر میں نے سب کو محو پایا

ہین خود مثل آئینہ حیران و ششدر ہیں یہ ادھر ادھر دیکھنے لگی کیونکہ گانے کی صدا اُسی طور سے آرہی
تھی اب یہ حیران ہو ہو کر جو ہر طرف نگران ہوئی اُس پر بھی عالم محویت ایسی طور سے طاری ہوا
تھا کہ اسکی نگاہ خواجہ پر پڑی اُسنے دیکھا کہ وہ بیٹھے گا رہے ہیں جب یہ ملکہ نے سمجھکر مطلب کیا ہے وہ
گا رہا ہے یہ اُسکی صدا ہے یہ جو اُسنے دیکھا اور سنا بس یہ فوراً لپک کر خواجہ کے قریب آئی اور بیٹھ کے
بیٹھکر گانا سننے لگی اور اپنے دل میں کہنے لگی کہ حقیقت میں اسنے کیا گلا پایا ہے کہ اسکے سننے سے
سب محو ہو جاتے ہیں اور یہ جی چاہتا ہے کہ ہر وقت اسکا گانا سنا کرے خواجہ اُسی طور سے
گا رہے ہیں خلاصہ یہ کہ خواجہ نے گانا موقوف کیا غزل کو ختم کیا اب خاموش ہو بیٹھے بڑے
عرصہ تک وہی عالم رہا بعد تھوڑی دیر کے وہ عالم برطرف ہوا سب کو ہوش آیا اسپتا آپ
میں آئے جب ہوش آیا ملکہ لگی تعریف کرنے اور کہنے لگی کہ کیا صدا تھی افسوس اس امر کا ہے
کہ گانے والا نظر نہیں آتا ہے اگر مل جائے تو میں اُسکو مالا مال کردوں اگر نوکری کرے تو نوکر رکھوں
یوں نہ معلوم یہ کون ہے اور کہاں سے صدا آتی ہے یہ تو دیکھو جب میرے یہاں گانا شروع ہوتا ہے
اُسی وقت وہ گانے والا بھی گاتا ہے کیا ضد ہے یوں نہیں گاتا کہ ہم خیال کرکے سنیں اور اُس سمت
کا خیال کریں کہ جدھر سے صدا آتی ہے خواصوں نے عرض کیا کہ ملکہ عالم کیا عرض کریں دل بیچین
ہیں وہ مطرب و سازندے بیٹھے کہ جو لطف و مزا ہم کو حاصل ہوتا ہے اور ہو رہا ہے اور ہمارے دل
جو اُتار رہے ہیں وہ آپ لوگوں کو نہ ہوتا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ سچ کہتے ہو وہ لوگ یہ سنکے
خاموش ہو رہے ملکہ نے خواصوں سے کہا کہ پھر جاکر تلاش کرو خواصوں نے عرض کیا کہ کہاں
جاکر تلاش کریں وہ تو کہیں دکھائی نہیں دیتا ہے نہ معلوم جن ہے یا پری ہے یا فرشتہ ہے ہم کہاں کہاں
جاکر تلاش کر آئیں کہیں پتہ نہ ملا اب پھر جاکر تلاش کرتے ہیں دلدار نے کہا کہ ہاں جاکر تلاش کرو
جہاں ملے ڈھونڈھ کر لاؤ اُنھوں نے جواب دیا کہ جہاں تک ممکن ہوگا ہم تلاش کرینگی
پتہ نہ ملنے کا لانے نہ لانے کا ہم اقرار نہیں کرتے ہیں دلدار نے کہا کہ جاؤ یہ کہکر ادھر اُدھر
دیکھنے لگی وہ خواصیں بھی ڈھونڈھنے کو نکلیں اور ادھر اُدھر نگران ہوئیں اور خیال کرتی ہیں
کہ کس طرف جاکر تلاش کریں کہ اُدھر ملکہ کی نگاہ اور ان خواصوں کی نگاہ اُس خواص پر پڑی
جو کہ خواجہ کے برابر بیٹھی ہوئی گانا سن رہی تھی اُس پر تو ایسی محویت طاری تھی کہ خواجہ

خاموش بیٹھی ہوئی ہے اور سب کو ہوش بھی آیا مگر یہ اُسی طور سے عالم سکوت مین بیٹھی رہی اور
خواجہ کی طرف نگران ہے اور آنکھون سے اشک جاری ہین اور دریائے حیرت و یاس مین غوطہ زن
ہے اور سکتہ کا سا حال ہے یہ حال جو ان سب نے دیکھا کہ سیوتی پاس قیدی کے بیٹھی ہوئی ہے
اُسکو کچھ بھی خیال ملکہ کا نہین ہے کہ ملکہ ناخوش ہوگی اور میرا کیا حال کریگی یہ دیکھکر اُن خواصون
نے دست بستہ ملکہ سے عرض کیا کہ ملکہ عالم آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سیوتی کس بے تعلق خوشی
سے بیٹھی ہوئی ہے قیدی کے پاس ملکہ نے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ اسکو ہوا کیا ہے یہ دیوانی ہوئی
ہے کہ اسکا گانا سُنکر از خود رفتہ ہوگئی کہ عالم سکوت مین بے خوف و خطر بیٹھی ہوئی اور ایسی بیباک ہے
کہ اسکو میرا کچھ خیال نہین ہے اور اس کے دل مین بالکل خوف نہین ہے یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ ذرا آواز دو
کہ اسکے دل مین خوف آوے اور دیوانہ پن سکا جاتا رہے ملکہ کا یہ کہنا تھا کہ شبو نے پکار کر کہا کہ اے
سیوتی وہان کیا بیٹھی ہے ملکہ یاد فرما رہی ہین جلد حاضر ہو ورنہ وہ تجھ سے بُری طرح سے پیش
آوینگی اور سزا ایسے معقول دینگی اُس نے جواب تک نہ دیا جواب دینا تو شے دیگر ہے پھر کر بھی نہ دیکھا
کہ یہ پکارتا کون ہے جب جواب نہ دیا تو ملکہ نے شبو سے کہا کہ ذرا آواز سے پکارو سیوتی
اور سوسن نے مل کر پکارا پھر کچھ جواب نہ دیا ملکہ نے ان دونون سے کہا کہ پاس جا کر اس کے
جھونٹے پکڑ کر میرے پاس لاؤ مین اسکو سزا دون لو اور سنو کہ بہری بنی ہے اسکی قضا ہی آئی ہے
مین نے جو ذرا منہ دیکر بات کی اسکا دماغ بدل گیا لو ہم پکارتی ہین وہ خاموش بیٹھی ہے یہ بھی
نہین جانتی ہے کہ پکارتا کون ہے جب تک یہ سزا نہ پاویگی اُسوقت تک اسکو ہوش نہ آویگا یہ جو حکم
ملکہ نے شبو کو دیا شبو اپنے مقام سے اُٹھی یہ کہتی ہوئی کہ اب معلوم ہوگا جب جوتیان پڑینگی بہت
بلبلائیگی ہین لو اور سنو ہم ملکہ کے حکم سے پکار رہی ہین آپ قیدی کے پاس بیٹھی ہوئی ہے خیال بھی
نہین کرتی ہے کہ یہ بکتی کیا ہے مردوا جو دیکھا بس اپنے سے باہر ہوگئی ایسی مستی کس کام کی یہ دبلا پتلا سوکھا کس
مصرف کا اگر موٹا تازہ ہوتا تو ایک بات تھی مین تو ایسے سے لوٹا بھی پاخانہ مین رکھواؤن مجاجل مانس یا بن مانس معلوم ہوتا ہے
یہ اُسکو دیکھکر بچھی ہوئی جاتی ہین کسکے صدقے اور قربان گرا ایسی ہی آگ لگی ہے تو جلتی ہوئی لکڑی سے کیون سوسن نے کہا کہ واہ بہن تم
کیا کہتی ہو وہ لوگ کیا کرین جنکو برسون نصیب ہو تم بھی نہ کہو کہ جب تمکو خواہش ہوئی تم ملکہ سے رخصت لیکر لگا نہ گئین
اور آگ فرو کر آئین یہ مین نے بھی ایسا کیا یہ بیچاریان کیا کرین جو کہ نہ شوہر رکھتی ہین نہ آشنا نہ یار نہ یہان سے

کے سبب سے غش آیا نہ کسی عارضہ سے جو اسکو کچھ کسل وغیرہ ہوتا جب اسکو ہوش آیا اُٹھ بیٹھی اور
حیران ہو ہو کر سب کی طرف دیکھنے لگی جب اسکو ہوش آیا اور تعجب کرنے لگی ملکہ نے کہا کہ کیون
سیوتی طبیعت کیسی ہے یہ کیا امر تھا سیوتی نے حواس درست کر کے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ
سب کی سب کیون میرے گرد جمع ہین اور مجکو یہان کون لایا مین تو بیٹھی ہوئی گانا سن رہی تھی ایسا بلند
ہوا تھا اور ایسا گانا مین نے عمر بھر بھی نہین سُنا جو اسوقت سُنا ہے میرے اوپر کیا ہے بڑے بڑے شاہان
ہفت ملک و جلیل القدر نے بھی نہ سُنا ہوگا وہ جو خداوند ہین یعنے سامری و جمشید انھون نے بھی نہ سنا
ہوگا ملکہ نے کہا کہ کیا تو دیوانی ہو گئی ہے جو ایسی باتین کر رہی ہے تو کہان گانا سُن رہی ہے تو تو قیدی کے
پاس عالم غش مین بیٹھی ہوئی تھی پہلے میرے حکم سے شب بو و سوسن نے تم کو پکارا یہان سے جب تم نے صدا
ندی تو قریب جا کر پکارا انھون نے بھی جب کچھ صدا نہ آئی تو تم کو ہلایا بیہوش پایا میرے پاس لے آئین
سب نے ہزار کہے جب تم کو غش تھی اور گلاب کیوڑا خس کا عطر سونگھایا اور سب نے تلوے سہلائے
پنڈلیان باندھی گئین بازو کسے گئے تب تم کو ہوش آیا اب جو ہوش آیا تو یہ کہنے لگی کہ مجکو یہان کون
لایا مین گانا سن رہی تھی ذرا سیت حواس درست کر سیوتی نے جواب دیا کہ ملکہ مین جھوٹ نہین
کہتی ہون سچ عرض کرتی ہون گانا سن رہی تھی اور ایسا گانا کسی نے نہ سُنا ہوگا ملکہ مجھ پر اُس گانے
کے سبب سے ایک بیخودی سی طاری ہوئی مین اُسی عالم مین بیٹھ کر سننے لگی پھر خبر نہین معلوم کہ
میرے اوپر کیا گذری زنار جادو نے کہا کہ اری چھبیلا تو تو خواجہ عمرو عیار حمزہ کے پاس بیٹھی ہوئی
تھی عالم غش مین کیا اُسکے اوپر عاشق ہوئی ہے اُسکے عشق کے سبب سے تیرا یہ عالم ہوا تھا سچ بتا
اور پوشیدہ کرنے سے کیا حاصل تو عمرو عیار کے پاس کیون بیٹھی ہوئی تھی سیوتی نے بگڑ کر کہا کہ واہ
ملکہ آپ ہم لوگون سے تو اس قسم کی ہنسی نہ ہنسا کیجیے اگر میری برابر والی ایسے کلمہ کہتی تو جواب
پاتی آپ کو کیا جواب دون میری یہ طاقت نہین ہے کہ آپ کو جواب دے سکون گستاخی
عادت میری ایسی آن نہین ہے کہ نہ دیکھون بھالون اور گر پڑون ملکہ نے فرمایا کہ پھر کیا سبب تھا جو
تو بیٹھی ہوئی تھی اسکے پاس سیوتی نے کہا کہ گانا سن رہی تھی ملکہ زنار بولی کہ وہان بیٹھ کر کیا
گانا سنا لیا اُسی مقام پر صدا آتی تھی اور کہین نہین آتی تھی کیا یہان تیرے آنے کی ممانعت
تھی جو تو پائین مریض بیٹھی سیوتی نے کہا کہ وہان جو گانا سُنا وہ یہان کہان تھا اگر یہ لوگ

بہت تلاش کیا نہ پایا جانے والا ہم کو نہیں ملا ہم واپس آئیں پھر میں نے اپنی گائن کو حکم دیا کہ گانا شروع کر
بیلا انگشت باجی پھر اُسنے بیٹھ کر غزل شروع کی کوئی چہارم حصہ غزل گائی ہوگی کہ پھر وہی صدا آنے لگی
پھر اُس کا گانا بند ہوا اور طبلہ کی صدا البتہ تھی سب اُسی طرف متوجہ تھے مگر وہ صدا ایسی تھی کہ ان سب باتوں پر
غالب ہو گئی اور پھر ہم سب میں سے وہ صدا سنی چونکہ اشتیاق تھا اپنی گائن کو منع کیا ساز وغیرہ بھی
موقوف ہوئے اب سب سنتے لیکن ہم کو خبر نہ تھی کہ ہم ہیں کہاں اور کیا کر رہی ہیں بڑے عرصہ تک یہی عالم
رہا اس کے بعد یہ ہوا کہ ہم سب کو ہوش آیا ہے جب ہوش آیا تو نہ وہ صدا تھی نہ آواز سناٹا پڑا ہوا تھا
میں نے ان چند کنیزوں سے کہا کہ جہاں سے ممکن ہو اس گانے والے کو تلاش کر کے لاؤ میں نوکر رکھونگی
انھوں نے کہا کہ ہم کہاں سے لائیں جب میں بہت خفا ہوئی تو انھوں نے چار ناچار اُٹھنے کا قصد کیا
اتنے میں سے اور پیر ہی اور اُنکی نگاہ پڑی تجکو اس عالم میں دیکھکر بڑی حیرت ہوئی آخر تجکو اٹھوا منگایا اور
ہوشیار کیا تو اپنی حالت بیان کر تو جسکا گانا سن رہی تھی وہ گانے والا کہاں ہے جلد بتا میں اُسکو طلب
کر کے نوکر رکھونگی اور تجکو بہت سا انعام دونگی سیموتی نے کہا کہ آپ انعام کی خاطر روپیہ طلب کریں
میں بتائے دیتی ہوں بلکہ آپ کے سامنے لاکر حاضر کر دونگی نوکر رکھنے نہ رکھنے کا آپ کو اختیار ہے نوکری
کرنے نہ کرنے کا اُسکو زنار نے کہا کہ اچھا اگر تو نے نہ بتایا اور نہ لائی بلا کر تو تیری کیا سزا یا وہ تیرے
بلانے سے نہ آیا سیموتی نے کہا کہ ضرور آئے گا بلکہ یہاں موجود ہے کہیں جانے کی ضرورت نہ ہوگی
اگر وہ نہ آئے گا تو آپ اُسکو بزور بلا سکتی ہیں زنار نے یہ سنکے حکم دیا کہ ایک ہزار روپیہ
سیموتی کو لا دو اور اسپر لگے کہا لاؤ انکار کر دیا کہ یہ بھی لیلے اب بتا کہ وہ گانے والا کہاں ہے
اُدھر خزانچی نے روپیہ لا کر سیموتی کو دیا جب روپیہ ملا سیموتی بہت مسکرائی اور کہنے لگی کہ اے
ملکہ یہ تو وہ مثل ہوئی مثل مشہور ہے ڈھنڈھورا شہر میں لڑکا بغل میں + بقول شاعر آپ کا تو اسوقت
یہ حال ہے شعر یار در خانہ و من گرد جہان میگردم + آب در کوزہ و من تشنہ لبان میگردم + اے ملکہ
اسوقت تو یہ حال ہے یعنی آپ لوگ ایسے بے خود و محو ہوئے کہ آپ کو خبر نہیں رہی کہ یہ صدا
کہاں سے آ رہی ہے اے ملکہ گانے والا یہاں موجود ہے اور آپ بیرون باغ تلاش کراتی ہیں فرمان
آپنے حکم سے اور خیال کے ملکہ نے برہم ہو کر کہا کہ جلد صاف طور سے بیان کر یہ معما سمجھ میں
نہیں آتا کہاں ہے کیا تیرے پاجامہ میں پوشیدہ ہے سیموتی نے عرض کیا کہ آپ بیکار برہم ہوتی ہیں

آپکے سامنے موجود ہے تیجیے خلاصہ طور سے کہتی ہون قربان اس بات کے کہ جسکی تلاش ہو وہ تو یہان
موجود ہو تمام شہر ڈھونڈھا جاے اے ملکہ یہ جو قیدی جسکو آپ خواجہ عمرو فرماتی ہین یہی گار ہا تھا اسی
سبب سے تو مین اُسکے سامنے بیٹھ گئی تھی ملکہ نے جواب دیا کہ چل دور ہو مجکو ٹھیلا بناتی ہے اب تو
بہت چل نکلی بد بیتا او کسی کو جا کر اب جب تک تو گانے والے کو پیدا نہ کریگی اور نہ بتاے گی ور یہان
نہ لا یگی اُسوقت تک تیری رہائی محال ہے سیموتی نے جواب دیا کہ بتا تو دیا اور یہان موجود بھی کر دیا اب
آپکو یقین نہ آئے تو کیا کیا جائے مین باز آئی اس روپیہ سے اور مال سے اپنا روپیہ و مال واپس
لے جائیے مین کچھ نہین لیتی واہ کیا خوب روپیہ پیسہ لے کر مین ایسی مجبور ہو گئی مین یہ جانتی تو کبھی
ایسی بات نہ کہتی جب آپ نے دریافت کیا کہ طبیعت کیسی ہے کہدیا تھا کہ سر پھر نے لگا تھا
بیٹھ گئی تھی درد سر بہت شدت سے تھا مین نہ جانتی تھی کہ اصلی بات کہکر اس عذاب مین مبتلا
ہو نگی تو جھوٹ بولتی سچ نہ کہتی بڑی خرابی تو یہ ہے کہ مجھ کم بخت کو جھوٹ بولنے کی عادت نہین ہے
مجھ سے جھوٹ بولا نہین جاتا ہے پھر کیونکہ جھوٹ بولتی بڑی خرابی تو یہ ہے کہ اورون کو میرے
قول کا اعتبار نہین ہوتا کرون تو کیا کرون اے ملکہ مین سچ عرض کرتی ہون کہ یہی قیدی گا رہا تھا
وہ اسی کی صدا تھی ملکہ نے کہا کہ کیون ری ٹھیلا تو دیوانی ہوئی ہے اور مجکو بھی دیوانہ بناتی ہے سچ سچ بتا
کہ وہ گانے والا کون ہے اور کہان ہے سوسن نے کہا اسکی باتین تو سچ ہو بڑی زبان دراز ہے سنبل اسکی
مشکین باندھے تا کہ یہ بھاگ نہ سکے شمشاد کدھر ہے اس سے کہدو کہ اسکو آکر جوتیان مارے
دار پر کھینچے اب یہ ہم سے مسخرہ پن کرنے لگی بس زنار جادو نے کوڑا اٹھایا اور کہا کہ سچ سچ بتا ورنہ مارے
کوڑون کے کھال گرا دونگی سیموتی نے تڑپ کر اور بلبلا کر کہا کہ اے ملکہ عالم مین سچ عرض کرتی ہون
اور کہا خاک پھوٹ پھوٹ نکلے جو جھوٹ کہتی ہون آپ کے سر کی قسم کبھی جھوٹ نہ کہونگی اگر
جان پر بھی بنی ہوگی اور کہیے گا کہ ملکہ کے سر کی قسم جھوٹ کہا ہو تو نہ کھاؤ نگی جان دیدونگی قسم نہ کھاؤنگی
اے ملکہ یہی قیدی گا رہا تھا جو سابق مین عرض کیا ہے وہی عرض کیے جاؤنگی کبھی اُسکے خلاف نہ عرض
کیا ہے نہ کرونگی چاہے آپ مجکو قتل کرین چاہے میری مارے کوڑون کے کھال گرا دین جو کہا تھا
کہا اور کوئی جھوٹ نہین کہا ہان اگر جھوٹ کہتی تو بدل ڈالتی کوئی اور فقرہ کر دیتی بلکہ سچ عرض کرتی
ہون قیدی ہی گا رہا تھا ملکہ نے کہا کہ سچ کہتی ہے سیموتی نے کہا کہ کیا مجال جو جھوٹ عرض کروان

اگر جھوٹ نکلے تو میرا خون آپ کو حلال ہی بلا خوف و خطر مجکو قتل فرمایئے گا مین نے اپنی جان کی شرط کی
بس ملکہ نے کہا کہ تو اپنا واقعہ بیان کر کہ کیونکر تو نے جانا کہ یہی قیدی گا رہا ہی گو یقین نہین آتا ہی مگر تو
اسی امر پر بجد ہو رہی ہی اور اصرار کر رہی ہی تو بیان کر تا کہ مین بھی سنون کہ کیونکر تو نے جانا سیوتی نے
عرض کیا کہ ای ملکہ مین آپ کے پاس سے اُٹھکر براے رفع حاجت گئی تھی بیٹھی ہوئی تھی کہ کان
مین گانے کی صدا پہونچی چونکہ مین دیکھ آئی تھی کہ یہان گانے وغیرہ کا سامان ہی مین نے خیال کیا کہ ملکہ
گانا سن رہی ہین بارہ دری مین گانا ہو رہا ہی مگر خیال کرکے جو سنتی ہون تو وہ صدا نہین پاتی ہون کہ
جو ہمیشہ سنا کرتی تھی اُسکے خلاف پاتی ہون مگر خوش گلو ہی اور معلومات بھی خوب ہین اُسی جگہ سے کان
لگا کر سننے لگی کہ یہ کون آج کہان گا رہا ہی ایسی صدا تھی کہ دل بیقرار ہو گیا اور وہان سے بہت جلد فراغت
کرکے چلی جون جون قریب پہونچی دلکو وہ آواز اچھی معلوم ہونے لگی یہان تک کہ بارہ دری مین آئی یہان
عجب رنگ پایا سب کو عالم سکوت مین مع آپ کے دیکھا ہر ایک شی کو بیخود پایا انسان حیوان
تو جاندار اور صاحب عقل اور سمجھ ہین جب بے حس و حرکت بے روح شی کو وجد طاری تھا تو ذی
روح کی کیا حقیقت تھی یہ واقعہ دیکھکر مین حیران ہوئی کہ یہ کون گا رہا ہی کیونکہ صدا برابر چلی آتی ہی
گانے والا نظر نہ آتا تھا مین حیران تھی کہ یہ صدا کہان سے آ رہی ہی کہ ادھر اُدھر جو دیکھتی ہون اور کان
لگاتی ہون تو یہ معلوم ہوا کہ اسی مقام پر کوئی گا رہا ہی اب اُس سمت کو جو کان لگا کر سُنا تو یہ پایا کہ
میرے پہلو کی طرف سے صدا آ رہی ہی اب جو پلٹ کر دیکھا تو اس قیدی کو گاتے ہوئے پایا بس
تاب نہ رہی بیقرار ہو گئی قریب جا کر بیٹھی اور گانا سننے لگی وہ گاتا گیا مین سُنا کی آخر کار مجکو اپنی خبر
نہ رہی بیخود ہو کر رہ گئی پھر مجکو نہین معلوم کہ کب گانا موقوف کیا ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ واقعی بجا
واقعہ ہی کہ گانا بارہ دری مین میرے فرش کے برابر ہو اور ہم ایسے محو ہون کہ یہ بھی نہ دیکھ سکین کہ
کون ہی اور کہان گانا ہو رہا ہی سیوتی نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ نہ فرمایئے مین یہان آکر بڑے عرصہ
تک حیران رہی کہ کون گا رہا ہی آپ لوگ تو یہان بیٹھی ہوئی تھین پہلے ہی صدا مین خود رفتہ ہو گئی
ہونگی دوسرے اُسکی طرف گمان بھی تو نہین ہو سکتا تھا کہ یہ گا رہے ہین ملکہ نے کہا تم سچ کہتی
ہو خیر اس سے کوئی غرض نہین ہی مگر مقام عجب ہی اور جاے تعجب ہی کہ ایسے محو ہون کہ گانے والا
ہمارے سر پر بیٹھا ہوا گایا کرے اور ہم کو خبر نہ ہو اگر مین سجدہ کرتی تو اسی طور سے محو کرکے بھاگ جاتا

ساری محنت بیکار ہوتی پھر رہا تھا آخر خوب میں نے پہلے بند و بست کر لیا اب معلوم ہوا کہ یہ عیار
نکالے میں بھی کامل ہے اسکو میرے پاس لاؤ میں اس سے کچھ سوال کروں اور در یافت کروں لہ تو ہی
نگار رہا تھا یہ اپنا تھا زنار شہوت پرست کا کہ شبلو اور رسو من چے د [illegible] پر خواجہ عمرو سے کہا کہ اے
مکار و عیار چل ملکہ نے یاد کیا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ ہمارے ہاتھ پاؤں میں طاقت نہیں ہے کہ ہم ملکہ
کے پاس چل سکیں ہم کو اٹھا کر لے چلو تو ہم چل سکتے ہیں ورنہ ہم کو اسی مقام پر پڑا رہنے دو اگر ملکہ کا
بہت دل چاہتا ہے میرے دیکھنے کو تو وہ خود یہاں چلی آئیں جو کچھ کہنا ہو کہہ جائیں دو مرے میں سامنے
تو موجود ہوں قریب جانے کی کیا ضرورت ہے انھوں نے کہا کہ لو اور سنو اس قید میں کو بھی مزاج ہوا ہے
غرور ہو گیا ہے یہ کہتا ہے کہ مجکو اٹھا کر لے چلو مجھ میں طاقت نہیں ہے چلنے کی ملکہ خود میرے پاس چلی
آئیں جو کہنا ہو کہکر چلی جائیں شبلو نے جواب دیا کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہیں تو قضا
آتی ہے اب اسکی قضا آئی ہے اپنے دل کے ارمان نکالتا ہے چلو ملکہ سے کہدیں کہ وہ نہیں آتا ہے نہ
اپنے مقام سے حرکت کرتا ہے کہتا ہے کہ مجھ میں طاقت نہیں ہے میرے ہاتھ پاؤں بالکل بے حس و
حرکت ہیں کہتا ہے کہ جو کچھ ملکہ کو کہنا ہو وہ یہاں آکر مجھ سے کہیں میں وہاں آ نہیں سکتا ہوں یہ کہکر
وہ دونوں زنار جادو کے پاس آئیں اور سب حال کہہ سنایا زنار جادو نے کہا کہ وہ تو دیوانہ
ہو گیا ہے سارا حال معلوم ہوا جاتا ہے یہ سب باتیں اسکی میں کب سنتی ہوں اگر وہ یوں نہیں آتا ہے
تو اسکو پکڑ کر لے آؤ میں سحر اتارے لیتی ہوں تاکہ زمین اسکو چھوڑ دے اور قید سحر میں پڑا رہے وہ ملکی
اس غرض سے کہ تمہارے ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے پھر یا خدا نا خال ہو گا یہ بھی نہ [illegible]
جانور سے بھی زیادہ ہے اسکے [illegible] پر دکھوے جائیں تو وہ پرواز کر کے [illegible]
وہ تو پرواز سے باز رہتا ہے [illegible] پرواز سے اس طور [illegible]
پتہ بھی نہیں لگتا ہے انھوں نے عرض کی جو آپ کی مرضی ہم اسے لائیں [illegible]
پاس آئیں خواجہ سے کہا کہ اے چلو اگر نہ چلے گے تو ملکہ کا حکم ہے [illegible]
حکم ملکہ زنار جادو تجکو زبردستی لیجائینگی خواجہ نے کہا [illegible]
سے تمھارا جی چاہے لے چلو جسقدر جاسے ظلم کرو [illegible]
تھوڑا سا لالچ کر کے اس آفت میں مبتلا ہوا [illegible]

ہوجائیگا جان کہان ممکن ہوگی کیون مین نے دھوکا کھایا جس حال مین تھا اچھا تھا اپنے اطمینان سے
روٹی کھاتا تھا یہ تو نہ تھا کہ قید پڑے ہین لوگ ظلم کرتے ہین واہ میان عمرو خوب اپنی جان بچائی اور
مجکو پھنسایا یہ کہکر رونے لگا اُن دونون نے ایک رسّی ایک نے ایک طرف سے دوسری نے دوسری
طرف سے خواجہ کو پکڑا اور کھینچتی ہوئی لائین قریب مسند چونکہ ملکہ نے قید سحر کو قائم رکھا تھا صرف
یہ سحر اُتار لیا تھا کہ زمین نے چھوڑ دیا ہاتھ پاؤن اس طور سے بے قابو تھے ان دونون نے لاکر قریب
مسند فرش پر ڈالدیا اگر ہاتھ پاؤن قابو مین بھی ہوتے تب بھی حضرت اپنے پاؤن سے نہ جاتے
سوچ چکے تھے جب قریب مسند لاکر لٹادیا اور سب بیٹھ چکے اُسوقت زنار جادو نے خواجہ کی طرف
دیکھکر کہا کہ کیون عمرو عیار کیا حالت ہے مزاج کیسا ہے کس حال مین مبتلا ہو بہت ساحرون کو قتل کرکے
ادھر آئے ہو یہ وہ مقام نہین ہے کہ تم گئے اور تم نے جاکر عیاری کی اور ساحر کو قتل کیا نکل گئے یہان
آکر نکل جانا بہت دشوار ہے گو تم اپنا کام کرکے راہی تو ہوئے تھے یعنی میرے بھائی نے ستون کو
قتل کرایا بادشاہ سابق کو دق کیا بڑی خرابی ہوئی تھی کہ تم مع طلسم کشا کے چلے تھے کہ مجکو خبر
ہوگئی مین نے پنجہ سحر روانہ کرکے تم کو اُٹھوا لیا اب تجکو اس طور سے قتل کرونگی کہ مرغان ہوا و
ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائین اور مجکو ترس نہ آئے تیرے کباب لگا لگا کر کھاؤن زخمون پر
نمک مرچ چھڑکون تب میرے کلیجہ کو تسکین ہو جیسے تو نے ہزارون ساحرون کو قتل کیا اور تجکو
کسی کے حال پر رحم نہ آیا کیسی کیسی حسین جادوگرنیان کہ جنکے دیکھنے سے بھوک پیاس جاتی ہے
اُنکو تو نے قتل کیا اُنکی جوانی پر تو نے ترس نہ کھایا اسی طور سے مین تیرے حال پر ترس نہ کھاؤنگی
آج اُن سب کے خون کا عوض لونگی اُن سب کے روحون کو شاد کرونگی سامری و جمشید گو لکھ گئے
ہین کہ کوئی عمرو عیار کو قتل نہین کرسکتا ہے اُسکی قضا کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے مگر مین اُنکی تحریر
غلط کیے دیتی ہون تجکو قتل کرتی ہون تیرے کباب لگاتی ہون اپنی خواصون و مصاحبون کو تقسیم
کرونگی کہ بطور ثواب کے کھائین بلکہ طلسم زعفران زار مین پاس بادشاہ طلسم شنگال کے روانہ
کرونگی اور عرض کرا بھیجونگی کہ سب اہل طلسم کو جمع کرکے یہ کباب بطور تبرک کے تقسیم فرمائیگا
یہ اُس شخص کے گوشت کے کباب ہین کہ جو قاتل ساحران جہان کہلاتا تھا اور جسکے بارے مین
سامری و جمشید تحریر کر گئے ہین کہ اسکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہے مین نے قتل کیا اور کباب لگاکر

یہان بھی سب کو تقسیم کئے ہین آپ بھی تقسیم فرمایئے تاکہ سب کو ثواب ہو او عیار ہم لوگ تیرے
گوشت کے کبابون کو کھا کر بہت ثواب جانتے ہین اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو دو کام کر اول تو سامری
پرستی اختیار کر دین اسلام کو ترک کر دو سرے میرے پاس رہ رفاقت حمزہ سے دست بردار ہو
میری اطاعت دل و جان سے کر اہل اسلام کے قتل کا بیڑا اٹھا اور ساحرون کی کمک کر میرے
ہمراہ رہ ترک اسلام کر کے سامری کو سجدہ کر جس طور سے سامری پرستون کو قتل کرتا تھا اسی طور
سے خدا پرستون کو قتل کر اس امر کی قسم کھا کہ اب سامری پرستون یا دیگر مذہب کے لوگون سے سوا
خدا پرستون کے دشمنی نکرونگا اور ساحرون کو قتل نہ کرونگا انکی اطاعت کرونگا بلکہ اگر کوئی ساحر اہل اسلام
کے قید مین ہوگا اُسکو رہا کرونگا ساحرون کو بھولے سے بھی قتل نکرونگا میری نوکری کر ہر وقت میرے
پاس رہ جو مین حکم دون اسکو بجا لا اس حالت مین تو تیری زندگی ہوگی ورنہ مین تجکو ابھی ابھی قتل
کردونگی جب یہ سب تقریر زنار کر چکی خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے سُنا کیے جب اُسنے اپنی تقریر کو
ختم کیا اسوقت خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ یہ آپ کیا فرما رہی ہین مین نے کس ساحر
کو قتل کیا یا کب مین نے سامری پرستی سے انکار کیا مین اس امر سے تو واقف ہی نہین ہون میری
روٹی ساحرون کے دم سے ہے کیونکہ یہ لوگ گانے وغیرہ کو بہت پسند کرتے ہین سوا ے خدا پرستون
کے اُنکے یہان تو گانے وغیرہ کا چرچا کم ہے باقی اور جسقدر قومین ہین سب مین اسی شغل کا چرچا
رات دن ہوتا ہے اگر مین ان لوگون سے دشمنی کرونگا اور خدانخواستہ ساحرون کو یا غیر ساحرون کو
قتل کرونگا تو اپنا تن اور اپنے بال بچون کو کیونکر پالونگا اور اُنکی پرورش کیونکر کرونگا اور اگر ایسا
کرتا تو آج تک آپ لوگون کے سبب سے کیون پلتا مین نہ ساحر کو قتل کرون نہ جانون ای ملکہ عالم
جب سے مین پیدا ہوا ہون اُسوقت سے اسوقت تک مین نے کبھی نہ تو کھٹمل مارا نہ بچھڑ
نہ کوئی جانور مارا مین نے ای ملکہ کسی کو آج تک مرتے ہوئے نہین دیکھا نہ کسی کا مردا دیکھا اگر
کبھی اتفاق سے خون دیکھ لیا تو غش کھا کر گر پڑا پہرون ہوش نہ آیا ایسا تو میرا دل اور قلب ہے
بھلا مین کیا کسی کو قتل کرونگا جب کہ مجکو لہو دیکھکر غش طاری ہوتا ہے تو بھلا کسی پر تلوار کیا اُٹھا ونگا
یا کسی کو ذبح کرونگا مین برات کی رات بی بی سے تو بولا نہین مین نے سنا تھا کہ مرد جو عورت
سے پہلے پہل بولتا ہے تو کچھ خون نکلتا ہے اور ایک مرد کو پہلے مین نے بی بی کے پاس سُلایا جو جو کچھ

پچھلی رات کو ہوتا ہے وہ سب اُسنے کیا اسکے بعد سے مین اُسکے پاس سویا اور لڑکے بالے ہوے اگر
مین یہ سنتا ہون کہ فلان مقام پر لوگ شکار کھیلنے کو گئے ہین تو مین نہین جاتا ہون میرے مان
باپ نے اسی سبب سے تو مجکو فنون سپہ گری کی تعلیم نہین کرائی بلکہ دوسرے فن کی تعلیم دی
اور مجکو سپہ گری سے باز رکھا جن جن سے مجکو شوق تھا اُسکی تعلیم کرائی میرے اور بھائی وغیرہ ساحران
و پیدیون مین نوکر ہین ہزارون لڑائیان لڑے ہوے ہین لاکھون زخم کھائے ہوے ہین ہمارا خاندان
پیشہ سپہ گری ہے مگر مین ایسا کم بخت نکلا کہ اس پیشہ کو ترک کیا اور ایک رذیل پیشہ اختیار کیا
اُسی پیشہ مین خداوند نے اسقدر مجکو دیا کہ مع بال بچون کے بسر ہوتی تین لڑکیون کی شادی کی
دو لڑکون کی تمام گھر گرہستی جمع کی کیونکہ باپ نے خفا ہو کر نکال دیا تھا میرے اس پیشہ کے اختیار کرنے
سے اے ملکہ مجھ سے قسم لے لو مین نے کبھی کسی ساحر یا غیر ساحر کو قتل کیا ہو آپ ہی لوگون مین ایری بسر
ہوئی ہمارا خاندان کا خاندان سامری پرست تھا اور جو باقی ہین وہ سب اور مین بھی سامری پرست
ہون مین کیا جانون کہ خدا پرست کسے کہتے ہین اور خدا پرستی کا کیا طریقہ ہے آپ بیکار یہ فرماتی ہین میرا
پیشہ یہی ہے کہ نوکری کرون اور چار پیسے پیدا کرکے اپنے بال بچون مین صرف کرون مجکو کب انکار ہے رحم
فرمائیے یہ قید تو میرے جسم سے دور فرمائیے مین اپنے قابو مین تو آؤن آپ کے قدمون کو بوسہ دون
ایسا ہی قدردان مجکو درکار تھا ہے ملکہ میری سمجھ مین آپ کی تقریر نہ آئی کہ عیار کیسا اور شکار کسے
کہتے ہین عمرو عیار کس کا نام ہے مین نہ عمرو سے آگاہ ہون نہ اس امر سے مین نے یہ نام آجتک سُنا ہی
نہین کہ یہ نام کس کا ہے اور عیاری کس کو کہتے ہین اور شکاری کسکا نام ہے یہ آپ فرماتی کیا ہین مین
حاضر ہون یہ فرمائیے کہ میرا قتل کرنا آپ پر ثواب ہے اور میرے گوشت کے کباب کھانا ثواب ہے
اسکا سبب مجھ سے فرمائیے مین نے کیا گناہ کیا ہے ملکہ نے کہا کیون مجکو فقرہ دیتا ہے مین تیرے
فقرون مین نہ آؤنگی یہ ایسے ننھے ہین کہ یہ عیاری اور شکاری سے واقف نہین ہین ہزار واج کو عیاری
سے قتل کیا لاکھون کا خون سر پر لیا اسوقت ننھے بنے ہین کہ عیاری کسے کہتے ہین خود ہی تو عمرو
ہے اور کہتا ہے کہ مین نے عمرو کا نام نہین سُنا بھلا ان فقرون سے کیا فائدہ لو اور سنو انھون نے
آج تک کسی کا خون نہین کیا جب یہ خون دیکھتے ہین تو انکو غش آجاتا ہے یہ نہین کہتا کہ مین نے
ساحرون کو اس طور سے قتل کیا ہے کہ اُنکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا کو رحم آیا اور اسکو رحم

نہ آیا اور اسوقت کیسا مکر سے جاتا ہو اپنی جان بچانے کے لیے مین کب اسکے فقرون مین آتی ہون مین ایسی ویسی ساحرہ نہین ہون جو فقرون مین آجاؤن خواجہ بولے ای ملکہ مین فقرہ نہین دیتا داعی قسم ہے تجکو سامری وجمشید کی کہ نہ مین عیار ہون نہ عیاری سے واقف ہون نہ مین نے آجتک کسی کو قتل کیا نہ ذبح کیا کسی جانور کو آپ جس شخص کا نام لیتی ہین مین اُسکے نام سے آگاہ تک نہین ہون مین سچ عرض کرتا ہون کہ عجب آفت مین مبتلا ہوا ہون ای ملکہ لالچ جو سُنا ہو کہ بری بلا ہے مین مبتلا ہوا ہون کہ چار پیسے ملین تو لڑکون کی بسر ہو مین یہ جانتا کہ اس آفت مین مبتلا ہونگا تو کبھی لالچ نہ کرتا افسوس صد افسوس میری جان بھی گئی لڑکے وبالے بھی تباہ و برباد ہوئے اب اُنکو کون روٹی دے گا ای فلک تو نے یہ کیا بلا میرے اوپر نازل کی ہے یہ کہکر رونے لگا ملکہ نے کہا کہ کیون ٹسوے گھلاتا ہے مین نہ مانونگی سچ تو کہتا ہے کہ یہ پیشہ یعنی عیاری رذیل ہے تو نے کیون اختیار کیا کہ باپ نے نکالدیا سنا جاتا ہے کہ حمزہ تجکو بہت کچھ دیتا ہے تیرے پاس لاکھون روپیہ ہے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ آپ کیا فرماتی ہین کیسی عیاری مین کیا جانون عیاری کس چڑیا کا نام ہے اور حمزہ کون بلا ہے جو مجکو بہت کچھ روپیہ پیسہ دیتا ہے یہ ضرور سنا ہے کہ کوئی حمزہ خدا پرست ہے خداوند اسکے سائے سے بچائے اور اُسکی صورت نہ دکھائے جب کہ وہ خداوند کے دشمن ہین تو اُسکے پرستارون کے پہلے دشمن ہوئے مین خداوند کے دشمن کے پاس کیون نوکری کرنے لگا مجکو کیا ضرورت ہے جب آپ لوگون سے نہ ملے تو مین خداوند کے دشمنون کے پاس جاؤن بلکہ آپ کسی کے کہنے سننے مین نہ آئیے ملکا آپ یقین مان لیجیے کہ مین آپ کا ایک ادنی تابعدار ہون مین عمرو وغیرہ سے آگاہ تک نہین ہون آپ نے جو فرمایا کہ عیاری کا پیشہ کیون اختیار کیا جو باپ نے نکال دیا ملکہ مین نے عیاری کا پیشہ نہین اختیار کیا بلکہ گانے کا فن حاصل کیا اس مین چار پیسے پیدا کرنے لگا تھا شوقیہ حاصل کیا تھا جب باپ نے نکالدیا اس امر پر خفا ہوکر اور یہ کہا کہ مثل عورتون کے گا رہا ہے کیا اسی مین روٹی پیدا کرنے کا ہم نے پہلے چاہا تھا کہ فنون سپہ گری حاصل کرے اُس سے انکار کیا اس فن کے حاصل کرنے مین پڑا ہے تو پڑھنے پر بٹھایا اُسکو بھی حاصل نہ کیا یہ گانا حاصل کیا ہے بس ہمارے گھر سے نکل جا مین وہان سے نکل آیا ادھر اُدھر بسر کرنے لگا وہی گانا واقعی سبب بسر او قات ہو گیا جب کئی فاقے گذرے تو پھر اسی گانے والون مین نوکری کی بڑے بڑے شاہون امیرون کی

ملازمت کی اور انکی خدمت مین رہا بہت کچھ پیدا کیا جب سے اسی مین نوکری کرتا چلا آتا ہون مین
کیا جانون کہ عیاری کس کا نام ہے اور پیشہ عیاری کیا ہے اور عمرو عیار کیسا اور حمزہ کس کا نام ہے مین تو
گانے والا ہون اے ملکہ کسی نے آپ سے جھوٹ کہدیا ہے کہ مین عمرو عیار ہون مین اُسکی صورت
سے آگاہ نہین کبھی خواب مین اُسکو نہین دیکھا یہ کسی نے صرف میری دشمنی کے سبب سے
کہدیا کہ اسنے ہزارون ساحرون لاکھون جادوگرون کو قتل کیا وہ کوئی اور ہوگا آپ کو میرے
اوپر دھوکا ہوا ہے کسی میرے دشمن نے آپ سے کہا ہوگا اے ملکہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین
عمرو عیار نہین ہون ایک ادنی گویا ہون اور برائے سامری مجکو رہا فرمایئے میرے حال پر رحم
فرمایئے مین ایک گویا ہون عیار نہین ہون ملکہ نے کہا کہ کیون فقرہ کرتا ہے خواجہ رونے لگے اور
کہنے لگے کہ ملکہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین عمرو عیار نہین ہون ملکہ نے کہا کہ سچ کہتا ہے اچھا پھر
کون ہے بلند بیان کر جواب دیا کہ مین گویا ہون ملکہ نے کہا کہ پھر حمزہ کے رکاب پر کیون ہاتھ
رکھے ہوئے حمزہ کے ساتھ جاتا تھا اُسنے ایک آہ بھر کر اور آنکھون سے اشک بہا کر کہا کہ ملکہ اسکو
نہ دریافت کرو عرض کر چکا ہون کہ لالچ نے اس درجہ کو پہونچایا اور اس آفت مین مبتلا کیا اور اس
بلا مین پھنسایا اب کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہے جب تک آپ کا رحم نہ ہوگا اگر مین
یہ جانتا کہ یہ لالچ ایسا سلوک کرے گا تو کبھی لالچ نہ کرتا ملکہ نے کہا کہ اپنا واقعہ بیان کر کہ کیا لالچ
کیا اور سچ سچ بتا کہ تو ہی گا رہا تھا جواب دیا کہ اے ملکہ مین گانا کیا جانون ہان آپ لوگون کے دل
خوش کرکے دو چار پیسے پیدا کر لیتا ہون جب یہ سب گانے لگین میرا بھی دل بھر آیا مین نے
بھی بکنا شروع کیا مجھ واہی تباہی ملکہ نے کہا کہ اچھا اپنا واقعہ بیان کر راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو
نے اس قسم کی باتین کین کند نار جادو کو یقین ہوگیا کہ یہ عمرو عیار نہین ہے کوئی اور ہے اس پر کچھ نہ
کچھ بلا ضرور نازل ہوئی ہے کسی نہ کسی آفت مین مبتلا ہوا ہے یہ کوئی گانے والا ہے ذرا اسکا واقعہ سننا
چاہیئے کہ اس پر کیا گذری سننا چاہیے معلوم ہوتا ہے کہ عمرو عیار نے اسکو فقرہ دیا اس قسم کی
باتین جو کہ تحریر کر چکا ہون کین اور علاوہ اسکے اسنے ایسی کچھ لجاجت کی کہ اسکو رحم آگیا اور وہ سمجھ
گئی کہ یہ کسی بلا مین ضرور مبتلا ہوا ہے یہ خیال کرکے اسنے کہا تھا کہ تو اپنا واقعہ سچا سچا بیان کر
جب یہ نرنار نے کہا اسوقت خواجہ نے کہا کہ قربان جاؤن صدقہ جاؤن میرا نام بشار گویا ہے

جب باپ نے گھر سے نکالدیا تو کچھ مایہ بساط لیکر نکلا تھا اُسکو صرف کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ سب
صرف ہوگئی اب فاقون کی نوبت آئی جہان سرائے مین رہتا تھا وہان بہت سے مسافر تھے مین نوبت
سے پہر بیٹھکر کچھ گا لیا کرتا تھا وہ سب کے سب سنا کرتے تھے کوتوال بھی آیا کرتا تھا جب میری فاقون
کی نوبت پہونچی کوتوال کو اس حال سے آگاہی ہوئی اپنے مکان پر مجکو لے گیا بہت خاطر سے پیش
آیا یہ ماجرا سنکر کہ مجکو وزیر نے بلوایا وزیر بادشاہ کے پاس لے گئے چونکہ اس ملک کے بادشاہ کو گانے کا
بہت شوق تھا میرا گانا سنا بہت پسند کیا ملازم رکھ لیا مین نے بھی غنیمت سمجھا جب باپ نے نکالا
تھا تو مین اُس شہر مین نہین رہا دوسرے شہر مین چلا گیا تھا مین نے جیسا کہ عرض کیا گانے والون مین نوکری
کی اُس شہر کے بادشاہ نے کئی برس تک نوکر رکھا اُسکے بعد جب خداپرست اُس ملک پر لشکرکشی کرکے
آئے اور وہان کا بادشاہ مسلمان ہوگیا ہم بہت سے لوگ تباہ ہوئے اور شہر بشہر ملک بملک پھرنے
لگے خلاصہ یہ کہ اور ایک ملک مین پہونچا وہان کے بادشاہ کا ملازم ہوا اُسی ملک مین مین نے اپنی
شادی خانہ آبادی کی مدتون وہان رہا اُس ملک کا بادشاہ مرگیا اُسکے داماد کو لوگون نے تخت پر بٹھایا
وہ پوشیدہ طور سے خداپرست تھا اُسنے بیٹھتے ہی سب لوگون کو حکم دیا کہ خداپرستی اختیار کرو چنانچہ
مین یہ حکم سنکے اُسی دن شب کو سب اپنا مال و اسباب مع جورو بچون کے وہان سے چل کھڑا ہوا
خلاصہ یہ کہ تباہ و برباد ہوتا ہوا اور اسی طور سے بادشاہون مین نوکریان کرتا ہوا اس کوہ بے ستون
کی حوالی مین پہونچا چونکہ تباہ و برباد پھر رہا تھا جدھر جاتا تھا سوائے خداپرستون کے دوسرے مذہب
کا آدمی نظر نہ آتا تھا خداپرستون کی صحبت سے نفرت تھی نہ ٹھہرا ادھر اُدھر پھرنے لگا جورو بچے بھی
ساتھ تھے جب حوالی کوہ بے ستون مین پہونچا اپنی حالت پر مجکو خود بخود رونا آیا بڑے عرصہ تک
رویا کیا جب جوش گریہ کم ہوا میری زوجہ نے مجھسے کہا کہ یہ تو اب ہمیشہ کے لیے بربادی ہوئی
نہ اب کوئی ملک خداپرستون کے قبضہ سے باہر ہوگا نہ تمھاری قدر ہوگی نہ تم قیام کروگے لہذا
بہت دنون سے تمھارا گانا نہین سنا ہے ذرا سنا دو چونکہ مین بی بی کو بہت عزیز رکھتا تھا اُسکا صدمہ
گوارا نہوا گو دل نہ چاہتا تھا مین نے اُسکی خاطر سے یہ غزل شروع کی جناب نواب حسین صاحب
کاشف لکھنوی کی گانے لگا اُسوقت عجب سمان بندھا تھا چونکہ وقت صبح کا تھا اس سبب
سے اور زیادہ اس غزل نے رنگ دیا یعنی عالم وہ غزل یہ ہے جس نے میرے مقدر کو سیدھا کردیا

اور میرے ستون بھر دیے کہ میں براحت بسر کرنے لگا یہ کہکر اور بہت خوش ہو کر غزل شروع کی غزل

غضب ہے دست جنوں ایک تار تک نہ رہا
ہرا بھرا شجر سایہ دار تک نہ رہا
کسی کا کسنے دیا ساتھ وقت تنگی یہاں
کہ دل میں یار کے باقی غبار تک نہ رہا
جنوں کے جوش میں کی ہم نے ایسی دربدری
کہ قبر پہ گل شمع مزار تک نہ رہا
اگر پڑے نہیں تو کہاں فاتحہ پڑھیں احباب
تمھارے قول کا اب اعتبار تک نہ رہا
نظر پڑا ہے جو گریبان کسی کی کرتی کا
کہ عضو ایک بھی سالم فشار تک نہ رہا
ہمارے پانوں کے چھالوں سے چن لیا
لحد میں جسکو گھڑی بھر قرار تک نہ رہا

لباس تن پہ مرے جسم زار تک نہ رہا
خزاں میں گل کا بھی کیا ذکر خار تک نہ رہا
یہ حد ہے سنگ کے اندر شرار تک نہ رہا
زمین قبر ہوئی گلنار رشک نہ رہا
کہ ایک جیب گریبان میں تار تک نہ رہا
اڑا دی خاک صبا نے جو میرے دفن کے بعد
کہ تربتوں کا نشان مزار تک نہ رہا
کسی کے دل پہ بھلا کسطرح سے ہو قابو
ہلال چرخ بریں تا زکار تک نہ رہا
جمال یار سے غش آ گیا بشکل کلیم
کہ ایک ادنی وحشت میں خار تک نہ رہا

خزاں کی فصل میں رنگ بہار تک نہ رہا
چمن میں ایک شجر سایہ دار تک نہ رہا
رہا آب شک کا احسان ہے شب فرقت
جو بعد دفن کوئی غمگسار تک نہ رہا
سیہ چادر گل دل جلوں کو ہو کیونکر
مزار کیا کہ نشان مزار تک نہ رہا
ہزاروں وعدے کیے یہ تو نے آکہ دن بھی
جب اپنے دل پہ ہمیں اختیار تک نہ رہا
جلایا سوز دروں نے یہ بعد دفن مجھے
کلام کرتا میں کیا ہوشیار تک نہ رہا
بس اب تو نا بھی ہوں مضطرب یہیں دل کا

راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے جو یہ غزل بگائی صرف سُنانے کے لیے اس طور سے گائی کہ سنا کر دنگ کر دیا ایب ملکہ اور دیگر لوگوں کو یقین ہوا کہ وہ جو صدا گانے کی آ رہی تھی بیشک اسی کی تھی معمولی یہ کہتی بھی بڑے عرصہ تک سماں بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی زنارہ نے کہا کہ ہاں بیان کرو پھر کیا ہوا واقعی تم خوب گاتے ہو تمھارا نام اُستاد سرشار ہے سرشاری کر دیتے ہو اسم باسمے ہو ہم تمھارے گانے کی کیا تعریف کریں تم نے تو ہر مرتبہ بےخود کر دیا ایسی ایسی حالت ہم پر طاری ہوئی ہے کہ جسکا مذکور نہیں ہے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی قدر دانی ہے ورنہ میں کس لائق ہوں میں کیا گانا جانوں صرف منھ چڑھا لیتا ہوں جب کبھی دل گھبرایا کچھ بک لیا یا آپ لوگوں کے خوش کرنے کو کچھ بک لیا کہ خوش ہو کر آپ نے چار پیسے دیے کہ میری روٹی ہو گئی میرے بچوں کا پیٹ بھر گیا دعائیں دینے لگے اسی طور سے بسر ہوتی ہے اب سماعت فرمایئے کہ میں کہ رہا تھا اس پہاڑ پر ایک بادشاہ عالیجاہ کہ نام اُسکا بے ستون جادو تھا حکومت کرتا تھا حسب اتفاق وہ براے سیر صحرا اپنے ملک سے زیر کوہ تشریف لایا تھا چونکہ آپ لوگ گانے کو

بہت پسند فرماتے ہین گانے کی جو صدا سنی تو بیقرار ہو کر اس مقام پر تشریف لائے جہان مین بیٹھا ہوا
گا رہا تھا بڑے عرصہ تک سنا کیے جب مین گا چکا تو مجھ سے فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کیا نام
رکھتے ہو مین نے اپنا نام بتایا اپنا سب حال کہہ سنایا بہت افسوس فرمایا اور فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے
تو میری ملازمت کرو مین نے جواب دیا کہ میرا پیشہ یہی ہے اگر ملازمت نہ کرونگا تو بسر اوقات کیونکر ہوگی
مین تو آپ ایسے قدر دان کا خواستگار تھا جگاو مقدر سے آپ ایسا قدر دان ملگیا کہ آپ نے مجھ سے
فرمایا کہ تو میری ملازمت کر بس مین حاضر ہون اور اس امر کا خواستگار رہون اور امیدوار ہون کہ میری
زندگی آپ کی خدمت مین تمام ہو جائے انھون نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا خلاصہ یہ کہ جب وہ بالائے
کوہ سے لے گئے مجکو ایک مکان رہنے کو مرحمت کیا مین مع اپنے لڑکون بالون کے اسمین رہنے لگا
دونون وقت سرکار سے ہم سب کے لیے کھانا آتا تھا ہر قسم کی نعمت ہوتی تھی طریقہ یہ تقرر تھا
کہ دو پہر رات تک مین انکی خدمت مین حاضر رہتا ہر شام سے وہ گانا سنا کرتے ہین گایا کرتا تھا
اسی طور سے صحبت رہتی تھی انکی زبان استاد سرشار کہتے کہتے خشک ہوتی دو سو روپیہ ماہوار
اور دونون وقت کا کھانا گھر بیٹھے کا مقرر کیا بادشاہ بہت پسند ... گانے سے خوش ہوتے تھے
اور بہت سے گویے اور گائین ملازم تھین پانسو پانسو کی تنخواہ سات سات سو کی مگر انکا گانا نہین
سنتے تھے میرا ہی گانا سنتے تھے یہان تک کہ جب مجکو بیمار کرتے تھے تو اس صحبت مین بھی
میرا گانا پسند آتا تھا اب دن بدن میری قدر مجھ سے نہ اسقدر پسند خاطر میرا گانا ہوا کہ ایکدن بادشاہ
کہ جب مین اور استاد سرشار ایک مقام پر ہوا کرین تو کوئی نہ آنے پائے جیسا کہ ہم حکم دین
اب ہر ایک سے مجکو پوشیدہ کرنے لگے کسی پر ظاہر نہ فرماتے تھے اگر کسی نے دریافت کیا
کہ آپ ہر ایک سے استاد سرشار کو پوشیدہ کیون فرماتے ہین تو جواب مین فرماتے تھے کہ مین
اس سبب سے کسی پر ظاہر نہین کرتا ہون اور ما سمعتا کا گانا نہین سناتا ہون کہ نظر نہ لگ جائے
یا کوئی استاد کو مانگ نہ لے اگر نہ دونگا تو اسکو صدمہ ہوگا خواہ دوست ہو خواہ عزیز اگر دونگا
تو میری راحت مین فرق آئیگا میرا دل گھبرائے گا غیر دوستون سے تو یہ بھی ممکن ہے کہ انکار
کر جاؤن مگر عزیزون سے غیر ممکن ہے خصوصاً بہن سے وہ جو دیکھ پائینگی اور دونگا گانا سنینگی تو
ضرور پسند کرینگی اور بضرور خواستگار ہونگی اگر دینے سے انکار کرونگا تو ناراض ہو جاوینگی اور ہمراہ کر دونگا

تو وہی خرابی ہو اس سے اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کرو نہ ملکہ بس حکم تھا کہ کوئی یہ کسی سے نہ کہے کہ
یہ اُستاد علم موسیقی کے ہین اول مجکو حکم تھا کہ تم گھر سے باہر بھی نہ نکلا کرو جب ہم طلب کرین
اُس وقت ہمارے پاس آیا کرو باقی دن رات گھر مین رہا کرو مین بموجب حکم کے رات دن گھر
مین رہتا تھا ہان جب طلب فرمایا خدمت مین چلا گیا گایا بجایا انعام و اکرام پایا اپنے مقام پر چلا
آیا اے ملکہ کسی سے ملاقات تک چھوٹی کوئی میرے حال سے آگاہ تک نہ ہوا مین رہا کرتا تھا اسکو
کوئی دو برس کا عرصہ گذرا کہ اس عرصہ مین مالامال ہو گیا ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ کا آدمی قدردانی
اور مہربانی سے ملک بے ستون جادو کے ہو گیا ایسا خلیق و صاحب قدر ہو اور گانا سننے کا
شوقین کوئی امیر و رئیس و بادشاہ نہ تھا جیسے ملک بے ستون تھے خیر اب جو میرا مقدر پلٹا ہے تو خبر
آئی کہ کوئی حمزہ ہے وہ برائے فتح طلسم طلسم مین داخل ہوا ہے اس خبر کا آنا تھا کہ بادشاہ کو تشویش پیدا ہوئی
ہر ایک ملازم و خیر خواہ متفکر مگر اس فکر و تردد مین بھی میرا گانا سُنے جاتے تھے یہانتک کہ حکیم اسقلینوس
وغیرہ نے شراکت کرکے ہمراہ طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر لشکر کشی کی بادشاہ نے مقابلہ کیا
شکست کھائی بھاگ کر کوہ پر آ گئے طلسم کشا نے کوہ پر آ کر مقابلہ کیا طلسم کشا کے عیارون نے سُنتا
ہون کہ عیاری کرکے بادشاہ سابق کو جو کہ ہمارے بادشاہ پاس بحکم بادشاہ طلسم یعنی تنکال قید
تھا رہا کیا اُسنے رہا ہو کر طلسم کشا کی شراکت کی تیغ سحر کش کہ جس سے بادشاہ بے ستون قتل
ہو سکتے لا کر طلسم کشا کو دیا طلسم کشا نے ہمارے بادشاہ کو قتل کیا ہم سب کو کسی طرف کا نہ رکھا ہم سب
برباد و تباہ ہو گئے ہماری سب کی روٹی کی صورت گئی خلاصہ یہ کہ کوہ بے ستون مرنے سے
ہمارے بادشاہ کے برباد ہوا سب مکانات خود بخود گرے تمام پہاڑ دھوان ہو کر اڑ گیا پانی ہو کر
بہ گیا اور یہ بادشاہ نے مع کل لشکر کے چار شبانہ روز مقابلہ کیا آخر کو شکست کھائی طلسم کشا کی
شراکت کا ہم جو کہ نمک حرام اور بداندیش تھے اُنھون نے باہم صلاح کی ہم گلی در گلی کی بھیک مانگ کر
کھا لینگے مگر طلسم کشا کی شراکت نہ کرینگے سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے اے ملکہ عالم جس
مکان مین مین رہتا تھا وہ بھی برباد ہو گیا اب جو مین نے غور کرکے دیکھا تو اپنے کو ایک درخت
خشک کے نیچے مع بال بچون کے کھڑا پایا جو لباس ہم سب کے جسم مین تھا اُسکے علاوہ نہ ایک
پارچہ از قسم کپڑا تھا نہ کچھ اشیاے خانہ داری نہ ایک خرمہرہ از قسم زر تھا سب برباد ہو گیا

میں اور میرے بچے اور جورو حیران حیران ادھر اُدھر دیکھتے تھے اور پریشان تھے کہ کیا کیا جائے کدھر
جائیں میں ششدر و حیران کھڑا ہوا تھا اپنی تقدیر پر نفرین کر رہا تھا کہ خدایا ایسا بھی بدتقدیر کوئی ہوگا
کہ جہاں گیا اُس گھر کو تباہ و برباد کیا اور وہاں سے ویران ہو کر نکلا میں اسی حیرت میں تھا کہ سامنے
سے ایک شخص گجی کا پائجامہ پہنے ہوئے اور اُسی کا کرتہ اور کاغذ کی ٹوپی چھوٹی چھوٹی آنکھیں
پچکے گال پیچ کا قد بیچ میں کا تند اور کافر نژاد آدمی اچکن پہنے نمودار ہوا میرے
قریب آیا بہت عرصہ تک مجکو بغور دیکھا کیا اُسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے شخص تو
کون ہے اور یہاں کیوں کھڑا ہوا ہے اسقدر حیران و پریشان کیوں ہے اور یہ لڑکے بالے کیسے ہیں
انکو اپنے ہمراہ کیوں لیے ہوئے جنگل و صحرا اور بالکل بے خوف کھڑے ہوئے ہو سب کو لیے
ہوئے اگر کوئی شیر یا گرگ نکلے اور انہیں سے ایک آدھ کو ہلاک کر ڈالے تو کیا کرو گے میں نے
جواب دیا کہ اے شخص پھر کیا کروں آوارہ ہو رہا ہوں جہاں رہتا تھا وہ گھر بھی تباہ ہوا میں آوارہ ہوا
ان سب کو لیکر نکلا ہوں کدھر کو جاؤں کیا کروں اسی فکر میں یہاں کھڑا ہوں کسی سمت جانے
کا ٹھکانا نہیں ملتا ہے علاوہ اسکے پیسے پیسے کو حیران ہوں اسی خیال سے کہیں جانے کا قصد
نہیں کرتا ہوں کہ جہاں جاؤنگا وہاں پہنچکر کیا کھاؤنگا گو بہت دولت رکھتا تھا وہ سب تباہ
ہو گئی ایک حبہ پاس نہ رہا پس اسی فکر میں ہوں بلکہ چند روز سے ارادہ ہے کہ کسی شیر یا چیتے یا اژدر کو حکم دیں کہ
وہ آکر ہم سب کو کھا جائے کہ اس آفت و بلا سے اور اس تباہی سے نجات پائیں اس در در کے
پھرنے سے تو بچوں اور فاقہ کشی اور دربدری سے نجات پاؤں یہ جو کچھ میں نے کہا اُس شخص
نے جواب دیا کہ اے شخص اگر تیری یہ خواہش ہے کہ تیری محتاجی اور افلاس برطرف ہو اور اس
تباہی سے نجات ملے تو میرے کہنے پر عمل کر میں تجھکو ایک تدبیر بتاتا ہوں وہ کر یقین کرتا ہوں
کہ تیرے گھر کا ذاتی مکان بھی ہو جائیگا بلکہ چار خدمتگاروں سے تو بسر کرے گا میں نے کہا
کہ کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ وہ تدبیر یہ ہے کہ ان لڑکوں بالوں اور اپنی جورو کو کسی شہر میں تھوڑے
عرصہ کے لیے یہیں تم سے جہاں رہو وہاں جاؤ تمہارا بہت کچھ نفع ہوگا اور ایسا نفع ہوگا
کہ تمام عمر بفراغت بسر ہو جائے گی میں نے کہا کہ کہاں جاؤں اور کیونکر بفراغت بسر
ہوگی خداوند اُس شخص کو خاک سیاہ کریں اور خداوند میرا برا کریں کہ میں بھی لالچ میں آگیا

اُسنے تو اپنی بلا میرے سر پر ٹالی اور مجھکو اس آفت مبتلا کیا خود بچ گیا اور مین لالچ مین آکر پھنس گیا مین
کبھی نہ پھنستا اگر یہ سبب نہ ہوتے خرچ اور یہ سبب تباہی کے پھنسا خداوند کسی کو مفلس و ناچار نہ
کرین اور مجھ ایسے بیکار کو جسنے ہمیشہ راحت سے بسر کی ہو خیر اُسنے جو یہ کہا جو مین نے کہا کہ کہان جاؤن اور
کیا تدبیر کرون جب مین نے یہ کہا تو اُسنے سا ٹھ اشرفیان اور پندرہ روپیہ جیب سے نکال کر مجھکو
دیے اور کہا کہ یہ تم لو اور اپنے لڑکے بالون کو کسی گوشہ مین بٹھا دو اور میرے کپڑے تم پہن لو اور
اپنے کپڑے مجھکو دیدو تاکہ مین پہن لون ای شخص تو میری صورت سے بالکل مشابہ ہی سر مو فرق
نہین ہی یہ حالت ہی کہ اگر اُس شخص کی مان بھی دیکھے تو نہ پہچانے یہی خیال کرے کہ میرا فرزند ہی بس
تم میرے کپڑے پہنکر میدان سے برابر چلے جاؤ مین تم کو بتائے دیتا ہون اور تم کو آگاہ کرتا ہون کہ مین
حمزہ یعنی طلسم کشا کا عیار ہون اور اُسکا نوکر ہون وہ میرے اوپر یہ سختی کرتے ہین کہ مین روپیہ ماہواری
سے زیادہ مجھکو نہین دیتے ہین اور رات دن خدمت لیتے ہین اور ایک حبہ نہین دیتے ہین جہان
کہین لشکر جاتا ہی اور فتح پاتا ہی تو اور لوگون یعنی سوارون و پیدلون کو حکم ہوتا ہی کہ مال غنیم و حریف
لوٹ لو مین لاکھ لاکھ کوشش کرتا ہون کہ کسی تدبیر سے لوٹ مین بھی شریک ہون اور کچھ
پاؤن مگر حمزہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا ہی اپنے ہمراہ رکھتا ہی اگر مین نے کہا بھی کہ اگر اجازت ہو تو مین
بھی کچھ لوٹ مار کر لون تو یہ جواب دیا کہ وہ مال غازیون کا ہی عیارون کا نہین ہی مین خاموش ہو رہا
اسی طور سے اور بہت سختیان و تکلیفین دیتا ہی خیر اب اُنکا ذکر تو بیکار ہی مین یہ اشرفیان اور
روپیہ تم کو اس غرض سے دیتا ہون کہ حمزہ کل سردارون کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے طرف بارگاہ
کے جاتا ہی تم اتنی مہربانی کرو کہ میرے کپڑے پہنکر چلے جاؤ اور رکاب پر ہاتھ رکھ لو مین یہان سے جاتا
ہون وہان خزانہ بے ستون جادو کا لشکر کے سوار و پیادے لوٹ رہے ہین مین بھی جا کر لوٹونگا
جو ملے گا مین اپنے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون نصف تم کو دونگا اور نصف خود لونگا اور یہ کیے دیتا
ہون کہ کل خزانہ مین اپنے قبضہ مین کر لونگا کیونکہ مین عیار ہون ای ملکہ اُسنے اس طور کی باتین
اور فریب آمیز کہاتین کین اور منت و سماجت کی کہ مجھکو اُسکے حال پر رحم آ گیا مین نے کہا کہ
اچھا اُسنے کہا کہ گو اسوقت بھی مہلت نہ ملتی مگر حمزہ وزیر بے ستون سے بات چیت مین
مصروف ہوا ہین اُسکی آنکھ بچا کر بھاگا چلتے چلتے یہ مال ہاتھ آیا اُسمین سے نصف تم کو دیا

اور نصف خود لیا یہ کہکر اُسنے کمر سے نکال کر دکھا دیا تو سات اشرفیان اور پندرہ روپیہ تھے اور کہا کہ مین
یہی تلاش کر رہا تھا کہ کوئی انسان میری شکل کا ملے تو اُسکو نصف مال دے کر اور نصف کا اقرار
کرکے کہ جو لوٹ مین پاؤنگا نصف تم کو دونگا اور نصف خود لونگا اپنی خدمت پر مقرر کرون اور خود
جا کر لوٹون چنانچہ تم مل گئے یہ سب مال تمھارے حق کا تھا تو اب بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ حمزہ
دیکھ لے اور مجکو نہ پائے تو پھر بڑی خرابی ہو ملکہ عالم چونکہ مین تا بھی نہایت پریشان ہو رہا تھا بہ
سبب مفلسی کے اور اُسنے تقریر بھی ایسی کی کہ رحم آگیا مین نے خیال بھی نہ کیا کہ کیا نقصان ہے اگر
تھوڑی دیر کی تکلیف کرنے سے سات اشرفیان پندرہ روپیہ ملے جاتے ہین اور یہ شخص اقرار
کرتا ہے کہ نصف مال تم کو دونگا اگر نصف نہ دے گا تو نہ دے یہ سات اشرفیان اور پندرہ روپیہ
تو کافی ہین اور جب کہ اپنے خدا کی قسم کھاتا ہے تو یہ لوگ قسم کے بہت پابند ہوتے ہین نصف نہ دیگا
تو چہارم تو دے گا بس اس لالچ مین آکر مین نے پہلے تو اپنے جورو بچون کو ایک پہاڑی تھی اُسکے
درے مین بٹھا دیا اور خود اُس شخص کے کپڑے پہنے اپنے کپڑے اُسکو دیے نہ مین نے اُسکا نام
دریافت کیا نہ اُسنے میرا نام دریافت کیا نہ اُسنے یہ دریافت کیا کہ تم کون ہو اُسکا تو یہ حال
معلوم ہوا کہ وہ طلسم کشا کا عیار ہے جس نے سب ستون جادو میرے مالک و آقا کو قتل کیا
نہ مین نے خود اُس سے اپنا کل حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ وہ شخص تو ایک سمت کو جست و خیز
کرتا ہوا چلا گیا مجکو طلسم کشا کی شناخت کرا دی تھی مین نے وہان آکر رکاب پر ہاتھ رکھا طلسم
کشا سرداروں سے کلام کرتا ہوا خوشی خوشی طرف بارگاہ کے جاتا تھا چند ہی قدم چلا تھا کہ یکایک
میرے پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین خود بخود بلند ہو گیا یہ جو مین نے دیکھا بہت چلایا اور چیخا کسی نے
نہ سُنا مین بیہوش ہو گیا اب جو ہوش آیا اپنے کو یہان پایا قید مین مبتلا دیکھا آپ کو صحبت آرا دیکھ کر
دل مین کہا کہ مقدر نے مجکو یہان پہونچایا یہ ملکہ بھی مجکو قدردان معلوم ہوتی ہے مگر کس بری گت
سے پہونچایا کہ بالکل بے حس و حرکت ہے تو اپنا کچھ کمال دکھا شاید تیری قدر ہو اے ملکہ عالم
جب آپ کے یہان گانا شروع ہوا مجکو بھی خیال آیا اور کچھ دل بھر بھرا یا مین نے بھی جو کچھ
آتا تھا شروع کیا جب یہ لوگ خاموش ہو رہے مین بھی خاموش ہو رہا دوسرے مرتبہ پھر
گانا شروع ہوا مین نے بھی گانا شروع کیا اپنے کو ظاہر اس غرض سے نہین کیا کہ شاید کوئی

مالک کیے میرے مقدر نے رسائی کی کہ بی بیوفی نے مجھکو گاتے ہوئے دیکھ لیا میرے پاس آکر سننے لگین آپکو خبر کی آپ نے طلب فرمایا میرا واقعہ یہ ہی جو کہ مین نے خدمت مین عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی چاہیے یقین مانیے چاہیے نہ مانیے اگر رحم فرمایئے گا تو میرے جورو بچے پرورش پائینگے اگر یہ خیال کیجیے گا کہ یہ مجھکو فقرہ دیتا ہی یہی عمرو عیار ہی اور قتل فرمایئے گا تو وہ سب مارے فاقون کے مرجائینگے آپکو اختیار ہی بموجب شعر گر نجشی زہے رحمت نہ بخشی تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + مین نے اپنا کل حال کہہ سنایا اب میرے قتل وغارت کا آپکو اختیار رہی مین نے تو اپنے زیست و موت آپ کے حوالے کردی مین نے خود اپنی خوشی سے نہین بلکہ میرے اوپر جبر کیا گیا اور زبجبر مجھکو میری جورو و بچون سے جدا کیا گیا ہی شکر ہی خداوند سامری و جمشید کا جب مین انکی خدمت مین جاؤنگا تو انسے ضرور اس امر کی شکایت کرونگا کہ مین آپ کا بندہ تھا اور آپ کی بندگی کرتا تھا اور آپکا نام لیکر بسر اوقات کرتا تھا ایک آپ کی بندگی کرنے والی ملکہ اور آپ کی پرستار نے مجھکو بجبر سحر کرکے اٹھوا منگایا خواجہ عمرو کے دھوکے مین مین نے اپنا کل حال کہہ سنایا اُس پر اُنکو میرے حال پر رحم نہ آیا مجھکو یہی خیال کرکے قتل کیا میرے بال بچون پر بھی رحم نہ آیا اُنکو بھی تکلیف فاقہ کشی کی مجھکو قتل کرکے دی اور وہ مارے فاقو نکے ہلاک ہوئے اور ملکہ کو رحم نہ آیا جب مین یہ شکایت سامری و جمشید سے کرونگا یقین ہی کہ وہ آپ پر اپنا عذاب نازل کرین اُسوقت معلوم ہوگا ای ملکہ مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ مین عمرو عیار نہین ہون بلکہ ایک گویا ہون آفت کا مارا یہ کہکر خواجہ رونے لگے ملکہ نے یہ تقریر سنکے کہا کہ ای [illegible] مجھکو تیرے کہنے کا یقین تو آیا مگر مین تجھ مین اور عمرو عیار مین سر مو فرق نہین پاتی ہون پھر مین کیونکر یقین کرون کہ تو خواجہ عمرو نہین ہی بلکہ گویا ہی اور تو مجھکو فقرہ نہین دیتا ہی صاف صاف کہتا ہی گو تیری تقریر اور گفتگو نے میرے دل پر اثر لیا ہی ملون مجبور ہون کیونکر تیرے کہنے پر عمل کرون ہان اگر تجھمین کچھ بھی فرق ہوتا تو مین درگذر کرتی مگر فرق کے نہ ہونے سے مجھکو یقین نہین آتا ہی اچھا تم ٹھہر جاؤ مین سحر سے دریافت کرتی ہون اگر میرے سحر نے یہ کہدیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار نہین ہی بلکہ ایک گویا ہی دھوکے مین گرفتار ہو آیا ہی تو مین تم کو رہا کردونگی بلکہ تم کو نوکر رکھونگی تم کو یہان سے روانہ کرکے تمھارے بال بچون کو بھی لے آنے کی اجازت

دونگی اور تم جا کر لے آؤ جواب دیا کہ شوق سے آپ سحر کے ذریعہ سے دریافت فرمایئے میرے جھوٹ و
سچ کا حال معلوم ہو جائے گا کہ میں جھوٹا ہوں یا سچا ہوں مثل مشہور ہے کہ سانچ کو آنچ کیا ہے اگر میں مکر
کرتا یا دھوکا دیتا تو مجھکو خوف پیدا ہوتا کہ اگر ملکہ سحر سے دریافت کرینگی تو میرا فقرہ کھل جائے گا اور میرے
اوپر ملکہ کا عذاب نازل ہوگا اور جب میں نے سچ سچ عرض کیا تو پھر کس امر کا خوف ہے آپ شوق سے
دریافت فرمایئے مگر اس امر کا خیال رہے کہ جو سحر سے ظاہر ہو اسی پر عمل فرمایئے گا یہ نہ فرمایئے گا کہ اُسکے
خلاف صرف اس خیال سے کہ میں اور عمرو عیار میں بہ موقع نہیں ہے یہ ضرور عمرو عیار ہے دھوکا دیتا ہے اور
سحر بھی اسوقت غلطی پر ہے یہ تقریر اس طور سے کی کہ اب ملکہ زنار شہوت پرست کو یقین ہو گیا
کہ خواجہ عمرو نہیں ہے بلکہ جیسا کہ یہ کہتا ہے ضرور یہ اُسکی ہم صورت ہے وہ تو ایسا ہی کیا کرتا ہے کہ جہان مقام
خوف و خطر دیکھتا ہے وہان اپنی صورت پر کسی نہ کسی کو آراستہ کرکے گرفتار کرا دیتا ہے اور خود غائب ہو جاتا ہے
بس ایسا ہی ہوا ہوگا کہ یہان اُسنے مقام خوف پایا ہوگا یہ اُسکی صورت سے مشابہ ہوگا اسکو فقرہ
دے کر وہان بھیج دیا اور آپ غائب ہو گیا میں نے یہان سے جو سحر روانہ کیا تھا اُس سے یہ کہدیا
تھا کہ اس صورت کا انسان جہان پاوے لے آوے یہ نہیں کہا تھا کہ عمرو عیار کو لے آ وہ پتلا سحر گیا یہ طلسم
کشا کے رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے چلا جاتا تھا پتلا اسکو اٹھا لایا واقعی بیکار اس پر ستم کرنا ہے جبکہ
یہ قسم کھا کر کہتا ہے تو پھر سحر سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر خواجہ عمرو بھی ہوگا تو بھی بھاگ کے
جا کہان سکتا ہے اول تو یہ میرا باغ سحر ہے دوسرے میں نے اپنا تدارک کر لیا ہے مجھ سے فقرہ کر کے
جا نہیں سکتا ہے بیکار اسکو زحمت دینا ہے مکر کے یہ خیال کرکے جو خواصین کہ زیادہ منھ چڑھی تھین
تھین اور صاحب عقل تھین اُنسے بھی اس نے سب [illegible] کہا [illegible] سب کی رائے ہوئی
اور سب نے کہا کہ ضرور اسکو عمرو عیار نے فقرہ دیکر [illegible] کہتا ہے [illegible] قتل کرنا
ناروا ہے بلکہ اے ملکہ اسکو ملازم رکھیے کیونکہ یہ آپ [illegible]
کہتی تھی انھون نے عرض کیا کہ اگر اے ملکہ یہ عمرو [illegible]
آپ کے پھندے سے بچ کر کہان جا سکتا ہے [illegible]
نام ہو جائے گا آپ سحر کرکے اسیر فرمایئے [illegible]
فرمایئے گا قتل کروا دیجئے گا زنار نے کہا کہ ایسا ہی [illegible]

لتی ہی تم ہیچ کہتے ہو لیکن یہ یاد رکھو کہ مین ساحرہ ہون میرا نام زنار شہوت پرست ہی میرے
سوے کوئی پناہ نہین پاتا ہی تم جسکی تعریف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ میرا آقا بے ستون جادو تھا
اُسکے مرنے سے اور کوہ بے ستون کے تباہ ہونے سے مین برباد ہوا ہین اُسکی بہن ہون وہ میرا
شاگرد بھی تھا اور میرا بھائی ہی افسوس ہی کہ اُسنے مجکو طلسم کشا کے آنے کی خبر نہین کی ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ مارا جاتا تاخیر اُس کے مقدر مین اسی طور سے مرنا لکھا تھا واقعہ یہ ہی کہ مین نے اُسکے ہاتھ
سے ایک پھول جوڑا لیا تھا اُسکی خاصیت یہ تھی کہ جب وہ مرتا وہ پھول جل جاتا ایسا ہی ہوا
کہ جب طلسم کشا نے میرے بھائی کو قتل کیا یہان اُسکے ہاتھ کا بندھا ہوا پھول جل گیا مجکو معلوم ہوا
کہ میرا بھائی مارا گیا مین نے جو سحر سے دریافت کیا تو سب واقعہ کی خبر ہوئی پہلے مین نے قصد
کیا کہ جاکر مقابلہ کرون اور اپنے بھائی کے قاتلون کو قتل کرون پھر خیال ہوا کہ یہان سے جانے
کی کیا ضرورت ہی بیکار تکلیف کرنے کی کیا حاجت ہی پنجہ سحر بھیجکر طلسم کشا کو اٹھوا لو اور یہان
قتل کرو اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہی اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی
بیکار ہی اُسکے لے آنے کے لیے پنجہ سحر کو روانہ کرنا اور اُس سے جاکر مقابلہ کرنا اگر مقابلہ کو
جاؤگی تو سواے زک پانے کے دوسری بات حاصل نہ ہوگی جب یہ ظاہر ہوا تو مجبور ہوگئی
پھر خیال آیا کہ اُسکو پنجہ بھیجکر اسیر کرا لو اور قتل کرو کیونکہ وہ طلسم کشا کی جان و روح ہی اور وہی
باعث ہدایت صاحبقران ہی اسی نے ہزارون مقام پر طلسم کشا کی جان بچائی ہی ساحرونکو
قتل کیا ہی یہان بھی اسی کے سبب سے طلسم کشا نے بے ستون کو قتل کیا اگر یہ عیاری کرکے
بادشاہ ساحر کو رہا نہ کرتا نہ وہ تیغہ لاکر دیتا نہ طلسم کشا میرے بھائی کو قتل کرتا سارا فساد
اسی کا ہی اسکو قتل کرو پنجہ بھیجکر مین نے عمرو عیار کو اٹھوایا تھا پنجہ سحر سے یہ کہنا بھول گئی
تھی کہ عمرو عیار کو لانا یہ کہا تھا کہ اس صورت و اس شکل کا انسان لشکر حمزہ مین ہی اُسکو اٹھا لا
چنانچہ وہ پنجہ گیا تم کو اٹھا لایا تم اُسکی صورت سے کیون بالکل مشابہ ہو جو ایسا کیا اور ملکہ مین نے
غرض نہین کیا کہ خود عمرو نے مجھ سے کہا کہ تم اسقدر مجھ سے مشابہ ہو کہ اگر میری مادر مہربان
بھی دیکھین تو نہ پہچان سکین یہ جانین کہ میرا فرزند ہی ای ملکہ اب معلوم ہوا کہ آپ میرے آقا و
ولی نعمت کی ہمشیر کلان ہین مین حیران تھا کہ میرے آقا کی ادا سے آواز مشابہ ہی کسی قدر

صورت مین بھی مشابہ پاتا ہون مگر بسبب خوف کے کچھ عرض نہ کرسکتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ جس طور
سے تو عمرو عیار سے مشابہ ہے اسی طور سے یہ ملکہ ملک بے ستون جادو سے مشابہ ہے مگر اب آپ کے
فرمانے سے معلوم ہوا کہ آپ اُنکی ہمشیر ہین ملکہ زنار نے کہا کہ ہان ہون تو اے سرشار اس امر کو
یاد رکھ کہ اگر تو مجکو دھوکا اس خیال سے دیتا ہو کہ مین تیرے اوپر سے سحر اُتار لون اور تیرے ہاتھ
پانون قابو مین آجائین اور تو اسوقت میرے اوپر عیاری کرے تو یہ محال ہے اول تو عیاری کا ہونا
اور میرا دھوکا کھانا محال ہے لو فرض کیا مین نے دھوکا بھی کھایا اور تونے عیاری بھی کی مجکو خبر
ہوجائے گی تو اپنے قابو مین آکر بھاگا بھی تو تیرا باغ سے نکلنا بہت دشوار ہے اس باغ کا راستہ
بھی نہین ہے تو اسی باغ مین سرگردان و تباہ پھریگا آخر عاجز ہوکر اور پریشان ہوکر تھک رہیگا
اور میرے ہاتھ آئے گا مین اسوقت تجکو قتل کرونگی اُس وقت تو اگر دین اسلام ترک کرکے
سامری پرستی قبول بھی کرے گا کہ شاید بچ جاؤن اُسوقت بچنا بہت دشوار ہوگا مجھسے کوئی
فقرہ و مکر تیرا نہ چلے گا کیونکہ مین پہلے بندوبست کرچکی ہون اگر تو عمرو نہین ہے جیسا کہ تو کہتا ہے
تو شوق سے رہ مین تجکو تین سو روپیہ ماہوار دیا کرونگی تو مجکو اور میری خواصون کو علم موسیقی
کی تعلیم دیا کر اپنے بال بچون کو بھی جا کر لے آنا جواب دیا کہ اے ملکہ مین عرض کرچکا ہون کہ مین اس
امر سے آگاہ تک نہین ہون خداوند اس حرامزادے کی صورت نہ دکھائے کہ جس نے مجکو اس بلا
مین مبتلا کیا خیر یہ میری تقدیر تھی کہ آپ ایسی قدردان سے سامنا ہوا اگر آپ کے مقام پر کوئی دوسرا
ہوتا فوراً قتل کرتا اُسکو اسقدر دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی عمرو عیار نے تو مجکو کسی طرف کا نرکھا
تھا آپ شوق سے مجکو رہا فرمایئے اور جبکہ آپ کو یہ یقین ہے کہ مین یہان سے جا نہین سکتا ہون
تو پھر کاہے کا خوف ہے رہا یہ امر کہ آپ کو شک ہوتا ہے مجھ سے دریافت فرمایئے اُسکے بعد رہا
فرمایئے اس شک کو برطرف فرمایئے ملکہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ کچھ دریافت کرنے کی ضرورت
نہین ہے مجکو تیرے کہنے کا یقین ہے تو ضرور عمرو نہین ہے بلکہ گویا ہے خیر مین تجکو رہا کرتی ہون رہا
ہوکر مجکو کچھ گانا سنا تا جواب دیا کہ ضرور آپ تو آپ کی مہربانی فرمایئے گا مین اس سے بھی
گیا کہ گانا نہ سناؤن جو مجکو آتا ہے وہ سناؤنگا ملکہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہے کہ زنار
شہوت پرست و اسکی خواصین و مصاحبین و دیگر ارباب نشاط سب کی سب خواجہ

کے گانے پر فریفتہ تو وہ چلی تھین ہر ایک کا منشا یہی تھا کہ یہ قتل نہ ہو کسی صورت سے بچ جائے اس
سے گانے کا لطف دوبالا ہوگا چنانچہ اسی سبب سے ملکہ نے بھی طرح دی اور یہ خیال کرکے کہ یہ یہان
سے جا کہان سکتا ہے اگر عمرو عیار بھی ہے تو میرا کیا کر سکتا ہے سحر سے دریافت تک نہ کیا اُسکے کہنے پر
عمل کرکے جرات گانے کے سننے کے شوق مین رہا کر دیا چونکہ خواجہ کا ابھی پیمانہ عمر لبریز نہ ہوا تھا ابھی
زندگی باقی تھی تیسرے اُسنے اقرار ہو چکا تھا کہ جب تک تم اپنی زبان سے تین مرتبہ خود موت
کے خواستگار نہ ہوگے اُسوقت تک تمھاری موت نہ آئیگی تم نہین مروگے موت کا نام لینا تو شی
دیگر ہے خیال تک دل مین نہ لاتے تھے پھر کیونکر قتل ہوتے یا اسیر رہتے قضا آئی نہ تھی بدون موت
کے کوئی مر نہین سکتا ہے جب تک وہ پورا نہین ہوتا ہے اُسوقت تک کوئی نہین مرتا ہے اور جب وعدہ
پورا ہو جاتا ہے تو پھر اُسکی موت کو کوئی ٹال نہین سکتا ہے جیسا کہ کہا ہے وعدہ کم نہ زیادہ اگر قضا آئی ہے
تو انسان اگر قلعہ آہنی و فولادی مین بھی پوشیدہ ہوگا تو بھی نہ بچے گا و لقمان بھی اگر تدارک کرینگے تو بھی
اُسکی قضا سے اُسکو نہین بچا سکتے ہین اگر قضا نہین آئی ہے تو اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائیگا اور چاہیگا
کہ اُسے قتل کرے ایک بال بھی بیکا نہین کر سکتا ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجا
نبرد رگے تا نخواہد خدا + جاکو راکھے سائیان مار سکے نہ کوے + بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہو
غرضکہ بدون وقت قضا کے کوئی کسی کا کام کر نہین سکتا ہے قتل کرنا تو شی دیگر ہے بس خواجہ
کی ... بہ دولت ... کی نظمی اور لوبانقرہ اُسکے دل پر جم گیا اور عیاری نے اثر کیا خواجہ کی
... اُسکو فرمایا اُسکا اس امر کا یقین ہو گیا کہ یہ عمرو عیار نہین ہے بلکہ گویا
... ایک شبہ سا ہے ہوا اُسکا بھی اُسنے بندوبست کر لیا جب کہ اس امر کا اُسکو بالکل یقین ہو گیا
اُسنے سحر ایا کہ خواجہ کے جسم پر سے قید سحر برطرف ہوئے ہاتھ پانون مین طاقت آئی اور اُنہین قابو
ہوا ... نے خواجہ کو چھوڑ دیا جب خواجہ نے اپنے ہاتھ پانون قابو مین پائے اور اپنے جسم سے
قید سحر کو برطرف پایا دل مین بہت خوش ہوئے خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا دل مین کہا کہ اب
مار لیا عیاری نے ونگ دکھایا بڑے زبردست کو رام کیا امید نہ تھی کہ یون رام ہوگی
خیر اب جاتی کہان ہے اگر اسکو قتل نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا خدا نے اتنی تو مہربانی فرمائی کہ قید
سے رہائی دلوائی اب عیاری کی بھی تدبیر ہو جائیگی اور قتل بھی فضل خدا سے ہو جائیگی

یہ کہکر دل سے اور اپنے کو قابو مین پاکر ایک مرتبہ یہ کہتے ہوئے اپنے تقدم سے اٹھے اعلیٰ اعلیٰ مراتب
زمین سامری و جمشید کی یہ تھی بلکہ ہر پیشہ پر شرف رتبہ مسند و وقار و اقبال کو ترقی ہو سحر و ساحری
مین مثل سامری و جمشید کے نام ہو تیری بیت آتی وہ لک بے ستون جادو کی باتون کا لطف ملا
اسوقت انکی تصویر میری آنکھون سے پھر گئی خیر وہ نہین ہین تو انکی ہمشیرہ تو ہین مین ہمیشہ خداوند
سے یہ دعا کرتا تھا کہ مجھکو ملک بے ستون کی زندگی مین دنیا سے اٹھا لینا کیونکہ اب ایسا قدردان
مالک ملنا محال ہے انھون نے میری عادت خراب کر دی ہے اب میری کہین بسر نہ ہوگی میری مٹی خراب
ہوگی خداوند نے میری سنی انھین کو بلا لیا مجھکو در بدر کی ٹھوکرین کھانے کو چھوڑ دیا خیر تقدیر تھا اچھا تھا
کہ آپ کی خدمت مین پہونچا فقیرون کی خدمت اور جوتیون سے بچا آپ کوئی غیر ہین وہ نہین انکی ہمشیرہ
یعنی اُسی گھر مین رہا یہ کہکر قدمون پر گرا اور بوسہ دیا زنار نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ اے
اُستاد سرشار تم مجھکو بجائے بے ستون کے خیال کرو مین تم کو اُس سے زیادہ راحت و آرام سے
رکھونگی کسی قسم کی تکلیف نہ دونگی سرشار نقلی نے جواب دیا کہ خداوند آپ کو سلامت با کرامت
رکھین مجھکو آپ سے بڑی امید ہے کیونکہ آپ صاحب قدر ہین اے ملکہ عالم مین نے آپ کو آپ کے
بھائی کے یہان کبھی نہین دیکھا نہ انکو یہان آتے سُنا زنار نے کہا کہ مین تو اُنکے مکان پر جاتی نہین
تھی وہ خود میرے پاس اکثر اوقات آیا کرتے تھے تو اکیلے کسی کو ہمراہ نہ لاتے تھے تھوڑے عرصہ تک
بیٹھکر چلے جاتے تھے یا جب مجھکو کوئی ضرورت ہوتی تھی مین خود بلا لیتی تھی اس سبب سے تم
نے مجھکو وہان نہین دیکھا ہے مین نے تم کو دیکھا خیر یہ تو باتین ہوا کرینگی اب کچھ گا کر دل خوش کرو
سرشار نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر سامنے بیٹھے ملکہ زنار نے اُسوقت حکم دیا کہ ہمارے
اُستاد سرشار کو عمدہ پوشاک لاکر دو کہ وہ پہین کر گائین یہ غدر سے کپڑے اُتارین یہ حکم دینا تھا
کہ ہر ایک گانے کا مشتاق تھی فوراً عمدہ پوشاک لاکر دی خواجہ سلامت نے سلام کر کے
وہ پوشاک لے کر پہنی اور سامنے بیٹھے سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ تاکہ ہم کچھ گائین سازندون
نے ساز ملایا آپ نے ہر ایک کو ہر ایک بات پر ٹوکا اور کہا کہ یہ بات رہ گئی کیسے سازندے
ہو کس اُستاد سے تعلیم پائی ہے جسنے پورے طور سے تم کو تعلیم نہین کیا ایک نہ ایک
بات کا نقص رہ گیا ملکہ نے کہا کہ اب آپ ان سب کو درست کر دیجیے گا جواب دیا

کہ کتابون مین دیکھا ہے اور سنا گیا ہے کہ عمرو عیار کے پاس روپیہ و اشرفیان چورن کی یا نقلی ہوتی ہین
اصلی روپیہ و اشرفی وہ کسی کو نہین دیتے ہین دیکھین کہ جو تم کو دی ہین وہ آیا اصلی ہین یا چورن کی
ہین کہ جب ہی تم نے دھوکا کھایا اور اُسکے نقرہ مین مبتلا ہوئے اور یہ دیکھنا ہے کہ چورن کے روپیہ و
اشرفیان ایسے ہوتے ہین کہ ان مین اور اصلی مین کچھ فرق ہوتا ہے یا برابر اصلی کے اور اُسی کے
ہمشکل ہوتے ہین یہ جو سیوتی نے کہا سرشار نے ایک آہ بھر کر کہا کہ یہ تو تم نے نیا جملہ سنایا
جس شخص نے دھوکا دے کر اپنے کو بچایا دوسرے کو پھنسایا اور جو کہ ایسا خبیث اور مکار ہو وہ
بھلا کب کسی کو اصلی روپیہ پیسہ دینے لگا ضرور اُسنے مجکو بھی چورن کے روپیہ اور اشرفیان دی ہونگی
ہاے یہ دوسرا چرکا ہے امن یہی خوش تھا کہ خیر اسقدر زحمت کھینچی کی اُٹھائی تو کچھ ہی سات اشرفیان
ملین مگر یہ بھی مقدر مین نہ تھے یہ کہکر کمر مین ہاتھ ڈالا وہ روپیہ و اشرفیان کمر سے نکالین اور کہا کہ آپ
لوگ ملاحظہ فرمائین کہ یہ اصلی ہین یا نقلی یا چورن کے بنے ہوئے ہین زنار و اُسکی خواصون نے کہا
کہ ہم پہلے اسکو ہاتھ مین نہ لین گے پہلے ہم پانی منگاتے ہین تم ایک اشرفی اور ایک روپیہ اُس
پانی مین ڈالدو اگر اصلی ہوگا اُسی حالت پر قائم رہے گا چورن یا سفری کا ہوگا تو گھل جائے گا
سرشار نے جواب دیا کہ اچھا پس زنار نے پانی منگایا ایک ظرف مین خواص پانی لائی سرشار نے
ایک روپیہ اور اشرفی اُس پانی مین ڈالی تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا نہ وہ روپیہ تھا نہ اشرفی پانی
رنگین ہوگیا تھا ان دونون کا نام و نشان تک نہ تھا یہ جو سرشار نے دیکھا سر پیٹنے لگا اور کہنے لگا
کہ افسوس صد افسوس بڑا دھوکا کھایا خیر مقدر نے یہان پہونچا دیا کہ اب خیر ہوئی اور زندگی
راحت سے بسر ہوگی کوئی مقام افسوس نہین ہے یہ کہکر وہ روپیہ اور اشرفیان اُٹھا کر سامنے
زنار جادو کے پھینکدین وہ فرش پر گرکے ٹوٹ گئین چورا چورا ہوگئین جو اُنکے ٹکڑے باقی رہے
وہ سب نے اُٹھا کر دیکھے اور بہت تعریف کی اور کہا کہ جیسا سنتے تھے کہ عمرو عیار خوب روپیہ و
اشرفیان بناتا ہے چورن و سفری وغیرہ کی تو یہ سنکر ہم کو حیرت ہوتی تھی کہ کیونکر بناتا ہے کہ اصلی و
چورن کی اشرفیون مین فرق نہین ہوتا ہے لوگ اصلی جان کر لے لیتے ہین آج دیکھ لیا یہان
سرشار کی بدولت جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا وہ ٹوٹی ہوئی اشرفیان اور روپیے زنار نے اٹھا کر
اپنی مسند پر رکھ لیے اور کہا کہ ہان اُستاد گانا شروع کرو باتین ہو چکین یہ جو زنار نے کہا

نامے گانو ہین اسکو سزا دونگی یہ کہکر بولی کہ اے استاد سرشار ذی نواز کوئی اور غزل گاؤ بیچ راوی
بیان کرتا ہے کہ زنار جادو خواجہ کے گانے پر عاشق ہوئی ہے مگر اسکا عشق جو ہے وہ اتنی بیغرض کا ہے
ایسی عاشق نہین ہوئی ہے کہ حالت عشق مین دین مذہب کو ترک کرے اور دوست کو دشمن اور
دشمن کو دوست خیال کرے بلکہ دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن جانتی ہے صرف یہ عشق ہوا
ہے کہ یہ گائے جائے اور مین سنے جاؤن میرے روبرو سے یہ کسی وقت ہٹے نہین اور گائے جائے
جب زنار نے یہ کہا کہ استاد سرشار ذی نواز اور غزل گاؤ اسوقت استاد سرشار ذی نواز نے
جواب دیا کہ اے ملکہ عالم جب کہ آپ میری قدر ومنزلت فرماتی ہین اور آپ نے اپنی زبان
مبارک سے مجکو استاد سرشار ذی نواز فرمایا ذی نوازی کا لقب ارشاد کیا تو مجکو بھی زیبا ہے کہ جو جو
کمال مجھ مین ہین آپ پر ظاہر کرون اور آپ کو انسے ماہر کرون کیونکہ اب آپ سے زیادہ قدر
کرنے والا کون ہے کہ جسکو دکھاؤنگا اور قدر ہوگی جب کہ آپ مہربانی فرماتی ہین تو مین کیون نہ مثل
غلامان جان نثار کے آپ کی خدمت کرون یہ جو کہا زنار نے جواب دیا کہ اے استاد سرشار ذی نواز
اس گانے اور نے بجانے کے علاوہ اور بھی کمال ہین جواب دیا کہ جی ہان شراب اس خوبصورتی
سے پلاتا ہون کہ بھلا ساقی کیا پلائے گا جیسی مین ساقی گری کرتا ہون ایسی ساقی گری کوئی
کیا کریگا میری ساقی گری مین کوئی باقی نہین رہتا ہے زنار نے جواب دیا کہ کوئی طریقہ ساقی گری کا
اس طریقہ سے علاوہ ہے اور اس مین بھی کمال ہے میرے خیال مین تو اس مین کوئی کمال نظر نہین
آتا ہے کیونکہ شیشہ سے شراب انڈیل کر پلا دینا کتنی بڑی بات ہے یہ تو ایک بچہ بھی کر سکتا ہے جواب دیا
کہ بجا ارشاد ہوا مگر حضور ساقی گری بہت بڑا کام ہے یہ ایسے ویسے کو نہین آتی ہے جب تک
محنت و مشقت نہ کی جائے اول تو شراب کا رنگ و تاک دیکھتا اور دوسرے یہ دیکھتا کہ اسوقت
اہل محفل کو کس قسم کی شراب چاہیے محفل کا رنگ دیکھکر اسی قسم کی شراب پلاتا یہ دیکھتا کہ
کس کو نشہ زیادہ ہوا اور کس کو کم جسکو نشہ زیادہ ہوا اسکو اس طریقہ سے شراب دیتا کہ
سب کو یہ معلوم ہو کہ ہمارے برابر شراب پی رہا ہے مگر باطن مین کم ہو اس سبب سے کہ زیادہ نہ ہو
اور بیخود نہ ہوجائے یا جس کو نشہ کم ہوا ہے اسکو شراب زیادہ اس طریقہ سے دیتا کہ سب پر یہ نہ
ظاہر ہو کہ اسکو ہم سے زیادہ شراب دی یہ طریقے ہین دوسرے یہ طریقہ ہے کہ اس امر کی

شناخت کرنا کہ یہ شراب نئی ہے یا پرانی شراب کا نشہ زیادہ ہوتا ہے اور نئی شراب میں نشہ کم
ہوتا ہے اس کا خیال رہے کہ کہنہ شراب محفل میں آمیختہ ہو اور نئی شراب کا دور ہو مگر ساقی ایسی
کرے کہ زیادہ نشہ نہ کرے علاوہ اسکے اور بہت سے طریقے ہیں مگر وہ طریقے اور کسی کو نہیں معلوم
ہیں سواے میرے یا میرے اُستاد کے کہ جن سے میں نے علم موسیقی کی تعلیم پائی ہے اور ساقی گری
کی زنار نے کہا کہ وہ کون سے طریقے ہیں جواب دیا کہ ایک طریقہ ہے کہ میں کلائی پر جام رکھونگا اور
جس کلائی پر جام رکھونگا اُسی ہاتھ سے شیشہ اُٹھا کر اُس جام کو اُسی ہاتھ سے کلائی پر رکھی ہوئی
حالت میں لبریز کرونگا ایک قطرہ شراب کا گرنے کا نہ جام شیشہ کے اُتارنے یا رکھنے میں گریگا
پھر اُس جام کو لبریز کرکے اُچھال دونگا اُس حالت بلند ہونے میں بھی ایک قطرہ نہ گریگا اُسکو
سر پر روکونگا اور شانہ پر اور گت ناچتا جاؤنگا اُسی ناچتے جانے کی حالت میں تمام اہل جلسہ کو
جام لبریز کرکے شراب پلاؤنگا کوئی باقی نہ رہیگا نہ تو شراب زمین پر گرے گی کبھی سر پر جام رکھکے
ناچونگا کبھی شانہ پر کبھی کلائی پر کبھی پیشانی پر کیا مجال جو ایک قطرہ گرے اے ملکہ اسی کمالوں سے
اہل زر و رئیس و امرا اور بادشاہ میری قدر فرماتے ہیں زنار نے جواب دیا کہ یہ جو تم نے کہا ہے
ان میں سے ایک بات قیاس میں نہیں آتی ہے خلاف قیاس معلوم ہوتی ہے جب تک ہم دیکھ لینگے
اُس وقت تک یقین نہ آئے گا جواب دیا کہ پھر حکم فرمائیے کہ میں اپنی مرضی کے موافق شراب کی کشتیاں
درست کرکے لاؤں اور سرکار کو اُسی طریقہ سے سب پلاؤں زنار نے ساقی کو حکم دیا کہ اُستاد کو
مے خانہ کی کنجی دیدو اُسنے کنجی دیدی زنار نے سرشار کی نواز سے کہا کہ اب آپ کو اختیار ہے
جائیے شوق سے کشتیاں شراب کی لائیے اور ہم سب کو شراب پلائیے جواب دیا کہ بہت خوب
اور سلام کرکے کنجی لے لی اور مے خانہ میں آئے جو لوگ آپ کے ہمراہ مے خانہ بتانے آئے تھے اُنسے
کہا کہ اب تم بھی جاؤ میں کشتیاں درست کرکے لاتا ہوں وہ چلے گئے اُنھوں نے در مے خانہ
کو بند کیا اور الٹ پلٹ کرنے لگے پانچ کشتیاں بہت معقول طور سے آراستہ کیں جس رنگ
کی شراب تھی اُسی رنگ کے کنٹر تھے اُنکے منہ لعل مخمل سے بندھے ہوئے تھے اُن پر چکا لپٹا
ہوا اُسی رنگ کے جام اُس کشتی میں رکھے ہوئے کشتی پوش زردوزی پڑا ہوا اس طریقہ سے
کشتیاں آراستہ کیں اگر زاہد بھی اُس آرایش اور آراستگی کشتیوں کو دیکھ پائے تو منہ میں پانی بھر آئے

ہوتا ہے تو مگر کبھی شراب خواری کو جی چاہے یہی قصد کرے کہ تو یہ کٹورے دانون اور ان کشتیون سے
شراب پی لون یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ صراحی و لنتر عروس شب اول ہے اس طور سے آراستہ کر کے
بور اُس است پلٹ مین نمک سرکاری آمیزش کر کے وہ کشتیان بڑی شان و شوکت سے
لے کر محفل مین آئے ہر ایک نے جو اُنکی آرائش اور سجاوٹ دیکھی منھ مین پانی بھر لائے بے دل سے
بے اختیار خواہش کی کہ پہلے ہم کو ان کشتیون سے شراب ملے یہان جب کشتیان آچکین اُستوت
استاد سرشار نوازنے کشتی پوش دور کیے اور کہا کہ ملکہ ملاحظہ فرمایئے کہ شاہزادیون کے
لے جانے کے لیے جو شراب محفل مین لائی جاتی ہے وہ یون لائی جاتی ہے یہ کہ کشتی مین شراب
لگائی اور لے آئے ملکہ نے دیکھکر اور سب لوگون نے بہت تعریف کی ہر ایک صراحی اور
شیشہ اپنا اپنا رنگ الگ الگ دکھا رہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ عروسان شب اول بہ صد
ناز و ادا کھڑی ہوئی ہین گھونگھٹ نکالے ہوے جب سب تعریف کر چکے آپ نے جھک
جھک کر ہر ایک کو سلام کیا اُسکے بعد پاؤن سے گھنگھرو باندھے اور زرتار سے کہا کہ اے ملکہ
اگر حکم ہو تو ایک گھنگھرو آواز دے اور اگر حکم ہو تو دو ہی کا حکم ہو وہ آواز دین باقی نہ بولین اگر
حکم ہو تو سب خاموش رہین ایک بھی آواز نہ دے اور اگر اجازت ہو تو سب بولین یا نصف
یا چہارم یا تین حصہ بولین ایک حصہ نہ بولین ملکہ نے جواب دیا کہ جو بات ہے وہ آپ مین کمال
کی ہے جو آپ کا جی چاہے وہ کمال دکھلایئے ہم تو مشتاق ہین یہ سننا تھا کہ آپ نے اُٹھ کر
گت ناچی پہلے تو ایک گھنگھرو بولا اُسکے بعد دو بولے اُسکے بعد تین اُسی طور سے ایک ایک گھنگھرو
زیادہ ہوتا گیا ایک بار سب بولے اُسکے بعد ایک مرتبہ سب خاموش ہو رہے یہ گت
ناچا کیے مگر گھنگھرون سے بالکل صدا نہ آتی تھی یہانتک کہ اُسی حالت گت ناچنے مین ایک
مرتبہ جھک کر ایک کنٹر اُٹھایا اور جام لیا جام کو کلائی پر رکھا اور جس ہاتھ کی کلائی پر جام
تھا اُسی ہاتھ سے کنٹر لیا اور شراب اُنڈیل کر اُسی ہاتھ سے جام لبریز کیا اس طور سے لبریز
کیا کہ ایک قطرہ نہ گرا جب جام لبریز کر چکے کنٹر اُس کشتی مین رکھدیا اب کلائی پر رکھ کے
جام کو ناچنے لگے ٹھوکرین لینے لگا ذرا بھی جام کو حرکت نہ ہوتی تھی اُسی حالت مین ایک
مرتبہ جام کو اُچھال دیا کہ وہ سیدھا گیا جب زمین پر آنے لگا شانہ پر روک لیا مگر ایک قطرہ نہ گرا

اسقدر جام لبریز تھا کہ اگر ذرا بھی حرکت دی جاتی تو شراب فرو گرتی مگر انکے بھی تو قطرہ نہ چھلکا
ایک قطرہ بھی نہ گرا اسی طور سے شانہ پر ہاتھ کی کلائی پر بازو پر پیشانی پر نہیں گرا اور ہماری زبان
کہاں تعریف کرے کہ ترشک ہوئی جاتی ہے آپ کرتب دکھا رہے ہیں یہاں تک کہ جام
سر پر رکھے اور لبریز کئے گت ناچتے جاتے ہیں خوب خوب ناچے توڑے لیے جام کو ذرا بھی حرکت
نہ ہوئی اب ناچتے ہوئے ٹھوکر دیتے ہوئے قریب زنار آئے اور سر جھکا کر کہا کہ لیجئے قدر دان
کو سر سے شراب پلاتے ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اتنے عرصہ میں روپیہ اشرفی کا انبار ہو گیا تھا
ہر طرف سے صدا آفرین تحسین و مرحبا کی چلی آتی تھی مگر برابر یہ کہا رہا تھا کہ ہم نے آجتک اس
قسم کے کمال نہیں دیکھے یہ انسان میں کمالون کا جمع ہونا عجیب ہے یہ کام انسان کا نہیں ہے
سوائے جن یا فرشتہ کے یہ ضرور کوئی اوتار ہیں یا مقرب درگاہ سامری کے فرشتے ہیں یا کوئی
جن ہیں یا کوئی بندہ خاص خداوند ہیں اس طور سے ہر ایک تعریف کر رہا تھا کہ انھوں نے اگر جام
سر سے پیش کیا زنار نے مسکرا کر جام ہاتھ میں لیا یہ جام دے کر پھر اپنے مقام پر چلے آئے
اُدھر زنار نے پہلے شراب کی طرف دیکھا پھر اسکے بعد ہاتھ کی پشت کی طرف یہ کھڑے ہوئے اپنے مقام
سے دیکھ رہے ہیں کہ یہ شراب پی لے تو دوسرا جام دون انکی نگاہ لڑی ہوئی ہے اور اسکا امر کا
بھی خیال ہے کہ یہ حرافہ ادھر کہتی ہے کہ میں اپنا بندوبست کرتی ہوں اگر تو دھوکا دیکے گرفتار
بھی ہو جائے گا تو کچھ پرواہ نہیں ہے میں تیرے غیب میں شافہ لگی پھر تجکو اسیر کر لونگی تیرا فریب
میرے اوپر چل جائے گا پوشیدہ نہ رہے گا نہ تو باغ سے باہر جا سکتا ہے تو اس امر کا بھی خیال
تھا کہ اسنے کیا بندوبست کیا ہے ذرا ہوشیار رہنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ یہ پھر اسیر کرلے نواب کی
مرتبہ دہ نہ رکھے گی یہ اس خیال سے اسکی طرف دیکھ رہے ہیں اسنے پہلے شراب کی طرف دیکھا
اسکے بعد اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی اسکے بعد اپنی پشت کی طرف دیکھا پھر ہاتھ کی پشت دیکھی
اب جو شراب پر بغور نگاہ کی خواجہ سلامت سرشار نی نواز بیٹھے ہوئے یہ سب کر شمہ دیکھ
رہے ہیں انکا اسی طرف نگاہ لڑی ہوئی ہے اب جو اُسنے بغور طرف شراب کے دیکھا بس شراب
نے جام میں جوش مارا اور شعلہ بنکر اڑ گئی آواز آئی کہ ای ملکہ زنار شہود بہت ہوشیار
خبردار نگاہ ہو جاؤ کہ یہ اُستاد سرشار نی نواز نہیں ہے تم کو دھوکا دیا ہو وہی سار یا ابن زادہ عمرو عیار

صرف اس نے اپنے جان بچانے اور رہا ہونے کی غرض سے یہ فقرہ دیا اور تم کو دھوکا دیا ورنہ
کیا ضرورت تھی اور اس شراب مین وہ قاتل بیہوشی ملی ہوئی ہے کہ اگر ایک قطرہ بھی حلق سے اُتر
جاتا تو دل جگر کو کباب کر دیتا زندہ نہ رکھتا یہ جو صدا آئی زنار نے یہ صدا سنکے پلٹ کر طرف خواجہ
کے دیکھا اُدھر خواجہ نے بھی یہ صدا سُنی اور شراب کو شعلے بنکے اُڑتے ہوئے دیکھا فوراً خیال گذرا
کہ راز افشا ہو گیا اور تم ظاہر ہوئے اب کوئی تدبیر اپنے بچنے کی کر دیں اُدھر شراب شعلہ بنکر
اُڑی اُسنے یہ صدا دی ادھر انھون نے جلدی سے گلیم اوڑھ لی کیونکہ سنکے ہاتھ پانون قابو مین
تھے جبتک زنار اپنے ملازمین اور صدا لے گیر دے خواجہ غائب ہو گئے اور جال الیاس علی رکر
تمام زر و زیور و روپیہ اشرفی بلکہ اور چند اشیاے نقرئی مثل اگالدان وغیرہ کے اور وہ پانچون
کشتیان نذر زنار کی لے لین اور اُس مقام سے ہٹ کر دوسرے مقام پر گلیم اوڑھے ہوئے کھڑے
ہو گئے اُدھر اُسنے ڈانٹ کر آواز دی کہ او ساربان کادے حرامزادے تو نے بڑا دھوکا دیا تھا
اور مجکو خوب اپنے جال مین پھنسایا تھا فریب آمیز تقریر کرکے مجکو پہلے ہی شک تھا اسی سبب
سے مین نے بندوبست کر لیا تھا تجکو اسکی خبر نہ تھی ورنہ تو اور کوئی تدبیر کرتا اس سے بھی بچاؤ
کی خیر اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہے تیرا فریب کھل گیا اب مین کب تیرے فریب
مین آتی ہون یہ کہکر صدا اسے گیر دی اور دیکھا وہان پر کسی کو نہ پایا خالی میدان تھا حیران
ہوئی خواصون سے کہا کہ وہ استاد ذی نواز کیا ہو گئے ارے جلدی تلاش کرو ابھی یہان کھڑے
ہو سکے تھے اتنے عرصہ مین کیا ہوئے ارے مین خود ہی پہلے حیران تھی کہ یہ کون گویا ہے جسکا ذکر
میرے بھائی بیلے ستون نے مجھ سے نہین کیا اور پوشیدہ رکھا تو خیال ہوا کہ کوئی وجہ ہو گی
پوشیدہ رکھنے کی مگر شک تھا اسی سبب سے بندوبست کر لیا تھا میرا دل گواہی دیتا تھا
کہ یہ فقرہ اور دھوکا ہے یہ نہ ور عمرو عیار ہے اسقدر کوئی کسی سے مشابہ نہین ہوتا ہے نہ ہم شکل باپ
کی صورت بالکل بیٹا نہین ہوتا ہے گو اسکا نطفہ ہوتا ہے نہ بھائی بھائی کی ہم شکل ہوتا ہے اسقدر
اگر ایسا ہو تو کوئی مقام عجب نہین ہے کیونکہ دونون ایک ہی نطفے سے پیدا ہوتے ہین ایک ہی
مان کی شیر سے پرورش پاتے ہین اُنمین تو ایسی بات ہوتی نہین ہے صرف دو ایک بات مین
مشابہ ہوتے ہین جس سے شناخت ہوتا ہے کہ یہ باپ ہے اور یہ فرزند یا یہ بھائی ہین نہ یہ

کہ بالکل یہ صورت ہو دن یہ محال ہے مگر مین نے دھوکا نہین کیا یا خدمت صورت اس اور
ہونے کے لیے کہ یہ راز ظاہر ہو جائے کہ یہ کون ہے اپنا بندوبست کرنے کا سکو رہا کر دیا چنانچہ ایسا
ہی ہوا کہ اُسنے شراب مین بیہوشی ملا کر مجکو جام شراب دیا چونکہ مین بندوبست کر چکی تھی شعر
شعلہ بنکر تم سب کے سامنے اُڑ گئی اور اُسنے مجکو اس حال سے آگاہ کیا لہذا جلد تلاش کرو
وہ یہان موجود ہے دیکھو کہین جانے نہ پائے گو باغ سے جانا محال ہے مگر پھر بھی تلاش کرو
ایسا نہ ہو کہ یہ پریشان کرے غرض کو عیاری کرے ملکہ نے جو یہ حکم دیا اب تو سب کے
ہوش جاتے رہے ہر ایک سنبھل کر اُٹھی راوی بیان کرتا ہے کہ اتنے عرصہ مین آپ نے کیا کیا
کسی کی چوٹی کاٹ لی اُسمین موباف تھا کارچوبی کسی کا آنچل کتر لیا کسی کا مالا اُتار لیا یہ دلگی
کی ایک کے آنچل سے دوسرے کا آنچل باندھ دیا سب کا ازار بند [illegible] سے باندھ دیا تن
مطربہ کی پیشواز کاٹ لی اسی طور سے سب کی گت بنائی اور الگ ہو گئے جسکی چوٹی کاٹی
تھی اُسنے مطربہ کی طرف دیکھکر کہا کہ بہن یہ کیسی پیشواز پہن کر آئی ہو کہ جسکے دامن ندارد ہین
اُسنے کہا کہ واہ بہن کیا خوب کیا تمھاری بصارت مین فرق ہے جو یہ کہتی ہو ابھی نئی پیشواز تو
پہنی ہے دامن کیسے ندارد ہین اُسنے کہا کہ دیکھ لو بالکل برہنہ بیٹھی ہو اب جو وہ دیکھتی ہے تو واقعی دامن
ندارد ہین بہت حیران ہوئی اور جلدی سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی دوسرے کپڑے پہنے اُدھر
دوسری نے اُسکے سر کی طرف دیکھکر کہا کہ اے بہن تمھاری چوٹی کیا ہوئی اُسنے کہا کہ واہ بہن
لو سنو بڑا سا موباف پڑا ہوا ہے تم کو دکھائی نہین دیتا ہے اُسنے کہا کہ ذرا ہاتھ سے تو دیکھو ابھی سارا
جھوٹ سچ تم پر ظاہر ہو جائے گا اب جو اُسنے ہاتھ سے دیکھا تو چوٹی کو ندارد پایا سر پیٹنے لگی کہ
یہ کیا غضب ہوا اسی طور سے ہر ایک آگاہ ہوئی وہ جو دو باہم بندھی ہوئی تھین وہ جو اُٹھین
تو ایک کا دوپٹہ پھٹ گیا جھٹکا جو پہونچا اُسنے پلٹ کر کہا کہ بہن یہ دلگی ہم کو اچھی نہین معلوم
ہوتی ہے اور تمھارا قاعدہ ہے کہ تم ہر وقت مذاق کرتی ہو کوئی وقت بے مذاق نہ کیا کرو اُسنے جواب دیا
کہ بہن دیوانی ہوئی ہو مذاق کیسا ملکہ کے سر کی قسم مجکو بالکل خبر تک نہین ہے آخر کو دونون
الگ ہوئین خلاصہ یہ کہ سب خواصین اور مصاحبین بحکم ملکہ خواجہ کو باغ مین تلاش کرنے لگین
پتی پتی ڈھونڈھ رہین تھین کوئی گوشہ باغ کا باقی نہ رکھا کہ جہان تلاش نہ کیا ہو آخر کو عاجز ہو

پریشان ہو کر ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ہم نے تمام باغ کو چھان مارا کہیں پتہ
اُس عیار کا نہ چلا نہ معلوم اُسکو زمین نگل گئی یا آسمان نگل گیا ہوا ہوا تھا کہ چلا گیا یا سایہ تھا کہ
روپوش ہو گیا کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے ملکہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے کہ وہ اس باغ سے جا تو سکتا ہی
نہیں ہے اُسکو راستہ ہی نہ ملیگا جائے گا کیونکہ اگر تلاش نہ کیا جائے گا اور تلاش کرے گی اسیطرح
اُن سب کو پریشان کرے گا کسی کو سونے نہ دے گا دیکھو ابھی وقت اُسنے کیا کیا کرشمہ کیے
کسی کا موباف کاٹ لیا کسی کا بالا بالا اُلٹ لیا کسی کا انگلی کتر لیا مطربہ کی پیشواز کاٹ لی
بس اسی طور سے سب کو پریشان کرے ہے جاؤ تلاش کرو اُنھوں نے عرض کیا کہ اے ملکہ ہم خوب
طور سے تلاش کر آئے ہیں کہیں پتہ نہیں چلتا ہے لیکن ان تلاش کریں زرنار نے سحر کیا اور ایک
پتلی پیدا ہوئی اُس سے کہا کہ جلد بتا کہ عمرو عیار جو میرے باغ میں مجھکو دھوکا دیکر غائب ہوا ہے
آیا یہاں ہے یا نکل گیا اُسنے مسکرا کر کہا کہ وہ تو آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا ہنس رہا ہے جائیگا
کہاں زرنار نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا پتلی سے کہا کہ تو بھی مجھسے مذاق کرتی ہے اُسنے کہا کہ اے
زرنار تو کیا جانے کہ وہ کہاں ہے اور تو جو حیران ہے کہ کہاں ہے اُسکے پاس ایک گلیم ہے کہ وہ اُسکو
اوڑھ کر غائب ہو گیا ہے اب وہ جبتک نہ اُتارے گا اُسوقت تک نہ ظاہر ہو گا اس امر سے
اطمینان رکھو کہ وہ یہاں سے جا نہیں سکتا زرنار نے کہا کہ پھر کیونکر اُسکو اسیر کروں کوئی تدبیر
اے پتلی بتا اُسنے کہا کہ اے زرنار کوئی تدبیر ایسی نہیں ہے کہ جس سے بدون گلیم اُتارے کے تم سے
وہ اسیر ہو سکے آخر خود عاجز ہو کر اپنے کو ظاہر کرے گا اسیر کر لینا مگر اپنی حفاظت رکھنا
زرنار نے یہ سنکے کہا کہ بڑی خرابی ہوئی خیر میں ہی اسکی تدبیر کرونگی یہ کہکر اُس پتلی کو رخصت
کیا اور پھر خواصوں کو حکم دیا کہ جا کر تلاش کرو چنانچہ سب خواصیں پھر باغ بھر میں تلاش کرنے لگیں
راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہوئے ہیں گلیم اوڑھے کہ سیوتی
اُس درخت کے قریب تلاش کرتی ہوئی آئی چونکہ وہ مقام پوشیدہ تھا اُسکو پیشاب بھی
معلوم ہوتا تھا یہ کمر بند کھول کر زیر درخت بیٹھ گئی پیشاب کرنے لگی خواجہ نے پلٹ کر
ایک حباب مارا کہ اُسکے منہ پر پڑا وہ بیہوش ہو کر گری خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر انبار میں
پتیوں کے پوشیدہ کر دیا اُسکے کپڑے اُتار کر خود پہن لیے اور آئینہ سامنے رکھکر اُسکی صورت

اپنی سی بنائی اور خود اسکے کپڑے پہن کر ایک نارنگی ہاتھ میں لے کر اُس درخت کی طرف ہنستے
ہوئے چلے یہ کہتے ہوئے کہ پریشان ہوگئی اور کہیں نہ پتہ نہ نشان یہ کہتی ہوئی سیبوتی نقلی بارہ دری
میں آئی زنار نے کہا کہ کیوں سیبوتی عمرو عیار کا پتہ ملا وہ کہیں ملا سیبوتی نے کہا کہ ملکہ ہم سبکی
سب تلاش کرتے کرتے عاجز ہوگئیں ہم کو اُس موئے مونڈی کاٹے جوانا مرگ سیاربان زادے
حرامزادے کا نشان بھی نہیں ملتا ہے کہ کدھر غائب ہوگیا ہے زنار نے کہا کہ بھلا ابھی نہ ملا ابھی مل
جائے گا سیبوتی یہ کہتی ہوئی قریب ملکہ کے آئی کہ مارے تلاش کرتے کرتے تھک گئی خداوند سامری
اُسکو غارت کریں جیسا ہم کو پریشان کیا ہے جب قریب زنار آئی زنار نے دیکھا کہ سیبوتی کے
ہاتھ میں ایک نارنگی ہے نارنگی کو دیکھ کر زنار نے کہا کہ اے سیبوتی یہ نارنگی کہاں سے لائیں کس
درخت سے توڑی ہے سیبوتی نے جواب دیا کہ میں جو اُس حرامزادے کو تلاش کرتی ہوئی مشرق
کے کونے کی طرف گئی وہاں جو چند درخت نارنگی کے لگے ہوئے ہیں انھیں میں سے ایک درخت
میں یہ نارنگی لگی ہوئی تھی مگر اور سب خام تھیں یہ پختہ ہوگئی لال لال اچھی معلوم ہوئی میں نے
ہاتھ بڑھا کر توڑ لی اُسے سونگھتی ہوئی آپ کی خدمت میں چلی آئی ذرا ملکہ ملاحظہ فرمائیے کیسا
عمدہ خوشبو ہے زنار نے خوش ہو کر کہا کہ اے سیبوتی تین برس ہوئے ہیں کہ میں نے ان درختوں کو
بڑی محنت و مشقت سے بویا تھا اور بہت روپیہ صرف کر کے منگایا تھا مجھکو تو اُنکے بار ور
ہونے کی بڑی امید تھی خداوند نے میری آرزو پوری کی اور امید بر آئی کہ اسمیں پھل لگا اے سیبوتی
ذرا میں بھی دیکھوں سیبوتی بولی کہ اے ملکہ کب سے اسمیں پھل نہیں آیا تھا جو آپ کو امید
تھی ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے انکو لگایا تھا تو سیبوتی بڑی محنت کی ہے میں نے اُن پر
سیبوتی نے جواب دیا کہ اسی سبب سے اُسکے بارور ہونے کی زنہار آپ کو خوشی ہوئی اور
تھی زنار نے کہا کہ ہاں بس سیبوتی قریب آکر بیٹھ گئی اور وہ نارنگی سامنے زنار کے رکھدی
اُس خوشی سے زنار نے اُس نارنگی کو ہاتھ میں لیا اور سونگھنے لگی اور دبانے لگی ذرا جو کس کر
ہاتھ پڑتا ہے اُس نارنگی سے تڑاق سے صدا پیدا ہوئی اور ایک شعلہ بلند ہوا زنار کے دماغ میں
پہونچا اُسکا پہونچنا تھا زنار جب تک سنبھلے سنبھلے کہ چھینک آئی اور وہ بیہوش ہو کر گری اُسکا
گرنا تھا کہ سیبوتی جھپٹ کر اپنے مقام سے اُٹھیں نعرہ کیا کہ شہنشاہ عیاران عیار بے بدل دلاور

خنجر گذار در سینہ تراشندہ کافران منم برندہ جادوگران منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار کہ گذارم کہ
زردست من زندہ و سلامت بدر روی یہ نعرہ کرکے اور خنجر کو تیغ کر اب قریب زنار کے آئے اور
آتے ہی قصد کیا کہ خنجر مار کر کام اسکا تمام کرون اور قصہ پاک کرون جیسے ہی خنجر علم کیا تھا کہ اتفاق
سے زمین شق ہوئی آگے ہی اُس پتلی نے ایک ہاتھ سے سیوتی نقلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ او
ساربان زادے حرامزادے تو نے غضب کیا تھا کہ ملکہ کو قتل کیا ہوتا اب کہان جانے گا یہ کہکر خواجہ
یعنی سیوتی نقلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ مین اُس پتلی کے پچکاری تھی وہ اُسنے منہ پر زنار
کے ماری سکا پڑنا تھا کہ زنار کو ہوش آیا جیسے ہی زنار نے آنکھ کھولی پتلی نے پکارا کہ اے ملکہ ہوشیار
ہو جیسے لیجیے یہ ساربان زادہ حاضر ہے اسنے غضب کیا تھا کہ سیوتی کی صورت بنکر اور بیہوشی
کی نارنگی آپ کو دے کر بیہوش کیا جب آپ بیہوش ہو گئین تو خنجر لیکر چلا کہ قتل کرون وہ تو مین نے
آکر آپ کو بچا لیا ورنہ یہ تو اپنا کام کر چکا تھا یہ سیوتی نہین ہے خواجہ عمرو عیار ہے بڑی چالاکی کی تھی
یہ سُننا تھا کہ زنار گھبرا کر اٹھی اور کہا کہ کہان ہے اُس پتلی نے جواب دیا کہ ادھر ملاحظہ فرمایئے زنار
نے دیکھا کہ میری سحر کی پتلی جسکو مین نے اپنی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا وہ سیوتی کا ہاتھ
پکڑے کھڑی ہے زنار نے یہ اسم سحر پڑھکر جو دم کیا تمام رنگ و روغن عیاری کا مثل کافور کے
اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی زنار نے جو دیکھا تو خواجہ عمرو کو پایا بس برہم ہو کر کہا کہ کیوں کہنا
تھا کہ لا مین نے خواجہ کے پانون پکڑ لیے زنار نے اُس پتلی سے کہا کہ اب تو اسکو چھوڑ کر جا اب
یہ جا کہان سکتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ پتلی خواجہ کا ہاتھ چھوڑ کر غائب ہو گئی زنار نے کہا کہ
او ساربان زادے پہلے تو نے وہ دھوکا اور فریب دیا کہ مین گویا ہون گو مجھکو یقین نہ تھا کہ تو کون
ہے مین جانتی تھی کہ تو دھوکا دے رہا ہے تو عمرو عیار ہے مگر صرف اس غرض سے کہ دیکھون کہ تو کرتا
کیا ہے مین نے سب بندوبست کر کے تجھکو رہا کر دیا چنانچہ تو نے پہلا حربہ میرے اوپر وہ کیا کہ
شراب مین بیہوشی ملا کر دی اگر مین اپنا بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو شراب پی کر بیہوش جاتی
چونکہ مین پہلے ہی ہوشیار تھی اُس سے بچی دوسرا حربہ یہ کیا کہ میری خواص خاص کی صورت
بنکر آیا بیہوشی کی نارنگی دے کر مجھکو بیہوش کیا چونکہ مین پورے طور سے تیری عیاریوں اور
مکاریوں سے آگاہ تھی بس میں نے اسکا بھی بندوبست کر لیا تھا اس تیسرے حربے سے بھی خداوند

نے بچایا بلکہ مجھکو میرا قیدی بنایا کیونکہ تو تو قعر دے کر رہا ہو گیا تھا تیرے ہاتھ سے رہائی [illegible] ہونا تھا اور
میری تقدیر میں تیرے ہاتھ سے بچنا تھا کہ یہ صورت پیدا ہوئی اب بتا کیونکر میرے ہاتھ سے رہا ہوگا
اور کیونکر اب اپنی جان بچائے گا اب تو میں تیرے فریب میں آنے والی نہیں ہوں [illegible] بتا کہ تو نے
میری سیہوتی کو کیا کیا خواجہ نے جب دیکھا کہ میرا راز افشا ہو گیا اور اس [illegible] سبب [illegible]
کہہ دیا اور تم ظاہر بھی ہو گئے اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اس طور سے بند و بست کر چکی ہے تو اسکا [illegible]
کرتا اور کوئی تدبیر ہوتی اور کسی طریقہ کی عیاری ہوتی کا ہے کو مبتلائے بلا ہوتے خیر جو مقدر میں
لکھا ہے وہ پیش ضرور آئے گا مگر اب ملکہ کسی فریب میں نہ آئے گی اور اب کوئی دھوکا کھا نہیں سکتی
اب اسکے پھندے سے نکلنا اور رہا ہونا محال ہے یہ بیجا خیال ہے بجز تو نہ رہائی ہوگی سوا اسکے [illegible]
شئے کے دوسری شئے نظر نہیں آتی ہے میں نے تو بھولے سے بھی بُری شئے کا نام تک نہیں لیا نام [illegible]
تو شئے دیگر ہے دل میں خیال تک نہیں لایا پھر کیوں اُسکا سامنا ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے جو اس شئے
اُسکا سامنا ہوتا ہے ای کریم تو اپنے وعدہ کو پورا کر تا مجھکو اس بلا سے نجات دے یہ کہہ کر فکر کرنے
لگے کہ کیا تدبیر کروں کیا دھوکا دوں سوچتے سوچتے ایک فریب خیال میں آیا اور دل سے کہا
کہ فریب دیتا ہوں اگر چل گیا تو مار لیا ورنہ پھنسے تو ہوئے ہیں یہ دل سے یقین کرکے کہا کہ ای
ملکہ عالم جو آپ نے فرمایا بہت درست اور بجا ارشاد کیا میں نے ضرور آپ کو دھوکا اور فریب
دیا واقعی آپ میرے دھوکے اور فریب میں نہ آئیں میں نے سنا تھا کہ آپ بڑی زبردست ساحرہ
ہیں تو اس امر کا خیال ہوا کہ ذرا آپ کے سحر کا امتحان کروں یہ بھی سنا تھا کہ آپ بہت
ہوشیار ہیں تو ہوشیاری کا بھی امتحان ہو جائے جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا واقعی نہ کوئی ساحرہ
آپ سے سحر میں عہدہ برآ ہو سکتا ہے نہ کوئی عیار آپ پر عیاری کر سکتا ہے جو عیاری کریگا
مثل میرے اسیر ہو جائیگا ای ملکہ عالم میں ایسا ہی قدردان اور صاحب لیاقت تلاش کرتا
تھا حمزہ کے ہاتھوں بہت پریشان ہوں تین روپیہ ماہواری سے زیادہ تو وہ نہیں دیتا ہے
اُس پر ہزاروں کام لیتا ہے اور وہ کام کہ جس میں جان کا خوف ہے اسپر بھی کوئی قدر نہیں [illegible]
چونکہ زمانہ میں روزگار مفقود ہے اس سبب سے جو سختیاں گذرتی ہیں سب گوارا کرتا ہوں [illegible]
چھ چھ ماہ تنخواہ چڑھ جاتی ہے جب ملتی ہے ای ملکہ کثیر الاولاد بھی ہوں تین روپیہ میں [illegible]

مگر جبراً قہراً بسر کرتا ہون لہذا اگر آپ مہربانی فرمائین اور مجکو اپنی خدمت مین رکھین تو مین حمزہ
کی نوکری کو ترک کرون اور آپ کی خدمت مین تمام عمر جو کہ باقی ہی بسر کرون واقعی آپ سا قدردان
نہ ملے گا مدتون کے بعد تو آپ کی قدمبوسی ہوئی ہی اب مین کہان جاؤنگا صرف اس غرض سے
مین نے یہ فکرین کین کہ آپ نے جو فرمایا تھا کہ اگر تو مجکو دھوکا دے گا یا مجھ سے فریب کریگا
تو سب میرے اوپر ظاہر ہو جائے گا چنانچہ جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اب مین
آپ سے اقرار کرتا ہون اور اس امر کا نوشتہ لکھے دیتا ہون کہ آپ کی اطاعت سے باہر
نہ ہونگا آپ کی خدمت سے کسی وقت انکار نہ کرونگا آپ کا حکم بسر و چشم بجا لاؤن گا بلکہ
دین اسلام کو ترک کرونگا کیونکہ مجھ پر ثابت ہو گیا کہ یہ دین برحق نہین ہی بلکہ باطل ہی
سامری پرستی دین برحق اور مذہب حق ہی زنار نے تیوری بدل کر اور برہم ہو کر جواب دیا کہ او
ساربان زادے تو پھر فریب مجکو دیتا ہی وہ وقت گذر گیا جو مین نے تجکو رہا کر دیا ہی لاحول ولا
قوۃ الا باللہ تو کبھی جو دین اسلام کو ترک کرے اگر کوئی ہزار مرتبہ تجکو قتل کرے اور پھر زندہ
کرے اور یہ کہے کہ تو دین اسلام کو ترک کر تو کبھی تو ایسا نہ کرے گا اور نہ تو اسی طور سے حمزہ
کی رفاقت و نوکری ترک کرے گا یہ فقرہ اب اور کسی کو دے جو کہ بالکل احمق اور نادان ہو
مین ایسی احمق نہین ہون جو تیرے فقرہ مین آجاؤن بس لے بس زیادہ بیہودہ نہ بک خاموش
رہ اب تیرا رہا ہونا محال ہی مین تجھے بدون قتل کیے اب نہ مانونگی تو نے کوئی دقیقہ میرے
ہلاک کرنے مین باقی نہ رکھا تھا مین اپنی عقلمندی اور ہوشیاری سے بچی ورنہ تو تو کام تمام
کر چکا تھا اب پھر فقرہ دیتا ہی یہ کسی نادان کو دھوکا دے اور اس سے یہ تقریر کر اب جلد
یہ بتا کہ تو نے میری سیموتی کو کیا کیا خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ
مین آپ کی اطاعت کرونگا اب آپ کے پاس سے کہین نہ جاؤنگا ایک پل کو جدا نہ ہونگا
اگر آپ کے حکم کی پابندی نہ کرون جو چور کا حال ہوتا ہی وہ میرا حال کیجیے گا بلکہ قتل فرمائیے گا
اگر مین اسوقت پھر عذر و معذرت کرون ایک نہ سماعت فرمائیے گا زنار نے کہا کہ جو کچھ
تو کہتا ہو مین اب تیرے کہنے پر کبھی عمل نہ کرونگی اب تیرے فقرہ مین نہ آؤنگی اب ہرگز ہرگز دھوکا
نہ کھاؤنگی بس اب بیکار تقریر نہ کر سچ بتا کہ میری سیموتی کو کیا کیا خواجہ نے دیکھا کہ یہ

کسی طور سے راہ پر نہیں آتی ہے اب رہائی غیر ممکن ہے خیر جو مرضی خدا وہ مالک و مختار ہے لیکن تو وعدہ
پر وعدہ کیا ہے کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ موت کا خواستگار نہ ہوگا اُسوقت تک
تیری قضا نہ آئے گی وہ صادق الوعد ہے اپنے وعدہ کو بھولا نہ ہوگا بس کیا خوف ہے کوئی ذریعہ کی
صورت وہ رہائی کی نکالے گا یہ دل سے باتیں کر کے خواجہ نے زنار کی طرف دیکھکر کہا کہ اے
ملکہ آپ جو بار بار سیوتی کو دریافت فرماتی ہیں کہ کیا کیا سیوتی کہاں سیوتی کو میں کھا گیا
لیکن مزے کا گوشت تھا کہ میں تعریف نہیں کر سکتا ہوں آپ بیکار اُسکو دریافت فرماتی ہیں اب
اُسکا پتہ ملنا دشوار ہے وہ ہضم بھی ہوگئی ہے زنار نے یہ سُنکے کہا کہ کیا تو آدم خوار ہے میری تو سیوتی کو
کھا گیا اگر میری سیوتی کو کھا گیا ہے تو میں تجکو کھا جاؤنگی تو نے بڑا غضب کیا کہ سیوتی کو کھا لیا
ارے موئے یہ کیا کیا تو بڑا شوخ ہے یہ امر تجھ ہی میں دیکھا کہ تو انسان کو کھا گیا خواجہ نے جواب دیا
کہ پھر کیا کرتا میں تین دن سے بھوکا تھا میں نے اُسکو کھا لیا اُسکا گوشت بھی مزے کا معلوم
ہوا زنار نے کہا خیر اگر تو اُسکو کھا گیا ہے تو کھا جا میں تیرا کام تمام کرتی ہوں یہ کہکر آواز دی کہ اے
شبو و سوسن و نسترن و یاسمن کہاں ہو یہاں آؤ میں نے اُس ساربان زادے حرامزادے
کو اسیر کر لیا مگر ایک غضب اُسنے کیا کہ میری پیاری سیوتی کو کھا لیا یہ سننا تھا کہ سب کی سب خواصیں
جو کہ باغ میں عمرو عیار کو تلاش کر رہی تھیں یہ سنتے ہی کہ ملکہ نے عمرو عیار کو اسیر کر لیا ایک مرتبہ
بارہ دری میں آئیں یہاں آکر دیکھا کہ ملکہ مسند پر جلوہ گر ہے اور سامنے قید سحر میں مبتلا خواجہ عمرو
عیار بیٹھا ہوا ہے ملکہ اُس سے کہہ رہی ہیں کہ میری سیوتی کو بتادے وہ کہہ رہا ہے کہ میں کھا گیا ہوں
کہاں سے سیوتی کو لاؤں میری خوراک انسان ہے میں ہزاروں آدمی کھا گیا ہوں جب تک
میں انسان کا گوشت نہیں کھاتا ہوں اُسوقت تک میرا شکم نہیں بھرتا ہے آج کئی دن سے میں نے
کوئی انسان نہیں کھایا تھا از حد بھوکا تھا کھا گیا بس سب خواصیں و مصاحبیں آکر جمع ہوئیں
زنار نے اُن سے کہا کہ سُنا تم نے یہ سیوتی کو کھا گیا اُنھوں نے جواب دیا کہ یہ باتیں بناتا ہے
بھلا یہ سیوتی کو کیا کھا گیا ہوگا کہیں انسان انسان کو کھاتا ہے یہ جانوروں کا طریقہ ہے اور انسان
جانوروں کی خوراک ہے یہ ان کو ستاتا ہے اس حرامزادے کو آپ نے اسیر کیونکر کیا کیونکہ یہ تو
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا تھا ظاہر کیونکر ہوا زنار نے کہا کہ تم سب کی سب پھر میرے کہنے سے

تلاش کو اس نا عیار کے نکلین مین یہان اکیلی رہی کیا دیکھتی ہون وہ جو نارنگی کے درخت مشرق
کے گوشہ کی طرف لگے ہوئے ہین اُدھر سے سیبوتی ہنستی ہوئی چلی آتی ہے ایک نارنگی ہاتھ مین ہے
یکبارگی زنار نے کہا اے میری سیبوتی تیری کس کس بات کو یاد کرون بس یہ حرامزادہ سیبوتی
کی شکل پر ہنستا ہوا میرے پاس آیا اور کہا کہ اے ملکہ عمرو عیار کو تلاش کرتے کرتے تھک گئی
کہین پتہ نہ چلا آخر عاجز ہو کر چلی آئی وہ جو مشرق کی طرف نارنگی کے درخت لگے ہین وہان جو گئی
تو یہ نارنگی انمین لگی ہوئی تھی جبھی معلوم ہوئی مین توڑ لائی ہین یہ سُنکے بہت خوش ہوئی کیونکہ
جب سے اُن درختون کو لگایا تھا اُس دن سے آجتک بارور نہ ہوئے تھے مجکو اُنکے بارور ہونے
کی خوشی تھی یہ حرامزادہ میرے پاس آکر سیبوتی کی شکل پر خوش خوش بیٹھ گیا نارنگی میرے
سامنے رکھدی مین وہ نارنگی اٹھاکر سونگھنے لگی وہ نارنگی خود بخود شق ہوئی اُس سے کچھ غبار نکلا
جبتک مین سنبھلون سنبھلون کہ چھینک آئی پھر مجکو خبر نہین کہ کیا ہوا یکایک مجکو ہوش آیا تو
اپنے سحر کی پتلی کو اپنے برابر پایا مین نے دیکھا کہ وہ سیبوتی کو پکڑے کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے کہ او حرامزادے
تو نے غضب کیا تھا کہ ملکہ کو قتل کر ڈالا ہوتا مین حیران ہوئی کہ یہ پتلی کیا کہہ رہی ہے اُسنے کہا
کہ اے ملکہ ہوشیار ہو اور خبردار ہو لو یہ عیار بان زادہ موجود ہے اور سیبوتی کی صورت بنکر
آیا تھا اسنے بیہوشی کی نارنگی آپ کو دے کر بیہوش کیا اور قتل کرنے کو خنجر لے کر چلا کہ مین نے
زمین سے نکل کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا آپ کو ہوشیار کیا یہ جو اسنے کہا مین نے جو سحر کیا سب
رنگ و روغن اُتر گیا یہ اپنی صورت پر آگیا مین نے اُس کو مبتلائے سحر کیا زمین نے پکڑ لیا قید
سحر جس پر اسکے آراستہ کی اب جو یہ بیٹھا ہے اس سے سیبوتی کو دریافت کیا تو اسنے کہا کہ
مین قتل کیا اے شبو اور حسن پیکر یہ دھوکا دیتا تھا کہ مین آپ کی اطاعت کرونگا مجکو رہا فرمایئے
بھلا اب مین کب اسکے فند دمین آتی ہون یہ ترک اسلام بھی کرے تب بھی مین اسکو
بدون قتل کیے نہ چھوڑون سوسن نے جواب دیا کہ اے ملکہ اب ایسا غضب نہ کرنا کہ اسکو
رہا کرنا ورنہ یہ آفت برپا کرے گا اسکا رہا ہونا بہت ہی غضب ہے ملکہ نے کہا کہ کیا
مین ایسی نادان ہون جو اسکو رہا کردونگی تو یہ گا بہت خوب ہے مگر مین ایسے گانے سے
باز آئی کہ جس مین جان کا خطرہ ہو سوسن نے کہا کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ چکنت پڑے ایسا

سونا کہ جس سے تو نے مین کانا لس اب رہا نہ ہو بالائے ضرور اسکو قتل فرمائیے مین ایسے لگانے سے
باز آئی ہماری وہی لگانے والیاں کیا کم ہین جو اسکو زندہ رکھین اسلئے زندہ رکھنے مین ضرر ہی زنار نے
کہا تم بیکار مجکو نصیحت کرتی ہو مین کبھی نہ رہا کرونگی بدون قتل کیے ہوئے مگر مین سیبوتی کو کیونکر
اس سے لون یہ ضرور اسکا فقرہ ہو کہ مین کھا گیا نسترن نے کہا کہ ای ملکہ ایک امر میرے خیال
مین آیا ہو یقین ہو کہ ضرور میرا خیال درست ہو زنار نے کہا کہ بیان کرو نسترن نے جواب دیا کہ
ای ملکہ میرے خیال مین یہ آتا ہو کہ جس طرف سے یہ سیبوتی کی صورت بنکر نکلا تھا اُسی درختون کے
ضرور مین سیبوتی کو تلاش کرین شاید سیبوتی وہان ہو اُسکو پوشیدہ کر آیا ہو کیونکہ آج تک کسی انسان
نے انسان کو نہین کھایا ہو ملکہ نے کہا کہ سچ کہتی ہو جاؤ تلاش کرو بس نسترن و سوسن و یاسمن
تینون خواصین اُن درختون مین آئین اور تلاش کرنے لگین تلاش کرتے کرتے ایک انبار کے قریب
جو کہ پتیون کا تھا پہونچین اُسکو جو دیکھا اُسکے اندر سے سیبوتی نکلی کہ بالکل برہنہ تھی نسترن
نے سوسن سے کہا کہ کیون میری رائے نے غلطی نہ کی سیبوتی نکلی یا نہین ملکہ کو یقین تھا کہ
کھا گیا ہو بھلا یہ بھی کہین ہوا ہو کہ آدمی آدمی کو کھا جائے سوسن نے کہا کہ ہان اسوقت تو
تم نے بڑی عقلمندی کی آخر سیبوتی کو اُٹھا کر ایک کمرے مین سب کی سب لائین اُسکو کپڑے
پہنائے اب پانی وغیرہ چھڑک کر ہوشیار کیا اُسکو جو ہوش آیا تو اپنے کو ایک کمرے مین پایا
اور نسترن و سوسن و یاسمن کو اپنے گرد دیکھا حیران ہوکر کہا کہ تم لوگ کیون میرے گرد ہو نسترن
نے کہا کچھ تم کو خبر بھی ہو کہ تم پر کیا گذری تم فلان مقام پر خشک پتیون کے انبار مین برہنہ
بیہوش پڑی ہوئی تھین ملکہ تمھارے لیے رو رہی ہین سیبوتی نے کہا کہ کس نے مجکو بیہوش
کیا اور برہنہ کیا مین تو عمرو عیار کو تلاش کرتی ہوئی اُس طرف گئی تھی وہان مجکو پیشاب لگا مین
پیشاب کرنے بیٹھی پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا اب جو ہوش آیا اپنے کو یہان پایا ہان یہ امر
ضرور ہوا تھا کہ کسی نے میرے منھ پر پتھر مارا تھا کہ جسکے پڑتے ہی مین اپنے آپ سے جاتی رہی
نسترن نے کہا کہ ای سیبوتی بڑا غضب ہوا تھا کہ وہان عمرو عیار موجود تھا اُسنے تمکو بیہوش
کیا اور برہنہ کرکے تمھاری صورت بنکے اور تمھارے کپڑے پہن کر ملکہ کے پاس گیا [illegible]
امیر نارنگی دے کر بیہوش کیا چونکہ ملکہ بندوبست کر چکی تھین ادھر عمرو نے خنجر قتل [illegible]

ادھر ملکہ کی سحر کی پتلی نے نکل کر عمرو کو گرفتار کر لیا اور ملکہ کو ہوشیار کر دیا ملکہ نے ہوشیار ہو کر عمرو
کو پکڑ لیا پھر پتلی چلی گئی اب عمرو ملکہ کے پاس قید ہے ملکہ نے جو تم کو عمرو سے پوچھا اُسنے کہا کہ مین
کھا گیا ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا ملکہ نے ہم سب کو پکارا کیونکہ ہم عمرو کو باغ مین تلاش کر رہے تھے
ملکہ نے پکارا ہم سب کی سب ملکہ کے پاس آئین تو خواجہ کو اسیر پایا عمرو نے پھر نقرہ دینا چاہا
تھا ملکہ سے کہا تھا کہ آپ مجبور ہا گر زمین مین آپ کی اطاعت کرونگا ملکہ نے قبول نہ کیا بس ملکہ
نے سب حال ہم سے کہا مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرے خیال مین آتا ہے کہ لوا سیبوتی کو
اُن درختون مین جاکر تلاش کرین جدھر سے یہ آیا تھا سیبوتی بن کے ملکہ نے کہا کہ جاکر تلاش
کرو اب جو تلاش کیا تجکو بیہوش پڑا ہوا پایا یہان اُٹھا کر لائے کپڑے پہنائے ہوشیار کیا چلو ملکہ
کے پاس ملکہ کو بڑا صدمہ ہے سیبوتی نے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا افسوس اُس مونڈی کاٹے
نے مجکو برہنہ دیکھ لیا مجکو تو شرم آتی ہے اُسکے سامنے جاتے ہوئے نسترن نے جواب دیا
کہ شرم کس امر کی جو تمھارے پاس ہے وہ اُسکی مان کے بھی پاس ہے بس اگر اُسنے دیکھ لیا تو کیا
نقصان ہے کونسا مرد ایسا ہے جو عورت کے اعضا اور حالت سے آگاہ نہین ہے یا عورت
مرد کے اعضا و حالت سے واقف نہین ہے صرف یہ آنکھ کا لحاظ ہے ورنہ عورت مرد کے سامنے
خواہ پہنے ہوئے ہو مگر برہنہ ہے اسی طور سے مرد اگر کپڑے پہنے ہو عورت کے روبرو برہنہ ہے
پس برہنہ دیکھا تو کیا ہوا سیبوتی نے کہا کہ خیر چلو بس سیبوتی کو اپنے ہمراہ لے کر نسترن
و سوسن و یاسمین بارہ دری مین آئین یہان زنار خواجہ عمرو سے کہہ رہی تھی اے عمرو سچ سچ
بتادے کہ سیبوتی کو کیا کیا خواجہ عمرو یہ فرما رہے ہین کہ مین کھا گیا ہون بیکار نسترن و
سوسن تلاش کرنے گئی ہین وہ میرے پیٹ مین ہے وہان کہان دل مین کہہ رہے تھے کہ اگر
اُس انبار مین تلاش کیا تو مل گئی مین جھوٹھا ہونگا زنار کہہ رہی ہے کہ اے عمرو اب تیری رہائی
غیر ممکن ہے خواہ تو سیبوتی کو بتا خواہ نہ بتا اگر سیبوتی مل بھی جائے گی تو بھی مین تجکو قتل
کرونگی کیونکہ تونے بڑے بڑے ظلم و ستم کیے ہین سامری پرستون پر تونے رحم نہین کھایا
انکو ترسا ترسا کر قتل کیا ہے عمرو جواب دیتے ہین اے زنار تیری کیا مجال ہے جو تو مجکو قتل
کرسکے ہمارا خدا ہم کو بچائے گا کیونکہ اب ہم کو یقین ہو گیا ہے کہ یہ چھوڑے گی نہین رہائی غیر

ممکن ہی پھر تم کیوں خاموش ہو رہو جو میں آئے دو کے واب جو زنار نے کہا کہ اے عمرو میں تجکو ذرا قتل
کرونگی عمرو نے جواب دیا کہ تیری کیا طاقت ہی جو تو مجکو قتل کر سکے تو میرا ایک موے بھی نہیں کم
کر سکتی ہو ورنہ میرے خداوند ہیں انکی کیا حقیقت ہی ان پر لاکھ لاکھ لعنت ہی اور دیکھ کہ میں
رہا ہونیگا . مجکو قتل کرو تیا تو میرے ہاتھ سے ماری جائے گی خواجہ ہزاروں گالیاں اور لعنت
کر رہے ہیں اور وے رہتے ہیں کہ زنار پر ہم ہو رہی تھا اور کہہ رہی ہی کہ جب تک نسترن سیبوتی کو
نہیں آتیتی ہو سیبوتی کو تلاش کرنے اُسوقت تک میں تجکو قتل نہ کرونگی اور عمرو ہ آگئیں میں سے
تجکو قتل کر ڈالا زنار یہ کہہ رہی تھی کہ نسترن وغیرہ سیبوتی کو لیے کر سامنے سے دکھائی دیں
نسترن نے پکار کر کہا کہ ملکہ آپ پریشان نہ ہوں میں سیبوتی کو لائی ملاحظہ فرمائیے یہ سیبوتی
موجود ہی زنار نے پشت کر دیکھا سیبوتی کو جو زندہ پایا جان میں جان آئی سیبوتی کو دیکھ کر اُس
سے کہا کہ کیوں او نا ہنجار تو تو کہتا تھا کہ میں سیبوتی کو کھا گیا یہ کہاں سے آئی عمرو نے کہا
کہ ہاں میں تجکو بناتا تھا اور پریشان کرتا تھا بھلا میں کوئی آدم خوار ہوں اب تجھ سے ہاں کہ لڑا
تو تیرا جی چاہے وہ کر مجکو رہا دے نہ پریشان کر میں تجکو ضرور قتل کرونگا افسوس اس امر کا ہی کہ تو
میرے ہاتھ سے بچ گئی اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ تو یہ تدبیر کر چکی ہی تو میں تجکو قتل نہ کرتا بلکہ نذر
زنبیل کر لیتا اور گلیم اوڑھ کر پھر غائب ہو جاتا میرا کوئی کیا بناتا یوں ہی سر پٹک پٹک کر سب
رہ جاتیں مگر دھوکا کھایا خیر جاتی کہاں ہی مجکو تو کوئی قتل کر ہی نہیں سکتا ہی کیونکہ میرے خدا
سے اور مجھ سے اقرار ہی کہ جب تک تم تین مرتبہ موت کو اپنے منھ سے نہ طلب کروگے اُسوقت
تک تم کو موت نہ آئے گی تم نہ مروگے بس میں نے موت کو طلب بھی نہیں کیا ہی تو
میں مروں اور میرا خدا صادق الوعد ہی وہ اپنے وعدہ کو خلاف نہ کرے گا میرا قتل ہونا کیسے
ممکن ہی موت کو یاد کرنا تو شی دیگر ہی اُسکا خیال تک تو دل میں لایا نہیں ہوں میں خواب
میں بھی تو خیال کرتا نہیں ہوں بس کیونکر تو مجکو قتل کریگی لعنت ہی تجھ پر اور تیرے خداوند پر
میں نے ہزاروں مرتبہ ساحروں کو ہلاک کیا اور تجکو بھی ہلاک کرونگا سامری و جمشید بھی کیا
لید ہیں وہ بھی ساحر اور بچہ شیطان تھے زنار نے یہ جو تقریر سُنی بہت غصہ آیا اتنے عرصہ
میں سیبوتی قریب آگئی زنار کو سلام کیا آکر ہاتھ چومے قدموں کو بوسہ دیا زنار نے اُسکو

گلے سے لگایا زنار سیوتی سے محبت زیادہ کرتی ہے اور زیادہ تر الفت کی یہ وجہ ہے کہ سیوتی
ابھی جوان اور ناکتخدا ہے اور زنار سے اُس سے دوسرا معاملہ ہے جو کہ باہم عورتون عورتون مین ہوتا ہے
زنار نے اسی سبب سے سیوتی کو لگا رکھا ہے اُسکی شادی تک نہین کی ہے کہ اگر شادی کردونگی
یہ شوہر کے گھر چلی جائے گی مجکو تکلیف ہوگی دوسرے اُسکو دوسرے امر کی لذت ہوگی پھر
یہ میرے کام کیون آنے لگی یہ وجہ ہے جو زنار نے اسکی شادی نہین کی اور اس سے الفت زیادہ ہے
جب سیوتی آئی اور گلے لگا چکی اُس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب حال کہا اُدھر نسترن
نے کل حال ملنے کا کہا اِدھر خواجہ نے ہزارون گالیان دین یہ برہم تو بیٹھی ہوئی تھی حکم دیا
کہ سیخے گوشت لاؤ اور سیخین لاؤ اور نمک مرچ و روغن لاؤ اور لیمون مین اس حرامزادے ساربان زادے
کے کباب لگا کر کھاؤنگی اور تم سب کو بھی کھلاؤنگی یہ جو حکم دیا فوراً شبو و نسترن نے لا کر
گوشت انبار کر دیے اور نمک مرچ و لیمون و روغن و سیخین لا کر رکھدین کوندون پر آگ ڈالدی
اور دہکا دیے زنار نے ایک سیخ مین کپڑا لپیٹا اُسکو گھی مین رکھا اور ایک مین کپڑا لپیٹ کر
نمک مرچ مین رکھا لیمون کاٹ کر ڈالا خواجہ خاموش کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین مجبور ہین
خدا سے دعا کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ تو ہی حامی و مددگار ہے تو ہی اسکے شر سے بچانے والا
ہے مین نے تو بھولے سے بھی بری شے کا نام نہین لیا ہے یہ کیا سامان ہے خداوند کریم سے دعائین
کر رہے ہین اُدھر اُس لکاتہ نے ایک اپنے سر کا بال وبال جان کر توڑا اُس پر کچھ اسم سحر دم
کر کے بالائے آسمان پھینکا کہ یکایک ایک زنجیر آہنی بنکر آسمان سے لٹکی زنار نے اشارہ کیا
وہ زنجیر خواجہ کی کمر مین لپٹ گئی اور خواجہ کو لٹکا لیا زمین سے گز بھر بلند ہوگئی زنار نے سحر
اُٹھا لیا تھا زمین نے خواجہ کو چھوڑ دیا تھا جب خواجہ لٹک گئے مثل طائر بے بال و پر کے
اُسوقت زنار نے خواصون کو حکم دیا کہ تمام کوئلے دہکے ہوئے اسکے نیچے رکھدو تاکہ اسکو
گرمی پہونچے اور تیر و کمان لے کر بیٹھو جب مین تیر لگاؤن تم سب بھی تیر لگانا جب جب
تیر کا زخم اسکے جسم پر پہونچے گا مین نمک مرچ چھڑکونگی اور گھی اسی طور سے اسکو بریان کرونگی
جب یہ بریان ہوجائے گا تو اسکی بوٹیان کارد سے کاٹ کاٹ کر کھاؤنگی سب نے کہا
کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہے کہ اُن سب نے یہ موجب کہنے زنار کے وہ دہکے ہوئے

کو لے جو کہ آتش بہنم ست گم نشت خواجہ کے پیچھے تھے اسکا دیے خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ تمام دنیا بھر کی
آگ ہے کہ جس بیچ میں لٹکا ہوا ہون جو موئے تھے جلے جاتے تھے ہلاک کر دعا کرنے لگے اودھر سب
خواہین زنار کی تیر و کمان لے کر برابر زنار کے بیٹھین بس زنار نے تیر کمان مین جوڑ کر خواجہ
کو تاک کر رہا کیا اسکا رہا کرنا تھا کہ سب خواہون نے بھی رہا کیا خصوصاً سب ہوتی نے سب
سے پہلے کیونکہ یہ سب سے زیادہ جلی ہوئی تھی گو سب خواہین خواجہ سے جلی ہوئین تھین
کیونکہ خواجہ نے سب کو پریشان کیا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ پر برابر سے چالیس تیر پڑے
اور چالیس زخم آئے جب زنار تیر لگا چکی اسنے شبو نسترن سے کہا کہ ذرا آگ دہکا دو اور جو
اسنے اُس سیخ کو اٹھایا کہ جو کہ نلی مین رکھے ہوئے تھی اور اسمین کپڑا بندھا ہوا تھا خواجہ کے
ان زخمون پر لگانا شروع کیا اور نلی سے زخمون کو تر کرنا شروع کیا جو کہ تیر سے لگائے تھے بعد
نلی کے تر کرنے کے اسنے نمک مرچ و لیمون ان پر دو مرتبہ سیخ کے ذریعہ سے لگایا ادھر
نسترن و شبو نے آگ کو دہکایا خواجہ مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے ایک تو زخمون
کی تکلیف دوسرے آگ کی اذیت تیسرے نمک مرچ کی زحمت خون اُن سے ٹپک رہا ہے
پھر زنار نے تیر و کمان اٹھائی اور قصد تیر لگانے کا کیا ادھر خواجہ نے یہ تکلیف پاکر بدرگاہ
قاضی الحاجات تڑپ کر دعا کی کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز و اے غیاث المستغیثین و اے
ارحم الراحمین میری مدد کر اس بلا سے نجات دے تو صادق الوعد ہے کیا اپنے وعدہ کو فراموش
فرمایا مین نے بُری شے کا نام نہین لیا ہے واسطہ تجھکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ تجھکو انبیا سے
باصفات کا میرے حال پر رحم فرما اور اپنے وعدہ کو پورا کر اے رب العالمین اے فریادرس بیکسان
و دادرس مظلومان جسکو اسکے شر سے پناہ دے تیغ سے اپنے بندہ خاص کو کہ وہ آکر مجاور رہا
کرے اے کریم مین اگر مارا گیا تو دشمن بہت خوش ہونگے دوست غمگین ہونگے حمزہ کو صدمہ
ہوگا یقین ہے کہ وہ جہاد کو ترک کر دین مین آجتک تیری راہ مین بہت لڑا ہون تیرے دشمنون کو
مین نے ہلاک کیا ہے ابھی میرا دنیا سے جی نہین سیر ہوا ہے میرے حال پر رحم فرما واسطہ
تجھکو محمد مصطفےٰ کا یہ دعا کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے رباعی اے کریمے کہ از خزانہ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + کبھی یہ رباعی

زبان پر جاری کرتے تھے یا علی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفےٰ دستے + بحر غم گرفتارم علی مرتضیٰ دستے + زحالات شب معراج دانستم یداللّٰہی + چرا دستم نہ گیری یا علی شیر خدا دستے + کبھی کہتے تھے اگر وشنسار پکارتے ہین جبرئیل کو انجھی حسین بتا مجھو + تین سو برس تک جی سکتے تا ہم سکتے سلمان کو چھڑا یئو + جب جھنجھری دکھیر کی انتظار سے بین چلا ہو + مین منتی کرون ... آگہ سیری یا ... دن دو پر لگا ہو + اب وقت ... ہوا اور ... ہون جو خواجہ نے بلک کر دعا کی کیونکہ ابھی خواجہ کی زندگی باقی تھی پیمانہ عمر لبریز نہین ہو چکا تھا بلکہ زنار شہوت پرست کی قضا آچکی تھی وہ جب ہی تو یہ ظلم وستم خواجہ پر کر رہی تھی خداوند کریم کو کسی کا ظلم وستم پسند نہین آتا ہے نہ وہ ظالم ہے نہ ظلم کو پسند کرتا ہے جہان زیادتی ظلم وستم کی ہوتی دیکھی اسنے ظالم پر بلا ناگہانی نازل کیا اب زنار کے ظلم وستم کی حد ہو چکی تھی اسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا خواجہ نے بلبلا کر جو دعا کی وہ ہاے آسمانی تھے وقت اجابت دعا کا تھا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریاے رحمت الہی موجزن ہوا خواجہ کی رہائی کا زمانہ آپہونچا خداوند کریم کو خواجہ کے حال زار پر رحم آگیا فوراً خواجہ کی رہائی کا سامان پردۂ غیب سے کیا یعنی تحریر کر چکا ہون کہ بادشاہ سابق یعنی سیماے بلند آواز جب کہ صاحبقران سے رخصت ہوکر صحراے عجائب نگار مین گیا تھا وہان جاکر اسنے اپنے ملازمون اور دوستون اور غلامون کو بذریعہ چٹھیون کے اپنے رہا ہونے سے آگاہ کیا تھا اسکے بعد اپنی زوجہ اور فرزند ودختر کو آگاہ کرکے اسنے یہ حکم دیا تھا کہ جبتک یہ لوگ یہان آئین مین صاحبقران کی خدمت مین ہو آؤن اور انکو دیکھ آؤن اور خبر لے آؤن پھر یہان آکر ان سب سے ملونگا اتنے عرصہ مین یہ سب یہان جمع ہوجاینگے تخت سحر پر سوار ہوکر خدمت صاحبقران مین چلا تھا تخت سحر اڑاتے ہوے چلا جاتا تھا قضاے کار واتفاقات روزگار اسکا گذر ادھر سے ہوا جدھر باغ تھا زنار جادو کا جب یہ وہان پہونچا اسکو خیال آیا کہ اس کوہ پر باغ ہے زنار شہوت پرست کا یہ بہن ہے بے ستون جادو کا وہ لگاتا بھی ساحرۂ زبردست اور بڑی سیاہ قلب ہے اور میری گرفتاری مین اسنے بھی بے ستون کو کمک دی تھی اور شریک رہی تھی اگر اسوقت مل جاے اپنے باغ مین تو کیا اچھی بات ہے اس سے بھی سمجھ لون اور خداوند کریم اپنا فضل وکرم کرے

تو قتل کرون اور اسکے جسم ناپاک سے اس دنیا کو پاک کرون اپنے دشمن سے عوض لون یہ خیال کرکے
تخت کو ذرا تھوڑی دیر ٹھہر کر اب تخت کو طرف باغ زنار کے روانہ کیا چونکہ خواجہ پر تشدد زیادہ
تر ہو رہے تھے اور رہائی کا وقت آگیا تھا اور زنار کے قتل کا وقت قریب پہونچ گیا تھا زنار کی
قضا اس بادشاہ کے ہاتھ سے تھی کیونکہ سیماب بلند آواز کا اس طرف سے گذر ہوتا اور اسکے
ذہن مین یہ بات پیدا ہوتی خداوند کریم نے اپنا فضل و کرم کیا خواجہ پر رحم رکھا یہان وہ دستہ
جو کہ زنار نے کمان مین جوڑ چلی تو رہا کرنے کی دیر ہو کہ تیر کو رہا کرکے دوسری مرتبہ خواجہ کو نشانہ
خدنگ کرے اور کہہ رہی کیون حمزہ و عیار مجھکو فقرہ دینے کی سزا پائی اور سارے حرون کو قتل کرنے کی
اسی طور سے وہ بھی تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوئے ہین اور مجھکو رحم نہ آیا تیرے خدا نے اسوقت
تیری کمک نہ کی تو تو کہتا تھا کہ میرا خدا مجھکو بچا لیگا اور مین تجھکو قتل کرونگا اب تو تو ہی قتل ہوتا
ہے اور مین زندہ بچتی ہون خواجہ یہ اسکی تقریر سن رہے تھے اور خاموش دعا کر رہے تھے اور کہہ
رہے تھے کہ الٰہی اب تو یہ تکلیف نہین اٹھ سکتی ہے اسکی طعنہ آمیز تقریر کی برداشت ہوسکتی
ہے جلد میرے حال پر رحم فرما اور بھیج کسی کو کہ اسکی سرکوبی کرے اور مجھکو رہا کرے اپنی قدرت کا
تماشہ دکھا اور مجھکو رہا فرما خواجہ نے ادھر یہ دعا کی اور آنکھوں سے اشک حسرت گرے اُدھر
اُس [illegible] نے کمان کو کھینچا سہ پر کی اُسکا چلہ کو کھینچا تھا کہ برابر [illegible] سب کمانین کھنچین ادھر
کمانین کھنچین اُدھر سیماب بلند آواز تخت کو اُڑا کر اُس باغ مین آکر پہونچے بالائے ہوا تخت
کو قائم کرکے باغ کی طرف دیکھا کیا تماشہ نظر پڑا دیکھا کہ زنار شہوت پرست کرسی پر بیٹھی
ہوئی ہے سامنے میز رکھی ہوئی ہے اس پر دو کاسہ رکھے ہوئے ہین اور اُسکی خواصین و مصاحبین
گرد اُسکے کرسیون پر بیٹھی ہوئی ہین کمانین سب کے ہاتھ مین ہین زنار کمان کھینچے ہوئے
نشانہ تاک رہی ہے یہ جو ملک سیماب بلند آواز نے دیکھا خیال کیا کہ یہ [illegible] کس کو اپنا نشانہ
بنا رہی ہے یہ تو نہایت ظالم ہے کسی پر ظلم و ستم تو نہین کر رہی ہے یہ خیال کرکے دل مین اُس طرف
کو دیکھا کہ جدھر یہ سب متوجہ تھین اور نشانہ بازی ہو رہی تھی ایسی مشغول تھین کہ بالکل خبر
بھی نہ تھی کہ کچھ سر پر آموجود ہوئی خواجہ تو بچے جاتے ہین ہم تو [illegible] اجل سے [illegible]
نشانہ بنتے ہین زاغ کمان انکے حال پر گریان تھا گوشہ کمان سے [illegible] آ رہی تھی کہ اپنی جان بچا

اب کوئی صورت تیری زندگی کی نظر نہیں آتی ہے تیری جان کا ملک الموت آن پہونچا ہے اسنے تو
کمان کو کھینچا اور نشانہ تاکا اُدھر صیاد اجل نے اسکو تاکا اور خدنگ قضا کا نشانہ کیا یعنی
سیماسے بلند آواز نے دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک زنجیر آہنی ہوا پر قائم ہے اسمیں ایک مرد
بزرگ آویزان ہیں اور لٹک رہے ہیں زمین سے گز سوا گز بلند ہیں اور نیچے اُنکے آگ از حد
دہک رہی ہے کہ اسکی گرمی سے وہ مضطرب ہو رہے ہیں سوے آسمان سر اُٹھائے ہوئے خدا سے
دعا کر رہے ہیں اور اُنکے جسم سے خون بہہ رہا ہے سیماسے بلند آواز نے ابھی تک یہ نہیں
پہچانا ہے کہ یہ خواجہ عمرو ہیں [illegible] سبب سے میں قید بے ستون سے رہا ہوا ہوں
جب کہ اسنے یہ دیکھا [illegible] نورانی پایا اور خدا سے دعا کرتے ہوئے بصد رجوع قلب دیکھا تو خیال
کیا دل میں کہ کوئی مرد بزرگ ہیں [illegible] اُٹھا لائی ہے اُن سے طالب وصل ہوئی ہے انھوں نے
انکار کیا ہے [illegible] ان پر ظلم و بدعت کر رہی ہے کیونکہ یہ شہوت پرست تو بہت ہی نام بھی اسکا
شہوت پرست ہے [illegible] لازم ہے اور اس حرامزادی کو قتل کرنا یہ خیال کرکے انھوں نے
[illegible] کیا اس خیال سے کہ اس لکاتہ کو آگاہ و خبردار کرکے قتل کروں
[illegible] جلے تو مگر اُنکی نگاہ اسیطرف
[illegible] جب یہ قریب پہونچے انھوں نے [illegible] دیکھا تو کچھ
[illegible] خیال کیا کہ اس صورت کو تو میں نے کہیں دیکھا ہے یہ کون بزرگ
ہیں اور کہاں میں نے انکو دیکھا ہے [illegible] اور قریب جلد آئے وہ ایسی غافل تھی نشانہ
لگاتے ہیں کہ اُسنے بالکل بادشاہ سیماسے بلند آواز کو دیکھا تک نہیں اسکی نگاہ پر غفلت
کے پردے پڑ گئے تھے [illegible] اپنا بالکل اثر کر لیا تھا کسی بات کا خیال تک نہ تھا
سواے اسکے [illegible] خطا کار نے سوچا تھا کہ اب میں نے خواجہ کو قتل کیا کسی کی کیا
مجال و طاقت ہے کہ یہاں آکر اسکو چھڑائے میں آج سامری و جمشید کی تحریر کو مٹاے دیتی
ہوں بڑا ثواب حاصل کرتی ہوں یہ نہ جانتی تھی کہ خود ہی تھوڑے عرصہ میں واصل جہنم ہوتی
ہوں بلا خوف و خطر آنکھوں پر غفلت کے پردے ڈالے ہوے کھینچی تھی نشانہ تاک
رہی تھی کہ اِدھر جب سیماسے بلند آواز قریب پہونچے اور انھوں نے غور سے دیکھا

تو پہچانا کہ یہ تو میرے محسن اور جان بخش خواجہ عمرو ہیں عیار حمزہ صاحبقران جنکے سبب سے مین
قید سے بے ستون کی رہا ہوا اور مین نے رہا ہو کر صاحبقران کی کمک کی تیغ سحر کش لا کر
دیا کہ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا ورنہ بڑی مشکل ہوتی اگر یہ کوشش و عیاری نکرتے
نہین رہا ہوتا وہ کسی نہ کسی کو بھیج کر مجکو قتل کرا ڈالتا کیونکہ مین بالکل بے دست و پا تھا انھون نے
بڑی عنایت کی جب مین صاحبقران سے رخصت ہو کر چلا تھا تو انکو صاحبقران کی خدمت
مین چھوڑ آیا تھا یہان کہان سے آگئے اور اس لکاتہ کے ہاتھ کیونکر لگ گئے ان کی کمک کرنا
لازم ہے کیونکہ یہ تو میرے محسن ہین یہ لکاتہ اب جاتی کہان ہے میرے محسن و جان بخش پر ظلم و ستم کرے
اور مین خاموش رہون مین پہلے ہی سے اسکے قتل کی فکر مین آیا تھا اب تو میرے اوپر اسکا قتل
واجب ہوا یہ خیال کر کے آواز دی کہ اے خواجہ سلامت سلام و علیک آپ کو اپنی رہائی مبارک
ہو مین آپ کا غلام جان باز آپہونچا آپ پریشان نہ ہون اب اس لکاتہ کی کیا مجال ہے جو یہ
آپ کی طرف بہ نگاہ کج دیکھ سکے گو مجھ [illegible] کی خبر نہ تھی اتفاق سے ادھر آگیا آپکی خدمت
کرنا میرے مقدر مین بدی تھی اس سبب سے میرا ادھر کو گذر ہوا خواجہ نے جو یہ صدا سنی یہ تو
دعا مین مصروف تھے طرف آسمان کے دیکھ رہے تھے انکو دین و دنیا کی خبر نہ تھی کہ کون آیا ہے اور
کون نہین آیا ہے اب جو صدا یہ سنی تو سر اٹھا کر دیکھا اس آواز کی طرف فوراً انکی نگاہ سیماے بلند آواز
پر پڑی دیکھا بادشاہ طلسم جستجو مین رہا ایک تخت تاج سر پر رکھے ہوئے تخت پر سوار جھول دوش
پر تخت ہوا پر قائم میری طرف دیکھ رہا ہے جیسے ہی خواجہ نے اسکی طرف دیکھا اسنے جھک کر سلام
کیا خواجہ نے جواب سلام دے کر [illegible] میری رہائی کی فکر کرو میری جان پر بنی ہوئی ہے یہ آگ
جلائے دیتی ہے دو سر [illegible] وہ الاگ ہلاک کرتے ہین ایسی ان
تکلیفون کی برداشت نہین [illegible] گا جو میری رہائی مین کوشش
کرو گے کیونکہ میری جان پر بنی ہوئی ہے یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ غلام
حاضر ہے جہان تک ممکن ہو گا آپکی رہائی مین کوشش کرے گا بلکہ جان دونگا اور آپ کو
رہا کرونگا اب آپ اطمینان رکھیں [illegible] تو لکاتہ مجھ آپ کو تکلیف نہین دے
سکتی ہے یہ کہکر کچھ پڑھ کر جو دم کیا جہان پر آگ جل رہی تھی وہان کی زمین شق ہوئی اور

ایک پتلی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی سی پچکاری تھی اُس پچکاری کو اُس آگ پر مار پچکاری
کا پڑنا تھا کہ وہ آگ بالکل سرد ہو گئی ذرا بھی اُسمین گرمی باقی نرہی ادھر تو آگ سرد کی اُدھر خواجہ
کو آگ کے سرد ہونے سے راحت ملی وہ پتلی تو آگ کو سرد کرکے غائب ہو گئی یہ واقعہ کسی نے
نہین دیکھا کیونکہ سب خواجہ کی طرف نشانہ بازی مین مشغول تھین سب کی نگاہ بلند تھی
زمین کی طرف کسی کی نگاہ نہ تھی جو یہ واقعہ دیکھتین کہ آگ سرد ہو گئی ادھر جب بادشاہ طلسم آگ
کو سرد کر چکا اُسوقت متوجہ ہوا طرف زنار کے اور تخت کو اُڑا کر سامنے آیا اور خواجہ کو اپنی پشت
کی طرف کر لیا اور پکارا کہ او لعائنہ زنار یہ کون سی حرکت ہے خبردار ہو ہوشیار ہو جا مین تیری جان کا
ملک الموت آپہونچا خواجہ کی کمک کرنے کو جس طور سے تیرے بھائی بے ستون کو قتل کیا
ہے اسی طور سے تجکو بھی قتل کرونگا اور اُسکے پاس تجکو بھی پہونچا دونگا دوزخ مین تو نے بہت ظلم
و ستم پر کمر کسی ہے اب میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُسوقت تک تو زنار و اسکی
خواصون کو خبر نہ تھی کہ جب تک سیماے بلند آواز قریب خواجہ آئے تھے ہان جب سیماے
بلند آواز نے خواجہ کو پہچان کر کہا تھا کہ سلام علیک ای خواجہ سلامت مین آپ کا
غلام جان باز آپہونچا ہون پریشان نہ ہوجیے گا اور خواجہ سے اور ملک سیماے بلند آواز
سے گفتگو ہوئی تھی یہ نشانہ تو زنار کی چلی تھی اسکے کان مین جو یہ صدا پہونچی اُسنے خواصون سے
کہا تھا کہ یہ کون عمرو عیار سے باتین کر رہا ہے ذرا دیکھنا تو سب نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف
دیکھا گو نشانہ تاک رہی تھین مگر اس طور سے ہر ایک نشانہ تاک رہی تھی کہ کسی کی نگاہ
بلند نہ تھی سب کی نگاہ خواجہ کے جسم اسفل پر تھی یہ بھی زنار نے کہا تھا کہ پہلے اسکے
جسم اعلی کو نہ زخمی کرنا اگر اُسکو زخمی کروگے اور کوئی تیر گلے پر پڑ گیا اور گلے کو توڑ کر پار گذر گیا تو
یہ ہلاک ہوجائے گا تکلیف قتل سے محفوظ رہے گا اسکو جہان تک ممکن ہو تڑپا تڑپا کر قتل کرو
اس سبب سے سب کی نگاہ تھی تو اُسی طرف مگر بلند نہ تھی اب جو یہ زنار نے کہا سب نے
دیکھا کیا نظر پڑا ایک تاجدار تخت پر سوار عمرو عیار سے کلام کر رہا ہے زنار نے بھی دیکھا خواصون سے
سے کہا کہ تم نے غضب کیا عمرو عیار کا حمایتی آپہونچا مگر جاتا کہان ہے مین تو اسکے خون کی پیاسی ہون
اُسی تلاش مین تھی عمرو عیار کو قتل کرے اسکے قتل کرنے کی فکر مین ضرور جاتی اسی نے میرے

بھائی

بھائی بے ستون جادو کو قتل کرایا ہی نہ یہ شیشہ لاکر دیتا نہ وہ قتل ہوتا خوب ہوا یہ یہاں آگیا اسکا مین
ہاتھ سے رکھ دو پہلے میں اس سے سمجھ لون پھر خواجہ کو قتل کرون کیونکہ جب تک یہ قتل نہ ہولے گا
خواجہ کا قتل ہونا محال ہی خواصون نے کہا کہ ای ملکہ یہ کون ہی کیا یہ ہی طلسم کشا ہی مگر ہم تو سنتے تھے
کہ طلسم کشا ساحر نہیں ہی یہ تو ساحر ہی زنار نے کہا تمنے نہیں پہچانا ارے کمبختون یہ بادشاہ طلسم ہی اپنے
بلند آواز ہی جسکو میرے بھائی بے ستون نے شنگال بادشاہ طلسم کے حکم سے اپنے پاس قید رکھا
تھا جسکو عمرو عیار نے بے ستون کو دھوکا دیکر چھڑا لیا یہ وہ ہی اب اپنے حمایتی یعنی عمرو عیار کو ہاتھ کرنے
آیا ہی اُسکا حمایتی بنکر ساحری و جستیہ سے نے میری مراد پوری کی زنار خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اور
کہہ رہی تھی کہ یہ طلسم کشا نہیں ہی طلسم کشا کو تو اس حال کی خبر بھی نہ ہوگی نہ وہ ساحر ہی جو یہاں آسکے
یہ اسکی قضا اسکو لائی ہی دونون کو قتل کرونگی اسکی تقریر تمام نہوئی تھی کہ بادشاہ طلسم نے
سامنے آکر پکار کر وہ تقریر کی جوکہ تحریر کرچکا ہون اور کہا کہ خبردار دست خود را نگہدار اب خواجہ
پر تیر نہ لگانا ورنہ خطا پائیگی پہلے مجھ سے مقابلہ کرلے اور مجھکو قتل کرلے پھر خواجہ سے بولنا دیکھ
ہوشیار ہو جا کمان ہاتھ سے رکھدے زنار نے جو بادشاہ کو سامنے پایا اور یہ تقریر سنی فوراً کمان
ہاتھ سے رکھدی اور کہا کیون قضا آئی ہی میں وہ ہی ہون کہ جسنے تجھے حالت حکومت میں
اسیر کرلیا تھا اور تو میرا کچھ نہ کرسکا تھا اب کیا بنا لیگا بس اسی میں خیریت ہی کہ میرے پاس
چلا آ اور اپنی خطا کو معاف کرا میں تیری خطا بخشدونگی بھائی کے خون کا دعویٰ نہ لونگی اور دیکھ
خبردار ہو جا تو میرا کچھ نہ کرسکے گا کیون اپنی جوانی کو تباہ کرتا ہی مجھ ایسی ساحرہ سے مقابلہ کرکے
بادشاہ نے جواب دیا کہ او لکاتہ وہ زمانہ اور تھا اور یہ زمانہ اور ہی اسوقت میں سب
مجھ سے پھر گئے تھے اور مجھکو دھوکا دے رہے تھے اور دھوکے اور فریب سے مجکو اسیر کرلیا تھا
وہ جو شنگال بادشاہ بنا ہوا تھا وہ میرا کیا بنا سکتا تھا پہلے تو دھوکے دھوکے میں تمام تحفہ جات
طلسمی میرے قبضہ سے نکال لیے اسکے بعد مجکو شراب پلا کر بیہوش کیا اسی حالت میں مجھ
میرے ملازمون کے توسط اور تیرے بھائی اور شنگال و دیگر نمک حرامون نے پکڑ لیا ورنہ
اگر میں ہوشیار ہوتا تو میرا اسیر ہونا محال تھا تمام طلسم تہ و بالا کر دیتا اور اب تجھکا خاتمہ
ہو جائیگا میں سامنے موجود ہون اگر اپنی زندگی چاہتی ہی تو ہاتھ باندھکر میرے پاس آ

مین تیری خطا معاف کرون اور طلسم کشا کی شراکت کر یہ ہی صورت تیری زندگی کی ہی ورنہ
بچنا محال ہی جب سے مین نے خواجہ کو اس حال سے دیکھا ہی میری آنکھون مین خون اترا ہوا ہی
بس اب جو کچھ تجھکو کرنا ہو وہ کر مجھکو تاب نہین ہی زنار نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون یہ تو مجھسے
کبھی نہو گا کہ مین طلسم کشا کی اطاعت کرون یا تیری مین تجھ سے کوئی بایہ کمی کا نہین رکھتی ہون
تجھ ایسے میرے بہت سے شاگرد ہین ہان یہ تیرا مرتبہ کبھی تھا کہ تو بادشاہ طلسم تھا اسوقت مین
ہم سبکو تیری اطاعت و فرمانبرداری لازم تھی جبکہ تو ملحد و مرتد و ملچ ہو گیا تو اب ہم کیونکر
تیری اطاعت کرین ابتو تجھکو جہانتک ممکن ہوگا قتل کرینگے یہ کہکر خواصون سے کہا کہ ہوشیار
ہو جاؤ بڑے زبردست سے سامنا ہی بادشاہ نے کہا کہ گو میرے آقا و مالک طلسم کشا کا
یہ حکم ہی کہ پہلے حریف پر سبقت نکرنا اسکا حربہ رد کر کے اسپر حربہ کرنا مگر مین اسوقت انکے
حکم کے خلاف اس سبب سے کرتا ہون کہ میرے محسن و جان بخش یعنی خواجہ عمرو تیری قید مین
مبتلا ہین اور بازحد تکلیف مین ہین مجھکو انکی تکلیف گوارا نہین ہی اگر مین تیرے حربہ کا انتظار کرونگا
تو عرصہ ہوگا انکو اور تکلیف ہو گی زنار نے کہا کہ تو شوق سے حربہ کر مین خبردار ہون تیرے حربہ کی
مشتاق ہون تجھ ایسے بہت سے چھوکرے مین نے ٹانگ کے نیچے سے نکالدیئے ہین یہ جو کلمہ کہا بادشاہ
کو غصہ آگیا اور یہ کہا کہ خبردار ہو جا مین نے تجھ ایسی فاحشہ ہزار رن جوتیون سے قتل کی ہین
اور ناک و چوٹی کاٹکر نکالدیا ہی بس اپنی زبان بند کر یہ کہکر اور ایک مرتبہ تخت پر جھوم کر دستک دی
اور کہا کہ کوئی حاضر ہی یا سب مر گئے یہ کہنا تھا کہ ایک سنسناتا ہوا حاضر حاضر کی صدا آئی زنار
و اسکی خواصون و خواجہ نے دیکھا کہ ایک پتلا سر پر ایک کشتی رکھے ہوئے پیدا ہوا اسنے
آتے ہی سلام کیا خواجہ بلامت اب سب تکلیف و اذیت بھول گئے تماشہ دیکھنے لگے جیسے
اس پتلے نے سلام کیا اور کشتی سامنے پیش کی بادشاہ نے اشارہ کیا اسنے تورہ پوش کو اٹھایا
سب نے دیکھا کہ اسمین ایک ترنج و ایک نارنج تھا اور چند اشیا سحر کی تھین بادشاہ نے
ترنج اٹھالیا ادھر اس پتلے نے تورہ پوش کشتی پر ڈالدیا بادشاہ نے اشارہ کیا وہ کشتی لیکر
جس طور سے آیا تھا اسی طور سے چلا گیا وہ ترنج لیکر بادشاہ نے اپنی زبان مین سوزن سے
نشتر دیا اور خون لیکر اس ترنج کو رنگا اور چھلکے دیے بعد اسکے ران مین نشتر دیا اس خون سے

بھی ترنج کو رنگین کیا زنار بانو بیٹھی تھی یا کھڑی ہو گئی اور دیکھ رہی تھی اُسنے بھی ایک کارد اُٹھا لیا ہی
خواصین کہہ رہی ہین کہ ملکہ آپ بھی کوئی سحر تیار کیجیے وہ جواب دیتی ہی کہ ایسے چھوکرون اور طفل مکتب
کے لیے کیا سحر تیار کرون اسکے لیے جنبش لب کافی ہی ابھی تو ایک اشارہ مین خاک سیاہ ہو جائیگا
نہ معلوم یہ کس بھروسہ پر مجھ سے لڑنے کو آیا ہی تم دیکھ لینا کہ ادھر مین نے اشارہ کیا اُدھر یہ
ہلاک ہو کر خاک پر گرا اسکو اپنے دلکی حسرت نکال لینے دو دیکھون یہ میرا کیا کرتا ہی خواصین
خاموش ہو رہین اور کھڑی ہوئی تماشہ دیکھنے لگین ایک نے دوسری سے کہا کہ واقعی یہ امر
ہی کہ بھلا یہ ملکہ سے کیا مقابلہ کر سکتا ہی ملکہ ملکہ ہی یہ یہی ہی چہ نسبت خاک را با عالم پاک یہی
ملکہ ہین اور انمین زمین آسمان کا فرق ہی بادشاہ طلسم ہونے کا جو چاہیے مرتبہ کہو وہ درست ہی
کیونکہ بادشاہ صاحب تحفہ جات طلسمی ہوتا ہی اس سبب سے اُس سے کوئی لڑ نہین سکتا ہی ورنہ
ملکہ ان ایسے ہزارون صبح سے شام تک ساحر تیار کر دین سو وہ بھی بات اب نہین ہی کہ یہ بادشاہ
ہون انکو قضا ہی لائی ہی دوسری نے کہا کہ کوئی تو ایسا امر ہوگا کہ جو اتنی بڑی ساحرہ سے یون
بلاخوف مقابلہ پر آمادہ ہوا ہی تیسری بولی کہ کچھ بھی نہین ہی صرف اپنی حکومت کے بھروسے پر آیا
سو وہ حکومت اب کہین نام کو بھی نہین ہی مگر مرنے جاتے ہین چوتھی بولی اس تقریر سے کیا
فائدہ دیکھ لینا جو ہوگا لو ادھر دیکھو وہ اپنا حربہ کرتا ہی اس بحث سے کوئی بات فائدہ کی نہین ہی
یہ جو چوتھی نے کہا سبکی سب اُس طرف متوجہ ہو گئین ادھر سیماے بلند آواز نے اُس ترنج کو
خون سے رنگین کر کے اور اسپر اسم سحر دم کر کے خبردار کہکر اب جوزنار جادو پر مارا
وہ ترنج سحر قہقہہ کرتا ہوا مثل شعلۂ جوالہ کے چلا وہ اُسی طور سے کارد سحر ہاتھ مین لیے
ہوے کھڑی رہی جیسے ترنج قریب پہونچا اسنے اسم سحر دم کر کے وہ کارد سحر اُس ترنج
پر ماری اُسکا ترنج پر پڑنا تھا کہ ایک برق چمکی وہ ترنج بیچ سے شق ہوا اور ایک شعلہ پیدا ہوا
وہ شعلہ اُسکی طرف چلا اسنے سحر کیا کہ وہ شعلہ بلند ہونے لگا اسنے اشارہ کیا کہ اے سحر
سیماے بلند آواز واپس جا اپنے بادشاہ کو جسنے تجکو بھیجا ہی اُسکو جلا دے مین اُسکی
طرف واپس کرتی ہون وہ شعلہ بلند ہو کر طرف سیماے بلند آواز کے چلا بادشاہ نے
جو دیکھا کہ شعلہ میری طرف آتا ہی بس فوراً اپنی ران مین نشتر دیا اُس سے جو خون نکلا اُسکو

چلو مین لیکر اُس شعلہ پر مارا اور کہا کہ برق بنکر زنار پر گر اور اسکو ہلاک کر یہ کہنا تھا کہ وہ شعلہ
برق ہوگیا اور چمک کر بالاے آسمان گیا اور وہان سے تڑپ کر چلا ادھر زنار نے دیکھا کہ یہ سحر
اسنے بڑے غضب کا کیا ہے اسکا رد کرنا فوراً غیر ممکن ہے جلدی سپر سحر اُٹھا کر سر کی پناہ کی اُدھر بادشاہ
نے اور زور دیا کہ ایک چلو خون اور اُس برق پر مارا ادھر تو اسنے سپر کو پناہ کیا اُدھر اُنھون نے
خون مارا بس اب جو تڑپ کر برق گرتی ہے اسنے لاکھ لاکھ اپنے کو بچایا اور رو مین تن بنایا مگر کچھ نہو سکا
وہ برق صاف سپر کو قلم کرکے سر پر آئی و سر و گردن کو قلم کرتی ہوئی سینہ مین آئی اور
سینے کو چیرتی ہوئی شکم کی خبر لیتی ہوئی شرمگاہ کے پھاٹک کو کشادہ کرتی ہوئی غرق زمین ہوگئی
اسکے دو پر کالے ہوے ایک شعلہ بلند ہوا کہ جسنے اُس لکاتہ کے جسم ناپاک کو جلا کر خاک کر دیا
اسکا مرنا تھا اور دو پر کالے ہونا تھا کہ ایک تہلکۂ عظیم برپا ہوا تاریکی ہوگئی برف باری
و سنگباری ہونے لگی آندھی سیاہ اُٹھی بیر غل مچانے لگے ایک تلاطم برپا ہوا بادشاہ طلسم
نے جلدی سے مشعل سحر کو روشن کیا یہ جو ہلاک ہوئی اسکا سحر برطرف ہوا خواجہ کے
جسم سے قید سحر خود بخود برطرف ہوگئی وہ زنجیر آہنی جسمین خواجہ شکم ہوے تھے غائب ہوگئی
اب خواجہ طرف زمین کے چلے کہ سماے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اسنے خواجہ کو
روکا اور لا کر تخت پر ڈالدیا ادھر وہ تاریکی برطرف ہوئی وہ شور و غل کی صدا اور برف باری
سنگباری بھی موقوف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زنار شہوت پرست جادو بود
افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم بعد اس آواز آنے کے وہ سب آثار برطرف ہوے
روشنی ہوئی اب خواجہ نے دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ عمارت نہ وہ خواصین نہ
وہ سامان جو کہ اُسوقت تھا ایک مکان کہنہ ہے خام اُسکے گرد کچھ گھانس لگی ہوئی ہے اور چند
عورتین کالی کالی صورتون کی کھڑی ہوئی ہین اور ایک لاشہ ایک ساحرہ کا زمین پر پڑا ہوا
ہے سواے اسکے اور کوئی سامان شوکت و شان نہین ہے جو کہ قبل مین تھا یہ دیکھکر **خواجہ** بہت
حیران ہوے بادشاہ سے پوچھا کہ وہ سب سامان کیا ہوا اور یہ لاش کسکی ہے بادشاہ نے
کہا کہ وہ سب سامان اسکے سحر سے تھا یہ ماری گئی سب نیست و نابود ہوگیا جو کہ اصلی سامان
تھا وہ رہ گیا یہ لاش اُسی لکاتہ کی ہے خواجہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے اُن عورتون سے کہ اگر

اپنی زندگی چاہتی ہو تو آکر میری اطاعت کرو ورنہ اپنی زندگی سے دست بردار ہو وہ سبکی سب
آکر حاضر خدمت ہوئیں قدمونکو بوسہ دیا عرض کیا ہم سب کے سب بہت عاجز و پریشان تھے اسکے ہاتھ سے
انمین وہ بیوی بھی تھی اسنے عرض کیا کہ یہ لکاتہ مجکو میرے مکان سے اٹھا لائی تھی میرے ماں باپ سے مجکو
جدا کیا یہاں لاکر جو جو میری گت کی ہے وہ خدا پر روشن ہے خیر آپکے صدقہ میں اسکے ظلم و بدعت سے
نجات پائی بادشاہ و خواجہ نے ان سب سے کہا کہ تم اپنے اپنے مکان کو جاؤ جو جہان کا رہنے والا ہو وہاں بلا خوف
و خطر چلا جائے ہمکو کوئی اس سے تعرض نہ ہوگا یہ کہکر بادشاہ تخت پر سے اترا اور طرف اس مکان کو جانے لگے
ادھر ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے اس لکاتہ کی لاش کو جلا کر راکھ کر دیا اس راکھ سے ایک طائر پیدا ہوا
اسنے پکار کر کہا کہ طلسم زعفران زار فتح ہوگا اور شنکال جادو و شل بے ستون جادو
کے مارا جائیگا اور طلسم کشا کے ہاتھوں طلسم ٹوٹے گی اور وہ طلسم کو فتح کریگا جو اسکی اطاعت
کریگا وہ عزت پائیگا اور جو اطاعت نکریگا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور شل بے ستون اور زنار کے ہلاک
ہوگا یہ صدا دیکر وہ طائر اڑ گیا ادھر بادشاہ مع خواجہ کے اس مکان میں داخل ہوئے راوی بیان کرتا ہے
کہ خواجہ کے جسم پر ایک تیر کا نشان نہ تھا اسکا سبب یہ تھا کہ جب خواجہ رہا ہوئے اور رنجہ نے خواجہ کو لاکر
تخت پر بادشاہ کے ڈالا تھا تو عیار سے بلند آواز نے مرہم سحر لگایا تھا کہ جسکے لگانے سے فوراً تمام زخم
اندمال کر آئے تھے نشان تک باقی نہ رہا تھا آمدم بر سر مطلب کہ خواجہ و بادشاہ دونوں اس مکان
میں داخل ہوئے خواجہ نے دیکھا کہ کئی کوٹھریاں مقفل ہیں بادشاہ سے کہا کہ اگر آپکی اجازت ہو تو
انکو کھولوں بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ انمین ہے وہ سب آپکا ہے شوق سے لیجیے یہ سننا تھا کہ خواجہ نے
کوٹھریاں کھولنا شروع کین کسی میں سے اشرفیاں نکلین کسی میں سے روپیے لاکھوں نکلے خواجہ
نے سب نذر زنبیل کیے اور جو سامان خانہ داری و شان و شوکت نکلا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا
خواجہ بہت خوش ہوئے ایک کوٹھری جو کھولی انمین سے بہت کچھ مال نکلا ایک صندوق بھی نکلا
کہ اسپر لکھا تھا کہ این مال بادشاہ طلسم یعنی شنکال جادو ہے جو خواجہ نے اس صندوق پر
لکھا ہوا پایا خیال کیا کہ اسمین بہت مال ہوگا کیونکہ جب یہ لکھا ہوا ہے کہ این مال بادشاہ طلسم
اسپر بھی قبضہ کرو یہ خیال کرکے اس صندوق کو بھی کھولا پڑا ہوا اٹھایا اور دیکھا تو اسمین کیا
دکھائی دیا کہ ایک مار سیاہ بیٹھا ہوا ہے جیسے ہی خواجہ نے پڑا اٹھایا اسنے پھنکار لگائی جلدی سے

خواجہ نے پٹرا بند کردیا اور وہان سے باہر آئے اور قریب سیماے بلند آواز کے آکر
کھڑے ہوے بادشاہ نے کہا کہ آپ نے سب مال پر قبضہ کرلیا اب تشریف لیچلیے خواجہ نے کہا
کہ سب مال پر تو قبضہ کرلیا مگر وہ جو سب کے اخیر مین کوٹھری ہے اسکو جو کھولا اسمین سے بہت کچھ
مال نکلا ایک صندوق اسمین مقفل تھا اسپر یہ لکھا ہوا تھا کہ این مال بادشاہ طلسم یعنی شنکال جادو
مین نے خیال کیا کہ اسمین لاکھون روپے کا مال ہوگا اسکو جو کھولا جیسے پٹرا اٹھایا اسمین سے
پھنکار کی صدا آئی اب جو مین نے دیکھا تو ایک مار سیاہ کو اسمین پایا جلدی سے پٹرا بند کردیا اور
وہان سے چلا آیا ذرا چلکر دیکھیے سیماے بلند آواز نے کہا کہ چلیے ذرا مین بھی دیکھون وہ
کیا مال ہے خواجہ بادشاہ کو لیکر وہان آئے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے وہ پٹرا بلند کیا دیکھا کہ واقعی
سانپ بیٹھا ہوا ہے آپ بادشاہ کو بھی دیکھکر پھنکار لگائی انھون نے بھی پٹرے کو بند کردیا اب
یہ حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کیونکر دریافت ہو حیران ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگے دونون صاحب
کہ یکایک بادشاہ کی نگاہ طاق پر پڑی جو کہ اس صندوق کے اوپر دیوار مین تھا دیکھا کہ ایک
صندوقچہ رکھا ہوا بادشاہ نے وہ صندوقچہ اتارا اسکو کنجی لگا کر کھولا کیونکہ اسکی کنجی موجود تھی اسکو جو
کھولا تو اسمین سے ایک زبرجد کی تختی نکلی اور الماس کی انگشتری اور ایک پرچہ کاغذ وہ تختی اور
انگشتری دونون بادشاہ نے اپنے قبضہ مین کین اس پرچہ کاغذ کو جو کھولا اسمین لکھا تھا کہ اس
شخص کو لازم ہے کہ جو زنار کو قتل کرے جو مال و اسباب علاوہ اس تختی زبرجد و انگشتری الماس
اور اس صندوق کے سب خواجہ عمرو کو دیدے کیونکہ یہ مال انکے لیے ہے اور یہ لوح زبرجد
اور انگشتری صاحبقران کو دے جو کہ فاتح ہین اس طلسم کے وہ انگشتری کو ہاتھ مین رکھین اور
لوح کو گلے مین ان دونون اشیا کے سبب سے اونپر سحر اثر نکریگا اور اس صندوق مین وہ
تیغہ رکھا ہوا ہے کہ جس سے شنکال جادو قتل ہوگا علاوہ طلسم کشا کے جو اسکے اندر دیکھے گا اسکو وہ
تیغہ مار سیاہ معلوم ہوگا پس لازم ہے زنار کے قاتل کو کہ وہ یہ صندوق اسی طور سے اٹھا کر طلسم کشا
کے پاس لیجاے اور یہ پرچہ اور یہ صندوق اور یہ لوح اور انگشتری انکے حوالے کرے علاوہ اور
بہت سا مضمون اس کاغذ پر تحریر ہے وہ طلسم کشا کو معلوم ہوگا زیادہ والسلام یہ تحریر کرکے
سیماے بلند آواز نے خواجہ سے کہا کہ بڑا کام نکلا کہ جس تلوار سے شنکال مارا جائیگا وہ

تلوار اس صندوق کے اندر ہے وہ مار سیاہ نہین ہے بلکہ تلوار ہے اور یہ لوح اور یہ انگشتری یہان
طلسم کشا کے لیے امانت رکھی ہے جب تک یہ لکاتہ وہ مار ہی جاتی اسوقت تک یہ پہنچیا ہاتھو نہ آتین انکا وہان آنا
ضرور تھا کیا کارخانہ خداوند کریم کے ہین کہ پہلے آپکو یہان پہونچایا اسکے بعد مجکو یہان پہونچایا مجکو
یہان آکر خیال آیا کہ یہان بے ستون کی بہن رہتی ہے اسکو قتل کرون کیونکہ یہ مجھی پہونچایا گیا ہو
یہان آکر مین نے آپکو اسیر پایا اسکو قتل کر کے یہ سب اشیا حاصل کین لے تشریف لے چلیے
واقعی اگر یہ بچہ ہاتھو نہ آتا تو سنگال کا قتل ہونا محال تھا خواجہ نے کہا کہ جو اسکی مصلحت ہوتی ہے
وہ خالی از حکمت نہین ہوتی ہے یہ کہتے ہوے دونون صاحب اس صندوق کو لیکر باہر لائے
بادشاہ نے وہ صندوق اور صفیہ و نجمہ دونون تخت پر رکھا ان سب عورتون کو انکے ملک کیطرف
رخصت کیا خواجہ کو تخت پر بٹھایا سحر کیا کہ وہ تخت طرف صاحبقران کے چلا راہ مین خواجہ
سے سب حال دریافت کیا خواجہ نے سب کیفیت اول سے آخر تک بیان کی جو کہ تحریر
ہو چکی ہے اب خواجہ نے بادشاہ سے سب حال یہان آنیکا دریافت کیا بادشاہ نے سب
حال بیان کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ و بادشاہ خوشی خوشی طرف صاحبقران کے
آتے ہین وہان تین دن تک صاحبقران نے بموجب حکم لگانے حکیم اسقلینوس کے خواجہ و
بادشاہ کا انتظار کیا آج تیسرا دن وعدہ کا ہے کہ دربار آراستہ ہے سب حاضر دربار ہین حکیم اسقلینوس
بھی موجود ہین کہ صاحبقران نے حکیم کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آج آپکا وعدہ تمام ہوا نہ خواجہ
آئے سیماے بلند آواز آئے اب مین کل براے تلاش خواجہ ضرور جاؤنگا کیونکہ بدون خواجہ
کے میرے اوپر خواب و خور حرام ہے مین کہان تک انتظار کرون یہ جو صاحبقران نے کہا اسقلینوس
نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون اگر آج وہ دونون صاحب تشریف نہ لائین تو کل آپکو اختیار
ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہی تو مین بھی کہ رہا ہون کہ آج اور انتظار کرتا ہون کل براے تلاش
جاؤنگا اسقلینوس نے کہا کہ ضرور یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ اور یہ کلمہ درد ہان تھا کہ یکایک
برق چمکی اور ایک چمک ہوئی کہ جس سے آنکھوںین چکاچوند سے ہوگئی صاحبقران نے اسقلینوس
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ برق کیسی چمکی اور یہ چمک کیسی ہوئی کیا ابر آیا ہے مینہ برسنے کا سامان ہے کہ چمک
ہوئی اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ برق پانی برسنے کی علامت نہین ہے نہ ابر آیا ہے

نہ آثار بارش ہین نہ برق کسی ساحر کی آمد کی ہو ضرور کوئی ساحر زبردست آتا ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ اگر کوئی ساحر زبردست آتا ہو تو کیا خوف ہو اسقلینوس نے عرض کیا کہ کسی خوف
کے سبب سے یہ مین نے نہین عرض کیا کہ ساحر زبردست آتا ہو بلکہ اس غرض سے عرض کیا کہ آمد ساحر
زبردست کی ہو کہ ابر و بارش نہین ہو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک تخت بالائے ہوا
نمودار ہوا اور اسی طرف چلا آتا ہو اسقلینوس نے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا یا صاحبقران
وہ ہی امر ظہور مین آیا یا نہین آیا کہ ساحر کی آمد کی برق ہو اور یہ جو تخت آتا ہو اسپر ضرور سیماے
بلند آواز ہین یہ تخت انھین کا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خدا ہمچنین کند یہ فرما کر
اسطرف کو مخاطب ہوے اور ملاحظہ فرمانے لگے یہان تک کہ وہ تخت صحن بارگاہ مین
آکر اترا راوی بیان کرتا ہو کہ جس بارگاہ مین صاحبقران جلوہ فرما ہین یہ بارگاہ حکیم اسقلینوس
کی ہو اسکا نام بارگاہ اسقلینوسی ہو کہ وہ تخت صحن بارگاہ مین آترا جب زمین پر قائم ہوا
صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ تخت پر بادشاہ سابق بیٹھا ہوا ہو انکے برابر خواجہ عمرو بھی ہین اور
ایک صندوق بہت بڑا تخت پر رکھا ہوا ہو اور صندوقچہ اور سب نے بھی صاحب تخت کو دیکھا
اور پہچانا شناخت کیا اور جانا کہ سیماے بلند آواز آئے انکے ہمراہ خواجہ عمرو بھی ہین پس
یہ جو صاحبقران نے دیکھا اہل دربار کو حکم فرمایا کہ استقبال کر کے لاؤ کیونکہ یہ تمھارے بادشاہ
ہین پس سواے صاحبقران و حکیم اسقلینوس کے سب براے استقبال تا صحن بارگاہ
آئے سب نے بہت ادب سے سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا پس سب سرداروں کے
ہمراہ خواجہ و سیماے بلند آواز ایوان مین آئے وہ صندوق و صندوقچہ بھی تخت پر سے
اترواکر ہمراہ لے لیا یہان تک کہ داخل ایوان ہوئے خواجہ نے پہلے صاحبقران کو سلام کیا
امیر نے جواب سلام دیکر خواجہ کو گلے سے لگایا خواجہ نے قدمونکو بوسہ دیا بعد اسکے حکیم سے
صاحب سلامت ہوئی جب خواجہ کو صاحب سلامت سے فراغت ہوئی تب سیماے بلند آواز
کی نوبت آئی پہلے صاحبقران کو سلام کیا اور صاحبقران کے قدمونپر بوسہ دیا صاحبقران
نے گلے سے لگایا حکیم سے صاحب سلامت ہوئی ایک تخت بحکم صاحبقران بارگاہ مین
آراستہ کیا گیا اسوقت صاحبقران نے سیماے بلند آواز کا ہاتھ پکڑکر بالاے تخت بٹھانے کا

تھا بیا حکیم نے بھی عرض کیا کہ حضور تخت پر جلوہ فرما ہوں بادشاہ نے عرض کیا کہ میں اس لائق
نہیں ہوں کہ تخت پر بیٹھوں اگر اس لائق ہوتا تو مجھ سے تخت کیوں لے لیا جاتا یہ تخت و تاج
آپکو یا صاحبقران کو مبارک رہے صاحبقران نے فرمایا کہ تم ہر طرح اس لائق ہو خداوند کریم نے
تمکو اس لائق کیا ہے ہم تاج بخش ہیں تاج گیر نہیں ہیں یہ تاج و تخت تمکو مبارک رہے بیکار تم
انکار کرتے ہو میں سکو کبھی نہ مانونگا یہ تاج و تخت تمہارا ہی ہے تم ہی کو مبارک رہے آپکے نمک حراموں
نے نمک حرامی ایسی کی تاج و تخت کو لے لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا خداوند کریم نے اپنے فضل سے بہت
بہ دو سامان کر دیا کہ تمکو یہ تاج و تخت ملگیا اور اسکا بندوبست تمہارے نزدیک سے کر دیا بس اب انکار کرنے
سے کیا حاصل ہے یہ کہکر صاحبقران نے سیماب بلند آواز کو تخت پر بٹھا دیا اور خود نذر دی
صاحبقران کا نذر دینا تھا کہ سب نے نذریں دینا شروع کیں اسوقت تمام لشکر میں غل ہو گیا کہ
صاحبقران نے بادشاہ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہے صاحبقران نے حکم دیا کہ آج سے گرد سکہ بنام
بادشاہ سلام سعد بن قباد کے جاری کیا جاوے اسوقت سے تمام ممالک میں جو کہ صاحبقران
نے والی طلسم کی فتح فرمائے تھے یہ خبر منتشر ہو گئی اور پھیل گئی اور گرد سکہ بنام سعد بن قباد جاری
کیا گیا جب بادشاہ بحکم صاحبقران تخت پر بیٹھ گیا نذر وغیرہ گذر چکی اور سلامی کی توپیں فیر ہو چکیں
بادشاہی کی نوبت بج چکی اب پھر از سر نو دربار آراستہ ہوا خواجہ سامنے صاحبقران کے
کرسی پر بیٹھے اور سب سردار علے قدر مرتبہ اپنی جگہوں پر متمکن ہوئے اب صاحبقران نے
خواجہ سے دریافت فرمایا کہ اے خواجہ کہو تمکو پنجہ کہاں لیگیا تھا اور وہ پنجہ کیا تھا اور کہاں لیگیا
تھا اور سیماب بلند آواز نے تمکو کہاں دریافت کیا تم اور یہ دونوں ہمراہ آئے ہو خواجہ
نے جواب دیا کہ یا صاحبقران وہ پنجہ جو مجکو اٹھا لیگیا تھا پنجہ سحر تھا اسے ستون جادو کی ایک
بہن تھی رنا شہوت پرست جادو وہ اپنے بھائی کے قتل ہونے سے آگاہ ہو کر پہلے قصد
آپکے مقابلہ کا کیا تھا جب اسکو معلوم ہوا کہ آپ پر سحر اثر نہیں کرتا ہے بسبب اسم اعظم کے تب آپ سے
سیر ہو کر ہاتھ کو صاف کیا اور مجکو اٹھوا منگایا اپنے باغ میں طلب کر کے بہت ستایا آخر کو
خواجہ نے اپنی عیاریوں کی کیفیت اول سے آخر تک سب بیان کیں اور سیماب بلند آواز کا
آکر اسکو قتل کر کے رہا کرنا اور صندوق و صندوقچہ کا نکالنا اور ادھر کو [illegible] از اول تا آخر

سب کہ سُنا یا خواجہ کی تقریر و عیاری پر سب اہل دربار بہت خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ اس عیاری
مین میرا بڑا نقصان ہوا کہ ایک اکہ زمرد کا ایک جوہری کا میری کمر مین لگا ہوا تھا اُسنے مجکو دیا تھا
کہ اسکو اپنی سرکار مین فروخت کرا دینا یہان آکر نوبت اُسکے دکھانے کی نہ آئی جنگ و پیکار کی ہمہ تن قیمت
فکر رہی اسمین بھول گیا وہ اُسی طور سے کمر ہی مین رہا جب تک وہ پتھر اُٹھا کر لیجایا ہوا در مین
وہان پہونچا ہون اور مجکو ہوش آیا ہے تو مین نے کمر مین اُسے پایا تھا بعد ان عیاریون کے جو دیکھا
تو اُسکا نام و نشان تک کمر مین نہ تھا وہ مہاجن تو مجھ سے لیگا یا اپنا مال لیگا یا روپیہ وہ جو سُنا ہو کہ
مفلسی مین آٹا گیلا ہوگئے تھے روزی کو گلے پڑی نماز ہمپر تو یہ مثل صادق آئی نفع کے عوض مین
نقصان ہوا واہ واہ کیا خوب صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اور کسی کو دھوکا دیجیے گا اور فریب بھلا
اکہ زبرجد کا ہوتا اور آپ اُسے کمر مین رکھتے یہ غیر ممکن تھا اُسکو ہزار در ہزار تہ کے اندر رکھتے یہ فقرہ
ہے یہان کوئی ایسا نہین ہے کہ آپ کے فقرہ مین آکر آپکو دے تمام مال و دولت زنار کی اپنے
قبضے مین کی ہوگی علاوہ اُسکے جو کہ گانے کے وقت انعام مین پایا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ وہ بڑی
سخت اور بخیل تھی اُسنے ایک حبہ نہین دیا بلکہ اُسکی خواصین وغیرہ دینے پر آمادہ ہوئین تو اُسنے
منع کیا کہ ندو ورنہ اُسکے مکان مین سے ایک خرمہرہ نکلا ہو تو سیما سے بلند آواز گواہ مین
سوائے اس صندوق اور صندوقچہ کے جو کہ آپکے روبرو موجود ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین
کبھی نہ مانونگا ضرور ہزار در ہزار روپیہ نکلا ہوگا بس اُسی مال مین سے قیمت اکہ کی دیدو کیا
نقصان ہوگا اگر واقعی اکہ آگیا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو جھوٹ بولنے سے کیا نفع تھا ہان مین
جھوٹ اُسوقت بولتا کہ جب مجکو یہ یقین ہوتا کہ ادھر مین جھوٹ بولا ادھر صاحبقران نے
مجکو روپیہ اکہ کی قیمت کا دیدیا میرا جو نقصان ہوا اُسکا ذکر کیا صرف اس سبب سے کہ نفع سے
تو گئے گذرے اور نقصان ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہے اب اصل
مطلب کی تقریر کرنے وہ یہ صندوق اور صندوقچہ کیسا ہے جو اسکو اس احتیاط سے لائے ہو خواجہ نے
جواب دیا کہ اسکا حال بادشاہ سے دریافت فرمائیے وہ بیان کرینگے تب صاحبقران سیما سے بلند آواز
کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ آپ بیان فرمائیے کہ آپ کہان تشریف لیگئے تھے اور کہان جاتے تھے جو
آپکو خواجہ ملگئے اُنکی آپ نے کمک کی اور یہ صندوق و صندوقچہ کیسا ہے تب سیما سے بلند آواز

نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ غلام جانباز حضور سے رخصت ہو کر سیدھا صحراے عجائب نگار مین
پہونچا وہان پھر اپنی راحت کا بندوبست کرکے یہ بندوبست کیا کہ اپنے ملازمون و غلامون و دوستون کو
اپنی رہائی سے آگاہ کرون اور آپکی کنیز اور غلام زادے کو خبر دون چنانچہ ایسا ہی کیا سب کو اپنی رہائی
سے آگاہ کیکے اور اس امر کا یقین دلا کے کہ مین رہا ہو گیا ہون اور اس امر سے انکو مطلع کرکے کہ تم سب کے سب
آکر اسی صحرا مین جمع ہو مین بھی آتا ہون خدمت عالی مین براے قدمبوسی و خبر گیری کے چلا تھا کہ راہ مین
اُس بکاتہ کا باغ ملا چونکہ وہ بھی میری اسیری کے مقدمہ مین شریک تھی اپنے بھائی کی مجکو اسوقت خیال
آیا دل سے کہا کہ بہت دشمن کو زندہ چھوڑنا کہ جو کہ دشمن قوی ہی بیکار ہی پہلے اسی سے نگے انکا [illegible]
اُسکے قتل کے خیال سے باغ مین گیا وہان خواجہ سلامت کو اسیر پایا اور زیادہ صدمہ ہوا چنانچہ
قتل کرکے خواجہ کو رہا کیا اور اُسکے مکان سے یہ صندوق اور صندوقچہ نکلا یہ صندوق بھی حاضر
ہی اور یہ صندوقچہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اس صندوق پر کیا تحریر ہی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا
اُسپر تحریر تھا کہ این مال بادشاہ طلسم یعنی شنگال جادو صاحبقران نے فرمایا اسپر یہ عبارت
تحریر ہی اور پتہ مگر شنائی خواجہ و سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ صندوق کھولکر ملاحظہ فرمایئے
کہ کیا مال ہی اب جو صاحبقران نے ڈھکنا اٹھا کر دیکھا تو ایک مار سیاہ کو اسمین بیٹھے ہوے پایا فرمایا کہ
اسمین تو کچھ مال ہی نہ کچھ جنس ہی ایک سانپ سیاہ رنگ کا بیٹھا ہوا ہی سیماے بلند آواز نے
عرض کیا کہ اسکو بند کر دیجیے میری طرف توجہ فرمایئے صاحبقران نے صندوق کو بند کر دیا اور
سیماے بلند آواز سے فرمایا کہ بیان کرو کیا کہنے ہوا اُسنے صندوقچہ کھولکر پہلے انگشتری الماس
کی کہ جسپر کلمہ اسماے الہی کندہ تھے صاحبقران کو دی کہ اسکو زیب انگشت فرمایئے صاحبقران
نے وہ انگشتری لیکر کلمہ کی انگلی مین پہن لی اسکے بعد سیماے بلند آواز نے وہ لوح زبرجد
صاحبقران کو دی کہ اسکو ملاحظہ فرمایئے صاحبقران نے وہ لوح ملاحظہ فرمائی اسپر تحریر تھا
کہ جب طلسم کشا کے ہاتھ یہ لوح لگے تو اسکو لازم ہی کہ براے فکر لوح طلسم طرف دربند سوسن
کے جائے اور لوح طلسم کو حاصل کرکے براے فتح طلسم روانہ ہو اور یہ عرصہ کہ ہی جب تک
لوح طلسم نہ ملیگی اسوقت تک طلسم فتح نہوگا اور لوح طلسم بدون دربند سوسن کی طرف
جائے دستیاب نہوگی یا تو سوسن جادو شراکت کرے جب لوح ہاتھ آئیگی یا وہ قتل کیجائے

تب دستیاب ہوگی یہ جو صاحبقران نے دیکھا حکیم اسقلینوس سے فرمایا کہ آپ نے سنا اس
لوح نے کیا خبر دی آپکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہی کیونکہ لوح مین تو صرف اسی قدر تحریر ہی
کہ جب تک دربند سوسن کو نہ جایا جائے گا اسوقت تک لوح طلسم دستیاب نہوگی یہ نہین تحریر
ہی کہ فلان طرف دربند سوسن ہی اُس سمت کو جانا چاہیے یہ جو صاحبقران نے فرمایا حکیم
اسقلینوس نے جواب مین عرض کیا کہ یا صاحبقران بخداے لایزال مین دربند سوسن
کے حال سے آگاہ نہین ہون گو رکن طلسم سے ہون مگر دربند سوسن سے بالکل لاعلم ہون کہ دربند
سوسن کسطرف ہی اور کہان ہی اور کس مقام کا نام ہی ہان نام تو ضرور سنا تھا اور نقشۂ طلسم
مین دیکھا بھی تھا مگر یاد نہین ہی کہ کس سمت کو ہی مجھکو اگر معلوم ہوتا تو مین ضرور خدمت عالی مین عرض کرتا
بلکہ ہمراہ چلتا یہ جو اسقلینوس نے کہا صاحبقران نے سلاطین و دیگر سرداروں سے دریافت
فرمایا ہر ایک نے انکار کیا اب نوبت سیماے بلند آواز کی آئی صاحبقران نے اُس سے جو
دریافت فرمایا اُسنے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ غلام حضور کو تمام واقعات طلسم سے آگاہ کردیگا
اور سب حالات طلسم خدمت عالی مین گذارش کردیگا پہلے حضور اس پرچۂ قرطاس کو ملاحظہ
فرمالین کہ اسپر کیا تحریر ہی یہ بھی اسی لوح اور انگشتری کے ہمراہ نکلا تھا صاحبقران نے وہ پرچۂ قرطاس
سیماے بلند آواز کے ہاتھ سے لیکر ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو جب
زنان شہوت پرست قتل ہوا اور صندوق و صندوقچہ ہاتھ آئے تو لوح زبرجد کو گلے مین
پہنے اور انگشتر الماس کو انگشت مین اور جو اسم حاشیہ لوح پر تحریر ہی اُسکو پڑھکر اس صندوق
سے جسمین مار سیاہ ہی اُس مار سیاہ کو اُٹھائے وہ مار سیاہ نہین ہی بلکہ ایک تیغہ ہی کہ جس سے
شنکال جادو قتل ہوگا جب تک یہ تیغہ نہوگا اسوقت تک اُسکا قتل ہونا محال ہی پس طلسم کشا کو لازم
ہی کہ اُس تیغہ پر قبضہ کرے اور جب طلسم کو فتح کرکے قلعۂ طلسمی پر پہونچے اور شنکال سے مقابلہ کی
نوبت آئے اور سامنا ہو تو طلسم کشا اسی تلوار کو علم کرکے شنکال سے مقابلہ کرے اور اسی تلوار
سے اُسکو قتل کرے دوسرے اس امر کا خیال رہے کہ بدون فتح طلسم اس تلوار سے کام نہ لے اگرچہ
شنکال سے مقابلہ بھی پڑے جب تک قلعۂ طلسمی پر مقابلہ نہو اور کل طلسم فتح نہوگیا ہو اسوقت
تک نہ تلوار شنکال کو دکھائے ورنہ خرابی ہوگی یہ مضمون جو صاحبقران نے اُس قرطاس پر تحریر پایا ملاحظہ

فرمایا اسوقت اسقلینوس اور سیما سے بآواز بلند کہا کہ مقام خوشی و مسرت ہے جسقدر خوشی
مجکو خواجہ و دریاو شاہ سے ملنے کی ہوئی تھی اُس سے زیادہ اس لوح اور انگشتری اور خنجر کے ملنے کی خوشی
ہوئی یہ بھی تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ یہ انگشتری و لوح کا ہر وقت رہنا تمہارے پاس بہت ضروری
لازم ہے دل تو سحر تیر ترازو کے سبب سے نہ کریگا دوسرے یہ امر ہے کہ جب لوح طلسم دستیاب ہوگی اُسوقت
یہ لوح اور انگشتر کام آئیگی اگر یہ دونوں اشیا نہونگے تو حرف لوح ظاہر نہونگے اگر یہ دونوں اشیا
ہونگے تو ظاہر ہونگے تیسرے یہ ہے کہ انگشتر الماس کا جب عکس کسی شے یا سحر پر پڑیگا وہ بالکل غیبت
ونابود ہو جائیگی چوتھے اگر کوئی دریا درمیان میں حائل ہو اور کوئی کشتی یا جہاز اسوقت دستیاب نہو
اور ضرورت ہو تو لازم ہے صاحب لوح و انگشتر کو بلا خوف و خطر اُس دریا میں اُتر جائے پانی ساکت
ہو جائیگا صاحب لوح و انگشتر کو غرق نکریگا بلکہ یہ معلوم ہوگا کہ جیسے زمین پر چلا جاتا ہوں اگر اپنے کو
آگ میں گرادیگا تو آتش سوزاں اُسکو نہ جلائیگی جسم تو شے دیگر ہے ایک تار اُسکے پارچہ کا جو اُسکے جسم میں
ہوگا نہ جلے گا بلکہ جسکا وہ ہاتھ پکڑ کر داخل آتش سوزاں ہوگا وہ بھی نہ جلے گا اور اگر صاحب انگشتر و لوح
پر کسی قسم کے ہتھیار کا حربہ کیا جائیگا بالکل اثر نکریگا یہ خواص ہیں اس لوح و انگشتر کے پس صاحبقران
نے اُس قرطاس کو پڑھکر کرسی پر رکھا کہ سیما نے بلند آواز سے عرض کیا کہ تخت کی طرف ملاحظہ فرمائیے
ادہر بھی کچھ تحریر ہے صاحبقران نے تخت کی طرف جو ملاحظہ فرمایا تو یہ تحریر پایا کہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ
جب لوح زرجد اور انگشتر الماس اور تیغہ سحر کش کہ جس سے شغال جادو قتل ہوگا دستیاب ہو تو
زربند سوسن کی طرف براے تلاش لوح جائے اور پتہ و نشان زربند سوسن کا بادشاہ طلسم سے
دریافت کرے کیونکہ وہ حالات طلسم سے بخوبی آگاہ ہے یہ تحریر دیکھکر پہلے صاحبقران نے اُس
صندوق کو کھولا کہ جسمیں مار سیاہ تھا اور اسم جانتے لوح پڑھکر اُس مار سیاہ پر ہاتھ ڈالا اور اُٹھالیا تب
دیکھا کہ وہ مار سیاہ نہ تھا بلکہ ایک تلوار تھی کہ جو نیام سیاہ میں نہاں تھی صاحبقران نے اُسکے قبضہ پر قبضہ
کرکے اب جو اُسکو نیام سے کھینچا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک گئی سبکی آنکھوں میں چکا چوندھی سی آگئی اُس
تلوار کو صاحبقران نے ملاحظہ فرماکر بہت تعریف فرمائی اور پسند فرمایا اُسی وقت اُسکو زیب کمر فرمایا اور
بادشاہ طلسم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اب زربند سوسن کا نشان مجکو بتائیے تاکہ میں جاکر لوح طلسم
حاصل کروں اور طلسم کو لوح حاصل کرکے فتح کروں تمہارے دشمنوں کو قتل کرکے تمہارا قبضہ مالک طلسم پر

رادون اور ان سب کاموں سے فراغت کر کے اپنے لشکر کی طرف جاؤن کیونکہ عرصہ ہوا کہ مجکو لشکر کی
خبر نہین پہونچی ہی کہ اہل لشکر کیسے ہین اور بادشاہ اسلام کا مزاج کیسا ہی اور دیگر عزیزان تندرست و
خوشحال ہین بادشاہ طلسم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ آگاہ ہون اور سماعت فرمائین کہ یہان سے
طرف مشرق کے دس کوس پر ایک صحرا ہی اُس صحرا مین ایک تالاب ہی اُس تالاب مین ہزارون مرغابیان
پڑی ہوئی ہین اُس تالاب سے سرحد دربند سوسن شروع ہی اُس تالاب کے اندر ایک قبر ہی ایک ساحر کی
کہ اُسکا نام آفتاب شعلہ پیکر جادو تھا بڑا ساحر زبردست تھا اُسنے اُس صحرا مین آکر مقام کیا تھا اور
اُسکو اپنا مقام سکونت مقرر کیا تھا اُسکے دماغ مین یہ بو سما گئی تھی کہ مین سبکا خالق ہون مین نے سب کو
پیدا کیا ہی زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر ملک و عرش سب میری قدرت سے پیدا ہوے ہین مین ان
سبکا پیدا کرنیوالا ہون بس اس حرامزادے نے اُس صحرا مین آکر سحر سے ایک آسمان بنایا اور آسمان ایک چاند و سورج
پیدا کیا کہ اُسکی روشنی چوبیس کوس تک کام دیتی تھی اب اُسکو یہ فکر ہوئی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ اس چاند و سورج
کی روشنی تمام عالم کو اپنے نور سے روشن کرے اور یہ جو چاند و سورج ہین انکی روشنی گرد ہو جائے بس اُسکی اس
فکر سے کیا ہوتا ہی بھلا قدرت خدا مین کوئی دخل دے سکتا ہی وہ اس فکر مین مبتلا رہا اور تدبیر نہو سکی چونکہ
اُسکی قضا قریب آگئی تھی ملک الموت نے آکر اُسکی روح کو قبض کیا اور روانہ دوزخ کیا آفتاب شعلہ پیکر کا
ایک شاگرد ہی کہ اُسکا نام مریخ آتش خوار جادو ہی جب اُسکو معلوم ہوا کہ استاد نے فلان مقام پر قضا کی
بس وہ اپنے مقام سے وہان آیا وہان پہونچکر آفتاب شعلہ پیکر کو دفن کیا اور ایک گنبد اُسکی قبر پر
بنایا اور سحر کیا کہ تالاب پیدا ہوا آٹھوین دن اُسکی قبر پر میلا کرنا شروع کیا ہر طرف کے لوگ جمع
ہونے لگے بڑی شہرت ہوئی آفتاب شعلہ پیکر ایسا ساحر زبردست تھا کہ بعد مرنیکے بھی اُسکے سحر کا
اثر باقی رہا کہ وہ آسمان و چاند و سورج اُسی طور سے قائم رہے دوسرا یہ اثر تھا کہ جو کوئی میلے مین
آتا تھا اُسکو ہر قسم کی راحت ملتی تھی اور قبر کے اندر سے دو ہاتھ پیدا ہوتے تھے اُنمین پھول ہوتے تھے
ایک ایک پھول سب کو ملتا تھا جو اُس پھول کو سونگھتا تھا وہ بہت خوش ہوتا تھا اُس ہفتہ بھر
وہ بیمار ہوتا تھا غرضکہ اسی طور سے ایک زمانہ گذرا ایک روز آنحضرت گذر میرے والد جان
کا ہوا جو کہ اُس زمانہ مین بادشاہ طلسم تھے میری حکومت سے کئی سو برس پیشتر وہ حاکم طلسم تھے
اُنکے بعد میرے والد بزرگوار حاکم طلسم ہوے اُنکے بعد مین ہوا مین نے بھی پچاس برس حکومت کی اب

دوبرس سے اسیر ہوگیا ہون بس انکو یہ فکر تھی کہ کوئی تدبیر ایسی کرون کہ دربند سوسن کے راستے کو
بند کردون باوجودیکہ بانیان طلسم نے لوح طلسم کو دربند سوسن مین رکھا ہے مگر اُسکا راستہ نہین
بند کیا جسکا جی چاہے چلا جائے اور سوسن جادو کو قتل کرکے لوح کو حاصل کرے اگر طلسم کشا
آیا اور اُسنے لوح حاصل کرلی تو پھر طلسم کا فتح کرنا کتنی بڑی بات ہے بس ایسی کوئی تدبیر ہو کہ راہ دربند سوسن
کی مسدود ہو جائے جو کوئی ادھر آئے سوائے طلسم کشا کے اسیر ہو جائے بانیان طلسم نے بڑی غلطی کی
دوسرے انکو ہر وقت اسی امر کی فکر رہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات اس طلسم مین مین اپنی طرف سے
ایجاد کرون بس اتفاق سے جو انکا گذر اس صحرا مین ہوا انھون نے یہ کارخانہ سحر کا دیکھا دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر آفتاب شعلہ پیکر جادو کا تکیہ ہے اور اُسکا شاگرد مجاور رہتا ہے
دریافت کیا کہ اُسکے شاگرد کا کیا نام ہے معلوم ہوا کہ مریخ آتش خوار ہے یہ سنتا کہا کہ مریخ آتش خوار
کو بلاؤ مین اس سے کچھ دریافت کرونگا چنانچہ مریخ آتش خوار جادو دادا جان کی خدمت مین آیا
آپنے دریافت کیا کہ یہان سے دربند سوسن کسقدر دور ہے معلوم ہوا کہ اسی مقام سے حد
دربند سوسن بھی شروع ہے بس آپ خوش ہوگئے اُسوقت طائر سحر کو روانہ کرکے سوسن جادو کو طلب
کیا اور کہا جب وہ آئی کہ ای سوسن جادو ہمنے تمکو اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ ہم تمھارے
دربند کا راستہ بند کردین چنانچہ ہمنے اسکی یہ فکر کی ہے کہ مریخ آتش خوار جو کہ یہان [illegible] ہے
اُسنے اور تمسے دوستی کرا دین تم اُسکی ہمیشہ مددگار رہو وہ تمھارے سوسن نے یہ سنتا پوچھا کہ
کون مریخ آتش خوار وہ مریخ آتش خوار تو نہین کہ جو شاگرد ہین آفتاب شعلہ پیکر کے دادا جان
نے کہا کہ ہان وہی سوسن نے کہا کہ وہ تو میرے چچازاد بھائی ہین انکو کب انکار ہوگا میری مدد
سے اور مجکو کب انکار ہوگا انکی کمک سے چنانچہ اُسی عرصہ مین مریخ کو بھی دادا جان نے رام کرلیا
تھا وہ اس طور سے ہوگیا تھا کہ جیسے ادنے غلام ہوتا ہے اُسنے اقرار بھی کیا تھا جب دادا جان نے
اپنا منشا اُسپر ظاہر کیا تھا کہ مین ایسی تدبیر کرونگا کہ جو ادھر کو آئیگا اسیر ہو جائیگا خواہ طلسم کشا
ہو خواہ غیر طلسم کشا دادا جان نے قبول کیا تھا بس دادا جان نے مریخ کو بھی ایک رکن طلسم قرار دیا
اور اُسکو شیر طلسم کا خطاب عطا فرمایا باہم سوسن و مریخ کی جب ملاقات ہوئی اور سامنا ہوا
مریخ نے سوسن کو پہچانا اور سوسن نے مریخ کو اور زیادہ تر مریخ خوش ہوا اُسیدن سے مریخ نے

بموجب خواہش داداجان کی اُس مقام پر حد قائم کی اور یہ سحر کیا کہ ایک غبار سا بلند ہوا اور حد قائم ہوگئی
دربند سوسن کی مریخ نے یہ طریقہ اُسدن سے مقرر کیا کہ اُدھر رات ہوئی ایک جلسہ قائم کیا ناچ گانا
ہونے لگا تمام رات جلسہ آراستہ ہوا بوقت صبح وہ گانے والیاں اور اہل جلسہ سب مرغابیاں بنکر
تالاب میں شناوری کرنے لگیں اے صاحبقران طریقہ یہ ہے کہ جو کوئی ساحر اُدھر سے بوقت شب گذرتا
ہے وہ جو جلسہ ہوا آراستہ اور صحرا میں چراغاں پاتا ہے اور گانے کی صدا سنتا ہے اُسکو بھی اشتیاق ہوتا ہے
کہ یہ رات اسی جلسہ میں بسر کرون پس اُس طرف کو روانہ ہوتا ہے جسقدر اُدھر کی راہ طے کرتا ہے اُسیقدر
مقام جلسہ دور ہوتا جاتا ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسی مقام پر جلسہ ہے پس وہ مسافر رات بھر اسی میں
سرگردان رہتا ہے ادھر صبح ہونے لگی اور وہ مسافر قریب سرحد دربند سوسن پہونچا ایک تڑاقہ ہوا
اور ایک برق چمکی وہ جانے والا غائب ہوگیا پھر اسکا پتہ نہیں ملتا ہے اسی طور سے جب کوئی اُدھر دنکو
جاتا ہے وہ تو اس حال سے آگاہ نہیں ہے ادھر اُس غبار کے قریب پہونچا جو کہ مثل پردہ کے حائل ہے
اور دکھائی نہیں دیتا ہے ایک تڑاقہ ہوا اور اُس تالاب میں سے ایک مرغابی پرآواز دیکر بلند ہوئی
کہ لینا اس بے ادب کو کہ یہ ادھر بلا اجازت چلا آیا ہے اور آتے ہی بلند ہوکر اُسپر اپنا عکس ڈالا زمین
شق ہوئی وہ غرق زمین ہوگیا پھر مرغابی اُس تالاب میں جاکر شناوری کرنے لگی یا صاحبقران بس
یہی حد دربند سوسن ہے اور اسی پتہ سے نشان دربند سوسن ہے مگر خرابی یہ ہے کہ کوئی اُدھر جا نہیں سکتا
ہے جو جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا خواہ حضور ہوں خواہ کوئی دوسرا ہو جبتک مریخ آتش خوار
جادو نہ قتل ہوگا اُسوقت تک دربند سوسن کا راستہ نہ کھلے گا اُسکا قتل ہونا محال ہے جب اُس
جلسہ میں کوئی جا ہی نہیں سکتا ہے تو پھر کیونکر اُسکو قتل کیا جائے بڑی خرابی تو یہ ہے اُسدن سے
جبسدن سے داداجان نے سوسن جادو و مریخ جادو کی باہم ملاقات کرائی ہے اور مریخ
نے یہ طریقہ دربند سوسن کی راہ بند کرنے کا نکالا ہے اُسدن سے مریخ و سوسن میں اسدرجہ
کا تپاک بڑھا ہے کہ ایک روح اور دو قالب ہیں ایک دن سوسن مریخ کے پاس آتی ہے
اور ایک دن مریخ سوسن کے مکان پر جاتا ہے حالات طلسم سے سوسن مریخ کو آگاہ
کرتی رہتی ہے یا صاحبقران یہ سلسلہ دربند سوسن کی راہ بند کرنے کا داداجان کا ایجاد کیا
ہوا ہے ورنہ پہلے راستہ دربند سوسن کا مسدود نہ تھا بس یہ پتہ و نشان ہے دربند سوسن کا

نے کہ خدمت میں عرض کیا جب اس تالاب کی سمت گذرے در بند سوسن تک پہونچ گئے کوہ کاوس پر
سوسن جادو کا باغ ہے وہ اسی میں ہمیشہ رہتی ہے بڑی ساحرہ زبردست ہے بادۂ کبر و نخوت سے مست
ہے سال بھر کے بعد ایک مرتبہ طلسم میں آتی ہے ورنہ اور کبھی نہیں آتی ہے یا جب کوئی ضرورت ہو
نہ طلب کرو تو آتی ہے یہ سب رکن طلسم میں سوسن جادو و سماوات جادو و اعظم جادو
اور اسی طرح سے اور رکنی در بند میں آنکے حاکم سب رکن طلسم ہیں یہ سب مجھ سے پھر گئے اور انکو
اسیر کیا بے ستون جادو سب میں عقیل تھا اسی کی رائے سے میں اسیر کیا گیا یہ سب دام
ہوگئے اگر یہ نہ پھر جاتے اور مجھ سے تحفہ جات نہ لیتے سے بلکہ میں کبھی نہ اسیر ہوتا دوسرے انکو
شراب میں بیہوشی ملا کے بیہوش کیا اور اسیر کیا یا صاحبقران شتنکال نے ان سب کو زر کثیر کے
دینے کا اقرار کیا تھا چنانچہ خزانۂ طلسمی کھولکر ہر ایک کو مالا مال کر دیا ہر ایک کا گھر زر و جواہر روپیہ
اشرفی سے بھر دیا اور ہر ایک کو اپنے اپنے مقام کا حاکم کیا ایسا حاکم کہ جو خود سر ہو میرے وقت
میں اسقدر کسی کو اختیار نہ تھا اور ایسا کوئی صاحب قدرت نہ تھا جیسا کہ اب ہے ہر ایک اپنے وقت کا
اور اپنے مقام کا حاکم بنا ہوا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ بعد سال بھر کے سب کاغذات شتنکال کے پاس جایا کرتے
ہیں وہ دستخط کر دیتا ہے اور کوئی اسکو ان مرحلہ جات سے تعلق نہیں ہے انھیں سب حاکمان مرحلہ کو
اختیار ہے جیسا کہ آپنے ملاحظہ فرمایا کہ بے ستون جادو نے کسی امر کی خبر شتنکال جادو کو کی
خود ہی آپ سے مقابلہ کیا خود ہی بھاگ کر بالائے کوہ گیا وہاں جا کر آپ سے پھر لڑا آخر کو خواجہ کی
کوشش اور آپکے اقبال سے قتل ہوا اسی طرح سے سب میں ہر ایک صاحب حکومت ہے صاحبقران نے
یہ سنکے فرمایا کہ سب کا اختیار و غیر اختیار معلوم ہو جائیگا میاں بے ستون نے کیا بنالیا جو کوئی
اور بنالے گا سیماب بلند آواز نے عرض کیا کہ میں نے اس غرض سے یہ نہیں عرض کیا بلکہ
کل واقعات و حالات طلسم خدمت عالی میں عرض کیے اور خدمت والا میں پورے طور سے
در بند سوسن کا نشان عرض کر دیا اب جسکو چاہیے حکم فرمائیے وہ در بند سوسن کو جا کر فتح کرے
مگر میں نے دادا جان و بابا جان سے یہ سنا تھا کہ جب تک طلسم کشا خود نہ در بند سوسن کو فتح
کریگا اسوقت تک لوح طلسم نہ دستیاب ہوگی بس بڑی خرابی ہے کہ راہ در بند تو بند ہے آپ
کیونکر تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے فرمایا خدا کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیگا یہ فرما کر خواجہ عمرو

سے فرمایا کہ ای خواجہ اگر تم کوشش کروگے تو دربند سوسن کا راستہ کھلیگا اور مریخ جادو مارا
جائیگا اور جب وہ مارا گیا ادھر راستہ کھلا بس تمکو لازم ہی کہ کوشش کرکے جاؤ اور مریخ آتش خوار
جادو کو قتل کرو تاکہ راہ دربند سوسن کی کھلے اور وہان کے حالات دریافت کرکے آکر مجھ سے
بیان کرو میں جاکر دربند سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرون اور برائے فتح طلسم روانہ ہون
یہ کام سوائے تمھارے اور کسی سے نہوگا خواجہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ واہ کیا خوب آپ کے
پاس میں ہی دو بھر ہون کہ خواہ مخواہ دیدہ و دانستہ جاکر اپنے کو مبتلاے عذاب کرون جبکہ آپ
یہ سن چکے ہین کہ جو کوئی ادھر جاتا ہی وہ اسیر ہوجاتا ہی پھر آپ مجھ سے ارشاد کرتے ہین کہ تم
جاکر وہان کے حالات دریافت کرکے آؤ اور مجھ سے بیان کرو خوش واہ کیا خوب اپنی بلا میرے
سر ڈالتے ہین خیال تو فرمایئے کہ اتنے اتنے بڑے ساحر زبردست موجود ہین انمین سے کسی کو روانہ
فرمایئے کہ وہ جاکر حالات دریافت کرین اور آکر بیان کرین مین بیچارا کس شمار و قطار مین ہون
ایک ادنے عیار غیر ساحر جان ساحر نے مجھو سے کیا مجکو اچھا ہوگیا ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہوگئے
جبکہ ساحرون کو اسطرف جاتے ہوے تکلف ہی تو مین بیچارہ غیر ساحر کس شمار مین ہون مجکو اپنی
جان دوبھر نہین ہی آپکو تو میرا مرنا چند وجوہ سے اچھا معلوم ہوتا ہی کہ آپکی بیبیان جو ہین
وہ ایسی خوبصورت و سلیقہ مند نہین ہین جیسی میری ہین بس آپ یہ چاہتے ہین کہ کسی نہ کسی تدبیر
سے اسکو قتل کرا دون تاکہ جب یہ ہوگا تو مین انکے ساتھ عقد کرونگا میری موجودگی مین یہ ممکن
نہین ہی صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ ای خواجہ تمھارے بھی کیا بیہودہ خیالات ہین کیون مین
تمھارا مرنا چاہونگا اسکا کوئی سبب بھی ہی یہ جو تم بیان کرتے ہو کہ بعد تمھارے تمھاری بیبیون کے ہمراہ
عقد کرون یہ خیال تمھارا بالکل غلط و محض فضول ہی بھلا یہ کب مین گوارا کرونگا کہ تم نہو اور
مین انکے ہمراہ عیش و عشرت کرون میری زندگی کی حلاوت اور مزہ تمھین سے ہی مین تمکو اپنی
جان و روح خیال کرتا ہون اور دوسری یہ ہی ایک بات ہی کہ آپکو جو بچہ اٹھا لیگیا تھا اسوقت سے
مین بچپن تھا اسقلینوس موجود ہین انسے دریافت کرلو کہ کئی مرتبہ جب سے اور آجتک مین نے
قصد کیا ہی کہ تمھاری تلاش مین نکلون حکیم اسقل[illegible] مانع آئے اور زائچہ کرکے مجھ سے کہا تھا
کہ آپ بر خیال نہون برسون تک خواجہ ضرور آئینگے اگر نہ [illegible] تو میرا علم غلط ہی مگر مجکو اسپر بھی یقین

نہ تھا گو جیسا کہ انھون نے کہا ویسا ہی ہوا مگر میرے نزدیک خواب و خور حرام تھا ہر وقت تمھارا ہی خیال تھا
یہی جی چاہتا تھا کہ کیونکر تمکو پاؤن اور کہان تلاش کرنے کو جاؤن جو تمکو ڈھونڈ لاؤن مگر یہ میرے اللہ کا فضل
و کرم کیا کہ تمکو صحیح و سلامت مجھسے ملایا اسپر تم یہ کہتے ہو کہ آپ میری ہلاکت کے خواستگار ہین یہ محض
تمھارا خیال ہی خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران جبکہ آپ اس امر سے آگاہ ہین کہ مین تین چیزون
سے از حد خوف کرتا ہون پھر آپ کیون مجکو ایسے مقام کی طرف جانے کے لیے کہتے ہین کہ جہان
خوف جان ہی جبکہ آپ واقف ہین کہ مین ساحر سے اور نقابدار سے اور پانی سے خوف کرتا ہون پھر
بھی آپ مجکو اس مقام پر بھیجتے ہین کہ جہان ساحر ہین مین تو ہرگز ہرگز نہ جاؤنگا اگر مین گیا اور وہان
جاکر اسیر ہو گیا تو آپسے یہ بھی تو ہوگا کہ آپ میرے متعلقین کی خبر لین اور انکو اچھے طور سے
اپنے ناموس مین رکھین اور پھر انکا وظیفہ مقرر کر دین کہ جسکے سبب سے وہ بسر اوقات کرین اور
مصیبت جو کہ میرے ہونے کے سبب سے انپر پڑی ہی وہ کٹے بلکہ یہ ہوگا کہ جو کچھ انکے پاس ہوگا وہ انسے
چھین کر انکو نکالدیجیے گا وہ تباہ و برباد ہونگی یا انکے تراہ عقد فرمائیے گا پس ایسی حالت مین مین کیونکر
اپنی جان کا خیال نکرون اور آپکے کہنے سے ایسے مقام پر چلا جاؤن کہ جہان خوف جان ہی امیر نے
فرمایا کہ اے خواجہ یہ جو تمنے کہا مین نے مان لیا مگر تمکو میری ذات سے اس قسم کی امید کرنا محض بیکار
اور خلاف عقل ہی جبکہ مین تمکو اپنا بھائی اور بلکہ بھائی سے بھی زیادہ تر خیال کرتا ہون تم میری شان و شوکت
کے طریقہ کا سبب ہو میری صاحبقرانی کا باعث ہو بلکہ میرے جان بخش ہو اس حالت مین یہ چاہونگا کہ
خدانخواستہ تم کسی بلا مین مبتلا ہو مین یہ چاہونگا کہ مین خود مبتلائے بلا ہون اور تم نہ مبتلا ہو تاکہ
میری رہائی کی فکر کرو تم اگر رہا ہوگے تو کوشش کرکے مجکو رہا کروگے مین اگر رہا ہونگا تو تمکو رہا کرونگا
خواجہ نے جواب دیا کہ جی ہان اسوقت تو ایسی تقریر فرمائیے گا اور ایسے کلمات ارشاد ہونگے کہ تم بھائی
ہو اور میری شان و شوکت کے سبب ہو اور میری صاحبقرانی کے باعث ہو وہ کونسا دن تھا کہ ایک
کافر کے لیے آپ نے مجکو باندھکر بھیجدیا اسنے مجکو قتل کرنا چاہا نقابدار رہا کرلایا اسپر پھر باندھکر بھیجدیا
مین نے لاکھ لاکھ کوشش کی کہ میرے آپکے صفائی ہو جائے مگر آپنے نہ قبول کیا مین نے کسی کو قتل
نہ کیا تھا صرف ناک کاٹ لی تھی وہ بھی اس سبب سے کہ اسنے میرے جوان فرزند کو مار ڈالا کہ جسکو مین
بہت چاہتا تھا اور جس سے از حد محبت کرتا تھا میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اس سے محبت کرتے

سے اگر اسکے غم و الم و رنج و صدمہ میں مجھسے ایسی حرکت ہوگئی تو میں اس امر کا مستحق نہ تھا کہ میرے
اوپر اسقدر زیادتی کیجاتی اور نہ برائے قتل کافر کے حوالے کیا جاتا اوس وقت خیال کرنے کا تھا اسپر
یہ ظلم کیا گیا کہ سبکو منع کردیا گیا کہ جو کوئی عمرو کا نام لےگا اسکو بھی میں لشکر سے نکالدونگا اسوقت
یہ خیال نہوا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میری شان و شوکت کا اور صاحبقرانی کا سبب ہے یا ابھی کل ہی کی
بات ہے کہ میرے شاگرد برق فرنگی کو اسی طلسم کی سرحد میں اگر آپنے نکالدیا تھا بھولے سے میرے
فرزند نے نام اسکا لیا تھا تو اسکو بھی نکالدیا اسوقت ان امور کا خیال نہ کیا جناب عالی دنیا اپنے
مطلب کی ہے اسوقت بھی خیال کیا ہوتا کہ اگر یہ اسوقت ان لوگوں پر یہ تشدد کرتے ہیں خواجہ جو
ایسے سبب دریافت کرینگے تو کیا جواب دینگے اے حمزہ تمسے زیادہ تر بیمروت و طوطا چشم کوئی نہیں ہے
اپنے مطلب کے وقت تو ایسی تقریر کرتے ہو کہ یہ معلوم ہو کہ تمسے بڑھکر کوئی دوست نہوگا اور جب
کہ خطا ہو جاتی ہے خواہ وہ لائق خیال ہو خواہ نہو پھر کسی طرح سے مروت نہیں کرتے ہو یہ کیا تمھار
ہی کل عربوں کا یہی طریقہ ہے تمام طوطا چشم اور بیمروت غرض دوست ہوتے ہیں پس جبکہ آپکا
یہ حال ہے تو میں کیونکر ایسی حالت میں اپنی جان کو جان نہ سمجھوں اور نہ خیال کروں صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ کون کہتا ہے کہ آپ اپنی جان کو جان نہ خیال کریں نہ میرا یہ منشا ہے پس از راہ مہربانی آپ
ان سب خیالات کو برطرف فرمائیے اور طرف دربند سوسن کے تشریف لیجائیے اور وہاں کے
حالات دریافت کرکے مجھسے آکر بیان فرمائیے کیونکہ یہ کام سوائے آپکے دوسرے سے نہوگا ان لوگوں کی
نسبت جو آپنے فرمایا کہ یہ ساحر ہیں یہ کیوں نہ جاکر وہاں کے حالات دریافت کرکے آپ سے بیان
کرتے ہیں انکے نہ جانے کے چند سبب ہیں اول تو یہ کہ ان لوگوں سے سب طلسم کے باشندے آگاہ ہیں
اور واقف ہیں یہ لوگ جو جائینگے تو سب انکے حال سے آگاہ ہو جائینگے دوسرے یہ عیار نہیں ہیں
جو عیاری کرکے نکل آئینگے یا حالات دریافت کرینگے تیسرے انکا جانا وہاں اچھا نہیں ہے اور آپکے
جانے سے بہت فائدے ہیں اول جہاں جیسا موقع ہوگا آپ ویسا کام فرمائیگا اگر قابو چل گیا تو سوسن
کو بھی گرفتار کر لوگے یہ کام ان لوگوں سے نہوگا خواجہ نے کہا کہ یہ سب ٹھیک ہے مگر میرا جانا کسی صورت
سے نہوگا یا صاحبقران اسکے چند سبب ہیں ایک تو وہ مقام ساحروں کا ہے میں وہاں جا نہیں
سکتا ہوں دوسرے طلسم کا معاملہ ہے وہ بھی ایک دربند طلسم ہے اور کون دربند کہ جہاں

لوح رکھی ہوئی ہے تیسرے خلاصہ امر یہ ہے کہ مین تو محنت کرون اور مشقت اور اپنی جان پر اٹھاؤن اور
جب موقع پھل وصول کا ہو تو آپ اُنکو پھیر لیجیے اور بے مروتی فرمائیے اور یہ فرمائیے کہ ہمکو کیونکر پسند یہ مال
غازیون کا ہے اسوقت مین غازی کوشش نہین کرتے ہین وہ غازی کہان ہین کہ جنکا مال ہو جاتا
ہے صاحبقران نے یہ تقریر سنکے فرمایا کہ اے خواجہ تم کیسے میرے دوست و رفیق ہو اور کیسے اترائے
کو میرا بھائی کہتے ہو مجکو تمسے یہ امید نہین تھی کہ مین تمسے کسی امر کو کہون اور تم انکار کرو بلکہ اس سے زیادہ
امید تھی اور اکثر تمنے ایسا ہی کیا کہ میرے لیے تمنے اپنی جان کو جان نہ خیال کیا اور تمنے کوشش کی
میرے اوپر کیا منحصر ہے میری اولاد کی کمک کی وقت سخت مین میرے سردارون کی کمک کی
انکو اکثر بلاؤن سے رہا کیا بدون میری خواہش کے اور جس امر مین مین تمسے خود خواہش کرون تم
انکار کرو واقعی مجکو تمسے ایسی امید نہ تھی بلکہ یہ امید تھی کہ جہان میرا پسینہ گریگا تم اپنا خون گرا دوگے
نہ یہ کہ مین تمسے ایک امر کو کہون جسمین تمہارا کچھ نقصان نہو اُس سے تم انکار کرو خواجہ نے جواب دیا
کہ بجا اور درست ارشاد ہوا مجکو ایسی ہی امید تھی مگر اب آپ اُس امید کو قطع فرمائیے بلکہ یہ امید
رکھیے کہ مجھ سے بڑھکر کوئی آپکا دشمن نہوگا بس اب مجھ سے یہ کبھی نہ ہوگا کہ آپ مجکو ملتے ہین سب
ایسے امورونکا خیال کرتا ہون یہ باتین کسی احمق کے ساتھ فرمائیے جو کہ بالکل عقل سے بہرہ نہ رکھتا ہو
مین ایسی باتون مین آنے والا نہین ہون کل ہی کا ذکر ہے بلکہ ابھی کا کہ میرا تو نقصان ہوا کہ ہزارہا لعل
زمرد کا میرے پاس سے جاتا رہا مجکو اسکی بہت دنیا پڑے گی جن نے جو یہان ذکر کیا تو آپ نے
فرمایا کہ یہ فقرہ ہے نہ اٹھ گیا ہوگا نہ کچھ تمہارے پاس سے آیا کہان سے جب آپ ہر امر کو میرے فقرہ
اور مکاری خیال کرتے ہین تو اس امر کو بھی مکاری و عیاری خیال فرمائیے کہ مین جو آپکو اپنا بھائی
کہتا تھا اسمین بھی کوئی نہ کوئی مکاری و عیاری کا پہلو رکھتا ہونگا یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ وہان
جانے مین کوئی نقصان نہین ہے آپکے نزدیک نقصان نہین ہے اور میرے نزدیک تو بہت بڑا
نقصان ہے وہ یہ نقصان ہے کہ مین یہان ہونگا تو دو چار پیسہ کی فکر کرونگا اپنے اہل و عیال
کے لیے اگر مین وہان جاؤنگا تو انکے لیے کون فکر کریگا کسی سے قرض لونگا کسی کو کچھ دیا نہ رکھے
اپنے فرزندان مین بانٹ دونگا جسکا کہ تھا اسکو کچھ اطمینان نہ دلاؤنگا ایسا نہو کہ وہ مجھپر خیانت کا
دعوی کر بیٹھے زمانہ بُرا ہے میرے لیے کوئی بے عزتی اور بے آبروئی کا سامنا ہو اور میرا جینا نہین

میں جعلساز و نابکار مشہور ہو جاؤں یہ جو میرا اسوقت سبکو اعتبار ہے اسمین فرق آئے اور میرا کام
بگڑ جائے یہ جو مین چار پیسے پیدا کر لیتا ہوں اسمین بھی بابٹہ ہو کر رہوں اگر آپ ایسا ہی پریشان کیجیے گا تو مین
یہان سے طرف خانہ کعبہ کے چلا جاؤنگا وہان بیٹھکر عبادت خدا کرونگا اپنے سب اہل وعیال کو بھی
لیجاؤنگا بلا مشقت اور بلا خدمت میری بسر اوقات ہو جائیگی اور میرا قرضہ بھی ادا ہو جائیگا
صاحبقران نے فرمایا کہ زیادہ باتین نہ بناؤ ان باتوں سے کیا حاصل خواجہ نے کہا کہ آپ
مذاق تصور کرتے ہین مین واقعی عرض کرتا ہون کہ مین ورشید سوسن کی طرف جاکر اپنی جان دونگا
جبکہ آپ اس طلسم کے فاتح ہین تو پھر میری کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن آپ خود کیون نہ تشریف
لیجایئے حالات تو آپکے بادشاہ کی زبانی معلوم ہو چکے ہین اور کیا حالات ہین جو کہ نہین معلوم
ہوے ہین جنکے دریافت کی ضرورت ہی آپ تشریف لیجایئے آپکے پاس وہ اشیا موجود ہین کہ جنکے
سبب سے آپ پر سحر اثر نکریگا اگر کسی ساحر کا بھی سامنا ہوگا وہ سحر بھی کریگا تو آپ اسم اعظم
پڑھکر دفع فرمایئے گا اسکو قتل فرمایئے گا مین بیچارہ کیونکر سحر ساحری سے بچونگا اور کس طور سے
اپنے کو بچاؤنگا نہ کوئی ایسی شی ہے پاس ہی کہ جسکے سبب سے میرے اوپر سحر نا اثر کرے نہ کوئی مین ایسا
اسم یاد رکھتا ہون کہ جسکے سبب سے ساحر کے سحر کو دفع کرونگا بس میرے نزدیک تو یہ مناسب
ہی کہ آپ خود تشریف لیجائین اور بندہ تو خانہ کعبہ کو جاتا ہی کیونکہ اب مجکو خیال آیا کہ ان قرضداروں
کے سبب سے میری جان نہ بچے گی یہ سب میری آبرو لے لینگے خصوصاً جسکا اک مجھ سے گم ہو گیا ہی وہ
تو ضرور ضرور بے عزت کریگا آبرو گئی ہوئی ہاتھ نہین آتی ہی جب مین یہان نہونگا تو میرا کوئی
کیا بنائیگا اپنے سر کو پیٹ بیٹھکر رہ جائیگا اگر مین بے ایمان اور جعلساز بھی مشہور ہونگا تو کچھ
پروا کی بات نہین ہی کیونکہ پھر مجکو کوئی ایسی ضرورت نہوگی کہ ان لوگون سے مطلب رکھون
اور چار پیسے پیدا کرنے کی فکر کرون رہا میرا ناموس وہ قلعۂ فو والامان مین ہی خانہ کعبہ مین
پہونچکر اسکو بھی طلب کر لونگا آپکی خیر اکثر بذریعہ اخبار سے یا جو کوئی اودھر سے آدھر آئے گا
اُس سے جب وہ واپس آئیگا آپکی خیریت مزاج سے آگاہی ہو جائیگی مین ان سب خرابیون سے
بچا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ ہرگز نہوگا مین تمکو جانے ندونگا بھائی واقعی
تمسا کون شفیق و رفیق ہوگا اور کون ایسی محنت و مشقت کریگا اور ایسی جان فشانی

کریگا کہ ساحرون سے مقابلہ اسطور سے کریگا کہ اپنی جان پر کھیل کر عیاری کریگا بھائی کوہ ہی دوست
اور رفیق ہی کہ جو وقت مشکل مین کام آئے اور سختی کے وقت ساتھ دے وہ دوست و رفیق
نہین ہی کہ جو وقت مصیبت اور تکلیف کے ساتھ نہ دے اور نکل جائے ای خواجہ تم تو ایسے وقت
مین ساتھ نہ چھوڑو اور رفاقت ترک نکرو یہان سوائے خدا کے تیرا کون ہی یہ وقت ان باتون کا
نہین ہی ان گذشتہ باتون کو نہ یاد کرو اب جو مین کہتا ہون اسپر عمل کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
ہرگز ہرگز نہوگا مین خانہ کعبہ ضرور جاؤنگا ادھر حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین و بادشاہ
... نے بلند آواز سے ایک ایک پرچہ لکھکے صاحبقران کو دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ہمنے
جولیٹ نام کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا ہی کہ یہ دربند خواجہ سلامت کی کوشش اور
سعی سے فتح ہوگا اور لوح طلسم دستیاب ہوگی جہانتک ممکن ہو خواجہ سلامت کو روکیئے اور
جانے نہ دیجئے اگر خواجہ سلامت کے علاوہ جو کوئی جائیگا اسیر ہو جائیگا اور جب تک مریخ جادو
مارا نہ جائیگا اسوقت تک رستہ دربند کا نہ کھلیگا اگر کسی طریقہ سے لوح بھی دستیاب ہوگی تو
دربند کیونکر فتح ہوگا کیونکہ دربند کا راستہ تو مریخ آتش خوار بند کیے ہوئے ہی اُسسے اور طلسم
سے کوئی تعلق نہین ہی جو لوح طلسم آپکے فتح کرنیکی ہدایت کریگی جب راستہ ہی نہ کھلا تو پھر دربند
مین جانا کیسا اور لوح کا دستیاب ہونا عبث ہوتا ہی اور مریخ کے قاتل خواجہ سلامت ہین اسلئے انکا
اُسطرف کو جانا بہت نامناسب ہی آئندہ آپکو اختیار ہی ہمکو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اگر طلسم کشا بھی اُسطرف
کو بدون راستہ کھلے جائیگا تو اسیر ہو جائیگا لہذا پہلے اس امر کی کوشش کرنا چاہیئے کہ خواجہ سلامت جاکر
مریخ آتش خوار کو قتل کرکے راستہ دربند کا کھولین اور لوح کے دستیاب ہونیکی فکر کرین جو
پرچہ صاحبقران نے واکیا مضمون دیکھا اور آگاہ ہوئے اب خواجہ سے کہنے لگے کہ ای خواجہ تم
جاکر حالات دربند دریافت کرو اور آکر بیان کرو ای خواجہ اس امر کا خیال کرو کہ اگر تم کوشش
نکروگے تو یہ طلسم فتح نہوگا یہ طلسم اسی طور سے باقی رہیگا اور کافرون سے آباد رہیگا تمہاری
کوشش سے اسقدر لوگ مسلمان ہونگے حق حقدار کو پہونچیگا کلمے بلند آواز سے حق
ہوا جاتا ہی نمک حرامون نے اسکا طلسم چھین لیا ہی اور بہت سے کلمے اسی طور کے خواجہ سے
کہے مگر خواجہ نے ان سب کلمات کو سنکے صاحبقران کو جواب دیا کہ مین ان باتون کو ہرگز ہرگز نہ مانونگا

اور نہ قبول کرونگا مین وہان جاکر اپنی جان نہ دونگا کہ وہان جاکر اپنے کو مبتلاے عذاب کرون
آپ خود کیون نہین تشریف لیجاتے مین صاحبقران نے فرمایا کہ تم بادشاہ سے سن چکے ہو کہ اگر اس
دربند کی طرف آپ بھی جائیے گا تو اسیر ہو جائیے گا باوجودیکہ مالک اسم اعظم ہین تاہم بھی اسیر ہو جائیگا
جب تک راستہ نہ کھلے اور مریخ آتش خوار نہ مارا جائے اور اسکا قتل ہونا تمھاری ذات پر منحصر ہے
اور مریخ کے تعین قاتل ہو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین ایسے فقرون مین نہ آؤنگا مین بیچارہ کیا
ساحر کو قتل کرونگا مین عیاری کیا جانون آپ ہی لوگون نے مجکو یہ کہکر کہ تم عیار ہو ساحرون کا خیال
بدل دیا اور سب ساحر میرے دشمن ہوگئے ہین بدھر مین جاتا ہون سب میری تلاش کرتے ہین
انکے خوف سے مارا مارا پھرتا ہون صورت بدلے ہوے زمین و آسمان میرا دشمن ہے ہر کس و ناکس کو
میری تلاش ہے ذرہ ذرہ میرا دشمن جانی ہے کسی طرف اگر بھولے سے نکل گیا یہ ہی سنا کہ اگر عمرو
عیار ملجاے تو اسکی بوٹیان کاٹ کر کباب لگائین اور کھائین ساحرون نے سحر کے پنجے مقرر کردیئے
ہین میری تصویر انکے حوالے کی ہے کہ جہان اس شکل کا انسان دیکھو اسکو پکڑ لاؤ جیسا کہ ابھی کل ہی کا
ذکر ہے کہ مین بھولے سے اصلی صورت پر آپکے ہمراہ تھا کہ پنجہ اٹھاے گیا وہ تو خدا انکا بھلا کرے
کہ سپاہے بلند آواز وہان پہونچ گئے اس ظالمہ کو قتل کرکے مجکو رہا کیا ورنہ مین قتل ہو جاتا
استخوان تک کا میرے پتہ و نشان نہ باقی رہتا کسی کو معلوم بھی نہوتا اسی خوف سے راتون کا سونا
حرام ہوگیا ہے ایک مقام پر رہتا نہین نہ اصلی صورت پر پھرتا ہون کہ زمین و آسمان دشمن ہے بس
یہ سب امر اس کے سبب سے ہے صرف آپکی ذات سے ہے کہ آپ لوگون نے یہ مشہور کردیا ہے کہ خواجہ
عیاری خوب کرتے ہین انھون نے عیاری کرکے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا مجکو بیکار لوگون
نے بدنام کیا ہے مین بیچارہ کیا جانون کبھی مین نے کسی جانور کو تو مارا نہین ساحر کا قتل کرنا کیا
سہل امر ہے جبکہ نہ مین کوئی ایسی شے رکھتا ہون کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہ کرے نہ کوئی ایسی دعا یاد
ہو کہ جو دافع سحر ہو بس بیکار بدنام کیا ہے میرے حق مین یہ ہی بہتر ہے کہ مین خانہ کعبہ چلا جاؤن
کیونکہ وہ جاے امن ہے نہ وہان کسی کا سحر اثر کریگا نہ کوئی ساحر جاسکتا ہے کیونکہ وہ خدا کا گھر ہے
مجکو تو یہ لازم ہے کہ مین اپنی جان بچاکر کسی گوشہ مین مخفی ہو کر مجبور رہون کیونکہ زمانہ بھر دشمن ہے
ساحرون پر منحصر نہین ہے غیر ساحر بھی جان کے دشمن ہین خواجہ نے جو کہا امیر نے فرمایا کہ ای

خواجہ یہ تو تمسے ممکن نہیں ہی کہ تم حمزہ کو چھوڑ کر چلے جاؤ جب تک تمھارے دم مین دم ہی تم
حمزہ کے قدم نہ چھوڑوگے یہان سے جاؤگے تھوڑی دور جاکر دل نہ مانیگا پھر واپس آؤگے
اس سے کیا حاصل اسوقت روپیہ بھی ملتا ہی یہ روپیہ لو اور جاکر زرینہ سوسن کی خبر لاؤ گو حمزہ
کی محبت اور روپیہ کی الفت ایک نہ ایک دن تمھاری جان لیگی بری شئی سے سامنا ہو جائیگا
جو کچھ ہو مجھسے تو یہ نہوگا کہ حمزہ کو چھوڑون اور خانۂ کعبہ مین جاکر بیٹھ رہون چلو زرینہ سوسن
کی خبر لاؤ یہ امر ضرور ہوگا کوئی نہ کوئی ساحر ایک نہ ایک دن تمکو قتل کر ڈالیگا حمزہ کو خبر بھی نہوگی
پھر وہ یہ بھول جو مجھپر چڑھے اگر حمزہ کی دوستی اور راہ خدا مین جان جائے تو مجھ پروا نہین ہی ثواب
شہادت حاصل ہوگا گو یہ حمزہ کا فقرہ ہی یہ بھلا کیا کسی کو دیگا یہ لوگ عرب ہین انسے ایک
پیسہ ملنا محال ہی مگر خیر جو ہو سو سہی شاید کچھ کام آؤن اگر دیدے یہ دل سے باتین کرتے ہوئے سیٹھ اور
پھر جاتے ہوئے کہ نہ معلوم کیسی الفت میرے دل مین ہو گئی ہی کہ کسی طور سے جانے کو جی نہین
چاہتا اگر نہین جاتا ہون تو جان کا خوف ہی ہر وقت سولی پر جان رہتی ہی اگر جاتا ہون تو
دل گوارا نہین کرتا ہی کہ ایسی حالت مین چھوڑ کر جاؤن عجب ضغطہ مین جان ہی میری تو وہ مثل ہی
کہ نہ پائی کے اور چین نہ پانی کے اندر چین پایا یہ کہ بموجب مصرعہ نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی
یہ کہتے ہوئے ایوان مین آئے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ خانہ کعبہ ہو آئے سب
وہان خیریت ہی اہل کعبہ سب خیریت سے ہین تم تو کہکر گئے تھے کہ اب مین جاکر واپس نہ آؤنگا
عبادت خدا کرونگا پھر کیون چلے آئے آپ نے مسکرا کر کہا کہ کیا بیان کرون تمھاری محبت کھینچ
لائی نہ جانے دیا دل نے گوارا نہ کیا یہ خیال آیا کہ اتنی عمر تو تمھارے ساتھ بسر کی اب کیا کرون جاکر
ایسے وقت مین چھوڑ کر تمھارا قول یاد آیا ای حمزہ تمھاری الفت ضرور میری جان لیگی بری شئی
کا ضرور سامنا ہوگا کسی ساحر کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا خیر جو کچھ ہو یہ کہکر وہ رقعہ اٹھالیا اور
کہا کہ کیون حمزہ یہ رقعہ تمنے خوشی سے تحریر کرکے ڈالدیا ہی ضرور روپیہ دوگے جو کوئی
زرینہ سوسن کی خبر لائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسپر کیا منحصر ہی اگر مریخ کو قتل کریگا
تو بیس ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا پھر جاکر خبر لانے مین اگر اسکا اقرار نہین
کرتے ہین کہ مریخ کو قتل کرینگے ایک کام کرو کہ پچیس ہزار روپیہ نقد مجھکو منگا دو تو تشفی ہوگا

کہ حمزہ در خوش دل کنندگار بنیں اگر مریخ کو قتل کرونگا تو سب روپیہ میرا ہوگا ورنہ جو کچھ صرف ہوگا
اسکا حساب دونگا باقی روپیہ تمھارا تمکو واپس دونگا اگر قتل نکرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ
تنہا اُسکے واپس آئے میری محبت کی وجہ سے نہیں واپس آسکے اور احسان میرے اوپر جتانے لگے خیر یہ
اسوقت ملے گا جب خبر آئیگی اور مریخ کا سر آئیگا قبل میں نہ ملے گا خواجہ نے جواب دیا کہ اس امر کو کوئی
گوارا نکریگا یہ اچھا ہوتا کہ کوئی اور یہ روپیہ اٹھا لیتا اور وہ یہ روپیہ بھی لیتا اور کام کسی سے نہ ہوتا
میں نے برا کیا کہ روپیہ اٹھا لیا میں نے اس خیال سے اٹھا لیا کہ کوئی غیر کیوں لے جبکہ حمزہ دیتا ہے
میں خود ہی کیوں نہ لوں میرا ہی قرضہ ادا ہو جائیگا حمزہ کی بدولت مگر ایک شرط سے میں جاتا
ہوں کہ یہ روپیہ مجھکو منگا دو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے یہ تو فرمائیے کہ میرے اوپر اسکا کوئی احسان تو
نہوگا آپ روپیہ کے لالچ سے جاتے ہیں میں آپکے بار احسان سے بری ہوں ہاں اگر آپ بلا طمع
کئے ہی جاتے تو میرے اوپر احسان ہوتا اور میری الفت کا سبب ہوتا اور میرے کہنے سے جاتے
اب آپ روپیہ کی الفت سے جاتے ہیں یہ تو آپ نے فرمایا کہ روپیہ نقد منگا دیجیے اگر میرا کام نہو تو
میں کس سے روپیہ لوں خواجہ نے جواب دیا کہ بس بس باتیں نہ بنائیے روپیہ منگا دیجیے دیر
نہ لگائیے عرصہ ہوتا ہے اب مجھکو جلدی ہے یہ باتیں ہو چکیں خواہ میں روپیہ کی محبت سے جاتا ہوں
خواہ آپکی الفت سے اب جاتا ہوں جان پر کھیل کر اے حمزہ اگر خدانخواستہ کوئی خبر بد سننا تو مجھکو
فاتحہ سے نہ فراموش فرمانا اب تو یہ الفت جان لے گی صاحبقران نے فرمایا یہ تو ہوگا میری
بات کا جواب تو دیجیے خواجہ نے کہا کہ افسوس آپکو اپنی پڑی ہے اور مجھکو اپنی میں یہ چاہتا ہوں
کہ میں یہاں سے جلد جاؤں ایسا نہو کہ پہلے ستوں کے مرنے کی خبر پھیل جائے اور [illegible]
حاکم بند و بست اپنا کر لیں تو پھر بڑی مشکل ہو میں یہ کہے دیتا ہوں کہ اگر آپکا کام نہوگا تو جسقدر
روپیہ اس کام میں صرف ہوگا علاوہ اس دس ہزار روپیہ کے دینا ہوگا کیونکہ یہ تو
آپ ان دونوں کاموں کی اجرت دیتے ہیں مصارف سے کیا غرض صاحبقران نے فرمایا کہ
اسمیں مصارف کیا ہوگا نہ کچھ ہوگا نہ کچھ خواجہ نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اسمیں تو بہت کچھ صرف
ہوگا رشوت دینا ہوگی لوگوں کو ملک الموت کو الگ دینا ہوگا کہ وہ بے وقت آکر روح کو اُسکی
قبض کرینگے علاوہ اسکے عیاری میں صرف ہوگا سے بس لے بس آپکا کام ہو چکا یہ کسکو غرض ہے کہ

محنت بھی کرے اور اپنے پاس سے صرف کرے اگر کام ہو تو ایک جبہ صرف کرے اور دمڑی پائے آپنے تو یہ کہا کہ ہمنے اجرت صرف کرکے کام لیا اور لینے والا نقصان مین رہے ایسی کچی گولیان نہین کھیلی ہین جناب من بچہ دستی کا کھیلا ہی آپنے سنا ہوگا جو بیسہ ماثور پر رکھدیتا ہی جو ایسا نہین کرتا اُسکا بچہ نہین کھیلتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ آپ اور روپیہ مجھسے طلب کرتے ہین یعنی اس سے ایک خرمہرہ زیادہ دونگا چاہے آپ جائین چاہے نہ جائین خواجہ نے کہا کہ خیر غنیمہ ممکن ہی پیر جا جانا یہ کہکر اور منہ بنا کر بیٹھ گئے صاحبقران خاموش ہو رہے جب یہ رنگ بادشاہ سیماب بلند آواز واسفلینوس وغیرہ نے دیکھا تو سب نے کہا کہ یا صاحبقران ہم خواجہ کی ضمانت کرتے ہین آپ ہزار روپیہ مرحمت فرمایئے اگر یہ آپکے حسب دلخواہ کام نہ کرینگے تو ہم آپکا روپیہ دینگے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر انکو پینتیس ہزار روپیہ منگا دیجیے اور خواجہ سے ان لوگون نے کہا کہ پینتیس ہزار تو صاحبقران نے آپکو مرحمت کیا ہی اور پچیس ہزار روپیہ ہم سب ملکر آپ کو اس غرض سے دیتے ہین کہ جو کچھ وہان صرف ہو آپ صرف کرین خواجہ نے خوش ہوکر دعا دیا کہ خدا آپ لوگون کو سلامت رکھے کہ آپنے میری ضمانت بھی کی اور مصارف کے لیے روپیہ بھی دیا ایک یہ صاحبقران ہین کہ جنکے ہمراہ مین نے اپنی عمر گنوائی جان کو جان نہ سمجھا اسپر یہ حال ہی کہ اعتبار نہین ہی جب آپنے ضمانت کا اقرار کیا اسوقت روپیہ منگانے کا حکم دیا بھلا انکا کوئی کیا کام کرے انکی تو وہ حالت ہی کہ دمڑی صرف نہو کام ہوجائے بقول کسے چمڑی جائے دمڑی نجائے یا یہ کہ بموجب شعر گر جان طلبی دریں مضائقہ نیست ؛ گر زر طلبی سخن دریں است ؛ کسی کی جان مفت کی نہین ہی کہ کچھ فائدہ و نہ کچھ نفع اپنی جان رائیگان کرے سوائے زبانی تعریف کے خیر آمدم بر سر مطلب اے آپ لوگ بھی روپیہ منگائیے اور حمزہ بھی تاکہ مین جاؤن اب عرصہ کرنے کا وقت نہین ہی یہ جو خواجہ نے کہا سب نے اسیوقت ساٹھ ہزار روپیہ منگوا دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا اور اپنی صورت ایک ساحر کی صورت کی بنائی صاحبقران کو سلام کیا اور کہا کہ خدا حافظ و ناصر مجکو یقین ہی کہ آپکی محبت مجکو ہلاک کرے گی اور سب سے بھی ملے صاحبقران نے فرمایا کہ خداوند کریم تمکو بامراد لائے کہا آپکے اقبال اور افضال خدا سے امید تو یہ ہی کہ بامراد آؤن بس خواجہ عمر و صاحبقران اور دیگر اہل دربار سے ملکر حمزہ صاحبقران کے قدمون کو بوسہ دیکر اور سب سے یہ کہکر کہ میرے حق مین دعائے خیر فرمایئے گا وہان سے چلے جب قریب

دربارگاہ پہونچے تھم گئے اور پلٹ کر صاحبقران کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ اے صاحبقران بخدا حافظ
میں تو خانہ کعبہ جاتا ہون بھلا کیا میں دیوانہ ہون جو اپنی جان دینے کو جاؤنگا اس روپیہ سے میں اپنا
قرضہ ادا کرونگا کچھ آگے والے کو دونگا تاکہ اس سے سرخرو ہون باقی روپیہ سے تجارت کرونگا یہ بھی ایک
مکاری تھی میں نے خیال کیا کہ یہ روپیہ مفت جاتا ہے حمزہ سے غرض رکھے تو اگر مجکو جانا ہوتا تو میں پہلے
ہی کیون انکار کرتا جانے کا اقرار کیون نکرتا تاکہ میرا تمہارے اوپر احسان ہوتا اب روپیہ کا نام سنکر
اقرار کیا اس غرض سے کہ لالچی مشہور ہون کیون کیسا دھوکا دیا ہے اب تو میرے وسوسے گئے ہیں آپکے
لئے اب میں تو جاتا ہون کعبہ کو تم جاؤ تو جاؤ تمہارا کام صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہوا
اگر نقصان ہوا تو ان سب لوگون کا میں اپنا روپیہ ان سے لیلونگا یہ لوگ تمکو مکار و جعلساز کہینگے
میرا کیا جائیگا تمکو اختیار ہے چاہے کعبہ کو جاؤ چاہے اور کسی طرف جاؤ مگر یہ امر ضرور ہے کہ ایسی حالت
سے جو جاؤنگے بے ایمانی کیکے تو حج قبول نہوگا نہ کوئی عبادت لائق قبول ہوگی سب بیکار ہوگا خواجہ
نے کہا کہ مجکو اس سے کیا غرض خواہ کسی کا ہو مجکو تو روپیہ سے مطلب تھا میں اسی فکر میں تھا کہ
کسی نہ کسی تدبیر سے روپیہ ہاتھ آئے تو میں کوئی صورت بسر اوقات کی کرون اسکی آمدنی سے اپنی زندگی
بھی بسر کرون اور قرضہ بھی ادا کرون میرے خدا نے یون دلوا دیا اب چاہے حج و زیارت و عبادت
قبول ہو یا نہو وہ جو تمنے سنا ہے وجب شعر یان تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا
جانے اگر میرے پاس روپیہ ہوگا تو کچھ ان فرشتون کو بھی رشوت دونگا کہ جو اعمال نیک و بد
کو تحریر کرتے ہین جناب عالی روپیہ دونون جہان کا مشکلکشا ہے بس رشوت وغیرہ دیکر جسقدر
نیکیان ہین وہ اپنے نامہ اعمال میں تحریر کراونگا برائیان نکلوا ڈالونگا اگر روپیہ نہوگا تو یہ کام
کیونکر ہوگا یہان بھی تکلیف سے بسر ہوگی وہان بھی اور خدانخواستہ میں دوزخ میں جانے ہون لگا کہ
مجکو وہان کی فکر ہو یہ امر اسوقت کے لیے ہے کہ اگر کسی فرشتہ کی غلطی سے میں دوزخ ڈالا گیا اگر
مفلس ہونگا تو کوئی قدر نکریگا جو فرشتہ دیکھے گا اپنے پاس نٹھہرنے دیگا کہ یہ مفلس ہے اس سے
کیا وصول ہوگا اگر غنی ہونگا ہر ایک آنکھون پر بٹھائیگا وہ قدر کریگا کہ اسکی ذات سے نفع ہوگا کچھ
ملک الموت کو دونگا کہ وہ سختی نکرینگے صاحبقران یہ سنکے مسکرائے اور فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ یہ کیا کہتے ہو خواجہ وہان رشوت وغیرہ کا کیا کام ہے کیا یہ بھی کوئی دنیا کا سا معاملہ ہے

کہ کسی کو رشوت دی اور کسی کو کچھ لالچ کہین روپیہ صرف کیا اپنا کام نکال لیا یہ کلمہ زبان پر نہ لاؤ یہ
قول بکفر ہوتا ہی خواجہ نے کہا معاف فرمائیے بدون روپیہ کے کہین کام نہین چلتا ہی روپیہ
عجب شی ہی اسکی ہر ایک کو خواہش ہوتی ہی کیا فرشتے کیا بشر سب کو اسکا لالچ ہوتا ہی آپ اپنی بندہ نصیحت
کو اپنے پاس رہنے دیجیے مفلس کی ہر جگہ مٹی خراب ہی کبھی کوئی عزت نہین کرتا ہی مفلس ہر مقام پر
ذلیل و خوار ہوتا ہی اچھا آپکو کیا اگر کلمۂ کفر کہتا ہون تو مین اپنی زبان سے کہتا
ہون اسکی سزا یا جزا ملیگی تو مجکو ملیگی آپکو کیا آپ ایسے کلمے نہ فرمائیے مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ
اس بخیل پنے مین آپکی ایسی مٹی خراب ہوگی کہ دیکھیے گا کوئی فرشتہ جو روادار ہو اپنے پاس آنے
دینے کا ہم یہان بھی ہین کرینگے اور وہان بھی صاحبقران نے فرمایا کہ ارے ادھر آئیے اور جو کچھ روپیہ
آپنے لیا ہی وہ عنایت فرمائیے پھر آپکا جدھر جی چاہے چلے جائیے کوئی آپکو منع نکریگا پہلے یہ
ہوا کہ ملک الموت کو رشوت دونگا تاکہ وہ بے وقت آکر روح قبض کرین جب روپیہ ملگیا تو اب
یہ فقرہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ بھلا اب روپیہ واپس بھی مل سکتا ہی لے مین جاتا ہون خدا حافظ
صاحبقران نے فرمایا کہ خدا حافظ و ناظر مین نہین جانتا ہون لے ادھر آئیے روپیہ سیدھے ہاتھ
ادھر دیجیے مین بدون روپیہ لیے ہوئے جانے ندونگا خواجہ نے کہا کہ اب میرا ہاتھ آنا بہت دشوار ہی
روپیہ آپنے دیا کسکو ہی مین آپکو کیا جانون یہ کہکر چلنے کا قصد کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لینا جانے
ندینا اس نابکار کو روپیہ اس سے چھین لو اچھا فقرہ دیا یہ جو حکم صاحبقران نے دیا چند خدمتگار
وغیرہ دوڑے خواجہ نے جو آنکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا جست کی اور کہا کہ اے حمزہ تم
بیکار افسوس کرتے ہو اس روپیہ سے ہاتھ دھو اب اسکا ملنا دشوار ہی یہ کہکر باہر بارگاہ کے
چلے گئے وہ جو خدمتگار دوڑے تھے انسے صاحبقران نے فرمایا کہ چلے آؤ اب انکا ہاتھ آنا دشوار ہی وہ لوگ
واپس آئے خواجہ نے باہر آکر بارگاہ کے ایک طرف کا رستہ لیا مدت لشکر سے نکلکر بائے خاطری مارتے ہوئے چلے
جدھر کا پتہ سیماے بلند آواز نے دیا تھا اسطرف کا رخ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ یہ صرف خواجہ کا
فقرہ تھا صاحبقران کے ستانیکے لیے ورنہ یہ کہان جاتے انکو بدون صاحبقران کے کب چین آتا ہی
اور صاحبقران کو بدون انکے کب آرام ملتا ہی صاحبقران تو یہان دربار مین جلوہ فرما ہین جب
خواجہ اسطور سے جست کرکے نکل گئے حکیم استقلینوس نے صاحبقران سے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی

کہ خواجہ سلامت خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے اب کیا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر نہیں ہے آپکے ایسے
بہت سے فقرے ہوتے ہیں پہلے اُنھون نے جو انکار کیا کہ مین نہ جاؤنگا تو وہ انکا صرف [illegible] کے
لینے کا تھا کہ اُنکو روپیہ دیا جائے آپنے دیکھا کہ جب مین نے رقعہ لکھکر فرش پر ڈالدیا اور پکارکر کہا تو [illegible]
تھے واپس آئے اور روپیہ لیا اب جو اُنھون نے یہ جملہ کہا یہ بھی کسی مصلحت سے کہا وہ گئے ہیں [illegible] طرف
آپ لوگ اطمینان رکھیے اسقلینوس خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد ملک سیماے بلند آواز
نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران میری آپ سے ایک عرض ہے اگر قبول ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ شوق سے فرمائیے ملک سیماے بلند آواز نے عرض کیا کہ میری یہ عرض ہے کہ اگر مجکو اجازت
رخصت فرمائیے تو مین جاکر اپنی لشکر کو جمع کرون اور حاضر خدمت ہون مین انشاء اللہ دربند سوسن
پر مع لشکر کے حاضر ہونگا کیونکہ سوسن جادو سے بہت بڑا معرکہ پڑیگا وہ بڑی ساحرہ زبردست ہے بادۂ
نخوت سے مست ہے اُسکے مقابلے کے لیے لشکر کی ضرورت ہے آپ یہان تشریف رکھیں جب خواجہ تشریف
لے آئیں اور آپکو حالات دربند سوسن معلوم ہوجائیں تب آپ شوق سے تشریف لیجائیں مین بھی
وہان حاضر ہونگا طائر سحر مقرر کیے جاتا ہون وہ آپکے حالات کی خبر مجکو دیتے رہینگے ورنہ میرے جانے
لشکر کا جمع ہونا محال ہے اور اب لشکر کے جمع کرنے کی ضرورت ہے گو عنایت خدا سے حضور کے پاس لشکر ہے
یہ لشکر غیر ساحر ہے انکا ہے انمین تھوڑا لشکر ساحرونکا بھی ہے لیکن لشکر ساحران کی ضرورت ہے اُسکا جمع کرنا ضرور
ہے یہ جملہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائیں مگر بہت جلد واپس آئیے کیونکہ آپ
حالات طلسم سے آگاہ ہین آپکا موجود رہنا ضرور ہے بادشاہ نے عرض کیا کہ غلام بہت جلد حاضر ہوگا
صرف اتنا عرصہ ہوگا کہ لشکر جمع کرلون مگر ایک میری عرض ہے کہ بدون خواجہ سلامت کے آئے ہوے
اور حالات معلوم ہوے یہان سے طرف دربند کے جانے کا قصد نہ فرمائیے گا یا جبتک یہ غلام یہان نہ
حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس بادشاہ سیماے بلند آواز اسیوقت صاحبقران سے
رخصت ہوکر طرف صحراے عجائب نگار کے اور اُس جنگل کے جہان سب اپنے دوستون اور ملازمین
وغیرہ کو جمع ہونے کا حکم دے آئے تھے روانہ ہوے تخت سحر پر سوار ہوکر اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا
یہان بعد جانے خواجہ و سیماے بلند آواز کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا خیمۂ آرامگاہ مین
تشریف لائے آرام فرمایا اب راوی صاحبقران کو مع حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین و کل لشکر کے

لشکر خواجہ میں چھوڑتا ہے کہ انکا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا اب کچھ حال سوسن جادو وغیرہ کا
تحریر ہوتا ہے اور اسکے بعد خواجہ کا حال تحریر کیا جائیگا اس امر کا ناظرین کو خیال رہے کہ خواجہ
لشکر سے نکلکر طرف دربند سوسن کے راہی ہوے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ راہ میں ہیں
اب میں عنان قلم کو طرف احوال سوسن کے پھیرتا ہوں اور اپنے نازک خیال و عالی فہم ناظرین کو
طرف دربند سوسن کے متوجہ کرتا ہوں راوی کہتا ہے کہ سوسن جادو اپنے دربند سوسن میں
کوہ سوسن پر اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک اسکو خیال پیدا ہوا کہ ذرا حال طلسم کشا دریافت
کروں کہ کہاں ہے کیونکہ پرچہ اخبار سے معلوم ہوا تھا کہ طلسم کشا طرف کوہ بے ستون کے روانہ
ہوا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا تھا اور اخبار والے نے لکھا تھا کہ حکیم استقلینوس جو کہ ایک رکن طلسم تھا
طلسم کشا کا شریک ہوگیا ہے اور اسکی اطاعت کرلی ہے نہ معلوم طلسم کشا سے اور بے ستون سے
کیونکر مقابلہ ہوا اور کیا واقعہ گذرا کیونکہ کئی دن سے پرچہ اخبار سے کچھ حال ثابت نہیں ہوا نہ اخبار والے
نے کچھ حال تحریر کیا یہ سوچکر اسنے کتاب سحر اٹھا کر اور نیت کرکے کہ مجھکو کل حال کوہ بے ستون اور
طلسم کشا کا معلوم ہوجاے یہ نیت کرکے اور اسم سحر پڑھکر اب جو کتاب کھولی اسمیں تحریر پایا کہ ای
ملکہ بے ستون جادو ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا کوہ بے ستون برباد ہوا بادشاہ طلسم سابق
رہا ہوا تمام کوہ بے ستون میں طلسم کشا کا قبضہ ہوگیا جو ساحر اور سردار اور اہل لشکر بچے تھے
قتل ہونے اور بھاگنے سے انھوں نے مع وزیر کے اطاعت کی طلسم کشا سے ضرغام مردار خوار
و مریخ مردار خوار خوب آکر لڑے اور ہاتھ سے طلسم کشا کی مارے گئے انکے لشکر نے بھی طلسم کشا
کی اطاعت کی اب اسطرف آنے کی تدبیر ہو رہی ہے یہ واقعہ دیکھکر سوسن کے حواس جاتے رہے
زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس مجکو یہ حال نہ معلوم ہوا ورنہ میں جا کر ضرور بے ستون کی کمک
کرتی خیر اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا مگر بادشاہ طلسم ایسا غافل ہے کہ اسکو ان حالات سے بالکل خبر
نہیں ہے اور کوئی تدارک نہیں کرتے ہیں ایسے عیش و عشرت میں مصروف ہوے ہیں خیر مجکو اس سے
کیا غرض ہے مجکو اپنے دربند کا بند و بست کرنا لازم ہے کیونکہ یہاں لوح طلسم ہے جب تک لوح طلسم
نہ ملے گی طلسم کشا کچھ بنا نہیں سکتا ہے بس اسی دربند کا کامل طور سے بند و بست لازم ہے خرابی یہ
ہوئی ہے کہ بادشاہ طلسم رہا ہوگیا ہے اسکے رہا ہونے سے بڑی قوت طلسم کشا کو ہوئی ہے وہ سب حالات

سے واقف ہو وہ طلسم کشا کو ہر مقام پر پہنچائیگا اور ہر ایک مقام کے حالات سے آگاہ کہیگا اگر وہ رہا
ہوتا تو مسعود خوف نہ تھا کیونکہ یہ دونوں حکیم حالات طلسم سے کامل طور سے آگاہ نہ تھے اگر یہ طلسم کشا
کے ہمراہ ہوتے بھی تو کچھ نہ کر سکتے تھے کسی نہ کسی مقام پر طلسم کشا اسیر ہو جاتا مگر بادشاہ کے رہا ہونے
سے یہ بات جاتی رہی خیر اور مرتے تو سہی دیکھتی ہون بادشاہ کیا بنا لیتا ہی وہ ہی بادشاہ ہی کہ جسکو اسیر کر لیا
تھا اسوقت مین جبکہ تحفہ جات طلسمی کا مالک تھا اب اسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ خیال کرکے
اسنے در بند کا بہت کامل طور سے بندوبست کیا اور رقعہ تحریر کرکے بنام مریخ آتش خوار جادو روانہ
کیا اسمین کل حالات کو وہ بے ستون کے تحریر کر دیے کیونکہ اسکو کتاب سحر سے معلوم ہوے تھے اور
تحریر کیا کہ تمکو لازم ہی کہ خوب اپنے مقام کا بندوبست کرو اور کسیوقت غافل نہ رہو جو کوئی آئے اسکو
اسیر کرکے فوراً قتل کر ڈالنا کیونکہ سنا جاتا ہی کہ طلسم کشا کا اسطرف کا قصد ہی پہلے تم ہی ہو اگر اس مقام
سے چلا آیا تو بڑی خرابی ہوئی ساری محنت بیکار گئی اور بدنامی بھی حاصل ہوئی یہ برسون کی محنت
رائگان ہو گی اسی دن کے لیے یہ تدبیر کی گئی ہی اور میرے حال سے بھی غافل نہونا نہ مین تمہارے
حال سے غافل نہ ہونگی والسلام یہ تحریر کرکے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے وہ نامہ روانہ کیا اور خود خوب
بندوبست کرکے لوح طلسم پر سحر تازہ کرکے اپنے مقام پر بیٹھی ادھر طائر سحر نے وہ نامہ مریخ کو جا کر دیا
مریخ نے وہ نامہ پڑھکر اسکے جواب مین تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھیے بادولت کسی وقت نہ غافل تھے
نہ اب غافل ہونگے یہ آپنے خوب کیا کہ مجکو اس حال سے آگاہ کر دیا مین اب اور تازہ بندوبست کرونگا
اور نہ اپنے حال سے غافل ہونگا مجکو اپنا تابعدار خیال فرماتی رہیے گا آپکے حکم سے کبھی سرتابی نکرونگا
ایک طلسم کشا کی کیا حقیقت ہی اگر لاکھوں طلسم کشا آئینگے تو وہ بھی اسیر ہو جائینگے یہان سے زندہ
وسلامت بچکر نہ جائینگے مین آپ اسیر کرکے انکو قتل کر ڈالونگا خواہ طلسم کشا آئے خواہ کوئی دوسرا
ہو یہ جواب تحریر کرکے اسی طائر کے ہاتھ روانہ کر دیا اور مریخ نے اپنے سحر کو زور دیا اور خوب بندوبست
کیا جب سوسن کے پاس پہونچا اسکو اطمینان ہو گیا یہ تو یہان بندوبست کر رہی تھی اسکو تو اسی حالت
مین رکھا جاتا ہی اب خواجہ سلامت کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو در بند سوسن کی طرف لشکر سے نکلکر
روانہ ہوے تھے کئی کوس تک برابر چلے آئے کسی مقام پر آکر دم نہ لیا جب برابر کئی کوس نکل آئے
ایک درخت سایہ دار کے سایہ مین بیٹھکر خیال کرنے لگے کہ جو حد اور فتنان سیتا کا ہے بلند آواز سے

دربند سوسن کی سرحد کے بیان کیے ہیں وہ تو تمکو معلوم ہیں اور یہ بھی کہا ہی کہ جو ادھر سے جائیگا وہ اسیر
ہو جائیگا بس اسطرف سے جانا مناسب نہیں ہی بالکل خلاف عقل ہی کہ اپنے کو دیدہ و دانستہ مبتلائے بلا
کرو اور کسی طرف سے چلو پھر خیال میں آیا کہ اور تو کوئی راستہ سوائے بلند آواز نے بیان نہیں کیا
پھر کدھر سے جاؤں کہ دربند سوسن میں پہونچوں پھر دل سے کہنے لگے کہ اسی طرف چلو چاہے اسیر ہو جائے
خود پھر آپ ہی دل سے کہا کہ یہ تو بالکل خلاف ہی میں تو ادھر سے نہ جاؤنگا فکر کرنے لگے فکر کرتے کرتے دل میں
یہ بات پیدا ہوئی کہ زائچہ کرو جدھر کو زائچہ راہ دے اسطرف کو روانہ ہو یقین کرتا ہوں خدا پہونچا دیگا
اگر خداوند کریم عقب پشت دربند پہونچا دے تو بڑی اسکی مہربانی ہو اور اسی امر کی کوشش کرو اور اسی
قصد سے روانہ ہو اور فال کھولو جدھر کو فال راہ دے اسطرف کو چلا ہی جاوے یہ سوچکر خواجہ نے دعا کہ
عقب پشت دربند سے جانا ادھر سے بہتر ہوگا وہ عیاری بھی بن پڑے گی خدا اسی سمت پہونچا دے
تو کیا اچھی بات ہو یہ تجویز کرکے زمین کو لیپا اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل کرکے زائچہ کیا خواجہ شاگرد
ہیں خواجہ بزرجمہر کے انھوں نے یہ نیت کی کہ میں کسطرف سے دربند سوسن کو جاؤں قید ہونے
سے بچوں یہ جو نیت کرکے خواجہ نے خیال کیا زائچہ میں مشرق کی سمت کو جانا نکلا بس خواجہ نے
اصطرلاب وغیرہ اٹھا کر زنبیل کیا اور ناک پر انگلی رکھکر اپنے یہ قصد کرکے گردش کی کہ جسطرف کو منہ
میرا رک جائیگا بس اسی سمت کو روانہ ہونگا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ کی یہ فال بیک ہی
کبھی پٹ پڑتی ہی نہیں ہی اب جو انھوں نے آنکھ بند کرکے گردش کی سات مرتبہ کرکے رکے اب جو آنکھ
کھولکر دیکھا تو وہی سمت تھی کہ جدھر کو زائچہ نے جانے کی اجازت دی بس خواجہ اسی سمت کو
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر روانہ ہوئے پلے شاطری مارتے ہوئے خواجہ نے دل سے یہ قصد
کر لیا تھا کہ اس راہ سے جانا مناسب نہیں بلکہ غیر راہ سے جانا مناسب ہی کیونکہ اس سمت کا
بند و بست نہ کیا گیا ہوگا اس خیال سے کہ کوئی اس راہ سے آگاہ نہیں ہی بس ادھر سے کوئی آئے گا خداوند کریم
ضرور پہونچا دیگا تم اسکی ذات پر تکیہ کرکے روانہ ہو چنانچہ خواجہ سلامت ذات خداوند کریم پر تکیہ کرکے روانہ
ہوئے تھے پاسے شاطری لگاتے ہوئے بعد عجلت چلے جاتے تھے کوئی پہر دن [illegible] باقی ہوگا کہ ایک
صحرا میں پہونچے اس صحرا کو آب و گیاہ سے سرسبز و شاداب پایا ہر رنگ کے [illegible] درخت لگے
ہوئے تھے چشمے وغیرہ پانی سے لبریز تھے شکار بھی اسمیں ہر قسم کا موجود تھا خواجہ اس [illegible]

خوش ہوئے دل سے کہا کہ چلے چلو جہاں پر رات ہو جائے اُسی مقام پر شب بسر کرینگے شب ماہ
ہوتی تو یہ ہوتا کہ رات بھر چلے جاتے صرف کسی مقام پر ٹھہر کر نماز وغیرہ سے فراغت کر لیتے چونکہ
آجکل اندھیری راتیں ہیں اسی صحرا میں یا اور کسی مقام پر ٹھہر کر شب بسر کرینگے وقت صبح نماز صبح
سے فراغت کر کے روانہ ہونگے بعد خدا جانے کہ آگے جا کر کوئی کیا بات نظر آئے اور کسی انسان کی صورت
نظر آئے تو اُس سے دریافت کریں یہ کون مقام ہے درحقیقت امر یہ ہے کہ اس طلسم میں وہ وہ جنگل
شاداب و سرسبز نظر آتے ہیں کہ کسی طلسم میں نہ دکھائی دیے تھے باوجودیکہ طلسم ہوشربا میں رہا
بہت بڑا طلسم تھا مگر ایسے خوشنما اور سرسبز جنگل و پہاڑ آنکھوں سے نہیں دیکھے تھے واقعی یہ طلسم [illegible]
طلسم زعفران زار جو اسکا نام ہے ہر مقام پر زعفران کا تختہ معلوم ہوتا ہے ابھی داخل طلسم
نہیں ہوئے ہیں بیرون طلسم یہ حال ہے تو اندرون طلسم کیا سماں ہوگا خدا جانے کیا وہاں کی
بھی سیر ہوگی گو کئی مرتبہ طلسم میں جانیکا اتفاق ہوا مگر اس عجلت میں ہوا کہ سیر کرنیکی نوبت نہ آئی
اب ضرور سیر ہوگی راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ راہ چلتے ہیں تو ایک دن میں ہزار دو ہزار کوس
نکل جاتے ہیں چشمہ و پہاڑ و دریا و غار و جنگل جو راہ میں ملتا ہے اُسکو کچھ بھی خیال میں نہیں لاتے ہیں
چنانچہ آج بھی کئی سو کوس نکل آئے ہیں چین ماچین کو سانڈنی سوار دس دن میں طے کرتے ہیں خواجہ سلامت
اُس راہ کو ایک گھنٹہ میں طے کرتے ہیں جیسے کہ توضیح رواں نامہ میں تحریر ہے کہ دن بھر میں خواجہ تمام
ملکوں کے بادشاہوں اور سرداروں کے نامے پہنچا آتے تھے اور جب کہ عیاروں پر آ کر صاحبقران کو
کھانا کھلاتے ہیں ایک دن میں پچاس پچاس اور سو سو نامے پہنچاتے ہیں اور کہاں کہاں
ہندوستان چین ماچین انگلستان وغیرہ تک ایک ملک سے دوسرے ملک میں زمین آسمان کا
فرق ہے اگر سانڈنی سوار روانہ کرتے تو تک ایک سردار و بادشاہ کو ایک ماہ میں خبر ہوتی
جسکو خواجہ نے سات یا آٹھ دن کے عرصہ میں سب کو صاحبقران سے آگاہ کر دیا تھا اور
اس راہ دور و دراز کو طے کیا تھا ایسے راہ کے چلنے والے ہیں چنانچہ آج بھی کئی سو کوس نکل آئے
ہیں آمدم برسر قصہ خواجہ یہ اپنے دل میں خیال کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں قریب شام اور
ایک جنگل میں پہنچے جو کہ اُس سے بھی زیادہ سرسبز و شاداب تھا نصف جنگل طے کیا تھا کہ رات
ہو گئی جب تک روشنی رہی راہ چلے گئے یہاں تک کہ جب تاریکی ہو گئی قبیلۂ عیاری کو [illegible]

گیا اُسکی روشنی مین کچھ راہ طے کی ایک مقام مناسب و درخت سایہ دار کے نیچے آکر ٹھہرے دم لیا
اُس مقام پر چشمہ بھی تھا اُس چشمہ سے پانی لیکر منھ ہاتھ دھویا وضو کیا نماز ادا کی اُسکے بعد اپنے
پاس سے کچھ نکالکر کھایا یہ صحرا ایسے تھے کہ نہین کوئی درخت ایسا نہ تھا کہ ہرا سبز نہو یا سایہ دار نہو
اور نہ ہر مقام پر میوے کے بھی درخت تھے خواجہ نے خوب میوہ توڑ کر اپنے پاس جمع کر لیا
تھا اُسمین سے کچھ کھایا اور درخت پر جا کر اُسکی چھوٹی چھوٹی شاخین توڑ کر اور بچھا کر اُسپر آرام سے
لیٹے اور میٹھے یہان تک کے وہ رات اُسی درخت پر براحت و آرام بسر کی بوقت سحر درخت پر سے
اُتر کر چشمہ سے وضو کیا نماز صبح ادا کی اتنے عرصہ مین کچھ روشنی ہو گئی آفتاب عالمتاب افق مشرق
سے برآمد ہوا اور طرف منزل مغرب کے راہی ہوا خواجہ بھی کمر باندھکر روانہ ہوے ایک سمت کو
منھ اُٹھا کر جو خدا کی ذات پر تکیہ کر کے کام کرتا ہی اُسکا خدا مدد کرتا ہی ضرور مقصد پورا کرتا ہی اور
منزل مقصود پر پہونچا دیتا ہی چنانچہ خواجہ تو اُسکی ذات پر تکیہ کر کے چلے تھے کیون نہ اپنی مراد کو پہونچتے
اور کیون نہ منزل مقصد پر پہونچتے خواجہ چلے جاتے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک جوان لباس نفیس
پہنے ہوے ایک سبزہ آغاز قوی تن قوی سن قوم کا اشراف چہرہ سے سرداری و عالی خاندانی ہویدا
حسین و خوبصورت مخفی گردن قوی بازو میانہ قد جوانی و رعنائی رخ سے پیدا ایک درخت کے
سایہ مین لکڑی ہاتھ مین لیے ہوے کھڑا ہی چارون طرف دیکھ رہا ہی خواجہ نے جو اُسکو دیکھا بہت
تعجب کیا کہ گو یہ جنگل سرسبز و شاداب ہی مگر مین کل سے جو چلا ہون اسوقت تک کوئی انسان کیا
سواے شکاری جانورون کے کوئی دوسری قسم کا جانور بھی نہین دیکھا مقام عجب اور جاے
حیرت ہی کہ یہ جوان یہان کہان سے آیا اور اکیلا ہی صاحب مقدرت اور عزت بھی معلوم ہوتا ہی
اگر یہ خیال کیا جاے کہ براے شکار آیا تھا تو کچھ سامان شکار ضرور ہمراہ ہوتا اور ایک ملازم ہوتے
یون اکیلا نہوتا اگر یہ خیال کیا جاے کہ کسی آہو یا اور شکار کے عقب مین چلا آیا ہی تو مرکب وغیرہ
اور کچھ سامان شکار ہوتا اسکے پاس بس سواے اس امر کے کہ یہ مسافر ہی کہین کو جاتا ہی راہ
چلتے چلتے تھک گیا ہی ذرا کسل راہ دور کرنے کو درخت کے نیچے ٹھہر گیا ہی پھر خیال کیا کہ کوئی سامان
بھی تو پاس نہین ہی یہ کیسا مسافر ہی پھر یہ دل سے کہا کہ اسکے ہمراہ کوئی ملازم یا غلام ہوگا
اُسکے اوپر سب اسباب سفر بار ہوگا یہ آگے بڑھ آیا ہی اُسکا انتظار کر رہا ہوگا ایسے ایسے خیال

کے

دل سے کہتے ہوئے چلے جاتے تھے صرف اس خیال سے کہ اس جوان سے چلکر دریافت کرون کہ یہ کون ہی
کدھر سے آیا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اور یہ کیا مقام ہی خواجہ اسکی طرف چلے اسکی نظر خواجہ پر پڑی اسنے دیکھا
کہ ایک ساحر گلے مین چھوٹی بڑی ہوئی مار و عقرب لپٹے ہوئے قشقہ ماتھے پر دیا ہوا بال بڑے بڑے قد
بھی دراز ہمت باندھے ہوئے زنبیل ہاتھ مین مسافرت کا سامان پشت پر پوٹا ڈوری کا بندھے ہی
چلا آتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ دیکھ خواجہ سے چلا کہ اس سے پوچھون کہ کدھر سے آتے ہو اور کدھر
کا قصد ہی اسکو اپنا مہمان کرون ناظرین نازک خیال کو معلوم ہو کہ یہ جوان اسی صحرا مین رہتا ہی اسکا
مکان بخشت بنا ہوا ہی وہ ایک ملازم بھی ہی مین سامان فرش و فروش سے آراستہ و ستھرا و شفاف و
صاف ہی ایک اسکی ماں بہت ضعیفہ ہی اسکا طریقہ یہ ہی کہ یہ صبح سے اگر اس صحرا مین کھڑا ہوتا ہی
جو کوئی مسافر ادھر سے آتا ہی یہ اسکو اپنے مکان پر لیجاکر مہمان کرتا ہی جو کچھ چٹنی روٹی نصیب ہوتی
ہی اسکو کھلاتا ہی بلکہ کچھ زاد راہ اگر اسکے پاس نہین ہوتا ہی تو دیتا ہی اور راہ پر لگا دیتا ہی جو کوئی گم کردہ راہ
آجاتا ہی دن بھر اسکا یہی شغل رہتا ہی بہت ہی خلیق اور مسافر دوست ہی اور اپنے گھر سے بھی
آسودہ ہی سب کچھ خداوند کریم نے اسکو دیا ہی گو نوکری پیشہ ہی مگر بہت با مروت اور صاحب خلق
ہی ہر ایک سے جھک کر ملتا ہی بڑا قدر شناس و فیض اساس ہی اسکے سبب سے مسافرون کو تکلیف
نہین ہوتی راہ گم کردہ راہ پر آجاتے ہین مگر وضع اسکی بھی انھین لوگون کی سی ہی جو طلسم کے باشندے
کی ہی یعنی طلسم زعفران زار کے اطراف و جوانب کے رہنے والون کی خواجہ نے اسکو دیکھکر اور
اسکی وضع کو دیکھکر اپنے دل مین کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ مقام بھی داخل حد طلسم ہی کیونکہ اس جوان
کی وضع سے یہی ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ تم ابھی حد طلسم سے باہر نہین ہوئے ہو بیرونی حد مین
داخل ہو خداوند کریم تمکو منزل مقصود تک پہونچا دیگا یہ سوچتے ہوئے یہ ادھر سے چلے وہ انکو
دیکھکر اس خیال سے چلا کہ اس مسافر کو بھی لیجاکر مہمان کرون اور جو خدمت ہو سکے اسکی کرون
اگر یہ راہ بھول کر ادھر آیا ہو تو اسکو اسکی منزل کا پتہ دیکر کسی کو ہمراہ کر کے راہ پر لگا دون کیونکہ
ابتک اس قطع اور اس وضع کا کوئی مسافر ادھر نہین آیا گو یہ بھی ساحر ہی مگر اس اقلیم اور
اس سرحد کا رہنے والا معلوم نہین ہوتا ہی نہ معلوم کدھر سے بھول کر ادھر چلا آیا ہی ایسا نہو
کہ کسی بلا مین مبتلا ہو کیونکہ اسکے چہرے سے آثار شرافت و نجابت پائے جاتے ہین جب دونون

ہم متوجہ ہوئے پہلے اسنے ہاتھ براے سلام اٹھایا جسی طریقہ سے کہ جو کہ وہان کے باشندون کا ہی
خواجہ سلامت نے جواب سلام تو دیا مگر بکراہت یہان تک کہ دونون اب قریب ایک دوسرے
کے پہونچ گئے اب جو خواجہ نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا تو کچھ آثار حضرت عشق پائے جاتے تھے
چہرے کا زعفرانی رنگ لبون کی کبودی اور تشنگی آنکھون کے حلقہ کا لاغر ہونا در گوشے جگر کا خسار رونکا
زرد ہونا اس امر کی دلالت کرتا تھا کہ یہ کسی پر عاشق ہی گو یہ سب آثار تھے مگر چہرہ اسپر بھی روشن
اور منور تھا ہر ایک عضا سے خوبصورتی پیدا تھی جب قریب پہونچکر صاحب سلامت ہوئی خواجہ
نے جو اسکو دیکھا تو خواجہ کے دل مین ایک الفت سی اسکی پیدا ہوئی اور کچھ اسکی طرف سے کھنچی ہوئی محبت
پائی گئی ادھر خواجہ کو جو اسنے دیکھا اسکے دل مین بھی محبت پیدا ہوئی ادھر خواجہ ادھر وہ جوان
ایک دوسرے کو بنگاہ الفت دیکھکر تھوڑی دیر تک تحیر تفکر سے رہے اور یہ سونچا کیے کہ اس الفت
و محبت کا کیا سبب ہی کہ جو پیدا ہوئی ہی وہ جوان یہ خیال کرتا تھا کہ مجکو اس مسافر سے کیون الفت ہوئی
خواجہ یہ خیال کرتے تھے کہ مجکو اس جوان سے کیون محبت پیدا ہوئی ہی اسکا کیا باعث مگر ایک
دوسرے پر اس امر کو اظہار نکرتا تھا کہ ہم کو تم سے نسبت ہوئی ہی تھوڑے عرصہ تک دونون صاحب
متفکر رہے آخر اس جوان نے سبقت کی کلام مین کہا ای مسافر تم کدھر سے آئے ہو اور کدھر کو جاؤگے
کیا ادھر راہ بھول کر چلے آئے ہو اگر راہ گم کی ہی تو مجھ سے فرمائیے مین آپکو راہ پر لگادونگا دوسرے میرا
طریقہ یہ ہی کہ جو مسافر ادھر آتا ہی مین اسکو اپنا مہمان کرتا ہون بدون اسکو کھانا وغیرہ کھلائے ہوئے
جانے نہین دیتا ہون لہذا آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے اور جو نان و نمک میسر ہی وہ نوش
فرمائیے اور یہ ارشاد فرمائیے کہ آپکا طریقہ کیا ہی اور کیا مذہب ہی خواجہ نے یہ سنکے فرمایا کہ ای جوان میرا
مذہب و طریقہ تو وہ نہین ہی جو کہ آجکل اسطرف رائج ہی یعنی عجائب پرستی اور سامری پرستی
پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہ کیا مقام ہی اور آپکا کیا طریقہ ہی اور کیا مذہب ہی مین جب سے
ان صحراؤن اور جنگلون مین داخل ہوا ہون مین نے کسی انسان کو آجتک نہین دیکھا سوائے
تمہارے مین بہت حیران ہون کہ تم یہان کہان سے آئے ہو کیا تم بھی مسافر ہو اس جوان
نے کہا کہ ای مسافر مین مسافر نہین ہون بلکہ اسی صحرا مین رہتا ہون اسی جنگل اس غریب
و بیکس کا مسکن ہی اسی جنگل مین غریب خانہ ہی یہی ہمارا مسکن ہی مادی ہی آپ غریب خانہ پر

یہان بہت سے قدر فاصلہ پر تمھارا مکان ہو مین ٹھہر نہین سکتا ہون اُس جوان نے جواب دیا کہ ای مسافر یہ
ممکن نہین ہی خداوند نے بعد کئی روز کے آج تمھاری صورت دکھائی اپنی قدرت سے تمکو بھیجا ہی ای مسافر
میرا طریقہ اور قاعدہ ہی کہ جبتک مین ایک مسافر کو کھانا نہین کھلا چکتا ہون اُسوقت تک خود نہین
کھاتا ہون مگر آج کئی دن سے کوئی مسافر نہین آیا تھا مین نے سواے تبرگا تو اور تر دستگہا اسکے کوئی
قسم جنس و غلہ سے نہین کھایا ہی آج تمھاری بدولت مین غلہ وغیرہ سے آشنا ہونگا ہر روز کھانا پکایا
جاتا تھا اور مین یہان اگر مسافر کا انتظار کرتا تھا جب مسافر سے ملاقات ہوتی تھی گھر پر بوقت شب
واپس جاتا تھا وہ طعام وغیرہ بنگواد یتا تھا اور خود اُسی اشیا پر جنکا ذکر کیا ہی اکتفا کرتا تھا اور خداوند
عجائب کا شکر کرکے سو رہتا تھا آج میرے مقدر مین قسم غلہ سے کھانا تھا اور نقصان نہ تھا کہ تم تشریف
لائے بس اب یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین تمکو جانے دون خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین کہ مین اپنی راہ
کھوٹی کرون اور منزل کو نہ جاؤن کیونکہ اگر مین اسوقت تمھارے مکان پر جاؤنگا اور وہان ٹھہر دنگا
اسکے بعد روانہ ہونگا تو مجکو شام کس جنگل مین ہوگی ایسا نہو کہ جانوران صحرائی مجکو پریشان کرین
اگر کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ملا تو پھر کہان قیام کرونگا سواے جنگل کے جنگل مین خوف جان ہی
اُس جوان نے کہا کہ اس امر کو دل سے دور رکھیے کہ آج آپکو جانا ملے بدون دو ایک روز کے
خواجہ نے ہنسکے کہا کہ لو اور سنو تمین پہر تو ٹھہر سکتا ہون نہین نہ کہ دو ایک روز مین نہین ٹھہر سکتا
ہون پھر بڑا نقصان ہوگا اُس جوان نے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی اگر آپکا نقصان ہوگا تو جسقدر آپکا نقصان
ہوگا آگاہ فرمائیے مین وہ بھی حاضر کرونگا اور آپکو جانے نہ دونگا یہ جو کلمہ اُسنے کہا اب خواجہ کے منہ مین
پانی بھر آیا اول تو اسی کلمہ سے خواجہ کو لالچ آرہا تھا کہ یہ بڑا مالدار ہی جب تو یہ کہتا ہی کہ مین زادراہ
بھی دیتا ہون جب سے اُسکی زبان سے سنا تھا یہی دلمین فکر تھی کہ کسی تدبیر سے چلکر اسکے گھر کو
تاراج کیجیے کیونکہ کافر ہی اور کافر کا مال لینا ہر طرح سے جائز ہی خواہ جبر سے لے خواہ خوشی سے لے
اسکا مال جس صورت ہو نوا ور اسکو لوٹو آج کئی دن سے کچھ نفع نہین ہوا کوڑی دوکوڑی کا
شاید اس مقام پر نفع ہو جائے خداوند کریم نے صورت تو نکالی ہی مگر انکار اس غرض سے
کر رہے تھے کہ یہ زیادہ مصر ہو جب اُسنے کہا کہ جو کچھ آپکا نقصان ہوگا وہ بھی مین حاضر کرونگا
اور زیادہ خواجہ کو لالچ ہوا اور خیال فرمایا کہ بڑا مالدار ہی پھر جو اُسنے کہا کہ جو آپکا نقصان ہوگا وہ بھی مین

حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ ایسی کیا ضرورت ہی کہ مین تمھارا مہمان ہوون اور تمکو ناحق زیر بار کرون
اور اپنا نقصان کرون یہ ممکن نہین ہی اُسنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ مین آپکو جانے دون بدون چار روز
مہمان رکھے ہوے خواجہ نے کہا کہ بڑی خرابی ہی مین ادھر کیون آیا اگر یہ جانتا کہ راہ زن ملیگا
تو ادھر سے نہ آتا دوسری راہ سے جاتا اے جوان تو جو خیال اپنے دلمین کرتا ہو کہ میرے پاس نقد وجنس
سے کچھ ہو یہ امر نہین ہی مین بالکل مفلس ہون سواے اس برنجی لوٹے کے اور رسی کے اور
اس کملی کے کوئی اسباب نہین ہی اور نقد میرے پاس پانچ پیسے ہین یہی میرا زاد راہ ہی اور مصارف
مسافرت ہی مین ایک بادشاہ کا نوکر ہون رخصت لیکر مکان گیا تھا پرسون میری رخصت کا زمانہ
ختم ہوگیا اگر وقت پر نہ پہونچونگا تو جو دن ناغہ ہونگے وہ کٹ جائینگے ایک تو یون ہی اس قلیل تنخواہ
مین بسر نہین ہوتی ہی پانچ آدمیون کی روٹی ہی اور جو کمی ہوجائیگی تو کیونکر بسر ہوگی سب فاقہ کرکے
مر جائینگے اگر تیرا یہ خیال ہو کہ جو کچھ انکے پاس ہو وہ مکان پر بیچارہ عورت کے دھوکے سے لون اگر
زیادہ کچھ دست مین طلب کرے تو مار کر ڈالدون تو بھائی میرے پاس کچھ نہین ہی سواے اسقدر رقم
اور ان اشیا کے جو کہ مین نے تجسے کہے ہین اگر تمھاری یہ خوشی ہی کہ مین سردی کھاؤن اور پیاسا مرون
اور فاقہ کیا کرون تو لو یہ لوٹا اور رسی و کملی و پیسے حاضر ہین مگر میری جان چھوڑ دو تاکہ مین اپنی
نوکری پر جاؤن اور حاضری لکھوا کر اپنے کاروبار مین مصروف ہون آگے امید ہو کہ بعد مہینہ بھر کے
تنخواہ ملیگی جو کہ میری اور میرے بچون کے زندگی کی صورت ہوگی اگر تم قتل کر ڈالوگے تو بیچارے بچے
مارے فاقون کے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوجائینگے کیونکہ ابھی وہ اسقدر قابل نہین ہین کہ
کچھ پیدا کرکے اپنی زندگی بسر کرین ایک میرے ہلاک کرنے سے سات نفر دن کا اور خون ناحق [illegible]
تمھارے ہوگا جب مین نے تمھاری صورت دور سے دیکھی تھی اُسیوقت مین نے دل مین کہا تھا
کہ خداوند خیر کرین کیونکہ مین راہ بھول کر ادھر چلا آیا ہون یہ ضرور کوئی قزاق ہی وہ ہی بیٹھ آیا کہ
مجھے زبردستی نہین کی دوسرا طریقہ قزاقی کا نکالا ہی اپنے گھر لیے جاتے ہو وہان کچھ کھلا کر ضرور بیہوش
کرتے ہوگے اور جو کچھ ہوتا ہوگا مسافر کے پاس وہ لے لیتے ہوگے تو میرے پاس کیا ہی مین آج سبب [illegible]
تو ادھر چلا آیا اور تجسے اس مقام کا حال دریافت کیا اور تمھارا حال اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو مین اسیطرح
سے واپس چلا جاتا ایک قدم آگے نہ آتا پہلے یہ ہی قصد ہوا تھا پھر یہ خیال آگیا کہ جبکہ تمھارے پاس

کچھ بھی نہیں تو پھر کیون خوف کرتے ہو لیس مین چلا آیا جو میرا خیال ہوا تھا وہ ہی ٹھیک ہے کیون مجکو
نقرہ دیتے ہو کہ مین زاد راہ بھی دیتا ہون بن سنے جو کہا کہ پھر نقصان ہوگا تو کہا کہ نقصان بھی
دونگا ایسا پڑا کیا لالچ ہے بہت ایسے خفروں مین کب آتا ہون صاف صاف کیون نہ کہدو یہ کیون
تمکو معلوم ہو لیتے مسافرون کو قتل کرکے بہت کچھ جمع کیا ہوگا یہ جو خواجہ نے کہا اس جوان نے
جواب دیا کہ اے مسافر مین قزاق ہون مگر کوئی میرا دوست قزاق ہے یہ گمان تیرا غلط ہے مین خداوند
کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ آئین کوئی نقو دغا ہے نہ مکر ہے میرا یہ ہی طریقہ ہے اگر مین اسکے خلاف عرض کرتا
ہون یا میرے دلمین کسی قسم کی دغل فصل ہو تو خداوند مجکو خاک سیاہ کردین اور میرے اوپر
اپنا عذاب نازل کرین اے مسافر مین سچ کہتا ہون کہ مین مسافرون کو مہمان کرتا ہون انکو بہت
کچھ دیتا ہون اس خیال سے کہ وہ میرے حق مین دعا کرین تاکہ میری عقبیٰ درست ہو اور
میرے گناہ خداوند معاف فرمائین مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین تمکو اسقدر دونگا کہ جس سے تم
کچھ تجارت وغیرہ کا بندوبست کرو اور اپنی اوقات براحت بسر کرو خواجہ نے دل مین یہ سوچ لیا
تھا اگر یہ قزاق بھی ہے تو مجھ سے کیا لے گا اور مین ہی اسکا مال لونگا یہ جاتا کہان ہے خواجہ نے یہ سنکے
کہا کہ مین تو نہ جاؤنگا یہ سننا تھا کہ وہ جوان ہاتھ جوڑ کر خواجہ کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ اے مسافر
از براے خداوند تجا میرے ساتھ مکان اور میرے گھر چل کہ جو نان و نمک مجکو نصیب ہے اسکو
نوش کر کہ مین بھی کھاؤن بسبب فاقہ کے مرا جاتا ہون برسون سے کچھ نہین کھایا ہے سواے خیر گاہ کو
اور [illegible] آگے اسکے کیا [illegible] نہ تو شکم سیر ہوتا ہے نیت بھرتی ہے خواجہ کو منظور یہ ہی
تھا کہ یہ زیادہ تر مصر ہو تو مین جانے کا اقرار کرون انکا خود دل چاہتا تھا چند وجوہ سے اول
تو یہ کہ انکو یہان کے حالات دریافت کرنا تھے کہ یہ کون مقام ہے دوسرے اس جوان کا تیسرے
اس جوان کو لوٹنا تھا لہذا جب وہ قدمون پر گرا آپ نے یہ کہا کہ اچھا چلو مگر مین تمھارے فقرے اور
خوشامد سے مین نہین آیا ہون تمھاری منت و سماجت سے چلتا ہون یہ جو خواجہ نے کہا وہ جوان خوش
ہو گیا اور آستین تحت خواجہ کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان کی طرف چلا راہ مین کہتا جاتا تھا کہ
اے مسافر تم اپنے دل مین کوئی خیال بد نہ لاؤ اطمینان رکھو مین قزاق نہین ہون خواجہ خاموش
[illegible] مگر مین چلے آتے ہین اسکے ہمراہ کہ کس تدبیر سے اسکو نقرہ دون اور اسکا سب مال

و اسباب جو کہ اسکے گھر مین ہی سب پر قبضہ کر دن کیا عیاری کرون یا اس فکر مین ہین آگو عمرو جوان خوش خوش
چلا جاتا ہی یہانتک کہ قریب مکان پہونچا اب خواجہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک مکان پختہ دو منزلہ
استرکاری کی ہوئی مثل بیضۂ مرغ کے سفید بصاف پاکیزہ نفاست رنگآمیزی کی ہوئی بڑا سا دروازہ لگا ہوا اسپر
دونون طرف مچھلیان بنی ہوئین بیچ مین تاج بنا ہوا ہی مکان بہت خوب بس وہ جوان جب قریب مکان
پہونچا اندر دروازے کے چلا خواجہ اس خیال سے ٹھہر گئے کہ یہ اندر جاتا ہی زنانہ ہوگا کیا ضرور ہی کسی کے
ناموس پر نگاہ پڑنے سے گو یہ کافر ہی مگر حکم ہی کہ ناموس کافر کو بھی نگاہ بد سے نہ دیکھو بس بیکار
گنہگار ہونے سے کیا حاصل گو اس جوان نے منع نہین کیا ہی کہ اب آپ ٹھہر جائیے وہ برابر بلا کچھ کہے
سنے اندر چلا گیا ہی اگر تم بھی چلے جاؤگے تو تمپر کوئی اعتراض نہوگا مگر پھر بھی مقام خیال و غور ہی لوگ
یہ کہینگے کہ جب تم اس امر سے آگاہ تھے کہ یہ زنانہ مکان ہی تو پھر کیون بلا دریافت اندر چلے آئے
یہ خیال کرکے خواجہ ٹھہرے تھے اس جوان نے پلٹ کر دیکھا کہ مسافر صاحب آتے ہین یا نہین اب
جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہی کہ مسافر دروازے پر کھڑے ہین پکار کر کہا کہ ای حضرت آئیے یہان زنانہ نہین ہی
یہ سب مکان مردانے ہین میرے ساتھ سوائے ایک ضعیف مان کے کوئی عورت نہین ہی وہ بھی آپ لوگون
سے پردہ نہین کرتی ہین دوسرے ہمارے طریقے مین ہی کہ پردہ وغیرہ نہین ہوتا ہی یہی طریقہ آپکا
بھی ہوگا یہ جو اسنے کہا اب خواجہ بلا خوف اسکے ہمراہ اندر مکان کے آئے مکان کو بھی صاف و شفاف
ہر چیز سے پایا چھوٹا سا باغیچہ صحن مین ہر قسم کے درخت لگے ہوئے تھے ۔ روش پٹری سے آراستہ
ہر شی قرینے سے رکھی ہوئی خواجہ صفائی اور پاکیزگی کی تعریف کرتے ہوئے اسکے ہمراہ ایوان مین آئے
یہان تخت بچھا جو کا لگا ہوا اسپر براق چاندنی بچھی ہوئی پلنگ پڑے دونون طرف لگے ہوئے
وسط مین گاؤ رکھا ہوا قالیچہ بچھا ہوا پلنگ پر گرد پوش پڑے شیشہ آلات لگا ہوا مکان سجا ہوا
مثل عروس شب اول کے آراستہ ایک طرف سبودان پر کورے کورے گھڑے رکھے ہوئے
آبخورے قلعی کیے ہوئے رکھے ہوئے شالباف کی لنگی پڑی ہوئی چوکی پر تھالی جو پر رکھا ہوا
لوٹے چوکی پر رکھے ہوئے خواجہ کے منہ مین یہ سب سامان دیکھکر پانی بھر آیا اس جوان نے
خواجہ کو لاکر چوکی پر بٹھایا کہا کہ اچھی طرح بیٹھیے مین حاضر ہوتا ہون خواجہ پاؤن لٹکا کر چوکی پر
بیٹھ گئے وہ جوان اس مکان کے صحن کی دیوار مین ایک دروازہ لگا تھا اسکو کھولکر اسطرف گیا تو ذرا دیر

اسکے بعد پھر آیا اور ایک کمرہ کھولا اور آپ کمرہ کھولکر اسطرف چلا گیا خواجہ اسی طور سے پاؤن لٹکائے
ہوئے بیٹھے ہین کہ خواجہ نے دیکھا کہ اُس کمرہ سے ایک ضعیفہ سر سے پاؤن تک سفید کپڑے پہنے
ہوئے بال سب سر کے سفید کوزہ پشت منھ پر نقاب ڈالے ہوئے باہر آئی اور قریب دالان آکر
کھڑی ہوئی اور خواجہ کی طرف بنگاہ غور دیکھا کی بڑے عرصہ تک بعد اسکے وہ ضعیفہ پھر اُسی کمرہ
مین چلی گئی کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ دو خدمتگار ایک کے ہاتھ مین تسلا اور ایک کے ہاتھ مین لوٹا
وہ آئے انھون نے آکر کہا کہ میان مسافر پاؤن لائیے تاکہ ہم آپکے پاؤن گرم پانی سے
دھلا دین اور دبا دین تاکہ کسل راہ کم ہو جائے خواجہ نے پاؤن جوتے سے نکالے اُسنے
تسلا رکھا جسکے ہاتھ مین لوٹا تھا اُسنے پانی ڈالنا شروع کیا اسنے پہلے پاؤن دھلائے اُسکے بعد خوب
ملے اور اُسنے پانی ڈالا اسطور سے کہ جیسے ہاتھ دھویا کیا جاتا ہے جب پانی ہو چکا وہ خدمتگار جو کہ لوٹا لیے
ہوئے تھا اُسنے جھک کر ایک تولیا ریشمی تھوڑی بڑ سے لیا اُس سے دونون پاؤن پونچھے اب پاؤن اُٹھاکر
بیٹھے پہلے بخود اس خیال سے پیر لٹکا کر بیٹھے تھے کہ تمام گرد پیرون پر پڑی تھی کہ فرش خراب ہوگا جب
پاؤن دھو گئے اب خواجہ پاؤن اُٹھا کر بیٹھے کہ وہ دونون خدمتگار پھر اُس مکان مین چلے گئے اُنکے
جانیکے بعد پھر وہ ضعیفہ آئی اور بڑے عرصے تک کھڑی دیکھا کی پھر چلی گئی خواجہ حیران کہ یہ ضعیفہ
آکر کیا بار بار دیکھتی ہے اور چلی جاتی ہے خداوند کریم خیر کرے کیا اسنے پہچان لیا ہے جو ہر دفعہ آکر
دیکھتی ہے ذرا ہوشیار رہو جانا چاہیے کیونکہ یہان سوائے ساحرون کے کوئی آباد نہین ہے بس اس خیال
سے خواجہ نے بند و بست کر لیا ہے یہ حالت ہے اس طور سے بیٹھے ہین کہ جیسے پرند جانور بیٹھا ہے
پر تولے ہوئے کہ ادھر کوئی حرکت کرے مین اُڑ جاؤن خواجہ کی یہ حالت ہے کہ ادھر کچھ آہٹ ہوئی
انھون نے کان کھڑے کیے اور قبضہ کی طرف ہاتھ چلا خواجہ کی وہ مثل ہے کہ پتہ کھڑکا بندہ سرکا خلاصہ یہ
کہ خواجہ بہت ہوشیار بیٹھے ہوئے ہین بعد جانے اُس ضعیفہ کے اُن خدمتگارون نے تپائی پر لوٹا
اور بیسن لا کر رکھی دوسرے نے لاکر دسترخوان چن دیا کہ جسپر ہر قسم کی نعمت تھی کھانون کے نام
لکھنے سے بیکار کا طول ہوگا خلاصہ یہ کہ ہر قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا وہ دسترخوان چن کر چلے گئے
کہ وہ ضعیفہ پھر آئی اُسکے ہاتھ مین رومال تھا ایک گوشہ پر دسترخوان کے آکر بیٹھ گئی اور خواجہ کیطرف
مخاطب ہو کر بولی کہ اے مسافر آئیے نان و نمک نوش فرمائیے اسوقت تو ہمسے کچھ زیادہ مدارات کے

نہو سکا کہ آپکی خاطر کرون جلدی مین آپ سے مین بہت شرمندہ ہوں اب عرصہ نہ فرمایئے کھانا سرد ہوتا ہے خواجہ
نے کہا وہ صاحب کہان ہین جو کہ مجکو لائے ہین وہ بھی تو آئین تو مین کھاؤن یہ کیا کہ مجکو بٹھا کر خود چلے گئے مین
بدون اُنکے کھانا نہ کھاؤنگا بقول کسے طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت اُنکو بلایئے تو مین کھاؤن
بدون میزبان کے مہمان کو کھانا نہ چاہیے وہ تو کہتے تھے کہ جب تک مین مہمان کو کھانا نہین کھلا لیتا
ہون اُسوقت تک خود نہین کھاتا ہون آج چار روز سے مین نے کچھ نہین کھایا ہے کیونکہ کوئی مسافر
نہین آیا ہے پھر یہ کیا کہ خود غائب ہو گئے اُس ضعیفہ نے کہا کہ آپ نوش فرمایئے وہ ابھی نہین کھائے گا
جب تک کچھ اپنے خداوند کی عبادت نہ کریگا ہان شب کو آپکے ہمراہ مین بھی کھاونگی اور وہ بھی کھائیگا
خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ہرگز نہو گا اُسنے کہا اے مسافر تجکو اپنے دین و مذہب کی قسم تو کھانا کھا
اُسکا انتظار نکر خواجہ مجبور ہوے بھوک بھی بڑی شدت سے لگی تھی بس روٹی اُٹھا کر نوالہ توڑا
اور سالن مین ڈبو کر برابر منہہ کے لائے چونکہ عادت تھی خلاف عادت کیونکر ہوتا بیساختہ منہہ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم نکل گیا بسم اللہ کا منہہ سے نکلنا تھا اور اُس ضعیفہ کے کان مین ان الفاظ کا پڑنا تھا
کہ وہ بیساختہ پکار اُٹھی کہ اے فرزند تمال جلد ادھر آ یہ مسافر خدا پرست ہی اسنے بڑا دھوکا دیا ہم سبکو
اور یہ کہکر خواجہ کی طرف ہاتھ کو دراز کیا کہ خواجہ کو پکڑلون جیسے اُسنے ہاتھ خواجہ کے قریب کیا خواجہ
تو ہوشیار بیٹھے ہوے تھے اُسکے پکارنے سے حیران ہو گئے تھے کہ ہائے کیا علامت مجھ مین خدا پرستی کی
اُسنے دیکھی جو پہچان گئی اسکا بالکل خیال نہ تھا کہ تمھارے منہہ سے کلمہ بسم اللہ نکل گیا ہے بس جیسے اُسکا
ہاتھ انکے ہاتھ پر پڑا یہ فوراً جست کرکے بیرون دالان صحن مین آئے نوالہ ہاتھ سے پھینکا ابھی انھون نے
کھایا تک نہ تھا وہ اُٹھکر انکی طرف چلی کہ لونا یہ مسافر خدا پرست ہی جانے نہ پائے انھون نے خیال
کیا کہ صحن مین آکر اگر دروازے سے جاتا ہون تو جو لوگ دروازے پر ہونگے وہ دیکھ لینگے بس
یہ سوچکر جب تک ضعیفہ انکے قریب آئے آئے یہ جست کرکے دیوار پر مکان کی جا بیٹھے وہ یہ حالت دیکھکر
دوچار دفعہ پکارنے لگی کہ اے بیٹا جلد آ یہ مسافر تو خدا پرست نکلا دوسری صفت اسمین یہ ہے کہ لنگور
کی جست و خیز کرتا ہے اسنے جو نوالہ اُٹھایا اور قریب منہہ کے لیگیا اسکے منہہ سے وہ کلمہ نکل گیا جو کہ مسلمان
وقت کھانا کھانے کے کہتے ہین مین نے آواز دی اور اسکی طرف ہاتھ دراز کیا کہ پکڑلون یہ میرے ہاتھ
کو جھٹکا دیکر فوراً جست کرکے صحن مین آیا مین اسکے پیچھے یہان آئی کہ پکڑلون یہ جست کرکے دیوار پر جا کر بیٹھا

یہ چلا رہی تھی کہ وہ جوان اسطرف سے یہ کہتا ہوا آیا کہ کیا ہی کیا والدہ صاحبہ آپ کیون پکار رہی
ہین کیسا خداپرست ادھر اس جوان نے اسطرف آکر دیکھا کہ میری ماں صحن مین کھڑی ہی اور چلا
رہی ہی اور وہ مسافر دیوار پر کھڑا ہی ادھر خواجہ نے دیکھا کہ وہ جوان لنگی باندھے ہوے صرف کرتا
پہنے ہوے اس ضعیفہ کے پکارنے سے والدہ صاحبہ والدہ صاحبہ کہتا ہوا آیا ہی بس آتے ہی اپنی ماں کے
قریب ہوکر پوچھا کہ کیا ہوا بیان فرمایئے اُس ضعیفہ نے تمام سرگذشت بیان کی جب وہ جوان
سُن چکا تو اُسنے اُس ضعیفہ سے کہا کہ پھر آپکے قیاس مین یہ کون شخص ہی یہ تو ثابت ہوگیا کہ یہ مرد
خداپرست ہی وہ بولی کہ میرے قیاس مین ضرور بالضرور یہ خواجہ عمرو ہی یہ حرکتین اُسی کی ہین اور
یہ چالاکیان اُسی کی ہین سوا اُسکے یہ حرکت اور چالاکی کوئی نہین کرسکتا ہی یہ سنکے اس جوان نے کہا
کہ اے مرد مسافر یہ تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ تم مرد مسلم اور خداپرست ہو مجھسے نہ پوشیدہ کرو مجھکو یہ بتادو
کہ تم ہو کون آیا خواجہ عمرو تو نہین ہو اس مسافر یعنی خواجہ عمرو نے کہا کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ تم کیا
کہہ رہے ہو مین اس امر سے آگاہ نہین کیسا خواجہ عمرو نہ معلوم تمہاری تقریر کس قسم کی ہی کہ سمجھ مین
نہین آتی ہی صاف طور سے بیان کرو عمرو و خواجہ مین کیا جانون کیسا خواجہ اور کیسا عمرو مین تو
اچھا خاصہ انسان ہون مرد عجائب پرست مین نہین جانتا ہون کہ خداپرست کسکو کہتے ہین
یہ کس بلا جون کا نام لیتے ہو نہ معلوم اس ضعیفہ کو کیا دکھائی دیا جو یہ ایک بار چلا اٹھی کہ خداپرست
معلوم ہوتا ہی یہ دیوانی ہوگئی ہی اسکا علاج کرو مین اسی سبب سے تو آتا نہ تھا جو میرا خیال تھا وہ ہی نکلا
نہ کسنے میرے اوپر یہ الزام رکھا ہی کہ خداپرست ہو میرے قتل کرنے کی فکر کی ہی کہ یہی الزام رکھکر
اسکو قتل کرون اور جو کچھ اسکے پاس پیسے روپیے کا ہو لے لون اس سے کیا حاصل مین نے ابھی تمہارے
یہان کا نمک تک نہین کھایا پانی تک نہین پیا ہان صرف فرش پر بیٹھنے کا گنہگار ہون جو چاہے اسکی
سزا دو مجکو قتل نکرو میرے بال بچے مرجاینگے مارے فاقون کے مین تو پہلے ہی دیتا تھا کہ جو کچھ میرے
پاس ہی لیلو تمنے خود نہ مانا زبردستی مجکو یہان لائے اب یہ الزام لگاتے ہو اس سے کچھ فائدہ نہین
ہی اُس جوان نے کہا کہ اے مسافر تو اس امر سے اطمینان رکھ کوئی تجکو قتل نکریگا تیرا ایک بال بھی کم
نہوگا اگر تو صاف صاف بیان کردے کہ خواجہ عمرو تو نہین ہی اس امر کے پوشیدہ کرنے سے کچھ حاصل نہوگا یہ
امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ تو مرد خداپرست ہی اب اگر پوشیدہ کریگا تو ہمکو یقین نہ آئیگا جس طور سے یہ ثابت

ہوگیا ہی از راہ مہربانی یہ بھی ہمپر ظاہر کرو کہ تم ہو کون خواجہ سلامت تو نہیں ہو خواجہ نے یہ ہمکر جواب دیا
کہ کیا بیہودہ بکتے ہو کیسا خدا پرست میں تو خاصہ عجائب پرست ہوں تم خود خدا پرست ہوگے دیکھو ایسے
کلمے جو زبان سے نکالوگے تو خداوند تمکو خاک سیاہ کردینگے دیکھو اپنے حواس میں آؤ
دیوانے نہ بنو اس جوان نے اس ضعیفہ سے کہا کہ یہ تو انکار کرتا ہی اب کیا کیا جائے اسنے کہا بیٹا یہ
انکار کرے چاہے اقرار میں نہ مانونگی یہ خواجہ عمرو ضرور ہی میرا دل گواہی دیتا ہی کسی مصلحت سے
حالت کو پوشیدہ کرتا ہی اے فرزند میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک مرد بزرگ مجھسے فرماتے ہیں کہ تمکو
جسکی تلاش تھی وہ جسکا انتظار تھا وہ کل تیرے یہاں آئیگا اسکی خوب خاطر مدارات کرنا
دیکھو بہت ہوشیاری سے کام لینا بہت عزت سے پیش آنا جب تم اسکو دیکھ آؤ گے یہ مجھ سے
کہا ہی کہ ایک مسافر آیا ہی ذرا آکر دیکھ لیجیے میں اسوقت آئی اور دیکھا مگر کوئی علامت نہ پائی
چلی گئی مگر مجھکو اسوقت سے بڑی تشویش تھی کہ یہ خواب کیسا ہی کہ اسکا ظہور نہوا آجتک تو کبھی
خواب غلط نہیں ہوا ہی اسی سبب سے دوبارہ پھر جا کر دیکھا تھا کہ اب کچھ ثابت ہو مگر پھر بھی
نہ ثابت ہوا خیال یہ کیا کہ ابکی مرتبہ جو مسافر آئیگا وہ خواجہ عمرو ہونگے مگر مجھکو شک تھا یہ کھانا
کھلانے کو خود آکر بیٹھی اپنے قاعدہ سے مگر میری نگاہ اسی مسافر کی طرف تھی اور میں دیکھ رہی
تھی کہ اگر یہ مرد مسلم ہی تو اسکے منھ سے وقت نوالہ اٹھانے کے ضرور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نکلے گا اور اگر کافر ہی تو یہ کلمہ زبان پر نہ جاری ہوگا بس میرے کہنے کے موافق ہوا جیسے اس
مسافر نے نوالہ اٹھایا کلمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نکلا بس مجھکو یقین ہوگیا کہ مرد خدا پرست ہی
اور خواجہ عمرو ہیں میں نے تمکو پکارا چاہے یہ پوشیدہ کرے چاہے کچھ کرے میں نہ مانونگی یہ ضرور
خواجہ عمرو ہیں وہ میرا خواب صادق تھا اُن مرد بزرگ نے مجھکو پہلے ہی خبر دی تھی کہ جسکا تمکو انتظار
ہی وہ کل آئے گا اے فرزند یہ خواجہ عمرو ضرور ہیں اس جوان نے کہا کہ اے والدہ ماجدہ میں نے
بھی یہی خواب دیکھا تھا بلکہ مجھسے تو ارشاد فرمایا تھا کہ صبح کو تو جا کر فلاں مقام پر کھڑا
ہونا اور فلاں طرف سے جو مسافر آئیگا اسکو اپنے مکان پر لانا اور اسکی عزت کرنا میں نے
ایسا ہی کیا میں خود حیران تھا کہ یہ کیا امر ہی مجھسے تو فرمایا تھا کہ فلاں طرف سے جو مسافر آئیگا وہ وہی
ہوگا جسکا تجکو انتظار ہی موافق انکے ارشاد کے ہوا لوگ یہ تو ساحر ہیں میں [illegible] حجت کرکے لایا

گو یہ آپنے نہ تھے مگر چہ شک ہو سکا میں نے اُس شخص کی اور سے آیا اب حیران تھا کہ کیونکر ظاہر ہو کہ
یہ کون ہیں آیا جنکا پتہ و نشان دیا ہے وہ ہی ہیں یا کوئی اور یہی میں اسی فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے
آواز دی بس ضرور یہ ہے اور آپکا خواب صادق تھا یہ خواجہ عمرو ہیں خواجہ سلامت اُن دونوں کی
یہ تقریر دیوار پر بیٹھے ہوئے سُنا کیے جب وہ باہم باتیں کر چکے تو اُس جوان نے کہا کہ ای مرد خدا پرست
واسطے مجکو اپنے دین و مذہب کا ہمسے اپنے کو پوشیدہ نکرو ہم سب بھی مسلمان اور خدا پرست ہیں
اگر یقین نہ آئے تو ہمسے کلمۂ طیبہ سُن یہ کہکر اُس جوان نے بفصاحت کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا
اور چند قواعد اسلام بیان کیے اور کہا کہ آپ ہمسے کسی قسم کا خوف نہ فرمائیں ہم آپکے دوست
ہیں دشمن نہیں ہیں آپکے قدم میمنت لزوم کے ایک مدت سے منتظر تھے خدا نے آپکی زیارت
سے مشرف فرمایا اب جلد ہمکو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے ہمارے دلوں کو خوش فرمائیے ہم آپ ہی
کے انتظار میں یہاں مدت سے مقیم ہیں یہ کہکر اُس جوان نے اور اُس عورت نے ہزاروں قسمیں
کھائیں اب جو خواجہ نے اُنکی تقریر سُنی اور کلمۂ طیبہ کو اور قواعد دین اسلام جو بیان کیے خواجہ
نے بھی بغور اُنکے چہرہ پر نگاہ کی تو نور اسلام کو اُنکی پیشانی پر جلوہ گر پایا خواجہ نے دل میں کہا کہ
ضرور یہ دونوں خدا پرست ہیں اور جو مجکو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں واقعی خدا پرست ہیں اگر کافر
ہوتے تو اسقدر فصاحت سے کلمۂ طیبہ نہ پڑھتے کافر کی زبان سے ادا ہی نہوتے دوسرے
نور اسلام بھی پایا جاتا ہے اپنے کو پوشیدہ نکرو بلکہ ظاہر کر دو پریشان کرنے سے کیا حاصل اب تو یہ
بہت پریشان ہو چکے ہیں اُدھر اُنھوں نے کہا کہ آپ بالکل خوف نکریں ہم جسقدر یہاں لوگ
ہیں سب خدا پرست اور مسلمان ہیں انمیں کوئی کافر نہیں ہے سب کو آپکا انتظار ہے اور سب آپکے
مشتاق ہیں آپ ہی کی تشریف آوری کی غرض سے میں نے ہزاروں روپیہ اپنا صرف کیا اور
ہزاروں کی قتل غلاموں کے خدمت کی آپکی تشریف آوری کی امید ہی میں ابتک زندہ رہا
ہوں ورنہ کب کا مر گیا ہوتا اللہ از برائے خدا اب نہ اپنے کو پوشیدہ فرمائیے اسطور سے جو اُس جوان نے
کہا تب آپ پکار اُٹھے کہ ای جوان میں نے یہ مان لیا کہ میں مرد خدا پرست ہوں تیرے کہنے کے موافق اور
تو نے مجکو پہچان بھی لیا مگر یہ بتا کہ تو جسکا انتظار کرتا تھا اور جسکے انتظار میں تو نے ہزاروں روپیہ صرف
کیا ہے تیرا قول ہے بس مجھ روپیہ اس شخص کی رونمائی کے لیے بھی رکھا ہے کہ اگر وہ آئے تو رونمائی دونگے دل کو

خوش کرو اگر ایسا ہوئے تو شاید وہ آئے ورنہ اُسکا آنا محال ہے اگر تم خواجہ عمرو کی رونمائی لاؤ تو مین اُسکو بلادون
ذہنی امر ہے کہ مین خدا پرست ہون اور خواجہ عمرو میرے تابع ہین مین جہان چاہون اُنکو بلالون اگر تمکو اُنکا
انتظار ہے تو شوق سے اُنکی رونمائی حاضر کرو وہ آتے ہین اُس جوان نے کہا کہ ہماری یہ لیاقت کب ہے کہ ہم اُنکی
خاطر کر سکین یا اُنکو کچھ دے سکین وہ شاہ عیاران عیار بیک طرار رئیس تیراشندو کافران سر بریدہ
جادوگران برادر حمزہ صاحبقران شاہزادہ والا تبار ہین گو اُنکا لقب بہت بڑا ہے میری زبان
مین اسقدر گویائی نہین ہے کہ مین اُسکو زبان پر جاری کر سکون دوسرے بدون گلاب و کیوڑے سے
کلی کیے ہوئے خیر یہی تو ہماری قسمت نہین ہو سکتی مین یہ لیاقت رکھتا ہون کہ تھوڑا سا نذرانہ دون یا پان
اُنکے پان کھانے کے لیے سات ہزار روپیہ حاضر ہے مین منگائے دیتا ہون آپ اُنکو طلب فرمائیے
جواب دیا کہ تم منگا دو دیتے ہین یہ سنکے اُس جوان نے اپنے ملازمونکو آواز دی کہ ادھر آؤ ملازم فوراً
حاضر ہوئے اُسنے کہا کہ وہ فلان کمرے مین جو سات توڑے سر بمہر رکھے ہوئے ہین اُنکو بہت جلد لاؤ
ملازم دوڑے ہوئے گئے اور توڑونکو لیکر حاضر ہوئے اس جوان نے کہا کہ یہان رکھدو اور چلے جاؤ
بس وہ توڑے رکھکر چلے گئے جب وہ جا چکے اُسوقت اُس جوان نے کہا کہ یہ رونمائی حاضر ہے
بسم اللہ خواجہ سلامت کو طلب فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایک بات تو بتاؤ تم خواجہ کی صورت سے
واقف ہو اگر اُنکو دیکھوگے تو پہچان لوگے کیا تمنے خواجہ کو کسی مقام پر دیکھا ہے اس جوان نے کہا کہ
جناب عالی جبکہ مین حالت کفر مین تھا اُس حالت مین مجکو سوسن جادو نے ایک تصویر دی تھی کہ
اس صورت و شکل کا انسان جہان ملے اُسکو اسیر کر لینا یا مار ڈالنا اور اُنکو مین نے وہ تصویر
دیکھی تھی وہ تصویر میرے پاس ہے دوسرے جب مجکو عالم خواب مین مرد بزرگ نے مسلمان کیا تھا
تو خواجہ کی صورت دکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ انشاء اللہ تمہارا کام انجام ہوگا اور یہ تمہاری مراد کو پورا کرینگے
پس مین صورت سے خواجہ کی بخوبی آگاہ ہون اگر خواب مین بھی دیکھون تو پہچان لون یہ سنکر خواجہ نے
کہا اچھا پہچانو یہ کیونکر اب جو خواجہ دیوار سے قلا کرتے ہین اور حیرت کرتے ہین تو اصلی صورت بنی دبلا
تنکا سی داڑھی چھوٹی چھوٹی آنکھین کلہ سے گال ملاق سا پیٹ کنہا لی سے کان جیسے گز کا دھڑ بیچ کا
اور تین گز کا دھڑ کا گاذھے کا کرتا و پائجامہ پہنے ہوئے سر پر کاغذ کی ٹوپی آستین لوٹی ہوئی
لگی ہوئی سامنے کھڑے ہوئے جیسے ہی اُس جوان نے ضعیف دیکھا پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اور

نے زمین پر آتے ہتے جال مار کر وہ ساتوں تورے نذر زنبیل کر لیے وہ دونوں دوڑ کر خواجہ کے قدمونپر گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہمکو امید نہ تھی کہ ہم یہ قدم دیکھینگے ہمارے خداوند کریم نے ہمکو بصورت زیبا اور بشکل رعنا دکھائی گو اسکی امید نہ تھی مراد بر آئی خدا نے آرزو پوری کی خداوند کریم ان قدمون کو ہم سبکے سر پر تا صد وسی سال سلامت و با کرامت رکھے آج ہمکو وہ خوشی حاصل ہوئی ہی کہ اپنی مدت العمر نہ حاصل ہوگی آج کونسا دن ہی یہ ہم کسکے قدم دیکھ رہے ہین کوئی ہی کہ ہمکو ان قدمونپر سے ہزار مرتبہ نثار کرے یہ کہتے جاتے تھے دونوں ماں بیٹے اور آنکھین قدمونپر ملتے جاتے تھے ایک مرتبہ قدمونپر سے اٹھکر گرد پھرنے لگے کہ خواجہ نے اُس جوان کا سر سینے سے لگایا اور فرمایا کہ لے بس لے بس اب خوشی کرچکے آؤ بیٹھو اور ضعیفہ کو بھی منع فرمایا دونوں ماں بیٹوں کو لیکر دالان میں آئے یہ کہکر کہ ہمارا تو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی مین تو کھانا کھاتا ہون یہ کہکر دسترخوان پر بیٹھ گئے اور قصد کیا تھا کہ لقمہ اُٹھا کر کھائین کہ اُس ضعیفہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ کھانا نہ نوش فرمایئے گا یہ کھانا زہر آلود ہی اس سب کھانے مین زہر ملا ہوا ہی اور سم قاتل ہی ادھر لقمہ منہ سے نیچے اترا اور کلیجہ پاش پاش ہوگیا خواجہ نے کہا کہ واہ کیا خوب آپنے بڑی عمدہ دوستی اور مہربانی کی تھی دربردہ میری جان لی تھی یہ زہر ملا کر کھانا لانے کی کیا وجہ تھی کیا دعوت مین عداوت کی تھی میری سمجھ مین یہ امر نہ آیا کہ یا تو اُس گرماگرمی اور منت و سماجت سے یہان لائے اُسپر یہ امر کہ کھانا زہر آلودہ کھلانے کا قصد کیا ابھی میری زندگی باقی تھی جو مین نے نہین کھایا اگر کھالیتا تو ہلاک ہوجاتا وہ تو میرے منہ سے بسم اللہ نکل گئی چونکہ میری زندگی تھی جو یہ کلمہ نکل گیا کہ تم لوگون نے شور و غل مچایا مین جست کرکے بالائے دیوار چلا گیا اب کوئی مجکو نہ پاتا مین شب کو آتا اور تم سب کو بیہوش کرکے اور سب مال و اسباب نذر زنبیل کرکے اور تم سب کو بھی اپنی راہ لیتا خیر تم یہ واقعہ بیان کرو کہ یہ مقام کیا ہی اور کہان کی سرحد ہی اور تمھارے یہان رہنے کا کیا سبب ہی اور خداپرست ہونے کا اور میرا انتظار کرنے کا اور زہر آلودہ کھانا دینے کا کیا باعث ہی اور یہ بیان کرو کہ تمھارا نام کیا ہی راوی بیان کرتا ہی جب اُس جوان نے سوسن کا نام لیا تھا تو خواجہ کو یقین ہوگیا تھا کہ یہان سے دربند سوسن کا ضرور پتہ ملے گا عجیب نہین ہی کہ یہی سرحد ہو دربند سوسن کی اُس جوان سے معلوم ہوگا کیونکہ زائچہ نے بھی

زائچہ

اسی طرف چلنے کی اجازت دی تھی اور خال نے بھی بس جب خواجہ نے یہ سب تقریر اُس سے کی
اُسنے کہا کہ پہلے کچھ نوش فرما لیجیے پھر مین باطمینان تمام سب حال عرض کرونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا
بس اُسنے وہ سب کھانا اُٹھوا کر پھینکوا دیا اور دوسرا کھانا منگایا بس ان دونون یہان بیٹھون
اور خواجہ نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا شکر خدا بجا لائے اب جب کھا پی کے بیٹھے تو خواجہ نے
کہا کہ ہان بیان کرو اُسوقت اُس جوان نے کہا کہ اے میرے شفیق و رفیق و میرے اُستاد
اے میرے محسن میرا نام جمال راہدار ہے مین اس ضعیفہ کا فرزند ہون ایک مین ہی بیٹا ہون
بہت سے لڑکے ہوے سب مر گئے جب مین پیدا ہوا تو میرے باپ نے میرا نام جمال راہدار
رکھا اسکا سبب یہ تھا کہ راہداری کا پروانہ میرے باپ کے نام تاکہ سوسن جادو کی طرف
سے تھا اس سرحد کا انکا نام کمال الدین راہدار تھا جب میرا سن کوئی نو برس کا ہوا میرے باپ نے قضا کی
مجکو چھوڑ کر اُسدن سے وہ منصب اور وہی تنخواہ سرکار سوسن سے میری مقرر ہو گئی اور
میرے نام راہداری کا پروانہ جاری ہو گیا مین اپنی مان کو لیکر یہان رہنے لگا میری والدہ کا نام
میمونہ خاتون ہے یہ بہت نیک اور پارسا ہین انھون نے میری پرورش مین بہت کوشش کی
اور ہزارون روپیہ صرف کیا اے خواجہ سلامت یہ مقام سرحد دربند سوسن کے نام سے مشہور
ہے یہ وہ سرحد ہے کہ جسکا سواے میرے اور سوسن جادو کے کوئی آگاہ نہین ہے پشت بپشت
دربند پر سوسن نے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ جسکو ادھر سے اُسکو طلب کرنا ہوتا ہے اُسکو وہ ایک
پرچہ کاغذ کا تحریر کرکے دیتی ہے پرچہ ایسی علامت اُسنے مقرر کی تھی کہ سواے میرے اور اُسکے کوئی آگاہ
نہ تھا اور نہ ہے مجکو یہ حکم دیا تھا کہ جب تم اس نشانی کا کاغذ پانا تو ادھر سے آنے بھی دینا ادھر
جانے بھی دینا جو اندر سے دربند کے آئے اور اُسکے پاس کاغذ میرا دستخطی ہو وہ جانے پائے اگر نہو
تو اسیر کر لینا جانتا کہ یہ کوئی غنیم ہے یا جو کوئی داخل دربند ہو اور اُسکے پاس کاغذ دستخطی ہو تو داخل
دربند ہو ورنہ اسیر کر لیا جاے چنانچہ یہی طریقہ جاری تھا اور جاری ہے اور والد کے وقت
مین بھی یہی قاعدہ تھا مگر اب بنسبت سابق سوسن کی ممانعت ہو گئی ہے کہ کوئی نہ ادھر سے
جانے پائے نہ آنے پائے کیونکہ طلسم کشا آگیا ہے اور وہ براے تلاش لوح ضرور آئیگا اگر نہ آئیگا تو
اُسکا عیار ضرور آئیگا کیونکہ وہ بڑے غضب کا ہے چنانچہ اب کوئی نہ ادھر سے آتا ہے نہ اندر دربند

کے جانے پاتا ہی بالکل راہ بند ہی خلاصہ یہ کہ یہ مقام دربند سوسن کے نام سے مشہور ہی مگر یہ
کوہ سوسن کی پشت اور اُسکی سرحد ہی یہان سے کہ جہان پر یہ مکان واقع ہوا ہی سرحد ہی دربند
سوسن کی اب آپ اسوقت سرحد سوسن مین داخل ہین بس مین ہمیشہ سے اسی مقام مین رہتا تھا
اپنی خدمت بجالاتا تھا کئی سو برس کا عرصہ ہوا ہی کہ بادشاہ سابق کے دادا نے جو کہ اصلی راستہ
دربند سوسن کا ہی مریخ آتش خوار سے ملکر بند کر دیا ہی اب کوئی اُدھر سے جا نہین سکتا ہی اگر
کوئی قصد جانیکا کرے تو اسیر ہو جائے جب تک کہ مریخ مارا نہ جائیگا وہ راستہ نہ کُھلے گا نہین اُسنے
یہ طلسم وہان تیار کیا ہی کہ ایک تالاب ہی کہ جسکے اندر اُسکے اُستاد کی قبر ہی اُسپر ہر شب کو جلسہ سحر
آراستہ کرتا ہی رات بھر گانا اور بجانا ہوتا ہی جو مسافر شب کو اُدھر سے جاتا ہی وہ اس جلسہ کو دیکھکر
وہان جانیکی خواہش کرتا ہی جو جو قریب جاتا ہی وہ وہ جلسہ دور ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ
رات بھر وہ پریشان رہتا ہی بوقت صبح وہ اسیر ہو جاتا ہی دن بھر وہ سب اہل جلسہ مرغابیان
بنی ہوئی ہین تالاب مین شناوری کرتی ہین جہان کوئی مسافر آفت کا مارا اُسطرف جا نکلا وہ
کیا جانے کہ یہان طلسم ہی اُس تالاب کو دیکھکر مُنہ ہاتھ دھونے کی ضرورت سے یا کوئی اُدھر راہ چلنے
کی ضرورت سے گیا اسیر ہو گیا مرغابی نے تالاب سے نکلکر اُسکے سر پر گردش کی اُسکے اُوپر پانی کا قطرہ
گرا وہ غرق زمین ہو گیا بس اسیر ہو گیا ایک غبار اس سرحد پر چھایا رہتا ہی اُدھر سے کوئی نہین
جا سکتا ہی راستہ بند ہی بس وہ جلسہ جو ہوتا ہی وہ طلسمی ہی وہان ناچ گانا بھی ہوتا ہی مجکو گانے
وغیرہ سے بہت شوق تھا مین نے جو سُنا کہ اُس تالاب پر ہر روز شب کو جلسہ ہوتا ہی اور خوب گانا
ہوتا ہی مین نے ملکہ سوسن سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو مین جا کر شریک جلسہ ہوا کرون
کیونکہ مجکو گانے کا بہت شوق اور اس جلسہ کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی چونکہ سوسن جادو میری
بہت خاطر کرتے ہین اور محبت بھی کرتی ہین مجکو اجازت دی اور مریخ کو طلب فرما کے حکم دیا کہ یہ لال ہمارا
بہت معتمد ہی اور ہم اس سے از حد محبت کرتے ہین یہ تمہارے یہان کے جلسہ مین آنے کی خواہش رکھتا
ہی لہذا ہم تمکو اجازت دیتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ اسکو آنے دیا کرو کوئی مانع نہ ہو چنانچہ مریخ نے
قبول کیا اُس دن سے مین اُس جلسہ مین جانے لگا اور شریک جلسہ ہونے لگا چنانچہ مجکو گانے
وغیرہ سے از حد شوق تھا علم موسیقی کی تعلیم لینے لگا جو کوئی اُستاد ملا اُسکی خدمت کی اور اُس سے

حاصل کیا چنانچہ جہانتک ہو سکا مین نے کوشش کیکے حاصل کیا اب مین خود جلسہ مین گاتے انکا اتفاق سے
ملکہ سوسن کی دو بیٹیان ہین حسن مین شہرۂ آفاق دلبری مین مشتاق انکو خداوند کریم نے حسن
جہان کش اور زیبائی فریب عطا فرمایا ہی بہت ہی خوبصورت ہین واقعی آسمان حسن کے چاند سورج
ہین اسم بامسمیٰ ہین یعنی دونون کے نام یہ ہین ایک کا نام مہروش جو کہ بڑی دختر ہی اور چھوٹی کا نام
ماہ وش ہی در اصل انکے حسن کے آگے مہر و ماہ شرمندہ ہین انکے حسن کے آگے حسن زہرہ و مشتری
ماندہ ہی اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین انھون نے جو سنا کہ فلان مقام پر جلسہ رقص و سرود بپا رہتا
ہی انکو بھی گانے سے اور علم موسیقی سے شوق ہی انکو یہ جو معلوم ہوا وہ اپنی مان سوسن سے اجازت
لیکر اس جلسہ مین تشریف لائین اور آکر مسند عز و وقار پر جلوہ فرما ہوئین گانا وغیرہ شروع
ہوا جلسہ آراستہ ہوا جو طلسمی لوگ تھے انھون نے گانا وغیرہ گایا ملکہ کی دخترون نے پسند کیا
مین نے اپنے طریقے کے موافق گانا شروع کیا میرا گانا ملکہ ماہ وش و مہروش کو پسند آیا اور
مجھسے ماہ وش و مہروش نے فرمایا کہ تم ہر روز اس جلسہ مین آکر گاتے ہو مین نے ہاتھ باندھکر
عرض کیا کہ جی ہان ہر روز حاضر ہوتا ہون فرمایا کہ ہمکو تو اسقدر مہلت نہین ہوتی ہی کہ ہم ہر روز
آیا کرین اور شریک جلسہ ہوا کرین مگر ہان آٹھوین دن آئینگے اور شریک جلسہ ہوا کرینگے تم بھی اب
ہر روز کا آنا موقوف کر جسدن ہم آئین اسدن آیا کرو اور ہمکو اپنا گانا سنایا کرو کیونکہ ہمکو تمہارا
گانا بہت پسند آیا ہی اس عرصہ آٹھ روز مین خوب مشق کیا کرو مین نے عرض کیا کہ بہت خوب آج سے
ایسا ہی ہوگا چنانچہ دونون آفت جان بوقت صبح اٹھکر اپنے مکان کو چلی گئین مین یہان چلا آیا
مین نے اسدن سے یہی طریقہ اختیار کیا کہ روز کا جانا موقوف کر دیا اور آٹھوین دن جسدن
دونون لڑکیان سوسن کی آتی تھین جانے لگا اور اپنا گانا انکو سنانے لگا اسکو بھی ایک زمانہ
گذرا ایک دن کا ذکر ہی کہ مین حسب قاعدہ گیا اور شریک جلسہ ہوا اور دونون شاہزادیان
جو آئین اسدن ماہ وش دختر خورد سوسن جامہ و سترخ لباس پہنے ہوے تھی چونکہ اب
سیر ابھی شباب تھا اور اسکا بھی عالم حسن زور دہ پر تھا گلشن حسن و جمال بہار پر تھا اب جو نگاہ اٹھا کر
دیکھتا ہون ایک تیر تھا کہ دل کے پار گذر گیا اس خورشید وش پری پیکر کی محبت نے میرے کاشانہ دل
مین اپنا گھر بنا یا ہی آستاد یون تو قبل مین بھی میرا یہ حال تھا کہ جب تک مین اس جلسہ مین حاضر رہتا

تھا اُستنے عرصہ تک ماہ وش کی طرف دیکھے جاتا تھا اُسکے گلشن جمال کی گلچینی کیے جاتا تھا مگر
اُسوقت تک مجکو تمیز اچھے برے کی نتھی صرف اسی طور سے کوئی اور قسم کے خیال سے نہین دیکھتا تھا
بلکہ اچھی صورت جو معلوم ہوتی تھی دیکھتا تھا اب جو سن تمیز کو پہونچا تو ملکہ کے عشق نے دل مین گھر بنایا
خدنگ عشق نے نشانہ دل کو کیا اسقدر محبت ہوئی کہ اب بدون دیکھے چین نہ آتا تھا سپاہ عشق کی کشور دل پر
چڑھائی ہوئی فوج غم والم نے دیار دل کے لوٹنے کا سامان کیا اب وصل کی خواہش ہوئی یہ ہی دل
چاہتا تھا کسی طور سے اس ماہ وش پری پیکر کو گلے سے لگاؤن پیار کرون دل وجان سے فریفتہ ہوگیا
مین نے جو خیال کرکے دیکھا تو ملکہ کا بھی میلان پایا مگر بسبب خوف ملکہ سوسن کے اپنے عشق کا اظہار
نکر سکا دل مین آتش فراق سے سوزش ہونے لگی اور ایک آگ مشتعل ہوگئی کہ جو ہر وقت دلکو
جلانے لگی مین تڑپنے لگا مگر اظہار نکرتا تھا اس خیال سے کہ اگر اس امر کا اظہار ہوگا تو سوسن جادو
کے ناگوار ہوگا اور میری دشمن ہوجائیگی کیونکہ وہ مالک ہے زبردست اور بڑی مرتبہ ہے اور مین اُسکا ملازم اور
رہا ہار ایک دن نے تو کہا بھلا یہ کونسی بات ہے کہ مین اس امر کو اظہار کرون اور میرے حق مین خرابی
ہو کیونکہ وہ کافر ہے ایسا نہو کہ غضبناک ہو کر مجکو قتل کر ڈالے تو بڑی خرابی ہو یہ حیلے دلکو بہت
سمجھایا اور بہت پند و نصیحت کی مگر یہ حضرت کب مانتے ہین اور زیادہ تر سمجھانے سے بیقرار ہونے لگے
خلاصہ یہ کہ اب مین رات دن بیقرار رہنے لگا میرا یہ کام ہوگیا کہ رات تو اختر شماری و دن آہ و زاری
مین بسر ہونے لگا آٹھوین دن جاتا تھا چونکہ میری معشوقہ کو میرا گانا پسند تھا خوب گاتا تھا بخوشی
تھی کہ جہان سے ممکن ہو علم موسیقی سے خوب طریقہ سے آگاہ ہون اشعار عاشقانہ خوب گاتا تھا
رات بھر اُسکے گلشن حسن کی سیر کرتا تھا اور گلچینی حسن و جمال کرتا تھا ملکہ کو میرا گانا پسند تھا کہ مین
گاتا خوب تھا اسی سبب سے ملکہ کو بھی میری طرف میلان تھا چنانچہ آٹھوین دن اب جو ملکہ
اُس جلسہ مین آتی تھی تو بدون میرے اُسکو چین نہ آتا تھا یا تو یہ طریقہ تھا کہ پہر دو پہر بیٹھکر چلی جاتی
تھی یا اب رات رات بھر شریک جلسہ رہنے لگی خلاصہ یہ کہ مین فراق ملکہ مین تڑپ تڑپ کر بسر
کرتا منہ رخسار زرد ہوگئے تھے وہ امید بالکل قطع تھی کہ ملکہ سے وصل ہو مین اس آٹھوین دن
کی صحبت کو غنیمت جانتا تھا سات دن اسی اشتیاق مین کٹتے تھے کہ وہ دن آئے تو جاکر اپنے معشوق
کی صورت دیکھون اور اُسکے باغ حسن کی سیر کرون بقول شاعر مصرعہ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

اتفاق سے یہ طریقہ ملکہ نے جاری کیا کہ جب تک جی علاوہ اُسدن کے کہ جسدن وہ جلسہ مین تشریف لاتی
تھین میرا گانا سننے کو جانا آپنے ملکہ سوسن سے اجازت نلی تھی مجکو اپنے محل مین طلب کرلیا مین وہان بھی
جاکر خوب گاتا تھا اسکو غنیمت جانتا کبھی کبھی چلا جاتا تھا اور گاکے چلا آتا تھا مگر اب دن بدن میری حالت
غیر ہونے لگی آٹھوین دنکی صحبت سے میری زندگی تھی صرف صورت دیکھنے پر میری حیات تھی مگر ای استاد
رات دن اب سوائے رونیکے مجکو اور کام نہ تھا یہانتک کہ اسقدر بیقرار ہوا اور ایسا نحیف و زار ہوا
کہ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوا تاب و طاقت نے جواب دیا صبر و شکیب نے ساتھ چھوڑا عنان اختیار ہاتھ سے
جاتی رہی صبر نے جواب دیا اب بالکل خوف اس امر کا نہ رہا کہ رسوا ہونگا یا جان جائیگی یہ ہی دل مین
قصد کرلیا کہ ایک مرتبہ جو جلسہ مین جاؤن تو اپنا عشق اس آفت جان پر ظاہر کرون اور صاف طور
سے کہدون کہ تجھپر مرتا ہون اب چاہے اس امر کے اظہار ہونے سے مین قتل کیا جاؤن چاہے زندہ
رہون کہانتک صبر کرون ای استاد یہ قصد کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا اور جلسہ کے دن کا انتظار
کرنے لگا مگر یہ دل کب مانتا تھا اور کب قرار لیتا تھا ازحد بیقرار ہونے لگا اور تڑپنے لگا جب صبر نہو سکا
تو مین نے یہ قصد کیا کہ کچھ کھا کر اپنی جان دیدون سوائے اسکے کوئی تدبیر اور نہوگی وصل یار تو میسر
ہونا محال ہے سوائے جان جانیکے ای خواجہ سلامت یہ قصد مصمم دلمین کرلیا ایک انگشتری الماس کی
میرے ہاتھ مین تھی اُسکو والدہ سے پوشیدہ طور سے پیسا اور سودہ الماس کو اپنے پاس رکھا اور
جس مقام پر مین سوتا تھا وہان آکر اپنے پلنگ پر لیٹا اور یہ قصد کیا کہ کھالون کچھ خیال جو
اُسکے روئے زیبا کا آیا تصویر خیالی اُسکی آنکھون کے سامنے پھرنے لگی مین اُسکو مخاطب کرکے کلام
کرنے لگا اور اظہار عشق اور اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا میری نوبت مجنون یہ پہنچی تھی یہ عالم تھا کہ
مجنون ہوگیا تھا یہی جی چاہتا تھا کہ کوہ و صحرا کی سیر کرون جنگلون کو اپنا مسکن بناؤن مگر اس
خیال سے نہ جاتا تھا کہ اگر چلا جاؤنگا تو یہ جو آٹھوین دن صورت زیبا کی زیارت ہوتی ہے کیونکر ہوگی
بس اس خیال سے کہین نہین جاتا تھا نہ کسی کے سامنے روتا تھا اپنے مقام پر بیٹھکر روتا تھا اور
گریبان کو چاک کرتا تھا خلاصہ یہ کہ جب مین نے یہ قصد کیا اور تصویر خیالی ملکہ روبرو آگئی مین
اُسکو مخاطب کرکے اُس سے ہمکلام ہوا اور جب کچھ جواب نہ ملا تو یہ حالت ہوئی کہ رونے لگا
اُسی حالت گریہ و زاری مین آنکھ بند ہوگئی دیدہ ظاہری تو بند ہوئے باطنی کھل گئے عالم خواب مین

کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید سبز عمامہ سر پر چہرہ نورانی میری بالین پر کھڑے
ہوئے ہین اور فرما رہے ہین کہ ای جمال راہدار اسقدر کیون بیقرار ہوتا ہی اور کیون جان دینے
پر آمادہ ہوتا ہی ارے اپنی جان کو غنیمت جان کیون وصل معشوق سے نا امید ہوتا ہی اسکا وصل
تیرے نصیب مین ہی مگر ایک شرط سے کہ تو دین اسلام قبول کر اور دین باطل پر لعنت کر اور کلمہ طیبہ پڑھ
صدق دل سے مسلمان ہو ای جمال راہدار تجکو لازم ہی کہ تو دین اسلام قبول کرکے خواجہ عمرو کے آنے کا
انتظار کر کیونکہ خواجہ ہی کے سبب سے وصل معشوق تجکو حاصل ہوگا اگر تو خواجہ عمرو کی شراکت کریگا اور
انکی خدمت بجا لائیگا کیونکہ وہ دو چار روز مین سوسن کی تلاش مین ادھر آئینگے تو انکو دربند سوسن مین پہونچا دینا
وہ سوسن جادو کو اسیر کرینگے انکے اسیر کرنے سے تیرا بھی مطلب ہوگا اور تجکو وصل نصیب ہوگا
انکی کوشش اور سعی سے اگر وہ کوشش و سعی نکرینگے تو کبھی تجھے وصل نصیب نہوگا اگر تو انکے کہنے پر
عمل کرے گا تو تیرا کام جلدی ہوگا تجکو لازم ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اور خواجہ کی تشریف آوری کا
انتظار کر وہ نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین شاہ عیاران ہین انکی عزت و توقیر ہر ایک پر لازم ہی وہ جس
امر مین قدم رکھین بدون اس کام کو پورا کیے ہوئے نہ چھوڑین انہین کے قدمون کی برکت سے تو
وصل یار سے بہرہ مند ہوگا اور وہ عنقریب آنے والے ہین اور تو بھی بہت جلد وصل یار سے بہرہ مند
ہوگا ابھی جان نہ دے کیونکہ حمزہ صاحبقران یہان تشریف لا چکے ہین بے ستون جادو سے
مقابلہ ہو رہا ہی بعد فتح کے وے بے ستون وہ خواجہ عمرو کو برائے دریافت حالات دربند سوسن
روانہ کرینگے خواجہ اسطرف کو آئینگے تو انکی شراکت کرنا اور اپنا درد دل انسے بیان کرنا وہ ضرور تیرے
لیے کوشش کرینگے اور تجکو وصل یار سے کامیاب کرینگے تو خوش ہوگا مگر اپنے دین اسلام قبول
کرنے کو کسی پر ظاہر نکرنا اسی طور سے پوشیدہ رہنے دینا اور جسطور سے تو جلسہ مین جاتا ہی اسی طور
ست جایا کرنا جب خواجہ آجائین تو وہ جس طور سے کہین اسپر عمل کرنا انکی رائے کے موافق کام کرنا
انکے کہنے کے خلاف کبھی نکرنا یہ فرما کر مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اور بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی مین ایسا خائف و
ترسان ہوا تھا کہ سر بلند نہ کر سکتا تھا انھون نے مجکو تسکین فرما کر اس عالم خواب مین مسلمان کیا مین نے
دین اسلام قبول کیا اور وہ مرد بزرگ آنکھون کے سامنے سے غائب ہوگئے مین نے قصد کیا تھا کہ اسم مبارک دریافت
کرون مگر مین کچھ ایسا محو ہوا تھا وصل یار کو سنکے کہ نصیب ہوگا اور مجکو خوشی حاصل ہوئی تھی کہ اس عالم خواب

مین مین پھولون نہ سماتا تھا فرط خوشی سے اسی سبب سے اسم مبارک دریافت نکر سکا کیونکہ مین اپنے
آپ مین نہ تھا وہ مرد بزرگ غائب ہوگئے مین اُسی حالت خوشی مین تھا کہ ایک مرتبہ آکر کسی نے شانہ ہلایا میری
آنکھ کھل گئی کیا بیان کرون معلوم ہوا مگر آنکھ کھولکر جو دیکھا تو والدہ کو سرہانے کھڑا ہوا پایا دیکھا کہ انکی آنکھون سے
آنسو جاری ہین آواز گرفتہ ہے زار و قطار رو رہی ہین مین نے اپنے حواس درست کرکے دریافت کیا کہ یہ کیا
آپکی حالت ہے جلد بیان فرمایئے کیونکہ آپ اسقدر بیقرار ہین اور اشکبار انھون نے کچھ زبان سے تو فرمایا
نہین میرے گلے سے لپٹ گئین اور رو رو کر کہنے لگین ای فرزند تیرے دل پر کیا گذری جو تو نے اپنی جان
دینے کا قصد کیا ہے جلد بیان کر کہ سودۂ الماس کی پڑیا کہان ہے جو کہ تو نے کھانے کے لیے اپنے پاس رکھی تھی
میرے سر کی قسم کچھ کھایا تو نہین ہے ارے فرزند جگر بند تو ہی تو میری زندگی کی آس ہے اس ضعیفی کا سہارا ہے
تیرے دل پر کیا گذری ہے جو تو نے مرنے کا قصد کیا ہے جلد اپنی حالت بیان کر ای فرزند تو کیون اپنی حالت کو
مجھسے پوشیدہ رکھتا ہے ارے تو ہی تو میری زندگی ہے اب تو امید بھی نہین ہے کہ پھر تجھسا فرزند مجکو نصیب ہوگا
مین نے اپنا سارا زمانا تیرے پیچھے کاٹا اگر تو نہوتا تو کون میرا تھا کہ جو میرے رزق اور میری راحت کی
فکر کرتا یہ تیرے دلمین کیا سمائی تھی جو تو نے یہ قصد کیا ای فرزند جو تیری حالت ہے اور تیرا خیال ہے مین اس سے
خوب آگاہ ہوگئی ہون تو اس سے قبل مجھسے بیان کرتا تو مین کوشش کرتی ملکہ سوسن کے قدمون پر
جا کر گرتی اور کہتی کہ اسکو غلامی مین قبول فرمایئے جب مین روتی اور فریاد کرتی کہ میرا بچہ ہلاک ہوا جاتا
ہے پہلے اسکے عوض مجکو قتل فرمایئے اسکے بعد اسکو ہلاک فرمایئے اس خطا پر اور یہ کہکر تلوار کھینچکر اپنے
گلے پر رکھتی یقین تھا کہ سوسن منظور کرتی اور تیری مراد حاصل ہوتی تو وصل یار سے بہرہ مند ہوتا
کیونکہ ملکہ رحم دل اور میرے حال پر اور تیرے حال پر بہت مہربان ہے دوسرے کوئی تو بدقوم نہین
ہے عالی خاندان ہے ملکہ سے تیرا خاندان اچھا ہے وہ صرف حاکم ہونے سے اس مرتبہ کو پہونچ گئی ہے ورنہ وہ
خاندانی حالت مین تجھسے کم ہین چار پیسے کی عزت ہے انکا تو فخر تھا مگر خیر تو نے پوشیدہ کیا میری اور تیری
زندگی تھی کہ خداوند کریم نے میرے حال پر رحم کیا اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کیا ابھی مین سو رہی
تھی کہ ایک مرد بزرگ نے خواب مین آکر مجکو مسلمان کیا اور تیرے حال سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ جلد
جا کر اس سے سودۂ الماس لے لے ایسا نہو کہ وہ کھا جائے گو مین نے اسکو بھی مسلمان کیا ہے اور
اسکو آگاہ کر دیا ہے کہ خواجہ عمرو کے بدولت تو اپنے معشوق کے وصل سے کامیاب ہوگا انکے

آپنکی امید رکھو اور انکی تشریف آوری تک تو اپنی جان نہ دے اور انکا انتظار کر اسکو مسلمان کیا ہے تو بھی
دین اسلام قبول کر اسکو غنیمت جان کہ اس دین کے قبول کرنے کی برکت سے تیرے فرزند کی جان
بچ گئی ورنہ وہ ہلاک ہو جاتا ای فرزند انھون نے تیرے عشق کی سب حالت اور تیری سب کیفیت مجھ سے
اُس حالت خواب مین بیان کی یہ کہکر والدہ نے سب حال مجھ سے اول سے آخر تک بیان کیا اور اُن
مرد بزرگ کی صورت بیان کی جنکو مین نے خواب مین دیکھا تھا انھین مرد بزرگ نے والدہ کو بھی مسلمان
کیا تھا بس جب مین نے یہ حال والدہ کی زبانی سُنا مین نے بھی سب حال اول سے آخر تک سب
بیان کیا اور اپنا خواب بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا بس ای خواجہ سلامت ہم دونون مان بیٹے
صدق دل سے مسلمان ہوے تھے اب جو خیال کرتے ہین تو کلمہ یاد تھا عالم بیداری مین کلمہ پڑھا اور
مذہب عجائب پرستی پر لعنت کی وہ جو میرے قلب کی بیقراری تھی وہ برطرف ہو گئی اور کسیقدر اطمینان
ہوا مین نے وہ سودہ الماس والدہ کو دیا انھون نے اسکو اسیوقت پھینکدیا رات بھر ہم دونون
اسی خواب کو بیان کیا کیے اور والدہ میرے گلے لگ کر رویا کین مین نے آپنے اپنے عشق کا قصہ وہ طرح
کیا یہان تک کہ صبح ہو گئی مین نے اپنے ملازمونکو طلب کر کے اُنسے کہا کہ بھائیون مین نے تو دین اسلام قبول
کیا اور عجائب پرستی پر لعنت کی اگر تمکو دین اسلام قبول کرنا ہے تو میرے پاس رہو ورنہ چلے جاؤ سب نے
بیان کیا کہ ہم مسلمان ہین ہر ایک نے بیان کیا کہ ایک مرد بزرگ نے ہمکو عالم خواب مین آکر مسلمان کیا اور
فرمایا کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور ور بند سوسن برباد ہوگا سوسن جادو قتل ہوگی یا مطیع اسلام خواجہ
عمرو و حمزہ صاحبقران کی اطاعت و شراکت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو اُنسے انحراف کریگا وہ
قتل ہوگا اور ذلیل مگر خواجہ عمرو کے آنے تک تم لوگ اپنے دین و مذہب کو سوائے اپنے مالک کے کسی پر ظاہر
نکرنا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہو چکے ہین یہ جو مین نے ان لوگون سے سنا بہت خوش ہوا یہی کلمے
اُن مرد بزرگ نے مجھ سے بھی فرمائے تھے چنانچہ اُسدن سے مین آپکے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا ہر وقت
یہی دعا تھی کہ کہین آپ تشریف لائیں اور مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون مین نے اُسدن سے یہ طریقہ
کیا تھا کہ راستے پر جا کر کھڑا ہوتا تھا جو مسافر ادھر آتا تھا اسکو اپنے مکان پر لاتا تھا اگر کافر ہوتا تھا اسکو
زہر آلودہ کھانا کھلا کر ہلاک کرتا تھا ہزارون کافرون کو مین نے اس طریقے سے قتل کیا اور آپکا انتظار
تھا آج خداوند کریم نے میری مراد پوری کی کہ آپکی زیارت سے مشرف فرمایا رات کو وہ مرد بزرگ خواب مین آکر

آپکی تشریف آوری کی خبر دی گئی بموجب اُنکی ارشاد کے ظہور مین آیا بس مین آپکے تصدق اور آپکے قدمونکی
برکت سے اپنی مراد کو پہونچونگا یہ سُنکے خواجہ نے فرمایا کہ کیون جمال راہدار اب بھی وہ جلسہ ہوتا ہے
اور دونون شاہزادیان آتی ہین اور تم بھی جاتے ہو یقین ہے دونون شاہزادیان ساحرہ ہونگی جمال راہدار
نے عرض کیا کہ اُستاد اُسی طریقے سے روز جلسہ ہوتا ہے یہ جلسہ تو طلسمی اور سحر کا ہے جب تک مریخ آتش خوار
نہ قتل ہوگا اُسوقت تک یہ جلسہ نہ موقوف ہوگا دونون شاہزادیان اُسی طور سے آٹھوین دن آتی ہین اور
یہ آپکا خادم بھی جاتا ہے اور گاتا ہے یہی وہ سبب تو میری زندگی کے تھے ایک زیارت معشوق آٹھوین دن
دوسرے آپکا انتظار خیر خداوند کریم نے آرزو پوری کی کہ اپنی زندگی مین وصل یار کی امید ہوئی اے اُستاد
دونون شاہزادیان سحر سے بالکل ناواقف ہین بلکہ اُنکی جسقدر مصاحبین وخواصین ہین وہ بھی سحر سے
ناواقف ہین ایک حرف نہین جانتی ہین سواے سوسن جادو اور اُنکے ملازمون کے اور مریخ آتش خوار
و اُسکے ملازمون کے ساحر نہین ہین اصل امر تو یہ ہے کہ سواے مہر وش و ماہ وش اور اُنکے نوکرون
کے یہان سب ساحر ہین خواجہ نے کہا کہ خیر یہ بتاؤ کہ اب کسدن جلسہ ہوگا کہ جسدن تم جاؤگے جمال راہدار
نے جوابدیا کہ اُستاد آج ہی تو دن ہے میرے جانے کا آج ملکہ آئینگی اور شریک جلسہ ہونگی خواجہ نے
کہا کہ اے جمال راہدار ہمکو بھی اُس جلسہ مین لیجلو تاکہ ہم وہان چلکر کوئی تدبیر کرین اور سوسن جادو کو
قتل یا اسیر کرین اور مریخ آتش خوار کو قتل کرکے راہ دربند کی کھولین تاکہ صاحبقران یہان تشریف
لائین دربند کو فتح کرین تمھاری شادی سوسن جادو کی دختر ملکہ ماہ وش کے ساتھ کرین جمال راہدار
نے عرض کیا کہ اُستاد آپ اسقدر توقف فرمائین کہ مین آج جاکر ماہ وش و مہر وش سے آپکا ذکر کرون
اور اُنکو آپکی تعریف کرکے آپکا مشتاق کرون یقین ہے کہ وہ ضرور آپکو طلب کرینگی کیونکہ وہ گانے کی
بہت شوقین ہین اور از حد مشتاق ہین جب آپکے گانے کا حال سُنینگی کہ آپ بہت عمدہ گاتے ہین تو ضرور
اس امر کی خواہش کرینگی خواجہ نے کہا کہ تم کیونکر اُنکو میرے حال سے آگاہ کروگے اُسنے کہا کہ مین آج عرض
کرکے جاؤنگا ملکہ ضرور باعث دیر کا دریافت کرینگی مین عرض کرونگا کہ میرے اُستاد ایک مدت
کے بعد آئے ہین اُنکی خاطر و مدارات مین عرصہ ہوگیا وہ ضرور دریافت کرینگی کہ کس فن کے اُستاد
ہین مین بیان کرونگا کہ علم موسیقی کے بڑے کامل ہین مین نے یہ فن انھین سے حاصل کیا ہے بہت زمانہ
بعید کے بعد آئے ہین گو میرا جی آنے کو نہ چاہتا تھا کہ اُنکو چھوڑ کر آؤن مگر آپکے خوف سے [illegible]

مین دو ایک غزلین گا کر چلا جاؤنگا جب یہ بیان کرونگا تو وہ ضرور یہ فرمائینگی کہ ہم بھی انکے گانے کے
مشتاق ہین ہمکو بھی سناو مین عرض کرونگا کہ آپ طلب فرمائیے یقین ہی کہ آپکے طلب فرمانے سے وہ
تشریف لائین بس وہ ضرور ضرور کسی سے آپکو طلب کرینگی آپ شوق سے تشریف لائیے گا پھر آپکو اختیار ہی
جس طور سے چاہیے گا اپنا کام کیجیے گا خواجہ نے یہ سنکے فرمایا کہ کیون جمال راہدار یہ تو نہو گا کہ مین وہان
کسی صورت پر جاؤن اپنی صورت کو تبدیل کرکے اور وہان یہ نہو کہ میری اصلی صورت ظاہر ہو جائے
اور یہ راز افشا ہو مین بھی اسیر ہون اور تم بھی مبتلائے بلا ہو کیونکہ تم کہتے ہو کہ جو کوئی اسطرف جاتا ہی
وہ اسیر ہو جاتا ہی جمال راہدار نے جواب دیا کہ ای اُستاد یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو بیرون دربند
سے آنے کا قصد کرتا ہی وہ اسیر ہو جاتا ہی اور وہ مبتلائے بلا ہوتا ہی یہ امر نہین ہی کہ جو اندرون
دربند سے اور اسطرف کا رہنے والا ہو وہ شریک جلسہ ہو اسیر ہو جائے اور مبتلائے بلا ہو کیونکہ
یہ غیر کے لیے ہی باشندگان دربند کے لیے نہین ہی یہ بھی اس غرض سے ہی کہ طلسم کشا نہ آ جائے اُسی کے
لیے یہ سارا بند و بست ہی دوسرے یہ طریقہ ہی کہ جو شریک جلسہ ہونے والے لوگ ہین اُنکو اجازت ہی
کہ وہ جسکو چاہین اپنے ہمراہ لائین ہان اگر کوئی بدون اجازت مریخ یا سوسن یا اُن لوگونکے کہ جنکو
اجازت ہی جلسہ مین شریک ہونے کی جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا بس جبکہ آپکو شاہزادیان طلب کرینگی
تو گویا اجازت ہوئی پھر آپ سے کوئی مزاحمت نکر یگا رہا یہ امر کہ ایسا نہو کہ اس مقام پر پہونچکر آپکا
راز افشا ہو یعنی بسبب سحر کے آپکی اصلی صورت ظاہر ہو جائے تو اسکا یہ بند و بست ہو گا کہ ہم اور
آپ اُس جلسہ سے الگ بیٹھینگے اور اب بھی یہ ہوتا ہی کہ مین جو جاتا ہون الگ بیٹھتا ہون کیونکہ وہان
تو کارخانہ سحر کا ہی وہ دونون شاہزادیان بھی الگ اُس جلسہ سے بیٹھتی ہین اس سرحد مین نہین جاتی
سامنے جلسہ اتنے فاصلہ پر آراستہ ہوتا ہی کہ جیسے یہان سے میرے مکان کا دروازہ وہان مریخ آتش خوار
اور اُسکے مصاحب ہوتے ہین اور سحر کی پتلیان اور یہان الگ فرش کیا جاتا ہی مین اور وہ دونون
شاہزادیان اور اُنکی خواصین ہوتی ہین بس آپ وہان کب ہونگے کہ جو سحر کے سبب سے آپکی صورت
اصلی ظاہر ہو گی یا راز افشا ہو گا خواجہ نے کہا اچھا معلوم ہو گیا دوسرے مین اسکا بھی بند و بست
کرونگا کہ کیسا ہی سحر کیا جائے میری صورت اصلی نہ ظاہر ہو جس صورت پر جاؤن اُسی صورت پر
رہون جمال راہدار نے کہا کہ جب آپ بر عکس سحر بھی نہ چلیگا تو پھر کیونکر آپکی صورت تبدیل ہو گی وہ تو یہ

امر ہو کہ جو اس غبار کے اندر جائے وہ اسیر بھی ہو جائے اور اصلی صورت بھی اسکی ظاہر ہو جائے خواجہ نے کہا اچھا
یہ معلوم ہو گیا اب جو مین تمکو تعلیم کرون اسپر عمل کرو میرے جانی کی رہائی کی یہ تدبیر ہی کہ مین تمکو جن طریقے اور
قاعدے علم موسیقی کے تعلیم کرتا ہون اُس طریقے اور قاعدے سے آج تم وہان گانا سب تم گاؤ اور روزمرہ
سے آج گانا تمھارا الگ ہوگا تو اسکا سبب دریافت کیا جائیگا اور تم عرصہ کرکے بھی جاؤگے اسوقت تم بیان
کرنا کہ میرے اُستاد جنکا نام قیصر تان تومرخان ہی وہ تشریف لائے ہین اُنھون نے یہ نئے طریقے جو کہ اپنے
دل سے ایجاد کیے تھے مجکو تعلیم فرمائے ہین بس زیادہ تر میرا اشتیاق ہوگا یقین ہی اسیوقت طلب کیا
جاؤن مین وہان جاکر اپنا رنگ جماؤنگا پھر تمھارے کہنے اور پہنچنے کی ضرورت نہ ہوگی جمال راہدار نے عرض کیا
بہت خوب فرمائیے کہ آپ آئے کہان سے ہین اور کوہ بے ستون کی کیا حالت ہی تب خواجہ نے سب حال
کوہ بے ستون کے برباد ہونے اور بے ستون کے قتل ہونے اور اُسکے وزیر داہل لشکر و سردار خوارون
کے بعد قتل سردار سردار خواران صنم غام و مریخ کے شریک ہونے اور بادشاہ سابق کے رہا ہونے اور
زنار جادو وغیرہ بے ستون کے قتل ہونے اور اپنے ادھر آنے کا براے دریافت حالات دربند سوسن
و براے تلاش لوح طلسم و براے قتل مریخ آتش خوار بیان کیا اور کہا کہ مین اس غرض سے یہان آیا
ہون پہلے میرا قصد تھا کہ اصلی راہ سے جاؤن پھر مین نے خیال کیا کہ اگر اصلی راہ سے جاؤنگا تو اسیر ہو جاؤنگا
کوئی ایسی تدبیر کرون کہ دوسری راہ سے داخل طلسم ہون بس یہ خیال کرکے ادھر کو روانہ ہوا گو واقف نہ تھا مگر
خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے منزل مقصود پر پہونچا دیا اور اچھا طریقہ دربند مین جانیکا پیدا کیا
دیکھنا کہ مین کیونکر سوسن جادو کو اور مریخ آتش خوار کو قتل کرتا ہون اور لوح کو تلاش کرتا ہون
اور جاکر حمزہ سے بیان کرتا ہون وہ یہان آکر دربند کو فتح فرماکر طلسم کو فتح کرین لوح کو حاصل کرکے اور
تمھارا عقد ملکہ ماہ وش سے ہمراہ کردین جمال راہدار خوش ہو گیا اُٹھکر خواجہ کے گرد پھرا خواجہ نے گلے
سے لگایا اسکی مان بھی اُٹھکر گرد پھری خواجہ کی بلاگردان ہوئی اور بہت دعائین دین وہان سے اُٹھکر
اپنے مقام پر آئی خواجہ کے لیے کھانے وغیرہ کی تدبیر کرنے لگی یہان خواجہ نے جمال راہدار کو علم موسیقی
کی تعلیم دینا شروع کی ایک تو وہ اس فن سے آگاہ تھا اب جو خواجہ نے اسکو تعلیم کیا جل نکلا
تھوڑی سی تعلیم مین ایسا ہو گیا کہ اسکا جواب دینے والا کوئی نہ تھا آفت کا پرکالا ہو گیا اول تو جوان
دوسرے صاحب آواز تیسرے اس فن سے شوق چوتھے طبیعت دار پانچوین ایسے شخص کی تعلیم جو کہ

آفت زمانہ علم موسیقی مین یگانہ ان سب باتون کے جمع ہونے سے باولا ہو گیا دن بھر مین خواجہ نے
اسکو سیکڑون رنگ و راگنیان اور بہت سے طریقے تعلیم فرمائے اور اس نے انکو سنا اب جو وہ گایا
تو زمانہ ہی تھا ہمہ تن رنگ مین رنگ گیا تھا خواجہ نے بہت تعریف فرمائی اسکو اپنا شاگرد کیا جب ان
باتون سے فراغت حاصل ہوئی جمال راہدار نے کہا کہ یا استاد اب جناب حضرت ان کہان تشریف فرما
ہین خواجہ نے کہا کہ وہ بے ستون کی حوالی مین مع حکیم اسقلینوس وغیرہ کے اہل لشکر کے
فروکش ہین اور مقیم ہین میرے انتظار مین ہین یہان سے جاؤن اور حالات بیان کرون تو وہ ادھر
کو روانہ ہون اور گرد ربند کو فتح کرین جمال راہدار یہ سنکے خاموش ہو رہا یہانتک کہ وہ دن
تمام ہوا اور رات کا وقت آیا آفتاب طرف مغرب کے راہی ہوا شاہ انجم نے بزم عشرت کو آراستہ کیا
صحبت عیش و نشاط کو برپا کیا مطربہ فلک نے اپنا ساز وغیرہ درست کرکے صحبت انجم کو چمکایا جمال راہدار نے
جانے کا سامان کیا لباس بیش آراستہ و پیراستہ ہوا وہان حسب موافق دستور کے بزم عشرت جو کہ بالائے
تالاب ہر روز آراستہ ہوتی تھی آراستہ ہوئی چونکہ آج مہروش و ماہ وش کے آنے کا دن تھا انکے
لیے الگ فرش کیا گیا اور سب سامان کیا گیا جیسے ہی شام ہوئی دونون شاہزادیان آئین مریخ نے
بڑی عزت و آبرو سے انکو لاکر انکے مقام پر بٹھایا جب وہ دونون آچکین رقص و سرود کا حکم ملا سحر کی
پتلیان ناچنے گانے لگین شاہزادیان معروف تماشائے رقص و سرود ہوئین جب وہ ناچ رنگ کا چکین
اور کھانے کا وقت آیا دونون نے خاصہ کھایا طریقہ یہ تھا کہ بعد خاصہ کھانے کے جو آکر بیٹھتی تھین
تو جمال راہدار کا گانا سنتی تھین اب جو آج آکر بیٹھین تو جمال راہدار کو اسکے مقام پر نہ پایا ماہ وش نے مہروش
سے کہا کہ ای بہن آج کیا سبب ہے کہ جمال راہدار نہین آیا تمنے کچھ خیال کیا کہ جمال راہدار نہین آیا اب جو اسکے
گانے کا وقت آیا تو خیال آیا مہروش نے کہا کہ ای بہن سچ کہتی ہو تمھارے کہنے سے مجھکو بھی یاد آیا نہ معلوم
کیسا ہے بے دون اسکے تو ہمارا جی نہ لگے گا کسی کو بھیجکر دریافت کرنا چاہیے کہ کیسا ہے جو نہین آیا نہ آنیکا
سبب کیا ہے کیونکہ وہ تو ہر روز آتا تھا کوئی نہ کوئی ایسا سبب ہے کہ جو نہین آیا ورنہ وہ ہمارے آنے
سے قبل آجاتا تھا ہم اسکو یہان بیٹھا ہوا پاتے تھے ماہ وش نے کہا کہ پھر کسی کو بھیجکر دریافت فرمائیے
کہ کیا سبب ہے پس مہروش نے اسیوقت ایک چوبدار کو حکم دیا کہ مکان پر جمال راہدار کے جاؤ
اور دریافت کرو کہ اسکا مزاج کیسا ہے جو وہ نہین آیا ہے اس سے ہماری طرف سے نہ آنے کا باعث

دریافت کرنا اور اسکو ہماری طرف سے دعا کہنا اور کہنا کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہیں بدون تمھارے ہمارا دل نہیں لگتا ہی تمھارا مزاج کیسا ہی جو تم نہیں آئے ہو اگر اسکا مزاج اچھا ہو تو اپنے ہمراہ لے آنا عرصہ نکرنا یہ حکم پاکر چوبدار روانہ ہوا وہان جمال راہدار کو کب قرار آتا ہی تھوڑے عرصے تک تو ٹھہرا رہا مگر دل بیقرار ہی یہی چاہتا ہی کہ کسی طور سے وہان پہونچ جاؤن اور اپنی معشوق کی زیارت سے بہرہ مند ہون مگر مصلحت ٹھہرا ہوا ہی جب اسکے جانیکے وقت سے زیادہ تر عرصہ گذرا اور اسنے دیکھا کہ اب جلسہ بالکل آراستہ ہوگا اور دونون شاہزادیان کھانا کھاکر جلوہ فرمائے مسند عزت و وقار ہوئی ہونگی اب میری تلاش ہوگی اسنے خواجہ سے کہا کہ اے استاد مین جاتا ہون اب میری وہان تلاش ہوگی یقین ہی کوئی نہ کوئی میری طلب کی غرض سے روانہ کیا جائے انشاء اللہ مین وہان پہونچکر آپکو بلاتا ہون آپ یہان تیار رہیے گا خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ کرو خدا حافظ بس جمال راہدار خواجہ سے رخصت ہوکر اور مکان سے باہر آکر طرف اس جلسہ کے روانہ ہوا یہانتک کہ راہ طی کرکے قریب جلسہ پہونچا کہ اسنے دیکھا کہ ایک چوبدار ملازمان ملکہ سے ادھر کو آتا ہی اسنے آواز دی کہ کون آتا ہی چوبدار نے کہا کہ ہم ہین ملازم ملکہ تم کون ہو اسنے کہا کہ مین ہون اسنے کہا کہ جمال راہدار اسنے کہا کہ ہان اسنے کہا کہ مین بموجب حکم ملکہ تمھارے مکان پر جاتا تھا ملکہ گھبرا رہی ہین تمنے آج عرصہ کیون لگایا شاہزادیون کو بڑی دیر سے تمھاری تلاش ہی مجکو حکم دیا کہ جاکر دریافت تو کرو کہ مزاج کیسا ہی جو آج اسوقت تک نہیں آئے سے جلدی چلو اتنا عرصہ کیون ہوا جمال نے جواب دیا کہ ایک ضرورت سے نہ آنا ہوا ابھی فراغت ہوئی فوراً ادھر کو روانہ ہوا یہ کہکر اور تیز چلا اور آکر یہان پہونچا چوبدار نے بڑھکر عرض کیا کہ جمال راہدار آگئے مجکو راہ مین ملے اسی طرف آتے تھے مین مکان پر بھی نہ پہونچنے پایا تھا یہ جو شاہزادیون نے سنا سر اٹھاکر دیکھا کیونکہ بدون جمال کے گھبرا رہی تھین اسی کی یاد تھی اور یہ خیال تھا کہ نہ معلوم کیا ہی جو نہیں آیا چوبدار نے جو یہ کہا خوش ہوکر سر اٹھایا اب جو سر اٹھاکر دیکھا اتنے عرصہ مین جمال بھی پہونچ گیا تھا اسنے جھک کر سلام کیا انھون نے جواب سلام دیکر بخندہ و پیشانی کہا کہ کیون آج عرصہ کیون ہوا مزاج تو اچھا تھا ماہ وش اپنی معشوقہ کو جو اسنے اس طور سے کلام کرتے دیکھا بیقرار ہوگیا یہی دل نے چاہا کہ دوڑ کر گلے سے لگالون حسرت دل کو نکالون مگر حیا و شرم دامنگیر ہوئی اور پاس رسوائی اور عزت نے روکا اسنے

سر جھکا کر جواب دیا کہ کیا عرض کرون ایک ایسی ضرورت لاحق ہوئی کہ عرصہ ہو گیا گو مین جانتا تھا کہ
آج زیارت سے آپ حضرات کی محروم رہونگا بسوی تقدیر ہی مگر بہر قسمت نے رسائی کی صرف
عرصہ ہی ہوا قدمبوسی تو حاصل ہوئی گو حاضر تو ہوا ہون مگر میرا دل مکان مین ہی اور اُسکو وہان
چھوڑ آیا ہون آپکی خفگی اور ناراضی کے سبب سے چلا آیا ورنہ کوئی موقع آج حاضر ہونیکا نہ تھا
خیر معاف فرمایا جاؤن یہ جو خطا سرزد ہوئی ہی کہ عرصہ ہو گیا اور میرے حاضر نہونے سے جو طبیعت
کو پریشانی ہوئی ہی آپ ایسا قدردان کہان پاؤنگا مگر آج اسقدر امر کا امیدوار ہون کہ دو ایک
غزلین گا کر مین رخصت ہونگا میری گستاخی اور خطا معاف فرمائی جاسکے اور مجکو اجازت ملے
کہ مین گا کر چلا جاؤن ایسی ہی ضرورت ہی جو مین عرض کرتا ہون شاہزادیون نے مسکرا کر فرمایا کہ کیا
ایسی ضرورت ہی کہ اتنا عرصہ کر کے بھی آئے اور بہت سویرے سے جانیکی اجازت طلب کرتے ہو
جمال راہدار نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کیا ضرورت ہی ایسی ہی ضرورت ہی جو اسقدر گستاخی
سے کے ساتھ عرض کیا امیدوار معافی ہون شاہزادیون نے فرمایا کہ کیا ہمسے وہ ضرورت کہنے کی
نہین ہی جو نہین بیان کرتے ہو جمال راہدار نے جواب دیا کہ ہم غلامون کی کونسی ایسی ضرورت
ہی جو آپ سے پوشیدہ کرینگے اور آپ پر ظاہر نکرینگے اگر آپ سے پوشیدہ کرینگے تو بیان کس سے کرینگے
وہ کون ایسا آپ سے بڑھکر ہی جو ہماری پوشیدہ ضرورت کو سنیگا صرف دماغ خراشی کے سبب سے
نہین عرض کرتا ہون شاہزادیون نے فرمایا کہ بیان کرو اگر ہمارے سننے کی ہی جمال راہدار نے
مسکرا کر عرض کیا کہ صدقے جاؤن اور قربان ہون آپکو خداوند عجائب تا صد و سی سال
ہم سب غلامون کے سر پر سلامت با کرامت رکھین خداوند ترقی حسن و جمال و ترقی حیات و دولت
واقبال عطا کرین میرے عرصہ مین آنیکا اور جلدی رخصت ہو کر چلے جانیکا یہ سبب ہی کہ میرے
استاد کہ جنسے مین نے کسی زمانہ مین علم موسیقی کی تعلیم لی تھی اتفاق سے آج ادھر تشریف لائے
ہین مین جنگل مین پڑے شکار گیا تھا شکار کھیل رہا تھا کہ مین نے دیکھا استاد چلے آتے ہین
مین دوڑ کر قریب گیا سلام کیا مزاج پرسی کی ادھر آنیکا سبب دریافت کیا فرمایا کہ مین ایک
ضرورت سے ادھر آیا تھا کہ تم نے مجھسے کہا تھا کہ مین صحرائے بہارستان مین رہتا ہون آپ میرے
مکان پر تشریف لایئے ادھر جو آیا تو خیال ہوا کہ تمسے بھی ملتا چلون بہت دنون سے ملاقات نہین ہوئی

تھی نہ معلوم اب ملاقات ہو یا نہو کیونکہ زمانہ پر آشوب ہو [illegible] طلسم کشا ہے جسکی آمد آمد ہو رہی
ہر یہ عادہ کہ جدھر جاتا ہو کدھر نہو تھا [illegible] مکان کی تلاش میں جا رہا تھا کہ تمسے ملاقات ہو گئی میں نے
یہ سنکر شکر کو ترک کیا آنکو لیکر اپنے غریب خانہ پر آیا جو نان و نمک موجود تھا وہ حاضر کیا بعد اسکے
انکے حالات دریافت کیے کہ آپ کدھر سے تشریف لائے ہیں مزاج تو اچھا ہی انھون نے فرمایا کہ زندہ
ہون اب [illegible] ناتوانی کا ہے میں یہ چاہتا ہون کہ کسی کو اپنا جانشین و خلیفہ کرون میرے
[illegible] سے [illegible] مگر کوئی ایسا نہیں ہے کہ جسکو خلیفہ کرون چونکہ تمکو دیکھا [illegible] از حد محبت ہے [illegible]
تو خیال میں آیا کہ تمکو ہمراہ لیجا کر اپنا خلیفہ کرون اس غرض سے [illegible] آیا ہوا مگر ایک بات انھون نے
ایسی بیان کی کہ جسکے سبب سے طبیعت پریشان ہو گئی وہ یہ بات ہے کہ انھون نے فرمایا کہ طلسم کشا
نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا اور بے ستون جادو مارے گئے تمام پرستندگان کوہ بے ستون
تباہ و برباد ہوے میرا بھی گھر تاراج ہوا میں بھی آوارہ ہوا بس اسی خیال سے اب خلیفہ کرتا ہون کہ
میں اور کسی طرف نکل جاؤنگا کیونکہ یہان کون میری قدر کریگا جو کہ قدر کرتے تھے وہ ان خدا پرستون
کے ہاتھ سے مارے گئے وہ گھر تباہ ہوا میں نے کہا کہ آپ کیون کسی طرف جاتے آپکے واسطے
یہان ہر طرح کا سامان موجود ہے آپکو کسی قسم کی تکلیف نہوگی جوابدیا کہ یہ تو سچ ہے اگر ایسا نہ جانتا تو
میں آتا کیون مگر میری بسر نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ میں خود نہ پیدا کرون گو اکیلا ہون مگر پھر بھی
میلہ وسوہ [illegible] ہوا ری کا صرف ہے اسکو کون اٹھا سکتا ہے لہذا میں اور کسی طرف نکل جاؤنگا
اب تو تباہ ہوا ہی ہون صرف تمسے ملنے کی غرض سے آیا کیونکہ اکثر تمنے شکایت بھی کی کہ استاد آپ ہمارے
مکان پر نہیں تشریف لاتے ہین میں نے وعدہ بھی کیا مگر وقت مہلت ہی نہیں دیتا تھا [illegible] دن
کی صحبت سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی اگر شب کو مہلت ملی تو وہ وقت ان لوگونکی تعلیم دینے کا تھا
جو کہ میری وجہ معاش تھی اور یہ بھی بے ستون سے اقرار تھا کہ ہم آپکو کہین جانے نہ دینگے اگر
انکے خلاف کرتا تو وہ ناراض ہوتے اس سبب سے نہین آنا ہوتا تھا اب وہ گھر ہی نرہا جو میں
نہ نکلتا اور بہت سی باتین انھون نے ایسی کہین کہ جنکو سنکے کلیجہ پھٹ گیا بس اے خداوند میں انکی خاطر
و مدارات میں مصروف تھا اس سبب سے عرصہ ہوا دوسرے انکے آنیکی خوشی میں بھول بھی گیا
تھا اب جو انکو کھلا پلا کر مہلت ہوئی تو یاد آیا میں نے انسے کہا کہ آپ تشریف رکھیں میں حاضر ہوتا ہون

ایک مقام پر آٹھوین دن جلسہ ہوتا ہی وہان مین بھی جاتا ہون وہ لوگ صاحب قدر ہین میری قدر
فرماتے ہین مین آپکا نام لیکر انسے کچھ پیدا کر لیتا ہون تو آج وہ جلسہ آراستہ ہوگا اور سبکو میرا انتظار ہوگا اگر
نہ جاؤنگا تو وہ لوگ ناراض ہونگے فرمایا کہ جاؤ مین بھی سوتا ہون بس مین انکو تنہا چھوڑکر چلا آیا ہون اس
غرض سے آج رخصت کا طالب ہون کہ وہ میرے مہمان ہین دوسرے استاد ہین ایسا نہو کہ میرے نہونے
سے کسی قسم کی انکو تکلیف پہونچے تو وہ یہ خیال کرین کہ ہم شاگرد کے گھر پر گئے تھے اور ہمنے جو اس سے
اپنی تباہی کی حالت بیان کی تو اسنے ہمسے بےمروتی اس خیال سے کی کہ ایسا نہو کہ استاد یہان قیام کرین
تو بڑی مشکل ہو استاد کو کھانا کھلانا پڑے اور انکی طرف کچھ پیسہ میرا صرف ہو جسکے سبب سے مین بیزار
ہون آپکا نام بدنام ہوگا شاہزادیون نے کہا کہ اگر ایسا تھا تو تم انکو چھوڑکر نہ آئے ہوتے کسیکے ہاتھ کہلا بھیجا
ہوتا یا انکو بھی ہمراہ لے آئے ہوتے ہم انکا بھی گانا سنتے جب تم شاگرد ایسے ہو کہ تمھارا مثل و نظیر نہین
ہی تو وہ استاد کیسے ہونگے ہم بھی انکی صحبت سے بہرہ مند ہوتے جو ہمسے ہوسکتا وہ انکے ساتھ سلوک کرتے
جواب دیا کہ ہمراہ اس غرض سے نہین لایا کہ ایسا نہو آپکے خلاف ہو کہ یہ صحبت تخلیہ کی ہی بیگانہ شخص کو کیون
لے آیا کہ جو نہ یہانکا باشندہ ہی نہ ہم اس سے آگاہ ہین صورت آشنا بھی نہین ہین دوسرے یہ خوف
ہوا کہ ایسا نہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ یہ طلسم کشا سے ملگیا ہی اور طلسم کشا کو اپنا استاد بناکر لایا ہی کیونکہ
یہان کے باشندے انکے حال سے آگاہ نہین ہین نہ صورت سے آگاہ ہین اور طلسم کشا کی آمدگی ہوئی
ہی کہ وہ سب سنتون کو برباد کرچکا ہی استاد انکے برباد کیے ہوے ادھر کو آئے ہین استاد فرماتے بھی
تھے کہ اب اسکا قصد ادھر آنے کا ہی کیونکہ بادشاہ سابق بھی تو رہا ہوا ہی وہ شریک ہوا ہی طلسم کشا کا
شاہزادیون نے کہا کہ کوئی ایسا خیال نکرتا نہ طلسم کشا اسطرف آسکتا ہی کسیکو اس راہ سے آگاہی نہین
ہی دوسرے امان جان کامل طور سے بند و بست کرچکی ہین تم اس امر سے اطمینان رکھو خوب کیا
تم نہ لائے اگر لاتے تو کوئی نقصان نہ تھا نہ ہم ناراض ہوتے بلکہ اور خوش ہوتے اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارے
استاد کا نام کیا ہی جمال نے عرض کیا کہ انکو سب استاد قیصر تان توڑ خان کہتے ہین انھون نے
یہ نام سنکے کہا کہ ہمنے آجتک یہ نام نہین سنا خوب نام ہی اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم تمھارے استاد کو بلائین
تو وہ آئینگے کہا کہ کیون نہ آئینگے انکو عذر کیا ہوگا آنے مین جبکہ انکا یہی پیشہ ہی کہ وہ آپ لوگونکو
خوش کرکے آپ لوگونسے انعام پائین اور چار پیسے حاصل کرین تو پھر کس سبب سے انکار کرینگے

بلکہ انکا باعث فخر ہوگا ان دونون نے کہا کہ وہ کب تک رہینگے جوابدیا کہ ابھی تو مین انکو نہ جانے دونگا دو دن
دس چند روز رہینگے انھون نے کہا کہ اچھا ابکی جلسہ مین ضرور لانا جمال نے کہا بہت خوب حضور ابکی جلسہ پر کیا منحصر ہے
اگر آپکی خوشی ہو تو اسیوقت طلب فرمایئے خواہ کل مکان پر طلب فرمایئے وہ ضرور حاضر ہونگے جوابدیا
کہ اسوقت انکو تکلیف ہوگی ایک تو وہ راہ کے تھکے ہوے ہونگے دوسرے وہ سوے ہونگے اگر آئینگے
تو کچھ لطف نہوگا انکی طبیعت الگ بے لطف ہوگی اور ہمکو بھی کچھ لطف نہ ملے گا جوابدیا کہ یہ امر
نہین ہے بلکہ وہ ہر وقت ایسا گاتے ہین کہ انسان محو ہو جاتا ہے انکے گانے کی یہ حالت ہے کہ اگر
صحبت افسردہ ہو تو وہ صحبت کو بشاش کردین اگر بشاش ہو افسردہ کردین انکے اختیار مین ہے کہ
جب چاہین ہنسا دین جب چاہین رلا دین صحبت کا رنگ خوب دیکھتے ہین جیسی صحبت ہوتی ہے ویسا
گاتے ہین اور بہت سے کمال ہین مین کیا تعریف کرون شاہزادیون نے کہا کہ تمھارے کہنے سے تو
جی چاہتا ہے کہ ہم اسیوقت انکو بلا بھیجین مگر انکی تکلیف کے خیال سے اس امر کو فسخ کرتے ہین ایسا
نہو کہ تم کہتے ہو وہ مرد ضعیف ہین تکلیف ہو اور کچھ طبیعت ناساز ہو جائے کہ وہ کہین اچھے
شاگرد کے مکان پر گئے تھے کہ بیمار ہو گئے جمال نے عرض کیا کہ آپ اسکا نہ خیال فرمائین وہ ایسی
حالت مین آٹھ آٹھ دن تک برابر بیٹھے ہوے گایا کیے ہین اور ذرا بھی انکو کسل نہین ہوا ہے نہ نیند
آئی ہے نہ کچھ طبیعت ناساز ہوئی ہے آئندہ آپکو اختیار ہے نہ مین یہ کہتا ہون کہ آپ اسی وقت
طلب فرمایئے آپکی جو خواہش مین نے پائی تو اسقدر بھی عرض کیا جوابدیا کہ اچھا کل دیکھا جائیگا
ایسا ہوگا تو ہم کل انکو اپنے مکان پر طلب کرکے انکا گانا بھی سنینگے اور انکی دعوت بھی کرینگے تا کہ
انکو معلوم ہو کہ ہم کسی مقام پر گئے اور کوئی ہمارے شاگرد کے قدردان ہین جمال نے کہا کہ
بہت خوب یہ کہکر اسنے سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ تا کہ مین کچھ گاؤن اور اپنی شاہزادیون کا
دل خوش کرون ان دونون نے یہ سنکے جوابدیا کہ اچھا آج تم نہ گاؤ ہم بھی جاتے ہین تم بھی جاؤ
کیونکہ تمھارے استاد آئے ہوے ہین اسنے کہا جی نہین اب تو مین آگیا ہون کچھ تو سنیے میرا بھی
خود دل چاہتا ہے کہ گاؤن اگر نہ آتا تو آج یہ جلسہ نہوتا اب تو میرے سبب سے تکلیف فرما کر
تشریف لائین اور مین حاضر ہون اور آپکو خوش نکرون آج مین وہ چیزین آپکو سناتا ہون
جو کہ آج استاد نے مجکو تعلیم فرمائی ہین ذرا غور سے سماعت فرمایئے یہ کہکر اسنے گانا شروع

کیا سازندون سے ساز ملایا اسنے یہ غزل جناب نواب محسن صاحب کاشف لکھنوی کی شروع کی غزل

تلاش دلبر مین در بدر ہون رہون ہمیشہ نہ کیون سفر مین ۔ مین مثل جوہر کی زد سے ہون قرار گیسو ہوا ایک گھر مین
لگا کے کہا نگاہ کس طرح سے ہی رشتہ ندام بخیہ گر مین ۔ کہ تیغ ابرو کا زخم گہرا اتر گیا ہی مرے جگر مین
فراق دلبر مین جینے دم بھر تو شب کو ممکن ہی نہ سحر کو ۔ جو درد دل کو ہوا افاقہ تو ہوک اٹھنے لگی جگر مین
تعجب اسکا ہی تجکو زاہد کہ دل مین جلوہ دہی اس صنم کا ۔ ہین اسکی قدرت کے کھیل یہ بھی بتون کا گھر ہی خدا کے گھر مین
جو چھانیگا تمام عالم نہ مجسا جانباز پھر سے ملیگا ۔ یہ یاد رکھیے نہ پائیے گا وفائین ایسی کسی بشر مین
جو کھولے فصاد فصد میری تو اسکے مژگان کے نیشتر سے ۔ جو آب رکھتی ہی نوک مژگان کہان یہ تیزی ہی نیشتر مین
حسین دنیا مین تم ہو یکتا تمھارا ہمسر کہین ہی پیدا ۔ تمھارے رخ سے مثال دون کیا ہی صاف دہبا رخ قمر مین
مزہ جو ہوتے ہین لب کے پایا بیان ہو اسکا ذائقہ کیا ۔ نبات او قند مین نہ لذت نہ یہ حلاوت ہی نیشکر مین
سکون پہلو مین کس طرح ہو کہ دل ہی آماجگاہ مژگان ۔ قرار اسکو ہی غیر ممکن چبھی ہین سو برچھیان جگر مین
ارادہ کیا ہی کہو تو ہمسے لہو بہاؤ گے آج کس کا ۔ بتاؤ صاحب یہ آج خنجر لگائے بیٹھے ہو کیون کمر مین
ہزار افسوس کی یہ جا ہی فلک نے ہمسے اسے چھڑایا ۔ جو مہ جبین ایک رشک یوسف ملا تھا ڈھونڈھے سے عمر بھر مین
ولا نہ ترغیب غلط زاہد اگرچہ حورین بہت حسین ہین ۔ وہ جب سے آنکھون مین ہی سمایا کوئی سماتا نہین نظر مین
یہ شان اسکی ہی دیکھو کاشف تھے جو کہ کافر بنے مسلمان ۔ کبھی جو کرتے تھے بت کو سجدہ وہ جا کے بیٹھے خدا کے گھر مین

یہ غزل جو اسنے گائی آج تو اور ہی رنگ ہو گیا تمام محفل کو سکتا ہو گیا صریح آتش خوار گو وہ بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بھی جھوم جھوم کے رہ گیا در و دیوار کو سکتہ کی نوبت ہوئی گو رات کا وقت تھا مگر طائر اپنے آشیانون سے تڑپ تڑپ کر نکل آئے حیوانات روحی تھے سب بیقرار ہو گئے ماہ وش و مہر وش کا تو یہ عالم تھا کہ مثل تصویر گلی کے خاموش تھیں آنکھون سے برابر آنسو جاری تھے جو جو وہان پر تھا آہ آہ کر رہا تھا تمام صحرا مین سناٹا تھا ایک محو کا عالم ہو گیا جمال راہدار نے اس غزل کو خوب خوب گایا ہر ایک کو محو کر دیا سب بیقرار ہو گئے خلاصہ یہ کہ عجب رنگ ہو گیا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی بڑے عرصے تک عجیب عالم رہا جب جمال نے دیکھا کہ تیرا رنگ بندھ گیا اور سب محو ہو گئے آج خوب رنگ جما اور خوب سماں بندھا اب اسنے گانا موقوف کیا بڑے عرصہ تک وہی حال رہا بعد اسکے سب کو ہوش آیا تب تو ہر طرف سے صدا آنے لگی کہ واہ کیا خوب گایا آج تو تمام عالم کے گانے والون کو گرد کر دیا یہ گانا ہمنے آجتک نہین سنا جو

۱۶۰

لگے گایا جمال نے کہا کہ یہ سب فیض استاد کا ہے۔ انھون نے آکر مجکو اس قابل کیا کہ آپ لوگون کو پسند
آیا ورنہ مین کب اس لائق ہون کہ کوئی میرے گانے کو پسند کرے ہان اگر استاد کو سنیے تو لطف ملے
مین انکا ایک ادنے شاگرد ہون اتنے دنون مین نے کبھی دل لگا کر انسے تعلیم لی ہی نہین یہ صرف آج کے دن بھر
کی صحبت کا اثر ہے وہ ہمیشہ مجھسے ناخوش رہتے ہین اگر مین انکے پاس رہتا تو ہان کچھ ہو جاتا خیر اب وہ
تشریف لائے ہین شاید کچھ حاصل ہو جائے ماہ وش و مہروش نے کہا واہ کیا خوب گانے سے اسوقت
تو تمنے خوش کر دیا یہ بھی جی چاہتا ہے کہ تمھارے استاد کو بلا کر انکا گانا بھی سنیے آج تو تمنے وہ گانا گایا ہے
کہ بھلا کیا کوئی گانے گا سچ بتاؤ کہ یہ آج رنگ تمنے کہان سے پیدا کیا تم ہر روز جو گاتے تھے تو یہ رنگ نہوتا
تھا نہ اس قاعدہ سے گاتے تھے جو کہ آج گائے ہو آج تو تم نئے ہو گئے ہو اب معلوم ہوا کہ آپ بڑے
مرشد ہین آپکو ایسا گانا آتا تھا مگر آپ نہین گاتے تھے آج گائے جمال نے جواب دیا کہ حضور مین آپ سے
عرض کر چکا ہون کہ آج میرے استاد تشریف لائے ہین انھون نے کچھ تعلیم فرمایا ہے انکا قصد ہے کہ مجکو خلیفہ
کرین حضور کے قدمون کی قسم مین پہلے اس سے آگاہ نہ تھا یہ صرف انکی صحبت کا اثر ہے اور انکی تعلیم کا
جو اسوقت ایسا گایا ہون ورنہ مین کیا جانون وہی سیدھا سیدھا گانا جانتا تھا جو ہر روز گاتا تھا اگر
ایسا گانا آتا ہوتا تو کبھی مین پوشیدہ نکرتا مہروش نے کہا کہ بھی جو کچھ ہو جاہے انکو تکلیف ہو جائے
زحمت مین تمھارے استاد کے گانے کی بہت مشتاق ہوئی ہون جبکہ تم شاگرد ایسے ہو اور انھون نے تمکو
آج دن بھر مین ایسا کامل کر دیا ہے تو وہ خود کیسے ہونگے تمھارا ابھی گانا ایسا ہے کہ آپنے بیخود مجکو کر دیا ہم لوگ
اپنے آپ مین نرہے تو تمھارے استاد کیسے ہونگے گو میرا قصد تھا کہ آج انکو تکلیف ندون کیونکہ وہ راہ
کے تھکے ہوئے ہین مگر اسوقت کے تمھارے گانے نے ازحد اشتیاق دلایا ہے اور دل انکے گانے کا بہت
مشتاق ہے اب صبر نہین ہو سکتا ہے بس مین تمسے کہتی ہون کہ جو بن پڑے انکو طلب کرتی ہون وہ آئینگے یا نہین
میرا سخن رائگان تو نجائیگا جمال نے کہا کہ ضرور آئینگے یہ کہلا بھیجیے کہ ہمنے [illegible] شاگرد جمال [illegible] رستے
تمھارے آنے کا حال سنا لہذا ہمکو تمھارے گانا سننے کا ازحد اشتیاق ہے لہذا اگر تکلیف نہو تو دو گھڑی
کے لیے زحمت کرو تاکہ ہم بھی تمھارا گانا سنکے خوش ہون گو زحمت اور تکلیف تو ہوگی مگر تمھاری مروت سے
بعید نہوگا کہ ہم مشتاقون کو اپنے فیض صحبت سے محروم رکھو یہان بہت تھوڑے دن آئے ہین یہ خیال کرتے
ہین کہ نہ معلوم اس ہفتہ تک تمھارا یہان قیام ہو یا نہو تو ہم محروم رہ جائین اور یہ حسرت رہ جائے کہ

تمھارا گانا نہین سنا ایسا کامل واکمل آئے اور ہم اُسکے کمال سے محروم رہین اور اُسکی زیارت سے لہذا تکلیف فرماکر اس چوبدار کے ہمراہ تشریف لائیے ہم سب مشتاقون کو اپنی زیارت سے مشرف فرمائیے بعید از عنایت نہوگا یہ جو جمال راہدار نے کہا چونکہ مہروش و ماہ وش کو گانے کا بہت شوق تھا اور صد درجہ کا اشتیاق ہوا تھا جمال راہدار کی تعریف کرنے سے اور اسوقت کے گانے سے جسطور سے جمال نے کہا اُسی طور سے چوبدار سے کہا اور کہا کہ تو جاکر اسی طور سے ہماری طرف سے کہدینا جب ملکہ کہہ چکین تو جمال نے چوبدار سے کہا کہ میرے مکان پر جاکر رحیم خدمتگار کو آواز دینا جب وہ باہر آئے تو کہنا کہ تمھارے میان کے جو اُستاد آئے ہین ہمکو اُنکے پاس لیچلو وہ تمکو اُنکے پاس لیجائیگا اُنکی خدمت مین میری طرف سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ اُستاد شاہزادیون نے دیر ہونے کا سبب دریافت کیا پہلے مین نے بہت پوشیدہ کیا جب وہ ناخوش ہونے لگین تو مین نے آپکی تشریف آوری کا حال بیان کیا اُسکے بعد مین گایا تو آپکے صدقے سے آج خوب گایا بہت تعریف ہوئی مجھسے سبب دریافت کیا گیا کہ جیسا آج تم گائے ہو ایسا کبھی نہین گائے اسکا کیا سبب ہی مین نے عرض کیا کہ اُستاد کی تعلیم کا سبب ہی کہ اُنھون نے آکر آج یہ چند نئی چیزین تعلیم فرمائی ہین بس شاہزادیون کو پہلے ہی اشتیاق ہوا تھا اُنکا قصد طلب فرمانے کا تھا مگر بخیال زحمت نہ طلب کیا اب صبر نہوسکا اور بیقرار ہوکر آپکو طلب کیا ہی لہذا اگر زحمت نہو تو میرے اوپر مہربانی فرماکے تشریف لائیے اور شاہزادیون کو خوش فرمائیے بعید از عنایت نہوگا مین ناچار ہون مین نے لاکھ لاکھ منع کیا مگر اُنھون نے نہ سماعت فرمایا مین آپ سے بہت شرمندہ ہون کہ مجھ نالائق کی ذات سے آپکو اسوقت زحمت ہوگی یہ میرا پیام دیکر شاہزادیون کا پیام دینا اگر وہ آئین تو اُنکو ہمراہ لے آنا اور اگر نہ آئین تو جو وہ فرمائین وہ آکر بیان کر دینا بس وہ چوبدار طرف مکان جمال راہدار کے روانہ ہوا بعد جانے چوبدار کے شاہزادیون نے جمال سے کہا کہ جبتک تمھارے اُستاد آئین اُسوقت تک تم گاؤ تمھارے گانے سے سیری نہین ہوتی ہی محفل سونی کیون رہے گانا ہوے جائے جمال نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر پھر گانے لگا راوی بیان کرتا ہی اول تو وہ گانا ہی خوب تھا اب جو خواجہ نے تعلیم کیا کچھ ایسا اُسکو دن بھر مین بتادیا کہ اُسنے یہ رنگ کیا کہ سب بیچین ہوگئے اور خواجہ کے از حد مشتاق ہوے جمال نے دلمین کہا اب کیا ہی خواجہ یہان آئے اور اُنھون نے سلسلہ عیاری کا پیدا کرلیا بھلا جہان اُنکے قدم مبارک جائین اور وہ سرزمین کفر آباد رہے یہ غیر ممکن ہی خلاصہ یہ ہی کہ ہم جمال راہدار

گار رہا ہے اور خوب خوب اہل محفل کو محو کر رہا ہے ادھر چوبدار بچہ ماہ وش و مہر وش طرف مکان جمال کے
راہی ہوا اور یہ دونون شہزادیان جمال کے انتظار مین بیٹھی ہوئی ہین جمال کا گانا سن رہی ہین ادھر خواجہ نے
بعد آنے جمال راہدار کے اپنی صورت معجزہ سے ایک ضعیف گویے کی بنائی ہے اور آپ بھی بیٹے کو آراستہ کیے
ہوئے اس انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین کہ وہان سے میری طلب کیلئے کوئی آئے تو مین جاؤن جہان جمال
گیا ہے اور وہان جاکر کوئی تدبیر عیاری کی کرون خواجہ بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے تھے اور آدمی کا کہ برائے
طلب وہانسے آتا ہوگا اسکا انتظار کر رہے تھے نیند نہین آتی تھی اسی فکر مین مبتلا تھے کہ ادھر چوبدار نے
دروازے پر آکر پکارا کہ رحیم بخش رحیم بخش نے آواز دی کہ کون ہے چوبدار نے جواب دیا کہ مین ہون چوبدار
سرکاری ذرا یہان آؤ رحیم بخش یہ آواز سنکے باہر آیا چوبدار نے کہا کہ مین تمھارے یہان کے استاد پاس آیا
ہون شاہزادیون نے انکو کچھ پیام بھیجا ہے ذرا میری خبر کردو رحیم یہ سنکے خواجہ کے پاس آیا اور کہا کہ
چوبدار شاہزادیون کے پاس سے آیا ہے آپکے پاس آنے کو کہتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ پیام لیکر آیا ہون خواجہ نے
کہا کہ بلا لو بس رحیم دروازے پر گیا اور اس چوبدار کو اپنے ہمراہ لیکر خواجہ کے پاس آیا خواجہ یہان پلنگ پر
لیٹے ہوئے تھے چوبدار نے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا کہ بیان کرو کیا پیام لائے ہو اسنے
ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ آپکے شاگرد جمال راہدار نے عرض کیا ہے کہ مین جو خدمت مین شاہزادیون کی حاضر ہوا
انھون نے باعث دیر ہونے کا دریافت کیا مین نے عرض کیا میرے استاد قیصر تان تو رخان میرے
مکان پہ بعد مدت کے تشریف لائے ہین جنکا مین علم موسیقی مین شاگرد ہون ایک زمانے سے مین انسے عرض کرتا
تھا کہ میرے مکان پر تشریف لایئے وہ اقرار فرماتے تھے مگر بسبب فرصت نہونے کے انکا تشریف لانا نہوتا
تھا آج اتفاق سے ادھر تشریف لے آئے چنانچہ انکی خاطر و مدارات مین مصروف تھا یہی سبب عرصہ
ہوا جو مین نے انسے عرض کیا انھون نے فرمایا کہ انکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آئے ہوتے مین نے عرض کیا کہ
بسبب تکلیف کے کہ انکو راہ کی تھکن تھی مین ہمراہ نہین لایا دوسرے آپ صاحبون سے عرض نہین کیا
تھا اب اگر آپکو اشتیاق ہو تو طلب فرمایئے وہ فوراً تشریف لائینگے مگر انھون نے بھی بسبب رخصت کے قبل
اسکے طلب فرمانے کو موقوف رکھا تھا مین جو ان چیزونکو گایا جو کہ آپنے انکی تعلیم فرمائین تھین انکا زحد
اشتیاق پیدا ہوا لہذا انھون نے یاد فرمایا ہے آپ از راہ مہربانی تشریف لایئے بعید از عنایت نہوگا اور
ساری تقریر اس چوبدار نے جمال راہدار کی اور دونون شاہزادیون کی جو کہ طلب کے بارے مین کی تھی

انھون نے اور جس طریقے سے طلب کیا تھا قیصر تان تومر خان کے روبرو بیان کی اور یہ کہا کہ آپکو طلب
فرمایا ہی تشریف لے چلیے یہ پیام آپکو آپکے شاگرد جمال راہدار نے دیا ہی اور یہ پیام آپکو شاہزادیون نے دیا ہی
خواجہ خاموش اُسکی تقریر سُنا کیے جب وہ کہہ چکا اُسوقت آپ نے سر اُٹھا کر اُس سے پوچھا کہ کچھ سواری
بھی لائے ہو اُسنے عرض کیا کہ جی سواری تو نہین لایا ہون صرف مین ہی اُنکے حکم کے بموجب آیا ہون یہ
سُننا تھا کہ آپ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا مین اس نالائق جمال کے باپ کا نوکر ہون یا اُن شاہزادیونکا
زر خرید غلام ہون یہ اُسکے خیال سے جو یہان چلا آیا تو وہ یہ سمجھا کہ اب یہ ایسے حقیر ہوگئے کہ جہان چاہینگے
چلے جائینگے کوئی لیاقت کے ساتھ نہ طلب کیا گیا اُنکے یہان اسی طریقے سے طلب کرتے ہین کہ ایک چوبدار
بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ چلے آؤ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین یون ہی چلون اور اسی طور سے قدر کیجاتی
ہی اور یون ہی طلب کیا جاتا ہی اور صاحب کمال کی اسی طور سے قدر کیجاتی ہی جاؤ کہدینا کہ ہم نہین آئینگے
کیا جمال راہدار دیوانہ ہوگیا ہی جو اُسنے یہ پیام بھیجا ہی اور شاہزادیون کو کیا کہون اس تیور سے کہا کہ پھر اُس
چوبدار کو دوبارہ کہنے کی جرأت نہوئی خاموش ہو رہا اور کھڑا رہا خواجہ نے کہا کہ کھڑا کیون ہی جا کر کہدے کہ
وہ نہین آتے ہین مین نے اُنسے بہت بہت کہا وہ یہ سُنکے برہم ہوگئے اور ایسے برہم ہوئے کہ پھر جواب نہ دیا
مین تھوڑے عرصے تک کھڑا بھی رہا یہ بھی کہا جب مجھکو دیکھا کہ کھڑا ہے کہا کہ جاؤ کہدو کہ ہم نہین آئینگے بس وہ
چوبدار یہ سُنکے خاموش وہان سے باہر آیا اور سر پر پیر رکھکر بھاگا یہان جمال راہدار گا رہا تھا اور دونون
شاہزادیان گانا سن رہی تھین اور قیصر تان تومر خان کا انتظار کر رہی تھین کہ چوبدار آ کر موجود ہوا شاہزادیون
نے دریافت کیا کہ لائے اُنکو چوبدار نے عرض کیا کہ جی نہین وہ نہین آئے مین نے آپکا بھی پیام دیا اور
اُنکے شاگرد کا بھی پہلے تو سُنا کیے بعد اُسکے مجھ سے دریافت کیا کہ سواری لائے ہو مین نے عرض کیا کہ جی نہین
بس بہت برہم ہوئے اور کہا کہ مین نہ جمال راہدار کے باپ کا نوکر ہون نہ شاہزادیونکا کیا صاحبان لیاقت
اہل کمال کو اسی طور سے طلب کرتے ہین کہ ایک آدمی بھیجدیا اور بُلا لیا کیا اُنھون نے مجھکو ایسا ویسا خیال
کیا ہی ابھی تو اُنکی یہ حالت ہی معلوم ہوگیا کہ اُنکو کچھ بھی لیاقت نہین ہی وہ کیا قدر کرینگی وہ جمال تو دیوانہ
ہی اُسکے مکان پر مین کیا بدون بلائے چلا آیا وہ یہ سمجھا کہ یہ سب جگہ اسی طور سے چلے آیا کرینگے
اُسنے جب ہزار مرتبہ طلب کیا جب مین آج آیا ہون بس مین نہ جاؤنگا اسی طور سے کہدینا راوی
کہتا ہی خواجہ نے بہت کچھ کہا تھا سب اُس چوبدار نے یہان بیان کیا ناظرین کی خدمت مین دست بستہ

عرض ہو کہ ہمین نے بسبب طول کے وہ تقریر اور پیام جو کہ مہر وشن و ماہ وش و جمال نے زبانی چوبدار
کے بھیجا تھا نہین تحریر کیا صرف اسی پر اکتفا کی کہ اُسنے کل پیام شاہزادیون اور جمال کا بیان کیا اور نہ
خواجہ کی پوری تقریر اور جواب تحریر کیا کہ طول بیجا ہوگا آمدم برسر مطلب مہر وشن و ماہ وش نے
جو بدار کی زبانی پیام کا جواب سُنکے جمال راہدار سے کہا کہ تمنے سُنا جو کچھ تمھارے اُستاد نے ہمارے
اور تمھارے پیام کا جواب دیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ بڑے بد مزاج اور متکبر ہین تم تو کہتے تھے کہ جب
آپ طلب فرماسینگے تو وہ فوراً تشریف لائینگے یہ تو اُسکے برخلاف ہوا جمال خود یہ جواب سُنکے حیران تھا کہ
یہ کیا سبب ہوا جو اُستاد نے یہ جواب بھیجا مین تو کہہ آیا تھا کہ مین آپکا ذکر کرونگا وہ ضرور طلب کرینگی آپ
فوراً آئیےگا اور اپنی تدبیر فرمائیےگا اُنکی خود یہ خواہش تھی یہ کیا ہوا اُنکو کونسی بات خلاف مزاج گذری
یا اُنکو کسی امر کا شک ہوا جو نہین آسکے یہ اپنے دلمین خیال کر رہا تھا کہ مہر وشن و ماہ وش نے
جو یہ کہا بس جمال نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ مین اسکا سبب سمجھ گیا یہ امر تو ضرور ہی کہ بد مزاج تو
ہین دوسرے یہ امر ہی کہ جو صاحب کمال ہوتا ہی اُسکو اپنے کمال پر غرور ہوتا ہی تیسرے وہ قدردانون
سے ناز بھی کرتا ہی جہان اُسکو معلوم ہوگیا کہ فلان شخص کو ہماری خواہش ہی اور ہمارا اشتیاق
ہی پھر وہ پانون پھیلاتا ہی اس غرض سے کہ زیادہ تر قدر ہو مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا
ہی کہ دس دس آدمی بڑے ستون کے یہان سے لینے کو آتے تھے اور سواری آتی تھی اُسپر اُستاد
نہین جاتے تھے باوجودیکہ ملازم تھے اور یون ہر ماہ مین ہزار بارہ سو انعام و اکرام مین تحفہ تحائف
مین پیدا کرلیتے تھے ہر روز تو فرمائش رہتی تھی کہ فلان شے بھیجدیجیے فلان شے پیدا فرمائیے بڑے ستون
بسبب اُنکے کمال کے کان نہین ہلاتے تھے جو یہ کہتے تھے اُسکو فوراً بجا لاتے تھے جو اُستاد کہتے تھے ایک
مرتبہ مین بھی گیا تھا اسقدر قدر فرماتے تھے باوجودیکہ کوئی کی قدر امیرون رئیسون بادشاہون
مین نہین ہوتی ہی سامنے بٹھایا جاتا ہی مگر اُنکو برابر اپنے مسند پر جگہ دیتے تھے حد کی قدردانی ہوئی
اُنکو تو وہی عادت ہو اُسی خیال سے اُنھون نے دریافت کیا کہ سواری لائے جو بدار نے کہا ہوگا
کہ نہین لایا ہون بس غصہ آگیا مہر وش نے کہا کہ تمنے ہمسے کیون نہ کہا کہ سواری بھیجیے گا
تو آئینگے جمال نے جواب دیا کہ مین یہ سمجھا تھا کہ آپ خود قدردان ہین آپکو خود ان امور کا خیال ہوگا
دوسرے مین نے یہ خیال کیا کہ مین سواری کو عرض کرون شاید ناگوار ہو بس مین خاموش ہو رہا

بس اگر آپکو بہت اشتیاق ہو تو مجکو اجازت دیجیے اور سواری میرے ہمراہ کیجیے تو مین انکو جا کر لیے آؤن
اب وہ بدون میرے جانے ہوے نہ آئینگے اگر سواری بھی جائیگی تب بھی نہ آئینگے کیونکہ انکار کر چکے
ہین مین انکو اور طریقہ سے سمجھاؤنگا جب وہ مانینگے چونکہ اُن دونون کو از حد اشتیاق تھا اور
جمال کی تقریر اور تعریف انکی دلپر اثر کر چکی تھی نہ معلوم کونسا افسون جمال نے کر دیا تھا کہ یہ دونون
بیقرار تھین کہا کہ اچھا جاؤ تم انکو اپنے ہمراہ لیکر آؤ ہم یہان موجود ہین گو بدون تمھارے ہمارا دل
نہ لگیگا مگر کیا کرین تمھارے استاد کا ہمکو بہت اشتیاق ہے انکے گانا سننے کا بہت شوق ہے اور
دل بہت انکے گانے کے لیے بیقرار ہے جمال نے کہا کہ اچھا جاتا ہون سواری کو حکم دیجیے شاہزادیون نے
اُن کہارون کو حکم دیا کہ جو انکا تخت اپنے دوش پر رکھکر لاتے ہین اور اپنی سواری کا تخت جمال
کے ہمراہ کیا اور کہا کہ اُس سلیمان بخت کو اس تخت پر سوار کر کے لاؤ بس جمال اُس تخت کو ہمراہ لیکر
اور چند چوبدار اور کہار وہ سامان رخصتی اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا یہان خواجہ دلمین
کہہ رہے تھے کہ یہ تمنے کیا کیا کہ چوبدار بلانے کو آیا تھا تمنے اسے واپس کر دیا اب اگر کوئی نہ آئے تو سب
محنت جمال کی تمنے رائیگان کی غرضکہ ملبلی کی راوی بیان کرتا ہے اسوقت جو خواجہ نے یہ جواب دیا تھا اس
خیال سے کہ تمد ہوا اور انکے اشتیاق کا حال بھی معلوم ہو کہ کسقدر اشتیاق ہے جسقدر اشتیاق ہے
اُسیقدر میرا کام جلد ہوگا مگر عرصہ جو ہوا تو اب خواجہ کو غلجان ہوا کہ تمنے بیکار یہ جواب دیا جو بنا ہوا کام
بگڑ گیا خواجہ یہ کلام اور تقریر دل سے کر رہے تھے کہ جمال رایدار آکر پہونچا سب سامان کو دروازے
پر ٹھہرا کر اندر مکان کے آیا دیکھا کہ خواجہ جاگ رہے ہین جمال کو جو خواجہ نے دیکھا پوچھا کیا جلسہ
برخاست ہوگیا جو تم واپس آئے یا آج تم رخصت لیکر چلے آئے جمال نے کہا کہ جی نہین آپکے لینے کو
آیا ہون اُستاد یہ کیا امر تھا کہ آپنے چوبدار کو یہ جواب دیا اور تشریف نہ لائے آپکا شاہزادیون کو بہت
اشتیاق ہے اور از حد آپکے گانے کا شوق ہے میری تقریر نے خوب رنگ جمایا اور آج کے میرے
گانے نے تو قیامت برپا کر دی اُسی نے تو اسقدر انکو بیقرار کر دیا کہ انھون نے اسوقت آپکی طلب
مین چوبدار کو روانہ کیا گو انکا پہلے تو [illegible] تھا کل طلب فرمانے کا قصد تھا مگر گانے نے میرے
انکو بیقرار کر دیا جب چوبدار نے جا کر کہا تو مجھ سے کہا کہ تم جا کر لاؤ پہلے تو بہت افسوس کیا
اور کچھ افسردہ سی ہوگئین جب مین نے کہا مجکو اجازت ہو تو مین سمجھا بجھا کر لے آؤن تو

ناز کرتے ہیں اور سب اسکے ناز اٹھاتے ہیں ماہ وش نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی خیر مجکو تو اس امر کا یقین
نہیں ہی کہ وہ آئیں مہروش اور ماہ وش میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک روشنی سامنے
سے نمودار ہوئی مہروش کی نگاہ تو اسی طرف تھی ماہ وش سے کہا کہ اے بہن وہ جمال زار اپنے
استاد کو لیکر آ گیا ماہ وش نے کہا کہ ہاں بہن معلوم تو ہوتا ہی کہ وہی آتا ہی وعدہ کا تو سچا ہی
مہروش و ماہ وش میں باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک وہ سواری قریب آ گئی دونوں شاہزادیاں
اشتیاق میں جمال زار اور استاد کے اپنے مقام سے اٹھکر لب فرش تک آئیں دیکھا کہ تخت پر ایک
مرد ضعیف کوزہ پشت اسقدر ریش دراز بیٹھا ہوا ہی کہ پلکیں تک سفید ہو گئی ہیں سر کے بال بھی سفید
ہیں ننگا بدن کالا پائجامہ پائچوں دار پاؤں میں جینو کا انگرکھا اسمیں شالباف کی گوٹ لگی ہوئی تھری
کر تولی لگی ہوئی کمانیاں لگی ہوئیں ایک رومال جمن کا اوڑھے ہوئے سر پر گول دار پگڑی رکھے
ہوئے برابر جمال کے بیٹھا ہوا ہی وہ تخت کہاروں نے لاکر فرش کے برابر رکھدیا جمال نے خواجہ سے
کہا کہ استاد ملاحظہ فرمائیے دونوں شاہزادیاں آپکے اشتیاق میں لب فرش آئی ہیں خواجہ نے
جو سر اٹھا کر دیکھا تو پہلے نظر خواجہ کی مہروش پر پڑی نگاہ کا پڑنا تھا کہ خواجہ کو اسکی وضع و قطع
اور طرح بہت پسند آئی اور دلکو رغبت سی پیدا ہوئی اور دل کو بھی راغب پایا اور میلان دل بھی
اسکی طرف دیکھا دل سے کہا کہ صبر کر انشاء اللہ اسکے وصل کی بھی تدبیر کی جائیگی خواجہ نے دیکھا
کہ واقعی دو آفتاب ہیں کہ بالائے زمین جلوہ گر ہیں خواجہ نے دیکھا کہ ایک کے گلے میں سرخ جوڑا ہی
یہ معلوم ہوتا ہی کہ شفق میں آفتاب ہی دوسرے کے گلے میں سبز جوڑا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ
[illegible] کے کیفیت میں آفتاب طالع ہو رہا ہی خواجہ نے جمال سے دریافت کیا کہ اے بیٹا تمھاری
معشوقہ کون ہی جمال نے عرض کیا کہ جو سرخ جوڑا پہنے ہوئے ہی میرے قتل پر کمر کسے ہوئے ہی
اسی قتال عالم کا میں قتل کیا ہوا ہوں اور اسی کی تیغ ابرو کا کشتہ بنا ہوا ہوں یہی میرے
دل کی بجانے والی ہی اسی کے حسن عالم فریب نے مجھے اپنا مفتون بنایا ہی اور میرے صبر و طاقت
کو لے گیا ہی خواجہ نے اب بغور اس سبز پوش یعنی مہروش کی طرف دیکھا تو از سرتا پا نکھو کر
کے سانچے میں ڈھلا ہوا پایا دونوں ابرو اس آفت جان کے مثل آبی ہوئی تلوار کے تھے آنکھیں
مثل بادام کے وہ سرخ سرخ ڈورے غضب آفت برپا کرتے تھے خلاصہ یہ کہ عجب اسکا حسن عالم فریب

ور زاہد کش تھا اگر اسکا سراپا تحریر کرون تو اصل مطلب فوت ہو جائیگا خلاصہ یہ کہ خواجہ مہروش پر فریفتہ
ہوئے بس جمال راہدار خواجہ کو اپنے ہمراہ لیکر جلسہ مین آیا دونون شاہزادیان خواجہ کی وضع دیکھکر
بہت ہنسین مگر ضبط سے کام لیا جب خواجہ قریب پہونچے انکو سلام کیا اور دعاے ترقی حسن وجمال
دی وہ خواجہ کو لیکر اپنے مقام پر آئین بڑی عزت وآبروسے جگہ دی خواجہ سلام کرکے بیٹھے جب سب
بیٹھ چکے اسوقت مہروش نے خواجہ سے کہا کہ آپکا نام تعریف کیا ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ مہروش کیطرف
بنگاہ غور دیکھ رہے ہین نگاہ ادھر سے خبرگی نہین کرتی ہی اسکے چہرہ انور پر نگاہ ہی راہداری بیان کرتا ہی
کہ جب مہروش نے خود کلام کرنے مین سبقت کی خواجہ نے جوابدیا کہ ای ملکۂ عالم اس غلام کو
قیصرانان نوذر خان کہتے ہین مین رہنے والا کوہ بے ستون کا ہون سب بے ستون جادو کا ملازم تھا
وہ میری بہت قدر فرماتے تھے اور حد درجہ کی عنایت میرے حال پر کرتے تھے مگر ای ملکہ کیا بیان
کرون کہ میری تقدیر نے کیا رنگ بدلا میرا اسقدر سن انھین کی خدمت مین گذرا جب زمانہ پیرانہ سالی کا
آیا تو وہ گھر تباہ ہوا مین آوارہ ہوکر ادھر آیا خدا دندان خدا پرستونکا برا کرین کہ جنکے سبب سے دربدر
پھرنے کی نوبت آئی ورنہ بے غل وغش بسر اوقات ہوتی تھی جو کچھ گھر کا اساسا تھا وہ سب برباد ہوا
یون دربدر پھرے آوارہ ہوے خدا پرستون نے آکر بے ستون جادو کو قتل کیا کوہ بے ستون
برباد ہوا یہ کہکر تمام حالت بربادی کوہ بے ستون کی بیان کی اور اپنا آوارہ ہونا بیان کیا
کہ مین آوارہ ہوکر وہان سے چلا راہ مین خیال آیا کہ اپنے شاگرد جمال راہدار سے تو مللو
اور اُسکو اپنا خلیفہ کرون اُسکے بعد جدھر جی چاہے چلے جانا بس اسطرف کو آیا یہان آکر اسکا
مہمان ہوا انھون نے بہت میری قدر کی مگر اُسکے ساتھ پریشان بھی بہت کیا اسوقت مین کبھی
نہ آتا اگر مجکو بے ستون بھی طلب کرتے مگر انھون نے پیچھے جاکر ایسی منت وسماجت کی کہ مین مجبور
ہو گیا آنا پڑا انھون نے اسقدر ناچار کیا کہ سواے آنے کے کوئی چارا نہوا یہ کہکر تمام حالت جو کہ
جمال سے سُنی تھی سب بیان کی وہ دونون سُنکے کہنے لگین کہ اب آپ کسی اور طرف کیون تشریف
لیجائین جو ہمسے ہو سکے گا ہم آپکی خدمت کرینگے یہ تو ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ جسقدر بے ستون جادو
آپکو دیتے تھے ہم بھی اسی قدر دینگے ہان جو کچھ ہمسے ہو سکے گا وہ دینگے کیونکہ وہ ایک مرحلہ کے
حاکم تھے اور صاحب اختیار تھے اور ہم تو ایک شخص کے تابع دار ہین ویسی ثروت نہین رکھتے ہین

جو آپکو دین ہان اسقدر تو مزدور ہو سکے گا کہ آپ خشک روٹی کھا سکین خواجہ نے جوابدیا کہ ای ملکہ میرا ابھی یہی جی چاہتا ہی کہ بقیہ عمر اپنی کسی ایسے مقام پر بسر کرون کہ جو لوگ قدردان ہون کیونکہ پہلے ستون جادو نے میری عادت خراب کر دی ہی مجھسے کسیکی تلخ زبانی اور ترش کلامی کی برداشت نہین ہوگی اور جو ملازم رکھے گا وہ تو یہ چاہے گا کہ یہ ہر وقت حاضر رہے اور ہمارے روبرو گایا کرے اب مجھمین اسقدر طاقت نہین ہی علاوہ گانے اور بجانے کے دوسرا کام مجکو نہین آتا ہی ہان اسکے متعلق جو جو کام ہین اُس سے آگاہ ہون اُنھون نے جوابدیا کہ اگر آپکا یہ قصد ہی تو یہ گھر حاضر ہی ہمسے جو ہوگا ہم حاضر کیا کرینگے جسوقت آپکا جی چاہے ہمارے پاس تشریف لائیے گا اور ہمکو اپنے گانے سے مسرور فرمایئے گا خواجہ نے جوابدیا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا یہ فرمایئے کہ اسوقت آپنے مجکو کیون زحمت دی ہی اُنھون نے کہا کہ ہمنے آپکو اسوقت اس غرض سے تکلیف دی ہی گو تکلیف تو بہت ہوگی مگر ہماری خوشی یہ ہی کہ ہمکو گانا سُنایئے تاکہ ہم بھی آپکے گانے سے محظوظ ہون خواجہ نے جوابدیا کہ مین کیا اور میرا گانا کیا یہ صرف آپکی قدردانی ہی جو مجھ ایسے نالائق بدلقدیر کے گانے کا اشتیاق پیدا ہوا اور یاد فرمایا خیر جو مجکو آتا ہی سُناتا ہون یہ کہکر خواجہ نے جمال سے کہا ستار اٹھاؤ اور ملاؤ مین گاتا ہون یہ سُنکے جمال نے ستار اُٹھالیا اُسکو ملایا خواجہ نے گانا شروع کیا یہ غزل جناب نواب سید علی خان عرف منن صاحب کاشف لکھنوی کی شروع کی غزل

جان کو انسان کے عزو جمل پریان ہو گئین
کان مین ہوش اثر گیسوی دیوانی پریان ہو گئین
پان کھانے سے ہوا کچھ اور ہی ہونٹون کا رنگ
رُخ کے نیچے جب تری زلفین پریشان ہو گئین
اپنے نالے ہر شبون کی صدا سے خون یار
ہجر کی شب آہ مین جیسی شمع زندان ہو گئین
نام جب عقدہ کشا کا ہمنے کاشف سے لیا
ادنیٰ ہم اسکی کری پہ نظر رکھتے ہین
پانی کر دین ابھی پتھر کو جلا دین الملک

حسن انکو کیا ملا آفت جان ہو گئین
جلگئے جب چاند رخ تابان کی تیزی دیکھکر
سامنے جو سبزہ کی شمعین تھین مہجان ہو گئین
رات کٹتی کیسے اب دای رشک مسیح
اسکے جانے سے یہ سنسان گلیان ہو گئین
آرزوئین وصل کی دلمین رہینگی عمر بھر
مشکلین مشکل سے جو مشکل تھین آسان ہو گئین
دل نازک کو گران کیون نہ ہو سخت کلام
بر جگر سنانے بھی اثر رکھتے ہین

وہ ہوئے اور نکھار حسن ہی انسان ہو گیا
زلف کا سایہ پڑا دیوانی پریان ہو گئین
ہمنے جانا مہر کی گرمی سے بادل چھٹ گئے
جب ترے بیمار پر دشوار گھڑیان ہو گئین
دم گھٹا تاریکی شب سے جو محبوس کا
حشر مین جتنی تھین سب مجبور بلائین ہو گئین
دیگر
بانسو دل رکھتے ہین ہم اور نہ زر رکھتے ہین
کیا صنم ہم کوئی پتھر کا جگر رکھتے ہین
واقعی دل سے مرے کیونکر نکل ہو خورشید

دلمین الفت تری بعوض رشک قمر رکھتے ہین
مصحف رخ سے نہین عشق کی عادت جو کو حفظ
نذر ہین رکھتے ہین یاد و رشکر رکھتے ہین
یاد گیسو مین کہون حضرت دل کا کیا حال
سیر سے نالے وہ قیامت کا اثر رکھتے ہین

تیغ ابرو کا تری خوف نہین ہے مطلق
آپ کہدیجیے ہان اگر رست رکھتے ہین
ذرہ ہے اللہ کا کوئی نہین سکتے ہمسو سے
حشر عالم مین بپا شام و سحر رکھتے ہین

عشق کی خفل کے ہم مشل سپر گشتہ [illegible]
خاک بہتر ہے [illegible] جسکے [illegible]
دلمین [illegible] الفت استاد مگر رکھتے ہین
عمور کا پیشہ کرو ہم ہیدہ ہوا ہے کا شسعت

یہ دونون غزلین جو خواجہ نے گائین عجب عالم ہوا ہر ایک بیخود و بے بس ہوا جانوران صحرائی اپنے اپنے نشیمنون سے نکل آئے خواجہ کے سر پر سایہ کرکے جھومنے لگے خواجہ سے یہ دونون غزلین بلحن داؤدی گائین ایک تو خواجہ کا گانا دوسرے شب کا وقت عجب عالم ہوا ہر ایک بیخود و بے دم ہوا زمین و آسمان سے صدائے آہ و واہ آنے لگی اہل محفل کا تو یہ حال ہوا کہ سر دھننے لگے آنکھون سے ہر ایک کی اشک حسرت جاری ہوئے کوئی نیم بسمل تھا کوئی رو رہا تھا کوئی مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہا تھا کوئی کلیجہ پر ہاتھ رکھے ہوئے آہ آہ کر رہا تھا کسی کے لب پر صدائے آہ آہ تھی عجب سمان تھا مریخ آتش خوار بھی اس گانے کے شوق مین اندر سے نکلکر جمال راہدار کے استاد آئے ہین وہ گائینگے جہان آکے بیٹھا تھا وہ بھی بیخود ہوگیا تھا خواجہ نے جمال سے قبل گانے کے پوچھا تھا کہ یہ کون ہے آہستہ کہا تھا کہ یہی مریخ آتش خوار جادو ہے خواجہ نے پہچان لیا تھا دلمین کہا تھا کہ یہ ہمارا شکار ہے اگر اسکو قتل کرکے راستہ دربند سوسن کا نہ کھولا تو اپنا نام خواجہ عمرو رکھایہ جاتا کہان ہے بس خواجہ ایسا گائے کہ درندون نے آکر گرد خواجہ کے حلقہ کیا [illegible] مست و بیخود ہوئے تھے کہ برابر آنکے انسان بیٹھے ہوئے تھے مگر وہ آنکو تکلیف واذیت نہ دیتے تھے پرندون نے سر پر خواجہ کے اپنے پرونکا سایہ کیا تھا جانورون پر کیا موقوف ہے [illegible] مبہوت رہے تھے وہ جو سحر کی پتلیان تھی وہ وجد کر رہی تھین خواجہ کے گانے نے تمام محفل و صحرا کو مست کر دیا تھا جب خواجہ نے دیکھا کہ اب رنگ محفل دوسرا ہوگیا ہے گانا موقوف کیا راوی بیان کرتا ہے کہ اس عالم بیخودی مین ہر ایک نے جو جسکے پاس تھا آستہ آتار آتار کر دیا خواجہ کے پاس [illegible] زر و زیور و جواہرات کا انبار ہوگیا خواجہ اس مال کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور دلمین سوچا کہ ایک غزل اور گاکر اب یہ رنگ کرو اور یہ کہو کہ مین ساقی گری خوب کرتا ہون سبکو شراب پلاکر بیہوش کر دو اور مریخ کو بیہوش کرکے قتل کر دو پھر دیکھا جائیگا یہ خیال کرکے خواجہ نے گانا [illegible]

کیا بڑے عرصہ تک وہ ہی رنگ رہا یہانتک کہ سبکو ہوش آیا اور سب اپنے آپ مین آئے وہ بیخودی برطرف ہوئی اسوقت سب نے تعریف کرنا شروع کی ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی مہروش و ماہ وش نے تو اسقدر تعریف کی کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی اپنے گلے کے مالے اور جو زیور پہنے ہوے تھین وہ سب خواجہ کو انعام مین دیا اور کہا کہ ای استاد قیصرتان تومرخان ہم آپ سے بہت شرمندہ ہین کہ ہمارے پاس یہان اسوقت کچھ نہین ہی جو ہم آپکو دین بھلا ہم آپکو کیا دے سکتے ہین مگر اس محقر رقم کو قبول فرمائیے خواجہ نے مسکرا کر جوابدیا کہ ای ملکہ یہ ہی لاکھون ہین ہملوگ تو اس امر سے خوش ہوتے ہین کہ ہمکو جو دے خوش ہوکر دے تو ہین ہماری لیاقت ہی اگر ناخوشی سے دیا تو کس کام کا خواجہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ گو آپ ابھی گاچکے ہین مگر ہمارا دل سیر نہین ہوا ہی بلکہ اور زیادہ بیقرار ہی اور مشتاق ہی اگر خلاف طبع اقدس نہو تو کچھ اور گائیے خواجہ نے جوابدیا کہ ملکہ اب پھر کبھی سن لینا انھون نے جوابدیا کہ یہ تو کبھی نہوگا ایک غزل اور گائیے اور ازحد اصرار کیا خواجہ مجبور ہوے جواب مین کہا کہ اچھا یہ چند شعر غالب کے گاتا ہون انکو بھی سنیئے یہ کہکر اپنی بغل سے زنگالی اسکی تقلیان درست کین زمین یہ چند شعر غالب کے گانا شروع کیے نظم

میرے بس مین یا تو یارب وہ ستم شعار ہوتا — یہ نہ تھا تو کاش دل پر مجھے اختیار ہوتا
مرے جی دل پر جو آسکے تو تیا یہ گل کھلایا — نہ کلا تیون گجرا وہ گلے کا ہار ہوتا
یون مٹائی میری حسرت کہ نشان نہ باقی رکھا — مین لپٹ کے رو ہی لیتا جو کہین مزار ہوتا
مین زبان سے تمکو سچا کہو لاکھ بار کہدون — مین کیا کرون کہ دل کو نہین اعتبار ہوتا
ترے تیر کی خطا کیا مری حسرتون نے روکا — نہ نشستین یہ بلائین تو جگر کے پار ہوتا
تجھے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے — یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ چند شعر جو خواجہ نے زمین گائے ایکی مرتبہ سبکو لبسمل کردیا کسی مین یہ حالت نرہی کہ کچھ کلام کرسکے سب بیخود ہوکر رہ گئے عجیب عالم تھا سوائے خواجہ کے کہ وہ تو گارہے تھے اور کسی مین دم نہ تھا آنکھون سے برابر اشک حسرت جاری تھے لبون پر نالے تھے زبان پر صدائے اُف اُف تھی یہ حال تھا کلام کرنا محال تھا سب بیہوش تھے خواجہ نے یہ رنگ دیکھکر زنی بجانا اور گانا موقوف کیا اور خاموش ہوے اسوقت بڑے عرصہ تک کوئی اپنے آپ مین نہ آیا سب بیخود پڑے رہے

جب وہ حالت کم ہوئی اور وہ سامان برطرف ہوا سبکو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے حواس درست
کرکے اب تعریف کرنا شروع کی اور جو جس سے ہوسکا وہ خواجہ کو دیا اب خواجہ کے سامنے انبار لگا ہوا ہی
خواجہ خوش ہورہے ہین جب سب حواس بجا آکر اپنے مقام پر بیٹھ چکے اور وہ حالت برطرف ہوئی
مہروش و ماہوش جان و دل سے خواجہ کے گانے کی عاشق ہوگئین اور جمال کی طرف دیکھکر کہا
کہ واقعی جیسی تمنے تعریف کی تھی اُس سے زیادہ تر پایا یون ہے بے ستون جادو انکی قدر آیا یہ ایسی
لائق ہین کہ انکو اپنے پاس سے جدا نہ کیجے خیر اگر انکی مرضی ہوگی اور خوشی تو ہم انکی کچھ خدمت کرینگے
گو اس لائق نہین ہین مگر اپنے مکان پر بھیجینگے کیونکہ اب ایسا شخص ملنا محال ہی بشر کی کیا مجال ہی جو ایسا
گا سکے نہ یہ گلا ممکن ہوسکتا ہی نہ یہ آواز نہ معلومات یہ گانا ہی اور قسم کا ہی آجتک ہمنے ایسا گانا
سنا ہی نہ تھا کہ دل کے ٹکڑے ٹکڑے کیے دیتا ہی انسان اپنے آپ مین نہین رہتا ہی بیخود ہو جاتا ہی
ہم اسکی کیا تعریف کرین واقعی بیان انکا سحر سامری ہی کسی طور سے دل سیر نہین ہوتا ہی یہی جی چاہتا
ہی کہ سنتے جائین اور یہ گاتے جائین خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ اسوقت تو مین کچھ نہین گا یا ہون ورنہ
مجکو آتا کیا ہی یہ سب آپکی قدر دانی ہی ہان اگر مجکو انکا سے فراغت ہوا اور دل بھی خوش ہو تو آپکو کچھ
سناؤن جو میرے استاد نے مجکو تعلیم کیا ہی مگر اے ملکہ یہ جلسہ کیسا ہی کہ جو بالکل بے نمک ہو رہا ہی
کیا آپ لوگ عادی نہین ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ آپنے کیا کہا کہ جلسہ بالکل بے نمک ہی خواجہ نے
کہا اور کیا جو لطف صحبت اور لطف زندگانی اور باعث ترقی روح اور سبب دفع رنج وغم
و باعث قوت دل و سرور قلب ہی وہی اس جلسہ مین نہین اُسی کا چرچا نہین ہوتا ہی اُسکے
نہ ہونے سے بالکل صحبت بے نمک ہی اگر شراب ناب کا بھی جام چلتا جاتا تو دونا لطف اس گانے
کا ہوتا اور آپکو مزہ حاصل ہوتا مہروش و ماہوش نے کہا کہ واقعی آپنے صحیح کہا مگر اس مقام پر
ممانعت ہی کہ کوئی شرابخواری نکرے اس سبب سے ہملوگ مجبور ہین ورنہ ہملوگ تو اسکے بہت
عادی ہین کیا آپکو بھی اسکا شوق ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ وہ انسان کون ہی جو اسکا
شوق نرکھتا ہو جو اسکا شوقین نہوا اور اسکی لذت سے آگاہ نہو وہ انسان کب ہی وہ
حیوان ہی اے ملکہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ یہی تو باعث زندگی اور دافع غم و الم سبب
خوشی دل اور قوت قلب ہی اگر اسکا ایک جام بھی پی لیا جائے کیسا ہی رنج وغم ہو تو برطرف

ہو جائے اسکے پینے سے لطف زندگی حاصل ہوتا ہے وہ مزہ پاتا ہے کہ انسان تمام عالم کے رنج والم
کو بھول جاتا ہے اور وہ خوشی حاصل ہوتی ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی ہے بس جو شے
ایسی ہو اس سے کس طور سے نفرت کیجائے اور کیونکر نہ اسکا شوق کیا جائے میں تو بہت عادی
ہوں دم بدم جام پر جام پیتا ہوں جب تک مجکو نشہ نہیں ہوتا مجھ سے گایا نہیں جاتا ہے دیکھیے مجکو
انگڑائیاں اور جماہیاں آنے لگی ہیں ابھی پیر ٹوٹنے لگے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بخار چڑھا آتا ہے
مہرِ وش و ماہ وش نے جواب دیا کہ استاد ہم مجبور ہیں اگر ممانعت نہ ہوتی تو ہم ابھی آپکے لیے شراب
منگاتے خود بھی پیتے اور آپکو بھی پلاتے خواجہ نے جواب دیا کہ اگر یہاں شراب کا چرچا ہوتا تو ایک کمال
میں آپکو اور دکھاتا کہ وہ کمال آپنے آجتک کبھی نہ دیکھا ہوگا اسطرح کی ساقی گری دیکھی ہوگی
کہ جس طور سے میں ساقی گری کرتا مہرِ وش و ماہ وش نے کہا کہ وہ کیا کمال تھا جو آپ دکھاتے
اور کس قسم کی ساقی گری دکھاتے جواب دیا کہ وہ یہ کمال تھا کہ پاؤں میں گھنگرو باندھکے میں
گت ناچتا اگر ارشاد ہوتا تو ایک گھنگرو بولتا یا دو بولتے یا پانچ یا دس یا تمام جیسا حکم ہوتا اور
دو کا حکم ہوتا وہی بولتے اگر حکم ہوتا تو ایک بھی نہ بولتا اور ساقی گری کا یہ طریقہ ہوتا کہ سر پر جام لبریز
کر کے رکھتا اور گت ناچتا جاتا اور ایک قطرہ نہ گرتا کلائی پر رکھتا اور گت ناچتا جاتا اور ایک قطرہ
نہ گرتا مہرِ وش و ماہ وش نے کہا کہ واقعی یہ کمال اور یہ تماشا ہمنے آجتک نہیں دیکھا کیا کریں کہ
مجبور ہیں یہاں شراب کا چرچا ہی نہیں ہو سکتا ہے دوسرے اب تو ہم بھی قریب ہی ہیں اگر مہربانی
فرمائیے اور ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائیے تو کیا مضائقہ ہے ہم یہ بھی کمال آپکا دیکھیں اور
نہایت خوش ہوں آپکی بدولت اس کمال سے بھی بہرہ مند ہوں خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو کب
عذر ہے آپکے دولت سرا پر آنے سے مگر ہاں اگر عزت و آبرو کے ساتھ طلب فرمائیے گا تو میں کبھی
عذر نکرونگا اگر اسکے خلاف طور سے طلب فرمائیے گا تو ہرگز ہرگز نہ حاضر ہونگا انھوں نے
جواب دیا کہ جی نہیں ہم آپکو ساتھ عزت و آبرو کے طلب فرمائینگے بلکہ ہمارا منشاء تو یہ ہے کہ اب
آپ کہیں نہ تشریف لیجائیں ہمارے غریب خانہ پر تشریف رکھیں جو نان و نمک ہمکو میسر ہو آپ اسکو
قبول فرمائیں خواجہ نے جواب دیا کہ خیر اسکا تو جواب میں آپکو پھر دونگا ابھی تو میں اپنے شاگرد کا مہمان
ہوں جب انکی مہمانی سے فرصت ملے گی اور فراغت ہوگی اور جانے لگونگا تو آپ سے رخصت

ہونے آؤنگا اسوقت اسکا تذکرہ فرمائیے گا جیسا موقع ہوگا ویسا جواب دیا جائیگا اگر میری مرضی کے موافق ہوگا اسکو قبول کرونگا ورنہ اور کوئی گھر تلاش کرونگا مہر وش دماہ وش نے کہا کہ بہت بہتر ہماری مرضی یہ ہی اور ہم آپ سے اسوقت وعدہ لیتے ہین کہ ہم آج اپنے باغ مین جلسہ آراستہ کرینگے اور آپکی دعوت بھی ہی لہذا سواری وچوبدار حاضر ہوگا آپ اسکے ہمراہ مع اپنے شاگرد جمال برابدار کے تشریف لائیے گا خواجہ نے جوابدیا کہ بہت خوب حاضر ہونگا گو مین انکار کرتا مگر جب آپنے دعوت کا نام لیا تو مین مجبور ہوگیا کیونکہ مین نے اپنا یہ طریقہ رکھا ہی کہ جو کوئی مجھ سے دعوت کا اقرار لیتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے دعوت کی ہی تو مین انکار نہین کرتا ہون خواہ وہ اعلےٰ درجہ کا ہو خواہ ادنےٰ درجہ کا مین انکار نہین کرتا ہون بلکہ جہان اُسنے کہا کہ مین نے آپکی دعوت کی ہی مین نے کہا اچھا مین آؤنگا اور مین گیا جو اسکو میسر ہوا اُسنے مجکو کھلایا مین نے اُسکی خوشی کے لیے ایک آدھ غزل بھی گائی تھوڑی دیر بیٹھکر چلا آیا اب جو دعوت کا نام لیا ہی تو مین ضرور آؤنگا آپ سواری وچوبدار بھیجیے گا اُنھون نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر اُنھون نے کہا کہ ای اُستاد ابتو صبح بھی قریب ہی اور یہ جلسہ بھی برخاست ہونے کو ہی لہذا ایک غزل اور سنا جائیے اور ہمکو خوش فرمائیے اگر تکلیف نہو خواجہ نے جوابدیا کہ گو اب تھک بہت گیا ہون مگر مجکو تمھاری خوشی منظور ہی لہذا خواہ مجکو تکلیف ہو خواہ راحت مین تمھاری خوشی ضرور کرونگا کیونکہ اسوقت مین تمھارا مہمان ہون اور مہمان کو لازم ہی کہ میزبان کی خاطر کرے یہ کہکر آپنے نَے کو درست کیا اور یہ غزل نواب سید علی خان عرف نواب مین صاحب کاشف لکھنوی کی گائی غزل

کس شعلہ رو نے دل مین یہ داغ بھر دیے ہین — کسنے چراغ روشن کعبہ مین کر دیے ہین
تاریکی لحد کا کیا غم نکیر و منکر — ہمنے چراغ روشن داغون سے کر دیے ہین
ایکر قفس اڑون مین اتنی نہین ہی طاقت — کس کام کے خدا نے پھر مجکو پر دیے ہین
سنتے نہین کسیکی فریاد چپ ہین بیٹھے — تو نے خدا بتون کے کیا گوش کر دیے ہین
اس آہنی قفس کو اڑ جاتا کیا مین لیکر — صیاد پر جو تو نے میرے کتر دیے ہین
دندان نہین ہین ای بت منھ مین ترے نمایان — موتی دہن مین گویا خالق نے بھر دیے ہین
کیا چیز ہی جہنم جس سے ڈرون مین واعظ — دل کے شرارے تیرے دوزخ مین بھر دیے ہین
کیونکر ہون نہ پانی ساون کی ہین گھٹائین — جل تھل برس برس کے آنکھون نے بھر دیے ہین

ای ابر چشم تر سے تجکو مناسبت کیا — اسنے تو چھیون چھیون تالاب بھر دیے ہین
ابرو کمان وہ کاشفت ہی اندرون کشیدہ — غیرون نے کان انکے سنتا ہون بھر دیے ہین

یہ غزل گاکر اسنے بھیروین مین دوسری غزل نواب صاحب موصوف کی شروع کی کیونکہ خواجہ کو منظور یہ ہی کہ ایسا رنگ جمائون کہ کوئی پہلو عیاری کا باقی رہے اور میرا سکہ انکے دلون پر بیٹھ جائے تب خوب طور سے عیاری ہوگی یہان ذرا ہوشیاری سے کلام کرنا لازم ہی اسی سبب سے خواجہ ایک غزل کے بعد دوسری غزل بدون سکے شروع کر دیتے ہین چنانچہ یہ دوسری غزل بھیروین مین شروع کی کیونکہ صبح کا وقت تھا غزل

جدائی مین بتون کی داغ جتنے دل پہ کھائے ہین — چراغ اتنے ہی ہمنے طاق کعبہ مین جلائے ہین
ہوا سے اڑ کے گیسو کب رخ جانان پہ آئے ہین — سیہ بادل سکے لئے حسن کے گلشن پہ چھائے ہین
بتان شعلہ رو نے دل جو عالم کے جلائے ہین — خداوندا یہ کیسے آگ کے پتلے بنائے ہین
سنوگے تم تو دکھ ہوگا تمھین روداد عاشق کی — کہین کیا کیسے کیسے ہجر کے صدمے اٹھائے ہین
جگہ دین کیون ای واعظ انھین ہم خانۂ دل مین — خدا نے طاق کعبہ مین بتون کے گھر بنائے ہین
انھین ہر روز و شب گردش ہستال مہر و مہ ساقی — جو کوزہ گر نے میری خاک سے ساغر بنائے ہین
یہی جی چاہتا ہی پھینکدین اب چیر کر پہلو — دل بیتاب کے ہاتھون سے ایسے تنگ آئے ہین
مہ نو پر اچانک پڑ گئی ہی جب نظر اپنی — کسیکے ابروے خمدار ہمکو یاد آئے ہین
نکیرین آکے دیکھین قبر مین عالم چراغان کا — کنول داغون کے ہمنے آہ سوزان سے جلائے ہین
اندھیرا دیکھکر شب کو تری وحشی کی تربت پر — چراغ آنکھون سے آکر غول صحرا نے جلائے ہین
لگا دے جا نکر ٹھوکر نہ کوئی مست ای ساقی — اسی سے شیشۂ دل کو بغل مین ہم [illegible] لائے ہین
تصور سے بندھا ہی وصل کا سامان شب فرقت — کہ تصویر خیالی ہم کلیجے سے لگائے ہین
فرشتون سے نہ ڈر تربت مین آنکھین کھولدے کاشف — سرہانے مدد کو حیدر کرار آئے ہین

اب جو خواجہ نے یہ غزل بھیروین مین گائی ایک تو صبح کا وقت تھا دوسرے خواجہ کا گانا تیسرے وہ آواز وہ لحن عجیب ہی سمان ہوگیا ماہ تابان شرما کر اور خواجہ کے گانا سننے [illegible] نہ لا کر شتشدر و حیران ہوکر محفل سیارگان کو برخاست کر کے مع اپنے ہمراہیون کے طرف مغرب [illegible]

کے راہی ہوا آمد آمد بطرب روز کی نشانی [illegible] شروع ہوئی وہ چراغوں کا جھلملانا [illegible]
کا مائل بزردی ہونا و نسیم سحری کا چلنا [illegible] کو انگڑائی لینا ایسے وقت دنیا تھا [illegible]
گانے نے تو کسی میں دم نہ باقی رکھا تھا جب خواجہ نے دیکھا کہ نور سحری نے اپنا جلوہ [illegible]
آمد آفتاب عالمتاب کی شروع ہوئی ستارے جھلملا جھلملا کر غروب ہونے لگے [illegible]
[illegible] پس [illegible] وقت کیا تب سے [illegible] رنگ بدر بہار رہا جب سبکو ہوش آیا [illegible]
چاہتا تھا [illegible] سب نے خواجہ سے کہا کہ کیا کریں مجبور ہیں ورنہ جی نہیں چاہتا [illegible]
کہ آپ کو لے جائیں [illegible] ہم ستتے جاتے ہیں اگر اب یہاں ٹھہرتے ہیں تو خلاف طریقہ طلسم [illegible]
[illegible] کبھی ہم [illegible] سینگے اگر خداوند سنائیگے خواجہ نے کہا میں بھی ناچار ہوں [illegible]
چاہتا ہوں کہ آپکی خدمت سے جدا نہوں مگر مثل آپکے میں بھی تو ناچار رہوں آپ لوگ تو یہاں رہنے
والے ہیں میں تو یہاں کی حالت سے آگاہ بھی نہیں ہوں کہ یہ کیا مقام ہے اور یہاں [illegible]
کارخانہ ہے اور یہ جلسہ کس غرض سے آراستہ ہوتا ہے تب مہروش و ماہ وش نے کہا کہ ای استاد
یہ سرحد ہے درِ نبد سوسن کی جسکی والدہ ماہرہ حاکم و مالک ہیں اس تالاب سے درِ نبد سوسن کی
حد شروع ہوئی ہے سیماے بلند آواز جو یہاں کا بادشاہ تھا جسکو بسبب چند در چند امور [illegible]
میری والدہ اور دیگر رکن طلسم نے معزول کر کے قید کر لیا تھا اور شنکال جو کہ آجکل بادشاہ طلسم ہے
وزیر تھا بادشاہ کا سیماے بلند آواز کے واسطے ذکر کے یہ جو مریخ آتش خوار یہاں موجود ہے [illegible]
ملکہ درِ سوسن جادو میری ماں سے ملاقات کرا کے اور اسنے باہم مشورہ کر کے سرحد درِ نبد [illegible]
بنایا اور مریخ کو اسکا مالک کیا اگر مریخ قتل ہو جائے تو یہ طلسم ٹوٹ جائے [illegible]
کھلجائے یہ تالاب بھی سحر کا ہے اور اسکے اندر ایک استاد آفتاب شعلہ بار کی قبر [illegible]
بنا ہوا ہے یہ آسکے مجاور ہیں ہمیشہ یہاں میلا کرتے تھے بڑی بڑی [illegible] آدمی [illegible]
سیماے بلند آواز کے واسطے مریخ سے کہا کہ میں یہاں پر طلسم بناتا ہوں اور تمہارا [illegible]
کرتا ہوں پس مریخ نے قبول کیا انہوں نے اور مریخ نے ملکر سحر کیا کہ غبار پیدا ہوا اور اس صحرا میں
چھا گیا مریخ نے سحر کر کے بہت سی پتلیاں پیدا کیں اور یہ طریقہ مقرر کیا کہ شب بھر [illegible]
جلسہ آراستہ رہے اور دن بھر یہ پتلیاں [illegible] تالاب میں [illegible] کریں دن کو

جو کوئی ادھر آئے اور اس سرحد میں داخل ہو تو ابر خاکی نکل کر اسکے سر پر گردش کرے اور جب
اسکے سر پر قطرہ پانی کا گرے وہ آنے والا غرق زمین ہو جائے اور اسیر طلسم ہو جائے جب کو
آنے والا جلسہ کی حالت دیکھکر جلسہ میں آنے کی خواہش کرے تلاش جلسہ میں جب ادھر اُدھر پھرا کرے
جب دیکھے تو یہ دکھائی دے کہ وہ سامنے جلسہ ہے جب ادھر کو چلے جلسہ تک نہ پہونچے جو آنے والا
جلسہ کی طرف قدم بڑھائے وہ وہ جلسہ دور ہوتا جائے یہانتک کہ صبح ہو جائے اور وہ قریب
غبار ہو بیچکر اسیر کر لیا جائے اس قسم کا طلسم تیار کیا گیا چونکہ سیاسے بلند آواز کے دادا کا بنایا
ہوا یہ طلسم تھا اسمیں شراکت مریخ کی بھی تھی اور انھون نے مریخ کو اسکے جزو کل کا مالک کر دیا تھا
بدین سبب انکے مرنے کے بعد بھی یہ طلسم اور انکا سحر برقرار رہا ہان اگر مریخ قتل کیا جائے تو یہ
طلسم برطرف ہو مگر آنکی غرض اس دربند کے راستہ بند کرنے سے تھی کیونکہ اسی دربند میں
کسی مقام پر لوح طلسم ہے جس سے اماں جان اور دیگر اراکین مثل بادشاہ و وزیر کے آگاہ ہیں
مگر لوح طلسم بدون والدہ ماجدہ کی شراکت کے یا بعد انکے قتل ہونے کے ملسکتی ہے یہ ممکن نہیں ہے
کہ بادشاہ طلسم یا دوسرے رکن طلسم اسکو حاصل کر سکیں اس امر سے صرف آگاہ ہیں کہ دربند
سوسن میں لوح طلسم ہے اس سے سوائے والدہ کے دوسرا شخص آگاہ نہیں ہے کہ کس مقام پر
ہے اور کہاں ہے وہ تو جانتی ہیں اور آگاہ ہیں اور اسکو اسکے حاصل کرنے کا بھی طریقہ معلوم ہے
ان امرون سے سوائے انکے کوئی آگاہ نہیں ہے وہ جسکو چاہیں لوح دیدیں یا اسکو مقام لوح سے
آگاہ کر دیں یا اسکو طریقہ لوح کے حاصل کرنے کا بتا دیں تو لوح ملسکتی ہے مگر اس امر کی قسم ہے
اور عہد ہے کہ نہ کسی کو لوح دینگے نہ مقام لوح سے آگاہ کرینگے نہ اسکے طریقے سے کہ جس طریقہ سے
لوح دستیاب ہوتی ہے کسی کو آگاہ کرینگے چنانچہ یہ حفاظت لوح ہماری سات پشت سے چلی آتی
ہے اور اسی طور سے ایک دوسرے کو حال لوح سے آگاہ کرتا ہے چنانچہ ہماری نانی نے والدہ صاحبہ
کو اور والدہ صاحبہ کی نانی نے میری والدہ کی ماں کو اسی طور سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتا آیا
اور یہان حکومت نانیہ دربند کی رہی یہ شرط ہے کہ جو حاکم دربند ہو وہ ساحرہ ہو اور علم سحر
سے بخوبی آگاہ ہو ساحروں زبردست سے ہو چنانچہ سب ساحر ہوتے آئے اب بعد والدہ کوئی
ایسا نہیں والدہ میری سے نہیں ہے کہ جو حاکم دربند ہو کیونکہ سوائے ہم دونوں کے اور نہ کوئی لڑکی نہ لڑکا

رکھتی ہین جو کہ حاکم ہوا در سحر سے آگاہ ہو رہین ہم دونون جنھین ہم پیش سے ایک بھی سحر سے
آگاہ نہین ہر ایک حرف بھی الفاظ سحر سے نہین جانتی ہین پھر کیونکر ہم حاکم در بند ہو سکتی ہین
ہمکو سحر و ساحری سے کبھی رغبت نہوئی نہ ہمنے اس فن کو حاصل کیا کیونکہ ہمنے جو دیکھا تو اسمین
سراسر خرابی اور قباحت ہے ہمنے اسمین سوا سے برائی کے اور کچھ نہین پایا اس سے اسکو ترک
کیا گو والدہ صاحبہ ہمسے ہمیشہ ناراض رہتی تھین اور اب بھی ناراض ہین پہلے تو انھون نے جبکہ ہم
دونون چھوٹی تھین مارا اور بہت بہت تاکید کی مگر ہمنے نہ سنا انکار جو کیا تو پھر اقرار نہ کیا دن بھر
ہمکو کمرے مین بند رکھتی تھین اور کھانا نہین دیتی تھین جو منتر وغیرہ تعلیم کرتی تھین ہم اسکو یاد
نہ کرتے تھے آخر کو عاجز آکر انھون نے ہمکو چھوڑ دیا اور ایک لڑکی کو لیکر کسی عزیز کی پالا اور اسکو سحر
تعلیم کیا جب وہ مشتاق اسکی ہوئی ایک دن وہ باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک دیو کسی طرف سے
ادھر کو آ نکلا وہ بھی ساحر تھا وہ دیکھکر عاشق ہو گیا اور اسکو اٹھا لیجانے کے قصد سے باغ مین آیا
پہلے سے اپنا عشق ظاہر کیا اسنے انکار کیا اسنے زبردستی قصد کیا کہ اٹھا لیجاوے اسنے سحر کیا
اس دیو نے بھی سحر کیا خوب سحر چلا آخر کو وہ دیو غالب آیا اور اٹھا لیگیا والدہ اسدن کہین
تھین مریخ کے مکان پر گئی ہوئی تھین کیونکہ جسدن سے سیمال بلند آواز کے دادا نے یہ طلسم
بنایا تھا تو اسدن سے مریخ سے اور والدہ سے از حد تپاک ہو گیا ہے اسکو عرصہ کوئی سو برس کا
ہوا ہے جب سے یہ تپاک ہے یہ ایک روح دو قالب ہین خلاصہ یہ کہ وہ دیو اسکو لے گیا اسدن
سے ایسا غائب ہوا کہ پھر پتہ نہ ملا کہ کہان چلا گیا جب والدہ وہان سے آئین انکو یہ حال معلوم
ہوا انھون نے بہت تلاش کیا کہین نشان نہ ملا آخر تھک کر بیٹھ رہین بہت افسوس کیا کئی دن تک
رویا کین جب سب نے سمجھایا تو وہ حالت برطرف ہوئی ہم دونون سے اسقدر ناخوش ہوئین
کہ ہمکو اپنے باغ سے نکالدیا ہمنے آکر ایک اور باغ تھا اسمین رہنا اختیار کیا اسکو آراستہ کیا
جب سے ہم اس باغ مین رہتے ہین وہ ہی باغ ہمارا مسکن و ماوا ہے کبھی کبھی جب الفت انکی جوش
کھاتی ہے وہ آکر دیکھ جاتی ہین ہم تو ہر روز صبح کو براے سلام خدمت مین جاتے ہین سلام کرکے
چلے آتے ہین یہی طریقہ ہے اکثر انکی زبان سے سنا ہے کہ وہ یہ کہا کرتی تھین کہ افسوس اب وہ زمانہ
آنیوالا ہے ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ اس زمانے مین اس طلسم کی عمر ختم ہوگی کہ جب ہمارے خاندان کی

کوئی ایسا نہوگا کہ جو سحر سے آگاہ ہو جو حاکم اسوقت اس دربند کا ہوگا وہ تو ساحر ہوگا اسکی
اولاد میں سے کوئی ساحر نہوگا بس اُسی زمانے میں طلسم کشا برائے فتح طلسم آئیگا اور طلسم فتح
ہوجائیگا چنانچہ میں دیکھتی ہوں وہ زمانہ یہی ہے کہ جسکی میرے بزرگ اور دیگر اہل طلسم خبر دیا کرتے تھے
کیونکہ سوائے میرے کوئی ساحر نہیں ہے میری اولاد میں سے کہ جسکو میں یہاں کا حاکم کرون اور راز طلسم
سے آگاہ کرون گو دو لڑکیاں رکھتی ہوں مگر وہ دونوں ایسی نالائق نکلی ہیں کہ جنکو سحر و ساحری
سے نفرت ہے ضرور یہ وہی زمانہ ہے اے استاد جسدن سے ہمنے سحر و ساحری سے نفرت کی ہے اُسدن سے
انکو اس امر کی زیادہ فکر ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے اکثر کاہنان طلسم نے خبر دی ہے کہ جس زمانے مین
دربند سوسن میں کوئی ساحر نہوگا سوائے حاکم دربند کے اُسی زمانہ میں دربند سوسن فتح
ہوجائیگا اور طلسم کشا لوح کو آکر حاصل کریگا مریخ جادو مارا جائیگا راستہ دربند کا کھلے گا
والدہ یہ فرماتی ہیں اپنی مصاحبوں اور خواصوں سے کہ وہ زمانہ یہی ہے خیر اس سے تو کچھ غرض
نہیں ہے مطلب اس امر سے یہ ہے کہ ہمیشہ سے بلند آواز کے دادا کے عہد سے یہ طلسم تیار ہوا ہے اور
جب ہی سے یہ جلسہ آراستہ ہوتا ہے اس سے صرف غرض دربند سوسن کی راہ بند کرنے سے ہے
تاکہ طلسم کشا اسطرف تلاش میں لوح کی نہ آسکے اگر آئے بھی تو اسیر ہوجائے اے استاد اس جلسہ کے
آراستہ ہونے کی یہ بنا ہے ہم دونوں بہنیں جو آتی ہیں تو صرف اس غرض سے کہ ہمکو ناچ و گانے کا
شوق ہے یہاں ناچ و گانا ہوتا ہے تو اُسکا تماشا دیکھنے کو آتی ہیں والدہ نے جو اجازت دی ہے تو
صرف اس مطلب سے دی ہے کہ شاید وہاں کا طریقہ اور کارخانہ دیکھکر اور سحر و ساحری کا رنگ
دیکھکر کچھ اسطرف رغبت کریں اور اس فن کو حاصل کریں چنانچہ ہم بھی کئی برس سے آتے ہیں
یہ جمال رامدار یہاں ہمسے قبل سے آتا تھا ہمکو ان سحر کی بیبیوں کا گانا پسند آیا تھا ان جمال رامدار
کا گانا پسند آیا بس اسکے گانا سننے کی غرض سے آٹھوین دن کا آنا مقرر کیا اُسی طریقہ سے آٹھوین
دن آتے ہیں شب بھر یہاں رہتے ہیں اور جلسہ کا بھی تماشا دیکھتے ہیں اور جمال کا گانا بھی
سنتے ہیں صبح کو چلے جاتے ہیں آٹھوین دن یہ جلسہ بہت عمدہ طور سے ہوتا ہے وہ جلسہ ہے اور
یہ وہ دن ہے کہ جسدن قمر آفتاب شعلہ پیکر پر میلا ہوتا تھا دن بھر میلا آراستہ رہتا ہے
شب کو جلسہ آراستہ ہوتا ہے آٹھوین دن تو دن بھر اور رات بھر یہاں مجمع رہتا ہے مگر جنکو ہملوگ نہ

کے آنے کا حکم نہیں ہے ہم لوگ نہ اس میلے میں آ سکتے ہیں نہ میلا کا سامان دیکھ سکتے ہیں دن کو
وہ لوگ آتے ہیں جو کہ آفتاب شعلہ پیکر کو بجائی مانتے ہیں اور اسکو سجدہ کرتے ہیں دن انکے
واسطے مقرر ہے اور رات ہملوگون کے لیے ہے گو اجازت ہے ہملوگون کو کہ ہم چاہین تو روز آئین مگر ہفتے دو
آٹھوین دن کا آنا مقرر کیا ہے سات دن تک ہم اپنے باغ مین جلسہ آراستہ کرتے ہین اور گانا سنتے ہین
اسی سبب سے مین نے آپ سے عرض کیا ہے کہ آپکی دعوت ہے شب کو تشریف لائیے گا خواجہ نے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت اچھا اب معلوم ہوا کہ یہ جلسہ سحر ہے مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ جی ہان استاد
یہ جلسہ سحر ہے اور یہ سب پتلیان سحر کی ہین صرف چند ملازم جو کہ مریخ کے نوکر ہین وہ تو اصلی ہین
باقی سب کارخانہ سحر کا ہے خواجہ نے دیکھا کہ صبح کے ہوتے ہی وہ سب پتلیان خود بخود اس تالاب
مین کود پڑین اور انھون نے مرغابیون کی صورت پیدا کی اور شناوری کرنے لگین کہ مریخ نے اٹھکر
مہر وش و ماہ وش سے کہا کہ اے ملکہ اب ہم تو جاتے ہین کیونکہ صبح ہو گئی ہماری عبادت کا وقت
آگیا ہے آپ بھی تشریف لیجایئے گا انھون نے کہا کہ ہان بس جاؤ ہم بھی جاتے ہین مریخ تو چلا گیا ان
دونون نے خواجہ سے کہا کہ اے استاد اب ہم یہان ٹھہر نہین سکتے ہین آپ بھی تشریف لیجایئے اور ہم بھی
جاتے ہین بوقت شب ہم آپکو اپنے مکان یعنی باغ مین طلب کرینگے ضرور ضرور تشریف لایئے گا
خواجہ نے کہا بہت خوب بس ایک تخت پر خواجہ سلامت وہ سب مال و اسباب لیکر قیصر تان تو ہی خان
کی صورت بنے ہوئے مع جمال راہدار کے سوار ہوئے اور کہا تخت لیکر طرف مکان جمال راہدار کے
روانہ ہوئے ادھر مہر وش و ماہ وش دونون شاہزادیان مع اپنی خواصون و مصاحبون و کنیزون
کے طرف اپنے باغ کے راہی ہوئین آن دونون نے اپنے باغ مین پہونچکر سامان دعوت کرنا شروع
کیا باغ کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور کل سامان دعوت مہیا کیا باغ کی ہر روش پٹری کو درست
کیا بارہ دری کو شیشہ آلات سے آراستہ کیا ہر مقام پر قرینے سے ہر شے لگائی گئی صحن باغ مین جلسہ
کے آراستہ ہونے کا سامان کیا گیا شمیرہ کا چوبی طلائی چوبونکا استادہ کیا گیا فرش دو نور بخش [illegible]
صورت بچھایا گیا باغ کو بادلہ سے باندھا تمام درختون پر تھان سونے کے لپیٹے گئے نہر بنجا [illegible] گیا
قندیلین آویزان کی گئین اور طائران خوش الحان کے قفس لٹکائے گئے آب نہر صاف و شفاف
کیا گیا فوارے لگائے گئے اب جا بجا پر بہت نفیس جھاڑ لگائے گئے گرد نہر کے جواہرات کی کرسیان لگائی گئین

مہر وش و ماہ وش نے خوب باغ کو آراستہ کیا ہر قسم کے کھانے پکوائے آپ بھی خوب اپنی
آرائش و زینت کی خواصوں کو بھی حکم دیا کہ تم بھی آج اپنے کو کنگھی چوٹی سے آراستہ کرنا کیونکہ
آج ایک نئے استاد آئینگے گانے والے وہ تم سب کو صاف و شفاف دیکھکر اور باغ کو آراستہ پاکر
خوش ہوں اور اپنے دل میں خیال کریں کہ شاہزادیاں شوقین ہیں خواصیں و کنیزیں و مصاحبین
وانیسین و جلیسین سب اپنا سامان کرنے لگیں خلاصہ یہ کہ سہ پہر تک سب سامان درست ہوگیا
ہر ایک اپنی آرائش و زینت سے فارغ ہوگیا اسدن مہر وش و ماہ وش پر عجب عالم تھا اگر
فرشتہ آسمان بھی دیکھتا تو ہزار جان سے فریفتہ ہوجاتا اگر زاہد شب زندہ دار بھی انکا اسوقت کا
عالم دیکھ لیتا تو عبادت خدا کو ترک کرکے انکے محراب ابرو کا طواف کرتا اور طاق ابرو محراب حرم
خیال کرکے سجدہ کرتا وہ نارنجی جوڑا گلے میں وہ اس پر جوبن کا ابھار وہ زلفوں میں شانہ کیا ہوا وہ
عطر سہاگ ملا ہوا سر سے پاؤں تک دریائے جواہر میں غرق اس شان و شوکت سے مجمع
کنیزان میں مثل آفتاب و ماہتاب کے جلوہ گر ہوئیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرد ماہتاب کے ستارے
ہیں یہاں تو سب سامان ہو چکا تھا جب وقت سہ پہر ہوا تو مہر وش نے محلدار سے کہا کہ جاکر
چوبدار سے کہدو کہ تخت ہماری سواری کا لیکر جمال راہدار کے مکان پر جائے اور وہاں سے جمال راہدار
اور انکے استاد کو لیکر یہاں آئے انسے کہے کہ آپکو مہر وش و ماہ وش نے یاد کیا ہے تشریف
لیچلیے تب محلدار نے آکر چوبدار سے کہا چوبدار یہ حکم پاکر فوراً تخت سواری لیکر طرف مکان
جمال راہدار کے روانہ ہوئے یہ تو ادھر کو جاتے ہیں یہاں کا حال سماعت فرمائیے جب خواجہ
جمال راہدار کے مکان پر آئے کہارون کو رخصت کیا وہ تو ادھر گئے یہ اپنے مکان میں آئے جمال راہدار
سے کہا کہ تمنے دیکھا کہ میں نے کیا رنگ جمایا اور کیا شیشے میں اتارا ہے اور کیسا مشتاق کیا ہے میں تو
چاہتا تھا کہ اسیوقت عیاری کرکے مریخ وغیرہ کو اسیر کرلوں مگر وہ شراب کا چرچا ہی نہوا وہ ہی
موقوف رہا مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ یہاں شرابخواری کی ممانعت ہے میں ناچار ہوگیا
انشاء اللہ تعالیٰ آج شب کو اگر میں نے مریخ کو اسیر نہ کرلیا تو اپنا نام نہ رکھا جمال نے جواب دیا کہ
اے استاد اس جلسہ میں مریخ کہاں ہوگا وہ اپنے مقام پر ہوگا کیونکہ اسکے یہاں بھی تو جلسہ آراستہ
ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ تم دیکھنا میں مہر وش و ماہ وش سے کہکر اسکو بھی بلاؤنگا وہ جاتا کہاں

ہی اگر اُسکو اسیر کیا اگر وہ نہ آئیگا تو ایکی مرتبہ کے جلسہ مین جو کہ آٹھوین دن یہان ہوگا آمین اور کسی
تدبیر سے اسیر کرونگا بدون اُسکو اسیر کیے ہوے نہ جاؤنگا مرہ بخ پر کیا منحصر ہی سوسن کو بھی اسیر کرونگا
اور اُسکو اسیر کرکے اگر اُسنے اطاعت کی اور میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرونگا اور تمھاری
شادی ماہ وش کے ساتھ کرونگا مگر میرے نزدیک تو ماہ وش سے مہروش خوبصورت ہی اور اُسکا
حسن دلفریب صبر و طاقت کا لیجانیوالا ہی خواجہ نے مہروش کی اسطور سے تعریف کی کہ جمال ابدال
سمجھ گیا کہ حضرت کا دل مہروش پر آیا ہی اور آپ مہروش پر فریفتہ ہوے ہین اسی سبب سے
اُسکی تعریف فرمارہے ہین مگر میرا معشوق مہروش سے اچھا ہی الغرض خواجہ اپنی معشوق کو اچھا
فرمائین مین کب مانتا ہون یہ کہکر اور خواجہ کی طرف منھ کرکے جوابدیا کہ ای اُستاد یہ تو وہ مثل ہی
کہ اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہی کوئی اپنی چیز کو بُرا نہین کہتا ہی یا یہ آپنے سُنا ہوگا کہ مجنون سے
کسی نے کہا کہ لیلی تو ایک کالی عورت ہی تو اُسکی صورت پر کس سبب سے فریفتہ ہی مجنون نے ایک
آہ کی اور کہا کہ میری آنکھ سے دیکھ تو نے سُنا نہین ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید میری آنکھ سے
جو دیکھیگا تو صورت لیلی کی اچھی معلوم ہوگی وہ سوال کرنے والا خاموش ہور ہا اپنا سا منھ لیکر
رہ گیا ای اُستاد وہ ہی سوال میرا آپ سے بھی ہی کہ میری آنکھ سے ماہ وش کو ملاحظہ فرمائیے تو
اُسکی اچھائی اور بُرائی کا حال معلوم ہو پھر اُسوقت اگر آپ اُسکی مذمت فرمائین تو مین جانون
اُستاد گستاخی معاف آپکے مطلب کو مین سمجھ گیا واقعی آپ کیون نہ مہروش کی تعریف فرمائینگا
آپکے نزدیک مہروش بہت حسین و خوبصورت ہی اور [illegible] ہی خواجہ نے جمال کی طرف
بنگاہ مہر دیکھا اور دلمین کہا کہ جمال بھی کیا خیر کہتا ہی تو کیا نقصان ہی دل ہی تو ہی دل پر کسیکا
اختیار نہین ہی وہ ماہ وش پر عاشق ہی مین مہروش پر خدا نے اپنا فضل کیا کہ میرا دل ماہ وش
پر نہین آیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی میرا دل جو جمال کی تعریف کرنے سے ان دونون کے دیکھنے کو چاہتا
تھا تو یہ ہی سبب تھا بقول شاعر شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد +
جمال کے تعریف کرنے سے میرے دل مین ایک الفت پیدا ہوئی تھی اسکا یہ ہی سبب تھا کہ میرا دل آنیوالا
تھا دل سے یہ باتین کرکے جمال سے کہا کہ ای جمال ابدال اب تو لازم ہی کہ آج تم اور [illegible] گانا مجھ سے
سیکھو اور اسکو یاد کرلو کہ شب کو مین [illegible] سنونگا اُسکے بعد مین گاؤنگا کیونکہ ماہ وش کو تمھاری

طرف رغبت ہوا اور اسکا دل تجپر آئے جمال نے کہا بہت خوب بس خواجہ نے دو پہر تک جمال کو
اور بھی کچھ تعلیم کیا علاوہ کل کے جب دو پہر بجی تو جمال کی ماں نے آکر عرض کیا کہ خواجہ سلامت
خاصہ تیار ہی خواجہ نے کہا کہ آج تو کھانے مین زہر نہین ملایا ہی آہستہ سر جھکا کر کہا کہ خواجہ اب شرمندہ
نہ فرمایئے وہ تو نادانستگی مین خطا سرزد ہوئی تھی اب کیا ایسی نادان ہون جو زہر ملاؤنگی کیا مین
آپکی دشمن ہون خداوند کریم مجکو موت دے جو مین آپکے کھانے مین زہر ملاؤن آپ سے تو مجکو
بڑی امید ہی میرے فرزند کی زندگی کا آپ ہی سبب ہین یہ دن تو خدا نے بڑی مشکلون سے
نصیب کیا ورنہ مین کہان اور یہ دن کہان آج آپکے آنے سے تو جمال اسطور سے کلام کرتا ہی ورنہ
سوائے منھ ڈھانپ کے پڑ رہنے کے یا رونے کے یا اشعار عاشقانہ پڑھنے کے یا صحرا بصحرا آپکی
تلاش مین پھرنے کے کوئی کام نہ تھا دیوانہ وار وحشی مثال پھرا کرتا تھا کبھی دو پہر رات کو آیا کبھی
تین پہر رات کو آیا اور پڑ رہا نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا کبھی کسی وقت جب زیادہ تر بیقرار ہوا کچھ
کھا لیا وہ بھی اسوقت جب راستہ چلنے کی طاقت نہ رہی رات دن خداوند کریم سے یہی دعا تھی
کہ جلد خواجہ سلامت کو بھیج کہ میرا کام ہو اور میری مراد بر آئے معشوق سے وصل کی صورت پیدا ہو
کیونکہ یہ شرط ہی کہ جب خواجہ آکر مریخ جادو کو قتل کرینگے اسوقت صاحبقران آکر اس دربند کو
فتح کرینگے اگر سوسن نے اطاعت کر لی تو میری شادی ماہ وش کے ہمراہ ہوگی یا سوسن ماری
گئی تو ہوگی یہ ہی دو صورتین وصل یار سے نصیب ہونے کی ہین ای خواجہ بڑی مرادون اور
بڑی آرزوون سے تو آپکا دیدار نصیب ہوا اور آپکی زیارت اور قدمبوسی پھر آپ پر مین
آپکو زہر کھلا کر قتل کرونگی یہ تو مجھ سے کبھی نہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مین نے مذاق سے کہا نہ کہ اصل مین
میرا ایسا گمان ہی یہ سنکے وہ خاموش ہو رہی خواجہ نے و جمال نے کھانا کھایا ہاتھ منھ دھو کر مسہری پر
جا کر لیٹے سو رہے خلاصہ یہ کہ سہ پہر کو قریب چار بجے کے بیدار ہوئے منھ ہاتھ دھویا وضو کیا نماز
ظہر ادا کی مع جمال راہدار اور اسکے ملازمون کے اسکے بعد لباس سے اپنے کو درست کیا
جمال نے بھی تبدیل لباس کیا خواجہ نے جمال سے کہا کہ ای جمال راہدار ابھی تک کوئی وہان سے لینے کو
نہین آیا نہ سواری آئی اسکا کیا سبب ہی جمال نے عرض کیا کہ استاد آپ پریشان ہون چوبدار مع سواری
کے آتا ہوگا میرے قیاس مین تو یہ آتا ہی کہ وہان سے چل چکا ہی خواجہ نے فرمایا کہ دیکھیے کب آتا ہی یہان

تو اب اسکی فکر ہو کہ کسی تدبیر سے وہان پہونچین اور نگر عیار تھا کہین اگر آج کوئی فکر نہوئی تو تم دیکھ لینا
کہ مین کیا تدبیر کرتا ہون اگر مین کو سوسن پر ہراوان دونون کے جاکر سوسن پر عیاری نکرون تو تم آج سے
مجکو خواجہ عمرو نہ کہنا جھوٹا کہنا آج ہی کل مین مین جا کر وہان عیاری کرونگا سوسن کو بھی اسیر
کرونگا اور مریخ کو بھی یہ دونون جاتے تھے کہ اسمین جمال نے کہا کہ استاد اُن مرد بزرگ نے خواب
مین فرمایا تھا کہ مریخ آتش خوار کے قاتل خواجہ عمرو ہین خواجہ نے کہا کہ بھلا پھر خیال تو کرو گو انکا کہنا کیونکر
غلط ہو سکتا ہو جو کچھ اُنھون نے تمسے خواب مین فرمایا تھا اُسکے موافق ہوا یا نہین اسی طور سے یہ
امر بھی ظہور مین آئیگا جمال نے کہا کہ خدا بخیر کند یہ سنکر خواجہ خاموش ہو رہے کہ اوس مدد چوبدار مع
تخت وکہارون کے آکر جمال راہدار کے گھر پر پہونچے رحیم بخش دروازے پر بحکم جمال راہدار
بیٹھا ہوا تھا جمال نے اُسکو یہ حکم دیا تھا کہ جب چوبدار سواری لیکر مہر وش و ماہ وش کے پاس سے
آئے تو مجکو فوراً خبر کرنا رحیم بخش بیٹھا ہوا تھا کہ چوبدار نے آکر رحیم بخش سے کہا کہ خبر کردو
چوبدار شاہزادیون کے باغ سے سواری لیکر آیا ہو جمال راہدار اور آپکے استاد کو شاہزادیون نے
طلب فرمایا ہو بہت جلد تشریف لیچلیے رحیم بخش تو اسکا منتظر تھا یہ سنتے ہی اندر مکان کے گیا
وہان یہی ذکر ہو رہا تھا کہ سواری ابھی تک نہین آئی کہ رحیم بخش کو جو جمال نے آتے دیکھا کہا
کہ لیجیے مبارک ہو سواری آگئی مین نے رحیم بخش کو دروازے پر بٹھا دیا تھا کہ جب سواری
آئے تو ہمکو فوراً خبر کرنا وہ خبر لیکر آیا ہو جمال یہ کہہ رہا تھا کہ رحیم بخش نے آکر سلام کیا اور عرض
کیا کہ مہر وش و ماہ وش کے پاس سے چوبدار مع سواری کے آیا ہو آپکو اور خواجہ سلامت کو
بہت جلد طلب فرمایا ہو یہ سننا تھا کہ خواجہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ ای جمال جلد عجلت کرو
پس جمال و خواجہ باہر آئے تخت پر سوار ہو کر طرف مکان و باغ مہر وش و ماہ وش کے چلے
یہانتک کہ کہارون نے تخت در باغ پر لاکر لگا دیا مہر وش و ماہ وش نے خواصون کی ڈاک سی
بٹھادی تھی دم بدم کی خبر دریافت کر رہی تھین کہ جمال اور اُسکے استاد آئے یا نہین یقین تھا کہ
ابھی تک چوبدار مع سواری کے اُنکو لینے نہین گیا ورنہ وہ ابتک آجاتے اُنھون نے بہت جلد وعدہ کیا
تھا خواصین باربار ڈیوڑھی پر آکر محلدار سے استفسار کرتی تھین اور جاکر شاہزادیون سے بیان کرتی
تھین شاہزادیان خفا ہو رہی تھین کہ وجہ کیا ہو عرصہ ہونے کی دونون صحن باغ مین کھڑی

ہوئی ہین گرد خواصون کا ہجوم ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد ماہ چار دہ کے ستارونکا ہجوم ہی نارنجی پوشاکین
گلون مین ہین از سرتا پا دریاے جواہر مین غوطہ زن ہین عجب عالم ہی ان دونون کو
از حد شوق ہی اور حد سے زیادہ انتظار ہی دروازے کی طرف دیکھ رہی ہین بار بار دریافت
کر رہی ہین کہ اب سواری آئی اب سواری آئی کہ یکایک ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ ملکہ
جمال راہدار فرزند کمال راہدار کا مع اپنے استاد کے جنکو آپنے طلب فرمایا تھا آگیا یہ سننا تھا
کہ مہر وش و ماہ وش کی باچھین تا بناگوش پہونچ گئین دونون نے مسکرا کر کہا کہ واقعی وعدہ
کے بڑے سچے اور صادق الوعد ہین مرد معقول معلوم ہوتے ہین حکم دیا کہ محلدار سے کہدو کہ
سواری سے ان دونون صاحبون کو اتروا لے کیونکہ ہم عورت ذات ہین کوئی مرد ہمارے گھر مین
نہین ہی کہ جسکو استقبال کے لیے روانہ کرین کہ وہ جا کر انکو اتروا لائے اور اپنے ہمراہ لائے
کہ ہم خود آتے مگر چند در چند وجوہ سے ہمارا جانا مناسب نہین ہی محلدار نے بڑھکر پردہ اٹھایا
خواجہ و جمال راہدار دونون تخت سے اتر کر داخل باغ ہوئے عقب مین وہ سب خواصین اور
محلدارنین کہ جو انکے انتظار و استقبال کے لیے تھا ادہون نے مقرر کی تھین جمال راہدار تو
سیکڑون مرتبہ اس باغ کو دیکھ چکا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا خواجہ سیر باغ کرتے ہوئے
مہر وش و مشتری کو دیکھتے ہوئے چلے آتے ہین جمال راہدار بھی دل مین کہ رہا ہی کہ آج شاہزادیون
نے باغ کو خوب سجایا ہی خداوند کریم جلد کہین اس ماہ شب چار دہ کی صورت دکھائے تاکہ دل مضطر
کو قرار آئے یہ تو یہ باتین دل سے کرتا جاتا تھا کہ خواجہ کو بھی مہر وش کے دیکھنے کا اشتیاق تھا
مگر نہ اسقدر جسقدر کہ جمال کو تھا خواجہ مہر وش و مشتری کی سیر کرتے ہوئے آتے تھے خواجہ
نے دیکھا کہ ایک باغ بہشت آئین اشجار میوہ دار سے لدا ہوا ہی بار اتنا ہی کہ شاخین زمین کے
بوسے لے رہی ہین یا سجدہ ہاے شکر کر رہی ہین کہ آج ہماری مراد بر آئی کہ خواجہ عمرو نامدار
تشریف لائے احسان ہی کہ انکے نور قدم سے یہ باغ روشن ہوا ایک سمت اشجار گلہاے
خوشبودار سے لگے ہوئے ہین نرگس بچشم حیران نگران ہی کہ خواجہ کس طرف سے تشریف
لاتے ہین شبو رنگ اپنا گلدستہ تیار کیے ہوئے براے نذر کھڑی ہی سرو ایک پانون سے
انتظار خواجہ مین کھڑا ہی سنبل بشکل زلف معشوق پریشان ہی سوسن بشکل غنچہ حیران ہی لالہ

اس پیچ سے دماغ بدلی ہی کہ دیکھیے خواجہ میری طرف بھی ملاحظہ فرماتے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک قسم
کے پھولون کے تختے لگے ہوے آب نہر آئینہ وار حیران ہی اسمین جو عکس درختون کا پڑتا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ زیر زمین اندرون آب ایک چمن تازہ آراستہ ہی جانوران خوش الحان شاخہاے
اشجار پر بیٹھے ہوے زمزمہ سنجی کر رہے ہیں طائران قفس انکی صدا سُن سُنکے بصد خوش الحانی
زمزمہ سرائی کرتے ہین عندلیبان خوش زبان بصد یاس و حسرت طرف روے گل
کے اندرون قفس نگران ہین جو کر رہا ہین وہ پہلوے گل سے جدا [illegible] ہوتی ہین خواجہ
نے ملاحظہ کیا کہ باغ کو خوب سلیقہ اور قرینہ سے آراستہ کیا ہی آرائش باغ کو دیکھکر خواجہ نے
تصور کیا کہ یہ دونون شاہزادیان خوش ذہن معلوم ہوتی ہین کہ باغ کو بہت عمدگی سے آراستہ کیا
ہی واقعی یہ امر ہی کہ جیسا لائق شاہون و شاہزادیون کے آرائش چاہیے ویسی اس باغ کی
آرائش کی ہی دلمین تعریف کرتے ہوے خواجہ ہمراہ اُن خواصون کے قریب بارہ دری کے
سنگ مرمر کا چبوترہ بنا ہوا ہی طلائی کٹہرہ لگا ہوا ہی اسپر [illegible] جواہر کی ہولی ہی اسپر
فرش مکلف بجواہر کیا ہوا شامیانہ کارچوبی اسپر کھنچا ہوا طلائی چوبین لگی ہوئین موتیون کی جھالر
لگی ہوئی زیر شامیانہ مسند زرنگار آراستہ و پیراستہ تمام چبوترہ کے گرد نقرئی و طلائی [illegible]
لگی ہوئین انپر الماس نگار و زمرد نگار گلاس چڑھے ہوے بجاے تیل کے انمین عطر پڑا ہوا [illegible]
مین جھاڑ و فانوس جا بجا لیے سب الماس تراش زمرد نگار آویزان خواجہ نے دیکھا کہ مسند پر
کے دونون شاہزادیان خواصون کے جھرمٹ مین مثل ماہ چہاردہ کے جلوہ گر ہین [illegible]
کے ادھر ادھر ہین عجب جوبن ہی اور عجب عالم ہی انکو دیکھکر شاہزادہ خواجہ نے [illegible] نگاہ [illegible]
مہ وشون کی طرف دیکھا نگاہ کا پڑنا تھا کہ ایک خدنگ جگر دوز کلیجہ سے پار ہو گیا [illegible]
اُف کر کے خواجہ نے سینہ پر ہاتھ رکھ لیا ادھر جمال نے جو [illegible]
پایا اُسنے بھی دیکھکر کلیجہ تھام لیا ایک آہ سرد بھر کر سر جھکا لیا آنکھون سے آنسو ٹپکے [illegible] اُن
شاہزادیون نے جو خواجہ و جمال کو دیکھا چند قدم بڑھکر گویا استقبال کیا اور کہا کہ آئیے آئیے
تشریف لائیے شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست [illegible]
کہ ز تنگ در کنار کشم + تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم [illegible] تو خان و جمال خوش آمدی

دفعتاً آوردی خواجہ و جمال نے بہ اشتیاق دیکھکر اور مسکرا کر سلام کیا شاہزادیاں اُن دونوں کو
ہمراہ لیکر بارہ دری میں آئیں بارہ دری کو خواجہ و جمال نے آراستہ مثل عروس شب اول کے
آراستہ و پیراستہ پایا فرش مخمل بجواہر تمام بارہ دری میں کیا ہوا تھا پردے پٹ پٹی کے پڑے
ہوئے مقیش کی ڈوریوں سے بندھے ہوئے موتیوں کے گچھے لگے ہوئے سقف بارہ دری
میں چھت بندھی ہوئی اُسپر تمام کار کام کیا ہوا سقف میں جھاڑ و ہانڈیاں و لمپ نادر کار جابجا
آویزاں در و دیوار پر رنگ آمیزی کی ہوئی کنول دو دو والے مع جواہر لمپ وغیرہ لگے ہوئے
جابجا سامان جابک دست و نادر کار کے ہاتھ کی تصویریں طلائی و نقرئی جو کھمبوں میں لگی ہوئیں
تھیں تمام آئینہ نصب تھے دیوارگیریاں چاروں طرف لگی ہوئیں مثل دل کے کھٹا کھٹ کر رہی
تھیں دیوارگیریوں پر گلدستہ نادر کار بنے ہوئے رکھے ہوئے وسط بارہ دری میں مسند زرنگار
مرصع کار آراستہ دونوں طرف بارہ دری کے دو مسہریاں گنگا جمنی اُسپر پردے زرد و زری
پڑے ہوئے لگی تھیں طاقوں پر شیشے رنگ برنگ کے آئین راحت روح افزا شراب نادر بھری ہوئی
کسی طرف گلاس رکھے ہوئے کسی طرف اچاریوں میں میوہ مثل پستہ و بادام و اخروٹ کی گری
کے کسی طرف طاقوں پر اچاریاں مثل بادام و پستہ کی کسی سمت چھوٹی چھوٹی تشتریوں میں لوزیات
مثل بادام و بالائی کے اور ہر قسم کی شیرینی چنی ہوئی ایک طرف میز ان آراستہ اُنپر ہر قسم
کے کھانے کے لوازمات رکابیوں میں رکھے ہوئے الماریوں میں قرینے سے رکھی ہوئی خواجہ یہ دیکھتے
ہوئے اور اُنکی سلیقہ مندی کی تعریف کرتے ہوئے اور تحسین کی آنکے ہمراہ وسط بارہ دری میں
آئے اُن دونوں نے لاکر خواجہ کو بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا گو خواجہ نے بہت انکار کیا کہ
یہ مقام میرے بیٹھنے کا نہیں ہے میں ایک ادنےٰ گدا ہوں میری یہ کب لیاقت ہے کہ مسند زرنگار
پر برابر شاہزادیوں کے بیٹھوں مگر اُنھوں نے نہ مانا بجبر بٹھایا جمال بھی خواجہ کا اشارہ پاکر بیٹھ گیا
اب دونوں شاہزادیاں بیٹھیں سلسلۂ سخن آغاز ہوا وہ دونوں یوں گوہر افشاں ہوئیں یوں
اُنھوں نے رشتۂ سخن کو آغاز کیا کہ آپنے بڑا عرصہ فرمایا ہم بڑی دیر سے منتظر تھے پیک پر پیک
بٹھا دیے تھے کہ ہمکو آمد کی خبر دیں مگر کسی طور سے کچھ خبر ہی نہیں آتی تھی خدا خدا کر کے آپ تشریف
لائے مزاج تو اچھا ہے عرصہ کس سبب سے ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ جسوقت یہاں سے سواری

چوبچی اور چوبدار انھون نے کہا کہ آپکو یاد فرمایا ہے مہ جمال فوراً ہی باہر آئے کیونکہ عرصہ سے منتظر تھے
کہ اب آدمی برائے طلب آتا ہوگا اسوقت ادھر کو روانہ ہوے اپنے ملازمون سے دریافت فرمایئے
ذرا بھی جو عرصہ کیا ہو تو ہم ضرور گنہگار و لائق عتاب ہین انھون نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا
بیان سے آدمی کے چلنے مین عرصہ ہوا خیر اب چلیے اور گفتگو فرمایئے خواجہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد
ہو کہا کہ کچھ کوہ بے ستون کی بربادی کا حال بیان فرمایئے اور حمزہ اور اُسکے عیار کی کچھ کیفیت
بیان فرمایئے کیونکہ آپنے تو دونون کو دیکھا ہوگا قیصر ثان تور خان نے ایک آہ سرد دل پر درد
سے بھر کر جواب دیا کہ آپنے تو دل کو دکھا دیا اور بیقرار کر دیا وہ واقعہ دریافت کیا خیر مین آپکے
حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون یہ کہکر کل واقعہ جنگ دیکار و حکیم اقلیفوس کی شراکت
و حمزہ صاحبقران کے اس طلسم مین آنے کا بیان کیا اور کوہ بے ستون کی بربادی اور بادشاہ سابق
کے رہا ہونے کا اور بے ستون جادو کے مارے جانیکا حال اول سے آخر تک کہہ سنایا اور کہا کہ ملکہ اُس
عیار کا کیا حال بیان کرون وہ عیار بے بدل اور مکار و چلباز ہے خداوند اُسکے مکر و فریب سے بچائین
بہت بڑا عیار ہے مگر یہ امر ضرور ہے کہ وہ قوم کا شاہزادہ ہے درابیت اول کا اور اول درجہ کا حسین و
خوبصورت ہے شاید نظیر دون کا نظر کردہ ہے خواجہ نے بہت تعریف اپنی کی اور حمزہ صاحبقران کی
بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ ای شاہزادیون خرابی یہ ہے کہ یہ دونون خدا پرست ہین ہمارے خداوند کو برا
کہتے ہین اگر یہ عیب نہوتا تو یہ دونون شخص لائق جواہرات مین تولنے کے تھے انکا مثل و نظیر نہ تھا حمزہ کا
قوت و طاقت و حسن و جمال مین کوئی ہمسر نہین ہے گو حمزہ کی قوم اچھی نہین ہے کوئی خاندانی نہین ہے وہ جو مسلمانونکا
معبدگاہ ہے جسکو خانہ کعبہ کہتے ہین حمزہ کے باپ و دادا وہان کے مجاور تھے اور اب بھی ہین یہ مرتبہ و شوکت
حمزہ کو عمرو کی ذات سے نصیب ہوئی نہ وہ عیاری کرتا اور نہ وہ حمزہ کو جرأت دلاتا نہ حمزہ کو مرتبہ
صاحبقرانی حاصل ہوتا یہ سب مرتبہ حمزہ کو عمرو کی ذات سے نصیب ہوے ہان البتہ بسبب حسن و جمال کے
شاہزادی مہ نگار حمزہ پر عاشق ہوئی بڑی دولت لیکر آئی عمرو نے کوشش کر کے حمزہ کیلیے
لشکر جمع کر دیا اسی طور سے کئی ملک کی شاہزادیان حمزہ پر عاشق ہوئین خلاصہ یہ کہ یہ حسن و جمال کا حمزہ
کے چرچا ہوا کہ بردہ قاف تک پہونچا وہان کی شاہزادی آسمان پری عاشق ہوئی وہ قاف مین لیگئی
وہان جاکر حمزہ نے بھی بڑی بڑی شوکت نمائی کی بڑے بڑے دیون کو قتل کر کے زلزلہ قاف ثانی سلیمان کے

لقب حاصل کیا ان سب شوکتون اور عزتون کے سبب سے حمزہ صاحبقران لقب ہوا ورنہ خانہ کعبہ
کے مجاور کا لڑکا ہے ہان خواجہ عمرو ضرور زادہ لاابت اول کے شاہزادے ہین انکو یہ امر پسند نہ آیا
انھون نے عیاری کو پسند کیا وہ حمزہ سے حسن و جمال مین بہتر ہین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین
انپر بھی بڑی بڑی شاہزادیان مثل ملکہ سرو سمتن و ملکہ برق جادو و ملکہ جادو و دختر بادشاہ
عنظلی آباد و ملکہ فتانہ عاشق ہوئین انکے حبالۂ نکاح مین آئین خواجہ عمرو ایسے ہین کہ جسکو چاہین بادشاہ
کرین جسکو چاہین صاحبقران بنائین جس زمانہ مین حمزہ سے اور انسے بگڑ گئی تھی انھون نے حمزہ کا
ناک مین دم کر دیا تھا چار صاحبقران بنا کر لائے حمزہ کو انسے ذلیل کرایا جب تک میل نہین ہوا اسوقت
تک حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہ دیا یہ سب قصے کتابون مین تحریر ہو چکے ہین خلاصہ یہ کہ عمرو عیار حمزہ
سے بھی قوم مین اچھا ہے اور صورت و خصلت مین بھی اچھا ہے یہ واقعہ ہے مین نے خود حمزہ و عمرو کو دیکھا
ہے جب وہ کوہ بے ستون کو برباد کر چکے ہین اور اپنی بارگاہ مین جا کر حمزہ بیٹھا ہے اور مین برباد و تباہ ہو کر
چلا ہون تو اس خیال سے کہ ذرا ان خدا پرستون کا بھی نقشہ دیکھون لشکر خدا پرستون مین گیا تھا تو مین نے حمزہ و عمرو
کو دیکھا تھا سنا جاتا ہے کہ حمزہ عمرو کو بھائی بھائی کے سوا اور کچھ نہین کہتے ہین یہ بھی سنا ہے کہ حمزہ و عمرو دونون
دودھ شریک بھائی بھی ہین حمزہ عمرو کی بڑی عزت کرتے ہین انکو اپنا جان بخش و محسن کہتے ہین اور اپنی
شوکت و شان کا سبب و ترقی جاہ و مرتبہ کا باعث کہتے ہین اور اصل بھی یہ ہے کہ حمزہ کو کئی مقام پر عمرو
نے بچایا ہے ورنہ قتل ہو جاتا حمزہ پر کیا منحصر ہے حمزہ کے سردارون و فرزندون کی جان بخشی کی اور
عیاریان کر کے ساحرون و غیر ساحرون کی قید سے رہا کیا اور زیر تیغ سے اٹھا لیا جب ہی حمزہ کہتا ہے کہ
عمرو میرا جان بخش ہے کوئی بیجا نہین کہتا ہے اب آپنے حمزہ اور عمرو کے واقعات سنے راوی بیان کرتا ہے کہ
خواجہ عمرو نے اول سے آخر تک کل حالات صاحبقران کے اور اپنے بیان کیے مگر ہر مقام پر اپنے کو فوق دیتے
ہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ یہ دونون حمزہ کے حسن و جمال کی تعریف سنکے نادیدہ فریفتہ ہو جائین تو جمال
بھی یون ہی رہ جائے اور مین بھی بڑی خرابی ہو اس سبب سے ہر مقام پر خواجہ سلامت اپنی تعریف فرماتے تھے
ور حمزہ صاحبقران کی مذمت نہ ایسی مذمت جو کہ خلاف شان ہو اپنے کو عالی خاندان و شاہزادہ کہا حمزہ
صاحبقران کو عالی خاندان تو کہا مگر یہ ضرور کہا کہ قوم کا شاہزادہ نہین ہے حمزہ کے اگر حسن کی تعریف کی تو
اپنے حسن کی انسے زیادہ صفت بیان کی اس خیال سے کہ انکا دل حمزہ پر نہ آئے کیونکہ اکثر شاہزادیان

حسن وجمال کی تعریف سنکے عاشق ہوگئی ہین ایسا نہو کہ یہ بھی فریفتہ ہوجائین خیر آمدم بر سر مطلب جب
خواجہ سنے یہ تقریر ختم کی مہر وش نے کہا کہ استاد جب تمنے تو سطور سے انکا حال بیان کیا کہ گویا تم
انکے کل خاندان سے اور انکے تمام عمر کے واقعات سے آگاہ ہو جواب دیا کہ مین نے کتابون مین دیکھا
ہی اور کچھ دو ایک دن اس لشکر مین رہ کر اہل لشکر سے سنا ہی اس سبب سے بیان کیا ماہ وش
نے کہا کہ ہمنے تو ادمان جان کی زبانی سنا ہی کہ حمزہ بقول آپکے خانۂ کعبہ کے مجاور کا فرزند ہی جب پیدا
ہوا ہی تو نوشیروان نے اسکو پرورش کیا ہی جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہی اور عمرو عیار حمزہ کے
باپ کا ایک شتربان تھا امیہ اسکا نام ہی اسکا لڑکا ہی ساربان زادہ ہی آپ فرماتے ہین کہ شاہزادہ
ولایت اول کا ہی حمزہ سے تو ہم مین اچھا ہی آپ نے ایک مرتبہ بگڑکر جواب دیا کہ واہ تم کیا جانو وہ شاہزادہ
ہی اسکو لوگون نے بیکار مشہور کیا ہی کہ وہ ساربان زادہ ہی سوسن جادو کو کیا معلوم جو اسنے کتاب سحر
مین دیکھا وہ بیان کیا ساحر یعنی سامری جمشید بسبب عداوت کے اسکو اس طور سے
لکھ گئے ہین وہ شاہزادہ ہی ماہ وش نے یہ سنکے جواب دیا کہ آپ تو اس طور سے بگڑ گئے کہ گویا آپ بڑے
خیرخواہ عمرو کے ہین جواب دیا کہ مجکو غصہ اس سبب سے آیا کہ آپ بیکار کو ایک عالی خاندان اور
شریف کو ساربان زادہ کہتی ہین اس سے کیا فائدہ ہی گو وہ دشمن ہی تمام سبکا مگر جو جسکی حالت ہو
وہ بیان کیجے بدنام نکیجے ماہ وش نے کہا کہ خیر ہوگا ہمکو اس سے کیا غرض اور کیا مطلب ہی خواہ
وہ شاہزادہ ہو خواہ ساربان زادہ ہو ہمین اسکے حسب ونسب سے کام ہی نہ ہمکو اسکے حالات اور
واقعات سے غرض ہی ہمکو تو صرف کوہ بے ستون کی بربادی کے حالات دریافت کرنا تھے وہ آپنے
بیان کیے اسکے ساتھ زمانے بھر کا قصہ بیان کرنا شروع کیا بیکار وقت ضائع کیا خیر معلوم ہوا
کہ یہ واقعہ گذرا اور یون بے ستون جادو مارا گیا اور کوہ بے ستون برباد ہوا ہم آپکو ادمان جان کی
خدمت مین لیجلینگے انکے روبرو آپ یہ سب حال بیان فرمائیگا کیونکہ انکو یہ سب حالات
سننے کی بہت آرزو اور اشتیاق ہی جواب دیا کہ اچھا جو مجھ سے دریافت کریگا اس سے بیان
کرونگا مین نے اسی سبب سے تو یہ قصہ یاد کرلیا ہی بطور کہانی کے اگر کوئی بادشاہ کہے کہ ہمارے
روبرو بیان کرو تو مین یہی قصہ بیان کرون اسکے حکم کی تعمیل کرون کیونکہ مجکو نکوئی قصہ آتا ہی نہ کہانی
ماہ وش و مہروش نے کہا کہ خیر اب تو ہم سن چکے ہین اب اگر آپکا حکم ہو تو ہم اپنی گائنون کو طلب

کرین رہ گئیں گا مین تا کہ محفل کا رنگ سب جمے اسکے بعد پھر جمال کچھ گائیں پھر آپ جو کہ ہماری غرض ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ شوق سے کہا مین نے منع کیا ہی پس مہروش و ماہ وش نے حکم دیا کہ ارباب نشاط
کے داروغہ کو طلب کرو کہ وہ حاضر ہوا اور ہماری گانے والیان آکر کچھ ہمارا دل خوش کرین اور ہمارے
مہمان کا یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ایک مطربہ ساز و سامان سے درست ہو کر حاضر ہوئی سامنے آکر مجرا کیا
مہ وش نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ ذرا سمجھ بوجھکر گانا کیونکہ یہان ایک بہت بڑے گانیوالے
تشریف فرما ہین کہ جنکے روبرو بڑے بڑے گویے نہین گا سکتے ہین بلکہ نام سے کان پکڑتے ہین اُنھون نے
کہا کہ آپکے اقبال سے جو ہمکو آتا ہی وہ گا کر سنا دینگے یہ کہکر سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ سازندون
نے ساز ملایا اُس مطربہ نے پہلے گت ناچی پھر بیٹھکر یہ چند شعر غزل کے گائے **اشعار**

حسن انسان مین جو آیا تو ادا بھی آئی
روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
ہائے کس وقت مین ہوتا ہی مرا دن حاصل
یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

ناز و انداز جب آیا تو حیا بھی آئی
آن تو ہر روز رلاتے تھے سیہ نام نگین
یار بالین جب آیا تو قضا بھی آئی

شمع محفل مین جو آئی تو ہوا بھی آئی
آج پہلو مین جو آئے تو حیا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپنے توڑا تو سہی

اس غزل کو خوب خوب مطربہ گائی مگر خواجہ سلامت اسی طور
سے خاموش بیٹھے رہے بھلا آپکو کب یہ گانا پسند آتا ہی وہ تو اتنا جی توڑ توڑ کر گائی
یہان کچھ لبھا دین بھی تو ہوا مہروش و ماہ وش نے اُسکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا
ساقی کو حکم دیا کہ ہان ایک دورہ شراب کا چلے ساقیان سیمین ساق و گل اندام نے جامہاے
بلوریں لبریز کرکے پلانا شروع کیا سب محفل کو ایک مرتبہ گردش کرکے پلا دیا گزک اڑنے لگی انھین
سب باتون مین وہ دن تمام ہو گیا شاہزادیون نے روشنی کا حکم دیا جھاڑ سازون نے ایکدم مین
تمام باغ مین روشنی کردی اب جو روشنی ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام باغ مین آگ لگی ہوئی ہی جب
روشنی ہو چکی اُسوقت دونون شاہزادیان مع جمال راہدار و قیصر زمان توڑ خان بیرون بارہ دری آکر زیر
تکیہ و مسند پر جلوہ گر ہوئین سب خواصین و مصاحبین وانیسین و جلیسین گرد بیٹھین محفل آراستہ ہوئی شاہزادیون
نے آتشبازی کے چھوٹنے کا حکم دیا آتشبازون نے آتشبازی مین آگ لگائی بہت قسم کی آتشبازی
چھوٹی جب آتشبازی چھوٹ چکی اُسوقت بکاول نے آکر عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی پس شاہزادیان
خواجہ و جمال راہدار اور کل اپنے مصاحبون کو لیکر دسترخوان پر آئین ہر قسم کا کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھایا گیا

بعد فراغت طعام کے پھر آکر مسند پر جلوہ گر ہوئین جلسہ آراستہ ہوا ساقی کو حکم دیا اسنے پھر سب کو شراب
ست بیر کیا اب مہر وش و ماہ وش نے حکم دیا ایک مطربہ نے چھلا گت ناچی اسکے بعد کئی غزلین
گائین اسی گانے اور بجانے مین کوئی پہر رات آگئی اسوقت مہر وش و ماہ وش نے خواجہ
کی طرف دیکھکر کہا کہ اے استاد اب آپکے اور جمال کے گانے کا وقت آیا اب ہمکو گا کر خوش فرمایئے
خواجہ نے کہا کہ مین ایک شرط سے گاتا ہون کہ مریخ جادو کو بھی بلایئے وہ بھی اس محفل مین آکر
شریک ہون اور آج کا گانا شنیدنی کل تو بیچ مین نکالا ہوا تھا اس سبب سے کچھ لطف نہ ہوا اور اسوقت
ساقی گری بھی مین اپنے طریقے سے کرونگا اور آپکو اپنے سب کمال دکھاؤنگا تاکہ آپکو بھی معلوم ہو کہ
کوئی گویا آیا تھا مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ یہ امر تو کوئی دشوار نہین ہے کہ آپ ساقی گری کرین میکدہ
موجود ہے حسب دلخواہ آپ جام مین شراب بلائین مگر یہ امر دشوار ہے کہ مریخ آتش خوار یہان آسکے
اول تو وہ یہان کبھی آئے نہین دوسرے یہ وقت انکے آنے کا نہین ہے کیونکہ وہان بھی تو جلسہ سحر آراستہ
ہوگا انکا وہان ہونا مقدم ہے وہ اسوقت کہین نہین جاتے ہین اکثر انکو والدہ نے بھی بلایا تو مضمون
نے آنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسوقت مین حاضر نہین ہو سکتا ہون اگر مین آؤنگا تو یہان کا کارخانہ
خراب ہوگا آپ خود تشریف لایئے اگر کوئی اشد ضرورت ہو ورنہ مین صبح کو حاضر ہونگا چنانچہ جب والدہ
کو کوئی ضرورت شدید ہوتی ہے تو وہ خود چلی جاتی ہین جبکہ انکے پاس مریخ کبھی شب کو نہ گیا تو یہان کیون
آنے لگا بیکار ہے بلانا خواجہ نے جواب دیا کہ خیر نہ آئے جمال نے اشارہ سے کہا کہ مین نے عرض نہ کیا تھا کہ
وہ نہ آئیگا وہ ہی ہوا خواجہ نے اشارہ مین جواب دیا کہ خیر پروا کیا ہے تم دیکھے جاؤ ہوتا کیا ہے خواجہ نے
دل مین یہ قصد کر لیا تھا کہ مہر وش و ماہ وش اور سب اہل محفل کو بیہوش کرکے مہر وش و ماہ وش
کو نذر زنبیل کرون اور مہر وش کی صورت مین بنون اور ماہ وش جمال کو بناؤنگا اور ان دونون
کی صورت بنکر یہان سے سوسن جادو کے پاس جاؤن اور سوسن جادو پر عیاری کرون
اور اسکو اسیر کرون اسکے بعد پھر دیکھا جائیگا اور کوئی تدبیر مریخ جادو کے پھنسانے کی بن جائیگی بات
کہان مین سوسن کو تو اپنے قبضے مین کر لون پھر دیکھا جائیگا بس تب مہر وش نے خواجہ سے
یہ کہا کہ میکدہ کا آپکو اختیار ہے اور مریخ آتش خوار تو آ نہین سکتا ہے اسوقت خواجہ سلامت اپنے
مقام سے اٹھے اور ہمراہ داروغہ میکدہ کے میکدہ مین آئے اسنے کنجی میکدہ کی خواجہ کے حوالے کی

آپ نے اُس سے فرمایا کہ اب تم جاؤ مین شراب لیکر آتا ہون آپنے بعد جانے اُسکے شراب کو خراب کرنا
شروع کیا پانچ کشتیان شراب کی درست کین خلاصہ یہ کہ جس رنگ کی شراب تھی اُسی رنگ کی صراحی
دکنتر تھا اُنکے منھ سوہے سے باندھے اُنپر چکا لپیٹا کشتیون مین لگایا زربفتی کشتی پوش اُنپر ڈالا اسکے
ایک کشتی مین انناس نگار جامہ و گلاس لگائے اُسپر بھی تورے پوش ڈالا بعد اُسکے تین کشتیان گزک
کی تیار کین کسی مین میوہ تھا کسی قاب مین مٹھائی حلوا سوہن کی لوزین کباب بہت نادر کار تیار کیے
انبرادرک بہت باریک کتی ہوئی پڑی ہوئی ایک قاب مین مرغ کے دانے تلے ہوے تمامی مرچ سرخ
مرچین کٹی ہوئین مسطور سے گزک کی تین کشتیان تیار کین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ سب سامان درست کیکے
بڑی عمدگی اور سلیقہ سے لیکر بارہ دری مین آئے اور لاکر سامنے وہ کشتیان رکھدین کشتی پوش سب پر
سے برطرف کیے اب جو سب نے دیکھا تو نئے طریقے سے کشتیان آراستہ پائین دیکھا کہ گلابیان اور
صراحیان وکنتر اس طریقے سے کشتیون مین آراستہ ہین اور اس طریقے سے اُنکے منھ سوہے اور چکے سے
بندھے ہوے ہین کہ جیسے عروسان شب اول گھونگھٹ نکالے ہوے سرنگون بیٹھی ہوئی ہین یہ دیکھکر
سب نے تعریف کی خواجہ اس طریقے سے کشتیان آراستہ کرکے لائے کہ اگر زاہد خشک بھی دیکھ لیتا
تو اُسکے منھ مین بھی پانی بھر آتا اور وہ بھی توبہ کا خیال نکرتا توبہ شکنی کرکے شرابخواری مین مصروف
ہوجاتا اور توبہ کا بالکل خیال نکرتا نہ روز بازپرس کا یہ دیکھکر سب نے بہت تعریف کی خصوصاً
مہروش و ماہ وش تو بہت ہی معترف ہوئین اور کہنے لگین کہ آجتک کوئی اس سلیقہ اور
طریقہ سے شراب لیکر اور یون کشتیون مین لگا کر نہین لایا بڑے بڑے کامل ہمنے ساقی نوکر رکھے
اور سلیقہ شعار بھی تھے مگر کوئی اس سلیقہ اور طریقہ سے کبھی شراب محفل مین نہین لایا تم کس
طریقہ سے استاد تم لائے ہو خواجہ نے جواب دیا کہ ہزار روپیہ صرف کیا ہزار دن آدمیون کی
کی خدمت کی رات کو رات دن کو دن نہ خیال کیا جب یہ طریقہ اور سلیقہ حاصل ہوا ہے آپنے ابھی
دیکھا کیا ہے جب طریقہ شراب پلانے کا ملاحظہ فرمائیے گا تو آپکو معلوم ہوگا کہ یہ بھی انسان
مین ہے اور انسان بڑا عقیل اور دانا ہے مہروش نے جواب دیا کہ ہمکو معلوم ہو گیا کہ آپ
بڑے صاحب کمال ہین اور آپکی تقریر اور طرز گفتگو کہے دیتی ہے ہان اب تو بہت دل مشتاق
ہے کچھ گانا شروع فرمائیے خواجہ نے جواب دیا کہ پہلے جمال کا گانا سنیے پھر کہ میں نے اُسے

آج یہان سے جاکر تعلیم کیا ہی صرف اس غرض سے کہ مجھکو آسے اپنا خلیفہ بنانا مد نظر ہی مین جاہتا ہون کہ جسقدر میرے شاگرد ہین ہر اُن سب سے زیادہ جاننے لگے اور اسکو اُنسے زیادہ معلومات ہوجاے مہروش نے جمال کی طرف دیکھکر کہا کہ شروع کرو بس جمال نے سازندون کو جو کہ مہروش و ماہ وش کے ملازم تھے اور اسی غرض سے ملازم تھے کہ جو کوئی گانے والا آئے اور گائے تو یہ ساز بجائین اشارہ کیا کہ ساز کو ملاؤ انھون نے ساز ملایا جمال نے یہ غزل نواب سید علی خان عرف بن صاحب کا تصنیف کی شروع کی غزل

نخل قامت مین جو دو برگ ہون پستان کے　　نقد جان دیتے ہین یون مول ثمر پستان کے
ہوگیا دست تمنا کو کسی کے جب دخل　　یون شگفتہ ہو سینہ کے گل تر پستان کے
صاف انگیا کی کٹوری سے ہوا یہ ثابت　　ایک ہی برج مین ہین شمس و قمر پستان کے
وصل مین اسکے تسلوکہ کے جو کھولے بوتام　　گنبد نور صفت کھل گئے در پستان کے
سینہ صاف سے رہتا ہی خجل جب رخ مہ بین　　جلوے دکھلاتے ہین جب شمس و قمر پستان کے
ہوگیا قرب حباب لب جو مستسقی　　سیر ہوتی نہین دیکھے سے نظر پستان کے
کیون نہ دو خانہ زنبور سے انکو تشبیہ　　کہ ہین برباد ہوئے قلب و جگر پستان کے
دھانی انگیا کی کٹوری سے ہوا یہ ظاہر　　زنگ سا آگیا ہی آئینہ پر پستان کے
غسل کے وقت یہ کہتے ہین حباب لب جو　　جلوے دکھلا ہمین ای رشک قمر پستان کے
شمع فانوس کی ہوگی نہ تجلی ایسی　　جلوے جیسے کہ نظر آتے ہین ہر پستان کے
دل ربائے بھی ہی اور لب پہ بھی ہی مہر سکوت　　کیون نہ عاشق ہون دل و جان سے بشر پستان کے
اسکے جوبن سے اڑی رہتی ہی ہر وقت نظر　　دیکھنے والے ہین ہر شام و سحر پستان کے
بال سینہ پہ جو بکھرے تو ہوا یہ ثابت　　لکہ ابر مین ہین شمس و قمر پستان کے
ابھرے ہین نور کے دریا سے برابر کے حباب　　ایک سی شکل ہی اور ایک سے گھر پستان کے
کیون نہ دو آمین کلیجے مین اٹھے جبکہ نظر　　کم نہین برچھیون کی نوک سے سر پستان کے
دل کو کیون ہاتھون سے تھامے ہو کہو کیا گذری　　پوچھے یہ اُنسے کوئی منھ ہین جدھر پستان کے
سفحے نور کے کیسے تو بجا ہی کا شفق　　گھر ہین روشن صفت برج قمر پستان کے

یہ غزل جو جمال راہدار نے گائی آج اور طرز سے گائی بالکل نیا طریقہ تھا تمام محفل کو

بسمل کر دیا ہر ایک تعریف کرنے لگا خواجہ نے بھی بہت تعریف کی جب وہ گا چکا تو جیب ہوا خواجہ نے کہا
کہ ادی جمال یہ مقام رہ گیا اور یہ مقام تمسے نہ ادا ہو سکا اسکا خیال رہے یہ کہکر کہا کہ اب تم
سنو اور دیکھو کہ مین کیونکر گاتا ہون سازندون سے کہا کہ ذرا ہوشیاری کے ساتھ ساز بجائیے گا
کسی مقام پر رہ نجائیے گا انھون نے کہا کہ نہین آپ گائیں بس آپنے سامنے بیٹھکر یہ غزل نواب صاحب ممدوح کی شروع کی غزل

گلا کیا اپنا کشتا تھا فزون سختی مین پتھر سے
لہو کی جا اڑین چنگاریان قاتل کے خنجر سے

تناسب کب قمر کو ہی ہمارے ماہ پیکر سے
ضیا مین خال عارض ہین کہین وہ چند اختر سے

بھلا کیا ابر کو نسبت ہمارے دیدۂ تر سے
جہان مین نوح کا طوفان بپا ہو یہ اگر برسے

ہنسی مین سلک دندان پر نظر جب جا پڑی اپنی
ہوا لبریز اپنا دامن نظارہ گوہر سے

مجھے دیکھا جو تنے بزم مین یہ ہنسکے فرمایا
تم آئے بے طلب کسواسطے جاؤ مرے گھر سے

کسیکی تیغ ابرو پر ہمارا دم جو نکلا تھا
دیا غسال نے بھی غسل آخر آب خنجر سے

ہوا ہون پیر مین اک حور وش کے عشق ابرو مین
نہین کم جھریان لوح جبین کی موج کوثر سے

بس مرژدن ہمین نالہ کشی کی ہی وہی عادت
نکلتے ہین شرارے رات دن تربت کے پتھر سے

کف افسوس ملتا ہی چلا جل غم مین دارا کے
صدائے سینہ کوبی آتی ہی طبل سکندر سے

چمن مین تو دم بادہ کشی گھر گھر کے آئے تھے
ہماری آہ کے بادل خدا جانے کہان برسے

بڑھی ہی عشق کے مکتب مین مشق لاغری ایسی
کہ جسم زار اپنا کم نہین ہی خط مسطر سے

فدا ہی حسن جسپر وہ حسین ہی اپنے پہلو مین
نہ کیونکر چاندنی مہتاب کی ہو گرد بستر سے

سمائی تھی جو اُس رخ کی تجلی تھا یہی باعث
نہ جھپکی آنکھ اپنی آفتاب صبح محشر سے

کوئی جانباز ادھر کیا نگاہون سے ہو مقتل مین
کہ تیغ ترک تکتی ہر طرف ہی چشم جوہر سے

موذن کیون اذان دیتا ہی پچھلے سے شب وصلت
چھری کیون پھیرتا ہی نعرۂ اللہ اکبر سے

بھرے بیٹھے ہین کچھ ایسے کہ ساقی دیکھ ہی لیتا
ہماری آہ کے بادل ادھر اٹھے ادھر برسے

بہت مدت سے کاشف روضۂ سرور پہ جانیکا
ارادہ ہی مگر مجبور ہین اپنے مقدر سے

یہ غزل خواجہ نے جو گائی تمام محفل کو دنگ کر دیا ہر ایک کا یہ عالم تھا کہ جیسے مرغ بسمل ہوتا ہی ہر ایک
تڑپ رہا تھا کسیکے لب پر آہ تھی کسیکی زبان پر واہ تھی کوئی اُف اُف کر رہا تھا کسیکے آنسو رواں تھے

کوئی سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہا تھا کوئی آہ سرد بھر رہا تھا ہر ایک اپنے رنگ میں مبتلا تھا تمام اہل محفل بیخود و بیحس تھے کسی کے سامنے تصویر معشوق پھر رہی تھی کوئی مثل تصویر گلی کے ساکت ہوکر رہ گیا تھا تمام طائران باغ اپنے آشیانوں کو چھوڑ چھوڑ کر چلے آئے تھے اور اس کنگرہ پر کہ جسکے نیچے خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے تھے اپنے پروں کا سایہ کرکے ہوا پر قائم ہوئے تھے جانوران صحرائی صحرا سے اپنے مقام کو چھوڑ کر اور یہ صدائے دلاویز سنکے گرد باغ کے آکے جمع ہوئے ہیں جو طائر قفس میں بند ہیں وہ مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہے ہیں انکا بس نہیں ہے کہ قفس سے نکلکر سر خواجہ پر بلاگردان ہوں جانوران پربستہ کا جب یہ حال ہو کہ صدقہ و نثار ہونے کا قصد کریں تو انسان کیوں نہ فدا و نثار ہو اور مدہوش و بیخود ہو باغ کے تمام اشجار وجد میں آکر جھوم رہے ہیں بارہ دری کو حیرت ہے مثل آئینہ سکتہ ہے ہر شے وجد میں ہے عجب طرح کا گانا ہے بڑے عرصے تک محفل کا عجب عالم رہا جب سب کو ہوش آیا بہت تعریفیں کی خواجہ کو بہت کچھ دیا مہروش نے پھر کہا کہ کوئی اور غزل گائیے خواجہ نے کہا کہ اب ساقی گری نکرو گی مہروش نے جواب دیا کہ آپکے گانے نے مست کردیا ہے شراب کی کیا ضرورت ہے ایک غزل اور گا لیجیے پھر شراب پلائیے گا خواجہ نے کہا کہ جیسی تمھاری مرضی یہ کہکر نگاہ سازندوں کی طرف دیکھکر کہا کہ تم مہربانی رکھو تم ساتھ دے نہیں سکتے ہو بیکار تکلیف ہوتی ہے گانے کا بھی لطف جاتا ہے وہ خواجہ کی صورت دیکھکر خاموش ہو رہے خواجہ نے ر بجانا شروع کی اور یہ غزل نواب سید علی خان کاشف لکھنوی کی گانا شروع کی غزل

ہم جو محفل میں اس نگار آئے	دل کے ہاتھوں سے بیقرار آئے	روز دیر و حرم میں جا جا کر	تیرے عاشق سبھی پکار آئے
پھر رہے ہیں چمن کے خشک درخت	پھر الٰہی کہیں بہار آئے	دور ساغر اگر رہے دن رات	نہ کبھی آنکھوں میں خمار آئے
دیر میں ہم صنم صنم کہکر	تجکو سو مرتبہ پکار آئے	اپنے خلق کو جا کے مسجد میں	شیخ صاحب کو بیکار آئے
سر جو میرا علم ہو نیزے پر	نخل الفت میں کیونکر بار آئے	جب نظر سے چھپے وہ مہ پارا	دل کو کسطرح پھر قرار آئے
عوض گل چڑھا گئے تیوری	جب کبھی وہ سر مزار آئے	دل بیتاب جب ہو پہلو میں	چین کیونکر تہ مزار آئے
ردیف میسوئے یار میں کاشف	ہاتھ مضمون پیچدار آئے		

راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ باغ میں مہروش ماہ وش کے بیٹھے ہوئے یہ غزل کاشف لکھنوی کی بجا بجا کر گا رہے ہیں سب اہل محفل دنگ ہیں اور تعریف کر رہے ہیں ادھر ملکہ سوسن کوہ سوسن پر اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکو یکایک خیال آیا کہ ذرا چل کر مرغ آتش خوار کے پاس وہاں کا نقشہ دیکھوں کہ اسنے کیا بندوبست کیا ہے

لیکن چونکہ مین اسکو خبر دے چکی ہون کہ طلسم کشا کے آنے سے وہ نا قابل ہو تو نہین ہی اسکا مجھکو دل بھی گھبرایا
ایک مرتبہ اسنے سحر کیا کہ تخت سحر اسکے سامنے آیا اسنے سوسنی رنگ کی پوشاک پہنی مجبوبی سحر کی
کلاہ سے پر ڈالی اب یہ تخت سحر پر سوار ہو کر طرف مریخ آتش خوار کے مقام کے چلی تخت اڑا ہے
چلی جاتی تھی کہ اسکا گذر اس سمت سے ہوا کہ جہان پر باغ تھا مہر وش و ماہ وش کا اسکے کان مین
گانے کی صدا آئی اسنے تخت کو روکا اور سنا کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی کیا خوب کوئی گا رہا ہی کیا آواز
ہی اور کیا گلا ہی کوئی بہت خوش گلو ہی چونکہ اسکو بھی گانے سے از حد شوق ہی یہ تخت کو روکے ہوے
ہوا پر سنا کی کہ یہ کدھر سے آواز آتی ہی اب اسکو بخوبی ثابت ہوا کہ یہ آواز مہر وش و ماہ وش
کے باغ سے آ رہی ہی اسنے دل مین خیال کیا کہ ذرا چلکر گانا بھی سن لو اور لڑکیون کو بھی دیکھو اور
دریافت کرو کہ یہ کئی دن سے آئین کیون نہین طبیعت کیسی ہی یہ تخت کو اڑا کر چلی یہ بھی خیال کیا کہ اس
گانے والے کو بھی دیکھ لو کہ یہ کون ہی بہت ہی عمدہ اور پکا گانا گاتا ہی یہ تخت کو اڑا کر باغ کے قریب
آئی یہان آکر اسنے دیکھا کہ اس کثرت سے روشنی ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ باغ مین آگ لگی ہوئی ہی
اسنے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون نے یہ جلسہ آراستہ کیا ہی اسی سبب سے
روشنی ہی اور یہی وجہ نہ آنے کی ہی چلو چلکر گانا سن لو یہ اسی طور سے تخت اڑاتے ہوے باغ
مین آکر پہونچی پہلے اسکا قصد ہوا تھا کہ اسی طور سے تخت پر سوار گانا سنا کرون جب دل گھبرانے
اور طبیعت سیر ہو جاوے تو جسطرف جاتی ہون اس طرف جاؤن کیا فائدہ انکی بزم مین جانے
جانے سے جو ان جہان ہین نہ معلوم کس شغل مین ہون اپنی ہمسنون کے سا تو بے تکلف بیٹھی
ہون مین جاؤن انکو میرا جانا اسوقت کا ناگوار ہو انکی خوشی بغم مبدل ہو مجھکو کیا فائدہ ہی کہ کسیکے
عیش مین خلل انداز ہون انھون نے بے تکلفانہ جلسہ آراستہ کیا ہی یہ سوچکر ایک سمت تخت کو
درختون کی آڑ مین لاکر قریب اس جلسہ کے کھڑی ہوئی اب جو نگاہ دوڑا کر دیکھا تو یہ نظر آیا
کہ مہر وش و ماہ وش خوب اپنے کو سنوارے ہوے مسند پر بیٹھی ہین گرد خواصین وغیرہ جمع ہین سامنے
جمال راہدار بیٹھا ہوا ہی اور سب سازندے موجود ہین کشتیان شراب کی سامنے چنی ہوئی ہین
ایک گورا چٹا دبلا پتلا گلبدن کا پائجامہ پہنے ہوے نینو کا انگرکھا سر پر گول ٹوپی پگڑی مرد ضعیف سامنے
بیٹھا ہوا [illegible] بجا رہا ہی اور گا رہا ہی اس خوش الحانی سے گا رہا ہی کہ [illegible] ڈھنگ مین گلے کو بالکل

حرکت تک نہین ہوتی ہی یون شعر اُسکی زبان سے ادا ہوتے ہین کہ جیسے تار سے صدا نکلتی ہی سب اہل محفل
نقش آہو کے ساکت بیٹھے ہوئے سن رہے ہین اور اُسی کی طرف دیکھ رہے ہین یہ عالم ہی کہ جیسے اُسکے
سرون پر جانور بیٹھے ہوئے ہین اُنکے اُڑ جانے کے خوف سے حرکت تک نہین کرسکتے ہین یا عالم سکتہ ہی
کہ آنکھین کھولکر رہ گئے ہین ہان اسقدر تو ضرور ہی کہ آنکھون سے آنسو تو جاری ہین مگر اورکسی
قسم کی حرکت تک نہین ہی یا یہ ہی کہ کوئی دل پر ہاتھ رکھے ہوئے ہی کوئی کلیجہ دونون ہاتھون سے
سنبھالے ہوے ہی جب وہ گویّا تان لیتا ہی سب بیقرار ہوجاتے ہین عجب رنگ ہی یہ بھی بڑے
مزے سے تخت کو روکے ہوے سنتا رہا آخر کو اسکی بھی حالت دگرگون ہونے لگی اور دل پر قابو نرہا
اُسنے دیکھا کہ بہت پرند بالاے خیمہ اُس مرد ضعیف کے سر پر سایہ فگن ہین اور بہت سے چرند درندہ
بیرون باغ بیخود و بیدم پڑے ہوے ہین یہ اُس مرد ضعیف کے گانے کا اثر ہی کہ انسان تو کیا حیوان
تک بیخود ہین اور وجد کر رہے ہین حیوان تو حیوان درخت و در و دیوار بسبب وجد کے جھوم رہے
ہین جب اسکا یہ حال ہوا کہ بیخود ہو کر جھومنے لگی اُسوقت اسکے دل نے کشش کی اور اُسنے خیال کیا
کہ اُسی مقام پر چلکر ذرا دیر ٹھہر کر گانا سنو کیونکہ اسقدر عمر آئی ایسا گانا سننے مین نہین آیا ہی یہ کون
ہی اسکو تو آجتک مین نے نہین دیکھا یہ کوئی نیا گویّا ہی اور اس دربند کا رہنے والا بھی نہین معلوم
ہوتا ہی ذرا چلکر دریافت کرنا چاہیے اگر یہ میری نوکری کرے تو اسکو نوکر رکھون اس سے خوب
دل بہلا کریگا کچھ دیر تو غم غلط ہوگا یہ دل سے باتین کرکے تخت پر سے اُتری اور طرف محفل کے چلی
راوی بیان کرتا ہی کہ گو اسکا قصد وہان جانے کا نتھا مگر خواجہ کے گانے نے اسکو بھی بیقرار کر دیا اور
کھینچ بلایا گانا کیا ہی گویا مقناطیس ہی کہ جس طور سے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہی اسی
طور سے خواجہ کا گانا جہان کسی نے سُنا بس دل بیقرار ہوگیا جہان کہین ہوا کھنچکر اُسی مقام پر
چلا آیا کہ جہان خواجہ گا رہے ہونگے آمدم بر سر قصہ ادھر سے یہ چلی ادھر خواجہ نے گانا موقوف کیا
نے کو بجانا موقوف کیا تھوڑی دیر مین سب کو ہوش آگیا اپنے آپ مین سب آئے تو تعریف
ہونے لگی روپیہ اشرفی برسنے لگا یہ بیقرار ہو کر چلی تھی جب اُسنے سُنا کہ اُسنے گانا موقوف کیا
دل سے کہا کہ واہ ری تقدیر جب ہم چلے اُسیوقت اُسنے بھی گانا موقوف کیا خیر مین جاکر اور
کہکر گواؤنگی یہ سوچتی ہوئی قریب آئی جیسے ایک خواص کی نگاہ ہوسن پر پڑی اُسنے ہاتھ جوڑکر

مہروش سے کہا کہ ملکہ عالم غضب ہوگیا ملکہ جہان آپکی والدہ سوسن جادو وہ دیکھیے تشریف
لاتی ہین مہروش وماہ وش نے کہا کہ کہان کہان کیا تجکو خبط ہوا ہے وہ اپنے باغ مین آرام فرما رہی
ہونگی وہ اسوقت کہان اُسنے کہا کہ مین سچ عرض کرتی ہون وہ کیا سامنے چلی آتی ہین اب
مہروش وماہ وش نے سر اُٹھا کر دیکھا تو واقعی سوسن چلی آتی ہے یہ دیکھنا تھا کہ دم نکل گیا صرف
اس خیال سے کہ ایک تو نیا گویا یہان موجود ہے دوسرے جمال صرف اس خیال سے کہ اگر طلب
کیا تھا تو ہمسے اجازت کیون نہ حاصل کر لی بدون اجازت کے کیون طلب کیا صرف اسی خفگی
کا خیال تھا مگر اب کیا ہوتا ہے سوسن کو دیکھتے ہی دونون کی دونون اُٹھ کھڑی ہوئین انکا اُٹھنا تھا
کہ سب خواصین مصاحبین بھی کھڑی ہوگئین خواجہ نے جو یہ رنگ دیکھا گھبرا کر کہا کہ کیون ملکہ کیون
کیا ہوا جو اسقدر آپ پریشان ہوگئین مہروش نے کہا کہ اُستاد کچھ نہین والدہ ماجدہ تشریف لاتی
ہین ہم آنکے استقبال کو جاتے ہین نہ معلوم اسوقت کس غرض سے تشریف لائی ہین کیونکہ یہ وقت
تو آنکے آرام کرنے کا ہے یہ جو انھون نے کہا خواجہ نے بھی پلٹ کر دیکھا اور جمال نے بھی جمال تو
ہزار مرتبہ دیکھ چکا ہے مگر خواجہ نے دیکھا کہ ایک ضعیف سی عورت سوسنی رنگ کی پوشاک پہنے
ہوے مگر چہرے سے خباثت ہویدا ظاہر بڑی لکاتہ شیطان کی خالہ چہرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
ساحرہ زبردست ہے بادۂ کبر ونخوت سے مست ہے آنکھون اور کانون سے شعلے نکل رہے
ہین بدون جلائے خود بخود آتش بغض ونفاق سے جل رہی ہے گو ابھی زندہ ہے مگر آتش دوزخ
نے اسکو پردۂ دنیا پر آکر گھیرا ہے دونون آنکھین دو طاس خون معلوم ہوتی ہین ایسی
بڑھیا ہے کہ منھ مین دانت ہین نہ پیٹ مین آنت مگر بظاہر سحر وساحری مین اپنے وقت کی
سامری وجمشید ہے مکر ودغا مین شیطان کی اُستانی بلکہ نانی ہے چھوٹی کا ندھے پر پڑی ہوئی
اسطرف چلی آتی ہے خواجہ اسکی صورت دیکھکر خائف ہوے یا حفیظ و یا حفیظ دل مین پڑھنے
لگے اور کہنے لگے کہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو مگر دل مین خوش بھی ہوے کہ یہ لکاتہ یہان
آگئی ہے مین اسکا کام اسی مقام پر تمام کیا چاہتا ہون جاتی کہان ہے مجکو تکلیف بھی نکرنا پڑی مگر
راوی بیان کرتا ہے کہ بسبب سحر کے ایسی وہ بدشکل تھی اور ایسی بدصورت تھی کہ دیو بھی دیکھتا
تو ڈر جاتا تھا نہ وہ سحر بنی ہوئی تھی اُسکے اشارون سے افسون گری وشعبدہ بازی پیدا تھی

خواجہ نے اسکو دیکھکر جمال راہدار سے کہا کہ کیا یہ ہی سوسن جادو دربند سوسن کی مالک
ہی اور اسی کی حفاظت میں لوح طلسم ہی جمال نے جواب دیا کہ جی ہاں یہی لڑکا مہر وخش و ماہ وخش
کی مادر نامہربان ہی خواجہ نے کہا کہ یہ تو ایسی بدصورت ہی کہ خدا اسکی صورت نہ دکھائے اور لڑکیاں
ایسی صورت میں جمال نے جواب دیا کہ ای استاد یہ ایسی بدصورت و بدشکل نہیں ہی بلکہ سحر سے اپنے کو
ایسا بنائے ہوئے ہی عورت وضعدار و خوبصورت ہی نہ ایسی ضعیف ہی جیسی کہ اس وقت ہی
یہ حالت اسنے اپنی سحر سے بنائی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ یہ نئی بات ہی ہمنے جسقدر جادوگرنیاں بدصورت
دیکھیں انکو یہی دیکھا کہ وہ اپنے کو سحر سے خوبصورت و شکیل بنائے رہتی ہیں برخلاف اسکے
کہ اسنے اپنے کو بدصورت بنایا ہی نہ معلوم اسکا کیا سبب ہی جمال نے جواب دیا کہ کوئی تو سبب ہوگا
خواجہ نے کہا خیر میرے خدا نے اسکو یہاں پہونچا دیا اب یہ موت کے پنجہ میں آگئی ہی قضا اسکو
گھیر کر لائی ہی اب یہ جاتی کہاں ہی بڑی زحمت سے بچا خداوند کریم بڑا کارساز ہی اب یہ خود اب
پہونچی ملی ہوئی اسکو پالونگا اور بیہوش کرکے اسیر کرونگا گو قبل میں میرا قصد تھا کہ
مہر وخش و ماہ وخش کو بیہوش کروں ایک کی صورت آپ بنوں اور ایک کی صورت خود بنوں
اور پھر سوسن کے پاس جاکر عیاری کروں اور اسیر کرلوں جب وہ یہاں خود آگئی ہی تو اب
کیا ضرورت ہی خدا نے اسکو یہاں پہونچا دیا قضا اسکا دامن پکڑ کر اسطرف کھینچ لائی کیا قدرت خدا
او ہجان کبریائی ہی جمال نے کہا کہ استاد ذرا آپ سنبھلکر بیٹھیے گا یہ لڑکیاں بڑی چالاک اور ہوشیار ہیں
خواجہ نے کہا کہ تم دیکھنا ہوتا کیا ہی میں پہلے ہی صورت دیکھکر پہچانا ہوں ... میرا استادوں
میں یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ اس مقام پر کوئی نہیں ہی سب سوسن کے استقبال کو گئے ہیں
نے پیچھے خواجہ کو اشارہ میں جواب دیا کہ خداوند کریم آپکی آرزو پوری کرے اور آپکے بدولت میری بھی مراد کو
بر لائے اور آپکو کامیاب کرے یہاں یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر مہر وخش و ماہ وخش دونوں ماں کے
استقبال کو مع خواصوں کے چلی تھیں تھوڑی دور راہ طے کی تھی کہ سوسن کی نگاہ اسپر پڑی اور انکی
سوسن پر ان دونوں نے سبت جھککر اور مودب ہوکر ماں کو مجرا کیا اسنے جواب دیا کہ سلامت رہو زندہ رہو
میں تمھاری شادی ہوتے دولہا آئے بچے ہوں پروان چڑھو اور چند قدم بڑھکر گلے سے لگایا پیشانیوں پر
بوسہ دیا گو انسے ناراض ہی بسبب سحر و ساحری کے نہ حاصل کرنے سے مگر پھر بھی ماں کی محبت ہی اور الفت ...

کچھ بیمار آ گیا بیتابانیوں کو چوم کر کہا کہ کیا سبب تھا جو کئی دن سے نہیں آئیں نصیب دشمنان مزاج تو اچھا تھا
مہروش وماہ وش نے جواب دیا کہ جی ہاں طبیعت تو اچھی تھی مگر کچھ نزلہ کی شکایت تھی اس سبب سے حاضر
نہو سکی کہا اب تو کوئی شکایت نہیں ہی کہا کہ جی نہیں اب تو بخوبی طبیعت اچھی ہی کہا کہ کیون یہ جلسہ آج کیسا ہی
کہا کہ ایک گویا کوہ بے ستون کیطرف سے بعد برباد ہونے کوہ بے ستون کے اور بے ستون جادو کے
مارے جانے سے تباہ و برباد ہو کر ادھر نکل آیا یہ وہ گویا ہی جو کہ بے ستون کے پاس ملازم تھا اور جمال سے ابدا کہ
جو آپکا ملازم ہی اسنے اس سے علم موسیقی کی تعلیم پائی ہی ہمنے جو سنا اور یہ سنا کہ گاتا خوب ہی پہلے اسکو کل
اس جلسہ مین بلایا کہ جو جلسہ سحر کا کنارے تالاب کے شب بعد برپا ہوتا ہی وہاں اسکا گانا سنا ہمکو پسند
آیا آج اسکو اپنے مکان پر مع جمال راہدار کے طلب کیا اسیکے گانا سننے کے لیے یہ جلسہ آراستہ کیا ہے آپکو
اس غرض سے اطلاع نہیں دی کہ اگر اچھا گاتا ہوگا تو ہم اسکو لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہونگی آپکو کیون
زحمت دین سوسن نے کہا کہ مین حیران تھی کہ جلسہ کیسا ہی اور یہ کون گا رہا ہی مین اسوقت بیٹھی تھی
کچھ ایسی پریشان ہوئی اور دل گھبرایا کہ باغ مین ٹھہرا نہ گیا مین نے قصد کیا کہ مریخ کے پاس چلون وہان کچھ جی بہلاؤن
تخت پر سوار جاتی تھی کہ گانے کی کان مین صدا آئی کچھ ایسی وہ بھلی معلوم ہوئی کہ اس صدا کیطرف چلی
یکایک وہ صدا تمھارے باغ سے آتی ہوئی معلوم ہوئی مین یہان آئی باغ کو آراستہ پایا روشنی دیکھی مین نے
خیال کیا کہ لڑکیون نے جلسہ آراستہ کیا ہی چلو ذرا یہان دم بھر ٹھہر کر جی بہلاؤن یہان جو آئی تو ایک نئے شخص کو
گاتے ہوے دیکھا اب تو اور زیادہ اشتیاق ہوا تخت پر سے اتر کر چلی کہ اسنے گانا موقوف کر دیا کیا بری تقدیر ہی
ان دونون نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیچلیں وہ گائیگا آپکے دلکو خوش کریگا اماں جان یہ بڑا صاحب کمال ہی ستار بھی
خوب بجاتا ہی اور گاتا بھی خوب ہی تو یہ دونون خوب تعریف کرینگیں آسمان پر چڑھا دیا وہ ہان ہان کرتی ہوئی
انکے ہمراہ آئی جہان جلسہ آراستہ تھا جب وہ قریب آئی جمال نے بھی اور خواجہ نے اٹھکر سلام کیا خواجہ نے دعا
دی کہ اعلی اعلی مراتب رہین ای ملکہ سوسن جادو وآفتاب سحر وساحری آپ ہی کے دم سے روشن ہی
آپ پر سامری وجمشید کی دیا رہے مین ایک مدت سے آپکی قدم بوسی کا مشتاق تھا کوہ بے ستون پر آپکی
عنایتون اور مہربانیون ومروتون کا حال سنتا تھا کہ جو آپ لوگونکے ہمراہ کرتی تھین اور دل بیقرار رہتا تھا
کہ کسی تدبیر سے آپکی خدمت مین پہونچون مگر بے ستون جادو کی خدمت سے مہلت ہی نہین ہوتی تھی
وہ کچھ ایسا کرم فرماتے تھے کہ جسکے سبب سے انکے قدم ترک کرنیکو جی نچاہتا تھا خیر وہ گھر تو برباد ہوا تقدیر نے

یہان پہونچا دیا آپکے قدم دیکھنا نصیب ہین سچ ہے جو میرے دل مین آیا کہ جمال پاس چلون یہان آیا تقدیر نے
جو رسائی کی تو شاہزادیون کی خدمت مین حاضر ہونے کا اتفاق ہوا انھون نے مجھ ایسے نالائق کی ایسی قدردانی
کی اپنی صحبت مین طلب فرمایا یہان حاضر ہوا مین خود اس امر کی خواہش رکھتا تھا کہ آپکی زیارت نصیب ہو مین ضرور
شاہزادیون سے عرض کرتا کہ آپ مجھکو ملکہ کی خدمت مین لیچلین تاکہ مین آپکی بھی قدمبوسی حاصل کرون چونکہ میرے
مقدر مین آپکی زیارت نصیب ہونی تھی آپ نے ایسی رسائی کی کہ آپ خود تشریف لائین اسوقت مین اپنی خوشی کی کیا حالت
بیان کرون واقعی جامہ میرا تنگ ہوگیا مین اپنے پیرہن مین نہین سماتا ہون کیونکہ خداوند نے میری خوشی کے
موافق اسوقت تقدیر فرمائی آپکے نور جمال سے میری آنکھونکو منور فرمایا آپکے تشریف لانے سے دوسرا رنگ شغل کا
ہوگیا اب اور ہی رونق ہوگئی یہ ابھی بچہ ہین انکو ان باتون کی کیا قدر ہے ہان آپنے بڑے بڑے گانے والونکو
سنا ہے آپ قدر فرمائیے گا مین یہی افسوس کر رہا تھا کہ افسوس اسوقت کوئی قدردان نہین ہے مین کسکو گانا
سناؤن اگر کوئی قدردان ہوتا یہ میرا گانا سنتا تو قدر فرماتا مین شاہزادیون کی خوشی کر رہا تھا انکا دل
بہلا رہا تھا ہان اب میرا بھی دل لگیگا اور جو جو کمال مجھکو آتے ہین اور جسقدر مجھکو گانا آتا ہے سب اسوقت
آپکے روبرو گاؤنگا اور آپکو سب کمال دکھاؤنگا کیونکہ آپ صاحب قدر ہین خواجہ نے کچھ ایسی تقریر کی کہ
سوسن جادو خواجہ کی دام تقریر مین اسیر ہوگئی صرف باتون ہی پر فریفتہ ہوئی گانا تو درکنار ہے خواجہ
نے اسکو دام تقریر مین اسیر کرلیا وہ یہ کہکر مسند پر بیٹھی کہ واقعی آپ خوب گاتے ہین مین دور سے سنتی
ہوئی چلی آتی ہون گو میرا قصد ادھر آنے کا نہ تھا مگر آپکی آواز اور گانے نے ایسی کشش کی کہ مین ادھر
کھنچی ادھر چلی آئی یہان آکر آپکو گاتے ہوئے پایا بڑے عرصے تک درختون کی آڑ مین کھڑی ہوئی سنا کی
جب دل بہت بیقرار ہوا یہان آئی آپنے یہ غضب کیا کہ میرے آتے ہی گانا موقوف کردیا خواجہ نے جواب دیا
کہ اے ملکہ یہ آپکی قدردانی اور پرورش ہے کہ مجھ ذرہ بیمقدار کی اسقدر تعریف فرماتی ہین اے ملکہ عالم مین گانا
کیا جانون کچھ آئین بائین شائین بک کر آپ لوگونکو خوش کرکے شکم پروری دن بدن بسر کرلیتا ہون ورنہ جو گاتا ہے
وہ مجھکو کب آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ جمال مجھسے اچھا گاتا ہے سوسن نے جواب دیا کہ اس عجز و انکسار نے تمھاری
یہ قدر بڑھائی ہے اور اس مرتبہ کو پہونچایا ہے کہ ہر ایک قدر کرتا ہے اور عزیز رکھتا ہے مین اپنے علم سے [illegible]
کہتی ہون اور جسقدر مین نے سنا ہے اسکے موافق کہ واقعی اسوقت تمھارا مثل و نظیر نہین [illegible] ہے
واقعی مین نے بڑے بڑے جلسے دیکھے اور بڑے بڑے گانے والونکا گانا سنا مگر کسیکو ایسا نہین پایا جیسا

گویا یا گانے کی صفت یہ ہے کہ دل بیقرار ہو جائے جو جہان پر ہو اُسی مقام پر بیخود ہو کر رہ جائے اگر کوئی بھی ہو
تو یہی جی چاہے کہ پر پیدا ہون اور مین اُس مقام پر پہونچ جاؤن جہان یہ گانا ہوتا ہے اور جب گانیوالا
تان لے دل بیقرار ہو جائے یہ آخر مین نے آپ ہی کے گانے مین دیکھا کہ مین جاتی کہان تھی ادھر چلی کہان
آئی دل بیقرار ہو گیا لاکھ مین نے چاہا کہ اپنے کام کو جاؤن دل نے گوارا نہ کیا آخر بدون ادھر آئے قرار
نہ آیا خواجہ نے کہا کہ آپکی عنایت ہے اور آپکی صرف قدردانی ہے خیر جو مجھکو آتا ہے وہ آپکو سناتا ہون سوسن
نے کہا کہ پہلے یہ تو فرمائیے کہ آپکا آنا کیونکر ہوا تب خواجہ نے تمام حال جو کہ مہروش و ماہ وش کے روبرو
پہنچنے کا اور کوہ بے ستون کے برباد ہونے کا اور بادشاہ سابق کے رہا ہونے کا اور بے ستون جادو
کے مارے جانیکا اور اپنے تباہ ہو کر نکلنے کا اور ادھر اس قصد سے آنیکا کہ جمال کو اپنا خلیفہ کرون سب
بیان کیا اور کہا کہ اس غرض سے ادھر آنا ہوا ناظرین کی خدمت مین عرض ہے کہ بسبب مکرر ہونے کے
اور طول کے اس مقام پر اس تقریر کو نہین تحریر کیا سوسن نے یہ سنکے دریافت کیا کہ اب طلسم کشا
کا کیا قصد ہے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ اب یہ فکر ہو رہی ہے کہ کسی تدبیر سے مریخ آتش خوار کو قتل کیا چاہیے
تاکہ راہ دربند کی کھلے اور دربند مین جا کر لوح کی فکر کیجائے کیونکہ بادشاہ طلسم سیماب بلند آواز نے
شریک ہو کر طلسم کشا کو سب حال سے آگاہ کر دیا دوسرے حکیم استقلینوس سے جب مین چلا تھا تو
مین نے یہ سنا تھا کہ عمرو عیار ادھر کا قصد رکھتا ہے پہلے وہ آئیگا برائے دریافت حالات پھر اُسکے
بعد طلسم کشا آئیگا جب وہ یہان کے حالات دریافت کر کے جا چکیگا خداوند خیر کرین سوسن
نے جواب دیا کہ وہ لوگ اسی حسرت مین رہینگے میری زندگی تک تو اس دربند پر قبضہ پا نہین سکتے ہین
نہ مریخ کو قتل کر سکتے ہین نہ لوح ملسکتی ہے وہ ساربان زادہ کیا لیاقت رکھتا ہے جو ادھر آئیگا اگر آئیگا
تو اسیر ہو جائیگا اُسکا کیا منحصر ہے وہ جو بڑے حکیم ہین اور وہ جو بڑے بادشاہ طلسم ہین جو کہ مدتون
حکومت طلسم کر چکے ہین وہ تو آ کر دیکھ لین کہ یہان سے کیونکر زندہ جاتے ہین ان لوگون پر کیا موقوف ہے
خود طلسم کشا آ کر دیکھ لے کہ وہ یہان سے زندہ بھی جاتا ہے گو مالک اسم اعظم یعنی باطل السحر ہے مگر پھر بھی
زندہ نہ جا سکیگا اسیر ہو جائیگا ورنہ قتل کیا جائیگا کیونکہ یہ طلسم مثل اور طلسمون کے نہین ہے کہ باسانی
فتح ہو جائے اور لوح ملجائے جب تک لوح نہ ملیگی طلسم کا فتح ہونا دشوار اور پھر جب یہ دربند
نہ فتح ہوگا نہ ملیگی اس دربند کا فتح ہونا دشوار ہے کیونکہ یہ دربند بھی اور دربندون کے مانند نہین ہے کہ فتح ہو جائے

یہ کوہ بے ستون نہیں ہے کہ خرچ کرلیا میں بے ستون جادو نہیں ہوں کہ قتل کر ڈالا ایسا قتل کرنا بھی بہت دشوار ہے خبر اگر عمرو عیار آتا ہے تو آنے یہان ذرا مزہ بھی پاے خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ وہ بہت بڑا مکار اور جعلساز و عیار ہے سوسن نے کہا کہ مین اُسکے حال سے بخوبی آگاہ ہون وہ میرا کیا بنا سکیگا یہان آکر سوائے ذلیل ہونے اور اسیر ہونے کے دوسری بات اُسکو نہ حاصل ہوگی خواجہ نے کہا خیر ہمکو اس سے کیا غرض خداوند ایسا ہی کرین اُسنے میرا بہت دل دکھایا ہے اور بہت بڑا صدمہ دیا ہے اس حالت کو پہونچا ملکہ نے کہا کہ یہان آکر اس سے بدتر اُسکی حالت ہوگی تم دیکھ لینا اگر یہان ہوگے آپنے جواب دیا کہ خداوند اُسکی صورت نہ دکھائین خداوند ایسا کرین کہ وہ منحوس قدم یہان نہ آئین ملکہ نے کہا کہ آئینگے تو کیا ہوگا ماہ دولت کو نہ عمرو سے خوف ہے نہ حمزہ سے نہ اور کسی سے اب تم کچھ گاؤ تاکہ دل خوش ہو اس بیکار کی تقریر سے کیا فائدہ خواجہ نے اُسکی تقریر سنکے دل مین کہا کہ بڑی متکبر ہے دیکھو اسکا کیونکر غرور نکالتا ہون جاتی کہان ہے جیسا یہ مجکو برا کہتی ہے ویسی ہی یہ سزا پائیگی میرے ہاتھ سے ماری جائیگی یہ کہکر آپنے کہا کہ ملکہ سنو مین گاتا ہون بس آپنے لے اٹھائی اور گانا شروع کیا خوب خوب گائے سوسن جادو کو مست کردیا اور سب محفل کو خلاصہ یہ کہ خواجہ ایسا گائے کہ سوسن وجد کرنے لگی اور سوائے آہ کے اُسکی زبان سے دوسرا لفظ نہ نکلتی تھی گاتے گاتے ایک مرتبہ آپ اُٹھ کھڑے ہوے اور گھنگرو پاؤن سے باندھے گانے بھی جاتے ہین تالی بھی بجاتے جاتے ہین اور گت بھی ناچتے جاتے ہین یہ غزل کاشف لکھنوی کی ورد زبان ہے

غزل

مقام اُسنے کیا ہے لامکان پر
نہین ٹوٹا ہے شیشہ ہے کا ساقی
مزہ ہے آجتک اُسکا زبان پہ
نہین بیٹھا ہے تو زاہد اگر سے
کیا قبضہ بتون نے اُس مکان پر
ملایا خاک مین جس طرح مجکو
کمر باندھے تو قاتل امتحان پر
ہے کاشف زار ایسا کیا اٹھے گا

نئی بیداد ہے مجنونا توان پر
گرا ہے آسمان مجنونا توان پر
نہ مسجد مین ہے نہ بتکدہ مین
نگاہی لے ذرا اپنی زبان پر
خدا کی شان ہے وہ بت خدا ہو
غضب ٹوٹے خدا کا آسمان پر
تڑپنے سے مرے دل کے شب ہجر
مرے گا رشک کی صورت جہان پر

ہماری آہ کب ہے آسمان پر
کمر باندھی ہے اُسنے امتحان پر
لب شیرین کا بوسہ اک لیا تھا
بتا دل اب اُسے ڈھونڈھون کہان پر
ہمارا دل جو تھا اللہ کا گھر
جو نام اللہ کا آئے زبان پر
ابھی ہم تیغ پر رکھدین سر گلے کو
گرے بجلی الٰہی آسمان پر
یہ غزل گاتے جاتے تھے اور گت ناچتے

جاتے تھے کبھی ایک گھنگرو بولا کبھی دو کبھی سب کبھی آدھے کبھی کوئی نہ بولا کبھی آپنے گت تلپتے ناچتے ٹھوکر لی کہ
یہ معلوم ہوا کہ اب گرے اُسی حالت میں سنبھل گئے گرتے گرتے اب جو اٹھے تو ہاتھ میں ساغر بہشتیہ
شراب کا تھا بس اُسی گت ناچنے اور گانے میں ساغر کو لبریز کیا اُسکو سر پر رکھا اور گت شروع کی
نئے طریقہ سے گائے اور ناچے ذرا بھی جام کو حرکت تک نہ ہوئی گو سینکڑوں ٹھوکریں لیں کبھی بیٹھ گئے
کبھی آنکھ کھڑے ہوئے کبھی توڑا لیا کبھی بیٹھکر بتایا ہاتھوں سے کبھی آنکھ کا اشارہ کیا یہ کمال دیکھکر اہل محفل
کا یہ حال ہے سوائے واہ واہ کے دوسری صدا نہیں ہے ہر طرف صدائے احسنت و مرحبا بلند ہے
سب وجد میں ہیں جہاں پر سوسن بیٹھی ہوئی تھی ٹھوکریں لیتے ہوئے توڑے لیتے ہوئے اُسکے
قریب آئے جام شراب لبریز کیا ہوا سر پر تھا اُسی حالت میں سر جھکا کر کہا کہ ایسے قدردانوں کو شراب سر
سے پلاتے ہیں یہ کہکر جام پیش کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ خود بھی کہہ چکے تھے کہ میں ساقی گری خوب کرتا ہوں
اور مہرو وش و ماہ وش نے بھی سوسن سے کہا تھا کہ انھوں نے اپنی ساقی گری کی بہت تعریف کی ہے اور کہا
ہے کہ میں ناچتا بھی خوب ہوں جو گھنگرو آپکی اجازت ہو وے بولیں اگر حکم ہو ایک بھی نہ بولے اُسی حالت
گت ناچنے میں میں سب سے شراب پلاتا ہوں اسی غرض سے میں نے میکدہ اُنکے سپرد کر دیا ہے چلکر ملاحظہ
فرمائیے گا کہ کس سلیقہ سے شراب کشتیوں میں لگا کر لائے ہیں کہ آجتک کوئی اس طور سے نہیں لایا ہے نہ
لائیگا سوسن نے آکر دیکھا بھی تھا کہ واقعی نئے طریقہ سے کشتیاں آراستہ کی ہیں بہت خوش ہوئی تھی
دل میں اُسنے کہا تھا کہ یہ آدمی لائق نوکر رکھنے کے ہے آپنے بھی یہی کہا تھا کہ جو گھنگرو آپکی اجازت ہووے
بولیں چنانچہ اُسی طریقے سے آپ ناچے اور گائے اور جام شراب سامنے لیکر آئے جب انھوں نے
سر جھکا کر اُسکو جام دیا اُسنے وہ جام شراب لیکر ہاتھ پر رکھا اور کچھ پس پشت پلٹ کر دیکھا اُسکے بعد
اُسنے قصد کیا کہ جام کو لبوں سے لگا کر بے اندیشہ انجام پی جاؤں آپ اُسکے پشت کی طرف دیکھنے سے
ہوشیار ہو گئے تھے یہ خیال کیا تھا کہ خواجہ اسکا پشت کی طرف دیکھنا خالی از علت نہیں ہے ہوشیار
ہو جانا چاہیے ایسا نہو کہ دھوکا کھاؤ کیونکہ یہ کہہ چکی ہے کہ میں ہوشیار رہوں اُسنے کوئی تدبیر اپنے
بچاؤ کی کی ہو تو تم اسیر ہو جاؤ بس انکا ہاتھ گلیم پر تھا اور جال پر اور اُسکی طرف دیکھ رہے تھے
مگر تیوڑ دور کھڑے کہہ رہے تھے کہ ملکہ شراب نوش فرمائیے تاکہ سرور ہو میرے گانے کا لطف حاصل
ہو اور ادھر اُسنے پینے کے قصد سے جام طرف لبوں کے بڑھایا کہ یکایک جام کے اندر شراب نے

جوش مارا اب اسنے شراب کی طرف بنگاہ تند دیکھا اور کہا کہ او شراب بتا کہ تجھ مین کیا ہی جو تو جوش مارتی
ہی جام مین سے آواز آئی کہ ای ملکہ خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار ہو یہ کوئی نہین ہی بلکہ خواجہ عمرو عیار
حمزہ خود ہی تمھارے اسیر کرنے کو بحکم حمزہ یہان آیا ہی اس جام مین بیہوشی ملی ہی ادھر تمنے پی اور ادھر بیہوش
ہو کر گرین مین خالص شراب نہین ہون بلکہ مجھ مین حد اعتدال سے زیادہ بیہوشی ہی اور جس قدر یہان شراب
ہی سب بیہوشی آمیز ہی تمھاری لڑکیون کو اسنے دھوکا دیا ہی صرف تمھاری و مریخ کی تلاش مین آیا ہی
اسنے کل ہی تالاب والے جلسہ مین چاہا تھا کہ اپنا رنگ جماؤن ساقی گری کرکے مریخ کو شراب بیہوشی آمیز
پلا کر بیہوش کرون مگر اس سبب سے مجبور ہو گیا کہ وہان اسکا چرچا ہی نہین ہوا بلکہ اسنے خود
خواہش کی تو مہروش نے کہا کہ یہان شراب خواری کی اجازت نہین ہی یہ خاموش ہو رہا یہان بھی
آکر اسنے یہ ڈھنگ ڈالا تھا کہ مریخ کو طلب فرمائیے مہروش نے انکار کیا مگر اسنے اسیر بھی اپنا کام کیا
گویا اسکو خبر تھی کہ تم آؤگی جو اسنے پہلے سے بیہوشی ملا رکھی تھی بہت جلد اسیر فرمائیے یہ عمرو ہی یہ عمرو
ہی یہ عمرو ہی یہ صدا دیکر شراب شعلہ جوالہ بنکر جام سے اڑ گئی اور ملکہ ہو کر آتش شعلہ سے بھی یہی
صدا آئی اس واقعہ کا ہونا تھا اور شراب کا شعلہ بنکر اڑنا تھا کہ سوسن نے یہ کہکر قصد کیا کہ [illegible]
کہون کہ او ساربان زادے مین نے تجھکو پہچانا تو جاتا کہان ہی بڑا غضب کیا تھا تجھکو مار لیا تھا اگر
مین اپنا بند و بست نکرتی تو تو اپنا کام کر چکا تھا مین نے جب سے یہ سنا ہی کہ [illegible] کم بخت آگیا ہی اسکے
ساتھ اسکا عیار بھی ہی اسوقت سے مین نے اپنا بند و بست کر لیا ہی ورنہ [illegible] نہ تھی بھلا [illegible] کیا پا سکتا
تھا اور بچ سکتا ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی مین نے پہچان لیا تجھکو تیرے حال سے شراب نے
آگاہ کیا مین حیران تھی کہ یہ کونسا قیصر زمان نوشخان کہان سے آیا ہی [illegible] بدن
تو مین نے از بسکہ ہیبت سے کو بے اسکی سرکار مین دیکھے مگر اسکو نہین دیکھا پھر یہ خیال کیا تھا کہ شاید
اب نوکر رکھا ہو مگر دل نہ گواہی دیتا تھا آخر کو حال کھلا [illegible] جاتا ہی [illegible]
اسے منع کیا تھا کہ اب کوئی نہ آنے پائے جب تک ہمسے اجازت نہ لیجائے [illegible]
قاتل کو اپنا مہمان کیا اور جسکو یہان لیکر آیا اسکو خوش خوش بٹھایا [illegible]
بنا کر لایا تھا واہ کیا خوب یہ ہماری لڑکیان ہین کہ ہمسے اطلاع بھی نہ کی ایک غیر شخص کو اپنے [illegible]
میری شامت اعمال کہ مین کیون ادھر آئی تو بچ گئی نہ معلوم یہ رہ گیا آفت برپا [illegible]

جبکو یہان ہونچایا نہ میرا دل گھبراتا نہ مین ادھر کو آتی میری تقدیر مین تو اسکو اسیر کرنا تھا اور سب ساحرون
مین نام پیدا کرنا تھا یہ کہکر اُسنے بنگاہ غور خواجہ کی طرف دیکھا اودھر خواجہ نے جیسے ہی شراب کے جوش کو
دیکھا اور یہ سنا کہ سوسن نے دریافت کیا کہ ای شراب بتا کہ تجھ مین کیا ملا ہی جو تو جوش مارتی ہی اور
جام کے اندر سے صدا آئی کہ ملکہ ہوشیار ہوجاؤ اور خبردار ہوجاؤ یہ خواجہ عمرو ہی عیار حمزہ بس سوسن
جب تک خبردار ہوسے ہوے آپنے جلدی سے جال مارا جو کچھ مال و اسباب روپیہ اشرفی زر و جواہر تھا
سب جال سے اٹھالیا بلکہ وہ کشتیان اور جو سامان نقرئی و طلائی سامنے رکھا ہوا تھا سب
جال مارکر نذر زنبیل کیا اور خود گلیم اوڑھکر غائب ہوگئے اُس مقام سے ہٹکر دوسرے مقام پر گلیم
اوڑھکر کھڑے ہوگئے مگر جمال سے اُسی حالت گلیم اوڑھنے مین کہا کہ ای جمال اپنے کو بچا میرا راز
افشا ہوگیا سوسن تجکو مار ڈالے گی مین تو اپنے کو بچاتا ہون تو بھی بچ بچو جمال سے کہا یا تو جمال خواجہ
کی طرف دیکھ رہا تھا یا یہ جو خواجہ کی صدا سُنی اور خواجہ کو اپنے مقام پر نہ پایا جب تک سوسن
ہوشیار ہوکر سحر کرے جمال بھی وہان سے چلدیا اور جلدی سے چبوترے پر سے کود کر درختون کی
آڑ مین ہوگیا ادھر سب خواصین دو دونون شاہزادیان دیکھ رہی تھین کہ یہ کیا واقعہ ہوا اور کیا
امر ہی شراب سے کیسی صدا آرہی ہی یا تو گانا سن رہی تھین اور ناچ دیکھ رہی تھین یا اس واقعہ
کو دیکھکر حیران ہوگئین جب شراب شعلہ بنکر اڑی اور یہ صدا دی کا ادھر سوسن سنے یہ تقریر کی
اتنو سبکے حواس جاتے رہے اور سب بدحواس ہوگئین کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ عمرو یہان کہان سے
آگیا یہ کیا خبر شراب نے دی ادھر سوسن نے گیر کہکر خواصون سے کہا کہ وہ سامنے عمرو کھڑا ہوا
ہی مین نے سحر سے اسکو مجبور کردیا ہی تم جاکر پکڑ لو اب بھاگ نہین سکتا ہی انھون نے سوسن کے
کہنے سے ادھر کو دیکھا دیکھا کہ تو نہ عمرو ہی نہ کوئی ہی بلکہ جمال و قیصر تان توڑ خان بھی غائب ہین اور
سب مال و اسباب بھی مع اوگالدان اور خاصدان و چنگیر و کشتیون کے غائب ہی انھون نے
یہ دیکھکر عرض کیا کہ ملکہ عالم عمرو کہان ہی جسکو آپنے سحر سے اسیر کیا ہی ہمکو تو نہین دکھائی دیتا
ہی آپ ہمکو پتہ بتائیے تو ہم جاکر پکڑ لائین سوسن نے برہم ہوکر کہا کہ وہ میہان قیصر تان توڑ خان
جسکو جمال راہدار اپنا استاد بناکر لایا تھا وہ گویا نہین ہی بلکہ عمرو ہی پکڑ لو انھون نے عرض کیا کہ
ملکہ نہ تو ہمکو تان توڑ خان دکھائی دیتے ہین نہ عمرو نہ جمال راہدار نہ وہ مال و اسباب ہی ہم سب نے

تان توڑ خان کو دیا تھا بلکہ جو چیزین جو کہ سامنے مسند کے رکھی ہوئی تھین اور کشتیان شراب کی
وہ سب غائب ہین یہ آپ فرماتی کیا ہین ہم حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہین ہمکو تو کچھ نظر نہین آتا ہے
یہ جو انھون نے کہا اب سوسن نے بھی اُس طرف دیکھا واقعی کسی کو نہین پایا سب غائب
سے کہا کہ تلاش کرو وہ ابھی اسی باغ مین موجود ہوگا کسی درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہو گیا ہوگا
انھون نے کہا کہ ملکہ کسکو تلاش کرین اُسنے کہا کہ ارے کم بختون اُسی گویے کو جسنے باپ وا سینے یار کو
اور جمال را بدار کو اوقچا ون وہ گیا نہ تھا تمھاری مان کا خصم عمرو عیار تھا کہ گویے کی صورت بنکر
آیا تھا اسی باغ مین ہوگا کہین گیا نہوگا بے یار کو مال زادیون تلاش کرو جب اسطور سے گالیان دیکر کہا تو خواصین
اُٹھین ادھر اُدھر تلاش کرنے لگین درختون مین ایک ہلڑ مچ گیا کہ عمرو عیار گویے کی صورت بنکر آیا تھا ملکہ
نے پہچان لیا اسی باغ مین ہے باہر نہ جانے پائے دربان باغ پر جو لوگ برائے پاسبانی مقرر تھے اُنکو بھی اس امر سے آگاہ
کر دیا اور کہدیا کہ خواہ عورت ہو خواہ مرد ہو جو کوئی باغ سے باہر جانے کا قصد کرے اُسکو اسیر کر لینا جانے
نہ دینا بدون اجازت کے یہان بھی سب مستعد بیٹھے ہین خواصین باغ مین درختون مین دوڑ دوڑ کر تلاش
کرنے لگین ایک تلاطم مچا ہوا ہے کوئی نہر مین کودی ہے پانی مین تلاش کر رہی ہے کوئی درختون مین کوئی البیلی
بیلے کے تختہ مین کوئی شمشاد کی روش مین کوئی داغ بر دل لالہ کے درختون مین کوئی پریشان خاطر سنبل سے
اشجارون مین کوئی حیران وار نرگس کے تختہ مین تلاش کر رہی ہے کوئی اُس انبار مین دیکھ رہی ہے کہ جو ہوا
سے برگہائے درخت گرے ہین اور ایک مقام پر اُنکا انبار کر دیا گیا ہے وہ خشک ہو گئے ہین اسی طور سے
تمام خواصین ڈھونڈھ رہی ہین اب یہان پر ملکہ سوسن اور دونون اسکی لڑکیان ہین یعنی مہ وش و
ماہ وش سوسن اُنسے کہہ رہی ہے کہ کیون اسی لیے تمنے یہ جلسہ آراستہ کیا تھا کہ ہمارے قاتل کو اس جلسہ
مین بلایا تھا زمانے کا رنگ بدل گیا ہے کیا خراب زمانہ ہے دنیا کا خون سفید ہو گیا ہے کہ بیٹیان مان کی دشمن
ہون مان کے قاتل کو اپنے پاس جگہ دین غضب کیا کہ آجکل کی اولاد ہوتی ہی ایسی ہے [illegible]
زمانے کا قصور ہے یہ بتاؤ کہ مین جو ماری جاتی تو تمکو کیا ملتا یا تو یہ چاہتا ہے کہ تمکو یہ لوگ [illegible]
اپنے معرفت مین لاتے ہان پہلو گرم کرنیوالے ملتے شب بھر مزے ہوتے ایسی مستی کو آگ لگے وہ دونون
سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہین مثل چورون کے دم نکلے ہوئے ہین کہ یہ کیا ہوا رنگ چہرون کے اُڑے ہوئے
ہین زعفرانی ہو رہے ہین حواس درست نہین ہین یہ دل سے کہہ رہی ہین کہ یہ کیا ہوا ہمکو اس حال سے

تھی ورنہ کبھی نہ بلاتے بلکہ خبر کر دیتے یہ تو ورق ہی پلٹ گیا اب کیا جوابدین جو تو تمہارے گھر سے نکلا
واقعی زمانہ ہمکو کیا کہے گا کہ بیٹیوں نے ماں کے قاتل کو اپنے پاس جگہ دی یہ تو خاموش بیٹھی ہوئی دل سے
یہ باتین کر رہی ہین وہ بین کہہ رہی ہے کہ اگر ایسا ہی تھا کہ یہ کوئی آیا تھا تو پہلے ہمکو خبر کی ہوتی ہم سے دریافت
کیا ہوتا اجازت لی ہوتی اگر ہم اجازت دیتے تو پھر طلب کیا ہوتا یہ کیسی خود مختاری کہ بدون ہماری اطلاع
اور خبر کے بلا لیا اور ہمکو آگاہ تک نہ کیا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ضرور تمکو بھی معلوم تھا تمہاری
بھی سازش تھی جب اس طور سے سوسن نے لعنت و ملامت کی اسوقت ان دونوں نے ہاتھ جوڑ کر
اور قدموں پر گر کے رو رو کر یون جواب دیا کہ والدہ ماجدہ آپکے سر کی قسم اگر ہم اس حال سے آگاہ ہوں
کل جو ہم جلسہ مین کنارے تالاب کے گئے حسب دستور قدیم جمال بھی آیا مگر بوہم کرکے بیٹھے اس سے
دیر کا سبب دریافت کیا اسنے کہا کہ میرے استاد قیصرتان نور خان آئے ہوئے ہین انکی خاطر مدارات
مین عرصہ ہوا اسنے بہت تعریف کی ہمکو اشتیاق ہوا ہمنے طلب کیا وہ وہان آئے خوب گاسے
ہمکو گانا پسند آیا یہانکا وعدہ لیا آج ہمنے یہان طلب کیا ہم اس امر سے بالکل آگاہ نہ تھے کہ وہ
عمرو عیار ہے نہ ہمکو اسکا گمان نہ یہ معلوم تھا کہ موا وہ نوکری کا اپنی صورت بدل سکتا ہے بڑا مکار
و دغا باز ہے نہ ہمکو جمال سے ایسی امید تھی کہ ہمارا نمک کھائیگا اور ہمارے ساتھ دشمنی کریگا اگر ہم اس
حال سے آگاہ ہوتے تو ضرور آپکو خبر کرتے ہم بالکل ناواقف تھے اسقدر تو حضور ضرور ہے کہ آپسے
اجازت نہ لی اسکی جو چاہے سزا مرحمت فرمایئے ہم اسقدر امر کے گنہگار ضرور ہین ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے
ہین جو ہم ابتدا اس امر سے آگاہ ہوں سوسن نے گلے لگا کر کہا کہ یہ امر تو ضرور درست ہے اور تم
سچ کہتی ہو مگر تمکو زیبا تھا کہ تم ہم سے اجازت لیتین ہم اگر مناسب جانتی اور خوب دریافت
کر لیتی تو اجازت دیتی اسوقت کچھ مضائقہ نہ تھا اب جو ہوا سو ہوا آئندہ اسکا خیال رہے کہ اب
ایسا قصور نہو ان دونوں نے کہا کہ اگر ایک مرتبہ ایسا قصور ہو تو آپ ہمکو جو چاہیئے گا سزا
دیجیے گا ای اما جان یہ بتایئے کہ اب کیا ہوگا وہ موا تو بھاگ گیا سوسن نے کہا کہ بیٹیان
نہو وہ جائیگا کہان اسی باغ مین ہے تمہاری خواصین تلاش کر کے پکڑے لاتی ہین مین خود بھی
برائے تلاش چلتی ہوں تم گھبراؤ نہیں اب جو ہونا تھا وہ ہوا اسمین تمہارا کیا قصور ہے بڑی خیر
ہوئی کہ مین اپنا بندوبست کر چکی تھی اگر بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو بڑی خرابی ہوتی اسوقت

اور قتل ہوتی یہ کہکر سوسن نے کچھ پڑھا اور پڑھکر اپنے ہاتھ کو دیکھا تحریر پایا کہ عمرو اسی باغ میں موجود ہے
ابھی گیا نہین ہے اُسنے کہا کہ سنا مہر وش رماہ وش وہ ساربان زادہ ابھی گیا نہین ہے اسی باغ مین
ہے چلو ہم تم ابھی تلاش کرین یہ کہکر اُٹھی کہ سامنے سے ایک خواص یہ کہتی ہوئی آئی کہ ملکہ آپ کیون تکلیف کرتی
مین جاتی ہون تلاش کرتی ہون سوسن نے کہا کہ تو بھی تلاش کر اور مین بھی تلاش کرتی ہون مین اکیلی
یہان بیٹھکر کیا کرونگی وہ خواص یہ سُنکے ایک طرف کو چلی گئی اور ڈھونڈھنے لگی سوسن بھی چمن مین
جاکر تلاش کرنے لگی روشنی اسقدر ہے کہ جو ذرے زمین پر پڑے ہین وہ بھی دکھائی دیتے ہین نہ یہ کہ
انسان نہ دکھائی دے مگر جب وہ اپنی حالت پر موجود بھی ہو یہ سب تو تلاش کر رہے ہین پہلے جمال کا
حال ملاحظہ ہو جبکہ اسنے دیکھا کہ خواصین برائے تلاش بحکم سوسن چلین اب اسنے خیال کیا کہ تم پکڑے
جاؤگے اور صرف اسیر ہوے سوسن نے قتل کیا اس سے اپنی جان بچاؤ اور جاکر خواجہ کے حال سے
صاحبقران کو آگاہ کرو کہ خواجہ کو سوسن نے اسیر کر لیا ہے پھر خیال آیا کہ جاؤگے کدھر سے پھاٹک پر
بھی تو حکم جا چکا ہے کہ باہر کوئی نجانے پائے بڑی خرابی ہوئی مفت مین پھنسے اور قتل ہوئے یہ بہت
پریشان ہوا درختون کی آڑ آڑ وہ بہشت بارہ دری پر آیا تو اسنے دیکھا کہ برسات کے پانی بہنے کا
نابدان قد آدم بنا ہوا ہے اسنے خیال کیا کہ اچھی راہ سے نکل چلو بس یہ تو جان بچاکر یہ خیال کرکے
کہ صاحبقران کو خواجہ عمرو کے حال سے آگاہ کرو اور یہ سمجھکر کہ عمرو اسیر ہوگیا ہوگا سوسن
نے سحر کرکے پکڑ لیا ہوگا اسیوقت اسی عالم تعجب مین طرف لشکر صاحبقران کے طرف کوہ بے ستون
کے راہی ہوا مگر یہ بھی دیکھا کیونکہ یہ خواجہ سے دریافت کرچکا تھا کہ لشکر اسلام کہان ہے خواجہ کہہ چکے
تھے کہ حمزہ و صاحبقران مع لشکر کسی مقام پر فروکش ہین کہ جہان پر کوہ بے ستون تھا اور پیدا کر
فرما رہے ہونگے یہ اسکو پتہ تو معلوم تھا ہی تو اس سمت کو چلا اسکو لیے راہ مین دیکھا جاتا ہے اب یہ حال
یہان کا ہمدرد ہوتا ہے کہ تمام خواصین و سوسن خود تلاش کر رہی ہے لیکن کہین نہ خواجہ کا نشان ملتا ہے
نہ جمال کا یہ پریشان ہو ہو کر سحر سے دریافت کرتی ہے سحر اسکو وہین خبر دیتا ہے کہ اسی باغ مین ہے مگر
یہ بھی ایسی بدحواس ہے یہ نہین دریافت کرتی ہے کہ کہان ہے اور کس صورت مین ہے پتہ نہین
ملتا ہے یہ جب سحر سے معلوم ہوتا ہے خود بھی دوڑتی ہے اور ادھر ادھر خواصون کو بھی دوڑاتی ہے
خفا بھی ہوتی ہے گالیان بھی دیتی ہے خلاصہ یہ کہ اسوقت سے صبح تک تمام باغ کو چھان مارا کوئی

گوشہ اور کوئی مقام باقی نرکھا جو نہ تلاش کیا ہو حد کردی کہ درختوں کے پتوں تک میں دالانوں
کی کرسیوں اور چشموں میں تلاش کیا مگر نہ پتہ چلا نہ ملا کوئی یعنی نہ خواجہ ہاتھ آئے نہ جمال آخر کو یہ
تو عاجز ہو کر یہ کہکر چلی آئی کہ جلد تلاش کرکے لاؤ میں تو تھک گئی اور ہوا عمرو نہ ملا اگر تلاش کرکے
نہ لاؤگی تو ایک ایک کو سزا دونگی پھر پہرے والوں سے دریافت کیا کہ کوئی اندر سے باہر تو
نہیں گیا انھوں نے جواب دیا کہ جب سے ہمنے پہر رات گئے سے پھاٹک بند کیا ہی نہ کوئی اندر سے باہر
گیا نہ باہر سے اندر سوا بوے گل اور ہوا کے خصوصًا جس وقت سے یہ حکم ملا کہ کوئی اندر سے
نہ باہر جائے نہ باہر سے اندر آئے اسوقت سے تو ہوا کو بھی ہمنے باہر نہیں جانے دیا ہی جب یہ ان
لوگوں نے جواب دیا کہ کوئی باہر نہیں گیا ہی سوسن نے یہ کہا کہ آخر یہ دونوں کیا ہو گئے کیا بوے گل
ہو کر وحش ہوا پر سوار ہو کر چلے گئے یا ہوا بنکر نکل گئے یا مگس یا پشہ بنکر کسی مقام پر رہ گئے یا اور کوئی
جانور بنگئے بہت تلاش کرو یہ کہتی ہوئی اپنے مقام پر آئی مسند پر بیٹھی دونوں لڑکیاں بھی آکر اسکے
برابر بیٹھیں یہ بہت حیران ہی کہ یہ دونوں کدھر چلے گئے کیا ہوے اسنے پھر سحر سے دریافت کیا پھر
سحر نے یہی خبر دی کہ وہ اسی باغ میں ہیں کہیں گیا نہیں ہی اب اسکو شک گذرا کہ ان خواصوں
میں تو کوئی نہیں ملا ہوا ہی ایک ایک کو بلا کر آئینہ سحر کیا کہ اگر رنگ روغن بیار ہوگا تو اڑ جائیگا
اب جو دریافت کیا تو سب کو اصلی صورت پر پایا یہ شک بھی دفع ہوا مگر یہ بہت حیران ہی پھر اٹھی ادھر
ادھر تلاش کرنے لگی اب اچھی طرح سے دن نکل آیا ہی یہ تو تلاش کر رہی ہی اور خواصیں بھی خواجہ کا
حال سماعت فرمائیے کہ آپ گلیم اوڑھے ہوے سب مال و اسباب نذر زنبیل کر رہے ہیں پہلے تمام
کوٹھریوں کا مال و اسباب نذر زنبیل فرمایا ایک حبہ تک باقی نرکھا بلکہ کچھ خاک تک اٹھا کر نذر زنبیل
کر لی خوب مہروش و ماہ وش کو لوٹا وہ چیزیں جو کہ بظاہر سامنے موجود تھیں انکو نہ اٹھایا اس
خیال سے کہ انکے اٹھانے میں غل پڑ جائیگا اسکے بعد جا کر تمام خواصوں کے مال کو غارت کیا
مصاحبوں کے مال کا سترا بترا کیا خلاصہ یہ کہ آپ رات بھر لوٹا کیے جب خوب لوٹ چکے اب خیال میں
آیا کہ کوئی تدبیر اور کرنا چاہیے کہ جس سے یہ حرامزادی قبضے میں آئے اب یہاں جو آئے تو دیکھا جسی
طور سے تلاش ہو رہی ہی آپ بھی ایک گوشہ میں کھڑے ہو تماشہ دیکھنے لگے کہ اتنے عرصے میں سوسن
خواصوں کو یہ حکم دیکر جب خود تلاش کرتے کرتے تھک گئی مسند پر آکر بیٹھی کہ جسطور سے ہو ڈھونڈھ کر لاؤ

ابھی باغ سے کہین گیا نہین میرا سحر مجھسے کہ رہا ہی اسکی یہ حالت ہی کہ سانس پھولی ہوئی ہی حواس درست
نہین ہین از سرتا پا غرق عرق ہی مسند پر بیٹھی ہوئی پنکھا اپنے ہاتھ سے ہلا رہی ہی انھون نے جو
سوسن کو اس حالت سے آتے ہوئے دیکھا اور یہ حال اسکا دیکھا آپ خود اس مقام سے ٹل گئے
اور فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے کہ ایک گل مراد
ہاتھون آیا بحر فکر مین جو غواصی کی تو ایک گوہر آبدار مراد کو پایا آپ ایک طرف کو درختون مین چھپ گئے
یہان سوسن آکر بیٹھی ہی پر ایک خواص پاینچے چڑھائے ہوئے ڈوپٹہ کی گاتی باندھے ہوئے دم چڑھتا
ہوا سانس پھولی ہوئی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا کہتی ہوئی چلی آتی ہی کہ رات سے اسوقت تک تلاش
کرتے کرتے پریشان ہو گئی اُس موے کا کہین پتہ تک نہین ہی نہ معلوم زمین کھا گئی کہ آسمان یا
کوئی بھوت تھا کہ ہوا ہو کر چلا گیا یا جن تھا کہ سایہ بنکر نکل گیا کیا ہوا ملکہ کا یہ حکم ہی کہ تلاش کرو
تلاش کرو کہان تلاش کرین کہان نہ تلاش کرین ہم تو بہت عاجز ہین اب چاہے ملکہ خفا ہون چاہے
خوش ہون ہم مین تو اب دم تلاش کرنے کا نہین ہی کیا کوئی سوئی ہی جو خاک مین ملگیا یا چونٹی ہی
یا پتنگا ہی کہ کسی طرف بیٹھ رہا اچھا خاصہ موٹا تازہ انسان ہی یہ کلام کرتی ہوئی اور بڑبڑاتی
ہوئی سامنے ملکہ سوسن کے آئی اور کہا کہ ملکہ اسوقت آپکا سحر غلطی کر رہا ہی آپ خود بھی
پریشان ہوتی ہین اور ہم کنیزون کو بھی پریشان کر رہی ہین کہان تلاش کرین وہ تو نہین ملتا
ہی واہ کیا خوب اس موذی کافر نے یہان آکر ہمکو بھی اور ملکہ کو بھی بیکار پریشان و عاجز کیا
ادھر ملکہ نے اسقدر فکر کی اور اسقدر تلاش مین دوڑین اور دق ہوئین کہ پسینہ آگیا سانس
پھولی ہوئی ہی ہوائیان اُڑ رہی ہین جو کہ ایک قدم راہ نہ چلی ہو وہ اسقدر پھرے اُسکا کیا حال
ہوگا ایک تو یہ فکر کہ کسی طور سے تلاش کرون کیونکہ وہ دشمن ہی دوسرے رات بھر کی تھکن
تیسرے جاگنا کیونکر یہ حال نہو کسقدر پسینہ آیا ہوا ہی یہ کہکر رومال کمر سے نکالا اور کہا کہ مین
اپنی ملکہ کا پسینہ پاک کرون کسقدر اس حرامزادے نے آکر ملکہ کو زحمت دی ہی بیچاری رات سے
اسوقت تک سوائے پھرنے کے اور تلاش کرنیکے کوئی دوسرا کام نہین ہی سوسن نے کہا کہ کیا بیان کرون
کہ کسقدر مجھکو فکر ہی کہ یہ حرامزادہ چلا کہان گیا [illegible] یہی کہ باغ [illegible] مین ہی انھین ذرا پسینہ خشک
ہولے تو پھر تلاش کو چلتی ہون ذرا دم لے لے وہ بولی کہ اب آپ کیون زحمت کرین میرے قیاس مین تو یہ

اُٹھا ہو کہ وہ جو پشت باغ پر نابدان بنا ہوا ہے اُسکی راہ سے دونوں نکل گئے کیونکہ پھاٹک پر آفتون نے
پہرہ چوکی پایا یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر پھاٹک کی طرف سے جاتے ہیں تو پکڑ لیے جائینگے اُسی طرف سے نکل
گئے جانے بھی دیجیے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ سوسن نے جواب دیا کہ جائیگا کہاں کہیں گیا نہیں
ہے میرا جگر کہہ رہا ہے کہ وہ گیا نہیں ہے یہیں ہے کیونکر کہوں کہ چلا گیا اُس خواص نے کہا کہ خیر ہوگا سو جانے دو
جانے چلا گیا ہو میں تو ذرا دم لے لوں پھر تلاش کرونگی یہ کہکر سوسن کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ ابھی تک
چہرے کا پسینہ خشک نہیں ہوا باوجودیکہ پنکھا ہلایا جا رہا ہے میں رومال سے پاک کردوں سوسن
نے کہا تو کیوں زحمت کر خود ہی خشک ہو جائیگا اُسنے کہا کہ مجکو تو برا معلوم ہوتا ہے جسقدر یہ پسینہ حضور کا
نکل رہا ہے اُسی قدر میرا خون خشک ہوا رہا ہے یہ کہکر اور قدم بڑھا کر کیسا سفید براق رومال تھا اُس سے
پسینہ چہرۂ سوسن کا پونچھنے لگی سوسن کو جو اچھا معلوم ہوا اور اُس رومال سے عطر سہاگ کی خوشبو
آئی اُسنے اور منھ کو بڑھا دیا اور کہا کہ ہے خوب طرح سے پسینہ پونچھ لے اب تو تو نے رومال کو خراب کیا
کیا عمدہ خوشبو اس سے آتی ہے یہ عطر اِسمیں کہاں سے آیا اُسنے کہا کہ اے ملکہ میں نے کل جو عطر لگایا تھا
تو ہاتھ اِسمیں پونچھ لیے تھے اس سبب سے اسمیں خوشبو آتی ہوگی راوی بیان کرتا ہے کہ یہ خواص اصل میں
سوسن کی تھی چونکہ جوان تھی مہروش و ماہ وش کو بھی اس سے الفت ہو گئی تھی اور سوسن بھی اُس سے
محبت رکھتی تھی مگر مجبور ہوکر انکے ساتھ کر دیا تھا کیونکہ انھوں نے ضد کی اس سبب سے ہمراہ کر دیا سوسن
بھی اسکو عزیز رکھتی ہے اُسکی ضد کو گوارا کرتی ہے بس اسنے جو رومال سے پسینہ پاک کرنیکا قصد کیا تھا
پہلے سوسن نے انکار کیا تھا جب اُسنے نہ مانا تو مجبور ہو گئی خلاصہ یہ کہ وہ خواص کہ جسکا نام دل آرا تھا
پسینہ چہرے سے اور پیشانی سے پاک کرنے لگی اُدھر سوسن کے دماغ میں جو عطر کی خوشبو پہونچی اسکا
دماغ معطر ہوا اُسنے بھی کچھ جلدی نہ کی کہ جلدی سے پاک کر یا نہ پاک کر خلاصہ یہ کہ ادھر تو خواص نے پسینہ
پاک کر کے سوسن کے منھ پر سے رومال کو ہٹایا اُدھر سوسن کو چھینک آئی اور دھم سے بیہوش ہو کر
مسند پر گری راوی بیان کرتا ہے کہ اُس مقام پر سوائے سوسن اور دل آرا خواص کے کوئی نہ تھا بس جیسے
ہی سوسن بیہوش ہو کر گری ادھر تو سوسن گری اُدھر اُس خواص دل آرا نے چنگ کر او پلیٹ کر نعرہ کیا کہ منم
شاہ عیاران عیار یکسطر خنجر گذار ریش تراشندہ ساحران سر برندۂ جادوگران قاتل کافران نعرۂ عمرو عیار

عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم	ننگ از رخ بختک بد اختر ببرم	در محفل خسروان چو گردم ساقی

ہے

جام و قدح و سبو و ساغر ببرم | کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی دوبارہ بہت
ہوشیار بیٹھی تھی یون عیاری کرنے ہین بھلا میرے پھندے سے کوئی بھی نکلا ہی جو یہ نکل جاتی یہ کہکر او خنجر لیکر
اُسکے قریب پہونچ گئے جیسے ہی قصد کیا کہ خنجر کا وار کرون ویسے ہی نعرہ ہوا کہ او ساربان زادے حرامزادے
دست خوردہ نگہدار خبردار رہا تو نہ لگانا مین آپہونچا تو نے تو بڑا غضب کیا تھا اگر مین نہ آجاتا تو کام تمام
کر دیا تھا یہ نعرہ سُنکے خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی خواجہ نے دیکھا کہ مریخ آتش خوار
تیز تیز چلا آتا ہی ہوا پر اُڑتا ہوا خواجہ نے اُسکو دیکھکر قصد کیا کہ ایک ہاتھ رسید کرون جب تک یہ آتے آتے
پھر خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ سحر کردے تمہارے پاؤن زمین پکڑلے اور آکر اسیر کرلے اور یہ روئین تن ہو
خنجر بھی تمہارا اچٹ جائے تو بڑی خرابی ہو خیر یہ جاتی کہان ہی ابھی اسکی زندگی ہی ایکی مرتبہ ان دونون کو
قتل کرونگا اگر یہ آگیا ہی تو آجائے جاتا کہان ہی ان دونون کی ساتھ قضا ہی دوسرے یہ خود بھی ہوشیار تھے
اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اس نے بندوبست کیا ہو مثل شراب کے کہ جیسے وہ شعلہ ہو کر اُڑ گئی
اسیطرح سے کوئی اور فتور پیدا ہو کوئی پتلہ سحر وغیرہ پیدا ہو کر پکڑلے تو اس سبب سے یہ ہوشیار رہتے
ایک ہاتھ مین خنجر تھا ایک ہاتھ گلیم پر تھا بس جب یہ خیال ہوا کہ مین اسکے قتل کرنے مین مصروف ہون
یہ مجکو آکر اسیر کرلے فوراً گلیم اوڑھ لی اور غائب ہوگئے اُسکو چھوڑ کر جب تک وہ زمین پر آئے آئے
آپ غائب تھے وہ جو زمین پر آیا اُسنے نہ دیکھا نہ بھالا آواز گیر دی خواجہ موجود ہوان تو زمین پاؤن
پکڑے آپ گلیم اوڑھ کر اس مقام سے ٹل گئے ادھر اُسنے آواز گیر دیکر سحر کیا کہ پانی برسا اُس سے
سوسن کو ہوش آیا اب جو سوسن کو ہوش آیا اپنے کو مسند پر پڑا ہوا دیکھا اور مریخ کو اپنے برابر کھڑا
ہوا پایا مریخ کا یہ عالم ہی کہ حیران وار ادھر ادھر دیکھ رہا ہی سوسن یہ واقعہ دیکھکر اُٹھ بیٹھی اور یہ
کہنے لگی کہ کیون مریخ تم اسوقت کہان آئے اور کسکو اسقدر پریشان ہوکر دیکھ رہے ہو سوسن نے
یہ کہکر دیکھا کہ دل آرام کہان ہی مریخ نے یہ سُنکے سوسن کو جواب دیا کہ اس ساربان زادے کو دیکھتا
ہون ابھی تو وہ یہان کھڑا ہوا تھا مین نے آواز گیر بھی دی تھی سوسن نے کہا کہ کیسا ساربان زادہ
وہ کہان تھا مین تو رات سے اُسکو تلاش کر رہی تھی ابھی تو میرے برابر میری خواص دل آرا کھڑی
ہوئی تھی مریخ نے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ دل آرا نہ تھی عمرو عیار تھا دل آرا کی صورت بنکر آیا تھا
رومال بیہوشی آمیز سے تمہارا منہ پونچھتا تھا اور پسینہ پونچھتا تھا کہ تمکو غش آگیا تم جب بیہوش

ہوکر گریبان خنجر لیکر چلا تھا کہ قتل کرے میں اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک پتلہ سحر نے مجکو اِس حال
سے آگاہ کیا میں وہان سے چلا اُسوقت آکر پہونچا کہ جب وہ قریب پہونچ چکا تھا اور ہاتھ اُٹھا کر چاہتا
تھا کہ خنجر مارے اور انکا کام تمام کرے کہ میں آکر پہونچا میں نے اسی مقام پر سے اُسکو ڈانٹا اور آواز دی
جہان سے میں نے خنجر کا وار کرتے دیکھا تھا میرے ڈانٹنے سے اتنا تو ہوا کہ اُسنے ہاتھ روک لیا میں نے
آواز گیر دی زمین پر آیا کہ جا کر پکڑوں یہان آکر سحر کیا اور سحر سے پانی برسا کر آپکو ہوشیار کیا اب جو
اُسکو دیکھا تو پتا نہ معلوم کدھر چلا گیا اُسکو دیکھ رہا ہوں سوسن نے کہا کہ کیا بیان کروں وہ تو
یون غائب ہو جاتا ہے کہ جیسے یہان پر تھا ہی نہیں اور میرا واقعہ تو سنو کہ میرے اوپر کیا گذرا
کل شب کا واقعہ ہے کہ میں اپنے مکان میں بیٹھی ہوئی تھی کہ میرا دل گھبرایا میں وہان سے چلی کہ چلکر
تمھارے پاس کچھ صلاح کروں اور کچھ تدبیر کروں کہ یہ جو غلغلہ ہے کہ طلسم کشا ادھر کو آتا ہے تو
طلسم کشا اُسی مقام پر اسیر ہو جائے یہان نہ آسکے تخت سحر پر سوار ہو کر چلی تھی کہ ادھر پہونچی
جب یہان پہونچی تو میں نے یہان پر روشنی دیکھی اور گانے کی صدا میرے کان میں آئی میں یہان
آئی تو میں نے جلسہ آراستہ پایا ایک گویے کو گاتے دیکھا جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ گویا کوہ
بے ستون کی طرف سے آیا ہے اُستاد ہے جمال راہدار کا قیصرتان توڑخان نام واقعی گانا خوب
تھا مجکو بھی گانا اُسکا مرغوب تھا میں بھی بیٹھ گئی گانا سُننے لگی کہ یکایک اُسنے اُٹھکر ایک گت ناچی اور صراحی
و ساغر اُٹھا کر بادۂ ناب سے ساغر کو مملو کیا اور سر پر رکھا اور ناچتا ہوا میرے قریب آیا اور سر کو
جھکا کر کہا کہ ایسے قدردان کو سر سے شراب پلانا چاہیے میں نے وہ ساغر اُٹھا لیا چونکہ مجکو خیال
تھا اور سُن چکی تھی کہ طلسم کشا آگیا ہے اُسکے ہمراہ اُسکا عیار طرار بھی ہے میں نے بند و بست کر لیا تھا
جیسے شراب کا ساغر قریب منھ لیگئی شراب نے جوش مارا میں نے شراب سے دریافت کیا اُسنے
کہا کہ مجھ میں بیہوشی ملی ہوئی ہے یہ گویا نہیں ہے عمرو عیار ہے کہ گویے کی صورت بنکر آپکے اسیر کرنیکو آیا ہے
یہ سُننا تھا کہ میں نے آواز گیر دی کہ دار و گیر کرون ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑی اب جو میں آواز گیر دیکر اور
سر اُٹھا کر دیکھتی ہون تو وہ غائب تھا کہیں اُسکا پتہ نہ تھا خلاصہ یہ کہ رات سے اسوقت تک تلاش کیا
کہیں پتہ و نشان نہ ملا ابھی ابھی تلاش کرکے بیٹھی تھی کیونکہ تھک گئی تھی پسینے پسینے ہو گئی تھی کہ میری
خواص دل آرا دوڑی ہوئی آئی بہت دلسوزی سے کہا کہ میری ملکہ کے منھ پر پسینہ بہت ہے میں رومال

سے پاک کردون تو مین نے انکار کیا اُسنے نہ مانا وہ سینہ پاک کرنے لگی اس رومال مین عطر سہاگ
کی خوشبو تھی مین نے اسکو سونگھا وہ رومال میری جان کا وبال ہوا کہ اُدھر اُسنے رومال ہٹایا مجکو
چھینک آئی پھر مجکو خبر نہین کہ کیا گذری اب جو آنکھ کھلی تو تمکو کھڑے ہوئے پایا تمنے یہ بیان کیا کہ
اُسنے دل آرا کی صورت بنکر اور رومال سے مجکو میرا سینہ پونچھکر بیہوش کیا بڑی خیر گذری کہ تم آگئے
اے مریخ اب اسکی کیا تدبیر کرون یہ تو بڑی خرابی ہوئی بُرے شخص نے گھر دیکھا خرابی یہ ہے کہ ہاتھ نہین
آتا ہے بلا کی طرح پیچھے پڑا ہے مریخ نے کہا کہ کیا عرض کرون کل مجکو بھی خداوند نے خوب بنایا ہے تو
یہ میرے مقام پر گئے تھے وہ جو کنارے تالاب کے جلسہ آراستہ ہوتا ہے اُسمین بھی شریک ہوئے تھے
یہ کیسے کہ وہ قیصرتان توڑ خان نہ تھے عمرو عیار تھا جمال اُسکو قیصر بنا کر لایا تھا کل ہی آپکی [illegible]
نے یہان طلب کرنیکا اقرار فرمایا تھا معلوم ہوتا ہے کہ موافق اپنے اقرار کے طلب کیا ہو [illegible]
نے بڑی نمکحرامی کی سوسن نے کہا کہ جی ہان اُسنے نمکحرامی پر کمر باندھی ہے خیر جاتا کہان ہے مریخ نے کہا [illegible]
اپنے ملازم نمکحرامی پر کمر باندھین تو کیا ہوگا سوسن نے کہا کہ اس جمال کو سزا ملیگی تو [illegible] کوئی ایسی حرکت
نکریگا مین تو اپنے باغ کو جاتی ہون تم جاکر جمال راہدار کو اُسکے مکان سے پکڑ لاؤ تاکہ اُسکو سزا دون
خواجہ کھڑے ہوئے سن رہے تھے گلیم اوڑھے ہوئے جب انھون نے یہ سُنا کہ سوسن نے مریخ
سے کہا کہ تم جاکر جمال کو پکڑ لاؤ کیونکہ میرا سحر مجکو خبر دیچکا ہے کہ جمال باغ سے نکل گیا ہے ضرور اپنے مکان پر
گیا ہوگا خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہو کہ جمال مکان پر موجود ہو وہ تو غافل ہوگا کہ یہان کون آئیگا اس
اس غفلت مین اسیر ہو جائے تو مفت اسکی جان تلف ہوگی اس سے چلکر اُسکو اس حال سے آگاہ
کرو اور بن پڑے تو کوئی تدبیر ایسی کرو کہ اس مریخ کو پکڑ لو خواجہ یہ خیال کرنے چلے تھے کہ سوسن نے
کہا کہ اے مریخ تمنے بیان کیا کہ پتلہ سحر نے خبر دی یہ پتلہ سحر کیسا تھا جسنے خبر دی مریخ نے جواب دیا کہ [illegible]
مجکو اطلاع دی تھی کہ طلسم کشا نے کوہ بے ستون فتح کیا اور بے ستون جادو مارا گیا اب اُسکا قصد
ہے کہ ادھر کو آئے پس یہ فتح در بند سوسن لہذا ہوشیار ہو جاؤ اور میری طرف سے بھی غافل [illegible]
مین نے اُسیوقت چار پتلہ سحر کے تیار کیے اور آپکی حفاظت کے لیے مقرر کیے اُنکو حکم دیا کہ جب کوئی آفت
ملکہ پر آئے ہمکو فوراً خبر دینا تاکہ ہم اُسکا تدارک کرین اُنھین پتلون مین سے ایک نے جاکر ہمکو اس حال سے
آگاہ کیا سوسن بہت خوش ہوئی اور کہا کہ واقعی تمنے خوب تدبیر کی خیر اب تم جاؤ جمال کو اسیر کر لاؤ [illegible]

نے ادا کرین تو جاتا ہون ذرا آپ یہ تو دریافت کیجئے کہ اب عمرو عیار کہان ہے سوسن نے پھر
اسم سحر پڑھکر اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی لکھا ہوا پایا کہ اب عمرو عیار یہان نہین ہے وہ جو پشت کی طرف
نابدان ہے اُسکی راہ سے چلا گیا سوسن نے مریخ سے کہا کہ وہ نابدان کی راہ سے نکل گیا راوی
بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ تمام مال واسباب لوٹ چکے تھے اور اس فکر مین مبتلا ہوئے تھے کہ کسی تدبیر
سے سوسن کو اسیر کرین گلشن عیاری کی سیر کر رہے تھے کہ ایک گل مراد ہاتھ آیا تھا اسیوقت
ایک طرف کو چلے تھے کہ راہ مین دل آرا خواص خواجہ کی تلاش مین درختون کے درمیان مین کھڑی
ہوئی تھی خواجہ نے اُسکو اپنی عیاری کے لیے پسند کیا اور آتے ہی اُسکے منھ پر حباب بیہوشی مارا وہ تو
چھینک مارکر بیہوش ہو کر گری خواجہ نے اُسکو درختون کے درمیان مین پوشیدہ کر دیا تھا اور خود اُسکی
صورت بنکر سوسن کے پاس آئے تھے اور اُسکو بیہوش کیا تھا کہ مریخ نے آکر بچایا خواجہ تو نابدان مین جھککر
غائب ہوگئے تھے اور باغ سے نکلکر طرف مکان جمال راہدار کے روانہ ہوئے تھے انکا حال پیچھے تحریر
کیا جائیگا پہلے سوسن کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یہ مریخ کو طرف مکان جمال راہدار کے
روانہ کر چکی بعد جانے مریخ کے اسنے پھر اسم سحر پڑھکر اپنے ہاتھ کی پشت کو دیکھا اُسپر لکھا ہوا
پایا کہ دل آرا خواص آپکی مشرق کی طرف جو بیلے کا تختہ ہے وہان اُسکو خواجہ عمرو نے بیہوش
کرکے ڈالدیا ہے وہ بیہوش پڑی ہوئی ہے بس یہ دیکھکر سوسن نے خواصون کو آواز دی اب تم سب چلی آؤ
عمرو نکل گیا اب تلاش کرنا بیکار ہے یہ جو سنتے کہا سب خواصین سمٹ کر چلی آئین جان مین جان آئی عاجز تھین
مارے خوف کے کچھ کہہ تو سکتی نہ تھین مگر تلاش کر رہی تھین بڑبڑاتی جاتی تھین بہروش و ماہ وش بھی
تلاش خواجہ مین سرگردان تھین وہ بھی بھٹکے مان کے پاس آئین سوسن نے انسے بھی سب حال بیان کیا
اور کہا کہ ایک خواص جاکر دل آرا فلان مقام پر بیہوش پڑی ہے اُسکو اُٹھا لائے اور اب مین جاتی ہون ذرا
خبردار رہنا وہ نا عیار پکا آیا ہوا ہے ایسا نہو کہ پھر تمکو کوئی دھوکا دے اب جو کوئی خبر آدے خواہ عورت
خواہ مرد آئے اُسکو اپنی صحبت مین نہ آنے دینا بلکہ جہانتک ممکن ہو اسیر کر لینا اور مجھکو خبر دینا اُنھون نے کہا
بہت خوب بہ اُدھر ایک خواص دوڑی ہوئی گئی اور دل آرا کو جاکر اُٹھا لائی دل آرا ایک ٹاٹ کے
ٹکڑے مین بندھی ہوئی تھی اُسکو لاکر ہوشیار کیا اب جو ہوش آیا اُسنے اپنے کو برہنہ پایا بہت روئی ملکہ سوسن
سے سب حال شرم سے بیان کیا وہ ناموش ہو رہی ملکہ نے کہا کہ تیرے کپڑے عمرو عیار لیگیا آؤ اور جو بیلے

یہ کہکر اُسکو دس روپیہ دیے وہ روتی ہوئی اپنے مقام پر آئی اب جو اُسنے اپنی کوٹھری مین جاکر دیکھا تو نہ پایا
ہے نہ کپڑونکا صندوق ہے پلنگ کا بچھونا تک نہ دارد ہے یہ دیکھکر چلائی کہ ای ملکہ کوئی مجکو لوٹ لیگیا وہان
سے دوڑی ہوئی آئی اور سب حال بیان کیا تو سب نے جاجا کر دیکھا تو کسی نے اپنا مال و اسباب
نہین پایا سب صفایا تھا سبکی سب روتی ہوئی بیٹھی تھی سوسن کے پاس آئین ہر ایک نے رو رو کر بیان کیا
کہ میرا سب مال سو روپیہ کا تھا کوئی بولی میرا پچاس روپیہ کا تھا سوسن نے کہا کہ بیبیون صبر کرو اور
اُس ساربان زادے کو گالیان دو اور کوسو جو کہ تم سب کا مال و اسباب لیگیا خداوند عجائب و سامری
تمکو دو رو دینگے یہ سنکر وہ سب رونے لگین دل آرا نے کہا کہ ای ملکہ مین بہنون کیا اُسکے پاس تو ایک جوڑا
ہی میرا تو وہ موا سب مال جو کہ رکھا ہوا تھا وہ بھی لیگیا اور جسم کے کپڑے بھی لیگیا مین کیا کرون سوسن
نے مہروش سے کہا کہ تم اسکو اپنے کپڑے منگا دو یہ دو مہروش نے کہا کہ میرے صندوق سے کپڑے
نکالکر پہن لے وہ کوٹھری مین آئی یہان آکر کوٹھری کو خالی پایا پکاری کہ ملکہ یہان بھی تو خاک اڑ رہی ہے
کچھ بھی نہین ہے اب تو سوسن اور مہروش و ماہ وش حیران ہوکر آئین آکر دیکھا تو کچھ نہ پایا اُسکا یہی حال
تھا اب تو جسقدر کوٹھریان اور کمرے تھے سبکو دیکھا ایک تنکا نہ تھا مہروش و ماہ وش بیٹھ گئین
سوسن نے کہا کہ لڑکیون صبر کرو یہ اس حرامزادے کا کام ہے سب لوٹ مار کر لیگیا وہ خانہ خراب [illegible]
دل آرا سے کہا کہ ہمارے میلے کپڑے فلان مقام پر رکھے ہوئے ہین اُنہین سے ایک پہن لے [illegible]
دیکھا تو میلے کپڑے بھی نہ تھے آکر کہا کہ ملکہ وہ موا میلے کپڑے بھی لے گیا کچھ بھی اُس نے باقی نہ رکھا آخر
کو عاجز ہوکر اُسکو پلنگ کی چادر دی وہ اُسے باندھی وہ ٹاٹ کا ٹکڑا اوڑھ لیا اب سوسن نے پوچھا
کہ تجہپر کیا گذری اُسنے کہا کہ مین نمرودے کو پیلے کے درختون مین ڈھونڈھ رہی تھی کہ میرے منھ پر کسی نے [illegible]
خود بخود گری مجکو چھینک آئی گر پڑی بیہوش ہوگئی پھر مجکو خبر نہین ہے کہ کیا ہوا اب جو ہوش آیا تو اپنے
کو یہان پایا سوسن نے کہا کہ خیر [illegible] ہوا سو ہوا اب بہت ہوشیار رہنا مین مکان پر جاکر تم سبکے لیے
روپیہ بھیجتی ہون اور دل آرا [illegible] اب [illegible] اُسنے [illegible] ان سب نے کہا کہ ای ملکہ اگر اب وہ ہمکو
ملجائے تو ہم اُسکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر کباب کر کھائین [illegible] ابھی اُسکے حال پر رحم آگیا [illegible] نے
کہا کہ خیر تم دیکھنا کہ مین کیونکر اسکو قتل کرتی ہون یا جیتا [illegible] تو نکالا [illegible] اُسکو [illegible]
اور سبکو تاکید کر کے سوسن تخت پر سوار ہوکر چلی آئی وہان جاکر اُسنے دل آرا کے لیے کپڑے اور ہر ایک خواص کو

تھوڑا تھوڑا روپیہ دیا اور جمروش دماوہ وش کے لیے کپڑے روانہ کیے یہان یہ ہیچ چاہو رہا تھا کہ
وہ سب مال آیا لا لا کر والے نے تمام تمام سبکو دیا وہ سب خواجہ کو کوسنے اور گالیان دینے لگین راوی
ان سبکو تو اسی حال مین مبتلا رکھتا ہی کہ خواجہ کو برا بھلا کہہ رہی ہین ادھر سوسن نے بعد روانہ کرنے
مال و اسباب کے سحر کیا اور اپنی حفاظت کا بندوبست کر کے باطمینان تمام بیٹھی اور مریخ کا انتظار کرینگی
کہ جمال زہدار کو اسیر کر کے لاتا ہوگا اسکو مریخ کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اب خواجہ کا حال بیان ہوتا
ہی کہ یہ جو باغ سے نکلا بلاسے شتابی مارکر جمال کے مکان پر آئے اسکو نہ پایا فوراً انکی ذہن مین ایک تدبیر
آئی جلدی سے جمال کے ملازمون و اسکی مان کو حربے بیہوشی سے بیہوش کیا وہ یہ دریافت
کرتی رہی کہ جمال کہان ہی افعیون نے کہا کہ یہ کھا تو مین بیان کرتا ہون جب وہ کھا کر بیہوش ہوئی
اسکو اور سب نوکرون کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور جمال مار کر سب گھر کا مال و اسباب مع تخت و پلنگ
کے سب نذر زنبیل کر لیا خلاصہ یہ کہ جھاڑو تک نہ چھوڑی ظروف گلی تک نذر زنبیل کر کے جھاڑو زمین
کر دی اس طرح سے مکان کو صاف کیا کہ جیسے کوئی لوٹ لیگیا اور خود جمال کی مان کی صورت بنکر بال کھولکر
صحن مین بیٹھکر خواجہ عمرو کا نام لیکر پیٹنا و گالیان دینا اور کوسنا شروع کیا کہ ہائے وہ موا عمرو آیا
میرے بچے کو بھی بہکا کر اپنے ہمراہ لیگیا اور سب مال و اسباب بھی لوٹ لیگیا مجکو کسی طرف کا
نہ رکھا اب مین کیونکر بسر کرونگی خیر [illegible] کہتا تھا کہ تو بھی دین اسلام قبول کر جب مین نے انکار کیا تو
مجکو اسی مقام پر اکیلا چھوڑ دیا اب مین کدھر جاؤن اور کیا کرون بیٹا تو کوئی سہارا نہین ہی یہ کہتی ہی
اور روتی ہی اور کہتی ہی خداوند عجائب اس عمرو کو غارت کرین یہ مردہ یہان کہان سے آیا آیا تو مجھی کو لوٹتا
میرا ہی تو بچہ [illegible] تھا اسکو اسکی صورت بنی ہوئی رو پیٹ رہی ہی مریخ جو وہان سے خونخوار بنا ہوا
طاؤس بحر پر سوار ہر اسے گرفتاری جمال زہدار چلا تھا یہان آکر پہونچا جب قریب مکان جمال زہدار آیا تو اسکے
کان مین رونیکی صدا آئی اسنے دلمین کہا کہ یہ کون رو رہا ہی چلو تو معلوم ہو جائیگا پہلے اپنا کام کر لو پھر تلاش
کرنا کہ کون روتا ہی ایسا نہو کہ تجکو دیر ہو جمال زہدار کسی طرف ملکہ کے خوف سے بھاگ جائے یہ جسقدر قریب
مکان جمال پہونچتا جاتا ہی اسیقدر رونیکی صدا قریب ہوتی جاتی ہی جب یہ بالکل قریب پہونچ گیا اب
اسکو معلوم ہوا کہ جمال کے مکان سے رونیکی صدا آتی ہی اسنے اپنے دلمین کہا کہ یہ کون رو رہا ہی کیا ال
رو رہا ہی اگر یہ رو بھی رہا ہی اور منت و سماجت بھی کریگا تو مین نمانونگا ضرور پکڑ کر لیجاؤنگا اسکو سزا

اسکو زندہ درگور کروادونگا اسنے بڑا غضب کیا تھا یہ دل سے باتین کرتا ہوا جمال کے مکان کے محلہ مین پہونچا دیکھا
آخر اب یہان آکر کیا دیکھا کہ تمام مکان ویران ہے ایک بھی چیز مکان مین اسباب خانہ داری سے نہین ہے
جمال کی مان صحن مین بیٹھی ہوئی بال کھولے ہوئے خاک برسر دہاڑین مار رہی ہے اور خواجہ کا نام لیکر
تالیان اور کوسنے دے رہی ہے یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا وہ ضعیفہ ایسی رونے اور پیٹنے مین مصروف تھی
کہ اسنے یہ بھی نہ دیکھا کہ کون آتا ہے یہ قریب اُس عورت کے آیا اور کہا کہ اے ضعیفہ جلد بتا تیرا بیٹا جمال
کہان ہے اور تو روتی کیون رہی ہے نہ مانونگا اُسکو پکڑ کر لیجاونگا کیونکہ حکم ملکہ کا ہے اسنے ملکہ کے ساتھ دشمنی
کی اور ملکہ کے قاتل سے مل گیا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر ملکہ کی لڑکیون کے باغ مین گیا وہ تو [illegible]
اُسکے حال سے آگاہ ہوگئین وہ دونون وہان سے بھاگے جلد بتا کہ کہان اُسکو پوشیدہ کیا ہے اور یہ
تیری کیا حالت ہے اور یہ تیرے مکان کی کیا کیفیت ہے تو روتی کیون ہے جب مریخ نے یہ کہا تب اُس ضعیفہ
نے سر اٹھا کر دیکھا مریخ کو اپنے پاس کھڑا ہوا پایا مریخ کو دیکھتا تھا کہ چیخین مار مار کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ
مین کیا جانون کہ وہ کہان گیا عمرو عیار اُسکو اپنے ہمراہ لیگیا ہے مسلمان کرکے مع تمام مال و اسباب خانہ داری
کے مین نے جو منع کیا تو جمال نے بھی خوب مارا اور عمرو نے بھی اور کہا کہ اگر دین اسلام اختیار کرو گی تو تمکو
ہمراہ لیجائینگے مین نے انکار کیا مجکو مار پیٹ کر اکیلا چھوڑ کر سب مال و اسباب لوٹ کر چلدیا مین یہان
روتی بیٹھی رہ گئی اُسکی جان پر دہائی دیتی ہون مجکو رونا تو اس امر کا ہے کہ مال بھی گیا اور اسباب بھی
اور لڑکا بھی ہاتھ سے گیا اب میری کیونکر بسر ہوگی کیا کرون مریخ نے کہا کہ اے ضعیفہ کیون فقرہ کرتی ہے تو نے
خود اُسکو بھگا دیا ہوگا بسبب خوف بادشاہ کے اسنے کہا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتی
ہون کہ جو مین نے اُسکو بھگایا ہو یا مین اُسکے حال سے آگاہ ہون یہ تو ضرور مین نے دیکھا کہ وہ
دونون گھبرائے ہوئے آئے پہلے تو سب مال و اسباب سمیٹا ایک مقام پر جمع کیا اُسکو عمرو نے
جال ڈالکر غائب کردیا اسقدر مال و اسباب تھا کہ تین دن تک اگر اٹھایا جاتا تو بھی نہ کم ہوتا اُس مردے
نے دم بھر مین سب اٹھا کر غائب کردیا اُسکے بعد نوکرون کو بلا کر اُسنے کچھ کہا انھون نے قبول کیا مین جاتی تھی
بیٹھی ہوئی دیکھا کی کہ یہ کیا آفت ہے جب نوکرون سے کہہ چکا تو مجکو جمال نے بلایا اور مجھ سے کہا کہ دین اسلام
قبول کر مین نے انکار کیا مجکو خوب پہلے سمجھایا جب مین نے نہ مانا تو مجکو مارا اور جو میرے ہاتھ گلے تھا
سب چھین لیا کپڑے بھی یہ اپنا تھا مگر میری منت و سماجت سے چھوڑ دیا اور وہ دونون سکے دونون

چلے گئے مین اکیلی رہ گئی اپنی جان کو رو رہی ہون اس اولاد والی سے بن اولاد کی ہوتی تو اچھی تھی
ملکہ سے الگ شرمندہ ہوئی وہ الگ میری طرف سے بدگمان ہوئین اور مال و اسباب بھی برباد گیا
یہ سب اس حرامزادے جمال کی بدولت ہوا مجکو نہ تو جمال کا غم ہے نہ مال کا رونا اس امر کا ہے کہ
اب مین کدھر جاؤن اور کیا کرون اگر ملکہ کے پاس جاتی ہون وہ ناراض ہین کبھی مجکو اپنے پاس نہ رہنے
دینگی میری ہر طرح سے خرابی ہوئی مین کسی طرف کی نہ رہی ہاے میرے خداوند مین کیا کرون کیسی میری
تقدیر پھوٹ گئی کاش یہ مردا جمال مرجاتا تو میری یہ خرابی نہوتی مین ملکہ ہی کے پاس جا بیٹھتی میری بسراوقات
ہوجاتی مین انکے دو کام کرتی وہ مجکو روٹی دیتین مجکو مکان کی کیا ضرورت تھی اور خانہ داری کی کیا
حاجت تھی یہ تو اسی مردے جوانا مرگ جمال کے سبب سے سب چیزون کی ضرورت ہوئی مین نے اپنی
جوانی اسکے پیچھے برباد کی یہ جوانا مرگ مجکو ضعیفی مین دغا دیکر ایک عیار کے ساتھ اسکے بہکانے سے چلا گیا کچھ
خیال نہ کیا کہ بڑھیا مان کیا کریگی اور کدھر جائیگی ہم اسکو تو کسی طرف کا نہین رکھے جاتے ہین اسطور سے
رو رو کر یہ سب قصہ بیان کیا کہ مریخ کو اسکے حال پر رحم آگیا اور کہا کہ تو سچ کہتی ہے کہ جمال عمرو کے ساتھ
سب مال و اسباب لیکر چلا گیا اور تجکو چھوڑ گیا اسنے جواب دیا کہ مین قسم کھا کر کہتی ہون کہ اگر آپ سے جھوٹ
کہتی ہون یا فقرہ کرتی ہون یا پوشیدہ کرتی ہون اور اس امر سے آگاہ ہون کہ جہان جمال و عمرو ہین
تو بخدا خداوند سامری و خداوند جمشید و خداوند آفتاب شعلہ پیکر خاک سیاہ کرین جب اسطور سے
قسمین کھائین مریخ کو یقین آگیا کہ یہ سچ کہتی ہے اسنے اس طور سے رو رو کر سب حال بیان کیا کہ
کیسا ہی سخت دل بیرحم ہوگا اسکو بھی رحم آجائے ایسا ہی ہوا کہ مریخ کو اسکے حال پر رحم آگیا کہنے لگا
کہ گھبراتی کیون ہے تو میرے ساتھ میرے مکان پر چل مین تجکو کھانے کو دونگا تو میرے استاد کی قبر
پر بیٹھی رہنا عبادت کرنا تیری عقبےٰ بھی درست ہوگی خوب ہوا کہ جمال چلا گیا ورنہ ایک نہ ایک
دن تو اسکی بدولت ذلیل ہوتی اور اس بڑھاپے مین عزت جاتی قتل کیجاتی کیونکہ وہ بہت
آوارہ ہوگیا تھا اس نے جواب دیا کہ خیر خوب ہوا جو وہ چلا گیا مین کہان جاؤن مریخ
نے کہا کہ مین نے تو تجسے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور میرے مکان مین چلکر رہو اور عبادت
خداوند کرو اسنے آنسو پونچھکر کہا کہ مین خود یہ چاہتی ہون کہ کسی طور سے کوئی ایسا مقام ملجائے
کہ جہان مین بیٹھکر گوشہ مین عبادت خداوند کرون اور اپنی باقی زندگی بسر کرون مریخ نے

کہا کہ میں تو کہتا ہوں کہ یہاں سے چلکر میرے اُستاد کی قبر پر بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرو جواب دیا کہ میں آپ سے سچ عرض کرتی ہوں کہ ایک مدت سے مجکو اُس قبر کی زیارت کا اشتیاق تھا اس حرامزادے جمال سے کئی مرتبہ کہا کہ تو خدمت مریخ جادو میں جاتا ہے میری طرف سے عرض کرنا کہ مجکو آپکے اُستاد کی قبر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے اور اُسکی زیارت کی مشتاق ہوں مگر اُس نے ایک دن بھی آپ سے عرض نہ کیا اب تو میری مراد بر آئی اگر آپکی یہی مرضی ہے تو مجکو لے چلئے میں حاضر ہوں میں قسم کھا کر عرض کرتی ہوں کہ میں اب کہیں نجاؤنگی مگر میری جان ملکہ کے ہاتھ سے بچائیے گا مریخ نے کہا کہ تمکو اس سے کچھ مطلب نہیں ہے تم میرے ساتھ چلو اس نے کہا کہ چلئے پس مریخ نے اُسی عمرو یعنی جمال کی نقلی ماں کو لیکر اپنے مکان میں آیا اور اُسیوقت گنبد کھولکر اُسکو آفتاب اپنے استاد کی قبر پر بٹھا دیا اور خود باہر آکر ایک عرضی بنام ملکہ سوسن اس مضمون کی تحریر کی کہ آپکو حال معلوم ہو میں بموجب حکم ملکہ عالم مکان پر جمال راہدار کے گیا وہاں جاکر دیکھا تو مکان بالکل خالی پڑا ہوا ہے کوئی نہیں ہے ایسے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جمال راہدار کو مع اسکی ماں اور نوکروں اور کل مال اسباب کے عمرو اپنے ہمراہ لے گیا ہے ان لوگوں کا پتہ نہیں ہے میں نے بہت تلاش کیا کہیں نشان نہ ملا جب مجبور ہوا اور میرے کھانے کا بھی وقت آگیا تھا میں اپنے مکان پر چلا آیا اگر جمال ملتا تو اسکو پکڑ لاتا وہ تو ملا نہیں میں نے خیال کیا کہ اب جاکر کیا کروں آپکو بذریعہ تحریر کے اطلاع دی لہذا اب آپکو لازم ہے کہ بہت ہوشیار رہئے عمرو اسی مقام پر کہیں نہ کہیں پوشیدہ ہے ورنہ پھر کوئی نہ کوئی مکر ضرور کریگا زیادہ حد ادب عرضی لکھکر بذریعہ طائر سحر کے سوسن کی خدمت میں روانہ کی وہ طائر سحر عرضی لیکر سوسن کے پاس گیا سوسن نے وہ عرضی پڑھی حال سے آگاہ ہوئی اسیوقت اسکا جواب لکھا کہ میں تو ہوشیار ہوں مگر تم بھی ہوشیار رہنا اپنی طرف سے اور میری طرف سے بھی جو تمنے لکھا ہے اس سے آگاہ ہوئی یہ جواب لکھکر روانہ کیا اور اُسیوقت ایک کمرے میں جاکر بیٹھی اور خوب پہرہ چوکی مقرر کیا اور سب سے کہدیا کہ جو کوئی میرے پاس آئے سوا مریخ کے اُس سے کہدینا کہ ملکہ چلہ میں بیٹھی ہیں اب چالیس دن آپسے ملاقات نہوگی اور اپنے واسطے خوب بندوبست کیا ۔ تو بندوبست کرکے بیٹھی وہاں طائر نے جاکر مریخ کو جواب دیا مریخ نے کہا کہ میں ہوشیار ہوں یہاں کون آسکتا ہے بدون میری اجازت کے مریخ تو خوش خوش بیٹھا ہے یہ نہیں معلوم ہے کہ ملک الموت سر پر موجود ہیں انکو خود یہاں

لایا ہوا ان بقول کسے چون قضا آمد طبیب ابلہ شود جب قضا آتی ہی تو اسکے سامان غیب سے
پیدا ہوتے ہین واقعی غیر ممکن تھا کہ کوئی بدون اجازت مریخ اس تالاب کے اندر جا سکے یا اندر اُس
گنبد کے کہ جہان پر آفتاب کی قبر ہی اسکو کوئی کہا کرے کہ خود مریخ خواجہ کو لیکر آیا اور آفتاب کی قبر پر بٹھا دیا
یہ بھی نہ جانا کہ پہلے تو دریافت کرون کہ یہ واقعی اصلی مان جمال کی ہی یا اسمین بھی کوئی فقرہ ہی
ایسا کچھ خیال نہ ہوا اور کچھ ایسی تقریر کی خواجہ نے جمال کی مان بنکر اسکو بالکل خیال نہ تھا آمدم بر قصہ
یہ تو خوش خوش بیٹھا ہی ادھر جب خواجہ نے دیکھا کہ مریخ نے خود لاکر مجکو اپنے استاد کی قبر پر بٹھا دیا اور
دروازہ بند کر دیا ہی جب انہون نے دیکھا تو اُس گنبد کو فرش و فروش و شیشہ آلات و دیگر اسباب نقرئی
و طلائی سے آراستہ پایا ایک طرف روپیہ اشرفی کا انبار تھا جو کہ میلے والے آکر چڑھاتے تھے ایک طرف
جواہر کا ڈھیر تھا بس خواجہ نے چپکے تو سب روپیہ اشرفی و جواہر اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد وہ سب اسباب
جو کہ قبر پر رکھا ہوا تھا یعنی ظروف طلائی و نقرئی و دیگر اسباب فرش و فروش وغیرہ اُسکے بعد سب جھاڑ و کنول
اُتار اُتار کر نذر زنبیل کیے باطمینان تمام جب کوئی چیز باقی نہ رہی بالکل صفایا کر چکے اُسوقت کچھ زنبیل سے
نکالا اور اپنے دونون ہاتھون مین روئی لگائی آگ نکالی قبر پر رکھکر اسکو جلایا جب دھوان تمام گنبد
مین پیچیدہ ہوا ایک مرتبہ پکاری کہ ای مریخ آتش خوار جلد آ دیکھ یہ کیا ہوا کہ خود بخود قبر سے دھوان نکلا
اور آواز آئی کہ اب ہم یہان نہ رہینگے بالائے آسمان جا بیٹھینگے اور اپنا سب مال و اسباب بھی لیجائینگے یہ
صدا آئی ایک تڑاقہ ہوا قبر شق ہوئی اسمین سے ایک آفتاب پیدا ہوا اُسکا نکلنا تھا کہ خود بخود سب
فرش شیشہ آلات جو جو اشیا یہان تھین سب غائب ہوگئین اب کوئی چیز یہان نہین ہی جلد آکر دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی کیون خداوند خفا ہوگئے ہین چونکہ مریخ تو اس گنبد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ
صدا سُنی کچھ سمجھ مین آئی کچھ نہ آئی حیران ہوا کہ یہ کیا ضعیفہ کہہ رہی ہی ذرا چلکر دیکھنا چاہیے ایک مرتبہ
دروازہ گنبد کا کھولا اندر آیا شامت آگئی تھی اندر آکر دروازہ بند کر دیا جہان آکر کیا دیکھا کہ گنبد
دھوان دھار ہو رہا ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی اُسنے گنبد مین آکر جب دھوان دیکھا اور کچھ نظر
نہ آیا تو پکارا کہ ای ضعیفہ یہ کیا واقعہ ہی یہ دھوان کیسا ہی اور تو کیا کہہ رہی ہی اور مین کدھر آؤن تو
کدھر ہی اُس ضعیفہ نے وہی سب حال پھر بیان کیا یہ کھڑا ہوا سُنا کیا اور کہنے لگا کہ معلوم
ہوتا ہی کہ کچھ خطا سرزد ہوئی مجھ سے جو خداوند خفا ہوگئے خیر مین پوجا پاٹ کرنے کے منانے کو لگا

یہ دھوان ہر طرف ہو تو کچھ انتظام کرون یہ کہہ رہا تھا کہ ادھر اس دھوین سے اسکے دماغ مین چڑھ گیا
اور وہ چیخ کھا کر چھینک مار کر دھم سے گرا آپنے دوڑ کر اسکو اٹھا کر پہلے تو قصد کیا کہ قتل کر ڈالیں
پھر خیال مین آیا کہ اسی کی صورت پر تیار ہو کر پھر چلکر سوسن پر عیاری کرون یہ اسکا بڑا محافظ
اور نگہبان تھا اسکو تمنے پکڑ لیا اب کون خبر لے گا اور کون اسکو بچائیگا یہ خیال دل مین کرکے
خواجہ نے پہلے اپنی صورت مریخ کی صورت سے مشابہ کی اسکے کپڑے اتار کر پہنے اسکے بعد
اسکو تہ ذرد زنبیل کر لیا اور اس دھوین کو برطرف کیا پکارے کہ کوئی یہان آئے یہ کیا ہوا
کہ مین اندھا ہو گیا یہان جو اس ضعیفہ کی آواز سنکے آیا تو اس ضعیفہ کو دیکھا کہ وہ کھڑی
ہوئی کہہ رہی ہے کہ قبر سے ایک آفتاب نکلا اور صدا آئی کہ ہم جاتے ہین اب یہان نہ رہینگے اور
یہ سب مال و اسباب اور روپیہ اور پیسہ لیے جاتے ہین مین یہی صدا سنکے اندر آیا تھا مین نے
خود بھی دیکھا کہ سب مال و اسباب خود بخود جو کچھ باقی تھا غائب ہونے لگا دو ہاتھ پیدا ہوتے ہین وہ
سب مال اٹھا کے لیے جاتے ہین مین کھڑا دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے جب کچھ نہ رہا وہی ہاتھ پھر پیدا
ہوے اس ضعیفہ کو بھی اٹھا کرلے گئے اس ضعیفہ کا جانا تھا کہ دھوان پیدا ہوا میری آنکھون مین
جو لگا مین اندھا ہو گیا اب مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے جلدی آکر مجھکو لیجاؤ ورنہ مین ہلاک
ہو جاؤنگا یہ سنتے ہی جو ملازم اسکے اس مقام پر موجود تھے وہ دوڑے گنبد کے اندر آئے اسنے
کنڈی نہین دی تھی صرف پٹ بند کر دیے تھے نوکر جو آئے دھوین کا کچھ پتہ نہ پایا میان کو دیکھا کہ
بالکل بیکار کھڑے ادھر ادھر مثل اندھون کے ہاتھ مار رہے ہین ان نوکرون نے پھر کر کہا کہ کہیو نہ میان
یہ کیا حال ہے کچھ بیان تو فرمائیے کہا کہ مجھکو باہر لے چلو تو مین بیان کرون یہان تو میرا دم
گھٹا جاتا ہے ایک تو اندھا ہوا ہون اسکا صدمہ دوسرے تاریکی اسکا سبب اب مین کیا بیان کرون
کیا نہ کرون یہ کیا آفت میرے اوپر آئی کیا مجھسے خطا ہوئی جو مجھکو یہ سزا ملی جلدی باہر
لے چلو وہ نوکر مریخ کا ہاتھ پکڑ کرلے چلے اسنے راہ مین کئی ہر مقام پر ٹھوکر کھائی گرتے گرتے
بچا اگر نوکر [illegible]ے ہوتے تو منہ کے بل گرتا کہ منہ ٹوٹ جاتا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ
مریخ کی صورت پر اندھے بنے ہوے گنبد کے باہر آئے نوکرون نے دیکھا کہ گنبد بالکل خالی
ہے کوئی شے موجود نہین ہے خاک اڑ رہی نوکر وغیرہ سب حیران ہین کہ یہ کیا ماجرا ہے میان کیونکر

نابینا ہوئے یہ تو نئی بات آج ہوئی لاکر مریخ کو مسند پر بٹھایا پوچھا کہ کچھ بیان فرمائیے کہ یہ کیا واقعہ
گذرا مریخ نقلی نے کہا کہ مین گنبد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُس ضعیفہ کو لاکر مین نے اندر گنبد کے بٹھایا تھا
وہ وہان بیٹھی جمال زار ہلار کی مین باہر گنبد کے بیٹھا ہوا کچھ سحر کے الفاظ یاد کر رہا تھا کہ یکایک
وہ ضعیفہ اندر سے پکاری کہ ای مریخ جادو جلد آئیے دیکھیے یہ کیا واقعہ ہی کہ سب مال و اسباب خود بخود
غائب ہوا جاتا ہی اور آفتاب قبر سے نکلا ہی مین یہ سنکے حیران ہوا کہ یہ کیا سانحہ ہی اندر گنبد کے
گیا وہان جو گیا تو مین نے بھی یہی واقعہ دیکھا میرے سامنے سب مال جو کہ باقی تھا غائب ہوا
مین کھڑا ہوا دیکھا کیا سحر یاد کرتا ہون یاد نہین آتا کہ یکایک وہ بڑھیا بھی غائب ہوگئی اُسکے
بعد دھوان پیدا ہوا اُسکا پیدا ہوتا تھا میری آنکھون مین جو لگا تو مین اندھا ہوگیا اُسوقت سے
کچھ نہین دکھلائی دیتا ہی نہ سحر یاد آتا ہی مجکو جلدی ملکہ سوسن کے پاس لے چلو تاکہ وہ کچھ میرا
بندوبست کرین اور کچھ علاج کرین ابھی ابھی تازہ روشنی چلی گئی ہی شاید علاج کیے جانے سے
واپس آئے پھر میری آنکھین روشن ہوجائین جلد لے چلو انھون نے کہا کہ بہت خوب جو
ملازم سحر سے آگاہ تھے انھون نے تخت سحر تیار کیا اُسپر مریخ کو بٹھا کر طرف دربند
سوسن کے لے چلے باقی سے کہ گئے کہ ذرا ہوشیار رہنا عمرو آیا ہوا ہی یہ لوگ تو یہان
اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے اُدھر وہ ملازم مریخ نقلی کو لیے ہوئے چلے جاتے تھے
یہانتک کہ راہ طی کرکے کوہ سوسن پر پہونچے باغ سوسن جادو پر آکر زمین پر اُترے
جو پاسبان اور نگہبان سوسن نے مقرر کیے تھے انھون نے دیکھا کہ مریخ جادو تخت پر سوار اور
چند ملازم و خدمتگار ہمراہ ہین ادھر کو آتے ہین جب وہ قریب آکر پہونچے انھون نے
کہا کہ کدھر آتے ہو تم اُسی مقام پر ٹھہرو صرف مریخ جادو کو آنے دو کیونکہ ہمکو حکم ہی کہ
سوائے مریخ کے کوئی آنے نہ پائے اگر ہماری لڑکیان بھی آئین تو نہ آنے دینا ہم کیونکر تمکو آنے
دین انھون نے کہا کہ ہم کیونکر اپنے آقا کو چھوڑ دین وہ تو دفعتًا نابینا ہوگئے ہین ہم اُنکو ملکہ کے
پاس لیکر آئے ہین تاکہ ملکہ کچھ تدارک کرین اور تم کہتے ہو کہ تم نہ آؤ اگر ہم چھوڑ دینگے اُنکو تو کچھ دکھائی دیتا
نہین ہی وہ گر پڑینگے اُنکے چوٹ لگے گی انھون نے کہا کہ ہمکو حکم نہین ہی ہم کیونکر جانے دین مریخ
نے خود پکار کر کہا کہ بھائیون مین بالکل مجبور ہون انکے سہارے سے تو آیا ہون یہ کیونکر

مجکو چھوڑ دین تم جا کر ملکہ کو میرے آنے کی خبر کرو اور میرے حال سے ملکہ کو آگاہ کرو دیکھو وہ کیا کہتی ہین
مین اسی مقام پر ٹھہرا ہون ملکہ سے کہنا کہ میری کمک کرو کیونکہ مجکو سحر بالکل فراموش ہے نہ معلوم کس آفت
مین مبتلا ہوا ہون وہ لوگ یہ سنکے باہم کہنے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنا بڑا ساحر یون
مجبور ہو جائے یہ کیا ہوا کہ اسقدر جلد اندھا ہو گیا ابھی کل تک تو اچھا بھلا تھا مقام افسوس اور
ترس کھانے کا ہے باہم کہا مریخ سے کہا کہ آپ ٹھہرین ہم آپکی خبر ملکہ سے کرتے ہین یہ کہکر انمین سے
چار تو اسی مقام پر یعنی اپنے پہرے پر ٹھہرے رہے اور دو اندر آئے اور اس کمرے کے دروازے
پر پہونچکر جہان سوسن سحر تیار کرنے بیٹھی تھی کھڑے ہوکر پکارے کہ اے ملکہ عالم اگر اجازت ہو تو
ہم اندر آئین سوسن نے پکار کر کہا کہ کیون اے مہران جادو کیا صمصام کیا ہے کس ضرورت سے
اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہو انھون نے کہا کہ مریخ جادو تشریف لائے ہین مگر عجائبات سے
کہ بالکل اندھے ہو گئے ہین انکو انکے ملازم پکڑ کر لائے ہین سحر بھی بالکل فراموش ہے انھون نے قصد
کیا تھا کہ مع ملازمون کے داخل باغ ہون ہمنے منع کیا تب انھون نے کہا کہ مین اندھا ہو گیا ہون
کیونکر اپنے پاؤن سے جاؤنگا تم جا کر ملکہ کو خبر کرو کہ مریخ جادو آئے ہین دل تو نابینا ہو گیا دوسرے
سحر بالکل فراموش ہو گیا ہے یہی ملازم تو مجکو لائے ہین ورنہ میرا آنا نہوتا مین تڑپ تڑپکر مر جاتا
یہ فرمایئے کہ کیا آپنے کہا بلائے سوسن نے جواب دیا کہ تم خود انکا ہاتھ پکڑ کر لے آؤ انکے ملازمون کو
باہر چھوڑ دو اور انسے کہو کہ تم یہان ٹھہرو ہم تمھارے مالک کو ملکہ کے پاس لیے جاتے ہین انھون نے
جواب دیا کہ بہت خوب سوسن نے کہا کہ ذرا ہوشیاری سے لانا کسی قسم کی تکلیف نہو کوئی ٹھوکر
نہ لگے انھون نے کہا کہ کیا مجال ہے یہ کہکر وہ دونون [illegible] باہر آئے یہان سوسن [illegible] کہنے لگی کہ
یہ کیا ہوا کہ اتنا بڑا ساحر یون اندھا ہو گیا ابھی تھوڑی دیر کا زمانہ ہوا ہے کہ میرے پاس آیا تھا عمرو
عمرو کے ہاتھ سے بچا یا میرے پاس بیٹھا رہا مین نے اسکو براے امیری جمال رامدار روانہ کیا اسنے اسکی اطلاع
کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی روانہ کی میرے پاس اسے عرصے مین کیا ہوا کہ ایسا اندھا ہوا کہ
دوسرے آدمی ہاتھ پکڑ کر لائے اسکے ساتھ سحر بھی فراموش ہوا کچھ عقل نہین کام کرتی ہے سوسن تو
یہ دل سے باتین کر رہی تھی ادھر ساحرون نے باہر جا کر اور قریب مریخ آکر کہا کہ ملکہ نے فرمایا ہے کہ
نوکرون کے ہمراہ میرے پاس تشریف لایئے اپنے ملازمونکو در باغ پر ٹھہرا دیجیے مریخ نے جواب دیا [illegible]

اس سے کیا غرض کہ میری ہی ملازم مجکو لیکر جائین ملکہ کا باعث مجکو ملکہ کے پاس جانے سے مطلب ہی خواہ کوئی لے چلے
تم لیچلو یا میرے ملازم ان دونون نے کہا کہ آپ ہمارے ہمراہ چلیں یہ کہکر مریخ کا ہاتھ پکڑ لیا اور مریخ کے
نوکرون سے کہا کہ آپ لوگ یہان ٹھہرین مریخ نے اُنسے کہا کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا یہان کام نہین ہی تم مکان پر
جاؤ اور دل تو مین اچھا ہو جاؤنگا اپنے آپ سے آ و نگا اگر نہ بھی اچھا ہوا تو ملکہ کے ملازم مجکو پہونچا دینگے یقین
تو ہی کہ ملکہ خود بھی اس امر کو نہ گوارا کرین کہ مین ایسی حالت مین اُنکے پاس سے چلا جاؤن اُنھون نے کہا کہ
بہتر ہم جاتے ہین مریخ نے کہا کہ جاؤ مگر بہت ہوشیاری سے رہنا اور کام کرنا دیکھو عمرو عیار آیا ہوا ہی مین
بھی وہان نہین ہون ایسا نہو کہ وہ کوئی مکر و فریب کر کے تم لوگون مین شامل ہو جائے اور کوئی فساد
برپا کرے اُنھون نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کبھی ایسا نہو گا ہم بہت ہوشیاری سے کام کرینگے
کسی غیر کو اپنے پاس نہ آنے دینگے مریخ نے کہا کہ ہان لے جاؤ وہ ساحر جو کہ مریخ کے ہمراہ آئے تھے وہ اُسی
تالاب کی طرف چلے گئے اور جا کر اپنے کاروبار مین مصروف ہوے چونکہ ساحر وہان تھے اُنھون
نے دریافت کیا کہ میان مریخ کا مزاج کیسا ہی کیا آنکھون مین روشنی ہوئی اُنھون نے کہا کہ ہم اُنکو
سوسن کے باغ تک پہونچا آئے اندر ہم جانے نہ پائے سوسن کے ملازم اُنکو لیگئے ہمکو اُنھون نے
باہر ہی سے رخصت کر دیا نہ معلوم وہان کیا علاج کیا گیا اور اب کیسے ہین یہ سُنکے وہ لوگ بھی
خاموش ہو رہے آدھر ساحران سوسن مریخ آتش خوار نقلی کو بہت ہوشیاری اور حفاظت
سے اُس مقام پر لائے کہ جہان سوسن بیٹھی ہوئی تھی آکر پکارا کہ ملکہ عالم یہ مریخ جادو تشریف لائے
ہین سوسن نے کہا کہ اچھا مریخ نے سوسن کی آواز سُنکے کہا کہ اے ملکہ وہ نا عیار ساربان زادہ آیا
ہوا ہی اُسی کے خوف سے آپ نے اسقدر بند و بست فرمایا ہی لہذا پہلے سحر سے دریافت کر لیجیے کہ مین اصلی
مریخ ہون یا وہ میری صورت بنکر آیا ہی خوب جانچ لیجیے پھر مجکو اندر اپنے پاس طلب فرمائیے گو سوسن کا
پہلے یہی قصد تھا کہ سحر سے دریافت کرون مگر جب مریخ نے یہ کلمہ کہا تو سوسن نے خیال کیا کہ تمھاری بھی
کیا عقل ہی کہ کجا عمرو اور کجا تالاب سحر مریخ بدون حکم مریخ کوئی وہان جا نہین سکتا ہی پھر عمرو کیونکر گیا ہو گا
جو مریخ کی صورت بنا ہو گا اگر عمرو مریخ کی صورت بنا ہوتا تو یہ کیون کہتا کہ سحر سے دریافت کیجیے وہ
اس امر سے آگاہ کرتا اسقدر شک بیکار ہی بھلا مریخ کو عمرو کہان پاتا جو اُسکی صورت بنتا یہ خیال کر کے دل مین
پکار کر کہا کہ تم شوق سے آؤ مین سحر سے دریافت کر چکی ہون بھلا تمسے مین شک کرون اگر تم ایسے خیر خواہ شخصون سے

بدوشن ہوں تو میں اُسکی بھی کوشش کروں گی اگر تمہاری آنکھیں اس شرط سے اچھی ہوں میں اپنے خون کا
سرمہ بنا کر لگاؤں تو ابھی ابھی جہان کا کو خون نکالوں اور اُسکا سرمہ بناؤں مرزخ نے جواب دیا کہ مجھکو آپ سے
اس سے زیادہ امید ہی مجھکو یہی تو آپ سا قدردان نہ ملے گا خیر اب میرا واقعہ سماعت فرمایئے کہ کیونکر اس
بلا میں مبتلا ہوا میں جو آپ سے رخصت ہو کر جمال راہدار کے مکان پر گیا تو وہاں کسی کو نہ پایا بالکل مکان
خالی تھا تعجب اس امر کا تھا کہ کل مال و اسباب ندارد تھا جہاڑو کا تنکا تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر میں بہت
حیران ہوا ایک مرد ضعیف وہاں کھڑا ہوا تھا میں نے جو اس سے پوچھا اُسنے کہا کہ میں اپنی بکریاں چرانے
آیا ہوں صبح سے یہاں موجود ہوں اور تو میں نے کچھ نہیں دیکھا صرف اسقدر دیکھا کہ ایک عورت اور
پانچ سات مرد اس مکان سے گھبرائے ہوئے نکلے سبکی پشت پر کچھ بار بھی تھا اور جلدی جلدی وہ سامنے
چلے گئے میں کھڑا دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر آئے اور اندر مکان کے گئے اور پھر وہاں سے
بوجھ لیکر گئے اسی طور سے انھوں نے کوئی دس پھیرے کیے میں نے جو دریافت کیا تو انھوں نے کہا
کہ ہم اس مکان میں رہتے تھے اس میں آسیب ہو گیا ہی لہذا ہمنے جانے کا قصد کیا یہاں مزدور وغیرہ
ممکن نہوے ہم خود سب مال اُٹھائے لیے جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ وہ سب مال لیگئے میں نے اُس سے
دریافت کیا کہ یہ تو نے اُس سے دریافت کیا تھا کہ جانے کہاں ہو اُسنے کہا کہ مجھکو اس دریافت کرنے کی
کیا ضرورت تھی اور وہ مجھکو کیوں بتاتے یہ سنکے میں نے بہت تلاش کیا جب کہیں پتہ نہ چلا تو میں مکان پر
واپس آیا آپکو اطلاع کی آپکے پاس سے جب جواب پہونچ لیا تب میں نے کھانا کھایا کھا کر اُستاد کی قبر کے
قریب گنبد کے باہر بیٹھکر سحر تیار کرنے لگا ایک ضعیفہ میرے عزیزوں میں سے ایک مدت سے قبر پر میرے
اُستاد کی بیٹھی ہوئی زیارت اُنکی قبر کی کیا کرتی تھی اور عبادت اُسنے ترک دنیا کی تھی جب سے
اُسکا شوہر و فرزند جوان مرا تھا وہ کسی وقت باہر نہ آتی تھی سوائے رفع حاجت کے وہ بھی اُسوقت
کہ جب سب سوتے ہوتے تھے اُسکا یہ قول تھا کہ میرا سایہ کسی پر نہ پڑے نہ میری کوئی شخص صورت دیکھے
اُسکو اسی طور سے ایک زمانہ گذر گیا تھا میں دونوں وقت اُسکو کھانے کو دیدیا کرتا تھا وہ عبادت
خداوند میں مصروف رہتی تھی آج بھی وہ اُسی گنبد میں تھی کہ ایک مرتبہ پکاری کہ ای مرزخ آتش خوار
جلد یہاں آؤ دیکھو کہ یہ کیا ہوا اور کیا امر ہی کہ میں ہمیشہ یہاں بیٹھی رہتی تھی اور عبادت کیا کرتی تھی کبھی
ایسا واقعہ نہیں گذرا تھا ایسی صدا آئی جیسی اسوقت صدا آئی اور واقعہ گذرا میں یہ سُنکے اندر گیا

مین نے بھی دیکھا کہ سقف گنبد مین سے دو ہاتھ پیدا ہوے اور وہ اسقدر دراز ہوے کہ زمین پر آسکے
اور سب مال اٹھانے لگے مجکو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس ضعیفہ نے بیان کیا کہ قبر شق ہوئی
اُس سے آفتاب پیدا ہوا اور صدا آئی کہ اب ہم یہان نرہینگے اب ہم بالاے آسمان چلے آتے ہین
اور اپنا سب مال و اسباب اور روپیا اشرفی لیے جاتے ہین یہ صدا آکر دو ہاتھ پیدا ہوے اور سب مال و اسباب
خود بخود غائب ہونے لگا کہ مین نے گھبرا کر تمکو آواز دی تا کہ تم بھی دیکھو تو یہاُس ضعیفہ نے بیان کیا اور
اسقدر مین نے بھی دیکھا ملکہ جب وہ سب مال و اسباب غائب ہو چکا وہی ہاتھ اُس ضعیفہ کو
بھی اٹھا لے گئے مجکو اور زیادہ حیرت ہوئی مین حیران کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا کہ وہ آفتاب غائب ہو گیا
مین نے اُسی حالت مین قصد کیا تھا کہ سحر کرون سحر بالکل فراموش تھا اور حیران ہوا کہ
یکایک دھوان پیدا ہوا اُس قبر سے دھوین کا پیدا ہونا تھا کہ تمام گنبد دھوان دھار ہو گیا
وہ دھوان جو میری آنکھون مین لگا مین نے لاکھ لاکھ چاہا کہ باہر نکل جاؤن مگر بسبب تاریکی اور
اور کثرت دھوین کے رستہ نہ دکھائی دی بس آنکھین بسبب دھوین کے بند ہو گئین اب جو
آنکھین کھولین تو روشنی بالکل نہ تھی کور ہو گیا تھا یہ جو حالت ہوئی مین نے ملازمون کو پکارا
اُنکے ذریعہ سے باہر آیا باہر آکر اُنسے سب حال بیان کیا اور اُنسے کہا کہ تم مجکو ملکہ کے پاس لیچلو تا کہ میرا
علاج ہو اور مین اس بلا سے نجات پاؤن کیونکہ باہر آکر جو سحر کو یاد کیا تو یہان بھی نہ یاد آیا
اُسوقت خیال مین گذرا کہ ملکہ کے پاس چلون اور اُنسے کہون کہ وہ اسم سحر پڑھکر یہ سرمہ جو کہ
میرے پاس موجود ہے میری آنکھون مین لگاوین تا کہ میری آنکھین روشن ہو جائین اُنکی بدولت
مین صاحب نور اور صاحب چشم پھر ہو جاؤن بس ملازمون کے ذریعہ سے یہان آیا یہ میرا واقعہ ہے
جو کہ مین نے عرض کیا سوسن نے یہ سنکے کہا کہ واقعی نیا واقعہ تمنے بیان کیا کہ جو بالکل
سمجھ مین نہین آتا ہے اور نئی بات ہے کیا کوئی تمسے بے ادبی یا قصور ہو گیا تھا کہ جسکی یہ سزا ملی
مریخ نے کہا کہ ملکہ میری دانست مین تو کبھی کوئی نہ تو قصور ہوا نہ بے ادبی ہوئی کہ جسکی یہ سزا ملی
ملکہ نے کہا کہ خیر یہ تکلیف تمھارے مقدر مین لکھی ہوئی تھی وہ پیش آئی کوئی مقام خوف
و اندیشہ نہین ہے نہ مقام رنج و صدمہ وہ سرمہ لاؤ تا کہ مین اُسکو تمھاری آنکھون مین
لگاؤن اور تمھاری آنکھین روشن ہون مگر اسکا کیا علاج ہو گا کہ تمکو سحر جو فراموش ہو ہے

مریخ نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہو جائیں پھر میں اسکا بندوبست کرونگا ایک مشت
زمین خرید کر دونگا یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے سوسن نے کہا کہ خیر لاؤ وہ سرمہ مریخ نے کہا بہت
خوب راوی بیان کرتا ہے کہ مریخ نے جو اس امر کو پوشیدہ کیا اور بیان کیا کہ میرے عزیزوں
میں سنتا ایک عورت مدت سے قبر پر بیٹھی ہوئی عبادت کرتی تھی اور جمال راہدار کے چلے جانیکی
کیفیت دوسرے طور سے بیان کی اسکا سبب یہ تھا کہ یہ پہلے لکھ چکا تھا کہ مجھکو کوئی نہیں ملا
جمال کا مکان خالی تھا وہ مع اپنی ماں کے کسی طرف عمرو کے ہمراہ چلا گیا یہ اُسنے نہیں
لکھا تھا کہ میں جمال کی ماں کو لے آیا ہوں بسبب اس خیال کے کہ ایسا نہو کہ ملکہ اُس ضعیفہ کو
طلب کر کے قتل کرے دوسرے اب مریخ اصلی تو تھا نہیں کہ وہ پورا واقعہ بیان کرتا خواجہ
نے جو مناسب جانا وہ بیان کیا آمدم برسر مطلب کہ جب سوسن نے یہ کہا مریخ سے کہ لاؤ سرمہ میں
تمہاری آنکھوں میں لگا دوں بس مریخ نے ٹٹول کر اپنی کمر سے ایک سرمہ دانی نکالی کہ جو برنجی تھی
اور اُسپر ڈاٹ لگی ہوئی تھی وہ سرمہ دانی نکالکر سوسن کو دینے لگا جدھر سوسن تھی اُسکے
خلاف اُسنے ہاتھ بڑھایا دینے کو سوسن نے کہا کہ ادھر ہاتھ لاؤ میں ادھر ہوں مریخ نے کہا کہ آپ
خود لے لیں کیونکہ میں تو بیکار ہوں اسی طور سے بکا کرونگا سوسن نے ہاتھ بڑھا کر مریخ کے ہاتھ سے وہ
سرمہ دانی لی اور کہا کہ کیا کروں مریخ نے کہا کہ کوئی اسم سحر پڑھکر اسکی ڈاٹ کھولیجیے اور
ڈاٹ کھولکر یہ سلائی موجود ہے اس سلائی سے کوئی اسم سحر پڑھکر سرمہ لگائیے اور وہ سرمہ
میری آنکھوں میں باخداوند سامری و جمشید و باستاد آفتاب شعلہ پیکر کہکر لگائیے اسی طور سے
دوسری آنکھوں میں لگائیے پھر قدرت ہر سہ خداوند کا تماشا ملاحظہ فرمائیے کہ کس قدر جلد میری آنکھیں
روشن ہوتی ہیں سوسن نے کہا کہ اچھا بس مریخ نے سلائی بھی نکالی اور اسی طور سے بکنے لگا
ادھر ادھر ہاتھ دوڑانے لگا سوسن نے اُسکے ہاتھ سے سلائی بھی لی جب سلائی لیچکی اُسوقت اُس
لکاتہ نے پھر پڑھ پڑھا کر قصد کیا اس سرمہ دانی کو کھولوں ڈاٹ کو کسا ہوا پایا زور [illegible] ڈاٹ نہ کھلی
مریخ سے کہا کہ اسکی ڈاٹ نہیں کھلتی ہے مریخ نے کہا کہ ملکہ زور کر کے کھولیے آپنے تو غضب کیا
کہ اول آنکھیں یہ بھی تو شرط ہے کہ جب تک سرمہ لگا نہ لے اُسوقت تک سرمہ لگانے والا بات نکرے اُسکے منہ سے
نہ بولے پھر اُسی طریقہ سے اسم سحر پڑھکر اور زور کر کے ڈاٹ کھولیے سوسن نے کہا کہ یہ

تھی کب کیا تھا ورنہ مین کلام نہ کرتی مریخ نے جواب دیا کہ میرے حواس تو بسبب رنج و صدمے کے بجا نہین بھول گیا ہونگا اچھو کہدیا سوسن نے پھر اسم سحر پڑھکر اور دانت پر زور کیا نہ کھلی آخر کو عاجز ہوکر دو پتھر کے پاس لاکر خوب کچ کچا کر جو زور کیا ایک مرتبہ بڑا ق سے آواز آئی سرمدانی کے پتھر پر سے وہ دانت جدا ہوئی دانت کا جدا ہونا تھا کہ ایک غبار سرمہ دانی سے اڑا وہ دماغ مین سوسن کے پہونچا اسنا دماغ مین پہونچنا تھا کہ اسکو چھینک آئی اور ایک مرتبہ بیہوش ہوکر گری بیان مریخ نے چمکر آواز دی کہ وہ مارا میں خواجہ عمرو عیار نامدار یک طرار نعرہ کیا کہ کی گذارم کرا ز دست من زندہ و سلامت بدر روی اسوقت تو تیرے یار نے آکر بچالیا ورنہ مین کام تمام کرچکا تھا اب کون بچا سکتا مین پہلے ہی اسکا خاتمہ کرچکا ہون وہ میرے پاس زنبیل مین موجود ہے اور قید ہی زنبیل کی سیر کر رہا ہے اب اپنے حمایتی مریخ کو بلا کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے بچالے ہیہات بھاگی بھاگی پھرتی تھی اب جلا مین کب چھوڑتا ہون یہ لکر آپ نے نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

مرے مکر سے کانپتا ہے جہان	دوندہ جہان گرد طرار ہون	عمرو ہون مین عیار صاحبقران
ہوا تیز رفتار گر ہو قدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم	زمانے کا مکار و عیار ہون
نہ پہونچے مری گرد با برش کو		اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو

یہ نعرہ کرکے آپ چمک کر آگے برابر سوسن کے تیغے ہوئے تھے جلدی کمر سے خنجر نکالا راوی بیان کرتا ہے چونکہ اسکی قضا نہ تھی اور نہ ابھی اسکے مقدر مین گرفتار ہونا تھا بلکہ خواجہ کے مقدر مین زحمت و تکلیف بڑی تھی کیسے خواجہ غالب آتے گو خواجہ اپنا کام تو کرچکے تھے مگر اتنے بڑے دانا و عقلمند ہوکے پھر چوکا کیا کہ اسکو اٹھا کر نذر زنبیل نہ کرلیا خنجر لیکر قتل کرنے چلے اور خوشی مین اپنی حفاظت کا خیال بھی نہ کیا کاش اپنی حفاظت بھی کرلیتے جیسے خنجر لیا اٹھے اور قریب پہونچے کہ برابر سے سوسن کے پہلو سے زمین شق ہوئی اور ایک پتلی پیدا ہوئی خواجہ اسکو دیکھ چکے تھے مگر جب تک ہوشیار ہون ہون پتلی نے آتے کے ساتھ خواجہ کی کلائی پکڑلی اور کہا او ساربان زادے یہ کیا کرتا ہے ملکہ پر خنجر اٹھاتا ہے خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ جیسے دیو نے کلائی پکڑی اب جو قصد کرتے ہین کہ زور کرکے کلائی چھڑا لون تو اتنی قوت نہین پاتے ہین بالکل بے حس و حرکت اپنے کو پاتے ہین دیکھا کرین ادھر تو اسنے ایک ہاتھ سے خواجہ کی کلائی پکڑی دوسرے ہاتھ مین اسکے چھوٹی سی برنجی پچکاری تھی وہ اس نے

سوسن سے کہہ رہی تھی کہ چھینک پڑنے سے بیہوشی دفع ہوئی سوسن کو ہوش آیا اُسنے دیکھا کہ میرے
سحر کی پتلی مریخ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے کہ او ساربان زادے تو نے بہت آفت
برپا کر رکھی ہے آ کر ملکہ کے اوپر عیاری کرتا ہے یہ کہو کہ ملکہ اپنا سند نسبت فرما چکی تھین کہ بچ گئین ورنہ
تو نے تو اسوقت بالکل کام تمام کیا تھا اب بتا کہ کیونکر اپنی جان بچائیگا اب تو بچا مگر مجھ سے اب تو قتل
کیے جاؤ گے آپ بولے کہ او حرامزادی مین کون ہون اُسنے کہا کہ تو عمرو عیار ہے آپ بولے کہ تو جھوٹی ہے
مین تو مریخ ہون اندھا ہو کر آیا ہون تاکہ ملکہ میرا علاج کرین انکی بدولت میری آنکھین روشن ہون
وہ بولی کہ تو خود جھوٹا ہے تو عمرو عیار ہے سوسن نے جو یہ واقعہ دیکھا اور یہ تقریر سنی ایک دفعہ سنبھل کر
بیٹھی اور پکاری کہ اے پتلی سحر مین یہ کیا واقعہ ہے جلد بیان کر اُسنے کہا کہ اے ملکہ یہ عمرو عیار ہے مریخ کی
صورت بنکر آیا ہے نہ معلوم اسنے مریخ کو کیا کیا آپکو فقرہ دیا کہ مین اندھا ہو گیا ہون اپنے پاس سے
سرمہ دانی دی تھی اُسمین سرمہ نہ تھا بلکہ بیہوشی تھی کہ جیسے آپنے اُسکو زور کرکے کھولا اُس سے
بیہوشی اُڑی کہ آپ بیہوش ہو کر گرین اسنے قصد کیا کہ آپکو خنجر سے ہلاک کرے کہ مین نے
آکر ہاتھ پکڑ لیا اور آپکو ہوشیار کیا اب کہتا ہے کہ تو جھوٹی ہے مین عمرو عیار نہین ہون بلکہ مریخ
آتش خوار ہون اے ملکہ یہ جھوٹ بولتا ہے اپنی جان بچانے کے لیے مکر کرتا ہے ورنہ یہ عمرو ہے مریخ
نہین ہے سوسن نے کہا تو سچ کہتی ہے اُسنے کہا کہ مین سچ کہتی ہون سوسن نے خواجہ سے کہا کہ
تم بتاؤ کہ تم کون ہو آیا مریخ ہو یا عمرو عیار خواجہ نے کہا کہ ملکہ یہ آپکی سحر کی پتلی جھوٹی ہے مین عمرو
نہین ہون بلکہ وہ ہی آپکا ایک ادنےٰ نابینا غلام مریخ ہون ملکہ اس سے فرمایئے کہ یہ میرا ہاتھ
چھوڑ دے کہ کلائی ٹوٹی جاتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُس پتلی نے خواجہ کا وہ ہی ہاتھ پکڑا تھا کہ جس
ہاتھ مین خنجر تھا گو دوسرا ہاتھ آپکا چھوٹا ہوا تھا مگر بیکار تھا کہ بے حس تھا اُس پتلی نے یہ سُنکے
سوسن سے کہا کہ ملکہ آپ ملاحظہ فرمالین اور اس سے دریافت فرمائین کہ یہ کہتا ہے کہ
مین مریخ ہون اگر یہ مریخ ہے تو اسکو کیا ضرورت تھی کہ یہ برہنہ خنجر ہاتھ مین لے ملاحظہ فرمایئے
کہ اسکے ہاتھ مین خنجر ہے یا نہین ہے آپ بولے کہ اے ملکہ جب سے مین اندھا ہوا ہون سب
سحر فراموش ہو گیا ہے یہ میرے قبضہ سے نکل گئے ہین بلکہ میرے دشمن ہو گئے ہین کہ
اسنے ہمکو قید کر رکھا تھا یہ بھی میرے پاس قید تھی بس اُسنے وہ دشمنی ادا کی جو کہ [illegible]

ایک مدت سے تھی کہ مین نے اسے قید کر رکھا تھا اسنے اسی دشمنی اور عداوت کی وجہ سے میرے
ہاتھ مین زبردستی خنجر دیدیا ورنہ مین تو مریخ ہون سوسن حیران ہی کہ یہ پتلی کہتی ہی کہ یہ عمرو ہی اور وہ
خود کہتا ہی کہ مین مریخ ہون کسکو سچا جانون اور کسکو جھوٹا اسی فکر مین تھی کہ اسکے خیال مین
یہ آیا کہ تو سحر کر اگر یہ مریخ ہی تو اسکی اصلی صورت برقرار رہے گی ذرا بھی تغیر نہوگا اور اگر یہ مریخ بنا ہوا
ہی اور عمرو ہی اور روغن عیاری سے صورت بنائی ہی تو سب رنگ و روغن اُتر جائیگا اصلی
صورت نکل آئیگی جھوٹ سچ کا حال کھل جائیگا کہ کون سچ کہتا ہی اور کون جھوٹ یہ خیال کرکے
کہنے لگی کہ مین ابھی امتحان کیے لیتی ہون معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹا آپ بولے
ضرور امتحان کیجیے تاکہ آپکو بھی میری حالت معلوم ہو جائے کہ مین سچا ہون یا یہ پتلی سوسن نے
فوراً اسم سحر پڑھکر خواجہ کی طرف دم کیا اسم سحر کا دم کرنا تھا کہ وہ رنگ و روغن عیاری اُتر گیا
اور اصلی صورت نکل آئی اب سوسن نے دیکھا کہ سامنے خواجہ عمرو کھڑے ہوئے ہین یعنی کہ یہ تصویر
حضرت کی دیکھی ہوئی تھی وہ ہی زیرہ سی آنکھین وہی کلیجے سے گال وہ کھٹائی سے کان ... گردن
سینٹھا سے ہاتھ پاؤن طباق سا پیٹ چھ گز کا قد تیجے کا تین گز کا اور کا ناریل سا سر ٹاٹ کا کرتا اور
پائجامہ پہنے ہوئے سامنے کھڑا ہی یہ دیکھکر سوسن نے کہا کہ تم کون ہو آپ بولے مریخ تب سوسن
نے کہا کہ ذرا آئینہ مین اپنی شکل مبارک کو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر خود سوسن نے اٹھکر خواجہ کو آئینہ
دکھایا اب جو خواجہ نے آئینہ مین دیکھا تو اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری کو اُترا ہوا پایا
یہ جو دیکھا تو آپ بولے کہ وہ تمھی ملاتم ساحرۂ زبردست ہو اور بڑی صاحب اقبال ہو
تمکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی جیسا سنا تھا اس سے زیادہ پایا مین نے تو کان پکڑے اب
مجکو چھوڑ دو کبھی ادھر نہ آؤنگا بلکہ حمزہ کو بھی منع کر دونگا آنا کیسا اس طرف منہ کرکے بھی
نسوونگا ادھر کے آنے کا خیال بھی نہ کرونگا نہ سوتے نہ جاگتے معلوم ہوا کہ تم سامری کی
اور جمشید کی بھی استاد ہو وہ اگر ہوتے تو تمھاری شاگردی کرتے سوسن نے کہا کہ او حرامزادہ
کیون مجکو فقرہ دیتا ہی تو اور جا آئے تیری موت آئی اب بھلا یہ بھی ممکن ہی کہ مین تجکو زندہ چھوڑ دون
بدوان قتل کیے ہوئے اب تجکو اس طور سے قتل کر دونگی کہ تیرے حال پر ... ہوا
دو ماہیان دریا رحم کھائین اور مجکو رحم نہ آئے اگر مین نے تیرے گوشت کے کباب

لگا کر نہ کھاے گی تو اپنا نام سوسن نہ رکھا اب تو جاتا کہان ہی بعد مدت تو میرے
ہاتھ آیا ہی جب سے تو نے مجکو پریشان کر رکھا ہی برابر عیاریان کر رہا ہی اور
پھر باز نہین آتا ہی اپنی مکاری و عیاری سے قید تو کھڑا ہی اسپر بھی فقرہ
دیتا ہی یہ تو بڑی خیر ہوئی کہ مین نے اپنا بندوبست حفاظت کا کر لیا تھا کہ پھر تیرے
ہاتھ سے جان بچگئی اگر بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو تو قتل کرڈالتا کیونکہ جو میرا خیرخواہ
اور محافظ تھا اُسکو بھی تو نے پکڑ لیا تھا اب کون تیرے پنجہ سے بچاتا مجکو تیرا خیال
تھا کہ تو چلا گیا ہی ضرور آوے گا عیاری کرنے کو بس مین نے سحر کرکے یہ پتلی اپنی
حفاظت کے لیے بنائی تھی اور مقرر کی تھی کہ جب تو عیاری کرے اور قتل پر آمادہ ہو وہ مجکو
بچالے اور تجکو پکڑلے ایسا ہی ہوا اب بتا کہ تجکو کس طور سے قتل کرون آیا تیرے
کباب لگاؤن یا تیر انداز کرون یا سنگسار کرون یا دار پر کھینچون یا جلاد کو بلا کر
تیرا سر قلم کراؤن یا تیری بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو دون جس طور کی سزا تو
خود اپنے لیے تجویز کر اُسی طور کی تجھے سزا دون تو نے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی کو
قتل کیا ہی اُن سب کا خون تیرے سر پر ہی آج اُنکا عوض تجھسے لیا جاے گا جب
تجکو مین قتل کرونگی تو اُنکی روح مجھسے خوش ہوگی آپ بولے کہ ای ملکہ مین تو تمھارا
ایک ادنےٰ غلام ہون میری تو یہ مرضی ہی کہ مجکو رہا کرو مین تمھاری جان و مال کو شب
و روز دعا دیا کرونگا بلکہ اب یہان ٹھہرونگا بھی نہین سیدھا خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا
وہان جا کر عبادت خدا کرونگا اور اپنی اوقات بسر کرونگا مین آپکے قدمون کی قسم
کھاتا ہون کہ اب جو یہان ٹھہرون سوسن نے کہا کہ کیون فقرہ دیتا ہی اور بیکار کی
تقریر کرکے دماغ پریشان کرتا ہی بس خاموش رہ آپ بولے کہ ای ملکہ اگر سچ پوچھتی ہو تو مین
صرف تمھارا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون تم سحر کسقدر جانتی ہو معلوم ہوا کہ تم بہت زبردست
ساحرہ ہو ورنہ کیا مین ایسا نادان تھا کہ رات و دن مین تین تین مرتبہ تمپر عیاری کرتا
واقعی امر یہ ہی کہ تمھارے برابر کوئی ساحر یا ساحرہ مین نے آج تک نہین دیکھی جو کہ خداوند
ساحران یعنی ساحر شمشمش و ملکہ دمامہ تھے وہ پھر جب عیاری مین نے کی وہ نہ پہچان سکے

کیونکر پایا تو اسکا اصلی واقعہ یہ تھا کہ مین یہان موجود تھا جب تمنے مرزیخ سے کہا کہ تم جاکر جمال راہدار کو پکڑ لاؤ مین سنے جو یہ سنا تو خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ حرامزادہ جمال کو پکڑ لائے اور تم اذیت دیا اوس سے مین مرزیخ سے پہلے وہان پہونچا جمال کو تو پایا نہین اوسکی مان اور نوکرون کو پایا سبکو بیہوش کر کے مع مال و اسباب کے داخل زنبیل کیا ایک تنکا تک نہ چھوڑا اور خود اوسکی مان کی صورت بنکر بیٹھ رہا جب مرزیخ پہونچا اوسکو شیشہ مین اوتارا اور اوسکے ہمراہ اوسکے مکان پر آیا اوسنے گنبد مین کہ وہان قرآفتاب شعلہ پیکر اوسکے اوستاد کی تھی مجکو پہونچا دیا مین نے یہ فقرہ کر کے اوسکو اندر گنبد کے بولایا پہلے تو سب مال و اسباب نذر زنبیل کیا وہ وہ بیہوشی سے اوسکو بیہوش کیا پہلے اوسکو کھا لیا اوسکے بعد اوسکی صورت پر تیار ہو کر اوسکے ملازمون کو آواز دی اندھا بنکر اوسکا ہاتھ پکڑ کر باہر آیا سب حال اوسنے بیان کیا تھا جو کہ تم سے بیان کیا اوسکو لیکر یہان آیا اور یہان آکر تمکو فقرہ دیکر بیہوش کیا اگر مین یہ جانتا کہ تم سنے یہ تدبیر کی ہر تو تمکو بھی اوٹھا کر نذر زنبیل کرتا موقع محل دیکھکر قتل کرتا خیر دیو کا کھایا راوی بیان کرتا ہر کہ خواجہ نے کل حال ابتدا سے آخر تک جمال کی مان سے اور مرزیخ سے گفتگو کرنے کا اور مرزیخ کو دیو کا دیکر گنبد کے اندر بلانے کا بیان کیا جب سوسن یہ سب حال سن چکی اسنے سحر کیا کہ خواجہ کے جسم پر قید سحر آپڑا اسنے ہر چند کہ خواجہ کو اسنے قید سحر مین مبتلا کر کے سحر کیا کہ خواجہ کی قوت بالکل زائل ہوگئی اور پانون زمین سنے پکڑ لیئے اب اوس پتلی سے کہا کہ چھوڑ دے اوسنے چھوڑ دیا وہ پتلی تو غائب ہوگئی اب اسنے آواز دی اپنے نوکرون کو جب وہ آئے اسنے اون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ پلاو بیخین لاؤ جب وہ کوبلے وغیرہ لینے کو گئے اسنے خواجہ سے کہا کہ مرزیخ کو بتا دے تو مین تجکو چھوڑ دون ورنہ قتل کرونگی خواجہ سنے کہا کہ مرزیخ کہان مین مرزیخ کو کھا گیا ہون بھلا مین اوسکو کہان سے پیدا کرون تو تجکو فقرہ دیتی ہر مین کب تیرے فقرے مین آنے والا ہون مرزیخ تو میرے پیٹ مین ہر سوسن سنے کہا کہ اگر تو مرزیخ کو نہ بتائے گا تو میرے ہاتھ سے بہت سختی سے ساتھ مارا جائیگا مین تجکو بعذاب الیم قتل کرونگی خواجہ سنے کہا چاہے تو مجکو قتل کر چاہے قید کر مین تو مرزیخ کو کھا چکا ہون کہان سے بلاؤن گر یہ مین جانتا ہون کہ تو مجکو قتل نہین کر سکتی ذمہ میری تجکو قتل کرونگا خواجہ سنے یہ

یہ کہکر ہزارون گالیان سوسن اور سامری و جمشید کو دین سوسن کو اور غصہ آیا برہم ہوکر
بولی تو میرے منہ در منہ مجکو گالیان دیتا ہو اور خداوندون کو برا کہتا ہو جلد بتا کہ عمرو کہان ہو
جواب دیا کہ میرے پیٹ مین ہو اسنے غصہ مین ملازم سب سامان لیکر آگئے اسنے کہا کہ دیئے
سلگاؤ سیخین گرم کرو ملعون نے ایسا ہی کیا یہ یہی کہتی جاتی ہو کہ عمرو کو بتا کہ وہ کہان ہو خواجہ
یہی جواب دیتے جاتے ہین کہ مین کھا گیا ہون جب یہ بہت پریشان ہوئی اور حیران اور شام بھی
ہوگئی تو اسنے خیال کیا کہ اگر اسکو قتل کرتی ہون تو عمرو کا پتہ نہ چلے گا کہ وہ کہان ہو پہلے اس سے عمرو کو
لے لون تو پھر قتل کردن یہ دل مین سوچکر ملازمون سے بولی کہ ایک قفس لاؤ مین اسے قید
کردونگی جو کہ شام ہوگئی ہو اسوقت اسکو کیا قتل کرون کل صبح کو سب ساکنان دربند کو جمع کرکے
اسکو قتل کرونگی پہلے اس سے بسختی عمرو کو لونگی اور سے لے بی۔ قتل کرونگی دیکھون یہ عمرو کو کیونکر
نہین دیتا ہو جب کہ سختی پڑے گی آپ ہی قبول دیگا وہ جو سنا ہو کہ دیکے آگے بھوت بھاگتا ہو
دیکھنا کہ وہی نقشہ کل ہوگا یہ جو حکم دیا ملازم ایک بڑا سا قفس لائے اسنے آہنگرون کو طلب کرکے
خواجہ کے جسم پر قید آہن از سر تا پا کرائی اور قید سخت سے خواجہ کو نجات دی تمامی اولیا
ملازمون نے خواجہ کو قفس مین بند کیا ایک قفل آہنی بہت بڑا اوسمین لگا دیا اوس قفس کو
سقف مین کہ جہان سوسن سوتی تھی لٹکا دیا اوسکے دروازہ پر پہرہ چوکی سوسن نے مقرر
کیا ایک سیخ لیکر پلنگ پر کھانا وغیرہ کھا کر قریب بارہ بجے رات کے لیٹی اور اوس سیخ سے
خواجہ کو اذیت دینے لگی اور کہنے لگی کہ بتا عمرو کہان ہو خواجہ تکلیف اوٹھا رہے ہین جا بجا سے
جسم فگار ہوگیا ہو بسبب سیخ کے اور تقیہ کے مگر یہی کہے جاتے ہین کہ مین کھا گیا ہون میرے پیٹ
مین ہو یہ خواجہ کو تکلیف پہونچاتے پہونچاتے سوگئی خواب غفلت مین مبتلا ہوئی یہ کیا سوئی کہ
اسکے نصیب سوگئے اور خواجہ کے نصیب جاگ گئے خواجہ نے جو اپنے ہاتھ پاؤن مین کسنے
پائی ایک مرتبہ ہاتھ کو ہلا جو لا کر قریب منہ کے لائے دانتون سے ہتکڑی کا منہ کھولا راوی بیان
کرتا ہو کہ اوسنے خواجہ کو زنجیر سے جکڑا تھا اور ہاتھ پاؤن الگ سے تھے مگر ہتکڑیان بیڑیان
طوق خاردار لوہے فولاد کے رانون اور بازوؤن پر چڑھا دیے اوس قفس کے چارون
طرف کانٹے لگے ہوئے تھے اسی سبب سے خواجہ کا ہاتھ منہ تک نہ پہونچ سکتا تھا کہ جسکے سبب سے

خواجہ نے دانت سے ہتکڑی کا منہ کھولا اور اسکو ہاتھ سے اوتارا اوسکے بعد خواجہ نے
جب رہا ہوا زنبیل سے سوہن عیاری نکالا اوس سے ریت کر سب قید اب جسم پر سے
جدا کی قید کے جدا کرنے مین صبح ہوگئی مگر انھون نے قصد کیا تھا کہ اسی سوہن سے ریت کر
قفس کی تیلیان کاٹون گا اور باہر نکلون گا یہ غلطی سوسن سے ہوئی کہ اوسنے انکو خوب جکڑ
کیون نہ دیا کہ یہ بالکل حرکت نہ کر سکتے چونکہ اسکے مقدر مین رہا ہونا تھا اس سبب سے
اوسنے خیال کیا کہ اسقدر قید ہی اور قفس کے اندر تو ہی یہ اب جا کہان سکتا ہی انھون نے
اس تدبیر سے اپنے کو رہا کیا جب یہ رہا ہوئے اور صبح ہوگئی تو انھون نے قفس کو کاٹا تو ٹوٹ
گیا اور جلدی سے گلیم اوڑھ کر غائب ہوئے ایک گوشہ مین قفس کے کھڑے ہو گئے سوسن
کو تو کھٹکا تھا اسکو نیند کب آتی تھی یہ علی الصباح سویرے سے بیدار ہوئی جیسے آنکھ کھولی خواب مرگ
سے روشنی اندر بہت تھی پہلے اسنے آنکھ کھولکر قفس کی طرف دیکھا جیسے اسکی نگاہ قفس پر پڑی
اسنے دیکھا کہ خواجہ قفس مین ندارد ہین اسنے قفل کی طرف دیکھا تو قفل کو بدستور پایا اتبو یہ حیران
ہوئی کہ عمرو کہان چلا گیا لیٹی ہوئی تھی اوٹھ بیٹھی کہ شاید لیٹے سے نہ معلوم ہوتا ہو کسی گوشہ مین
بیٹھ رہا ہو اب یہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہی خواجہ اسکو نظر نہین آتے ہین اسکی حیرانی
بڑھتی جاتی ہی جب اسنے خوب طرح سے دیکھ لیا اور اسکو خواجہ نہ نظر آئے اتنے مین سب اسکے
ملازم وغیرہ بھی اوٹھ بیٹھے تھے اسنے آواز دی کہ اے صمصام جادو و بہرام جادو و دلنواز
جادو ذرا یہان آو دیکھو کیا غضب ہوا عمرو عیار پنجرے سے غائب ہو گیا مع قید کے اور
قفل اوسی طرح سے لگا ہوا ہی خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ سب قید کاٹ کر نذر زنبیل کر لی تھی یہ
خیال کر کے کہ لوہا خریدنے والون کے ہاتھ بیچ لین گے کچھ مل ہی جائیگا پس جو اسنے پکار کر
کہا وہ سب کے سب اندر کمرے کے آ گئے اور کہا کہ خیر تو ہی کیا فرماتی ہو اوسنے کہا کہ ذرا دیکھو کہ عمرو
قفس مین ہی یا نہین ہی مجھکو تو نہین دکھائی دیتا ہی اتبو ہر ایک آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا
کسیکو آپ نظر نہ آئے سوسن سے کہا کہ ملکہ عالم عمرو تو قفس مین نہین ہی نہ معلوم کہان گیا
اور کیونکر نکل گیا کہ ہی نہ تیلیون سے نکل گیا یا بوئے گل کی طرح اوڑ گیا آپ اوسی قفس
مین کھڑے ہوئے ہنس رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی کیا کہنا خواجہ

خواجہ تمہارا اپنی آپ تعریف فرما رہے ہیں ایک دفعہ آپکو جو مذاق معلوم ہوا آپ نے طوطے
کی بولی بولی سب حیران ہوئے کہ یہ طوطا کہاں بولا آواز آرہی ہے مگر کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے سب نے
جان بچ کر سوسن سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے عمرو طوطا ہوگیا ہو سنتے ہیں کہ اگر طوطا ہوجاتا تو اسی قفس
میں ہوتا جنت کہاں یہاں تو نہ طوطا نظر آتا ہے نہ عمرو یہ کہا دفعۃً آپ بولے کہ طوطا تم لوگ
ہوگے ہم تمہارے آپ ہیں دیکھو زبان سنبھال کر کلام کرو ورنہ گدی سے زبان کھینچ لی جائے گی
بھلا ہمکو کوئی قید کر سکتا ہے ہمارے خدا نے ہمکو رہا کردیا ہم قفس سے بھی نکل آئے تو ہم جانیں
سوسن نے جو یہ صدا سنی کہا کہ تو مردا بول رہا ہے دیکھو کیسی زبان درازی کررہا ہے ذرا قفس ہی تو اتارو
اسی میں ہے کہیں باہر نہیں گیا ہے کیونکہ قفل بھی طوطے لگا ہوا ہے صمصام نے قفس اوتارا آپ ایک
مرتبہ مینا کی بولی بولے سب ہنس پڑے کہ ابھی طوطا بنا تھا اب مینا بنگیا آدمی کہاں ہے کوئی تماشہ
ہے کبھی طوطا بنتا ہے کبھی مینا آپ نے کہا کہ ایک مرتبہ کہہ دیا کہ ذرا سنبھال کر زبان کو بات کرو تم لوگ
نہیں مانتے ہو دیکھو پچھتاؤ گے او سوسن نے میرے جسم کی بوٹیوں کو کاٹ کباب لگا اور کہا
دیکھو تو کباب لگاتی ہے مزا نہیں لگتا ہے دن بہت خوش ہو رہی تھی کہ اتنے میں صمصام
نے قفس زمین پر رکھا سوسن نے کہا کہ بول رہا ہے باتیں کررہا ہے دکھائی نہیں دیتا ہے
اب آپ خاموش رہے کچھ نہ بولے اب تو تمام ساحر جو کہ اسکے نوکر تھے اور دوست
تھے سب آکر جمع ہوگئے جنہوں نے یہ سنا کہ عمرو قفس کے اندر سے غائب ہوگیا قفس اوسی طور سے بند رہا
سب چلے آتے ہیں کہ چلکر ذرا دیکھیں کہ کیونکر غائب ہوگیا قفس سے اور کدھر گیا سب آکر
گرد قفس کے جمع ہوگئے سبکی آنکھیں قفس کی طرف لگی ہوئی ہیں اور سب دیکھ رہے ہیں مگر
کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے سوسن تو حیران ہے کہ یہ کیا ہوا کہ یکایک قفس سے نکل کے آواز آئی
سب نے پلٹ کر دیکھا کہ یہاں کہاں بولا سوسن نے کہا کہ بیکار ادھر ادھر دیکھتے ہو اسی
قفس سے آواز آرہی ہے عمرو بول رہا ہے کبھی مل بنجاتا ہے کبھی طوطا کبھی مینا یہ بھی قسم کا انسان ہے کہ
انسان سے حیوان ہوگیا کیا بیان کریں عقل حیران ہے جب کسی طور سے خواجہ کا قفس
میں پتہ نہ چلا تو صمصام نے کہا کہ میں اندر قفس کے جاکر دیکھتا ہوں آپ لوگ ہوشیار رہیے گا
قفس کو در کھولتا ہوں اگر اسکے اندر سے کوئی بھی نکلے تو پکڑ لیجئے گا سوسن خود

اگر پہنچے پاس قفس کے صمصام نے قفل کھولا جیسے ہی کھڑکی کھولی آپ قریب تو کھڑے تھے
دب کر قفس کے باہر نکل آئے اور ایک دھول سر پر صمصام کے جمائی کہ اوسکی ٹوپی دور جا کر
گری دھول مار کر آپ ہٹ گئے اوسی کے برابر ایک ساحر کھڑا تھا اوس سے صمصام نے
کہا کہ واہ بھائی میرے تمہارے کب ایسی دلگی ہوئی ہے جو تم نے اسوقت ایسی دلگی کی یاد رکھیے گا
یہان آپ نے کی پھر اپنے دانتوں پر زور دیے گا اوسنے کہا کہ دلگی کیسی کہا کہ تم نے دیدہ و دانستہ
دھول ماری کہ ٹوپی گر پڑی اور پھر کہتے ہو کہ دلگی کیسی اوسنے کہا کہ قسم سامری کی کہ مین واقف بھی
نہین ہون مجکو خود ہاتھا پائی کی دلگی اچھی نہین معلوم ہوتی ہے صمصام نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا صمصام
سے اوسکے یہ باتین ہو رہی تھین کہ آپ نے کیا کیا کہ ایک ساحر کے دوڑ کر جو ایک لات ماری وہ دھم
سے گرا ہی تھا کہ آپ نے ایک کے بڑھ کر چپت رسید کی اب تو آپ نے چٹاخ چٹاخ چپتین اور
دھولین مارنا شروع کر دین مارے دھولون کے دھول پور بنا دیا اور بولا دیا سب عمرو
کی تلاش کرنا بھول گئے سوسن حیران حیران ادھر اودھر دیکھ رہی تھی کہ یہ کون سبکو مار رہا ہے
مگر کوئی دکھائی نہین دیتا ہے اب تو سب قفس کے پاس سے ہٹ آئے کہ کون یہان کھڑا ہو کر بیکار کو
دھولین کھائے میدان صاف ہو گیا سوائے سوسن کے کوئی اوس مقام پر نہ رہا صمصام تھا صمصام
نے اندر قفس کے جا کر تمام قفس کو تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا باہر چلا آیا یہان دھول پور بنا ہوا تھا آخر کو سوسن
حیران ہو کر سحر کیا اور دریافت کیا کہ عمرو کہان ہے معلوم ہوا کہ ابھی تمہارے باغ مین ہے آپ نے
حکم دیا کہ عمرو کو تلاش کرو کہین گیا نہین ہے اسی باغ مین ہے مین سحر کر کے حصار کیے دیتی ہون
کہ باغ کے باہر نہ جا سکے گا اسی باغ مین سر ٹکرا ٹکرا کر مر جائیگا یہ کہکر اوسنے سحر کیا کہ گرد باغ
کے حصار سحر ہو گیا اب تمام ساحر تلاش کرنے لگے آپ نے خیال دولت سوسن کی نذر ذلیل کی
ہے دیکھ یہان سے نکل چلو پھر کوئی تدبیر کرنا جدھر جاتے ہین دیوار آہنی حائل ہو جاتی ہے
راستہ نہین ملتا ہے آخر کو آپ پریشان ہو کر پھر واپس آئے یہ خیال کر کے کہ اب اسکو قتل کر کے
یہان سے جائینگے بدون اسکے قتل کیے ہوئے رہائی نہ ہوگی ساحر تلاش کر رہے ہین جب
کہین پتہ نہ چلا تو سب سوسن کے پاس واپس آئے اور کہا کہ ہم نے تمام باغ کو چھان مارا کہین
عمرو کا پتہ نہ ملا سوسن نے پھر سحر سے دریافت کیا سحر نے خبر دی کہ باغ مین موجود ہے فلان

مقام پر کھڑا ہوا ہے سوسن نے ساحروں کو پتہ دیا وہ ادھر دوڑے آپ وہاں سے تخلیہ دوسری طرف
جا کھڑے ہوئے سوسن نے اوس طرف کو بھیجا آپ اوس مقام پر پہنچ گئے کہ جسکے وصول ماردی کسی سنگ
چیت کسی کے گھونسا رسید کیا کسی کے منہ کسی کے جوتیوں میں ہاتھ ویر دست مارا کسی کا ہاتھ
ٹوٹا کسی کا سر پھٹ گیا کوئی منہ کے بل گرا دانت ٹوٹ گئے سوسن اور سب ساحروں کو
عاجز کیا جب آپ بھی تھک گئے تو آپ نے خیال کیا کہ کسی مقام پر بیٹھ کر کچھ دیر دم لو ایک
طرف کو چلے گئے اوسی باغ کے وہاں باغبان کا چھپر پڑا ہوا تھا اوسکی جورو کھانا وغیرہ
پکا کے اور نکال کے خاوند کے آگے رکھ کے پیشاب کو نکلی تھی آپ نے اوسکو دبا
مار کر بیہوش کیا اوسکی صورت بنکر اوسکے چھپر میں آئے باغبان کے ساتھ کھانا کھانے لگے
اوسکو پشت پر چھپر کے کونے میں توپ دیا یہ کہتے جاتے تھے کہ صاحب تم نے سنا کل خواجہ
عمرو کو ملکہ نے پکڑا تھا اوسکو قفس میں بند کیا وہ قفس سے غائب ہو گیا اور باغ میں اوسنے تمام دولت
سبکا مال و اسباب لوٹ لیا ذرا تم ہوشیار رہنا اوسنے کہا کہ دیکھو اسپر یہاں آ کر کیا بنائیگا بہیر سے
تیز کیا ہے جو لے جائیگا یہ جھولی ہے اور یہ تھالی ہے لے جائے ہمکو خداوند اور دیگا آپ اوس سے
باتیں کرتے جاتے ہیں اور کھانا کھاتے جاتے ہیں وہاں سوسن نے جب دیکھا کہ وہ لوگ
گم ہو گیا اور امن ہو گیا خیال کیا کہ شاید باغ سے باہر چلا گیا جو یہ تلاطم ہوا ہے ذرا اور یاد نت
نوکروں سے دل سے باتیں کر کے کتاب اوٹھا کر جو دیکھا کہ عمرو کہاں ہے آیا باغ میں ہے یا باغ
سے باہر چلا گیا یہ تحریر پایا کہ عمرو فلان مقام پر فلان باغبان کی جورو کی شکل بنا ہوا اوسکے ساتھ
کھانا کھا رہا ہے جو اوسنے دیکھا کتاب سامری میں یہ وہاں سے اوٹھی اور اوسنے کسی سے کہا نہ
سنا اوس باغبان کے چھپر کی طرف چلی یہانتک کہ وہاں جا کر پہنچی جیسے اوسنے دور سے دیکھا
کہ واقعی باغبان کے ساتھ آپ اوسکی جورو کی شکل بنے ہوئے کھانا کھا رہے ہیں مسکرا کر باتیں
کر رہے ہیں چونکہ کتاب سامری سے تو اوسکو معلوم ہو چکا تھا اوسنے پکار کر کہا یہ خیال کرکے کہ کچھ
ہوا تو ہے نہیں کر چلا جائیگا غائب ہو جائیگا اور سامنے موجود ہے جدھر جائیگا معلوم ہو جائیگا
میں جا کر پکڑ لونگی یہ پکاری کہ او باغبان اپنی جورو کو پکڑ لے جانے پائے جب تک
ہیں یہ کون وہ حیران تھا کہ یہ کیا کہتی ہیں پلٹ کر کہا کہ آپ کیا فرماتی ہیں سوسن نے کہا

کہ یہ جو تیری ساتھ کھانا کھا رہی ہے تیری جورو نہین ہے بلکہ عمرو عیار ہے تیری جورو کو فلان مقام پر
چھپر کی پشت پر بیہوش کر کے ڈالدیا ہے خود اوسکی صورت بنکر آیا ہے تیرے ساتھ ساتھ کھانا کھاتا ہے
یہ جو سوسن نے کہا اوسنے جو سنا تو وہ یہ کہنے لگا ہاے میری جورو مین لٹ گیا اس حرامزادے
عمرو نے مجکو لوٹ لیا میری جورو کو نہ معلوم کیا کیا اوسنے پھر قصد کیا کہ مین پکڑون آپ نے
ایک چپت مار کر اوسکے کلیم اوڑھ لی جب تک سوسن اٹھے آپ غائب ہو گئے سوسن
جو آگے بڑھی تو اوسکو نہ پایا باغبان کو بیٹھے ہوئے دیکھا اوس سے کہا کہ کہان گیا اوسنے جواب دیا
کہ ابھی اسی مقام پر موجود تھا جب آپ نے پکار کر کہا کہ پکڑ لے مین پکڑنے کو اٹھا میرے
چپت ماری اور غائب ہو گیا کسی گوشہ مین ہو گا سوسن نے بہت تلاش کیا آپ وہان
سے نکل کر کہین بارہ دری مین چلے آئے جب نہ ملے تو سوسن نے کہا کہ جا تیری جورو تیرے
تیرے چھپر کے پیچھے بیہوش پڑی ہوئی ہے اوسکو اوٹھا لا وہ باغبان گیا اوسکو اوٹھا کر لایا اوسکو ہوشیار
کیا اوس سے پوچھا کہ تیرے اوپر کیا گذری اوسنے کہا کہ مین جو کھانا نکال کر باہر پیشاب کو نکلی
کسی نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا مین گر پڑی پھر مجکو خبر نہین کہ میرے اوپر کیا گذری سوسن
نے اوس سے کہا کہ عمرو نے تجکو بیہوش کر کے تیرے چھپر کی پشت پیچھے ڈالدیا تھا اور تیری
صورت بنکر تیرے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا مین نے کتاب مین دیکھا مجکو جب
معلوم ہوا تو مین وہان سے اوسکے اسیر کرنے کے لیے آئی تیرے خاوند نے پکار کر کہا کہ پکڑ لے
اسنے [illegible] چپت مار کر چلا گیا خیر اب تو چین سے [illegible] اپنی جورو [illegible] چپکے چپکے آ [illegible]
[illegible] کر [illegible] رہے وہ [illegible] اور [illegible] جو کچھ تھی آپ سمیٹے گئے سوسن
اون دونون [illegible] دیکر اپنے مقام پر آئی یہان آکر پھر دریافت کیا کہ اب کہان ہے
معلوم ہوا کہ بارہ دری مین فلان مقام پر سو رہا ہے یہ وہان [illegible] اوسکو نہ پایا بہت حیران ہوئی
اسی طرح سے دو دن اور دو راتین سوسن خواجہ کے پیچھے پریشان رہی نہ کچھ کھایا نہ پیا
نہ سوئی نہ بیٹھی جدھر سے [illegible] اودھر گئی اب اوسنے سبکو منع کر دیا ہے کہ تم [illegible] مین خود
تلاش کرونگی خواجہ کا یہ حال ہے کہ کسیکی جوتی [illegible] کوئی پیشاب کو لوٹا لیکر گئی [illegible]
[illegible]

بہت پریشان کیا تو سوسن نے دریافت کیا کتاب سامری سے کہ یہ کیا سبب ہے کہ عمرو تمام لوگوں کو پریشان کرتا ہے
اور دکھائی نہیں دیتا ہے یہ واقعہ تو میرے اوپر ظاہر ہوا کتاب نے خبر دی کہ اوسکے پاس ایک گلیم ہے کہ وہ جب اسکو
اوڑھ لیتا ہے وہ سبکو دیکھتا ہے اوسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا اوسی گلیم کو اوڑھے ہوئے ہے سب طرف پھر رہا ہے اور سبکو
پریشان کر رہا ہے یہ امر جو خواجہ کی حالت کا اوسکو معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گلیم اوڑھے ہوئے ہے اوس گلیم کی
یہ خاصیت ہے کہ وہ سبکو دیکھینگے اور اونکو کوئی نہیں دیکھیگا یہ بہت پریشان ہوئی اسنے خیال کیا یہ تو بڑی
خرابی ہوئی اگر راستہ باغ کا کھولے دیتی ہوں تو یہ خرابی ہوتی ہے کہ وہ چلا جائیگا پھر آکر پریشان کریگا ایسا نہو کہ مین
غافل ہو جاؤن اور وہ پکڑ لے یا قتل کر ڈالے تو کیا ہوا اگر راستہ نہیں کھولتی ہوں تو وہ سر پر موجود ہے جسوقت چاہیگا
پکڑ لیگا بڑی خرابی مین جان ہے آج کئی دن سے لیٹی تک نہیں ہوں اسی خوف سے مین تو عجیب عذاب
مین مبتلا ہوئی ہوں خداوند سامری اس عذاب سے نکالے تو نکلوں فکر کرنے لگی کہ کسطور سے اس عذاب سے
رہائی ہو فکر کرتے کرتے یہ بات ذہن مین آئی کہ تو عمرو عیار کو اسی باغ مین اسی طور سے چھوڑ دے اور حصار سحر گرد باغ کے
رہنے دے اور خود اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس اعظم کوہ پہ چلی جا کیونکہ وہ بھی ایک دربند کا
مالک ہے یہی دربند اعظم کا ہے یہان تڑپ تڑپ کر مر جائیگا راستہ تو اسے باہر نکلنے کا ملے گا نہیں
یون ہی تڑپ تڑپ اور پھڑک پھڑک کر ہلاک ہوگا تو قید رہیگا اور اپنے سپہ سالار مقہور جادو کو
بلا کر اس باغ کی نگہبانی اور پاسبانی سپرد کر اور اوس سے کہدے کہ تم اپنا حصار کر لو گرد باغ مین
جاتی ہوں اگر یہان رہونگی بسبب خوف عمرو کے نہ سوؤنگی نہ لیٹونگی تو بیمار ہو جاؤنگی راوی بیان کرتا ہے
غرض اس امر کو اسنے اپنے دل مین تجویز کر کے ایک طائر سحر کو روانہ کر کے مقہور جادو اپنے
سپہ سالار کو اس دربند کے اندر سے کہ جہان اسکا لشکر وغیرہ ہے طلب کیا کیونکہ یہ بیرون دربند کوہ
سوسن یا اپنے باغ مین رہتی ہے اسکا کل لشکر اور سپہ سالار اندرون دربند ہے اوس طائر سحر نے
جا کر مقہور جادو کو آگاہ کیا کہ تمکو ملکہ یاد فرماتی ہین وہ اوسیوقت اژدر سحر پر سوار ہو کر آیا پاس
سوسن جادو کے آکر اوسنے پہلے سلام کیا سامنے بیٹھ گیا مگر مقہور نے دیکھا کہ سوسن
بہت حیران اور پریشان چہرہ اوترا ہوا ہے منہ پہ ہوائیان اوڑ رہی ہین ہاتھ جوڑ کر پوچھا کہ
کیون ملکہ نصیب دشمنان مزاج کیسا ہے مین کچھ روے مبارک پر گرد کدورت پاتا ہون خیر تو ہے
سوسن نے کہا کہ اے مقہور کیا بیان کرون عمرو کے ہاتھون بہت پریشان ہون

اوسنے آج پانچ روز سے پریشان کر رکھا ہے نہ کھانے کی ہون نہ پینے کی نہ سونے کی نہ لیٹنے کی
مجھسے قسم لے لیجو بیٹے آج پانچ روز سے سوائے میوے خشک کے کوئی چیز قسم غلہ سے
کھائی ہو یا پانی پیا ہو تو مین نے اپنی انگلیون کے استخوان چبائے ہون اور وہ نکالخون پیا ہو مقہور
نے کہا کہ آپ قسم بیکار کو کھاتی ہین مجکو اسی طور سے یقین ہوگیا یہ واقعہ تو مفصل بیان فرمائیے تب
سوسن نے اول سے آخر تک کل حال بیان کیا الغرض کہا کہ آج چار روز سے وہ اس باغ مین
ہی مین نے حصار سحر کر دیا ہے کہ وہ کہین جا نہین سکتا ہے اوسکے پاس ایک گلیم ہے کہ وہ اوسکو
اوڑھے ہوئے ہے اور غائب ہے وہ سبکو دیکھتا ہے اوسکو کوئی نہین دیکھتا ہے پس اس سبب
سے بہت حیران ہون کہ کیا کرون ابھی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ تمکو یہان کا اختیار دیکر
یہان سے دو تین دن کے لیئے اپنے بھائی کے پاس اعظم کوہ پر چلی جاؤن وہان جاکر
آرام لون اور دو ایک دن راحت سے بسر کرون اوسکے بعد چلی آؤن جب تک تم یہان کا
بندوبست کرو اور حفاظت رکھنا عمرو کو نکلنے نہ دینا اپنا حصار سحر ہر طرف کیے لیتی ہون تم اپنا
حصار گرد باغ کے کر دیکھو بہت ہوشیاری اور خبرداری سے رہنا روز روز کی مجکو خبر دیتے رہنا
بذریعہ طائر سحر کے مقہور نے کہا کہ آپ تشریف لے جائیں اسنے امکان بھر بہت کوشش کرونگا
عمرو کی کیا لیاقت ہے جو باہر جاسکے ہوا تو اس باغ سے جا نہ سکیگی عمرو تو انسان ہے سوسن
نے کہا کہ بہت اچھا لے اب مین جاتی ہون اوسنے اوسوقت اپنی خواصون وغیرہ کو بلاکر کہا کہ
سامان سفر کرو پھر خیال مین آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو خواصون مین ملکر اونکے ہمراہ باغ سے باہر
نکل جائے تو ساری محنت بیکار ہو کہا کہ اچھا تم لوگ اسی باغ مین رہو مین آتی ہون یہ کہکر اور سحر
کیا کہ زمین شق ہوئی اور سوسن غرق زمین ہوکر طرف اعظم کوہ کے اپنی بھائی کے پاس چلی مگر
یہ کیا کہ اپنا حصار سحر ہر طرف کر لیا مقہور نے اوسوقت اپنا سحر کیا کہ اوسکا حصار گرد باغ کے
ہو گیا خواجہ نے قصد کیا تھا کہ جب خواصون کو اپنے ہمراہ لیکر جائیگی تو کسی خواص کو بیہوش
کرکے اوسکی شکل بنکر آپکے ہمراہ چلا جاؤنگا مگر جب سوسن اکیلی غرق زمین ہوکر چلی گئی خواجہ
رہ گئے پھر خواجہ نے گشت لگائی کہ شاید کسی طرف سے راستہ مل جائے تو نکل جاؤن مگر
راستہ نہ پایا مجبور ہوکر رہ گئے اوسدن تو مقہور نے وہ اوتنا دن اور رات جاگ کر بسر کی خواجہ نے

ابھی اوسکو پریشان نہ کیا یہ تو یہان بندوبست کر کے پہنچا ہی مگر ناظرین کو معلوم ہو کہ مقہور جادو ایک جوان خوبصورت صاحب خلق شکیل حسین مرد جری کبر و نخوت سے بری ساحر زبردست بادۂ جرأت سے مست ایک مدت سے اعظم جادو برادر سوسن جادو کی دختر ملکہ ماہ اختری پر عاشق و فریفتہ ہی مگر بسبب اپنے ملازم ہونے کے کہ سوسن کا ملازم ہی اور اعظم جادو ایک بادشاہ عظیم اور حاکم در بند ہی مقہور اسی کا سپہ سالار ہی اور اوسکے یہان ملازم ہی کہ وہ اعظم تمام اوسکے قبضہ مین ہی اوسکی تلوار کے سکّے بیٹھے ہوئے ہین شجاعت و ساحری کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین اپنا مقابل وہ کسی کو نہین جانتا ہی سوسن کو تو وہ مانتا ہی نہین ہی تو بھلا اور کی کیا حقیقت ہی شنگال جو بادشاہ طلسم اسوقت ہی وہ اوسکی تو کچھ اصل سمجھتا ہی نہین ہی سب حاکمان در بند نے شنگال کی اطاعت کی اور جاکر نذر دی الا اعظم جادو نے نہ اطاعت کی نہ نذر دی جب کبھی شنگال نے طلب کیا بذریعہ نامہ کے جواب لکھدیا کہ مہلت ہوئے تو حاضر ہون کیونکہ آجکل کچھ انتظام ملکی مین مصروف ہون کچھ کارندون کے ہاتھ سے خرابیان پڑ گئی ہین اونکی دیکھ بھال کر رہا ہون صاف طور سے انکار کرنا بھی مناسب نہ جانا تو بہتر بہیلہ و حوالہ ٹالا ایسا تو بادشاہ متکبر ہی کئی مقام سے اوسکے دختر کی شادی کے پیغام بھی آئے بادشاہان بزرگ نے درخواست کی اوسنے انکار کیا اور کہا کہ مین ابھی اسکی شادی نہ کرونگا ماہ اختری بھی حسن مین طاق سحر مین شہرہ آفاق ہی نہایت حسین و خوبصورت عورت ہی ناز نین مہ جبین مہر تمکین بلقیس اعظم کو وہ کہلاتی ہی زلیخائے در بند اعظم کی لقب سے مشہور ہی نہایت حسین و شکیل ہی ابھی اوسکا سن بھی کوئی پندرہ سولہ برس کا ہوگا بقول شاعر ؎ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ؛ جوانی کی راتین مرادون کے دن ؛ اوسکے سراپا مین یہ چند شعر کافی ہین نظم نخل گل جوانی تھا ؛ حسن یوسف فقط کہانی تھا ؛ تھا یہ اوس گل کا جامہ زیب بدن ؛ سادی پوشاک پر ہی سو جوبن ؛ سارا گھر اوس پہ رہتا تھا قربان ؛ روح گرمان کی ہی تو باپ کی جان ؛ آڑی ہیکل گلے مین ڈالے ہوئے ؛ پیاری پیاری پھبتین نکالے ہوئے ؛ ناک مین شرم کا فقط تنکا ؛ شوخی چالاکی مقتضا سن کا ؛ خلاصہ یہ کہ بہت حسین اور خوبصورت تھی یعنی شہرہ آفاق دلبری مین طاق اوسکو ایک دن مقہور نے اس طور سے دیکھا تھا کہ وہ سوسن کے یہان آئی تھی مقہور بھی موجود تھا یہ دیکھکر عاشق ہوگیا تھا بسبب خوف اعظم جادو و سوسن جادو

اظہار عشق کر نہ سکتا تھا ایک تو ملازمت کا خوف دوسرے اپنے کم مرتبہ ہونے کا ڈر تیسرے
یہ خوف کہ اگر اظہار عشق کرون اور ان لوگون کو ناگوار ہو تو میری جان پر بنے یا تو قتل کیا جاؤن یا اسیر
کر لیا جاؤن کیونکہ جبکہ اعظم جادو نے بڑے بڑے شاہون کی درخواست کو قبول نہ کیا تو مین کیا چیز
ہون اور میری کیا حقیقت و لیاقت ہے جو میری درخواست کو قبول کرے گا اسکے اظہار مین سوائے
ذلت و خواری کے امر دیگر حاصل نہ ہوگا اس سے بہتر و انسب یہی ہے کہ اس امر کو سینہ مین پوشیدہ
رکھون اور وقت کا منتظر رہون دیکھون کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہے اور آتش فراق سے شمع سان رات
دن جلا کرون راوی ناقل ہے کہ مقہور جادو نے ایسے ایسے خیالات کرکے اظہار عشق و محبت ملکہ
ماہ اختری نہ کیا اپنے سینہ مین اس آتش کو پوشیدہ کیا رات دن اسی تصور و خیال مین مبتلا رہتا
تھا اور آتش فراق سے جلا کرتا تھا چہرہ اوسکا زعفرانی ہو گیا تھا آنکھون مین حلقہ پڑ گئے تھے
آثار حضرت عشق اوسکے رخ سے پائے جاتے تھے اوسکو اپنے سر و پا کا ہوش نہ تھا دن اوسکو آہ و
زاری مین و شب اوسکو اختر شماری مین گذرتا تھا ہمہ وقت تصویر خیالی ملکہ ماہ اختری کی پیش
نگاہ رہتی تھی تنہائی مین اکثر دل سے باتین کیا کرتا تھا ملکہ کی تصویر خیالی سے اسکو سوائے اس
شغل کے دوسرا شغل نہ تھا کھانا پینا سونا وغیرہ حرام تھا اکثر اکیلا بیٹھا ہوا رویا کرتا تھا کبھی یہ
جی چاہتا تھا کہ صحرا مین نکل جاؤن گریبان کو چاک کرون حضرت عشق نے اوسکو اپنے قبضہ مین
کر لیا تھا کشور دل پر اوسکی سپاہ غم و الم نے چڑھائی کر لی تھی اقلیم دل کو فوج صدمہ و رنج نے
لوٹ لیا تھا دیو عشق سر پر سوار تھا پہلوان عشق نے باوجودیکہ مرد سپاہی تھا مگر زیر کر لیا تھا وہی
نوبت آیا تھا مقہور جادو مغلوب ہوگیا تھا خلاصہ یہ کہ مقہور ملکہ ماہ اختری پر ایک
مدت سے عاشق و فریفتہ تھا اوسکے سودائے زلف مین از خود رفتہ تھا مگر اظہار عشق نہ کر سکتا
تھا نہ تو اسقدر زر و جواہر رکھتا تھا نہ صاحب حکومت تھا نہ اعظم جادو و سوسن جادو
سے سحر ساحری مین مقابلہ کر سکتا تھا مجبور و ناچار آتش فراق سے جلا کرتا تھا اور یہ شعر پڑھا کرتا
تھا شعر نالہ را ہر چند می خواہم کہ پنہان بیکشم * دل ہمی گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن * راوی سحر
بیان نقل کرتا ہے کہ مقہور کا تو یہ عالم تھا عشق ملکہ مین ملکہ ماہ اختری کو اسکی خبر بھی نہ تھی کہ مجھپر کون
مرتا ہے یہ تو جملہ معترضہ تھا صرف ناظرین کو آگاہ کرنا تھا کہ مقہور ایک مرد عاشق تن اور دام زلف مین

مبتلا ہوئی یہاں تک میں نے تحریر کیا تھا کہ خواجہ اوس دن تو خاموش رہے اور مقہور نے بھی اپنا بند و بست
کر لیا دیر یہ بھی براعت اوس دن باغ میں رہا کسی قسم کی تکلیف خواجہ نے مقہور کو نہیں دی مگر باغ
کے باہر بھی نہ جا سکے انکو اسی حال میں چھوڑا جاتا ہے اور سنئے حال سوسن کا تحریر ہوتا ہے آمدم بر سر قصہ کہ
سوسن جادو جو قیدی را بنے سپہ سالار کو اپنے باغ میں چھوڑ کر اور خواجہ عمرو کو اسی باغ میں مقید بقید سحر
کر کے معی گرد باغ حصار سحر مقہور سے کر کے اور مسلو خواجہ کی حفاظت اور پاسبانی کا حکم دیکے غرق
زمین ہو کر طرف کوہ اعظم کے اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس روانہ ہوئی خلاصہ یہ کہ راہ طے کر کے کوہ اعظم
پر پہونچی وہ وقت ہے کہ اعظم جادو دربار برخاست کر کے داخل محل ہوا ہے سب اراکین سلطنت ایران
رخصت اپنے اپنے گھر دن کو رخصت ہو گئے دستر خوان چنا گیا ہے اعظم کا قصد ہے کہ کھانا کھائے کہ زمین
شق ہوئی اور سوسن جادو پیدا ہوئی تمام خاک میں آلودہ حواس باختہ منہ پر ہوائیاں اوڑ رہی ہیں
یہ حالت بہن کی دیکھکر اعظم جادو نہایت پریشان ہوا کہا کیوں سوسن تو اسقدر حیران کیوں ہے یہ
کیا تیری حالت ہے اسقدر بد حواس کیوں ہے راوی کہتا ہے کہ اعظم بڑا ہے اور سوسن چھوٹی ہے اسنے کچھ جواب نہ دیا
پہلے جھک کر تسلیم کی بعد اوسکے کہا کہ بھائی صاحب کیا بیان کروں کہ کس آفت میں مبتلا ہوں اور کس بلا میں
گھری ہوئی ہوں اعظم نے جواب دیا کہ کچھ تو بیان کرو کہ اس حالت سے کیوں تمہارا آنا ہوا کہ خواصیں
ساتھ نہیں نہ کچھ سامان سواری و شان و شوکت ہمراہ ہے یکہ و تنہا آئی ہو اور غرق زمین ہو کر آئی ہو سوسن
نے عرض کیا کہ ذرا میرے حواس درست ہو لیں تو عرض کروں اعظم نے کہا کہ آؤ کھانا تو کھاؤ پھر سب حال بیان
کرنا سوسن نے کہا کہ آپ میری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں میں کیونکر اس حالت میں دسترخوان پہ
آؤں ذرا حواس بجا ہوں اعظم نے کہا اچھا یہ کہکر حکم دیا خواصوں کو کہ پانی لاؤ ملکہ کے ہاتھ پاؤں منہ
دھلاؤ حرامزادیوں کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو اور کوئی جا کر پانی نہیں لاتی ہو یہ حکم دینا تھا کہ اوسوقت
آب گرم و تسلہ لیکر حاضر ہوئیں سوسن نے منہ ہاتھ دھویا اب اوسکے حواس درست ہوئے اعظم
بھی ہاتھ روکے بیٹھا رہا جب یہ منہ ہاتھ دھو کر فراغت کر چکی اعظم نے کہا کہ اب آؤ کچھ کھا تو لو سوسن
اعظم کے بار بار کہنے سے مجبور ہوئی اگرچہ کچھ بھی بھوک نہ تھی اگر دستر خوان پہ بیٹھی سب نے کھانا کھایا
جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہو چکی اب سب اطمینان سے بیٹھے اب اعظم نے سوسن سے کہا
کہ کچھ حال اپنا بیان کرو تب سوسن نے اول سے قصہ شروع کیا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ طلسم کشا

حد طلسم پر آگیا کئی سو کوشنکال سے اور طلسم کشا سے ہوئے ہر دفعہ طلسم کشا غالب آیا چند ہوا خواہان
شنکال شریک طلسم کشا ہو گئے ہین اونھون نے سب حالات طلسم سے طلسم کشا کو آگاہ کیا چنانچہ
طلسم کشا در بند بیستون کی طرف آیا حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین نے طلسم کشا کی اطاعت کی
بیستون جادو مارا گیا کوہ بیستون برباد ہوا بادشاہ سابق یعنی سیما سے بلند آواز رہا ہوا اوسنے رہا ہو کر
سب حال سے طلسم کشا کو خبردار کیا اور کہا کہ بند دل در بند سوسن کے فتح ہوتے لوح طلسم دستیاب
ہو گی پس طلسم کشا نے اپنے عیار خواجہ عمرو کو در بند سوسن کی طرف اس غرض سے روانہ کیا کہ وہان کے
حالات دریافت کرکے آؤ اور مجکو خبر کرو تاکہ مین جاکر در بند سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرون اور مریخ کو
بھی قتل کرنا یہ تو آپ بخوبی آگاہ ہونگے کہ وہ بڑے غضب کا عیار ہے اوسنے بڑے بڑے ساحران نامی
کو قتل کیا خلاصہ یہ کہ وہ عقب کوہ سے آیا جمال راہدار سے ملا اوسکو کچھ فقرہ دیکر مسلمان کیا اوسکے ذریعہ سے
مہروشش بہ ماہ وشش کے پاس پہونچا لونکو اوس عیار کا گانا پسند آیا اونھون نے اپنے باغ مین طلب کیا
گانا ہو رہا تھا کہ اتفاق سے مین بھی پہونچ گئی وہ عیار میرے روبرو بھی خوب گایا شراب مین بیہوشی ملاکر
مجکو جام دیا مین عمرو کی اور حمزہ کے آنے کی خبر پا چکی تھی کہ وہ سرحد طلسم تک آچکے ہین اپنا بندوبست کر چکی
تھی شراب نے مجکو اوسکے حال سے آگاہ کیا مین نے آواز گیر دی اوسکے پاس گلیم عیاری ہے اوسکی
یہ خصلت ہے کہ اوسکو جو اوڑھ لے تو خود سبکو دیکھے اوسکو جو کہ اوڑھے ہو کوئی نہ دیکھ سکے پس وہ گلیم اوڑھ کر
غائب ہو گیا تمام خواصون وغیرہ کو لوٹ لیا دوپہر رات سے دوپہر دن تک تلاش کیا نہ ملا پھر اوسنے
لینہ اوپر عیاری کی میری خواص بنکر آیا اور رومال بیہوشی آمیز سے میرا منہ پونچھ لیا کیونکہ پسینہ آیا ہوا
تھا مجکو بیہوش کیا مین مریخ کو اس حال سے آگاہ کر چکی تھی کہ طلسم کشا برائے فتح طلسم آچکا ہے اوسکا عیار
بھی اوسکے ہمراہ ہے خبردار رہنا اور میری طرف سے بھی غافل نہونا چنانچہ اوسنے بندوبست کر لیا تھا جب
وہ عیار میرے قتل کے لیئے خنجر لیکر چلا وہان مریخ کو خبر ہو گئی وہ چمک کر آیا مگر غلطی کی کہ قبل زمین پر آنے
کے ڈانٹا وہ پھر گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا مریخ نے آکر مجکو ہوشیار کیا مین نے سب حال اوس سے بیان
کیا اوسنے اور مین نے پھر تلاش کیا نہ ملا اب جو دریافت کیا پتلہ سحر سے تو معلوم ہوا کہ وہ باغ سے نکل گیا
مین نے مریخ کو روانہ کیا کہ تم جمال راہدار کو پکڑ لاؤ وہ عیار قبل سے جمال کے گھر پہونچ گیا وہان جاکر
جمال کی مان اور اوسکے ملازمون کو بیہوش کرکے اوسکے پاس زنبیل ہے اوسمین داخل کیا اور مال اسباب

لے لیا بشکل جہانگرد یدی اور خود جال کے مان کی صورت نبکر بیٹھ رہا جب مریخ پہونچا اوسکو نقرد ودھوکا
دیکر اوسکے مکان پر گیا اوسکے اوستاد کی قبر پر عبادت کرنے کو بیٹھا پہلے جو کچھ وہان تھا وہ
سب غائب کیا پھر مریخ کو اندر بلایا مریخ کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا آپ اوسکی صورت نبکر
اور اندھا نبکر بذریعہ اپنے ملازمون کے میرے پاس آیا مجھ سے سب حال بیان کیا اپنے
نابینا ہونیکا ایک سرمہ دانی دی بھائی صاحب مین یہان اپنا بندوبست حفاظت کرچکی تھی اس
سرمہ دانی مین بیہوشی تھی مین نے جو کھولا بیہوشی میرے دماغ مین پہونچی مین بیہوش ہوکر
گری وہ قتل کرنے چلا پتلے سحر نے لپک کر اوسکو پکڑ لیا مجکو ہوشیار کیا پھر کیا کہون کہ جو جو فقرے
اوسنے سکھائے مگر مین نے نہ سنے مین نے جو مریخ طلب کیا تو کہا کہ مین کہا گیا ہون کہان سے لاؤن
مین نے ہرچند بدعت کی مگر وہ نہ قبولا مین نے اوسے قید کیا اور قفس مین بند کیا اپنے سرپر لٹکایا
سوئی رات کو وہ قفس سے خود بخود غائب ہوگیا مع کل قید کے قفل اوسی طور سے لگا رہا اور قفس بند رہا
اور لٹکا رہا جب صبح کو مین بیدار ہوئی اب جو دیکھا اوسکو قفس مین نہ پایا بہت حیران ہوئی پہلے تو
خود بخود دیکھا کی جب نہ ملا اور نظر نہ آیا تو سب خواصون وغیرہ کو بلایا اونھون نے بھی دیکھا سیکا
نہ نظر آیا خلاصہ یہ کہ وہ قفس سے نکل کر ہر ایک کو پریشان کرنے لگا مین نے کتاب سامری مین
جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ باغ مین ہے مین نے گرد باغ حصار سحر کیا کہ جانے نہ پائے اوسنے وہ وہ آفتین
برپا کین کہ مین کیا عرض کرون تمام باغ مین ایک ہلچل ڈالدی تلاطم برپا کردیا باغبان کی جورو
کو بیہوش کرکے اوسکی صورت نبکر اوسکے ساتھ خوب کھانا کھایا مین یہان سے کتاب مین
دیکھکر چلی جیسے مجکو آتے ہوئے دیکھا غائب ہوگیا خلاصہ یہ کہ بہت پریشان کیا کسیکا پاندان
غائب کردیا کسیکا لوٹا غائب کیا یہ اندھیر تھا کہ کوئی کھانا پکار رہی ہے اور کھانا آگے سے غائب ہوتا
جاتا ہے جب مین بہت پریشان ہوئی اور کتاب سامری سے یہ معلوم ہوا کہ اوسکے پاس گلیم ہے جسکے اوڑھ
لینے سے وہ غائب ہوگیا ہے بس وہ کسیکو نظر نہ آئیگا اب مین باغ شبانہ روز سے پریشان بھی ہوگئی
تھی نہ سوئی تھی نہ چین سے لیٹی تھی نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا مین نے دیکھا کہ اگر یہی حالت رہیگی تو مین
ماندی ہوجاؤنگی مین نے اپنے سپہ سالار مقہور جادو کو طلب کرکے باغ کی حفاظت اور خواجگی و
کی پاسبانی اوسکے سپرد کی اور اوس سے کہا کہ تم اپنے سحر سے گرد باغ حصار کرلو اوسنے گرد باغ حصار کیا

مین اپنا حصار سحر برطرف کرکے اور مقہور کو کل باغ کا مالک کرکے زمین مین غرق ہوکر آپکی خدمت مین
آئی کہ یہان پہونچکر دو چار دن تو راحت سے بسر کرون تاکہ یہ کسل برطرف ہو پھر اسکی کوئی تدبیر کیجائیگی
یہ حال ہو میرا اور یہ آفت میرے اوپر نازل ہوئی عمرو عیار کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بھاگی ہون
بلبل کو ترک کرکے راوی بیان کرتا ہو کہ سوسن نے کل حال بیان کیا مین نے بسبب طول ہونیکی
اور تکرار کی مختصر طور سے جو کہ ضروری تھا اس مقام پر تحریر کیا ورنہ اوسنے تو حرف بحرف بیان
کیا تھا اعظم جادو اور اوسکی بی بی ملکہ سیمتن جادو و طاہوسٹش بیٹی سناکی جب سوسن نے اپنی
تقریر ختم کی اوسوقت اعظم نے کہا کہ کیون سوسن نمک حرامی کا نتیجہ کیا ہوا جیسے شنذکال نے
اپنے آقا ولی نعمت کے ساتھ سلوک کیا اور اوسکی شرارکت تونے بھی کی اوسکا یہ انجام ہوا کہ راحت سے
بیٹھنا نصیب ہوا کچھ ہی زمانہ گذرنے پایا تھا کہ طلسم کشا طلسم کو فتح کرنے کو آگیا جس طور سے شنکال
نے نمکحرامی کی اوسی طور سے اوسکے خادمون نے اوسکے ساتھ سلوک کیا بد کام کا انجام بد ہو خیر اوراب یہ
جو تمھاری حالت ہوئی ہو کہ ایک ادنا عیار سے جو کہ غیر ساحر ہو یون بھاگی ہو کہ کوئی سامان ہمراہ نہو وسر و پا
بھلا اوسکی بھی یہ مجال تھی یا مجال ہو کہ وہ تم ساحرون کو پریشان کرے اور ہم اوسکا کچھ نہ کرسکین اگر یہ کہو
کہ ساحر مشش وغیرہ کو اوسنے قتل کیا تو اون لوگون سے نے خود ہی اپنی جان دی اور مارے گئے اور ہلاک
ہوئے اے سوسن تو نے جو یہ سب حالتین عمرو عیار کی بیان کین عقل کام نہین کرتی ہو کہ انسان مین یہ
اوصاف اور خصلتین ہون اور انسان بھی کون کہ جو غیر ساحر ہو باوجودیکہ ہم ساحر ہین ہم ایسے کام نہین کرسکتے
ہین نہ کہ غیر ساحر کرے یہ بالکل خلاف ہو تو جو خائف ہوکر بھاگی ہو تو اس خیال سے ایسی ایسی باتین بیان
کرتی ہو تاکہ یہ کوئی الزام نہ دے کہ ساحرہ ہوکر غیر ساحر سے بھاگ آئی سوسن نے کہا کہ بھائی صاحب
مین سچ عرض کرتی ہون کہ اوسکی یہ حالت ہی مین جھوٹ نہین عرض کرتی ہون اعظم نے کہا کہ خیر کیا کہون
میرا جی چاہتا ہو کہ اوسکو بلاکر دیکھون سوسن نے کہا ایسا غضب نہ کیجیے گا مین اسی غرض سے
تو اوسکو مقہور کے سپرد کر آئی تاکہ وہ ہلاک ہوجائے جب باغ سے باہر نہ نکل سکے گا جب تک
باغ مین میوہ وغیرہ رہیگا کھائیگا جب ہو جائیگا تو مارے فاقون کے مر جائیگا اعظم نے کہا
کہ وہ مقہور کے ساتھ کھانا کھایا کریگا جبکہ تم کہتی ہو کہ اوسکی یہ حالت تھی کہ ہر ایک کے ساتھ
بیٹھکر کھا لیتا تھا اور کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا تو اوسوقت اوسکو کون منع کریگا سوسن نے کہا

کرتی ہو کیا جائیگا اتنے مین یہان کچھ دنون رہ کر راحت سے لون پھر کوئی تدبیر کرونگی اعظم نے کہا کہ
شوق سے یہ تو تمھارا گھر ہے منع کون کرتا ہے کہتے ہین ماہ اختری دختر اعظم آگئی اوسنے جھک کر سوسن
کو سلام کیا سوسن نے بلائین لین ملکہ نے پوچھا کیون پھوپھی جان بہن مہر وکش و ماہ وش تو اچھی
ہین سوسن نے کہا کہ ہان بیٹا اچھی ہین اپنے باغ مین رہتی ہین مین اون سے ناراض ہون کیونکہ وہ
میرے کہنے پر عمل نہین کرتی ہین سحر ساحری سے اونکو نفرت ہے ماہ اختری نے کہا ہان اپنی اپنی طبیعت
ہے میرا بھی اونکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے سوسن نے کہا کہ اچھا مین اونکو بلا لونگی ماہ اختری یہ
سنکے خاموش ہو رہی راوی سوسن کو جو کوہ اعظم پر مقیم ہوا اسکو تو کوہ اعظم پر رکھتا ہے چنانچہ سوسن یہان مقیم ہے اور اس
نے طائر اس غرض سے مقرر کئے ہین کہ خواجہ کی حالت سے آگاہ کرتے رہین ادہر مقہور جادو نے یہ بندوبست
کیا اور ایسا حصار گرد باغ کے کھینچا کہ طائر سحر بھی اندر نہ آسکین اس غرض سے کہ شاید کوئی ساحر جو کہ
ہوا خواہان عمرو سے ہو وہ آکر دسلے جائے کیونکہ بہت سے ساحر عمرو کے شریک ہین اور عمرو کے اونہین
سے کوئی خبر پا کر نہ آئے اسنے ایسا بندوبست کیا ہے کہ کوئی ساحر نہ آسکے ایسا بندوبست جادو نے کیا
کہ طائر سحر بھی اندر باغ کے نہ آسکے باہر ہی رہتے یہان کا اب حال ملاحظہ ہو جب ایک رات و ایک
دن مقہور کو راحت سے گذرا اور خواجہ نے کسیکو نہ ستایا مگر مقہور سویا نہین جاگا کیا جب صبح ہوئی مقہور
نے ملکہ کی خواصون سے کہا کہ کیا خرابی کی بات ہے ملکہ فرماتی ہین کہ عمرو نے پریشان کر رکھا ہے مجھکو تو
رات بھی گذری اور اسقدر دن بھی آیا عمرو نے ستایا تک نہین تم بتاؤ کہ کسیکو پریشان کیا اون سب نے
جواب دیا کہ ہمکو بھی پریشان نہین کیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے ڈر گیا مقہور نے کہا کہ شاید ایسا ہی ہو خیر
اس امر سے تو اطمینان ہے کہ وہ باہر باغ کے جا نہین سکتا ہے اونھون نے کہا کہ ہان سب خواصین یہ
کہکر اپنے مقام پر آئین اور باہم صلاح کی کہ جبکہ ملکہ یہان نہین ہین تو ہمارا کیا کام ہے ہم بھی ملکہ کے پاس چلین
مقہور سے پوچھکر بس سب نے مقہور سے کہا کہ ہم ملکہ کے پاس جاتی ہین مقہور نے کہا کہ تمکو اختیار
ہے خلاصہ یہ کہ جسقدر خواصین اور مصاحبین سوسن کی تہین اور ان ساحرون کے جو کہ مرد تھے اوس
باغ کو چھوڑ کر عمرو کے خوف سے فرق ہو ہو کر سوسن کے پاس چلے آئے اب وہان باغ مین سوا
مقہور اور خواجہ اور باغبانون کے کوئی نہ رہا ان خواصون نے اور ساحرون نے سوسن
سے آکر بیان کیا جب اوسنے دریافت کیا کہ کیا حالت ہے عمرو کی کچھ مقہور کو پریشان تو نہین کیا

اون سب نے کہا کہ حبیب سے آپ یہان تشریف لائی ہین عمرو نے کسیکو پریشان نہین کیا مگر مقہور جادو مارے خوف کے رات بھر سوتے نہین ہین یقین ہے کہ وہ عمرو کو اسیر کرلین سوسن نے کہا کہ خداوند ایسا کرین لون سب نے کہا کہ اونھون نے یہ بندوبست کیا ہی کہ باغ سے باہر نہ کوئی جاسکے نہ اندر آسکے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر بدون اونکی اجازت کے ہم اونسے اجازت لیکر آئے ہین ورنہ غیر ممکن تھا سوسن نے کہا کہ یہ اچھی تدبیر کی ہی جب یہ معلوم ہوا سوسن کو کہ مقہور نے ایسا سحر کیا ہی کہ کوئی اندر نہین جاسکتا ہوا جتنے جو طائر سحر برائے خبر مقرر کیئے تھے اونکو واپس بلا لیا اب یہ مع خواصون کے یہان پہین سے بیٹھی ہوئی ہی یہان جب خواصین اور سب ملازم سوسن کے چلے گئے مقہور اکیلا رہ گیا تو اسنے طائر سحر روانہ کرکے اپنے ملازمون کو طلب کیا اونکے اندر آنے کی اجازت دی اونسے کہدیا کہ اب باہر باغ کے نہ جانا اون سب نے کہا کہ بہت خوب دو دن اسی طور سے گذرے خواجہ عمرو یہ فکر کر رہے ہین کہ کسی تدبیر سے کوئی عیاری کرکے مقہور کو قتل کرون یا اوسکو اسیر کرون اگر یہ شراکت کرے تو بہتر ہی یہان سے رہائی ہو اگر یہ شراکت نکرے تو قتل کرو تب ہی رہائی ہوگی خواجہ اس فکر مین دن رات مصروف رہتے تھے اور گلشن عیاری کی سیر کیا کرتے تھے مقہور جادو نہ دن کو سوتا تھا نہ رات کو اول تو وہ فراق مین ملکہ ماہ اختری کے رات دن مبتلا رہتا تھا اور شمع سان گھلتا تھا دوسری یہ فکر تھی کہ ایسا نہو کہ عمرو عیار تمکو غافل پاکر تمپر کوئی حملہ کرے تو بڑی خرابی ہو ایک دن کا ذکر ہی کوئی دو دن ہوئے ہونگے مقہور کو یہان آئے ہوئے کہ اکیلا کمرے مین بیٹھا ہوا تھا تصویر خیالی ملکہ کی سامنے اسکے موجود تھی یہ اوس سے راز و نیاز کی باتین کر رہا تھا اور شعر عاشقانہ پڑھ رہا تھا خواجہ ٹہلتے ہوئے فکر عیاری مین مصروف اوسی کمرے مین آئے یہان جو آئے تو مقہور کو اس حالت مین پایا کہ رو رہا ہی اور یہ تین شعر کسی شاعر کے ورد زبان ہین ــــ

اے رشک قمر دل کا جلانا نہین اچھا ٭ ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا ٭ دیگرے دم صدمہ فرقت سے نکل جائے تو اچھا ٭ یہ سر سے بلا ہجر کی ٹل جائے تو اچھا ٭ فرقت مین تیرے تار نفس سینہ مین میرے ٭ کانٹا سا کھٹکتا ہی نکل جائے تو اچھا ٭ کبھی یہ کہتا تھا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ٭ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ٭ کبھی کہتا ہی کہ اے ملکہ عالم مین کیا عرض کرون

جو تمھاری فرقت مین میرا حال ہے رات اختر شماری و آہ و زاری مین کٹتا ہے مرتا ہون تمکو خبر نہین
ہے ذرا تو اپنے عاشق ناشاد کی آکر خبر لو ورنہ یہ عاشق ناشاد مر جائیگا۔ جی چاہتا ہے کسی طرف
گریبان چاک کرکے نکل جاؤن جنگل کی ٹھوکرین کھاؤن تربت قیس کا مجاور ہون اوسکی قبر پہ
بیٹھکر مجاوری کرون یا مثل فرہاد کے اپنا سر پھوڑ کر جان دون ای ستمگرین اور تمکو خبر بھی
نہین غرضکہ مقہور اس طور کی تقریر کر رہا ہے خواجہ تو بڑے قیافہ شناس ہین انھون نے جسدن
مقہور کی صورت دیکھی تھی اوسی دن پہچان لیا تھا کہ یہ کسی پر عاشق ہے مگر اس فکر مین تھے کہ کسی
تدبیر سے معلوم ہو جائے کہ یہ کس پر عاشق ہے وہ کون ہے مگر یہ نہ ثابت ہوا آج تو خواجہ کو یقین ہو گیا
بڑے عرصہ تک کھڑے ہوئے سنا کیئے کہ شاید اوس معشوق کا نام اسکی زبان سے نکل جائے
جسپر وہ عاشق ہے مگر مقہور کو اسقدر خیال ہے کہ بلکہ کا نام تک نہین لیتا ہے یہی کہتا ہے کہ ای ظالم
مین بسبب خوف رسوائی کے آپکا نام نہین لے سکتا ہون نہ اپنا عشق ظاہر کرسکتا ہون بس
آتش فراق مین جلتا ہون خواجہ خاموش سنا کیئے جب انھون نے دیکھا کہ یہ کسی طور سے نام
نہین لیتا ہے وہان سے چلے آئے راہ مین ایک تدبیر ذہن مین آئی اوسکے تدارک کی فکر مین مصروف
ہوئے سہ پہر کا وقت تھا کہ مقہور جادوگر سے آنسو وغیرہ پونچھکر باہر نکلا اس خیال
سے کہ ذرا چلکر کچھ دیر باغ کی سیر کرون دل بہلاؤن شاید کچھ دل ٹھہرے اور قرار آئے اس دل
بیقرار کو بس مقہور کنارے نہر کے آکر کرسی پر بیٹھا تھا کہ اسنے دیکھا سامنے سے باغبان ایک گلدستہ
ہاتھ مین لیئے ہوئے چلا آتا ہے یہ بیٹھا ہوا اسی طرف دیکھا کیا جب وہ قریب آیا تو اسنے دیکھا کہ ایک
ہاتھ مین اوسکے گلدستہ ہے اور ایک ہاتھ مین ٹوکری ہے کہ اوسمین نارنگیان کونلے سنگترے
چکوترے مہتابیان ہین کس سلیقہ سے لگائی ہین کہ واہ کیا ہی ایک گلدستہ بنا ہوا ہے اوسنے
آتے کے ساتھ ہی سلام کیا بہت جھک کر اور کہا کہ اسطرح اعلی مراتب رہین بھگوان اپنا فضل
و کرم رکھے یہ کہکر وہ گلدستہ اور ٹوکری سامنے مقہور کے نہر کی پٹری پر رکھدی اور خود بھی
ہاتھ جوڑکر بیٹھ گیا مقہور نے اوس گلدستہ کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد بھری اور خاموش
ہو رہا آنسو نکل آئے یہ مالی مقہور کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا کیا مقہور نے کہا کہ کیون جی تمکو
یہان آئے ہوئے آج دوسرا دن ہے تم کل کیون نہین گلدستہ بنا کر لائے اور ڈالی لگائی

اسکا کیا سبب ہے جو آج یہ گلدستہ بھی تیار کرکے لائے اور ڈالی بھی لگائی اوسنے ہاتھ جوڑکر
عرض کیا کہ بھگوان آپکو سلامت رکھیں اسکا سبب یہ تھا کہ عمرو عیار آیا ہوا تھا اور باغ بھر
مین پھر رہا تھا مین نے خیال کیا کہ اگر گلدستہ بناکر لیکر جاؤن ایسا نہو کہ عمرو اوسکے اوپر بیہوشی
چھڑک دے تو بڑی خرابی ہو مین بدنام ہون کل سے جب امن ہوا مین نے اسوقت خیال کیا کہ شاید
عمرو عیار چلا گیا ہے جب تو امن ہوا ہے لہذا مین گلدستہ تیار کرکے حاضر ہوا کہ آپکو خوش کرکے
کچھ انعام لون مقصور نے جواب دیا کہ اے بھائی یہ گلدستہ مجھے کیا کرنا ہے بیکار ہے دل ایسا اب ہی
نہین رکھتا ہون یہ گلدستہ تو اون لوگون کے کام کا ہے جو کہ دل رکھتے ہون بقول شاعر
ع گلدستہ اونکو چاہیئے جنکو فراغ ہووے اور خوش ہون یہان تو تم سے مہلت نہین ہے پھر
ایسی حالت مین گلدستہ لیکر کیا کرین جب سے اس باغ مین آیا ہون سولی پر جان ہے یہ خوف
ہے کہ ایسا نہو عمرو ہلاک کر ڈالے وہ دکھائی تو دیتا نہین ہے جسکو چاہے ایسی حالت مین قتل
کرے تو کوئی اوسکا کیا کرے اس خوف سے سوتا تک نہین ہون ملکہ تو خفا چلی گئین مجکو اس
آفت مین مبتلا کر گئین وہ بولا کہ حضور کے اقبال سے کل سے تو امن ہے ورنہ اسقدر مہلت کہان تھی
غدر مچا ہوا تھا وہ ضرور نکل گیا آپ اوسکے خوف سے مقصور نے کہا کہ وہ جا نہین سکتا ہے باغ کے
گرد حصار سحری ہوا ہے مین اوسکو جانے نہ دونگا ملکہ میرے سپرد کر گئی ہین مقصور نے دیکھا
کہ باغبان میرے چہرہ کی طرف دیکھتا ہی جاتا ہے اور زمین پر کچھ لکیرین بناتا ہے کچھ وہ اونگلیون
پر شمار کرتا ہے ہلاتا ہے کچھ کہنا چاہتا ہے پھر رہ جاتا ہے جب کئی مرتبہ اس طور سے مقصور نے دیکھا
ایک مرتبہ مقصور نے پوچھا کہ یہ تم کیا کرتے ہو کچھ زمین پر نشان بناتے ہو اور کچھ شمار کرتے ہو پھر
میری طرف دیکھتے ہو اوسنے کہا کہ قصور معاف ہو تو کچھ عرض کرون کہا کہ بیان کرو عرض کیا کہ جب مین حاضر
ہوا مین نے آپکے چہرہ کو متغیر پایا مین نے خیال کیا کہ میان کا چہرہ کیون متغیر ہے خیال ہوا کہ اسی
عمرو کے سبب سے میان پریشان ہین معلوم ہوتا ہے کہ رات کو آرام نہین فرمایا ہے چونکہ کچھ شد بد
مجکو رمل مین دخل ہے مین نے خیال کیا کہ میان کے ستارے اور دن دیکھون کہ کیسے ہین یہی
حساب کر رہا تھا اور خیال کر رہا تھا مقصور نے ہنس کر جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے تو کچھ دیوانہ
ہو گیا ہے بھلا تو کیا جانے رمل کو تو درخت لگانا جانے روش پٹری درست کرنا درختون مین

ہو نہ لگانا پھول پتی کو پہچانتا یا رمل مجکو بتاتا ہی اچھا بتا کہ کیا تجکو معلوم ہوا وہ بولا کہ [illegible]
آپ نے تو پہلے ہی مجکو دیوانہ بنایا دریافت تو کیا ہوتا اگر مین غلط بتاتا تو پھر لیتا [illegible]
اس کا عجب کیا ہی کیا مالی پڑھے لکھے ہوئے نہین ہوتے ہین اگر مین نے پڑھا لکھا تو کیا اسمین
ہو نہین سکتا ہی مقہور نے کہا کہ اچھا تو اپنے شمار سے یہ بتا کہ کیا تجکو معلوم ہوا میرے
ستارون کا حال اوسنے کہا کہ اے [illegible] مین نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے ستارے
زبردست ہین مگر یہ تغیر آپکو عمرو کے خوف سے نہین ہی بلکہ یہ کہکر خاموش ہو رہا مقہور
نے کہا کہ یہ کیا کہا تو نے کہ بلکہ اور خاموش ہو رہا کچھ بیان تو کر اوسنے کہا کہ اگر آپ خفا نہ ہون
تو مین بیان کرون مقہور نے کہا کہ کیا مین دیوانہ ہون کہ بیکار خفا ہونگا تب اوسنے کہا کہ میرے
حساب سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپکا دل کسی پر آیا ہی اور آپ اوسکو بسبب کسی مصلحت کے ظاہر
نہین کرتے ہین نہ اوسکا وصل نصیب ہوتا ہی آپ اوسکے فراق مین مانند شمع شبستان گھلے جاتے
ہین اور آتش فراق سے جلے جاتے ہین بھلا آپ سچ بتائیے کہ مین نے غلط تو نہین عرض کیا
یہ بھی مجکو میرے علم کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکا معشوق کوئی ذی مرتبہ ہے اور اپنے
اختیار مین نہین ہی بلکہ اوسپر کوئی اور قابض ہی اور جو قابض ہی وہ بھی صاحب اختیار اور
آپ سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہی بلکہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہ کسی ملک کا بادشاہ ہی جسکی دختر پر
آپ عاشق ہین اور یہ عشق آپکو مدت سے ہی یہ جو اوس باغبان نے کہا تبو مقہور اوسکی صورت
دیکھنے لگا کیونکہ اوسنے چپہ چپہ کی باتین کہین اور کل سچ کہا گویا یہ کل حال سے آگاہ ہی یا علم غیب
سے واقف ہی کیونکہ اس حال عشق سے سوائے مقہور کے دل کے دوسرا کوئی شخص آگاہ
نہ تھا اسنے مقہور کے دل کا کل حال کہدیا اب تو مقہور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ سچ بتا کہ تو نے
کیونکر یہ حال دریافت کیا کیا اس علم کو بھی تو نے حاصل کیا تھا وہ بولا کہ یہ تو سب ہے کہ جو
مین نے عرض کیا ہی سچ ہی یا غلط مقہور نے جواب دیا کہ بیشک یہ تو بتا کہ تو نے کیونکر یہ سب حال
معلوم کیا اور کیا تو اس علم سے آگاہ ہی وہ باغبان بولا کہ اے مقہور جادو خداوند آپکو
سلامت با کرامت رکھین مین قوم کا مالی و باغبان نہین ہون بلکہ قوم کا برہمن ہون پہلے
مین نے اپنا پیشہ آبائی اختیار کیا ساتون بید پڑھے پوتھی لیکر بچارنے لگا اور ہر ایک کو [illegible]

مگر اوسی زمانہ مین مجکو اس امر کا بھی شوق تھا باغون مین جایا کرتا تھا پہرون باغبانون کو روش
پٹری درست کرتے دیکھا کرتا تھا اونکے پاس پہرون بیٹھا ہوا باتین کیا کرتا تھا اونکے اچھے
برے رن جتایا کرتا تھا اسی طرح سے ایک زمانہ گذرا کہ ایک باغبان نے مجھ سے کہا کہ
میان برہمن ہم تمکو باغبانی بتا دین تم ہمارے لڑکے کو یہ علم بتا دو مین نے کہا کہ اچھا اوسنے مجکو
باغبانی بتائی چونکہ مجکو شوق تھا مین نے خوب دل لگا کر اور خیال کرکے اوسکو حاصل کیا فن باغبانی
مین کامل ہوگیا مین نے اوسکے لڑکے کو رمل بتایا پوتھی کا دیکھنا سکھایا اے سپہ سالار
برہمنی مین اب کچھ نہین ہے سواے در بدر پھرنے اور ٹھوکرین کھانے اور بھیک مانگنے کے
دوسری بات نہین ہے جب دس کو بتایا تو ایک نے ایک پیسہ ہاتھ پر رکھدیا مین نے جو دیکھا
کہ یہ پیشہ بالکل خراب ہوگیا اب سواے فقیرون کی طرح پھرنے کے اور دوسری بات
نہین ہے مین نے ترک کیا چونکہ باغبانی آتی تھی مین نے اوسمین نوکری کی اوسمین دن بھر پھرتا
تھا اور پھر بھی پیٹ بھر کر روٹی نملتی تھی جب سے باغبانی اختیار کی راحت بھی ملی اور شکم
سیر ہوکر دونون وقت روٹی بھی ملنے لگی پس مین نے ترک کیا اور باغبانی کرنے لگا اسوقت
آپکو جو مغموم و مکدر دیکھا تو خیال آگیا جو کچھ یاد تھا اوسکے ذریعہ سے اسقدر حال دریافت
کرلیا اب چاہے جھوٹ ہو چاہے سچ چاہے آپکو یقین آئے چاہے نہ آئے مشہور نے
کہا کہ اے باغبان مین تجھ سے اپنا کیا حال بیان کرون بقول شاعر شعر مرا دردیست اندر
دل اگر گویم زبان سوزد ❊ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ❊ کیا کہون کا نہ کہون
کو نہ بتلاے ❊ گونگے کا سپنا بھیا سمجھ سمجھ پچھتائے ❊ اے بھائی میرا وہ حال ہے کہ
اگر کہتا ہون تو جان جاتی ہے اور نہین کہتا ہون تو بھی جان جاتی ہے بڑی خرابی مین مبتلا ہون
نہ کہنے مین تو یہ ہے کہ گھل گھل کر مرتا ہون پھر یہ بھی امید ہوتی ہے کہ شاید کبھی مراد دل برآئے
اور کہنے مین تو فوراً قتل کا سامنا ہوتا ہے اور جو ذلت ہوگی وہ الگ پس اسی سبب سے دل ہی دل
مین غم کھاتا ہون اور رہ جاتا ہون یہ جو تو نے کہا سب سچ ہے مگر مجکو اسکے بھی اظہار مین خوف
معلوم ہوتا ہے مگر یہ خیال کرتا ہون کہ مین تجھ سے بیان کرون اور تو بھی کسی سے کہدے تو میری آبرو
بھی جائے اور جان بھی اوسنے کہا کہ میان سپہ سالار تم اس امر سے اطمینان رکھو مین پیشہ کا

بلکہ مخفی ہون نہ اس قسم کا آدمی ہون کہ کسی کا راز بیان کردون سر بھی کٹ جائے تو بھی زبان
سے نہ نکلے آپ شوق سے بیان کرین تاکہ مین بھی تو جانون کہ میرے علم نے کیا سچی خبر دی
ابھی مجکو بھولا نہین ہے مقہور نے کہا کہ تم اس امر کا اقرار کرتے ہو اور قسم کھاتے ہو تو اسکا
بھی اقرار کرو کہ ملکہ سوسن کی ملازمت ترک کرکے میری ملازمت کر لینا تمھارے ہونے
سے میرا دل بہلے گا اور جب کچھ مجکو دریافت کرنا ہوگا دریافت کر لیا کرون گا باغبان بولا
کہ ایک بات اور سن لیجیے مین آپ سے باتین بھی کرتا جاتا تھا اور خیال بھی کرتا جاتا تھا کہ
آپکی معشوقہ کا رنگ بہت گورا ہے بڑی بڑی آنکھین ہین ستوان ناک ہے میانہ قد ہے بڑی بڑی
زلفین ہین سارا سراپا ملکہ ماہ دختری کا اوس باغبان نے بیان کردیا مقہور نے جو اپنے
معشوق کا سراپا اوسکی زبان سے سنا بہت حیران ہوا دل مین کہا کہ گویا اسنے دیکھا تھا پھر دل
سے باتین کرکے بولا کہ تو نے تو اس طور سے بیان کیا کہ گویا اوس قتال عالم کو دیکھا ہے کیا جسکی
صورت تمنے بیان کی ہے اس صاحب صورت کو کسی مقام پر دیکھا ہے اوسنے کہا کہ مین نے
آجتک اس صورت کا آدمی نہین دیکھا مگر میرے علم نے اوس شکل کی تصویر کھینچ کر میرے روبرو
پیش کردی مین نے آپ سے بیان کی یہ جو اوسنے کہا تب مقہور نے کہا کہ اسے بھائی بیان کرو
کہ اوس آفت جان وایمان سے وصل ہوگا یا نہین یا اوسکے فراق مین تڑپ تڑپ کر ہلاک
ہونگا اور میری اسی درد فراق و صدمہ جدائی مین بسر ہوگی اور مین ہمیشہ آتش فراق
سے مثل شمع کے جلا کرون گا تب اوسنے کہا کہ پہلے آپ اوسکا نام و نشان اور اوسکے باپ
کا نام مجھ سے بیان کرین تو مین اس امر کو بیان کردون یہ جو مین نے بیان کیا ہے کہ اسمین کوئی نام
و نشان کی ضرورت نہ تھی صرف آپکے نام کی ضرورت تھی وہ مجکو معلوم تھا مین نے دیکھ لیا ہے
اگر آپ یہ فرمائین کہ اپنے علم کے ذریعہ سے نام نشان بھی دریافت کرلو تو یہ امر غیر ممکن ہے کہ
نام معلوم ہو جائے ہان نام بتائیے تو مین یہ بھی بتا دون مقہور نے کہا کہ دیکھو اسکا خیال
رہے یہ امر کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے کہ کیا مجال اگر ظاہر ہو تو آپ کھال کھنچوا کر بھُس
بھروا دیجیگا مقہور نے کہا کہ آگاہ ہو کہ اسے بھائی اصل امر یہ ہے کہ مین ملکہ ماہ اختری دختر شہنشاہ جعفر
بادشاہ کوہ اعظم حاکم در بند اعظم پر ایک مدت سے فریفتہ ہون مگر اس خیال سے کہ مین ایسا

اولی سپہ سالار ہون ملکہ بدمستن جادو کا اور سوسن جادو کی حقیقی پھوپی بہن ہے اعظم جادو
الٰہی اعظم جادو بادشاہ جلیل القدر ہے مجلس بدمستن و سوسن کے یہان پڑھتے ہوئے مین میری کیا
حقیقت ہے بڑے بڑے بادشاہون نے اوسکے دختر کی خواہش کی مگر اوسنے نہ قبول کیا تو وہ بھلا
مجکو کیا قبول کرے گا دوسرے مجکو خود اس امر کا خوف ہے کہ اگر مین نے اس امر کو منہ سے نکالا
اور اعظم و سوسن نے مجکو قتل کر ڈالا بھلا کجا مین اور کجا وہ مگر مین اس دل کے ہاتھون مجبور
ہون کہ یہ پھنسا بھی تو کہان جاکر پھنسا کہ جہان کوئی دسترس نہین ہے سوائے خاموشی اور
جان دینے کے اور آتش فراق مین جلنے کے پس اسی خوف سے مین نے آجتک اظہار نہین کیا
اپنی لیاقت اور حالت کو دیکھکر اور اونکی لیاقت و حالت کو دیکھکر مین نے خیال کیا کہ یہ اونکی
کیا نسبت ہو جیسے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ مین نے سوائے حمزہ اور نقلہ مالن
کے اس امر کے اظہار مین دوسری بات نہ پائی گو بہت دل کو سمجھایا مگر اسنے نہ مانا آخر کو صدمۂ
فراق اوٹھانے لگا اور اوٹھا رہا ہون اور جیتک زندہ رہونگا اوٹھاونگا اسی سبب سے یہ کہتا ہون
کہ جہان تیرے علم سے یہ سب بتایا ہے وہان یہ بھی بذریعہ علم کے دریافت کرکے مجھ سے کہدے یہ جو
مقہور نے کہا اوس باغبان نے سنا جواب دیا کہ آپ نے نام و نشان بتایا ہے مین اس امر کو دریافت
کرتا ہون اور آپکی خدمت مین بیان کرتا ہون مین اس امر کا تو یقین کرتا ہون کہ میرے کہنے کا
آپکو یقین تو ضرور ہو گا مقہور نے جواب دیا کہ واقعی تمنے سب سچ اور درست کہا کوئی بات غلط
نہین کہی اب جو کہو گے وہ سب بھی درست کہو گے ہان مے زائچہ کرو اور پوتھی مین دیکھو باغبان
بولا مین پوتھی لے آؤن یہ کہکر وہان سے چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد آیا تو ایک کتاب ہاتھ مین تھی اوس
کتاب کو کھولا کچھ دیکھا اور شمار کیا کچھ زمین پر لکیرین بنائین اوسکے بعد سر اوٹھا کر کہا کہ اگر آپ خفا نہون
تو بیان کرون گا مین یقین کرتا ہون کہ میری تقریر سنکے آپ بہت خفا ہونگے اور ناراض مقہور
نے کہا کہ تم بیان کرو مین خفا نہ ہونگا اوسنے کہا کہ ضرور خفا ہون گے مقہور نے کہا کہ مجکو قسم ہے
اوس مالکہ کے سر کی کہ جسپر مین عاشق ہون مین کبھی نہ خفا ہونگا ہان پہلے یہ بتادے کہ اوسکا وصل میرے
مقدر مین ہے یا نہین پھر اور بیان کرنا باغبان نے کہا کہ وصل تو ضرور آپ کے مقدر مین ہے مگر بڑی
خرابی کے ساتھ ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ جس طور سے وصل کا انجام ہوگا اوسکو آپ قبول نکرینگے

جب آپ اوسسے قبول نہ کرینگے تو وصل کا ہونا بھی مشکل ہی مقہور سے کہا کہ وہ کیا طریقہ ہی جسکو مین قبول
کرونگا اوسنے جواب دیا کہ وہ یہ طریقہ ہی کہ جب تک عمرو عیار اس امر مین کوشش نہ کرینگے اوس وقت
تک یہ ملکہ آپکے قبضہ مین نہ آئیگی ان یہ امر ہی کہ آپ عمرو عیار سے ملین اور ان سے اس امر کو
ظاہر کرین وہ اس امر مین کوشش کرین تو البتہ وصل ملکہ نصیب ہو اور آپ اپنی مراد کو پہونچین
پر آپسے کہان ممکن ہی حضور میرا علم تو یہی کہتا ہی کہ اوسکی کوشش سے اس امر کا ظہور ہوگا بدون
اوسکے تو غیر ممکن ہی اور اوسکا آپ سکے ساتھ اس امر کا سلوک کرنا محال ہی کیونکہ آپ اوسکے جانی
دشمن ہین اور وہ آپکا پس جبکہ آپکے اور اوسکے دشمنی ہی تو وہ کیون اس امر مین کوشش کرنے لگا اور آپ
کیون اوس سے اس امر کی درخواست کرنے لگے اور وہ کیون شراکت کرنے لگا مقہور نے ایک
آہ سرد دل پر درد سے بھر کر کہا کہ واقعی تم نے بہت ٹھیک کہا گو مین اس امر کو گوارا بھی کرلون
مگر وہ کیون یقین لانے لگا اور باور کرنے لگا کیا وہ ایسا دیوانہ ہی کہ دشمن سے آکر ملیگا پس در اصل
یہ امر نہایت دشوار ہی لہذا ثابت ہوا کہ ہمارے مقدر مین وصل سے شادکام ہونا محال ہی یہ بالکل
خیال خام ہی یون ہی تڑپ تڑپ کر مرنا مقدر مین لکھا ہی اگر تو سچ کہتا ہی اوسنے جواب دیا کہ
اگر یہ امر غلط ہو تو مین اپنا خون آپکو معاف کرتا ہون آپ فوراً مجھکو قتل فرمائیے گا اگر میرے کہنے
کے خلاف نکلے یا خلاف ظہور مین آئے مقہور نے کہا کہ تو سچ کہتا ہی کہ یہ امر خواجہ عمرو کی
کوشش سے ہوگا اوسنے کہا کہ جی ہان وہ ضرور اس کام کو انجام دینگے اور اونکی کوشش سے
ہوگا مین آپسے اقرار کرتا ہون کہ اگر وہ اقرار کرلین اور پورے طور سے وعدہ کرلین تو پھر کیا مجال
اعظم کی جو وہ کچھ بھی کہے اگر خلاف کرے تو وہ اوسکو قتل کرڈالین مقہور نے کہا کہ یہ کیا تو نے کہا
کہ یہ کیا مجال اعظم کی جو وہ خلاف کرے کیا اعظم اونکے تابع مین ہی یا وہ اعظم پہ حاکم ہین اعظم
بادشاہ جلیل وہ ایک عیار اعظم ماہ زن پرست عمرو خدا پرست کجا اعظم کجا عمرو عیار نے
جواب دیا کہ یہی تو بات ہی کہ اگر وہ اقرار کرلینگے تو پھر کوشش کرینگے وہ اس امر کو ضرور کرا دینگے
اگر اعظم نے اونکی اطاعت کرلی تو یہ امر ظہور مین آیا ورنہ وہ اعظم کو قتل کرکے آپکی معشوقہ کو آپسے
ملا دینگے بلکہ وہ اعظم کا آپکو بادشاہ کرینگے کیونکہ اونھون نے اکثر ایسا ہی کیا ہی کہ ہزارون
کی شادیان اسی طور سے کرا دین اور عاشق و معشوق کو ملا دیا ہی یہ امر تو اون سے کچھ

کوئی اشکل نہین ہی مگر میرا علم یہ کہتا ہی کہ وہ اسکو قبول ہی نہ کرینگے جب تک آپ اونکی شراکت
نہ کرینگے مقہور نے کہا کہ اے بھائی جب یہ امر ہی تو مجکو اس سے کب انکار ہی مین صاف کہدون
مجکو سوسن کی ملازمت سے یہ امر تو حاصل نہ ہوگا کہ میری معشوقہ مجکو مل جائے مین تو کہتا ہون
کہ اگر کوئی یہ کہے کہ تو مجکو سجدہ کر اور بخدائی ان مین تیری معشوقہ تجکو دلا دونگا تو مین اوسکو سجدہ
کرون بلکہ کبھی اوسکی اطاعت سے سرتابی نہ کرون نہ غلامی سے باہر ہون مجکو اپنی معشوقہ کے
ملنے سے غرض ہی اگر عمرو عیار مجہ سے اس امر کا اقرار کرے تو وہ اگر اس امر کی خواہش کرے
کہ تم میری طرف سے سوسن سے مقابلہ کرو تو مین مقابلہ کو موجود ہون خواہ مارا جاؤن خواہ
اوسکو قتل کرون وہ اس امر کی خواہش کرے کہ تم مجکو رہا کردو مین تمھاری معشوقہ کو دلا دونگا
تو مین اوسکو رہا کردون مگر مجکو کیونکر اعتبار آئے کہ جو وہ کہے گا وہی کرے گا باغبان نے
کہا کہ اے سپہ سالار آپ نے اکثر کتابون مین دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ جیسے خدا پرست جو منہ
سے کہتے ہین وہی کرتے ہین چاہے اس مین جان جائے چاہے رہے ابھی کل ہی کا ذکر ہی کچھ
زمانہ نہین گذرا ہی کہ سوسن جادو نے جب خواجہ عمرو کو اسیر کیا ہی اور ان سے دریافت
کیا ہی کہ مریخ آتش خوار کہان ہی اونھون نے کہا کہ مین کھا گیا ہون تب ملکہ نے خواجہ
پر تشدد کیا تاکہ یہ قبول دین مگر خواجہ وہی کہے گئے جو کہ چکے تھے خواجہ نے جان کا دینا قبول
کیا مگر مریخ کو نہ بتایا نہ اپنا دین و مذہب ترک کیا اسی طور سے بہت سے اونکے واقعہ
ہین خیال فرمائیے کہ اس باغ مین قید مین مگر کوئی پروا نہین ہی یہ نہ ہوتا کہ اس خیال سے
کہ یہان پڑے پڑے ہلاک ہو جاؤ گے اس سے یہی بہتر ہی کہ سوسن کی اطاعت کرلو جان
تو بچے کچھ پروا نہین ہی دوسرے یہ امر خیال کرنے کا ہی کہ اونکے پاس ایسی ایسی شئے ہی کہ جب
چاہین ساحرون وغیر ساحرون کو پوشیدہ ہوکر قتل کرڈالین وہ سبکو دیکھین مگر انکو کوئی نہ دیکھے
مگر وہ یہ نہین کرتے ہین کیونکہ ان سے اور حمزہ سے تعہد ہی کہ کسیکو حالت غفلت یا عالم پوشیدگی
مین نہ قتل کرنا جب عیاری کرنا ظاہر طور سے کرنا جسکو قتل کرنا ہوشیار کرکے کرنا جسکو اسیر کرنا
اوسکو اسیر کرنا کبھی گلیم وغیرہ سے کام نہ لینا ہان صرف اوسوقت مین اپنے تصرف مین لانا کہ جب
جان کا خوف ہو اوسکو اپنے تصرف مین لاکر اپنی جان بچالینا جیسا کہ اونھون نے بیان کیا کہ وہ گلیم اوڑھکر غائب

مگر حالت پوشیدگی مین اونھون نے کسیکو قتل نہین کیا اگر وہ چاہتے تو ملکہ کو قتل کر ڈالتے ملکہ کو
معلوم بھی نہ ہوتا پس یہ لوگ ایسے قول کے دھنی اور اپنی بات کے پابند ہین اگر وہ اقرار کرین گے تو ضرور
آپکی شراکت کرینگے اور آپ کے کام کو انجام دینگے مین یہ نہین کہتا ہون نہ آپ کو رغبت دلاتا ہون
کہ آپ اونکی اطاعت کرین یا اپنے دشمن سے ملین اور ملکہ کے ساتھ دشمنی کرین مگر جو میرے علم
کے ذریعہ سے ثابت ہوا وہ مین نے بیان کر دیا وہ بھی جب آپنے اس امر کی خواہش کی تب ورنہ مجھکو کیا
ضرورت تھی آپکو اطلاع دیتا مقہور نے کہا کہ تو نے سچ کہا مگر اے بھائی مین کیا کرون خواجہ عمرو
تو گو یہان موجود ہین مگر وہ کیون اپنے کو ظاہر کرنے لگے اور کیون میری شراکت کرنے لگے جبکہ اونکو
میری طرف سے گمان بد ہے دوسرے مین نے اونکے ساتھ اسوقت تک کوئی نیکی نہین کی بلکہ
بدی کی ہے کہ اونکو باغ مین قید کر رکھا ہے وہ کیون میرے ساتھ بھلائی کرنے لگے اوس باغبان
نے جواب دیا کہ مین نے سنا ہے بلکہ اکثر اونکے واقعات کو کتابون مین دیکھا ہے کہ اہل اسلام کا یہ
قول ہے کہ ہم دشمن کے ساتھ بھی نیکی پیش آتے ہین گو وہ ہمارا دشمن ہو مگر جب وہ اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ
اب ہم دشمنی نہ کرینگے بلکہ دوستی کرین گے تو ہمکو یقین آجاتا ہے اور اوسکی طرف سے جو خیال ہمارے
دل مین ہوتا ہے وہ نکل جاتا ہے ہم اوسکے ساتھ نیکی پیش آتے ہین اگرچہ وہ پھر ہم سے دشمنی کرے
مگر ہم اوسکے دشمن نہین رہتے ہین اور اکثر ایسا ہوا ہے اور جب ہم شریک ہوتے ہین تو ہر طرح
سے شریک ہوتے ہین گو آپ نے کوئی نیکی عمرو عیار کے ساتھ نہین کی ہے سواے دشمنی کے مگر جب
آپ اس امر کا اقرار کرین گے کہ مین اب دشمنی سے باز آیا آپکی اطاعت کرتا ہون تو پھر وہ کبھی
آپ کے ساتھ دشمنی نہ کرین گے بلکہ آپ کے جان و دل سے شریک ہونگے گو یہ مین کہے دیتا ہون
کہ آپکو دین اسلام قبول کرنا پڑیگا مقہور نے کہا کہ تم تو اس طور سے اہل اسلام کی تعریف و توصیف
کر رہے ہو کہ جیسے خود خدا پرست ہو اور اونکے بہت بڑے دوست ہو جواب دیا کہ مین انصاف پسند
ہون اور جو امر حق ہوتا ہے وہ کہہ دیتا ہون چاہے وہ میرے مذہب کے خلاف ہو چاہے موافق
ہو مین کہہ گذرتا ہون خواہ کسیکو ناگوار ہو خواہ وہ خوش ہو یا ناخوش ہو خواہ کسی کو اچھا معلوم ہو
خواہ برا مین نے تو اپنے کو آزاد بنالیا ہے مقہور نے کہا کہ خیر مجھکو اس سے کیا غرض خواہ تم دوست ہو اونکے خواہ دشمن
مجھکو اپنے کام سے کام ہے مین تم سے اسوقت اقرار کرتا ہون کہ اگر عمرو عیار میری معشوقہ مجھکو دلادے تو مین اونکے

دل وجان سے شریک ہون خواہ وفا اپنے کو سچی ہ کرائین خواہ اپنے خدا کو باغبان نے کہا کہ اگر آپ
اس امر کا اقرار کرتے ہین تو مین یہ کہتا بھی ہون کہ آپ اپنی معشوقہ کے وصل سے کامیاب ضرور
ہون گے اور اس صدمۂ فراق سے نجات پائیے گا یہ ہجر کی بلا سر سے ٹل جائیگی اس صدمہ واندوہ
سے فراغت ہوگی منصور نے کہا کہ بہتر ہے خواجہ کو پاؤن کہان جاؤن سے اپنا درد دل کہون
اور اونکو اپنے حال سے آگاہ کرون باغبان نے کہا کہ اگر آپکے دل مین یہ امر ہے تو پہلے مجھ
سے یہ دریافت فرمائیے کہ خواجہ یہان موجود ہین یا نہین اگر موجود ہون تو وہ مرد طالع اور اوسکے
ہین دو ہزار یا پانچ ہزار روپیہ منگا کر رکھیئے اور یہ کہیے کہ اے خواجہ عمرو یہ آپکی رونمائی ہی اسکو
قبول فرمائیے اور مین آپکی دشمنی سے باز آیا جسکے آپ دوست ہین مین بھی اوسکا دوست ہون آپکے
دشمن کا دشمن ہون یہ جو کہیے گا وہ فورًا اپنے کو ظاہر کرینگے منصور نے کہا کہ تم بھی سچ مسلمان ہو
یا نہین تو جواب دیا کہ آپکو میرے مسلمان ہونے نہ ہونے سے کیا غرض مگر مین یہ کہتا ہون کہ آپکا یہ
راز کسی پر ظاہر نہ ہوگا منصور نے کہا کہ فقیر مجکو اپنی معشوقہ کے ملنے سے غرض ہی دل سوسن میرا
کب ملا ہین گی اور میان اعظم میرا کیا کرینگے مجکو اپنے قول وفعل کا اختیار ہی جس امر مین بہتری
بہتری دیکھون گا وہ کرون گا یہ کہکر اوسی وقت سحر کیا اور یہ دریافت کیا کہ خواجہ عمرو یہان
ہین یا نہین مین معلوم ہوا کہ ہین پس اوسنے اوسوقت پانچ ہزار روپیہ اپنے نوکرون سے
منگا کر اوس مقام پر رکھا اب باغبان سے کہا کہ مین نے تیرے کہنے کے بموجب سب
کام کیا اب تو خواجہ عمرو کو لا تا کہ مین اونکی رونمائی دیکر اونکی صورت زیبا دیکھون اور
اونکے قدمون کو بوسہ دون اور اون سے اپنا راز دل کہون باغبان نے کہا کہ آپ اونہین الفاظ
سے اقرار کیجیے وہ جہان ہون گے یہان آجائینگے یہ بھی اون مین خصلت ہی منصور بولا کہ تو تو
اونکی ہر بات سے آگاہ ہی جواب دیا کہ مین کیا آگاہ ہون میرے علم نے مجکو آگاہ کیا ہے جو
مین آپ سے کہتا ہون اسی بات سے میرا جھوٹ سچ آپ پر ظاہر ہو جائیگا آپ امتحان کر لیجیے
پس منصور نے اوسی طور سے اقرار کیا اور وہی کلمہ زبان پر جاری کیا بقسم جیسے ہی پورا کلمہ تمام ہوا یا تو وہ
باغبان جو ... کہنے لگا کہ ہوشیار ہو جائیے خواجہ عمرو تشریف لانے مین یہ کہکر اب جو جست کی اگر
... کرکے جو ... تو وہ صورت نہ تھی صورت ہی بدل گئی آپ نے آنے کے ساتھ ہی

سے پہلے تو اون تو ڑون پر قبضہ کیا اور کہا کہ اے مقہور دیکھ مین ہی خواجہ عمرو ہون پس جو تو نے
زبان سے کہا ہی اوس سے پھرتا نہین قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار مین اس امر کا اقرار
کرتا ہون کہ تیری معشوقہ تجکو دلا دونگا اعظم کی تو کیا مجال ہی جو تیرے ساتھ نفاق کرے مین نے
پہلے ہی تیری صورت دیکھکر پہچان لیا تھا کہ تو کسی پہ عاشق ہی اب جو مقہور نے سر اوٹھا کر
دیکھا تو خواجہ کو سامنے کھڑے ہوئے پایا اوسی صورت سے جو اونکی اصلی صورت تھی
بارہا ناظرین کی خدمت مین سراپا آپکا عرض کر چکا ہون اب کوئی اس مقام پر تحریر کرنیکی
ضرورت نہین ہی جب مقہور نے یہ واقعہ دیکھا کہ وہی باغبان خواجہ عمرو تھا وہ باغبان
نہ تھا بلکہ خواجہ عمرو تھے عمرو کی یہ عیاری اور طراری دیکھکر مقہور دنگ ہو گیا اوسکے دلکو
یقین کامل ہو گیا کہ ضرور یہ میری معشوقہ مجکو دلا دینگے واقعی جیسا سنتے تھے ویسا ہی پایا
بلکہ اوس سے زیادہ پایا یہ دوڑ کر خواجہ کے قدمون پہ گرا خواجہ نے اوسکا سر اوٹھا کر
سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب سواے تمھارے دختر اعظم
کا کوئی مالک نہین ہی مگر مجکو اعظم کو وہ پہ پہچلوا دے نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے کہا کہ پھر
دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی اور کیونکر مین تمھاری معشوقہ تمکو دلائے دیتا ہون مقہور نے کہا کہ جو آپکے
مذہب کو قبول کرے وہ کیا ہے اگر آپ یہ فرمائین تو مین آپکو سجدہ کرون خواجہ نے اوسکی
طرف بہ نگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ اب کبھی ایسا کلمہ زبان نہ لانا وہ خداے یکتا ہی اوسکا کوئی شریک
نہین ہی اوسنے تو مجکو اور تمکو پیدا کیا ہی اور تمام عالم کو یہ سب کچھ شیطان تھے جو خدائی کا دعوی
کرتے تھے یا کرتے ہین سب شیطان کے بہکائے ہوئے ہین دیکھنا بروز قیامت کیا آنکی
حالت ہوگی یہ کہکر بہت سے کلمہ مذمت مین سامری و جمشید و نمرود وغیرہ کے کہے اور چند کلمے
وحدانیت خداے لایزال مین بیان کیئے اوسوقت پھر مقہور نے کہا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے خواجہ
نے جواب دیا کہ اگر تم کلمہ پڑھوگے تو پھر سحر نہ کر سکوگے سحر سے توبہ کرنی پڑے گی اس سے مطیع
اسلام ہو جو چیزین مذہب اسلام مین حلال ہین اونکو حلال جانو جو حرام ہین اونکو حرام جانو طریقہ
اسلام پر چلو اگر سحر سے توبہ کروگے تو پھر اعظم نافرمست مقابلہ کیونکر کروگے مقہور نے کہا
کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہی کہ مقہور زیادہ از صدق مطیع اسلام ہوا اور خواجہ عمرو نے الحاق کیا

خواجہ بہت خوش ہوئے جبکہ خواجہ نے مقہور سے باغبان بنکر وہ تقریر کی تھی اور مقہور نے اقرار کیا تھا اور
مقہور مطیع اسلام ہوا تھا اوسوقت تک اوس مقام پر سوا مقہور کے اور خواجہ کے کوئی وہان
نہ تھا یعنی کوئی ملازمان مقہور سے بھی نہ تھا راوی کہتا ہی کہ جب خواجہ نے مقہور کو جاکر دیکھا تھا کہ
مقہور بیٹھا ہوا رو رہا ہی اور شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی خواجہ اوسیوقت سمجھ گئے تھے کہ یہ عاشق ہوا ہی پہلے
ہی صورت دیکھکر پہچان لیا تھا اسکا دل کسی پر ضرور آیا ہوا ہی اور فریفتہ ہی جب یہ کنارے نہر کے
آکر بیٹھا خواجہ تو عیاری کی فکر مین مبتلا تھے گلشن عیاری کی سیر کر رہے تھے ہر گل زاوئیہ پر نگاہ تھی کہ
مثل بلبل کے گل عیاری کی تلاش تھی کہ اوسوقت یہ تدبیر ذہن مین آئی باغبان کو بیہوش کرکے اوسکی
صورت پر طیار ہوکر اور گلدستہ بنا کر اوسپر بیہوشی چھڑک کر اور ڈالی مین جسقدر یہ سیب [illegible] تھے سب
آسیب سے بھرے ہوئے تھے سب بیہوشی آمیز تھے خواجہ اس سبب سے یہ سب اشیا درست کرکے
لائے تھے کہ اگر گلدستہ سے وہ بیہوش ہوا تو اسکو مین کوئی چیز کھلا کر بیہوش کرونگا یہ سب جانیگا کہ ان
اسکو اسیر کرکے اور باندھ کر سوال اسلام کرونگا اگر اسنے مان لیا تو ضرور اسکو قید رکھونگا وہان سے تو
سوچکر اور یہ عیاری کرکے چلے تھے یہان آکر جب گلدستہ اور ڈالی سامنے رکھی اوسوقت دوسری بات
ذہن مین آگئی اور خواجہ نے یہ عیاری کی کہ علم رمل سے تماشا شروع کیا اور ہر مین [illegible] حال خوشی
کا صرف عشق کے زندہ سے بیان کیا اور اوسکے چہرہ سے تغیر اور بیقراری اور اوسکے اشعار عاشقانہ
پڑھنے سے سب کیفیت خواجہ کے ذہن نشین ہوگئی اور سراپا واقعی خواجہ نے [illegible] علم رمل
بیان کیا کیونکہ خواجہ عمرو شاگرد ہین خواجہ بزرجمہر کے اور رمال بے بدل ہین [illegible] تمام نجوم و ر[illegible]
ہیئت و ہندسہ وغیرہ سے بخوبی آگاہ ہین ماہ اختری کا سراپا خواجہ نے اپنے [illegible] ذریعہ سے
بیان کیا تھا اور اس طور سے کہ گویا ملکہ کو دیکھا ہی یا ملکہ کی تصویر سامنے رکھی ہوئی تھی اوسکو
دیکھکر سراپا بیان کیا تھا جسکے سبب سے مقہور کو یقین ہوگیا تھا کہ واقعی یہ علم رمل سے بخوبی واقف
ہی اور یہ سچ بیان کر رہا ہی جسکے سبب سے اسنے اسکے قول پر عمرو کی شراکت کا اقرار کیا تھا
خواجہ عمرو نے یہ تقریر کی کہ عمرو عیار کی کوشش سے تمہاری معشوقہ تمکو ملے گی اپنے ذہن سے بیان
کیا تھا کہ بیشک ماہ اختری مین تو مبتلا ہو رہا ہی اسکے دل کو لگی ہوئی ہی از حد بیقرار ہی جو اس سے
کہو گے کو سوسن پر بھی دسترس ہوگا اور عجب نہین کہ لوح بھی ہاتھ آجائے جو خواجہ کا خیال تھا

یہی ہوا کہ مقہور نے یہ جب خیال خواجہ کے خواجہ کی اطاعت کی اور مطیع اسلام ہوا خواجہ کی تدبیر
پوری ہوئی اور عیاری بن پڑی جب اوسنے کہا تھا کہ خواجہ کو بلاؤ میں روپیہ دونگا تو ہون اور روپیہ
منگا کر رکھا تھا اوسوقت خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور وہ روپیہ اپنے قبضہ میں کیا خواجہ
کی یہ عیاری اور چالاکی دیکھکر مقہور کو بھی یقین واثق ہوگیا کہ ضرور خواجہ عمرو میری معشوقہ
مجکو دلوادینگے اور میں اوسکے وصل سے کامیاب ہونگا اور میری مراد دلی بر آئیگی پس وہ مطیع
اسلام ہوا خواجہ سے اسنے دریافت کیا کہ آپ نے کیونکر پہچانا کہ میں کسی پر عاشق ہوں خواجہ
نے کہا کہ اول تو اپنے علم کے ذریعہ سے دوسرے تمھاری صورت سے تیسرے اشعار عاشقانہ سے
جو کہ تم اوس کمرہ میں بیٹھے ہوئے پڑھ رہے تھے میں نگہبان اوسکے ہوکے وہاں موجود تھا اور اسی فکر
میں تھا کہ تم پر کوئی عیاری کروں کہ تم وہاں سے اوٹھکر یہاں آکر بیٹھے فوراً عیاری ذہن میں آگئی
یا تجہان کو بیہوش کرسکو اوسکی صورت بنکر یہ گلدستہ بیہوشی تیار کرکے اوسپر ڈالی لیکر وہاں سے
چلا کہ آپکو گلدستہ سونگھا کر بیہوش کردونگا اگر اس تدبیر سے بیہوش نہ ہوئے تو ان اشیا میں
سے کوئی شے کھلا کر بیہوش کردونگا اوسوقت تم سے استفسار کرونگا اور کہدونگا کہ دین
اسلام قبول کرو اگر تم قبول کرتے تو میں تمکو رہا کرتا اگر تم انکار کرتے تو نہ رہا کرتا بلکہ قید کرتا یا یہ کرتا
کہ تمکو قتل کرتا تاکہ رہائی ہوتی حصار سحر برطرف ہوتا میں تمھاری صورت پر تیار ہوکر سوسن کے پاس
جاتا اور اوسپر عیاری کرتا اور اسیر کرلیتا مگر جب یہاں پہونچا تو یہ تدبیر کی خیر تمنے میرے کہنے پر عمل کیا
تمھاری عقبی درست ہوگئی مگر اب یہ بتاؤ کہ تم یہاں سے کوہ اعظم پر بھی چل سکتے ہو سوسن کہاں ہے کیونکر جلد
پہنچوں مجکو معلوم ہو کہ سوسن تمھارے سپرد کرکے خود اعظم کوہ کی طرف گئی تھی اپنے بھائی کے پاس پہلے
تو یہ ارادہ تھا کہ سب خواصوں کو لیکر جائے پھر خیال آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو میری خواصوں کے ساتھ
ہمجائے اور یہاں سے نکل جائے چنانچہ وہ غرق زمین ہوگئی ہے میں بھی گھبرا ہوا اس رہا تھا جب
تم سے باتیں کررہی تھی میں نے اوسوقت یہ خیال کیا تھا کہ یہ جائے تو میں عیاری کروں وہی میں
کیا مقہور نے کہا خیر اب یہ بتائیے کہ کیونکر اعظم کوہ پر چلوں خواجہ نے کہا کہ یہ تدبیر ہو کہ تم ایک عرضی
بنام سوسن جادو اس مضمون کی تحریر کرو کہ جب آپ باغ اور عمرو عیار کو میرے سپرد فرما کے یہاں سے
تشریف لے گئیں حفاظت میں مصروف ہوا گرچہ باغ اس قسم کا حصار سحر کیا کہ کوئی ساحر یا غیر ساحر بدون کی

اجازت کے اندر باغ کے نہ آئے دیو آپکے نہ بولے کل باہر باغ کے جانکے چنانچہ آپکی خواصین وغیرہ
جو آپکی خدمت مین گئی ہین اونسے آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ مجھسے اجازت لیکر گئین تھین اونکے جانے
کے بعد مین نے برای خدمت چند ملازم اپنے طلب کر لیئے وہ میری خدمت کرنے لگے مین یہان حفاظت مین
مصروف تھا کہ مجکو معلوم ہوا کہ میرے بھائی افغان گوزرزن وغیرہ باز آئے ہین اونھون نے قریب
باغ کے خیمہ برپا کیا کیونکہ وہ پہلے دربند سوسن مین گئے تھے اونکو معلوم ہوا کہ مین ملکہ کے باغ مین ہون
وہ یہان آکر اوترے کیونکہ میرے بھائی ہین جب طائران سحر نے جوکہ مین نے برائے جاسوسی مقرر کیئے
تھے کہ مجکو بیرون باغ کی خبر دیتے رہین مجھسے آکر اطلاع کی تو مین نے اپنے ایک ملازم خاص کو اونکے
پاس بھیجا اور اونسے سبب تشریف لانے کا دریافت کیا چنانچہ اونھون نے کہلا بھیجا کہ مجکو
اختلاج قلب از حد ہو گیا ہے اور حکیمون نے تجویز کیا ہے کہ مین کوہ و صحرا کی سیر کرون اوس وقت میرے
ذہن مین آیا کہ کوہ سوسن بہت اچھا مقام ہے اور جابجا پر فضا ہے مقہور کے پاس چلون اور اوس
سے کہون کہ وہ میری ملکہ سوسن سے سفارش کرے اور ملکہ مجکو چند روز کے لیئے کوہ سوسن پہ قیام کرنے کی
اجازت دین اور ایک ضروری کام تمسے کہنا تھا اس غرض سے ادہر بھی ادھر کو آیا پہلے دربند سوسن مین
گیا وہان معلوم ہوا کہ تم یہان نہین ہو بلکہ ملکہ کے باغ مین ہو ملکہ اپنے بھائی کے پاس تشریف لیگئی ہین
تمھارے سپرد باغ کو کرگئی ہین مین وہان سے یہان آیا لہذا یہان آکر معلوم ہوا کہ تمنے باغ کے گرد سحر
کیا ہے کہ کوئی بدون تمھاری اجازت کے باغ مین داخل نہین ہو سکتا ہے مین مجبور ہو گیا کیونکہ سحر سے
لاعلم ہون اس سے نفرت رہی ہان پہلوانی اور سپہ گری سے رغبت رہی اوسکو مین نے حاصل کیا تم
بھی آگاہ ہو اسوقت میرا مقابلہ کوئی نہین کر سکتا ہے نہ کوئی مجھسے لڑ سکتا ہے بلکہ مجکو یہ دعوی ہے کہ حمزہ سے
مقابلہ کرون اور اوسکو زیر کرون اسی خیال سے مین نے آجتک کسی سے مقابلہ تک نہین کیا حمزہ
کے اشتیاق مین دوسرا میرا کوئی ہم پلہ نہین ہے لہذا اگر تم اجازت دو تو مین تمھارے پاس آؤن اور تم سے
اوس امر کو بھی ظاہر کرون کہ جسکی غرض سے مین آیا تھا اور باغ مین رہکر اپنا دل بھی بہلاؤن اور تا کہ
میرا مرض اختلاج قلب دفع ہو اور اوس امر کے کہنے کی تمسے بہت ضرورت تھی مین تو تمکو خود اپنے
مکان پر طلب کرتا مگر اس خیال سے نہین طلب کیا کہ میرا خود قصد آنے کا تھا اسی سبب سے نہین طلب
کیا یہ جو اونھون نے پیغام بھیجا چونکہ بڑے بھائی ہین بجائے باپ کے ہین اونکے آنے کی خبر پاکر اور علالت

سنکر پریشان ہو گیا اوسیوقت حصار سحر برطرف کردیا خیال نرہا اور اونکو پیام بھیجا کہ آپ تشریف
لائیے وہ تشریف لائے مین نے اُنکا استقبال کیا اونکے تشریف لانے اور سامان دعوت وغیرہ مین مجکو
بالکل خیال نرہا اوسی طور سے حصار سحر برطرف رہا خواجہ عمرو کو جو موقع ملا اونہنے اُسوقت کو غنیمت
خیال کیا صاف نکلا ہوا اپنی جان بچا کر چلا گیا اب جو مین اطمینان سے بیٹھا اور خیال آیا اور جو دریافت
کرتا ہون تو معلوم ہوا کہ عمرو نکل گیا بڑی شرمندگی مجکو اسی سے ہے لہذا مین اس خطا کی معافی
چاہتا ہون اب میرا یہان کیا کام ہے کیونکہ جس غرض سے مین یہان بموجب آپکے حکم کے مقیم تھا وہ
امر اب رہا نہین میری غفلت سے عمرو نکل گیا اگر مین اوسیوقت پھر حصار سحر کر دیتا تو یہ امر ہوتا خیر
میری خطا کو معاف فرمائیے اور مجکو اجازت ہو مین اپنے مقام پر چلا جاؤن یا اجازت دیجیے تو مین
آپکی خدمت مین حاضر ہون بلکہ میری یہ خواہش دلی ہے کہ مین آپ ہی کی خدمت مین حاضر ہون کیا عجب
کہ بھی آپ دونون صاحبون سے ایک ضرورت ہے جب مین اور وہ حاضر خدمت ہونگے اوسوقت
عرض کرونگا زیادہ حد ادب معافی کا امیدوار ہون آپکے پاس سے جواب کے آنے کا منتظر ہون
مین یہان اکیلے باغ مین رہکر کیا کرون بیکار ہے اب یہان رہنا آپ نہ چاہیے حکم صادر ہو بس یہ
مضمون لکھکر عرضی روانہ کر جب اسکا جواب آجائیے اگر وہ اجازت دے تو ہان چلو پھر دیکھنا
کہ کیا ہوتا ہے جب چلنے کا وقت آئیگا تو پھر مین چلنے کی تدبیر بتا دونگا مگر ایک کام کرو کہ پہلے اپنے ملازمونکو
بلا کر اونکو بھی مطیع اسلام کر دیا اونکو یہان سے نکال دو اور راز چھپا رہے ظاہر نہ کرو ورنہ اون سے
افشائے راز ہوگا مقصور نے کہا کہ میرے ملازم ایسے نہین ہین راوی بیان کرتا ہے کہ مقصور کا حکم
تھا اپنے نوکرون کو کہ جب ہم حکم دین اور تمکو طلب کرین اوسوقت تم ہمارے پاس آنا اور جو کام
ہم کہین وہ کر کے چلے جانا کوئی ضرورت ہمارے پاس حاضر رہنے کی نہین ہے اپنے مقام پر موجود
رہو اس خیال سے اسکا یہ حکم تھا کہ یہ ہر وقت یاد ملکہ ماہ اختری مین روبا کرتا تھا کسی وقت حالت
بیقراری مین ملکہ کا نام بھی منہ سے نکل جاتا تھا اسکو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ ایسا نہو کہ یہ لوگ میرے
راز دل سے آگاہ ہو کر اور میرے راز کو افشا کرین اور طشت از بام ہو تو میری خرابی ہو سخن نہان کے
مانند ان راز کر د سازند محفلہا؛ اس وجہ سے ہر وقت حاضر رہنے کی ممانعت کر دی تھی جب جو ضرورت
ہوتی تھی یہ پکار لیتا تھا وہ اگر کام کر جاتے تھے پھر چلے جاتے تھے اسی سبب سے مقصور خواجہ کو اکیلا ملگیا

اور یہ سب امر طے ہو گئے جب خواجہ نے یہ مشورہ سے کہا مشورہ نے خواجہ سے کہا کہ آپ پوشیدہ
ہو جائیں پہلے مین اونکو بلا کر اونکا عندیہ لیتا ہون اگر اونکا اس طرف میلان پاؤنگا تو اوسوقت اونپر
ظاہر کرونگا اگر میلان نہ پاؤنگا تو فوراً قتل کر ڈالونگا تاکہ اسقدر بھی راز افشا نہووے یہ کسی سے نہ کہین کہ
ہمارے میان نے ہمکو طلب کر کے یہ کہا تھا جس سے کہ ہر ایک کو شک گذرے خواجہ نے کہا کہ
کیونکر اونکا ایما لوگے اور کیا کہو گے مشورہ نے جواب دیا کہ مین یہ کہونگا کہ اگر مین کسی سبب سے دین
اسلام قبول کر لون اور اہل اسلام کی شراکت کرون تو تم لوگ میرا ساتھ دو گے یا نہین اگر اونھون نے
اقرار کیا تو اونپر اس امر کو ظاہر کرونگا اور اگر انکار کیا تو اوسیوقت قتل کرونگا خواجہ نے کہا کہ اگر اونھون نے
یہ خیال کر کے کہ میان کا ہمارے اس امر کے دریافت کرنے سے کیا منشا ہے ذرا اور دریافت تو کرنا چاہئے
کیا یہ مسلمان ہو گئے ہین جو ہم سے یون دریافت کرتے ہین صرف اسوقت اقرار کر کے اونکے دل کا
حال دریافت کر لو پھر تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے جو چاہے وہ کرنا اونھون نے کر کے اقرار کیا اور جب
تم نے ظاہر کیا وہ فرشتہ ہو گئے اور اونھون نے سب حال سوسن و اعظم سے بیان کیا تو پھر بڑی
خرابی ہوئی ساری محنت بیکار ہوئی تمہارا بھی مطلب فوت ہوا اور میرا بھی مشورہ نے کہا کہ مجکو اسکی پروا
نہین ہے وہ جا کر کہدینگے تو کیا ہوگا کچھ مین چوری سے اس امر کو نہین کرتا ہون میرا دل اسی طور سے چاہا
کوئی میرا حاکم نہین ہے جب تک مجکو دین اسلام کی بزرگی نہین معلوم تھی مین نے نہین قبول کیا تھا جب مجھپر
ظاہر ہوئی اور مین آگاہ ہوا مین نے اور ادیان باطلہ پر لعنت کی اور دین اسلام قبول کیا میرا مزاحم ہونیوالا
کون ہے سوسن اگر مالک ہین تو اپنے گھر کی میرے لو پر وہ کون بدعت کرنے والی یا اعظم اگر حاکم ہین تو
اپنے ملک کے میرے وہ کون ہین جنکا مین خوف کرون جبکہ آپ ایسا میرا معین و مددگار موجود ہو
اب مین ایسی حالت مین ترک فلک سے نہین ڈرتا ہون رستم و اسفندیار آئین تو اونسے بھی مقابلہ
کرون اگر سامری و جمشید آئین تو اونکو برابر کھڑے ہو کر سچے جواب دون اوسوقت تک مین جو
ڈرتا تھا کہ جبکہ مین بالکل بے دست و پا تھا کوئی میرا معین و مددگار نہ تھا خداوند کریم آپکو اور حمزہ صاحبقران
کو تا صد و سی و سال سلامت باکرامت زندہ و قایم رکھے کہ آپ ایسے میرے مددگار موجود ہین اگر اب
کوئی مجکو آنکھ دکھائے تو آنکھ نکال لی جائے جبکہ سایہ دولت مین آکر پوشیدہ ہوا ہون اور دریا علم اسلام
مین نے پناہ لی ہے تو کون میرا مقابلہ کر سکتا ہے اب مین بالکل بیخوف ہون کہا تک آپ میری بلاوری نہ فرمائینگے

یا صاحبقران یہ ممکن نہین کہ مین قتل کیا جاؤن اور آپ دیکھا کرین جبکہ مین آپکے زمانے سے اور آپکی
راہ نمائی اور ہدایت سے نعمت اسلام سے بہرہ مند ہوا ہون اور وہ شرف مجکو حاصل ہوا ہے بہ برکت دین اسلام کہ جسکا
شکریہ مین ادا نہین کر سکتا افسوس کہ اسقدر عمر میری کفر و ضلالت مین گذری سالہا گناہون مین عمر ساری ادنی
مین عبد ندب توبہ باری الٰہی توبہ الٰہی توبہ ✽ خیر اب آپکے قدمون کی بدولت یہ دولت ایمان مجکو
ملگئی کہ مین نور اسلام سے مالا مال ہو گیا دور سب رنج و ملال ہو گیا ورنہ آتش جہنم مین پڑا جلا کرتا کون میری
خبر لیتا سامری و جمشید کہ اتنی مدت اونکی پرستش کی وہ خود اسفل السافلین مین ہوتے اور انواع و اقسام کے
عذابات مین مبتلا ہوتے وہ کسیکی کیا خبر لیتے فقط دنیا مین اغوا کرنے واسطے تھے یہان کوئی حامی و
مددگار نہین بجز ذات پروردگار عالم یہ غیر ممکن ہے کہ ایک بندہ خدا پرست مارا جائے اور دوسرے عجز مین
تو اب میرا دل خوش ہے مین شیر سے نڈر و نگاہ مجکو کسیکا خوف ہے خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست اور بجا ہے
ہم کیا ہین تمام سبکا مالک و مختار ہے وہی مددگر ہونیوالا ہے وہی فتح و ظفر دینے والا ہے مگر ہر بات کا محل و موقع ہوتا ہے
بموجب مصرعہ ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد ✽ تمنے کتاب مین دیکھا ہوگا کہ سعدی کا قول ہے شعر ✽ نہ ہر جائے
مرکب توان تاختن ✽ کہ جاہا سپر باید انداختن ✽ عقلمند و فرزانہ وہی ہے کہ جہان جس بات کا موقع ہو وہی
کرے بہت تیزی و جہالت کو کام نہ دے ابھی اس راز کے افشا ہونے مین خرابی ہے ابھی بہ تدبیر و حیلہ کام
لینا چاہیئے کیونکہ اپنا مطلب نکلتا ہے گو یہ امر ضرور ہے کہ کوئی تمھارا کچھ نہ کر سکتا تھا نہ اب کر سکتا ہے مگر ابھی موقع اسکا
نہین ہے بہت تیزی اور غصہ مین دونون کام خراب ہونگے اور سوا ندامت اور شرمندگی و افسوس کے دوسرا
امر حاصل نہ ہوگا اور کف افسوس ملنا پڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہے سمجھا دینا ہمارا کام تھا وہ ہمنے کیا عاقل کو چاہیئے
کہ جو شخص ناصح اسکے مفید مطلب بات تجویز کرے اوسپر اوسکو عمل کرنا چاہیئے اس وجہ سے کہ اوسنے کچھ تو
بہتری اس امر مین سمجھی ہے جو اوسکی ہدایت کرتا ہے اگر اوسپر عمل کریگا اچھا رہیگا اگر خلاف اوسکے کریگا تو
انجام مین خطا اوٹھائیگا اور پچھتائیگا مگر پھر پچھتانا کچھ فائدہ نہ دیگا کیونکہ جب وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے
تو پھر وہ موقع و محل بہتری کا کبھی ہاتھ نہین آتا ہے دانا وہی شخص ہے جو انجام کار پر نظر کرے اور ہر بات کا
موقع و محل سمجھے اور نیک و بد کا خیال کرے ✽ سمجھانے سے تھا ہمین سروکار ✽ اب مان نہ مان
تو ہے مختار ✽ منصور نے کہا کہ پھر کیا کرون کیونکر اوسے ظاہر کردن اور کیونکر اونکا منشا دریافت کرون
خواجہ نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ تم اونکو بلا کر یہ کہو کہ اے بھائیون تم میری بہتری چاہتے ہو یا برائی

نمک حلال ہو یا نمک حرام یہ جان لو کہ وہ یہی کہین گے کہ ہم انکی اچھائی چاہتے ہین اور برائی نہ
خواہان نہین تہین اور نمک حلال و خیر خواہ ہین اوسوقت کہنا کہ جو ہم تم سے کہین گے اوسکو قبول کروگے
جب وہ اسکا اقرار کرین تو کہنا کہ ہمارے راز کو افشا نہ کروگے وہ ضرور اسکا اقرار کرینگے اوسوقت
ہر ایک کے ہاتھو مین خنجر دینا اور کہنا کہ ہماری خوشی یہ ہے کہ تم سبکے سب اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدمون پر
ڈالدو بلکہ یہ کہنا کہ اگر ہماری قضا آئے اور ہم قتل کیئے جاتے ہون اور کوئی تم سب سے یہ کہے کہ تم
اپنے آقا کے عیوض مین اپنی جانین دو اور اپنے کو ہلاک کرو تو ہم تمھارے آقا و مالک کو
چھوڑ دین تو تم اوسوقت مین بھی جانین عزیز کروگے یا میرے عیوض مین دیدوگے اوسوقت
خنجر دیکر اون سے کہنا کہ مین نے ابھی ابھی کتاب سامری مین دیکھا ہے کہ میری موت بہت
قریب ہے تھوڑے عرصہ مین مین مرجاؤنگا مگر یہ بھی اوسمین تحریر ہے کہ اگر تمھارے
عیوض دس آدمی اپنے کو اپنے ہاتھ سے خنجر سے ہلاک کرین اور اپنا خون تمھارے سامنے کرین اور تم اونکا خون لیکر
پانی ملاکر غسل کرو تو تمھاری زندگی ہوگی ورنہ مرجاؤگے پس تم لوگ کیا کہتے ہو یہ خنجر موجود ہے اگر اپنی جانون سے
میری جان کو عزیز جانتے ہو تو شوق سے اپنے سرتن سے جدا کرو کہ مین تمھارا خون پانی مین ملاکر غسل
کرون اگر میری جان سے اور میرے زندہ رہنے سے اپنی جان اور اپنی زندگی کو مقدم جانتے ہو تو مجکو جواب
صاف دو مین اور کوئی تدبیر کرون اگر وہ لوگ انکار کرین تو جاننا کہ انھون نے سب جواب مکر آمیز اور
فریب انگیز مصلحت وقت جان کر دیئے ہین اور جان لینا کہ یہ سب دشمن ہین فوراً قتل کرنا اگر اونھون نے
تمھارے کہنے کے ساتھی خنجر اوٹھا کر ہر ایک نے گردن پر پھیرنے کا قصد کیا اور ہاتھ گلے تک لیگئے فوراً
جان لینا کہ یہ خیر خواہ و نمک حلال و خیر اندیش ہین ان سے کبھی برائی نہ ہوگی یہ جہان تمھارا پسینہ گریگا
وہان اپنا خون گرائینگے پس اونکے ہاتھ پکڑ لینا خنجر اون سے لے لینا اور کہنا کہ ذرا ٹھہرو
مین نے غلطی کی وہ ساعت ابھی نہین ہے جسوقت مین کہون اوسوقت سے گلے کاٹنا ابھی تمھارا جان
دینا بے سود ہے تمھاری جان جائیگی اور مجھے فائدہ نہوگا بعد تھوڑی دیر کے جتنے عرصہ مین اونکے خنجر
اصلی تم چھپا سکو اور خنجر نقلی اونکے پاس رکھ سکو بعد اس انتظام کے اونسے کہنا کہ ہان وقت وفاداری
و جان نثاری یہی ہے تم مین کون ایسا ہے جو اپنی جان نثار کرے اوسوقت جو لوگ اپنے اپنے خنجر مارینگے
وہ سچے وفادار ہین اوسوقت اونکو گلے سے لگانا اور کہنا کہ مین تمھارا امتحان کرتا تھا بھلا تم ایسے خیر خواہ و نمک حلال کو کہان

مکن ہونگے جب آنکھ کھلی ہے لگا چلنا اُسوقت اُسنے کہا کہ مین تمسے اپنا ایک راز کہتا ہون دیکھو یہ کسی پر
بدون میری اجازت کے ظاہر نہو اور نہ کوئی آگاہ ہو جب مین نے تمکو اپنا رازدار خیال کر دیا اُسوقت
کہتا ہون جب وہ اقرار کرین اُسوقت پہلے تم اُسی شخص کا حال بیان کرنا اور اپنی بیقراری اور کہنا کہ مین
چاہتا ہون اعظم جادو سے مقابلہ کرون تمھاری کیا راے ہے تم بھی ہوگے وہ ضرور اس امر کا اقرار کرینگے کہ
ہم ساتھ دینگے اُسوقت کہنا کہ تمھارا ساتھ دینا یہ ہے کہ جو مین کہون اُسکو قبول کرو جب وہ اسکا اقرار
کرین اُسوقت کہنا کہ کل شب کا ذکر ہے کہ جب مین صدمہ فراق سے بہت پریشان ہوا اور دل کو جدائی
اُس حور پیکر کی بہت شاق ہوئی تو مین نے یہ قصد کیا کہ صبح کو اپنے تئین ہلاک کرونگا اسی خیال مین روتے
روتے میری آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجھکو تسلی و دلاسا دیا اور فرمایا کہ تو اسقدر کیون بیقرار
ہوتا ہے اور اپنی زیست سے بیزار ہوتا ہے تیرے نصیب مین اُس حور وش کا وصل ہے مگر ایک شرط
سے اگر تو اسکو قبول کریگا کیونکہ یہ امر بدون خواجہ عمرو و حمزہ صاحبقران کی اطاعت کیے نہوگا
وہ جب تیرے شریک ہونگے اور عمرو عیار جاکر اعظم جادو کو اسیر کریگا اُسوقت یہ امر ہوگا اور یہ یاد
رکھو کہ بند سوسن و دربند اعظم و دیگر دربند و طلسم [illegible] فتح ہوگا ششدکال جادو قتل ہوگا بے ستون جادو
کے مارا جائیگا اور تمام طلسم کوہ بے ستون برباد ہوگا اور سوسن بھی ماری جائیگی اگر
اطاعت نہ کریگی دیکھو کسی کو بھی امید تھی کہ طلسم کشا ادھر کو آئیگا جب عمر طلسم تمام ہوئی اور طلسم کشا آگیا
کئی مرتبہ ششدکال سے مقابلہ بھی ہوا ششدکال نے شکست بھی کھائی بادشاہ سابق مارا بھی ہوا اسقدر
بندوبست سوسن و مریخ نے کیا تھا کہ یہان طلسم کشا آسکے نہ اُسکا عیار راہ بند کردی بڑا انتظام کیا
مگر دیکھیے کہ کیونکر عیار یہان آکر پہونچا مریخ کو پکڑ لیا اور سوسن کو اسقدر حیران کیا کہ وہ بیبس ہوکر
کرکے اپنی جان بچاکر یہان سے چلی گئی بس جو شریک طلسم کشا ہوگا اُسکی مراد بر آئیگی اُسکا مرتبہ زیادہ ہوگا
اور جو شریک نہوگا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل کیا جائیگا اب اگر سامری و جمشید بھی آئینگے تو طلسم نہ بچیگا
بلکہ جو کہ بانیان طلسم مین وہ اس امر کی کوشش کرین کہ یہ طلسم فتح نہو تو بھی غیر ممکن ہے ششدکال و
دیگر ساکنان طلسم کی کیا لیاقت ہے جو وہ طلسم کو بچا سکین سواے ذلت اُٹھانے کے دوسرا
امر نہ حاصل ہوگا اور طلسم فتح ہو جائیگا بس اس سے کیا فائدہ کہ تو بیکار اپنی جان دے اور وصل
معشوق سے بھی محروم رہے اور پھر کوئی فائدہ نہو اس سے بہتر یہ ہے کہ دین اسلام قبول کر مطیع اسلام ہو

ہو کر خواجہ کی اطاعت کر جو اجسامی باغ میں موجود ہیں تیرے جسم نے سحر کے سبب سے بیرون باغ جا نہیں
سکتے ہیں اپنا حصار سحر بطرف گرفتہ بلی اُنسنے چنانچہ ازدل بیان کرو تا سکی کوشش کر چکے کیوں اپنی
جان بیکار رایگان کرو اور جوانی اپنی تلف کر دین اسلام قبول کر وصل معشوق سے شاد کیوں نہ ہو اور جبتک
کی زندگی ہے عیش و عشرت میں کیوں نہ بسر کرے جو اُنھوں نے کہا میں نے سر جھکا لیا اُنھوں نے چند
کلمہ وحدانیت خدا ہزاروں کلمہ مذمت سامری و جمشید و دیگر خدایان باطل کے حق میں اپنی زبان معجز
بیان سے فرمائے مجھکو دوزخ بہشت دکھایا دوزخ میں ہزاروں ساحران زبردست جل رہے تھے
بہت سے ایسے بھی تھے کہ جنکو میں پہچانتا تھا اُنھوں نے جو مجھکو دیکھا پکار کر کہا کہ اے مغرور جادو یہ سزا
ہم کو سامری پرستی و جمشید پرستی کی ملی کہ جب سے ہم دنیا پر سے یہاں آئے سوائے جلنے کے ہم کو
دوسرا کام نہیں ہے جلد اس مذہب کو ترک کر ورنہ تیرا بھی یہی حال ہوگا میں نے یہ واقعہ دیکھکر ان مرد بزرگ
سے عرض کیا کہ مجھکو یہاں سے جلد لے چلیے مجھ سے یہ حال دیکھا نہیں جاتا ہے وہ مجھکو وہاں سے اس مقام
پر لائے کہ جہاں بہشت تھا وہاں بھی میں نے ہزاروں آدمیوں کو دیکھا بہت سے انمیں ایسے تھے
کہ جو دنیا پر ساحر تھے مگر خواجہ عمرو وغیرہ کے کہنے سے دین اسلام قبول کیا تھا اور باطل پرستی ترک
کی تھی اور مارے گئے تھے اُنکو میں نے دیکھا کہ براحت و آرام بیٹھے ہوئے ہیں باغ کی سیر کر رہے ہیں
بہت سی عورتیں خوبصورت اُنکی خدمت میں ہیں ہر طرح کی راحت ہے اُنھوں نے جو مجھکو دیکھا تو پکار کر
کہا کہ اے مغرور جادو جلد سامری پرستی و جمشید پرستی ترک کر تاکہ مثل ہم سب کے تجھکو بھی راحت
ملے اور عیش و عشرت میں بسر ہو حمزہ صاحبقران کی شراکت کر جب تک دنیا پر زندہ رہیگا ہر طرح
کی راحت و آرام سے بسر ہوگی یہ بزرگوار تیرے معین و مددگار رہینگے جب مریگا اور یہاں آئیگا تو یہاں
بھی راحت ملیگی اگر دین اسلام نہ قبول کریگا تو مثل ان سب کے ہمیشہ جہنم میں جلا کریگا اور چلایا کریگا
کوئی فریاد کو بھی نہ پہونچیگا خواجہ کی شرکت میں یہ سب نفع ہیں کہ سیر جنت نصیب ہوگی حوران
جنت خدمت کرینگی اور نہ شرکت کرنے میں ہزاروں طرح کی تکلیفیں دنیا پر بھی ملینگی اور یہاں بھی
پس میں نے جو یہ واقعہ دیکھا اور ان لوگوں کا جلنا یاد آیا میرا بند بند کانپنے لگا اور میری عجب حالت
ہوئی میں نے اُن بزرگ سے عرض کیا کہ مجھکو مسلمان کیجیے اُنھوں نے فرمایا کہ صبح کو جب تو اُٹھنا تو
خواجہ موجود ہیں اُنکی منت کرنا اور سماجت کرنا اُنسے اپنی خطا معاف کرانا اور کہنا کہ آپ اپنے کو ظاہر

فرمایئے مین آپکی اطاعت کرونگا پس جب تو اس طور سے لعینکا خواجہ
وہ جنھون قواعد دین اسلام سے آگاہ کرینگے اور خود وہ لعین اسپر عمل کرنا
بھائیون مین جو بیدار ہوا تو میرا عجب حال تھا از سرتا پا پسینہ مین غرق تھا مثل بید کے تمام جسم رہا تھا
اندام مین رعشہ پڑا ہوا تھا مین نے اسی وقت عہد کیا کہ مین شہ و عیار و عمرو صاحبقران کی اطاعت
کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا جو مین نے کہا تو وہ حالت برطرف ہوئی پس ای بھائیو جان مین آ
خواجہ کی منت و سماجت کرکے اسکو ظاہر کرتا ہون اور اپنی خطا معاف کراتا ہون پس تم کو بھی لازم ہے
کہ میرا ساتھ دو اور دین اسلام قبول کرو جب تم یہ کہوگے وہ سب تمھارے کہنے پر عمل کرینگے پس
اسوقت تم یہ کہنا کہ ای خواجہ عمرو مجکو خواب مین ایک مرد بزرگ نے دین اسلام کو قبول کرنیکی ہدایت
فرمائی اور فرمایا ہے کہ مین خواجہ سے بھی کہدونگا وہ اپنے کو ظاہر کرینگے لہذا از راہ مہربانی اب آپ تشریف
لایئے اور ہم سب کو مسلمان فرمایئے مین اسوقت اپنے کو ظاہر کرونگا اسوقت تم کو مع ان سب کے
قواعد اسلام تعلیم کرونگا اسکے بعد جب وہ سب مطیع اسلام ہو لین اسوقت سوسن کی خدمت مین
نامہ روانہ کرنا جب اسکا جواب آئے اسکے بعد طرف سوسن و اعظم کے روانہ ہونا جس طور سے مین
کہون مقہور نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے کہا کہ مین گلیم اوڑھکر پوشیدہ بیٹھا جاتا ہون اور تمھاری
پشت پر کھڑا ہوتا ہون جسکی پیشانی مین نورانی دیکھونگا اسکو تم کو بتادونگا کہ یہ مطیع اسلام ہوگا اور جسکی
پیشانی نورانی نہ ہوگی اسکو بھی بتادونگا تمھارے کان مین کہدونگا کیونکہ مجکو اس امر مین بہت بڑا
دخل ہے مقہور نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے جواب دیا کہ اس تدبیر سے معلوم بھی ہو جائیگا کہ فلان
دین اسلام قبول کریگا اور فلان نہین قبول کریگا مین نے جب تم کو دیکھا تھا اسی وقت شناخت
کر لیا تھا کہ تم دین اسلام قبول کروگے کیونکہ تمھاری پیشانی سے نور اسلام ہویدا تھا اور تمھاری پیشانی
روشن تھی یہ کہکر خواجہ تو گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے عقب پشت مقہور آکر کھڑے ہوئے جب خواجہ
غائب ہو گئے اسوقت مقہور نے اپنے ملازمون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے مقہور کو سلام کیا مقہور
نے حکم دیا کہ جسقدر یہان میرے ملازم ہین سب حاضر ہون مجھے انسے کچھ کہنا ہے سب حاضر ہوئے
مقہور نے حکم دیا کہ تم سب بیٹھ جاؤ وہ سب سلام کرکے بیٹھ گئے اسوقت مقہور نے سبکو مخاطب
کرکے پہلے وہی تقریر کی جو کہ خواجہ نے تعلیم کی تھی ان سب نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے

خیرخواہ و خیراندیش ہین اور آپ کی نمک کے خواستگار ہین ہم سب نمک حلال ہین جہان خدانخواستہ آپکا
پسینہ گرے وہان ہم اپنا خون گرا دینگے اُدھر خواجہ نے مقہور کے کان مین چپکے سے کہا کہ ان سب کی
پیشانیون سے نور اسلام پایا جاتا ہے مین نے خوب جانچ لیا ہے اور خوب شناخت کر لیا ہے یہ سب تمھارے
خیرخواہ و خیراندیش ہین ان سب کی پیشانیان نور اسلام سے روشن ہین تم بلا خوف اپنے تقریر کرو کیونکہ
یہ جو مقہور سے کہا تھا اُن سب کے چہرون کو دیکھکر اور اُنکی تقریر سنکے جب یہ خواجہ نے کہا اور انھون نے
جب یہ جواب دیا تو مقہور نے پھر وہ تقریر بیان کی کہ کتاب مین مین نے دیکھا ہے بس اُنھون نے جو
یہ تقریر اپنے مالک کی سنی فوراً جواب دیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین اگر ہماری سب کی جانین آپکے
کام آئین تو ہم حاضر ہین آئیے آئیے ہم اپنے سر کاٹتے ہین خون موجود ہے غسل فرمائیے ہمارے زندہ
رہنے سے کوئی فائدہ نہین ہے اگر خدانخواستہ آپ نہ ہونگے تو ہماری زندگی کیونکر بسر ہوگی ہم تو آپ کی
بدولت پرورش پاتے ہین اگر ہم نہ ہونگے تو آپ ہم سب کے بال بچون کی خبر لینگے اور اُنکی پرورش
کا خیال رکھینگے اگر خدانخواستہ آپ نہ ہونگے اور ہم ہونگے تو اُنکی پرورش ہم سے نہ ہوسکیگی بس
ہمارا مرنا بہتر ہے آپ کے مرنے سے ہماری موت بہتر ہے آپ کی زندگی سے یہ کہکر ہر ایک نے خنجر
اُٹھا لیا اور قصد کیا کہ اپنا گلا کاٹے بس مقہور نے ہر ایک کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور ہر ایک
کو گلے سے لگایا اور کہا کہ تم لوگون سے مجھکو اس سے زیادہ تر امید ہے یہ کیا امر ہے بس مین صرف
امتحان کرتا تھا مجھکو ثابت ہوگیا کہ تم سب خیرخواہ ہو اب جو تم سے کہون اُسکو قبول کر دین تم سے
اپنا ایک راز کہتا ہون وہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو اور بدون میرے حکم کے کسی پر افشا نہ ہو
اور کوئی اُس سے آگاہ نہو انھون نے کہا کہ کیا مجال تب مقہور نے اپنے عشق کا حال بیان کیا
اُسکے بعد وہ خواب جو کہ خواجہ نے تعلیم کیا تھا اور ساری تقریر کی اور کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا ہون
تم سب کیا کہتے ہو اُن سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ اگر آپ نے دین اسلام قبول کیا
تو ہم نے بھی قبول کیا ہماری زیست و موت آپ کے ساتھ ہے جو آپ کا دین و مذہب وہ ہمارا
پس مقہور نے بموجب ہدایت خواجہ عمرو خواجہ کو طلب کیا خواجہ نے ظاہر ہوکر سب کو مطیع
اسلام کیا خلاصہ یہ کہ وہ بھی سب کے سب بہ صدق مطیع اسلام ہوئے جب ان کامون سے فرصت
پائی اب تو ہر طرح کا اطمینان ہوگیا خواجہ مقہور کے ہمراہ بارہ دری مین آکے چین سے آکر بیٹھے

سب ملازم آکر گرد جمع ہوگئے اب خواجہ نے اُسی مضمون کا نامہ تحریر کرا کے سوسن جادو کے پاس روانہ
کیا طائر سحر وہ نامہ لیکر طرف دربار اعظم کے روانہ ہوا وہان سوسن جادو بھی اپنی خواصون کے بیچ میں بیٹھی ہوئی
ہی اور مقہور کا ذکر کر رہی تھی کہ نہ معلوم اُس سے اور خواجہ سے کیونکر نپٹی اور اُسنے کیا تدبیر کی خواجہ
کے اسیر کرنے کی دو دن اور ٹھہرون اور آرام پالون تو پھر یہان سے وہان جاؤن اور کچھ بندوبست کرون
یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر سحر نامہ لے کر مقہور جادو کا پہونچا سامنے سوسن کے آکر بیٹھا سوسن
نے اُسکو دیکھکر کہا کہ یہ طائر کسی کا نامہ لیکر میرے پاس آیا ہی یہ کہکر اُس طائر کو چمکارا وہ زانو پر آکر بیٹھ گیا
سوسن نے اُس طائر کے گلے سے نامہ کھولا اور اُسکو چاک کرکے پڑھنا شروع کیا جب اُسکے مضمون
سے آگاہ ہوئی زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس مقہور نے غفلت کرکے عمرو کو نکال دیا بڑی خرابی ہوئی
اب وہ آفت برپا کریگا اگر مین ایسا جانتی تو کبھی مقہور کے سپرد نہ کرتی پھر آپ ہی کہنے لگی کہ خیال کر رہا ہوگا
ورنہ مقہور ایسا نہین ہی کہ اتنی بڑی غلطی کرتا خیر اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا مگر ہوشیار رہنا چاہیے کہین ایسا
نہو کہ عمرو یہان آکر عیاری کرے اب جب تک کوئی انجام عمرو کا نہ ہوے گا اُسوقت تک مین یہان سے
نہ جاؤنگی یہ کہکر وہان سے اُٹھ کر اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس آئی اور وہ نامہ اعظم جادو کو سنایا
اور کہا کہ بھائی اسمین کیا راے ہی اعظم نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو مقہور نے جان کر غفلت کی
محض اس خیال سے کہ اس عمرو کے سبب سے مین یہان ہون نہ کہین آسکتا ہون نہ جا سکتا ہون جب
عمرو یہان مریگا اور نکل جائیگا اُسوقت مین بھی اس عذاب سے نجات پاؤنگا بس اُسنے غفلت کی ورنہ
کیا ممکن نہ تھا کہ جب اُسکا بھائی قریب دربار پہونچا اُسوقت حصار سحر کو برطرف کرتا ادھر وہ اندر باغ
کے آتا یہ پھر حصار سحر کر دیتا تو کیا نقصان تھا کوئی قباحت نہ تھی یہ کوئی غفلت و ہوشیاری کی بات نہ تھی
بلکہ احتیاط تھی وہ کون ایسا لاؤلشکر و سامان فر و شوکت اپنے ہمراہ لایا ہوگا کہ جسکے لیے دن بھر دروازہ
کھلا رہا ہوگا بہرحال اُسکی اُستادی اور چالاکی تھی کہ اُسنے اس طریقہ سے عمرو کو نکال دیا اور یہ فقرہ اُسکو بھی
سوسن نے جواب دیا کہ بھائی صاحب مجکو مقہور سے یہ امید نہ تھی اور نہ ہرگز وہ ایسا ہی کہ وہ میری بدخواہی
کا خواہان ہو بلکہ وہ امر کریگا کہ جسمین میرے لیے اچھائی اور نیکی ہو اور کسی قسم کی بدعنوانی اور بدی نہ کریگا
اس واسطے آپ خاطر جمع رکھیے کہ مجکو مقہور کی طرف سے ہر طرح کا اطمینان ہی رہا یہ امر کہ اُس سے
ضرور ہوا کہ اُسنے خیال نہ رکھا اور غفلت سے کام لیا مگر اس امر کی بابت آپکی کیا راے ہی

اسنے جو تحریر کیا ہے کہ مجھکو کیا حکم ہوتا ہے میں اسی باغ میں رہوں یا اپنے مقام پر چلا جاؤں یا آپکی خدمت
میں حاضر ہوں بلکہ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ بھائی صاحب کو آپ سے
ایک ضروری امر عرض کرنا ہے کہ جس ضرورت سے وہ زیادہ تر یہاں تشریف لائے ہیں بس اس تحریر کا
اب اسکو کیا جواب دیا جائے آیا اسکو یہاں طلب کیا جائے مع اسکے بھائی کے اور وہ امر ضروری اس سے
دریافت کیا جائے یا اسکو حکم دیا جائے کہ تم باغ میں رہو یا اسکو حکم دیا جائے کہ تم اپنے مقام پر چلے جاؤ
اعظم جادو نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ اسکو تحریر کیا جائے کہ تم اپنے بھائی کو لیکر
اور چند ملازم خاص ہمارے پاس آؤ تاکہ ہم وہ ضرورت کہ جس ضرورت سے تمہارے بھائی آئے ہیں
سنیں مگر بہت ہوشیاری کرتا آئے ہیں ایسا نہ ہو کہ عمرو عیار تمہارے ساتھ چلا آئے گو عمرو یہاں آئیگا
تو کچھ بنا نہ سکے گا بلکہ اسیر ہو جائیگا میں شل تمہارے دیگر ساحروں کے نہیں ہوں تاہم بہت مشکل
اور دقت ہوگی اور ایک قسم کی زحمت گوارا کرنا پڑیگی اسکو یہاں طلب کرکے اسکے بھائی کی ضرورت سنیو کہ
کس ضرورت سے آیا ہے اور مقہور کی بھی حالت دیکھو کہ اسکا کیا رنگ ہے میں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ مقہور
عمرو سے ملگیا ہے اسنے ملکہ اسکو باغ سے نکالدیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ عمرو کو لیجا کر دربار سوسن میں جائے
اور عمرو کا قبضہ کرادے اور روح کے لینے کا بندوبست کرے اگر تم اس سے کہو کہ تم اپنے مقام پر چلے
جاؤ فرض کردم میرے خیال کے موافق مقہور شریک عمرو ہوگیا ہے اور یہاں تم اسکو طلب کرو اسکے
ساتھ عمرو چلا آئے تو یہاں آکر کوئی خرابی نہیں ہوسکتی ہے نہ عمرو کوئی حرکت یہاں کرسکتا ہے مگر مقہور
کا حال معلوم ہو جائیگا سوسن نے کہا بھائی صاحب شاید آپکو مقہور کی طرف سے شک ہے
اگر مقہور ایسا نہیں ہے میں اسکو یہاں طلب تو ضرور کرتی مع اسکے بھائی کے اور اب مجھپر فرض
ہوگیا بس میں اسکو بلاتی ہوں تاکہ آپکا شک رفع ہو جائے جو گمان آپکو مقہور کی جانب سے
ہے وہ بالکل برطرف ہو جائے پہلے میرا یہ قصد تھا کہ میں اسکو لکھتی کہ تم خود تو اپنے مقام کی طرف
جاؤ اور اپنے بھائی کو میرے پاس کسی ساحر کو ہمراہ کرکے بھیجدو مگر اب میں اسی کو مع اسکے بھائی
کے طلب کرتی ہوں یہ لکھکر وہاں سے اپنے مقام پر آئی اور ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کیا کہ واقعی تم
سے بہت بڑی غلطی ہوئی ایسی فاش کوئی غلطی کرتا ہے جبکہ تم کو یہ معلوم تھا کہ عمرو عیار اس مقام پر
قید ہے اور اسی کی حفاظت کے لیے مجکو ملکہ مقرر کرگئیں ہیں پھر ایسی غفلت کرنے کی کیا ضرورت تھی

تیرا جو تم سے غفلت ہو گئی عالم مجبوری ہی لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہے اسکو تاکید اکید جانو کہ مثل اپنے بھائی
کے فوراً یہاں حاضر ہو اور بہت ہوشیاری اور خبرداری سے [illegible] تھا ایسا نہ ہو کہ عمرو دغاباز تمہارے ساتھ
چلا آئے کسی خادم یا خدمتگار کی صورت بنکر کیونکہ وہ [illegible] ہو گیا ہے اسمین یہ قدرت ہے کہ جسکی چاہے
صورت بنکر تمہارے ہمراہ ہوجائے اس امر کا بہت خیال رہے [illegible] لکھا اور [illegible] نامہ [illegible] دل [illegible] لگے
یہیں وہاں [illegible] نامہ [illegible] سوسن [illegible]
تھی کہ بہت جلد آؤ اور بہت ہوشیاری [illegible] تھا نامہ سوسن نامہ روانہ کر کے اپنے [illegible]
[illegible] میں مصروف ہوئے کیونکہ [illegible] پسند بست ہے یہاں عمرو و مقہور جادو [illegible] اپنے ملازموں کے
نامہ کے جواب کا منتظر تھا خواجہ کہہ رہے تھے کہ اے مقہور ابھی تک تمہارے نامہ کا جواب سوسن
نے نہیں روانہ کیا اسکا کیا سبب ہے مقہور کہہ رہا تھا کہ آپ اطمینان رکھیں جواب آتا ہوگا انشاء اللہ
حسب دلخواہ جواب آئے گا یہاں خواجہ نے مقہور سے ایسی کچھ تقریر کی اور ایسا کچھ اسکو شیشہ
میں اتارا اور اسکے روبرو وحدانیت خدا بیان کی اور مذمت کفر جو کچھ مقہور کے دل میں شک و شبہ
تھا سب برطرف ہو گیا بالکل باقی نہ رہا اب بصدق دل سے مطیع اسلام ہوا گو کہ وہ پہلے ہی از سر
صدق مطیع اسلام ہو چکا تھا اب تو بالکل کوئی شک باقی نہ رہا اسکے ملازم بھی مطیع اسلام ہوئے
جو کہ ساحر تھے اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے خواجہ نے مقہور سے کہا کہ دیکھئے کیا
جواب آتا ہے مقہور نے کہا کہ اطمینان رکھیے آپکی خوشی کے موافق جواب آئے گا خواجہ نے جواب دیا
کہ خدا چنین کند مقہور نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت میرا خیال رکھئے گا میں فراق ملکہ میں بہت
بیقرار ہوں اور اپنی زندگی سے بیزار ہوں خواجہ نے جواب دیا کہ تم دیکھنا کہ کیونکر میں ملکہ کو تمہارے
سپرد کرتا ہوں اور کیونکر سوسن جادو و اعظم جادو کو مطیع اسلام کرتا ہوں اگر انکی قضا نہیں ہے اور
اگر قضا ہے تو مجبور ہوں تم کو کوہ اعظم کا بادشاہ کرتا ہوں اے مقہور یہ بتاؤ کہ لوح طلسم کہاں ہے مقہور
نے خواجہ کے سر پہ ہاتھ رکھا اور عرض کیا کہ میں لوح طلسم کے مقام سے آگاہ نہیں ہوں ہاں یہ سنتا
ہوں کہ سوسن جادو کی حفاظت میں ہے سوسن جادو نے نسیم جادو کو اسکا اوپر مقرر کیا ہے کوئی
گلدستہ عجائب مقام ہے وہاں لوح ہے سوائے سوسن یا اسکے کال کے کوئی دوسرا اس حال سے
آگاہ نہیں ہے بادشاہ سابق کو بھی مقام لوح سے آگاہی نہ تھی نہ انکو یہی معلوم تھا کہ در بند سوسن

ہین سوسن کی حفاظت مین ہی مگر شنکال تنا بڑا ہوشیار ہی کہ اُسنے سوسن سے مقام لوح دریافت
کر لیا اور اسکو معلوم ہوگیا بلکہ لوح کو اُسنے دیکھا بھی سُنا جاتا ہی پہلے صرف سوسن ہی مالک تھی اور
حفاظت کرتی تھی مگر جب شنکال آگاہ ہوا اُسنے اپنی طرف سے نسیم جادو کو مقرر کیا مگر بامحنت
کر دیا سوسن کا بس سوسن و نسیم و شنکال کے علاوہ کوئی آگاہ نہین ہی یہ سُنا کرتے ہین کہ اُسی
در بند مین لوح ہی مگر مقام لوح سے آگاہ نہین ہین خواجہ نے کہا کہ خیر خواجہ نے بہت سی عیاریان
و چالاکیان اپنی رو برو مقہور کے بیان کین کہ جسکو سُنکے مقہور کو حیرت ہوئی اور بہت تعریف
کی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر سحر آکر پہونچا مقہور کے زانو پر بیٹھ گیا مقہور نے خواجہ سے کہا
لیجیے جواب نامہ آگیا خواجہ سلامت مقہور کے سامنے ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے
بیٹھے ہین یہ کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی وہان سے آئے اور سوسن کسی کو بھیجے کہ جاکر مقہور کے
بھائی کو لے آؤ اور وہ یہان آکر دریافت کرے تم سے کہ تمھارا بھائی کہان ہی تو تم کیا جواب
دو گے مقہور نے کہا کہ آپ فرمائین خواجہ نے کہا کہ واہ مین ہی سب تدبیرین بتاؤن تمھاری
تو وہ مثل ہوئی کہ جو آگ کو کہے وہی لینے جائے یا یہ کہ لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو یہ مثل
تمھاری ہی ای بھائی کچھ تو عقل سے کام لو مقہور نے جواب دیا کہ جب اسقدر عقل رکھتا
بھی ہوتا بس آپ تو میرے استاد ہین جو آپ تعلیم فرمائیے گا مین اُسکے بموجب کاربند ہونگا
خواجہ نے جواب دیا کہ اپنے لیے کو ہم سب گوارا کرینگے کیونکہ اپنی ضرورت ہی مگر یہ تو بتاؤ کہ ان
سب کامون کے صلہ مین تم ہم کو کیا دو گے تم تو معشوقہ پاؤ گے حمزہ طلسم فتح کرنے کے لیے لوح
پائیگا بلا مشقت محنت و مشقت جس پر ہوگی اور جان جس کی جائیگی اُسکی جائیگی تم معشوقہ
کے ساتھ چین کروگے اُسکے وصل سے شاد ہوگے خوب مزے اُڑاؤ گے حمزہ طلسم فتح کرکے
دولت پائیگا چین کریگا ہم یون ہی موچی کے موچی رہین گے مقہور نے جواب دیا کہ مین آپ سے
اقرار کرتا ہون اور اگر فرمائیے تو لکھدون کہ پچاس ہزار روپیہ مین آپ کو اس امر کے معاوضہ
مین دونگا اگر آپ میری معشوقہ کو مجکو دلا دیجیے گا خواجہ نے کہا کہ بھائی بھلا کون دیگا یہ
سب باتین اُسوقت تک ہین جب تک معشوقہ نہین ملتی ہی ادھر تم نے معشوقہ پائی پھر آنکھ
بھی تو نہ ملاؤ گے پورے طور سے بات بھی نہ کروگے لینا دینا کیسا مقہور نے جواب دیا کہ عرض تو کرتا ہون

کہ اگر ارشاد ہو تو تحریر کر دوں خواجہ نے کہا کہ ایک قسم کی تحریر دو تو خیر یہ لکھدو کہ پچاس ہزار روپیہ خواجہ عمرو
سے میں نے فلاں وقت فلاں تاریخ بطور قرض کے لیا کیونکہ مجکو ضرورت تھی تاکہ یہ اقرار ہو جسمیں نالش کی
کرنے سکوں اور اگر یہ تحریر کرو کہ پچاس ہزار روپیہ میں خواجہ کو دونگا جب میں اپنی معشوقہ پر قابض
ہونگا تو میں ہرگز یہ تحریر نہ کراؤنگا کیونکہ اس قسم کی تحریر بالکل بیکار ہوگی اسکا کوئی نتیجہ نہ ہوگا مقہور نے
کہا کہ جس طور کی تحریر آپ فرمائینگے میں تحریر کر دونگا بس خواجہ نے کہا اگر یہی امر ہے تو آپ عند الطلب
کا رقعہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر تحریر کر دیجیے مقہور نے کہا بہت خوب اسوقت مقہور نے قلم دوات
کاغذ اٹھا کر اس طریقے سے تحریر کیا کہ [illegible] بعد ما وجب ہے کہ معلوم ہو کہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ سکہ
چہرہ دار جو کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا ذمہ میرے واجب الادا ہیں میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ پچاس ہزار
روپیہ عند الطلب خواجہ عمرو کو یا جسکو وہ دلائیں اسکو بلا عذر و حجت ادا کرونگا [illegible] فقط المرقوم
تاریخ فلاں یوم فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں بس مقہور نے اسی طور سے رقعہ لکھکر اس پر اپنے دستخط کر دیے
خواجہ نے مزید احتیاطاً ایک رسید بھی لکھوائی جسکا مضمون یہ تھا کہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ سکہ چہرہ دار
کہ نصف جسکے پچیس ہزار ہوتے ہیں میں نے خواجہ عمرو سے تاریخ امروزہ میں بذریعہ رقعہ عند الطلب
وصول پائے لہذا یہ رسید لکھدی کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے فقط خواجہ نے اسپر بھی
دستخط کرائے اور دو گواہیاں کرالیں جب کامل طور سے خواجہ نے اپنا اطمینان کر لیا وہ رقعہ اور رسید
اٹھا کر [illegible] لی اسوقت [illegible] کہ اگر کوئی [illegible] بھائی کو [illegible]
وہ شکار کو گئے ہوئے ہیں اور مجھ سے کہہ گئے تھے کہ تم جا کر بھائی صاحب کو لے آؤ پھر میں تدبیر کرونگا تم
اطمینان رکھو مقہور نے کہا کہ بہت خوب کہا [illegible] عرصہ میں خاطر خواہ [illegible]
[illegible] نامہ لکھا اسمیں وہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل میں رقم کر چکا ہوں [illegible] خواجہ کو [illegible]
خواجہ نے [illegible] کہ چونکہ اسی وقت مقہور نے حکم دیا کہ سامان سفر درست کیا جائے اسی وقت
سے سامان سفر درست ہونے لگا ادھر خواجہ سے مقہور نے کہا کہ اب کیا تدبیر کی جائے اب تمہارے
بھائی کو کہاں سے لاؤں جو ہمراہ لے کر جاؤں میرے تو کوئی بھائی نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو ساحر
ہے جبر ساحر نہیں ہے اور وہ مجھ سے برخلاف ہے [illegible] خواجہ نے کہا کہ پھر میں کیا کروں جسوقت
[illegible] اس مضمون کا نامہ تحریر کروا [illegible]

مجکو آگاہ کیا کہ میرا کوئی بھائی نہین ہی اور جو ہی وہ ساحر ہی وہ بھلا مجھسے کب موافق ہوگا مین کوئی اور صلاح
دیتا یہ تو بالکل تم نے غلطی کی اب کیا ہوتا ہی جہان سے ہو پیدا کرو مقہور نے کہا کہ خواجہ مین کہان سے
پیدا کرون اگر ایسا ہوتا کہ سوسن جادو میرے ملازمون سے آگاہ نہ ہوتی اور اُنکی صورت سے آشنا نہ ہوتی
تو مین یہ کرتا کسی ملازم کو اپنے اپنا بھائی بناتا اور اُسکو لے چلتا اب کیا کرون خواجہ نے کہا کہ پھر مین کیا
بتاؤن تم سے غلطی ہوئی اسمین میرا کیا قصور مقہور بولا کہ عالم مجبوری ہی کیا کیا جائے مین تحریر کیے
دیتا ہون کہ جواب نامہ آتے مین عرصہ ہوا چونکہ وہ اختلاجی تو آدمی تھے ہی مرض بڑھ گیا تو وہ چلے گئے کہہ
گئے ہین کہ ذرا میرا مرض کم ہوئے تو پھر مین آؤنگا سوا اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہین ہی خواجہ
نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی مین کیا بتاؤن جو تم کو بن پڑے وہ کرو بس مقہور نے قصد کیا کہ
قلم دوات اٹھا کر سوسن کو تحریر کرے کہ تیرے بھائی بہ سبب اختلاج قلب کے گھبرا کر چلے گئے وعدہ
کر گئے ہین کہ جب اختلاج کی شدت کم ہوگی تو آونگا اس سبب سے مین مجبور ہوگیا نہ حاضر ہو سکا اب
جو حکم ہو وہ بجالاؤن کہ خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اے مقہور یہ کیا غضب کرتے ہو بنا بنایا کام
خراب کرتے ہو بس تم کو یہ لازم ہی کہ کچھ صرف کرو تاکہ کوئی تدبیر کی جائے اے بھائی روپیہ وہ چیز ہی کہ
انسان بیٹا بن جاتا ہی نہ کہ بھائی یہ امر کوئی دشوار ہی کچھ صرف کرنے کا اقرار کرو تو کسی کو نہ کسی کو کچھ دے کر
اسکا انتظام کیا جائے بدون لیے دیے تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا اور اگر یہ کام ابھی اسی مقام پر بھائی آپکے
موجود ہوجائینگے مقہور نے کہا کہ کیونکر خواجہ نے کہا کہ کسی کو دس بیس ہزار روپیہ دے کر اس امر پر
راضی کیا جائیگا کہ تم مقہور کے باپ کو اپنا باپ بیان کرو اور مقہور کو اپنا بھائی جب لالچ ہوگا تو اس
امر کو ہر ایک برداشت کرے گا اپنی مان پر گالی چڑھائے گا مقہور نے کہا کہ پھر خواجہ کسقدر روپیہ
صرف ہوگا عمرو نے کہا کہ کوئی تیس ۳۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا اگر اسکو تم گوارا کرو گو نقصان تو ہوگا مگر
کام کتنا بڑا نکلے گا معشوقہ ہاتھ آئے گی اگر ایسا نہ ہوگا تو پھر مشکل ہی ہم سوسن سر ہو جائے گی کہ
آپ ہی تو تحریر کیا کہ میرے بھائی آئے ہین اُنکو آپ کی خدمت مین بھیجو عرض کرتا ہی جب مین نے
طلب کیا تو لکھ بھیجا کہ وہ چلے گئے پہلے کیا سمجھ کے ایسا تحریر کیا تھا اور اب کیا سوچ کر یہ تحریر
کیا ضرور اسمین کوئی نہ کوئی فتور ہی پھر کوئی صورت بن نہ پڑے گی آیندہ تم کو اختیار ہی اگر اس امر
کی خواہش تم کو ہی کہ مین ملکہ ماہ اختری کے وصل سے کامیاب ہون تو روپیہ صرف کرو عاشق

لوگ تو جان کو معشوق سے عزیز نہیں کرتے ہیں خیال کرتے ہیں کہ اگر جان جائے معشوق مل جائے تو کیا
بات ہے آبرو کو خیال نہیں کرتے ہیں جو کہ بہت بڑی شے ہے آبرو جسکا صدقہ جان ہے کہ جان پر بن جائے
مگر آبرو پر نہ بنے معشوق کے حاصل کرنے میں اسکا خیال نہیں رہتا ہے چاہے آبرو جائے معشوق مل
جائے نہ کہ روپیہ پیسہ۔ یہ تو کوئی چیز نہیں ہے تم کیسے عاشق ہو کہ روپیہ کو عزیز کرتے ہو لے بس ہم
معلوم ہو گیا آپ کی عاشقی کا حال۔ جب اس طور سے خواجہ نے کہا اُسوقت مقہور نے کہا کہ روپیہ پیسہ کیا
چیز ہے اگر جان تک دہ آئے تو حاضر ہے آپ نے کب کہا کہ روپیہ صرف کرو تو اسکی تدبیر ہو جائے جسقدر
ارشاد ہو اُسقدر روپیہ کی تدبیر کی جائے خواجہ نے کہا کہ چالیس ہزار روپیہ کی تدبیر کرو بس مقہور نے
اُسی وقت چالیس ہزار روپیہ منگا دیا خواجہ کے سامنے رکھا خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا
اور کہا کہ تم اطمینان رکھو جب چلوگے اُسوقت تمہارے بھائی آجائینگے مقہور نے کہا کہ کل یہاں سے
کوچ کرونگا خواجہ نے کہا کہ بس کل وہ بھی جائینگے یہانتک کہ وہ دن رات گذرے خواجہ سے
مقہور نے کہا کہ بسم اللہ آج تشریف لے چلیئے خواجہ نے کہا کہ بہت بہتر خواجہ نے کہا کہ اب تم اتنی دیر
ٹھہر جاؤ کہ تمہارے بھائی کو بلا لاؤں یہ کہکر خواجہ ایک گوشہ میں گئے اور زنبیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ یا دادا
آدم تیری صورت معجزہ سے ایک پہلوان زبردست کی بن جائے اور وہ پہلوان کدآور اور نہایت
زبردست ہو یہ کہنا تھا کہ خواجہ کی صورت ایک پہلوان زبردست کی ہوگئی خواجہ نے زنبیل سے
نکال کر لباس پہنا ایک گرز تیار کیا کہ جسکے آٹھ پہلو تھے ایک پہل برنجی اور ایک آہنی اور ایک
فولادی ایک نقرئی ایک طلائی ایک الماس نگار ایک زمرد نگار ایک بلوری اور دستہ اُسکا مستق
نہایت زبردست گرز تھا خواجہ کل آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوکر ہتھیار دستی میں
سر پر خود و مغفر پاؤں میں موزے رانوں پر راگے چار آئینہ جوشن زرہ خود و دیگر آلات حرب وضرب سے
درست ہوئے کمر میں ترکش پشت پر سپر دوش پر کمان کمر میں تلوار غرض جب سب سامان سے
درست ہو چکے اب اُس گوشہ سے نکلے اور باہر آئے مقہور سے کہا کہ اے مقہور تم جانتے ہو کہ میں کون
ہوں مقہور نے کہا کہ میں کیا جانوں کہ آپ کون ہیں کہا کہ اس گوشہ میں تمہارے سامنے کون گیا تھا
جلد دستہ میں کیا ہوں مقہور نے کہا کہ خواجہ عمرو گئے تھے میرے بھائی کو لینے کو اُنکے بعد آپ
تشریف لائے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو جو پہلوان کی صورت بنا اُس گوشہ سے باہر آئے

تو مقہور جادو اور اسکے ملازم سب حیران و پریشان تھے کہ خواجہ عمرو کی بو پہ لئے اور یہ پہلوان زبردست کہاں سے آگیا اُس پہلوان کی صورت دیکھ کر ہر ایک خوف زدہ ہوا تھا اور مثل تصویر کے ہر ایک ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور متحیر تھا کہ یہ کون ہے باوجودیکہ سب ساحر تھے مگر یہ صورت اور شکل رعنا دیکھ کر سب خوف زدہ ہو گئے اور متحیر تھے کہ اُسنے مقہور سے سوال کیا کہ میں کون ہوں مقہور نے کہا کہ میں کیا جانوں کہ آپ کون ہیں میرے سامنے تو خواجہ گئے تھے تب خواجہ نے کہا کہ اے مقہور میں ہوں خواجہ عمرو بس میں ایک پہلوان زبردست کی صورت پر متشکل ہو کر آیا ہوں تم مجکو بیان کرنا کہ یہ میرے بھائی ہیں جو آئے تھے انھیں کی آمد میں خواجہ عمرو باغ سے نکل گئے ہیں اس قصد سے آئے ہیں کہ میں حمزہ سے مقابلہ کروں بس اب یہ بھی تو جنہ ہیں اور آپ بھی اُنسے دریافت فرمایئے کہ آن کو آپ سے کیا کہنا ہے کیونکہ جب یہ تشریف لائے تھے تو انھوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں سوسن کے پاس آیا ہوں اور مجھے اُس سے کچھ کہنا ہے لہذا مجکو سوسن جادو کے پاس لیچلو میں آپکے حکم سے یہ جب لیکر آیا ہوں انسے دریافت فرمایئے پھر یہ [illegible] بولیگا اور میرا نام افغان گرز زن نیزہ باز بتانا یہ ضرور کہدینا کہ یہ سحر سے بالکل ناواقف اور لاعلم ہیں۔ یہ بتاؤ کہ مجکو اس صورت پر سوسن پہچان تو لیگی جب یہ خواجہ نے کہا تو مقہور اور زیادہ حیران ہوا اور دوڑ کر قدموں پر گر پڑا اور کہا کہ واقعی آپ کا مثل ونظیر ہے بھلا کون آپ کا مقابلہ کر سکتا ہے واقعی آپ [illegible] سے تو کوئی نہیں کر سکتا تو میں حیران تھا کہ آپ کہاں سے میرے بھائی کو پیدا کر لینگے اور کسکو میرا بھائی بنائینگے جب آپ اس گوشہ میں گئے تھے اور میں حیران تھا کہ اتنے عرصہ میں آپ اس صورت وشکل پر تیار ہو کر تشریف لائے ہم سب حیران تھے کہ یہ کون صاحب ہیں اور کہاں سے آئے اور خواجہ سلامت کیا ہو گئے کہ آپ نے یہ سوال کیا اور اپنے کو ظاہر فرمایا خیر یہ جو آپ نے فرمایا کہ سوسن بھلا پہچان لیگی سوسن کی کیا حقیقت ہے کہ وہ پہچان سکے اگر سامری وجمشید بھی قبر سے اٹھکر آئیں اور دیکھیں تو پہچاننا غیر ممکن ہے گستاخی معاف اگر آپ کی والدہ ماجدہ بھی چاہیں تو نہ پہچان سکیں خواجہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ اب شوق سے چلو تم تو بہت فکرمند تھے کہ میں بھائی کہاں سے لاؤں [illegible] تمھارے بھائی پیدا ہو گئے [illegible] خوبصورت [illegible] سب [illegible] [illegible] نہیں کر سکتا

جو کوئی عیاری کرے تو آپ تاڑ لیں کہ عیاری کرے تو شاید عیاری اسکے خواجہ نے کہا کہ بس تعریف
رہنے دیجئے آپ اپنا کام کیجئے اور چلیے عرصہ نہ لگائیے میں چونکہ غائب ہوتا ہوں وہ میرا دل پریشان ہوتا ہے خواجہ
نے جو یہ کہا تو مشعور نے سلیمانی تخت سحر تیار کیا اُس پر آپ بیٹھا اور خواجہ کو بٹھایا راوی بیان کرتا
ہے کہ خواجہ نے اپنی صورت عجیب سے پہلوان کی بنائی تھی کیا مجال تھی کسی کی کہ کوئی پہچان سکے یہ امر بحجز
ممکن تھا واقعی خواجہ کی ذات بھی نہ پہچان سکتی نہ باپ اوروں کی کیا لب قسمت تھی آدم [illegible] مطلب
مشعور جادو افغان گرز زن کو تخت پر بٹھا کر اور تختیاں پر سب ملازموں کو چونکہ خادم سحر [illegible] ہوتے تھے
اور ان سب کو لیا طرف [illegible] بند آعظم روانہ ہوا کہ اسکا حال آئندہ تحریر کیا جائے گا اب کچھ حال جمال اور ہمارا
و صاحبقران کا تحریر کرتا ہوں انشاء اللہ تعالے اسکے بعد [illegible] حال بادشاہ طلسم کا تحریر کرونگا سب بعد
پھر عنان قلم کو اسی طرف پھیرونگا اور اسی داستان کو تحریر کرونگا اب شمہ حال جمال اور ہمارا و صاحبقران
کا قلمبند کیا جاتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں راوی بیان کرتا ہے کہ جمال اور ہمارا [illegible] وہاں [illegible] سے
بخوف ملکہ سوسن جادو شکل کر چلا تھا اپنے مکان پر نہیں گیا اسے یہ خیال ہوا کہ خواجہ عمرو کے اسیر
ہو جانے کی حمزہ صاحبقران کو خبر کروں کیونکہ خواجہ عمرو کو سوسن نے اسیر کر لیا ہے گا بس یہ سیدھا
طرف کوہ بے ستون کے روانہ ہوا یہاں تک کہ بعد قطع منازل و طے مراحل کے قریب لشکر صاحبقران کے
پہونچا وہ وقت تھا کہ دربار آراستہ تھا حکیم اقلیمنوس و حکیم شیاطین و دیگر [illegible] ساحر و [illegible] ساحر حاضر
دربار تھے وزیر بے ستون بھی موجود تھا صاحبقران حکیم سقلینوس سے فرمارہے تھے کہ ابھی تک پتہ
حال خواجہ عمرو کا نہ معلوم ہوا کہ انھوں نے لوح کے دستیاب ہونے کی کوئی تدبیر کی [illegible] در [illegible]
تک پہونچے مریخ کو قتل کر کے راستہ در بند کا کھولا کہ میں جا کر لوح کو حاصل کروں یہ بادشاہ طلسم
ابھی تک مع لشکر کے تشریف لائے حکیم سقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران خواجہ عمرو
یہ کہا کرتے ہیں کہ میں [illegible] اُدھر کہاں گئے ہونگے رہتے بادشاہ طلسم و لشکر کو [illegible] کے
ضرور حاضر ہوتے و [illegible] تو پھر کوئی تدبیر قتل مریخ و دستیابی لوح کی کی جا سکے بدون سکے
آئے ہوئے اسکی تدبیر ہونا محال ہے اور خواجہ کا انتظار بھی بیکار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارا
خیال ہے کہ خواجہ ضرور کہہ گئے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کو جاتا ہوں [illegible] کوئی مشکل [illegible] فی [illegible]
ہیں ورنہ انسے یہ امید نہیں ہے وہ ایسے ہیں [illegible] سے مجبور ہو کبھی تو [illegible] ہیں کہ [illegible] کام میں

پہلو تہی کریں اور ایسی حالت میں مجھکو چھوڑ کر چلے جائیں یہ کیا امر ہے اس سے زیادہ مشکلوں اور
مصیبتوں میں تو انھوں نے ساتھ چھوڑا نہیں تو اب کب چھوڑینگے جہاں خوف جان تھا انھوں نے
جان کا خیال نہ کیا ہر قدم پر میری مدد و کمک کی یہ اُنسے امید نہیں ہے کہ وہ چلے جائیں وہ اسی طرح سے
ستاتے ہیں میرے ستانے کو یہ کہکر چلے گئے اتنا حال ہے کہ اب تو بند کے کہیں ایسے آفت میں مبتلا
ہوں اور وہ چلے جائیں تو وہ وہ فکر میں دربند سوسن کے لئے ہونگے اور ضرور تدبیر کر رہے ہونگے وہ میری
طرف سے اور میرے کام سے غافل نہ ہونگے اور نہ کبھی غفلت کرینگے جب یہ صاحبقران نے فرمایا
حکیم سقلینوس نے جواب دیا کہ میں اس امر سے آگاہ نہ تھا نہ آپکی طبیعت سے واقف تھا کہ میں
اس امر کو سمجھ ... اس بات کو نہ عرض کرتا اب آپ نے فرمایا ہے اب کبھی ایسی بات نہ ہوگی نہ خلاف
عرض کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی آپ کو کیا علم تھا وہ میرے بھائی ہیں اور میری جان و روح
ہیں میں اور وہ ایک روح دو قالب ہیں میں اُنسے جدا ہوں نہ وہ مجھسے جدا ہیں انھوں نے بڑے بڑے
مصیبتوں میں میری کمک کی ہے اور مدد و میرے جان بخش ہیں میرے اوپر کیا منحصر ہے تمام میرے کل لشکر اور
کل سرداروں و کل عزیزوں کے جان بخش ہیں یہ ہیں کیونکر اُنسے ایسی امید کروں حکیم نے عرض کیا کہ
واقعی جب وہ ایسے ہیں تو اُنسے کبھی برائی کی امید نہ کرنا چاہیئے یہ کہکر حکیم نے عرض کیا کہ بادشاہ طلسم
آئیں تو پھر کسی کو ساحروں میں سے برائے دریافت حال روانہ کیجیئے صاحبقران نے فرمایا کہ انکے آنے
کی کیا ضرورت ہے میں تو وہ نہیں ہوں کیونکہ راستہ دربند سوسن کی طرف جانے کا اور نشان تو بادشاہ طلسم
سے معلوم ہو چکا ہے اسی طرف جاؤنگا آپ لوگ یہاں قیام کریں جب میں دربند کو فتح کراؤں تو مع لشکر کے
تشریف لائیے گا اگر میرے برادر روحانی دوست رحمانی نے فکر و تدبیر کرکے راستہ دربند سوسن کا مع نخچ
کو تسلی کر کے کھولا ہوگا تو میں جا کر دربند کو فتح کرلونگا لوح دستیاب ہو جائیگی اب مجھکو تاخیر منظور نہیں ہے بسبب
عرصہ ہوتا ہے اسی قدر سے اور ایک یہ بات فراق زیادہ ہوتی ہے میرا دل اپنے عزیزوں کے دیکھنے
کو بہت چاہتا ہے نہ معلوم وہ لوگ کہاں ہیں اور کس مقام پر مع لشکر کے مقیم ہیں دوسرے وہ لوگ بھی
میرے نہ جانے سے پریشان ہونگے تیسرے بادشاہ طلسم کے آنے کی حالت نہیں معلوم وہ کب
آئیں کب نہ آئیں یہاں ایک منٹ کا عرصہ برابر ایک برس کے ہوتا ہے میں اب ٹھہر نہیں سکتا ہوں
اگر خواجہ نے دربند میں جانے کی راہ کھولی ہوگی تو خیر ورنہ میں خود تدبیر کرونگا مجھکو یقین ہے کہ خواجہ نے

ورجند سوسن کا نام سنکے فرمایا کہ جلد اُسکو اپنے ساتھ ہی لاؤ کیونکہ وہ ضرور میرے یار جانی و دوست روحانی کے
پاس سے آیا ہی اور مجھے خبر لایا ہی میرے دوست کی خبر آئی ہی یہ جو حکم صاحبقران نے دیا وہ ورگہ سالار فوراً باہر آیا
اور جمال راہدار سے کہا کہ چلو یاد فرمایا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جمال راہدار جو بعد قطع منازل و طے مراحل کے قریب
لشکر صاحبقران پہونچا بارگاہ صاحبقرانی کو دریافت کرکے در دولت پر آیا ورگہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض
کرو کہ ایک آپ کا خادم در دولت پر حاضر ہوا اور عرض کرتا ہی کہ میں ورجند سوسن کی طرف سے آیا ہوں مجھے
خدمت عالی میں عرض کرنا ہی بس ورگہ سالار نے جاکر عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لے آؤ بس ورگہ سالار
آکر جمال راہدار کو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آیا جمال راہدار نے مجرا گاہ پر آکر بہت ادب سے جھک کر
سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اُسنے دوڑکر صاحبقران کے قدموں کو بوسہ دیا [illegible] سے
قدمبوسی حاصل کی چونکہ خواجہ عمرو مرغوس نے صاحبقران جمال راہدار کو دکھا چکے تھے دوسرے یعنی
جمال نے ورگہ سالار سے بھی کہہ دیا تھا کہ میں تم سے بہت خوش ہونگا اور ازحد ممنون ہونگا کہ میں حضور معلی
صاحبقران زمان سے آگاہ نہیں ہوں تو ورگہ سالار نے اشارہ سے صاحبقران کو پہچنوا دیا تھا جمال نے
پہچان لیا تھا اسی سبب سے جمال نے بوسہ دیا اور سلام کیا اور سب سے تو جمال آگاہ تھا بعد قدمبوسی
کے اسنے پلٹکر اور سب سرداروں کو سلام کیا اور ہر ایک سے صاحب سلامت ہوئی صاحبقران نے
اشارہ فرمایا کہ کرسی جمال کو مرحمت کرو فوراً کرسی روبرو دنگل صاحبقران کے بچھا دی گئی جمال سلام کرکے
اُس کرسی پر بیٹھا اب صاحبقران نے جمال کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہی اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا
کہ اس خادم جان نثار غلام جان باز کو جمال راہدار کہتے ہیں سوا حضور کے اور سب جسقدر یہاں
حضرات تشریف فرما ہیں سب اس خادم سے آگاہ ہیں بلکہ میرے خاندان کے حال سے اُنکے سرو وزیر
بے ستون وغیرہ سے قلعوس میں یہ اشارہ ہو رہے تھے کہ یہ جمال راہدار کمال راہدار کا فرزند ہی مگر
یہاں آیا یہ تو ملازم ہی سوسن جادو کا عہدہ راہداری پشت در پشت سے ہی تو اُسکا ملازم ہی یہ کیونکر آیا اسکا
کیا سبب ہی حکیم نے اشارہ سے کہا کہ معلوم ہو جائے گا مگر ہر ایک حیران و پریشان ہی ادھر جب جمال
نے اپنا نام صاحبقران کی خدمت میں عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تمہارا ادھر آنا کیونکر ہوا مجھ
تم کو خواجہ عمرو کے حال سے بھی آگاہی ہی کیونکہ تم ورجند سوسن کی طرف سے آئے ہو اور کچھ حالات ورجند
سوسن بیان کرو کہ وہاں کیا کیفیت ہی جمال نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میں عرض کرتا ہوں اسی عرض میں

حاضر ہوا ہون حضرت خداوند نعمت یہ حقیر کمال رائدار کا فرزند دلبند ہے رائدار ملازم قدیم سوسن جادو کا جبکہ مالک
اور قابض دربند سوسن ہوا جب اُسنے انتقال کیا تو مین کمسن تھا جمال رائدار میرا نام تھا اپنے باپ کی
جگہ پر مین ملازم ہوا جب تک کمسن رہا میری طرف سے اور ایک شخص اس خدمت کو بجالایا جب مین سن
تمیز کو پہونچا اپنے عہدہ پر قائم ہوا اور اپنی خدمت بجالانے لگا خلاصہ یہ کہ ایک مدت سے ملازم ہون اتفاق
سے سوسن کی دختر نیک اختر ملکہ ماہ وش پر میرا دل آگیا کیونکہ آٹھوین دن اُنکی خدمت مین حاضر ہونیکا اتفاق
ہوتا تھا کیونکہ اُنھین بھی گانے وغیرہ سے شوق ہے اور مجکو بھی مین وہان جاکر اُنکے روبرو گایا کرتا تھا مگر آتش
فراق سے جلتا تھا بس جمال رائدار نے اپنا عاشق ہونا ماہ وش پر اور آتش فراق مین جلنا آخر کو عاجز ہوکر
قصد ہلاکت کرنا خواب مین ایک مرد بزرگ کا آکر جمال کو عالم خواب مین مسلمان کرنا اور خواجہ عمرو کے ذریعہ
سے وصل معشوق سے شاد کام ہونیکی امید دلانا خلاصہ یہ کہ جمال نے اول سے آخر تک سب حال
بیان کیا خواجہ کا پہونچنا اور عیاری کرنا سوسن کا آنا خواجہ کا شراب بیہوشی آمیز پلانا اُسکا آگاہ ہونا
اپنے سحر کے ذریعہ سے اپنا اور خواجہ کا بھاگنا اپنا میدان کی راہ سے بیرون باغ آنا اور یہان خبر ہو آنا
اور صاحبقران سے کہنا کہ جلد خبر لیجیے خواجہ وہان اسیر ہوگئے انکی خبر لینا واجب ہے سوسن بڑی مکارہ ہے
ایسا نہ ہو کہ قتل کرڈالے اسی طرح مجکو یقین ہے کہ اُسنے خواجہ کو اسیر کرلیا ہوگا کہ میرے سامنے تک خواجہ
باغ مین تھے اور اُسکے روبرو کھڑے ہوئے تھے گو اُنھون نے تو مجھ سے کہا تھا کہ اے جمال بھاگ سوسن
آپہونچی اور تیرے حال سے آگاہ ہوگئی مین یہ سُنکے بھاگا خواجہ کھڑے رہے یہ سُننا تھا اور جمال کا بیان
کرنا تھا کہ صاحبقران کا رنگ رو متغیر ہوگیا اور اسقیلینوس کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون مین نے
آپ سے کہا نہ تھا کہ خواجہ دربند سوسن کی طرف گئے ہین خانہ کعبہ نہین گئے ہین اب آپ نے سُنا
بھلا انکو کب گوارا ہوتا کہ مین فکر فتح طلسم مین مبتلا رہون اور وہ فکر اوس نہ کرین یہ بھی ممکن تھا آپنے سُنا
کہ وہ گئے اور یہ یہ کام کیے مگر کیا کرین کہ اسیر ہوگئے اب مجھ پر لازم ہوا کہ مین جاؤن اور اُنکی کمک کرون
اور اُنکو قید سوسن سے رہائی دون سوسن کو قتل کرون اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون حکیم
اسقیلینوس نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون خواجہ مرد عاقل زیرک وچالاک ہین اُنھون نے
تدبیر کرکے اپنے کو رہا ضرور کرلیا ہوگا آپ اطمینان رکھین بادشاہ طلسم کو آنے دیجیے جب [illegible]
جلد کا اس عرصہ مین خواجہ وہان سب بندوبست کرلینگے اُسوقت ہم یہان سے [illegible] وہان [illegible] سب

بند و بست ہو گیا ہوگا بس جلدی آپ لوح کی تدبیر فرمائیں اور لوح کو حل کریں صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اب نہ جاؤں مجھ کو بدون جانے قرار نہ آئے گا اسقیلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران اگر
آپ تشریف نہ لے جائیں تا آنکہ بادشاہ طلسم کے بدون اُنکے آئے اگر تشریف لے جائیے گا تو کون راہ بتائے گا
سوائے اُنکے کوئی سرحد طلسم سے واقف بجز سوسن سے آگاہ نہیں ہے خصوصاً در بند سے اور وہاں سحر و
ساحری کا بالکل کارخانہ ہے وہاں کوئی ساحر نہیں ہے کہ جو سوسن کے تماشا کو روکے اور آپکے سحر کو روکے
سوائے اس امر کے کہ وہاں جا کر زحمت میں مبتلا ہو صاحبقران نے فرمایا جو کچھ ہو میں جاؤنگا ضرور
اسقیلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور ابھی اُس طرف نہ تشریف لے جائیے
کیونکہ وہاں سوائے خرابی کے کوئی اور صورت نہ ہوگی کیونکہ سوائے بلند آواز آپ کہہ چکے ہیں کہ بدون راہ کھلے
اگر طلسم کشا بھی اُدھر جائینگے تو اسیر ہو جائینگے بس جبتک مریخ نہ قتل ہوئے اور راستہ نہ کھلے اُسوقت تک
آپ نہ تشریف لے چلیں بادشاہ طلسم کو آلینے دیجیے اور خواجہ وہاں مریخ کو قتل کر کے راستہ کھولیں آپ
وہاں سے چل کر در بند کو فتح کریں صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو کسی امر کا خوف نہیں ہے اول تو میں مالک اسم
اعظم ہوں اُس مقام کو اسم اعظم پڑھکر روکونگا مریخ سامنے آئیگا اُس سے مقابلہ کرونگا اور قتل کرونگا
علاوہ مجھ سے کیا ہو سکتا ہے اگر فضل خدا شامل حال ہے میں کسی کے بھروسہ پر نہیں رہتا ہوں اپنے خدا کی
ذات پر تکیہ کر کے مقابلہ کرتا ہوں بس سوائے خدا کے میں کسی سے نہیں ڈرتا ہوں مریخ کیا حقیقت رکھتا ہے
جو میں اُس سے ڈروں یا سوسن سے خوف کروں ورنہ در بند کیا چیز ہے کہ میں نہ جاؤں ایک ایک کا سہارا کروں اور
مددگار تلاش کروں اُسوقت میں تو کسی مددگار کی میں نے خواہش کی نہ تھی جبکہ بڑے بڑے طلسموں کو فتح
کرنے گیا ہوں اور بڑے بڑے ساحروں سے یکہ و تنہا مقابلہ کیا ہے اور طلسموں کو فتح کیا ہے تو یہ کیا اصل
رکھتا ہے میرے اوپر کیا منحصر ہے میرے فرزندوں و سرداروں نے طلسم فتح کیے ہیں یکہ و تنہا اور مدد غیر کی
خواستگار نہیں ہوئے ہیں نہ کسی ساحر سے ڈرے ہیں میں تو صاحبقران ہوں میں کیوں سوائے
مدد خدا کے دوسرے کی خواہش کرنے لگا اب آپ مجھکو نہ روکیے میں جاؤنگا بس حکیم اسقیلینوس نے
کہا کہ یا صاحبقران رحم فرمائیے ہم سب کے حال پر خدا نخواستہ ضرور وہاں جا کر کسی آفت میں مبتلا
ہو گئے تو ہم غلاموں کا کون ہے شغال تو ہم کو از حد پریشان کرے گا ایک ایک کو چن چن کر قتل
کریگا ہم کو نیست و نابود کر دے گا اور بہت کچھ خوشامد کیا صاحبقران خاموش ہو رہے مگر چہرہ اُداس

سے کہا کہ تم ابھی برخاستِ خیمہ خاص مین رہنا ہم کو تم سے کچھ حالات خواجہ عمرو کے دریافت کرنا ہین کیونکہ تم نے
جو حال بیان کیا وہ مجمل طور سے بیان کیا ہے مفصل طور سے مجھکو دریافت کرنا ہے جمال نے کہا بہت خوب
صاحبقران نے حکم دیا کہ جمال راہدار کو جب دربار برخاست ہو ہمارے خیمہ مین پہونچا دینا خلاصہ یہ
کہ جب دربار برخاست ہوا صاحبقران دربار برخاست کر کے اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے خاصہ نوش
فرمایا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے چونکہ سب کو اس امر کا یقین ہوگیا تھا کہ
صاحبقران اب بدون بادشاہ طلسم کے آئے ہوئے دربند سوسن کی طرف نہ تشریف لیجائینگے سب کو
اطمینان تھا خصوصاً حکیم استقلینوس کے یہان سب اپنے اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہین کوئی گا رہا ہے
کوئی چوسر کھیل رہا ہے کوئی آرام پذیر ہے وہان جب صاحبقران نے خاصہ نوش فرمایا کر بالاے مسہری تشریف
لیگئے جمال راہدار کو سب صاحبقران کے خیمہ مین پہونچا گئے تھے یہ زیر مسہری فرش پر بیٹھا ہوا تھا کہ
صاحبقران نے کل حالات خواجہ عمرو کے دریافت کیے جمال نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا
بس صاحبقران نے خواجہ عمرو کی کیفیت جمال راہدار سے سنکے بہت افسوس کیا اور اوسی وقت حکم
دیا کہ قندس دیوزاد کو بلالاؤ چوبدار جاکر قندس کو لے آیا آپ نے حکم دیا کہ اشقر کو کس کر قریب پچھلی رات
کے در خیمہ پر حاضر ہونا ہم براسے علاجیہ لشکر گشت کرینگے اوسنے کہا کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہے کہ قندس نے
اشقر کو زین و لجام سے آراستہ کر کے در خیمہ پر حاضر کیا صاحبقران بیدار تھے جمال سے باتین کر رہے تھے کہ
قندس نے آکر عرض کیا کہ در خیمہ پر مرکب حاضر ہے صاحبقران نے جمال راہدار سے فرمایا کہ چلو بس
صاحبقران نے اوٹھکر پوشاک زیب تن فرمائی ہتھیار لگاکے ایک پرچہ کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ اے حکیم
استقلینوس آگاہ ہو کہ میرے دوست و بھائی پر تو بلا نازل ہو اور مین یہان راحت سے بیٹھا رہون یہ
ممکن نہین ہے بس تم لوگ چلنے پر راضی نہوتے اور بلکہ مجھکو بھی منع کیا مین اوسوقت خاموش ہو رہا مگر میرے
دل نے گوارا نہ کیا کہ ایسے وقت مین مین اپنے دوست کی کمک نہ کرون اور آسائش مین رہون دون
بس مین جمال راہدار کو ہمراہ لے کر براسے مدد و رہائی خواجہ عمرو طرف دربند سوسن کے جاتا ہون تم
لوگ پریشان نہ ہونا اطمینان رکھنا یہ تحریر کر کے چوبدار کو دیا اور کہا کہ یہ رقعہ بوقت سحر حکیم استقلینوس
کو دیدینا اور خود خیمے سے باہر تشریف لائے اشقر پر سوار ہوئے جمال کو بھی مرکب پر سوار کیا اب جمال سے
کہا کہ تم مجھکو دربند سوسن مین پہونچا دو جہان خواجہ قید ہین جمال نے عرض کیا کہ مین آپ کو اوسی راہ سے

لیے چلتا ہوں کہ جس راہ سے خواجہ سلامت میرے مکان پر پہونچے تھے صاحبقران نے کہا کہ اچھا بس
صاحبقران و جمال مع قندس کے لشکر سے باہر آئے جمال کے ہمراہ طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئے
صاحبقران کو تو راہ میں رکھا جاتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُس دو پہر شب میں صاحبقران و جمال قریب
دس کوس کے نکل گئے تھے صبح ہوتے ہوتے ایک صحرا میں پہونچے صاحبقران نے ایک چشمہ آب پر پہونچکر
وضو کیا نماز پڑھی بعد فراغ نماز کچھ دیر تک سیر کی اُسکے بعد گھوڑے پر سوار ہوکر جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند
سوسن کے روانہ ہوئے صاحبقران کو تو راہ میں رکھا جاتا ہے اب حال لشکر کا تحریر کیا جاتا ہے کہ جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے دونوں حکیم بھی آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے
صاحبقران کا انتظار کر رہے تھے اسقلینوس نے وزیر سے ستون سے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہے
کہ ابھی تک صاحبقران تشریف نہیں لائے باعث دیر کیا ہے کیونکہ ہر روز ہم سب سے پہلے تشریف
لاتے تھے ہم جب حاضر ہوتے تھے تو آپکو زینت افزاے محفل پر تشریف فرما پاتے تھے آج خلاف قاعدہ ہوا ہے ستون
کے وزیر نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شب کو بیدار رہے ہیں جمال سے باتیں کی ہیں خواجہ کا حال دریافت
کیا ہے اُسی سبب سے آنکھ نہیں کھلی ہے آرام فرما رہے ہیں جب بیدار ہونگے تشریف لاینگے اسقلینوس
نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور بیدار کرکے ابھی لاتا ہوں بدون صاحبقران کے سناٹا ہے وزیر سے ستون نے
کہا کہ چلیے میں بھی چلتا ہوں شاید خدا نخواستہ کچھ طبیعت ناعلیل ہو گئی ہو اسقلینوس نے جواب دیا
کہ اچھا چلو بس قصد کیا تھا کہ اُس چوبدار نے جسکو صاحبقران رقعہ دے کر گئے تھے اور فرما گئے تھے
کہ یہ رقعہ اسقلینوس کو صبح دیدینا اور کہدینا کہ صاحبقران جمال راہدار کو اپنے ہمراہ لیکر طرف
دربند سوسن کے گئے ہیں تم اطمینان رکھو اور دیکھو اسوقت خبر نہ کرنا ورنہ میں بہت ناخوش ہونگا اُس
چوبدار نے بسبب خوف صاحبقران کے کسی سے اسوقت نہیں کہا بس صبح کو لاکر وہ رقعہ دیا
اسقلینوس نے کہا کہ یہ رقعہ کیسا ہے اور کس نے دیا ہے چوبدار نے کہا کہ یہ رقعہ صاحبقران عالیشان
آپکو دے گئے ہیں اور خود جمال راہدار کو ہمراہ لے کر طرف دربند سوسن کے تشریف لے گئے ہیں فرما
گئے ہیں کہ اطمینان رکھنا میں دربند سوسن کی طرف جاتا ہوں براے رہائی خواجہ عمرو اور مجھکو منع فرما
دیا تھا کہ اسوقت کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کرنا اور یہ رقعہ دینا صبح کو جب دربار آراستہ ہو
اُسوقت اسقلینوس کو رقعہ بھی دینا اور زبانی بھی کہنا یہ رقعہ حاضر ہے یہ سُننا تھا کہ حکیم اسقلینوس نے

ودیگر سرداروں کا رنگ رو متغیر ہوگیا حواس جاتے رہے استقلینوس نے اُس چوبدار سے کہا کہ تم نے اسی وقت
کیوں نہ آکر خبر کی اور کیوں نہ یہ رقعہ دیا ہم کو معلوم ہوتا ہم جاکر صاحبقران کو روکتے جانے نہ دیتے اُسنے جوابدیا
کہ وہ منع فرما چکے تھے میں کیونکر آکر خبر کرتا اور آپکو آگاہ کرتا وہ ناراض ہوتے بیشک اور غصہ فرماتے یہ سُنکے
استقلینوس نے وہ رقعہ دیکھا وہی مضمون مرقومہ بالا مرقوم تھا استقلینوس نے وہ رقعہ باواز بلند پڑھا اور
اہل دربار سے کہا کہ اب آپ لوگوں کی راے ہے کیا تدبیر کیجئے اُن سب نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
تابع فرمان ہیں اور مطیع حکم ہیں جو آپ کا حکم ہوگا ہم اُسکو بجا لائینگے جو آپ کی راے وہ ہماری ہم آپ کی راے کے
خلاف ہرگز نہیں راے دینگے اُسوقت جب سب اہل دربار نے ایک زبان ہوکر یہ کہا استقلینوس نے
کہا کہ میری تو یہ راے ہے کہ ہم سب بھی مع لشکر کے عقب میں صاحبقران کے طرف دربند سوسن کے چلیں
اور وہاں پہونچکر صاحبقران عالی شان کے شریک ہوں تم سبھی کی راے ہے اُن سب نے جواب دیا کہ بہت
مناسب ہے یہ راے بہت عمدہ ہے کوئی اس راے سے انحراف نہیں کرسکتا ہے بس جب سب نے یہ جوابدیا
اُسی وقت استقلینوس نے حکم دیا کہ سب لشکر تیار ہو ہم بخدمت صاحبقران طرف دربند کے روانہ ہونگے
یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت لشکر ساحران میں بندوبست ہونے لگا اور تیاری لشکر میں سب مصروف ہوئے
خلاصہ یہ کہ تھوڑے عرصہ میں سب لشکر تیار ہوگیا سرداروں نے آکر عرض کیا کہ سب لشکر تیار ہے ساحران
وغیرہ ساحروں کا بسم اللہ تشریف لے چلیے استقلینوس نے یہ سُنکے کہا کہ اچھا بس اُسیوقت استقلینوس
اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار وغیرہ بھی اُٹھ کھڑے ہوگئے خلاصہ یہ کہ حکیم استقلینوس اُن
سب کو ہمراہ لے کر بیرون بارگاہ آئے یہاں سب لشکر آراستہ تھا اور تیار آمادہ سفر تھا حکم کا باہر آنا
تھا کہ خادموں نے تخت حاضر کیا استقلینوس تخت پر سوار ہوا شیاطین اپنے تخت پر سوار ہوا
وزیر سےستون اپنے تخت پر سوار ہوا اور سب سردار سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سوار میانے
سحر پر سوار ہوئے جو غیر ساحر تھے اور مرکبوں پر سوار ہوئے اُدھر سب خیمے وغیرہ جو بیرپا تھے وہ اُکھاڑے
گئے اور بار کیے گئے خلاصہ یہ کہ سب سامان لیکر اور سب لشکر کو ہمراہ لیکر استقلینوس طرف دربند
سوسن کے عقب صاحبقران میں روانہ ہوئے براے تلاش صاحبقران طرف دربند کے انکو راہ
میں رکھا جاتا ہے اب آیندہ تحریر ہوگا کہ حالات بادشاہ طلسم یعنے سیماسے بلند آواز میں قلم فرسائی کرتا ہے
ناظرین ملاحظہ فرمائیں راوی بیان کرتا ہے کہ سیماسے بلند آواز جو صاحبقران سے بعد جانے خواجہ ہے

نکے رخصت ہوکر اِدھر صحراے عجائب کے روانہ ہوئے یہ کہکر کہ مین اپنا لشکر وغیرہ جمع کرلون تو حاضر ہون
سب کو اپنے ہمراہ لیکر یہ تو اُدھر کو روانہ ہوئے وہان صحراے عجائب مین سب سردار و ملازم جنکو پہلی مرتبہ
یہان آکر سیماے بلند آوازنے نامے لکھے تھے اور طلب کیا تھا یہ خبر پاکر کہ ہمارا بادشاہ رہا ہو گیا
اُسنے طلب کیا ہی اپنے اپنے مقام سے چلے جہان جو پوشیدہ ہوا تھا بخوف تشندکال جادو اور فرزند
بادشاہ و دختر بادشاہ و زوجہ شاہ بھی اپنے ملازمون کو ہمراہ لیکر رہائی کی خبر پاکر اپنے مقام سے روانہ
ہوئے یہان آکر پہونچے سب ملازمون نے آپ کا استقبال کیا جو کہ اِسکے قبل آئے تھے خیمے وغیرہ
برپا ہوئے خلاصہ یہ کہ جنکو سیما سے بلند آوازنے نامہ لکھکر طلب کیا تھا سب وہان آکر جمع ہوئے
تھے اُس صحرا مین ایک مجمع کثیر و جم غفیر ہو گیا تھا اور سب بادشاہ کا انتظار کررہے تھے سب بر
وقت بھی سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہو تے تھے خیمون کے پردے اٹھے ہوئے تھے سیر صحرا
کررہے تھے کہ دیکھا ابر سوسنی رنگ ایک طرف سے اُٹھا سب نے اُس ابر کو دیکھکر باہم کہا کہ یہ ابر
کسی ساحر کے آمد کا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ملازم بادشاہ آتا ہی اُدھر خورشید تمیر سوار پسر شاہ و ملکہ
شمشاد زوجہ نے اُس ابر کو دیکھکر کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ساحر ہمارے سمت آتا ہی یہ امر تو ضرور ہی
کہ ہمارے خیر خواہون مین سے ہی یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ابر قریب صحرا آکر شق ہوا اُس ابر کے اندر
سے دیکھا کہ ایک تخت پیدا ہوا جب وہ تخت قریب پہونچا سب سردارون و ملازمون و نیز
سب عزیزون وغیرہ نے پہچانا کہ خود بادشاہ تشریف لائے ہین پس سب براے استقبال اپنے
اپنے مقام سے چلے ہر ایک نے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ نے پہلے فرزند و دختر کو گلے سے لگایا
پیشانی پر بوسہ دیا مزاج کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کے جان و مال کی ترقی
کے خواستگار ہین اور ابھی تک زندہ ہین خدا ہم سب کے سر پر آپ کو سلامت رکھے اُسکے
بعد سب سردارون سے ملا اور سب کو گلے سے لگایا خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز ان سب کو ہمراہ
لیکر بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا ہر ایک اپنے مرتبہ کے موافق بارگاہ مین بیٹھا اب بادشاہ نے
سب واقعہ اپنی رہائی کا اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین نے شرائط طلسم کشا کی اختیار
کی اور مطیع اسلام ہوا تم سب کو لینے آیا ہون تم سب کی کیا راے ہی میری شرائط کروگے
اور اپنے آبائی دین کو ترک کروگے اُنھون نے عرض کیا کہ الناس علیٰ دین ملوکہم جو آپکا طریقہ اور مذہب ہی

وہی ہم سب نے بھی اختیار کیا اگر حضور نے اپنا دین و مذہب ترک کرکے اور اطاعت اسلام و شہزادۂ
طلسم کشا اختیار کی تو ہم نے بھی آپ کی پیروی کی اور ہم نے بھی ترک کیا اس مذہب کو اور اطاعت کی دین
اسلام کی اور طلسم کشا کی سیمائے بلند آواز ان سب سے بہت خوش ہوا اور ان سب کو مطیع اسلام
کیا وہ از سر صدق مطیع اسلام ہوئے اب سیمائے بلند آواز نے اُن سب سے دریافت کیا کہ تم پر بعد
میرے اسیر ہونے کے کیا گذری کسی نے بیان کیا کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ آپ اسیر ہوگئے اور شندکال
نے اسیر کر لیا اور خود تخت حکومت پر بیٹھا تو ہم نے خیال کیا کہ اگر ہم یہاں قیام کرتے ہیں تو شندکال
ہم سے بھی اطاعت کو کہیگا ہم سے نمک حرامی نہ ہوسکے گی بس ہم بدون اسکے آگاہ ہوئے وہاں سے
بھاگ کھڑے ہوئے اور ادھر اُدھر اپنے کو پوشیدہ کر لیے کوئی بولا کہ ہم پر جب شندکال نے بہت
تشدد کیا ہم نے اسوقت تو اطاعت کر لی پھر موقع پا کر چل کھڑے ہوئے ہر ایک نے اپنی حالت بیان
کی سیمائے بلند آواز نے سب کی تعریف اسکے بعد سیمائے بلند آواز نے پھر نامہ لکھکر جو سردار و اہل لشکر
باقی رہ گئے تھے اور کوہ و صحرا میں منتشر تھے اور پراگندہ اُنکو طلب کیا وہ سب بھی نامہ پا کر حاضر خدمت
ہوئے لیکن تمامی وقت کے امیدوار تھے اُنکو بھی بادشاہ نے مطیع اسلام کیا باقی اور ساحروں کو
جو کہ رہ گئے تھے اہل لشکر کے ذریعہ سے طلب کیا وہ ساحر جا کر اور تلاش کرکے اُنکو لائے غرض تمام
لشکر کثیر سیمائے بلند آواز کے پاس جمع ہوگیا یہ وہ لشکر تھا جس نے شندکال کی اطاعت
نہ کی تھی اور یہ سبب شندکال کے خوف سے کوہ و صحرا میں پراگندہ ہوگیا تھا وہ سب جمع ہوگیا اور
جس لشکر نے نمک حرامی پر کمر کس کے شندکال کی اطاعت کی تھی وہ طلسم میں رہا القصہ بر سر
مطلب کہ جب سب لشکر جمع ہوگیا بادشاہ نے اس جمع ہونے کی خوشی میں کہ میں اپنے عزیزوں اور ملازموں
و ہمراہیوں سے ملا اور رہا ہوا سات شبانہ روز جشن برپا کیا آٹھویں دن وہ جلسہ برخاست ہوا دو
دن تک سیمائے بلند آواز نے اُس صحرا میں اور قیام کیا تیسرے دن حکم دیا کہ تیاری سفر کیجائے
اور سب تیار ہوں ہم یہاں سے طرف طلسم کشا کے چلینگے اور اپنی آنکھوں کو نور قدم طلسم کشا سے
روشن کرینگے اور ملازمت و قدمبوسی حاصل کرینگے کیونکہ میں عرض کرا یا تھا کہ مع لشکر کے بہت
جلد حاضر ہونگا مجکو لازم ہے کہ اب میں عرصہ نہ کروں صاحبقران میرے منتظر ہونگے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت
لشکر میں تیاری سفر ہونے لگی اور سب لشکر تھوڑے عرصہ میں تیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار کیے گئے

ساحر بازو ہنس و بطوطاؤس وغیرہ پر سوار ہوئے جو سردار تھے وہ آژدر ہائے آتشین پر سوار ہوئے بادشاہ
مع اپنے فرزند و دختر و زوجہ کے تخت پر بیٹھا ابر گلنار آکر سایہ فگن ہوا اُس سے بارش لعل و یاقوت و گوہر
کی ہونے لگی سر پر بادشاہ کے چتر زرین گردش کھانے لگا مرچھل بالی ہمائی ہونے لگی بڑے شان و
شوکت سے سیمائے بلند آواز طرف صاحبقران کے تین لاکھ ساحران جان باز کو ہمراہ لیکر چلا
خلاصہ یہ کہ سیمائے بلند آواز مع کل لشکر کے اُس مقام پر پہونچا کہ جہاں صاحبقران فروکش تھے
یعنے حوالی کوہ سبز ستون میں یہاں جو آکر پہونچا تو کسی کو نہ پایا لشکر کا نام و نشان نہ تھا یہ واقعہ
دیکھکر یہ بہت حیران ہوا اور سرداروں سے کہا کہ جب میں تمھارے لینے کو صاحبقران سے
رخصت ہو کر طرف صحرائے عجائب کے گیا تھا تو صاحبقران مع لشکر کے یہاں تشریف فرما تھے
مجکو وہاں عرصہ جو ہوا تو نہ معلوم کس طرف تشریف لے گئے ہیں پس کس سے دریافت کروں چند
ساحروں سے کہا کہ ذرا تلاش تو کرو اگر کوئی مل جائے تو میرے پاس لاؤ شاید اُس سے کچھ حال
معلوم ہو یہ حکم دے کر لشکر کو حکم دیا کہ اس مقام پر قیام کرو مگر کمر ابھی نہ کھولنا اگر صاحبقران کا
حال دریافت ہو گیا تو ہم اُس طرف کو اسی وقت روانہ ہوں گے ان سب نے عرض کیا کہ بہت
خوب لشکر اُسی طور سے کمر بستہ ایک طرف کو صف باندھکر کھڑا ہو گیا چند ساحر اُس صحرا سے بیابان
میں تلاش کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ حکیم استقلینوس ایک ساحر پیر کو یہاں چھوڑ گئے تھے
اور اُس سے کہہ گئے تھے کہ اگر بادشاہ طلسم اس طرف تشریف لائیں تو اُنسے کہنا کہ صاحبقران وغیرہ
مع کل لشکر کے طرف دربند سوسن کے گئے ہیں اور آپ بھی اُسی طرف تشریف لے چلیں تم بھی بادشاہ
کے لشکر کے ہمراہ چلے آنا چنانچہ وہ ساحر اُسی صحرا میں ایک پہاڑی پر مقیم تھا صبح کا وقت تھا
کسی ضرورت سے نیچے پہاڑی کے آیا تھا کہ ان ساحروں کی نگاہ اُس پر پڑ گئی یہ ساحر اُسکے
قریب آئے اور اُس کو مسلمان وضع پایا یہ بھی مسلمان تھے پہلے صاحب سلامت کی اُسکے بعد
کہا کہ چلو تم کو ہمارا بادشاہ طلب فرماتا ہے اُسنے جواب دیا کہ میں کسی کا نوکر نہیں ہوں جو چلوں جسکو
غرض ہو میرے پاس خود آئے میں اپنے وقت کا خود بادشاہ ہوں اور کون بادشاہ بلاتا ہے انکو
نے جواب دیا کہ اے مرد پیر اسقدر برہم نہ ہو اُسنے کہا کہ برہم کیوں نہ ہوں کسواسطے نہ ہوں میں بابا جی اُنکے
کے حکم سے یہاں مقیم ہوں میں کسی کا ملازم نہیں ہوں کہ جو کوئی یہاں آئے میں اُسکی طلب سے

به موجب چلا جاؤن ہان جسکے انتظار مین یہان مقیم ہون جب وہ آئینگے اسوقت مین انکی خدمت مین جاؤنگا
انھون نے کہا کہ تم کسکے انتظار مین ہو وہ کون ہین اُسنے کہا کہ سیماسے بلند آواز بادشاہ طلسم کا منتظر ہون
بحکم حکیم اسقلینوس یہ جو اُس پیرمرد نے کہا تب اُن ساحرون نے جواب دیا کہ ہم بھی تو اُسی بادشاہ کے پاس
تم کو لیے چلتے ہین اُسی بادشاہ نے تو یاد کیا ہے اور طلب کیا ہے اُسنے کہا کہ وہ کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ
سامنے مع لشکر کے تشریف فرما ہین چلو تو یہ سنتا تھا کہ وہ پیرمرد اُنسے کہنے لگا کہ اگر بادشاہ طلسم یاد فرماتے ہین
تو مین چلتا ہون اور حاضر ہوتا ہون یہ کہکر اُنکے ہمراہ ہو لیا وہ اُس ساحر کو اپنے ہمراہ لیکر سیماسے بلند آواز کی خدمت
مین آئے اور عرض کیا کہ جب ہم نے بہت تلاش کیا تو یہ پیرمرد ہم کو ملے ہم اُنکو لیکر آئے ہین بلکہ یہ آپ کے انتظار
مین یہان مقیم تھے بحکم حکیم اسقلینوس یہ سُنکے سیماسے بلند آواز نے اُس پیرمرد کو اپنے قریب بلا کر
دریافت کیا کہ صاحبقران مع لشکر کے تشریف لے گئے ہین اُسنے سلام کیا اور اُسنے سطور سے بیان کیا
پہلا اُسنے جمال راہدار کا آنا اور خواجہ کا حال بیان کرنا صاحبقران کا قصد کرنا کہ مین بہ لشکر خواجہ جاؤن
حکیم اسقلینوس نے اُنکو بہت منع کیا اُنھون نے نہ مانا اُسوقت شب جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف در جند
سوسن کے تشریف لے گئے جب صبح کو حکیم صاحب کو معلوم ہوا وہ بھی مع لشکر کے عقب صاحبقران
مین روانہ ہوئے مجھکو یہان چھوڑ گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ جب بادشاہ تشریف لائین تو انسے حال سب
آگاہ کرنا اور کہنا کہ آپ بھی اُسی طرف تشریف لے جائین تم بھی اُنکے ہمراہ آنا بس یہ واقعہ ہے جو کہ مین نے عرض
کیا خلاصہ یہ کہ یہ سُنکے سیماسے بلند آواز نے لشکر کو اُسیوقت حکم دیا کہ کل لشکر طرف در جند سوسن کے روانہ
ہو یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کل لشکر ظفر پیکر سیماسے بلند آواز کا طرف در جند سوسن کے راہی ہوا اُسکو
بھی راہ مین رکھا جاتا ہے اب ہین عنان قلم کو طرف حالات مقہور جادو و جو خواجہ عمرو کو ہمراہ لیکر طرف کوہ
اعظم کے چلا تھا وہان کوہ اعظم پر مقہور کا انتظار کر رہے تھے کہ مقہور اپنے بھائی کو لیکر آتا ہوگا چند ساحر
مقرر کیئے گئے تھے کہ جب مقہور جادو قریب کوہ اعظم کے پہونچے تو ہم کو فوراً خبر کرنا اور وہی کہتا ہے یہان کوہ
اعظم پر اعظم جادو مع سوسن جادو و خواجہ عمرو کے کہ وہ افغان زرزن نیزہ باز پہنچے ہوئے تھے قریب
کوہ اعظم کے پہونچا اور طائر سحر نے جاکر سوسن کو خبر دی کہ آپ کا سپہ سالار اپنے بھائی سمیت آگیا
ہے یہ سننا تھا کہ سوسن جادو نے اعظم جادو سے کہا کہ بہت سپہ سالار کے استقبال کے لیے
سرداروں کو روانہ فرمایئے کہ وہ اُسکو لے آئین بس اعظم جادو نے اُسی وقت چند سردار واسطے استقبال

مقہور جادو روانہ ہوئے سردار با دوست سے پہلے او دوسرے مقہور چلا آتا تھا کہ راہ میں ملاقات ہوئی ایک نے دوسرے
کو سلام کیا باہم صاحب سلامت ہوئی صاحب سلامت کے بعد مزاج پرسی ہوئی بس وہ سردار مقہور کو
اپنے ہمراہ لیکر مع اسکے نقلی بھائی کے کوہ اعظم پر آ گئے یہاں دربار آراستہ تھا سب سردار اعظم جادو کے
مع سوسن جادو کے حاضر دربار تھے کہ وہ سردار آ کر پہونچے مقہور نے سوسن جادو و اعظم جادو کو
جھک کر سلام کیا ادھر اسکے بھائی نے بھی مقہور کے بھائی کو دیکھ کر سوسن و اعظم و کل اہل دربار حیران
ہوئے شکل مبارک کو دیکھ کر کیونکہ آجتک اس تن و توش و اس قد و قامت کا کوئی پہلوان ان لوگوں کی
نگاہ سے نہیں گذرا تھا ہر ایک دیکھ رہا تھا اور دل میں کہتا تھا کہ یہ انسان کاہے کو ہے دیو ہے قالب انسان
میں سمایا ہوا آلات حرب و ضرب کو جو دیکھتا تھا تعجب کرتا تھا گرز پر ہر ایک کی نگاہ تھی جب مقہور و غیرہ
سلام کر چکے دنگل مرحمت ہوا ایک دنگل پر مقہور اور ایک دنگل پر افغان گرز زن بیٹھا افغان گرز زن
کی نگاہ کبھی سوسن جادو کبھی اعظم جادو پر تھی کبھی اہل دربار پر جب سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ
چکے اسوقت مقہور جادو سے سوسن جادو نے کہا کہ تم نے بڑا غضب کیا کہ غفلت کی خواجہ عمرو
بدمعاش سے نکل گئے اسکا نکل جانا بڑی خرابی کی بات ہے کیونکہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی آفت برپا کریگا مقہور
نے عرض کیا کہ کیا عرض کروں کہ کیسی خطا و غفلت مجھ سے سرزد ہوئی یہ بھائی صاحب کے آنے کی
وجہ سے ہوئی ورنہ کبھی نہ ہوتی میں نے تو ایسا بندوبست کیا تھا کہ اندر باغ کے ہوا کا جانا یا باغ سے
باہر آنا محال تھا یہ جو تشریف لائے انکے آنے سے یہ غفلت ہوئی میں خطاوار ضرور ہوں میرا قصور معاف
فرمایا جاوے سوسن نے کہا کہ میں نے خطا تمھاری قبل ہی سے معاف کر دی تھی اور اب بھی معاف
کی مگر ایسی غفلت تم کو زیبا نہ تھی مقہور نے کہا کہ انسان سے خطا ہوتی ہے اب ایسا قصور کسی وقت
میں نہ ہوگا سوسن نے کہا کہ خیر ہاں یہ بتاؤ کہ یہ جو پہلوان وضع تمھارے ہمراہ ہیں یہی تمھارے
بھائی ہیں مقہور نے کہا کہ جی ہاں یہی بھائی صاحب ہیں یہ بہت دنوں سے علیل تھے جب
سخت بیمار تھے اب تو فضل خداوند سے اچھے ہو گئے ہیں مرض اختلاج کی شکایت تھی سو وہ یہاں
آنے سے دفع ہو گئی ورنہ ایسے علیل تھے کہ کوئی توقع زندگی کی نہ تھی اب تو یہ آدھے بھی نہیں رہے ہیں
قبل میں اگر آپ انکو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوتا کہ ہاں پہلوان ہیں اس علالت نے ان کو
بہت لاغر کر دیا ہے ورنہ اسکے مقابلے سے ہر ایک کو خوف آتا تھا ہر ایک ڈرتا تھا سوسن نے کہا کہ

بہت دیر سے مجھ غرض کیا کرتی ہوں میں نے عرض نہیں کیا ہے کہ اب شمعت بدن اشکار رتیا ہما ستمدر یہ
لاغر ہوئے ہیں یہ حکم سُنکے ہر ایک اہل دربار ماور حیران ہوا کہ خداوندا تنگے شر و فساد سے بچائے جب
لاغری میں یہ تن و توش ہو تو جب یہ فربہ ہوسنگے تو انکا کیا حال ہوگا دوسرا ایک یہ اپنے دل میں خیال کرتا
تھا اُدھر سوسن نے منصور سے کہا کہ اور کبھی یہ تمھارے پاس نہین آئے نہ تم انکے پاس گئے نہ تم نے انکا
ذکر کیا کہ ہم کو بھی معلوم ہوتا کہ تمھارے بھائی ہین اور تم سے بڑے ہین منصور نے کہا کہ اسکا سبب یہ
تھا کہ مین نے جو ذکر کیا تھا کہ انکو ہمیشہ ساحرون سے نفرت رہی اور ساحری سے پہلوانی اور فنون سپہ
گری کا شوق رہا اُسکی بہ کثرت کرتے رہے اور ہمیشہ ایک مقام پر انکا قیام نہین ہوا جو یہ میرے پاس
آتے یا مین انکے پاس جاتا جہان انھون نے سُنا کہ فلان مقام پر کوئی پہلوان زبردست ہے اور فنون سپہگری
سے خوب آگاہ ہے یہ وہان پہونچے اور انھون نے اُس سے فنون سپہگری حاصل کیا بعد اور جس مقام پر
سُنا اُس مقام پر گئے ہمیشہ سفر مین رہے ان کامون سے انکو فرصت نہ ملی جو یہ میرے پاس آتے
اور انکے قیام کی کسی مقام پر پورے طور سے نوبت تھی جو مین جاتا آپ سے ذکر نہ کرنے کا یہ سبب تھا
کہ یہ پہلوان تھے مین نے خیال کیا کہ انکا ذکر کیا کرون کیونکہ جب یہ ساحر نہین ہین اور انکو
ساحرون سے نفرت ہے تو یہ بالکل آپ لوگون کی نگاہ مین حقیر ہونگے انکی کوئی وقعت نہوگی مین نے
ذکر کیا اور ملکہ نے طلب کیا انکی تو عادت ہے کہ یہ ساحرون کو بُرا بھلا کہتے ہین انھون نے بُرا کہا تو بڑی
خرابی ہوئی مجکو ملکہ کے رو برو خفت حاصل ہوئی بس ایسے شخص کا نہ آنا اور ذکر نہ کرنا مین بہتر سمجھا
اب یہ خود میرے پاس تشریف لائے اور انھون نے فرمایا کہ مجکو ملکہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور ضروری عرض
کرنا ہے مین نے انکو نامہ لکھا آپ نے طلب فرمایا مین اپنے ہمراہ لیکر حاضر ہوا اب ان سے دریافت
فرمایئے کہ کیا عرض کرنا ہے آپ بھی موجود ہین اور یہ بھی ملکہ نے کہا کہ انکا نام کیا ہے منصور نے کہا کہ انکو
افغان گرززن کہتے ہین ہان اسقدر تو انھون نے مجھ سے ضرور کہا تھا کہ میرا قصد یہ ہے کہ مین حمزہ
سے مقابلہ کرون مین نے حمزہ کے زور و طاقت کی بہت شہرت سُنی ہے ابھی چاہتا ہے کہ اُن سے
مقابلہ کرون باقی اور مجکو نہین معلوم کہ یہ کیا آپ سے عرض کرینگے یہ کہکر منصور خاموش ہو رہا اب
سوسن منصور کی طرف سے پلٹی اور افغان گرززن کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ منصور آپ کا
بھائی ہے آپ نے ایک بدمزاجی کے ساتھ جواب دیا کہ ہان بھائی تو ہے مگر نالائق ہے اسنے اپنے باپ دادا

کے نام کو ساحری حاصل کرکے برباد کیا ہمارے خاندان مین ہمیشہ سے سپہ گری چلی آتی ہے اور ہم سب سپاہی
تھے یہ ایسا نالایق نکلا کہ اسنے اُسکو ترک کیا اور ساحری جو کہ ایک ذلیل کام ہے اُسکو اختیار کیا مین نے
جو اس سبب ترک کیا تو اسی غرض سے ترک کیا کہ اسکے ملنے مین میری کم عزتی ہے اور باعث کسر شان ہے
کیونکہ ساحر ہمیشہ ذلیل و بےوقعت اور بے آبرو خیال کیے جاتے ہین کوئی اُنکی عزت و توقیر نہین کرتا ہے نگاہون
مین ہر ایک کے حقیر ہوتے ہین مفہوم نے اُسی علم کو حاصل کیا پھر مین کس طور سے مفہوم سے ملتا یا
بلون اسی سبب سے نہ مین کبھی اسکے پاس آیا نہ اسکو اپنے پاس بلایا اور یہی باعث ہے کہ اسنے
تو آپ سے کبھی میرا ذکر نہین کیا کیونکہ اسکے نزدیک سپہ گری ایک ذلیل پیشہ ہے اور یہ کہتا ہے کہ ساحر کو ہر طرح کا
اختیار ہے جو چاہے وہ بذریعہ سحر کے اپنے لیے شان و شوکت پیدا کرے سَو دو سَو آدمی اُسکے پاس ہر وقت
برائے خدمت موجود رہ سکتے ہین ہر طرح کی دولت و ثروت بہم کر سکتا ہے چاہے تو تمام عالم پر قبضہ
کرلے ساحر کسی کا کبھی محتاج نہین ہوتا ہے برخلاف اور پیشہ والون کے کہ جب تک اُنکی کوئی خواہش نہ
کرے وہ محتاج و مفلس رہتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ پہلوان کی ہر ایک قدر و منزلت کرتا ہے اپنے برابر
جگہ دیتا ہے برخلاف ساحر کے کہ اُسکی وقعت اور عزت ساحر ہی کریگا غیر ساحر کبھی عزت نہ کرے گا بلکہ
نجاست سے پرہیز کریگا اور پہلوان کی ہر ایک ساحر و غیر ساحر عزت کرتا ہے ساحری کو حاصل کرکے
اپنے خاندان کا نام ڈبو دیا مین نے بہت بہت اسکو پند و نصیحت کی مگر اسنے کسی طور سے نہ سُنا میرے
کہنے پر عمل نہ کیا آخر کو مین نے عاجز ہوکر اسکو گھر سے نکالدیا اسنے یہان آکر آپ کی ملازمت کی گو خداوند نے
ہر طرح کا راحت و آرام اپنے فضل و کرم سے مرحمت فرمایا ہے کسی شے کی حاجت نہین ہے ہم کو نوکری کی کوئی
ضرورت نہ تھی نہ ہے بلکہ سو پچاس آدمی خود ہمارے نوکر ہین یا پہلوان ملازمت کرنا آجتک مین نے کسی
کی ملازمت نہ کی بلکہ اپنا روپیہ صرف کرکے فنون سپہ گری حاصل کیے یہ بسبب نالایقی کے گھر سے نکالا ہے ایک
کی خوشامد کرنے لگا نوکری کرلی بہرطور میری کم عزتی کا سبب تھا اور ہم اس سے خفا ہین مگر یہ جو اسوقت
مین یہان حاضر ہوا ہون تو دو سبب ہین ایک تو مجھکو حکیمون نے بتایا کہ تم کوہ و صحرا کی سیر کرو تاکہ تمھارا دل
بہلے اور یہ اختلاج دفع ہو دوسرے مجھکو اپنا نام روشن کرنا اور سب پر ظاہر کرنا تھا کہ افغان ایسا زبردست
پہلوان ہے اور اپنی طاقت و قوت سب کو دکھاتا ہے تاکہ لوگ میری عزت کرین اور اُنکی نگاہون مین
مین صاحب زور و طاقت معلوم ہون اور خیال کرین اور یہ جو مین نے لاکھون روپیہ صرف کرکے ایک فن کو

حاصل کیا جا سکتا تھا تو ظہور ہوا میں نے اپنے دل میں خیال کرکے خیال کیا کہ یہ کیونکر ہوگا اور کس طور سے
میرا نام ہوگا فوراً دل نے کہا کہ تو حمزہ سے مقابلہ کر کیونکہ اسوقت حمزہ کے زور و طاقت و شوکت کے ڈنکے
اقلیم میں سکہ پڑے ہوئے ہیں اور تجھی عشق کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں حمزہ نے تمام سرکشان عالم کو
پست کرکے تمام جہان اپنا ہی کر لیا ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جسکو حمزہ نے زیر کیا ہو بس اگر تو نے حمزہ کو زیر کر لیا
تو تیسرے یارہ میں تیرا نام ہوگا اور وہ کل پہلوان اور سردار کہ جنکو حمزہ نے زیر کرکے اُنکے کانوں میں چھلا اطاعت
کے حلقے ڈالے ہیں اور وہ مطیع حمزہ ہیں وہ سب ہمارے مطیع ہو سکتے ہیں جونہی دل نے کہا [illegible]
اس امر کی فکر پیدا ہوئی کہ کسی طور سے حمزہ سے مقابلہ کروں چنانچہ اسی فکر میں مبتلا تھا الحال میں نے سنا کہ
حمزہ نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا اور بے ستون جادو کو قتل کیا اور اب اُسنے قصد کیا ہے کہ جاکر دربند
سوسن کو فتح کروں اور لوح طلسم حاصل کرکے طلسم کو فتح کروں اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے چند
ساکنان طلسم و ارکان طلسم و ملازمان شہنشاہ افراسیاب طلسم کش ہو گئے ہیں بس میں نے خیال کیا کہ میں بھی
دربند سوسن کو چلوں اور وہاں پہونچکر ملکہ سے ملوں اور یہ ملکہ سے کہوں کہ آپ میرے مقابلہ کا تماشا
ملاحظہ کریں کہ میں کیونکر طلسم کشا کو زیر کرتا ہوں اور اسیر کرکے آپ کے سپرد کرتا ہوں اور طلسم کو فتح ہونے
سے بچاتا ہوں دوسرا میرا سبب یہ ہوا کہ تو اُسنے کہا ایک تو یہ اسے سبب آیا ہوں دوسرے طلسم کشا سے
مقابلہ کرنے کو یہی امر جو آپ سے کہتا تھا لہذا میری یہ عرض ہے کہ جب طلسم کشا اس طرف کو آئے تو پہلے میرا
اُسکے مقابلہ ہو اگر میں اُسکو زیر کروں تو خیر ورنہ بعد میرے آپ کو اختیار ہے جس طور سے چاہیے مقابلہ فرمائیے مگر
ہاں جب میرے اُسکے مقابلہ ہو اسوقت سحر و ساحری کا بالکل دخل نہ ہو اور کوئی کام نہیں ہے یہاں لشکر
ساحران ایک طرف کو ہٹ جائے جو میرے مقابلہ کا تماشا دیکھے اور حضور بھی ملاحظہ کریں اگرچہ امر آپ کو
منظور ہو تو مجھ سے اقرار فرمائیے بلکہ ایک پرچہ قرطاس پر تحریر فرما دیجئے تاکہ مجھکو اطمینان ہو جائے اگر یہ
منظور نہ ہو تو مجھے جواب صاف مرحمت [illegible] تاکہ میں اپنے مقام کی طرف جاؤں یہاں نہ ٹھہروں کوئی اور صورت
حمزہ سے مقابلہ کی پیدا کروں مگر یہ خیال فرمائیے کہ ساحر کی حمزہ کے روبرو [illegible] نہیں ہے کہ وہ ساحر کو
مثل سگ و خوک کے قتل کرتا ہے اور ساحر حمزہ کا کچھ نہیں کر سکتا ہے میرے اُسکے برابر کا مقابلہ ہوگا
کیونکہ وہ بھی غیر ساحر ہیں خوب فنون سپہ گری و طاقت کی آزمائش ہوگی جس کو فتح ہوتا ہو دیکھیں میں اس امر
کا تو ضرور اقرار کرتا ہوں کہ میں حمزہ کو زیر کر لونگا اور کسی حربہ کی نوبت بھی نہ آئیگی ایک ضرب گرز میں وہ

بیہوش ہوکر گر پڑے گا میرے گرز کی ضرب کی تاب نہ لاسکے گا اسکے زنگر کو نہ اٹھا سکیگا مگر ایک اور شرط ہے
وہ بھی سماعت فرمالیجیے وہ یہ ہے کہ جب میں حمزہ کو ضرب گرز سے پست کروں اور وہ خاک پر گرے اُسوقت
آپ اور اعظم جادو خود حمزہ کے قریب تشریف لیجائیں اور اسیر کرلیں کیونکہ حمزہ ایسے ویسے ساحر سے
اسیر نہ ہوگا گو وہاں سحر کا کوئی کام نہ ہوگا مگر پھر بھی زبردست اور صاحب لیاقت و صاحب حکومت
کا جادوگر اور ایسے زبردست کو اسیر کرنا زیبا ہے میں خود باندھ لیتا مگر مجھکو شرم آئیگی کہ میں کیا ایسے شخص کو
باندھوں جو کہ میرے ایک ضرب کی تاب نہ لاسکا جب میں گرز لگا کر ہٹونگا آپ سے پکار کر کہہ دونگا
کہ تشریف لائیے اور حمزہ کو باندھ لیجیے بس آپ دونوں صاحب جاکر باندھ لیجیے گا یہ جو افغان نے کہا
سوسن نے اعظم کی طرف دیکھا اور اشارہ سے کہا کہ آپکی کیا رائے ہے اعظم نے سوسن کا اشارہ پاکر
افغان کو جواب دیا کہ ہم نے یہ آپکی دونوں خواہشیں قبول کیں ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے آپکے مقابلہ
کرنے میں بلکہ نفع ہے کہ ہمارے اہل لشکر نہ ہلاک ہونگے نہ حمزہ کے دونوں طرف کے اہل لشکر کشت و
خون سے محفوظ رہینگے اور ہم دونوں حریف بے گناہوں کے خون سے بری رہینگے ہمارا خاص منشا یہ ہے
کہ ہم حمزہ یعنے طلسم کشا کو اسیر کرلیں اور طلسم فتح ہونے سے بچے یہ منشا ہمارا آپکے مقابلہ سے حاصل
ہوجائے گا ہاں اُسوقت خدا نخواستہ جبکہ آپ حمزہ کو نہ زیر کرسکیں گے اور خود زیر ہوجائینگے اُسوقت
ہم ضرور سحر کرینگے اور بذریعہ سحر کے حمزہ سے مقابلہ کرینگے جسوقت تک کہ آپ سے اور حمزہ سے مقابلہ
ہوگا اور فیصلہ نہ ہوگا اُسوقت تک کوئی سحر نہ کریگا اور یہ جو کہا کہ جب میں حمزہ کو گرز سے پست کروں آپ
دونوں صاحب جاکر حمزہ کو باندھ لیں یہ بھی ہم کو قبول ہے کیونکہ جب آپ ہمارے لیے اتنی بڑی زحمت
گوارا کرینگے کہ حمزہ کو مقابلہ کرکے پست کرینگے تو کیا ہم سے یہ بھی نہ ہوسکے گا کہ ہم اسکو باندھ لیں اگر
ہم مقابلہ کریں اور حمزہ پر غالب آئیں تو کیا ہم اُسوقت یہ خیال کرینگے کہ کوئی دوسرا آکر حمزہ کو باندھ
لے آپ [illegible] حق بجانب ہوگا کہ اس قدر لنگر دار گرز کا وار کیجیے گا اُسوقت آپ میں یہ طاقت کہاں
ہوگی کہ اس کام کو کیجیے جو اس تو درست نہ ہونگے نہیں ہم ضرور بموجب آپکے کہنے کے عمل کرینگے
کیونکہ یہ احسان آپکا ہم پر ہوگا اگر طلسم کشا اسیر ہوجائیگا افغان نے جواب دیا کہ بہتر بس اسی طور
سے ایک پرچہ پر تحریر کر دیجیے اس امر کا خیال رہے کہ یہ احسان میرا صرف آپ لوگوں پر نہیں ہوتا ہے
بلکہ تمام ساکنان طلسم و نیز بادشاہ طلسم پر ہوتا ہے میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر تمام عالم

سے ساحر جمع ہو کر اس امر کی کوشش کریں کہ ہم حمزہ کو اسیر کریں اور طلسم کو بچالیں یہ غیر ممکن ہے حمزہ
سے کوئی لڑ بھی نہیں سکتا ہے کسی ساحر کا سحر حمزہ پر اثر نہیں کر سکتا ہے جبکہ یہ امر ہے تو بیکار ہے ہاں جو ہیں مقابلہ
کرونگا یہ مقابلہ قوت و طاقت کا ہے جو قوی ہوگا وہ زیر کر لے گا اس صورت سے تو حمزہ زیر ہو سکتا ہے سحر
سے تو نہیں کوئی اُس پر غالب آسکتا ہے دوسرے میرا یہی منشا ہے کہ کیوں اہل لشکر دونوں طرف کے ہلاک
ہوں بیکار کو ہزاروں جانیں تلف ہوں اگر اسی طور سے یہ لڑائی سر ہو جائے تو کیا نقصان ہے جیسا کہ
ابھی آپ نے فرمایا آعظم جادو نے جواب دیا کہ آپ کا خیال بہت درست ہے ہم کو قبول ہے اور ہم
پسند کرتے ہیں بلکہ آپکی خواہش کے موافق تحریر بھی کیے دیتے ہیں یہ کہکر اور پرچہ کاغذ اُٹھا کے جو کچھ افغان
نے کہا لکھ دیا اُسپر اپنے دستخط اور سوسن کے بلکہ کل اہل دربار کے کر دیے اور ایک مکان براے قیام
افغان گرزن بہت پاکیزہ مقرر کیا اور چند خادم و خدمتگار سوسن نے کہا یہ تو بتایئے کہ حمزہ ادھر کیوں
آنے لگا اگر وہ آئے گا تو دربند سوسن پر آئے گا یہاں اُسکا کیا کام ہے ہاں جب لوح حاصل کریگا اُسوقت
اسطرف کو دربند آعظم کے فتح کرنے کو آئے گا ابھی اُسکا یہاں کیا کام ہے یہاں آپ کا قیام کرنا بیکار ہے
بھائی صاحب آپ بھی دربند سوسن پر چلیں اور افغان گرزن بھی افغان گرزن نے جواب دیا
کہ جب حمزہ دربند سوسن پر آئیگا اور اُسکو معلوم ہوگا کہ سوسن جادو نہیں ہے وہ دربند آعظم
کو گئی ہے بس وہ ضرور دربند سوسن کو ترک کر کے ادھر آئیگا کیونکہ جب تک اسنے مقابلہ نہ کریگا اور ان کو
زیر نہ کریگا تو لوح اُسکو کیونکر ملے گی اور دربند کیونکر فتح ہوگا بس جب یہاں آئے گا اُس سے مقابلہ کیا
جائے گا آعظم نے کہا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہے اسی مقام پر قیام کرنا بہتر ہے سوسن نے کہا
کہ بہتر افغان کے لیے جو مکان مقرر ہوا تھا افغان دربار سے اُٹھکر مع مقہور جادو کے اس مکان میں
آیا آعظم نے کہدیا افغان سے کہ جب تک آپ یہاں ہیں میرے مہمان ہیں میرے اوپر مہربانی فرمائیے
جو نان و نمک مجکو نصیب ہے وہ نوش فرمائیے افغان نے کہا کہ بہت خوب آو جو کچھ میرے پاس ہے
وہ بھی آپ ہی کا ہے اگر میں اپنے پاس سے کھاتا تو وہ کسکا تھا آپ ہی کا تھا اگر آپ کو یہ منظور ہے تو مجکو
بھی بسر و چشم قبول ہے یہ کہا اور اُٹھکر اُس مکان میں چلا آئے جب یہ چلا گیا آعظم نے سوسن سے کہا
کہ تم ہو یہ وقت اسوقت ہم مقابلہ سے بچتے ہیں ہمارے اہل لشکر ہلاکت سے بچتے ہیں اپنی بلا
دوسرے کے سر جاتی ہے بدولت دردسر طلسم کشا ہاتھ آیا جاتا ہے جو ہمارا منشا ہے وہ حاصل ہوتا ہے ہم کیوں

شکار کرتے ہیں ادل گواہی دیتا ہے کہ یہ حمزہ کو زیر کرے گا سوسن نے کہا کہ مین کب اسکے خلاف عرض کرتی ہون
میری بھی تو یہی خواہش اور یہی خوشی ہے کہ کسی طور سے حمزہ اسیر ہو جائے اعظم نے کہا کہ یہ امر ہو جائے گا
اطمینان رکھو نہ تمھارے اہل لشکر سے کوئی ہلاک ہوگا نہ میرے اور حمزہ اسیر ہو جائے گا سوسن نے کہا
بہت خوب اعظم نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے مگر ہر ایک کی زبان پر افغان
گرززن کی تعریف تھی اور ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے آجتک ایسا جوان قدآور وصاحب تن و توش
نہیں دیکھا جیسا افغان گرززن ہے القصہ اعظم نے دونون وقت کا کھانا مقرر کیا پچاس خوان دونون وقت
جانے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ افغان گرززن یہان تو اعظم پر اعظم جادو کے مہمان ہین اور حمزہ
صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین کیونکہ خواجہ نے یہ خیال کر لیا تھا دل مین کہ جب مجکو عرصہ ہوگا اور مین نہ جاؤنگا تو صاحبقران
ضرور بیقرار ہوکر وہان سے چل کھڑے ہونگے پہلے وریند سوسن پر آئینگے جب یہ معلوم ہوگا کہ سوسن جادو وریند سوسن کو چھوڑ کر
بخوف عمرو طرار وریند اعظم کے اپنے بھائی کے پاس چلی گئی ہے اور وہان ہے صاحبقران ادھر کو آئینگے
آخر مین مقابلہ کرونگا اسی خیال سے یہان مقیم ہین اور یہی کلمہ خواجہ نے اعظم و سوسن سے کہا
بھی تھا خواجہ تو یہان مقیم ہین ہر روز بوقت صبح گھنٹہ دو گھنٹہ کے لیے اعظم کے دربار مین آ گئے ہین
اور کہتے ہین کہ آپ لوگ ملاحظہ کرینگے کہ مین کیونکر حمزہ کو زیر کرتا ہون راوی کہتا ہے کہ خواجہ ایسے چرب
زبان اور شیرین کلام اور فصیح ہین کہ اُنھون نے اپنی طرف اعظم کو بسبب چرب زبانی اور شیرین
کلامی کے کر لیا ہے اور اعظم جادو انکا بہت معتقد اور دوست ہو گیا ہے دل مین یہ اپنے خیال کرتا ہے
کہ اگر افغان نے حمزہ کو زیر کر لیا تو مین جہانتک ہوگا اسکو اپنا ملازم کر لونگا جانے نہ دونگا جو یہ مانگیگا وہ
مانگے گا دونگا کیونکہ ایسے پہلوان اور ایسے جوان ممکن نہین ہوتے ہین بلکہ اسکے ذریعہ سے تمام دنیا
پر قبضہ ہو جائے گا حمزہ کے زیر ہونے سے کل لشکر حمزہ و کل سردار حمزہ اطاعت کرینگے لشکر کثیر
ہوگا جہان جہان حمزہ کی حکومت ہوگی وہ بدون مقابلہ قبضہ مین آ جائے گی باقی رہے اور ملک
وہ اسکے ذریعہ سے قبضہ مین آ جائینگے جب یہ میری ملازمت کو قبول کر لیگا اُسوقت ملک گیری پر
کمر باندھونگا اور ملک گیری کر کے تمام عالم پر قبضہ کر لونگا میری حکومت دور دور ہو جائیگی اس
ایسا پہلوان اور مجھ ایسا ساحر جب دونون ملکر کوشش کرینگے تو تمام عالم مین میری ہی حکومت
ہوگی اور میری شجاعت و بہادری کے سکے پڑینگے عجب نہین کہ مین طلسم پر بھی قبضہ پا جاؤنگا

تخت نظم جادو اسی ایسے خیال کرتا ہو اور افغان گرز زن کی محبت و الفت اسکے دل مین پیدا ہوتی جاتی
ہو اور سوسن کے بھی دل مین راوی افغان کو تو یہان مقیم رکھتا ہوا سب حال صاحبقران کا بیان کرتا ہو
کہ صاحبقران جمال نامدار کو ہمراہ لیے ہوے چلے آتے ہین طرف دہ بند سوسن کے اتفاق سے صاحبقران
کا گذر اُس مقام پر ہوا کہ جہان ملکہ مہر جبین آفتاب منظر کا باغ تھا اور ملکہ فراق صاحبقران مین
شب و روز بیقرار رہا کرتی تھی کیونکہ یہ جب براے کمک بے ستون جادو گئے تھے تو اُسی مقام پر یہ
صاحبقران کو دیکھ کر عاشق ہوئی اُس سوداے عشق مین بے ستون جادو سے اپنی علالت کا بہانہ
کر کے اپنے مقام پر چلی آئی تھی کو بے ستون شودا سیر عاشق تھا مگر کیا کرے اظہار عشق نکر سکتا
تھا ملکہ کے وصل کی آرزو دل مین لیکر دنیا سے رخصت ہو گیا خبر اس سے تو کچھ غرض نہین بلکہ
بھانجی ہے شہنکال کی یہ تحریر کر چکا ہون جلد اول مین یہ اُس خیال سے اپنے مقام پر چلی آئی تھی کہ
وہان پہونچکر اپنے دل کو بہلاؤنگی اُسوقت تک کہ جسوقت طلسم کشا طلسم کو فتح کرے اگر طلسم کشا نے
طلسم کو فتح کر لیا تو اُسوقت اُسکی خدمت مین حاضر ہو کر اپنا مدعاے دل ظاہر کرونگی یا شہنکال نے
طلسم کشا کو اسیر کر لیا تو اُسوقت مین طلسم کشا کی کمک کرونگی اور طلسم کشا کو قید شہنکال سے
رہائی دیکے بیرون طلسم نکل جاؤنگی اور اپنا اظہار عشق کرونگی یقین ہو کہ اس احسان کے عیوض مین
وہ مجھکو قبول کرے اور مجھکو اپنے وصل سے شادکام کرے بس یہ ایسے ایسے خیال اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی
دل مین کیا کرتی تھی اور اُس فراق مین جلا کرتی تھی دن بدن اسکی حالت خراب ہوتی جاتی تھی آثار
عشق عجب پیدا ہوتے جاتے تھے اسنے چند ساحر مقرر کیے تھے کہ جو اسکو ہر وقت حالات
صاحبقران کی خبر دیا کرتے تھے طائرون نے اس سے کل واقعہ بربادی کوہ بے ستون و قتل
بے ستون جادو کا بیان کیا یہ سُنکے بہت خوش ہوئی اب اسکو زیادہ تر امید یہ ہو کہ ضرور طلسم کشا
طلسم کو فتح و برباد کرے گا یہ اتفاق سے بالاے کوہ بیٹھی ہوئی صحرا کی سیر کر رہی تھی دل بہلا رہی تھی مگر
تصویر خیالی صاحبقران کی اسکے روبرو موجود تھی یہ اُس سے باتین کر رہی تھی صاحبقران کا تصور
بندھا ہوا تھا کہ یکایک طائران سحر نے آکر اسکو خبر دی کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا مع جمال نامدار
کے یکہ و تنہا براے بربادی دہ بند سوسن چلا تھا اتفاق سے اس جنگل مین اُسکا گذر ہوا ہے فلان
درخت کے سایہ مین کھڑا ہوا اپنا پسینہ خشک کر رہا ہے اُسکا قصد ہے کہ یکہ و تنہا جا کر دہ بند

سوسن کو فتح کرون احمد کا عیار عمرو ورسے خبر وزیند سوسن گیا تھا اسکو سوسن جادو نے اسیر کر لیا ہی
اُسکی رہائی اور در پی رہبری کی فکر مین چلا ہی یہ سُنتا تھا کہ ملکہ بیقرار ہوگئی دل مین کہنے لگی کہ ہو گا یہی
ملک کے لوگ نام بدنام کیا کرین دل پر کسی کا اختیار نہین ہی بڑے بڑے بادشاہون کی بیٹیان اس دل کے
ہاتھون تنگ گئین ہین تو مین کیا ہون ملکہ مہ جبین الماس پوش ملکہ بران شمشیر زن کہ انکے باپ
بڑے بڑے طلسمون کے بادشاہ تھے بلکہ خداوند طلسم کہلاتے تھے یہ جب عاشق ہو کر شریک طلسم کشا
ہوگئین اور انھون نے شراکت کرکے طلسم کو برباد کرایا تو مین کیا چیز ہون اب وقت بیٹھے رہنے کا نہین
ہی بلکہ کمک طلسم کشا کا ہی کسی کا اب پاس و لحاظ نہ کرو ہوگا ننگ و ناموس خواہ بدنامی ہو خواہ نیکنامی
اپنے دل کی متابعت کرو کیونکہ اب تم سے فراق کی تکلیف اُٹھ نہین سکتی ہی اگر اسوقت مین کمک
کرو گی تو ضرور طلسم کشا کو خیال ہوگا اُسکو بھی تم سے ایک قسم کی الفت ہوگی دوسرے لوگ جب یہ
سُنینگے کہ ملکہ مہ جبین طلسم کشا پر عاشق ہی اور طلسم کشا اسکی طرف سے وزیند سوسن کو یکہ و تنہا گیا
اور اس نے طلسم کشا کی کمک نہ کی یہ کیسی عاشق تھی اور کیسا عشق تھا کہ معشوق پر توقف پڑا اور
عاشق سے خبر نہ لی یہ بالکل خلاف ہی عشق و عاشقی کے اب جو کچھ ہو وہ ہو ہم کو طلسم کشا کی کمک و مدد
و شراکت واجب و لازم ہی یہ اپنے دل سے باتین کرکے اپنے باغ مین آئی اپنے وزیرزادی کو بُلایا اور اس سے
کہا کہ اب مجھ مین تاب صبر باقی نہین ہی نہ مجھ سے صبر ہو سکتا ہی نہ دل مین قوت ہی صدمہ فراق کے
اُٹھانے کی نہ قلب مین طاقت ہی کہ بار غم کو اُٹھاؤن اور اب میری یہ نوبت ہی کہ مین قریب ہلاکت
ہون اگر تم کوئی صورت وصال یار کی نہ نکالو گی تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی اور زہر ہلاہل کھا کے اپنی جان
دونگی جسوقت ملکہ یہ بات کہہ چکی وزیرزادی نے بلائین لیکر عرض کیا کہ آپ کے دشمن جان دین آپ کے
دشمن اپنے کو ہلاک کرین یہ کنیز آپ پر سے صدقہ ہو کر مرجائے آپکی بلا بلا لیکر دنیا سے جائے آپ کیون اسقدر
بیقرار ہوتی ہین اور بے صبر ہین حاضر ہون جو تدبیر فرمایئے مین سر آنکھون سے بجا لاؤن اگر حکم ہو تو مین
طلسم کشا کو جا کر اُٹھا لاؤن و آپکے پہلو مین بٹھا دون مگر ملکہ صرف اسقدر خیال ہی کہ ننگ و عار ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ مین اسکو خیال کرون یا اپنے دل کی اطاعت کرون وہ تو گلا بوسے نکلا جاتا ہی کسی پہلو قرار نہین
ملتا ہی سوائے وصل کے کوئی دوسری تدبیر نہین ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تشریف لے چلیے مین
آپ کی وکالت کرونگی اور طلسم کشا کو راضی کرونگی اس امر مین کم وقعتی ہی مگر ہو کیا کیا جائے ملکہ نے کہا

کہا اچھا تو ہم تدبیر بتاتے ہیں وہ کرو وزیرزادی نے عرض کیا کہ ارشاد ہو ملکہ نے کہا کہ ابھی ابھی طائران سحر نے آکر
مجھکو خبر دی ہے کہ طلسم کشا یکہ و تنہا سوا ایک جمال راہدار کے جو کہ ملازم تخت سوسن کا وہ کسی تدبیر سے
طلسم کشا کا نمک پروردہ ہو گیا ہے اور کوئی ہمراہ نہیں ہے اُسکو ہمراہ لیے ہوئے طرف دربند سوسن کے جاتا ہے برائے
بربادی دربند سوسن یہ وقت کمک ہے اگر اسوقت میں اُسکی کمک کیجائیگی تو اُسکو بہت بڑا خیال ہو گا
لہذا وہ ادھر کو آیا ہے فلان مقام پر زیر سایہ درخت کھڑا ہوا ہے تو کسی تدبیر سے طلسم کشا کو یہان لے آؤ اور اُسکا
میرا ہمدم کر پھر بھیجا جائیگا یہ خبر طائران سحر نے دی ہے وزیرزادی نے جواب دیا کہ آپ مطمئن رہیے میں ابھی
جاتی ہوں و طلسم کشا کو لاتی ہوں یہ کہکر وزیرزادی تخت پر سوار ہوئی اور سحر کرکے چلی یہان ملکہ نے یہ خیال
کیے کہ وزیرزادی ضرور طلسم کشا کو لائیگی لہذا معشوق آتا ہے کچھ بناؤ کرو تاکہ اُسکی نگاہوں میں اچھی معلوم ہو
باغ کو آراستہ کرو یہ سوچ کر ملکہ نے اُسی وقت تیاری باغ کا حکم دیا کارپردازان سرکار نے دم بھر میں باغ
کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کرو یا ہر شی قرینہ سے لگا دی اگر آراستگی باغ و آرایش ملکہ کا حال تحریر
کیا جائے تو طول ہو کالا اہیں اسکو ترک کرتا ہوں صرف اسقدر کافی ہے کہ ہر شی و ہر مقام کے لایق آراستہ
کی گئی روشنی کا سامان کیا گیا روش بندی درست کی گئی آئینہ بندی کی گئی اُدھر ملکہ نے غسل فرمایا
زلفون مین شانہ کیا پوشاک گلنار اُس قتال عالم نے زیب تن کی زیور جواہر نگار پہنا از سر تا پا دریاے
جواہر میں غوطہ لگایا عطر سہاگ ملا اپنے کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کیا خواصوں مصاحبوں
وانیسوں و جلیسوں کو بھی حکم دیا کہ تم سب بھی اپنے کو آراستہ کرو آج ہم نے ایک محفل قرار دی ہے انھون نے
بھی اپنے تئیں خوب آراستہ کیا خلاصہ یہ کہ ملکہ بناؤ سنگار کرکے بیٹھی کہ اب میری وزیرزادی میرے
معشوق کو لیکر آتی ہوگی یہان ملکہ تو انتظار کر رہی ہے اُدھر وزیرزادی صاحبقران کی تلاش میں چلی
یہ راہ میں ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران جمال راہدار کے ہمراہ چلے آتے ہیں جب اُس مقام پر
پہونچے تو از سر تا پا غرق عرق تھے اور پیاس بھی لگی تھی یہانتک جو ہوا جسم مبارک میں لگی اچھی معلوم ہوئی
آپ نے جمال سے فرمایا کہ اے بھائی جمال مجھکو پیاس شدت سے لگی ہوئی ہے لہذا میں اس درخت کے
سایہ میں کھڑا ہوتا ہوں پسینہ بھی خشک کرتا ہوں تم کہیں سے تلاش کرکے پانی لاؤ تاکہ پانی پیکر تشنگی
کو دور کروں اس عرصہ میں جو کسل راہ ہے وہ بھی دفع ہو جائیگا ہم بھی پانی پی لیں اور مرکب کو پلائینگے اسکے
بعد منزل مقصود کی طرف چلینگے جمال نے جوابدیا کہ بہت خوب جمال برائے تلاش آب سرگردان ہوا

کنوئین جھانکنے لگا سارا لشکر کو براقت دوڑانے لگا صاحبقران زیر درخت کھڑے ہو گئے ہوا کھانے لگے
خلاصہ یہ کہ جمال ایک چشمہ پر ہو پہنچا اسنے منھ ہاتھ دھویا اشقر کو پانی پلایا خود پیا صاحبقران کے
لیے پانی لیکر آیا صاحبقران نے بھی منھ ہاتھ دھویا پانی نوش فرمایا اشقر دیوزاد دور سے اتر پڑے جمال
سے کہا کہ اشقر کو بھی لیجا کر پانی پلا لاؤ جمال اشقر کو لیکر گیا اشقر نے بھی پانی پیا جمال مع اشقر کے پھر
حاضر ہوا کہ صاحبقران نے جمال سے کہا کہ اشقر کو پانی پلا لائے جمال نے کہا کہ جی ہاں تب صاحبقران
نے قصد کیا تھا کہ مرکب پر سوار ہو کر طرف منزل مقصد کے روانہ ہوں کہ ایک برق چمکی کہ جس کے سبب سے
صاحبقران کی آنکھوں میں چکاچوند سی ہوئی صاحبقران نے جمال سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
ساحر آتا ہے یہ برق اسی کے آمد کی ہے دیکھو تو کہ کون ہے ایسا نہ ہو کہ وہ یہ کہے کہ مجھکو دیکھ کر حمزہ کا بیٹا کھڑا ہوا
جمال نے کہا کہ یا صاحبقران آپ اپنی منزل کی طرف تشریف لے چلیے ساحر آتا ہے تو آنے دیجیے آپکو
اس سے کیا غرض صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک یہ ساحر یہاں آکر چلا نہ لیگا اسوقت
تک میں کہیں نہ جاؤنگا جمال خاموش ہو رہا کہ یکایک ایک تخت نمودار ہوا جمال و صاحبقران نے
دیکھا کہ اس تخت کے اوپر ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی ہے اور وہ تخت اسی طرف کو چلا آتا ہے چونکہ ملکہ کی
وزیرزادی صاحبقران کو بخوبی پہچانتی تھی اور دیکھے ہوئی تھی دوسرے ملکہ کو ان کی آمد کی خبر پہنچی
تھی کہ فلان مقام پر طلسم کشا زیر درخت موجود ہے اسی پتہ پر بموجب کہنے ملکہ کے وزیرزادی چلی تھی یہان
آکر پہونچی دور سے اسنے شناخت کر لیا کہ یہ طلسم کشا ہے خلاصہ یہ کہ تخت لیکر زمین پر آئی تخت پر سے
اتر کر صاحبقران کو بہت جھک کر مجرا کیا صاحبقران حیران ہیں کہ یہ کون ہے اور اسنے کہاں سے دیکھا
اور کیوں اسقدر ادب سے اسنے مجرا کیا اسکا کیا سبب ہے وزیرزادی مجرا کرکے اور ہاتھ باندھ کر سامنے
کھڑی ہو گئی جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے کچھ کلام نہیں کرتی ہے
تو خود متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے نازنین تیرا کیا مطلب ہے کیوں خاموش کھڑی ہے کچھ بیان تو کر تاکہ معلوم
ہو اگر تیرے بر لانے کا ہو تو میں کوشش کروں اور تیری آرزو بر لاؤں اگر کسی نے تیرے اوپر
جبر کیا ہو تو بیان کر میں اس ظالم کو جا کر قتل کروں اگر کسی نے تیرے ملک وغیرہ کو چھین لیا ہو اور اپنے
قبضہ میں لیا ہو تو مجھکو لے چل میں اس سے مقابلہ کرکے تیرا ملک و مال تجھکو دلا دوں کیونکہ ہم کو تو
ہمارے خدا نے اسی غرض سے خلق فرمایا ہے کہ جسپر مشکل ہو اور جو مبتلا اسے رنج و بلا ہو اسکی کمک

کرین اور اُسکو بلا سے نجات دین لہذا تو جلد بیان کر جب اس طور سے صاحبقران نے فرمایا تو وہ یون درج
دہن سے گوہر فشان ہوئی کہ ای شاہ شاہان و ای سلطان سلطانان و ای صاحبقران عالیشان یہ کنیز بھی
آپ کی کنیزون مین سے ہی مگر غدار پرست نہین ہی ایک مدت سے مشتاق قدم حضور کی زیارت کی تھی اور یہ تمنا
تھا کہ آپ کے قدوم میمنت لزوم سے اپنی آنکھون کو روشن کرون اور شرف زیارت سے مشرف ہون اسوقت مین
اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ مجھ کو یہ الہام ہوئے جو کہ مین نے آپکی خبر کے لیے مقرر کیے تھے خبر دی کہ
صاحبقران عالیشان اس مقام پر تشریف لائے ہین فلان صحرا مین جلوہ فرما ہین چونکہ مجکو معلوم ہو چکا
تھا کہ حضور اسطرف ضرور تشریف لاوینگے براے فتح طلسم مین کتاب مین دیکھ چکی تھی اسی غرض سے
مین نے جا بجا مقرر کیے تھے جب اُنھون نے خبر دی تو مین خوش ہو گئی کہ میری آرزو پوری ہوئی اور اب مرا
دل بر آئیگی مین ایک حاجت رکھتی ہون وہ حاجت سوا سے آپ کے اجرا نہ ہولیگی تو آپ بیکسون
اور مظلومون کی حاجت روائی فرماتے ہین مجکو سحر کے ذریعہ سے ثابت ہوا تھا کہ یہ حاجت میری سوا
طلسم کشا یعنی حضرت صاحبقران کے کوئی نہ بر لا سکیگا اسی سبب سے حضور کا انتظار تھا وہ حاجت
یہ ہی کہ یہان سے تھوڑی دور پر میرا ملک ہی اُس پر ایک ظالم نے آکر قبضہ کر لیا ہی چونکہ مین عورت ذات
تھی اُس سے نہ لڑ سکی بھاگ کھڑی ہوئی وہ کل ملک پر قابض ہو گیا جب سے ہزارون تدبیرین
کین مگر مقصد ہاتھ نہ آیا آخر کو وہ جو سحر پہاڑی پر ہی یہ باغ بنا کر اسمین رہنا اختیار کیا
سلیہ معلوم ہوا کہ آپ کی بدولت مین اپنی مراد کو پہونچونگی اور آپ اسی طرف سے طلسم در بند
سوسن کے تشریف لے جاوینگے بس اُس دن سے اسی باغ مین مقیم تھی اور آپکا انتظار کر رہی تھی چنانچہ
آج میری مراد بر آئی آپ تشریف لائے ہین اب میرا ملک اُس ظالم سے دلوا دیجیے اور میرا قبضہ اُس
ملک پر کرا دیجیے تاکہ مین اپنی مراد کو پہونچون اور آپکے جان و مال کو دعا دون اور ترقی دولت و اقبال کی شب
و روز خدا سے دعا کیا کرون صاحبقران نے فرمایا کہ مین تیرے ملک کو اُس ظالم کے قبضہ سے نکالدونگا
اور تیرے سپرد حکومت کر دونگا مگر ایک شرط ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ شرط کیا ہی فرمایا تجکو دین اسلام قبول
کرنا پڑیگا عرض کیا کہ بیشک مین دین اسلام قبول کرونگی مجکو انکار کیا ہی فرمایا کہ مین تیرا ملک سپرد کرونگا
اُسنے عرض کیا کہ ابھی کلمہ کیون نہین پڑھونگی کیونکہ آپکو ساحرون سے مقابلہ کرنا ہو وہان بعد فتح طلسم
قبل فتح کلمہ بھی پڑھونگی فرمایا کہ اچھا اب مطیع اسلام ہو نا اُسنے کہا کہ بسر و چشم صاحبقران نے فرمایا

کہ پھر مجکو اُس ملک کی طرف سے چلو تاکہ مین تیرے حریف کو قتل کرکے تیرا ملک تیرے قبضہ مین کرون ورنہ خود اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئی اُسنے عرض کیا کہ آپ یکہ و تنہا ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین آپ کو تنہا لے چلون وہ سامنے میرا باغ ہے آج شب کو آپ وہان قیام فرمایئے جو نان و نمک مجکو نصیب ہے وہ نوش فرمایئے بوقت صبح اپنے لشکر کو طلب کرونگی اُسکو ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے گا آپ نے فرمایا کہ مجکو جلدی ہے اور لشکر کے آنے مین عرصہ ہوگا میرا کام ہرج ہوگا میرا ایک دوست مبتلائے بلا ہے ایسا نہ ہو کہ مجکو یہان عرصہ ہو وہ وہان قتل کر ڈالا جائے تو یہ بھی خرابی ہو مین اُسی کی کمک کو جاتا ہون تم خود میرے ہمراہ چلو اور دوسرے اُس ملک کو بتادو مین تنہا جاکر اُسکو فتح کرلونگا لشکر کے ہمراہ جانے مین عرصہ ہوگا کیونکہ وہ بھی تو لشکر لیکر آئے گا لشکرون مین مقابلہ ہوگا نہ معلوم کب مہلت ہو اتنے عرصہ مین وہان اُسکا خاتمہ ہو جائیگا اُسنے جواب دیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھین میرا لشکر کل بوقت سحر حاضر ہوگا اور اس لڑائی مین عرصہ نہ ہوگا دوسرے مین آپ کو اکیلا تو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگی اگر ایسی ہی تعجیل ہے تو آپ تشریف لیجایئن جب اُسطرف سے مراجعت فرمایئے گا اُسوقت میری کمک فرمایئے گا اتنے دنون جہان مین مبتلائے بلا رہتی ہون اور دس پندرہ دن سہی آپ کا ہرج کار نہ ہو میرے لیے آپ اپنا نقصان نہ فرمایئے مین تو مبتلائے بلا ہون جب واپس آیئے گا اُسوقت رحم فرمایئے گا یہان تو اب رنج و صدمہ اُٹھانے کی عادت ہو گئی ہے جو جب مہر عذار رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجہ ہو گیا + اُس نازنین نے اسطور سے تقریر کی کہ صاحبقران کا دل اُلٹ گیا اور بیقرار ہو کر فرمایا کہ تم رنجیدہ نہ کرو مین بدون تمھاری حاجت روائی کیے یہانسے نہ جاؤنگا چاہے عرصہ ہو جائے ہو چلو تمھارا باغ کہان ہے اُس میرے دوست کا خدا مالک ہے شاید مین تمھاری حاجت روائی کرون خداوند کریم کو جو اچھا معلوم ہو وہ اُسپر رحم فرماکے کوئی صورت اُسکی رہائی کی نکالدے اور وہ اُس بلا سے نجات پائے جب یہ صاحبقران نے فرمایا اُسنے کہا کہ تشریف لے چلیے وزیرزادی ملکہ کی صاحبقران سے اس طرح کی تقریر کرکے اُن کو اپنے ہمراہ لیکر چلی وہ جو سُنا ہو آپ نے کہ روضۂ مشلعت آمیز یہ ازراستی فتنہ انگیز وہ اسوقت تدبیر وزیرزادی نے کی کہ یہ نقرہ دیکر صاحبقران کو ملکہ کے باغ مین لے چلی چونکہ عاقلہ تھی یہ تدبیر کی جب صاحبقران چلنے لگے تو جمال راہدار نے صاحبقران سے اشارہ کیا کہ کچھ مجکو عرض کرنا ہے ذرا سن لیجیے صاحبقران ٹھہر گئے جمال راہدار نے چپکے سے عرض کیا کہ یہ دنیا آپ غضب کرتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ یہ نقرہ دیتی ہو آپکو یہانسے بُلا کر لیجائے اور غافل پاکر

اسیر کرے تو بڑی خرابی ہو ایسا نہ ہو کہ اسکو سوسن جادو نے مقرر کیا ہو کہ جب طلسم کشا اس طرف کو آئے
تو کوئی مکاری کرکے طلسم کشا کو اسیر کر لینا دیکھیے ذرا سمجھ بوجھ کے تشریف لے چلیے صاحبقران نے فرمایا
کہ آؤ اس سے کوئی خوف نہیں ہے اسکی پیشانی سے آثار مکر و فریب نہیں پائے جاتے ہیں یہ سچی ہے اگر ایسا
ہوا بھی تو کیا کیا جائے جو مقدر میں ہوگا وہ پیش آئیگا خدا حافظ و نگہبان ہے وہی مالک و مختار ہے ہم لوگ اسکی ذات
پر بھروسہ رکھتے ہیں جو کچھ ہمارے مقدر میں لکھدیا ہے وہ پیش ضرور آئیگا تقدیر کا لکھا اور کلک قدرت کی تحریر
مٹ نہیں سکتی ہے آؤ چلو کوئی خوف نہ کرو یہ فرماکے آپ اسکے ہمراہ ہو لیے بلا خوف و خطر ناچار جمال رازدار
بھی ہمراہ چلے یہانتک کہ وزیرزادی صاحبقران کو بالائے کوہ لائی وہاں طائران نے دوڑ کے ملکہ کو خبر دی کہ ملکہ عالم
مبارک ہو آپ کی وزیرزادی طلسم کشا کو لیکر آئی ہیں بالائے کوہ طلسم کشا آ پہنچا ہے یہ سننا تھا کہ ملکہ باغ باغ
ہو گئی پھولوں نہ سماتی تھی پیرہن تنگ ہو گیا غنچۂ آرزو کھل گیا گل مراد شگفتہ ہو گیا وزیرزادی کو دل میں
ہزاروں دعائیں دینے لگی کہ جسنے یہ میری حالت دیکھکر یہ کوشش کی کہ معشوق کو لیکر آئی خدا اسکا
دونوں جہان میں بھلا کرے بس یہ کہہ کر ملکہ خواصوں کو ہمراہ لیکر خوش خوش تا در باغ معشوق کے
استقبال کو آئی ادھر وزیرزادی خوش خوش صاحبقران کو لیکر داخل خانہ باغ ہوئی صاحبقران و
جمال نے اُس باغ کو خوب آراستہ پایا ہوائے دلکش آ رہی تھی نونہالان باغ پھولوں سماتے تھے اشجار
بار ہائے زمین کے بوسے لے رہے تھے یا سجدہ ہائے شکر ادا کر رہے تھے خلاصہ یہ کہ وزیرزادی صاحبقران
کو لیکر اُس مقام پر پہونچی کہ جہاں ملکہ کھڑی ہوئی صاحبقران کا انتظار کر رہی تھی صاحبقران نے
کل باغ کی سیر کی ہر شے کو قرینہ و قاعدہ سے پایا کہ یکایک صاحبقران کی نگاہ ملکہ پر جا پڑی لاحول
کہکر آپ نے اپنا سر نیچا کر لیا اور ٹھہر گئے اُس نازنین سے فرمایا کہ تو کہاں مجکو لے آئی کیا اپنا باغ
بھول گئی کسی دوسرے کے باغ میں مجھے لے آئی یہاں تو کسی کا ناموس ہے میں نامحرم ہوں یہ تو تیری بڑی
ایسی کوئی نادانی کرتا ہے کہ جمال نے صاحبقران سے اشارہ سے عرض کیا کہ میں نہ کہتا تھا کہ یہیں کچھ
ہی ظاہر ہوا نہ صاحبقران نے فرمایا کہ خاموش رہو دیکھا جائیگا ادھر صاحبقران کی تقریر سنکے
اُسنے جواب دیا کہ یا صاحبقران زمان میں اُسوقت آپسے عرض کرنا بھول گئی تھی معاف فرمائیگا ہم
دو بہنیں ہیں میں آپ کی آمد کی خبر سنکے آپ کے لینے کو گئی تھی انکو یہاں چھوڑ گئی تھی کہ تم سامان
دعوت اور ضیافت کرو اور باغ کو آراستہ کرو میں صاحبقران کو لیکر آتی ہوں یہ وہی ہے آپ کچھ خیال

لے فرمایئے یہ آپ کی خادمہ و کنیز مثل میرے ہے کسی کنیز کا ناموس نہین ہے ہم دونون کو آپ کا از حد اشتیاق تھا
تھا اور ہمنے آرزو پوری کی کہ آپ تشریف لائے ہین آپ کو لیکر یہان آئی ہے آپ کے استقبال کے لیے
سب ملازمون کو لیکر کھڑی ہوئی ہے یہی آپ کی کنیز ہے اسکا آپ سے پردہ کیا ہے جب صاحبقران نے
سُنا تو کہا کہ خیر اب تم نے کہا بیٹے تو کہا نہین تھا میری سمجھ مین کیا غلطی تھی تمہارا قصور تھا اُسنے عرض
کیا کہ واقعی میرا قصور تھا معاف فرمایئے گا اب صاحبقران اسکے ہمراہ طرف بارہ دری کے چلے اب
جو قریب پہونچکر بہ نگاہ غور دیکھتے ہین تو صاحبقران کو کچھ صورت آشنا معلوم ہوئی جیسے نگاہ سے
نگاہ لڑی ایک خدنگ کمان ابرو چھوٹ کر صاحبقران کے دل پر پڑا کہ دو سار ہو گیا صاحبقران تو
اُس نازنین مہ جبین کو دیکھکر فریفتہ ہو گئے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایسا نازنین مہ جبین از
سر تا پا ناز و کرشمہ سے بھری ہوئی دلبری و دلربائی بات بات سے پیدا شان رعنائی ہویدا دونون ابرو
مثل محراب کعبہ گویا ترکان خونخوار برائے صف آرائی صف بستہ ہین عارض مثل گل سرخ کے لب
دہن نایاب دندان گوہر آبدار سے زیادہ خوب زلفین دوش پر پڑی ہوئی برائے عاشق کمند آسا بل
کھا رہی ہین گلا صراحی دار سینہ پر جوبن کا اُبھار از سر تا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی نور رخ سے
تمام باغ روشن مزاج مین سادہ پن گلنار لباس پہنے ہوئے دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے
جھرمٹ مین خواصون کے کھڑی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گرد ماہ تابان کے ستارے ہین یہ دیکھتا تھا
کہ خود صاحبقران اُسکے عاشق ہو گئے خدنگ عشق کے نشانہ ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب
ملکہ بے ستون جادو کی کمک کو گئی تھی اور صف آرا ہوئی تھی صاحبقران کی جب نظر ملکہ پر پڑی تھی
تو کچھ میلان اُس زمانہ مین پیدا ہوا تھا اور ملکہ تو دل وجان سے عاشق ہوئی تھی کہ جسکا یہ انجام ہوا کہ جب
صاحبقران اسطرف تشریف لائے تو بیقرار ہو کر وزیرزادی کو بھیجکر بلا لیا اسوقت جو صاحبقران نے دیکھا
اور پورے طور سے بہ نگاہ خریداری اور بہ نگاہ غور دیکھا تو اُس الفت دیرینہ نے نمود کیا اُسی کا ظہور ہوا خلاصہ
یہ کہ صاحبقران بھی فریفتہ ہوئے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از سوے
کینہ کینہ وز سوے مہر مہر + کیونکر نہ صاحبقران فریفتہ ہوتے کیونکہ ملکہ تو جان و دل سے عاشق جمال
باکمال صاحبقران ہو گئی تھی ۔ فراق صاحبقران مین زندگی شاق تھی آمدم بر سر مطلب صاحبقران
نے دل کو سنبھالا اور دل سے خطاب کرکے فرمایا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہے ٹھہر جا تیرے سب رنج و فرح

دلی خواہش ہی کہ ایک نگاہ ادھر کو دیکھوں یہ آپکا فرمانا بیجا ہی کہ وہ زمانہ گذر گیا [illegible] اب بھی وہ عالم ہی
کہ ہم حسینان جہان آپ پر سے صدقہ کیے تھے یہ کیا آپ فرماتے ہین یا صاحبقران تھوڑے عرصہ مین
آپ پر ظاہر ہوا جاتا ہی کہ کون آپ کا طالب ہی اور آپ کس کے مطلوب ہین یہ کہکر اور ملکہ کی طرف دیکھکر
کہا کہ او ملکہ اب جاکر پہلو مین بیٹھو باتین کرو بی یہ نخرہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ غمزہ کسی اور سے
جاکر کرو یا تو وہ بیقراری تھی کہ راتون کو نیند نہ آتی تھی یا اب یہ حال ہی کہ جب وہ آگئے ہین تو اسقدر انکار ہی
کہ پہلو مین نہین بیٹھتی ہو اگر یہی بات تھی تو پھر مجکو کم بخت کو کیون بھیجا کہ مین انکو یہان لاؤن انکے کام کا بھی
حرج کرایا لے بس نخرہ ہو چکا شرم و حیا کو بالاے طاق رکھو پہلو مین جاکر بیٹھو دیکھو وہ تمہارے مہمان ہوا چاہتے
تمہارے دل کو نہین دکھلاتے ہین ملکہ نے مسکرا کر جوابدیا کہ واہ ری مجکو ایسی باتین نہین بھاتی ہین تیرے
ساتھ ایسی باتین مذکور مین نے کب تم سے کہا تھا کہ تم جاکے آؤ دل تو [illegible] تو آپ ہین نام میرا
کرتی ہین کیا خوب مین کیا جانون کہ فراق کسے کہتے ہین اور اشتیاق کسکا نام ہی یہ الفاظ تو آجتک مین نے
کبھی سُنے بھی نہ تھے میرے کان ان باتون سے آشنا بھی نہ ہوئے تھے بس اپنی [illegible] بند فرمائیے اور
جائیے پہلو مین بیٹھیے یا جسکے لیے بلا کر لائی ہو اُسکو لا کر بٹھاؤ وزیرزادی نے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو وہ مثل
ہوئی کہ اگر مین تمہارا سچ کہون تو تم مجکو جھوٹ بھی نہ کہو یہ حالت میری ہی تو تھی کہ رات اختر شماری و دن آہ و
زاری مین کٹتا تھا ہر وقت یہی ذکر تھا مین ہی تو اشعار عاشقانہ پڑھا کرتی تھی مین ہی تو درد آمیز باتین
کیا کرتی تھی مین ہی آہ آہ سرد بھرا کرتی تھی مین ہی کوہ بے ستون جادو کی ملک کو گئی تھی اور وہان سے
یہ سودا مول لیکر آئی تھی مین ہی تو کوہ بے ستون کے میدان مین کسی کو دیکھکر عاشق ہوئی تھی اور
بے ستون جادو سے علالت کا تفرقہ کرکے چلی آئی تھی اور یہان تڑپ تڑپ کر رات و دن بسر کرتی تھی
مین ہی نے تو طائر خبر کسی کی خبر کے لیے مقرر کیے تھے مجھی ہی کو طائران حرم نے کسی کی آمد کی خبر دی تھی
آپ ہی مین نے تو یہ کہا تھا کہ مین اپنے کو ہلاک کرونگی نہین تو کوئی تدبیر کرو مین ہی نے تو [illegible]
اپنی وزیرزادی کو روانہ کیا تھا یہ سب کام مین ہی نے تو کیے ہین تم بیچاری غریب کیا جانو جب اس طور
سے وزیرزادی نے کہا ادھر تو صاحبقران نے کان کھڑے کیے کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر ملکہ نے شرما کر سر
جھکا لیا اور آہستہ سے کہا کہ تو بڑی شوخ ہی خدا نہ کرے کہ کوئی اپنی بات تجھ سے کہے [illegible] راز سے
مجکو آگاہ کیے ٹھہر تو جا کیسا کہتی ہون وزیرزادی نے جوابدیا کہ سچ کہنے والا تو ہمیشہ برا ہوتا ہی اپنے

نہین ہو ملکہ نے عرض کیا کہ مین نہ مانونگی اپنے کو ہلاک کر دونگی اب یہ دامن ہاتھ سے نہ چھوڑونگی اگر آپ کو
یہ منظور ہے تو پہلے مجکو قتل فرمایئے پھر تشریف لیجایئے مین منع نہین کرتی ہون یہانتک کہ ملکہ نے اسقدر
اصرار کیا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ تم عقب مین آنا میرے ہمراہ نہ چلنا خلاصہ یہ کہ جب یہ قول و اقرار ہو چکا
ایک مسہری پر صاحبقران نے جا کر آرام فرمایا ایک پر ملکہ نے خلاصہ یہ کہ بوقت صبح صاحبقران نے
بیدار ہو کر نماز صبح ادا فرمائی اور ملکہ سے رخصت ہو کر جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند سوسن کے روانہ
ہوئے ملکہ روتی رہ گئی بعد جانے صاحبقران کے ملکہ نے بھی حکم دیا کہ سب خواصین تیار ہون یہ حکم
دینا تھا کہ سب تیار ہونے لگین تھوڑے عرصہ مین سب سامان درست ہو گیا ملکہ بھی مع وزیرزادی
و خواصون کے عقب صاحبقران مین طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئی صاحبقران تو قطع منازل
و طے مراحل فرماتے چلے جاتے ہین عقب صاحبقران مین ملکہ بھی ادھر کا حال سنیے کہ قائم اسقلینوس
کل لشکر کو لیکر چلے ہین دو منزلہ سہ منزلہ کرتے چلے آتے ہین یہان بنع ملکہ مین صاحبقران نے ایک شب
قیام کیا اب جو صاحبقران چلے تو ایک صحرا مین پہونچے تھے ایک طرف سے تیغ گرد کا پیدا ہوا صاحبقران
نے جمال راہدار سے فرمایا کہ کوئی لشکر آتا ہے ذرا ٹھہر جاؤ دیکھین یہ کسکا لشکر ہے اور کدھر سے آتا ہے اور کدھر
کو جائیگا ابھی صاحبقران کا یہ کلام تمام نہ ہوا تھا کہ پشت کی طرف سے آواز آئی کہ او جمال راہدار تو
کہان گیا تھا تو نے بڑی نمک حرامی کی کہ سوسن سے بغاوت کی اب اپنے باپ طلسم کشا کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دربند سوسن کے براے قتل سوسن جادو چلا ہے مین کب تجکو اور طلسم کشا کو زندہ چھوڑتا ہون
کہ تم دونون دربند سوسن تک جاؤ اور سوسن جادو سے مقابلہ کرو راوی بیان کرتا ہے کہ جب سوسن جادو
اعظم کوہ کی طرف جانے لگی تھی تو ایک ساحر کو مقرر کر گئی تھی اور اُس سے کہہ گئی تھی کہ جہان تم کو
جمال راہدار ملے اُسکو اسیر کر لانا چھوڑنا نہین یہ حال کسی سے اُسنے نہین کہا تھا اس ساحر کا نام
مہرنقش جادو ہے اُسکو اسی منصب پر مقرر کیا تھا اور بہت انعام دینے کا اقرار تھا یہ ساحر جمال راہدار
کی تلاش مین پھر رہا تھا کہ اتفاق سے ادھر بھی تلاش کرتا ہوا آ نکلا جمال و صاحبقران کو دیکھا پہچان
لیا صاحبقران کے حال سے ہر ایک آگاہ ہے ہر ایک کے صفحہ دل پر صاحبقران کی تصویر کھنچی ہوئی
ہے اگر خواب مین بھی دیکھ لے تو پہچان لے کہ یہ طلسم کشا ہے اُسنے جو دیکھا تو پہچان لیا دل مین کہا کہ خوب
وقت پر طلسم کشا اور جمال سے سامنا ہوا دونون کو اسیر کر کے لے جاؤنگا بہت کچھ انعام پاونگا

غرض اسنے پکارا یہ جو صدا کان مین آئی جمال نے و صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا صاحبقران نے تو
ایک ساحر کو دیکھا کہ بہت تنومند ہیکل تمام جسم سے اُسکے شعلے نکلتے ہوئے لٹکتا ہوا ادھر کو چلا آتا ہے
جمال نے پہچان لیا کہ یہ سبقت جادو ملازم خاص سوسن جادو ہے صاحبقران سے عرض کیا کہ
بڑا غضب ہوا سبقت جادو میری اور آپ کی گرفتاری کے لیے بحکم سوسن جادو آتا ہے معلوم ہوتا ہے
کہ سوسن کو آپ کے آنے کی خبر مل گئی جب تو اُسنے سبقت کو روانہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آتا ہے
تو آنے دو کیا بنا لیگا میرے منھ کی کھائے گا جبکہ مین سوسن سے لڑنے کو چلا ہون تو اُسکے ملازمون کی کیا
حقیقت ہے اور کیا اصل میرا خدا میرا حافظ و نگہبان ہے تم کچھ خوف نہ کرو یہ جو صاحبقران نے فرمایا جمال یہ سنکر
خاموش ہو گیا اتنے عرصہ مین سبقت جادو قریب آگیا آتے ہی اُسنے پہلے صاحبقران پر سحر کیا یہ
خیال کر کے کہ جمال کا اسیر کرنا کوئی بات نہین ہے پہلے طلسم کشا کو اسیر کرلون پھر جمال کو اسیر کرونگا اسنے
جو صاحبقران پر سحر کیا ایک شعلہ پیدا ہوا زمین سے اور وہ لپک کر بات صاحبقران کے چلا صاحبقران
نے اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ شعلہ برطرف ہو گیا یہ حیران ہوا اسنے پھر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران
نے اُسکو بھی اسم اعظم سے دفع کیا اُسنے سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر ظاہر ہوا اُس سے مار و عقرب برسنے
لگے صاحبقران نے اُسکو بھی دفع کر دیا پھر جو سحر کیا تو ایک شیر ژیان جنگل سے پیدا ہوا اور صاحبقران
پر حملہ ور ہوا صاحبقران نے اُسکو عقرب سلیمانی سے قتل کیا جب یہ دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا طلسم
کشا نے دفع کر دیا کوئی سحر طلسم کشا پر اثر نہین کرتا ہے کیا کرون کیونکر طلسم کشا کو اسیر کرون راوی کہتا
ہے کہ جو سحر اسنے کیا وہ صاحبقران نے برکت اسم اعظم سے دفع کر دیا آخر کو عاجز ہو کر یہ سحر کر کے زمین پر
گرا اور ایک اژدہا کی صورت بنکر دم کشی کرتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے اسم
اعظم دم کیا کہ وہ صورت اُسکی برطرف ہو گئی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا کہ پہلے اپنی صورت دیکھ پھر
میرے اوپر حملہ کرنا یہ کونسا طریقہ مقابلہ کا ہے کہ چارون ہاتھ پانوں پھیلائے ہوئے زمین پر پڑا ہوا
میری طرف چلا آتا ہے اُسنے جو دیکھا اپنے کو اصلی صورت پر پایا وہ ہیئت برطرف تھی اب جو اُسنے اصلی
صورت پر اپنے کو دیکھا اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہین کرتا ہے ضرور یہ طلسم کشا ہے اسیر کوئی
غالب نہ ہو گا طلسم ضرور فتح ہو گا سنگدل مارا جائیگا جو طلسم کشا کی میرے خیال مین اطاعت کریگا
وہ اچھا رہیگا مجھکو بھی لازم ہے کہ اطاعت کرلو کبھی غالب نہ آئے گا زیادہ کد کرے تو مارا جائیگا مفت

مین جان جائیگی یہ دل سے باتین کرکے اُٹھ کھڑا ہوا زمین سے اور ہاتھ جوڑکر صاحبقران کی طرف چلا اور دوڑکر صاحبقران کے قدمونپر گر پڑا اور یون کہنے لگا کہ میری خطا معاف فرمایئے آپ بیشک طلسم کشا ہین ور قاتل ہین شنکال جادو کے مین نے آپ کی اطاعت کی سوسن کی کیا لیاقت ہی جو وہ آپ سے مقابلہ کرسکے صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے تیری خطا معاف کی تو ادیان باطلہ کو ترک کر اور اطاعت اسلام کر اُسنے اُسی وقت اطاعت اسلام کی اور صاحبقران کی شراکت کی صاحبقران سے پوچھا کہ آپ کسطرف تشریف لیے جاتے ہین کدھر کا قصد ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین در بند سوسن کی طرف جاتا ہون برائے رہائی خواجہ عمرو و برائے قتل سوسن جادو و برائے فتح طلسم سوسن و دستیابی لوح اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ حضور اُس طرف بیکار تشریف لیے جاتے ہین سوسن جادو تو عاجز ہوکر خواجہ کے ہاتھ سے طرف در بند اعظم کے چلی گئی ہی اور خواجہ عمرو کو اپنے باغ مین قید کر گئی تھی اپنے سپہ سالار کو مقرر کر گئی تھی برائے حفاظت خواجہ عمرو مگر مین نے ابھی راہ مین سُنا ہی کہ مقہور جادو سپہ سالار سوسن جادو اپنے بھائی کو لیکر بخدمت سوسن جادو گیا ہی مقہور کا بڑا بھائی مقہور کے پاس آیا ہی اُسی کی آمد مین خواجہ عمرو باغ سوسن سے نکل گئے کیونکہ بہ سبب آمد افغان گرززن مقہور غافل ہوا حفاظت نکر سکا خواجہ نے موقع پایا نکل گئے یہ بھی مین نے سنا ہی کہ افغان گرززن ہی اور مقہور جادو اس قصد سے یہان آیا ہی کہ آپ سے مقابلہ کرے چنانچہ اعظم جادو و سوسن جادو سے اقرار ہوگیا ہی کہ آپ لوگ تماشہ دیکھین مین طلسم کشا کو فنون سپہ گری اور زور و طاقت اسیر کرلونگا وہ کیا لیاقت رکھتا ہی جو مجھسے مقابلہ کرسکے ایک ذرا سے حملہ مین مین اُسکو اسیر کرلونگا ان دونون نے اُسکے کہنے پر عمل کیا ہی اور سوسن و مقہور جادو و افغان گرززن کوہ اعظم پر مقیم ہین کہ جب طلسم کشا اُدھر آجائیگا تو اُس سے مقابلہ ہوگا یہ جو اُسنے بیان کیا صاحبقران نے جمال کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اب ہمارا طرف در بند سوسن کے جانا بیکار ہی بلکہ لازم ہی کہ طرف در بند اعظم کے چلین تو افغان گرززن سے مقابلہ کرین دیکھین کہ وہ کیسا پہلوان ہی اور کسقدر زور و طاقت رکھتا ہی کہ ہم سے مقابلہ کو کہتا ہی جمال نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی ہمین تو ہمیشہ رکاب سعادت انتساب مین حاضر ہون جدھر تشریف لیجیے گا آپکی خدمت

بجلا لاتا ہوا چلا چلبنگا۔ جمال سے یہ سنکر صاحبقران نے حقیقت جادو سے کہا کہ اب تم رہبری کرو اور
مجھکو طرف دربند اعظم کے لیے چلو اُسنے عرض کیا بہت خوب بسم اللہ تشریف لے چلیے صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ جو گرد و غبار بلند ہوا ہے یہ آمد لشکر کے آثار ہیں یہ لشکر آلے اور معلوم ہوتے کہ یہ لشکر کسکا ہے پھر
ہم ان تمھارے ہمراہ چلیں صرف یہ خیال ہے کہ کوئی حرایت میرے اس طرف آنے کی خبر پا کر میرے مقابلے کو قصد
سے اپنے مقام سے نہ چلا ہو جب وہ یہاں آکر پہونچے اور اُسکو معلوم ہو کہ صاحبقران یہاں سے جو تھے آمد
لشکر کو دیکھا چلے گئے تو وہ خیال کریگا کہ حمزہ مجھ سے ڈر گیا اپنے خوف سے چلا گیا میری ہتک ہوئی اُن لوگوں
نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ ہیں جب حضور کا جی چاہے تشریف لے چلیں یہ کہکر عقب صاحبقران آکر استادہ ہوا
حمزہ صاحبقران بگی یک درخت کے سایہ میں کھڑے ہوئے اُس گرد کی طرف ملاحظہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد
کا شگافتہ ہوا اور اُسمین گوشے سے پچاس علم نیابت پچاس ہزار لشکر کی پیدا ہوئی نشان کے ہر پھریرے پر تو لیفت
خداوند کریم تحریر تھی اور ایک طرف سے اُس غبار کے جیس علم اور اژدہا سے آتشین پر علمدار لیے ہوئے بیٹھے
تھے ظاہر ہوئے اُنکے بھی ہر پھریرون پر حمد الٰہی مرقوم تھی کہ وہ علمدار آکر ایک طرف کو ٹھہرے کیونکہ اُنکو علم تھا کہ
یہاں پر صاحبقران کو دیکھنا ٹھہر جانا پھر آگے کو نہ جانا کیونکہ ہم تلاش صاحبقران میں چلے جبھی ان علمداروں
نے صاحبقران کو زیر سایہ درخت جلوہ گر دیکھا ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے اُنکے بعد جلوس سواری
نمودار ہوا وہ بھی ایک طرف کو صف بستہ ہوا چونکہ صاحبقران دور تھے بدیں وجہ صاحبقران خاطر بخوبی نہ پہچانا
اُن لوگوں نے بسبب بلندی کے کہ وہ ہاتھیون پر سوار تھے صاحبقران کو پہچان لیا مگر جب صاحبقران
نے سبکو دیکھا تو بعض صورتیں آشنا معلوم ہوئیں ورنہ تمام لشکر سے کہ وہ منزل تھے یہ صاحبقران پر
ثابت ہو گیا کہ یہ لشکر ساحروں و غیر ساحروں کا خدا پرست ہے سب مسلمان ہیں کیونکہ کفار کے لشکر کے علموں کے
پھریرے سیاہ ہوتے ہیں صاحبقران حیران و پریشان ہیں کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اس لشکر کا کون بادشاہ ہے اور
یہ یہاں کیوں قیام پذیر ہوا ہے کیونکہ یہ مقام تو قیام کرنے کا نہیں ہے نہ وقت شام قریب ہے کہ منزل کریگا اور
ان لوگونکو کمین میں سے دیکھا ابھی یہ خیال دل میں کرتے جاتے تھے اور ملاحظہ فرماتے جاتے تھے کہ صاحبقران
نے ملاحظہ فرمایا کہ بعد گذر جانے جلوس سواری کے اب آمد لشکر کی شروع ہوئی دیکھا کہ ایک حکیم و فہیم
نیم تخت پر سوار ہے اور اُسکے ایک تخت اور اُس پر غاشیہ پڑا ہوا بائین طرف اُس لشکر کے لشکر ساحروں کا
انکا افسر اژدر سوار عقب میں لشکر بیشمار عقب لشکر اثاثہ بارگاہ کا اور اُس تخت سوار نے اُن لوگون

سے پوچھا کہ تم نے اس مقام پر کیون قیام کیا اسکا کیا سبب ہے انھون نے جواب دیا کہ ہم نے موافق حکم کے
عمل کیا انکا حکم تھا کہ جہان پر صاحبقران کو دیکھنا پھر آگے نہ بڑھنا اسی مقام پر قیام کرنا چنانچہ ہم نے
یہان آکر صاحبقران کو تشریف فرما دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ وہ زیر درخت صاحبقران عالیشان جلوہ فرما
ہین اسی طرف ملاحظہ فرما رہے ہین اسقلینوس نے سر اُٹھا کر اُسطرف دیکھا صاحبقران کو جلوہ گر
پایا راوی کہتا ہے کہ حکیم اسقلینوس عقب صاحبقران لشکر لیکر چلے تھے اب یہان آکر پہونچے راہ مین
صاحبقران سے ملاقات ہوئی اگر صاحبقران باغ ملکہ مین قیام نہ فرماتے تو ہرگز ہرگز اسقلینوس
سے ملاقی نہ ہوتے اُس قیام کے کرنے سے یہ ہوا کہ لشکر آکر صاحبقران سے ملحق ہو گیا جب اسقلینوس
نے اُن لوگون کی زبانی سُنا اور خود بھی صاحبقران کو تشریف فرما دیکھا اُدھر جب صاحبقران نے اس
لشکر کو دیکھا اور ملاحظہ کیا کہ لشکر نے قیام کیا خود اُس لشکر کی طرف اس قصد سے چلے کہ ذرا چلکر دیکھین کہ
یہ کون لوگ ہین اور یہ کسکا لشکر ہے صاحبقران ادھر سے چلے اُدھر سے اسقلینوس برائے قدمبوسی
صاحبقران چلے جب صاحبقران قریب پہونچے اب صاحبقران نے پہچانا کہ یہ لشکر میرا ہے اور یہ
تخت پر جو سوار ہین یہ حکیم اسقلینوس ہین اور وہ جو لشکر ساحران ہے وہ بھی میرا لشکر ہے یہ دیکھکر
صاحبقران اُس مقام پر ٹھہر گئے اور جمال راہدار سے فرمایا کہ دیکھا تم نے حکیم اسقلینوس کو تاب
ہمین معلوم ہوتا ہے کہ جب جویدا نے انکو رقعہ دیا ہے وہ اُس رقعہ کو پڑھکر فوراً مع لشکر کے وہانسے چلے
تھے کہ اسوقت پہونچے خیر اب انکو بھی ہمراہ لیکر طرف دربند کے چلینگے ہم نے تو چاہا تھا کہ یکہ و تنہا
جاکر دربند کو فتح کرین مگر حکیم اسقلینوس نے ساتھ نہ چھوڑا آتے ہین تو آنے دو اُدھر حکیم نے جب
خوب پہچان لیا تو مع حکیم شیاطین و وزیر بے ستون و دیگر سردارون کے تخت پر سے اُتر کر پیادہ پا
ہو کر رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران مین آیا اور صاحبقران کے قدم پر گر کے عرض کرنے
لگا کہ بندہ غلام سے کونسی ایسی خطا سرزد ہوئی کہ ہم کو چھوڑ کر حضور یکہ و تنہا روانہ ہوئے جو خطا سرزد
ہوئی ہو اسکو معاف فرمایئے صاحبقران نے حکیم کے سر کو اُٹھا کر سینہ سے لگایا ہاتھ چومے فرمایا کہ کوئی
تم لوگون سے خطا نہین ہوئی بلکہ یہ سبب ہوا کہ مین نے تم سے کہا کہ مین طرف دربند سوسن کے
جاتا ہون تم لوگون نے منع کیا وہان خواجہ عمرو تھے مجکو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو مین ان لوگون کے
کہنے پر عمل کرون اور وہان خواجہ کو سوسن جادو قتل کر ڈالے تو بڑی خرابی ہو بس یہ ہی وقت

حمال کو ہمراہ لیکر چل کھڑا ہوا تم لوگون کے اطمینان کے لیے رقعہ لکھکر چوبدار کو دے آیا استقلینوس نے
عرض کیا کہ جب مجکو بوقت سحر رقعہ ملا مین فوراً اُسیدن کل لشکر کو لیکر روانہ ہوا راہ مین یہ دعا مانگتا
ہوا چلا آتا تھا ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز و ای جامع المتفرقین مجکو قدمبوسی صاحبقران کی
راہ مین نصیب ہو خداوند کریم نے میری دعا قبول فرمائی کہ آپ کے قدمون سے ملا دیا کہان تک اسکا
شکر ادا کرون بعد حلیم استقلینوس کے اور سب سردارون نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے
سب پر مہربانی اور شفقت فرمائی ہر ایک سے بخندہ پیشانی ملے خلاصہ یہ کہ حلیم استقلینوس نے
حکم دیا کہ اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کرو آج یہان قیام کرینگے کل صاحبقران طرف دربند سوسن
کے روانہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے لشکر کو حکم کوچ دو استقلینوس
نے عرض کیا کہ عدول حکمی تو نہین کر سکتا ہون مگر میری خوشی یہ ہے کہ آج یہان قیام فرمایئے کل یہان سے
بوقت سحر تشریف لے چلیے آیندہ جو مرضی مولی ازہمہ اولی صاحبقران نے بھی خیال فرمایا کہ اب
خواجہ تو رہا ہو گئے ہین اب کوئی اندیشہ بھی نہین ہے جب تو یہ جلدی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ خواجہ کو
قتل کر ڈالے اسکا تو خوف اب نہین ہے حلیم کے کہنے پر عمل کرو اور یہ اب دربند سوسن کی طرف چلتا ہے
بلکہ وہ بہ کوہ اعظم کی طرف چلتا ہے یہ خیال فرما کے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری مرضی قیام کرو اُسی دفعتہ
سب خیمے وغیرہ برپا ہو گئے ادہر لشکر صاحبقران فروکش ہوا اُدھر پہلو سے لشکر صاحبقران مین
ملکہ برجیس نے بھی خیمہ اپنے برپا کیے ادھر یہ لشکر اُترا اُدھر ملکہ بھی اپنے خیمہ مین اتری استقلینوس
صاحبقران کو لیکر داخل بارگاہ ہوئے سب لشکر اُترا دربار آراستہ ہوا استقلینوس نے صاحبقران
سے کیفیت راہ دریافت کی صاحبقران نے سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ ملکہ برجیس بھی میرے
ہمراہ ہین اُنھین کے باغ مین قیام کرنے سے تو یہ امر ہوا کہ میرے تمھارے ملاقات ہو گئی ورنہ محال
تھا اُسکے بعد صاحبقران نے منصب جادو کا آنا اور مقابلہ کرنا اور اُسکا مطیع ہونا اور حال
رہائی خواجہ عمرو و سوسن جادو کا طرف کوہ اعظم کے جانا اور ماقنطان گرزران کا قول و اقرار
اعظم جادو و سوسن جادو سے کہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا بیان فرمایا کہ اب مین نے قصد
کیا تھا کہ طرف کوہ اعظم کے روانہ ہون کہ مجکو آمد آمد لشکر معلوم ہوئی مین اس خیال سے ٹھہر گیا
کہ شاید کوئی حریف آتا ہو جب نشان لشکر نمودار ہوئے اور رأیت اسلام پیدا ہوئی تو

مجھکو حیرت ہوئی کہ یہ کس خدا پرست کا لشکر ہے آخر برائے دریافت چلا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی اب
ہم اور تم ملکر طرف کوہ اعظم کے چلین گے اسقلینوس نے عرض کیا بہت خوب اسکے بعد صاحبقران
نے سب قیدی جادو کو سب سے ملایا اُسنے سبکو باادب سلام کیا صاحبقران نے اُسکو بھی بارگاہ مین صف
ساحران مین جگہ مرحمت فرمائی اسقلینوس نے عرض کیا کہ گستاخی معاف اگر حکم ہو تو ملکہ عالم کو بھی لشکر
مین لے آؤن آپ کی اگر مرضی عالی ہو تو انکو طلب فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ ہان کیا نقصان ہے
انکو جو الگ الگ چلنے کا حکم دیا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ میرے ساتھ لشکر نہ تھا مین اکیلا تھا کیونکہ مین تم
سبکو چھوڑ کر چلا آیا تھا مین نے یہ خیال کیا اگر انکو ہمراہ لیکر جاتا ہون یہ سب عورتین ہین جو دیکھے گا یہی
کہیگا کہ حمزہ صاحبقران عورتون کا لشکر لیکر برائے مقابلہ آئے ہین اسمین میری بدنامی تھی بس مین نے
الگ الگ انکو آنے کا حکم دیا وہ علیحدہ آئی میری ہمراہی مین اب تم لگ گئے ہو اب انکا بھی لشکر مین ہونا اور میرے
ہمراہ ہونا امر نقصان نہین ہے اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران ملکہ کہان ہین ہم کو معلوم ہو تو ہم
لیجا کے آئین صاحبقران نے فرمایا کہ اسی جنگل مین کسی مقام پر فروکش ہین تلاش کر لو کیونکہ انکو حکم
علیحدہ اُترنے کا دیا گیا تھا وہ کسی مقام پر ہونگی حکیم اسقلینوس نے اُسیوقت چوبدارون کو بلا کر
حکم دیا کہ اسی صحرا مین تلاش کرو کہ کسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا ہون ہم کو آکر خبر دو وہ چوبدار یہ حکم پاکر
فوراً روانہ ہوئے تلاش کرتے کرتے ایک مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ چند خیمے وغیرہ برپا ہین انھون نے
وہان جو لوگ تھے انسے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ خیمے ملکہ مہرجبین آفتاب منظر کے ہین وہ برائے
شکار آئی ہین وہ چوبدار یہ دریافت کرکے لشکر مین آئے اور داخل بارگاہ ہو کر اسقلینوس سے عرض
کیا کہ جی ہان آپ کے لشکر سے تھوڑی دور پر چند خیمے برپا ہین ہم نے جو جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
ملکہ مہرجبین آفتاب منظر برائے شکار آئی ہین یہ اُنکے خیمے ہین جب یہ حکیم اسقلینوس نے
سُنا صاحبقران سے بیان کیا کہ خیمے کی خبر معلوم ہو گئی دریافت ہو گیا اب کیا آپ فرماتے ہین صاحبقران
نے فرمایا کہ جا کر لے آؤ اسقلینوس نے عرض کیا کہ ایک رقعہ پتہ و تخطی تحریر فرما دیجیے اُسمین یہ مضمون ہو
کہ مین نے اسقلینوس کو تمھارے پاس روانہ کیا ہے تم اُنکے ساتھ لشکر مین چلی آؤ اب ہمارا لشکر آگیا ہے
صاحبقران نے اُسیوقت پرچہ قرطاس پر یہی مضمون تحریر کر دیا حکیم اسقلینوس سردارون کو اور
ایک تحائف ہمراہ لیکر اُسطرف کو روانہ ہوئے اور ملکہ کو بھی طائران سحر نے آگاہ کر دیا تھا کہ یہ لشکر صاحبقران کا

صاحبقران نے سب کا مجرا و سلام لیکر حکم کوچ دیا اُسیوقت سے سامان ہونے لگا تھوڑے عرصہ مین سب
سامان درست ہوگیا صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اور سب لشکر و کل سردار چلنے پر تیار ہوئے ابھی کوس
سفری پر چوب نہ پڑی تھی کہ ایک طرف سے کچھ ابر سوسنی رنگ و زرد رنگ یاقوت رنگ نمودار ہوا اُسمین برق
کی چمک رعد کی گرج تھی صاحبقران نے سردارون سے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ لشکر کو حکم کوچ نہ دو بلکہ صف
آرائی کا حکم دو کیونکہ یہ آمد لشکر ہے اور کوئی ساحر مع لشکر کے آتا ہے اس لشکر کو دیکھو تو شاید ہم سے مقابلہ کرنے
آتا ہو یا کسی ساحر کو میرے آنے کی خبر پاکر سوسن جادو نے روانہ کیا ہو کہ جاکر راہ مین روک لو اور مقابلہ
کرو یہ جو صاحبقران نے فرمایا اسقلینوس نے اسی وقت لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا لشکر صف بستہ
ہوا کہ وہ ابر قریب آکر پہونچا اور طرف زمین کے مائل ہوا صاحبقران و دیگر سردارون نے و کل اہل لشکر نے
دیکھا کہ زیر ابر یاقوت نگار تخت پر بادشاہ طلسم یعنے سیماے بلند آواز سوار ہین سر پر چتر طلائی روشنی
کر رہا ہے تاج سر پر ہے قبائے قلمکار زیب تن ہے گلے مین موتیون کے مالے سامنے شمشیر الماس نگار رکھی
ہوئے ہے اور ہیولی سحر ایک پہلو مین ایک جوان تاج سر پر پہنے ہوئے سوار ہے اور ایک طرف تخت کے
ایک تخت پر دو نازنین سوار ہین ایک مسن ہے اور ایک کم سن ہے عقب مین لشکر بیشمار خرس و باز
و قرقرے پر سوار برقین چمکاتے ہوئے برچھین ہلاتے ہوئے شعبدہ ہائے سحر دکھاتے ہوئے کوئی پانی برسا
رہا ہے کوئی ابر سحر سے بارش مروارید کر رہا ہے کسی نے باغ سحر بنایا ہے کہ وہ ہوا پر قائم ہے اُس سے خوشبو
چلی آتی ہے اسی طریقہ سے وہ لشکر جو کہ قریب پانچ لاکھ کے تھا چلا آتا ہے عقب لشکر اژدرہائے سحر
پر بارگاہین خیمے وغیرہ بار ہین صاحبقران نے سیماے بلند آواز کو دیکھکر سردارون سے فرمایا کہ لو
بادشاہ طلسم بھی آگئے چلو انکا استقبال کرو اور استقبال کرکے لاؤ جب یہ آلین گے تو پھر سفر کا حکم دینگے سردار
ادھر سے چلے صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ یہ جوان جو شیر پر سوار ہے یہ کون ہے اور نازنین
کون ہین اسقلینوس نے عرض کیا کہ یہ جوان تو فرزند ہے بادشاہ کا اور جو نازنین کم سن ہے یہ دختر ہے اور
جو مسن ہے یہ زوجہ ہے سیماے بلند آواز کی باقی اور سب سردار ہین صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ معلوم
ہوگیا راوی کا بیان ہے کہ ادھر سے سردار بحکم صاحبقران طرف بادشاہ کے براے استقبال چلے اُدھر
سیماے بلند آواز نے جو دیکھا کہ صاحبقران مع لشکر و کل سردارون کے تشریف فرما ہین یہ دیکھکر بادشاہ
نے اپنے فرزند و زوجہ و دختر سے و سب سردارون سے فرمایا کہ پیدل ہو جاؤ سامنے صاحبقران عالیشان

ہے کل لشکر کے جلوہ فرما ہیں یہ مقام ادب ہے سوار رہنے کا وقت نہیں ہے یہ حکم دیتا تھا کہ سب سردار سواریوں
پر سے اُتر پڑے اور پیدل ہوئے بادشاہ بھی تخت پر سے اُتر کر طرف صاحبقران کے چلے لشکر کو اُسی مقام
پر صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ نشانوں کو سلامی کرو اور سب مل کر مجرا کرو اہل لشکر نے ایسا ہی کیا کہ
صف آرا ہو کر علمہائے لشکر کو پہلے سلامی کہا یہ مراد تھی کہ ہم سب باادب سلام کرتے ہیں بعد اسکے سب
لشکر نے باادب جھک کر مجرا کیا ادھر سے بہت سے سردار برائے استقبال چل چکے تھے خلاصہ یہ کہ
درمیان راہ میں باہم ملے سب سرداروں نے بادشاہ کو سلام کیا اُنھوں نے جواب سلام دیا سرداروں نے
قدمبوسی حاصل کی اب بادشاہ کے عقب میں چلے سپاہ نے بلند آواز سے قریب صاحبقران پہونچ کر
بسنت ادب کے ساتھ مجرا کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر گلے سے لگایا پھر تو جسقدر سردار و عزیز بادشاہ
کے تھے باری باری سب قدمبوس ہوئے صاحبقران نے سب کے پشت پر دست شفقت رکھا اور
ہر ایک کی تعریف فرمائی جب مجرے وغیرہ سے فراغت ہوئی اور سب کا مجرا ہو چکا اُسوقت بادشاہ نے
عرض کیا کہ کیا قصد ہے حضور کا یہ لشکر کیوں تیار ہے کمر باندھے ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ قصد سفر ہی میں
حکم کوچ دے چکا تھا کہ تمھاری آمد سُرعت ہوئی میں نے ٹھہرنے کا حکم دیا اب جو تمھاری مرضی ہو وہ
کیا جائے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک اگر حکم ہو تو آج اسی مقام پر پھر قیام کیا جائے کل یہاں سے کوچ فرمایئے
کیونکہ میرا لشکر بھی تھکا ہوا ہے آسودہ بھی ہو جائے گا یہ جو بادشاہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہی
سہی اُسیوقت لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر اُسی مقام پر اُترنے لگا لشکر سپاہ سے بلند آواز سے تہنیت
لشکر صاحبقران ہوا خیمے و بارگاہیں وغیرہ برپا ہوئیں دونوں لشکر ایک مقام پر اُترے ایک طرف لشکر
ساحران و ایک سمت لشکر غیر ساحران اُس جنگل میں منگل ہو گیا ہر طرف چہل پہل ہونے لگی بازار میں
آراستہ ہو گئیں صاحبقران نے دربار فرمایا بادشاہ طلسم کو تخت پر بٹھایا آپ بھی تخت پر بیٹھے داہنی طرف
کل سردار لشکر جو کہ غیر ساحر تھے وہ دنگلوں و کرسیوں پر بیٹھے اور بائیں طرف کل سردار لشکر ساحران بیٹھے
دستور سے دربار آراستہ ہوا اب صاحبقران نے بادشاہ سے کل حال اول سے آخر تک راہ کا بیان فرمایا
اور فرمایا کہ سنبھت جادو سے معلوم ہوا کہ سوسن جادو دربند اعظم کو چلی گئی ہے اپنے بھائی اعظم جادو
کے پاس وہاں مقیم ہے اسی کے سپہ سالار قمهور جادو کا بڑا بھائی آیا ہے جسکا نام فقلان گرزدن
ہے اُسنے سوسن و اعظم سے اقرار کیا ہے کہ میں طلسم کشا کو اسیر کر لونگا یہ زور و طاقت ہے آپ اطمینان رکھیں اور

لشکر کے تشریف لانے کے سبب سامان درست پایا اسپ قدرت جادو کی بہت تعریف فرمائی سب لشکر اترا
ہر شے اور ہر خیمہ اپنے قرینہ سے برپا تھا صاحبقران اپنی بارگاہ میں فروکش ہوئے بادشاہ اپنی بارگاہ میں
لشکر ساحران اپنی حد میں اترا اور زنجیر ساحران اپنی حد میں اب یہاں چہل پہل ہو گئی جو درخت وغیرہ اس
جنگل میں تھے وہ قلم کروا دیے گئے خوب میدان صاف ہو گیا ہے یہاں لشکر صاحبقران فروکش ہوا یہاں
تو لشکر اترا اور سب اطمینان سے بیٹھے ہیں صاحبقران نے دربار آراستہ کیا ہے سب سردار حاضر دربار ہیں
بارگاہ میں ہر طرف دنگل و کرسی و صندلی بچھے تھے سوائے دنگل و کرسی کے اور کوئی شے نہ تھی نہ کوئی جگہ
خالی تھی دربار آراستہ تھا بادشاہ طلسم تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران دنگل مخروکش پر تشریف فرما تھے
اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے ساحرت دست چپ کے اور زنجیر ساحرات دست راست
کے بیٹھے ہوئے تھے خواجہ عمرو کی جگہ خالی تھی یہاں تو دربار آراستہ ہے اور صاحبقران نے بادشاہ حکیم
اسقلینوس سے فرمایا کہ ایک نامہ بنام اعظم جادو و سوسن جادو کے تحریر کیا جائے اسی کے یہ مضمون ہیں
کہ اے اعظم جادو و سوسن جادو آگاہ ہو کہ میں طلسم کشا ہوں میری شرکت بادشاہ طلسم نے کی دو دیگر
ارکین طلسم نے حکیم اسقلینوس بھی میرے شریک ہوئے کئی مرتبہ شنگال سے اور مجھ سے مقابلہ
ہوا وہ میرے مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوا میں نے کوہ بے ستون پر آکر بے ستون جادو کو قتل کیا
کوہ بے ستون کو برباد کر کے بادشاہ طلسم کو رہا کیا مردار خوار ان کو قتل کیا بے ستون کے وزیر نے
اور لشکر مردار خواران نے میری اطاعت کی بعد اس معرکہ کے میں نے ادھر کا قصد کیا اب میں لشکر
لیکر ادھر کو آیا ہوں لہذا تم کو لازم ہے کہ دونوں صاحب اگر میری اطاعت کرو اور لوح طلسم میرے
حوالے کرو کہ میں جاکر طلسم کو فتح کروں اور شنگال کو قتل کروں ورنہ اگر کچھ دعوے ہو تو آکر مقابلہ کرو
زیادہ تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہے تم کو یہی لازم ہے کہ دین اسلام قبول کرو اور ترک کفر کرو اور سامری و
جمشید پر لعنت کرو بدون اس کے اب کوئی طریقہ تمہاری رہائی کا نہیں ہے بادشاہ و اسقلینوس نے
نے عرض کیا کہ بہت خوب صاحبقران نے فرمایا کہ دبیر کو طلب کرو بادشاہ نے عرض کیا کہ آج اگر
آپ کی مرضی ہو تو یہ امر موقوف کیا جائے کل نامہ تحریر کر کے روانہ کیا جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ
اچھا یہاں تو دربار آراستہ ہے ادھر کوہ اعظم پر اعظم جادو دربار میں بیٹھا ہوا تھا سوسن جادو و دیگر
سردار بھی حاضر دربار تھے افغان گرزن بھی ایک دنگل پر بیٹھا ہوا تھا اور ایک طرف عمرو جادو یہاں

بھی دربار آراستہ تھا اعظم جادو و سوسن جادو نے چند طائر سحر مقرر کیے تھے کہ جب طلسم کشا مع لشکر اس طرف
آئے اور زیر کوہ فرودکش ہو تم کو خبر کرو اور ہرکارے مقرر کیے تھے انکو بھی حکم دیا تھا کہ ہم کو فوراً خبر دینا اور یہ بیان
کرتا ہوں کہ یہاں دربار میں اعظم جادو، سوسن جادو سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تک طلسم کشا ادھر نہیں آیا میں یہ
خیال کرتا ہوں کہ وہ آتا ہوگا اسکو اُسکے عیاروں نے خبر دی ہوگی کہ سوسن جادو مجھکو اپنے باغ میں قید کرنے
چلی گئی تھی اور اب چند سالار کو میری حفاظت کے لیے مقرر کر گئی تھی اُسکا بھائی جو آمادہ غافل ہوا
میں موقع پا کے نکل آیا اسلئے اب آپ اُس طرف نہ جائیں کیونکہ اعظم جادو بہت
بڑا ساحر اور بادشاہ بزرگ ہے یہ جو طلسم کشا نے سنا ہوگا یہ خیال کرے کہ اب دربند سوسن کی طرف جانا بیکار
ہے اور اعظم کوہ پر جاکر اپنی عزت دیتا ہے واپس چلا گیا ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ اسی عیار کے بھروسے پر یہ مقابلہ
کرتا ہے یہ عیار جسکو زبردست پاتا ہے اُسکو عیاری کرکے پکڑ لیتا ہوگا اور قتل کر ڈالتا ہوگا اور جو کہ زبردست
نہ ہوتا ہوگا اُسکو حمزہ لڑکر زیر کرتا ہوگا اسی طور سے ساحر کا انجام ہوتا ہوگا کیونکہ حمزہ مالک اسم اعظم ہے اسی
سبب سے حمزہ ساحر سے نہیں خوف کرتا ہے اور ساحر سے مقابلہ پر آمادہ ہوتا ہے اگر یہاں آتا تو بھی کچھ نہ
بنا سکتا اُسکا اسم اعظم یہاں کام نہ دیتا بس ایسے ایسے خیال کر رہے وہ ادھر نہیں آیا یہ تقریر سُنکے سوسن
نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے اعظم نے افغان گرز زن کی طرف دیکھکر کہا کہ تمھاری کیا رائے ہے افغان
نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہے مگر میں نے سُنا ہے کہ حمزہ ایسا بہادر نہیں ہے وہ کسی سے دبتا نہیں ہے بس
جس طرف کا قصد کرتا ہے اور جدھر کو روانہ ہوتا ہے وہ پھر اُدھر سے واپس نہیں ہوتا ہے بدون اُس مقام پر قبضہ
کیے ہوئے عیار کے بھروسے پر وہ مقابلہ نہیں کرتا ہے صرف اپنے قوت بازو پر وہ لڑتا ہے یہ سُنا گیا ہے اب معلوم
کہ کیا اصل ہے جو آپ کا خیال ہے یہ امر اصل ہے یا جو کہ میں نے سُنا ہے وہ اصل ہے اب معلوم ہو جائے گا اعظم نے
کہا کہ معلوم کیونکر ہوگا جب وہ آئے گا نہیں تو کیونکر معلوم ہوگا میرے خیال میں تو اُسکا اس طرف کو
آنا محال ہے افغان نے جواب دیا کہ یہ آپ کا خیال خام ہے اعظم نے کہا کہ دیکھ لینا یہاں یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ وہ طائران سحر جنکو اعظم و سوسن نے مقرر کیے تھے آکر موجود ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ
اے بادشاہ اعظم جادو و اے سوسن جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا مع سات لاکھ ساحروں نیچے سیاہ خردن
و بادشاہ طلسم سیما سے بلند آواز و حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین و وزیر بے ستون جسکا دو
جمال با ہار و سبقت جادو کے آج داخل زیر کوہ اعظم ہوا ہے اُسکا لشکر اترا ہے یہ تمام قہر لشکر

طلسم کشا سے معلوم ہوگیا ہزاروں بارگاہیں و خیمے برپا ہو رہے ہیں باقی خیریت ہے کیونکہ ہم کو آپ نے اسی خبر کے
لیے مقرر کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ جب طلسم کشا آجائے فوراً ہم کو آکر خبر کرنا چنانچہ ہم نے تعمیل حکم عالی کی اب
ہم کو کیا حکم ہوتا ہے اعظم و سوسن نے حکم دیا کہ اب تم اپنے مقام کو چلے جاؤ جہاں رہتے تھے وہ طائر یہ خبر
دے کر اور یہ حکم پا کر فوراً پرواز کر کے اُڑ گئے اب اعظم جادو نے قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرے کہ جوڑی ہرکاروں
کی گرد میں اَٹی ہوئی پسینہ میں غرق آکر حاضر ہوئے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور کافر کو کافر نے
بعد دعا کے یوں عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار برائے خبر طلسم کشا کوہ و صحرا میں پھر رہے تھے چنانچہ آج
اس وقت طلسم کشا مع لشکر کثیر و جم غفیر کے وارد ہوا لشکر کثیر ہمراہ ہے بادشاہ طلسم بھی ہمراہ ہے لشکر طلسم کشا نے
تمام جنگل کو گھیر لیا ہزاروں خیمے و خرگاہ برپا ہیں لشکر اتر رہا ہے ہم یہ دیکھ کر ادھر کو روانہ ہوئے کہ آپ کو خبر کر دیں
وہ ہرکارے یہ خوشخبری سنا کر بیٹھے تھے انعام پا کر کہ دوسری جوڑی ہرکاروں کی پسینہ میں غرق خاک میں آلودہ
سانس پھولی ہوئی دم چڑھا ہوا حاضر ہوکے یوں گویا ہوئے کہ اے جہاں پناہ ہم خاکسار بحکم ہر دو سرکار برائے خبر
آمد طلسم کشا کوہ و صحرا میں پھر رہے تھے کہ آج طلسم کشا مع لشکر کے آیا اُس کا لشکر زیر کوہ اعظم اترا بارگاہ و خیمہ
برپا ہوئی دربار آراستہ ہوا طلسم کشا نے بادشاہ طلسم کو حکم دیا کہ ایک نامہ بنام اعظم جادو و سوسن جادو
تحریر کیا جائے جو کہ تہدید آمیز ہو اور جس میں یہ تحریر ہو کہ تم آکر ہماری خدمت میں حاضر ہو اور ہم کو لوح طلسم
دو تاکہ ہم طلسم کو فتح کریں اور دین اسلام قبول کرو اگر اس کے خلاف کرو گے تو یاد رکھو کہ بزور شمشیر تم سے لوح
طلسم حاصل کی جائیگی آئندہ تم کو اختیار ہے بادشاہ طلسم نے یہ سنکے طلسم کشا سے کہا کہ اس مضمون کا نامہ
لکھ کر روانہ کیا جائے طلسم کشا نے قبول کیا کل یقین ہے کہ نامہ آتا ہے یہ زبانی ہرکاروں کے سنکے اعظم جادو
نے سوسن کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم نے سنا کہ آیا ہرکاروں نے کیا بیان کیا سوسن نے جواب دیا کہ جی ہاں
سنا اب اس امر میں جو آپ کی رائے ہو میں تو آپ کے حکم کی پابند ہوں جب اعظم جادو نے سوسن جادو
سے یہ جواب سنا اپنے سرداروں کی طرف متوجہ ہو کر یہ حکم دیا کہ ہمارا کل لشکر آج شام تک زیر کوہ اعظم
بمقابلہ طلسم کشا پہونچ جائے کل صبح کو ہم بھی مع افغان گرززن داخل لشکر ہونگے اور طلسم کشا کو
بذریعہ نامہ کے آگاہ کرینگے کہ وہ خود میدان میں آکر ہمارے پہلوان افغان گرززن سے مقابلہ کرے اور اس
امر کا خیال رہے کہ نہ اُسکی طرف کے ساحر سحر کریں نہ ہماری طرف کے ساحر سحر کرینگے بلکہ دونوں طرف کے
میدان میں آکر تماشہ مقابلہ کا دیکھیں گے اگر اس طور سے تم کو منظور ہو تو مقابلہ کرو ورنہ چلے جاؤ سواروں

سے غرض کہ اسیوقت کل لشکر سرکار جاکر زیر کوہ مقیم ہوتا ہے حضور اطمینان رکھیں راوی کہتا ہے کہ یہ حکم سنکے
اعظم جادو نے دربار برخاست کیا افغان گرزن بھی موجود تھا اُسنے اعظم جادو سے کہا کہ آپ کا کیا خیال
تھا ملاحظہ فرمائیے کہ طلسم کشا آگیا یا نہین آپ تو فرماتے تھے کہ طلسم کشا نہ آئیگا میرے خوف سے اجی
حضرت یہ لوگ جو قصد کرتے ہین اُس امر کو ضرور کرتے ہین یہ لوگ کسی سے ڈرتے نہین ہین اعظم جادو نے
جواب دیا کہ آتے ہین تو کیا بنا لین گے تم تو حتمی وعدہ کر چکے ہو کہ ہم زیر کر لین گے پھر خوف کس امر کا خوف ہے
افغان نے کہا کہ مین خوف کے سبب سے نہین کہتا ہون اعظم نے جواب دیا کہ کل ہم آپ چلین گے اور داخل لشکر
ہونگے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے سردار جو دربار سے اُٹھ کر اپنے مقام پر آئے
یہان ٹھہر کر اور کچھ دیر دم لیکر سردار چھاؤنی مین آئے اور لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہون حکم شاہی ہے
کہ اسیوقت زیر کوہ جاکر مقیم ہو اور خیمے وغیرہ برپا کرو یہ حکم دینا تھا سرداروں کا اہل لشکر کو اسیوقت
سے سب بند و بست کرنے لگے اور سامان سفر درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین کل لشکر تیار
ہو گیا اور خیمے وغیرہ کھونٹون سے نکالے گئے اژدرہاے سحر پر بار کئے گئے راوی بیان کرتا ہے اسیدن
کل لشکر اعظم جادو کا جو کہ قریب پانچ لاکھ ساحر و غیر ساحر کے تھا زیر کوہ آیا صاحبقران بارگاہ مین تشریف رکھتے
ہوئے تھے پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے صحرا کی سیر کر رہے تھے حکیم اسقلینوس و حکیم شیالین
و وزیر حسب سنون و سپہسالار بلند آواز مع اپنے تن و فرزند کے موجود تھے صاحبقران لشکر تحریر کر رہے تھے
یہ لکھتا ہے مصنف اور یہ تحریر کرتا کہ یکایک کوہ اعظم کی طرف سے ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا صاحبقران نے
اُس ابر کو دیکھکر بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھو کس غضب کا ابر آتا ہے ضرور کسی ساحر کی آمد معلوم ہوتا
ہے کہ اعظم کو ہمارے آنے کی خبر ہو گئی وہ لشکر لیکر براے مقابلہ آتا ہے یہ سننا تھا اُسیوقت سپہسالار بلند آواز
نے چند طائر سحر روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ ابر کیسا ہے اور کون آتا ہے وہ طائران سحر اُس ابر کی طرف
اڑکر چلے کہ ادھر وہ ابر آکر اُس میدان مین قائم ہوا اُس ابر سے گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی برق
چمک رہی تھی رعد کی گرج تھی صاحبقران وغیرہ ملاحظہ فرما رہے تھے کہ وہ ابر شق ہوا اور اُس سے
لشکر کفار بیشمار پیدا ہوا ساحران غدار ہنس و قرقرے پر سوار کالی کالی صورتین جھولیان کاندھو پر
پڑی ہوئین اژدرہاے سحر پر سوار چلے آتے ہین صاحبقران نے اسقلینوس وغیرہ سے فرمایا
کہ دیکھا ہم نے جو کہا تھا وہی ہوا نہ کہ لشکر ساحران نمودار ہوا یہ صاحبقران دیکھ رہے تھے کہ

یکایک اسی سمت سے کہ جس طرف سے وہ ابر سیاہ رنگ پیدا ہوا تھا گرد و غبار کا تتق بلند ہوا اور اس گرد و غبار سے ایک لشکر جرار پیدا ہوا اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ دوسرا لشکر کہاں سے آتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ دونون لشکر ایک ہین یہ جو بالاے ہوا ظاہر ہوا ہے یہ لشکر ساحران ہے اور یہ جو دامن صحرا سے نمودار ہوا ہے یہ لشکر غیر ساحران ہے وہ لشکر سامنے لشکر صاحبقران کے فروکش ہوا یعنے دونون لشکر ایک سمت کو لشکر ساحران اترا اور ایک طرف لشکر غیر ساحران اترا لشکر اسلام سے ہرکارے براے خبر چلے کہ دریافت کرین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہے اور جو وہ لشکر اترا خیمے وغیرہ برپا ہونے سب انتظام کیا گیا ان طائران سحر نے جاکر سب حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ اعظم جادو کا لشکر آیا ہے کل اعظم جادو بھی آئیگا یہ دریافت کرکے اودھر سے واپس آئے اور ہرکارے بھی خبر دریافت کرکے خدمت صاحبقران حاضر ہوئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر یون دعاگو ہوئے

رباعی تا سر زند آفتاب سرور باشی + تا صبح دمد ہمدم ساغر باشی + تا تاج حیات بر سر خضر بود + در خانۂ اقبال سکندر باشی + صاحبقران عالیشان کی عمر دراز ہو ترقی پر شان و اوج و اقبال ہو دوست شاد دشمن پامال ہین ہم نے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اعظم جادو کا ہے اسنے آپ کی آمد کی خبر سُنکے براے مقابلہ لشکر روانہ کیا ہے لشکر ساحران وغیر ساحران آیا ہے کل خود اعظم جادو بھی آئیگا آپ کے غلامون سے مقابلہ کریگا یہی خبر طائران سحر نے بھی آکر بیان کی صاحبقران نے یہ سُنکے اسقلینوس وغیرہ سے فرمایا کہ سُنا آپ نے خوب ہوا کہ اعظم جادو لشکر جرار لیکر آگیا اب مقابلہ کا مزا ہوگا مین تو اُسے نامہ لکھنے والا تھا بلکہ تم سے مین نے کہا تھا کہ نامہ لکھو تم نے یہ جواب دیا تھا کہ کل نامہ لکھا جائیگا اب وہان نامہ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی وہ مع لشکر کے خود آگیا ہے آج اُسکا لشکر آگیا ہے کل وہ خود آئیگا اسقلینوس وغیرہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا دیکھیے جب اُسکے پاس نامہ جاتا ہے وہ کیا جواب تحریر کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ سواے جواب جنگ کے اور کیا جواب تحریر کریگا یہ سُنکے وہ لوگ خاموش ہوگئے اودھر شام تک اعظم جادو کا لشکر آیا کیا صاحبقران ملاحظہ فرمایا کیے خلاصہ یہ کہ جب شام ہوگئی اور لشکر بھی آگیا اور اتر چکا خیمے و بارگاہین وغیرہ آراستہ ہوچکین جب آمد لشکر تمام ہوئی صاحبقران خیمہ خاص مین تشریف لائے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ رات قائم ہوئی یہان زیر کوہ کل لشکر اعظم جادو صف باندھکر کھڑا ہوا انتظار مین اسکے

بادشاہ کے اُدھر صاحبقران نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے صاحبقران نے خواجہ عمرو
کے مقام کو دیکھکر فرمایا کہ بھائی عمرو کے نہ ہونے سے دربار سونا ہے اگر وہ ہوتے تو کچھ چہل پہل ضرور
ہوتی یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی ہے وہاں بالاے کوہ اعظم جادو و سوسن جادو بیدار ہوئے اور سب
سردار جو کہ یہاں رہ گئے تھے علاوہ اُنکے جو لشکر لیکر زیر کوہ آئے تھے اعظم جادو و سوسن بیدار ہو کر
اور سب امر ضروری سے فراغت کر کے سامان سفر سے آراستہ ہو کر بیرون محل آئے سب سردار یہاں
حاضر تھے سب مجرا بجا لائے بعد مجرے وغیرہ کے اعظم نے سب سرداروں کی طرف دیکھا کہ سب
سردار حاضر ہیں سواے افغان گرزرن کے جب افغان گرزرن کو اعظم جادو نے نہ پایا سوسن
کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا سبب ہے کہ افغان گرزرن ابھی تک نہیں آئے اور سب سردار تو آگئے
ہیں صرف انکی دیر ہے وہ آئیں تو میں لشکر کو روانہ ہوں کسیکو بھیجکر دریافت کرو کہ مزاج کیسا ہے جو
ابھی تک نہیں آئے سوسن نے کہا کہ اُنپر کیا منحصر ہے مقہور جادو بھی تو نہیں آیا ہے اعظم نے کہا
کہ پھر اُن دونوں کو طلب کرو اسواسطے کہ سویرے سے یہاں سے چل کھڑے ہوں اور لشکر میں پہونچ
جائیں اور آج ہی نامہ لکھکر طلسم کشا سے جواب طلب کریں اور فکر مقابلہ ہو سوسن نے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ جواب دے کر ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور کہا کہ جا کر مقہور جادو سے کہو کہ
افغان گرزرن کا مزاج کیسا ہے جو ابھی تک نہیں آئے ہیں یہاں سب آمادہ ہیں وہ آئیں تو
طرف لشکر کے روانہ ہوں وہ چوبدار یہ حکم پا کر چلا وہاں افغان گرزرن جو بیدار ہوئے تھے تو انھوں نے
آج اپنے کو دوسرے لباس سے آراستہ کیا ہتھیار لگائے خود و زرہ تن پر آراستہ کی خواستا سے
موزے پہنے جوشن و چار آئینہ جسم پر آراستہ کیے دوش پر کمان کیانی ترکش ہزار تیروں کا کمر میں
تیغہ اصفہانی قاب میں سپر بالاے دوش خنجر گرد اور دیگر آلات حرب و ضرب سے خوب آراستہ
پیراستہ ہوئے جب اپنے کو آراستہ کر چکے اُس وقت مقہور سے کہا کہ اب چلو وہاں اعظم کو میرا
انتظار ہوگا یہ مقہور سے کہہ رہے تھے کہ چوبدار نے اپنے آنے کی خبر کرائی جب خبر ہوئی اُسکو سامنے
طلب کیا اُسنے مجرا کر کے عرض کیا کہ بادشاہ نے دریافت کیا ہے کہ مزاج کیسا ہے اور فرمایا ہے کہ کیا
سبب ہے جو ابھی تک نہیں آئے بہت عرصہ ہوتا ہے افغان نے جواب دیا کہ تم ٹھہرے رہو ہم ساتھ ہی چلتے
ہیں وہ چوبدار ٹھہر گیا چونکہ یہ آراستہ تو ہو ہی چکے تھے مع مقہور کے چوبدار کے ہمراہ طرف اعظم جادو

سے کے چلے یہان اعظم جادو کو انتظار تھا کہ افغان آکر پہونچا مجرا کیا اعظم اور سوسن کو بس جب مقہور وافغان
آپہونچے تو اعظم جادو و سب سرداروں وغیرہ کو ہمراہ لیکر زیر کوہ آئے اور لشکر کی طرف چلے وہان لشکر انتظار
مین کھڑا ہوا تھا کہ آمد لشکر سے اعظم جادو کی دیکھی سب لشکر اسی طرف متوجہ ہوگیا یہ خبر ہرکارون نے
صاحبقران کو پہونچائی کہ اعظم جادو مع سوسن جادو و افغان گرززن وغیرہ کے اپنے لشکر مین آگیا
ہے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دیے جائین ہم بھی آمد اعظم جادو کی دیکھین
یہ حکم دینا تھا کہ پردے اٹھا دیے گئے صاحبقران وکل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اعظم جادو
کی طرف سے اٹھا اس ابر مین برق کی چمک اور رعد کی گرج تھی گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی ابر سے
اور بارش مروارید ہورہی تھی کہ وہ ابر قریب لشکر آکر شق ہوا صاحبقران وغیرہ نے ملاحظہ فرمایا کہ
اس ابر سے بہت سے تخت پیدا ہوئے اور ہنس و باز و اژدر دیکھا کہ سب کے آگے کے تخت پر ایک ساحر
اور ساحرہ بیٹھے ہوئے تھے ساحر تو سر پر تاج رکھے ہوئے تھا اور لباس شاہی سے آراستہ
تھا اسی طور سے وہ ساحرہ بھی تھی سر پہ ان دونون کے تاج تھے اور چتر گردش کر رہے تھے مرچھل
ہو رہے تھے بال ہما کے سامنے انکے سامان سحر رکھا ہوا تھا برابر اس تخت کے دونون طرف
تخت تھے ایک تخت پر صاحبقران نے دیکھا کہ ایک پہلوان کلان قد آور قوی تن قوی من یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قالب دیو مین انسان ہے آلات حرب و ضرب سے از سر تا پا آراستہ و پیراستہ گرز ہشت
پہل اسکے پاس تخت پر رکھا ہوا تھا عجب طرح کا گرز تھا کہ اسکے آٹھو پہلو آٹھو رنگ کے تھے
صاحبقران نے بادشاہ طلسم سے دریافت کیا کہ یہی اعظم جادو ہے جو لد تخت پر سوار ہے سیماے
بلند آوازنے عرض کیا کہ یہ جو آگے کے تخت پر ساحرہ و ایک ساحر تاج پہنے ہوئے سوار ہے
یہی اعظم جادو و سوسن جادو ہے اور دہنی طرف سب سردار ساحر ہین اور بائین طرف غیر ساحر ہین اور
یہ جو ایک تخت پر برابر اعظم کے سوار ہین یہی افغان گرززن ہے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے اور جو برابر
انکے تخت پر ہے یہ مقہور جادو ہے راوی بیان کرتا ہے جب اعظم جادو اپنے لشکر کے قریب آکر پہونچا
سب لشکر نے پہلے سلامی کے باجے بجائے طلسمات سے لشکر کو جلوہ دیا سب اہل لشکر نے جھک کر
سلام کیا اعظم جادو و سوسن جادو سب کا مجرا و سلام لیتا ہوا سردارون کو ہمراہ لیے ہوئے داخل
لشکر ہوا ادھر ہرکارون نے بخدمت صاحبقران حاضر ہو کر سب حال سے اور ہر ایک سوار کے نام سے

صاحبقران

صاحبقران کو آگاہ کیا کہ فلان سردار [illegible] نامہ ہے جب صاحبقران کو معلوم ہوا
کہ اعظم جادو آگیا آپ نے اسیوقت وزیر کو طلب فرمائے حکم دیا کہ نامہ تحریر کرو بنام اعظم جادو وزیر نامہ
تحریر کرنے لگا وہی مضمون صاحبقران اپنی زبان سے ارشاد فرمانے لگے جو کہ بالا تحریر کر چکے ہیں یہان تو
نامہ تحریر ہوتا ہے ادھر اعظم نے داخل بارگاہ ہو کر منشی کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا اُس سے کہا کہ ایک
نامہ بنام امیر حمزہ کے اس مضمون کا تحریر کرو کہ تم نے بہت بڑا کیا جو اسطرف آئے یہ مقام مثل کوہ بے ستون
و دیگر طلسمات کے نہیں ہے کہ تم اسکو فتح کر لو بس خیریت اسی میں ہے کہ یہانسے اپنی جان سلامت لیکر
چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ وہ سزاے سخت پاؤ گے کہ تمام عمر یاد رکھو گے چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ
دے گا بلکہ ہمارے نزدیک یہ مناسب ہے کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع اپنے سرداروں و بادشاہ
طلسم کے حاضر ہو ہم سے اپنی خطا معاف کراؤ اور دین اسلام کو ترک کرو یا یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد
رکھو سواے خفت اُٹھانے اور ذلت پانے کے کوئی دوسرا امر حاصل نہ ہوگا مین تم سے ڈرتا نہیں
ہون لوح طلسمی کا دستیاب ہونا محال ہے یہ خیال کرنا کہ ہم ان دونون دربندون کو مثل کوہ بے ستون
کے فتح کر لین گے یہ خیال خام ہے اگر تم کو نہ یہان سے جانا منظور ہے اور نہ اطاعت کرنا تو آمادۂ مرگ ہو کر
تنہا ہو کر کل میدان جنگ مین آؤ اور ہم بھی آئینگے دونون لشکر صف آرا ہون ہماری طرف سے افغان گرززن
برادر بزرگ مقہور جادو کہ جنکو اپنے زور و طاقت پر ناز ہے اور جناب تمھارے ساتھ مقابلہ کرنے کا اشتیاق
ہے اور اسی اشتیاق مین وہ اپنے ملک سے یہان آئے ہین تم سے لڑنے میدان جنگ مین آکر مقابلہ
کرینگے تم بھی ساحر نہین ہو اور وہ بھی نہ ساحر ہین پس تم دونون باہم مقابلہ کرو شرط یہ ہے کہ تمھارا لشکر
ساحرون کا الگ کھڑا تماشہ دیکھا کرے جب تک تم سے اور افغان سے باہم مقابلہ ہو اور غالب
و مغلوب کا حال ظاہر ہو اور ہمارا لشکر بھی ایسطور رہے اگر تم غالب آؤ گے تو افغان گرززن مع ہم
سب کے تمھاری اطاعت کرینگے اور افغان گرززن غالب آئینگے تو تم کو مع کل لشکر کے ہماری
اطاعت کرنا ہوگی بلکہ ہم کو تو یہ یقین واثق ہے کہ افغان گرززن غالب آئینگے اُسوقت بھی اگر تم
ہماری اطاعت سے انکار کرو گے تو پھر تمھارا زندہ رہنا محال ہے ہم ضرور قتل کرینگے اگر تم کو مقابلہ
نہیں منظور ہے تو بدون مقابلہ آکر اطاعت کرو یا فتح طلسم سے دست بردار ہو کر چلے جاؤ آیندہ
تم کو اختیار ہے زیادہ تحریر بیکار ہے جب یہ مضمون بتا چکا دبیر نے پہلے مسودہ کیا اُسکے بعد صاف

کرکے پیش کیا اعظم جادو نے نامے کو لکھ کر اپنے دستخط بنے دبیر نے لفافہ مین بند کرکے مہر کی بادشاہ نے نامہ پر اور مہر کرکے نامہ پیش کیا جب دبیر نامہ تیار کرکے پیش کرچکا اُسوقت اعظم کے آگے ایک صندوقچہ رکھا ہوا تھا اُسنے اُس صندوقچہ کو کھولا اُسمین سے ایک پتلی طلائی نکالی اُسکو سامنے رکھی اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر دم کیا کہ وہ پتلی خود بخود بڑھنے لگی یہانتک کہ وہ برابر انسان کے ہوئی اور ایک صورت اُسنے اپنی شکل پیدا کی وہ طلائی حالت اُسکی برطرف ہوگئی وہ پتلی گویا ہوئی کہ کیا حکم ہوتا ہے کیون مجکو یاد فرمایا ہے اعظم جادو نے اُس سے کہا کہ ای پتلی یہ نامہ لیکر پاس طلسم کشا کے جا اور اسکا جواب لے آ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تدبیر اعظم جادو نے اس غرض سے کی تھی کہ افغان گرز زن نے کہا تھا مین نے کتابون وغیرہ مین دیکھا ہے اور سنا بھی ہے کہ جو نامہ بر جاتا ہے حمزہ کے دربار مین حمزہ اُس سے ایسی تقریر کرتا ہے کہ وہ برہم ہوتا ہے گو قتل تو نہین کرتا ہے مگر ذلیل تو ضرور کیا جاتا ہے بدین خیال اعظم جادو نے سحر کی پتلی کے ہاتھ نامہ روانہ کیا کہ میرا نامہ بر ذلیل نہ ہو دوسرے وہان بڑے بڑے ساحر ہین اُنکو بھی معلوم ہو کہ اعظم جادو ایسا ساحر زبردست ہے کہ اُسنے پتلی سحر کے ہاتھ نامہ روانہ کیا اس خیال سے اور اعظم نے اس پتلی سحر کے ہاتھ نامہ بھیجا خلاصہ یہ کہ وہ پتلی نامہ لیکر طرف لشکر اسلام کے چلی وہان دربار آراستہ تھا صاحبقران نامہ تحریر کرا رہے تھے سب حاضر دربار تھے کہ وہ پتلی پہونچی پہلے تو برق کوندی اُسکے بعد پتلی پیدا ہوئی سب اہل دربار برق کی چمک کو دیکھکر متحیر ہوئے اُس تھے کہ یہ کیسی چمک ہوئی کہ وہ پتلی ظاہر ہوئی آتے ہی اُسنے سامنے صاحبقران کے پکار کر کہا کہ ای طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین نامہ لیکر آئی ہون اعظم جادو کا بنام تمہارے اسکا جواب تحریر کرو جو تم کو منظور ہو یہ جو اُسنے کہا صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ لاؤ نامہ اُس پتلی نے نامہ دیا صاحبقران نے نامہ پتلی کے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور اُس پتلی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ٹھہر جا مین نامہ سنکے جواب تحریر کرا کے دیتا ہون اور کرسی مرحمت کی وہ پتلی کرسی پر بیٹھ گئی سیماب بلند آواز نے اُس کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بڑی بدتمیز اور بے ادب ہے کہ نہ جب آئی اُسوقت سلام کیا نہ جب کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی اُسوقت سلام کیا گو مین اصل حال سے آگاہ ہون کہ اعظم نے اپنے سحر سے تجکو تیار کرکے بھیجا ہے صرف ہم لوگو نپر اپنا کمال ظاہر کرنے کو تو ہم ایسے ایسے بہتسے سحر کیا کرتے ہین اور بہت سے شعبدہ دکھایا کرتے ہین ہم تو بڑے

نہیں ہیں اور یہ کیا ہے تو ہاں اگر کوئی نیا سحر تیار کرتے ہو تو بھلا تم جانتے کہ ساحر ہر سست …
ایسے سحر توڑ ڈالے کیا کرتے ہیں تمہارا روز مرہ کا کھیل ہے اور کیا ہو لیجے جو پتلہ یا پتلیاں …
ایسے بے ادب ہوتے ہیں جیسی تو ہے تو بھی نالائق ہے اور تیرا بنانے والا بھی نالائق ہے کہ …
اس پتلی کی طرف دیکھ سنئے ہم ہو کر جواب دیا کہ اے سیماب بلند آواز اپنی زبان کو سنبھال کر
کر زیادہ چرب زبانی اچھی نہیں ہوتی ہے یہ خیال کرنا کہ میں بادشاہ طلسم ہوں اب وہ خیال …
تمہاری نہیں ہے ہاں جب تک تم بادشاہ طلسم تھے سب تمہارا پاس و لحاظ کرتے تھے اب تم تخت
سلطنت سے اتار دیے گئے ہو اور بعد ولی کے دب گئے ہو اب تمہارا کسی کو پاس و لحاظ نہ ہوگا اور
پھر تم وہی ہو کہ ایک مدت تک قید رہے ہو اور کچھ نہ کر سکے کیا کروں کہ مجھکو میرے مالک کا حکم ہے ورنہ
اس سخت کلامی کی سزا دیتی اور تمہارا کمال دیکھتی مگر مجبور ہوں یہی حکم ہے کہ طلسم کشا کے پاس جا کر
نامہ دیکر جواب لے آ میں عدول حکمی نہیں کر سکتی ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے
اپنی زبان بند کر ایک جنبش لب میں تیرا کام تمام ہوگا ابھی خاک سیاہ ہو جائے گی پتلی نے قصد کیا کہ
سحر کرے صاحبقران نے بادشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے ظل اللہ اے سیماب بلند آواز آپ کو
زیبا نہیں ہے کہ ادنی ادنی کے منہ لگئے اور بحث بیجا نہ کیجئے دوسرے یہ نامہ لیکر آئی ہے اور نامہ بر
ہمیشہ لازوال ہیں ایلچی پر زوال نہیں ہے ہر مذہب و ملت میں ایلچی بے قصور ہیں جانے دو اب اس سے
بحث نہ کرو اور اس پتلی سے کہا کہ خاموش رہ تو بھی بادشاہ سے ہم زبان نہ ہو اور … بادشاہ …
صاحبقران کے کہنے سے خاموش ہو رہے اور وہ پتلی ناظرین پر یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ اول تو یہ
بارگاہ سلیمانی تھی کہ جس میں سحر کی پتلی آسکے دوسرے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ سامنے صاحبقران
کے کیونکر سحر کی پتلی پہونچی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہیں اسکی برکت سے وہ سحر مٹ جاتے ہیں تا وقتیکہ
صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبانی فرماتے اس سحری پتلی پر دم نہ کریں اس وقت تک وہ سحر مٹ
نہیں سکتا ہے بس جب یہ پتلی خاموش ہوئی صاحبقران نے دبیر سے فرمایا کہ نامہ پڑھو دبیر نے
نامہ پڑھنا شروع کیا اول سے آخر تک نامہ پڑھا جب صاحبقران مع کل اہل دربار مضمون نامہ سے
آگاہ ہوئے صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا کہ ہماری طرف سے پشت نامہ پر یہ تحریر کرو کہ تم نے …
جھک مارا اور بہت بڑی نالائق حرکت کی کہ ہم کو اس مضمون کا نامہ لکھا ہے تم کو یہاں سے جانا منظور ہے

تو ترک اسلام نہ تمھاری اطاعت کرینگے بلکہ ہم کو جنگ و پیکار منظور ہے کل ہم میدان جنگ مین آکر مقابلہ کرینگے
جو شمار ہو تم سے کی ہے ہم نے منظور کی بلکہ ہم خود اس امر کو اچھا نہیں جانتے ہین کہ سحر سے مقابلہ کیا جائے تم
سحر و ساحری کو برا جانتے ہین سحر کرتے واسطے دکا فر ہم اس امر سے مجبور ہین کہ یہ لوگ ہماری ہمراہی سے دست
نہیں ہوتے ہین ہم لاکھ لاکھ انکو منع کرتے ہین مگر یہ نہیں سنتے ہین تم اطمینان رکھو کہ کبھی خلاف تمھارا نہو گا
جس ہم کو جنگ منظور ہے ہان اگر تم کو یہ منظور ہو کہ باہم صلح ہو جائے تو مع اپنے سردارون کے آکر حاضر خدمت
ہو اور دین اسلام کو اختیار کرو ورنہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آؤ ہمارا خدا ہمارا مالک ہے افغان گرزن
کی کیا حقیقت ہے جو ہم پر غالب آئے گا بدون حکم خدا کے اگر ہمارے خدا کو یہ منظور ہے اور روز ازل
ہمارے خط پیشانی مین یہ امر تحریر کر چکا ہے کہ ہم افغان سے زیر ہو جائین اور افغان ہم پر غالب آئے
تو ہم لاکھ کوشش اس امر کی کرینگے کچھ بھی نہ ہوگا بس خلاصہ یہ ہے کہ ہم مجبور ہین برائے جنگ و پیکار ہم کو
کسی سے خوف نہیں ہے صاحبقران نے یہ مضمون و مہر سے تحریر کرکے پشت نامہ پر اس پتلی کو دیا وہ
پتلی جواب نامہ لیکر وہان سے پرواز کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئی ادھر وزیرون نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ اب نامہ تحریر کیا جائے فرمایا کہ کیا ضرورت ہے ان لوگون کی تحریر سے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ راہ پر آ پہنچے
بدون مقابلہ اپنا سخن ایشگان کرنا ہے یہ فرما کر بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سا عقیل و دانا
ہو کر ایک ادنی سے بحث کرے اور اس امر سے آپ واقف ہین کہ ایلچی ہمیشہ بے خطا ہوتے ہین نامہ بر
کو کسی قسم کی سزا نہیں دی جاتی ہے چاہے جیسی وہ خطا کرے سیماب بلند آواز نے عرض کیا کہ جہان پناہ
ہوا اگرچہ مین اس سبب سے مجبور ہوگیا کہ اسکی حرکت بہت ناگوار معلوم ہوئی اسنے بالکل بے ادبی کی
یہان آکر نہ کسی کو سلام کیا نہ مجرا عظم سے حرمت ہم لوگو تیر و باد شمار لانے کے لیے اور یہ دکھانے کے لیے کہ ہم
بھی ساحر ہین پتلی سحر کے ہاتھ نامہ بھیجی تھا یہان کون ڈرنے والا تھا جو ڈر جاتا اگر آپ منع نہ فرماتے تو
ایک آتش سے واسطے مین اسکا تماشہ بنا دیتا سب بے ادبی بھول جاتی جلا کر خاک کر دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ اسقدر غصہ زیبا نہیں ہے ان امور کا خیال رہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے دربار آراستہ ہے
سب حاضر ہین ادھر اعظم جادو دربار مین بیٹھا ہوا ہے افغان گرزن برابر تخت کے دنگل پر بیٹھے
ہوئے ہین اعظم جادو سوسن سے کہہ رہا ہے کہ یقین ہے عمر اس نامہ کو دیکھکر فوراً آمادہ ہوگا کہ صلح
کر لی جائے یقین ہے کہ یہان آکر حاضر ہو اور ہماری اطاعت کرے اور دین اسلام کو ترک کرے

مین بھی اُسکی خطا کو معاف کرونگا بلکہ اپنے کل لشکر غیر ساحران کا سپہ سالار کرونگا سوسن نے جواب دیا کہ
گو یہ امر تو غیر ممکن ہی اگر حمزہ ایسا قصد بھی کرے گا تو اُسکو سیپاسے بلند آواز و حکیم استقلینوس وغیرہ
مانع ہونگے اور صلح نہ کرنے دینگے کیونکہ ان لوگون کو ہم سے از حد عداوت ہی اعظم نے جواب دیا کہ اگر ایسا
حمزہ نہ کرے گا ان لوگون کے کہنے پر عمل کریگا تو خراب ہوگا افغان گرززن نے دونون کی یہ تقریر
سُنکے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ لوگون نے وہ کتابین جنمین ملاحظہ فرمائین کہ جنمین وہ واقعات حمزہ کے
تحریر ہین باوجودیکہ کل حالات حمزہ کے منشی تصدق حسین داستان گو نے لکھکر جناب منشی نولکشور
صاحب کے مطبع مین چھپوا دیے ہین پیدایش حمزہ سے لیکر تا اینندم اگر آپ لوگ اُن کتابون کو ملاحظہ
فرماتے تو کبھی ایسے کلمہ نہ فرماتے مین دیکھ چکا ہون حمزہ نے اُن اُن مقامات پر تو اطاعت کی نہین ہی
کہ جہان پر جان کا خوف تھا تو یہان کیا اطاعت کرے گا یا پہناوین ترک کریگا اُسکا ہمیشہ سے یہ قول ہی
کہ جو میری پشت زمین سے لگادے مین اُسکی اطاعت کرون بلکہ اُس سے جو مقابلہ کرتا ہی وہ یہی شرط
اُس سے کرتا ہی کہ اگر تم مجکو زیر کروگے تو مین تمھاری اطاعت کرونگا اگر مین تم کو زیر کرونگا تو تم میری
اطاعت کرنا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہی کہ آجتک حمزہ کسی سے زیر نہین ہوا جسنے زیر ہو کر اطاعت کر لی
وہ زندہ بچا جسنے اطاعت نہین کی وہ مارا گیا پھر یہ کیونکر خیال کر لیا جائے اور کیونکر آپ تصور کرتے ہین
اور مین کیونکر مان لون کہ نامہ کو دیکھکر حمزہ صلح پر آمادہ ہو جائے گا بدون مقابلہ کیے ہوئے ہان
جب مین زیر کر دونگا اُسوقت وہ ضرور اطاعت کرے گا یہ سُنکے اعظم نے کہا کہ آپ بتائین کہ کیا
جواب آنے گا جواب دیا کہ جواب جنگ آئے گا اور یہ تحریر ہوگا کہ اگر آپ کا پہلوان ہم کو زیر کرے گا
تو ہم اطاعت کرینگے اور اگر ہم اُسکو زیر کر لین گے تو تم سب کو اطاعت کرنا ہوگی اعظم نے جواب دیا
کہ ہم کیا اسکا یقین نہین ہی کہ اسکا یہ جواب آئے بلکہ یہی جواب آئیگا کہ ہم اطاعت کرینگے راوی بیان کرتا
ہی کہ یہ سوال و جواب ہو رہے تھے کہ وہ پتلی جواب لیکر موجود ہوئی نامہ ہاتھو مین اعظم کے دیا اور
جو تقریر بادشاہ سے اور اس سے ہوئی تھی وہ بیان کی اعظم نے کہا کہ تو نے خوب کیا نہ یہ جواب دیا
اُدھر اعظم نے نامہ لیکر دبیر کو دیا اور ایک منتر پڑھکر دم کیا کہ وہ پتلی ایک مرتبہ اپنی اصلی صورت
پر غوطہ لگا کے اپنے طلائی ہو گئی اعظم نے اُسکو اُٹھا کر صندوقچہ مین رکھا صندوقچہ بند کیا دبیر نے کہا
کہ ہان نامہ پڑھو دبیر نے جواب پڑھا اُسمین یہی تحریر تھا کہ اگر مین افغان سے زیر ہو جاؤنگا

تم اپنے کل لشکر کے جو کہ یہان ہے اور علاوہ اسکے جو میرا اصلی لشکر ہے اور جسقدر میرے فرزند و دیگر عزیز اور یگانے
و سردار و اہل لشکر ہین مع اُن سبکے تمھاری اطاعت کرونگا اگر مین افغان کو زیر کر لون تو اسیطور سے تم سب
اطاعت کرنا اُسوقت کوئی عذر و انکار نہ کرنا طبل جنگ بجوا کر کل میدان مین آؤ تاکہ باہم فیصلہ ہو جائے جب
وزیر نے یہ جواب پڑھا جواب کو سُنکے اعظم جادو بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حمزہ بہت بڑا مغرور و متکبر آدمی
معلوم ہوتا ہے بدون یہ سزائے معقول پائے ہوئے اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا اور یہان آکر اُسکو معلوم ہوگا
یہ کہکر افغان سے کہا کہ اب تم آمادہ و مستعد ہو طبل جنگ بجوایا جائے افغان نے جواب دیا کہ شوق سے
طبل جنگ بجوائیے مین ضرور مقابلہ کرونگا اسی اشتیاق مین تو یہان آیا ہون کوئی آپ نے مجھسے خواہش
نہین کی تھی مین خود خواستگار ہوا اور مین نے خود درخواست اس امر کی آپ سے کی اگر مجھکو مقابلہ نہ کرنا
ہوتا تو مین کیون اس امر کا اقرار کرتا آپ کچھ خیال نہ کرین طبل جنگ بجوائیے مگر یہ ملاحظہ فرمائیے کہ جس قدر
مین نے کہا تھا اسیقدر ہوا یا نہین جو مین نے عرض کیا تھا وہی جواب آیا یا نہین اعظم نے کہا کہ تم تو یون
بیان کرتے ہو جیسے حمزہ کی کل حرکتون و خصلتون اور عادتون سے واقف ہو اور برسون حمزہ کے ساتھ
رہے ہو افغان نے جواب دیا کہ حمزہ کے واقعات کی کتابین دیکھی ہین اس سبب سے مین بیان کر دیتا
ہون یہ سُنکے اعظم نے اُسوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجایا جائے ہم کل میدان جنگ مین
جاکر مع افغان کے لشکر حمزہ سے مقابلہ کرینگے چوبدار یہ خبر لیکر نقارخانہ مین گئے اور حکم شاہی سے
آگاہ کیا اسیوقت نقارہ پر چوب پڑی نفیر سحر کو دم ملا باجے جنگی بجنے لگے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ
کل صبح کو مقابلہ ہوگا لشکر طلسم کشا سے سب اہل لشکر سامان جنگ کرنے لگے ساحر اسباب سحر درست
کرنے لگے غیر ساحر آلات حرب و ضرب کی درستی کرنے لگے یہان جب اعظم طبل جنگ کا حکم دے چکا اور
نقارہ پر چوب پڑی اور صدائے طبل جنگل مین گرجی تو پہلے یہ معلوم ہوا کہ زمین لرز گئی ہرکارے
جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے خبر نواخت طبل جنگ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے یہان اعظم نے
اُن سردارون کو جو کہ ساحر تھے حکم دیا کہ کل صف آرائی ہوگی تو تم لشکر ساحرون کو لے کر دہنی طرف
صف آرا ہونا بائین طرف لشکر غیر ساحرون کا صف بستہ ہوگا اُسوقت تک تم دخل نہ دینا جبتک
ہم حکم نہ دین غیر ساحرون سے جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھنا اور اہل لشکر کو بھی منع کر دینا کہ وہ سحر نہ کرین اُن
سب نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ حکم دے کر اعظم نے دربار برخاست کیا سب اپنے خیمے مین آئے

سامان جنگ مین مصروف ہوئے ادھر تو سب سامان جنگ و پیکار مین مصروف ہین ادھر صاحبقران
دربار مین جلوہ فرماتے تھے سب حاضر تھے کہ صدائے نقارہ گوش مبارک مین پہونچی اہل دربار [illegible]
کہ آپ لوگون نے بھی سنی کہ یہ صدائے طبل کیسی آئی کیا لشکر کفار مین طبل بجا اہل دربار [illegible]
کہ لشکر کفار مین یہ طبل بجا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے اعظم نے طبل جنگ [illegible]
یہ جو حکم دیا اسقلینوس نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ کیسا طبل بجا ہے وہ ہرکارے [illegible]
کو جھک سلام کیے کہ بجا یاک جوڑی ہرکارون کی عرق آلودہ پسینہ مین غرق سانس پھولی ہوئی داخل
دربار ہوئے مجرا بجا لاکر ہاتھ اٹھا کر یون دعا دی کہ نظم تا سر زند آفتاب منور باشی تا صبح [illegible]
باشی ✢ تا تاج حیا ستہ بر سر خسرو [illegible] باشی ✢ صاحبقران کی عمر دراز [illegible]
اوج و اقبال ہو دوست شاد و دشمن پامال ہو ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ جب [illegible]
اعظم جادو نے جواب نامہ پڑھوا کے سنا اسیوقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اسیوقت نقارہ [illegible]
پر چوب پڑی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل بغیر جنگ نہ ہوگا اسکا قصد ہے کہ کل میدان جنگ مین [illegible]
سرکار سے مقابلہ کرے اگر [illegible] صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی [illegible]
و بجائیں دربانی کو حکم دیا کہ چوب پڑے اور نقارہ حربی بجایا جائے ہم کل انسے مقابلہ کرینگے یہ حکم
دیا تھا کہ اسیوقت نقارخانے مین یہ حکم پہونچا نقارچی نے نقارون کو سینک کر درست کیا اور
حربی پر چوب پڑی صدائے نقارہ بلند ہوئی شعر نقارہ آواز آمد برون [illegible]
گردون دون ✢ گوش کر گردون کر ہوگئے طائر آشیانون سے صدائے طبل سنکے خوف زدہ ہوا [illegible]
کیسی آواز آئی جگر زمین شق ہوگیا جب نقارہ بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ہوگا سب اہل لشکر جو کہ ساحر تھے وہ سامان سحر درست کرنے لگے اور جو غیر ساحر تھے وہ آلات
حرب و ضرب درست کرنے لگے ادھر صاحبقران نے [illegible] فرمایا کہ کل جب صف آرائی ہوگی تو
لشکر ساحران کو تم لیکر بائین طرف صف آرا ہونا جب تک ہم حکم نہ دین اسوقت تک [illegible]
سے نہ لڑنا اور غیر ساحرون سے فرمایا کہ تم دہنی طرف صف آرا ہونا یہ حکم دیکر دربار برخاست [illegible]
سردار اپنے اپنے مقام پر جاکر سامان سحر و آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ
دون بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ کی درستی رہی ساحران [illegible]

مقام پر بیٹھے ہوئے سحر کو جگا رہے تھے کسی طرف دھواں بلند تھا گوگل کی خوشبو آرہی تھی گوگل اور
لونگ جلا رہے تھے سحر کو جگا رہے تھے غیر ساحر خنجر و تلواروں پر باڑھ رکھوا رہے تھے کسی طرف
بیٹھے ہوئے لما لونگ چوکہ خانہ ٹھونہ کر گئے تھے سینک سانک کر درست کر رہے تھے جو تیر اچھے اچھے
تھے وہ اپنے تیر رکھتے تھے ایک طرف ہزاروں سوار و پیدل بیٹھے ہوئے اور سان پر تلوار پر باڑھ رکھوا
رہے تھے جو بہادر و منچلے تھے وہ باہم بیٹھے ہوئے کلام کر رہے تھے کہ دیکھیں کل کس کا حملہ وار
ہوتا ہے اور کون آگے بڑھ کر لڑتا ہے اور کس کا قدم پیچھے ہٹتا ہے کون جمعیت رہتا ہے اور کون بھاگ کھڑا ہوتا ہے
باہم گلے مل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عید ہے اور کہتے تھے کہ بھائی صبح کو روز جنگ ہے اس وقت
گلے مل لو کل عروس مرگ سے ملاقات ہوگی ایک دوسرے کے خیمے میں جا کر بیٹھتا تھا اس سے
کہتا تھا کہ کیوں بھائی کیا ارادہ ہے کل روز جنگ ہے کفار سے مقابلہ ہوگا کیوں بھائی تم کیا کہتے ہو کس
طرح سے لڑو گے آیا تلوار سے یا نیزے سے کل عروس مرگ سے سامنا ہوگا بھائی کل قدم نہ ہٹیں
اس طور سے مقابلہ کرنا کہ کفار عاجز ہو جائیں اور قدم انکے اٹھ جائیں اور بھاگ جائیں اس نے جواب دیا
کہ ایسا ہی ہوگا تم دیکھ لینا کیسے بڑھ بڑھ کر ہاتھ لگاتا ہوں اور کس جوانمردی سے مقابلہ کرتا ہوں
راوی بیان کرتا ہے کہ جو کہ شجاع اور بہادر تھے وہ بار بار خیموں سے نکلکر آسمان کی طرف دیکھتے تھے
کہ آثار سحر آسمان پر نمایاں ہوئے ستارہ سحری فلک اخضری پر چمکا دامنوں کو ہوا کے رخ پر کرتے
تھے کہ نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے آثار سحر نمایاں ہوئے عاشق مشتاق عروس مرگ میں صبح
کے بہت مشتاق تھے اور از حد صبح کی خواہش تھی بہادروں کا تو یہ حال تھا اشتیاق روز جنگ
میں اس رات کا دراز ہونا شاق تھا اور جو بزدل تھے وہ یہ فکر کرتے تھے کہ کیونکر بھاگیں کیونکہ ہم نے
تو صرف اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے نوکری کر لی تھی کہ پیسہ پیدا کر کے اپنی اولاد کو پرورش کریں
نہ یہ کہ لڑیں بھڑیں اپنا خون کریں اگر ہم نہ ہونگے تو ہماری اولاد کی کیونکر پرورش ہوگی ہم ایسی نوکری
سے باز آئے جو کوئی برائے دریافت حال آیا اور پوچھا کہ مزاج کیسا ہے کل روز جنگ ہے جواب دیا کہ
بھائی صبح سے دست آرہے ہیں بالکل طاقت نہیں ہے ہاتھ تک نہیں جاتا ہے کل بھائی کیونکر
میدان جنگ میں جا کر مقابلہ کریں ہاتھ تک نہیں جاتا ہے بالکل بیکار ہو گئے ہیں انھوں نے
کہا کہ بھائی خدا تم کو شفا دے کسی نے اپنے کو بیمار بنا کر لحاف اوڑھ لیا تھا کہ سردی سے بہت

شعر ۔ چو قیصرے کہ گیرد باج ہو گیں ٭ بجست از زمین و بر آمد ترین ٭ جب صاحبقران سوار ہو چکے بادشاہ
بھی تخت پر سوار ہوئے بعد سوار ہونے بادشاہ کے سب سردار سوار ہوئے جب سب سوار ہو چکے
صاحبقران مع بادشاہ کے طرف میدان جنگ کے راہی ہوئے سواری مثل باد بہاری کے بہ صد کر و فر چلی
جاتی تھی و سواری کا جلوس و رتھوانوں کی نمود و باجوں کا و شہنائیوں کا پھونکنا وہ صبح کا وقت وہ نسیم
سحری کے جھونکوں کا چلنا عجب سماں دکھاتا تھا آتش بہار اور ان جوانوں کو فلک پیر اپنی کمر کو خم کیے ہوئے
دیکھ رہا تھا ادھر سے تو صاحبقران بصد شوکت و شان میدان جنگ میں پہونچے سب لشکر نے جھک کر سلام
کیا علموں کو جلوہ دیا سرخ و سبز نشانوں کے پھریرے کھل گئے ہوا سے لہرانے لگے باجے جنگی بجنے لگے ادھر سے
لشکر کفار بھی پوجا پاٹ کر کے اور مسلح و مکمل ہو کر طرف میدان جنگ کے چلا کالے کالے علم کے پھریرے کھولے
ہوئے تھے کفار بہ ساحری و جمشید کرتے ہوئے چلے آتے تھے اعظم جادو و سوسن جادو تخت پر سوار
عقب لشکر بیشمار ایک طرف مرکب پر افغان گرززن بصد کر و فر بائیں طرف اعظم کا لشکر غیر ساحران اور
دہنی طرف لشکر ساحران بصد شان سحر سازیاں دکھاتے ہوئے شعبدہ بازیاں کرتے ہوئے آکر پہونچے
صاحبقران نے افغان گرززن کو عجب شان و دبدبہ سے دیکھا اپنے دل میں کہا کہ یہ پہلوان
واقعی بہت جری و بہادر معلوم ہوتا ہے جب دونوں لشکر آکر پہونچ گئے اب صف آرائی ہونے لگی صف آرا
نکلے اُنھوں نے صفوں کو آراستہ کیا ساتوں صفیں درست ہوئیں دونوں طرف کے قلب لشکر کفار
میں اعظم و سوسن کا تخت قائم ہوا دہنی طرف سرداران سحر طراز بائیں طرف سرداران غیر ساحر صف
باندھ کر کھڑے ہوئے میمنہ و میسرہ و ساقہ و کمین گاہ قلب و جناح پہلوانوں و ساحروں سے آراستہ
ہوا افغان گرززن برابر تخت اعظم کے مرکب پر سوار گرز گران سنگ ہاتھ میں لیکر کھڑے ہوئے بہ نگاہ
تند و تیز طرف لشکر اسلام کے دیکھ رہے ہیں ادھر صف آرائی جب ہو چکی اُدھر لشکر اسلام میں یوں
صفیں آراستہ ہوئیں کہ بائیں طرف تو لشکر ساحران و اُنکے سردار صف بستہ ہوئے اور قلب میں تخت
سیماب بلند آواز کا قائم ہوا اور برابر اُنکے تخت کے دہنی طرف تخت حکیم استقلینوس کا اور
بائیں طرف حکیم شیاطین کا یہاں بھی ساقہ و کمینگاہ قلب و جناح میمنہ و میسرہ آراستہ ہوا عالم
تھا کہ دُم سے دُم سُم سے سُم رکاب سے رکاب ملے ہوئے تھے سواریوں کھڑے ہوئے پیدل
دوش بدوش سواران حلقہ پوش جوشن پوش چار آئینہ بند صاحبقران زیر علم شیر پیکر بہ مرتبہ

صاحبقرانی با چہرۂ نورانی جلوہ فرما تھے جب دونون طرف صف آرائی ہو چلی اسوقت دونون طرف
کے لشکر سے تبردار بیلچے بردار برق کردار نکلے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے انکو
قلم کیا سقون نے شکل کر آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا ساحرون نے دونون لشکرون کے سحر
کرکے پست و بلند زمین کو ہموار کیا کسی نے سحر کیا کہ ہوا چلی جسقدر درخت حائل نگاہ تھے سب جڑ سے
اکھڑ گئے کسی نے سحر کیا کہ ابر سحر پیدا ہوا اُس سے پانی برسا گرد و غبار بیٹھ گیا جب سب بند و بست
ہو چکا ایک مرتبہ دونون لشکرون سے نقیب بلند آواز نکلے بے ثباتی دنیا کی ثابت کرنے لگے
آوازین لگانے لگے ای جوانان بکوشید تا جامہ زنان نہ پوشید شعر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو دو طلاق
اس زندگی کی سوت کو + یہ دنیا عجب مقام عبرت ہے اور جائے حسرت ہے بڑے بڑے بہادر جنگی تلوار
کی دھاک سے دیو کانپتے تھے وہ جاکر زیر زمین پوشیدہ عروس مرگ کے ایسے جویا ہوئے کہ عدم آباد
کو راہی ہوئے یہ دنیا مقام افسوس ہے کہاں ہین وہ شاہان جلیل کہ جنکے سامنے غلامان زرین کمر صف
بستہ رہتے تھے جنکے حکم سے گردن قلم کی جاتی تھی اُنکو بھی موت نے نہ چھوڑا نظم اونچے اونچے مکان
تھے جنکے بڑے + آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے + تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر + ٹھوکرین کھاتے ہین
وہ کاسۂ سر + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے + آج دیکھا تو خار بالکل تھے + کل تھا جس جا پہ بلبلونکا
ہجوم + آج اُس جا ہے آشیانہ بوم + کج جو رکھتے تھے سر پہ فخر سے تاج + آج وہ فاتحہ کو ہین محتاج + اب نہ
رستم نہ سام باقی ہے + اک فقط نام ہی نام باقی ہے + غیرت حور و مہ جبین نہ رہے + ہے مکان تو مگر مکین نہ رہے
کوئی لیتا نہین ہے قیس کا نام + کونسی گور مین گیا بہرام + عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین
نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے + یہ جبکہ عالم ہے اور
دنیا ایسی بے ثبات ہے تو اسمین رہنا بیکار ہے بڑے بڑے شاہان جلیل کے مرقد کا نام و نشان تک
نہین باقی ہے کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہے دو پھول کے لیے خواستگار ہین سورۂ الحمد کے لیے محتاج
ہین اسطور سے نشان قبر برباد ہوئے ہین کہ کہین پتہ تک نہین ہے بڑے بڑے پہلوان مثل رستم
و سام کے تیغ اجل سے نہ بچ سکے اور جاکر زیر خاک پوشیدہ ہوئے مگر اُنکے نام آجتک صفحۂ روزگار
پر باقی ہین بسبب اُنکی جوانمردی و شجاعت و سخاوت کے پس ای جوان مردو تم بھی اپنے باپ دادا
کے نام کو روشن کرو اور آج وہ کام کرو کہ تا بہ قیامت صفحۂ ہستی پر نام باقی رہے شعر ای نامور

وہ کام کرنا + رستم سے زیادہ نام کرنا + سواے نیک نامی کے کوئی شے دنیا پر باقی نہین رہتی ہی اسطرح سے
جو نقیبون نے آوازین لگائین دونون طرف کے اہل لشکر کے دل جوش شجاعت سے بھرآئے مثل
صف مژگان صفون پر سناٹا چھا گیا ہر ایک جوش شجاعت سے جھومنے لگا قبضۂ شمشیر چومنے لگا
یہی دل چاہتا تھا کہ صفون پر جا پڑین اور مارے تلوارون کے لشکر کو تہ و بالا کردین صفین درہم و
برہم کردین دونون لشکرون کا یہ عالم تھا کہ نقیبان نے بلند آواز نقابت کرکے چلے آئے لشکر مین کرکیٹون نے
کڑکا نکل کر کہا وہ بھی کڑکا کہکر لشکر مین آئے جب نقابت ہو چکی اسکے بعد لشکر کفار کے علم جلوہ گری مین
آئے اور افغان گرززن اپنے مرکب کو چھیڑکر سامنے تخت کے آئے اعظم جادو سے کہا کہ اجازت
مرحمت فرمایئے کہ مین جا کر حمزہ عرب سے مقابلہ کرون اعظم جادو کو افغان گرززن نے سلام کیا
تنگ مرکب درست کرکے بوجھا باگ اٹھا لیا مرکب کو مہمیز کرکے میدان جنگ مین افغان نے آکر
پہلے سلحشوری دکھائی برچھے کے ہاتھ نکالے سیف ہلالی صاحبقران زیر علم شیر پیکر اشقر دیوزاد
پر سوار مسلح و مکمل تشریف فرما تھے ملاحظہ فرما رہے تھے کہ لشکر کفار سے افغان گرززن میدان مین
مرکب ابلق پر سوار آیا ملاحظہ فرمایا کہ میدان مین آکر اُس نے سلحشوری دکھائی راوی بیان کرتا ہے
کہ صاحبقران ملاحظہ فرما رہے تھے کہ جب صاحبقران غرق عرق ہوا اور مرکب بھی برچھے کو زمین مین گاڑ
کے ایک پاؤن رکاب کے اندر ایک باہر نکالکر برچھے کو مشت درشت سے پکڑے پسینہ کو خشک
کرنے لگا جب پسینہ خشک ہوگیا اور دم راست ہوگیا پھر سنبھل کر مرکب پر بیٹھا لشکر اسلام کیطرف
مُنھ کرکے پکارا کہ اے فرقۂ خدا پرستان وا مخر بروستان جسکو تمناے مرگ ہو وہ آکر مجھ سے مقابلہ کرے
لیکن مین اس امر کا خواستگار ہون کہ حمزہ عرب سے مقابلہ کرون سواے حمزہ عرب کے کوئی دوسرا
مقابلہ کرنے نہ آئے اعظم جادو اور حمزہ عرب سے بذریعہ تحریر کے اقرار ہوچکا ہے اُسی اقرار کے موافق آکر
مقابلہ کرے مین سواے طلسم کشا کے دوسرے سے مقابلہ نہ کرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ اگر طلسم
کشا حمزہ عرب مجکو زیر کرے تو مین مع اعظم جادو و کل لشکر کے اُسکی اطاعت کرونگا اور اگر حمزہ
عرب مجھ سے زیر ہو جائے اور مین غالب آؤن تو حمزہ میری مع لشکر کے اطاعت کرے اور دین اسلام
ترک کرے سامری پرستی قبول کرے یہ کہکر کہا کہ اے حمزہ صاحبقران اگر بہادری و شجاعت کی
امنگ ہے تو آکر مجھ سے مقابلہ کرو مین نے تمھاری شجاعت و بہادری کا بہت شہرہ سُنا ہے اور مجکو

تم سے مقابلہ کا بہت اشتیاق ہے اسی شوق مین بہت دور سے آیا ہون یہ جو افغان نے پکار کے کہا
دوسرے سردارون نے نکلنے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران نے انکو منع فرمایا خود اشقر کو مہمیز کر کے سامنے
تخت سیما سے بلند آواز سے تشریف لائے اور فرمایا کہ مین براے مقابلہ افغان گرززن میدان کو جاتا ہون
اجازت ہو سیما سے بلند آواز و اسقلینوس و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ جب ہم غلامان جان باز و جان
نثار موجود ہین تو حضور کیون تکلیف فرماتے ہین جسکو حکم دین جا کر مقابلہ کرے آپ کے قدم سے لشکر مین
رونق ہے ہم کیونکر عرض کرین کہ ہماری موجودگی مین آپ تشریف لے جائین اگر خدا نخواستہ کوئی چشم زخم حضور کو
پہونچے تو ہم کسی کے ہو کر رہین گے یہ لوگ تو ہم پر تشدد اور زیادتی کرینگے اور ہم کو دم لینے کی مہلت نہ دینگے
بلکہ ہمارا نام مثل حرف غلط کے صفحہ روزگار سے مٹا دینگے ایک کو باقی نہ رکھین گے کیونکہ ہمارے دشمن جان و
ایمان ہین ہم پر رحم فرمایئے خود نہ تشریف لے جایئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ بالکل خوف نہ کرین خدا
کی ذات پر بھروسہ رکھین وہ مالک و حافظ و مختار ہے اور یہ امر ضرور ہے کہ آپ لوگ جان نثاری کو موجود
ہین مین آپ لوگون سے قبل مین عرض کر چکا ہون کہ میرا طریقہ ہے اور مین نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ حریف جسکا
نام لیکر پکارے وہی براے مقابلہ جائے سوائے اسکے دوسرا نہ جائے اگر طفل پنج سالہ کو جوان شانزدہ سالہ
براے مقابلہ طلب کرے وہ طفل جا کر اس جوان سے مقابلہ کرے دوسرا نہ جائے پھر مین کیونکر آپ لوگون کو
اجازت دون کہ آپ لوگ جا کر لڑین وہ تو میرا نام لیکر پکارتا ہے اور مجھکو طلب کرتا ہے اگر مین نہ جاؤنگا تو
تمام عالم مین بدنام ہو جاؤنگا اور میرے طریقہ کے خلاف ہوگا اور ہر ایک یہ خیال کریگا کہ [illegible]
افغان کو زبردست دیکھا تو خود مقابلہ نہ کیا اپنے [illegible]
لیا ضرور ہے کہ مین اپنے کو بدنام کرون بس آپ لوگ [illegible]
آپ لوگ [illegible] مین جانے کے [illegible]
رحمت کرے اور مین غالب آؤن [illegible] جو صاحبقران نے فرمایا [illegible]
تھے سب خاموش ہو رہے سیما نے بلند آواز سے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے جائیے آپ کو سپرد [illegible]
الرحیم کیا یہ سنکے صاحبقران نے مرکب کے تنگ کو درست فرمایا اور گردان کر سوار ہوئے اشقر کو [illegible]
[illegible] میدان کے چلے تمام لشکر کے علم جلوہ گری مین آئے [illegible] جنگ بجنے لگے سب سردار ساحر
و غیر ساحر ہمراہ رکاب صاحبقران ہوئے صاحبقران یہ فرماتے ہوئے کہ آپ لوگ کیون [illegible]

فرماتے ہیں سنا ہے تمہارے لشکر میں بڑے نامی گرامی رہتے ہیں جا کر افغان سے مقابلہ کرتا ہوں میرے فتح وظفر کی دعا
فرمائیے خلاصہ یہ کہ تمام سرداران سب تمام آراستہ صاحبقران نے سمجھا بجھا کر سب کو واپس کیا خود مرکب کو
مہمیز کر کے چلے تو عرصہ نبرد میں آ کر افغان نے پکار کر کہا کہ میں کہاں تک انتظار کروں تم لوگ میری صورت دیکھ کر
ایسے خوف زدہ ہوئے ہو کہ کوئی مقابلہ کو نہیں آتا ہے طلسم کشا کی بڑی شہرت تھی یہ میرا خوف اسپر طاری ہوا
کہ وہ خود مقابلہ کو آتا ہے نہ کسی کو روانہ کرتا ہے یہ کلام صاحبقران نے سماعت فرمایا آپ مرکب کو مہمیز
کر کے چلے تھے غصہ آ گیا بس ایڑ کر کے برابر پہونچے اور فرمایا کہ کیوں اسقدر مغرور ہوا ہے اور کیوں تکبر کرتا
ہے غرور و تکبر خداوند کریم کو پسند نہیں آتا ہے تو کیا چیز ہے جو تجھ سے کوئی خوف کرے گا ہم لوگ سوائے ذات خدا
کے اور خدا کے برگزیدوں کے کسی سے نہیں ڈرتے ہیں یہ جو صاحبقران نے فرمایا افغان نے دیکھا کہ صاحبقران
قریب آ گئے گرز سپر کا بہ قصد مقابلہ زین پشت سے لیا صاحبقران نے بھی سپر کو سنبھالا بس دونوں باہم متحاور
ہو چلے گلہائے سپر سے شرارے نکلے باہم سپریں لڑیں دونوں مرکب پسپا ہو گئے سب نے دیکھا دو
قدم مرکب صاحبقران کا ہٹا اور چار قدم مرکب افغان کا باہم دونوں مرکبوں کو رانوں سے مسل کر مقابل
ہوئے افغان نے کہا کہ یہ میری خطا نہیں ہے یہ مرکب کی خطا ہے جو پسپا ہو گیا صاحبقران نے فرمایا
کہ بجا ارشاد ہوا اچھا حربہ سنبھالیے جواب دیا کہ اے طلسم کشا تو میری اطاعت کر لے اپنی جان کو غنیمت
جان بیکار تلف و برباد نہ کر میرے ہاتھ سے زندہ بچنا دشوار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ میرے
اوپر رحم نہ فرمائیے اپنا حربہ فرمائیے میں موجود ہوں مقابلہ کو اگر مجھکو صلح منظور ہوتی تو میں یہ نوبت کیوں
آنے دیتا پہلے ہی صلح نہ کرتا یہ مقام رزم ہے نہ جائے بزم کہ باہم گفتگو کی جائے جواب دیا کہ میرا حربہ بے پناہ
ہے تم پہلے حربہ کر کے اپنی حسرت نکال لو تا کہ کوئی آرزو و ارمان باقی نہ رہے اور یہ کہنے کو نہ ہو کہ اگر ہم حربہ
کرتے تو کبھی نہ زیر ہوتے صاحبقران نے فرمایا کہ پیش قدمی ہمارا طریقہ نہیں ہے ہم حریف پر سبقت نہیں
کرتے ہیں ہاں جب حریف کے حربہ سے ہمارا خدا ہم کو بچا لیتا ہے تب ہم اسپر اپنا حربہ کرتے ہیں بس جب
خداوند کریم تمہارے حربہ سے ہم کو بچا لے گا تو ہم حربہ کرینگے یہ سنتے ہی افغان نے کہا معلوم ہوتا ہے
کہ قضا کہ آ گئی ہے یہ سنتے یہ کہکر نیزہ کو نوک مرکب سے لپیٹا اور سینہ بے کینہ صاحبقران کو تاک کر وار کیا صاحبقران
نے بھی نیزہ سنبھالا جیسے ہی نیزہ قریب آیا صاحبقران نے سنان نیزہ کو سنان نیزہ پر کاٹا لگی نیزہ بازی
ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگے سنانیں چمکنے لگیں مرکب گردش کرنے لگے غبار بلند ہونے لگا ایک گنبد خاکی

تیار ہو گیا آستین مرکب گردش کرنے لگے یون سنا نین چمکتی تھین کہ جیسے ستارے چمکتے ہین [illegible]
فرماتا ہی کہ برابر طعن پر طعن چل رہے تھے جو بند صاحبقران باندھتے تھے افغان کھولتا تھا [illegible]
باندھتا تھا صاحبقران کھولدیتے تھے صاحبقران ڈٹے جاتے تھے اور افغان سے طرایقہ [illegible]
فرماکے خیال فرماتے جاتے تھے کہ یہ طریقہ اور طور تو بالکل جاری جنگ کے مطابق ہی [illegible]
کے ملتے ہین اور جس طور سے ہم لوگ جنگ کرتے ہین اسی طور سے افغان بھی [illegible]
اور توڑ اسکو بھی معلوم ہین جو مجکو معلوم ہین کسی مقام پر رہتا ہی نہین ہی صاحبقران [illegible]
باندھتے تھے تو افغان کھولدیتا تھا خلاصہ یہ کہ تین سو ستر طعن کی رد و بدل ہوئی [illegible]
تلفہ تھا اور اخطر تھا اور اقلہ تھا این راخطر غالب و مغلوب کی تمیز ہوتی تھی کہ کون غالب ہی اور کہان [illegible]
جب باہم لڑتے ہوئے گرد و غبار سے باہر آتے تھے تو سب دیکھتے تھے کہ برابر نیزہ [illegible]
غبار مین پوشیدہ ہو جاتے تھے تو سنانون کی چمک سے معلوم ہوتا تھا کہ باہم لڑ رہے ہین [illegible]
نے ایک مقام پر موقع پاکر اور افغان کو ہوشیار نہ پاکر غافل پاکر اب جو بند باندھا اور مرکب کو بائین طرف
موڑکر اب جو جھٹکا مارا صاحبقران نیزہ ہاتھ سے افغان کے نکل گیا مثل تیر اس کے [illegible] آسمان گیا اور بالا
ہوا جاکر سنان نیزہ چمکی لشکر اسلام مین ایک شور تحسین و آفرین بلند ہوا اور نعرہ تکبیر [illegible]
خجالت مین غرق ہوا عرق شرم پیشانی پر آگیا ادھر صاحبقران نے نیزہ اسکے ہاتھ سے نکالکر مرکب کو
چمکاکر پیچھے سامنا کیا اسکو جو خیال نیزہ نکل جانے کا آیا بہت پیچ و تاب کھایا مثل مار [illegible] دم بریدہ کے
پیچ و تاب کھاکر کہا کہ معلوم ہوا تم لوگ فنون نیزہ بازی سے خوب آگاہ ہو جو تم نے میرے ہاتھ سے
نیزہ نکالدیا خیر نیزہ بازی خلال بازی مین کب چھوڑتا ہون جب جانون کہ میرے گرز کی ضرب سے
اپنے کو بچاؤ اور اس گرز سے بچو یہ کہکر جھپٹ کر [illegible] پر سے گرز گران سنگ پر جو طمانچہ ملک الموت
اٹھایا اور اسکو بلند کرکے گردش دی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ گرز کا ہے کو ہی ایک پرچہ کوہ ہی واقعی
ایسا زبردست گرز آج تک نہین دیکھا یہ گرز تو گرز سام بن نریمان سے بھی زیادہ ہی گرز لندھور مشہور ہی
مگر میرے نزدیک وہ بھی اسکے روبرو ایک پتہ ہی خداوند کریم اسکے ضرب سے بچائے گرز کاہے کو ہی ملک الموت
کا طمانچہ ہی یا کوہ گران کا ٹکڑا ہی مگر صاحبقران نے جب یہ دیکھا کہ آٹھ پہلو ہین اور ہر پہلو نئے
طریقہ کا ہی کوئی الماس کا ہی کوئی یاقوت کا کوئی برنجی اسیطور سے آٹھ پہلو آٹھ قسم کے ہین اور دست

اُسکا آہنی ہے صاحبقران اُس گرز کو نئے طریقہ کا دیکھکر بہت حیران ہوئے اور خیال کرنے لگے کہ خداوند
کریم اس گرز سے بچانا اُدھر افغان گرز زن نے اپنے گرز کو بلند کرکے گردش دی اور کہا کہ ای طلسم کشا بچ
گرز مین سے صدائے فنا فنا آنے لگی جب اُسنے گرز کو گردش دے کر قصد لگانے کا کیا صاحبقران نے
بھی گرز سام بن نریمان کو اُٹھایا اور حمزہ کی پناہ کی درگاہ باری مین عرض کیا کہ حمزہ از گل نازک تر
دارم پناہ گرز ندارم پناہ تو دارم تو ہی بچانے والا ہے بچا اس گرز کی ضرب سے یہ دعا کرکے گرز کو سر کی اور حمزہ کی پناہ
کیا دونون ہاتھ مع گرز کے بلند کردیے افغان نے گرز کو گردش دیکر گرز کا وار کیا تھا فنا کی صدا آنے لگی اُدھر
لشکر اسلام یہ حالت دیکھ کر ہر ایک صاحبقران کے لیے دعا کرنے لگا سبکی نگاہ لڑی ہوئی ہے دونو طرف
کے اہل لشکر کو ہمہ تن چشم بنے ہوئے اُسیطرف دیکھ رہے ہین بادشاہ طلسم نے تو یہ واقعہ دیکھ کر منھ پر ہاتھ
رکھ لیا اور تہ دل سے دعا کر رہا ہے کہ یا خداوند کریم صاحبقران کو اس گرز سے بچانا تو ہی حافظ ہے اُدھر خبردار
خبردار کہکر افغان نے گرز مارا گرز پر گرز پڑا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ ساتون آسمان پھٹ کر گر پڑے شرار آگ
پھل گرز سے نکل کر بالائے فلک گئے آسمان ہل گئے زمین کے طبقہ تزلزل مین آئے دریا کا پانی تلاطم
مین آیا پہاڑ باہم سر ٹکرانے لگے ایسی صدا پیدا ہوئی گرزون سے کہ گوش گردون دون کر ہوگئے کروبیان
صدائے تڑاقہ سُنکے دہل گئے عبادت خدا بھول گئے دل زمین ہول سے شق ہوگیا غبار بلند ہوا اُس مین
صاحبقران پوشیدہ ہوگئے اُدھر افغان نے گرز کو جب گرز پر مارا تھا اور تڑاقہ ہوا تھا گرز کو ہاتھ سے
چھوڑ کر ہٹ گیا تھا گرز گرز سے ٹکرا کر زمین پر گرا تھا اُس سے غبار پیدا ہوا تھا اُسمین صاحبقران پوشیدہ
ہوگئے تھے اور گرز افغان سے ایک غبار پیدا ہوا تھا بس افغان نے الگ ہو کر اہل اسلام کی طرف
منھ کرکے کہا کہ دیکھا تم نے حمزہ میرے گرز کی تاب نہ لایا اور پست ہوگیا استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا اگر
غربال لیکر چھالون گے تو بھی ایک ریزہ استخوان کا نہ ملیگا یہ کہکر اُدھر سے منھ پھیرا اپنے لشکر کیطرف
دیکھا سوسن و اعظم اس قصد سے آمادہ کھڑے ہوئے تھے کہ اُدھر افغان ہم سے پلٹ کر کہتے لے
جاکر حمزہ کو اسیر کرلو ہم جاکر فوراً گرفتار کرلین جیسے افغان نے اُدھر کو منھ کیا سب نے نعرہ تعریف
بلند کیا افغان نے سوسن و اعظم سے پکار کر کہا کہ آپ دونون صاحب کیا کھڑے ہوئے دیکھ
رہے ہین جلد جاکر استخوان حمزہ کو اُٹھا لائیے ایسا نہ ہو کہ اُسکے لشکر کے لوگ آجائین تو پھر بڑی
خرابی ہو یہ کہنا تھا کہ اعظم جادو و سوسن جادو دونون تخت پر سے کود کر اور جھپٹ کر اُس مقام پر

اسمٰعیل کہ جہان حمزہ صاحبقران تنق گرد مین پوشیدہ تھے تو یہ دونون بلا خوف دل گرد مین در آئے یہان آکر
دیکھا کہ صاحبقران زمین پر پڑے ہوئے ہین اور ایک طرف مرکب پڑا ہوا ہے یہ دونون چلے کہ حمزہ
کو اُٹھائین کہ یکایک دونون کو چھینک آئی اور دونون دھم دھم ادھر اُدھر غش کھا کر گرے جیسے ہی افغان
نے دھماکے کی صدا سُنی افغان یہ صدا سُنکے خود بھی دھم سے مرکب پر سے کود کے اور اُس غبار مین سے گئے
اور جاتے ہی اعظم و سوسن کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا دونون کی زبان مین سوزن و مکراب چبو دی دیکھا تو
صاحبقران و اشقر کو بیہوش پایا فوراً گلدستہ دافع بیہوشی نکالا صاحبقران و اشقر کو ہوشیار کیا
اب جو صاحبقران کی آنکھ کھلی اپنے کو خاک پر پڑا پایا اور افغان کو اپنے برابر کھڑا ہوا دیکھا صاحبقران
حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے کچھ دریافت کیا چاہتے تھے کہ یکایک اب جو دیکھا کہ واہ این گل دیگر
شگفت افغان کو نمود ہی بجائے افغان کے خواجہ عمرو کھڑے ہوئے ہین صاحبقران حیران تھے
کہ خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ نے پہچانا اپنے غلام کو آپ حیران نہ ہون جلد مرکب پر سوار ہو کر
لشکر کفار سے مقابلہ کرین مین نے سوسن و اعظم کو اسیر کر لیا ہے دونون میرے پاس ہین مین نے
افغان گرز زن بنکر ان دونون پر عیاری کی ہے آپ عجلت نہ فرمائیے بعد فیصلہ جنگ و پیکار کل
واقعہ عرض کرونگا یہ جو صاحبقران نے سُنا دوڑ کر خواجہ کو گلے سے لگایا خواجہ نے عرض کیا کہ اب
دیر نہ فرمائیے یہ کہکر صاحبقران کو مرکب پر سوار کیا صاحبقران نے اشقر پر سوار ہو کر اور عقرب
سلیمانی کو نیام انتقام سے کھینچ کر نعرہ کیا ادھر خواجہ عمرو نے بھی خنجر ہاتھ مین لیکر اور تیغ عیاری کو
کھینچکر اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ صاحبقران سے امیر عرب نیّر روزگار + بحکم خدا البتہ شمشیر جبار +
یکے تیغ انتقام و صمصام نام + یکے عقرب و دیگرے ذوالحجام + بن کافران از جہان پاک کرد + سر سرکشان
ہمہ در خاک کرد + چو تیغ علی بر کشم از غلاف + تزلزل فتد در میان مصاف + ادھر تو صاحبقران نعرہ
کرکے غبار سے باہر آئے سامنے نعرہ صاحبقران کے نعرہ عمرو کا ہوا نعرہ عمرو سے عمرو ہون مین
عیار صاحبقران + میرے سر پہ ہے کا بیٹا ہے جہان + دوندہ جہان گرد طرار ہون + جہان گیر عالم کا عیار
ہون + میرا تیز رفتار ہو گر قدم + صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم + اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو +
نہ پہونچے میری گرد یا ہوش کو + یہ دونون خادم و مخدوم اُس غبار سے نعرہ کرکے نکلے کفار نے جو یہ
واقعہ دیکھا تو حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ گذرا نہ تو اعظم جادو اس غبار سے باہر تشریف لائے نہ

سوسن جادو بلا کے عیوض میں حمزہ زندہ و سلامت نکلا اور اُسکا عیار عمرو بلکہ افغان گرزان بھی
اسی طرح رہتا کر غائب ہوگئے یا تو یہ لوگ خوش ہو رہے تھے یا حیران ہوئے یہ واقعہ دیکھ صاحبقران
نے اُس تیغ کو دست حق سے نعرہ کیا کہ اے کافران جہان داری سرگشتان زمان سے گنہگار کیا دست من زندہ و
سلامت پرورد یہ ید پر راہ ہر لب نعرہ لشکر کفار پر چلے خواجہ عمرو بھی رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تیغ
ہاتھوں میں لیے چلے آتے ہیں کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ طلسم کشا جاری جرأت با شمشیر برہنہ آ گیا تو سب بھی
ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے لینا پڑا کہا تیغ لیکر سب دوڑتے تھے کہ شہور سپہ سالار سوسن سے اُنہو نے خواجہ
والسی سوورت پر چڑھا ہمراہ صاحبقران اور صاحبقران کو بہ قصد جنگ لشکر آتے دیکھا پہنچے تو پکار کر
خواجہ عمرو سے کہا کہ وہ دا اُستاد کیا کہنا عیاری اسکا نام ہے سمجھا آپ سے کیا کوئی کیج سکتا ہے اور آپ
رو برو کیا عیاری کرے گا کیا خوب عیاری کی ہے تو یہ کہکر حملہ کرنے لگے لشکر کفار پر اور لڑنے لگا اور ادھر سے صاحبقران
بھی با تیغ برہنہ پہونچ گئے اور کفار کو قتل کرنے لگے اب اُن کو معلوم ہوا کہ شہور عمرو عیار سے مل گیا
تھا اور خواجہ افغان گرزان بنکر آئے تھے عیاری کرکے اعظم جادو و سوسن جادو کو اسیر کر لیا
کفار سے لڑنے لگے اور جو اہل اسلام نے جب دیکھا تھا افغان کے ضرب گرز سے صاحبقران خدا
خواستہ پست ہوسکے اور تیغ گرز میں پوشیدہ ہوگئے سب کے چہروں کا رنگ کافور ہو گیا تھا ہر ایک کے
منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں تھیں دلوں پر ملال و کدورت چھائی تھی باہم صلاح کرکے ساحران خیر
ساحر چلے تھے کہ چل کر لڑو اور اپنی جان دو یا ان لوگوں کو زندہ رکھو اور سبکو مٹا دو یا خود نہ باقی رہو ایک
مرتبہ سب لشکر نے اپنے مقام سے جنبش کی تھی دونوں حیمہ اور بادشاہ طلسم بھی سلاح کرکے چلے تھے
سب نے تلوارین علم کرلیں تھیں ساحروں نے حربہ سحر ہاتھوں میں سنبھالے تھے ابھی یہ لوگ راہ
میں تھے کہ صاحبقران و عمرو کے نعرے کی صدا کان میں آئی اب جو دیکھا تو صاحبقران و خواجہ کو
باہم لشکر کفار کی طرف بقصد جنگ و پیکار جاتے ہوئے دیکھ سب خوش ہوگئے اور فرحناک ہوئے
سیما سے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ یا صاحبقران میں بھی مع لشکر کے آتا ہوں حمال سے جو خواجہ کو
دیکھا خوش ہو کر پکارا کہ آج اُستاد کیا کہنا ہے کیا خوب عیاری کی بڑے لوگ عیاری کرتے ہیں خواجہ نے پلٹ کر
دیکھا اور امیر حمزہ صاحبقران نے دیکھا کہ بادشاہ طلسم و حلیم اسقلمنوس و دیگر سردار مع لشکر کے
بقصد جنگ و پیکار چلے آتے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ لشکر اسلام بھی آکر لشکر کفار سے غتپٹ ہو گیا

عجیب ساحر بخیر ساحر سے لڑنے لگے ساحر ساحر سے ادھر تلوار و خنجر و تیر چلنے لگا ادھر ترنج و نارنج و دانہ ہائے سحر
و پیچھے میدان کے کسی جانب کشتی ہو رہی تھی کوئی زبردست لڑ رہا تھا کسی مقام پر تلوار چل رہی تھی ساحرون
مین یہ رنگ تھا کہ کوئی بر سحر بنا کر لڑ رہا ہے کوئی اژدر بنا ہوا تھا و نفس کشتی کر رہا تھا کوئی باہم عقرب بنا ہوا
لڑ رہا تھا بیرون کے شور و غل کی صدا تھی پہلوانان رعد آواز کے گرجنے کی صدا تھی باجے جنگی بج رہے تھے
نقیب نقابت کرکے دل لشکر کے بڑھا رہے تھے کفار جان دے دے کر لڑ رہے تھے اور یہ خیال تھا کہ
گو ہمارا و افسر ہمارے اسیر ہو گئے ہین مگر ہم حق نمک ادا کر دین بڑے غضب کی تلوار چل رہی تھی قیامت
کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی سرون کا مینھ برس رہا تھا خونون کے دریا بہہ رہے تھے تلوارون کی برق کوند
رہی تھی ڈھالون کی سیاہ گھٹا بلند تھی طوفان مرگ اٹھا ہوا تھا روزی حیات طوفانی تھی ملک الموت
روحین قبض کرتے پھرتے تھے کشتی حیات گرداب مین مبتلا تھی ہر طرف بازار مرگ گرم تھا کفار لڑ رہے تھے
کہ صاحبقران نے جو جو نامی سردار تھے انکو اسیر کر لیا لشکر بے سردار کب تک لڑتے آخر کو نوبت شکست
پہونچی لشکر کے پاؤن اکھڑنے لگے سردارون نے جو یہ رنگ دیکھا باہم صلاح کی اہل اسلام کا اقبال یاور ہے
اونکا ستارہ ترقی پر ہے ہمارے سردار دونون اسیر ہو گئے ہم بے سردار کے ہو گئے ہم انسے لڑ نہین سکتے ہین
عمرو نے وہ غضب کی عیاری کی ہے دیکھو کیونکر اسیر کر لیا ہمارے افسرونکو اب ہم کیونکر لڑ سکتے ہین اس سے
بہتر یہ ہے کہ اطاعت کرین کیون اپنی بیفائدہ جان دین اور بیکار مقابلہ کرین ہم ان لوگون سے نہین
لڑ سکتے ہین یہ سب تائید یافتہ ہین انکی ان لوگون نے شراکت کی ہے کہ جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین
جبکہ ان لوگون نے بڑے بڑے لشکرونکو جو کہ لاکھون کے تھے بلکہ تنہا جا کر شکست دی اور درہم برہم
کیا تو اس لشکر کی کیا اصل ہے ایسی حالت مین جبکہ لشکر ہمارا ہے تو ایک حملہ مین سب کا خاتمہ کر دینگے
بس اسی مین مفر ہے کہ انکی شراکت کرین اور اطاعت کرین نہ ایسے بہادر ہمنے دیکھے نہ ایسے عیار
یہ باہم صلاح کرکے سردارون نے یہ رائے کی کہ چلکر طلسم کشا کے شریک ہون اور اس سے امان طلب
کرین جب یہ باہم رائے ہوئی اور یہ خیال کیا کہ اگر ہمارے سردار ہوتے وہ لڑتے ہم بھی لڑتے انکی عدم
موجودگی مین کہان مقابلہ کرکے جان دین بس جب باہم یہ صلاح کر لی اہل لشکر نے پکار کر کہا کہ ہم نے
طلسم کشا کی اطاعت کر لی اب صرف و بس سب سردار یہ کہکر پکار رہے کہ یا طلسم کشا الامان الامان
ہم امان کے خواستگار ہین ہم کو امان مرحمت ہو ہم آپ سے نہین لڑتے ہین آپنے ہمارے سردارون

سپر کر لیا ہم مین یہ طاقت نہین ہی کہ آپ سے مقابلہ کرین سردارون کا یہ پکار کر کہنا تھا کہ کل اہل لشکر نے
پکارنا شروع کیا کہ یا طلسم کشا امان جب صداے امان گوش مبارک صاحبقران مین پہونچی صاحبقران
نے ہاتھ روک لیا صاحبقران کا ہاتھ روکنا تھا کہ سب اہل لشکر نے ہاتھ روک لیا لڑائی موقوف ہوگئی مگر
صاحبقران نے فرمایا کہ پکار کر کہدو کہ امان بشرط ایمان بس یہ حکم صاحبقران خواجہ و دیگر سردارون نے
پکار کر کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ امان بشرط ایمان ملے گی یہ جو پکار کر کہا اُن سب نے جواب دیا کہ ہم نے
فرمانا صاحبقران کا قبول کیا یہ کہکر جو معزز معزز سردار تھے وہ ہاتھ باندھکر بخدمت صاحبقران حاضر
ہوئے مقہور جادو دست بستہ پہلے ہی آگیا قدمبوسی حاصل کی خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا
کہ یہی مقہور جادو ہی اسی نے میرے ساتھ سلوک کیا کہ مجکو اپنے ہمراہ کوہ سوسن سے لیکر یہان
آیا جو مین نے کہا وہ اسنے قبول کیا مین نے اسکو قبل سے مسلمان کیا ہی یہ مسلمان ہی یہ جو خواجہ نے کہا
صاحبقران نے بہت خوش ہوکر مقہور کی بہت تعریف فرمائی کہ اتنے مین وہ سب سردار اعظم جادو
کے حاضر ہوئے اُنھون نے بخدمت صاحبقران عرض کیا کہ ہم سب آپ کی اطاعت کے لیے حاضر
ہوئے ہین ہمارے قصور کو معاف فرمایے ہم کو امان عطا فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ امان بہ شرط
ایمان ملے گی اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کے دین و مذہب مین آئے وہ کیا کہے ابھی صاحبقران نے
کچھ نہ فرمایا تھا کہ خواجہ نے کہا کہ اگر تم لوگ کلمہ پڑھوگے تو سحر سے بالکل بیکار ہو جاؤگے اور ابھی بادشاہ
طلسم اپنے تنگال جادو سے مقابلہ کرنا ہوگا اُن سب نے عرض کیا کہ پھر کیا کیا جائے خواجہ نے کہا
کہ مطیع اسلام ہو سب طریقہ دین اسلام کے اختیار کرو صرف کلمہ نہ پڑھو اُن سب نے عرض کیا کہ بہت
خوب بس صاحبقران نے فرمایا کہ ہم فرودگاہ پر واپس جاتے ہین تم لوگ وہان آنا سب کو ہمراہ لیکر
اُنھون نے عرض کیا بہت خوب بس صاحبقران یہ حکم فرمانے کہ جو اہل اسلام ساحر و غیر ساحر قتل
ہوئے ہین اُنکو دفن کیا جائے اور کفار کے کشتون کو یہان سے اُٹھوا کر کسی غار مین ڈالدو اور شمار
کرو کہ کس قدر اہل اسلام کشتہ ہوئے اور کس قدر کفار صاحبقران کل لشکر کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر
آئے لشکر نے کمر کھولی اپنے مقام خیام پر اُترے صاحبقران نے دربار آراستہ کیا بارگاہ مین تشریف
لائے دربار آراستہ ہوا اُدھر اُن لوگون نے اہل اسلام کے کشتون کو ایک مقام پر جمع کرکے نماز
پڑھی اُسکے بعد سب کو دفن کیا اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوے

اور کفار دس ہزار مارے گئے اُن سب کو اُٹھوا کے صحرا مین ایک غار تھا اُسمین ڈالدیا اور وہان سے سب
واپس آئے اور صاحبقران سے سب حال عرض کیا کہ دو ہزار اہل اسلام قتل ہوئے اور دس ہزار کفار
مارے گئے یہ سُنکے صاحبقران خاموش ہوئے اودھر سرداران اعظم جادو خدمت صاحبقران سے
رخصت ہوکر اپنے لشکر مین آئے سب اہل لشکر کو جمع کرکے کہا کہ ہم نے تو اطاعت طلسم کشائی کی کیونکہ
ہم طلسم کشا سے نہین لڑسکتے ہین تم لوگ کیا کہتے ہو اُن سب نے ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ جبکہ ہمارے
افسر اعلی اعظم جادو اسیر ہوگئے آپ ہمارے سردار و افسر ہین جو آپ کو منظور ہو وہ ہم کرینگے پس ہم نے
بھی آپ کے کہنے پر عمل کیا اگر آپ نے صاحبقران کی اطاعت کی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اطاعت
کی جب یہ سب نے جواب دیا پس وہ سردار اُن سب کو لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو وہان اُترنے
کا حکم دیا اور جو معزز معتبر تھے اُنکو ہمراہ لیا اور باقی اہل لشکر ساحر و غیر ساحر کو فرودگاہ پر چھوڑکر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوئے یہانتک کہ دربارگاہ پر پہونچے بذریعہ درگہ سالار نے خبر کرائی کہ سرداران
لشکر اعظم جادو وارد دولت پر حاضر ہین انکو کیا حکم ہوتا ہے درگہ سالار نے جاکر عرض کیا صاحبقران نے
حکم دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ پس درگہ سالار یہ حکم پاکر بیرون بارگاہ آیا اور اُن سب سرداروں کو ہمراہ لیکر یہ
کہا کہ آپ کو صاحبقران نے طلب فرمایا ہے یہ جو سنا وہ سب کے سب درگہ سالار کے ہمراہ اندر بارگاہ
کے آئے مجرا گاہ سے صاحبقران و بادشاہ کو بہت آداب سے مجرا کیا قواعد شاہی بجالا کے کرسیات مرصع
تو پیش سب سلام کرکے کرسیوں پر بیٹھ گئے جب بیٹھ چکے تو ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اب حضور ہم
غلاموں کو خدا کے دین اسلام تعلیم فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا پس اُن سب کو
عقائد دین اسلام تعلیم فرمائے جو کہ ساحر تھے وہ مطیع اسلام ہوئے اور جو کہ غیر ساحر تھے اُنھون نے
کلمہ پڑھا جب سب مشرف بدین اسلام ہوچکے اُسوقت اُن سرداروں نے عرض کیا کہ ہم امیدوار
ہین کہ حضور دربند اعظم مین تشریف لے چلیے اور سب ساکنان دربند کو بھی مشرف بدین اسلام
فرمایئے اور جو نان و نمک ہم سب کو نصیب ہے وہ نوش فرمایئے اور دربند پر قبضہ فرمایئے اور جسکو
مناسب جانیئے اور جو لائق ہو اور حقدار ہو اُسکو حاکم فرمایئے صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ
اچھا ہم کل چلینگے اُن سب نے عرض کیا کہ سب لشکر و اہل دربار کو ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے تاکہ وہین بار
فرمایئےگا بادشاہ دربند مین چلکر دربار فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور سردار رخصت ہوکر اپنے

مقام پر آئے سب اہل لشکر کو مشرف بدین اسلام کیا سب مطیع اسلام ہوئے جو اہل لشکر ساحر تھے وہ مطیع
اسلام بصدق دل ہوئے اور جو غیر ساحر تھے اُنھوں نے کلمہ پڑھا یہاں صاحبقران نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے وہ رات بعیش و راحت بسر کی جب صبح ہوئی یہاں صاحبقران
نے بیدار ہو کر نماز سحر ادا فرمائی سب سردار بھی عبادت خدا سے فارغ ہوئے اُدھر سرداران لشکر اعظم جادو
بیدار ہو کر اور سب لشکر کو آراستہ کر کے چلنے کے لیے طرف دربند کے حکم دیا اور خود بخدمت صاحبقران روانہ ہوئے
یہاں صاحبقران بارگاہ میں تشریف لائے بعد فارغ ہونے نماز سحر کے یہاں دربار آراستہ ہوا تھا کہ وہ
سردار آ کر پہونچے صاحبقران کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لائے عرض کیا کہ تشریف لے چلیے مع کل لشکر کے یہ
سنکے صاحبقران نے فرمایا اچھا اور حکم دیا کہ لشکر سامان درست کر کے جلد تیار ہو وے ہم اندرون دربند
چلینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت سب لشکر تیار ہو گیا بس صاحبقران مع سب سرداران و بادشاہوں کے بہ خدم
و حشم طرف دربند اعظم کے روانہ ہوئے وہاں ساکنان دربند کو خبر ہو گئی تھی کہ ہمارے سردار اسیر ہو گئے اہل
لشکر نے شکست کھائی جو سردار و اہل لشکر باقی رہے تھے اُنھوں نے طلسم کشا کی اطاعت کی اب طلسم کشا
اس طرف کو آتا ہے یہ لوگ بھی مجبور و ناچار ہو گئے اُنھوں نے خیال کیا کہ اب سوائے اطاعت و فرمانبرداری
کے کوئی دوسری صورت نہیں ہے جبکہ سرداروں نے اطاعت کر لی تو ہم کیا چیز ہیں ہم تو رعایا ہیں لڑنا بھڑنا
کیا جانیں بس اطاعت ہم کو بھی لازم ہے بس سب ساکنان دربند اعظم و شہر اعظم یہ سوچکر ادنی و اعلی
بہر استقبال دروازہ شہر پر آ کر کھڑے ہوئے خوب دربند کو آراستہ پیراستہ کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا امیر
و غریب سب خوش ہو رہے تھے کہ یکایک جلوس سواری نمودار ہوا یہانتک کہ سب سوار صاحبقران کو
لیکر داخل دربند و شہر ہوئے اہل شہر نے طلسم کشا کو دیکھ کر سلام و مجرا کیا صاحبقران و اہل لشکر صاحبقران
سیر کرتے ہوئے عمارات شاہی میں آئے صاحبقران ایوان میں داخل ہوئے اور لشکر جائے مناسب
پر فروکش ہوا سرداروں کے لیے مقام مقرر کیے گئے یہاں صاحبقران نے دربار آراستہ کیا منادی کرا دی
کہ سب اہل شہر حاضر ہوں اسیوقت سب اہل شہر حاضر ہوئے اس مجمع کے روبرو خواجہ عمرو نے بہ حکم
صاحبقران حمد و ثنائے الٰہی بیان کر کے سب کو مطیع اسلام کیا جو غیر ساحر تھے اُنھوں نے کلمہ پڑھا
خلاصہ یہ کہ سب اہل شہر صدق دل سے مسلمان ہوئے جب ان کاموں سے فراغت ہوئی اب خواجہ
عمرو نے اپنی سب عیاریاں اول سے آخر تک بیان کیں از انجملہ کہ جب میں افغان گرزرات کی صورت

لشکر مقہور کے ہمراہ یہاں آیا میں نے وہ گرز کاغذ کا تیار کیا تھا جس میں بیہوشی بھری تھی اُس گرز کو جب میں
مارا آپ نے گرز پر رد کا ٹکڑا قہر پیدا ہوا میرا گرز شق ہوا اُس سے غبار پیدا ہوا آپ بھی بے ہوش ہوئے اور
اشتقر بھی میں نے اعظم و سوسن سے پہلے ہی اقرار کر لیا تھا کہ جب میں طلسم کشا کو ضرب گرز سے پست
کروں تو تم جا کر دونوں طلسم کشا کو پکڑ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ اندرون غبار گئے وہ بھی بیہوش ہو کر
گرے میں نے جا کر اُن دونوں کو اندر زنبیل کیا اور آپ کو مع اشتقر کے ہوشیار کیا یہ جو خواجہ عمرو نے
بیان کیا سب سُنکے بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف کی اور کہا کہ آپ کا مثل و نظیر نہیں ہے کوئی
عیار آپ ایسا نہ ہوگا واقعی آپ شاہ عیاران عیار یک طراز ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں
شاہزادہ ولایت اُدّوں ہوں آپکا فرمانا بہت درست و بجا ہے سرداران اعظم وغیرہ نے بہت تعریف
کی خواجہ عمرو کی سب نے دست بوسی اور قدمبوسی کی خواجہ نے سب کو گلے سے لگایا جب سب
تمام ہو چکے راوی بیان کرتا ہے کہ اب خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ اعظم جادو و سوسن جادو
کو زنبیل سے نکالو اور ہدایت بدین اسلام کرو اگر وہ مطیع اسلام ہوں تو خیر ورنہ قتل کرو اور لوح حاصل
کرو خواجہ نے عرض کیا کہ ان لوگوں کا اختیار مجکو دیجیے میرا جس طور سے جی چاہے اُنکے ساتھ پیش
آؤں اور جو چاہے اقرار لوں صاحبقران نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہے یہ سُنکے خواجہ عمرو نے اعظم جادو
و سوسن جادو کو زنبیل سے نکال کر ستون بارگاہ سے خوب کمند اصفا و باصفا سے کس کر باندھا
اور اُن دونوں نے آنکھ کھولی اپنے کو بندھا ہوا ستون بارگاہ سے پایا اور سامنے بلند آوازہ صاحبقران
و سرداران صاحبقران و حکیم اسقلینوس و اپنے سرداروں کو کرسی و صندل پر بیٹھا ہوا دیکھا اُن
دونوں نے خیال کیا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں آنکھیں بند کر لیں کہ کیا بُرا خواب دیکھا خداوندا ایسا
خواب دشمن کو بھی نہ دکھائیں خواجہ پر انکی نگاہ نہ پڑی تھی خواجہ سامنے گو بیٹھے ہوئے تھے
کرسی پر انکے ہاتھ میں کوڑا تھا خواجہ نے انکی یہ حرکت دیکھی آپ نے فرمایا کہ اے سوسن و
اعظم ذرا ہوشیار ہو اور آنکھ کھول کر دیکھو یہ تم خواب نہیں دیکھ رہے ہو بلکہ عین بیداری ہے ذرا آنکھ
کھول کر دیکھو میں نے عیاری کر کے تم کو اسیر کر لیا ہے اور تمھارے سب اہل لشکر و اہل شہر نے دین
اسلام قبول کیا اور ہم سب کا یہاں قبضہ ہو گیا ہے بس اب تم کو لازم ہے کہ تم بھی اپنے خدا کو اور پیدا
کرنے والے کو پہچانو اور جو کسی نے پیدا کیا ہے جسکی تم بندگی کرتے ہو اور پرستش یہ سب بندے ہیں

شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے خدا بنے تھے اور مشرک ہو گئے تھے سامری و جمشید بھی خدا کے بندے
تھے اور ساحر تھے بہ سبب سحر کے اُنکو یہ قدرت ہوئی کہ دعوے خدائی کرنے لگے یہ صرف انکی گمراہی اور
بے ایمانی تھی اپنے ساتھ ہزارون کو گمراہ کیا بس جو خداوند کریم کو نہ پہچانے گا وہ اپنے اعمال کی سزا
پائے گا بروز قیامت واصل جہنم کیا جائے گا جانو کہ خدا برحق ہے اُسنے زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر
سب اپنی قدرت سے پیدا کیے ہین جو خدا کو پہچانے گا اور ہم لوگون کی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ
ہوگا تم دیکھو کہ سوسن جادو نے کیا کیا تدبیر اپنے بچنے کی کی مگر نہ بچ سکی گو مجکو اپنے باغ مین قید
کرائی تھی مگر مین کیونکر رہا ہو گیا ایسے خدا نے میری کمک کی مقہور نے میرے کہنے سے دین اسلام
قبول کیا مین نے یہان آکر عیاری کی یہ آپ نے نہین دیکھا مجکو زندہ درگور کرائے تھے اگر میرا دین
برحق اور سچا نہ ہوتا تو مین کبھی نہ رہا ہوتا تم خیال کرو کہ اسوقت مین تمھاری کسی خدا نے کمک نہ کی
کوئی تم کو بچانے نہ آیا تم دونون بندھے ہوئے کھڑے ہو اور کوئی امداد کو نہین آتا ہے اپنے خداوند سے فریاد
کرو دیکھو وہ اگر تمھاری کمک کرتے ہین یا اور ہم نے جب اپنے خدا سے فریاد کی اُسنے ہم کو اُس بلا سے
نجات بخشی تم یہی خیال کرو کہ کوئی صورت میری رہائی کی تھی پھر کیونکر مین رہا ہوا اور یہان پہونچا
اور تم کو اسیر کیا دیکھو تو کہ جن لوگون نے ہماری اطاعت کی اُنکی کیا عزت و توقیر ہے اور کس قدر تبدیل
کی جاتی ہے اور کیا مرتبہ ملا ہے اور جنھون نے اطاعت نہین کی اور کافری کو پسند کیا وہ مارے گئے اُنکے
گوشت و پوست کو زاغ و زغن کھا گئے کوئی پرسان حال تک نہ ہوا اب ستون جادو کو دیکھو
کہ کس خرابی سے مارا گیا یاد رکھو کہ عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اب یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شنکال جادو
مارا جائے گا یہ امر ضرور ہوگا بس اس سے بہتر یہ ہے کہ تم دونون بھی اطاعت صاحبقران کرو اور دین
اسلام کو قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم دونون کو اس طور سے قتل کرونگا کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم
کھائینگے اور مجکو رحم نہ آئے گا اگر اطاعت کرو گے تو زندہ بچو گے اب تم کو اختیار ہے یہ جو خواجہ عمرو
نے بیان کیا اور وحدانیت خدا اُنکے روبرو بیان کی زنگ کفر اُنکے آئینہ دل سے دور ہوا دونون نے
اب آنکھ کھولکر دیکھا سب لشکر مع کل سرداران کے جلوہ فرما ہین خواجہ عمرو سامنے کرسی پر ہاتھ
مین کوڑا لیے ہوئے بیٹھے ہین یہ جو اُنھون نے دیکھا اور اپنے کو بندھا ہوا پایا خواجہ عمرو کی
اپنے دل مین بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی یہ عیار بے بدل ہے کیا خوب عیاری کی ہے ہماسے

پاس اتنے دنوں رہے اور ہم نہ پہچان سکے اور کس تدبیر سے ہم کو اسیر کر لیا ہم کچھ نہ بنا سکے اور آج طلسم کشا کا
دین برحق ہے اور ضرور یہ طلسم کشا ہے ہم کو اسکی اطاعت کرنا لازم و واجب ہے اسوقت بد دین کسی نے آکر
کمک نہ کی اور نہ کوئی معین ہوا سوسن نے خیال کیا کہ بیکار اپنی جان کو برباد کرنا ہے جو جو علامات فتح طلسم
کی تحریر کئے گئے ہیں وہ سب ظاہر ہوتے جاتے ہیں یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور اس طلسم کا فاتح یہی شخص ہے
اسکی اطاعت کرنا ضرور ہے بیکار مثل بلہ کے اپنی جان و آبرو کا برباد کرنا ہے بے ستون جادو نے کیا پایا
اپنی جان سے گیا میں وہ تدبیر کرائی تھی کہ کبھی عمرو اُس باغ سے نہ نکلتا مگر اُسکے خدا نے اُسکی مدد کی وہ رہا
ہوگیا ضرور خدائے آسمانی سچا خدا ہے اور سب خدا اسکے باطل ہیں پس طلسم کشا کی کمک و مدد کرنا لازم ہے یہ
سوچ کر اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے تو میں کچھ کلام کروں خواجہ نے کہا کہ تمھارے
پاس قلم دوات و کاغذ رکھا ہے جو کچھ کہنا ہو وہ اسپر لکھ دو تمھارے ہاتھ رہا ہیں یہ سُنکے سوسن نے کاغذ
پر تحریر کیا کہ مجکو رہا کرو میں نے اطاعت کی دین اسلام قبول کیا واقعی تم لوگوں کا دین برحق ہے اور
خدائے نادیدہ سچا خدا ہے اور یہ سب باطل خدا تھے میں نے سامری و جمشید پر لعنت کی میں مطیع طلسم کشا
ہوئی یہ لکھکر خواجہ عمرو کے روبرو پھینکدیا خواجہ نے اُسکو پڑھکر صاحبقران کو دکھایا صاحبقران نے
پڑھا اور سب سرداروں نے صاحبقران نے حکم دیا کہ سوسن کی زبان سے سوزن نکال کر رہا کرو جو
وہ اقرار کرتی ہے دین اسلام کے قبول کرنے کو خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران میں پہلے عرض کر چکا
ہوں کہ اسکا اختیار مجکو دیجیے پس اب آپ دخل نہ دیں میں جب اپنے نزدیک خوب طور سے جانچ لونگا کہ
یہ اب مکر و فریب نہ کریگی اُسوقت رہا کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے علاوہ اور بھی کوئی طریقہ ہے کہ
جس سے معلوم ہوگا کہ یہ مکر و فریب نہ کریگی جبکہ وہ اقرار کرتی ہے اپنے منہ سے خواجہ نے کہا کہ جی ہاں
اور بھی طریقہ ہے صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ نے پلٹ کر سوسن کے چہرہ پر نگاہ کی اُسکی پیشانی
پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا خواجہ کو یقین واثق ہوگیا کہ سوسن نے صدق دل سے اقرار قبول مذہب اسلام
کیا ہے خواجہ نے جب پہچان لیا تو سوسن سے کہا کہ یہ شرط تو تم نے قبول کی دوسری شرط یہ ہے کہ
تمھاری دختر جو ماہ وش ہے اُسکا عقد تم کو جمال رہا دار کے ساتھ کرنا ہوگا کیونکہ وہ مدت سے اُس پر
عاشق ہے اور میں اُس سے اقرار کر چکا ہوں کہ تیری معشوقہ کو دلوا دونگا اور تیری لڑکی پر تمھاری میں
عاشق ہوں اُسکا عقد تم کو میرے ساتھ کرنا ہوگا اگر یہ امر تم کو منظور ہے تو میں رہا کرتا ہوں ورنہ آمادہ

مرگ مہیا ہے غرضا ہو سوسن نے یہ سنکے کاغذ پر تحریر کیا کہ مین بھی اور وہ بھی آپ کی کنیزین ہین اور
لونڈیان ہین آپ کو انکا اختیار ہے جسکے ہمراہ چاہیے عقد فرمایئے مجھکو کوئی عذر و انکار نہ ہوگا یہ بھی جب خواجہ
نے پڑھا پھر یہ کہا خواجہ نے کہ تم کو لوح طلسم صاحبقران کے حوالے کرنا ہوگی تاکہ وہ لوح پاکر براے
فتح طلسم جائین سوسن نے تحریر کیا کہ جب مین رہا ہونگی تو جاکر لوح فوراً لادونگی کیونکہ مالک لوح مین
ہون اور محافظ لوح مجکو اختیار ہے جسکو چاہون لوح دیدون جب یہ سب اقرار سوسن نے کیے خواجہ
نے لپک کر اُسکی زبان سے سوزن فی اور حلقہ ہاے لب کھولدیے جیسے سوسن رہا ہوئی یہان
سب ساحر سنبھل کر بیٹھے تھے کہ شاید رہا ہو کر کوئی حرکت کرے صرف رہا ہونے کی غرض سے یہ سب
اقرار کیے ہون سوسن نے رہا ہونے کے ساتھ ہی دوڑ کر صاحبقران کے قدمون پر سر رکھدیا اور کہا کہ
میری خطا معاف فرمایئے صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے معاف
کیا میرے خدا نے معاف کیا تم شوق سے اپنی زندگی بعیش و راحت بسر کرو بس جب یہ صاحبقران نے
فرمایا سوسن نے خواجہ کے قدمون اور ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ میری خطا معاف فرمایئے اور آپکو
اپنی لونڈیون کا اختیار ہے مہروش کو مین نے آپ کی کنیزی مین دیا قبول فرمایئے ماہ وش کو جسکے ساتھ
چاہیے منعقد فرمایئے خواجہ نے بھی گلے سے لگایا فرمایا کہ مین نے بھی تمھاری خطا معاف کی اب سوسن
سیماے بلند آواز کے پاس آئی اُسکے قدمون پر سر رکھا اور کہا کہ ای جہان پناہ میرے قصور کو معاف
کیجیے مین بہکانے سے شنشکال کے آپ سے منحرف ہوگئی اور مین نے گستاخی کی صاحبقران نے
فرمایا کہ ای سیماے بلند آواز تم کو ہمارے سر کی قسم سوسن کی خطا معاف کرو اور گلے سے لگاؤ
سیماے بلند آواز نے ایسا ہی کیا اب سوسن اور سب سے ملی صاحبقران نے سوسن کو زمرہ
ساحران مین سب سے بالا دست جگہ مرحمت فرمائی اب خواجہ اعظم کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ تم نے
الطاف صاحبقرانی کو ملاحظہ کیا کہ وہ سوسن کے ہمراہ کس الفت کے ساتھ پیش آئے اور کیسا
عنایت فرمائی بس تم کو بھی لازم ہے کہ تم بھی اپنی زندگی کو غنیمت جانو اور اطاعت کرو ادھر اعظم جادو
پہلے ہی سے اپنے دل مین تجویز کر چکا تھا کہ اطاعت اسلام مین بہت لطف ہے اور عزت ہے یہ طلسم نہ بچیگا
ضرور حمزہ صاحبقران فتح کرینگے انکا دین برحق ہے کیا کیا تدبیرین سوسن نے نہین کین اپنے بھتیجے
کی اور خواجہ کے قتل کرنے کی مگر کچھ نہ ہو سکا خواجہ نے ہی اسیر کر لیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام

بر حق ہی اور یہ سب لوگ تائید یافتہ بزرگان دین ہین انکی اطاعت و بندگی باعث فخر و افتخار ہی مین کیون
اپنی جان مفت مین برباد کرون مثل بے ستون وغیرہ کے لیں یہ تو سوچ رہا تھا جب خواجہ سے یہ
کہا اور اُسنے دیکھا کہ سوسن نے اطاعت کی اب لوح طلسم کشا کو مل جائیگی اور صاحبقران طلسم کو
فتح کرینگے یہ جو اعظم جادو نے خیال کیا اور خواجہ نے اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا اُسنے بھی
پرچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ مین نے بھی صاحبقران اور آپکی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا خواجہ
نے اُس پرچہ کو پڑھکر صاحبقران سے عرض کیا اعظم جادو بھی دین اسلام قبول کرنے کا اقرار کرتے
ہین مین انکو بھی رہا کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی خواجہ عمرو نے اعظم جادو کے
بھی چہرہ پر نگاہ کی اُسکی بھی پیشانی سے نور اسلام کو جلوہ گر پایا اب خواجہ نے اعظم جادو سے فرمایا
کہ ایک اور شرط ہی وہ یہ ٹھہرا ہی کہ اپنی دختر ماہ اختری کی شادی غفور جادو کے ساتھ کر دو کیونکہ وہ
ایک مدت سے عاشق ہی تمھاری دختر پر اور اُسکے فراق مین مرتا ہی مین نے اقرار کیا ہی کہ مین تمھارا
عقد ملکہ ماہ اختری کے ساتھ کر دونگا اعظم جادو کو رضامند کرکے جب یہ خواجہ نے کہا اعظم جادو
نے تحریر کیا کہ مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون اور ماہ اختری کنیز ہی میرا بھی آپکو اختیار ہی اُسکا بھی
جسکے ساتھ جی چاہے عقد کیجیے چاہے یون ہی حوالے کیجیے مجھکو کوئی عذر نہ ہوگا یہ جو خواجہ نے تحریر دیکھی
فوراً تکلہ زبان سے اعظم جادو کے نکال لیا وہ بولنے لگا اور رہا کیا وہ بھی دوڑ کر صاحبقران کے قدمون پر
گرا اور اُسی طور بہت عذر و معذرت کی صاحبقران نے اُسکو گلے سے لگایا بعد اُسکے اُسنے خواجہ کے
قدمونکو بوسہ دیا خواجہ نے گلے سے لگایا پھر بادشاہ طلسم سے ملا اور اُنھون نے بھی گلے سے لگایا [illegible]
اُن سب نے خطا اعظم کی معاف کی صاحبقران نے اعظم جادو کو سوسن کے بالا [illegible]
مین جگہ دی راوی بیان کرتا ہی کہ تمام ورچند اعظم کے باعث سے مسلمان ہوے جب ان [illegible]
فرصت ہوئی صاحبقران نے سوسن جادو سے کہا کہ اب لوح طلسم کی نذر کرو اُسنے [illegible]
جاتی ہی اور ابھی لوح لاتی ہی خواجہ نے سوسن سے کہا کہ اب اپنی لڑکیون کے عقد کے بارے مین کیا
کہتی ہو سوسن نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی چاہے ابھی عقد [illegible] جائے بعد فتح طلسم صاحبقران
خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے خواجہ اب ان سب عقدون کو [illegible] کے بعد کرنا اور جب [illegible]
ہوجائے اُس وقت با اطمینان تمام ہم سب کی شادیان کرینگے خواجہ نے [illegible]

سے فرمایا کہ اب تم لوگ مطمئن رہو کہ بعد فتح طلسم تم سب کی شادیان ہونگی تم اپنے معشوقون سے وصل سے
شادکام ہوگے تم نے خود دیکھ لیا اور سن لیا کہ ان لوگون نے اقرار کیا اُن دونون نے جواب دیا کہ ہم آپ کے غلام
ہین آپ کے فرمانے کو ہم نے بسر وچشم قبول کیا جب خواجہ نے اس تقریر کو ختم کیا اُسوقت اعظم جادو اپنے
مقام سے اُٹھا اور ہاتھ باندھکر یون عرض پیرا ہوا کہ یا صاحبقران زمان آپ دستگیر بیکسان ہین ایک
امر کا امیدوار ہون اس میری عرض کو قبول فرمایئے تو بعید از عنایت نہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان
کر اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اس غلام کی یہ خواہش ہے کہ حضور مع بادشاہ وکل سردارون اور کل لشکر
کے جو کچھ مجھکو نصیب ہے ماحضر نان ونمک سے اُسکو نوش فرمایئے اور میری مہمانی کو قبول فرماکے میرا سر
افتخار آسمان پر پہونچایئے اپنے غلامون مین سرفراز فرمایئے اور میری عزت بڑھایئے یہ جو صاحبقران
نے سُنا فرمایا کہ ہم نے قبول کیا اب اعظم نے عرض کیا کہ سوسن کو بھی اجازت دیجیے کہ وہ بھی شریک
دعوت ہو بعد ختم دعوت وہ برائے لوح لے جائے اور لوح لاکر آپ کو نذر دے آپ لوح لیکر برائے فتح طلسم
تشریف لے جایئے ہم لوگونکو جہان فرمایئے حاضر رہین صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر اعظم نے عرض کیا
کہ اب لوح کے ملنے مین کوئی مشکل نہین ہے سوسن جائیگی لوح لے آئیگی اب کچھ عرصہ نہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا بس اب اعظم جادو نے سامان دعوت کا حکم فرمایا بڑی دھوم سے اُسنے صاحبقران
و بادشاہ وکل سردارون کی دعوت کی یہان تو دعوت ہو رہی ہے اور صاحبقران اعظم جادو کے مہمان
ہین اور یہان یہ عیش وعشرت بسر کر رہے ہین انکو تو مصروف مہمانی رکھا جاتا ہے اب حال طلسم و
شنگال جادو تحریر ہوتا ہے کہ یہان شنگال جادو بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا یہ بالکل بیخوف
تھا کہ مین نے دربندون پر خبر کر دی ہے کسی نہ کسی دربند پر طلسم کشا اسیر ہو جائے گا یہ عیش پسند بہت
ہے بالکل بے فکر ہو کر عیش وعشرت مین مصروف ہے غرضکہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار اسکے
تا حضور دربار تھے کہ یکایک اُن ساحرون کی لاشین آکر اسکے سامنے گرین مع اسکی نانی کے لاش کے کہ
جنکو خواجہ عمرو نے قتل کیا تھا جبکہ فرشتہ قدرت لیکر طلسم مین گئے تھے سلماسے مہر جمال وجہانگیر
کو رہا کر کے لائے تھے اُن لاشون کو دیکھ کر شنگال کو بڑا صدمہ ہوا اسنے سحر سے دریافت کیا معلوم
ہوا کہ خواجہ عمرو نے ان سب کو قتل کیا اور وہ سلماسے مہر جمال وجہانگیر کو رہا کر کے لے گئے اُسکو
بڑا افسوس ہوا اُن لاشونکو جلوہ دیا کئی دن تک بڑا افسوس کیا رنج وغم مین مبتلا رہا بعد

کئی دن کے وہ رنج و غم برطرف ہوگیا پھر عیش و عشرت مین مصروف ہوا یہ طلسم کی طرف سے ایسا غافل ہوکہ بالکل
اسکو طلسم کی فکر نہین ہی رات و دن یہ عیش مین بسر کرتا ہی اور ساتھ مہوشان طلسم کے براحت بسر کرتا ہی دو
پہر تک دربار کرتا ہی اسی طور سے ایک زمانہ گذرا کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور بار آراستہ تھا کہ ایک طائر
آکر سامنے اسکے بیٹھا بزبان انسانی گویا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ ای شنگال جادو آگاہ ہوکیا بیخبر بیٹھا ہی
ہوشیار ہوجا طلسم کشا نے کوہ بے ستون پر آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا بے ستون جادو نے
آپ کی دوستی اور محبت مین اپنی جان دی بادشاہ سابق کو طلسم کشا نے رہا کیا اُسنے طلسم کشا کی شراکت کی
اور اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا حکیم سقلینوس و حکیم شیاطین نے طلسم کشا کی شراکت کی طلسم کشا کے پاس
لشکر جمع ہوگیا ہی آگاہ ہوکہ یہ طلسم فتح ہوگا اور یہان طلسم کشا کا قبضہ ہوگا یہ طائر کہکر پھر کہنے لگا آواز آئی اُس
طائر سے کہ ای اہل دربار آگاہ ہوکہ مین ہیر ہون بے ستون جادو کا بے ستون ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا
یہ کہتا تھا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ طائر جلنے لگا اور جل کر خاک ہوگیا اُس طائر کا یہ خبر دینا تھا کہ شنگال
و دیگر اہل دربار کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور متغیر ہوگیا یہی حال اہل دربار کا ہوا شنگال نے اہل دربار
کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ کا نہین ہی اگر بادشاہ سابق رہا بھی ہوا تو کیا بنا لیگا اور
دونون حکیم شریک ہوگئے ہین تو کیا کر لین گے بے ستون کے مارے جانے اور کوہ بے ستون کے برباد
ہونے سے کوئی نقصان نہین ہی اول تو لوح کا دستیاب ہونا محال ہی کوئی حال لوح سے آگاہ نہین ہی
دوسرے ابھی دربند سوسن و دیگر دربند باقی ہین ان دربندون مین سے کسی نہ کسی دربند پر ضرور طلسم کشا
اسیر ہوگا جب یہ سب دربند فتح ہون اُسوقت کہین طلسم کشا یہان تک آسکتا ہی ان دربندون کا بدون
لوح کے فتح ہونا محال ہی کوئی خوف و اندیشہ نہین ہی بہتر ہی طلسم کشا اگر لوح بھی پا جاوے اور دربند بھی فتح
کرلے اور طلسم کو بھی درہم و برہم کرے مگر مجھکو نہین قتل کرسکتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ وہ جو لوح ہی جس سے طلسم
فتح ہوگا وہ لوح صرف فتح طلسم مین کام دے گی میرے قتل کی تدبیر نہ بتاویگی کیونکہ وہ لوح بادشاہ سابق
کے نام پر تیار کی گئی ہی اور یہ طلسم بھی اُسی کے نام سے بنا ہی بس مین نے اُس سے طلسم چھین لیا اور قبضہ
کرلیا ہی میرے نام سے نہ لوح تیار ہوئی ہی نہ طلسم جو لوح میرے قتل کی تدبیر بتاوے یا میرے قتل کے
بارے مین کام آوے مین نے اسی سبب سے پہلے ہی اچھی تدبیر کرلی ہی بس میرا قتل ہونا محال ہی مین
طلسم کشا کو بعد فتح طلسم بھی چین سے نہ بیٹھنے دونگا تم لوگ اطمینان رکھو اول طلسم کشا کا یہان تک آنا ہی

محال ہے سُن لینا کہ سوسن جادو وغیرہ نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا یہ سُنتے سرداروں و اہل دربار نے عرض کیا کہ
ہم کو کسی امر کا خوف نہیں ہے صرف یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اسی طور سے طلسم کشا یہاں تک آجائے تو
خرابی ہو شنکال نے کہا کہ اب میں بھی تدبیر کرتا ہوں آجتک کو غافل تھا اب میں خبردار ہوا ہوں اسکی
تدبیر کرونگا سب حاکمان دربند کو نامہ تحریر کرتا ہوں کہ وہ ہوشیار ہوجائیں ورنہ پیر اسیری طلسم کشا میں
مصروف ہوں راوی بیان کرتا ہے کہ اُسیوقت شنکال نے دبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ حاکمان دربند
کے نام نامے تحریر کرو دبیر نامے تحریر کرنے لگا یہاں تو نامے تحریر کیے جاتے ہیں ایک جملہ سماعت فرمایئے
وہ جملہ یہ ہے کہ میں ناظرین نازک خیال عالی فہم کی خدمت میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ ناظرین نکتہ سنج
نکتہ سنج کو معلوم ہو کہ کاتبان طلسم ہوش ربا نے بہت بڑی غلطی فرمائی خصوصاً منشی احمد حسین ص
مرحوم نے طریقہ یہ ہے کہ جب طلسم تیار کیا جاتا ہے جو بادشاہ اُس وقت مالک اُس طلسم کا مقرر کیا جاتا ہے اُسی کے
نام پر طلسم باندھا جاتا ہے اور جسقدر بادشاہ اُسکے خاندان میں ہوگئے ہیں اور جبتک کہ ختم طلسم مقرر کیجاتی
ہے اُس زمانہ تک جو جو بادشاہ یکے بعد دیگرے ہوتے چلے آئینگے اُن سب کے نام بذریعہ رمل کے دریافت
کر کے سب کے نام لوح طلسم میں درج کیے جاتے ہیں کہ جس بادشاہ کی حکومت ہو اور وہ مالک رہے
اور جب طلسم کشا طلسم فتح کرنے آئے اگر وہ بادشاہ جو کہ مالک طلسم ہے اگر طلسم کشا کی اطاعت کرلے تو خیر
ورنہ اُسکے قتل کی تدبیر طلسم بتائے اُسی تدبیر سے قتل کیا جائے اگر مطیع ہوجائے تو صرف طلسم فتح ہوجائے
بس جبکہ بادشاہ اصلی لاچین تاجدار تھے اور افراسیاب نے نمک حرامی کرکے حکومت طلسم پر قبضہ کرلیا
تھا یہ سپہ سالار تھا لاچین کا یہ بادشاہ طلسم اصلی نہ تھا کہ منشی صاحب نے اُسی لوح کے ذریعہ سے
کہ جسکے ذریعہ سے اسد غازی نے طلسم فتح کیا افراسیاب کو بیکار قتل کرادیا کیونکہ اُسکا نام اُس لوح
میں نہ تھا نہ اُسکے نام پر طلسم تیار کیا گیا تھا وہ تو ایک بیکار شخص ملازم طلسم تھا اگر اُسنے اپنی عقلمندی
اور دانائی سے طلسم پر قبضہ کرلیا اس قبضہ کرنے سے وہ مالک نہیں ہوسکتا تھا نہ اُسکے قبضہ کی تدبیر
لوح طلسم سے دریافت ہوسکتی تھی اور کسی تدبیر سے قتل کراتے تو یہ اعتراض نہ ہوتا ہاں وہ لوح لاچین
تاجدار کے قتل کی تدبیر بتا سکتی تھی اور اُسکے ذریعہ سے لاچین قتل ہوسکتا تھا چونکہ اُسنے اطاعت
کرلی تھی لوح نے تدبیر قتل لاچین نہ بتائی طلسم فتح ہوگیا میں نے اس اعتراض سے اپنے کو بچایا
کہ کوئی یہ اعتراض میرے اوپر نہ کرے کیونکہ بادشاہ طلسم اس طلسم کے سوا بلند آواز ہیں

کہ کیا پروا ہے اگر طلسم کشا تیغ اور لوح پر بھی قابض ہو گیا ہے تو ہو جانے دے میں بالکل خوف نہیں کرتا ہوں
طلسم کشا کا یہاں تک آنا محال ہے کسی نہ کسی دربند پر اسیر ہو جائے گا اور میرے پاس خبر آئیگی کہ ہم نے طلسم
کشا کو اسیر کیا میں فوراً حکم دونگا کہ قتل کرو ذرا بھی تامل نہ کرو نگا تم لوگ پریشان نہ ہو میں تدبیر کرتا ہوں غرض
شنکال نے یہ کہا تو سہی مگر حواس درست نہ تھے دل میں ایک اضطراب تھا کہ بڑی خرابی ہوئی اب
کوئی صورت مفر کی نظر نہیں آتی پھر یہ خیال کرے کہ کیوں اسقدر تو بیقرار ہوتا ہے اور مرا جاتا ہے طلسم کشا
کا یہاں تک آنا محال ہے یہ خیال کرکے خاموش ہو رہا اور دبیر سے کہا کہ نامہ تحریر کرو یہ سب خواب و خیال
ہیں وہ دبیر جو نامے تحریر کرنے لگا چونکہ شنکال عیش پسند ہے اسنے اس خیال کو بالکل دل سے برطرف
کیا اور خیال کر لیا کہ کوئی یہاں تک آ نہیں سکتا ہے نہ مجھکو قتل کر سکتا ہے یہ قدرت خدا تھی کہ اسکے دل میں
یہ بات ڈالدی جب قضا آتی ہے تو ایسے ہی خیال پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ افراسیاب نے غفلت کر کے
اور عیش و راحت میں بسر کر کے طلسم کو برباد کرا دیا یہ تو یہ خیال کر کے غافل ہو گیا بلکہ کہنے لگا کہ اچھا آج
موقوف رکھو کل نامہ تحریر کر کے روانہ کرونگا اور دربار برخاست کر کے عشرتکدہ میں آیا اور مصروف عیش و
عشرت ہوا چنانچہ پھر اسکو خیال نہ رہا سرداروں نے کہا بلکہ باہم یہ کہتے تھے کہ بادشاہ عیش و عشرت کی
پیچھے ایسا مبتلا ہے کہ اسکو کسی امر کی خبر نہیں ہے اور کوئی بندوبست نہیں کرتا ہے بالکل غافل ہے دیکھنا اسی
حالت غفلت میں طلسم کشا سب دربند و ملکو درہم و برہم کر کے یہاں تک پہونچ جائے گا اسوقت اس غفلت
کا حال معلوم ہوگا سردار یہ باہم کہا کرتے ہیں اسکو اسی طور سے زمانہ گذرا اب ایک اور واقعہ سنیے کہ جب خواجہ
نے اعظم جادو و سوسن جادو کو مطیع اسلام کیا اور سب دربند اعظم کے باشندے بھی مطیع اسلام ہوگئے
سرداران اعظم میں ایک ساحر ہے کہ نام اسکا مکار جادو ہے اسنے جو یہ واقعہ دیکھا اسکو بہت ناگوار گذرا مگر خوف
جان اسوقت تو مطیع اسلام ہوا تھا اور موقع کا منتظر تھا یہاں جو سامان دعوت ہوا اور سب مصروف
دعوت ہوئے یہ تو اسکا منتظر تھا اسکو موقع ملا اسنے خیال کیا کہ اسکی خبر جاکر بادشاہ طلسم کو کروں بس یہ
سب سے پوشیدہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا یہاں تو سب مصروف عیش و عشرت تھے کسی کو خبر بھی
نہ ہوئی یہ ایسا قطع مسافت کر کے و طے مراحل قریب طلسم پہونچا یہاں شنکال نے بخوف خواجہ عمرو یہ بندوبست
درست کیا تھا کہ کوئی ساحر یا غیر ساحر بدون میری اجازت کے داخل طلسم نہ ہو جب یہ در طلسم پر پہونچا
دربانوں نے اسے روکا اسنے کہا کہ میری خبر بادشاہ کو کرو کہ مکار جادو ملازم اعظم جادو آپکے پاس

حاضر ہوا ہے اسکو کچھ ضروری امر عرض کرنا ہے دربانوں نے وزیر کو اس حال سے آگاہ کیا وزیر نے شنگال سے کہا شنگال نے کہا کہ اسکو بلا لو جب اجازت ملی مکار جادو اندر طلسم کے داخل ہوا اور خدمت شنگال میں آیا آتے ہی اسنے کلاہ اتار کر سر سے پھینکدی اور کہنے لگا کہ مین فریادی آیا ہون جلد میری فریاد کو پہونچیے اور خبر لیجیے بڑا غضب ہو گیا آپ کیا غافل بیٹھے ہین طلسم فتح ہوا جاتا ہے سب نے نمک حرامی پر کمر کسی ہے شہنشاہ اعظم جادو و سوسن جادو شریک طلسم کشا ہو گئین طلسم کشا در بند اعظم مین مع اپنے کل لشکر کے موجود ہے اور اعظم نے دعوت کی ہے وہ مصروف دعوت ہے مجکو یہ امر ناگوار ہوا مین نے اسوقت تو مکر سے اطاعت کر لی کہ اسی مین منفعت اب جو موقع ملا تو آپ کو آگاہ کرنے آیا ہے شہنشاہ یہ قرار پایا ہے کہ بعد فراغ دعوت لوح سے فکر کی جائے سوسن نے اقرار کیا ہے کہ مین لوح لادونگی کیونکہ لوح کے مالک مختار مین ہون جسکو چاہون دے دون آپ اطمینان رکھین اور لوح کی طرف سے بالکل بےخوف ہو جائین مین نے تجویز یہ سوچی خیال کیا کہ آپ کوئی تدبیر فرمائین یہ کہکر کل واقعہ خواجہ کی بیماری کا اور سوسن و اعظم کے مطیع ہونے کا بیان کیا اور کہا کہ یہ دو در بند تو بلا مشقت فتح ہو گئے یہ سننا تھا کہ طائر ہوش شنگال کے پرواز کر گئے اب موت کا یقین واثق ہو گیا مگر یہ خیال بدنامی کہنے لگا کہ تمام طلسم طلسم کشا کا شریک ہو گیا تو کیا ہوا بیر طلسم کشا کچھ نہین کر سکتا ہے مین ابھی لوح کا بندوبست کرتا ہون دیکھین کیونکر طلسم کشا لوح پاتا ہے اور بے مشتون کیونکہ اسکو لوح سے جاکر دیتی ہین مین ابھی تو بندوبست کرتا ہون اے مکار وای دل در بار تم پریشان نہ ہو بس یہ کہکر اسنے اپنے وزیر سیماب شعلہ خو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے سیماب شعلہ خو تو اسی وقت در بند سوسن کی طرف جا باغ عجائب مین گلدستہ عجائب کے اندر لوح طلسم رکھی ہوئی ہے اور نسیم جادو میری طرف سے اسکا محافظ ہے مین نے اسی خیال سے نسیم جادو کو اپنی طرف سے لوح کا محافظ مقرر کیا تھا کو سوسن کا ماتحت مقرر کیا تھا ظاہری طور سے سوسن مالک تھی اور مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر کسی وقت مین سوسن منحرف ہو جائے تو لوح ہاتھ سے نہ جانے پائے نسیم کو مین نے اسکا ماتحت مقرر کیا کہ وہ مجکو ہر وقت کے حالات سے آگاہ کرتا رہے چونکہ یہ سب واقعہ وہان نہین گذرا اس سبب سے نسیم نے آگاہ نہین کیا ورنہ وہ ضرور آگاہ کرتا اب تم جاؤ اور نسیم کو اس حال سے آگاہ کرو سوسن بھی وہان ہے نسیم سے یہ کہنا کہ بادشاہ نے کہا ہے ہم نے تم کو بالکل لوح کا اختیار دیا سوسن کے قبضہ سے نکال لیا تم کو اسکے سیاہ و سفید کا اختیار ہے ایسی تم اور وہ تدبیر کرنا

کہ سوسن کو خبر پاسکے نہ طلسم کشا اور نسیم سے کہنا کہ مجکو تمھارا یہ کار مقرر کیا ہی اور یہ خلعت تم کو سرفرازی کا
مرحمت کیا ہی اور کہنا کہ اگر تم کوشش کروگے اور طلسم کشا لوح نہ پائے گا تو ہم تم کو بہت انعام دینگے بلکہ تم نے
تم کو دربند سوسن کا مالک کیا تمھارا مرتبہ بلند کیا تم کو حاکم دربند کیا اور سوسن کو معزول کیا اور پروانہ تمھاری
بحالی اور سوسن کی موقوفی کا لکھدیا ہی یہ پروانہ لیتے جاؤ اور کہنا کہ مین نے اس دربند کو تمھارے نام پر مقرر
کیا اب جب تک تم قتل نہ ہوگے یا شریک نہ ہوگے یہ دربند فتح نہ ہوگا ای سیماب تم بھی بہت اچھی طور
سے بندوبست کرنا مین تم کو بہت انعام دونگا تم دونون کو مین نے بالکل اختیار لوح کا دیا ہی سے جاؤ اور
بندوبست کرو اسیوقت شمشکال نے اسی مضمون کا ایک حکم نامہ نسیم کے نام تحریر کیا اور پروانہ اُس کی
بحالی اور سوسن کی موقوفی کا تحریر کیا سیماب سے کہا کہ اب کوئی مشکل نہین ہی لوح پر قبضہ ہونا اور
دربند پر کیونکہ سوسن نہین ہی اگر سوسن ہوتی تو مشکل تھی وہ ضرور لڑتی اب کیا ہی سیماب نے عرض کیا
اگر وہ ہوتی تو میرا کیا بناتی ایک منتر مین مین اُسکا کام تمام کرتا یہ کہکر اُسیوقت شمشکال سے رخصت
ہوکر طرف دربند سوسن کے مثل برق کے روانہ ہوا پر پرواز پیدا کر کے شمشکال نے اُسی وقت بعد جانے
سیماب شعلہ خو کے ایک نامہ بنام منیر جادو حاکم دربند منیر جو مالک منیر ہی اور ایک نامہ بنام حاکم
دربند زعفران زار زعفران جادو تحریر کیا اور یہ لکھا کہ سوسن دا اعظم نے طلسم کشا کی شرکت کی اور
اپنے دربند فتح کرادیے گو مین نے اپنے وزیر سیماب کو برائے بندوبست لوح روانہ کیا ہی وہ لوح کے بندوبست
کے لیے طرف دربند سوسن کے گیا ہی مگر تم لوگ بھی خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار تم کو آگاہ کیے جاتا ہی کہ اگر طلسم
کشا تمھاری طرف آئے جسطور سے ہوسکے اُسکو اسیر کرنا اور ہم کو آگاہ کرنا جیسے ہم حکم دین اُسپر عمل کرنا
راوی بیان کرتا ہی کہ شمشکال نے نامے روانہ کرکے دربار برخاست کیا اُسکو اطمینان ہوگیا یہ پھر مصروف
عیش و راحت ہوا اسکو تو مصروف عیش و راحت رکھا جاتا ہی اور حال سیماب تحریر کیا جاتا ہی کہ یہ راہ طی کرکے
دربند سوسن مین پہونچا دربند سوسن مین ایک باغ ہی کہ اُسکا نام باغ عجائب نگار ہی اُسکی یہ حالت
ہی کہ تمام باغ مین درخت عجائب نگار لگے ہوئے ہین اُنکا عجائب یہ ہی کہ جو کسی رنگ کے ہوتے ہین شکل
اُسی رنگ کے ہر درخت جواہر کا ہی اسمین ایک بارہ دری ہی وہ الماس کی ہی اُس بارہ دری مین ایک
گلدستہ ہی اُس گلدستہ کی پشت پر لوح طلسم ہی جب شمشکال نے نسیم کو بھیجا تو سوسن نے اُس کو
اُس گلدستہ کا محافظ مقرر کیا نسیم ماتحت ہی سوسن کا سب سامان اُسی باغ مین رہتا ہی نسیم

نے تنے سے سوسن کو واسطے رخصت لی کہ جہاں اُسکا جی چاہتا ہے چلی جاتی ہے اس خیال سے کہ نسیم تو
حفاظت لوح کو مامور ہے اسی سبب سے سوسن وزیر اعظم ہو چکی اور کچھ خیال نہ کیا بس اُس باغ عجائب
کی پشت پر لوح رکھی ہوئی ہے نسیم رات دن اسکی حفاظت کرتا ہے جب کہیں جاتا ہے تو سوسن سے اجازت
لیکر جاتا ہے نسیم ماتحت ہے سوسن کا اسکو قلعہ سے تنخواہ ملتی ہے القصہ مختصر مطلب سیماب جادو جب
وزیر بن کر پہونچا سیدھا باغ عجائب میں آیا نسیم جادو بارہ دری میں بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا
اُسکے روبرو ماحسب وغیرہ حاضر تھے سامان رقص سرود مہیا تھا کہ سیماب مشعلہ خو پہونچا نسیم اُسکو دیکھ کر اُٹھ
کھڑا ہوا برائے تعظیم اور مسند پر لا کر بٹھایا آپ سامنے بیٹھا اور دریافت کیا کہ بادشاہ کا مزاج کیسا ہے جس دن
سے میں یہاں آیا آپ لوگوں کی صورت کو ترس گیا مگر کیا کروں حکم حاکم سرکار کے حکم سے سرتابی بھی تو نہیں
کر سکتا ہوں رات دن یہ باغ ہے اور میں ہوں نہ کہیں جاتا ہوں نہ آتا ہوں بادشاہ اور آپ لوگوں کی دعا
میں مصروف رہتا ہوں سیماب نے کہا کہ سب خیریت ہے بادشاہ کا مزاج اچھا ہے نسیم نے کہا کہ اسوقت
آپ کا ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا کس ضرورت سے تشریف لائے اور یہاں کیوں قدم رنجہ فرمایا گو میں زیارت
کا مشتاق تو بہت تھا اور میں نے اپنے مقام پر تجویز کر لیا تھا کہ ایک مرتبہ سوسن اپنے باغ سے یہاں آئے
تو میں اُس سے اجازت لیکر طلسم میں جاؤں اور سب کی زیارت سے مشرف ہوں کہ آپ نے مہربانی فرمائی
تشریف لائے سیماب نے کہا کہ میں ایک ضرورت سے آیا ہوں یہ بتاؤ کہ سوسن کہاں ہے نسیم نے جواب دیا
کہ میں جب سے آیا ہوں اُس دن سے سوسن نے یہاں کا رہنا ترک کیا رات دن اپنے باغ میں کوہ
سوسن پر رہتی ہے کبھی جی چلی آتی ہے اُسنے تو بالکل حفاظت لوح ترک کی میں کیا آیا گویا اُسکے لیے
معافی کا پروانہ آیا اُسکو سوائے رات دن ناچ و گانے کے دوسری بات نہیں ہے یہ جو سیماب نے
سُنا تو نسیم سے کہا کہ اگر ہم کچھ تم کو خوش کریں اور خبر تو سنائیں تو تم ہم کو کیا دو گے نسیم نے کہا کہ بھلا میں
آپ کو کیا دے سکتا ہوں ایک ادنی غلام ہوں آپ وزیر اعظم ہیں بادشاہ کے منہ چڑھے ہیں میں
آپ کو کیا دے سکتا ہوں میں ہمہ وقت آپ سے خواستگار ہوں آپ خود خدمت فرمائیے اور جو
کچھ میرے حق میں بہتر ہو گا وہ آپ میرے لیے کوشش فرمائیے گا مجھکو آپ سے بڑی امید ہے سیماب
نے کہا کہ خیر ان باتوں سے تو فائدہ نہیں ہے یہ بتاؤ کہ کیا دو گے اُسنے کہا کہ جو کچھ ہے یہ سب آپ کا
تصدق ہے میں آپ ہی کا دیا کھاتا ہوں میں کیا دوں گا سیماب نے جواب دیا کہ یہ نہ دینے کی باتیں ہیں

خبر تم بھی کیا نہ ہوگے تم کو خبر بھی ہے کہ کیا سانحہ گذر گیا اور بی سوسن نے کیا حرکت کی تم کو مبارک ہو وزیر بند
سوسن کی بلا شرکت غیرے حکومت اور حفاظت لوح کی خدمت یہ دونوں امر سوسن کے قبضہ سے
نکال لیے گئے اور تمھاری اور میری سپرد کیے ہم تم کامل طور سے حاکم دربند مقرر کیے گئے اور محافظ
لوح ہیں تمھارا مددگار بی سوسن اپنے باغ میں نہیں ہیں تم کو خبر بھی ہے کہ انھوں نے کیا گل کھلایا ہے
میں تم کو دوسری خوشخبری یہ سناتا ہوں کہ تمھارے نام دربند اعظم کی بھی حکومت کا پروانہ آگیا ہے بلکہ
میں نسیم نے کہا کہ یہ واقعہ میری سمجھ میں نہ آیا کہ سوسن و اعظم سے کونسی ایسی حرکت سرزد ہوئی جو یہ عتاب
شاہی انپر نازل ہوا سیماب نے جواب دیا کہ سوسن و اعظم نے طلسم کشا کی شراکت کی سوسن نے اقرار
کیا ہے کہ میں محافظ لوح ہوں آپ کو لوح لا دونگی آپ اطمینان رکھیں مکار جادو ملازم اعظم جادو نے
شنکال کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ سوسن و اعظم نمک حرام ہوگئے بس بادشاہ نے مجھکو تمھارے
پاس روانہ فرمایا مجھ سے کہا کہ تم نسیم کو ان دونوں کاموں کا مژدہ دینا اور کہنا کہ ایسی تدبیر کرو کہ سوسن و
طلسم کشا لوح نہ پا سکے اور تم اسکے معین و مددگار رہنا یہ حکم نامہ تمھارے نام بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے تمھاری
بحالی اور سوسن کے برخاست کا یہ کہکر وہ پروانہ اور حکم نامہ دونوں نسیم کو دیا نسیم اسکو دیکھکر خوش ہوگیا
اور بہت ممنون ہوا سیماب کا کہنے لگا کہ مجھکو سوسن سے کیا غرض میں ملازم تو بادشاہ کا ہوں
صرف انکے حکم سے سوسن کی اطاعت کرتا تھا ورنہ میں سوسن سے کسی امر میں کم نہ تھا مگر چونکہ خلاف
حکم شاہی تھا سو جب سے مجبور تھا اب انھوں نے میری قدر فرمائی اور عزت بڑھائی سوسن کی بھی یہ لیاقت ہے
کہ وہ لوح کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے لوح کا پتا تو شہ دلیر ہے اُدھر کسی کو بھی خبر نہیں کر سکتی ہے دوسرے
آپ میرے مددگار ہیں بی سوسن کو میں اکیلا کافی تھا جب آپ ایسا شخص میرا مددگار ہوگا اب میں
کب کسی سے دبونگا سوسن یہاں قدم رکھے تو پاؤں قلم کر ڈالوں یہ کیا واقعہ گذرا ذرا بیان تو فرمایئے
تب سیماب شعلہ خو نے اول سے آخر تک سب حال صاحبقران کے تشریف لانے اور بارادہ
فتح طلسم سعی و کوشش کرنے کا اول سے آخر تک کہہ سنایا اور کہا کہ اب لوح طلسم کے پوشیدہ
کرنے کا بندوبست کرو نسیم نے جواب دیا کہ جب آپ سا میرا مددگار ہو تو میں کیا بندوبست کروں دوسرے
بادشاہ کا بھی حکم ہے کہ تم اور نسیم دونوں ملکر لوح کا بندوبست کرو بس اب کوشش فرمایئے سیماب
نے کہا اچھا کہ گر یہ امر ہے تو میں بندوبست کرتا ہوں مجھکو وہاں سے چلو کہ جس مقام پر لوح ہے

پس نسیم اسی وقت سیماب کو لیکر اُس مقام پر آیا کہ جہان گلدستہ عجائب رکھا ہوا تھا جیسے ہی پشت پر پہونچی سیماب
تو وہ گلدستہ وہان سے ہٹ گیا اور ایک گلدستہ کی پشت پر لوٹنے لگی سیماب نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ وہ گلدستہ اُس
گلدستہ کے اور ستے تیار ہوئے اُنکی ہر ایک چیز پر سیماب و نسیم نے منتر پڑھ کر بنا کر رکھین اور اسکے گرد سحر کیا
جب یہ بندوبست کر چکی تو سیماب نے نسیم سے کہا کہ تم اس باغ میں رہو میں ایک لامکان بناتی ہون اور اس
باغ پر قائم کرتی ہون اور اس باغ کو مع اُس لامکان کے چشم مردم سے پوشیدہ کیے دیتی ہون اور اسی قسم کا ایک باغ
اور مجھ سے تیار کرتی ہون اُس لامکان پر ایک ابر سحر کا قائم کرتی ہون اور خود ایک مقام پر جا کر پوشیدہ ہو کر بیٹھتی ہون
جب سوسن یا عمرو یا طلسم کشا یا کوئی دیگر ساحر اس باغ میں آئے گا فوراً اس ابر کو حرکت ہوگی مجھ کو خبر ہو جائیگی
میں وہان سے آکر اُس سے مقابلہ کرونگی ہر وقت مستعد رہونگی اور میرا لشکر بھی تیار رہیگا تمھاری کمک کو آؤنگی
اول تو کوئی اسطرف آ ہی نہ سکیگا دوسرے یہ مقام کسی کو دکھائی ہی نہ دیگا جو کوئی آئے بغیر بدون تمھاری
اجازت کے کوئی نہ آسکیگا جسکو تم یہان اجازت دو گی وہ آسکے گا اس باغ کا اور اُس لامکان کا دروازہ معدوم
ہوگا اسکے ظاہر ہونے کی یہ تدبیر ہے کہ ایک آئینہ بتاؤنگی جسکو تم وہ آئینہ دوگی اور وہ آئینہ دیوار باغ کو دکھائے
تو دروازہ ظاہر ہوگا وہ شخص چلا جائے جب اندر آنے لگے پھر آئینہ دکھائے پھر دروازہ ظاہر ہوگا اندر چلا آئے
نسیم نے کہا کہ بہت بہتر سیماب شعلہ خو نے سمجھ لیا کہ واقعی بات عجائب کے ایک اور باغ تیار ہے اُس باغ
میں تمام اشجار سحر کے تھے انمیں قفس طائران سحر کے لٹکے ہوئے تھے سیماب نے لامکان سحر سے بنایا
اسمیں پتلیاں ہوئی بہت سی قائم کیں مع باغ پر ایک باغبان معین کیا انکی یہ خاصیت مقرر کی کہ جو اندر باغ کے
یا قریب مکان کے عمرو یا طلسم کشا یا کوئی ساحر آئے وہ پتلیاں و طائر یہ پکارین کہ فلان شخص آیا اور نسیم
کو آگاہ کر دین تاکہ وہ ہوشیار ہو کر بندوبست کرے باغبان اصلی تھی مگر وہ لامکان سحر کا تھا اور یہ امر تھا کہ اگر
خواجہ عمرو یا صاحبقران اس باغ میں آئیں تو خود بخود آگ لگ جائے سب درخت و طائر و پتلیاں جل
جائیں اس سے بھی ثابت ہو کہ عمرو آیا اور ایک ابر اس لامکان پر قائم کیا اسمین یہ خاصیت تھی کہ جو کوئی
ان صاحبون میں سے آئے ابر کو جنبش ہو اور سیماب کو خبر ہو جائے کہ وہ وہان سے چل کھڑی ہو اور آکر یہان
اُسکا بندوبست ہو جائے اور گرفتار کرے خلاصہ یہ کہ سب بندوبست کر کے سیماب نے ایک گولہ
جھولی سے نکال کر اور ایک حصار گرد اُس باغ اور لامکان کے کھینچا وہ گولہ اُس پر سحر دم کر کے اسے جو
مارا تو تمام دھوان دھار ہو گیا وہ باغ و لامکان بالکل معدوم ہو گیا نظر مردم سے سیماب شعلہ خو

سب بندوبست کر گئے اور نسیم کو سب نکتہ سمجھا گئے اور یہ کہہ گئے کہ اب تم بلا خوف و خطر یہاں قیام کرو کوئی تم کو پریشان
نہیں کر سکتا ہے یہاں کوئی اب نہیں آسکتا ہے اور عمرو یہاں آئیگا تو مجھکو خبر ہو جائیگی یہ کہکر سیماب شعلہ جو
وہاں سے طلسم زعفران زار میں پاس شنکال کے آیا اور کہا کہ میں سب بندوبست کر آیا ہوں اُسکو سب
سمجھا آیا اور جو بندوبست کیا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا کہ میں اپنے مکان پر جا کر مقیم ہوتا ہوں اس غرض
سے کہ شاید عمرو آئے تو مجھکو معلوم ہو جائے میں وہاں جا کر بندوبست کروں عمرو کو پکڑوں شنکال نے کہا کہ
اچھا جاؤ تمھاری نوکری معاف کی گئی کیونکہ تم نے بہت بڑا کام کیا ہے پس سیماب وہاں سے رخصت ہو کر
اپنے مکان پر آیا اسنے آتے ہی اُس سحر سے ایک باغیچہ تیار کیا اسمیں ایک حجرہ بنایا اسمیں یہ بیٹھا اور دوربین عمر
آنکھوں پر چڑھالی یہ بندوبست کیا کہ اگر میں سوتا ہوں اور شب کو وہاں کوئی واقعہ ہو تو بھی مجھکو خبر ہو جائے
پتلی سحر مقرر کی راوی بیان کرتا ہے کہ اسنے اتنا بڑا بندوبست کیا تھا کہ دوسرا ساحر نہ کرتا اور یہ نے کا یہ بندوبست
تھا کہ ادھر خواجہ وہاں آکر پہونچے پہلے اسکو جنبش ہوئی اسکو خبر ہو گئی راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تو یہاں سب
بندوبست کرکے بیٹھا ادھر نسیم باطمینان مقیم ہوا شنکال طلسم میں ہے مگر کچھ حال نسیم کا تحریر کیا جاتا ہے کہ نسیم
کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا اور تنہائی میں اسکا دم گھبرایا اور بسبب تنہائی کے پریشان ہوا کیونکہ یہ اُس مکان میں
اکیلا تھا تمام اوقات رہتی ہوتی تھی اسنے خیال کیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ یہ تنہائی برطرف ہو اور دل بہلے
اور راحت ملے فکر کرنے لگا فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تم بیکار مصیبت تنہائی اٹھاتے ہو اور اتنے بڑے ہو
عقد تو ہو چکا ہے اپنی زوجہ کو سسرال سے طلب کرو شب بھی بعیش و عشرت بسر ہوگی اور دن بھی تمھاری
جوانی بھی مفت رائیگان ہوتی ہے اس نوکری کے پیچھے جسدن سے سپر و تلوار بچھکر عقد کیا جورو سے واقفیت
بھی نہ ہوئی کہ کیسی ہے کیسی نہیں ہے صورت تک نہیں دیکھی کہ کالی ہے یا گوری آنکھوں والی ہے یا اندھی ہے
میں اُس سے نہیں واقف اور وہ مجھ سے نہیں واقف وہ اپنے دل میں کیا کہتی ہوگی کہ شادی تو کرلی مگر
آجتک خبر نہ لی کیسا میرا شوہر ہے کہ ساتھ میری شادی ہوئی عورت کے کام کا نہیں ہے جو مجھکو نہیں طلب کیا اور
مجھکو دوسرے کے بھی کام کا نہیں رکھا کہ کہیں اور شادی ہو وہ الگ تڑپتی ہوگی میں الگ تڑپتا ہوں
اب تو میں یہاں کا بالکل حاکم ہوا ہوں اُسکو طلب کرلوں وہ میری حالت سے آگاہ نہیں میں اسکی
حالت سے وہ یہ جانتی ہے میرا شوہر [illegible] وہ [illegible] ضرور اس امر کا صدمہ ہوگا پھر
خبر نہ لینے سے یہ تجویز کرکے اسنے اسیوقت قلم دوات و کاغذ اٹھا کر ایک رقعہ اپنے سسرے کے نام مضمون کا

تحریر کیا ہے کہ عرصہ تین برس کا ہوا کہ آپ نے اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کی تھی گو میں اُس وقت [illegible] وجود تھا
مگر جو طریقہ ہم لوگوں میں عقد وغیرہ کا ہے وہ سب ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی لڑکی کم سن ہے اس لائق نہیں ہے
کہ شوہر کے مکان پر جائے لہٰذا دو برس تک ابھی ہم رخصت نہ کرینگے میں بھی خاموش ہو رہا تھا اب وہ وعدہ
گذر گیا آپ نے لڑکی کو رخصت نہ کیا اُس پر طرہ یہ ہوا کہ ایک برس آپ کے وعدہ سے زیادہ ہو گیا میں نے
خیال کیا کہ جب آپ کا وعدہ گذر جائیگا آپ خود تحریر فرمائینگے میں کسی کو روانہ کر کے طلب کر لونگا یا خود آ کر
لے جاؤنگا اسی خیال سے برس دن تک میں نے انتظار کیا مگر آپ نے کسی قسم کی تحریر مجھکو نہیں بھیجی بس کیا
سمجھا جائے [illegible] اگر ایسا قصد ہو تو صاف صاف تحریر فرمائیے میں کوئی دوسرا سلسلہ کروں میں نے
جو شادی کی ہے اپنی راحت و آرام کے لیے کی ہے نہ کہ آپ کے پاس بیٹھے رہنے کے لیے اگر ایسی الفت و محبت
تھی تو پہلے آپ نے کیوں شادی کی پہلے ہی انکار کیا ہوتا لہٰذا اب میں یہ رقعہ بدست ابلاغ جادو روانہ
کرتا ہوں اسکے ہمراہ اپنی لڑکی کو رخصت فرمائیے یہ میرا ملازم بہت معتبر اور دیانت دار و صاحب اعتبار و
خیر خواہ و نمک حلال ہے بہت راحت سے میری زوجہ کو میرے پاس پہونچا دیگا کسی قسم کی اُنکو تکلیف نہ ہوگی
یہ سواری وغیرہ کا سب بندوبست کر لیگا میں خود آتا مگر ایک سرکاری ضرورت ایسی لاحق ہے کہ مجھکو دم بھر کی
مہلت نہیں ہے سانس لینا دشوار ہے اور اب میں بالکل تنہا ہوں پہلے تو میرے پاس چند ملازم تھے مگر اب
ایسی خدمت سپرد ہوئی ہے کہ میں سوائے تنہائی کے یا اُس شخص کے جو مثل میرے ہو کسی دوسرے کو اپنے
پاس نہیں رکھ سکتا ہوں ایسے وقت میں سوائے اُنکے کہ یہ میری ہمدم ہیں وہ مونس تنہائی ہونگی اور کس کو
طلب کروں انکے آنے سے میرا غم غلط ہوگا زیادہ حد ادب یہ تحریر کر کے نسیم جادو نے ابلاغ جادو اپنے
ملازم خاص سے جو کہ [illegible] کہا کہ تم یہ رقعہ لیکر کوہ مراد پر جاؤ اور مراد جادو میرے خسر کو یہ رقعہ دینا وہ
تمہارے ہمراہ سواری کر دینگے تم سواری لیکر چلے آنا مگر دیکھو بہت ہوشیاری اور خبرداری سے ایسا نہ ہو کہ
کوئی تم کو فریب دے اور تم دھوکے میں آجاؤ عمرو عیار میں یہ قدرت ہے کہ وہ صورت بن جاتا ہے کبھی مرد
ہو جاتا ہے اسکا خیال رہے میں اسی سبب سے کچھ زرک و حشم نہیں روانہ کرتا ہوں صرف تم کو روانہ کرتا
ہوں ابلاغ نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے میں بہت ہوشیاری اور خبرداری سے لاؤنگا عمرو
کی کیا مجال جو وہ مجھکو فریب دے [illegible] نسیم [illegible] نے بھی تحریر کر دیا تھا کہ ممکن تھا کہ
میں جلوس و سواری ہزار پانسو آدمی روانہ کرتا اور وہ بڑی شان و شوکت سے لاتے مگر بخوف عمرو

میں نے یہ بندوبست نہیں کیا بلکہ تم دوست کے خوف سے جس شور و پیچ پوشیدہ ہو کر ایک لا مکان تیار کرکے اسمیں چھپ ہو رہتی
اس خوف سے انکو دین غضب کیا ہے کہ اگر یہ شان و شوکت جہانگیری تمھاری اور عمرو کو خبر ہوگی کسی کی صورت سے
وہ بھی چلا آیا تو بڑی خرابی ہوگی اور اس صورت سے کوئی بھی آگاہ نہ ہوگا سوائے آپ لوگوں کے اور حیرت سے
بس ابلاغ نے وہ تعویذ لیا اور کہا کہ میں باہر کیونکر جاؤں نسیم نے ایک آئینہ نکالکر اسکو دیا کہ اس آئینہ کو دیوار
کی جانب تھوڑا سا چمکا دو دروازہ پیدا ہو جائیگا تم دروازہ کھولکر چلے جاؤ جب باہر چلے جاؤ گے دروازہ خود بخود
معدوم ہو جائیگا جب سواری لیکر آنا اسی طرح سے پھر چمکانا پھر دروازہ ظاہر ہوگا میں تمھارے انتظار میں دروازے
پر موجود ہونگا جب دروازہ ظاہر ہوگا مجھکو خبر ہو جائیگی میں دروازہ کھولدونگا تم مع میری زوجہ کے چلے آنا
ابلاغ نے کہا بہت خوب راوی کہتا ہے کہ ابلاغ ساحر پرست نہیں ہے دو ایک منتر آتے ہیں مگر وہ اپنے کو
سامری و جمشید سے زیادہ خیال کرتا ہے بس وہ آئینہ نسیم سے اُسنے لیا اُسکو دیوار باغ کیطرف چمکایا چمکاتے ہی
دروازہ ظاہر ہوا یہ دروازہ کھولکر باہر آیا وہاں دروازہ بند ہوگیا اور معدوم ہوگیا یہ زمین میں آیا اسنے یہ تدبیر
کی کہ شہر سوسن میں جاکر چار کہار ہمراہ لیے اور ایک میانہ اُن کہاروں اور میانہ کو ہمراہ لیکر طرف کوہ مراد کے
چلا یہ تو اُودھر کو جاتا ہے اور نسیم کو زوجہ کے انتظار میں مصروف رکھا جاتا ہے یہ دن بھر میں پچاس مرتبہ اسمقام
پر آتا ہے کہ جہاں پر دروازہ ظاہر ہوا تھا اس خیال سے کہ شاید ابلاغ سواری لیکر آیا ہو اور دریافت کرنے
چلا آتا ہے وہ چپ چپ سوسن پچھیان سحر کی حفاظت کر رہی ہیں در باغ کی اور سب کی سب دیوار باغ پر بیٹھی ہوئی
ہیں یہاں تو یہ بندوبست ہے ابلاغ اُودھر کو چلا جاتا ہے اب کچھ حال لشکر صاحبقران ملاحظہ ہو گوش گردن انشا
مردم باسے زرین خامہ صاحب گرز سام بن نریمان کا سماعت فرمایئے کہ صاحبقران یہاں مصروف
عیش و عشرت ہیں جب بعد ساعت شبانہ روز کے وہ جلسہ برخاست ہوا دعوت سے فراغت ہوئی
اعظم جادو وغیرہ نے ایک رات مراحت و آرام بسر کی کیونکہ تھکے ہوئے تھے دوسرے دن صاحبقران نے
سوسن جادو سے فرمایا کہ اب جاکر لوح لاؤ تاکہ میں برائے فتح طلسم روانہ ہوں سوسن نے کہا کہ بہت
خوب جاتی ہوں لوح لاتی ہوں کیونکہ نسیم جادو میری طرف سے محافظ لوح ہے میں جاکر اُس سے لوح
لے آؤنگی گو میں پہلے اسکی محافظ تھی اب ایک مدت سے شنکال نے نسیم جادو کو بھی ملازم کرکے
میرا ماتحت مقرر کیا وہ یہاں آیا میری اطاعت اُسنے کی میں نے اُسکو گلدستہ عجائب کا محافظ
مقرر کرکے خود اپنے باغ میں آکر مقیم ہوئی دو مرتبہ تیسرے جاکر خبر لے آئی تھی میری جان بھی میں بہت

راحت سے ہو گئی پہلے میں دن رات اسی فکر میں مبتلا رہتی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی آکر اور مجھکو غافل پا کر لوح
لے جائے سونا اٹھانا حرام تھا نسیم کے آنے سے یہ راحت ملی میں جاؤنگی لوح لیکر چلی آؤنگی بلکہ نسیم کو بھی
ہمراہ لاؤنگی وہ بھی اطاعت کریگی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ جاؤ سوسن نے عرض کیا جاتی ہوں
خواجہ نے کہا کہ اے سوسن دم بھر ٹھہر جاؤ اور ایک تماشہ دیکھ لو میں مریخ کو نکالکر ستون سے باندھتا
ہوں اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہتا ہوں اگر اُسنے قبول کر لیا تو خیر ورنہ قتل کر دونگا تاکہ دربند
سوسن کا قفل راستہ کھلے اور مریخ نابکار ہو سوسن نے عرض کیا بہت خوب بس خواجہ نے
مریخ آتش خوار کو زنبیل سے نکالا اُسکی زبان پر نکتہ تو پڑھا ہوا تھا اُسکو ستون سے خوب جکڑ کر باندھا
اب گویا ایسا کچھ شے ہوئے اپنے نے ٹوٹکہ رفع بیہوشی دیا چند قطرے گندہ بدبو ناک سے اُسکے گرے اب جو
اُسکو ہوش آیا اُسنے آنکھ کھولکر دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا دیکھا کہ تو وہ تالاب ہے نہ وہ گنبد
ہے نہ وہ میرے ملازم ہیں میں ایک مقام پر بندھا ہوا ہوں سامنے ایک دربار آراستہ ہے اور ایک شخص بلا پتلا
آدمی کوڑا لیے ہوئے سامنے کھڑا ہے جو ہنسے دیکھا خیال کیا کہ بُرا خواب دیکھ رہا ہوں خداوند عجائب
کسی کو ایسا خواب نہ دکھائے یہ سوچ کر آنکھیں بند کر لیں خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ اے مریخ آتش خوار
یہ کیا کہتا ہے تو نے آنکھیں بند کر لیں یہ سوچ کر کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں ارے ظالم یہ خواب نہیں
ہے بلکہ میں بیداری ہے تو حالت بیداری میں بندھا ہوا ہے آنکھ کھولکر دیکھ یہ سامنے تیرے دشمن
تمام لشکر جلوہ فرما ہے اور یہ تخت پر سیماب بلند آواز بادشاہ سیمابلق ہیں یہ اعظم جادو سوسن جادو
کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت کی یہ وہ مقام نہیں ہے کہ جہاں تو بیٹھا
تھا بلکہ یہ وہ مقام ہے کہ جسکو تو اعظم و دربند اعظم کہتے ہیں میں نے تجھکو عیاری کرکے اسیر کر لیا تھا
اور ایک زنبیل میں رکھ لیا تھا تیری صورت بنکر سوسن کے پاس آیا عیاری کی اب ہوشیار ہو جا اور
دین اسلام قبول کر اور اپنے مذہب کو ترک کر اور طلسم کشا کی اطاعت کر اور اپنے سحر کو برطرف کرتا
کہ دربند سوسن کی راہ کھلے یہ کہکر آپنے سے چند کلمے وحدانیت خدا میں بیان کیے اور کہا کہ دیکھ
میں عمرو عیار تیرے سامنے کوڑا ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا ہوں اگر تو انکار کریگا تو مارے کوڑوں سے
تیری کھال ادھیڑ دونگا اور اس طور سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائیں
اور مجھکو رحم نہ آئیگا یہ جو خواجہ نے فرمایا اور مریخ نے سُنا ایک مرتبہ یہ سُنکے آنکھ کھولی اور یہ نگاہ

قہر و غضب طرف خواجہ کے دیکھا اور قصد کیا کہ سحر کرون اول تو زبان مین سوزن تھے دوسرے کمند اضفا و با
ہو قالے سے بندھا ہوا تھا سحر کیونکر کرتا جب سحر نہ کر سکا تو مریخ نے قصد کیا کہ زور کر کے کمند کے حلقونکو
توڑ ڈالون تاکہ رہا ہو جاؤن جسقدر زور کیا اُسیقدر کمند اور کس گئی یہ اب عاجز ہوا اسنے یہ قصد کیا
کہ اپنے کو رہا کر کے اور سحر کر کے ان سب کو اسیر کرون خصوصاً عمرو عیار کو اور اسکو ایسی سزا دون کہ یہ تمام
عمر یاد کرے مگر جب کچھ بس نہ چلا بہت پریشان ہوا تو اپنے قصد سے باز آیا اب اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو
سیماے بلند آواز کو تخت پر بیٹھے ہوئے پایا اُسکے زوجہ و دختر و فرزند کو برابر تخت کے نیم تختون پر دیکھا
بائین طرف اور سب ساحرون کو صف بستہ پایا دیکھا کہ سوسن جادو و اعظم جادو یہ دونون بھی
کرسیون پر جلوہ گر ہین اور دہنی طرف دنگل شوکت پر طلسم کشا حکیم استقلینوس و دیگر سرداران عجیب سا
ہین اپنے صاحبقران کو پہچان لیا کیونکہ سب ساکنان طلسم نے دل پر تصویر طلسم کشا کی کھینچی ہوئی
ہے اور خواجہ عمرو کی اسی سبب سے مریخ نے خواجہ و صاحبقران کو پہچان لیا اب جو یہ اسنے
دیکھا اپنے دل مین مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور رہ گیا اب خواجہ نے کہا کہ ای
مریخ جادو تم نے دیکھا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت کی سامری و جمشید پر لعنت کی تو بھی
لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر اور اطاعت طلسم کشا قبول کر دیکھو اپنی جان کو غنیمت جان
کوئی کسی کا نہین ہے یہ طلسم ضرور فتح ہوگا شدنکال مارا جائیگا مریخ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش سُنا
کیا خواجہ نے قلم و کاغذ اسکے سامنے رکھا اب پھر وہی تقریر کی اور حمد الٰہی اور تعریف خداوند کریم
و مذمت سامری و جمشید بیان کی اور جمشید و سامری پر لعنت کی یہ کلمہ مریخ کو ناگوار معلوم ہوئے
خواجہ کو بہ نگاہ قہر دیکھا بس نہ تھا کہ پا جائے تو کچا کھا جائے اسنے غیظ و غضب مین آکر یہ تحریر
کیا کہ مین مثل ان لوگون کے نمک حرام نہین ہون کہ نمک حرامی کرون اول تو میری سزا نہین ہین
کو ایک ایک ناخن پاے سامری و جمشید پر نثار کرون اور اپنے استاد آفتاب شعلہ پیکر کے ناخن پا پر
دوسرے تخنکال کی اطاعت کسی حالت مین ترک نہ کرونگا مجھکو جان سے جانا گوارا ہے مگر اپنا
ایمان دینا گوارا نہین ہے مجھکو اختیار ہے کیا کرون کہ بندھا ہوا ہون اگر رہا ہوتا تو اسکا مزا تم سبکو
بتاتا یہ جو ساحر یہان بیٹھے ہوئے ہین یہ میرا کیا بنا سکتے ہین سب کو دیوانہ کر دیتا اور ابھی آگ مین
غیظ و غضب سے جلا دیتا ایک کو زندہ نہ چھوڑتا جو تجھ سے بنائے بن سکے وہ کرین ہر گز ہر گز

دین اسلام قبول نہ کرونگا نہ اطاعت طلسم کشا کرتا ہوں جا ونگا تو سب کو مزا چکھا دونگا جب یہ تحریر خواجہ نے دیکھی بہت غصہ حضرت کو آیا فرمایا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی خیر میں کیا کرون وہ تحریر سبکو دکھائی

راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران و بادشاہ و طلسم اسقلینوس و شیاطین و وزیر بے ستون و سوسن و اعظم سب نے مریخ کو سمجھایا اُسنے کسی کا کہنا نہ سُنا انکار ہی کیے گیا بلکہ اُسنے چند کلمہ خلاف شان صاحبقران تحریر کیے اور خداوند کریم کو بُرا بھلا کہا اور تحریر کیا کہ مین ہرگز ہرگز خدائے آسمان کی بندگی نہ کرونگا یہ جو اُسنے تحریر کیا اب خواجہ کو اب تاب ہی دوڑکر ایک کوڑا مارا کہ وہ تڑپ گیا کھال اُتر گئی خون بہنے لگا خواجہ نے کوڑے کے نیچے رکھ لیا برابر ہاتھ چلے جاتا ہی اُسکے جسم سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین جب بہت سے کوڑے مار چکے پھر اُس سے کہا اُسنے پھر انکار کیا راوی کہتا ہی مارے خوف کے اہل دربار کا یہ حال ہی کہ کانپ رہے ہین صاحبقران خاموش بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرمارہے ہین اعظم و سوسن و دیگر سردارون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر ہم انکار کرتے تو یہی حال ہمارا ہوتا اور اسی طور سے خواجہ ہم کو سزا دیتے خوب خداوند کریم نے بچایا ہم نے اپنا بڑا فضل کیا اُدھر پھر خواجہ نے اسکو کوڑے کے نیچے رکھ لیا جب صاحبقران نے ملاحظہ کیا کہ مریخ کا جسم پاش پاش ہو گیا اور اب خون بہنے لگا خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ یہ ظلم و بدعت نہ کرو میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اب اسکا سر تن سے جدا کرو یہ اپنی سزا کو پہونچ گیا جب اُسنے اپنی زبان کو نہ روکا ویسی اُسنے سزا پائی اب یہ اس سزا کے لائق نہین ہی بلکہ اس لائق ہی کہ اسکا سر قلم کرو بس یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے بموجب حکم صاحبقران اپنے کمر سے تیغ لیا اور جھپٹ کر قریب مریخ آئے اور کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا تو دین اسلام قبول کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا یہ تحریر کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال تو کو مزا معلوم ہو خواجہ دو امرون سے بالکل بے خوف تھے ایک تو کمند اصفا و باصفا سے کس کر اُسکو باندھا تھا دوسرے بڑے بڑے ساحر موجود تھے اور صاحبقران جلوہ فرما تھے لا لک اسم اعظم لبس یہ جو اُسنے تحریر کیا خواجہ نے اُسکی زبان سے سوزن نکال لیئے تیسرے سبب سے بڑا سبب یہ تھا کہ وہ بالکل از سرتاپا مجروح تھا جیسے خواجہ نے سوزن لی اُسکی زبان قابو مین آئی اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون مگر بہ سبب برکت کمند اصفا و باصفا اُسکو سحر یاد نہ آیا بالکل فراموش تھا بھلا سحر کیا کر سکتا جب اُسنے سحر از اموش پایا اور خواجہ نے پھر کلمات وعظ و پند فرمائے

سُنتے برہم ہوکر جواب دیا کہ اے ساربان زادے حرامزادے تو قتل کیوں نہیں کرتا ہے مجھ پر بھی لعنت ہے اور تیرے
دین پر یہ کہنا تھا کہ صاحبقران و کل اہل دربار کو غصہ آیا مریخ نے ہزاروں گالیاں سوسن و اعظم و
دیگر سرداروں کو دیں بس خواجہ کو نہایت غصہ آیا دوڑ کر اسکے بیان گردن پر جو ہاتھ رسید کیا سر اُس کا
دھڑ سے کٹ کر زمین پر گرا اور تن اُسی طور سے جدا رہا سر کا قلم ہو کر زمین پر گرنا تھا کہ زلزلہ پیدا ہوا سیاہ
آندھی اُٹھی برف باری و سنگ باری ہوئی آگ برسنے لگی ہر شور و غل مچانے لگے مریخ ساحر زبردست
تھا اسکے مرنے کی علامت جو بلند ہوئی تمام ایوان تاریک ہو گیا اسی شور و غل کی صدا آئی کہ زمین کو
تزلزل ہوا صداہائے مہیب نے ہر ایک کے دل کو ہلا دیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب مریخ یہاں
قتل ہوا وہاں سرحد دربند سوسن پر جو تالاب سحر اور مینار سحر بنے سحر دیا بذریعہ سحر و اشیائے سحر
مریخ و پتلیہائے سحر جو کہ تالاب میں مرغابیاں بنی ہوئی پڑی رہتی تھیں اور شناوری کرتی تھیں اور
شب کو جامہ انسانی میں اکثر مصروف رقص و سرود ہوتی تھیں اور وہ آسمان سحر جو کہ اُسکے اشتہاد
آفتاب شعلہ پیکر نے بنایا تھا اسمیں اسکا بھی نام شریک تھا اسی سبب سے اسکے مرنے کے
بعد بھی یہ آسمان قائم رہا تھا یہی سبب تھا کہ مریخ زندہ تھا لیکن اسکا مرنا تھا کہ وہ سب
سامان سحر زعفران ہو کر اُڑ گیا سوائے گنبد کے کہ جسمیں آفتاب دفن تھا وہ اصلی تھا وہ رہ
گیا اور سب مٹ گیا صحرا صاف و شفاف ہو گیا جو ملازم مریخ کے اسی گنبد کے پاس تھے وہ ہوا سے دب کر
بھاگے اُنمیں سے بہت سے دب کر رہ گئے جب تک بھاگیں بھاگیں وہ حرارت گرمی اور
دب کر مر گئے دو ملازم بچے باقی سب مر گئے وہ دونوں جب لگ کر وہ دونوں نہایت تشویش میں آئے اور
پوشیدہ ہوئے حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ گذرا اور کیا سانحہ ہوا ہمارے مالک کو کس نے قتل کیا
ہم لوگ انکو ملکہ سوسن کے پاس پہنچ آئے تھے یہاں تو یہ ان صاف ہو گیا کسی سحر کا نام و
نشان تک نہ رہا سوائے بالو یا طاس یا ان ستونوں کے ادھر ادھر پڑے ہیں جہاں مریخ قتل
کیا گیا تھا تھوڑے عرصہ تک اسکے مرنے کی علامت بلند رہی آواز آئی کہ ہائے نام من مریخ آتش
خوار جادو بود افسوس مردیم رجان داد یم یہ طلسم خود نہ رسید ہم جب یہ صدا آئی تو وہ تاریکی
وغیرہ برطرف ہوئی مطلع صاف ہوا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش ستون سے بندھی ہوئی ہے
سر اسکا اسکے پاؤں پر پڑا ہوا ہے خواجہ نے کہا کہ اب اسکو چھوڑ دے کم سے چھوڑ دیا کیونکہ معزز

ہی منہ تھی جیسے منہ سے چھوڑا اور لاش زرد ہیں اُس لاش سے ایک طائر پیدا ہوا اسنے بزبان انسانی
پکار کر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ یہ طلسم کشا ضرور ہے اور یہ طلسم کو فتح کریگا اور شہنکال جادو کو قتل کریگا
جو اسکی اطاعت کریگا وہ عزت پائیگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ مثل مریخ کے قتل کیا جائیگا یہ کہکر
سے اپنے سالکنان دربند و ساکنان طلسم کو پکار کر کہا اسکے سر سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ جلنے لگا جلتا ہوا
لاش پر مریخ کے گرا مریخ کی لاش میں آگ لگا دی وہ لاش جلنے لگی تھوڑی دیر میں وہ لاش مع طائر کے
جل کر خاک ہو گئی خاک کا انبار رہ گیا جب خواجہ مریخ کو قتل کر چکے اُسوقت خواجہ نے سوسن سے کہا
کہ اے سوسن جادو اب تم بتاؤ کہ راستہ دربند کا کھل گیا مریخ کے قتل ہونے سے سوسن نے کہا کہ
جی ہاں راوی بیان کرتا ہے کہ جب مریخ قتل ہوا اور وہ سب سامان سحر برطرف ہوا وہاں ایک قیدخانہ تھا اُس
میں وہ لوگ قید تھے کہ جنکو مریخ نے اسیر کیا تھا جب وہ سر جادو دربند پر آگئے تھے اسکے مرنے سے وہ قیدخانہ بھی
شکست ہوا وہ قیدی بھی رہا ہوئے سب خوش خوش اپنے گھر کو روانہ ہوئے دعائیں دیتے ہوئے
یہاں جب خواجہ نے یہ کہا سوسن نے کہا کہ راستہ کھل گیا اب کوئی خدشہ باقی نہ رہا اب صاحبقران
نے سوسن سے فرمایا کہ جاکر لوح لے آؤ میں جاکر طلسم کو فتح کروں تم دونوں نے تو اطاعت کی یہ دربند تو
فتح ہو گئے سوا اس امر کے کہ لوح دستیاب ہو میں طرف اور دربندوں کے تکلم نہیں روانہ ہوں جب یہ
صاحبقران نے فرمایا سوسن نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھیں میں ابھی جاکر لوح لاتی ہوں یہ کہکر اپنے
مقام سے اُٹھی سلام کیا اور سحر کرکے دو پر پیدا کیے اور اُڑ کر طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئی یہاں صاحبقران
اُسی طور سے تشریف فرما ہیں و اہل دربار سے فرماتے ہیں کہ سوسن لوح لیکر آئے تو میں کل لوح کو دیکھکر
طرف اور دربندوں کے روانہ ہوں اعظم عرض کرتا ہے کہ خداوند اطمینان رکھیں وہ لوح لیکر آتی ہوگی کیونکہ
لوح تو اسکے قبضہ میں ہے وہی مالک لوح ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر دیکھیے کب آتی ہے یہاں تو یہ باتیں
ہو رہی ہیں سوسن جو پرواز کرکے جب دربند سوسن میں پہونچی اور طرف باغ عجائب کے چلی جب
اُسکے سرحد میں پہونچی تو اُسکو باغ لغزندہ زیادہ زعفران زعفران معلوم ہوا یہ بہت حیران ہوئی کہ باغ کب
ہو گیا اور یہ عیار کیسا ہے اور یہ زعفران میں تو باغ کو چھوڑ گئی تھی سوسن جادو نے جو یہ واقعہ دیکھا اور
باغ کو نیست و نابود پایا بہت حیران ہوئی زمین پر آئی وہاں کی خاک اُٹھا کر اپنی ران میں نشتر دیا
ران کا خون لیکر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اُسکی پتلی بنائی اُسپر سحر کیا وہ بصورت انسان گویا

ہوئی ہو عرض کیا کہ کیوں ملکہ سیارہ سیرت آپ نے کیون اس کنیز کو یاد فرمایا سوسن نے کہا کہ مین نے تجھکو اس
امر کے دریافت کرنے کے لیے طلب کیا ہو کہ یہان پر باغ عجائب تھا کہ جس مین لوح طلسم رکھی ہوئی تھی
اور مین نسیم جادو کو اپنی طرف سے اُسکی حفاظت کے لیے مقرر کر گئی تھی وہ باغ کیا ہوا اور یہ دھوان کیسا
ہو اور نسیم کدھر گیا اُس پتلی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ملکہ عالم یہ واقعہ گذرا کہ جب آپ و اعظم جادو مطیع طلسم
کش ہوگئے اور آپ نے طلسم کشا سے اقرار کیا کہ مین لوح لادونگی تو مکار جادو ستے مکر سے دین اسلام
قبول کیا تھا موقع کا منتظر تھا آپ لوگ مصروف عیش و عشرت ہوئے وہ فرار کر کے طرف طلسم کے راہی
ہوا اُسنے جا کر سب حال بادشاہ طلسم سے بیان کیا شغال نے اپنے وزیر سیماب شعلہ خو کو پاس
نسیم جادو کے روانہ کیا آپکی حکومت کو دربند سوسن سے برخاست کیا اور نسیم جادو کو دربند
سوسن کا حاکم کیا نسیم جادو آپ سے پھر گیا اُسنے شغال کی اطاعت کی بس نسیم و سیماب نے
سحر کر کے ایک باغ بنایا سحر کا اور ایک لامکان اور باغ عجائب کو مع لامکان کے نظر مردم سے پوشیدہ
کر دیا سحر کیا کہ ایک دھوان پیدا ہو گیا اور غبار اور بہت بندوبست کیا ہو کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر
اسطرف آئے گا اسیر ہو جائے گا یہ تدبیر کر کے وہ ایک مقام پر جا کر بیٹھا ہی اور نسیم اندرون باغ حفاظت
لوح کر رہا ہی سوسن نے کہا کہ مین جا کر نسیم کو قتل کرون اور اس سحر کو مٹا دون اُسنے کہا کہ اے ملکہ عالم
یہ سحر آپ سے برطرف کرنے سے برطرف نہ ہوگا آج کل آپ کا ستارہ گردش مین ہی اگر آپ جائیے گا اسیر
ہو جائیے گا یہ سب سحر تو اسے عمرو اور طلسم کشا کی کوشش سے درہم و برہم ہوگا آپ کبھی اُدھر جانے کا
بھولے سے قصد نہ فرمائیے گا اُس پتلی نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا اور سب حالات سے
اور سب سحر سیماب سے سوسن کو آگاہ کیا جب یہ سب حال سوسن نے سنا بہت نادم
ہوئی اور اپنے دل مین شرمندہ ہوئی اور کہنے لگی کہ بڑی خرابی ہوئی مین صاحبقران سے اقرار کر آئی
ہون اب جو مین جا کر کہونگی تو وہ خیال کرینگے کہ یہ فقرہ کرتی ہی یہ کامل طور سے میری مطیع نہین ہوئی
ہی بے ہو کر اسنے اطاعت کی اب کیا جواب دونگی اے پتلی بیان کر کہ مین کیا کرون پتلی نے عرض کیا
کہ اے ملکہ عالم بیکار آپ پریشان ہوتی ہین صاحبقران سے آپ یہ قسم سب حال بیان فرمائیے گا
مجھکو لیتی چلیے مین سب حال بیان کر دونگی سوسن نے کہا کہ اچھا بس سوسن جادو اُس پتلی
کو جھولی مین رکھکر طرف دربند اعظم کے روانہ ہوئی یہان سب سوسن کا انتظار کر رہے تھے کہ

سوسن مغموم و محزون آئی ہوئی دکھائی دی چہرہ متغیر منہ پر ہوائیان اڑ رہی تھین چہرہ زرد آثار رنج و ملال
رنج سے پیدا آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے آکر پہونچی آتے ہی صاحبقران کے قدمون پر سر رکھدیا اور
رو کر کہنے لگی کہ یا صاحبقران میری خطا معاف فرمایئے بہت بڑا مجھسے قصور ہوا مین نے بہت
بڑی غلطی کی لوح ہاتھ سے نکل گئی یہ نہ خیال فرمایئے گا کہ سوسن نے فریب کیا اور مجھسے
آکر فقرہ کیا کہ لوح قبضہ سے نکل گئی یہ مکر سے مطلع ہوئی تھی مین بالکل بے قصور ہون راوی کہتا
ہے کہ جب سوسن آئی تھی تو صاحبقران و بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ دریافت کرین کہ لوح لائی ہین
مگر اُسکی حالت دیکھکر ہر ایک حیران ہوا تھا کہ یہ کیا حالت اسکی ہے یہ تو یہان سے خوش و خرم گئی تھی یا الٰہی
ایسی حالت سے آئی صاحبقران ابھی دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ اُسنے قدمون پر سر رکھدیا تب
صاحبقران نے اسکا سر اٹھاکر سینہ سے لگایا فرمایا کہ تم نے کیا میری خطا کی ہے جو اسقدر بیقرار ہوئی ہو
کچھ بیان تو کرو اور مین کیون یہ خیال کرنے لگا کہ تم نے مکر سے اطاعت کی تم اطمینان رکھو بیان تو کرو یہ کیا
تمھاری حالت ہے تب سوسن نے ہاتھ جوڑ کر اپنا جانا اور بنا سوسن بنین اور قریب باغ پہونچنا اور
باغ کو نیست و نابود پانا اسوسے غبار و دھوئین کے کچھ نظر نہ آنا اپنا پتلی بھیجنا اُس سے دریافت کرنا
سب حال اپنا قصد جانے کا ظاہر کرنا اُسکا منع کرنا اپنا پریشان ہونا اُسکا اطمینان دینا کہ تم پریشان ہو
اس سحر کو خواجہ عمرو و صاحبقران و کل سردار آکر برطرف کرینگے اور یہان پر بہت بڑا معرکہ پڑے گا خواجہ
کی کوشش سے یہ مقام فتح ہوگا اور لوح ہاتھ آئے گی مین اُس پتلی کو بھی لیتی آئی ہون یہ مجھ سے قصور
ہوا کہ مین یہان مصروف جشن رہی اتنے عرصہ مین وہان یہ بندوبست ہوگیا بھائی صاحب سے ملازم نے
یہان سے جاکر پتہ نہیں لگایا مکار کا حال بیان کیا اب جو اعظم نے مکار کو تلاش کرایا تو اُسکا پتہ نہ چلا
معلوم ہوا کہ بھاگ گیا جب یہ حال سوسن نے بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اسمین تمھارا
کیا قصور ہے یہ سب تقدیر کا پھیر ہے ابھی طلسم کے فتح ہونے مین عرصہ ہے تم اطمینان رکھو مین ایسا بد
باطن نہین ہون کہ ایسا گمان کرون تم پر کیا کسی نے ظلم و ستم کیا تھا تم نے اپنی خوشی سے اطاعت
کی اور لوح کے دینے کا اقرار کیا تم کیا کرو کہ دشمنان کو خبر ہوگئی اُنھون نے بندوبست کر لیا مگر یاد رکھو
کہ جسقدر کافر ہین سب اسی طور سے قتل ہونگے جس مقام پر جسکی قضا ہوگی وہ اُسی مقام پر قتل
ہوگا یہ کہکر خواجہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اے خواجہ تم نے سُنا کہ سوسن نے کیا کہا اب اسکی تدبیر

سوسن کہتی ہے کہ خواجہ کی کوشش سے لوح ملے گی آپ نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا آپ کو تو میں
کہتا نہیں ہوں مگر سوسن کو کہتا ہوں کہ جھک مارتی ہے جبکہ وہاں ساحر جا نہیں سکتے ہیں بیچارا عیار
ساحر کیا کر سکتا ہوں ایک ماش کے دانہ میں میرا قماش بدل جائے گا میری جان کوئی فالتو نہیں ہے کہ
میں دیدہ و دانستہ ایسے مقام پر جا کر اپنی جان دوں کہ جہاں ساحر جاتے ہوئے خوف کرتے ہیں میں
باز آیا چاہے لوح ملے چاہے نہ ملے تمہارا تو ہمیشہ یہی کام ہے کہ اسکو قتل کیا اُسکو ذبح کیا میں کہاں تک
تمہارے ساتھ اپنی جان دیتا پھروں میں نے توبہ کی اب تم جانو اور تمہارا کام جب کچھ مال و دولت
ملے گا اور میں طلب کرونگا تو کہو گے کہ یہ مال غارت ہونا ہے اسمیں تمہارا حق نہیں ہے اسوقت وہ غازی
اگر مدد نہیں کرتے ہیں اور کوئی تدبیر لوح کے دستیاب ہونے کی نہیں بتاتے ہیں نقصان پر بیٹھتے ہوئے
انہنا رہے ہیں اب آپ آئیں اور لوح کے حاصل ہونے کی کوشش کریں اور لوح کو حاصل کریں کیوں
جناب مشقت اور محنت تو ہم کریں اور جب راحت کا زمانہ ہو اور دولت ملے تو دوسرے
لوگ اُس پر قابض ہوں اور ہم منھ دیکھ کر رہ جائیں وہ مثل ہے کہ دکھ بھریں بی فاختہ کوّے میوہ کھائیں
یا یہ کہ حلوائی کی دوکان دادا جی کی فاتحہ یہ مثل حمزہ صاحبقران کی ہے کہ سب محنت ہم نے کی
انھوں نے وہ روپیہ پیسہ اُٹھا کر تقسیم کر دیا بس معاف فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم تو ذرا سی
بات میں بگڑ جاتے ہو میں نے تم سے یہ کب کہا کہ تم جاؤ میں نے تو یہ کہا کہ تم نے سنا کہ سوسن نے کیا
کہا جواب دیا کہ یہ کس منھ سے آپ نے کہا تھا صرف میرے ستانے کے لیے ہاں میں نے سنا جس طور سے
آپ نے سنا میں نے بھی سُن لیا صاحبقران نے کہا کہ پھر تدبیر بتاؤ کہ کیا تدبیر کی جائے خواجہ نے
کہا کہ میں کیا جانوں کہ کیا تدبیر کی جائے اتنے بڑے بڑے ساحر بیٹھے ہوئے ہیں بادشاہ طلسم موجود ہیں
انکی موجودگی میں میں کیا رائے دوں جو یہ تدبیر بتائیں وہ کی جائے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ
فرما کر صاحبقران بادشاہ و اعظم و اسقلینوس و شیاطین کی طرف متوجہ ہوئے اور سوسن سے
اور ان سب سے کہا کہ اب لوگ تدبیر بیان کریں چونکہ ساحر تھے انھوں نے سحر سے دریافت کیا
اسقلینوس نے زائچہ کیا اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم عرض کرتے ہیں جو ہمارے ذہن
میں آتا ہے مگر ہم خواجہ کی رائے پر سبقت نہیں کر سکتے ہیں نہ خواجہ کی ایسی عقل رکھتے ہیں جو امر
ہمارے ذہن میں آئے گا ہم عرض کر دینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا ادھر خواجہ علم رس سے

دریافت کرنے لگے اُدھر اُن ساحروں نے بھی دریافت کیا اور اسقلینوس نے ظاہر کیا کہ جو ساحر یا عیار
ساحر اُدھر جائے گا وہ اسیر ہو جائے گا سوائے خواجہ عمرو کے کہ یہ سب مقام اُنکی کوشش سے فتح
ہونگے اور لوح دستیاب ہوگی اگر وہ کوشش نہ کرینگے تو لوح کا ملنا دشوار ہے علاوہ خواجہ کے جو جائے گا
وہ اسیر ہو جائے گا جب یہ سب کو ظاہر ہوا ہر ایک نے یہی عرض کیا سوسن نے اُس پتلی کو جھولی سے
نکال کر سامنے رکھا اور اُس سے دریافت کیا اُسنے بھی یہی بیان کیا خواجہ نے جو دریافت کیا اُن پر بھی
یہی ظاہر ہوا جب یہ سب نے عرض کیا اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تو آپ نے سُنا
کہ یہ سب کیا کہتے ہیں اور یہ پتلی سحر کیا کہتی ہے اب اسکی تدبیر کیا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے
دشمن ہیں کیونکہ میں نے ان سبکو عیاری کرکے اسیر کیا ہے یہ وہ دشمنی ادا کرتے ہیں چاہتے ہیں کہ میں یہاں
جاکر قتل ہو جاؤں یا کسی آفت میں مبتلا ہوں میں ایسا نادان نہیں ہوں جو آپ کے کہنے پر عمل کرونگا
میں باز آیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ عمرو تم یہ کیسی باتیں کرتے ہو تم سے تو ایسی امید نہ تھی کہ تم
وقت پر ایسی تقریر کروگے یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ تم انکار کرو اور لوح کی فکر نہ کرو تم کیسے دوست ہو
کوئی دوست اپنے دوست کو ایسے وقت میں یوں جواب صاف دیتا ہے یہ وقت جواب دینے کا
نہیں ہے بھائی یہ وقت دستگیری کا ہے تم نے میرے لیے اپنی جان کو کبھی عزیز نہیں کیا ایسے ایسے وقتوں
میں تم نے کوشش کی ہے کہ دوسرا نہ کرتا بھائی کوئی تو تدبیر لوح کے ملنے کی کرو تمھارے اوپر منحصر ہے
خواجہ نے کہا کہ میں ایسی باتوں میں اب کب آتا ہوں بہت سے تم نے مجھکو فقرے دیے اور میں
تمھارے فقروں میں آیا اُسکا میں نے کچھ انجام نہ پایا بس ایسے فقروں میں امیر خان مارے گئے
اب وہ زمانہ گذر گیا جو خلیل خان فاختہ اُڑاتے تھے اب میں ان فقروں کا مزہ سنتا ہوں معاف
فرمائیے اب میں یہاں ٹھہرونگا بھی نہیں خانہ کعبہ چلا جاؤنگا جب تک یہاں بیٹھا رہونگا تم اسی
طور سے پیچھے میرے پڑے رہوگے بلکہ زیادہ پریشان کروگے اُسوقت شرما شرمی جانا پڑیگا
میں باز آیا آپ کے ہمراہ رہنے سے اب میں جاتا ہوں بقول کسی چھوڑ دو بلی مرغا لنڈورا ہی جیئے گا
صاحبقران نے فرمایا کہ کیوں بھائی ایسے وقت میں تم ہمارا ساتھ چھوڑ دوگے اور طرف خانہ کعبہ
کے چلے جاؤگے خواجہ نے کہا کہ اے حمزہ ابھی زندگی ہے تو سب کچھ ہے جب خود نہ ہوئے تو کوئی
کسی کا نہیں ہوتا ہے میرے بعد تم مجھکو تو بھی بھولے سے بھی نہ یاد کروگے نہ میرے ناموس کی خبر لوگے

پھر مجھکو کیا منظور ہے کہ مین بیکار جا کر اپنی جان دون یہ کہکر آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ لے خدا حافظ مین خانہ کعبہ جاتا ہون کچھ اپنے والد بزرگوار کو اور دیگر اپنے دوستون کو پیام دیتے ہو یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو کچھ پیام دینا نہین ہے آپ تشریف لے جائیے مین نے آپ کی دوستی اور ملاقات دیکھ لی ذراسی سختی مین آپ نکلے جاتے ہین خیر جائیے ہمارا بھی مالک خدا ہے خواجہ نے اُٹھکر سلام کیا اور چلے جب خواجہ صحن مین پہونچے تو سوسن وزیر اعظم و بادشاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور سے ہو خواجہ کو راضی فرمائیے بدون خواجہ کے یہ کام انجام نہ پائیگا ہم سب بیکار ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین کیونکر راضی کرون وہ تو برہم ہوئے جاتے ہین یہ اُنھون نے اب نیا طریقہ پیدا کیا ہے پہلے تو یہ طریقہ نہ تھا اُن سب نے کہا کہ آپ اُنکے مزاج سے آگاہ ہین کوئی تو تدبیر فرمائیے یہ جو سب سے سُنا اور سب نے یہ تسم کہا اُسوقت صاحبقران نے قلم اُٹھا کر ایک پرچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ بیا ایک لاکھ روپیہ وہ شخص لے جو لہ جا کر لوح کے حاصل کرنے کی تدبیر کرے نسیم و سیماب کو قتل یا اسیر کرے یہ لکھ کر وہ رقعہ یہ کہکر فرش پر ڈالدیا کہ اے اہل دربار یہ لاکھ روپیہ اُس شخص کے ہین جو نسیم و سیماب کو اسیر کر لے یا قتل کرے اور لوح لا کر دے صاحبقران نے یہ کلمہ باواز بلند فرمایا خواجہ نے بھی سُنا یا تو جاتے تھے یا واپس آئے مگر بڑبڑاتے ہوئے سب نے سُنا کہ یہ بکتے ہوئے چلے آتے ہین کہ حمزہ کی محبت ایک نہ ایک دن میری جان لے گی مین لاکھ چاہتا ہون کہ اسکی محبت کو ترک کرون مگر دل نہین مانتا ہے کیا تدبیر کرون کیا کرون مین نے اسوقت قصد کیا کہ چلا جاؤن یہان سے اُٹھکر صحن تک گیا آگے قدم نہ اُٹھے دل نے گوارا نہ کیا کہ حمزہ تو ایسی مصیبت مین مبتلا ہو مین خانہ کعبہ مین جا کر بیٹھ رہون اور اُنکو یہان چھوڑ دون خیر اب تو جو کچھ ہو مین برائے تدبیر لوح جاؤنگا بُرا ہو اس دل کا مگر اب قسم کھا لونگا کہ سوائے اس کام کے اور کسی کام مین شراکت نہ کرونگا اور حمزہ سے بھی قسم لے لونگا کیونکہ اب زمانہ میرا پیرانہ سالی کا ہے یہ بکتے ہوئے آپ اُس مقام پر آئے سب خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین جہان پر رقعہ پڑا تھا اُس رقعہ کو اُٹھا کر پڑھا جیب مین رکھ لیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم نے کیون یہ رقعہ اُٹھا لیا اسکا کیا سبب یہ تو وہ لے جو تدبیر لوح کرے اور سیماب و نسیم کو قتل یا اسیر کرے تم تو خانہ کعبہ کو جاتے ہو تمھارے کس کام کا ہے تم تو جانے سے انکار کرتے ہو پھر کیون رقعہ اُٹھاتے ہو خواجہ نے منھ بنا کر کہا کہ یا صاحبقران مین دل سے مجبور ہون اس دل نے گوارا نہ کیا کہ مین تم کو چھوڑ کر جاؤن یہ رقعہ جو مین نے اُٹھا لیا اسکا سبب یہ ہے کہ مین نے خیال کیا

کہ کوئی دوسرا جو روپیہ لے نہ کام کرے نہ کاج کیا کیجائے خیر تم تو حمزہ کے کہنے سے اپنی جان پر کھیل کر یہ کام کرو
اگر حمزہ روپیہ اپنے وعدہ کے موافق دے تو اُسکو صرف کروں اور حمزہ کا کام کروں شاید کچھ میرا بھی نفع ہو کچھ
میرا قرضہ ادا ہو جائے وہ یہ سمجھا کہ پھر اُٹھا لیتا انھیں باتوں سے تو میرا دل نفرت کرتا ہے میرا رقعہ اُٹھانا
ناگوار گذرا خیر لیتا تو خوش ہوتے ہیں کوئی کھٹکا نہ ہوگا تمھارے کام میں صرف کرونگا کیا ایسا ویسا کام ہے
کہ مفت ہو جائیگا کسی کی جان کا لینا کسی کو اسیر کرنا اس کام میں کچھ نہ صرف ہوگا سبب صرف
ہو جائیگا ایک حبہ نہ بچیگا امیر نے یہ فرمایا کہ بہت باتیں نہ بنائیے میں سمجھ گیا آپ کا منشا یہی تھا یہ
مدعا سُنتے ہی کہ ایک لاکھ روپیہ دونگا آپ وہاں سے آئے مثل باز کے جیسے باز شکار پر آتا ہے اور شکار کو
پنجہ میں دبا لیتا ہے اسطور سے آپنے رقعہ کو اُٹھا لیا یہ روپیہ آپ کو واپس لایا میری محبت نہیں لائی اگر
میری محبت ہوتی تو پہلے آپ یوں نہ چلے جاتے سے مرزا ق ور طوطا چشمی کرکے خواجہ نے جواب دیا
کہ واہ کیا خوب احسان ماننے سے تو گئے اُسپر یہ تہمت کہ میں روپیہ کے لالچ سے واپس آیا میرا اسمیں کیا
فائدہ ہوگا اچھا میں نہ جاؤنگا یہ میں کہے دیتا ہوں کہ یہ کام سوائے میرے دوسرے سے نہ ہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا آپ کا احسان ہوگا اب تو آپ نے رقعہ بھی اُٹھا لیا ہے اب تدبیر فرمائیے خواجہ نے
جواب دیا کہ میں یہ کاغذ لیکر کیا کروں روپیہ منگا کر مرحمت فرمائیے آپ نے سُنا ہوگا کسی کا قول ہے کہ
زر دو زر خوش دل کند کار بیش + یہی سمجھ کہ میں روپیہ کے لالچ سے اس کام کو کرتا ہوں بس روپیہ منگا دیجیے
صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آپ روپیہ اپنے قبضہ میں کرلے پھر انکار کیجیے تو میں کیا کروں خواجہ نے
جواب دیا کہ یہ کام بے ایمانوں کا ہے جو مرد ہوتے ہیں وہ جو زبان سے کہتے ہیں وہ کرتے ہیں بس اسمیں یہ
خطر ضرور ہے کہ میں اکیلا نہیں جاؤنگا آپ لوگوں کو بھی چلنا ہوگا جس طور سے میں لونگا خواجہ نے
جو یہ کہا صاحبقران نے فرمایا کہ جو آپکے ہمراہ آپ کے کہنے سے جائے گا وہ نصف روپیہ لیگا
حصہ ہو جائیگا کیونکہ وہ لوگ بھی تو محنت کرینگے نصف تم لو اور نصف اُن سب کو دینا خواجہ نے
منہ بنا کر جواب دیا کہ یہ روپیہ کیا آپ مجھکو دیتے ہیں جو میں نصف دوں یہ تو آپ بر اسمے عزت دیتے
ہیں پھر کیونکر دیا جائے گا میں خیال کرتا ہوں کہ کم ہوگا جس طور سے ہوگا اسی میں کام کرونگا
ہاں اگر آپ بھی مرحمت فرمائے تو میں نصف دیتا جب یہ خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا
کہ کس کام میں صرف ہوگا اس کام میں صرف کی کیا ضرورت ہے کسی کی شکل بنکر چلا جائے اسیر کر لو گے

یا قتل کر ڈالیں گے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اور سنیئے اسمین صرف ہی نہ ہوگا اسمین بہت سے لوگوں کو ملانا ہوگا اور
رشوت دینا ہوگا جب یہ کام ہوگا صاحبقران نے جواب دیا کہ خیر اب عرصہ نہ فرمایئے تدبیر کیجیے تشریف
لے جایئے خواجہ نے کہا کہ روپیہ منگایئے صاحبقران نے اعظم سے کہا کہ ایک لاکھ روپیہ خواجہ کو
منگا دو اُسنے ڈیوڑھی سے سو توڑے منگا دیے خواجہ نے انکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ یہ تو آپ نے
صرف کے لیے مرحمت کیے اب مجھکو اس کام کی اجرت و رائے بتانے کی فیس مرحمت ہو تو مین رائے
دون اور اپنے کام کو جاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین ایک حبہ نہ دونگا اسی مین آپ کی اجرت
و رائے دینے کی فیس بھی ہے اور مصارف کے لیے بھی ہے اب زیادہ پاؤن نہ پھیلایئے بس اب مین نہ دونگا
یہ آپ کی صرف خاطر تھی خواجہ نے کہا کہ جانے دیجیے اپنا روپیہ لیجیے مین باز آیا ایسے کام سے محنت کرون
اور مایک حبہ کا نفع نہ ہو جب یہ خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھے مین خود باز آیا سیماب بلند آواز
و اعظم جادو و سوسن جادو نے دیکھا کہ خواجہ روپیہ طلب کرتے ہین اور صاحبقران دینے سے انکار
کرتے ہین ان سب نے کہا کہ ہم آپ کو اجرت بھی دینگے اور رائے دینے کی فیس بھی خواجہ نے کہا
کہ اچھا منگا۔ یہ راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ و اعظم و سوسن نے پچاس ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو دے
دیا خواجہ نے اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اب خواجہ بیٹھے اور کہا کہ مین تو جاتا ہون فکر عیاری مین میرے
جانے کے بعد صاحبقران و آپ لوگ بھی تشریف لائین شاید جنگ و پیکار کی نوبت آئے سب
نے کہا کہ اچھا بس خواجہ یہ کہکر اور سب سے رخصت ہو کر طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئے
بعد جانے خواجہ کے صاحبقران نے فرمایا کہ مین جاتا ہون بس صاحبقران بیرون ایوان تشریف
لائے مسلح و مکمل ہوکے اشقر دیوزاد پر سوار ہوکر صاحبقران بھی چلے بعد صاحبقران کے جانے کے
سوسن جادو و اعظم جادو و ... جادو و سیماب بلند آواز و ولیرہے ستون سب طرف
دربند کے روانہ ہوئے کل لشکر کو استقلینوس و شیاطین کے سپرد کرکے اُس طرف روانہ ہوگئے
تب حکیم استقلینوس کو بھی قرار نہ ہوا یہ بھی کل لشکر کو ہمراہ لیکر اُسی طرف کو راہی ہوئے چونکہ عمر کے
قتل ہونے سے راستہ تو کھل چکا تھا اب کیا دقت تھی راوی صاحبقران وغیرہ کو راہ مین
رکھتا ہے پہلے خواجہ کا حال تحریر کرتا ہے کہ خواجہ ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے چلے جاتے ہین
ناظرین سکندر را ورد الحفظ فرمالین کہ اجلاغ جادو فرستادہ تسیم جادو وکوہ مراد پر پہونچا مراد جادو

کو اسنے خوش ہو کر نسیم کا رقعہ دیا اور زبانی بھی کہا اُسنے کہا کہ تم یہان قیام کرو کل مین رخصت کر دونگا مجکو تجھ
رکھنا نہین ہے واقعی مجھ سے خطا ہوئی جو مین نے اپنے وعدہ کے بعد نہین روانہ کیا نہ انھون نے پھر طلب
کیا خیر اب مین کل آپ کے ہمراہ کر دونگا بلا ع جادو یہان مقیم ہوا وہ رات اسنے اُسی مقام پر بسر کی
صبح کو وہان سامان رخصت ہونے لگا عزیز و اقارب آکر ملنے لگے اُدھر لوگ زوجہ نسیم کو دولھن بنانے لگے
ہمجولیان آنے لگین اور سمجھانے لگین جنکی کہ شادی ہو گئی تھی وہ کہنے لگین چپکے چپکے مین اپنے شوہر کے
پاس لیٹنا اور جب وہ تمکو ہاتھ لگانے پہلے تو زرا کسمسر کرنا جب وہ زیادہ پریشان کرے تو تم ہاتھا پائی نہ کرنا
جو کچھ وہ کرین کرنے دینا تمہین مزا حاصل ہوگا گو چند منٹ کی تکلیف تو ہوگی اسکے بعد وہ لطف ملیگا کہ اُس
تکلیف کو فراموش کر جاوگی آج بالکل تم اس امر سے آگاہ ہوگی کہ عورت اس غرض سے مرد کی خواہش
کرتی ہے اور مرد اس مطلب سے دیکھو زیادہ ضبط نہ کرنا اگر زیادہ ہو تو چلانے لگنا جہانتک ممکن ہو اس کو تم
اپنے اوپر قابض نہ ہونے دینا اسنے کہا کہ کیا وہ مجکو ذبح کریگا جو تکلیف ہوگی گو دل مین بہت خوش تھی کہ
مین اپنے شوہر کے پہلو مین جاکر بیٹھونگی راز و نیاز ہوگا آج وہ مطلب بھی ہوگا جسکی مجکو ایک مدت سے
خواہش ہے جس کے اشتیاق مین اکثر مین کو رانون کے درمیان مین رکھکے سوتی تھی جسکی خواہش مین
اکثر راتونکو جاگا کرتی تھی اب خوب عیش سے راتین بسر ہونگی خوب مزے ہونگے وصل کے دن آگئے ہین یہ
سنتی ہون گو اس بات سے آگاہ نہین ہون کہ مرد و عورت جب باہم سوتے ہین اور مرد عورت کے ہاتھ
ہاتھا پائی کرتا ہے تو عورت کو الگ مزا حاصل ہوتا ہے اور مرد کو الگ ہے مین بھی اس مزے سے آگاہ ہونگی
دیکھو تو کیسا اُسکو عاجز کرتی ہون جب تک ہاتھ نہ جوڑوا لونگی اور پاؤن پر سر نہ رکھوا لونگی اُسوقت
تک ہاتھ نہ لگانے دونگی مارے لاتون کے پلنگ کے نیچے گرا دونگی یہ اپنے دل سے باتین کرتی جاتی
تھی جب ہم سنون نے یہ کہا تو از راہ نادانی پوچھا کہ کیا وہ مجکو ذبح کرے گا جو تکلیف ہوگی انھون نے
مسکرا کر جواب دیا کہ ایسی نادان ہو جاتی سب ہوگی اسوقت نادان بنتی ہو جب تم کو شرم نہین ہے
تو ہم کو کیا غرض کہ حیا کرین ہم نے تو پردے پردے مین سمجھایا تم نے چاہا کہ صاف طور سے بیان
کرین لو سنو جب تم اُسکے پاس لیٹوگی وہ پہلے تم کو خوب گلے سے لگا لگا کر پیار کرے گا پھر تمھاری
چھاتیان مین اسکو ملے گا اپنا کمر بند کھولے گا اُسکے بعد تمھارا کمر بند کھولنے کا قصد کرے گا بس اس
وقت ہے اسقدر عاجز کرنا کہ وہ کمر بند نہ کھول سکے لاتین مارنا خوب ہاتھا پائی کرنا بہت عاجز کرنا

جب دیکھا کہ اب وہ شکار ہوگیا تو تم بھی دم اپنا راست کرو غافل نہ ہو جانا کہ وہ موقع پاکر اپنا کام بند کرنے لگے اُسنے کہا کہ وہ کام کیا ہے جو اُن میں چالاک اور بیباک تھین انھون نے بالکل صاف طور سے کہدیا کہ یہ کام ہے اُسنے یہ سُنکے منھ چھپکالیا گو فرازل گیا مُنھ مین پانی بھر آیا دل مین کہا کہ جلدی کیونکر وہان پہونچون اور لطف وصل حاصل ہو اُسکو ہم سنین سمجھا رہی ہین اور دو وطن بنا رہی ہین جو بڑی بوڑھیان ہین وہ یہ کہہ رہی ہین کہ ای لڑکی کوئی ایسی بات وہان جا کر نہ کرنا کہ بے شرم و بے حیا مشہور ہو شوہر سے بہت چھیڑ چھاڑ نہ کرنا ذرا اپنے کو لیے دبیے رہنا شرم و لحاظ سے باتین کرنا جو کہ بہت شوخ اور شنگ تھین اُنھون نے وہ وہ باتین بتائین کہ وہ ہنس دی اُسکو خوب پکا کر دیا اور کہدیا کہ ایسی باتین کرنا کہ اُسکو اشتیاق ہو دیکھو یہ باتین مرد کو مار ڈالنے کی ہین انھین باتون سے مرد عاشق ہو جاتا ہے راوی کہتا ہے کہ یہان تو یہ سامان ہو رہا ہے باہر اطلاع جادو مراد جادو سے کہہ رہا ہے کہ جلد رخصت فرمایئے تاکہ مین سویرے سویرے یہان سے روانہ ہون اگر دن چڑھ گیا تو دھوپ کی حدت کے سبب سے مجکو بھی تکلیف ہوگی اور سواری بھی پریشان ہوگی مراد کہہ رہا ہے کہ چند عزیز گئے ہین وہ مل لین تو مین سوار کر دون یہان تو یہ بند و بست ہے کوہ پر ایک مجمع ہے کہ خواجہ بھی ساحر کی صورت بنے ہوئے اُس کوہ کی طرف جا نکلے اُنھون نے کوہ پر جو مجمع دیکھا یہ خیال کرنے لگے کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ مجمع کیسا ہے شاید یہان سے کچھ ہاتھ لگے کوڑی دو کوڑی کا روزگار ہو جائے یہ خیال کرکے خواجہ کوہ کی طرف چلے دیکھا کہ چند آدمی کوہ پر سے اُترے چلے آتے ہین خواجہ اُنکے قریب پہونچے سلام کیا اُنھون نے جو مسافر وضع دیکھا کہا کہ کیون کیا مطلب ہے وہ یہ سمجھے کہ کچھ سوال کرے گا خواجہ نے کہا کہ کیا اس کوہ پر میلا ہے جو یہ مجمع ہے یا کوئی مقام متبرک ہے کہ لوگ اُسکی زیارت کو آتے ہین اُنھون نے کہا کہ ای ساحر نہ میلا ہے نہ مقام متبرک ہے مراد جادو حاکم کوہ کی دختر آج رخصت ہوتی ہے اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے آپ نے کہا کہ معلوم ہوا اُسکی برات ہے کہا کہ نہین بھائی نکاح ہوئے تو تین برس ہوئے مگر رخصت نہین کیا تھا آج اُسکے شوہر کے پاس سے پیام آیا ہے کہ میری زوجہ کو رخصت کر دو تو وہی رخصت ہو رہی ہے اُس سبب عزیز و اقارب ملنے کو آئے ہین آپ نے کہا کہ جائے گی کہان کیا کہین باہر شادی ہوئی ہے کہا کہ باہر تو شادی نہین ہوئی ہے رہنے والا تو اسی سرحد کا ہے وہ ملازم ہے شنکال بادشاہ طلسم کا اور حی نظر لوح طلسم کا نسیم جادو نام ہے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ خود لینے آیا ہوگا کہا کہ ای مسافر تو تو بات دریافت

کرتا ہی اور بات کی چیڑ بجو پرائے جھگڑون سے کام لیا ہی ہوگا کہا کہ بھائی تم خفا کیون ہوتے ہو مین نے
جو نئی بات سنی اس سبب سے دریافت کیا کیونکہ ہر ماده کا طریقہ یہ ہی کہ برات کے دن دولھن رخصت
کر دی جاتی ہی اپنے شوہر کے ساتھ جاتی ہی یہان مین نے تمھارے منھ سے نئی بات سنی کہ تین برس
ہو گئے ہین نکاح کو اب رخصت ہوتی ہی دوسرے شوہر خود آ کر لے جاتا ہی تم کہتے ہو کہ آدمی آیا ہی انھون
نے کہا کہ ہمارے ملک کا یہ طریقہ ہی کہ لڑکی کی شادی چھوٹے سن مین کی جاتی ہی جب جوان ہوتی ہی
جب رخصت کی جاتی ہی پھر چاہے دولھا آئے چاہے نہ آئے صرف کہلا بھیجے تو رخصت کر دیتے ہین
یا کسی آدمی کو بھیجے تو رخصت کر دیتے ہین اگر خود دولھا بھی آیا تو اور اچھا ہوا نسیم جادو خود آتا اپنی زوجہ
کے لے جانے کے لیے مگر وہ آج کل ایک ایسے کام مین مصروف ہی کہ اسکو مہلت نہین ہی جہان رہتا
ہی وہان سے باہر نہین آ سکتا ہی بس اُسنے اپنے ملازم خاص ابلاغ جادو کو اور سواری روانہ کی ہی اور
زوجہ کو طلب کیا ہی نسیم کا خسر اپنی بیٹی کو رخصت کیے دیتا ہی خواجہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا یہ کہکر اور
آپ کہتے ہوئے کہ بہر سلکے و بہر رسمے ایک طرف کو راہی ہوئے وہ لوگ جو اپنے کام کو جاتے تھے چلے
گئے آپ اسی امر کے منتظر تھے کہ یہ جالین تو مین بھی کوہ پر جاؤن جب دیکھا کہ وہ ادھر گئے آپ کوہ پر
گئے دیکھا کہ ایک میانہ رکھا ہوا ہی چار کہار وردی پہنے ہوئے بیٹھے ہین اور ایک ساحر کرسی پر بیٹھا
ہی کہہ رہا ہی کہ جلدی بھیجیے عرصہ ہوتا ہی ایک ساحر ضعیف اُس سے کہہ رہا ہی کہ تھوڑی دیر اور تامل فرمائیے
مین سوار کیے دیتا ہین خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا آپ فکر کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ
فکر عیاری مین ایک طرف کو چلے گئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سب نے دیکھا کہ ایک ساہوکار کی
لڑکی تمامی کا لہنگا پہنے ہوئے سر سے پاؤن تک اپنے کو چادر مین پوشیدہ کیے ہوئے پاؤن مین پازیب
چھم چھم کرتی ہوئی چلی آتی ہی مراد جادو کے مکان پر پہونچکر بولی کہ کب مراد جادو کی دختر رخصت
ہوگی ہم سے ملی تک نہین ہی اُن لوگون نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ ابھی تو نہین سوار ہوئی ہی مگر سوار ہونے
والی ہی آپ بولی کہ اگر تم لوگون کی اجازت ہو تو مین بھی جا کر مل آؤن مین در وہ ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی
ہون مین فلان ساہوکار کی لڑکی ہون ابھی مین نے سُنا کہ اسکے شوہر کے پاس سے نامہ آیا ہی اُسنے طلب
کیا ہی مین خود کل اپنی سسرال سے آئی ہون اُن سے ملنا میرے مقدر مین تھا جو کل میرا آنا
ہوا اُن لوگون نے کہا کہ جاؤ تم کو منع کس نے کیا ہی یہ سنتا تھا کہ وہ لپک کر اندر مکان کے گئی

دیکھا کہ عورتونکا مجمع ہے کم سن بھی ہین اور مسن بھی ایک حجرہ مین دختر مراد دولھن بنائی جارہی ہے وہان بہت سی عورتین ہین یہ یعنی ساہوکار کی لڑکی بھی یہ کہتی ہوئی کہ مین اپنی بہن سے ملون مین اور یہ ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہون اسکی بلائین لی اور چھوکری سے سب حیران ہوئے چونکہ کثرت سے عزیز و اقارب کی عورتین ملنے کو آئین تھین اور ہمسایہ کی بھی ان سب نے خیال کیا کہ یہ بھی مثل ہم سب کے ہوگی نقصان کیا ہے بلائین لینے دو سب نے راستہ دیا وہ ساہوکار کی لڑکی قریب آئی دختر مراد گل اندام کی سر سے پاؤن تک بلائین لین گلے مین ہاتھ ڈالکر رونے لگی کہ بہن تم اب اپنی سسرال جاتی ہو دیکھیے اب کب ملاقات ہو برسون کا ساتھ چھوٹتا ہے گو مین بھی گھروالی ہوئی ہون سسرال مین رہتی ہون مگر جب یہان آئی تھی تو تمھارے دیکھنے کو ضرور آتی تھی اب کیونکر دیکھونگی نہ تمھارا شوہر یہان تم کو آنے دیگا نہ میرا شوہر تمھارے مکان پر مجھکو جانے دیگا اب ملاقات کا ہونا دشوار ہے یہ کہکر بیٹھ گئی اور باتین کرنے لگی جہان اور سب بیٹھی ہوئی تھین اسکو سمجھا رہی تھین یہ بھی سمجھانے لگی ایک مرتبہ یہ کانمین چپکے سے کہا کہ ان سب کو ہٹا دو کہ مین تم سے کچھ تخلیہ مین باتین کرون کہ جسکے سبب سے تمھارا شوہر عاشق ہوجائے اور تم کو دم ہوش جانے اور محبت کرے بدون تمھارے اسکو چین نہ آئے ایک پل کی جدائی ناگوار ہو تمھارا لگا ہو اسکو دشوار معلوم ہو تمھارے سوا دوسری عورت کیطرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے ایسی تدبیر مین نے بھی کی ہے جب تو میرا شوہر مجھکو اپنے سے ایک پل کے لیے جدا نہین کرتا ہے جب مین یہان آئی ہون تو راتو نکو میرے فراق مین تڑپتا ہے اور پھڑکتا ہے اور جلدی سے سواری بھیجکر بلا لیتا ہے مین ایسی بے اعتنائیان کرتی ہون کہ اگر اپنے مان باپ کے ساتھ کرون تو انکو نفرت ہوجائے مگر وہ ان باتون کی طرف خیال بھی نہین کرتا ہے یہ حالت ہے کہ رات بھر مین اور دن بھر مین سو مرتبہ پاؤن پر گرتا ہے اور ہاتھ جوڑتا ہے اسکو رات دن سوائے میری خوشی اور رضاجوئی کے دوسرا کام نہین ہے یہ جو کہا اُس ساہوکار کی لڑکی نے اسکو بھی خیال ہوا کہ ان باتون کو بھی سُننا چاہیے کہا کہ تم اُس کمرہ مین چلو مین بھی آتی ہون وہ ساہوکار کی لڑکی اٹھکر اُس کمرہ مین آئی یہ دختر مراد بھی پیشاب کے بہانے سے اُٹھی اور اُس کمرہ مین آئی جو ہمنشین تھین اُنھون نے قصد کیا کہ ہم بھی ہمراہ ہون کہا کہ تم ٹھہرو مین ذرا اپنی بہن سے باتین کرلون تو آتی ہون وہ ٹھہر گئین یہ کمرے مین آئی دیکھا کہ ساہوکار کی لڑکی بیٹھی ہوئی ہے یہ بھی آگے بیٹھ گئی اُدھر کہا کہ بہن جلد بیان کرو اُسنے کہا کہ اے بہن پہلے تم یہ دوا کھالو

تا کہ جب تمھارا شوہر تم سے ہم بستر ہو تو اُسکو ایسا مزا دو کہ وہ بے ہوش ہو جائے اور ایسی لذت حاصل ہو
کہ پھر تمھارے سوا دوسری عورت سے یہ لذت اُسکو نہ ملے مجکو یہ دوا ایک فقیر کی لڑکی نے دی تھی جب میری
شادی ہوئی اور میں اپنے شوہر کے گھر گئی اور پلنگ پر بیٹھی میں نے کھالی جیسا کہ اُسنے کہا تھا ویسا ہی ہوا
بس تم سے مجکو ایسی ہی الفت تھی جو میں نے تم پر ظاہر کیا اور میں کبھی کسی پر ظاہر کرتی یہ کہا اُسنے وہ بہت
خوش ہوئی اور کہا کہ لاؤ جب تک نکاح نہ ہو نکاح کے اُسنے بڑی تقاضے کیے اور کہا کہ جلدی دوا ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے
تو پھر خرابی ہو ساہو کار کی لڑکی نے اتنے عرصہ میں اُسکو چند طریقہ تماشہ بینی اور مرد کے راغب کرنے اور اپنی
جانب رغبت دلانے سکھا دیئے کہ جب شوہر اس فعل کا مرتکب ہو تم یہ حرکت کرنا اس طور سے اُس کو
رغبت دلاتی ہوں ہاتھ رکھ لیتا ہوں اُسکو جھٹک دیتا ہوں اپنا بدن چھڑاتا جب وہ ہٹے اور غصہ کرے اُسکو
پیار کرنے لگنا گلے سے لگ جانا جمٹ جانا یہ کہکر ایک پڑیا نکال کر دی کہ سلو میرے سامنے کھا لو میں
تم کو یہ باتیں ایسی بتاتی ہوں کہ جو کسی کو نہیں آتی ہیں اسی سبب سے اور انھیں باتوں کی وجہ سے تو
میرا شوہر میرا عاشق ہو گیا ہے میں نے اپنا غلام بنا رکھا ہے جب ... اُسنے خواہش کی میں موجود ہو گئی ایسی
باتیں کیں کہ وہ خوش ہو گیا اگر اُسنے ایک مرتبہ کا قصد کیا تھا تو دو مرتبہ اُس نے رغبت کے ساتھ کام کیا
وہ بھی خوش ہو گیا اور میں بھی اپنا بھی مطلب ہوا اُسکا بھی میں یہی باتیں مرد کے مارڈالنے کی ہیں دختر مراد
نے کہا کہ جو تم نے کہا میں نے خوب سُنا ایسا ہی کرونگی مگر میں سنتی ہوں کہ پہلی مرتبہ جو مرد عورت سے
ہم بستر ہوتا ہے تو عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور جان پر بن جاتی ہے کہا کہ ہاں یہ امر تو ضرور ہے مگر اس
دوا کے کھانے سے یہ بات نہ ہوگی مرد کو لذت تو اُسی طریقہ کی حاصل ہوگی جو نا لڑکی اُسکے ساتھ ہم بستر
ہونے میں ہوتی ہے مگر عورت کو بالکل تکلیف نہ ہوگی تم کھاؤ تو سہی یہ سننا تھا کہ اُسنے وہ پڑیا کھول کر
کھالی بس کھانا تھا کہ گرمی معلوم ہوئی کہا کہ بہن گرمی بہت معلوم ہوتی ہے کہا کہ ذرا اُٹھ کر ٹہلو بس
اُٹھنا تھا کہ چکر آیا اور بیہوش ہو کر گرنے لگی ساہو کار کی لڑکی نے دیکھا کہ گرا چاہتی ہے تو دھما کا ہوگا اُسکو
دونوں ہاتھوں سے سنبھال کر روکا اور زمین پر لٹا دیا اُسکے کپڑے اُتار کر خود پہنے آئینہ نکالکر اپنی صورت
اُسکی صورت سے مشابہ کی اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ لڑکی ساہو کار کی نہ تھی
بلکہ خواجہ عمرو تھے کہ لڑکی بنکر آئے تھے اور وہ پڑیا بیہوشی کی تھی اُسکو بیہوش کیا دیگر بیہوش
کیا اس غرض سے یہ عیاری کی تھی کہ اسکو بیہوش کرکے اسکی صورت بنکر جاؤں اور نسیم کو بیہوش

لیکے اسیر کر لوں بس جب سب باتوں سے تیار ہو چکی اُسنے نذر زمین کر کے کمرے کا دوسرا دروازہ کھولدیا
اور آپ اُسی دروازہ سے گھونگھٹ نکالے ہوئے باہر آئی اُسی حجرہ مین آئی کہ جہان سب بیٹھی ہوئی تھین
تھین اُن عورتوں نے پوچھا کہ وہ سیاہ ہو کار کی لڑکی کہان گئی کہا کہ مجھ سے ملنے کو آئی تھی اور اُسکو
مجھ سے کچھ کہنا تھا کہدیا اب دوسرا دروازہ کھول کر چلی گئی مارے اپنے شوہر کے خوف کے ٹھہر نہ سکی کیونکہ اسکے
آنے کا وقت ہوا اُس سے پوشیدہ ہو کر آئی تھی وہ سب خاموش ہو رہین ایک آدھ نے پوچھا کہ اُسنے کیا
کیا کہا ای بنو تم بہت نے کہا تھا جو تم دولھنوں کو سمجھاتے ہین وہی سمجھایا تم نے اور طریقہ سے بتایا اُسنے
اور طریقہ سے چونکہ مجھسے الفت کرتی تھی اس سبب سے یہ بات اُسنے کی میرے جانے کی خبر سنکے مرتی
آئی ابھی کل تو سسرال سے آئی تھی یہ باتین ہو رہی تھین اور یہ بن سنور کر تیار ہو چکی تھی کہ مراد جادو
نے پکار کر کہا کہ اب کس امر کا عرصہ ہوا بلانغ جو دیر جلدی کرتے ہین بس اب سوار کرو مل چکین دولھن بنا
چکین مراد کی زوجہ نے کہا کہ پردہ کراؤ مین لاتی ہون وہان پردہ ہوا میانہ لگایا گیا بلانغ نے کہا کہ ای کہارین
ہوشیار ہو جو بلانغ نے بھی کسی چیز سے پر آمادہ ہوا دولھن سب عورتین ملنے لگین دختر مراد جادو جیسے لگے
لگی رونے لگی کہ ای بہنو تم اپنی بچھڑی نشانی ہم کو دو ہم اُسکو دیکھ کر تم کیا یاد کر لیا کرینگے یا جب تمھاری یاد آویگی
اُسکو دیکھ لیا کرینگے نہ معلوم اب کب ملاقات ہو اور کبھی نہ ہو نہ معلوم ہم پر کیا مصیبت گذرے کیا خدا نے
ایک ظالم کے قبضہ مین جا کر ہین سنتے ہین کہ مرد بڑے بے رحم اور بے درد ہوتے ہین انکو اپنے مطلب سے
غرض ہوتی ہے چاہے کوئی مرے یا جئے جب انکا کام ہو جائے جب مطلب ہو گیا پھر کسی کے آشنا نہین
ہوتے ہین یہ باتین سنکر عورتین زار زار رونے لگین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو رو روکے اُسنے کہا کسی نے انگوٹھی کسی نے
چھلا کسی نے کچھ کسی نے کچھ اپنی نشانی دی خلاصہ یہ کہ اُسنے ہر ایک سے نشانی لی جب اپنی ہم سنوں سے
نشانی لے چکی اب بڑی بوڑھیوں کی باری آئی اُنسے بھی یہی کہہ کہہ کے بہت کچھ لیا کسی نے روپیہ بازو پر باندھا
کسی نے اشرفی اب ماں نے گلے سے لگایا پیار کیا آپ رو کر بولی کہ ای امان جان اب مین جاتی ہون
جو کچھ تم کو دینا ہے مجھکو دے دو پھر مین کہان اور تم کہان یہی وقت دینے کا ہے وہ کڑے آپ نے جڑاؤ جو
بنوائے تھے اور کہا تھا کہ اپنی لڑکی کو دونگی وہ بھی نہین دیے نہ جڑاؤ طوق دیا اسوقت خوب پہنا
اوڑھا کر رخصت کیجیے تاکہ انکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ بڑے مالدار ہین ماں نے ہنس کر کہا کہ ای بیٹی
دولھنا تو بنی ہو اب کیا کرے گی کیا یہ تجھ پر لادے گی جواب دیا کہ آپ کی بھی کیا باتین ہین جہانتک

جو پسند کیجیے آپ ہی کا نام ہوگا ان سے صندوقچہ کھولکر جڑاؤ کہنے طوق لنگن اور بہت گہنا پہنایا کہا کہ وہ
اگر نہ پھول بھی دیجیے اور تمغا بھی جھالے بھی رہنے بھی خلاصہ یہ کہ سب طرح کا گہنا پہن لیا راوی کہتا ہے
خواجہ نے خوب لوٹا یہانتک کہ باپ نے بھی آکر بہت کچھ دیا آپ نے سب اشیا پر قبضہ کیا اب
باہر آئے سب نے ملکر میانہ میں سوار کیا آپ نے میانہ میں بیٹھکر ہر ایک سے کہا کہ یہ ہندون میرا
جی چاہتا ہے کہ تم اور کچھ بھی برائے نشانی دو ایک تخت طوق جائے تو دوسری میرے پاس رہے تم اپنے
گرشٹ دے دو تم لنگن تم طوق تم بالی اسی طرح سے ہر ایک سے چھڑ دیا یہ خیال کرکے اب کی مرتبہ جو
آئے گی لے لیا جائیگا کہیں جائے گا نہیں جب سب سوار کر چکیں ہراد نے کہاروں کو آواز دی
کہار آئے میانہ اٹھایا لیکر چلے ابلاغ تو کمر کسے ہوئے موجود تھا ہمراہ ہو لیا ہراد جادو نے ابلاغ جادو
کو بہت بھاری خلعت دیا وہ خوشی خوشی میانہ کے ہمراہ ہو لیا ادھر سے تو ابلاغ سواری رو نسیم
کی لیکر جاتا ہے اُدھر صاحبقران و سوسن و اعظم و سیماب بلند آواز وغیرہ اُس مقام پر پہونچ
گئے سوسن نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اسی مقام پر باغ عجائب تھا نسیم وغیرہ نے پوشیدہ
کر دیا ہے صاحبقران نے یہ سنکے قصد کیا تھا کہ مشت خاک اٹھا کر اُس پر اسم اعظم دم کرکے اس
خاک کو ماروں غبار پر کہ بادشاہ نے کہا کہ یا صاحبقران ٹھہر جائیے ایسا نہ ہو کہ خواجہ بسلامت وہاں
موجود ہوں اور کسی عیاری کی فکر میں ہوں آپ اس غبار کو برطرف کریں وہاں انکی عیاری خراب
ہو جائے ہم کو بذریعہ سحر کے معلوم ہو چکا ہے کہ جب تک خواجہ عیاری کر کے داخل باغ نہ ہو سکیں
اُس وقت تک کوئی اس سحر کو برطرف نہیں کر سکتا ہے اگر برطرف کرے گا تو رنگ اُٹھائیگا صاحبقران
نے فرمایا کہ پھر دریافت کرو کہ خواجہ یہاں موجود ہیں یا نہیں سیماب بلند آواز نے سحر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ ابھی نہیں آئے ہیں نسیم البتہ ہے وہ بہت ہوشیار ہے سیماب بلند آواز
نے عرض کیا کہ خواجہ ابھی نہیں آئے ہیں جو راستہ طول جانے دو مہرے یہ بھی تو معلوم ہو جائے کہ ہم اُس
باغ کے قریب ہیں یا دور ہیں آپ اس حصار سحر کو برطرف کریں اور باغ یہاں پر نہ ہو اُسنے برائے
تقدم بالحفظ فاصلے سے حصار سحر کیا ہو اُسکو خبر ہو جائے کہ طلسم کشا نے آکر حصار سحر کو برطرف
کیا جب تک ہم آپ وہاں پہونچیں پہونچیں وہ طرح لیکر طرف طلسم کے بھاگ جائے تو بڑی
خرابی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا کروں اُنھوں نے عرض کیا کہ ذرا تامل فرمائیے ہم اس

عمرو کو بھی ابھی دریافت کیے لیتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک
طرف سے گرد اڑی اُن سب نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ ذرا ادھر ادھر ہو جائیے اور ہم سب
بھی ہٹے جاتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اسی طرف آتا ہے اور وہ آنے والا اس غبار کے اندر
ضرور جائے گا کوئی نسیم کا ملازم ہے کسی ضرورت سے کہیں گیا ہوگا جب وہ جانے لگا اُس کے جانے سے ہم کو بھی
طریقہ معلوم ہو جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ میں تو پوشیدہ نہ ہونگا میں آج تک کبھی کسی کے خوف
سے پوشیدہ ہوا ہوں جو میں اس وقت پوشیدہ ہوں عرض کیا کہ یہ غرض نہیں ہے کہ آپ خوف کریں بلکہ
ذرا تماشہ ملاحظہ فرمائیں ہم ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہیں اُن لوگوں کے اصرار سے صاحبقران ایک درخت
کی آڑ میں ہو گئے مگر اُس مقام سے نہ ہٹے وہ جو دھواں محیط ہے وہ غبار اسی طرف دیکھے جاتے ہیں وہ
ساحر بھی ادھر ادھر ہو گئے سب نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے ایک میانہ پیدا ہوا کہ اُس پر شالباف
کا پردہ پڑا ہوا تھا سبز گوٹ لگی ہوئی تھی بچھکا لٹکا ہوا تھا کہار وردی پہنے ہوئے تھے اور ایک ساحر کمر
باندھے ہوئے اُسی میانے کے ساتھ تھا یہ سبب سے سب حیران ہوئے کہ یہ سواری کہاں سے آئی ہے
اور کون اس میانے میں ہے یہ سب حیران کھڑے ہوئے آڑ میں دیکھ رہے تھے کہ اُس ساحر نے قریب اُس
غبار کے پہونچکر میانہ رکھوا دیا اور اپنی کمر سے ایک آئینہ نکالا اُن کہاروں سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ جب
میں آواز دوں پھر تم چلے آنا وہ کہار ہٹ گئے اُس نے وہ آئینہ چمکایا ایک برق کوندی جیسے ہی اُس آئینہ
کا عکس اُس غبار پر پڑا وہ غبار برطرف ہو گیا اور ایک تراقہ ہوا اور دروازہ پیدا ہوا یہ سب واقعہ
صاحبقران و ساحروں نے دیکھا معلوم ہوا کہ یہ دروازہ ہے باغ کا اور اس طور سے ظاہر ہوتا ہے
جب دروازہ باغ کا وا ہوا تو اندر سے آواز آئی کہ کون ہے کیا ابلاغ جادو ہے ابلاغ نے باہر سے آواز دی
کہ جی ہاں میں ہوں آواز آئی سواری لائے کہا کہ جی ہاں لایا ہوں یہ جونہی دروازہ کھلا یہ سب صلا
صاحبقران وغیرہ نے سنی دروازہ کا کھلنا تھا کہ جسقدر طائر تھے اندر باغ کے تھے اور تیلیاں وہ
سب پکارنے لگیں کہ عمرو عیار آیا عمرو عیار ہر طرف یہی پکار ہو گئی نسیم حیران ہوا کہ عمرو کہاں سے
آ گیا یہ سب دیوانے ہو گئے ہیں اور طائر بھی عمرو یہاں کہاں یہ سواری میری زوجہ کی ہے بھلا
وہاں عمرو کا گمان گذر اسی سبب سے تو میں نے سو پچاس آدمی نہیں روانہ کیے کہ وہ جاتے
اور سواری لاتے اگر ایسا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ دشمن مل کر عمرو چلا آتا اب تو ابلاغ کے سوا

نے

دوسرا آدمی نہیں ہے کہار ہیں اسی غرض سے ہیں نے لکھ دیا تھا کہ میری زوجہ کو اکیلی روانہ کرنا کسی کو ہمراہ نہ کرنا
وہ تنہا آئی ہوگی یہ سب دیوانی ہو گئی ہیں بکا کرتی ہیں یہ خیال کرکے نسیم نے ابلاغ سے کہا کہ دروازہ کھولو
کہ اور تو کوئی نہیں ہے ابلاغ نے کہا کہ شوق سے دروازہ کھول لیجیے یا میں ہوں یا ملکہ ہیں میانہ میں یا کہار
ہیں نسیم نے کہا کہ اچھا دراد ہو ادھر خوب دیکھ لو کیونکہ جب سے تم آئے ہو اور یہ دروازہ ظاہر ہوا ہے تمام
باغ بھر میں شور ہے کہ عمرو آیا عمرو آیا اس نے کہا کہ آپ اطمینان رکھیں کوئی نہیں آیا سوا ہمارے ہم چھ آدمیوں
کے نسیم نے یہ سنکے دروازہ کھولا پھر طائر ایک مرتبہ بلبلا کر پکار اٹھے کہ عمرو آیا عمرو آیا نسیم کہا غضب ہے
کہ وہ طائر چلایا کیے نسیم نے دروازہ کھولا اس نے کہا کہ کیا عجب ہے کہ جو کسی کہار کی صورت میں عمرو آیا ہو
کیونکہ طائران سحر ہیں پس مناسب یہ ہے کہ میانہ اندر رکھوا لو اور ان سب سے کہدو کہ یہاں سے چلے جائیں
بلکہ ابلاغ کو بھی اندر نہ بلاؤ ایسا نہ ہو کہ انہیں کوئی فریب ہو تو بڑی خرابی ہو یہ تجویز کرکے نسیم نے دروازہ کھولکر
کہا کہ اے ابلاغ میانہ تو تو اندر رکھا دے تو بھی واپس چلا جا اور کہاروں کو بھی رخصت کر دے مجھکو شک ہوتا ہے
کہ یا تو تو عمرو ہے یا ان کہاروں میں کوئی عمرو ہے جب میرا شک رفع ہو جائے گا اس وقت میں تجھکو بلا لونگی
کیونکہ طائران سحر اپنی جان دیے دیتے ہیں وہ پتلی ہائے سحر دونوں بلکہ ابر کو بھی جنبش ہے اشجار باغ بھی حرکت
میں ہیں ابلاغ نے کہا بہت خوب یہ کہکر کہاروں کو پکارا کہ ادھر آؤ میانہ اندر رکھدو کہار یہ صدا سنکے آئے
اور میانہ دوش پر اٹھا کر اندر دروازے کے رکھدیا اور باہر آئے جیسے یہ میانہ رکھ کے باہر ہٹے نسیم نے بھی
آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے دروازہ بند کر دیا یہ بھی دیکھا کہ ابلاغ سے آئینہ تو ملے ادھر تو دروازہ بند ہوا ابلاغ
وہاں سے ایک طرف کو راہی ہوا کہار ایک سمت کو اسی طرح بست پھر غبار چھا گیا اور دھواں صاعقہ زعفران
وغیرہ نے یہ سب واقعہ دیکھا نسیم نے میانہ رکھ کے پردہ اٹھایا جیسے نگاہ اسکی اس نازنین پر پڑی ایک
جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہو گئی پکارا کہ باہر تشریف لائیے دل نے اسقدر بیقراری کی ہی جی چاہا کہ
اسی مقام پر اسکے وصل سے کامیاب ہوں اپنے تصرف میں لاؤں مگر باغ کا حال سنیے کہ میانہ کا اندر
آنا تھا اب تو اور زیادہ پکار پڑ گئی کہ عمرو آیا عمرو آیا اب در و دیوار و ہر گوشہ سے یہ صدا آتی تھی طائران
سحر و پتلیہائے سحر تو درکنار ہر ایک ذرہ و برگ شجر و گیاہ زبان سے یہی صدا دے رہی ہے نسیم حیران ہے کہ
یہ کیا واقعہ ہے ادھر ابر کو بھی حرکت ہوئی اور بجلیاں چمک چمک کر گرنے لگیں اور یہی صدا آنے
لگی نسیم نے جب اس نازنین سے یہ کہا کہ باہر تشریف لاؤ وہ نازنین جست کرکے باہر آئی

اسکا مکان سے باہر آنا تھا ایک مرتبہ عمرو آیا عمرو آیا کا شور پڑ گیا جیسے خواجہ کے قدم زمین پر پہونچے زمین سے
شعلہ پیدا ہونے لگا گھاس جلنے لگی درختون مین آگ لگ گئی یہ علامت خواجہ کے آنے کی سیماب نے
مقرر کی تھی اور کہا تھا کہ خواجہ جب یہان پہونچین گے تو تمام درخت جلنے لگین گے اور زمین سے شعلہ
بلند ہونگے اور طائر بھی خود بخود جلنے لگے اور بلبلیان مرگئین حالت یہ ہو کہ جلتے جاتے ہین اور یہی کہتے جاتے
ہین کہ عمرو آیا عمرو آیا یہ حالت دیکھکر نسیم حیران ہوا اسکو خیال گذرا کہ میری زوجہ نہین ہو کوئی نہ کوئی
ہوا یہ عمرو ہو اب اسکو اسنے کہا کہ اے نازنین سچ بتا تو عمرو تو نہین ہو اسنے منھ بنا کر کہا کہ او موئے کے موذی
کاٹے کیا دیوانہ ہوا ہو مین عورت ہون اور تیری زوجہ ہون مجھ مین تو کیا علامت مرد کی پاتا ہو سواے
عورت کے مین اس امر سے واقف نہین ہون نسیم نے کہا کہ میرا سحر خبر دیتا ہو کہ عمرو آیا ہو جو آثار عمرو
کے آنے کے مقرر کئے تھے وہ سب ظاہر ہورہے ہین مین خود حیران ہون کہ عمرو کہان ہو یا تو تو عمرو ہو
یا مین ہون اُسنے کہا کہ اچھا امتحان کرلے دیکھ مجھکو برہنہ کرکے کہ مین عورت ہون یا مرد اب یہ حیران ہوا
کہ اگر یہ عمرو ہوتا تو یہ کیون کہتا کہ دیکھ لے کہ مین عورت ہون یا مرد ادھر باغ کا یہ عالم ہو کہ ہر طرف آگ
لگی ہوئی ہو خلاصہ یہ کہ سب طائر جل گئے اور سب بلبلیان اور سب درخت جسقدر باغ سحر سے
بنا ہوا تھا سب جل کر خاک ہوگئے سواے اصلی باغ کے سحر کی ایک شے نہ رہی اب تو نسیم کو یقین
ہوگیا کہ یہی عورت عمرو ہو میری زوجہ نہین ہو یہ خیال کرکے اپنے دل سے یہ کہتا ہوا چلا کہ او ساربان
زادے تو نے بڑا دھوکا دیا تو ہی عمرو ہو تجھے نہ مانونگا میرے تمام سحر کو برباد کردیا اب تو کہان جاتا ہو یہ
کہکر جھپٹا خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف آتا ہو اور اس پر ظاہر ہوگیا آپ جست کرکے الگ
ہوگئے اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون آپ نے جھٹ سے گلیم اوڑھ لی اب جو وہ آواز گیر لیکر جو دیکھتا ہو
تو وہ نازنین ندارد ہو اب اسنے پشت دست کو اپنے اسم سحر پڑھ کر دیکھا یہ خیال کرکے کہ یہ کون ہو
آیا میری زوجہ ہو یا عمرو عیار اُسوقت سے بدحواس تھا اشتیاق زوجہ مین جب سحر کو اپنے برباد
کرچکا جب ہوش آیا اب جو اسنے خیال کرکے دیکھا تو لکھا ہوا پایا کہ یہ تیری زوجہ نہ تھی بلکہ خواجہ عمرو
ہین انھون نے جاکر تیری زوجہ کو بیہوش کیا اور اُسکی صورت بن کر خود آئے یہ جو ظاہر ہوا اسکا
دم نکل گیا حواس جاتے رہے ہوائیان اُڑنے لگین رنگ رو متغیر ہوگیا چہرہ پر مردنی چھا گئی
پسینہ آگیا اب اسنے دریافت کیا کہ عمرو نے میری زوجہ کو کیا کیا بیہوش کرکے معلوم ہوا

کہ اُسنے قتل نہیں کیا ہی تو پریشان دم ہوا یعنی زنبیل میں رکھ لیا ہی اب اُسنے دریافت کیا کہ عمرو کیا ہو گیا مجھکو
دکھائی نہیں دیتا ہی معلوم ہوا کہ عاشق باغوں ہی گلیم اوڑھے ہوئے غائب ہی اب یہ جو معلوم ہوا اسنے سحر کیا کہ
تمام باغ میں آگ لگ گئی آپ خود ایک درخت صندل کا کھڑا ہو گیا یہ سحر اسنے اس غرض سے کیا کہ
خواجہ جل جائینگے یہان تو یہ خواجہ کے گرفتار کرنے کی فکر کر رہا ہی خواجہ اپنے دل میں گلیم اوڑھے ہوئے
سوچ رہے ہیں کہ اب کونسی عیاری کرون اور کس تدبیر سے اسکو اسیر کرون یہان خواجہ اس فکر میں
ہے کہ کیا تدبیر کرون یہ اپنی فکر میں ہی کہ کسی تدبیر سے خواجہ کو اسیر کرلوں یہان ہر ایک اپنی فکر میں ہی اُدھر
بیرون حصار دو باغ صاحبقران کو وحشت ہو رہی ہیں کہ انھون نے جو یہ واقعہ دیکھا اور یہ تدبیر معلوم
ہوئی اور یہ ظاہر ہوا کہ ابھی مقام ہی باغ عجائب ہی بس سیماب سے بلند آواز سے اسم اعظم و سوسن مشہور
ہو زیر سے ستون سحر کے جلتے ہوئے اور ہر ایک سے گولہ سحر کا جھوٹ ستے نکلا اور اُسکو ہر ایک
نے اپنی اپنی زبان کے خون سے رنگین کیا اور اسم اعظم اُسپر دم کرکے اُس غبار پر مارنے کے قصد سے چلے
اودھر صاحبقران نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً جھک کر ایک مشت خاک زمین سے اُٹھائی اُس پر اسم
اعظم دم کرکے سینہ پر اُس غبار پر ماری برکت اسم اعظم سے ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی وہ غبار
برطرف ہو گیا اور وہ لامکان بھی غائب ہو گیا وہ جو باغ عجائب اصلی تھا وہ رہ گیا بس صاحبقران
نعرہ کرکے عقریب سلیمانی کھینچکر اُس باغ کی طرف چلے اُن ساحرون نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ وہ دھوان
اور غبار یکبیک برطرف ہو گیا اور باغ ظاہر ہوا باغ کے اندر سے شعلہ نکل رہے ہیں اُدھر وہ
ابر سحر سیماب رنگ پر یہ جنبش کرکے اور گڑگڑا کر طرف سیماب کے چلا سیماب جادو اپنے مقام پر
بیٹھا ہوا تھا اُسکے چند رفیق اُسکے پاس حاضر تھے پچاس ہزار ساحر ہر وقت مسلح و مکمل موجود رہتے
تھے اُنکے افسر حاضر تھے کہ سیماب نے دیکھا ایک طرف سے طرف دربند سوسن کے شعلہ ہائے
سحر پیدا ہونے اور شور و غل کی صدا آنے لگی یہ متحیر ہو گیا اُٹھ کھڑا ہوا کہ جیسے ہی یہ اُٹھا تھا کہ ایک
برق چمکی اور ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بزبان انسانی گویا ہو کر کہا کہ اے سیماب کیا بے خبر
بیٹھے ہوئے ہو وہان عمرو عیار زوجہ نسیم بنکر داخل باغ ہوا اور تمام طائر سحر و اشجار سحر و طلسمات
سحر جلکر خاک ہو گئے اب سوائے باغ اصلی کے کوئی دوسری شے نہیں باقی ہی طلسم کشا بھی آ گیا
ہی اُسنے بھی سحر گر کے تمام اشیا کو برباد کیا اسم اعظم پڑھکر وہ غبار و دھوان برطرف ہو گیا باغ

نمایان ہوا ہی جلد خبر ہے یہ سنتا تھا کہ سیماب پشتن سب سے کہا کہ تم لشکر لیکر آؤ میں نسیم کی کمک کو
جاتا ہوں بڑا غضب ہوا کہ سب محنت بیکار ہوگئی میں جاکر طلسم کشا و عمرو کو روکوں اور اسیر کروں
ایسا نہ ہو کہ عمرو لوح پر قبضہ کرے اور طلسم کشا کیونکہ طلسم کشا کے ہمراہ سوسن ضرور ہوگی وہ حال لوح
سے آگاہ ہے یہ کہکر بے پروا زپیدا کرکے طرف دربند سوسن و باغ عجائب کے چلا یہ راہ میں تھا کہ اسنے دیکھا
وہ جابر سحر گر اڑتا ہوا چلا آتا ہے اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا یہ اپنے سحر کو زور دے کر چلا اسکے جانے کے
بعد اسکا سپہ سالار اخلاق جادو اسکا لشکر لیکر چلا یہ تو ادھر سے چلا ادھر حمزہ صاحبقران اپنے
نام کا نعرہ کرکے دروازہ باغ پر آئے اور ایک ہکا جو مارا دروازہ باغ کا بلند تھا وہ مع چوکھٹ بازو کے
اکھڑ آیا صاحبقران یہ نعرہ کرکے مع اشقر و لوزادہ کے داخل بارگاہ ہوئے نعرہ صاحبقران سے
امیر عرب شیغم روزگار + بہ حکم خدا بستہ شمشیر جار + بکے تیغ قمقام و صمصام نام + بہ بیگی تیغ عقرب
بیکے ذو انجام + بن کافران از جہان پاک کرد + سر سرکشان جملہ در خاک کرد + یہ نعرہ کرکے جو عقرب سلیمانی
علم کیے ہوئے داخل باغ ہوئے نسیم کے کان میں جو نعرہ صاحبقران کی صدا پہونچی اسنے پلٹ کر دیکھا
اول ہی پہچان لیا کہ یہ طلسم کشا ہے بہ طرف صاحبقران کے اس قصد سے چلا کہ طلسم کشا پر سحر کرکے طلسم
کشا کو اسیر کرلو کیونکہ ابھی اسکے پاس لوح نہیں ہے یہ تو ادھر چلا ادھر خواجہ نے جو نعرہ امیر کی صدا
سنی آپ نے بھی اپنے سر سے گلیم دور کی اور اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہوئے آپ نے اپنے نام کا
نعرہ لیا نعرہ عمرو سے عمرو ہوں میں عیار صاحبقران + میرے مکر سے کانپتا ہے جہان + تراشندہ ریش
کفار ہوں + زمانہ کا مکار و غدار ہوں + میرا تیز رفتار ہو گر قدم + صبا ٹھوکریں کھائے ہر ہر قدم + اڑادوں
صبا سے اگر بیچ میں ہوش کو + نہ پہونچے میرے گرد پا پوس کو + دو نیم جہان گرد طرار ہوں + جہان گیر عالم کا
عیار ہوں + نسیم امیر کی طرف چلا تھا کہ خواجہ نے نعرہ کرکے اور نیمچہ کو کمر سے لیکر آواز دی کہ او نسیم
کدھر جاتا ہے ٹھیر جا اسے نامرد ٹھیر جا راوی بیان کرتا ہے کہ نسیم نے اسی طور سے باغ میں آگ
چاروں طرف لگا دی چونکہ صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہوئے ہیں بدین سبب صاحبقران
کو آگ اذیت نہیں پہونچاتی ہے بلکہ گل ہوئی جاتی ہے اور خواجہ آگ سے بچے ہوئے ہیں اسکی
یہ وجہ ہے کہ آپ کے دوش پر گلیم ہے جو کہ معجزہ کی ہے وہ آپ کو بچائے ہوئے ہے جب خواجہ نے نعرہ
کیا اور نسیم کو ڈانٹا تو نسیم اسطرف کو ہٹا کہ ادھر صاحبقران نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او نسیم

اور نہ جانا ہوں تیرا حریف موجود ہوں اب نسیم حیران ہوا کہ کیا کروں کس طرف کو جاؤں کس سے مقابلہ
کروں اگر خرم یعنی طلسم کشا کی طرف جاتا ہوں تو عمرو عیار بھی پشت پر سے آکر پیچھے مار دیگا کام تمام
ہو جائے گا اگر عمرو کی طرف جاتا ہوں تو طلسم کشا کا نشانہ ہوتا ہوں بڑی مشکل ہے میری جان اُدھر بھی
جاؤں تو کدھر جاؤں اور کیا کروں اسی حالت مین نسیم نے یہ چند شعر صرف ایک شعر کے لیے چونکہ اُسکے
حسب حال تھا خواجہ آتش کے پڑھے نظم یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہے ٭ زمین جسکی چہارم آسمان
ہے ٭ چونکہ یہ مطلع اُسکے حسب حال تھا اُسنے پڑھا شعر غم صیاد فکر باغبان ہے ٭ دو عملہ مین ہمارا آشیان
ہے ٭ چمن کی سیر ہے ہوتا ہے جھگڑا ٭ کہ میری ہے دوست باغبان ہے ٭ واقعی اُسکی یہ حالت تھی عجب کشاکش
مین وہ مبتلا تھا ابھی یہ کسی طرف نہ جانے پایا تھا اور میان مین کھڑا ہوا سوچ رہا تھا اُدھر اُن ساحرون
نے جو کہ ہمراہ صاحبقران کے آئے تھے مثل مقمور و سیماسے بلند آواز وغیرہ سے یہ جو دیکھا کہ غبار
و دھوان برطرف ہوگیا اور باغ بھی ظاہر ہوا اور نعرۂ صاحبقران و خواجہ کی صدا کانمین پہونچی
معلوم ہوا کہ صاحبقران و عمرو دونون باغ مین ہین اور باغ سے شعلہ ہاے آتشین نکل رہے ہین
صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہین نعرہ پر نعرہ فرما رہے ہین یہ جو سیماسے بلند آواز و اعظم جادو و
سوسن جادو نے دیکھا اور صاحبقران و خواجہ کے نعرہ کی صدا سُنی بس تاب نہ رہی یہ سب
کے سب لپک کر مثل شعلہ جوالہ کے آئے جب بالاے باغ پہونچے تمام باغ کو آتش بہار پایا ٭
لپکے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک طرف تو صاحبقران شمشیر بکف کھڑے ہین اور ایک سمت عمرو
بیچ مین نسیم جادو ہے جب وہ صاحبقران کی طرف جانے کا قصد کرتا ہے عمرو ڈانٹ کر اپنی طرف
بلاتا ہے جب وہ خواجہ عمرو کی طرف جانے کا قصد کرتا ہے صاحبقران ڈانٹتے ہین وہ عجب کشمکش
مین ہے بقول شاعر شعر دو عملہ مین ہمارا آشیان ہے ٭ پس یہ رنگ جو دیکھا اور باغ کو آتش بہار پایا
دیکھا کہ یہ دونون شناور دریاے شجاعت و نہنگ بحر جرات اُس آگ مین بے خوف کھڑے ہین
وہ آگ اُنکے جسم کو بالکل تکلیف نہین پہونچاتی ہے یہ دیکھتا تھا کہ بادشاہ نے سحر کیا کہ ابر آسمان پر
ظاہر ہوا اور وہ ابر آکر اُس باغ پر پہونچا اُس ابر سحر سے جو پانی برسا تمام آگ گُل ہوگئی اور وہ آگ
کہ جسکے سبب سے باغ آتش بہار ہو رہا تھا فرو ہوگئی اعظم نے سحر کیا کہ جسقدر درخت باغ مین
تھے سب گُم ہوگئے سوسن نے سحر کر کے تمام باغ کو خس و خاشاک سے پاک کیا جیسا اُس

اتنے میں یہ ساحر چند و بست کر چکے تھے ایک مرتبہ نعرہ کر کے یہ سب ساحر اس باغ میں آئے اور کہا کہ او نسیم کدھر
جائے گا ہم سے مقابلہ کر ہم تیرے ہم نبرد ہیں کیا غیر ساحروں پر جھپٹ جھپٹ کر جاتا ہے ساحروں سے
سامنا کرتا کہ تجھ کو دل کا حوصلہ نکلے یہ جو صدا آئی نسیم نے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آئی
کیا نظر پڑا کہ بادشاہ طلسم و سوسن جادو و اعظم جادو و منقور جادو نعرے کرتے ہوئے میری طرف
چلے آتے ہیں ان لوگوں نے آتے کے ساتھ ہی میری آتش سحر کو فرو کر دیا اب آگ کا نام و نشان بھی باغ
میں نہیں ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب نسیم نے ان لوگوں کو دیکھا دم نکل گیا کہ میں تو ایک ور یہ اسقدر
ان دو سے تو کوئی صورت مفر کی نظر نہیں آتی ہے گو غیر ساحر تھے یہ تو ساحر ہیں کس کس کے سحر کا جواب
دونگا اور کس کس کا حملہ رد کرونگا بڑی مشکل ہوئی سیماب عجب آفت میں مجھکو مبتلا کر گئے ہیں کہہ
گئے تھے کہ جب کوئی آفت یہاں آئے گی ابر کو حرکت ہوگی مجھکو خبر ہو جائے گی میں فوراً آؤں گا تم
کچھ گھبرانا نہیں حرکت ہونا تو درکنار ابر غائب ہو گیا تمام طائران سحر و پتلیاں سحری و درخت سحر کے
جل گئے اور اسکو خبر نہ ہوئی اور وہ برائے کمک نہ آیا اب میں کیا کروں ان لوگوں سے کیونکر اپنی جان
بچاؤں یہ یہ خیال کر رہا تھا کہ سوسن نے جھپٹ کر قریب آ کر نعرہ کیا کہ او نسیم تو نے نمک حرامی کی
میری اطاعت سے پھر گیا تو میرا ملازم تھا یا شنگال کا جو تو نے شنگال کے کہنے سے مجھ سے
انحراف کیا اور لوح پر قبضہ کر لیا اور سحر کر کے باغ کو پوشیدہ کر دیا مجھکو نہ معلوم تھا کہ یہ سب امر ظاہر
ہونگے اور بیکار کی خفت ہوگی نسیم نے کہا کہ میں نے تو نمک حرامی نہیں کی بلکہ تم سب نے نمک حرامی
کی اور شنگال سے منحرف ہو گئے طلسم کشا کی اطاعت کی اپنا دین آبائی بھی ترک کیا میں تیرا ملازم
نہ تھا بلکہ شنگال کا ملازم تھا اسکے حکم سے تیری اطاعت کرتا تھا جب بادشاہ نے مجھ سے فرمایا
کہ میں نے تم کو بجائے سوسن کا حاکم کیا اور سوسن کو معزول کیا تم لوح کی حفاظت کرنا طلسم کشا
لوح کو پانے نہ سوسن بلکہ بجلی کا پروانہ تحریر کر کے بھیج دیا اور اپنے وزیر سیماب آتش خو کو معاون
و مددگار مقرر کیا پھر میں کیونکر اسکی نافرمانی کرتا اور مثل تم سب کے نمک حرامی کرتا سوسن نے
کہا کہ اسوقت کوئی تیری مدد کو نہیں آتا ہے وہ معاون و مددگار کہاں گئے آ کر مدد نہیں کرتے
ہیں بس اسی میں خیریت ہے کہ طلسم کشا کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر ورنہ میرے ہاتھ سے تیرا
زندہ بچنا محال ہے کیوں اپنی جان سے پیچھے پڑا ہے اپنی جوانی پر رحم کھا نسیم نے کہا کہ میں مرد ہوں ہے

اور تو عورت ہے میرے تیرے سے اگر شب کو پلنگ پر مقابلہ ہو تو بہتر ہے مین عورت سے ڈرتا نہین ہون لیکن ایسا
مین ہوتا تو آج تک حکومت کیونکر کرتا کہ عورت نے دبا ڈالا اور گیا اسوقت واپس جا شب کو آنا
دیکھنا کیسا مزا ملتا ہے مین جوان ہون تو ضعیف ہے مگر وہ لطف ملے گا کہ تو میرے اوپر عاشق ہو جاویگی
یہ جو نسیم نے کہا سوسن کو غصہ آگیا پکار کر کہا کہ چپ بیہودہ بکتا ہے زبان بند کر بازو کھول تاکہ تیرے
تیرے مقابلہ ہو تیرے سے مرد ہونے کا حال ظاہر ہو مین ایسی عورت ہون کہ تجھ ایسے ہزار مرد ہون تو ایک
اشارہ ابرو مین سب کو قتل کرون نسیم نے کہا کہ اب وہ عمر اور زمانہ نہین ہے ہان کسی وقت مین یہ بات
تجھکو ضرور حاصل ہوگی جب جوان ہوگی اب تو تو بڑھیا ہو گئی ہے رخسارون پر جھریان پڑ گئی ہین اسیطور
سے ہر مقام کی حالت ہوگی اب کوئی پسند نہ کرے گا سوسن سنتے برہم ہوکر جوابدیا کہ او حرامزادے اپنی مان کو
لا کر پسند کرا طلسم کشا کے ہمراہ بہت قوی ہیکل اور گندآور اور زور آور جوان ہین وہ خوب اسکو راضی کرینگے
اور وہ بہت خوش ہوگی اگر اب تو نے ایسا کلمہ زبان سے نکالا یاد رکھ کہ گدی سے زبان کھینچ لونگی تو
بھڑون کی سی لڑائی لڑتا ہے یہ کوئی طریقہ مقابلہ کا ہے تو بھی سحر کر مین بھی سحر کرون تاکہ کچھ ہنر معلوم ہو کہ تیرے
استاد نے تجھکو کیا تعلیم کیا ہے اپنے اپنے ہنر ہم تم دونون دکھائین نسیم نے کہا کہ پھر سحر کر کھڑی کیا دیکھ
رہی ہے سوسن نے کہا کہ پہلے تو حملہ کر پھر مین بھی جواب دونگی کیونکہ مین جسکی کنیز ہون اسکے طریقہ
مین حریف پر پیش دستی کرنا جائز نہین ہے جب تیرے سے حربہ ہو چکے خدا چاہے تو مین بھی حربہ کرونگی یہ
جو نسیم نے سنا کہا کہ اچھا تم اگر حربہ نہین کرتی ہو تو مین حربہ کرتا ہون دیکھتا ہون کہ تمھارا خدا تم کو
کیونکر بچاتا ہے تو تو اپنے خدا کے بھروسہ پر ہے دیکھتا ہون کہ تیرا خدا آسمان پر سے آکر کیونکر تیری کمک
کرتا ہے سوسن نے کہا کہ بس زیادہ نہ بک بک کر سحر کر راوی بیان کرتا ہے جب خواجہ
نے دیکھا کہ سوسن و اعظم و مقہور یہانسے بلند آواز آئے پس خواجہ صاحبقران کے
قریب آئے اور کہا کہ یا صاحبقران مین نے یہان آکر یہ کام کیا کہ تمام باغ کو لوٹ لیا صاحبقران
خواجہ عمرو کی تعریف کرنے لگے صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا کہ سوسن سے اور نسیم سے
سامنا ہو گیا صاحبقران بھی خاموش ہو رہے اعظم وغیرہ بھی عقب صاحبقران آکر کھڑے
ہوئے ادھر سوسن اور نسیم سے مقابلہ ہونے لگا معمولی حربہ ہونے لگے سحر ہو رہے تھے ابھی کوئی
نہ غالب ہوا تھا نہ مغلوب کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ اے نسیم گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون

ان سب کو آکر قتل کرتا ہون راوی بیان کرتا ہے اسی حالت مین نسیم نے سر اٹھا کر دیکھا تو سیماب آتش خو
کو دیکھا کہ چلا آتا ہے نسیم کے جان مین جان آئی اب تو یہ ڈٹ کر لڑنے لگا سیماب جو آیا تو اُس نے
نسیم سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ مین اس سے مقابلہ کرتا ہون تم طرح کی فکر کرو راوی کہتا ہے جب صاحبقران
وسیما سے بلند آواز وغیرہ نے سیماب کو آتے دیکھا تو سیما سے بلند آواز نے قصد کیا کہ جا کر
مقابلہ کرون اور روکون ادھر صاحبقران نے بھی قصد ہٹنے کا کیا تھا کہ اعظم و مقہور وغیرہ
نے روکا عرض کیا کہ ابھی حضور تکلیف نہ فرمائین ہم لوگ ان سے مقابلہ کرینگے کیونکہ یہ بھی ساحر
ہین اور ہم بھی بس یہ جوان سب نے کہا صاحبقران خاموش ہوئے اعظم نے صاحبقران کو
آگاہ کر دیا تھا کہ یہی سیماب جادو وزیر شنگال جادو ہے سیماب نے نسیم کو الگ کیا اور خود
سوسن سے لڑنے لگا سحر ہونے لگے سوسن نے سحر کر کے آگ برسائی سیماب نے ابر سحر سے
پانی برسا کے اسکو فرو کر دیا سوسن نے سحر کیا کہ شیر پیدا ہوا وہ طرف سیماب کے چلا سیماب
نے سحر کیا کہ گینڈا پیدا ہوا شیر و گینڈے مین لڑائی ہونے لگی وہ دونون لڑتے لڑتے جل کر خاک
ہو گئے سیماب نے زمین پر وہ تیر مارا کہ بحر سیماب جوش مارنے لگا سوسن اُسمین غرق ہونے
لگی سوسن نے ایک دانہ ماش کا مارا وہ دریا غائب ہو گیا سوسن نے سحر کیا کہ ایک درخت سوسن
پیدا ہوا اُسکی خوشبو جو پھیلی اور سیماب کے دماغ مین پہونچی سیماب بے ہوش ہونے لگا اور چاہا
سوسن کے قدمون کو بوسہ دون کہ یکایک ایک تیلی پیدا ہوئی اُسنے پچکاری رنگ کی سیماب
کے منھ پر ماری کہ اسکو ہوش آیا اُسنے ہوشیار ہو کر سحر کیا کہ درخت سوسن مین آگ لگ گئی وہ
جلنے لگا اُسمین سے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ لپک کر طرف سوسن کے چلا سوسن نے اُف جو
کیا وہ فرو ہو گیا یہ طور سے سحر چل رہے ہین کہ یکایک آسمان ابر سحر نمودار ہوا اور اُس سے آواز
نقارہ آنے لگی وہ ابر آکر یہان شق ہوا اُس سے پچاس ہزار ساحران غدار و کافران نابہنجار
جھولیان کاندھون پر ڈالے ترسولین ہاتھون مین لیتا لیت کہتے ہوئے آپہونچے اخلاق جادو
سپہ سالار سیماب اسکے عقب مین لشکر لے کر چلا تھا اب آکر پہونچا یہ لشکر جو آیا آتے ہی ساحران
غدار نے سحر کرنا شروع کیا اعظم نے صاحبقران سے عرض کیا کہ سیماب کا لشکر آگیا اب مین
بھی جاتا ہون لڑنے کو بس اعظم جادو و مقہور جادو و وزیر بے ستون و صاحبقران و خواجہ عمرو

سب کے سب تلوارین و حربہ ہائے سحر لے کر لشکر کفار پر جا پڑے لڑنے لگے اُدھر نسیم سے اور سیماب سے بلند
آواز سے مقابلہ ہونے لگا سوسن سے اور سیماب سے مقابلہ ہو رہا ہے اعظم سے اخلاق کا سامنا ہو گیا
صاحبقران نے عقرب سلیمانی کو علم فرمالیا ہے اور اسم اعظم ورد زبان فرماتے جاتے ہین اور لڑتے جاتے
ہین مقہور ایک طرف لڑ رہا ہے وزیر ستون ایک طرف خواجہ تیغ کھینچ لیے ہوئے لڑ رہے ہین کبھی
گلیم اوڑھ لیتے ہین غائب ہو جاتے ہین جب اپنے اوپر ساحرون کا نرغہ دیکھتے ہین اور وہان سے الگ
ہٹ کر ظاہر ہوتے ہین لڑنے لگے عالم یہ ہے کہ کسی کے وحش پر سوار ہو گئے ایک ہاتھ مارا اُسکا سر
اڑ گیا کسی کے لوٹ مار کر پاؤن تلے گرا دیے جنگ مغلوبہ واقع ہو گئی ہے ہر طرف بازار مرگ گرم ہے مگر ان
غازیان دیندار کو کثرت سب ہے اسکا بالکل خوف نہین ہے گو یہ کل سات یا آٹھ آدمی ہین جن مین وغیرہ
ہین اور باقی ساحر ہین سیماب و سوسن سے جو مقابلہ ہو رہا تھا سیماب کے ساحرون نے جو یہ واقعہ
دیکھا اور میدان مین آگے اپنے کو پیش [illegible] کیا اور سیماب کو ہٹا دیا سیماب تڑپ کر طرف نسیم کے چلا کہ
اسکو بچاؤن خود زمین پہونچا یا [illegible] مقابلہ کرنے لگا نسیم کو ہٹا دیا نسیم طرف خواجہ کے چلا خواجہ
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے یہان جنگ مغلوبہ تھی یہ سب کے سب لڑ رہے ہوئے تھے کہ صحرا کی طرف
سے نقارہ کی صدا آئی راوی بیان کرتا ہے یہ لشکر جو آیا ہے تو سب بیرون باغ و اندرون باغ ہے مگر مقابلہ
اندر باغ کے ہو رہا ہے سیماب بلند آواز وغیرہ نے سحر کر کے تمام دیوارین باغ کی گرا دی ہین کیونکہ یہ اصلی
تھین کہ اب صحرا اور باغ ایک ہو گیا ہے لشکر حملہ کر کے برق ریزان لوگون پر جاتا ہے جب یہ لوگ حملہ
کرتے ہین تتر بتر ہو جاتا ہے مقابلہ ہو رہا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی نقارہ کی صدا آئی سب اہل لشکر
سیماب اُسی طرف دیکھنے لگے صاحبقران وغیرہ کو گھیرے ہوئے لڑ رہے تھے انکو کیا معلوم کہ یہ لشکر
کیسا آرہا ہے اور کیسی نقارہ کی صدا ہے جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا اُس دامن گرد سے اسقلینوس
نکلا لشکر کے ہمہ نقیب صاحبقران مین چلے تھے آکر پہونچے کل لشکر ساحران وغیرہ ساحران
اسکے ہمراہ تھا سیماب بلند آواز کا فرزند و دختر و زوجہ تخت پر سوار تھے یہ جو واقعہ دیکھا کہ جنگ
ہو رہی ہے بکارون نے عرض کیا کہ خواجہ عمرو نے عیاری کر کے باغ کو قتل کیا صاحبقران
نے اسم اعظم کی برکت سے سب سحر کو برطرف کیا اب مقابلہ ہو رہا ہے پہلے نسیم اکیلا تھا اُس
سے سوسن نے مقابلہ کیا [illegible] ہو رہا تھا کہ سیماب وزیر نے تلوار نکال جو کہ اسکا معین تھا

آپہونچا وہ سوسن سے لڑنے لگا نسیم سے اور بادشاہ سے مقابلہ ہونے لگا کہ اس عرصہ مین سپہ سالار
سیماب مع پچاس ہزار ساحرون سے آپہونچا اب جنگ مغلوبہ ہونے لگی جسقدر اہل اسلام
صاحبقران کے عقب مین آئے تھے وہ سب لڑرہے ہین صاحبقران مع ان سب کے لڑتے
ہوئے لڑرہے ہین خواجہ عمرو بھی لڑرہے ہین یہ واقعہ سُنکے خورشید شیر سوار نے واسقلینوس نے
کل لشکر کو حکم دیا کہ مار لو ان سب کو یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر کر اور غیرہ
ساحر تلوارین کھینچکر لڑنے لگے اب تو جنگ مغلوبہ خوب سی واقع ہوئی صاحبقران و خواجہ
وسیمانے بلند آواز وغیرہ نے جو اپنے اہل لشکر کی صدا سُنی سب کو معلوم ہو گیا کہ ہمارا لشکر بھی آگیا
پس یہ لوگ بھی خبر دے کر لڑنے لگے جنگ مغلوبہ ہونے لگی ہر طرف بازار مرگ گرم ہو گیا سحر ہونے
لگے برتہا سے سحر چمک چمک کر گرنے لگین مینھ خون کا برسنے لگا اولے پتھرون کے پڑنے لگے ساحرونکے
مرنے کی صدا بلند ہوئی ہیر غل مچانے لگے ہر طرف آندھی سیاہ اُٹھنے لگی سرو تن مین جدائی ہونے
لگی عجب طرح کا تلاطم تھا اُدھر سیماب نے جو قدرے مہلت پائی نسیم سے کہا کہ بھائی نسیم تم لوح
سے نہ غافل رہنا اُسکی نگرانی کرتے رہو نسیم نے کہا کہ بہت خوب آپ لڑائی کو روکیے مین لوح کو لیکر
چلا جاؤن کیونکہ طلسم کشا کا لشکر آگیا ہے سیماب نے کہا کہ تم اطمینان رکھو مین لڑائی کو روکتا ہون اگر
لشکر آیا ہے تو کیا ڈر ہے ہمارا بھی لشکر کافی ہے ان لوگون کے مقابلہ کے لیے راوی بیان کرتا ہے کہ
سیماب کا ایک بھائی ہے کہ نام اُسکا برق تاب جادو تھا اُسکو جو خبر ہوئی کہ بھائی سے
اور طلسم کشا سے باغ عجائب مین مقابلہ ہو رہا ہے تو بھی پچاس ہزار ساحران غدار اپنے ہمراہ
لے کر براے کمک بھائی کے روانہ ہوا یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق
سے اور قمقموسے سامنا ہو گیا اور سیماب سے اور صاحبقران سے سامنا ہوا سیماب صاحبقران
پر سحر کرنے لگا سیمانے بلند آواز و سوسن و اعظم اہل لشکر سے لڑ رہے تھے اور کل لشکر اسلام
کفار سے لڑ رہا تھا سوسن نے جو مہلت پائی لڑتی ہوئی طرف بارہ دری کے چلی اس فکر مین
کہ گلدستہ عجائب کو لے آؤن اور لوح پر قبضہ کرون ادھر سے یہ ساحرون کو قتل کرتی ہوئی اُدھر نسیم
بھی چلا کہ مین بھی جا کر لوح پر قبضہ کرون اور لے کر چلا جاؤن ایسا نہ ہو کہ سوسن جا کر قبضہ کرلے
[illegible] لوح سے آگاہ ہے اور مقام لوح سے [illegible]

دوسرا نہیں واقف جو وہ ضرور وا بن امری کوشش کرے گی نسیم ادھر سے چلا اور سوسن اُدھر سے راوی
بیان کرتا ہے کہ سوسن نسیم سے قبل بارہ دری میں پہونچی اُس مقام پر آئی کہ جہاں لوح تھی اس نے
دیکھا کہ تین گلدستہ ایک صورت کے رکھے ہوئے ہیں اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے نسیم نے دھوکا
دینے کے لیے دو گلدستہ مصنوعی بنا کر برابر رکھے ہیں کہ جو کوئی لوح لینے آئے وہ حیران ہو کہ کون سا
گلدستہ اون میں کا ہے دھوکا کھانے والی ہوں میں اصلی گلدستہ اُٹھا لونگی جو گلدستہ بیچ میں ہے
وہی لونگی درمیان کا گلدستہ اصلی لوح کا ہے بس سوسن نے لپک کر بیچ والا گلدستہ اُٹھا لیا
اور گلدستہ پر قبضہ کر کے وہان سے رفتہ رفتہ باہر آئی راوی بیان کرتا ہے کہ سیماب و نسیم حرامزادون
نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو اصلی لوح کا گلدستہ تھا اُسکو داہنی طرف کنارے پر رکھا تھا یہی تجویز کر کے کہ جو کوئی
لوح لینے کو آئے گا وہ درمیان کا گلدستہ اٹھا لیگا مصنوعی لوح لے جائے گا اُنکے خیال کے موافق ہوا
سوسن جادو گلدستہ مصنوعی اُٹھا کر لے آئی یہان سیماب سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا
تھا کہ ادھر سے سوسن چلی ہوئی ادھر سے کفاروں نے بڑھکر روکا نسیم نے جو گلدستہ لوح کا سوسن کے ہاتھ
میں دیکھا اسکو یقین ہو گیا کہ سوسن نے گلدستہ پر قبضہ کر لیا تو مَنے غفلت کی حریف اپنا کام کر گذرا
خیر تو چل کر دیکھے کہ گلدستہ اصلی اُسنے پایا یا مصنوعی مگر اُسنے یہ خیال تو کیا اُس پر یہ تدبیر کی پکار کر
کہدیا اے اہل لشکر ہوشیار و خبردار سوسن جادو قریب طلسم کشا پہونچنے نہ پائے کیونکہ گلدستہ لوح
پر قبضہ کر لیا ہے اسکے پاس لوح کا گلدستہ ہے سوسن کو سب مل کر قتل کر دو یا اسیر راوی بیان کرتا ہے
کہ نسیم نے جو یہ پکار کر کہا اہل لشکر کے سنکے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ
حریف نے قبضہ لوح پر پا لیا ہے وہ لوح لیکے تو اس غضب سے لڑ رہے تھے اب لوح پا کر اور زیادہ قوت
ہو جائیگی سیماب و اخلاق بھی گھبرا گئے سیماب تو صاحبقران سے لڑ رہا تھا مگر یہ صدا سنکے
گھبرایا اسنے دل میں خیال کیا کہ تو بھی لڑتا ہوا برابر سوسن کے پہونچ جا اور جس طور سے بن پڑے
سوسن سے لوح چھین لے یہ صاحبقران سے لڑتا بھی جاتا ہے اور پیچھے ہٹتا جاتا ہے اور دل میں
کہتا جاتا ہے کہ غضب ہو گیا نسیم نے غفلت کی کہ حریف نے لوح پر قبضہ کر لیا راوی بیان کرتا ہے کہ
اس طور سے لڑتا ہوا جاتا ہے سوسن کی طرف اور نسیم یہ صدا دے کر طرف بارہ دری کے چلا لشکر کفار
نے نسیم کی صدا سنکے ایک مرتبہ حملہ سوسن پر کیا گو حواس باختہ تھے مگر جی توڑ کر حملہ ور ہوئے اہل

اسلام و صاحبقران و لشکر اسلام و سیماب بلند آوازہ اعظم جادو وغیرہ تھے اور کل لشکر نے جو یہ شنا
کہ سوسن نے لوح پر قبضہ پالیا اور سب لشکر کفار نے سوسن پر حملہ کیا اہل لشکر اسلام بھی ایک
مرتبہ حملہ ور ہوئے اب غضب کا معرکہ ہے اور مقابلہ ہونے لگا بلا کے سحر چلنے لگے مینھ سر و تکبر برسنے لگا
ہر طرف بیرون کے غل مچانے کی صدا آنے لگی راوی کہتا ہے کہ خواجہ عمرو لڑتے لڑتے تھک گئے تھے یہ لڑتے
ہوئے عقب لشکر پر آئے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر دم راست کرنے لگے اور لڑائی کا تماشہ
دیکھنے لگے سوسن پر جو سب نے حملہ کیا سوسن بھی جی توڑ کر لڑنے لگی اور برقین چمکا چمکا کر گرانے
لگی اور لشکر کفار کو مسمار کرنے لگی اسی طور سے لڑتی ہوئی قریب صاحبقران پہونچی اور گلدستہ عجائب
کو توڑ کر لوح مصنوعی نکال کر صاحبقران کے گلے میں ڈالدی سیماب نے جو یہ واقعہ دیکھا اب تو
بالکل مایوس ہو گیا ہراس طاری ہوا دل سے کہنے لگا کہ لوح پر طلسم کشا کا قبضہ ہو گیا اب یہ جی چھوڑ کر
لڑنے لگا اس خیال سے کہ بیکار ہے اب طلسم کشا پر کوئی تیغ نہ پائے گا ادھر اہل اسلام نے جو کفار پر حملہ
کیا یہ کثیر تھے کفار قلیل تھے پسپا ہونے لگے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگیں کہ ایک مرتبہ سیاہ
آندھی اٹھی اور برقتاب جادو پچاس ہزار کا لشکر لے کر آ پہونچا اور جنگ مغلوبہ کو دیکھ کر یہ بھی لڑنے
لگا قریب سیماب آکر بولا کہ بھائی صاحب گھبرائیے گا نہیں میں لشکر لیکر آ پہونچا ہوں خوب جم کر
مقابلہ فرمائیے کچھ خوف نہ فرمائیے میں موجود ہوں لڑنے کو دیکھیے سب کو بھگائے دیتا ہوں یہ سنکے
سیماب کی جان میں جان آئی اور خیال کیا کہ لشکر تازہ دم آیا ہے یہ لڑے گا برقتاب نے اہل لشکر
سے کہا کہ تم درمیان میں بھائی صاحب اور طلسم کشا کے ہو جاؤ میں اہل لشکر طلسم کشا کے حملہ کو
روکتا ہوں اور سرداروں کو ہمراہ لے کر چلا یہ حکم دیتا تھا کہ چند سردار سحر کرکے درمیان صاحبقران و
سیماب کے آگئے اور سیماب سے کہا کہ ہم طلسم کشا سے لڑتے ہیں آپ دم لے لیجیے سیماب اس
امر کو غنیمت جان کر ہٹ گیا چونکہ یہ لشکر تازہ دم آیا تھا لڑنے لگا پھر اسی طور سے جنگ ہونے لگی
یہاں تو جنگ ہو رہی تھی ادھر نسیم جادو بارہ دری میں پہونچا جب قریب تخت گلدستہ پہونچا
اسنے دیکھا کہ درمیان کا گلدستہ ندارد ہے سوسن گو گلدستہ لے گئی ہے اپنی دانست میں وہ اصلی
لوح لے گئی ہے مگر اسکے ہاتھ نقلی لوح لگی اسوقت کی کارروائی نے کام دیا اسنے جھپٹ کر اصلی لوح
کا گلدستہ اٹھا لیا اور اس امر کو غنیمت جانا اسنے خیال کیا کہ اگر ادھر سے جاتا ہوں تو لشکروں سے مقابلہ

ہو رہا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے آگاہ ہو جائے اور تجھ سے بھی مقابلہ ہو جاوے اور لوح تیرا ہاتھ سے نکل جائے
پشت باغ کی طرف سے نکل چلو راوی بیان کرتا ہے کہ اس طرف کی دیواریں گرا دی ہیں مگر پشت کی طرف
کی باقی ہیں جب اُسی طرف کو چلا اور بارہ دری کے آگے سے دیکھا جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے ہر طرف غضب کے ہو رہے
ہیں قیامت کی تلوار چل رہی ہے ہر طرف آگ برس رہی ہے خون کا دریا بہ رہا ہے اسنے باہر بارہ دری سے آکر قصد
کیا کہ سحر کروں اب جو سحر کو یاد کرتا ہے تو بالکل فراموش ہے اب جو اسکو خیال آیا کہ اب تجھکو سحر کا یاد آنا بالکل محال
ہے کیونکہ تیرے پاس لوح موجود ہے اب جلد یہاں سے بھاگ ایسا نہ ہو کہ کوئی تجھ پر آپڑے تو بڑی خرابی ہو تو کو بہ
سبب لوح کے سحر کر نہ سکے گا وہ تجھ پر سحر کرے گا اور اسیر کرے گا یا اسکو فرط خوشی سے خیال نہ رہا کہ جب تجھکو
سحر فراموش ہو گیا اس لوح کے سبب سے تو تیرے اوپر کسی کا سحر بھی اثر نہ کرے گا یہ اس خوف سے کہ کوئی سحر
کر کے تجھکو اسیر نہ کر لے یہ پشت باغ کی طرف چلا خواجہ دور سے کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ نسیم بارہ دری
سے ایک گلدستہ لیکر نکلا اور وہ گلدستہ سے کر اُدھر کو آتا ہے اگر کوئی شعلہ یا برق بھی اسکے قریب آتی
ہے وہ اُس پر اثر نہیں کرتی ہے قریب آکر فرو ہو جاتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ اسطور سے اپنے کو پوشیدہ کر کے
درختوں کی آڑ بچاتے چلا کہ سوائے خواجہ کے کسی نے اسکو نہیں دیکھا جب خواجہ نے یہ واقعہ دیکھا
خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور اسکے پاس کوئی ایسی شے ہے کہ جسکے سبب اس پر سحر اثر نہیں کرتا ہے یہ شے اس
سے لینا چاہیے کوئی عیاری کر کے راوی بیان کرتا ہے گو اسپر کوئی سحر اثر نہیں کرتا تھا مگر ساحروں سے جو مقابلہ
ہو رہا تھا اور سحر چل رہا تھا ان ساحروں کے سحر شعلہ اور برقیں ہر طرف گر رہی تھیں وہی برقیں اسکے
قریب آکر فرو ہو جاتیں تھیں خواجہ نے جو اسکا رخ دیکھا کہ اسی طرف بھاگا ہوا چلا آتا ہے خیال کیا کہ ضرور
ادھر کوئی رستہ ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اس طرف سے نکل جاؤں خواجہ نے یہ دیکھ کر خیال کیا کہ آگے
بڑھ کر عیاری کروں خواجہ جو جست کر کے اس طرف پہونچے دیکھا کہ ایک دروازہ لگا ہوا ہے اور دروازہ
پر ایک باغبان کھڑا ہوا ہے ہاتھ میں طلائی بیلچہ ہے اسکو ذرا بھی خیال نہیں ہے کہ باغ میں مقابلہ ہو رہا
ہے وہ اپنے کام میں مصروف تھا نسیم جو گیا تو دروازہ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا دروازہ بند ہے پس خواجہ
نے جو اُسکو دیکھا اور دروازہ پایا فوراً دل نے کہا کہ اسی طرف سے جانے کو ادھر آتا ہے اب عیاری کرو
فوراً عیاری ذہن میں آئی ساحر کی صورت تو بنے ہوئے تھے آتش باغبان سے کہا کہ تم یہاں کیوں
کھڑے ہو اُدھر لشکر طلسم کشا نے تمام باغ کو مسمار کر ڈالا نسیم و سیماب سے اور اہل اسلام سے تمھا بلہ

ہوا ہے تو باہر دروازہ کھولدو مین نکل جاؤن اُسنے کہا کہ کیون کہا کہ میرے عقب مین اہل اسلام آتے ہین میرے
قتل کرنے کو اُسنے دیکھا کہ یہ منت کرتا ہے وہ اُٹھا کہ دروازہ کھولون آپ نے جلدی سے کمند اُٹھا کر اُسکے حلقہ
مارے ساتون حلقہ کمر و گردن مین پڑے دو اور سے کسکر تڑا کہ یہ کیا غضب ہوا میرے گلے مین ہو کیا پڑا کہ جیسے
ہی یہ پلٹا خواجہ نے حباب مارا وہ حباب اُسکے منھ پر پڑ کر ٹوٹا دماغ مین اُسکے بیہوشی پہونچی وہ چھینک مارکر
گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کرکے جھٹ پٹ اصلی صورت پر تیار ہو کر اسی طور سے کھڑے ہو گئے
قبل نسیم کے آنے کے یہ کھڑے ہوے اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ نسیم آ کر پہونچا انھون نے جھک کر سلام
کیا نسیم قریب آیا اور کہا کہ جلدی دروازہ کھول مین باہر جلد جاؤن اُسنے کہا کہ کیون خداوند خیر تو ہے وہان
تو مقابلہ ہو رہا ہے اور آپ جنگ و پیکار کو ترک کرکے بھاگے جاتے ہین نسیم نے کہا کہ مین ابھی پھر آتا ہون
ای بھائی غضب ہو گیا عمرو عیار ساربان زادہ میری زوجہ کی صورت بنکر اندر باغ کے چلا آیا اُسکا آنا
تھا کہ تمام باغ مین آگ لگ گئی جسقدر سحر کی چیزین تھین سب برباد ہو گئین اُسکے بعد طلسم کشا
بھی مع لشکر کے آ گیا اور سیماب میری ملک کو آیا مین نے یہ تدبیر کی تھی کہ پہلے سے دو گلدستہ اور نقل
گلدستہ عجائب کے جا کر اُس گلدستہ کے پاس رکھے تھے اور مصنوعی تین لوحین بھی رکھین تھین تدبیر
یہی تھی کہ گلدستہ لوح کنارے پر رکھی تھا اس خیال سے کہ جو کوئی آئیگا درمیان کا گلدستہ اُٹھائیگا
ایسا ہی ہوا کہ سوسن جادو حال سے آگاہ تھی کیونکہ وہ محافظہ رہ چکی ہے اُسکو جو مہلت ملی وہ اُس
مقام پر پہونچی یہ خیال کرکے کہ یہی اصلی گلدستہ ہے اور اسی مین لوح ہے اُسنے درمیان کا گلدستہ اُٹھا
لیا وہ اس حال سے آگاہ نہ تھی کہ یہان دوسری تدبیر ہو گئی ہے مین نے اسی غرض سے یہ تدبیر کی تھی
وہ نقلی گلدستہ لیکر باہر آئی مین نے جو جا کر دیکھا تو اصلی گلدستہ کو اسی مقام پر پایا گلدستہ جو لیکر
چلا بسبب لوح کے سحر فراموش ہو گیا مین نے خیال کیا کہ اب اگر اُسی طرف جاتا ہون تو بسبب
لوح کے سحر مجھکو یاد نہ آئیگا اور لوگ سحر کرکے پکڑ لین گے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ عقب باغ سے
چلا جاؤن اور کہین لوح کو پوشیدہ کرکے چلا آؤن اور یہان آ کر شریک جنگ ہون یہ جو نسیم نے
کہا خواجہ نے کہا دل مین غضب ہوا تھا کہ یہ حرامزادہ لوح لیکر چلا تھا اگر مین یہ تدبیر نہ کرتا تو یہ چلا
جاتا بہت بڑی اسوقت عقلمندی مین نے کی اور خوب مین لشکر سے الگ کھڑا ہوا تھا اور دم کو
اپنے راست کر رہا تھا خداوند کریم نے بہت بڑا فضل کیا اور خوب میرے دل نے گواہی دی کہ اسکے

پاس ایسی کوئی شے ہو کہ جسکے سبب سے اس پر سحر اثر نہین کرتا ہو اسکو لینا چاہیے کیا خوب بات سوچا
تھا جسکو خدا خوشی دلائے وہ ملتی ہے چونکہ تقدیرات الٰہی مین اس طلسم کا فتح ہونا تحریر ہو چکا ہے کیونکر یہ
لوح لیکر نکل جاتا اب کوئی تدبیر کرنا چاہیے خواجہ یہ سوچ رہی تھی نسیم نے کہا کہ بھائی جلد دروازہ کھولو آپنے
کہا کھولتا ہون یہ کہکر طرف کنجی کے ہاتھ بڑھایا مگر اُسی طرف دیکھے جاتے ہین نسیم کا اُنکی طرف منھ تھا اور
جسطرف مقابلہ ہو رہا تھا اُسطرف پشت تھی کہ خواجہ نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ بیٹے خداوند غضب ہو گیا
طلسم کشا کو معلوم ہو گیا وہ خود با شمشیر برہنہ آتا ہے جلدی کہین پوشیدہ ہو جیسے یہ جو نسیم نے سُنا اس نے
پلٹ کر دیکھا کہ کیا واقعی طلسم کشا آگیا ہو تو اور کوئی تدبیر کرون جیسے اسنے منھ پھیرا اور اُدھر پشت ہوئی
خواجہ نے بچالاکی حلقہ کمند کے اُسکے گلے مین ڈالے اور کھینچا کہ وہ پیچ کھاتی ہوئی اسکے گلے مین حلقہ جو پڑے سے
بیہ اسے لگکر کہ یہ کیا سانحہ ہوا اینٹھا جیسے ہی پلٹا خواجہ نے ہاتھ کو جھٹکا اُسکے منھ پر پانچ حباب بڑے سے
کہ اور لوٹے بیہوشی اُسکے دماغ مین پہونچی اسکو چھینک آئی جلدی خواجہ نے گلدستہ پر قبضہ کیا وہ زمین
پر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اب آپ خوشی خوشی گلدستہ لوح لیکر وہان سے جست
وخیز کرتے ہوئے چلے یہان سوسن سے اور ایک سردار سیماب سے سامنا ہو گیا مقہور سے
اخلاق سے اور اعظم سے برقتاب سے سیماب سے بلند آواز لشکر سے لڑنے لگے مع اپنی فوج کے
اور پھر صاحبقران سے اور سیماب سے سامنا ہو گیا اہل اسلام نے چارون طرف سے کفار کو گھیر
لیا جسقدر سردار زبردست تھے سب ایک ایک سردار سے لڑنے لگے اور مقابلہ کرنے لگے چونکہ خواجہ
کے پاس لوح تھی خواجہ بلا خوف وخطر لڑتے ہوئے اور کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین جست
کرکے اس غول پر پہونچے دوچار کو نیچے گرا دیا جب اُن لوگون نے سحر کیا آپ پر بہ سبب لوح سحر نے
نے اثر کیا نہین آپ اُس غول سے نکل کر دوسرے غول پر جا پڑے اُسکو درہم وبرہم کیا قتل بلا سے
بے سہمے چلے آتے ہین اب تو یہ حالت ہوئی کہ خود کفار جگہ دینے لگے خواجہ اسی طور سے قتل کرتے ہوئے
اور جست وخیز کرتے ہوئے قریب صاحبقران پہونچے صاحبقران سیماب سے مقابلہ کر رہے تھے سیماب
سحر کر رہا تھا کہ ایک برق چمک کر صاحبقران پر گری صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ برق دفع
ہو گئی کبھی شعلہ صاحبقران کے قریب آیا وہ بھی برطرف ہوا شیر سحر اُسنے پیدا کیے اُسنے صاحبقران پر
حملہ کیا صاحبقران نے اُسکو پکڑ کر چیر کر پھینکدیا اور سحر کو ضرب سے قتل کیا جس وقت سیماب

سحر کرتا ہو صاحبقران رو فرماتے ہین کیونکہ اسم اعظم ورد زبان ہے سیماب یہجانتا ہے کہ صاحبقران کے
گلے مین لوح جو ہے اس سبب سے طلسم کشا سحر پر اثر نہین کرتا ہے ناظرین کو معلوم ہو کہ سوسن نے جو گلدستہ
اٹھایا تھا اور سحر کرتی ہوئی چلی تھی بہ سبب خوشی کے اسنے یہ خیال نہ کیا کہ اگر لوح اصلی ہوتی تو مجکو
سحر فراموش ہوجاتا مین سحر کیون کر رہی ہون اور سحر کیون یاد ہے مگر لوح کے ملنے کی خوشی مین اسنے یہ بھی
نہ خیال کیا لوح لاکر صاحبقران کے گلے مین ڈالدی سیماب کو لوح اصلی کا یقین ہوا کہ یہ لوح اصلی ہے
پڑ رہا تھا مگر اسکو یہ فکر تھی کہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کے روبرو سے بھاگ جاؤن اپنی جان بچاؤن اب
خواجہ جو قریب پہونچا اور صاحبقران کو لڑتے ہوئے دیکھا فوراً گلدستہ کو توڑ کر اور لوح نکالی ورجست
آپکے برابر آکھڑے ہوئے اور کہا کہ یا صاحبقران یہ لوح اصلی ہے وہ نقلی ہے جو آپ کے گلے مین ہے اور خواجہ
نے صاحبقران کو اصلی صورت دکھائی اس غرض سے کہ صاحبقران یہ نہ خیال کرین کہ کوئی حریف
مجکو دھوکا دیتا ہے صاحبقران نے جو پیٹھ پلٹ کر جو دیکھا خواجہ کو اپنے قریب کھڑا پایا خواجہ نے
کہا کہ یا صاحبقران یہ لوح اصلی ہے جو سوسن لائی تھی اور آپ کے گلے مین ہے وہ مصنوعی ہے سوسن
نے دھوکا کھایا تھا کیونکہ نسیم و سیماب نے یہ تدبیر کی تھی کہ دو گلدستہ اور اسی قسم کے بنائے تھے
سحر سے جیسے گلدستہ لوح تھا اور انکے اندر بھی لوحین رکھین تھین اصلی گلدستہ کو کنارے رکھا تھا اور
مصنوعی برابر رکھے تھے اس خیال سے کہ جو لوح لینے آئے گا وہ درمیان کا اصلی خیال کرکے اٹھالیگا
ایسا ہی ہوا کہ سوسن نے گلدستہ درمیان کا اصلی گلدستہ خیال کرکے لیا اور لاکر آپکو دیا نسیم نے
جاکر جو دیکھا اصلی گلدستہ اُسی مقام پر پایا بس وہ لیکر بھاگا تھا کہ مین قبل سے باہر لشکر لے تھا
مین نے جو دیکھا کہ نسیم جنگ و پیکار کو چھوڑ کر ادھر بھاگا جاتا ہے اور اسپر سحر اثر نہین کرتا ہے مین نے خیال کیا
کہ اسکے پاس کوئی ایسی شئے ہے کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہین کرتا ہے یہ اُسے لیے ہوئے بھاگا جاتا ہے مین
قبل سے اُس مقام پر پہونچا کہ جدھر سے وہ جانے والا تھا وہان ایک باغبان کھڑا تھا اُسکو بیہوش کرکے
اُسکی صورت پر تیار ہوا کہ نسیم پہونچا مین نے اُس سے سبب بھاگنے کا دریافت کیا اُسنے بیان کیا کہ میرے
پاس لوح طلسم ہے کہ جسکے سبب سے مجکو سحر فراموش ہے مین اُسکو پوشیدہ کرنے جاتا ہون یہ سنتا تھا کہ مین نے
اُسکو دھوکا دیا اور بیہوش کیا اُسکو گوندز زنبیل کیا اور مین لوح لیکر وہانسے چلا اگر یقین نہ ہو تو پہلے اس لوح کا
امتحان کر لو پھر اسکا امتحان کرنا اگر وہ اصلی لوح ہوگی تو اُسکا عکس جس شے پر سحر کی پڑیگا وہ شے سحر کی برطرف ہوجائیگی

اگر وہ اصلی ہوگی تو اس سے یہی بات پیدا ہوگی اور اسم اعظم کو نہ پڑھیگا صاحبقران سیماب سے لڑتے بھی جاتے
ہیں اور خواجہ کی تقریر بھی سنتے جاتے ہیں سیماب نے بھی یہ تقریر خواجہ کی سنی اب اسکا دم نکل گیا دل میں
کہنے لگا کہ تو نے بڑا دھوکا کھایا تو اس خیال میں رہا کہ طلسم کشا کے پاس اصلی لوح ہے اس سبب سے اسپر
سحر اثر نہیں کرتا ہے اگر یہ معلوم ہوتا کہ مصنوعی لوح ہے تو میں سحر سے اسم اعظم کو فراموش کرکے طلسم کشا کو اسیر کر لیتا
اب خواجہ پر سحر کروں کہ اسکے ہاتھ سے لوح گر پڑے یہ خیال کرکے خواجہ پر سحر کیا خواجہ پر سحر نے اثر نہ کیا بسبب لوح کے
اُدھر سے پلٹ کر صاحبقران پر سحر کیا کہ ایک اژدر صاحبقران پر شعلہ آتشیں چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران
نے اُس لوح کا عکس اژدر پر ڈالا وہ اُسی طرح سے قائم رہا اب صاحبقران کو یقین ہوا کہ یہ اصلی لوح نہیں ہے
صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اُس اژدر کو دفع کیا اب خواجہ نے صاحبقران سے کہا آپ نے امتحان
کر لیا لیجیے یہ لوح مجھ سے لیجیے یہ کہکر اور جست کرکے صاحبقران کے گلے میں وہ لوح ڈالدی اُس لوح کا گلے
میں آنا تھا اب جو وہ لوح چمکی جہانتک اُسکا عکس پہونچا وہانتک کا سحر تو خود دفع ہوگیا اور جس ساحر
پر اُسکا عکس پڑا اُسکو سحر فراموش ہوگیا کیونکہ وہ لوح الماس کی تھی صاحبقران نے اُس لوح کو لے کر
چاروں طرف گردش دی گردش کا دینا تھا کہ جسقدر ابر سحر اور ابر قہر کے سحر تھے سب دفع ہوگئے وہ آگ
کا برسنا تیر و تفنگ کا گرنا موقوف ہوگیا شعلوں کا نکلنا برطرف ہوا اب سیماب نے صاحبقران کی طرف سے
منھ پھیر لیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لوح کا عکس پڑے اور میں بھی بیکار ہو جاؤں منھ پھیر کر اپنے اہل لشکر
کو پکارا کہ بھاگو جواب تم سب لوگ بھاگو طلسم کشا سے کوئی سر بر نہ ہوگا اُسکے پاس لوح طلسم ہے میں اُس پر
سحر کرکے عاجز آگیا اسپر سحر اثر نہیں کرتا ہے اسکی یہ صدا جو اہل لشکر نے سنی اُدھر خود یہ حالت تھی کہ قریب فرار
ہونے کے تھے کیونکہ لشکر اسلام کا دباؤ پڑ رہا تھا یہ جو صدا سنی ہر ایک نے قصد کیا کہ بھاگ چلیں برقتاب سے
الگ اور دیگر سرداروں نے مگر اہل اسلام و سرداران اسلام کب بھاگنے دیتے ہیں گھیر لیا ہے کفار نے قصد کیا
کہ پرپرواز پیدا کرکے بھاگیں کوئی باز بنا کوئی بھری کوئی یوں ہی چلا تھا کہ اہل اسلام نے گھیر لیا اور قتل
کرنا شروع کیا برقتاب باز بنکر چلا تھا کہ اعظم نے لپک کر اور قریب پہونچکر تیغہ مارا کہ اسکی کمر پر پڑا کہ وہ
دو ہوکر گرا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی مقہور نے اخلاق کو قتل کیا سوسن نے اور ایک سردار
کو سیماب بلند آواز نے لشکر کا ستھراؤ کر دیا جو سردار جس سردار سے لڑ رہا تھا اہل اسلام کا اُس سردار
اسلام نے سردار کفار کو قتل کر ڈالا یا اسیر کر لیا ادھر سیماب صاحبقران کے روبرو سے پر پرواز پیدا کرکے

ادھر چلا تھا کہ صاحبقران نے خیال کیا کہ یہ نکلا جاتا ہے اگر نکل گیا تو نہ معلوم کیا آفت برپا کرے بس فوراً
عکس لوح کا ڈالا عکس کا پڑنا تھا کہ اسکو سحر فراموش ہوا اور جو پر سحر سے پیدا کیے تھے وہ برطرف ہو گئے اب
سیماب طرف زمین کے غلطان و پیچان چلا جیسے قریب پہونچا صاحبقران یا علی مدد یا یزدان پاک کہکر جو ہاتھ
مارا دو دال کمر پر پڑا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے اسکا مرنا تھا اور دو پرکالے ہوتا تھا کہ آثار سحر نمودار ہوئے
اور وہان سرداروں کے مرنے کی علامت پیدا تھی اسکے مرنے کے ساتھ ہی اور قیامت برپا ہوئی سیاہ آندھی
اٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی زمین جلنے لگی تمام تاریکی ہو گئی ہر طرف سے صدائین
آنے لگین کہ کشتی کہ نام من برقتاب جادو بود و اخلاق جادو بود یہ غل مچانے لگے ساحران لشکر اسلام نے
سحر کیے اور شعلہ ہائے سحر روشن کر کے اس تاریکی کو برطرف کیا آواز آئی کہ کشتی نام من سیماب آتش خو جادو
بود افسوس مردیم و جان دادیم مطلب خود نرسیدیم اس صدا کا آنا تھا کہ وہ سب آثار برطرف ہوئے تاریکی
دفع ہو گئی اہل لشکر نے جو یہ صدا سنی اور معلوم ہوا کہ ہمارے سردار جو کہ تھے مارے گئے اور اسیر ہو گئے جو
کہ افسر اعلی تھا وہ بھی قتل ہوا اب سوا اس امر کے یا اطاعت کریں یا قتل کریں کوئی اور صورت مفر
کی نظر نہیں آتی ہے بلکہ قتل ہونے سے اطاعت طلسم کشا کرنا بہتر ہے بس سب اہل لشکر نے ایک مرتبہ
الامان الامان کی دھوم مچائی یا طلسم کشا ہم کو امان مرحمت ہو اور منھ میں برگ کاہ دبا لیں اور امان کے
خواستگار ہوئے ہتھیار اور حربہائے سحر سب پھینک دیے جب صاحبقران نے صدائے امان سنی
خواجہ سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ امان بہ شرط ایمان خواجہ برابر صاحبقران کے کھڑے ہوئے لڑ رہے تھے خواجہ
نے پکار کر کہدیا کہ صاحبقران فرماتے ہین امان بشرط ایمان سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم نے آپ کا
دین و مذہب بھی قبول کیا جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیجئے یہ جو صاحبقران نے سنا فوراً ہاتھ
روک لیا کفار کشی سے باز آئے خواجہ سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ اب کوئی ان لوگون کو نہ قتل کرے ہم نے
امان دی کیونکہ وہ امان کے خواستگار ہوئے یہ حکم دینا تھا اور خواجہ کا پکار کر سنانا تھا یہ سب لوگ
قواعد صاحبقران سے بخوبی آگاہ تھے سب نے ہاتھ روک لیا لشکر کفار کو امان ملی تمام اہل اسلام
لشکر کفار کو جو وہ نرغہ کیے ہوئے گھیرے ہوئے تھے راہ دی کہ نکل جائین راوی بیان کرتا ہے کہ اب جو انکو راہ ملی اور
قتل ہونے سے مفر ملا سب سمٹ سمٹ کر ایک طرف جمع ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین کفار الگ
ہوئے اور اہل اسلام ایک سمت صف بستہ ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ کفار جو سے تھے اُسنے

ہمراہ خیمے وغیرہ نہ تھے بدون خیمہ و خرگاہ کے آئے تھے کوئی سامان اُترنے کا ہمراہ نہ تھا [illegible] سب
سب اُس جنگل مین ایک طرف جمع ہوگئے اور خیال کرلیا کہ زیر درخت رات بسر کر لینگے جب صبح ہوگی
اطاعت طلسم کشا کر لینگے تو اُسی لشکر مین اتر پڑینگے کوئی ضرورت بارگاہ وغیرہ کی نہ ہوگی لشکر اسلام جو آیا تھا
اُسکے ہمراہ سب سامان تھا اُسوقت جب امان ملی اور سب قتل کفار سے باز آئے اور کفار ایک طرف
جاکر جمع ہوئے اور اہل اسلام ایک طرف بس اُسیوقت خیمے و بارگاہین برپا ہونے لگین دوپہر مین باغ کوسون تک ہوگا
خیمون اور بارگاہون کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی بازار مین آراستہ ہوگئین تجیات سے جھنڈے نصب
کردیے گئے لشکر اُترنے لگا ہرکارون نے آکر صاحبقران سے عرض کیا کہ کفار کے ہمراہ کوئی سامان رات
کے بسر کرنے کا نہین ہے سب صحرا مین جمع ہوئے ہین آپ نے فرمایا کہ اُن لوگون سے جاکر کہو کہ جب تم نے
اطاعت کرنے کا اقرار کیا ہے تو پھر لشکر مین کیون نہین چلے آتے ہو صحرا مین کیون پڑے ہو اب آؤ ہم اور تم
ایک ہوگئے ہین جو ہمارا حال وہ تمھارا حال اب ہم پر تمھاری خبرگیری واجب ہے ہرکارے اُسطرف
روانہ ہوئے صاحبقران نے سردارون سے فرمایا کہ ہمارے لشکر کے و کفار کے لشکر کے مقتولونکا حساب کرو
کفار کو کسی غار مین ڈالدو اور اہل اسلام کو دفن کرو مجروحونکو شفاخانہ مین روانہ کرو اسیرونکو قیدخانہ مین سب نے
عرض کیا بہت خوب بس اُسیوقت یہ سب بندوبست ہونے لگا صاحبقران فرودگاہ پر تشریف
لائے وہ تمام اسقدر عرصہ مین تیار کردیا گیا جسکا کہ صاحبقران نے حکم دیا تھا بس صاحبقران فرودگاہ پر
تشریف لائے بارگاہ مین فروکش ہوئے سردار اُسی طور سے رزمی پوشاک پہنے ہوئے حاضر دربار ہوئے [illegible] بلند آواز
تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران دنگل شوکت بصد رونق فیروز ہوئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے
خواجہ اپنی کرسی پر [illegible] سردارون نے بموجب حکم صاحبقران زخمیونکو شفاخانہ مین پہونچادیا قیدیونکو
قیدخانہ مین اہل اسلام کے کشتونکو دفن کیا شمار کرکے اور کفار کو ایک غار مین ڈالدیا اُسپر ہزارون من خاک
ڈالدی اور حاضر ہوکر خدمت صاحبقران مین عرض کیا کہ ہم نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار اہل
اسلام ساحر و غیر ساحر درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور بیس ہزار کفار کام آئے اور پانچ ہزار سردار و اہل لشکر
کفار اسیر ہوئے اور دو ہزار اہل اسلام مجروح ہوئے ہم نے کشتہائے اہل اسلام کو دفن کردیا اور کفار کو
غار مین ڈالدیا مگر سیماب کی لاش کو بہت تلاش کیا ہم کو پتہ نہ ملا نہ اُسکے بھائی کی لاش ملی صاحبقران
نے یہ سماعت فرماکے حکم دیا کہ آج تو نہین کل ان لوگون کا دربار سمجھا جائیگا یہ بھی معلوم ہوا کہ اُنکا

جسقدر مجروح ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے سے معلوم ہوگا صاحبقران نے یہ فرماکے دربار
برخاست کیا کہ اگر لشکر کفار آئے تو اُسکو بھی جگہ قیام کرنے کی دینا تاکہ وہ اُترے بس یہ فرماکے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے پوشاک رزم اُتاری شب خوابی کے کپڑے پہنے چھوٹھا کر آرام لیا راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ سب اہل لشکر اسلام و کفار و سردار تین شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے کیونکہ یہ جنگ مغلوبہ
تین شبانہ روز تک قائم رہی نہ کفار کے ہاتھ ہی رُکے نہ اہل اسلام کے برابر لڑا کیے خلاصہ یہ کہ چوتھے دن
جب لشکر کفار نے امان طلب کی تب سب کو راحت ملی جنگ مغلوبہ موقوف ہوئی سب آرام پذیر ہوئے
اُدھر کفارون سے ہرکارون نے صاحبقران کا پیام جا کر دیا سب کفار اُسیوقت لشکر اسلام مین چلے
آئے کیونکہ امان طلب کر چکے تھے اور اقرار کر چکے تھے کہ دین اسلام قبول کرینگے بس اس غرض سے لشکر مین
چلے آئے یہ لشکر بھی آکر ایک طرف اُترا خیمے وغیرہ لشکر اسلام نے دیے وہ برپا ہوئے اُسمین سب کفار
اُترے جو کفار کوہ و صحرا مین منتشر ہوگئے تھے وہ بھی خبر امان سُنکے چلے اپنے لشکر مین اب جو شمار کیا
تو معلوم ہوا کہ پندرہ ہزار اہل لشکر مجروح ہوگئے ہین ان سب کو بھی اہل اسلام نے بحکم صاحبقران
شفاخانہ مین پہونچا دیا اُنکا بھی علاج ہونے لگا خلاصہ یہ کہ اسّی ہزار ساحرون کے قریب مطیع اسلام
ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صبح ہوئی صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار حاضر
دربار ہوئے دربار جب آراستہ ہو چکا صاحبقران نے حکم دیا کہ قیدیونکو لاؤ داروغہ زندان نے
اُسیوقت قیدیونکو حاضر کیا سب نے حاضر ہو کر صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا سب سامنے کھڑے
ہوئے جو معزز سردار تھے اُنکو کرسیان مرحمت ہوئین وہ کرسیون پر بیٹھے اب صاحبقران نے حمد
الٰہی بیان فرمائی اور مذمت کفر سب کے دلون سے زنگ کفر برطرف ہوا مثل آئینے کے دل صاف
ہوگئے ہر ایک صدق دل سے مطیع اسلام ہوا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ اب تم جا کر کل اہل لشکر
کو مطیع اسلام کرو خلاصہ یہ کہ ان سردارون نے سب اہل لشکر کو بھی مطیع اسلام کیا جسقدر لشکر سیماب
و برق تاب کا تھا مطیع اسلام ہوا یہ لشکر بھی شامل لشکر ساحران کیا گیا سرکار صاحبقران سے تنخواہ
مقرر ہوئی خیمے وغیرہ رہنے کو مرحمت ہوئے جو مجروح تھے وہ بھی مطیع اسلام ہوئے جب قیدیون سے
فراغت ہو چکی اُنکا دربار سمجھا جا چکا اب صاحبقران طرف خواجہ کے مخاطب ہوئے فرمایا کہ تم اپنی
عیاری کا حال بیان کرو خواجہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ

نسیم کہان ہے اور زوجہ نسیم کہان ہے صاحبقران نے نوح کے دستیاب ہونے کا سب حال بیان کیا حاصل
یہ کہ سب نے بہت تعریف کی اور اُسیوقت خواجہ کو قریب ایک لاکھ روپیہ کے انعام ملا اب دربار مین
سرداران لشکر سیماب و برق تاب بھی حاضر ہین اُنکو بھی علی قدر مراتب جلد افسری ساحران مین مرحمت
ہوئی ہے اُنھون نے بھی خواجہ کی عیاری اور چالاکی سُنی بہت تعریف کی جب اس کام سے بھی فراغت ہو چکی
اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب نسیم کو زنبیل سے نکالو اور اُنکو ہدایت دین اسلام
کی کرو خواجہ نے جواب دیا کہ بہت خوب یا صاحبقران میرے قیاس مین ہے کہ نسیم اطاعت اسلام ضرور
کریگا کیونکہ اُسکے بشرہ سے پایا جاتا تھا کہ یہ مطیع اسلام ہوگا اسی غرض سے مین نے اُسے قتل نہین کیا
بلکہ نذر زنبیل کر لیا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر نکالو خواجہ نے کہا کہ نسیم جوان خوبصورت اور شکیل ہے
بس خواجہ نے نسیم کو زنبیل سے نکالا بیہوش زنبیل مین پڑا تھا ستون بارگاہ سے باندھ دیا زبان مین
سوزن دیے اب اُسکو ہوشیار کیا اب جو ہوش آیا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور سوسن و اعظم
و بادشاہ طلسم و صاحبقران و خواجہ عمرو کو سامنے جلوہ گر پایا اسنے قصد کیا تھا کہ آنکھین بند کر لون کہ
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ نسیم سے کچھ کلام کرو وہ ہوشیار ہوا ہے تب خواجہ نے اُسکو سب
حال سے آگاہ کیا اور جس طور سے اُسے اسیر کیا تھا وہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ دین اسلام قبول کر
اور اطاعت صاحبقران نسیم خاموش کھڑا سُنا کیا جب خواجہ نے اپنی تقریر ختم کی اور خواجہ نے
مذہب سامری و جمشید و تعریف اسلام و حمد خدا بیان کی جب خواجہ یہ بیان کر چکے اُسوقت نسیم نے کہا
کہ مین جواب کیونکر دون میری زبان مین سوزن ہین کلام نہین کرسکتا ہون خواجہ نے اُسکے رو برو قلم
دوات و کاغذ رکھ دیا اور کہا کہ جو کچھ تم کو کہنا ہو تحریر کرو اُسکے ہاتھ کھول دیے بس نسیم نے یہ تحریر کیا کہ پہلے یہ
بتائیے کہ آپ نے میری جورو کو کیا کیا جب یہ بتا دیجیے گا تو مین پھر جو مجھکو منظور ہے اُسکو تحریر کرونگا خواجہ
نے یہ پڑھ کے منھ بنا کے کہا کہ مین تمھاری جورو کو کیا جانون وہ بھی ہضم ہو گئی ہوگی اب وہ کہان ہے یہ
جو خواجہ نے کہا نسیم نے تحریر کیا کہ اگر آپ نے میری جورو کو کھا لیا تو مجھکو بھی کھا جائیے مجکو بعد اُسکے
زندہ رہنا منظور نہین ہے اگر یہ اقرار فرمایئے کہ تمھاری زوجہ موجود ہے تو میرے دل مین جو ہے وہ مین بیان
کرون خواجہ نے کہا کہ وہ کہان اُسکو مین نے کھا لیا نسیم نے کہا کہ مجکو بھی کھا لیجیے اب مین کبھی دین
اسلام قبول نہ کرونگا یہ تحریر کیا کہ افسوس مین نے اُس ناشاد کی صورت تک نہین دیکھی کیسی تھی

گو نکاح ہوئے تو تین برس ہوئے اب مین نے اُسے طلب کر لیا تھا کہ یہ سانحہ گذرا بہ اُس کمبخت نے میری
صورت دیکھی کہ مین کیسا ہون یہ جو اُسنے تحریر کیا خواجہ نے کہا کہ پھر کیا ہو مین تو کھا گیا ہون اگر کچھ روپیہ
صرف کرو تو زندہ کی جائے اچھا تم بتاؤ کہ اگر تمھاری جورو تم کو ملے تو تم دین اسلام قبول کرو یا نہین اُسنے یہ
سُنکے تحریر کیا کہ ضرور بلکہ مین عہد کرتا ہون کہ اگر میری جورو مجھکو ملے تو مین مطیع اسلام ہون اور دین اسلام
قبول کرون اور طلسم کشائی بہ خوشی اطاعت کرون یہ جب خواجہ نے لکھا ہوا دیکھا صاحبقران نے
بھی ملاحظہ فرمایا خواجہ سے کہا کہ نسیم کو رہا کر دو اور اُسکی جورو کو اُسکے حوالے کر دو ایک تحجب پیش کرتا
ہے خواجہ نے کہا کہ کیا خوب آپ تو اچھے آئے بڑے اُسکے خیرخواہ ہے اگر ایسی ہی خیرخواہی فرمایئے گا تو
خوب کام چلے گا مین اپنا نقصان کرون اُسکے حاصل ہونے مین پچیس ہزار روپیہ صرف ہو گا اُسکو مین نے
ایک مہاجن کے پاس پچیس ہزار پر رہن کر لیا وہ پچیس ہزار میرے پاس صرف ہو گئے لہذا یا تو آپ
مرحمت فرمایئے یا نسیم دے مین اُسکو فک رہن کرا کے دے دون بدون پچیس ہزار لئے اور مہاجن کو
دیئے نسیم کی زوجہ کی رہائی غیر ممکن ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ پرائی جورو کے رہن رکھنے والے
کون تجھے جو رہن رکھ لیا یہ بھی کوئی ظلم وستم ہے کہ اُسکی جورو کو رہن کر لیا اگر وہ دعوے کر دے تو کیا ہو
اُسوقت کیا جواب دیجیے خواجہ نے کہا کہ ہم سب کوئی ہین آپ کون ہین جو اُسکی طرف سے ایسی تقریر
فرماتے ہین بس معلوم ہوا کہ آپ بھی عجب آدمی ہین میرے دشمن ہین آپ اُس سے دعوے کرا دیجیے
دیکھون وہ میرا کیا کرتا ہے میرا لوہ چلے حاصل کرتے ہین اور اس عیاری مین بہت روپیہ صرف ہوا آپ نے
صرف ایک لاکھ روپیہ دیا مین نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ صرف کیا پہلے وہ پچاس ہزار مرحمت فرمایئے
پھر اور کچھ تقریر فرمایئے مین خود آپ پر اپنے روپیون کا دعوے کرونگا چونکہ مین ایک مہاجن کا قرضدار
تھا آپ کے کام کو جاتا تھا کہ وہ راہ مین مل گیا اُسنے پکڑ لیا اور کہا کہ چلو میرے مکان پر مین تم کو
اپنے گھر مین بند کر رکھونگا اُسوقت تک کہ جب تک تم میرا روپیہ نہ دو گے مین نے پہلے اُس پر دباؤ
ڈالا کہ مین صاحبقران کے کام کو جاتا ہون اگر اُنکا کام نہ ہو گا تو اُنکا نقصان ہو گا وہ تمام تمھارے
گھر بھر کو قتل کر ڈالین گے اُسنے ایک نہ سُنی اور کہا کہ مین نہ مانونگا تم جاؤ گے کہان بعد مدت کے تو ملے
ہو مین تمھاری تلاش مین پھر رہا تھا یہ کہکر اُسنے اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ انکو پکڑ لو اور مکان پر لے چلو
اگر یہ باسانی اپنے آپ سے چلین اگر یہ کچھ سختی کرین تو انکو باندھ لو اب چلنے نہ دو یہ جو اُسنے اپنے

نوکرون سے کہا وہ سب کے سب کہنے لگے کہ خواجہ چلو اگر یون نہ چلوگے تو ہم زبردستی لیچلینگے مین نے
دیکھا کہ آبرو جاتی ہے اب کیا تدبیر کرون اگر ساتھ جاتا ہون تو حمزہ کا کام معطل رہتا ہے آبرو جاتی ہے اب
کیا تدبیر کرون فکر کرتے کرتے یہ ذہن مین آیا کہ نسیم کی زوجہ کو اسکے پاس رہن کرون اگر یہ بات جاسکے
مین نے مہاجن سے کہا کہ اسوقت میرے پاس کوروپیہ نہین ہے ایک کنیز ہے سر سے پاؤن تک
جواہرات پہنے ہوئے ہے مین اُسکو تمھارے پاس پچیس ہزار روپیہ پر رہن کیے دیتا ہون جسوقت
روپیہ دونگا فک رہن کرلونگا پہلے اُسنے انکار کیا جب مین نے اُسکو دکھایا اُسنے جب اُسکو دیکھا
تب اُسنے کہا کہ اچھا رہن کردو مگر ایک شرط ہے کہ ایک رقعہ لکھ دو کہ مین نے اس عورت کو مع اسقدر
اسباب کے فلان مہاجن کے پاس رہن کیا ہے مبلغ پچیس ہزار روپیہ پر مین جسوقت اسکا روپیہ ادا
کردونگا اُسوقت اسکو فک رہن کرلونگا مین نے کہا کہ یہ کیون لکھون اُسنے کہا کہ اس غرض سے کہ
شاید تم یہان رہن کرو اور اُسکے بعد جا کر دعوے کرو کہ میری لونڈی اسقدر زر و زیور لیکر بھاگ گئی ہے
فلان مہاجن کے یہان ہم کو اُسکا پتہ ملا ہے کہ ہے پس اُسیوقت میری خانہ تلاشی ہونے لگے کی
وہ کو وہان موجود ہوگی ضرور نکل آئیگی مین بھی باندھا جاؤنگا اور میرا گھر بھر آپ کا کیا نقصان ہوگا
آپ اور خوش ہونگے وہ عورت آپ کو مع آپکے مال کے دیدی جائیگی مجکو سات برس کی قید ہوگی سب
مال ضبط سرکار ہوگا اعتبار الگ میرا جائیگا اہل برادری مین الگ بدنام ہونگا ہان اگر یہ تحریر میرے پاس
ہوگی تو یہ ہوگا کہ جب ہرکارے سپاہی آئینگے تو مین اُنکو یہ تحریر دکھادونگا میری آبرو بچ جائیگی خلاصہ یہ
کہ مین نے وہ کاغذ لکھ کر اُسکے حوالے کیا اور نسیم کی زوجہ کو اب پچیس ہزار روپیہ ملے تو مین ابھی لاؤن مہاجن نے
نے فرمایا کہ خواجہ تم بھی ایک آفت کے پرکالے ہو ابھی بیان کر چکے ہو کہ مین نسیم کی زوجہ کے مکان سے اُسکی شکل
بنکر میانہ مین بیٹھ کر آیا ہون اب یہ کہتے ہو تمھاری کس بات کا اعتبار کیا جائے تم تو عورت کی صورت بنے
مہاجن نے تم کو کہان دیکھ لیا جو پکڑ لیا خواجہ نے کہا کہ آپ بھی کیا باتین کہتے ہین کیا مین ہر وقت عورت
بنا رہا جب راہ مین کسی مقام پر شب ہوگئی کہارون نے میانہ رکھدیا مین نے اپنی صورت کی پتلی بنا کر
میانہ مین بٹھادی مین خود نکل کر جب وہ سوگئے صحرا مین پھرنے لگا جب صبح ہوئی گلیم اوڑھکر چلا
آیا میانہ مین بیٹھ گیا یا جب دن کو دم ٹھہرایا اُسوقت بھی یہی تدبیر کرکے میانہ سے گلیم اوڑھکر باہر نکل آیا
پتلی رکھدی کہ کہارون کو معلوم ہو کہ بی بی میانہ مین ہین صحرا کی سیر کرنے لگا اسی حالت مین مہاجن

سے سامنا ہوگیا ہین یہ جانتا تھا کہ یہ سانحہ ہوگا تو کبھی باہر نہ آتا اُسوقت مین آپ سے یہ کہنا بھول گیا تھا
خلاصہ یہ کہ پچیس ہزار روپیہ نسیم سے مین اُسکی جورو دلا دون **صاحبقران** نے فرمایا کہ مین ایسے نفرہ بہت
سے تمھارے جانتا ہون نسیم کو اختیار ہے چاہے وہ دے چاہے نہ دے اگر اُسکو جورو کی محبت ہوگی وہ
دے گا خواجہ نے کہا کہ پھر آپ کو کیا مطلب ہے اور کیا غرض ہے جو آپ دخل دیتے ہین مین نے آپ سے تو نہین
کہا تھا کہ میرا روپیہ نسیم سے دلا دیجیے مین اُس سے باتین کر رہا تھا آپ نے بیکار دخل دیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اُسکو رہا کر دیجیے پھر اُس سے تقریر کیجیے خواجہ نے کہا کہ اگر وہ رہا ہوکر میرے اوپر حملہ کرے
کیونکہ مجھسے جلا ہوا ہے تو مجھکو کون بچائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اسقدر ساحر یہان بیٹھے ہوئے
ہین دوسرے میرے پاس لوح ہے کیا وہ ان سب کو ہلاک کرکے تم کو قتل کرے گا خواجہ نے یہ سُنکے اُن
ساحرون کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ لوگ میری کمک کرینگے اگر نسیم میرے اوپر حملہ کرے گا سب نے
کہا کہ ہان آپ اطمینان رکھیے جب تک ہمارے دم مین دم ہے ہم آپ کو نہ جانے دینگے جب یہ خواجہ
نے اُن سب کی زبانی سُنا اُسوقت نسیم کی زبان سے سوزن لی اور کمند سے رہا کیا نسیم نے رہا ہوکر
صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران نے اُسکو کرسی مرحمت کی نسیم نے پہلے ہی دل مین خیال کر لیا
تھا کہ ان لوگون سے مقابلہ کرنا بیکار ہے جب اس بندوبست پر یہ یہان پہونچ گئے اور سیماب وغیرہ
قتل ہوگیا اور لوح ہاتھ سے نکل گئی اور اتنے زبردست ساحرون نے اطاعت کی تو مین کیا چیز
ہون بیکار ان سے لڑکے اپنی جان دینا ہے اور کچھ فائدہ نہین ہے یہ لوگ ضرور تائید یافتہ اور صاحب
اقبال ہین پس تجکو بھی لازم ہے کہ انکی اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ اپنی زندگی براحت و آرام بسر کر
تیری بھی نئی شادی ہوئی ہے زوجہ کے ہمراہ بخوشی و راحت کے زندگی کو بسر کر یہ سوچ چکا تھا اسی سبب
سے اُسنے اپنی جورو کو عمرو عیار سے طلب کیا تھا خواجہ نے جب یہ بات کہی کہ مین نے کھا لیا اب
وہ کہان اُسنے خواجہ سے کہا تھا کہ مجکو بھی قتل فرمایئے جب اُسنے بہت اصرار کیا اور اس امر کا اقرار
کیا کہ اگر میری جورو مجکو مل جائے تو مین دین اسلام قبول کرون تب خواجہ نے کہا کہ مین نے پچیس
ہزار پر رہن کر لیا ہے روپیہ دو مین لا دون جب خواجہ نے صاحبقران کے کہنے سے نسیم کو رہا کیا
نسیم سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھا جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے صاحبقران سے
کہا کہ یا صاحبقران میری جورو مجکو مل جائے تو مین آپ کی اطاعت کرون اور دین اسلام بھی

قبول کرون صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ نسیم کی زوجہ کو نسیم کے حوالہ کرو وہ اس شرط سے مسلمان ہوتا
ہے کہ میری زوجہ مجھکو مل جاوے تو مین دین اسلام قبول کرون وہ ایک حجت شرعی پیش کرتا ہے اب تم کو دینا
ہوگا خواجہ نے کہا کہ جسوقت تک پچیس ہزار روپیہ نہ ملیگا اُسوقت تک نسیم کی زوجہ کا ملنا دشوار ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار کو کیون نقرہ کرتے ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا نقرہ ہی سہی مین ہرگز ہرگز
بدون روپیہ دیئے ہوئے نہ دونگا وہ رہن ہے جب یہ خواجہ نے کہا نسیم نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ یا طلسم کشا آپ نہ بولین خواجہ سے مین گفتگو کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم جانو اور خواجہ
بس نسیم نے خواجہ کیطرف منھ کر کے خواجہ سے کہا کہ یا خواجہ میری زوجہ مجکو مرحمت فرمایئے خواجہ نے کہا کہ
آپ پچیس ہزار روپیہ مجکو دیجیے مین نے تو مہاجن کے پاس رہن رکھوا دیا ہے مین اُسکو روپیہ دے کر لا دون
نسیم نے کہا کہ اچھا آپ اسکا اقرار کرتے ہین کہ پچیس ہزار روپیہ لیکر میری زوجہ مجکو مرحمت فرمایئے گا
خواجہ نے کہا کہ ضرور بس اُسیوقت نسیم نے سحر کیا کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے کہا کہ فلان مقام پر
میرا روپیہ جمع ہے اُسمین سے پچیس ہزار لے آ وہ پتلی غائب ہو گئی جب وہ پتلی چلی گئی اب نسیم نے خواجہ
سے کہا کہ لایئے میری زوجہ کو خواجہ نے جواب دیا کہ روپیہ مجھکو دیجیے مین جا کر مہاجن کو دون وہ مجکو
آپ کی زوجہ حوالے کرے مگر ایک امر کا خیال رہے کہ صرف زوجہ ملے گی زیور وغیرہ نہ ملیگا اُسکو نہ طلب
فرمایئے گا نسیم نے جواب دیا کہ بہت خوب مجکو منظور ہے یہ کہکر نسیم نے صاحبقران سے کہا کہ یا طلسم
کشا مین خواجہ کو پچیس ہزار روپیہ دیتا ہون موافق اُنکی طلب کے اور زیور وغیرہ سے بھی
دست بردار ہوتا ہون مگر اب کوئی نقرہ وغیرہ نہ ہو صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ خواجہ
نسیم کی جورو اب اصلی دینا کوئی دوسری عورت نہ دینا تم کو ہمارے سر کی قسم تمنے جو کہا وہ اُسنے قبول کیا
اب اُسکے ساتھ نقرہ و فریب نہ کرنا خواجہ نے کہا کہ آپ کے سر کی قسم مین اُسکی زوجہ اصلی اسکو دونگا
کوئی نقرہ و فریب نہ کرونگا یہ روپیہ تو دین صاحبقران نے فرمایا کہ اے نسیم تم اطمینان رکھو
تمھاری زوجہ تم کو مل جاویگی اب کوئی فریب نہ ہوگا نسیم خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلی چک
لے کر آئی سامنے نسیم کے رکھدیا نسیم نے خواجہ کو دیا خواجہ نے اُسکو دیکھ کے نذر زنبیل کیا
اور نسیم کی زوجہ کو زنبیل سے نکالا وہ ایک لنگا ٹاٹ کا اوڑھے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی نسیم کے حوالے
کیا گو نسیم نے اُسکو دیکھا نہ تھا مگر اُسکی تصویر نسیم کے پاس تھی نسیم نے تصویر نکالی تصویر سے

اسکی صورت کو بلایا مگر مو فرق نہ پایا صاحبقران نے پوچھا کہ یہی تمھاری زوجہ ہے نسیم نے کہا کہ جی ہان ہے اب
صاحبقران نے نسیم سے پوچھا کہ تم نے اپنی زوجہ کو پایا اُسنے کہا جی پایا اب زوجہ نسیم سے صاحبقران
نے پوچھا کہ تم کہان تھین یہ کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا کہ مین اپنے مکان مین تھی کہ میرے شوہر کے پاس
سے نامہ گیا میری طلب مین میرے باپ نے مجکو رخصت کیا میرے عزیز مجھسے ملنے کو آئے ایک
ساہوکار کی لڑکی میری ہم سن تھی وہ بھی مجھسے ملنے کو آئی وہ مجکو الگ ایک کمرہ مین لے گئی اُسنے کچھ
باتین مجھسے کین اور ایک پڑیہ مجکو دی کہ اسکو کھا لو تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی مین نے جیسے وہ
پڑیہ کھائی پھر مجکو خبر نہین کہ میرے اوپر کیا گذری ابھی میری آنکھ کھلی ایک آدمی نے مجھسے کہا کہ جا تجکو
خواجہ سلامت نے طلب فرمایا ہے سب کپڑے وغیرہ میرے اُتار لیے یہ ٹاٹ کا پائجامہ اور کرتی پہنا
دی اور یہان پہونچا دیا مین آپ لوگون سے واقف نہین ہون کہ آپ کون لوگ ہین صاحبقران
نے فرمایا کہ تو دیکھ ان مین تیرا شوہر کون ہے اُسنے کہا کہ مین نے شوہر کی صورت تک نہین دیکھی جو پہچانون
مگر مین دیکھتی ہون کیونکہ جب شادی ٹھہری تھی تو تصویر میرے شوہر کی میرے باپ کے پاس گئی تھی
اُنھون نے مجکو دکھائی تھی کہ تمھاری شادی اسکے ہمراہ کی جاتی ہے تم کو منظور ہے مین نے وہ تصویر
دیکھی تھی کچھ مجکو خیال سا ہے اگر اُس صورت کا آدمی یہان ہوگا تو مین پہچان لونگی یہ کہکر وہ دیکھنے لگی
نسیم خاموش بیٹھا ہوا ہے اُسنے نسیم کے قریب آکر بغور دیکھا اور پہچان کر نسیم کا ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا کہ یہ میرا شوہر ہے اسی کے ساتھ میری شادی ہوئی تھی بس صاحبقران نے زوجہ نسیم سے
فرمایا کہ جب سے تو پڑیہ کھا کے بیہوش ہوئی آج تجکو ہوش آیا اُسنے کہا کہ جی ہان اب صاحبقران نے
نسیم سے فرمایا کہ تمھاری زوجہ تم کو ملی اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو اُسنے کہا کہ بہت خوب بس نسیم اُسیوقت
مع اپنی زوجہ کے صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اور اُسنے اطاعت صاحبقران قبول کی اب نسیم سے
صاحبقران نے فرمایا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ اور اسکو کپڑے وغیرہ پہنا دو اُسنے کہا کہ بہت خوب
بس نسیم اپنی زوجہ کو لے کر اپنے مکان پر آیا کیونکہ اُسکا مکان اُسی دربند مین تھا اُسکو وہان لاکر کپڑے
وغیرہ سے آراستہ کیا خواجہ کی عیاری کا سب حال بیان کیا وہ بہت حیران ہوئی نسیم اپنی زوجہ کو
مکان مین سونپ کر پھر دربار مین آیا یہان صاحبقران نے بعد نسیم کے چلے جانے کے لوح کو ملاحظہ
فرمایا تو ایک حرف اُس پر تحریر نہ پایا سوا اسکے کچھ لکیرون کے اب صاحبقران حیران ہوئے بادشاہ

وغیرہ دیکھ فرمایا کہ لوح تو کچھ خبر نہیں دیتی ہے نہ اسپر کچھ تحریر ہے اسکا کیا سبب ہے یہ سبب فکر کرنے لگے اور سوچنے
لگے اور صاحبقران بھی دریاے فکر مین غوطہ زن ہوئے غور ہی کرنے لگے کہ اوسکے سوسن کو خیال آیا
اُسنے سر اُٹھا کر عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ اندیشہ نہ فرمایئے میرے خیال مین ایک امر آیا ہے اس
لوح کے ساتھ ایک صندوقچہ بھی تھا اُسکی بھی اسی طور سے حفاظت [illegible]
جب مین نے لوح کو تمہارے سپرد کیا ہے تو اُس صندوقچہ کو بہت پوشیدہ جا کر ایک مقام پر دفن
کر دیا ہے مین وہ صندوقچہ لاتی ہون اُس سے آپکا مطلب [illegible]
سُنا ہے کہ جسوقت وہ صندوقچہ کھولا جائیگا اُسوقت تک لوح [illegible]
لوح کے پڑھنے کی معلوم ہو گی [illegible] مین وہ صندوقچہ لاتی ہون آپ مجھ کو رخصت دیجیے یہ کہکر وہ رخصت ہو کر
صاحبقران سے اُس مقام پر آئی جہان اُسنے وہ صندوقچہ دفن کر دیا تھا زمین کو کھود کر صندوقچہ نکالا اور
وہ صندوقچہ لے کر صاحبقران کی خدمت مین آئی اتنے عرصہ مین نسیم بھی آگیا بس سوسن نے وہ
صندوقچہ صاحبقران کو نذر دیا صاحبقران نے وہ صندوقچہ کھولا تو اُس مین سے ایک پرچہ کاغذ کا اور چند
دانے مروارید کے اور ایک الماس کا نکلا اُس پرچہ پر تحریر تھا کہ طلسم کشا کو معلوم ہو کہ جب لوح اور
صندوقچہ ہاتھ لگے تو اس صندوقچہ مین چند دانے مروارید کے ہونگے وہ مروارید طلسم کشا لے لے اور ایک
الماس کا ہوگا اُسکو طلسم کشا اپنے بازو پر باندھے اُسکے سبب سے اُس پر کسی ساحر کا سحر اثر نہ
کرے گا طلسم کشا کو معلوم ہو کہ اُسوقت تک لوح کے حرف نظر آ ہونگے جسوقت تک یہ لوح
چشمہ زمزم مین تین مرتبہ غوطہ نہ دی جائیگی اور اسکے زمزم جادو کے دل کی دھونی نہ دی جائیگی
زمزم جادو اُسی چشمہ کا مالک ہے اسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ جب طلسم کشا اُس مقام پر پہونچے تو اس
لوح کو چشمہ مین غوطہ دے اور غوطہ دے گا چشمہ مین جوش پیدا ہوگا اور زمزم جادو چشمہ سے
نکلے گا اور طلسم کشا پر حملہ کرے گا بس طلسم کشا کو لازم ہے کہ تلوار پر اسم جو اس قرطاس کے حاشیہ
پر لکھا ہے دم کر کے زمزم کے حملہ کو رد کر کے اپنا وار کرے بس اس طور سے وار کرے کہ ایک ہی وار مین
اُسکا کام تمام ہو بس جب وہ مر کر گرے فوراً اُسکے پیٹ کو چاک کرے اور دل کو نکالے اور آگ پر رکھے
جب دھوان بلند ہو اُسکی دھونی دے اس لوح کو بس لوح کی تحریر ظاہر ہوگی جب تحریر لوح ظاہر
ہو اُسوقت لوح سے جو حکم ہو اُسپر عمل کرے تلاش چشمہ زمزم مین اکیلا طرف مشرق کے جائے

کوئی تو وارد ہو یہان تک کہ عیار بھی ہمراہ نہ ہو یہ دیکھکر اور تحریر پاکر صاحبقران نے سب سردارون
سے یہ حال کہا اور اُن سب سے رخصت ہوکر خواجہ وغیرہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر طرف مشرق کے
تلاش چشمۂ زمزم مین روانہ ہوے یہانتک کہ ایک صحرا مین پہونچے اُس صحرا کو سبزہ و گل سے بھرا ہوا پایا
ہر طرف بہار کا سمان تھا تمام اشجار اثمار سے پُر تھے ہوا کے جھونکون سے جھوم رہے تھے زمین کو چوم
رہے تھے اُس صحرا مین ایک چشمہ تھا کہ آب صاف و شفاف سے مملو تھا ایسا پانی اُسکا صاف تھا
کہ تہ زمین نظر آتی تھی اُس چشمہ کے لب گردان سنگ مرمر کے تھے اُسپہ بخط جلی تحریر تھا کہ این چشمہ
زمزم ہے جو صاحبقران نے تحریر پایا بسم اللہ کہکر سیڑھی پر بیٹھ گئے یا یزدان پاک فرماکے تختہ لوح
اُتار کر اُسمین غوطے دیے جب دو مرتبہ غوطہ دے چکے اور تیسرے مرتبہ غوطہ دینے کے قصد سے لوح کو
چشمہ مین ڈالا اور وہ لوح پانی مین غرق ہوئی پانی مین جوش پیدا ہوا اور خروش اور شعلے نکلنے لگے آواز
عجیب آئی کہ او طلسم کشا کیا غضب کرتا ہے کیا سب ساکنان طلسم مر گئے و حاکمان و زندہ جو تو یہانتک
پہونچا اور لوح پر تیرا قبضہ ہوا یا سب نمک حرام ہو گئے اور تیری شرارت کی یہ صدا جو آئی اور پانی مین
جوش جو پیدا ہوا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کوئی صدا دینے والا نظر نہ آیا
صاحبقران حیران تھے کہ یکایک چشمہ مین سے ایک ساحر بدمست بادہ کبر و نخوت سے بہت
زبردست جنجولی دوش پر پڑی ہوئی آنکھ و ناک سے شعلہ نکلتے ہوئے ہر بن مو سے شعلہ ہاے آتشین
پیدا دونون آنکھیں سرخ ہو رہی ہین ترسول ہاتھو مین غصہ بات بات مین بعد جوش و خروش
نکلا اور سکارا کہ او طلسم کشا ٹھہر جا مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا منم زمزم جادو مالک چشمہ
زمزم نگذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی او طلسم کشا ٹھہر جا مین تیرا مرد مقابل ہون
معلوم ہوتا ہے کہ سب ساکنان طلسم تجھسے مل گئے تیری اطاعت کر لی نمک حرامی پر کمر کس لی
ہین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر جست کر کے باہر چشمہ کے آیا آتے ہی صاحبقران پر سحر کیا صاحبقران
نے عکس لوح اُسپر ڈالا وہ مُنھ کو پھیر کر پیچھے ہٹا کہ ایسا نہ ہو سحر فراموش ہو صاحبقران نے
لوح کو تیسرا غوطہ دیا اور خود بھی جست کر کے کنارے چشمہ سے زمین پر آئے برابر زمزم جادو
کے اور فرمایا کہ او نابکار کب تک بیہودہ گفتگو کرتا ہے اسی مین خیریت ہے اور تیرے لیے بہتر اپنی ہے کہ
میرے قدمون کو بوسہ دے اور دین سلام اختیار کر ورنہ تیرا زندہ بچنا میرے ہاتھ سے محال ہے

زرمزم جادو نے برہم ہوکر کہا کہ او طلسم کشا تیری شامت حرام نہیں ہوں میں تجھکو زندہ نہ چھوڑونگا کہ تو یہانسے
جا سکے بلکہ تو خود میری اطاعت کر اور رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت میں حاضر ہو میں تیری خطا
بادشاہ طلسم سے معاف کرادونگا اور دین اسلام کو ترک کر تو تو تیری جان بچیگی ورنہ میرے ہاتھ سے
قتل ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ تیری شامت آئی ہے بہت بیہودہ بکتا ہے تو حملہ کر زرمزم نے
کہا تو حملہ کر میں پہلے حملہ نہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا جب میرا خدا مجھکو تیرے ہاتھ سے بچائیگا تو میں
تجھپر حملہ کرونگا زرمزم نے کہا کہ معلوم ہوا تجھکو اپنے قد اپر بڑا بھروسہ ہے لے میں حملہ کرتا ہوں یہ کہکر سحر
کیا صاحبقران نے عکس لوح ڈالا وہ شعلہ جو اسکے سحر سے ظاہر ہوا تھا اور صاحبقران کی طرف
چلا تھا ایک مرتبہ عکس لوح سے فرو ہوگیا اُسنے کئی سحر کیے کسی سحر نے جب صاحبقران پر اثر نہ کیا تو
بہت عاجز ہوا اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر جب لوح کے سحر اثر نہ کریگا یہ یون نہ چوٹ کھائیگا
تو صرف ساحر نہیں ہے بلکہ فنون سپہ گری سے بھی ماہر ہے اسکو تلوار سے قتل کر یہ سوچکر دل میں اور تلوار
علم کرکے صاحبقران پر حملہ کیا جیسے ہی تلوار اُسکی قریب سر آئی صاحبقران کی آنکھ لڑی ہوئی تھی تلوار کا
قریب آنا تھا اب جو چمکی وہی تلوار پٹ پڑی آپنے پنجہ بلے دراز کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار کے قبضہ
پر قبضہ کیا ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا کہ اور کوئی حربہ کرے اُسنے خنجر کمر سے لیا اور
صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے اُسکے حملہ کو رد کرکے عقرب سلیمانی پر اُس اسم کو دم کرکے جو کہ
حاشیہ کاغذ پر تحریر تھا اب جو ہاتھ مارا تلوار مثل برق کوندکر سر پر آئی اُسنے سپر پر اسے روکا اپنے سر کی
پناہ کیا مگر یہ تلوار کب رکتی تھی مثل برق جہندہ کے گری سر و گردن کو قلم کرتی ہوئی زمین میں در آئی
برابر دو حصہ کردیے زرمزم کا مرکر گرنا تھا کہ ایک شور برپا ہوا آندھی سیاہ اٹھی برف باری سنگ
باری ہوئی تاریکی ہوگئی صاحبقران نے لوح کو چمکایا روشنی ہوئی اسی روشنی میں صاحبقران نے
جست کی بدن زرمزم کے پہونچکر اسکا دل سینہ سے نکالا دل زرمزم پر قبضہ کیا وہ تاریکی وغیرہ بر طرف
ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام میں زرمزم جادو تھا ایک طائر اسکی لاش سے پیدا ہوا وہ یہ چلاتا ہوا
جاتا تھا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے لوح پائی چشمہ زرمزم میں غوطہ بھی دیا تھا مثل پانی
کے گھونٹ کے پی گیا سیر تیون کنارے چشمہ زرمزم کے بہایا اب طلسم ہرگز ہرگز نہ بچیگا طلسم ضرور
فتح ہوگا یہ آواز دیتا ہوا وہ طائر اڑتا ہوا طرف طلسم کے راہی ہوا یہان جب روشنی ہوئی صاحبقران

نے لکڑیاں خشک جنگل سے جمع کیں اور چقماق پتھری سے آگ نکالی لکڑیوں کو جلایا اسپر وہ دل زمزم جادو
کا رکھا اب جو دھوان بلند ہوا صاحبقران نے لوح کو دھونی دی جب سب دل جل گیا اب جو
صاحبقران نے دھوکر کے لوح پر نگاہ کی تو لوح سے سب حرف ظاہر ہوئے آب طلائی سے لکھے ہوئے
تھے مثل نگینوں کے چمک رہے تھے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا یہ تحریر تھا بعد بسم اللہ کے اے طلسم کشا
آگاہ ہو کہ جب تم کو لوح طلسم دستیاب ہو اور بعد غوطہ دینے چشمہ زمزم کے اور دل زمزم جادو کی دھونی
کے بعد تحریر لوح ظاہر ہو تو تجھکو لازم ہے کہ کوہ بند سوسن و دربند اعظم کو فتح کر اگر سوسن جادو و اعظم جادو
تیری شراکت بھی کریں تب بھی تو ان دربندوں کو فتح کریگا یقین ہے کہ یہ دونوں تیری شراکت ضرور کرینگے
تو چشمہ زمزم سے داہنی طرف روانہ ہونا ایک کوہ فلک شکوہ تجھکو نظر آئے گا اُس کوہ فلک شکوہ سے اُس
پار جانے کی تدبیر یہ ہے کہ لوح کو سر پر رکھنا اور یہ کہنا کہ اے لوح مجھکو اُس پار کوہ کے پہونچا دے آنکھیں
بند کر لینا ایک مرکب پرند پیدا ہوگا وہ تجھکو اُس پار پہونچا دیگا جب یہ صدا آئے کہ آنکھیں کھولدو جب
چشم کو وا کرنا جب تو اُس پار کوہ کے پہونچے گا تو تجھکو ایک جنگل سوسن کا نظر آئے گا جسقدر درخت
اُس جنگل میں ہونگے سب سوسن کے ہونگے جب سے تیرے قدم وہاں پہونچیں گے ہر طرف سے یہ صدا
آئے گی کہ لینا پکڑنا طلسم کشا آگیا یہاں سے زندہ جانے نہ پائے مار لو وہ درخت خود بخود اپنے مقام سے
حرکت کریں گے تیرے اوپر چلیں گے تو لوح کو اُسی طور سے سر پر رکھے رہنا بالکل تجھکو گزند نہ پہونچیگا بلکہ
تجھ سے قتل کرنا ہوا برابر چلا جانا جب وسط جنگل میں پہونچے گا تو ایک بہت بڑا درخت سوسن کا ہوگا
اُسپر ایک طائر بیٹھا ہوگا وہ تجھکو دیکھ کر اور منقار کھول کر تیرے تکلیف پہونچانے کی خاطر سے تیری
طرف آئے گا تجھکو لازم ہے کہ تو تیر سے اُسکو قتل کرنا بس جو اسم حاشیہ لوح پر لکھا ہے اسکو پیکان تیر پر
دم کرکے اور اُس طائر کو تک کر مارنا اُسکے منھ پر ایک داغ سیاہ ہے بس اسقدر انداز سے
نشانہ لگانا کہ ناوک نشانہ پر بیٹھے اگر نشانہ نے خطا کی تو یاد رکھنا کہ تو تا بہ کمر پتھر کا ہوجائیگا اسیطور
سے دوسرا تیر لگانا اگر وہ بھی خطا کرے گا تو تا بہ سینہ تو پتھر کا ہوگا اسطور سے لگانا کہ تیسرا تیر خطا
نہ کرے اگر اب کی مرتبہ نشانہ خطا کرے گا تو تو بالکل پتھر کا ہوگا پھر عمر بھر رہائی نہ ہوگی خیر اگر تو اُس
طائر کو قتل کرے اور وہ طائر مر کر گرے جس مقام پر وہ طائر گرے اُس مقام پر تو بھی جانا اور پکار
کہنا کہ اے خزان جادو جلد باہر آ اور میری اطاعت کر کیونکہ ملکہ سوسن جادو نے میری اطاعت

کی لوح طلسم پر میرا قبضہ ہوا ہین تے بموجب ہدایت لوح یہان آکر نگران سوسن بدست کو قتل کیا اُسکے
مرنے سے صحرائے سوسن مین آگ لگ گئی سب درخت سوسن مع درخت بزرگ کے جلکر خاک سیاہ
ہوگئے دربند سوسن فتح ہوگیا جو اشیا یہان بانیان طلسم نے میرے لیے رکھے ہین وہ مجکو دو تاکہ مین
اُنپر قبضہ کرون جب تم یہ پکار کر کہو گے تو ایک ساحر کیہان آسن زمین سے پیدا ہوگا وہ تمہارے قدمون پر سر
رکھے گا اُسکو مطیع اسلام کرنا اُسکے ہمراہ جانا جو اشیا بانیان طلسم نے تمہارے لیے اس دربند مین رکھے
ہین اُسکی فرمائش سے لیکر اپنے دستخط بنا دینا اب تم کو اختیار ہے چاہے اُسکے قبضہ مین رہنے دو چاہے اور
کسی کے سپرد کر دو اسکے بعد پھر لوح کو دیکھنا تو لوح حلقہ دست سے اُسکو نکالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جس طور
سے لوح مین تحریر تھا صاحبقران نے اُسی طریقہ سے سب کام کیا جب ان جادو کو تیر سے نشانہ
مین قتل کیا اُسکے قتل ہوتے ہی تمام صحرا مین آگ لگ گئی پس جہان پر وہ گرا صاحبقران نے اُسی
مقام پر پہونچکر وہی کلمات تعلیم کردہ لوح زبان سے فرمائے مخزن جادو نے آکر اطاعت کی اپنے
مکان پر گیا تمام کوٹھریان کھولکر دیکھا مین ہر ایک کوٹھری مین برابر صندوق زر و جواہر سے بھرے
رکھے تھے اُنپر یہ تحریر تھا کہ اپنا مال طلسم کشا لے پس صاحبقران نے مخزن جادو سے قلم لیکر
اُسپر اپنے دستخط فرمائے اور وہ سب مال اُسی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب ہم بعد فتح طلسم جشن
کرینگے اُسوقت تم یہ مال و دولت لیکر حاضر ہونا اُسنے کہا بہت خوب ایک شب مخزن جادو نے
صاحبقران کو مہمان کیا دوسرے دن بوقت سحر صاحبقران نے نماز سے فراغت فرماکے لوح کو
ملاحظہ فرمایا بعد بسم اللہ کے تحریر تھا کہ جب دربند سوسن کو فتح کر چکے طلسم کشا کو لازم ہے کہ
سمت جنوب کے روانہ ہو شمال کی طرف طلسم کشا کا ... پس جب راہ طے کرکے ایک صحرا مین
طلسم کشا پہونچے گا تو اُسکو ایک صحرائے پر بہار ملے گا اُس جنگل مین ایک دریا رواں ہوگا طلسم
کشا اُسکے کنارے جاکر کھڑا ہو اور یہ اسم پڑھے ایک کشتی دریا مین پیدا ہوگی اُسپر ایک کمرہ نقرئی
بنا ہوگا پس جب وہ کشتی کنارے پر پہونچے طلسم کشا کو لائق و لازم ہے کہ جست کرکے اس کشتی
مین سوار ہو مگر اسطور سے جست کرے کہ کشتی مین جاکر گرے پانی مین نہ گرے اگر پانی مین گرے گا
تو غرق ہو جائے گا اسلیے کہ وہ دریا دریائے فنا ہے اُس دریا کا کنارہ عدم سے ملا ہے جب
طلسم کشا کشتی مین سوار ہووے تو یہ اسم پڑھے وہ کشتی ایک طرف کو روانہ ہوگی اور کنارے پر

جاکر یہ بیٹھے گی طلسم کشا کشتی سے اترے اور طرف جنوب کے چلے ایک ور ایک صحرا سے ہمہ بار پائیگا اس جنگل مین
ہزاروں درخت ہونگے جنمین سر انسان کے بجائے ثمر کے ہونگے اُن سروں مین ایک سر بہت بڑا
سب سروں سے وسط مین ایک درخت کلان کے بالائے شاخ لگا ہوگا طلسم کشا کو لازم ہے کہ تیر کو
کمان مین پیوست کرے اور بینی آنکھ پر اُس سر کے لگا لے اور خدنگ نشانہ پر بیٹھے گا ایک شعلہ پیدا
ہوگا اُسکے پیدا ہونے سے تمام جنگل مین آگ لگ جائیگی سب سر و درخت جلنے لگین گے جب سب
سر اور درخت جلکر خاک ہوجائین اور صحرا بالکل صاف ہوجائے اُسوقت طلسم کشا اُس مقام پر بیٹھکر
یہ اسم پڑھے جب ساتوین دفعہ اسم پڑھنے لگے گا تو ایک شیر ببر پیدا ہوگا اُس سے خوف نہ کرے
جب وہ قریب آئے جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہو وہ شیر ببر لیکر اُسکو بھاگے گا اس طور سے
سوار ہو کہ کسی مقام پر اُسکی پشت پر سے نہ گرے بس جہان پر شیر جاکر ٹھہرے اُسکی پشت پر سے کود کر
ایک ہاتھ مارے کہ اُسکا سر اُڑ جائے اُسکی گردن سے خون نکلکر ایک طرف کو روان ہوگا بس اُسی
خون کے ہمراہ یہ طلسم کشا چلا جائے وہ خون ایک حوض مین جاکر گرے گا تمام پانی اُسکا سُرخ
ہو جائے گا طلسم کشا بھی اُس حوض مین کود پڑے جب تہ پر پاؤن پہونچے تو آنکھین کھول کر
دیکھے کہ ماہی کلان منھ کھولے ہوئے بیٹھی ہوگی اور وہ خون پی رہی ہوگی بس یہ لوح کو اسکے منھ
مین ڈالدے جب لوح منھ مین ڈالے گا ایک شعلہ پیدا ہوگا وہ شعلہ تمام پانی کو خشک کردے گا
آواز آئے گی کہ کشتی نام من ماہیان جادو بود اب نہ وہ حوض ہوگا نہ وہ صحرا طلسم کشا اور ایک
صحرا مین اپنے کو پائے گا بس اپنے دست راست کی طرف روانہ ہو چالیس قدم پر جاکر اُس کو
ایک خانہ باغ ملے گا طلسم کشا بلاخوف اُس باغ مین چلا جائے اسکا خیال رہے کہ نہ اُس باغ
کے پھل کھائے نہ پانی پیئے ہر طرف سے یہ صدا آئیگی کہ طلسم کشا آگیا طلسم کشا آگیا یہ کچھ بھی خیال
نہ کرے سیدھا طرف بارہ دری کے جائے اندر بارہ دری کے جب پہونچے گا تو طلسم کشا کو وسط
بارہ دری مین ایک مرد ضعیف اور زن ضعیف دونون بیٹھے ہوئے جو سر ہلاتے ہوئے نظر آئینگے
جیسے وہ طلسم کشا کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھین گے وہی جو سر اُٹھا کر طلسم کشا پر مارین گے اور
خود بھاگین گے بس طلسم کشا کو لازم ہے کہ اسقدر جلدی کرے کہ وہ جو سر اسکے قریب نہ آنے پائے
اور یہ بھاگنے نہ پائین کہ یہ اُنکے برابر پہونچ جائے بائین ہاتھ سے عورت کو دہنے ہاتھ سے مرد کو اٹھالے

اور دونون کو باہم ٹکرا دے کہ اُنکے سر پاش پاش ہو جائین اور وہ دونون مر کر گرین انکے مرنے سے تاریکی
ہو جائیگی طلسم کشا اُن دونون کو زمین پر رکھدے اور اُنکے پیٹون کو چاک کرکے دل و جگر نکال لے جب
وہ تاریکی دفع ہوگی تو نہ وہ باغ ہو گا نہ وہ بارہ دری صرف اُنکی لاشین پڑی ہوئی ہونگی بس جہان پر وہ
لاشین پڑی ہونگی ان لاشون کو ہٹا کر طلسم کشا یہ آواز دے کہ اے معدن جادو خوش ہو کہ [illegible] جادو
کو قتل کیا مع اُسکی جورو کے یہ دل و جگر اُسکا موجود ہے اور اپنے غلام کو دے وہ مفلوج ہو گیا اُسکا علاج
یہی ہے کہ اسکی دھونی دے جائے اور کہے کہ میری اطاعت کر اور جو اشیا بانیان طلسم میرے لئے امانت رکھ
گئے ہین میرے حوالے کر وہان سے صدا آئیگی کہ مین حاضر ہو اس زمین شق ہوگی ایک ساحر ایک تخت
پر پڑا ہوا نظر آئے گا بس طلسم کشا اُن دونون کے دل و جگر کی دھونی اُسکو دے وہ تندرست ہو کر
اطاعت کریگا اور اپنا مہمان کرے گا مثل مخزن جادو کے وہ بھی ایک فرد پیش کرے گا بس طلسم
کشا موافق فرد کے سب مال کی جانچ کرے خواہ اُسکے سپرد کرے خواہ اپنے ہمراہ لے جائے بوقت سحر
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہو طلسم کشا آگاہ ہو کہ اُسکا لشکر درمیان کوہ اعظم و کوہ سوسن و دربند سوسن
کے پڑا ہے باغ عجائب درمیان مین ان دونون دربندون کے واقع ہوا تھا بسبب طلسم
کے کوسون کا فاصلہ تھا چونکہ دربند فتح ہو جائینگے کوئی فاصلہ نہین ہو گا جب چند قدم چلے گا تو لشکر پائیگا
لشکر مین جاکر شہر اعظم کا بادشاہ اعظم جادو کو کرے اور شہر سوسن کا بادشاہ سوسن جادو کو بعد
اسکے ایک جشن کرے بعد ختم جشن پھر لوح کو ملاحظہ کرے جو لوح حکم دے اُس پر عمل کرے ان دربندون
کے بعد دربند منیر ہے اور مرقعہ عجائب و دربند زعفران زار ہے اسکے بعد قلعہ طلسم ہے بادشاہ طلسم سے
مقابلہ ہو گا جو لوح حکم دے اُس پر عمل کرے اور لوح سے بہت ہوشیار رہے یہ تدبیر ہے دربند اعظم کے
فتح کرنے کی بس صاحبقران نے بموجب لوح کی تحریر کے عمل کیا معدن جادو سے ملکر سب مال و اسباب
پر قبضہ کیا معدن نے بھی اطاعت کی سب مال اُسکے سپرد کرکے بوقت صبح لشکر کی طرف روانہ ہوئے
لشکر مین سب سردار و بادشاہ و خواجہ عمرو عیار صاحبقران کا انتظار کر رہے تھے اور خواجہ فرما رہے تھے
کہ نہ معلوم صاحبقران کہان ہین جو اسوقت تک تشریف نہین لائے کہ یکایک ایک غبار بلند ہوا
خواجہ و سردارون نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے صاحبقران اشقر دیوزاد پر سوار نمودار ہوئے کیونکہ پردہ
بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ دیکھا اور صاحبقران کو تشریف لاتے ہوئے دیکھکر سب [illegible]

استقبال چلے راہ مین جاکر قدمبوسی حاصل کی قواعد شاہی بجالائے سب صاحبقران کو بارگاہ مین لائے
دنگل پر صاحبقران جلوہ فرما ہوئے سب واقعہ دربندون کے فتح کرنے کا بیان کیا اور اُسی وقت
جشن کے برپا ہونے کا حکم دیا سب سامان درست ہوگیا بزم عشرت برپا ہوئی رقص وسرود ہونے
لگا صاحبقران نے اعظم جادو وسوسن جادو کو بادشاہ شہر اعظم وشہر سوسن کیا راوی بیان
کرتا ہے کہ دربندون کے فتح ہونے سے وہ جو پردہ ہائے سحر درمیان دونون ملکون کے حائل تھے برطرف
ہوگئے اور دونون ملک نمودار ہوئے وہ جو فاصلہ تھا وہ برطرف ہوگیا وہ جشن سات شبانہ روز برپا رہا
حال جشن وسامان جشن بہ سبب طول کے نہین تحریر کیا کیونکہ ابھی اس حقیر کو تمام طلسم کا حال تحریر
کرنا ہے اور اجزا کم ہین کیونکہ حکم ہے کہ اسی جلد مین اس طلسم کو تمام کرو ناظرین کو معلوم ہو کہ یہان بہت بڑا
جشن خوشی برپا ہوا ساتوین دن وہ جشن برخاست ہوا صاحبقران نے اعظم جادو وسوسن جادو
سے فرمایا کہ اب آپ دونون صاحب اپنے اپنے ملک کو جائین اور ساکنان ملک کو مسلمان کرین مین اور
دربندون کو فتح کرنے کی فکر مین جاتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ جب سب طلسم فتح ہو جائے گا
اُسوقت ہم قدوم میمنت لزوم سے جدا ہونگے ابھی ہم ان قدمونکو نہ چھوڑینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اگر
تم نہ جاؤگے تو اہل شہر کیونکر مسلمان ہونگے کہا کہ ہم ایک ایک سردار روانہ کردینگے وہ سبکو جاکر قواعد اسلام
سے آگاہ کر آئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جلد یہ تدبیر کرو کیونکہ ان لوگونکا اب کافر رہنا اچھا نہین
ہے پس اعظم جادو نے ایک سردار کو روانہ کیا شہر اعظم کیطرف اور سوسن نے بھی ایک سردار کو شہر
سوسن کیطرف روانہ کیا چنانچہ سردارون نے جاکر دونون ملکونکے باشندونکو جمع کیا اور تعریف خدا بیان
کی اور سب حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل شہر دونون ملکون کے مسلمان ہوگئے یہان بھی رواج
دین اسلام ہوا اب صاحبقران کو تو یہان چھوڑا جاتا ہے اور ان سردارونکو جو مسلمان اہل شہر کو کرنے گئے
تھے اُنکا حال بیان کیا جاتا ہے وہ اہل شہر کو مسلمان کرکے یہان لشکر مین آئے بنام بادشاہ اسلام گزد و سکہ جاری
کرکے سب حال صاحبقران سے بیان کیا اور اعظم وسوسن سے اب صاحبقران نے خیال کیا کہ دو
ایک دن آرام کرلون تو پھر لوح کو دیکھون جو حکم لوح دے اُسپر عمل کرون پس صاحبقران کو تو راحت
وآرام مین مصروف رکھا جاتا ہے اب کچھ حال علمشاہ رومی کا تحریر ہوتا ہے اب شمہ حال علمشاہ رومی پسر
رشید حمزہ صاحبقران کشندہ پکی حمان فرنگی کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو عنطاق کج کلاہ ویاقوت کج کلاہ

عیره کو ہمراہ لیکر مع نولاکھ سپاہ کے طرف کوہ البرز کے برائے مقابلہ البرز کج کلاہ کے روانہ ہوئے تھے اور
اُس درویش حقیقت کیش کے ملاقات کی غرض سے کہ اُس سے ملاقات کرون اور دریافت کرون کہ
مین طلسم کو فتح کرونگا یا نہین اور مین فاتح طلسم ہون یا نہین قطع منازل وطی مراحل کرتے ہوئے چلے
جاتے ہین سمک یلطاقی کو قبل سے روانہ کردیا ہے کہ تم جاکر حالات کوہ البرز دریافت کرو سمک یلطاقی
برابر چلا جاتا تھا یہان تک کہ شہر البرز مین پہونچا حالات شہر دریافت کیے شہر کو خوب آباد پایا گلی
کوچہ کو صاف وشفاف پایا اہل شہر کو دلشاد دیکھا اہل شہر کو حسین وخوبصورت پایا یہ کاروان سرا
مین اُترا اور رات اُس کاروان سرا مین بسر کی بوقت سحر طرف دربار کے روانہ ہوا یہ تو بدلی صورت جنگر
داخل دربار ہوا دیکھا کہ البرز کج کلاہ بصد کبر و غرور تخت پر جلوہ گر ہے سرداران لشکر وارکین دربار
گرد تخت و پنگلو پر بیٹھے ہوئے ہین ایک پہلوان زبردست بادہ جرأت سے مست ایک دنگل پر بیٹھا
ہوا ہے گرز گران سنگ برابر کرسی کے رکھا ہوا ہے اور سرتاپا دریائے آہن مین غرق دنگل پر بیٹھا ہوا ہے اُس
پہلوان کو دیکھ کر سمک بہت حیران ہوا کہ اس شان وشوکت کا جوان آج تک نگاہ سے نہین گزرا
یہ سب حالات دریافت کرکے باہر دربار کے آیا معلوم ہوا کہ یہ پہلوان نسل رستم سے ہے بہت قوی ہے
سپہ سالار لشکر ہے راوی بیان کرتا ہے کہ سمک یہ حال دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا سمک
وعلمشاہ کو روان رکھا جاتا ہے اب کچھ حال طلسم کا اور شنکال کا تحریر کیا جاتا ہے کہ شنکال کو جب
یہ معلوم ہوا کہ سیماب نے لوح کا بندوبست کرلیا اور یہ تمامے طرف دربند منیر یہ و زعفران زار کے
روانہ کرچکا عیش وعشرت مین مشغول ہوا تھا دن رات عیش وعشرت مین مشغول رہتا تھا دو
پہر دن تک دربار کرتا تھا دو پہر دن اور چار پہر رات اُسکو سوائے رقص و سرود کے دوسرا کام نہ تھا
مہوشان سیمتن و ماہرویان نازک بدن کی صحبت رہتی تھی دربار آراستہ تھا کہ ایک مرتبہ لاش
سیماب شعلہ خو و برق تاب کے سامنے آگری ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین نے تحریر کیا ہے کہ جب صاحبقران
نے شمار کشتونکا حکم دیا تھا تو محاسب نے عرض کیا تھا کہ لشکر کفار کی تو نہین سیماب برقتاب کی لاش کا
پتہ نہین ہے واقعہ یہ گذرا تھا کہ یہ دونون جب مرکر گرے تو بگولہ پیدا ہوا اور ان دونون لاشونکو اپنے مین گھیر کر
اوڑا کر لے گیا اور شنکال کے دربار مین پہونچادیا یہ لاشین جو آکر سامنے شنکال کے گرین شنکال
نے اُن دونون کو کشتہ پایا خود شستہ ہوگیا بہت افسوس کیا اہل دربار سے کہا کہ غضب ہوا سیماب جادو

کشتہ ہوا طلسم کشا نے اسکا کشتہ بنا لیا اہل دربار کے ابھی ہوش اُڑ رہے تھے کہ سیماب کی لاش سے ایک طائر سیاہ رنگ
پیدا ہوا اُسنے بلند ہوکر آواز دی کہ اے شنشکال آگاہ ہو سیماب مارا گیا نسیم کو عمرو نے پکڑ لیا لوح طلسم
طلسم کشا کو مل گئی لشکر سیماب نے شکست کھائی اور سب اہل لشکر نے اطاعت کی طلسم کشا کی یہ
طلسم ضرور فتح ہوگا خواب غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنے حواس درست کر عیش و عشرت کو ترک کر اور طلسم
کی فکر کر ورنہ یہ طلسم فتح ہوجائیگا اور تو مارا جائیگا یہ کہکر وہ طائر چیخ مارکر اُڑنے لگا اُسکی آنکھوں سے بجائے آنسو
کے شعلہ نکلا وہ لاش سیماب ہ برقتاب پر گرا سیماب پھر کشتہ ہوا اُسکے ساتھ برقتاب بھی جلکر راکھ ہوگیا
لو یہ وقت ہنسی و مذاق کا نہ تھا اُسپر بھی ایک سردار سرداران شنشکال سے بول اُٹھا کہ اے بادشاہ یہ راکھ اُٹھا لو
کیونکہ اکسیر ہے سیماب کا کشتہ ہے جس پر یہ راکھ ڈالدی جائیگی وہ سونا ہو جائے گا سیماب نے کشتہ ہو کر خوب
خاصیت پیدا کی واہ کیا کہنا شنشکال نے کہا کہ کیا بیان کیا جائے واقعی سیماب کے مرنے سے میری کمر ٹوٹ
گئی اب مجھکو ہوش آیا کیونکہ طلسم کشا نے لوح پائی ہے اب غفلت لازم نہیں ہے یہ کہکر دبیر کو طلب کیا کہ نامہ
بہ حاکمان دربند حسیرہ و زعفران زار کو تحریر کروا نکا یہ مضمون ہے کہ طلسم کشا نے لوح پر قبضہ پایا اعظم وغیرہ نے
شرکت کی میرا وزیر سیماب شعلہ خو کشتہ ہوا اور اُسکا بھائی برقتاب جادو بھی اب طلسم کشا لوح کو لیکر دربندون
کے برباد کرنے کی فکر میں جائیگا لہذا تم لوگ بہت ہوشیار رہنا اور یہ فکر کرنا کہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کو اسیر کر لینا
اگر طلسم کشا کو اسیر کر لوگے تو انعام پاؤگے اور تمہارا احسان تمام ساکنان طلسم پر ہوگا زیادہ کیا لکھا جائے تھوڑی
تحریر کو بہت جانو زیادہ شوق ملاقات راوی بیان کرتا ہے کہ ابھی یہ نامے نہ تیار ہوئے تھے کہ زمزم جادو کے
پیر آکر فریاد کرنے لگے اور زمزم جادو کے مرنے سے شنشکال کو آگاہ کیا اور آگاہ کرکے جلکر خاک ہوا اسکے بعد پیر
سوسن پرست جادو کے آئے انھوں نے دربند سوسن کے فتح ہونے سوسن پرست جادو کے مارے
جانے سے آگاہ کیا کہ یہ بھی جلکر خاک ہوگئے تھے کہ چو مسر باز جادو کے پیر آئے بہ شکل طائر انھوں نے چو مسر باز جادو
کے مرنے سے خبر دی اور دربند اعظم کے فتح ہونے کی وہ جل گئے جب یہ متواتر خبریں پہونچیں شنشکال کے حواس
جلتے رہے کہنے لگا کہ یہ سب واقعے میری غفلت سے واقع ہوئے خیر اب میں تدبیر کرتا ہوں دبیر سے کہا کہ
یہ بھی لکھدو کہ زمزم جادو مارا گیا اور دربند سوسن و دربند اعظم کو طلسم کشا نے فتح کر لیا سوسن پرست جادو
و چو مسر باز جادو مارے گئے دربند فتح ہوگئے حاکمان دربندوں کو تو پہلے ہی شرکت کر چکے تھے ان دربندون کا
فتح ہونا کیا مشکل تھا اب تم ہوشیار رہنا تمھو غفلت کو کام نہ فرمانا دیرست یہ سب حال بھی تحریر کردو یا خلاصہ

لیے کہ طائران سحر کے ہاتھ وہ تمام حالات دربند نشیب و دربند زعفران زار کے روانہ کیے وہ طائر نامے لیکر روانہ ہوئے
یہ طائر نامے لیے ہوئے جاتے ہیں انکو راہ میں رکھا جاتا ہے انکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے منیر جادو کا حال سماعت
فرمائیے کہ منیر جادو اپنے دربند میں بیٹھا ہوا ہے اور سب سردار حاضر ہیں اسکا بھائی بے نظیر جادو بھی موجود ہے
یکایک پہلا نامہ منیر جادو کے پاس شنگال کا پہونچا اور اُسنے اُس نامہ کو پڑھکر اہل دربار سے کہا کہ غضب ہوا
بادشاہ کی غفلت نے تمام کام ابتر کردیا کوہ بے ستون فتح ہوگیا حاکم دربند سوسن ملکہ سوسن جادو نے
طلسم کشا کی اطاعت کی وہ حاکم دربند اعظم اعظم جادو نے بھی طلسم کشا کی اطاعت کی طلسم کشا کے ہاتھ لوح
آگئی بادشاہ نے تحریر کیا ہے کہ میں نے سیماب کو برائے حفاظت لوح روانہ کیا ہے لیکن تم کو لکھا جاتا ہے کہ ہوشیار
ہو جاؤ اگر طلسم کشا لوح پاجائے اور اُدھر آئے تو اُسکو اسیر کرلینا ہم بہت خوش ہونگے اے بھائیو میں کیا
تدبیر کروں میرے قیاس میں یہ آتا ہے کہ طلسم کشا کے مقابلہ کے لیے اسفندیار صحرا نشین ولاجورد دریا فسنگا
ولا ہور نیزہ باز والیر نوبج کلاہ کو نامے لکھوں اور اُن سب کو مع لشکر کے طلب کروں اور طلسم کشا سے ایک
مقابلہ کروں اور اُسکو اسیر کرلوں کوئی نہ کوئی پہلوان یا سردار طلسم کشا پر غالب آئیگا اور اسیر کرلیگا سرداروں
نے جواب دیا کہ آپکی رائے بہت ٹھیک ہے مگر ہم ایک بات عرض کرتے ہیں یہ فرمائیے کہ آپ لوگ ساحر ہیں
اور طلسم کشا غیر ساحر ہے پھر اُسکو سحر سے کیوں نہ اسیر کیجیے منیر نے جوابدیا کہ بسبب لوح طلسم و اسم اعظم
کے طلسم کشا پر اثر نہیں کرتا جب تک ... نہ کریگا تو پھر اُسپر سحر کرنا بیکار ہے ہاں اس تدبیر سے فقط طلسم کشا اسیر
ہو جائیگا اور فقط لشکر غیر ساحران لشکر طلسم کشا پر غالب آئے گا سرداروں نے عرض کیا کہ اے بادشاہ گستاخی معاف
اگر طلسم کشا یکہ و تنہا یہاں آئے فتح ہر بند و طلسم جائیگا پھر اُسکے ہمراہ لشکر کب ہوگا جو لشکر سے مقابلہ پڑے گا
منیر نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے جب وہ دربند کو فتح کریگا اور جو پردے بسبب سحر کے درمیان دربندوں کے
حائل ہیں وہ فتح ہونے سے برطرف ہو جائینگے اُسکا لشکر بھی آجائے گا کیونکہ جب طلسم کشا یہاں آئے گا
اور میں لشکر لیکر برائے مقابلہ نکلونگا تو صحرا میں جاکر قیام کرونگا جب سحر برطرف ہوگا اُسکا لشکر جو صف
آرائی دیکھے گا اپنے آقا کی کمک کرے گا میرے نزدیک مناسب ہے ان لوگوں کا طلب کرنا گو میں یہ فکر ضرور
کرونگا کہ دھوکا دے کر طلسم کشا کو مرقعہ عجائب میں لے جاؤں اور قبل اسکے کہ وہ دربند فتح کیے دھوکا
دے کر لوح وغیرہ پر قبضہ کرلوں اور اسیر کرلوں جنگ و پیکار کی نوبت نہ آنے دوں مگر پھر بھی لشکروں کا
طلب کرنا ممکن ہے البتہ ہو کہ میرا فریب نہ چلے اور طلسم کشا دھوکا نہ کھائے یہ جو منیر نے کہا سب نے

کہا کہ ہم نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہے جس امر کا خیال تھا وہ آپ نے دفع فرمایا
پس اسیوقت منیر نے منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ چار نامے ہماری طرف سے ان چار حاکموں کے نام تحریر
کرو ایک نامہ بنام اسفندیار صحرا نشین دوسرا نامہ بنام لاہور نیزہ باز تیسرا نامہ بنام لاجورد دریا شگاف
چوتھا نامہ بنام البرز کج کلاہ حاکم کوہ البرز کے ہو گا مضمون ناموں کا یہ ہو کہ معلوم ہو کہ طلسم کشا نے لوح
پا کر تمام در بند درہم و برہم کیے اور اب وہ مع لشکر کے اس در بند کی طرف آتا ہے لہذا یہ وقت امداد و کمک ہے
تم کو لازم ہے کہ مع لشکر و سپاہ کے آ کر ہماری کمک کرو اگر تم نے آ کر اور ہماری کمک کر کے طلسم کشا کو اسیر کر لیا
تو بادشاہ طلسم پر احسان کیا اور تمام ساکنان طلسم پر روح سامری و جمشید تم سب سے بہت خوش ہو گی
راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ منیر جادو نے کہا دبیر نے اسی وقت نامے تحریر کیے اور لفافہ میں بند کر کے
پیش کیے منیر جادو نے اپنے عیار بنام تیز رفتار کو نامے دیکر کہا کہ یہ نامے لیکر جاؤ ایک نامہ بنام
اسفندیار صحرا نشین کے پہونچا کر جواب لاؤ اور ایک نامہ لاجورد دریا شگاف کو پہونچا دو اور
ایک لاہور نیزہ باز کو اور ایک البرز کج کلاہ کو پہونچا دو اور ان سب کے جواب لے کر بہت جلد آؤ
البرز کج کلاہ کے حال سے تو ناظرین آگاہ ہیں کہ یہ بہت بڑا زبردست بادشاہ ہے اب کسی سے دبتا
نہیں ہے منیر کا صرف ساحر ہونے سے مطیع ہے کیونکہ خود غیر ساحر ہے اور اسکے پاس لشکر کثیر ہے کہ اسکا حال
آئندہ ظاہر ہو گا کچھ تحریر کر چکا ہوں اور باقی پھر تحریر کرونگا اسفندیار صحرا نشین ایک پہلوان
زبردست ہے اور بہت خوبصورت ہے صحرا میں رہتا ہے ایک لاکھ سپاہ رکھتا ہے یہ بھی مطیع ہے منیر جادو کا
بلکہ منیر کی دختر مالکہ رتن لعل صحرا افگن پر مائل بھی ہے اسکو بسبب عشق کے صحرا پسند ہے اس سبب سے
اسکا صحرا نشین لقب ہے لاجورد دریا شگاف بھی پہلوان زبردست ہے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہ کا
افسر ہے بہت جوانمرد و دلاور ہے دریا کے کنارے رہتا ہے وسط دریا میں اسنے قصر بنایا ہے اس سبب سے
دریا شگاف لقب پایا ہے یہ بھی مطیع منیر جادو ہے لاہور نیزہ باز یہ بھی پہلوان جری و بہادر ہے ایک
لاکھ سپاہ کا مالک و افسر ہے فن نیزہ بازی میں کمال رکھتا ہے اس کا نام نیزہ باز مشہور ہے یہ بھی مطیع
منیر جادو ہے پس منیر جادو نے ان سب کو نامے لکھوا کر روانہ کیے اپنے عیار کے ہاتھ یہ سب بسبب سحر کے
اطاعت کرتے ہیں منیر کی ورنہ منیر سے بہت زبردست ہیں عیار تیز رفتار نے پہلے اسفندیار کو
جا کر منیر کا نامہ دیا اور زبانی بھی عرض کیا کہ منیر جادو نے آپ کو مع لشکر کے برائے کمک طلب کیا ہے

اسفندیار نے جواب دیا کہ مین مع لشکر کے حاضر ہوتا ہون میری طرف سے عرض کر دینا اور عیار کو خلعت دیا
عیار یہ جواب پاکے رخصت ہو کر طرف لاجورد دریا شگافت کے روانہ ہوا عیار کے جانے کے بعد اسفندیار نے
سردارون کو حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو چنانچہ کل لشکر تیار ہوا یہ دوسرے دن اپنا کل لشکر جو کہ قریب سوا لاکھ
کے تھا کچھ برائے حفاظت قلعہ چھوڑ کر ایک لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر طرف دربند منیریہ کے روانہ ہوا اسکو راہ مین
رکھا جاتا ہے اسکا حال وقت پر تحریر ہوگا اور عیار نے لاجورد کو جا کر نامہ دیا اور زبانی بھی کہا اُسنے بھی نامہ
پڑھکر مثل اسفندیار کے عیار کو خلعت دیکر رخصت کیا اور خود کل لشکر لیکر طرف دربند کے روانہ ہوا اسکو بھی
راہ مین چھوڑا جاتا ہے اب طبیعت لاہور نیزہ باز بھی سپاہ لیکر برائے کمک منیر جادو طرف دربند منیریہ کے
روانہ ہوا ان دونوکو بھی [illegible] چھوڑا جاتا ہے اب عیار نامہ لیکر پاس البرز کج کلاہ کے گیا اور نامہ منیر جادو
کا البرز کج کلاہ کو دیا البرز کج کلاہ کا دربار آراستہ تھا سب حال زبانی بھی کہا البرز نے نامہ پڑھوا کے
شناخیر سے کہا کہ لکھدو کہ ہم مع لشکر کے برائے کمک آتے ہین تم پریشان نہ ہونا ہم کو طلسم کشا سے مقابلہ کا اشتیاق
ہے ہمارا سپہ سالار جو نسل رستم سے ہے اُسکو بہت شوق ہے کہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرون یا اولاد طلسم کشا سے
بس مین آتا ہون اور اگر مقابلہ کرونگا یہ لکھوا کے عیار کو مہمان کیا اور کہا کہ پرسون ہم یہان سے کوچ کرینگے جب
تم بھی رخصت ہونا اور جا کر منیر جادو کو خبر کرنا اُسنے کہا کہ بہت خوب وہ اسی مقام پر مقیم ہوا اور البرز کج کلاہ
نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو یہان بندوبست ہونے لگا کہ خبر آئی کہ ان درویش نے قضا کی جو کہ آپ کے سرحد مین
فلان صحرا مین گوشہ نشین تھے اور بہت پہونچے ہوئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ وہی فقیر تھے جنکے اشتیاق
علمشاہ چلے تھے چونکہ وہ فقیر بہت زبردست تھا جو کہتا تھا وہی ہوتا تھا فاتح اس طلسم کے جو کہ علمشاہ
تھے اگر یہ اُسکے پاس پہونچ جاتے اور وہ کہدیتا کہ جاؤ طلسم کو فتح کرو اُسکا کہنا نہ ہوتا وہ جھوٹا ہوتا دوسرے
اُسکی قضا بھی آگئی تھی خدا نے اُسکو الزام سے بچایا کہ ملک الموت کو بھیجکر اُسکی روح قبض کرالی خیر آمدم بر
سر مطلب کہ جب خبر آئی البرز کے پاس کہ شاہ صاحب نے انتقال کیا اُسنے بہت افسوس کیا اور حکم دیا کہ
سامان لے جاؤ اور جس طور سے خدا پرست دفن کیے جاتے ہین اُسطور سے اُنکا دفن کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا
تمام شہر مین شاہ صاحب کے مرنے کی خبر پھیل گئی اور سب کو معلوم ہو گیا سب اہل شہر کو بہت افسوس ہوا
بلکہ جہان جہان یہ خبر پہونچی اُسنے افسوس کیا راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر پھیلی اور سب کو معلوم ہوا تو ہر ایک
شاہ صاحب کی قبر پر آیا بڑا مجمع ہوا اُس قبر کی پرستش کیجانے لگی اب اصل واقعہ کیطرف عنان قلم کو پھیرتا ہون

کہ یہاں اب قبر شاہ صاحب کی سب پرستش کرتے ہیں اُدھر جب وہ دن آیا جو کہ البرز کج کلاہ نے کوچ
کے لیے مقرر کیا تھا سرداروں نے عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے کوچ فرمایئے تشریف لے چلیے چنانچہ
البرز کج کلاہ نے اُسیدن اپنے وزیر کو البرز کوہ کا حاکم کر کے مع اپنے سپہ سالار کے طرف دربند منیر کے روانہ
ہوا قبل اسکے عیار منیر جادو جل کھڑا ہوا تھا اب اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال سمک یلطاقی
کا ملاحظہ ہو یہ جو خبر دریافت کرکے اور سب حالات شہر دیکھ کر طرف لشکر کے چلے تھے علمشاہ اُدھر سے چلے
آتے تھے کہ ایک مقام پر لشکر اُترا ہوا تھا کہ سمک یلطاقی پہونچے حاضر خدمت ہو کر سب حال بیان کیا
علمشاہ نے سب حال سماعت فرما کے لشکر کو اُسدن تو قیام کرنے کا حکم دیا دوسرے دن وہاں سے کوچ فرمایا
سمک یلطاقی کا یہ طریقہ تھا کہ یہ لشکر سے الگ الگ آگے آگے جاتے تھے صبح کا وقت تھا کہ یہ لشکر سے
الگ چل کھڑے ہوئے تھے دوپہر دن تک اُنھوں نے راستہ چلا چونکہ دھوپ میں حدت زیادہ تھی گرمی کی فصل تھی
پسینہ آگیا سانس پھول گئی یہ اپنا دم راست کرنے لگے ایک درخت کے سایہ میں اور ہوا کھانے لگے ہوا
لگ رہی تھی اور پسینہ خشک کر رہے تھے کہ ایک طرف سے رنگ کی صدا آئی اُنھوں نے جو سنی تو اُسطرف دیکھا
کہ جدھر سے صدا آئی تھی اُنھوں نے دیکھا کہ ایک عیار اُڑا ہوا چلا جاتا ہے کوہ البرز کی طرف سے آتا ہے اُنھوں نے
خیال کیا دل میں کہ اس عیار کو اسیر کرنا چاہیے اور دریافت کرنا چاہیے کہ کدھر سے آتا ہے اور کدھر کو جاتا ہے بس
سمک آگے بڑھ کر ایک جھاڑی میں پوشیدہ ہوئے اور حلقہ ہائے کمند زیر خاک پوشیدہ کر دیے اور خود
بیٹھ رہے چونکہ وہ عیار تیز چلا آتا تھا پسینہ میں غرق تھا اُس مقام پر جو پہونچا ہوا ٹھنڈی جو تن کو لگی یہ ٹھہر
گیا اسنے خیال کیا کہ ذرا یہاں ٹھہر جاؤں پسینہ خشک کر لوں پھر آگے چلونگا جیسے ہی یہ ٹھہرا کہ سمک شیر کی بولی
بولا وہ حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ شیر کی صدا کہاں سے آئی پلٹ کر سامنے دیکھا اسکا حیران ہو کر دیکھنا تھا اور
ڈرنا تھا کہ سمک نے جھٹکا مارا حلقہ پاؤں میں پھنسے جب گرے ہٹے ہٹے کہ سمک نے دوسرا جھٹکا اس
زور سے مارا کہ یہ زمین پر گرا کہ سمک نے دوسری کمند ماری کہ گلا اُسکا پھنسا بس سمک جست کر کے باہر
آیا آتے ہی حباب مارا کہ یہ بیہوش ہوا اب جو اسکی تلاشی لی تو ایک نامہ اسکی کمر سے نکلا اُسکو جو پڑھا
تو وہ جواب نامہ منیر تھا طرف البرز کج کلاہ کے اُسمیں لکھا تھا کہ میں لشکر لے کر براہ کمک روانہ
ہو چکا ہوں بہت جلد پہونچتا ہوں آپ اطمینان رکھیں مجھکو خود مقابلہ طلسم کشا اشتیاق تھا میرے دل کی
مراد بر آئی یہ جو سمک نے دیکھا دل میں کہا کہ واہ کیا خوب اسوقت یہ ملا اور تمھارے ذہن میں آیا

کہ تم نے عیاری کرکے اسیر کرلیا ورنہ یہ چلا جاتا اور البرز مع لشکر کے چل چکا تھا شاہزادہ جب مع لشکر کے کوہ البرز کے قریب پہونچتا تو بیکار ہوتا کس سے مقابلہ ہوتا سوائے زحمت کے کچھ حاصل نہ ہوتا کیونکہ قواعد صاحبقران کے خلاف تھا یے سرداران کے لشکر سے مقابلہ کرنا بے بادشاہ کے شہر پر حملہ کرنا شاہزادہ کبھی اس امر کا مرتکب نہ ہوتا وہانسے واپس ہوتا اسکے ہاتھ آجانے سے بڑا فائدہ ہوا میرا شاہزادہ بڑی زحمت سے بچا اسکو شاہزادہ کے پاس لے چلو بس سمک یلطاقی اُس عیار کو لیکر واپس ہوا سامان لشکر چلا آتا تھا لشکر ایک صحرائے پر بہار مین پہونچا تھا کہ سمک لشکر مین پہونچا خدمت علمشاہ مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ اسی مقام پر لشکر کو فروکش ہونے کا حکم فرمایئے مجھکو کچھ ضروری عرض کرنا ہے علمشاہ نے اُسیوقت لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا اُسیوقت اُسی مقام پر لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے بارگاہ مین علمشاہ تشریف لائے ونگل پر جلوہ فرمایا سب بادشاہ اور سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اُسوقت سمک نے عیار منیر جادو کو گرفتار کرنے کی حالت بیان کی اور وہ نامہ پیش کیا علمشاہ نے وہ نامہ پڑھوا کے سُنا فرمایا کہ وہ عیار کہان ہے سمک نے عرض کیا کہ حاضر کرتا ہون یہ کہکر جہان پوشیدہ کرایا تھا وہانسے جاکرے آیا اسکو ستون سے باندھکر ہوشیار کیا اب جو اُسکو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا اور ایک دربار آراستہ دیکھا اب جو بغور دیکھا تو عنطاق کج کلاہ و قوت کج کلاہ وغیرہ کو تختون پر جلوہ گر دیکھا اور ایک جوان رعنا کو ونگل شوکت پر بصد کر و فر و بہزار دبدبہ و شوکت جلوہ فرما دیکھا رعب شاہی سے اسکے بند بند مین رعشہ پڑگیا بندھا ہوا تھا کانپنے لگا جب ذرا حواس درست ہوئے اب اسنے آنکھ کھولکر دیکھا عنطاق وغیرہ کو تو پہچانا مگر علمشاہ کو نہین پہچانا حیران تھا کہ یہ تو عنطاق کج کلاہ ہے اور دیگر ملکون کے بادشاہ ہین ان لوگون نے مجھکو کیون اسیر کیا ہے اسکا کیا سبب ہے یہ جوان کون ہے جو ونگل پر بیٹھا ہوا ہے اسنے بطریقہ عجائب پرستان سلام کیا کہ سمک نے قریب آکر کہا کہ او نا عیار یہ دربار کافرونکا نہین ہے جو تو یا ہین کفار سلام کرتا ہے بلکہ یہ دربار اہل اسلام کا ہے عنطاق کج کلاہ وغیرہ نے دین اسلام قبول کرلیا ہے یہ فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان ونگل پر جلوہ فرما ہین انھون نے یکہ و تنہا اژدر جمہور جادو برادر عنطاق کج کلاہ کو قتل کیا اور ان سب کو اپنا غلام بنایا اور ان سب نے انکی اطاعت کی اس شہریار کی غلامی بہ خوشی قبول کی اب یہ جوان مع لشکر ایران پرائے مقابلہ البرز کج کلاہ تشریف لیے جاتا ہے کہ اُس ملک کو بھی اسلام آباد فرمائے اور البرز کج کلاہ کو مع اُسکے کل لشکر و سپہ سالار کے جو از نسل رستم ہے اپنا غلام بنائے کیونکہ اس شہریار کا تو رستم جامۂ تن و سپل کو

لقب ہے اگر رستم و سام و نریمان و زال و اسفندیار ہوتے تو اس شہریار کی اطاعت کرتے اور افراسیاب
بھی بہ ہزار خوشی حلقۂ اطاعت اس شہریار کا اپنے کان مین ضرور پہنتا اور کبھی غلامی سے انحراف نہ کرتا اس
شہریار نے یکہ و تنہا جا کر فرنگستان کو فتح کیا اور کیا تاج فرنگی کو جو کہ رستم فرنگستان تھا اور ساڑھے سات سو من کا
تیغہ باندھتا تھا اسطور سے اُسکے ہاتھ سے چھین لیا جیسے کوئی طفل کے ہاتھ سے کوئی پھول چھین لے اور
اُسی تیغہ سے اُس کافر کو قتل کیا اور ساٹھ لاکھ کے لشکر کو شکست دی فوفیل ہندی و دودیل ہندی پہلوان
زبردست ہند کے تھے فیلان مست پر سوار ہوتے تھے اُنکو مع اسلحے کے مثل پھول کے اُٹھا کر بیچ یا دیگرے
خندق تہ خاک زمین مین ڈالدیا کہ آج تک اُنکا پتہ نہ چلا کہ اُنکی لاش مین کیا ہوئین مرزوق فرنگی کا تخت جو کہ
چالیس ہاتھ چوپہر کا تھا اس شہریار نے اُٹھا کر مثل پھول کے دریائے فرنگ مین ڈالدیا کہ غرق آب ہو گیا
وہ ناری پانی کی راہ سے داخل نار ہوا اسی جوان نے بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو مثل پشہ کے
قتل کیا یہ ایسا بہادر ہے بس اس سے کون مقابلہ کر سکتا ہے لہذا تجھ سے کہا جاتا ہے کہ تو اطاعت اس شہریار
بلند وقار کی کر اور باطل پرستی کو ترک کر یہ کہکر سمک نے تعریف خداوند کریم بیان کرنا شروع کی کہ وہ ایسا
خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا آدم کو خلق فرمایا شجر و حجر مخلوق فرمائے چاند و سورج پیدا کیے اپنے
بندونکو عقل عطا فرمائی کہ وہ نیک و بد کی تمیز کر سکین سامری و جمشید و عجائب کیا چیز ہین یہ سب بندے
ہین خداوند کریم کے بہکانے سے شیطان کے کافر ہو گئے لوگونکو گمراہ کرنے لگے بسبب ساحر تھے اور ہین
سمک نے بفصاحت و بلاغت تعریف خداوند کریم و مذمت سامری و جمشید جو بیان کی اس عیار کے
آئینہ دل پر سے زنگ کفر برطرف ہوا اور مثل آئینے کے صاف ہو گیا کہنے لگا کہ مین نے اطاعت اس شہریار
کی قبول کی اور باطل پرستی سے توبہ کی سمک نے رہا کر دیا اُسنے دوڑ کر علمشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ
آنکھونسے لگائے علمشاہ نے اُسکو خلعت سے سرفراز فرمایا سمک کے حوالے کیا کہ اسکو قواعد
دین سے آگاہ کر سامنے طلب فرمایا اور اُس سے دریافت فرمایا کہ تو کہان کا رہنے والا ہے کہان آیا تھا اور
یہ نامہ کیسا ہے اُسنے عرض کیا کہ ای شہریار آگاہ ہو جیے کہ مین عیار ہون منیر جادو کا جو کہ حاکم ہے دربند منیر
کا اور مالک ہے مرقعہ عجائب کا جو کہ ایک مرضی ہے طلسم زعفران زار سلیمانی کا منیر جادو نے ایک نامہ
بنام البرز کج کلاہ کے لکھا تھا اُسکو بھی کمک کے لیے طلب کیا ہے اسیر کیا ہے ایک پہلوان
اسفندیار صحرا نشین ہے اُسکو بھی نامہ لکھا ہے اور برائے کمک طلب کیا ہے اور ایک لاچین دو دریا شکا

ہے اسکو بھی نامہ تحریر کرکے طلب کیا ہے اور ملاحور نیزہ باز کو بھی براے کمک طلب کیا ہے یہ چار روز تک سب مین
لیکر روز بند منیر چہ سے چلا تھا تین نامے تو اُن تینون پہلوانونکو پہونچا دیے تھے ہین ہر ایک لشکر لیکر براے کمک
روانہ ہوا چوتھا نامہ لیکر کوہ البرز پر آیا پاس البرز کج کلاہ کے اُسکو نامہ دیا اُسنے مجکو تین روز تک مہمان
کیا آج اُسنے مع لشکر کے کوچ کیا مین قبل سے روانہ ہوا تھا یہ جواب اُسنے منیر جادو کو لکھا تھا سبب دیر
میرے روانہ ہونے کا یہ ہوا کہ اُسکے ملک کے قریب صحرا مین ایک شاہ صاحب رہتے تھے جسدن مین نامہ لیکر
گیا تھا اُسی دن اُنھون نے انتقال کیا اُنکے دفن وغیرہ کے سبب سے تاخیر ہوئی اے شہریار جس دن سے
اُنھون نے انتقال کیا لوگ کہتے ہین کہ اس شہر کی برکت جاتی رہی اگرچہ وہ خداپرستون کے طریقہ پر دفن کیے
گئے مگر ایک امر ہے کہ اُس ملک کے باشندے اُس قبر کی پرستش کرتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ وہ شاہ صاحب
بڑے صاحب کمال تھے اُس عیار نے کہا کہ ایسے صاحب کمال تھے کہ اُنکے کمال کی کچھ حد نہین تھی علمشاہ
نے فرمایا کہ اب وہان کوئی شاہ صاحب ہین یا نہین ہین اُس عیار نے کہا کہ اب کوئی شاہ صاحب نہین
ہین یہی ایک فقیر تھے کہ جنھون نے انتقال کیا علمشاہ کو بھی سُنکے بہت صدمہ ہوا عنطاق کی طرف
مخاطب ہو کر فرمایا جن درویش حقیقت کیش کی خدمت مین ہم چلے تھے براے قدمبوسی اُنھون نے
انتقال کیا یہ ہماری کم نصیبی عنطاق کج کلاہ نے عرض کیا کہ اے شہریار کیا کیا جائے تقدیری امور سے
کیا چارا ہے اب مجبوری ہے کیا کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ خیر اب تو ہم قصد کر چکے ہین اُس شہر کو ضرور اسلام
آباد کرینگے اور البرز کج کلاہ کو مسلمان کرینگے اب ہم واپس نہ جاینگے عنطاق نے عرض کیا کہ مین کب
اس امر کو عرض کرتا ہون کہ آپ اُدھر نہ تشریف لے جائین علمشاہ نے فرمایا کہ اگر درویش صاحب نے
انتقال کیا تو کیا اس امر کو ترک کرون جو کافر ہون اُنکو خداپرست کرون یہ امر باعث خوشنودی خدا کا ہے اُس ملک
کو اسلام آباد کرون اور راہ خدا مین جہاد کرون اب میرا ادھر سے واپس جانا محال ہے بدون اُس ملک اسلام
آباد کیے ہوے اور البرز کج کلاہ کو مسلمان کیے ہوے اُس ملک کو اسلام آباد ہونا تھا اور البرز کج کلاہ
کو میری اطاعت کرنا تھا اگر اُسنے اطاعت کر لی تو خیر ورنہ قتل کرونگا یہان بھی دین اسلام کا نشان
بلند ہوگا دین کا ڈنکا بجیگا صداے اذان بلند ہوگی یہ فرما کے حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اُس عیار نے
عرض کیا کہ حضور کس طرف کو تشریف لے جائینگے علمشاہ نے فرمایا کوہ البرز کیطرف اُسنے عرض کیا
کہ حضور کوہ البرز کی طرف تشریف لے جانا خداوند کا بیکار ہے کیونکہ البرز کج کلاہ براے کمک

منیر جادو مع لشکر کوچ کرکے روانہ ہو چکا ہے آپ وہان جاکر کیا کیجیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ مجھکو کس طرف کو
چلنا ہے اُسنے عرض کیا کہ حضور بھی دربند منیریہ کیطرف مع لشکر کے تشریف لے چلیں اُسی مقام پر البرز کج کلاہ
سے مقابلہ فرمائیے علمشاہ نے فرمایا کہ اے عیار تیرا کیا نام ہے اُسنے عرض کیا کہ غلام کو بہرام تیز رفتار کہتے ہین
علمشاہ نے فرمایا کہ اے بہرام تیز رفتار یہ بیان کرو کہ منیر جادو نے ان سب کو برائے کمک کیون طلب
کیا ہے کس سے مقابلہ ہونے والا ہے بہرام تیز رفتار نے عرض کیا کہ اے شہریار غلام عرض کر چکا ہے کہ دربند
منیریہ مرحلہ ہے طلسم زعفران زار سلیمانی کا منیر جادو اُس مرحلہ کا حاکم ہے اور شنکال جادو اصل
بادشاہ ہے طلسم کا اسکا تابع ہے منیر جادو کوئی جوان ہین کہ نام اُنکا حمزہ صاحبقران ہے جنکے آپ
فرزند ہین وہ برائے فتح طلسم تشریف لائے ہین کئی مقابلہ بادشاہ طلسم سے ہوئے بادشاہ طلسم نے
شکست اٹھائی آخر کو یہ ہوا کہ بہت سے ساحر اور کئی سردار طلسم کشا کے شریک ہوگئے طلسم کشا نے
کوہ بے ستون کو برباد کیا بے ستون جادو کو قتل کیا شنکال بادشاہ طلسم عیش پسند ہے اُسنے
کچھ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا امر ہو رہا ہے یہانتک کہ دربند سوسن و دربند اعظم کے حاکم اعظم جادو و
سوسن جادو نے طلسم کشا کی اطاعت کی جب یہ حال شنکال کو معلوم ہوا اُسنے ہمارے
بادشاہ منیر جادو کو نامہ تحریر کیا اور تحریر کیا کہ یہ واقعات گذرے ہین اس امر کا خیال رہے کہ
اگر طلسم کشا اُس دربند پر آئے تو اُسکو جسطور سے ہو اسیر کر لینا جانے نہ دینا جب یہ نامہ آیا منیر جادو
نے خیال کیا کہ طلسم کشا پر بسبب لوح کے سحر اثر تو نہ کرے گا بس طلسم کشا سے اور غیر ساحروں کے
لشکر سے مقابلہ کرا دو کوئی نہ کوئی پہلوان ضرور طلسم کشا کو اسیر کر لے گا بس اس غرض سے منیر جادو
نے ان سب کو طلب کیا ہے جب یہ علمشاہ کو معلوم ہوا کہ فاتح اس طلسم کے حمزہ صاحبقران
ہین خنطاق کج کلاہ سے فرمایا کہ کیونکر مین اس طلسم کو فتح کر سکتا ہون کیونکہ فاتح اس کے
حمزہ صاحبقران ہے اگر مین کوشش بھی کرتا تو ضرور کسی نہ کسی مقام پر اسیر ہو جاتا خیر اب
مین بھی دربند منیریہ کی طرف چلتا ہون وہان اُنکی زیارت نصیب ہوگی بہت عرصے سے میرا
دل اُنکے دیکھنے کو چاہتا ہے وہان اُنکے قدوم میمنت لزوم کی زیارت سے مشرف ہونگا اُنھون نے
بفضل خدائے کریم سے کئی مرحلہ بھی فتح فرمائے خوشا نصیب میرے جو مین اُنکی خدمت مین
پہونچون اور ایسے وقت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ اُنپر فوجونکی چڑھائی ہو اور چار طرف سے

کفار نابکار کا زغہ ہو عشطاق وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ رکاب سعادت انتساب [illegible] ذات جنتی شریف
لے چلیں گے یہ غلام خدمت بجا لاتے ہوئے ہمراہ جائینگے ہماری خوش نصیبی و نیک طالعی ہے کہ ہم سب کے سب
زیارت صاحبقران سے مشرف ہونگے پس علمشاد نے سب حال دریافت کیا بہرام نے [illegible] کل
حال بیان کردیا بعض مقابلوں میں علمشاد بھی شریک رہے تھے جب سے یہ لشکر سے جدا ہوئے تھے اسوقت
سے سارا حال علمشاد نے دل لگا کے سنا پس جب سب بہرام عرض کرچکا علمشاد بہت خوش ہوئے
اور سجدۂ شکر بدرگاہ رب العزت بجا لائے کہ ہمنے یہ خبر سنی کہ صاحبقران بخیر ہیں اور انھون نے
طلسم کے کئی مرحلے فتح فرمائے علمشاد نے اسیوقت حکم فرمایا کہ اب لشکر ہمارا طرف دربند منیر سپہ کے روانہ ہو
اس عیار کو ہراول لشکر کے ہمراہ فرمایا لشکر کو کوچ کا حکم دیا پس علمشاد نوجوان کل لشکر لیکر جو کہ قریب
قریب نو لاکھ کے تھا طرف دربند منیر سپہ کے بخواہش تمام و بشوق صاحبقران ونیز بخواہش مقابلہ البرزنج کلاہ
روانہ ہوئے اہل لشکر سے فرمایا کہ بعد اس جنگ و پیکار کے ہم ادھر کو آؤنگا اور اس ملک کو اسلام آباد
کرونگا لشکر ادھر کو روانہ ہوا ادھر سے یہ مرحلہ پیمائی کرتے ہوئے چلے آتے ہیں ادھر سے یعنی کوہ البرز کی
طرف سے البرزنج کلاہ پانچ لاکھ کا لشکر ہمراہ لیے ہوئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا طرف دربند کے چلا آتا ہے
سمک ملطانی ہمیشہ لشکر سے آدھ کوس آگے آگے چلتے ہیں دوپہر کا وقت تھا کہ سمک نے دیکھا کہ
ایک طرف سے گرد و غبار بلند ہوا اور اسقدر غبار بلند ہوا کہ روے آفتاب پنہاں ہوگیا دن کی رات ہوگئی
طائر یہ خیال کیے کہ بسیرے کا وقت آگیا اپنے آشیانوں کی طرف پرواز کرکے جانے لگے سمک کے کان
میں اس غبار سے باجوں کی صدا و تلواروں کی جھنکار و مرکبوں کے سموں کی آواز آئی اسنے خیال کیا کہ
لشکر آتا ہے ایک درخت کی آڑ میں پوشیدہ ہوکر دیکھا کیا کہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا اس سے نشان
لشکر پیدا ہوئے سیاہ پھریرے تھے علامت لشکر کفار کی ان پھریروں سے پیدا تھی جب نشان گذر گئے
جلوس سواری نمودار ہوا جب جلوس بھی گذر گیا اب لشکر کی آمد ہوئی سمک نے دیکھا کہ ایک تخت
پر البرزنج کلاہ سوار ہے اسکے [illegible] رفتار پر [illegible] سپہ سالار [illegible] لشکر [illegible] قطار در
قطار چلا آتا ہے یہ واقعہ دیکھکر سمک نے خیال کیا دل میں کہ شہزادہ کو اس حال سے آگاہ کرون اور جو
وہ بھی لشکر لیے ہوئے ہوئے جاتے ہیں اگر راہ میں سامنا ہو جائے اور مقابلہ ہو جائے اور بے اطلاع
کیے تو کیا اچھی بات ہے پس اپنے پہچان تو لیا تھا یہ [illegible] واسطے اطلاع اور طرف لشکر کے چلا جب قریب

لشکر پہونچا تو دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہے یہ داخل لشکر ہوا بخدمت شاہزادہ پہونچا اور عرض کرنے لگا کہ اگر حضور
لشکر کو ہٹنے کے طرف کوچ فرمانے کا حکم فرمائیں تو راہ میں البرز کے لشکر سے سامنا ہو جائے اُسی مقام پر
جیسے مناسب دیکھو کر اُس سے سمجھ لیجیے اور اُسکے لشکر کو شکست دیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ کیا اُس کا
لشکر آتا ہے عرض کیا کہ جی ہاں وہ بھی تو اُسی طرف کو جاتا ہے آپ اس راستے سے وہ اُس راستہ سے علمشاہ
نے یہ سُنکے لشکر کو حکم دیا کہ دست راست کی طرف اُتر چلو ادھر کا راستہ قریب ہے بہت جلد دربند سے
نیر پر پہونچ جائینگے بموجب حکم ہراول لشکر کو بھی دیا راوی کہتا ہے کہ یہ ادھر سے البرز کج کلاہ کے لشکر کی خبر
پاکر چلے اُدھر البرز کج کلاہ بلا خوف مع لشکر کے چلا جاتا تھا کہ اتفاق سے دوسرے دن ان دونوں لشکروں
دسوین منزل تھی کہ ایک صحرائے لق و دق ملا ایک طرف سے گرد لشکر علمشاہ پیدا ہوئی اور ایک جانب سے
گرد لشکر کفار ظاہر ہوئی گرد و غبار لشکر علمشاہ نے زمانہ کو تیرہ و تار کر دیا روئے آفتاب پوشیدہ ہوگیا شعر
ز گرد و غبارے کہ بر شد سپہر + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ دنیا تاریک ہوگئی
البرز کج کلاہ نے جو یہ گرد و غبار بلند دیکھا ہرکاروں کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ غبار کیسا بلند ہوا
ہے ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر سمک نے علمشاہ کو خبر پہونچائی کہ آپ لشکر کو اسی مقام پر پڑاؤ فرمانے
کا حکم فرمائیے سامنے سے لشکر کفار آتا ہے یہ مقام بہت عمدہ ہے برائے مقابلہ ایسا صحرا پُر از آب و گیاہ نہ
ملے گا علمشاہ نے یہ سُنکے اُسیوقت لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی جنگل میں خیمے وغیرہ برپا کرو کیونکہ سامنے سے
لشکر کفار آتا ہے اب ہم اُسکو آگے نہ جانے دینگے مگر جائے معقول دیکھ کر یہ حکم دیا تھا کہ اُسی مقام پر لشکر
ٹھہر گیا اور خیمے و بارگاہیں برپا ہونے لگیں لشکر اُترنے لگا بازار میں آراستہ ہونے لگیں ہرکارے
جو داخل لشکر ہوئے اُنھوں نے لشکر کثیر کو دیکھا کہ فروکش ہونے کا بندوبست کر رہا ہے جدھر نگاہ اُٹھ
جاتی ہے سوائے لشکر کے اور سپاہی لشکر کے کوئی دوسری شے نظر نہیں آتی اُن ہرکاروں نے شاہان
حوالی عنطاق کو اور خود بادشاہ قسطنطنیہ کو دیکھا اور پہچانا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کہاں جاتا ہے اور
علمشاہ کو دیکھ کر دریافت کیا اہل لشکر نے اُنسے کہا کہ یہ پسر حمزہ علمشاہ نوجوان رستم عالیشان ہیں
اُنھوں نے تشریف لاکر ان سب بادشاہوں کو مسلمان کیا اور اکیلے تشریف لائے تھے انکے بڑے لشکر کو
شکست دی سب حال علمشاہ کی جنگ و پیکار کا بیان کیا اور کہا کہ آقائے نامدار سب لشکر ہمراہ
لیکر طرف کوہ البرز کے برائے مقابلہ البرز کج کلاہ کے تشریف لیے جاتے تھے راہ میں خبر پائی

اپنے شہر سے بھاگا ہے بس یہ پسر حمزہ کے لشکر کی گرد تھی جو کہ بلند ہوئی تھی البرز کج کلاہ نے جو وہ تقریر
ہرکاروں کی زبانی سُنی تیوری پر بل ڈالکر ہرکاروں سے کہا کہ پسر حمزہ نے مابدولت کی راہ روکی ہے
اور مابدولت کے لشکر سے مقابلہ کا قصد رکھتا ہے تو ہم بھی اُس سے اسی مقام پر مقابلہ کرینگے اور اُسکو اسیر
کرکے اپنے ہمراہ لے جائینگے اور جب کہ حمزہ یعنی طلسم کشا سے مقابلہ ہوگا تو اُسکو دکھائینگے کہ دیکھو ہم نے
تمھارے فرزند رشید کو اسیر کرلیا ہے جسکی شجاعت کا بڑا شہرہ تھا جو لشکر پسر حمزہ کے ہمراہ ہے عنطاق وغیرہ
کا ہے ورنہ اسکے ہمراہ کب لشکر تھا وہ تو یکہ و تنہا آیا تھا یہ سب لشکر اُسنے ان سب بادشاہوں کو
زیر کرکے حاصل کیا ہے البرز کج کلاہ بولا خیر مجھکو ایک مدت سے ہوس تھی اور قصد کرتا تھا کہ عنطاق
سے مقابلہ کروں اور اُسکو بھی اپنا مطیع بناؤں مگر مہلت نہ پاتا تھا دیگر ممالک کے قصوں سے اس
صحرا میں میری آرزو پوری ہوجائیگی عنطاق کو بھی مع پسر حمزہ کے اپنا مطیع بناؤنگا اب یہ لوگ
میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہاں ہیں ان سب کو مار لونگا اگر وہ لشکر کثیر رکھتے ہیں تو لاکھ کا اگر لشکر
ہے تو ہمارے ہمراہ بھی پانچ لاکھ سپاہ ہے کیا پروا ہے یہ پانچ لاکھ نو لاکھ پر غالب ہونگے اور اُن سب کو
شکست دینگے لہذا ہمارا لشکر بمقابلہ لشکر پسر حمزہ فروکش ہو مابدولت پسر حمزہ سے مقابلہ اور مجادلہ
بخوبی کرینگے یہ جو حکم البرز کج کلاہ نے اپنے لشکر کو دیا اُسیوقت کل لشکر نے رخ اُسطرف کا کیا کہ
جدھر لشکر علمشاہ فروکش تھا علمشاہ بارگاہ میں بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے گرد و غبار تو بلند
ہوچکا تھا اُسی گرد و غبار کو دیکھکر علمشاہ نے لشکر کے فروکش ہونے کا حکم فرمایا تھا سمک سے
دریافت فرماکے اور لشکر فروکش ہوا تھا اُدھر جب لشکر البرز کج کلاہ قریب لشکر علمشاہ پہونچا
دامن گرد کا شگافتہ ہوا دامن گرد سے پانچسو علم پانچ لاکھ لشکر کی علامت کے پیدا ہوئے جنکے پھریروں
پر آیتِ خداوند عجائب تحریر تھی فیلوں کی مستکوں پر آئینے لگے ہوئے فیلبان وردیاں پہنے ہوئے
بیٹھے تھے وہ سب کے سب آکر ایک طرف قائم ہوئے اُنکے بعد جلوس سواری نمودار ہوا وہ
سب بھی ایک سمت آکر قائم ہوا اب علمشاہ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر سوار تاج
کج سر پر رکھے ہوئے برابر تخت کے مرکب بلند پر ایک پہلوان سوار از سرتا پا دریائے آہن میں
غرق غضب میں لشکر بیشمار قطار در قطار چلا آتا ہے عنطاق نے علمشاہ سے عرض کیا کہ یہ جو
تخت پر سوار ہے یہ البرز کج کلاہ ہے اور یہ جو برابر تخت کے مرکب پر ہے یہ اسکا سپہ سالار ہے

اور وہی پہلوان ہی جو کہ اپنے کو نسل رستم سے بیان کرتا ہی باقی اور سرداران لشکر سے خطاب کرکے فرمایا کہ جوان
تو بہت اچھا ہی لائق ہماری بارگاہ کے ہی اگر فضل خدا شامل حال ہوا تو اسکو اپنا مطیع بناؤنگا یہاں
تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر لشکر البرز کج کلاہ فرو کش ہونے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے بازار بھی
آراستہ ہو لیکن لشکر اترا البرز کج کلاہ مع سرداروں و سپہ سالار کے داخل بارگاہ ہوا اُسنے اسیوقت
منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام غنطاق کج کلاہ و پسر حمزہ ہماری طرف سے اس مضمون کا
تحریر کرو کہ تم لوگوں نے بیکار کو میری راہ روکی ہی میں وہ لشکر جرار رکھتا ہوں کہ ایک حملہ میں تمھارے
لشکر کا خاتمہ کرونگا ما بدولت کا یہ مرتبہ ہی کہ دوسرے بادشاہ مجھکو برائے کمک طلب کرتے ہیں
میں جاکر اُنکی کمک کرتا ہوں اور اُنکے حریف کو قتل کرکے اُنکا قبضہ کرا دیتا ہوں یہی میرا کام ہی
خیال کرلو کہ حمزہ برائے فتح طلسم آیا ہی اور اُسکی آمد در بند منیرہ کی طرف ہی چنانچہ منیر جادو نے
گو خود ساحر ہی مگر ما بدولت کو برائے مقابلۂ طلسم کشا مع لشکر و سپاہ کے طلب کیا ہی ما بدولت
مع لشکر کے اُسی سمت کو جاتے تھے کہ تم نے راہ روک لی کیوں اپنی قضا بلاتے ہو بس خیریت
اسی میں ہی کہ آکر ما بدولت کی اطاعت کرو اور رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو میں تمھارا قصور
معاف کرا دونگا اور خود بھی کرونگا اے پسر حمزہ تو مجھکو غنطاق وغیرہ کے مثل نہ خیال کر میں اس
طرح ایسا نادان نہیں ہوں کہ تیرے بہکانے سے اپنا دین آبائی ترک کروں اور تیری اطاعت
کروں نہ معلوم تونے اُنکو کیا فقرہ دیا جو اُنھوں نے تیری اطاعت کی اور اپنا دین آبائی ترک کیا
معلوم ہوتا ہی کہ تو مجھکو بھی اور میرے ملک کو بھی مثل غنطاقیہ و غنطاق کے خیال کرتا ہی
یہ تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی یہاں تیری دال نہ گلے گی تو قتل کیا جائیگا ما بدولت کی
تلوار کے سکے پڑے ہوئے ہیں اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں میں تجھکو نصیحت کرتا
ہوں کہ تو میری اطاعت کر میں تیرے دین و مذہب سے کوئی غرض نہ رکھونگا تجھکو اپنے لشکر
کا سپہ سالار کرونگا اپنے مقام پر خیال کرلے کہ میں ایسا بہادر ہوں کہ مجھکو لوگ حمزہ یعنی طلسم
کشا کے مقابلہ کے لیے طلب کرتے ہیں اور میں بلاخوف جاتا ہوں تو نے بیکار راہ روک کے
اپنے سر پہ بلا مول لی میں نصیحت کرتا ہوں کہ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ اپنی جان کو برباد کریگا
ذکر آئندہ تجھکو اختیار ہی اور غنطاق کج کلاہ وغیرہ کو معلوم ہو کہ تم نے بہت نالائق حرکت کی

کیا اپنا دین آبائی ترک کیا بھاگتے ہوئے پسر حمزہ کے میرا خوف بالکل نہ کیا اور اُسکی اطاعت کر لی میرے
حال سے خود واقف تھے جو ایسی حرکت کی بس خیریت اسی مین ہے کہ پھر اپنا مذہب آبائی قبول کرو اور
مجکو ہر سال خراج دیا کرو اب وہ زمانہ گذر گیا ہے کہ تم مجھ سے خراج لیتے تھے اور مین تم کو خراج دیتا تھا
مین نے دو سال سے تم کو خراج نہین دیا تو تم نے میرا کیا بنا لیا میرا تو قصد تھا کہ مین لشکر لیکر تمھارے
ملک پر آؤن اور تم سے خراج لون تم ایسے بے خوف ہوئے اور مابدولت کا کچھ خیال نہ کیا کہ یہ کیا
سبب ہے جو البرزنج کلاہ نے خراج موقوف کر دیا کوئی تو ایسی وجہ ہے جو یہ امر واقع ہوا اُس پر تم لشکر
لے کر پسر حمزہ کے کہنے سے مجھ پر لشکر کشی کے قصد سے چلے معلوم ہوا کہ تم مجکو مثل سابق کے خیال
کرتے ہو اور میرے حالات کی تم کو خبر نہین ہے مین اب وہ نہین ہون دوسرا ہو گیا ہون اب مجھ سے
تم کو خوف کرنا لازم ہے تم نے سنا ہوگا کہ جن جن لوگون کو مین خراج دیتا تھا اُن سب سے مین نے
خراج لینا شروع کیا اُن سب نے میری اطاعت کی سب نے میری تلوار کو مانا ہے یہ فضل خداوند
عجائب کا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہے کہ اپنی جان کو برباد نہ کرو نہ اپنے ہمراہ دوسرون کو خراب کرو بیکار
دونون طرف کے اہل لشکر کا خون ناحق اپنے سر پر نہ لو دیکھو ہوش مین آؤ اور اطاعت سے پسر
حمزہ کی دست بردار ہو بلکہ اُسکو اسیر کر کے اپنے ہمراہ لے کر مابدولت کی خدمت مین حاضر ہو
مابدولت تمھاری خطا کو معاف کرینگے میری اطاعت کرو اور اپنا آبائی دین پھر اختیار کرو اسلام
کو ترک کرو یہی صورت تمھاری زندگی کی ہے ورنہ یاد رکھو کہ اسی جنگل مین تم سب کے سر کٹے
ہوئے پڑے ہونگے اور جسم تمھارے مرکب سے پامال ہونگے آئندہ تم کو اختیار ہے زیادہ کیا لکھا
جائے بقول شاعر شعر منت اینچه حق بود گفتم تمام + تو دانی دگر بعد ازین والسلام + البرزنے یہ
مضمون بتایا منشی نے اُسیوقت نامہ تحریر کیا لفافہ مین بند کر کے مہر کر کے پیش کیا البرزنج کلاہ
نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا ماہروے شیرپیکر تھا نامہ دیا اور کہا کہ یہ نامہ لے جا کر پسر حمزہ و
عمطاق کو دینا اور اسکا جواب باصواب ان سے حاصل کر کے بہت جلد واپس آنا تا کہ اُن کے
جواب سے آگاہ ہو کر جیسا وہ تحریر کرین ویسا بندوبست کیا جائے ماہروے شیرپیکر وہ نامہ لے کر
طرف لشکر علمشاہ کے چلا یہان ہرکارون نے شاہزادہ کو حال نامہ سے اور مضمون نامہ سے آگاہ
کیا یہان خود تجویز ہو رہی تھی کہ البرزنج کلاہ کو نامہ تہدید آمیز لکھا جائے کہ ہرکارون نے

نامہ بر کے آنے کی خبر بیان کی شاہزادہ نے فرمایا کہ ہمارا دربار آراستہ ہو کیونکہ نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی وہ دربار کو آراستہ دیکھے کوئی کرسی خالی نہ رہے کہ نامہ بر کرسی پر بیٹھنے نہ پائے جب تک ہم حکم نہ دین کیونکہ یہ کفار کے لشکر کا نامہ بر ہی اور کافر ہی یہ جو حکم دیا گیا اُسیوقت دربار آراستہ ہوا سب سردار کرسیون پر بیٹھے دربار خوب آراستہ ہوا کوئی کرسی خالی نہ تھی اور لشکر مین حکم دے دیا گیا کہ اگر نامہ بر آئے تو اُسکو کوئی نہ روکے یہان تو دربار آراستہ ہوا سب دربار مین بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ نامہ بر اُدھر سے نامہ لیکر آتا ہوگا راوی بیان کرتا ہی کہ ماہر و سے شیر پیکر نامہ لیکر چلا تھا کہ وہ داخل لشکر علمشاہ ہوا اور سیر کرتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا ورگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی بار چاہتا ہی ورگہ سالار نے جواب دیا کہ جاؤ پہلے سے تمھارے واسطے حکم صادر ہو چکا ہی پس ورگہ سالار کے کہنے سے نامہ بر داخل بارگاہ ہوا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کوئی کرسی خالی ہو تو اُس پر بیٹھ جاؤن کوئی کرسی خالی نہ پائی سب کرسیون پر سردارون افسرون کو بیٹھے ہوئے دیکھا دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا دربار کا سے کو تھا بیشۂ شیران تھا ہر ایک بہادر بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا البغہ شمشیر جھوم رہا تھا تخت شوکت پر غنطاق کج کلاہ جلوہ گر تھا قسم تختون پر اور بادشاہ تھے دسگل شوکت پر علمشاہ کو جلوہ گر دیکھا دربار کو اس طور سے آراستہ دیکھکر یہ بہت حیران ہوا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کوئی کرسی خالی ہو تو اُس پر بیٹھ جاؤن کوئی کرسی خالی نہ پائی اسے حیران ہوا کہ کیا کرون خاموش کھڑا ہو گیا جب علمشاہ نے دیکھا کہ یہ سزا پا چکا اشارہ کیا خدمتگار نے کرسی لا کر بچھا دی وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھا علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ نامہ بر کو جام شراب دے ساقی نے جام لبریز کر کے نامہ بر کو دیا جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا وہ پکار اُٹھا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار علمشاہ نے فرمایا کہ کس کا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ نامہ لایا ہون البرز کج کلاہ جہان پناہ کا بنام آپ کے اور غنطاق کج کلاہ کے فرمایا کہ لا نامہ نامہ بر نے کمر سے نامہ نکال کر دیا علمشاہ نے دبیر کو اشارہ کیا کہ اسکے ہاتھ سے نامہ لیکر پڑھو دبیر نے نامہ بر کے ہاتھ سے لیا اور لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا جب علمشاہ و غنطاق مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے پس علمشاہ نے دبیر کے ہاتھ سے نامہ لیکر چاک کر ڈالا نامہ بر کو بہت غصہ آیا اور قصد کیا کہ اس جوان کو نامہ چاک کرنے کی سزا دون یہ قصد ...

لکھنے کا ارادہ کیا تھا کہ پھر خیال پیدا ہوا کہ اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی یہاں اسقدر سردار ہین سب مارے تلوارون کے تیرا قیمہ قیمہ تخت کر ڈالین گے اس سے بہتر یہ ہو کہ جب یہ میدان جنگ مین صف آرا ہو تو میدان مین آکر اور اسکو ٹوک کر اپنے مقابلہ مین طلب کرون اور اسکو سزا دون اس حرکت کی یہ دل مین سوچ کر اپنے قصد سے باز آیا علمشاہ نے نامہ چاک کر کے دبیر سے کہا کہ ہماری و عنطاق کج کلاہ کی طرف سے تحریر کر دو کہ بیکار تم نے ایسی تحریر کی ہو نہایت بیہودہ تمھاری تحریر ہو ایسی تحریر تھی کہ ہم نے وہ نامہ چاک کر ڈالا تم نے یہ جو تحریر کیا ہو کہ تم نے بیکار لشکر کشی کی مین خود آتے والا تھا تم کیا لشکر کشی ہم پر کرتے ہمارے آنے کی خبر پاکر اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر شہر کو چھوڑ کر بھاگے تھے وہ تو ہم کو راہ مین خبر مل گئی ہم نے آکر روکا ورنہ تم تو چل دیے تھے اب مین کب جانے دیتا ہون تمھارے نامہ کا جواب یہی ہو کہ آمادہ جنگ ہو کر میدان مین آؤ ہم بھی آکر تم سے مقابلہ کرینگے جسقدر تم نے تحریر کیا ہو سب کا یہی جواب ہو کہ مقابلہ کرو ایسی بیکار تحریر کے جواب دینے کی ہم کو کوئی ضرورت نہین ہو بس یہی جواب ہو جو کہ ہم نے تحریر کیا یہ لکھوا کے اُس نامہ بر کو دیا اور کہدیا کہ کہدینا کہ میدان مین آؤ تم کو تمھاری تحریر کا جواب زبان تیغ سے دیا جائیگا وہ نامہ بر جواب لے کر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا اور داخل لشکر ہو کر البرز کج کلاہ کو جواب نامہ دیا اور زبانی سب حال کہا اور کہا کہ پسر حمزہ نے نامہ چاک کر ڈالا اور کہا کہ کہدینا کہ تمھارے نامہ کا جواب زبان تیغ سے دیا جائیگا میدان مین آؤ یہ سُن کے البرز کج کلاہ بہت حیران ہوا اسنے کہا کہ نامہ پڑھو دبیر نے نامہ پڑھا مضمون نامہ سُنکے اور برہم ہوا اسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے ہم میدان جنگ مین جاکر پسر حمزہ کو اس حرکت کی سزا دینگے کیا آسان ہو بدولت کا نامہ چاک کر ڈالنا مین اس نامہ کے چاک کرنے کی عیوض مین اگر اُسکا تمام جسم نہ چاک کرون تلوارونسے تو اپنا نام البرز کج کلاہ نہ رکھون یہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہو کل ہی حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت نقارہ چوب پڑی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر حریف سے ہرکارون نے یہ خبر علمشاہ کو پہونچائی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہو اُنکا قصد ہو کہ کل میدان جنگ مین نکل کر حضور کے غلامونسے مقابلہ

کرے باقی خیریت ہی یہ سنا تھا کہ علمشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے بفضل ایزدی
و بتائید ربانی یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑتی دونون لشکرون مین سامان جنگ ہونے لگا اور طبل
جنگ بجنے لگا دونون طرف کا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر درستی آلات حرب
وضرب کی کرنے لگے وہ دن اسی سامان مین بسر ہوا اور وہ رات بھی اسی سامان جنگ مین بسر ہوئی
جب سحر ہوئے اودھر سے علمشاہ اپنا کل لشکر لے کر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے اودھر سے
لشکر کفار میدان مین آیا دونون طرف سے تبرداران نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت
حائل نظر آتے تھے انکو قلم کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکل کر نقابت کیا
جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اسوقت لشکر کفار سے وہی نامہ جو کہ نامہ لیکر آیا تھا البرز سے نکلا
سے اجازت لے کر میدان مین آیا اور سراپا میدان دوڑا کے مرکب کو روک کے گویا ہوا اے فرقہ خدا
پرستان آگاہ ہو کہ میرا نام نامہ جو ہے شیر پیکر تر ہون مین نے اکثر شیر کو زندہ پکڑ لیا ہے اور اسکو چیر کر پھینکدیا ہے
پس کل نامہ لے کر آیا تھا تم نے یہ گستاخی کی کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ وہ جوان
جو کہ اپنے کو بہادر اور جری تصور کرتا ہے اور اپنا لقب رستم مشہور کیا ہے اور اپنی جرأت کے غرہ مین نامہ
کو چاک کر ڈالا ہے وہی جوان میرے مقابلہ کو آئے مین کسی اور کو نہین طلب کرتا ہون اسی سے مقابلہ
کرونگا اور اسکو اس حرکت کی جو کہ کل اس سے سرزد ہوئی تھی سزا دونگا جس طور سے اسنے نامہ چاک
کیا ہے اسی طور سے اسکا سر قلم کرونگا یہ کہہ کر انتظار کرنے لگا جب اسنے یہ پکار کر کہا بس علمشاہ نے
اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور مہمیز کر کے چلے سب سردار پیدل ہو گئے اور خنطاق نے کج کلاہ وغیرہ
بھی پیدل ہو کر ہاتھ جوڑ کر سامنے آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ اے شہریار ہم سب سردار کس لیے
ہین اس نابکار کو جا کر اس بدکلامی کی سزا دینگے آپ ملاحظہ فرمائیے کہ کس طور سے اسکے سر کو قلم
کرتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ اسنے میرا نام لے کر پکارا ہے اور مین تم سب سے کہہ چکا ہون کہ صاحبقران
کا طریقہ ہے اور انھون نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جسکو حریف طلب کرے وہی جا کر حریف سے مقابلہ
کرے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین نہ جاؤن دوسرے کو بھیجدون جبکہ وہ میرا نام لے کر مجھکو طلب کرتا
ہے بدنامی ہوگی مجھ پر سب یہ طعنہ کرینگے کہ علمشاہ ڈر گیا حریف نے اسکو طلب کیا تھا خود مقابلہ
کو نہ نکلا دوسرے سردار کو بھیجا پس مین تمام عالم مین مطعون ہونگا لہذا مین جا کر اس سے مقابلہ

کرتا ہون تم سب اطمینان رکھو لاکھ ان لوگون نے اصرار کیا مگر علمشاہ نے نہ مانا اور انکو رخصت فرمایا
خود مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان کے چلے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے اور
تماشہ میدان جنگ کا دیکھنے لگے ہر ایک کی آنکھ لڑی ہوئی تھی یکایک علمشاہ میدان جنگ مین پہونچے
ماہروے شیر پیکر مرکب کودوڑے ہوئے کھڑا تھا اور انتظار کر رہا تھا جیسے اُسنے علمشاہ کو اپنی طرف آتے
ہوئے دیکھا بہ قصد تیغ گاوزنی گرز اسپر لگا کر بڑھا علمشاہ نے بھی سپر پشت پر سے لی اور سپر کو لے کر
شاہزادہ بھی اُسکی طرف چلا بس باہم تیغ گاو چلی دونون سپرین باہم لڑین کھماسے سپ سے شرارے نکلے
بالاے آسمان گئے دونون مرکب پیچھے ہٹے دیکھنے والون نے دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ مرکب علمشاہ کا دو قدم
پیچھے ہٹا اور ماہروے شیر پیکر کا سات قدم پسپا ہوا تیغ گاو جنگ مین غالب و مغلوب کا حال کھل گیا
بس دونون مرکبون کو مسل کر باہم مقابل ہوئے اُس کافر خاسر کو بہت بڑا غصہ تھا نہ کچھ کہا نہ سنا نیزہ
اُٹھا کر سینہ بے کینہ علمشاہ پر مارا علمشاہ نے نیزہ کو سنان نیزہ پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم گتھ گئین سنانین چمکنے لگین شرارے نکلنے لگے کوئی پچیس طعن کی ردو
بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر علمشاہ نے برچھے کو گانٹھ کر بند صاحبقرانی با ادعا جو مرکب کو
مہمیز کیا نیزہ صاف اُسکے ہاتھ سے نکل گیا مثل تیر شہاب کے بالاے ہوا جاکر چمکا لشکر اسلام سے
ایک غلغلہ بلند ہوا یہ نابکار نیزہ بجرآب خجالت مین غرق ہو گیا اپنی شرمندگی رفع کرنے کے لیئے فوراً
تیغ جوہر دار نیام سے لے کر وار کیا شاہزادہ نے اُسکے وار کو پشت شمشیر پر روکا لگی تلوار چلنے ایک مقام
پر موقع پاکر اب جو جنیو کا ہاتھ رسید کیا تلوار نے اُسکو دو کیا بھلا اب کسیکو چتا ہے ایک تو تیغ کپی تان فرنگی
دوسرے دست زبردست علمشاہ ایک ہی وار مین واصل نار ہوا اسکا مرنا تھا اور مرکب سے
گر کر مرنا تھا کہ اسکا بھائی زحل شیر پیکر البرز سے اجازت لے کر میدان مین آیا آتے ہی اُسنے تلوار
کا وار کیا علمشاہ نے اُسکی تلوار چھین لی اور کمر زنجیر پکڑ کر قاش زین سے اُٹھا لیا اور بالاے سر چرخ
دے کر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے یہ حال دیکھ کر عطارد شیر شکار
ایک پہلوان نامی تھا وہ مرکب کو مہمیز کرکے اور بادشاہ سے اجازت لے کر مقابلہ مین آیا آتے ہی
گرز کا وار کیا علمشاہ نے اُس کے کلہ عمود کو پکڑ کر اب جو جھٹکا دیا اگر چھوڑ نہ دے تو کلائی کے
پاس سے ہاتھ ٹوٹ جانے خبر نہ تھا جلدی سے چھوڑ دیا بس علمشاہ نے گرز کو زمین پر پھینکدیا اور

پاؤں پر جست اسکی کمر زنجیر پکڑ کر قاش زین سے اٹھا لیا اور پیچ دے کر زمین سے آسمان پھینکا کہ قتل تجشمک
کے نظر آنے لگا اب وہ مائل بزمین ہوا جیسے نزدیک پہونچا مرکب کو بڑھا کر اسپر جو تیغہ کا ہاتھ لگایا کہ
دو پرکالے ہوئے دو سرا ہاتھ مارا کہ چار ٹکڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ غلمشاہ سے عنظار و شیر شکار
الغرض رنگ روانی کیا اسکا مرنا تھا کہ قرطم فیل پیکر جو کہ بڑا جنگ باز تھا میدان میں اجازت لیکر
آیا اور آتے ہی وہ شمشاد نکالا وار کیا غلمشاہ نے وار اسکے وار کو خالی دے کر اسکو مرکب پر سے اٹھا لیا
اور گرد سر پیچ دے کر اسکو مرکب پر مارا مع راکب و مرکب دونوں ٹکڑے ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ دو پہر تک تیس سردار لشکر کفار نے شاہزادہ سے اسیر فرمائے اور پچیس قتل کیے
اور چالیس کو مجروح کیا اور سب سے سوال اسلام کیا جس نے کچھ سخت کلامی کی اسکو قتل کیا
اور جسنے ذرا تامل کیا اسکو اسیر کر لیا اور جو مجروح ہوا پھر اسپر وار نہ کیا اسکے لشکر کے سرداروں سے کہا
کہ اسکو لے جاؤ سردار کر دے سے آسمی طوطے دو پہر آگئی اور بیرا بند ہو گیا اب البرزنج کلاہ نے
ہاتھ دانت و بائیں جانب دیکھا کسی نے ارادہ میدان میں جانے کا نہ کیا ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ
کون جا کر اس شیر زبان سے لڑے پر اپنی جان دے جو گیا یا قتل ہوا یا اسیر یا مجروح ہم میں اس
جوانمرد بہادر شجاعت سے مقابلہ کرنے کی جرات نہیں ہے غلمشاہ نے مبارز طلب کیا البرزنج کلاہ
نے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ جا کر مقابلہ کرو سب نے انکار کیا تب البرزنج کلاہ نے خود قصد
مقابلہ کیا اسوقت اسکے سپہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور کیوں تشریف لیجاتے ہیں اس
غلام کو اشارہ فرمائیں یہ جا کر اسکا سر کاٹ لائے آپ کیوں تکلیف فرمائیں البرزنج کلاہ نے
جواب دیا کہ تم بڑے مرد سے دیکھ رہے ہو کہ حریف مبارز طلب کر رہا ہے اور کوئی براے مقابلہ
نہیں جاتا ہے تم کو خود لازم تھا کہ اجازت لیکر جاتے کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی میں نے بھی اس
خیال سے تم سے نہیں کہا کہ شائد تم بھی یہ معرکہ دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلہ سے باز رہے میں خود جا کر
مقابلہ کروں اب تم نے خود خواہش ظاہر کی شوق سے جاؤ مقابلہ کرو بس سپہ سالار البرزنج کلاہ
کہ جسکا نام مرتج شیر شکار کرگدن سوار تھا اسکا دوسرا بھی نام ہے یہ لقب اسنے یہاں آ کر
پایا ہے بس اپنے کرگدن کو چھیڑ کر میدان میں آیا اور پکارا کہ اے پسر حمزہ آگاہ ہو کہ میرا نام
مرتج شیر شکار کرگدن سوار ہے میں نسل رستم بن زال سے ہوں میرا لقب کرگدن سوار ہے

مین اس شخص کی نسل سے ہون جس نے ایک شست و رشت سے فیل سفید کو قتل کیا اور مازندران
مین جاکر دیو سفید کو ہلاک کیا کیکاؤس سے بادشاہ کو رہا کیا افراسیاب ایسے پہلوان کو جو کہ ترکون کا
بادشاہ تھا اور نہایت زبردست تھا جسکے نام سے شیر کا جگر آب ہوتا تھا ہزار مرتبہ شکست دی اور بڑے
بڑے پہلوانان جہان کو مثل سقلینوس وغیرہ کے قتل کیا اور سب سرکشون کو تہ خاک کیا مثل رستم
کے کوئی پہلوان آج تک جہان مین نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا مین نے سنا ہے کہ تیرا بھی لقب رستم ہے تو تو نے
کیا کام کیے جو اپنے کو رستم مشہور کیا بس اسی مین خیریت ہے کہ تو میری اطاعت کر میرے ہمراہ چل مین
تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دون گو تو نے بہت سے سرداران زبردست لشکر شاہی کے قتل کیے ہین
مگر میرے کہنے سے بادشاہ تیری خطا کو معاف کرے گا مین بڑے عرصہ سے تیری جنگ کا تماشہ
دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ مین اس جوان سے کیا جا کر مقابلہ کرون یہ میرے حملہ کی تاب بھی نہ لا
سکیگا کہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا دوسرے تجھ سے مقابلہ مین آتے ہوئے ننگ و عار تھا مگر
کیا کرون کہ تو نے میرا جگر خون کر دیا اب تجھکو تاب [illegible] ہی مین نے خیال کیا کہ جو کچھ ہو اس کو
اسیر کر لاؤ یہ بدون تمھارے جانے ہوئے اسیر نہ ہوگا بس اگر زندگی درکار ہے تو میری اطاعت کر
ورنہ یاد رکھو کہ اب تیری عمر پوری ہو گئی تیرا جنازہ عمر بھر پڑھ لیا ہے وہ بہادر ہون کہ اکثر مین نے شیر
کو شست سے شکار کیا اور یکہ و تنہا لشکرون کو شکست دی جس ملک پر لشکر کشی کر گیا اسکو فتح
کر لیا فتح و ظفر میری رکاب کو بوسہ دیتی ہے اقبال میرا غلام ہے میرے گرز و تلوار سے آج تک کسی نے
پناہ نہین پائی میرے گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہے تلوار میری جگر کوہ کو شق کرتی ہے میرے
نیزہ کی انی دل کوہ کو برماتی ہے تیر میرا عقاب تیر پر کو شکار کرتا ہے میرے نام سے دیو کو تپ لرزہ
آتی ہے اسفندیار میرے خوف سے جاکر گوشہ قبر مین پوشیدہ ہوا ہے و اس کفن سے منہ چھپا کر لیٹ
رہا ہے میری تلوار کی دھاک سے سرداران لشکر حریف و پہلوانان زبردست کانپتے ہین اور میرے
نام سے ڈرتے ہین یہ جو رجز اسنے شاہزادہ کے سامنے پڑھی شاہزادہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ
او نابکار کیا بکتا ہے تو ایسا بہادر ہے کہ سردارون کو قتل کرا یا چپ خاموش کھڑا دیکھا کیا اور میدان
مین برائے مقابلہ نہ آیا اگر تو ایسا بہادر تھا تو پہلے ہی کیون نہ نکلا جب ان سبکو قتل کرا لیا
اسوقت میدان مین آیا اور ایسے کلمات کرتا ہے او نابکار آگاہ ہو اگر تو نسل رستم سے ہے اور نہ تم

سے اُردیو سفید کو قتل کیا اور فیل سفید کو ہلاک کیا تو میں بھی اُس شخص کا فرزند ہوں جسنے اٹھارہ برس
پردہ قاف میں رہکر بڑے بڑے سرکشان قاف کو تہ تیغ کیا اور زلزلۂ قاف لقب پایا بارہ برس کے
سن میں زیو عفریت ایسے دیو زبردست دمندون ہزار دست کو قتل کیا اور دمندان ہزار دست وہ ہے
کہ جسکے نام سے دیوان قاف کانپتے تھے اور عفریت ایسا زبردست ہے کہ جو شاہ دیوان قاف کے نام سے
مشہور تھا میں اُس شخص کا فرزند ہوں کہ جسکے نام سے سکے بیٹھے ہوتے ہیں اور جسکی شجاعت کے تصدق
گرتے ہوتے ہیں جسکے نام سے شجاعان جہان و دیوان قاف کو اس دہشت لرزہ آتا ہے اور وا اندام میں رعشہ
پڑجاتا ہے خواب راحت میں نام حمزہ سنکر چونک پڑتے ہیں اُس شخص کا فرزند ہوں جس نے
لندھور ایسے پہلوان زبردست کو بارہ برس کے سن میں زیر کیا ہوں اُس شخص کا جگر
گوشہ اور نور نظر ہوں کہ جس نے سرکشان جہان کو زیر کیا اور جس کی سرکشان جہان نے
اطاعت کی اور جس کا حلقہ اطاعت اپنے کانوں میں ڈالا تو کیا فخر کرتا ہے کہ میں رستم کی نسل سے
ہوں او ظالم تیرے بزرگ اور تیرے باپ دادا میرے بزرگوں کے خوف سے قبل اُن کے
پیدا ہونے کے گوشہ قبر میں دامن کفن میں منھ چھپا کر سو رہے ہیں گو خواب مرگ میں
مبتلا ہیں مگر جب نام سُن پاتے ہیں خواب مرگ سے چونک اُٹھتے ہیں میں وہ ہوں کہ جسنے
بارہ برس کے سن میں فیل سفید کو ہلاک کیا اور قوی فیل ہندی و دو فیل ہندی کو خندق
قضا و قدر میں ڈال دیا کہ آج تک اُن کا پتہ نہ چلا او ظالم میں ایک ادنی اُس شہسوار کا
غلام ہوں پہلے تو مجھ سے مقابلہ کر اور مجھکو زیر کرلے تو جانوں اس تقریر سے کیا فائدہ
ہے یہ مقام رزم ہے نہ جاے بزم جو تیرے ہمت ہو وہ کر شمشیر بیار پنجہ دوری زہرہ نشان + کمان
کیانی و گرز گران + مریخ شیر شکار نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا مغرور ہے اس قدر پہلوانوں کو
قتل جو کیا تو اور زیادہ مغرور ہو گیا ہے جب تک تو سزا نہ پائے گا اُس وقت تک تو نہیں
مانے گا اپنا حربہ کر کیونکہ میرا حربہ غضب ہے خداوند عجائب کا تو میرے حربہ سے بچے گا
بچنے کو نہ ہو کہ ہماری حسرت نہ نکلنے پائی علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہیں ہے کہ ہم
حریف پر پیش قدمی کریں جب ہمارا خدا ہم کو تیرے حربہ سے بچالے گا اُس وقت ہم بھی
حربہ کروں گا اُسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے خیر میں ہی حربہ کرتا ہوں اگر تمھارا [illegible]

نہین ہے تو ہمارا طریقہ یہ ہے کہ مگر نیزہ کو اٹھا کر علمشاہ پر وار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ بسبب گرانی کے
ہتھکنڈے نہین چلے پس اُس نے نیزہ کا وار کیا علمشاہ نے نیزہ کو نیزہ پر روکا سنان سے سنان
بنان سے بنان اُلجھنے لگی خوب نیزہ بازی ہوئی جو بند نیزہ کا وہ باندھتا ہے علمشاہ کھولدیتے ہین جو یہ
باندھتے ہین وہ کھولدیتا ہے بڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوا کی تھوڑی طعن کے رد و بدل ہوئی تھی کہ
ایک مقام پر علمشاہ نے نیزہ کو نیزہ سے گانٹھ کر اب جو بند صاحبقرانی نے باندھا او مرکب
کو مہمیز کیا صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا دو کوس کے فاصلہ پر نیزہ جا گرا لشکر اسلام مین ایک
غلغلہ پیدا ہوا تمام لشکر کے علمون کو جلوہ ملا سب اہل اسلام نے خوش ہوکر نعرہ تکبیر بلند کیا
لشکر کفار کے ہوش جاتے رہے البرزکج کلاہ کے منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین مریخ شیر شکار
کا یہ حال ہوا کہ فرط ندامت سے نیزہ بھول گیا خجالت مین غرق ہو گیا منھ پر عرق شرم آ گیا
اسی حالت خجالت مین گرز گران سرا ر اپر سے لیا اور خبردار خبردار کہکر اور یہ نعرہ کرکے کہ او
پسر حمزہ بچ اس گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہے علمشاہ نے فرمایا کہ تو شوق سے وار کر
بس اُسنے دونون رکابون پر زور دے کر یا خداوند عجائب کہکر گرز لگا وار کیا علمشاہ نے گرز کو چہرہ کی
پناہ کیا اور درگاہ باری مین عرض کیا کہ پناہ تو دارم پناہ گرز ندارم چہرہ من از گل نازک تر است
بس یہ دعا کرکے اُسکے ضرب کو گرز پر روکا گرز کی صدا بلند ہوئی تراقے گرز سے تمام صحرا ہل گیا
زمین کانپ گئی اندام کوہ مین رعشہ پڑ گیا شرارے دونون گرزون سے نکل کر ساتھ آسمان سے لگے
گرزون مین بل پڑ گئے دل زمین شق ہو گیا اور علمشاہ تیغ گرد مین پوشیدہ ہو گئے مرکب تنگ
تنگ زمین مین غرق ہو گیا مریخ شیر شکار ضرب لگا کر بیٹھا آواز دی کہ زدم و پست کردم مارا
و کام تمام کیا اگر غربال لے کر خاک چھانی جائے گی تو اسکا ریزہ استخوان تک نہ ملے گا اُسکا ملنا تو در
کنار ہے افسوس جوان قوی اور شکیل تھا ایسے جوان بہت کم پیدا ہوئے ہین یہ جو اُسنے پکار کر
کہا اور نکالہ کوچ کو گے مرکب کو مہمیز کیا سمک نے جو یہ حال دیکھا فوراً اچھل کر اسپ سے کر
دوڑا اور دل گرد مین جا کر دیکھا کہ دونون ہاتھ مثل ستون کے بلند تھے اور گرز قائم تھا مرکب
تا بہ تنگ زمین مین غرق تھا سمک نے گرد گرد چرخ مار کر گرد کو بیٹھایا اور قریب جا کر
آواز دی کہ اے شہریار مزاج کیسا ہے ہوشیار ہو جیسے حریف زیادتی کر رہا ہے جو آواز دی

علمشاہ نے آنکھ کھولدی اور فرمایا کہ کیوں کیا حال ہے سماک نے عرض کیا کہ حریف ضرب گرز لگاکر
بہت خوش ہوا ہے لاف وگزاف کر رہا ہے چلیے مقابلہ فرمائیے مزاج مبارک کیسا ہے علمشاہ نے فرمایا
کہ بلا کی ضرب لگائی تھی بچایا خداوند کریم نے یہ فرماکے محمودی کے رومال سے گرد پاک
کرتے ہوئے باہر تشریف لائے مرکب کو جو مہمیز کی جیسا راکب تھا ویسا ہی مرکب تھا
طبقۂ زمین کاٹ کر باہر آیا یہ دل گرد سے گرد پاک کرتے ہوئے باہر آئے آواز دی کہ کہاں ہو دیکھا
پست کردی ہے میں تیرا حریف موجود ہوں مریخ شیر شکار نے جو علمشاہ کو زندہ وسلامت پایا
حیران ہو کر رہ گیا کہ یہ جوان کیونکر بچا یہ وہ گرز ہے کہ جس کی ضرب سے کوہ ٹوٹ جاتی ہے اور
اس جوان کو ذرا بھی گراں نہ معلوم ہوا اسی طرح سے زندہ نکلا گرز ہاتھ میں بھی بس اس نے دل
میں کہا کہ ایک مرتبہ کی ضرب میں اسکا کام تمام ہوگا افسوس اسکی جان مفت میں برباد ہوگی
یہ جوان حسین اور قوی ہے لایق اسکے ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے اگر یہ مجکو زیر کرے گا تو میں اسکی
اطاعت ضرور کرونگا مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ کشتی تک کی نوبت نہ آئے گی ایک مرتبہ کے ضرب
گرز میں اس کا کام تمام ہو جائے گا اودھر علمشاہ پہلے ہی خیال کر چکے تھے کہ اگر یہ مجھ سے زیر
ہوگا اور تلوار کی نوبت آئے گی تو اس کو کشتی لڑکے زیر کرونگا یہ خیال کرتے ہوئے قریب اسکے
آئے اور فرمایا کہ تو ضرب لگا چکا اب میری نوبت آئی ہے قسعر تو ضرب زدی ضرب من نوش
کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + ہوشیار ہو جا اب میں ضرب لگاتا ہوں اسنے کہا کہ
شوق سے ضرب لگا میں تیری ضرب کا مشتاق ہوں یہ کہکر اس نے گرز کو مہرہ کی پناہ کیا
علمشاہ نے بائیں ہاتھ سے گرز کو گردش دی گرز سے صدا سے فنا فنا آنے لگی آسمان سے
ساتھ ہی گرز کو گرز پر مارا تڑاکہ پیدا ہوا زمین کانپ گئی کوہ لرز گئے طائر صدمے سے گرز کے آشیانوں
سے اڑ گئے اور خفتگان خاک زیر زمین چونک اٹھے تو یہ معلوم ہوا کہ اسرافیل نے صور
پھونکا دل زمین شق ہو گیا غبار بلند ہوا مریخ شیر شکار تہ گرد میں پوشیدہ ہو گیا مرکب
زمین میں غرق ہو گیا پسینہ آگیا سر مو سے عرق جاری ہوا چہرہ سرخ ہو گیا مگر ہاتھ ابھی اور
سے مع گرز کے بلند ہے علمشاہ نے ضرب لگا کے مرکب کو ہٹا کے فرمایا کہ کوئی اگر تبہ سے
کہ کیا گذری یہ کہتا تھا کہ عیار البرز کج کلاہ کہ جس کا نام اسکا مشتاق کمند انداز تھا اچھا اٹل

آب سے کر قریب گرد آیا اور کوشش کرکے پانی کے چھینٹے مار کر گرد کو بٹھایا اندر گرد کے آیا دیکھا کہ آنکھیں بند ہیں
ہر بن مو سے پسینہ جاری ہے دونوں ہاتھ مثل ستون کے بلند ہیں چہرہ سرخ ہو رہا ہے مرکب
زمین میں غرق ہے اور بیہوش کھڑا ہے اسنے آواز دی کہ اے پہلوان جہان حریف زیادتی کر رہا ہے
ہوشیار ہو جیسے کچھ آواز نہ آئی پھر اسنے پکارا پھر کچھ صدا نہ آئی تیسری مرتبہ جو اس نے پکارا
جب صدا نہ آئی تو گھبرا گیا پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اس پر بھی اُسے ہوش نہ آیا اُسنے پریشان
ہوکر دوسرا چھینٹا دیا اب اس نے آنکھ کھولی عیار نے کہا کہ مزاج کیسا ہے اس نے اشارہ
سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اس نے حواس اپنے درست کرکے کہا کہ کیا بلا کے ضرب لگائی
یہ معلوم ہوا کہ آسمان بہت بڑے چھتی کا دو دھو زبان پر ذائقہ دے گیا آج تک اس قسم
کی کسی نے ضرب نہیں لگائی مگر بچایا خداوند عجائب نے حریف کا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ
زیادتی کر رہا ہے کہا کہ چل یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کرتا ہے تو اُس کو مثل مرکب گلی کے پایا یہ نہ
معلوم ہوا کہ یہ مرکب مر گیا اُسکی کمر میں ہاتھ دے کر نکالا جب اُس کو مردہ پایا زمین پر دے
مارا اور تلوار علم کرکے اس غصہ سے کہ میں اُسکے مرکب کو ہلاک کردوں یہ کہتا ہوا کہ تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا میں کب تیرے مرکب کو زندہ چھوڑتا ہوں راوی
بیان کرتا ہے کہ وہاں اہل لشکر کفار و البرز خ کلاہ کا یہ حال تھا کہ سب کے دم نکلے ہوئے
تھے اور ہر ایک یہ خیال کر رہا تھا کہ جب اس جوان نے اتنے بڑے سردار کو یوں ہلاک کیا
تو اب کس میں یہ طاقت ہے جو اس سے مقابلہ کرے اب جو یہ مبارز طلب ہوگا تو کون
اس سے لڑے گا ہر ایک کا دم نکلا ہوا تھا اور حواس باختہ تھے کہ اُس کے نعرہ کی صدا
آئی اب سب کے حواس درست ہوئے سب نے دیکھا کہ مریخ دامن گرد سے پیدل نکلا تلوار
علم کیے ہوئے لشکر کفار میں فرط خوشی سے غل بلند ہوا سب کفار خوش ہوئے اُس کو
زندہ جو پایا اہل اسلام تو خوش ہو رہے تھے اُن کو بالکل خوف نہ تھا اُسکی جنگ و پیکار
سے ہر امر میں عملشاہ کو غالب دیکھ رہے تھے اور سب کو یقین تھا کہ عملشاہ نہ اسپ
لنگیگی اور دو عملشاہ نے جو دشمن کو شمشیر باعث غبار سے نکلتے دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ تو نے
غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا میں کب تیرے مرکب کو چھوڑتا ہوں بدون ہلاک

کیے ہوئے نہ چھوڑونگا یہ قصد جو علمشاہ نے اُس کا دیکھا فوراً تیغ نکالا جو فرنگی پیٹ کو چیرے یہ جوان اُس
دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خوب بچایا پکار کر کہا کہ واہ کیا کہنا تم نے خوب مرکب کو بچایا
ورنہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوتا کیونکہ میرے مرکب کو تو نے ہلاک کیا ہین اُسکا عیوض تیرے
مرکب سے لیتا اگر اب تو نے اُسکو خالی کرکے بچایا اُسکا معاوضہ تجھ سے لونگا اُسکے عیوض مین
تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ مین نے کوئی جان کر تیرے مرکب کو نہین ہلاک کیا ہے وہ
میرے گرز کے ضرب کی تاب نہ لا سکا ہلاک ہوگیا اور تو تو دیدہ و دانستہ میرے مرکب کو ہلاک
کرتا تھا اُسنے کہا کہ اچھا اب مین اُسکے عیوض مین تجکو ہلاک کرتا ہون یہ کہکر اور قریب آکر تلوار
لگا وار کیا علمشاہ کی نگاہ تلوار سے لڑی ہوئی تھی جیسے تلوار قریب سر آئی دامن [illegible]
پڑی ہاتھ کو بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار ہاتھ سے زور کرکے چھین لی تلوار تو اُسنے چھوڑدی مگر گرز زنجیر
تھام لی بس علمشاہ نے بھی تلوار ہاتھ سے زمین پر پھینکدی اور اُسکی گرز زنجیر پکڑ لی اب زور
ریلا پیلی کے ہونے لگے باہم کشتی لڑنے لگے ادھر تو فرخ کے دم مین دم آیا کہ اب اسکو ہرا لونگا
اہل لشکر بھی خوش ہوئے کہ تلوار کی لڑائی موقوف ہوئی کشتی کی نوبت آئی فرخ ضرور زیر کریگا
کیونکہ یہ بہت قوی ہے معلوم ہوا کہ ان خدا پرستون سے کوئی فنون جنگ و حربہ بازی سے جنگ مین غالب
نہین آسکتا نہ یہ لوگ اس فن سے بخوبی آگاہ ہین اب فرخ اس جوان کو فن کشتی مین زیر کریگا
اُدھر اہل اسلام خوش ہورہے تھے یہ خیال کرکے کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی تلوار کی لڑائی مین یہ
خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کول چشم بدور خدانخواستہ شاہزادہ کے جسم انور پر پہونچے اب یہ جانتا کہان
ہو دبا کر بیٹھ ڈالین گے خلاصہ یہ کہ دونون طرف کے لوگ اپنے اپنے خیال کے موافق خوش تھے
یہان کشتی ہونے لگی اُسیوقت اکھاڑہ تیار ہوگیا دونون خم ٹھوک کر اکھاڑے مین کود پڑے اور
کشتی ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے جو داؤن اُسنے کیا اُسکا توڑ علمشاہ نے کیا جو علمشاہ
نے کیا اُسکا توڑ اُسنے کیا کشتی کے جوڑ کا بندہ کیا دونون برابر کے اڑتے ہین یہ کبھی اُسکو ریلی کر لیجاتے
ہین وہ نکل جاتا ہے وہ انکو جب ریلا کرکے چلتا ہے یہ مثل برق تہت دیکے چرک کر الگ ہوجاتے
ہین جو پیچ وہ باندھتا ہے یہ فوراً اُسکا توڑ کرتے ہین ذرا بھی عرصہ نہین ہوتا [illegible]
ہین وہ اُسکا توڑ کرتا تو ہے مگر عرصہ مین جب وہ انکو پیچ کرکے سنبھالتا ہے یہ مثل [illegible]

نکل جاتے ہین یہ جب اسکو دباتے ہین تو اسکو نکلنا مشکل ہوتا ہی اہل لشکر نے جو دیکھا کہ کشتی اٹک
گئی دونون طرف کے لشکر بھی و بادشاہ و سردار کنارے پر آکر موجود ہو گئے سوار و پیدل کنارے پر
بیٹھ گئے تخت بادشاہون کے رکھدیے گئے بازار آراستہ ہو گئے سودا فروخت ہونے لگا کٹورہ
بجنے لگا سودے والے پکارنے لگے میلے کا سا رنگ ہو گیا چہل پہل ہو گئی مگر سب کی نگاہین
اُسی طرف لگی ہوئی ہین سب کشتی کو دیکھ رہے ہین خلاصہ یہ کہ اُسی ہنگامہ مین شام ہو گئی مگر
غالب و مغلوب کی تمیز نہ ہوئی جب شام ہو گئی اور آفتاب عالمتاب غروب ہو گیا ماہ نے اپنا
روے زیبا دکھایا بند نقاب روز کو دور کیا براے تماشاے جنگ و پیکار تخت فلکی پر جلوہ کیا
مع اپنے سپاہ سیارگان کے یعنے رات ہو گئی اُسوقت مریخ نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اے جوان
واہ کیا کہنا خوب تو مجھ سے لڑا مگر دن واسطے جنگ و پیکار کے ہی اور شب براے راحت و آرام کے
ہی اب تو اپنے لشکر مین جا کر آرام کر اور مین اپنے لشکر مین جا کر براحت شب بسر کرونگا کل صبح کو
پھر میدان مین آکر مقابلہ کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ یہ تو تو نے سچ کہا مگر میرا یہ طریقہ ہے کہ جب تک
مین حریف کو زیر نہین کر لیتا ہون اُسوقت تک میدان جنگ سے واپس نہین جاتا ہون بس
مین تو واپس نہ جاؤنگا اگر تو تھک گیا ہی تو جا کر کچھ تھوڑی دیر آرام کر مین یہان ٹھہرا ہوا ہون
تو پھر آکر مجھ سے مقابلہ کرنا علمشاہ نے جو یہ کہا اُسنے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ تو تو میدان جنگ
سے واپس نہ جائے اور مین واپس جاؤن اگر تیرا یہ طریقہ ہی تو میرا بھی یہی طریقہ ہی مگر یہ بتاؤ کہ
پردہ شب حائل ہی میری اور تمھاری کشتی کا تماشہ کون دیکھیگا اور غالب و مغلوب کی
کیونکر تمیز ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ بادشاہون کو رات کا دن کرنا کتنی بڑی بات ہی ابھی
حکم دیتے ابھی سب سامان ہو جائے تم اپنے لشکر سے روشنی طلب کرو مین اپنے لشکر سے
جب یہ علمشاہ نے فرمایا اُسنے کہا کہ بہت خوب اور البرز تاج کلاہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ
روشنی کرا دیجیے اُس نے اُسیوقت روشنی ہونے کا حکم دیا علمشاہ نے پلٹ کر عنطاق
کی طرف دیکھا کچھ فرمانے کی بھی ضرورت نہ تھی کہ سب سامان ہو گیا اسقدر عنطاق نے
روشنی کی کہ رات کا دن ہو گیا اُدھر البرز کی طرف سے بھی روشنی آئی جب روشنی ہو گئی پھر
کشتی ہونے لگی کہ اتنے عرصہ مین دو کانسہ شیر کے لبریز دونون طرف سے آئے مریخ نے

علمشاہ سے کہا کہ ایک کانسہ جو کہ تمھارے لشکر سے آیا ہے وہ تم پی لو اور جو میرے لشکر سے آیا ہے وہ میں
پی لوں علمشاہ نے فرمایا کہ میرا یہ طریقہ ہے کہ جب تک فیصلہ نہیں ہو لیتا ہے میں عرق چکھتا ہوں نہ
پیتا ہوں تم شوق سے کھاؤ پیو اس خیال سے کہ گرانی ہو جائیگی کوئی شے استعمال نہیں کرتا اُسنے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے
کہ میں کھاؤں اور تم گرسنہ رہو لوگ یہ کہیں گے کہ یہ تو شکم سیر تھا اس نے اس سبب سے
اُس پر غلبہ پایا وہ گرسنہ تھا علمشاہ نے فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو یہ تم کو کوئی نہیں کہیگا
جب کہ میں تم کو شوق سے اجازت دیتا ہوں یہ سنکے اُسنے وہ کانسہ اُٹھا کر پی لیا علمشاہ نے
اپنا کانسہ واپس کر دیا اور مصروف جنگ ہوئے کشتی لڑنے لگے پھر داؤں پیچ ہونے لگے سب
مصروف تماشائے کشتی ہو گئے وہ رات بھی اُسی طور سے کشتی میں بسر ہو کر سحر ہوئی مگر اسی طور
سے کشتی ہو رہی ہے کہ دوپہر دن آیا اب مریخ کی یہ حالت ہوئی کہ اُسکا دم چڑھنے لگا سانس پھول
گئی وہ ٹھہر ٹھہر کر لڑنے لگا حالت یہ ہے کہ فوارے پسینہ کے جسم سے دونوں کے چھوٹ رہے ہیں
جہاں جم کر گھڑی دو گھڑی لڑے تر بتر ہوتی پسینہ سے پتلے بن جاتے تھے اب وہ جو ٹھہر ٹھہر کر
لڑنے لگا حالت یہ ہوئی کہ علمشاہ اُسکو پکڑ لائے وہ بہت دقت سے نکلا جب وہ علمشاہ کو پکڑ لایا
علمشاہ مثل برق کے چمک کر نکل گئے اب ہر ایک کو غالب و مغلوب میں تمیز ہونے لگی اہل
اسلام تو خوش ہونے لگے کہ اب یہ زیر ہو جائیگا کیونکہ یہ ٹھہر کر لڑتا ہے کفار کا رنگ اُڑ گیا یہ
حالت تھی کہ ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا البرزج کلاہ نے سرداروں سے کہا
کہ اگر پسر حمزہ کو ہمارا سپہ سالار زیر کرے تو خیر تم کچھ نہ کرنا خاموش رہنا اگر پسر حمزہ مریخ کو
زیر کرے تو ایک مرتبہ اُس پر حملہ کرنا اور میدان سے زندہ نہ جانے دینا گھیر کر مار لینا دیکھو بہت
خیال رہے کیونکہ میں رنگ بے رنگ پاتا ہوں پسر حمزہ جس طور سے لڑ رہا تھا اور مقابلہ کر رہا
تھا اسی طور سے لڑ رہا ہے مریخ کا دم آگیا ہے صرف اپنی بات کو بناتے ہوئے لڑ رہا ہے یہ جو
البرزج کلاہ نے کہا اہل لشکر کے حواس جاتے رہے ہر ایک نے دل میں کہا کہ جب
اس جوان نے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کر لیا تو اس لشکر کی کیا حقیقت ہے سنا جاتا ہے کہ
آکے اسنے اتنے بڑے لشکر کو شکست دی ہے جو کہ اسکے ہمراہ ہے پھر اس لشکر کی حقیقت کیا
ہے ایسی حالت میں جبکہ اُسکے ہمراہ لشکر بھی ہے مجبور اس امر سے ہیں کہ زک کھاتے ہیں اگر

انکار کرینگے تو نمک حرامی ہوگی اب جو کچھ ہو چاہے جان جاے چاہے رہے ایک حربہ ضرور کرینگے یہان
اہل لشکر مین یہ باہم تقریر ہو رہی تھی اُدھر اُس نے علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ ہوشیار ہو جا مین یہ
آخری زور تجھ پر کرتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ شوق سے تو زور کر جو کچھ حوصلہ تیرے دل مین ہو وہ
نکال لے مین کب منع کرتا ہون یہ سُنکے اُسنے دونون شانہ پکڑے اور سر کو سینہ مین اڑا کر کے دوڑا
کوئی سات قدم پر جا کر اِس سے جھٹکا مارا یہ دم کی شمار مین اور قدم کے آغاز پر چلے آئے جب انھون نے
دیکھا کہ اپنی حد پر پہونچ گیا اب جو قدم پیچھے ہٹا تو شجاعت مین فرق آیا انھون نے لنگر مارا
اُس نے جھٹکا مارا کہ ان کا پانیان گھٹنہ آشنا بزمین ہوا اب جو انھون نے لنگر قائم کیا تو
تا بہ گھٹنہ یہ غرق زمین ہوگئے اُس نے خوب طور سے کمر زنجیر پکڑ کے زور کرنا شروع کیا کہ
مثل باز کے اوپر چھا گیا حالت یہ ہوئی کہ دونون ہاتھ زخمی ہوگئے کنپٹیون سے خون
ٹپکنے لگا چہرہ سُرخ ہوگیا مگر اُس کو وقار کے لنگر مین جنبش تک نہ ہوئی آخر اس نے عاجز
ہو کر ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اب آپ اپنا زور کیجیے مین اپنی حسرت
نکال چکا یہ کہکر وہ ہٹ گیا بس علمشاہ اُس کو اُسی طور پر لے دوڑے اور پندرہ سولہ
قدم پر لا کر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا بہ زمین ہوئے اُس نے قصد کیا کہ مین بھی لنگر
قائم کرون مگر حریف کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے حریف زبردست ہے علمشاہ نے یہ چالاکی
اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر اب جو زور کیا نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر پہلے زور مین تا بہ سینہ لائے
دوسرے زور مین سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیا اُس کے دستانے کہین موزے
کہین خود کہین تین مرتبہ گردش دے کر زمین پر مارا اُس نے چاہا کہ سنبھل کر اُٹھون
حریف کب اُٹھنے دیتا ہے یہ کود کر اُس کے سینہ پر سوار ہوئے اور اُسکی کمر زنجیر سے
مشکیں باندھین اور اُس کو اسیر کر لیا سمک قریب کھڑا تھا اُس کو اشارہ کیا
وہ جب قریب آیا اُسکے حوالے کیا وہ لے کر اُدھر چلا یہ بھی اکبارگی باہر آئے اُدھر کفار
نے جو یہ واقعہ دیکھا سب کے حواس جاتے رہے البرز کج کلاہ نے پکار کر اہل لشکر سے کہا
کہ مار لو پسر حمزہ کو زندہ میدان سے واپس نہ جاسکے یہ حکم لشکر مجبور ہو گیا اُسوقت سب
مرکبون پر سوار ہونے لگے اہل اسلام نے جو یہ صدا سُنی وہ بھی مرکبون پر سوار ہونے لگے

ادھر علمشاہ قریب مرکب آئے اور جست کرکے مرکب پر سوار ہوئے اُدھر البرز کا تخت قلب میں قائم
ہوا اور لشکر کفار لینا لینا کہکر تلواریں علم کرکے طرف علمشاہ کے چلے شہزادہ نے جو کفار کو یہ قصد
مغلوبہ کرتے ہوئے دیکھا تیغہ کپی تان کو علم فرمایا اور مرکب کو مہمیز کرکے قبل اس کے کہ لشکر کفار
ان پر حملہ کرے لشکر کفار پر جا پڑے شمشیر زنی کرنے لگے اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ
آقائے نامدار سے جنگ مغلوبہ واقع ہوگئی ایک مرتبہ نولاکھ کی نولاکھ تلواریں علم کرکے لشکر کفار
سے غٹ پٹ ہوگئے اُدھر سمک نے مریخ کو لاکر ایک مقام پر قید کیا تھا اور سمک بھی اسکو
چھوڑکر مصروف جنگ ہوا تھا یہاں جو میدان صاف ہوا اور سب لشکر مصروف جنگ و پیکار
ہوا چند شاگرد پیشہ یہاں رہ گئے عیار البرز اس وقت کو غنیمت سمجھکر اُس مقام
پر آیا جہاں مریخ قید تھا سب پاسبانوں کو بیہوشی اُڑاکر بیہوش کیا اور قید خانہ میں
جاکر مریخ سے کہا کہ کب تک بیٹھے ہوئے ہو آگاہ ہو کہ منم منقار کمند انداز تو یہ سوہن موجود ہے اپنی
قید کو دفع کرو وہ خوش ہوگیا اُس سے سوہن لے کر اپنی قید کو دفع کیا باہر قید خانہ سے
آیا دیکھا کہ میدان میں جنگ مغلوبہ واقع ہے سروں کا مینھ برس رہا ہے دریائے خون رواں ہے
صدائے دلیران سے صحرا گونج رہا ہے سم ہائے مرکبان سے اس قدر خاک بلند ہے کہ ایک
آسمان خاکی زیر آسمان قائم ہوگیا بقول فردوسی شعر ز سم ستوران دران پہن دشت +
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + اُس عیار نے جلدی ایک مرکب لاکر موجود
کیا اور ایک تلوار کسی لشتے کی اُٹھا کر لا دی یہ مرکب پر سوار ہوکر لشکر اسلام پر اپنے
نام کا نعرہ کرکے جا پڑا اسکے نعرہ کی صدا جو اہل اسلام نے سُنی حیران ہوگئے کہ یہ کیونکر رہا ہوا علمشاہ
نے تو مریخ کے نعرہ کی صدا سُنی پلٹ کر دیکھا اُسکو اہل اسلام سے جنگ میں مصروف پایا
سمک سے فرمایا کہ تم نے اسے کہاں قید کیا تھا جو یہ رہا ہوگیا سمک نے عرض کیا
کہ قید خانہ میں اسیر کیا تھا نہ معلوم کیونکر رہا ہوا جاتا ہوں خبر لاتا ہوں سمک اُودھر کو
چلا ادھر البرز سے اُسکے عیار نے آکر کہا کہ خوش ہوجیے میں نے سب کو بیہوش کرکے
مریخ کو رہا کیا ملاحظہ فرمایئے وہ سامنے مقابلہ کر رہا ہے یہ خبر سُنکے البرز خوش ہوگیا ایک
مرتبہ نقیبوں سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ کوئی پریشان نہ ہو مریخ کو ہمارے عیار نے رہا کردیا ہے

وہ بھی ہمارے ساتھ اہل اسلام سے لڑ رہا ہے نقیبوں نے پکار کر کہا کچھو اہل لشکر کے جان میں جان آئی
جم کر لڑنے لگے ادھر تو نقیبوں نے پکار کر کہا ادھر اہل لشکر نے مریخ کے نعرہ کی صدا سنی جم کر لڑنے
لگے جنگ مغلوبہ پھر واقع ہوئی برابر تلوار چل رہی تھی سر پہ سر دھڑ پر دھڑ گر رہے تھے کشتوں کا انبار
لاشوں کا میدان میں ڈھیر تھے سر وتن کے انبار ہر طرف لگے ہوئے تھے دریا بے خون رواں تھا
علمشاہ نے جو دیکھا کہ مریخ کسی صورت سے رہا ہو گیا اور میرے لشکر سے لڑ رہا ہے یہ اسی طرف کفار
کو قتل کرتے ہوئے چلے کہ اسکو پھر اسیر کر لوں اُسنے جو اپنی طرف شاہزادہ کو آتے ہوئے دیکھا
وہ کنارہ کاٹ کر طرف البرز گج کلاہ کے جنگ گریز کرتا ہوا چلا اُدھر سمک نے جو جا کر وہاں
جہاں یہ قید تھا دیکھا تو پاسبانوں کو بیہوش پایا اور قید کٹی ہوئی پٹی پتیر اعیار کا دیکھا پہچانا کہ
یہ حیلہ بقیہ البرز کا ہے علمشاہ سے آکر عرض کیا کہ سب لشکر اس طرف جنگ و پیکار میں مصروف
ہوا عیار نے جو فرصت پائی پاسبانوں کو بیہوش کر کے رہا کر لے گیا یہ سبب ہوا اسکی رہائی کا علمشاہ
نے فرمایا کہ جاتا کہاں ہے ابکی مرتبہ اسکو قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا معلوم ہوا کہ نامرد ہے
یہ فرمایا اور مرکب کو مہمیز کر کے مریخ شیر شکار کرگدن سوار کی طرف چلے اُسنے جو علمشاہ
کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور خیال کیا دل میں کہ ابکی مرتبہ جو میرا اور اس جوان کا سامنا
ہو گیا تو کسی صورت سے اسکے ہاتھ سے زندہ نہ بچونگا یہ قتل ہی کر ڈالے گا بس یہ ایک
غول میں پوشیدہ ہو گیا چونکہ جنگ مغلوبہ تو ہو ہی رہی تھی دو چار سوار درمیان میں آگئے
علمشاہ کا سامنا جاتا رہا اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا اپنی جان بچاتا ہوا پاس البرز گج کلاہ کے
پہونچا اور البرز سے جا کر کہا کہ اے بادشاہ جلد طبل باز بجوا دیجیے ورنہ کل لشکر کا خاتمہ ہو جائیگا
گو میری یہ بات نہیں ہے کہ لشکر نے جی چھوڑ دیے ہوں یا قصد فرار رکھتے ہوں مگر خدا پرست
بہت ہیں اور ہم کم ہیں دوسرے اصل امر یہ ہے کہ پسر حمزہ اکیلا ان سب کو کافی ہے میں نے
ہر طرح سے اُس کو آزما لیا ہے وہ شیر غران واژدہاے دمان سے بھی زیادہ ہے کوئی صورت
سوائے طبل باز کے بجوانے کے مفر کی نظر نہیں آتی ہے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ تھوڑے
عرصہ میں یہ رنگ ہوگا کہ لشکر شکست کھائے گا اور جس قدر بچے ہیں وہ قتل و اسیر ہو جائینگے
خدا نخواستہ یہ نہ ہو کہ آپ بھی اسیر پنجہ حریف ہوں تو بڑی خرابی ہو البرز گج کلاہ نے

کہا کہ مین نے مان لیا اس وقت تو طبل باز بجوا کے جان بچالی اور لشکر کو شکست کھانے سے
بچایا کل کیا ہوگا مقابلہ کرنا پڑے گا مریخ نے کہا کہ اسکی بھی تدبیر بتادونگا اسوقت تو اہل لشکر
کی جان بچی ہے البرز کج کلاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل باز پر چوب پڑے یہ حکم دینا
تھا کہ نقارچی نے چوب اٹھا کر نقارہ کو دھما دھم پیٹنا شروع کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ نقارہ
بھی کفار سے شکست کھانے کے صدمہ سے اپنا سر و سینہ پیٹ رہا ہے اب جو صدائے طبل
باز بلند ہوئی اہل اسلام نے سنی قاعدہ ہے اہل اسلام کا اور حکم ہے صاحبقران کا کہ جب
لشکر حریف مین طبل باز پر چوب پڑے اور حریف عاجز ہو مقابلے سے پھر جنگ نکی جائے
اُس کو واپس جانے دیا جائے فرودگاہ پر پھر جب وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئے
اُس سے پھر مقابلہ کیا جائے کیونکہ اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس نے عاجز ہوکر طبل
باز بجوایا ہے یہی حکم ہے اور یہی طریقہ ہے کل فرزندان حمزہ و نبیرگان حمزہ کا و سرداران حمزہ کا بس
جب صدائے طبل باز عملشاہ نے سنی فوراً ہاتھ روک لیا ان کا ہاتھ روکنا تھا کہ
سب اہل لشکر نے بھی ہاتھ روک لیا عملشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل باز
بجے اور سب طرف فرودگاہ کے واپس چلین یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی طبل باز پر چوب پڑی
دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ کی طرف واپس چلے عملشاہ نے حکم فرمایا کہ شمار کرو کس قدر
کفار مارے گئے اور کس قدر اہل اسلام شہید ہوئے اہل اسلام کو دفن کرو میدان کو لاشون سے پاک و
صاف کرو یہی حکم البرز نے اپنے لشکر کو دیا غرض دونون لشکر فرودگاہ پر داخل ہوئے
اب جو چوبداریون نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز
ہوئے اور دس ہزار کفار قتل ہوئے اہل اسلام کو دفن کیا زخمیون کا جو شمار کیا تو
تین ہزار مجروح نکلے یہان فرودگاہ پر آکر لشکر نے کمر کھولی دونون لشکر اترے دونون
طرف دربار آراستہ ہوا محاسبون نے آکر عملشاہ سے سب لشکرون کا حال بیان کیا
اور زخمیون کا سنکے خاموش ہوئے بعد تھوڑی دیر کے دربرخاست کیا خیمہ خاص مین جا کر
آرام فرمایا سب سردار و اہل لشکر بھی آرام پذیر ہوئے چونکہ کئی شب و روز کے تھکے ہوئے
تھے سب شب کو بے خبر ہوکر سوئے تا آنکہ صبح ہونے لگا صدائے حاضر باش و نقارہ ہائے بلند

ہوئی یہان تو یہ حال ہوا اور جب لشکر کفار فرودگاہ پہ پہونچے تو سب لشکر کمر کھول کر اپنے اپنے
بستر پہ جا کر آرام پذیر ہوا البرز نے دربار آراستہ کیا اب جو طرف دربار کے نگاہ اٹھا کے
دیکھے تو ہزارون کرسیان و دنگل خالی پائے بہت افسوس کیا اور دل مین کہا کہ افسوس
یہ کیا رنگ ہو گیا میرے دربار کا یہ وہی دربار ہے کہ جس مین ہزارون سردار بیٹھے رہتے تھے کہ یا بالکل
خالی اُجڑ رہا ہے اسنے بہت صدمہ کر کے اور آہ سرد بھر کے اہل دربار سے کہا جو کہ تھوڑے سے سردار
قتل و اسیر سے بچ رہے تھے کہ کیا گردش فلکی ہے کل تک یہ بارگاہ کیسی آباد تھی اور آج کیسی خاک
اڑ رہی ہے ان لوگون نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو زمانہ کو احمق روزگار کہتے ہین اور دنیا کو دو رنگی
سرا کہتے ہین البرز کج کلاہ نے کہا کہ مین اپنے شہر سے نکل کر عجب آفت مین مبتلا ہوا اگر مین یہ
جانتا تو کبھی ادھر کو نہ آتا اپنے ملک مین رہتا اگر یہ لشکر میرے مقابلہ کو وہان آتا پہلے بیرون قلعہ آکر
مقابلہ کرتا اگر مثل آج کل کے شکست کھاتا تو قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرتا اب کیا کرون اگر بھاگتا
ہون تو یہ غضب مین آتے ہین اور نہین بھاگتا ہون تو مقابلہ کیونکر کرون یہی انجام ہوگا جو آج
ہوا کیا کرون کیا نہ کرون اُسوقت مریخ نے کہا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین مین تدبیر بتاتا
ہون وہ تدبیر یہ ہے کہ آج شب کو لشکر پر سپہر حمزہ کے شبخون کریجیے اور اہل لشکر کو قتل کرتے
ہوئے میدان سے نکل چلیے حضرت وردسوسن سے اگر وہ آپ کے تعاقب مین وہان آئے گا جبھی تو
مارا جائے گا کیونکہ وہان بہت سے لشکر ہین دوسرے منیر جادو ساحر ہے وہ سحر کر کے پکڑے گا
ان سب کو اسیر کرے گا البرز کج کلاہ نے کہا کہ یہ تدبیر بہت اچھی ہے اور تم نے خوب رائے
دی ہے اہل لشکر کو آگاہ کر دو کہ وہ تیار رہین ہم شبخون مار کر یہان سے نکل چلین سب نے یہ
رائے پسند کی اور اہل لشکر کو آگاہ کر دیا راوی بیان کرتا ہے کہ یہان لشکر اسلام کئی دن کا تھکا
ہوا تھا غافل پڑے ہوئے سو رہے تھے دوسرے یہ خیال تھا کہ جس طور سے ہم تھکے ہوئے
ہین اسی طور سے وہ لوگ بھی تھکے ہوئے ہونگے مثل ہمارے آرام پذیر ہونگے اس امر کا بھی
خوف نہین ہے کہ شبخون مارین بس اس خوف سے بھی غافل ہین راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو
سب غافل ہین وہان البرز نے شبخون کا بندوبست کیا جب نصف شب آئی سب لشکر
تیار ہوا خیمے وغیرہ جو پاس تھے انکو بار کر اسطرف دمدمہ سیر ہے کے روانہ کر دیے اسکے بعد کل لشکر کو

لے کر البرز کج کلاہ نے لشکر اسلام پر شبخون کیا اور قتل کرنا شروع کیا اہل اسلام غافل تھے قتل ہونے لگے
غلغلہ جو ہوا تمام اہل لشکر خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور ہتھیار لگانے لگے تین پہر رات تک دو
پہر رات سے کفار قتل کیے جب کفار نے دیکھا کہ کل لشکر بیدار ہو گیا اور ہر طرف روشنی ہونے
لگی اگر افسر و سردار بیدار ہو ہو کر اپنے خیموں سے نکل آئے تو بہت بڑی خرابی ہو گی انسے کون مقابلہ کریگا
قتل ہو جاؤگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بھاگو جلوہ راوی بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ وغیرہ بیدار ہوا تھا شور و غل
کی صدا سنکے اور مسلح و مکمل ہو کر بیرون بارگاہ آ کر تحقیقات کرنے لگے لشکر کفار اہل اسلام کو قتل کر رہا تھا
پھر پہر کامل کفار نے اہل اسلام کو قتل کیا [illegible] اور جانتے تھے جب دیکھا کہ سب بیدار ہو گئے اب
کوئی صورت یہاں سے بھاگنے کی نظر نہ آئے گی جب تک یہ لوگ مسلح و مکمل ہو کر اٹھے مقابلہ کریں
یہ ایک حملہ کر کے بھاگے بس البرز کج کلاہ شبخون مار کر مع کل لشکر ہمراہ لے کر اسی پردہ شب
میں طرف دربند نیمہ کے روانہ ہوا حریف تو نکل گیا یہاں تلوار چل رہی ہے کیونکہ یہ لوگ اب بیدار
ہوئے ہیں اور مسلح و مکمل ہو ہو کر اپنے مقام سے چلے ہیں کیونکہ اندھیری رات تھی یہ اُن کو
حریف سمجھے اور وہ انکو باہم تلوار چلنے لگی جب علمشاہ وغیرہ بیدار ہو کر باہر بارگاہ کے آئے [illegible]
رن جمتا ہے مشعلیں جو روشن ہوئیں اب جو روشنی ہوئی ایک نے دوسرے کو پہچانا یہ لوگ یعنی
سرداران لشکر سنے اُدھر کی جنگ و پیکار موقوف ہوئی اسی انتظام و اسی بندوبست میں صبح ہو گئی
اب سب طرف امن ہوا دیکھا کہ ہزاروں اہل اسلام کشتہ پڑے ہیں اور کفار کی ایک لاش نہیں ہے
کیونکہ یہ تو قبل اسکے کہ یہ لوگ ہوشیار ہو کر مقابلہ کریں اور حملہ کر کے راہی ہوا علمشاہ نے ان سبھی
لاشوں کو دفن کرنے کا حکم دیا اور ہرکاروں سے کہا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ کہ لشکر کفار کس فکر میں ہے گو یہ
کام انھیں حرام زادوں کا تھا وہ سمجھا ہے کہ ہم کو غافل پا کر شبخون کرتے خیر میرے ہاتھ سے جا سکتے
کہاں ہیں ہرکارے یہ حکم پا کر اُدھر کو روانہ ہوئے بس اُس مقام پر پہونچے تو اس صحرا کو لشکر
حریف سے خالی پایا کسی کا نشان تک نہ تھا خیمے و بارگاہیں وغیرہ سب [illegible] تھے یہ واقعہ دیکھ کر
ہرکارے وہاں سے بھاگے اور خدمت علمشاہ میں آ کر سب حال عرض کیا یہاں دربار تو برخاست
ہو رہا تھا علمشاہ کا قصد تھا کہ جنگو اپنا [illegible] طلب کرتے تاکہ [illegible] اسلام کر دیں کہ ہرکاروں نے
یہ خبر آ کر بیان کی بس یہ خبر سنکے علمشاہ کو غصہ آیا کیونکہ یہ آتش خو تند مزاج تو ہیں ہی تشنہ [illegible]

کہ دیوانہ را ہوئے بس سست آگ لگ گئی خیال میں آیا کہ یہ مجھکو دھوکا دے کر اور میرے لشکر پر شبخون
مار کر چلا گیا اب یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہاں ہے یا تو جنگل پر بیٹھے تھے یا ایکمرتبہ تیغ لیکے تان فرنگی کو
چمکا کر اُٹھ کھڑے ہوئے حالت یہ ہے کہ چہرہ فرط غیض سے گلنار ہو رہا ہے آنکھیں یہ معلوم ہوتی ہیں کہ دو
پیالہ خون ہیں زلفیں بل کھا رہی ہیں پیشانی پر ہزاروں شکنیں پڑی ہوئی ہیں اُٹھ کر ایک انگڑائی لی
اور فرمایا کہ میں تو عقب میں البرز کج کلاہ کے جاتا ہوں وہ میرے لشکر پہ شبخون مار کر اور اپنی جان
بچا کر مع لشکر کے بھاگا ہے اور دربند منیر یہ کی طرف گیا ہے میں جا کر اسی مقام پر قتل کر دونگا چھوڑتا
کب ہوں تم لوگ بھی آؤ عنطاق وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ رکاب چلنے میں لشکر تیار ہوتے
فرمایا کہ تم لشکر کو منع کرا ؤ میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں اب کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہہ سکے یہ باہر
بارگاہ کے آئے فرمایا کہ لاؤ ہمارا مرکب جب تک مرکب آئے آئے آپ کھٹنے لگے کہ اتنے میں جا کر
سناستر ہالا کو فرنگی کو کس کر حاضر کیا آپ جست کر کے مرکب کی پشت پر تشریف لائے مہمیز کر کے
مرکب اُڑا کر طرف دربند منیر یہ کے چلے عیار منیر جادو کو ہمراہ لے لیا مرکب یلطاقی بھی ہمراہ ہے
شاہزادے کا جانا تھا کہ اُسوقت لشکر میں بلڑ ہو گیا کہ سامان سفر درست کرو عنطاق وغیرہ
نے سامان سفر کے درست کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد سامان سفر کا درست کرو یہ حکم دینا تھا
تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہو گیا سب لشکر کمر کس کر چلنے پر تیار ہو گیا تھے وغیرہ
بار ہو گئے سب بادشاہ تختوں پر سوار ہوئے کل لشکر کو ہمراہ لے کر عنطاق کج کلاہ وغیرہ
عقب میں علمشاہ کے روانہ ہوئے علمشاہ البرز کج کلاہ کے عقب میں مع دونوں عیاروں
کے جاتے ہیں بس ان سب کو راہ میں رکھا جاتا ہے آیندہ حال اسکا وقت پر تحریر ہوگا یہ سب
دربند منیر یہ پر جب پہونچینگے اُسوقت ان سب کا حال تحریر ہوگا اب میں عنان قلم کو طرف
حالات منیر جادو و احوال طلسم کشا کے پھیرتا ہوں راوی بیان کرتا ہے کہ جب منیر جادو نے چاروں نامے
روانہ کیے تھے اپنے عیار کے ہاتھ اُسکے بعد اُسنے نامہ خشنکال کا یہ جواب تحریر کیا تھا کہ آپ کا سرفراز نامہ
آیا حال مندرجہ سے آگاہ ہوا آپ اطمینان رکھیں میں سب بندوبست کر لونگا کوئی مقام فکر و تشویش
نہیں ہے میں طلسم کشا کو کسی نہ کسی تدبیر سے اسیر کر لونگا یہ جواب لکھ کر روانہ کیا تھا دو سرا نامہ خشنکال
کا زعفران زار کے پاس پہونچا تھا اُسنے بھی یہی جواب تحریر کیا تھا اور وہ بھی فکر میں مصروف ہوا تھا

دوسرے دن جو منیر جادو دربار میں آیا ایک طائر سحر آکر پہونچا اُسنے دوسرا نامہ شنگال کا منیر جادو کو دیا وہ
وہ نامہ یہ کہ جو شنگال نے خبر قتل سیماب شعلہ رو و زمزم جادو وغیرہ سُنکے تحریر کیا تھا دوسرے طائر
سحر نے دوسرا نامہ اُسی مضمون کا زعفران زار جادو کو پہونچایا جب منیر جادو مضمون نامہ سے آگاہ ہوا زانو پہ
ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا نے لوٹ پائی اور دو در بند بھی فتح کیے خیر ادھر آئے تو سہی
دیکھو تو کیا ہوتا ہے یہ کہکر جواب تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھیں میں غافل نہیں ہوں جہانتک ممکن ہوتا ہے
بندوبست کرونگا اگر چاہا خداوند نے تو طلسم کشا کو اسیر کرلونگا آپ اطمینان رکھیں یہ لکھکر اُس طائر کو دیا وہ طائر
جواب لے کر روانہ ہوا اسی طور سے زعفران زار نے بھی جواب تحریر کیا راوی بیان کرتا ہے کہ ان دونوں کے جواب
سے شنگال خوش ہوا اور اُسے کسی قدر اطمینان ہوا مگر اُسیدن سے اسنے بھی درستی فوج کا حکم دیا اور آپ
خود طلسم کی خبرگیری کرنے لگا عیش و عشرت کو کم کیا یہ تو ادھر سامان میں مصروف ہوا اُدھر منیر جادو نے بعد روانہ
کرنے جواب کے اپنے بھائی بے نظیر جادو سے کہا کہ تم یہاں قیام کرو میں فکر طلسم کشا میں جاتا ہوں اگر انمیں
سے کوئی آئے اُسکو گرفتار کرنا اسکی خاطر کرنا میں جاتا ہوں یہ کہکر اور اپنے بھائی کو حاکم در بند اپنی طرف سے کر کے
فکر طلسم کشا میں روانہ ہوا اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب قصہ حال طلسم کشا یعنی حمزہ صاحبقران حلقہ
تُلّن گوش گردن کشان ملاحظہ فرمائیے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صاحبقران کو جشن خوشی سے فراغت
ہوئی اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ لوح کو ملاحظہ کرکے جدھر کا حکم لوح دے اُسی طرف کو روانہ ہوں
صاحبقران بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے سب سردار حاضر دربار تھے کہ یکایک آسمان پر ابر چھا گیا ترشح ہونے
لگا پھوار پڑنے لگی یہ سمان جو نظر آیا صاحبقران کا دل بھر بھرایا کہ یہ وقت شکار ہے چلو شکار کھیلو اُسکے
بعد پھر فتح طلسم کی طرف متوجہ ہونا ہے دل میں خیال کرکے حکم دیا کہ سامان شکار حاضر کیا جائے ہمراہ سوکت
ہمراہ جب انگلی جانیکے سیما سے بلند آواز اعظم جادو و سوسن جادو وا سقلبیون وغیرہ نے عرض
کیا کہ خداوند نعمت یہ صحرائے طلسم ہے یہاں آپکی جان کا ہر ایک دشمن ہے یعنی اور جرجی خون کی پیاسی
ہے آپ تشریف نہ لیجائیں جب طلسم فتح فرمالیجیے گا تو شکار وغیرہ کا شوق فرمائیے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ تم لوگ کچھ خوف نہ کرو میری نگہ ذات خدا پر ہے تم نے سُنا ہے کسی کا قول ہے مصرعہ دشمن اگر قوی است
نگہبان قوی تر است میں شام کو شکار کھیل کر چلا آؤنگا کہیں دور نہ جاؤنگا مجھکو خود تعجیل ہے کہ کسی
طور سے جلدی طلسم فتح ہو تو میں اپنے لشکر سے ملوں اور سب کو دیکھوں آپ لوگ اطمینان رکھیں

صاحبقران نے فرمایا سب کے سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے خواجہ عمرو سے فرمایا کہ اے خواجہ
سامان شکار کے مہیا ہونے کا حکم دو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین بھی ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا کہ خواجہ تمھارا کیا کام ہے بیکار زحمت کرنے سے کیا حاصل ہے مین شام تک واپس آؤنگا تم یہان
لشکر مین رہو یہ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہین انکے عقائد ابھی درست نہین ہوئے ہین انکی نگرانی کرو مین کوئی
جنگ و پیکار کے لیے نہین جاتا ہون جو تم کو بھی ہمراہ لے جاؤن یا کہین دور جاتا تو تمھاری ضرورت تھی دن
بھر کے لیے جاتا ہون انشاء اللہ تعالے شام تک واپس آؤنگا شکار کھیل کر تم اطمینان رکھو کچھ خیمہ ذخیرہ بھی
ہمراہ نہ لیجاؤنگا صاحبقران نے خواجہ کو اسطور سے سمجھایا کہ خواجہ نے مان لیا بس اسیوقت سامان شکار
خواجہ نے سب موجود کر دیا صاحبقران اشقر دیوزاد پر سوار ہو کر سامان شکار ہمراہ لیکر طرف صحرا کے برائے
شکار روانہ ہوئے بہری جُرّے شاہین باز باشے بازدارون کے ہاتھون پر تھے کلنگ ایک جوڑی اسی قسم
سے ہر قسم کے جانوران شکاری کی ہمراہ لیلی قراول میر شکار سب ہمراہ رکاب تھے بس صاحبقران جنگل
مین تشریف لائے پہلے پرند جانورون کا شکار فرمایا باز ذخیرہ کو چھوڑا وہ شکار کو پکڑ لائے اُسکے بعد چرندون کا
شکار ہونے لگا اب صاحبقران نے تیر و کمان لیکر برائے شکار ہرن وغیرہ مرکب کو مہمیز کیا تھوڑی دور
چلے تھے کہ دیکھا ایک مقام پر بہت سے ہرن گھاس چر رہے ہین صاحبقران نے انکی طرف مرکب کو مہمیز
کیا ملاحظہ فرمایا کہ ان آہوون مین ایک آہو سیاہ رنگ بہت بڑا ہے کہ وہ سب آہوونکا بادشاہ و افسر معلوم ہوتا ہے
اور بہت خوبصورت ہے صاحبقران نے یہ قصد کیا کہ اسکو زندہ اسیر کرنا چاہیے یہ بہت خوبصورت ہرن ہے بس
مرکب کو اُٹھایا آہوون نے جو سم مرکب کی صدا سُنی کان کھڑے کیے یا تو گھاس چر رہے تھے ایک مرتبہ چونکنا ہو کر
چارون طرف دیکھنے لگے انکی بھی نگاہ پڑ گئی کہ صیاد ہم سبکی فکر مین آتا ہے جب صاحبقران قریب پہونچے وہ آہو
جست و خیز کر کے بھاگے صاحبقران نے اُنکے عقب مین مرکب اُٹھا دیا راوی بیان کرتا ہے کہ دو ایک کو تو
صاحبقران نے تیر سے گرایا اب سب متفرق ہو گئے مگر وہ آہو سیاہ رنگ جسکو صاحبقران نے تاکا تھا سامنے
صاحبقران کے موجود رہا وہ نہین بھاگا اب جو صاحبقران نے اُسکی طرف اُسکی اسیری کے قصد سے مرکب اُٹھایا وہ بھی بھاگا
اُسکے پیچھے پیچھے گھوڑا لگا رہتا ہے وہ جست و خیز کرتا چلا جاتا ہے صاحبقران مرکب کو مہمیز پہ مہمیز کرتے چلے گئے ہین مگر وہ آہو ہاتھ نہین آتا
جسوقت نزدیک پہونچتا ہے جست کر کے دور ہو جاتا ہے صاحبقران عاجز ہین اور پریشان ہو رہے ہین دل مین کہتے ہین کہ اس آہو نے بہت پریشان
کیا اشقر کو مہمیز پہ مہمیز کر رہے ہین حالت یہ ہے کہ آپ بھی عرق عرق ہین اور اشقر بھی اشقر دیوزاد زبان حال سے صاحبقران سے عرض کرتا ہے

کہ اسی لیے مین نے عرض کیا تھا کہ میرے پر رہنے دیجیے نہ کرتے آپ سے نہ شتابی کرتے دیتے اگر
اسوقت میرے پر ہوتے تو مین اسکو اڑ کر کپڑ لیتا آپکو اوسکے قریب پہونچا دیتا نہ وقت کا یہ کو
ہوتی مین بھی پریشان ہوتا ہون آپ بھی پریشان ہوتے ہین اگر یہ کرتے ہین تو اسقدر تعجیل
نہ فرمایا کیجیے صاحبقران نے فرمایا اے اشقر تو کسی طور سے اس ہرن کے قریب مجکو پہونچا دے
تاکہ مین اسکو اسیر کرلون یہ سنکے اشقر دیوزاد تیز ہوا اسقدر تیز جارہا ہی کہ اوسکا سینہ زمین سے لگا
ہوا ہی کسی مقام پر دم نہین لیتا ہی آہو کا بھی یہی حال ہی کہ جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا ہی کمند کے
زد سے دور ہے کوسون وہ ہرن صاحبقران کو لگا کر نکال لیگیا جب صاحبقران عاجز ہوگئے
دل مین خیال کیا کہ یہ زندہ اسیر نہ ہوگا اسکو تیر سے شکار کرو ترکش سے کمان ترکش سے یاد و میتی
از زنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر لیا اور کمان مین جوڑا سیمبر کی آہو نے جو دیکھا کہ اس
شکاری نے قصد میرے ہلاک کرنے کا کیا اب اس طور سے جست و خیز کرنے لگا کہ تیر کی زد سے
دور تھا صاحبقران عاجز ہین اپنی بوٹیان اپنے دانتون سے کاٹتے ہین منہ مین کف ہی چہرہ
فرط غضب سے سرخ ہی زلفین خلیلی بل کھا رہی ہین بس نہین ہی کہ آہو کو چبا جائین تو پامال کر دین
کہ جیسے شیر گرسنہ شکار کے نہ ملنے سے برہم ہوتا ہی کوئی دو پہر کامل صاحبقران آہو کے پیچھے ہلاک
رہے کہ آہو ایک صحرا مین جاکر پہونچا وہ صحرا بست پر بہار تھا صاحبقران بھی عقب مین پہونچے
آہو وہان سے بھی بھاگا سامنے ایک کوہ بلند شکوہ تھا اوسکے قریب جاکر ٹھہرا اب صاحبقران
نے فرمایا کہ اب یہ کہان جاسکتا ہی کوہ حائل ہوا ہی اشقر کو تیز کرکے قریب آئے جیسے آہو نے دیکھا
کہ صیاد قریب آگیا اب جو جست کرتا ہی پہاڑ کے اوس پار تھا یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران کو اور
غصہ آیا اور دل مین خیال کیا کہ حیف ہی ایک جانور کو تو شکار نہ کرسکے وہ میرے ہاتھو سے زندہ نکلجائے
لعنت ہی میری مردمی و شجاعت پر اور تف ہی میری سپہ گری پر یہ خیال کرکے قصد کیا کہ اشقر کو
مہمیز کرون کہ یہ بھی مثل آہو کے اوس پار جست کرکے پہونچے پھر خیال آیا کہ یہ بے زبان ہی اور دن بھر
کا تھکا ہوا ہی ایسا نہو کہ بسبب ہلاکت کے کچھ ماندہ ہو جائے اور نہ معلوم تو اس آہو کے عقب مین
کسقدر دور لشکر سے نکل آیا ہی تو پھر لشکر مین پہونچنا دشوار ہوگا اسی جنگل مین سر پٹک پٹک کر ہلاک
ہو جاؤگے پیدل تم سے چلا نہ جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اشقر کو اسی مقام پر چھوڑو اور خود پیادہ

اس کوہ پر جاؤ اور اوس آہو کو تلاش کر کے شکار کرو وہ ضرور پہاڑ پر کسی گوشہ مین اپنی جان بچا کر بیٹھا ہو گا
یہ فکر دل سے اور تجویز کر کے اشقر سے زبان جنی مین فرمایا کہ تو اسی مقام پر ٹھہر مین کوہ پر جاتا ہون اور ابھی
آتا ہون اوس آہو کو شکار کر لاؤن یہ اشقر سے فرما کر پشت اشقر سے زمین پر تشریف لائے اور دامن گردان کر
پہاڑ پر چڑھنے لگے یہان تک کہ بالاے کوہ پہونچے اشقر زیر کوہ چرا مین مصروف ہوا آپ نے کوہ پر جا کر
تمام کوہ کو چھان مارا کہین آہو کا پتہ نہ چلا آہو کو تلاش کرتے پھرتے ہین کر اوس طرف جا پہونچے کہ جدھر دوسرا
راستہ دوسری طرف جانے کا تھا آپ نے خیال فرمایا دل مین کہ معلوم ہوتا ہے وہ آہو اسی راہ سے کوہ پر
سے اودھر کو چلا گیا ہے ذرا چلکر نیچے بھی تلاش کر لو راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ ہے کہ
کسی بات کا خیال نہین ہے فرط غیظ و غضب سے اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہے اس امر کا خیال ہے کہ یہ کیا
لغو حرکت ہے کہ ایک جانور صحرائی کی تم اسقدر جستجو کرتے ہو کیا وہ بھی کوئی انسان ہے کہ تم اسقدر تلاش
کرتے ہو جانے بھی دو کسی امر سے غرض نہین ہے غصہ مین بھرے ہوئے آہو کی تلاش کر رہے ہین پس یہ سوچکر
کہ وہ اس راہ سے نیچے پہاڑ کے چلا گیا صاحبقران بھی اوس راستہ سے زیر کوہ آئے جب گھاٹی پہاڑ کی
طے کیا تو ایک صحراے پر بہار زعفران زار نظر آیا کہ جسقدر گیاہ و درخت اوس جنگل مین ہین سب زعفران رنگ
ہین مثل تن عاشق کے وہ صحرا زرد ہے صاحبقران نے اوس صحرا کو بسنتی پوشش دیکھکر بہت تعجب فرمایا
کہ اوہ کیا خوب یہ صحرا کا ہے کو ہے زعفران کا کھیت ہے جدھر نگاہ اوٹھ جاتی ہے سواے زردی کے
دوسری شے نظر نہین آتی ہے صنعت اور صفت یہ ہے کہ جو طائر ہین اوس جنگل کے وہ بھی بسنتی پوشش ہین جسقدر [illegible]
ہین وہ بھی زرد ہین غبار جو بلند ہوتا ہے وہ بھی زرد بلند ہوتا ہے ہر طرف سرسون کا تختہ کھلا ہوا ہے گویا
زمانہ بسنت ہے صاحبقران اوس صحراے زرد پوشش کو دیکھکر محو ہو گئے اب آہو کا خیال بھی جاتا رہا صنعت
پروردگار کی تعریف فرماتے ہوئے اوس جنگل کی سیر کرتے ہوئے بہار کا عالم ملاحظہ فرماتے ہوئے چلے جاتے
ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ کان مین تسبیح کی آواز آئی کہ جیسے کوئی درویش حقیقت کیش کسی مقام پر بیٹھا ہوا
کچھ پڑھ رہا ہے پس صاحبقران اوس آواز پر چلے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا سامنے ایک چھوٹا سا بنگلہ ہے
وہ بھی زرد ہے اوسکے سامنے ایک چٹان سنگ کی پڑی ہے مگر زرد رنگ ہے اوس پر ایک درویش حقیقت کیش
خدا رس بیٹھا ہوا ہے سجدہ کا نشان مثل ستارے کے چمکتا ہوا ضعیف اسقدر ہے کہ پلکین تک سفید ہو گئی ہین ایک
تسبیح ہزار دانہ بڑے بڑے دانون کی ہاتھ مین بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہے اور بار بار سر اوٹھا کر چارون طرف

دیکھتا جاتا ہی کہ جیسے کسیکا کوئی انتظار کرتا ہی اور لباس زرد رنگ سے پہنے تہمد ذکر میں مشغول ہوئے اسقدر عبادت خدا کی ہی کہ لاغر ہو گیا ہی اوسکے بار بار دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا کسیکا انتظار کر رہا ہی کوئی آنیوالا ہی صاحبقران کو اب خیال آیا اوس فقیر کو دیکھکر کہ اس درویش سے چلکر دریافت کرو کہ یہان کوئی آہو تو نہین آیا صاحبقران اودھر کو چلے یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ کوئی بہت خدا رسیدہ ہی جب تو اس صحراے پر بہار مین یکہ و تنہا بیٹھا ہوا ہی کہ جہان نہ کوئی انسان ہی نہ حیوان از قسم انسان یہان مردم گیاہ تک نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب کمال کے یہ صحرا اسکو پسند آیا اور اسنے اسکو زرد پوشش کر دیا ایسے لوگون سے ملاقات کرنا اور انکی خدمت بجا لانا باعث فخر و افتخار ہی چلو اسکی خدمت کرو ضرور اسکی خدمت کا صلہ ملیگا اگر یہ تمھارے حق مین دعا کریگا تو تمھارے گناہان گذشتہ محو ہو جائینگے یہ خیال فرماتے ہوئے اوس فقیر کی طرف چلے اودھر اوسکے کان مین جو پاؤن کی چاپ کی صدا آئی اوسنے سر اوٹھا کر دیکھا جیسے اوسکی نگاہ صاحبقران پر پڑی ایک مرتبہ خوش ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور پکارا کیا حمزہ صاحبقران سلام علیک اے مجاہد راہ خدا اے زلزلۂ قاف ثانی سلیمان و اے سالک راہ اسلام و اے فاتح طلسم زعفران زار سلیمانی خوش آمدی و صفا آوردی **شعر** بیا بیا کہ تراتنگ در کنار کشم ٭ بہ تنگ آمدہ ام چند ز تنگی کشم ٭ دیگر از آمدت اگر صبر داشتمے ٭ درر گذرت گل و سمن کاشتمے ٭ مین تو آپکا ایک مدت مدید و عرصہ بعید سے منتظر تھا اور انتظار کر رہا تھا مجکو معلوم تھا کہ آپ براے فتح طلسم تشریف لائے ہین اس طرف سے آہو کے عقب مین تشریف لائینگا لیجیے یہ آپکا شکار موجود ہی اب جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تو اوس ہرن کو ایک رسی سے بندھا ہوا پایا کہ وہ کھڑا ہی صاحبقران نے خیال فرمایا کہ یہ ایسا کامل ہی کہ اسکو میرے حال سے آگاہی ہو گئی اور اس سے بھی یہ خبردار ہوا کہ مین آہو کے عقب مین آہو کی تلاش مین آیا ہون واہ کیا خوب اسکو تو علم غیب مین بھی دخل ضرور ہی یہ ضرور بندہ خاص خداے کریم و مقبول بارگاہ الٰہی ہی اسکے اوپر سب حال روشن ہو گا کوئی حال اس سے پوشیدہ نہ ہو گا اس کمال اور اس مرتبہ کا فقیر آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا جیسا یہ درویش کامل ہی یہ خیال فرما کے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ علیک السلام اے بندہ خاص خداوند کارساز مین آپکے تلاش مین تو یہان تک آیا ہون میرے مقدر نے آپکی زیارت سے مشرف فرمایا میری کیا خوش تقدیری اور خوش قسمتی ہی کہ آپکی زیارت سے مشرف ہوا یہ فرما کے اور قدم نیز کر کے اوس فقیر کے

قریب تشریف لائے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس صحرا مین آکر صاحبقران ایسے محو ہوئے ہین کہ کسی
امر کا خیال تک نہین رہا اب بھولے سے بھی لشکر کا خیال نہین آتا ہی اس درویش کو تو دیکھکر بالکل بے خود
ہوگئے ہین ادھر سے صاحبقران چلے اُدھر سے وہ فقیر چند قدم چلا کہ صاحبقران نے لپک کر اوسکے
قدمونکو بوسہ دینا چاہا کہ اوسنے صاحبقران کا سر ہاتھون پر روک لیا اور کہا کہ اے بابا یہ کیا کیا مین
تمھارے قدمون کو بوسہ دون تو زیبا ہی کیونکہ تم مجاہد دین اسلام ہو تمھارے قدم کی برکت سے تمام
عالم ضلالت کفر سے پاک وصاف ہوا تمنے شمع اسلام کو روشن کیا ورنہ تمام عالم بسبب ظلمت کفر کے
تاریکی مین تھا کوئی خداوند کریم کے نام سے آگاہ نہ تھا تم ہی نے اس اسم پاک سے سبکو آگاہ کیا گم کردگان
راہ ضلالت کو شاہراہ اسلام پر پہونچایا یہ تمھارے قدم کی برکت ہی کہ ہر طرف اب بلا خوف اسم باری تعالے
لیا جاتا ہی تم نے بزور شمشیر کفار کو کلمہ طیبہ تعلیم کیا اور شان اسلام کو بلند کیا مجکو لائق و لازم ہی کہ مین تمھارے
قدمون کو بوسہ دون اور تمھارے ہاتھون کو آنکھون سے لگاؤن میری سعادت ہی کہ تمھاری خدمت بجالاؤن
اور تمھاری غلامی اختیار کرون مین ایک ادنی سگ ناپاک اوسکے در کا ہون سوائے گوشہ نشینی کے مجھ سے
کیا ہوسکتا ہی میرا بال بال گناہ مین مبتلا ہی کیونکہ مجھ سے دنیا پر آکر کچھ نہ ہوسکا سوائے کھانے اور سونے کے
تم ایسے بندون کے سبب سے دنیا قایم ہی کہ تمنے اگر اس جہان کو آلایش کفر سے پاک کیا اور سبکو راہ راست دکھائی
مین دعا کا امیدوار ہون یہ کہکر صاحبقران کو گلے سے لگایا اور وہ فقیر بہت شفقت سے پیش آیا اپنے
پاس لاکر اوس چٹان پر بٹھایا آپ سامنے بیٹھا صاحبقران بیٹھے ہوئے خیال فرمارہے ہین کہ کیا خلیق
ہی ایسے انسان کہان پیدا ہوتے ہین اوس درویش نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران
کچھ کلام فرمائیے کیا آپکو میری صحبت اور ملاقات کچھ ناگوار گذری اور خاطر کو یہان قیام فرمانا گران ہی جو کچھ
کلام نہین فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین اس امر مین حیران ہون کہ یہ کیا مقام ہی اور یہ اسقدر زرد
کیون ہی کہ جو شے یہان کی ہی زرد ہی اور یہ ہرن کیونکر جناب نے اسیر فرمایا مین اسکے تعقب مین بہت
عرصہ سے پریشان تھا اسی کی تلاش مین یہان آیا تھا اور جناب کا اسم مبارک کیا ہی اوس درویش نے
مسکرا کر جواب دیا کہ تم بیکار کو پریشان ہو اس صحرا کو صحرائے بسنت بہار کہتے ہین اور یہ بھی ایک مقام ہی
مقام دنیا سے میرا نام درویش ریاضت کیش ہی مجکو بسبب اپنے علم کے معلوم ہوا تھا کہ تم اسطرف تشریف
لائے ہو تم نے دو دربند فتح کیے ہین ایک دربند سوسن و ایک دربند اعظم سوسن جادو و اعظم جادو

مع اپنے اہل لشکر و سرداروں کے تمھاری اطاعت کی اور بادشاہ سابق اور حکیم استقلینوس نے
و دیگر سرداران طلسم تمھارے مطیع ہوئے میستوحچ جادو کو قتل کر کے کوہ میتون کو برباد کیا فرخ جادو کو مار کر
راستہ در سید سوسن کا کھولا یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ تم نے لوح کو حاصل کیا اور چشمہ زمزم میں خود داخل
اوسکی زیارت کو ظاہر کیا زمزمہ جادو کو قتل کیا اب تم برائے شکار نکلے ہو چونکہ میرے مقدر میں تمھاری
زیارت تھی اس سبب سے تم آہو کے تعقب میں اس طرف کو آئے میں یہاں بیٹھا ہوا تھا کہ یہ آہو بھاگا
ہوا ادھر کو آیا میں نے اسے پکڑ لیا چونکہ میں واقف تھا کہ تم اسی آہو کے تلاش میں یہاں آؤ گے میں آہو
کو پکڑ کے بہت خوش ہوا کہ یہ ایک خدمت مجھ سے ہوئی جب آہو کو پکڑ چکا تو تمھارا انتظار کرنے لگا
خداوند کریم نے تمھارے قدم پہنچائے میری مراد بر آئی میں بہت خوش ہوا تمکو دیکھا اب یہ بیان کر کے
قران مبارک کیسا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اوس فقیر نے جسقدر حال تھا بیان کیا بالکل واقعہ بیان تھا
اول سے آخر تک لوح کا نام بھی لیا گو صاحبقران کو بالکل کسی امر کا خیال نہ ہوا کہ لوح کو دیکھیں جبکہ
ان باتوں کے بیان کرنے سے صاحبقران کو اوسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اوسکی طرف سے آہ
کہا کہ یا صاحبقران کوئی اسقدر غصہ فرماتا ہے شکار کے نہ ملنے سے آپکی عقل اور دانائی کے خلاف
ہے یہ تو حیوان ہے جانور ہیں جب آدمی شکار کھیلتا ہے تو ہزاروں جانور نکل جاتے ہیں اور سیکڑوں شکار
میں اسقدر غصہ نہیں کرتے ہیں کہ آپ بھی ہلکان ہوئے مرکب کو بھی ہلکان کیا باوجودیکہ آپکو یہاں آئے
ہوئے عرصہ ہوا ہے مگر اسوقت تک پسینہ نہیں خشک ہوا ہے لیجئے یہ ہرن موجود ہے اسے دوڑ
فرمائیے کباب لگائیے نوش فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ میں نے بقصد ہلاکت اسکا تیر
میں مرکب نہیں اوٹھایا تھا بلکہ یہ خیال کیا تھا کہ اسکو زندہ اسیر کر لوں کہ یہ بہت خوبصورت تھا
ہے مگر اسنے اسقدر مجھکو پریشان کیا اور اسقدر ہلکان کیا کہ میں نے قصد کر لیا کہ اب اسکو تیر سے
شکار کروں یہ کوہ کے قریب پہونچ گیا میں بھی مرکب کو صحرا میں چھوڑ کر کوہ پر آیا جب کوہ پر آیا
تو اسکو نہ پایا بلکہ یہ گھاٹی نظر آئی خیال میں آیا کہ یہیں چلکر تلاش کروں چنانچہ یہاں پہونچا چونکہ آپکی زیارت
میرے مقدر میں مقدر تھی جو یہ امر میرے ذہن میں آیا یہ ہرن مجکو یہاں لایا میں اسکا بہت ممنون و مشکور
ہوں پس اسکو آپ اپنے ہاتھ سے رہا فرمائیے میں اس سے بہت خوش ہوا کہ اسکی بدولت میں آپکی
زیارت سے مشرف ہوا میں نے اوسکے صلہ میں اور اس خوشی کے سبب سے اسکو آزاد کیا درویش نے کہا

کہ نہین تم اسکا شکار کردیہ تو شکاری جانور ہی اگر میرے تمھارے ملاقات مقدر تھی تو ضرور ہوتی کوئی اور
سلسلہ پیدا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ جی نہین میری خوشی یہی ہی کہ آپ اسکو رہا کردین یہ جو صاحبقران
نے فرمایا اوس درویش نے کہا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو تم اپنے ہاتھ سے اسکو رہا کردو یہ کہکر اوس
آہو کو صاحبقران کے سامنے کھڑا کردیا پس صاحبقران نے اپنے ہاتھ سے اوسکے گلے سے رسی کھولدی
وہ رہا ہوگیا اوس درویش نے کہا کہ اے آہو پاے صاحبقران کو بوسہ دے اور اونکو دعا دے کہ اونکی مہربانی
اور خلق کے سبب سے تیری جان بچی اور اپنی راہ لی بعد اوس درویش نے کہا اور آپ بیٹھے لیجاکر قدم صاحبقران کہ سیاہ مرجان
تھوڑی دیر تک اور وہان ٹھہرے اوسکے بعد شاہ صاحب سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون کیونکہ مجکو
دور جانا ہی شاہ صاحب نے کہا کہ واہ کیا خوب ایک مدت سے تو مین تمھاری زیارت کا مشتاق تھا اب
جو زیارت نصیب ہوئی تو تم اسقدر جلدی کرتے ہو کہ مین رخصت ہوتا ہون اب دن تمام ہوچکا ہی کوئی پہر دن
باقی ہی اسقدر دن اور یہ رات اس فقیر کے مکان پر تشریف رکھو جو ٹکڑے روٹی کے مین مانگ کر لایا ہون
اوسکو نوش کر کے کل بوقت سحر تشریف لیجانا فقیرون کی مہمانی کو قبول فرماؤ گو مین جانتا ہون کہ تم سے خشک
نان جو نکھائے جائیگی مگر میری خاطر سے نوش کرنا پڑیگی صاحبقران مجبور ہوگئے کیونکہ اہل اسلام
مین رد دعوت نہین کرتے ہین اگر کافر بھی کرے تو اوسکو قبول کرتے ہین نہ کہ ایسا بندہ مقبول دعوت
کرے اور صاحبقران انکار فرمائین درویش کے اصرار سے صاحبقران ناچار ہوگئے فرمایا بہتر جو آپکی
مرضی درویش نے کہا کہ بسم اللہ اوٹھیے اور سیر صحرا فرمائیے دیکھیے کیا کیا صنعت خداوند کریم کی ہی یا صاحبقران
اس صحرا مین ایک بنگلہ ہی یہان سے تھوڑی دور پر اوس بنگلہ مین ایک نازنین رہتی ہی ایک مدت سے
نہایت حسین و خوبصورت ہی مجکو اوس سے کیا غرض ہی کیونکہ مین تو تارک دنیا ہون یہ تو دنیا دارون
کا کام ہی کہ عورت کی طرف رغبت کرین بسبب خواہش نفسانی کے یہان نفس امارہ کو قبل ہی سے مار
چکے ہین دنیا کو طلاق دے چکے ہین پھر دنیا کے کامون سے کیا غرض ہی وہ اکثر اس جنگل مین آیا کرتی ہی
اور سیر کیا کرتی ہی مگر اوسکے چہرہ سے آثار عشق ظاہر ہوتے ہین کہ کسی پر عاشق ہی اور کسی کی طالب ہی مین نے
آجتک اوس سے اس امر کو دریافت تک نہین کیا گو وہ میرے پاس کئی مرتبہ آئی مگر مین اوسکی طرف
ملتفت نہ ہوا وہ بیٹھی رہی آپ ہی اوٹھکر چلی گئی اب آپ اوس طرف بھی سیر کرتے ہوئے تشریف
لے چلیے راوی بیان کرتا ہی کہ اوس درویش نے اسقدر تعریف صاحبقران سے اوس نازنین کی کی کہ

صاحبقران کو اشتیاق ہوا اوسکے دیکھنے کا اور ایک الفت سی دل مین پیدا ہوئی بقول کسے شعر نہ تنہا
عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * پس صاحبقران نے اوس درویش سے فرمایا
کہ کیون شاہ صاحب ہم بھی اوس نازنین کو دیکھ سکتے ہین بھلا وہ کیونکر ہکو اوسکو دکھائیے گا
درویش نے کہا کہ کیسا میرے بیان سے آپکو اوسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا خیر لیجیے اب تیسرا
سہ پہر کا وقت ہی شاید وہ برائے سیر صحرا نکلی ہوا ہے بنگلے سے تو آپ اوسکو دیکھ لیں پس صاحبقران
نے فرمایا کہ پھر تشریف لے چلیے پس وہ درویش حقیقت کیش صاحبقران کو ہمراہ لیکر چلا اب صحرا ایسا
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ محو ہو گئے ہین جدھر نگاہ اوٹھ جاتی ہے سب زردی زردی نظر آتی ہے یہانتک معلوم
ہوتا کہ زمین زرد آسمان زرد درخت زرد ہوا زرد درختون کے پتے تک زرد ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ زمین
خزان رسیدہ ہین مگر یہ امر نہین ہے کہ داخل ہی یہ زرد ہین اونکی بہار یہی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران
کو ایک مقام سے دوسرا مقام زیادہ پر بہار ملا ہر قدم پر نئی بہار کا سامان تھا وہ طائران خوش الحان کا
بزبان بزبانی حمد الہی مین شاخہاے درخت پر بیٹھکر زمزمہ سنجی کرنا طاوسان خوش خرام کا وہ رقص
کرنا کسی طرف قمری کی کوکو کسی سمت نعرہ حق سرہ بلبلون کا گلون کے اشتیاق مین ادھر سے ادھر
اودھر جانا نسیم و صبا کے جھونکون کا چلنا دل کو باغ باغ کیئے دیتا تھا وہ سبزہ خوابیدہ کا بار بار ہر
قدم پر برائے تعظیم صاحبقران اوٹھنا واقعی وہ صحرا عجب مقام پر بہار تھا ہر طرف سے بوے خوش
چلی آتی تھی دماغ کو معطر کر جاتی تھی جب ہوا آتی یہ معلوم ہوا کہ کسی نے قرابے کے قرابے عطر کے لنڈھا دیے
صاحبقران خوش ہو ہو کر ہر طرف ملاحظہ فرماتے تھے اور اوس درویش سے فرماتے تھے کہ واقعی کیا پر بہار
صحرا ہین مین نے ہر دشت کی بھی سیر کی مگر ایسا پر بہار صحرا وہان بھی نہین دیکھا یہان آکر دل باغ باغ
ہو گیا ہر رنج و غم سے فارغ ہو گیا شان پروردگار و صنعت کریم کارساز کی تعریف فرماتے ہوئے یہ کہتے
ہوئے کہ اگر ہر موے تن زبان ہو جائے جب بھی تعریف خلاق جہان ادا نہ ہو سکے بقول شاعر شعر اگر ہر
موے تن گردد زبانے * نیارم شکر تو ہرگز بیانے * واقعی عجب مقام پر فضا ہی آپ نے خوب مقام پسند
فرمایا مین جانتا ہون کہ دنیا پر یہی ایک مقام ہی جسکی تعریف شاعر نے کی ہے شعر اگر فردوس بر روئے
زمین است * ہمین است و ہمین است و ہمین است * اس مقام کی نسبت کہا جائے تو زیبا ہی یہ صحرا نمونہ
باغ رضوان کا اور نقشہ ہی باغ عدن کا کیون نہ ہو کہ جہان آپ ایسا بندۂ خاص کریم کارساز مقیم ہو

وہ جگہ کیونکر ایسی پرفضا ہوا اوس فقیر نے کہا کہ اے امیر مہین یہ آپ کے تشریف لانے کی وجہ سے یہ صحرا
پربہار ہے اور آپکے قدم کی برکت سے یہ مقام بہشت ہی اگر آپ تشریف نہ لاتے کبھی یہ صحرا ایسا شاداب
و خوشگوار نہ ہوتا آپکے آنے کی برکت سے یہ بہار اس جنگل مین پیدا ہوا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ
آپکے قیام فرمانے کے سبب سے آئی بہار ہی جو آپ یہان قیام فرماتے یہ بہار اس مقام پر پیدا ہوئی
پس اس طور سے دونون باہم تقریر کرتے ہوئے صاحبقران اور وہ درویش سیر صحرا کرتے ہوئے ایک مقام پر
پہونچے صاحبقران نے اوس مقام کو سب مقامات سے زیادہ پربہار پایا جیسے صاحبقران وہان پہونچے
ہر طرف سے طائران خوش الحان کی زمزمہ سنجی کی صدا آنے لگی طاؤسان نے رقص کرنے لگے درخت
میوہ دار مست ہو کر جھومنے لگے صاحبقران جیسا اوس مقام پر تشریف لائے گویا بہار تازہ اوس صحرا مین
آئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اوس جگہ اوسکے بیچ مین ایک بنگلہ زعفرانی ایسا کا مرانی بنا ہوا ہی
اسقدر چمکتا ہی کہ اوسپر نظر کام نہیں کرتی نظر خیرگی کرتی ہے اوسکا عکس بلا ہی ہی وہ بنگلہ بیمثال کا معلوم ہوتا ہی
چمک اوسمین ہیرے کی سی ہی عجیب خوشنما اور طرحدار بنگلہ ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی نازک ادا کی آرامگاہ
کے رہنے کا یہ مقام ہی اوس بنگلے سے اوسکے مکین کی نزاکت پرعنائی و عشوہ گری ثابت ہوتی ہی وہ بنگلا پسند
ہر خاص و عام معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب زرد رنگ سے طلوع ہو رہا ہی گو کوئی ابھی باہر نہیں آیا ہی
مگر بنگلے کا انداز اور طریقہ کہتا ہی کہ کوئی معشوق بلند طرحدار تمثال عالم اسمین جلوہ فرما ہی اس برج زعفرانی
مین کوئی بلقیس ثانی رونق افروز ہی صاحبقران کی نوازش بنگلہ پر نگاہ پڑی بہت تعریف فرمائی درویش
سے فرمایا کہ واقعی کیا خوشنما بنگلہ ہے اس بنگلے سے مکین کی نزاکت اور حسن و خوبصورتی کا
ثبوت ہی جس نازنین کے رہنے کا مکان اور مقام ایسا ہو وہ پر بہار اور خوش انداز قطعدار ہی وہ کیسی ہوگی اگر
اوس [illegible] ہم لوگ تصور کرین تو زیبا ہی جسکو تو اوسکے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا دیکھیے اوسکا
جلوہ نظر آتا ہی یا نہین [illegible] انور کی زیارت سے بہرہ مند ہوتا ہون یا نہین شاید میرا
مقدر یاور [illegible] اوس حور خصال پری تمثال کی زیارت نصیب ہو جسکا یہ
بنگلہ ہی تو مین نے [illegible] آپکے تعریف فرمانے اور اس بنگلے کی رعنائی سے اوسکے
دیکھنے کا اشتیاق ہوا لیکن جلدی اوسی آفتاب آسمان حسن کی صورت نظر آئے دل شاد ہی
آرزو بر آئے درویش نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو مت سکیے اور اس بنگلہ کو دیکھکر ایسے اوس

اوس نازنین کے مشتاق ہوگئے کہ عنان صبر دست اختیار سے چھوٹی جاتی ہے اسقدر بیقرار نہ ہوجیئے دلکو
قابو مین رکھیئے یہ آپکے طریقہ کے خلاف ہے اگر وہ نازنین کسیکا ناموس ہو تو کیسی قباحت ہے آپکے دین
و مذہب مین پرائے ناموس کو بخیال بد دیکھنا گناہ ہے یہ کیسی آپکی حالت ہوئی جاتی ہے صاحبقران نے
جو یہ سُنا سر جھکا لیا اور دل سے کہا کہ تو کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہے یہ کون سی حرکت نازیبا ہے ایسے مرد
بزرگ کے سامنے یہ دل مین کہتا ہوگا کہ حمزہ عجب سہل شخص ہے اور بیہودہ صاحبقران یہ خیال فرمارہے
تھے اور دل سے باتین کر رہے تھے کہ یکایک اوس بنگلہ کا پردہ جو در پر پڑا ہوا تھا زربفت کا وہ بلند ہوا
کیونکہ صاحبقران کی اوسطرف نگاہ تھی درویش پہلو مین کھڑا ہوا تھا صاحبقران مثل آئینہ حیران
بنگلہ کی طرف نگران تھے جیسے ہی پردہ اوٹھا ایک برق سی کوند ہو گئی یہ عالم ہوا کہ اگر صاحبقران اپنے کو
سنبھالین تو مثل حضرت موسیٰ کے غش آجاتا جیسے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر غش آیا تھا آنکھین
صاحبقران کے چکا چوند سی ہو گئی آپ نے آنکھین ملکر جو دیکھا تو ایک آفتاب عالمتاب کو اوس
رخ زعفرانی سے طلوع ہوتے پایا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نازنین بوٹا سا اوسکا
قد جوانی کا سینہ پر ابھار گردن صراحی دار آنکھین دونون جوانی کے نشہ سے لال لال اونمین سرخ
سرخ ڈورے پڑے اونکا یہ عالم ہے کہ گویا کوٹ کوٹ کر موتی سے بھر دیئے ہین پیشانی نورانی مثل بدر کے
روشن رخسار مانند گل کے نازک لب دونون دو گلاب کی پنکھڑی دانت ہیرے کی کنیان زلفین
دوش پر پڑی ہوئین یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب زلف مشکین ہوا کے سبب سے رخ پر آئی ہے کہ دوناگ
وقت مل رہے ہین یا ابر کا لکہ آفتاب پر آگیا جب وہ ہٹ گئین یہ معلوم ہوا کہ ابر تیرہ آفتاب پر
سے ہٹ گیا از سرتاپا دریائے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے زعفرانی جوڑا پہنے ہوئے مگر ملگجا اوس
مین بھی ایک سادہ پن ظاہر اوس میلے پن بھی ہزار ہزار بناؤ تھے بقول شاعر نظم تھا یہ اوس گل کا جامہ
زیب بدن ٭ سادی پوشاک پر تھے سو جوبن ٭ سبز نخل گل جوانی تھا ٭ حسن یوسف فقط
کہانی تھا ٭ ناک مین نیم کا فقط تنکا ٭ شوخی چالاکی مقتضا سن کا ٭ صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین قتال عالم آفت جان سردار حسینان جہان اوس بنگلہ سے
نکل سامنے آکر کھڑی ہوئی صاحبقران نے جو اوسکو ملاحظہ فرمایا تو اوسکے چہرے سے آثار عشق
پیدا تھے معلوم ہوتا تھا کہ کسی پر یہ دلدادہ ہے اور کسی کی فریفتہ ہے دونون رخسار اوسکے زرد تھے

آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے تھے ہونٹ دونوں خشک معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی پر مرتی ہے کسی کی
شیدا ہے آثار عشق رخسے ہویدا ہیں چہرہ ارغوانی اوسکا کہتا ہے کہ یہ عاشق ہے اور کسی کی شیدا ہے
صاحبقران نے جو اوسکی صورت زیبا اور شکل رعنا دیکھی محو نظارہ ہو گئے اور جو اوس نازنین
نے جنگل سے نکل کر چاروں طرف دیکھا اوسکی نگاہ صاحبقران پر پڑی ایک مرتبہ خوش ہو کر
یوں پکاری کہ یہ کون گل رعنا اور خوش لقا آیا ہے کہ تمام صحرا بہار سے ملو ہے ہر شجر خوش بہار سے جھوم کر
ہر طرف نسیم بہار کے جھونکے چل رہے ہیں بلبلیں خوش ہو رہی ہیں یہ کون شاید گلزار میں آیا ہے کہ صحرا
کا یہ عالم ہے کہ کثرت بہار سے اپنے جامہ میں نہیں سماتا ہے اور یہ ایک مطلع شیخ تصدق حسین داستان گو
کا پڑھا مولف مطلع نسیم صبح دم بھر باغ میں جا کر پکار آئی ٭ مبارک بلبلوں تمکو کہ پھر فصل بہار آئی ٭
پھر یہ مطلع کسی شاعر کا مطلع عجب انداز سے کچھ صحن گلشن میں بہار آئی ٭ بجز و فرستہ زمانے کے اوپر سوار
آئی ٭ یہ مطلع پڑھکر صاحبقران کی طرف دیکھکر سر جھکا لیا مگر صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تو اوسکے
چہرہ پر آثار خوشی و خرمی ہویدا پائے صاحبقران نے یہ دیکھکر درویش سے فرمایا کہ اگر اجازت ملے
تو میں اس نازنین سے کچھ کلام کروں درویش نے کہا کہ آپکو اختیار ہے میں منع کب کرتا ہوں آپکو اختیار
ہے اگر وہ آپ سے کلام کریں تو شوق سے ہمکلام ہوجیئے صاحبقران نے جب یہ اجازت پائی صاحبقران
اوس نازنین کی طرف چلے وہ بھی چند قدم بڑھی مگر یہ عالم تھا کہ لباس شش درخشاں تھی یہ معلوم ہوتا تھا
کہ گویا اپنے جامہ میں نہیں سماتی تھی پھولوں نہ سماتی تھی مارے فرط خوشی کے جب صاحبقران اوسکے
قریب پہونچے اوسکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے نازنین مہ جبین تو ماہ کس آسمان کی اور پھول
کس باغ حسن کی ہے بیان کر اور تیرا نام نامی و اسم گرامی کیا ہے شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ٭ وگر
ماہی ترا منزل کدام است ٭ اوس نازنین نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ایک نازنین اور زرد پوش اوس
جنگل سے باہر آئی مگر خوش وضع طرحدار شوخ و شنگ جوانی کی امنگ برابر اوس نازنین کے آکے
کھڑی ہوئی اور صاحبقران کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ ہماری ملکہ سے کیا دریافت فرماتے ہیں
پہلے آپ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے کیا آپ ہی طلسم کشا ہیں آپ ہی کا اسم مبارک
حمزہ صاحبقران ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جی ہاں اسی خاکسار سراپا انکسار کو حمزہ صاحبقران
سب کہتے ہیں یہ ہی حقیر پر تقصیر طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہے اوس نازنین نے کہا کہ واہ

کیا خوب آپ نے تو بعض لوگوں کو ملتزم ڈالا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کون لوگ ہیں کہ جنکو
ملتزم ڈالا ہے اونکا نام بتاؤ اوس نازنین نے کہا کہ کیا بیان کروں یہاں تشریف لائیے تو بیان کرین
یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ آپ بھی فرش پر کھڑے ہوں اور میں بھی چلیے مسند پر جلوہ فرمائیے یہ واقعہ سماعت
فرمائیے اپنے مشتاقوں کو اپنے جمال جہان آرا سے شاد فرمائیے آپ نے تو بہت انتظار
کرایا آج آرزو پوری ہوئی امید بر آئی کہ آپکے قدم آنے کسی کی جان میں جان آئی تن مردہ
میں روح نے عود کیا اگر ایکدن اور نہ آتے تو کوئی نیم جان ہلاک ہو جاتا لبوں پہ دم تھا
آپکی آمد سنکے تو آج بستر بیماری سے اوٹھا اور باہر آیا آپ کیا آئے گویا دوا سے دفع مرض عشق
لائے کوئی بیمار اچھا ہو گیا بالفعل اوس سے اوٹھا نہ جاتا تھا یہ خبر پاکر کہ حمزہ صاحبقران تشریف لائے
بیتاب بیقرار ہو کر اوٹھ بیٹھا اندر باہر بنگلہ کے آپکے اشتیاق میں آیا اوس نازنین نے پہلی نازنین کی
طرف اشارہ کیا کہ یہ آپکی شیدا اور فریفتہ ہیں آپ پر جان دیتی ہیں راوی کہتا ہے کہ یہ سنکر صاحبقران
نے نشاط دل خوش ہو گیا چہرہ پر رونق آگئی پس اوس نازنین نے ہمراہ تشریف لیجاکے اوس بنگلہ
مین تشریف لائے اوس نازنین نے صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھایا ملکہ کو برابر صاحبقران
کے بٹھایا اور خود سامنے بیٹھی وہ دردلیف بھی سامنے بیٹھا اب صاحبقران نے فرمایا کہ حال بیان
کرو کہ تم کون لوگ ہو اور یہ نازنین کس باغ حسن و خوبی کی گل ہے اور کس آسمان حسن و جمال کی
خورشید ہے اوسنے کہا کہ یا صاحبقران سماعت فرمائیے یہ نازنین جو کہ آپکے پہلو میں جلوہ فرما ہے
اسکا نام ملکہ زعفران زار سحر ساز ہے یہ دختر ہے حاکم شہر زعفران زار کی مجھ اسکو پسند آیا یہاں آکر
یہ بنگلہ بنایا میں اسکی وزیرزادی ہوں یہ آپکی تصویر دیکھکر آپ پر عاشق ہوئی اوس دن سے
آپکے آتش فراق میں جلا کرتی تھیں اور رات دن صدمہ جدائی اوٹھایا کرتی تھیں انکو آپکے
وصل سے ناامیدی تھی کہ میں نے بذریعہ سحر کے دریافت کیا معلوم ہوا کہ آپکا وصل ملکہ کو نصیب
ہوگا آپ صحرائے لبنت افزا میں تشریف لائینگے پس اوسدن سے ملکہ نے یہاں اپنا رہنا
اختیار کیا اور آپکا انتظار فرمانے لگیں ہر روز مجھ سے فرمایا کرتی تھیں کہ کیوں وزیرزادی
وہ کون سا دن ہوگا جو میں وصل سے صاحب تصویر کے شادکام ہونگی یہ تو دریافت کرو
کہ یہ تصویر کس آفت جان و خانمان برباد کی ہے میں نے سحر سے جو دریافت کیا تو آپکا نام

ظاہر ہوا پس مین نے ملکہ کو مژدہ دیا کہ یہ تصویر جس شخص کی ہے اوسکا نام حمزہ صاحبقران ہے وہ
فلان تاریخ و فلان زمانہ مین ایک ہرن کے تعاقب مین یہان تشریف لائے گا پس اس امید
انکی زندگی تھی اور اسی واسطے پا جتک یہ زندہ رہین آج صبح کو مین نے انکو خبر دی تھی کہ تو مبارک
ہو تمہارا معشوق آج آئیگا آج وہی دن اور وہی تاریخ ہے ملکہ یہ سنکے خوش ہو گئین یقین کر
جب آپ اس طرف کو شاہ صاحب کے ہمراہ چلے تھے مین نے ملکہ کو آگاہ کیا تھا کہ صاحبقران
اس طرف تشریف لاتے ہین آپکے اشتیاق مین باہر جاکر کھڑی ہوئین اب آپ نے سماعت
فرمایا سارا واقعہ خلاصہ یہ ہے جو کہ مین نے خدمت عالی مین عرض کیا یہ آپکی عاشق و شیدا ہین
انپر رحم فرمائیے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا خود دل آچکا تھا اور مبتلاے زلف ہو چکے
تھے یہ جو اس وزیرزادی نے کہا آپنے جواب دیا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا مین نے شنا اور سماعت
کیا مگر ایک خرابی ہے کہ ہم لوگ ساحرہ سے عقد و نکاح نہین کرتے ہین جب تک وہ سحر سے توبہ نہین
کرتی ہے پس اگر تمہاری ملکہ سحر سے توبہ کرین تو کیا مضائقہ ہے اوسنے مسکرا کر جواب دیا کہ یا صاحبقران
ملکہ اور مین قبل سے مطیع اسلام ہو چکی ہون خواب مین ایک مرد بزرگ نے آکر ہم دونون کو مطیع
اسلام کیا اسی غرض سے تو اس صحرا مین مسکن کیا تا کہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہو یہان ان
درویش کو ہم نے مسکن گزین پایا دل مین کہا کہ یہ بھی خدا پرست اور مرد بزرگ ہے خوب یہان بسر
ہوگی پس ہم یہان رہنے لگے آپ شوق سے ملکہ سے کلام فرمائیے کس طرح کا خیال نہ فرمائیے
یہ کہکر چند طریقہ قواعد دین اسلام کے اوسنے بیان کئے اب صاحبقران کو یقین کلی ہو گیا کہ جو کچھ
اوسنے کہا ہے سب سچ اور درست ہے صاحبقران کا خود دل اس امر کا خواستگار تھا کہ اس نازنین
سے عقد کرون اور اس نازنین کو اپنے تصرف مین لاؤن صاحبقران از حد بیقرار ہو رہے تھے
اوس نازنین زعفران پوشش کی طرف متوجہ ہوگئے صاحبقران نے اوس میلے لباس مین بھی
اوسکو اس طور سے پایا کہ جیسے آفتاب ابر تنک مین چمکتا ہے وہ لباس میلا ہزار ہزار بناؤ دکھا رہا تھا
یہ ثابت ہوتا تھا کہ کسی کے اشتیاق اور صدمۂ فراق کی وجہ سے اس نازنین نے تبدیل لباس
نہین کیا ہے پس صاحبقران نے اوسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ملکہ کچھ کلام کرو اپنے مشتاق
سے ملکہ نے مسکرا کر اپنی وزیرزادی کی طرف دیکھا اوسنے عرض کیا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ بارہ دری مین

تشریف لے چلیے وہان بزم عشرت آراستہ ہو دور شراب چلے ارمان دلی پورے ہون
برسون کے فراق رسیدہ و رنج کشیدہ باہم ملین صاحبقران نے فرمایا کہ بارہ دری کہان ہی سوا
اس جنگل کے اونسنے عرض کیا کہ آپ تشریف تو لے چلین صاحبقران نے فرمایا کہ چلو مجکو کیا
انکار ہی پس وہ دونون نازنین اور صاحبقران و درویش طرف بارہ دری کے چلے اوس جنگل
سے نکل کر صاحبقران ایسے اوسکے عشق مین مبہوت ہوگئے ہین اور ایسے خود رفتہ ہوگئے ہین کہ کچھ خیال
نہین ہر چند قدم چلے تھے کہ سامنے سے ایک خانہ باغ نمودار ہوا وہ نازنین صاحبقران کو لیکر مع
درویش کے باغ مین آئی اب جو صاحبقران نے باغ کو ملاحظہ فرمایا تو اوس باغ کو خوب لالہ وگل
سے مملو پایا ہر طرف اشجار میوہ دار کثرت اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے تھے نہرین سلسبیل
آسا جاری تھین طائران خوش الحان کے قفس شاخہاے درخت مین آویزان تھے وہ باغ نمونہ
جنت تھا اس باغ مین پہونچکر زیادہ تر محو اور خود رفتہ ہوگئے دین و دنیا کی خبر نہ تھی کہ مین کہان ہون اور
یہ کیا مقام ہی پس صاحبقران اوس نازنین کے ہمراہ طرف بارہ دری کے باغ کی سیر کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین یہان تک کہ داخل بارہ دری ہوگئے اب جو صاحبقران بارہ دری مین تشریف
لائے آواز آئی کہ یا حمزہ صاحبقران سلام علیک صاحبقران حیران ہوئے کہ یہ صدا کہان سے
آئی کون میرا جاننے والا ہی اب جو صاحبقران نے ادہر اودہر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ چارون طرف جو
دیکھا تو قد آدم آئینہ لگے ہین اونمین تصویرین ہین اب جو صاحبقران نے اون تصویرون کی طرف
دیکھا تو وہ تصویرین شاہان ماسلف مثل جمشید جم و ضحاک ماران و فریدون و منوچہر
و کیکاوس و کیقباد وغیرہ کی تھین ایک تصویر سکندر و دارا کی تھی اور ایک طرف نوشیروان
بزرجمہر و ملکہ مہر نگار و فرخ شہسوار قلندر روشن ضمیر وغیرہ کی تھین جب صاحبقران نے
اون تصویرون کو دیکھا اوسوقت تصویر جمشید جم کی یون گویا ہوئی کہ یا صاحبقران زمان یہ دنیا مقام
عبرت ہی اور سراے فانی ہی خیال فرمائیے کہ مین بادشاہ ہفت اقلیم تھا جن و دیو و پری میرے تابع
حکم تھے ایک مرتبہ زمانے نے جو گردش کی اور یہ فلک سفلہ پرور جو درپے جور و ستم ہوا تو ضحاک ماران
نے مجکو قتل کیا مین کیسا کیسا خراب و برباد ہوا اور کیا کیا مجکو پریشان کیا ہی آخر کو مجکو قتل کرایا پس
اس دنیا کا اعتبار نہین ہی اسپر بھروسہ کرنا بیکار ہی یا صاحبقران اس دنیا کو ترک کرکے گوشہ نشین ہونا

پھر تو صاحبقران خاموش کھڑے سنا کیے اسی طور سے تصویر ضحاک گویا ہوئی اوسنے بھی مذمت
دنیا بے ثباتی دنیا کو بیان کیا بعد تصویر ضحاک کے تصویر فریدون و منوچہر و نوذر و کیقباد
و کیکاوس و کیخسرو و لہراسپ وغیرہ نے بے ثباتی دنیا کی بابت کہا اور بیان ان تصویروں کے
بیان کرنے سے صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ بے ثباتی دنیا آنکھوں میں پھر گئی ٹپ ٹپ آنکھوں سے
آنسو گرنے لگے اور یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ واقعی دنیا ہیچ ہے اور بیکار ہے اس دنیا کے لیئے اور
دولت کے خیال کے لیئے میں نے ہزاروں کو قتل کیا اور خون ناحق اپنے سر پہ لیا اے حمزہ
تو نے یہ کام سب اپنے دل کی خوشنودی اور طبع کی خواہش فرو کرنے کے لیئے کیا کیا فائدہ ہوا اس
نفس امارہ نے مجھکو بہکا رکھا تھا دنیا ہیچ ہے اور کار دنیا سب ہیچ ہے بس اس نازنین کے عشق سے
دست بردار ہوا اور دنیا کو ترک کر دا ہے فقیری اختیار کروں صاحبقران یہ خیال کر رہے تھے کہ
تصویر دارا گویا ہوئی کہ یا حمزہ صاحبقران دنیا مقام عبرت اور بے ثبات ہے مجھ ایسا بادشاہ
ہفت کشور تھا اور یہ سکندر ہے کہ میرے ایک ادنیٰ [illegible] اسکا باپ باجگذار میرا تھا اسنے جب تخت
حکومت پر قدم رکھا باج دینا موقوف کیا میں نے نامہ تحریر کیا کہ خراج روانہ کرو اسنے انکار کیا
میں نے لشکر کشی کی اس فلک سفلہ پرور نے میرے ساتھ سلوک کیا کہ مجھکو سکندر کے ہاتھ سے
شکست ہوئی اے صاحبقران میرے اوپر کیا منحصر ہے اس دنیائے دوں نے کیسے کیسے [illegible] بڑے
بڑے بادشاہان بزرگ و پہلوانان زبردست کو خاک میں ملا دیا انکی قبروں کے نشان تک
نہیں باقی ہیں یہ بھی نہیں ہوتا ہے کہ کوئی فاتحہ پڑھنے یا دو پھول چڑھانے کوئی انکا نام تک نہیں
لیتا ہے ایسے بے نشان ہوئے یہ کہکر یہ چند شعر کسی شاعر کے بے ثباتی دنیا میں پڑھنے نظم

جا ہی عبرت سرای فانی ہے ٭ موردِ مرگ ناگہانی ہے ٭ اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ٭ آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے
کل جو رکھتے تھے سر پہ فخر سے تاج ٭ آج وہ فاتحہ کو ہیں محتاج ٭ تاج میں جنکے ٹکتے تھے گوہر ٭ ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسۂ سر
کل جہاں پہ شگوفہ و گل تھے ٭ آج دیکھا تو خار بالکل تھے ٭ کل تھا جس جا پہ بلبلوں کا ہجوم ٭ آج اوس جا ہے آشیانۂ بوم
عزت و حور وجبین نہ رہے ٭ ہے مکان تو مکین نہ رہے ٭ کوئی لیتا نہیں ہے قیس کا نام ٭ کون سے گور میں گیا بہرام
ہے نہ شیریں نہ کوہکن کا پتہ ٭ نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتہ ٭ اب نہ رستم نہ سام باقی ہے ٭ ایک فقط نام ہی نام باقی ہے
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے ٭ نہ کبھی دھوپ میں نکلتے تھے ٭ گردش چرخ سے ہلاک ہوئے ٭ استخوان تک بھی اونکے خاک ہوئے

سجدہ بطا مران خوش الحان ؎ پڑھتے ہین کُل من علیہا فان ؎ یا صاحبقران یہ رنگ دنیا ہے اس دنیا سے
محبت کرنا بے سود اور بیکار ہے نہایت درجہ اسکا محنت کرنے والا ذلیل و خوار ہے اس دنیا نے کسی سے
وفا کی ہے نہ کریگی اسپر بھروسہ کرنا اس سے محبت کرنا نہایت درجہ بیکار ہے یہی بہتر اور انسب ہے کہ
تارک دنیا ہو جائے اور گوشہ عافیت مین بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرے دنیا پر لعنت کرے جب اسطور
سے تصویر دارا نے بیان کیا صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ زار و قطار رونے لگے بالکل دل دنیا
کی طرف سے پھر گیا اور خیال کر لیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین تو نے اپنی عمر بیکار اسس دنیا کے طلب
مین برباد کی پس اب بھی کچھ نہین گیا ہے فقیری اختیار کر فقیرون کا بڑا مرتبہ ہوتا ہے ہر ایک اونکی خاطر
کرتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران نے قصد فرمایا تھا کہ لباس کو جسم سے دور کردین یہ خیال کرکے
گلے سے لوح طلسم اور وہ لوح جو کہ قتل شنکال کے لیئے تھی اور اکثر جسکے سبب سے سحر اثر نہین کرتا
تھا تمام اسلحہ اوسمین وہ تیغہ بھی تھا کہ جس سے شنکال قتل ہوگا اور سب اثاثہ صاحبقران نے
اوتار کر رکھدیا اور اوس درویش کے طرف متوجہ ہوئے تھے کہ ایک تصویر سکندر گویا ہوئی کہ
یا صاحبقران جب مین نے بعد اپنے باپ کے مرنے کے تخت حکومت پہ قدم رکھا اور بادشاہ
ہوا تو مین نے زنگیون سے مقابلہ کیا اونکو شکست دی کہ دارا نے میرے اوپر لشکر کشی کی مقابلہ
ہوا میری فتح ہوئی خلاصہ یہ کہ مین نے بزور شمشیر ہفت اقلیم پر قبضہ کیا سفر دریا کیا پھر ظلمات تک
براے تلاش آبحیات گیا میرے مقدر مین آبحیات نہ تھا میرے پاس بڑے بڑے حکیم اور ندیم
تھے مین نے آئینہ بنایا سد سکندری بنائی بیس برس تک حکومت کی ہر قسم کا سامان عیش میرے
لیئے مہیا تھا مگر جب مرا تو سواے دو گز کفن کے اور کچھ مجھکو اوس مال و دنیا سے حاصل نہ ہوا مجھ
شاعر جیسا کہ اوسنے میری نسبت یہ پانچ مصرعہ نظم کئے ہین مخمس گئے کل سوے گورستان جو ہم باخستہ
حالی تھے ؎ سکندر جسقدر تھے سب وہ خشتی پاے مالی تھے ؎ لکھے اوپر یہ دو مصرعہ بمضمون خیالی
تھے ؎ مہیا گرچہ سب سامان ملکی اور مالی تھے ؎ سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے
واقعی اوسنے یہ سب درست کہا مین نے جب اس دار فنا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی تو سواے
دو گز کفن اور تھوڑی سی زمین کے میرے مصرف مین کوئی شے نہ تھی اور نہ ہی باوجودیکہ مین نے
تمام عالم پر قبضہ کیا تھا اور دولت بیشمار پر میرا قبضہ تھا نہ وہ ملک میرے کام آیا اور نہ وہ دولت

کام آئی مین سنے ہزارون کو قتل کرکے اور لاکھون کا خون اپنے سر پر مول لیا اور یہ ملک
و دولت حاصل کی وہ دوسرون کی ہوگئی میرا ساتھ کسی سنے نہ دیا اوسپر دوسرون کا قبضہ ہو گیا جن
کو اپنی جان لڑائی ہزارون خون کرکے حاصل کیا تھا خون جگر کھایا تھا سب محنت و مشقت
تو مین سنے کی بعد میرے اورون کا اوسپر قبضہ ہوا یہ حال ہی اس دنیا کا اور مال و دولت کا پس
یہ کسی کے ساتھ وفا نہین کرتی ہی اسکا یہ عالم ہی کہ جب اس سے تارک ہو تو ایسی باتین کرتی ہی کہ اس
محبت کی جائے اور جب اسکا کوئی طالب ہوا تو یہ اوس سے فرار کرتی ہی پس یہ عجیب ایک فاحشہ
عورت کا طریقہ رکھتی ہی کہ جب اوس سے محبت کی تو وہ فرار کرنے لگی جب نفرت کی تو وہ رغبت
دلانے لگی وہی اسکا طریقہ ہی جب اس سے بھاگے تو یہ پیچھا کرتی ہی جب طالب ہو تو یہ بھاگتی
ہی پس یہی بہتر ہی کہ اسکو ترک کرے اسکے حاصل کرنے مین کوئی نفع نہین ہی بلکہ نقصان ہی اور
ترک کرنے مین ہر طرح کا نفع ہی کہ خدا ملتا ہی مرتبہ اعلی کو پہونچتا ہی قلندر کی اس تقریر سے
صاحبقران کا یہ حال ہوا کہ چیخین مار مار کر رونے لگے مثل ابر بہار کے دیدہ نرگسی سے آنسو
جاری ہوگئے دنیا واہل دنیا کی طرف سے بالکل دل پھر گیا اوس درویش کی طرف دیکھکر فرمایا
کہ اے شاہ صاحب مجکو اب طریقہ درویشی تعلیم فرمائیے اور دلق گدائی مرحمت فرمائیے مین سنے
اس دنیا کو ترک کیا کسی گوشہ مین بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرونگا کیونکہ بقول ان لوگون کے یہ دنیا
نہایت فریب باز اور مکار ہی مین سنے بہت بڑے بڑے گناہ کیے ہین کسی گوشہ مین بیٹھکر اونکے عفو
ہونے کی دعا کرون اس دنیا کے حاصل کرنے کے لیے مین سنے ہزارون بندگان خدا کو
بے گناہ قتل کیا اون سبکا خون میرے سر پر ہی یہ تقریر صاحبقران کرتے جاتے ہین اور
لباس جسم سے اوتارتے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ ایک کرتہ اور زیر جامہ تو رہنے دیا جسم مین باقی
سب لباس دور کیا مع اسلحہ و لوح بازو سے صاحبقران نے اب جو اون تصویرون کی طرف
دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ سبکی آنکھون سے مثل باران کے آنسو جاری ہین صاحبقران نے درویش
سے فرمایا کہ مجکو ایک کرتہ اور ایک تہمت مرحمت فرمائیے اور ایک بوریا کہ مین کسی گوشہ مین اوسکو
بچھا کے بیٹھے رہون اور اپنا پیالہ مجکو پلا دیجیے مین آپکا چیلہ ہوتا ہون اور دنیا کو ترک کرتا ہون
واقعی بہ زر و مال کام آئیگا نہ اولاد مین اس مال دنیا اور زر و جواہر سے سوائے کفن اور تھوڑی

زمین سے کے اور کیا ایجاد ہونگا نہ اولاد ساتھ دیگی نہ مال سب بعد میرے باہم حصہ بانٹ کر لینگے
یہ بھی تو نہ ہوگا کہ کوئی میری قبر پہ قرآن خوان نوکر رکھے یا آٹھوین دن فاتحہ پڑھنے کو آئے یا
دو پھول چڑھا جائے یا ایک شمع روشن کر جائے سب دوسری فکرین ہونگے کوئی خبر نہ لیگا
اس سے کیا فایدہ کہ مین اورون کے لیئے اسقدر زحمت گوارا کرون اے شاہ صاحب سوائے
اپنے اعمال کے کوئی قبر مین ساتھ نہ دیگا وہ فکر کیون نہ کرون کہ اعمال درست ہون اور وہ چیز کیون
نہ حاصل کرون کہ جو میرا ساتھ دے یہ جو صاحبقران نے فرمایا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یا
صاحبقران ابھی آپکا زمانہ نہین ہے آپ سے فقیری نہ ہو سکے گی آپ جہاد کیجیئے اپنے لشکر
مین تشریف لے جائیے وہان سبکو آپکا انتظار ہے اور سب آپکے مشتاق ہین یا صاحبقران آپ
نازنین کے عشق مین مبتلا تھے اور یہ آپکی عاشق و شیدا ہے آپ اس سے عقد فرمایئے عیش
و راحت بسر فرمایئے آپ سے درویشی نہ ہو سکے گی آپ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہین ملاحظہ
تو فرمایئے کہ آپکی محبت مین ایک شخص ہلاک ہوتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے عشق و عاشقی
سے ہاتھ اوٹھایا مین کیا جانون کہ عاشق کسے کہتے ہین اور معشوق کسے کہتے ہین مین نہ عقد کرونگا
نہ نکاح مین سب چیزون سے دست بردار ہوا ہون دنیا کو مین نے ترک کیا دنیا پر لعنت کی دنیا کو طلاق
دیا مین نہ مانونگا ضرور درویشی اختیار کرونگا درویش نے کہا کہ یہ نازنین جو ہلاک ہو جائیگی
صاحبقران نے فرمایا کہ مر جائے کیا یہ قبر مین میرا ساتھ دیگی یہ بھی تو نہ ہوگا کہ جب مین مر جاؤن
تو میرے سوگ مین قبر پر بیٹھے یہی ہوگا کہ میرے مرنے کے دوسرے دن اسکی فکر ہوگی کہ کہین اور
عقد کرون پھر مین کیا کرون عقد کر کے اپنی عاقبت کیون نہ درست کرون مین ضرور درویشی
اختیار کرونگا آپ مجکو طریقہ درویشی تعلیم فرمایئے میرا دل بالکل دنیا کی طرف سے پھر گیا ہے مین
فقیر ہو کر کسی گوشہ مین بیٹھونگا درویش نے کہا کہ یا صاحبقران یہ کیا خیال اپنے دل مین آپنے
جمایا ہے اسکو نکالیے درویشی بہت سخت چیز ہے یہ نہین آپ سے ہوگی اسمین نفس کشی کرنا پڑتی
ہے آپ سے نفس کشی نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ اب تو مین نے قصد کر لیا ہے اور دنیا کو ترک
کیا ہے یہ کہکر اوس نازنین کی طرف دیکھکر کہا کہ بی بی تمکو اختیار ہے جو چاہے وہ کرو مین تم سے دست بردار
ہون بلکہ میری محبت سے باز آؤ اور میری طرف دل نہ لگاؤ کہ مین نے ترک دنیا کیا اور دنیا پر لعنت کی

مین تارک جہان ہوا فقیری مین نے اختیار کی یہ کہتے وہ نازنین رونے لگی ادہر صاحبقران نے
کرتہ بھی جسم سے دور کیا اور کہا کہ ای درویش ایک تمت ہے کہ مین فقیر ہوگیا مین نے دنیا کو ترک
کیا اور گوشہ عزلت کو اختیار کیا اور دنیا کی طرف سے مین نے منہ پھیرا اور دنیا و اہل دنیا پر لعنت کی راوی
کہتا ہی کہ جب یہ کلمہ صاحبقران نے فرمائے تو وہ نازنین رونے لگی بلکہ وہ درویش بھی صاحبقران
کی تو یہ حالت تھی کہ روتے جاتے ہین ہر طرف دیکھتے جاتے ہین یکایک ایک طرف سے آواز آئی کہ
حمزہ صاحبقران ذرا ادہر بھی دیکھو اون سبکی تقریر سنکے خوش ہو چکے مجھ سے بھی دو باتین سن لو اور
مجھ سے کچھ کلام کرو پھر تمکو اختیار ہی چاہے فقیری اختیار کرنا چاہیے دنیا کو ترک کرنا صاحبقران نے
پلٹ کر دیکھا تو ملاحظہ فرمایا کہ یہ صدا تصویر بزرجمہر سے پیدا ہوئی جب صاحبقران نے ادہر کو دیکھا
آواز آئی کہ ای مجاہد راہ خدا ای رہبر راہ اسلام سلام علیک صاحبقران نے جواب سلام دیا اب بزرجمہر
نے فرمایا کیون حمزہ صاحبقران کیا قصد ہی کس لیے تم نے ترک لباس کیا اور کس لیے تم فقیر ہوتے ہو
کیا فقیری راہ خدا مین جہاد کرنے سے بہتر اور انسب ہی یہ وہ کام ہی کہ جس سے خدا خوش ہوتا ہی تم نے اوس
کام سے منہ پھیرا ہی کہ جو خوشنودی خدا کا کام ہی اوسکو ترک کرتے ہو ایسا نہو کہ خدا تمھاری اس حرکت سے
ناخوش ہو اور تم پر کسی قسم کا عذاب نازل کرے کیا تم بھول گئے اوس واقعہ کو کہ جبکہ ملکہ مہر نگار و قباد
شہریار نے قضا کی تم اونکی قبر پر فقیر بنکر بیٹھے تھے اور تمنے ان دونون کے غم والم مین دنیا کو ترک کیا تھا
اور راہ خدا مین جو جہاد کرتے تھے اوسکو ترک کیا اور کفار کشی سے منہ موڑا کہ اوسکی تمکو سزا ملی تم عقابین
پر کھینچے گئے کیا کیا زحمتین تمکو ہوئین کیا کیا تکلیفین تم نے پائین تمھارے دانت باندھے گئے بھینسے کی
کھال جسم پر چڑھائی گئی جب تک تمنے توبہ نکی اور اسکا اقرار نہ کیا کہ اب مجھ سے ایسی حرکت نہ ہوگی مین
راہ خدا مین جہاد کرونگا کسی وقت اس کام سے منہ نہ پھیرونگا جب تمکو اوس سزا سے نجات ملی
اور وہ تکلیفین برطرف ہوئین یہ اوسی امر کی سزا تھی جو کہ تم نے حرکت کی تھی ای حمزہ جہاد فقیری سے
بہتر ہو اب پھر تم اوسی امر کے مرتکب ہوتے ہو پھر کہین اوسی عذاب مین نہ مبتلا ہو اور اوسی قسم
کی سزا نہ ملے ای حمزہ ان تصویرون کے کہنے پر نہ جاؤ یہ سب تصویرین کاغذی ہین سوائے میرے
کہ مین اصلی ہون یہ سب تمکو دہوکا دیتی ہین دیکھو اس حرکت سے باز آؤ اور اپنے کام مین مصروف
ہو اور جہاد کو ترک نہ کرو دیکھو برا کرتے ہو اول تو کسی کے دلکو دکھانا اچھا نہین ہوتا ہی اگر تم بازنہ آؤگے

ہوگئے تو یہ نازنین ہلاک ہو جائیگی کیونکہ یہ تمھارے اوپر عاشق ہے یہ امر خدا کو ناگوار ہوگا کہ حمزہ
نے میری ایک بندی کی جان لی اسکا خون ناحق تمھارے سر پر ہوگا یہان سے جاؤ یہان نہ ٹھہرو یہ
مقام طلسم ہے اسکا نام مرقعہ عجائب و دفتر تصویر گویان ہے تم اس خیال کو جو کہ تم نے اپنے دل مین تجویز کیا ہے
دل سے برطرف کرو اور اس نازنین کے ساتھ عقد کرو اسکو اپنے وصل سے شادکام کرو اور اپنے
دلکو خوش کرو اور اسکے دل کو جاؤ بارہ دری مین بزم عشرت آراستہ کرو عیش و عشرت کے ساتھ
شب بسر کیا کرو دن کو راہ خدا مین جہاد کیا کرو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو اور اس حرکت سے
باز آؤ جب تصویر بزرجمہر نے اس طور سے صاحبقران سے بیان کیا صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ وہ
خیال برطرف ہوا اور وہ جو اثر تقریر تصویر سکندر وغیرہ سے پیدا ہوا تھا جاتا رہا اور تقریر بزرجمہر نے
ایسا دل پر اثر ہوا کہ صاحبقران نے لباس پہن لیا اور کہا کہ آپ سب درست فرماتے ہین واقعی مجھے
خیال نہ رہا کہ مین یہ کیا حرکت کرتا ہون ان تصویرون نے جو یہ تقریر کی میرے دل پر انکی تقریر نے
اثر کیا دنیا سے نفرت ہو گئی تھی مگر آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ مجھکو اس حرکت سے باز رکھا اور مجھکو
سمجھایا جب آپ نے اسقدر مہربانی فرمائی ہے اور اسقدر مہربانی فرمائیے کہ میرا عقد اس نازنین
کے ہمراہ پڑھ دیجیے آپکو تکلیف تو ٹھیک ہوگی بزرجمہر نے جواب دیا کہ تم جاکر بارہ دری مین بزم عشرت
آراستہ کرو مین شبکو آکر تمھارا عقد پڑھ دونگا تم اس نازنین کے وصل سے شادکام ہونا صاحبقران
نے فرمایا کہ بہت خوب یہ کہکر اوس نازنین سے کہا کہ چلو بارہ دری مین بزم عشرت برپا کرین اب
مین یہان ٹھہرونگا ایسا نہ ہو کہ یہ تصویرین کچھ بیہودہ تقریر کرین کہ جسکے سبب سے مین ایسے
امر کا مرتکب ہون کہ جو کہ خدا کی خوشنودی کے خلاف ہو جسکے سبب سے مین مورد عذاب ہون
خداوند کریم خواجہ بزرجمہر کا بھلا کرے کہ جنھون نے مجکو اس حرکت بیجا اور امر ناشایستہ سے باز رکھا
مین بہت ممنون اور شاد ہوا بارہ دری مین چلو بزم عشرت آراستہ کرو شبکو خواجہ سلامت
تشریف لائینگے اور عقد پڑھینگے اوس نازنین نے کہا کہ بہت خوب مگر صاحبقران ایسے
محو ہین کہ نہ تو باندھا ہے صاحبقرانی و اثاثہ صاحبقرانی کا خیال ہے نہ تو خود کا خیال ہے نہ تیغہ کا
اب ایسے خوش ہوئے ہین کہ لباس تو پہن لیا مگر ان چیزون کا کچھ خیال نہ کیا پس وہ نازنین
صاحبقران کو لیکر دوسری بارہ دری مین آئی صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھا دیا اور حکم دیا

کہ بزم عشرت آراستہ کی جائے پس فوراً بزم عشرت آراستہ کی گئی چراغان کیا گیا شراب
وکباب کی کشتی لاکر سامنے رکھی گئی اوس نازنین نے تبدیل لباس کیا شل عروس شب اول
کے آراستہ ہوکر پاس صاحبقران کے آئی اور پہلو مین آکر صاحبقران کے بیٹھی صاحبقران نے
کشتی کھینچ کے جام لبریز کیا اور بھر کر اوس نازنین کو دیا اوس نازنین نے وہ جام لیکر ہاتھ
سے صاحبقران کے پی لیا اوس نازنین نے دوسرا جام لبریز کر کے صاحبقران کو دیا صاحبقران
ایسے محو تھے کہ جام شراب اوسکے ہاتھ سے لیکر لاجرعہ کر کے پی گئے اب دور شراب چلنے لگا
جام گردش مین آیا صاحبقران انتظار فرما رہے ہین کہ خواجہ بزرجمہر تشریف لائین اور عقد پڑھین
بعد عقد کے مین اوس سے ہم بستر ہون اسکے وصل سے اپنے دل کو شاد کرون صاحبقران
کی نگاہ صحن باغ کی طرف لگی ہوئی تھی کہ صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ بزرجمہر جامہ پہنے
ہوئے عمامہ سبز سر پر جریب ہاتھ مین تسبیح ہزار دانہ لیئے ہوئے تشریف لاتے ہین جیسے صاحبقران
نے بزرجمہر کو آتے ہوئے دیکھا برائے تعظیم اوٹھ کھڑے ہوئے استقبال کر کے لائے بارہ دری
مین مسند پر لاکر بٹھا دیا اور آپ سامنے بیٹھے وہ درویش بھی بیٹھا ہوا تھا پھر بزرجمہر نے
صاحبقران سے وہی کلام کیئے صاحبقران نے بزرجمہر کی طرف مسکرا کے فرمایا کہ مین نے آپکے
کہنے پر عمل کیا اب آپ میرا عقد پڑھیئے بزرجمہر نے صاحبقران کا عقد اوس نازنین کے
ہمراہ پڑھا جب عقد سے فراغت ہوئی بزرجمہر نے فرمایا کہ مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ دل تو نہین چاہتا ہے کہ مین یہ کہون کہ آپ تشریف لے جائین مگر تکلیف کے خیال
سے عرض نہین کر سکتا ہون کیونکہ رات قریب پہر کے آچکی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ بزرجمہر
صاحبقران سے رخصت ہو کر بارہ دری سے چلے گئے جب خواجہ بزرجمہر چلے گئے پھر دور
شراب چلنے لگا اب صحبت تخلیہ برپا ہوئی وہ درویش بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر
ایک کمرہ مین جاکر آرام پذیر ہوئے جب سب لوگ چلے گئے بارہ دری مین ایک مسہری طلائی
لگی ہوئی تھی پس صاحبقران اور نازنین کا ہاتھ پکڑ کے مسہری پر تشریف لائے اب اوس سے
مختلط ہوئے بعدہ جب صاحبقران دوسرے قصد سے اوٹھے صاحبقران کی جو نظر اوس
نازنین پر پڑی دیکھا کہ وہ بیہوش پڑی ہے اور چہرہ اوسکا زرد ہو رہا ہے پسینہ جاری ہے صاحبقران

حرکت جو اوسکو ہی تو اوسکو بحیس پایا صاحبقران نے دیکھا کہ وہ نازنین پانی ہوکر بہ گئی صاحبقران
حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے اب جو صاحبقران نے دیکھا تو وہ نازنین تو پانی ہوکر بہ گئی زیر مسہری
پانی کا چشمہ جاری ہوا ہے یہ واقعہ دیکھا اب صاحبقران کو خیال آیا کہ ای حمزہ یہ کارخانہ طلسم کا ہے
لوح کو تو دیکھو کہ یہ کیا واقعہ ہے وہ کیا خبر دیتی ہے اب جو صاحبقران نے لوح کو دیکھا تو لوح کو
نہ پایا اپنے پاس اثاثہ صاحبقرانی سے کوئی شے نہ پائی نہ وہ لوح پائی نہ وہ تیغہ کہ جس سے شکال
قتل ہو گا نہ وہ الہ ہے کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہیں کرتا ہے یہ واقعہ صاحبقران نے دیکھا اپنے پاس
تبرکات سے کوئی شے نہ پائی سوائے لباس کے اب صاحبقران کو خیال ہوا کہ تمنے دھوکا کھایا یہ کارخانہ
سحر کا ہے یہ نازنین اصلی نہ تھی سحر کی تھی وہ تصویرین بھی بسبب سحر کے گویا ہوئین تھین ورنہ کہین تصویرین
بھی کلام کرتی ہین مجکو فریب دیا اور سب اشیا جو جو دافع سحر تھین ہم سے دھوکا دیکر لے لین
اب کیا کرون خیر اگر وہ سب اشیا قبضہ سے نکل گئے ہین تو اسم اعظم تمکو یاد ہو گا اوسکو پڑھکر اپنے
اوپر دم کرو اب جو خیال کرتے ہین تو اسم اعظم بھی فراموش ہے اب صاحبقران حیران ہوئے
کہ اب کیا کیا جائے اسم اعظم بھی فراموش ہے بڑی غلطی کی تمنے اب تم مبتلائے بلا ہوئے خیر جو مرضی
خدا تقدیر سے کیا زور ہے یہ بھی مقدر مین تھا کہ اس طلسم مین آکر مبتلائے بلا ہون اور سب اپنے
عزیزون یگانون سے جدا ہو کر اس دنیا سے طرف دار البقا کے جاؤن کافرون مین مرین اور
کفر کی بستی مین دنیا سے سفر کرین کہ جان مردہ بھی خراب ہو جو خدا کی مشیت بندہ ہر طرح مجبور و
ناچار ہے یہ کہکر صاحبقران نے طرف سقف کے دیکھا اوسکو سحر کا پایا اپنے کو اوس مقام
پر تنہا دیکھا اپنی تنہائی اور بیکسی پر صاحبقران کو رونا آگیا خیال کیا کہ کیون حمزہ یہ اوس حرکت کی
تمکو سزا ملی جو کہ تم سے اوسوقت واقعہ ہوئی تھی اون تصویرون کے کہنے سے تو نے ترک دنیا
کا قصد کیا تھا بزرجمہر کے کہنے سے تو باز آیا ورنہ تو تو ترک کر چکا تھا یہ اوسکی سزا ملی افسوس
کوئی خبر لینے والا بھی نہ ہو گا کہ ہمپر کیا گذری جب مرجاینگے کسی غار مین پھینکدیے جاینگے
نہ نماز کوئی پڑھیگا نہ کوئی غسل دیگا نہ کفن نصیب ہو گا کوئی سورہ نہ ختم نہ پڑھیگا نشان قبر تک
نہ ہو گا کوئی افسوس کرنے والا بھی نہ ہو گا کوئی میت پر رونے والا بھی نہ ہو گا لاش کو چرند و
پرند جانوران صحرائی کھا جاینگے استخوان تک کا پتہ نہ ہو گا ایسے ایسے خیال کرکے صاحبقران

خاموش ہو رہے اپنی تنہائی اور بیکسی پر افسوس کرنے لگے یکایک صاحبقران کی نگاہ زمین پر جو
پڑی دیکھا صاحبقران نے پانی چارون طرف مسہری کے ہی اور بڑھتا جاتا ہی اور پھیلتا جاتا ہی
صاحبقران نے خیال فرمایا کہ جب تک تم اس مسہری پہ بیٹھے رہو گے یہ پانی اسی طرح سے طغیانی
کریگا بہتر یہ ہی کہ کود کر مسہری پر سے الگ ہو جاؤ اگر مسہری پہ بیٹھے رہو گے تو یہ ہوگا کہ یہ پانی طغیانی
کر کے تمکو ڈبو دیگا یہ خیال دل مین کر کے اب صاحبقران مسہری پر کھڑے ہوئے اور جست
کر کے اس قصد سے کودے کہ اس پانی کو پھاند جاؤن اور بارہ دری سے باہر نکلون جیسے ہی صاحبقران
نے جست کی اس خیال سے کہ فرش پر کودون پس صاحبقران فرش پر تو نہین گرے اوس پانی مین
گرے گرتے ہی غرق ہو گئے نہ وہان زمین تھی نہ فرش تھا دریاے ذخار تھا صاحبقران اوسمین
غرق ہو گئے صاحبقران کو پانی سے تھاہ پانی دشوار تھی اب جو صاحبقران غوطہ کھا کر اوبھرے
آنکھ کھول کر جو دیکھا تو نہ وہ بارہ دری ہی نہ وہ باغ ہی نہ وہ صحراے زعفران زار ہی مین ایک دریا مین
پڑا ہوا ہون ہاتھ پاؤن پانی مین مارنے لگے پھر غوطہ کھانے لگے صاحبقران حیران ہوئے کہ کدھر کو اس
دریا سے نکلون جدھر آنکھ اوٹھا کر دیکھا سواے پانی کے کوئی شی نظر نہ آئی اوس دریا کا کنارہ عدم
سے ملا ہوا تھا صاحبقران اوس دریاے ذخار ناپیدا کنار کو دیکھکر اور اپنے کو اوسمین غوطہ کھاتے
ہوئے دیکھکر بہت حیران ہوئے اور چارون طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھنے لگے راوی بیان کرتا ہی
کہ صاحبقران کو اوس پانی سے پناہ پانی دشوار ہوئی صاحبقران شناوری کرنے لگے مگر یہ عالم
تھا کہ غوطے کھانے لگے ہر مرتبہ غوطہ کھاتے ہین اور اوبھرتے ہین اب صاحبقران نے جو نگاہ
اوٹھا کر دیکھا تو اوس درویش کو کنارے اوس دریا کے کھڑا ہوا پایا دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ہنس رہا ہی اور
پکار کر کہہ رہا ہی کہ کیون او طلسم کشا تو نے طلسم کشائی کی سزا پائی بہت خوش تھا دربند سوسن
و اخطلم کو فتح کر کے اور لوح پا کے دیکھو لوح تیرے پاس موجود ہی اور وہ سب اثاثہ صاحبقرانی
وزرا اسم اعظم یاد تو کر کہ یاد ہی ارے طلسم کشا آگاہ ہو منم ضمیر جادو حاکم دربند مشتریہ و دربند
آتش و برگوبان و مرقد عجائب میرے ہاتھ سے اب بچکر کہان جائیگا تیری قضا اس مقام پہ
تجھی موت تجکو کھینچ کر یہان لائی تھی بہت ہوشیار تھا کیا دھوکا کھایا دیکھو یون لیتے ہین
یون دھوکا دیتے ہین یون اسیر کرتے ہین اب بھی طلسم کشائی سے باز آ اور دین اسلام کو ترک کر

اور ششکال کی اطاعت کر تو تیری زندگی ہی ورنہ اسی دریا مین غوطے دیکر مار ڈالونگا صاحبقران
نے اوسکی تقریر سنکے فرمایا کہ او نابکار کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ اس تقریر کی تجکو ضرور سزا دیتا
ایک ضرب شمشیر مین تیرا کام تمام کرتا کیا کرون کہ ناچار ہون یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین ترک اسلام
کرون اگر ہزار مرتبہ مرون اور پھر زندہ ہون مگر مین اس امر سے باز نہ آؤن اس طلسم کو ضرور فتح
کرون اگر میرا خدا برحق ہی اور مین اس طلسم کا فاتح ہون تو ضرور زندہ بچون گا اگر میری قضا ہی تو
مین مجبور ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا میزر جادو نے جواب دیا کہ اب تیری رہائی غیر ممکن ہی
اب تو اس دریا ے فنا سے رہائی نہ پائیگا اسی مین ڈوب کر مر جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ
تیری کیا لیاقت ہی جو تو مجکو قتل کر سکے یا یہ دریا بدون حکم خدا کے غرق کر سکے تو نے نہین
سنا ہو کہ بدون حکم خدا کے پتہ تک حرکت نہین کرتا ہی بدون اوسکے حکم کے کوئی نہین قتل کر سکتا ہی
اگر میری قضا اوسکی طرف سے نہین ہی تو تیری کیا لیاقت ہی جو تو مجھے قتل کر سکے تو میرے جسم
کا ایک بال تک نہین کم کر سکتا ہی اگر اوسکا حکم نہین ہی تو تو کیا قتل کریگا بقول شاعر شعر اگر تیغ
عالم جنبد ز جاے نہ برد رگے تا نخواہد خداے اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور میرے قتل
کی فکر کرے تو بھی بدون اوسکے حکم کے مجکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی اگر میری قضا ہی تو تمام عالم
ایک ہو کر اس امر کی کوشش کرے کہ مین نہ مرون تو مین زندہ نہین رہ سکتا ہون جو تیرا جی چاہے
وہ کر مین موجود ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا میزر جادو نے کہا کہ مین یون تجکو قتل
کرون کہ تو ڈوب کر مرے کسی قسم کی اذیت تجکو نہ ہو سکے یون کیون نہ قتل کرون کہ تیرے حال
پر مرغان ہوا و ماہیان دریا کو ترس آئے اور مجکو رحم نہ آئے تیرے گوشت کے کباب لگا کر
کھاؤنگا اور سب ساکنان درشہر کو کھلاؤنگا بادشاہ طلسم ششکال و نیز ساکنان طلسم مجھ سے خوش
ہو نگے اون پر میرا احسان ہوگا مجکو بہت کچھ انعام ملیگا صاحبقران نے دیکھا کہ یہ کہکر اوسنے
کہا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا وہ صاحبقران کی کمر مین پڑا اور صاحبقران کو اوس پانی سے نکال کر
باہر لایا میزر جادو کے پاس لاکر صاحبقران کو زمین پر رکھدیا اوسنے سحر کیا کہ تمام جسم پر
صاحبقران کے قید سحر قایم ہوئی تمام جسم صاحبقران مین اژدر دم لپٹ گئے اوسنے تخت
سحر تیار کیا اور پھر صاحبقران کو ڈالکر اور سحر کرکے صاحبقران کو لیکر طرف [illegible] کے روانہ ہوا

یہان اسکا بھائی بے نظیر جادو حکومت کر رہا تھا یہان آکر پہونچا سب اسکو دیکھکر خوش ہوئے
اسنے کہا کہ تم سبکو مبارک ہو کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کرلیا یہ کہکر سبکو دکھایا کہ دیکھو طلسم کشا
موجود ہے صاحبقران کو اون سبکو دکھایا سب صاحبقران کو دیکھکر خوش ہوئے منیر جادو
کی تعریف کرنے لگے اور عرض کیا کہ آپ نے کیونکر طلسم کشا کو اسیر کیا منیر جادو نے بیان کیا کہ
تم سب آگاہ ہو کہ مین جو تم سے رخصت ہو کر گیا تو ایک صحرا مین قریب گنبد تصویر گویان و مرقع
عجائب کے پہونچا وہان ٹھہر کر مین نے دریافت کیا کہ اسوقت طلسم کشا کہان ہے اور کس
شغل مین ہے سحر سے معلوم ہوا کہ طلسم کشا بکہ و تنہا برائے شکار فلان جنگل مین آیا ہوا ہے مین نے
اسوقت اپنے شاگرد غلمہ جادو کو ہرن بناکر اوس جنگل کی طرف روانہ کیا اور اوسنے کہدیا کہ تو طلسم کشا
کو لگاکر یہان لے آ وہ اودہر کو روانہ ہوا یہان مین نے سحر کرکے اوس صحرا کو زعفران زار بنایا جو شے
تھی وہ زرد تھی چنانچہ مین نے ایک بنگلہ چھوٹا سا اوس صحرا مین بنایا اور ایک بنگلہ اوس بنگلے سے فاصلہ
پر سحر سے بنایا اوسمین دو پتلیان سحر کی مثل نازنینان جہان کے بناکر رکھین اونکو تعلیم کردیا کہ
جب صاحبقران اس طرف آئین تو تم مین سے ایک نکل کر صاحبقران کو دیکھکر یہ شعر پڑھے اور
یہ کہے کہ مین عاشق ہون ایک کو ملکہ بنایا اوسکا نام ملکہ زعفران زار سحر ساز رکھا اور ایک کو
وزیرزادی مقرر کیا اوسکو تعلیم کیا کہ یہ تقریر کرنا مین حمزہ کو لگاکر یہان لاونگا منیر جادو نے
وہ سب تقریر اون سبکے روبرو بیان کی جو کہ اوس پتلی سحر نے صاحبقران سے کی تھی اور اون سے
کہدیا تھا کہ تم حمزہ کو لگاکر گنبد تصویر گویان مین نے جانا پس مین فقیر بنکر بیٹھا یہان تک
کہ غلمہ جادو حمزہ کو لگاکر وہان لایا مین نے حمزہ سے یہ تقریر کی حمزہ معتقد میرا ہوگیا مین نے
حمزہ کو وہ ہرن دکھایا کہ جسکے تعاقب مین آپ یہان آئے ہین یہ ہرن موجود ہے حمزہ کو اوسکے
حال پر رحم آیا اوسکو حمزہ نے رہا کردیا مین نے غلمہ جادو سے کہدیا تھا کہ تم اونکو جاکر خبر کردینا
کہ مین حمزہ کو لیکر آیا ہون وہ رہا ہوکر گیا اور اوسنے جاکر خبر کردی میری اور حمزہ کی یہان باتین
ہونے لگین منیر جادو نے سب تقریر اپنی اور صاحبقران کی جو کہ صاحبقران سے کی تھی اون
سبکے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین حمزہ کو لگاکر وہان لیگیا بموجب میری فہمایش کے اون دونون
نازنینون نے نکل کر یہ تقریر حمزہ سے کی حمزہ سے اور جو اون نازنینون سے تقریر ہوئی تھی جو کہ

نیز کے سحر کی تعیین سب بیان کی اور کہا کہ خلاصہ یہ کہ وہ نازنین حمزہ کو لیکر اوس گنبد مین لائین کہ جہان
تصویرین سحر سے گویا ہوتی ہین جب حمزہ وہان پہونچا اون تصویرون نے حمزہ سے ایسی تقریرین بنائی
کی کہ حمزہ کو بھی اس امر کی رغبت پیدا ہوئی کہ مین ترک دنیا کرون پس یہ تجویز کرکے طلسم کشا
نے سب کپڑے اوتارے اور مین نے سحر سے لوحین اور آثار صاحبقرانی اور تبرکات جو حمزہ کے
پاس موجود تھے جنکے سبب سے حمزہ پر سحر نہ اثر کرتا تھا وہ غائب کر دیا اور سحر کرکے اسم اعظم حمزہ کا
فراموش کر دیا اسم اعظم تو اوسیوقت حمزہ کو فراموش ہوگیا تھا جب اوسنے اوس صحرا مین قدم
رکھا تھا اور محو ہوگیا تھا طلسم کشا ایسا محو ہوا تھا کہ اوسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا آخر تصویر
بزرجمہر نے تقریر کرکے حمزہ کو اس امر سے باز رکھا کہ وہ تارک دنیا نہو اوسنے بزرجمہر کے کہنے پر
عمل کیا لباس سب پہن لیا لوح وغیرہ کا خیال بھی نکیا مین نے ایک بارہ دری سحر سے بنائی تھین
وہ تیلیان حمزہ کو اوس بارہ دری مین لائین مین نے سحر سے ایک پتلا بشکل بزرجمہر بنایا اوسنے اگر
حمزہ کا عقد اوس سحر کی پتلی کے ساتھ پڑھا کیونکہ حمزہ نے تصویر بزرجمہر سے عقد پڑھنے کا اقرار
کیا تھا جب عقد ہو چکا حمزہ اوس پتلی سحر کو دوسرے قصد سے لیکر مسہری پر پہونچا مین نے سحر
سے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ جب حمزہ اوس پتلی سے ہم بستر ہونے کا قصد کرے پس وہ پتلی پانی ہوکر
بہہ جائے اور پانی گرد مسہری کے ہو جب یہ ہوگا تو حمزہ کودکر بھاگنے کا قصد کریگا تب وہ بھاگنے
کا قصد کریگا اوس پانی مین گر پڑیگا وہ بارہ دری وہ زمین اصلی تھی سب سحر کی تھی پس ایسا ہوا کہ حمزہ
اوس پانی مین گرا غوطے کھانے لگا وہ سب اشیا جو کہ سحر کی تھین سب نیست و نابود ہوگئین مین نے
حمزہ کو اسیر کر لیا کیونکہ لوح وغیرہ پر تو پہلے ہی قبضہ کر لیا تھا اب اسیر کرکے یہان لایا ہون کیونکہ مین نے
خیال کیا تھا کہ حمزہ یون نہ اسیر ہوگا جب تک اسکے ساتھ عیاری نکیجائے گی پس مین نے عیاری کرکے
اور دھوکا دیکر طلسم کشا کو اسیر کیا کیون کیسا کام کیا اون سب نے کہا کہ آپ نے وہ کام کیا کہ
سب مالکان طلسم کی جان بچائی اور سبکو دوبارہ زندہ کیا آپکا احسان سب پر ہے اب بتائیے کہ کیونکر
طلسم کشا کو قتل فرمائیگا کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کتابون مین کہ جس مقام پر خداپرستون کا خون گریگا
اوس زمین پر دانہ نہ روئیدہ ہوگا دوسرا یہ طریقہ سنا ہے کہ قیدی طلسم کی میعاد چالیس دن کی ہے جبتک
نہ ان کے قتل کیا جائے پس یہ طلسم کشا ہے یہ بھی بعد چالیس دن کے قتل کیا جائیگا لیکن ایسا نہو کہ

کہ اسکے خیرخواہون کو خبر ہو جائے اور وہ آکر اسکو رہا کر لیجائین مہیر جادو نے جواب دیا کہ تم لوگ بیکار
فکر کرتے ہو مین کب اس امر کا انتظار کرونگا مین اسکو بیرون طلسم لیجا کے در شہد کے باہر قتل کرونگا
ایک نامہ ششکال جادو کو تحریر کرتا ہون اوسکا مضمون یہ ہوگا کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا ہے
اور میرے پاس قید ہے اوسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے لوح وغیرہ میرے پاس موجود ہے اگر ارشاد ہو تو مین طلسم کشا
کو لیکر طلسم مین چلا آؤن آپ خود قتل کرین یا اگر آپکا حکم ہو تو مین اسی مقام پر بیرون در شہد قتل کرون
اب اسکا زندہ رکھنا اچھا نہین ہے جیسا آپکا حکم ہو اوسپر عمل کیا جائے اون سب نے کہا کہ یہ
رائے آپکی بہت ٹھیک ہے بس اوسیوقت مہیر جادو نے اسی مضمون کا نامہ بنام ششکال بادشاہ
طلسم کے تحریر کیا اور طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا اور ایک قفس منگا کر صاحبقران کو اوسمین قید کیا
اور ایک کمرہ مین لیجا کے رکھا اوس کمرہ پر سحر کیا کہ وہ معدوم ہو گیا یہ بندوبست کر کے پھر اپنے مکان
مین آیا براحت و آرام بسر کرنے لگا اسنے تمام در شہد مین منادی کرا دی کہ کل ہم بیرون در شہد طلسم کشا
کو قتل کرینگے سب طلسم کشا کے قتل کا چلکر تماشا دیکھین یہ جو منادی ہوگئی ہر طرف یہی چرچا ہونے لگا
راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو قتل صاحبقران کا سامان ہو رہا ہے اودھر وہ طائر نامہ لیکر اڑا تو داخل
طلسم ہوا ششکال دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر دربار تھے طلسم کشا کا ذکر ہو رہا تھا کہ معلوم
اب طلسم کشا کہان ہے کہ یہ طائر پہونچا اسنے نامہ ہاتھ مین ششکال کے دیا ششکال نے وہ نامہ کھولکر
پڑھا جیسے ہی نامہ کے مضمون پر نگاہ پڑی اوچھل پڑا فرط خوشی سے چہرہ اوس حرافزادے کا
لال ہوگیا پیراہن تنگ ہوگیا پھولا نہ سماتا تھا ایک مرتبہ پکار اوٹھا کہ ای اہل دربار مبارک ہو مہیر جادو
نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا مجھکو لکھا ہے کہ اگر حکم ہو تو مین طلسم کشا کو قید لیکر حاضر خدمت ہون آپ خود
قتل کرین ورنہ مجھکو حکم فرمائیے کہ مین بیرون در شہد اوسکو قتل کرون اوسکا قید رکھنا اچھا نہین ہے
ایسا نہ ہو کہ اوسکے خیرخواہ اس حال سے آگاہ ہو جائین تو پھر بڑی خرابی ہو پس مین اوسکو لکھے
بھیجتا ہون کہ یہان لانے کی کوئی ضرورت نہین ہے تم خود اوسکو بیرون در شہد لیجا کر قتل کرو بعدہ
اوسکا سر اور لوح لیکر یہان آؤ مین لوح کو پوشیدہ کر دونگا اور جشن خوشی کرونگا کیون بھائیون
مہیر جادو نے بڑا کام کیا تم سبکی جان بچائی اوسنے ہم سب پر احسان کیا اون سب نے جواب دیا
کہ واقعی وہ کام کیا ہے کہ جسکا شکریہ ادا نہین ہو سکتا ہے اور ہم سب تمام عمر اوسکے بار احسان سے سبکدوش نہ

نہوتے یہ داستان آنکی بہت ٹھیک ہے پس یہی مضمون قشنکال نے جواب مین تحریر کیا جو کہ رقم کر چکا ہون اور تحریر کرکے اوس طایر کو دیا کہ وہ طایر جواب لیکر اور پرواز کرکے روانہ ہوا اور یہان پہونچکر منیر کو دیا منیر جواب پڑھکر بہت خوش ہوا اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ بعد جانے صاحبقران کے سیما نے بلند آواز سے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور مصروف راحت و آرام ہوئے دن بھر تو کسیکو کچھ خیال ہی نہ ہوا مگر خواجہ کو فکر تھی کہ حمزہ شکار کو گیا ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے کیونکہ یہ تو حمزہ صاحبقران کے عاشق ہین اور حمزہ صاحبقران انکے عاشق ہین خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ اگر حمزہ شام کو نہ آئیگا تو مین اونکے پاس شکارگاہ مین جاؤنگا اور وہان جاکر اون سے ملاقات کرونگا کیونکہ بدون اونکے مجھے چین نہ آئیگا خواجہ کا یہ عالم ہے کہ جو جو دن تمام ہوتا ہے وہ وہ بار بار خیمہ سے نکلکر صحرا کی طرف دیکھتے ہین یہی حال سیما نے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو و نسیم جادو و استیلوس و شیاطین کا ہے کہ اب ہر ایک کو فکر ہے کہ شام قریب آگئی دن تمام ہوگیا ابتک صاحبقران نہین تشریف لائے اسکا کیا سبب ہے کہ دن تمام ہوا اراستہ ہوگئی وہان خیمہ ناموس مین ملکہ مہ جبین آفتاب منتظر بیقرار ہے جب رات ہوگئی اور صاحبقران تشریف نہین لائے تو سب سردار ایک خیمہ مین جمع ہوئے خواجہ کو بلایا خواجہ تشریف لائے سب نے خواجہ کی تعظیم کی خواجہ سے سردارون نے کہا کہ یا خواجہ سلامت صاحبقران اقرار فرما گئے تھے کہ دن بھر شکارگاہ مین رہونگا شام کو ضرور چلا اوٗنگا دن تمام ہوگیا رات ہوگئی اسوقت تک صاحبقران تشریف نہین لائے کیا کیا جائے ہم سب کا دین بیٹھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تم لوگ فکر نہ کرنا مین شام کو ضرور چلا اونگا فکر و تشویش اس سبب سے ہے کہ صاحبقران کا زمانہ بھر دشمن ہے ہر شخص دشمنی رکھتا ہے ایسا تو نہین ہوا کہ کسی آفت مین مبتلا ہو گئے خواجہ نے یہ تقریر اون سب کی سنکے جواب دیا کہ تم لوگون پر کیا منحصر ہے مین خود پریشان ہون چونکہ رات ہوگئی ہے اسوقت کہان تلاش کو جاؤن اگر رات کو حمزہ نہ آئیگا تو ضرور بوقت سحر تلاش کو نکلونگا اون سب نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلین گے خواجہ نے فرمایا کہ اچھا پس جب یہ رائے ہو چکی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا مگر کسیکو بسبب فکر و تشویش کے شب بھر نیند آئی نہ خواجہ نے آرام فرمایا وہ رات سب نے جاگ کر بسر کی جیسے سحر ہوئی سب نماز وغیرہ سے

فراغت کرکے اپنے اپنے خیمون سے نکلے خواجہ اپنے خیمہ سے برامد ہوئے سردارون نے
کہا کہ خواجہ فرمائیے کیا قصد ہی خواجہ نے فرمایا کہ مین برائے تلاش جاتا ہون اون سب نے
عرض کیا کہ ہم بھی چلتے ہین یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ تشریف لے چلئے خواجہ پیادے شاطر
مارتے ہوئے طرف اوس صحرا کے چلے کہ جدہر صاحبقران برائے شکار تشریف لے گئے تھے سبب
اوسدن برائے تلاش صاحبقران چلے ہین کہ جسدن صاحبقران کو مستر جادو نے لیجا کر
قید کیا ہی اور نامہ فغکال کو تحریر کیا ہی اور سامان قتل کے درست ہونے کا حکم دیا ہی صاحبقران تو
وہان قید ہین اوراد ہر خواجہ و سردار برائے تلاش نکلے ہین خلاصہ یہ کہ وہ سردار اور خواجہ اوس مقام پر
آئے کہ جہان صاحبقران نے آکر قیام فرمایا تھا اور ایک چھوٹا سا خیمہ وہان برپا تھا اونہین چند
شاگرد پیشہ مقیم تھے اونکا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب صاحبقران اوس ہرن کے عقب مین مرکب کو
مہمیز کرکے روانہ ہوئے تھوڑی دور تک تو یہ لوگ عقب مین گئے جب نہ چل سکے تو رہ گئے اور انتظار
کرنے لگے کہ صاحبقران اوس ہرن کو قتل کرکے اور شکار کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شام تک
انتظار کرتے رہے صاحبقران واپس نہ آئے انھون نے بڑے عرصہ تک اوس جنگل مین تلاش
کیا مگر پتہ نہین چلا جب صاحبقران نہ ملے تو وہ لوگ اوس مقام پر واپس چلے آئے اور فکر کرنے
لگے کہ اب کیا تدبیر کرین اور کہان صاحبقران کو تلاش کرین صاحبقران کدہر اوس ہرن کے
تعاقب مین تشریف لے گئے ہین یہ لوگ اسی فکر مین رات بھر مبتلا رہے جب صبح ہوئی تو پھر تلاش
کو نکلے تمام صحرا چھان مارا لیکن صاحبقران کا پتہ نہ ملا آخر کو تھک کر وہ لوگ آکر بیٹھ رہے یہ خیال
کر رہے تھے کہ جاکر لشکر مین خبر کرین تاکہ اور سردار و خواجہ برائے تلاش کسی طرف روانہ ہون یہ
فکر کر رہے تھے کہ خواجہ و کل سردار جو لشکر سے چلے تھے یہان آ پہونچے اور خواجہ نے یہان
آکر اون لوگون سے دریافت کیا کہ صاحبقران کہان ہین اونھون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ
ہم کیا بیان کرین کہ صاحبقران کہان ہین خواجہ نے کہا کہ کچھ تو بیان کرو تب اونھون نے عرض
کیا کہ کل بعد شکار پرندون کے صاحبقران مصروف شکار چرند ہوئے ایک مقام پر بہت
سے ہرن تھے اونپر مرکب کو مہمیز کیا اونہین ایک بہت بڑا ہرن سیاہ رنگ تھا صاحبقران
اوسکے عقب مین مرکب کو مہمیز کیا وہ جست و خیز کرتا ہوا بھاگا جہان تک ہم سے ساتھ دیا گیا

ہم نے ساتھ دیا جب ہم سے نہ چلا گیا ہم تھک کر رہ گئے صاحبقران اوسکے عقب مین سم مرکب
کے تشریف لے گئے ہم شام تک اوسی مقام پر کھڑے انتظار کیا کیے جب صاحبقران نہ تشریف
لائے تو ہم بہت پریشان ہوئے خلاصہ یہ کہ دوپہر رات تک ہم نے صاحبقران کو تلاش کیا جب
پتہ نہ ملا تو ہم وہان سے واپس آئے رات بھر فکر و تشویش مین بسر کی جب سحر ہوئی پھر تلاش
کو نکلے اسوقت تک تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہ ملا یہ واقعہ خواجہ نے سنکے سردارون
کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ نے سنا کہ ان لوگون نے کیا بیان کیا اب بتائیے کہ کیا کیا جائے
کدھر تلاش کیا جائے صاحبقران نہ معلوم کس طرف تشریف لے گئے کسی دشمن نے تنہا پاکر
اسیر کر لیا یا کسی پر عاشق ہو گئے کیونکہ یہ لوگ جہان جاتے ہین ان پر عورتین عاشق ہو جاتی
ہین یا یہ خود فریفتہ ہوتے ہین اب بتاؤ کیا کیا جائے اون سردارون نے خواجہ سے عرض کیا
کہ ہم اسی سبب سے منع کرتے تھے کہ اکیلے شکار کو نہ تشریف لے جائیے ادھون نے نہ سُنا
ہم زیادہ اصرار نہ کر سکے خاموش ہو رہے جب اونھون نے آپکے کہنے پر عمل نہ فرمایا اور آپکو ہمراہ
نہ لیا تو ہم کیا چیز تھے یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ حمزہ نے ہمکو بہت پریشان کیا ہے برائے صید گئے ہین
خیر برائے تلاش جاتا ہون اون لوگون سے کہا کہ حمزہ اوس ہرن کے عقب مین کس طرف کو
گیا ہے اونھون نے اوسطرف کا نشان دیا خواجہ ادھر طرف کو چلے اون سردارون نے کہا کہ
ہم بھی چلتے ہین خواجہ عمرو نے کہا کہ چلو پس وہ سردار جو کہ اونمین ساحر تھے وہ بالائے ہوا چلے
جو کہ غیر ساحر تھے وہ ہمراہ خواجہ کے چلے مگر خواجہ کا ساتھ کون دے سکتا ہے یہ دونو سبلہ ورنگ
مشہور ہین یہ دس ہزار کوس کو تھوڑے عرصہ مین طے کر جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ تھوڑی دور
تک خواجہ کا ساتھ اون لوگون نے دیا بعدہ وہ سب رہ گئے خواجہ پائے شاطری
ملاتے ہوئے نشان سم مرکب دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ قریب سہ پہر
کے خواجہ اوس صحرا مین پہونچے کہ جہان وہ کوہ تھا کہ جس کوہ پر صاحبقران اشقر دیوزاد کو چھوڑکر
خود بالائے کوہ تشریف لے گئے تھے اور اشقر دیوزاد کو زیر کوہ چھوڑ دیا تھا اشقر دیوزاد یہان
چر رہا تھا اس انتظار مین کہ صاحبقران تشریف لاتے ہونگے اشقر اوسی صحرا مین چرا مین مصروف
رہا یہان تک کہ وہ رات اشقر نے اوسی مقام پر بسر کی اور وہ دن کہ سہ پہر کو جو خواجہ اوس

جنگل میں پہونچے تو وہاں نشان سم مرکب نہ پائے اب خواجہ نے خیال کیا کہ یہاں تک صاحبقران
تشریف لائے ہیں کیونکہ اس مقام تک نشان سم مرکب پائے جاتے ہیں اب خواجہ صاحبقران
کو اوس جنگل میں تلاش کرنے لگے تلاش کرتے کرتے اوس مقام پر پہونچے کہ جہاں وہ کوہ تھا کہ
جسپر صاحبقران تشریف لے گئے تھے جب خواجہ اوس مقام پر پہونچے تو خواجہ نے اشقر کو چرتے
ہوئے پایا اب خواجہ کے حواس درست ہوگئے اور خیال کیا کہ صاحبقران اس صحرا میں تشریف
رکھتے ہیں کیونکہ اشقر چر رہا ہے سواے خواجہ کے کوئی دوسرا سردار نہیں پہونچا تھا یہ پہونچ گئے تھے
کہ خواجہ قریب اشقر آئے اور اوس سے بزبان جنی پوچھا کہ اے اشقر دیوزاد تیرا راکب کہاں ہے اشقر
نے سر اوٹھا کر دیکھا خواجہ کو پایا زبان جنی میں کہا کہ کل صاحبقران اسوقت ایک ہرن کے عقب
میں یہاں آئے تھے وہ ہرن جست کر کے کوہ کے اوس پار چلا گیا پہلے صاحبقران نے قصد فرمایا
کہ مجکو مہمیز کریں میں جست کر کے مع صاحبقران اوس پار جاؤں پھر کچھ خیال آیا میری پشت
پر سے اوترے اور مجھ سے فرمایا کہ تو یہاں ٹھہر میں آہو کو شکار کر کے لاتا ہوں پھر تیری پشت پر سوار
ہو کر لشکر کو چلوں گا چنانچہ صاحبقران بالاے کوہ تشریف لے گئے ہیں یہاں چرنے لگا اوسوقت
سے میں یہاں صاحبقران کا انتظار کر رہا ہوں یہ وقت اگیا صاحبقران نہیں تشریف لائے
چونکہ آقا کا حکم تھا کہ تو یہاں ٹھہرا رہنا میں آکر تجھپر سوار ہونگا اس سبب سے میں یہاں ٹھہرا ہوا ہوں
یہ جو اشقر نے بیان کیا خواجہ نے تھکے اشقر سے کہا کہ تو نے کیوں اپنے آقا کا ساتھ چھوڑا
اگر مثلاً صاحبقران وہاں کسی آفت میں مبتلا ہو گئے ہوں تو کون تیری پشت پر آکر سوار ہوگا
یا جب صاحبقران نہ آئے تھے تو تو نے ہم لوگوں کو کیوں نہ خبر کی اشقر نے اوسی زبان میں
جواب دیا کہ میں کیونکر ہمراہ جاتا اونکا حکم نہ تھا کیا عدول حکمی کرتا اور کیونکر اب لوگوں کو اس حال
سے آگاہ کرتا کیونکہ یہ خیال تھا کہ شاید آقا آجائیں اور مجکو نہ پائیں تو راہ کی تکلیف اوٹھائیں پیدل
چلیں جب وہ مجھ سے یہ سوال کریں کہ میں تجکو چھوڑ گیا تھا اور کہہ گیا تھا کہ تو کہیں جانا نہیں تو پھر
تو کیوں بدون میرے حکم کے چلا گیا کہ مجکو پیدل چلنے کی تکلیف اوٹھانا پڑی پھر میں کیا جواب
دونگا ایسے ایسے خیال کر کے میں اسی مقام پر ٹھہرا رہا خواجہ نے کہا کہ اگر صاحبقران کسی
آفت میں مبتلا ہو گئے ہونگے اور کوئی چشم زخم اونکے دشمنوں کو پہونچا ہوگا دیکھنا کہ میں تجکو

کیسی سزا دیتا ہون تو نے اکیلا صاحبقران کو جانے کیون دیا کیونکہ تو آگاہ ہی کہ اونکا زمانہ بجبر دشمن
ہی ایک ایک ذرہ خون کا پیاسا ہی جو جو خواجہ نے کہا اشتقر نے جوابدیا کہ مجھسے خطا ضرور
ہوئی مگر مین بسبب عدول حکمی کے خیال کیے ہمراہ نہ جا سکا نہ اونسے کچھ عرض کر سکا ان باتون
اور تقریر مین شام ہو گئی اتنے عرصہ مین وہ سردار بھی آگئے جو کہ بالاے ہوا پر پرواز دیدہ اکر کے
چلے تھے اونھون نے دیکھا کہ خواجہ اور اشتقر سے باتین ہو رہی ہین وہ سبکے سب زمین پر
آئے خواجہ سے کہا کہ کہین پتہ صاحبقران کا ملا یہ مرکب تو صاحبقران کا ہی آقا کہان ہین خواجہ
نے جوابدیا کہ مین نے جو اس سے دریافت کیا تو وہ بیان کرتا ہی کہ کل سہ پہر کو صاحبقران اس
مقام پر پہونچے تھے مجکو یہان ٹھہرنے کا حکم دیکر خود بالاے کوہ تشریف لے گئے تھے اوسوقت سے
تشریف نہین لائے ہین اونکے انتظار مین یہان کھڑا ہون پس اسقدر پتہ چلا ہی چونکہ رات ہو گئی
ہی اس سبب سے مین مجبور ہون ورنہ اسیوقت بالاے کوہ جاتا اور تلاش کرتا کہ کیا اس پہاڑ
پر کوئی مکان ہی کسی نازنین کا کہ اوسنے صاحبقران کو اپنا مہمان کیا یا کوئی ساحر رہتا ہی کہ اوسنے
اسیر کرلیا خواجہ نے یہ جو کہا اون سردارون نے عرض کیا کہ ہم کیا عرض کرین اس پہاڑ سے
سرحد دربند منیریہ کی شروع ہی خاص دربند منیریہ کی تو ہی نہین مگر اس پہاڑ سے وہ جنگل اور
وہ مقام شروع ہین جو کہ دربند منیریہ سے تعلق رکھتے ہین ہمارے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ کوئی
نہ کوئی بلا صاحبقران پر نازل ہوئی صاحبقران اوس پار کو چلے گئے ہین ساحرون کے دلون
پر تصویر صاحبقران کھینچی ہوئی ہی اوس ساحر نے جو کہ یہان رہتا ہی پہچان لیا ہی اور دھوکا
دیکر لوح وغیرہ لے لی ہی اور صاحبقران کو اسیر کرلیا ہی اگر کسی نازنین کے صاحبقران مہمان
ہوتے تو اسوقت تک نہ قیام فرماتے ضرور تشریف لاتے اگر یہ نہ ہوتا تو اشتقر کو ضرور طلب
فرماتے ضرور کسی بلا مین مبتلا ہوئے ہین خواجہ سلامت اس دربند مین ایک مقام بہت سخت
ہی اوسکا نام مرقعہ عجائب ہی اوسکو دربند و گنبد تصویر گویان بھی کہتے ہین وہان تمام شاہان
سلف مثل جمشید و ضحاک و فریدون وغیرہ کے تصویرین بنی ہوئی ہین یہان تک کہ جسقدر
لوگ خدا پرست و غیر خدا پرست اس دنیا کو چھوڑ کر طرف عدم کے گئے ہین سب کی تصویرین
ہین آدم سے اس دم تک کی اور وہ تصویرین کلام کرتی ہین اون تصویرون کو دیکھکر انسان محو

ہو جاتا ہے اور اپنے سے خود رفتہ ہوتا ہے اوسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین رہتا ہے ایسا خود رفتہ
ہوتا ہے کہ جو چاہے کرے اوسکو خبر تک نہین ہوتی چاہے اوسکو اسیر کر لو چاہے اوسکے کپڑے اوتار لو
وہ بالکل بیخبر ہوگا ہمکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا تو نہین ہوا کہ صاحبقران اوس مقام پر پہونچ گئے اور
اوس گنبد کی سیر مین مصروف ہوئے کسی نے اونکو بیخود پاکر اسیر کر لیا ہمارے قیاس مین آتا ہے کہ وہ
ہرن اصلی نہ تھا بلکہ کوئی ساحر تھا وہ لگا کر صاحبقران کو لے گیا اور کسی ساحر کا بھیجا ہوا تھا خواجہ نے
کہا کہ اسکو جو کچھ ہو مین کیا کرون اسوقت تو میرے بنائے سے کچھ بنتا نہین ہے تمھارے کہنے سے
مجکو بھی خوف پیدا ہوا اسواسطے مین اسوقت جاؤن یہان کے حالات سے آگاہ نہین ہون مین بھی
کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤن تو وہ مثل ہے کہ ایک نشد دو شد پھر کون آنے کی میرے اور حمزہ کی فکر کریگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ یہ رات تو جس طور سے ہو یہان بسر کیجائے صبح کو مین براے تلاش کو جاؤنگا
جب تک پتہ و نشان نہ ملیگا اوسوقت تک واپس نہ آؤنگا آپ لوگ یہان مقیم رہیے گا اگر
صاحبقران رہا ہو گئے تو خیر ورنہ وہ جس آفت مین مبتلا ہونگے اونکی رہائی کی فکر کرونگا
اگر مقابلہ ہوا تو میرے پاس ایک سفید مہرہ ہے اوسکو بجاؤنگا اوس مہرہ مین یہ صدا ہوگی کہ بہت
جلد آؤ اور کمک کرو یہان صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے تم فوراً آنا اوس مہرہ کی صدا چو لشکر
کو پہنچ جاتی ہے اونھون نے کہا کہ اچھا پس یہ صلاح ہو چکی اون ساحرون نے سحر کیا کہ ایک
مختصر سا خیمہ اوس مقام پر برپا ہو گیا وہ سب کے سب اوس خیمے مین اوترے کہ اتنے عرصہ مین وہ
سردار بھی آ گئے جو کہ پیدل چلے تھے اونھون نے بھی آکر سب حال سنا خواجہ نے اون سے بھی
سب حال واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تدبیر یہ کرنا کہ میرے مہرہ کی صدا سنکے تم مین سے دو چار تو لشکر
کی طرف جائین اور وہ لشکر کو ہمراہ لیکر یہان پہونچین اور کوہ کے اوس پار پہونچ کر مع لشکر
کے مدد کرین راوی بیان کرتا ہے اوسدن خواجہ ایسے پریشان ہوئے تھے صاحبقران کے گم
ہو جانے سے کہ اپنی اصلی صورت پر چلے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ شب اون سردارون نے
اور خواجہ نے اوسی مقام پر زیر کوہ بسر کی یہان تک کہ صبح ہوئی پس خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی ایک ساحر کی صورت بنکر اور سب سردارون سے رخصت ہو کر اوس کوہ کی طرف چلے اور سب
سردارون کو خوب سا تعلیم کر دیا وہ سردار اوسی مقام پر انتظار آواز مہرہ مین بیٹھے ہوئے سنتے کہ

ادھر آواز مہرہ آئی ادھر تم پہلے ملک روانہ ہونا باہم صلاح ہو گئی تھی کہ جسقدر سردار ہمین سے جو کہ
ساحر ہین بسبب سحر کے سب طرف لشکر کے جائین اور جو کہ غیر ساحر ہین وہ کوہ کے باہر برائے ملک روانہ ہون
اون سب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ غیر ساحر کوہ پر جائین کیونکہ ایسا نہ ہو کہ کسی مقام دور پر مقابلہ ہو تا ہم
ہم جب تک وہان پہونچین پہونچین گے وہان فائدہ ہو جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ سب سردار غیر ساحر
چلے جائین چار یہان رہ جائین وہ تخت سحر تیار کر کے اوسپر ہم سبکو بٹھا کے روانہ ہون برائے ملک
یہ راے پسند آئی پس وہ سردار جو لشکر کو جانے والے تھے وہ اس قصد سے بیٹھے ہوئے ہین کہ ادھر
صدا آئے ادھر ہم طرف لشکر کے روانہ ہون اور جو کہ برائے ملک جانے والے تھے وہ مستعد ہو کر
بیٹھے کہ ادھر صدا آئے ادھر ہم ان سردارون کو لیکر روانہ ہون انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کچھ حال
خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ خواجہ جو بالاے کوہ گئے تمام کوہ دیکھا اور صاحبقران کو تلاش کیا
سواے سطح کے کچھ نہ پایا نہ اوس کوہ پر کوئی باغ تھا نہ کوئی مکان تھا خواجہ حیران ہو گئے کہ یہان
تو نہ کوئی باغ ہی نہ مکان ہی صاف میدان ہی پھر صاحبقران کہان ہین کدھر گئے کوہ پر اگر خواجہ صاحبقران
کی تلاش کر رہے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک گھاٹی بنی ہوئی ہی خواجہ نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی
صاحبقران اس راہ سے زیر کوہ چلے گئے ہین پس خواجہ بھی بہ تلاش صاحبقران زیر کوہ اسی
راہ سے اب جو خواجہ زیر کوہ آئے خواجہ نے ایک میدان وسیع دیکھا کہ کوسون تک سبزہ لگا ہوا ہی
سبزہ زار ہی بہار ہی عجب گلزار صحرا ہی ہر طرف گلہاے خودرو لگے ہوئے ہین اونکی مہک پھیلی
ہوئی ہی کہین لالہ داغدار ہی کہین بیلا محو بہار ہی کہین صنوبر ہی کہین شمشاد آزاد کہین سرو ایک
پاؤن سے کھڑا ہوا یاد پروردگار کر رہا ہی نرگس و نسترن سمن و یاسمن خلاصہ یہ کہ ہر رنگ کے گل
کھلے ہوئے ہین سبزہ لہک رہا ہی آبپاشی نسیم سے کوسون تک سبزہ زار زمرد گون بنا ہوا ہی پستی و بلندی
سے ہموار ہر طرف اظہار حقیقت رب کارساز بلبلین چہک رہی ہین قمریان [illegible]
شمشاد پر بیٹھی ہوئی حق سرہ حق سرہ کا دم بھر رہی ہین فاختہ سرو پر کوکو کر رہی ہی حاصل کلام یہ کہ ہر
ہر جانور یاد الٰہی مین مصروف تھا چونکہ صبح کا وقت تھا عجب سمان و عجیب رنگ تھا چرخ
اخضری پر وہ آفتاب عالمتاب کا طلوع ہونا وہ اوسکی شعاعون کا پھیلنا [illegible]
سے تمام عالم کو روشن کرنا عکس آفتاب جو پانی مین پڑتا تھا ہر لہر طلائی معلوم ہوتی تھی

بجو یہ سمان دیکھا وجد کرنے لگے یاد الٰہی کا دم بھرنے لگے اوس جنگل کو بہت پسند کیا دل مین کہا
کہ واقعی کیا بہار افزا و راحت فزا و دلکشا یہ جنگل ہے جسکو دیکھکر روح کو راحت دلکو فرحت
حاصل ہوتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو اوس صحرا کی سیر کرتے ہوئے صنعت پروردگار کی یاد
کرتے ہوئے پائے شاطری لگاتے ہوئے بہ تلاش حمزہ صاحبقران چلے جاتے تھے یہ دلمین
خیال تھا کہ وہ میرا گل رعنا و دل آرا اسی گلزار بیجزان مین کہین نہ کہین ضرور ہوگا تجکو لازم ہے کہ تو اپنے
پھول کی مثل بلبل کے یہان تلاش کر اور ڈھونڈ جو یہ دل مین خیال تھا پس خواجہ صاحبقران
کو تلاش کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک اور جنگل خواجہ کو نظر پڑا وہ اوس جنگل سے بھی زیادہ
پر بہار و سبزہ زار تھا اسمین درخت میوہ دار بھی لگے ہوئے تھے کثرت اثمار سے شاخین زمین کی سے
لے رہی تھین گو خواجہ گرسنہ تھے مگر اس خیال سے خواجہ نے اون درختون کے پھلون کو
توڑکر نہ کھایا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ درخت سحر کے ہون مین پھل توڑون بسبب سحر کے کوئی
نقصان مجکو پہونچے یا مین درخت مین خود بخود لٹک جاؤن یا کوئی مجکو پکڑلے تو خرابی ہے
ایسے ایسے خیالات کرتے ہوئے اور اپنے کو اون درختون کے سایہ سے بچاتے ہوئے چلے جاتے
تھے کہ اوس صحراے پر بہار کو طے کرکے خواجہ ایک دوسرے سبزہ زار مین پہونچے کہ وہان سواے
سبزہ کے اور کوئی شئی نہ تھی خواجہ اوسکے کنارے پہونچے اور یہ جنگل تمام ہوا تو خواجہ کو خیال ہوا
کہ ایسا نہو کہ یہ صحرا سحر بند ہو کیونکہ یہان سواے سبزہ کے کوئی اور شئی قسم میوہ و گل کے نہین ہے اس
قسم کا کوئی درخت نہین ہے جہان تک نگاہ کام کرتی ہے وہان تک سبزہ نظر آتا ہے بدون دریافت
کے یہان قدم رکھنا خلاف دانائی اور عقلمندی ہے یہ سوچکر خواجہ نے زنبیل سے ایک زنگی کو
نکالا صرف اوس جنگل کی آزمایش کے لئے اوس زنگی سے کہا کہ تو اوس مقام تک کہ جہان پر وہ
چشمہ پانی کا ہے چل تو مین تجکو گڑ دونگا وہ زنگی گڑ کے لالچ سے بہت جلد ایک عرقچی باندھے ہوئے
دوڑتا ہوا چلا گیا خواجہ نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر یہ صحرا سحر بند ہوگا تو زنگی اسیر ہو جائیگا تمکو معلوم
ہو جائیگا پھر تم اطمینان سے جانا اور قدم رکھنا اس سبزہ پر اگر یہ اسیر ہو جائے تو کوئی اور تدبیر
کرنا اور اوس ساحر کو قتل کرنا کہ جسنے یہ سحر کیا ہے اور اس جنگل کو سحر بند کیا ہے یہ تجویز کرکے خواجہ نے جو اوس
زنگی سے کہا پس وہ زنگی جلدی جلدی اوس سبزہ پر قدم رکھکے اوس چشمۂ آب کے قریب آیا اور

وہان سے پلٹ کر خواجہ کے پاس آیا خواجہ نے ملاحظہ کیا کہ یہ زنگی بلا خوف گیا اور آسی طرح سے واپس
آیا کسی قسم کا اوسکو ضرر نہین پہونچا پس خواجہ نے زنبیل سے ایک ڈلی قند سیاہ کی نکال کر اوس زنگی کو دی
وہ زنگی وہ ڈلی لیکر بہت خوش ہوا خواجہ نے پھر اوسکو نذر زنبیل کر لیا اب یہ اطمینان تمام خواجہ اوس
صحرا مین روانہ ہوئے چلے جاتے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک طرف سے چند گھسیارے چلے آتے
ہین اور کچھ لوگ اونکے عقب مین ہین وہ ایک سمت کو جلد جلد چلے جاتے ہین وہ گھسیارے اوسی
صحرا مین آکر پہونچے اور گھاس چھیلنے لگے خواجہ نے جو دیکھا کہ ایک مجمع کثیر ایک طرف کو چلا جاتا ہی خواجہ
اون گھسیارون کے پاس آئے اور کھڑے ہو گئے اون گھسیارون نے خواجہ کو اپنے پاس کھڑے دیکھا
جب اونھون نے دیکھا کہ ایک ساحر ہمارے پاس کھڑا ہوا ہی جھولی دوش پہ پڑی ہوئی ہی اون گھسیارون
نے خواجہ کو دیکھکر کہا کہ آپ کہان کے رہنے والے ہین اور کدھر سے تشریف لائے ہین اور کدھر
کا قصد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون درہند سوسن کی طرف سے آتا ہون وہ درہند تباہ
و برباد ہو گیا ہم سب ساحر وہان سے بھاگے مین ادھر نکل آیا یہ کون مقام ہی اون گھسیارون نے
جواب دیا کہ یہ مقام درہند مغیث سے تعلق رکھتا ہی یہ صحرا اوسی درہند کی سرحد ہی اور ہم گھسیارے ہین
درہند کے اندر رہتے ہین باجازت حاکم درہند یہان گھاس لینے کو آئے ہین کیونکہ ہم سب جاکر درہند کے ملازم
مین مرکبان سرکار کے لیے گھاس لینے کو آئے ہین ۔ جو تم نے کہا کہ ہم درہند سوسن کے رہنے والے
ہین وہ درہند تباہ ہو گیا مین تباہی کا مارا آوارہ ہو کر ادھر نکل آیا ہون وہ درہند کیونکر تباہ ہوا اور کس نے
تباہ کیا خواجہ نے جواب دیا کہ ای بھائیون کسی طرف سے طلسم کشا مع لشکر کے وہان پہونچا سوسن
نے لڑائی مدت کی طلسم کشا نے درہند فتح کیا ہم سب اوس طلسم کشا کے ہاتھ سے پریشان ہو کر بھاگے
ہین گھسیارون نے کہا کہ اب وہ طلسم کشا کہان ہی جواب دیا کہ اپنے لشکر مین ہوگا مین تو لشکر مین
چھوڑ کر آیا ہون اون گھاس والون نے کہا کہ تم کب وہان سے چلے تھے جواب دیا کہ مین پرسون
چلا تھا جب تک تو طلسم کشا اپنے لشکر مین تھا اون گھسیارون نے کہا کہ ای بھائی تمکو بھی مبارک
ہو اور تم بھی آگاہ ہو کر حاکم درہند مغیث جادو نے کل دھوکا دیکر طلسم کشا کو اسیر کر لیا ہی وہ ادھر
آیا تھا آج اوسکے قتل کا دن ہی حاکم درہند اوسکو لیکر بیرون درہند آیا ہی اور وہ فلان مقام پر
اوسکو قتل کریگا کیونکہ سنا گیا ہی کہ جہان طلسم کشا کا خون گریگا وہان ایک دانہ زرد پیدا ہوگا

پس اسی غرض سے منیر جادو طلسم کشا کو لیکر براے قتل بیرون دربند آیا ہی تمام شہر مین منادی کرادی
ہی کہ جسکو طلسم کشا کے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنا ہو وہ بیرون دربند آئے اسکو اجازت دیجاتی ہی
چنانچہ جہان طلسم کشا قتل کیا جائیگا وہان لاکھون آدمیون کا مجمع ہوگا یہ سنکے اوس ساحر نے
جواب دیا کہ بھائیون یہ تو تم نے ایسی خبر سنائی کہ میری جان مین جان آئی مین خداوند سامری
و جمشید سے یہ دعا کرتا چلا آتا تھا اونھون نے میری دعا سن لی یہ بتاؤ کہ وہ صحرا کدھر ہی کہ جہان
طلسم کشا قتل ہوگا کیونکہ مین بھی جاکر اوسکے قتل کا تماشہ دیکھون اور خوش ہون اوسکو قتل
ہوتے ہوئے دیکھکر بلکہ اگر موقع ملے تو مین بھی کچھ اپنے دل کی بھڑاس نکالون ایک آدھ ضرب
مین بھی لگاؤن یہ جو ساحر نے کہا کہ ہمکو اوس مقام کا پتہ دو تمھارا ہمپر بڑا احسان ہوگا اون مجلس
والون نے جواب دیا کہ کیا وہ مقام کوئی پوشیدہ ہی یہان سے تھوڑی دور پر ہی جدھر یہ لوگ چلے
جاتے ہین تم بھی اوسی طرف کو جاؤ جسطرف یہ لوگ جاتے ہین اوس مقام پر پہونچ جاؤگے یہ سنکے
خواجہ اوسی طرف کو روانہ ہوئے جب تھوڑی دور چلے آئے اور اون گھسیارون کا سامنا جاتا رہا
خواجہ ایک مقام پر بیٹھ گئے اور فکر کرنے لگے گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے آپکے زانو پر سر کو
جھکاکر دریاے فکر مین غوطہ زن ہوئے در مطلب کی غواصی کرنے لگے گوہر مراد ہاتھ آنے کی فکر
مین غور کرنے لگے یہان تک کہ گوہر مراد ہاتھ لگا سر زانوے فکر سے اوٹھایا اور ایک صورت پر
تیار ہوکر اوسی سمت کو روانہ ہوئے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب تتمہ حال پھر منیر جادو و حمزہ صاحبقران
و قتل حمزہ صاحبقران کا قلمبند کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ جب جواب
نامہ شنکال کے پاس سے منیر کے پاس آیا اوسمین یہ تحریر تھا کہ اوسی مقام پر قتل کرکے سر طلسم کشا
کا لیکر یہان آؤ مع لوح طلسم کے تاکہ مین اوسکا بندوبست کرون اوسے مقام پر لوح طلسم کو رکھون
کہ پھر کوئی نہ پاسکے جب یہ جواب اوسکو ملا تو اوسنے صاحبقران کو ایک قفس مین بند کرکے
قید کردیا تھا اور اوس پنجرہ کو نظر مردم سے معدوم کردیا تھا اور منادی کی تھی کہ کل ہم طلسم کشا
کو بیرون دربند فلان صحرا مین قتل کرینگے سب اہل شہر قتل طلسم کشا کا تماشہ اوس صحرا مین جاکر
دیکھین عام اجازت ہی اسنے یہ تدبیر کی ایک صندوق مین لوح اور نسخہ قتل شنکال درانتائے صاحبقران
رکھا اوسمین قفل دیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب سے یہ منادی منیر جادو نے کرادی تھی اوس وقت سے

اہل شہر میں ہر طرف چرچا ہونے لگا اور اوسیوقت سے سب سامان جانے کا کرنے لگے یہان تک کہ جب
صبح ہوئی اودھر منیر جادو بیدار ہوا اور اہل دربند تین بجے رات سے طرف اوس صحرا کے بیرون دربند
چلے اور اوسی مقام پر آکر جمع ہوئے وہ صحرا تمام اہل دربند و تماشیون سے بھر گیا یہ عالم تھا کہ اگر تھالی پھینکو
تو سرہی سر تھے اونمین ساحر و غیر ساحر سب تھے پس یہان تو یہ مجمع ہو رہا تھا ہزارون آدمی بلندی پر کھڑے
ہوئے تھے ہزارون درختون پر بیٹھے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان درختون مین بجاے ثمر کے
لٹ لگے ہوئے ہین خلاصہ یہ کہ ہر طرف مجمع کثیر تھا چارون طرف مجمع تھا یہان اندرون دربند
منیر جادو مستعد ہو کر باہر محل کے آیا اپنے بھائی بے نظیر جادو سے کہا تم یہان ٹھہرو اور کل لشکر کو
تیار رکھو اگر شاید کوئی طلسم کشا کا مددگار آ جائے اور اوس سے مقابلہ ہونے لگے تو اوسیوقت تم آ کر
مدد کرنا بے نظیر جادو نے جواب دیا کہ بہت خوب منیر جادو نے وہ صندوق تخت پر رکھا اور اوس کمرہ
سے قفس صاحبقران کا نکال کر اوسی تخت پر رکھا اپنے بھائی سے کہا کہ جب مین طلسم کشا کو قتل
کر چکونگا تو اوسکے سر کو لیکر مع صندوق اوسیوقت طرف طلسم کے روانہ ہونگا اور بادشاہ طلسم
کے یہ سب اشیا سپرد کر کے چلا آؤنگا تم پریشان نہ ہونا اوسنے کہا کہ مین پریشان کیون ہونے لگا آپ
میری طرف سے اطمینان رکھیے یہ سنکے منیر جادو اوس تخت کو ہوا سے اوڑا کر طرف اوس جنگل کے جو کہ برائے
قتل طلسم کشا مقرر کیا تھا روانہ ہوا منیر جادو نے جلادون کو مع پشم گون و تسمہ کشون وغیرہ کو حکم دیا
تھا کہ تم فلان صحرا مین جا کر سامان قتل مہیا کرو جلادون وغیرہ نے وہان پہونچ کر ریت کا چبوترہ بنایا
اوسپر فلاکت کا بوریہ بچھایا دار استادہ کی گئی یہان سب سامان قتل مہیا کر دیا گیا اب منیر جادو
کے آنے کا انتظار ہے پس منیر جادو اپنے بھائی کو فہمایش کر کے وہان سے روانہ ہوا تھا خلاصہ یہ کہ راہ
طے کر کے وہان پہونچا سب کو اسکا انتظار تھا کہ یہ جب پہونچا ایک برق کوندی چکاچوند ہوئی کہ سب کی آنکھین
جھپک گئین اور چکاچوندسی ہوئی اب جو دیکھا سب نے بعد اوس چمک کے تو کیا نظر پڑا کہ منیر جادو
تخت پر سوار سامنے قفس رکھا ہوا اوسمین طلسم کشا دوہری سلیل تہ مین پہنے قید آہن و قید سحر مین
اور ایک طرف ایک صندوق رکھا ہوا چلا آتا ہے کہ وہ تخت اوس مقام پر پہونچکر طرف زمین کے مائل ہوا
یہان ایک غل مچ گیا کہ بادشاہ آگیا بادشاہ آگیا سب اہل مجمع اوس طرف متوجہ ہوئے کہ منیر جادو نے
زمین پر پہونچکر سحر کیا کہ ایک مختصر سا خیمہ برپا ہو گیا منیر جادو کے آتے ہی کوتوال دربند جلادوان کو بے

آکر پہونچی اور انتظام کرنے لگا جو مجمع قریب خیمہ منیر مست تھا اوسکو ہٹایا اور جو چبوترے کے قریب تھا اوسکو
بھی دور کیا پیادون کو مقرر کیا کہ یہان کا بندوبست کرو کوئی آنے نپائے اس چبوترے کے قریب اور
نہ خیمہ کے قریب یہ بندوبست کرکے کوتوال نے آکر منیر جادو کو سلام کیا پس منیر جادو نے اوسکا
سلام لیکر اپنے قریب بلایا اپنے سحر قفس سے اوتار لیا کوتوال سے کہا کہ قیدی کو قفس سے نکالو کوتوال نے
سرانِ زنجیر کا پکڑ کر صاحبقران کو باہر قفس کے نکالا صاحبقران جب بیرون قفس آئے اس زور اور اکڑ
سے اوٹھے کہ خانۂ زنجیر مین غل ہوا منیر جادو نے جانا کہ قیدی نے قید کو توڑ ڈالا بلکہ کوتوال نے کہا کہ
ای بادشاہ شاید قید کو شکست کر ڈالا منیر جادو نے یہ سنا تو متحیر ہوا پھر خیال آیا کہ اگر قید آہن کو شکست
کر ڈالا تو کیا پروا ہے قید سحر تو جسم پر اوسکے موجود ہے اوسکو کیونکر شکست کریگا ادھر صاحبقران نے
انگڑائی لیکر کہا کہ سلام میرا اوس شخص پر ہے جو کہ خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہو اور اوسکو بوحدانیت مانتا ہو
اور اوسکے بھیجے ہوئے پیغمبرون تو اوسکا مرسل اور پیام بر خیال کرتا ہے اور اونکے فرمانے پہ عمل
کرتا ہو اور لعنت ہو سامری و جمشید وغیرہ پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا جواب سلام کون دیتا اول تو
وہان تھا کون سوائے کوتوال اور منیر جادو کے وہ دونون کافر تھے یہ کلمات صاحبقران کی زبان
سے سنکے ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کی توڑ کر پار گذر گیا آتش غیظ وغضب کا لون سینہ منیر جادو
مین مشتعل ہوئی چہرہ فرط غیظ سے مثل بیربہوٹی کے لال ہوگیا داڑھی موچھون کے بال مثل تکلے کے کھڑے
ہوگئے دونون آنکھیں سرخ ہوگئین مثل انگارے کے بحالت غیظ پکارا کہ او طلسم کشا تو بڑا بد زبان
معلوم ہوتا ہے میرے سامنے بندھا ہوا کھڑا ہے جیسے بے قابو ہو رہا ہے اور میرا یہ حال ہے کہ میرے خداوند
کو میرے روبرو برا کہتا ہے مثل ہے کہ رسی جل گئی اوسکا بل ابھی تک نہین جلا کیون اپنی قضا بلاتا ہے
پس خیریت اسی مین ہے کہ طلسم کشائی سے توبہ کر اور دین اسلام کو ترک کر اور بادشاہ طلسم شنگال کی اطاعت
کر اس حالت مین تیری زندگی ہوگی ورنہ مین تجکو اسیوقت قتل کرونگا دیکھو یہ سامان قتل تیار ہے
صرف میرے حکم دینے کی دیر ہے تو اپنے مقام پر خیال کر کہ کس دھوکے سے اور کس تدبیر سے مین نے
تجکو اسیر کیا ہے یون عیاری کرتے ہین اسوقت تو مین نے تیرے ساتھ عیاری کی خواجہ عمرو کے مانند اگر
وہ اس مقام پر موجود ہوتا میری غلامی کرتا یہ تقریر منیر کی سنکے صاحبقران نے برہم ہو کر کہا کہ او منیر جادو
کیا بیہودہ بکتا ہے اپنی زبان بند کر مجکو مرنے سے ڈراتا ہے مین موت سے بالکل خوف نہین کرتا ہون

مرنا ایکدن ضرور ہی اگر میری موت اس مقام پر ہی تو مجکو کوئی پروا نہیں ہی کیونکہ اگر قضا آئی ہی
تو کوئی دفع نہیں کرسکتا ہی اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور قضا نہیں آئی ہی تو میرا کوئی ایک موے جسم بھی
نہیں کم کرسکتا ہی بدون موت کے کوئی مجکو مار نہیں سکتا ہی اور نہ کوئی جبکہ میری قضا آئی ہی زندہ بچا سکتا ہی
بقول شاعر **شعر** روز یکہ قضا باشد در و چنے کہ قضا نیست دارو یکہ قضا نیست در و مرگ
روا نیست دیگر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نبرد رگے تا نخواہد خداے ٭ پس تیری کیا اصل ہی جو تو
مجکو قتل کرے بدون اسکے حکم کے اگرچہ میری موت ہی آگئی ہی تو جو اسکی مرضی بقول شاعر **شعر**
سر ما چشم زشت حبیب ٭ سر جدا پیکرس بانصیب ٭ اگر میری قضا نہیں ہی تو میں بالکل بےخوف
ہوں وہ میرا نگہبان و محافظ ہی اور میرا مددگار ہی میرے بچانے کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکالیگا
اور بچا لیگا مجکو بالکل ہراس نہیں ہی بقول کسے **شعر** مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان
نشود ٭ کوئی مشکل ایسی نہیں ہی کہ جو آسان نہ ہو اور کوئی امر ایسا نہیں ہی کہ جو حل نہ ہو وہ حلال
مشکلات ہی وہ اپنے بندوں کی وقت مشکل میں ہمیشہ مدد کرتا ہی پس میں اس امر سے کہ دین
سے ہراس کروں یہ جو تو نے کہا کہ تیری زندگی کی یہ صورت ہی کہ تو طلسم کشائی سے باز آ اور دین
اسلام کو ترک کر شکال کی اطاعت کر اور نادان میں جان کے خوف سے اپنے دین کو ترک کروں
اور ایک کافر ذلیل اطاعت کروں یہ تو مجھ سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا کیا کہوں کہ میں مجبور ہوں ورنہ تجکو
اس تیری تقریر کا جواب زبان تیغ سے دیتا یہ جو تو نے کہا کہ میں نے کیا خوب عیاری کی واقعی کیا
کمینہ تجھ سا ایسا نامرد و بزدل کوئی نہ ہوگا تو نے یہ خیال کیا کہ میں حمزہ سے لڑ نہیں سکتا ہوں اگر سحر کرونگا
تو حمزہ اسکو بھی دفع کر دیگا بذریعہ لوح طلسم کے اگر سحر مقابلہ کرونگا تو ... ہر نہ ہوگا اس سے بہتر
یہ ہی کہ مکاری کروں اور نالائق یہ تو کیا دعوی کرتا ہی کہ اگر عمرو عیار ہوتے تو میری غلامی اختیار کرتے
اگر وہ میرا بھائی ہوتا تو تیری یہ بھی مجال تھی کہ تو دھوکا مجکو دیسکتا وہ ایک ہی فقرہ میں تیرا کام تمام
کرتے اور مجکو ہار کے لیجاتے تو مجھ سے ایسی تقریر کرسکتا وہ ایسا ایک خنجر مارتے کہ تیرا کام تمام ہوتا
یا ایسی عیاری کرتے کہ تو عمر بھر یاد کرتا کیا کروں کہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں وہ ہوتے تو تجکو معلوم ہوتا
تقریر فضول کا کرنا بس اپنی زبان بند کر بس بیہودہ نہ بک وہ تیری کیا غلامی کرتے تجکو اپنا غلام کرتے
اور تو اطاعت کرتا میں رہا ہوتا تو تجکو اس تقریر کا مزا چکھاتا اور سزا دیتا کیا کروں کہ مجبور ہوں

پس تجھکو جو حکم دینا ہو دے اور جو تجھکو کرنا ہو کر بیکار کی تقریر نہ کر یہ سنکے منیر جادو نے کہا کہ جلاد جلد
کہ یہ خدا پرست یون نہ مانے گا بیدرنگ قتل ہوئے یہ حکم دیتا تھا کہ جلاد صاحب بیداد حاضر تھا
ہوا سامنے آیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے منیر جادو نے کہا کہ طلسم کشا کو لیجا اور قتل کر یہ حکم پاتا تھا
کہ اوس جلاد نے سر زنجیر کا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ او طلسم کشا چل تیرا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا اب
تو قتل کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا فضول بکتا ہے کسکو قتل ہونے سے خوف دلاتا ہے مین تو
پہلے سے سر بکف بیٹھا ہوا ہون بقول شاعر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ❊ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب
مین آمادہ بیٹھا ہون موجود ہون کوئی مقام خوف و تردد نہین ہے جلاد نے کہا کہ بیشک بیٹھا کیون نہ ہو تو نے
ہزارون اور لاکھون کو قتل کیا ہے بہت ظلم و بدعت کی ہے ہزارون بندگان خداوند سامری و جمشید
کو لاکھون کا خون تیرے سر پر ہوا ہے اب اوسکا معاوضہ ہوگا اون سبکی روحین خوش ہونگی صاحبقران
نے فرمایا کہ اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اپنا کام کر جلاد نے یہ سنکے سر زنجیر کا تھاما لیکن جلاد صاحبقران
کو ہمراہ لیے بیرون خیمہ آئے خیمے کے پردے اوٹھے ہوئے تھے سامنے چبوترہ بنا ہوا تھا ریت کا
اوسپر [illegible] یعنی صاحبقران کا خیمہ سے نکلنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ وہ قیدی آیا ہر ایک کی
نگاہ اوس طرف اوٹھ گئی اور ہر ایک اوسی طرف دیکھنے لگا اونگلیان اوٹھ گئین وہ طلسم کشا ہے اسی نے
ہزارون ساکنان طلسم کو قتل کیا ہے یہ طلسم فتح کرنے کو یہان آیا ہے اسی کو دھوکا دیکر ہمارے آقا
و سردار منیر جادو نے اسیر کیا دیکھو کیا عجب [illegible] چہرہ ہے اس حسن و جمال کا انسان آجتک
نہین دیکھا شان ہے خداوند سامری و جمشید کی اور قدرت ہے اونکی کہ اونھون نے ایسے
انسان خلق فرمائے ہین جو کہ سمجھتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ خوب ہوا کہ جو یہ مفسد گرفتار ہوکر
آیا ایسے کا قتل ہونا ہی بہتر ہے اسنے ہزارون کا خون کیا اور ہزارون کو بیگناہ قتل کیا ذرا بھی اسکو
رحم نہ آیا اور جو کہ رحم دل تھے وہ کف افسوس مل رہے تھے کہ افسوس ایسا جوان رعنا و ایسا
شکیل و حسین یون قتل ہوتا ہے مقام تاسف ہے یہ وہ شخص ہے کہ جسکے تابع لاکھون کا لشکر تھا یا یون
ایسی دیدہ دلیری سے قتل کیا جاتا ہے یہ زمانہ ساتھ کسی کے بھلائی نہین کرتا ہے سوا اسکے برائی و بد سلوکی
کے یہ فلک سفلہ پرور ہمیشہ صاحبان عزت و آبرو کے درپے آزار رہتا ہے اور اسی فکر مین رہتا ہے
کہ ایسی فکر کرون کہ جو کہ صاحبان عزت ہین اونکو ذلیل کرون خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو کہ لاکھون پر

خالم ہو وہ یون بیکسی سے قتل ہو سوائے دشمنون کے کوئی دوست نظر نہ آئے اہل دل
اس طور کی تقریر باہم کر رہے تھے اور ظالم خوش ہو رہے تھے کوئی صاحبقران کے حسن و جمال کی
تعریف کر رہا تھا کوئی جوانی صاحبقران پر کف افسوس ملتا جاتا تھا اور آنکھ سے آنسو رواں تھے
اہل مجمع کا تو یہ عالم تھا وہان جلاد نے حمزہ صاحبقران کو لاکر زیر دار بٹھا دیا اور خود سنگین لگانے لگا
کان و ناک کے گلے مین ہار پڑے ہوئے ایک رومال کندھے پر پڑا ہوا کہ جس سے خون کی بو آتی
تھی جا بجا اوسمین خون کے دھبے لگے ہوئے پنجابی جوتا پاؤن مین بادرنگین کا پاجامہ انگرکھا پہنے ہوئے
چوڑا سا تیغہ کمر سے لگا ہوا سیاہ رنگت بد ہیئت شیطان خصلت سنگین لگا کر تیار ہو کر میر جلاد
نے پہلا حکم دیا اسنے قریب صاحبقران کے آکے کہا کہ او طلسم کشا جو کھانا ہو کھا لے جو پینا ہو
پی لے جو وصیت کرنا ہو وصیت کرلے جو جس سے کہنا ہو کہہ لے کہ اب تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا
ہے رشتہ حیات قطع ہوا چاہتا ہے ایک حکم مل چکا ہے دو حکمون کی دیر ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو
خواہش طعام ہے نہ آب ہے مین بجائے طعام کے لخت جگر کھاتا ہون اور بجائے پانی کے خون
دل پیتا ہون وصیت کے بارے مین جو تو نے کہا اسکا یہ جواب ہے کہ یہان کون دوست ہے
کہ جس سے وصیت کرون اور مجکو وصیت ہی کیا کرنا ہے اور جو کچھ مجکو کہنا ہے مین اپنے خدا
سے کہدیتا ہون دوسرے تم سب بھی سن لو کہ اگر میرا بھائی عمرو عیار اس طرف میری تلاش
مین آجائے تو اوسکو میرے مقام قتل سے آگاہ کرنا اور یہ کہدینا کہ اس مقام پر ہم نے حمزہ کو
قتل کیا تھا یہان پر اوسکا خون گرا تھا اور جہان پر میری لاش کو پھینکنا اوسکا اوسکو پتہ دینا
تاکہ وہ سورہ فاتحہ سے میری روح کو پڑھکر شاد کرے اور کہدینا کہ تمھارا بھائی حمزہ تم سے یہ خواہش
رکھتا ہے کہ کبھی کبھی اے بھائی میرے مزار پر جو کہ یہان بنا ہے فاتحہ پڑھ جایا کرنا گو یہ یقین مجکو ضرور ہے
کہ مزار کہان ممکن ہوگا میرا تن طعمہ زاغ و زغن ہوگا خیر وہی مقام بجائے مزار کے تصور کیا جائیگا
کہ جہان پر لاش پھینکدی جائیگی اوسی مقام پر فاتحہ پڑھ دیا کرین جب ادھر آئین یہی اوسسے
کہنا کہ اے خواجہ مین اس مقام پر بیگناہ و بیکس ہو کر قتل ہوا ہون عالم تنہائی اور مقام غربت تھا
کہ ہمدم تھا نہ ہمشرب تھا مجکو نہ کفن ملا نہ غسل نصیب ہوا اے بھائی ہم تو جانتے تھے کہ ہم تم سب
ملکر سفر عدم کرینگے راہ مین خوب راحت سے بسر کرینگے مگر منشی تقدیر نے بروز ازل ہی ہماری

تقدیر مین تحریر کیا تھا کہ اوس مقام پر قتل کیے جائین کہ جہان نہ کوئی دوست ہو نہ ہمدم ہو نہ ہم غریب
ہو سوائے تشنگان خون اور خواستگاران جان کے نہ کوئی رونے والا ہو نہ پیٹنے والا ہو عالم
غربت ہو اور بیکسی ہو جسکے اسقدر سردار اور عزیز ہون وہ یون قتل ہو کہ کوئی وقت مرگ بالین پر
نہ ہو کوئی پانی کا قطرہ دینے والا عالم نزع مین سر زانو پر رکھنے والا بھی نہ ہو ہم یہ خیال کرتے تھے
کہ جب ہم اس دار دنیا سے طرف دار بقا کے سفر کرینگے تو اول منزل تک ہمکو ہمارے دوست
و آشنا پہونچا آئینگے دوش بدوش اولاد ہماری سر برہنہ میت کے ہمراہ ہوگی یہ خبر نہ تھی کہ اون
تن ملعونہ زاغ و زغن ہوگا اس فلک ناہنجار کے ہاتھون بڑے بڑے شاہان جلیل ایسے ذلیل
ہو کر قتل کیے گئے کہ جنکے نام اسوقت تک صفحہ روزگار پر باقی ہین مگر اس آسیای فلک نے اونکو
مثل دانہ گندم کے ایسا پیسا اور ایسا برباد کیا کہ اونکے نشان لحد تک نہین معلوم ہوتے ہین ای
بھائی مین کیا ہون اور کیا حقیقت رکھتا ہون جب مرسلین و نبی اس فلک تفرقہ پرداز کے
ہاتھون مبتلای بلا رہے تو مین کیا چیز ہون اونھون نے کیسے کیسے ظلم و ستم اعدائے دین کے
گوارا کیے مگر سوائے صبر و شکر کے دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائے پس تم سب بھی شکر کرنا اور عنان
صبر و رضا کو ہاتھ سے نہ دینا یہ خیال کر لینا کہ ایک عبد ذلیل رب جلیل تھا وہ ہم سب سے جدا
ہو گیا زیادہ گریہ و زاری و بیقراری سے کچھ فائدہ نہ ہوگا صابرون کا بڑا مرتبہ ہے کہ خداوند کریم صبر
کرنے والون سے بہت خوش ہوتا ہے مین کیا تھا ایک تم سب کا خدمتی تھا خیر جدا ہو گیا کبھی کبھی ہو سکے
تو مجھے بھی یاد کر لیا کرنا اگر اتنا خیال رہے کہ ان کافران دین و مذہب سے میرے خون ناحق کا معلوم
[illegible] اگر کبھی قابو چلے امید دلکو اختیار ہے بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہے میرے دل مین جو کچھ
خیال اور امید تھے وہ سب خاک مین مل گئے اور اوسکے خلاف ظہور مین آیا واقعی یہ امر ہے کہ جو
انسان چاہتا ہے وہ کبھی نہین ہوتا ہے جو فلک چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا جو مقدر مین لکھا ہوتا ہے وہ ہوتا ہے
اسی مضمون کو کسی شاعر نے ایک شعر مین ادا کیا ہے شعر من در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ، کار
کہ خدا کرد فلک را چہ مجال ۞ یہ شعر صاحبقران نے پڑھکر سر اوٹھایا ایک مرتبہ چارون طرف دیکھکر
فلک کی طرف دیکھا اوس مقام پر سبکو اپنا خون کا پیاسا پایا یہ ملاحظہ فرما کے دل کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ کیون اے دل تو یہ کس سے تقریر کر رہا ہے کون سننے والا ہے کون تیری حسبت پر غور کرنے والا ہے

کون تیرے دوست صادق محب وافق برادر بجان برابر خواجہ عمرو کو میرا پیام دینے والا ہے
سب یہان خون کے پیاسے ہین یہ تیری کیا حرکت تھی تو نے جو سامان قتل موجود دیکھا تو
مجکو بد حواس کر دیا پس اسقدر خوف زیبا نہین ہے اپنے آپ مین آ اب لینی تقریر زبان پر
نہ آئے یہ فرما کے فرمایا کہ ای صبا تو یہ سب پیام میرا خواجہ عمرو کو پہونچا دینا کہ ای بھائی وقت مرگ
حمزہ کو تمھارا انتظار تھا اور آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین یہ خیال تھا کہ افسوس اسوقت کوئی نہین ہے
کہ جو یہ سب حال خواجہ سے بیان کرے اور جاکر میرے مرنے اور قتل ہونے کی خبر دے تاکہ
وہ آکر مجکو غسل و کفن تو دین اس امر سے تو محروم نہ رہون ای بھائی مین مرنے سے تو ڈرتا نہین
ہون نہ اسوقت مین مجکو کسی قسم کا خوف ہے موت سے بلکہ مین موت کو حیات ابدی اور حیات
کو موت خیال کرتا ہون کیونکہ اس سے کسیکو چارہ نہین ہے ضرور ایک نہ ایک دن آئیگی جو پیدا ہوا ہے
وہ ناپید ضرور ہوگا اس سے ڈرنا کیسا جو ہزار برس زندہ رہیگا وہ بھی ایک دن مریگا جو تا بہ قیامت
آبحیات پیکر زندہ رہیگا وہ بھی بروز قیامت ذائقہ موت سے آشنا ہوگا پس جب یہ امر ہے
تو موت سے کیا ڈر ہے مثل مشہور ہے کہ جسقدر چراغ مین روغن ہوتا ہے اسیقدر جلتا ہے جب روغن
ہی نہ ہوگا تو کیونکر جلیگا ہان خیال اس امر کا ہے کہ ایسے مقام پر موت آئے کہ جہان سوا دشمن
جان و ایمان کے کوئی دوسرا نہین ہے کہ جو کلمہ پڑھائے عقائد دین سے آگاہ کرے اگر ہمکو تو آگاہ کرے غسل
و کفن دے پس اسکو تم کہا کرو اور مین کیا کرون جو تقدیر مین تھا وہ پیش آیا مین اسوقت مین بھی
تمکو نہین بھولا تمکو چارون طرف تلاش کرتا تھا اور آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین تم بھی بھائی مجکو
نہ بھولنا ای صبا یہ تو میرا پیام دینا کہ ای بھائی تمھارے دیدار کی حسرت جی کی جی مین لیے جاتا ہون کہ بعد
مرگ بھی میری آنکھین کھلی رہینگی میری یہ آرزو و خواہش اون لوگون سے ہے کہ جب مجکو دفن
کرین تو ایک روزن قبر مین رہنے دین تاکہ جب تم قبر پر آؤ تو مین تمکو دیکھ لون ایک شعر بموجب
اس مضمون کے مجکو یاد آیا کسی شاعر کا شعر ہے قبر مین روزن میری رکھنا ضرور * مرگیا ہون حسرت
دیدار مین * یہ شعر پڑھکر صاحبقران نے صبا کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ تو ہی میری پیامبر ہے
اور میرا پیام تو پہونچا دے کیونکہ تیرا گذر ہر مقام پر ہے تو ہر جگہ جاتی ہے نظم ای باد صبا سوئے دلارام
لیجا تو یہ عمرو ورن کا پیغام * تجھسے جب سے ہوئی جدائی * دیوانے پہ تیرے آفت آئی *

آوارہ ہی تیری جستجو مین ؁ سر گشتہ ہی تیری آرزو مین ؁ تو یہ پیام پہونچا دینا راوی بیان کرتا ہی
کہ یہ کلمات صاحبقران نے بسبب خوف یا ڈر کے زبان پر نہین جاری فرمائے بلکہ بطور
عذر اس دل کے نکالنے کے بیان فرمائے صاحبقران پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے نبی اور پیغمبرون
نے ہنگام نزول بلا ایسے کلمہ فرمائے ہین نہ یہ کہ موت سے خوف کر کے فرمائے ہون یہ امر تھا
جب صاحبقران یہ کلمہ فرما چکے کہ یکایک جلاد نے حمزہ سے فرمایا کہ ای حمزہ یہ تو کس سے
کہہ رہا ہی کہ یہ پیام دینا یہان کون ایسا تیرا دوست ہی جو یہ تیرا پیام عمرو کو دیگا بلکہ عمرو بھی
اگر یہان آئیگا تو وہ بھی قتل کیا جائیگا ہم سب اوسکے ہی خون کے پیاسے ہین اور اوسکے تم سے
زیادہ قائل ہین تم سے تو اسقدر تقریر بھی کی اگر اوسکو دیکھ پائین تو فوراً ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالین یہ پیام دینا کیسا اوسکو اسقدر بھی تو مہلت نہین کہ وہ یہان کی خاک اوٹھا کر سونگھ
سکے یا سانس لے سکے وہ کیا فاتحہ پڑھیگا اور کیا تمھاری قبر کا نشان بنائیگا ہم تو یہ آرزو
رکھتے ہین اور امید کہ کسی طرح سے تو عمرو یہان آجائے کہ ہم اوسکو بھی قتل کر ڈالین تم بیکار ایسے
کلمہ بیان کرتے ہو یہان کوئی رحم تمھارے حال پر نہ کھائیگا تمکو بھی کسیوقت مین رحم آیا یا تمنے
بھی رحم کھایا جو یہان کوئی رحم کھائے یہ تقریر اوسکی سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خاک
تیرے منہ پر جو تو یہ کلمہ خواجہ کی نسبت کہتا ہی اونکو کون قتل کر سکتا ہی ہان اگر مثل میرے انکی
بھی قضا اس مقام پر اور تم لوگون کے ہاتھون سے ہی تو کیا چارہ ہی ورنہ وہ جسوقت یہ خبر پاوینگے
کہ حمزہ فلان مقام پر بیگناہ قتل کیا گیا فوراً آتش بجگر ہو کے یا آہ مظلومان کہے یہان آ پہونچینگے
اور تم سبکو میرے خون ناحق کے معاوضہ مین قتل کرینگے دیکھ لینا کہ اس مقام کو ویران اور تباہ
کر دین اور ایک ایک کو چن چن کے قتل کرین تو اپنا نام عمرو نہ رکھین جلاد نے جوابدیا کہ جب
انکو اسکی مہلت بھی ملے تب وہ ایسا کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ او نالائق بیکار کی بک بک
کرکے دماغ نہ پریشان کر اپنے کام مین مصروف ہو جلاد کچھ جوابدیا چاہتا تھا کہ دوسرا حکم پہونچا
اب اسنے قصد کیا کہ آنکھون پر پٹی باندھون کہ صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی پٹی باندھنے کی ضرورت
نہین ہی جو نامرد ہوتے ہین اونکی آنکھون پر پٹی باندھی جاتی ہی مرد کبھی اپنی آنکھون پر پٹی نہین
باندھتے ہین تو مجھے اسی طور سے قتل کر یہ جو صاحبقران نے فرمایا اور یہ لگا دیر اوسکی طرف دیکھا

وہ ڈر گیا اور پیچھے ہٹ گیا جو صفشکن صاحبقران مقید تھے اوسپر اوسکو یہ خوف ہوا کہ ایسا
نہ ہو کہ حمزہ مجکو ہلاک کرے اور کہا کہ او قیدی تو چپ نہیں باندھنے دیتا ہے نہ باندھنے دے میرا
کیا نقصان ہے یہ کہکر ہٹا تھا کہ تیسرا حکم ہوپنچا کہ او جلاد جلد قتل کر اسی سفند کو یہ حکم پہونچا تھا کہ
جلاد نے کوئلے کا خط گردن پر دیا تیغہ جوہردار اسکا نیام سے لیا اب تیور بدلنے لگا اور آواز دینے لگا
لگا کہ تیغہ بارہ وار رکھتا ہوں بازو مجھ قوت ایک ضرب مین سر تن سے جدا کرتا ہون مار ڈالنا میرا
کام ہے زندہ کرنا خداوند دین کا کام ہے ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیجیگا کیونکہ یہ مرد جلیل القدر ہے اسکے خون
کے دعویدار بہت ہونگے پھر اگر اوسوقت فرمائیگا کہ زندہ کردو تو میرے زندہ کرنے سے زندہ
نہ ہوگا شعر سلطنت سلطان کند پس طعنہ بر جلاد چیست ٭ مرغ را او بلا شد طعنہ بر صیاد چیست
ذرا سمجھ لیجئے پھر حکم دیجئے کہ منیر جادو نے چلا کر کہا کہ تو کون ہے جو ہمکو نصیحت کرتا ہے جو ہم حکم
دیتے ہیں اوسپر عمل کر جسقدر ہم جلدی کرتے ہیں اوسیقدر تو بیکار کی تقریر کرکے دیر کرتا ہے جا
قتل کر اگر دعویدار خون کے بہت ہیں تو ہوا کریں جسکو دعوی ہو وہ ہم سے آکر خون کا دعوی
کریگا ہم اوسکو جواب دے لینگے تجھسے کیا غرض تو تو ہمارے حکم سے قتل کرتا ہے یہ جو منیر جادو
نے کہا جلاد نے پھر ادب کر تیغہ جھکا کر طرف صاحبقران کے دیکھا جب صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا کہ اب وقت مرگ قریب پہنچ گیا دل کو طرف خداوند کریم کے رجوع کیا اور بعد خشوع
و خضوع بدرگاہ باریتعالی یہ بدین دعا فرمانے لگے اے رب کارساز اے خالق بے نیاز تو
مسبب الاسباب ہے تو اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت پیدا کر کہ مین بچ جاؤن اگر میری
موت نہ آئی ہو اگر موت آئی ہو تو پھر شوق سے مین قتل ہونے پر راضی ہون تیرے حکم کے
خلاف نہین کرسکتا چون تو میرا مالک ہے اور مختار ہے یہ بھی مین نے صرف اس سبب سے
تیری درگاہ مین عرض کیا کہ یہان کوئی میرا دوست ہے نہ ہمدم ہے جو میری وقت نزع کمک کریگا
گو تجھ سا ایسا مددگار اور معین موجود ہے مگر یہ عالم اسباب ہے ہر ایک کو اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ
ہمارے عزیز وقت مرگ ہمارے قریب ہون لاش پر گریہ وزاری کرین ہم اونکو دیکھ لین اور
وہ ہمکو دیکھ لین پھر کہان اون سے ملاقات ہوگی سوائے روز قیامت کے وہان ایک کو دوسرا
نہ پہچانے گا یہ سبب ہے جو مین تجھسے ایسی دعا کرتا ہون دوسرے یہ سبب ہے کہ اگر یہان ن

قتل ہوا تو نہ کوئی غسل دیگا نہ کفن نہ لحد نصیب ہوگی اونکا کے سبب لاشن کو پھینکدینگے
پرتن اور ہاتھ جو تیری راہ مین جہاد کرتے تھے اور کافرون کو قتل کرتے تھے طعمۂ زاغ و زغن
ہونگے تیسرے ابھی تو ہزارون کافر باقی ہین اونکو تلقین دین اسلام کرتا اور مین تو تیرے
دین و مذہب اور تیری طرف ان سبکو رجوع کرنے کی غرض سے اور تعلیم کرنے کے مطلب سے
دین اسلام کی رواج دینے کی ضرورت سے ادہر آیا تھا کون سا ایسا قصور و گناہ اس عبد پرتا
و رو سیاہ سے سرزد ہوا جو یہ میری حالت ہوئی اور مین اس ثواب عظیم و اجر جزیل سے محروم ہوا
جاتا ہون اے کریم تو نے ہر ایک کی وقت سخت مین کمک فرمائی حضرت یونس کو بطن ماہی سے امان
دی حضرت خلیل کو کہ جنکے خاندان سے ہون آتش نمرودی سے پناہ عنایت فرمائی اور آتش کو اونکے
اوپر گلزار فرمایا ہر نبی کی آپنے مدد کی نوح کو طوفان سے نجات دی اسی طور سے اگر تیری مشیت
مین ہو اور میری زندگی ہو مجکو بھی نجات دے یہ فرماکے یون دعا کرنے لگے کہ تو ایسا کریم ہے
کہ تیرے سامنے دوست و دشمن سب برابر ہین سبکو رزق مرحمت فرماتا ہے اور سبکی حفاظت
کرتا ہے رباعی ای کریمی کہ از خزانہ غیب ٭ گبر و ترسا وظیفہ خور داری ٭ دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری ٭ اوسکے بعد صاحبقران یون دعا کرنے لگے سگرو سنسار کا ربت
من جبرئیل کو اپنے تمھین بتایو ٭ مین سو برس نبی جی سے پہلے ناہر سلیمان کو چھڑایو ٭ جب پرسی او کہیسہ
کی منجدھار مین چلایو ٭ ای سنگ الامن سنتی کرون میری بار کیون دیر لگایو ٭ دریاب بلا ادعا دام
یا مصطفی اوستے ٭ بجز غم گر ندارم علی مرتضی دستے ٭ ز حالات شب معراج دانستم بہ الی ٭ چرا دستم
نگیری یا علی بہر خدا دستی ٭ یہ رباعی ورد زبان فرماکے دعا جو کی چونکہ وقت اجابت دعا قریب
پہونچ چکا تھا صاحبقران پر شدائد بھی سب ہو چکے تھے اور صاحبقران نے اوسی عالم دعا
مین اس امر سے توبہ بھی کی کہ اب کبھی ایسی خطا نہ ہوگی کہ مین ترک جہاد کرون اور فقیری کا
خیال کرون اگر اس خطا کے عوض مین یہ سزا ملتی ہے تو وہ مجھسے عالم بیخودی مین سرزد ہوئی
تھی کہ مین نے ایسا قصد کیا ورنہ مین کبھی نہ کرتا اون تصویرون نے مجھے ایسا اپنی طرف محو کرلیا
اور کچھ ایسی مہمل تقریر کی کہ میرے دل مین ایسا خیال پیدا ہوا مین اوسکی سزا پا چکا اب رحم کر
چونکہ صاحبقران نے توبہ بھی فرمائی اور رسمان وا ہوتے وقت اجابت دعا پہونچ چکا تھا تیر

دعا ہدف اجابت پر پہونچی اور نشانہ لگا ہوا تھا ادھر تو صاحبقران نے دعا فرمائی ادھر جلاد
نے قصد کیا کہ تیغہ مارون کہ سر تن سے جدا ہو جائے کہ یکایک آواز مہیب و ہیبت ناک آئی
کہ او جلاد بے بنیاد ستم ایجاد غضب کرتا ہی دست خود را نگہدار ابھی حمزہ کو قتل نہ کرنا جب تک
مین نہ آلون اگر تم نے قتل کر ڈالا تو یاد رکھو کہ اسوقت تم سب پر خداوند سامری و جمشید اپنا
عذاب نازل کرینگے ایسی مہیب صدا آئی کہ تمام صحرا کانپ گیا اور سب اہل مجمع بھی ڈر گئے سب
اوسطرف دیکھنے لگے کہ جدھر سے وہ صدا آئی تھی جلاد کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو کانپ کر گر پڑا
تیغہ اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا تمام اہل مجمع مین تہلکہ پڑ گیا ابتر ہو گیا کہ بھاگو بھاگو یہ کیسی صدا
آئی کہ جسکے سنتے ہی دل ہل گئے کلیجے کانپ گئے منیر نے جو یہ سنا اور اہل مجمع مین تہلکہ دیکھا
اور جلاد کی یہ حالت دیکھی پوچھا کہ یہ کیا ہوا کوتوال نے بڑھکر عرض کیا کہ جب جلاد تیغہ لیکر بر طلسم کشا
پہونچا اور قصد کیا کہ ہاتھ لگائے کہ ایک طرف سے صدا آئی کہ تمام صحرا لرز گیا ہر ایک انسان کا بند
بند کانپنے لگا جلاد کی یہ حالت ہوئی منیر جادو نے کہا کہ وہ صدا کیسی تھی اور کس کی تھی اور کدھر
سے آئی تھی کوتوال نے عرض کیا کہ صحرا سے آئی تھی سب لوگ اسی طرف دیکھ رہے ہین جدھر سے
صدا آئی تھی یہ سنکے منیر نے جو دیکھا تو سب اہل مجمع ایکطرف کو دیکھ رہے ہین یہ بھی اوسی طرف
دیکھنے لگا اودھر صاحبقران نے جو وہ صدا سنی اور جلاد کی یہ حالت دیکھی حیران ہو گئے کہ یہ کیا
واقعہ ہوا کیا میرا بھائی خواجہ عمرو میری خبر پا کر آگیا جو جلاد یون گرا اوسنے اگر کوئی تدبیر کی صاحبقران
اودھر دیکھنے لگے کہ یکایک سب اہل مجمع اور صاحبقران و منیر جادو وغیرہ کی نگاہ پڑی دیکھا
کہ ایک شخص کہ جسکے پانچ سر ہین چار سر تو چھوٹے چھوٹے ہین اودھر اودھر اور ایک بہت بڑا
اوسکے رو برو ہے اور بہت بڑا قد ہے ہزارون پیرون ہر سر مین چار آنکھین ہین اور دو ناکین ہر سر کے
بڑے دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے سیاہ رنگ مثل قیر کے آنکھون سے اور ہر بن مو سے شعلہ
نکلتے ہین کچھ عجب رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے ہے گھڑی بہ گھڑی وہ رنگ بدل رہی ہے بالا سے
مین ہوا سے زمین پر چلا آتا ہے اور یہی کہتا ہوا چلا آتا ہے کہ او منیر جادو خبردار ابھی حمزہ کو قتل نہ کرنا جب تک
نہ آلون اگر بدون میرے آئے ہوئے قتل کریگا تو یاد رکھو کہ خداوند اسوقت ایسا عذاب نازل کریگا
کہ تم سب کے سب ابھی خاک سیاہ ہو جاؤ گے اس طبقہ کو غرق کر دینگے مین فرستادہ خدا

سامری و جمشید ہوں فرشتۂ قدرت ہوں فرشتۂ عذاب میرا نام ہے میں کچھ پیام لیکر آیا ہوں پہلے خداوند
کا پیام سن لو پھر حکم قتل دینا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ شکل مہیب و صورت عجیب جو اون سبنے دیکھی
اور یہ تقریر سنی سبکے دم نکل گئے اور حواس جاتے رہے کہ یہ کون ہے خداوند سامری و جمشید یہ کیا پیش آئی جبتک
ہم نے اس شکل کا انسان نہیں دیکھا گو لاکھوں آدمی جمع تھے مگر سب تتر بتر ہو گئے اور ہر ایک فرط
خوف سے پوشیدہ ہونے لگا کہ ایسا نہو کہ ہم سبکو ہلاک کرے کیونکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر نہ مانو گے تو میں
تم سبکو ابھی کھا جاؤنگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا کیونکہ خداوندون کا حکم ہے کہ اگر تمھارے کہنے پر عمل نکریں
تو تم اوسیوقت جسقدر وہان مجمع ہو سبکو کھا جانا خداوندوں حکمی کی سزا دینا یہ خوف طاری ہوا تو سبکے
سب مقام امن تلاش کرنے لگے کوئی درخت کے پتون مین پوشیدہ ہو گیا کوئی غار مین پوشیدہ
ہو گیا کوئی جاکر اس صحرا مین پنہان ہوا ہزارون گر پڑے اور پامال ہوئے گو چلے گئے مگر کسی کا سر
ٹوٹ گیا کسیکا سر زخمی ہوا کسیکا ہاتھ اوکھڑ گیا کسیکا پاؤن ٹوٹ گیا یہ عالم ہوا ایسی اوس عجیب شکل
انسان کو دیکھکر ہلچل پڑی کہ تمام مجمع تہ و بالا ہو گیا کسیکو کسی کی خبر نہ تھی پامال کیے جاتے تھے
بہتیرے لوگ اپنی جان بچا کر یہ کہتے ہوئے طرف دربند کے بھاگے کہ کون یہان ٹھہرے اور
اپنی جان دے ہم ایسے تماشے سے باز آئے اگر ہم یہ جانتے کہ یہ آفت برپا ہو گی تو ہم کبھی نہ آتے
جیسے آئے ویسی سزا پائی خیر بھاگ چلو یہ باہم تقریر کرتے ہوئے بھاگے ہزارون تباہ و آوارہ ہو گئے
بدحواسی مین راستہ بھول گئے جنگل مین سرگردان پھرنے لگے گرگ و شیر کے لقمہ ہو گئے راوی بیان
کرتا ہے کہ اہل مجمع کا تو یہ حال ہوا امیر جادو باوجودیکہ ساحر زبردست اور حاکم دربند تھا اوس بھی
مہیب شکل کو دیکھکر کانپ گیا دانتون کے نیچے انگلی دبائی کوتوال سے کہا کہ یہ کون بزرگوار
ہین تم نے دیکھا اوسنے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں کلیجہ بانسوں اچھل رہا
ہے حواس جاتے رہے ہیں دیکھئے خداوند سامری کیا رنگ دکھاتے ہیں اور کیا پیش آتا ہے امیر نے کوتوال
سے کہا کہ تم نے سنا کہ وہ کیا فرماتے ہوئے آتے ہیں اور کیا کہتے ہوئے آتے ہیں کہ طلسم کشا کو
ابھی قتل نکرنا جبتک مین آؤں امیر جادو کو کچھ پیام خداوندون نے دیا ہے پہلے وہ سن لے تب قتل کرے مین
فرستادۂ خداوند ہوں معلوم ہوتا ہے کہ کسی فرشتہ کو خداوندون نے میرے پاس کس مصلحت سے
روانہ کیا ہے کچھ پیام بھیجا ہے میرا اثر امتحان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مجھ سے بہت خوش ہیں

کوتوال نے عرض کیا کہ کیا بیان کرون میری تو عقل کچھ کام نہین کرتی دیکھیے کیا ظاہر ہوتا ہے یہان تو یہ
عزتیہ ہو رہی تھی کہ وہ فرشتۂ عذاب قریب چبوترے کے کہ جسپر صاحبقران کو براے قتل بٹھایا
تھا اور سب سامان سیاست و قتل موجود تھا ہوا پر سے زمین پر آیا حمزہ صاحبقران کی طرف
دیکھکر کہا کہ او حمزہ مزاج تو اچھا ہے تو اپنے کو کس حالت مین پاتا ہے یہ اوسکی سزا ہے کہ جو تو خداوند
سامری و جمشید کو برا کہتا ہے خداوندون نے تو تجکو بہ قوت و صاحب زور و طاقت و صاحب
لیاقت خلق فرمایا اور ایسی شجاعت و طاقت مرحمت فرمائی اپنی قدرت سے کہ تو کسی سے زیر
نہ ہوسکے سب پر غلبہ حاصل کرے اور سب پر غالب ہو رہے اور اسقدر حشمت و شوکت مرحمت
فرمائی کہ شاہان جلیل کو کبھی نہ نصیب تھی او سپر تو خداوندان سے منحرف ہو گیا اونکو برا بھلا کہنے لگا
اور اونکے بندون کو قتل کرنے لگا اوسپر بھی خداوندون کو غصہ نہ آیا اگر او دریا تو ان کی شکایت بھی کی
تو فرمایا کہ تم کیا جانو مین نے انکو پر قوت پیدا کیا ہے اور جسقدر اسکے خاندان مین ہونگے سب
صاحب قوت ہونگے چونکہ مین نے ان لوگون کی عمرین طویل بنائی ہین ہرین سبب مین انکو ہلاک
نہین کرسکتا ہون یہ منحرف ہوگئے خداے نادیدہ کی بندگی کرنے لگے ہمکو فراموش کر گئے خیر کیا ہوتا ہے
کبھی تو خیال ہوگا اگر نہ ہوگا تو ایک مرتبہ سبکو ہلاک کرونگا مین اول اپنے بندونکو ان لوگونکے
ہاتھ سے ہلاک کراتا ہون جو کہ کسی زمانہ مین مجھ سے منحرف ہو جائینگے اور دوسرون کی بندگی کرنے
لگین گے اس سے بہتر یہ جانتا ہون کہ یہ ہلاک ہو جائین یہ کہکر اونکو ٹال دیا اور کسی قسم کا تم سے
اور تمہاری اولاد سے مواخذہ نہین کیا اور اوسی طرح سے شان و شوکت کی ترقی فرماتے رہے اور
ابھی تک خداوندون کو تمھارا اوسی طرح سے خیال ہے اور وہی اونکی عنایت و مہربانی کا حال
ہے جو سابق مین تھا اور تم ایسے منحرف ہوئے ہو کہ اونکو برا کہتے ہو اور گالیان دیتے ہو اور اونکے
خاص بندونکو قتل کرتے ہو پس اپنی اس حرکت سے باز آؤ اور خداوندونکو مانو ورنہ یاد رکھو کہ
جب خداوندون کو غصہ آجائیگا تو تم سبکو خاک سیاہ کر دینگے ایک کو زندہ نچھوڑینگے اور تم
سب پر اپنا عذاب سخت نازل کرینگے بہتر یہ ہوگا کہ اونکی اطاعت کرو اور بندگی آیندہ تمکو اختیار
ہے سمجھا دینا ہمارا کام ہے یہ جو صاحبقران سے کہا صاحبقران نے بہ تبسم ہو کر فرمایا کہ او نالائق بچہ شیطان
کیا بکتا ہے کیا کہون کہ قید ہون نہین تو تجکو اسکا مزہ چکھاتا اور سزا دیتا او نالائق تو کیا کہ ہمارا دو

سامری و جمشید کیا گیدی ہین وہ بھی بچہ شیطان علیہ اللعن تھے کہ اونھون نے ایک عالم کو گمراہ
کر رکھا تھا اور ابھی تک اونکے سحر کی یہ تاثیر ہی کہ لوگ گمراہ ہین وہ ساحر تھے تو بھی کوئی ساحر
تھ مجکو بہکانے کو آیا ہی مین کب تیرے فریب مین آتا ہون اور کب بہکتا ہون تو کسی اور کو جا کر
بہکا جو تیرے بہکانے مین آجاے اونفقہ ابلیس دور ہو میرے سامنے سے یجو صاحبقران
نے فرمایا اور اوسکو فرشادہ فرشتۂ قدرت یہ کہکر معلوم ہوا کہ تیری قضا ہی آئی ہی جو تو ایسی
تقریر کرتا ہی خیر مین جاتا ہون منیر جادو کے پاس صاحبقران سے یہ کہکر جلاد سے کہا کہ جب تک
مین حکم نہ دون اوسوقت تک قتل نہ کرنا مین اسکو اپنے ہمراہ اسی حالت سے خداوندون
کے پاس لے جاؤنگا کیونکہ اونھون نے طلب فرمایا ہی اونکا یہ حکم ہو کہ مین ان لوگون کی روح
پر عذاب نہین نازل کرونگا بلکہ انکے جسمون پر عذاب نازل کرونگا اور دوزخ مین داخل کرونگا تاکہ
انکے جسم دنیا پر باقی رہین کہ اونکے سبب سے میرا عذاب زمین پر نازل ہو ہان اگرچہ لوگ
میری بندگی کرین تو نیر کیا مضایقہ ہی مین زندہ رہنے دون اوس جلاد نے ہاتھ جوڑکر اور
کانپ کر کہا کہ بہت خوب جو حکم فرمایا ہی اسکے خلاف ہرگز ہرگز نہوگا میری کیا مجال جو مین
خلاف حکم کرسکون اور میری کیا طاقت یہ سنکے وہ فرشتۂ قدرت طرف منیر جادو
کے متوجہ ہوا کہ اوسکے پاس جاکر کلام کرون راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ فرشتۂ قدرت زمین
پہ آیا تھا اور منیر جادو نے دیکھا تھا کہ حمزہ سے باتین کر رہا ہی منیر جادو بھی اپنے مقام سے
اوٹھکر بقصد استقبال چلا تھا کو نوال کو ہمراہ لیکر یہ کہکر کہ جا کر ان مرد بزرگ کو لاؤن عزت
و آبرو سے بٹھاؤن سنون کہ کیا بیان فرماتے ہین اور کیا پیام لائے ہین یہ کہتا ہوا چلا تھا اور
وہ اہل مجمع بھی سنکے سب تھم گئے تھے اب وہ قدر و تہلکہ نہ تھا جو کہ قبل مین انکی صورت
دیکھکر پیدا ہوا تھا جو لوگ بھاگ گئے وہ بھاگ گئے جو پوشیدہ ہوگئے وہ پوشیدہ ہوگئے
جو اوس تلاطم مین کچل کر رہ گئے وہ مر گئے اب جو اونھون نے دیکھا کہ وہ شخص حمزہ سے باتین
کر رہا ہی اور جلاد سے اور اوسنے کسیکو اذیت نہین دی نہ کسی سے بولا بلکہ منیر جادو کی
طرف جاتا ہی سبکو اطمینان ہوا اب سب کھڑے ہوگئے اور دیکھنے لگے کہ دیکھین یہ کیا
واقعہ ہی اور کیا سانحہ ہی اور یہ کون شخص ہی تماشہ بھی لائق دید ہی اب جو وہ تلاطم برطرف ہوا

اور وہ مہلکہ موقوف ہوا اب سبکے حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا کہ ہزارون آدمی مرے
ہوئے پڑے ہین یہ جو دیکھا سب کے سب حیران ہوئے کہ انکو کن لوگون نے قتل کیا اور یہ کیونکر ہلاک
ہوئے باہم باتین ہونے لگین کہ یہ لوگ معلوم ہوتا ہے کہ پامال ہو گئے الغرض جو جسکا عزیز تھا وہ اوسکی
لاش کو لیکر روتا پیٹتا طرف شہر کے روانہ ہوا کیونکہ ہر ایک کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ جب وہ طلسم ٹوٹا
تھا اور سب بھاگے تھے اوسوقت یہ لوگ پامال ہوئے اور کچل کر مر گئے اگر کسی نے جان کر ہلاک
کیا ہو تو دعوی کیا جائے یہ تو اچانک ایک امر واقع ہوا ہے اسمین کیا دعوی وغیرہ کیا جائے پس
وہ لوگ تو اپنے عزیزون و بیگانون کی لاشین لیکر طرف شہر کے چلے گئے منیر جادو کو بھی اس
امر کی خبر ہوئی اوسنے یہ خبر سنکے کہا کہ جو امر کہ اتفاقیہ واقع ہوا ہو اوسکا کیا تدارک کیا جائے ان
لوگون کی اسی طرح سے آئی تھی ادہر جب فرشتۂ قدرت حمزہ و جلادت سے کلام کرکے منیر جادو کی
طرف متوجہ ہوئے تھے تو دیکھا منیر جادو میری طرف چند ساحرون سے چلا آتا ہے یہ چند قدم اوسکی
طرف چلے تھے کہ منیر جادو قریب پہونچ گیا بہت جھککر سلام کیا ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ قبلۂ عالم
لے چلیے اپنے نور قدم سے میرے کاشانہ کو منور فرمائیے اونھون نے جواب دیا کہ مین خود تمھارے
پاس بھیجا ہوا خداوندون کا آیا ہون یہ کہکر منیر جادو کے ہمراہ اوس خیمہ مین آئے کہ جہان منیر جادو
بیٹھا ہوا تھا منیر جادو نے بڑی عزت و آبرو سے مسند پر بٹھایا آپ سامنے ہاتھ جوڑ کے بیٹھا
کوتوال بھی مودب کھڑا ہوا اب منیر جادو نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ کون صاحب ہین اور
کہان سے تشریف لائے ہین اور کس غرض سے اونھون نے بہ نگاہ قہر منیر کی طرف دیکھا اور
کہا کہ تم نے ابتک نہین ہم نے آگاہ کر دیا تھا کہ ہم خداوندون کے پاس سے آئے ہین اور فرشتۂ قدرت
نام ہے خداوندون نے تمھارے پاس ہمکو روانہ کیا ہے یہ سننا تھا کہ منیر جادو نے اوٹھکر قدمون کو
بوسہ دیا ہاتھ چومے آنکھون سے لگایا اور کہا کہ زہے نصیب میرے زہے مقدر میرے کہ
آپ نے مجھ ایسے ناچیز و حقیر کو بحکم خداوندان سرفراز فرمایا مجھکو از حد خوشی ہوئی کہ خداوندون کو
میرا اسقدر خیال ہے اور اسقدر پاس ہے کہ آپکو میرے پاس روانہ فرمایا میری یہ خوش قسمتی ہے کہ
خداوندون میرا خیال رکھین اور یون پاس کرین کیا مین خوش نصیب ہون یہ فرمائیے کہ
خداوندون کا مزاج کیسا ہے جواب دیا کہ بہت اچھا مزاج ہے ہمہ وقت عیش و عشرت مین ہین

بسر ہوتی ہو گو بالاے آسمان تشریف فرما ہین مگر اپنے بندون کا از حد خیال ہو اور ہر وقت
دنیا کے حالات کی خبر دریافت کرتے رہتے ہین جو واقعات بیان گذرے ہین اونکی خبر اونکو
ہو جاتی ہو وہ کسی امر سے غافل نہین ہین ہر وقت خیال رہتا ہو خصوصاً جو بندگان خاص ہین اونکا
تو اسقدر خیال ہو کہ کچھ بیان نہین کیا جاتا ہو اون بندگان خاص مین تم بھی ہو اِسوقت خداوند
سامری و جمشید دونون بہشت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ بی دم تجبیشہ خداوند صندون معلق
خداوند فرعون و خداوند زبرجد شاہ لات اعلیٰ منات معلی سب موجود تھے باہم دعا جوئی
ہو رہے تھے ہر ایک خوش ہو رہا تھا مین بھی حاضر تھا کہ خداوند لات اعلیٰ نے خداوند سامری
سے فرمایا کہ کیون خداوند اسوقت اہل دنیا کا کیا حال ہو اور دنیا پہ کیا ہو رہا ہو خداوند سامری
نے فرمایا کہ تم خود دریافت کر لو اونھون نے جواب دیا کہ آپکی موجودگی مین میری یہ کیا قدرت ہو
کہ دنیا کی حالت دریافت کرون آپ دریافت فرمائین وہ بھی دریافت فرمائیگا کہ انکے
بندے کیا کر رہے ہین اور جو اونکے دشمن ہین وہ کہان ہین اور اونکے بندون سے اور اونکے
دشمنون سے کیا برتاؤ ہو رہا ہو کسی مقام پر جنگ و پیکار تو نہین ہو رہی ہو یہ کلام سنکے سامری
نے فرمایا کہ اگر یہی مرضی ہو مین ابھی دریافت کرتا ہون یہ کہکر سر کو جھکا لیا تھوڑے عرصہ تک
خاموش بیٹھے رہے پھر ایک سر اوٹھا کر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اور سب مقام پر تو امن و امان ہو مگر
آجکل لشکر حمزہ کا جو کہ بندگان مابدولت کا دشمن ہو طلسم زعفران زار سلیمانی پر ہو کہ جہان کا
بادشاہ شنکال بندۂ خاص ہو حمزہ اُس طلسم کو بھی فتح کرنے کو گیا ہو لشکر بیرون طلسم اوترا ہوا
ہو بادشاہ لشکر سعد بن قباد کل لشکر کو لیئے ہوئے مع کل سردارون کے زیر کوہ بلور فروکش ہین
اخلاق فزاق سے مقابلہ ہوا تھا بہت بڑا معرکہ پڑا انجام اوسکا یہ ہوا کہ اخلاق فزاق نے اطاعت
کی اور اوسکے مددگارون نے بھی پس لشکر تو بیرون طلسم ہو اور حمزہ اور اوسکا فرزند علمشاہ
لشکر مین نہین ہو نہ عمرو عیار ہو حمزہ تو بارادے فتح طلسم گیا ہو اور اوسکا فرزند بھی اسی فکر مین نکلا تھا
اور عمرو تلاش جہانگیر مین چلا تھا کہ اوسکو ایک ساحرہ جو کہ بھانجی ہو شنکال کی اوسنے اوسے
اسیر کر لیا تھا اور اسیر کر کے طرف شنکال کے روانہ کیا تھا حمزہ کوہ بیستون پر پہونچا تھا حکیم اسقلیوس
نے جو کہ ایک رکن طلسم اور حکیم طلسم ہو حمزہ کی اطاعت کی اور حمزہ کو اپنا مہمان کیا اور حمزہ کو سب

حالات طلسم سے آگاہ کیا اور کہا کہ کوہ بیستون کو برباد کر کے بادشاہ سابق کو رہا فرمائیے اور
بیستون کو قتل فرمائیے تب آپکو کل حالات معلوم ہونگے اور اوسکی کوشش سے طلسم بھی
فتح ہوگا لوح کی بھی حالت معلوم ہوگی مگر میرا ایک شاگرد ہے شیاطین نام اوسکی بھی شراکت
پر ضرور ہے وہ کیونکر شریک ہو کیونکہ وہ کافر ہے بھلا وہ کیونکر شراکت کریگا اتفاق سے
وہ ساحرہ جو کہ بحکم ملکہ حلان جو پیکر عمرو کو اسیر کیے ہوئے ششکال کے پاس لیے جاتی تھی
حمزہ کی نگاہ اوسپر پڑ گئی حمزہ نے اوس ساحرہ کو قتل کر کے عمرو کو رہا کیا اسقلیوس نے
حمزہ سے کہا کہ عمرو اگر کوشش کریں تو شیاطین شریک ہو حمزہ نے عمرو سے کہا عمرو نے
اقرار کیا اودھر حکیم شیاطین کو ان حالات کی خبر ہو گئی اوسنے اشرم جادو کو روانہ کیا کہ عمرو
کو پکڑ لا وے چنانچہ اشرم اوسوقت پہونچا کہ جسوقت عمرو واسطے رفع حاجت باغ میں بارہ دری
سے آیا تھا کہ اشرم کی نگاہ پڑ گئی پس اشرم نے عمرو کو پکڑ لیا اور لیکر چلا عمرو نے اشرم کے ساتھ
عیاری کی اشرم کو قتل کیا اور اشرم کی صورت بنکر شیاطین کے پاس پہونچا شیاطین
کو بعد عیاری گرفتار اسیر کیا حمزہ کے پاس لایا حمزہ نے اوس سے دین اسلام کے قبول کرنیکو
کہا چونکہ حمزہ کا مذہب ہے شیاطین نے ایک شرط کی کہ اگر آپ خداوند کوہ زرنشین کی خبر لائیں
اور وہاں کی حالت بیان کریں تو میں آپکی شراکت کروں پس حمزہ نے عمرو عیار کو بھیجا
خبر خداوند گنبد و کوہ نشین روانہ کیا عمرو نے جاکر اوسپر عیاری کی اور اوسکو اسیر کیا وہ میرا ایک
بندہ تھا اسلم اوسکا نام تھا وہ مجھ سے منحرف ہو گیا تھا خود خدائی کرنے لگا تھا پس میں نے اوسکو
عمرو کے ہاتھ سے ذلیل اور اسیر کرا دیا پس حمزہ کے پاس لیکر چلا راہ میں خیال آیا کہ تو جہانگیر
کو بجگہ حمزہ تلاش کرنے نکلا تھا کہ راہ میں یہ واقعہ گذرا اب تو تم چلے ہو جہانگیر کو بھی تلاش
کرو چنانچہ عمرو کو معلوم تھا کہ جہانگیر طلسم میں ششکال کے پاس قید ہے پس عمرو عیاری کر کے
طلسم میں گیا اور ششکال کو دھوکا دیکر جہانگیر کو رہا کیا اسی عرصہ میں نامہ رہوز جادو برادر ششلاق
کے کا دیکھا ششکال کے پاس پہونچا اوسمیں رہوز نے لکھا تھا کہ میں نے اور بھائی صاحب نے
سپہ حمزہ علمشاہ رومی کو اسیر کر لیا ہے اوسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے عمرو وہاں موجود تھا عیاری کر کے
ششلاقیہ میں پہونچا خلاصہ یہ کہ علمشاہ کو رہا کیا سب بادشاہوں کو جو کہ ششلاق کی کان کو

اسے اپنا مطیع کیا اور سب نے پسر حمزہ کی اطاعت کی پسر حمزہ اون سبکو لیکر طرف کوہ البرز
کے روانہ ہوا برائے مقابلہ البرز کج کلاہ اور عمرو جہانگیر کو لیکر طرف لشکر اسلام کے اون سبکو لیکر
اور لشکر مین پہونچا کر حمزہ کے پاس آیا حمزہ نے اسلم کو قتل کیا شیاطین نے اطاعت کی پس حمزہ
نے جاکر میتون کو قتل کیا اور بادشاہ سابق کو رہا کیا کوہ میتون برباد ہوا خلاصہ یہ کہ حمزہ نے
دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کیا سوسن جادو نے حمزہ کی شکست کی اور بہت سے ساکنان
طلسم و مشیران طلسم و ملازمان ششکال بھی شریک ہوئے اور سیاہے بلند آواز بادشاہ طلسم نے اپنا شغل طلسم
کیا لشکر کثیر حمزہ کے ہمراہ ہو گیا ادھر علمشاہ پسر حمزہ طرف کوہ البرز کے چلا جاتا تھا ششکال
نے منیر جادو حاکم دربند منیریہ کو لکھا کہ طلسم کشا نے دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کر لیا
اب تمھاری طرف آتا ہے لہذا بہت ہوشیار رہنا چنانچہ منیر جادو نے چند نامے لکھے اور مددگاران
کو طلب کیا اس عرصہ مین منیر جادو نے عیاری و مکاری کر کے حمزہ کو اسیر کر لیا ہے حمزہ اوسکے
پاس قید ہے منیر جادو نے بڑا احسان کیا سب ساکنان طلسم اور ہمارے و تمھارے بندے دل پر
پس وہ اسوقت حمزہ کو قتل کر رہا ہے یہ دار بچھایا ہے اوس نے پہلے بہت تقریر کی اور بہت
سمجھایا جب اوس نے نہ مانا قتل کے لیئے زیر دار بٹھایا اب قتل ہونے کو ہے میرے بندۂ خاص
منیر جادو نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے مین اوس سے بہت خوش ہون اور بہت اوسکا
شکر گذار ہون بلکہ ایسا مین اوس سے خوش ہوا ہون اس کام سے کہ مین نے اوسکی عمر
زیادہ کر دی بلکہ جب وہ یہان آئیگا تو اوسکو ایک قصر بہشت مین دونگا اور ہزار غلمان
و دو ہزار حورین اوسکی خدمت کے لیئے مقرر کرونگا اوسکا بہت بڑا مرتبہ کرونگا کہ سبکو
رشک ہوگا اور دنیا مین بھی بڑی شان و شوکت عطا کرونگا کہ اہل دنیا کو بھی رشک ہوگا مگر اسوقت
مجکو حمزہ پر رحم آیا ہے ای فرشتۂ قدرت تم اسوقت دنیا پر جاؤ اور منیر جادو کو ہماری طرف
سے دعا کہنا اور یہ خوشخبری دینا کہ مین تم سے بہت خوش ہون اور مین نے تمھاری عمر زیادہ
کر دی ہے ہزار برس تمھاری عمر بڑھا دی ہے اور بہت بڑا مرتبہ تمکو دونگا اسلام کے ساحرین مین
اور عوض مین کہ جو تم نے حمزہ کو اسیر کیا ہے اور یہ کہنا کہ ای منیر جادو آگاہ ہو کہ جس مقام پر یہ
خدا پرست اور بندہ منحرف قتل ہو گئے اور جہان انکا خون گرےگا وہ مقام کبھی نہ آباد ہوگا

اور کبھی تم اوس زمین پر روانہ ہوگے گا اس سے بہتر اور انسب یہ ہے کہ مین اپنے فرشتہ قدرت کو
روانہ کرتا ہون یہ پہلے حمزہ کو پند و نصیحت کریگا اگر حمزہ نے مان لیا اور مجکو سجدہ کیا تو خیر ورنہ
تم حمزہ کو یہان بھیجدو مین اوسکے جسم پر عذاب کرونگا اوسکو اسی طور سے جہنم مین ڈالدونگا
اگر وہ میرے کہنے پر عمل نہ کریگا روح پر ان لوگون کے عذاب نہ کرونگا بلکہ جسم پر عذاب
کرونگا اس سبب سے کہ انکا خون دنیا کی زمین پر نہ گرے اور انکے جسم ناپاک سپرد زمین نہ ہون
اور زمین انکے جسمون سے پاک رہے پس مین بحکم خداوند سامری آیا ہون لہذا حمزہ کو میرے
حوالہ کردیں لیجاؤن وہان سب خداوند جمع ہین پس خداوند پہلے حمزہ کو پند و نصیحت کرینگے
اوسکے بعد اگر حمزہ نے مان لیا تو خیر ورنہ اوسکو اسی طور سے جہنم مین ڈالدینگے تاکہ جسم پر بھی عذاب
ہو اور آگ مین جلے مہیر جادو نے یہ سنکے ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ حمزہ موجود ہے آپ لے جائین
شوق سے بھلا مین انکار کرسکتا ہون یہ بھی میری طاقت ہے کہ حمزہ کو خداوند طلب فرمائین اور
مین انکار کرون میری کیا مجال اور کیا لیاقت ہے اگر مین انکار کرون اور خداوند ناخوش ہوکر
مجھپر عذاب نازل کرین تو مین کیا کرون مین خداوند کے غضب سے ڈرتا ہون آپ دیر نکرین
ابھی لے جائین اگر آپ فرمائین تو یہان طلب کرلون جوابدیا کہ نہین ابھی حمزہ کو اوسی مقام
پر رہنے دو مین جب جاؤنگا لیتا جاؤنگا اور دوسرا امر یہ بھی خداوند نے ارشاد فرمایا تھا کہ مہیر جادو
نے لوح طلسم اور وہ لوح کہ جسکے ذریعہ سے شنکال قتل ہوگا اور وہ تیغہ جو کہ شنکال کے قتل
کا ہے اور اثاثہ صاحبقران جو کہ تمنے حمزہ کو مرحمت کیے ہین اور حمزہ کے پاس تھے مہیر جادو
نے حمزہ سے سب لیلئے ہین وہ بھی لیتے آنا کہ مین اون سب اشیا کو یہان جنت مین رکھدون
تاکہ کوئی اوسکو نہ پا سکے اور طلسم فتح ہونے سے بچے مہیر جادو نے جوابدیا کہ بسم اللہ یہ سب
اشیا موجود ہین شوق سے لے جائیے مجکو اونکے دینے مین بھی انکار نہین ہے یہ تدبیر خداوند
نے بہت خوب تجویز کی ہے واقعی یہ امر ہے کہ جب لوح دنیا پر ہوگی نہین تو کوئی طلسم کیونکر فتح
کریگا مین اور شنکال دونون ملکر جو مقام طلسم کے برباد ہوگئے ہین اون سبکو درست کرلینگے
اور میری طرف سے خدمت خداوند مین عرض کیجیے گا کہ اگر خداوندان خدا پرستون نے بہت
پریشان کیا ہے اور بہت عاجز لہذا انپر اون سب پر عذاب اپنا نازل فرمائیے جسکا اثر

زیادہ تر پاس تھا اوسکو تو آپ نے طلب کر لیا اب ان لوگون کو نہ باقی رکھئیے اور اون لوگونکو بھی جو کہ اس طلسم کے باشندے تھے حمزہ کے بہکانے سے منحرف ہو گئے اور حمزہ کے شریک ہو گئے ہین کیونکہ اب وہ لوگ ہماری شراکت نکرینگے اگر شراکت بھی کرینگے تو ضرور عداوت رکھکر اور کینہ دل مین رکھکر شراکت کرینگے کبھی نہ کبھی اس کینہ کو نکالین گے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ ان سبکو بھی غارت فرمائیے جوابدیا کہ تم اطمینان رکھو مین تمھاری طرف سے کمو نکا بلکہ سفارش بھی کرونگا تمھاری منیر جادو نے کہا کہ آپکا بڑا احسان ہوگا جوابدیا کہ احسان کی کیا بات ہے یہ کون تمھارا کام نہین ہے سب بندگان خداوند دن پر احسان ہے کہ یہ سب ان دشمنان سخت سے محفوظ رہینگے بلکہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ صرف تمھارا کہنا کافی ہوگا جبکہ مین تمھاری طرف سے خداوند کو پیام دونگا تو وہ اوسی پر عمل فرما ئینگے میرے کہنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ خداوند تم سے اس امر پر بہت خوش ہین کہ تمنے حمزہ کو اسیر کر لیا ہے جو کچھ تم نے کہا ہے مین کہدونگا یہ کہا کہا کہ اے منیر جادو کچھ شراب منگاؤ کیونکہ مجکو شراب کی بہت عادت ہے منیر جادو نے تعجب سے پوچھا کہ بہشت مین بھی شرابخواری ہوتی ہے کہا کہ ہان وہان بھی ہوتی ہے سب خداوند نوش فرماتے ہین وہان کی شراب یہان کی شراب سے زیادہ بہتر ہوتی ہم اہل دنیا نہین پی سکتے ہین ایک شیشی میرے پاس ہے اگر تم شراب منگا کر شرابخواری کرو تو مین بھی تمھارا شراب کو نکالکر شرابخواری کرون کیونکہ یہ شغل اکیلے خوب نہین ہوتا ہے اور اچھا نہین معلوم ہوتا ہے منیر جادو نے کہا کہ کیا آپکے پاس وہ شراب ہے کہا کہ ہان جب دنیا مین چلا تھا ایک شیشی لیتا چلا تھا اس خیال سے کہ مجکو یہان کے شراب کی عادت ہو گئی ہے یہان کی شراب نشہ نہین کریگی یہ سوچ کر ہمراہ لایا ہون منیر جادو اور جستہ جستہ وہان ساحر تھے اون سب نے کہا کہ اے فرشتہ قدرت ہم بہت مشتاق ہین شراب بہشت کے دیکھنے کے اگر آپکی عنایت ہوگی تو اوسکے ذائقہ سے بھی زبان آشنا ہوگی اور نعمت بہشت سے بھی مشرف ہونگے جوابدیا کہ بہت بہتر ہے تم اوسکی برداشت نکر سکو گے منیر نے کہا کہ جو کچھ ہو اونسے یہ ہوگا کہ نعمت بہشت سے محروم رہینگے اور نعمات بہشت کا نصیب ہونا تو محال ایسی تقدیر کہان ہے کہ نعمات بہشت ممکن ہون خیر اور نعمت نہ سہی شراب بہشت سے تو نہ محروم ہون یہ بھی تو ایک نعمت ہے اس نعمت سے آپکی

بدولت سرفراز ہوں اور اوسکے ذایقہ سے آشنا ہوں اور بطور تبرک کے اوسکو آنکھوں سے
لگائیں چومیں اور اس خیال سے اوسکو پیئیں کہ شاید اسکی برکت سے جو کچھ ہمارے گناہ ہوں
وہ عفو ہو جائیں جوابدیا کہ ای منیر جادو تم لوگ اوس شراب کی برداشت نہ لاسکوگے ایسا
نہو کہ اوسکو تم لوگ پیکر بیہوش ہو جاؤ تمکو گرمی نہ کرے اوس گرمی کے سبب سے تمہارے
حواس نہ جاتے رہیں منیر جادو نے جوابدیا کہ ہم یہ تدبیر کرینگے کہ جو شراب ہم اپنے پینے کے
لیے منگاتے ہیں اوسمیں تھوڑی سی یہ شراب بھی ملا لینگے اور پی جائینگے جوابدیا کہ یہ تدبیر تمنے
خوب نکالی شوق سے شراب منگاؤ میں بھی نکالتا ہوں یہ سنکے منیر جادو نے حکم دیا ایک
چوبدار کو کہ تم بہت جلد اسیوقت شہر کو جاؤ اور چند شیشہ شراب ناب کے اور چند گیلاس
بلوری الماس نگار و چند کشتیاں کباب کی لاؤ مگر بہت جلد عرصہ نہو چوبدار یہ حکم پاکر
فوراً طرف دربار کے روانہ ہوا بلاسے لانے شراب و کباب کے جب چوبدار چلا گیا اوسوقت
منیر جادو نے فرشتہ قدرت سے عرض کیا کہ جب تک شراب آئے آپ اوس شیشہ کو نکالیے
تاکہ ہم لوگ اوسکو دیکھیں اور چومیں اور بوسہ دیں آنکھوں سے لگائیں سر پر رکھیں راوی بیان
کرتا ہے کہ جب منیر جادو نے کہا کہ ہم شراب کو دیکھیں پس انھوں نے اوسوقت کہا کہ اگر تمہاری
یہ خواہش ہے تو میں نکالتا ہوں اور تم سبکو دکھاتا ہوں میں نے قصد کیا تھا کہ جب وہ شراب
آئیگی تو میں نکالونگا تم فرمایش کرتے ہو بموجب تمہاری فرمایش کے قبل سے نکالتا ہوں
یہ کہکر اوسوقت بغل میں سے ایک شیشہ نکالا کہ جسکے اندر شراب بہشت بھری ہوئی تھی وہ
شیشہ سرخ ہو رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسمیں خون کبوتر بھرا ہوا ہو کہا کہ لو یہ شراب بہشت ہے
اور یہ ایسی شراب ہے کہ اگر دو قطرے اسکے ایک من شراب میں ڈالدیے جائیں اوس کل شراب
کا یہی رنگ ہو جائے اور یہی اثر ہو جو اسکا اثر ہے منیر جادو نے کہا کہ مجکو یہ شیشہ مرحمت ہو
اوس فرشتہ نے وہ شیشہ منیر کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ اوسکو سونگھنا نہیں کیونکہ یہ شراب
بہت تیز ہے ہم لوگوں کے پینے کی ہے ایسا نہو کہ اسکی بو سے کوئی خرابی پیدا ہو منیر جادو نے
جوابدیا کہ آپ اطمینان رکھیں یہ کہکر وہ شیشہ ہاتھ سے لیا پہلے آنکھوں سے لگایا سر پر
رکھا بوسہ دیا اسی طور سے جسقدر ساحر اوس مقام پر تھے سب نے اسی طور سے متبرک جانکر

ہر ایک نے سر پر رکھا اور چوما آنکھون سے لگایا بعد اوسکے پھر وہ پیالہ فرشتہ قدرت نے لیکر
سامنے رکھا اب منیر جادو نے کہا کہ کچھ حال بہشت کا بیان فرمائیے راوی بیان کرتا ہی کہ فرشتہ قدرت
نے بیان کرنا شروع کیا کہ یون قصر بنے ہوئے ہین تمام درخت میوہ سے لگے ہوئے ہین طایران
خوش الحان ہمہ وقت زمزمہ سرائی کرتے ہین نہرین جاری ہین حوران جنت و غلمان جنت عمدہ عمدہ
لباس معرق پہنے ہوئے ہین جواہر روز کا انبار ہے ہر زمانہ مین بہار کا سمان رہتا ہی وہان خزان
کا دخل نہین ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بہت کچھ بیان کیا کہ منیر جادو و دیگر ساحرون کو اشتیاق پیدا ہوا
اور کہا کہ جی چاہتا ہی کہ اس مقام کو دیکھین جواب دیا کہ یہ مقام بدون مرے ہوئے دیکھنا اہل
دنیا کو نصیب نہین ہوتا ہی ان سب نے کہا کہ اچھا ہم جب مرینگے تو یہ سب سامان دیکھینگے
جواب دیا کہ اچھا تو تم سبکی عمر خداوند نے زیادہ کر دی ہی جب وہ زمانہ ختم ہوگا اور وہ زمانہ آئیگا تو
دیکھا جائیگا راوی بیان کرتا ہی کہ فرشتہ قدرت نے اول سے آخر تک کل واقعات روبرو
منیر جادو کے اول سے آخر تک بیان کر دیئے جو جو واقعات اور معرکہ جب سے حمزہ صاحبقران
طلسم مین تشریف لائے تھے اور جو جو عیاریان خواجہ عمرو نے کی تھین اور جو معرکہ علمشاہ سے
وعنطاق سے ہوئے تھے سب بیان کر دیئے کوئی امر پوشیدہ نہ رکھا ابتدا سے انتہا تک سب
کہہ سنایا کوئی واقعہ نہین باقی رہا جو کہ نہ بیان کیا ہو راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو خیمہ مین بیٹھے
فرشتہ قدرت منیر جادو سے باتین کر رہے ہین یہ انتظار ہی کہ چوبدار شراب لیکر آجاے
تو شرابخواری کی جائے اور صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے ہین جلاد کھڑا ہوا ہی کہ حکم ملے
تو قتل کرون اہل مجمع بھی جو کہ باقی رہ گئے ہین وہ دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ کون ہی کہ
جس سے منیر جادو کلام کر رہے ہین اور وہ خیمہ مین بیٹھے ہوئے ہین یہان تو یہ حال ہی
اب درنبد کا حال سماعت فرمائیے کہ منیر جادو نے اپنے بھائی بنظیر جادو کو حاکم درنبد مقرر کرایا
تھا اور تمام لشکر کو اوسکے حوالہ کرایا تھا بنظیر دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر دربار تھے
بنظیر جادو اون سے کہہ رہا تھا کہ نہ معلوم بھائی صاحب نے حمزہ صاحبقران کو قتل کیا یا نہین
اور طلسم کو روانہ ہوئے حمزہ کا سر و لوح لیکر یا نہین سردارون نے جواب دیا کہ آپ ساحری مین
ملاحظہ فرمائیے کہ کیا واقعہ گذرا یہ جو سردارون نے بیان کیا بنظیر جادو کو بھی خیال آیا کہ یہ لوگ

سچ کہتے ہین کتاب سامری مین دیکھنا چاہیئے بس یہ سوچ اور سردارون سے کہنے سے منظیر جادو
نے کتاب اوٹھا کر کھولی اور دیکھا اوسمین یہ خبر اوسکو ملی کہ اے منظیر آگاہ ہو کہ ابھی تک حمزہ قتل
نہین ہوا ہی تیرا بھائی تین حکم دیچکا تھا جلاد نے تیغ علم کیا تھا کہ یکایک عمرو عیار ایک ہیبت
شکل بنکر آیا اور اپنے کو فرشتہ قدرت بیان کیا سب اوسکو دیکھکر ڈر گئے اور اسقدر ہلچل
ہوئی کہ ہزارون آدمی دب کر مر گئے ہزارون بھاگ گئے اور کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے ہزارون
لشکر کو بھاگ کر چلے آئے ہزارون اوس مقام پر زرد ہو گئے ہین جلد جا کر خبر لے عمرو عیار فرشتہ
قدرت بنا ہوا منیر جادو کے پاس بیٹھا ہوا باتین بنا رہا ہی یہان تک کہ اوسنے منیر جادو سے
اقرار لیا ہی کہ تم حمزہ کو میرے سپرد کر دو اور لوح وغیرہ میرے حوالے کر دو کیونکہ خداوند سامری نے
طلب کیا ہی اب وہ حمزہ کو لیئے جاتا ہی کیونکہ حمزہ کے تعاقب مین یہ بھی چلا تھا یہان آکر اسکو
معلوم ہوا کہ حمزہ اسیر ہو گیا اوسنے سب حال لوحون وغیرہ کا دریافت کر لیا پس اوسنے یہ تیاری
کی اب وہ شراب پلا کر سبکو بیہوش کیا چاہتا ہی جلد جا کر خبر لے جو کتاب سامری سے ظاہر
ہوا منظیر نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس بڑا غضب ہوا کہ عمرو عیار پہونچگیا وہ سبکو بیہوش
کیا چاہتا ہی اور حمزہ کو رہا کر کے لیجانے کا قصد رکھتا ہی مین جاتا ہون تم سب بھی لشکر لیکر آؤ ایسا نہو
کہ جبتک مین پہونچون پہونچون عمرو حمزہ کو رہا کرا دے اور بھائی کو قتل کر ڈالے تو مین مقابلہ کرونگا
ایسا ہوا کہ بھائی صاحب کو قتل کر ڈالا اور حمزہ کو رہا کر لیا ایسی حالت مین مین زندہ ان دونون
کو نہ جانے دونگا سردارون نے کہا کہ آپ تشریف لے چلین اور وہان جا کر وہان کا رنگ ملاحظہ
فرمائین ہم سب بھی حاضر ہوتے ہین لشکر لیکر آپ جا کر وہان ملاحظہ تو کرین کہ خدانخواستہ حمزہ
رہا تو نہین ہو گیا اگر رہا نہوا اور ابھی عمرو عیار کلام کر رہا ہو تو آپ جا کر اسیر کر لین راوی نازک
خیال خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہی کہ جب یہ سردارون نے کہا پس منظیر جادو نے سحر کیا کہ دو پر
پیدا ہوئے یہ اوڑ کر طرف اوس صحرا کے چلا کہ جہان حمزہ تھا بقران کے قتل کا سامان تھا خواجہ عمرو
نے آکر اوس سامان کو برطرف کیا تھا اور حمزہ کو قتل ہونے سے بچایا تھا خود عمرو عیار منیر جادو سے
فرشتہ قدرت بنے ہوئے بیٹھے تھے اور باتین کر رہے تھے منیر جادو نے وہ صندوق وغیرہ کھول کر
لوح وغیرہ سب سامنے رکھدی تھی کہ یہ موجود ہی بسم اللہ شوق سے لیجائیے سب اثاثہ حمزہ کا لی

اور دونون لوحین اور شیشہ قتل ضکالی و چارون تلواریں اور کل تبرکات جو کہ حمزہ صاحبقران کے
پاس تھا سب سامنے رکھا ہوا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ عمرو کو حال قتل صاحبقران
سے آگاہی ہوئی اور گھسیارون سے مقام قتل دریافت کرکے اور کل حال سے بیتون وغیرہ کے
آگاہ ہوکر چلے تھے تو یہ تدبیر کی تھی کہ راہ مین بیٹھکر ایک عبارتی تجویز کی پس مقوے کے پانچ
سر بنائے اور ایک بہت بڑا تپلہ کاغذ کا تیار کیا وہ دوسرا ادھر ادھر قایم کیے ایک سر اوپر واجیسا کہ
مضمون مندرجۂ بالا مین تحریر کرچکا اوس صورت پہ تیار ہوکر چلے تھے اور جب وہان پہونچے تھے
اپنا آواز دی تھی وہ بھی تحریر کرچکا ہون اور جو کچھ واقعہ گدزادہ بھی عرض کرچکا ہون جب خواجہ عمرو
منیر جادو کے پاس آئے تو یہان آکر آاسی تقریر مین خیال کیا کہ اسے شراب پلاکر بیہوش کردن
اور قتل کرون یہ سب مال و اسباب لوٹ لون اگر بن پڑے تو لوحون کا بندوبست کردن اور اوسپر
قبضہ کرون یہ تجویز کرکے شرابخواری کا ڈول ڈالا تھا پس خواجہ فرشتۂ قدرت بنے ہوئے
بیٹھے ہین منیر جادو سے باتین کررہے ہین لوحین وغیرہ سامنے رکھی ہوئی ہین چوبدار کا انتظار
ہے کہ وہ چوبدار وہان شہر مین پہونچا اور داروغہ میخانہ سے کہا کہ منیر جادو نے شیشۂ شراب
و جام و گشتیان کباب کی بہت جلد طلب کی ہین لہذا بہت جلد لیچلو داروغہ میخانہ یہ حکم پاکر اوسیوقت
سب سامان درست کرکے اوس چوبدار کے ہمراہ ہولیا ادھر سے چوبدار سب سامان شرابخواری
لیکر چلا ادھر بنظیر جادو سحر کرتا ہوا بصد چالاکی اور تیزی اوڑتا ہوا اوس مقام پر پہونچا کہ جہان
یہ سب سامان تھا یعنے قتل صاحبقران کا اور خیمہ مین منیر جادو بیٹھا ہوا تھا کہ بنظیر جادو پہونچا ادھر
خواجہ یعنی فرشتۂ نقلی نے منیر جادو سے کہا کہ جب تک شراب وغیرہ شہر سے آئے مین جاکر حمزہ
کو بخدمت خداوند روانہ کردون اون فرشتون کے ہمراہ جو کہ میرے ہمراہ آئے ہین بہشت سے اور
ہم لوگون کو نہین دکھائی دیتے ہین منیر جادو نے کہا کہ بہت اچھا آپکو اختیار ہی پس یہ سنکے فرشتۂ نقلی
اپنے مقام سے اوٹھے اور طرف چبوترہ کے چلے خیمہ سے باہر آئے تھے کہ ایک برق چمکی اور آواز آئی
کہ عبائی صاحب خبردار ہوجائے اور آگاہ ہوجیئے کہ یہ کیا غضب کرتے ہین آپ یہ خواجہ عمرو عیار
حمزہ کے جب حمزہ اپنے مقام سے چلا تھا تو یہ عیار بھی چلا تھا حمزہ کو تو آپ نے اسیر کرلیا بعد حمزہ
کے یہ بھی آکر پہونچا اور سنے سب حال دریافت کرلیا اور اس طرف کو اسصورت پر تیار ہوکر آیا یہان آکر

یہ عیاری کی تمکو قتل حمزہ سے باز رکھا ہوشیار ہو جاؤ اور بکرنا سنے چاہا تھا کہ حمزہ کو رہا کر لون اور
اسباب حمزہ پر قبضہ کر دن اس سبب سے قصد کیا ہی کہ شراب خواری ہو شراب مین بیہوشی ملا کر
سبکو دون اور بیہوش کر دن قتل و ذبح کرکے چلتا ہون مین سنے جو بیٹھے بیٹھے خیال کیا اور دل سے کہا
کہ ذرا دیکھون بھائی صاحب نے حمزہ کو قتل کیا کتاب سامری جو اوٹھا کر دیکھی تو یہ واقعہ تحریر پایا
وہان سے روانہ ہوا جلد اوٹھکر اسکو پکڑ لیجیے یہ جاتا کہان ہی جلنے نہ پائے یہ کہکر آواز دی کر او
ساربان زادے حرامزادے تونے بڑا دھوکا دیا اب تیری بھی قضا آگئی یہ کہکر نبطیر جادو طرف
زمین کے متوجہ ہوا داستان ہوا جب بروج چمکی تھی تو خواجہ نے پلٹ کر دیکھا تھا اور منیر جادو و
دیگر ساحرون نے بھی نبطیر کو منیر نے پہچانا کہ یہ میرا بھائی ہی جب اوسکی ساحری تقریر سنی تو پکارکر
کہا کہ ای نبطیر تو فرشتۂ قدرت ہین حمزہ کو لینے آئے مین بحکم خداوند سامری و جمشید یہ عمرو نہین
ہی تمکو دھوکا ہوا ہی کہین ایسا غضب نکرنا کہ سحر کرنا ابھی عتاب نازل ہوگا خداوندون نے حمزہ
کو بہشت مین طلب کیا ہی کہ ہم خود پند و نصیحت کرینگے اگر حمزہ مان لیگا تو خیر ورنہ جہنم مین ڈالدینگے
تم فرشتۂ قدرت کو عمرو کہتے ہو تم میرے پاس آؤ مین تم سے سب حال بیان کرون اسوقت
جو کچھ کتاب سامری سے ظاہر ہوا ہی وہ سب غلط ہی نبطیر نے کہا کہ بھائی صاحب یہ امر نہین ہی
عمرو عیار رہا اسکو پکڑ لو منیر جادو نے کہا کہ یہ عمرو عیار نہین ہی وہ یہان کہان اوسکو خبر بھی نہ ہوگی
کہ حمزہ کہان ہی اور حمزہ پر کیا گذری کیونکہ حمزہ اکیلا برائے شکار صحرا مین آیا تھا میرا شاگرد عامر جادو
آہو بنکر اوسکو لگا لایا مین نے فریب دیکر گرفتار کر لیا عمرو لشکر مین ہوگا اوسکو کیا خبر صرف تمھارا
گمان ہی گمان ہی نبطیر نے اوسی حالت پرواز مین جواب دیا کہ مین نہ مانونگا یہ ساربان زادہ
ہی میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی معلوم ہوا کہ آپ اسکے فریب مین آگئے یہ کہکر جب تک
منیر جادو اسکے قریب آئے اسنے سحر کیا اور خواجہ بھی یہ تقریر سنکے گھبرا گئے
تھے کہ یہ کون ہی جو یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ عمرو عیار ہی اس حرامزادے کو کیونکر معلوم ہو گیا
جلد کوئی تدبیر کر دا اپنے کو بچاؤ اور حمزہ کو بھی افسوس مین خیمہ سے کیون باہر آیا
اوسی مقام پر چھپا رہنا چاہیے یہ آیا اور یہ اسطور سے کہ جس طور سے اسوقت منیر
کو آگاہ کر رہا ہی اگا ذکرتا سب اثاثہ صاحبقرانی وا جین دفینہ وغیرہ سامنے

رکھے ہوئے ہین حال الماسی مار کر سبکو نذر زنبیل کر لیتا ان سب پر تو قبضہ کرتا پھر
حمزہ کی تدبیر کرتا کیا خبر تھی کہ یہ واقعہ پیش آئیگا خیر اب جو ہونا تھا وہ ہوا چلکر حمزہ کو تو جال مارکر
نذر زنبیل کرا اب اسکو نہ چھوڑیے خیال دل مین کرکے یا تو کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے
جب انکی نگاہ شبطیر پر پڑی انھون نے اوسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پس خواجہ
یہ کہتے ہوئے چلے کہ اوسلے ادب کدھر آتا ہی پس اوسی مقام پر ٹھہرا وہ مین فرشتۂ قدرت
ہون تو میرے حال سے آگاہ نہین ہی مین بحکم خداوند حمزہ کو لینے آیا ہون دیکھو وہ کام نہ کر کہ
جس سے خداوند تجھ سے ناخوش ہو جائین ابھی تو خوش ہین ناراض ہو کر کوئی
عذاب نہ نازل کرین تو بڑی خرابی ہو تو اسے تیرے ساتھ اورون کو بھی مبتلائے عذاب
کیا جا رہا ہی فرشتگان خداوند کو عمرو بتاتا ہی دیکھ ہوشیار ہو تیرے اوپر عذاب نازل
ہوتا ہی بے نظیر نے جواب دیا کہ یہ دعویٰ کسی اور کو دینا تیری بلا سے خداوند میرے اوپر
عذاب نازل کرین گے تو کون ہی تم لوگون پر عذاب نازل ہوگا مین نہ مانون گا تو ضرور
عمرو عیار ہی وہ تو جا میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی۔ لشکر بے نظیر جادو نے سحر کیا اور کہا
ادھر مزار سے ساربان زادے حمزہ کی طرف کہان جاتا ہی صاحبقران بھی بیٹھے ہوئے
اوسی حالت مین دیکھ رہے تھے کہ وہ فرشتۂ عجیب الخلقت جو کہ مجکو بہکانے آیا
تھا گو اپنے کو فرشتہ کہتا ہی کوئی بچہ شیطان علیہ اللعن منیر جادو کے پاس گیا اوس سے
کچھ کہا خیمہ سے نکل کر پھر میری طرف چلا تھا کہ بے نظیر جادو اور منیر جادو آیا
اوسنے اکرو انشا اب اوسکے اور اوس بچہ شیطان کے گفتگو ہو رہی ہی یقین ہی
کہ یہ کوئی ساحر ہی یا کوئی مکار ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر فاصلہ ہی کہ جو گفتگو ہوئی
تھی وہ صاحبقران نے نہ سنی یہ ضرور دیکھا کہ کچھ باتین تو ہو رہی ہین صاحبقران اسی
طرف ملاحظہ فرما رہے تھے کہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ جب باہم تقریر ہو چکی تو وہ
بچہ شیطان اسطرف چند قدم چلا تھا کہ بے نظیر نے کچھ سحر پڑھکر اوسپر دم کیا کہ ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ اوسپر آکر گرا اوس شعلے نے اوس فرشتہ نقلی کو جلا دیا راوی بیان
کرتا ہی کہ اوس شعلے نے سب رنگ و روغن عیاری کو جلا دیا وہ سر جو تھوسے

سے گئے تھے وہ بھی جل گئے خواجہ کی اصلی صورت نظر آئی اب جو صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا اور سب ساحروں وغیر ساحروں نے خواجہ کو پہچان لیا بے نظیر جادو نے بھی پہچانا
صاحبقران نے جو خواجہ کو دیکھا ایک آہ کی اور دل میں کہا کہ افسوس کیسے ہم بدنصیب
ہین کہ خواجہ سلامت ہماری رہائی کی فکر مین آئے تھے اور عیاری بھی کی تھی مگر تقدیر نے ایسی
کمی کی کہ کام پورے طور سے نہ ہو سکا صاحبقران نے اوسی حالت گرفتاری مین پکار کر کہا
کہ ای خواجہ سلام علیک تم کیون مجھ بدنصیب کی رہائی کی فکر مین آئے کہ یہان آکر تم بھی اسیر
ہوگئے اور پہچانے گئے کیا کہنا واقعی کیا خوب عیاری کی تھی مگر تم کیا کرو یہ ہماری تقدیر تم تو اپنی
اسی کر گذرے یہ جو صاحبقران نے پکار کر کہا خواجہ نے کچھ جواب ندیا ادھر تو وہ شعلہ خواجہ پر
گرا اور رنگ و روغن عیاری جاتا رہا اصلی صورت نظر آئی اور سب نے پہچانا بے نظیر نے پکار کر کہا کہ
کیون تو فرشتۂ قدرت تھا تجکو سام نے حمزہ کے لیے کمینہ داخل کیا تھا کہ جا کر حمزہ کو مردہ
دنیا سے لا مین اوسے جہنم مین ڈالدونگا اور حمزہ کو طلب کیا تھا تو نے بھائی صاحب کو آکر
دھوکا دیا تھا اور اونکو اس امر پر راضی کیا تھا مجکو دھوکا دیا تھا اور جو ٹھہرا تا تھا یہ کیا
ہوا اب بتا کہ تو کون ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تو کیا کرون نے دھوکا نکھایا یہ حمزہ کی تقدیر ہین تجھے
تو رہا کر لیا تھا اور لوح وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا مگر تو میرے دھوکے مین نہ آیا تو برا اسیانا نکلا نہ
معلوم تجکو کیونکر خبر ہوگئی مگر یہ کہے دیتا ہون کہ تیری قضا تجکو یہان کھینچ لائی ہے تو میرے
ہاتھ سے ضرور مارا جائیگا اس سے تو خوش نہ ہونا کہ تو نے مجکو پہچان لیا نہ اس امر پر ناز کرنا کہ مین نے
عمرو عیار کو پہچان کر رنگ و روغن عیاری کو برطرف کیا اب مین اسیر کر لونگا یہ بالکل غیر ممکن
ہے مین تیرے ہاتھ نہ آؤنگا نہ میری زندگی مین تو حمزہ کو قتل کر سکتا ہے جب تک مین زندہ ہون
تجکو صاف قتل کر کے نکلا ہوا چلا جاؤنگا مین یہ جانتا ہون کہ تم سب کی قضا آئی ہے جو حمزہ کو
تمنے اسیر کیا حمزہ نہین اسیر ہوا ہے تم سب پنجۂ اجل مین اسیر ہوئے ہو موت تم سبکا دامن پکڑے
ہوئے ہے یہ کہکر آپ نے اس خیال سے گلیم پر ہاتھ ڈالا کہ جیسے یہ سحر کرے ویسے مین گلیم
اوڑھ کر غائب ہو جاؤن بے نظیر جادو نے یہ تقریر خواجہ کی سنکے جواب دیا کہ نہ معلوم کسکی
قضا آئی ہے اگر تم سبکی قضا آئی ہوتی تو میرے دل مین یہ بات نہ پیدا ہوتی کہ کتاب سامری مین

دیکھتا اور یہ میرے اوپر ظاہر ہوتا کہ عمرو عیار منیر جادو کو فقرہ دیکر رہا کرکے لئے جاتا ہے پس
یہ مین کتاب مین دیکھکر وہان سے چلا اس خیال سے کر جا کر اگر ابھی عمرو گیا ہو اور حمزہ رہا ہوا ہو
تو عمرو کو اسیر کرلون چونکہ تیری اور حمزہ کی قضا تھی تو اپنا کام پورے طور سے نہ کرنے پایا تھا
کہ مین آپہونچا اب تو کہان جائیگا بدنظیر نے تو یہ کہا ادھر منیر جادو نے جو عمرو عیار کو دیکھا
اور خیال کیا کہ تو نے بڑا دھوکا کھایا تھا اور بہت بڑی عیاری کی تھی خوب وقت پر بدنظیر
آکر پہونچا گو اوسنے مجکو اس خیال سے اگاہ بھی کیا مگر مجکو یقین نہ آتا تھا آخر کو اوسنے سحر کرکے
اوسکو ظاہر کیا میرا کام کیا ورنہ عمرو تو حمزہ کو ڈھیلا تھا اسکو بھی اسیر کرنا چاہیے یہ دل مین
خیال کرکے کوتوال کو حکم دیا کہ اس ساربان زادے حرامزادے عمرو کو اسیر کرلو جانے نہ
پائے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو کی تصویر ہر ایک ساحر کے صفحۂ دل پر کھینچی ہوئی تھی جو دیکھیگا
اصلی صورت وہ پہچان لیگا کوئی شناخت کرنے کی ضرورت نہین ہے پس منیر جادو کا حکم
دینا تھا کہ کوتوال چند ساحرون و پیادون کو لیکر قرار ہے باقصد گرفتاری خواجہ عمرو
چلا لینا لینا کہتا ہوا خواجہ نے جو اون سبکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پنجہ کمر سے لیا ادھر
بدنظیر جادو نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار آتے ہو مین اسکو پکڑے لیتا ہون اون لوگون نے
کہا کہ آپ بیکار تکلیف فرماتے ہین ہم سب غلام آپکے اسیر کیے لیتے ہین بدنظیر نے کہا کہ نہین
جب تک تم آؤگے مین اسیر کرلونگا یہ کہکر آواز دی کہ بگیر اے زمین خواجہ عمرو ادھر تو
اسنے صدائے گیر دی ادھر خواجہ نے جیسے اوسکے لبون کو حرکت مین پایا جب تک
وہ پوری گیر کی صدا کو ختم کرے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور اوس مقام سے الگ ہٹ کر
کھڑے ہو گئے ادھر بدنظیر نے آواز گیر دیکر اون لوگون سے کہا کہ مین نے سحر کردیا ہے اوسکے
پاؤن زمین نے پکڑ لیے ہین جاکر مشکین باندھ لو جب تم مشکین باندھ لوگے اوسوقت مین
سحر اوتارونگا مین بھائی صاحب کے پاس جاتا ہون یہ کہکر بدنظیر اوس خیمہ مین آیا کہ جہان
منیر جادو بیٹھا ہوا تھا آکر بھائی کو سلام کیا ادھر کوتوال وغیرہ نے جو دیکھا تو خواجہ کو اوس
مقام پر نہ پایا حیران ہوکر ادھر ادھر دیکھا کسی طرف پتہ نہ تھا آپ وہان سے نکل کے تھے
اوس خیمہ مین یہ خیال کرکے آئے کہ وہان پہونچکر اپنے کو ظاہر کرکے جال الیاسی مار کر لوح

وغیرہ کو نذر زنبیل کرلون وہان سے پھر کر حمزہ کے گلے مین ڈالدون یہ تو گلیم اوڑھے ہوئے
یہان آ گئے اور جب اون ساحرون نے خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا تو حیران ہو کر چلے اور
کہا بی نظیر کے پاس آکر کہ وہان پر تو عمرو نہین ہے آپ کسکی گرفتاری کا حکم دے آئے تھے
راوی بیان کرتا ہے کہ بی نظیر جادو خیمہ مین جب آیا تھا بھائی کو سلام کرکے برابر بیٹھ گیا تھا
اور کہہ رہا تھا کہ اپنے بزادہو کا کھایا تھا خیر یہ ہوئی کہ مین نے کتاب مین دیکھ لیا اور یہان
عین وقت پر پہونچا بارے بڑی خیریت ہوئی کہ وہ حمزہ کو رہا کرنے پایا نہ آپ لوگونکو
بیہوش کرنے پایا یہ لوح وغیرہ کیون آپ نے صندوق سے نکالی تھی منیر جادو نے
کہا کہ اسکے نسبت خواجہ عمرو نے کہا تھا کہ خداوند نے لوح طلسم و دیگر اثاثہ صاحبقرانی طلب
فرمایا ہے اور یہ عزم کیا ہے کہ مین ان سب اشیا کو بہشت مین رکھونگا تاکہ کوئی دوسرا نہ پا سکے بس
سبب سے کہ جب کوئی نہ پائیگا پھر طلسم کو کیونکر فتح ہوگا چنانچہ مین نے دینے کی غرض سے
نکالا تھا سب اسباب کو یہ عیار یہ کہکر کہ جبتک شراب وغیرہ آئے مین حمزہ کو روانہ کردون
دشمن کے ہاتھ جو کہ میرے ہمراہ آئے ہین مین نے کہا کہ بہت بہتر آپکو اختیار ہے وہ یہان سے
ہو کر چلا ہی تھا کہ تم آگئے پہونچے اور تم نے سحر کرکے اوسکو ظاہر کیا ورنہ وہ اپنا کام کر چکا تھا تھوڑی
دیر تم اور نہ آتے تو وہ حمزہ کو رہا کر لیتا مین یہ خیال کرتا ہون کہ شراب اوسنے اس غرض سے
منگائی تھی کہ اوسمین بیہوشی ملا کر ہم سبکو پلاتا جب ہم سب بیہوش ہو جاتے وہ ہم سبکو قتل
کرتا اور بلاخوف و خطر حمزہ کو رہا کیے ہوئے صحیح سلامت بی ملامت چلا جاتا کوئی روکنے والا
نہ تھا وہ تو تم آگئے بی نظیر نے جواب دیا کہ خیر وہ تو جو کچھ ہونا تھا سو ہوا اب آپ ان چیزون کو اوٹھا کر صندوق
مین رکھیئے اور حمزہ کے قتل کا حکم دیجیئے مین نے اوسے اسیر کر لیا ہے کو توال وغیرہ جاکر مشکین باندھ
لین تو مین اپنا سحر اوتار لون جب وہ اسیر ہو جائے تو یہ حکم دیجیئے گا کہ اسکو یہان لاؤ اوسی طرف سے
لیجاؤ جہان حمزہ مقید بیٹھا ہے سب سے پہلے حمزہ کو قتل کرنا پھر اسکو تاکہ یہ حمزہ کو قتل ہوتے ہوئے
دیکھے اور اسکو صدمہ ہو مگر کچھ نہ بول سکے یہ بہت شیرین زبان و لسان ہے ایسا نہو کہ مجکو اور آپکو باتون
مین لگائے اور کوئی تازہ فقرہ دے اور رہا ہو جائے تو بڑی خرابی ہو پس جب یہ دونون قتل
ہو جائین ان دونون کے سر لیکر آپ خدمت شہنشاہ مین تشریف لیجائیگا اور نذر کیجیئے گا

بہت بڑا خوف اسی عیار کا تھا کہ جب یہ حمزہ کے قتل کی خبر پائیگا ضرور یہان آئیگا نہ معلوم آکر کیا
آفت برپا کرے خیر خداوند نے اپنا فضل کیا جو کہ نہایت خوف تھا اوسکو یون برطرف کیا اور آپکے اقبال
نے پامال کر یون آشنا اور دشمن پا تھا گیا منیر جادو نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ کوتوال نے
بھی آکر اظہار بیان کی کہ آپ جسکی گرفتاری کا حکم دے آئے تھے وہ تو وہان پر نہین ہے ہم نے بہت تلاش کیا
پتہ نشان نہ معلوم کدھر چلا گیا نظیر نے یہ سنکے جواب دیا کہ تم لوگ بکتے کیا ہو تمھارے حواس بھی درست ہین ایسے
بدحواس ہوئے ہو ایک عیار کے کہنے سے باوجودیکہ وہ مبتلاے سحر ہی زمین اوسکے پاؤن پکڑے ہوئے
ہے اور تم کہتے ہو کہ وہ اوس مقام پر نہین ہے یہ کیونکر عقل گوارا کرے کہ جسکے پاؤن زمین نے پکڑ لیے ہون وہ
کیونکر کہین جا سکتا ہے اونھون نے جواب دیا کہ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہین کہ وہ اوس مقام پر نہین ہے
نظیر نے کہا کہ تم دیوانے ہو گئے ہو شاید تمھاری آنکھون کی بصارت بھی جاتی رہی ہے کوتوال نے ہاتھ
جوڑکر عرض کیا کہ جو کچھ حضور ارشاد فرمائین وہ بجا ہے آپ خود ملاحظہ فرمالین میرے جھوٹ و سچ کا حال
ظاہر ہو جائیگا نظیر نے یہ سنکے اوس طرف کو دیکھا خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا دوربین سحر اوٹھا کر اور آنکھون
پر لگا کر دیکھا جب بھی خواجہ نظر نہ آئے اب تو یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے جب مین نے
صدا سنکے دیکھی تھی وہ اوسوقت تک سامنے کھڑا ہوا تھا یہ ممکن نہین ہے کہ وہ چلا گیا ہو کیا میرے سحر
نے خطا کی جب خواجہ کو نظیر نے اوس مقام پر نہ دیکھا متعجب ہو کر منیر جادو اپنے بھائی سے
کہا کہ اسوقت مین سخت حیران ہون کہ مین عمرو عیار کو اسیر کرکے یہان آیا تھا مین نے سحر کیا تھا
زمین نے اوسکے پاؤن پکڑ لیے تھے مین نے کوتوال سے حکم دیا تھا کہ تم جاکر اسیر کر لو اوسنے آکر کہا
کہ خواجہ اوس مقام پر نہین ہین مین اسکو اسیر کرون مجھے اوسکے کہنے کا یقین نہ آیا مین نے خود دیکھا
جب یون نظر آیا تو دوربین سے دیکھا اوس مقام پر نہ پایا یہ کیا امر ہے یہ ناعیار کہان چلا گیا
منیر جادو نے کہا کہ یہ امر میرے بھی قیاس مین نہین آتا ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے مین خود حیران ہون کہ
کیا بتاؤن مین خود اوسکو مبتلاے سحر کرکے آیا تھا کیونکر مین کہون کہ وہ رہا ہو گیا نظیر نے کہا کہ مین
ابھی دریافت کیے لیتا ہون سحر سے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اوس مقام پر کھڑے ہوئے یہ
سب تذکرے سن رہے تھے جب خواجہ نے دیکھا نظیر جادو سحر سے دریافت کرتا ہے فورا وہان
سے چل کھڑے ہوئے یہ خیال کرکے کہ چلو حمزہ کو نذر تحمیل کر دور ہاکرکے پس خواجہ وہان

سے صاحبقران کے پاس آئے اور کہا کہ ای حمزہ اوٹھو اور میرے ساتھ چل مین
تجکو نذر زنبیل کر کے یہان سے لیچلون لشکر مین بہت سے ساحر ہین کوئی نہ کوئی اس قید سحر کو جو کہ
تیرے جسم پر ہو سحر کر کے برطرف کر دیگا تم رہا ہو جاؤ گے تجکو پہونچا کر پھر آکر لوح کی فکر کر دونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین یون تمھارے ہمراہ چلون اگر میرے مقدر مین رہا
ہونا ہی تو کوئی اور صورت پیدا ہوگی اگر میری قضا ہی تو تم لاکھ بچاؤ گے نہ بچونگا اور مین یون تو نہ
جاؤنگا عمرو نے کہا کہ ای حمزہ میرے کہنے پر عمل کر اور میرے ہمراہ چل صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ
تم بیکار لطف و محبت کرتے ہو مین جب تک رہا نہ ہولونگا اوس وقت تک یہان سے نہ جاؤنگا
اور جب تک اس دربند کو فتح نہ کر لونگا ہرگز ہرگز یہان سے قدم نہ بڑھاؤنگا بدون منیر جادو و منظر جادو
کو قتل کیے ہوئے یہان سے جانا میرا امکان سے باہر ہی خواجہ تم میری طبیعت اور عادت اور
خصلت سے بخوبی واقف ہو جب مین عقابین پر کھینچا گیا تھا اور ہزارون قسم کی تکلیفین اور
زحمتین تھین اوس وقت بھی تم نے مجھ سے کہا تھا کہ مین زنبیل مین ڈال لون اور یہان سے
لیجا کر رہا کر دون مین نے جب اس امر کو گوارا نہین کیا تو اب کیون گوارا کرنے لگا یہ سختی اور تکلیف
تو اوسکی برابر نہین ہی اوسکا ایک حصہ بھی نہین ہی پھر مین کیون گوارا کرون کہ تم مجکو نذر زنبیل
کر کے لیجاؤ تم شہر جاؤ خدا تعالی نہ کوئی اور رہائی کی تدبیر پیدا کریگا خواجہ نے کہا کہ اچھا مین ہی ہن
عیاری سے تمھاری قید سحر کاٹے دیتا ہون تم رہا ہو جاؤ گے صاحبقران نے فرمایا کہ قید آہن
تو سوہن سے کاٹ دوگے اور قید سحر کیونکر دفع ہوگی پس تم مجبور رہنے دو جب میرا خدا مجکو رہا کریگا
مین اوس وقت رہا ہونگا تم اپنی جان بچا کر یہان سے چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی ساحر تمکو اسیر کرلے
تم جو رہا ہو گے تو کوئی نہ کوئی تدبیر کر کے ان لوگون کو قتل کرو گے یا لشکر مین جا کر اہل لشکر کو اس حال
سے آگاہ کرو گے وہ لوگ یہان آکر کوئی فکر کرینگے خواجہ نے کہا کہ جب تک وہ لوگ یہان آئینگے
اور مین اونکو خبر کرنے جاؤنگا جب تک یہان تمھارا کام تمام ہو جائیگا وہ لوگ یہان آکر کیا کرینگے
صاحبقران نے فرمایا کہ اونکے یہان آنے سے یہ فایدہ ہوگا کہ وہ یہ تو کرینگے کہ مجکو دفن کر دینگے
قبر بنائینگے غسل دینگے اور کفن نماز جنازہ ہوگی سب ملکر فاتحہ پڑھین گے تمھارے زندہ رہنے سے
اور رہا رہنے سے یہ ہوگا کہ تم کبھی کبھی ہمکو یاد تو کرو گے تمھارے سبب سے لشکر نہ تباہ ہوگا تم

اوسکی خبر لیا کرو مجھے دوسرے جو ہین عزیز و بیگانہ وہ سر دالینگا اوسکو نقصان فہر جادو سے گے وہ فاتحہ پڑھینگا
خواجہ نے کہا کہ بس معلوم ہوا کہ تمکو بھی عورتون کیطرح باتین بنانا آتی ہین اسی سبب سے منع کرتا تھا کہ
زیادہ عورتون کی صحبت مین نہ بیٹھو اور اسقدر نکاح نکرو یہ مستورات کی صحبت کا اثر ہے جو تم ایسی باتین
کرتے ہو خیر معلوم ہوا کہ تمھاری رہائی کا ابھی زمانہ نہین ہے جو تم میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہو خیر مین جاتا ہون
کیا کرون بن پڑتا ہی تو جا کر اہل لشکر کو خبر کرتا ہون یہ کہکر خواجہ وہان سے چلے تھوڑی دور چلے تھے
کہ ادہر منظیر نے جو سحر کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جب سدا سے گیر دی تھی تو خواجہ گلیم اوڑھکر
وہان سے مل کر منیر جادو کے پاس چلے آئے تھے اب گلیم اوڑھے ہوئے حمزہ سے باتین کر رہے
ہین یہ جو ظاہر ہوا منظیر نے حکم دیا کوتوال کو کہ عمرو حمزہ سے باتین کر رہا ہے اوسکو جا کر پکڑ لاؤ کوتوال
اون ساحرونکو لیکر چلا یہ باہم باتین کرتے جاتے تھے کہ چارون طرف سے چل کر گھیر لو اور ایکمرتبہ جا پڑو
تاکہ وہ خبردار نہونے پائے خواجہ جادو سے چلے تھے جب ان سبکو اوس طرف آتے ہوئے دیکھا
تو یہ بھی اونکی طرف چلے جب اونکے قریب پہونچے تو اونکی تقریر سنی معلوم ہوا کہ یہ میری گرفتاری کو چلے
ہین منظیر جادو و منیر جادو نے روانہ کیا ہے کیونکہ اونسے سحر سے دریافت کیا ہوگا اوسکو معلوم ہوا ہوگا
کہ مین فلان مقام پر ہون پس اوسنے انکو روانہ کیا خیر اگر یہ اس قصد سے آتے ہین تو انکو اسطرف
آنیکا مزا چکھا دون یہ بھی تو جانین کہ ہم کسیکی گرفتاری کو آئے تھے مالکون کے حکم سے گئے تھے یہ
سوچکر اور تجویز کر کے اونکے درمیان مین آکر گلیم سر سے اوتاری نعرہ کیا منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
عیار حمزہ صاحبقران یہ نعرہ کر کے اور خنجر لیکر کمر سے اونپر جا پڑے اونکو سحر کرنیکی مہلت ندی لب
ہلانے کی فرصت ندی اب جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین پانچ ساحرونکا کام تمام کیا کسی کے پاؤن قلم کر دیے
کسیکا سر کسی کے ہاتھ اسی طور سے دو چار کو زخمی کیا پانچ چھ کو ہلاک کیا یہ طریقہ تھا کہ لوٹ لگا کر پاؤن
قلم کر ڈالے وہ جیسے گرنے لگا اب جست کر کے دوسرے کی پشت پر پہنچے جاتے جاتے اوسکے ہاتھ
رسید کر دیا کہ وہ پاؤن کے قلم ہونے سے گرا تھا کہ ادہر سے جو ہاتھ پڑا سر اوڑ گیا جسکی پشت پر پہونچے
تھے اوسکو للکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جا تیری اجل تیرے اوپر آ پہونچی ہے وہ جب تک جنبش کرے کہ ہاتھ رسید
کیا کہ اوسکا سر اوڑ گیا کہ وہ مر کر گرا جست کر کے تیسرے کے دوش پر تھا اوسنے جو گرانباری دوش پر پائی
خیال کیا کہ یہ کون ہے میرے دوش پر ہے یہ قصد کیا کہ اسکے پاؤن ہاتھ سے پکڑ لون اوسنے اس قصد سے اتھا

بڑھایا اور خواجہ نے تیغ اوسکی گردن پر رسید کیا کہ اسکا سر اوڑ گیا وہ گرنے لگا یہ جست کر کے دو تین چار
ایک اور ساحر کھڑا ہوا تھا حیران حیران ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ یہ عمرو کے نعرہ کی صدا کہان سے آئی
انھون نے آتے ہی اوسکے قریب آواز دی کہ ہوشیار ہو جا یہ کہکر اب جو تیغ مارا شکم چاک قصہ پاک ہوا
ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی گوٹ مار کر دو چار کے پاؤن اوڑا دئے غرض خواجہ اوسوقت
چمک چمک کر اونکو قتل کر رہے تھے تیغ مثل برق کے کوندہ رہا تھا چھلاوا سے نظر نہ آتے تھے جسپر
جا پڑے اوسکو ہلاک کیا کبھی اسکو مارا کبھی اوسکو قتل کیا جب خواجہ نے اسی طور سے دس پانچ کو
مجروح کیا دو پانچ چھ کو ہلاک کیا تو وہ جتنے تھے سب معدود سے چند اس طور سے مقابلہ سے اوٹھ
کر اس جا سے تدبیر سوچ گئے کہ لینا پکڑنا یہ عیار قتل کئے ڈالتا ہے کوتوال دور سے کھڑا ہوا کہہ رہا
ہے کہ پکڑ لو پکڑ لو جانے نہ دو وہ جواب دیتے ہین کہ کسکو پکڑ لین وہ ہاتھ آتا ہی نہین ہے چھلاوا ہے
یا برق جہندہ ہے بلا ہے آپ تو پکڑین ذرا آپ ہی آکر پکڑ لیجیے یہ شور و غل جو ہوا اہل تماشہ نے بھی
سنا کہ یہ کیا واقعہ ہے کیونکہ سب صاحبقران کی طرف دیکھ رہے تھے یہ شور و غل کو سنکے اوس
طرف جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک دبلا پتلا آدمی قد آور چند ساحرون سے لڑ رہا ہے جھپٹ جھپٹ کر
اور جست و خیز کر کے اور وہ اوسکا کچھ نہین بنا سکتے ہین اب تو وہ سبکے سب اس طرف کو متوجہ
ہو گئے اور اس لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگے خواجہ لڑ رہے تھے جب کوتوال نے دیکھا کہ ان لوگونکا
قابو نہین چلتا ہے سب قتل ہوئے جاتے ہین یہ عیار ہاتھ نہین آتا ہے پس کوتوال بھاگ کھڑا
ہوا اون سبکو لیکر یہ کہتا ہوا کہ کون ایسی بلا سے لڑنے اور پکڑنے کو جائے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی اس
امر کا قصد نکرتے آپ تو چین سے بیٹھے ہوئے ہین ہمکو بلا کے منہ مین بھیجدیا کہ جاؤ اسیر کر لاؤ ادھر
کوتوال گیا ہے پکڑ کے لاتا ہوگا کہ ایک مرتبہ شور و غل کی جو آواز آئی کہ لینا پکڑنا جانے نہ دینا یہ تو بلا ہے
یہ تو بلا ہے آفت جان ہے ہاتھ نہین آتا ہے کیونکر اسیر کرین ہم باز آئے ایسی ملازمت سے ہمکو اپنی جان
دو بھر نہین ہے کہ ہم بیکار کو برباد کرین یہ جو صدا آئی منیر جادو و نظیر جادو نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا یہ اونکو
سامنے نظر آیا کہ کوتوال آئے آگے عقب مین اوسکے ہمراہی اوجین کوئی ناک کٹا ہوا کسیکا سر شگافتہ
کسیکا شانہ شانہ خون بہتا ہوا چلا آتا ہے اونکے عقب مین عمرو عیار بلا سے اوڑتا للکارتا ہوا کہ کہان
جاتے ہو مین آپہونچا کیون اتنی گھبرائی میرے اسیر کرنے کے قصد سے جانے کی منیر جادو و نظیر جادو

جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ منیر نے اپنے بھائی سے کہا کہ مین جا کر اس عیار کو اسیر کیے لاتا ہون
اسنے تو آفت برپا کر رکھی ہی دیکھیے کتنون کو مجروح کیا ہی کوتوال باوصفیکہ ساحر ہی مگر بھاگ کھڑا
ہوا ہی ایک عیار سے منیر جادو نے جواب دیا کہ ای برادر نکتہ دان برابر تم اسی مقام پر قیام کرو بلکہ بہتر
ہوگا کہ یہ لوح جو میرے ہاتھ مین ہے تم لیکر دربار کو چلے جاؤ مین ان سے سمجھ لونگا نظیر نے کہا
کہ بھائی صاحب مین اسوقت تو یہان سے نہ جاؤنگا مین خود جا کر اسکو اسیر کرونگا منیر نے جواب دیا
کہ تم یہان ٹھہرو اچھا دربار کو نہ جاؤ مگر لوح وغیرہ سے ہوشیار رہنا نظیر نے کہا کہ آپ یہان قیام کرین
مین جاتا ہون یہ باہم تکرار ہو رہی تھی کہ کوتوال بدحواس تبلاب ہرلیس آکر پہونچا اوسکے عقب مین اوسکے
ہمراہی تھے خود بھی آکر پہونچے کوتوال نے پکار کر کہا کہ ای نظیر جادو و منیر جادو جلد مجکو اس عیار مکار
سے بچائیے یہ تو بلاے بے درمان آفت جان ہی جب تک ہم سحر کرین کرین تب تک اوسنے ہم سب کو
ہلاک کر ڈالا ہوتا منہ تک ہلانے کی مہلت نہ دی آخر کو ہم اپنی جان لیکر بھاگے وہ بھی عقب مین مثل اژدر
دمان کے چلا آتا ہی منیر جادو و نظیر جادو نے برہم ہو کر کہا کہ لعنت ہی تم لوگون پر کہ ایک عیار سے
ساحر ہو کر بھاگتے ہو باوصفیکہ تم ساحر ہو اور وہ غیر ساحر ہی اور اکیلا ہی اور تم قریب پچاس کے ہو تمھارا ہی
قول ہی کہ اوسنے لب ہلانے کی مہلت نہ دی اور دس پانچ کو ہلاک کر ڈالا پس تم لوگ ہٹ جاؤ مین
اسیر کیے لیتا ہون کوتوال نے عرض کیا کہ خداوند وہ برق جہندہ کا طریقہ رکھتا ہی کہ گرمی اور کام
تمام کیا اور پوشیدہ ہوا منیر جادو نے جواب دیا کہ وہ تمھارے خیال مین برق جہندہ کا طریقہ رکھتا ہی
بھلا ہمارے روبرو کیا اس طریقہ سے مقابلہ کریگا آنکھ ملتے ہی مار ڈالونگا کوتوال نے عرض کیا کہ بہت
خوب یہ عرض کر کے قصہ کہا تھا کہ سامنے سے ہنوز کہ خواجہ تو عقب مین پہلے آتے ہی تھے جو لوگ
کہ کوتوال کی پشت پر تھے خواجہ اون لوگون پر آکر مثل بلاے مبرم و برق کے گرے کسیکا سر قلم کر ڈالا
اور کسیکا پاؤن اور کسیکا شکم چاک قصہ پاک کیا پھر تلاطم مچا کہ وہ بلا آگئی کہان بچ کر جائین منیر جادو
و نظیر جادو نے جو یہ طریقہ خواجہ کے لڑنے کا دیکھا حیران ہو کر رہ گئے مثل تصویر کے کھڑے ہو کر
تماشہ دیکھنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ ان دونون کو ایسی حیرت ہوئی کہ سحر وغیرہ کرنا بھول گئے
پس کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین ہاتھ تک نہین ہلاتے ہین راوی کہتا ہی کہ اسوقت خواجہ عمرو
بھی جان پر کھیلے ہوئے لڑ رہے تھے صرف اس خیال سے کہ حمزہ قید ہین مینے عیاری کی تھی اور

اوسنے کہا ... دل کی فکر کی تھی مگر وہ عیاری نہ تھی میرا راز افشا ہو گیا حمزہ سے جا کر مین نے کہا بھی
مین تمکو یہان سے زنبیل مین رکھکر لیچلون حمزہ نے نہ مانا میرے کہنے کو قبول نہین کیا اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ حمزہ کی قضا آئی ہے جو وہ کسی امر کو قبول نہین کرتا ہے اگر مین یہان اوسکو چھوڑ کر جاتا ہون
اور جا کر اہل لشکر کو خبر کرتا ہون تو اتنے عرصہ مین یہان حمزہ قتل ہو جائیگا اہل لشکر یہان آکر
کیا بنا لینگے پس بہتر یہ ہے کہ تو بھی اپنی جان دے سے بعد حمزہ تیری زندگی بیکار ہے پس میری خداوند کریم سے
یہ دعا ہے کہ قبل حمزہ کے میرا کام تمام ہو گو مین بڑی چیز کا نام نہین لیتا ہون اوسکا خیال بھی نہین کرتا ہون
اگر حمزہ کی قضا آئی ہو تو قبل اوسکے میری قضا آجائے اس شرط کے ساتھ مین مرتضیٰ کی خواستگاری
کرتا ہون پس یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور کوتوال کے پیادون سے لڑنے
لگے تھے اسی سبب سے خواجہ لڑتے ہوئے اوس مقام تک آئے تھے کہ جہان ہیرو شبلیر کھڑے ہوئے
تھے یہان پر بھی آکر خواجہ نے دو چار کو زخمی کیا اور تین چار کو جان سے مارا اوس عالم بدحواسی ذرا اپنی
مین خواجہ کو یہ امر یاد نہ رہا کہ تم سردارون کو زیر کوہ سمجھا آئے ہو اور اونسے کہہ آئے ہو کہ اگر حمزہ پر وقت
سخت ہوگا تو مین تمکو آواز دونگا تم ذرا آگے کمک کرنا اوسوقت ایسے کچھ خواجہ بدحواس تھے کہ
اس امر کا بالکل خیال نہ رہا آمدم برسر مطلب اب جو خواجہ نے اس مقام پر آکر دو چار کو زخمی و قتل کیا وہ
سبکے سب بھاگ کھڑے ہوئے خواجہ تیغ قتل کر کوتوال پر جا پہنچے جب تک وہ سنبھلے سنبھلے اور
سحر کرے کرے خواجہ نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ تیغہ اوسکی شکم مین در آیا شکم چاک قصہ پاک ہوا
کوتوال بیسر گرا اوسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی سنگ باری و برف باری ہونے لگی تاریکی
ہو گئی آواز آئی کشتی مرا کنام من شحنہ جادو بود افسوس مردیم جان دادیم مطلب خود نرسیدیم
خواجہ کوتوال کو قتل کرکے آگے بڑھے یہ چالاکی جو خواجہ کی بہبر جادو و بدالنظیر جادو نے دیکھی بہت
حیران ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ یہ عیار کا ہیکو ہے بلا ہے کوتوال کو آخر قتل کیا یہ کہکر اپنے
دل مین بدالنظیر سے کہا کہ بھائی لوح وغیرہ سے خبردار رہنا مین اس سے لڑتا ہون و اسیر تسخیر
کرتا ہون اوسنے کہا کہ بھائی صاحب مین لوح وغیرہ لیکر جاتا ہون در خیمہ کو جب آپ ان لوگون
کے مقابلے سے فرصت پائیگا اور انکو قتل کر چکیگا تو یہ سب اشیا وہان آکر بچا دینگا اپنے ہمراہ
بخدمت شنکال بہبر جادو نے کہا کہ مین نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا اب تک تو تم پہنچ گئے ہوتے

اوسنے کہا کہ اب مین سیئے جاتا ہون خواجہ یہ سب باتین کھڑے سُن رہے تھے اب جو تاریکی
برطرف ہوئی خواجہ نے دیکھا کہ سب اثاثہ صاحبقرانی مع لباس وغیرہ کے اور دونون گھے اوسی
مقام پر رکھا ہوا ہی ایک طرف میر جادو کھڑا ہی اور ایک طرف بی نظیر جادو پہلے خواجہ نے
خیال کیا کہ جست کرکے اسپر جال الیاسی مارو اور سبکو اوٹھا کر نذر زنبیل کرلو اوسوقت خیال
مین آیا کہ یہ دونون ساحر ہین ایسا نہو کہ سحر کرکے پکڑ لین تو بڑی خرابی ہو گلیم اوڑھ کر یہ سب مال
کو لو ٹھا لو پھر دل نے گوارا نکیا اس سبب سے کہ یہ تو بالکل نامردی ہی اور عیاری کے یہ معنی ہین
کہ انکو قتل کرکے اس مال پر قبضہ کرو پوشیدہ ہوکر لیا تو کیا لیا اس حرامزادے بی نظیر کو اوسنے
دو جب یہ بوچین اوٹھا لیگا اسکو سحر فراموش ہوگا پس اوسوقت اسپر حملہ کرنا اور اسکو قتل کرکے
مال پر قبضہ کرنا مگر بہتر یہ ہی کہ کسی تدبیر سے میر کو علیحدہ کرو خواجہ یہ تجویز کر رہے تھے کہ میر کی نگاہ خواجہ
پر پڑی پس میر جادو نے جیسے خواجہ کو دیکھا او نا عیار کہکر خواجہ کی طرف سحر کرتا ہوا چلا خواجہ
اوسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر بھاگے وہ چلا اور اوسنے کہا کہ کہان جاتا ہی کیا تو نے مجکو بھی
شمعہ جادو سمجھ لیا ہی یا بی نظیر یہ دیکھا کہ اوسنے سحر کیا تو غائب ہو گیا تو میرے ہاتھ سے بھاگ کر
کہان جائیگا اگر بالاے آسمان جائیگا تو مین وہان بھی تیرے عقب مین پہونچونگا اگر زیر زمین
جائیگا تو مین زیر زمین بھی تیرے عقب مین پہونچونگا تو میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہی
تو خواجہ نے کہا کہ تو مجکو کیا پائیگا کیون میرے عقب مین آتا ہی دیکھ پچھتائیگا میر جادو نے کہا
کہ دیکھتا ہون اب کہان جائیگا یہ کہکر چلا لیکن عقلمند ایسا تھا کہ چلا تو جاتا تھا مگر آواز گیر نہین دیتا
تھا خواجہ جو بھاگے تو انھون نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ عقب مین کون آتا ہی اب میر جادو کو خیال
آیا کہ آواز گیر دیکر اسکو دار و گیر کرو مگر اس خیال سے آواز گیر نہین دیتا ہی کہ یہ کسی مقام پر
چند منٹ کے لیے ٹھہرے تو گیر کی صدا دون راوی بیان کرتا ہی کہ جدھر خواجہ بھاگے جاتے تھے
اوس طرف کو ایک درخت تھا خواجہ اوس درخت کے قریب پہونچکر ٹھہرے اوس مقام پر پہونچے
تھے کہ میر نے کہا کہ لو ساربان زادے رہ جا مین آپہونچا اب کہان جائیگا راوی کہتا ہی کہ اوسوقت
خواجہ کے ذہن مین ایک تدبیر آگئی فوراً خواجہ درخت کی آڑ مین ہوگئے اور گلیم اوڑھ کر کھڑے
ہوئے میر نے جو دیکھا کہ یہ درخت کی پشت پر کھڑا ہوا ہی اب یہ جا نہین سکتا ہی آواز گیر دو

تاکہ زمین اسکے پاؤن پکڑلی خواجہ گلیم اوڑھکر وہان سے چل کھڑے ہوئے یہ سوچکر کہ اس مقام پہ چلو کہ جہان تخت عین
وغیرہ رکھی ہوئی ہین بےنظیر کو کسی تدبیر سے قتل کرو اور اون سب پر قبضہ کرو کیونکہ یہ تمھاری تلاش مین
ادھر آیا ہی اب وہ وہان اکیلا ہی یہ خیال کرلو کہ وہ دھوکا نہ کھائیگا ظاہر ہوکر اوسکو قتل کرو خواجہ وہان
سے طرف بےنظیر کے گلیم اوڑھے ہوئے چلے یہان ہیر جادو نے قریب درخت پہونچکر آواز دی کہ اے
زمین عمرو عیار کے پاؤن پکڑلی خواجہ وہانسے چل چکے تھے زمین پاؤن کسکے پکڑتی ہیر جادو جو پشت پر درخت
کے آیا اب جو دیکھا تو خواجہ کو اوس مقام پر نہین پایا یہ حیران ہوا کہ یہ مکار کہان چلا گیا میرے سامنے
اس درخت کی پشت پر آیا تھا یہ چلا کہان گیا اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ آگے چلا گیا کہان
جائیگا میرے ہاتھ سے پس اسنے سحر سے بھی نہ دریافت کیا کہ عمرو عیار کدھر گیا یہ آگے کو چل
کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ ہیر جادو کو اوس مجمع کے قریب لاکر نہین لائے تھے دوسری
طرف لگاکر لے چلے تھے جدھر مجمع نہ تھا جو کوئی خواجہ کی یہ تدبیر دیکھتا یہ تو ادھر خواجہ کی تلاش
مین چلا ادھر خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بےنظیر جادو کے قریب پہونچے وہان بےنظیر نے لوحین
وغیرہ اوٹھاکر چلنے کا قصد کیا تھا کہ خواجہ قریب پہونچ گئے خواجہ نے جادو کے پاس لوحین
وغیرہ دیکھین اتنے میں بے خوف ہوکر گلیم سر سے اوتار ڈالی گلیم اوتار کر آواز دی کہ بےنظیر ہوشیار
ہو جاؤ مین تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا
تونے تو آکر میری عیاری کو خراب کیا مین تو تیرے خون کا پیاسا اور جان کا دشمن ہون
بےنظیر نے جو خواجہ کو اپنے برابر پایا کہا او ساربان زادے تو میرا کیا بنا لیگا کھڑا ہو رہ
بھاگتا نہین یہ کہکر آواز دی کہ ای بھائی صاحب آپ کہان جاتے ہین وہ عیار تو یہان موجود
ہی مجھ سے لڑنے کو آیا ہی آپ اوسکی تلاش مین اودھر کہان جاتے ہین واپس آئیے
وہ آپکو دھوکا دیکر ادھر چلا آیا دیکھئے مین پکڑے لیتا ہون ہیر جادو نے جو بھائی کی صدا
سنی اور یہ آواز اوسکے کان تک پہونچی اوسنے پلٹ کر دیکھا تو خواجہ کو بےنظیر کے
سامنے کھڑا ہوا پایا یہ دیکھکر پلٹا یہ کہتا ہوا کہ او بےنظیر اسکو جانے نہ دینا مین آتا ہون یہ کہکر
چلا اور اہل مجمع سے کہا کہ تم لوگ کیا کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہو سب ایک مرتبہ
گھیر کر پکڑلو جانے نہ دو یہ سننا تھا کہ سب اہل مجمع یہ تقریر ہیر جادو اپنے بادشاہ کی

شکے لینا لینا کہتے ہوے چلے اور پکڑنا اس عیار مکار کو اور جانے نہ دینا خواجہ نے جو
اودھر یہ دا تو دیکھا کہ بدنظیر جادو نے پکار کر منیر جادو کو آگاہ کیا وہ پلٹ کر ادھر کو آتا ہی اور
اپنے ساتھ اور مجمع کو میری گرفتاری کے قصد سے لاتا ہی ایسا نہو کہ یہ سب یہاں پہونچ
جائین اور سب سا سحر کرنے لگین تو بڑی خرابی ہو پھر ان سے بچنا محال ہوگا ایسی
حالت مین بچنا دشوار ہوگا یہ موقع پا کر نکل جائیگا او مین وغیرہ بھی ہاتھ سے نکل جائین گی
جب تک یہ لوگ آئین آئین اسکو مار لو یہ سوچکر خواجہ نے بدنظیر سے کہا کہ کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی
اور اپنے حمایتون کو بلا رہا ہی کیا اونکے بھروسہ پر یہان آیا تھا تو بڑا نامرد ہی معلوم ہوا
کہ تجھ ایسا بزدل بھی کوئی نہ ہوگا اس طور سے جو بدنظیر کو خواجہ نے طعنہ دیا اوسکو
غصہ آگیا بولا کہ تجھ ایسے عیار سے مین خوف کرونگا ساحر ہوکر مگر شرط یہ ہی کہ تو بھی سامنے سے
نہ بھاگنا خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ اب کبھی نہ بھاگونگا بدون تجکو قتل کیئے
ہوئے نہ جاؤنگا او نالائق کیا کھڑا ہوا ہی حربہ کر اس طور سے جو خواجہ نے کہا اوسکو غیرت
آگئی اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ کو بخوبی معلوم تھا کہ یہ سحر نہین کرسکتا ہی لوح جو اسکے پاس
ہی اسکو سحر فراموش ہوگا اسی سبب سے تو بے خوف سامنے کھڑے ہوئے تھے اور دانت
ڈانت کر حربہ کرنے کو کہ رہے تھے جب اوسنے دیکھا کہ یہ سامنے کھڑا ہوا ہی اور مجکو لعنت
ملامت کر رہا ہی کسقدر بے خوف ہی معلوم ہوا کہ اسکی قضا میرے سامنے لائی ہی پس
اسنے جھولی سے گولا نکالا اور اب جو اسم سحر کو یاد کرتا ہی تو بالکل فراموش ہی حیران ہوا کہ
یہ کیا امر ہی کہ سحر فراموش ہی یہ فکر کرنے لگا خواجہ نے اوسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا
ہی گولہ مار مین تیرے سحر کو دیکھون کہ تو کیسا ساحر ہی وہ اس فکر مین تھا کہ یہ کیا سبب ہی
کہ مجکو سحر فراموش ہی یہ اسی تردد مین تھا کہ اسکو خیال آیا کہ میرے پاس لوح طلسم جو ہی
اس سبب سے سحر مجکو فراموش ہی یہ سوچکر اسنے قصد کیا کہ لوح وغیرہ کو رکھدون
پھر سحر کرون تاکہ سحر تو یاد آئے یہ تجویز کرکے لوح کے رکھنے کے قصد سے جھکا ادھر
خواجہ نے خیال کیا کہ اگر اسنے لوح مین وغیرہ رکھدین تو پھر بڑا غضب ہوگا اسکو سحر یاد
آجائیگا اسوقت اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار ہوگا یہی موقع ہی اسکے مار لینے کا یہ سوچکر

جیسے دو لوحیں رکھنے کو جسکا خواجہ نے چمک کر تیغہ رسید کیا اور آواز دی کہ ہوشیار ہو جا قضا
تیری تیرے سر پر آپہونچی وہ جھکا ہوا تو تھا ہی جب تک وہ یہ صدا سنکے سنبھلے سنبھلے کہ ادھر سے
تیغہ پڑا یا علی مدد کہکر خواجہ نے جو تیغہ مارا تیغہ بائیں گردن پر پڑا کیونکہ اوسکے سر خم تھا مثل
خیار تر تیغہ نے اوسکے سر کو قلم کیا سر اوسکا دور جاکر گرا لوہو سر گرا ادھر اوسکا جسم زمین
پر گرا خواجہ نے جست کر کے لوح کو گلے میں ڈالا اور جسقدر اثاثہ اور اسباب و اسلحہ صاحبقران
کا اوس مقام پر تھا سبکو جال مار کر نذر زنبیل کر لیا مع اوس صندوق کے ادھر تو ان سب
اشیا پر خواجہ نے قبضہ کیا اودھر بدنظیر کے مرنے کی علامت بلند ہوئی آواز گیر و دار آنے لگی
بہیر غل مچانے لگے تاریکی ہو گئی زمین کو زلزلہ ہوا جابجا سے زمین شق ہونے لگی سیاہ
آندھی اوٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہو گیا ایک تلاطم پیچ گیا آفت
برپا ہو گئی منیر جادو جو ادھر سے اہل مجمع کو مدد دیکر چلا تھا اور یہ سب لوگ لینا لینا کہکر دوڑے
ہاتھ ہاتھ میں لوا لپٹے تھے اونھوں نے جو یہ آفت اور تلاطم برپا دیکھا آگ برستے
ہوئے دیکھی شعلہ نکلتے ہوئے حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے کون ساحر مارا گیا کہ جسکے مرنے کی
یہ علامت پیدا ہوئی منیر جادو نے جو یہ تماشہ دیکھا اوسکا کلیجہ دھک سے ہو گیا اور اسکو صداقت
یقین ہو گیا کہ بدنظیر جادو کو عمرو نے قتل کر ڈالا ہو گا دیکر ہاے بھائی کہکر چلا جب یہ وہان
پر آکر پہونچا یہ سب تاریکی وغیرہ اور تلاطم برطرف ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من بدنظیر جادو بود یہ
صدا جو آئی تو منیر جادو کی کمر ٹوٹ گئی ہاے برادر بجان برابر کہکر کمر پکڑلی اور یہ آواز بلند
روتے تھا اور وہیں مقام پر ٹھہرا ہو کر یہ بین کرنے لگا کہ اے بدنظیر تم ہمکو مار گئے ہماری کمر توڑ
گئے اے جانی کدھر آؤں کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے بالکل بصارت جاتی رہی تم تو میرے قوت بازو
و زینت پہلو تھے تمھارے سبب سے میری کمر مضبوط تھی میں نے تمکو مثل فرزندوں کے
پرورش کیا تھا مجکو تم سے بڑا سہارا تھا میں جانتا تھا کہ تم بعد میرے میری لاش کو اوٹھا کے
لیجاؤگے اور کرم کر دگے میں تمھارے سامنے مرونگا میرا مردہ روشن ہو گا میری لاش کے ہمراہ سر
کھولے ہوئے روتے ہوئے ہاے بھائی وای بھائی کہتے ہوئے چلو گے کیونکہ میرے کوئی اولاد
نہیں ہے میں تمکو اپنا فرزند جانتا تھا اسی سبب سے تمکو پرورش کیا تھا فن سحر میں طاق

شہرہ آفاق کیا پوری جوانی نہ ہونے پائی تھی کہ دام اجل کے اسیر ہو گئے صیاد اجل نے تمہارے
طائر روح کو قفس جسم سے نکال کر پر کھول کر چھوڑ دیا یہ تم کیا غضب کیے تعجب ہے تو کہ مجھکو
اکیلا چھوڑے جاتے ہو رہ جاؤ مین بھی آتا ہون ابھی آگے قدم نہ بڑھانا نیر جادو تو یہ بین
کر رہا تھا وہ جو لوگ اوس مقام پر برائے تماشہ آئے تھے اور نیر جادو کے کہنے سے
خواجہ کی طرف لینا لینا کہکر چلے تھے اونھون نے جو ذی نظیر جادو کے مرنے کی صدا سنی اور
نیر جادو کو بین کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ سامنے ذی نظیر کے لاش پڑی ہوئی ہے سر
الگ ہے اور تن الگ عمرو عیار برابر اوسکے کھڑا ہوا ہے جو جواہرات وہ پہنے ہوئے تھا اوسکو
اوتار رہا ہے وہ سب کے سب قریب نیر جادو کے پہونچکر کھڑے ہوکر نیر جادو کو سمجھانے
لگے نیر جادو جو زیادہ بیقرار ہوا پس اسنے قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کر دے کہ اون لوگون نے
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ خداوند یہ کیا آپکے دل مین آیا ہے پہلے اپنے بھائی کے قاتل کو قتل
تو کر لیجیے پھر جو آپکے دل مین آئے وہ کیجیے گا آپ کیا غضب کرتے ہین دشمن خوش ہو گئے
اونکی مراد پوری ہوگی پھر جب آپ نہ ہونگے وہ باطمینان تمام طلسم کو اور اس دربار کو درہم
وبرہم کر دینگے اپنے بھائی کے خون کے عوض مین حمزہ کو قتل فرمائیے وہ آپ کے پاس قید
ہے زیر دار بیٹھا ہوا ہے جلاد کو حکم فرمائیے کہ وہ سر کاٹ لے اور آپ عمرو عیار کو پکڑ لیجیے وہ سامنے
کھڑا ہے ذی نظیر جادو کا جواہرات اوتار رہا ہے ہم بھی سحر کرتے ہین اور آپ بھی سحر کرکے اسیر کر لیجیے
یہ جو سب نے کہا اور سمجھایا نیر جادو کو خیال آیا کہ سچ کہتے ہین پس نیر جادو نے رقت کو
ضبط کرکے اور آنسو پاک کرکے کہا کہ اے بھائی ذی نظیر مین نے تمکو خداوند سامری کے سپرد
کیا خیر تم جاؤ ہم بھی آتے ہین اب ہم بعد تمہارے زندہ نہ رہینگے مگر تمہارے قاتلون کو قتل کرکے
اور تمہارے خون کا عوض لیکے اپنی جان دینگے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ نیر جادو نے
کہکر رومال سے آنسو پاک کیے اور اون لوگون سے کہا کہ چلو اس نا عیار کو اسیر کر لو
جانے نہ پائے یہ حکم دینا تھا کہ سب اہل مجمع ایک مرتبہ ترنج و نارنج و ناریل و گولہ
فولادی و تیغہ لیکر حملہ ور ہوئے خواجہ نے اودھر سب جواہرات اوتار لیا اب خواجہ
بیٹھے کہ چلکر یہ لوحین وغیرہ صاحبقران کے گلے مین ڈالدون خواجہ جو پلٹے تو

اونھوں نے دیکھا کہ ایک مجمع کثیر مع عنبر ترنج و نارنج ہاتھوں میں لیئے ہوئے سحر کرتے ہوئے
چلے آتے ہیں آگے آگے میر جادو ہے یہ دیکھکر خواجہ نے بھی تیغچہ سنبھالا اور پیترہ بدل کر
کھڑے ہوئے اور پکارے کہ ای کفاران بد دغا دوی ساحران بے حیا ادھر آنا تو ذرا سمجھ بوجھکر
آنا یہاں اژدہا سے دہان منہ کھولے ہوئے ہیں جہاں پہ نہنگ اجل منہ کھولے ہوئے ہے اگر
یہاں آؤگے سب کے سب لقمہ گرگ اجل ہو گے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اس سبب سے
اور بیخوف ہو کر مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے تھے کہ انکو یقین ہو گیا تھا کہ میرے پاس لوح
موجود ہے سحر اوس پر اثر نہ کریگا بلا خوف ہو کر مقابلہ کرو یہ تمہارا کیا بنا لیں گے اسی طور سے
لڑتے بھڑتے قریب صاحبقران کے پہونچے اور در پا کرو راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اسی
خیال سے پیترہ بدلے ہوئے کھڑے تھے مقابلہ پر آمادہ صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے
تھے جلاد کھڑا ہوا اتھا حکم کا منتظر تھا صاحبقران بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے اور
خواجہ کی سب کارروائیاں دیکھکر انکی تعریف فرما رہے تھے اور شکر بجا لا رہے
تھے خداوند کریم کا اور خیال فرما رہے تھے کہ ضرور کوئی نہ کوئی صورت رہائی کی ہوگی اسقدر
تو ہوا کہ اتنے عرصہ تک تو جان بچی اگر خواجہ نہ آجاتے تو اب تک خاتمہ ہو جاتا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ابھی زندگی ہے ورنہ میر جادو تو جلاد کو حکم قتل دے چکا تھا وہ تیغ تول کر اور
پیترہ بدل کر چلا تھا کہ خواجہ نے آکر سپر لی اور مجھکو قتل سے بچایا یہ سب فضل خدا تھا
اگر خداے کریم کو میرا قتل منظور ہوتا تو خواجہ کیا کیا مقدور تھا کہ وہ یہاں تک پہونچ سکتے
اور عیاری کر سکتے یہ سب اوسکی مہربانی اور پرورش ہے وہ اپنے بندہ کا ہر وقت محافظ
اور نگہبان ہے صاحبقران تو حمد الٰہی ورد زبان فرما رہے تھے اور وہ ایک مرتبہ میر جادو
لینا لینا کہکر خواجہ عمرو پر حملہ آور ہوا اور خواجہ پر ہر طرف سے ترنج و نارنج وغیرہ کی بوچھار
ہونے لگی جو نارنج یا ترنج یا شعلہ سحر خواجہ کے قریب آتا تھا وہ برطرف ہو جاتا تھا خواجہ
پر بالکل اثر نہ کرتا تھا خواجہ پر جو چاروں طرف سے سب نے حملہ کیا پس خواجہ نے
بھی یا یزدان پاک کہکر اور تیغچہ کو علم کرکے اوپر حملہ کیا اتو تلوار چلنے لگی خواجہ کی یہ
حالت تھی کہ کسی کی پشت پر تیغ بے محابا اسکی نیچہ مارا کام تمام کیا جب وہ گرنے لگا جست کرکے

الگ ہو گئے دوسرے کے لپٹ کر خنجر مارا اوسکا شکم چاک قصہ پاک کیا تیسرے کا سر قلم کیا
کسیکا شانہ اوڑا دیا اسی طور سے خواجہ لڑتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے چلے جاتے
تھے منیر جادو پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ ای ساکنان دربند منیر یہ جلد اس عیار کو اسیر
کر لو گو تم لوگ فن جنگ سے ماہر نہیں ہو مگر ایک شخص کا اسیر کرنا کوئی امر مشکل نہیں
ہی چاروں طرف سے گھیر کر پکڑ لو جانے مدد مین بھی سحر کرتا ہوں گو دلطیر کے مرنے
کے سبب سے میرے حواس درست نہیں ہیں مگر دشمن کو اوسکے اسیر کرنا ضرور ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ جسقدر مجمع تھا سب سمٹ کر اس مقام پر آگیا تھا اور خواجہ پہ سحر کر رہا
تھا خواجہ اونکو قتل کر رہے تھے میدان خونی میں سواے حمزہ صاحبقران و جلاد کے
دوسرا شخص نہ تھا کئی مرتبہ صاحبقران نے قصد کیا کہ قید کو توڑ کر عمرو کی کمک کریں مگر
جسم میں قوت نہ باقی رہ گئی کیونکہ منیر جادو نے سحر کر کے صاحبقران کو بالکل بیحس
وحرکت کر دیا تھا ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ تھی یہاں خواجہ مجمع میں گھرے ہوئے
لڑ رہے تھے اور قتل کر رہے تھے خواجہ پر چاروں طرف سے سحر ہو رہے تھے سوٹون
کے چپتے رالی دوسرون کے واسطے مار رہے تھے کوئی بدمعاش ماش کے دانون کی
بوچھار کر رہا تھا کوئی آگ برسا رہا تھا کوئی سنگدل پتھر گرا رہا تھا مگر جو سحر اور جو اشیاے
سحر خواجہ کے قریب پہونچتا تھا برطرف ہو جاتا تھا بسبب برکت لوح کے خواجہ برابر قتل
کر رہے تھے ہر مرتبہ نعرہ کرتے تھے کہ شاہزادہ ولایت اول یوں لڑتے ہیں حمزہ دیکھیو یوں
مقابلہ کرتے ہیں اور یوں اکیلے رہتے ہیں ہزاروں میں گھر کر یوں جنگ کرتے ہیں یہ نعرہ
کرتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ لوگ لڑنا کیا جانیں یہ لوگ
ناواقف تھے اونپر یہی آفت پڑی تھی کہ لڑنا پڑا تھا یہ لوگ تو تماشہ دیکھنے کو آئے تھے صاحبقران
کے قتل ہونے کا یہاں آکر اس آفت میں مبتلا ہوئے اگر منیر جادو کا حکم نہ مانتے تھے تو خرابی
ہوتی مانا تو جان پر بنی لتقول شخصے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات لڑ رہے تھے سحر کر رہے تھے
کہ یکایک دربند کی طرف سے ایک سیاہ ابر اوٹھا اوس ابر سے نقارہ کی صدا آرہی تھی وہ ابر اس
مقام پر آکر شق ہوا منیر جادو اور سب اہل دربند و صاحبقران و خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر

زبردست ایک اژدر آتش فشاں پر سوار عقب مین اوسکے لشکر بیشمار چلا آتا ہی برقین چمکاتے
ہوئے ابر سحر سے پانی برساتے ہوئے باہم شعبدہ بازی دکھاتے ہوئے چلے آتے ہین کوئی ہنس
پر سوار کوئی بلد سحر پر کوئی قرقرے پر کوئی باز پر کوئی اژدر سحر پر کوئی طاوس سحر پر سوار
کوئی تخت سحر اوڑاتا ہوا شعلہ چمکاتا ہوا آگ برساتا ہوا ان لشکر کے جونکے برابر شعبدہ بازی
کرتے ہوئے چلے آتے ہین گلون مین مار و عقرب لپیٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر پڑی ہوئین
قشقہ کھینچے ہوئے معنور چندن لگائے ہوئے بھبوت ملے ہوئے تھیلیان باندھے ہوئے
خواجہ نے دیکھا کہ سمت یہ جو کہ آگے آگے تھا قدادسکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قالب انسان مین دادی
سینہ اوسکا چبوترہ سا تھا اوسکے برکدے کے زانے سر اوسکا پچی گرھی کا برج رنگ سیاہ
مثل قیر کے آنکھون سے کانون سے شعلہ نکلتے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ ساحر زبردست
سپہ سالار تھا مہر جادو کو جبکہ بےنظیر جادو کتاب سامری مین دیکھک چلا تھا اور حکم دیا تھا سپہ سالار
کو لشکر لیکر آنا ہو جب ضیغم بےنظیر جادو سے مع لشکر لیکر جو کہ قریب پچاس ہزار ساحران مکار کے تھے چلا
تھا اسوقت آکر پہونچا اوس ساحر نے یہان پہونچ کر جو نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک دبلا پتلا آدمی
چمک کر لڑ رہا ہی اور برابر اون لوگون کو قتل کر رہا ہی جو کہ اوسپر سحر کرتے ہین مہر جادو ہمارا
بادشاہ ایک سمت کھڑا ہوا ہی اور اوسکے برابر لاشِ بےنظیر جادو کی پڑی ہوئی ہی سامنے
دار پر چبوترہ پر ریگ سے زیر دار حمزہ صاحبقران قید سلاسل مین سلسل و مطوق بیٹھے
ہوئے ہین جلاد تیغ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہی یہ سانحہ دیکھکر وہ ساحر یعنی سپہ سالار اپنے لشکر
کو ہوا پر قیام کرنے کا حکم دیکر خود زمین پر آیا مگر حیران کہ یہ کیا واقعہ ہی بےنظیر جادو کو کس نے
قتل کیا اور یہ کون لڑ رہا ہی اور طلسم کشا اسوقت تک کیون نہین قتل کیا گیا یہ جلاد کیون تیغ لیے
ہوئے کھڑا ہوا ہی اور ساحران دربند ایک لیک کر اوس دبلے پتلے شخص پر جو کہ عجیب الخلقت
انسان ہی سحر کر رہے ہین مگر اوس پر اثر نہین کرتا ہی وہ جب جست کرتا ہی دو ایک کو ہلاک کرکے
صاف نکلا ہوا چلا جاتا ہی اوسطرف کہ جدھر طلسم کشا زیر دار بیٹھا ہوا ہی اسقدر حیران ہوا
تھا کہ اسنے خواجہ کو نہ پہچانا کہ یہ عمر عیار ہی کیونکہ مین اکثر مقام پر لکھ چکا ہون کہ ساحرون کے
صفحۂ دل پر خواجہ کی تصویر کھنچی ہوئی ہی اگر سوتے مین بھی دیکھین تو پہچان لین لیکن اسی

حالت مین جبکہ خواجہ اصلی صورت پہ ہون اور لڑ رہے ہون اوسکو نہ پہچاننے کا سبب یہ تھا
کہ بدحواس ہوگیا تھا حواس بجا نہ تھے یہ سانحہ دیکھکر آخر کار منیر جادو کے پاس آیا نگاہ
جو کی تو منیر جادو کو بھی بدحواس پایا چہرہ اوسکا زرد تھا بہت پریشان حال چہرہ پر گرد ملال
منتشر اسحو اسس اوداس کھڑا ہوا ہی ادھر اودھر دیکھ رہا ہی یہ رنگ دیکھکر اسنے پہلے کچھ نہ
دریافت کیا جھک کر سلام کیا راوی بیان کرتا ہی کہ منیر جادو ایسا پریشان تھا کہ اسنے
نہ پہچانا اسنے جو سلام کیا اسپر منیر جادو نے بغور دیکھا یہ خیال کرکے کہ یہ کون ہی جو ایسی
حالت مین سلام کرتا ہی اسپر جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ میرا سپہ سالار ہی جواب سلام
دیا اس ساحر نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مزاج مبارک کیسا ہی یہ کیا حال ہی کس سے مجادلہ ہو رہا ہی؟
ابھی تک آپ نے طلسم کشا کو کس غرض سے نہین قتل فرمایا ہی آپکے سامنے ہی نظیر کو کسنے
قتل کیا یہ دبلا پتلا جو کہ لڑ رہا ہی اور جسپر سحر اثر نہین کرتا ہی یہ کون ہی منیر جادو نے آہ سرد
دل پر درد سے بھرکر کہا کہ اے بھائی کیا بیان کرون کہ کس آفت مین مبتلا ہون مین طلسم کشا کو اسیر
کرکے نئی آفت مین مبتلا ہوا کاش مین اسیر نہ کرتا اگر اسیر کیا تھا تو شنکال کے پاس
روانہ کرتا قتل کا بند و بست نہ کرتا اگر مین یہ جانتا کہ اس آفت و بلا مین پھنسونگا اور یہ بلا
مجھپر نازل ہوگی کہ میرا بھائی مجھسے جدا ہوگا اور یون میری آنکھون کے سامنے پڑا
ہوا ہوگا اور مین دیکھ رہا ہون گا میرے سامنے ایک غیر ساحر میری رعایا کو قتل کرے گا
اور مین اوسکا کچھ نہ بنا سکون گا اگر مین یہ سب واقعہ جانتا تو کبھی قتل کرنے کا قصد نہ کرتا اے
بھائی نہ تو اوسکو قتل کرسکا نہ اپنے بھائی کو بچا سکا نئی آفت مین گرفتار ہوا ہون کہ کیا
کرون کیا نہ کرون اوسنے کہا کہ صاف طور سے بیان فرمائیے مین بھی تو کچھ سمجھون اور
آگاہ ہون تب منیر جادو نے صاحبقران کو یہان لیکر آنا اور سب اہل دربند کا برائے
تماشہ آنا اپنا حکم قتل دینا جلاد کا خیرا حکم پاکر تیغ لیکر چاہتا تھا کہ ایک ہاتھ لگائے کہ سر
اوڑ جائے کہ ایک واہیب آئی منیر جادو نے خواجہ کا آنا اور اپنے کو فرشتۂ قدرت ظاہر
کرنا اور حمزہ وغیرہ کو سمجھانے خیمہ مین آنا اور گفتگو کرنا اپنا اور اس سے اقرار کرنا شراب بجواری
کے لیے کہنا اپنا اوسکے کہنے پر عمل کرنا جبدار کو واسطے لینے شراب کے طرف دربند کے

روانہ کرنا اس عرصہ مین ذی نظیر جادو کا آنا اور ظاہر کرنا کہ یہ عمرو عیار ہی فرشتہ قدرت نہین ہی انکو اسنے دھوکا دیا ہی اور یہ فریب کرتا ہی صرف حمزہ کو بچانے آیا ہی جلد اسکو اسیر کر لیجیے خلاصہ یہ کہ ہبیر جادو نے کل حال بیان کیا مع حال قتل ذی نظیر جادو اور اپنا عاجز ہو کر اہل دربند کو حکم دینا کہ اس عیار کو پکڑ لو اور قتل کرو جاسنے مذو بیرے کو جب حکم سب اہل دربند اوس عیار پر سحر کرنے لگے اور اس قصد سے اوسکو آکر گھیر لیا کہ پکڑ لین مگر نہ تو اوسپر سحر اثر کرتا ہی نہ وہ کسی کے ہاتھ آتا ہی بلکہ اہل دربند کو برابر قتل کر رہا ہی اوسکے ہاتھ سے کسیکو مفر نہین ملتا ہی عجب آفت کا پرکالہ ہی جدھر جا پڑا اوسی طرف ستر اوکر دیا اے بھائی وہی عیار لڑ رہا ہی یہ دبلا پتلا وہی عیار ہی کیا تم بھول گئے تم نے پہچانا نہین اوے بھائی تم نہ حمزہ کو قتل کر سکتا ہون نہ اس عیار کو پکڑ سکتا ہون بیکار ہوا اوسنے ہاتھ اوڈ کر عرض کیا کہ غلام کو حکم ہو یہ غلام اوسکو چارون طرف سے گھیر کر پکڑ لے کیونکہ میرے ہمراہ لشکر آیا ہی جب آپکے بھائی صاحب ادھر آنے لگے تھے تو مجکو اور سب سردارون کو حکم دیکر آئے تھے کہ لشکر لیکر آنا کیونکہ مجکو سحر سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس مقام پر بہت کشت و خون ہوگا اور لشکر سے مقابلہ ہوگا پس اس غرض سے تم سب کا آنا بھی مناسب ہی مین بموجب انکے حکم کے پچاس ہزار ساحرون کو لیکر چلا تھا اور چند سردارون کو یہان آکر جو پہونچا یہ معرکہ دیکھا اس معرکہ کو دیکھکر میرے حواس جاتے رہے مین نے خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی ذرا چلکر دریافت کرون آپکے لشکر کو اوسی مقام پر ٹھہرا کر آپکی خدمت مین حاضر ہوا مجکو کیا حکم ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب ہبیر جادو نے کل حال بیان کیا اور آسکے سپہسالار نے انکے آنے کا حال بیان کیا اب ہبیر جادو نے جواب دیا کہ جب مین نے دیکھا کہ یہ مجکو قتل کرسکے طلسم کشا کو رہا کر لیگا مین نے اہل دربند کو حکم دیا کہ پکڑ لو پس وہ بیچارے لڑ رہے ہین میرے حکم کے سبب سے اپنی جانین دے رہے ہین لہذا تم جاکر لشکر کو حکم دو کہ اہل لشکر گھیر کر پکڑ لین اون سے کہنا کہ تمھارے بادشاہ کا حکم ہی کہ اس عیار کو پکڑ لو اور اہل دربند سے پکار کر کہدو کہ اب تم لوگ کنارے ہو جاؤ ہم اسکو پکڑ لین گے تم اسکو اسیر کر لو تو پھر مین حمزہ کو قتل کرون اور حکم قتل دون جب تک

نہ قتل ہوگا یا اسیر نہ ہوگا اوس وقت تک حمزہ کا قتل ہونا دشوار اور محال ہے اوسنے عرض کیا کہ
آپ اطمینان رکھیے مین اسکو پکڑے لیتا ہون اوس ادنی عیار کا پکڑنا کیا دشوار ہے جبکہ وہ
غیر ساحر ہے منیر جادو نے کہا کہ اچھا جاؤ اسیر کرکے لاؤ جب تک تم اسیر کرکے لاؤ مین اپنے
حواس درست کرتا ہون سپہ سالار نے عرض کیا کہ بہت خوب بس وہ سلام کرکے اور
اپنے تخت کو اوڑا کر لشکر مین آیا سردارون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ بادشاہ کا
یہ حکم ہے اونھون نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین اونکے حکم کے بجالانے کے لیئے یہ سنکے
سپہ سالار نے سردارون کو اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ زمین پر چلو اور خواجہ عمرو کو اسیر
کرلو یا سحر کرکے پکڑو یہ حکم دینا تھا کہ وہ کل لشکر بموجب اپنے سردارون کے حکم کے
زمین پر آیا اور اون سب نے چارون طرف سے خواجہ کو گھیر لیا اور اون لوگون سے کہا
جو کہ لڑ رہے تھے یعنی ساکنان دربند سے کہ تم ہٹ جاؤ ہم اسیر کیے لیتے ہین تم بیکار اپنے کو
ہلاک نکرو یہ جو پکار کر کہا سب ساحران دربند نے اس امر کو سنکر غنیمت جانا اور اپنی اپنی
جان بچاکر بھاگے خواجہ خاموش کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ وہ جو لشکر آیا تھا اوسنے
چارون طرف سے مجکو گھیر لیا ہے اور وہ لوگ جو کہ لڑ رہے تھے وہ سب بھاگے جاتے ہین
خواجہ نے دل مین کہا کہ انھون نے اگر چارون طرف سے گھیر لیا ہے تو کیا پروا ہے یہ میرا
کیا بنا لین گے سحر میرے اوپر بسبب لوح کے اثر نکرے گا رہا یہ امر کہ کمندین مار کر یا ہم ہلکر
اسیر کرلین تو اسکی بھی تدبیر میرے پاس ہے کہ مین گلیم اوڑھ لون گا سب کی نگاہ ہون
سے غائب ہو جاؤن گا ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا کرکے ادھی طور سے اپنے مقام پر کھڑے
رہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سب اہل دربند الگ ہوگئے اور ایک مقام پر اوسی صحرا مین جاکر
کھڑے ہوئے برائے تماشہ اور اس خیال سے کہ دیکھین کیونکر یہ لوگ عمرو عیار کو اسیر کرتے ہین یہ
تجویز کرکے سب کھڑے ہوئے اور اسی طرف دیکھنے لگے اور جب سب اہل لشکر نے دیکھا کہ
اہل دربند جو کہ لڑ رہے تھے اور عمرو عیار پر سحر کر رہے تھے وہ بموجب ہمارے کہنے کے الگ جاکر
کھڑے ہوتے اب اکیلا عمرو کھڑا ہوا ہے مگر ذرا بھی بل اوسکی پیشانی پر نہین ہے بیخوف ہے پس سب
اہل لشکر نے بموجب اشارہ اپنے سردارون کے خواجہ پر چارون طرف سے سحر کیا خواجہ پر

طرف سے سحر کی بوچھار ہونے لگی ترنج و نارنج پڑنے لگے گولہ فولاد کے سہ پیکون
کے پیچھے شعلہ آگ کے بھڑک بھڑک کر خواجہ کے قریب آنے لگے مگر برکت اسمائے الٰہی سے چونکہ
لوح پرکندہ تھے کوئی سحر خواجہ پر اثر نہ کرتا تھا جو سحر قریب آتا تھا برطرف ہو جاتا تھا وہ کل اہل
لشکر سحر کر کے تھک گئے جب خواجہ کے اوپر کسی سحر نے اثر نہ کیا اور خواجہ اوسی طور سے
سلامت اپنے مقام پر موجود رہے اتو یہ حیران ہوئے اپنے سردار سے بیان کیا کہ
ہم سحر کر کے پریشان ہو گئے مگر اوسکے اوپر سحر اثر نہیں کرتا ہے کیسے کیسے ہم نے اپنے
کمال کے سحر کیے ہیں مگر ایک نے بھی اثر نہ کیا سب عمرو کے قریب پہونچکر برطرف ہو گئے
اور ہٹ گئے اب کیا حکم ہوتا ہے سپہ سالار و دیگر سرداروں نے کہا کہ اگر سحر اثر نہیں کرتا ہے
تو نہ کرے تم پچاس ہزار ہو وہ ایک شخص ہے اگر مٹھی مٹھی بھر خاک بھی اوٹھا کر ڈالو گے
تو دب جائیگا سب ایک مرتبہ ملکر اور نرغہ کر کے پکڑ لو کمندیں مار کر یہ جو حکم دیا پس وہ
کل اہل لشکر ایک بار لینا لینا کہکر یہ کہتے ہوئے کہ یہ عیار جانے نہ پائے پکڑو پکڑو طرف
عمرو کے چلے راوی بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ خواجہ نے یہ تدبیر کیوں
نہ کی کہ گلیم اوڑھ کر اون سبکی نگاہوں سے اپنے کو پوشیدہ کر کے قریب صاحبقران
کے پہونچ جاتے اور لوح وغیرہ حوالہ صاحبقران کے کر دیتے صاحبقران رہا ہو کر ان
سب سے مقابلہ کرتے اور لڑتے اور سبکو قتل کرتے اور ان سب سے اپنے کو اور خواجہ
کو بچاتے یہ امر ضرور تھا مگر خواجہ نے دل میں خیال کیا تھا کہ اول تو حمزہ اس امر کو گوارا نہ کریگا
کہ میں اوسکو پوشیدہ طور سے رہا کروں دوسرے خواجہ کا خود دل اس امر کو گوارا نہ کرتا تھا
کہ میں ایسے پوشیدہ ہو کر حمزہ کے قریب جاؤں جبکہ لوح میرے پاس موجود ہے جو کہ دافع سحر
ہے تیسرے یہ خیال خواجہ کے دل میں پیدا ہوا تھا کہ ان لوگوں کو اور نیز حمزہ کو اپنی شجاعت
کی اور طاقت کی حالت دکھادوں اور آج اس صورت سے لڑوں تاکہ حمزہ و لشکریان سب پر میرے
ہنر جنگ ظاہر ہوں اور یہ نہ خیال کیا جائے کہ میں صرف عیار ہوں بلکہ یہ بھی ظاہر ہو کہ میں
فنون جنگ سے بھی ماہر ہوں ایسے ایسے خیالات دل میں پیدا ہوکے خواجہ مقابلہ پر آمادہ
ہوئے تھے پس جب وہ سب کے سب لینا لینا کہکر اور کمندیں و تلواریں و خنجر لیکر خواجہ

حملہ آور ہوئے چارون طرف سے خواجہ نیمچہ لیے ہوئے پہلے سے بقصد مقابلہ کھڑے ہوئے تھے اون
سبکو جو آتے ہوئے دیکھا پس خواجہ بھی نیمچہ لیکر اور جست کرکے اونپر آ پڑے اور لڑنے لگے جسکے ہاتھ رسید
کیا اوسکا کام تمام کیا کسیکا سر اوڑ گیا کسیکا شانہ نشانہ ہوا کسیکا شکم چاک قصہ پاک کوئی مثل
بسمل کے اودھر تڑپنے لگا کوئی اودھر ایک ہی مرتبہ مین پچاس ساحرون کو خواجہ نے مجروح و قتل
کیا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ جست کی کسی کے سر پر پہونچے اوسنے قصد کیا کہ پاؤن پکڑ لون اوسنے
ہاتھ بڑھایا کہ پاؤن پکڑون یہ خنجر مارکر اوسکو فی النار کرکے دوسرے کے کندھے پر تھے وہ حیران ہوکر
ادھر اودھر دیکھنے لگا کہ یہ بار کیسا میری پشت پر ہے وہ تو یہ دیکھ رہا تھا کہ دوسرے نے پکار کر کہا
کہ اے بھائی تمھاری پشت پر عمرو سوار ہے پکڑ لو وہ جو آگاہ ہوا اوسنے قصد پکڑنے کا کیا خواجہ
نے نیمچہ مارکر اوسکا ہاتھ ملک الموت کے ہاتھ مین دیا اور یہ کہدیا کہ یہ نابینا ہے اور راہ جہنم سے
آگاہ نہین ہے ذرا اسکو دوزخ مین پہونچا دو اوسکو قتل کرکے تیسرے کو زمین پر آتے آتے ہلاک کیا
کبھی لوٹ لگائی اوسمین دس دس پانچ پانچ کے پاؤن قلم کردیے وہ لوٹنے لگے اور تڑپنے
لگے پس خواجہ اسی طور سے لڑتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے اپنے کو بچاتے ہوئے اوسی طرف چلے
جاتے ہین کہ جدھر صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ جست کرکے
بلند ہوتے ہین صاحبقران سے چار آنکھین کرکے کہتے ہین کہ اے حمزہ دیکھو یون اکیلے لڑتے ہین اور
یون کفار کو قتل کرتے ہین آج تو نے شاہزادہ ولایت اول کی جنگ و پیکار کی حالت دیکھی تو ہمیشہ
خیال کرتا ہوگا کہ صرف عیاری جانتا ہے فنون جنگ سے ماہر نہین ہے آج میری حالت تیرے اوپر
ظاہر ہوئی ہوگی دیکھو بہادر تنہا ہزارون سے اس طور سے لڑتے ہین اور اپنی بات کر جاتے ہین
صفت یہ ہے کہ سحر بھی اثر نہین کرتا ہے اور دیکھو کس استقلال کے ساتھ لڑ رہا ہون میرے چہرہ پر ذرا بھی
گرد ملال نہین ہے مجھکو بالکل ہراس نہین ہے تم دیکھ لینا کہ ان سبکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
یہ سب میرے صید ہین اور میرا شکار ہین جانتے کہان ہین خوب غور سے دیکھو شاہزادہ ولایت اول
کی جنگ و پیکار کی حالت کو آج تک کوئی اس جوانمردی اور بہادری سے نہ لڑا ہوگا جسطور سے مین
لڑ رہا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ یہ خواجہ کہتے تھے اور زمین پر آکر حملہ کرتے تھے اور اون سبکو
قتل کرتے تھے جب خواجہ زمین پر آئے تھے ہزارون کمندین خواجہ پر پڑتی تھین خواجہ اون

کمندوں کے حلقوں سے یوں نکل جاتے تھے جیسے سنگ سے شرارہ اور عینک سے نگاہ صاف نکل جاتے تھے کئی مرتبہ حلقوں کو قلم کر کے نکلگئے ایسے طور سے کہ وہ سب کے سب حیران ہو کر ہیجاتے تھے پس خواجہ اسی طور سے قتل کرتے اور مٹاتے جست و خیز کرتے چلے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ خواجہ بہت قریب اوس چبوترے کے پہونچگئے کہ جس پر حمزۂ صاحبقران مقید بیٹھے ہوئے تھے زیر دار ہزاروں ساحر لڑ رہے تھے اور گرفتاری کی فکر مین تھے ہزاروں خواجہ پر سحر کر رہے تھے جب منیر جادو نے دیکھا کہ خواجہ قریب حمزہ پہونچ گئے اپنے ساحروں سے کہا کہ ایسا سحر کرو کہ دیوار حائل ہو جائے خواجہ حمزہ کے قریب نہ پہونچ سکین ساحروں نے سحر کیا کہ ایک دیوار حائل ہوئی درمیان خواجہ و صاحبقران کے خواجہ نے توحکا عکس اوسپر ڈالا وہ دیوار برطرف ہوگئی صاحبقران نے خواجہ کو دیکھا خواجہ نے صاحبقران کو جو ساحر خواجہ پر سحر کرتے تھے وہ خواجہ کے قریب آکر دفع ہو جاتا تھا منیر جادو نے سپہسالار سے کہا کہ جلاد کو حکم فرمائیے کہ وہ قریب حمزہ کھڑا ہوا ہی ایک ہاتھ تیغہ کا رسید کردے کہ سر اوڑ جاوے کام تمام ہو جاوے یہ قصہ ہی پاک ہو پھر عمرو کسکے لیے لڑیگا اور کسکے لیے مقابلہ کریگا جب حمزہ ہی نہ ہوگا تو پھر کیا کریگا لشکر کے یہ جو سپہسالار نے رائے دی منیر جادو کے بھی خیال مین آگیا اوسنے اوسی وقت پکار کر کہا کہ او جلاد کیا کھڑا ہوا دیکھو رہا ہی ایک ہاتھ تیغ کا رسید کرتا کہ حمزہ کا کام تمام ہو جاوے دیکھو عمرو قریب آگیا ہی کیا تو یہ چاہتا ہی کہ وہ آکر رہا کرلے جو منیر جادو نے پکار کر کہا جلاد نے جواب دیا کہ مین بدون حکم کے کس طور سے قتل کرتا اب حکم ملا ہی قتل کرتا ہوں یہ کہکر پیترہ بدل کر چلا تیغہ تولتا ہوا خواجہ نے بھی یہ صدا منیر کی سنی اور جلاد کی اب جو دیکھا تو جلاد کو دیکھا کہ پیترہ بدلتا ہوا تیغہ کے ہاتھ نکالتا ہوا صاحبقران کی طرف جاتا ہی بس خواجہ بیقرار ہوگئے اور تڑپ گئے جلدی سے جست کی اوس مقام پر اوترے کہ جہاں پر مجمع کم تھا اور جلدی سے گوپن عیاری نکالی اوسمین سوا پانچ سیر کا پتھر رکھا اور چرخ دیکر تاک کر جلاد کے جو مارا وہ پتھر اوسکے سینہ پر پڑا کہ وہ جلاد پشت کے بل گرا اوسکا کام تمام ہوا غل ہوا کہ جلاد کو عمرو نے قتل کیا پتھر مار کر جدھر خواجہ تھے پھر اوس طرف وہ ساحر آپڑے اور خواجہ کی گرفتاری کی فکر کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران بیٹھے ہوئے زیر دار عمرو کے فتح و ظفر کی دعا فرما رہے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ اے خالق جن و بشر واے مالک بحر و بر واے حاکم برگ و ثمر تو سب کا

خالق ہے اور مالک ہے اور سبکا پیدا کرنیوالا ہے تیرا نام یا فتاح بھی ہے تیرے قبضۂ قدرت مین فتح
و شکست ہے تو خواجہ کو ان سب پر ظفر دے یہ میرے لیئے اپنی جان لڑائے ہوئے لڑ رہے ہین یہ میرے
لیئے اسقدر کوشش کر رہے ہین تو انکو ظفر دے کافرون پر تیری راہ مین یہ جہاد کر رہے ہین صاحبقران
دعا کر رہے تھے کہ جلاد تیغہ لیکر چلا تھا اوسوقت صاحبقران نے جو جلاد کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا
دل مین کہا کہ اب موت قریب آگئی اتنی دیر کے لیئے زندگی تھی دنیا کی ہوا کھانا اسقدر مین تھا کہا کہ اب
یہ جلاد آتے ہی ہاتھ تیغہ کا ماریگا سر اُڑ جائیگا جو مشیت اوسکی کیا چارہ ہے اوسکی مصلحت مین بندہ
ہر طرح سے مجبور و ناچار ہے میری زندگی اسقدر تھی صاحبقران یہ دل سے باتین کر رہے تھے کہ جلاد
مر کر گرا صاحبقران نے جلاد کو مردہ پایا شکر خدا بجا لائے پلٹ کر جو دیکھا تو خواجہ پر نرغہ
کفار کا پایا مگر یہ دیکھا کہ خواجہ قریب تر ہو پہنچ گئے ہین صاحبقران کو یقین تو اوسیوقت ہوگیا
تھا کہ اس جلاد کو خواجہ نے قتل کیا ہے یہ اونھین کی کارروائی ہے کہ اونھون نے پتھر مار کر قتل
کیا صاحبقران کا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا گو اسیر تھے مگر خواجہ کی اس پھرتی و چالاکی
سے ایسے خوش ہوئے اور ایسی مسرت حاصل ہوئی کہ اسیری کی تکلیف بھول گئے اور دل
مین کہا کہ ای خداوند کریم تو خواجہ کو ہر آفت و ہر بلا سے محفوظ رکھنا صاحبقران تو ادھر دعا
کر رہے تھے ادھر خواجہ لڑ رہے تھے بتیر جادو نے جب جلاد کو کشتہ پایا اور اسکو معلوم ہوا
بلکہ اسنے خود دیکھا کہ خواجہ نے جلاد کو پتھر مار کر ہلاک کیا اسنے پکار کر کہا کہ ای اہل لشکر بادولت
تم یہ تدبیر کرو کہ کچھ تو عمرو پہ سحر کرو اور کچھ عمرو سے لڑو اسکو ادھر پھنساؤ اور کچھ سحر کر کے حمزہ کو
قتل کرو سوا اس تدبیر کے حمزہ قتل نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو حکم بتیر نے دیا بہت سے
ساحر تو خواجہ پہ سحر کرنے لگے اور بہت سے سنان و تیر و تلوار لیکر خواجہ پہ حملہ آور ہوئے
اور بہت سے ساحر علیحدہ ہو گئے اس قصد سے کہ صاحبقران پہ سحر کر کے صاحبقران کو ہلاک کرین
خواجہ نے بتیر جادو کا یہ کہنا سُن لیا تھا پس یہ طریقہ جو خواجہ نے دیکھا دل مین کہا کہ ای عمرو یہ اس
حرامزادے نے بڑی تدبیر اہل لشکر کو بتائی ہے اگر ان سب نے اوسکے کہنے پر عمل کیا ادھر مجکو ساحرون
نے گھیر لیا ہے اونکی طرف متوجہ ہوا دوسرون نے حمزہ پہ سحر کیا حمزہ تو بالکل بے قابو و بے بس ہین
اول تو قید ہین دوسرے اونکے پاس کوئی ایسی شے نہین ہے جو دافع سحر ہو ضرور اونپہ سحر اثر کریگا اور وہ ہلاک ہو جاینگے

وقت تیری بیکار ہوگی اس سے بہتر یہ ہے اور صلاح وقت یہ ہے کہ جس طور سے ہو اپنے کو حمزہ تک پہونچاؤ اور
یہ لوح وغیرہ اُسکے گلے مین ڈالو اب عرصہ کرنے کا وقت نہیں ہے یہ دل مین خیال کرکے خواجہ نے
مصمم قصد کر لیا اب جو نیمچہ پکڑ کے اُنپر حملہ کیا ایک ہی حملہ مین چار پانچ کو گرا کے جست کرکے اُس مجمع کے
باہر آئے اور جست کرکے چلے ساحر انکی طرف چلے یہ پھر نیمچہ پکڑ کے گر کے پھر دو چار کو ہلاک کیا پھر جست
کی اسیطور سے جست و خیز کرتے ہوئے قریب صاحبقران پہونچ گئے وہ جو ساحر صاحبقران پہ سحر کرنے
کے قصد سے الگ ہوئے تھے حربہ ہائے سحر سنبھال چلے تھے قصد تھا کہ اسم سحر پڑھکر حمزہ پر دم کرین اور
یہ نارنج و ترنج حمزہ پر مارین کہ جس سے حمزہ ہلاک ہو بس اُنھون نے جو یہ حالت اور یہ چالاکی خواجہ کی
دیکھی سب حیران ہو کر رہ گئے سحر بھی کرنا فراموش کر گئے سب حیران حیران ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ کس
غضب کا بلا انسان ہاتھ سے چڑھے . مجمع کو درہم و برہم کرکے نکل گیا اور حمزہ کے قریب پہونچ گیا اُدھر
منیر جادو نے جو خواجہ کو قریب حمزہ صاحبقران دیکھا تو اس جا سے رہے اہل لشکر سے پکار کر کہا
کہ کیا گھورتے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہو جلدی حمزہ پہ سحر کرو اتنا جلدی سحر کرو کہ عمرو حمزہ کے گلے مین لوح
نہ ڈالنے پائے کہ تمھارا سحر ہو جائے اور حمزہ ہلاک ہو جائے اگر حمزہ کے پاس لوح پہونچ گئی تو پھر
اُنپر سحر اثر نہ کرے گا دوسرے پھر حمزہ کے ہاتھ سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا مین بھی سحر کرتا ہون اور
اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم بھی سحر کرو راوی بیان کرتا ہے یہ حکم دیتا تھا منیر جادو کا کہ تمام لشکر نے ایک
مرتبہ صاحبقران پر سحر کیا خود منیر جادو و اُسکے کل سرداروں نے مع سپہ سالار کے جو ساحر کہ خواجہ
پر سحر کر رہے تھے اور خواجہ کی گرفتاری کی فکر مین تھے وہ بھی یہ حکم سنکر خواجہ کی طرف سے روگردان
ہوئے صاحبقران پر سحر کرنے کو آمادہ ہوئے چونکہ اب زمانہ صاحبقران کی رہائی کا آگیا اور
منیر جادو کی مع لشکر کے قضا آگئی تھی اس ورینہ کا بھی اسلام آباد ہونا کاتب ازل لکھ چکا تھا
کیونکر ایسا نہ ہوتا سب ساحر جو صاحبقران کی طرف متوجہ ہوئے اور سب نے ایک مرتبہ سحر جو
کرنے کا قصد کیا خواجہ نے جو اسقدر مہلت پائی اب جو جست کرتے ہین صاحبقران کے پاس
پہونچ گئے اُدھر ساحرون نے سحر کیا سب کا سحر ایک مرتبہ صاحبقران کی طرف چلا کسی نے
نارنج اسم سحر دم کرکے صاحبقران پر مارا کسی نے ترنج کسی نے ناریل کسی نے سوئیون کا گچھا
کسی نے کانٹے تل کسی نے سرسون کسی نے رائی کسی نے فولادی گولہ کسی نے پھولونکا گلدستہ

کسی نے آگ برسائی کسی نے پتھر برسائے کسی نے دریا پیدا کیا کسی نے اژدر کسی نے شیر ببر کسی نے
پلنگ کسی نے عقرب کسی نے مارسیاہ کسی نے برق چمکا کر گرائی کسی نے تلواروں کا مینہ برسایا کسی
نے تیروں کا کسی نے خنجروں کا مینہ برسایا جادو نے ایک گنبد آتشین سحر سے بنا کر صاحبقران پر گرایا کسی
جادو نے ہر ساحر نے جدا جدا سحر اپنے طریقہ کا کیا پر سحر کا تیغ جو صاحبقران کی طرف چلا خواجہ نے
جو دیکھا کہ سب نے ایک مرتبہ صاحبقران پر سحر کیا خواجہ نے خیال کیا کہ جب تک ان ساحروں کا
سحر قریب آئے تم جلدی سے لوح حمزہ کے گلے میں ڈالدو پس خواجہ نے جلدی سے اپنے گلے سے
اتار کر پہنا تو اسکا عکس ان ساحروں کے سحر پر ڈالدیا جو اشیاے سحر قریب پہونچ گئی تھیں وہ عکس
لوح کے سبب سے دفع ہوگئیں پس خواجہ نے جلدی سے وہ لوح صاحبقران کے گلے میں ڈالدی
لوح کا گلے میں آنا تھا کہ جو قید سحر صاحبقران کے جسم پر تھی سب دفع ہوگئی جسم میں طاقت آگئی
ہاتھ پاؤں کھل گئے وہ بے حس و حرکتی جاتی رہی سب قابو میں آگئے سواے قید اصلی کے دوسری
قید جسم پر باقی نہ رہی خواجہ نے لوح گلے میں ڈالکر کہا کہ یا صاحبقران جلد اٹھیے اور عکس لوح کا ان
ساحروں کے سحر پر ڈالیے تاکہ انکا سحر برطرف ہو دیکھیے وہ نارنج و ترنج و گولہ فولادی سحر کے چلے آتے
ہیں اور آگ سحر کی چلی آتی ہے دیکھیے وہ مہیر جادو نے سحر کیا ہے وہ اسکے سحر کا گولہ چلا آتا ہے اب میں نہیں
جانتا ہوں اپنی حفاظت فرمایئے دیکھیے ساحروں کا نرغہ آپ پر ہوتا ہے اب میں تو جاتا ہوں اہل
لشکر کو خبر کرنے آپ اسکے حملوں کو روکیے میں نے اپنی جان پر کھیل کر اور اپنے کو ہزاروں بلاؤں
میں مبتلا کرکے یہ لوح میں اور آپ کا اثاثہ صاحبقرانی حاصل کیا ہے اب نہ جانے پائے ذرا ہوشیاری سے
ساتھ کام کیجیے گا اب آپ جانیے اور آپ کا کام بندہ پر جو فرض تھا اسکو ادا کیا اب آپ کو
اپنے فعل کا اختیار ہے میں آگاہ کیے دیتا ہوں صاحبقران نے جو یہ سنا اور اپنے گلے میں لوح کو
پایا اور قید سحر کو جسم سے دور پایا بس خدا کے زور میں آکر جو زور کیا سب قید کو مثل تار عنکبوت کے
توڑ کر پھینک دیا اور ایک مرتبہ کھڑے ہوگئے یہ جو ساحروں نے واقعہ دیکھا شور و غل ہوا کہ
قیدی نے قید کو توڑ ڈالا اور اپنے کو رہا کر لیا اسکا عیار بھی اسکے پاس پہونچ گیا اسنے لوح
اسکے گلے میں ڈالدی ہے جب صاحبقران نے قید کو اپنے جسم پر سے برطرف کیا خواجہ نے
جلدی جلدی نکالکر سب اثاثہ صاحبقرانی مع دگلہ وغیرہ کے صاحبقران کو دیا صاحبقران نے

اسی مقام پر جلدی جلدی اپنے کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا چونکہ یہ سب ساحر دور سے سحر کر رہے تھے خواجہ و صاحبقران اس امر سے بالکل بے خوف تھے کہ سحر اثر کرے گا کیونکہ صاحبقران کے پاس لوح آگئی تھی بس باطمینان تمام اپنے کو صاحبقران نے آراستہ و پیراستہ کیا اور لوح کا عکس جو ڈالا جسقدر ساحروں نے سحر کیا تھا سب دفع ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ چونکہ منیر جادو زندہ ہے اس سبب سے ابھی صاحبقران کو اسم اعظم تو فراموش ہے باقی اب کوئی اثر سحر کا صاحبقران پر باقی نہیں ہے نہ اب صاحبقران پر بسبب لوحوں کے سحر اثر کرے گا ادھر تو صاحبقران آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوئے اُدھر ساحروں نے جو یہ واقعہ دیکھا اور منیر جادو نے کہ خواجہ نے حمزہ کو رہا کر لیا اور لوحیں گلے میں ڈال دیں اور سب آلات حرب و ضرب سے حمزہ آراستہ ہو گیا اب اُسکا قصد ہے کہ ہم پر حملہ کرے منیر جادو نے پکار کر کہا کہ اہل لشکر کو ہم سب کی غفلت اور نادانی سے عمرو نے اپنے آقا کو رہا کر لیا اور سب اسباب ہم کو دھوکا دے کر اسکے حمزہ کے حوالے کر دیا چونکہ میں نے عیاری کر کے حاصل کیا تھا خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اب حمزہ اور یہ عیار یہاں سے زندہ نہ جانے پائے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں اور روکتا ہوں اس امر سے بیخوف رہو حمزہ کو اسم اعظم فراموش ہے جب تک حمزہ کو اسم اعظم یاد نہ آوے گا سو وقت تک حمزہ بیکار ہے بس سب ملکر مارلو یہ حکم جو سُنا وہ پچاس ہزار ساحر مع سرداروں کے ایک مرتبہ سحر کرتے ہوئے طرف صاحبقران کے چلے ایک طرف سے منیر جادو سحر کرنے لگا بس صاحبقران نے بھی لوح کا عکس ڈالنا شروع کیا اور عقوب سلیمانی کو علم کر کے ساحروں پر حملہ کیا اور قتل کرنا شروع کیا ایک تلاطم پڑ گیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ برابر صاحبقران کے پیچھے پیچھے کھینچے ہوئے جو ساحر پشت پر صاحبقران کے آتا تھا اُسکو نیمچہ سے قتل کرتے تھے صاحبقران نے تہلکہ ڈال دیا تھا ایک برہمی پڑ گئی ہر طرف سے اسم ہائے سحر کی صدا آرہی تھی کوئی کالی کلکتہ والی کو پکار رہا تھا کوئی لونا چماری کو کوئی یا سامری یا جمشید کہکر سحر کرتا کوئی قلفل کے دانہ مار رہا تھا کوئی سرسوں کے دانہ کوئی رائی کے دانہ کوئی کاسے ماش مگر کوئی سحر صاحبقران پر اثر نہ کرتا تھا صاحبقران برابر شمشیر زنی کر رہے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے صاحبقران کو رہا کیا اور صاحبقران جنگ میں مصروف ہوئے سب خواجہ کو اطمینان ہوا جو امر درست ہوئے اب جو خواجہ نے دیکھا تو صاحبقران کو چاروں طرف سے گھرا ہوا پایا اب خواجہ نے خیال

گیا کہ صاحبقران تو رہا ہوگئے ہیں لشکر کو چل کر خبر کرنا چاہیے تاکہ وہ لوگ آکر صاحبقران کی کمک کریں
اکیلے صاحبقران کہاں تک مقابلہ کرینگے کیونکہ کفار ہزاروں ہیں اور صاحبقران اکیلے ہیں اب کوئی
مقام خوف نہیں ہے حمزہ پر کوئی اب مخالف نہیں ہو سکتا ہے نہ کسی کا سحر اثر کرے گا جب تک لوح
موجود ہے بس میں جاکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کروں پھر خیال میں آیا کہ ایسا نہ ہو کوئی حمزہ کو
فریب دے کر لوح وغیرہ پھر چھین لے تو بڑی خرابی ہو جانا مناسب نہیں ہے پھر کیونکر اہل لشکر کو آگاہ
کروں یہ دل سے باتیں کہتے خواجہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کروں کیونکر اہل لشکر کو آگاہ کروں کہ اُسی
حالت میں خواجہ کو خیال آیا کہ خواجہ تم اسوقت ایسے بدحواس ہوگئے ہو کہ تم کو بالکل یاد نہیں
ہے اور نہ یاد تھا تم اُن سرداروں سے وعدہ کرکے آئے تھے جو کہ تمہارے ہمراہ صاحبقران کی تلاش میں
نکلے تھے اور اُنکو بُرج کوہ پر بٹھا آئے ہو یہ کہکر کہ میں صاحبقران کی تلاش میں جاتا ہوں اگر مجھکو صاحبقران
مل گئے اور براحت و آرام ہوئے تو خیر ورنہ اگر کسی آفت میں مبتلا پاؤنگا تو مہرے میں پکار کر کہونگا
کہ اے مددگاران حمزہ جلد آؤ حمزہ کی کمک کرو اور حمزہ کو اس آفت سے بچاؤ وہ لوگ سب بیٹھے ہوئے
ہونگے اُنکو خبر کرو تم ایسے بھولے کہ اتنی سختی گوارا کی اتنے عرصہ تک کفاروں سے لڑا کیے اُنکو خبر نہ
کی اگر اُنکو خبر کرتے تو وہ آکر کمک کرتے اتنی دقت نہ ہوتی اب تک تو لڑائی کا خاتمہ ہو جاتا وہ لوگ آکر
لڑائی کو روکتے اور خوب ساحروں سے مقابلہ ہوتا خوب شعبدہ بازی و سحر سازی ہوتی تم ایسے
بدحواس ہوئے کہ بھول گئے کچھ خیال نہ رہا اب یاد آیا خیر بہت جلد یاد آیا اب بذریعہ مہرہ کے اُنکو خبر کرو
اور طلب کرو یہ سوچ کر خواجہ یا تو صاحبقران کے ہمراہ لڑ رہے تھے یا یکمرتبہ جست کرکے
ساحروں کو قتل کرتے ہوئے چلے اور اُس مجمع سے باہر آئے اور میدان میں آکر مہرہ زنبیل سے نکالا
اُسکو مُنہ سے لگاکر آواز دی کہ اے سرداران و نامداران و مجاہدان تہور شعار بیائید بیائید کہ از حمزہ و اہل کفار
جنگ عظیم واقع است بسیار زود خود را باینجا رسانید این ہنگام کمک است و این ساعت امداد تو امے
ضاور مجمع اہل دغا گرفتار است یہ جو خواجہ نے مہرہ میں کہا راوی بیان کرتا ہے کہ اُس مہرہ کی صدا جو نسٹھ
کوس تک جاتی ہے سردار کوئی دو تین کوس پر بیٹھے ہوئے تھے گوش بر آواز تھے جیسے ہی یہ صدا اُن سب کے
کان میں پہونچی اور اُنھوں نے سنی اور وہی سب الفاظ سنے جو کہ خواجہ نے کہے تھے یہ معلوم ہوا کہ
کوئی کان میں کہہ رہا ہے کہ سرداروں کمک کو چلو صاحبقران کی یہاں صاحبقران زمرۂ کفار میں مبتلا ہیں

یہ سُنتا تھا اُن سرداروں کا کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائیو کچھ تم نے سُنا خواجہ نے جو کہا تھا وہ تو کیا
معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقام پر حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اور کفار سے لڑ رہے ہیں چلو کمک کرو یہ
وقت مدد کا ہے یہ جو سرداروں نے کہا بس اُسیوقت سب مستعد ہوگئے اور آمادہ چلنے پر ہوئے بس
جو ساحر تھے اُنھوں نے تخت تیار کیے اور غیر ساحروں کو تخت پر بٹھا کے اُس مہرہ کی صدا پر چلے
کیونکہ انھوں نے خوب غور کرکے خیال کر لیا تھا کہ یہ صدا کدھر سے آئی ہے معلوم ہو گیا تھا اُسی طرف کو
سب چلے انکو راہ میں رکھا جاتا ہے وہاں صاحبقران ساحروں سے لڑ رہے ہیں منیر جادو واسکے اہل لشکر
صاحبقران پر سحر کر رہے ہیں صاحبقران بذریعہ لوح کے سحر کو دفع کرتے ہیں اور کافروں کو قتل کرتے جاتے
ہیں خواجہ عمرو نے ایک مرتبہ مہرہ میں پکار کر جو کہا تمام صحرا گونج گیا جنگل ہل گیا طائر آواز صور سرافیل
خیال کرکے آشیانوں سے اُڑ کر بھاگے ساحران منیر جادو کے حواس جاتے رہے کہ یہ صدا کہاں سے آئی ایسی
مہیب صدا تھی کہ سب کانپ اُٹھے حیران ہو ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے بعض تو سحر فراموش کر گئے کہ پھر خواجہ
نے اُسی طور سے مہرہ میں پکار کر کہا اور سرداروں کو برائے کمک طلب کیا تین مرتبہ جب خواجہ سرداروں کو
برائے کمک طلب کر چکے خواجہ کو یقین ہو گیا کہ سرداروں کو خبر ہو گئی ہوگی بس وہاں سے خواجہ پھر اُسی مقام پر
آئے کہ جہاں صاحبقران عالیشان کافروں سے مقابلہ کر رہے تھے اور ساحروں سے لڑ رہے تھے خواجہ گلیم اوڑھ کر
صاحبقران کی پشت پر آکر پہونچے یہاں تک کہ تکبیر اُٹھا دی اور لڑنے لگے راوی یہاں صاحبقران کو معروف
جنگ و پیکار کفار نابکار میں چھوڑتا ہے اور کچھ حال اُن سرداروں کا تحریر کیا جاتا ہے جو کہ بعد جانے خواجہ کے
لشکر کو لینے گئے تھے اس خیال سے کہ لشکر کو لا کر اِس مقام پر مقیم کرکے جب خواجہ کی صدا آئی تو مع لشکر کے
روانہ ہوں بس یہ سردار راہ طے کرکے لشکر میں آکر پہونچے اہل لشکر اور اُن سرداروں نے دریافت کیا جو کہ
یہاں رہ گئے تھے کہ صاحبقران کا پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ کیوں نہیں شکار پر سے لشکر میں تشریف لائے کیا
سبب ہوا اُن سرداروں نے بیان کیا کہ کیا بیان کریں کہ صاحبقران کہاں ہیں ہم کو پتہ نہیں ملا خواجہ
عمرو تلاش کو گئے ہیں اور ہم سے کہہ گئے ہیں بس ہم خبر کرنے آئے ہیں جب یہ واقعہ حکیم اسقلینوس و حکیم
شیاطین و وزیر سنتون و اعظم جادو و سوسن جادو وغیرہ نے یہ آواز سُنا اُسیوقت سب نے اپنے
لشکر کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور بر کوہ چلکر قیام کرے جہاں اور سردار مقیم ہیں ایسا نہو کہ اس عرصہ میں خواجہ کو
صاحبقران کا نشان مل جائے اور خواجہ برائے کمک طلب کریں تو پھر کیونکر وہاں پہونچیں گے دیکھو کر

کمک کے لئے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اُسی مقام پر چل کر قیام کریں یہ جو باہم صلاح ہوئی اور لشکر کو
تیاری کا حکم دیا اُسی وقت لشکر تیار ہونے لگا غیر ساحروں میں کمر بندی ہونے لگی ساحر اپنا سب
سامان درست کرنے لگے خیمے بار ہونے لگے خلاصہ یہ کہ تھوڑے عرصہ میں سب لشکر ساحروں و
غیر ساحروں کا تیار ہوگیا جو کہ قریب سات آٹھ لاکھ کے تھا ساحر تخت ہائے سحر و طائران سحر و اژدر
سحر پر سوار ہوئے سیماسپے بلند آواز تخت پر سوار ہوا سردار گرد تخت کے ہوئے کوس سفری پر چوب
چلی کرنائے سحر کو دم ملا آواز رحیل بلند ہوئی نشان لشکر کھل گئے ہوا سے پھریرے اُڑنے لگے باجے بجنے
لگے آگے آگے تخت پر بادشاہ سوار عقب میں لشکر بیشمار سب سردار لئے کر روانہ ہوئے اس کوہ کی
طرف یہ لشکر راہ میں تھا کہ ایک صدا آئی کہ اے مددگاران حمزہ بہت جلد برائے کمک آؤ حمزہ سے اور
کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے حمزہ یکہ و تنہا ہیں اُن سرداروں نے جنکو خواجہ نے اس صدا
سے آگاہ کیا تھا اور کہا تھا کہ میں اسی طور سے تم کو پکاروں گا بس تم برائے کمک آنا
لشکر لے کر اُن سرداروں نے جو سُنا سیماسپے بلند آواز سے عرض کیا کہ اب اُس کوہ کی طرف نہ
چلیے بلکہ جدھر ہم چلیں اُسی طرف چلیے کیونکہ خواجہ طلب فرما رہے ہیں اس سمت سے
صدا آ رہی ہے کہ برائے کمک آؤ حمزہ سے مقابلہ ہو رہا ہے ہم نے صدا کو پہچان لیا بادشاہ
نے کہا کہ کس طرف سے صدا آتی ہے کہا کہ شمال کی طرف سے سیماسپے بلند آواز نے
کہا کہ یہ سمت تو دربند منیریہ کی ہے اُنھوں نے عرض کیا کہ پھر اسی طرف تشریف لے
چلیے راوی بیان کرتا ہے کہ سیماسپے بلند آواز نے کوہ کی طرف کا راستہ ترک کیا اور دربند
منیریہ کی طرف چلے سرداروں سے کہا کہ تم لشکر کو لے کر آؤ میں جاتا ہوں یہ کہکر پر پرواز
پیدا کر کے اُڑ کر چلا اس کے جانے کے بعد اسد فرزند خورشید شیر سوار روز وجہ و دختر
یکے بعد دیگرے پر پرواز پیدا کر کے سرداروں کو لشکر کے ہمراہ آنے کا حکم دے کے روانہ
ہوئے اسی طور سے اعظم جادو و سوسن جادو بھی اپنے سرداروں کو تاکید کر کے روانہ
ہوئے ان سب کو راہ میں رکھا جاتا ہے ناظرین سے عرض کیا جاتا ہے کہ دیکھیے یہ لوگ کب پہنچتے
ہیں اور کیا کام کرتے ہیں اب میں وہاں کا حال تحریر کرتا ہوں کہ جہاں مقابلہ ہو رہا ہے
اور صاحبقران یکہ و تنہا مع خواجہ عمرو کے کفار سے لڑ رہے ہیں راوی نازک

خیال خدمت ناظرین ذی تمکین مین عرض کرتا ہو کہ یہان کفار نابکار صاحبقران پر سحر کر رہے ہین
صاحبقران اونکا سحر رفع فرماتے جاتے ہین اور لڑتے بھی جاتے ہین اور قتل کرتے جاتے ہین
مصروف جنگ ہین منیر جادو دور سے کھڑا ہوا لشکر کو ترغیب دے رہا ہو کہ یہ دو شخص ہین اور
تم ہزارون ہو اور گرفتار نہین کر سکتے ہو وہ تم سبکو قتل کر رہے ہین ارے بھائیون زغنہ کر کے پکڑ لو
جانے مدو یا اسیر کر لو یا قتل کرو راوی کہتا ہو کہ جب منیر جادو یہ کہتا تھا اہل لشکر بھی خیال کرتے
تھے کہ بادشاہ سچ تو کہتا ہو کہ ہم ساحر بھی ہین اور پچاس ہزار ہین یہ دو ہین اور غیر ساحر ہین ہم
اسکو اسیر نہین کر سکتے ہین واقعی بڑی بدنامی کی بات ہو جو سنے گا کیا کہے گا ہر ایک طعنہ زن
ہو گا اگر طلسم کشا اور اوسکا عیار یہان سے زندہ و سلامت تم سبکو قتل کر کے نکل گیا پس چاہئین
لڑا دو دو آدمیون کا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہو یہ باہم باتین کر کے پھر سحر کرنے لگے اور بعض
خنجر و تلوار و سنان و نیزہ لیکر چلے کہ گھیر کر مارین چارون سب نے صاحبقران پر حملہ کیا ایک
سمت سے ساحرون نے سحر کیا ایک سمت سے غیر ساحرون نے نیزہ و شمشیر سے حملہ کیا صاحبقران
سحر کو بھی رفع فرماتے تھے اور انکے حربہ کو بھی رد کرتے تھے اور اونکو قتل کرتے تھے یہان
تلاطم مچا ہوا تھا کہ صحرا کی طرف سے گرد بلند ہوئی اور وہ گرد اس مقام پر آکر منتشر
ہوا ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا وہی آفتاب دامن گرد مین
پوشیدہ ہو گیا تھا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ تتق گرد اس جنگل مین آکر شق ہوا اوس دامن گرد سے سو
نشان کہ جسکے پھریرے سیاہ رنگ کے تھے ایک لاکھ لشکر کی علامت پیدا ہوئی کہ جس سے یہ ثابت ہوا
کہ ایک لاکھ سپاہ ہو ہر ایک نشان کے پھریرے پر تعریف سامری و جمشید و خداوند عجائب نگار تحریر تھی
منیر جادو نے کہا کہ لشکر دن سے اور نشانہائے لشکر سے ثابت ہوا کہ یہ لشکر کفار ہو یعنی ہم لوگونکا لشکر ہو
طائران سحر کی طرف اشارہ کیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہو اور کدھر سے آیا ہو اور انکا افسر کون ہو اور
کس ملک کو آیا ہو طائران سحر یہ اشارہ پا کر طرف اوس لشکر کے روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہو کہ
جب منیر جادو کا لشکر آیا تھا تو سب سامان سواری و جلوس سواری تھی ہمراہ لشکر تھا تخت بھی ہمراہ
تھا پس منیر جادو تخت پر سوار ہوا تھا سردار اوسکو گھیرے ہوئے تھے سب سامان شان و شوکت
مہیا ہو گیا تھا کیونکہ یہ تو صرف ایک کوتوال کو لیکر آیا تھا اس قصد سے کہ حمزہ کو قتل کر کے حمزہ کا لشکر

طرف طلسم کے چلا جاؤنگا سامان سواری کی کیا ضرورت ہی یہان یہ واقعہ گذرا پس کل سامان آگیا
اب یہ بادشاہ بنا ہوا ایک سمت کو سردارون کے جھرمٹ مین کھڑا ہی اور اہل لشکر کو صاحبقران
و خواجہ کی گرفتاری یا قتل کرنے کی تاکید کر رہا ہی خود نہین مقابلہ کو جاتا ہی اگر جانے کا قصد بھی
کرتا ہی تو سردار مانع ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ کیون تکلیف کرین اہل لشکر اسیر کرینگے
سپہ سالار بھی اسکا ایک سمت کو اژدر سحر پر سوار کھڑا ہی یہان کا تو یہ رنگ ہی اور ادھر وہ طائر
برائے خبر چلے ہین کہ وہ لشکر جو آکر پہونچا علمداران لشکر نے جو اس مقام پر جنگل مین سحر
ہوتے ہوئے دیکھے اور لشکر کو جمع دیکھا ایک طرف تھم گئے اس خیال سے کہ معلوم ہو جائے
کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور ادھر دور سے جو افسر لشکر و مالک سپاہ تھے آپنے
لشکر کے نشانون کو ایک طرف صحرا مین بلند پایا اور جنگل مین آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے دیکھے
ہرکارون سے کہا کہ خبر لاؤ کہ یہ شعلے کیسے بلند ہو رہے ہین کیا کسی لشکر سے مقابلہ ہو رہا ہی
اور کیا یہ لشکر ساحرون کا ہی اور کسکا لشکر ہی اور کس سے جنگ ہو رہی ہی ہرکارے فوراً یہ حکم
پاکر روانہ ہوئے اور یہان آکر دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف واپس گئے اور ادھر
طائران سحر اس لشکر کا حال دریافت کرکے منیر جادو کی خدمت مین آئے اور عرض کیا
کہ یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہی آپکے طلب کے موافق آپکا نامہ جو اسفندیار صحرا نشین کو پہونچا
وہ فوراً مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر ایک لاکھ سپاہ اپنے ہمراہ لیکر ادھر کو روانہ ہوا اس وقت
آکر پہونچا یہ اسکا لشکر ہی یہ خبر سنکے منیر جادو کا چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہو گیا سردارون
سے کہنے لگا کہ اب خوب مقابلہ ہوگا کیونکہ یہ لوگ جو کہ میری کمک کو آئے ہین غیر ساحر ہین
فنون جنگ سے ماہر ہین ان سے خوب مقابلہ ہوگا کوئی نہ کوئی حمزہ کو پکڑ لیگا ہم لوگ
ساحر ہین ہم ساحرون سے مقابلہ کر سکتے ہین کیونکہ فنون جنگ سے ماہر نہین ہین اس
سبب سے قتل بھی ہوتے ہین اور کسی طرح دسترس ان پر نہین ہوتا ہی اب کوئی مقام خوف نہین
ہی یہ لوگ چارون طرف سے گھیر کر پکڑ لینگے کیونکہ یہ دو شخص ہین اور یہ ایک لاکھ کا لشکر
ہی کہ یہان منیر جادو سردارون سے یہ باتین کر رہا تھا اور ادھر ہرکارون نے جاکر اسفندیار
کو خبر دی کہ یہ جو شعلے بلند ہو رہے ہین صحرا مین لشکر منیر جادو حاکم دربند منیریہ سے

اور حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے حمزہ صاحبقران کو غیر جادو نے فریب دیکر
پکڑ لیا تھا یہاں قتل کرنے کو لایا اہل شہر واسطے تماشا آئے تھے حمزہ کے عیار کو خبر ہو گئی
اوسنے آکر عیاری کی غیر جادو کے بھائی کو سحر سے معلوم ہوا کہ عمرو نے آکر عیاری کی ہر دو
لشکر کو اس مقام پر آنے کا حکم دیکر خود یہاں آیا اور غیر جادو کو عمرو کے حال سے آگاہ کیا
خلاصہ یہ کہ عمرو ظاہر ہوا عمرو نے بے نظیر جادو کو قتل کیا اور کل اسباب پر جو کہ غیر جادو نے
حمزہ کے قبضہ سے لیا تھا قبضہ کر لیا اور خود لڑنے لگا چنانچہ لشکر اوسوقت تک نہیں آیا تھا
بدین سبب غیر جادو نے اہل دربند کو عمرو کے گرفتار کرنے کا حکم دیا ساکنان دربند سبنے
ہزار ہزار کوشش کی مگر عمرو کو اسیر نہ کر سکے بلکہ اہل دربند بہت ہلاک ہوئے کہ اتنے عرصہ میں سپہ سالار
غیر جادو لشکر لیکر آگیا ساکنان دربند کی جان بچی وہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہوئے اہل لشکر کوشش
کرنے لگے الحاصل عمرو نے اون سب سے اپنے کو بچا کر حمزہ تک پہونچایا اور حمزہ کو رہا کیا
اب عمرو و حمزہ دونوں لڑ رہے ہیں اون دونوں سے اور لشکر غیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہے
وہ دونوں خادم و مخدوم لڑ رہے ہیں اہل لشکر سحر کر رہے ہیں یہ اہل لشکر کے مشغلہ ہیں وہ دیکھیے
سامنے تخت پر غیر جادو سوار ہے اور لشکر کو جنگ و پیکار کی ترغیب دے رہا ہے اور لشکر
اوسکے حکم کی پابندی کر رہا ہے اور حمزہ و عمرو سے لڑ رہا ہے مگر سنا جاتا ہے کہ اون دونوں پر سحر
اثر نہیں کرتا ہے چونکہ لشکر غیر سحر سے واقف ہے فنون جنگ سے واقف نہیں ہے جو اوس
طور سے لڑے اور مقابلہ کرے پس قتل ہو رہے ہیں اگر ساحروں سے مقابلہ ہو تو یہ لوگ
لڑیں وہ اونپر سحر کریں یہ اونپر سحر کریں انھوں نے سحر کیا حمزہ پر سحر نے اثر نہ کیا اوسنے تلوار
کا ہاتھ رسید کیا کہ اوسکا کام تمام ہو گیا یہ سحر کرتے رہے وہاں خاتمہ ہو گیا یہ جو اسفندیار
نے ہرکاروں کے زبانی سنا اپنے اہل لشکر سے کہا کہ جلد چلو اور صف آرا ہو میں پاس
غیر جادو کے جاتا ہوں اور اوس سے کہتا ہوں کہ آپ اپنے لشکر کو حکم دیجیے کہ وہ الگ ہو جائے
میں حمزہ اور عمرو کو پکڑے لیتا ہوں آپ اطمینان رکھیے اہل لشکر نے عرض کیا کہ جو آپکی
مرضی ہم تو آپکے تابع حکم ہیں یہ سنکے اسفندیار صحرا نشین مرکب کو مہمیز کرکے سرداران کو
ہمراہ لیکر چلا صاحبقران و خواجہ نے ملاحظہ فرمایا کہ گرد بلند ہوئی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا

کہ خواجہ خبر تو لاؤ کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی خواجہ یہ سنتے اسیوقت لگام اوٹھا کر اوس لشکر سے
نکلے مگر صاحبقران سے کہنے لگے کہ ہوشیاری سے مقابلہ کیجیے گا مین ابھی خبر لیکر آتا ہون خواجہ
تو یہ کہکر طرف گرد کے چلے تھے کہ وہ گرد شق ہوئی خواجہ و منیر جادو نے دیکھا کہ آگے آگے ایک پہلوان
زبردست کرگدن مست پر سوار گرد سرداران نامدار عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی عقب لشکر نالہ
بارگاہ و عنبو ہی منیر جادو نے تو پہچان لیا کہ یہ اسفندیار صحرا نشین ہی مگر خواجہ نے نہین پہچانا خواجہ
لشکر مین گئے اور سب حال دریافت کر کے واپس آئے خدمت صاحبقران مین اور
عرض کیا کہ یہ اسفندیار صحرا نشین ہی ایک لاکھ سپاہ سے براے کمک منیر جادو بموجب طلب
منیر جادو آیا ہی یہ آگے کرگدن پر وہی سوار ہی منیر جادو نے جو پہچانا اپنے سردارون سے
کہا کہ جاؤ ہماری طرف سے اسفندیار کو سلام کہنا اور کہنا کہ تمکو منیر جادو نے طلب فرمایا ہی
اپنے پاس سردار ادہر سے چلے اودہر اسفندیار نے اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم
دیکر خود بخدمت منیر جادو چلا راہ مین سردارون سے ملا سردارون نے منیر جادو کا پیام
اسفندیار کو دیا اسفندیار اون سردارون کے ہمراہ خدمت منیر جادو مین آیا بعد صاحب
سلامت و مزاج پرسی کی اسفندیار نے منیر جادو سے کہا کہ اپکا کیا حکم ہی آپ نے مجکو کس
مطلب سے طلب کیا ہی آپ نے میرے آنے کی راہ بھی نہ دیکھی اور جنگ آغاز کر دی منیر جادو
نے سب واقعہ بیان کیا اوسوقت اسفندیار نے کہا کہ آپ اپنے لشکر کو منع فرمائیے کہ وہ مقابلہ
نکرے کیونکہ آپ لوگ فنون جنگ سے ماہر نہین ہین جو اوس طور سے مقابلہ کرین اگر ساحرون
سے مقابلہ ہوتا تو یہ لشکر خوب لڑتا لہذا بیکار قتل کرانے سے کیا حاصل مین تو آگیا ہون حمزہ
سے سمجھ لونگا اب آپ لوگ میرے جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمائین دیکھیے مین کیونکر حمزہ
کو اسیر کر لیتا ہون منیر جادو نے جوابدیا کہ کیا ضرورت ہی میرے ہی اہل لشکر گرفتار کر لین گے تم کیون
زحمت کرو حمزہ اکیلا کون ہی ہان اگر اوسکا لشکر ہوتا تو اوسوقت مین بھی تم سے کہتا اور تمکو زحمت
دیتا ایک شخص کے لیئے کیا زحمت دون مین نے جو تمکو طلب کیا تھا تو یہ غرض تھی کہ حمزہ جو
اور آئیگا تو مع لشکر کے آئیگا تو ہم اور تم ملکر حمزہ سے مقابلہ کرینگے چنانچہ اتفاق سے حمزہ اکیلا
آیا خیر میرے اہل لشکر کافی ہین اسفندیار نے جواب دیا کہ مین نے اس خیال سے یہ امر نہین عرض کیا

کہ آپ لڑ نہیں سکتے ہیں بلکہ اس خیال سے عرض کیا کہ آپ فنون سحر سے آگاہ ہیں فنون جنگ
سے واقف نہیں ہیں میں فنون جنگ سے آگاہ ہوں پس حمزہ جو چوٹ کھائیگا اور خواہ قتل ہوگا
خواہ اسیر توقف جنگ تیغ و سحر سے ہرگز ہرگز نہ خوف کھائیگا جب یہ اسفندیار نے کہا منیر جادو
کا دل بھی یہ قصد تھا مروت و دنیا داری کرتا تھا جواب دیا کہ اگر یہی تمہاری مرضی ہے تو خیر میں اپنے لشکر
کو منع کرتا ہوں کہ حمزہ سے مقابلہ کرو اسفندیار نے کہا کہ میں لشکر کو جاتا ہوں اور حمزہ کو برائے
مقابلہ طلب کرتا ہوں آپ مع لشکر کے ایک طرف کو صف آرا ہوں اور تماشہ ملاحظہ فرمائیں کہ
کیونکر مقابلہ ہوتا ہے منیر نے یہ کلام اسفندیار کا سنکے قصد کیا تھا کہ لشکر کو منع کرے اور اسفندیار سے کہہ
گیا تھا کہ اپنے لشکر کو روانہ ہو کر دیکھا ایک بیچ صحرا سے تق گرد بلند ہوا جس سے سپہر دوار کو مکدر کر دیا
اور زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور وہ گرد بہت تیز آرہی تھی خلاصہ یہ کہ دامن گرد سے اس صحرا میں آکر شگافتہ
ہوا دل گرد سے سو نشان ایک لاکھ لشکر کی علامت کے پیدا ہوئے جنکے پھریروں پر تعریف عجائب
نگار تحریر تھی اور سیاہ رنگ کے تھے لوہے طائران سحر برائے دریافت روانہ ہوئے
ادھر سے ہرکارے ادھر کو روانہ ہوئے خواجہ بھی بموجب حکم صاحبقران روانہ ہو گئے آگے لشکر
اسفندیار سے بھی ہرکارے گئے صاحبقران و خواجہ و منیر جادو و اسفندیار نے دیکھا کہ وہ
نشان لشکر ایک طرف آکر قایم ہوئے اور خیمے بھی لگے بعد جلوس سواری آیا بعد جلوس سواری کے ایستادہ
خیمے پر ایک پہلوان قوی تن سوار پہلو ڈالے ہیں سرداران نامدار پس ایستادہ لشکر بیشمار اسفندیار
و منیر جادو نے پہچانا کہ یہ لاجورد دریا شگاف ہے اسفندیار نے منیر جادو سے کہا کہ کیا آپ نے
لاجورد دریا شگاف کو بھی برائے کمک طلب کیا تھا منیر جادو نے کہا کہ ہاں طلب کیا تھا اسی
خیال سے کہ حمزہ کے ہمراہ لشکر کثیر ہوگا لشکر ساحران سے ہم لوگ مقابلہ کرینگے اور غیر ساحروں
کے لشکر سے تم لوگ اسفندیار نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ بھی آپکے طلب کیے ہوئے آئے ہیں منیر جادو
نے کہا کہ اور کیا منجم عین نے ماہور نیزہ باز و البرز کج کلاہ کو بھی طلب کیا ہے یقین ہے کہ وہ دونوں
بھی مع لشکر کے آتے ہونگے ادھر خواجہ نے جا کر سب حال دریافت کیا اور خدمت صاحبقران عالیشان
میں آکر عرض کیا لاجورد دریا شگاف ایک لاکھ سپاہ سے برائے کمک منیر جادو آیا ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ آیا ہے تو آنے دو ہمارا خدا مالک ہے خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران آپ اکیلے کس قبیلہ

مقابلہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جائے یہ امر غیر ممکن ہے کہ میں ان لوگونکے سامنے
سے چلا جاؤن اتنے جو مرضی خدا کی ہو اوسکو منظور ہوگا اوسکی ذات پر تکیہ کرو اور دیکھو کہ یزدان غیب
سے کیا ظاہر ہوتا ہے اور خداوند کریم کیا دکھاتا ہے اطمینان رکھو راوی بیان کرتا ہے کہ اودھر لاجورد کے ہرکارون
نے لاجورد کو خبر کی کہ میدان مین لشکر منیر جادو سے اور حمزہ سے مقابلہ ہو رہا ہے اور اسفندیار مع لشکر
کے جرار کمک آیا ہے یہ اوسکا لشکر شمال کی طرف صف آرا ہے اور وہ خود منیر کے پاس گیا ہے ملاقات کے
لیے اور اجازت لینے کے لیے لاجورد نے بھی اوس مقام پر پہونچکر ایک سمت اپنے لشکر کو صف آرائی کا
حکم دیا اور خود طرف منیر جادو کے چلا ادھر ساحران سحر نے لاجورد کے آنے کی خبر منیر جادو
کو دی منیر جادو لاجورد کو دیکھ چکا تھا اوسی طور سے سردارونکو بھیجکر لاجورد کا بھی استقبال
کرایا لاجورد نے بھی آکر منیر جادو کو سلام کیا مزاج پرسی کی طلب کرنے کا سبب دریافت
کیا اوسنے سب حال کہا اور کہا کہ ابھی اسفندیار نے اقرار کیا ہے کہ مین حمزہ کو اسیر کرتا ہون آپ
اپنے لشکر کو منع فرمائیے کہ وہ حمزہ سے نہ لڑے لاجورد نے کہا کہ اے بھائی اسفندیار ہم اور تم شریک
ہو کر حمزہ سے مقابلہ کرین اسفندیار نے جواب دیا کہ حمزہ اکیلا ہے اکیلے سے مین اور تم شریک ہو کر مقابلہ کرون
اگر حمزہ کے ساتھ لشکر ہوتا تو کیا مضائقہ تھا لاجورد نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اچھا یہ تو ہونا ضرور ہے
کہ دونون لشکر ایک ہو جائین اسفندیار نے کہا کہ کیا نقصان ہے یہ باتین کر کے لاجورد و اسفندیار
نے قصد کیا تھا کہ اپنے اپنے لشکرون مین جائین اور لشکر مین پہونچکر ایک ہو جائین ایک ہی مقام پر خیمہ
وغیرہ برپا کرین کہ مشرق کی طرف سے گرد بلند ہوئی اور لاہور نیزہ باز مع ایک لاکھ پچیس ہزار سپاہ
کے آکر پہونچا سب نے اوسکو پہچانا خواجہ نے حال دریافت کر کے صاحبقران سے بیان کیا
لاہور نے اپنے لشکر کو صف آرائی کا حکم دیا خود منیر جادو کے پاس آیا خلاصہ یہ کہ اسنے بھی اوسی
طور سے تقریر کی اور منیر جادو سے ملاقات کر کے یہ تینون سردار اپنے اپنے لشکر مین آئے
خلاصہ یہ کہ یہ تینون لشکر ایک ہو گئے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ جب ان لشکرون
کی آمد شروع ہوئی تھی تو اہل لشکر منیر سحر کرنے اور لڑنے سے باز رہے تھے اور ایک طرف سمٹ کر
ہو گئے تھے اور اون لشکرون کی آمد کا تماشہ دیکھ رہے تھے اسی سبب سے جنگ و پیکار موقوف تھی
صاحبقران بھی شمشیر بکف بہت ہوشیار کھڑے ہوئے تھے آمد لشکر ملاحظہ فرما رہے تھے راوی بیان کرتا ہے

غرض جب یہ تینوں سردار منیر جادو سے ملاقات کرکے اپنے اپنے لشکر کو چلے گئے اور ایک ہو گئے یعنی یہ سب
لشکر ایک مقام پر اوترے ایک سمت صف آرا ہوئے اوسوقت منیر جادو نے اپنے اہل لشکر سے پکارکر
کہا کہ اب تم لوگ حمزہ سے نہ مقابلہ کرو چلے آؤ یہ لشکر جو آئے ہین مقابلہ کرینگے اور کرچکینگے تم اطمینان رکھو
یہ لوگ تم لوگون کے گرفتار کیے سے گرفتار نہ ہونگے کیونکہ تم ساحر ہو اور سحر اونپر اثر نہین کرتا ہی تم فنون
جنگ سے ماہر نہین ہو قتل ہوتے ہو تم ایک طرف کو صف آرا ہو جاؤ اور ان لوگون کی جنگ وپیکار کا
تماشا ملاحظہ کرو یہ حکم دینا تھا کہ اہل لشکر منیر جنگ وپیکار سے عاجز تھے اوس سبب سے کہ وہ جائین
لڑا کرتے تھے اور لڑتے تھے مگر اونکے جادو سے کچھ نہ بنتا تھا قتل ہوتے تھے بادشاہ
کے حکم سے ناچار تھے جنگ سے انحراف نکر سکتے تھے جانین برباد کر رہے تھے اور لڑ رہے تھے
یہ حکم پاکر اونکی جان مین جان آئی اور ایک مرتبہ یہ سب صاحبقران کے سامنے سے ہٹ گئے
در عقب منیر جادو آکر صف آرا ہوئے صفین باندھ لین صاحبقران کو بھی [illegible] صاحبقران
نے بھی اپنے کو آراستہ کیا مگر یہ امر ہو کہ صاحبقران پیدل ہین اور پیدل مقابلہ کررہے ہین ساحران
سے ذرا بھی خوف و دہشت نہ تھا ان لشکرون کے آنے سے ہراس ہوا اوسی طور سے با جو [illegible]
ابر بگھر سے ہوئے ہین جب لشکر منیر جادو میدان جنگ سے ترک کرگئے اور مقابل صاحبقران [illegible]
وہ کہ پس پشت منیر جادو صف آرا ہو چکا اوسوقت منیر جادو نے ایک ساحر سے کہا کہ تم جا کر
اسفندیار سے کہو کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ ہم نے تمہاری خواہش کے بموجب اپنے لشکر کو جنگ و پیکار سے
روک لیا اب تم حمزہ سے مقابلہ کرو اور حمزہ کو اسیر کرکے ہمارے حوالے کردو وہ ساحر اسفندیار کے پاس
آیا یہان لشکر اسفندیار ولاجورد ولاہور کی صف بندی ہو چکی تھی اور اسفندیار نے قصد کیا تھا کہ
اپنے لشکر سے کسی سردار کو براے مقابلہ صاحبقران روانہ کرے کہ اوس ساحر نے منیر جادو کا
پیغام دیا اسفندیار نے جواب دیا کہ کہدینا آپکے فرمانے کی ضرورت نہین ہی مین خود سردارونکو حکم
دے چکا ہون کہ حمزہ کو اسیر کرلو چنانچہ دو سردار براے گرفتاری حمزہ میرے حکم کے بموجب روانہ
ہوا چاہتے تھے کہ انکا پیام پہونچا ہین مین نے جواب سے انکار کیا کہ اوسکے خلاف کبھی نہ ہوگا
وہ ساحر یہ جواب پاکر منیر جادو کے پاس آیا اور اسفندیار نے جو پیام دیا تھا وہ بیان کیا منیر جادو
جواب سنکے خاموش ہو رہا اودھر اسفندیار نے ایک سردار سے کہا کہ تو جا کر حمزہ کو پکڑ لا یا قتل کردہ

سر والیہ حکم پاکر فوراً مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا اور آواز دی کہ ای حمزہ تو نے بہت سر اوٹھایا ہی
کیا ساحرون سے لڑ رہا تھا اور اونکو قتل کر رہا تھا جو کہ سوائے سحر کے فن جنگ سے آگاہ نہ تھے اونکو تو قتل
کر رہا تھا اگر بہادر ہی تو مردان عالم سے آکر مقابلہ کرتا کہ کچھ ہنر جنگ تیرے ظاہر ہون اور مزا مقابلہ کا
حاصل ہو یہ جو اوس نے پکار کر کہا تو صاحبقران تلوار علم کیے ہوئے اوسکے سامنے تشریف لائے فرمایا
کہ کیا لاف وگزاف بکتا ہی تیری بہادری اور شجاعت وجوانمردی ولیاقت اسی امر سے ظاہر ہی کہ تو مرکب
پر سوار ہی اور مجکو برائے مقابلہ طلب کرتا ہی تجکو شرم نہین آتی ہی کہ مین کیا مقابلہ کرون میرا حریف پیدل ہی
اپنی اگر دعوی شجاعت ہی تو مرکب پر سے اوتر کر مجھ سے مقابلہ کر یہ جو صاحبقران نے فرمایا اوسکو غصہ آگیا
اور غیرت نے گوارا نہ کیا کہ مین مرکب پر سوار رہون جلدی سے مرکب پر سے کود پڑا صاحبقران کے
روبرو آکر کہا کہ ای حمزہ وار کر صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا یہ طریقہ نہین ہی پہلے تو وار کر پھر مین بھی وار
کرونگا اگر خداوند کریم تجھے ہی ضرب سے مجکو بچائیگا اوسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی یہ کہکر
اوسنے نیزہ کا وار کیا صاحبقران نے سنان نیزہ سے اپنے کو بچا کر دونون ہاتھ ڈالدیا اور نیزہ اوسکے
ہاتھ سے چھین لیا اور مثل نیشکر کے توڑ کر پھینکدیا اوسنے برہم ہوکر تلوار میان سے لیکر وار کیا صاحبقران
نے ماتھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار بھی چھین لی اور کمر و زنجیر پکڑ کر اوسکو اوٹھا لیا اور سر سے بلند
کرکے فرمایا کہ شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی اوسنے کلمہ سخت کہا پس صاحبقران نے اوسے زمین
پر دے مارا کہ وہ نقش زمین ہوگیا استخوان اوسکے سرمہ سا ہوگئے یہ حال دیکھکر اوسکا بھائی لشکر
اسفندیار سے اجازت لیکر آیا اوسکو بھی صاحبقران نے قتل کیا اسی طرح سے چودہ پہلوان
کو دم بھر مین صاحبقران نے واصل جہنم فرمایا یہ رنگ دیکھکر اسفندیار کے حواس جاتے رہے
اور لاجور دولا ہو رہے باہم صلاح کی کہ اگر حمزہ سے فرداً فرداً مقابلہ کیا جائیگا تو ہمارا کل لشکر کام
آئیگا اور حمزہ سے کوئی عہدہ برا نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ حمزہ کو چارون طرف سے گھیر کر پکڑو
تین لاکھ کا لشکر ہی اگر ایکدم تیغ چارون طرف سے حملہ کریگا تو حمزہ عاجز ہو جائیگا اور گرفتار ہو جائیگا
حمزہ کس کس کو اکیلا جواب دیگا آخر کو عاجز ہو کر اسیر ہو جائیگا یہ جو رائے ہوئی سب نے اس رائے
کو پسند کیا پس ہر ایک نے اپنے لشکر کے لوگون مین کہا کہ حمزہ کو چارون طرف سے گھیر لو کسی
کیطرف نہ جانے دینا اسیر کر لینا یہ حکم دیا تھا کہ تینون لشکرون کے اہل لشکر پیدل و سوار لیتا

افسردن نے کہا سب اہل لشکر پھر حملہ آور ہوئے اور تیغ سنان و تبرہ لگانے لگے پھر طوفان آب تیغ بلند
ہوا کشتی حیات گرداب بلا مین مبتلا ہوئی صاحبقران نے پھر تلاطم ڈالا یا قتل کرنا شروع کیا وہی
ایک حملہ مین لشکر کے حواس جاتے رہے اور پانون اوٹھ گئے یہ حال جاسفند یار و لاچوت و لاہور نے
لشکر کا دیکھا باہم صلاح کی کہ لشکر کے لوگ حمزہ کے حملہ کی تاب نہین لاسکتے ہین اگرچہ حمزہ اکیلا ہی مگر جب
حملہ کرتا ہی لشکر کے پانون اوٹھ جاتے ہین پس صلاح یہ ہی کہ ہم اور تم ملکر حمزہ کو گھیر کر پکڑ لو لشکر کے لوگون سے
نہ پکڑا جائیگا حمزہ واقعی بڑا بہادر و جری ہی اس سے کوئی نہین لڑسکتا ہی سوا اسے ہم لوگون کے اون دونون
نے کہا کہ چلو جس طور سے ہو حمزہ کو اسیر کرلیں تینون باہم یہ صلاح کرکے اور مرکب اوٹھا کے چلے
للکارتے ہوئے کہ آؤ حمزہ کہان ہین روبرو ہے کے پیادون سے مقابلہ کر رہا ہی اور کیا قتل کر رہا ہی مردان عالم
سے مقابلہ کرو اور حملہ ہمارا روک تو جانین یہ تو ادھر سے چلے اودھر صاحبقران بھی اہل لشکر کو قتل فرماتے
ہوئے انکی طرف چلے ابھی سامنا نہین ہوا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پہ سیاہ ابر نمودار ہوا وہ ابر
اس مقام پر آکر قایم ہوا اوس ابر سے پانچ تخت پیدا ہوئے اب جو صاحبقران و خواجہ نے دیکھا تو
اون تختون پہ سرداران اسلام کو سوار دیکھا اودھر مہتر بادو نے بھی دیکھا کہ حمزہ کے مددگار آگئے کیونکہ اسکو
خبر ہوگئی تھی کہ فلان فلان ساحرون نے حمزہ کی شراکت کی تھی یہ دیکھکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ اب بڑی خرابی
ہوئی کہ حمزہ کے مددگار اور سردار آگئے معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون کو اس معرکہ کی خبر ہو گئی اب کشت و خون حد
درجہ کا واقع ہوگا اب سحر و ساحری کا مزا اوٹھے گا اب ہمکو لازم ہی کہ ہم بھی اپنے مددگارون کی کمک کرین سپہ سالار
نے جواب دیا کہ ضرور مہتر جادو نے اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ اور آمادہ جنگ و پیکار ہو کیونکہ اب
ساحرون سے مقابلہ ہوگا اپنے اپنے حربہ اور ہتھیار سنبھالو اور یہ جو ساحر برائے کمک حمزہ آتے ہین انکو گھیر لو
اور مددگارون کے آنے تک ان سبکو مار لو یہ جانے نہ پائین اگر حمزہ کا لشکر آگیا تو پھر بڑی خرابی ہوگی اور
معرکہ عظیم سے سامنا ہوگا اودھر وہ سردار جو کہ مہرہ کی آواز سنکے تختان سحر پر سوار ہو کر چلے تھے وہ جو
یہان آکر پہونچے اونھون نے جو بلندی پر سے خیال کیا تو صاحبقران اور خواجہ کو لاکھون سے لڑتے
ہوئے دیکھا پایا سے ہوا سے جو سحر کیا جسقدر لوگ قریب حمزہ صاحبقران تھے اور صاحبقران پہ حملہ کرتے
تھے سب کے ہاتھ پانون بیکار ہوگئے اور بہت سے ہلاک ہو کر گرے سر اونکے اوڑ گئے یہ بھی معرکہ دیکھا اور یہ خیال
کرتے کہ انکو کس نے ہلاک کیا ضرور یہ کسی ساحر کا کام ہی کہ اوسنے سحر کیا ہی ایک مرتبہ جسقدر لوگ ہلاک ہو گئے سر

آتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے اور انکو جگہ دیدی خیر اب تو جو ہوا سو ہوا وزرا ان سبکو پھر ترغیب دلائی
دیتے کہ یہ انکو گھیر کر مار لیں ابھی کوئی ایسا نقصان نہیں ہوا ہے خداپرست تھوڑے سے ہیں اگر
اسی طور سے کمک آگئی تو پھر بڑی خرابی ہوگی اس معرکہ کو طول ہوگا گو فتح ہماری ہوگی مگر انکو
شکست ہوگا یہ سنکے آجرود وغیرہ نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ تم لوگ کیسے ہیچ دلے ہو اور کیسے
نامرد ہو کہ حمزہ کی کمک جو آئی تو سب کے سب ہٹ آئے یہ نہ کیا کہ انکو حمزہ تک نہ آنے دیں اوسی
مقام پر روک لیں پس بہتر یہ ہے کہ ان سبکو مار لو یہ کہنا تھا کہ پھر لشکر نے صاحبقران پر حملہ کیا اب
کیا ہوتا ہے یہ چالیسوں سردار ہمراہ صاحبقران کے لڑنے لگے برابر سے چالیس تلواریں برسنے لگیں
سر اوڑنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ لوگ لڑ رہے تھے اودھر منیر جادو کو بھی جوش آگیا اپنا لشکر
ہمراہ لیکر سحر کرتا ہوا چلا سرداران اسلام نے جو کہ ساحر تھے اور صاحبقران کے حکم سے الگ
کھڑے ہوئے تھے یہ معرکہ جو دیکھا کہ اب منیر جادو اپنے لشکر کو لیکر چلا اور اوسکا قصد ہے کہ سحر
کرے ان پر ساحر بھی تیغ و ناچخ لیکر طرف لشکر منیر کے چلے آپس میں سحر ہونے لگے ساحران اسلام
نے لشکر منیر جادو کو روکا باہم تیغ و ناچخ چلنے لگے سحر کی بوچھاڑ ہونے لگی ایکطرف ساحروں سے
مقابلہ ہو رہا ہے ایک طرف غیر ساحروں سے بازار مرگ گرم ہے کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکریں
کھا رہے ہیں لاشوں کا انبار ہے لاشوں کا ڈھیر ہر طرف لگا ہوا ہے لاشوں سے میدان جنگ بھرا ہوا ہے
سر و گردن کے ہر سمت انبار ہیں لاشوں کے پشتے بندھے ہوئے ہیں بڑے غضب کی لڑائی ہو رہی ہے زخم بہادری
ہو رہی ہے گو اہل اسلام بہت قلیل تھے یعنی چالیس غیر ساحر ہیں اور چالیس ساحر ہیں مگر انھوں نے
دونوں لشکروں میں تلاطم ڈالدیا ہے ساحروں نے لشکر ساحران میں اور غیر ساحروں نے لشکر غیر ساحران
میں صاحبقران بھی لڑ رہے ہیں یہاں تلاطم مچا ہوا تھا کفار نرغہ کرکے اہل اسلام پر [illegible] مگر
سینہ سپر ہوتے تھے اسفندیار وغیرہ نعرہ کرکے اہل لشکر کے دل بڑھا رہے تھے اودھر منیر جادو خود بھی
سحر کرتا ہے اور اوسکے سردار بھی اور لشکر کو بھی لڑنے کی اور سحر کرنے کی ترغیب دے رہا ہے اوس وقت ایسا
قیامت خیز وقت آگیا ہے معرکہ پڑا ہوا ہے ہر طرف سامان رستخیز کے آثار ہیں گرد بلند ہو رہی ہے برق شمشیر
چمک چمک کر خرمن حیات پر گر رہی ہے اور سہار کر رہی ہے سر مثل اولوں کے برس رہے ہیں خون کا دریا
بہ رہا ہے عجیب ہنگامہ قیامت نما برپا ہے لشکروں میں تلاطم ہے کوئی صورت معرکہ کی نظر نہیں آتی ہے مگر

کہان تک اہل اسلام انکے حملون کو روکتین کہ وہ لاکھون اور یہ قلیل قریب تھا کہ اہل اسلام کے پاؤن اوکھڑ
جائین کہ آسمان پر باجون کی صدا آئی اور ابر گلنار رنگ و سوسنی رنگ کے پیدا ہونے لگے وہ ابر
آکر اوسی صحرا مین قائم ہونے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ لشکر تھا جو کہ بموجب اپنے سردارون و
افسرون کے حکم کے برائے کمک چلا تھا سیماے بلند آواز و سوسن جادو و اعظم جادو و دختر
سیماے بلند آواز تو جلدی مین راہ بھول گئے اور بھٹک کر اور کسی طرف نکل گئے مگر والان لشکر کو
حکم دے گئے تھے کہ مع لشکر کے بہت جلد دربند مینریہ مین اپنے کو پہونچاؤ کیونکہ وہان حمزہ
صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے وہان پہونچکر جلد کمک کرو حمزہ صاحبقران کی ہم
تم سے قبل پہونچے جاتے ہین اور جا کر لڑائی کو روکتے ہین بہت جلد آنا وہ سب سردار تو چلے تھے
بسبب جلدی اور تیزی کے راہ فراموش کیے اور طرف نکل گئے وہ لشکر جو چلا بموجب حکم کے مع
خیمہ و خرگاہ کے اونکے سامنے چل کھڑا ہوا تھا وہی لشکر اب آکر پہونچا یہ لشکر سات لاکھ کا ہے
اسمین ساحرہ و غیر ساحر بھی ہین جو کہ غیر ساحر ہین اونکو ساحر تختون پر سوار کیے ہوے اور سخت سحر
سے اوڑاتے ہوئے لیے چلے آتے تھے اشقر دیوزاد بھی ان سردارون کے ہمراہ تھا مگر اون
تختون ایسے تھے کہ جسپر مرکب اہل لشکر کے تھے اشقر ایک تخت سحر پر تھا اوسکا جیا کرتی تھی کیونکہ خواجہ نے
اشقر دیوزاد سے زبان جنی مین کہا تھا کہ تم لشکر کو جاؤ مین تمھارے آقا کی تلاش مین جاتا ہون
جب صاحبقران مل جائینگے تو مین ان سردارون کو مع لشکر کے طلب کرونگا یہ تمکو بھی اپنے ہمراہ
لیتے آئینگے پس اشقر دیوزاد خواجہ کے کہنے سے اون سردارون کے ہمراہ لشکر مین آیا تھا اگر خواجہ
یہ نہ کہتے تو کسی کی بھی مجال نہ تھی کہ اشقر کو اوس مقام سے لیجاتا بدون صاحبقران کے تشریف
لائے اس سبب سے اشقر دیوزاد خواجہ کے کہنے سے اون سردارون کے ہمراہ تھا پس وہ ابر بالا
آکر شق ہوا اور اوس ابر سے لشکر پیدا ہونے لگا اہل لشکر اسلام نے جو دیکھا کہ صاحبقران
سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا تھا ایک طرف ساحرون سے ساحر لڑ رہے ہین اور ایک سمت غیر
ساحرون سے معرکہ پڑا ہوا ہے کہ سب اہل اسلام [illegible] سردار اہل اسلام
و اہل لشکر نے بالاے ہوا سے آواز دی [illegible] ہم آ پہونچے
بڑا فریب کیا تھا کہ ہمارے آقا کو فریب دیکر لے گیا تھا [illegible]

گراونکھون سنے ڈھونڈھوکر نکالا اور ہمکو بھی آگاہ کیا ورنہ تم تو اپنا کام کر چکے تھے اب کیا ہوتا ہو کیسے
بودے ہو کہ فریب کرتے ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہی پس معلوم ہوا کہ تم سب نامرد ہو خیال تو کرو کہ دو
آدمیونکو اسقدر ساحرون وغیر ساحرون نے گھیرا ہو شرم بھی نہین آتی ہی اب ہم آپہونچے ہین
اب دیکھتے ہین کہ تم لوگ کیونکر یہان ٹھہرتے ہو یہ جوان سب نے تعریف کی اور جلدی جلدی
تخت ہوا پر سے اوتارنے لگے اور زمین پر آئے صاحبقران وخواجہ لڑ رہے تھے اجازت کس سے
لیتے لشکرون پر جا پڑے ساحر لشکر ساحران پر اور غیر ساحر لشکر غیر ساحران سے لڑنے لگے ہتھو
ہر طرف تلوار وخنجر چلنے لگا بازار مرگ گرم ہوگیا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے خون برسنے
لگا انبوہ مین جادو بھی لڑنے لگا اور سحر کرنے لگا اب ہر طرف بازار رستخیز گرم تھا بارش خدنگ
وغیرہ کی رہی تھی صدائے بکش وبزن ہر طرف بلند تھی پہلوانان رعد آواز گرج رہے تھے
برق شمشیر کوندہ کر خرمن حیات کو تباہ کر رہی تھی سم ہائے مرکبان سے خاک اوڑ رہی
تھی راوی بیان کرتا ہی کہ لشکر اسلام جو آیا تھا وہ مسلح ومکمل تھا پس زمین پر اوترتے ہی مرکبون پر سوار
ہو ہوکر لڑنے لگے ایک ساحر نے جلدی سے اشتر ولیزاد صاحبقران کے پاس پہونچا دیا اور
لشکر کے آنے سے آگاہ کیا اب صاحبقران اشتر پر سوار ہوکر لڑنے لگے جب خواجہ کو یہ معلوم
ہوا کہ کل لشکر آگیا اب خواجہ کو اطمینان ہوا اور اب خواجہ اور فکر مین مصروف ہوئے خواجہ نے
دل مین کہا کہ ای عمرو اب وہ فکر کر کہ جسمین کوڑی دو کوڑی کا نفع ہو اب لشکر اسلام آگیا ہی
کہ اب کوئی مقام خوف نہین ہو دوسرے کچھ سردار حمزہ کے قریب بھی آگئے اب حمزہ پر
کوئی ہاتھ نہین اوٹھا سکتا ہی تم کچھ اپنے معاش کی فکر کرو عرصہ ہوا ہی کہ تم نے کچھ پیدا نہین کیا ہی
یہ خیال کر کے خواجہ دل مین ایک خزانہ کو چل کھڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ
تدبیر کی تھی کہ سو سو پچاس پچاس کافرون کی لاشون کو ایک جا کیا پہلے اونکی کمر ٹٹول کر جو
کچھ ملا نکال لیا اوسکے بعد اوسپر ایک جھنڈی لگا دی کہ یہ مال خواجہ عمرو جسکی کمر سے کچھ نہ نکلا
ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ تیرا مرنا کیا ضرور تھا جو تیرے پاس کچھ نہ تھا نذر دادنی کہ تیرے پاس کیا
کچھ نہین نکلا [illegible] یہان ٹھکانہ ہی [illegible] [illegible] کر ٹھوکر دیا اور [illegible]
ہوئے اب خواجہ تو اس فکر مین مصروف ہوئے [illegible] اب لشکر اسلام [illegible] [illegible]

مقابلہ ہونے لگا ہر طرف بازار مرگ گرم ہے خون برس رہا ہے دریاے خون رواں ہے اب ہر طرف تلوار چل
رہی ہے کسی مقام پر خنجروں کی چقا چاق بلند ہے کسی جگہ گرزوں سے مقابلہ ہو رہا ہے صداے تراق تراق
سے گوش گردوں کر ہوئے جاتے ہیں اب یہ جو اسفندیار و لاجورد و لاہور اور اسکے افسران
لشکر نے دیکھا کہ حمزہ کی کمان آگئی اور کل لشکر حمزہ کا اس سحر کی خبر پا کر آگیا اور ہمارے لشکر
سے لڑ رہا ہے پس انھوں نے بھی تلواریں علم کیں اور لڑنے لگے ادھر میں جادو سے اور وہ
اہل لشکر سے اور ساحران اسلام سے سحر بازی و شعبدہ بازی نیرنگ سازی ہونے لگی شعلہاے سحر
بلند ہونے لگے ہر طرف آگ برسنے لگی ابر سحر آ کے قایم ہونے لگے اون سے عقرب و مار برسنے لگے
بر فضاے سحر چمک چمک کر گرنے لگیں نارے جل جل کر نابود ہونے لگے خون کے دریا جاری ہو گئے
سر اوسمیں مثل حباب یوں بہتے نظر آنے لگے ہر طرف شور و غل مچانے لگے ساحروں کے مرنے کی علامت
بلند تھی کبھی تاریکی ہو گئی کبھی روشنی یہ آوازیں آ رہی تھیں کہ کشتی میرا نام ہیں فلاں جادو بود سیاہ
آندھیاں اوٹھ رہی تھیں زمین ہل رہی تھی صحرا کو زلزلہ تھا ایک حشر برپا تھا وہ میدان جنگ نمونہ
میدان حشر کا تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی تھی جو بہادر و منچلے تھے وہ بڑھ بڑھ کر لڑ رہے تھے
جو نامرد و بودے تھے وہ راہ فرار تلاش کر رہے تھے بہادروں کے جسموں پر گلہاے زخم کھلے
ہوئے تھے مرغ روح اوڑ اوڑ کے طائر جان کا شکار کر رہے تھے سب صیاد اجل کے پھندے میں آ گئے
تھے اسیر دام اجل ہو رہے تھے شہباز اجل کے شکار تھے بہادران عالم کس جوانمردی و بہادری
سے لڑ رہے تھے زاغ کمان چلا رہے تھے ہر طرف زخموں کے گل کھلے ہوئے تھے زخموں سے
وہ صحرا لہو سے لالہ زار ہو رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ لالہ کا کھیت ہے جدھر نگاہ اوٹھ جاتی تھی سواے
تیر و تبر کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی نشان لشکر بلند تھے پھریرے اونکے کھلے ہوئے تھے ہوا
اوڑ رہے تھے بیرقیں لہرا رہی تھیں صداے بزن و بکش بلند تھی لہو کی ندیاں بہہ رہی تھیں بازار
مرگ گرم تھا ملک الموت بیکار کماں تک روحیں قبض کریں ایک کی روح قبض کی تلوار سر کر گرے اونکی
روح قبض نہ کرنے پائے تھے اور دو سو بسمل نظر آئے مجروحوں کے کراہنے کی صدا آ رہی تھی کوئی پڑا ہوا
خاک پر ایڑیاں رگڑ رہا تھا کوئی مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہا تھا کسی کا وقت جان کندنی
تھا کسی کا ہنگام نزع تھا کوئی تڑپتا تھا کوئی خاک پر پڑا تھا کوئی سسک رہا تھا کوئی دم توڑ رہا تھا

کسی کے پاؤن نذار تھے کسی کے پہونچے سے ہاتھ قلم تھے کسی بہادر کا سر تن پر نہ تھا دھڑ خاک پر
پڑا تھا کسی غازی کا شانہ نشانہ تھا کوئی عروس مرگ سے ہمکنار تھا کوئی اجل کا خاک پر پڑا خواستگار
تھا کسی کو اپنے ہلاک ہونے کا صدمہ تھا پڑا و سرد بھر رہا تھا کسی کی فرط عطش سے زبان نکل
آئی تھی وہان یہ کوئی نہ تھا کہ جس سے پانی طلب کرے خلاصہ یہ کہ اوس جنگل مین عجب طرح کا
معرکہ پڑا تھا بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی بیٹا باپ کا دشمن ہو رہا تھا باپ فرزند کا قاتل تھا کوئی
پکار رہا تھا کہ لمدون ادھر آؤ مجھ خستہ جان کی خبر لو کون سنتا ہے جو خبر لے عجب عالم ہراس و یاس
تھا ہر ایک بدحواس تھا لشکر اسلام جو کہ آیا تھا آتے ہی جنگ و پیکار مین مصروف ہو گیا نہ یہ اہل
لشکر نے خیال کیا نہ سردارون نے کہ ہمارے افسر اعلے و بادشاہ جو ہم سے قبل چل کھڑے ہوئے
تھے وہ بھی آ کر پہونچے یا نہین اگر آئے تو کس طرف لڑ رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ حکیم اقلیموس
بھی ایک طرف کو شمشیر زنی کر رہے تھے یہ صرف حکیم ہی نہ تھے بلکہ فنون جنگ سے بھی خوب ماہر تھے
کفار کشی مین مصروف تھے جب یہ لشکر آ گیا اور صاحبقران کو معلوم ہو گیا کہ کل لشکر ساحران
و غیر ساحران اس مقام پر پہونچ گیا ہے اس معرکہ کی خبر پا کر یا کہ تو صاحبقران جنگ دشتانہ و دلیرانہ
فرما رہے تھے یا اب تھم گئے اور صرف ایک ہاتھ سے لڑنا شروع کیا پہلے دو دستی شمشیر زنی فرما رہے تھے
اب یہ حالت ہے کہ جو جوان ہر وار کرتا ہے اوسکو ہلاک کرتے ہین یا جس سردار یا اہل لشکر پر کفار کا مجمع
ہو جاتا ہے اور وہ گھر جاتا ہے اوسکی کمک فرماتے ہین اوسکو اونکے پھندے سے بچاتے ہین منیر جادو
ساحران اسلام سے بھی لڑتا جاتا ہے اور غیر ساحرون پر لشکر اسلام کے بھی سحر کرتا جاتا ہے صاحبقران
کا یہ طریقہ ہے کہ لشکر کفار کے اہل لشکر کو بھی قتل فرماتے ہین اور اہل لشکر کو بھی ساحرون کے سحر سے بچاتے ہین جس پر
دیکھا کہ سحر نے اثر کیا ہے اوسپر عکس لوح ڈالدیا کہ وہ سحر برطرف ہو گیا اسی طرح سے ساحران اسلام بھی
اٹھتے جاتے ہین اور اپنے لشکر کے غیر ساحرون کو سحر کفار سے بچاتے ہین خوب قیامت کی جنگ
و پیکار ہو رہی ہے اگر اوس جنگ و پیکار کا حال تحریر کیا جائے تو ایک دفتر طویل تیار ہو جائے یہان تو
اس معرکہ کی جنگ و پیکار ہو رہی تھی اور تین شبانہ روز اسی حالت مین سبکو گذرے تھے کہ ایکایک
صحرا کی طرف سے تونگ گرد و غبار بلند ہوا جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا روے آفتاب دامن
گرد مین پوشیدہ ہو گیا مگر یہ لشکر اس طرح سے معروف جنگ تھے کہ انکو خبر تک نہ ہوئی کہ یہ کیا معرکہ

گذرا اور دیکھا گرد و غبار بلند ہوا ہے اور یہ تاریکی کیسی ہو گئی ہے وہ دامن گرد کا بیان آگے فتنہ ہوا اوس
دامن گرد سے ایک لشکر کثیر و جم غفیر پیدا ہوئے مگر سب کے سب بدحواس اوس لشکر کی حالت
ایسی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی مقام سے شکست کھا کر بھاگا ہے اور اسکے عقب مین وہ حریف بھی
آتا ہے کہ جو اسکا دشمن ہے کیونکہ ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بار بار پلٹ کر دیکھ ضرور لیتا تھا یہان
آکر یہ لشکر جو پہونچا در اوس لشکر نے جو یہ جنگ مغلوبہ دیکھی اور دیکھا کہ کوسون تک تلوار چل
رہی ہے سحر ہو رہے ہین آگ برس رہی ہے ہزارون بلکہ لاکھون لاشین پڑی ہوئی ہین خون
کے دریا بہہ رہے ہین صدائے بزن و بگیر بلند ہے بہادرون کے غل مچانے کی صدا آ رہی ہے یہ واقعہ
و سانحہ دیکھکر اوس لشکر کے حواس جاتے رہے یا تو بھاگا ہوا چلا آتا تھا یا اوسی مقام پر تھم گیا
اور سب آ آ کے جمع ہونے لگے بادشاہ لشکر مع سردارون کے آگے پہونچا اوسنے جو اپنے لشکر کو
جنگل مین ایک طرف مقیم دیکھا پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ حریف آ جائیگا اور
قتل کرنے لگیگا اس مقام پر کیون تھم گئے جس طور سے بھاگتے ہوئے چلے آتے تھے اوسی طور
سے چلے چلو ہمت کو نہ ہارو اسپ و بہت منزل یہ تھوڑی دور رہ گیا ہے وہان پہونچکر دم لینا اگر
حریف بھی اوس مقام پر آ جائیگا تو پھر کیونہ بنا سکیگا اہل لشکر نے جواب دیا کہ ہم کیا خاک آگے
بڑھین ذرا ملاحظہ تو فرمائیے کس قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے کسی طرف راستہ ہی نہین
جو ہم جائین کیا ہم ابھی جائین وہین کیونکہ جائون کے جانے کے خوف سے تو ہم وہان سے بھاگے
پھر اپنے کو اوس آفت مین مبتلا کرین ہان اگر کسی طرف سے نکل جانے کا راستہ ہی ہوتا
تو ہم نکل جاتے کوسون سوائے گرز و تیر و تلوار و نیزہ کے کوئی دوسری شے نظر نہین آتی ہے جدھر
نگاہ اوٹھا کے دیکھیے برق شمشیر کوند رہی ہے ڈھالون کی گھٹا چھائی ہوئی ہے مینہ سرون کا
اور خون کا برس رہا ہے بسمل تڑپ رہے ہین عجب بسملون کی بہار ہے زمین خون سے لالہ زار
ہے نہ معلوم کس امر پر یہ جنگ و پیکار شروع ہوئی ہے بنائے مخاصمت کیا ہے یہ جو اہل لشکر نے
پکار کر کہا اب افسران لشکر و بادشاہ لشکر نے بھی دیکھا تو معرکہ جنگ و پیکار کو گرم
پایا اس جنگ و پیکار کو دیکھکر یہ لوگ بھی تھم گئے اور مضطرب ہوئے ہوش و حواس جاتے رہے
بدحواس ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ اب کدھر بھاگ کر جائین اگرچہ [illegible] سے آ ملے ہین اوسی طرح

پلٹ کر جاتے ہیں تو حریف سے سامنا ہوتا ہے اگر اسی مقام پر قیام کرتے ہیں تو بھی خرابی ہے
کہ حریف آتا ہے اگر وہ آگیا تو پھر کدھر جائینگے اگر آگے کو جاتا ہوں تو اس جنگ و پیکار کے
سبب سے راستہ نہیں پاتا ہوں تم لوگ بتاؤ یہ جو بادشاہ نے افسرون سے کہا اونھون نے
جوابدیا کہ ہم کیا بتائیں ایک ابھی ہرکارون کو روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر دریافت کریں کہ
یہ کس بنا پر ہو رہی ہے اور یہ کون سا مقام ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہے مگر یہ بتاؤ
کہ اس دریافت کرنے سے کیا مطلب ہے اونھون نے جوابدیا کہ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کوئی ہمارا دوست
ہے تو ہم اوسکی کمک کریں جب ہم اوسکی کمک کرینگے تو وہ بھی ہماری کمک کریگا جب ہم سے اور ہمارے
دشمن سے مقابلہ ہوگا تو اوس حالت میں بادشاہ نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہے ہرکارون
کو بلاؤ میں اونکو برائے دریافت خبر کے روانہ کرون پس یہ حکم جو دیا اوسوقت ہرکارے
حاضر ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ مقابلہ شاہزادہ علمشاہ سے بھاگا تھا یعنی
البرز کج کلاہ کا لشکر جبکہ البرز کج کلاہ نے شکست کھائی تھی تو اپنے سپہ سالار کی رائے
سے اسنے طبل بازگشت بجوا دیا تھا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے تھے کو شبکو البرز نے اپنے
سپہ سالار کی رائے سے لشکر علمشاہ پر شبخون مارا اور جب سب ہوشیار ہوئے تو یہ مع لشکر کے
بھاگ کھڑا ہوا تھا اوسکے بعد شب میں علمشاہ مع لشکر کے چلے تھے چنانچہ یہ وہی لشکر ہے
یعنی البرز کج کلاہ کا اس قصد سے بھاگ کھڑا ہوا تھا کہ دربند منیر میں پہونچکر منیر جادو
سے سب حال بیان کرینگے اگر علمشاہ یہان آئیگا تو اوسکو ہم اور منیر جادو مل کر قتل
کرینگے یہان جو آکر پہونچا تو یہ حرکت دیکھا اور حیران ہوا کہ یہ کس سے جنگ و پیکار ہو رہی ہے
ابھی سب لوگ بدحواس تھے کہ پہچان نسکے کہ منیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہے پس ہرکارون
سے بلا کر کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کس سے جنگ و پیکار ہو رہی ہے ہرکارے ابھی روانہ ہوئے تھے میدان
جنگ کی طرف کہ یکایک البرز کج کلاہ کی نگاہ منیر جادو و اسفندیار صحرانشین و لاجورد
و لاہور پر پڑی اب اسنے پہچانا دوسرا سبب یہ ہوا تھا کہ ان لوگون نے یہان قیام
جو کیا تو حواس درست ہوئے اب سب نے پہچانا اہل لشکر کو بھی اور افسرون کو بھی منیر جادو
کو دیکھکر البرز کج کلاہ نے کہا اپنے افسرون سے کہ ہم جسکے پاس جاتے تھے اور جس سے

ہمکو اسے کمک طلب کیا تھا یہ معرکہ اوس سے بڑا ہی جبکہ وہ خود ایک آفت مین مبتلا ہی تو
وہ ہماری کمک کیا کریگا افسرون نے کہا کہ دریافت تو کرنا ہے کہ یہ معرکہ کس سے ہو رہا ہی
منیر جادو سے پس جب معلوم ہو جائیگا تو دیکھا جائیگا ایسی حالت مین منیر جادو کی کمک
کرنا ضرور ہی اور آپ اپنے مقام سے بموجب منیر جادو کے طلب کی براے کمک چلے تھے
راہ مین یہ آفت آپ پر نازل ہوئی پس جب آپ منیر جادو کی اسوقت مین کمک فرمائیگا
اور اوسکے حریف کو اگر شکست دیجیئے گا تو وہ آپکے حریف سے بھی لڑیگا اور اوسکو
شکست دیگا البرز کج کلاہ نے افسرون کی اس راے کو پسند کیا اور ہرکارون سے کہا کہ
جاکر دریافت کرو ہرکارے اوسیوقت میدان جنگ مین آئے اور اونھون نے ہزار دقت
اس امر کو دریافت کیا جب سب حال ظاہر ہو گیا تو وہان سے البرز کج کلاہ کی خدمت مین آئے
اور سب حال جنگ و پیکار کا بیان کیا جو کہ مین تحریر کر چکا ہون اور بیان کیا کہ منیر جادو سے
اور حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہی عین گرمی جنگ مین اسفندیار ولاجرد ولاہور
آکر پہونچے اور لڑنے لگے اتنے ہی عرصہ مین لشکر طلسم کشا بھی آگیا اب جنگ و پیکار ہو رہی
ہی آج چوتھا دن ہی کہ برابر تلوار چل رہی ہی اور ان لشکرون کو لڑتے ہوئے گذرا ہی راوی بیان کرتا ہی
کہ ہرکارون نے کل حال صاحبقران کے گرفتار ہونے کا اور منیر جادو کی عیاری کا اور
منیر جادو کا صاحبقران کو براے قتل یہان لانے کا خواجہ کی عیاری کا اور حمزہ صاحبقران
کے رہا ہونے کا ابتدا سے اخیر تک بیان کیا جب البرز کج کلاہ نے سب حال سنا اور معلوم
ہوا کہ لشکر طلسم کشا اور طلسم کشا سے اور منیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی تب البرز کج کلاہ نے
اپنے افسرون سے کہا کہ تم نے سنا جو کہ ہرکارون نے بیان کیا اب تمھاری کیا راے ہی کہ واضح ہو
کہ طلسم کشا اور منیر جادو سے چار روز سے مقابلہ ہو رہا ہی اور منیر جادو نے طلسم کشا ہی
کے مقابلہ کے لیئے تمکو طلب بھی کیا تھا اب وہی وقت ہی اگر کمک نہین کرتے ہو تو منیر جادو
تمھاری کمک بھی نہ کریگا یہ امر بہتر ہی کہ تم شریک منیر جادو ہو کر لشکر طلسم کشا سے لڑو اگر
پسر حمزہ آئیگا وہ اپنے باپ کا شریک ہوگا پس ہم اور منیر جادو و اسفندیار ولاجرد
ولاہور سب سے سب ملکر طلسم کشا دلپسند طلسم کشا کو اسیر و قتل کر لینگے جب [illegible]

ایک ہو گئے اور پانچ لشکر تو پھر اس لشکر کی کیا اصل ہے ایک دم مین شکست دینگے یہ لوگ
بھاگ کر جائینگے کہان انکو فرار کرنے کی راہ نہ ملے گی چارون طرف سے گھیر کر مارین گے جانے
نہ دینگے کسی شاعر کا قول ہے شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را ٭ پراگندگی آرد انبوہ را ٭ اونے
دو دل کے لیئے کہا ہے یہان جب پانچ دل ایک ہو گئے تو اونکو توڑ ڈالین گے افسردن
نے جواب دیا کہ یہ آپکی راے بہت ٹھیک ہے ہم نے پہلے ہی اسی غرض سے عرض کیا تھا مگر ہماری
ایک یہ راے تھی کہ پہلے کسی تدبیر سے منیر جادو کو اپنے آنے کی مع لشکر کے خبر دیجیے اور کہلا
بھیجیے کہ ہم مع لشکر کے بعد جب آپ کی طلب کے اپنے ملک سے چلا تھا مع لشکر کے چلا
آتا تھا کہ راہ مین پسر حمزہ بھی مع لشکر کے مقیم تھا میرے اوسکے مقابلہ ہوا دو دن تک معرکہ جنگ
و پیکار گرم رہا جب مین نے دیکھا کہ کسی طور سے فیصلہ نہین ہوتا ہے پس مین نے طبل باز کچوایا
جب دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے پس مین نے خیال کیا کہ اگر مین اسی طور سے مقابلہ
مین اونکے رہونگا اور ہر روز مقابلہ ہوا کریگا تو بڑی خرابی ہوگی آپ مجھ سے آزردہ ہونگے کہ ہمنے
طلب کیا اور یہ نہ آیا دنیا مین سواے دوستی اور ملاقات کے کیا ہے یہ ہے کہ وقت سختی مین
ایک دوسرے کی کمک کرے اور مدد کرے پس مین شبخون مار کر اوسکے لشکر پر بوقت سحر
وہان سے چل کھڑا ہوا یہان آکر جو پہونچا تو یہ معرکہ دیکھا کہ آپ سے اور طلسم کشا سے مقابلہ
ہو رہا ہے لہذا مین آپکو آگاہ کرتا ہون کہ مین بھی آپکا شریک ہو کر لڑتا ہون مگر اس امر کا
خیال رہے کہ میرے عقب مین لشکر پسر حمزہ آتا ہے اگر وہ اگر میرے لشکر سے مقابلہ کرے تو اوس
حالت مین ہمیشہ آپ کمک فرمائیے گا البرز کجکلاہ نے افسردن کی راے کو پسند کیا اوسیوقت ہرکارونکو
طلب کرکے کہا کہ تم لشکر منیر جادو مین جاؤ اور جسطور سے ممکن ہو منیر جادو سے ہمارے آنے کی خبر
کرو اگر ہو سکے تو اونکو یہان لاؤ وہ ہرکارے اوس مقام پر آئے کہ جہان جنگ ہو رہی تھی انھون نے
خیال کیا کہ اگر ہم مقام جنگ پر جاتے ہین اور داخل لشکر ہوتے ہین لڑائی تو ہو رہی ہے اور
تلوار بھی خوب چل رہی ہے ایسا نہو کہ کسی کی تلوار ہمارے اوپر پڑ جاے اور ہمارا کام تمام ہو جاے
تو کچھ بھی حاصل نہ ہو مفت مین جان برباد ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ کسی تدبیر سے ایسے مقام پر کھڑے ہو
کہ جہان سے منیر جادو کا سامنا ہو اور جب وہ ہماری طرف دیکھے تو ہم اوسکو اشارہ کرین اور

اپنے قریب بلائیں یہ باہم صلاح کرکے دو ہرکارے ایک ٹیکرے پر آئے اور اوس مقام پر کھڑے
ہوئے کہ جہاں سے منیر جادو کا سامنا تھا اوس ٹیکرے پر سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ فلان مقام پر
کھڑا ہوا منیر جادو لڑ رہا ہے منیر جادو اور اوسکے لشکر اسفندیار دانکے لشکروں کو بالکل خبر
نہ تھی کہ کون آیا ہے اور کیسی گرد بلند ہوئی ہے اور کسکا لشکر آیا ہے کیونکہ یہ لوگ ہمہ تن مصروف
جنگ و پیکار تھے جان پر کھیلے ہوئے لڑ رہے تھے انکو کیا خبر تھا یک لڑتے لڑتے منیر جادو
نے سر اوٹھایا اور سحر کیا کہ لشکر اسلام کے ساحروں پر برق چمک کر گری اہل اسلام کے ساحروں
نے اوسکو دفع کیا منیر جادو کو تین دن برابر جنگ و پیکار میں گذرے تھے تھک گیا تھا اسنے
خیال کیا کہ ذرا یہان سے ہٹ کر کچھ دیر دم لون پھر آکر مقابلہ کرون جیسا اہل لشکر مقابلہ
کرین اور لڑین یہ امر اپنے دل میں تجویز کرکے یہ سحر کرکے بلند ہوا اور یہ پرواز پیدا کرکے
میدان جنگ سے نکلا یہ اوسی ٹیکرے کی طرف چلا جسپر ہرکارے لشکر البرز کے موجود
تھے اور اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ منیر جادو ادھر دیکھے تو ہم اشارے سے اوسکو اپنے
پاس بلائین اور اوس سے سب حال کہین یہ اوسی طرف دیکھ رہے تھے کہ انھون نے
دیکھا کہ یا تو منیر جادو لڑ رہا تھا یا پر پرواز پیدا کرکے ادھر کو آیا ہے یہ خوش ہوئے کہ
یہ دن ہمارے طلب کیے ہوئے خود منیر جادو ادھر آتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو
دم راست کرنے کے خیال سے اس مقام پر آیا بس میدان جنگ کو ترک کرکے اوس
ٹیکرے پر آکر اوترا اسنے اوس ٹیکرے پر آکر اوترا ادھر اودھر دیکھا اسکی نگاہ اون ہرکارون
پر پڑی یہ حیران ہوا کہ یہ کون لوگ ہین پھر خیال آیا کہ مثل میرے یہ لوگ بھی اپنے حواس
درست کرنے کو آئے ہین یہ اونکو دیکھ رہا تھا اون ہرکارون نے جو دیکھا کہ منیر جادو
اس ٹیکرے پر آکر اوترا یہ وہان سے اسکی طرف چلے یہ کھڑا ہوا دیکھا کیا میدان جنگ
کی طرف بھی دیکھتا جاتا ہے اور انکی طرف بھی مگر حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہین اور میری طرف
کیون آتے ہین اسکا کیا سبب ہے ہوشیار بھی ہے اس خیال سے کہ شاید یہ لشکر حریف
کے لوگ ہون میں غافل ہون پس مجھکو غافل پاکر اپنا کام کرین یا عمرو صورت تبدیل
کرکے یہان نہ آیا ہو اور عیاری کرے اسی غرض سے نہ آتا ہو کہ چل کر عیاری کرون کیونکہ

لشکر سے جدا ہو کر سیر اس مقام پر آیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بینر جادو تو اپنے دل مین یہ خیال
کر رہا تھا مگر ہوشیار تھا کہ وہ ہرکارے جب قریب آئے تو اب بینر جادو نے دیکھا کہ نہ تو یہ لوگ
میرے لشکر کے ہین نہ اسفندیار نہ لاجورد نہ لاہور کے لشکر کے ہین نہ عریت کے لشکر کے معلوم ہوتے
ہین یہ تو اور ہی وضع اور طرح کے لوگ ہین انکے طریقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جاسوس ہین کچھ
خبر دریافت کرنے کو آئے ہین بیشک ہین کچھ نہ کچھ بھید ہے ضرور یہ عمرو عیار ہے عیاری کی فکر مین
آیا ہے تم خاموش کھڑے رہو اور قریب آجانے دو جب یہ اسقدر قریب آجائے کہ بھاگ نہ سکے پھر کیا
خوف ہے پکڑ لینا پہچان تو لیا ہے یہ تو اس فکر مین کھڑا ہوا ہے بلکہ ادھر سے اپنے منہ بھی پھیر لیا ہے طرف
میدان جنگ کے دیکھ رہا ہے کہ ان ہرکارون نے قریب آکر سلام کیا جب انھون نے سلام کیا بینر جادو
نے منہ پھیر کر ادھر دیکھا اور چپکے سے کہا کہ اے زمین ان سبکے پاؤن پکڑ لے یہ کہنا تھا کہ زمین نے
اون سب ہرکارون کے پاؤن پکڑ لیئے جب اسکو معلوم ہوا کہ زمین نے ان سب کے پاؤن پکڑ لیے اب
یہ بھاگ نہین سکتے ہین اسنے پکار کر کہا کہ او نا عیار اب تو بھاگ بہت اپنے کو بچا رہا تھا اور لڑ رہا
تھا خوب عیاری کرکے حمزہ کو رہا کر دیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہے مین نے پہلے ہی پہچان
لیا تھا جب مین نے اس مقام پر تجکو دیکھا تھا مجکو اوسوقت خیال گذرا تھا کہ ہو نہ ہو یہ عمرو عیار ہے
صورت بدلے ہوئے یہان مع چند لوگون کے کھڑا ہے اسی سبب سے تو مین وہان سے چلا تھا
کہ تجکو چلکر گرفتار کرون تو میرے پاس خود آیا تیری قضا تیرا اسن پکڑ کے لائی ہے اب تیرا میرے
ہاتھ سے رہا ہونا محال ہے یہ جو بینر جادو نے کہا اور یہ بھی کہا کہ اسی سبب سے مین خاموش
کھڑا رہا پہلے سے مین نے کوئی حرکت نہین کی کہ ایسا نہ ہو بھاگ جائے یہ خیال کرکے کہ پہچان
لیا بلکہ میری طرف سے منہ پھیر لیا تاکہ تو جانے کہ بینر جادو نے تمسکو دیکھا ہی نہین اور قریب
آجائے اور عیاری کرے خیر جو میرا خیال تھا وہ ٹھیک نکلا جب یہ کہا تو اون ہرکارون نے حیران
ہو کر بینر جادو کی طرف دیکھا اور چاہا کہ آگے بڑھکر بینر جادو کے قدمون کو بوسہ دین اور البرز کج
کلاہ کا پیام ادا کرین پاؤن مین طاقت نہ پائی اب تو اور زیادہ حیران ہوئے اور دل مین کہا کہ یہ
کیا سبب ہے جو ہمارے پاؤن بے حس و حرکت ہو گئے ہین اور ہل نہین سکتے ہین ایک نے دوسرے
کی طرف دیکھا اور اشارہ مین کہا کہ یہ کیا بات ہے اوسنے اوسی طور سے جواب دیا کہ بینر جادو

نے سحر کیا ہی ہمکو عیار سمجھکر ہمپر سحر کیا ہی کہ ہمارے پاؤن زمین نے پکڑ لیئے ہین بڑی خرابی ہوئی ہی
اب کیونکر اپنے کراسکے پنجہ سے رہائی ہوگی اوسنے اشارہ کیا کہ ہم دریافت کرتے ہین اور سب حال
کہتے ہین یہ کہکر ایک نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ اے شاہ ساحران وای یادگار سامری و جمشید ہم لوگون
سے کیا قصور ہوا جو آپ نے ہمپر سحر کیا کہ ہمارے پاؤن زمین نے پکڑ لیئے کہ جنبش و حرکت
ہو گئے ہم لوگون سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہم تو آپکی خدمت مین بحکم اپنے بادشاہ البرز جبکلاہ
کے حاضر ہوئے تھے کہ آپکو اونکی تشریف آوری کی خبر کرین اور آپکو اس حال سے آگاہ کرین
کہ وہ مع لشکر کے آپکی طلب کے موافق تشریف لائے ہین وہ سامنے اونکا لشکر پڑا ہوا ہی
یہ معرکہ جنگ و پیکار اونھون نے ملاحظہ فرماکے ہمکو حکم دیا کہ تم جاکر منیر جادو کو ہمارے
آنے سے آگاہ کرو اور خبر کر دو کہ ہم آئے ہین اگر اجازت ہو تو ہم بھی لشکر حریف سے مقابلہ
کرین اور آپکی کمک کرین یہ جواب ہرکارون سے کہا منیر جادو نے جواب دیا کہ او نابکار تو کیون
مجکو فقرہ دیتا ہی مین اب ہرگز ہرگز تیرے فقرہ مین نہ آونگا تو بیکار فقرہ بازی و مکاری کرتا ہی کیسا
البرز جبکلاہ اور کیسا طلب کرنا اگر البرز جبکلاہ آتا تو اوسکو کیسا ضرور تھا کہ وہ جنگ مغلوبہ دیکھکر
اپنے لشکر کو روک لیتا اور ہم سے اجازت طلب کرتا کہ اگر اجازت ہو تو ہم آپکے حریف سے مقابلہ
کرین کیا ہمنے اوسکو منہ دیکھنے کے لیئے طلب کیا ہی یہ سب تیرے فقرے ہین ایسے فقرون مین
مین نہ آونگا وہ وقت گذر گیا او عمرو عیار اب تیرا بچنا محال ہی ان ہرکارون نے یہ سنا
عرض کیا کہ اب ہمکو معلوم ہوا کہ آپ نے ہمکو عمرو عیار خیال کرکے ہمپر سحر کیا ہی [illegible] قسم کھاکر
کہتے ہین جو ہم اس امر سے بھی آگاہ ہون ہم ہرکارے ہین لشکر البرز جبکلاہ کے اگر ہمارے کہنے کا
یقین نہ ہو تو پس پشت اپنی طرف صحرا کے ملاحظہ فرمائیے کہ البرز جبکلاہ مع لشکر کے تشریف فرما ہین
یا نہین اور ہمپر سحر فرمائیے کہ اگر ہم صورت بدلے ہوئے تو رنگ و روغن جو چہرہ پر ہی وہ سب دفع
ہو جائیگا اصلی صورت نکل آئیگی اگر ہم عیار ہونگے تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا اگر ہم جو عرض کرتے
ہین اور ہرکارے ہین تو ہماری صورت یہی باقی رہیگی اور ہماری سچائی آپ پر ظاہر ہو جائیگی یہ جو
اونھون نے کہا اب منیر جادو کو خیال آیا اوسنے پلٹکر دیکھا تو ایک لشکر [illegible] جنگل مین
صف آرا پایا اور البرز جبکلاہ کو مع سپہ سالار و افسرون کے مرکب پر سوار آگے لشکر کے استادہ

دیکھا اب منیر جادو کو ان کے کہنے کا یقین ہوا مگر ادسپر بھی بمزید احتیاط اسنے ادسپر سحر کیا کہ شاید یہ فقرہ دیے
ہون چونکہ ادن سبکی اصلی صورتین تھین اور وہ سبکے سب ہر کارے تھے سحر نے ادنپر اثر نہ کیا وہ لوگ اوسی صورت
پر قایم رہے اب جو اسکو شک تھا وہ بھی دفع ہوگیا گویا امر ضرور تھا کہ اگر خواجہ عمرو سے صورت بدل کر آتے
اور عیاری کرتے تو بھی یہ امر نہ ہوتا کہ سحر سے صورت بدل جاتی مگر یہان خواجہ کہان تھے خواجہ وہان گرز رہے
تھے اور مال کی لوٹ مین مصروف تھے انکو اسکی خبر بھی نہ تھی خلاصہ یہ کہ جب اسکا شک بالکل دفع
ہوگیا اوسوقت اسنے اونپر سے سحر اوتار لیا کہ اونکے پاؤن زنجیر نے چھوڑ دیے اور وہ سب کے سب
رہا ہوئے اونھون نے آگے بڑھکر منیر جادو کے قدمونکو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ ہم سب ہرکارے
ہین لشکر البرز گجگلاہ کے ہمارے بادشاہ نے آپکی خدمت مین عرض کرا بھیجا ہے کہ مین حسب الطلب
آپکے مع لشکر کے آتا تھا راہ مین لشکر پسر حمزہ کا پڑا ہوا تھا دوسرے ملک کی طرف مع بادشاہان
عنقا قیمہ کے جاتا تھا کیونکہ اوسنے اون سبکو مسلمان کرلیا تھا راہ مین میرے اوسکے مقابلہ ہوا میرے
لشکر کو شکست ہونے لگی یہ رنگ دیکھکر مین نے طبل باز بجوا دیا جنگ کچھ دو دن لشکر فرودگاہ پر
واپس گئے مین نے خیال کیا کہ اگر اس مقام پر اس سے لڑتا ہون تو یہان مجکو عرصہ ہوگا منیر جادو
خیال کرینگے کہ البرز گجگلاہ ڈرگیا طلسم کشا کی خبر آنے کی سنکے اس سبب سے اوسنے یہ فقرہ کیا کہ مجھ
اور پسر حمزہ سے مقابلہ ہونے لگا آپ ناراض ہونگے پس اس خیال سے مین نے لشکر پسر حمزہ
پر شبخون مارا اور صبح ہوتے ہوتے وہان سے چل کھڑا ہوا وہ بھی میرے عقب مین آتا ہے مین جو یہان
آکر پہونچا تو مین نے یہ جنگ دیکھا یہان ہوتے ہوئے دیکھی پہلے تو مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم
کس سے مقابلہ ہو رہا ہے جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہو رہا ہے
لہذا مین امیدوار ہون کہ میری کمک فرمایئے مین آپکا شریک ہوکر طلسم کشا سے لڑتا ہون میرے عقب
مین پسر حمزہ آتا ہے وہ جب مجکو یہان نہ پائیگا تو میرے لشکر سے مقابلہ کریگا پس اوسوقت آپ میری
فرمائینگا ہم اور آپ ملکر ان دونون باپ بیٹون کو مار لینگے پس اسقدر امیدوار ہون کہ میرا لشکر اوسکے
ہاتھ سے تباہ نہ ہونے پائے اور مین تو آپکی شراکت کے لیئے اپنے ملک سے چلا تھا یہ تقریر سنکے
منیر نے جواب دیا کہ البرز گجگلاہ سے کہدینا کہ تم شوق سے میری شراکت کرو جب پسر حمزہ مع لشکر کے
آئیگا ہم اوس سے سمجھ لینگے مگر یہ کوشش کرو کہ جب تک وہ آئے اوسوقت تک حمزہ کو

اسیر کرو اور اوسکے لشکر کو شکست دو تاکہ باطمینان تمام اوس سے مقابلہ کرین ہرکارے یہ سنکے
اودھر کو روانہ ہوئے سنبر جادو یہ کہکر چونکہ دم راست کر چکا تھا سحر کرکے اپنے مقام پر آیا اور پھر
لڑنے لگا ہرکارون نے وہان البرز کی خدمت مین پہونچکر سب حال البرز کجکلاہ سے بیان کیا
اور سنبر جادو کا جواب بھی بیان کیا جواب سنکے البرز کجکلاہ نے اپنے لشکر سے کہا کہ سنبر جادو
کی کمک کرو اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو کیونکہ سنبر جادو نے ہمکو اسی غرض سے طلب
کیا تھا اور سکار پردازون کو حکم دیا کہ جس مقام پر اور لشکرون کے خیمے وغیرہ برپا ہین اوسی
مقام پر ہمارے خیمے برپا کردو یہ حکم دیکر اور خود تلوار نیام سے لیکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان
جنگ کے چلا اسکا چلنا تھا کہ اسکا کل لشکر جو کہ قریب پانچ لاکھ کے تھا اور کل افسر تلوارین و
نیزہ لیکر لشکر اسلام پر حملہ ور ہوئے اسنے اگر لڑائی کو روکا پھر اوسی طور سے تلوار چلنے لگی کیونکہ یہ
لشکر تازہ دم تھا گو شکست کھا کر بھاگا تھا مگر اوسپر بھی تازہ دم تھا یہ تو نہین کہ راتون کا جاگا
ہوا یا ہزارون مجروح ہون ایکے آنے سے لشکر کفار کی قوت زیادہ ہوگئی پھر کفار جم کر لڑنے لگے پھر
تلوار برسنے لگی پھر سر کٹ کٹ کر گرنے لگے پھر سر مثل اولون کے برسنے لگے پھر خون کا
دریا رواں ہوا پھر بازار مرگ گرم ہوا پھر آثار رستخیز میدان مین ظاہر ہوئے پھر بہادرون کے
نعرون کی صدا بلند ہوئی پھر برق شمشیر کوندھ کر ابر سیاہ مین گرنے لگی کشت حیات کو جلانے
لگی خون برسنے لگا شعلہ سحر کے بلند ہونے لگے پھر تلاطم برپا ہوگیا پھر آثار قیامت ہر طرف برپا ہوئے
پھر کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگ گئے پھر صدائے زن زن ہائے پیدائی ہونے لگی پھر طائر روح مثل
طائران پریشان و گم کردہ آشیان کے میدان جنگ مین اوڑنے لگے قیامت کے پھر آثار برپا
ہوئے ہر طرف پھر چپا چاق خنجر بلند ہوئی ہر طرف جنگ و پیکار ہونے لگی آتش جنگ ہر طرح دست
شعلہ دیتی شمشیر زنی ہو رہی تھی اودھر لشکر ساحران سے سحر کی جنگ ہونے لگی لشکر کفار سے اور لشکر
اسلام سے ایک طرف مقابلہ ہو رہا تھا ساحرون مین سحر سازی و نیرنگ بازی ہو رہی تھی کوئی
اژدر سحر بناتا تھا کوئی ابر سحر قائم کرتا تھا کوئی برقین گراتا تھا کوئی زمین کو سحر کرکے ہلا دیتا تھا کوئی
دریائے سحر مہیا کرتا تھا باہم ترنج و نارنج و ناریل و سرسون ورائی و کالا دانہ فلفل ہار پھول و سوئیون
کے گچھے وغیرہ باہم چل رہے تھے ساحرانہ رسے تھے ہر طرف شعلہ سحر برپا تھے ساحرون کے مرنے

کی علامت و آثار ہر طرف بلند تھے سیر غل مچا رہے تھے ساحر مر مر کے گر رہے تھے آندھیاں سیاہ بلند ہو رہی
تھیں زمین کو زلزلہ تھا جا بجا سے شق ہوئے جاتے تھے دریائے سحر پیدا ہو ہو کے غرق کر رہے تھے
یہ تلاطم و تہلکہ مچا ہوا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ ساحران اسلام و بہادران نیکنام و مجاہدان نیک
فرجام و صاحبقران عالیمقام کا یہ حال تھا کہ لڑتے لڑتے تمام جسم زخموں سے چور تھا ہزارہا گل زخم
تن نازنین پر کھلے ہوئے تھے قبضہ تلواروں کی تیغے تھے خون سے پوشاک رنگین ہو گئی تھی تن پر
لالہ زار کھلا ہوا تھا طینوں سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے زرہوں پر لخط خون کے جم گئے
تھے مگر ہاتھو برابر چلے جاتے تھے لغار کشتی و مقابلہ مین کسیطرح کمی نہ تھی گو یہ لوگ تھکے ہوئے تھے جو
لشکر تازہ دم سیر جادو کی کمک کو آیا تھا وہ لڑ رہا تھا اوسکے آنے سے ذرا حواس لشکر منیر
کے درست ہوگئے تھے مگر اوسپر بھی یہ حال تھا کہ جب اہل اسلام حملہ کرتے تھے برہمی ہو جاتی تھی اور
صفوں مین ابتری پڑ جاتی ہے میدان جنگ لاشوں سے پٹا ہوا تھا سوائے سر و تن کے خاک پر
کوئی شے نظر نہ آتی تھی سبزہ بھی خون سے لال ہو رہا تھا غبار جو بلند ہوتا تھا وہ خونی رنگ کا بلند
ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین غم مین خدا پرستوں کے خاک جو اوڑا رہی ہے تو یہ رنگ سرخ اوڑا
رہی ہے تو بجائے آنسو کے خاک کے اشکوں سے رو رہی ہے وہ خاک بھی سرخ رنگ ہے خون جو دریا مین
بہہ بہہ کے جا کر ملا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دریا کا پانی گلابی ہو رہا تھا مردمان آبی گلابی پانی
دیکھ کر ڈرے جاتے تھے تہ سے اوپر نہ آتے تھے اس خیال سے کہ نہ معلوم کیا واقعہ ہے جو پانی گلابی ہوا
ہے یہ تو حال تھا جانوران آبی کا جو چرند اور درند اوس صحرا مین رہتے تھے وہ صداے دیراد و آواز
سم مرکبان و شیہہ سمندان جھنکار تیغ شرر فشان سنکے بھاگ گئے تھے اپنے اپنے مسکن چھوڑ کر کہ نہ معلوم اس
صحرا مین کون سی بلا نازل ہوئی ہے جو یہ صدا بلند ہے کیا قیامت آگئی ہے جو یہ شور نشور برپا ہے طائر جو
اوس طرف سے اوڑ کر جاتا تھا وہ شعلہ ہاے سحر سے جلکر کباب ہو جاتا تھا طائروں نے اودھر سے
جانا ترک کیا تھا اگر کوئی گم کردہ راہ آنکلا جبکی قضا آگئی اوسکے بال و پر جل گئے بریان ہو کر خاک پر گر پڑا
یہ عالم تھا وہ صحرا آتش جنگ سے کرۂ نار ہو رہا تھا ہر سمت بازار مرگ گرم تھا کاسۂ سر مثل کاسہ گلی کے
ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے طوفان جنگ برپا تھا بازار موت آراستہ تھا عروس مرگ سے
ہمکنار ہو رہے تھے باجے جنگی ہر طرف بج رہے تھے نقیبان بلند آواز نقابت کر رہے تھے

دلیرون کے دل بڑھا رہے تھے بہادرون کو جوش شجاعت دلا رہے تھے کہ کہتے تھے ای
جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید یہ روز جنگ ہے آج کوشش تمام و ننگ و غیرت برپا لاؤ
تم عروس موت کو پند دو طلاق اس زندگی کی سوت کو دو اے بہادرو یہی دن نام کرنے کا ہے
آج وہ تلوار کرو کہ صفحۂ عالم پر تمہارا نام باقی رہے اور ہر ایک نیکی کے ساتھ نام لے اور ہر ایک کی
زبان پر یہ کلمہ جاری ہو کہ فلان زمانہ مین فلان بہادر بڑا کام کر گئے خوب جنگ و پیکار کر گئے
اور اپنا نام روشن کر گئے اون بہادرون کے نام لیکر تلوار اوٹھانا چاہیئے کیا بہادر تھے کہ کبھی
باہر قدم نرکھا جیت رہے ایک قدم پیچھے نہ ہٹے خوب اپنے باپ دادا کا نام روشن کیا خوب ثابت
قدمی دکھائی جان شیرین کو عزیز نہ کیا نام کر گئے اے بہادرو اس سے بڑھکر کوئی بات نہین ہے مرنا
ایک دن ہر مرد کو ہے آج کا مرنا خوب ہے اوس مرنے سے کہ پلنگ پر پڑ کے مرے یہ موت بہتر
ہے اس مرنے مین نام ہے اوس طور کے مرنے مین بدنامی ہو کیسے گا یہی سنے گا کہ فلان بہادر کہ جیتا رہا
اور پلنگ پر پڑ کے مرنے مین بدنامی ہے پس ہر ایک یہی کہے گا کہ کیسا بودا تھا کہ پلنگ پر پڑ کے
مرا پس جبکہ مرنا ہے تو اسی طور سے کیون نہ مرے کہ نیکنامی ہو اور ہر ایک خوش و خرم ہو اور ہر ایک
کی زبان پر نام ساتھ نیکنامی کے جاری ہو نام نیک ہمیشہ برقرار رہتا ہے خیال کرو کہ قارون کس قدر
مال و دولت رکھتا تھا مگر بخیل تھا کوئی بھی اوسکا نام لیتا ہے اور نوشیروان نے جو عدالت و انصاف
کیا اوسکا نام آجتک صفحۂ روزگار پر قائم ہے اسی مضمون کو ایک شاعر نے کہا ہے شعر زندہ است
نام فرخ نوشیروان بعدل ٭ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ٭ قارون ہلاک شد کہ چہل
خانہ گنج داشت ٭ نوشیروان نمرد کہ نامی نکو گذاشت ٭ خیال کرو کہ رستم و سام و زال و بہرام
و نریمان و اسفندیار و سہراب وغیرہ یہ بہادر باقی نہ رہے مگر انکے نام آجتک صفحۂ روزگار پر باقی
ہین اور کس طور سے لیئے جاتے ہین یہ اونکی بہادری و شجاعت و جوانمردی کا نتیجہ تھا پس تم بھی یہی
کام کرو اور اسی طور سے نام کرو بلکہ اون سے بڑھکر کہ اونکا نام صفحۂ روزگار سے مثل حرف غلط
کے مٹ جائے اور تمہارا نام روشن ہو جائے اس طور سے نقیب صفون کے درمیان مین نقابت
کر رہے تھے اور بہادرون کے دل بڑھا رہے تھے اور جوش شجاعت دلا رہے تھے بہادر و دلیر و
جوانمرد جوش مین آ کے لڑ رہے تھے ایک تو نقیبون کی نقابت دوسرے جنگی باجون کی صدا

بہادروں کے خون کو گرم کر رہی تھی وہ جسم جم کر لڑ رہے تھے ہر طرف ہزاروں مرم کے
گر رہے تھے مثل بسملوں کے تڑپ رہے تھے وہ صحرا بازار منا کا نمونہ تھا ہر طرف ہزاروں بلکہ
لاکھوں ذبح کیے ہوئے پڑے تھے کئی کوس کے گرد میں تلوار چل رہی تھی جھنکار سے تیغوں
کے میدان بازار آہنگران معلوم ہوتا تھا ایسی جنگ ہو رہی تھی کہ پیر فلک کہ کوز ہوئے چشم پر
چشمہ لگائے ہوئے دیکھ رہا تھا باوجود اس پیرانہ سالی کے اوس نے اس طرح کی کبھی جنگ آج تک
نہیں دیکھی تھی حیران تھا فرشتہ ہائے آسمان طرف زمین کے نگران تھے وہ شب کو جو تارے
نکلتے تھے وہ تارے نہ تھے بلکہ فرشتوں نے اس جنگ کے تماشہ کے لیئے روزن بنائے تھے
کہ تاکہ تماشہ جنگ کا دیکھیں ساکنان فلک کا یہ حال تھا کہ حیران تھے و ساکنان ارض خاک
کا نقشہ تھا کہ ہمہ تن چشم بنے ہوئے تھے اور لرز رہے تھے گاؤ زمین بار بار سینگ بدلتی تھی بسبب
کثرت بار کے کیونکہ مرکبوں کی تکاپو و گردش سے زمین کو زلزلہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین تہ ہونے کو ہے
یہ ہنگامہ تھا ہر طرف غبار گلابی رنگ کا بلند تھا ایسی جنگ زیر فلک ہو رہی تھی کہ فرشتہ پناہ مانگ
رہے تھے خفتگان خاک چونک پڑتے تھے صدائے گرز و شمشیر و سم مرکب سے بہادروں
کے نعروں کی صدا اسقدر بلند تھی کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی کہیں پر پیدل باہم خنجر بازی
کر رہے تھے کہیں پر سوار لڑ رہے تھے کہیں پر بسملوں کی بہار تھی کہیں پر لاشوں کی قطار تھی مرکب
کوتل پھر رہے تھے لاشوں کو پائمال کر رہے تھے زین ڈھیلی ہوئے باگیں کٹی ہوئیں عجب تلاطم تھا
سامان حشر و نشر دکھائی دیتا تھا بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی بیٹے کو باپ کی پروا نہ تھی فرزند پدر
کی ہلاکت کے درپے تھا ہر ایک کو اپنے نام روشن کرنے کی فکر تھی بہادران اسلام و مجاہدان تہور
شعار و غازیان نامدار و دلیران نیک نام داد شجاعت و مردانگی دے رہے تھے دم شمشیر پر گلا
رکھے دیتے تھے کسی طرف تیر فگن صفیں باندھے ہوئے تیر اندازی کر رہے تھے کسی سمت
نیزہ باہم چل رہے تھے سنان نیزہ چاک رہیں تھیں یا کسی سمت کمند اندازی ہو رہی تھی حلقہ
ہائے بسیار خس پوش تھے وہ حلقہ ہائے کمند نہ تھے بلکہ حلقہ اجل تھے کیا تحریر کیا جا سکے کس طور
کی جنگ ہو رہی تھی یہاں تو جنگ ہو رہی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا
کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہے کہ جب البرز کجکلاہ اپنے افسران سپاہ کی رائے سے لشکر شاہزادہ

فلک بارگاہ عالم پناہ علمشاہ نوجوان پر شبخون مار کر بھاگ کھڑا ہوا تھا اور شاہزادہ اوس حال سے
آگاہ ہوا تھا تو شاہزادہ بھی لشکر اپنا بوقت سحر ہمراہ لیکر مع خیمہ و خرگاہ کے اوسکے تعاقب
مین اس قصد سے چلا تھا کہ جہان یہ نابکار ناہنجار بدمکار فتنہ پرداز شعبدہ باز ملیگا اوسی
مقام پر قتل کرونگا زندہ نچھوڑونگا یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہے اسنے مجکو دھوکا دیا اور
میرے لشکر پر شبخون مارا بڑا نامرد ہے معلوم ہوا کہ اسکو طریقہ شجاعت سے بہرہ نہین ہے اسنے
میرے بھی لشکر کو ایسا ویسا خیال کیا کہ میرے لشکر پر شبخون کرا اب جب تک اسکو قتل نہین
کر لیتا ہون میرے اوپر کھانا پینا حرام مطلق ہے نہین اوس وقت تک آرام پذیر نہونگا جب تک
ان سب کا کام تمام نکرونگا میرے اوپر نرم بچھونے پر سونا اور گرم طعام کھانا و سرد پانی پینا حرام مطلق
ہے یہ میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہے بدون اوسکے قتل کیے یا اسیر کیے چین نہ آئیگا مجکو قسم
ہے اوس پیدا کرنے والے کی کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہے جاتا کہان ہے یہ جو قسم کھائی اور اوسیوقت مع
لشکر کے اوسکے عقب مین روانہ ہوئے تھے چونکہ یہ آتش خو شعلہ مزاج تھے جو یہ کہتے ہین وہ
کرتے ہین اوسکے خلاف کبھی نہ کرینگے چونکہ قسم کھا چکے تھے شاہزادہ نے راہ مین کسی مقام
پر دم نہین لیا برابر لشکر کو لیئے ہوئے سہ منزلہ دو منزلہ کرتے چلے آتے ہین اگر ہلاک وغیرہ
کل لشکر کو معلوم ہوئی تو مرکبون پر جو کچھ نصیب تھا کھا لیا اور طریقہ لشکر کا یہ ہے کہ جب کسی
مہم پہ چلتے ہین تو بوتلون کو پانی سے بھر کر مرکبون کی گردن مین لٹکا لیتے ہین جب پیاس
لگی پانی پی لیا اوسی بوتل سے نکال کر پس اسی طور سے اس لشکر کے سوار و پیادے بھی اپنے
پاس پانی لیئے ہوئے تھے اور پیتے جاتے تھے اور کھاتے جاتے تھے رات دن برابر راہ طے کرتے
تھے کسی مقام پر دم نہ لیتے تھے مرکبون کی یہ حالت تھی کہ فرط عطش سے زبانین نکل آئین تھین
جب اون بے زبانون کی یہ حالت ہوئی تو اہل لشکر نے عرض کیا کہ مرکبون کی فرط عطش سے
زبانین نکل آئی ہین اگر حکم ہو تو پانی پلا لین کہا کہ ضرور پس یہ حکم دیا اونھون نے اوسی مقام
پر ٹھہر کر پانی مرکبون کو پلایا کچھ دیر دم لیا پھر چل کھڑے ہوئے پس اسی طور سے ہمراہ شاہزادے کے
رہروی و مرحلہ پیمائی کرتے چلے آتے تھے کسی مقام پر دم نہ لیتے تھے مرکبونکو اوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے
راوی بیان کرتا ہے کہ فولاد کا لشکر تھا جس جنگل و صحرا مین پہونچا وہان یہ حالت ہوئی کہ خاک

اوڑنے لگی چونکہ رواروی کی حالت سے آرہے تھے جو شئے راہ مین پڑی وہ پامال ہو گئی
ہزارون درخت مسمار ہوگئے ہزارون پودے پامال ہوگئے عجب عالم تھا اتنے بڑے لشکر
کو رسد کا پہونچنا بہت مشکل تھا مگر ایسا بندوبست تھا کہ برابر رسد پہونچے جاتی تھی کمی نہ ہوتی تھی
خلاصہ یہ کہ آمدم بر سر مطلب علمشاہ مع لشکر کے عقب مین البرز کجکلاہ سے اوسکے آنے کے دوسرے
دن یہان آکر پہونچے یہ ابھی دور تھے کہ انکے کان مین دلیرون کے نعرون کی صدا آئی انھون نے
حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھا سوائے نعرہ دلیران کی صدا کے کسیکو نہ پایا سمک ملطاقی برابر مرکب کے
رکاب پر ہاتھ رکھے چلا آتا تھا اوس سے فرمایا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ کس مقام پر جنگ وپیکار ہو رہی ہے
اور کون لڑ رہا ہے کیونکہ نعرون کی صدا سے تو ثابت ہوتا ہے کہ بہت بڑا معرکہ پڑا ہوا ہے اگر کسی ظالم
نے کسی مظلوم پر زیادتی کی ہو اور وہ مظلوم اوسکے ہاتھ سے عاجز ہو تو ہمکو خداوند کریم نے اسی غرض
سے پیدا کیا ہے کہ ہم بیکسون اور مظلومون کی کمک کرین اور اونکی داد کو پہونچین اور اونکو ظالمون کے
پنجہ سے رہائی دین تاکہ خداوند کریم ہم سے خوش ہو اور ہماری ہر مقام پر امداد کرے ہم اوسکے دین کی
رواج دینے کے لیئے خلق کیے گئے ہین پس جلد خبر لاؤ تم برائے ضرور نہ ہو ہم بھی آتے ہین
مع لشکر کے ملک عنطاق کجکلاہ وغیرہ سے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لیکر آؤ مین آگے بڑھتا ہون اور خبر لیتا ہون
اونھون نے عرض کیا کہ سمک کو پہلے ہو آنے دیجیے پھر تشریف لیجائیے کا شاید کفار باہم
مقابلہ کر رہے ہون اور لڑ رہے ہون تو آپکو کیا ضرورت ہے اونکے درمیان مین دخل دینے کی وہ
باہم لڑ کر اپنا آپ فیصلہ کرلین گے شاہزادہ نے فرمایا کہ اس امر مین یہ مطلب ہے کہ جسکو کمزور پاؤنگا
اوسکی کمک کرونگا اوسکے دشمن کو قتل کرکے اوسکی اور اوسکے اہل لشکر کی جان بچاؤنگا وہ اسکا
احسان مند ہوگا اوسکے معاوضہ مین وہ دین اسلام اختیار کریگا اور قبول کریگا یہ ملک بھی
اسلام آباد ہوگا اور یہ بھی ہم سبکا منشا ہے کہ جس طور سے ہو دین اسلام کی ترقی کرین اور رواج دین
اس سے یہ امر حاصل ہوگا کہ ہزارون بندگان خدا خون ناحق سے محفوظ رہینگے ہزارون کی جانین
برباد ہونے سے بچین گی ہزارون راہ ضلالت سے نکلین گے اور خداوند کریم کو پہچانین گے مجکو
ثواب عظیم ہوگا عنطاق کجکلاہ نے عرض کیا کہ آپکو اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار و غلام
ہین جو حکم جاری ہوگا اوسکو بجا لائینگے آپ تشریف لے چلین ہم بھی عقب مین آتے ہین ادی

بیان کرتا ہے کہ سماک تو پہلے ہی سے حکم پاتے ہی چل کھڑا ہوا تھا پاسے فنا طرقی مارتا ہوا چلا
جاتا تھا کوہ درہ کوہ سے جو نکلا تو اوسنے جنگل میں ایک معرکہ عظیم برپا دیکھا کہ جس سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ہنگامہ محشر برپا ہے جدہر اوسنے نگاہ اوٹھائی اسکی نظر کی سواے تیر و شمشیر اور خنجر و دشنے
کے دوسری شئی نظر نہ آئی مرکب دوڑاتے ہی ہنگامہ جنگ و پیکار گرم تھا آتش جنگ میدان
مین شعلہ زن تھی اسنے دیکھا کہ ایک طرف ساحرون سے مقابلہ ہو رہا ہے ایک طرف غیر ساحرون
اب یہ اپنے کو بچاتا ہوا اوس مقام پر آیا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا اور آتش فساد برپا تھی
اسنے غور کر کے دیکھا تو اون لوگون مین اسکو کچھ لوگ آشنا سا معلوم ہوئے اب جو اسنے
دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو لشکری ہین البرز کجکلاہ کے اب اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھنا شروع کیا تو
سبکو پہچانا انہین اسکی نظر البرز کجکلاہ پر پڑی اسنے دیکھا کہ البرز کجکلاہ مع اپنے لشکر کے لڑ رہا ہے اور
مقابلہ ہو رہا ہے اور تین بادشاہون کو دیکھا کہ وہ بھی لڑ رہے ہین اسنے دیکھا کہ ایک ساحر اژدر آتش فشان
پر سوار سحر کر رہا ہے اور بہت سے ساحر اوسکے ہمراہ ہین چونکہ سماک بلطاقی لشکر البرز کجکلاہ کو پہچانتا
تھا اور سبکو پہچانتا تھا نہ وہ لوگ اسکو پہچانتے تھے اور لشکر اسلام مین سواے صاحبقران
و خواجہ عمرو کے اور کسی سے آگاہ نہ تھا کیونکہ جو لشکر صاحبقران کا شریک ہوا اور جو سردار بیرون
طلسم تھے وہ لشکر مین ہین یہان ہمراہ ہتنے آئے ہین یہ سردار اور یہ لشکر یہان شریک صاحبقران
ہوا ہے اس لشکر اور ان سردارون سے سواے صاحبقران و عمرو کے کوئی آگاہ نہین ہے سماک
نے یہ تو دیکھا اور نشان لشکر سے اوسکو معلوم ہو گیا کہ کافرون و اہل اسلام مین مقابلہ ہو رہا ہے
کیونکہ یہ امر تو ہر ایک پر ظاہر و ہویدا ہے کہ کافرون کی یہ علامت ہے کہ اونکے لشکر کے علمون کے سیاہ
پھریرے ہوتے ہین اور اہل اسلام کے لشکرون کے سواے سیاہ رنگ کے ہر رنگ کے پھریرے
ہوتے ہین پس یہی علامت ہے کفر و اسلام کی علم ہاے لشکر سے اسنے شناخت کر لی یہ دیکھکر
اب اسکو فکر ہوئی کہ کیونکر دریافت کرون کہ یہ کن لوگون سے مقابلہ ہے اور کون مقام ہے یہ حقیر
عرض کرتا ہے کہ ناظرین و دیگر لوگ یہ اعتراض نہ کرین اس حقیر پر کہ یہ معرکہ در شہر منیرہ پہ ہو رہا تھا
جب تک در شہر فتح نہین ہوتا ہے اوسوقت تک اوسکی راہ نہین کھلتی ہے پس یہ لوگ وہان کیونکر
پہونچ گئے اسکا جواب یہ حقیر چند سطور سے تقدم بالحفظ کے قبل از اعتراض دیتا ہے اس خیال سے

کہ یہ اعتراض میرے اوپر نہ ہو بطور دفع اعتراض کے یہ جواب ہی تاکہ ناظرین اس حال سے
بھی آگاہ ہو جایئں وہ جواب یہ ہی کہ یہ معرکہ بیرون دربند تھا کیونکہ مہبر جادو صاحبقران کو
بیرون دربند واسطے قتل کرنے کے لایا تھا اوس مقام پر یہ معرکہ پڑا اسی سبب سے سب
لشکر شریک مہبر جادو ہوا اور لشکر صاحبقران بھی آکر شریک صاحبقران ہوا ورنہ ساحر
تو اندرون دربند جاتے اور غیر ساحر بیرون دربند رہ جاتے دوسرے اگر یہ لشکر جو کہ
مہبر جادو کی کمک کو آئے تھے اسکے طلب کیئے ہوئے تھے انکی خبر کے لیئے مہبر جادو نے طایر
سحر مقرر کیئے تھے جب یہ قبل اس معرکہ کے آتے تو طائران سحر مہبر جادو کو خبر کرتے اگر اسکو
منظور ہوتا تو وہ اندر دربند کے طلب کرتا ورنہ بیرون دربند اونکو اوترنے کی اجازت دیتا
کیونکہ بدون اسکی اجازت کے کوئی داخل دربند نہین ہو سکتا ہی ہان ساحر تو جاسکتا ہی
خواہ اجازت ہو خواہ نہ ہو بسبب سحر کے جاننے کے جا سکتا ہی یہ معرکہ اندرون دربند نہ تھا بلکہ
بیرون دربند تھا اور معرکہ پڑا ہوا ہی اسکا خیال رہے اور اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ دربند
مہبر جادو کے نام سے طلسم بند کیا گیا ہی اسکے آبا و اجداد اس دربند کے حاکم ہوتے چلے آئے ہین
اور سب اسی نام سے مشہور تھے جب یہان کا حاکم جو کہ اسکے بزرگ تھے مرنے لگا اوسنے
جو اس لایق ہوا کہ حکومت کرے اوسکے نام پر اس دربند کو سحر بند کر دیا اسی طور سے ہوتا
چلا آیا چنانچہ جب مہبر جادو کا باپ مہبر ششم مرنے لگا تو اوسنے اپنے فرزند یعنی مہبر ہفتم کو
جو کہ اب حاکم ہی اپنے قریب طلب کیا اور اوسکو سب طریقہ تعلیم کیے اور جس طریقہ سے ایک حاکم
دوسرے کو حال دربند سے آگاہ کرتا تھا اور اپنا سحر برطرف کرتا تھا اور جو حاکم ہونے والا ہوتا
تھا اوسکا سحر قائم کراتا تھا اوس طور سے اسنے بھی کیا کہ اپنا سحر برطرف کر لیا اور اپنے فرزند
کا سحر قائم کرایا اس سبب سے یہ امر ہی کہ اگر مہبر جادو مارا جائیگا تو یہ دربند فتح ہو جائیگا اور ہر ایک
اپنے مرنے کے زمانہ کو بذریعہ سحر کے دریافت کر لیتا تھا اس سبب سے یہ بندوبست کرتا تھا
یہ جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر قصہ پس ہمک نے یہ خیال کر کے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا
اسکی نگاہ صاحبقران پر نہین پڑی جو پہچان لیتا خواجہ پر کیونکہ یہ لوگ تو درمیان لشکر کے
لڑ رہے تھے اور کنارے لشکر کے کھڑا ہوا ہی اب ادھر اودھر دیکھ رہا ہی یہ کیونکہ صاحبقران و خواجہ کو

دیکھیے یہ اس خیال سے اودھر اودھر دیکھ رہے تھے کہ کوئی سوار یا پیدل لشکر سے جدا ہو تو اوس
دریافت کرون کہ یکایک ایک سمت کی نگاہ خیمون وبارگاہون پر پڑی اوس جنبہ دیکھا کہ ہزارون خیمے
وبارگاہین بیلین وبے چوبے وقلندریان برپا ہین اور وہان شاگرد پیشہ پھر رہے ہین اور انتظار کر رہے
ہین اسنے خیال کیا کہ ان لوگون سے چلکر دریافت کرون یہ اودھر کو صورت بدل کر چلا تھا کہ اسنے دیکھا
کہ چند سوار وپیدل لشکر سے جدا ہو کر ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوے اور تلوارون وخنجرون سے
خون پاک کر رہے ہین یہ اب اونکی طرف چلے اوس راہ کو ترک کیا اس خیال سے کہ ان سوارون سے
دریافت کر لو تو پھر دور کیون جاؤ یہ اپنی صورت مسافر کی سی بنائے ہوے تھے یہ اون سوارون
پیدلون کے قریب آئے بطور اہل کفار سلام کیا اونھون نے جو دیکھا تو ایک مسافر کو مع بار سفر کے اپنے
سامنے کھڑا پایا پوچھا کہ اے بھائی تم ہمارے پاس کس غرض سے آئے ہو اگر اس غرض سے آئے ہو کہ
تمھارے پاس زاد سفر نہین ہے مگر تمنے یہ خیال کیا ہوا اپنے دل مین کہ ان لوگون سے کچھ حاصل کرین
تو ہم خود بلا مین مبتلا ہین آج چار شانہ روز سے لڑ رہے ہین اپنے بادشاہ کے ہمراہ اسوقت جو زیادہ
تھک گئے تو اس خیال سے اس درخت کے نیچے آکر کھڑے ہوے کہ ذرا دم راست کرین بھائی
ہمارے پاس کیا ہے سوائے تلوار وسپر ونیزہ واور مرکب کے ہان اگر اس آفت مین نہ مبتلا ہوتے اور
فرودگاہ پر ہوتے تو کیا مضائقہ تھا ہمکو کچھ ممکن ہوتا ہم حاضر کرتے اسوقت ہم مجبور ہین جواب دیا
کہ مین آپ لوگون کے پاس کچھ لینے نہین آیا ہون بلکہ مین اودھر سے جاتا تھا مین نے جو یہ معرکہ
عظیم برپا دیکھا تو خیال پیدا ہوا کہ دریافت کرنا چاہیئے کہ یہ معرکہ کس سے ہو رہا ہے اور یہ کون لوگ
ہین اب لوگونکو تو پہچان لیا کہ آپ سب خداوند عجائب کی بندگی کرنے والے اور اوسکے بندے ہین اور
اور جو آپ لوگون سے حریف ہین اونکے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداے آسمانی کے بندے
ہین بس یہ دریافت کرنا تھا کہ ان لوگون سے کیون مقابلہ ہو رہا ہے اور کیا وجہ مقابلہ کی ہے اور یہ کیا
مقام ہے ورنہ مجکو کچھ احتیاج خرچ نہین ہے نہ ضرورت ہے آپکے اقبال اور خداوند کے فضل سے میرے
پاس سب کچھ ہے مین اپنی نوکری پر سے اپنے مکان کو رخصت لیکر جاتا تھا مین رہنے والا شہر
عشطاقیہ کا ہون مجکو ایک سال کی مہلت ملی ہے دو ماہ ہوے کہ مجکو وہان سے نکلے ہوے اور راہ
طی کرتے ہوے راہ مین بیمار ہو گیا تھا جہان مین نوکر تھا اوس ملک کا نام کوہ طلوع ہے اب عشطاقیہ

کو جاتا ہون کوہ بلور سے آتا ہون یہ معرکہ دیکھکر میرے حواس جاتے رہے اون سوار دن
نے کہا کہ بھائی آگاہ ہو کہ یہ سرحد دربند منیریہ اور شہر منیریہ ہے یہان کا حاکم منیر جادو ہے طرف سے
شندکال جادو بادشاہ طلسم کے جو سامنے اژدر آتش فشان پر سوار لشکر سے لڑ رہا ہے یہ بھی حاکم ہے
ہلوگلد سکی ملک کو اور ملکون سے آئے ہین اوس سے اور طلسم کشا سے آج چار دن سے لڑائی
ہو رہی ہے طلسم کشا کو شکست ہوتی ہے اوسکو برابر تلوار چل رہی ہے پہلے تو حمزہ کو منیر جادو نے
فقرہ دیکر اسیر کر لیا تھا سب اسباب اپنے قبضہ مین کر لیا تھا حمزہ کے عیار خواجہ عمرو نے آکر حمزہ کو رہا کیا
حمزہ اکیلا لڑنے لگا اسی عرصہ مین ہمارا بادشاہ اسفندیار صحرا النشین مع لشکر کے آکر پہونچا وہ بھی منیر جادو
کا شریک ہوا اور مقابلہ کرنے لگا بعد لاجورد ایک لاکھ سے آیا پھر لاہور یہ سب منیر جادو کے شریک
ہوکر لڑنے لگے کہ حمزہ کے مددگار آگئے اونکو بھی خبر ہو گئی اوسکے بعد کل لشکر حمزہ جو کہ حمزہ کے شریک
ہوئے اور اسی طلسم کے رہنے والے تھے دوسرے جو جو دربند حمزہ نے درہم برہم کیے تھے اور اون
دربندون کے حاکمون نے اطاعت کی تھی وہ آگئے اور حمزہ کی طرف سے لڑنے لگے اوسی زمانہ مین
کل البرز کجکلاہ حاکم کوہ البرز مع پانچ لاکھ سپاہ کے آکر پہونچا اور شریک جنگ ہوا اور لڑنے لگا راوی بیان
کرتا ہے کہ البرز کجکلاہ کے مع لشکر کے آنے کی ان لوگون کو خبر نہ تھی ہان جب وہ شریک جنگ ہوکر لڑنے
لگا جب سبکو معلوم ہوا ان لوگون پر کیا منحصر ہے لشکر اسلام و صاحبقران بھی اس حال سے آگاہ ہو گئے
کہ منیر جادو کی کوہ البرز کیطرف سے کمک آگئی ہے البرز کجکلاہ مع پانچ لاکھ سپاہ کے آیا ہے اور شریک
جنگ ہوا ہے مگر کس مقام پر سے بھاگکر آیا ہے صاحبقران خواجہ عمرو سے سن چکے تھے کہ علمشاہ
مع نو لاکھ سپاہ کے برائے تنبیہ البرز کجکلاہ کوہ البرز کی طرف گئے ہین صاحبقران نے خیال کر لیا
تھا کہ ضرور اپنے میرے فرزند کے ہاتھ سے شکست کھائی یقین ہے کہ وہ بھی مع لشکر کے اسکے عقب
مین آتا ہو کیونکہ جب خواجہ نے باغ حکیم استقلینوس سے جہانگیر وغیرہ کے رہا کرنے کی اور اپنی
عیاریون کی اور لشکر اسلام کی حالت اور علمشاہ کی کیفیت گرفتار ہونے اپنے رہا کرنے کی
عیاری کرکے بیان کی تھی تو یہ بھی کہدیا تھا کہ علمشاہ طرف کوہ البرز کے برائے گوشمالی البرز کجکلاہ
کے گئے ہین ناظرین کو یاد ہوگا یہ سب واقعہ جلد اول مین اس فقیر نے تحریر کیا ہے صرف برائے
یاددہی چند سطور اس مقام پر تحریر کردین تاکہ ناظرین کو خیال آجائے اور معلوم ہو جائے جب

اونھون نے سوارون سے یہ سب حال بیان کیا اور ایرج کجکلاہ کی بھی حالت بیان کی تب اونکا
مسافر نقلی نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ منیر جادو اور حمزہ جو کہ لشکر خدا پرستان کا صاحبقران ہے
ہے مقابلہ ہو رہا ہے اب مجکو تمھارے کہنے سے یاد آیا کہ حمزہ کا کچھ لشکر زیر کوہ بلور بیت پڑا ہے اور حمزہ
کے آمد کا انتظار کر رہا ہے حمزہ اون سبکو اوس مقام پر مقیم آپکے خود برائے فتح طلسم چل کھڑا ہوا تھا
اب معلوم ہوا کہ یہ وہی حمزہ ہے اور اب بخوبی معلوم ہوا کہ منیر جادو سے اور حمزہ سے مقابلہ ہے
خداوند عجائب حمزہ پر منیر جادو کو فتح دیں اون سوارون نے کہا کہ ضرور فتح ہوگی اتب لوگ جا بسنے
کہان ہین ان سبکی قضا یہان لائی ہے اے بھائی گو حمزہ کے بھی ہمراہ لشکر کثیر ہے مگر ہم سے یہ لوگ کیا
مقابلہ کرینگے یہ کہکر وہ سوار خاموش ہو رہے سمک نے کہا کہ اب مین اپنی منزل کو روانہ ہوتا ہون
دل مین خیال کیا کہ چلکر شاہزادہ کو جلد اس امر سے اگاہ کرون اور خبر دون کہ منیر جادو ایک ساحر
ہے اور دربند منیریہ کا حاکم ہے اوس سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اور انکا حریف بھی اوسی
مقام پر موجود ہے اور منیر جادو کا شریک ہو کر صاحبقران سے لڑ رہا ہے جلد چلیے اور صاحبقران
کے شریک ہو کر دشمنون سے اونکے لڑیئے اور مقابلہ فرمایئے اور اپنے حریف کو سر میدان لوک کر
قتل فرمایئے سمک اپنے دل مین تجویز کرکے اونکے پاس سے چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ وہان
میدان جنگ مین ایک کافر کو صاحبقران نے قتل فرمایا نعرہ تکبیر بلند کیا مین بارہا عرض کر چکا ہون
کہ صاحبقران کے نعرہ کی صدا چونسٹھ کوس تک جاتی ہے اب جو صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر
بلند فرمایا تمام صحرا ہل گیا سمک نے جو نعرہ صاحبقران کی صدا سنی اتو اسکو یقین کلی ہوگیا اور یہ
جلد جلد وہان سے چلا کہ ادھر صاحبقران نے جو دیکھا کہ ایک مقام پر میرے لشکر کے چند سردار
ترغہ کفار مین گھرے ہوئے ہین آپ اپنی رسم مبارک کا نعرہ کرکے اور عقرب سلیمانی کو علم فرماکے اوس
مجمع کفار پر حملہ ور ہوئے نعرہ صاحبقران امیر عرب ضیغم روزگار ٭ بحکم خدا البتہ شمشیر دار ٭ یکے
تیغ قمقام و صمصام نام ٭ یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام ٭ تن کافران از جہان پاک کرد ٭ سر سرکشان
حمد در خاک کرد ٭ چو تیغ یلی بر کشم از غلاف ٭ تزلزل فتد در میان مصاف ٭ یہ نعرہ کرکے اوس
مجمع پر جا پڑے اور قتل کرنے لگے سمک نے اونکا نام مبارک بھی سن لیا یہ وہان سے قطرہ زن ہوا
کہ خبر کرون ادھر سے علمشاہ استر بالا کہود فرنگی کو بڑھا کر تیغہ سیتا ان فرنگی کو کاندھے پیہ

رکھے ہوئے چلے آتے تھے لشکر کچھ فاصلہ پہ تھا کہ انکے بھی کان مین صاحبقران کے نعرہ کی صدا
پہونچی پہلے تو صاحبقران کے تکبیر کی صدا انھون نے سنی اوسی صدا پر کان لگائے ہوئے دل مین کہا کہ
تو پدر بزرگوار و نامدار کے نعرہ کی صدا ہے کیا اوسمین سے کسی مقام پر جنگ و پیکار ہو رہی ہے یہ دل مین
خیال کرکے مرکب کو مہمیز کیا اور تیز کر کے چلے کہ صاحبقران کے نعرہ کی آواز آئی اب تو آپکو یقین ہو گیا
کہ کسی مقام پر صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے جلد چلو اور شریک جنگ ہو کہین البرز گجلا
سے تو مقابلہ نہین ہو گیا وہ اودھر کو آتے ہون یہ اودھر سے جاتا ہون راہ مین مقابلہ ہونے لگا ہو شاہزادہ
یہ خیال کرتا ہوا مرکب کو تیز کیے چلا آتا تھا کہ یہ تو اودھر سے جاتے ہین اودھر سے پاے شاطری
مارتا ہوا تیز تیز چلا آتا ہے سمک نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب درہ کوہ مین داخل ہوا تھا تو وہ مسافر کی
صورت جو بنا ہوا تھا بدل ڈالی تھی اپنی اصلی صورت پہ چلا تھا اودھر سے یہ داخل درہ ہوا تھا اودھر
سے شاہزادہ پس شاہزادہ نے جو سمک کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر فرمایا کہ کیون سمک کیا خبر لائے
کچھ دریافت ہوا کہ یہ کس سے مقابلہ ہو رہا ہے اور کون لڑ رہا ہے میرے کان مین تو والد بزرگوار امیر حمزہ
نامدار صاحبقران عالی وقار کے نعرون کی صدا آ رہی تھی کیا اونسے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے
تم نے دریافت کیا تیر کچھ حال کھلا سمک لپک کر قریب شاہزادہ آیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے آقائی نامدار
داعی سلامت قدرشناس فلک اساس اے شاہزادہ بلند مرتبہ اے فلک پناہ اے عالم شاہ عالیجاہ آگاہ ہو جیے
کہ حمزہ صاحبقران عالیشان سے اور سنبر جادو حاکم دربند سنبریہ سے آج چار دن سے برابر مقابلہ
ہو رہا ہے یہ وہی سنبر جادو ہے کہ جسکی کمک کے لیے البرز گجلا اپنے ملک سے چلا تھا اور آپنے البرز کو
راہ مین گھیرا تھا اور شکست کھا کر اور شبخون مار کر چلا تھا وہی یہان آکر پہونچا اور سنبر جادو کا شریک
ہو کر لشکر اسلام سے لڑنے لگا خداوند صاحبقران کیا صاحب اقبال ہین اونھون نے یہان بھی
آکر لاکھون کا لشکر جمع کر لیا بادشاہ سابق نے اطاعت کی اور کئی دربند صاحبقران نے فتح فرمائے
اون دربندون کے حاکم بھی شریک ہو گئے لاکھون ساحر و لاکھون غیر ساحر لڑ رہے ہین اور اپنی جانین
دے رہے ہین اور پاے مبارک صاحبقران پر نثار کر رہے ہین جلد تشریف لیجیے شریک ہو کر
جہاد فرمائیے اور کفار کو فی النار کیجیے اپنے حریفکو سر میدان ٹوک کر قتل فرمائیے آپ نے سماعت
تو فرمایا ہوگا کہ صاحبقران نعرہ پر نعرہ فرما رہے ہین بہت بڑی جنگ عظیم واقع ہو رہی ہے

سحر بازی شعبدہ بازی ہو رہی شعلہ سحر کے جنگل میں اس طور کا معرکہ تو کبھی نظر نہیں آیا کیا عرض کروں کہ
جس طور سے تلوار چل رہی ہے یہ کہا کل حال زبانی اون سواروں کے زبانی سنا تھا سب حضرت شاہزادہ
میں اول سے آخر تک عرض کیا اون سواروں نے بھی کل حال اول سے آخر تک سمک سے بیان
کیا اور یہ بھی سنا کہ البرز کجکلاہ بھی اسی مقام پر مع لشکر کے موجود ہے اور لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہا ہے
اور لڑ رہا ہے یہ سنتے ہی آنکھوں میں خون اوتر آیا سمک سے فرمایا کہ تو لشکر کو لیکر بہت جلد آ میں جاتا ہوں
اور ابھی جا کر اس معرکہ کو سر کرتا ہوں اگر فضل خدا شامل حال ہوتا ہے مجھکو یہ حال نہ معلوم تھا کہ
صاحبقران پر یہاں یہ آفت گذری ورنہ میں اب تک کبھی کا پہونچ چکا ہوتا جب میں نے
نعرہ کی صدا سنی تو مجھکو یہ خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہے صاحبقران کسی مقام سے اس طرف کو
تشریف لاتے تھے ادھر سے البرز بھاگا ہوا جاتا تھا راہ میں مقابلہ ہو گیا اب معلوم
ہوا کہ خاص صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اب میں کیسے رکتا ہوں اوسی میدان جنگ میں
سپہ سالار البرز کجکلاہ و خود البرز کجکلاہ کو روک کر قتل کرونگا اب یہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے
کہاں ہیں سب شبخون مار کر بھاگے تھے اسی غرض سے معلوم ہوتا ہے ادھر کو بھاگ کر آئے ہیں
خیر دیکھا جائیگا یہ فرما کر سمک کو تو طرف لشکر کے روانہ فرمایا اور فرمایا کہ عنقاق کجکلاہ وغیرہ سے
سب حال کہو اور کہنا کہ بہت جلد لشکر لیکر آؤ اور یہ بھی کہہ دینا کہ علمشاہ نے کہا ہے کہ کوئی تمہاری
کمک کی ضرورت نہیں ہے نہ میں تمہارے بھروسہ پر لڑ رہا ہوں میں اپنے خدا پر تکیہ رکھتا ہوں
مگر اصل امر یہ ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ تم بھی ثواب میں داخل ہو اور تمہارا نام بھی مرد غازیان
دینداران میں تحریر ہو کیونکہ تم سب لوگ نئے مسلم ہو سمجھو تو ثواب حاصل ہو اور ہمارے طریقہ
جنگ سے واقف ہو یہ نہ خیال کرنا کہ علمشاہ ہمارے بھروسہ پر لڑتا ہے تم خیال کرو کہ میں
تمہارے ملک میں یکہ و تنہا آیا تھا اور میرے خدا نے میری کمک کی اور تم سب نے میری اطاعت
کی پس اگر ثواب حاصل کرنا ہے اور عقبی درست کرنا ہے تو آؤ آیندہ تمکو اختیار ہے سمک تو یہ
پیام لیکر لشکر کی طرف چلا اور شاہزادہ نے مرکب کو کوڑا کیا جس مرکب پر کبھی چھڑی بھی نہ
پڑی ہو اور سیر کوڑا پڑے پھر وہ مرکب رکتا ہے بلبلا کر چلا شاہزادہ کو اسقدر عجلت
تھی کہ مرکب کو کوڑا مار دیا ورنہ آج تک کبھی کوڑا نہ مارا تھا صرف اشارہ سے کام لیتے تھے

کوہ سے کاہر نا تھا کہ مرکب ہوا ہو گیا گویا پر نکل آئے ایک چشم زدن میں وہ مرکب درہ کوہ سے باہر
آیا اب جو باہر آکر شاہزادہ نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو میدان میں ہنگامہ حشر و کشتہ برپا پایا ہر سمت
تلوار چلتے ہوئی دیکھی جیسے ہی نگاہ شاہزادہ کی البرز مجسمہ وار اوسکے سپہ سالار وہ اہل لشکر پر پڑی
پس اوسی مقام سے تیغ کپی تان کو بلند کرکے نیام سے لیکر یہ نعرہ کرکے آیا او البرز مجیکلاہ تو اوس سپہ سالار
پر دغا میں آ پہونچا تو میرے ہاتھوں سے بھاگ کر یہان آیا تھا میں یہان بھی مثل ملک الموت
کے تیرے سر پر نازل ہوا اکی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی اگر تو آسمان
پر جاتا تو میں مثل ماہ مطلومان کے تیرے عقب میں وہان بھی پہونچتا اور تم دونون مکارونکو
قتل کرتا اب کہان جا سکتے ہو ہوشیار ہو جاؤ منم رستم پیلتن دل کن کشندہ قوی دل ہندی ودل
ہندی قاتل کپی تان فرنگی منم رستم شکوہ منم بہرام کلاہ منم علمشاہ رومی شہ قبیل زور مدکہ بر
تخت مزدوج انگندہ شور ؛ دیگر ارشد اولاد امیر عرب ؛ گیست علمشاہ جو رستم لقب یہ نعرہ
کرکے اور مرکب کو اوڑا کر لشکر کفار پر جا پڑے راوی بیان کرتا ہو کہ ایک تو دست زبردست
علمشاہ نامدار دوسرے تیغ آبدار لنگردار جسکے ہاتھ پڑا برابر دو پرکالہ ہوئے اب جو تیغ
برسنے لگا کفار فی النار ہونے لگے خون ہی برسنے لگا مگر صفت یہ تھی کہ علمشاہ اون لوگون کو
قتل کر رہے تھے جو کہ کافر تھے اہل اسلام سے تو آگاہ نہ تھے کہ کون اہل اسلام ہی
پہچانتے نہ تھے مگر علامت اسلام جو ذہنین پائی جاتی تھی اوس سے شناخت کرتے تھے
کہ یہ خدا پرست ہی اوس عالم جنگ میں بھی یہ حواس تھے سوائے کفار کے دوسرے کو نہ
قتل کیا خوب تلوار چلنے لگی انکے تیغ نے تو تلاطم ڈالدیا شاہزادہ نے جو نعرہ کیا اور
نعرہ شاہزادہ کی صاحبقران و خواجہ نے صدا سنی صاحبقران نے دل میں کہا کہ میرا فرزند
دلبند جگر پیوند آگیا یہ تو اوسکے نعرہ کی صدا ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ میں نے اپنے فرزند
کی صدا سنی ادھر خواجہ نے جو علمشاہ کے نعرہ کی صدا سنی یا تو لوٹ رہے تھے یا ایک
مرتبہ وہان سے لپک کر پاپے شاطری مار کر دو ایک کو فی النار کرکے قریب صاحبقران آئے
اور کہا کہ ای حمزہ تمنے سنا کہ یہ کیسے نعرہ کیا اور کسکی نعرہ کی یہ صدا ہی میرے کان میں تو علمشاہ
کے نعرہ کی صدا آرہی ہی کیا علمشاہ آگیا ہی یہ کیونکر آیا اسکو کیونکر خبر ہوئی جو یہ آکر پہونچا کیون

حمزہ اسوقت تو خوب دل قوی ہو گیا ہوگا کیونکہ قوت بازو سخت جگر بصارت چشم
آگیا حمزہ اسوقت تو دل قوی ہوگا صاحبقران نے فرمایا میرے بھی کان مین اوسکی صدا
آئی ہو مگر تمنے تو مجھسے کہا تھا کہ وہ شہر غنطاقیہ سے مع لشکر کے طرف کوہ البرز کے بر آئے
تنبیہ البرز کجکلاہ کے گیا ہو اودھر کیونکر آیا اور کس طور سے علمشاہ کو اس معرکہ کی خبر ہوئی خواجہ
نے عرض کیا کہ کل مع لشکر کے البرز کجکلاہ بھی تو آیا ہو اور شریک ہوا ہو آپکے لشکر سے لڑرہا
ہو اور مقابلہ کر رہا ہو معلوم ہوتا ہو کہ یہ وہان نہین ملا شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ فلان مقام پر
مع لشکر کے گیا ہو پس شاہزادہ البرز کی تلاش مین اودھر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے
سنا ہو کہ البرز کجکلاہ کسی مقام سے بھاگ کر آیا ہو کسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ یہ اوس مقابلہ سے
بھاگا گا یہان آکر پہونچا خواجہ نے کہا کہ اس طریقہ سے معلوم ہوتا ہو کہ علمشاہ ہی کے مقابلہ سے
بھاگا ہو جب تو البرز کل یہان آکر پہونچا اور آج شاہزادہ آیا یا صاحبقران کو البرز کے
آنے کی خبر تک نہوئی جب وہ شریک ہوکر لڑنے لگا اوسوقت خبر ہوئی صاحبقران نے فرمایا
کہ خبر کیونکر ہونے پاتی کیونکہ برابر تلوار چل رہی ہو فوج دیرون کے جلو مین خاک اوڑ رہی
ہمہ ہر طرف غبار چھایا ہوا ہو خواجہ نے عرض کیا کہ مین علمشاہ کے پاس جاتا ہون اور
اوسکو آپکے حال سے آگاہ کرتا ہون اور آپکے لشکر کی علامت بتاتا ہون الیسانہ ہو کہ وہ غریب
خیال کرکے آپکے لشکر کے بھی لوگون کو قتل کرنے لگے تو بیگناہ اہل اسلام قتل ہون کیونکہ وہ اس
لشکر سے آگاہ نہین ہو اور نہ اونھون نے ان لوگون کو دیکھا ہو جہالت تو مزاج مین ہو دوسرے جب
وہ مصروف جنگ ہوتے ہین تو اپنے آپ مین نہین ہوتے شیر گرسنہ کی حالت ہوتی ہو کہ پھر کچھ
خیال نہین ہوتا ہو کہ سمجھ بوجھ کر حملہ کرین جو سامنے آگیا تلوار کا ہاتھ رسید کر دیا تمھاری اولاد
بھر مین علمشاہ کو سب سے زیادہ غصہ اور جوش شجاعت ہو دمشق کا واقعہ یاد ہوگا کہ لندھور کو مع
ہاتھی کے اوٹھالیا تھا اور دریا مین پھینکنے چلے تھے کچھ اسکا خیال نہ تھا کہ ہمارے باپ کا
رفیق ہو یا ہمارا دوست ہو اگر تم نہ آجاتے تو علمشاہ نے لندھور کا کام تمام کیا تھا یا مقدمہ قرامز
قارن عدی مین کرب کو تلوار ماردی تھی گو وہ عذر کر رہا تھا مگر کچھ خیال نہ کیا یہ حالت اونکے
غصہ کی ہو ایسی حالت مین ڈرنا چاہیئے مین تمھارے اس فرزند سے بہت ڈرتا ہون صاحبقران نے

نے فرمایا کہ اب وہ ایسا نادان نہیں ہے کہ اہل اسلام کو قتل کریگا کفار و اہل اسلام میں بہت
فرق ہے تم اطمینان رکھو وہ کافرون کو قتل کریگا کوئی خداپرست اوسکے ہاتھ سے مارا نہیں جائیگا
خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھارے حال سے تو آگاہ کردون صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی ضرورت
نہیں ہے وہ خود ہی آگاہ ہو جائیگا بلکہ اوسکو معلوم ہو گیا ہوگا تم اپنے کام مین مصروف ہو راوی
بیان کرتا ہے کہ صاحبقران خواجہ سے کلام بھی کرتے جاتے تھے لڑتے بھی جاتے تھے جب اس
طور سے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ خاموش ہو رہے اور پھر اپنے کام مین مصروف
ہوئے مردون کی کمر ٹٹولنے لگے اور روپے مارنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ جو اکثر لشکر
کفار پر گرے پہلے ہی حملہ مین ستراؤ کر دیا خصوصاً علمشاہ نے لشکر البرز گجکلاہ کا تو ناطقہ بند کر دیا
چن چن کر البرز کے لشکر کے لوگون کو قتل کر رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اہل اسلام بھی
ہر طرف لڑ رہے تھے ہر مقام پر سو سو دو دو سو مقابلہ کر رہے تھے اونھون نے جو دیکھا کہ
ایک جوان رعنا حسین و خوبصورت سر پر خود رکھے ہوئے چہرہ سے رعب و داب پیدا الآثار
حرب و ضرب سے درست مرکب پر سوار رخ سے نشان شجاعت و سرداری ہویدا لعینہ
حمزہ صاحبقران کی صورت کفار سے مقابلہ کر رہا ہے جس غول یا جس صف پر جا پڑتا ہے
وہ غول و صف درہم و برہم ہو جاتی ہے نعرہ اللہ اکبر زبان پر جاری اہل اسلام سمجھ گئے کہ یہ
کوئی فرزند صاحبقران ہے صاحبقران کی کمک کو آیا ہے جب علمشاہ نے اپنا نام نعرہ مین ظاہر کیا
تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان ہے جسکا اکثر ذکر زبان صاحبقران
سے سنا تھا اور وہ فرماتے تھے کہ میرا ایک فرزند علمشاہ لشکر سے نکل گیا ہے اوسکی بابت کچھ خبر نہین
معلوم ہے کہ کدھر گیا ہے اور کہان ہے یہ وہی شاہزادہ ہے کیونکہ وہ مشابہ ہے صاحبقران سے خدا تعالیٰ
زندہ رکھے اسکی خبر کو بھی یہان پر پہنچایا اسے تم سبکو دونی قوت ہو گئی راوی کہتا ہے کہ واقعی اہل
اسلام کے دل قوی ہو گئے اور پھر تو لوگ جم کر لڑنے لگے اہل لشکر البرز گجکلاہ و خود البرز گجکلاہ
واسطے سپہ سالار و سردارون نے جو نعرہ شاہزادہ کا سنا اور نعرہ سنکے دم نکل گئے البرز واسکا
سپہ سالار ایک مقام پر لڑ رہا تھا اب جو لوگون نے علمشاہ کی صدا سنی اور سر اوٹھا کر دیکھا علمشاہ
[illegible] ہو گیا یا [illegible] سن پاتے تھے البرز مع اپنے سپہ سالار کے ایک مقام پر لڑ رہا تھا اب جو فوج کی

علمشاہ کی صدا سنی اور سر اوٹھا کر دیکھا علمشاہ کو لڑتا ہوا پایا حواس جاتے رہے البرز نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا اور دیکھا کہ وہ بلا بے ہیے وہان کی طرح یہان بھی آگیا اور میرے لشکر سے لڑ رہا ہی اس خدا پرست نے بطرح پچھا لیا ہی اب کیا ہوگا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپ پریشان نہون وہ وقت اور تھا جوین زیر ہوگیا تھا اب اوسکو اوسکے سر میدان قتل کرونگا اپنے لشکرون کے سامنے اور اوسکے باپ سے بھی ویسا ہی کیا جاتا کہان جاتا ہی تو آپ نے دیکھئے مجھکو خود اس امر کا یقین تھا کہ وہ نواح میں ضرور آئیگا جسکا ہمکو خیال تھا وہی ہوا خوب ہوا کہ یہ آگیا اسی طور سے لڑنے ہونگے ادھر آپ نے دیکھئے ملاحظہ فرمائیگا کہ کیا ماجرا ہوتا ہی البرز نحیلاہ نے کہا کہ اچھا تمکو اختیار ہی سپہ سالار نے ایک سردار سے کہا کہ تم اوڑتے ہوئے پاس منیر جادو کے جاؤ اور منیر جادو سے کہا کہ جس پسر حمزہ کے لشکر کے اوپر تم شبخون مارکر ادھر آئے تھے آپکی کمک کرنے وہ ہمارے عقب مین چلا آتا تھا لشکر لے آیا ہی اور ہمارے لشکر سے لڑ رہا ہی لہذا اب تمکو ہماری کمک کرنا ضرور ہی ہم صرف اسقدر کمک کے امیدوار ہین خواہ تم خود یا کسی ساحر زبردست کو حکم دو کہ وہ سحر کرکے پسر حمزہ کو بیکار کردے پھر ہم اوسکو قتل کردینگے حمزہ پر تو بسبب لوح طلسم کے سحر اثر نہین کرتا ہی اسپر تو سحر بخوبی اثر کریگا کیونکہ نہ اسکے پاس لوح طلسم ہی نہ کوئی ایسی شئے ہی جو دافع سحر ہو اور اوسکے لشکر پر بھی سحر کرنا کہ وہ لشکر بھی بیکار ہو جائے کیونکہ اوسکے ہمراہ نو لاکھ کا لشکر ہی ایک تو اسی طور سے اوسکا لشکر زیادہ ہی دوسرے جب لشکر طاہرہ اور لشکر علمشاہ ایک ہو جائیگا اور مقابلہ کریگا اور جنگ واقع ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ دونا لشکر ہو جائیگا ہمارا اور آپکا لشکر پھر اوس لشکر کے حملہ کی تاب نہ لاسکیگا ہمنے آپکو آگاہ کردیا اب آپکو اختیار ہی وہ سردار یہ پیغام لیکر اوڑتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا اوس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ساحرون سے مقابلہ ہو رہا تھا اور منیر جادو بھی لڑ رہا تھا ساحران اسلام سے کہ ایک مرتبہ منیر جادو نے سحر کیا لشکر اسلام کے ساحرون پر سحر کرکے پلٹا یہ سامنے کھڑا ہوا تھا اسنے رومال ہلایا اور اشارہ سے منیر جادو کو بلایا منیر جادو سب لشکرون کے اہل لشکر اور افسرون کو پہچانتا تھا پہچان گیا کہ یہ سردار ہی لشکر البرز نحیلاد کا سحر کرکے اژدر آتش فشان کو اوڑا کر اسکے قریب آیا اور کہا کہ تم نے کس غرض سے مجھکو طلب کیا ہی اوسنے کہا کہ ہمنے اس غرض سے آپکو اپنے

قریب جا پہنچا ہی کہ آپکو ایک پیام البرز نے بھیجا ہی وہ پیام یہ ہی کہ البرز نے کہا ہی کہ جسکے لشکر
پر مین شبخون مارکر ادھر کو آیا تھا وہ بھی میرے غضب مین چور تھا اب اگر پہونچا تو میرے
لشکر سے لڑتا ہی لہذا اب اتنا کیجیے کہ اوسپر اور اوسکے لشکر پر سحر کردیجیے تاکہ وہ اور اوسکا لشکر
بیکار ہو جاوے ہم قتل کرین اگر یہ باپ بیٹے ایک ہو گئے اور دونون لشکر تو پھر بڑی خرابی ہوگی یہ
کہکر کل پیام البرز کہلا بھیجا اور اوسکے سپہ سالار کا مینر جادو سے کہا مینر جادو نے جوابدیا کہ میری
طرف سے کہنا کہ مین اوس سے واقف ہون نہ اوسکے لشکر سے جو مین سحر کرون لہذا آپ اوسکے
نام سے اور اوسکے اہل لشکر کے نام سے مجکو آگاہ کیجیے اور اوس سے مقابلہ کیجیے چند ساحر روانہ
کرتا ہون کہ وہ سحر کرینگے اوسکے اور اوسکے اہل لشکر کے ہاتھ پاؤن بیکار ہو جاوینگے پس آپ
ملیجیے گا بلکہ وہ ساحر یہ تدبیر کرینگے ایک دیوار درمیان لشکر حمزہ اور حمزہ اور لشکر پسر حمزہ
و پسر حمزہ کے قائم مقام ہو جاویگی آپ اوس پار دیوار کے پسر حمزہ کو مع اوسکے لشکر کے قتل
فرمائیگا حمزہ اوسکی کمک بھی نہین کر سکے گا اگر وہ آتا ہی تو آنے دیجیے اطمینان رکھیے جاتا
کہان ہی حمزہ سے تو ہم اس سبب سے عاجز ہین اور حمزہ پر اس سبب سے غالب نہین
آسکتے ہین کہ اوسکے پاس لوح طلسم جادو ہی سحر نہین اثر کرتا ہی پسر حمزہ پاس نہ لوح طلسم
ہی نہ کوئی ایسی شی ہی جو دافع سحر ہو ان لوگون کا مار لینا کتنی بڑی بات ہی تم جاؤ مین ساحرونکو
بھیجتا ہون اونکو نام بتا دینا اوس سردار نے کہا کہ اسقدر مہلت کب ہی جو نام بتائے
جاوین لہذا مین آپکو سب نام بتائے دیتا ہون آپ اونکو تعلیم کر دیجیے گا اور شناخت
بھی بتائے دیتا ہون پسر حمزہ کی وہی آپ ساحرون سے فرما دیجیے گا مینر جادو نے کہا
کہ جلد بتاؤ تب اوس سردار نے کل نام سردارون و بادشاہون کے مینر جادو کو بتا دیے
لشکر علمشاہ کے اور شاہزادہ کا نام بتا دیا اور کہدیا کہ پسر حمزہ بالکل ہمصورت حمزہ کے ہی
یہی اوسکی شناخت ہی مینر جادو نے کہا کہ اچھا اب تم جاؤ مین ساحرون کو حکم دیتا ہون
وہ اگر تمھاری کمک کرتے ہین نہ سردار تو اوسی طور سے اڑتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا پاس البرز کجکلاہ
سے آیا اور جو کچھ مینر جادو نے کہا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ تم اوس مقام پر جاؤ کہ جہان چند
ساحرون کو مقام جنگ سے الگ لے جاکے سب نام تعلیم کیجیے مع اسم علمشاہ کے اور علمشاہ کی

شناخت بتائی اور کہا کہ تم اوس مقام پر جاؤ کہ جہان پر لشکر البرز کجکلاہ سے اور سید حمزہ
علمشاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ ساحر بموجب حکم لشکر غیر ساحران کی طرف روانہ ہوئے
بالاے ہوا اوڑتے ہوئے یہ تو اودھر کو جاتے ہین کوئی مقام دور تو تھا نہین کہ انکو عرصہ
ہوتا اوسی صحرا مین دونون لشکر اوترے تھے ساحر و غیر ساحر اودھر سماسہ نے جا کر عنطاق
وغیرہ کو حکم علمشاہ سے آگاہ کیا بس عنطاق اوسیوقت تمام لشکر کو لیکر فوراً بہت تیز
روانہ ہوا راہ کو طی کر کے یہان اکر پہونچا جنگ و پیکار کو دیکھا اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اے
بہادران بزیدا بن کا فران رانگر اس بات کا خیال رہے کہ اہل اسلام ہم لوگون کے ہاتھ سے
نہ قتل ہون اونکی شناخت سے بخوبی آگاہ ہو بہت بڑی شناخت یہ ہی کہ کل لشکر کافرین
نیلی پوش ہی یا سیاہ پوش ہی پس جسقدر یہ سیاہ لباس پہنے ہون اور نیلا لباس پہنے ہون اونکو قتل
کرنا راوی بیان کرتا ہی کہ اس طلسم و غیر طلسم کے جسقدر باشندے ہین سب سیاہ لباس
پہنتے ہین اور جو ملک اس طلسم کے جوالی مین ہین اونکے بھی باشندے سیاہ لباس استعمال کرتے ہین
چنانچہ جو جو ملک علمشاہ نے فتح کیے اونکے باشندون و بادشاہون کے لباس تبدیل کرائے
اور فرمایا کہ یہ علامت کفر کی اسکو برطرف کرو آکہ تم مین اور کافرون مین تمیز ہو اسی طور سے
صاحبقران نے بھی پس جیسے جو خدا پرست ہین وہ ہر رنگ کا لباس استعمال کرتے ہین سوا
سیاہ لباس کے اور یہ ہی علامت اور نشان ہی اہل اسلام و کفار کی پس مطلب اس طور سے
عنطاق کجکلاہ وغیرہ نے اہل لشکر سے کہا سب نے جواب دیا کہ بہت خوب اور ایک مرتبہ
تیرون کو سپر ہا کر کے اور تلوارون کو علم کر کے بایزدان یا کہکر لشکر کفار پر گرے
اور قتل کرنے لگے پھر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی پھر گویا زمین و آسمان سر ٹکرانے لگے بادو
و برہا آسیمین ملکر تھپیڑین کھانے لگے لشکر ساحران مین ناریل نارنج ترنج کی بوچھارین پیرون
کی کالی گھٹا نمودار تھی ساحرون مین بجلیان سحر کی و غیر ساحرون مین تلوارین چمک
رہی تھین مشعلین دہک رہی تھین ہوا تند چل رہی تھی کسی نے کسیکو مار کر گرایا تھا کسی سنگدل
نے تیرون کا مینہ برسایا تھا کہین کٹاری کا وار کہین تیغ و تلوار کی دھار شور نالہ بوق بلند
خون مین نہایا ہوا ہر چند اس گھمسان سے سحر کی و تیرون کی بوچھار تھی کہ ترک دہ بھی

سپر کا محتاج تھا فلک ستمگر ابر کے لیے صاحب احتیاج تھا تیغ غلاف سے کیا نکلی جیسے
بلا نکلی غار سے اژدر نکلا جیسے زہر نے بہادروں کا کام تمام کیا ہنگام جنگ تلواروں سے
دو جہان جو رنگ گرم اجل کا چاروں طرف بازار تھا نقد جان سے ہر ایک موت کا خریدار
تھا یہ رنگ تھا کہ ایک سکے دو دو کے چار تھے سب زندگی سے بیزار تھے عروس مرگ
کے خواستگار تھے گلستان جنگ مین کیسے کیسے نونہالان حدیقہ شجاعت و گلہائے گلشن
جلالت و بوستان ارم مین کیسے کیسے درختان گلشن جرأت تیغ ظلم و بدعت سے کٹ گئے
تھے جنگل لاشوں سے پٹ گئے تھے اجل صیادی کر رہی تھی طایران روح کے [illegible]
جنگ کی بربادی کر رہی تھی، کہین ساحرون مین ہر فلفل کے چل رہے تھے کہین بچے [illegible]
کی اوجل رہی تھی سوزن اجل مین رشتہ جان پہ دیا تھا جائے تن معترض اجل سے
ایسا چاک تھا کہ سیا نہ جاتا تھا اشعار تونوں پہ تھا ہر سمت جوش و کار لب زخم تھے ساحل
جو بیار یہ تماشہ طلب رزم کے تھے یہ ڈھنگ وہ طلبوں پر تھی جرأت اور اژدر جنگ
مبارز بشر تھے کہ دیو و ملک دیا کینہ جو تھے زمین و فلک نہین غیر ممکن تھا جز شور
و شر بلا کا تھا دریش زیر و زبر دو عالم پہ چھائی تھی یہ برہمی تزلزل کی ہر سو
تھی صورت بنی عبیری ہوئی خاک دشت نبرد ہوا ابر خنجر خون زاد تھی تھی گرد
وہ نیزوں کی جنبش دو دشمن کی ناک زمین کا دہل کر اوڑانا وہ خاک تڑپ کر گئی
فوج پر مثل برق جہان مل گیا غرب سے تا بہ شرق ڈپٹ کا رہا تھا نہ گھوڑوں
مین زور عرق مین تھے سر تا قدم شور بور پھر قیامت کی تلوار چلنے لگی لشکر تازہ دم
جو آیا اسنے تو مار ستر او کر دیا سماک یلطاقی کافروں کو قتل کرتا ہوا قمقمہ آتشبازی سے جلاتا
ہوا اپنے آقا کے قریب پہونچگیا اور عرض کیا کہ آپکا لشکر آگیا اور کفار سے مقابلہ کر رہا ہی [illegible]
بر پا کر دی ہے راوی بیان کرتا ہے اب تو یہ رنگ تھا کہ سوائے گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا نظر
نہ آتا تھا سوائے کونچہ زخم کے کوئی کوچہ فرار کرنے کا معلوم نہ ہوتا تھا بیس یا چوبیس کوس
کے مربع مین جنگ ہو رہی تھی لشکر اسلام و لشکر علمشاہ قریب ستر و اٹھارہ لاکھ کے
تھا لشکر کفار بھی قریب نو لاکھ کے تھا جس مقام پر اسقدر لشکر ہوں اور ان مین جنگ

مغلوبہ واقع ہو تو وہان کا کیا حال ہوگا راوی کو توقع ہے کہ جب علمشاہ نے یہ سنا کہ پسر لشکر آ گیا اور دو
چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا ہے اب علمشاہ نامی نامی سردارون کو قتل کرتے ہوئے صدائے
صاحبقران پر چلے جدھر سے صاحبقران کے نعرہ کی صدا آئی تھی اودھر سے علمشاہ نے اپنا رخ
کیا اور اوسی سمت کو مرکب کو مہمیز کیا ادھر سے صاحبقران اپنے فرزند کے نعرون کی صدا سنکے اوسی
طرف کو چلے یہ خیال فرمائے کہ مین اپنے فرزند ارجمند کو تو دیکھون نہ معلوم کیا انجام ہوا ویسکے
دیدار سے تو نہ محروم رہون پس صاحبقران ادھر سے قتل کرتے ہوئے اور لڑتے ہوئے جاتے تھے ہین
اودھر سے علمشاہ آتے تھے اب راوی بیان کرتا ہے کہ کل کفار ونکو معلوم ہو گیا کہ طلسم کشا کا فرزند علمشاہ
مع لشکر کے اپنے باپ کی کمک کو آ گیا اب کفارون نے بھی جان دیکر لڑنا شروع کیا اسفندیار
ولاجورد و لاہور مین باہم صلاح ہوئی کہ یہ جنگ یون نہ موقوف ہوگی جب تک کہ حمزہ کو اسیر
یا قتل نہ کیجیے اس سے بہتر ہے کہ ہم اور تم ملکر چلتے پھرتے ہوئے اور حمزہ کو ٹوک کر سر میدان
قتل یا اسیر کرین لاجورد نے کہا کہ رائے تو بہتر ہے اسفندیار نے کہا کہ رائے ہے کہ ہم اور تم دونون
حمزہ کو ٹوکین اور کہین کہ ہم سے مقابلہ کر جب حمزہ ہماری طرف آئیگا تم دہنے پہلو سے وار کرنا
مین بائین پہلو سے پس حمزہ گھبرا جائیگا کہ کسکو جواب دون وہ اس خیال مین غرق ہوگا کہ
ہمارا ایک طرف اور تمھارا دوسری طرف سے وار ہوگا دونون کے وار برابر سے پڑین گے
جب تک وہ سپر کی پناہ کریگا اوس وقت تک ہماری تلوارین اوسکے سر پہ پہونچ جائینگی اوسکا کام
تمام ہو جائیگا رہے لاہور یہ پسر حمزہ کو ٹوک کر الجھین لاہور نے کہا کہ اچھا غرضکہ یہ تینون ایک مقام
پر اڑ رہے تھے یہ صلاح باہم کرکے اب لڑتے ہوئے حمزہ صاحبقران کی طرف چلے لاہور علمشاہ
کو تلاش کرتا ہوا چلا راوی بیان کرتا ہے کہ جب علمشاہ نے لشکر کفار پر نعرہ کرکے وار کیا تھا
سب نے اس نعرہ کی صدا سنی تھی سب نے اوسی حالت جنگ مین اٹھا کر دیکھا تھا اور پہچان
لیا تھا کہ یہ پسر حمزہ ہی باپ کی کمک کو آیا ہے پس اوسی شناخت پر لاہور چلا جدھر سے نعرون کی [illegible]
اور صاحبقران کی صدا آتی تھی اوسی سمت کو یہ تینون سردار چلے اودھر جب البرز گیلانی دادسکے
سپہ سالار نے میر جاودو کا جواب سنا سوارون سے کہا کہ تم لشکر پسر حمزہ کو روکو ہم جاکر پسر حمزہ
سے مقابلہ کرتے ہین اور اوسکو قتل کرتے ہین یہ دونون سردار بھی اوسی طرف کو چلے قتل کرتے ہوئے

تا باہم صلاح کرے کہ ایک طرف سے مین وار کرو نگا اور ایک طرف سے تم وار کرنا اب راوی
نازک خیال ناظرین نیک خصال عجب بے مثال کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ یہ مقام غور کے قابل ہے کہ
سنیر جادو نے چند ساحر بھیجے ہین کہ تم جا کر لسپر حمزہ پر سحر کرو تاکہ وہ بیکار ہو جائے البرز وغیرہ اوسکو
قتل کرین ایک دشمن تو کم ہو اور ایک دیوار سحر درمیان اوسکے اور لشکر حمزہ و حمزہ کے قائم کرنا
تاکہ حمزہ اوسکی کمک کو نہ پہونچ سکے بعد لسپر حمزہ کے [illegible] لشکر لسپر حمزہ کو بیکار کرنا یہ
ساحر چل چکے تھے فاصلہ ہی کیا تھا جو عرصہ ہوتا یہی اگر ہوا پر قائم ہو لے ادھر خواجہ عمر نے جو اس
قیامت کی جنگ دیکھا دیکھی اور صاحبقران و علمشاہ کے فرد تواتر سے انھون نے خیال
کیا کہ یہ وقت حمزہ سے جدا رہنے کا نہین ہے ایسا نہو کہ حمزہ کو کوئی چشم زخم پہونچے کیونکہ
حمزہ اسوقت نہایت جوش و خروش سے لڑ رہا ہے یہ سب لوٹ مار کو ترک کرکے اور گلیم اوڑھ کر
وہان سے چل کھڑے ہوئے گو دل نہ چاہتا تھا مگر بسبب محبت حمزہ کے انکو تاب نرہی سبب ترک
کیا اور صاحبقران کی تلاش کرکے اوسی مقام پر آکر پہونچے کہ جہان پر صاحبقران حملہ کر رہے تھے
خواجہ نے آکر صاحبقران کے رکاب پر ہاتھ رکھا اور گلیم کو اوتارا اور کہا کہ حمزہ گھبرا نہین مین تیرا غلام
تیرے پاس موجود ہون بہت ہوشیاری سے لڑ یقین ہے کہ تھوڑی دیر مین کفار شکست کھا کر بھاگین
اور فتح ہو جائے علمشاہ نے آکر وہ قیامت کا مقابلہ کیا ہے کہ اب رنگ لڑائی کا بدل گیا ہے کفار
منتشر الحواس ہو رہے ہین صاحبقران نے کچھ جواب نہ دیا برابر شمشیر زنی فرماتے ہوئے اشقر
دیوزاد کو مہمیز کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو ادھر سے جاتے تھے علمشاہ کے دیکھنے کے اشتیاق
مین ادھر سے علمشاہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی کے اشتیاق مین آتے تھے لڑتے ہوئے
کہ ایک مقام پر ایک مجمع کثیر کفار کا تھا یہ دونون صاحب اوس مقام پہ پہونچے اور لڑنے
لگے مار کر اوس مجمع کو درہم و برہم کیا اب جو وہ مجمع کم ہوا صاحبقران کی نگاہ علمشاہ پہ پڑی
چہرہ پہ صاحبقران کا فرط خوشی سے گلنار ہو گیا اور اب صاحبقران چلے کہ فرزند کے قریب
پہونچ جاؤن کہ ایک علمشاہ کی بھی نگاہ صاحبقران پر پڑی جیسے علمشاہ نے صاحبقران
کو دیکھا اوسی حالت جنگ و پیکار مین رکاب پر جھک کر مجرا کیا صاحبقران نے دعا دی ادھر
سے صاحبقران چلے ادھر سے علمشاہ چلے مین عرض کر چکا ہون کہ اتنا ہو علمشاہ کی [illegible]

نہ ٹھہرنا ورنہ ہم تجکو نامرد خیال کرینگے یہ جو صدا آئی صاحبقران اوسی مقام پر تھم گئے خواجہ نے
جو پیچھے پلٹکر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک طرف سے صاحبقران کی طرف لاجورد تلوار
علم کیے ہوئے تلوار سے خون ٹپکتا ہوا گرگدن پر سوار للکارتا ہوا چلا آتا ہے اور دوسری طرف
سے اسفندیار اسی حالت سے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حضرت صاحبقران
ہوشیار ہو جائیے ایک طرف سے لاجورد دریا سگان مالک صحرائے لاجورد اور ایک سمت
سے اسفندیار صحرا نشین مالک صحرائے اسفندیار یہ آپ سے لڑنے کو آتے ہیں اور آپ پر
حملہ کرنے کو اور لاہور بد نہاد نے علمشاہ کو آکر ٹوکا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو میں موجود ہوں
خدا مالک ہے اور حافظ کیا پرواہ ہے بڑا تکیہ اوسکی ذات پر ہے صاحبقران خواجہ سے یہ کہہ رہے
تھے کہ ادھر لاہور نے اور علمشاہ سے سامنا ہو لیا کیونکہ وہ قریب آچکا تھا اسلئے سے ساتھی آ
اوسی تیغ خون آلود کا جس سے لڑ رہا تھا اسنے علمشاہ پر خبردار خبردار کہکر وار کیا علمشاہ نے
وہ سپر پر اوسکے وار کو روکا اور پشت تلوار پر صرف لگا کر لڑادی راوی بیان کرتا ہے کہ اس مقام
پر جو اہل اسلام و کفار سے تلوار چل رہی تھی یہ معرکہ دیکھکر دونوں فریق تھم گئے اور جہاں پر تھا
کھڑے ہو لیئے اس طورسے اوس حالت کے درمیان میں علمشاہ سے اور لاہور سے ہو رہا تھا
نامدار اور اسی مقام پر صاحبقران بھی ہیں اور اسفندیار و لاجورد بھی چلے آتے ہیں اور
باہر تلوار چل رہی تھی جو کفار و اہل اسلام اسی مقام پر تھے وہ لڑنے سے باز ہیں اور تماشہ جنگ
کا دیکھ رہے ہیں کہ اسفندیار نے لاجورد سے کہا کہ اس مقام پر تھم جاؤ پہلے لاہور اور پسر
حمزہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھو تو پھر حمزہ پر حملہ کرنا ذرا دیر تو کہ لاہور نے تلوار کا وار کیا پسر
حمزہ نے سپر تک کو چہرہ کی پناہ نہ کیا یہ کیونکر اسکے وار کو روک لگا لاجورد نے جوابدیا کہ اچھا پس
یہ دونوں آدمی مقام پر اپنی صفوں سے آگے گرگدنوں کو روک کر کھڑے ہو گئے اور تماشہ قائم
تھا دیکھنے لگے علمشاہ نے یہ خیال کرکے اپنے دل میں کہ اس حرامزادے کے وار کو سر پر رد کرو واسطے
مارکر تلوار اسکی چھین لوں اب اوسکو مہلت دوسرے وار کی نہ دو کیونکہ یہاں جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے ایسا
نہو کہ یہ تیغ پا کر بھاگ جائے اگر میں فضل خدا سے اسپر غالب آؤں دوسرے غصہ بھی بہت تھا
اسی سبب سے سپر کو چہرہ کی پناہ نہ کیا تلوار کا ہاتھ سے لگا کر لڑادی جیسے تلوار قریب سر آئی

اور جم کے دا بستانہ جو مارا تلوار پٹ پڑی تیغ ہی دراز کر کے نکالی پر علم کتفہ و آلہ دیا قبضہ پہ تیغ
کیا پچہ گٹھر پر جو کر تلوار چھین لی تو وار پر ٹیک کر فوراً آ اوسکی کمر زخمی پکڑ کر پا پیروان ہاک کمر اب جو زور
کیا پشت کر گردن سے اوپر کی جوال کے اوٹھا لیا یہ رنگ دیکھکر اسقدر یار دلا جو رو کفار کے
حواس جاتے رہے بلکہ اہل اسلام بھی حیران ہوئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے دل مین کہا کہ واقعی
خداوند کریم نے ان لوگون کو بڑا صاحب طاقت خلق فرمایا ہے دیکھو تو شاہزادہ نے اس دیو پیکر
کو کیونکر اوٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا یہ لوگ تو حیران ہو رہے تھے اودھر علمشاہ نے لاہور کو گرد
سر چہ تیغ دیکر فرمایا کہ شناخت خداوند کریم ہین کیا کہتا ہے اوسنے جواب دیا اوسی حالت مین کہ میری
اگر ہزار جانین ہون تو ہر ایک صاحب پا سے خداوند عجائب پر نثار کرون مین کبھی دین اسلام نہ
قبول کرونگا یہ سنکے شاہزادہ کو اور زیادہ غصہ آیا پس اوسکو ہاتھ پر تول کر اب جو پھینکا آسمان اوچھالا
تو وہ نظرون سے غائب ہو گیا یہ تلوار کو علم کر کے رکابون پر زور دیکر کھڑے ہوئے جیسے وہ قریب
آکر پہنچا ایک ہاتھ دوال کمر پہ مارا مثل خیار ترکی دو ٹکڑے ہوئے جب تک وہ ٹکڑے زمین تک
آئین آئین ایک ہاتھ اور رسید کیا کہ دو کے چار ہوئے علمشاہ نے اوسکو چہار رنگ ہوائی کہا یہ رنگ
جنگ علمشاہ دیکھکر کفار کے حواس جاتے رہے پہلے تو اسی واقعہ سے حیران ہوئے تھے کہ
اتنے بڑے پہلوان کو یون سر سے بلند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر اور زیادہ تر حیران ہوئے یہ تو ہو نہ سکا
کہ آگے بڑھکر پنجہ شیر سے رہا کرتے خاموش کھڑے دیکھا کیے وہ مارا گیا راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ
کا لاہور کو قتل کرنا تھا انھون نے قتل کر کے اب جو نعرہ اللہ اکبر بلند کیا جو اہل اسلام اس مقام پر موجود
تھے اونھون نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا اور ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی بلکہ زمین و
آسمان سے تعریف کی صدا بلند تھی جو سردار و اہل لشکر لاہور اوس مقام پر موجود تھے اپنے بادشاہ
و افسر کو کشتہ دیکھکر ایک مرتبہ یہ خیال کر کے کہ اجنبے ہمارے افسر و آقا کو قتل کیا ہم اسکو [illegible]
علم کر کے حملہ ور ہوئے علمشاہ پر راوی بیان کرتا ہے کہ چند افسر اور عنطاف تکلاہ وغیرہ بھی [illegible] جو
اوس مقام پر آگئے تھے اونھون نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ ہمارے آقا پر کفار حملہ کرتے ہین وہ بھی [illegible]
باہم فنٹ پٹ ہو گئے پھر اوسی مقام پر تلوار چلنے لگی پھر خون برسنے لگا پھر سر تن سے کٹ کٹ کر دو دو ہاتھ
گرنے لگے علمشاہ بھی نبرد کرنے کو ادہر چلا پڑے اوجوان دونون نے جو یہ موقع دیکھا [illegible] اسقدر ہاتھ

ولاجورد نے کہ جنگ مغلوبہ ہونے لگی ایک مرتبہ ایک دہنی طرف سے اور دوسرا بائین طرف سے
صاحبقران پر تلوارین علم کرکے گر پڑا او صاحبقران پر وار کیا چونکہ صاحبقران تو ہوشیار تھے
کب ایسے فقرون مین آتے ہین جیسے ہی ان دونون نے وار کیے ویسے ہی صاحبقران نے ایک کے
وار کو پشت عقوب پر روکا دوسرے کے وار کو خالی دیا کہ پھر ان دونون نے سنبھل کر وار کیے ابکی مرتبہ
صاحبقران نے دونون وارون کو خالی دیکر اور اشقر کو بڑھا کر دونون کی کمر زنجیرین ہاتھ ڈالدیا یعنی
دست راست سے اسفندیار کی زنجیر کمر تھامی اور دست چپ سے لاجورد کی اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے
کھینچکر پہلے ہی زور مین دونون کو سر سے بلند کرلیا اور فرمایا کہ ہر چند خطرہ کہ ٹکرادون کہ دونون کے خرمہرہ
پاش پاش ہوجائین یہ فرماکر لاجورد سے فرمایا کہ خدا خالق پروردگار عالم مین کیا کہتا ہے اوسنے
کہا کہ اے حمزہ مین تو کبھی اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا تو بیکار کو مجھسے کہتا ہے کہ دین اسلام
قبول کر یہ سنا تھا کہ صاحبقران نے اسفندیار سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ اے حمزہ
تو واقعی جوانمرد ہے اور صاحب اقبال ہین تیرے کہنے کو قبول ہون مگر ایک شرط کے ساتھ کہ اسوقت
تو مجکو قتل کر مین ایک مشکل رکھتا ہون اگر تو میری اوس مشکل کو حل کردیگا تو مین ضرور دین اسلام
قبول کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تنے ایک حجت معقول پیدا کی ہے خیر مین اس جنگ و پیکار
سے مہلت پالون تو تمہاری بات سونگا اور کوشش کرونگا یہ فرماکر اسفندیار کو تو حوالہ خواجہ
عمر کے کیا خواجہ عمرو نے اوسکو اوسیوقت نمند زنبیل کرلیا ادھر صاحبقران نے لاجورد کو
اوٹھا کر گرد سر گردش دیکر اب جو زمین پر مارا لاجورد نقش زمین ہوگیا استخوان تک چورا
چورا ہوگئین لاجورد کا نشان تک نہ باقی رہا یہ رنگ جو انکے اہل لشکر نے دیکھا اور افسردن
نے کہ ہمارے آقا کو حمزہ نے پکڑ لیا اور لاجورد کے اہل لشکر نے خیال کیا کہ ہمارے بادشاہ کو حمزہ
نے ہلاک کیا جبکہ ہمارے افسر مارے گئے اب ہماری زندگی بیکار ہے مرجانا بہتر ہے پس سب ایک مرتبہ
تلوارین علم کرکے صاحبقران پر حملہ آور ہوئے جو اہل اسلام اوس مقام پر موجود تھے وہ لڑنے لگے
تلوار چلنے لگی باہم سافر و موس لپٹ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکرون مین غل مچ گیا کہ حمزہ
نے اسفندیار کو اسیر کرلیا اور لاجورد کو قتل کیا پسر حمزہ نے لاہور کو ہلاک کیا یہ خبر نیر جادو
کو بھی ہوئی کہ جو بادشاہ تمہاری کمک کو آئے تھے اونمین سے دو مارے گئے اور ایک اسیر ہوگیا

اب صرف البرز کجکلاہ باقی ہے اوسکا لشکر لڑرہا ہے اور ان تینوں بادشاہون کے لشکری لڑ
رہے ہین یہ خبر سنکے منیر جادو کے حواس جاتے رہے چونکہ اسکی قضا آگئی تھی اسنے دل مین
خیال کیا کہ تو چلکر حمزہ کو قتل کر اپنے سپہ سالار دال لشکر سے کہا کہ تم لشکر اسلام و ساحران اسلام
سے مقابلہ کرو مین جاکر حمزہ و پسر حمزہ کو قتل کرتا ہون یہ دونون مرد ون میرے جاتے قتل ہو جائینگے
یہ کہکر اژدر سحر کو اوڑاکر طرف صاحبقران کے چلا تلوار چل رہی تھی آتش جنگ و پیکار گرم
تھی سر دھڑ سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین تن خاک پر لوٹ رہے ہین یہ عالم ہے کہ کسیکو کسی کی
خبر نہین ہے ایک طرف صاحبقران شمشیرزنی کر رہے ہین اور ایک سمت علمشاہ ان دونون
بہادروں کا یہ عالم ہے کہ جب ہاتھ لگایا برابر چار چار سر اوڑ گئے شمشیرین مثل برق
کے کوند کوند رہی ہین شعر ❊ ہر جا کہ شمشیر او کار کردہ ❊ یکے را دو کرد و دورا چار کردہ ❊ دیگر
یکے زخم زد بر تن پہلوان ❊ کزان زخم لرزید پیر و جوان ❊ صاحبقران و علمشاہ و اہل
اسلام و سرداران اسلام و اہل لشکر علمشاہ و سرداران علمشاہ بیٹھین ان علمشاہ نے تہلکہ
ڈالدیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ البرز کجکلاہ داد و سعکا سپہ سالار لڑتا ہوا چلا آتا تھا بہ تلاش
علمشاہ کہ اسکو معلوم ہوا کہ علمشاہ نے لاہور نیزہ باز حاکم صحرا سے لاہوریہ کو قتل کیا
اور حمزہ نے لاجورد دریا شگاف کو قتل کیا اور اسفندیار صحرا نشین کو اسیر کرلیا ان
تینوں کے لشکر بڑے معرکہ سے لڑرہے ہین اپنے بادشاہون کے غم مین البرز نے اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا کہ یہ تینون بادشاہ ہلاک و اسیر ہوئے اب کیا کرنا چاہیے
اوسنے جواب دیا کہ آپ پریشان نہون مین چلکر ابھی تو قتل کرتا ہون راوی کہتا ہے کہ ابھی تو سپہسالار
البرز کجکلاہ سے کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر آکر پہونچے کہ جنکو منیر جادو نے سمجھا کر بھیجا تھا وہ
ہوا سے البرز کے پاس آئے اور کہا کہ آپ چلکر پسر حمزہ سے مقابلہ کیجیے ہم بالا سے ہوا سے
پہلے اوسے اسیر سحر کرینگے اوسکے بعد اوسکے لشکر پر حملہ کی کمک کے لیے منیر جادو نے بھیجا ہے یہ
جادون ساحرون سے کہا ان دونون کے دل قوی ہوئے اب تو یہ مثل سیل فنا کے گرجتے
ہوئے چلا ادھر وہ ساحر سیدھے اوڑکر اوس مقام پر پہونچے کہ جہان پر علمشاہ و صاحبقران
لڑرہے تھے اب دونون باپ بیٹے لڑتے ہی جاتے ہین صاحبقران و علمشاہ کو سر اوٹھا کر

دیکھ لیتے ہین اور علمشاہ صاحبقران کو کیونکہ سامنا ہی وہ جو مجمع اس مقام پر تھا انکی
شمشیرزنی سے کم ہوا کہ اون ساحرون نے بالائے ہوا آکر سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی درمیان صاحبقران
و علمشاہ کے قائم ہو گئی اور اوسکا پردہ ہو گیا یہ ان ساحرون نے درپردہ دشمنی کی کہ باپ
بیٹے کو نہ دیکھ سکے بیٹا باپ کو اور ایک دوسرے کی کمک نہ کر سکے علمشاہ اپنی طرف جنگ
مین مصروف تھے اور صاحبقران اپنی طرف اودھر صاحبقران نے ایک پہلوان کو قتل جو کیا
تو نعرہ اللہ اکبر بلند کیا علمشاہ کے کان مین جو صدا پہونچی پلٹ کر دیکھا کہ صاحبقران نے
کس پہلوان کو قتل کیا جو تکبیر کہی اب جو دیکھا تو اپنے سامنے ایک دیوار آہنی کو حائل پایا
جو کہ مانع ہوئی صاحبقران کے دیکھنے سے علمشاہ حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی تک تو یہ
حجاب اپنے درمیان مین نہ تھا مین صاحبقران کو دیکھ لیتا تھا یہ چشم زدن مین کہان سے حائل
ہو گیا معلوم ہوتا ہے کسی ساحر نے سحر کیا یہ اوسکے سحر کی دیوار ہے خیر جو مرضی خدا اگر وہ حافظ ہے تو
سحر میرا کیا بنا لیگا یہ دل سے کہکر لڑنے لگے انھون نے بھی ایک پہلوان کو جو قتل کیا نعرہ اللہ
اکبر بلند کیا صاحبقران نے جو نعرہ کی صدا سنی یہ خیال کر کے کہ میرے فرزند نے کسی پہلوان
کو قتل کیا جو تکبیر زبان پر جاری کی علمشاہ کی طرف جو دیکھا تو دیوار فولادی کو حائل پایا
دیکھا کہ جو لشکر اس مقام پر لڑ رہے تھے نصف اس پار دیوار کے مقابلہ کر رہے ہین اور
نصف اوس پار ہین گو معلوم نہ ہوتے تھے مگر عقل سے خیال کر لیا اور درمیان مین دیوار آہنی
ہے یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران حیران ہوئے کہ ابھی تک تو دیوار نہ تھی یہ کہان سے آگئی خواجہ
سے کہا کہ تم نے کچھ واقعہ دیکھا کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی تک تو دیوار درمیان میرے اور علمشاہ
کے نہ حائل تھی یا دفعتہ پیدا ہو گئی کہ مین اپنے فرزند کو نہین دیکھ سکتا ہون خواجہ نے عرض
کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام حیرت و تعجب نہین ہے نہ جائے تشویش و اندیشہ ہے یہ کارروائی
کسی کارروائی ہے کہ تمکو اور علمشاہ کو الگ کر دیا اس خیال سے تم اور وہ جا ایک مقام پر
کھڑے ہوئے شمشیرزنی کر رہے ہو لوث لشکر کا ستراد ہو رہا ہے اور لشکر مین تلاطم مچا ہوا ہے تہلکہ
پڑا ہوا ہے پس اس خیال سے جدا کیا ہے کہ شاید یہ غدر کم ہو دوسرے اس خیال سے کہ تم علمشاہ
کی کمک نہ کر سکو اگر اوسپر کوئی وقت سخت پڑے نہ وہ تمھاری کمک کر سکے جب تم کسی بلا مین

مبتلا ہو کوئی مقام فکر نہین ہے یہ دیوار سحر ہے اسپر لوح کا عکس ڈالو یہ دیوار آہنی برطرف
ہو جائیگی یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے گلے سے لوح اوتاری کہ دیوار پہ عکس ڈالون
اودھر علمشاہ لڑ رہے تھے اور کفار کو قتل کر رہے تھے کہ سامنے سے البرز مجلاہ داوسکا سپہ سالار
لڑتا ہوا نظر آیا جیسے علمشاہ کی نگاہ البرز اور اوسکے سپہ سالار پر پڑی للکار کر کہا کہ او نابکار بے
غدار کیا پیادون و سوارون کو قتل کر رہے ہو مجھ سے اگر مقابلہ کرو معلوم ہو اگر تم بڑے مکار
ہو میں نے تو قسم کھائی ہے کہ بدون تمکو اسیر یا قتل کیے آرام نہ لونگا میرے اوپر کھانا پینا حرام
ہے تم میرے لشکر پر شبخون مار کر بھاگے تھے اس خیال سے کہ مین تمکو نہ پاونگا مگر مین کب تمکو
چھوڑتا ہون تم کہان پوشیدہ تھے جو اب تک نظر نہین آئے مین تو تمکو تلاش کر رہا تھا میرے
خدا نے تمھاری صورت دکھائی اب تم کہان جاتے ہو میرے ہاتھ سے البرز اور سپہ سالار نے
جو علمشاہ کی صدا سنی پلٹ کر دیکھا کیونکہ یہ دونون علمشاہ کی تلاش مین چلے تھے اپنے
مقام سے اب جو علمشاہ کو دیکھا کہ علمشاہ ہمارے اہل لشکر اور دیگر بادشاہون کے اہل لشکر
کو قتل کر رہے ہین آواز دی کہ او پسر حمزہ کیا خوب ہم خود بڑے عرصے سے تجکو تلاش کر رہے
ہین کہ تو مل جائے تو تجکو قتل کرین تو خود ہمارے خوف سے ادھر ادھر منہ چھپائے پھرتا ہے
اور اترا رہا ہے اب جو تو نے دیکھا کہ یہ دونون سر پر آکر موجود ہوئے اب اگر بھاگونگا تو
یہ بھاگنے نہ دینگے اس سبب سے تو نے ہمکو للکارا اور ہم پر یہ الزام رکھا کہ مین تم دونون کو تلاش
کر رہا ہون خیر تیرا ہی قول سچ ہے اب ہم آتے ہین بھاگنا نہین علمشاہ نے جواب مین
فرمایا کہ جیسے تم بھگوڑے ہو ویسے سبکو جانتے ہو ایسے تو تم ہو کہ لشکر کو جو غافل پایا تو شبخون
کرے جب اہل لشکر ہوشیار ہوئے تو بھاگ کھڑے ہوئے تم بھاگنا مین تو بھاگا ہون نہ
بھاگونگا مگر تم اپنی عادت سابق کو اختیار کرنا یہ کہکر جو سوار و پیدل درمیان مین حائل
تھے اونکو قتل کیا اور مرکب کو بڑھا کر اونکی طرف چلے وہ دونون بھی مرکبون کو
چمکا کر قریب آگئے پس علمشاہ نے اوس مقام پر لشکر کے درمیان مین مرکب [illegible]
کہ یہ دونون قریب پہونچے ادھر تو یہ دونون قریب پہونچے اودھر اون ساحرون نے
علمشاہ پر سحر کیا کیونکہ وہ اسی وقت کے منتظر تھے اب جو علمشاہ پر اونھون نے

سحر کیا شاہزادہ اونکے سحر مین مبتلا ہوکر مبہوت ہوگیا نہ پاؤن مین حرکت ہے نہ ہاتھ مین نہ زبان
مین گویائی نہ آنکھون مین بصارت مثل تصویر گلی کے ہوکر رہ گیا اور یہی حال مرکب کا ہوا جس طور
سے شاہزادہ کا ہاتھ مع تلوار کے بلند تھا اوسی طرح سے قائم رہ گیا یہ جو واقعہ البرز نے دیکھا اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم نے دیکھا پسر حمزہ کی کیا حالت ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اون ساحرون
نے سحر کیا ہے اونکے سحر سے اسکی حالت ہوئی ہے پس جلد چلکر مدد لو یہ کہکر البرز چلا تلوار خون
چکان علم کرکے دست راست کی طرف سے یہ بقصد قتل شاہزادہ چلا اور دست چپ
کی طرف سے اسکا سپہ سالار مریخ شیر شکار چلا ابھی یہ دونون قریب نہین پہونچے تھے
اسقدر کہ وار کرین اوس وقت اون ساحرون نے علمشاہ پر سحر کرکے اب جو سرون سے
اونے اسم سحر پڑھکر اور یہ کہکر کہ یا سامری و جمشید جس جس مقام پر لشکر علمشاہ کے
سردار اور بادشاہ و اہل لشکر لڑ رہے ہون وہ سب بے حس و حرکت ہو جاوین کسی
مین حس و حرکت لڑنے کی باقی نرہے یہ کہکر اون حرامزادون نے دہ واسطے سرون سے اونکا
زمین پہ مارے وار اون کا زمین پر گرنا تھا کہ واقعی ایسا ہی ہوا کہ جس جس مقام پر لشکر علمشاہ
اور سرداران علمشاہ عنطاق تجلاہ وغیرہ لڑ رہے تھے یکایک سب کے سب بے حس و حرکت ہوکر
رہ گئے جسکو دیکھا وہ مثل تصویر گلی کے تھا اون ساحرون نے ان پر سحر کرکے قصد کیا تھا
کہ لشکر صاحبقران پر بھی سحر کرین یہ رائی کے اوپر اسم سحر پڑھ رہے تھے کہ اوس صاحبقران
نے خواجہ کے کہنے سے لوح کا عکس اوس دیوار فولادی پر ڈالا جو کہ سحر سے تیار کی تھی ساحرون نے
جیسے ہی عکس لوح کا دیوار پر پڑا وہ دیوار دھوان ہوکر اوڑ گئی اوس دیوار کا اثر بالکل باقی
نرہا وہ دیوار جو برطرف ہوئی پہلے صاحبقران کی نگاہ علمشاہ پر پڑی صاحبقران نے
دیکھا کہ مثل تصویر گلی کے علمشاہ مرکب پر سوار ہے اور گرد کفارون کا مجمع ہے ایک ہاتھ
بلند ہے اور اوسی ہاتھ مین تیغ کینیان فرنگی ہے اوس ہاتھ کو ذرا بھی حرکت نہین ہے معلوم ہوتا ہے
کہ ابھی اسکا نیلا ہاتھ اونچا کیے ہوئے کھڑا ہے یہی حال مرکب کا ہے ایک بادشاہ اور ایک
سردار تلوارین علم کیے ہوئے بقصد ہلاکت علمشاہ کی طرف بعجلت چلے آتے ہین یہ
واقعہ جانگزا اور ماجرائے حیرت افزا جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا خواجہ عمر سے فرمایا کہ تم نے

دیکھا علمشاہ کی کیا حالت ہے یہ اسکو کیا ہوا ہے تصویر کی سی بنا ہوا ہے بالکل بے حس وحرکت
ہے حریف دونون طرف سے چلے آتے ہین قتل کرنے کو یہ ذرا بھی خیال نہین کرتا ہے نہ اونسے
بچنے کی تدبیر کرتا ہے جس طور سے تلوار کا ہاتھ اوٹھا کر رہ گیا ہے اوسی طور سے بلند ہے یہ کیا واقعہ ہے اے
خواجہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے دریافت تو کرو خواجہ عمرو نے اوسطرف دیکھکر کہا کہ یا صاحبقران
واقعہ کیا ہے علمشاہ پر سحر ہوا ہے وہ سحر مین مبتلا ہے اوسی سبب سے اوسکی یہ حالت ہے اگر تھوڑی
دیر اور خبر نہ لیجائیگی یہ دونون حرامزادے جو بقصد قتل آتے ہین اسکو قتل کر ڈالین گے اے
صاحبقران جلد خبر لو جاکر علمشاہ پر عکس لوح ڈالو تاکہ وہ اپنے آپ مین آ جائے اور اپنے
دشمنون سے مقابلہ کرے یہ کہکر خواجہ چپ ہوئے اونھون نے دیکھا کہ بہتسے اہل لشکر جو اس
مقام پر لشکر کفار سے لڑ رہے تھے اونکی بھی یہی حالت ہے کفار اونکو قتل کر رہے ہین وہ جواب
تک اونکی ضرب کا نہین دیتے ہین اور جو اون ساحرون نے رائی پر اسم پڑھکر اب جو وہ
رائی یہ کہکر زمین پر ماری کہ یا سامری و جمشید جسقدر لشکر طلسم کشا کے غیر ساحر افسر و اہل لشکر
ہین سب بے حس و حرکت ہوکر رہ جائین اور زمین اون سبکے پانون پکڑ لے اور ذرا بھی حرکت
باقی نہ رہے کہ حریف سے مقابلہ کر سکین یہ جو اون حرامزادون نے سا اور رائی زمین پر ماری یہی
ہوا کہ لشکر اسلام کے بھی پانون زمین نے پکڑ لیے اور سب بے حس و حرکت ہوکر رہ گئے یہ
جو خواجہ نے واقعہ دیکھا کہ ابھی تو سب لڑ رہے تھے یا خود بخود بے حس و حرکت ہوکر رہ گئے
ہین حریف وار کرتا ہے یہ خاموش کھڑے ہوئے اوسکے وار کو اپنے اوپر آنے دیتے ہین نہ وار کا
جواب دیتے ہین نہ خالی دیتے ہین نہ حرکت کسی قسم کی کرتے ہین بے گناہ بے بسی سے ہلاک
ہو رہے ہین خواجہ نے یہ واقعہ دیکھکر صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران علمشاہ کی
کیا حالت کو ملاحظہ فرما رہے ہو کل لشکر کا یہی حال ہے کیا تمہارا لشکر کیا علمشاہ کا سب پر سحر ہوا ہے
سب بے بسی سے ہلاک ہو رہے ہین اور مر رہے ہین ان سبکی خبر لینا ضرور ہے جلد فکر فرمائیے
صاحبقران نے فرمایا کہ مین کیا فکر کرون تم ہی کچھ تدبیر بتاؤ خواجہ نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ یہ تدبیر ہے کہ پہلے علمشاہ کو رہا کرو سحر سے اور بچاؤ وہ اپنے حریفون سے مقابلہ کرے تم ان
سبکی فکر و تدبیر کرو صاحبقران نے فرمایا کہ کیونکر علمشاہ کو رہا کرون کیونکہ مجکو اسم اعظم کبھی تو

یاد نہیں ہے جو اسم اعظم پڑھکر دم کرون تاکہ وہ رہا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران بجز اسکے
یہ تدبیر ہے کہ لوح کا عکس علمشاہ پر ڈالیے جب عکس لوح علمشاہ پر پڑے گا وہ رہا ہو جائیگا
اور انکے ہاتھ پاؤن قابو مین آجائینگے یہی تدبیر اہل لشکر کے ساتھ فرمایئے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ جب تک یہان کے لوگون کو رہا کرونگا دوسرے مقام کے لوگ ہلاک ہونگے خواجہ عمر
نے عرض کیا کہ آپ علمشاہ کو تو رہا کیجیے ان سبکی بھی تدبیر ہو جائیگی یہ جو خواجہ نے کہا
پس صاحبقران نے ایک مرتبہ اشقر کو مہمیز کیا اور لوح کو گلے سے اتار کر ہاتھوں مین لیکر
چلے راوی بیان کرتا ہے کہ جب کفارون نے اہل اسلام کا یہ حال دیکھا تھا کہ سب بےحس و
حرکت جڑے ہوئے ہین سب اہل کفر و نفاق اون بیچارون پر حملہ در ہوئے اونکو بے قابو
پاکر وہ مثل ہوئی کہ دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان مروڑین صاحبقران پر تو قابو نہ
چلا اون بیچارون پر حملہ کیا جو کہ اپنے آپ مین نہ تھے سب صاحبقران کے گرد سے
ہٹ گئے یہی سبب تھا کہ جو صاحبقران اور خواجہ مین یہ کلام ہوئے وہ ساحر ہالا سے ہوا
سحر کے مین ایسے مصروف ہین انکو خبر ہی نہ ہوئی کہ سب دیوار سحر جو کہ تھے سب سے درمیان حمزہ
اور پسر حمزہ کے تمام کی تمام برطرف ہوئی اور حمزہ نے اپنے لشکر کی حالت دیکھی یہ تو خوش تھے
کہ ہمنے پسر حمزہ اور اوسکے لشکر اور لشکر حمزہ کا خاتمہ کیا اب حمزہ اکیلا ہو جائیگا سب ملکر
اوسکو اسیر یا قتل کرینگے جو لشکر حمزہ کے ساتھ ساحرون کا ہے وہ لشکر منیر جادو سے
مقابلہ کر رہا ہے اون سبکو منیر جادو مار لیگا اب یہ لوگ جاتے کہان ہین وہ تو یہ خوش
ہو رہے تھے کہ اب ان سبکا کام تمام ہوا ادھر صاحبقران جو جست کر مرکب کو اڑا کر چلے
وہان البرز کجکلاہ وادسکا سپہ سالار قریب علمشاہ پہونچ چکے تھے اور قصد کیا تھا کہ
وار کرین کہ صاحبقران نے ڈانٹا کہ او نابکاران نابکار و مکاران غدار دست خود را نگہدارید
خبردار ہاتھ نہ لگانا مین آپہونچا ہون دیکھ خبردار وار نہ کرنا یہ فرماتے ہوئے مثل شہباز
اسکے قریب پہونچ گئے اور جاتے کے ساتھ ہی لوح کا عکس علمشاہ پر ڈالا عکس کا
پڑنا تھا کہ وہ سب حالت برطرف ہوئی آنکھون مین بصارت ہاتھ پاؤن مین طاقت زبان مین
طاقت کانون مین سماعت پھر عود کر آئی وہ اگلی حالت علمشاہ کی ادھر مرکب کی برطرف

ہوئی علمشاہ نے جو نگاہ درا کر دیکھا تو صاحبقران کو اپنے قریب پایا اور البرز گجیلا دو اور سپہ سالار
کو بھی راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا رعب ان دونوں پر اسقدر چھایا تھا کہ اونہیں دم زدن باقی
تھا وہ خود بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے تھے ذرا بھی اونہیں حرکت نہ تھی یہ حالت ہوئی کہ جہاں تک علمشاہ
کے قتل کے قصد سے پہونچے تھے اور صاحبقران نے ڈانٹا تھا اوسی مقام پر رہ گئے آگے مگر یوں
کو نہ منع کر سکے نہ یہ ہو سکا کہ صاحبقران پر حملہ کرتے یا اونکو کچھ جواب دیتے یا اونکو اس امر سے باز
رکھتے یا ایک اونسے مقابلہ کرتا ایک جرأت کرے علمشاہ کو قتل کرتا کچھ بھی تو نہ ہو سکا خاموش کھڑے
دیکھا کیے جب علمشاہ کے ہوش و حواس درست ہوئے اور ہاتھ پاؤں میں طاقت آئی اور علمشاہ
نے صاحبقران کو اپنے قریب پایا سر جھکا کر عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ نے کیوں تکلیف فرمائی میں انکو
قتل کرتا صاحبقران نے علمشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے فرزند ارجمند تیر کسی ساحر نے سحر کیا
تھا کہ تم بالکل بے حس و حرکت تھے اور یہ تمہارے قتل کو چلے تھے ایک دیوار درمیان میرے اور تمہارے
حائل تھی اور یہی حال میرے لشکر کا ہے کہ سب بے حس و حرکت ہیں اور یہی کیفیت تمہارے اہل لشکر کی
ہے کہ سب تصویر کی سی بنے ہوئے ہیں اور کفار اونکو قتل کیا چاہتے ہیں اے فرزند میں نے جو دیوار حائل
دیکھی حیران ہوا کہ یہ دیوار کیسی ہے خواجہ عمر سے برابر تھے اونسے جو میں نے کہا اونھوں نے جواب دیا کہ یہ
دیوار سحر کی ہے اسکا عکس لوح ڈالکر شاید میں نے ایسا ہی کیا تمہاری یہ حالت دیکھی اور اہل لشکر
کی یہ کیفیت تمہاری یہ حالت دیکھکر مجکو تاب نہ رہی میں نے اشتیاق کو جمع نہ کر سکا تمہارے اوپر عکس
لوح ڈالا کہ تمہارے حواس درست ہوئے اور وہ سب یہ کیفیت برطرف ہوئی ورنہ یہ دونوں نابکار
جو کہ وہ سامنے خاموش کھڑے ہوئے ہیں تمکو قتل کر چکے ہوتے کیونکہ قریب پہونچ چکے تھے
کہ میں نے ڈانٹا اور نعرہ کیا میرے نعرہ کی صدا سنی خاموش ہو گئے آگے نہ بڑھ سکے اور جو کفار
تمہارے گرد تھے میں نے اونکو مار کر بھگا دیا وہ سب بھاگ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ بہت سے
کفار گرد علمشاہ تلواریں خون چکاں اس قصد سے لیے ہوئے کھڑے تھے کہ البرز گجیلا و
و مرتج شیر شکار اگر علمشاہ پہ حملہ کریں اور وار کریں امداد سے تلواروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں
مگر صاحبقران جو چلے تھے جیسے کہ صاحبقران نے آتے ہی اس مقام پر آپ نے حملہ کیا
تھا ایک ہی حملہ میں سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے نعرہ صاحبقران سے اندا موزن میں

رعشہ پڑ گیا تھا اوسپر یہ ہوا کہ حملہ بھی کیا اب کب تاب لانے سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے
میدان صاف ہوگیا تھا ورسب سے جا کر دم لیا تھا ورنہ علمشاہ تلواروں کی چھاؤں میں
تھے بچنا علمشاہ کا غیر ممکن تھا مگر جب تک خدا کی طرف سے نہیں آتی ہو اوس وقت تک کوئی کچھ
نہیں بنا سکتا ہو بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ٭ نبرد رگے تا نخواہد خدائے ٭ دیگر
جاکو راکھے سائیاں مار نہ سا کے کوے ٭ بال نہ بیکا کر سکے جو دو جگ بیری ہو سے ٭ چونکہ علمشاہ
کی زندگی باقی تھی اونکا ایک بال بھی کفار نہ کم کر سکے گو دشمنوں نے تدبیر تو ایسی ہی کی تھی خدا وند
کریم نے ایسی صورت نکالی کہ کوئی کچھ نہ بنا سکا سب حیران ہو کر رہ گئے علمشاہ نے رہائی پائی آمدم
بر سر مطلب جب علمشاہ سحر سے رہا ہوئے پس صاحبقران نے لوح الماس نگار جو بھیجا سے
بلند آواز نے لا کر دی تھی جس سے لوگو نکو قتل کرکے اور تیغہ لا کر دیا تھا کہ جس سے شغال
قتل ہوگا وہ لوح علمشاہ کے گلے میں ڈالدی تاکہ علمشاہ پر سحر اثر نہ کرے کیونکہ اوس لوح کا
بھی یہ خاصہ تھا کہ اوسپر بھی سحر اثر نہ کرتا تھا یا جسکے پاس وہ لوح ہوگی اوسپر بھی سحر اثر نہ کرے گا
صاحبقران نے لوح علمشاہ کے گلے میں ڈالکر یہ فرمایا کہ ای فرزند تم اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرو
میں اہل لشکر کے رہائی کی فکر کرتا ہوں علمشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب خدا چاہتا ہی تو آپکے
اقبال وا فضال خدا سے ان دونوں کو بھی ابھی قتل کرتا ہوں ٭ جانے کہاں ہیں میں تو انکی
تلاش میں بہت دور سے چلا آتا ہوں میرے اوپر تو آج کے دن سے کھانا پینا حرام ہی کیونکہ
میں نے قسم کھائی ہی کہ بدون انکو قتل یا اسیر کیے آرام نہ لونگا آپ تشریف لے جائیں اور
اہل لشکر کے رہائی کی تدبیر فرمائیں راوی بیان کرتا ہی کہ ادھر تو صاحبقران یہ سنکے علمشاہ
سے اشتقر کو مہمیز کرکے چلے ادھر اہل لشکر بیچارے آفت کے مارے بے گناہ قتل ہو رہے تھے
خواجہ فکر کر رہے تھے کہ کوئی تدبیر کریں تاکہ ان لوگوں کی جان بچے بار بار خواجہ آسمان کی
طرف دیکھتے تھے اور رہ جاتے تھے گو صاحبقران کے ہمراہ تھے صرف اس خیال سے
کہ جو کوئی ساحر سحر کریگا بسبب برکت لوح کے نہ مجھ پر سحر اثر کریگا ٭ حمزہ پر اس خیال سے
خواجہ ایک منٹ کو صاحبقران کی رکاب کو نہیں چھوڑتے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ
جب صاحبقران نے دیوار سحر کو منہدم کرکے اور علمشاہ کی حالت کو دیکھ الحمد للہ کہا ٭

داد سکے سپہ سالار کو دشنام ادر نعرہ کرکے ان کا فرون پر حملہ کیا تھا جو کہ علمشاہ کو گھیرے ہوئے کھڑے تھے صاحبقران کے نعرہ کی صدا ان ساحرون نے بھی سُنی تھی گو مصروف سحر تھے مگر نعرہ صاحبقران کی صدا سنتے ہی سحر کرنا موقوف کیا اور طرف زمین کے دیکھا تو اپنی بنائی ہوئی دیوار کو منہدم پایا اور صاحبقران کو علمشاہ کے قریب کھڑا ہوا دیکھا اور علمشاہ کو آپ سحر سے رہا پایا صاحبقران سے کلام کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ حمزہ یعنی طلسم کشا نے کچھ اپنے گلے سے اُتار کر علمشاہ کے گلے مین ڈالدیا اودھر تو صاحبقران علمشاہ کو لوح پہنا کر برائے رہائی اہل لشکر بیٹھے تھے اور ادھر ان ساحرون نے باہم صلاح کی کہ طلسم کشا نے لوح طلسم کہ جسکے سبب سے سحر کا اثر طلسم کشا پر نہ کرتا تھا بسبب الفت فرزندی کے اور محبت پدری کے اپنے فرزند کے گلے مین ڈالدی اب طلسم کشا پر سحر کرو سحر ضرور اثر کریگا طلسم کشا ہی کو مار لو اور ایسا سحر کرو کہ جس سے طلسم کشا ہلاک ہو جائے زندہ نہ بچے جب طلسم کشا ہلاک ہو جائیگا تو پھر طلسم فتح نہ ہوگا یہی امر ہوگا کہ یہ جتنے سب لاش طلسم کشا کی لیکر اپنے مقام کی طرف واپس چلے جائینگے طلسم فتح ہونے سے محفوظ رہیگا اہل طلسم کی قتل و برباد ہونے سے جان بچیگی ہمارا تمہارا سب ساکنان طلسم و بادشاہ طلسم پر احسان ہوگا کیونکہ یہ طریقہ ہے کہ جو فاتح طلسم ہوتا ہے وہی طلسم فتح کرتا ہے دوسرا طلسم کو فتح نہین کرسکتا ہے اگر لوح پر بھی قابض ہو جائے تو بھی کچھ نہین بنا سکتا ہے لوح اوسکو خبر بھی نہین دیگی اوسکے پاس بیکار ہوگی پس جب طلسم کشا ہلاک ہو جائیگا تو کون طلسم فتح کریگا اول تو سب شریکان طلسم کشا و مطیعان طلسم کشا کے غم و الم مین مبتلا ہونگے روپیٹ رہے ہونگے ایسی حالت مین کون فکر فتح طلسم کریگا ہم سب طلسم کشا کے ظلم و ستم سے محفوظ رہینگے یہ جو ایک نے دوسرے سے کہا اوسنے جواب دیا کہ رائے تو خوب نکالی ہے تم بھی سحر کرو مین بھی سحر کرتا ہون پس وہ سب ایک رائے ہوکر داہنے ہاتھ سحر کیا اور جھولیون سے اسباب سحر ہاتھون مین لیا اور اوس اسباب سحر پر اسم سحر پڑھکر دم کیا ایک نے ترنج کو اپنے ران کے خون سے جیران ہوکر لال کیا اور صاحبقران پر مارا دوسرے نے ترنج سحر کو اپنی زبان کے خون سے گلنار کرکے اور اسم سحر دم کرکے مارا تیسرے نے گرز فولادی کو سینہ و رانہ سے رنگین کرکے پھینکا چوتھے نے ہار قلفل کے دردو سمے ہاتھ

اور روئی کے گالے اور رائی اور بار دیتو صاحبقران پر مارے ان چاروں نے جوشش چار عنصر
سے ایک ہوکر صاحبقران پر سحر کیا ایک کے سحر سے تو ابر قایم ہوا اوس سے مار و کژدم و تیروں پر
تیر برسنے لگے مگر سب قریب صاحبقران پہونچ کے نابود ہو جاتے تھے اور اون تینوں کے ترنج و
نارنج و گولا جو قریب صاحبقران پہونچا ایک ونداغا ہوا کہ زمین و آسمان ہلگئے یہ معلوم ہوا
کہ ایک مرتبہ کئی ہزار توپین فیر ہوئیں اونکا شق ہونا تھا اور صدا کا پیدا ہونا تھا کہ دل اہل زمین
کے مارے ہول کے شق ہونے لگے سب کو یہ یقین ہوا کہ اسرافیل نے صور قیامت پھونکا مردے قبروں مین
دہل دہل کر خواب مرگ سے چونک اوٹھے چرند و پرند اپنے اپنے آشیانے چھوڑ کر بھاگے
دریا کا پانی جوشش مارنے لگا جو لوگ اوس مقام پر تھے وہ سب کانپ کر رہ گئے اونکو یہ معلوم ہوا کہ
آسمان پھٹ کر گر پڑا ہر ایک سپر بہ کف کنے لگا سر پر اوس بدحواسی مین ایسے حواس باختہ ہوگئے تھے
کہ یہ خیال نہ ہوا کہ بھلا سپر کیا روکے گی اگر آسمان پھٹ کر آوے مقابلہ سے ہاتھ روک لیا لڑنے
کس سے اہل اسلام تو بے حس و حرکت تھے ہان یہ ہوا کہ قتل کرنے سے باز رہے وہ بیچارے ہلاک
ہونے سے بچے اہل میدان کا تو یہ حال ہوا مگر صاحبقران کو کچھ بھی نہ معلوم ہوا نہ غلمشاہ کو
مگر خواجہ نے جیسے یہ صدا سنی مراد تھا کہ آسمان کی طرف دیکھا خواجہ کی نگاہ پڑ گئی کہ چار ساحر دو سے
ہوا سحر کر رہے ہین ہوا اونھین کے سحر کا اثر ہے کہ یہ صدا پیدا ہوئی ہے خواجہ دیکھ رہے تھے کہ
خواجہ نے دیکھا کہ ایک طرف سے تو مار و کژدم و سنگ و تیر و خنجر برس رہے ہین مگر صاحبقران
کے قریب نہیں آتے ہین اور ایک طرف سے شعلہ آگ کے بلند ہو ہو کر گر رہے ہین جو قریب صاحبقران کے
آتا ہے غرق ہو جاتا ہے ایک سمت سے ایک گنبد آتشین جوشش مارتا ہوا چلا آتا ہے طرف صاحبقران
کے ایک سمت سے ایک زنگی اژدر پر سوار تیغہ بارہ دار ہاتھ مین اژدر شعلہ چھوڑتا ہوا چلا آتا ہے مگر
خواجہ کو اطمینان تھا کہ جو سحر قریب صاحبقران کے آئیگا وہ دفع ہو جائیگا اس سبب سے
خواجہ نے صاحبقران کو آگاہ بھی نہ کیا خواجہ نے دیکھا وہ چاروں ساحر کچھ پڑھ پڑھ کر پھینک رہے ہین
اور سحر کو زور دے رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اون اشیاے سحر نے صاحبقران کو کچھ بھی ضرر نہ پہونچایا
ایک تار بھی جامہ جسم کا میلا نہ ہوا وہ سب سحر قریب صاحبقران آکر فرو ہو گئے یعنی دریاے سحر میں غوطہ زن
ہو کر غائب ہو گیا گنبد سحر خود بخود منہدم ہو گیا وہ شعلہ برطرف ہو گئے اوس اژدر سوار کے جسم میں آگ

لگ گئی وہ چلا کر خاک سیاہ ہو گیا وہ چاروں حرامزادے مثل چار عنصر کے باہم ملے ہوئے سحر کر رہے تھے
اور ایسے مدہوش تھے کہ انکو خبر بھی نہ ہوئی کہ ہمارے سحر کیوں برطرف ہو گئے اور کسی سحر نے حمزہ پر اثر نہ کیا
بلکہ یہ خوش تھے کہ طلسم کشا کا کام تمام ہو گیا ہوگا اور خوش ہو ہو کر سحر کو زور دے رہے تھے خواجہ تو ان
چاروں کو دیکھ چکے تھے اور تاک لیا تھا جب وہ سب سحر قریب صاحبقران پہونچکر فرو ہو گئے
اوسوقت خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حمزہ صاحبقران ذرا بالاے سر تو ملاحظہ فرمائیے کہ
کہ یہ کیا تماشہ ہے صاحبقران نے جو سر اوٹھا کر دیکھا تو چار ساحروں کو مثل آب و آتش و باد و ہوا کے ملا
ہوا اور سحر کرتے ہوئے دیکھا صاحبقران نے انکو ملاحظہ فرما کر خواجہ سے کہا کہ چار ساحر سحر کر رہے ہیں خواجہ
نے جواب دیا کہ چاروں نے آپ پر سحر کیا تھا وہ سحر برطرف ہو گیا میرے قیاس میں تو یہ امر ہے کہ یہ اہل لشکر اپنی
کے سحر میں مبتلا ہیں پس دو کو تو میں پتھر سے ہلاک کرتا ہوں اور دو کو آپ تیر سے شکار فرمائیں تاکہ یہ اپنے
کردار کی سزا پائیں اور اہل لشکر انکے ظلم و بدعت سے نجات پا کر اپنے حریفوں کو قتل کریں یہ جو خواجہ نے
کہا صاحبقران نے جواب دیا کہ اچھا پس صاحبقران نے دوش پر سے کمان ترکش سے تیر بازوئے وحشی
درنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر الماس پیکان لیا اور چلہ کمان میں جوڑا اور شست کو درست کر کے
اب جو کھینچا سپہر کی زاغ کمان نے چلا کر کہا کہ یہ جو گوشہ امان کا تلاش کرو ورنہ نشانہ خدنگ
اجل ہو گے صاحبقران نے کمان کو درست کر کے اور نشانہ کو تاک کے اس طور سے کہ ایک تیر میں دو نشانہ
کا کام تمام ہو آواز دی کہ او نابکاران غدار و او ساحران مکار میں تمہارے حال سے آگاہ ہو گیا خبردار ہو جاؤ
تمہاری اجل تمہارے سر کے برابر پہونچ گئی ہے پکارو سامری و جمشید کو کہ وہ اگر تمہاری کمک کریں
اور خواجہ نے بھی سوا پانچ سیر کا پتھر گوپھن عیاری میں رکھا تھا اور تاک لیا تھا اس طور سے کہ ایک ہی پتھر
میں کام اون دونوں کا تمام ہو جائے اور آمادہ تھے کہ صاحبقران تیر کو رہا کریں اونکا تیر چلے پس انکا
پس صاحبقران نے جو پکار کر کہا اون ساحروں کے کان میں صدا پہونچی اونھوں نے جو گھبرا کر اس صدا کو
سنکے دیکھا تو طلسم کشا کو مع تیر و کمان کے بعینہ پایا اور اپنے کو نشانہ اونکے طائر حواس خمسہ قفس دماغ سے
پرواز کر گئے فکر کرنے لگے کہ اب کیونکر اپنے کو بچائیں اور کیونکر اس بلا سے نجات پائیں ہماری عقل نے
خطا کی کہ جو طلسم کشا پر سحر کیا معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا پر ہمارے سحر نے اثر نہیں کیا بلکہ وہ سحر برطرف
ہو گیا اب کیا کریں ملک الموت سر پر موجود ہے یہ تو فکر کر رہے ہیں کہ ادھر صاحبقران نے صدا

تیر وار دیگر اب جو تیر کو خشکی سے رہا کیا عقاب تیر اپنے صید پر جھکوں کر چلا ادھر تو صاحبقران نے
تیر کو رہا کیا ادھر خواجہ نے گوپن کو چرخ دیکر پتھر چلایا پتھر سن سن کرتا ہوا چلا اون ساحرون نے
یہ قصد کیا تھا کہ سحر کرکے اپنے کو روئین تن کرلین مگر زبان ہلا سکے اور سحر کرنے کی مہلت تک نہ ملی
کہ تیر اور پتھر پیام اجل لیکر اونکے سرون پر پہونچ گئے چونکہ انکی موت آ پہونچی تھی اور چارون کے ایک
مرتبہ تیر اس طریقہ سے پڑا کہ ایک کی پشت و سینہ کو توڑکے دوسرے کے سینہ پر پڑا کہ تا سوفار غرق ہوگیا
اور وہ دونون ہلاک ہوئے بھلا یہ تیر خطا کرسکتا تھا صاحبقران نے لگایا تھا اگر چار ہوتے
یا چار سو ہوتے تو بھی نہ بچتے یہ تو دو تھے ادھر خواجہ کے پتھر نے بھی یہی کام لیا کہ ایک کے سر پر پڑا
کہ اوسکا سر شق ہوگیا مغز سر نکل آیا دوسرے کے سینہ پر پڑا کہ وہ سانس بھی نہ لے سکا ان چارون
ساحرون کو ان خادم و مخدوم نے یون ہلاک کیا انکا ہلاک ہونا تھا کہ آثار قیامت برپا ہوئے
آندھی سیاہ چلنے لگی آگ برسنے لگی برف باری سنگ باری ہونے لگی بیر غل مچانے لگے زمین ہلنے
لگی شعلے بلند ہونے لگے خاک برسنے لگی اور اولے پڑنے لگی تمام زمانہ تیرہ و تار ہوگیا ایک تلاطم عظیم برپا
ہوا صدائین آنے لگین کہ کشتیم نام من فلان ساحر بود و فلان و فلان ساحران آوازون کے آنے
کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوگئی سب آفتین دفع ہوئین مطلع صاف ہوا ادھر تو یہ چارون ساحر مرے
اودھر سب اہل اسلام و لشکر علمشاہ نے انکے سحر سے رہائی پائی سب اپنی حالت اصلی پر آئے اب لشکر
علمشاہ و اہل اسلام نے دیکھا کہ ہم چارون طرف سے نرغہ کفار مین گھرے ہوئے ہین اور کفار گھیرے
ہوئے ہین بس ایک مرتبہ سب نے سنبھل کر جو حملہ کیا وار چلنے لگے خون کے دریا بہنے لگے یہان تو
سپہ لشکر اسلام سے اور کفار سے اوسی طور سے مقابلہ ہونے لگا دریاے خون ہر طرف جاری ہوا سر
مثل حبابون کے نظر آنے لگے بازو مثل ماہیان خوبرو کے اوس دریاے خون مین شناوری کرتے
ہوئے دکھائی دیتے تھے سپرین مثل سنگ پشت کے تلوارین مثل ناگنون کے معلوم ہوتی تھین خون
روان تھا اور سبزہ پر جاری تھا کشتی حیات گرداب بلا مین پھنسی تھی زورق زندگی دریا مین غرق
ہورہی تھی خشکی مین ہر طرف طوفان مرگ خیز برپا تھا سپرون کی سیاہ گھٹا چھائی ہوئی تھی
برق شمشیر کوندہ ہو کوندہ کر گر رہی تھی خرمن حیات کو تباہ کر رہی تھی مینہ سرون کا و خون کا برس
رہا تھا تن بہادرون کے خاک پر تڑپ رہے تھے مثل مرغ بسمل کے جھنکارے تلوارون کی کچھ

سنائی نہیں دیتا تھا یہ عالم تھا کہ قیامت کا نمونہ تھا ہر سمت دار و گیر کی صدا بلند تھی خوب زور
شور سے تلوار چل رہی تھی ندی خون کی بہہ رہی تھی زمین و آسمان سے صدائے بزن و بکش آ رہی تھی اہل
اسلام عنقریب پست تھے پہلے تو خوب گھمسان سے تلوار چلی بعد اوسکے باہم خنجر بازی ہو رہی تھی ادھر
صاحبقران نے اون ساحرون کو قتل کر کے جب اونکے مرنے کی علامت برطرف ہوئی تو صاحبقران [illegible]
نے تلوار صاعقہ بار کھینچکر کفار پر جا پڑے اور لڑنے لگے خواجہ ہمراہ تھے راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہون
کہ اسقدر جو صاحبقران کو مہلت ملی کہ اونھون نے خواجہ سے کلام بھی کیئے اور خواجہ و صاحبقران
نے اون ساحرون کو قتل بھی کیا کوئی کفار یا لشکری صاحبقران سے ہمچشم نہ آسکا کیا سبب ہے راوی
کہتا ہے کہ یہ بیان کر چکا ہون کہ جب کفارون نے دیکھا کہ سب اہل اسلام بے حس و حرکت ہین
پس سب صاحبقران کے مقابلہ سے دست بردار ہوئے اور لشکر کے قتل پر تیار ہو گئے صرف
صاحبقران اکیلے میدان مین رہ گئے کوئی کفار سے صاحبقران کے گرد نہ تھا دوسرے
بسبب رعب و داب کے کوئی لڑنے کا قصد نہ کرتا تھا سب بیکار صاحبقران کے مقابلہ کو
تصور کرتے تھے اس سبب سے کہ اونکے دلون مین خوف صاحبقران پیدا ہو گیا تھا ہر ایک
اپنے مقام پر خیال کرتا تھا کہ حمزہ صاحبقران سے مقابلہ کرنا اور لڑنا بیکار ہے ان سے کوئی عہدہ بر
نہ ہوگا اگر ایک لاکھ بھی باہم ہو کر مقابلہ کرینگے تو بھی غالب نہونگے اس سے بیکار اپنی جانون کا تلف
دیدہ و دانستہ کرتا ہے اور ون سے کیون نہ لڑین جو ایسے اژدر دہان کے منہ مین خود بخود گر کر اپنی جان
دین ایسے ایسے خیالات پیدا کر کے کفار مقابلہ صاحبقران سے [illegible] ہٹ گئے تھے یہ سبب تھا جو
اسقدر مہلت ملی راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران تو اوس لشکر سے لڑنے لگے ادھر علمشاہ
نے جب سحر سے مہلت پائی اور جسم مین توانائی و طاقت آئی پس ادھر صاحبقران لوٹ گئے
مین ڈالکر مصروف کارزار و آمادہ پیکار ہوئے علمشاہ نے ایک مرتبہ جنبش کر کے آواز دی کہ [illegible]
داد مرد شیر شکار کیا کھڑے ہوئے دور سے میرا منہ دیکھ رہے ہو اگر کچھ دعوی رکھتے ہو تو
آکر مجھ سے مقابلہ کرو یا جبکہ مین سحر مین مبتلا تھا اوسوقت میرے قتل کے اوپر مستعد تھے آمادہ
ستیز تھے اب آکر کوئی وار کرو اوسوقت مین بڑے جوش و خروش سے آئے تھے [illegible]
اسی حیرت مین مبتلا تھے اور ایسا ادبار رعب صاحبقران غالب ہوا [illegible]

یہان تک کہ تین مرتبہ علمشاہ نے اونکو للکارا جب وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور اہل لشکر نے
دیکھا سب اہل اسلام سحر سے رہا ہو گئے اور ساحرون کے مرنے کی علامت بر طرف ہوئی پس تلوار علم کر کے
علمشاہ پر آ پڑے تلوار چلنے لگی ادہر تو تلوار چلنے لگی اودہر اون دونون کے حواس صدائے بخش ذہن
سے درست ہوئے ہوشیار ہوئے البرز گجکلاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ ہم اور تم کس قصد سے چلے
تھے اور قریب پسر حمزہ پہونچ چکے تھے مگر کچھ ایسا حمزہ سے ڈانٹ کر ہمکو للکارا کہ ہمارے حواس
جاتے رہے ہم اپنے آپ مین نہ رہے نہ معلوم پسر حمزہ پر کیا گذری جو اہل لشکر اونکے قریب تھے
اونھون نے عرض کیا کہ حمزہ نے اپنے فرزند کو ساحرون کے سحر سے رہا کیا اون ساحرون کو
قتل کیا اور رہا کر کے خود بھی لڑنے لگا لشکر سے جب پسر حمزہ رہا ہوا تو اوسنے آپ دونون صاحبونکو
للکارا جب آپ نے جواب نہ دیا اور وہ آپکو للکار کر اب ادہر اودہر دیکھنے لگا اور اوسنے قصد
کیا کہ آپ پر حملہ کرے کہ ہم سب نے جو یہ واقعہ دیکھا تاب نہ رہی تلوارین پکڑ پکڑ کر اوسپر
جا پڑے اور وہان سے لڑنا ترک کیا دیکھئے وہ کیا جنگ ہو رہی ہے ہم آنکو ہٹا کر اس مقام پر
لے آئے راوی کہتا ہے کہ البرز وغیرہ کے اہل لشکر نے یہی حرکت کی تھی کہ جب دیکھا ان سب نے کہ
ہمارے دونون افسر مبہوت کھڑے ہین اور جواب نہین دیتے ہین تو اور سب تو تلوارین پکڑ کر
علمشاہ سے لڑنے لگے اور چند سرداران دونون کو الگ لیکر چلے گئے تھے وہان جا کر اونکے حواس
درست ہوئے اور ہوشیار ہوئے سردارون نے جو یہ بیان کیا کہ تلوار چل رہی ہے اور علمشاہ رہا ہو گیا
البرز گجکلاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا کہ علمشاہ رہا ہوا حمزہ نے اون ساحرونکو قتل
کیا افسوس ہم ایسے کچھ رعب حمزہ مین آ گئے کہ حمزہ کا کچھ نہ بنا سکے حمزہ اپنے فرزند کو رہا کر کے چلا گیا
تُنے بھی نہ روکا اوسنے جوابدیا کہ کیا عرض کرون کہ جو میری حالت ہو گئی تھی ایک سال سے مجکو عجب
طرح کا مرض پیدا ہوا ہے کہ جو مجکو بیخود کر دیتا ہے جبکہ دورا اوسکا اوٹھتا ہے اپنے آپ مین نہین رہتا ہون وہی دورا اوسوقت
بھی اوٹھا تھا کہ مین بیخود ہو کر رہ گیا تھا مجکو نہین خبر ہے کہ کب حمزہ آیا اور کب رہا کیا ان سردارون سے
زبانی معلوم ہوا کہ یہ واقعہ گذرا پیدا کیا ہے ابھی جا کر قتل کرتا ہون یہ کہکر مرکب اوٹھا کر چلا جو اہل لشکر علمشاہ
سے لڑ رہے تھے اور قتل ہو رہے تھے اونسے پکار کر کہا کہ تم سب ہٹ جاؤ مین اس پسر حمزہ کو ابھی اسیر
کیے لیتا ہون یا قتل یہ اسنے دل مین سمجھا کیا ہے جو میخ شیر شکار نے کہا پکار کر سب لشکری علمشاہ

کے گرد سے ہٹ گئے غنیمت جانکر یہ مرکب کو چمکا کر سامنے علمشاہ کے آیا آتے ہی پکارا کہ او پسر
حمزہ رہ جا تو بہت مغرور ہوا ہی جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے مین تیرا بل نکالنے کو آیا ہون یہ جو
اوسنے کہا شاہزادے نے اوسکی طرف دیکھکر اور مسکرا کر جوابدیا کہ او نابکار تھوڑا عرصہ ہوا کہ مین تجھکو
مقابلے کے لیے پکار رہا تھا اور طلب کر رہا تھا نہ تو نے کچھ جواب دیا نہ تو آیا اور اب یہ لاف و
گزاف بکتا ہوا آتا ہی مین تو تیرے سامنے موجود ہون کہین چلا نہین گیا ہون یہ جو علمشاہ
نے فرمایا وہ مرکب کو ڈپٹ کر قریب علمشاہ آیا آتے ہی تیغہ خون چکان کا وار کیا وار کا کرنا تھا
کہ علمشاہ نے تیغہ کو نگاہ مین رکھا جیسے ہی سر پر آیا داستانہ مارا کہ تیغہ پٹ پڑا ہاتھ بڑھا کر کلائی پر
ڈالدیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر پکڑ کر اب جو زور کیا مرکب سے اوٹھا لیا ادھر کلائی مروڑ
کر تیغہ چھین لیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا یہ وہی پہلوان ہی کہ جسکو تین دن یا چار دن
کی کشتی مین زیر کیا تھا یا آج تھوڑے عرصے مین سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیا کہ
داستانین کہین موزے کہین رانگے کہین خود سر کہین سپر پشت پر سے الگ جا گری ترکش کا
منہ کھل گیا سب تیر زمین پر گرے پیکان کے پھل زمین مین گر گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین سے
تیر نکل آئے ہین مثل طاؤس آتشبازی کے اوسنے چرخ کھایا ہی چشم تیغ کھاتے ہوئے دوران
سر ہونے لگا جب گرد سر چرخ دے چکے کہا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہی اودھر
خیال کیا کہ واقعی یہ لوگ صاحب اقبال و شجاع ہین انکی شجاعت و بہادری کی قسم کھانا اور انکا
نام لیکر لکھوانا و سٹھانے واقعی انکی اطاعت مین عزت و آبرو ہی اور انکا خدا برحق ہی اور سب باطل
ہین میری اسوقت مین کسی نے مدد نہ کی اوس مرتبہ تو اس جوان یعنی پسر حمزہ نے مجھکو کئی
دنون کے بعد فن کشتی مین زیر کیا تھا آج تو کچھ عرصہ بھی نہین ہوا پہلے ہی زور مین سر سے بلند
کر لیا اور مین کچھ نہ کر سکا پس انکی اطاعت و بندگی اور خداے نادیدہ کی بندگی اور پرستش مین بڑا
لطف ہی تو کیون اپنی جان دے اس جوان کی اطاعت کیون نکرتا کہ مرتبہ اعلے ملے یہ دل مین
سوچکر جب یہ علمشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو اوسی وقت قبول ہوگا کہ جب تو دین اسلام بھی قبول کریگا
تو جوابدیا کہ بسر و چشم مین اوس سے کب انکار کرتا ہون آپ مجکو امان دین شاہزادے نے
اوسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ فوراً اوٹھکر کھڑا ہوا اور دوڑکر اوسنے علمشاہ کی رکاب

بوسہ دیا اور قدمون پر رکھدیا اور عرض کیا کہ جو آپکے دین و مذہب کو اختیار کرے وہ کیا کہے علمشاہ نے
یہ سنکے اوسکو اوسیوقت اوسی مقام پر کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا اور مثل پروانہ
کے اوس شمع شبستان صاحبقرانی کے گرد پھرا اور عرض کیا کہ یہ غلام بھی جان نثاری کو موجود ہے اجازت
ملے تو مین ابھی جاکر البرز کجکلاہ کو پکڑ لاؤن شاہزادہ نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہے مین اوسکو خود
اسیر کرونگا اوسنے عرض کیا کہ مقابلہ کی اجازت مرحمت ہو تا کہ جہاد کرون اس نعمت عظمے سے محروم نہون
اور میری عقبیٰ درست ہو جائے شاہزادہ نے فرمایا کہ جہاد کی اجازت ہے کافرون سے مقابلہ و مجادلہ کرو
اور لڑو مین کب منع کرتا ہون مگر اس امر کا خیال رہے اور پاس کہ جو امان طلب کرے اوسکو امان
دینا مگر اسی شرط سے کہ اگر وہ دین اسلام قبول کرے یا جو فرار کرے اوسکا تعاقب نکرنا یا جب طلب
امان سنے تو ہاتھ روک لینا اگر تلوار لگا چکے ہو یا جسقدر تلوار نے کاٹا ہو اور طلب امان کی صدا کان
مین پہونچے فوراً ہاتھ کو روکنا تا کہ اور زیادہ نہ کاٹے اگر حریف کے سینہ پر سوار ہونا قبل امان کی صدا اوسکو
سنکے اوسکو چھوڑ دینا پھر اوس سے مزاحمت نکرنا اوسکا وار روک کر اپنا وار کرنا یہ ہم لوگون کے
طریقے ہین اور قاعدہ اوسنے عرض کیا بہت خوب کبھی اسکے خلاف نہوگا یہ عرض کرکے مرکب پر
سوار ہوا اودھر البرز کجکلاہ نے جب یہ دیکھا تھا کہ میر سپہ سالار علمشاہ کے مقابلہ کو جاتا ہے تو
خود آگے بڑھ آیا تھا اور جو لوگ اوس مقام پر لڑ رہے تھے اونکو حکم دیا تھا کہ یہان سے ہٹ کر لڑو وہ
ہٹ گئے تھے اور جو شائق تھے اس جنگ و پیکار کے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے وہ عقب البرز صف باندہ
کر کھڑے ہوگئے تھے جب البرز نے دیکھا کہ علمشاہ نے میر سپہ سالار کو زیر کرلیا اور اوسنے اوکی اطاعت
کی پہلے تو یہ خیال کیا کہ شاید اوسنے مکر کیا اپنی جان بچانے کے لیے مگر میر تیغ شیر شکار علمشاہ سے
اجازت جنگ و پیکار لیکر اور مرکب پر سوار ہو کر لڑنے پر آمادہ ہوا اور لشکر البرز کجکلاہ کے لوگون پر
تلوار لیکر جھپٹا اور اونکو قتل کرنے لگا اور لڑنے لگا تب البرز کو یقین ہوگیا کہ اوسنے پسر حمزہ کی اطاعت
صدق دل سے کی پس اسکو غصہ آگیا اور برہم ہوکر پکارا اپنے اہل لشکر کو کہ پہلے اس نمکحرام کو ملکر پھر
لشکر اسلام سے لڑنا اور مین خود پسر حمزہ سے مقابلہ کرتا ہون یہ تو یہ کہکر اور مرکب چمکا کر طرف علمشاہ
کے چلا اودھر اہل لشکر جو کہ اسکے عقب مین کھڑے ہوئے تھے وہ میر تیغ شیر شکار پر ٹوٹ پڑے یہ اونسے
لڑنے لگا تلوار چلنے لگی خون کے دریا بہنے لگے اودھر البرز نے للکارا کہ اے پسر حمزہ مجھ سے مقابلہ کر

مرقع شکوہ ام نے تیری اطاعت کی تو میرا کیا بگڑ گیا مین تیری سرکوبی کو موجود ہون تو مرقع گرز زیر کرکے مستعد ہوا
علمشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ مین موجود ہون آ مجھ سے مقابلہ کر مین تو تیرے انتظار مین کب سے کھڑا ہون جسطور سے لاہور کو
فی النار کیا ہو اوسی طور سے تجھکو بھی فی النار کرونگا البرز نے کہا کہ یہ خیال دل سے دور کر مین مثل لاہور کے کمزور نہین ہون
مثل مرقع کے فرمایا کہ پھر آ اپنی طاقت کا امتحان کرلے پہنچتا تھا کہ البرز کجکلاہ قریب آ پہونچا البرز کے ہاتھ مین
گرز گران سر تھا اوسی گرز سے ادھر ہاتھ اور مقابلہ کر رہا تھا وہی گرز سر علمشاہ پر بطاقت تمام لگایا علمشاہ
نے اپنے ہاتھ کو دراز کرکے کلائی پہ ہاتھ ڈال لیا اور جھٹکا دیکر گرز کو چھین لیا اور اوٹھا کر خاک پر پھینکدیا اوسنے
گرز کو جو چھینا ہوا پایا بہت خفیف ہوا مگر تلوار کمر سے لی تلوار کا وار کیا علمشاہ نے فوراً بازو کو بچا کر ہاتھ
ڈالدیا اور تلوار کے قبضہ پر قبضہ ہوا پنجہ کو فشردہ کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور جب تلوار بھی اوسکے
ہاتھ سے نکل گئی اوسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ جو حربہ رکھتا ہو وہ بھی کرنا کہ تیرے دل مین
ہوس نہ باقی رہے کہ مین نے فلان حربہ نہین کیا یہ سنکے البرز کجکلاہ نے خنجر ہاتھ مین لیا اس
خیال سے کہ لپٹ کر خنجر مارے کہ شکم چاک ہو جائے قصہ پاک ہو جائے یہ تو اس قصد سے چلا جیسے
قریب پہلو کے پہونچ کر خنجر کا وار کیا علمشاہ نے ہتھیلی جو دی اوسکا ہاتھ پھسلا انھون نے کلائی
پکڑ لی اور خنجر بھی چھین لیا اور ایک مرتبہ کمر زنجیر تھام کر مرکب پر سے اوٹھا لیا سر سے بلند کر لیا فرمایا
کرشمہ قدرت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہو اوسنے کہا مین ہرگز دین اسلام قبول نہ کرونگا مین
مثل مرقع کے نہین ہون کہ خوف جان سے اپنا دین آبائی ترک کردون خود صاحب اختیار
ہو کر تیری اطاعت کرون تیرا تابع ہون۔ تو ہرگز نہ ہوگا یہ سنا اوسنے کہا علمشاہ کو نہایت غصہ
آیا پس اوسکو گردش دیکر زمین پر جو پٹکا تو نقش زمین ہو گیا ایک تختہ گوشت ہو گیا خون کا
سیل پھیلا تھا کوئی عضو اوسکا سالم نہ رہا یہ بھی نہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ انسان تھا پس خون کا تختہ
معلوم ہوتا تھا وہ جو سردار اور اہل لشکر دیکھ رہے تھے اونھون نے جو اپنے بادشاہ کو کشتہ پایا
ایکبار سب علمشاہ پر حملہ آور ہوئے علمشاہ بھی البرز کجکلاہ کو قتل کرکے تیغہ کپتان فرنگی
کو لیکر لشکر کفار پر جا پڑے تلوار چلنے لگی خون کے دریا بہنے لگے ادھر سے علمشاہ
لڑتے ہوئے جاتے ہین ادھر صاحبقران لڑ رہے ہین اب سوائے میزر جادو کے کوئی افسر
نہین باقی رہا کوئی بادشاہ ہو گو افسر سردار ہین مگر وہ بھی کینہ ان رسالدار جمعدار تمندار ہین اور

کوئی نہین ہو یا اہل لشکر مین راوی بیان کرتا ہو کہ منیر جادو اپنے اہل لشکر کو اہل اسلام سے لڑنے کا
حکم دیکر ادھر کو روانہ ہوا تھا کہ مین جا کر حمزہ صاحبقران کو قتل کرونگا یہ کہکر چلا تھا کہ راہ مین تھا کہ
یکایک تاریکی ہوئی اندھیرا ہو گیا برف باری و سنگ باری جو ہوئی یہ گھبرایا کہ یکایک اسکے کان مین صدا
آئی تھی کہ کشتی نام من فلان ساحر بود و فلان ساحر بود یہ جو سُنا تو منیر جادو گھبرایا حیران ہوا پہلے
تو اسنے خیال کیا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ لشکر جو کہ اہل اسلام سے لڑ رہا تھا اوسمین سے کوئی ساحر مارا
گیا ہی اوسکے مرنے کے آثار ہین جب منیر جادو نے اون ساحرون کے مرنے کی صدا سنی جنکو علمشاہ
اور اہل لشکر کے قتل کرنے اور سحر مین مبتلا کرنے کیلئے روانہ کیا تھا اب معلوم ہوا کہ یہ وہ ساحر مارے
گئے اب اسنے خیال کیا کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا اور انکا کون قاتل ہی اوسی حالت مین
اسنے سحر کر کے دریافت کیا کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا معلوم ہوا کہ ان ساحرون کو خواجہ عمرو
و حمزہ صاحبقران نے قتل کیا اونکے ہاتھ سے مارے گئے یہ سننا تھا کہ اسکو غصہ آیا اور اسنے
کہا کہ اب بدون قتل کیے حمزہ کے ہرگز ہرگز نہ پھرونگا یہ کہکر اژدر آتش فشان کو جمکا کر وہ اژدر
شعلہ چھوڑتا ہوا قلابہ آتشین منہ سے نکالتا ہوا چلا اوس مقام پر آیا کہ جہان پر صاحبقران
لڑ رہے تھے یہان آکر جو پہونچا دیکھا کہ صاحبقران لڑ رہے ہین کافرون کو قتل کر رہے ہین یہ
دیکھکر اسکی آنکھون مین خون اوتر آیا اور اسنے یہ بھی سُنا کہ پسر حمزہ نے مریخ شیر شکار کو زیر
کر کے اپنا مطیع کیا اور البرز کج کلاہ کو قتل کیا لاہور و لاجور مارے گئے و اسفندیار کو حمزہ
نے اسیر کر لیا اب ان سبکے اہل لشکر لڑ رہے ہین یہ جو خبرین معلوم ہوئین اب اسنے خیال کیا کہ جس
طور سے ہو سکے حمزہ کو قتل کرو یہ سوچ کر یہ اژدر کو اوڑا کر زمین کی طرف چلا آواز دی کہ اے
اہل لشکر اسفندیار وغیرہ تم سب کے سب ہٹ جاؤ اور ٹھہر جاؤ مین حمزہ کو قتل کرتا ہون
یہ میرے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچے گا اور آواز دی کہ او حمزہ تو بہت مغرور ہوا اور تو نے بہت سر
اوٹھایا ہی ہوشیار ہو جا مین تجکو سزا دیتا ہون یہ کہکر سامنے صاحبقران کے آیا جو کفار گرد
صاحبقران کے تھے وہ کہنے سے منیر جادو کے ہٹ گئے اور اہل اسلام سے لڑنے لگے ادھر تلوار
چلنے لگی ادھر صاحبقران سے اور منیر جادو سے سامنا ہوا منیر جادو نے صاحبقران پر سحر
کیا کہ ایک گنبد آتشین پیدا ہوا اور وہ طرف صاحبقران کے چلا جیسے قریب پہونچا وہ گنبد ہر طرف

ہوگیا نام تک باقی نرہا منیر جادو نے سحر کیا کہ ایک دریا سے ذخار پیدا ہوا اور موجین مارتا
ہوا طرف صاحبقران کے چلا ہزارون اہل اسلام غرق ہونے لگے تلاطم مچ گیا غل ہونے
لگا کہ یا صاحبقران یہ دریاے ذخار ہمکو ڈبوے دیتا ہی جلد خبر لیجیے یہ صاحبقران نے
سُنا اور دیکھا کہ اہل اسلام اوس دریاے ناپیدا کنار مین جو کہ سحر منیر جادو سے پیدا
ہوا ہی اوسمین غرق ہو رہے ہین منیر جادو سے کہا کہ یہ کیا حرکت نالائق ہی کہ تو مجھ سے لڑ رہا ہی
مجھ پر سحر کر اہل لشکر نے تیری کیا خطا کی ہی جو اونکو غرق کرتا ہی منیر جادو نے جواب دیا
کہ جب ہی جانون کہ اس دریا کو مٹا دو اور اپنے کو بچاؤ اور اپنے اہل لشکر کو بھی یہ جو منیر جادو
نے کہا صاحبقران کو غصہ آگیا فوراً لوح کا عکس اوس دریا پر ڈالا وہ دریا دھوان ہوکر
اوڑ گیا اوس دریا کا مٹنا تھا کہ منیر جادو نے سحر کیا اثر سحر پیدا ہوا کہ اوس سے بارش سنگ
ہونے لگی صاحبقران نے عکس لوح کا اوس ابر پہ ڈالا وہ ابر بھی پھٹ گیا اب
منیر جادو نے سحر کیا کہ صحرا کی طرف سے ایک زنگی پیدا ہوا کہ اوسکے ہاتھ مین ایک گرز تھا
آتے ہی اوسنے گرز صاحبقران پر مارا صاحبقران نے لوح کا عکس اوس زنگی پر بھی
ڈالا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ زنگی جلنے لگا اور تھوڑی دیر مین جلکر خاکستر ہوگیا جب منیر جادو
نے دیکھا کہ حمزہ نے زنگی کو بھی قتل کیا اب اسنے اسم سحر پڑھکر اژدر کو جو اشارہ کیا وہ
نفس کشی کرتا ہوا اور شعلہ چھوڑتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے اوس
اژدر پر بھی لوح کا عکس ڈالا کہ شعلہ نکلا وہ اژدر جلنے لگا منیر جادو اوسپر سے کود کر بھاگا
وہ اژدر جلکر راکھ ہوگیا پس جب اژدر جل چکا منیر جادو نے برہم ہوکر ایک دو ہتڑ زمین پر
مارا اور کہا کہ او زمین حمزہ کو نگل جا زمین کو زلزلہ پیدا ہوا اور زمین شق ہوئی اور زلزلہ
پیدا ہوا صاحبقران نے فوراً عکس لوح زمین پر ڈالا وہ زلزلہ موقوف ہوگیا اب
منیر جادو نے برہم ہوکر جھولی سے ایک فولادی گولہ نکالا اوسپر سحر کرکے صاحبقران پر
مارا وہ گولہ قہقہہ کرتا ہوا چلا جیسے قریب صاحبقران پہونچا شق ہوا اوس سے آگ پیدا
ہوئی چادر آتشین صاحبقران پر گری چادر آتشین کا گرنا تھا کہ صاحبقران نے لوح
کو چمکایا وہ آگ بھی برطرف ہوگئی جب منیر جادو نے دیکھا کہ جو سحر کرتا ہون حمزہ پہ

وہ برطرف ہو جاتا ہی پس وہ حیران ہوا کہ اب کیا کرون کیا کرون فوراً وہ زمین پر
گرا اور سحر کیا شیر ژیان نبکطرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے عکس لوح ڈالا
عکس کا پڑنا تھا کہ وہ اوسکی صورت برطرف ہوگئی صاحبقران نے دیکھا لیتے کی چال
چلا جاتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ او منیر جادو یہ کون سی چال ہی اور کون حرکت ہی کہ تو
مثل کتے کے چلا آتا ہی اوسنے جو دیکھا کہ وہ شیر کی حالت جو تھی برطرف ہوگئی اسنے
دیکھا کہ جو سحر کرتا ہون وہ برطرف ہو جاتا ہی کیا کرون اپنی حالت جو ایسی پائی خیال کیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ حمزہ کے ہاتھ سے جان نہ بچے گی مین سحر کرتے کرتے عاجز ہوگیا اور
کسی سحر نے اثر نہ کیا حمزہ کے سامنے سے بھاگ اپنی جان بچا بیکار جان دینے سے
کیا فائدہ جو خیال کیا اب تجویز کرنے لگا کیونکر حمزہ کے سامنے سے بھاگون اگر یون
بھاگتا ہون تو یہ تعاقب کرے گا یہ پیچھا نہ چھوڑیگا پھر خیال کیا کہ غرق زمین ہو کر بھاگ جاؤن
خیال ہوا کہ اس طور سے بھاگنا کہ غرق زمین ہو کر بالکل خلاف ہی پرواز پیدا کر کے چلو
سامنے سے حمزہ کے بھاگو پس اسنے خاک زمین سے اوٹھا کر دونون شانون پر ملی کہ پر پیدا
ہوئے اور اوڑ کر چلا آواز دی کہ او حمزہ تو یون نہ مانے گا مین جاتا ہون شنکال کے پاس
اور وہان سے تیرے قتل کی تدبیر تجویز کر کے آتا ہون اب تو تو میری خاک تک نہ پائے گا
یہ کہکر جو اوڑا تو اور بلند ہوا صاحبقران نے جو اسقدر مہلت پائی لوح کو دیکھا اوسمین تحریر
پایا کہ اے طلسم کشا اگر منیر جادو تیرے سامنے سے پر پرواز پیدا کر کے بھاگے تو پیکان
تیر پہ یہ اسم جو حاشیہ لوح پر تحریر ہی دم کر کے مارنا جب تیر لگے گا تو وہ قتل ہوگا
راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے ہی صاحبقران نے لوح کو دیکھا تھا اوسمین تحریر پایا تھا
کہ جب منیر جادو سے اور تم سے سامنا ہو تو اوسکے قتل کی تدبیر بتائی جائے گی اوسوقت
لوح کو دیکھا صاحبقران اس کشاکش اور حالت جنگ و پیکار مین فراموش کر گئے
لوح کا دیکھنا جب ▪▪ اوڑ کر چلا جب یاد آیا تو لوح کو دیکھا یہ تحریر پایا فوراً دوش پر
سے کمان ترکش سے تیر لیا پیکان تیر پر اسم حاشیہ لوح کو پڑھکر دم کیا اور منیر جادو
کو تاکا وہ اوڑا ہوا چلا جاتا تھا اور صاحبقران نے تیر کو تاک لیا تھا کمان کو کھینچا تھا

کیا تھا چنانچہ صاحبقران نے اوس ساحرہ کو قتل کرکے خواجہ کو رہا کیا تھا جو کہ خواجہ کو میلے لیے جاتی تھی خواجہ رہا ہو کر صاحبقران کے ہمراہ ہوئے اور عیاریان کین لبعلان کا حال یہ ہوا تھا کہ بعد روانہ کرنے کے اوسکو خیال ہوا تھا اور کچھ دل کو خواجہ سے وابستہ پایا تھا چنانچہ اسنے ساحر روانہ کیے تھے خواجہ کی رہائی کی خبر پاکر اور خود بھی جاکر مکان حکیم اسقلینوس پر صاحبقران سے مقابلہ کیا تھا مگر غالب نہ ہوئی وہان سے اپنے مکان پر واپس آئی تھی اوسی دن سے اسنے قصد کر لیا تھا کہ اب کبھی طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرونگی اور اگر ماموں جان طلب بھی کرینگے تو علالت کا بہانہ کر دونگی اور نہ جاؤنگی اپنی وزیرزادی سے اپنے دل کی حالت بیان کی تھی اور کہا تھا کہ میرا دل عمرو پر آگیا ہی اوسکے گانے پر جب مین نے اوسکو روانہ کیا اوسکے بعد میرا دل بیقرار ہوا مین نے قصد کیا تھا کہ جاکر کسی تدبیر سے رہا کرون اور اپنے ساتھ لی آؤن چنانچہ جانے کا قصد کیا تھا کہ مجھکو معلوم ہوا اوسکو طلسم کشا نے رہا کر لیا مین خود اسی قصد سے گئی کہ جاکر رہا کر کے لاؤن مگر نہ پایا نہ حمزہ پر قابو چلا اب میرا دل بہت بیقرار ہی فراق خواجہ مین مین نے قصد کیا ہی کہ اب اگر ماموں جان بھی طلب کرینگے تو اونکی کمک کو نہ جاؤنگی علالت کا بہانہ کر دونگی اگر طلسم کشا غالب آئیگا اور طلسم فتح ہو جائیگا تو جاکر شریک طلسم کشا ہونگی اور اوسکا دین قبول کر لونگی صرف اس غرض سے کہ عمرو کو اسیر کرینگے تو مین جاکر عمرو کو رہا کر لاؤنگی اور یہان سے چل کھڑی ہونگی کیونکہ میرا دل اوسپر آیا ہی وزیرزادی نے جواب دیا تھا کہ جو آپکی راے ہی وہ بہت خوب ہی ہم سب آپکے ہمراہ ہین چنانچہ اوسی زمانہ مین مسبتون جادو کا نامہ آیا تھا اوسنے براے کمک طلب کیا تھا اسنے علالت کا بہانہ کر دیا تھا یہ سب حال مرقوم ہو چکا ہی اب تحریر ہوتا ہی کہ یہ فراق خواجہ مین بیقرار تھی اور اتش اسیری کی شکلون سے کٹتی تھین دن بیقراری و رات اختر شماری مین بسر ہوتا تھا چنانچہ اسی طور سے ایک مدت گذری جب آتش فراق زیادہ تر شعلہ زن ہوئی تو اسنے خیال کیا کہ ذرا سحر سے دریافت کرنا چاہیے کہ طلسم کشا مع لشکر کے اور خواجہ عمرو کے کہان ہی اب مجھپر فراق عمرو شاق ہی اس مرجانے سے تو بہتر

بہتر ہوگا کہ چل یہاں سے اور شریک طلسم کشا ہو کو بدنامی اور ناموس کا گمان تک خیال کریگی
بڑے بڑے بادشاہوں اور شہریاروں کی لڑکیاں عاشق ہو کر معشوقوں کے ہمراہ نکل گئی ہیں اور ان
خدا پرستوں کا حصہ ہو گئی ہیں تو میں کیا ہوں افراسیاب بادشاہ طلسم ہوش ربا کی لڑکی نے
اہل اسلام سے عشق کیا ملکہ مہ جبین نے عاشق ہو کر طلسم ہوش ربا فتح کرایا ہی ملکہ مہران شمشیر زن دختر
کوکب بادشاہ طلسم نور افشان نبیرہ حمزہ پر عاشق ہوئیں جو کہ لقا خدائی باختر تھا اور اٹھارہ
ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور سب ملکوں کے باشندے اوسکو سجدہ کرتے تھے وہ خدائی
کرتا تھا اوسکی لڑکیاں ان مسلمان کے حصہ میں آئیں اور عاشق ہو ہو کر نکل گئیں تو میں کیا ہوں
یہ عشق ایسی ہی شی ہی کہ یہ کسی طرف کا نہیں رکھتا ہی اس دل کے ہاتھوں سے سب بے بس
و بے اختیار ہو گئے ہیں اسپر کسیکا اختیار نہیں ہوتا ہی عشق میں عزت و ابرو کا کچھ
پاس و لحاظ نہیں رہتا ہی اور جو عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرتا ہی وہ عاشق نہیں ہی بلکہ
اوسکا دعوی جھوٹ ہی ان حضرت نے بڑے بڑے خاندان تباہ کیئے ہیں قیس و فرہاد
کے حال کو ملاحظہ کیا جائے اونسے کوہ و صحرا کو لیلی کے عشق میں اختیار کیا فرہاد تیشہ
مار کر مر گیا یہ عشق ہی اور اسکا نام عاشقی ہی اگر ایسا عشق ہوتا جیسا مجکو ہی تو یہ حرکت
وہ کیوں کرتا پس معنی عاشقی اور عشق کے یہ ہیں جو فرہاد و قیس نے کیا تیرا عشق بالکل بیکار
ہی تو عاشق نہیں ہی جو تو عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرتی ہی اگر عاشق صادق ہوتی تو
کبھی ایسا خیال نہ کرتی اب تک معشوق کے پاس پہونچ بھی گئی ہوتی عاشقوں کو
ننگ و ناموس کا خیال ہوتا ہی دین و مذہب کا بقول شاعر شعر عشق از دین بسیار کرد
است وکند ۔ سبحہ را زنار کرد است وکند ۔ تو کیسی عاشق ہی خواجہ عمرو کی کہ ننگ ناموس
کا خیال کرتی ہو پس اگر عشق رکھتی ہی خواجہ سے تو چل اور شریک طلسم کشا کر جہان
معشوق کی صورت نظر آئے اور اگر یہ امر نہیں ہی تو آج سے نام عشق نہ لینا تو عاشقوں
کی بد نام کرنے والی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب اس طور سے اسکے دل نے اسکو تعلیم کیا اور
یہ بیقرار ہوئی پس اسنے قصد کیا مصمم کہ جان لشکر طلسم کشا ہو اور طلسم کشا ہو جا کر
ست شہ اکت کرو دیدار معشوق سے بہرہ اندوز ہو اور اسکا حاسن یہ تصور کر رہی تھی کہ جو

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے کوہ مستون کو برباد کیا مستون جادو مارا گیا
وہان سے طلسم کشا نے مع لشکر کے کوچ کیا بادشاہ سابوج کو رہا کیا اوسنے بھی شراکت کی
خلاصہ یہ کہ سوسن جادو و اعظم جادو نے طلسم کشا کی شراکت کی یہ دونون در بند فتح ہوئے اب
طلسم کشا در بند منیر پر ہی اور منیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہی آج پانچ روز سے لاہور ولاجور دوالبرز
وغیرہ مارے گئے اسفندیار اسیر ہوگیا ان چارون کے لشکر لڑ رہے ہین اور منیر جادو کا لشکر لڑ رہا ہی
منیر جادو نے طلسم کشا سے مقابلہ کیا تھا وہ غالب نہ آیا آخر کو مقابلہ سے بھاگا تھا کہ سیماب بلند آواز
نے آکر روکا اسکا حال آئینہ ہوگیا اب جو اسنے یہ سب دقیقہ کتاب سحر مین دیکھا اپنی وزیرزادی اور
کل خواصون اور مصاحبون کو طلب کیا اوسنے کل حال بیان کیا اور کہا کہ یہ خدا پرست بڑے
صاحب اقبال ہین یہ طلسم کو بدون فتح و برباد کیئے ہوئے نہ چھوڑینگے اور ششکال جادو ضرور مارا جائیگا
اور طلسم فتح ہو جائیگا جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا وہ عزت پائیگا اور اوسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو
شراکت نہ کریگا وہ مثل مستون و مریخ و دیگر ساحرون کے ذلت و خواری سے مارا جائیگا
میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ طلسم کشا کی شراکت کرو کیونکہ اب طلسم مین کچھ نہین باقی رہا
ہی صرف دو مرحلہ ہین جب اوسنے یہ سب مرحلہ فتح کر لیئے تو اوسکا فتح کرنا کتنی بڑی بات ہی چنانچہ
کتاب سامری سے ظاہر ہوا ہی کہ منیر جادو قتل ہوگا اور مرحلہ منیر یہ بھی فتح ہوگا اور ششکال و دیگر
ساحر جو کہ طلسم کشا کی اطاعت نہ کرینگے طعمۂ تیغ طلسم کشا ہونگے یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور جو اطاعت
کرینگے وہ مثل اعظم وغیرہ کے عزت پائینگے پس مناسب یہ ہی کہ چاہے بدنامی ہو چاہے
نیکنامی چاہے سب ناخوش ہون اور سب سے شرمندگی ہو جان مقدم ہی اگر ہم نہ ہونگے تو نیکنامی
کو لیکر چاٹینگے مقدم زندگی ہی پس کیون بیکار اپنی جوانی برباد کرین جبکہ یہ امر ثابت
ہی کہ طلسم کشا کو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی اور طلسم ضرور فتح ہوگا ششکال مارا جائیگا پھر کیا ضرور
ہی کہ ہم ششکال کی شراکت کر کے اپنی جان و جوانی کو برباد کرین جبکہ ششکال نہ ہوگا تو پھر شرمندگی
کس سے ہوگی ہاں طلسم کشا کی چلکر شراکت کرین تا کہ اوسکے دل مین بھی ہماری طرف سے جگہ ہو
اور وہ ہماری بھی عزت کرے مثل اوروں کے اس امر مین تم سبکی کیا راے ہی سب نے جواب دیا
کہ جو آپکی راے ہی بہت ٹھیک اور عمدہ ہی ہم بھی اسکو پسند کرتے ہین اصل امر یہ ہی کہ

جان ہی تو جان ہی شنکال نے آج تک آپ کے ساتھ کیا بزرگی ادا کی جواب کرے گا
کبھی یہ بھی تو نہ کیا کہ بھانجی کو بلا کر دیکھتا اور سرپرستی کرتے کیونکہ بہن مر چکی تھی کبھی
پرسوں تو یاد نہیں کرتے ہین تو ایسوں کے ساتھ نیکی کرنا نہایت خلاف عقل ہی ہم لوگ
آپکی اس راے کو پسند کرتے ہین ضرور تشریف لے چلیئے ہم سب آپکے ہمراہ ہین
جدھر آپ تشریف لے چلیئے گا ادھر ہم بھی چلین گے ملکہ نے جواب دیا کہ پھر سامان
سفر درست کرو مین تمکو ایک خبر اور سناتی ہون کہ بہن بہ جبین آفتاب شنگرف نے
بھی طلسم کشا کی شراکت کی مع اپنی خواصون کے اور ماموں کی شراکت نہ کی اونکا
شنکال نے کیا کر لیا جو میرا کر لیگا اون سب نے جواب دیا کہ پھر آپ کو کون مانع ہی ملکہ
نے کہا کہ پھر بہت جلد سامان درست کر دیو وقت ہی مدد طلسم کشا کا لشکر سحر جادو
سے مقابلہ ہو رہا ہی اسوقت مین چلکر اگر کمک کر دو گی تو طلسم کشا کے دل مین گھر ہوگا
اور طلسم کشا کو خیال ہوگا کہ انھون نے ایسے وقت سخت مین ہماری شرکت کی ہی
اور ہمارے مخالفون سے جنگ و پیکار کر کے اونکو ہلاک کیا ہی ہماری امداد و اعانت مین
برابر سرگرم رہی ہی ہمکو بھی اسکی مدد کرنا لازم ہی اگرچہ طلسم کشا کو کچھ ہماری امداد و اعانت کی
احتیاج نہین ہی وہ خود تائید یافتہ درگاہ الٰہی ہی بڑے بڑے ساحرون کو اسنے قتل
کر کے جہنم واصل کیا ہی بڑے بڑے طلسم توڑے ہین تمام سرکشان عالم کو مسخر کیا ہی
دیوؤن و پریون تک کو زیر کر کے زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب پایا ہی ہم اوسکی کیا مدد
کر سکتے ہین مگر تاہم جان نثاری کر کے اوسکی شراکت کرین گے تو اونکو ضرور ہمارا خیال مد نظر رہیگا
اسوجہ سے جلد چلنا چاہیے سب نے عرض کیا بہت خوب پس اوسی وقت
سب نے سامان سفر درست کیا اور سب اسباب وغیرہ اژدرون پر بار کیا سب
خواصین اور مصاحبین وغیرہ اژدرون و طاؤسون وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ
اور اوسکی وزیرزادی تخت سحر پر سوار ہوئی ملکہ قریب چار سو جادوگرنیون کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دربند سبز کے روانہ ہوئی برابر قطع منازل و طے مراحل کرتی ہوئی چلی جاتی
تھی اوسنے اوس دس یوم کی راہ کو دوپہر مین سحر سے تمام کیا اور قریب دربند سبز کے

سکے پہونچنے پر تو یہاں آکر پہونچی ابھی اوس مقام پر نہیں آئی تھی کہ جہاں جنگ وپیکار
ہو رہی تھی اوس مقام سے دور تھی یہاں سیما سے بلند آواز قریب سمیر جادو
کے پہونچ گیا سمیر جادو نے جو دیکھا کہ بادشاہ قریب آگیا وہ اپنے اوپر نفرین
کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو غرق زمین ہو کر کیون نہ بھاگ گیا جو یہ پردہ ان پیدا کرکے
چلا تھا جو اس آفت وبلا مین مبتلا ہوا اب کیا تدبیر کرون اور کیونکر بچون
یہ فکر اپنے بچنے کی کر رہا تھا کہ سیما سے بلند آواز قریب پہونچ گیا
سمیر جادو نے جو بادشاہ کو قریب اپنے پایا اب تو بالکل دم نکل گیا اور
اسنے خیال کیا کہ اب بدون مقابلہ کیے ہوئے جان نہیں بچتی ہو جو کچھ ہو سو ہو
مقابلہ کرو وہ بھی ساحر ہی تو میں بھی ساحر ہون جسکا وار چل جائیگا وہ غالب ہو جائیگا
تو کیون خوف کرتا ہی مقابلہ کر جو دو ہاتھ باذن تیرے ہین وہی اون کے
ہین پھر کیا اسکا خوف ہی یہ دل مین تجویز کرکے اور دل کو قوی کرکے
پکارا کہ اے سیما سے بلند آواز تو کیا بک رہا ہی اور اگر کچھ دعواے سحر
سازی اور نیرنگ بازی ہی تو آ یہی گوے بھی میدان ہی میرے تیرے
سحر آزمائی ہو جائے دیکھون تو کیسا ساحر ہی اور کسقدر مہارت علم سحر
مین رکھتا ہی اوستاد نے کیسا تجکو تعلیم کیا ہی مین بھی تو ذرا تیرے علم
کی قوت دیکھون کہ تو کیونکر میرے سامنے اپنے علم سحر کی بلند پروازی
کرتا ہی اپنے ویسے ساحرون کو زیر کرکے بہت تجکو دعواے سحر سازی
کا ہو گیا ہی اور اپنے تئین سامری وجمشید وقت جانتا ہی تو بھلا مجھسے
سحر مین کیا سر بر ہو سکتا ہی تیری کیا حقیقت ہی اگر آیا ہی تو آئین کیا
تجھسے ڈرتا ہون جو تیرے مقابلہ سے بھاگون زود ہی ہی کہ تجکو ہم
سب نے ملکہ اسیر کر لیا تھا اور قید کیا تھا دعائین دے کہ طلسم کشا
نے آکر رہا کیا کیونکہ عالم تیرہ مین قضا نہ تھی اس سبب سے
بچ گیا ہی اب تیری شامت آئی ہی اب تیرا بچنا محال ہی اگر کچھ جرأت رکھتا ہی

رکھتا ہے اور سحر سے آگاہ ہے تو میرا سامنا کر ان باتون سے کیا فائدہ ہے یہی گو آدمی ہے میدان ہے مین اور تو سمجھ لین
جسکو خداوند سامری و جمشید خداوند عجائب فتح دین یہ جو منیر جادو نے کہا سیما سے بلند آواز نے جواب دیا
کہ واقعی تو ایسا ہی بہادر و جری ہے مین نہ جرأت رکھتا ہون نہ سحر سے آگاہ ہون نہ ایسا بہادر و ساحر
ہون کہ سامنے تیرے غیر ساحر کے بھاگون مثل تجھ ایسے بہادر کے وہ سامری کیا گیدی ہے اور جمشید کیا
خرنا شخص ہے وہ عجائب کیا چیز ہے سامنے خداوند کریم کے یہ سب شیطان تھے اور ہین انکو اپنی پشت
کی تو خبر ہوتی نہ تھی یہ تیری کیا کمک کرینگے اور تجکو کیا فتح دینگے بس مین بھی اپنے خدا کو طلب کرتا ہون برائے
کمک اور تو بھی اپنے خداوندون کو بلا دیکھین کس کے خدا آکر امداد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین بس
زیادہ نہ بک جو سحر کرتا ہو کر مین تیرے سامنے موجود ہون منیر جادو نے جواب دیا کہ او نابکار میرا سحر
غضب ہے سامری و جمشید کا تو میرے سحر کو رد نہ کر سکے گا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا تو پہلے اپنا حوصلہ
نکال لے کیونکہ یہ کہنے کو نہ ہو کہ ہم یہ سحر کرتے تو منیر جادو پر غالب آتے اسنے تو نہ کہنے دیا ہم کو سحر
کرنے کی مہلت نہ دی سیما سے بلند آواز نے جواب دیا کہ او منیر جادو یہ میرا طریقہ نہین ہے کہ مین
حریف پر پیش دستی کرون کیونکہ جب سے مین نے اطاعت طلسم کشا کی ہے جب سے مین نے ان لوگونکا
طریقہ اختیار کیا ہے طریقہ اسلام مین حریف پر پیش قدمی کرنا زیبا نہین ہے جب خداوند کریم تیرے
حربہ سے مجکو بچائے گا تو مین بھی حربہ کرونگا گو ایک مدت تک قید رہا ہون مگر اسپر بھی تیرے قتل
کے لیے کافی ہون بفضل خداوند کریم سے تو اپنا حوصلہ نکال لے یہ سنکے منیر جادو نے جواب دیا کہ معلوم
ہوا تیری قضا آئی ہے یہ کہکر اب جو منیر جادو نے سحر کیا تو ایک طاؤس زرین بال پیدا ہوا یہ اسی
طاؤس پر سوار ہوا اور سامنے سیما سے بلند آواز کے آیا اور کہا کہ اے سیما سے بلند آواز ہوشیار و
خبردار ہو جاؤ مین سحر کرتا ہون بادشاہ نے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو سحر کر اور اعظم جادو و سوسن جادو و
وغیرہ سے سیما سے بلند آواز نے کہا کہ بھائیون تم جاکر طلسم کشا کو میرے آنے سے اور اپنے حاضری
سے اور منیر کے مقابلے سے آگاہ کرو اور کہدو کہ مین اسکو قتل کرکے آتا ہون۔ اسکا لاکر قدم صاحبقران پر
ڈالتا ہون ان سب نے کہا کہ بہت خوب کیا مضائقہ ہے ہم جو جاتے ہین برائے امداد سب کے سب
ساحر ہوا پر اچھلے زمین پر پڑے یہان صاحبقران کمان درست کر چکے تھے قصد کیا تھا کہ تیر کو مار
کرین کہ ان ساحرون نے آکر سلام کیا اور عرض کیا کہ سیما سے بلند آواز تشریف لائے ہین

وہ آتے تھے اور ہم سب بھی کھڑے منیر جادو بھاگا ہوا جاتا تھا اُنکی نگاہ منیر جادو پر پڑ گئی اُنھون نے
منیر کو اشارہ رُکا اُسنے اور منیر سے بالاے ہوا مقابلہ ہو رہا ہے اور وہ تیر سے لڑ رہے ہین اور ہم جا کر لشکر
منیر سے مقابلہ کرتے ہین اور لڑتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور فوراً کمان کو دوش پر جگہ دی
اور تیر کو ترکش مین رکھ لیا اور خود وہان سے پلٹ کر کفار سے لڑنے لگے اُدھر بالاے ہوا منیر سے اور
سیماے بلند آواز سے سحر بازی ہونے لگی سحر آزمائی شروع ہوئی ترنج و نارنج چلنے لگے اُدھر اعظم
وغیرہ نے جا کر لشکر مین تلاطم ڈال دیا راوی بیان کرتا ہے کہ ابھی گرمی جنگ و پیکار رہین ملکہ لعلان حور پیکر
بھاوجی شنشکال کی جو کہ اپنے کوہ پر سے مع خواصون وغیرہ کے چلی تھی آ کر پہونچی معرکہ جنگ و
پیکار کو گرم پایا کیونکہ یہ وہان سے صاحبقران کی شراکت کے قصد سے چلی تھی یہان آ کر شریک
لشکر اسلام ہو کر لشکر کفار سے لڑنے لگی آتے کے ساتھ ہی اس غضب کا سحر کیا کہ تمام لشکر کفار مین
تلاطم پڑ گیا لعلان حور پیکر نے ساحر و مجیر ساحر پر سب پر سحر کیا کیونکہ یہ طریقہ اہل اسلام سے آگاہ
نہ تھی ایک سحر مین اسنے سب کو دیوانہ بنا دیا اُدھر اعظم وغیرہ نے ساحرون کا ناطقہ بند کر دیا یہان
تو سطور سے بازار کارزار گرم تھا اُدھر منیر نے بادشاہ پر سحر کیا کہ ابر سحر آ کر قائم ہوا اُس سے برق چمک کر
گری سیماے بلند آواز نے اشارہ کیا وہ برق برطرف ہو گئی پھر اسنے سحر کیا کہ ایک اژدر آتش فشان
ہوا پر پیدا ہوا وہ شعلہ ہاے آتشین چھوڑتا ہوا طرف سیماے بلند آواز کے چلا جیسے ہی وہ قریب پہونچا
سیماے بلند آواز نے ہاتھ بڑھا کر اُسکے گلہ مین ہاتھ ڈالا اور ہاتھون سے اُسکے کلہ کو چیر کر
پھینکدیا ایک شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس اژدر کو جلا دیا راکھ ہو کر رہ گیا پھر منیر جادو نے سحر کیا
کہ ایک مرتبہ ہوا چلی ایسی سرد کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کلیجہ کے پار ہوری ہے برمائے دیتی ہے دل و جگر
کو سیماے بلند آواز نے ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ وہ ہوا برطرف ہو گئی گرم ہوا چلنے لگی اور ایسی گرم
چلی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین منیر کی یہ حالت ہوئی کہ منھ مین کانٹے پڑ گئے زبان خشک ہو گئی
تالو بالکل خشک ہو کر رہ گیا پسینہ ہر بن مو سے جاری ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کرہ نار مین کھڑا
ہوا ہون اسنے بھی رد سحر کیا مگر اسکی وہ حالت تو برطرف ہو گئی مگر ہوا کی گرمی دم ہوئی اسنے
اپنے حواس درست کرکے سیماے بلند آواز پر جو سحر کیا کہ ایک زنگی سیاہ فام تیغہ ہاتھ
مین لیے ہوئے ہوا پر اترتا ہوا آیا اور آتے ہی تلوار کا وار سیماے بلند آواز پر کیا کہ منیر جادو

سمجھے تھا کہ سیماب بلند آواز کا کام تمام ہو گیا اور جو سیماب بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک سپر پیدا ہوئی وہ تیغہ
اُس سپر پر پڑا کہ آری ہو گیا اُسنے پھر وار کیا اس مرتبہ سیماب بلند آواز نے اشارہ کیا کہ برق کوند کر گری
اُس زنگی کے دو پر کالے ہو گئے اور جلکر خاک ہو گیا ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا خود بخود اُسنے اُسکو جلا
دیا جب منیر جادو نے دیکھا کہ سیماب بلند آواز نے زنگی کو قتل کیا اسنے سحر کیا کہ ایک شیر ببر ظاہر
ہوا آتے ہی اُسنے طپانچہ مارا سیماب بلند آواز نے اُسکی گردن پکڑ لی اور ایک طپانچہ رسید کیا کہ
اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا وہ شیر زبان بھی اُسی ہوا پر تمام ہو کر جل گیا اور خاک ہو گیا اس مرتبہ
منیر جادو نے جھولی سے نارنج نکالا اور اُسکو اپنی زبان کے خون سے رنگین کیا اور چند ٹیکے سیندور
کے دیے اب نارنج کو اُٹھا کر سیماب بلند آواز پر مارا وہ نارنج چلا جیسے قریب پہونچا سیماب بلند آواز
نے اشارہ کیا کہ نارنج کے دو ٹکڑے ہوئے آتش میں سے ایک برق چمک کر طرف آسمان کے گئی اور
وہاں سے کوند کر چلی سیماب بلند آواز کی طرف سیماب بلند آواز نے افسون پڑھا وہ برق بالا ہو کر سامنے
گری وبال ہو گئی منیر جادو نے فوراً ترنج سحر نکالا اور اُسکو بادشاہ پر مارا بادشاہ نے اُسکو ہاتھ پر لیا
اور اُسکو اپنے تیغہ میں کر کے اور اُس پر سحر کر کے وہی ترنج منیر پر مارا یہ سمجھکر کہ تو نے کئی سحر مجھ پر کیے ہیں
تو سب دیکھے اب تو سحر کر چکا میں حملہ کرتا ہوں تجھے میں جانوں کہ تو ... سیماب بلند آواز نے
جو یہ کہا منیر نے جواب دیا کہ کو شوق سے سحر کر میں کو جو دہ ہوں یہ جو منیر نے کہا بادشاہ نے وہ ترنج اٹھا کر
جو کہ اُسنے مارا تھا منیر پر مارا اُس ترنج کا مارنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ ترنج قہقہہ کرتا ہوا چلا جیسے قریب
پہونچا اُسنے اشارہ کیا وہ ترنج ایک مرتبہ شق ہوا اُسکا شق ہونا تھا کہ ایک برق کوند کر منیر جادو کے
سر پر چلی اُسنے سپر سحر کو سر پر قائم کیا اُس برق نے سپر کو بھی جلا دیا اب جو منیر جادو نے خیال کیا اور
دیکھا تو ثابت ہوا کہ اس برق سے جان بری مشکل ہے بس فوراً منیر جادو نے اپنی ہم شبیہ کو قتل
کرایا خود بچا اور پشت پر آکر صدا دی کہ او سیماب بلند آواز ہوشیار ہو جا بادشاہ پلٹا کہ اسنے
تیغہ کا وار کیا وہ تیغہ اوچھا سا سر پر سیماب بلند آواز کے پڑا ہلکا سا زخم سر پر سیماب بلند آواز
کے آیا سیماب بلند آواز نے فوراً سحر کیا کہ تیغہ سر سے نکل گیا اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ جیسے
شیر زخم کھا کر بپھرتا ہے اب یہ برہم ہو گیا تلوار لے کر چلا منیر جادو نے جان پر کھیل کر سحر کیا کہ
ایک گنبد سیماب بلند آواز کے سر پر گرا سیماب بلند آواز اُس گنبد میں بند ہو گیا بس سیماب بلند آواز

نے جو سحر کیا اُس گنبد کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور دھوان ہوکر اڑ گیا یہ اس گنبد کو درہم و برہم کرکے اُسی حالت
زخمداری مین اسنے قصد کیا کہ سحر کرون کہ منیر جادو کا کام تمام ہو بادشاہ جب تک سحر کرے کرے کہ منیر نے
سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی درمیان مین قائم ہوگئی سیماسے بلند آواز نے جو اُس دیوار سحر کو حائل دیکھا
فوراً اشارہ کیا کہ وہ دیوار منعدم ہوگئی اور گری اسنے عرصہ مین اسنے سحر تیار کر لیا تھا جیسے دیوار گری ہی
جیسے سامنا ہوا سیماسے بلند آواز سے ویسے ہی منیر جادو نے وہ سحر جو کہ تیار کیا تھا سیماسے بلند آواز
پر کیا کہ ایک آسمان زیر آسمان تیار ہوگیا اُس آسمان پر ایک آفتاب نمایان ہوا اُسکا عکس جو سیماسے بلند آواز
پر پڑا سیماسے بلند آواز کی یہ حالت ہوئی کہ از سر تا پا غرق عرق ہوگیا فوراً سیماسے بلند آواز نے سحر
کیا کہ وہ آسمان لخت لخت ہوکر مثل روئی کے گالون کے اُڑ گیا وہ آفتاب بھی برطرف ہوگیا وہ گرمی اور
وہ حالت جاتی رہی یہ سحر بھی اُسکا رد ہوا منیر جادو نے سحر کیا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک
کشتی تھی اُس کشتی مین ایک گلدستہ تھا آتے ہی اُس پتلی نے اُس گلدستہ کو سامنے سیماسے بلند آواز
کے کیا اُسکی خوشبو دماغ مین سیماسے بلند آواز کے پہونچی اُس خوشبو کا پہونچنا تھا کہ سیماسے بلند آواز
مست ہوکر جھومنے لگا جب منیر نے دیکھا کہ اس سحر نے بادشاہ کو مست کر دیا اب یہ نیلے خود ہی تلوار
لے کر چلا کہ سر کاٹ لون یہ تو اس قصد سے چلا قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک پتلہ پہلو سے
سیماسے بلند آواز کے پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے آتے ہی وہ پچکاری منھ
پر بادشاہ کے ماری اور کہا کہ ہوشیار ہو جیسے حریف آپکے قتل کی فکر مین ہے یہ جو کہا اور پچکاری دی
فوراً بادشاہ کو ہوش آیا ہوش کا آنا تھا کہ سیماسے بلند آواز نے اپنے سحر کے پتلہ کو دیکھا اور
منیر جادو کو اپنے قریب شمشیر بکف پایا آواز دی کہ منیر تو نے یہ سحر کیا تھا اپنے سحرون مین مگر تو
دیکھتا ہے کہ مین نے کیونکر رد کیا اور کیونکر تیرے سحر سے بچا اب مین سحر کرتا ہون جب جانون کہ تو رد کر
مقام خیال کرنے کا ہو کہ تیرے ہی سحر کا تیغ مین نے تیرے اوپر مارا تھا تو اُسکو رد نہ کر سکے گا تو نے
اپنے عوض مین اپنے ہم شبیہ کو قتل کرایا اور خود بچا جب تو اپنے سحر کو رد نہ کر سکا تو میرے سحر کو کیا
رد کرے گا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا اُدھر منیر جادو نے خیال کیا کہ بادشاہ سچ کہتا ہے
واقعی مین اسکا سحر رد نہ کر سکونگا ضرور اسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور مین نے جسقدر سحر کیے سب
اسنے رد کر دیے ایک بھی اسپر کارگر نہ ہوا سب رد ہوگئے بس بہتر یہ ہے کہ اپنی جان بچانے کی فکر کرو

اسکے سامنے سے بھاگو مگر اس سے تو بھاگنا غیر ممکن ہے کیا تدارک کیا جاے اگر یہیں پڑا رہتا ہوں تو طلسم کشا کے
ہاتھ سے اگر یہاں ٹھہرتا ہوں تو اسکے ہاتھ سے قتل ہوتا ہوں اگر جب گتا ہوں تو یہ پیچھا نہ چھوڑے گا غرض
کش مکش میں میری جان پڑی ہے بقول خواجہ آتش شعر غم صیاد و فکر باغبان ہے دو طرف میں آشیان ہے
کیا کہوں کاسے کہوں کوئی نہ بنے + لوٹنے کا سپنا ہوا تجھ تجھ پہ تف ہے منیر جادو خود کردہ را
درمان نیست تو نے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں میں کلہاڑی ماری اپنے کو آپ دام میں اجل کے اسیر
کیا اور تو خود اپنی عقل سے بلا میں مبتلا ہوا اب کیا ہو تا ہے قضا آکر برابر پہونچی ہے خیر ایک سحر اور کر اسکے بعد
تو جو مقدر میں ہو گا وہ پیش آنے گا یہ دل میں تجویز کرکے منیر جادو نے اپنے سر کا بال توڑ کر وہ اسکو بل دے
تھا اسپر سحر کیا کہ وہ بال طولانی ہو گیا اور اسنے ایک ناگن کی ایسی صورت پیدا کی اسنے اشارہ کیا کہ
وہ ناگن بل کھاتی ہوئی لہراتی ہوئی طرف سیماے بلند آواز کے چلی سیماے بلند آواز کے سینے
میں ایک ریشمی رومال بست چادر کار بندھا ہوا تھا بادشاہ نے فورا اس رومال کو گلے سے کھولا اور
اسکے دونوں سرے پکڑکر گردش دی کہ ایک سیاہ آندھی مشرق کی طرف سے اٹھی کہ جسکے سبب سے
تمام عالم تیرہ و تار ہو گیا اور ساری ہو گئی ایسی تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا بلکہ اپنے
کو اپنا ہاتھ نہ معلوم ہوتا تھا ہوا میں شدت و گرمی پیدا ہوئی خاک اڑنے لگی اسی تاریکی میں ایک امر یہ ہوا
کہ ایک سقف آہنی خود بخود تیار ہو گئی اور اسی سقف سے ایک آفتاب نمایاں ہوا اور بادشاہ نے
اس رومال کے دونوں سروں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کے اب جو جھٹکا دیا وہ رومال دو ہو گیا ایک ٹکڑا
آپ نے دہنی طرف پھینکا اور ایک بائیں طرف ادھر تو رومال دو ہوا ادھر وہ ناگن جو کہ آتی تھی دو ہو کر
غائب ہو گئی منیر نے جو وہ تاریکی دیکھی خیال کیا کہ یہ موقع بہت اچھا ہے تو اپنے کو بچا کر یہاں سے نکل چل
اگر روشنی ہو گی تو بڑی خرابی ہو گی ادھر سیماے بلند آواز کو سحر نے خبر دی تھی کہ منیر جادو تمھارے
ہاتھ سے قتل نہ ہو گا جب تک کہ اسکو طلسم کشا قتل نہ کرے کیونکہ اسکی قضا طلسم کشا کے ہاتھ سے
ہے وہی اسکا قاتل ہے اور کوئی دوسرا قاتل نہیں ہے اسکو کسی تدبیر سے طلسم کشا کے سامنے پہونچا دے
اسی سبب سے سیماے بلند آواز نے یہ تدبیر کی تھی کہ سقف آہنی قائم کی تھی تب منیر جادو نے یہ
تجویز کرکے کہ اس تاریکی میں یہاں سے نکل چلو سحر کیا کہ پر پیدا ہوئے اڑکر چلا اسی اثنا میں وہاں کہ
سقف سے سر پریشان ہو گیا اسنے خیال کیا کہ سیماے بلند آواز نے اڑکر جانے کا راستہ بند کیا ہے

مشرق کی طرف چلا اُدھر کا راستہ بھی بند پایا مغرب کی طرف چلا وہ بھی راستہ بند تھا اسی طور سے جنوب و شمال کا بھی راستہ بند پایا اب اُسنے تجویز کیا کہ زمین پر پہونچکر اسی تاریکی مین غرق زمین ہوکر اپنی جان بچاکر نکل چلو یہ تجویز کرکے یہ اُسی حالت سے زمین کیطرف مائل ہونے لگا جون جون نیچے آتا تھا وہ وہ روشنی نظر آتی تھی تاریکی رفع ہوتی جاتی تھی ادھر سے یہ چلا اسکے عقب مین سیما سے بلند آواز بھی چلا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ تاریکی صرف اُسی مقام پر تھی کہ جہان پر منیر جادو تھا دوسرے مقام پر نہ تھی پیچھے روشنی تھی مقابلہ ہورہا تھا راوی کہتا ہے کہ سیما سے بلند آواز سے اور منیر جادو سے جسقدر مقابلہ ہوئے سب یہ بالاے ہوا ہوئے اور یہان اتنے عرصہ مین زمین پر جہان لشکر اسلام سے اور کفار سے مقابلہ ہورہا تھا اہل اسلام و علمشاہ و صاحبقران نے ہزارون کافرون کو قتل کر کے ڈالدیا اور اسی طور سے ساحران اسلام و اعظم جادو وغیرہ نے سب ساحران نافرجام و کافران بد انجام کا حال کیا چارون سمت سے کشتی مرا کہ نام من فلان جادو بود کی صدا بلند تھی ساحرون کے مرنے کی علامت بلند تھی شعلہ آگ کے بلند ہورہے تھے صاحبقران لڑ رہے تھے کہ صاحبقران نے اُسی حالت مین دیکھا کہ منیر جادو خود بخود میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا صاحبقران نے خیال فرمایا کہ یہ اطاعت کرنے کو آیا ہے ہاتھ روک کر اُسکی طرف دیکھا راوی بیان کرتا ہے کہ سیما نے بلند آواز نے ایسا سحر کیا تھا کہ یہ زمین پر جو پہونچے تو کسی دوسرے مقام پر نہ پہونچے اُسی مقام پر پہونچے کہ جہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہون اور سحر کرکے اُس مقام کی زمین کو بھی سخت کر دیا تھا اس خیال سے کہ شاید یہ جب کوئی صورت مفر کی نپائے تو غرق زمین ہو کر بھاگے تو بڑی خرابی ہوگی بس منیر جادو کو اجل نے ہاتھ پکڑ کر سامنے صاحبقران کے پہونچادیا صاحبقران نے جو اُسکو اپنے سامنے پایا ہاتھ روک کر حیران ہوئے اور یہی خیال کیا کہ یہ اطاعت کے لیے آیا ہے اسی سبب سے ہاتھ روک کر اُسکی طرف دیکھا اُدھر منیر جادو نے جو اپنے سامنے صاحبقران کو پایا دم نکل گیا اور خیال کیا کہ تو خود بخود تجھ مین اجل کے اپنے پاؤن سے چلا آیا یہی تدبیر ہے کہ جب تک طلسم کشا تیرے اوپر حربہ کرے کرے اُسیوقت تو غرق زمین ہو کر بھاگ چل یہ خیال کرکے اس قصد سے ہوگیا کہ غرق زمین ہو کر نکل چلون اور پاؤن زمین پر مارے زمین کو سنگ لاخ پایا حیران ہوا کہ یہ زمین کیونکر اسقدر سخت ہوئی اسکا سبب کیا ہے فوراً اسکے ذہن مین آیا کہ سیما سے بلند آواز نے سحر کرکے زمین کو سخت کر دیا ہے اب تو بڑی بُری آفت مین پھنسا ہے اچھا تو اپنا حربہ کرلے یہ بھی کیا نہ یاد

کرے مرتے مرتے دو چار کو تو مارے تیرے دل کی حسرت تو نکل جائے اب تیرا بچنا محال ہے یہ خیال کرکے منیر جادو نے جلدی سے جھولی میں سے ایک گولہ فولادی نکالا اسپر سحر کرکے جلدی سے آسمان پر اُچھال دیا وہ گولہ آسمان پر جاکر شق ہوا دوسرا اسنے دل میں کہا کہ یا سامری و یا جمشید جسقدر اہل اسلام مع سپہ ساحر ہیں سب کے سر کٹ جائیں اور سب مبتلاے سحر ہوں اور حمزہ پر ایسی برق چمک کر گرے کہ حمزہ کا بھی سر دھڑ پر سے اُڑ جائے دل میں اسنے یہ کہا کہ وہ گولہ آسمان پر شق ہوا جسکو خدا بچاتا ہے تو اُسکے بچنے کی ہزاروں تدبیریں ہو جاتی ہیں یہ گولہ اُسی مقام پر شق ہوا کہ جہاں پر سیما سے بلند آواز اسنے تخت کو روکے ہوا پر کھڑے ہوئے تھے اس خیال سے کہ اگر منیر جادو پھر سامنے سے صاحبقران کے پرپرواز پیدا کرکے بھاگے تو روکوں جانے نہ دوں یہ گولہ اُسی مقام پر جاکر شق ہوا جب برق چمکی سیما سے بلند آواز نے برق کی چمک کو دیکھکر فوراً جدھر چمک ہوئی تھی اُس طرف کو دیکھا دیکھا کہ ایک گولہ فولادی آسمان پر آکر شق ہوا اُس سے ہزاروں تلواریں پیدا ہوئیں اور ایک بہت بڑی تلوار چمک کر طرف صاحبقران کے اور باقی تلواریں چمک چمک کر طرف زمین کے چلیں اسنے یہ دیکھکر فوراً پڑھا اسم سحر پڑھکر پشت دست کو دیکھا اُسپر تحریر پایا کہ یہ گولہ منیر جادو کا تھا منیر جادو نے یہ سحر کیا ہے کہ یہ گولہ جو شق ہوا ہے جسقدر تلواریں اس سے پیدا ہوئی ہیں اُسی قدر اہل اسلام کے سرتن پر سے اُڑ جائینگے اور یہ تلواریں گر گر کر تمام اہل اسلام کا خاتمہ کر دینگی کیونکہ اُسنے یہ سحر کمال کا کیا ہے اور یہ تیغہ جو اس گولہ سے پیدا ہوا ہے یہ جاکر صاحبقران پر گرتا اور صاحبقران کو ضرر پہونچاتا مگر بسبب لوح کے بالکل ضرر نہ پہونچیگا مگر ہاں اہل لشکر پر ضرور اثر کرے گا اگر اسکی تدبیر نہ کی جائے گی تو لشکر تباہ ہو جائے گا سب ایک پل میں ہلاک ہو جائینگے یہ جو سیما سے بلند آواز نے پشت دست پر تحریر پایا اسنے فوراً سحر کیا کہ ایک سقف فولادی کل میدان جنگ پر بالا سے ہوا قائم ہو گئی جسقدر مقام پر غیر ساحر لشکر اسلام کے ڈرے تھے وہ سب تلواریں اُسی آسمان فولادی پر گریں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں وہ تیغہ کہ جب صاحبقران آکر خود بخود دو ٹکڑے ہو کر گرا زمین پر جب منیر جادو نے دیکھا کہ میرے اس سحر سے بھی طلسم کشا پر کچھ اثر نہ کیا جان پر کھیل کر تلوار بڑھکر صاحبقران پر جا پڑا تلوار کا ہاتھ لگایا صاحبقران اس خیال سے ہاتھ روکے ہوئے کھڑے تھے کہ یہ اطاعت کرتے آیا ہے اور روتے بھی نہیں لڑ رہے تھے نہ صاحبقران نے کوئی گرز تھا کہ جس سے لڑتے یہ جو صاحبقران سے

ملاحظہ فرمایا کہ منیر جادو نے میرے اوپر تلوار کا وار کیا فوراً خیال پیدا ہوا کہ اسکو اجل گھیر کر لائی یہ تمھارا
قیاس غلط تھا کہ یہ اطاعت کرنے کو آیا ہے یہ اسی طور سے دشمن جواب جاتا کہاں ہے کیونکہ موت نے
آ کر اسکو پابستہ کر سامنے پہونچا دیا ہے بھاگ کر نہ جا سکے قضا اسکا دامن پکڑے ہوئے ہے بس صاحبقران نے
اسکی تلوار کے وار کو سپر پر روکا دو برس تک متواتر ہاتھ لگانے لگا صاحبقران اسکے وار کو روکنے لگے
جب اسکا ہاتھ تھک گیا اب رہ رہ کے اور تھم تھم کے ہاتھ چلنے لگا صاحبقران لوح میں دیکھ
چکے تھے کہ اگر یہ اتر جائے تو یہ اسم جو حاشیہ لوح پر تحریر ہے پیکان تیر پر دم کر کے تیر لگاتا اگر تلوار سے
جنگ کرتا تو یہی اسم تلوار پر دم کر لیتا اسی سبب سے جب یہ اتر کر جانے لگا تھا تو صاحبقران نے وہ
اسم پیکان تیر پر دم کر کے کمان کو بلند کیا تھا مگر اعظم جادو ذخیرہ نے آ کر خبر دی کہ بسماے بلند آواز سے
وہ جادو سے مقابلہ ہونے لگا ہے بس یہ سنکے کمان کو دوش پر لٹکا لیا تھا تیر کو ترکش میں رکھ لیا تھا
اسی بل کشا رستے لڑنے لگے تھے اب جو منیر جادو سامنے آ کر پہونچا اسنے متواتر تلوار کے وار کیے
جب اسکا ہاتھ سست ہو گیا بس اسکا وار روک کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی کو علم
کر کے اسپر اسم حاشیہ لوح تو دم ہی کر چکے تھے آواز دی کہ او منیر جادو سنبھل اور خبردار ہو اور ہوشیار
تو اب میں وار کرتا ہوں تیرا سحر بھی میں نے رد کیا اور میرے خدا نے تیرے سحر سے مجکو بچایا تو نے
تلوار میں بھی لگا کر اپنے دل کی حسرت نکال لی میں نے تیرے سب وار رد کیے اب ایک وار
میں کرتا ہوں تو بھی روک شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن
منیر جادو نے کہا کہ او طلسم کشا تو شوق سے وار کر میں تیرا وار رد کرونگا یہ کہکر منیر جادو نے سحر کیا
کہ تمام جسم اسکا فولادی ہو گیا اسنے اپنے کو روئیں تن بنایا جب سحر سے وہ اپنے کو روئیں تن
بنا چکا تو تیغ صاحبقران اسکے سر پر چمکا اسنے دوسرا سحر کیا کہ کئی سپریں اسکے سر پر قائم ہوئیں
مگر تیغ جو چمک کر گرتا ہے سپروں کو کاٹتا ہوا سر پر آیا کاسہ سر کو تراشتا ہوا اترا تی گردن میں
اترتا ہوا سینہ کے کواڑ کھولتا ہوا شکم ناپاک کی خبر لیتا ہوا دونوں ٹانگوں کی راہ سے نکلا اور
زمین میں دھنس گیا راوی بیان کرتا ہے کہ یا تو تیغ قبہ سپہر پر چمکا تھا یا اندر زمین کے جا کر خاک آلود ہوا
صاحبقران نے نعرہ تکبیر کہکر ہاتھ کو بلند کیا راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو کا دو ٹوک ہونا تھا اور
زمین پر گرنا تھا کہ ایک شور نہ اندوگیر بلند ہوا سیاہ آندھی اٹھی تاریکی ہو گئی زلزلہ زمین کو آیا

خاک اڑنے لگی سنگ باری ہونے لگی ہر چند ہر جو لگر غل مچانے لگے سر پر خاک اڑانے لگے شعلہ ہائے آتشین
بلند ہونے لگے ہر طرف شور و غل کی صدا بلند ہوئی ایک تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا دریا کا پانی جوش مارنے
لگا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہوائے تند و تیز چلنے لگی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ ادہر تو
یہ آثار و علامات پیدا ہوئے اُدہر جو مکانات و باغات و دیگر اشیائے سحر اندرون دربند تھے سب
نیست و نابود ہو گئے اُدہر جو مکانات و باغات تھے وہ سب منہدم ہو گئے اور کرچے کرچے ہو کر اڑ گئے سب
ساکنان دربند اور رعایا شہر یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ گذرا جو حد سحر اور حصار سحر گرد دربند
تھا وہ سب برطرف ہو گیا اور بند منیر بھی فتح ہو گیا ناموس منیر جادو میں ایک تلاطم مچ گیا سب لوگ
حیران تھے ساحر و غیر ساحر راوی بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ جو کہ واسطے تماشہ کے آئے تھے اور یہ واقعہ
دیکھ کر اندرون جانع دربند چلے گئے اُنھوں نے ساکنان دربند و باشندگان دربند سے سب حال بیان
کیا تھا اور داروغہ بخانہ جو شراب وغیرہ لے کر آیا تھا اور یہاں جو پہونچا تھا تو اُسنے یہ واقعہ دیکھا تھا
کہ جنگ و پیکار ہو رہی ہے وہ بھی واپس گیا تھا اُسنے بھی جا کر سب حال بیان کیا تھا یہ خبر محل وغیرہ
میں بھی پہونچ گئی تھی سب کو تشویش تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ تاریکی ہو گئی اور
آندھیان سیاہ اُٹھنے لگیں شور و غل ہونے لگا جو کچھ سحر تھا سب برطرف ہو گیا سب مٹ گیا
کیونکہ یہ دربند منیر جادو کے پاس نام تھا وہی اسکا مالک و مختار تھا اور دوسرا کوئی نہ تھا
اسکے مرنے سے دربند فتح ہو گیا سحر مٹ گیا ذرا سا بھی اثر سحر کا باقی نہ رہا وہ کوہ اور وہ صحرا کہ جنکو
صاحبقران و خواجہ طے کر کے آئے تھے سب سحر کا تھا برباد ہو گیا یہ حالت ہوئی کہ جسطور سے
دربند سوسن و دربند اعظم فتح ہونے کے بعد صرف شہر سوسن و شہر اعظم باقی رہ گئے تھے لفظ
چند کوس کا فاصلہ رہ گیا تھا ایک دوسرے کے مقابل تھا اور جو عمارات بلند تھیں اُن پر سے
نظر آتا تھا اسی طور سے شہر منیر یہ بھی فتح ہو گیا کہ اب چند کوس کا فاصلہ تھا شہر سوسن و منیر یہ
میں وہ حصار سحر وغیرہ کہ جسکے سبب سے ایک دربند سے دوسرے دربند میں مہینوں کا راستہ تھا
اور منزلوں کا فاصلہ تھا وہ جاتا رہا راوی بیان کرتا ہے کہ سب ساکنان دربند و ناموس منیر جادو حیران
تھے کہ یہ تاریکی کیسی ہے اور یہ شور و غل کیسا ہے اور یہ عمارات و باغات وغیرہ کیوں برباد ہو گئے ہیں
اسکا کیا سبب ہے یہ ابھی حیران تھے اور بر آئے خبر جاننے کو تھے کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ادہر

وہ گہار یکی ہر طرف ہوئی ادھر آواز آئی کہ کشتی نام من منیر جادو و بودا فسوس مرد یم وجان دادیم بہ مطلب نبود در سیدیم یہ جو آواز آئی اور سب نے سنی اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا بادشاہ منیر جادو حاکم دربند قتل ہوا طلسم کشا نے دربند منیرہ کو فتح کیا اور منیر جادو کو قتل کر ڈالا یہ اُسکے ناموس ہین تو کہرام مچ گیا ہر ایک عورت سر ٹکرانے لگی اور اپنے کو ہلاک کرنے لگی ایک تلاطم عظیم و کہرام برپا تھا ہر ایک ساکن محل رو رہا تھا ادنی و اعلیٰ کا یہ حال تھا کہ دیکھنے والون کے کلیجہ منھ کو آتے تھے وہ منیر جادو کی زوجہ و مان و دختر و دیگر عزیزون سے دلخراش ہین وہ اُنکی بیقراری وآہ وزاری دلونکو بے چین کیئے دیتی تھی مگر کیا ہوتا ہے اہل محل و ساکنان محل کا تو یہ حال تھا اہل شہر و ساکنان دربند کا یہ حال تھے کہ سب کے سب ایک مقام پر جمع ہوئے اور باہم رائے کرنے لگے کہ اب کیا تدبیر کی جائے طلسم کشا اب اس طرف مع لشکر کے آئے گا کیونکہ اب راستہ کھل گیا ہے اہل شہر کو قتل کرے گا ایک تلاطم مچ جائے گا کیونکہ اب کون ہے جو روکے گا جبکہ منیر جادو ایسا ساحر زبردست نہ روک سکا اُسکے ہاتھ سے مارا گیا اُس پر کیا منحصر ہے اور بہت سے ساحر مارے گئے اُسکا لشکر آگیا جو سردار و بادشاہ اُسکی کمک کو آئے تھے بیٹے منیر جادو کی وہ بھی مارے گئے اور اسیر ہوئے جب ان لوگون کے بنائے سے کچھ نہ ہو سکا تو ہم کیا چیز ہین اور ہم ہین یہ جرأت و طاقت نہین ہے کہ ہم طلسم کشا سے مقابلہ یا مجادلہ کرین یا لڑین کیونکہ ہم لوگ بالکل بے دست و پا ہین اور بالکل بیکار ہین وہ صاحب لوح بھی ہے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا خلاصہ یہ کہ ہم اُسکا کچھ نہین کر سکتے ہین نہ کچھ بنا سکتے ہین لہذا اسمین کیا تدبیر کیجائے اور کیونکر اپنی جان بچائی جائے اور کیونکر ان لوگون کے ہاتھ سے رہا ہو سب نے یہ سنکے جواب دیا کہ کیا تدبیر بتائی جائے اور کیا تدبیر کیجائے جو سب کی رائے ہو وہ کرو جو کہ کم مرتبہ اور کم عزت لوگ تھے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا اور ہماری رائے کیا اور ہماری وقعت کیا جو آپ لوگون کی رائے ہو وہ کیجیے کیونکہ آپ لوگ رئیس ہین اور آپکی رائے اور عقل ہم سب سے زیادہ ہے محمد حسین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو اُن سب نے کہا اُن سب نے جواب دیا کہ جبکہ یہ امر معلوم ہو گیا کہ ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین نہ ہم لڑ سکتے ہین اور یہ امر بخوبی ظاہر ہے تو بجز سوا اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہے کہ سب کے سب ملکر اور رومال سے ہاتھ باندھ کر طلسم کشا کی خدمت مین حاضر ہون اور اُسکی خدمت کرین

اور اسکے شریک ہون دین اسلام قبول کرین سوا اسکے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر جان بچنے کی
نظر نہین آتی ہے آیندہ جو تم سب کی راے ہو اُن سب نے کہا کہ اگر آپ کی یہ راے ہے تو ہم نے بھی
پسند کی بہت خوب ہے ہم سب کو مرغوب ہے لہذا اب عرصہ نہ فرمایئے تشریف لیے چلیے چنانچہ
جسقدر رئیس و امیر و صاحب مرتبہ و اہل عزت لوگ تھے وہ سب کے سب کل اہل شہر کے
مردون کو اپنے ہمراہ لے کر اور رومال سے ہاتھ باندھ کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ سامنے شہر پناہ کے جو میدان تھا اُسمین یہ مقابلہ ہو رہا تھا اور سب لڑ رہے تھے یہ لوگ
تو اودھر سے دست بستہ رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے چلے اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب وہ
تاریکی برطرف ہوئی اور آواز آئی کہ کشتی نام من منیر جادو بود اور مطلع صاف ہوا سب نے دیکھا کہ
میدان جنگ مین لاش منیر جادو کی پڑی ہوئی ہے اُدھر اہل لشکر گھبرا گئے ادھر علمشاہ نے و مریخ
نے دو کر عملہ سے لشکر گرا دیئے جسقدر سردار تھے وہ مارے گئے باقی اسیر ہو گئے اب کوئی افسر
باقی نہ رہا صرف منیر جادو کے بھروسہ پر لڑ رہے تھے جب اُسکو بھی کشتہ پایا مرجان جادو وا سکا
وزیر مقابلہ اور مجادلہ کی خبر پا کر کل لشکر ساحران کو اپنے ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آیا تھا جبکہ
مقابلہ ہو رہا تھا کیونکہ سپہ سالار تو کل پچاس ہزار ساحر لے کر بہ حکم بے نظیر جادو کے وہان پہونچا
تھا جب منیر کے وزیر کو معلوم ہوا تھا کہ بادشاہ سے و طلسم کشا سے مقابلہ ہو رہا ہے تو وہ کل لشکر
جو کہ قریب تین لاکھ کے تھا لے کر میدان جنگ مین پہونچ گیا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا بڑے
شد و مد سے لڑ رہا تھا منیر جادو کی لاش کو جو اسنے دیکھا اسکے بھی حواس جاتے رہے اُدھر ساحران
لشکر اسلام نے اب جو دباؤ ڈالا لشکر کفار دبنے لگا جب میمامہ سے بلند آواز نے دیکھا کہ منیر جادو
مارا گیا وہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آیا اور لشکر کفار سے مقابلہ کرنے لگا اور لڑنے لگا اسنے جو
سحر کیا ایک ہی سحر مین کل لشکر کا اسنے دم بند کر دیا سب کے حواس جاتے رہے اودھر علمشاہ
و صاحبقران نے مارے تلوارون کے لشکر غیر ساحران کا ستھراؤ کر دیا اب جو لشکر کفار نے
اپنے افسرون و سردارون کو کشتہ پایا اور اسیر سب کے ایک مرتبہ پاؤن اُٹھ گئے اودھر غیر
ساحرون کے پاؤن اُٹھے اُدھر ساحرون کے کیونکہ مثل مشہور ہے تکیہ بے نفیر ترکش بے تیر
لشکر بے میر بیکار ہے اب جو سپاہ نے جھومٹ کھایا ایک مرتبہ سب کے پاؤن اُٹھ گئے

قرار پر ترار لیا کوہ صحرا کی طرف بھاگنے لگے اب جو لشکر نے فرار پر کمر کسی اور ادھر اُدھر سے بھاگنے لگے جدھر راستہ ملا اور جدھر جائے پناہ ملی یہ رنگ جوان سرداروں نے دیکھا جو دو ایک باقی رہ گئے تھے اور وزیر منیر جادو نے پہلے تو بہت بہت پکارے اور اہل لشکر کو آمادہ کیا کہ مقابلہ کریں مگر اب کون سنتا ہے اور کون سماعت کرتا ہے سب کے پاؤں اُکھڑ گئے ہیں سب بھاگ کھڑے ہوئے ہیں اب کون کسی کی سنتا ہے اور کون ٹھہرتا ہے سب بھاگے جاتے ہیں یہ جو وزیر نے رنگ دیکھا بہت گھبرایا بہت حیران و پریشان ہوا دل میں کہنے لگا کہ کیا تدبیر کروں جو افسر قتل وا سیر ہونے سے باقی ہے تھے وہ بولے کہ جو آپ فرمایئے وہ کیا جائے وزیر نے کہا کہ لشکر تو سب بھاگ کھڑا ہوا اب ہم تم اگر لڑینگے تو مفت میں جانیں برباد ہونگی مثل منیر جادو وغیرہ کے ہم بھی اسیر یا قتل ہو جاینگے جب منیر جادو کچھ نہ بنا سکے جو کہ مالک دربند تھے تو ہم کیا بنا لیں گے اس سے بہتر اور مناسب یہ ہے کہ چلکر طلسم کشا کی اطاعت کرو اور اُسکے دین و مذہب کو قبول کرو کیونکہ ثابت ہو گیا کہ یہ بڑا صاحب اقبال و نصیبہ ور ہے اور یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اس طلسم کا فاتح یہ ہے جو جو مقام سخت و صعب تھے اُن سب کو فتح کر لیا اب دو یا تین دربند اور باقی ہیں اور شمشکال سے مقابلہ ہوتا ہے اُنکو بھی فتح کرے گا اور جنگ کو بھی سر کرے گا اس سے کیا فائدہ جو بیکار اپنی جان دیں یہ جو وزیر نے کہا سب نے جواب دیا کہ جو عرصہ کیوں فرمایئے کیا یہ مرضی ہے کہ جسقدر لشکر باقی ہے وہ بھی قتل ہو جائے اور فرار کر جائے جب امان طلب فرمایئے گا وزیر نے کہا کہ نہیں یہ کہکر اپنے رومال ہاتھوں سے باندھے اور ایک برگ کاہ منھ میں دبائی اور پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ اب نہ فرار اختیار کرو ہم طلسم کشا سے امان طلب کرتے ہیں وہ ضرور امان دے گا یہ کہکر اُسی حالت سے سبکے سب طرف صاحبقران کے چلے اُدھر اہل لشکر یعنے ساحروں نے جو یہ سُنا کہ سب سردار امان طلب کرتے ہیں اور طلسم کشا کی خدمت میں جاتے ہیں باہم کہا کہ جب تک یہ خدمت میں طلسم کشا کے جاینگے اور امان طلب کرینگے اُسوقت تک یہاں خاتمہ ہو جائے گا ہم کو کیا فائدہ جو ہم بیکار اپنی جانیں برباد کریں جب امان مل جائے گی ہم سب چلے آینگے اُدھر لشکر اسفندیار و لشکر لاجورد و لشکر المرز کج کلاہ کے اہل لشکر اور جو سردار باقی تھے اُنھوں نے دیکھا کہ ہمارے افسر و بادشاہ قتل ہوئے اور لاکھوں اہل لشکر

مارے گئے اور کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ انھین لوگون کا لشکر ہم پر غالب آیا ہمارا لشکر فرار کرنے لگا باہم صلاح
کی سواے اطاعت کے دوسرا امر نہین ہی کہ جان بچے اور منفعت ملے اس سے کیا حاصل کہ ہم جانین
برباد کرین امان کیون نہ طلب کرلین اور اطاعت کیون نہ کرین جبکہ ہمارے افسر مارے گئے اور
اسیر ہوئے لشکر البرز کے اہل لشکر نے باہم کہا کہ گویا بادشاہ ہمارا قتل ہوا اگر ہمارے سپہ سالار نے
تو پسر طلسم کشا کی اطاعت کی اور اُسکے دین و مذہب کو اختیار کیا ہم کیون نہ ایسا کرین جبکہ بادشاہ
قتل ہو چکا ہی بس ان چارون لشکرون کے اہل لشکر اور سزوار برگ گاہ دانتون مین دبا کر پکارے کہ
الامان یا صاحبقران ہم اپنے کردار سے باز آئے ہم کو امان مرحمت ہو ادھر سے یہ لوگ پکارے
اُدھر سے ساحران لشکر منیر جادو نے امان کی صدا بلند کی چارون سمت سے صداے امان امان
آنے لگی اہل اسلام پکارے کہ امان بشرط ایمان ملے گی اُن سب نے کہا کہ ایمان بھی لاتے ہین
ہم کو امان مرحمت ہو یہ جو کہا بس صاحبقران نے و علمشاہ نے ہاتھ روک لیا نقیبون نے پکار کر
کہا کہ اب کوئی قتل نہ کرے صاحبقران نے ان سب کو امان مرحمت فرمائی یہ جو پکار کر کہا اُس
وقت اہل لشکر نے ہاتھ روک لیا اُدھر ساحران اسلام نے سحر کرنا موقوف کیا سب طرف لڑائی
موقوف ہوئی ہر طرف امن و امان ہو گئی صاحبقران ہاتھ روک کر تلوار کو نیام مین کر کے کھڑے
ہو گئے پہلے سردار لشکر اسفندیار کے آئے اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر خدمت صاحبقران مین
عرض کیا کہ ہماری خطا و قصور کو معاف فرمایئے ہم کو امان مرحمت فرمایئے یہ کہکر قدم صاحبقران
پر سر جھکایا صاحبقران نے سبکو تشفی و دلاسا مرحمت فرمایا اور الگ ہو لئے تھے کہ لاہور کے
اہل لشکر و سردار آکر قدمبوس ہوئے اُنکے اوپر بھی صاحبقران نے شفقت فرمائی اور ان کو اور
لشکر اسفندیار کے اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ ایک طرف صف آرا ہو اور ٹھہرو ہم فرودگاہ پر پہونچکر
تم سب کو کلمہ تعلیم کرینگے یہ فرماکر قصد کیا تھا کہ لشکر کو حکم دین کہ اب فرودگاہ پر چلو کہ لشکر لاجورد
کے لوگ حاضر خدمت ہوئے آداب و قدمبوسی بجا لائے اُنکے بھی حال پر صاحبقران نے مہربانی
فرمائی اُنکو بھی ایک سمت ٹھہرنے کا حکم دیا اُدھر لشکر البرز کج کلاہ کے سردار و اہل لشکر
خدمت علمشاہ مین حاضر ہوئے قریب تیغ شکار شہزادہ علمشاہ کے پاس کھڑا ہوا تھا اُسنے جو
اہل لشکر و دیگر سردارون کو آتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ سب رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے

ہین اور منھ مین گھاس کی پتیان دبائے ہوئے ہین مریخ نے علمشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ملاحظہ
فرمایئے کہ سب اہل لشکر حاضر خدمت ہوئے ہین کیونکہ امان طلب کی ہی اور امان کے خواستگار
ہوئے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ آنے دو ان سب کو لے جاکر صاحبقران کی خدمت مین خطا
معاف کراؤ نگا راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ یہ قصد فرما رہے تھے کہ سب اپنے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر
اور بادشاہون کو کہ جنکو مین نے اپنا مطیع کیا ہی اُنکو قدم صاحبقران پر گراؤن اور مشرف خدمت
کی سعادت سے کراؤن کہ یہ اہل لشکر آکر خدمت علمشاہ مین پہونچے اور مریخ سے کہا کہ ہماری
سفارش فرمایئے آقا کی خدمت مین ہم اسی سبب سے آپ کے پاس آئے ہین کہ اب آپکی
اطاعت کر چکے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ مریخ شیر شکار نے سب اہل لشکر کو لاکر قدم پر علمشاہ
کے گرا دیا علمشاہ نے سب کے حال پر شفقت فرمائی بس علمشاہ اپنے اہل لشکر کے معتبر
سرداروں اور کل بادشاہون و مریخ کو و دیگر اہل لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین
حاضر ہوئے پہلے خود قدم پر گرے سر جھکایا صاحبقران نے علمشاہ کے سر کو سینہ سے لگایا اور
اب علمشاہ نے سب کے نامون سے صاحبقران کو آگاہ کیا ہر ایک کو قدم پر گرایا اب جب یہ
سب حاضر ہو چکے اُدہر علمشاہ اپنے اہل لشکر و اہلکاران لشکر و محاسبان لشکر کو حکم دے کر آئے
تھے کہ خیمے برپا کرو اور ہمارے لشکر کے کشتون کو شمار کرو اور جو کفار ہم نے اسیر کیے ہین اُنکو داخل
قیدخانہ کرو اور جو اہل لشکر ہمارے لشکر کے مجروح ہوئے ہین اُنکو شفاخانہ مین داخل کرو اور
بارگاہین برپا کرو سب اہل لشکر پڑاؤ پر کمر کھولین اور لشکر البرز کج کلاہ کے بھی لشکر کو جگہ دو
اور اُس لشکر کے بھی زخمیون کا شمار کرو اور جو انمین زخمی ہون اُنکو بھی شفاخانہ مین بھیجدو ہم خدمت
صاحبقران مین جاتے ہین وہان سے آکر ان سب کو کلمہ تعلیم کرینگے اور جو انمین سے اسیر ہوئے
ہین اُنکو داخل زندان کرو ہم اُنکا دربار کچھین کے یہ کہکر خدمت صاحبقران مین روانہ ہوئے
تھے یہان سب نے بموجب حکم علمشاہ سب سامان درست کیا خیمے وغیرہ برپا کیے لشکر
اُترا ایک طرف لشکر البرز کج کلاہ اُترا اُدہر اہلکاران لشکر کے بارگاہین وغیرہ برپا ہو گئین بازارین
آراستہ ہو گئین اسیرون کو داخل زندان کیا اُنمین لشکر البرز کے لوگ تھے اور دوسرے لشکر
کے بھی لوگ تھے اُن سب کو شمار کرکے زندان مین داخل کیا زخمیون کو شفاخانہ مین بھیجا اُسکے تاکہ

دیے گئے مرہم کی پٹیاں چڑھائی گئیں علاج ہونے لگا ادھر محاسبان لشکر نے جو شمار کیا تو لشکر اسلام
کے اٹھتے علیحدہ کیے اور اپنے لشکر کے الگ اور کفار کے لشکر کے الگ سب شمار کر کے اپنے اپنے
مقام پر چلے آئے اور کمر بن ہکولین راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ کے آنے پر بھی تین شبانہ روز جنگ و
پیکار ہوئی بازار مرگ گرم رہا انکا لشکر تو تین دن لڑا اور اہل اسلام بہادت شبانہ روز تک لڑ لیے اور
مقابلہ کیا لیے لشکر آسودہ ہوا ادھر علمشاہ خدمت صاحبقران میں پہونچے تھے اور
شرف سعادت قدمبوس ہوئے تھے کہ مرجان جادو وزیر منیر جادو مع لشکر کے حاضر ہوا اور
قدمبوسی بجالایا اتنے عرصہ میں کل لشکر ساحران کل لشکر اسلام آکر جمع ہو گیا ایک طرف لشکر نحیر ساحران
بعقب صاحبقران میں وابستہ ہوا تھا اور دوسری طرف لشکر ساحران سب سرداروں نے و
اہل لشکر نے قواعد شاہی بجالا کر عرض کیا کہ فرودگاہ پر تشریف لے چلیے اور بارگاہ وغیرہ میں قیام
فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ بارگاہیں وغیرہ کہاں ہیں جو میں بارگاہوں میں چلوں اور فرودگاہ
کس مقام پر ہے میں تو یہاں اکیلا آیا تھا اہل لشکر اور آپ لوگ جو تشریف لائے تو شریک جنگ
ہو گئے خیمے وغیرہ کیونکر برپا ہوئے تھے کہ میں وہاں چلوں حکیم استقلینوس وغیرہ نے عرض
کیا کہ جب ہم یہاں آکر پہونچے تھے تو اہلکاران لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم خیمے وغیرہ برپا کرو اور بازار میں
آراستہ کرو جبکہ جنگ و پیکار سے فرصت ملے گی تو صاحبقران یہاں فروکش ہونگے اور کہاں
تشریف رکھیں گے کھلے ہوئے ہونگے بس یہ ہوا کہ آنے کے ساتھ ہی بارگاہیں اتریں بس
بموجب حکم کے سب سامان درست ہو گا آپ تشریف لے چلیں یکایک سپاہ نے بلند آواز
مع اعظم جادو وغیرہ کے خدمت میں آیا اور قدمبوسی حاصل کی اب صاحبقران نے جانے کا
قصد کیا تھا کہ اہل شہر فریاد کرتے ہوئے آئے آکر سب نے خدمت میں قدمبوسی حاصل کی
اور عرض کیا کہ حضور شہر میں تشریف لے چلیں شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم کے نور سے منور
فرمائیے ہم سب کو شرف زیارت حاصل ہو کہ وزیر منیر جادو نے بھی یہی عرض کیا
صاحبقران نے اپنے سرداروں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم سب کی کیا رائے ہے سب نے
عرض کیا کہ جو مرضی مبارک فرمایا کہ کیا نقصان ہے جو لوگ کہتے ہیں انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے
تاکہ یہ ناخوش نہ ہوں اہل لشکر کو حکم دو کہ وہ پڑاو ہرا تریں کمر بن ہکولین اور سب اہل لشکر

اُترین کشتون کا شمار کرین جو کہ اہل اسلام کے کشتے ہون اُنپر نماز پڑھ کر دفن کرین اور جو کفار کے ہون اُنکو اُٹھا کر کسی غار مین ڈالدین اسیرون کو داخل زندان کرین کل صبح کو لے کر حاضر ہون تاکہ اُنکا اور بار سمجھا جائے اور مجروحون کو شفاخانہ مین داخل کرین تاکہ اُنکا علاج ہو سب لشکرون کے زخمیون کا کیونکہ ان لوگون نے بھی تو ہماری اطاعت کی ہے یہ حکم دیکر صاحبقران نے اہل شہر و وزیرون سے فرمایا کہ چلو بس تخت پر سیماے بلند آواز کو سوار کیا اور سب سردار ساحر و نجیر ساحر گرد تخت ہوئے کل لشکرون کو اُسی مقام پر چھوڑا خواجہ نے سب مال و اسباب وغیرہ لوٹ لیا خلاصہ یہ کہ مرجان جادو و صاحبقران و سیماے بلند آواز کو لے کر داخل شہر منیر یہ ہوا اِلّا کہ عمارات شاہی مین اُتارا راوی بیان کرتا ہے کہ سب اہل محل فرار کر گئے تھے خبر قتل منیر جادو سنکے صرف زوجہ منیر جادو و اُسکی دختر و چند خواصین رہ گئین تھین اس خیال سے کہ جو ہمارا وارث تھا وہ مارا گیا اب در بدر پھرنے سے کیا حاصل ہے اس سے طلسم کشا کی اطاعت کیون نہ کرین کہ جسکے سبب سے ہر طرح کی راحت و آرام ملے صاحبقران جب یہان داخل دربار ہوئے سب سردارون کو مکانات وزیرون نے دئیے وہ سب آراستہ تھے سردار اُن مکانات مین اُترے ایک محل مین صاحبقران فروکش ہوئے خواجہ نے جاتے کے ساتھ ہی خزانہ پر اپنا قبضہ کیا سب مال و اسباب لوٹ کر داخل زنبیل کیا گلیم اوڑھ کر خزانہ مین گئے تھے بالکل خزانہ خالی کر کے چلے جب یہان سب اُتر چکے اسوقت علمشاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون اپنے لشکر کو فروکش کراؤن تو حاضر ہون بس اپنے سب سردارون کو لے کر علمشاہ اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین پہنچکر اُن سب نے عرض کیا کہ جنکو حکم دے گئے تھے کہ سب بندوبست کر رکھنا اور سب سامان اور جنھون نے کشتون کا شمار کیا تھا عرض کیا کہ آپ کے لشکر سے دس ہزار اہل لشکر درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہم نے اُن سب کی لاشون کو جمع کر کے نماز میت پڑھ کر دفن کر دیا اور لشکر البرز کے بیس ہزار لوگ کام آئے اُن سب کو صحرا مین ایک غار تھا اُسمین ڈالدیا اور پانچ ہزار اہل اسلام بھی آپ کے لشکر کے مجروح ہوئے ہین اور آٹھ ہزار لشکر البرز کے اِن سب کو شفاخانہ مین بموجب حکم بھیجدیا ہے اُنکا علاج ہو رہا ہے اور دس ہزار اسیر

ہوئے مین وہ سب داخل زندان مین ہوگئے ظلمشاہ نے فرمایا کہ ان سب کا دربار کل تجویز کیا جائے گا
یہ فرماکر مقام آرام پر آئے کچھ نوش فرماکر آرام کیا اسی طور سے سب بندوبست لشکر صاحبقران
مین بھی ہوا ظلمشاہ نے اپنا لشکر الگ لشکر صاحبقران سے اُتارا تھا مگر کچھ فاصلہ پر راوی بیان
کرتا ہے کہ لشکر منیر جادو تو ہمراہ صاحبقران کے داخل شہر ہوا تھا مگر لشکر اسفندیار وغیرہ شامل
لشکر صاحبقران اُترا تھا ایک سمت لشکر ساحران فروکش ہوا اور ایک سمت مین لشکر غیر ساحران
خیمے وغیرہ و بارگاہ مین قبل سے برپا تھین بازارین آراستہ تھین بموجب حکم صاحبقران لشکر
ساحران کے کارپردازون نے سب بندوبست لشکر ساحران کا کیا جسطور سے صاحبقران
نے حکم فرمایا تھا اُسیطور سے اور لشکر غیر ساحران کے اہلکارون نے بموجب ارشاد صاحبقران
کے بندوبست کیا اور سب راحت آرام سے اُترے اور رات بسر کی بوقت سحر یہان اندرون
شہر صاحبقران نے بیدار ہوکر وضو وغیرہ سے فراغت فرماکے دربار مین تشریف لائے سب
حاضر دربار ہوئے دہنی طرف لشکر صاحبقران کے سردار تھے اور بائین طرف لشکر منیر جادو و
اسفندیار وغیرہ کے لشکر کے سردار بھی تخت پر ہما سے بلند آواز سے جلوہ فرمایا اور زنگی شوکت
پر صاحبقران نے خواجہ سامنے صاحبقران کے ایک کرسی پر بیٹھے جب دربار آراستہ
ہوچکا صاحبقران نے وزیر منیر جادو سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کوئی لڑکا ہے منیر جادو کا وزیر نے
عرض کیا کہ یا صاحبقران لڑکا تو کوئی نہین ہے ایک لڑکی ہے کہ بہت حسین و خوبصورت ہے اُسکا
نام ملکہ فرخندہ سحر افگن ہے فرزند کی بہت بڑی آرزو تھی منیر جادو کو صاحبقران نے فرمایا کہ وہ
لڑکی کہان ہے اُسنے عرض کیا کہ محل مین ہے گو اور سب اہل محل تو بھاگ گئے مگر زوجہ منیر و دختر
منیر نہین بھاگین وہ آپ کی زیارت کی بہت مشتاق ہین قدمبوسی کی خواستگار ہین صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا دیکھا جائے گا اُنکو ہماری طرف سے دعا کہدینا اور بہت اطمینان دینا وزیر یہ
عرض کر رہا تھا کہ ایک چوبدار نے لاکر ایک عریضہ ہاتھ مین وزیر کے دیا وزیر نے اُس عریضہ کو
دیکھا اُس پر تحریر تھا کہ یہ عریضہ خدمت صاحبقران مین پیش کرنا اور اُس پر زوجہ منیر جادو کی
مہر تھی بس وزیر نے وہ عریضہ پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ عریضہ زوجہ منیر جادو کا ہے اُسنے آپ کی
خدمت مین تحریر کیا ہے صاحبقران نے وہ عریضہ وزیر کے ہاتھ سے لے لیا اور اُسکو خود ملاحظہ

فرمایا اس خیال سے کہ معلوم اُسنے کیا تحریر کیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو کی زوجہ نے تحریر کیا تھا
کہ یا صاحبقران یہ کنیز سراپا بے تمیز آپ کی زیارت کی بہت مشتاق ہے لہذا اپنے قدوم میمنت
لزوم سے میرے کاشانہ کو منور فرمائیے تاکہ میری امید بر آئے اور مین آپ کی زیارت سے
مشرف ہون میرے شوہر نے میری یہ حالت کر کے اپنی جان دی جو اُسکے مقدر مین لکھا تھا ہوا
یہ کنیز آپکے کرم و بخشش کی امیدوار ہے مجھ بیوہ پر نظر عنایت رہے اور کنیز زادی کا آپ کو اختیار
ہے یہ تو عریضہ صاحبقران نے پڑھا خود اُسکی پشت پر یہ تحریر فرمایا کہ اطمینان رکھو اور کسی قسم کا
خوف و اندیشہ اپنے دل مین نہ لاؤ ہم تم سے بہت خوش ہین باطمینان تمام تم محل مین رہو ہم آپ آئینگے
یہ تحریر فرما کے وزیر کو دیا کہ یہ اُسی شخص کو دے دو جو کہ لایا تھا ہم نے جواب تحریر کر دیا ہے وزیر نے
لے کر چوبدار کو دیا چوبدار وہ عریضہ لے کر محل کے دروازے پر آیا محلدار کو دیا محلدار نے ملکہ کو جا کر
دیا ملکہ جواب باصواب پا کر بہت خوش ہوئی ادھر کا حال سماعت فرمائیے کہ یہان دربار آراستہ
ہے بس صاحبقران نے اُسیوقت اُن لوگون کو جو کہ دربار مین ان سب لشکرون کے موجود تھے
کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب کے سب کلمہ پڑھ کر از سر صدق مسلمان ہوئے جو کہ ساحر تھے انھون نے
اطاعت اسلام اختیار کی وزیر کو حکم دیا کہ سب اہل لشکر و اہل شہر کو جمع کر کے اُنکو بھی اطاعت
اسلام کے اختیار کرنے کا حکم دو چنانچہ وزیر نے اُسیوقت منادی کرائی سب اہل شہر اور اہل لشکر
حاضر ہوئے در دولت پر بس سب نے حاضر ہو کر وزیر نے حکم صاحبقران سے سب کو آگاہ
کیا اُسیوقت جو کہ ساحر نہ تھے انھون نے کلمہ پڑھا جو کہ ساحر تھے وہ مطیع اسلام ہوئے بتخانہ
شہید کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی اور سکہ بنام سعد بن قباد کے بموجب حکم صاحبقران
جاری کیا گیا چنانچہ شہر منیریہ تمام و کمال اسلام آباد ہوا مثل شہر سوسن و شہر اعظم و کوہ
بے ستون کے جب ان سب امرون سے صاحبقران فارغ ہوئے اب صاحبقران نے
سرداران اہل ہور ولا جور دو دو نجیرہ سے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ یا تو خود جاؤ یا بذریعہ نامون کے
اہل شہر کو خبر دو کہ وہ دین اسلام قبول کرین اور سب بتکدہ منہدم کرا کے مسجدون کی بنائین ڈالین
ان سب نے عرض کیا بہت خوب بس اُسیوقت دبیر کو طلب کر کے نامے تحریر کرائے
حکایہ مضمون تھا کہ تمھارے بادشاہون نے شکست کھائی صاحبقران کے ہاتھ سے

مارے گئے ہم نے جب دیکھا کہ کسی صورت سے جان نہین بچتی ہی جب بادشاہ ہم کچھ کر سکے تو ہم کیا بنا لین گے اطاعت کرنا مناسب ہی لہذا ہمنے اطاعت کی تم کو بھی تحریر کیا جاتا ہی کہ جو کلمہ اس نامون مین تحریر ہین اسکو سب اہل شہور عایاے شہر کو تعلیم کرو اور بتکدہ وغیرہ منہدم کراؤ مساجد کی بناڈالو جو قاعدہ تحریر ہین اُنپر عمل کرو گزو سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کرو اگر اسکے خلاف کروسگے تو صاحبقران کو اُسی مقام پر مع لشکر کے موجود پاؤگے آیندہ تم کو اختیار ہی یہ تحریر کر اسکے سانڈنی سواروں کے ذریعہ سے روانہ کیے جب سانڈنی سوار وہان پہونچے داخل شہر ہوئے اور اُن شہرون کے وزیرون کو اور بادشاہون کو جو کہ لاہور و لاجور دوغیرہ کی طرف سے حکومت کرتے تھے اُنکو نامے دیے اُنھون نے نامے پڑھکر اہل شہر کو جمع کیا اور نامہ پڑھکر سُنایا چنانچہ سب نے کہا کہ پھر کیا چارا ہی جب بادشاہ کچھ نہ کر سکے تو ہم کیا کر سکتے ہین بیکار جان دینے سے کیا فایدہ ہی اطاعت کرو بس بہ موجب تحریر کے سب نے کلمہ پڑھا اور دین اسلام قبول کیا بتکدہ منہدم کر دیے گئے مسجدین تیار ہونے لگین دین اسلام کا ڈنکا شہر لاجورود شہر لاہور مین بجنے لگا گزو سکہ بنام سعد بن قباد کے جاری ہوا شہر لاجورود شہر لاہور کے باشندے مسلمان ہوئے جب یہ سب بندوبست ہو چکا ان شہرون کے وزیرون نے لکھکر عریضہ روانہ کیے کہ ہمنے بہ موجب تحریر صاحبقران اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا صاحبقران نے اُنھین وزیرون کو وہان کا حاکم کیا تھا یہ تحریر کر دیا تھا کہ اگر لاجور د و لاہور کی اولاد ہو اور قابل حکومت ہو تو اُسکو تخت پر بٹھانا اور اگر اس قابل نہ ہو تو تم لوگ اُسکی طرف سے بہ نیابت حکومت کرنا جب وہ اس قابل ہونگے اُسوقت اُنکو اُنکی حکومت دینا اور تم وزارت کرنا اگر اولاد نہ ہو تو تم حکومت کرنا ہم نے تم کو حاکم کیا چنانچہ ان دونون کے اولاد نہ تھی وزیر یہان کے حاکم ہوئے یہ اقبال صاحبقرانی تھا کہ صرف نامون پر ان ملکون کے باشندے خدا پرست ہوئے کسی نے عذر تک نہ کیا یہان کا تو یہ حال گذرا جیسا کہ تحریر ہوا اب دربار صاحبقرانی کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب نامے وغیرہ روانہ ہو چکے اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ اسفندیار کو زنبیل سے نکالو تاکہ مین اُسکو بھی مشرف باسلام کرون اور اُسکی شرط سنون خواجہ نے اسفندیار کو نکالا ستون سے باندھ کر ہوشیار کیا اُسنے ہوشیار

ہوکر صاحبقران کو سلام کیا اور کہا کہ مجکو رہا کر دیجیے مین نے آپ کی اطاعت کی جو بہادر ہوتے ہین اُنکے
ایک زبان ہوتی ہے مین کبھی اپنے کہنے سے منحرف نہ ہونگا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ رہا کر دو چنانچہ رہا
کر دیا گیا کرسی درست ہوئی وہ مجرا بجالا کر کرسی پر بیٹھا اب صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم اپنی شرط
بیان کرو کہ کیا شرط رکھتے ہو ہم پہلے اُسکو پورا کرینگے پھر تم سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہینگے
اسفندیار نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا
کہ شوق سے عرض کرو اسفندیار نے عرض کیا کہ مین ایک مدت سے دختر منیر جادو پر عاشق
ہون تصویر دیکھکر فریفتہ ہوا تھا مگر بسبب ساحر ہونے کے اُس سے کہہ نہ سکتا تھا کیونکہ وہ
ساحر تھا مین غیر ساحر ہون یہ خوف ہوا کہ اگر مین اسکی درخواست کرون منیر جادو ناخوش ہو
اور سحر کرکے مجکو قتل کروائے تو مین کیا کرون بس اُسیدن سے اُسکی آتش فراق مین جلا کرتا ہون
اگر میری معشوقہ کو مجکو دلا دیجیے تو مین دین اسلام کو قبول کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم
اس امر سے اطمینان رکھو تمھاری معشوقہ تم کو مل جائے گی اب اُسکی طرف کوئی نہین دیکھ سکتا
ہے بعد فتح طلسم کے تمھارا عقد اُسکے ساتھ کر دیا جائے گا اسفندیار نے جواب دیا کہ اب مجکو کلمہ
تعلیم فرمائیے پس صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا اسفندیار کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا
اُسکو بھی جگہ ملی دست راست کی طرف اب اُسنے بھی نامہ اپنے ملک کی طرف اپنے وزیر کو روانہ
کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے صاحبقران کی اطاعت کی تم بھی سب اہل شہر کو مسلمان
کر دو سب طائفہ دین اسلام کے تحریر کر دیئے نامہ بر نامہ لے گیا وزیر اسفندیار نے بموجب
اپنے بادشاہ کی تحریر کے سبکو مسلمان کیا سب شہر اسلام آباد ہوا گز و سکہ بنام قباد شہریار
جاری ہوا مسجدون کی بنا ڈالی گئی بتکدے کھودے گئے شہر اسفندیار یہ بھی اسلام آباد ہوا یہان
سے بھی اہل شہر مسلمان ہوئے وزیر نے لکھ بھیجا کہ بموجب تحریر آپ کے ہم کاربند ہوئے نامہ بر
جواب نامہ لے کر واپس چلا راوی بیان کرتا ہے کہ جب اسفندیار بھی مسلمان ہو چکا اب
صاحبقران نے [illegible] کیا تھا کہ خواجہ کو لشکر مین روانہ کرون اور قیدیون کو طلب کرون کہ
[illegible] سب نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سراپا ناز و ادا و ادائون سے بھری
[illegible] اُسکی [illegible] چند خواصون اور وزیرزادی کے حاضر ہوئی صاحبقران کو بہت

اور جب سے مجرا کیا تو خداوند شاہی مجرا لائی سب اہل دربار نے پہچان لیا کیونکہ سب واقف تھے خواجہ
نے جو اس نازنین کو دیکھا تھا اور اسکے حسن و جمال کو بہت پسند فرمایا راوی بیان کرتا ہے کہ یہ وہی
نازنین ہے کہ جسکو خواجہ نے کوہ جلان پر دیکھا تھا خواجہ نے اپنے دل مین کہا کہ اسنے مجکو پکڑ کے
شنگال کی خدمت مین روانہ کیا تھا خداوند کریم خیر کرے نہ معلوم یہ کیلئے کیون آئی ہے اسوقت میرے
دل کی دوسری حالت ہے جیسے دل اسیر آیا ہو معلوم ہوتا ہے یہ کیا واقعہ ہے خواجہ تو دل سے یہ باتین
کر رہے تھے ادھر وہ نازنین قریب صاحبقران پہونچی پاے صاحبقران کو بوسہ دیا اور عرض کیا
کہ یہ کنیز سراپا بے تمیز آپ کی مجرم خطاوار ہے اور خواجہ کی خواجہ کو اسیر کرکے شنگال کی
خدمت مین روانہ کیا تھا چنانچہ میرے مقدر مین یہ بدنامی دہی تھی آپ نے خواجہ کو رہا کر لیا اور میری
کنیز کو قتل کیا امیدن سے میرے دل مین تھا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر آپ کی اطاعت
کرون اور مطیع اسلام ہون مگر موقع نہ پاتی تھی چنانچہ اب موقع ملا حاضر خدمت ہوئی اول تو نہ حاضر
ہونے کی یہ وجہ تھی کہ مجکو خواجہ یہ کہین گے کہ یہ وہی ہے کہ جسنے ہم کو پکڑ کے براے قتل روانہ کیا
تھا دوسرے ننگ و ناموس و عزت و آبرو کا پاس تھا کہ سب یہی کہین گے کہ کسی نہ کسی اہل
اسلام پر عاشق ہو گئی ہے یہ حرکت کی شنگال کا پاس نہ کیا اور اہل اسلام کا پاس کیا مگر جب
مین نے یہ سنا کہ ملکہ مہرجبیں آفتاب منور اسنے حضور کی اطاعت کی اور شراکت مین مجکو بھی
خیال آیا کہ جو زیادہ تر قربت شنگال سے رکھتی تھی اور عزیزدار تھی اسنے تو شنگال کو ترک کیا
تو مجکو کیا ضرورت ہے کہ تو نہ شراکت کرے جبکہ یہ طلسم فتح ہوگا بیکار جان دینے سے کیا حاصل جبکہ
مہرجبیں نے ناموس و عزت کا پاس نہ کیا تو مین کیون کرون یہ کہکر دار سے وہان سے روانہ
ہوئی اسوقت آکر پہونچی کہ جبکہ جنیان مقابلہ ہو رہا تھا عین وقت پر پہونچی خوب موقع پر
میرے مددگار نے پہونچایا کہ آپ کی شریک ہوئی اور کچھ دیر تو وہ شرمندگی برطرف ہوئی جبکہ
خداے امان بلند ہوئی اور سب لشکرون نے آپ کی اطاعت کی اور آپ اسطرف تشریف
لائے مین جنگل کو چلی گئی تھی اور رات بسر کی اسوقت حاضر خدمت ہوئی مجکو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمائیے تاکہ مین دین اسلام سے مشرف ہون یہ جو اسنے کہا تھا صاحبقران نے کچھ جواب
نہ دیا تھا کہ خواجہ کو تاب ضبط نہ رہی ایک مرتبہ آپ بول اٹھے تو یہ بتاؤ کہ تم رہنے والی کہان کی ہو

اور تمھارا نام کیا ہی اور تم سے وقت نکل سے قرابت کیا ہی ملکہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی
کون ایسا بے تمیز ہی کہ جسنے یہ گستاخی کی کہ صاحبقران پر سبقت کی کیونکہ یہ جب یہان آئی تھی
تو اسنے ایک طرف سرداران دربند اعظم و سوسن و کوہ بے ستون و حکیم اسقلینوس وغیرہ کو بیٹھے
ہوئے دیکھا تھا اور برابر تخت کے اعظم جادو و سوسن جادو و ملکہ برجیس آفتاب منظر وغیرہ کو
اور تخت پر بادشاہ سابق کو اور صاحبقران کو ونگل پر جلوہ گر پایا تھا اور ایک سمت سرداران
منیر جادو وغیرہ کو مع وزیر کے اسنے خواجہ کو نہین دیکھا پلٹ کر جو دیکھا تو خواجہ کو کرسی پر بیٹھے پایا چونکہ یہ
فریفتہ ہو چکے تھے خواجہ کو جو اسنے دیکھا بیقرار ہو گئی مگر دل کو روکا اور دل سے کہا کہ یہ طریقہ بات
کرنے کا اچھا نکلا پلٹ کر کہا کہ مین نے آپ کو پہچانا آپ بھی میری خطا کو معاف کرین واقعی مجھسے
بہت بڑا قصور ہوا تھا جو مین نے آپ کو اسیر کرکے روانہ کیا تھا مین آپ سے نہایت درجہ شرمندہ
ہون مارے شرم کے میری آنکھ نہین چار ہوتی ہی خواجہ نے فرمایا کہ یہ کوئی امر شرمندگی کا نہین
ہی جو کوئی اپنے دشمن یا اپنے عزیز کے دشمن کو جہان پاتا ہی اسکی اسیری اور گرفتاری کی فکر کرتا ہی
بلکہ یہ منشا ہوتا ہی کہ جسطور سے ہو اسکو قتل کرین اگر تم نے ایسا کیا تو کیا مضائقہ تھا کوئی
خلاف نہین کیا وہ تو زمانہ گذر گیا مین بھی رہا ہو گیا تم نے بھی اگر شراکت کی اب کیا ہوتا ہی ہم سبکے
دل سے تمھاری طرف جو کچھ تھا نکل گیا مین بھی صاف ہون بالکل کسی قسم کا خیال نہین ہی اب
تم اطمینان رکھو کہ کوئی تم سے عداوت نہین کرے گا اب تم صاف طور سے ظاہر کرو اپنے نام و
نشان کو گو مین واقف ہون مگر صاحبقران نے نہین سُنا ہی اور یہ لوگ آگاہ نہین ہین یہ لوگ تو
آگاہ ہون گو جو کہ ساکنان طلسم ہین وہ تو تم سے واقف ہین مگر صاحبقران تو نہین واقف ہین
تب اسنے کہا کہ یہ کنیز مرا پا بے تمیز کیا اپنے نام و نشان کو ظاہر کرے اور کیا بتائے بس یہی کافی ہی
کہ گمنام رہون تو بہتر ہی کہ کیون اپنے نام و نشان کو ظاہر کرکے اپنے کو بدنام کرون کیونکہ ننگ
خاندان ہون خواجہ نے فرمایا کہ بیان کرو صاحبقران پر ضرور ظاہر کرنا چاہیے تم بیکار کو اپنے نام و
نشان کو نہین ظاہر کرتی ہو تم نہ ظاہر کرو گی تو اور لوگ ظاہر کر دینگے اس سے بہتر ہی کہ اپنے کو
تم خود اپنی زبان سے ظاہر کر دو یہ جو خواجہ نے فرمایا اور کہا کہ تم ہماری سرپرست اور محسن ہو اب
ہم تم سے بہت خوش ہین یہ جو خواجہ نے کہا اُسیوقت سلطان نے جواب دیا کہ اس آپ کی

لونڈی کو لعلان حور پیکر کہتے ہین اور رہنے والی ہون کوہ لعلان کی اور بھانجی ہون شنغکال کی اتنے
آپ میرے بردشمن سے آگاہ ہوتے اور سب اہل دربار نے بھی شنا گو سب واقف تھے اور
واقف ہین اب مین نے بھی ظاہر کردیا یہ جو لعلان نے کہا سب خواجہ کو معلوم ہوا کہ یہ بھانجی ہے
شنغکال کی اور صاحبقران کو بھی راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ تقریر ہو چکی اور حال ظاہر ہو چکا
اُسوقت صاحبقران نے لعلان حور پیکر سے فرمایا کہ ہم کو لازم ہوا کہ ہم تمھاری عزت کرین
لعلان نے عرض کیا کہ میری بھی یہ لیاقت ہے کہ آپ میری عزت کرین پہلے مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے
تاکہ مین دین اسلام قبول کرون اور ضلالت کفر سے نکلون یہ جو لعلان نے کہا خواجہ بولے کہ اے
ملکہ ابھی تم کلمہ پڑھو ورنہ تم کو سحر فراموش ہو جائے گا ابھی تمھارے ماموں سے مقابلہ ہونا باقی ہے
لہذا جسطور سے اور سب نے اطاعت اسلام کی ہے اور قواعد اسلام سے آگاہ ہوئے ہین اسیطور
سے تم بھی مطیع اسلام ہو بس یہ موجب کہنے خواجہ کے لعلان حور پیکر نے اپنی خواصون اور
وزیرزادی کے مطیع اسلام ہوئی اُسکو بجائے معقول مرحمت ہوئی اور اسکی خواصون وغیرہ کو بھی
مرتبے کے موافق جگہ ملی ایک مکان اُسکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا یہان کا تو یہ واقعہ ہے وہان بیرون
دربند جب صبح ہوئی جو سردار بڑا و چہرے تھے وہ سب کے سب لباس درباری سے آراستہ و پیراستہ
ہو کر خدمت صاحبقران مین روانہ ہوئے داروغہ زندان قیدیون کو لے کر چلا اور داخل شہر ہو کر
دردولت پر پہونچا سردارون نے اپنے آنے کی خبر کرائی اُنکی طلب ہوئی وہ سب داخل دربار ہو کے
آداب و مجرا بجا لائے اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے مرتبے سے بیٹھے جو سردار لشکر لاہوردلاجورد
کے تھے وہ بھی بیٹھے اُنکو صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا وہ مسلمان ہوئے صاحبقران نے اُنکے
روبرو تعریف خداوند کریم و مذمت کفر بیان فرمائی کہ اُنکے دلونپر سے زنگ کفر کو برطرف کیا جب وہ
مسلمان ہو چکے سرداران لشکر اسفندیار نے جو اپنے سردار و بادشاہ کو رہا دیکھا اور سب
سردارونکو عزت سے پایا بہت خوش ہوئے اسفندیار کے اشارہ سے اُنھون نے بھی صدق
دل سے دین اسلام قبول کیا یہ سب بھی مسلمان ہوئے اور خوش ہوئے انکو بھی جگہ ملی وہ بھی
بیٹھے کہ داروغہ قیدیون کو لے کر حاضر دربار ہوا وہ سب قیدی قریب پندرہ ہزار کے تھے اُن کو
حاضر کیا اور عرض کیا کہ یہ سب قیدی حاضر ہین انکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے اُدھر قیدیون نے

دیکھا کہ ہمارے لشکروں کے سرداروں نے اطاعت کی اور شاہ یک طلسم کشا ہوئے
ہیں لشکر اسفندیار کے قیدیوں نے جو اپنے بادشاہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا سب کو
یقین ہو گیا کہ بادشاہ نے اطاعت کی بس **صاحبقران** نے ان قیدیوں کو
دیکھ کر فرمایا کہ تمہارے سرداروں و بادشاہ نے ہماری اطاعت کی
اور دین اسلام اختیار کیا تم لوگ کیا کہتے ہو یہ فرما کر مذمت کفر و تعریف اسلام بیان
فرمائی سب کے سب قیدیوں کو یاد ہوئے کہ ہم نے آپ کی اطاعت کی دین اسلام قبول کیا
خلاصہ یہ کہ سب نے صدق دل سے دین اسلام قبول کیا اور سب کے دلوں پر سے
زنگ کفر بر طرف ہوا دل مثل آئینہ کے صاف و شفاف ہو گئے جو کہ انمیں سردار تھے انکو دربار
میں جگہ ملی جو کہ اہل لشکر تھے انکو حکم ہوا کہ پڑاو پر جاؤ پس ان سب نے پڑاو پر آکر سب اہل
لشکر سے حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ تینوں لشکروں کے اہل لشکر بھی مسلمان ہوئے ان لوگوں نے
بیان کرنے پر اور سب نے دین اسلام قبول کیا ان سب نے انکو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے
سب کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جو شفاخانہ میں تھے وہ بھی کلمہ پڑھکر
مسلمان ہوئے جو کوہ و صحرا میں تھے اور فرار کر گئے وہ بھی سب آگئے تھے اور شریک ہوئے تھے
اسی طور سے لشکر منیر جادو کے بھی لوگ و ساحر وغیرہ آگئے اور اپنے لشکر میں مل گئے تھے اور
البرز کج کلاہ کے بھی لشکری تھے جو کہ وہ تھوڑے سے تباہ و برباد ہوئے تھے وہ بھی آکر لشکر میں اپنے
پہونچے اور شریک لشکر شہنشاہ ہو گئے یہاں سرداروں نے صاحبقران سے آکر عرض کیا کہ
شمار جو کیا تو بیس ہزار ساحر وغیرہ ساحر ہمارے لشکر کے قتل ہوئے ہم نے ان سب کو نماز جنازہ
پڑھکر دفن کر دیا اور دس ہزار ساحر وغیرہ ساحر مجروح ہوئے انکو شفاخانہ میں روانہ کر دیا اور
کفار قریب پچاس ہزار کے ساحر وغیرہ ساحر تینوں لشکروں کے جتنے لاجورد و لاجوردو اسفندیار
کے مارے گئے اور لشکر منیر جادو کے ساحر قریب بیس ہزار کے کام آئے ان سب کی
لاشیں اٹھوا کر غاروں میں ڈلوا دیں اور بیس ہزار ساحر وغیرہ ساحر کفار کے لشکر کے مجروح ہوئے
ہیں یہ خبر سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کیا انھوں نے عرض کیا کہ سب کا علاج ہو رہا
ہے جب ان باتوں سے فراغت ہوئی آپ اور تقریر ہونے لگی راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ

اپنے تئیں ملکہ لعل ان پر فریفتہ ہوئے ہیں کہ جب سے وہ آئی ہے اُسی طرف دیکھے جاتے ہیں آخر کو خواجہ
کو تاب نہ رہی تو خواجہ اُٹھکر قریب صاحبقران کے آئے اور اُسی مقام پر عین دربار میں صاحبقران
کے کان میں خواجہ نے کہا کہ ای حمزہ میں نے تیرا کہنا مانا اور زیر مقام پر گیا اب تو میرا کہنا ماننے لگا یعنے
لعل ان جو زیر پیکر پر میرا دل آیا ہے اور وہ بھی مجکو محبت کی نظر سے دیکھتی ہے تو اُسکو میرے ساتھ عقد کرنے
پر راضی کرو سے اگر ایسا تو نہ کرے گا تو میں تجھ سے ناراض ہوجاؤنگا صاحبقران نے جواب دیا کہ تم اطمینان
رکھو میں اسکا ذکر کرونگا یہاں تو یہ تذکرہ ہو رہی تھی وہاں علمشاہ نے دربار فرمایا سب تیاریوں کو
بلا کر انکا اور بار سمجھا اُنکو مسلمان کیا اور سب اہل لشکر البرز کو ہمراہ کلاہ کو اُسکے سانڈنی سوار روانہ کیے
طرف کوہ البرز کے اور عرضی سے وزیر البرز کو نامہ لکھا کہ البرز ہاتھ آگیا ہے میں نے مع لشکر کے پسر حمزہ
کی اطاعت کی تجھ کو لازم ہے کہ تو بھی اہل شہر کو مسلمان کر اور خود بھی مسلمان ہو کر سکہ بنام سعد بن
قباد کے جاری کر جب تک پسر البرز جوان ہو اُسوقت تک تو حکومت کرنا اُسکے بعد اُس کو
بادشاہ کرنا اگر اسکے خلاف کرے گا تو میں آکر تمام شہر کو تاخت و تاراج کرونگا یہ نامہ تحریر کرا کے
روانہ کیا بس علمشاہ سب سرداروں کو ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران میں آئے آداب و تسلیمات
بجا لاکر مع اپنے سرداروں عنطاق کج کلاہ وغیرہ کے طرف دست چپ کے بیٹھے اب دربار کا
اور رنگ ہوگیا سب حال بیان کیا اول سے آخر تک خواجہ نے اپنی عیاری کا سب حال
بیان کیا خواجہ کی بہت تعریف ہوئی صاحبقران نے فرمایا علمشاہ سے کہ اب تم بھی اپنا لشکر
ہمارے لشکر میں شامل کر دو تاکہ سب لشکر ایک ہوجائیں اور اب تم یہاں قیام کرو جب تک ہم یہاں
ہیں بعد اُسکے ہمارے ساتھ چلنا علمشاہ نے عرض کیا بہت خوب بس اسوقت علمشاہ نے اہل
لشکر سے کہلا بھیجا راوی بیان کرتا ہے کہ اب سب لشکر ایک ہوگئے کوسوں تک خیمے و بارگاہیں برپا
تھیں اور لشکر اُترے ہوئے تھے یہاں صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار لشکر
میں آئے سرداران علمشاہ بھی آئے کیونکہ صاحبقران کا حکم تھا کہ لشکر بیرون شہر اُترے رہیں علمشاہ
کے لیے بھی ایک محل عالی مقرر ہوا علمشاہ اُس محل میں جاکر فروکش ہوئے صاحبقران دربار برخاست
کیا منیر جادو کے محل میں گئے زوجہ منیر کو خبر ہوئی وہ مع دختر کے آکر استقبال کر کے لے گئی لاکر
مسند پر بٹھایا جہانگیر دانا عطاردان وزیرہ حاضر کیا سر قدموں پر رکھا صاحبقران نے اُنکا سر سینہ سے لگایا

بہت شفقت فرمائی اُسنے اپنی لڑکی کو قدموں پر گرایا اور عرض کیا کہ اس لونڈی کا آپکو اختیار ہے یہ امر
اُسنے اس خیال سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران اپنی کنیزی مین قبول کرین صاحبقران نے
اُسکو بہت خوبصورت پایا اور جوان اور کم سن کوئی تیرہ چودہ برس کا سن تھا اُس کی پیشانی پر بوسہ
دیا جسطرح کوئی اپنے فرزند کی پیشانی پر بوسہ دیتا ہے اور زانو پر بٹھایا دست شفقت پشت پر پھیرا
اُسکی مان سے فرمایا کہ اسکا عقد ہم ساتھ اسفندیار صحرانشین کے کرینگے یہی بادشاہ ہے صحرا سے
اسفندیار یہ کا اور مرد معقول صاحب لیاقت وزور وطاقت ہے جوان شکیل بھی ہے اور اسپر ایک
مدت سے عاشق ہے ہم اُس سے اقرار کر چکے ہین اسمین تمھاری کیا مرضی ہے ہم اس سے اقرار کر چکے ہین
اُسنے کہا کہ مین بھی آپکی کنیز ہون اور یہ بھی آپکو اختیار ہے مجھکو کیا عذر ہے فرمایا کہ بعد فتح طلسم کے ہم ان
سب کامون سے فراغت کرینگے یہ فرماکر اور بہت کچھ دلدہی فرماکر اپنے مقام پر آئے کہ خواجہ
اکرم موجود ہوئے عرض کیا کہا کہ آپ نے میرے کام مین بھی کوشش فرمائی یا نہین صاحبقران
نے فرمایا کہ کیا تمکو کالوا ہی بنایا اور رکھو لیا موقع محل دیکھکر ذکر کیا جائیگا استمزاج لیا جائے گا
تم اتنے دنون تامل کرو کہ مین طلسم کو فتح کرلون پھر اس امر کو طے کردونگا خواجہ نے منھ بناکر جواب دیا
کہ یا صاحبقران اپنی سی حالت جانا کرو دوسرے کی بھی اور خیال کرو جسپر عاشق ہوئے اس امر
کی جلدی کی کہ معشوق سے جلد ملا دو نہین خواجہ مین اپنے کو ہلاک کرونگا اور مین نے کیا کیا
کوشش کی نہ جان کا خیال کیا نہ آبرو کا اور تمھارا کام کیا اور تم سے ذرا سی میرے لیے زبان
نہین ہلائی جاتی ہے بس معلوم ہوا کہ آپ سے اس امر مین کوشش نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا
کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور کوشش کرونگا مین اور تمھارے کام مین کوشش نہ کرون جسطور
سے ہوگا اُسکو راضی کرونگا ابھی جو مین اس امر کو ظاہر نہین کرتا ہون اور تم سے کہتا ہون کہ
تامل کرو دو سبب سے اول تو یہ کہ ابھی وہ مطیع اسلام ہوئی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کلام سُنکے ناراض ہو
اور برخلاف ہوجائے اور آمادہ فساد ہو گو اُسکے فساد کرنے سے تو خوف نہین ہے وہ کیا چیز ہے مگر
یہ خیال ہے کہ ایسا نہ ہو وہ اپنے کو قتل کرا دے تو پھر بڑی خرابی ہو دوسرے یہ کہ ابھی اُس کا
ماموں شنکال زندہ ہے اور مجکو فتح کرنا ہے اور ابھی طلسم باقی ہین اگر اس سے فساد ہونے
لگا اور جنگ و پیکار کی ٹھہر گئی تو طلسم کے فتح ہونے مین عرصہ ہوگا اس سے بہتر ہے کہ تا فتح

طلسم تم صبر کرو مین بعد فتح طلسم کے اس امر کی کوشش کر کے عقد کرا دونگا یہ تمھاری ہو چکی ہے جب
شمشال قتل ہو جائے گا یا اطاعت کرے گا اُسوقت اسکا بھی زور کم ہو جائے گا پھر کسی امر کا
خیال نہین ہے خواجہ نے کہا بہت خوب مگر اسقدر آپ مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے کہ مین
اُسکے پاس گھڑی دو گھڑی جاکر ہو آیا کرون اُسکو دیکھ کر اپنے دلکو تسکین دے لیا کرون اُسکے
دیدار سے مشرف ہوا کرون فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے بس اسدن سے یہ طریقہ خواجہ نے مقرر کیا کہ
بوقت شب پہر بھر کے لیے ہر روز لعلان کے پاس جاتے تھے خواجہ پھر آتے تھے وہ خواجہ پر
خود فریفتہ تھی خواجہ کی محبت ہے وہ غنیمت جانتی تھی خواجہ کے مرتبہ سے وہ آگاہ ہو چکی ہے وہ
ساندنی سوار بھی واپس ہوکر آئے سب حال شہر لاہور و لاہور و اسفندیار یہ کا بیان کیا
صاحبقران سنکے خوش ہوئے اُدھر نامہ بر نے مریخ کے البرز کوہ مین پہونچکر مریخ کا نامہ وزیر
کو دیا وزیر نے بموجب تحریر عمل کیا تھا تب پسر البرز کج کلاہ حکومت کرنے لگا سب شہر کو اسلام
آباد کیا بلکہ جسقدر ملک اور اس ملک سے تعلق رکھتے تھے انکو بھی اسلام آباد کیا اور تحریر کر دیا
جواب مین کہ ہم نے بموجب تحریر کے عمل کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جسقدر سو سوا سو ملک طلسم زعفران زار
سلیمانی کے حوالی مین تھے سب اسلام آباد ہوئے سوائے طلسم کے اُس نامہ بر نے بھی البرز کوہ البرز
کے باشندون کے مسلمان ہونے کی خبر علمشاہ کو سنائی علمشاہ بھی بہت خوش ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ یہان دوسرے دن صاحبقران نے دختر منیر جادو کو شہر مریہ کا بادشاہ کیا سب
سے نذرین دلوائین سب اہل شہر خوش ہوئے اُسکے بعد صاحبقران نے کل لشکر کی دعوت
کی بڑی دھوم سے اس جلسہ مین خواجہ خوب خوب گائے بہت کچھ انعام پایا اُسدن جادو جو کہ
اُس در بند مین تحفہ جات کا محافظ تھا جو کہ طلسم کشا کے لیے رکھے تھے بانیان طلسم نے سب کی فہرست
لے کر حاضر ہوا صاحبقران سے ملاقات کی شرف زیارت سے مشرف ہوا تو اعد فرشادی بجا لایا
فہرست کی صاحبقران نے ملاحظہ فرما کے دستخط فرمائے فرمایا کہ جب تم طلسم کو فتح کر کے رخصت
پائینگے اُسوقت تم یہ سب مال و اسباب لے کر قلعہ مین حاضر ہونا وہ رخصت ہوکر چلا گیا جو
جلسہ دختر منیر جادو نے کیا تھا وہ آٹھ روز تک برپا رہا نوین دن برخاست ہوا ایک دن
صاحبقران نے استراحت فرمائی دسوین دن تجویز فرمایا سب حاضر دربار ہوئے

استقلینوس وسیماے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو و ملکہ لعلان حور پیکر برجیس آفتاب منظر
و دیگر سرداروں کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیے سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ
لوح کو ملاحظہ فرمائیے جیسا حکم لوح دے اُس پر عمل فرمائیے راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو کے مرنے
کے بعد اسم اعظم بھی صاحبقران کو یاد آگیا علمشاہ سے وہ لوح بھی صاحبقران کو دیدی تھی جو کہ
صاحبقران نے علمشاہ کے گلے میں ڈالدی تھی چنانچہ دونوں لوحیں اور کل تبرکات اب
صاحبقران کے پاس موجود ہیں یہ جو سرداروں نے کہا صاحبقران نے اُسوقت پانی منگا کر وضو
کیا لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمیں بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تحریر فرمایا اے طلسم کشا جب تم دربند
منیر یہ کو فتح کر چکو اور اہل دربند تمھاری اطاعت کرلیں اور مہمان کے کام سے تم کو فراغت ہو جائے
بس تم کو لازم ہے کہ تم بوقت صبح بیرون دربند یکہ و تنہا جانا اور ایک تیر پر وہ اسم دم کرکے جو حاشیہ
لوح پر تحریر ہے تیر کو سر کرنا جہاں پر تیر جاکر گرے اُس مقام کی زمین کو کھودنا جب تم زمین کھود دوگے
تو ایک سنگ گران تم کو دکھائی دے گا تم اُسکو بقوت صاحبقرانی زمین سے اُکھیڑ لینا ایک
دروازہ نمایاں ہوگا اسمیں قفل لگا ہوگا اُس قفل کو توڑنا اور داخل ہونا اندر دروازے کے جیسے ہی
قدم رکھوگے ایک دیو آکر تم سے سامنا کرے گا اُسکو تم عقرب سلیمانی سے قتل کرنا جب وہ مر کر
گرے اُسکا سینہ چاک کرکے اُسکا دل و جگر نکال لینا اُسکی لاش کو اُسی مقام پر چھوڑ دینا اور وہ
دل و جگر لیکر ایک سمت روانہ ہونا ایک جنگل میں پہونچوگے وہاں جاکر آواز دینا کہ اے گاؤ
طلائی بہت جلد حاضر ہو میں نذر القمہ لیکر آیا ہوں تیرے دشمن کو قتل کرکے یہ جو تم پکار کر
کہوگے تو تمھارے سامنے ایک گاؤ طلائی آکر موجود ہوگی کہ تمام جسم اُسکا سونے کا ہوگا پاؤں
چاروں چاندی کے سر ہیرے کا کان زمرد کے دانت موتیوں کے ہونٹھ یاقوت کے ناک پکھراج
کی پیشانی نیلم کی آنکھیں سیاہ ہیرے کی سینگ زبرجد کے ہونگے اُس پر چار جامہ مرصع نگار آراستہ
آراستہ ہوگی جب وہ سامنے آوے تم یہ دل و جگر اُسکے سامنے رکھدینا وہ یہ دل و جگر دیکھ کر
فوراً سر جھکالے گی اور کھانے لگے گی تم جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہو جانا جب وہ کھا
چکے گی وہ فوراً ایک سمت تم کو لیکر بھاگے گی تم خوب چست بیٹھے رہنا وہ تم کو ایک دریا کے
کنارے لے جائیگی اور قصد کریگی کہ مع تمھارے دریا میں کود پڑے تم فوراً جست کرکے اُسکی پشت پر

سے کشتی مین اُتر پڑنا وہ تو دریا مین کود کر غرق ہو جائے گی ایک شور و غل ہوگا تم بالکل خوف نہ کرنا کنارے
دریا کے کھڑے رہنا دریا مین جوش پیدا ہوگا طوفان عظیم برپا ہوگا مگر اوہام و وسوسے وغیرہ سر نکالینگے
اور تمھارے نکل جانے کا قصد کرینگے مگر وہ تم پر بہ برکت لوح غالب نہ ہونگے اسقدر پانی بلند
ہوگا کہ آسمان سے لگ جائے گا مگر تم کو ذرا بھی کچھ ضرر نہ پہونچے گا وہ جوش و خروش دریا کا اور شور و
غل خود بخود موقوف ہو جائے گا بعد تھوڑی دیر کے ایک طرف سے ایک طلائی بجرہ دریا مین نمایان
ہوگا اُسکے کلس الماس کے ہونگے اُسمین ایک کمرہ زمرد کا ہوگا پٹ اُسکے یاقوت کے ہونگے
اندر بہت منقش فرش کیا ہوگا کرسیان مرصع کار آراستہ ہونگی دو ملاح اسکو کھینچتے ہوئے سونے
کے بانسون سے چلے آتے ہونگے اُسکے اندر ایک کرسی پر ایک نازنین مہر تمکین سراپا ناز خوش
انداز بصد کرشمہ و ناز بیٹھی ہوگی گلنار جوڑا پہنے ہوئے جب تمھارے سامنے وہ بجرہ آکر پہونچے گا
اور تمھاری اُسکی چار نگاہ ہونگی وہ تم کو دیکھ کر اشارہ سے بلائیگی اُس نازنین کا نام ملکہ ماہی جادو
ہے بس جب تم کو ماہی جادو طلب کرے تم کہنا کہ بجرہ قریب لاؤ تو مین آؤن مین خود تمھارے
ولولہ عشق مین یہان تک آیا ہون ورنہ میرا کام کیا تھا یہان آنے سے مین تم کو خواب مین دیکھ کر
عاشق ہوا تھا پہلے صبر کیا جب صبر نہ ہو سکا تو مین تمھارا طالب بنا یہان تک پہونچا وہ یہ سُنکے
ملاحون کو اشارہ کرے گی کہ بجرہ لے چلو بس وہ ملاح بجرہ اور قریب لائینگے مگر کنارے سے دور ہوگا
وہ پھر تم کو طلب کرے گی تم پھر وہی تقریر کرنا وہ پھر اشارہ کرے گی ملاح پھر بجرہ اور قریب لائینگے
اُسی طور سے پھر طلب کرے گی پھر وہی کلمہ کہنا اب کی مرتبہ یہ بھی کہنا کہ کشتی کنارے سے لگاؤ تو مین
اس کو پھاند کر اپنی جان دیدون جب تم یہ کہوگے تب وہ پھر اشارہ کرے گی ملاحون کو بس وہ
کشتی کنارے کے قریب لائینگے تم بس جست کرنا اور اپنے کو کشتی مین پہونچانا جاتے ہی اُس
نازنین کا ہاتھ پکڑ لینا وہ لاکھ کہے کہ یہ کیا یہ کیا تم ایک نہ سُننا اُسکو اُٹھا کر دریا مین ڈال دینا
یہ بہت بڑی مکارہ اور عیارہ جب اُسکو دریا مین ڈالوگے پھر تلاطم برپا ہوگا طوفان آئے گا
اُسی حالت طوفان مین کشتی وہان سے روانہ ہوگی تم خاموش اُس کشتی پر بیٹھے رہنا وہ کشتی
وسط دریا مین پہونچکر اور چرخ کھا کر غوطہ مار جائیگی اور غرق ہو جائے گی جب کشتی غرق ہونے
لگے تم آنکھین بند کر لینا جب کشتی زمین پر پہونچے تو آنکھین کھولنا جب کہ تم کو محسوس ہو

کہ یہ زمین پر پہونچ گئی اسکے بعد تم کو ایک جنگل نظر آئے گا مندر یا ہو گا نہ کشتی والسلام اُس جنگل مین پہونچکر
پھر لوح دیکھنا جو لوح ہدایت کرے اُس پر عمل کرنا یہ راستہ ہے دربند وخانیہ کا اُس دربند کا حال کسی کو
نہین معلوم تھا نہ معلوم ہے نہ کوئی اس دربند سے آگاہ ہے اس دربند کا حاکم وخان لال قبا ہے اس
دربند کے بعد دربند زعفران زار ہے اُسکے بعد قلعہ ہے اور قلعہ کے پہلو مین دربند سماوات ہے جہان کا
حاکم سماوات جادو ہے جسکے پاس علمشاہ قید ہو گئے تھے اصلی راستہ طلسم کا وہی ہے چونکہ تم
طلسم کشا تھے اس سبب سے تمھارا داخلہ دوسری راہ سے ہوا ورنہ اُسی راہ سے ہوتا راوی
بیان کرتا ہے کہ جب یہ تحریر پایا صاحبقران نے تو فوراً سیماے بلند آواز و نجیرہ سے فرمایا کہ کل
ہم یہان سے کوچ کرینگے براے فتح دربند وخانیہ جسکی خبر لوح نے دی ہے جس دربند سے کوئی آگاہ
نہین ہے نہ واقف ہے بالکل سب ناواقف ہین تم پر کیا منحصر ہے کل آرکین طلسم اُسکے حال سے
آگاہ نہ تھے نہین ہان بانیان طلسم اس دربند سے آگاہ تھے کیونکہ انھون نے یہ دربند تیار کیا
تھا اس سبب سے اُنھون نے اُسکے فتح ہونے کی تدبیر لوح مین تحریر کر دی ہے اب ہم مین یکہ و تنہا
کل اُس طرف کو روانہ ہونگا کیونکہ لوح کا اسی طور سے حکم ہے علمشاہ و خواجہ و دیگر سردارون نے
کہا کہ ہم بھی ہمراہ چلین گے صاحبقران نے علمشاہ و خواجہ سے فرمایا کہ تم لوگ آگاہ ہو کر اور
عقلمند ہو کر نادانی کی باتین کرتے ہو واقف ہو کہ جو فاتح طلسم ہوتا ہے وہی جاتا ہے اُسکو حکم اکیلے
جانے کا ہوتا ہے اگر کوئی ہمراہ بھی ہوتا ہے تو راہ مین کسی نہ کسی طور سے اُس سے جدائی ہو جاتی ہے اور
ساتھ چھوٹ جاتا ہے پھر ایسے کلام کرتے ہو مین خلاف حکم لوح نہ کرونگا اکیلا جاونگا یہ جو صاحبقران
نے فرمایا سب خاموش ہو رہے اب صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ کل بوقت سحر مین براے فتح طلسم روانہ ہونگا لہذا مین اپنی طرف سے
علمشاہ اپنے فرزند کو تم سب پر حاکم کرتا ہون اور اپنا جانشین کرتا ہون تم سب انکی اطاعت
کرنا جو یہ حکم دین اُس پر عمل کرنا انکے حکم کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرنا انکا حکم گویا میرا حکم ہے یہ جو
صاحبقران نے فرمایا سب نے جواب دیا کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے بسر و چشم قبول
کیا آپ کے ارشاد فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ ہے کیونکہ یہ ہمارے ولی نعمت و آقا
ہین ہم بھلا آپ کے حکم سے سرتابی کر سکتے ہین جب سب نے یہ بیان کیا تب صاحبقران

نے علمشاہ سے فرمایا کہ اے فرزند تم اس مقام پر قیام کرو مع لشکر کے جب ہم دربند فتح کر لینگے اور جو
سحر کی گرد دربند بطور حصار کے ہے وہ برطرف ہوگا تو تم مع لشکر کے ہمارے پاس آنا ہم تم سے
مل جائینگے علمشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب بس یہ بندوبست فرما کر صاحبقران نے دربار
برخاست کیا وہ رات براحت و آرام بسر ہوئی جب سحر ہوئی صاحبقران نے نماز وغیرہ سے
فراغت کر کے لباس تبدیل فرمایا ہتھیار لگائے تمام اسلحہ بدن پر آراستہ کیے تبرکات انبیا
جسم پر آراستہ و پیراستہ ہو چکے تھے چلنے کا قصد کیا کہ خواجہ عمر موجود ہوئے عرض کیا کہ اے حمزہ مجھکو ہمراہ
لیتے چلو ایسا نہ ہو کہ مثل یہاں کے وہاں بھی دھوکا کھاؤ میرا ہمراہ ہونا ضرور ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ تم کیا دیوانہ ہوئے ہو جو تم یہ کہتے ہو میں کیونکر خلاف حکم لوح کر سکتا ہوں بس
نظر خدا پر رکھو وہ حافظ و نگہبان ہے جو اسکو منظور ہوگا وہی ہوگا وہ ہم سب کا مالک و مختار ہے اسکے
قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اور تمھاری اور کل عالم کی کوئی خوف نہ کرو خدائے کریم کے حوالے
کرو یہ سنکے خواجہ خاموش ہو گئے اتنے عرصہ میں سب سردار نمازوں سے فراغت کر کے مع حکیم
استقلینوس و حکیم شیاطین و اعظم جادو و سوسن جادو و سیماے بلند آواز و دیگر سرداران نامدار
حاضر ہوئے کہ تا بہ حد دربند ہمراہ صاحبقران چلیں علمشاہ بھی مع اپنے سرداروں کے آئے کہ
اتنے عرصہ میں صاحبقران مسلح و مکمل محل سے برآمد ہوئے پہلے علمشاہ و سیماے بلند آواز کا
مجرا ہوا اسکے بعد اور سرداروں کا صاحبقران سب کا مجرا لیتے ہوئے قریب اشقر دیو زاد تشریف
لائے خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران اشقر پر سوار ہوئے سب سردار بھی سوار ہوگئے
صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا چاہا علمشاہ وغیرہ بھی ہمراہ ہوئے کہ صاحبقران نے
منع فرمایا علمشاہ نے عرض کیا کہ تا حد دربند رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ رہینگے صاحبقران
نے فرمایا کہ یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ حد دربند کہاں سے شروع ہوتی ہے مجھکو لوح سے یہ حکم ملا
ہے بس ایسی حالت میں میں کیونکر تم سب کو ہمراہ لے چلوں تب علمشاہ نے عرض کیا کہ اچھا
بیرون دربند تک ہمراہ رہینگے جب آپ اندر کو تشریف لے جائینگے ہم لوگ ادھر واپس آئینگے
راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران ان سب کو ہمراہ لیکر چلے کیونکہ یہی سرداروں نے و سیماے بلند آواز
نے بھی جواب دیا تھا تمام شہر میں یہ خبر منتشر ہو گئی تھی کہ صاحبقران اشقر سوار براے فتح طلسم تشریف لیجاتے

جاتا ہے ہر ایک مقام پر مجمع تھا اہل شہر کہ براے دید تجمل سواری سب نے سواری صاحبقران کی
دیکھی اور بہت خوش ہوئے جبکہ صاحبقران بیرون شہر تشریف لائے ایک مقام پر مرکب پر
سے اترے سب سردار بھی اترے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ واپس جائیں اب میں جاتا
ہوں انھوں نے عرض کیا کہ جب آپ تشریف لے جائینگے تو ہم بھی واپس جائینگے یہ سن کے
صاحبقران نے اشتر دیوزاد سے بزبان جنی فرمایا کہ تو لشکر کو واپس جا کیونکہ مجھکو حکم پیدل
جانے کا ہے جب لشکر میرا میرے پاس پہونچے گا تو بھی پہونچ جائے گا مگر کیسا نیل تھا اسکو
کیا غدر ہوتا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اشتر کو لیتے جاؤ یہ فرما کر کمان دوش سے لی اور
ترکش سے تیر لیا اسپر اسم حاشیہ لوح دم کرکے تیر کو سر کیا بس عقاب تیر پر لکھو لگا ایک سمت کو
روانہ ہوا بس صاحبقران بھی سب سرداروں کو رخصت کرکے اور سب کو خلعت دی اہل عسکر
کا حکم دے کر پیدل اسی سمت کو روانہ ہوئے جدھر کو تیر چلا تھا اسی کے سایہ میں صاحبقران
اودھر کو راہی ہوئے ملکشاہ و خواجہ سب کو ہمراہ لے کر واپس آئے اس دن دربار نہ کیا سبکو صدمہ
تھا ہر ایک اپنے مقام پر آکر لیٹ رہا یہ لوگ تو رنج و صدمہ میں مبتلا ہیں اور راس امر کا انتظار ہے کہ
صاحبقران دربند نوح کو میں ہم مع لشکر کے انکی خدمت میں جائیں کل لشکر ساز و تیار صادر کو
یہ حکم ہے کہ ہمہ وقت سامان سفر سے تیار رہنا بلکہ کمر میں کسے ہوے بستر پر سوتے رہنا یہاں تو یہ
بندوبست ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ جو واپس آئے اشتر کو اسکے مقام پر باندھ دیا خود اپنے
مقام پر آکر لیٹ رہے کیونکہ انکو بدون صاحبقران کے ایک پل آرام نہ تھا یہی حال
صاحبقران کو اسکے بغیر بن ہوتا ہے یہ عالم ہے کہ ایک روح دو قالب ہیں یہ محبت والفت
عاشق و معشوق میں بھی نہ ہوگی یہ صاحبقران و عمرو میں ہے خواجہ جو بستر پر لیٹے آنکھ لگ
گئی خواب میں دیکھا کہ ایک مرد بزرگ درویش وضع میرے پاس تشریف لائے ہیں خواجہ
نے [illegible] اٹھکے قدموں کو بوسہ دیا ہاتھ جوڑ کے انھوں نے خواجہ کو گلے سے
لگایا اور [illegible] خواجہ تم مغموم کیوں ہوا سبب کیا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ کیا عرض
کروں ظاہر ہے صاحبقران بہ حکم لوح یک و تنہا طرف دربند خانہ سے تشریف لے گئے ہیں یہ در
بند ایسا ہے کہ اس دربند کے حال سے سواے بانیان طلسم کے کوئی آگاہ نہیں ہے یہانتک کہ

کہ جو رستی طلسم مین اور بادشاہ طلسم ہی وہ بھی نہین آگاہ ہی نہ معلوم کیا واقعے وہان گذرے کیونکہ حمزہ تو ایک
مرد با مروت ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کسی آفت مین نہ مبتلا ہو جائے ابھی تو ایک آفت سے جن نے
اُسکو رہا کیا ہی اگر مین نہ آجاتا اور عیاری نہ کرتا تو قتل ہو جاتا خداوند کریم نے مجھکو تو بچا دیا مین نے بہت
بہت کہا مگر حمزہ نے نہ مانا اکیلے چلے گئے بس یہ فکر اور اندیشہ ہی کہ خدانخواستہ کسی بلا مین نہ مبتلا ہو جائین
مین اُس دربند کی حد اور راہ سے بھی نہین آگاہ ہون کہ جو جا کر کوئی فکر کرون گا میسے اور پر کیا منحصر ہی
کوئی نہین واقف ہی کہ اُس سے دریافت کر کے جاؤن اسی امر کا صدمہ ہی اور یہی رنج ہی کہ خداوند کریم
جامع المتفرقین مجکو اور سب سردارون کو صاحبقران سے بہت جلد ملائے اور مین حمزہ کے دیدار
فرحت آثار سے مشرف ہون اور حمزہ سے ملون صحیح و سالم دیکھون اُن مرد بزرگ نے مسکرا کر فرمایا
کہ تم کو اسکا اندیشہ ہی اور یہ صدمہ ہی تم اطمینان رکھو کہ حمزہ اس طلسم کو فتح کرے گا اور کسی زحمت
مین ایسے نہ گرفتار ہو گا کہ جسمین جان کا خوف ہو گو یہ امر ضرور ہی کہ اب کی مرتبہ مصیبت سخت
مین حمزہ مبتلا ہو گا مگر سب آسان ہو گئی جان کا بالکل خوف نہین ہی ہر طرح سے مقام خوشی ہی اگر
تم کو یہ صدمہ ہی کہ مین سرحد طلسم و دربند سے آگاہ نہین ہون ورنہ جا کر حال حمزہ کا ضرور دریافت کرتا تو
تم صدمہ نہ کرو گو یہ امر ضروری ہی کہ طلسم کشا کو اکیلا برائے فتح طلسم جانا چاہیے تم اس حال سے بخوبی
آگاہ ہو اور جانتی ہو تم پر خود گذر چکی ہی کہ جب اہل تنجیم نے صاحبقران کو خبر دی تھی کہ اسد غازی
برائے فتح طلسم ہوشربا جائین اور پانچ عیار تم سب ملکر چلے تھے مگر راہ مین ایک دوسرے سے
جدا ہو گیا پھر وہان جا کر کس مدت کے بعد ایک ہوئے اور کیسی حالتین کیونکر صاحبقران
تم کو ہمراہ لے جاتے تم صدمہ نہ کرو اگر صاحبقران برائے فتح دربند گئے ہین تو تم بھی جاؤ مین تم کو
نشان سرحد دربند بتاتا ہون مگر یہ امر ضرور ہی کہ آج کے تیسرے دن جانا تمھارا بھی وہان بہت
پر ضروری ہی گو لوح نے صاحبقران کو خبر نہین دی ہی مگر مین تم کو خوشخبری سناتا ہون اور آگاہ کرتا
ہون کہ تمھاری بھی وہان ضرورت ہی تم آج کے تیسرے دن یہان سے طرف شمال کے روانہ
ہو نا تم قریب شام ایک مقام پر پہونچوگے اُس جنگل مین چارون طرف ایک حصار دخان کا
دیکھوگے بس وہی سرحد ہی دربند دخانیہ کی تم کو لازم ہی کہ تم قریب سرحد پہونچکر کوئی تدبیر اندر
جانے کی کرو کیونکہ یہ امر ہی کہ کوئی بدون اجازت حاکم دربند داخل دربند نہین ہو سکتا ہی

کس لیے کہ جب سے اُسکو یہ حال معلوم ہوا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہے اُسنے کئی دربند فتح کیے ہین جب سے اُسنے یہ بندوبست کیا ہے کہ کوئی بدون میری اجازت کے داخل دربند نہو خواہ وہ ساکن دربند ہو خواہ نہ ہو بس تم وہان پہونچکر اپنی رائے سے کوئی تدبیر کرنا خواجہ نے اُسی عالم خواب مین اُن کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اب کوئی تدبیر بھی اندرون دربند کے جانے کی اپنی زبان سے ارشاد فرمایئے اور اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے انھون نے مسکرا کر جواب دیا کہ اے خواجہ آگاہ ہو کہ میرا نام اصف بن برخیا ہے مین وزیر ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ طلسم میری رائے سے تیار ہوا ہے اور اسکا بانی مین ہون بس مین نے تم کو آکر اجازت دی کہ تم بھی اس دربند مین جاؤ اگر مین اجازت نہ دیتا تو تم کبھی اس دربند کے حال سے آگاہ نہ ہوتے بس یہی کارخانہ دنیا کا ہے مین اُسکی رائے نہین بتا سکتا ہون اور نہ تدبیر کہ تم اس تدبیر سے جاؤ تم خود عاقل ہو اور عیار پیشہ ہو کوئی تدبیر پیدا کرنا دیکھی کہے دیتا ہون جب تم وہان پہونچوگے بقدرت خدا سے تمھارے جانے کا سلسلہ پیدا ہو جائے گا اور بلا زحمت و مشقت تم داخل دربند ہوگے اب یہ تمھاری کارپردازی ہے کہ تم کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جو سلسلہ پیدا ہو اُسی سلسلہ سے پہونچ جاؤ اب صدمہ و رنج نہ کرو مجکو حضرت سلیمان کا حکم ہوا ہے کہ تم جا کر خواجہ کو سرحد دربند دخانیہ سے آگاہ کر آؤ اس دربند کے حال سے واقعی کوئی نہین آگاہ ہے یہ دربند پوشیدہ طور سے تیار کیا گیا تھا اور اس سے کسی کو آگاہ نہین کیا تھا بلکہ جس مقام پر یہ دربند بنایا گیا ہے اور اسکی سرحد کو بھی چشم ساکنان طلسم و غیر ساکنان طلسم سے پوشیدہ کر دیا تھا اور ایسا اس پر بندوبست کیا گیا تھا کہ کوئی ساحر بھی اسکے حال سے نہ آگاہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا چونکہ اسکی عمر تمام ہوئی اس سبب سے اسکی سرحد بھی ظاہر ہوئی اور یہی علامت رکھی گئی تھی کہ جس زمانہ مین سرحد دربند دخانیہ ظاہر ہوگی اُسی زمانہ مین یہ طلسم فتح ہوگا فاتح طلسم داخل طلسم ہوگا وہی یہ زمانہ ہے مگر اسکا خیال رہے کہ اس خواب کا حال کسی سے نہ بیان کرنا اور پرسون تم یہان سے روانہ ہونا یہ کہکر کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون بدون اُنکے مجکو آرام نہین ہے مگر کسی کو اپنے ہمراہ نہ لینا اکیلے جانا جس راہ سے تم جاؤ گے اُس راہ سے حمزہ نہین گئے ہین وہ دوسری راہ سے گئے ہین اور تم دوسری راہ سے جاؤ گے یہ طلسم کا طریقہ ہے کہ ساکنان طلسم و غیر ساکنان

طلسم سے آسانی جانے کی اور راہ ہوتی ہے اور طلسم کشا کے جانے کی طلسم مین اور راہ ہوتی ہے جیسا کہ ابھی
گذرا ہے کہ عمرشاہ اور راہ سے طلسم مین پہونچے اور صاحبقران اور راہ سے یہ فرما کر وہ مرد بزرگ
اور تیسرے دن جانے کی تاکید کرکے نظرون سے خواجہ کی غائب ہوگئے خواجہ کی آنکھ کھل
گئی اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا اپنے خواب کے صادق ہونے کا یقین ہوا خواجہ نے
خواب کا حال کسی سے نہ بیان کیا مگر خواجہ اُسدن کا انتظار کرنے لگے کہ جسدن کے لیے
آصف بن برخیہ ما فرما گئے تھے کہ تم فلان دن یہان سے روانہ ہونا خواجہ کو تو انتظار مین چھوڑا
جاتا ہے اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ صاحبقران برابر چلے جاتے تھے تیر کے سایہ
مین کہ وہ تیر ایک مقام پر گرا صاحبقران نے اُس مقام کو کھودا سنگ نکلا اُسکو بقوت
صاحبقرانی اُٹھا کر دور پھینکا دروازہ نمودار ہوا اُسکے قفل کو توڑا اندر داخل ہوئے دیو سے مقابلہ
کیا اُسکو ہوشیار کرکے عقرب سے قتل کیا اُسکا دل و جگر لیکر صحرا مین پہونچے گاؤ کو طلب
کیا وہ آئی جیسی گاؤ لوح نے بتائی تھی ویسی ہی تھی اُسکے آگے دل جگر دیو کا رکھا وہ کھانے
لگی صاحبقران اُسکی پشت پر سوار ہوئے وہ لے کر بھاگی صاحبقران جمے ہوئے بیٹھے رہے
وہ کنارے دریا کے پہونچی صاحبقران نے ایک دریاے زخار ناپیدا کنار کو موجزن دیکھا
کہ آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا تھا موجین اُسکی یہ معلوم ہوتی تھین کہ تلوارین
ہین ہر مرتبہ طوفان آتا تھا پانی فلک تک پہونچ جاتا تھا مردمان آبی و جانوران آبی منھ نکالے
ہوئے بیٹھے تھے صاحبقران اُس دریا کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے پناہ کے اپنے خدا سے
خواستگار ہوئے دل مین کہا کہ اس پانی سے پناہ پانی بہت دشوار ہے ہر مقام پر گرداب
پڑ رہی تھی موجہ اُٹھ رہی تھی مینڈھے اچھل رہے تھے دریا کاہے کو تھا دریاے قہر الٰہی تھا
صاحبقران اُس دریا کو دیکھ کر اپنے کریم سے پناہ پانے کی دعا کر رہے تھے کہ اُس گاؤ نے
قصد کیا کہ مع صاحبقران کے دریا مین پھاند پڑون جیسے کنارے پر پہونچی صاحبقران
جست کرکے کود پڑے وہ گاؤ تو دریا مین کود کر غرق ہوگئی ایک تلاطم پانی مین برپا ہوا اور
جوش و خروش بھی خشکی مین مگر صاحبقران خاموش کھڑے رہے جیسا کہ لوح سے معلوم
ہوا تھا بعد برطرف ہونے تلاطم و جوش و خروش کے کشتی نمودار ہوئی جیسی بجرہ کے آنے کی

خبر لوح نے دی تھی ویسا ہی بجرہ تھا اور اُسی طور سے آراستہ تھا اور اُسی حسن و جمال کی نازنین بجرہ
مین بیٹھی ہوئی تھی اور اُسی طور سے دو ملاح تھے خلاصہ یہ کہ اُس نازنین نے صاحبقران کو طلب
کیا صاحبقران نے وہی کلمہ کہے تین مرتبہ وہ کشتی کنارے پر پہونچی صاحبقران نامدار
جست کر کے کشتی مین سوار ہوئے اُس نازنین کو موافق ہدایت لوح اُٹھا کر دریا مین ڈالدیا
تلاطم برپا ہوا وہ کشتی وسط دریا مین پہونچکر غرق ہو گئی یعنے بجرہ غرق ہو گیا صاحبقران نے
آنکھین بند کر لین تھین جب یہ معلوم ہوا صاحبقران کو کہ تہ پر پہونچ گیا آنکھین کھولین اب
جو آنکھین کھولین تو نہ وہ دریا تھا نہ بجرہ تھا نہ وہ کنارا تھا نہ وہ ملاح تھے ایک صحرائے
لق و دق کہ جہان انسان کا نام و نشان نہ تھا بوے آدمزاد تک اُس جنگل مین نہ تھی جہان
تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے جنگل کے یا سبزہ کے یا اشجار کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی وہ
صحرا بہت پر بہار تھا اشجار میوہ دار سے اور گلہائے خوشبو دار سے اُس جنگل مین گلہائے
خودرو کی عجب بہار تھی اشجار بار اثمار سے زمین کے لپٹے ہوے رہتے تھے شاخین سر بسجود
تھین اس صحرائے پُر بہار کو دیکھ کر صاحبقران کا دل خوش ہو گیا اور مسرور ہوا صاحبقران
لوح کا دیکھنا اُس صحرا کو دیکھ کر فراموش کر گئے بالکل نہ یاد رہا بس اُس جنگل کے سیر و تماشہ
مین مصروف ہوئے ہر طرف پھرنے لگے کچھ میوہ وغیرہ درختون سے توڑ کر کھایا جا بجا چشمے تھے
اُنسے پانی پیا صاحبقران نے خیال کیا کہ چلو تلاش کرو کہ اگر کوئی مقام رات کے بسر کرنے کے
لیے مل جائے تو بہتر ہے یہ خیال فرما کے صاحبقران ایک طرف کو قدم اُٹھا کر چلے راہ طے کرتے
ہوئے سیر جنگل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین سوائے جنگل کے کوئی مقام نہین نظر آتا ہے نہ کوئی
قصبہ نہ گاؤن نہ سرا نہ باغ نہ مکان دن بھر صاحبقران پھرا کیے اِنکو کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ملا
جب شام اُسی جنگل مین ہو گئی تو صاحبقران نے وضو کیا نماز مغرب ادا فرمائی ایک درخت
سایہ دار کے نیچے آرام کیا ذرا بھی خوف نہ کیا اُس شیر نیستان شجاعت نے وہ رات اُسی جنگل
مین درخت کے سایہ مین بسر کی جب صبح ہوئی نماز صبح پڑھکر پھر ایک طرف روانہ ہوئے اسیطور
سے تین دن تک اُسی جنگل کی سیر کیا کیے چوتھے دن جو بوقت سحر چلے تو وہ جنگل تمام ہوا
ایک صحرائے ریگستان مین پہونچے کہ جہان سوائے ریگ و خار مغیلان کے کوئی دوسری شے

نہ تھی مگر اُس صحرا کو اس خیال سے طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ شاید اسکے بعد کوئی صحرا سے پُر بہار
مل جائے جو جو دن چڑھتا جاتا ہو وہ وہ حرارت آفتاب بڑھتی جاتی ہو اور دھوپ مین شدت اور تیزی
و گرمی پیدا ہوتی جاتی ہو راوی بیان کرتا ہو کہ اب صاحبقران کی پاؤن کی یہ حالت ہوگی ہو کہ
پیدل چلتے چلتے اماس کر آئے ہین قدم اُٹھایا نہین جاتا ہو آبلہ پڑ گئے ہین خار مغیلان نے تلوؤن
کو فگار کر دیا ہو خون بہ رہا ہو مگر راہ چلنا ترک نہین فرماتے ہین یہ عالم ہو کہ کسی ریت مین کمر تک
دھنس گئے کبھی گھٹنون تک کبھی پنڈلیون تک اب اسقدر ذرات زمین کے گرم ہو گئے ہین کہ جب
ہوا چلتی ہو اور اُڑ کر جسم پر پڑتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ جیسے کسی نے چنگاری رکھدی منھ پار
سب جلنے لگے ہوا اسقدر گرم چل رہی ہو کہ جب جھونکا آتا ہو یہ معلوم ہو رہا ہو کہ کسی نے پھونک
دیا از سر تا پا غرق عرق ہین ہو فوارے عرق کے ہر بن موسے چھوٹ رہے ہین زبان مین کانٹے
پڑے ہوئے ہین شدت عطش سے تالو زبان سے چمٹی جاتی ہو عجب حالت ہو وہ صحرا نہ تھا گویا
نمونہ تھا صحراے محشر کا اُس جنگل مین نام کو درخت سایہ دار نہ تھا اگر کوئی درخت نظر بھی آیا
تو برسون کا خشک جانور تک اُس جنگل مین نہ تھے پانی کی چاہ مین ہر طرف نگاہ صاحبقران ڈالتے
تھے کہ کوئی چاہ نظر آئے تو پانی پی لون کوسون آب نایاب تھا اُس جنگل مین نہ کوئی چشمہ تھا
نہ چاہ تھا عجیب بے آب و گیاہ صحرا تھا جانوران پرند و چرند کا نام و نشان نہ تھا وہ جنگل جغد و
زاغ و زغن کا مسکن تھا یہ جانور بھی عجب شکل رکھتے تھے کہ خشک درختون کی شاخون پر بیٹھے
ہوئے منھ کھولے ہوئے زبانین نکالے ہوئے ہانپ رہے تھے بال و پر ندارد تھے بجاے
پانی کے دریاے ریگ تھا اور بجاے نان قرص آفتاب تھی اسقدر گرمی تھی اُس جنگل مین
کہ آنسو تک خشک ہو گئے تھے اگر اتفاق سے کوئی چشمہ نظر بھی آیا دوڑ کر اُسکے قریب پہونچے
بھی تو پانی اُسکا خراب پایا اُسمین باران سیاہ و اژدرہاے دہان کو شدت گرمی سے پڑا ہوا
پایا کہ وہ اپنا کف اگل رہے ہین زہر پانی مین ملا ہوا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ صاحبقران حیران و
پریشان بحالت خراب بصد اضطراب چلے جاتے تھے تھک تھک گئے تھے قدم اُٹھ
نہین سکتے تھے ہر گام پر گرے پڑتے تھے عجب کرب و اضطراب مین مبتلا تھے یہان تک کہ
دو پہر دن اسی حالت مین گذرا اب صاحبقران سے راستہ نہین چلا جاتا ہو بست عاجز ہو گئے ہین

ایک درخت خشک تھا اُسکے تنہ سے لگ کر کھڑے ہو گئے اور فلک کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ کیون
او چرخ بے مدار سفلہ پرور یہ کون سی چال تھی کہ تو نے مجکو اس مقام پر لا کر تباہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ
تو کسی کو عیش و راحت سے نہین دیکھ سکتا ہی تیرا یہی طریقہ ہی کہ جہان تو نے دیکھا کہ یہ شخص راحت
سے بسر کر رہا ہی تو نے ایک ایسی گردش کی کہ وہ تباہ و خراب ہوا مجکو اس میری بربادی اور تباہی سے
کیا ملا ای گردون دون تو کیون درپے آزار ہوا ہی مین نے تو کوئی ایسا گناہ بھی نہین کیا ہی کہ جسکی مجکو
سزا ملی گو سراسر خاطی ہون اور گنہگار ہون مگر تیرا نہین ہون اپنے خدا کا ہون تو کیون درپے آزار
ہی تو نے مجکو اُس مقام پر پہونچایا ہی کہ جہان نہ کوئی میرا ہمدم ہی نہ مونس ہی نہ عزیز ہی نہ یگانہ ہی نہ
بیگانہ دوست کا کیا ذکر دشمن تک نہین ہی اس سے کیا تجکو ملے گا جو مین یہان مر جاؤنگا میری
لاش کو زاغ و زغن کھا جاینگے ای فلک ہم وہی ہین کہ جسکی خدمت مین ہزارون غلامان زرین کمر
زرین ترکش حاضر رہتے تھے اور سرداران نامی و فرزندان گرامی گرد و پیش بیٹھتے تھے اور سب
خاطر مین کرتے تھے آج تیرے ہاتھون اس صحراے بے آب و گیاہ مین تباہ و برباد ہین مورد
بیداد ہین ارے کوئی ستم و جور کی بھی حد ہی مجکو اس باغ بے خزان سے نکالکر اس صحرا مین تباہ
کیا کہ جہان نہ پانی ہی نہ دانہ بجاے پانی کے خون جگر پینے کو اور بجاے کھانے کے لخت دل
کھانے کو مین اُن جوانان حلقہ بگوش کو کہان سے لاؤن اور کہان تلاش کرون کس زمانہ مین
مجکو اُنسے جدا کیا کہ جب اُنکے بہار کے دیکھنے کا زمانہ آیا اُسوقت مین اُنسے جدا ہوا پوری بہار
بھی دیکھنے نہ پایا یہ شعر میرے حسب حال ہین شعر ؎ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم
بہار مین شاخ بریدہ ہون + ای آہ و نالہ مجھسے نہ آگے بڑھو کہ مین + بچھڑا ہون کاروان سے مسافر
جریدہ ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد + جو کچھ کہ ہون سو ہون عرض آفت رسیدہ
ہون + ای فلک کل تک ہم اُس مقام پر تھے کہ جہان ہمارے عزیز و اقارب سردار و خدمتگار تھے
ہم اُنپر حاکم کرتے تھے وہ ہمارے حکم کو بجا لاتے تھے یا آج ہم بیکس و مجبور ہوگئے ہین کہ کوئی
پرسان حال نہین ہی تیرے دور مین کسکو راحت ملی ہی جہان تو نے کسی صاحب عزت و آبرو
کو دیکھا اُسکے درپے ہوا تیرا طریقہ یہی ہی نظم

ابر گوہر بار کو بہر سالے دشت یاس پر	خار کے سر پر کرے امان کی کا سائبان	پا پیادہ خار پر مجکو پھرانے دشت مین

جب

تشنگی کردے مزرعہ امید جو ہو جوتون	ہنس کو کوئی نہ پوچھے گا تو سمجھا اب ہے تمیز	پوست کھینچے جو ہما کا دیجیے تشت استخوان
تا کجا کیجیے بیان اس سفلہ دوشی کا مزاج	اک طریقہ پر نہیں گذری کبھی یہ جیتی جنت	ہائے گلچین چمن مین ہر زبان تھی آشیان عندلیب
آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب	باغبان بے رحم ہے رو در روئے ہے چمن کا	کچھ نہ تھا گل رنگ کا باقی کچھ دے نشان عندلیب
سنتے ہی صحن چمن سے شعبدہ ہوا ہے دم لیا	ڈالیان سوکھی ہوئی کچھ استخوان عندلیب	ہر سبب شعر ہے سبب

حال ہین کل ہم کیا سامان تھا آج کیا انجام ہے نہ ہم وہی ہین اور نہ وہ گلستان پاؤن آمان کر آئے ہین
آبلہ پڑ گئے ہین خون بہ رہا ہے خارون سے تلوؤن کو فگار کر دیا ہے نوبت خطش سے الگ بیقرار
ہین گرمی سے جدا جلے جاتے ہین زمین الگ اذیت دے رہی ہے آسمان بر سر فساد و عناد ہے بربادی کا
خواستگار در پے آزار ہے اے دل تو بیکار اس فلک تفرقہ پرداز کی شکایت کرتا ہے اسکا طریقہ
یہی ہے بس اب زندگی سے نا امید ہو کر مرنے کا تو بالکل خیال نہیں ہے کیونکہ مرنا ایک دن تو
سب کو ہے یہ موت کسی کو نہ چھوڑے گی افسوس اس امر کا ہے کہ کس بیکسی اور مجبوری سے مرنا
ہوا کہ نہ تو کوئی بالین پر ہوگا نہ سید دعا کرنے والا ہوگا نہ غسل ملے گا نہ کفن نہ لحد ملے گی
غسل ہمارا آب آفتاب سے ہوگا کہ دھوپ مین لاش پڑی رہے گی کفن خاک بیابان ہوگی
لحد شکم چرند و پرند ہوگا نہ کوئی لاش اٹھانے والا ہوگا نہ کاندھا دینے والا افسوس اگر اپنے
لشکر مین یا وطن مین مرتے تو بہت سے عزیز و قریب ہمراہ ہوتے فرزند روتے ہوئے لاش
کے گرد ہوتے سب ملکر نماز پڑھتے خاک مین دبا دیتے یہان کون ہے غرض صاحبقران نے
اپنے دل کو اور طرف خطاب کرکے یہ رباعی درد کی پڑھی رباعی اے درد یہ درد جی سے کھونا معلوم
خون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + خنجر جہان ہزار چھوٹے لیکن + اپنے دل کا شگفتہ
ہونا معلوم + جو مرضی معبود بندہ ہر طرح مجبور ہے جو مرضی خداوندکریم شاید یہی میرے حق مین
بہتر تھا اور یہی مناسب تھا موت سے کیا چارا ہے اسی صورت سے موت مقدر مین میری بروز
ازل تحریر کر دی گئی تھی وہ پیش آئی صاحبقران اس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ایسے
ایسے خیالات دل مین کر رہے تھے جب تھوڑے عرصہ تک دم لے لیا اسکے بعد وہان سے
اٹھے شکایت فلکی کرتے ہوئے ایک طرف کو چلے خلاصہ یہ کہ اب جون جون دن ڈھلتا جاتا تھا
اسیقدر حدت اور گرمی کم ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ ایک مقام پر پہونچے کہ جہان

چند درخت سایہ دار تھے انمین کچھ ثمر وغیرہ بھی لگے ہوئے تھے صاحبقران نے توڑ کر کھائے کچھ گرسنگی
کم ہوئی چونکہ شام ہو گئی تھی انھین درختون کے سایہ مین بیٹھ رہے از بسکہ تھکے ہوئے تھے ایک
درخت پر تکیہ کرکے بیٹھ رہے اور بیٹھے بیٹھے نماز مغرب ادا کی چونکہ شب ماہ نہ تھی آخر ماہ تھا قریب
تین پہر رات کے گئے کے چاند طلوع کرتا تھا تمام صحرا مین تاریکی تھی مگر صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا صاحبقران بلا خوف وخطر درخت پر بیٹھے ہوئے تھے کوئی پہر رات آئی ہوگی کہ صحرا مین
ایک سمت سے کچھ روشنی نمودار ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ روشنی ادھر کو چلی آتی ہے
اب صاحبقران حیران ہوئے کہ جہان انسان کا نام ونشان تک نہین ہے وہان یہ روشنی کہان
سے آئی اور یہ روشنی کیسی ہے جب تک وہ روشنی دور رہی اُسوقت تک تو یہ خیال رہا صاحبقران
کو یہ کوئی غول صحرائی ہے کہ مجھکو خوف دلاتا ہے مگر نگاہ اُسی طرف لگی ہوئی تھی اُسی سمت دیکھ رہے
تھے کہ وہ روشنی قریب ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ اب بالکل قریب آگئی صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک درویش حقیقت کیش باریش سفید تسبیح چند دانہ ہاتھ مین جریب پر تکیہ
کیے ہوئے گیروا بستر لیے ہوئے زلفین دوش پر پڑی ہوئین نورانی صورت چلا آتا ہے کھڑاون
پہنے ہوئے آگے آگے اُسکے ایک اُسکا چیلا مشعل لیے ہوئے اُسی کی روشنی مین وہ چلا آتا
ہے اب تو صاحبقران اور حیران ہوئے کہ تمام دن مین اس جنگل مین تباہ رہا مگر کسی مقام پر مین
نے اسکا مکان ومسکن نہین دیکھا یہ کہان سے آیا کوئی اسرار تو نہین ہے کوئی دھوکے باز یا جعلساز
تو نہین ہے پھر اسنے خیال کیا کہ یہ کسکی طاقت ہے جو مجکو دھوکا دے یا فریب تم کچھ خوف
نہ کرو آتا ہے آنے دو گو یہان انسان کا نام تک نہ تھا انسان کی صورت کو ترس گئے تھے
انسان کا کیا ذکر ہے حیوان تک کا نام نہ تھا خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ دو ہم جنس کی صورت
تو نظر آئی شکر ہے اسکا کہ رات بہت اچھی طرح بسر ہوگی دو شخص بات کرنے کو تو مل گئے اکثر
یہ فقیر لوگ ایسے مقام پر رہتے ہین کہ کوئی انکے مسکن سے آگاہ نہین ہوتا ہے کیونکہ تارک
دنیا ہوتے ہین اہل دنیا سے نفرت رکھتے ہین اہل دنیا کو برا جانتے ہین اور جنگل وصحرا و
پہاڑ کی گھاٹیون مین بود وباش اختیار کرتے ہین خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے اُن کو
رزق پہونچاتا ہے جبکہ وہ پتھر کے کیڑے کو رزق پہونچاتا ہے تو انکو کیون نہ پہونچاتا ہوگا

ہم لوگون سے انکی اچھی طرح بسر ہوتی ہی مگر یہ انھین لوگو نکا کام ہی جہاد اکبر اسی کا نام ہی کہ نفس امارہ کو
اپنے پیر مارتے ہین اور خواہش نفسانی کو ترک کرتے ہین جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اس امر کی جسکو
خدا توفیق دیوے وہی اسکو گوارا کرتا ہی یہ ہر کس و ناکس کا کام نہین ہی اے حمزہ اسکو تیرے یہان
موجود ہونے کی کیونکر خبر ہوئی جو یہ ادھر کو آیا پھر خیال کیا دل مین کہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
فقیر ہر روز اسی طور سے سیر کو نکلتا ہوگا اور پھرتا ہوگا آج بھی براے تفریح طبع نکلا ہوگا روشنی کے
سبب سے مجکو اس مقام پر بیٹھے ہوئے دیکھا ادھر چلا آیا خیر کیا نقصان ہی کچھ کلام ہونگے دل
بہلے گا صاحبقران یہ باتین دل سے کر رہے تھے کہ وہ فقیر قریب آیا اور پکارا کہ سلام علیک یا
حمزہ صاحبقران یا زلزلہ قاف ثانی سلیمان واے فاتح طلسم زعفران زار سلیمانی اے گل گلشن
اسلام واے رونق بارگاہ سلیمانی زینت مسند صاحبقرانی خوش آمدی و صفا آوردی مزاج
مبارک کیسا ہی یہ سنگ درگاہ ایزدی قدوم میمنت لزوم کا مدت سے مشتاق تھا ہر روز یہ
دعا مانگا کرتا تھا کہ مجکو قدمبوسی صاحبقران کی حاصل ہو اور مین زیارت سے مشرف ہون میری
دعا قبول ہوئی کہ آپ تشریف لائے ورنہ میرا یہ حال تھا کہ آنکھین انتظار مین پتھرا گئین تھین ہمہ
وقت طرف راستہ کے دیکھا کرتا تھا آج میری امید برآئی آرزو پوری ہوئی یہ تقریر جو صاحبقران
نے اُس درویش سے سُنی اور وہ درویش قریب آکر کھڑا ہو گیا اُسکا چیلا مشعل لیے ہوئے برابر
اُسکے کھڑا تھا مشعل دھڑ دھڑ جل رہی تھی دھوان اُسکا بلند تھا چارون طرف پھیل رہا تھا
جب اُس فقیر نے صاحبقران کا نام لیا اور ساتھ ادب کے اور بہت فصاحت کے ساتھ
انکو صاحبقران زیادہ تر حیران ہوئے کہ یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور اس امر سے کیونکر
واقف ہوا کہ مین فاتح طلسم زعفران زار ہون اور اسنے مجکو بھیجا تا کیونکر یہ کیا وجہ ہی کوئی نہ کوئی ضرور
اسمین بھید اور اسرار ہی یہ تو صاحبقران خیال فرماتے ہین مگر لوح کے دیکھنے کا خیال نہین آتا
ہی کہ لوح کو ملاحظہ فرمائین اور دیکھین صرف دل مین ایسے ایسے خیالات پیدا کرتے ہین اور خود ہی
اسکی تردید کر دیتے ہین جب یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور کیونکر اسنے
مجکو بھیجا تا فوراً ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ فقیر ہین انھون نے جو ترک نفس و جہاد نفس کیا ہی تو
انکو مرتبہ اشراق کا حاصل ہو گیا یہ حالات غیب سے ہی آگاہ ہوئے ہین گو وہ مرتبہ سوا اسکے

بی سے کسی کو نہین حاصل ہوتا ہی مگر جو فقیر کہ نفس کشی کرے اور اپنے کو بالکل خاک کر دیتے ہین
اور سوا ے عجز و انکسار کے دوسرے کام سے غرض نہین رکھتے ہین اُنکو بھی یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی
نہ اسقدر کہ جیسا نبی کو ہوتا ہی مگر ہان کسی قدر ضرور حاصل ہوتا ہی ضرور یہ فقیر بہت ہی مقرب ہی
اور اسکا بہت بڑا مرتبہ ہی اور یہ علم غیب سے بھی ضرور آگاہ ہی اُسکو اُسی علم کے سبب سے میرا نام
بھی معلوم ہوا اور مجکو اسنے پہچان بھی لیا یہ میرے ہی پاس آیا ہی ایسے درویش صفا کیش کی خدمت
کرنا باعث افتخار اور موجب برکت ہی اور سبب خوشنودی خدا ضرور ہی اگر یہ تمھارے حق مین
دعا کرے گا تو ضرور قبول ہوگی اور تم اس بلا سے نجات پا جاؤ گے یہ ایسا ویسا نہین ہی جیسے کہ
اکثر تجھ سے فقیرون سے ملاقات ہوئی ہی جیسے ابھی کل کا ذکر ہی کہ منیر جادو نے فقیر بنکر مجکو
دھوکا دیا تھا اور اسیر بھی کر لیا تھا مگر یہ اُس قسم کا فقیر نہین ہی یہ بہت با خدا اور نیک اساس
وحق شناس معلوم ہوتا ہی اسمین دھوکا نہین ہی یہ دل سے باتین کرے اور جو شک پیدا ہوا
تھا اُسکو برطرف کرکے کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے کہ آئیے آئیے تشریف لائیے واقعی آپکو
دیکھکر میرا دل خوش ہو گیا اور مین بہت شاد ہوا آج چار دن سے مین یہان پریشان ہون
اور حیران نہ کوئی مقام قیام کرنے کا علاوہ کسی کی صورت دکھائی دی اپنے ہم جنس کی صورت
دیکھنے کو ترس گیا مگر اسوقت آپ کو دیکھکر وہ جو حالت تھی برطرف ہوئی مین بھی ایک آوارہ
و سرگشتہ ہون اس فلک نے مجکو اس بلا مین مبتلا کیا ہی اور اس آفت مین نہ کوئی ہمدم ہمراہ ہی
نہ کچھ سامان ہی نہ میرے پاس مرکب ہی پیادہ پا یہان سرگردان ہون اسی خاک پر قدم رنجہ
فرمائیے اپنی زیارت سے مجکو مشرف فرمائیے تاکہ یہ رات بسر ہو مین آپ کی زیارت سے
مشرف ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا وہ درویش یہ کہکر کہ مین بخوبی آگاہ ہون یہ بستر خاک
بہتر ہی اور سب سامان سے ہم فقیرون کو سامان دنیا سے کیا غرض اور کیا مطلب ہم بستر
خاک کو بہت پسند کرتے ہین بابا اسی خاک مین ملنا ہی اس سے ہم کہان تک نفرت کر سکین
اُسکے دیکھے کتے ہین یہ کہکر سامنے صاحبقران کے بیٹھ گیا وہ چیلا مشعل اُسی طور سے لیے
ہوے کھڑا رہا اُسکا دھوان پھیل رہا تھا اُسی مشعل سے تمام جنگل مین روشنی تھی جب وہ
بیٹھا صاحبقران بھی بیٹھے اب صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کا مسکن کہان ہی اور اسم

مبارک کیا ہی اور کس طرف سے آنا ہوا اور آپ نے کیونکر مجکو پہچانا اور کیونکر میرے نام سے آگاہ ہوے
اُسنے جواب دیا کہ بابا ہم فقیر لوگ ہین ہمارے مسکن کو کیا دریافت کرتا ہی اسی صحرا مین جو یہ بڑی جنگل
ہی سنگ ناپاک کا مسکن ہی جہان سے سب آئے ہین اُسی مقام سے مین بھی آیا ہون جہان سب
جاوینگے وہین مین بھی جاونگا یا صاحبقران مین ایک مدت سے آپ کا مشتاق تھا اور آپکا انتظار
کر رہا تھا کہ خداوند کریم نے آپ کو یہان پہونچا دیا اور یہ جو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمنے مجکو
کیونکر پہچانا اور کیونکر میرے نام سے آگاہ ہوے اسکا سبب یہ ہی کہ میرے مرشد نے مجکو اس
حال سے آگاہ کیا تھا اور آپ کا نام و نشان بتا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا
کہ حمزہ صاحبقران اس سمت کو تشریف لائینگے برائے فتح طلسم زعفران زار وہ چند در چند
کو فتح کرکے اس دربند کو فتح کرنے کو آئینگے جو کہ اس صحرا مین واقع ہی بس تجکو لازم ہی کہ تو اُنسے
ملاقات کرنا اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونا اور اُنکی خدمت بجا لانا کیونکہ اُنکی خدمت بجا لانے مین بہت
بڑی سعادت حاصل ہوگی اسوجہ سے وہ مقرب بارگاہ خداوند کریم ہین اور وہ عرصہ سے راہ خدا
مین جہاد کر رہے ہین اور اسیقدر عمر اُنکی جہاد مین گذری ہی اور کفار کشی مین وہ بہت بڑے مرد
نیک اور مرد خدا رسیدہ ہین خدا اُنکی ہر مشکل مین اور ہر امر مین مدد کرتا ہی ایسے ایسے مقام پر اُس نے
یعنے خداوند کریم نے حمزہ صاحبقران کی کمک فرمائی ہی اور بلا استاد پرسے رد فرمائی ہی کہ
جسکا مذکور نہین ہی بس تو ضرور اُنسے ملاقات کرنا مین نے عرض کیا تھا کہ کیا آپ اُس زمانہ مین
نہ ہونگے کہا کہ ہان مین نہ ہونگا مین نے جواب دیا کہ یہ نام تو آپنے بتا دیا مگر مین صورت سے تو
آگاہ نہین ہون نہ واقف ہون پھر کیونکر شناخت کرونگا فرمایا کہ جس زمانہ مین وہ اسطرف
تشریف لاوینگے اور جہان پر قیام کرینگے اُس زمانہ مین اُنکے آنے کے قبل تم ایک خواب دیکھوگے
اور عالم خواب مین وہ تم کو نظر آوینگے بس اُسکے تیسرے دن تم بوقت نوبجے شب کے اس
درخت کے پاس آنا وہ تم کو بیٹھے ہوئے ملینگے اور وہی حمزہ صاحبقران ہونگے انھون نے
مجکو اس مقام پر لاکر اس درخت کی شناخت کرا دی تھی اور یہی فرمایا تھا کہ وہ اُس
زمانہ مین تشریف لاوینگے کہ جب تمام طلسم مین غدر مچا ہوا ہوگا اور شمشکال بدخصال کی
حکومت ہوگی وہ بد سر حکومت ہوگا وہ اول درجہ کا نمک حرام ہی اُسی زمانہ مین طلسم بھی

فتح ہوگا حمزہ صاحبقران یہان آکے دربندیں برباد کرینگے بہت سے سرکشان طلسم آنکی اطاعت
کرینگے بلکہ بادشاہ سابق بھی حمزہ کا مطیع ہوگا اُسکا نام سماک بلند آواز ہوگا وہ اُس زمانہ
مین ظلم وبدعت شنکال کے سبب سے قید ہوگا بلکہ شنکال اُسکا وزیر ہوگا بادشاہ سے
منحرف ہوکر خود بادشاہ طلسم بن بیٹھے گا اور بادشاہ کو قید کرلے گا طلسم کشا آکر رہا کرے گا اُس
احسان کے عیوض مین وہ طلسم کشا کی اطاعت کرے گا جب طلسم کشا دربند سوسن و
دربند اعظم و دربند منیریہ فتح کرچکے گا تو لوح طلسم اُسکو خبر کردے گی دربند وخشینہ کو جاکر فتح
کرو گو اُس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہین ہے مگر لوح کے حکم سے وہ یعنی طلسم کشا ادھر کو
آئے گا تین دن تک صحرائے البصرا تباہ و برباد پھرے گا چوتھے روز اس جنگل مین آکر پہونچے گا
قریب شام آکر ان درختون کے نیچے بیٹھے گا وہی طلسم کشا ہے سوائے طلسم کشا کے اسطرف کوئی
آ نہین سکتا ہے کیونکہ وہ تائید یافتہ ہے اُسکو کوئی آسیب وبلا نہین ستا سکتی ہے نہ اُس پر سحر
اثر کرسکتا ہے کیونکہ وہ مالک اسم اعظم وصاحب لوح ہوگا اُسی لوح کی ہدایت سے اس طرفکو
آئے گا بس اُسکی اطاعت کرنا اور اُسکی زیارت کرنا یہ جو اُنھون نے فرمایا مین بہت خوش ہوا
اور اُس مقام کی شناخت کرلی اُسدن سے آپ کی زیارت کا بہت مشتاق تھا چنانچہ
مرشد نے چند ماہ کے بعد انتقال کیا مین نے اُنکو دفن کیا اُنکی تربت پر مجاور بنکر بیٹھا اُن کا
جانشین ہوا اُنکے انتقال کے دس برس کے بعد اس طلسم مین غدر مچا شنکال نے سماک
کی بادشاہ کو قید کرلیا خود بادشاہ بن بیٹھا شنکال کو کوئی دو برس حکومت کرتے گذرا تھا
کہ آپ کی آمد کا شور وغل ہوا آپ نے آکر کوہ بے ستون وغیرہ کو برباد کیا گو مین اس مقام
سے ہلا تک نہین مین نے جنبش تک نہین کی مگر مجکو سب حال معلوم ہوجاتا تھا خلاصہ یہ
کہ آپ نے دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کیا اُسکی بھی مجکو خبر ہوئی جب آپکو منیر جادو
نے فقیر بنکر دھوکا دیا اور آپ کو اُسنے اسیر کرلیا اور قتل کے لیے بیرون دربند لے گیا اور وہان
قتل کا حکم دیا کہ خواجہ عمرو آپ کے عیار نے آکر عیاری کی اور آپ سے مقابلہ ہوا آپ نے
منیر جادو وغیرہ کو قتل کرکے دربند منیریہ کو برباد کیا اسکی بھی مجکو خبر ہوئی جسدن آپ نے
لوح ملاحظہ فرمائی اور آپ نے ادھر آنے کا قصد کیا اُسدن شب کو مین نے خواب مین

اپنے مرشد کو دیکھا انھون نے مجھ سے خواب مین ارشاد کیا کہ حمزہ صاحبقران سے بہ قسم لوح [illegible] کا
قصد کیا ہے اور جسقدر مین نے تم سے بیان کیا تھا اسی قدر سب حالات گذرے انھین جسقدر
مین نے تم سے کہا ہے اسیقدر کرنا اسکے خلاف نہو مین نے اسی عالم خواب مین مرشد سے عرض
کیا کہ کب تک حمزہ ادھر آئینگے انھون نے فرمایا کہ پرسون وہ یہان پہونچ جائینگے تم پرسون
نو بجے شب کو انکی خدمت مین جانا اور انکی زیارت سے مشرف ہونا مین نے عرض کیا کہ مین
پہچانتا نہین ہون فرمایا کہ میرے ساتھ چل مین انکی شناخت کرا دون مین نے عرض کیا کہ حاضر
ہون بس وہ مجھے لیکر اس مقام پر آئے آپ اسی طور سے بیٹھے ہوئے تھے جسطور سے اس
وقت تشریف فرما ہین مین نے جو آپ کو دیکھا تو اپنی شکل اچھی طرح سے پہچان لی اور خوب شناخت
کر لیا اسی عالم خواب مین مین نے آپ کی صورت زیادہ دیکھی تھی اور آپ کی صورت کی شناخت
کر لی تھی اسطور سے آپ کی تصویر میرے صفحہ دل پر کھنچ گئی تھی اور مین نے خوب پہچان لیا تھا
اسی عالم خواب مین آپ کی شکل مبارک صفحہ دل پر لکھی تھی اگر سوتے مین بھی دیکھون تو پہچان
لون گو عالم خواب مین دیکھا تھا مگر سوتے سے زیادہ تر شناخت کر لی تھی اگر جاگتے مین
دیکھتا تو بھی ویسا نہ پہچانتا جیسے عالم خواب مین پہچانا تھا بس مرشد تو چلے گئے میری آنکھ کھل گئی
اب تو مین نے خیال کیا تو جو کچھ مرشد نے عالم خواب مین بیان کیا تھا اور زندگی بیداری کے
موافق پایا سر مو فرق نہ پایا بالکل مطابق پایا اور اسی طور سے تصویر آپ کی میرے صفحہ دل پر
تحریر ہوئی تھی کہ جسکا بیان ممکن نہین ہے بس اسی دن سے مین انتظار کرنے لگا اور راہ دیکھنے لگا
رات دن مین اسی مین مبتلا رہتا تھا اور یہی فکر تھی کہ کہین صاحبقران تشریف لائین تو
انکی زیارت سے مشرف ہون اور ملون اور ملاقات کرون یہانتک کہ وہ دن آیا اور مین نے
دن بھر اسی انتظار مین [illegible] کہ رات ہو تو مین یہان سے خدمت صاحبقران مین چلون اور
حمزہ صاحبقران سے ملاقات کرون خدا خدا کر کے دن تمام ہوا رات آئی جب نو بجے
وہان سے مین اس چیلے کو لیکر چلا مجکو اس امر سے بھی آگاہ کرنا تھا کہ آپ لوح ملاحظہ
فرمائین اور اس جنگل سے رہا ہونے کی تدبیر لوح سے دریافت کرین اور [illegible] سے
فتح کرنے کی کیونکہ مرشد نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جسدن سے صاحبقران یہان تشریف لائے

ہین لوح کو نہین ملاحظہ فرمایا ہے تم انکو لوح ملاحظہ فرمانے کے لیے کہنا تاکہ لوح کو ملاحظہ فرمانے طرف وربند کے روانہ ہون یہ جو صاحبقران نے سُنا فوراً اُس فقیر کے کہنے سے خیال آیا دل ہین کہا کہ واقعی جب سے تم یہان آئے ہو تم نے لوحکو بالکل نہین دیکھا ہے لوح کو ضرور دیکھو شائد کوئی فریب ودھوکا نہ ہو یہ دل ہین کہکر اُس درویش سے فرمایا کہ یہ تو تم نے سچ کہا کہ مین نے آج چار دن سے لوح کو نہین دیکھا ہے اور ضرور چار دن سے اِن جنگلون ہین پریشان ہون اور آج صبح سے ایسی آفت مین مبتلا ہوا ہون کہ کبھی ایسی آفت مین نہین مبتلا ہوا تھا دل بھور ریگ کے جنگل ہین پھرا کیا شدت گرمی اور دھوپ سے منھ مین اور زبان ہین کانٹے پڑ گئے تھے پسینہ ہین غرق تھا اس جنگل ہین نہ پانی ملکن ہوا نہ دانہ جون جون آفتاب بلند ہوتا تھا اُسی قدر گرمی زیادہ ہوتی جاتی تھی ہوا اسقدر گرم تھی کہ جب جھونکا جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے بھون دیا اگر کوئی ذرہ ریگ کا اُڑ کر جسم پر پڑ گیا تو یہ معلوم ہوا کہ انگارا رکھدیا یا کسی نے جسم پھونک دیا پاؤن ہاس کر آئے ہین کانٹے خار مغیلان کے جو پاؤن ہین چبھ چبھ گئے تھے اُنکے سبب سے راستہ نہین چلا جاتا تھا تمام تلوے لہولہان ہو گئے تھے مرتا ہوا اور اپنی جان سے عاجز اس مقام پر پہونچا جب یہان آکر پہونچا راستہ ہ چلا گیا تھک کر ان درختون کے سایہ مین بیٹھ رہا جو ثمر زمین لگے ہوئے تھے وہ کھائے کچھ گرسنگی ہین کمی ہوئی ہین نے خیال کیا کہ یہ رات اسی مقام پر بسر کرو رات بھر ہین کسل مٹ جائے گا اور کچھ پاؤن کی سوجن اور تکلیف بھی کم ہو گی جو کہ خار دن کے سبب سے زخم پڑ گئے ہین بس یہ خیال کرکے ہین یہان ٹھہر گیا بیٹھا ہوا تھا کہ تم آتے ہوئے نظر آئے روشنی دکھائی دی ہین بہت حیران ہوا کہ یہ روشنی کیسی ہے کیونکہ ہین نے یہان انسان کا نام و نشان تک نہین دیکھا گمان ہوا کہ غول صحرائی ہے جب آپ مع روشنی کے یہان آکر پہونچے تو اور حیران ہوا کہ انکو تو ہین نے کہین نہین دیکھا تھا یہ کہان سے آئے فوراً خیال ہوا کہ یہ فقیر اور اللہ والے لوگ ہین کہین کسی مقام پر پوشیدہ ہونگے کیونکہ یہ لوگ تارک دنیا ہوتے ہین اور اہل دنیا کی نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کر دیتے ہین اسی طور سے یہ بھی یہان آکر مسکن گزین ہوئے ہین اسوقت برائے تفریح طبع نکلے ہین ادھر جو آنکلے مجکو دیکھکر ادھر چلے آئے ہین مگر آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ آپ کو آپ کے مرشد نے خبر دی تھی میرے آنے کی اور آپ میرے منتظر تھے اور آپ میرے حال سے اپنے علم کے ذریعے سے آگاہ تھے گو ہین حیران ہوا تھا اس امر سے

زیادہ تر کہ آپ سے نے میرا نام سنکر سلام علیک فرمائی مگر جب آپ نے بیان کیا تو مجکو معلوم ہوا کہ اس
سبب سے آپ آگاہ ہین یہ تو صاحبقران نے درویش سے فرمایا اب درویش نے جواب دیا کہ یہی
سبب تھا جو مین آپ کے نام سے آگاہ تھا اور مین نے پہچانا تھا بس ورنہ کیا مجال میری تھی اور
کیا طاقت تھی جو نام سے آگاہ ہوتا اور شناخت کر سکتا میرے مرشد نے اپنی زندگی مین آگاہ کیا
تھا اور مرنے کے بعد خواب مین تشریف لاکر آپ کی تشریف آوری سے آگاہ کیا اور واقف کیا اور
بالکل آپ کا پتہ اور نشان دیا اور شناخت کرادی اور آگاہ کر دیا بس بموجب اُنکے فرمانے کے مین
ادھر کو آیا اور آپ سے ملاقات کی اور زیارت سے مشرف ہوا جو جو اُنھون نے فرمایا تھا وہی
سب واقعہ گذرا اور اُنکے فرمانے کے بموجب ہوا اور مین نے اُنکے حکم کو بجالایا اور آپ کو اس امر سے
بھی آگاہ کر دیا کہ لوح کو ملاحظہ فرمایئے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی آپ کے فرمانے سے
مجکو بھی لوح کا خیال آیا اب لوح ملاحظہ کرتا ہون یہ کہکر قصد کیا تھا کہ لوح کو دیکھین کہ یکایک سر
گھومنے لگا اور گردش کرنے لگا اور گرمی معلوم ہونے لگی حد سے زیادہ صاحبقران نے درویش
سے فرمایا کہ کچھ سبب نہین معلوم ہوتا ہے کہ گرمی کیون معلوم ہوتی ہے یہ تو بات کا ہنگام اور وقت
ہے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ خنکی تھی کہ یکایک گرمی ہو گئی اور سر گردش کرنے لگا درویش نے جوابدیا
کہ یا صاحبقران ہوا بند ہو گئی ہے اس سبب سے گرمی ہو گئی ہے گرمی کی وجہ سے دوران سر ہونے
لگا ہے ذرا اُٹھکر دو تین قدم ٹہلیے اور پھریے تو یہ بات رفع ہو جائے صاحبقران کے بھی ذہن
مین آگیا کہ یہ درویش سچ کہتے ہین بس فوراً اُٹھکر ٹہلنے کے قصد سے چلے کہ ایک چھینک آئی اور سر
نے گردش کی اب صاحبقران کو یہ گمان ہوا کہ جیسے کوئی بیہوشی دیتا ہے اور اُسی کے سبب سے
دوران ہوتا ہے صاحبقران یہ خیال کر رہے تھے کہ بیہوشی کا اثر کیونکر پیدا ہوا مین نے سوا سے
ان درختون کے ثمر کے کوئی دوسری شی نہین کھائی کیا یہ اُنکا ثمرہ ہے جو مجکو ملا کہ سر گردش کرنے
لگا اور گرمی معلوم ہونے لگی صاحبقران یہ خیال فرما رہے تھے کہ یکایک دوسری چھینک آئی
اور صاحبقران گردش کھاکر گرے گرنے کے ساتھ ہی بیہوش ہو گئے صاحبقران کا بیہوش
ہونا تھا کہ یکایک اُس درویش نے وہ لباس قلندری پھینکدیا اور نعرہ کیا کہ منم ہشتر رحجاج
قبہ زن اسکو عیاری کہتے ہین کیا کام کیا ہے اگر عمرو بھی ہوتا تو وہ بھی میری غلامی کرتا اور

ملکہ علامی اپنے کان مین ڈالتا کیا معرکہ کی عیاری کی ہی اور کیا دھوکا صاحبقران کو دیا ہی راوی بیان
بیان کرتا ہی کہ صاحبقران اس قصد سے اور بھی اٹھے تھے کہ قریب روشنی کے جاکر لوح کو بھی دیکھون
مگر وہان تک جانے کی نوبت نہ آئی کہ راہ مین بیہوش ہو کر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے راوی بیان
کرتا ہی یہ درویش حقیقت مین فقیر نہ تھا عیار تھا دخان لال قبا کا جو کہ حاکم ہی دربند دخان اتنیہ
کا جب کہ صاحبقران نے کوہ بے ستون کو برباد کیا یہان دخان لال قبا کو خبر ہو گئی
اسکے پاس ایک آئینہ ہی وہ ہمہ وقت سامنے لگا رہتا ہی اس آئینہ مین کل حالات طلسم کے
تحریر ہوتے جاتے ہین جو کچھ طلسم مین گذرتے ہین اور یہ انکو دیکھتا ہی مگر وہی حالات جو کہ گذر
جاتے ہین تحریر ہو جاتے ہین وہ حالات نہین تحریر ہوتے ہین جو کہ آنے والے ہوتے ہین
وہ نہین تحریر ہوتے ہین بس اسکی یہ حالت تھی کہ جو واقعہ اس آئینہ مین دیکھتا تھا وہ سب
اہل دربار کے روبرو بیان کر دیتا تھا چنانچہ اسنے کوہ بے ستون و دربند سوسن و دربند
اعظم کی بربادی کا سب حال اول سے آخر تک اہل دربار کے روبرو بیان کیا اور دربند منیر یہ
کی بربادی کا حال اور جنگ و پیکار کا واقعہ سب بیان کیا اور کہا کہ طلسم کشا لوح کو دیکھ کر اور
لوح سے خبر پاکر اس طرف کو چلا ہی کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو پکڑ لائے اور اسیر کر لائے یہ سنکے
اہل دربار نے بیان کیا کہ ہم جاتے ہین اور سحر کرکے پکڑے لاتے ہین دخان لال قبا نے جواب دیا
تھا کہ اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی تم لوگون کا جانا بیکار ہی وہ ساحرون سے زیر نہ ہو گا کیونکہ وہ صاحب
اسم اعظم و مالک لوح طلسم ہی ان دونون وجہون سے اس پر سحر اثر نہین کرتا ہی بس ساحرون کا جانا
بیکار ہی ہان کوئی عیاری یا مکاری اسکے ساتھ کی جائے تو شاید وہ اسیر ہو جائے اور گرفتار ہو سکے
یہ کام عیار کا ہی بدون اسکے طلسم کشا اسیر نہ ہو گا جسطور سے منیر جادو نے دھوکا دے کر
اور فریب کر کے اسیر کر لیا تھا اگرچہ مین نے اصل راستہ دربند کا بند کر دیا ہی بدون میری اجازت
کے کوئی داخل دربند نہین ہو سکتا ہی جب تک مین اجازت نہ دون اسوقت تک کوئی داخل
دربند نہ ہو گا بس اس امر سے تو اطمینان ہی کہ کوئی اسطرف سے تو نہین آئے گا مگر طلسم کشا
کے آنے کا اور راستہ ہی وہ ضرور اس راہ سے آئے گا کیونکہ اسکے پاس لوح ہی بس بہتر یہ ہو گا کہ کوئی
عیار جاکر پکڑ لائے جب یہ دخان لال قبا نے بیان کیا تھا اسوقت عیار اسکا ضرجاج

نقب زن موجود تھا اُسنے جو سُنا وہ فوراً اپنے مقام پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اے بادشاہ اگر مین طلسم کشا کو پکڑ لاؤن تو کیا انعام پاؤنگا خاقان لال قبا نے جواب دیا کہ اُسکے برابر زر سرخ دونگا ایک طرف اُسکو ترازو کے پلہ مین چڑھا دونگا ایک پلہ مین اشرفیان رکھونگا یہ معاوضہ ہے طلسم کشا کے اسیر کرنے کا یہ سُنکے فرچاچ نے عرض کیا کہ بہت خوب مین جاتا ہون اور اُسی وقت اپنے شاگرد کو ہمراہ لے کر با نہایت عیاری سے آراستہ و پیراستہ ہوکر وہان سے قطرہ زن ہوا تھا راہ طی کرکے اُسی صحرا مین پہونچا تھا کہ جہان صاحبقران اول دن پہونچے تھے بس یہ خفیہ صاحبقران مین پوشیدہ چلا آتا تھا اس سبب سے اِسکو صاحبقران کی سرگردانی اور تین روز تباہ ہونے کا حال معلوم تھا جو اُسنے اسطور سے بیان کیا کہ میرے مرشد نے مجھو اس حال سے آگاہ کیا تھا بس جب صاحبقران آکر پہونچے تو اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ آپ تو فقیر بنا اور اپنے شاگرد کو چیلا بنایا اور مشعل پر بیہوشی بکثرت ڈالی اور روغن بیہوشی آمیز سے فتیلہ چرب کیا اور قریب نو بجے کے لے کر چیلا اور قریب صاحبقران پہونچا اور اُسی مشعل کو روشن رہنے دیا اُسکا دھوان جو دماغ صاحبقران مین پہونچا بیہوشی نے اثر کیا یہ اُسی سبب سے صاحبقران کو گرمی بھی معلوم ہوئی تھی اور سر گردش کرنے لگا تھا جب صاحبقران اُٹھ کر چلے تھے اُس عیار کے کہنے سے اور لوح کے ملاحظہ فرمانے کے قصد سے کہ لوح کو دیکھون اُس مکار و عیار نے جو صاحبقران سے یہ کہا کہ لوح کو ملاحظہ فرمایئے آپ نے تین دن سے لوح نہین دیکھی ہے اور وہ ہند کو فتح کرنے کو جایئے اسکے دو سبب تھے ایک تو اس خیال سے کہا کہ تو خود لوح کو یاد دلا دے ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا کو خیال آ جائے اور لوح میرے حال سے آگاہ کر دے تو بڑی خرابی ہو اور ساری میری محنت بیکار ہو اس سے تو خود یاد دلا دے تا کہ طلسم کشا کو میری جانب سے شک نہ ہو اور کسی امر کا گمان نہ کرے اور اس امر کا یقین ہو جائے کہ یہ فقیر میرا دوست ہے دشمن نہین ہے دوسرا سبب یہ ہوا تھا اور یہ وجہ تھی کہ جو اسنے لوح کو کہا تھا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ اسنے دیکھا کہ اتنا عرصہ ہوا مشعل کو یہان جلتے ہوئے اور دھوئین کو چھیلتے ہوئے اور طلسم کشا کے دماغ مین بیہوشی نے اثر نہ کیا یا اس سبب سے کچھ تغیر نہین کی کہ بیٹھے ہوئے ہین یہ اُٹھین اور قریب مشعل جا کر لوح کو دیکھین تب زیادہ بیہوشی اثر

کر یگی اور یہ بیہوش ہو جائینگے تیرا کام ہو جائے گا اس سبب سے اُسنے لوح کو یاد دلایا بلکہ ایسا ہی ہوا صاحبقران جب اُٹھے اور گرے بیہوش ہو کر اسنے نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا بس اُسنے اُسیوقت صاحبقران کو چادر عیاری مین باندھا اور کمند عیاری سے دونون پاؤن اور دونون ہاتھ باندھے ایک پرتلے سے گردن باندھی او گولا لاٹھی بنا کر پشت پر ڈیڑھ گرہ عیاری کی لگائی اور شاگرد سے کہا کہ مشعل اسی جگہ پھینکدے اُسنے مشعل اُسی مقام پر پھینکدی اور ساتھ ہولیا اور ان دونون سے جو بیہوشی سے اثر نہین کیا اسکا یہ سبب تھا کہ ان دونون نے اپنے کان و نتھنون مین روئی رکھولی تھی اسی سبب سے بیہوشی نے نہ اثر کیا تھا یہ بیہوش نہ ہوئے اور بچے رہے بس یہ دونون استاد و شاگرد صاحبقران کو چادر عیاری مین باندھ کر چل کھڑے ہوئے تھے اُسی عالم شب مین انھون نے کسی مقام پر دم نہ لیا برابر پاے شاطری مارتے ہوئے چلے آئے جب زرجاج تھک جاتا تھا تو شاگرد کو دیدیتا تھا وہ لے کر چلتا تھا خلاصہ یہ کہ بوقت صبح یہ داخل شہر دخانیہ ہوا وہان بوقت صبح دخان لال قبا نے دربار آراستہ کیا موافق معمول کے سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے دخان لال قبا تخت پر متمکن تھا وزیر خوش لقا عقب پشت مروحہ جنبانی کر رہا تھا دخان لال قبا نے اہل دربار کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ ابھی تک مہتر زرجاج نقب زن طلسم کشا کو اسیر کرکے نہین لایا آج چار دن ہوگئے ہین کہ اسوقت تک نہین آیا ہے اہل دربار نے جواب دیا کہ ابھی کام نہ ہوا ہوگا اسنے اسیر نہ کیا ہوگا ابھی اُسپر کچھ قابو نہ چلا ہوگا اس سبب سے نہین آیا ہے دخان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی سبب ہے زرجاج ضرور اسیر کرکے لائے گا یہ بڑا مکار ہے اسکا مکر ضرور کارگر ہوگا اس کی عیاری خالی نہ جائےگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ زنگ کی آواز دردولت کی طرف سے آئی سب اہل دربار نے پلٹ کر دیکھا دخان لال قبا نے بھی دیکھا سب نے دیکھا کہ مہتر زرجاج نقب زن پشت پر پشتارہ لگائے ہوئے گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق سانس پھولی ہوئی چلا آتا ہے اُسکے عقب مین اُسکا شاگرد ہے سب نے جو زرجاج کو دیکھا ہر ایک نے پکار کر کہا کہ اے بادشاہ مبارک ہو مہتر زرجاج آگئے اور اپنا کام کرکے آئے گو دخان لال قبا نے بھی دیکھا تھا اور خوش ہوا تھا اہل دربار کے کہنے سے پھر پلٹ کر دیکھا اور پکار کر کہا کہ

کیون مہتر جی شیر یا پیچیز رحاج نے جواب دیا کہ فقیر حضور کے اقبال سے یہ غلام جہان جائیگا
اپنا کام کر کے آئے گا کبھی بھی ایسا ہوا ہے کہ غلام گیا ہو اور کام کر کے نہ آیا ہو حضور کا اقبال ہمہ
وقت ہمراہ رہتا ہے پھر کیونکر یہ ہو سکتا ہے کہ یہ غلام جائے اور بے نیل مقصود واپس آئے یہ غیر ممکن ہے
آپ کے اقبال سے طلسم کشا پر جا کر عیاری کی اور اسیر کیا اور پکڑ لایا یہ کہکر آتے کے ساتھ ہی
پشتارہ سامنے رکھدیا واقعی مین نے وہ کام کیا ہے کہ جو کسی سے نہ ہوا ہو گا مین نے یہ کام
کیا ہے کہ مین اس امر کا سزاوار ہون کہ برابر طلسم کشا کے جواہر مجکو مرحمت ہو اور خلعت و انعام
سے سرفراز ہون کیونکہ مین نے تمام ساکنان طلسم کی جان بھی بچائی اور آبرو بھی کیونکہ کئی دربند اسنے
برباد کیے اور فتح کیے کسی نے نہین اسیر کیا یا حاکم دربند مارا گیا یا طلسم کشا کا شریک ہوا بس یہ
کام اسی دربند مین ہوا کہ مین نے آپ کے حکم سے طلسم کشا کو اسیر کر لیا اب انعام مرحمت فرمایئے
پیچوز رحاج نے عرض کیا دخان نے حکم دیا کہ لاؤ ترازو مین اپنے اقرار کے موافق اسکو زر سرخ
دون یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ترازو حاضر کی گئی دخان نے ایک طرف پشتارہ صاحبقران
کا رکھا اور ایک طرف اشرفیان منگا کر رکھین جب دونون پلہ برابر ہو گئے بلکہ کسی قدر
اشرفیون کا پلہ نیچا رہا اور صاحبقران والا پلہ اونچا ہو گیا جب یہ واقعہ ہوا اسوقت بادشاہ
نے عیار کو حکم دیا کہ یہ اشرفیان لے لے بس اسنے اشرفیان سلام کر کے اسیوقت لے لین
اور انکو اٹھوا کر باہر آیا اور اپنے مکان پر اپنے شاگرد کے ہاتھ روانہ کر دین اور خود پھر واپس
آیا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہو گیا اب دخان زال قبا نے اپنے عیار سے کہا کہ اس کو
ہوشیار کرو تا کہ مین اس سے کچھ کلام کرون اور یہ اپنی حالت کو دیکھے اور آگاہ ہو اور
اسکو بھی معلوم ہو کہ مین اسیر کر لیا گیا ہون اہل دربار و وزیر دنیا نے ہاتھ باندھکر عرض کیا
کہ یہ بڑا زبان دراز اور بد لگام ہے گو اسیر ہے مگر کسی کی اپنے روبرو حقیقت نہین جانتا ہے نہ اہل
سمجھتا ہے بلکہ خداوندون کو برا کہتا ہے بس اگر یہ ہوشیار کیا جائے گا تو یہ خداوندون کو برا
کہے گا ہم کو سننا پڑے گا اگر جواب دینگے تو اور زیادہ تر دشنام دے گا بس ہم سبب
ہونگے خداوندون سے برا کہلانے اور دشنام دلوانے کے ہم پر گناہ ہو گا اس سے
بہتر یہ ہو گا کہ اسکے قتل کا حکم فرمایئے تا کہ جلاد اسی عالم بیہوشی مین سر جدا کرے تا کہ یہ

قصہ پاک ہو شاید آپ اس غرض سے ہوشیار کراتے ہین کہ یہ دین اسلام کو ترک کرے اور آپ کی
اطاعت کرے یہ غیر ممکن ہے اور محال ہے یہ وہ لوگ ہین کہ کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین مرنے
سے نہین ڈرتے ہین بلکہ موت کو حیات ابدی خیال کرتے ہین مگر اپنے دین و مذہب سے تجاوز
نہین کرتے ہین بس کیا ضرور ہے کہ بیکار کو ہوشیار کیا جائے آئندہ جو آپ کی مرضی ہم لوگ تو
تابع حکم ہین دخان لال قبا نے جواب دیا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو مگر اس امر کو تو قبول کیے
اور مان لیا کہ ہوشیار نہ کیا جائے مگر اس امر کو مین کسی طور سے گوارا نہین کرونگا کہ خلاف
طریقہ طلسم کے کرون کیونکہ طریقہ اور قاعدہ طلسم کا یہ ہے کہ جب طلسم کشا یا کوئی دوسرا شخص قید
ہو کر خاص طلسم مین آئے یا کسی دربند مین تو اُسکو چالیس دن تک قید رکھا جائے اکتالیسوین
دن قتل کیا جائے یہ طریقہ نہین ہے کہ جسدن قید ہو کر آئے اُسی دن قتل کیا جائے یا دو چار دن
کے بعد یا دس پندرہ دن کے بعد ہان اگر ایک دو دن زیادہ ہو جائین تو مضائقہ نہین ہے مگر
کم نہ ہون اور طلسم کشا کے لیے تو قطعی حکم ہے کہ کبھی قبل میعاد مقررہ کے قتل کرنے کا قصد بھی نہ کیا
جائے ورنہ رہا ہو جائے گا اور جو قتل کا قصد کرے گا وہ خود قتل ہوگا بس ایسی حالت مین
مین کیون اس امر کا مرتکب ہون اور کیون قتل کرنے کا قصد کرون اول تو اُسکی رہائی کا بندوبست
کرون دوسرے اپنی جان پر بناؤن یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا اور دیکھ لو کہ جن لوگون نے اس امر
کی تعجیل کی اُنکا کیا انجام ہوا خود مارے گئے اور طلسم کشا رہا ہو گیا بس مین اسے قید خانہ مین
روانہ کرتا ہون اور قید سخت مین مبتلا کرتا ہون اگر سخت جان ہے تو زندہ رہے گا ورنہ اسی عرصہ
مین تمام ہو جائے گا اگر زندہ رہا تو بعد چالیس دن کے قتل کرونگا سب نے جواب دیا کہ بہت
درست ارشاد ہوا پھر قید فرمایئے مگر ہوشیار نہ کرایئے بادشاہ نے حکم دیا کہ بلاؤ آہن گر دن کو
یہ حکم دینا تھا کہ فوراً آہنگر مع سندان قید خانہ حاضر دربار ہوئے دخان لال قبا نے حکم دیا کہ طلسم
کشا کو قید ہو کر آیا ہے اسپر قید سخت قائم کرو شحنہ جادو لوتوال سامنے کھڑا تھا اُسکو حکم دیا کہ تو
اسکے ہتھیار بھی لے لے اور لباس تن اور سب جواہرات بھی اور تو چین بھی یہ ہم نے تجکو دیا
اس خدمت کے صلہ مین کہ یہ تیرے سپرد کیا جاتا ہے اسکی بہت ہوشیاری اور پاسبانی کرنا
اور دو روٹیان اور سوکھے ساگ جسمین برابر کا نمک ہو اور ایک آبخورہ گرم پانی کا سونٹ

اور اسی طور کی غذا اور پانی دوسرے وقت دیا جائے گا وہ اس مقام کے ہر وقت پہرہ چوکی رہنے پاوے
تمھارے کوئی اندر نہ جانے پائے بلکہ کبھی میں بھی آؤں اور اندر جانے کا قصد کروں تو نہ جانے دینا
بس تمھارے سوا کوئی نہ جانے ان سب باتوں کا خیال رکھنا یہ لوح تمہیں اس لئے صرف تم کو دی گئی
ہے میں نے تم کو دیدی ہے اس غرض سے کہ تم اسکو اپنے پاس احتیاط سے رکھو گے اور اس راز سے
کوئی نہیں آگاہ ہے جو لوح کی تلاش میں آئے گا اور میرے نزدیک تم سے زیادہ مہذب و باتمیز
کوئی نہیں ہے تم ہو تم پر بھروسہ بہت ہے میں اور بھروسہ ہے کہ تم اپنے امکان بھر میری لوح کی
حفاظت کروگے اور اسکو نہ جانے دو گے یہ جو خان لال قبا نے شحنہ جادو سے کہا وہ
بہت خوش ہو گیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے دولت و اقبال و جاہ کی ترقی ہو میں اس
لائق نہیں ہوں جیسا کہ ارشاد ہوا یہ سب آپ کی قدردانی اور عزت افزائی ہے جو کہ آپ نے فرمایا
میں ایسی پاسبانی اور نگہبانی کرونگا کہ شاید کوئی کرے آپ تو اپنے کو فرماتے ہیں کہ مجھکو بھی جانے
نہ دینا گو آپ میرے مالک ہیں اور بادشاہ ہیں آپ کا بڑا مرتبہ ہے میں ہوا کو بھی نہ جانے دونگا فرشتہ
و جن کی بھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ اندر جاسکے انسان کی کیا لیاقت ہے اور لوح کو بھی اس مقام پر
رکھونگا کہ فرشتہ بھی نہ پاسکے آپ ان سب امروں سے اطمینان رکھیے میں آپ کا ایک ادنی غلام
ہوں اگر آپ یہ مرتبہ نہ عنایت فرماتے تو میں یہ مرتبہ کہاں سے پاتا بادشاہ نے جواب دیا کہ
جب میں نے ایسا ہی تم کو پایا تو یہ خدمت تمھارے سپرد کی ورنہ تم سے زیادہ مرتبہ کے لوگ
اسوقت دربار میں موجود تھے انکو نہ سپرد کرتا ان سب پر میں نے تم کو ترجیح دی یہ سنکے شحنہ جادو
نے سلام کیا اور کہا کہ یہ لوگ قید اسکے اوپر آراستہ کریں تو میں لے جاؤں بادشاہ نے حکم دیا
عیار کو کہ اسکو چادر سے کھولو پس عیار نے چادر سے کھولا اور اپنی کمند بھی کھول لی عملہ نے قید
جسم پر آراستہ کرنی شروع کی سب لباس اتارا وہ بھی کوتوال نے اپنے قبضہ میں رکھا اور
ہتھیار بھی اور کل تبرکات اور لوہے ادھر جلاد نے سوا پانسو من کی قید جسم پر صاحبقران
کے آراستہ کی جب قید سلاسل میں صاحبقران مقید ہوچکے اسوقت بادشاہ نے
کوتوال سے کہا کہ اب لے جاؤ قیدی کو میرے سامنے سے چنانچہ کوتوال قید صاحبقران
کی اراپہ پر ڈال کر لے چلا اور ایک مقام پر لا کر ایک مکان تیرہ و تار میں صاحبقران کو بند کیا

اور کل لباس و ہتھیار و تبرکات کو لا کر ایک دوسرے مکان زمین کھود کر دفن کر دیا بہت احتیاط سے
اور گرد اس مکان کے سواروں و پیدلوں کا پہرہ مقرر کیا جو کہ قریب دس ہزار کے تھے جس میں
صاحبقران قید تھے اور اپنے رہنے کے لیے بھی ایک مقام آراستہ کیا بالکل قریب یہ سبب
بندوبست کر کے خود برائے پاسبانی بیٹھا دن ہی سے صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہونے
لگی اور ہوشیار باش و خبردار باش کی ہر طرف سے صدا آنے لگی واقعی کوتوال نے ایسا ہی
بندوبست کیا تھا کہ ہوا کا گذر بھی محال تھا اگر ایک خیال بھی وہاں جاتا تو اسیر ہو جاتا ایسا
بندوبست تھا جب یہاں لا کر صاحبقران کو قید کیا اور در زندان بند کر کے قفل دیدیا اور
سپہ پہرہ کی مقرر کیا یہاں تو بیرون زندان یہ بندوبست ہے وہاں یکایک وہ بیہوشی خود
بخود دفع ہوئی اور صاحبقران کو ہوش آیا اپنے کو قید سخت میں مبتلا پایا یعنے ہاتھوں میں
ہتھکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں گلے میں خاردار طوق بغلوں میں خاردار لٹھ رانوں میں فولاد
کی چوبے چڑھے ہوئے پائے زنجیر گران میں اپنے کو قید دیکھا بہت حیران ہوئے پہلے تو خیال کیا
کہ خواب دیکھ رہے ہو جب آدمیوں کے بولنے کی صدا سُنی اب یقین ہوا کہ تم اصل میں قید ہو
معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقیر نہ تھا بلکہ کوئی عیار تھا تم کو اُسنے دھوکا دیا اور فریب تم اُسکے دھوکے
اور فریب میں مبتلا ہوگئے اُسنے تم کو لا کر یہاں قید کیا خیر خود کردہ را علاجے نیست تم خود
اپنے ہاتھوں سے اس بلا میں مبتلا ہوئے جیسے یہ فقیر آیا تھا ویسے ہی لوح کو دیکھتے لوح کو بالکل
بھول گئے اگر کچھ شک بھی گذرا تو خود دل سے سوال و جواب کر کے اُس شک کو دفع کر دیا
اور لوح کا خیال تک نہ کیا بلکہ اُسنے یاد بھی دلایا اُسوقت بھی نہ دیکھی معلوم ہوتا تھا کہ اُس
مشعل پر بیہوشی پڑی ہوئی تھی اُسکا دھواں جو دماغ میں پہونچا اُسنے اثر کیا اُسی سبب
سے تم بیہوش ہو کر گرے ورنہ تم نے کچھ کھایا نہ پیا آخر اب اس پچھتانے سے کیا ہوتا ہے
جو خدا کو منظور ہو گا تو وہ اپنے قدرت سے کوئی نہ کوئی تدبیر رہائی کی پیدا کرے گا مگر یہ نہ
معلوم ہوا کہ یہ کون مقام ہے اور ہم کو کس نے قید کیا ہے اور ہمارے اور اُسکے کیا وجہ ہے
دشمنی کی کہ جسنے معاوضہ میں اُسنے ہم کو اسطور سے قید کیا ہے یہ خیال کر کے اپنے دل میں
صاحبقران خاموش ہو رہے کہ جب کوئی کھانے وغیرہ کو دینے کو آئے گا اُسوقت دریافت

ہو جائے گا زیادہ وہ ذکر کرنے سے کیا فائدہ یہاں صاحبقران یہ تجویز کر گئے اور شکر خدا کر کے خاموش
ہو کر بیٹھ رہے ذات خدا پر تکیہ فرما کے بیرون زندان کوتوال نے سب بندوبست کر لیا جیسا کہ
تحریر کر چکا ہوں اب کوتوال پاسبانی میں مصروف ہوا ادھر صاحبقران کی قید کو دخان لال قبا
روانہ کر چکا اسوقت اہل دربار سے کہا کہ تم نے میرے اقبال کو دیکھا کہ کیونکر طلسم کشا قید ہو کر
آیا یہ وہ مقام ہے کہ اسکے حال سے کوئی آگاہ نہیں ہے نہ یہاں کوئی آسکتا ہے بس جب یہ حالت
ہے تو کیا خوف ہے اہل دربار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اور درست فرمایا پھر کیا خوف ہے بہت
اچھا کیا واقعی اب طلسم کشا کی قضا بھی آئی تھی جو ادھر کو آیا ورنہ کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے کہ
اس دربند کو بھی مثل انھیں دربندوں کے طلسم کشا نے تصور کیا تھا جو یکہ و تنہا ادھر آیا
دخان لال قبا نے جواب دیا کہ جو کچھ ہو اب تو یہاں آکر قید ہوا ہے اگر مع لشکر و سپاہ کے آتا
تو کیا بنا لیتا اگر مع لشکر کے آتا تو بھی مارا جاتا اور لشکر اسکا تباہ ہوتا یہی خیال ہوتا اسی طور سے
مع لشکر کے اسیر ہو جاتا اہل دربار نے جواب دیا کہ واقعی یہی امر تھا یہ بھی ممکن تھا کہ یہاں
آکر کوئی زندہ واپس جاتا تب یہ اہل دربار نے کہا دخان لال قبا نے کہا کہ تم دیکھا کرو کہ
میں کیونکر بعد قتل طلسم کشا کے اہل لشکر کو قتل و تباہ کرتا ہوں جب میں طلسم کشا کو قتل
کر لونگا اور لشکر کو تباہ اسوقت شہنشاہ کو خبر کرونگا بلکہ بطور تحفے کے طلسم کشا کا سر
روانہ کرونگا اور ایک بہت بڑا جشن کرونگا اسوقت اپنے دربند کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ و
سب اہل طلسم کو اپنے حال سے اور حال دربند سے خبردار کرونگا اور آگاہ اب یہ دربند سب
پر ظاہر ہوگا کو آجتک اس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہ تھا مگر اب آگاہ ہوگا اکثر بزرگوں
نے بیان کیا تھا اور میں نے انسے سنا تھا کہ یہ دربند اس زمانہ میں ظاہر ہوگا اور سب ساکنان
طلسم اس دربند سے اسوقت میں آگاہ ہونگے جبکہ طلسم کشا آئے گا وہ اس دربند کو ظاہر
کرے گا کیونکہ وہ اس دربند کے فتح کرنے کو آئے گا جب وہ اس دربند کو فتح و برباد کرے گا
اسوقت ساکنان طلسم کو ظاہر ہوگا ان لوگوں کا یہ قول تھا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ انکا منشا
اور مطلب یہ تھا کہ جب طلسم کشا یہاں برائے فتح دربند آئے گا تو اسیر ہو جائے گا اور
حاکم دربند اسکو قتل کرکے خود دربند کو ظاہر کریگا کیونکہ اس امر کے بعد یعنی بعد قتل طلسم کشا

کے جشن کرونگا کل ساکنان طلسم و تحیر ساکنان طلسم کو جشن مین طلب کرونگا اسوقت سب پر
ظاہر ہوگا اور سب واقف ہوگئے اور سب پر یہ دربند ظاہر ہوگا بس یہی منشا تھا اُن لوگون کا
اب اس دربند کے ظاہر ہوتے کا زمانہ آگیا ہے یہ وہی زمانہ ہے کتاب مین جو حالات طلسم تحریر
ہین اور اسطور سے کہ فلان زمانہ مین جب طلسم کشا آئے گا تو یہ دربند ظاہر ہوگا باتیان طلسم
کا بھی یہی مطلب تھا اسی غرض سے اُنھون نے اس امر کو تحریر کیا تھا یہ منشا نہ تھا کہ طلسم
کشا اس دربند کو فتح کرے گا اسی سبب سے ظاہر ہوگا وخان نے جب یہ بیان کیا سب
اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی یہی منشا تھا جو کہ آپ ارشاد فرماتے ہین جب یہ تقریر ختم ہوئی
تو بادشاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہان کوتوال
نے دو روٹیان اور سوئے کا ساگ جس مین برابر کا نمک تھا اور ایک آبخورہ گرم پانی کا لے کر
زندان مین آیا یہان صاحبقران زانوے فکر پر سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے بحر فکر و تردد مین
غوطہ زن تھے اور غواصی کر رہے تھے کہ یہ کیا مقام ہے اور مین یہان کیون قید کیا گیا ہون میرے قید
کرنے سے کیا مطلب ہے اور کیا دشمنی ہے جو مجکو قید کیا ہے اور یہان کا کون بادشاہ ہے کہ دروازہ زندان
کے کھُلنے کی صدا کان مین آئی صاحبقران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر مگر کوئی عہدہ دار
کچھ ہاتھون مین لیے ہوئے دروازہ کھول کر زندان مین آیا اُسکو دیکھ کر صاحبقران نے زنجیر
کو ہلایا اس خیال سے کہ اس آنے والے کو معلوم ہو کہ قیدی ہوشیار ہے جب زنجیر کی صدا
شحنہ جادو نے سُنی اُسکو بھی معلوم ہوا کہ قیدی ہوشیار ہے بس قریب آیا اور کہا کہ او قیدی اپنا
کھانا لے اور کھا اور بادشاہ کو دعا دے کہ اُسنے تیرے اوپر رحم کھا کر یہ تیرے لیے کھانا
مقرر کیا ہے ورنہ مارے فاقون کے مرجاتا ایک دانہ نہ نصیب ہوتا نہ ایک قطرہ پانی کا مگر یہ
بادشاہ کی عنایت و مہربانی ہے جو کھانا مقرر کیا یہ جب کوتوال نے کہا صاحبقران نے سر اٹھا کر
اُسکی طرف بہ نگاہ قہر آلود دیکھا اور کہا کہ اے شخص پہلے تو یہ بتا کہ یہ کون مقام ہے اور مجکو کس غرض
سے یہان قید کیا ہے اور یہان کا کون بادشاہ ہے میرے اُسکے کیا عداوت تھی جو میرے ساتھ
اُسنے یہ سلوک کیا اور مین اپنے خدا کا کیون نہ شکر ادا کرون اور کیون نہ اُسکی تعریف کرون کہ
جسنے یہان بھی میرے رزق کی فکر کی اور دشمن کے دل مین یہ بات پیدا کی کہ اُسنے کھانا مقرر کیا

میں اپنے خالق اور مالک کا کیون نہ شکریہ ادا کرون کہ جو اپنے بندون پر مثل مان باپ کے مہربان ہی
اور ہر وقت انکی پرورش کی اسکو نہ شکر ہے اور ایک اُسکے بندہ ناپاک کو کیون دعا دون جو کہ کافر مطلق
ہے اور اپنے خالق کی کفران نعمت کرتا ہی اور کیون اُسکا شکریہ ادا کرون جادوگر ہو یہ کھانا میرے کام کا نہین
ہے کیونکہ تو بھی کافر ہے اور کھانا بھی کافر کے ہاتھ کا پکا ہوا ہوگا بس یہ ہم پر حرام مطلق ہی ہم کافر کے ہاتھ
کے کھانے کو اور پینے کو حرام جانتے ہین یہ سب ہمارے نزدیک حرام ہی بس اب نہ ہم سے کہنا
ہم کو مرنا عطش اور گرسنگی سے مرنا بہتر ہی اور تم لوگون کے یہان کا کھانا کھانا منظور نہین ہی کہ جو مثل
سگ وخوک سے ہو مین کھا کر اپنا ایمان دون یہ جو صاحبقران نے فرمایا سختہ جادو نے جواب دیا
کہ او قیدی بادجو: بلکہ تو قید سخت مین مبتلا ہی اسپر یہ تقریر کرتا ہی تو بڑا مغرور اور متکبر معلوم ہوتا ہی
اور بہت سخت زبان اور بدلگام ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی زندگی کو غنیمت جان تو جو کہتا ہی
کہ میرے خدا نے یہ اُسکے دل مین ڈالا کہ اُسنے کھانا مقرر کیا ہی مین اُسکا شکریہ کیون نہ ادا کرون
اور اُسکی کیون نہ بندگی کرون جو اُسکے بندے کا شکریہ ادا کرون اور دعا دون بس اپنے خدا سے فریاد
کر کہ وہ آکر تجکو رہا کرے اور تیری جان بچائے تب ہم جانین کہ تیرا خدا برحق ہی اور یہ جو تونے کہا
کہ یہ کھانا مثل سگ وخوک کے ہی مین نہ کھاؤنگا کیونکہ تم لوگ کافر ہو بس جب شرط گرسنگی
سے مروگے اُسوقت آپ ہی کھاؤگے ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم تمھاری منت یا التجا کرین ہم
دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو کھانا دے گا اور تو زندہ رہے گا اب رہائی تیری اس قید سے زندگی
مین تو غیر ممکن ہی ہان جب قتل ہوگا اُسوقت قید حیات سے بھی رہائی ہوگی اور اس قید سے
بھی اور یہ جو تونے دریافت کیا کہ یہ کیا مقام ہی اور یہان کا کون بادشاہ ہی اور مجکو کیون قید
کیا ہی اور باعث عداوت کیا ہی آگاہ ہو کہ یہ مقام دربند وحشتانبہ ہی اور یہانکا بادشاہ خان لال انکھا
ہی اور باعث عداوت یہ ہی کہ تو نے دشمنی پر کمر کسی ہی اور طلسم کو فتح کرنے کو ادھر آیا ہی اور در
بندون کو تونے برباد کیا ہی اس دربند کی بربادی کی فکر مین ادھر آیا تھا کہ وخان نے اپنے
عیار کو روانہ کیا وہ تجکو فریب ودھوکا دے کر اسیر کر لایا انھون نے یہان قید کیا ہی اور
قید کا پاسبان ومحافظ مجکو مقرر کیا ہی بعد چالیس روز کے تجکو قتل کرینگے اب رہائی غیر
ممکن ہی اس امر سے اطمینان رکھو کہ تم یہان سے رہا ہو یا کوئی تمھارا عزیز یا دوست آکر

رہا ہو سکتا ہو کہ خبر بھی نہ ہوئی کیونکہ کوئی اس درجنہ سے واقف بھی نہیں نہ کوئی آگاہ نہ اسکا راستہ ہو بلکہ جو
راستہ تھا وہ مسدود ہو بدون حضرت حاکم ور بند کے نہیں آ سکتا ہو بس جو کوئی آئے گا وہ اسیر
ہو جائے گا مثل تیرے اسپر ہاں ممکن ہو ہاں ایک صورت ہو کہ اگر تو دین اسلام ترک کرے اور
وخان لال قبا کی اطاعت کرے اور طلسم کے فتح کرنے سے دست بردار ہووے تو تیری رہائی
ہو جائے اور مرتبہ اعلیٰ بھی ملے ورنہ تو قتل ضرور کیا جائے گا صاحبقران نے یہ تقریر اُس ناہنجار
کی سنکے فرمایا کہ او مردود میرے سامنے سے دور ہو تیری کیا لیاقت ہو اور تیرے بادشاہ کی کیا
حقیقت ہو جو وہ مجھکو قتل کر سکے بدون حکم خدائے کریم اگر میری عمر تمام ہو گئی ہو اور میری قضا
آ گئی ہو تو کوئی مجھکو بچا نہیں سکتا ہو میں ضرور قتل کیا جاؤنگا اگر قلعہ آہنی اور مقام تحت الثرا
میں بھی جا کر پناہ لونگا تب بھی نہ بچونگا اور اگر قضا نہیں آئی ہو اور زندگی باقی ہو تو خان بے
ایمان کی کیا اصل ہو جو قتل کرسکے اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور میرے قتل کی فکر کرے تو ایک
بال بھی نہ کم کر سکے گا میں موت سے نہیں ڈرتا ہوں جو تو مجھکو موت سے ڈراتا ہو اور کہتا ہو کہ
اگر دین اسلام نہ ترک کروگے تو قتل کیے جاؤگے میں اس خوف سے کو کبھی نہ ترک اسلام
کرونگا اسپر کیا منحصر ہو اگر ہزار مرتبہ قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور یہ کہا جائے کہ
دین اسلام ترک کرو تو بھی میں نہ ترک کروں سامری و جمشید و شب نگار کیا چیز ہیں سب
بچہ شیطان اور نطفہ حرام ہیں جسکو تم لوگوں نے خدا سمجھا ہو یہ سب شیطان کے
بہکائے ہوئے ہیں ہم ان سب پر رات دن صبح و شام ہر ساعت لعنت ہزار ہزار مرتبہ
کرتے ہیں اور کہیں اگر پا جاؤں تو اُنکے منھ میں ہگوں اور موتوں اور تمام اہل لشکر کے لوگوں کو
حکم دوں کہ وہ بھی اپنا فضلہ اُنکے منھ میں ڈالا کریں بلکہ تمام سرکشان لشکر کا اُنکے منھ کو سنڈاس
بناؤں یہ جو صاحبقران نے فرمایا اُسنے برہم ہو کے جواب دیا کہ واقعی تم لوگ نالایق ہو کہ
خداوندوں کی شان میں ایسا کہتے ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے زیادہ کہیں گے
یہ تو کم ہو اُسنے کہا کہ وہ لوگ رحم کھاتے ہیں اور ترس کھاتے ہیں جو اپنا عذاب نہیں نازل
کرتے ہیں جس دن دریائے قہر بلا کر جوش زن ہو گا اُس دن وہ اپنا عذاب نازل کرینگے
کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جاؤگے اُس وقت معلوم ہو گا اور جب جانتے اور توبہ کروگے پھر توبہ

بھی نہ قبول ہوگی دوزخ میں ڈال دیئے جاؤ گے ابھی تو وہ دبے ہوئے ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ
وہ کیا آگ دی ہیں جو اپنا عذاب نازل کرینگے وہ اپنے کو تو آتش دوزخ سے بچالیں پھر اوروں کو دوزخ
میں ڈالیں اور اپنا عذاب نازل کریں اور یہ جو تونے کہا کہ اس در بند کے حال سے کوئی آگاہ نہیں
ہے نہ اسکا راستہ ہے نہ بدون اجازت حاکم در بند یہاں آسکتا ہے یہ سب تیری باتیں ہیں اور لغو
حرکت ہے اگر خدا کو میری رہائی منظور ہوگی تو یہ سب باتیں رہ جائینگی میرے دوست اور عزیز
سب آپہنچینگے اور میری رہائی کی غیب سے صورت ہو جائے گی اور غیب سے راہ یہاں آنے
کی پیدا ہوگی اس امر سے خوش نہ ہو اُسنے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تیرا خدا تیری مدد کرے گا اور تجکو رہا
کر دے گا بس اب زیادہ نہ بک ورنہ ابھی تیرا سر کاٹ لونگا کیا کہوں کہ بادشاہ سے مجبور ہوں
ورنہ تجکو اس سخت کلامی کی سزا دیتا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کہوں میں مجبور ہوں ورنہ
میں تجکو تو اس تقریر کی سزا دیتا جادو ور ہو میرے سامنے سے ورنہ بہت ہی سختی سے کلام کرونگا
یہ سنکے شخنہ جادو نے کہا کہ اب یہ کھانا لے گا یا نہیں صاحبقران نے فرمایا کہ میں کہہ چکا
ہوں کہ لے جا کسی اپنے سگ کو دیدے کہ وہ کھالے میں نہ کھاؤنگا میرا خدا مجکو اپنی قدرت سے
پہنچا دے گا اُسنے یہ سنکے وہ کھانا سامنے صاحبقران کے رکھدیا اور کہا کہ چاہے کھاؤ چاہے
نہ کھاؤ میں اپنی خدمت کو جو کہ بادشاہ نے میرے متعلق کی ہے بجالاتا ہوں تاکہ عدول حکمی کا میرے
اوپر الزام نہ ہو وہ یہ کہکر اور کھانا رکھکر پیٹھ موڑ کر چلا صاحبقران نے لات مارکر وہ کھانا
پھینکدیا کوتوال دروازہ بند کرکے باہر چلا آیا اور اپنے مصاحبوں اور ملازموں سے کہا کہ میں
نے بہت اُس قیدی کو سمجھایا اُسنے ایک نہ سنی بلکہ کھانا بھی پھینکدیا میں اپنے منصب کو بجالایا
اب چاہے زندہ رہے گرسنگی سے مر جائے چاہے زندہ رہے اگر مر جائے گا تو خوب ہوگا کہ ہمارا بادشاہ
اُسکے خون سے بچے گا بدون قتل کیے ہوئے مر جائے گا ہم سب کی مراد پوری ہو جائے گی
راوی بیان کرتا ہے کہ اسی طور سے تین دن گذرے نہ صاحبقران نے کچھ کھایا نہ پیا جو یہ کھانا
رکھ آتا تھا صاحبقران اسکو لات مار کر پھینکدیتے تھے اب چوتھا دن ہے کہ جاتا ہے تو دونوں وقت
رکھ کے چلا آتا ہے پھر کلام صاحبقران سے اس خوف کے مارے نہیں کرتا ہے اگر میں کلام
کرونگا تو یہ اسی طور کے سخت جواب دے گا بیکار کیوں ایسے سے کلام کرے اچھے خداوندی کی

برائی سنون یہان تو یہ امر ہی وہان دربار مین اب کچھ ذکر بھی نہین ہوتا ہی بلکہ اور اور باتین ہوتی ہین
اسکا تذکرہ بھی نہین آتا ہی یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی قید ہوکر آیا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب
بھول گئے ہین صرف اسقدر ہوتا ہی کہ ہر روز بوقت صبح جبکہ بادشاہ آتا ہی شخمہ جادو اگر خبر گذران
جاتا ہی کہ ابھی تک قیدی موجود ہی مگر نہ کچھ کھاتا ہی نہ پیتا ہی پہلے دن کی تقریر بھی بیان کردی تھی کہ یہ
تقریر میرے اسکے ہوئی یہ سوال وجواب ہوئے بس اسیطور سے آٹھ روز گذرے یہان تو
صاحبقران قید ہین اور اب سب کو فکر ہی کہ زمانہ میعاد گذر جائے تو طلسم کشا قتل کیا جائے
ان سب کو اس فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب کچھ حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ جسدن سے
خواجہ نے خواب دیکھا تھا اور آصف بن برخیا حکم دے گئے تھے کہ تیسرے دن تم طرف
دربند کے روانہ ہونا [illegible] کہ خواجہ نے گھڑی وساعت گن گن کر وہ دو دن بسر کیے جب
وہ دن آیا تو خواجہ نے سب سے کہا کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون کیونکہ آج
تین دن ہوگئے کہ مین نے اپنے عاشق کو نہین دیکھا ہی نہ اسکی خبر معلوم ہوئی ہی کہ کہان ہی اور
کیا گذری اب بدون اسکے مجکو یہان آرام نہین ہی مین کیونکر قیام کرون اس مقام پر بس مین جاتا
ہون مجکو حمزہ کے بغیر لشکر و بارگاہ سونی معلوم ہوتی ہی اب مین نہ ٹھہرونگا نہ قیام کرونگا اسیطور
سے خواجہ روز کہا کرتے تھے جب وہ دن آیا تو کہا کہ آج مین جاتا ہون سب نے کہا کہ آپ [illegible]
قیام کرین کل تک خبر آجانے گی جواب دیا کہ اب میرا یہان ٹھہرنا غیر ممکن ہی میرا دل گھبراتا
ہی کلیجہ منہ کو چلا آتا ہی اضطراب حد سے زیادہ ہی مجکو جانے دو یہ کہکر خواجہ اٹھ کھڑے ہوئے
لاکھ لاکھ سب نے روکا مگر خواجہ نے ایک کی نہ سنی بیرون دربار آئے اپنی صورت ایک ساحر
کی بنائی کہ دھوتی کھاروے کی بندھی ہوئی کرتہ گلے مین سیندور کا قشقہ پیشانی پر کھور چندن
کی [illegible] ہوئے بھبھوت ملے ہوئے تانبے کا گوڑ بالے گلے مین لٹکے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی
[illegible] ہوئے چلے جسطرف کو آصف بن برخیا نے فرمایا تھا کہ تم جانا تو دربند پر
محبوب جا ملوگے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اب پھر کچھ حال دربند کا تحریر ہوتا ہی
ناظرین آگاہ ہون کہ شخمہ جادو کوتوال شہر ایک اپنے عزیز کی لڑکی پر عاشق تھا ایک مدت
سے [illegible] فریفتہ تھی جب اسکو اسی طور سے ایک زمانہ گذرا اور اسکا اضطراب

زیادہ جو ہوا تھا اور بیقرار ہوا کر اُسنے اُسکے باپ سے درخواست کی کہ مجھکو اپنی غلامی میں قبول فرمایئے
اپنی دختر کی شادی میرے ساتھ کر دیجیے جب اُسنے یہ درخواست کی تھی اُسنے اپنے عزیزوں کو جمع
کیا اور اُنکے روبرو شخنہ جادو کی درخواست کو بیان کیا اور کہا کہ اُسنے خود اس امر کی خواہش کی ہے تم
سب کی کیا رائے ہے آیا میں اُسکی درخواست کو قبول کروں یا جواب دے دوں آیا یہ نسبت اچھی
ہے یا بُری اُسکے سب عزیزوں نے کہا کہ یہ نسبت تمھاری تقدیر سے قبول ہوئی ضرور قبول کرلو
لوگ ایسی ایسی نسبتوں کی تو خواہش رکھتے ہیں اسمیں تو سوا اے فائدہ اور نفع کے کوئی امر
نقصان کا نہیں ہے مثل ہے کہ بکری کو بھی چھوڑتے ہیں تو ہری گھاس دیکھ کر چھوڑتے ہیں بس
تمھاری لڑکی عمر بھر چین کرے گی اول تو وہ ایک مرتبہ جلیل پر قائم ہے تمام شہر کا کوتوال ہے
دوسرے بادشاہ بہت خوش ہے تیسرے عالی خاندان ہے اور لاکھوں روپیہ کا آدمی ہے دیکھو اس
نسبت کو جانے نہ دینا جسطور سے ہو قبول کرلینا جب کہ وہ خود خواہش کرتا ہے تو تمھارا کیا
نقصان ہے مان لو اور قبول کرلو اگر انکار کروگے تو بعد کو پچھتاؤگے ہمارے نزدیک تو کوئی
نقصان و ہرج نہیں ہے بہت اچھی بات ہے جب اسطور سے سب عزیزوں نے اور دوستوں
نے اُس سے کہا تھا اور فائدے دکھائے تھے اسکو بھی اُنکے کہنے سے خیال ہوا اور جس طرف کو
عقل کو دوڑایا اور نقصان کا پہلو نکالا سوا اے نفع کے کوئی پہلو نقصان کا نظر نہ آیا پس اسنے
اُسیوقت اِن سب کے روبرو کہا کہ میں نے تم سب کے کہنے سے قبول کیا اور اس نسبت کو
منظور کرلیا کیونکہ تم نے جو کچھ کہا وہ سب ٹھیک ہے تم لوگوں کی رائے ٹھیک ہے اور درست ہے
میں کہلا بھیجتا ہوں کہ ہم نے تمھاری خواہش کو قبول کیا راوی بیان کرتا ہے کہ اُسنے اُسیوقت
پیام بر کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ ہم نے دل وجان تمھاری خواہش کو قبول کیا ہمارا باعث افتخار ہے
جب یہ پیام شخنہ جادو کے پاس پہونچا اُسنے اُسیوقت جواب میں کہلا بھیجا تھا کہ کچھ کوئی دن
مقرر کیا جائے کہ کچھ سامان شادی ہو اور اسی ماہ میں فراغت ہو جائے پیام بر نے آکر شخنہ جادو
کا پیام اُسکے باپ سے یعنی لڑکی کے دیا اُسنے شخنہ جادو کا پیام سُنکر اُسکا یہ جواب دیا کہ اُسنے
کہدیا کہ اس ماہ میں کچھ شگون کرلیا جائے اور ہم رخصت بعد چھ ماہ کے کرینگے اگر اس امر
منظور ہو تو ہم حاضر ہیں کیونکہ اس عرصہ میں ہم سب سامان کرلینگے ابھی ہمارے پاس سامان

درست تعین کر پیام بر نے جاکر جواب اُسکا شحنہ جادو سے کہا شحنہ جادو نے جواب دیا کہ ہم کو قبول
ہے جو چاہیں شگون کریں کہ ہم کو اطمینان ہو جائے اور ہماری پختگی ہو جائے تاکہ پھر نہیں کہیں کوئی
سلسلہ گر شگون نہ وہ پیام بر نے بھی جاکر لڑکی کے باپ سے کہا کہ اُنھوں نے یہ کہا ہے آپ اس کا
کیا جواب دیتے ہیں اُسنے کہا کہ جاکر کہدو کہ پرسون کچھ شگون ہو جاوے گا وہ شگون یہ ہوگا کہ منگنی
کی جائے گی تاکہ طرفین کی پختگی ہو جائے دونوں طرف اطمینان ہو جائے خلاصہ یہ کہ بموجب اقرار کے
منگنی ہو گئی تھی اور یہ اقرار ہو گیا تھا کہ بعد چھ ماہ کے شادی کی جائے گی جب یہ اقرار وغیرہ ہو گیا
طرفین کو اطمینان ہو گیا یہاں تک کہ وہ زمانہ گذر گیا اور وہ زمانہ آیا کہ جسکا طرفین میں اقرار ہوا تھا
جب وہ زمانہ آیا تو پھر لڑکی کے باپ نے کہلا بھیجا کہ اب ایک دن آکر رخصت کرا لے جاؤ کیونکہ
اب ہمارا سب سامان درست ہو گیا ہے اب ہم کو ایک دن بھی برابر ایک برس کے ہے جب یہ
پیام شحنہ جادو کے پاس پہونچا وہ اس پیام کے سننے سے خوش ہو گیا پھولوں نہ سماتا تھا اپنے جامہ
سے باہر ہو گیا خوش ہو کر پیام بر سے کہا کہ ہماری طرف سے کہنا کہ ہم دن رخصت کا مقرر کرکے
کہلا بھیجیں گے کیونکہ ہم کو خود جلدی ہے ہم بادشاہ سے عرض کر لیں اگر میں اس عہدہ پر نہ قائم
ہوتا کہ ایک قیدی کی حفاظت میرے سپرد نہ ہوتی تو میں خود اسیوقت بتا دیتا کہ فلان دن میں
آؤنگا اور عقد کرکے لے جاؤنگا مگر خرابی یہ ہے کہ یہ قیدی بہت بڑا مجرم ہے اسکی حفاظت میرے سپرد
ہے اور حکم ہے کہ جب تک یہ قید رہے اُسدن تک تم اپنے گھر جانا اسی مقام پر کھانا اور پینا وغیرہ
کھانا یہاں سے ایک پل کو نہ ہلنا اگر اسکے خلاف کروگے تو عتاب سلطانی تم پر نازل ہوگا پس
میں بدون اُنسے رخصت حاصل کیے ہوئے اقرار نہ کرونگا اتفاق سے وہی زمانہ شادی کا
مقرر ہوا کہ جس زمانہ میں صاحبقران قید ہو کر آئے تھے اور قید کیے گئے تھے جب پیام بر سے
شحنہ جادو نے یہ بیان کیا وہ یہ سنکے فوراً وہاں سے لڑکی کے باپ کے پاس آیا اور جو کچھ شحنہ جادو
نے بیان کیا تھا اُنسے کہا اُنھوں نے جواب دیا کہ اچھا ہم کو قبول ہے جو تاریخ و دن وہ مقرر کرکے بھیجینگے
ہم اسکو قبول کرینگے اور رخصت کر دینگے پیام بر نے آکر کہدیا بس اُسیدن شحنہ جادو نے ایک عرضی
بخدمت خاقان لال قبا اس مضمون کی تحریر کی جسکا یہ القاب تھا بحضور فیض گنجور لامع النور
خداوند نعمت نیاز زمان حاتم دوران دام اقبالہ و اجلالہ بعد آداب و تسلیمات بلغ عرض

بخدمت بندگان عالی میر سانند عریب پرور سلامت یہ حقیر سراپا التقصیر دست بستہ بخدمت غلامان سرکار یہ عرض کرتا ہے کہ احترام جادو کی دختر کے ساتھ ایک مدت سے اس غلام کی شادی قرار پائی ہوئی تھی اب اُنھون نے میرے پاس پیام بھیجا ہے کہ آکر رخصت کرا لے جاؤ اب ہم کو یہ امر منظور نہین ہے کہ ہم لڑکی کو اپنے مکان مین رکھین اب ہم سے حفاظت نہین ہو سکتی ہے اپنی امانت لیجاؤ اب عرصہ نکرو اگر عرصہ کروگے تو ہم دوسرے مقام پر اُسکا عقد کر دینگے آج تک ہم نے تمھارا انتظار کیا کہ تم پیام بھیجو جب تم نے نہین بھیجا تو ہم نے خود عاجز ہو کر تم کو پیام بھیجا گو ہم کو زیبا نہ تھا کہ ہم لڑکی والے تھے مگر لیا کرین کہ تم سماعت نہین کرتے ہو اب ہم انتظار کر چکے اگر اب نہ اقرار نہ لروگے تو ہم اور کہین ٹھہرا کر شادی کر دینگے جب یہ پیام میرے پاس آیا مین نے یہ جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین بادشاہ سے اجازت لے کر دن مقرر کرتا ہون کہ فلان تاریخ سب سامان درست رکھنا ہم آکر رخصت کرا لے جاینگے وہ تاریخ اور دن نہ ٹلے گا لہذا مجکو اجازت ملے کہ مین اپنی شادی کرون صرف اسقدر کی کہ جسدن برات لے کر جاؤن بانی عروس کو لے کر اسی مقام پر چلا آؤنگا مین اسکا اقرار حضور سے کرتا ہون کہ پاسبانی و حفاظت کا خوب بندوبست کر جاونگا آپ کے کام مین فرق نہ ہوگا اگر کوئی خرابی ہو تو مجکو توپ دم فرمائیے گا دوسرے میری یہ خواہش ہو کہ مجکو اس امر کی اجازت مرحمت ہو مین قاضی صاحب کو کہ جنھون نے میرے بزرگون کا عقد پڑھا ہے اور وہ بیرون در بند بیٹھے ہین جنکا نام قاضی جگ بگ ہے بیرون در بند سے طلب کرون تاکہ وہ میرا عقد پڑھین کیونکہ جب تک وہ عقد نہین پڑھتے ہین اسوقت تک عقد درست نہین ہوتا ہے دوسرے یہ بات ہے کہ انکا عقد پڑھا ہوا درست ہوتا ہے اور ہمیشہ رہتا ہے کوئی فتور نہین ہوتا ہے اگر کوئی دوسرا عقد ہمارے خاندان مین پڑھتا ہے اول تو اہل خاندان و اہل برادری اُس عقد کو درست نہین جانتے ہین کہتے ہین یہ عقد صحیح نہین ہے دوسرے اکثر اسکا امتحان ہو چکا ہے اگر کسی دوسرے نے عقد پڑھا اور قاضی جگ بگ نے نہین پڑھا تو دولھا مر گیا یا دولھن مر گئی عقد پڑھا ہوا راس نہین ہوتا ہے اس سے کیا فائدہ کہ ہم لوگون کو شک ہو بس اجازت مرحمت ہو کہ مین اُنکو بیرون طلسم سے طلب کرون تاکہ وہ آکر عقد پڑھین اور مین اپنی مراد کو پہونچون اور میری آرزو و خواہش پوری ہووے کیونکہ مین ایک مدت سے احترام جادو کی دختر پر فریفتہ ہون

اُسکی آتش فراق مین جلا کرتا تھا اب توان لوگون نے میری آرزو کو بر لانے کا اقرار کیا ہی اگر مین انکار
کرونگا تو وہ لوگ اور کسی کے ساتھ عقد کر دینگے مین یہ خبر پا کر مر جاؤنگا کیونکہ میرے معشوق کو دوسرا
لے جائے گا مجھ سے اُسکی جدائی گوارا نہ ہوگی اب کہان تک مرون آج تک تو مر رہا ہون اب زندگی
کی صورت نظر آئی ہی چھوڑ دونگا تو ہالون بس از راہ مہربانی میرے حال پر ترس فرما کر اجازت عطا ہو
اور قاضی جگ ناگ سے جاتے کی بھی اجازت ملے اگر وہ عقد نہ پڑھین گے دوسرا کوئی عقد
پڑھے گا اگر عروس مر گئی تو مین بھی مر جاؤنگا کہ مرے کے یہ دن نصیب ہوا تھا اُس مین یہ خرابی
ہوئی مین اپنی جان دے دونگا اگر مین مر گیا تو وہ عروس رانڈ ہو جائے گی ہر طرح خرابی ہوگی بس
یہ دونون اجازتین از راہ مہربانی و پرورش سے کے مرحمت ہون تاکہ مین حسب خواہش اپنی شادی
کرون آپ کی عنایت و پرورش سے اپنی مراد کو پہونچون اور اپنی مراد پر کامیاب ہو کر آپ کی
دعا مین شب و روز مصروف ہون اور ترقی جاہ و جلال مین معروف ہون الٰہی آفتاب دولت و
اقبال تابان باد زیادہ حد ادب یہ عرضی لکھ کر اور مہر کر کے اپنا نام تحریر کیا اور اسکو لفافہ مین بند
کر کے ایک اپنے چوبدار خاص کے ہاتھ خدمت بادشاہ مین روانہ کیا اور زبانی کہلا بھیجا کہ مین خود
عرضی لے کر حاضر ہوتا اور زبانی بھی عرض کرتا مگر مجبور ہون اس امر سے کہ اگر حاضر خدمت ہوتا
ہون تو یہان تباہی ہو جائے گی اور عدول حکمی ہوگی اسی وجہ سے مین نے یہ عرضی چوبدار کے
ہاتھ خدمت والا مین بھیجی یہ میری خطا معاف فرمائی جائے گستاخی معاف ہو بس وہ چوبدار وہ
عرضی لے کر بہت جلد در دولت پر پہونچا خان ابالی قباد دربار مین موجود تھا دربار آراستہ
تھا سب سردار حاضر تھے اور کاغذات ملکی دیکھے جا رہے تھے کہ یہان در دولت پر چوبدار آیا
ورگہ سالار سے کہا کہ یا تو یہ عرضی تم سے جا کر خدمت بادشاہ مین پیش کر دو اور اسکا جواب لا دو
یہ عرض کرنا کہ یہ عرضی شحنہ جادو کوتوال شہر کی ہے یہ بھی عرض کر دینا کہ اسکا جواب اُسنے طلب کیا ہی
یا مجھکو اجازت لا دو کہ مین خود حاضر ہو کر پیش کرون اور جو زبانی کہا ہی اُسکو بھی عرض کرون اور
جواب حاصل کرون اُس ورگہ سالار نے کہا کہ مین جا کر تمھارے حاضر ہونے کی اجازت
لائے دیتا ہون اُس چوبدار کو باہر ٹھہرا کر ورگہ سالار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لا کر عرض کیا
کہ ایک چوبدار پاس سے شحنہ جادو کوتوال شہر کے عرضی لیکر آیا ہی اجازت طلب کرتا ہی کہ

مین حاضر ہوکر عرضی پیش کرون اور جو کچھ زبانی عرض کیا ہو اُسکو بھی عارض کرون کیا حکم ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب بادشاہ نے یہ زبانی ورگہ سالار کے سُنا حیران ہوگیا بدحواس ہوا اور گہ سالار سے حکم دیا کہ بہت جلد اُس چوبدار کو یہان لے آؤ تاکہ ہم اُس عرضی کو دیکھین اُسمین اُسنے کیا تحریر کیا ہے اور کیا وجہ ہے جو اُسنے یہ عرضی بھیجی ہے اور زبانی بھی کہلا بھیجا ہے ایسا تو نہین ہے کہ کوئی بات بابت قیدی کے دریافت کی ہے کیونکہ اُسنے اسوقت تک میرے حکم کے خلاف نہین کیا ہے اگر یہ کام اُسکے سپرد نہ ہوتا تو وہ خود آکر عرض کرتا مگر اُسنے خلاف حکم جان کر کہ اگر مین جاؤنگا تو بادشاہ کے خلاف ہوگا اور عدول حکمی کا میرے اوپر الزام ہوگا اس سے کیا فائدہ کہ مین بیکار کو ملزم ٹھہرون اس سے بہتر ہے کہ بذریعہ عرضی کے مطلع کرون اور جواب منگالون بس اس خیال سے اُسنے عرضی لکھی ہوگی جلد لاؤ اُسکو نہ معلوم کیا تحریر کیا ہے خداوند عجائب خبر کرین یہ جو وخان لال قبا نے حکم دیا بس ورگہ سالار فوراً باہر آیا اور اس چوبدار کو اپنے ہمراہ لے کر اندر آیا یہان وخان نے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم کیا ہوا ہے جو یہ عرضی اُسنے لکھی ہے خداوند خیر کرین اور خبر خوش سُنائین وخان لال قبا یہ کہہ رہا تھا کہ وہ چوبدار ہمراہ ورگہ سالار کے آیا اُسنے سلام کیا آداب بجا لایا اور قواعد شاہی عمل مین لایا اور ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا ہوا اور دونون ہاتھون پر وہ عرضی رکھ کر بادشاہ کے روبرو پیش کی اور جو کچھ زبانی کہنہ جادو نے عرض کیا تھا عرض کیا بادشاہ نے وہ عرضی لے کر دبیر کو دی کہ اسکو پڑھو اس دبیر نے وہ عرضی لے کر لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کی کل عرضی پڑھی وخان لال قبا وسب اہل دربار نے مضمون عرضی سُنا اور آگاہ ہوئے جب عرضی تمام وکمال سُن چکے اور عرضی تمام ہوئی اور کل عبارت ومضمون سُن چکے اُسوقت وخان لال قبا نے دبیر سے کہا کہ دبیر ہماری طرف سے لکھ دو کہ یہ شادی تم کو مبارک ہو اور تم شوق سے جو دل چاہے تاریخ برات کی مقرر کرو مگر اس امر کا خیال رہے کہ میرے کام کا ہرج نہ ہو اور حفاظت اور پاسبانی مین فرق نہ ہو جیسے تم اقرار کرتے ہو کہ آپ کا کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا اور پاسبانی اور حفاظت مین فرق نہ ہوگا بس اسکا خیال رہے اور جب میرے کام مین ہرج نہ ہوا تو پھر کیا نقصان ہے جتنا اپنے کام سے مطلب ہے کہ اسمین نہ فرق ہوجائے تم خود بندوبست کر دو چاہے تم اپنے ملازمون سے کراؤ چاہے تم اس مقام پر قیام کرو چاہے اپنے مکان پر رہو مگر قیدی کی حفاظت مین فرق

ہوا اور اس امر مین تفریق ہو گئی تھی دونون وقت تمھین پہونچا تا کوئی دوسرا کھانا نہ قیدی کے پاس
لے جانے پائے اس کام کا خیال رہے اور تم شوق سے قاضی جگ ناگ کو طلب کرو تم پر کیا منحصر ہے
یہ رسم کل سالکان دربند و اہل دربار مین مدت سے جاری ہے اور یہ سلسلہ چلا آتا ہے کہ
جب تک قاضی صاحب عقد نہین پڑھتے ہین اسوقت تک وہ عقد صحیح نہین مانا جاتا ہے اور کوئی
اعتبار نہین کرتا ہے بس ضرور قاضی جگ ناگ کو طلب کرو تاکہ طریقہ اور قاعدہ سے عقد پڑھا
جائے اور کوئی اعتراض نہ کرے نہ تمھاری جان کا ضرر ہو نہ عروس کی جان کا نہ مین تمھارا دشمن ہون
نہ عروس کا اور مین اس حال سے بخوبی آگاہ ہون اور تم نے وہ نمک حلالی اور خیرخواہی و دیانت
داری کی ہے کہ کوئی نہ کریگا اور تم نے سرمو میرے حکم کے خلاف نہین کیا ہے مین تم سے بہت خوش ہون
ایسا ہی تمھارا پاس و لحاظ تھا کہ جو مین نے تم کو اس امر کی اجازت دی اگر دوسرا کوئی اجازت
طلب کرتا تو کبھی نہ دیتا کیونکہ آج کل غدر مچا ہوا ہے مگر تمھاری خوشی ہر طرح مجکو منظور ہے مین یہ
نہین چاہتا ہون کہ تم ناخوش ہو مگر جو کام کرنا ساتھ خبرداری اور ہوشیاری کے کرنا زیادہ دعا یہ
لکھوا کر وہ جواب اسی چوبدار کو دیا اور اُسیوقت حکم دیا کہ ایک خلعت گران بہا اور پانچ ہزار
روپیہ ہماری طرف سے شخنہ جادو کو فوراً بھیجدیا جائے اور یہ کہدیا جائے کہ یہ روپیہ براے مصارف
شادی تم کو دیا گیا ہے اگر کم ہو تو اور طلب کر لینا ہم فوراً تم کو بھیجدین گے اپنے دل کا خوب حوصلہ
نکالنا یہ جو حکم دیا اُسیوقت کارپردازون نے خلعت اور روپیہ ہمراہ چوبدار کر دیا چوبدار نے مجرا
کیا اور رخصت ہو کر اُسیوقت شخنہ جادو کی خدمت مین آیا اور جواب عرضی دیا اور وہ خلعت
اور روپیہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے کہا تھا سب کہدیا اب جو اُسنے عرضی کو کھول کر پڑھا اپنے
حسب خواہش جواب پایا خوش ہو گیا فرط خوشی سے اُٹھ کھڑا ہوا پھولون نہ سماتا تھا جامہ سے
باہر ہوا جاتا تھا ایسا خوش ہوا کہ ایک ہزار روپیہ اُسیوقت اپنے ملازمون اور ان لوگون کو تقسیم
کیا جو کہ پاسبانی و حفاظت کر رہے تھے اور بہت خلوص سے دخان لال قب کو ہزارون
دعائین دین اور اسیوقت برہمن کو طلب کر کے زائچہ کر کے شادی کا دن مقرر کیا کہ فلان
دن ہم آئینگے اور رخصت کرا کے جائینگے یعنے آج کے پانچوین دن ہم اس کام سے فراغت
کر لین گے تم اپنا سامان و بندوبست کرو اب اس مین فرق نہ ہوگا ہم نے پانچوان دن رخصت

کا مقرر کیا ہے انھین چار دن مین جو کچھ تم کو سوداگری ہون کر لو انسدن کے لیے بندر رکھنا صرف استقدر کام
باقی رہے کہ قاضی جی عقد پڑھین اور مین عروس کو محافہ مین سوار کر کے اپنے ہمراہ لے آؤن اس
امر کو تاکید جانو اور مین قاضی جگ مگ کو بھی بیرون در بند سے طلب کرتا ہون اطمینان رکھو
یہ تحریر کرا کے ایک رقعہ پاس احترام کے روانہ کیا چوبدار نے جاکر وہ رقعہ دیا مضمون رقعہ سے
آگاہ ہوا جسوقت اُسنے جواب تحریر کیا کہ ہم نے قبول کیا بس اِدھر شحنہ جادو نے انتظام شروع
کیا اُدھر احترام نے اپنے اپنے عزیزون کو دونون نے خبر دی عزیز و اقارب آکر جمع ہونے نوبت
دونون طرف رکھی گئی جھوم مچ گئی ایک دن احترام نے مانجھے کی رسم ادا کی دوسرے دن یہان سے
ساچق کی رسم ادا ہوئی اب برات کا دن آیا سامان دونون طرف ہونے لگا وہان سے برات
کے جانے کا اُدھر عروس کے رخصت کرنے کا شحنہ جادو نے صاحبقران کی قید کی حفاظت
کا خوب بندوبست کیا بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھ خوب پہرہ چوکی مقرر کر کے وہ اپنے
مکان پر آیا تھا جب یہ وہان موجود تھا تو ایسی خبرداری نہ ہوئی تھی جو آج کل تھی راوی بیان کرتا
ہے کہ یہان تو یہ سب بندوبست ہے اُدھر شحنہ جادو نے ایک رقعہ بنام قاضی صاحب کے اس
مضمون کا تحریر کیا کہ جناب عالی قاضی جگ مگ صاحب قبلہ و کعبہ دام افضالہ بعد تسلیمات
کے آپکی خدمت مین یہ گذارش ہے کہ اس حقیر کی شادی فلان مقام پر قرار پائی ہے اور سب
رسومات ادا ہو چکے ہین صرف عقد ہونا باقی ہے لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ حضور تشریف لائین اور
میرا عقد پڑھین تاکہ سب عقد کو درست و صحیح خیال کرین اور میری زوجہ کی سب اہل خاندان
و اہل برادری و دیگر عزیز و یگانہ و بیگانے عزت کرین اور سب کے نزدیک آبرو ہو اور سب
خوش ہون اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہو کہ کوتوال کا عقد قاضی جگ مگ نے پڑھا ہے
میری یہ خواہش ہے کہ اگر آپ میرے حال پر کرم فرمائین اور مہربانی کو یہ سب باتین حاصل ہون
بس مین یہ چاہتا ہون کہ مین نے کل کی تاریخ مقرر کی ہے آپ تشریف لائیے بس آپ حد
در بند سے آگاہ ہین بس آپ وہان آکر قیام فرمائیے گا مین کل یہان سے چار ساحر روانہ کرونگا
وہ جاکر آپ کو لے آئینگے جو کچھ مجھ سے ہوسکے گا مین آپ کی خدمت بجا لاؤنگا لیکن زحمت
ہوگا زیادہ تسلیم بس یہ تحریر کرنے رقعہ ایک ساحر کو دیا کہ یہ قاضی جگ مگ سے [illegible]

اور اسکا جواب سنا تو وہ ساحر شحنہ جادو کا رقعہ لے کر بیرون دربند آیا اور طرف مکان قاضی سے
روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ شحنہ جادو نے دخان لال قبا سے اجازت لے لی تھی کہ میں ایک
ساحر کو رقعہ لے کر پاس قاضی جگ بگ کے روانہ کرونگا وہ چار ساحر کو قاضی صاحب کے لینے
کے لیے جائینگے اور قاضی کو لے کر آئینگے دخان لال قبا نے اجازت دیدی تھی کہ تم شوق سے
روانہ کرو اور محافظان سرحد کو حکم بھیجدیا تھا کہ ایک ساحر شحنہ جادو کا رقعہ لے کر پاس قاضی صاحب
کے جائیگا اسکو جانے دینا اور جب وہ آئے تو آنے دینا روکنا نہیں اور جب قاضی صاحب آئیں
اور انکے لینے کے لیے ساحر جائیں تو جانے دینا اور جب وہ لے کر اندر آئیں واسطے دینا ہماری
اجازت ہے بس یہ اجازت ہو چکی تھی اسی سبب سے ساحر فرستادہ شحنہ جادو بیرون دربند چلا گیا
اور کسی نے نہیں روکا راوی بیان کرتا ہے کہ ایک مرد ضعیف ہے کہ اسکا نام قاضی جگ بگ ہے ہمیشہ
سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ وہ اہل دربند کا عقد پڑھتا ہے مگر بیرون دربند جنگل میں رہتا ہے اوس سے قسم
لیلی گئی ہے کہ یہاں کا حال کسی سے نہ بیان کرنا اور اسکو اجازت ہے کہ تم اپنے ساتھ جسکو چاہو
لاؤ مگر ایک آدمی سے زیادہ نہ ہو اور جب تک یہ عقد نہیں پڑھتا ہے اسوقت تک عقد صحیح نہیں
مانا جاتا ہے جسکا یہ عقد نہیں پڑھتا ہے اسکی عزت اہل دربند کے نزدیک نہیں ہوتی ہے اوس عورت
و مرد کو سب یہ تصور کرتے ہیں کہ اسکا نکاح نہیں ہوا ہے وہ کسی مقام پر نہیں بلایا جاتا ہے اوس سے
کوئی نہیں ملتا ہے اگر اہل خاندان و صاحب برادری ہوتا ہے تو اسکو سب اپنے خاندان سے
الگ کر دیتے ہیں اسکی اولاد کے ساتھ کوئی شادی نہیں کرتا ہے نہ اسکو کوئی بیٹھنے دیتا ہے نہ اسکی
کوئی مٹی دیتا ہے اسکے گھر کا کھانا پینا سب ترک کر دیتے ہیں ایسا اسکو حقیر جانتے ہیں اگر
قاضی جگ بگ ایک ادنی قوم کے لوگوں کا عقد پڑھ دیں تو اسکو اور اسکی زوجہ کی عزت
ہو جاتی ہے کہ بڑے بڑے عالی خاندان و صاحبان شان و شوکت اسکے شریک ہوتے ہیں بلکہ
اسکو اپنے خاندان میں شریک کرتے ہیں اسکی اولاد کے ساتھ شادی بیاہ کرتے ہیں بلکہ فخر
خیال کرتے ہیں بس ایسی عزت ہے قاضی جگ بگ کی ان لوگوں کے نزدیک بلکہ یہ لوگ
قاضی صاحب کو معاذ اللہ خدا تصور کرتے ہیں جسکا قاضی جی نے عقد پڑھ دیا گویا انکے خدا
نے عقد پڑھایا اور عورت و مرد کو خوب مستحکم باندھ دیا یہ عقد کبھی نہیں ترک کیا جاتا ہے بس

ہمیشہ سے قاضی جگت بگت عقد پڑھا کرتے تھے گویا کہ ان لوگون کی میراث مین یہ آگئے تھے مگر
رہتے بیرون دربند تھے جب کوئی طلب کرتا تھا آتے تھے اور عقد پڑھکر پھر چلے جاتے تھے بہت
پوچھا انکو ملتا تھا مگر قول کا یہ حرامزادہ ایسا پابند تھا کہ اسنے آجتک کسی سے دربند کا حال نہین کہا
کیونکہ اسنے قسم کھائی تھی کہ اگر سر بھی کٹ جائے گا تو بھی مین یہان کا حال نہ بیان کرونگا ایسا ہی
اسنے کیا کہ آجتک کسی سے نہین کہا بس آمدم برسر قصہ کہ وہ ساحر مکان پر قاضی جگت بگت کے
پہونچا قاضی جی اپنے مکان پر دالان مین بیٹھے ہوئے تھے مسند پر اور چند شاگرد بیٹھے ہوئے سبق
لے رہے تھے کہ یہ ساحر پہونچا اسنے جانے کے ساتھ ہی وہ رقعہ قاضی جی کو دیا قاضی صاحب نے
پہلے اُس ساحر کو دیکھا پہچانا کہ یہ ساحر رہنے والا دربند و خانیہ کا ہے اُسکو دیکھکر شاگردون سے کہا
کہ اسوقت سبق نہ ہوگا تم سب اپنے اپنے مکان پر جاؤ اب چار دن کے بعد آنا کیونکہ مین ایک
ضرورت سے جاؤنگا پرسون وہان سے آؤنگا تم چار دن کے بعد آنا تاکہ تم مین سے کسیکو زحمت نہ ہو
اگر پلٹ نہ جاؤ تو سبق کا حرج ہوگا کیا کیا جائے مجبور ہون ایسی ضرورت ہے کہ مین جاتا
ہون ورنہ تم جانتے ہو کہ مین کبھی کہین نہین جاتا ہون سوائے اپنے مقام کے کوئی مقام
اچھا نہین جانتا ہون مگر کیا کرون کہ ایک دوست نے طلب کیا ہے اور بہت منت سماجت کی
ہے اسکی دل شکنی بھی مجکو گوارا نہین ہے گو زحمت ہوئی ہو دوست کا دل تو خوش ہوگا یہ رقعہ
اُنکے پاس سے آیا ہے اور یہ فرستادہ انکا ہے راوی بیان کرتا ہے قاضی جی نے اُس ساحر کو دیکھا
و پہچانا اُسیوقت دل مین تجویز کر لیا کہ کسی کا عقد ہونے والا ہے بس اہل دربند نے مجکو طلب
کیا ہے اسی سبب سے یہ ساحر آیا ہے اور یہ رقعہ لایا ہے ان حرامزادون کو ٹالو تاکہ اس سے بات
چیت ہو اور حال معلوم ہو مین آتا کل سے خرچ بھی نہ تھا اچھا سامان ہو گیا جو چند دنون کے لیے
تکلیف نہ ہوجائے گی بس یہ دل مین تجویز کر کے اُن سب سے یہ تقریر کی وہ شاگرد فوراً اُٹھکر
چلے گئے جب وہ چلے گئے تو قاضی نے اُس ساحر سے کہا کہ کہان سے آنا ہوا اور کس
مطلب سے اور اس رقعہ مین کیا خبر ہے اُس ساحر نے بیان کیا کہ قاضی صاحب مین دربند
و خانیہ سے آیا ہون جادو کوتوال کا فرستادہ آیا ہون انھون نے آپ کو طلب کیا ہے کل انکا
عقد ہونے والا ہے آپ کی خدمت مین عرض کیا ہے کہ تشریف لائیے اور میرا عقد پڑھکر چلے جائیے گا

بس اب آپ کے آنے پر منحصر ہو کیونکہ جب تک نہ آیئے گا اُسوقت تک عقد نہ ہوگا بس کل کی تاریخ
عقد کی ہو بس یہ جو جملہ قاضی صاحب نے سُنا خوش ہو گئے باچھین تا بناگوش پہونچ گئین چہرہ فرط
خوشی سے لال ہو گیا مُنھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ چہ خوش کیا خوب میرا بچھا اچھا ان لوگون نے لیا ہو
خیر آؤنگا یہ کہکر وہ رقعہ پڑھا یہی مضمون تھا جو کہ اُسنے زبانی بیان کیا تھا بس قاضی جی نے قلم دوات
اُٹھا کر کاغذ پر تحریر کیا کہ رقعہ تمھارا پہونچا اور زبانی تمھارے ملازم کے بھی حال معلوم ہوا بس مین
کل سہ پہر کو حد طلسم پر پہونچ جاؤنگا تم ساحرون کو بھیجنا تاکہ وہ مجھکو آکر اندرون در بند کے لے جائین یہ
تحریر کرکے اُس ساحر کو دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ یہ کہدینا وہ ساحر یہ جواب لے کر طرف در بند کے روانہ
ہوا سرحد در بند پر پہونچکر داخل در بند ہوا شحنہ جادو کو جا کر رقعہ دیا اور زبانی جو کچھ قاضی نے کہا
تھا کہدیا بس اُسنے جواب باصواب پا کر چار ساحرون کو طلب کیا اُنکو حکم دیا اور کہا کہ کل تم
سہ پہر کو قریب چار بجے کے بیرون در بند جانا وہان حد طلسم پر ایک قفس رکھی ہوگی اُسکو اُٹھا لانا
دیکھو اس مین فرق نہ ہو اور ہمارے پاس لے آنا اُنھون نے کہا بہت خوب بس وہ دن تمام ہوا
رات آئی وہ بھی گذری صبح کو تو یہان سامان برات ہونے لگا اور شحنہ جادو کو از حد خوشی ہو کہ دن
تمام ہو تو برات لے کر عروس کے مکان پر جاؤن اور ساحر جا کر قاضی جی کو لائین اور عقد پڑھا
جائے یہ تو انتظار شام مین اِدھر مشغول رہا ہو اور وہ چارون ساحر اس قصد سے اپنے مقام پر
بیٹھے ہوئے ہین کہ دو پہر ڈھلے تو ہم یہ سے لاتے قاضی صاحب کے طرف حد طلسم کے روانہ
ہون یہان کا یہ واقعہ ہو اب کچھ حال بیرون در بند کا سماعت فرمایئے یعنی خواجہ عمرو و قاضی
صاحب کا ناظرین کو یاد ہوگا کہ تحریر کر چکا ہون کہ خواجہ تیسرے دن بموجب حکم آصف بن برخیا
کے بموجب اُنکی ہدایت کے سب سردارون وغیرہ سے رخصت ہو کر حسب ہدایت طرف حد
در بند کے روانہ ہوئے تھے خلاصہ یہ کہ قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے آتے تھے یہانتک کہ
اُسیدن خواجہ اُس صحرا مین آکر پہونچے کہ جہان سرحد تھی در بند دخانیہ کی خواجہ جو وہان پہونچے
تو خواجہ نے دیکھا کہ چارون طرف اُس صحرا کے دھوان محیط ہو دھوئین کی دیوار سی بنی ہوئی ہو
خواجہ نے جو وہ دیوار دخان اُس جنگل مین پائی یقین ہو گیا کہ یہ حد ہو در بند دخانیہ کی
خواجہ کو قول آصف بن برخیا کا یاد آیا کہ اُنھون نے خواب مین خواجہ سے ارشاد کیا کہ جس مقام

پر دھوئین کو محیط دیکھنا خیال کرلینا کہ یہی دیوار ہے دربند کی اور یہی حد دربند ہے بس پاس دھوئین کے
قریب نہ جانا ورنہ گرفتار ہو جاؤ گے جب خواجہ سے وہ دیوار محیط پائی اور دھوان دیکھا خواجہ نے
اسی مقام پر سجدہ شکر ادا کیا اور دل مین کہا کہ میرے خالق نے مجھکو حد دربند تک تو پہونچا دیا بس
خواجہ اسی جنگل مین ادھر ادھر ٹہلنے لگے اور فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون اور کون سی عیاری
کرون جو داخل دربند ہون اور کونسی عیاری کرون جو مین دربند مین پہونچ جاؤن اب خواجہ
گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے اور بحر فکر مین غواصی کرنے لگے تاکہ گوہر مراد ہاتھ آئے وہان خواجہ
نے بہو بحکر وہ صورت تبدیل کی لینے پہلے تو ساحر بنے ہوئے تھے اب غیر ساحر کی صورت پر
تیار ہوئے بگڑی دیہاتی وضع مرد ضعیف دھوتی باندھے ہوئے فتوہی پہنے ہوئے ایک چادر اسکے گلے
مین پڑا ہوا انگوچھا سر پر پڑا ہوا ایک لٹھ ہاتھ مین چہرے پر جھریان جوتا پاؤن مین ڈاڑھی سفید رنگ سیاہ
اس وضع پر تیار ہوئے ادھر ادھر ٹہلنے لگے اور فکر کرنے لگے خواجہ کو تو فکر عیاری مین چھوڑا جاتا ہے
اب کچھ حال قاضی صاحب کا تحریر ہوتا ہے کہ قاضی جگ مگ کو رات بھر نیند نہ آئی وہ رات قاضی
صاحب نے جاگ کر بسر کی جیسے صبح ہوئی قاضی صاحب نے اٹھکر غسل کیا سر مین تیل ڈالا
ان سفید بالون مین شانہ کیا سرمہ لگایا پائجامہ پہنا شملہ سر پر رکھا جامہ پہنا پٹکا باندھا بن
ٹھنکر تیار ہوئے ایک دوپٹہ آڑا گلے مین ڈالا گلابی رنگا ہوا عطر سہاگ لگایا خوب اپنے کو
آراستہ و پیراستہ کیا لونڈی سے کہا کہ جاکر خدمتگار سے کہدے کہ کہارونکو بلالائے دیوان خانہ
کھلواکر نفس نکالی جائے اور وردیان اور قالین وغیرہ بس لونڈی نے خدمتگار کو حکم سے قاضی صاحب
کے آگاہ کیا وہ جاکر کہارون کو بلالایا دیوان خانہ کھلواکر نفس نکلوائی اسمین قالین بچھایا کہارون کو
وردیان دین کہارون نے وردیان پہنین گوٹے دار پگڑیان سر پر رکھین لونڈی نے لاکر اگالدان و
خاصدان اور پنکھیا دی اور چند کتابین وہ کہارون نے لیکر نفس مین رکھدین اسی بندوبست
مین دوپہر ہو گئی بس قاضی صاحب باہر نکلے کہارون نے سلام کیا نفس مین آکر بیٹھے کہارون
سے کہا کہ نفس اٹھاؤ اور چلو بس جب ہم کہین کہ اس مقام پر نفس رکھدو اور تم چلے جاؤ تم نفس
رکھکر وہان دم ٹھہرنا فوراً چلے آنا اگر ٹھہروگے تو تم پر عذاب نازل ہوگا تم خاک سیاہ ہو جاؤ گے
تمہارا پتہ و نشان بھی نہ ملے گا اگر جانین عزیز رکھتے ہو تو چلے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ جب قاضی صاحب

ور بند کو جاتے تھے اسی طور سے حدود بند پر پہونچکر قفس رکھوا دیتے تھے یہی جملہ کہاروں سے سنتے تھے
جو کہ آپ سے کہے ہیں بس کہاروں نے یہ سب تقریر سنکے قفس کو اٹھا کر جدھر کا اشارہ قاضی صاحب
نے کیا تھا اودھر کو روانہ ہوئے مثل ہوا کے اڑے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ قریب دو پہر کے کہار
اس مقام پر پہونچے کہ جہاں سرحد ور بند تھی قاضی صاحب قفس سے جھک جھک کر دیکھتے
جاتے تھے جبکہ قاضی صاحب اس مقام پر پہونچے اور انکو سرحد ور بند نظر آئے کہاروں سے کہا
کہ وہ جو درخت بہت سے لگے ہوئے ہیں انکے نیچے قفس رکھدو اور تم چلے جاؤ پرسوں اس مقام
پر آ جانا میں یہاں موجود رہونگا مگر یہ حال کسی سے کہنا نہیں ورنہ بڑی خرابی ہوگی تم سب کا گھر
برباد ہو جائیگا ایک بچہ تمہارے گھر میں نہ بچیگا نہ یہاں ٹھہرنا آئندہ تم کو اختیار ہے جو
کہاروں نے سنا ڈر گئے اور کانپنے لگے خلاصہ یہ کہ جلدی سے لا کر قفس کو ان درختوں کے نیچے
رکھدیا اور خود اپنے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے کہ پھر کر نہ دیکھا سیدھے بھاگے ہوئے چلے گئے
راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اس جنگل میں ٹہل رہے تھے اور فکر کر رہے تھے کہ خواجہ کی نگاہ جو
پڑتی ہے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک قفس چار کہار وردیاں سرخ بانات کی پہنے ہوئے قفس
اٹھائے ہوئے چلے آتے ہیں خواجہ نے جو غور کر کے دیکھا تو اس قفس میں ایک مرد ضعیف
کو دیکھا کہ ریش تو سفید ہے مگر بہت دراز ہے عمامہ سر پر ہے جامہ پہنے ہوئے ہے پٹکا کمر سے بندھا
ہوا ہے چشمہ لگا ہوا ہے قفس میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں چند کتابیں اور قلمدان رکھا ہوا ہے ان
کہاروں نے وہ قفس درختوں کے سایہ میں لا کر رکھدی اور کہار قفس رکھ کر چلے گئے یہ واقعہ جو
خواجہ نے درختوں کی آڑ سے دیکھا حیران ہوئے کہ یہ مرد بزرگ کون ہے اور یہ کہار قفس کو ان
درختوں کے نیچے رکھ کر کہاں چلے گئے کیا واقعہ ہے یہ حال دیکھ کر درختوں کی آڑ میں خواجہ
کھڑے رہے جب وہ کہار چلے گئے اب خواجہ اسی دہقانی کی صورت پر لٹھ کاندھے پر رکھے
ٹہلتے ہوئے قفس کی طرف چلے سر نکال کر ہر مرتبہ اس دھوئیں کی دیوار کی
جانب دیکھ لیتے تھے کہ قاضی صاحب نے دیکھا کہ ایک دیہاتی کاندھے پر لٹھ رکھے ہوئے ادھر
کو چلا آتا ہے قاضی جی حیران ہوئے کہ ہم کو اس مقام پر بہت زمانہ ہوا ہے مگر ہم نے
یہاں کسی کو نہیں پایا نہ کبھی کوئی یہاں نظر آیا یہ آج کہاں سے صورت انسانی نظر آئی یہ وہ

مقام ہو کہ ادھر کوئی نہین آ سکتا ہو نہ اس مقام کے حال سے کوئی آگاہ ہو جو بہک کر بھولے سے چلا آیا اور جیتا آتا ہو
وہ اسیر ہو جاتا ہو یہ یہان آیا ہو تو آزاد رہا اسکا کیا سبب ہو قاضی جی قفس مین بیٹھے ہوئے ایسے ایسے
خیال کر رہے تھے کہ وہ شخص قریب قفس کے آکر پہونچا اور جھک کر بہت ادب سے سلام کیا اور
سلام کرکے برابر قفس کے بیٹھ گیا قاضی جی نے جو اُسکو قفس کے برابر بیٹھے ہوئے دیکھا کہا کہ اے
شخص تو کون ہو اور یہان کیونکر آیا کیونکہ یہان تو کوئی آ نہین سکتا ہو تم کیونکر آئے کیونکہ اس مقام سے
کوئی آگاہ نہین ہو نہ کوئی آ جاتا ہو یہ وہ مقام ہو کہ یہان فرشتہ پر بھی نہین مار سکتا ہو انسان کی کیا
حقیقت ہو مگر مین نے جب سے تم کو یہان دیکھا ہو حیران ہون کہ تم یہان کیونکر آئے اور تم کون ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ مین ایک مرد دہقانی ہون فلک کا ستایا ہوا آوارہ و تباہ پھر رہا ہون ادھر بھی
آ نکلا ہون آپ کو دیکھ کر آپ کے پاس آیا کہ آپ سے دریافت کرون کہ آپ کون ہین اور یہ کیا واقعہ
ہو اور کس غرض سے آپ کی قفس کہار اس مقام پر رکھ کر جدھر سے آئے تھے اسی طرف چلے گئے
کہارون نے پھر کر بھی نہین دیکھا بھاگے ہوئے چلے گئے اسکا کیا سبب ہو قاضی صاحب نے
کہا کہ پہلے تم اپنے حال سے آگاہ کرو اور بیان کرو کہ تم پر کیا مصیبت گذری اور تم کس بلا مین مبتلا
ہو پھر مین اپنا حال تم سے بیان کرونگا جب تمھارا واقعہ سن لونگا یہ سُنکے اُسنے یعنی خواجہ نے
جواب دیا کہ مین کیا بیان کرون اپنا حال قاضی صاحب نے کہا کہ پھر میرا حال کیون دریافت
کرتے ہو جب اپنا حال نہین سناتے ہو بس اپنی راہ لو جدھر جانے کا قصد رکھتے ہو روانہ ہو جاؤ
کہا اے مرد بزرگ مین یہ کب کہتا ہون کہ مین اپنا حال نہ بیان کرونگا میرا تو منشا یہ ہو کہ مین تجھسے
کیا بیان کرون کہ کس بلا مین مبتلا ہون وہ لائق بیان کرنے کے نہین ہو نہ اس لائق ہو جسکے سامنے
کیا بیان کرون اُسکے روبرو بیان کرتے مجھے اچھا معلوم ہوتا ہو کہ جو اپنی مصیبت سنے اور
اُسکے دفع کرنے کی تدبیر کرے اور مین تو ایسی آفت مین مبتلا ہوا ہون کہ جسکا کچھ علاج نہین ہو
اور کوئی دفع نہین کر سکتا ہو قاضی صاحب نے کہا کہ بیان تو کرو شاید میری کوشش سے تمھاری
مصیبت دفع ہو جائے جواب دیا کہ خیر آپ جو کہتے ہین تو مین بیان کرتا ہون سماعت فرمایئے
آگاہ ہو جیے کہ مین ایک مرد دہقانی ہون یہان سے تھوڑی دور پر ایک قصبہ ہو کہ مین وہان
رہتا ہون میرا مکان ہو خداوند مجیب نے مجھکو بہت کچھ دیا اور بہت مال و دولت میرے

پاس ہو خداوند نے اپنی قدرت سے مجھے ایک لڑکی دی تھی وہ بہت خوبصورت تھی وہ اپنے مکان
کے کوٹھے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک ایک ساحر کسی طرف سے اڑتا ہوا جاتا تھا اُس ساحر نے جو اُس
لڑکی کو دیکھا بہت پسند کیا اور اُسکے پاس آیا چونکہ وہ بہت کم سن تھی اُسکو گودی میں لیا اور پیار کیا
بڑی دیر تک بیٹھا رہا میں جو کوٹھے پر گیا اُس ساحر کو دیکھا مارے خوف کے کانپنے لگا خصوصاً یہ
واقعہ دیکھ کر کہ ساحر لڑکی کو گودی میں لیے ہوئے بیٹھا ہے میرا دم نکل گیا ڈرتا ہوا اسکے قریب پہونچا
سلام کیا اُسنے جو مجھکو دیکھا کہا کہ آؤ میں بھی بیٹھ گیا اُس ساحر نے مجھ سے پوچھا کہ یہ لڑکی کس کی ہے میں
نے جواب دیا کہ یہ لڑکی میری ہے آپ کی لونڈی ہے تب اُسنے مجھ سے کہا کہ اے شخص اگر تیری اجازت ہو
تو میں اسکو اپنے مکان پر لے جاؤں اور پرورش اسکی کروں کیونکہ مجھکو یہ لڑکی بہت پسند آئی ہے جب
یہ جوان ہوگی تو کسی اہل دولت و صاحب لیاقت کے ساتھ شادی کرونگا کیونکہ میں اولاد نہیں
رکھتا ہوں مثل اپنی اولاد کے پرورش کرونگا اور جو کچھ میرا مال و دولت ہے وہ سب اسکے حوالے
کرونگا میں نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مجھکو کچھ عذر نہیں ہے مگر مجبور ہوں اس امر سے کہ سوائے
اسکے میرے اور کوئی اولاد نہیں ہے بس یہ میری پیری کا سہارا ہے ایسی حالت میں میں کیونکر آپ سے
کہوں کہ آپ اسکو لے جائیے مجھے اسکی مفارقت نہ گوارا ہوگی اور یہ تو فرمائیے کہ آپ کا دولتخانہ
کہاں ہے اور آپ کس ملک کے رہنے والے ہیں اُس ساحر نے جواب دیا کہ اس قریہ سے کہ جہاں
تم رہتے ہو تھوڑی دور پر ایک جنگل ہے اُس جنگل میں ایک دیوار دھوئیں کی بنی ہوئی ہے اس دیوار کے
اُس طرف ایک مقام ہے کہ جسکا نام دربند و خانہ ہے میں اُس دربند کا رہنے والا ہوں لیکن تم کبھی اس
مقام پر نہ جاؤ گے میں وہاں نوکر ہوں میرا بڑا مرتبہ ہے جب تمہارا جی چاہے اسکے دیکھنے کو تم اُس
دیوار کے پاس جا کر کہنا کہ اے اقبال جادو میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی لڑکی کو دیکھوں بس مجھکو خبر
ہو جائے گی میں تمہاری لڑکی کو لا کر دکھا دیا کرونگا تم اسطور سے دیکھ لیا کرنا چاہتے ہو خوشی اس
لڑکی کو مجھکو دو چاہے ناراضی میں اسکو لے ضرور جاؤنگا جب میں نے دیکھا کہ اب یہ ضرور لے
جائیگا اگر تم اقرار کروگے تو وہ ورنہ اقرار کروگے تو بس اس سے کیا حاصل ہے کہ ناخوش کرو بہتر یہ ہوگا
کہ خوشی سے اجازت دے دو اگر وہ ناخوش ہو کر لے گیا تو ایسا نہ ہو کہ بسبب ناراضی کے وہ
یہ نہ کرے کہ میں جاؤں اور پھر اسکو صورت نہ دکھائے تو کیا ہو میں دیکھنے سے بھی محروم رہ جاؤں بس

یہ خیال کرکے مین نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ آپ کی لڑکی ہی مین آپ کا غلام ہون مین کیا عذر کرونگا
بس یہ سنکے وہ ساحر اُس لڑکی کو لیکر اور مجکو بھی ہمراہ لیکر اس جنگل مین آیا اور مجکو پتہ بتایا کہ
اس مقام پر کھڑے ہوکر آواز دینا مین نے کہا کہ بہت خوب بس یہ کہکر وہ اُس لڑکی کو لیکر یہ جو
دیوار دھوئین کی سامنے بنی ہوئی ہی اسکے پار چلا گیا مین روتا پیٹتا اپنے مکان پر چلا آیا اُسدن سے
جب میرا جی چاہتا تھا مین یہان آتا تھا اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اقوال جادو مین اپنے لڑکی کو
دیکھنے آیا وہ ساحر لڑکی کو لیکر آتا تھا اور مجکو دکھا کر پھر لیکے جاتا تھا چنانچہ اسکو زمانہ دس
برس کا ہوا اب وہ جوان ہوگئی ہی بہت حسین اور بہت خوب صورت ہوئی اپنے وقت کی
لیلی ہی حور و پری ہی اُسکے حسن کے آگے کوئی کیا حقیقت نہین رکھتی ہین آفتاب و ماہ دونون
اُسکے روے زیبا کے آگے ماند ہین ایسی اُسنے جوانی نکالی ہی اور ایسا حسن پایا ہی کہ اگر زاہد
شب زندہ دار بھی دیکھے تو ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہوجائے اگر فرشتہ دیکھے تو مثل
ہاروت و ماروت کے اُسکے چاہ ذقن مین غوطے کھائے جب مین نے اُسکی جوانی اور
حسن کی حالت دیکھی اُسوقت اُس ساحر سے کہا کہ اگر آپکے خلاف نہ ہو تو ایک تصویر
اسکی مجکو مرحمت ہو کہ مین اُسکو دیکھا کرون اور اپنے دل کی تسکین کیا کرون اُس ساحر نے
ایک تصویر اُسکی اسیوقت کھنچوا کر میرے حوالے کی وہ تصویر مین نے غنیمت جان کر لے لی
اور اپنے پاس رکھ لی مثل حرز جان کے ہر وقت اُسکو دیکھا کرتا ہون جب وہ مجکو یاد آتی
ہی تو اُس تصویر کو دیکھ کر اپنے دل کو تسکین دیتا ہون اسی طور سے زمانہ گذرا پندرہ دن کا
عرصہ ہوا ہی کہ مین جو آیا اور مین نے جو پکارا تو اقوال جادو تو نہین آیا اور ایک ساحر آیا اُسنے
آکر مجھ سے کہا کہ اقوال جادو نے تو انتقال کیا آپ کی لڑکی نے اپنا سر ضبط کیا ہی کہ جسکے
سہارے سے مین یہان آئی تھی اُنھون نے تو انتقال کیا اب مین یہ چاہتی ہون کہ آپ
مجکو یہان سے طلب کرین مین نے کئی مرتبہ اقوال جادو کی زوجہ سے کہا کہ آپ مجکو
میرے باپ کے پاس پہونچا دین انھون نے جواب دیا کہ بیٹی وہان جاکر کیا کرو گی اگر تو
چلی جائے گی تو میری زندگی نہ ہوگی کیونکہ مین تیرے سہارے سے زندہ ہون بیٹا مجبور
ہون اب آپکے پاس بھی نہین آسکتی ہون اسی نوشتہ سے وہ بیوہ مجکو آپکے پاس

جانے سے بھی مانع ہو تو میں ہین کہا ایسا نہ ہو کہ آپ روک لیں بس اب مین یہان قید ہون یہ واقعہ
سنکے میرے حواس جاتے رہے طائر ہوش اُڑ گئے مین یہ جواب سُنکے روتا ہوا اپنے مکان پر چلا
آیا اُسدن سے مجھکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طور سے مین یہان سے اندر در جند کے جاؤن اور اپنی لڑکی
کو لے آؤن مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی بس اُسدن سے مین نے یہ تدبیر کی کہ ہر روز یہان آتا ہون اور
دن بھر یہان رہتا ہون اس خیال سے کہ شاید کوئی تدبیر بن پڑے اور میری لڑکی میرے پاس
چلی آئے دوسرے یہ مجھکو فکر ہے کہ کسی مرد آدمی کے ساتھ اسکا عقد کردون اگرچہ چلی آئے مگر کوئی تدبیر
بن نہ پڑی اُسدن سے یہ بات ہوئی کہ مین نے آکر پکارا بھی تو کوئی نہین آیا اب وہ آمد و رفت
بھی بند ہو گئی اب مجھکو اُسکی خبر بھی نہین ہے کہ اُسپر کیا گذری وہ زندہ ہے یا مر گئی یہ آفت میرے
اوپر گذری ہے اور اس بلا مین مبتلا ہون جب یہ سب واقعہ قاضی نے سُنا جواب دیا کہ اب مجھکو
معلوم ہوا کہ تیری لڑکی اس دیوار کے اُس پار در جند خانہ مین ہے تو اُسکی تلاش مین یہان
ہر روز آتا ہے جواب دیا کہ جی ہان ہر روز آتا ہون اور روتا ہون شام کو چلا جاتا ہون جاکر پڑ رہتا
ہون پھر صبح ہوئی نہ کھانا نہ پینا ادھر چلا آیا چنانچہ موافق قاعدہ کے آج بھی آیا جب زیادہ دل
پریشان ہوتا ہے تصویر نکالکر دیکھ لیتا ہون اب کیا بیان کرون کہ کیونکر اس بلا سے نجات ملے گی
اور کیونکر مین اپنی لڑکی کو دیکھونگا دیکھون اُسکی زندگی اور اپنی حیات مین اُسکو دیکھتا بھی ہون اور
اُس سے ملتا بھی ہون یا نہین اب تو ظالمون کے پنجہ مین گرفتار ہون قاضی نے جواب دیا کہ ای
بھائی ذرا تیری لڑکی کی تصویر مین بھی دیکھون کہ کیسی صورت ہے یہ جو قاضی نے کہا اُسنے کہا کہ مین
نے تو اپنی حالت بیان کی اب آپ پہلے اپنی کیفیت بیان فرمایئے پھر تصویر کو ملاحظہ فرمایئے گا
راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے یہ سب فقرہ اور مکاری و عیاری کی فوراً ذہن مین آگئی اور یہ خیال
کر لیا کہ یہ شخص ضرور اس در جند مین جائے گا یہ کہار جو قفس رکھ کر چلے گئے ہین اسی نشے سے کہ
ساحر آئینگے قفس کو اُٹھا کر لے جائینگے اگر کوئی فکر بن پڑے اور کوئی عیاری بن پڑے تو اسکے
ہمراہ تو بھی چل اسوجہ سے خواجہ نے قریب آکر یہ فقرہ کیا اور یہ تقریر کی جب خواجہ نے یہ
کہا کہ آپ اپنی حالت بیان فرمایئے پھر تصویر ملاحظہ فرمایئے قاضی نے جواب دیا کہ ای شخص
آگاہ ہو کہ مین قاضی ہون میرا نام قاضی جلک مگ ہے اسی صحرا کے حوالی مین میرا مکان ہے مین نکاح

پڑھتا ہون بس دربند کے رہنے والے جو ہین جب تک مین جاکر اندرون دربند انکا عقد نہین پڑھتا
ہون اُسوقت تک وہ عقد صحیح نہین مانا جاتا ہی نہ درست ہوتا ہی شاہل دربند اُس عقد کو صحیح جانتے
ہین بس جب کسی کا عقد ہوتا ہی مین طلب کیا جاتا ہون جسطورسے ہوتا ہی مین جاتا ہون کیونکہ
مین انکا موروثی قاضی ہون بس آج کل کو توال شہر کا عقد ہونے والا ہی اُسنے مجکو طلب کیا ہی مین
اُسکا عقد پڑھنے کو جاتا ہون طریقہ یہ ہی کہ مجکو ایک دن قبل خبر کردی جاتی ہی مین کہدیتا ہون کہ
فلان وقت مین قریب حد دربند پہونچ جاونگا بس جسطورسے تمنے دیکھا کہ کہار نفس رکھکر
چلے گئے اسیطورسے کہار نفس رکھکر چلے جاتے ہین ساحر وہان سے آتے ہین نفس اُٹھا کرلے
جاتے ہین چنانچہ اسی طورسے آج بھی ساحر آئینگے اور نفس لے جائینگے یہ جو خواجہ نے سُنا دل مین
کہا کہ واہ کیا خوب کسقدر عقل نے اُسوقت رسائی کی اور کیا ذہن لڑا ہی خوب تم نے سمجھ لیا
اور خوب تدبیر بن پڑی اب کوئی ایسی فکر کرو کہ اسکے ساتھ داخل دربند ہو راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ
کو قیافہ شناسی مین ایسا دخل ہو گیا تھا کہ صورت دیکھکر شناخت کرلیتے تھے کہ اسکا یہ قصد ہی
یہ اس لیے یہان آیا ہی اُسی طریقہ سے خواجہ نے سمجھ لیا تھا جو تجویز کیا تھا وہی نکلا جب خواجہ
کو یہ معلوم ہوا کہ یہ قاضی ہی اور اندر دربند کے جائیگا بس اُسیوقت ایک عیاری ذہن مین آگئی
خواجہ نے قاضی جی سے کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ مین تصویر دیکھون لیجیے یہ تصویر حاضر ہی شوق
سے ملاحظہ فرمایئے یہ کہکر اُسیوقت ایک تصویر بغل سے نکال کر خواجہ نے قاضی کو دی راوی
بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ چالاکی کی قاضی کو تو باتون مین لگایا اور فوراً یہ ایک خیالی تصویر
تیار کرلی تھی وہی تصویر نکال کر قاضی جی کو دکھائی قاضی جی نے وہ تصویر ہاتھ مین لی اب جو
دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک پرچہ قرطاس پر ایک نازنین مہ جبین مہر تزئین کی تصویر کھنچی ہوئی ہی کہ وہ
نازنین گلنار جوڑا پہنے ہوئے کھڑی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا شفق مین آفتاب ہی ایسی حسین و
جمیل ہی کہ اگر زاہد بھی دیکھے تو فریفتہ ہو جائے تصویر سے نور پیدا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اب
تصویر بولی اُس صاحب تصویر کو جیسے قاضی نے دیکھا ایک جان چھوڑ ہزار جان سے
عاشق ہو گئے فوراً چہرے کا رنگ زرد ہو گیا منھ خشک ہو گئے آنکھون مین حلقے پڑ گئے
باوجودیکہ مرد پیر تھے اُسپر یہ حالت ہوئی خواجہ نے جو یہ ماجرا دیکھا کہ قاضی صاحب کی طرف

دیکھ رہے تھے اور چہرہ پر نگاہ تھی یہ جو حالت قاضی جگ مگ کی خواجہ نے دیکھی دل مین کہا کہ یہ عاشق ہو گیا اب راز لیا یہ جاتا کہان ہی خوب محمدہ سلسلہ در بند مین جانے کا نکل آیا واہ خواجہ کیا کام اس وقت کیا اُدھر قاضی صاحب تصویر کو دیکھے جاتے ہین اور آہ سرد بھرتے جاتے ہین نگاہ تصویر سے اُٹھی ہوئی ہی قاضی کو سکتہ کی نوبت ہی یہ حالت دیکھ کر خواجہ نے کہا کہ قاضی صاحب لائیے اب آپ دیکھ چکے تصویر مرحمت فرمائیے مین جاؤن یہی تصویر میرے دل ناصبور کی تسکین ہی اب تو یہ امید جاتی رہی ہی کہ اُس سے ملاقات ہو اور مین اُسکو دیکھون دمیر اور بند مین جانا ہوگا غرض اُس سے ملاقات نصیب ہو گی مین اس تجویز مین تھا اور ہون کہ اگر وہ میرے ہاتھ آجائے تو مین اُسکا عقد کر دون مگر اُسکا ہاتھ آنا غیر ممکن ہی ورنہ اب تک تو مین اُسکی شادی وغیرہ سے فراغت کر چکا ہوتا مگر مجبور ہون کیونکہ میرا بس نہین ہی قاضی نے بنگاہ یاس اُس تصویر کی طرف دیکھا اور آہ سرد بھر کر کہا کہ لو یہ تصویر موجود ہی خواجہ نے قاضی کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیا بیان کرون اگر میرے قبضہ مین یہ لڑکی ہوتی تو مین اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کر دیتا کیونکہ آپ کے چہرہ سے پایا جاتا ہی کہ آپ کا دل اسپر آیا ہی یہ آپ کا آہ سرد بھرنا اسی امر کی دلیل ہی مگر کیا کرون قاضی نے یہ سُنکے خواجہ کی طرف دیکھا اور داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ میرے ساتھوا ی شخص کیون مجکو نقرہ دیتا ہی اور کیون مجکو بناتا ہی یہ تو میری صورت اور یہ میری ضعیفی بھلا کیونکر مین گوارا کرون اور یقین کرون کہ آپ سچ کہتے ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ صرف آپ میرا دل دیکھتے ہین اور آزمائش کرتے ہین مین اسکو یقین کرکے احمق بنون جواب دیا کہ مین واقعی سچ کہتا ہون آپ اگرچہ ضعیف ہین مگر آجکل کے جوانون سے اچھے ہین جو عورت آپ کے پاس آجائے پھر وہ کبھی جانے کا قصد نہ کرے آج کل کے جوان ایسے ہین کہ شادی ہوئی یا تو دوسرے دن جہیز پھر گیا اگر ایسا نہ ہوا تو برس یا دو برس کے بعد مفارقت ہو گئی جدائی ہو گئی دوسرا کر لیا مردون کا تو یہ حال ہی اگلے زمانہ کے جو مرد ہین اُنکی یہ حالت ہی کہ وہ عورت کو خوش کر دیتے ہین اور عورت اُن سے راضی ہو جاتی ہی اُنکے پاس سے جانے کا نام نہین لیتی ہی بس مین یہ چاہتا ہون کہ اگر وہ مل جائے تو ایسے کے ساتھ شادی کر دون کہ اُسکے پاس سے مر کے نکلے زندہ نہ نکلے کیونکہ یہ مجکو منظور نہین ہی کہ ایسے ایسے کے ساتھ شادی کر دون کہ برس دو برس کے بعد جدائی ہو اور دوسرے کی فکر ہو آجکل کے

لڑکون کا تو یہ رنگ ہے کہ ہوا خوری اخباری مرغبازی بٹیر بازی چنڈو بازی چرس پر دم لگاتے پھرتے ہیں قمار بازی
ہوتی ہے مدک پی جاتی ہے یہ مشغلہ ہیں جورو کے نہ کپڑے کی فکر نہ روٹی کی شادی تو خوشی خوشی کر لی اب
کسی چیز کی فکر نہیں ہے جورو الگ پڑی ہوئی ہے آپ الگ پڑے ہوئے ہیں وہ کہان تک صبر
کرے آخر کو اُسنے دوسرے کی تلاش کی اور نکل بھاگی آجکل کے لڑکون کو ان احوال سے فرصت
ہو تو وہ جورو کی فکر کرین اور اُسکی خبر لین جو ان باتون سے بری ہین اُنکی یہ حالت ہے کہ برص جذام مین
یا سوزاک یا آتشک مین مبتلا ہین یہ جوانون کی حالت ہے اور بڑے تماش بین ہین روٹی کپڑا تو دینا
جانتے نہین ہین بس جب یہ حالت ہے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ ان لوگون کے ساتھ شادی نہ کی
جائے جو کہ بڑھے اور ادھیڑ وقت کے ہین وہ ان سب باتون سے بری ہین اور دوسرے خیال
سے بھی اچھے ہین یہ جو یہاں بہتر ہین اُس حالت سے کہ سُرخ سُرخ گال ہین مین آجکل کے لڑکو
برا جانتا ہون اور ضعیفون کو اچھا آپ ضرور یقین فرمائین اگر وہ مجھکو مل جائے تو مین اُسکا عقد
آپ کے ہمراہ کر دون کیونکہ آپ آجکل کے جوانون سے بہتر ہین اور انسب ہین یہ ضعیفی جوانی
پر فوق رکھتی ہے یہ دانت جو ٹوٹ گئے ہوئے ہین یہ بہت عمدہ ہین اول تو جو بنی لڑکی کی شادی آجکل
کے لڑکون کے ساتھ کرتے ہین سواے تکلیف اور زحمت کے دوسری بات نہین حاصل ہوتی
ہے یا تو یہ ہوتا ہے کہ اگر کچھ مقدرت رکھتے ہین تو لڑکی کو بٹھا رکھتے ہین اپنے پاس سے روٹی کپڑا دیتے ہین
اور جو مقدرت نہین رکھتے ہین وہ خاموش ہو رہتے ہین اُنکی زندگی عذاب مین مبتلا ہوتی ہے ہر ایک
سے داماد کا رونا روتے ہین بُرا کہتے ہین اور بیٹے تو آجکل کے لڑکون کا طریقہ ہے اور جو کہ اگلے
زمانہ کے مرد ہین وہ جورو سے محبت کرتے ہین اُنکی خاطر کرتے ہین ہر امر کی فکر رکھتے ہین خیال
بس مین تو آپ ہی کے ساتھ عقد کر دیتا مگر کیا کرون مجبور ہون اُسکی زندگی راحت سے بسر ہوتی
اور چین کرتی مین یقین کرتا ہون کہ آپ اُس سے محبت بھی کرتے اور الفت کیونکہ آپ کی حالت
کہے دیتی ہے کہ آپ تصویر دیکھ کر عاشق ہو گئے ہین مگر آپ بھی مجبور ہین اور مین بھی قاضی صاحب
نے داڑھی پر ہاتھ پھیر کے کہا کہ یہ میری تقدیر ہے اور یہ مقدر کہان جواب دیا کہ بجا مقدر
ایسا میرا ہی مقدر خراب ہے کہ آپ ایسا شخص ملے اور مین شادی نہ کر سکون یقین کرتا ہون
کہ کسی شہدے بدمعاش کے ساتھ اُسکا عقد کر دیا جائے گا وہ اُسکو تکلیف دے گا

رہون بھی جلتا ہون اسوقت تک جو نگا بعد مرنے کے بھی میری ہڈی جلیگی قبر سے شعلے نکلینگے قاضی صاحب
نے کہا کہ اگر تم دربند مین پہونچ جاؤ تو کیا اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کرو گے جواب دیا کہ اگر مین
کسی تدبیر سے دربند مین پہونچ جاؤن تو اسکو تلاش کر کے ضرور اسکا عقد آپ کے ہمراہ کر دون جسطور
سے بنے پڑے کیونکہ آپ بھی وہان موجود ہونگے اسی زمانہ مین اسکے عقد سے فراغت حاصل کرون
اس امر سے دوام میرے خوشی سے ہونگے کہ ایک تو اسکی چین سے بسر ہوگی دوسرے وہ بیرون
دربند آجائے گی مین اسکو دیکھ ہی لیا کرونگا قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اگر تم میرے ساتھ اپنی
لڑکی کی شادی کر دوگے تو مین اسکو وہ چین دونگا کہ تم بہت خوش ہوگے اور ایسی اسکے ساتھ
محبت کرونگا کہ شاید کوئی اپنی الفت و محبت کرے کسی قسم کی تکلیف نہ دونگا اسکے حکم کے
ساتھ ساتھ بیٹھا کرونگا تم دیکھ لینا کیسی اطاعت کرتا ہون کہ تم بھی خوش ہو جاؤ گے اور
جان لوگے کہ کسی سے اقرار کیا تھا اور جو کہا تھا جواب دیا کہ جب مین دربند مین پہونچ جاؤن تو
ضرور اس امر کی فکر کرون اور ضرور تلاش کر کے آپ کے ساتھ شادی کر دون قاضی نے جواب دیا
کہ تم قسم کھاؤ تو مجکو یقین آئے انھون نے قسم کھائی قاضی نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو جب مین دربند
مین پہونچونگا تم وہان سے میرے پاس سے جدا ہو جانا اور اپنی لڑکی کی تلاش کرنا اس نے
جواب دیا کہ کیونکر آپ کے ہمراہ چلون جواب دیا کہ تم آکر میری قفس مین بیٹھ جاؤ جب یہ
قفس اڑکر جائے گی تم بھی پہونچ جاؤ گے جواب دیا کہ بہت بہتر یہان قاضی صاحب
اپنے دل مین بہت خوش و خورم ہین کہ ہم بھی ایسے ہین کہ لوگ اپنی لڑکی کی شادی ہمارے
ساتھ کرنا باعث افتخار سمجھتے ہین ضرور کوئی نہ کوئی ہم مین صفت ہے مین بھی ایسی ایسی اسکے
ساتھ خاطر و مدارات کرونگا کہ وہ بھی یاد کریگی جب مین نے اسکی تصویر دیکھی تھی میرا دل
آگیا تھا مین نے خیال کیا تھا کہ اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کر مرونگا کیونکہ ایک تو
ضعیف ہون دوسرے وہ کہان اور مین کہان مگر خداوند عجائب نے اپنی قدرت سے
صورت پیدا کر دی قاضی تو یہ خیال کر کے خوش ہو رہا ہے باچھین تا بہ بناگوش پہونچ
گئی ہین فرط خوشی سے پھولون نہین سماتا ہے اپنے جامہ سے باہر ہے خواجہ قفس کے گوشہ
مین بیٹھے ہوئے دل سے یہ باتین کر رہے ہین کہ خوب قاضی کو دیا خوب دربند مین جانے کی

تدبیر کی دربند مین پہونچ جاؤن تو پھر اور تدبیر کرون واہ ری تیری عقل او روا نائی بس قاضی اپنے مقام پر خوش ہو رہے ہین اور خواجہ اپنے مقام پر دل مین خوش ہو رہے ہین اُدھر اندرون دربند جب اُن ساحرون نے دیکھا کہ جنکو یہ حکم ملا تھا کہ سہ پہر کو جاکر قاضی صاحب کو حدود ربند پر سے لے آنا دیکھا کہ دو بجے فوراً سحر کیا چارون کے چارون سحر کرکے اوڑے اور ایک چشم زدن مین بیرون دربند آئے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب چار بج چکے تھے اور خواجہ بھی نفس مین جا بیٹھے تھے اب یہان آکر جو ان چارون نے خیال کیا تو زمانہ بہت کم پایا بالکل شام قریب تھی آپس مین کہا کہ غضب ہو گیا ہم نے عرصہ کیا جلد چلو ایسا نہ ہو کہ کوتوال صاحب خفا ہون بس وہ چارون مثل عقاب کے بہت تیز آئے دیکھا کہ نفس درختون کے نیچے رکھی ہوئی ہے قاضی صاحب بیٹھے ہوئے ہین اُدھر خواجہ نے جو سنا تماشا اور سمٹ کے ساحرون نے نہ دیکھا آؤ دیکھا تو جلدی سے نفس کو دوش پر اُٹھا لیا اور چل کھڑے ہوئے سحر کیے فوراً داخل طلسم ہوئے اور نفس لاکر ایک مقام پر اندرون دربند رکھ دی وہان کہار موجود تھے اب یہان سے کہارون نے نفس اُٹھائی خواجہ نے چپکے سے قاضی صاحب سے کہا کہ اب مین جاتا ہون براے تلاش اپنی لڑکی کے آپ کی عنایت سے یہانتک تو پہونچ گیا اُسکو تلاش کرکے اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کردون خواہ وہ لوگ راضی ہون خواہ نہ ہون کیونکہ میرا حق زیادہ ہے مین باپ ہون مجکو اختیار ہے قاضی صاحب نے کہا کہ جاؤ بس خواجہ قاضی کی آنکھ بچاکر کلیم اوڑھ کر نفس سے اُترے اس خیال سے کہ اہل دربند نہ دیکھ لین تو خرابی ہو کہ یہ کون ہے جو قاضی کے ہمراہ آیا ہے اور جستجو کرین خواجہ کلیم اوڑھ کر ایک طرف کو روانہ ہوئے ادھر کہارون نے نفس کو لاکر مکان پر کوتوال کے پہونچا دیا اُن ساحرون نے کوتوال کو خبر کی کہ ہم جاکر قاضی صاحب کو لے آئے اُنکی نفس دروازے پر رکھی ہوئی ہے یہ سُننا تھا کہ کوتوال خوش ہو گیا مع اپنے مصاحبون کے اُٹھ کر باہر آیا جیسے قاضی صاحب کی خبر ہوئی قاضی بھی نفس سے باہر نکل آئے کوتوال نے آتے کے ساتھ ہی قاضی کے قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے چومے اور سب نے بھی قدمبوسی کی بڑی عزت و توقیر سے لاکر مسند پر بٹھایا عطر پان ہار پھول پیش کش کیے قاضی صاحب مثل خر کے پھولے ہوئے بیٹھے ہین اپنے عقد کی خوشی مین جامہ سے باہر ہین بات بات پر مسکرائے دیتے ہین کوتوال نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ شام

ہوئے تو سب براتیون کو کھانا کھلا کر آپ کو ہمراہ لے کر عروس کے مکان پر چلونگا برائے عقد ادھر
کوتوال نے مکان عروس پر بھی خبر کر دی تھی کہ سب سامان درست رہے قاضی صاحب آ گئے
ہین تاکہ عرصہ نہ ہو کہ باعث زحمت ہو وہان سب سامان درست تھا دولھن کا باپ یہ واقعہ سنکے
خوش ہو گیا جلدی جلدی بندوبست کرنے لگا بہت عمدہ سامان کیا تھا ایک مسند زرنگار نوشاہ
کے لیے آراستہ کی تھی اور ایک قاضی کے لیے یہان سب سامان درست تھا کہ شام ہوئی
کوتوال نے سب کو بہت عمدہ کھانے کھلائے جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہو چکی لوگون
نے اسکو دولھا بنایا جب یہ دولھا بن چکا بس سب کے سب برات لے کر عروس کے مکان
کی طرف روانہ ہوئے قاضی صاحب کی بھی نعش ہمراہ تھی برات تو اُدھر جاتی ہے اب خواجہ کا حال
ناظرین ملاحظہ کرین کہ خواجہ جو قاضی کو لقمہ دے کر کہ مین لڑکی کی تلاش مین جاتا ہون گلیم اوڑھ کر
چلے تھے اتفاق سے اُس مقام پر آگر پہونچے کہ جہان احترام جادو کا مکان تھا اُنھون نے
دیکھا کہ بڑا سامان ہے ایک خیمہ بہت پر تکلف بر پا ہے وہ خوب شیشہ آلات سے آراستہ ہے
نوبت رکھی ہوئی ہے کھانے پک رہے ہین لوگ گلنار جوڑے پہنے ہوئے پھر رہے ہین کام
کاج کر رہے ہین خوب چہل پہل مچی ہوئی ہے ہر طرف خوشی کا سامان ہے اور بندوبست ہے ایک
بہت بڑا مکان ہے اُسکے دروازے پر بندھنوار موتیون کا اور پتون کا بندھا ہوا ہے خواجہ نے
یہ سامان دیکھ کر خیال کیا کہ یہان شادی ہے اور یہ مکان عروس کا معلوم ہوتا ہے کچھ عجب نہین
ہے کہ وہ قاضی حرامی اُسی عقد کے پڑھنے کے لیے یہان آیا ہے ذرا دریافت کرو بس آپ نے ایک
گوشہ مین جاکر گلیم اُتاری اور ایک شہدے کی صورت پر آراستہ ہو کر اُس مقام پر آئے جہان
کھانا پک رہا تھا باورچیون سے کہا کہ یہان کیا کام ہے اور یہ کیا سامان ہے اور یہ کس ضرورت
سے کھانا پک رہا ہے باورچیون نے جواب دیا کہ تو بڑا احمق ہے اور یہ بھی ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تجکو
آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہے صریحاً شادی کا سامان ہو رہا ہے اور پھر دریافت کرتا ہے کہ یہ کیا
سامان ہے جواب دیا کہ یہ تو مین نے دیکھ لیا کہ سامان شادی اور انتظام شادی ہے مگر یہ دریافت
کرتا ہے کہ یہ کسکا مکان ہے اور کس کی شادی ہے اُنھون نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ احترام جادو
کی دختر کی شادی ہے اب کوئی دم مین برات آئے گی کوتوال شہر کے ساتھ ٹھہری ہے یہ سنکے

دل مین کہی کہ وہ مارا اب یہ جاتا کہان ہے اب عیاری خوب طور سے بن جائیگی یہ دل سے کہکر
وہان سے ٹہلتا ہوا وہ شہدا ایک طرف کو چلا گیا یہ کہکر کہ برات کے ساتھ آئینگے کوتوال کی
شادی ہے بہت کچھ روپیہ لٹیگا آج دو چار پیسے کا نفع ہوگا یہ کہتے ہوئے میان شہدے ایک
طرف کو چلے گئے جب سب کے روبرو سے الگ چلے گئے دیکھا کہ اب کوئی دیکھتا نہین ہے
گلیم دور دوہلی اور گلیم اوڑھے ہوئے اندر محل کے آئے دیکھا کہ ہزارون عورتین پھر رہی ہین
پرستان کا لطف ہے سر سے پاؤن تک جواہر مین غوطہ مارے ہوئے ہین کوئی گلنار جوڑا پہنے ہے کوئی
دھانی کوئی اودا کوئی بسنتی ہر رنگ کے جوڑے پہنے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ باغ رنگا رنگ
و گلشن پر بہار کھلا ہوا ہے ہر رنگ کے گل شگفتہ ہین کیا کیا خوبصورت و حسین مہ جبین ہر تمکین
نازنین ہین ہر مقام پر فرش مغرق و مکلف آراستہ ہے دستہ ہائے مسند مین مکلل بجواہر وسط مین
بارہ دری کے آراستہ ہین اسپر بھی بہت سی نازنین بیٹھی ہوئی ہین ہر طرف چہل پہل ہو رہی ہے
کوئی کہتی ہے کہ ابھی تک برات نہین آئی بڑا عرصہ ہوا برات کب آئیگی کیا صبح ہوئے آئیگی
کوئی کہتی ہے کہ دولھن کو بھی آراستہ کیا گیا اسوقت دولھن بنائی جائیگی جب برات آجائیگی
کوئی کہتی ہے کہ بوا تم تو بے خبر ہو دولھن کی بہنین دولھن کو آراستہ کر رہی ہین اسی حجرہ مین ایک
بولی کہ دولھن کا آج آراستہ کرنا کیا بڑا کام ہے ہان چوتھی کی دولھن بنانا مشکل ہے آج لڑکیان
بالیان دولھن بنائینگی کل دیکھا جائیگا خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اہل محل کی باتین سنتے ہوئے
اُس کمرہ کیطرف آئے کہ جہان دولھن بنائی جاتی تھی یہی دختر احترام جادو تھی اُس کمرہ کے آگے ایک
گوشہ مین کھڑے ہوکر تماشہ دیکھنے لگے خواجہ تماشہ دیکھ رہے تھے کہ کسی طور سے خلیہ ہو تو
مین دولھن کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرون اور خود اسکی صورت بنکر کوئی تدبیر کرون کہ یکایک
باجے کی آواز آئی جسقدر محل کی عورتین تھین اور جتنی لڑکیان دولھن کے پاس تھین سب کی
سب باجے کی صدا سنکے یہ خیال کرکے کہ برات آئی ہے برات کے دیکھنے کو گئین دولھن کو اکیلا
چھوڑ دیا اُسی کمرہ مین عروس سر جھکائے ہوئے مسند پر بیٹھی رہی بس خواجہ نے یہ وقت
فرصت پایا غنیمت جانا قریب آکر ایک حباب اُسکی منھ پر بیہوشی کا مارا کہ وہ اُسکے منھ
پر پڑا اُسکو چھینک آئی وہ فوراً بیہوش ہوگئی بس خواجہ نے اُسکے سب کپڑے اُتار لے اور

ایک چادر مین باندھکر اُسکو نذر زنبیل کرلیا اور خود اُسیوقت اُسکی صورت پر تیار ہوئے سب کپڑے
پہن لیے سر مو فرق نہ تھا عروسی کپڑے پہنکر مسند پر سر جھکا کر بیٹھ رہے خواجہ تو یہان یہ تدبیر کرکے
بیٹھے اب فکر کر رہے ہین کہ کیا تدارک کرون سوچتے سوچتے ایک عیاری ذہن مین آگئی دل خوش
ہوگیا اپنی تعریف آپ کی اور دل سے کہا کہ وہ مارا اب یہ لوگ جاتے کہان ہین اگر مین نے قاضی و
کوتوال کو نہ لڑوادیا تو اپنا نام نہ رکھا خواجہ عمرو یہ کہکر جلدی سے زنبیل سے قلم دوات نکالا اور
ایک رقعہ اپنی راے سے بنام قاضی تحریر کیا کہ جسکا مضمون یہ تھا کہ اے قاضی صاحب آگاہ
ہو جیے کہ میرے والد بزرگوار آپ کے ہمراہ دربند مین آئے ہین اُنھون نے آپ سے اقرار کیا ہے
کہ مین اپنی لڑکی کی شادی آپ کے ہمراہ کرونگا چنانچہ وہ یہان نہ تھی جس ساحرہ کے قبضہ مین مین
تھی اُسکی زوجہ اور بھائی نے میری شادی کوتوال شہر کے ہمراہ قرار دی چنانچہ سب بانجھو وغیرہ ہوگیا
آج یوم عقد تھا آپ کو برائے خواندگی عقد کوتوال نے طلب کیا تھا مگر مجکو یہ عقد منظور نہ تھا
مجبور تھی کہ دوسرون کے قبضہ مین تھی خداوند عجائب سے دعا مانگ رہی تھی کہ یا تو مجکو موت دے
کہ مین زندہ مکان پر نوشاہ کے نہ جاؤن یا کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ عقد نہ ہونے پائے کہتی کس سے کہ
کوئی میری سُننے والا نہ تھا اور الفت کرنے والا جو میری سُننے والا تھا اور مجھ سے محبت کرتا تھا وہ مر
چکا تھا باپ یہان موجود نہ تھا سو ناچار تھی خداوند نے دعا میری قبول کرلی کہ میرے والد بزرگوار
آپ کی عنایت و مہربانی سے یہان آگئے اُنھون نے تلاش کرکے مجکو ڈھونڈھ نکالا میرے پاس
آئے مجھسے فرمایا کہ مین نے تیرا عقد ٹھہرایا ہے قاضی کے ہمراہ جو کہ عقد پڑھنے کو آئے ہین بہت
حسین ہین اور خوبصورت اور صاحب مال و دولت آجکل کے جوانون سے بہتر ہین تو اُنسے
بہت خوش ہوگی اور وہ تیری خاطر بہت کرینگے اور از حد محبت کرینگے کوتوال سے کہ جسکے
ہمراہ تیرا عقد ہوتا ہے تو اُنکے مکان پر چین سے رہے گی گو ضعیف تو ہین مگر جوانون سے ہر طرح
اچھے ہین بس تو اس عقد سے انکار کر مین نے اُنکے فرمانے کو قبول کیا وہ تو مجکو سمجھا بجھا کر کسی طرف
چلے گئے مین نے یہ رقعہ آپ کی خدمت مین اس غرض سے تحریر کیا ہے کہ مین راشدہ و بالغہ
ہون مجکو یہ عقد قبول نہین ہے نہ میرے باپ کی یہ مرضی ہے اور یہ لوگ نہ میرے عزیز ہین نہ میرے
دوست ہین بلکہ غیر ہین مین مجبور تھی کہ جو کچھ نہ کہتی تھی اب مین صاف طور سے کہتی ہون کہ

یہ عقد مجھکو کسی طور سے قبول نہین ہے آپ عقد نہ پڑھیے گا بلکہ مجھکو آپ کے ہمراہ ہو جب اقرار والد
بزرگوار کے عقد کرنا منظور ہے لہذا اپنے ہمراہ عقد پڑھ لیجیے اور کوتوال سے کہدیجیے کہ وہ چلا جائے
اور اس عقد سے ہاتھ اُٹھائے مین کسی طور سے راضی نہین ہون اُسکے ساتھ عقد کو نہ یہ عقد مجھکو
کسی طور سے قبول ہے ہان آپ کے ہمراہ راضی ہون اور آپکی زوجہ ہون اُسکی زوجیت مجھکو منظور نہین
ہے اور بہت کچھ تحریر کیا یہ رقعہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا راوی بیان کرتا ہے کہ یہانتک کہ قسمتہ جادو
برات لے کر مکان عروس پر پہونچا برات اُتری براتیون کو بہت ہی عزت و حرمت سے بٹھایا
نوشاہ بیچ مسند پر بیٹھا اور اُسکے گرد اُسکے عزیز و اقارب بیٹھے قاضی صاحب بھی آکر بیٹھے خاطر و
مدارات مین لوگ مصروف ہوئے محل مین بھی خبر ہو گئی کہ برات آگئی نوشاہ اپنے ہمراہ قاضی جلگ
کو لیتا آیا ہے اب کوئی دم مین قاضی دو وطن سے دریافت کرنے کو آتے ہین یہ خبر عروس کو بھی ہو گئی
کہ برات آگئی اور قاضی صاحب بھی آئے ہین بس عروس نے ایک کہاری کو جو کہ اُسکے سامنے
کھڑی تھی اشارہ سے اپنے پاس بلایا اُسوقت اُس مقام پر یا عروس تھی یا وہ کہاری تھی
اور سب عورتین جہد صنون کو گئی ہوئی تھین اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھین کسی کو دلہن
کی خبر نہ تھی بس جب وہ کہاری قریب آئی عروس نے کہاری سے کہا کہ مین تجھسے ایک کام
لونگی مگر کسی سے کہنا نہین سوائے میرے اور تیرے کوئی آگاہ نہ ہو اُسنے جواب دیا کہ نہین
کسی سے نہ کہونگی تب اُسنے پچیس اشرفیان اُس کہاری کو دین کہا اسکی تو مٹھائی کھانا میرا یہ
کام ہے کہ یہ رقعہ جو کہ مین تجھکو دیتی ہون کسی تدبیر سے قاضی کے ہاتھ مین پہونچا دے اور اُن کو
دیدے مگر اس حال سے کوئی آگاہ نہ ہو وہ اشرفیان دیکھ کر خوش ہوئی اور بشاش ہو کر وہ
اشرفیان اور رقعہ لے لیا اور وہان سے لے کر باہر کمرہ کے آئی اور بیرون محل پہونچی کترا تی
ہوئی اُسی مقام پر آئی کہ جہان برات اُتری ہوئی تھی جب وہان پہونچی سب کی آنکھین
بچا کر جھپٹ کر قاضی کے قریب پہونچی اور نہایت چالاکی سے وہ رقعہ قاضی کے ہاتھ مین
دے کر وہان سے چل کھڑی ہوئی دیکھا ایک کہاری آکر ایک رقعہ دے کر چلی گئی ہے نہ معلوم
یہ رقعہ کسکا ہے اور اسکا کیا مضمون ہے بس قاضی صاحب نے سب کی طرف سے آنکھ بچا کر کے
رقعہ حرف بحرف پڑھا اور مضمون رقعہ سے بخوبی آگاہ ہوئے بس رقعہ پڑھکر داڑھی ::

ہاتھ پھیرا مونچھون کو تاؤ دیا خوش ہوکر شحنہ جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای شحنہ جادو آگاہ ہو کہ
عروس تیرے ساتھ عقد پر راضی نہین ہی وہ یہ کہتی ہی کہ یہ عقد مجھکو منظور نہین ہی مین خود راشدہ و
بالغہ ہون میرا کوئی وارث نہین ہی سوائے والد بزرگوار کے بس نہ میری مرضی ہی نہ میرے باپ
کی یہ احترام جادو میرا باپ نہین ہی بلکہ یہ سب غیر ہین مگر مجبوری یہ تھی کہ نہ یہان میرا باپ
تھا نہ کوئی دوسرا عزیز تھا جو مین اس امر کے درپی ہوتی آج میرے والد اتفاق سے آگئے ہین
اُنھون نے مجھکو آکر بہت کچھ سمجھایا اور نصیحت کی اور مجھسے کہا کہ تو اس عقد کو قبول نہ کر بلکہ
مین نے تیری شادی قاضی صاحب کے ساتھ قرار دی ہی وہ بھی آئے ہوئے ہین اُنکے
ہمراہ مین میرا عقد کر دونگا بس مین اس سے نہین راضی ہون آپ کے ساتھ عقد کرنے کو راضی
ہون بس آپ یہ عقد میرا پڑھیے گا ہان پڑھیے گا تو اپنے ہمراہ مین آپ کے ہمراہ شادی کرونگی اگر
اسکے خلاف ہوگا تو مین اپنی جان دیدونگی زندہ شحنہ جادو کے مکان پر نہ جاؤنگی بس اب تم کیا
کہتے ہو بہتر یہ ہی کہ تم واپس جاؤ برات لے کر عروس سے ہاتھ اٹھاؤ وہ تمھارے ساتھ نہین
راضی ہی یہ جو قاضی نے کہا شحنہ جادو کے حواس جاتے رہے ایک دور غلیظ تھا کہ کاخ دماغ
کو توڑ کر باہر نکل گیا آتش غیظ و غضب کا نون سینہ مین مشتعل ہوئی سہرہ الٹ کر کہا کہ قاضی صاحب
آپنے یہ کیا کہا میری سمجھ مین کچھ نہین آیا پھر ذرا ارشاد ہو تا کہ مین سمجھون قاضی نے پھر وہی جملہ
بیان کیا اب کی مرتبہ کوتوال نے کہا کہ آپ دیوانہ ہو گئے ہین اور آپ بالکل غلط فرماتے ہین یہ
کچھ بھی درست نہین ہی برخلاف ہی وہ میری معشوقہ ہی مین ایک مدت سے اُسپر فریفتہ ہون
اور وہ میرے اوپر عاشق ہی چھ ماہ ہوئے ہین کہ منگنی ہوئی تھی اب رخصت ہی کوتوال
سے قاضی نے کہا کہ تو بکتا کیا ہی وہ انکار کرتی ہی کوتوال نے جواب دیا کہ یہ امر بالکل غلط ہی
وہ کبھی نہ انکار کرے گی اسکا باپ موجود ہی جسکے سبب سے یہ شادی ہوئی ہی اُسنے اپنی
خوشی سے میرے ساتھ قبول کی ہی جب سب امر طی ہو گئے تب مین برات لیکر آیا اور
آپ کو عقد پڑھنے کے لیے طلب کیا آپ جو آئے تو نیا جملہ بیان کرتے ہین یہ مین کیونکر
اسکو صحیح جانون قاضی نے جواب دیا کہ تو بھی جھوٹا ہی اور احترام بھی اسکا اصلی باپ
نہین ہی بلکہ جبر اسکو اُسنے اپنے مکان مین رکھا اسکا اصلی باپ بیرون در بند رہتا تھا کوتوال جادو

جبکہ یہ لڑکی کم سن تھی پرورش کرنے کی غرض سے لے آیا تھا اُسنے پرورش کیا اب تھوڑا زمانہ ہوا
ہو کہ اقوال مر گیا یہ احترام اُسکا بھائی تھا اقوال کی زوجہ نے اُس لڑکی کو اپنے سے جدا نہیں
کیا لاکھو لاکھو اُسکے باپ نے خواہش کی مگر ایک نہ سُنی آج جو تم نے مجھکو بلایا میری نفس پرون
دربند رکھی ہوئی تھی کہ وہ ٹہلتا ہوا میرے پاس آیا میں نے جو اُس سے دریافت کیا اُسنے سب
حال بیان کیا قاضی نے ساری تقریر توجہ کی بیان کی اور کہا کہ اگر آپ مجھکو دربند میں سے
چلیں یا میں پہونچ جاؤن تو اپنی دختر کو تلاش کر کے آپ کے ہمراہ عقد کر دون کیونکہ میں نے
آپ کو پسند کیا اپنی لڑکی کی تصویر دکھائی آپ نے بھی پسند کیا وہ تصویر میرے پاس موجود ہے
بس جبکہ اصلی ولی ہو اور روے ہم لوگون کی شرع اور از روے قانون کے اصلی مالک باپ ہے
بس جبکہ وہ اصلی مالک اور ولی ہے تو غیرون کا کیا اختیار ہے باپ میرے ہمراہ عقد کرنے پر راضی ہے
بس اُسکی موجودگی میں دوسرون کا اختیار نہیں ہے بس یہی بہتر ہے کہ تم اس امر سے دستبردار
ہو اور یہ خیال کر لو کہ کسی طور سے یہ عقد نہیں ہو سکتا ہے وہ مجھکو اپنی لڑکی کو دے چکا ہے تصویر
اُسکی میرے پاس موجود ہے بس تم یہان سے چلے جاؤ اب تمھارے ساتھ اُسکا عقد نہ ہوگا
بلکہ میرے ساتھ عقد ہوگا کیونکہ وہ بھی راضی ہے اور اُسکا باپ تصویر میرے حوالے
کر چکا ہے اگر یقین نہ ہو تو یہ تصویر موجود ہے وہ میرے ہمراہ یہان آیا تھا جب میں یہان آکر پہونچا
تو مجھ سے یہ کہکر چلا گیا تھا کہ میں جاکر لڑکی کو تلاش کرتا ہون خلاصہ یہ کہ اُسنے تلاش کیا تو
یہی اسکی لڑکی تھی جسکے ہمراہ کوتوال کا عقد ہونے کو تھا اُسنے اپنی دختر سے سب حال بیان
کیا اُسنے مجھکو بذریعہ تحریر کے آگاہ کیا دیکھ لو یہ رقعہ بھی موجود ہے اور یہ تصویر بھی جب یہ معاملہ
اسقدر تقریر کو طول ہوا تو احترام جادو بھی آپہونچا اُسنے بھی ساری تقریر سنی جواب دیا
قاضی صاحب یہ سب غلط ہے جو آپ فرماتے ہیں نہ کوئی میرا بھائی تھا اقوال جادو نہ اسکی
کوئی زوجہ تھی یہ میری خاص لڑکی ہے میں نے اپنی خوشی سے یہ نسبت قبول کی ہے آپ یہ فرماتے
ہیں کہ یہ احترام کی دختر نہیں ہے میں کیونکر مان لون اور یہ جو تصویر دکھاتے ہیں اسمین اور
اُسکی صورت میں بالکل فرق ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو میں اُسکی تصویر منگا کر مقابلہ کر دون
اگر دونون تصویرون میں فرق نہ ہو تو آپ کا کہنا درست ہے اور اگر فرق ہو تو آپ کا فرمانا

درست نہیں ہو بالکل غلط ہو آپ جھوٹے ہیں اور ہم سچے ہیں اگر فرق نہیں ہو تو آپ سچے ہیں اور
ہم جھوٹے ہیں یہ جو احترام سے کہا قاضی نے جواب دیا کہ خواہ دونوں تصویریں مطابق ہوں
خواہ نہ ہوں یہ عقد کبھی نہ ہوگا کوتوال کے ساتھ بلکہ میرے ساتھ ہوگا یہ جو قاضی نے کہا احترام
نے جواب دیا کہ تو دیوانہ ہو معلوم ہوتا ہو کہ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہو قاضی نے جواب دیا کہ تو دیوانہ
ہو اور کوتوال دیوانہ ہو تم دونوں کے دماغ خراب ہو گئے ہیں اسمیں بڑا فساد ہوگا اگر یہ تمھاری ضد
ہو کہ تصویروں سے مقابلہ کیا جائے ضرور فرق ہوگا یہ حسرت بھی نکال لو منگاؤ تصویر یہ کہنا تھا
کہ فوراً احترام نے اپنی لڑکی کی تصویر منگائی اب جو مطابق کیا تو دونوں تصویریں بالکل یکساں تھیں
سر مو فرق نہ تھا اتفاق سے یہ امر ہوا کہ خواجہ نے جو خیالی تصویر اپنی رائے سے بنائی تھی اگرچہ وہ
خیالی تصویر تھی مگر اتفاق سے احترام جادو کی دختر کی تصویر سے مطابق پڑی نہ خواجہ نے اسکو
دیکھا تھا نہ بھالا تھا صرف خیالی تصویر تھی اتفاق سے یہ امر ہوا جب دونوں تصویریں
یکساں ہو گئیں اسوقت قاضی صاحب نے کہا کہ اب تو میں سچا ہوں اور تم جھوٹے ہو احترام
نے کوتوال کی طرف دیکھا اسنے جواب دیا کہ اکثر ایسا ہوا ہو کہ ایک صورت و ایک شکل
کے اکثر دنیا میں لوگ پیدا ہوئے ہیں کوئی مقام تردد نہیں ہو جو دونوں تصویریں مطابق ہوگئی
ہیں تو اس عورت کی تصویر قاضی کے پاس ہو کیا عجب ہو کہ یہی صورت ہو جو کہ آپ کی دختر کی ہو آپ
پریشان نہ ہوں میں نہ مانونگا جائے قاضی صاحب عقد پڑھیں چاہے نہ پڑھیں اور کوئی عقد
پڑھ دے مگر یہ قاضی صاحب دیوانے ہو گئے ہیں تو دماغ خراب ہو گیا ہو اسوقت کی باتوں کا اعتبار
کیا ہو قاضی نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہیں ہو خون ہو جائے گا میں یہ عقد نہ ہونے دونگا یہ نازنین
میری معشوقہ ہو اور وہ میرے ساتھ عقد پر راضی ہو اور تیرے ساتھ نہیں راضی ہو اسکی تحریر موجود
ہو اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو یہ کہکر وہ رقعہ سامنے رکھدیا وہ رقعہ کوتوال نے اور احترام نے دیکھا
اسکے مضمون سے آگاہ ہوئے اتھو اور حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہو اور یہ کیسی تحریر ہو کوتوال نے
جواب دیا کہ او قاضی صاحب یہ رقعہ بھی جعلی ہو میں نہ مانونگا یہ کہکر قاضی سے کہا کہ اگر آپ کو
عقد پڑھنا ہو تو پڑھیے ورنہ ہوا کھائیے چلتے پھرتے نظر آیئے قاضی نے جواب دیا کہ تم خود
جاؤ اور ہوا کھاؤ اور چلتے پھرتے نظر آؤ بس اب زیادہ تقریر نہ کرو اپنے حواس درست کرو کوتوال

ے کہا کہ کیا خوب آپ پرائی معشوقہ کو چھینے لیتے ہیں یہ بھی کوئی انصاف ہے قاضی نے جواب دیا کہ تیری
معشوقہ کب ہے میری معشوقہ ہے خواہ مخواہ درست کر اب دونوں میں تکرار ہونے لگی اور نوبت
بہ فساد پہونچی کوتوال نے ہاتھ بڑھا کر قاضی کی داڑھی پکڑی اور کہا کہ اے قاضی اس داڑھی
سفید پر تو پرائی معشوقہ کو چھینے لیتا ہے داڑھی چھڑا کے قاضی نے ہاتھ بڑھا کر شحنہ جادو کے پٹے
لیے اب دونوں باہم مثل بلبل کے گتھ گئے مشت مشت ہونے لگی گو قاضی ضعیف تھا مگر قوی
تھا کوتوال کو دبا لیا گھونسے مارنے لگا جب اہل محفل نے یہ رنگ دیکھا دو چار آدمی بیچ میں سے
دونوں کو جدا کیا دونوں الگ ہو گئے پھر کوتوال کو غصہ آگیا پھر دوڑ کر قاضی سے لپٹ گیا اب کی
مرتبہ قاضی نیچے اور کوتوال اوپر اب کوتوال نے خوب قاضی کی گت بنائی مار لاتوں اور گھونسوں
کے قاضی کا خوب بھرکس نکالا تمام جلسہ درہم برہم ہو گیا ہر ایک تماشہ دیکھ رہا ہے جو کہ ظریف تھے
وہ باہم یہ کہتے تھے آج دونی ہمارا بھگا دے کوئی بولا میں شرط دیتا ہوں میرا ہی بھگا دے گا گو
بڈھا ہے مگر طاقت ور ہے کوئی بولا ہم شرط بدتے ہیں کوتوال ہی مارے گا یہ جوان ہے جوان جوان
ہی ہے پیر پیر ہی ہے دیکھو تو اس بڑھاپے میں قاضی کو بڑا ہوس ہوا ہے پرائی معشوقہ کو چھینے لیتا ہے
اسکو کیا ہو گیا دوسرے نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب وہ کہتا ہے میری معشوقہ ہے بلکہ اسکے پاس
سے موجود ہے کہ وہ عورت خود اس سے رضامند ہے کوتوال کے ساتھ نہیں راضی ہے اور وہ انکار
کرتی ہے کہ احترام میرا باپ نہیں ہے بھلا یہ تو ہوئی شے کیسی کو بھی بری معلوم ہوتی ہے خصوصا خوبصورت
عورت وہ شے ہے کہ خواہ بوڑھا خواہ جوان ہر ایک کو اسکی خواہش ہے اور وہ عورت جو کہ خود
قبول کرے جوان بھی ہو اور خوبصورت بھی بھلا بھی کون ایسی نعمت کو ترک کرے اسپے حواس کی
ہو اگر وہ قاضی پر کیا منحصر ہے اگر تم کو اسطرح سے ملے تو انکار کرو گے بھائی ہم تو انکار نہ کریں چاہے
ہماری جان جائے اسنے جواب دیا کہ ہم کو ایک زمانہ ہوا سنتے ہوئے کہ احترام کے باپ نہیں
ہم کیونکر یقین کریں کہ یہ امر غلط ہے ہوئی نہ کوئی اسمیں بھید ہے وہ بولا کہ مجھے تعجب ہے
یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ لڑکی آوارہ ہے اسنے خیال کیا کہ قاضی اسکے زمانہ کا ہے آلہ مردی اسکا
ہو گا اور خوب کام دے گا گو ضعیف ہے ہوا جسکے جوان ایسی قوت نہیں رکھتے ہیں جیسے
کہ اسکے زمانہ کے بڈھے رکھتے ہیں اہل جلسہ میں تو یہ تقریریں ہو رہی ہیں ہر ایک اپنی اپنی

تو جسکے ذہن مین آتا ہو کہتا ہو یہان قاضی سے اور کوتوال سے کلام کیا ہو رہا ہو تلے اوپر کا حساب ہو
کبھی یہ اوپر کبھی وہ اوپر احترام جادو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہو لوگ کہتے ہین کہ آپ بھی کچھ بولین جواب
دیتا ہو کہ ان دونون کو رہنے دو میری ایک لڑکی ہو مین دو کے ساتھ کیونکر عقد کرونگا جو زبردست
ہوگا وہ زیر کرے گا اُسکے ساتھ شادی کر دونگا یا ہم سمجھ لینگے مجھکو کیا مطلب ہو جو مین ہو اسکے بیچ مین
بولون اور بول کر احمق بنون یہ کوتوال ہو اگر اسکی طرف سے بولتا ہون تو سب یہ کہینگے کہ اپنے
مذہب کے جو قاضی تھے اُنکا پاس نہ کیا کوتوال کیطرف ہوگئے اس خیال سے کہ یہ کوتوال
شہر ہو ایسا نہ ہو کہ کسی قسم کی بدعت کرے اگر قاضی کی شراکت کرتا ہون تو سب یہ الزام دینگے
کہ قاضی کی شراکت اس غرض سے کی کہ یہ قاضی ہو اور کوتوال کی شراکت نہ کی جو کہ جھوٹ سچ کا
دادا بھی تھا بس مین کیون بولون جو مورد الزام بنون خود ہی لڑ جھگڑ کر فیصلہ ہو جائے گا احترام
یہ جواب دے کر خاموش ہو رہا اور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہو جب فساد کو طول ہوا تو جسقدر لوگ اس
مقام پر بیٹھے تھے اُنمین سے نصف ایک طرف ہوگئے اور نصف ایک طرف ہوئے جب اہل جلسہ
نے دیکھا کہ کوتوال قاضی کو مارے ڈالتا ہو بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ واہ کیا خوب اپنے گھر بلا کر
یہ بد سلوکی کہ انکو بے عزت کرتے ہین یہ کون طریقہ ہو اسکا بھی پاس نہین ہو کہ یہ ہمارے
مذہب کے قاضی ہین ہم ان کے احکام پر عمل کرتے ہین بس اب ہم سے یہ نہین دیکھا جاتا
تو ہم جا کر شحنہ جادو کو مارتے ہین اور قاضی کو اُسکے پنجہ بدعت سے بچاتے ہین جو لوگ کوتوال
کے ساتھ آئے تھے وہ بگڑ کر بولے کہ تم لوگون کو کیا مطلب ہو وہ دونون باہم سمجھ
لینگے نہ قاضی کی طرف سے بولو نہ کوتوال کی طرف سے اور کوتوال کا حق بطرف ہو کہ
اُسکی معشوقہ کو قاضی زبردستی اپنی زوجہ بنانا چاہتا ہو یہ بھی کوئی اندھیر ہو کہ زبردستی پرائی جورو
کو چھین لے اگر وہ کچھ کہے تو لڑنے پر آمادہ ہو جائے قاضی کے طرفدارون نے جواب دیا
کہ چاہے وہ قبول کرے چاہے نہ کرے زبردستی زوجہ بنا لینا تو وہ مثل ہو کہ مان نہ مان
مین تیرا مہمان وہ قبول نہین کرتی ہو ہم زبردستی اُسکے ساتھ عقد کرتے ہین وہ قاضی کے ساتھ
راضی ہو اُسنے لکھ بھیجا ہو پھر کیونکر قاضی صاحب اُسکی طرفداری نہ کرین ہم تو قاضی کی طرف
ہین کوتوال کے طرفدار بولے کہ تمھاری بھی یہ لیاقت ہو کہ تم کوتوال سے لڑوگے ہم اُسکی

کی

طرف میں اور بیٹھے ہم سے تجھ کو پھر کوتوال سے غرض ہے بس یہاں اہل جلسہ میں تکرار ہونے لگی اور سب لڑنے لگے یہ حالت ہے کہ چاروں طرف ہشت نشست ہو رہی ہے دولہن پیچھے کی چاروں طرف سے صدا آرہی ہے دو دو و چار چار باہم لپٹے ہوئے پڑے ہیں گھونسا لات مکا چل رہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہاں یہ حال ہے وہاں محل میں غل ہوا کہ قاضی کو بلاوا اور دولھا کو تاکہ عقد وغیرہ سے فرصت ہو دولھن رخصت کی جائے گیا صبح اور رخصت کی جائے گی یہ جو اہل محل میں چرچا ہوا عروس کی ماں وغیرہ عزیزوں نے ایک مہری سے کہا کہ جا کر عروس کے باپ کو بلا لا کہنا کہ آپ کو اندر بلاتی ہیں وہ کہاری جو وہاں آئی اسنے عجب رنگ دیکھا کہ نوشاہ سے اور قاضی سے تکرار ہو رہی ہے اور اسی طور سے اہل جلسہ میں بھی فساد ہو رہا ہے احترام جادو مع اپنے عزیزوں اور ملازموں کے لڑتا ہوا دیکھ رہا ہے وہ کہاری یہ سانحہ و واقعہ دیکھ کر ششدر ہو کر رہ گئی اپنے حواس درست کر کے احترام کے پاس آئی اور کہا کہ آپ کو اندر بلایا ہے احترام نے جواب دیا کہ میں کیا چلوں یہاں تو یہ فساد ہو رہا ہے اسکا کچھ انجام ہو لے تو چلوں جا کہہ دو نہ آتے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ کہاری یہ سنتے وہاں سے چلی آئی اور سارا واقعہ بیان کیا یہاں ہر طرف یہ چرچا ہونے لگا کہ قاضی سے اور نوشاہ سے کسی امر پر فساد ہو گیا بڑی لڑائی ہو رہی ہے وہاں خواجہ عروس سجے ہوئے بیٹھے تھے انھوں نے بھی سنا دل میں کہا کہ واہ یار خوب تم نے فساد کو لیا اور خوب دونوں کو لڑوا دیا ہے یہ خیال کر کے یہ تدبیر کی تھی اور یہ عیاری اور خوب تمھاری عیاری ہو گئی خلاصہ یہ کہ ہر طرف محل میں بھی یہ چرچا ہے اور وہاں اسی طور سے فساد ہو رہا ہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی جب احترام نے دیکھا کہ یہ فساد کسی طور سے برطرف نہیں ہوتا ہے قاضی و نوشہ جادو کے قریب آکر کہا کہ اب تو آپ دونوں صاحب باہم لڑ چکے اور خوب دل سے حوصلہ نکال چکے میرے نزدیک یہ فیصلہ بہتر ہوگا آپ دونوں صاحب بادشاہ کی خدمت میں چلیں اپنا اپنا قصہ بیان کریں جو وہ حکم دیں اسپر عمل کریں تاکہ یہ فساد و عداوت مٹے اگر وہ کوتوال کو ارشاد کریں کہ تو اپنی شادی اسکے ساتھ کر تو کوتوال کریں اگر قاضی صاحب کو حکم دیں تو قاضی صاحب کریں کیونکہ مجھکو خود اس لڑکی کا نکاح دینا منظور ہے میں ایسی علامہ اور فاحشہ کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتا ہوں کہ جس نے بالکل عزت و آبرو کا پاس نہ کیا ناکتخدا ہو کر میری موجودگی میں جسنے انکار کیا اور قاضی صاحب کو یہ لکھ بھیجا کہ

مین کوتوال کے ساتھ نہین راضی ہون اگر یہ رہے گی تو بڑی بدنامی اور رسوائی ہوگی ضرور یہ نکل جائے
گی اور چین چین لے کرے گی جو کہ میری بدنامی کا سبب ہوگا کوتوال نے جواب دیا کہ مجھکو منظور ہے
قاضی نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب مین بادشاہ کے پاس کیون جاؤن وہ کوئی میرا حاکم ہے یا مین
اسکی رعایا ہون اگر وہ میری مرضی کے خلاف فیصلہ کرے تو مین کیونکر اسکو مانون تو یہ اسکی رعایا کو
زیبا ہوا اختر ام نے جواب دیا کہ آپ چلین تو اگر وہ آپ کے خلاف فیصلہ کرین تو آپ نہ مانیئے گا
اسوقت پھر آپ کو اختیار ہے کہ رد یہ بادشاہ سے لڑیئے گا شحنہ جادو سے کوتوال نے کہا کہ
نہین یہان ان سے بند ہون نہ زبان بند ہو نگی آخر کو بہ ہزار دقت و خرابی قاضی بھی راضی ہوئے
جو لوگ قاضی کے طرفدار تھے وہ قاضی کے کہنے سے اور جو کوتوال کے طرفدار تھے کوتوال کے
کہنے سے جدا ہوئے فساد موقوف ہوا مگر اسی حالت خراب سے کوتوال و قاضی مع اپنے ہوا خواہون
کے جانب دربار کے چلے طرفین کی یہ حالت تھی کہ کپڑے پھٹے ہوئے بال نچے ہوئے منھ پر
طمانچون کے نشان جا بجا سے تھا نہ فگار ہاتھ پاؤن سوجے ہوئے قاضی جی کے توتبا کے
بجائے ٹکڑے شملہ سر پر ندارد زیر جامہ جا بجا سے چاک چھوٹے قاضی جی جھانکتے ہوئے یہی حالت
شحنہ جادو کی تھی کہ پوشاک شہدانی پرزے پرزے بال سر کے نچے ہوئے خون سر سے بہتا ہوا
عجب شان و شوکت سے چلے کیا خوب برات تھی اور کیا خوب براتی تھے قاضی نکاح پڑھنے
کو آئے خوب نکاح پڑھا اور خوب نقل و قرص پائے یہ سب تو ادھر چلے یہان بوقت سحر
درخشان لال قبا بیدار ہو کر بیرون محل آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے جو جو کوتوال کی برات
مین اسکی طلب کے موافق گئے تھے وہ نہ آئے تھے جب دربار آراستہ ہو چکا اُس وقت
درخشان لال قبا نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ کل شحنہ جادو کی برات تھی بتاؤ تم مین سے
کون کون شریک برات ہوا تھا برات رخصت ہو کر مکان پر آگئی کیا کیا جہیز ملا اختر ام جادو
نے کیا اپنی لڑکی کو دیا اُن سرداروں نے عرض کیا کہ ہم مین سے کوئی نہین گیا تھا کسی کو نہین
بلایا جو جاتے جو لوگ گئے ہین وہ ابھی تک نہین حاضر ہوئے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ ابھی برات رخصت نہین ہوئی اگر برات رخصت ہو جاتی تو ضرور وہ سردار واپس
آتے اور اسوقت دربار مین ضرور آتے سرداروں نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی

وہان دردولت پر اُسی شان و شوکت سے بحالت خراب بحال تباہ کوتوال مع اپنے ہمراہیون کے نکلے اور
قاضی کے آکر پہونچے جو دیکھتا ہے بازار والا حیران ہوتا ہے کہ یہ کیسا سانحہ ہے ابھی شام کو کوتوال صاحب
برات سے کس دھوم سے مع قاضی صاحب کے مکان عروس پر گئے تھے اسوقت یہ کیا ہوا
جو اس حال سے آتے ہین دیکھا کہ احترام جادو بھی مع اپنے ملازمون کے انکے عقب مین ہے مارے
خوف کے کوئی دریافت نہین کرتا ہے مگر ساتھ ہوجاتا ہے ایک مجمع کثیر ہوگیا اہل شہر و اہل بازار وغیرہ کا
عقب مین ان سب کے بس اسی حالت سے سب کے سب دردولت پر آکر پہونچے درگہ سالار
دردولت پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ میان کوتوال و قاضی صاحب عجب شان و شوکت
سے چلے آتے ہین کہ واہ واہ کپڑے پھٹے ہوئے سر ننگے خون بہتا ہوا عقب مین اہل شہر کا مجمع
جسطرح سے دیوانون کے ساتھ ہوتا ہے اس مصیبت سے سب کے سب چلے آتے ہین یہانتک کہ جب
وہ سب آکر پہونچے کوتوال و قاضی نے آگے بڑھکر درگہ سالار سے کہا کہ بادشاہ سے عرض کردو
کہ کوتوال و قاضی دردولت پر حاضر ہین کچھ عرض کرنا ہے ضروری درگہ سالار اُنکی حالت دیکھ کر
حیران ہوا تھا مگر کچھ کہا نہین خاموش اُٹھا ہوا اندر دربار کے آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجالاکر سامنے
بادشاہ کے جاکر عرض کیا کہ حضور عالم کی عمر دراز ہو اسوقت ایک عجب واقعہ مین نے دیکھا
ہے کہ مجکو حیرت ہے مین دردولت پر اپنے عہدہ کے موافق بیٹھا ہوا تھا کہ مین نے دیکھا کوتوال و
قاضی صاحب چلے آتے ہین اور اہل شہر کا اُنکے عقب مین مجمع ہے جب وہ قریب آگئے تو
عجب حالت اُنکی پائی کہ جسکو دیکھکر مین حیران ہوگیا یہ کہکر سب حالت اور صورت بیان کی
بادشاہ و اہل دربار بھی سُنکے حیران ہوئے اُسنے عرض کیا کہ وہ میرے قریب آئے مجھ سے کہا
کہ بادشاہ سے جاکر عرض کرو کہ کوتوال اور قاضی دردولت پر حاضر ہین اُنکو کچھ ضروری عرض کرنا ہے
بس مین یہ سُنکے حاضر خدمت ہوا اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے اہل دربار کی طرف
دیکھ کر کہا کہ کچھ تمھاری سمجھ مین آیا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور یہ دونون اس حالت سے کیون آئے ہین اہل
دربار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عروس کے باپ سے اور نوشاہ سے [illegible] ہوگیا [illegible]
نوشاہ کے ہمراہ گئے تھے وہ بھی شریک نوشاہ ہوئے ہونگے [illegible]
نے درگہ سالار سے پوچھا کہ احترام جادو بھی ہمراہ ہے یا نہیں اُسنے کہا کہ وہ بھی ہمراہ ہے بادشاہ

نے کہا کہ اسکی کیا حالت ہی جواب دیا کہ اسکی حالت خراب نہین ہی وہ بھی ہمراہ ہی بادشاہ نے جواب دیا
کہ اچھا کوتوال کو اور قاضی کو اور احترام جادو کو اور چند اُنکے ہمراہیون کو اندر لے آؤ تاکہ مین اُنکے
حالات سنون کہ اُنپر کیا واقعہ گذرا اور یہ لوگ کس آفت مین مبتلا ہین بس یہ حکم سُنکے درگہ سالار باہر
دربار کے آیا اور حکم شاہ سے آگے - کیسا سمان بادشاہ نے پوچھا اہل دربار سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین
آتا ہی کہ یہ کیا سانحہ ہی اگرچہ خیال کیا جائے احترام سے کچھ فساد ہوا تو یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ احترام
کی خود خواہش تھی اگر اُس سے فساد ہوتا تو اسکی بھی تو یہ حالت خراب ہوتی وہ تو اچھی طور سے ہی
درگہ سالار کہتا ہی ہان قاضی و کوتوال کی حالت خراب بیان کرتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوتوال سے اور قاضی
سے فساد ہوا ہی اہل دربار نے جواب دیا کہ قاضی سے اور کوتوال سے کس امر پر فساد ہوا اور اسکے
کیا وجہ ہی فساد کی بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ آتے ہین معلوم ہو جاتا ہی مین تو یہی کہونگا کہ
کوتوال سے اور قاضی سے فساد ضرور ہوا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ کوتوال و قاضی اور اُنکے ہمراہی
اور احترام جادو بھی اندر آئے بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال و قاضی و اُنکے ہمراہیون کو عجب حالت
سے دیکھا اور احترام جادو کو حالت اصلی پر پایا سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اُدھر کوتوال
اور قاضی نے بادشاہ کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر یون فریاد کرنا شروع کی کہ اے بادشاہ اس کوتوال
نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا کہ میری جورو اور معشوقہ کو زبردستی مجھسے چھینے لیتا ہی اور زبردستی اسکے
ساتھ عقد کرتا ہی وہ اسکے ساتھ راضی نہین ہی میرے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہی مین نے جو منع
کیا مجھسے لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور مجھے خوب مارا میرے کپڑے پھاڑ ڈالے داڑھی نوچ لی خوب مارا
قاضی نے یہ کہا کوتوال پکارا کہ اے بادشاہ میری فریاد کو پہونچ اور میری داد دے اور انصاف کر
اس قاضی کے ہاتھ سے میری جان بچا مین نے اسکو عقد پڑھنے کے لیے طلب کیا تھا یہ حرامزادہ
یہان عقد پڑھنے کو آیا میری معشوقہ پر عاشق ہو گیا اب کہتا ہی کہ تو عقد نہ کر مین عقد کرونگا یہ سن
کر مجھے اور یہ حالت میری بنا دی کہ پرائی جورو کو اپنی جورو بناتا ہی ایسے قاضی کی ایسی کی تیسی مین
تو ایک مدت سے اسیر فریفتہ ہون اور مر رہا ہون خدا خدا کرکے یہ دن نصیب ہوا تھا اُس مین
اس قاضی حرامی نے یہ فساد برپا کیا مین ایسا جانتا تو کبھی اسکو نہ طلب کرتا بس جلدی فریاد رسی
فرمایئے کوتوال نے جب یہ کہا بادشاہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا کہ کوتوال نے کیا کہا اور قاضی نے کیا کہا

حیران ہوا کہ کیا جواب دون یہ امر تو سمجھ مین نہین آتا ہی کہ کیا فریاد ہی قاضی الگ کہتا ہی کہ کوتوال میری
جورو کو زبردستی لیے لیتا ہی کوتوال یہ کہتا ہی کہ قاضی میری جورو کو زبردستی اپنی جورو بنائے لیتا ہی نہ
معلوم یہ کیا قصہ ہی اور کیا فساد ہی بس سوچ کر بادشاہ نے کوتوال سے کہا اور قاضی سے کہ ہماری
سمجھ مین نہین آتا ہی کہ تم لوگ کیا کہتے ہو اب ایک ایک اپنا اپنا واقعہ بیان کرے تو مین سمجھکر انصاف
کرون اور تم دونون کے امر مین تصفیہ کرون پہلے قاضی صاحب آپ بیان کرین اُسکے بعد کوتوال
بیان کرین مین دونون کا واقعہ سُنکے آپس مین تصفیہ کردونگا مین سمجھ تو لون تاکون تاکون مین سمجھ مین
نہین آتا ہی یہ جو بادشاہ نے کہا کوتوال خاموش ہو رہا اور قاضی نے بیان کیا کہ اے بادشاہ مین
حسب الطلب کوتوال کے عقد پڑھنے کے لیے اپنے مکان سے چلا تھا حسب اتفاق اُسی
مقام پر کہارون نے نالکی لاکر رکھدی تھی کہ ایک دیہاتی شخص میرے پاس آیا اور اُسنے مجھکو ایک
تصویر دکھائی اور کہا کہ یہ تصویر میری دختر کی ہی اور اس دربند مین ایک ساحر اُسے لے گیا تھا جبتک
وہ ساحر زندہ رہا اُسوقت تک تو مین اکثر اوقات اُسکو دیکھ لیتا تھا جب سے وہ مرا ہی اُسدن
سے مین نے نہین دیکھا ہی مین یہ چاہتا ہون کہ اگر دربند مین پہونچ جاؤن تو اُس لڑکی کو تلاش کرکے
اُسکا عقد کسی کے ساتھ کردون کیونکہ وہ جوان ہو گئی ہی قاضی نے سارا قصہ اول سے آخر تک اور
ساری تقریر اپنی اور اُس مرد دیہاتی کی اور اُسکا اقرار کرنا کہ مین آپ کے ساتھ عقد کردونگا اور اُسکو
اپنے ہمراہ دربند مین لانا اور اپنا کوتوال کے مکان پر آنا اور کوتوال کا مکان عروس پر جانا کہاری کا
اور رقعہ اپنا اپنا کوتوال سے کہنا کوتوال کا بحث کرنا تصویر کا باہم مقابل کیا جانا اور مطابق
ہونا اور اپنا رقعہ دکھانا نوبت فساد و مارپیٹ ہونا بیان کیا کوئی امر فروگذاشت نہین کیا سب
واقعہ بادشاہ نے سُنا اور قاضی سے کہا کہ وہ رقعہ تمھارے پاس ہی اور تصویر اور اُسکا باپ
کہان ہی قاضی نے جواب دیا کہ تصویر بھی میرے پاس ہی اور رقعہ بھی مگر مین اُس مرد دیہاتی
سے نہین آگاہ ہون کہ کہان ہی کیونکہ جب سے وہ میرے پاس سے گیا ہی اُسوقت سے
مین نے اُسکی صورت نہین دیکھی ہی بادشاہ نے سوال کیا کہ احترام جادو اس امر کا اقرار
کرتا ہی کہ یہ دختر میری نہین ہی قاضی نے جواب دیا کہ احترام ہی تو کوتوال کا شریک ہی وہ اس
امر کا اقرار نہین کرتا ہی بلکہ یہ کہتا ہی کہ تم جھوٹے ہو اور یہ تحریر بالکل غلط ہی یہ میرا واقعہ ہی بادشاہ نے

کہا کہ وہ تصویر اور رقعہ ہم کو دو تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ اُس رقعہ میں کیا تحریر ہے اور وہ تصویر کیسی ہے کہ
جسکو دیکھکر تم اِس بڑھاپے میں عاشق ہوئے ہو اور اُسنے تمھارے ساتھ عقد کر دیا ہے اور اقرار کر لیا
ہے کہ تمھارے ساتھ عقد کر دونگا اور تم بھی راضی ہو یہ تو وہ مثل ہوئی کہ گھر گھوڑا نخاس مول نہ
تو وہ اُسکے قبضہ میں تھی نہ تمھارے اُسنے کہا کہ میں تمھارے ساتھ عقد کر دونگا تم نے قبول
کر لیا قاضی نے وہ تصویر اور رقعہ نکالکر بادشاہ کے ہاتھ میں دیا پہلے بادشاہ نے تصویر دیکھی
بس دیکھتے ہی بادشاہ خود عاشق ہو گیا اور اُسکے دل پر ایک خدنگ عشق لگا کہ دو سار ہو گیا
اور جگر کے پار گذر گیا بادشاہ خود اُس تصویر پر فریفتہ ہو گیا مگر اُسنے دل کو سنبھالا اور ضبط کیا وہ
رقعہ دبیر کو بادشاہ نے دیا کہ پڑھو اِس رقعہ میں کیا تحریر ہے بس دبیر نے وہ رقعہ باواز بلند پڑھا
سب نے سُنا وہی مضمون تھا جو کہ قاضی نے بیان کیا تھا جبکہ رقعہ وغیرہ پڑھا جا چکا اور
بادشاہ نے تصویر بھی دیکھ لی اُسوقت بادشاہ نے قاضی سے کہا کہ میں نے آپ کا تمام قصہ
سُنا اور تصویر بھی دیکھی اور رقعہ بھی پڑھوا کر سُنا اب میں کوتوال کا بھی حال سُن لوں پھر تصفیہ
کروں یہ سُنکے قاضی نے کہا بہت خوب اب بادشاہ کوتوال کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ تم اپنا
قصہ بیان کرو بس کوتوال نے اول سے آخر تک کل قصہ شادی وغیرہ کے ہونے کا اور قاضی
کے طلب کرنے کا اور باہم فساد کے ہونے کا بیان کیا بادشاہ نے کل تقریر سُنی کوتوال کی
بس کہا کہ اب میری سمجھ میں آیا اور معلوم ہوا کہ یہ قصہ ہے اب میں اسمیں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تم
یہ کہتے ہو کہ قاضی میرے اوپر ظلم کرتا ہے میری جورو کو زبردستی لیے لیتا ہے اور قاضی یہ کہتا ہے کہ کوتوال
میری جورو کو لیے لیتا ہے اُسکے باپ نے میرے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا ہے اور وہ لڑکی بھی
میرے ساتھ راضی ہے کوتوال کے ساتھ راضی نہیں ہے اُسکی تحریر بھی موجود ہے بس ایسی
حالت میں میں کیا فیصلہ کروں یہ کہکر کہا کہ میاں احترام ذرا ادھر آؤ اور تم بھی تو کچھ بیان کرو
کہ یہ کیا واقعہ ہے آیا وہ لڑکی تمھاری دراصل ہے یا جیسا کہ قاضی کہتا ہے احترام نے آگے بڑھکر
اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ قاضی ضرور جھوٹا ہے اور لغو ہے یہ میری ہی دختر ہے اور میں اُسکا باپ
ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ یوں نہ فیصلہ ہوگا جب تک وہ خود صاحب معاملہ نہ آئے گا اور اُسکے
مُنھ سے یہ واقعہ نہ سُنا جائے گا کیونکہ وہ تحریر کرتی ہے کہ میں راشدہ و بالغہ ہوں مجھکو اپنے فعل کا

اختیار ہو بس جبکہ وہ راشدہ و بالغہ ہو تو اُسکی مرضی ضرور دریافت کرنا ہو وہ جسکے ساتھ راضی ہو اُس سے
حوالے کی جائے اُسکے ساتھ عقد کر دیا جائے بادشاہ نے اس غرض سے اُسکو طلب کرنے کا حکم دیا
کہ تصویر دیکھکر تو عاشق ہو چکا تھا اُسنے خیال کیا کہ اصلی صورت بھی تو دیکھ لوں کہ کیسی ہو آیا مصور
نے یہ تدبیر کی ہو کہ اسطور کی تصویر بنائی ہو یا صاحب تصویر بھی ایسی حسین ہو سواے اس تدبیر
کے دوسری تدبیر نہیں ہو کہ خود صاحب معاملہ کو بلا کر دریافت کرے کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہو بس
جب بادشاہ نے یہ کہا اُسوقت بادشاہ سے قاضی نے اور کوتوال نے اور احترام نے کہا کہ یہ
آپ نے بہت عمدہ راے نکالی ہو بس یہی بہتر ہو کہ اسی کو طلب کرکے دریافت فرمائیے کہ وہ
کس کے ساتھ راضی ہو بس بادشاہ نے اُسوقت حکم دیا کہ جاؤ احترام کے مکان پر اور اُسکی دختر
کو لے آؤ تاکہ اُس سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس سے راضی ہو بس چوبدار یہ حکم پاکر فوراً طرف
مکان احترام کے روانہ ہوا یہاں کوتوال اپنے دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ یا خداوند عزّ من آکر میرے
ساتھ عقد کرنے پر راضی ہو اور کہدے کہ یہ تحریر غلط ہو اور قاضی جھوٹا ہو قاضی دل میں خیال کر رہا
تھا کہ خداوند عجب ایسا کریں کہ وہ نازنین کوتوال سے انکار کرے اور میرے ساتھ عقد
کرنے کا اقرار کرے تاکہ میں سچا ہوں کوتوال جھوٹا ہو احترام یہ کہہ رہا تھا دل میں کہ وہ آکر
اس امر کا اقرار کرے کہ میں احترام کی دختر ہوں بس ہر ایک اپنے مقام پر اپنی خواہش کے
مطابق دعا کر رہا تھا خان لال قبا کے دل میں یہ ہو کہ اگر یہ نازنین حسین ہو بس میں تصویر
دیکھکر تو فریفتہ ہو چکا ہوں میں اسکو دیکھوں تو اپنے محل کروں گا ان دونوں کو نکلوا دونگا اگر یہ
راضی نہ ہونگے اس امر پر یہاں یہ تدبیریں ہیں وہاں خواجہ عمرو سنتے ہوئے بیٹھے ہیں اور
فکر کر رہے ہیں کہ اب کیا تدبیر کروں کہ اتنے عرصہ میں پرچا ہوا کہ سب ملکر بادشاہ کے پاس فریادی
گئے ہیں دیکھیں وہ کیا فیصلہ کرتا ہو کرتا ہو خواجہ نے جو سنا دل میں کہا کہ اے کریم کارساز
رب بے نیاز یہ ہو کہ بادشاہ مجھکو طلب کرے وہاں پہونچکر کچھ پتہ نشان حمزہ کا معلوم ہو
جب سے میں یہاں آیا ہوں اُسکی خبر نہیں معلوم ہوئی جسکی تلاش میں آیا تھا اُسی کا حال نہ
دریافت ہوا اگر میں دربار میں پہونچ جاؤں تو کوئی نہ کوئی رنگ جماؤں جو کہ میرے مطلب
کا ہو اگر موقع ہو جائے تو خان لال قبا کو قتل کروں یہ سوچ رہے تھے اور دعا مانگتے

رہے تھے کہ چوبدار آکر پہونچا اُسنے کہا کہ بادشاہ نے عروس کو طلب کیا ہے تاکہ اُسکے مُنھ سے
اس امر کو سُنیں کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہے پس جلد فیصلہ کرے جلد عروس کو میرے ہمراہ کر دو محلدار
نے جاکر عروس کی ماں سے کہا اُس نے سر پیٹا اور کہا کہ یہ کیا غضب ہے بن بیاہی لڑکی سے دریافت
کرینگے بھلا وہ کیا جواب دیگی دو چار عورتیں بول اُٹھیں کہ یہ بن بیاہی لڑکی لگا کیا کام تھا کہ
اُسنے فساد برپا کر دیا کہ قاضی کو لکھ بھیجا کہ میں آپ کے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہوں کوتوال کے
ساتھ نہیں راضی ہوں جسطور سے یہ لکھ بھیجا اُسی طور سے زبان سے بھی کہدے گی اُسنے کہا کہ اب تو
بڑا اندھیر ہے کہ نا لڑکی ایسی باتیں کرتی ہیں دیکھیے اس امر کا انجام کیا ہوتا ہے اُسکا بھی نہ جانتا تھا مگر
حکم حاکم مرگ مفاجات مجبور و ناچار ہوکر عروس کے پاس آئی اور ایک دو تھپڑ مار کر کہا کہ او گیسو بریدہ
ننگ خاندان یہ کونسی حرکت تھی کہ تو نے کوتوال اور قاضی کو رقعہ تحریر کرکے فساد کرا دیا ایسی
بات کو تو تیری دادی نے کی نانی نے نہیں کی ہمارے خاندان میں کی ہے ماں باپ نے جسکے ساتھ
چاہا شادی کر دی تو بڑی علامہ نکلی جا تیرا یار بیٹھے خون لال ہے چونکہ بادشاہ ہے تجھکو طلب کرتا ہے
کہیں عروس سے دریافت کروں کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہے جسکے ساتھ راضی ہو اُسکے ساتھ
کیا چاہتے یہ سُنتا عروس کھڑی ہو گئی ذرا بھی نہ ہلی نہ کیا ماں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خراب ہو گئی
اُسکو بالکل غیرت و حیا نہیں ہے میرا کہنا تھا کہ کھڑی ہو گئی اُدھر تو اُسنے دل میں خداوند کریم کا
شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تو نے میری دعا قبول کی ہے میں تیری کریمی کے صدقے وہاں چوبدار نے محافہ
جو کہ بموجب حکم بادشاہ لایا تھا لگا دیا دروازہ پر اور کہا کہ جلد سوار ہو ایسا نہ ہو کہ عتاب شاہی
نازل ہو بس عروس کو عورتوں نے اُسی حالت سے کہ عروس بیٹھی ہوئی تھی لا کر محافہ میں سوار
کیا دو ایک اور عورتیں عروس کے ساتھ بیٹھ گئیں کہاروں نے محافہ اُٹھایا چوبدار ہمراہ ہوا
چوبدار سواری لے کر چلا یہاں سب کو انتظار ہے کہ عروس آتی ہوگی ہر ایک کی نگاہ دروازہ
کی طرف ہے کہ چوبدار مع محافہ کے پہونچا محافہ در دولت پر رکھوا کے اندر آیا اور بادشاہ سے
عرض کیا کہ حضور دختر احترام جاہ حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ کہاں ہے عرض کیا
کہ در دولت پر محافہ رکھا ہوا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ محافہ اندر لے آؤ بس چوبدار وہ محافہ
کہاروں سے اُٹھوا کر اندر لے کر آیا سامنے بادشاہ کے رکھدیا گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ دو طفلی

سے کیونکہ محافہ کے باہر آسکے ہم اُس سے کچھ سوال کریں احترام نے جھکر کہا کہ محافہ سے باہر آ اور جو جہان پناہ دریافت کریں اُسکا صاف طور سے جواب دے یہ سنتا تھا اور احترام کہتا تھا کہ عروس نقلی جھک کر محافہ کے باہر آئی مگر اسقدر ہے کہ سب نے اُسکی صورت دیکھی کوتوال اور قاضی اور بادشاہ وکل اہل دربار کی اسی طرف آنکھ لگی ہوئی تھی ان تینوں شخصوں یعنے کوتوال و بادشاہ وغیرہ کی یہ حالت ہوئی اُسکے دیکھتے کے ساتھ ہی کہ ہر ایک کی زبان سے اُف نکل گئی کو کل اہل دربار کے دل پریشان ہوگئے اُسکی صورت زیبا دیکھ کر ایسے برق تھی کہ کوند گئی جس وقت محافہ کے باہر آئی ہر ایک سے جو اس جاسوس بند نقاب کھلے ہوئے تھے بادشاہ نے جو اُسکی صورت زیبا و شکل رعنا دیکھی اول تو نادیدہ فریفتہ ہو چکا تھا اب جو اسکو بے نقاب دیکھا اور عروس بے مہر کے ایک جان جمہور ہزار جان سے دلدادہ او فریفتہ ہوگیا دل سینہ میں مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا اور بیقرار ہوگیا یہی دل کا تقاضا تھا کہ اسکو سینہ سے لگا لے اور لب و عارض کے پے در پے بوسے لے اور اسکو ہم آغوش کرکے لذت وصل سے شاد ہو بند غم و الم سے آزاد ہو اُدھر عروس نے سب اہل دربار کو اپنی صورت دکھا کر ترچھی نگاہوں سے سب کو بسمل کرکے خصوصاً بادشاہ کو اور بند نقاب درست کرکے اپنے روے انور کو حجاب نقاب میں پوشیدہ کر لیا یہ معلوم ہوا کہ آفتاب عالم تاب پر لکہ ابر آگیا اُسنے آفتاب کو پوشیدہ کر لیا یہ دوسری ادا تھی کہ پہلے صورت دکھائی سب کو بسمل بنایا پھر رخ کو نقاب میں پوشیدہ کیا تاکہ سبکے سب بیقرار ہوں اب تو باہم اشارہ بازیاں ہونے لگیں ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر یہ نازنین ہم کو مل جاتی تو کیا مزہ ہوتا وہ بولا کہ کیا بیان کروں جب سے دیکھا ہے دل بیقرار ہے تیسرا بولا کہ میں تو ضرور درخواست کرتا مگر یہاں تو فساد مچا ہوا ہے چوتھے نے جواب دیا کہ تم کیا درخواست کرتے کتنے کے کہتے رہ جاتے ہیں کہہ گذرتا مگر میں نے اندازے سے دریافت کر لیا ہے کہ بادشاہ کی خود طبیعت آئی ہے جب سے انھوں نے تصویر دیکھی ہے اُسی وقت سے اُنکی حالت دگرگون ہے اسی سبب سے تو انھوں نے اُسے طلب کیا کہ میں دیکھوں تو کیسی ہے اگر لائق محل میں داخل کرنے کے ہوا اپنا محل بناؤں ایسی حالت میں اسکا خیال بھی کرنا لغو ہے دیکھنا کہ کوئی دم میں ظاہر ہوا جاتا ہے کوتوال کی بھی گردن میں ہاتھ دیا جاتا ہے اور قاضی کی دونوں دربار کے باہر نکالے

جاتے ہین کیونکہ اسپر نظر عنایت بادشاہ کی ہے یہ جو اُسنے کہا اب سب دم بخود ہوکر رہ گئے اب کسی مین
یہ جرأت نہ باقی رہی کہ اُسکی طرف نگاہ بھی اُٹھاکے دیکھے سب نے اپنا اپنا سر جھکالیا یا ٹکٹکی باندھے
ہوئے دیکھا کیے رہے تھے یہ تو اہل دربار کی حالت ہوئی دھر جب بادشاہ کی اُسکی چار نگاہ ہوئی تھی
بادشاہ کا یہ عالم ہوا کہ جیسے نگاہ ملی ویسے یہ عالم ہوا کہ ایک خدنگ دل دوز تھا کہ سینہ کو توڑ کر جگر کے
پار گذر گیا وہ اُسکا بوٹا سا قد وہ بڑی بڑی آنکھین وہ کشادہ پیشانی نورانی وہ گل سے رخسار وہ بینی
خوشنما وہ مژہ برائے نشانۂ عاشق خدنگ کی طرح تیس وہ ابروے خمدار وہ گیسوے مشکفام زلف
طرحدار وہ نرم نرم لب مثل گل برگ سرخ کے وہ موتی ایسے دانت صراحی دار گلا سینہ کشادہ
اُس پر جوبن کا اُبھار بہت ہی خوشنما تھا اور دل کو پامال کرتا تھا عجب نازنین مہ جبین تھی اگر اُسکا
سراپا بیان کیا جائے تو طول ہو اس سبب سے اسی مقام پر تمام کرتا ہون وہ اُسکی عروسی پوشاک
لاکھو لاکھ بناؤ دیتی تھی اور سب کو بے چھری کے ذبح کرتی تھی وہ نازنین ہر ایک کو ترچھی نگاہون
سے دیکھ رہی تھی مگر زیادہ تر بادشاہ کی طرف نظر تھی اُسنے بھی شناخت کر لیا تھا بادشاہ کے انداز
سے کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہوگیا ہے دل مین کہا کہ مار لیا تیرے سحر نے اور افسون عیاری نے اثر کیا
اب کیا ہے تیری عیاری پورے طور سے بنی سر مو فرق نہ ہوا اب اسکا رلینا کتنی بڑی بات ہے ایک
انچھ مین تو اسکا کام تمام ہوگا واہ کیا کہنا کیسی چالاکی سے کام کیا ہے بس ایسی ایسی باتین دل سے
کرکے اُس نازنین نے پھر بادشاہ کی طرف دیکھا مگر بہ نگاہ محبت اور بہ نظر حسرت جس سے بادشاہ
کو بھی ثابت ہوگیا کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہے اور اسکا دل میرے اوپر آیا ہے اسکی نگاہ حسرت کہتی
ہے کہ افسوس مین دوسرون کے قبضہ مین جاتی ہون مگر آپ پر مدت سے فریفتہ ہون جب یہ بادشاہ
کو معلوم ہوا تب اسنے دل سے کہا کہ تو بھی اسپر عاشق ہوا ہے اور اسکے بھی طریقہ سے معلوم
ہوتا ہے اسکا بھی دل تیرے اوپر آیا ہے بس کوتوال اور قاضی سے کہدے کہ تم دونون جاؤ اسکا عقد
کسی کے ساتھ نہ ہوگا ہم خود اسکا عقد اپنے ہمراہ کرینگے یہ فیصلہ ہم نے کیا تاکہ یہ فساد برطرف ہو
اور تم دونون نہ لڑو اگر مین تم مین سے ایک کے ساتھ کرتا ہون تو دوسرا ناراض ہوگا مجھکو برا کہے گا مین یہ
نہین چاہتا ہون کہ میرے عدل مین فرق آئے پھر دل سے کہا کہ پہلے اس نازنین سے تو دریافت
کرلے کہ یہ بھی اُن لوگون سے انکار کرتی ہے یا نہین اگر میرے اوپر عاشق ہوتی ہے تو ضرور انکار کریگی

اسکا بھی حال ظاہر ہو جائے گا اُسوقت تو ان دونون کو یہی کہکر پھیر دینا اور اپنے ہمراہ عقد کر لینا اگر
کسی کے ساتھ تو انمین سے راضی ہوئی اُسکی کوئی تدبیر کرنا اور اپنے تصرف مین لانا یہ سوچ کر کہا کہ اے
نازنین سچ سچ بتا کہ تیرا عقد کوتوال کے ساتھ کر دیا جائے جیسا کہ تیرے باپ نے تجویز کیا ہے اور
وہ برات لے کر آیا ہے تجھکو منظور ہے اُسنے جواب دیا کہ میرے باپ نے تو کوتوال کے ساتھ نہین تجویز
کیا ہے بلکہ قاضی کے ساتھ تجویز کیا ہے وہ میرے پاس کل آئے تھے اور مجھ سے کہکر چلے گئے ہین کہ
تو کوتوال کے ساتھ نہ راضی ہونا بلکہ قاضی کے ساتھ راضی ہونا وہ یہان نہ تھے جو اس امر سے انکار
کرتے وہ بیرون در بند تھے قاضی کے ہمراہ آئے تھے بلکہ انھون نے میری تصویر قاضی کو دی تھی
اور اس امر کا اقرار کیا تھا کہ اگر آپ مجھکو در بند کے اندر سے چھین تو مین تلاش کر کے آپ کا عقد اپنی
لڑکی کے ساتھ کر دونگا انھون نے ایسا ہی کیا کہ جب وہ یہان آئے تو میرے پاس آئے اور مجھکو
سمجھا بجھا کر اور کہہ سنکر چپکے سے چلے گئے کیونکہ مجھکو خود ہی کوتوال کے ساتھ شادی منظور نہ تھی
دوسرے انھون نے بھی سمجھایا مین خاموش ہو رہی اور مین نے یہ تدبیر کی کہ ایک رقعہ قاضی
صاحب کو تحریر کیا جو کہ اُنکے پاس موجود ہے مین نے یہ رقعہ قاضی صاحب کو اس غرض سے
نہین تحریر کیا تھا کہ مین اُن کے ہمراہ عقد کر لونگی بلکہ اسکا اور منشا تھا مین بھلا ایسے بڈھے
کے ساتھ عقد پر راضی ہوتی جو کہ میرے دادا کے برابر ہے اول تو باپ کے کہنے پر عمل کیا کہ عدول
حکمی نہ ہو دوسرے یہ امر جو کہ اسوقت واقع ہوا ہے موقوف ہو جائے پھر دیکھا جائیگا حقیقت مین
قاضی پر عاشق ہون نہ کوتوال پر نہ مین ان دونون کے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہون میں ایک
کے ساتھ مین تو اور ہی شخص پر عاشق ہون اور ... سے فریفتہ ہون یہ فساد مین نے اسی غرض
سے ڈالا تھا کہ قاضی کو رقعہ تحریر کر کے ورغلایا تھا کہ فساد ہو اور عقد موقوف ہو جائے ...
مین عاشق ہون اُسکو خبر ہو جائے ایسا ہی ہوا اگر آپ ارشاد کرین تو مین بیان کر دون کہ
عاشق ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ ضرور بیان کرو اُسنے کہا کہ مین مدت سے حضور پر
ہون اور آتش فراق مین جلا کرتی تھی اس امر کو مین نے اس غرض سے نہین ظاہر کیا کہ ...
جہان پناہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک اس امر کا منہ سے نکالنا ...
مجھ ایسی ناکارہ کے ساتھ عقد کرنے لگے انکی لونڈیان تو مجھ سے اچھی ہونگی ...

لی تو برابر بھی نہیں کرسکتی ہو کیون نادان بنتی ہو عرض کیا کرون یہ دل مین مانتا تھا اور مدعا آخر کو ظاہر کرنا
پڑا بس جب یہ شادی ہونے لگی مجکو یاس ہوگئی اتفاق سے یہ ذریعہ نکل آیا کہ باپ نے آکر یہ
بات کہی دل نے فوراً قبول کرلیا اور تجویز لیا کہ تو قاضی کو رقعہ لکھکر بھیجدے جب قاضی رقعہ کو
دیکھے گا کوتوال سے کہے گا کہ وہ تیرے ساتھ راضی نہیں ہے وہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے باہم فساد ہوگا
یہ مقدمہ حضور تک آئے گا آپ ضرور مجکو بلاکر دریافت کرینگے مین دونون کے ساتھ سے انکار
کرونگی اور اپنے دل کی حالت بیان کردونگی چاہے قبول ہو چاہے نہ ہو مین بھی حوصلہ نکال لون
پھر تو آخر مرنا ہے اول مرنا ہے یہ منشا تھا اور یہ مطلب تھا میری عقل کے موافق ہوا اب حضور کو اختیار
ہے چاہے مجکو کنیزی مین قبول کرین چاہے نہ کرین مین نے اپنا درد دل روبرو خداوند کے عرض کردیا
دوسرے مین رہا شدہ و بالغہ ہون نہ باپ کو میرے اوپر اختیار ہے نہ ماں کو جسکے ساتھ مین چاہون
عقد کرون اب تو میرے دل مین آپکی لونڈی بننے کی آرزو ہے مین نے اتفاق سے آپکو ایکدن
کوٹھے پر سے دیکھا تھا مین کوٹھے پر بیٹھی ہوئی سیر کررہی تھی حضور کی سواری جاتی تھی مین نے
جو حضور کو دیکھا اُسیدن سے دل قابو سے نکل گیا اور اختیار سے جاتا رہا بہت صبر کیا مگر آج صبر
نہ ہوسکا میرا یہ واقعہ ہے جو مین نے عرض کیا خلاصہ یہ کہ نہ مین کوتوال کی راضی ہون نہ قاضی کی اب
آپ کو اختیار ہے یہ جو بادشاہ نے سُنا اُسکی زبان سے ایسی شیرین زبان تھی کہ ہر ایک کا یہی جی
چاہتا تھا کہ اسکی تقریر سُنے جاؤ اور یہ بات کرنا موقوف نہ کرے بات جو کرتی تھی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ پھول جھڑ رہے ہین جب بادشاہ نے اُسکی ساری تقریر سُنی اور اُسکا منشا معلوم ہوا دل
مین بہت خوش ہوا چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہوگیا پیراہن تنگ ہوگیا وہ خر نا مشخص مثل خر بیدم
کے بھول گیا آپ کو بھول گیا مسکرا کر جواب دیا کہ جبکہ تو رہا شدہ و بالغہ ہے اور میری کنیزی کو
اختیار کرتی ہے اور خود خواہش کرتی ہے میرے ساتھ عقد کرنے کی نہ قاضی کے ساتھ راضی ہے نہ
کوتوال کے ساتھ تو مین نے بھی تیری خوشی خاطر کے لیے بخوشی دل تجکو قبول کیا اپنا محل
بناؤنگا اور تیری بہت کچھ خاطر کرونگا اُدھر اہل دربار نے باہم اشارے کرکے کہا کہ کچھ تم نے سُنا
بھی جو کہ واقعہ گذرا یہ عورت عجب ہرجائی ہے اب جو اسنے بادشاہ کو دیکھا اور خیال کیا کہ
یہ مالک ملک ہے اسکے قبضہ مین بڑی دولت ہے یہان بہت آرام ملے گا قاضی سے بھی انکار کیا

اور کوتوال سے بھی اور ایک تقریر بنا کر کے بادشاہ کو اپنا کر لیا تھا اور نہ ایسی عورت سے اپنی بنیاد مین رکھتین
یہ تو ایسی ہے کہ باہم فساد کرا کے خون خرابہ کرا دے کشت و خون ہو جائے خداوندا ایسی کی عورت بھی نہ دیکھنا
اسکے سایہ سے بچنا چاہیے پہلے کوتوال و قاضی مین فساد کرایا یہان آ کر یہ تقریر و بنیاد کی ایسی عورت سے
ازوے قاضی و کوتوال نے یہ تقریر آفت خیز بلا انگیز سنکے حواس خمسہ پران ہوئے مثل طائر رنگ اڑ گئے
کہ جیسے وہ صیاد کو دیکھ کر اڑ جاتا ہے اور ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا ہوا یہان دیکھو اور تو
ساماں ہو گیا وہ تو تم دونون سے پھر گئی بادشاہ کی جورو بننے پر آمادہ ہو گئی قاضی نے تو یہ قصد کر لیا
کہ جو کچھ ہو مین تو یہان سے بدون اسکو ہمراہ لیے ہوئے نہ جاؤنگا چاہے جان جاے خواہ رہے
یہی کوتوال نے قصد کر لیا بس بادشاہ اُسکے جواب دے چکے اب قاضی و کوتوال سے کہا کہ تم دونون
نے اسکی تقریر سنی وہ تم مین سے کسی کے ساتھ نہین راضی ہے جبکہ صاحب معاملہ نہین رضامند ہے تو
مین مجبور ہوں بس تم دونون اپنے اپنے مقام کو جاؤ اور صبر کرو اے کوتوال جو کچھ روپیہ اس شادی
مین صرف ہوا وہ ہمارا تھا کیونکہ ہم نے تمکو صرف کرنے کو دیا تھا اگر نقصان ہوا تو ہمارا ہوا تیرا نہین
ہوا بلکہ تو اور پانچ ہزار لے لے اور قاضی سے کہا کہ تم پانچ ہزار روپیہ لو اور چلتے پھرتے نظر آؤ
جنگل کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ اب باہم فساد نہ کرو وہ فتنہ ہی مٹ گیا قاضی نے یہ سنکے ترش
ہوکے جواب دیا کہ او بادشاہ یہ کیسی عدالت ہے اور کیا انصاف اسی کا نام ہے کہ تو پرائی جورو کو
لیتا ہے اور جبر کرتا ہے بادشاہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او قاضی اسکا سلسلہ تو تو نے پہلے ڈالا
کہ تو کوتوال کی جورو کو اپنی جورو بنائے لیتا تھا جبکہ مین نے یہ دیکھا کہ جو صاحب علم ہے وہ دوسرے
کی جورو کو اپنی جورو بنائے لیتا ہے تو مجھکو کیا ہوا مین نے بھی ایسا کیا دوسرے وہ تیری جورو تھی
نہ کوتوال کی ابھی تو باہم فساد ہو رہا تھا جھگڑا تصفیہ تک نہین ہوا تھا اگر تم مین سے کسی کے
عقد مین آ چکی ہوتی اُسوقت جورو کہنے کا اختیار تھا اب کب یہ درست ہے جیسے وہ ابھی
بھی نہین ہے تو پھر کیا کیا جائے اگر تیرے ساتھ راضی ہوتی اسوقت مین زبردستی اسکو اپنے
ساتھ عقد کرنے پر راضی کرتا تو خلاف عدالت تھا یا کوتوال کے ساتھ راضی ہوتی اور مین
بہ جبر چھین لیتا تو غیر انصاف تھا ابھی تک تو خلاف عدالت و انصاف کے کوئی امر نہین ہوا
بس خیریت اسی مین ہے کہ چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی قاضی نے کہا کہ مین تو بدون اپنی معشوقہ کو

لیے ہوئے نہ جاؤنگا یہان پر اسی قصد آیا تھا نہ یہان سے بدون مطلب حاصل کیے ہوئے جانے کو
لیے آیا تھا یا اپنی معشوقہ آپ کے سپرد کرنے آیا یہ اچھا تصفیہ ہوا اگر یہ جانتا تو کبھی نہ آتا بادشاہ نے
جواب دیا کہ کیون اپنی شامت بلاتا ہی قاضی نے جواب دیا کہ دیکھو مین اپنی معشوقہ کو لیے جاتا
ہون یہ کہکر قصد کیا کہ اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچون وہ یہ کہکر کہ اے بادشاہ اس سے میری
جان بچاؤ بادشاہ کے چمٹ گئی بادشاہ کو ایک لذت حاصل ہوئی دل خوش ہوگیا یہ شعر پڑھا
شعر گلے پڑتی ہین وہ بجلی کے ڈر سے + آتی یہ گھٹا دو دن تو برسے + یہ شعر پڑھکر حکم دیا کہ اس قاضی
کو ستون سے باندھ دو اور خوب جوتے کاری اور کوبے کاری کرو یہ مابدولت کی ناموس کو بہ
نگاہ بد دیکھتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ لوگون نے قاضی کو ستون سے باندھ دیا اور جوتا پڑنے لگا یہ حال
ہمراہیان قاضی نے جو دیکھا سب کے سب اپنی جان لے کر بھاگے یہ خیال کر کے کہ خداوند نے
خوب بچایا اگر یہان ٹھہرو اور بادشاہ حکم دے کہ ان سب کو بھی مارو تو کیا ہوا بھی جوتا پڑنے لگے
جب اُسنے قاضی کا کچھ پاس نہ کیا تو ہم لوگ کیا ہین یہ تو سب بھاگے کوتوال نے جو یہ رنگ
دیکھا دم نکل گیا دل مین کہا کہ ایسی عورت پر لعنت اور تف کہ جسکے کارن یہ ذلت حاصل
ہو ورنجی کرو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا دوسرے نمک حرامی بھی ہوگی اب وہ بادشاہ کے پسند
آئی ہی خوب ہوا جو اس قاضی حرامی پر جوتے پڑے اسنے تو یہ کہا کہ اپنے ہاتھ سے بھی کھوئی
اور میرے ہاتھ سے بھی خوب جان بچی یہ کسی نہ کسی دن اور کسی پر عاشق ہوتی اُسکے عشق مین
میری جان لیتی خداوند نے بڑی خیر کی کہ اسکی حالت ظاہر ہوگئی یہ دل سے باتین کر کے اور صبر
کی سل دل پر رکھ کے بادشاہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ یہ غلام جانتا ہی یہ نازنین حضور کو مبارک ہو
یہ میری مان بہنون کے برابر ہی کیونکہ میرے آقا کے مدنظر ہوئی ہی بھلا اب اسکو بہ نگاہ بد دیکھ
سکتا ہون اگر دیکھون تو اندھا ہو جاؤن بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا اپنے مقام پر جاؤ
خزانہ سے پانچ ہزار روپیہ لے لو کوتوال سلام کر کے وہان سے چلا قاضی پر یہان مار پڑ رہی ہی
بادشاہ نے اُس نازنین کو اپنے برابر بٹھا لیا اب یہ تجویز ہو رہی ہی کہ دوسرے قاضی کو
طلب کر کے عقد پڑھوایا جائے یہان تو یہ راستہ ہو رہی ہی کوتوال جو باہر دربار کے آیا اسکے
دل مین جو جوش پیدا ہوا محبت کے جوش نے زرا سے دل سے کہا کہ یہ کیا حماقت کی کہ معشوقہ

کو بادشاہ کو دے کر چلا آیا قاضی سے تو اسقدر ڈرا کہ وہ بھی مجروح ہوا اور تو بھی اور یہان تک نوبت
پہونچی کہ بادشاہ کے پاس مقدمہ فیصلہ کو آیا جسکا انجام یہ ہوا کہ بادشاہ نے تجھ سے بھی چھین لیا
اور قاضی سے بھی اپنا قبضہ کر لیا قاضی سے تو اسقدر جرأت بھی کی کہ کیا مین بدون لیے ہوئے نہ
جاؤنگا گو اسپر مار پڑنے لگی رہ قاضی تھا پچھوا اور حرکت نہ کر سکا تو نے تو زبان تک نہ ہلائی اس
زندگی سے تو مرنا بہتر ہی کہ معشوق دوسرے کے قبضہ مین ہو اور چین کرے ہم جلین بہتر یہ ہوگا
کہ چلکر دو ایک ہاتھ لڑ آخر کو وہ لوگ ہزارون ہین تجکو پکڑ کر مار ڈالین گے بہادر و جوانمرد کا یہی کام
ہی کہ تلوار سے ہلاک ہو پلنگ پر پڑکے نہ مرے بس پھر چلا یہ سوچ کر یا تو اپنے مقام کی طرف جاتا
تھا یا ادھر سے پھر دربار کیطرف واپس چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اسکے دل مین ایک بات پیدا
ہوئی کہ ای شحنہ جادو تو کیون جاکر اپنی جان دے اور اپنے کو ہلاک کر چل طلسم کشا کو قید سے
رہا کر دے اور سب اسباب اسکا اسکو دیدے اور اس سے کہہ کہ میری جورو کو بادشاہ نے
لے لیا ہی زبردستی اگر آپ مجکو بادشاہ سے دلوا دیجیے تو مین آپ کا دین قبول کرون اور آپکی
اطاعت کرون وہ ضرور اس امر کا اقرار کرے گا اور یہان آکر بادشاہ کو اسیر کر کے یا قتل کر کے
میری جورو کو دلوا دے گا میرا کام بخوبی ہو جائے گا تو اسقدر کیون پریشان ہوتا ہی یہ جو امر
کوتوال کے دل مین آیا یہ فوراً وہان سے پلٹا اور زندان خانہ پر آیا یہان اسکے سب ملازم بیٹھے
ہوئے تھے اپنے سردار کو دیکھکر اٹھ کھڑے ہوئے ہر ایک کہنے لگا کہ مبارک ہو مبارک اسنے
کسیکو جواب نہ دیا قفل وزندان کھولا یہان صاحبقران سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے کئی
وقت گذر گئے تھے کہ آپ نے کھانا نہ کھایا تھا بھوک شدت سے لگی ہوئی تھی مگر صبر و
شکر کیے تھے اسکی ذات پر تکیہ کیے ہوئے تھے کہ دروازہ کے کھولنے کی صدا آئی آپ نے
سر اٹھا کر دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ وہی شخص چلا آتا ہی جو کہ ہر روز کھانا لاتا ہی مگر آج شادی کے
کپڑے پہنے ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکی شادی ہوئی ہی یہ دیکھکر صاحبقران نے پھر سر جھکا لیا
شحنہ جادو دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گرا اور رو رو کر سب حال اول سے آخر تک بیان
کر دیا اور کہا کہ مین آپ کا دین قبول کرتا ہون اور آپ کی اطاعت کرتا ہون آپ میری
معشوقہ کو جو کہ زبردستی بادشاہ نے چھین لی ہی دلوا دیجیے کیونکہ آپ نے اکثر لوگون کی

مصیبت مین مدد کی ہو اور آپ کام آئے ہین مین آپ پاس فریادی آیا ہون یہ کہکر کل حال اپنے
عشق کا اور شادی کے قرار پانے کا اور قاضی کے طلب کرنے کا اور باہم فساد کے ہونے کا اور
بادشاہ کے پاس جانے کا بادشاہ کی تقریر سب بیان کی اور اپنا ادھر آنا بیان کیا صاحبقران
نے اُسکی تقریر سُنکے جواب دیا کہ مین تیری کمک کرنے کو موجود ہون اسی شرط کے ساتھ کہ تو
دین اسلام قبول کر اور میری اطاعت اُسنے جواب دیا کہ مین اس امر پر راضی ہون بخوشی خاطر
جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا گئے صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو ساحر
ہے یا نہین اُسنے جواب دیا کہ گو نام میرا شحنہ جادو ہے مگر مین سحر سے بالکل آگاہ نہین ہون
ایک حرف بھی نہین جانتا ہون صرف نام اس سبب سے شحنہ جادو ہے کہ میرے خاندان کے
جسقدر لوگ گذرے ہین اور جو کہ موجود ہین سب ساحر ہین صرف مین ہی ساحر نہین ہون
مجکو سحر سے ہمیشہ نفرت رہی ہے مین نے علم سحر یاد نہین کیا بس یہ سُنکے صاحبقران نے اُسکو کلمہ
تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ اگر یہ ساحر ہوتا تو قاضی کو
سحر کرکے ضرور قتل کرتا اسی سبب سے تو یہ ہشت مشت کیا گیا ورنہ ایک ماش کے دانہ مین
آتش بدل جاتا جب صاحبقران کلمہ تعلیم کر چکے اور وہ مسلمان ہو چکا اُسوقت اُسنے
عرض کیا کہ مین سوہن لے آؤن آپ اُس سے کاٹ کر قید کو جدا فرمایئے فرمایا کہ کوئی سوہن
کی ضرورت نہین ہے جب رہا ہونے کا وقت آتا ہے قید خود بخود دفع ہو جاتی ہے یہ فرماکر خانہ
زور مین آکر جو زور کیا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑکر پھینکدیا اور بسم اللہ کہکر
اُٹھ کھڑے ہوئے وہ دوڑکر پھر قدمون پر گرا صاحبقران نے اُسکو سینہ سے لگایا اور فرمایا
کہ تم پریشان نہ ہو مین ابھی ابھی تمھاری جورو تم کو دلائے دیتا ہون اُسنے عرض کیا کہ آپ
یہان قیام کرین مین ان سب کو اپنے ہموار کرا اؤن اور آپ کے ہتھیار اور پوشاک و
وجین وغیرہ لے آؤن صاحبقران نے فرمایا کہ کیا وہ سب تمھارے پاس ہین عرض
کیا کہ جی ہان فرمایا کہ اچھا جاؤ بس کوتوال زندان کے باہر آیا سب پیادون و سوارون
و اُنکے افسرون کو جمع کرکے سارا حال بیان کیا کہ مین نے تو طلسم کشا کی اطاعت کر لی
تم لوگ کیا کہتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ جبکہ آپ ہمارے افسر ہین آپ نے اطاعت کی

تو ہم کو کیا عذر ہے ہم سے بھی اطاعت کی آپ ہم سے اطمینان رکھیے یہ سنتے ان سب کو کلمہ تعلیم کیا وہ
سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے جب وہان سب کو مسلمان کر چکا کہا کہ تم
سب تیار رہو اور مین بھی آتا ہون طلسم کشا کے ہتھیار وغیرہ لے آؤن یہ کہکر ان سب کو تیار
ہونے کا حکم دے کر اس مقام پر آیا کہ جہان صاحبقران کے ہتھیار ولباس وغیرہ رکھے تھے وہ
سب ہتھیار اور لباس بوچین وغیرہ وہان سے نکالین انکو لیکر اسیوقت صاحبقران کے
پاس آیا بس جب یہان پہونچا صاحبقران نے اپنے کو آراستہ کیا جب آراستہ ہو چکے اسوقت
اُسکے ہمراہ زندان خانہ سے باہر آئے سب سوار و پیدل جو کہ مسلمان ہو چکے تھے وہ دوڑکر قدمون پر
گرے صاحبقران نے اُن سب کو تشفی و دلاسا دیا بس کوتوال کو اور اُن سب کو ہمراہ
لے کر طرف دردولت کے چلے تمام شہر مین غل مچ گیا کہ کوتوال بادشاہ سے بگڑ گیا اُس نے
طلسم کشا کو رہا کر دیا اب طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے طرف بادشاہ کے جاتا ہے لڑنے کے
لیے ہر طرف یہی غل مچا ہوا ہے جدھر سے کوتوال جاتا ہے لوگ یہی غل مچاتے ہین یہ خبر ابھی دربار
تک نہین پہونچی تھی کہ کوتوال صاحبقران کو لے کر دردولت پر پہونچا راہ مین اپنے ہمراہیون
سے کہدیا تھا کہ تم بیرون دربار ٹھہرنا جب میری اور طلسم کشا کے نعرہ کی صدا سنو تو تم بھی یہان
لڑنے لگنا اور اپنے کو اندر پہونچانا بس جب دردولت پر پہونچا درگہ سالار نے صاحبقران کو
دیکھ کر اور حیران ہو کر کوتوال سے کہا کہ یہ تو طلسم کشا ہے قید تھا اسکو رہا کر کے کیون لا رہے ہو اور
بدون اجازت دربار مین لیے جاتے ہو اور یہ مسلح و مکمل ہو کر جاتے ہین یون نہ جانے دونگا پہلے
اجازت حاصل کر لو تب کوتوال نے جواب دیا کہ تم ترسے نادان ہو بھلا مین بدون اجازت کے
ساتھ لے جاتا انھون نے مجھکو حکم دیا کہ طلسم کشا کو یہان مسلح و مکمل لیکے آؤ
مین گیا اور لے آیا اب جو تم دریافت کرنے کو روکتے اسوقت برہم بیٹھے ہوئے ہین تم
پر بھی خفا ہونگے اور میرے اوپر بھی جانے دو درگہ سالار نے خیال کیا کہ کوتوال سچ کہتا ہے
یہ کوئی دشمن نہین ہے کہ بدون طلب کیے ہوئے دشمن کو اسطور سے لے جائے گا طلب
کیا ہوگا جب تو یون لیے جاتا ہے جانے دو یہ کہکر دل سے خاموش ہو رہا بس کوتوال
صاحبقران کو لے کر داخل دربار ہوا اور سب ہمراہی صف باندھکر بیرون دربار کھڑے رہے

جب صاحبقران صحن دربار مین پہونچے ملاحظہ فرمایا کہ دربار آراستہ ہے ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا
ہے اور ایک نازنین اُسکے برابر بیٹھی ہوئی ہے اور ایک پیر مرد ستون سے بندھا ہوا ہے اُسپر مار پڑ رہی ہے
کوتوال نے اپنی معشوقہ کو دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ یہی میری معشوقہ ہے جو کہ بادشاہ
کے پاس بیٹھی ہوئی ہے اُدھر بادشاہ و اہل دربار کی نگاہ صاحبقران پر پڑی سب نے جو صاحبقران
کو قید سے رہا اور مسلح و مکمل پایا حواس جاتے رہے سب کو یقین ہو گیا کہ کوتوال رہا کر کے لایا
ہے اسکا تو کچھ بس بادشاہ سے چلا نہین اسنے یہ تدبیر کی و خان لال قبا کو بھی یہ یقین ہوا ایک
دل پیچ گیا کہ کوتوال بگڑ گیا اور طلسم کشا کو رہا کر کے براے مقابلہ آیا ہے اُس نازنین نے جو یہ
سنا نگاہ اُٹھا کر جو دیکھا تو صاحبقران کو آتے ہوئے پایا بس ایک مرتبہ نقاب کو مُنھ پر
سے دور کیا کہ ایک برق چمک گئی اور صاحبقران سے آنکھ لڑا کر کھڑی ہوئی اب جو صاحبقران
نے بغور اُسکی طرف دیکھا پہچان لیا دل مین کہا کہ واہ کیا خوب آپ کا جلوہ ہر طرف ہے اور ہر مقام پر
ہے یہ نہ معلوم کیونکر تشریف لائے پہچان کر کہا کہ واہ کیا خوب تم نے فساد برپا کیا ہے اب یہ بتاؤ
کہ کوتوال سے ساتھ عقد کرو گی یا نہین۔ راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران ایوان مین پہونچ
گئے ہین سامنے بادشاہ کے کھڑے ہوئے ہین مگر اہل دربار کا یہ خیال ہے کہ سب ہوشیار
بیٹھے ہوئے ہین ساحر سحر کے حربہ سنبھالے ہوئے ہین اور غیر ساحر ہتھیار سنبھالے ہوئے
بیٹھے ہین جب صاحبقران نے یہ کہا اُس نازنین نے تو کچھ جواب نہ دیا بادشاہ نے
جواب دیا کہ ہان وہ کوتوال کے ساتھ عقد نہین کرے گی اُسکو کوتوال کی زوجہ بننا نہین منظور
ہے وہ ہمارے ساتھ عقد کرے گی تو کون ہے جو حمایتی بنکر آیا ہے جب ہی جانین کہ تو راضی کر دے
اچھی عقل کی بات ہے کہ میرا عیار مکر و فریب کر کے پکڑ لایا تھا مین نے رحم کھا کر قتل نہین کیا ورنہ
زندہ نہ ہوتا اس نمک حرام کے سپرد کیا یہ نمک حرام پھر گیا اپنے باپ کو رہا کر کے لایا ہے کہ میری
جورو کو دلا دو تو میرا کیا بنالے گا تو بھی مارا جائے گا اور یہ بھی مین یہ جانتا کہ یہ نمک حرام ہے تو کبھی
اسکے سپرد نہ کرتا مین نے تو نمک خوار جانکے سپرد کیا اُسکا یہ انجام ہوا خیر اب ہم کو بھی دیکھنا ہے
کہ یہ تمھاری زوجہ کو جو کہ میرے پاس ہے زبردستی ہم سے چھین کر دلا دینگے صاحبقران نے فرمایا
کہ او بادشاہ اسقدر برہم کیون ہوتا ہے بھلا انصاف تو کر کہ جو مدت سے عاشق ہو اور آتش فراق سے

جل جل کر جسنے ایک مدت عمر بسر کرکے اور اسکو یہ دن نصیب ہوا اس پر تو یہ باعث کرتے [illegible]
چھین لے یہ بھی کوئی امر بحرین انصاف ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اسکی معشوقہ اسکے حوالے کرو [illegible]
بہت پچھتاؤ گے بادشاہ نے جواب دیا کہ کچھ تمھارے حواس درست ہین یا نہین کیون اپنی جان
کھوتے ہو بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کرو اور ترک اسلام کرو اور اس قصہ مین نہ پڑو
اس جھگڑے سے دست بردار ہو ورنہ مفت مین جان برباد ہو گی اور کچھ نہ حاصل ہوگا صاحبقران
نے یہ سنکے فرمایا کہ مین خود تجھ سے کہتا ہون کہ کفر پرستی کو ترک کر دے اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ
پچھتائے گا اسنے کہا کہ اگر بڑا عاشق بنکر آیا ہی تو ہم تجھکو جب ہی جانین کہ کوتوال کو جسکے ہاتھ
پکڑے صاحبقران تو پہچان چکے تھے کوتوال سے چپکے سے کہا کہ اے کوتوال یہ تیری معشوقہ
نہین ہی بلکہ میرا بھائی خواجہ عمرو عیار ہین یہان تک میری تلاش مین آئے تیری معشوقہ کی
صورت بنکر یہ فساد ڈالا تیری معشوقہ انکے پاس ہی تو پریشان نہ ہو تجھے دلوا دونگا کوتوال یہ سنکے
حیرت مین آیا مگر خاموش رہا صاحبقران نے کوتوال سے فرمایا کہ تو اپنی معشوقہ کا ہاتھ پکڑ لے
دیکھون کہ میرا بادشاہ کیا کرتا ہی کوتوال چلا کہ وہ نازنین چھٹک کر اور جست کرکے صاحبقران
کے قریب آئی اور پکاری کہ اے بادشاہ مین تیرے ساتھ عقد نہ کرونگی مین اس جوان سے ساتھ
عقد کرونگی جب سے اسے دیکھا ہی میرا دل اسیر ہو گیا ہی مین تیرے عشق سے دست بردار ہوتی [illegible]
صاحبقران نے فرمایا کہ مین ایسی ہرجائی عورت کے ساتھ عقد نہین کرونگا [illegible] پہلے کوتوال
کے ساتھ راضی ہوئی جب قاضی کی حالت سنی اسکے ہمراہ راضی ہوگئی کوتوال [illegible]
جب دربار مین آئی بادشاہ کو دیکھا کوتوال اور قاضی دونون کو ترک کیا [illegible]
کرنے کو موجود ہی جا دور ہو میرے پاس سے مین ایسی عورت کی صورت [illegible]
ہون کہ ایک کو چھوڑ دوسرے کو پکڑ دوسرے کو چھوڑ تیسرے کو پکڑ تیسرے [illegible]
کو پکڑ لیا جسکو مسند پر دیکھا اسکے اوپر گر پڑی یہ سن صاحبقران نے فرمایا [illegible]
اہل دربار و خان لال قبا حیران تھے کہ یا تو وہ زوجہ شوہر تھے کہ [illegible]
ہون اور مرتی ہون یا یہ ہوا کہ طلسم کشا کو دیکھ کر اسکے اوپر عاشق ہو گئی اور [illegible]
خیال تک نہ رہا واہ کیا تماشہ کی عورت ہی ایسی [illegible] جب [illegible] نے [illegible]

کہ وہ نازنین برابر طلسم کشا کے پہونچ گئی اسکو غصہ آگیا پکارا کہ مارلو اس طلسم کشا کو بھی اور اس تحبہ
مال زادی کو بھی بڑی شہوت پرست ہے جسکو ذرا موٹا پایا اُسکی ہوگئی یہ کہتا تھا کہ سب اہل دربار حربے
سنبھال سنبھال کر اُٹھے صاحبقران نے پکار کر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو بیکار کو اپنی جان نہ دو
دیکھو سمجھاتا ہون مین طلسم کشا ہون میری اطاعت کرو اس طلسم کی عمر تمام ہو چکی ہے یہ دربند ضرور
فتح ہوگا اور یہ طلسم خیال کرو کہ یہ دربند پوشیدہ تھا مگر مین کیونکر آپہونچا خبر ہے تو بذریعہ لوح کے حکم لوح سے
آیا کیونکہ لوح نے پتہ دیا خیال کرو کہ کوئی اس دربند کے حال سے آگاہ نہ تھا بالکل نظر مردم سے
پنہان تھا مگر اُسپر بھی رحمت خدا اور فضل خدا سے میرا بھائی میری تلاش مین نکلا تھا وہ یہان آکر
پہونچا یہ عورت و نازنین نہین ہے بلکہ یہ میرا بھائی میرا قوت بازو میرا زینت پہلو میرا جان بخش میرا
جان نثار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار ہے اسنے یہان پہونچکر عیاری کی اور احترام کی دختر بنا دیکھو
کیا شان ہے خدا کی کہ کسی نے نہ پہچانا یہان احترام بھی موجود ہین اُنھون نے بھی نہ پہچانا بس
جب کہ یہ امر تم سب پر ظاہر ہوا تو پھر کیون اپنی جانین برباد کرو دوسرے یہ خیال کرو کہ مین کیونکر
رہا ہوا کوئی بھی میری رہائی کی صورت تھی تمھارا ہی ملازم بگڑ گیا اُسنے مجبور رہا کیا دشمن دوست
ہوگیا بقول شاعر مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ احترام جادو بھی
مع اپنے ملازمون کے موجود تھا اس غرض سے بادشاہ نے اُسکو روک لیا تھا کہ تیرے سامنے
عقد ہو جاوے تو بہتر ہے کیونکہ جب اُس سے کہا تھا کہ تیری کیا راے ہے تو خوشی میرے ساتھ
عقد کرنے کو راضی ہے اُسنے جواب دیا تھا یہ خیال کر کے کہ نہ ہے تو تیر میری ورثے حشمت کہ مین بادشاہ
کا خسر ہون اور بادشاہ میرا داماد ہو یہ امر تو کو تو اُس سے بھی بہتر ہے ہر طرح کا زور ہوگا ایک پایہ
تخت کا مین بھی مالک ہو جاؤنگا جواب دیا تھا کہ مجکو کیا عذر ہے یہ آپ کی کنیز ہے اور مین غلام
ہون بس یہ بھی موجود تھا جب یہ تقریر صاحبقران نے کی سب نے جواب دیا کہ یہ فقرہ
اور کسی کو دینا ہم لوگ ایسے فقرون مین نہین آتے ہین اُدھر قاشی نے جو یہ واقعہ دیکھا دخان
سے کہا کہ آپ مجبور رہا کردین مین اس طلسم کشا کو بھی پکڑ لونگا دخان نے حکم دیا کہ اسکو
رہا کردو لوگون نے قاشی کو چھوڑ دیا وہ بھی درست ہو کر تلوار سنبھال کر چلا اور سردار بھی
اُس وقت صاحبقران نے جو دیکھا کہ یہ کفار حرامزادے راہ پر نہین آسکتے ہین

تو یہ فرمایا کہ دیکھو گے میرے جھوٹ و سچ کو اس امر کو نقرہ نہ جانو ورنہ پچتاؤ گے اُن سب نے جواب دیا
کہ اگر سچ بھی ہوگا تو ہم بدون تجکو قتل کیے ہوئے نہ مانینگے تب تو صاحبقران کو غصہ آیا آپ نے
فرمایا کہ ای بھائی خواجہ عمرو اپنے کو ظاہر کرو تاکہ ان پر میرا جھوٹ و سچ ظاہر ہو جائے گو یہ لوگ بدون
سزا پائے ہوئے ہرگز ہرگز نہ مانینگے مین حجت تمام کرلون راوی بیان کرتا ہو کہ جب اُس نازنین
نے نقاب دور کی تھی اُسوقت صاحبقران نے پہچان لیا تھا کیونکہ صاحبقران کی پہلے نگاہ
تل پر پڑی تھی جس سے خواجہ کی شناخت ہوتی ہو صاحبقران پہچان گئے تھے اور بہت
خوش ہوئے تھے جب یہ صاحبقران نے فرمایا آپ نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب عورت کو
مرد بنائے دیتے ہو مین اس امر سے واقف بھی نہین ہون کہ تم کہتے کیا ہو صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ وقت مذاق کا نہین ہو بس ہوچکا مذاق اپنے کو ظاہر کرو یہ اُس سے کہو کہ جس نے پہچانا نہو
تو تم اپنے کو ظاہر کرو مین پانچ ہزار روپیہ دونگا یہ اگر میرا اپنے پاس رہنے دو روپیہ دے کرکے لونگا
بس ہاتھ بڑھا کر وہ اُٹھا لے لیا سب دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہو شاید طلسم کشا دیوانہ ہو جو ایسی
باتین کرتا ہو عورت کو مرد بنائے دیتا ہو بس آپ نے اُٹھا لے کر اب جو جست کی سب نے دیکھا
کہ وہ نازنین جست کرکے بالائے آسمان گئی بس آپ جاکر ہوا پر قائم ہوئے یہ واقعہ دیکھکر اور
سب حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہو طلسم کشا کے آتے ہی یہ کیا رنگ ہو گیا اُدہر خان لال قبا
بھی تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہوکر بہت جلد آئے ہم طلسم کشا کو گھیر کر
قتل کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت لشکر مین کمربندی ہوئی فوراً ساحر و نجیب ساحر تیار ہوکر آگئے
تمام دربار سرداروں و اہل لشکر سے بھر گیا بیرون دربار بھی لشکر آکر جمع ہو گیا بہت سے ہمراہیان
تخت جادو و ناہید آ گئے ابھی تک لڑائی نہین شروع ہوئی ہو لشکر یان و خاص سرداران و خان
اس خیال سے کھڑے ہین کہ بادشاہ حکم دے تو ہم طلسم کشا پر حملہ کرین ہمراہیان کوتوال اس
فکر مین کھڑے ہین کہ ہمارے افسر و آقا سے مقابلہ ہونے لگے تو ہم بھی لڑین خیر آمدم برسر
مطلب جب خواجہ بصورت نازنین بالائے ہوا جاکر ٹھہرے اب وہان سے گلا کرکے
چلے آتے زمین تک نہ وہ صورت زیبا تھی نہ وہ لباس تھا ایک گدے کا کرتہ
ٹاٹ کا زیرجامہ کاغذ کی ٹوپی لمبا سا قد چھ گز کلیجے کا تین گز کا اوپر کا گنجا سی ڈاڑھی ناریل سے

سر کلچے سے گال کھٹائی سی ناک تنکے سے ہاتھ پاؤن تاگے سی گردن چھوٹی چھوٹی آنکھیں طباقی سا
پیٹ اس شکل و شمائل کا انسان سب نے برابر صاحبقران کے کھڑا ہوا دیکھا صاحبقران کی
کھکر لپٹ گئے اہتو سب حیران ہوئے کہ یہ انسان ہے یا بن مانس یا جل مانس ہے واہ کیا خوب
صورت زیبا ہے خواجہ نے زمین پر آتے آتے اپنے نام کا نعرہ کیا تھا نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر
قیصر بہ برم + رنگ از رخ بجنگ بداختر بہ برم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و قدح و
سبو و ساغر بہ برم + یہ نعرہ کرکے زمین پر پہونچے تھے جب صاحبقران نے گلے سے لگایا اور
سب پر ظاہر ہوا کہ یہ خواجہ عمرو عیار طلسم کشا ہے اہتو سب حیران ہوئے کہ یہ کیونکر آیا صاحبقران
نے پکار کر فرمایا کہ اے احترام جادو و دخان لال قبا و شحنہ جادو تم سب نے دیکھا قدرت
خدا کو اے شحنہ جادو و احترام جادو تم پریشان نہ ہو تمھاری معشوقہ اور تمھاری دختر خواجہ
کے پاس موجود ہے بعد فتح جنگ تم سے ملادی جائے گی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ذرا
تم اپنے آنے کا قصہ بیان کرو خواجہ نے خواب کا دیکھنا اور آصف بن برخیا کا نشان در بند دینا
تیسرے دن ادھر کو آنا قاضی سے ملاقات ہونا اُسکو نفرہ دے کر اُسکے ہمراہ اندر در بند کے آنا
اور مکان احترام پر پہونچنا وہان عروس کو بیہوش کرکے خود عروس بننا اور اُسکو نذر زنبیل کرنا
سارا قصہ اول سے آخر تک پکار پکار کر کہدیا یہ سُننا تھا کہ اُسی وقت اُس مجمع سے احترام
مع اپنے ملازمون کے جدا ہوا اور آکر صاحبقران و خواجہ کے قدمون پر گرا اور کہا کہ مین نے
اطاعت کی آپ کی اور مطیع اسلام ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُدھر جب
دخان نے دیکھا کہ احترام شریک طلسم کشا ہو گیا اسکو اور غصہ آیا اور برہم ہو کر سب سے
کہا کہ کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو ان چند نمک حرامون کو مع طلسم کشا و اُسکے عیار کے مار لو
اب یہ زندہ جانے نہ پائے قاضی سے کہا کہ یہ بلا تمھاری لگائی ہوئی ہے اور یہ آفت تمھاری
برپا کی ہوئی ہے اگر مرد ہو تو پکڑ لو طلسم کشا کو نہ تم اپنے ہمراہ لاتے اس عیار کو اسکے نفرہ مین آکر
نہ تم خود اس مصیبت مین گرفتار ہوتے نہ دوسرے یہ جو دخان نے کہا قاضی کو بھی غصہ آگیا
تلوار لے کر چلا صاحبقران کی طرف ایک طرف سے صاحبقران پر ساحرون نے سحر کرنا شروع
کیا اور ایک طرف سے غیر ساحرون نے حملہ کیا اور قاضی نے بس جب یہ رنگ صاحبقران نے

ملاحظہ فرمایا عقرب سلیمانی کو کمر سے لیا اور اسم اعظم ورد زبان کر کے لوح کو چمکایا خواجہ نے بھی ہمچہ
عیاری کو نیام سے کھینچا شحنہ جادو نے بھی تیغہ لیا احترام جادو نے اسباب سحر سنبھالا مع اپنے
ملازمون کے ہمراہیان شحنہ جادو چونکہ اندر تھے وہ لڑنے پر آمادہ ہوئے باہر والون نے جو غل و شور
سنا انھون نے تو جنگ آغاز کر دی باہر تو لڑائی ہونے لگی سحر چلنے لگے برقین چلنے لگین خون و
سر برسنے لگے شعلہ سحر کے بلند ہونے لگے ساحر مر مر کر گرنے لگے بیر غل مچانے لگے رائی فلفل
ترنج نارنج سوئیون کے گچھے سحر کے ابر کام مین آنے لگے یہان اندر آنے کے ساتھ ہی پہلے
وار صاحبقران پر قاضی جلگ ملگ نے کیا صاحبقران نے اسکی تلوار سپر پر روک کر اب جو
عقرب کا ہاتھ ڈالا کمر پر مارا برابر مثل خیار تر کے دو ٹکڑے قاضی کے ہوئے سارا جلگ ملگ پنا
بھول گئے قاضی کا مرنا تھا کہ چارون طرف سے صاحبقران پر سحر کی اور تلوار کی بوچھار
ہونے لگی شحنہ جادو بھی کدال سے لڑنے لگا مع اپنے ہمراہیون کے احترام جادو بھی لڑنے لگا
مع اپنے ہمراہیون کے خواجہ بھی مصروف جنگ ہوئے صاحبقران لوح کو ملاحظہ فرما چکے تھے جبکہ
یہان پہونچے تھے کہ یہ لڑائی کیونکر فتح ہوگی تحریر پایا تھا کہ جب تک دخان لال قتل نہ
قتل ہوگا اسوقت تک یہ لڑائی نہ فتح ہوگی نہ در بند برباد ہوگا نہ تمھارا لشکر تمھاری ملک کو
آئے گا اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ جو اسم جافیہ لوح پر لکھا ہوا ہے اسکو تلوار پر دم کر کے تلوار
لگانا دخان کا کام تمام ہو جائیگا ایک ہی وار مین یہ واقعہ صاحبقران کو معلوم تھا
صاحبقران پر سحر کسی ساحر کا اثر نہ کرتا تھا بسبب لوح کے اور اسم اعظم کے بس
صاحبقران لوح کو چمکاتے ہوئے اور اسم اعظم پڑھتے ہوئے اور عقرب سے ساحرون و
غیر ساحرون کو قتل کرتے ہوئے طرف دخان کے چلے اس خیال سے کہ میرے ہمراہ تو لوگ
کم ہین ایسا نہ ہو کہ سب گھر جائین اور قتل ہو جائین مین اکیلا رہ جاؤن اور دخان موقع
پاکر بھاگ جائے تو خرابی ہو پہلے اسی کو قتل کرو تاکہ در بند برباد ہو لشکر آجائے اسکا قتل کرنا
واجب و لازم ہے بس صاحبقران ادھر سے قتل کرتے ہوئے طرف دخان کے چلے اُدھر
دخان نے جو دیکھا کہ طلسم کشا میرے لشکر کا ستھراؤ کرتا ہوا میری طرف آتا ہے اور اُسپر کسی کا سحر
اثر نہین کرتا ہے اسنے خیال کیا کہ یہ مجھے قتل یا اسیر ہوگا اہل لشکر و دیگر ہمراہ ہراسے

کچھ نہ بنا سکین گے تو مقابلہ کر کے پکڑ لے بس یہ بات تجویز کر کے چلا جبکہ قضا آجاتی ہے تو ایسی ہی بات خیال مین آتی ہے ملک الموت نے ہاتھ پکڑ کر صاحبقران کے سامنے کر دیا کہ قتل ہو جائے ادھر سے یہ چلا برائے قتل صاحبقران اُدھر سے صاحبقران اسکی فکر مین چلے سب کو قتل کرتے ہوئے آخر کو ایک مقام پر سامنا ہو ہی تو گیا صاحبقران پر یہ کمکر دخان نے سحر کیا کہ تو اون نہ ملنے دیگا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر اور لوح کا اُسپر عکس ڈالکر اُسکے سحر کو دفع فرمایا اور اسم حاشیہ لوح عقرب پر دم کر کے فرمایا کہ خبردار ہو جا اُسنے فوراً سحر کر کے سپر بالاے سحر سر پر قائم کین مگر یہ قید کب رُکتا ہے صاحبقران نے یا یزدان پاک کہکر اب جو ہاتھ مارا برق شمشیر لوہد کر ابر سپر پر گری یا تو تیغہ بالاے سر چمکا تھا یا زمین مین غرق ہو گیا دخان لال قبا کے دو ٹکڑے ہوئے اسکا قتل ہونا تھا کہ ایک شور عظیم برپا ہوا آثار قیامت نمایان ہوئے تاریکی ہو گئی آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسنے لگی شعلہ بلند ہونے لگے ساحر جلنے لگے زلزلہ آگیا تھوڑی دیر تک تو یہ آفت برپا رہی مگر ساحر اس آفت مین بھی لڑا کیے اور صاحبقران قتل فرمایا کیے بعد تھوڑی دیر کے وہ سب آفت مٹ گئی آواز آئی کشتی کہ نام من دخان لال قبا حاکم در بند دخانیہ بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم اس آواز کے آنے سے سب عمارتین اور سب باغات اور تمام مکانات منہدم ہو گئے ہزارون ساحر وغیرہ ساحر سب کر مر گئے دخان کے رہنے کا جو محل خاص تھا وہ بھی برباد ہوا اور سب ناموس اُسکا ہلاک ہوا جہان دربار کرتا تھا یہ مکان بھی سحر کا تھا جب سے صاحبقران آئے تھے اُسکو زلزلہ تھا دخان کے مرتے ہی وہ گر پڑا میدان ہو گیا اب خوب کھل کر تلوار چلنے لگی اُدھر جو حد در بند پر دھوان تھا اور جسکے سبب سے در بند پوشیدہ تھا اور کوئی اُس در بند سے آگاہ نہ تھا دخان کے قتل ہوتے ہی وہ دھوان وغیرہ سب برطرف ہو گیا اب تو نہ کوئی حصار سحر باقی رہا نہ کوئی ایسا امر کہ جسکے سبب سے یہ مقام کسی کو نظر نہ آئے راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ کے حکم سے سب لشکر تیار رہتا تھا ہمہ وقت ساحرون وغیرہ ساحرون کا اس غرض سے کہ نہ معلوم کس وقت برائے کمک جانا ہو بس یہان سب لشکر تیار تھا علمشاہ لشکر مین موجود تھے جسدن سے صاحبقران وخواجہ برائے بربادی در بند گئے تھے اُسدن سے

علمشاہ مع کل لشکر کے بیرون شہر صحرا مین خیمہ زن تھے اور دربار کیا کرتے تھے بس دربار آراستہ
تھا سب سردار حاضر دربار تھے سیماے بلند آواز تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ذکر صاحبقران خواجہ
کا ہو رہا تھا کہ صاحبقران کو طرف دربند کے گئے ہوئے آٹھ دن ہوئے ہین مگر کچھ خبر نہین آئی اور
خواجہ کو براے تلاش صاحبقران گئے ہوئے پانچ روز ہوئے کچھ انکی بھی خبر نہ معلوم ہوئی کہ
کہان ہین بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوئے تھے ابھی کسی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ یکایک ایک
صداے مہیب آئی اور ایک برق چمکی کچھ دھوان سا بلند ہوا عجب رنگ کے شعلے آگ سے خود بخود پیدا
ہوئے یہ جو واقعہ سب نے دیکھا اور صداے مہیب سُنی سب طرف دیکھنے لگے تھوڑی دیر بعد
کے وہ سب برطرف ہو گیا جب بالکل مطلع صاف ہو گیا نہ غبار رہا نہ دھوان نہ شعلہ وغیرہ اُسوقت
سب نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر سے مقابلہ ہو رہا ہے اور سحر چل رہے ہین سب نے علمشاہ سے
کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ جو کچھ آفت تھی ان ساحرون کے سحر کے سبب سے تھی جو کہ لڑ
رہے ہین اور کسی سبب سے نہ تھی علمشاہ نے فرمایا کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے یہ فرما کر آپ نے
پھر اُسی طرف ملاحظہ فرمایا وہ جنگ و پیکار بہت قریب تھی دوسرے عرض کر چکا ہون کہ صاحبقران
کے نعرہ کی صدا دور تک جاتی ہے علمشاہ اُسطرف دیکھ رہے تھے وہان صاحبقران نے ایک
ساحر کو قتل کیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا نعرہ کی صدا صاحبقران کے گوش علمشاہ مین پہونچی اب
جو صاحبقران نے نعرہ کی صدا علمشاہ نے سُنی فوراً پہچان لیا کہ یہ صاحبقران کے نعرہ کی
صدا ہے اس لشکر سے صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہین صاحبقران نے دربند و خانہ سحر فتح کیا
بس یہ سوچکر علمشاہ دنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یارون چلو صاحبقران کی کمک
کرو یہ مقابلہ جو سامنے ہو رہا ہے صاحبقران سے ہو رہا ہے صاحبقران نے دربند کو برباد کیا
اہل دربند سے لڑ رہے ہین سنو اُنکے نعرہ کی صدا آرہی ہے یہ فرما کر جو علمشاہ اُٹھے اُنکا اُٹھنا
تھا کہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے سیماے بلند آواز بھی اُٹھ کھڑا ہوا بس جو
کہ غیر ساحر تھے وہ تو باہر آکر مرکبون پر سوار ہوئے لشکر کو چلنے کا حکم دیا غیر ساحرون کا لشکر
اُسیوقت تیار ہو گیا علمشاہ مرکب پر سوار ہو کر غیر ساحرون کا لشکر لے کر بہت جلد روانہ
ہوئے ساحر سحر کرکے چل کھڑے ہوئے اور کل لشکر ساحران نے اپنے خیمے وغیرہ اسی مقام پر

رہنے دیئے تھوڑے عرصہ مین پہونچ گئے ہر ایک نعرہ کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا اور قتل کرنے
لگا ساحر وغیر ساحر ایک ہو گئے بیتھو مرونکا برسنے لگا تھوڑے عرصہ مین اہل اسلام نے سب
کافرون کو مار لیا جو کہ تھوڑے باقی رہے اُنھون نے امان طلب کی جواب دیا کہ امان بہ شرط ایمان
سب نے اطاعت اسلام کی خلاصہ یہ کہ صاحبقران سب لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر جہان
لشکر اترا ہوا تھا وہان تشریف لائے کیونکہ دربند وخانیہ مین کوئی شی از قسم مکانات وغیرہ نہ
تھی یہ سب سحر وخان لال قبا کے مکانات تھے اُسکے مرتے ہی سب برباد ہو گئے سوائے
سوائے کوئی مکان نہ تھا کہ جہان قیام کیا جاتا بس صاحبقران نے فرودگاہ پر آکر قیام فرمایا
کپڑے رزمی اُتار کے دربار مین آکر جلوہ فرما ہوئے سب سردار حاضر دربار ہوئے احترام جادو
وشخنہ جادو وغیرہ اور دیگر سردار وخان لال قبا کے اور لشکری سب حاضر ہوئے سب کو
مطیع اسلام فرمایا زخمیون کو شفاخانہ مین روانہ فرمایا اہل اسلام کے کشتون کو دفن کرایا کفار کے
مردون کو غار مین ڈلوا دیا جب ان سب کامون سے فراغت ہوئی پہلے صاحبقران نے کل
اپنا واقعہ بیان کیا سب نے سنکے حیرت کی اُسکے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا تم اپنا
حال بیان کرو خواجہ نے اپنا سب حال بیان کیا خواجہ نے شخنہ جادو کی معشوقہ یعنی دختر
احترام کو طلب کیا خواجہ نے انکار کیا صاحبقران نے دس ہزار روپیہ دے کر احترام کی دختر
اُسکو دلوائی اور فرمایا کہ شخنہ جادو کے ساتھ عقد کر دو اُسنے جواب دیا کہ مین نے تو سب
سامان کیا تھا اگر قاضی حرامی سے یہ فساد نہ ہوتا تو مین تو عقد سے فراغت کر چکا ہوتا مقدر مین
تو مسلمان ہونا تھا کیونکر یہ واقعہ ہوتا یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بعد فتح طلسم یہ عقد بھی ہم
کرینگے جہان اور بہت سے عقد ہونگے وہان یہ بھی ہوگا شخنہ جادو کو بہت کچھ انعام دیا
اور بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ تم اطمینان رکھو بعد فتح طلسم تمھارا عقد کیا جائیگا اُسنے
عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے بس بعد ان سب کامون کے صاحبقران نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اہل وخانیہ کے لیے الگ خیمہ وغیرہ برپا کیے گئے
صاحبقران نے آرام فرمایا یہ تجویز فرمائے کہ کل پھر لوح کو دیکھین گے جدھر لوح حکم دے گی
اُدھر کو روانہ ہونگے آج رات بھر آرام کر لین تاکہ کسل وکاہلی برطرف ہو جائے یہان صاحبقران کو

تو راحت و آرام مین مصروف رکھا جاتا ہو اب کچھ حال شنکال جادو کا تحریر ہوتا ہو کہ یہ قلعہ طلسمی مین
ہو اور سب سردار حاضر ہین لشکر کی داشت ہو رہی ہو کہ اسکو خبر پہونچی کہ دربند منیر یہ کو طلسم کشا
نے فتح کر لیا منیر جادو مارا گیا سب اہل شہر و اہل لشکر نے اُسکی اطاعت کی بلکہ کوہ البرز بھی
برباد ہوا البرز بیج گلا جلاجورد و لاہور بھی مارے گئے اسفندیار صحرا نشین نے طلسم کشا
کی اطاعت کی یہ سب ملک سلام آباد ہو گئے یہ سُنتا تھا کہ اسکے حواس جاتے رہے اس نے
اہل دربار سے کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہو اب ہم خود طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے کیونکہ اب ایک
دربند زعفران زار باقی ہو وہ بھی وہ فتح کرے گا اگر تمنے اُسکو فتح کر لیا اور مع لشکر کے قلعہ پر
آپہونچا اور ہم قلعہ مین ہونگے تو بڑی خرابی ہوگی بس سے مع لشکر کے بیرون قلعہ چل کر فروکش
ہون تاکہ جب وہ قلعہ کی طرف آئے اُس سے مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بہت
خوب اُسیوقت لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیدیا گیا لشکر تیار ہونے لگا خیمے وغیرہ نکالے جانے
لگے یہان شنکال نے دبیر کو طلب کرکے چار نامے تحریر کرائے بنام حاکمان دربند جو دربند
کہ مشرق اور مغرب اور شمال جنوب کی طرف واقع تھے قلعہ طلسمی کے یعنے مشرق کیطرف دو دربند
تھے دربند سماوات کہ جسکا حاکم سماوات جادو ہو جہان پہلے علمشاہ قید ہو کر گئے
تھے جسکا حال منشی احمد حسین صاحب قمر نے اپنے دفترون مین تحریر کیا ہو اور جہان وزیر
جمشید ثانی موجود ہو سماوات کے پاس جو کہ پہلی حد ہو طلسم زعفران زار کی اور یہان تک
ہو طلسم کا جہان طاؤس سان آتشین رقص وغیرہ کیا کرتے ہین اور اُدھر کے جانے والے کو
منع کرتے ہین اور جو جاتا ہو اُسکو اسیر کرکے سماوات کے پاس لے جاتے ہین جیسے کہ
علمشاہ کو لے گئے یا جو کوئی ساحر داخل طلسم ہوتا ہو اُسکی خبر کرتے ہین سماوات کو
اور اجازت حاصل کرکے اُسکو داخل طلسم کرتے ہین یہ سب حالات اجزاے منشی
احمد حسین صاحب مین تحریر ہین دوبارہ تحریر کرنے کی حاجت نہین ہو اور دوسرا دربند
اسکے بعد ہو کہ اُسکا نام دربند بنا تات ہو اور اُسکا حاکم بنا تات جادو ہو وہ معین
و مددگار ہو سماوات کا اُسکے بعد قلعہ طلسمی ہو اور مغرب کی طرف ایک دربند ہو کہ
جسکا نام دربند جمادات ہو اُسکا حاکم جمادات جادو ہو یہ دربند صرف حفاظت

کے لیے ہی کہ شاید کوئی ادھر سے آئے تو اسیر ہو جائے چوتھا دربند شمال کیطرف ہی اسکا نام دربند حیوانات ہی اسکا حاکم حیوان جادو ہی یہ دربند بھی برائے حفاظت قلعہ ہی اس دربند مین حیوانات کثرت سے ہین جو کہ انسان کو ہلاک کرتے ہین یہ دربند اس غرض سے بنایا گیا ہی کہ اگر کوئی ادھر سے آئے تو حیوان اُسکو کھا جائین اور وہ قلعہ طلسمی تک نہ جا سکے جنوب کی طرف یہ دربند تھے جو کہ صاحبقران نے فتح کیے انھین کا فتح کرنا مقدم تھا اسی سبب سے صاحبقران جنوب کی طرف سے طلسم مین داخل ہوئے آمدم بر سر قصہ خلاصہ یہ کہ شنگال نے نامے اس مضمون کے تحریر کرائے کہ اے سماوات و جمادات و نباتات و حیوانات جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے سب دربند جنوب کیطرف کے برباد کیے اب وہ قلعہ طلسمی پر آنے والا ہی لہذا بہت جلد اپنے کو یہان پہونچاؤ مع لشکر کے اور آکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو تھوڑی تحریر کو بہت جانو بس یہ تحریر کرا کے اسیوقت شنگال نے وہ نامے طائران سحر کے ہاتھ روانہ کیے خلاصہ یہ کہ وہ طائر سحر نامے لے کر حاکمان دربند کے پاس پہونچے پہلے نامہ حیوان جادو کو ملا اُسنے بادشاہ کا نام دیکھ کر نامہ سر پر رکھا آنکھون سے لگایا دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے مثل پلنگ جادو و خرس جادو و ببران جادو و شغال جادو و دیگر بچہ جادو وغیرہ کے بس اُسنے وہ نامہ چاک کرکے پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اہل دربار سے کہا کہ غضب ہو گیا ہم کو خبر نہ ہوئی طلسم کشا نے اگر سب دربند جنوب کیطرف کے فتح کر لیے اب لشکر لے کر قلعہ پر آیا ہی بادشاہ نے مع لشکر کے کمک کے لیے طلب کیا ہی بس جلد لشکر تیار ہو تاکہ مین روانہ ہون اب عرصہ نہ ہو ایسا نہ ہو کہ وہ قلعہ پر آ جائے اور قلعہ بھی فتح ہو جائے تو بڑی خرابی ہو گی یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت لشکر تیار ہو گیا ساحرون کا تو لشکر تھا یہ پچاس ہزار ساحر لے کر طرف قلعہ کے روانہ ہوا دوسرے دن پہونچا شنگال سے ملا اسکا لشکر بیرون قلعہ اُترا دوسرا نامہ طائر سحر نے جمادات جادو کے پاس پہونچایا وہ بھی دربار مین بیٹھا ہوا تھا اُسکے بھی سردار حاضر تھے کہ جسکے نام یہ ہین آفتاب جادو و مہتاب جادو وغیرہ اُسنے بھی نامہ پڑھا اسی طور سے اُسنے بھی سردارون سے کہا کہ تم کو معلوم ہی کہ طلسم کشا دربند فتح کر کے قلعہ پر مع لشکر کے آ گیا بادشاہ نے برائے کمک طلب کیا ہی لشکر

تیار ہوا اُسکا بھی لشکر تیار ہوا وہ بھی مع پچاس ہزار ساحرون کے روانہ ہوا اور جاکر پہونچا اپنے لشکر کو
شریک لشکر حیوان جادوگر کے خدمت شندکال مین پہونچا شرف ملازمت حاصل کیا تیسرا
نامہ بناتات کے پاس گیا وہ بھی اسی طور سے پچاس ہزار کا لشکر لے کر قلعہ پر آیا لشکر کو شامل لشکر
جماوات اور حیوان جادوگر کے شندکال کی خدمت مین پہونچا اور قدمبوسی حاصل کی چوتھا
نامہ سماوات کے پاس پہونچا وہ بھی دربار مین بیٹھا ہوا تھا وزیر جمشید ثانی بھی موجود تھا
جسدن سے علمشاہ قید ہوکر آئے تھے اور غزالہ جادو وآہو چشم و دیگر ساحر زخمی ہوکر شریک
صاحبقران و علمشاہ ہوگئے اور کئی معرکہ پڑے اُسدن سے سماوات نے ادھر کا راستہ
بند کر دیا تھا سحر کرکے اور اس انتظار مین بیٹھا تھا کہ جب کسی دربند پر طلسم کشا سے مقابلہ ہوگا
اور بادشاہ برائے مدد طلب کرے گا تو مین جاؤنگا ورنہ یہ اپنے کاروبار مین مصروف تھا اسکو
بھی ان سب واقعات کی خبر نہ تھی جب نامہ پہونچا اور نامہ پڑھا بہت افسوس کیا اور کہا کہ
اب کیا ہوتا ہے جب سب طلسم برباد کرا لیا اُسوقت برائے کمک طلب کیا خیر لشکر تیار ہو
یہ بھی اُسیدن اسی ہزار ساحرون کا لشکر لے کر مع وزیر جمشید کے روانہ ہوا قلعہ پر پہونچ کر دیکھا کہ
حاکمان دربند کا لشکر اُترا ہوا ہے یہ بھی اپنے لشکر کو اُسی لشکر مین شامل کر کے خدمت شندکال
مین مع وزیر جمشید کے شرف قدمبوسی حاصل کر کے کرسی پر بیٹھا بہت کچھ الزام شندکال کو
دیے خبر نہ کرنے کے شندکال نے جواب دیا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب سوائے مقابلہ
کے کیا چارا ہے ان باتون سے کچھ فائدہ نہ ہوگا سماوات خاموش ہو رہا سماوات کے آنے
کے دوسرے دن شندکال مع تین لاکھ ساحرون و دو لاکھ غیر ساحرون کے آکر بیرون قلعہ فروکش
ہوا اُسکا لشکر کوسون تک اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے دوسرے دن اسنے دربار کیا کہ طائران سحر
نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے دربند و خانہ کو بھی فتح کیا کہ جسکا حال
سوائے بانیان طلسم کے کوئی آگاہ نہ تھا اُسکی بربادی کی تدبیر لوح مین تحریر تھی
بعد دربند منبر یہ کے واقع ہوا تھا بس طلسم کشا نے جا کر اُس دربند کو بھی فتح کیا بڑا معرکہ پڑا
کل حال طائران سحر نے بیان کیا اور کل طلسم کشا طرف دربند زعفران زار کے جائے گا باقی
خیریت ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ طائران سحر شندکال نے اب مقرر کیے تھے کہ طلسم کشا کی

ہم کو خبر پہونچاتے رہنا بس وہ طائر یہ خبر دے کر پھر چلے گئے یہ جو واقعہ شنگال نے سُنا اہل دربار سے کہا کہ اب یہ طلسم بھی برباد ہوگا کیونکہ جن مقامات سے ہم آگاہ نہیں تھے اور نہ ہین ہم پر کیا موقوف ہی کل اہل طلسم نہین آگاہ ہین اُن مقامات کو طلسم کشا نے برباد کیا اب کونسی صورت طلسم کے باقی رہنے کی ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون طلسم کشا کو مع لشکر کے یہان آنے دیجیے ملاحظہ فرمائیے گا کس طور سے ہم لڑتے ہین اور اُسکو مع اُسکے لشکر کے قتل کرتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ شنگال بیرون قلعہ منتظر صاحبقران ہین مع لشکر کے فروکش ہی اور لشکر اسکا ہر وقت تیار رہتا ہی اسکا یہ حکم ہی کہ جسوقت طلسم کشا کو دیکھنا اسیوقت جنگ و پیکار آغاز کر دینا اُسکو اترنے کی مہلت نہ دینا اگر وہ مع لشکر کے اُترا اور اُسنے دو ایک دن آرام پا پایا پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی کیونکہ پھر اُسی کی فتح ہوگی اور ہماری شکست اور اسطور سے یہ ہوگا کہ وہ بھی راہ کا تھکا ہوا ہوگا اور اُسکا لشکر بھی اب جو لڑائی ہونے لگے گی تو پھر اُسکو کچھ نہ بن پڑے گا یقین ہی کہ شکست کھائے اور مارا جائے بس اسی سبب سے سب لشکر ہمہ وقت تیار رہتا تھا انکو تو صاحبقران کے انتظار مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب صبح ہوئی صاحبقران نے دربار فرمایا سب حاضر ہوئے اہل دربار سے کہا کہ اب مجکو کیا کرنا چاہیے حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ اب آپ طرف دربند زعفران زار کے تشریف لے جائیے اُسکو فتح فرمائیے جب وہ برباد ہو جائے گا تو قلعہ طلسمی نظر آئے گا اُسپر بادشاہ یعنی شنگال سے مقابلہ ہوگا اُسکو قتل فرمائیے قلعہ پر قبضہ فرمائیے طلسم فتح ہوگیا اب باقی کیا ہی یہ دو مرحلے ہین ہان قلعہ طلسمی پر بہت بڑی جنگ ہوگی وہ بھی خدا آسان کر دے گا ہم لوگون کو حکم فرمائیے کہ ہم لشکر لے کر اُس طرف یعنی قلعہ کی طرف روانہ ہون یہ سماعت فرما کے صاحبقران نے فرمایا کہ ہم کو راہ دربند زعفران زار کی معلوم ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ معلوم تو ہی مگر وہ راہ بہت دور ہی کچھ راہ کے بعد دربند زعفران زار مین پہونچیے گا سواے اُس راہ کے دوسری اور کوئی راہ نہین ہی کہ جدھر سے تشریف لے جائیے لوح کو ملاحظہ فرمائیے شائد لوح سے دوسری اور راہ کا پتہ چلے صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اب طلسم کشا کو دربند زعفران زار کی طرف جانا چاہیے اُسکو برباد کر کے قلعہ پر لشکر کشی کر کے بادشاہ طلسم سے

مقابلہ کرے یا تو اُسکو اسیر کرے یا اُسکو قتل کرے ہاں والسلام یہ جو تحریر پڑھا صاحبقران حیران
ہوئے کہ کوئی سے پتہ راہ کا ندیا جو لوح سے معلوم ہوا تھا وہ سب اہل دربار سے روبرو بیان کیا
سب حیران و پریشان ہوئے کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اب کیا کرنا چاہیے سب اسی فکر مین بیٹھے ہوئے
تھے کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک حکیم وضع ایک شخص وارد دولت پر حاضر ہے عرض کرتا ہے کہ مجھکو
صاحبقران سے کچھ جنت واقعات طلسم ہے کے ضروری عرض کرنا ہے جب جسکو اجازت دربار
مین آنے کی ہے یہ جو درگہ سالار نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ جلد اُسکو لاؤ اور اُسکے لیے
کرسی اپنے دنگل کے روبرو بچھانے کا حکم دیا راوی کہتا ہے کہ ایک حکیم کہ جسکا نام حکیم بقراط
ثانی تھا وہ اس طلسم مین مدت سے مقیم تھا بلکہ یہ طلسم اسی کی رائے سے تیار کیا گیا وہ اسی
دربند خانہ مین زیر زمین ایک مقام پر پوشیدہ تھا اُس حال سے کوئی سوا بانیان طلسم
کے آگاہ نہ تھا اُسکو حکم تھا بانیان طلسم کا کہ جب طلسم کشا دربند خانہ کو فتح کرے اُس
وقت تم زمین سے نکلنا اور طلسم کشا کے پاس جانا اور جو حالات طلسم تم کو معلوم ہوں اُس سے
آگاہ کرنا اور جو اشیا تمھارے پاس امانت سے جاتے ہین وہ طلسم کشا کو دینا اور راہ دربند
زعفران زار سے طلسم کشا کو آگاہ کرنا جو کہ راہ پوشیدہ ہے اور کوئی اُس سے سوا تمھارے
آگاہ نہین ہے اور جب تم جاؤ گے تو طلسم کشا مع کل اہل دربار کے متردد ہوگا اور وہ تردد یہی
ہوگا کہ راہ کا پتہ نہ چلتا ہوگا تمھارے جانے سے یہ تردد اُن سب کا برطرف ہوگا خلاف
اس حکم کے نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ حکیم اسوقت کا منتظر تھا اور خدا پرست ہے جب
اُسکو معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے دربند خانہ فتح کر لیا بس وہ اپنے مقام سے اُٹھا اور بہت
جلد زمین سے باہر آیا اور طرف بارگاہ صاحبقران کے روانہ ہوا اور درگہ سالار سے اپنے
آنے کی خبر کرائی چنانچہ درگہ سالار بہ اجازت کے گو باہر آیا اور [illegible] صاحب کو اپنے ہمراہ
لیکر داخل دربار ہوا حکیم نے دیکھا کہ دربار آراستہ ہے پرتجمل بڑے رکن طلسم موجود ہین
بادشاہ سابق تخت پر بیٹھا ہے کہ حکیم اسقلینوس [illegible] بھی حاضر دربار ہین صاحبقران
وعلمشاہ دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین اور ہزاروں سردار ہین یہ دربار کا رنگ دیکھکر
بہت خوش ہوا مگر سب کو متردد دیکھا اور [illegible] سے کہ گویا کسی امر مین فکر کر رہے ہین

جو صاحبقران و بادشاہ و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف حلیم وضع عینک لگائے
ہوئے وزرگو سالار کے ہمراہ چلا آتا ہے صاحبقران نے سب اہل دربار سے فرمایا کہ تم انسے آگاہ ہو
ہر ایک نے انکار کیا اور کہا کہ ہم بالکل انسے واقف نہین ہین بلکہ انکی صورت خواب تک مین نہین
دیکھی نہ کبھی نام سنا کہ یہ کون بزرگ وار ہین اتنے عرصہ مین وہ حلیم ایوان مین آکر پہونچا پہلے صاحبقران
و بادشاہ و علمشاہ کو مجرا کیا بعد ازان اور سب سے سلام علیک کی اسکے بعد دعا و ثنا ے شاہی بجا لایا
اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اب صاحبقران نے مزاج پرسی کی
اسنے عرض کیا دعا کرتا ہون نام دریافت کیا اسنے عرض کیا کہ اس غلام کو بقراط ثانی کہتے ہین
فرمایا کہ تم اسی طلسم کے رہنے والے ہو عرض کیا کہ جی ہان مین اسی سرزمین کا باشندہ ہون فرمایا کہ
یہ لوگ جو کہ بڑے بڑے معزز ہین تم سے نہین آگاہ ہین اسکا کیا سبب ہے تم انسے آگاہ ہو یا نہین اور
تم کو ہماری کیونکر خبر ہوئی عرض کیا کہ اسکا سبب یہ ہے جو یہ مجھسے آگاہ نہین ہین نہ انھون نے میرا
نام سنا ہے ہونہ مجھکو دیکھا ہوگا پھر کیونکر آگاہ ہون اور مین ان کے سات پشت کے نامون
سے آگاہ ہون یہ کہکر ہر ایک کا نام بتایا باپ کا نام بتایا دادا کا نام بتایا یہ عرض کرکے عرض کیا کہ مین
آپ کے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا جب کہ آپ نے دربند دخانیہ فتح کیا مین حاضر ہوا مجھکو
بانیان طلسم کا یہ حکم تھا کہ جب طلسم کشا دربند دخانیہ فتح کرے اسوقت تم طلسم کشا سے ملاقات
کرنا مین خلاف حکم کیونکر کرتا صاحبقران یہ تو فرمایئے کہ آپ اسوقت مع اہل دربار کے متردد
کیون ہین نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مزاج تو اچھا ہے مگر
تردد اس امر کا ہے کہ مین نے ان لوگون سے راہ دربند زعفران زار کی دریافت کی کیونکہ اب یہی
ایک دربند باقی ہے یہ فتح ہو جائے تو شغال سے مقابلہ ہو ان سب نے کہا کہ ایک راہ ہے
دربند کی جو کہ چھ مہینے کی ہے مین نے دریافت کیا کہ کوئی دوسری راہ اور نہین ہے استقلینوس نے
عرض کیا کہ جی ہم کو نہین معلوم ہے لوح سے دریافت فرمایئے لوح مین جو دیکھا تو اس سے بھی پتہ نہین
چلا بس تردد اس امر کا ہے کہ اگر اسی راہ سے جاتے ہین تو چھ ماہ راہ مین صرف ہونگے اسکے
بعد دربند مین پہونچین گے کچھ اسکے فتح کرنے مین عرصہ ہوگا اسکے بعد قلعہ پر مقابلہ ہوگا بس ان
سب کامون مین ایک زمانہ صرف ہوگا مجھکو لشکر سے نکلے ہوے بہت عرصہ ہوا ہے مین نے اپنے

فرزندون و عزیزون و سردارون و اہل لشکر کو نہین دیکھا ہو اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہو بس اتنا عرصہ اب
مجھ پر بہت شاق ہو مین یہ چاہتا ہون کہ بہت جلد یہ کام تمام ہو جائے مین اپنے عزیزون سے ملون زندگی
کا کچھ اعتبار نہین ہو بس اس امر کا تردد ہو کہ کوئی راہ نزدیک کی مل جائے تو مین اُس راہ سے جاکر اُس
دربند کو بھی فتح کرتا اور شندکال سے لڑکر یا اسکو قتل کرتا یا اسیر یہ سُنکے اُس حکیم نے جواب دیا کہ اس
قدر سردار و رکن طلسم و ساکنان طلسم موجود ہین کسی کو راہ نہین معلوم ہو صاحبقران نے فرمایا کہ کسیکو
نہین معلوم ہو یا تو دوسری راہ اسکی ہو نہین یا یہ لوگ پوشیدہ کرتے ہین یہ سُنکے سب نے قسمین
کھائی ہین کہ ہم دوسری راہ سے نہین آگاہ ہین وہ حکیم مسکرایا اور کہا کہ آپ لوگ بیکار قسمین کھاتے
ہین راہ تو دوسری ضرور ہو مگر واقعی آپ لوگ نہین آگاہ ہین آپ سب سچے ہین یہ سُنکر عرض کیا
کہ یا صاحبقران اگر کوئی دوسری راہ سے آگاہ کرے تو اس سے آپ خوش ہونگے فرمایا کہ مین
بہت خوش ہونگا اور اُسکا احسان اپنی عمر بھر مانونگا عرض کیا کہ احسان ماننے کی کوئی بات نہین
ہو یہ حقیر آگاہ ہو سماعت فرمایئے کہ جب یہ طلسم تیار کیا گیا تھا تو یہ حقیر بھی موجود تھا اُنکے یہ خدمت
سپرد کی گئی کہ تو یہ شمع اور یہ آئینہ اپنے پاس رکھ جب کہ طلسم کشا دربند خانیہ کو فتح کرے
اور تجکو معلوم ہو تو خدمت طلسم کشا مین جانا اور دربند زعفران زار کی دوسری راہ سے طلسم کشا کو
آگاہ کرنا کہ جس سے کوئی آگاہ نہ ہوئے بلکہ لوح سے بھی اُسکا پتہ نہ چلے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
اُن سب نے مجکو اُس راہ سے پوشیدہ کیا اور حکم دیا کہ زمین کے اندر تم اپنی سکونت اختیار کرو
تا کہ تمھارے حال سے کوئی آگاہ نہ ہو مین نے ایسا ہی کیا اسی سبب سے کوئی میرے حال سے
اور میرے نام سے آگاہ نہین ہو اور یہی سبب ہو کہ بانیان طلسم نے دوسری راہ کا حال لوح مین
نہین تحریر کیا ورنہ اگر تحریر ہوتا تو ضرور لوح آپ کو خبر دیتی اس راہ سے سوائے حقیر کے کوئی
اور نہین آگاہ ہو مجکو حکم تھا کہ جب تو طلسم کشا کو متردد پانا جب آگاہ کرنا بس مین آپ سے عرض
کرتا ہون کہ کل صبح کو مع خواجہ عمرو کے آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مین آپ کو راہ کا
پتہ بتاؤنگا بلکہ راہ پر پہونچا دونگا اور جو جو حال مجکو معلوم ہین اُس سے آگاہ کرونگا مین اسوقت
ضرور عرض کرتا مگر حکم نہین ہو یہ حکم ہو کہ اُس سرحد پر پہونچ کر سب حال بیان کرنا اور جو اشیا
تمھارے پاس ہین وہ طلسم کشا کو دینا بس مین مجبور ہون دوسرا امر یہ عرض کرنا ہو کہ جب تب

کل میرے ہمراہ اُس طرف کو تشریف لے چلیں تو پہلے لشکر کو طرف قلعہ کے روانہ فرمائیں اور حکم دیں کہ لشکر
اُس مقام پر جا کر ٹھہر جائے کہ جہاں پر ایک دیوار طلائی ہو بس جب آپ دربند زعفران زار کو درہم و برہم
فرمایئے گا وہ دیوار بھی منہدم ہو جائے گی سامنے قلعہ طلسمی نظر آئے گا ادھر سے لشکر قلعہ کی طرف چلے
اُدھر سے آپ دربند کو فتح کر کے تشریف لایئے راہ میں لشکر سے مل جایئے گا بس لشکر کو ہمراہ لے کر
شنگال سے مقابلہ فرمایئے گا یقین ہے کہ وہ مع لشکر کے بیرون طلسم فروکش ہوا اور ایک امر سے
آگاہ کرتا ہوں کہ ان دربندوں کے سوا چار دربند اور ہیں دو مشرق کی سمت قلعہ کے ایک مغرب
کی طرف ایک شمال کی طرف آپ نے دربند جنوب کے فتح فرمائے ہیں جو مشرق کی طرف ہیں اُنکے
یہ نام ہیں حکیم نے وہی نام لیے جو کہ تحریر کر چکا ہوں اسی طور سے دربند مغرب و شمال کے بھی نام سے
آگاہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اِن کو بھی فتح کرنا ہوگا عرض کیا کہ جی نہیں ان دربندوں کے
حاکم شنگال کے پاس موجود ہونگے اور آپ سے مقابلہ کرینگے جس دربند کا حاکم آپ کے ہاتھ
سے مارا جائے گا وہ دربند فتح ہو جائے گا خلاصہ یہ کہ وہ چاروں دربند اسی طور سے برباد ہونگے
کہ اُنکے حاکم آپ کے ہاتھ سے قتل ہونگے یہ بھی عرض کرنا لازم ہے کہ ان دربندوں کے بھی حال
سے سوائے اس نالائق کے دوسرا آگاہ نہیں ہے اُن دربند والوں کو یہاں کی خبر ہے جب تک کہ
اُنکو شنگال یا جو بادشاہ طلسم کو آگاہ نہ کرے وہ واقف نہ ہونگے اُسی طور سے ان سب
دربندوں کے حاکموں کو وہاں کی خبر نہ تھی نہ ہے اس وقت معلوم ہوا ہوگا دریافت فرمایئے تاکہ
میرا جھوٹ و سچ معلوم ہو جائے صاحبقران نے جو دریافت فرمایا ہر ایک نے انکار کیا اور
عرض کیا کہ ہم نے آج نام سن لیے ورنہ ہم نے کبھی نہیں سُنے تھے خلاصہ یہ کہ حکیم بقراط ثانی نے
صاحبقران کو سب حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ سب دربند کے حاکم شنگال کے پاس
مع لشکر کے موجود ہیں یہ کہکر عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہے کل تشریف لے چلیے گا یا نہیں صاحبقران
نے فرمایا ضرور چلونگا عرض کیا کہ پھر لشکر کو حکم فرمایئے کہ سامان سفر شب بھر میں تیار کرے
صاحبقران نے فرمایا کہ یہاں ہمہ وقت سامان سفر تیار رہتا ہے اگر فرمایئے تو ابھی لشکر کو
روانہ کر دوں عرض کیا کہ جی نہیں کل روانہ فرمایئے اُدھر لشکر جائے ادھر آپ تشریف لے
چلیں چنانچہ بعد اس گفتگو کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا حکیم بقراط ثانی شب

پھر حکیم اسقلینوس کے مہمان رہے جب صبح ہوئی کل لشکر ساحرون کا جو کہ قریب دس لاکھ کے
تھا تیار ہو کر حاضر ہوا اور کل لشکر غیر ساحرون کا جو کہ قریب پندرہ لاکھ کے تھا وہ بھی آکر موجود
ہوا اور دونون حکیم خلاصہ یہ کہ صاحبقران مع خواجہ کے بارگاہ سے تشریف لائے پس سب
بارگاہین وغیرہ بار ہوگئین سب نے صاحبقران کو مجرا کیا جب سب کو مجرے و سلام وغیرہ
سے فراغت ہوئے پس صاحبقران نے کل لشکر ساحران و غیر ساحران کا افسر مقرر فرما کر اور سبکو
اطاعت علمشاہ کا حکم دے کر مع حکیم اسقلینوس و بادشاہ طلسم کے طرف دربند قلعہ طلسمی
کے روانہ فرمایا اور حکم دے دیا کہ جس مقام پر دیوار طلائی ملے اُس مقام پر قیام کرنا جب وہ
دیوار منہدم ہو جائے اُسوقت آگے جانے اور بڑھنے کا قصد کرنا پس کل لشکر کو اسی سمت
روانہ کر کے خود مع خواجہ کے ہمراہ حکیم بقراط ثانی کے برائے فتح دربند زعفران زار روانہ ہوئے
یہانتک کہ ایک صحرا کو طے کر کے حکیم بقراط ثانی مع صاحبقران کے برابر ایک درۂ کوہ
کے پہونچے اُس مقام پر ٹھہر کر حکیم نے صاحبقران سے کہا کہ مین ایک اسم پڑھتا ہون
اس درہ کوہ سے ایک اژدر زرد رنگ کا پیدا ہوگا اور وہ نفس کشی کرے گا پس جب وہ
نفس کشی کرے اُسوقت آپ یا یزدان پاک کہکر عقرب سلیمانی کا وار کیجیے گا وہ پہلے ہی وار
مین ہلاک ہوگا مین اور آپ اندر تشریف لے چلین گے کیونکہ یہ پاسبان درہ ہے اسکا نام
محافظ جادو ہے صاحبقران نے فرمایا بہت اچھا پس حکیم نے اسم پڑھنا شروع کیا ادھر
تو حکیم نے اسم پڑھنا شروع کیا اُدھر درہ سے شعلہ نکلنے شروع ہوئے یہان تک کہ خواجہ و
صاحبقران نے دیکھا کہ ایک اژدر بہت بڑا زرد رنگ کا دیکھا درہ سے نکلا شعلہ منہ سے
چھوڑتا ہوا وہ سامنے آیا یہان پہونچکر اُسنے نفس کشی کی صاحبقران نے پیترا بدل کر
ایک ہاتھ عقرب کا لگایا پہلے ہی ہاتھ مین اُسکے دو ٹکڑے ہو گئے اُسکے مرنے کی علامت
پیدا ہوئی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من محافظ جادو بود جب وہ سب آثار برطرف ہو گئے حکیم
نے دوڑ کر صاحبقران کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ آپ کو فتحیابی اس درہ کی اور
طلسم کی مبارک ہو یہ کہکر ایک شمع نکالی اور صاحبقران کو دی اور کہا کہ اسکو روشن فرمایئے
اور اسکی روشنی مین اندر کو تشریف لے چلیے بعد اس درہ کے ایک صحرا ملے گا کہ جیسا کہ

سوائے زرد پھولون کے دوسرے رنگ کے پھول نہ ہونگے اودھر آپ اُس صحرا مین قدم رکھیے گا
اُدھر چارون طرف سے صدا آئے گی کہ طلسم کشا آگیا مارلو اس بانی فساد کو آپ کچھ بھی
خیال نہ فرمایئے گا بڑا بر قدم اُٹھاتے ہوئے چلے جایئے گا یہانتک کہ آپ ایک مقام پر
پہونچیے گا اور سامنے سے ایک گنبد آپ کو نظر آئے گا اُسکے چارون گوشون پہ چار طاؤس زرین بال
بیٹھے ہوئے ہونگے اور ایک طاؤس بجائے کلس کے ہوگا منھ سے شعلے چھوڑ رہے ہونگے وہ طاؤس
آپ کو دیکھ کر پرواز کرینگے اور صدائے ہیہات ہیہات بلند کرین گے اور در گنبد مقفل ہوگا اس
آپ بڑھ کر اُس قفل کو بزور صاحبقرانی و طاقت طلسم کشائی توڑیئے گا اور در گنبد کھول کر اندر گنبد کے
تشریف لے جایئے گا ادھر آپ قدم رکھین گے اندر گنبد کے دروازہ خود بخود بند ہوجائے گا
تاریکی بہت ہوگی مگر اس شمع کی روشنی کے سبب سے آپ کو بالکل تاریکی نہ معلوم ہوگی
سقف گنبد مین ایک صندوق لٹکا ہوگا اُسکو اُتار کر کھولیے گا اُسکے اندر سے ایک تختی الماس
کی اور ایک بازوبند نکلے گا اُس تختی کو گلے مین پہن لیجیے گا اُسکا اثر یہ ہے کہ سحر بالکل اثر نہ کرے گا
اور بازوبند کو بازو پر باندھ لیجیے گا اُس بازوبند سے یہ بات پیدا ہوگی کہ آپ کو دوسرا دروازہ گنبد
کا نظر آئے گا بس آپ اُس دروازہ کو کھول کر گنبد کے باہر تشریف لے جایئے گا در بند
زعفران زار مین پہونچ جایئے گا وہان پہونچکر جدھر نگاہ اُٹھا کر ملاحظہ فرمایئے گا سوائے زعفران
کے کھیت کے دوسری کوئی شے نظر نہ آئے گی اس صحرا کی یہ خاصیت ہے کہ جہان اسپر نگاہ
پڑی بس انسان ہنسنے لگا ہنستے ہنستے بہوت ہوگیا اور اپنے آپ سے جاتا رہا اور بے خود ہوکر
بیہوش ہوکر گر پڑا محافظان در بند آئے اور پکڑ کر پاس زعفران زار جادو کے لے گئے اُسنے قید
کیا اور جو مجھے دن قتل کر ڈالا بس اس بات سے بچنے کے لیے یہ اکہ مین آپ کے بازو پر باندھے
دیتا ہون اُس مقام پر بالکل آپ کو ہنسی نہ آئے گی آپ پر اُس مقام کا سحر اثر نہ کرے گا آپ
بلا خوف اُس صحرا مین قدم اُٹھاتے ہوئے چلے جایئے گا مگر یہ بات ہوگی کہ چارون طرف سے
آپ پر طائران سحر و درندگان سحر کا نرغہ ہوگا آپ اصلا خوف نہ فرمایئے گا جب وسط صحرا مین
پہونچیے گا وہ سب کے سب آپ کو چارون طرف سے گھیر لین گے اور غل کرین گے کہ
طلسم کشا آگیا مارلو جانے نہ دو اسوقت یہ آئینہ مین آپ کو دیتا ہون اسکا نام حیرت ہے آپ

نکالکر اُن جانورون کو دکھایئے گا وہ آئینہ کو دیکھ کر مبہوت ہو جاینگے اور سامنے آپکے بیٹھ رہینگے پس آپ
آئینہ کا عکس اُس زعفران زار پر ڈالیے گا ادھر عکس پڑے گا اُدھر ایک شعلہ پیدا ہوگا زمین سے کہ وہ اس
زعفران زار کو جلا دے گا اور ان جانورون کو ایکدم سے تمام صحرا مین آگ لگ جائیگی مگر اُس آگ
سے بالکل آپکو ضرر نہ پہونچیگا آپ بلا خوف و خطر اُسی مقام پر استادہ رہیے گا صدا سے مہیب
چارون سمت سے آئیگی کہ مار ڈالا جلا دیا یہ دربند بھی برباد ہو گیا افسوس کسی نے خبر نہ لی کیا سب
ساکنان دربند و ساکنان طلسم مر گئے جو طلسم کشا اس مقام پر پہونچ گیا اور یہ دربند بھی فتح ہو گیا آپ
بالکل ہراس نہ فرمایئے گا بعد ان آوازون کے ایک ایسی صدا سے مہیب آئیگی یہ معلوم ہوگا
کہ آسمان شق ہو گیا سرافیل نے صور قیامت کو دم دیا بر زمین چمک چمک کر گرینگی آگ برسے گی
زمین کو زلزلہ آئے گا سنگ باری ہوگی برف باری ہوگی غبار بلند ہوگا دھوان اُٹھے گا تاریکی ہو جائیگی
ان سب آفتون کے بعد آواز آئیگی کشتی نام من زعفران زار جادو بود پس جب یہ آواز آچکے کی
ملاحظہ فرمایئے گا نہ وہ زعفران زار ہوگا نہ وہ گنبد باقی رہے گا نہ یہ کوہ نہ وہ طاؤس نہ وہ دیوار جو کہ
حائل ہو درمیان اس دربند کے اور قلعہ کے کہ جس سے قریب آپکا لشکر ہوگا پس مین بھی آپ کے
پاس پہونچ جاؤنگا مع خواجہ کے اور آپ کے ہمراہ چلونگا تھوڑی دور آپ ملاحظہ فرمایئےگا کہ آپکا
لشکر آپکو مل جائیگا پس آپ لشکر کو ہمراہ لیکر برائے مقابلہ شنکال تشریف لے
چلیے گا وہان شنکال آمادہ پیکار ہوگا اُسکا لشکر صف آرا ہوگا جیسے وہ آپکے لشکر کو آتے
ہوئے دیکھے گا اپنے لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دے گا آپ بھی لشکر کو اشارہ فرمایئے گا دونون
لشکر لڑنے لگین گے آپ ساحرون کو قتل کرتے ہوئے طرف شنکال کے جایئے گا پہلے آپ سے
مقابلہ حیوان جادو سے ہوگا وہ سحر کرے گا آپ پر سحر اثر نہ کرے گا آپ عقرب سے اُس کو
ہلاک فرمایئے گا اُسکے بعد جمادات جادو سے اُسکے بعد نباتات جادو سے اُسکے بعد
سماوات جادو سے پھر وزیر جمشید ثانی سے بس جو حاکم دربند ہلاک ہوگا وہ دربند خود
بخود برباد ہو جائیگا کچھ اُسکے فتح کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ان سب کے بعد شنکال سے
سامنا ہوگا پس جو لوح اور تیغہ اُسکے قتل کے لیے ہے اُس لوح کو ملاحظہ فرما کر جو اسم اُسپر تحریر
ہوگا اُسکو تیغہ پر دم کر کے شنکال کے سحر کو رد کر کے اُسپر وار فرمایئے گا وہ پہلے ہی وار مین

دو پرکالہ ہو گا اُسکے مرنے کے بعد جو جو مقامات اُسکے سحر کے ہونگے وہ سب برطرف ہو جائینگے
بس قلعہ طلسمی باقی رہیگا اور ملک وغیرہ فتح ہو جائیگا دوسرے وہ دیوار اور حصار رہیگا جو
کہ گرد کیا ہوا ہے اُسکو باقی رہنے دیجیے گا کیونکہ اُسکے برباد کرنے سے آپ کا کچھ نفع نہین ہے نہ
باقی رہنے سے نقصان ہے جب جنگ و پیکار سے فراغت ہو قلعہ طلسمی پر جاکر سب مال و
اسباب پر قبضہ فرمائیے گا بادشاہ سابق کو حاکم فرمائیے گا جس جس ملک کا حاکم آپ کا مطیع
ہوا ہو اُسکو اُسکا ملک مرحمت فرمائیے گا اور جسکا حاکم مارا گیا ہو اُسکے مقام پر دوسرا حاکم
مقرر فرمائیے گا ایک جشن ملوکانہ کرکے اُسی جشن مین جن جن سے آپ نے وعدہ کیا ہے کہ بعد
فتح طلسم مین تم سب کا عقد کر دونگا اُنکے عقدون سے فراغت فرماکر کل مال طلسمی کو ہمراہ
لے کر طرف اپنے لشکر کے تشریف لے جائیے گا جب آپ اُس مقام پر پہونچین کہ جہان
حصار طلسم ہے جو لوح کہ آپ کے پاس موجود ہے جس کے ذریعہ سے دربند فتح ہوئے ہین اُسکا عکس
اُس حصار پر ڈالیے گا اُس حصار مین ایک در پیدا ہوگا اُس دروازہ کی راہ سے آپ باہر تشریف
لے جائیے گا اور باہر جاکر پھر لوح کا عکس ڈالیے گا وہ حصار مثل شہر پناہ کی دیوار کے ہو کر
رہ جائیگا اور وہ در پھاٹک بن جائیگا گویا یہ دیوار شہر ہے یہ کام کرکے مع کل مال و اسباب
کے اپنے لشکر مین خوشی خوشی جائیے گا سب سے ملاقات کیجیے گا جن لوگون کا وہان عقد
کرنا ہو گا اُنکا عقد کیجیے گا کیونکہ وہ اسی امید پر زندہ ہین کہ صاحبقران طلسم کو فتح کرکے آئین
تو ہم اپنے معشوق سے ملین بس اُنکی آرزؤن کو بر لائیے گا بعد اسکے جشن شاہانہ فرماکر
جسطرف کا قصد ہو اُس سمت کو مع لشکر کے تشریف لے جائیے گا اصل امر یہ ہے کہ آپ کے
لشکر مین آپ کا اب ہر ایک کو بہت انتظار ہے زیادہ والسلام مین و خواجہ اسی مقام پر قیام
کرتے ہین بسم اللہ اب آپ تشریف لے جائین یہ کہکر حکیم صاحب نے اک شمع نکالکر صاحبقران
کے بازو پر باندھا شمع کو ہاتھ مین دیا صاحبقران نے شمع کو روشن کیا اور بسم اللہ کہکر داخل
درہ کوہ ہوئے خلاصہ یہ کہ اُس شمع کی روشنی کے ذریعہ سے راہ طے کی صحرا مین پہونچے واقعی تمام
صحرا زر و مار جیسے ہی کہا صاحبقران نے جنگل مین رکھا چارو نطرف سے صدائین آنے
لگین یہان تک کہ صاحبقران گنبد کے قریب پہونچے پانچ طاؤس موافق حکم کے

۱۰

کہنے لگے گنبد پر بیٹھے ہوئے پائے وہ طاؤس صاحبقران کو دیکھکر اُڑے اور صدائے ہیبتناک
ہونے لگے صاحبقران نے قفل کو توڑا موافق ہدایت حکیم تختی و بازوبند پر قبضہ کیا اُسی طور سے
دوسرے دروازے سے گنبد کے باہر آئے صحرائے زعفران زار مین پہونچے چارون طرف سے
درندون و پرندون نے گھیر لیا یہی صدا آتی تھی کہ طلسم کشا آگیا مارو صاحبقران جس طرف ملاحظہ
فرماتے تھے سوائے زعفران کے کھیت کے دوسری کوئی شے نہ نظر آتی تھی بسبب اسکے اور لوح
طلسم و دیگر تبرکات کے صاحبقران پر کچھ بھی اثر نہ ہوا ایک مقام پر چارون طرف سے صاحبقران
گھر گئے جانورون نے گھیر لیا صاحبقران نے آئینہ نکالکر جانورون کو دکھایا وہ سب کے سب
مبہوت ہو کر رہ گئے آئینہ کو دیکھکر حیران ہوئے ادھر صاحبقران نے آئینہ کا عکس اُس زعفران زار
پر ڈالا اور حکیم نے یہ بھی کہدیا تھا کہ شمع پاس رہے اور روشن رہے جب آئینہ کا عکس زعفران کے
جنگل پر ڈالیے گا تو سامنے شمع پھینکدیجیے گا بس ایسا ہی صاحبقران نے کیا شعلہ پیدا ہوا تمام
صحرا ایک پل مین کرہ نار ہو گیا وہ جانور بھی جلنے لگے اور آوازین اُسی قسم کی آنے لگین جیسا حکیم
بقراط ثانی نے کہا تھا اُسمین سر مو فرق نہ ہوا وہی سب واقعات پیش آئے ایک مرتبہ ایسی
صدائے مہیب آئی اور بجلیاں چمک چمک کر گرنے لگین غبار بلند ہوا اور دھوان و تاریکی ہو گئی پھر
باری سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی وہ ایسی صدا خوفناک تھی کہ اگر رستم و سہراب بھی
ہوتے تو انکا بھی زہرہ آب ہو جاتا مگر صاحبقران کو ذرا خوف نہ معلوم ہوا اُسی مقام پر کھڑے
رہے بالکل ضرر نہ پہونچا خلاصہ یہ کہ آواز آئی کہ کشتی نام من زعفران زار جادو بود مطلع صاف ہو گیا
اب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا نہ وہ کھیت زعفران ہے نہ وہ جانور ہین کوسون کا میدان ہے
ریگ کا مگر رنگ زرد ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جسطور سے حکیم نے ہدایت کی تھی اُسی طور سے
صاحبقران نے دربند زعفران زار کو برباد کیا اور زعفران زار جادو کو قتل کیا صاحبقران کھڑے
ہوئے ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے وہان خواجہ و حکیم جو بیرون درہ کوہ کھڑے تھے اور کوہ کی طرف
دیکھ رہے تھے یکایک وہ کوہ پاش پاش ہو گیا اور راکھ ہو کر رہ گیا حکیم نے خواجہ سے کہا
کہ صاحبقران نے دربند فتح کر لیا آؤ چلو یہ کہکر حکیم و خواجہ وہان سے چلے اب نہ وہ کوہ ہے نہ وہ
گنبد ہے نہ وہ طاؤس ہے ایک صحرائے ریگ ہے یہ دونون صاحب قدم اُٹھائے چلے جاتے تھے کہ

ادھر تو خواجہ کی نظر صاحبقران پر پڑی کہ حیران کھڑے ہوئے ہیں اُدھر صاحبقران کی نظران دونون
پر پڑی صاحبقران انکو دیکھکر خوش ہوئے انکی طرف چلے کہ حکیم نے دوڑ کر قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ چومے
اور مبارکباد دی کہ مبارک ہو آپکو تسخیر طلسم طلسم فتح ہو گیا بسم اللہ تشریف لے چلیے برائے مقابلہ
شنگال بس صاحبقران و خواجہ و حکیم طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑیے
اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمائیے کہ علمشاہ جو کل لشکر کو لیکر چلے تھے منزل
بمنزل چلے آتے تھے چوتھی منزل تھی کہ انکو سامنے ایک دیوار طلائی نظر آئی آپ نے فرمایا
کہ اسی مقام پر کل لشکر ٹھہر جائے کیونکہ اب آگے راہ نہین ہے جس مقام کا نشان حکیم بقراط ثانی
نے دیا تھا اُس مقام پر پہونچ گئے لشکر ٹھہرا تھا بند و بست خیمے وغیرہ برپا ہونے کا ہو رہا تھا
کہ یکایک ایک برق چمکی اور آواز مہیب آئی کہ دل ہل گئے وہ دیوار طلائی دھوان ہوکر غائب
ہو گئی علمشاہ نے فرمایا کہ صاحبقران نے طلسم کو باطل کیا جبھی یہ دیوار منہدم ہو گئی راہ قلعہ کی کھل گئی
اب جو ملاحظہ کیا تو ایک صحرائے لق و دق نظر آیا لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا لشکر روانہ ہوا یہ حقیر
بیان کرتا ہے کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ کیا امر ہے کہ جب صاحبقران نے دریافت کیا کہ راہ
دربند کی تم کو معلوم ہے تو سب نے عرض کیا تھا کہ ہان معلوم ہے مگر چھ ماہ مین دربند مین پہونچیے گا
جو حکیم بقراط ثانی نے آکر دوسری راہ سے صاحبقران کو پہونچایا جو صاحبقران نے دربند
فتح کر لیا اور لشکر صاحبقران چوتھے روز دیوار طلائی کے قریب پہونچ گیا اسکا کیا سبب ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ صاحبقران نے راہ دربند زعفران زار کو دریافت کیا تھا جسکی بابت
چھ ماہ کی راہ بتائی گئی تھی اور یہ راہ قلعہ طلسمی کی تھی کہ جدھر حسب ہدایت حکیم لشکر روانہ ہوا تھا
چونکہ راہ حد قلعہ طلسمی پر چوتھے روز پہونچ گیا اور دیوار طلائی نظر آئی اور یہ دیوار بھی سحر
زعفران زار جادو کی تھی جب وہ ہلاک ہوا یہ دیوار بھی مٹ گئی راہ قلعہ کی کھل گئی بس
کوئی مقام اعتراض نہین ہے مین نے اس غرض سے اس شک کو خود دفع کر دیا تاکہ کوئی معترض
نہو آمدم برسر مطلب راوی کہتا ہے کہ ادھر سے علمشاہ لشکر لیے ہوئے چلے جاتے ہین اُدھر
سے صاحبقران آتے ہین تھوڑا جنگل علمشاہ نے بھی طے کیا تھا اور صاحبقران نے
بھی کہ غبار بلند ہوتے ہوئے صاحبقران کو نظر آیا صاحبقران نے اُس غبار کو دیکھکر

خواجہ وحکیم سے فرمایا کہ ذرا دیکھو کس قدر غبار بلند ہوا ہے حکیم نے اُس غبار کو دیکھ کر عرض کیا کہ مبارک
ہو حضور کا لشکر آتا ہے بس صاحبقران اُسی مقام پر ٹھہر گئے وہ غبار شق ہوا نشان لشکر پیدا ہوئے
اہل لشکر نے اور علمشاہ و بادشاہ و دیگر سرداروں و حکیم وغیرہ نے صاحبقران کو مع حکیم لقراط ثانی
و خواجہ کے جنگل میں کھڑا ہوا پایا سب مرکبوں پر سے کود پڑے اور ساحر ہوا پر سے زمین پر آئے
اور حاضر خدمت ہوئے قدمبوسی حاصل کی فتح طلسم کی مبارکباد دی صاحبقران نے سب کو
گلے سے لگایا شفقت بزرگانہ فرمائی دیوانے سے اشقر کو لا کر حاضر کیا صاحبقران اشقر پر
سوار ہوئے حکیم لقراط نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک لوح علمشاہ کو مرحمت فرمائیے
تاکہ ان پر بھی سحر کا اثر نہ کرے بس بموجب ہدایت حکیم صاحبقران نے وہ لوح جو کہ گنبد سے
پائی تھی اور الماس کی تھی علمشاہ کے گلے میں ڈال دی اور کل لشکر ہمراہ لے کر ساحروں وغیرہ
ساحروں کا طرف قلعہ کے راہی ہوئے صاحبقران کو راہ میں رکھا جاتا ہے اب حال شندکال
کا تحریر کیا جاتا ہے کہ شندکال مع لشکر کے بیرون قلعہ فروکش ہے اور تحریر کر چکا ہوں کہ اسکا لشکر
ہر وقت تیار رہتا ہے یہ بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ طائران سحر نے آکر اسکو خبر دی کہ طلسم کشا نے
دربند زعفران زار کو فتح کر لیا اور تمام و کمال فتح ہو گیا اب آپ سے مقابلہ باقی ہے دیوار طلائی جو
کہ راہ قلعہ طلسمی روکے ہوئے تھی وہ بھی برباد ہوئی اب طلسم کشا مع لشکر کے آتا ہے یہ سنتے تھا کہ اُسکا
حواس جاتے رہے ابھی اس نے کچھ حکم نہ دیا تھا کہ ساکنان دربند زعفران زار روتے اور فریاد
کرتے آکر پہونچے لاشہ زعفران جادو کا سامنے رکھدیا اور کہا کہ دربند و طلسم کو طلسم کشا نے
فتح کر لیا اور اب لشکر لے کر ادھر آتا ہے یہی خبر اُن طائران نے دی تھی جو کہ شندکال نے اپنے
سحر سے طائر بنا کر روانہ کیے تھے بس یہ واقعہ سنتے ہی شندکال نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف
آرا ہو اور ادھر لشکر طلسم کشا پہونچا ہم نے جنگ مغلوبہ کی کہ طلسم کشا کو قتل کر ڈالا گو طلسم فتح ہو لیا
ہے ہو جائے میں پھر طلسم کو درست کراؤں گا یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر صف آرا ہو گیا ساحر
حربہ ہائے سحر ہاتھوں میں لے کر سواری ہائے سحر پر سوار ہوئے اور صف باندھ کر کھڑے
ہوئے میمنہ و میسرہ قلب و جناح آراستہ ہوا قلب میں تخت شندکال قائم کیا گیا اُسکے
دونوں طرف چاروں دربند کے حاکم تھے اور ہزاروں سردار تخت کو گھیرے ہوئے کھڑے

تھے صف آرائی ہو چکی اب شندکال کو اس امر کا انتظار ہو کہ اودھر لشکر طلسم کشا آئے تو میں جنگ
مغلوبہ آغاز کر دوں یہ تو اس انتظار میں تھے اودھر صاحبقران قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے
مع لشکر کے تشریف لاتے ہیں کہ صاحبقران و کل لشکر کو قلعہ کے برج وغیرہ نظر آئے حکیم بقراط
نے قلعہ کی برجوں کو دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ لشکر کو حکم فرمائیے کہ ہوشیار ہو جائے اودھر
شندکال نے انکے لشکر کو دیکھا اور حملہ کرنا چاہا بھی تو اتنی مہلت نہ دے گا کہ لشکر قریب آجائے
بس صاحبقران نے حکم فرمایا کہ کل لشکر یکجا ہو جائے لشکر حریف آمادہ جنگ و پیکار پر کھڑا ہے یہ حکم
دینا تھا کہ کل لشکر یکجا ہو گیا ابھی مرتبہ تو سب نے مرکب اٹھائے سامنے لشکر حریف کو صف آرا
پایا یہ لوگ تو اودھر سے اس قصد سے چلے کہ کوئی مقام مناسب دیکھ کر خیمے وغیرہ برپا کریں اودھر
شندکال اسی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسنے گرد و غبار بلند ہوتے ہوئے دیکھا سرداروں سے کہا کہ
لشکر طلسم کشا آگیا سب خبردار ہو جاؤ یہ کہہ رہا تھا کہ نشان لشکر نمایاں ہوئے اسنے اس قصد سے
توقف نہ کیا کہ لشکر آجائے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب ایک مرتبہ ملکر لشکر طلسم کشا پر حملہ کر دیں
حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایک مرتبہ حرکت میں آیا اور سب کے سب لینا لینا کہتے اور حربہ ہائے
سحر سنبھال کر چلے اودھر نشان لشکر ایک طرف سے تمام ہوئے تھے لشکر کی آمد شروع ہوئی
تھی کہ غل و شور کی صدا آئی اب جو صاحبقران و اہل لشکر نے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے تیری آتی
ہے اس طور سے ساحر اڑتے ہوئے ہوا پر چلے آتے ہیں اور شور کرتے ہوئے حکیم نے عرض کیا
کہ جلد ٹھہرنے کا حکم فرمائیے اور حکم دیجیے کہ مقابلہ کرے کفار آگئے یہ سننا تھا صاحبقران
نے اسی مقام پر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ کفار سے جہاد کرو بس بموجب حکم
صاحبقران لشکر ٹھہر گیا اور سب حربہ سنبھال سنبھال کر کفار پر جا پڑے ساحروں سے ساحر
مقابلہ کرنے لگے اور غیر ساحروں سے غیر ساحر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی دونوں لشکر غٹ پٹ
ہو گئے شعلے مجول کے غول اور غٹ کے غٹ + گئے مومن و کبر باہم لپٹ + سواروں
کے یک سمت ریلے ہوئے + تھے پیدل بھی جانوں پہ کھیلے ہوئے + لگے چلنے باہم سنان و
خدنگ + لگی ہونے اک سمت تیر و تفنگ + دونوں لشکر خوب مل کر جنگ و پیکار میں
مصروف ہوئے بازار مرگ گرم ہو گیا خون کا مینھ برسنے لگا سر مثل اولوں کے گرنے لگے

دھالون کی کالی گھٹا چھائی برق شمشیر کوند کر گرنے لگی خرمن حیات کو تباہ کرنے لگی دریاے خون کا
جوش ہوا زورق زندگی کفار غرق ہوئی ایک سمت تلوار و گرز و نیزہ سے چل رہے تھے ایک سمت
سحر آتشبازیان بیرنگ سازیان ہو رہین تھین شعلہ ہاے سحر بلند ہو رہے تھے نارنج ترنج کا ریل
ہار پھول قلقل سر سون کے داستے ماش کے دانے چل رہے تھے کوئی لونا چماری کو پکار رہا تھا
کوئی نار سنگھ کوئی کالی کلکتہ والی کی جے کہہ رہا تھا کوئی سامری و جمشید کو بلا رہا تھا ایک شور
قیامت خیز برپا تھا صاحبقران و علمشاہ لڑ رہے تھے اور بادشاہ طلسم بھی سحر کر رہا تھا جب
یہ سحر کرتا تھا طبقہ زمین کے ہلا دیتا تھا اسپٹور سے اعظم و سوسن وغیرہ بھی سحر سازی مین
مصروف تھے سب سردار ساحر و غیر ساحر لڑ رہے تھے کہ بقراط ثانی نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ وہ سامنے تخت پر سوار شندکال بدخصال موجود ہے لشکر کو ترغیب جنگ دے رہا ہے اور
سحر بھی کر رہا ہے اُسکے برابر چارون ور بندون کے حاکم بھی ہین اور وزیر جمشید ثانی بھی بس آپ اپنے
کو اُس مقام پر پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ جنگ کا رنگ بیرنگ دیکھ کر شندکال بھاگ جائے یا
قلعہ بند ہو تو بڑی خرابی ہو یہ جو حکیم نے عرض کیا صاحبقران نے علمشاہ سے فرمایا کہ اے فرزند
تم لشکر سے ہوشیار رہنا اور مقابلہ کیے جانا مین جاکر شندکال کو قتل کرتا ہون یہ خبر پاکر اور اشقر
کو چھیڑ کر لوح کا عکس ڈالتے ہوئے سحر کو دفع کرتے ہوئے ساحرون کو قتل فرماتے ہوئے صاحبقران
طرف شندکال کے چلے گو یہان پر بڑا مجمع تھا ساحرون وغیر ساحرون کا اور خوب تلوار چل رہی
تھی ہر ایک اس مقام پر جان دے دے کے لڑ رہا تھا اس غرض سے کہ بادشاہ سامنے موجود
ہے مگر جس طرف کو صاحبقران نے رخ کیا وہ مجمع درہم و برہم ہو گیا بس صاحبقران صفونکو درہم
و برہم کرتے ہوئے قلب لشکر مین پہونچ گئے شندکال نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا
سردارون سے کہا کہ طلسم کشا اس طرف کو میری تلاش مین آتا ہے مین جاکر مقابلہ کرتا ہون سردارون
و حاکمان ور بند نے جواب دیا کہ جب تک ہم زندہ ہین ہم آپ کو نہ جانے دینگے آپ ٹھہرین ہم
مین سے کوئی جاکر طلسم کشا کو یا تو قتل کرتا ہے یا اسیر شندکال خاموش ہو رہا بس تیموان جادو
حاکم ور بند جیوا نیمہ اپنے اژدر سحر کو چمکا صاحبقران کے قریب آیا آتے ہی اُسنے دو ایک
سحر کیے صاحبقران نے اُسکے سحر دور کرکے اب جو ضرب کا وار کیا تو اژدر کے اُسکے دو پرکالے

ہوئے اُسکے مرنے کی صدا بلند ہوئی در بند حیوانیہ بر باد ہو گیا سوائے جنگل کے کوئی شے وہان باقی
نہ رہی جب حیوان جادو ہلاک ہوا تو جمادات جادو شنگال سے اجازت لے کر آیا اور صاحبقران
پر سحر کیا صاحبقران نے اُسکا بھی سحر رد کر کے اُسکو بھی عقرب سے ہلاک کیا در بند جمادات بھی برباد
ہوا وہان بھی جنگل نظر آنے لگا بعد جمادات کے نباتات نے مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا ہاتھ
سے طلسم کشا کے در بند نباتات بھی مٹ گیا اب سماوات جادو نے آکر مقابلہ کیا چند سحر
صاحبقران پر سحر کیے صاحبقران نے سحر کو رد کر کے اب جو تیغہ کا وار کیا سماوات کے بھی دو
ٹکڑے ہوئے در بند سماواتیہ بھی برباد ہوا وطاوسان سحر جو کہ خبر دیتے تھے سب جلکر خاک
ہو گئے فقط صحرا رہ گیا بعد قتل ہونے سماوات کے وزیر جمشید ثانی نے مقابلہ کیا وہ بھی ہاتھ
سے صاحبقران کے ہلاک ہوا ان سب کا صدمہ شنگال کو بہت ہوا ہر ایک کے لیے رویا
اور بہت سے سردار ہاتھ سے صاحبقران کے ہلاک ہوئے مارے گئے جب یہ رنگ
شنگال نے دیکھا بس اسنے خیال کیا کہ اب زندگی بیکار ہے اور قلعہ بند ہو کر لڑنا یا بھاگ جانا
بالکل تیرے لیے عار ہے چل طلسم کشا سے مقابلہ کر طلسم کشا تجکو قتل نہین کر سکتا ہے کیونکہ تو
روئین تن ہے دوسرے یہ لوح جو کہ طلسم کشا کے پاس موجود ہے تیرے قتل کی تدبیر بتائے گی
نہین اور جو لوح اور نہ تیغہ تیرے قتل کے لیے درکار ہے وہ طلسم کشا کے پاس نہ ہوگا تو ضرور طلسم کشا
پر غالب آنے لگا کیون ہمت کو ہارتا ہے یہ نہ معلوم تھا کہ سب سامان مرگ طلسم کشا کے پاس موجود
ہے اب قضا آن برابر ہوئی ہے یہ خیال دل مین کر کے فوراً اسنے سحر کیا کہ اژدر سحر نمایان ہوا یہ تخت
پر سے اُسپر سوار ہوا اور جھپٹکر سامنے صاحبقران کے آیا اور پکارا کہ کہان ان لوگون سے لڑ رہا ہے مجھ
سے مقابلہ کر صاحبقران نے شنگال کو سامنے پاکر فرمایا کہ مین بڑی دیر سے تیری تلاش مین
تھا نہ معلوم تو کہان پوشیدہ تھا تو اپنا حربہ کر اپنا حوصلہ نکال لے بس شنگال نے صاحبقران
پر سحر کیا وہ سحر رد ہو گیا اسنے بہت سے سحر کیے چونکہ اس جلد کو تمام کرنا ہے اس غرض سے زیادہ
طول نہین دیا جاتا ہے خلاصہ خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے ورنہ یہ لڑائی قابل تحریر تھی مگر کیا کیا جائے
اب حکم اسکی تمامی کا ہوا ہے کہ اسی جز مین تمام کر دی جائے مجبور ہون بس جو سحر شنگال نے
کیا صاحبقران پر وہ صاحبقران نے رد کر دیا اب یہ تیغہ لیکر صاحبقران پر آیا صاحبقران

نے تلوار کے وار کو روکا جیب کٹی دو دو زانو بیٹھے اب صاحبقران نے فرمایا شعر تو ضرب زدی
ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر وہ تیغہ جو شنکال کے قتل کے
لیے تھا نیام سے نکالا اور وہ لوح جو کہ اسکے قتل کی بانی ہے وہ جیب سے نکالی اسکے حاشیہ کا
اسم پڑھنا شروع کیا اور تیغہ پر دم کیا اب جو تیغہ اور لوح کو شنکال نے دیکھا سامنے تصویر
ملک الموت کی نظر آئی آئینہ شمشیر میں صورت مرگ دکھائی دی چہرہ پر مردنی چھا گئی حواس
جاتے رہے خیال کرنے لگا کہ یہ لوح اور تیغہ کیونکر طلسم کشا کے ہاتھ آگیا ادھر صاحبقران نے
اسم حاشیہ لوح تیغہ پر دم کرکے تیغہ کو علم کیا اور پکار کر کہا کہ ٹھہر و اب ہو چکا شنکال نے ادھر خیال
کیا کہ جو میرا گمان تھا وہ غلط نکلا اب چاہیے بدنامی ہو چاہے نیکنامی بھاگ چلوں کیوں
اپنی جان دے یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ سحر کرکے بھاگوں صاحبقران اسکے تیور سے
سمجھ گئے لوح کا عکس جو ڈالا اسکو سحر فراموش ہوا ادھر تو سحر فراموش ہوا ادھر تیغہ سر پر چمکایا تو
سر پر چمکا تھا یا بار سے دو کر تا ہوا زمین پر آیا زمین کو بوسہ دیا یہ ما کسب نوم کعبہ چار ٹکڑے
ہوئے شنکال کا مرنا تھا کہ قیامت برپا ہو گئی وہ وہ آوازیں مہیب آئیں اور ہولناک کہ
زہرہ ہزاروں کا خوف سے آب ہو گئے لاکھوں ساحر اسکے فتنہ ہونے کی سنا تھی ہلاک
ہو گئے خود بخود اکثر کسی نے نہیں ہلاک کیا اور تمام عمارتیں و مکانات طلسم و باغات و دیگر اشیا
سحر جو کہ شنکال کے سحر کے تھے اسکے مرتے ہی برباد ہوئے ظلمت تاریکی ہوئی بڑی بڑی
جاری وغیرہ ہوئی آثار قیامت برپا ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ شنی مرا نام میں
شنکال جادو بادشاہ طلسم زعفران زار سلیمانی ہوں افسوس ہم مرے ہم جان دادیم بہ طلب
خود نرسیدیم اسکے مرنے کے ساتھ ہی آدھے سے بھی کم لشکر رہ گیا مقام حیرت یہ ہے کہ جو
حاکم در بند ہلاک ہوا وہ وہ ہلاک ہوا ادھر اسکا لشکر خود بخود تمام ہو گیا ایک یہی دستور اسی
طور سے کل لشکر حاکمان در بند کا انکے مرنے کے بعد خود بخود مرنے کا تھا شنکال کے مرنے
کے بعد جو لشکر اسکا تھا اس میں سے نصف باقی رہا اور نصف ہلاک ہو گیا اندرون قلعہ
شنکال کے مرنے کی خبر ہو گئی سب رئیس وغیرہ نے صلاح کی کہ اگر ہم سے طلسم کشا
اطاعت کو کہے گا ہم ضرور اطاعت کر لیں گے ہم کو کیا غرض ہے جو ہم لڑکر بیکار کھوئیں اپنی جان

دین جب حاکم طلسم کچھ نہ بنا سکا تو ہم کیا بنا لین گے ناموس شندکال سے نے یہ فرماکر اپنے کو ہلاک کیا
جسقدر عزیز و اقارب شندکال کے تھے سب ہلاک ہو گئے اب کوئی اُسکے خاندان سے
باقی نہ رہا اسکا مرنا کیا تھا گویا سب کی ہلاکت کا پیام تھا اسکے جان کے ساتھ سب کی جانین
وابستہ تھین راوی بیان کرتا ہو کہ یہ تو قلعہ کا واقعہ تھا یہان بیرون قلعہ علمشاہ و اہل لشکر اسلام
نے تمام لشکر کا ستھراؤ کر دیا علمشاہ نے نشان لشکر کو کاٹ کر گرا دیا صاحبقران نے اسقدر شمشیر
زنی کی کہ لاشون کے پشتے سرون کے انبار لگا دیے جب لشکر کفار نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ
مارا گیا سب سردار یہان تک کہ وزیر بھی ہلاک ہوا اب کوئی نہ رہا بس خیال کیا کہ بیکار
لڑکر کیون اپنی جان دین اطاعت کیون نہ کر لین کہ جان بچے بس یہ سوچکر ہر طرف سے ہر ایک
پکار اُٹھا کہ یا صاحبقران امان چارونطرف سے امان کی پکار تھی یہان سے اہل اسلام نے
پکار کر کہا کہ امان بشرط ایمان اب تو چارون طرف سے آوازین آنے لگین کہ دوہائی ہو صاحبقران
کی ہم نے مذہب طلسم کشا قبول کیا بس صاحبقران نے حکم فرمایا کہ سب کو امان دو چنانچہ
طبل امان پر چوب پڑی بس بادشاہ سابق کی سب نے آکر اطاعت کی سیماے بلند آواز کل
لشکر کو بیرون قلعہ فروکش کر کے اور لاشین اہل اسلام کی دفن کرا کے اور زخمیونکو شفاخانہ
مین روانہ کر کے اور کشتونکو شمار کر کے کہ کسقدر کفار مارے گئے اور کسقدر اہل اسلام شہید
ہوئے معلوم ہوا کہ اس مقابلہ مین پانچ لاکھ کفار ہلاک ہوئے اور بیس ہزار خدا پرست ان
مین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی بس یہ سب بندوبست کر کے نوبت نقارے شوقی سے
بجاتے ہوئے صاحبقران کو ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوئے اب جو اہل قلعہ و اہل شہر نے
اپنے بادشاہ سابق کو دیکھا سب خوش ہو گئے چارونطرف سے دعائین دینے لگے اور یہی
صدا تھی کہ آج پھر وہ دن نصیب ہوا کہ ہم نے اپنے بادشاہ کو دیکھا سیماسے بلند آواز یہ
کہتا جاتا تھا کہ جو دین اسلام قبول کرے گا وہ امان پائے گا ورنہ قتل کیا جائے گا خلاصہ
یہ کہ سیماے بلند آواز کے کہنے سے اُسیدن تمام شہر و قلعہ و اہل بازار وغیرہ سب مسلمان
ہوئے در دولت پر آکر اب کوئی کافر باقی نہ رہا بس بادشاہ نے صاحبقران و سرداروں
کو لاکر عمارات شاہی مین اتارا اور سب سامان راحت مہیا کر دیا راوی بیان کرتا ہو کہ اُسدن

توصاحبقران نے آرام فرمایا دوسرے دن دربار کیا جو کہ گرفتار ہوئے تھے انکو طلب کرکے مسلمان کیا اور سب اس قلعہ کو بھی بتکدہ منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈالی گئی صدائے اذان بلند ہوئی سب نے صاحبقران کو فتح طلسم کی نذرین دین صاحبقران نے جاگیر و ملک تقسیم کرنا شروع کیے بڑی داد و دہش فرمائی جو بادشاہ مطیع اسلام ہوئے تھے انکو انکے ملک دیئے بلکہ اور بہت سے ملک دیئے سیماب بلند آواز کو کل طلسم کا مثل سابق کے بادشاہ کیا اور اسی مقام پر حکومت کرنے کو فرمایا اور جن ملکون کے بادشاہ ہلاک ہوئے تھے بس جسکو حکومت کے لائق ملاحظہ فرمایا اُسکو وہان کا حاکم کیا یہ بندوبست فرماکے جشن خوشی کے برپا ہونے کا حکم فرمایا سامان جشن ہونے لگا ابھی صاحبقران نے دربار برخاست نہین کیا تھا سب حاضر دربار تھے کہ محافظان خزانہ ہیرور بند کے سب مال و اسباب وغیرہ لے کر حاضر ہوئے کروڑون روپیہ کا مال و اسباب تھا اور جواہرات و روپیہ اشرفی لاکھون صندوق تھے وہ سب فردین پیش کین صاحبقران نے ملاحظہ فرماکے حکم دیا کہ احتیاط سے رکھو وہ لوگ چلے گئے اسکے بعد خزانچی قلعہ و خزانچی طلسم حاضر دربار ہوا مجرا بجالایا اندر دی کرسی مرحمت ہوئی وہ سلام کرکے بیٹھ گیا فرد پیش کی پہلے روپیہ کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائی اُس پر دستخط فرمائے پھر جواہرات کی فرد پیش کی اُسپر بھی دستخط ثبت فرمائے پھر اسباب کی فرد پیش کی جسمین اسی ہزار خفتان زرد رنگ و دستہ اسلحہ تھے اور ایک بارگاہ زعفرانی تحریر تھی اور اسی ہزار مرکبان عراقی و ترکی و عربی تحریر تھے او پانچ ہزار غلامان زرین کمر بس یہ سب حساب دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ بارگاہ برپا کی جائے ہم اسمین محفل رقص و سرود منعقد کرینگے چنانچہ وہ بارگاہ برپا کی گئی خواجہ کو بھی لاکھون روپیہ کا جواہرات اور روپیہ ملا و صاحبقران و دیگر سرداروں نے بہت [illegible] یا خلاصہ یہ کہ بارگاہ برپا ہوئی جسمین ہزار ستون پکھراج کے تھے اور پانچ جلوخانہ تھے تمام بارگاہ مین جواہرات نصب تھا بارگاہ مخمل زرد کی تھی تمام کارچوبی کام کیا ہوا [illegible] میان و [illegible] سب جواہر نگار تھے اس بارگاہ کو دیکھکر سب دنگ ہو گئے غلامان زرین [illegible] ہوئے خلاصہ یہ کہ اُسی بارگاہ مین محفل عیش و عشرت برپا ہوئی خوب دعوت [illegible] صاحبقران و کل اہل لشکر کی دعوت

کی ساعت شبانہ روز جلسہ عیش و عشرت برپا رہا اسی جلسہ عیش و عشرت میں صاحبقران نے
پہلے اپنا عقد ساتھ ملکہ برجیس آفتاب منظر کے کیا اُسنے سحر وغیرہ سے مع اپنی وزیرزادی
کے توبہ کی اُسکے بعد صاحبقران نے خواجہ کا عقد ساتھ ملکہ لعلان حور پیکر کے کیا کیونکہ یہ
بھی خواجہ پر عاشق تھی جس زمانہ میں صاحبقران و خواجہ پر اُسکے عشق کا حال کھل گیا تھا
دوسرا عقد خواجہ کا صاحبقران نے ملکہ مہروش دختر سوسن کے ساتھ کیا اور جمال راہدار
کا عقد دوسری دختر سوسن سے کہ جسکا نام ماہ وش تھا اور جمال راہدار اُسپر عاشق ہو گیا بعد اسکے
صاحبقران نے مقہور جادو سپہ سالار سوسن کا عقد ملکہ ماہ اختری دختر اعظم کے
ساتھ کیا اس عقد کے بعد صاحبقران نے اسفندیار صحرانشین کا عقد ملکہ زلزلہ سحر افگن
دختر منیر جادو کے ساتھ کیا نسیم جادو کا عقد اُسکی جورو کے ساتھ جو کہ اُسکی معشوقہ تھی اور
خواجہ نے عیاری کرکے پکڑ لیا تھا کیا شحنہ جادو کا عقد احترام جادو کی دختر کے ساتھ کیا جب
ان عقدون سے فراغت ہوئی اور ہر ایک اپنی معشوقہ کے وصل سے شادکام ہوا جلسہ برخاست
ہوا یہ شادیان بڑی دھوم سے ہوئیں تھیں دو دن تک بعد جلسہ کے سب نے آرام کیا تیسرے
دن پھر دربار آراستہ ہوا اُس دن سب ساحرون نے مع بادشاہ اور کل لشکر ساحرون
نے سحر سے توبہ کی اور تائب ہوئے اب صاحبقران نے اعظم جادو کو مع اُسکے لشکر کے
طرف شہر اعظم کے رخصت کیا گو نہ جاتا تھا مگر صاحبقران کے اصرار سے گیا اسفندیار کو
طرف اُسکے ملک کے سوسن کو طرف اُسکے ملک کے اسی طور سے سب کو سب کے
ملکون کی طرف روانہ کیا اور رخصت کیا علمشاہ نے بھی عنطاق کج کلاہ کو مع اُسکے لشکر
کے طرف عنطاقیہ کے اور کل شاہان حوالی عنطاقیہ کو اُنکے ملکون کی طرف رخصت کرکے
روانہ کیا اور بہت تاکید داد و دہش کی فرمائی مریخ شیر شکار سے کہا کہ تم کوہ البرز کو جاؤ
اُسنے رفاقت کو نہ ترک کیا باقی سب چلے گئے جب ان کامون سے فراغت ہوئی اب
صاحبقران نے سامان سفر کے درست ہونے کا حکم فرمایا سب روپیہ اشرفی جواہرات
خزانہ اسباب خیمے بارگاہین اسلحہ کے صندوق پوشاک کے صندوق مرکبان خوش رفتار
وغیرہ کو نکلوایا اور ارابو پر بار کرایا قید خانہ طلسمی کو منہدم کرایا اسیرون کو رہا کیا ہر ایک کو

بہت کچھ دے کر رخصت کیا سب دعائین دیتے ہوئے اپنے اپنے مقام کو راہی ہوئے بس
صاحبقران نے حکیم اسقلینوس و حکیم بقراط ثانی و دیگر سرداران معزز کو ہمراہ لیا اور تھوڑا
سا لشکر سیما سے بلند آواز سے رخصت ہو کر اسکو قلعہ طلسمی کا حاکم کرکے اسنے لاکھ لاکھ اصرار
کیے کہ مین قدمون سے جدا نہ ہونگا مگر صاحبقران نے فرمانا علمشاہ کو ہمراہ لے کر طرف اپنے
لشکر کے روانہ ہوئے بادشاہ طلسم یعنی سیما سے بلند آواز بیرون قلعہ پہونچانے آیا صاحبقران
نے اسکو قسمین وغیرہ دے کر رخصت کیا وہ قلعہ مین آیا بہ عیش و عشرت اوقات بسر کرنے لگا
اسی طور سے ہر ایک اپنے مقام پر جاکر عیش و عشرت کے ساتھ براحت و آرام زندگی بسر کرنے
لگا اس طلسم کے متعلق جسقدر شہر تھے اور ملک تھے اور گاؤن تھے سب اسلام آباد ہوگئے
بلکہ علاوہ اسکے اور بہت سے ملک اسلام آباد ہوئے ہر مقام پر اسلام کا ڈنکا بجا نشان اسلام
برپا ہوا بس صاحبقران منزل بمنزل سب مال و اسباب وغیرہ کو لیے ہوئے تھوڑا سا لشکر
ہمراہ لیے ہوئے راحت و آرام سے بسر کرتے ہوئے طرف لشکر کے جاتے ہین یہانتک کہ اُس
مقام پر پہونچے کہ جہان حصار طلسم ہے بس حکیم بقراط کی ہدایت کی بموجب لوح کا عکس
ڈالا اور دروازہ پیدا ہوا مع لشکر کے بیرون حد طلسم آئے پلٹ کر لوح کا عکس ڈالا وہ حصار بشکل
دیوار کے ہوگیا اور شہر پناہ کا پھاٹک تیار ہوگیا یہ سب بند و بست کر کے صاحبقران کو راہ مین
رکھا جاتا ہے اور لشکر اسلام کو کوہ طور پر انتظار صاحبقران مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے کب صاحبقران
لشکر مین پہونچتے ہین اور کب اہل لشکر صاحبقران ملتے ہین کسدن یہ دن نصیب ہوتا ہے
یہ حقیر اس جلد کو اسی مقام پر تمام کرتا ہے کہ صاحبقران طرف لشکر کے راہی ہین اور منزل
بمنزل قطع منازل و طے مراحل فرماتے ہوئے جاتے ہین والسلام خیر ختام تمام شد جلد دوم

طلسم زعفران زار سلیمانی بہ مدد رب اکبر و خالق بحر و بر

التماس مؤلف۔ بخدمت حضرات ناظرین والا تمکین دقیقہ رس نکتہ سنج خالی از ہزار
ہزار شکر و سپاس اُس خداوند کا کہ جسنے مجھ ایسے ناکارہ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ منشی
تصدق حسین کے نام سے مشہور ہوا اور مرتبہ اعلیٰ کو پہونچا ورنہ میری یہ لیاقت نتھی
کہ مین یہ مرتبہ پاتا کہانتک شکر ادا کرون احسان خدا سے برتر کا کہ جسنے مدد فرما کر دو دفتر

جلدین طلسم زعفران زار سلیمانی کی میرے ہاتھ سے تمام کرائین جس طلسم کو منشی احمد حسین صاحب
قمر نے آغاز کیا تھا اسکو اس حقیر نے بحکم حضور فیض گنجور لامع النور سراپا اخلاق جناب معلی
القاب بلال رکاب سپہر جناب فیاض زمان حاتم دوران جناب منشی پراگ نراین صاحب
بہادر مالک مطبع اودھ اخبار دام اقبالہ واجلالہ تمام کیا آغاز اُنسے ہوا اور اختتام کو مین نے پہونچایا دو
جلدون مین خدمت ناظرین مین یہ عرض ہی کہ یہ طلسم لایق ملاحظہ فرمانے کے ہی گو مین مصنف
اول کے مطلب کو نہ سمجھا تھا کہ اُنھون نے کس غرض سے اسکو آغاز کیا تھا اور کس تدبیر سے
وہ طلسم تمام کرتے اور کیا مضامین تحریر فرماتے مگر جب مجکو اُنکی تحریر کیے ہوئے اجزا مرحمت ہوئے اور
حکم ملا کہ اس طلسم کو تمام کرو تو مین نے اُنکے اجزا کے بعد اپنی راے سے جوڑ لگایا وہ پسند آیا
بس تین نے تحریر کیا دو جلدین کین مین نے اپنی راے سے اسکو تحریر کیا ہی یقین ہی کہ جب
ناظرین ملاحظہ فرمائین گے تو پسند فرمائین گے کہ کس جانفشانی سے اسکو تحریر کیا ہی دوسرے
کی تحریر پر قلم اُٹھانا بہت دشوار ہی کیونکہ معلوم اُسکا کیا منشا تھا وہ کیونکر اسکو تحریر کرتا
دوسرے کی تقریر سے اپنی تقریر ملانا نہایت مشکل ہی مگر مین نے بابو صاحب کے حکم
کی تعمیل کی شاید کچھ تحریر ہوا ہو یہ کہنا کہ مین نے منشی صاحب کی تقریر و تحریر کو گرد کر دیا یا
اُنکی تقریر و تحریر سے ملا دیا نہایت خلاف ہی وہ منشی بے بدل و مصنف اکمل تھے بھلا میری یہ
کب طاقت ہی کہ مین اُسطور کا لکھ سکون مین تو اپنے شکم کو عنایت سے بابو صاحب کے
پال لیتا ہون نہ مین داستان کہنا جانتا ہون نہ لکھنا مین اس امر کا کسی وقت دعوی بھی نہین
کر سکتا ہون مگر مہربانی اور عنایت و پرورش سے بابو صاحب کی ناچار ہو گیا جو مین نے اس کو
تحریر کیا اُنکا حکم ہوا کیونکر نہ بجا لاتا اگر انکار کرتا تو الامر فوق الادب کا مرتکب ہوتا سو اپنی
راے کے موافق لکھکر تمام کیا اگر پسند ناظرین ہو تو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین
اور میری عرق ریزی و جانفشانی کی داد مرحمت کرین گو مانع تو ضرور اسکے ملاحظہ فرمانے
سے پریشان ہوگا مگر مجکو ذات ناظرین نیک صفات سے امید قوی ہی کہ ضرور ملاحظہ فرمائینگے
بخدمت ناظرین عرض ہی کہ اسے از روے انصاف کے ملاحظہ کرین کہ کس قدر اختصار کے
ساتھ تحریر کیا ہی اور کیا کیا مضامین اور مطلب تحریر ہوئے ہین یہ شان خدا ہی کہ یہ طلسم

یون تمام ہو جائے بس میری یہ عرض ہے کہ اگر کوئی غلطی یا کسی مقام پر عبارت بے ربط ہو گئی ہو یا
کوئی مطلب رہ گیا ہو تو ناظرین معاف فرمائین اور حجاب عفو سے پوشیدہ کرین دامن معانی
مین تنقی کرین کیونکہ انسان ہون شاید ایسا ہو گیا ہو یہ حاسدون کی خدمت مین التماس نہین
ہے بلکہ جو انصاف پسند ہین انکی خدمت مین التماس ہے مین اپنے ناظرین کے لیے شب و روز
دونون وقت دعا کرتا ہون کہ میری قدر فرماتے ہین اور میری بیہودہ تحریر کو جو کہ بالکل لغو ہے پسند فرماتے
ہین اور جناب بابو صاحب کے لیے تہ دل سے دعا کرتا ہون کہ وہ ازراہ مہربانی و شرفا پروری
میری اور میری اولاد کی قوت کی فکر فرماتے ہین خداوند کریم نے یہی ذریعہ میری رزق کا پیدا کر دیا
ہے اور انکے ہاتھو مین دے دیا ہے کہ مین انکے ذریعہ سے پاؤن ورنہ مین کیا ہون اور میری حقیقت
کیا ہے یہ اُسکی بندہ پروری اور رزاقی ہے کہان تک اسکا شکریہ ادا کرون شعر اگر ہر موئے من گردد
زبانے + نیاید شکر او ہرگز بیانے + زیادہ والسلام فقط

خاتمۃ الطبع

لاکھو لاکھو شکر اور سپاس اُس نخلبند گلشن ایجاد کا جسنے تیغ زبان کو صیقل توفیق سے جلا دی اور ہزاران
ہزار درود نا محدود اس اشرف المخلوقات سرور کائنات پر جسنے طلسم عالم سے بنور اسلام ظلمت
کفر دور کی بعد حمد و نعت کے چمن بندان گلشن قصہ خوانی و باغبان ریاض افسانہ گوئی کے خاطر عاطر
پر واضح ہو کہ اہتزاز نسیم مشتاقان و ہبوب صبای مراد شائقان سے فسانہ لاجواب جزو دفتر انتخاب
جزو داستان امیر حمزہ صاحبقران عالیشان موسوم بہ طلسم زعفران زار سلیمانی کہ قصہ دلچسپ
و بے نظیر ہے آبیاری باغبان قدرت سے گلشن مطبع مین حسب ایماے جناب مستطاب معلی القاب
فخر اقران و اماثل منبع جود و افضال جناب منشی پراگ نرائن صاحب مطبع منشی نولکشور
مین بہ تصنیف شیخ تصدق حسین داستان گو و ترتیب مولوی محمد اسمٰعیل اثر کار پرداز
قدیم مطبع ہذا سبز و شگفتہ ہو کر منظور نظر مشتاقان و منتظران ہوا اور ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء مین زیور
طبع سے مجلی ہو کر شائع ہوا خداوند کریم مقبول عالم فرمائے